الجمعیۃ

Al-Jamiat

01 Jan 1934
To
28 Dec 1934

عرضِ مرتّب

راقم مشہود مفتی کا تعلق مفتی محمد نعیم لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خانوادے سے ہے جو راقم کے دادا تھے اور شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اور جمعیت علمائے ہند کے سابق نائب صدر رہے تھے۔ راقم کو اپنے دادا مرحوم سے متعلق تاریخی ریکارڈ درکار تھا، اسی سلسلہ میں "الجمعیۃ" کے پرانے شمارے تلاش کیے لیکن ہندوستان میں وہ شمارے نہ مل سکے۔ اسی اثنا میں کیمبرج یونیورسٹی برطانیہ کی لائبریری کے شعبہ Centre of South Asian Studies کے Archivist جناب پروفیسر ڈاکٹر Kevin Greenbank سے رابطہ ہوا جو Wolfson یونیورسٹی کے وائس پریذیڈنٹ بھی ہیں۔ ان سے معلوم ہوا کہ "الجمعیۃ" کے کچھ سالوں کا ریکارڈ یہاں دستیاب ہے جو نہرو یونیورسٹی انڈیا سے یہاں لایا گیا تھا۔ یہ ریکارڈ پرانی Reels میں موجود تھا جس سے لائبریری میں موجود خصوصی ڈیوائس کے ذریعے ہی استفادہ کیا جاسکتا تھا۔ چونکہ میں اپنی علالت کے باعث لائبریری جانے سے قاصر تھا اس لیے میں نے ان سے ان فائلوں کا عکس فراہم کرنے کی درخواست کی جو انہوں نے خندہ پیشانی سے قبول کرلی اور اپنی بیٹی کی ذمہ داری لگائی کہ وہ ان Reels کی فائلوں کو یکجا کرکے مرتب کریں۔ چنانچہ ان کے تعاون سے مئی ۱۹۲۶ء سے اپریل ۱۹۵۰ء تک کا ڈیٹا حاصل ہوسکا جن میں چند درمیانی سالوں/مہینوں کا ریکارڈ موجود نہیں ہے۔ اگرچہ یہ مکمل ریکارڈ نہیں ہے لیکن نہایت مفید اور مستند تاریخی ریکارڈ ہے۔

مجھے اس میں سے جو تاریخی معلومات درکار تھیں وہ تو میں اپنی کتاب "مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانوی اور اکابرین جمعیت علمائے ہند" میں جمع کرچکا ہوں لیکن چونکہ یہ ایک تاریخی دستاویز ہے جس سے بہت سی چیزوں کے متعلق درست ریکارڈ حاصل کیا جاسکتا ہے اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ سال کی ترتیب سے ان Reels کو مرتب کرکے شائع کردیا جائے تاکہ ہر شخص ان سے استفادہ کرسکے۔ اس کی ترتیب میں محترم جناب مولوی عبید الرحمٰن صاحب فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی نے تعاون کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ راقم کے لیے اور راقم کے تمام عزیز و اقارب بالخصوص راقم کے والد سید احمد نعیم، والدہ مرحومہ اور دادا مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانوی کے لیے دعائے مغفرت فرمادیں۔ جزاکم اللہ خیرا

مشہود مفتی

بن سید احمد نعیم بن مولانا محمد نعیم لدھیانویؒ

مطلوبہ صفحہ پر پہنچنے کے لیے کلک کریں

☜ جنوری 1934	☜ فروری 1934
☜ مارچ 1934	☜ اپریل 1934
☜ مئی 1934	☜ جون 1934
☜ جولائی 1934	☜ اگست 1934
☜ ستمبر 1934	☜ اکتوبر 1934
☜ نومبر 1934	☜ دسمبر 1934

تارکاپتہ:۔ "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللہ علی الجماعۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۶۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:۔ ہلال احمد زبیری (بی اے) معاون:۔ محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی۔ یوم دوشنبہ ۱۴ رمضان المبارک ۱۳۵۲ھ ہجری مطابق یکم جنوری ۱۹۳۴ء | نمبر ۱

معاصرین کے افکار و آراء

فرقہ وارانہ سمجھوتہ

لکھنؤ میں آل انڈیا مسلم پارلیمنٹری کانفرنس کا اجلاس ختم ہوگیا۔ اس کانفرنس میں جو ریزولیوشن پاس ہوئے۔ انہیں شائع کیا جاچکا ہے۔ اس کانفرنس کے متعلق بلا رو رعایت یہ کہا جاسکتا ہے کہ کانفرنس نے بڑی خوش اسلوبی سے اپنا فرض پورا کیا۔ کانفرنس نے ہندوستان کے مختلف فرقوں کے باہمی اتحاد کی راہ کھول دی۔ فرقہ وارانہ اتحاد کو ہی نجات کا ذریعہ قرار دیا جس دن ستیہ گرہ اور عدم تعاون کا جنم ہوا تھا۔ اسی دن یہ اصول بھی تسلیم کرلیا گیا تھا کہ ہندوستان کی نجات اور ترقی کا راز قومی اتحاد ہی میں مضمر ہے۔ ہندو اور مسلمان جب تک بغل گیر نہ ہوجائیں گے۔ تب تک ہندوستان کے دکھوں کی زنجیریں کٹنی مشکل ہیں۔ اس حقیقت کا احساس ہندو مسلمان دونوں نے کیا۔ دونوں نے بیک آواز سے اعلان کیا کہ ہندو مسلمان ہندوستان کی دو آنکھیں ہیں۔ ایک اچھا ہے تو دوسرا اس سے۔ دونوں نے ایک دوسرے کی دوستی، وفاداری اور محبت کا دم بھرا۔

[illegible]

اچھوتوں کا مسئلہ

[illegible]

برطانیہ کی حکمت عملی

[illegible]

اپنے آپ کو دھوکہ نہ دو

[illegible]

جگر پارے

فکرِ منزل ہے نہ ہوش جادۂ منزل مجھے
یوں تڑپ کر دل نے تڑپایا سرِ محفل مجھے
روک سکتی ہو تو بڑھ کر روک لے منزل مجھے
میں ازل سے صبحِ محشر تک فروزاں ہی رہا
پھونک دے اے غیرتِ سوزِ محبت پھونک دے
یہ بھی کیا منظر ہے، بڑھتے ہیں نہ ہٹتے ہیں قدم
دردِ محرومی سہی، احساسِ ناکامی سہی

جارہا ہوں جس طرف لیجا رہا ہے دل مجھے
اسکو قاتل کہنے والے کہہ اُٹھے قاتل مجھے
لے اُڑی ہے ایک موجِ بیقرارِ دل مجھے
حُسن سمجھا تھا چراغِ کشتۂ محفل مجھے
اب سمجھتی ہیں وہ نظریں رحم کے قابل مجھے
تک رہا ہوں دور سے منزل کو میں منزل مجھے
اس نے سمجھا تو بہر صورت کسی قابل مجھے

توڑ کر بیٹھا ہوں راہِ شوق میں پائے طلب
دیکھنا ہے جذبۂ بیتابئ منزل مجھے

جگر مرادآبادی

دلچسپ حقائق و معلومات

[illegible]

اکسیرِ خارش

اکسیرِ خارش ایک تیر بہدف دوا ہے جس نے گذشتہ سو سال میں ہزاروں انسانوں کو خارش جیسے ناپاک مرض سے نجات دلائی ہے۔
اکسیرِ خارش فقط دو تین مرتبہ لگانے سے ہر قسم کی خارش کو بالکل فنا کردیتی ہے اور اسمیں ایک ایسی دل آویز خوشبو ہے جو دل و دماغ کو فرحت بخشتی ہے۔ اسی لئے نفیس الطبع اشخاص زیادہ طلب کرتے ہیں۔ رعایتی قیمت فی شیشی [illegible] علاوہ محصولڈاک۔ ایک شیشی تمام جسم کے لئے کافی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ حسب ذیل ادویہ بھی ملتی ہیں:۔

قرابادی استان | حسن شباب | بصیرت افزا سرمہ | سفوف جریان | سفوف سوناک | اکسیر ہیضہ

ملنے کا پتہ:
حکیم محمد مشتاق علی
تیلی واڑہ
دہلی

اسلامیات

رمضان المبارک میں قرآن کریم کی تلاوت و مزاولت

ترتیل اور آداب تلاوت کلام اللہ

(از مولانا عظمت اللہ صاحب ... مفتی جمعیۃ علما ہند)

حالات بالکل بدل چکے ہیں مسلمان تو مسلمان غیر مسلموں کو بھی قرآن کے ... ہونے سے انکار نہیں ہے اور ان کا ... جیسا کہ اسکے اندر خود ہی ہدایت کی دلیلیں ... موجود ہیں ...

تلاوت میں گریہ

شرقی ادارہ الاسلامی ...

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

بائبل کا پرانا نسخہ ایک لاکھ پونڈ میں

موجودہ اور قدیم بائبل میں زمین و آسمان کا فرق

جاوا میں رمضان المبارک کا احترام

روزہ خوروں سے جرمانہ میں مسجد تعمیر کرالی

مسّی کے بالوں کیلئے پابندی

جرمنی عورتوں کو حکومت کی نصیحت

جرمنی خواتین کو شادی کرنے کا حکم

برلن کے ہیرلڈ کا مکتوب

چار چینی طلباء کی سیاحت

چینی افواج میں مسلمانوں کا عنصر

عراق کی طرف سے ایران کا شکریہ

بغاوت کو فرو کرنے میں تعاون کا اعتراف

حج کے خلاف پادریوں کا پروپیگنڈہ

الجزائر کے مسلمانوں کی پریشانی

معلوم ہوا ہے کہ حکومت فرانس پادریوں کے پروپیگنڈا سے مرعوب ہو کر الجزائر اور تیونس کے مسلمانوں پر حج کے سلسلہ میں بے جا اور ظالمانہ پابندیاں عائد کر رہی ہے۔ پادریوں نے یہ اعلان کرنا شروع کر دیا ہے کہ جو مسلمان حج کر کے واپس آتا ہے وہ حکومت کی دشمنی میں اور بھی زیادہ بڑھ جاتا ہے اور اس کو دنیا کے دیگر مسلمانوں سے تبادلۂ خیال کا بھی موقعہ ملتا ہے جس سے حکومت فرانس کی سیاسیات کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ الجزائر کے مسلمان ان پابندیوں پر لعنت بھیج رہے ہیں اور وہ ... مطلقاً پروا نہیں کرتے۔

مدینہ منورہ میں جدید مسافر خانے کی تعمیر

معلوم ہوا ہے کہ فرانس کے ان مسلمانوں نے جو الجزائر اور افریقہ کے رہنے والے ہیں مدینہ طیبہ میں ایک مسافر خانے کی تعمیر کیلئے کئی ہزار فرانک جمع کر لئے ہیں جب ۲۵ ہزار ... جمع ہو جائے تو مسافر خانہ کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ حکومت حجاز نے ... کی تعمیر کی اجازت دیدی ہے۔

حبش کے دار السلطنت میں ایک مسجد کا افتتاح

افریقہ کے ایک تاجر نے حبش کے دار السلطنت میں جو عظیم الشان مسجد تعمیر کرائی تھی گزشتہ ہفتہ اس کا افتتاح ہو گیا ہے۔ عربی اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ افتتاح کے موقعہ پر حبش کے شاہزادے نے بھی شرکت کی اور مسلمانوں نے ان کا شکریہ ادا کیا۔

مصر میں انقلابی تحریک کا آغاز

مصری اخبارات کی اطلاعات سے مترشح ہوتا ہے کہ مصر میں ایک انقلابی پارٹی موجود ہے جو حکومت کا تختہ الٹنے کی فکر میں ہے حکومت بھی اس کی انسدادی تدابیر اختیار کرنے پر مجبور ہو گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ گزشتہ دنوں میں جو بم پھینکے گئے وہ اس جماعت کی سازش کا نتیجہ تھا۔

منتظم الفوائد — دُررِ فرائد (احادیث رسول)

جمع الفوائد

کتاب ... ۲۸۰ عنوانات ہیں کہ ... عنوان تہذیب اخلاق کے ہیں جنہیں ...

صرف ماہ رمضان ۱۳۵۲ھ کیلئے خاص رعایت

دُررِ فرائد کے ... نسخہ خریدنے پر ... فیضِ یزدانی ... مفت دیجائیگی۔

یہ مختصر فہرست مضامین ہے جسکے متعلق شادو و عالم ... کے پاکیزہ ارشادات اسمیں جمع ہیں۔ عام فہم ترجمہ اور مفید شرح ... قابل افسوس ہوگا وہ اسلامی گھر جواس نعمت دینی و دنیوی سے خالی ہے۔ قیمت ... مجلد ...

انوار سبحانی ... حمائل شریف ... مناجات مقبول ...

ملنے کا پتہ: محمد عاشق الٰہی (مولوی فاضل) میرٹھ شہر قیصر گنج روڈ (یوپی)

لمحات

ہندوستانی سیاست کے اہم مسائل

مجوزہ اصلاحات کا خاکہ

"وائٹ پیپر" یا "قرطاس ابیض"

کیوں ناقابل قبول ہے؟

گزشتہ وائسرائے بنلا لارڈ ارون نے ہندوستانیوں کو ایک مخصوص اعلان کے ذریعہ ... یقین دلایا تھا کہ ہندوستان کی دستوری ترقی سے برطانوی پارلیمنٹ کی مراد ڈومینین اسٹیٹس ...

انتقادات

دینی ضروریات

جگر کے سو شعر

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

شام کے ایک قریہ کا عرب مسافر

خلیفہ عبد الملک کے عہد زریں کی عبرت آموز داستان

حوادث و احکام

استفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۱۴ رمضان المبارک ۱۳۵۲ سنہ ہجری

جمعیۃ علمائے ہند

ہندوستان میں صرف جمعیۃ علمائے ہند ہی ایک ایسی جماعت ہے جس نے مجموعی اجتماعی حیثیت سے مسلمانوں کے اندر حریت و آزادی کا ولولہ قائم رکھنے اور اس مقصد کے لئے ایثار و قربانی کی شاندار مثالیں پیش کرنے کی عملی جد و جہد کی ہے۔ بالخصوص موجودہ دور انحطاط میں جبکہ حکومت کی امداد و اعانت سے ملک کی تمام حبت لپند ...

غلط فہمیاں

شذرات

جمعیۃ اقوام کا جواب

ہندوستان کے فرقہ وارانہ معاملات میں جمعیۃ اقوام کی مداخلت طلب کرنے کی جو حماقت کی گئی اس کے متعلق چند ہفتے ہوئے ہم نے ان ہی کالموں میں اظہار خیال کیا تھا اور یہ بتایا تھا کہ جمعیۃ مذکورہ اپنے دستور اور اپنی پوزیشن کے اعتبار سے ہرگز اس کی مجاز نہیں ہے کہ ہندوستان کے فرقہ وارانہ مسئلہ میں کوئی فیصلہ کر سکے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ خود جمعیۃ اقوام کا جواب بھی بھائی پرمانند کو موصول ہو چکا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ اس وقت تک جن قدر ممالک کی اقلیتوں کے تحفظ کا ذمہ جمعیۃ اقوام نے لیا ہے ان کا معاملہ یہ ہے کہ خود وہاں کی حکومتوں نے جمعیۃ سے درخواست کی کہ وہ کوئی اصول وضع کر دے ...

اور دونوں ... کے کام ایک ہی قسم کے ہیں۔ یہ حقائق اپنی اپنی جگہ پر مسلم ہیں۔ الجمعیۃ کے زیر بحث شذرہ سے ... نقصان زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس شذرہ نے ان دونوں حقائق کو ایک جگہ جمع کر کے غلط بحث کر دیا ہے۔ لیکن اس سے زیادہ کوئی تنقید بھی اس شذرہ پر صحیح نہیں ہے۔

مسٹر آصف علی کی تصریحات

بھائی پرمانند کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے مسٹر آصف علی نے جو بیان شائع کرایا تھا اس پر ہندو مسلم اخبارات میں کافی بحث ہو چکی ہے اور معاملہ بہت بڑی حد تک صاف کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں مسٹر آصف علی کا آخری بیان ایک خاص اہمیت رکھتا ہے جس میں انہوں نے مسلم قوم پروروں کی پوزیشن واضح کرتے ہوئے ہندو فرقہ پرستوں کی نامعقولیت پر حسب ذیل الفاظ میں تبصرہ کیا ہے:

سر آغا خاں اور الجمعیۃ

انقلاب کا سوال

ماہ رمضان المبارک میں عظیم الشان رعایت

صرف طلباء اور غیر مستطیع حضرات فائدہ اٹھائیں

ان بے شمار درخواستوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے جو الجمعیۃ کے سالانہ چندہ میں رعایت کے متعلق مدارس اسلامیہ کے طلباء اور کتب خانوں کے منتظمین اور علمی و مذہبی اداروں کے عہدہ داران اور دیگر غیر مستطیع حضرات کی طرف سے موصول ہوتی رہتی ہیں، ادارۂ الجمعیۃ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ماہ رمضان المبارک کے اختتام تک مدارس اسلامیہ کے طلباء اور ایسے اہل ذوق حضرات کو جنہیں الجمعیۃ کے ساتھ دلچسپی ہے اور جو اس کی علمی و مذہبی ہدایت اور اس کے قوم پرورانہ مسلک کو پسند کرتے ہیں مگر اپنی اقتصادی حالت کے باعث پوری قیمت ادا کرنے سے مجبور ہیں، رعایتی قیمت پر الجمعیۃ کا سالانہ خریدار بنایا جائے۔ چنانچہ اس فیصلہ کے مطابق اعلان کیا جاتا ہے کہ جو حضرات مذکورہ بالا شرائط کو پورا کرتے ہوں گے اور اس مدت معینہ کے اندر سال بھر کی خریداری کے لئے درخواست ارسال فرمائیں گے انہیں الجمعیۃ کا سالانہ چندہ بجائے چھ روپیہ کے صرف چار روپیہ بارہ آنے (للعہ) ادا کرنا پڑے گا۔ اس رعایت سے فائدہ اٹھانے والوں کو ہم اس کا لحاظ رکھنے کی ... اور اگر وہ اپنے آپ کو اس رعایت کا مستحق سمجھتے ہیں تو انہیں خواہ مخواہ ... اپنا نام اور پتہ خوشخط لکھ کر ... رعایت کا لفظ لکھ دینا چاہئے ... یہ رعایت کم شوال ۱۳۵۲ھ کو ختم ہو جائے گی اس لئے اس تاریخ سے قبل ہی درخواست بھیج دینی چاہئے۔

منیجر الجمعیۃ بلیماران دہلی

شاہ نادر خاں شہید کے قتل کے سلسلہ میں مزید انکشافات

جرنیل غلام جیلانی کی اہلیہ نے قتل پر آمادہ کیا تھا

پشاور ۲۹ دسمبر۔ کابل سے اخبار سرحد کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ نادر خاں کا قاتل عبد الخالق جسے پھانسی دی گئی ہے۔ اس کے متعلق مزید انکشافات ہوئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عبد الخالق گرفتاری کے بعد سے کچھ پریشان سا نظر آتا تھا۔ پولیس نے نہایت نرمی سے ... آخر عبد الخالق نے جرم کا اقبال کرتے ہوئے عدالت کے سامنے صاف الفاظ میں یوں بیان دیا:

مجھے اپنے والد کے آقا غلام نبی خاں اور جرنیل غلام جیلانی خاں کی وفات سے سخت صدمہ پہنچا تھا ... جرنیل غلام جیلانی کی بیوی نے ... مجھے یہ ترغیب دی کہ میں اعلیٰ حضرت کو ہلاک کر دوں ... زندہ بچ گیا تو ان کے خاندان میں میری شادی کرادی جائے گی۔

پھر بیان کو جاری رکھتے ہوئے اس نے کہا۔ اعلیٰحضرت کو گولی کا نشانہ بنانے کے بعد جب مجھے حراست میں لیا گیا اور دو چار گھنٹے گزر گئے تو مجھے یہ موقعہ ملا ... میں محسوس کرنے لگا کہ میں نے ایک جرم عظیم کیا ہے۔ میں سخت شرمندہ ہوں کہ مجھ سے یہ حرکت سرزد ہوئی اور میں ... کا مستحق ہوں۔ جو عدالت میرے لئے تجویز کرے۔

سرینگر میں تین روز سے جنگ ہڑتال اور گرفتاریاں

مسلمانوں کی دو پارٹیوں کے اختلافات کے افسوسناک نتائج

سرینگر ۲۹ دسمبر۔ تین روز سے برابر لڑائی ہو رہی ہے جس کے باعث بہت سے اشخاص زخمی ہو گئے ہیں۔ آج کچھ گرفتاریاں بھی ہوئی ہیں۔ شہر میں مہاراج گنج کی طرف دور دور سے ہڑتال ہے۔ پہلے دو دن صرف ہندوؤں کی دوکانیں بند رہیں۔ آج مولوی پارٹی کے تمام آدمیوں کی دوکانیں قطعی بند ہیں۔ مولوی یوسف شاہ صاحب نے کہا ہے کہ ہماری طرف سے بطور احتجاج ہڑتال کی گئی ہے کیونکہ دوسری پارٹی کے اشخاص نے مسجد کے اندر داخل ہو کر ہمارے آدمیوں کو زد و کوب کیا ... باغیجہ جس نے مولوی یوسف شاہ کی گرفتاری پر عورتوں کے جلوس کی رہنمائی کی تھی اس کے مکان کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ ...

دوسری طرف ایک مندر کے سلسلہ میں ہندو اور سکھوں میں بھی تنازعہ ہو گیا ہے۔ پولیس موقعہ پر پہنچ گئی ہے۔ سکھ مندر کو گوردوارہ ثابت کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہاں گرنتھ رکھا ہوا ہے۔

دار الحکومت

خالص گھی

گورنروں کے خاص اختیارات کے نتائج

جواہرلال نہرو کی تائید میں سر عبد الرحیم کا اظہار خیال

اٹلی میں سبھاش بابو کا بیان

ہندی نوجوانوں کا مقصد کامل آزادی ہے

مہاراجہ دیواس اور وائسرائے میں سرکشی

جزائر مالدیپ میں زبردست انقلاب

روس میں موٹر ڈرائیور کو سزائے موت

عورتوں کے متعلق جرائم میں سزائے تازیانہ

کراچی میں مسلم لیگ کی شاخ کا قیام

۲۳۰ میل رفتار کے ہوائی جہاز

اسمبلی کے اجلاس کیلئے تاریخوں کا تقرر

دہلی چیف کمشنر رخصت پر

مکان گر پڑا۔ ایک مزدور ہلاک دو زخمی

۱۳۵ پارسی سیاح دہلی میں

سٹہ بازوں کی گرفتاری

تحفۂ رمضان

تحفۂ رمضان با ہدیہ لقمی کے عنوان سے ایک مختصر رسالہ شیخ محمد صاحب ... کشن گنج دہلی نے چھپوایا ہے جو موصوف سے طلب کرنے پر مفت مل سکتا ہے۔

بنگال کونسل میں ایک نیا مسودہ قانون

اسلحہ کی درآمد روکنے کیلئے حکومت کی تجویز

چار ہزار مزدوروں پر لاٹھی چارج

اراضی رہن رکھنے کیلئے بنک قائم کئے جائیں

عدم ادائے لگان کے الزام میں گرفتاری

ٹینک بھی بیکار ہو جائیں گے

آئندہ جنگ کیلئے نئی گولیوں کی ایجاد

ایک چینی سیاح کی دلچسپ سیاحت

جرمنی کی آبادی میں اضافہ

قوم پرور مسلمان اور بھائی پرمانند

ہندوؤں کے اعتراضات اور مسلمانوں کا زاویہ نگاہ

مسٹر آصف علی صاحب کے بیان کا خلاصہ

فرقہ وارانہ فیصلہ

سب کے لئے برا

میرا جواب یہ ہو گا کہ جو یہ دو ار ہر بلا ہے جو پنجاب ہندو اور مسلمان دونوں کے لئے یکساں ہے اور اس کی ہر شاخ اور پتہ اور پھول اور پھل سب پر یکساں طور پر زہریلا ہے ...

پنجاب اور بنگال کے مسلمانوں کی حق تلفی

پنجاب اور بنگال کا یہاں بنگال کے مسلمانوں کی اکثریت ...

پنجاب کے مسئلہ میں خلوص سے مسلمانوں کا واسطہ تھا اور نہ ہندوؤں اور سکھوں کا اس لئے کہ یہ تمام ہنگامہ محض جوتی کے اندازہ کی طرف نگاہ لگائے ہوئے تھے ...

غلط بحث

در اگر یہ پنجاب میں مسلمانوں کی معقول اکثریت ہو اور سکھوں کو موجودہ صورت سے بہت کم پڑا ...

غیر ملکی زبان سے نجات پانے کی ضرورت

تعلیمی کانفرنس میں سر راس مسعود صاحب کی تقریر

کراچی ... دسمبر آل انڈیا تعلیمی کانفرنس کے ... سالانہ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے ڈاکٹر سر راس مسعود وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستانی زبانوں ہی میں تعلیم دی جائے ...

دیہاتیوں اور ڈاکوؤں میں لڑائی

منشی گنج میں زبردست ڈاکہ

منشی گنج ... دسمبر کل رات کو تنگی باری نامی ... میں ڈاکہ پڑا ...

آئرلینڈ کو برطانیہ سے علیحدہ ہونے کا حق

ایک پروفیسر کا برطانیہ پر الزام

لندن ... دسمبر مانچسٹر گارجین میں پروفیسر اے بی کیتھ مشہور ماہر دستور کا سلطنت برطانیہ کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس سے دستوری و سیاسی حلقوں میں کافی سنسنی و اضطراب پھیل گیا ہے ...

امریکہ میں ہندوستانیوں کیلئے قانون

امریکن عورتوں سے شادی کرنے کی ممانعت

نیویارک ... دسمبر معلوم ہوا ہے کہ امریکہ میں جو غیر ملکی لوگ رہتے ہیں ...

سبھاش چندر بوس کی ہٹلر سے ملاقات

بین الاقوامی لیگ اور ہندو مہاسبھا

عید کیلئے سنہری موقعہ

بچت کرنا آپ کا فرض ہے

... ممبری گریسنٹ ٹریڈنگ کمپنی پوسٹ بکس ۳۰۲ فورٹ بمبئی

دلفریبی حسن کا راز

ڈاکٹری کے استعمال شدہ ہومیوپیتھی نسخوں سے لاکھوں کا منافع

... دی امپیریل سٹورز (رن) پبلشرز قصور (پنجاب)

کتاب الحج والزیارۃ

ہر سچا مسلمان ہر وقت اللہ تعالیٰ سے یہی دعا مانگتا رہتا ہے کہ اللہ مجھ کو حج بیت اللہ کی توفیق عطا فرما اور اپنے مقدس گھر کی زیارت سے مشرف فرما ...

آرزو دارم کہ خاک آں قدم — توتیائے چشم سازم دمبدم

فتاوی عثمانی معروف بہ

کتاب الحج والزیارۃ

اصل قیمت ... رعایتی قیمت تین روپے

صرف شعبان رمضان کیلئے

ملنے کا پتہ: حافظ صالح حافظ محمد راندیر ضلع سورت

Randir, Surat.

بال جیون کنگھی

مفت لو

ہر ایک بیماری کی شرطیہ دوا

معجون شباب آور

قوت مردمی اور دل دماغ کی کمزوری کے لئے ...

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

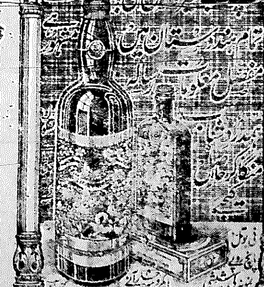

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

چلتی ریل میں عصمت دری کی کوشش

زنجیر کھینچ کر گاڑی روک لی گئی

بالیٹھا ۲۰ دسمبر آج سای-آر-ریلوے کی مرادآباد سے آنے والی ٹرین میں ایک زبردست واقعہ پیش آنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ جب ٹرین غازی آباد کے سٹیشن سے آگے روانہ ہوئی تو ایک آدمی اس ڈبے میں داخل ہوگیا جس میں ایک خاتون سوار تھی اس کے پاس ایک چھوٹے سے لڑکے کے علاوہ کوئی اور نہ تھا کہا جاتا ہے کہ اس ... کے داخل ہونے کے بعد عورت کو کچھ پھل وغیرہ دینے چاہے لیکن عورت نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد اس شخص نے عورت پر دست درازی کرنی چاہی لیکن عورت نے اپنی عصمت محفوظ رکھنے کے لئے ٹرین کی کھڑکی سے نیچے گر جانے کی دھمکی دی۔ اس پر بھی جب وہ آدمی نہ مانا تو خطرہ کی زنجیر کھینچ لی گئی ٹرین کھڑی ہوگئی اور دوگ حال دریافت کرنے کے لئے نیچے اتر پڑے عورت کے بیانات پر اس آدمی کو حراست میں لے لیا گیا۔

دو نظربندوں کو قید سخت کی سزا

پولیس اسٹیشن میں حاضری نہ دینے کا جرم

کلکتہ ... دسمبر ڈھاکہ کے نظربند سوشیل کمار بنرجی اور ... کو چٹاگانگ کے ... نے بنگال آرڈیننس ایکٹ مجریہ ۱۹۳۰ء آٹھ آٹھ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی ہے یہ دونوں نظربند فرید پور کے چار ... پولیس سٹیشن کی حدود کے اندر نظربند تھے ان کے خلاف الزام یہ ہے کہ انہوں نے ۱۱-۱۹ اور ... کو پولیس سٹیشن میں اپنی حاضری نہیں دی تھی۔

ان کی صفائی یہ تھی کہ پولیس افسروں سے دشمنی تھی ...

برمی جہاز راں کمپنی کا قیام

رنگون ... دسمبر ایک برمی جہاز راں کمپنی رجسٹر کرائی جانے والی ہے ...

زرو بنک میں صدر مہاسبھا کا عہدہ

ہندوستان کے سوراج کی ... تعبیر

دہلی ... دسمبر زرو بنک بل کے منظور ہونے کے بعد سر جارج شوسٹر کی ... ہندوستان کو اقتصادی سوراج میسر ہو جائے گا ...

قتل کے مرافعہ میں قتل

رنگون ... دسمبر عدالت عالیہ رنگون میں مسٹر جسٹس ڈنکلے نے ... کی اپیل کا فیصلہ سنا دیا۔

زنا کے جرم میں قید اور تازیانے

مزدوروں کے مطالبات منوانے کی سعی

ٹریڈ یونین فیڈریشن کی تجاویز

بمبئی ۰ دسمبر آج ٹریڈ یونین فیڈریشن کے اجلاس میں متعدد ریزولیوشن پاس کئے گئے ایک ریزولیوشن میں اعلان کیا گیا ہے کہ جنگ کا مقابلہ ... میں فیڈریشن دوسرے ممالک کے لیبر پارٹیوں کے ساتھ تعاون کرے گی ...

مہاراجہ کپورتھلہ کو ہندوؤں کا الٹی میٹم

کپورتھلہ ... دسمبر مہاراجہ کپورتھلہ کو ریاست کے ہندو باشندوں نے ... الٹی میٹم دیا تھا وہ ۳۱ دسمبر کو ختم ہو جائے گا ...

تین قومیں جرائم پیشہ قرار دیدی گئیں

دہلی ... دسمبر ... گرفتار کیا گیا تھا کہا جاتا ہے کہ یہ جرائم پیشہ اقوام میں سے ہیں حال ہی میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے ایک اعلان شائع ہوا ہے ...

گاندھی جی کو دو لاکھ روپیہ وصول ہوگیا

اس ... دسمبر معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی نے ہریجن تحریک کے سلسلہ میں جو دورہ شروع کیا ہے اس میں انہیں اب تک دو لاکھ روپیہ ...

کشمیر کی اسمبلی کب قائم ہوگی؟

جموں ... دسمبر ریاست کی اسمبلی ۱۹۳۳ء ...

دولت — خوشی — اطمینان — آرام

حاصل کرنے کیلئے کفایت شعاری سب سے ضروری امر ہے

...

Carlton Trading Co. The Premier House British & American Cut piece goods, Hanuman Building Elphinston Circle Fort Bombay

مادر وطن کا آغوش آب حیات سے بہتر ہے

ٹھگ کا داؤ

عید کی ضرورت کا بہترین کٹ پیس

... ایس رفیق بھائی تھوک فروشان امریکن سلک ... ہینڈ کوٹ وکٹ پیس جیکب سرکل بمبئی

ہر جگہ چلنے والی فائدہ مند تجارت

... انگلش کمرشل ہاؤس جیکب سرکل بمبئی

مصفی

طب یونانی کا تازہ کرشمہ

انسان کی زندگی کا مدار خون پر ہے خون اگر خراب ہوگیا ہے تو آدمی کی تندرستی قائم نہیں رہ سکتی ہندوستانی دواخانہ دہلی مصفی ایجاد کرکے تمام ملک کو مقابلہ کی دعوت دیتا ہے اور بلا خوف دعوی کرتا ہے کہ صفائی خون کیلئے مصفی سے بہتر دوا آج تک نہ ایشیا پیش کر سکا ہے نہ یورپ مصفی ہندوستان کی جڑی بوٹیوں کا خلاصہ ہے اور مسیح الملک ثانی محمد احمد خاں صاحب کے مشورے سے جدید سائنٹفک طریق پر طیار کیا گیا ہے۔ خون کی خرابی سے پیدا ہونے والے ہر مرض کی تیر بہدف دوا ہے۔ کھجلی۔ داد۔ پھنسیاں وغیرہ حتی کہ سوزاک۔ آتشک اور جذام کا زہریلا مادہ بھی اس کے استعمال سے ہمیشہ کے لئے نابود ہو جاتا ہے اس کی خوراک چار کا ایک چمچہ ہے بلحاظ نفع مصفی درحقیقت اکسیری چیز ہے۔

قیمت بارہ خوراک کی شیشی ۲ اعلاوہ محصولڈاک

ترکیب استعمال:- ایک خوراک صبح اور ایک شام تھوڑے پانی میں ملا کر اور اگر مرض کا جوش زیادہ ہو تو دن میں تین مرتبہ استعمال کیا جائے۔

ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۲۲ دہلی سے طلب کیجئے

صرف عید کیلئے!

کٹ پیس کے نرخوں میں حیرت انگیز رعایت

وائل، پاپلین، چھینٹ، بوسکی، زنا کریپ، جارجیٹ، غرضیکہ ہر قسم کے سوتی و ریشمی کٹ پیس کے نرخوں میں صرف عید کیلئے خاص رعایت کر دی گئی ہے ... نمونے کے طور پر پچاس روپے کی گانٹھ منگائیں ...

مفت طلب کریں ... رخنامہ مفت پتہ ذیل سے طلب فرمائیں۔

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

Heath & Sommers Fort Bombay

تار کا پتہ: "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

ید اللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹	دہلی یوم جمعہ ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۵۲ ہجری مطابق ۵ جنوری ۱۹۳۴ء	نمبر ۲

جذباتِ ثاقب

رہین خود فراموشی گلوں کو یاد کیا کرتے

دلِ شوریدہ ہو یا دامنِ گورِ غریباں ہو

اسیری نا آشنا دی نہیں دل کو تصور کا

زمانہ ہو سرِ جادہ دست کش آخر تو کیا کرتا

خوش ... بسر کی عمر طوفانِ حوادث میں

رسا ... تھی ... بزم ... چھا ... جہ

اب اس سے بڑھ کے پاس خانۂ صیاد کیا کرتے

یہ ویرانے نہیں برسوں کے انہیں آباد کیا کرتے

قفس والے خیالِ خاطرِ آزاد کیا کرتے

جو زیرِ خاک ہیں ظالم انہیں برباد کیا کرتے

خلاف تھی ہوائے عالم ایجاد کیا کرتے

تو ہم کیا ان سے ... ارشاد کیا کرتے

ستم احباب کے آئینۂ اخلاص ہے ثاقب

مقامِ شکر تھا ہم شکوۂ بیداد کیا کرتے

(ثاقب لکھنوی)

معاصرین کے افکار و آراء

مغربی تمدن کا ...

بیکاری

مسٹر ہاسو اور اسلامی جزیہ

دلچسپ حقائق و معلومات

اکسیر خارش

ایک تیر بہدف دوا ہے جس نے گزشتہ یک صدی میں ہزاروں انسانوں کو خارش جیسے مرض سے نجات دلائی ہے اور صرف دو تین ہی مرتبہ لگانے سے ہر قسم کی خارش کو فنا کر دیتی ہے خوشبودار ہونیکی وجہ سے نفیس الطبع اشخاص زیادہ پسند کرتے ہیں۔ ایک شیشی تمام جسم کیلئے کافی ہوتی ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

تریاقِ انسان فی شیشی ۸ / حسنِ شباب فی شیشی عہ / سفوف ... / ... بیان ۱۲ خوراک ۱ / سفوف سوزاک فی تولہ عہ / اکسیر ... فی شیشی عہ

ملنے کا پتہ

حکیم محمد مشتاق علی

تیلی واڑہ

دہلی

پہلا ... شتہار ...

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol. XIX No. 1

Delhi: Monday, January 1, 1934

بشارتِ عظمیٰ

برادرانِ اسلام! یتیم بچوں کی تعلیم و تربیت اور ان کی محبت و شفقت کی اہمیت اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ انا و کافل الیتیم فی الجنۃ ھٰکذا۔ ترجمہ میں اور یتیم کے کفیل جنت میں اس طرح ساتھ ہوں گے جیسے دو انگلیاں ...

مسلمانانِ بنارس سے گزارش

جمعیت تعلیم الاسلام کا قیام

دیوبند میں انوریہ لائبریری کا قیام

مدرسہ قیومیہ شاہجہانپور

مسلمانوں کی خدمت میں ایک اپیل

کمالِ خوشنویسی کی آخری یادگار عظیم الشان رعایت

سب سے شاندار، خوش خط، جلی قلم، صحیح، قابلِ اعتماد، مترجم کلام مجید

یہ کلام مجید جناب منشی محمد ممتاز علی صاحب مہاجر مکہ کا لکھا ہوا ہے جو ہندوستان کے سب سے بڑے خوشنویس تھے ...

حمائل شریف مترجم

خلاصۃ التفاسیر!!

نورانی قرآن مجید معرّا

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے ...

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

شام کے ایک غریب کا عرب مسافر

خلیفہ عبد الملک کے عہد زریں کی عبرت آموز داستان

(گزشتہ سے پیوستہ)

دانیال: مجھے اصل واقعہ بتانے میں تو کوئی عذر نہیں ہے مگر آہ! بتا کر مجھے کیا مل جائے گا۔ اس دنیا میں کون ہے جو میری مصیبت کو دور کرنے کی کوشش کرے اور کس کا دل ہے جو میرے لئے پسیجے!

بوقحافہ: بے شک! مگر سب لوگ آخر یکساں نہیں ہوتے اور خدا نے ایسے بزرگ ...

فطرت کی شفقتوں کا کچھ ... دانیال نے بھی اس کو پیار و محبت سے پالا تھا۔ ماں کے مرنے کے بعد باپ ہی کی گود ... قدم رکھا۔ در باپ کو قدرے سکون حاصل ہوا لیکن اس سن میں بھی بچی اپنے باپ ... جب باپ سے باتیں کرنے بیٹھتی تو معلوم ہوتا کہ غنچہ کھل رہا ہے اور جب ہنستی تو محسوس ہوتا کہ نرگس کا پھول ... کھل گیا ہے۔

دانیال جب اسکو پکارتا ... تو وہ ہنستی ہوئی اس سے آکر لپٹ جاتی ...

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

سیاسیات

ہندوستانی سیاست کے اہم مسائل

برطانوی پارلیمنٹ سے ہندوستانیوں کا مطالبہ

"ڈومینین اسٹیٹس" یا "درجہ نوآبادیات"

سلطنت برطانیہ سے علیحدہ ہونے کی مکمل آزادی

سب سے پہلے ۱۹۱۷ء میں جبکہ مانٹیگو چیمسفورڈ اصلاحات کے نفاذ سے قبل اور ابتدائی تحقیقات کے بعد ایک تاریخی اعلان کیا گیا تھا۔ برطانوی حکومت نے یہ تسلیم کیا تھا کہ ہندوستان کا سیاسی منتہائے مقصود مکمل حکومت خود اختیاری ہے جس کے لئے مانٹیگو چیمسفورڈ اصلاحات بطور تجربہ منظور کی جا رہی ہیں۔ اسوقت سے لے کر آج تک وہ تمام ہندوستانی سیاسین نے جو آئینی ایجی ٹیشن پر عقیدہ رکھتے ہیں برطانوی پارلیمنٹ سے برابر یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ ہندوستان کو مکمل ...

نمبر (۲) اور نمبر (۳) کے ممالک کو اردو میں بلا امتیاز نوآبادیات یا مستعمرات کے الفاظ سے یاد کرتے ہیں مگر انگریزی میں ان کے لئے علیحدہ علیحدہ دو الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ اول الذکر کو "ڈومینینس" کہتے ہیں ... اور موخر الذکر کو "کالونیز" یا "کراؤن کالونیز" ... بھی نوآبادیات کیا جاتا ہے ...

نوآبادیات کی حکومت

حکومت اختیاری کا مفہوم

لارڈ ارون کا اعلان

ڈومینین اور ڈومینین اسٹیٹس

خود مختار نوآبادیات

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

برطانوی پارلیمنٹ محض دھوکہ اور فریب ہے

مسٹر برنارڈ شا کا اعلان

انگلستان کے مشہور انشا پرداز ادیب مسٹر برنارڈ شا نے فیبین سوسائٹی میں لیکچر دیتے ہوئے بعض حقائق کو اچھی طرح بے نقاب کیا اور برطانی سیاست کے ہیر پھیر ... اسٹالین کی تعلیم پر اظہار خیال کرنے کے بعد بتایا کہ روس کا سیاسی نظام برطانیہ کی نسبت زیادہ جمہوری ہے کیونکہ برطانیہ میں ان امیدواروں کا انتخاب عمل میں لایا جاتا ہے جن کو منتخب کرنے والے سرے سے جانتے ہی نہیں۔ اس کے مقابلہ میں روس میں ان لوگوں کو منتخب کیا جاتا ہے جن کو منتخب کنندہ سرے سے پاؤں تک ...

متوحش خبروں سے متاثر ہو کر حج کا ارادہ ملتوی کر دیں اور اس طرح حکومت حجاز کی تمدنی حالت تباہ ہو جائے۔ دشمنان حج کو معلوم ہونا چاہیئے کہ حج نہ کرنے سے ذی استطاعت مسلمانوں کو ہی نقصان پہونچتا ہے اور وہ خدا کے مغضوب ٹھہرتے ہیں۔ حکومت حجاز کو اس سے کوئی نقصان نہیں، زیادہ سے زیادہ حجاز کے عمرانی اور تعمیری کام رک جائیں گے لیکن اس سے متاثر ہو کر حکومت فرار کی راہ اختیار نہیں کر سکتی۔

ترکی میں ۱۴ کارخانوں کا اجراء

صنعتی اداروں کے قیام کیلئے نئی اسکیم

ترکی اخبار "ملیت" رقمطراز ہے کہ غازی مصطفےٰ کمال پاشا نے ترکی کونسل کی ...

فلسطین کے ہنگامہ کی تحقیقاتی کمیٹی

عربوں کو اس کمیٹی سے کوئی تعلق نہیں

فلسطین کے ہنگامہ کی تحقیقات کے لئے برطانیہ نے جو کمیٹی مقرر کی تھی اس نے اپنا کام شروع کر دیا ہے ... عربوں نے اعلان کر دیا ہے کہ ان کو اس نام نہاد کمیٹی سے کوئی تعلق نہیں ...

۱۹۵۰ء میں برطانی حکومت کو زوال ہوگا

امریکہ کے ایک مصنف کی پیشگوئی

امریکن مصنف کی کتاب "واقعات آئندہ کا اظہار" شائع ہوئی ہے اس کتاب نے تمام امریکہ میں کافی دلچسپی پیدا کر دی ہے ...

افریقہ کی زبان میں بائبل کی اشاعت

معلوم ہوا ہے کہ افریقہ کی زبان میں بائبل کا ترجمہ ہو گیا ہے ...

جاوی حجاج کا مخصوص جہاز

عرب میں جنگ کی خبریں کیوں اڑائی جاتی ہیں

معاصر ام القریٰ کا بیان

سابق قیصر جرمنی کے مشاغل

اسلامیات

سفر حج کے متعلق مستند معلومات اور اخراجات کی تفصیل

جدہ، مکہ اور مدینہ منورہ میں مکانات اور ہوٹل

اونٹوں اور موٹروں کا کرایہ، سامان خورد و نوش کی قیمتیں

مدینہ منورہ وغیرہ ۶۰ قرش امیری

جدہ سے مکہ تک یا مکہ سے جدہ تک ایک موٹر کا کرایہ ۱۱۰

شغدف ۳۱

مکہ سے مدینہ تک ایک اونٹ کا کرایہ ۱۱۰۰

(ایک اونٹ پر دو آدمی سوار ہوتے ہیں اس حساب سے فی شخص ۵۵۰ قرش امیری کرایہ ہوا) - باقی تفصیلات اصل کتاب میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

قیمت ضروریات خورد و نوش

آٹا تین سیر	۵ آنہ
روغن زرد ۲۵ تولہ	
چاول تین سیر	۱۰
شکر فی آثر (۱۲ تولہ)	۹

زائرین بیت اللہ کو خوشخبری

بیان مسافات

صرف ۵ فروری ۱۹۳۲ء تک

ایک روپیہ کا مال بارہ آنے (۱۲) میں

نولکشور پریس لکھنؤ کا چھپی ہوئی مذہبی اہل اسلام اور نایاب کتابیں جلد از جلد طلب فرمائیں۔ علمی اور رعایتی فہرست مفت منگائیے۔ المشتہر: منیجر نولکشور پریس بک ڈپو لکھنؤ

جریان، پرمیہ، احتلام، کمزوری، سستی، نامردی کیلئے

پرمیہ ٹانک گولیاں

طلا اکسیر

ایم اے ... تاجر عطر ... دہلی سے خالص اور اعلیٰ قسم کی بنی ہوئی تیار کردہ خوشبودار تیل اور پائدار خوشبو کے عطریات خرید فرمائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۵۲ھ

سنہ ۱۹۳۳ء

تاریخ عالم کا ایک ہنگامہ خیز و تباہ کن سال

شذرات

سال نو کے خطابات

ناقص تعلیم

شریعت حقہ کا تحفظ

آل پارٹیز مسلم بورڈ

ماہ رمضان المبارک میں عظیم الشان رعایت

صرف طلباء اور غیر مستطیع حضرات فائدہ اٹھائیں

منیجر الجمعیۃ بلیماران دہلی

جاپانی اور ہندوستانی گفت و شنید امید و بیم کی کشمکش میں

جنوری کے اختتام پر متفقہ تجاویز پر دستخط ہو جائیں گے

تخفیف اسلحہ کی مردہ لاش کو حرکت میں لانے کی کوشش

فرانس جرمنی کو دو لاکھ سے زیادہ فوجی بھرتی کی اجازت نہیں دیگا

دار الحکومت کے

سال نو کی بہار

خطابات و اعزازات کے پھول

باجہ ڈھول کے ساتھ اشتہار بازی کی ممانعت

سنیما والوں کو پولیس افسر کا حکم

دہلی میں سال نو کی پریڈ

افواج اور مشین گنوں کا بے سود مظاہرہ

ایک شخص کے پیچھے دہلی پولیس کی دوڑ

حکیم محمد ظفر خاں کے گھر میں نقب زنی

مسلم خواتین دہلی کا اجلاس

شلبی کھجوریں

میونسپلٹی اور مخلوط انتخاب

مسٹر آصف علی کا بیان

دہلی ریلوے اسٹیشن پر حادثہ

ایک مسلم نوجوان انجن کی جھپٹ میں آگیا

بارہ ہندو راؤ کی جنگل والی مسجد

کار ٹکڑے ٹکڑے ۔ ایک عورت ہلاک

برطانیہ سے تعاون کا عملی ثبوت

مولانا شوکت علی کی پنشن کھل گئی

ٹائمز آف انڈیا میں مولانا کا بیان

سیالکوٹ سے سرینگر کا تبادلہ

سرینگر کو فوجی مرکز بنانے کا ارادہ

چینی ترکستان میں خانہ جنگی کا زور

آٹھ ہزار اشخاص علاقہ چھوڑ کر چلے گئے

سندھ میں ایک آتشی پہاڑ پھٹ گیا

سرحد میں امن عامہ کا بے پناہ استعمال

بمبئی کے کارخانوں میں ہڑتالیں

۲۲ کارخانوں میں کاروبار بند

کانگریسیوں کے جلوس میں گرفتاریاں

پنڈت جواہر لال نہرو کے بیان کی تائید

سیٹھ گوبند داس کا بیان

یوپی میں سیاسی اسیروں کی قبل از وقت رہائی

برطانوی بحری افسر کو ہاتھی نے ہلاک کر دیا

گاندھی جی کے صاحبزادے رہا کر دیئے گئے

دو مفرور بنگالی نوجوانوں کی گرفتاری

۴ جنوری کو یوم مولانا محمد علی مرحوم

نیپال میں گاندھی ٹوپی پر عتاب

مشرق کی روحانیت مغرب پر فتح حاصل کریگی
عثمانیہ یونیورسٹی میں ڈاکٹر ٹیگور کی تقریر

حیدرآباد۔ ۳۰ر دسمبر۔ عثمانیہ یونیورسٹی کی زیر سرکردگی ایک عظیم اجتماع کو مخاطب کرکے ڈاکٹر ٹیگور نے فرمایا کہ ...

نوجوانوں کو پیغام دیتے ہوئے ملک الشعراء نے فرمایا۔ "میری تم سے یہ التجا ہے کہ تم لاکھوں کی ڈھیریوں کے خیالات کی رو میں بہ جانا بلکہ اپنے دل میں صداقت اور تکمیل نفس کے مفید ترین مطمح نظر کو بلکہ دنیا اور اس پر پابند رہنا۔"

ملک الشعراء نے توقع ظاہر کی کہ مشرق کی روحانیت آخرکار مغرب کی مادیت پر فتح حاصل کرے گی۔

ایک فوجی انگریز کی دیوانگی
عورت کو مار کر خودکشی کرلی

لاہور۔ ۳۰ر دسمبر۔ کل رات کو لاہور چھاؤنی میں شاہی فوج کے ... اور اس کی بیوی کی ہلاکت کا افسوسناک حادثہ پیش آیا۔

سرحد پر ۶۵ ہزار روسی سکے

پشاور۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سرحدی پولیس کے ایک چوکیدار نے چار اونٹ گرفتار کئے ہیں جن پر روسی سکے لدے ہوئے تھے بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ ان اونٹوں پر معمولی اسباب لدا ہوا ہے۔ سرحد کے علاقہ میں داخل ہونے کے بعد پشاور روڈ پر ان کی تلاشی لی گئی جس کے دوران میں ۶۵ ہزار روسی سکے برآمد ہوئے چند شخص ... کو مالک بتلائے جاتے ہیں گرفتار کرلئے گئے۔ انہیں پشاور لایا گیا ہے۔ تحقیقات کرنے پر یہ معلوم ہوا کہ یہ رقم چند تاجروں کی ہے جو کہ دونوں ممالک کے ساتھ لین دین کا روبار کرتے ہیں جب یہ معلوم ہوگیا کہ اس رقم کا کسی سیاسی پارٹی سے کوئی تعلق نہیں ہے تو اونٹوں کے مالکوں کو رہا کردیا گیا اور روپیہ ان تاجروں کے حوالے کردیا گیا۔

جھنگ میں مسلم ڈپٹی کمشنر

جھنگ۔ خان بہادر ... کو جھنگ کا ڈپٹی کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔

کپورتھلہ کے زمینداروں کی حالت زار
ریاست سے قانون انتقال اراضی کا مطالبہ

کپورتھلہ۔ ۳۰ر دسمبر۔ چودھری عبدالعزیز ڈکٹیٹر زمیندارہ لیگ ریاست کپورتھلہ نے خان بہادر نواب سر عبدالحمید سی۔ آئی۔ ای وزیر اعظم ریاست کپورتھلہ کے نام ایک طویل مکتوب روانہ کیا ہے جس میں انہوں نے ریاست کے زمینداروں کی ناقابل بیان اور قابل رحم حالت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ زمیندار قرض کے بار گراں کے نیچے بالکل کچلے جاچکے ہیں اگر حکومت نے بروقت امداد نہ کی تو ان کی تباہی و بربادی یقینی ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ ریاست میں جلد قانون انتقال اراضی نافذ کردے ورنہ زمیندار اپنے جائز حقوق کی حفاظت کے لئے ضروری ذرائع اختیار کریں گے۔

کوئلہ کی کان میں چار اشخاص کی ہلاکت

ارگاؤں۔ کل رات ویکسن منٹ پر گھوڑو واقع متین مائن میں ایک نہایت ہی افسوسناک واقع ہوا جس میں چار اشخاص فوراً ہلاک ہوگئے اور تین شدید مجروح ہوئے۔

... پنچایت واروں نے فیصلہ دیا ہے کہ یہ موت اچانک حادثہ سے ہوئی۔

شیر اور چیتے میں اتحاد کا خواب
وزیر خارجہ روس کی تقریر

ماسکو ۹ر دسمبر۔ ایم لٹونوف وزیر خارجہ نے سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے اپیل کی کہ روس و برطانیہ کو دوست بن جانا چاہئے انہوں نے اینگلو سوویٹ تعلقات میں مفاہمت و مطابقت کے فقدان پر زور دیا۔

ایم لٹونوف نے برطانیہ کے ساتھ ایسے ہی تعلقات قائم ہونے کی خواہش ظاہر کی جیسے کہ دوسرے ممالک کے ساتھ اس وقت موجود ہیں۔

آسمانی بجلی سے چار آدمی ہلاک

جانسبرگ۔ ۲۰ر دسمبر۔ شمالی ٹرانسوال میں بجلی گرنے کی وجہ سے چار آدمی ہلاک ہوگئے بجلی کے شعلے ... ان میں سے ایک کی حالت نازک ہے ...

دریا جم گیا جہاز برف میں مقید
امریکہ پر سردی کی شدت کا عذاب

نیویارک۔ ۳۰ر دسمبر۔ ٹھیک اسی عرض البلد اور طول البلد پر لیکن مغربی سمت میں جس پر ہندوستان کی سرزمین واقع ہے شمالی امریکہ میں سخت سردی پڑ رہی ہے۔ نیویارک میں جو امریکہ کا سب سے بڑا شہر ہے اور جہاں تمدن نے اس قدر ترقی کرلی ہے کہ گرمی اور سردی انسانی قوتوں کی غلام بن گئی ہے۔ کل ۳۰ر دسمبر کو پارہ حرارت صفر ڈگری سے بھی پانچ ڈگری نیچے آگیا ۱۹۲۰ء میں بھی سخت سردی پڑی تھی لیکن اس وقت بھی پارہ حرارت اس قدر نیچے نہیں گرا تھا۔

دریائے ہڈسن بالکل جم گیا ہے دہانہ کے قریب جو جہاز تھے وہ برف میں مقید ہیں۔

بوسٹن کی بھی یہی حالت ہے بلکہ وہاں تو پارہ حرارت ۱۰ ڈگری اور بھی نیچے ہے۔ ریل کا سفر بالکل بند ہوگیا ہے۔ خیال ہے کہ یہ کیفیت دو تین دن تک رہے گی۔

وزیر اعظم رومانیہ گولی سے ہلاک
تین گولیاں سر میں پیوست ہوگئیں!

... ریلوے اسٹیشن پر پیش آیا۔ اس حادثہ سے تمام رومانیہ میں ہلچل مچ گئی ہے۔

ایم ڈوکا بادشاہ سے ملاقات کرکے واپس آرہے تھے۔ پولیس نے طالب علم کو گرفتار کرلیا ہے۔ ملزم کا بیان ہے کہ میں نے وزیر اعظم کو اس لئے ہلاک کیا ہے کہ وہ نازی ہنسن تھا اور اچھا وطن پرست نہ تھا۔

سونا سرکاری خزانہ کی نذر کرو
امریکہ کے سکریٹری آف اسٹیٹ کا فرمان

واشنگٹن ۹ر دسمبر۔ امریکن سکریٹری آف اسٹیٹ مسٹر مارگنتھاؤ نے ایک فرمان جاری کیا ہے کہ امریکہ کا ہر ایک شخص اپنا تمام سونا خزانہ میں جمع کرادے صرف وہ سونا اس حکم سے مستثنیٰ ہوگا جو فیڈرل لاء کے ماتحت اور سکوں کی صورت میں غیر خالص سونے کی ڈلیوں کی صورت میں ہے ... فیڈرل ریزرو بنک اور ری کانسٹرکشن فنانس کارپوریشن کے سوا کسی دوسرے شخص کو ایک سو ڈالر سے زیادہ کا سونا رکھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

ہوائی جہاز کی تباہی سے دس اشخاص ہلاک!

بروسیلز۔ ۳۰ر دسمبر۔ امپیریل ایرویز کا ہوائی جہاز "اپالو" جو برسلز سے لندن جا رہا تھا، بروز کے قریب تباہ ہوگیا۔ کہر کی وجہ سے ہوائی جہاز ... کے ایک ریڈیو اسٹیشن کے کھمبے سے ٹکرا کر زمین پر گرا اور شعلوں میں گھر گیا اسٹیشن کے آدمیوں نے مسافروں کو بچانے کی کوشش کی لیکن ہوا اس قدر تیز تھی کہ کوئی قریب نہ جاسکا اور جو لوگ اس پر سوار تھے سب جل کر مرگئے وہ دس تھے۔

امریکہ نے شراب نوشی کا ریکارڈ مات کردیا

واشنگٹن۔ ۳۰ر دسمبر۔ برطانیہ سے امریکہ میں شراب کی درآمد کا جو سالانہ مقدار معین ہے وہ ابھی سے ختم ہوگئی حالانکہ اسے مارچ ۱۹۳۴ء تک ختم ہونا چاہئے تھا۔

یہ مقدار کل ۱ لاکھ ۵ ہزار گیلن کی ہے انگلستان کی طرح اسپینی شراب کی مقدار بھی پوری ہوگئی جو تین لاکھ ۹۵ ہزار گیلن تھی۔

جرمنی کو فرانس کا جواب

۲۰ ٹن روسی سونا جرمنی کو!

ریگا۔ ۳۰ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ روسی سونے کے ۹ ڈبے جن میں ۲۰ ٹن سونا ہے ریگا سے ہوتا ہوا برلن بھیجا گیا ہے یہ سونا سائبیریا سے نکالا گیا ہے۔

جامعہ رحمانی مونگیر کا ماہوار رسالہ
الجامعہ
جس کا مقصد مسلمانوں کے عقائد اعمال کی تصحیح اور سلف صالحین بزرگان دین کے اسوۂ حسنہ پر عمل کی دعوت ...
منیجر رسالہ الجامعہ مونگیر

مذہبی علمی و تاریخی کتابیں!
تفسیر مظہری — سیرۃ الحبیب — پاک زندگی — جنت اور دوزخ — علم الکلام — تعلیم اسلام — اعجاز القرآن
منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

ڈاکٹرانہ استعمال شدہ دوائی کے لاکھوں سرٹیفکیٹ
دلفریبی حسن کا راز

عید کی ضرورت کا بہترین کپڑا

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع ملیگا

عید کیلئے سنہری موقعہ
منیجر دی کریسنٹ ٹریڈنگ کمپنی پوسٹ بکس ... فورٹ بمبئی

گاندھی جی کے پروگرام کی مخالفت کیجائے
داخلہ مندر کا بل دھرم میں مداخلت ہے

... سناتن دھرمیوں کا ایک اجلاس ... منعقد ہوا ... مندر کا مسودہ ہندوؤں کے مذہبی معاملات اور رسوم میں براہ راست مداخلت ہے ...

خواتین کانفرنس میں ٹیگور کی تقریر
ضبط تولید اور سزائے موت کی تنسیخ کی تائید

کلکتہ ۳۰ر دسمبر۔ آل انڈیا ویمنز کانفرنس کا اٹھواں سالانہ اجلاس ... منعقد ہوا ...

حکومت ہند اور ریاست نیپال میں باہمی تجارت

جنوبی امریکہ میں بغاوت بم باری اور اسلحہ خانہ پر حملے
بیس افراد ہلاک اور باغیوں کے سرغنوں کی گرفتاریاں

بیونس آئرس۔ ۳۰ر دسمبر۔ جنوبی امریکہ میں سیاسی بدامنی کا دور دورہ شروع ہوگیا ہے حکومت نے یہاں ... میں ایک سازش کو بے نقاب کیا ہے جس کے متعلق یہ خیال ہے کہ وہ قدامت پسند حکومت کے خلاف کی گئی تھی۔ روزاریو میں اس سلسلہ میں کئی جانیں بھی ضائع ہوگئیں۔

پولیس کو بیونس آئرس میں ہنگامہ برپا ہونے کی خبر ملی ... اسلحہ خانہ پر حملہ کیا ... بیس افراد ہلاک اور بہت سے زخمی ہوگئے لیکن سوار پولیس نے سب کو منتشر کردیا اور آٹھ سرغنہ لیڈر کو گرفتار کرلیا۔

... شدید بغاوت ہوگئی۔ سرکاری عمارتوں پر منظم حملے کئے گئے لیکن پولیس نے ... کو منتشر کردیا جان و مال کا زبردست نقصان ہوا ہے۔

ڈھاکہ میں بم پھٹ گیا!
ایک نوجوان شدید زخمی

... اس کے ہاتھ سے بم ایک دم گر پڑا اور پھٹ گیا ...

ریاست سروہی کا مستقبل
تشویش انگیز حالات

کوئلہ کی گیس نے گھر کا صفایا کردیا

کشمیر میں آزادی تحریر و تقریر کا جنازہ
پریس آرڈیننس جاری ہوگا؟

برطانیہ کے شاندار مستقبل پر اظہار مسرت
مسٹر بالڈون کی تصریحات

ایک سکھ چوکیدار کا قتل

نئے محصول بل کا نفاذ ملتوی نہ ہوگا
حکومت ہند جاپانی تجاویز منظور نہیں کرے گی

نئی دہلی ۳۰ر دسمبر۔ جاپانی تاجروں اور گورنمنٹ جاپان کی اس تجویز کے بارے میں کہ تجارتی گفت و شنید کے متعلق ابتدائی سمجھوتہ ہونے تک نئے ٹیرف بل کا اطلاق ملتوی کردیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند اس تجویز کو منظور نہیں کرے گی۔ حکومت ہند کا خیال ہے کہ ہندوستانی صنعتوں کو تحفظ دینے میں پہلے ہی بہت دیر ہوچکی ہے اب اگر اور تاخیر کی گئی تو ہندوستانی صنعتوں پر تباہ کن اثر پڑیگا۔ اس کے علاوہ کوئی ٹیرف بل جس کی غرض تحفظ کے لئے ہے تاہم اس سے حکومت کی آمدنی میں بھی تھوڑا بہت اضافہ ہوگا۔

مہاراجہ الور نے حکومت ہند کی تجاویز منظور کرلیں
ریاست میں واپسی کا امکان

بنگال کونسل کی دلچسپ تجاویز

کلکتہ۔ ۳۰ر دسمبر۔ بنگال کونسل کے آئندہ اجلاس میں ۱۲۱ غیر سرکاری ریزولیوشن پیش کئے جائیں گے جن میں ...

جرمنی میں لازمی فوجی تعلیم

برلن۔ ۹ر دسمبر۔ باخبر حلقوں کی اطلاعات کے مطابق جنرل ون ہرسٹین کے ریشتر کے چیف سٹاف کے عہدہ سے مستعفی ہوجانے کے باعث ...

ایک رائے صاحب پر حکومت کا عتاب

سردیوں میں طاقت حاصل کرلو!
امراض مخصوصہ کا درماں
اس کتاب کو جلد منگاؤ وقت گذر رہا ہے!
امرت دھارا ... لاہور
... دہلی

نادر وطن کا آغوش اجیات سے پرے

ڈکر کا ڈاکو

صرف عید کیلئے رعایتی اعلان
کٹ پیس کے نرخوں میں حیرت انگیز رعایت
... سامرس فورٹ بمبئی
Heath & Sommers Fort Bombay

اسلحہ خانہ چاٹگام کے حملہ آور
سوریا سین اور ترکیشور تختہ دار پر

کلکتہ ۱۲ جنوری - چاٹگام سے ایک اطلاع مظہر ہے کہ آج صبح مرکزی جیل میں سوریہ سین اور ترکیشور دستی دار کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا۔ پھانسی دیتے وقت اعلیٰ حکام جیل اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ موجود تھے رشتہ داروں کو پہلے روز قبل اطلاع دیدی گئی تھی کہ وہ ان سے مل جائیں۔
سوریہ سین اور ترکیشور خفیہ پولیس کے بیان کے مطابق چاٹگام کے اسلحہ خانہ پر حملہ کرنے کی سازش کے سرغنہ تھے استغاثہ نے سوریہ سین کو اس سازش کا دماغ بتایا تھا۔
جیل کے اندر اور باہر مسلح پولیس کا زبردست انتظام تھا شہر میں جابجا مسلح پولیس پھرتی نظر آرہی تھی۔

آل پارٹیز کانفرنس کا مقصد برطانی ملوکیت کی تائید ہے
قرطاس ابیض کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا جائے
پنڈت جواہر لال نہرو کا ایک اور بیان

الہ آباد ۱۱ جنوری - پنڈت جواہر لال نہرو کانفرنس کا سراپہ کے زیر عنوان مجوزہ آل پارٹیز کانفرنس بمبئی پر شدید نکتہ چینی کرتے ہیں۔ وہ لوگ جو کانفرنس کے انعقاد کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ دراصل ملک کے مفاد کو نقصان اور برطانی شہنشاہیت کو تقویت پہنچا رہے ہیں۔ قرطاس ابیض مجوزہ تبدیلیوں کے بعد بھی اس قابل ہو گا کہ اسے ردی کی ٹوکری میں جگہ دی جائے… نظام ناموں کی بحث کا خاتمہ ہو چکا ہے اس وقت کانفرنسوں اور اجتماعوں کا خیال محض ایک سراب ہے۔

پولیس کا کانسٹبل بھی انقلابی بن گیا
وائسرائے اور دیگر افسروں کو تہدید آمیز خطوط

راجشاہی ۱۱ جنوری - ایک خواندہ پولیس کانسٹبل تاسم علی کے خلاف بنگال کے انقلابی قانون کے ماتحت سب ڈویژنل مجسٹریٹ راجشاہی کی عدالت میں مقدمہ چلایا گیا ہے۔ استغاثہ کا بیان ہے کہ ملزم نے سنٹرل کو ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس جلپائیگوڑی انسپکٹر جنرل پولیس کلکتہ کی خفیہ پولیس اور وائسرائے ہند کو گمنام خطوط لکھے تھے۔ ان چٹھیوں میں راجشاہی کے سپرنٹنڈنٹ پولیس کے خلاف سخت الزامات لگائے گئے ہیں…

امریکہ میں جرمنی مال کے بائیکاٹ کا فیصلہ

الابار کو علیحدہ صوبہ بنانے کا مطالبہ

آسٹریا میں زبردست بغاوت
ہلاکت، بم باری اور گرفتاریاں

ایرانی جہاز محمدی ڈوب گیا
گیارہ مسافر بچا لئے گئے۔ دو ڈوب گئے

پاسنجر ٹرین لائن سے اتر گئی

مسٹر بوس کو لندن آنے کی اجازت نہیں ملی

نجدی قبائل نے یمنی افواج کو بھگا دیا!
سرکاری فوج کے بغیر نجران خالی کرالیا!

بین الاقوامی لیگ کونسل کا اجلاس
اشوری قبائل کی رپورٹ پر غور

آئندہ میزانیہ میں ریلوے کو چھ کروڑ کا خسارہ

فرانس میں سات سو گرفتاریاں

افریقہ کے ہندوستانیوں کا احتجاج

ایک رات میں ایک فٹ برف پڑی

برطانی گائنا میں ہلاکت خیز بارش

مسٹر جیکر وائسرائے سے ملاقات کریں گے

سر آغا خاں گاندھی جی سے ملاقات کرینگے

۱۰ اشخاص برف میں جم گئے

ون داب کے کانٹیبل فرار ہو گئے

جاپان کی تجارت میں حیرت انگیز اضافہ

…

تجارت میں وائسرائے کی تقریر
حکیم حاذق نے نسخہ تجویز کر لیا
انقلابی تحریکات کے انسداد کی ترکیب

کلکتہ - کل متحدہ ایوان ہائے تجارت کے سالانہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے ہندوستانی تجارت سے متعلق معاملات کے بارے میں حکومت کے کام اور اس کے نقطہ نظر کو بیان کیا۔ تعلیم یافتہ متوسط طبقہ کا ذکر کرتے ہوئے ہز ایکسیلنسی نے کہا کہ آج سینکڑوں بلکہ ہزاروں نوجوان جن کو کسی کام میں کافی مصروفیت کا موقع بہم نہیں پہنچا وہ ایسے لوگوں کے لئے بہت مفید ثابت… انقلاب پسندانہ رنگ اختیار کر لیتی ہے اور یہ کوئی زیادہ تعجب کی بات نہیں…

یوپی کے طلبا کی مستحسن تجویز
تعلیم گاہوں کو فرقہ پرستی سے پاک رکھنے کا عزم

ریلوے کارخانہ میں پانچ سو مزدوروں کی ہڑتال

سنار کے خاندان کو ذبح کر ڈالا
ڈاکوؤں کی چیرہ دستیاں

بارہ بنکی ۸ جنوری - گذشتہ ہفتہ کی شب کو بارہ بنکی ضلع کے موضع فتح پور میں ڈاکوؤں… ایک سنار کے مکان پر ڈاکہ ڈالا اور اسکی بیوی اور لڑکی کو ہلاک کر دیا۔ سنار کا ابھی کوئی سراغ نہیں ملتا اور خیال کیا جاتا ہے کہ اسے بھی قتل کر دیا گیا ہے۔

مسلمانوں کو شدھ کرنے کا اعلان
شولاپور میں پرمانند کی خطیبانہ تقریر

اسمبلی میں پیش ہونے والے غیر سرکاری بل
دودھ دینے والے جانوروں کی حفاظت

بہار کی وزارت پر ایک مسلم کا تقرر

بمبئی کرانیکل کے طابع اور ناشر کو سزا

غازی مصطفےٰ کمال پاشا پر حملہ
۲۵ اشخاص کی گرفتاری

ترکی کا تازہ ڈاک میں "جمہوریت" رقمطراز ہے کہ ترکی میں ایک وسیع سازش غازی مصطفےٰ کمال پاشا کے قتل کی ہوئی ہے اس سلسلہ میں مجلس کے مخالفین کو سازش کے جرم میں گرفتار کیا گیا ہے…

کسانوں کی اصلاح کی تحریک
یوپی کے کانگریسیوں کی اسکیم

وونڈر لیبے کی گردن ماردی گئی

سناتنیوں کی طرف سے گاندھی جی کا سیاہ استقبال

پرانے کاشغر کی افواج کو شکست

مجلس احرار اسلام قادیان کا جلسہ
قادیانیوں کی مذبوحی حرکات

قادیان ۲۵ دسمبر کو مجلس احرار اسلام قادیان کا ایک عظیم الشان جلسہ…

…

صرف عید کیلئے رعایتی اعلان

Heath + Sammers, Fort Bombay.
ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

دولت — خوشی — اطمینان — آرام

Carlton Trading Co., The Premier British + American Cut Piece Goods, Hanuman Building Elphinston Circle, Fort Bombay.

عید کیلئے سنہری موقعہ
منیجر کریسنٹ ٹریڈنگ کمپنی پوسٹ بکس … فورٹ بمبئی

عید کی ضرورت کا بہترین کپڑا

ہر جگہ چلنے والی فائدہ مند تجارت

گھر کا ڈاکو

دربھنگہ کے آم و لیچیاں

مادر وطن کا آغوش آپ کیلئے بیکرار ہے

ایک روپیہ کا مال بارہ آنہ میں

خوشنما قرآن مجید مترجم

گھر بیٹھے وید حکیم بنجاؤ

تار کا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی-اے)

معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی یوم چہارشنبہ ۸ رشوال المکرم ۱۳۵۲ ہجری - مطابق ۲۴ رجنوری ۱۹۳۴ء | نمبر ۶

معاصرین کے افکار و آراء

جزر و مد

زبان پہ یہ پیام ہے ہر ایک موجِ آب کی
تجلیاں سراب کی، تعلیاں حباب کی
صبا سے کہہ رہی تھی کل یہ پنکھڑی گلاب کی
جھلک ہے حسنِ یار کی مرے سرشکِ شوق میں
وہ حسن جلوہ ریز ہے تو دل بھی موج خیز ہے
تڑپ کے برق چھپ گئی بھڑک کے شمع بجھ گئی
ادھر ہے چتونوں پہ بل ادھر تبسم آنکھ میں

حیات جس کا نام ہے وہ خوب ہے اضطراب کی
عبارتیں ہیں مختلف فسانۂ شباب کی
لٹی ہوئی بہار ہوں مٹے ہوئے شباب کی
کہ شبنمی نقاب میں کرن ہے آفتاب کی
یہ جزر و مد ہے بحر میں کشش ہے ماہتاب کی
ملائیں موت نے حدیں سکون و اضطراب کی
عجیب کشمکش سی ہے عنایت و عتاب کی

سُنی غزل سہیل کی تو بول اُٹھے یہ جوہری
یہ نظم ہے کہ اک لڑی لآلی خوش آب کی

(از جناب اقبال احمد سہیل ایم-اے)

دلچسپ حقائق و معلومات

مسلمانوں پر تازہ مصیبت

ہندوستان کی حیثیت

نشاط و حیات

انسان اپنی قوت وصحت کی بقا کیلئے غذا کھاتا ہے ... کا سب سے آخری خلاصہ وہ روح یا جوہر ہے جو خون کے نشی نقطوں ... ایک قطرہ کی برابر
حاصل ہوتا ہے - چنانچہ شیخ کا قول ہے ...
قلب میں قوت پیدا کرتی ہے اور اسکی کمی رنگ کو خراب کرتی ہے، اور ذہن کو ضعیف کرتی ہے اسمیں شک نہیں ... ضعف و ناتوانی کا اصلی سبب
جریان ہے اور اسی پر اکتفا نہیں ہے بلکہ ضعف اشتہا، ضعف ہضم، خفقان، نامردی، مالیخولیا، صرع، رعشہ، فالج ...
نتائج ہوتے ہیں اور اسی کے باعث حسن صورت کیساتھ حسن سیرت اور بانی محاسن اخلاق بھی رخصت ہو جاتے ہیں ...

ملنے کا پتہ
حکیم محمد شفاعت علی
تیلی واڑہ
دہلی

بچا ہے دانش شہادت کے لئے مجاب ہے

The Aljamiat

Regd No L 1793.

Vol. XIX No. 5. DELHI. TUESDAY, JANUARY 16, 1934 PRICE ONE A

برہما میں عیسائی مشنریوں کا جال

کرین قوم کو تبلیغ اسلام کی ضرورت

حضرت مولانا ظفر علی خاں کی مساعی جمیلہ

(از جناب محمد یعقوب صاحب گورا بادی)

دونوں صاحبوں کو روانہ فرمائیں - کیونکہ ابھی اس قسم کا لٹریچر ان کو بہم پہونچانے کی ضرورت ہے - پتہ یہ ہے -

Thompson Dar my
medical Hall
Taungoo U. BURMA

اس کے علاوہ میں حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی - حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب - حضرت مولانا شوکت علی صاحب - حضرت مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی - جناب ڈاکٹر انصاری صاحب - جناب علامہ سر محمد اقبال صاحب - جناب ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب - حضرت مولانا ابو الکلام صاحب آزاد - جناب علامہ محمد پکتھال صاحب - جناب خالد لطیف گوبا صاحب آف لاہور - جناب مولانا عبدالمجید صاحب سندھی - جناب مولانا اسلم جیراجپوری - جناب مولانا عبیداللہ صاحب تاجر دقی وغیرہم کی خدمت میں نہایت مؤدبانہ طور پر میری گزارش ہے کہ یہ میری گذارش ہے کہ یہ حضرات ان دونوں کے ساتھ اسلام کے متعلق انگریزی زبان میں خط وکتابت فرمائیں اور اس طرح برہما کے مسلمانوں کے لئے وقت کا جو سب سے اہم مسئلہ پیدا ہو گیا ہے اس میں مدد فرمائیں - مجھے یقین ہے کہ اگر یہ حضرات ان دونوں کے ساتھ خط وکتابت محبت آمیز طریقہ سے فرمائیں گے تو اس کا بہت اچھا اثر ہوگا اور کیا تعجب ہے کہ آپ ان کو اسلام کے قریب لے آئیں انشاءاللہ -

مجھے امید ہے کہ یہ تمام بزرگ میری اس درخواست کو شرف قبولیت عطا فرمائیں گے ان دونوں کے پتے یہ ہیں :-

T. DARAMY
MEDICAL HALL
Taungoo U. BURMA
Mr. J. Suha Pleader
Taungoo (U. Burma)

مصفی

طب یونانی کا تازہ کرشمہ

انسان کی زندگی کا مدار خون پر ہے خون اگر خراب ہو گیا ہے تو آدمی کی تندرستی قائم نہیں رہ سکتی ہندوستانی دواخانہ دہلی مصفی پیدا کر کے تمام ملک کو مقابلہ کی دعوت دیتا ہے اور بلا خوف دعوی کرتا ہے کہ صفائی خون کیلئے مصفی سے بہتر دوا آج تک نہ ایشیا پیش کر سکا ہے نہ یورپ مصفی ہندوستان کی جڑی بوٹیوں کا خلاصہ ہے اور مسیح الملک ثانی محمد احمد خاں صاحب کے مشورے سے جدید سائنٹفک طریق پر طیار کیا گیا ہے۔ خون کی خرابی سے پیدا ہونے ہر مرض کی تیر بہدف دوا ہے کھجلی - داد پھنسیاں وغیرہ حتی کہ سوزاک - آتشک اور جذام کا زہریلہ مادہ بھی اس کے استعمال سے ہمیشہ کیلئے نابود ہو جاتا ہے اس کی خوراک چار کا ایک چمچہ ہے بلحاظ نفع مصفی درحقیقت اکسیری چیز ہے۔

قیمت بارہ خوراک کی شیشی ۱۲؍ علاوہ محصول ڈاک

ترکیب استعمال :- ایک خوراک صبح اور ایک شام تھوڑے پانی میں ملا کر اور اگر مرض کا جوش زیادہ ہو تو دن میں تین مرتبہ استعمال کیا ہے۔

ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۲۲ دہلی سے طلب کیجئے

دلفریبی حسن کا راز

ڈاکخانہ کے استعمال شدہ ردی ٹکٹوں سے لاکھوں روپے کمائیے

... ٹکٹوں کی تجارت کے مکمل حالات و ہدایات بالتصویر ...

دی امپیریل سٹور (ف) پبلیشرز قصور (پنجاب)

کتاب الحج والزیارۃ

فتاوی غنیمتی معروف بہ

کتاب الحج والزیارۃ

رعایتی قیمت تین روپے

صرف شعبان و رمضان کیلئے

... مع ... قیمت صرف تین روپے

ملنے کا پتہ

حافظ صالح حافظ محمد راندیر ضلع سورت

Rander, Surat.

صوبہ بہار کی ہولناک تباہی و بربادی کے چشمدید حالات

زلزلہ سے زمین پھٹ گئی، طغیانی سے آبادیاں غرق ہو گئیں

بیس ہزار انسانوں کی جانیں ضائع ہوئیں

بے شمار عمارتیں گر گئیں، ہزاروں لاشیں دبی ہوئی پڑی ہیں

پسماندگان کی قابل رحم حالت اور فوری امداد کی ضرورت

زلزلہ کی تباہ کاریوں کے متعلق صوبہ بہار سے جو اطلاعات آرہی ہیں اور وہاں سے لوگوں نے جو چشم دید حالات لکھے ہیں وہ نہایت ہولناک ہیں ... تمام دنیا میں ایک تہلکہ ڈال دیا ہے۔ اور مختلف مقامات سے جن میں یورپین اور ایشیائی ممالک شامل ہیں ہمدردی کے پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔

۱۵ جنوری کو دوپہر کے وقت ۲ بجے کے بعد بنگال، بہار و اڑیسہ، صوبہ متحدہ، دہلی، پنجاب، صوبہ متوسط کے مختلف مقامات پر زلزلہ کے جو جھٹکے محسوس کئے گئے ... بے شمار عمارتیں مسمار ہو گئیں، ہزاروں آدمی لقمۂ اجل ہو گئے، اور مال و دولت کے نقصان کا اندازہ لگانا قطعاً ناممکن ہے۔ سب سے زیادہ ہولناک ... تباہی صوبہ بہار کے بڑے بڑے شہروں اور قصبوں مثلاً پٹنہ، مظفر پور، دربھنگہ، لہریا سرائے، مونگیر، بھاگلپور، جمال پور، گیا، بتیا ...

پٹنہ

مونگیر

جمال پور

بھاگلپور

گیا

بہار کے دیگر مقامات

دربھنگہ

مظفر پور

ایم اے رفیع تاجر عطر قطب روڈ دہلی سے خالص اور اعلیٰ قسم کی بنی ہوئی ... تیار کردہ خوشبودار ... عطر ...

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

عربی اور ولایتی ڈاک

اور ابو بکر ... (رضی اللہ عنہ) اور جن کی ظالمانہ کارروائیوں کا ترجمہ سادہ انگریزی میں کیا جاتا ہے تو پھر ہم کو وہ باتیں اختیار کرنی پڑیں گی جن کا الزام گزشتہ جنگ میں اپنے دشمنوں کو دیا کرتے تھے اور جن کی وجہ سے وہ اب تک قابل نفرت ہیں۔

مگر اسلام کہتا ہے کہ ان مقدس پیغمبروں کی طرف جو ظالمانہ کارروائیاں منسوب کی گئی ہیں وہ اہل کتاب کی خود ساختہ ہیں اور انہوں نے الہامی کتابوں کو ظلم و عدوان سے معمور کر دیا ہے۔ خدا کے رسول ان افعال سے بری تھے۔

ایران نے روس سے نجات حاصل کرنیکی راہ نکال لی

... ریلوے کے تقابلہ ... تبریز سے سڑک کی تعمیر

... ہو سکا کہ رضا شاہ پہلوی روسی اقتدار کو کسی حالت میں پسند نہیں کرتے ... ایران کا خیال ہے کہ ایرانی تجارت بالکل آزاد رہے اور روس نے اس پر جو اقتدار حاصل کر لیا ہے وہ ختم کر دیا جائے۔ روسی ریلوے تبریز تک آتی ہے اور بحر سیاہ اور باطوم کے راستہ سے ایرانی مال و اسباب باہر کے ملکوں میں بھیجا جاتا ہے۔ اس لئے ایران روس کے پھندے میں بری طرح گرفتار ہے۔ ان مشکلات کو عبور کرنے کے لئے ایک عمدہ سڑک تعمیر کی گئی ہے جس کے ذریعہ تبریز سے براستہ ارمیا سرحد عراق کو عبور کر کے کردستان اور اربل تک حمل و نقل کی سہولتیں مہیا ہو جائیں گی۔ یہاں سے متعدد عمدہ سڑکیں کرکوک کے راستہ سے بغداد اور موصل تک جاتی ہیں۔ علاوہ ازیں بر شیا عراق سیر یا ٹرانسپورٹ کمپنی بھی جاری ہونے والی ہے جس کا آغاز ہوتے ہی روسی اقتدار بہت کم ہو جائیگا اور روسی حدود میں گزرنے کے بجائے ایرانی مال سمندر تک پہونچ جائے گا۔

حکومت عراق کے سفراء کا تبادلہ

حکومت عراق کے محکمہ سفارت میں بعض اہم تبدیلیاں ہونے والی ہیں۔ طبیب بیگ عبد النور جو اس وقت تک نہر ... کی نگرانی کے سلسلہ میں ڈائرکٹر کے عہدہ پر سرفراز ہیں، لندن کی عراقی سفارت کے سکرٹری مقرر کئے گئے ہیں۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ عطا بیگ امین جو لندن میں عراقی سفارت کے سکرٹری ہیں ان کو کونسا عہدہ تفویض کیا جائے گا۔

امیر زید جو شاہی خاندان کے ایک فرد اور انگورہ میں عراقی سفیر ہیں وہ مصر کے عراقی سفارت خانہ میں تبدیل کر دئے جائیں گے۔ علاوہ ازیں وزارت میں بھی اہم اور انگریز تبدیلیاں ہونے والی ہیں۔ توقع کی جاتی ہے کہ یہ تمام کام خوش اسلوبی سے انجام پائیں گے اور ارباب حل و عقد سے مشورہ کے بعد تبدیلیوں کے متعلق قدم اٹھایا جائے گا۔

عراقی گورنمنٹ ایک اہم بیان شائع کرنیوالی ہے

عراقی گورنمنٹ ایک اہم بیان شائع کرنے والی ہے جس میں ان تمام امور پر روشنی ڈالی جائے گی جو بین الاقوامی سلسلہ میں اب تک انجام دئے جا چکے ہیں۔ بیان میں بتایا جائے گا کہ جنیوا میں عراقی نمائندوں نے تخفیف اسلحہ کے باب میں کیا رویہ اختیار کیا تھا۔ خصوصیت سے سوال ہم ... کے متعلق عراق نے کیا کیا تجاویز پیش کی تھیں۔ اس بیان میں آشوری بغاوت پر کافی روشنی ڈالی جائے گی کیونکہ ابھی تک مجلس اقوام نے اس مسئلہ کو معرض تعویق میں ڈال رکھا ہے۔

یہودیوں کے ایک نئے حمایتی کا ظہور

جاپان یہودیوں کو فلسطین واپس دلائے گا

جاپان کے مقدس گرجا کے ایک بشپ "نکاڈا" نے ایک عجیب قسم کا دعویٰ کیا ہے جس نے علمی دنیا کو اس طرف متوجہ کر لیا ہے۔ بشپ مذکور کا بیان ہے کہ جاپانی قوم کا ذکر بائبل میں موجود ہے اور اس کی عظمت و شوکت کا اظہار تفصیل کے ساتھ کیا گیا ہے۔

انہوں نے اپنے دعویٰ کے اثبات کے لئے بائبل کی کتاب یشعیاہ کی مندرجہ ذیل عبارت پیش کی ہے:۔

"دیکھو! تو ایک ایسی قوم کو بلائے گا جس کو تو نہیں جانتا ... اور وہ قومیں جو تجھ کو نہیں جانتیں تیرے راستہ پر چلے گی ... کہتا ہے کہ اسرائیل اس کے ذریعہ عظمت پائیں گے۔"

بشپ نکاڈا نے اپنی کتاب "نامعلوم قوم" میں ... عبارت کو نقل کر کے لکھا ہے کہ اس پیشگوئی کا مصداق امریکہ اور یورپ کو کبھی نہیں سمجھا گیا تو پھر وہ کونسی قوم ہو سکتی ہے جو اس پیشگوئی کی مصداق ہے؟ ... اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فاضل بشپ لکھتا ہے کہ اس قوم سے مراد "جاپان" ہے۔

بشپ نکاڈا کہتا ہے کہ جاپان کے وسیلہ سے یہودی قوم نجات پائے گی اور اس کے بعد دنیا میں امن و امان کا دور دورہ ہوگا لیکن اس سے پہلے ایک اور جنگ ہوگی تاکہ جاپان امن کو ... کرے۔ اس کے بعد جاپان کو خدا کی طرف سے قوت عطا کی جائے گی کہ وہ سفید اقوام کو زیر کر کے یہودیوں کو اس قابل بناد ے کہ وہ اپنے قدیم وطن فلسطین کو مراجعت کر سکیں۔

بشپ مزید لکھتا ہے کہ جاپان آرین نسل کے قدم بقدم چل کر یہ کام نہیں کرے گا بلکہ اس کا یہ کام اس لئے ہوگا کہ خدا کی مرضی پوری ہو ... جاپان کو اس مقصد عظیم کی تکمیل کے لئے سفر کرے گا تاکہ یہودیوں کو اس قابل بنادے کہ وہ اپنی حکومت قائم کر سکیں اور فلسطین پر دوبارہ قبضہ جما لیں۔

بائبل کا پڑھنا قوموں کو ظالم بنانا ہے

مذہبی تعلیم میں تبدیلی کیلئے لارڈ رگلین کا مطالبہ

یہودی اور عیسائی کتابوں کو اس قدر مسخ کر دیا ہے کہ ان کو پڑھتے ہوئے ... اور اخلاق کا خون کرنا پڑتا ہے ... آج سے تیرہ سو برس پیشتر ایک امی کی زبان سے اس امر کا اعلان کر دیا گیا کہ اہل کتاب نے ... کو گندہ کر دیا ہے اور خدا کی باتوں میں شیطانی باتیں ملا دی ہیں۔ یہود اور عیسائی اسلام کے اس الزام کی تردید کرتے رہے ... روز قرآن کریم کی عظیم الشان صداقت آفتاب کی طرح چمک رہی ہے ... انگلستان میں کئی ماہ سے یہ سوال در پیش ہے کہ بائبل (توریت، زبور، انجیل) عورتوں اور بچوں کو پڑھائی جائے یا نہیں؟ یہ سوال اس لئے پیش آیا کہ بائبل میں مخرب اخلاق باتیں لکھی ہیں جن کو پڑھ کر اخلاق کا خون ہوتا ہے۔

... لارڈ رگلین نے اپنے اس عقیدہ کا اظہار کیا ہے کہ ہم کو اپنی مذہبی تعلیم میں تبدیلی اور نظر ثانی کی ضرورت ہے ...

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

شام کے ایک قریہ کا عرب مسافر

"شیطان" کا دلچسپ تعاقب

(گزشتہ سے پیوستہ)

... جولس: ...

قطورہ: میں جاتی ہوں کہ ... آپ کو مجھ کو ... کی اجازت نہیں دی۔

... (باقی آئندہ)

جولس: تم یہاں کیوں آئے؟ کیا کوئی ضروری کام پیش آ گیا تھا ...

راہب: ...

عراق ریلوے

نجف اشرف، کربلائے معلےٰ، کاظمین شریفین اور سامرہ شریف کے مقدس شہروں کی زیارت کیلئے عراق ریلوے کے ذریعہ آرام، تیز رفتاری اور بہت سستا کرایہ سے سفر کریں۔ مختلف درجوں کی ... کوپن کی کتابیں جو ۱۵ دن تک کارآمد ہونگی نیچے درج ہیں اور ۱۰۰ کلو وزن سامان ہر کتاب کے عوض میں ... بلا مزید کرایہ کے بغیر لیجا سکتے ہیں۔

کوپن بک الف برائے سفر بصرہ سے کربلا، کاظمین، سامرہ سے واپسی بصرہ — درجہ دوم ... درجہ سوم ...

کوپن بک ب برائے سفر بصرہ سے کربلا، کاظمین اور واپسی بصرہ — ... ۴۰ ... ۱۲

تین سال سے کم عمر کے بچے کا کرایہ معاف اور بارہ برس سے کم عمر کے بچوں کا نصف کرایہ لیا جاتا ہے۔ بمبئی اور کراچی سے ہر ہفتہ جہاز بصرہ کی بندرگاہ معقل کو جاتے ہیں۔ جہاں ریلوے کے افسران زائرین کو ان کے آرام اور زیارت گاہوں کو جانے والی گاڑیوں میں جگہ کا انتظام کرنے کیلئے استقبال کرتے ہیں۔ زائرین جو مکہ کی زیارت کرنا چاہتے ہیں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ عراق کے راستہ سے سفر کریں۔ اسطرح ایک ہی وقت میں اس ملک کی زیارت گاہوں کی زیارت کے مواقع بھی مل جائیں گے۔ بغداد سے دمشق کو بذریعہ موٹر ۲۴ گھنٹے میں سفر کیا جا سکتا ہے۔ دمشق سے جدہ، مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کا کرایہ حسب ذیل ہے۔

درجہ دوم ... ۱۹۰ — درجہ سوم بلا خوراک ... ۹۵

ہندوستان میں عراقی ریلوے کے ٹکٹ اور کوپن کی کتابیں بمبئی اور کراچی میں مختلف ایجنٹوں سے خریدے جا سکتے ہیں۔

(۱) مولوی محمد باقر صاحب مسافر خانہ حاجی ... روڈ ... بمبئی۔ (۲) آنریری جائنٹ سکرٹری ... بمبئی
(۳) مسٹر ای۔ ای ... (۴) حبیب حاجی رحمت اللہ صاحب ... کراچی
(۵) مسٹر عبد العلی ... بمعرفت میسرز یوسف علی بھائی کریم جی اینڈ کمپنی ... روڈ کراچی۔
(۶) آنریری سکرٹری ... بمعرفت حاجی ... کراچی۔

نوٹ: ... زائرین کو جہاز کے کرایہ میں رعایت مل سکتی ہے۔

مالوالحکیم نسخہ خاص دوا آتشہ

... ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی — ٹیلیفون ۵۷۷۸ — تار کا پتہ "HAMDARD" DELHI

معجون شباب آور

قوت مردمی اور دل، دماغ کی کمزوری کے لئے مشہور دوا ہے۔ ... تمام ہندوستان میں اس کے بے نظیر فوائد کا اعتراف کیا گیا ہے۔ قیمت فی شیشی ...

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہارشنبہ ۸ر شوال المکرم ۱۳۵۲ہجری

صوبہ بہار کا زلزلہ

فوری امداد کی ضرورت

۱۵ر جنوری کے زلزلے نے صوبہ بہار کو جس طرح تباہ و برباد کیا ہے اس کی تفصیلات بہت کچھ چھپ چکی ہیں اور بہت کچھ ابھی آنی باقی ہیں۔

شیخوپورہ ضلع مونگیر میں زلزلہ کی کیفیت

"پہاڑ اور مکانات پنکھے کی طرح ہل رہے تھے"

"مردوں کے نعرہ ہائے تکبیر اور عورتوں اور بچوں کا گریہ و بکا"

دہلی ۲۲ر جنوری۔ صوبہ بہار سے آج دفتر الجمعیۃ میں دو خطوط موصول ہوئے۔ مولوی محمد عبدالغنی صاحب رحمانی شیخوپورہ ضلع مونگیر سے تحریر فرماتے ہیں:۔

۴ر شوال ۱۳۵۲ھ

مکرمی جناب اڈیٹر صاحب الجمعیۃ السلام علیکم۔ جناب کی اطلاع کے لئے شیخوپورہ ضلع مونگیر کے زلزلہ کی اجمالی کیفیت لکھی جاتی ہے۔ تاخیر کا باعث یہ ہوا کہ ڈاکخانہ میں پوسٹ کارڈ نہیں ملا ورنہ پرسوں ہی لکھا جاتا۔ ۱۵ر جنوری روز دوشنبہ سے زلزلہ شروع ہوا اور روزانہ دن رات میں کئی کئی مرتبہ اب تک اس کا سلسلہ جاری ہے۔

۱۵ر جنوری کو تقریباً ڈھائی بجے دن کو پہلے ایک بہت تیز ہوا چلی اس کے بعد ایک سخت ہیبت ناک آواز ہوئی اور ساتھ ہی بڑے زور کے ساتھ زلزلہ شروع ہوا۔ پہاڑ اور مکانات اس طرح ہل رہے تھے جیسے برقی پنکھا چلتا ہے۔ ہر طرف سے مکانات گرے دھڑا دھڑ گرنے اور مردوں کے نعرہ تکبیر اور عورتوں و بچوں کے گریہ و بکا کی آواز آرہی تھیں۔ تقریباً سات منٹ تک اس کا اثر رہا اور سینکڑوں مکانات تباہ و برباد ہوگئے۔ بعض مکانات تو یکدم گر گئے۔ اور کوئی مکان ایسا نہیں رہا جس میں کچھ نہ کچھ نقصان نہ پہونچا ہو۔ کئی آدمی زخمی ہوئے۔ یہاں اتلاف جان کی اب تک کوئی خبر نہیں ملی ہے۔ میرے دو قطعہ مکانات میں کوئی مکان بھی نقصان سے بچا نہیں رہا۔ دونوں مکان رہنے کے قابل نہیں۔ باہر صحن اور میدان میں لوگ جاگ جاگ کر راتیں کاٹ رہے ہیں۔

۱۵ر جنوری کو رات کے وقت تین مرتبہ معمولی جھٹکا آیا۔ ۱۶ر جنوری کو دن کے وقت دو مرتبہ معمولی طور پر اور ایک مرتبہ ذرا زور کے ساتھ۔ ۱۶ر جنوری کو رات کے وقت تین مرتبہ۔ ۱۷ر جنوری کو دن کے وقت تین مرتبہ اور رات کو دو مرتبہ۔ ۱۸ر جنوری کو ایک مرتبہ۔ ۱۹ر جنوری کو رات کے وقت تین مرتبہ اور آج ۲۰ر جنوری کو دن کے وقت ایک مرتبہ۔ غرض اب تک سلسلہ جاری ہے۔ لوگ سخت بدحواس اور خائف و پریشان ہو رہے ہیں۔ اللہ رحم فرمائے۔

۱۵ر جنوری کو دن کے وقت جس زور کے ساتھ زلزلہ آیا تھا اس کے بعد ایسا زلزلہ پھر نہیں آیا ہے۔ میں خود بہت پریشان ہوں۔ خط لکھ رہا ہوں قلم ہل رہا ہے مگر خیالات پریشان ہیں۔ والسلام

حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب کا کوئی حال معلوم نہیں ہے

مولانا عثمان غنی صاحب پھلواری شریف پٹنہ سے تحریر فرماتے ہیں:۔

پھلواری شریف پٹنہ ۲۰ر جنوری

حضرت مولانا دام مجدکم!

السلام علیکم! آپ کا تار تین روز کے بعد آج ملا ہے۔ حضرت مولانا محمد سجاد صاحب بتیا میں تھے وہاں کا کوئی حال نہیں معلوم ہے سلسلہ رسل و رسائل ابتک درست نہیں ہے نہ آمد و رفت کا راستہ ہے سخت اضطراب و پریشانی ہے اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ تربت کا حال سخت اندوہناک ہے۔ اضلاع پٹنہ و گیا وغیرہ میں بھی کوئی مکان انہدام یا انشقاق سے بچا ہوا نہیں ہے۔ بڑی مصیبت یہ ہے کہ اب بھی زلزلہ کا سلسلہ جاری ہے۔ رات بھی ۱۲ بجکر ۴۰ منٹ پر سخت زلزلہ آیا گو چند ہی سکنڈ رہا۔ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو جلد اس مصیبت سے نجات دے۔ حضرت مولانا محمد سجاد صاحب کی صحت و سلامتی کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیے۔ حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں سلام مسنون فرما دیجئے اور دعا کے لئے عرض کیجئے۔ والسلام

حضرت مولانا احمد سعید صاحب کے تار

پھلواری شریف کا جواب

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے پھلواری شریف کو حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار کے نام اور مظفرپور کو مولانا نعمت اللہ صاحب کے نام اور دربھنگہ کو مولانا عبدالوہاب صاحب کے نام اور مونگیر کو مولانا لطف اللہ صاحب کے نام حضرات مدوحین اور ان کے رفقاء کی خیریت دریافت کرنے کے لئے تار ارسال فرمائے تھے لیکن ڈاکخانہ نے صرف پھلواری شریف اور مظفرپور کے تار لئے۔ ابھی تک حضرت پھلواری شریف سے جواب موصول ہوا ہے۔ مولانا عثمان غنی صاحب ناظم امارت شرعیہ صوبہ بہار مطلع فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب بتیا میں ہیں اور ان کے متعلق کوئی اطلاع نہیں ہے۔ پھلواری شریف میں بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت ہے اور کارکنان امارت شرعیہ و اخبار نقیب بخیریت ہیں۔

زلزلہ کی تباہ کن فہرست

دہلی ۲۰ر جنوری۔ زلزلہ سے اب تک بہار میں جس قدر اموات ہوئی ہیں ان کی فہرست درج ذیل ہے:۔

مونگیر	۱۰۰۰	گیا	۱۱
مظفرپور	۶۰۰۰	بھاگلپور	۲۶
دربھنگہ	۱۰۰۰	بتیا	۹
پٹنہ	۱۲۶	مرزاپور	۷
سارن	۱۰۸	بنارس	۲
موتی ہاری		میزان کل	۱۹۳۳۹
شاہ آباد			

امدادی فنڈ میں عطیات

بہار کے تباہ حال لوگوں کی امداد کے لئے ملک معظم نے ایک سو پونڈ اور ملکہ معظمہ نے پچاس پونڈ کا عطیہ دیا ہے۔

کھٹمنڈو

کانپور

لکھنؤ۔ بنارس آگرہ

دہلی

ہندوستان کے دیگر مقامات

دارجلنگ

مرزاپور

کلکتہ

آسام

(بسلسلہ صفحہ ۳)

راستوں کی کیفیت

ہلاکت خیز زلزلہ

صوبہ بہار میں قیامت صغریٰ ہزارہا جانوں کا نقصان اور بیشمار افراد خانماں ویران

رحم و اعانت کی اپیل

۱۵ر جنوری کا زلزلہ صوبہ بہار میں اپنی ہلاکت آفرینیوں اور تباہی خیزیوں کی بنا پر اہل بہار کے لئے قیامت صغریٰ بن گیا۔ مظفرپور، دربھنگہ، گیا اور کئی اضلاع میں ہزاروں جانیں تلف ہوگئیں اور بے شمار مکانات منہدم ہوگئے۔ جن لوگوں کی جانیں ضائع ہونے سے بچ گئیں وہ میدانوں اور سڑکوں گلی کوچوں میں اہل و عیال سمیت سردی کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔

زلزلہ کی ہولناکیوں کی جس قدر تفصیل آچکی ہے وہ بھی کچھ کم المناک نہیں لیکن ابھی بہت سی تباہیاں منظر پر بھی نہیں آئی ہیں حق تعالیٰ اہل بہار کے حال پر رحم فرمائے۔

انسانی ہمدردی کا اہم ترین فریضہ اس وقت یہ ہے کہ تمام ہندوستان کے اہل خیر اصحاب ثروت بہار کے مصیبت زدہ بھائیوں کی جس قدر زیادہ سے زیادہ امداد کر سکتے ہوں فوراً کریں اور تمام امدادی رقوم امارت شرعیہ بہار پھلواری شریف کے پتہ سے روانہ کریں کہ امارت کے ذریعہ سے امدادی رقوم صحیح طور پر صرف ہوں گی۔

خاکسار محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

کیا نواب صاحب رام پور بھی انگلستان بھیجے جائینگے؟

الور اور ریوا کے بعد ریاست رام پور کا حشر

ریاست کے نظم و نسق پر کلکٹر مراد آباد کا قبضہ ہوگا

نئی دہلی ۱۸ر جنوری۔ فری پریس کو معلوم ہوا ہے کہ رام پور کی رعایا کے احتجاج اور عام شورش کے سلسلہ میں نواب صاحب رام پور اور حکومت ہند میں جو خط و کتابت ہو رہی تھی اس کا نتیجہ عنقریب ظاہر ہونے والا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ نواب صاحب کو چھ ماہ کے لئے ریاست تو خیرباد کہہ کر انگلستان جانا پڑیگا۔ یہ بھی تجویز ہے کہ نواب صاحب کی روانگی انگلستان کے بعد ریاست کے نظم و نسق پر کلکٹر مراد آباد کو مقرر کیا جائیگا جو ریاست کا تمام مشنری کا اپنے ہاتھ سے چلائیں گے۔ مخصوص حالات کے ماتحت کلکٹر مراد آباد کو مخصوص اختیارات حاصل ہوں گے۔

گذشتہ سالوں میں کئی راجاؤں کو اپنی ریاستوں سے خارج کیا جا چکا ہے۔ مہاراجہ الور اور مہاراجہ ریوا اس وقت اپنی ریاستوں سے خارج ہیں۔ اب نواب صاحب رام پور کو ریاست چھوڑنے اور انگلستان میں کم از کم چھ ماہ کے لئے بود و باش اختیار کرنے پر مجبور کیا جائیگا۔

عراق کے شامی عیسائی برازیل میں

سرجان سائمن کا اظہار تشکر

لندن ۲۰ر جنوری۔ جمعیۃ اقوام کی کونسل نے آج سہ پہر کے وقت عراق کے شامی عیسائیوں کے مسئلہ پر بحث کی۔ سرجان سائمن نے کونسل کی جانب سے برازیل کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے تمام شامی عیسائیوں کی آبادی کو جو دس ہزار کے قریب ہے اپنے ملک میں آباد ہونے کی اجازت دے دی ہے۔ سرجان سائمن نے کہا کہ تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ تمام آبادی اپنے ملک کو چھوڑ کر دنیا کے دوسرے حصہ میں آباد ہو۔

امیدواران داخلہ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل کیلئے ضروری اعلان

اچھوت گورو دیور مندر میں داخل نہیں ہو سکتے

گاندھی جی کو زمورن کا جواب

مہاراجہ الور اور جلاوطنی کی میعاد

پہاڑ پر چڑھتے ہوئے دو آدمی ہلاک

خواتین کا تقرر آسامیوں پر

معمولی سے جھگڑے پر دو آدمی ہلاک

گھوڑ دوڑ کے مرض نے اخلاق تباہ کر دیے

رنگون کونسل میں انسدادی بل

جاپان نے لنکا شائر کو شکست دیدی

لنکا شائر کو ۷ ہزار پونڈ کا نقصان

سات قیدی فیر کے باوجود بھاگ گئے

بنگال میں زنانہ پولیس کا تقرر

ایک سیٹھ کے گودام میں ڈاکہ

جرمنی نے فرانس کی تجاویز کو ٹھکرا دیا

مچھیروں کی آبادی نذر آتش

ہندوستانی ہوا باز کا جہاز گر پڑا

تبت پر چین کا دوبارہ قبضہ

لاما اور چین میں بخت وپز

فیر سے دس آدمی زخمی ہوگئے

ڈاکوؤں کی چیرہ دستیاں

سندھی کے شیدائیوں کیلئے عبرت!

"شانتی دیوی" ڈاکوؤں کے روپ میں

موٹروں سے سات ہزار اشخاص کی ہلاکت

لارڈ اروِن کے والد کا انتقال

بت کا نقرئی تاج غائب!

رنگون کے ایک اور مندر میں چوری

مدراسی ساہوکار گرفتار

جعلی نوٹ بنانے کی سازش

مہتروں نے مکمل ہڑتال کر دی

مشاہرہ میں تخفیف کے خلاف احتجاج

ایک کروڑ پتی کے لڑکے کا اغوا

بیگم خیرپور کو جان کا خطرہ!

زلزلہ کے باعث بہار کے سیاسی قیدی رہا

یو۔پی میں سول نافرمانی کی رفتار

کیا برطانوی جھنڈے کو زبردستی سلام کرایا گیا؟

اسمبلی میں دلچسپ سوالات کا نوٹس

نئی دہلی ۱۹ جنوری - مسٹر ایس سی مترا ممبر اسمبلی نے اسمبلی میں دریافت کرنے کے مندرجہ ذیل سوالات کا نوٹس دیا ہے:-

(۱) (الف) کیا واقعہ ہے کہ مسٹر سنتوش رائے چودھری سکنہ بالیا گوند پور ڈاکخانہ ارجیل سب ڈویژن کونٹائی کے مکان کو ۹ دسمبر کو ... نے گھیر لیا اور ان کے ساتھ سپیشل مجسٹریٹ کونٹائی اور پولیس کے افسر بھی تھے۔

... کو سلام کرنے کے لئے ان کے سر کو زبردستی ... افراد موجود تھے۔

مذمت اور تحسین کے مخلوط نعرے

وزیر اعظم کی تقریر

لندن ۱۸ جنوری - کل رات کو مسٹر ریمزے میکڈانلڈ وزیر اعظم برطانیہ نے اپنے حلقۂ انتخاب بندرگاہ سیہم میں جب تقریر کی تو ایک طرف تو نعرہ ہائے تحسین بلند ہو رہے تھے اور دوسری طرف لوگ طرح طرح کی آوازہ کشی کر کے ان کا مذاق اڑا رہے تھے۔ یہ تقریر زیادہ تر برطانیہ کے اندرونی معاملات سے متعلق تھی جس میں بیکاری اور تنخواہوں ... کا خاص ... کی بہبودی ... میں دنیا میں سارا سوال اقتصادی مشکلات کا ہے ... کامیابی سے ختم ہو گیا ہے۔

آل پارٹیز کانفرنس موزوں نہیں ہے

مسٹر منشی کا بیان

بمبئی ۱۸ جنوری - بمبئی کے مشہور کانگریسی لیڈر مسٹر کے ایم منشی نے اخبارات میں ایک بیان شائع کرایا ہے جس کے دوران میں آپ فرماتے ہیں کہ موجودہ حالات میں آل پارٹیز کانفرنس کا اجلاس منعقد کرنا موزوں نہیں ہے۔ آپ کا کہنا ہے کہ ملک کے موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے مجوزہ آل پارٹیز کانفرنس سے زیادہ اور بدقسمتی کی بات کیا ہو سکتی ہے ...

کانگریس اور حکومت میں مصالحت کی ایک اور سعی

گاندھی جی وائسرائے سے ملاقات کریں گے؟

حکومت ہند جواہر لال نہرو کو گرفتار کرنا نہیں چاہتی!

الہ آباد ۱۸ جنوری - بنارس میں مالوی جی اور لارڈ ولنگڈن میں جو گفتگو ہوئی یہاں کے سیاسی حلقوں میں اسے اہمیت دی جا رہی ہے اور خیال کیا جا رہا ہے کہ مالوی جی نے وائسرائے کو تیار کر لیا ہے کہ وہ گاندھی جی کو ملاقات کی اجازت دیں اور اب جبکہ آپ انگلستان جا رہے ہیں اس بات کی کوشش کریں گے کہ کانگریس اور گورنمنٹ میں مصالحت ہو سکے۔ بنارس ہی کے ایک صاحب کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ بہت ممکن ہے وائسرائے لندن روانہ ہونے سے پہلے گاندھی جی سے تبادلۂ خیالات کریں ...

یورپین اقوام کی وجہ سے تباہی

پنڈت جواہر لال نہرو کی تقریر

کلکتہ ۱۹ جنوری - البرٹ ہال کلکتہ میں پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا کہ:- اقتصادی مشکلات یورپین قوموں کو مصیبت میں ڈالے ہوئے ہیں اور انہیں ایک زبردست آفت کے قریب لا رہی ہے ایسی اقتصادی معاملہ ہماری آزادی کی جدوجہد کے لیے پشت بھی ہے جب تک دنیا کا اقتصادی مسئلہ حل نہیں ہو جاتا ...

میونسپلٹی کی رکنیت اور ایڈیٹر میونسپل ریویو

بلدیہ کیلئے لائق اشخاص کے انتخاب کی ضرورت

جناب محمد اسحٰق زبیری صاحب ایڈیٹر میونسپل ریویو نے حسب ذیل بیان بذریعہ پوسٹر شائع کیا ہے:-

میونسپل کمیٹی کے انتخابات کا زمانہ جوں جوں قریب آ رہا ہے پبلک میں چہ میگوئیاں اور اخبارات کی قیاس آرائیاں بڑھتی جا رہی ہیں چنانچہ ...

اسلام اور قوم پروری میں کوئی تضاد نہیں

کے ایف نریمان کا بیان

چاٹگاؤں میں ویرانی

ہندوستانی حاجیوں کیلئے چند ضروری ہدایات

1. Oleum Anesi
2. Oleum Citronella

مادر وطن کا آغوش آبجیات سے پُر ہے

زندگی افزا ... پرورش جڑی بوٹیوں سے مرکب ... تیار ہونے والی گولیاں

والی مقویات ... گولیاں کا استعمال کریں

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں ... ۵ ڈبیاں ...

گھر کا ڈاکو

... تاولاٹیز سپلائنگ کمپنی قلعہ شیخوپورہ (پنجاب)

آب بقا فارسی کے مستند مجربات

آب بقا - ہمارے کارخانہ کی بہترین دوا ہے جس کی ایک شیشی ...

حب جوش ... عرق طبی ...

منیجر آب بقا فارسی اقبال بلڈنگ ڈاکخانہ لہریا سرائے

دربھنگہ کے آم و لیچیاں سارے زمانہ میں مشہور ہیں

... منیجر مدینہ نرسری دربھنگہ ڈاکخانہ لہریا سرائے

جریان پرمیہ احتلام کمزوری سستی نامردی کیلئے

پرمیہانتک گولیاں

طلاء اکسیر

... نوٹ - جو صاحب ان دونوں ادویات کو خود بنانا چاہیں ...

مختصرات

پشاور - ۱۹۳۳ء میں سرحد کے جرائم میں کمی واقع ہوئی ہے ۱۹۳۲ء میں ۵۳۰ قتل ہوئے لیکن امسال ۴۹۱ قتل ہوئے ۹۶ ڈاکے پڑے ۵۳ ... نقب زنی کی واردات ہوئیں۔

کراچی - جو لوگ بے خانماں سڑکوں کے کنارے پر زندگی بسر کرتے ہیں ان میں سے ... مرد اور ... عورتیں ہیں۔

دہلی - فراشخانہ میں بعض کو کین فروشوں نے ایک سپاہی پر حملہ کیا ...

... کی سب کمیٹیوں کے درمیان جو کانفرنس ہوئی ہے اس میں معاہدہ کا مسودہ ...

... سیاسی صورت حالات تھا۔

... نئی دہلی - کسی شخص نے ایک نوجوان مسلم لڑکے محمد احمد کو چاندنی چوک میں چھرے سے قتل کر دیا - متوفی سینما سے آ رہا تھا کہ کسی نے پیچھے سے اس پر چھرے سے حملہ کر دیا۔

ڈاکخانہ کے استعمال شدہ ردی ٹکٹوں سے لاکھوں روپے کمائیے

ردی ٹکٹوں کی تجارت کے مکمل حالات مع ... باتصویر ... جس کے مطالعہ سے روزانہ ایک دو گھنٹہ صرف کر کے ہر ایک شخص کم از کم سو پچاس روپے ماہوار کما سکتا ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

معلومات پوسٹ - کتاب کا نام ہی ایسا ہے کہ زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں ...

دلہن کی حسن کا راز

... (ملنے کا پتہ دی ... سٹور ...)

کتاب الحج والزیارۃ

یہ کتاب بمبئی میں بھی اس پتہ سے مل سکے گی حافظ محمد ... کریانہ ... کھڑکی آغا خان سکول ...

سچا مسلمان ہر وقت اللہ تعالیٰ سے یہی دعا مانگتا رہتا ہے کہ اے اللہ مجھ کو حج بیت اللہ کی توفیق عطا فرما اور اپنے مقدس گھر کی زیارت سے مشرف فرما۔ اللہ اللہ وہ پاک گھر جو ابراہیم خلیل اللہ کی یادگار ہے۔ اسی گھر کو مسلمانوں کے مولا اور آقا ہجرت کے وقت مڑ مڑ کر دیکھتے اور اس کی محبت میں زار و قطار روتے جاتے تھے۔ اسی گھر کی زیارت کے لئے بیتاب و مشتاق حاجی اپنی تمام عمر کا اندوختہ سرمایہ خرچ کر دینے کے لئے تیار ہے مال و دولت - بیوی - بچوں - عزیز اقارب اور تمام تعلقات کو چھوڑ کر اپنے محبوب اور پیارے رسول ہاشمی کے محبوب وطن کی طرف شوق میں کھنچا چلا جا رہا ہے

آرزو دارم کہ خاک آن قدم

توتیائے چشم سازم دمبدم

مگر کس قدر افسوس کی بات ہے کہ اس مقدس گھر کی اس قدر بزرگی اور فضیلت اور اس قدر شوق اور ولولہ کے باوجود غریب حاجی ...

کتاب الحج والزیارۃ

حافظ صالح حافظ محمد راندیر ضلع سورت

Rander, Surat.

کروڑوں روپے

تار کا پتہ "یدیسنز" دہلی

ٹیلیفون نمبر ۱۵۰۵

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب مرحوم رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ کیلئے وقف کر گئے ہیں اور اب آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک ثانی حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے نئے تجربات اس دواخانہ کو بخش رہے ہیں طبی دنیا میں ان کی نظیر نہیں مل سکتی ان کے استعمال سے کروڑوں مریض تندرست ہو چکے ہیں۔ اگر خدانخواستہ آپ یا آپ کے کوئی عزیز پیچیدہ اور دیرینہ مرض میں مبتلا ہیں تو آپ بھی ان انمول مجربات سے فائدہ اٹھا سکتے اس دواخانہ کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلباء طب یونانی اور آیورویدک تعلیم حاصل کرتے اور ہزارہا مریض علاج کرا کے شفایاب ہوتے ہیں۔

ہندوستانی دواخانہ کی انمول دوائیں

اکسیر نایاب

عرق ماء اللحم خاص الخاص

اردو انگریزی ہندی و گجراتی کی فہرستیں طلب کرنے پر روانہ کی جاتی ہیں

ہندوستانی دواخانہ دہلی

اس دواخانہ کی برانچ یا شاخ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں ...

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ: "الجمعیۃ دہلی"

یداللّٰہ علی الجماعۃ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے) — معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۰ | دہلی یوم یکشنبہ ۱۲ شوال المکرم ۱۳۵۲ ہجری مطابق ۲۸ جنوری ۱۹۳۴ء | نمبر ۷

نمازِ تہجد

وہ شہر پاک مدینہ، وہ پچھلی رات کا وقت — وہ زمزمۂ دلِ مسلم، بلالؓ کی آواز،
کسی کا صدق سے وہ لا الٰہ الا ھو — ہر ایک قال سے ظاہر وہ حال کی آواز،

وہ رات، شرحِ گلیمِ سیاہِ مزمّل — وہ نور اس میں سراجاً منیراً کی تفسیر،
سیاہ پردۂ گردوں پہ دستِ قدرت نے — قلم سے نور کے کھینچی ہے نور کی تصویر،

یقیں ہے دل کو کہ اب بالیقین دیکھتے ہیں، — نظر ذرا سی جھکی ہے، کان آہٹ پر،
اُدھر وہ لب کا اشارہ کہ میری بات سنو — جھک کے حسن کا کہنا، "اِدھر بھی ایک نظر"،

وہ پاک جائے محل واذکر اسم ربک کا — وہ وقتِ خاص تبتّل الیہ تبتیلا
نظر کے سامنے، مامور رتّل القرآن — دعا، وہ صدق سے مصداقِ اقوم قیلا

یہیں تو کھلتے ہیں، اسرار سورۃ الحمد، — خدا کی حمد، محمد کے ساتھ ہوتی ہے،
یہاں نمازِ تہجد، ہمیشہ ہوتی ہے، — مخاطب فتہجد کے ساتھ ہوتی ہے،

(حکیم الشعراء امجد حیدرآبادی)

ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

دلچسپ حقائق ومعلومات

معاصرین کے افکار وآراء

مستقبل ہندوستان

اسلام اور اجتماعیت

ہندو مہاسبھا کا مقصد

سینمابازی کا تباہکن اثر

انقلاب پسندی کے اسباب

دنیا عالم اسباب ہے یہاں کوئی حادثہ بغیر سبب وعلت کے وقوع پذیر نہیں ہوتا۔

نشاط وحیات

انسان اپنی قوت وصحت کی بقا کیلئے غذا کھاتا ہے اور اسکا سب سے آخری خلاصہ روح یا جوہر ہے جو خون کے اسی قطروں سے صرف ایک قطرہ کی برابر حاصل ہوتا ہے چنانچہ شیخ کا قول ہے کثرت المنی مقوی للبدن والقلب وقلتہ مفسد للون مضعف للذکر والفہم یعنی اس جوہر کی زیادتی بدن اور قلب میں قوت پیدا کرتی ہے اور اسکی کمی رنگ کو خراب کرتی ہے اور ذہن کو ضعیف کرتی ہے۔ اسمیں شک نہیں اعضائے رئیسہ کے ضعف وناتوانی کا اصلی سبب جریان ہے۔ اور اسی پر اکتفا نہیں ہے بلکہ ضعف اشتہا، ضعف ہضم، خفقان، نامردی، مالیخولیا، صرع، رعشہ، فالج، دائمی قبض اور کبھی سل ودق بھی اسکے نتائج ہوتے ہیں اور اسی کے باعث حسن صورت کیساتھ حسن سیرت اور باطنی محاسن واخلاق بھی رخصت ہوجاتے ہیں ملک میں اس مرض کا صحیح علاج نہ کرانے کے سبب مذکورہ بالا امراض میں ہزاروں انسان مبتلا ہیں اسلئے ہمنے نہایت ہی غور وفکر کے بعد یہ ایک سفوف تیار کیا ہے جس نے صدہا انسانوں کو ہر قسم کے جریان سے نجات دلائی ہے اگر آپ اس مرض سے چھٹکارا چاہتے ہیں تو نشاط وحیات چالیس روز استعمال کیجیے ... ملنے کا پتہ: حکیم محمد مشتاق علی تیلی واڑہ۔ دہلی

L 1793.

The A[illegible]al

Vol. XX No. [illegible] — DELHI WEDNESDAY, JANUARY 24, 1934 — PRICE [illegible] ANNA

دلی میں برقعہ کی توہین

انجمن بخارا وترکستان کی پکار

اداریہ

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

ایک ضروری اور اہم حقیقت کا اظہار

کمالِ خوشنویسی کی آخری یادگار

عظیم الشان رعایتی اعلان

سب سے شاندار، خوشخط، جلی قلم، صحیح، قابلِ اعتماد مترجم کلام مجید

یہ کلام مجید جناب منشی محمد ممتاز علی صاحب مرحوم کا لکھا ہوا ہے جو ہندوستان کے سب سے بڑے خوشنویس تھے ...

حمائل شریف مترجم — خلاصۃ التفاسیر

نورانی قرآن مجید معرّا

نورانی قرآن مجید مترجم

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

علمی معلومات

زلزلے کس طرح آتے ہیں؟

علمی تحقیقات اور اس کے نتائج

زمین کے اندر کی کیفیت

مادوں کی حرکات اور ذرات کی موجیں

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کے زلزلے نے جو تمام ہندوستان میں کم و بیش شدت کے ساتھ محسوس کیا گیا اور جس نے صوبہ بہار میں ہزاروں انسانوں کو ہلاک اور بیشمار عمارتوں کو تباہ و برباد کر دیا زلزلہ کی حقیقی کیفیت اور اس کے اسباب وعلل کی طرف خاص طور پر توجہ منعطف ہوگئی ہے۔ اور اکثر لوگ حیرت سے یہ سوال کرتے ہیں کہ زلزلے کس طرح آتے ہیں؟

شہروں میں ایسے لوگ اب بہت کم ہیں جن کا عقیدہ یہ ہو کہ زمین ایک گائے کے سینگ پر رکھی ہوئی ہے اور یہ گائے ہر بارہ سال کے بعد سینگ بدلتی ہے اور ...

ان کی تحقیقات نے جو "زلزلوں" کی سائنس کو باقاعدہ بنانے میں بہت کچھ امداد کی ہیں اس موقعہ پر جاپان اور ہندوستان کے ... زلزلوں کی کیفیت طوالت کے خوف سے نہیں دے سکتے۔ اگرچہ ان کے حالات بھی بہت کچھ دلچسپ ہیں۔ زلزلوں کے اس علم کو سب سے زیادہ ... جاپانیوں کی تحقیقات سے پہنچا ہے چونکہ جاپان میں زلزلے بہت آتے تھے اور وہاں کی حالت یہ تھی کہ ۱۸۸۵ء سے لے کر ۱۸۹۲ء تک صرف سات سال میں وہاں چھوٹے بڑے آٹھ ہزار تین سو اکتیس زلزلے آئے جن کا اوسط تقریباً فی سال ایک ہزار زلزلے ...

[illegible]

زمین کے اندر آتشیں مادہ

[illegible]

علوم و تحقیقات کا سبب

[illegible]

کوہ آتش فشاں اور زلزلے

[illegible]

زلزلوں کی سائنس

[illegible]

زلزلہ کی موجیں

[illegible]

زلزلوں کا سبب

[illegible]

موجوں کا اثر

[illegible]

جاپان کی تحقیقات

[illegible]

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

انسان نما شیطان کی ولایت کا ظہور

دلدل میں پھنس گئے!

وہ جوفلس کو پہچانتے بھی تھے۔ سفر میں ساتھ چلنے کے لئے آگئے۔ ان چاروں کے پاس اپنے اپنے گدھے تھے۔ خادموں کے علاوہ گدھوں کی مزدوری بھی ٹھہر گئی تھی اور کچھ چارہ بھی سرائے سے ہمراہ لے لیا تھا۔ ...

قطورہ اس کا جواب دینا چاہتی تھی مگر اس کی آواز نے کام نہیں دیا کیونکہ رات دن رونے کی وجہ سے اس کا گلا بیٹھ گیا ہے ...

[illegible]

(باقی آئندہ)

زلزلے کا مرکز

[illegible]

(باقی معلومات ...)

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

عبدالرحمٰن والی اندلس اور خلیفہ بغداد

وہ جنگ جس میں تیس ہزار انسان ہلاک ہوئے

اسپین میں مریضوں کی عیادت کرنے والا ایک بادشاہ

رمضان المبارک میں چونکہ روزوں کے متعلق مسائل و فضائل کی ضرورت تھی اس لئے تاریخ کا یہ سلسلہ صرف ایک ماہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا تھا۔ اب اس سلسلہ کو پھر شروع کیا جاتا ہے و باللہ التوفیق۔

اسپین کے واقعات کا سلسلہ یہاں سے چھوڑا گیا تھا کہ بنی امیہ کی حکومت کے بعد جب عباسیہ کی حکومت اسپین پر قائم ہوئی تو بنی عباسیہ نے بنی امیہ کے ایک ایک فرد کو قتل کر دیا اور بادہ ۱۵ اسپین چھوڑ کر بھاگ نکلے ان ہی میں ایک شخص عبدالرحمٰن بن معاویہ بھی تھا جو اپنے وفادار غلام اور چھوٹے بچے کے ہمراہ اسپین سے افریقہ چلا گیا تھا ...

اس قدر کثیر تھی کہ وہ پیچھے ہٹنا شروع ہوگیا یہاں تک کہ اپنے باپ سے آکر ملحق ہوگیا۔

بیٹے کے قتل کا حکم!

جب عبدالملک نے دیکھا کہ اس کا بیٹا امیہ بنی افواج سے مرعوب ہو کر پیچھے آگیا ہے تو اس نے جلا کر کہا "اے نالائق بیٹے آج کے لئے ..."

[illegible]

فتنہ کا استیصال

[illegible]

یمنی افواج کی شکست

[illegible]

عبدالرحمٰن کی سیرت

[illegible]

بہادری کی قدر بہادر ہی کرتا ہے

[illegible]

علمی ذوق

[illegible]

اہل بیت کی زیارت

[illegible]

(باقی آئندہ)

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

جلالۃ الملک نے اس کی اجازت مرحمت فرمادی اور ... فرمایا کہ آئندہ ایرانیوں کو اس مقصد کے لئے بغیر مشروط اجازت دیدی جائے۔ آٹھ سال سے حکومت ایران نے عراق ... کربلا، نجف اشرف اور کاظمین میں داخل ہونے کی ممانعت کر دی تھی ...

برطانیہ میں خودکشی کی وبا

تہذیب جدید کا نعرہ "اقتلوا انفسکم"

انگلستان اور ویلز میں خودکشی کی "وبا" خاطر خواہ ترقی ہو رہی ہے۔ ۱۹۳۲ء کے اعداد و شمار رجسٹرار جنرل کی طرف سے شائع ہوگئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۳۲ء میں گزشتہ سالوں کی نسبت خودکشی کے واقعات میں اضافہ ... ہوگیا ہے۔ ۱۹۳۱ء اور ۱۹۳۲ء میں جو خودکشیاں ہوئیں ان کے اعداد حسب ذیل ہیں:-

۱۹۳۱ء میں ۳۶۲۴ مردوں اور ۵۲۳ عورتوں نے خودکشی کی جن کی تعداد ۵۱۴۷ ہے۔

۱۹۳۲ء میں ۴۰۵۴ مردوں اور ۱۶۸۹ عورتوں نے خودکشی کی جن کی میزان کل ۵۷۴۳ ہے۔

عمر	مرد	عورتیں
۱۰-۵	۱	+
۱۵-۱۰	۱	+
۲۰-۱۵	۶۵	۴۷
۲۵-۲۰	۱۶۹	۷۸
۳۵-۲۵	۶۶۴	۲۵۴
۴۵-۳۵	۵۹۰	۲۹۱
۵۵-۴۵	۹۲۶	۴۱۳
۶۵-۵۵	۱۰۰۷	۳۸۳
۷۵-۶۵	۵۸۱	۱۹۹
۷۵ سے اوپر	۱۵۸	۵۴

مغضوب قوم فلسطین پر چھا رہی ہے

تل ابیب اور یافا میں یہودی گردی

[illegible]

شاہان روس کے مقبروں کی کھدائی

الگزنڈر کی لاش قبر سے غائب

حال ہی میں روسی حکومت نے شاہان روس کے مقبروں کی کھدائی کے لئے ایک اہم قدم اٹھایا ہے کیونکہ اس کو یہ تحقیق ہوگیا ہے کہ شاہی قبروں میں قیمتی جواہرات ...

[illegible]

بغداد میں طلباء اور رہنماؤں کی گرفتاریاں

[illegible]

تخفیف اسلحہ کے متعلق ایک دلچسپ کارٹون

[illegible]

چار لاکھ انسانوں پر عمل تعقیم!

[illegible]

تبریز میں شاہ ایران کا ورود

آل بیت کی قبروں کی زیارت کیلئے درخواست

[illegible]

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

ہم نے سال سے اپنے کٹ پیس کے مال یعنی پاپلین، چھینٹ، تنزیب، بوسکی، سلک، مخمل، جارجٹ، سرج وغیرہ وغیرہ ہر قسم کے سوتی ریشمی اور اونی کٹ پیس کے نرخوں میں حیرت انگیز رعایت کر دی ہے۔ نرخنامہ مفت طلب کریں اور ہندوستان کی سب سے بڑی پرانی اور تھوک نرخوں پر مال بھیجنے والی کمپنی کا نام یاد رکھیں۔

Heath & Summers, Fort Bombay.

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ۔ بمبئی

بچوں کی شیر طیبہ دوا بال جیون گھٹی

آپ یاد رکھیں کہ حکیم تپسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ سے رجسٹرڈ بچوں کی بخار، کھانسی، اسہال، بادی، دودھ ڈالنا، دست ہونا وغیرہ ہر ایک بیماری کی شیر طیبہ دوا ہے۔

لاغر اور کمزور بچے اس کے پینے سے موٹے تازے طاقتور بن جاتے ہیں خوبی یہ ہے کہ میٹھا اور ذائقہ دار ہونے سے بچے اسکو خوشی سے پی لیتے ہیں سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے۔ لیکن نقلی سے بچو۔ حکیم تپسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی طلب کرو۔

قیمت فی شیشی ۵ روپیہ درجن ۱۲ محصول ایک سے چار شیشی تک ۸ روپے درجن ۱۲ سوداگروں کو نہایت ہی معقول کمیشن۔

نئے سوداگر و ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں۔ پتہ: منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر یو پی

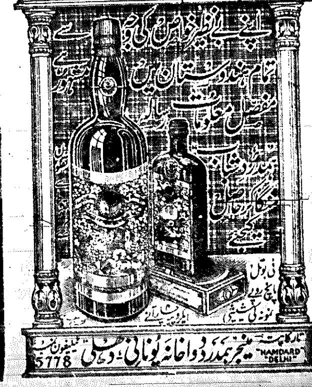

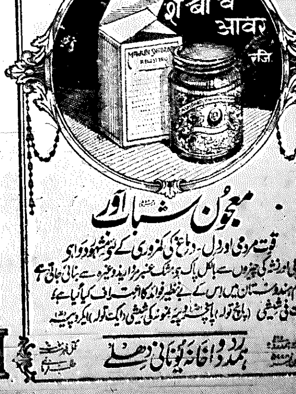

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم یکشنبہ ۱۲ ؍ شوال المکرم ۱۳۵۲ ہجری

آل مسلم پارٹیز بورڈ کا اجلاس

دستور اساسی کی تشکیل

کئی دن ہوئے کہ لکھنؤ سے ایسوسی ایٹڈ پریس کا ایک تار شائع ہوا تھا جس میں بتایا گیا تھا کہ کل اس کمیٹی کا اجلاس لکھنؤ میں ہونے والا ہے جو آل مسلم پارٹیز کانفرنس میں دستور اساسی کی تشکیل کے لئے مقرر کی گئی تھی اور جو اپنی رپورٹ کانفرنس کے منتخب شدہ بورڈ کے سامنے پیش کرے گی۔ اور بورڈ کے اجلاس کے متعلق بھی اطلاع دی گئی تھی کہ ...

اراکین کمیٹی نے صحیح رویہ پایا تو مستقبل کی کامیابی یقینی ہے اور ایک ایسا مستقل و مستحکم نظام قائم ہو سکتا ہے جسے ہندوستان کے مختلف الخیال مسلمانوں کی حمایت حاصل ہو۔ ہمارے نزدیک اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے چند امور کا پیش نظر رکھنا ضروری ہے جن میں سے سب سے پہلی بات یہ ہے کہ آل مسلم پارٹیز کانفرنس جس کام کو بورڈ منتخب کیا گیا ہے اور جس کے دستور اساسی کی تشکیل کا مسئلہ درپیش ہے ...

شذرات

ذلت آمیز معافی

الیسوشی ایٹڈ پریس کا حسب ذیل تار آج صبح کے اخبارات میں شائع ہوا ہے:

"نئی دہلی ۲۳ ؍ جنوری۔ مسٹر ایچ۔ ایم بخش بیرسٹر الور نے "مولانا" مظہر الدین مالک اور سید عاشق علی ایڈیٹر الامان کے خلاف زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند ہتک آمیز مضمون شائع کرنے کے الزام میں مقدمہ دائر کیا تھا اس کی سماعت آج مسٹر ایف بی پول ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی کی عدالت میں ہوئی۔

"مولانا" مظہر الدین نے عدالت میں حلفیہ بیان کیا کہ وہ الامان اخبار کے مالک ہیں اور اس توہین آمیز مضمون کی اشاعت کے متعلق ان کو کوئی علم نہیں تھا۔

سید عاشق علی ایڈیٹر الامان نے قابل اعتراض الفاظ کے لئے تحریری معافی مانگ لی اور عدالت نے مقدمہ کو داخل دفتر کئے جانے کا حکم دے دیا۔" (ا۔ پ)

"مولوی مظہر الدین کی زندگی میں یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے جو شخص ان کی گزشتہ حرکات سے واقف ہے اور جس نے دیوبند، شیرکوٹ، بجنور، کلکتہ اور دہلی میں ان کے کارناموں کی تفصیلات سنی ہیں اسے یہ معلوم کر کے بالکل حیرت نہیں ہوگی کہ ریاست الور کے ایک مسلم رئیس کو گالیاں دینے اور کئی ہفتے تک متواتر ان گالیوں پر اصرار کرنے اور اصل تحریر سے زیادہ فحش اور ناپاک تحریریں شائع کرنے کے بعد الامان کے سورماؤں نے جب یہ دیکھا کہ جیل خانہ سامنے نظر آ رہا ہے تو ان تمام دعاوی کو فراموش کر کے جو اسلام اور مسلمانوں کا نام لے کر الامان کے صفحات پر کئے گئے تھے انتہائی بے غیرتی اور بے حیائی کے ساتھ معافی مانگ لی۔ مولوی مظہر الدین نے اپنے اخبار کے انہی کالموں میں بارہا شرفاء کو گالیاں دی ہیں اور بارہا ان سے گڑگڑا گڑگڑا کر معافیاں مانگی ہیں اور دوسروں کی شرافت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اپنی مجرمانہ حرکات کی پاداش کو ملتوی کرا لیا ہے جس شخص کی ساری تاریخ اسی قسم کے واقعات سے پر ہو۔ اس کے متعلق کسی ایک واقعہ پر کیا کہا اور کیا لکھا جا سکتا ہے لیکن سب سے زیادہ قابل افسوس بات یہ ہے کہ یہی الور کا مقدمہ جس میں الامان کے مالک نے اس طرح معافی مانگ کر صحافت کے معزز پیشہ کی توہین کی ہے کل تک مسلمانوں کے اندر مذہبی جذبات مشتعل کرنے کا آلہ بنایا جا رہا تھا اور اس کے لئے مسلمانوں سے اپیل کی جا رہی تھی کہ وہ مولوی مظہر الدین کی امداد کریں اور ان کی ...

... جنہوں نے مولوی مظہر الدین ... کی خدمات قومی و مذہبی کے باعث حملہ کیا تھا ... اسلام کا بول بالا کرنے کے لئے ایک ہندو ریاست کے مسلمان رئیس پر فتح حاصل کر سکیں۔ جب الامان کے ناواقف اور سادہ لوح خریداروں اور دوسرے جاہل مسلمانوں کو ... مسٹر محمد بخش سے ... معافی ... قانونی شکنجے سے بچ گئے۔ ... اس کے متعلق ہم کیا کہہ سکتے ہیں اور اس کے ساتھ کوئی بہتر توقع وابستہ ہی کیوں کی جائے۔

امارت شرعیہ صوبہ بہار کی اپیل

اشاعت گزشتہ میں ہم نے حضرت العلامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند کی اپیل مصیبت زدگان بہار کی مالی امداد کے لئے شائع کی تھی جس میں اہل خیر حضرات کو بتایا گیا تھا کہ وہ تمام امدادی رقوم امارت شرعیہ بہار پھلواری شریف پٹنہ کے پتہ پر بھیجیں تاکہ ان کا مصرف صحیح و باقاعدہ ہو سکے۔ آج کی اشاعت میں ہم خود امارت شرعیہ صوبہ بہار کے ناظم مولانا عثمان غنی صاحب کی اپیل شائع کر رہے ہیں جس میں فوری امداد کی ضرورت کو واضح کیا گیا ہے اور تمام ہندوستان کے مسلمانوں سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے اسلامی و انسانی فرض کو محسوس کرتے ہوئے قابل رحم مصیبت زدوں کی امداد کے لئے فیاضی کا ہاتھ بڑھائیں۔

آج حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار کا خط بھی بتیا ضلع چمپارن سے موصول ہو گیا ہے جس میں ممدوح نے زلزلہ کے ہولناک واقعات بیان کرنے کے بعد اس حادثہ ناجمہ کے مجروحین و مصیبت زدگان کی امداد کے لئے فوری توجہ دلائی ہے۔ توقع ہے کہ امیر صاحب بھی جلد پھلواری شریف پہنچ جائیں گے۔ اور امارت شرعیہ کے مرکز سے امداد کا کام فوراً شروع ہو جائے گا۔ جن حضرات کو اس سلسلہ میں امداد کر کے ثواب آخرت حاصل لینا ہے انہیں جلد ہی کرنی چاہئے اور تمام رقوم پھلواری شریف کے مندرجہ بالا پتہ پر بھیجنی چاہئیں۔

زلزلے کس طرح آتے ہیں؟

(بسلسلہ صفحہ ۳)

زیادہ تباہ ہوئے اور جو علاقے اس رقبہ سے جتنے دور تھے اتنے ہی کم تباہ ہوئے یعنی جلپور، مونگیر، اور مظفرپور میں زلزلہ کے مرکز کے مقابل ... واقع تھے ...

... دے سکتے۔ صرف اتنا معلوم ہو جانا کافی ہوگا کہ اصل زلزلہ سے قبل اور اس کے بعد سطح زمین پر حرکات محسوس ہوتی ہیں جو آہستہ آہستہ ختم ہو جاتی ہیں۔ جو زلزلہ جتنا زبردست ہوتا ہے اور اس کا سبب جتنا وسیع ہوتا ہے اتنی ہی دیر اس کے بعد جھٹکے محسوس ہوتے رہتے ہیں۔

سمندر کے زلزلے

یہ معلوم کرنا بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ زمین کی طرح سمندر میں بھی زلزلے آتے ہیں۔ کیونکہ ان کی تہ کے نیچے بھی اسی طرح خلا ہے جس طرح کہ بالائی زمین کے ...

جامعہ ملیہ میں عمائدین کا اجتماع

نواب ذوالقدر جنگ بہادر کی تشریف آوری

دہلی ۲۳ ؍ جنوری۔ کل شام کو عالیجناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر ہوم سکرٹری حکومت آصفیہ نے اپنی تشریف آوری سے جامعہ ملیہ اسلامیہ کو سرفراز فرمایا۔ ڈاکٹر انصاری صاحب امیر جامعہ کی طرف سے نواب صاحب کے اعزاز میں شاندار ایٹ ہوم دیا گیا۔ نواب صاحب نے جامعہ کی سیر کی اور مختلف اداروں کا معائنہ فرمایا۔ شیخ جامعہ جناب ڈاکٹر ذاکر حسین کے ہمراہ تھے جو جامعہ کے تعلیمی مقاصد کی وضاحت کرتے جاتے تھے۔ نواب صاحب نے جامعہ کے کام پر اظہار خوشنودی فرمایا اور اس کے کام کو قوم کے لئے مفید قرار دیا۔ ایٹ ہوم کے موقعہ پر ڈاکٹر انصاری صاحب نے نواب صاحب کی اس امداد کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا ...

ہزاروں لاشیں ملبہ کے نیچے دبی پڑی ہیں

ہر گلی کوچہ میں مردہ لاشوں کی بدبو۔ مظفرپور کی جامع مسجد بھی شہید ہو گئی

مہاراجہ نیپال کی دو لڑکیاں اور ایک پوتی ہلاک۔ آثار قدیمہ کی تباہی

عمارات کے انہدام سے اسی کروڑ روپیہ کا نقصان

کلکتہ ۲۳ ؍ جنوری۔ جمشید پور کی سرکاری رصدگاہ کے انسپکٹر زلزلہ زدہ مقامات کا دورہ کر کے ایک بیان دیا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ تمام مونگیر میں صرف دو یورپین مکانات باقی رہ گئے ہیں باقی سب منہدم ہو گئے ہیں دو میل کے طول اور ایک میل کے عرض میں منہدم شدہ عمارتوں اور ملبہ کے ڈھیر کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا۔ ملبہ کے نیچے اب بھی سینکڑوں لاشیں دبی ہوئی پڑی ہیں۔ بڑا بازار میں اب تک پانی ہی پانی ہے۔ ہسپتال میں ایک ہزار سے زائد زخمی ہوئے ہیں۔ جو لوگ لاکھوں کے مالک تھے وہ آج نان شبینہ کے محتاج ہیں۔ مظفرپور میں جو عمارتیں گر گئی ہیں ان میں جج کی عدالت، بار ایسوسی ایشن، ڈسٹرکٹ جج کا بنگلہ، یورپین کلب، مہاراجہ دربھنگہ کا محل، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بنگلہ، مارواڑی دھرم شالہ، جامع مسجد، سنسکرت کالج ... پولیس کی چوکیاں، پولیس لائن، ٹاؤن کلب اور جیل شامل ہیں۔

شاہی نیپال کا محل گر جانے سے شاہ کی دو لڑکیاں، ایک پوتی اور چھ زنانہ ملازمین ہلاک ہوئے ہیں۔ سینکڑوں لاشیں ملبہ کے نیچے دبی پڑی ہیں۔ عمارتوں کی وجہ سے نیپال مشہور ہے وہ سب منہدم ہو گئیں۔ ...

ترکی میں زلزلہ

استانبول کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۲۲ ؍ جنوری کو یہاں کئی دفعہ زلزلہ آیا ...

روس اور جاپان میں جنگ شروع ہو جائے گی

ابتداء کرنے کے لئے جاپان کی بے تابی

جاپانی پارلیمنٹ میں وزیر خارجہ کی تقریر

لندن ۲۳ ؍ جنوری۔ معاصر ڈیلی ڈسپیچ نے جاپان کی خارجہ پالیسی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ روس و جاپان کے درمیان آئندہ موسم بہار تک جنگ چھڑ جائے گی۔

اخبار مذکور کا بیان ہے کہ روس کی ایک بڑی بندرگاہ ولاڈی واسٹک جاپانی ساحل سے صرف چار سو میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور ٹوکیو سے صرف چھ سو میل ہے۔ جدید قسم کے ہوائی جہاز ولاڈی واسٹک سے روانہ ہو کر جاپان کے بڑے بڑے ...

... آپ نے یہ بھی خطرہ ظاہر کیا کہ جاپان کے خارجی تعلقات پہلے سے بھی زیادہ خطرات سے پر ہیں ...

روس اور منچوکو میں تصادم کا خطرہ

تم گولی مارو گے تو ہم بھی گولی ماردیں گے

ماسکو ۲۳ ؍ جنوری۔ کل جب سوویٹ یونین کے ملٹری افسروں کی خفیہ جنگی کونسل کا اجلاس ہو رہا تھا۔ ماسکو کے نارلین سٹیشن نے اطلاع براڈ کاسٹ کی کہ مشرق بعید میں صورت حال نہایت خطرناک ہو گئی ہے چینی مشرقی ریلوے کے ۵۰ روسی افسروں کو جمعرات کے روز مانچوکو پولیس نے گرفتار کر لیا ان کے خلاف الزام لگایا گیا ہے کہ وہ روسی فوج کے جاسوس ہیں۔ سوویٹ گورنمنٹ نے ان کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا لیکن مانچو گورنمنٹ نے مطالبہ منظور کرنے سے انکار کر دیا اور جواب دیا کہ ان کے خلاف مقدمہ کی سماعت کی جائے گی اور اگر مجرم ثابت ہوئے تو انہیں گولی ماردی جائے۔ سوویٹ گورنمنٹ نے اس کے جواب میں سوویٹ سائبیریا میں مانچوکو کے ۵۰ آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور ان کو بطور یرغمال رکھا جا رہا ہے اگر مانچو نے گرفتار شدہ روسیوں کو گولی ماردی تو سوویٹ گورنمنٹ ان گرفتار شدہ مانچورین کو گولی مار دے گی۔

جاپان کے خلاف مانچسٹر میں مظاہرہ

برطانیہ سے معاہدات منسوخ کرنے کا مطالبہ

لندن ۲۳ ؍ جنوری۔ آج مانچسٹر میں جاپان کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا گیا اس مظاہرہ کا رنگ اور ڈھنگ بالکل ویسا ہی تھا جیسا کہ ہندوستان میں تحریک سول نافرمانی کے زمانہ میں بدیشی مال کے بائیکاٹ کا تھا۔

... مظاہرہ کرنے والوں نے جاپان کے ساتھ جملہ معاہدہ جات منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا اور حکومت پر زور دیا کہ وہ اپنی مستعمرات اور زیر اقتدار حکومتوں کو بھی ایسا کرنے پر مجبور کرے مظاہرہ کرنے والوں نے حکومت سے یہ بھی مطالبہ کیا کہ انگریزی کارخانوں میں غیر ملکی آدمیوں کو ملازم نہ رکھا جائے۔

برطانیہ میں بدیشی مال کے خلاف یہ تحریک اس وجہ سے جاری ہوئی کہ مانچسٹر اور لنکاشائر کے پارچہ بافوں کے پیٹ میں جاپانی تجارت کے مقابلہ سے زبردست لات لگی ہے۔

جرمنی کے خلاف آسٹریا کا دعویٰ

بین الاقوامی لیگ کے سامنے ایک اہم مسئلہ

...

مہاراجہ کپورتھلہ اور سر آغا خاں کی گفتگو

لاہور ۲۲ ؍ جنوری۔ ...

مشرقی ترکستان پر اسلامی حکومت کا پرچم

ملک چار حکومتوں میں تقسیم

نئی دہلی ۲۳ ؍ جنوری۔ کاشغر سے تازہ ترین اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ یہاں پر خورد و نی اشیاء بہت گراں ہو گئی ہیں سنکیانگ کے دوسرے حصوں میں بھی بہت گرانی ہے مقامی صورت حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے ختن اور اسکو کے درمیان کا حصہ مسلم پارٹیوں کے قبضہ میں ہے۔

ختن اور ینگی کے درمیان کا علاقہ امیر شاہ منصور کے قبضہ میں ہے۔

کاشغر کے پرانے شہر میں ایک نئی مسلم حکومت قائم کر دی گئی ہے۔

کاشغر کا نیا شہر ... کے قبضہ میں ہے

کاشغر اور آسکو کے درمیان کا ملک خواجہ نیاز حاجی کے قبضہ میں ہے۔

ماسکو کی خبر ہے کہ تاشقند سے وہاں پر اطلاع پہنچی ہے کہ وہاں پر ... حکومت قائم ہو چکی ہے۔

جاپان کے وزیر جنگ مستعفی ہو گئے

جنرل اراکی سے اختلاف کا نتیجہ

ٹوکیو ۲۳ ؍ جنوری۔ جنرل اراکی وزیر جنگ جاپان نے اپنا استعفیٰ داخل کر دیا ہے آپ کی عمر اس وقت ۵۷ سال ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جاپانی حکومت کے اکثر ارکان فوجی پالیسی کی تبدیلی کے حق میں تھے لیکن جنرل اراکی اپنی مرتب کردہ پالیسی کو بروئے کار لانے پر مصر تھے کہا جاتا ہے کہ جاپانی پارلیمنٹ میں وزیر خارجہ نے خارجی پالیسی پر جو تقریر کی ہے اس نے اس سوال کا آخری فیصلہ کر دیا اور جنرل اراکی کو مجبوراً مستعفی ہونا پڑا۔

جنرل اراکی علیحدگی انقلاب انگیز تبدیلیوں کا پیش خیمہ تصور کی جاتی ہے یاد رہے کہ جنرل اراکی کو یورپ میں "جاپان کے فولادی بازو" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

حکومت سے زلزلہ کے متعلق سوالات

اسمبلی میں حکومت سے مطالبہ

نئی دہلی ۲۳ ؍ جنوری۔ آج اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا مسٹر گیا پرشاد سنگھ ایم۔ ایل۔ اے نے حسب ذیل سوالات کئے جن کا جواب حکومت نے تازہ ترین وصول شدہ اطلاعات کے مطابق دیا۔

(۱) زخمیوں کی تعداد، اموات کی تعداد اور مال کے نقصانات کا تخمینہ ہر ضلع اور قصبہ کے حساب سے۔

(۲) زلزلہ کی وجہ سے جو نقصانات ہوئے ہیں ان کی تلافی کے لئے مالی امداد کی نوعیت اور اس کے طریقے جو حکومت اختیار کرنے والی ہے۔

(۳) آیا حکومت ہند اس کے لئے تیار ہے یا نہیں کہ حکومت بہار کو اس کام میں مالی امداد دے۔

(۴) کیا حکومت کا یہ خیال ہے کہ اس علاقہ میں جہاں زلزلہ آیا ہے سرکاری مطالبات میں تخفیف کر دی جائے۔

بابو گیا پرشاد سنگھ مظفرپور ہی کے رہنے والے ہیں چنانچہ آج کا گھر بھی بالکل زمین کے برابر ہو گیا۔ لیکن خوش قسمتی سے جان کا کوئی حادثہ نہیں ہوا۔

امداد وائسرائے کے امدادی فنڈ میں عوام اور والیان ریاست فراخدلی سے حصہ لے رہے ہیں سب سے بڑا چندہ اعلیٰ حضرت حضور نظام کا ہے۔

رفیع احمد قدوائی کو پندرہ ماہ قید کی سزا

خلاف قانون اشتہارات شائع کرنے کا الزام

الہ آباد ۲۳ ؍ جنوری۔ یو۔ پی کے مشہور کانگریسی لیڈر مسٹر رفیع احمد قدوائی کو آج ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت سے قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کے ماتحت ۹ ماہ قید سخت اور پریس ایکٹ کے ماتحت خلاف قانون اشتہارات شائع کرنے کے جرم میں جن پر کہ بحیثیت صوبجاتی سکرٹری ان کا نام لکھا ہوا تھا۔ چھ ماہ قید سخت کی سزائیں دی گئی ہیں۔

دہلی کے قریب سنار کے مکان پر ڈاکہ

مصنوعی تھانیدار اور مسلح سپاہیوں کا حملہ

...

اس ڈاکہ سے اردگرد کے دیہات میں زبردست سنسنی پھیلی ہوئی ہے تفصیلات کا انتظار ہے۔

موضع ... دہلی سے تقریباً گیارہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے موضع الانجی پور سے اس کا فاصلہ تقریباً تین چار میل ہے۔

مسٹر رفیع احمد قدوائی کے خلاف فرد جرم

الہ آباد ۲۳ ؍ جنوری۔ آج مسٹر سوہن لال ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں۔ یو۔ پی کے سرکردہ کانگریسی لیڈر مسٹر رفیع احمد قدوائی اور ... کے خلاف مقدمہ کی سماعت ہوئی۔

بعد ازاں مجسٹریٹ موصوف نے مسٹر رفیع احمد قدوائی کے خلاف دفعہ ۱۲ (۲) قانون ترمیم ضابطہ فوجداری اور دفعہ ۱۸ (۱) قانون پریس کے ماتحت اور بقیہ چار افراد کے خلاف قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کی دفعہ ... اور پریس ایکٹ کی دفعہ ۱۸ (۱) کے ماتحت فرد جرم عائد کر دی۔

۱۰ ؍ اپریل کو پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ شائع ہو جائیگی

نیو دہلی ۲۳ ؍ جنوری۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کی جدید اصلاحات کے متعلق جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ ۱۰ ؍ اپریل کو ہندوستان اور انگلینڈ میں بیک وقت شائع ہوگی۔

والیان ریاست اس رپورٹ پر غور کرنے کے بعد انفرادی طور پر یہ فیصلہ کریں گے کہ آیا انہیں فیڈریشن کی اسکیم منظور ہے یا نہیں۔

مظفرپور تک ریلوے کی آمد و رفت شروع ہو گئی

زلزلہ کے متعلق سرکاری اعلان

پٹنہ ۲۳ ؍ جنوری۔ مندرجہ ذیل سرکاری اعلان شائع ہوا ہے۔ گزشتہ ۲۴ گھنٹہ میں جس اہم واقعہ کی اطلاع ملی ہے وہ یہ ہے کہ آج شام تک مظفرپور کے ساتھ ریلوے کے ذریعہ آمد و رفت شروع ہو جائے گی پٹنہ سے دریا کے شمالی حصہ میں دس ہزار کمبل بھیجے جا چکے ہیں اور مزید کمبل موصول ہوتے ہی بھیج دئے جائیں گے۔ مونگیر سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ میسرز ٹاٹا نے جو سامان بھیجا ہے وہ بہت قیمتی ثابت ہوا ہے سکرٹریٹ کے دفاتر اور ہائیکورٹ کل سے پٹنہ میں کھل گئی ہے اور بہار میں تمام عدالتیں اور دفاتر اسی روز کھل گئے تھے اب حکومت روزانہ بیان شائع نہیں کرے گی بلکہ حسب ضرورت شائع کرے گی۔

سوڈان کی شمالی سرحد پر عربوں نے حملہ کر دیا

مشین گنوں اور مسلح کاروں کے ہمراہ برطانوی افواج کی روانگی

خرطوم سے وادی حلفا اور درب العرب کو افواج کی نقل و حرکت

قاہرہ ۲۳ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ مشین گنوں اور مسلح کاروں کے ہمراہ ایک فوج خرطوم سے سوڈان روانہ کر دی گئی ہے۔ فوج کی روانگی کا سبب یہ ہے کہ عربوں نے سوڈان کی شمالی سرحد پر حملہ کر دیا ہے ... اب تک امن رہا ... مزید اطلاعات کا انتظار ہے۔

بغیر لائسنس اسلحہ بنانے اور رکھنے پر سزائے موت

بنگال کونسل میں ہوم ممبر کی طرف سے مسودہ قانون پیش ہوگا

دہشت انگیزوں اور دہشت انگیزی کو ختم کرنے کا ارادہ

کلکتہ ۲۳ جنوری۔ بغیر لائسنس اسلحہ اور مادہ آتشگیر بنانے والوں اور قبضہ میں رکھنے والوں کے متعلق بنگال کونسل میں ایک مسودہ قانون پیش ہوگا۔ اگر یہ بل پاس ہو گیا تو ایسے لوگوں کو جو بغیر لائسنس اسلحہ اور مادہ آتشگیر بنانے یا اپنے قبضہ میں رکھنے ہیں سزائے موت دی جا سکے گی۔ یہ بل بنگال کونسل کے آنے والے اجلاس میں پیش ہو جائیگا۔ اس بل کا مقصد یہ ہے کہ بنگال میں جملہ تشدد دانہ تحریکات اور دہشت انگیزوں کا خاتمہ کر دیا جائے کیونکہ بنگال میں دہشت انگیزی کی تحریکات میں برابر اضافہ ہو رہا ہے ...

گلے کی خاطر انسان کا قتل

سکھوں اور مسلمانوں میں لڑائی

ایوان والیان ریاست کی شکست کا خطرہ

بڑی ریاستوں نے علیحدگی کا فیصلہ کر لیا

سرخ پرچوں کے مقدمہ کا فیصلہ

ملزموں کو قید سخت کی سزائیں

سینما بازی کے خونی نتائج

معمولی بات پر ایک مسلم نوجوان کا قتل

شاہدرہ کے روئی کے گودام میں آگ

ڈھائی ہزار کا نقصان

گرم کھانڈ کی کڑھائی الٹ گئی

ملک کے سیاست دانوں کی حمایت

مقابلہ میں مس شاہنواز کی کامیابی

امارت شرعیہ صوبہ بہار کا اعلان

زلزلہ کے مصیبت زدوں کی امداد کیلئے اپیل

صوبہ بہار کے اضلاع مظفرپور، چمپارن، دربھنگہ، سارن، پٹنہ، گیا، آرہ، مونگیر، بھاگلپور، پورنیہ، سنتھال پرگنہ کے اضلاع میں ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کو دوپہر کو جو شدید اور ہیبتناک زلزلہ آیا۔ اس کے افسوسناک حالات آپ نے اخبارات میں پڑھے ہوں گے۔

ان اضلاع میں لاکھوں مکانات تباہ و برباد ہو گئے۔ ہزاروں انسان مر گئے۔ ہزاروں زخمی پڑے ہوئے ہیں۔ لاکھوں آدمی بے خانماں ہو گئے ...

خاکسار۔ محمد عثمان غنی غفرلہ

ناظم امارت شرعیہ صوبہ بہار از پھلواری شریف (پٹنہ)

گاندھی جی کسی مرض میں مبتلا ہونے والے ہیں

ایک منجم کی بڑ

صوبہ متوسط میں گاندھی جی کو کامیابی

انڈمان سے مولویوں کی رہائی

ٹڈیوں کی فوج نے دھاوا بول دیا

وائسرائے سے مالویہ جی کی ملاقات

پنڈت مالویہ کا بیان

سردار گڈھ کے رئیس کو بھی گدی سے اتار دیا گیا

کانگرسی رضاکاروں کو سزا

لاری پلٹ گئی۔ دو فوجی گورے ہلاک

برف باری سے فصلیں خراب ہو گئیں

بنگال میں دو ہزار نوجوان نظر بند

غلامی سے زیادہ کوئی چیز شرمناک نہیں

شیخ عبدالمجید سندھی کا بیان

قرطاس ابیض کی متحدہ مخالفت کرو

اسٹوڈنٹس یونین میں مسٹر جناح کی تقریر

اچاریہ کرپلانی گرفتار کر لئے گئے

سانڈوں کی لڑائی میں آدمی بھی لڑ پڑے

عراقی دفاتر سے یہودیوں کا اخراج

برطانیہ کو کورا جواب

بغداد ۲۴ جنوری۔ حکومت عراق کے دفاتر سے ان یہودی ملازمین کو برطرف کیا جا رہا ہے جنہیں قابلیت کی وجہ سے ملازمت نہیں ملی تھی بلکہ انہوں نے برطانوی تسلط کی ابتدا میں غیر معلوم طریقہ سے ملازمتیں حاصل کر لی تھیں ... اور جمہور عراق ان کے طرز عمل اور اخلاق سے بہت بیزار ہیں۔

حاملہ عورت کے شکم میں چھری بھونک دی

سزاؤں میں اضافہ کی درخواست

ہائی کورٹ میں حکومت کی اپیل

جرمنی میں چھ سو اخبارات بند

تجارت درآمد و برآمد میں تنزل

چاٹگام میں فوجی محاصرہ ختم ہو گیا

منچوکو میں شہنشاہیت کا اعلان

مولانا اسمعیل غزنوی کے مقدمہ کی سماعت

بیماری کی حالت میں حاضر عدالت ہونے کا حکم

عدالت میں مولانا کا صاف صاف بیان

سرحد میں شریعت بل کے نفاذ کی پرزور تائید

افغانان مقیم دہلی کا جلسہ

خاوی کلی صوبہ سرحد میں جلسہ

شریعت بل کی متفقہ حمایت

عدالت ہائے دیوانی گوڑگانواں کا مسلم آزار دیہ

انجمن معین الاسلام کا زبردست احتجاج

مسلمانوں کی دل آزاری اور سخت توہین

حکومت یو۔پی فوری توجہ کرے

آل انڈیا ریلوے مسلم ایسوسی ایشن کا اجلاس

آنریری جنرل سکرٹری آل انڈیا ریلوے مسلم ایسوسی ایشن نواب گنج دہلی

مسلم کول نیلڈا اصلاح کانفرنس

۳۲

سال بھر تک

جوان تندرست اور قادر رہ سکتے ہیں اگر آپ دو ماہ تک سردیوں میں اکسیر مہت باجی کرن اوشدھ استعمال کر لیں جس کی خوبیاں ایک پرانی سنسکرت کی کتاب میں اس طرح لکھی ہیں:-

اکسیر (مہت باجی کرن اوشدھ)

ایک تازہ رائے

نوٹ!

خط و کتابت و تار کا پتہ:- امرت دھارا لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ، امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

دہلی کے مقامی ایجنٹ میسرز بہاری لال کھیسی رام کھاری باؤلی اسٹریٹ دہلی

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی

تجارت

نمونہ کی چھوٹی گانٹھ کی قیمت پچاس روپیہ

تار کا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الجَمَاعَۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی-اے) معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی - یوم پنجشنبہ ۱۶ر شوال المکرم ۱۳۵۲ھ ہجری - مطابق یکم فروری ۱۹۳۴ء | نمبر ۴

پیمانۂ لبریز

اتنا لبریز وفا روح کا پیمانہ ہے
ختم ہے عمر نہ ساقی ہے نہ میخانہ ہے
پنکھڑی کوئی بھی شبنم سے نہیں ہے خالی
اے خدا دیکھ کہ اب یہ ہے زمانہ کی روش

اب تو ہر سانس مری آپ کا افسانہ ہے
زندگی اب تو چھلکتا ہوا پیمانہ ہے
ساقیٔ صبح کا ہر پھول ہے میخانہ ہے
جو ترے نام پہ مرتا ہے وہ دیوانہ ہے

شومیٔ بخت سے گو جوش وہ اسباب نہیں
پھر بھی خوش ہوں کہ طبیعت تو فقیرانہ ہے

(جوش ملیح آبادی)

دلچسپ حقائق و معلومات

[illegible]

معاصرین کے افکار و آرا

ڈکٹیٹر کی ضرورت

[illegible]

گھوڑ دوڑ کی وبا

[illegible]

بیکاری اور انقلاب

[illegible]

لاش کو زندہ کرنے کی کوشش

[illegible]

بہار کا زلزلہ اور حکومت

[illegible]

Regd. No. L 1793.

The Jamiat

Vol. No. DELHI SUNDAY, JANUARY 28, 1934 PRICE ONE ANNA

Maulvi Mufti Mehdi Hassan Sa. P.O. Rander, Dt. Surat

نورانی قرآن مجید معرّا

حضور نظام

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

در ثنا میتش اجروز ما را زیب دوش ستے
تا بہ معجز بیانی از چہ لبہائش خموش ستے

کجا پویم کجا جویم کجا یابم نشان تو
کدا ہیں سرزمین ستے شہنشاہا مکانِ تو
نشانت را کہ می آید مکانت را کہ می یابد
نشانت بے نشان و لامکان آمد مکانِ تو
معمائے جہانِ صورت و معنی کہ بکشاید
کہ یک تن ہم نمی بیند عظامی ترجمانِ تو
زبانِ حضرت محمود شیخ الہند تو بودی
بعالم کیست اے انور کہ می باشد زبانِ تو
احادیث رسول اللہ و آیات کتاب اللہ
بیاں اندر زبان تو زباں اندر بیانِ تو

نرفتہ بود داغ مرگ محمودم ہنوز از دل
کہ داغ مرگ تو ہم کرد اے انور بدل منزل

[illegible]

عظامی تابکے از گریہ و زاریہا نیاسائی
علاجے نیست ایں غم را مگر صبر و شکیبائی
دعائے مغفرت بر گو بحق حضرت استاد
دریں آہ و بکا تا کے دل و جاں را بفرسائی
حریم رحمت یزداں بود جائے نوائے انور
بقصر جنت الماوی شہنشاہا بیا سائی

[illegible]

تو ای باشی شفیع کمن بہ پیش داور محشر
تو ای ملجا تو ای ہادی تو ای مولائے من انور

راقم عزیز ... مدن نالاں ...
شاعر خاص حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

نالۂ عظامی

در فراق حضرت استاد علامہ سید محمد انور شاہ قدس سرہ

[illegible]

در ایفارت استاد زماں عالم انور شاہ
خدا داں و خدا خواں و خدا جو و خدا آگاہ

[illegible]

سرحد میں شریعت بل کی حمایت

آج بعد از نماز جمعہ قریب مقام گردی تحصیل چارسدہ میں ایک پُرتاثیر جلسہ بصدارت جناب فدائے ملت میاں صاحب خادم شاہ کاکاخیل رئیس گردی منعقد ہوا۔ مولانا شیرین صاحب کی تجویز صدارت کے بعد مولوی عبدالحلیم صاحب نوشہروی نے شریعت بل کے ہر پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے اس بل کی اہمیت حاضرین پر واضح کی۔ اختتام تقریر پر مندرجہ ذیل تجویز پاس ہوئی۔

"علاقہ گردی و مضافات کا یہ عام جلسہ شریعت بل کو لبیک کہتے ہوئے مسلم نمائندگان کونسل سے بزور مطالبہ کرتا ہے کہ اس ناپاک بل کے پاس ہونے میں جان توڑ کوشش کرکے قومی نمائندگی کو پورا کردیں بصورت عدم کوشش اس شخص کو یہ جلسہ خارج از جماعت اسلام قرار دیتا ہے نیز تجویز کرتا ہے کہ اس قسم کے شخص کو مسلم نمائندگی کا نا اہل ہونے کے باعث کونسل سے مستعفی ہونا لازمی ہے۔"

پروپیگنڈہ سکریٹری جمعیت العلماء صوبہ سرحد

ڈاکٹر انصاری زندہ باد

ڈاکٹر مختار احمد انصاری کے اسم گرامی سے آج اسلامی دنیا کا ہر فرد اور ہندوستان کا بچہ بچہ واقف ہے اور آپ کی ملکی، ملی اور طبی خدمات اظہر من الشمس ہیں۔ پس ایسے عزیز اور نافع ... وجود کی سلامتی کے لئے جتنی بھی دعا کی جائے تھوڑی ہے۔

پس میں تمام مسلمانان ہند سے ڈاکٹر صاحب موصوف کی لمبی عمر اور سلامتی کے لئے دعا کی تحریک کرتا ہوں اور یہی ان کی تمام خدمات کا اعتراف ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں عرصہ دراز تک قومی اور طبی خدمات کے لئے تر و تازہ سلامت رکھے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار عبدالحلیم ...

دلفریبی حسن کا راز

[illegible]

ملنے کا پتہ: دی امپیریل اسٹور (د) ہیلپر قصور (پنجاب)

... استعمال شدہ ڈی ٹکٹوں سے لاکھوں روپے کمائیے

گھر کا ڈاکو

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجیے

مادر وطن کا آغوش آنجہانی سے پرے

زندگی افزا روح پرور جڑی بوٹیوں کے مرکب سے تیار شدہ

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ...

آتشک ... جام نگر کاٹھیاواڑ

دربھنگہ کے آم و لیچیاں سارے زمانہ میں مشہور ہیں

ہیڈ منیجر نرسری دربھنگہ ڈاکخانہ لہریا سرائے

ناول گلدستہ - مجموعۂ تحفہ - نظارہ کا سات نمبر - ہفت قلم نمبر

ہندوستان کے سات مشہور اہل قلم نے بہیئت مجموعی ایک افسانہ کبھی نہیں لکھا

سالانہ چندہ نظارہ ...

گلابی ہیرا

خریداران نظارہ کو ہفت قلم نمبر مفت ملے گا

پہلا باب | دوسرا باب | تیسرا باب | چوتھا باب | پانچواں باب | چھٹا باب | ساتواں باب

المشتہر منیجر رسالہ "نظارہ" لکھنؤ

آب بقا فارمیسی کے مستند مجربات

[illegible]

منیجر آب بقا فارمیسی اقبال بلڈنگ دربھنگہ ڈاکخانہ لہریا سرائے

علمی ادبی ماہانہ رسالہ جاوید شائع ہو گیا

[illegible]

قیمت سالانہ تین روپے ... فی پرچہ ۵

مہتمم رسالہ جاوید دہلی

سیاسیات

ہندوستان کی مختلف الخیال مسلم جماعتوں کا اتحاد

مشترکہ بورڈ کا دستور اساسی کیسا ہونا چاہئے

سب کمیٹی کی تجاویز اور ان پر غور و خوض

مفصل بحث و تمحیص کی ضرورت

آل پارٹیز مسلم کانفرنس لکھنؤ میں جو بورڈ منتخب کیا گیا تھا اس کے ساتھ ہی ساتھ ایک سب کمیٹی بھی اس غرض کے لئے مقرر کی گئی تھی کہ وہ آل مسلم پارٹیز کانفرنس بورڈ کے دستور اساسی کا ایک مسودہ تیار کر کے بورڈ کے اجلاس میں غرض منظوری پیش کرے …

صدر ایک - سکرٹری چار

عہدہ داروں کے اختیارات

عام قوانین

رکنیت

(الف) مجلس علیہ کا اجلاس عام۔

(ب) مجلس علیہ کا بورڈ۔

(ج) مجلس علیہ کی ورکنگ کمیٹی۔

صوبہ سرحد ۱۰	پنجاب ۳۵	سندھ ۱۰	دہلی ۱۰				
سنٹرل انڈیا	۵	یوپی	۴۴	بہار اڑیسہ	۱۲		
بنگال	۳۵	سی پی	۵	بمبئی	۱۵	مدراس	۱۰
بلوچستان	۵			کل میزان	۲۰۰		

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

دشمنوں کی فقرہ بازی - جوفلس کی دلدل میں رسائی - توحید الٰہی کی پہلی آواز جو قطورہ کے کانوں میں پڑی

(گزشتہ سے پیوستہ)

(باقی آئندہ)

پٹنہ میں تیس بار زلزلہ آیا!

نمائندہ جمعیۃ علماء اور دیگر اکابر کے خطوط کا خلاصہ

مونگیر، دربھنگہ اور پھلواری شریف کے حالات

مونگیر میں دس ہزار اموات

خانقاہ رحمانیہ میں خیریت ہے

ضروری گزارش

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

مشرقی ترکستان میں ایک کروڑ مسلمانوں کی جمہوریت

چینی گورنروں کے مظالم - بغاوت کے اسباب و علل

سمرنا کے ڈاکٹر مصطفیٰ علی کا چشمدید بیان

(۱) صدر جمہوریہ خواجہ نیاز حاجی ہیں جو تومول کے خان ہیں اور جنہوں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ سب سے پہلے علم جہاد بلند کیا تھا۔

(۲) وزیر اعظم، ثابت عبد الباقی۔ آپ ترکستان کے ایک مذہبی پیشوا ہیں اور ہزاروں مسلمان آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہیں۔ آپ نے ہندوستان، مصر، حجاز اور ترکی کا بھی سفر کیا ہے۔ اور دنیائے اسلام کے حالات سے بخوبی آگاہی رکھتے ہیں۔

(۳) وزیر خارجہ، قاسم بیگ۔ آپ انجی کے گریجویٹ ہیں۔

بغاوت کا حقیقی سبب

جدید جمہوریت کے وزراء

شیراز اور اصفہان میں پارچہ بافی کے کارخانے

حکومت ایران کا مستحسن اقدام

مصطفیٰ کمال اور شاہ ایران کے پیغامات تہنیت

ایک ماہ میں چار ہزار یہودیوں کی ہجرت

حکومت فلسطین نے اعلان کیا ہے کہ گزشتہ نومبر کے مہینہ میں ۴۰۳۷ یہودی مہاجرین فلسطین میں وارد ہوئے ہیں۔

الجمعیۃ کا نقصان

الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی و مذہبیت کا ثبوت دیجئے۔ (منیجر)

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

اسپین میں چالیس ہزار بربریوں کی آمد

سرحدوں پر عیسائیوں کی یورش - اندلس کی تعمیرات

شارلیمین شاہ فرانس کی بیٹی اور عبد الرحمٰن

عربی صنعت و دستکاری کی بنیاد

شارلیمین شاہ فرانس کی بیٹی

(باقی آئندہ)

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

آپ پاک و صاف زندگی کس طرح گزار سکتے ہیں۔

آپ دنیا کے سچے عیش و آرام کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔

آپ مضبوط، عمر دراز، خوبصورت اور دلکش طرح پیدا کر سکتے ہیں۔

گھر بیٹھے وید حکیم بنجاؤ

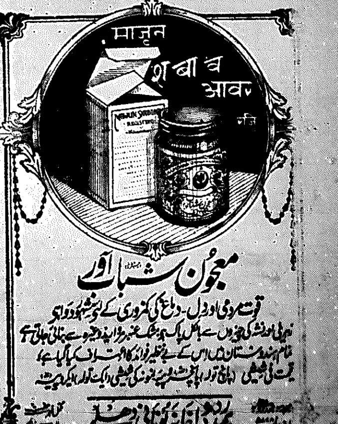

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۱۶ رشوال المکرم ۱۳۵۲ھ ہجری

آل مسلم پارٹیز کانفرنس کا دستور اساسی

مشترکہ بورڈ یا ایک نئی انجمن

ہم نے الجمعیۃ کی گزشتہ اشاعت میں آل مسلم پارٹیز کانفرنس کے دستور اساسی کی تشکیل کے متعلق جو مقالہ افتتاحیہ سپرد قلم کیا تھا اس میں الیوشی ایٹڈ پریس کی اس اطلاع کے متعلق بھی اظہار خیال کیا تھا جو دستور کی کمیٹی اور بورڈ کے اجلاسوں کی تاریخ انعقاد کے متعلق شائع ہوئی تھی اور ہمیں یقین تھا کہ صوبہ بہار کی تازہ مصیبت کے پیش نظر …

پر یہ اصول طے کر دیا تھا کہ جو کوئی نظام قائم ہو گا اس میں تمام شریک کار جماعتیں مساوی نمائندگی کی مستحق ہوں گی اور ان کے فیصلے اتفاق آراء سے ہوا کریں گے "مجلس ملیہ" کا نام اور یہ خیال کہ ایک ایسی جماعت بنائی جائے جو اپنے انتخابات علیحدہ کرے، ورنہ اپنا ایک مستقل بالذات نظام قائم کرے ایک بالکل …

دستوریاں اور ان کا حل

اتفاق آراء کا مسئلہ

سب کمیٹی کی رپورٹ؟

دستور اساسی کا مسودہ

شذرات

یوم الدعا

مورخہ ۲ فروری ۱۹۳۴ء کا جمعہ حضرت صدر جمعیۃ علمائے ہند نے اس غرض کے لئے مقرر کیا ہے کہ ہندوستان کے مختلف مقامات پر نماز جمعہ کے بعد مساجد میں مصیبت زدگان بہار کے لئے خشوع و خضوع کے ساتھ دعا کی جائے اور سب مل کر درگاہ رب العزت میں اپنے گناہوں سے توبہ و استغفار کریں اور ۱۵ جنوری کے ہیبتناک زلزلے سے جن لوگوں کو نقصان پہنچا ہے ان کی عملی امداد کے لئے سرمایہ فراہم کیا جائے اور جو شخص اپنی استطاعت کے مطابق زیادہ سے زیادہ جتنا بھی دے سکتا ہے اس سے دریغ نہ کرے۔ جمعیۃ کی جانب سے حضرت صدر محترم کا اعلان پوسٹر کی صورت میں طبع کرایا جا رہا ہے اور ہندوستان کے بڑے بڑے مقامات پر اس کی کاپیاں بھیجنے کا انتظام ہو رہا ہے تاکہ ہر جگہ بروقت اطلاع ہو جائے۔ …

ہو سکتا ہے۔ اس تجویز کے الفاظ حسب ذیل ہیں:-

"جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس خصوصی جمعیۃ علماء ہند کے فیصلہ کے مطابق مسلمانان ہند کی مذہبی روایات اور اسلامی قوانین کے تحفظ کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ قرار دیتا ہے کہ مسلمانان سرحد پر رواج کا اطلاق مذہباً ناجائز اور خلاف شریعت اسلامیہ ہے۔ …"

جمعیۃ علماء صوبہ برما کی خدمات

گزشتہ چند سال کی مدت میں صوبہ برما کی جمعیۃ العلماء نے جو قابل قدر دینی و ملی خدمات انجام دی ہیں ان کا ریکارڈ ہر اعتبار سے نہایت اعلیٰ اور شاندار ہے …

شریعت بل

مرکزی بورڈ اور شاخیں

حوادث واحکام

استفتاء

الجواب

امارت شرعیہ کی عمارت مسمار اور پریس برباد ہو گیا

نمائندہ جمعیۃ علماء ہند بہار پہونچ گیا

مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت بہار کا برقیہ

پھلواری شریف ۲۲ جنوری۔ مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار نے مندرجہ ذیل تار ارسال فرمایا ہے:-

۱۵ جنوری کو جو تباہ کن زلزلہ آیا اس وقت میں بیتیا میں تھا۔ بیتیا کے لوگوں کو میں نے فوراً امداد پہونچائی۔ مظفرپور اور مونگیر …

مولانا عظمت اللہ صاحب نائب مفتی دفتر نمائندہ جمعیۃ علماء ہند برباد شدہ علاقوں کا معائنہ کرنے کے لئے تشریف لے آئے ہیں … توقع ہے کہ حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند بھی خود بہت جلد تشریف لائیں گے۔

سردار ہاشم خاں وزیر اعظم افغانستان پر قاتلانہ حملہ

سردار موصوف بال بال بچ گئے۔ حملہ آور نے خودکشی کر لی

پشاور ۳۰ جنوری۔ کابل کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کل افغانستان کے وزیر اعظم سردار ہاشم خاں کو قتل کرنے کی کوشش کی گئی لیکن نشانہ خطا گیا اور سردار موصوف بال بال بچ گئے … ناکامی کے بعد حملہ آور نے مایوس ہو کر اپنے آپ کو گولی سے ہلاک کر لیا۔ … ابھی تک اس خبر کی تصدیق نہیں ہوتی ہے۔

سابق قیصر جرمنی سے نفرت

سالگرہ کے جلسہ پر پولیس کی یورش

کوہ مری کے پھٹنے کی افواہ

راولپنڈی میں خوف و ہراس

فرانسیسی وزارت مستعفی ہو گئی

بڑے لوگوں میں غبن کا انکشاف

امریکہ نے جزائر فلپائن کو آزاد کرنے کا اعلان کر دیا

پولیس اور ڈاکوؤں میں فیر

ہندوستان پر لنکا شائر کے ڈورے

ہندوستانی کپاس کا زیادہ استعمال

آل پارٹیز کانفرنس کو خطرہ

سر بروس نے صدارت سے انکار کر دیا

قدرت خدا کا کرشمہ

ایک بوڑھی عورت تیرہ دن کے بعد زندہ نکلی

بہار میں زلزلہ کے بعد بارش کی مصیبت

پھاٹک حبش خاں میں چھری سے حملہ

ہسپتال میں مجروح کا بیان

شاہزادہ والاتبار جلال الدین آفندی

سابق خلیفۃ المسلمین کے فرزند کی دہلی میں آمد

۲ فروری کو جامع مسجد میں یوم الدعا

۲ فروری جمعہ کے روز یوم الدعا منایا جائے

وقت کا اہم اور نازک ترین فرض

ہندوستان میں نئے سکے جاری ہوں گے

مصیبت زدگان بہار کی امداد

حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب صدر مجلس احرار کا اعلان

حبیب الرحمٰن صدر مجلس احرار ہند

یوم الدعا

صدر جمعیۃ علماء ہند کا اعلان

حضرت مفتی محمد کفایت اللہ صاحب نے حسب ذیل تار اخبارات کو ارسال فرمایا ہے:-

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ۔ دہلی

دول بلقان اور ترکی میں رشتہ اتحاد

ترکی یونان اور رومانیہ میں گفت و شنید

مونگیر میں مقامی ریلیف کمیٹی کا قیام

اسلحہ سازی کے متعلق برطانیہ کا نیا رویہ

ملوکیت پرستوں کو جرمنی کا انتباہ

چاٹگام میں پھر زلزلہ محسوس ہوا

چین اور امریکہ میں سیلاب کی ہلاکت خیزیاں

دس ہزار مردوں اور عورتوں کی ہلاکت۔ ۱۷۵ اشخاص دریا کی نذر

چین کے ۷۰ اضلاع تباہ ہوگئے۔ امریکہ میں تین ہزار مکانات زیر آب

شنگہائی ۲۸ جنوری۔ چین کے ہوپی اور ہونان کے صوبوں میں دریائے ہوانگہو میں سیلاب آنے اور زبردست برفباری کے باعث دس ہزار مرد عورتیں اور بچے ہلاک ہوگئے ہیں۔ ۷۰ اضلاع سیلاب کے باعث تباہ ہوگئے ہیں۔ لاکھوں افراد گھر سے بے گھر ہوگئے ہیں اور لاکھوں آدمی سردی کی شدت سے اکڑے جا رہے ہیں۔ امدادی کام میں سردی کے باعث رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ ...

فرانٹیر پراونشل شریعت کانفرنس

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدارت فرمائینگے

صدر جمعیت العلماء صوبہ سرحد کا اعلان

یہ خبر نہایت مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ حضرت العلامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیت العلماء ہند نے از راہ مہربانی فرانٹیر پراونشل شریعت کانفرنس کی صدارت منظور فرمالی ہے جو اواخر مارچ یا اوائل اپریل میں منعقد ہوگی۔ کانفرنس کا مقصد صوبہ سرحد میں ترویج شریعت اور مسلمانان سرحد میں مذہبی بیداری پیدا کرنا ہے۔ ...

روس کے مسلم مہاجرین کی درد ناک داستان

صدر جمعیۃ علماء ہند کی ایک اہم سفارش

ہندوستان بھر میں یوم آزادی کے مظاہرے

پولیس کی سرگرمیاں اور کانگریسیوں کی گرفتاریاں

ایک وقت پچاس افسران کونسل کی تنخواہ

مدرسہ عالیہ اسلامیہ عربیہ امدادیہ مرادآباد

سرحدی علاقوں میں بجلی کا انتظام

ترقی کے پردہ میں غلامی کا ایک اور طوق

اسمبلی میں ٹیرف بل پر بحث

بل منتخبہ کمیٹی کے سپرد کردیا گیا

گورنر کو ایڈریس نہ دیا جائے

یہ وقت بہار کی امداد کا ہے

کتب میں کے بیوپاری توجہ کریں

Heath & Sommers, Fort Bombay

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

صرف ۱۵ فروری ۱۹۳۳ء تک

ایک روپیہ کا مال بارہ آنہ (۱۲) میں

پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی

مژدہ جانفزا

جنت اور دوزخ

منیجر مکتبہ علیہ بازار بلیماران دہلی

آب بقائے فارسی کے مستند تجربات

ملکی دستکاریوں کی حمایت میں جلسہ

مسٹر ریان اور مسٹر نیڈو کی تقریریں

بمبئی ۲۸ جنوری۔ کل شری مسٹر نائیڈو کی زیر صدارت ایک عام جلسہ منعقد ہوا جس کی غرض و غایت یہ تھی کہ عوام میں قومی دستکاریوں کی حمایت کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ ...

غازی آباد روڈ پر لاری پلٹ گئی

نظر بندوں کو اقرار کرنے پر بھی رہا نہیں کیا جائیگا

ناریوں پر افریقہ میں بھی آفت

مجلس اقوام سے آسٹریا کی علیحدگی

چالیس سال کا مرد اور سولہ برس کی لڑکی

شادی کے متعلق سرحدی کونسل میں تجویز

جمعیۃ علماء صوبہ سرحد کی مجلس عاملہ کا اجلاس

جمعیۃ علماء ہند کے نصب العین کی پابندی کا اعلان

یوم شریعت منانے کا فیصلہ۔ مولوی شفیع داؤدی کے بیان کی مخالفت

شریعت بل

یوم شریعت

سالانہ انتخابات

مسلم کانفرنس

قادیانی اور اسلام

معصیت زدگان بہار سے ہمدردی

جمعیۃ علمائے ہند کے مسلک سے وابستگی

مغربی تعلیم نسواں کی مذمت

بہار کے زلزلہ کے چشم دید حالات

ریلوے نے امدادی سامان پر نصف محصول کردیا

مونگیر میں کرفیو آرڈر کا نفاذ

چشم دید بیان

مونگیر میں تیرہ اور بربادی

غیرات و قصبات سے اطلاع

شاہ عراق کی شادی خانہ آبادی

پولیس اور ڈاکوؤں کی دست بدست جنگ

مقدمہ سازش دہلی کی اپیل

فقیری کرامات

سوتی صدی آرام کرنے والا انجکشن طلاء!!

مسعود احمد صاحب قریشی موانہ کلاں ضلع میرٹھ (یوپی)

دربھنگہ کے آم و لیچیاں

سارے زمانہ میں مشہور ہیں

گھر کا ڈاکٹر

یداللہ علی الجماعۃ

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے)

معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی یوم دوشنبہ ۲۰ شوال المکرم ۱۳۵۲ ہجری مطابق ۵ فروری ۱۹۳۴ء | نمبر ۱

طلسمِ رنگ و بو

وہ اُن کا اِک بہارِ ناز بن کر جلوہ گر ہونا
مرا وہ روح بننا روح بن کر اک نظر ہونا

یہ آنا جلوہ بن کر اور پھر میری نظر ہونا
یہی ہے دید تو خود دید بھی اِک فتنہ گر ہونا

مری یہ دید و مجبوری تماشا ہی تماشا ہے
ترا خود پردہ بن جانا ترا خود پردہ در ہونا

یہاں میں ہوں نہ ساقی ہے نہ ساغر ہے نہ صہبا ہے
یہ میخانہ ہے اس میں معصیت ہے باخبر ہونا

طلسمِ رنگ و بو کو جس نے سمجھا ہے گیا اصغر
نظر کے لطف کا برباد ہونا ہے نظر ہونا

(اصغر گونڈوی)

معاصرین کے افکار و آرا

اسلام کو بدنام نہ کرو

اظہارِ افسوس یا معافی

نجد اور حجاز میں صلح

ترکستان کی جمہوریت اور دیگر حکومتوں کی غرض

پنجاب میں گورنروں کے تقرر

جمعیۃ علماءِ ہند

ضروری گزارش

دلچسپ حقائق و معلومات

ہندوستان میں ہر سال جو سامان غیر ممالک سے آتا ہے اس کی قیمت ذیل ہیں

[illegible]

Regd. No. L. 1793.

The Jamiat

Vol. XIX No. 8. DELHI THURSDAY, FEBRUARY 1, 1934. PRICE ONE ANNA

دار العلوم تمانگ کی روئداد

دو سال کی عظیم الشان سالانہ اجلاس

صورت دار العلوم

دسمبر ۳۳ء کا سالانہ امتحان

دسمبر ۳۳ء کا معائنہ

آغاز سالِ دوم

دسمبر ۳۳ء کا سالانہ امتحان و جلسہ

عرضگذار عزیز احمد غفرلہ خادم دار العلوم تمانگ مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۳۳ء

[illegible]

کروڑوں روپے

تار کا پتہ "میڈیسنز دہلی"

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب مرحوم رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ کیلئے وقف کر گئے ہیں اور اب آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک ثانی حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے نئے مجربات اس دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔ طبی دنیا میں انکی نظیر نہیں مل سکتی ان کے استعمال سے کروڑوں مریض تندرست ہو چکے ہیں اگر خدانخواستہ آپ یا آپ کے کوئی عزیز پیچیدہ اور دیرینہ مرض میں مبتلا ہیں تو آپ بھی ان انمول مجربات سے فائدہ اٹھا سکتے اس دواخانہ کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلبا طب یونانی اور آیورویدک تعلیم حاصل کرتے اور ہزارہا مریض علاج کرا کے شفایاب ہوتے ہیں۔

ہندوستانی دواخانہ کی انمول دوائیں

اکسیر نایاب

اعلیٰ درجہ کی مقوی باہ اور ممسک ہونے کے علاوہ عام مقوی جسم جنرل ٹانک بھی ہے دماغ اور اعصاب میں ایک برقی اثر پیدا کر دیتی ہے دماغی تکان کو دور کر کے فوراً کام کیلئے مستعد کر دیتی ہے مرض سرعت کیلئے لاثانی دوا ہے ان فوائد کے علاوہ دائمی نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے بھی مفید ہے۔

ترکیب استعمال ایک گولی صبح کو پاؤ سیر دودھ کے ساتھ کھائیں

قیمت چوبیس گولی کی شیشی چار روپیہ (للعہ)

عرق ماء اللحم خاص الخاص

یہ بہترین مقوی جسم اور زود ہضم غذا کی دوا ہے جسمانی قوتوں کو قوی کرنا اور حرارت غریزی کو برانگیختہ کرنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے صالح اور جید خون بکثرت پیدا کرتا ہے قوت باہ اور امساک کیلئے حیرت انگیز اثر رکھتا ہے ہندوستانی دواخانہ کی خاص چیز ہے اور جدید سائنٹفک طریقہ سے تیار کیا جاتا ہے۔

ترکیب استعمال پانچ تولہ عرق ماء اللحم میں ۲ تولہ مصری ملا کر صبح کو پئیں قیمت ایلومونیم کی بوتل (۴۰ تولہ) چار روپیہ (للعہ)

اردو، انگریزی، ہندی و گجراتی کی فہرستیں طلب کرنے پر روانہ کی جاتی ہیں

ملنے کا پتہ

ہندوستانی دواخانہ دہلی (پوسٹ بکس ۲۲)

اس دواخانہ کی برانچ یا شاخ نہ دہلی میں ہے اور نہ کسی دوسرے شہر میں

ڈاک کے استعمال شدہ ردی ٹکٹوں سے لاکھوں روپے کمائیے

ردی ٹکٹوں کی تجارت کے مکمل حالات معہ باتصویر مضمون پیش کئے گئے ہیں جس کے مطالعہ سے روزانہ ایک آدھ گھنٹہ صرف کر کے ہر ایک شخص کم از کم سو پچاس روپے ماہوار کما سکتا ہے قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

معلومات بوسہ کتاب کا نام ہی ایسا ہے کہ زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں عجیب و غریب کتاب ہے قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

دلفریبی حسن کا راز

سرو قدی میں مضمر ہے کوئی پستہ قامت مرد یا عورت خواہ کس قدر خوبصورت ہوں با رعب حسین و خوبرو نہیں کہلا سکتے کیونکہ "قد" بھی ظاہری حسن و وضع قطع کے لئے ایک ضروری شے ہے اگر آپ کا قد چھوٹا ہے تو ہمارے "قد بڑھانے کے سائنٹفک سسٹم" کی ایک جلد خرید فرما کر اپنے قد میں ۳ سے ۵ انچ تک اضافہ کر سکتے ہیں اور اس طرح اپنی دلی تمنا کو پورا کر سکتے ہیں قیمت تین روپے (سے)

امپیریل سٹورز (دن) پبلشرز قصور (پنجاب)

ہر جگہ چلنے والی فائدہ مند تجارت

ہماری امریکن، ولایتی، جاپانی کٹ پیس پارچہ کی گانٹھیں تمام ملک میں مقبول ہو رہی ہیں خوشنما، دلکش عمدہ عمدہ ڈیزائن کا سوتی، سلکی، پاپلین، نرمہ، ساٹن، چھینٹ، زلفر، ایٹلین، مور وکین، کوٹ شیروانیوں کا گرم، مرد پارچہ بڑے ٹکڑوں کا ہاتھوں ہاتھ فروخت ہونے والا مال ہے۔ پردہ نشین مستورات تک تجارت کر کے قلیل سرمایہ سے فائدہ اٹھا رہی ہیں تجارتی گانٹھیں یکصد دو صد روپیہ کی ہیں۔ ذاتی ضرورت کا بنڈل پچاس روپیہ کا ہے چوتھائی رقم منگانی چاہیئے۔

مفصل لسٹ طلب کریں

انگلش کمرشل ہاؤس جیکب سرکل بمبئی

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی تجارت

اس وقت ہماری منتخب کردہ مقبول عام کٹ پیس گانٹھوں کی ہے جن مختلف اقسام کا سوتی سلکی ریشمی پارچہ ہوتا ہے جن کی تجارت سے جوان بوڑھے پردہ نشین مستورات تک فائدہ اٹھا رہی ہیں یکصد یا دو صد روپیہ والی گانٹھیں چوتھائی رقم بھیجکر جلد منگوائیے

نمونہ کی چھوٹی گانٹھ کی قیمت پچاس روپیہ

ایس فیق بھائی تقوک فروشان جیکب سرکل بمبئی

بہار کی ہولناک تباہی و بربادی کا صحیح نقشہ

صرف مساجد کی مرمت کیلئے ۲۵ لاکھ روپیہ کی ضرورت ہوگی

مستحقین کی امداد کا صحیح طریقہ اور طریق کاری کی توضیح

(از مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت بہار)

جب ۹ شوال المکرم کو پھلواری سے پچھا ادر ... مرکزی ریلیف کمیٹی کے کارکنوں سے مشورہ کرتا رہا ... مقامات کا معائنہ کیا ... نقصانات جانی و مالی، شہر و قصبات کی تباہی و بربادی کے متعلق ... [illegible]

[illegible]

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

ترکی کی مساوات تابہ کے؟

مردوں کی بیکاری کے بعد ترکی حکومت کی بیداری

ترکی خواتین سرکاری ملازمتوں سے محروم

استانبول کی خبر مظہر ہے کہ ترکی گورنمنٹ نے ایک قانون کے ذریعہ ترکی خواتین کو سرکاری ملازمتوں اور ... سے محروم کردیا ہے، اور صرف مردوں کو ان کاموں کے لئے مخصوص کردیا ہے۔

[illegible]

جرمنی کی تقلید شروع کی ہے، کیونکہ جرمنی کے ڈکٹیٹر ہر ہٹلر نے عورتوں کو حکم دیدیا ہے کہ وہ صرف امور خانہ داری میں مشغول رہیں اور کاروبار کے میدانوں کو مردوں کے لئے چھوڑ دیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ترکی خواتین نے اس قانون کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی ہے۔

(نظام اسلام کو چھوڑ کر اجنبی اقوام کی اندھی تقلید کا آخر یہی حشر ہونا تھا! آخر مجبور ہو کر ترکی کو بھی اپنے سابقہ رویہ میں تبدیلی کرنی پڑی اور خاتون کی بے پناہ آزادی پر حد لگادی۔ کاش اس باب میں اسلام کا اسوہ پہلے ہی پیش نظر ہوتا تو ترکی حکومت کو اس رجعت کی ضرورت ہی نہ پڑتی)

شرق اردن اور حجاز میں معاہدہ

معاہدہ کی دفعات کا جامع خلاصہ

معاصر ام القریٰ نے معاہدہ کی ان دفعات کو شائع کردیا ہے جو حکومت حجاز اور حکومت شرق اردن کے دوستانہ تعلقات کے سلسلہ میں طے پائی ہیں۔ دونوں کے نمائندوں نے اس معاہدہ پر دستخط کردئے ہیں۔ شرق اردن ہی ایک ایسا علاقہ تھا جہاں سے حکومت حجاز کے خلاف شورشیں برپا ہوتی تھیں مگر اس معاہدہ نے حکومت حجاز کے لئے ایک گونہ اطمینان کا سامان پیدا کردیا ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ شرق اردن پر ابھی تک حکومت برطانیہ کی سیادت قائم ہے جو عربی اخبارات میں قدر ... بہرحال معاہدہ کی دفعات کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

(۱) اگر سعودی حکومت اور ریاست شرق اردن میں کوئی نزاع پیدا ہو تو اس کا تصفیہ حسن تفاہم کی اسپرٹ میں کیا جائے گا۔

(۲) دونوں حکومتیں دوستانہ تعلقات قائم رکھیں گی اور اپنے ملک میں کوئی ایسی تحریک جاری نہ ہونے دینگی جو ایک دوسرے کے لئے باعث مضرت و پریشانی ... [illegible]

[illegible]

(۵) فریقین کے نمائندے ... [illegible]

(۱۲) اس معاہدہ کی تعمیل میں اگر کوئی دشواری حائل ہو تو اس کا تصفیہ ایک مجلس کے سپرد کیا جائے گا جس میں فریقین کے دو نمائندے ہونگے۔

(۱۳) معاہدہ کی پابندی پانچ سال تک ہوگی۔ اس میعاد کے گزر جانے کے بعد کوئی حکومت اس کو منسوخ نہ کرسکے گی۔ منسوخی کی صورت میں چھ ماہ قبل اطلاع دینی ضروری ہوگی۔

جنگ ہونے سے پہلے صلح ہوگئی

والیٔ یمن اور ملک الحجاز کا مدبرانہ اقدام

بمبئی روزنامہ اخبار "الایمان" جو یمن کے پایہ تخت صنعاء سے شائع ہوتا ہے اس امر کی تصدیق کرتا ہے کہ یمنی اور حجازی افواج میں تصادم ہوا جس کے بعد یمنی افواج کو واپس آنا پڑا۔ الایمان میں یہ خبر سرکاری طور پر شائع کی گئی ہے۔ اس خبر کی تصدیق اخبار الفتح اور روزنامہ البلاغ نے بھی کردی ہے کہ یمنی افواج پسپا ہوکر حدود یمن واپس لوٹ آئیں۔ اور انہوں نے نجران کا علاقہ خالی کردیا۔

ایک دوسری خبر مظہر ہے کہ یمنی اور حجازی افواج میں کوئی تصادم نہیں ہوا بلکہ تصادم سے بچنے کے لئے یمنی افواج کو واپسی کا حکم دیدیا گیا۔ مگر یمن کی سرکاری اطلاع یہی ہے کہ تصادم کے بعد یمنی افواج کی واپسی عمل میں آئی۔

جدہ کی اطلاعات مظہر ہیں کہ امام یحییٰ والیٔ یمن اور سلطان ابن سعود ملک الحجاز میں مصالحت ہوگئی اور ان میں اختلافات دور کرنے میں کامیابی ہوگئی اور دونوں میں ایک معاہدہ بھی مرتب ہوگیا ہے جو دونوں کے اختلاف و اتحاد کا ضامن ہوگا۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

افریقہ میں خوفناک قحط اور امساک باران

ہزاروں انسانوں اور جانوروں کی ہلاکت

جنوبی افریقہ میں قحط سالی کے باعث ہزاروں انسان بھوک و پیاس سے جان توڑ رہے ہیں اور جانور ہلاک ہو رہے ہیں۔ افریقہ میں سو سال سے ایسا قحط نہیں پڑا ہے۔ حکومت نے مختلف مراکز میں بھوکوں کے لئے خوراک کا انتظام کیا ہے مگر وہ بالکل ناکافی ہے۔ ... [illegible]

اور نہ خالی پانی ان کو میسر آتا ہے۔ کسان جانوروں کو ذبح کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں۔ سڑکوں پر اور کھیتوں میں ہزاروں جانور مرے پڑے ہیں۔ کسانوں کی کوٹھیوں پر حملہ حاصل کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں مگر وہاں ... ان کو مایوس ہونا پڑتا ہے ... [illegible]

[illegible]

بھاگلپور

حاجی نظیر احمد خاں صاحب، ... ہاشمی صاحب، محمد زکریا صاحب۔

عربوں اور یہودیوں میں فساد!

... جدید حکومت کو ... [illegible]

... فلسطین کے ایک رقبہ میں یہودیوں اور عربوں میں فساد ہوگیا! کیونکہ یہودیوں کو فلسطین میں آباد کرنے کی سب سے بڑی غرض یہی تھی کہ "درمرغ جنگ کنند و فائدہ دیگر برند"۔ یہ فساد کاشت کی اراضی کے سلسلہ میں ہوا جس میں پانچ یہودی مجروح ہوگئے۔ جیسے ہی فساد کی خبر محکمہ "امن عامہ" (اس سے بڑھ کر شاید موجودہ زمانہ میں کسی اور لفظ کی توہین نہیں کی گئی) کو ملی تو اس نے فساد زدہ رقبہ میں پولیس کی ایک جمعیت کو متعین کردیا اور "امن و امان" کے ٹھیکیداروں نے امن قائم کردیا!

مشرقی ترکستان کی جدید حکومت کا برقیہ

سال نو پر ترکی حکومت کو مبارکباد

مشرقی ترکستان کے صدر اعظم خواجہ نیاز حاجی نے ترکی حکومت کو مندرجہ ذیل تار ارسال کیا ہے:

"مشرقی ترکستان جو غلامی کے طوق کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے حریت کامل اور استقلال تام حاصل کرچکا ہے۔ اپنے بھائی ترکی کو نئے سال کی مبارکباد دیتے ہوئے اس کی ترقی و خوشحالی کے لئے دلی خواہش کا اظہار کرتا ہے۔ اور خدا سے دعا کرتا ہے کہ ہمارا استقلال قائم و دائم رہے۔"

(اس خبر سے اس امر کی مزید تصدیق ہوگئی کہ خدا کے فضل سے مشرقی ترکستان ...)

۲۷۶

زندگی کی کسی کشمکش میں آپ مصروف ہوں!

امرت دھارا کو ضرور پاس رکھیں کیونکہ یہ آپ کو بہت سی تشویش، خرچ اور تکلیف سے بچائے گی!

معدہ کی جملہ خرابیوں کے لئے

امرت دھارا کے تین چار قطرے صبح و شام کھانے کے بعد استعمال کریں۔ یہ قوت ہاضمہ کو بہتر بنانیوالی خوراک کو جلد ہضم کرنیوالی مضر رساں تیزابوں کو بے تاثیر کرکے پیٹ کی ہوا کو نکالنے والی دوائی ہے۔

امرت دھارا

معدہ اور انتڑیوں کی جملہ خرابیوں مثلاً بدہضمی، نفخ، درد معدہ، قولنج، متلی، قے، اسہال، کلیجہ کی جلن، پیٹ کے ورم، ہیضہ، تپ محرقہ و دیگر تکالیف و علامات مجموعی کے لئے

یقینی شفابخش دوا ثابت ہوئی ہے!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ، نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے، نمونہ آٹھ آنے

کارخانہ کی دیگر چار سو ادویات کی فہرست اور طبی کتب مصنفہ پنڈت صاحب کی فہرست اور رسالہ امراض مخصوصہ مفت ... [illegible]

امرت دھارا ... لاہور

[illegible]

[illegible]

صوبہ بہار میں ایک صدی قبل بھی شدید زلزلہ آیا تھا

خانقاہ مجیبیہ پھلواری شریف کے بزرگوں کی تاریخی تحریروں کا ترجمہ

مولانا محمد عثمان غنی ناظم امارت شرعیہ کا مکتوب

۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کو دو بج کر ۱۶ منٹ پر جو ہولناک زلزلہ آیا اور جس سے صوبہ بہار میں شدید جانی و مالی نقصان ہوا، وہ نہایت افسوسناک اور ہیبت ناک ہے۔ نہایت معمر لوگوں نے بیان کیا کہ اس طرح کا زلزلہ کبھی نہیں آیا تھا، لیکن خانقاہ مجیبیہ پھلواری شریف ضلع پٹنہ کے بزرگوں کی یادداشت ہے ... ربیع الثانی ... مطابق ... اگست ... ایک تباہ کن زلزلہ ... [illegible]

بیاض تحریر ۲۵ ماہ مذکور سے ہمیشہ تھوڑا تھوڑا ہوتا ہے، کبھی تھوڑا ... سے چیزیں گر پڑتی ہیں اور حقہ سے چلم گر پڑتی ہے۔

... ابوالحیات صاحب رحمۃ اللہ علیہ برادر چہارم حضرت شاہ ... رحمۃ اللہ علیہ

... شب ۱۰ ماہ ربیع الثانی ۱۲۴۹ھ سے پہلے روز دوشنبہ کو دوپہر ... زلزلہ آیا کہ کسی کو ... [illegible]

دربھنگہ کی حالت زار

تاریخ ۱۵ جنوری دو بجے دن کو ہیبت ناک آواز کے ساتھ ایک زلزلہ عظیم ایسا آیا کہ فوراً ہی زمین جا بجا سے شق ہوگئی اور ریت ابل آیا۔ مکانات گرنے لگے۔ مخلوق خدا سراسیمہ، حیران و پریشان ہوکر گھبرائے ہوئے بدحواس باہر ہوئے تو ... [illegible]

اب تک شہر و اطراف شہر کی اموات کی تعداد تین ہزار کے قریب ... مکانات سے پانچ پانچ نعشیں نکالی گئیں۔ دو میتوں کو ایک کیا گیا۔ دیہات میں موتیں کم ہوئی ہیں مگر پھر بھی اوسط تخمینہ ... سے کم نہیں ہے۔ سب سے زیادہ ان کے لئے مصیبت یہ ... [illegible]

مونگیر میں حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کا ورود

مصیبت زدگان کی امداد کیلئے اپیل

میں آج بتاریخ ۲۱ شوال مطابق ۲۸ جنوری ۱۹۳۴ء کو مونگیر پہونچا۔ یہاں کے احوال کا تفصیلی طور پر معائنہ کیا۔ اخبارات میں جو کیفیات یہاں کے احوال کے متعلق شائع کی گئی ہیں وہ مبالغہ آمیز نہیں ہیں، باشندگان مونگیر کی حالت نہایت ناگفتہ بہ اور قابل ترحم ہے۔ عام باشندگان ہند اور بالخصوص مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ان مصیبت زدوں کی اپنی طاقت کے موافق ایسی مصیبت کے وقت میں پوری ہمدردی کا ثبوت دیں۔ یہاں چند نہایت معتبر ہمدرد اشخاص کی مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی قائم ہے جو کہ نہایت ... [illegible]

(مولانا) حسین احمد غفرلہٗ
خادم الاسلام و الخدام دارالعلوم دیوبند

[illegible]

ترجمہ تحریر مولانا شاہ محمد حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ ... [illegible]

ترجمہ تحریر مولانا شاہ وصی احمد صاحب ... [illegible]

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

آپ پاک و صاف زندگی کس طرح بسر کرسکتے ہیں۔

آپ دنیا کے سچے عیش و آرام کس طرح حاصل کرسکتے ہیں۔

آپ بچپن کی غلط کاریوں کا خمیازہ بھگتنے سے کس طرح بری ہوسکتے ہیں۔

آپ مضبوط، تندرست، اقبالمند، خوبصورت اولاد کس طرح پیدا کرسکتے ہیں۔

آپ ان تمام باتوں کا قطعی جواب حاصل کرنے کے لئے ایک ... کرکے نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرمائیں۔

پتہ:- آتنک نگرہ فارمیسی رام نگر کاٹھیاواڑ

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

قطورہ سے خلوہ میں راز و نیاز کی باتیں

خیموں میں آگ لگادی اور دشمن قطورہ کو لے اڑے!

(گزشتہ سے پیوستہ)

جوفلس:- تم کو اذان کا ترجمہ بھی معلوم ہے؟

خادم:- جی ہاں۔ میں نے دمشق میں پادری ... سے دو سال تک عربی پڑھی ہے۔ اذان میں پہلے چار دفعہ اللہ اکبر کہا جاتا ہے جس کے معنی ہیں "اللہ بہت بڑا ہے" ... [illegible]

تنفس ہے۔ دوسری طرف محبت کا یہ اعزاز حاصل ہو رہا ہے، قطورہ کی خاطر ... وہ اس نتیجہ پر پہونچا ہے کہ وہ اس سے راضی ہوگئی ہے۔ ... نے اسپر بھی جادو کا اثر کردیا ہے۔

ایک روز دن کو جب تمام زائرین برکت حاصل کرنے کے بعد اپنے گھروں کو واپس ہوگئے تو جوفلس نے اپنے خیمے میں قطورہ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سامنے ایک کرسی پر بٹھلایا اور خود اس کے سامنے جلیبا کراس طرح گویا ہوا:

جوفلس:- پیاری! اب تو تم کو خوش ہونا چاہئے کیونکہ خدا کی برکت سے تم بھی خوب ... اور اس کے دل میں گلیں کہ لوگ تمہارے کپڑوں کو چھو کر برکت حاصل کرتے ہیں۔

[illegible]

جوفلس کو کچھ پتہ نہیں کہ یہ کیا معاملہ ہے نہ اس ہنگامہ محشر میں اس کو قطورہ کا خیال رہا کہ خیمہ میں اس پر کیا گزر رہی ہے۔ جوفلس کے خیمہ کے علاوہ تمام خیمے جل رہے ہیں اور تمام خادمان دین غائب ہیں۔ وہ اکیلا کھڑا ہوا ہے اور ہوش و حواس گم ہیں۔ تھوڑی دیر بعد خادمان دین اور بستی کے ... لوگ ... واپس آتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

غلط تھا کیونکہ قطورہ کے دل میں گھر کی محبت مصنوعی نہ تھی بلکہ حقیقی اور فطری تھی جو عارضی چہل پہل سے فنا نہیں ہوسکتی تھی۔

اس بستی میں قیام کئے ہوئے اب دس روز ہوگئے ہیں اور زائرین کا سیلاب امنڈا چلا آرہا ہے۔ جوفلس مارے خوشی کے پھولا نہیں سماتا کہ ایک طرف تو قطورہ اپنے ... [illegible]

عراق ریلوے

نجف اشرف، کربلائے معلیٰ، کاظمین شریفین اور سامرہ شریف کے مقدس شہروں کی زیارت کیلئے عراق ریلوے کے ذریعہ آرام، تیز رفتاری اور بہت سستے کرایہ سے سفر کریں۔ مختلف درجوں کی زیارتی کوپن کی کتابیں جو دو ماہ تک کارآمد ہوں گی نیچے درج ہیں اور ... سامان ہر کتاب کے ساتھ ... اپنے ہمراہ مزید کرایہ کے بغیر لے جاسکتے ہیں۔

	درجہ دوم	درجہ سوم
کوپن بک الف برائے سفر بصرہ سے کربلا، کاظمین، سامرہ سے واپسی بصرہ	۱۴۲	۱۲
کوپن بک ب برائے سفر بصرہ سے کربلا، کاظمین اور واپسی بصرہ	۱۴	۱۲

تین سال سے کم عمر کے بچوں کا کرایہ معاف اور ۱۲ برس سے کم عمر کے بچوں کا کرایہ نصف لیا جاتا ہے۔ بمبئی اور کراچی سے ہر ہفتہ جہاز بصرہ کی بندرگاہ کو جاتے ہیں۔ جہاں ریلوے کے افسران زائرین کو ان کے کیمپ اور زیارت گاہوں کو جانے والی گاڑیوں میں جگہ کا انتظام کرنے کیلئے استقبال کرتے ہیں۔ زائرین جو مکہ معظمہ کی زیارت کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ عراق کے راستہ سے سفر کریں ... [illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۲۰ شوال المکرم ۱۳۵۲ ہجری

مصیبت زدگان بہار کی امداد

ریلیف کے طریقے

آج ہی کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ ہم حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار کا وہ مضمون درج کر رہے ہیں جس میں مدوح نے ۱۵ جنوری کے ہولناک و قیامت خیز زلزلے کے نقصانات کی وسعت و اہمیت کا ذکر فرمایا ہے اور اس کے بعد ریلیف کمیٹیوں کے لئے ایک عملی صورتوں ... [illegible]

کے ہے جو ریلیف کمیٹیوں کے ذمہ دار ہیں۔ عوام الناس کی رہنمائی کے لئے ہیں۔ صرف اتنا ہی عرض کرنا ہے کہ وہ اپنی امداد کو بہتر سے بہتر طریقہ پر مصیبت زدگان تک پہنچانے کا طریقہ اختیار کریں۔ سنٹرل ریلیف کمیٹی کا فنڈ مشترکہ عطیات کے لئے ہے اور اس میں قارئین کرام کو بلا امتیاز مذہب و ملت مصیبت زدوں کی امداد ... [illegible]

مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار کی نگرانی میں جن کے ارشادات گرامی کی طرف ہم نے ابتدا ہی میں اشارہ کیا، نظامت امارت شرعیہ کے بیت المال کی رقوم کا صحیح شرعی مصرف میں صرف ہونا قطعاً یقینی ہے اور شرعی مصارف کے لئے اس سے بہتر اور کوئی ذریعہ صوبہ بہار میں ممکن ہی نہیں ہے۔ یہ بحث کہ ریلیف کا روپیہ کس طرح صرف کیا جائے ان حضرات کی رہنمائی ... [illegible]

... ایک ہی نظم اور اسی ترتیب کے ساتھ یہ زبردست کام ہو سکتا ہے اور کسی نہ کسی حد تک مصیبت زدگان بہار کی امداد کے لئے کوئی توقع پیدا کی جا سکتی۔

سر آغا خاں کی آمد

اخبارات میں خبر شائع ہوئی ہے کہ ہز ہائینس سر آغا خاں بہادر بالقابہ ... فروری کو ہندوستان کے دار الحکومت دہلی میں تشریف لا رہے ہیں اور یہاں تقریباً تین ہفتے تک قیام فرمائیں گے اور ان کے نزول اجلال کی تقریب میں سابق مسلم لیگ دہلی کی کونسل کا ایک اجلاس منعقد ہو گا اور اس کے بعد وہ خود بھی مختلف جماعتوں کے ذمہ دار افراد کو دعوت دے کر اتحاد بین المسلمین کے لئے سعی بلیغ فرمائیں گے۔

ملک کے ... اخبارات کی تحریروں سے جن کے سامنے اپنی ذاتی اغراض اور شخصی مفاد کے سوا کوئی قومی و ملی مصلحت نہیں ہے ... [illegible]

کے باہمی اثرات سے کما حقہ واقفیت حاصل نہ تھی اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ ان کے جذبات خلوص و دردمندی سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اتحاد بین المسلمین کی آڑ میں برطانوی استعماریت کو تقویت پہنچائے گی اور مسلم کانفرنس کا مستقل ... ہندوستان میں حکومت متسلطہ کے قدم مضبوط کئے جائیں گے ... آل پارٹیز مسلم کانفرنس کے صدر سر آغا خاں کو حاصل ہو گا جو اپنی زندگی کا مقصد ہی یہ بنا چکے ہیں کہ جس طرح ہو سکے انگریزوں کی حکومت ہندوستان میں مضبوط کی جائے اور ملک کے اہم ترین مفاد کو نظر انداز کر کے رجعت پسندی کا بول بالا کیا جائے۔ [illegible]

کانفرنسوں سے قبل ان کانفرنسوں کے دوران میں اور ان کے بعد سے سر آغا خاں کے رویہ کو شبہ بلکہ یقین کی حد تک پہنچا دیا اور اب کسی قسم کے شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ سر آغا خاں کی اصلاح ملت کی کوئی توقع وابستہ کرنا ہی شاید غلطی ہے اور اس غلطی میں مسلمان دوبارہ مبتلا نہیں ہوں گے۔ ان کی تمام سرگرمیوں کو خواہ وہ اتحاد کے نام سے ہوں یا کسی اور نام سے ہندوستان کے اندر عموماً مشتبہ سمجھا جاتا ہے۔ سرکار پرست طبقہ خواہ کتنا ہی شور کیوں نہ مچائے مگر مسلمان حقیقۃً سر آغا خاں کے ساتھ کوئی دلچسپی نہیں رکھتے۔ اس لئے مناسب ہو گا کہ ہز ہائینس اپنے چند خوشامدیوں اور بندگان اغراض کے بہکانے میں نہ آئیں اور اپنے آپ کو اس مغالطہ سے بچانے کی کوشش کریں کہ مسلمان خدانخواستہ انہیں اپنا لیڈر سمجھتے ہیں۔

جمعیۃ علمائے صوبہ سرحد کا اعلان

قارئین کرام کو آج بھی دو سال گزر جانے کے باوجود وہ واقعات اچھی طرح یاد ہوں گے جو وائل ۱۹۳۲ء میں مولوی شفیع داؤدی کی اس نام نہاد تحقیقات کے سلسلہ میں پیش آئے تھے جو صوبہ سرحد کے مسلمانوں سے تعلق رکھتی تھی اور جس کو مسلم کانفرنس کے سکرٹری نے حقیقۃً مظالم سرحد پر پردہ ڈالنے کی غرض سے ایک ڈھونگ بنایا تھا اور جس کے نام پوست کندہ حالات اور مولوی شفیع داؤدی ... [illegible]

اعلان کرتا ہے کہ جمعیۃ علمائے صوبہ سرحد کا نصب العین وہی ہے جو جمعیۃ مرکزیہ علماء ہند دہلی کا ہے اور اس ضمن میں مسٹر شفیع داؤدی کے دربھنگہ مسلم کانفرنس کے خطبہ صدارت کے ان الفاظ کی پرزور تردید کرتی ہے جس میں مسٹر مذکور نے جمعیۃ العلماء سرحد کے متعلق نہایت افسوسناک غلط بیانی سے کام لیا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ جمعیۃ علمائے صوبہ سرحد کی اس واضح اور صاف تردید کے بعد "مسٹر" "مولوی" "مولانا" شفیع داؤدی کی کیا پوزیشن ہے جس جمعیۃ علماء کو وہ اپنی محسور کر دینے والی تقریر کا شکار بتا رہے ہیں خود وہی جمعیۃ علماء ان کی تردید کر رہی ہے۔ افسوس کہ ہمارے "لیڈروں" کو اب غلط بیانی کرتے ہوئے بھی باک نہیں ہوتا۔

حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب کی رہائی

معتبر ذرائع سے یہ معلوم ہوا ہے کہ حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی ربانی ڈکٹیٹر جمعیۃ علمائے ہند جنہیں ۱۹۳۲ء میں دو سال قید سخت کی سزا دی گئی تھی ایام اسیری کو ختم کرنے کے بعد عنقریب رہا ہونے والے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مولانائے مدوح ۱۲ فروری کو نیو سنٹرل جیل ملتان سے رہا ہو جائیں گے اور اگر دوسرے ہی دن ملتان سے روانہ ہو گئے تو ۱۴ فروری کو لاہور اور ۱۵ فروری کو دہلی پہنچ جائیں گے۔ ابھی تک حضرت مولانا کا صحیح پروگرام معلوم نہیں ہو سکا ہے ہم کہا کرتے ہیں کہ جس وقت اس سلسلہ میں قطعی اطلاعات ملتان سے موصول ہوں گی تو ہم انہیں اخبار میں شائع کر دیں گے۔ [illegible]

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) شیعہ صاحبان اپنی اذان میں بہ آواز بلند اُن مقامات پر جہاں کہ مکانات اہل سنت والجماعت ملحق ہیں، شیعان ہی لفظ (علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفتہ بلا فصل) کہتے ہیں یعنی حضرت علیؓ کو خلیفہ بلا فصل کا اعلان کرتے ہیں آیا یہ لفظ تبرا میں داخل ہے یا نہیں اور حدود تبرا میں آتا ہے یا نہیں اور اس کو پانچوں وقت کی اذان میں سننا ہم لوگوں کو جائز ہے یا نہیں۔

(۲) تربت جو بانس کی شکل مقبرہ بنا کر شیعہ صاحبان نکالتے ہیں اس کا دیکھنا مذہباً اہل سنت والجماعت کو جائز ہے یا نہیں۔

(۳) ایک معاہدہ فی ما بین سنت والجماعت و شیعہ صاحبان یہ ہوا کہ کسی سنی کے مکان کے آگے تربت کو نہ کھڑا کریں گے، نہ ماتم و مرثیہ کریں گے اب برخلاف اس معاہدہ کے وہ لوگ تربت کو کھڑے رہنے اور ماتم وغیرہ کرنے ... [illegible]

الجواب

[illegible]

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible]

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ... [illegible]

(۱) ایک شخص اذان ... [illegible]

(۲) ایک شخص ... [illegible]

الجواب

[illegible]

جامع مسجد دہلی میں یوم الدعاء کا عظیم الشان اجتماع

حضرت صدر محترم اور حضرت ناظم جمعیۃ علماء ہند کی معرکۃ الآرا تقریریں

مصیبت زدگان بہار کے ساتھ ہمدردی اور ان کیلئے دعاء

حضرت العلامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند کے اعلان کے مطابق ۲ فروری ۱۹۳۴ء یوم جمعہ کو جامع مسجد دہلی میں بعد نماز جمعہ مسلمانان دہلی کا ایک عظیم الشان جلسہ مصیبت زدگان بہار کے ساتھ اظہار ہمدردی اور اللہ رب العزت کی درگاہ میں دعا و استغفار کی غرض سے منعقد ہوا۔ حضرت علامہ مدوح نے اس جلسہ کی صدارت فرمائی اور ایک نہایت مفصل و مبسوط تقریر میں زلزلہ کی کیفیت اس کی عبرت آموز حقیقت اور اس کے بعد دیندار و پرہیزگار مسلمانوں کے مذہبی و انسانی فرض کی اہمیت واضح فرمائی۔

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے ایک جامع و مانع تقریر ... [illegible]

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند اور حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ کی مفصل تقریریں جو مختلف حیثیتوں سے نہایت اہم ہیں آئندہ اشاعت میں درج کی جائیں گی۔ قارئین کرام انتظار فرمائیں۔

ٹیگور، جواہر لال اور راجندر پرشاد کی اپیل

بہار کے مصیبت زدگان کو کروڑوں روپے کی ضرورت ہے

پٹنہ ۳ فروری۔ بہار سنٹرل ریلیف کمیٹی پٹنہ نے حسب ذیل برقی تار ارسال کیا ہے:۔

جمعرات کی شب تک بہار سنٹرل ریلیف کمیٹی کو ۳ لاکھ ... ہزار روپیہ وصول ہو چکا ہے مگر اس وسیع اور اہم مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کروڑوں روپیہ کی ضرورت ہے۔ راجندر پرشاد نے پنجاب سے اور پنڈت جواہر لال نہرو نے سیلون سے امداد کی اپیل کی ہے۔ ڈاکٹر ٹیگور نے جاپان، امریکہ اور یورپ سے اپیل کی ہے۔ ... [illegible]

اس وقت تک ... ہزار روپے سارن، آٹھ ہزار روپے مظفر پور، پانچ ہزار روپے دربھنگہ اور ... ہزار چمپارن روانہ کئے گئے ہیں۔ ... [illegible]

فہرست امداد کنندگان مصیبت زدگان بہار

معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

[illegible]

۷۔ شیخ محمد اسحٰق صاحب معرفت شیخ امتیاز الدین صاحب پائنیر بوٹ ہاؤس نکوریہ بازار آگرہ

۸۔ محمد اسماعیل صاحب پالی صدر بازار دہلی

۹۔ نثار الدین صاحب پانی پتی کٹل منڈی حیدرآباد

۱۰۔ حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند

میزان

۳۱ جنوری کو مصیبت زدگان بہار کے لئے مولانا محمد عثمان غنی صاحب ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ کے نام مبلغ ... روپیہ کا بیمہ بھیجا گیا۔

عبد الاول دفتر جمعیۃ علماء ہند دہلی

زلزلہ سے ریلوے کا نقصان

عمارتوں اور پلوں پر ۳۰ لاکھ کا صرفہ

نئی دہلی ۲ فروری۔ ریلوے سٹینڈنگ فائنانس کمیٹی کا آج ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں ایجنڈہ کی کارروائی ختم کی گئی۔ ریلوے بورڈ ... زلزلے سے ریلوے کو جو نقصان پہنچا ہے اس کی ... [illegible]

دو اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں ... سیکشن پر سب سے زیادہ نقصان ہوا ہے۔ ... [illegible] تقریباً بیس لاکھ روپیہ صرف ہونا ہے ... آئندہ سال ہی صرف کرنا ہو گا۔ اندیشہ کیا جا رہا ہے کہ موسم برسات میں اور بھی مصیبت آئے گی ... [illegible]

سرحدی باشندے بہار کی مصیبت محسوس کرتے ہیں

کونسل کے مسلم ممبر کا حکومت کو مراسلہ

پشاور ۳۱ جنوری۔ مسٹر پیر بخش خاں ممبر سرحدی کونسل نے ہوم ممبر حکومت پشاور کو بہار کے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے حسب ذیل مراسلہ بھیجا ہے۔

صوبہ بہار و اڑیسہ میں متعدد بار زلزلہ آنے سے جان و مال کا بہت نقصان ہوا ہے اخبارات کی اطلاعات سے مصدقہ طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ہزاروں اشخاص مر گئے اور اکثریت بے گھر بار کے لوگوں کی ہو گی۔ حکومت اور رعایا کے متعدد نمائندوں نے جو اپیلیں شائع کی ہیں ان میں بہت درد ناک داستانیں بیان کی گئی ہیں۔ سرحد کے باشندے بھی اپنے اہل ملک کی مصیبت کو دل سے محسوس کرتے ہیں کیونکہ ہم ایک ہی ملک کے غیر منقسم جزو ہیں اور اس غرض کے وقت امداد کرنا ہم پر لازمی ہے۔ اس صوبہ کو بھی مصیبت زدوں سے اپنی عملی ہمدردی ظاہر کرنی چاہئے۔ لہذا میں لوکل گورنمنٹ سے اور آپ سے فوری امداد کی ... [illegible]

فوجی ذہنیت سے عیسائی تہذیب ... [illegible]

عورتوں کی کسرت کے خلاف پاپائے روم کا ... [illegible]

روم ۳ فروری۔ پاپائے روم نے ... [illegible] سے ملاقات کے دوران میں خطرہ ظاہر کیا کہ عوام میں جو فوجی ذہنیت پیدا کی جا رہی ہے اس سے تمام یورپ بلکہ تمام دنیا میں آگ لگ جائے گی۔ یہی نہیں بلکہ عیسائی تہذیب و تمدن فنا ہو جائے گی۔

ہز ہولی نیس نے نوجوان عورتوں کی جسمانی کسرت کی سخت مذمت کی اور کہا کہ ... ایسی تعلیم کی ضرورت ہے جو عوام کے مذہب پر اثر کرے۔

بم پھینکنے کے مقدمات کا فیصلہ

لاہور ۳۱ جنوری۔ لاہوری گیٹ کے تھانہ پر ۲۵ ستمبر ۱۹۳۳ء کو بم پھینکنے کے جرم میں مسٹر دیو دت کارکن بال بھارت سبھا کو ۲ سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے ایک اور ملزم مسٹر شیو دت کو بری کر دیا گیا۔ مال روڈ بم کیس میں قانون مادہ آتشگیر کے ماتحت ... چند نامی دو آدمیوں کو ڈیڑھ دو سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے ... کو چھ ماہ قید سخت اور لاہوری لال کو سات سال قید سخت کی سزا دی گئی۔

کلکتہ کارپوریشن پر ایک لاکھ کی ڈگری

کلکتہ یکم فروری۔ آج کلکتہ ہائی کورٹ میں مسٹر جسٹس ... نے کلکتہ کارپوریشن کے خلاف ایک لاکھ ایک ہزار دو سو ... روپیہ کی ڈگری دی ہے۔ مسٹر ... کار ریکٹ اور ایک اور شخص نے کارپوریشن کے خلاف دعویٰ دائر کیا تھا انہوں نے کارپوریشن کے واسطے ... کی تعمیر کیلئے سامان فراہم کیا تھا اور کام بھیجا ...

امدادی فنڈوں میں سترہ لاکھ روپیہ جمع ہو چکا

وائسرائے اور دیگر فنڈوں کے اعداد

نئی دہلی ۲ فروری۔ بہار کے زلزلہ زدگان کی امداد کے لئے وائسرائے نے جو فنڈ قائم کیا ہے اس میں آج تک ... لاکھ ... ہزار ... روپیہ ... [illegible]

... ہو چکا ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے باشندگان لنکا سے اور بابو راجندر پرشاد جی نے پنجاب کے باشندوں سے امداد کے لئے اپیل کی ہے۔

کلکتہ یکم فروری۔ میئر کلکتہ کے زلزلہ کے فنڈ میں اب تک ... ہزار ... روپیہ وصول ہوا۔

لاہور یکم فروری۔ زلزلہ امدادی فنڈ میں لاہور میں اب تک ... ہزار روپیہ جمع ہوا۔

تمام کھیت ریگستان ہو گئے

میلوں تک سیلاب کا پانی

بہار کی مصیبت پر بابو راجندر پرشاد کا بیان

پٹنہ ... فروری۔ بابو راجندر پرشاد نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے:۔

معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے بھونچال کے خوفناک اثرات اور اس کی تباہ کاریوں کو ابھی تک محسوس نہیں کیا اور چونکہ ابھی اس زلزلہ کی قیامت خیزیوں کے متعلق مزید تفصیلات موصول ہو رہی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نتائج کتنے دور رس ہیں۔ ابھی تک اس بات کا اندازہ لگانا مشکل ہے کہ مونگیر، مظفر پور، سیتامڑھی اور دربھنگہ وغیرہ شہروں میں کس قدر تباہی اور بربادی ہوئی ہے۔ ابھی کون کہہ سکتا ہے کہ آیا وہ مکانات از سر نو تعمیر کئے جائیں گے یا نہیں۔ جو زلزلہ کی وجہ سے ملبہ کا تودہ بن گئے ہیں۔ وہ کھیت جو ۱۵ جنوری سے پہلے تک دھان کی فصل کے لئے نہایت مفید تھے دفعتاً ریگستان میں تبدیل ہو گئے ہیں اور کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ آیا زلزلہ کے باعث جو ریت زمین کے جگر سے نکل کر خوشگوار کھیتوں میں پڑی وہ صحرا کی دائمی صورت اختیار کرے گی یا اس ریگستان کے نخلستان میں تبدیل ہو جانے کا کوئی امکان باقی ہے۔

زمین شق ہو جانے سے جو پانی نکل کر سیلاب کی شکل میں دور دور تک پھیلا ہوا ہے اس کے متعلق بھی یہ اندازہ لگانا مشکل ہے کہ آیا یہ پانی خشک ہو جائے گا یا ان علاقوں کو چمپارن کی طرح مستقل جھیلوں اور جوہڑوں میں تبدیل کر دے گا۔

برطانیہ اور روس میں تجارتی معاہدہ

لندن ۳۰ جنوری۔ اینگلو سوویٹ تجارت میں جو مشکلات حائل ہوئی تھیں وہ اب ایک بڑی حد تک دور ہو گئی ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے کہ مستقبل قریب میں برطانیہ و روس کے درمیان تجارتی معاہدہ ہو جائے گا۔ معاہدہ کے بعد برطانوی "ایران" ہیرنگ (زیادہ مقدار میں) روس بھیجے جائیں گے۔

کشمیر سے سات مسلمانوں کی جلاوطنی

پولیس نے مسجد میں گھس کر جلسہ منتشر کر دیا

سرینگر۔ مسٹر سلیم خاں کو جو معلوم ہوا ہے کہ مسلمانوں کے سب سے پہلے ڈکٹیٹر ہیں اور ان کے ساتھ کئی اور مسلمانوں کو کل ایک مظاہرہ کے بعد گرفتار کر لیا گیا۔ اخبار "کشمیر گارجین" کا بیان ہے کہ سات مسلمانوں کو جنہیں ۲۸ جنوری کو گرفتار کیا گیا تھا جلاوطن کر دیا گیا۔

شہر کے چاروں طرف پولیس متعین ہے اور حفاظت کر رہی ہے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ہتھیار اسلحہ یا اسی قسم کی اور چیزوں کو لے کر چلنے کی ممانعت کر دی ہے، دربار کے نوکروں پر سنگباری بھی جرم قرار دے دی گئی ہے۔ جن چالیس رضاکاروں کو قانون کی خلاف ورزی کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا، انہیں صرف ایک ایک ہفتہ کی سزا دی گئی ہے۔ صورت حال بہر حال نازک ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ سرینگر کے مسلمانوں نے کنکر ماں پولیس نے مسجد میں داخل ہو کر جلسہ منتشر کر دیا۔ پولیس کے دو آدمی پتھر سے زخمی ہو گئے۔ کہتے ہیں کہ رضاکاروں نے قابل اعتراض نعرے بلند کئے ۲۵ آدمی گرفتار کر لئے گئے۔

ابھی زلزلے اور آئیں گے؟

وادی گنگا کی زمین پھٹ گئی ہے

پٹنہ ۳۰ جنوری۔ مسٹر ڈن نے جو حکومت کی طرف سے زلزلے کے بارے ریسرچ کرنے کے لئے بہار گئے ہوئے ہیں ایک بیان شائع کیا ہے جس میں آپ لکھتے ہیں کہ چونکہ وادی گنگا کی زمین پھٹ گئی ہے اس لئے وقتاً فوقتاً زلزلے محسوس کئے جانے کا احتمال ہے ان زلزلوں سے کافی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے، کیونکہ اس سے نئی بنائی ہوئی عمارتوں کی بنیادیں ہل جائیں گی ممکن ہے کہ آئندہ زلزلہ برسات میں آئے۔

چاٹگام بم کیس کے مقدمہ کا فیصلہ

دو ملزموں کو پھانسی کی سزا

کلکتہ یکم فروری۔ چاٹگام کی اسپیشل ٹریبونل نے کل صبح چاٹگام بم کیس میں فیصلہ سنا دیا جس میں ملزمان پر یہ الزام تھا کہ انہوں نے کرکٹ کے میدان میں جمع ہونے والے یورپینوں کو قتل کرنے کی سازش کی تھی اور جس میں سپرنٹنڈنٹ پولیس زخمی ہوئے تھے، کرشنا چودھری اور ہریندر چکرورتی کو سزائے موت دی گئی ہے۔ یہ سزا بنگال کے قانون دہشت انگیزی کی رو سے دی گئی ہے تعزیرات ہند اور قانون اسلحہ کے مختلف دفعات کی رو سے بھی انہیں ملزم ٹھہرایا گیا۔ مگر الگ سزائیں نہیں دی گئیں۔

بنگال کونسل کے ممبر مستعفی ہو جائیں

بل ترمیم ضابطہ فوجداری کے خلاف احتجاج

کلکتہ ۲ فروری۔ باشندگان کلکتہ کا ایک عام جلسہ آج شام کو زیر صدارت آچاریہ پی سی رائے منعقد ہوا اس جلسہ میں ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا جس میں بل ترمیم ضابطہ فوجداری بنگال کے خلاف جو آج کل بنگال کونسل میں پیش ہے زبردست احتجاج کیا گیا ممبران کونسل سے مطالبہ کیا گیا کہ اگر بل منظور ہو جائے تو وہ کونسل کو توڑ دینے کا مطالبہ کریں اور اپنی اپنی نشستوں سے مستعفی ہو جائیں۔

مقدمہ سازش دہلی کی اپیل کا فیصلہ

دو ملزم بری، تیسرے کی سزا میں تخفیف

لاہور ۳ فروری۔ آج لاہور ہائیکورٹ نے مسٹر ... اور رام کرشن، مسٹر دھنونتری اور مسٹر ... پرشاد جین ملزمان سابق مقدمہ سازش دہلی کی اپیل کا فیصلہ سناتے ہوئے اول الذکر دو ملزمان کو بری کر دیا اور ... پرشاد جین کی سزا پانچ سال سے تین سال کم کر دی۔

جب حکومت نے مقدمہ سازش دہلی واپس لے لیا تھا تو مذکورہ اشخاص کے خلاف ایک اسپیشل مجسٹریٹ نے مقدمہ کی سماعت کی اور انہیں پانچ پانچ سال قید کی سزا دی تھی۔

ریلوے لائن پر بے سر کی لاش

دہلی کے قریب قاتل کی حرکت

[illegible]

جا رہے تھے کہ یکایک ایک نعش پڑی ہوئی دیکھ کر ان لوگوں کے تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی جب انہوں نے دیکھا کہ نعش کا سر غائب ہے۔ فوراً پولیس کو اطلاع دی گئی اور پولیس نے فوراً تحقیقات شروع کر دی۔ ... [illegible]

پولیس والوں کو باندھ کر ڈال دیا

مفرور کی گرفتاری پر پولیس کا نقصان

لاہور یکم فروری۔ "پسلی ٹوٹ گئی" "بہت سی معمولی ضربات آئیں" "زیادہ زخم آئے جن میں سے زیادہ سر پر تھے" "ایک انگلی ٹوٹ گئی" یہ تھا وہ نقصان جو پولیس پارٹی کے تین ممبروں کو ہوا، جو گزشتہ ہفتہ ... لائل پور میں ایک مفرور کی تلاش میں گئے تھے۔

ایک سب انسپکٹر لائل پور اور دو کانسٹبل ایک مفرور مسمی بگو کو جس کے خلاف قتل کا الزام ہے گرفتار کرنے کے لئے گئے تھے۔ انہوں نے بگو کو گرفتار کر لیا لیکن بگو کے متعدد ساتھیوں نے پولیس پر حملہ کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اپنے بچاؤ کے لئے سب انسپکٹر نے ریوالور سے فائر کئے جس سے بگو کا بھتیجا مجروح ہو گیا۔ وہ لوگ پولیس پارٹی پر غالب آ گئے اور ان کو پکڑ کر باندھ دیا اور حملہ آوروں کی تعداد بڑھتی چلی گئی اور جب بھی وہ ... پولیس کی حالت میں پڑے ہوئے تھے تو حملہ آوروں نے ان کو ضربات پہنچائیں آخر کار گاؤں کے ایک نمبردار نے ان کو رہا کرایا اور ان کو ایک محفوظ مقام پر لے گیا۔ قریب کے تھانہ میں اطلاع دی گئی جس پر مسلح پولیس اس گاؤں میں پہنچی اور بگو اور متعدد اشخاص کو گرفتار کیا۔

تخفیف جاری رہیگی

اسمبلی میں ہوم ممبر کا اعلان

نئی دہلی یکم فروری۔ کل ممبر مالیات نے اسمبلی میں اعلان کر دیا کہ بجٹ کے غیر متوازن ہونے کے بعد حکومت نے فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ سرکاری ملازموں کی تنخواہوں میں پانچ فی صدی تخفیف کو ایک سال تک اور جاری رکھے گی۔ آپ نے وعدہ کیا کہ جب حالات متوازی ہو جائیں گے تو حکومت اس جانب سب سے پہلے توجہ کرے گی۔ اسمبلی میں بڑی بحث و تمحیص کے بعد آخر کار راؤ بہادر ایم سی راجا نے راجا بہادر کرشنا ماچاریہ کے انسداد اچھوت والے بل کی تشہیر کو منظور کر لیا حکومت کے ماہر قانون نے اس بل پر سخت نکتہ چینی کی اور کہا کہ یہ بل اچھوت کی صحیح تعریف کرنے سے قاصر ہے۔

سری نگر میں فوج اور پولیس کا مظاہرہ

آرڈیننس کی حکومت ایک مسلم لیڈر کی گرفتاری

سری نگر، مسٹر سعید صدر ینگ مین مسلم ایسوسی ایشن سری نگر جو اخبار "صداقت" کے ایڈیٹر بھی ہیں ۸ کی صبح کو گرفتار کرلئے گئے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ تین اور مسلمانوں کو گرفتار کیا گیا ہے نیز متعدد وارنٹ گرفتاری بھی جاری کردئے گئے ہیں۔

کہتے ہیں کہ حکومت کشمیر نے جو اصلاحات نافذ کی ہیں مسلمان ان سے مطمئن نہ تھے اور انہوں نے حکومت کو اپنی ناراضگی سے آگاہ کردیا تھا۔

آج صبح کو سویرے سری نگر کے تمام اہم ناکوں پر فوج متعین کردی گئی اور موٹر لاریوں کے ذریعہ جگہ جگہ بھیجد ئے گئے۔ وادی کشمیر میں بھی فوج روانہ کردی گئی شہر میں ایک مجسٹریٹ کو بھی تعینات کردیا گیا۔

مسلمانوں کی چھوٹی چھوٹی ٹولیاں شہر میں گشت لگا رہی ہیں سرکاری پولیس ان کی نگرانی میں مصروف ہے۔ بعض لوگوں کو حراست میں بھی لے لیا گیا ہے۔

ایک آرڈیننس جاری کردیا گیا ہے جس کی رو سے خاص قوانین نافذ کردئے گئے ہیں یہ قوانین وہی ہیں جو برطانوی ہند میں برما آرڈیننس کے نام سے مشہور ہیں۔

آئرلینڈ کے متعلق برطانیہ کی چالبازی

لندن کل ڈی ولیرا نے جو تقریر آئرش فری اسٹیٹ میں کی تھی اس کا جواب دیتے ہوئے مسٹر تھامس وزیر محکمہ صنعت و تجارت برطانیہ نے کہا کہ ہماری حکومت کسی بزدلی یا بے لطفی کی بنیاد پر آئرلینڈ اور برطانیہ کے اس قدرتی تعلق کو جو جغرافیائی بنیاد پر قائم ہے خطرہ میں نہ پڑنے دیگی جہاں تک سیاسی آزادی کا تعلق ہے موجودہ کانسٹی ٹیوشن میں وہ تمام چیزیں موجود ہیں، جو آئرلینڈ کی فری اسٹیٹ طلب کرتی ہے برطانی سلطنت کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے جس سے ہم یہ نہ کہہ سکیں کہ ہماری وابستگی اب بھی ویسی ہی مضبوط ہے جیسی پہلے تھی۔

ایک لڑکے کی شرارت

کھڑے ہوئے انجن کو چلادیا

ایسی جنگ ہوگی جس کا خواب و خیال بھی نہیں

جرمنی کے سابق کمانڈر کا بیان

بمبئی۔ ہفتہ ڈاک میں برطانیہ کے مشہور اخبار "ڈیلی ایکسپریس" کا ایک نامہ نگار خصوصی لکھتا ہے کہ جنرل لوڈنڈورف نے جو گذشتہ جنگ عظیم میں جرمنی کے چیف آف اسٹاف تھے ...

نیپال میں تین ہزار لاشیں نکل چکی ہیں

عمارات ریلوے لائن اور سڑکوں کو نقصانات

کھٹمنڈو (نیپال) ۳ جنوری کھٹمنڈو، پاٹن اور بھٹگاؤں میں جہاں حال میں شدید زلزلہ آیا تھا تین ہزار نعشیں ملبے کے نیچے سے دبی ہوئی ملی ہیں کہا جاتا ہے کہ اب بھی وہاں سیکڑوں نعشیں گرے ہوئے مکانات کے نیچے دفن ہیں۔ وادی کے دیگر حصص میں بھی زلزلہ کی وجہ سے بہت سے افراد ہلاک ہوگئے ہیں لیکن پہاڑی مقامات اور اس کے قریبی اضلاع کو اس قدر شدید نقصان نہیں پہنچا ہے مغربی اضلاع کے مقابلہ میں مشرقی اضلاع کو زلزلہ سے نقصان پہنچا ہے۔

جرمنی میں ملوکیت کے خلاف جنگ

قیصر کی سالگرہ پر ہنگامہ

روس میں حکومت کے خلاف شورش

پولیس کے ۸۰ آدمی زخمی

عہد اکبری کے طلائی سکے

ہندوستان کے بعد امریکہ میں شدید زلزلہ

حکومت بہار کو دو ورکنگ کمیٹیوں کی سفارش

اسمبلی میں وائسرائے کا پیغام

۱۴ اشخاص برف بستہ ہوگئے

جاپان میں برفباری سے تباہی

ڈاکٹر عالم کو وکالت سے محروم نہیں کیا گیا

وراثت کا فیصلہ شریعت کے مطابق کیا جائے

پنجاب کونسل میں ایک نیا بل

۲۰ اشخاص غرق ہوگئے

ہریجن تحریک ملتوی کردو!

بارجہ پر سوئی ہوئی صندوق کی کی ...

جاپانی تجارت نے زندگی اور موت کا سوال پیدا کردیا

سارہ ایلیٹ کی حفاظت کیلئے کوشش

صدر جمہوریہ روس اسٹالن کی تقریر

جاپان کے سر میں جنگ کا سودا سمایا ہے

تخفیف اسلحہ کا "شاندار" نتیجہ

امریکہ جاپان اور روس کی ہوائی طاقت میں اضافہ

سر جارج شوسٹر زر و بینک کے گورنر

دہشت انگیزوں کو رہا نہیں کیا جائیگا

ایک ضروری تصحیح

۸۰ مسلمان سشن سپرد کردئے گئے

آب بقا فارسی کے مستند تجربات

ولفرڈ حسن کا راز

جریان بر میہ احتلام کمزوری سرعت و نامردی کیلئے

پرمیہانتک گولیاں — طلاء اکسیر

کئی میل تک زمین اور سڑکیں پھٹ گئیں اور کنویں ابل پڑے

عظیم الشان اور تاریخی عمارات مسمار ہوگئیں صرف پٹنہ میں پچیس مساجد شہید

بہار میں زلزلہ کے متعلق نمائندہ جمعیۃ علماء ہند کے مشاہدات و تاثرات

جمعیۃ علماء ہند دہلی کی جانب سے مولانا عظمت اللہ صاحب کو بطور نمائندہ اس غرض سے بھیجا گیا تھا کہ موصوف وہاں جاکر بہار کی تباہی کو بچشم خود دیکھیں اور اپنے چشم دید حالات سے جمعیۃ علماء ہند کو آگاہ کرتے رہیں نیز اہالیان بہار کی جو بھی خدمت ہوسکے انجام دیں۔ چنانچہ مولانا موصوف بہار پہونچ گئے ہیں اور نائب امیر شریعت کے ہمراہ مختلف مقامات کا دورہ کررہے ہیں مولانا نے اس دوران میں وہاں جو کچھ دیکھا اس کی پہلی قسط روانہ کی ہے جو ذیل میں ناظرین کرام کی آگاہی کیلئے شائع کی جارہی ہے۔

پٹنہ کے حالات

عہد عالمگیری کی مسجد مسمار

سرکاری عمارات کی تباہی

بارش کی مصیبت اور تازہ زلزلہ

مشہور مندر مسمار

اسٹیشن چور چور ہوگئے

زمینیں اور سڑکیں شق ہوگئیں

بہار میں کوٹھوں کیلئے دو لاکھ روپیہ

مصیبت زدگان بہار سے حکومت افغانستان کی ہمدردی

سرحد پر غلزئی قبیلہ اور سرکاری فوج کے درمیان جنگ

جانبین سے گولیوں کے فائر۔ نو ہلاک اور متعدد مجروح

قبیلہ کے ۹ ۱۱ اونٹ اور ۱۳ افراد گرفتار کرلئے گئے

پشاور ۳ جنوری۔ خبر موصول ہوئی ہے کہ شمالی وزیرستان میں اسپین وام کے نزدیک ٹوچی اسکاؤٹوں کی ایک گشت کرنے والی جماعت اور تورا ب غلزئی قبیلہ کے آدمیوں کے درمیان مقابلہ ہوگیا اسکاؤٹوں کی جماعت میں ایک سوار انفل بردار دو افسر تھے یہ جماعت اس علاقہ میں گشت لگا رہی تھی کہ یکایک ان پر فائر کئے گئے اس کے بعد مزید گولیاں چلائی گئیں۔ قبائل کے آدمی بھی تعداد میں کثیر تعداد میں حملہ آور ہوئے گو اسکاؤٹوں کو رات ہوجانے کی وجہ سے واپس ہونا پڑا جانبین اسکاؤٹ ہلاک اور دو زخمی ہوئے جس خیل کا ایک خاصہ دار ہلاک اور ایک مجروح ہوگیا غلزئی کے بھی چھ آدمی ہلاک ہوئے۔

اس کے بعد ترم کی فوج نے تورا ب غلزئی قبیلہ پر حملہ کیا اور بغیر گولی چلائے ترم مبلیں جو شیک کے جنوب میں واقع ہے غلزئی قبیلہ کے ۹ ۱۱ اونٹوں بمعہ ۱۳ افراد کو گرفتار کرلیا۔ ان میں سے ... اشخاص رہا کردئے گئے اس کے بعد فوج نے تو پوں اور پیدل فوج کے ساتھ پہاڑی علاقہ کا گشت کیا۔

پٹنہ اور مونگیر میں پھر زلزلہ آگیا

پٹنہ ہائی کورٹ اور کالج کی عمارات منہدم

ہلاک شدگان کی تعداد کا سرکاری رپورٹ میں اضافہ

بنگال کونسل میں ترمیمی بل پیش ہوگیا

ہوم ممبر کی فلسفیانہ تقریر

جرمنی کے آرچ بشپ بال بال بچ گئے

پاپائے اعظم کا جرمنی پر غصہ

وزیر اعظم کابل پر حملہ کی تردید

کاشغر میں چینیوں اور ترکوں میں جنگ

امریکہ میں تین سو نگی جہازوں کی تعمیر

کشمیر میں ۹ مسلمانوں کی مزید گرفتاری

حمائل شریف مترجم

مع

خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

تارکا پتہ:۔ "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۳

یداللّٰہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی
سہ روزہ

مدیر مسئول:۔ ہلال احمد زبیری (بی۔اے) معاون:۔ محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی۔ یوم جمعہ ۲۴ر شوال المکرم ۱۳۵۲ھ ہجری۔ مطابق ۹ر فروری ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۰

زلزلہ کسی خاموش طاقت کے جلال و جبروت کا ایک ہولناک مظاہرہ ہے

کائنات عالم کا ذرہ ذرہ ایک ہی قوت کا مطیع و منقاد ہے

یوم الدعاء کے عظیم الشان جلسے میں حضرت مولانا احمد سعید صاحب کی تقریر

وتخلت واذنت لربہا وحقت۔

معزز حاضرین! اس تمام کائنات میں کسی خاموش قوت کی کارفرمائیاں ہیں اور عالم علوی کا کوئی کرہ ہو یا عالم سفلی کا کوئی حصہ ہو سب کے سب خزانہ قدرت کے مطیع و منقاد ہیں۔ وسخر لکم اللیل والنہار والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ۔

حضرات! اس خالق کائنات کے سامنے اس کائنات کی حیثیت اتنی بھی تو نہیں جتنی پہاڑ کے مقابلہ میں ایک ذرہ کی ہوتی ہے۔

آبادی کی حالت

دریا اور سمندر ہلاکرتے ہیں۔ سمندر کی حرکت پر آپ کو یقین ہے بحری خطرات … کم رہتے ہیں … تو خدا کو مخلصین کی طرح پکارا کرتے تھے۔ فاذا رکبوا فی الفلک دعوا اللّٰہ مخلصین لہ الدین۔ … لیکن جب زمین پر آتے تھے تو خیال کرتے تھے کہ اب ہم خطرہ سے بچ گئے …

№ L 1793.

The …ial

Vol. № DELHI MONDAY FEBRUARY, 5, 1934 PRICE ONE ANNA

مہتمم اخبار الجمعیۃ دہلی

مراسلات

(ایڈیٹر کا مراسلہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

کھلی چٹھی

آل انڈیا مسلم راجپوت کانفرنس

اجمیر میں مسلمانوں کی گرفتاریاں

مدرسہ دار العلوم جامع مسجد سرہند کا اعلان

جمعیۃ العلمائے نوشہرہ کلاں کا متحدہ فیصلہ

مدرسہ تعلیم الاسلام لکھانہ کے غریب طلباء

نواب راؤ محمد رشید علی خاں صاحب بہادر ممدوح نے استقبالیہ کمیٹی کی صدارت قبول فرمائی اور بعد ازاں مجلس استقبالیہ کی تشکیل عمل میں آئی اور نام عہدیداران کا انتخاب کیا گیا …

ہو کر واپس ہوا اور اہتمام صلح کے لئے ۸ر جنوری مقرر کی گئی۔ امید ہے کہ صوبہ سرحد کے دیگر مقامات کے علمائے کرام اس صدا آفریں اقدام سے متاثر ہو کر ایسے کاموں کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔
مرسلہ عبد الحکیم از نوشہرہ کلاں

کوئی اپنی عمارت ہے نہ باہر کے لڑکوں کے قیام کا ٹھکانا اور نہ مدرسہ کی ضروریات کے لئے کوئی سرمایہ۔

جنت اور دوزخ

ہر مسلمان کا ایمان ہے اور ہر سعادتمند روح دوزخ سے پناہ مانگتی ہے اور جنت کی تمنا رکھتی ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ کن برے اعمال کی وجہ سے انسان عذاب الٰہی میں مبتلا ہوگا اور دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اور کن اچھے اعمال کی بنا پر مومنوں کو جنت دی جائے گی۔

حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے کافی محنت اور کوشش کے بعد دونوں مضمونوں کی حدیثوں کو جمع کر کے ان کا اردو ترجمہ دو حصوں میں شائع کر دیا ہے جس حصہ میں دوزخ کی وعید کے متعلق احادیث ہیں اس کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اور جس میں جنت کی بشارت دی ہے اس کا نام "جنت کی کنجی" ہے دوزخ کے کھٹکے کی قیمت ایک روپیہ اور جنت کی کنجی کی قیمت عہ ڈیڑھ روپیہ ہے لیکن دونوں حصوں کے خریدار سے قیمت صرف دو روپیہ (عہ) لی جائے گی دونوں حصوں میں کل ۱۲۱۰ احادیث ہیں بہت سے مخیر حضرات ان کتابوں کو خرید کر مسلمانوں کی اصلاح کے خیال سے مفت تقسیم کرتے ہیں۔ کاغذ کتابت اور طباعت نہایت اعلیٰ ہے۔

پاک زندگی یہ بھی حضرت العلامہ مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی ان تین عالمانہ مضامین کا مجموعہ ہے جس میں آپ نے فطرت سلیمہ حیات طیبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کر دو سلام نہایت آسان اور دلچسپ پیرایہ میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۸ر

خاموش تبلیغ حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کا دلچسپ تبلیغی مضمون جس کو آپ نے ناولانہ انداز کے ساتھ نہایت دلچسپ پیرایہ میں بیان فرمایا ہے دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے قیمت ۸ر

ابدی نجات میں آریہ سماج کے بانی دیانند جی کی دس دلیلوں کے نہایت مدلل اور تحقیقی جواب جو ستیارتھ پرکاش میں نجات کے محدود اور عارضی ہونے پر اطری جوکا روز لگا کر تحریر کئے گئے ہیں۔ قیمت ۸ر

کتاب الاشارات اسلام کے مشہور فلاسفر شیخ بوعلی سینا کی وہ مشہور عربی تصنیف جو مولوی فاضل کے درسیات میں داخل ہو چکی ہے قیمت عہ

سیرۃ الحبیب اگر آپ دنیا کے مصلح اعظم کے صحیح اور سچے حالات سے واقفیت حاصل کر کے اپنی زندگی کو صحیح طریقہ پر اسلام کی روشنی میں بسر کرنا چاہتے ہیں تو سیرۃ الحبیب کا مطالعہ کیجئے جس کی اردو نہایت سلیس اور شستہ ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند نے بھی اس کی تعریف فرمائی ہے قیمت ۱۲ر

رد کفر کے مولف نے آریوں کے اعتراضات کو نقل کر کے اس کے مفصل دلائل تحقیقی جوابات دیئے ہیں۔ … جال سے محفوظ رہنے کے لئے اس کتاب کا دیکھنا ضروری ہے قیمت ۴ر

حیات محمود سفرنامہ اسیر مالٹا اسلامی دنیا کا کونسا ایسا انسان ہے جو حضرت شیخ الہند کے نام نامی سے واقف نہیں جن حضرات کو آپ کی زیارت اور نیز صحبت کا موقع ملا ہے ان ہی کے قلوب اس کی کچھ قدر کر سکتے ہیں امیر الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی جانشین حضرت شیخ الہند صدر المدرسین دار العلوم دیوبند نے حضرت کے زندگی کے کچھ واقعات مرتب کئے ہیں جس میں آپ کے حالات سفر اور اسارت مالٹا اور مظالم فرنگ کا مکمل نقشہ کھینچ کر رکھ دیا ہے اس کتاب کے پڑھنے سے …

تفسیر مظہری …

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

دربھنگہ کے آم و لیچیاں سارے زمانہ میں مشہور ہیں

دربھنگہ کے بہترین و مستند آم و لیچیوں کے قلم سے اپنے باغوں کی زینت بڑھائیے، اور ان کے پھلوں کو کھا کر باغبان قدرت کے شکر گزار ہوئیے۔ بہترین و معتبر قلم اور پھلوں کے لئے یاد رکھئے۔

منیجر مدینہ نرسری دربھنگہ ڈاکخانہ لہریا سرائے

دوغلی نقالوں اور جعلسازوں سے ہوشیار رہئے ہمارے یہاں اپنے خاص باغ کے اصلی قلم اور پھل کفایت نرخ پر ملیں گے آزمودہ ہے جہاں کا آزما کر دیکھ لو۔

صرف ۱۵ فروری ۱۹۳۴ء تک
ایک روپیہ کا مال بارہ آنہ (۱۲ر) میں

نولکشور پریس لکھنؤ و کانپور کی چھپی ہوئی مذہبی اہل اسلام اور نایاب کتابیں جلد از جلد طلب فرمائیں ٹکسی اور رعایتی فہرست مفت منگائیے

المشتہر منیجر نولکشور پریس بک ڈپو لکھنؤ !!!

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

ہم نے نئے سال سے اپنے کٹ پیس کے مال یعنی پاپلین، جھینٹ، وائل، ٹوسکی رسک، مخمل، جارجیٹ، سرج وغیرہ غرضیکہ ہر قسم کے سوتی ریشمی اور اونی کٹ پیس کے نرخوں میں حیرت انگیز رعایت کر دی ہے نرخنامہ مفت طلب کریں اور ہندوستان کی سب سے بڑی پرانی اور مشہور نرخوں پر مال بھیجنے والی کمپنی کا نام یاد رکھیں۔

Heath & Sommers, Fort Bombay

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

ہر جگہ چلنے والی فائدہ مند تجارت

ہماری امریکن ولایتی جاپانی کٹ پیس پارچہ کی گانٹھیں تمام ملک میں مقبول ہو رہی ہیں خوشنما دلکش عمدہ عمدہ ڈیزائن کاسوتی سلکی پاپلین، زرہ ساٹن، جھینٹ، ملفر، پاپلین، مور کین، کوٹ شیروانیوں کا گرم سرد پارچہ بڑے بڑے ٹکڑے کا ہاتھوں ہاتھ فروخت ہونے والا مال ہے …

انگلش کمرشل ہاؤس … بمبئی

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی تجارت

اس وقت صرف ہماری منتخب کردہ مقبول عام کٹ پیس گانٹھیں مشہور ہیں جن میں مختلف اقسام کا سوتی سلکی ریشمی پارچہ ہوتا ہے جن کی تجارت سے جوان بوڑھے بے پردہ نشین مستورات تک فائدہ اٹھاتی ہیں …

المشتہر … فرشان جیکب سرکاری …

مسودۂ قانون اوقاف صوبۂ متحدہ

بل کی بنیادی خامیاں اور مشتہرین کا نارواطرزِ عمل

حکومت کو دارالعلوم دیوبند اور دیگر اکابر کا انتباہ

(از جناب علی احمد صاحب امروہوی)

حافظ ہدایت حسین صاحب ایم۔ ایل۔ سی کی طرف سے اس صوبہ کی کونسل میں جو مسودۂ قانون پیش ہوا ہے اس کو مسلمانوں کی رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے سرکاری طور پر گشت کرایا جارہا ہے۔ اس مسودہ کی گشت اور رائے عامہ کے حصول کی جو نوعیت کم سے کم تفصیل امر وہہ میں اختیار کی گئی ہے وہ نہایت ...

اہم ترین سوال

اہم ترین سوال جو اس موقعہ پر جمعیۃ علماء ہند کے لئے مخصوصاً اور تمام علماء کرام و صوفیائے عظام کے لئے عموماً قابل غور ہے وہ یہ کہ اس قسم کے قوانین سے مداخلت فی الدین اور ہمارے پرسنل لا امر میں رخنہ اندازی تو نہیں ہوتی ...

وقف بل اور دارالعلوم دیوبند

اظہار رائے کیلئے قلیل وقت

بل سے نئی مصیبتوں کا اضافہ ہوگا

مذہبی اوقاف میں غیر مسلم کی مداخلت

حکومت کا حیرتناک طریق

امیر ترین سوال

اہل الرائے سے مشورہ

افسانہ

مہرِ دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

چاہ کن را چاہ درپیش

ایک طرف قطورہ غائب دوسری طرف جوفلس

(گزشتہ سے پیوستہ)

ایک شخص: مقدس باپ ہم تباہ ہوگئے......

جوفلس: خیر تو ہے کیا ہوا؟ ارے پہلے ان خیموں کی آگ تو بجھاؤ......

شخص: لگ جانے دو آگ اب کیا دھرا ہے!

جوفلس: ارے کچھ بھی بات کیا ہے؟

کوئی ان کا مقابلہ ان کے بس کا نہ تھا نہ ہی آذارق لینی والوں کو بلایا تھا ... یہ واقعہ بستی سے قریب ہی ہونا تھا ہے ان باتوں کو سن کر جوفلس کا خون ہلکی طرح کھولتا رہا اس کی خواہش تھی کہ ان ... کو ایک گھر کے سامنے تکا بوٹی کرڈالے اور کچا ہی چبا جائے کیونکہ اس کو یقین تھا کہ ... سازش ہوچکی تھی!

اب رات کا صرف ایک تہائی حصہ باقی رہ گیا ہے۔ ...

...

جوفلس کے پاس جس قدر عیسائی موجود تھے ... اور سب کی ...

یہ سن کر ہر شخص سناٹے میں آگیا اور اضطراب کی حالت میں اس قدر استفسارات کئے گئے ... ایک شور مچ گیا۔

(باقی آئندہ)

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکی نابالغہ کا نکاح ایسی صورت میں جبکہ اس کے باپ کا انتقال ہوچکا تھا اس کے بھائی نے کردیا اور رخصت کی نوبت اب تک نہیں آئی اور اس نے بوقت بلوغ اپنے اپنے گھر کے چند افراد کے سامنے اس نکاح سے ناراضمندی ظاہر کردی اور اس ناراضمندی کی اطلاع بذریعہ خط اس کے خاوند اور گھر والوں کو کرا دی گئی لڑکی باوجود سمجھانے اور کہنے کے اس نکاح پر رضامند نہیں اور موت کو اس کے مقابلہ پر ترجیح دیتی ہے اور کسی دیگر مناسب جگہ کے لئے رضامند ہے۔ صورت مذکورہ میں اس لڑکی کا نکاح قائم رہا یا نہیں اور اس کے فسخ کے لئے عدالت موجودہ جو کہ غیر مسلم ہے اس کے فسخ کرنے سے حکم فسخ کا نفاذ ہوگا یا نہیں ...

الجواب

نابالغہ کا نکاح جبکہ اس کے باپ دادا کے سوا اور کسی ولی نے کردیا ہو تو بالغہ کو اس کا حق ہوتا ہے کہ وہ بالغ ہوتے ہی اس نکاح سے ناراضی ظاہر کرے اور اس کو قبول کرنے سے انکار کردے۔ اور جبکہ وہ ایسا کرلے تو اس کے بعد کسی مسلمان حاکم عدالت یا ثالث مسلم فریقین سے حکم فسخ حاصل کرسکیگی اور بعد حکم فسخ (جبکہ رخصتی اور خلوت نہیں ہوئی ہے تو بغیر انتظار مدت عدت) دوسرا نکاح کرنا جائز ہوگا فقط

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

...

الجواب

...

زلزلہ

اور مختلف کنوؤں میں انہوں نے گرکر جان دیدی۔ ایک انگریز نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ میں نے شہر کے جیا عورتوں کو دیکھا کہ ان کے خاوندوں نے ان کو پہلے قتل کیا اور پھر خودکشی کرلی ...

امداد کی ضرورت اور اس کی صورت

زلزلہ کے بعد بارش

کرشمۂ قدرت

۱۲۶۹ھ کا زلزلہ

حضرات! پہلے تو یہ سن رہے تھے کہ یہ زلزلہ تاریخ میں پہلا زلزلہ ہے آج تک کبھی ہندوستان میں ایسا زلزلہ نہیں آیا۔ بڑے بوڑھے یہ کہتے ہیں ایسا زلزلہ ہم نے نہیں سنا۔ ...

امارت شرعیہ کی ضرورت

امداد کا طریقہ

براہ راست امارت شرعیہ

راجندر بابو پر اعتماد

امارت کے نام

پانچ سو کی پہلی قسط

کیونسل بحث سے بچو

موت خیرات ہم نہیں ہے

آخری اپیل

دہلی کے خوشنویس کا شکریہ

...

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

آپ پاک و صاف زندگی کس طرح گزار سکتے ہیں۔

آپ دنیا کے سچے عیش و آرام کس طرح حاصل کرسکتے ہیں۔

آپ ... کس طرح بری ہوسکتے ہیں

آپ ... اولاد کس طرح پیدا کرسکتے ہیں۔

آپ ان تمام باتوں کا قطعی جواب حاصل کرنے کے لئے ...

... آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

آل مسلم پارٹیز کانفرنس کے بورڈ کا اجلاس

دستور اساسی کی تشکیل کا مسئلہ

جماعتی غور و خوض کے لئے مہلت

علی گڑھ ۵ فروری۔ آل مسلم پارٹیز کانفرنس کے مرکزی بورڈ کا اجلاس ۳ و ۴ فروری کو مسٹر تصدق احمد خاں شیروانی کی کوٹھی پر زیر صدارت نواب اسمٰعیل خاں صاحب منعقد ہوا جس میں حسب ذیل حضرات نے شرکت فرمائی:- چودھری خلیق الزماں صاحب، حضرت مولانا احمد سعید صاحب، تصدق احمد خاں صاحب شیروانی، راجہ صاحب سلیم پور، شاہ مسعود احمد صاحب، سید ذاکر علی صاحب، ہلال احمد صاحب زبیری، حضرت مولانا عنایت اللہ صاحب فرنگی محلی، مولانا صبغۃ اللہ صاحب شہید، مولوی محمد عثمان صاحب، مولوی طفیل احمد صاحب، مولانا شوکت علی صاحب، حسن ریاض صاحب۔

مجوزہ دستور اساسی پر دیر تک بحث تمحیص اور غور و خوض ہوتا رہا اور مولانا شوکت علی صاحب، تصدق احمد خاں صاحب شیروانی، حضرت مولانا احمد سعید صاحب، مولانا عنایت اللہ صاحب، چودھری خلیق الزماں صاحب، ہلال احمد صاحب زبیری اور راجہ صاحب سلیم پور نے دستور اساسی کے بنیادی اصولوں پر اظہار خیال فرمایا۔ نواب اسمٰعیل خاں صاحب صدر اجلاس نے حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کے اس تار کا ذکر فرمایا جس میں ناکافی وقت کی بنا پر اجلاس کو ملتوی کردینے کی خواہش ظاہر کی گئی تھی۔ باہمی تبادلۂ خیالات کے بعد قرار پایا کہ مجوزہ دستور اساسی کے متعلق مختلف جماعتوں کا قطعی خیال معلوم کرنے کی غرض سے کافی مہلت دی جائے۔ اور جماعتی آراء حاصل ہونے کے بعد بورڈ کا اجلاس آئندہ منعقد کیا جائے۔ اس مسئلہ کے علاوہ بعض اور اہم امور پر بھی تبادلۂ خیالات ہوا۔

دہلی میں پرانی عیدگاہ کے قریب بم پھٹ گیا

سابق بم فیکٹری کی جگہ ایک اور شگوفہ

ایک شخص مجروح۔ پولیس کی تگ و دو

دہلی ۶ فروری۔ کل ڈیڑھ بجے بعد دوپہر قطب روڈ پر پرانی عیدگاہ کے باہر یکایک ایک بم پھٹ گیا۔ اس جگہ میونسپل کمیٹی کے مزدور ... بم پھٹنے سے ایک مزدور مسمی سکھ رام شدید مجروح ہوا جسے بیہوشی کی حالت میں ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ سینیئر سپرنٹنڈنٹ پولیس اور سی۔ آئی۔ ڈی کے دیگر افسر فوراً ہی موقعہ واردات پر پہنچ گئے ... تحقیقات کررہی ہے ... تفصیلات کا انتظار ہے۔

مولانا احمد سعید صاحب کا مسلم بورڈ سے استعفا

دہلی میونسپل کمیٹی کے انتخاب کی غرض سے جو مسلم بورڈ بنایا گیا ہے۔ اس بورڈ کی رکنیت سے استعفا دیتے ہوئے حسب ذیل خط حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے بورڈ کے سکریٹری مسٹر عظمت اللہ صاحب وکیل کے نام ارسال فرمایا ہے:-

محترم مسٹر عظمت اللہ صاحب زاد مجدکم!

السلام علیکم۔ آپ کی اطلاع کا شکریہ مجھے افسوس ہے کہ میں کسی ایسے بورڈ ...

دار الحکومت

صدر جمعیۃ علماء ہند کا استعفا

سکریٹری مسلم الیکشن بورڈ کے نام مکتوب

دہلی ۷ فروری۔ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند ...

جیل سے فخر افاغنہ خان عبد الغفار خاں کا پیغام

اہل بہار کی امداد کیلئے سرحد والوں کو ہدایات

”ہمارا دل خون کے آنسو روتا ہے“

پٹنہ ... خان عبد الغفار کے بیٹے ... ہزاری باغ سنٹرل جیل میں ملاقات کی ہے ... بہار میں زلزلہ ...

آفتاب ہوسٹل کے طلباء کا اجتماع

(بسلسلہ صفحہ ۴)

... حضرت مولانا کی تقریر کے بعد مولانا صبغۃ اللہ صاحب شہید فرنگی محلی نے ایک پرجوش و موثر تقریر میں طلباء یونیورسٹی کو اسلام کا صحیح نمونہ پیش کرنے کی تلقین فرمائی۔

آخر میں ڈپٹی حبیب الرحمن صاحب نے علماء بزرگوار بالخصوص حضرت مولانا احمد سعید صاحب کا شکریہ ادا کیا ... امید کی جاتی ہے کہ ۲۰ فروری کے آخر میں مولانا علی گڑھ تشریف لے جائیں گے۔

چار ہزار چینی افواج کا قتل

چینی ترکستان میں جنگ کی رفتار

شنگھائی ۷ فروری۔ جنرل ننگ ... چینی ترکستان ... جنگ ...

امریکن بنک پر کامیاب ڈاکہ

چار ڈاکو ہلاک کردیئے گئے

نیویارک ۳ فروری ... بنک پر چھاپہ ... پولیس اور ڈاکوؤں کا تصادم ...

امریکہ کیلئے ۵ ہزار مزید ہوائی جہاز

لندن ۳ فروری۔ امریکن کانگریس میں گورنمنٹ نے ایک بل پیش کیا ہے جس کے مطابق جنگی ہوائی جہازوں کی تعداد ... کردی جائے گی ...

فرانس میں انقلاب رونما ہونے کا امکان

بلوائیوں پر فائر

پیرس ۸ فروری۔ پیرس میں انقلاب انگیز حالات رونما ہیں ...

سمندر کی تہ میں زلزلہ

سطح سمندر پر زبردست تلاطم

دو صدی پہلے دہلی زلزلہ سے تباہ ہوئی تھی

ایک فارسی کتاب سے نیا انکشاف

آٹھ سال کی لڑکی سے منہ کالا کرنے پر ایک ہندو کو سزا

دہلی میں ۱۳۰ سکھوں کی گرفتاری

مہاراجہ پٹیالہ کی شکایات کا خمیازہ

بزم ادب کے زیر اہتمام مشاعرہ

موٹر اور انجن کے تصادم سے ۲ عورتیں ہلاک

یوم آزادی کے گرفتار شدگان کو سزا

وائسرائے فنڈ میں گیارہ لاکھ روپیہ

مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی ناظم جمعیۃ علماء بمبئی کی آمد

موصوف ۱۶ فروری کو دہلی پہنچیں گے

ریلوے کے مسلم ملازمان کی کانفرنس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۲۴ شوال المکرم ۱۳۵۲ ہجری

صوبہ متحدہ کا وقف بل

آج کل صوبہ متحدہ میں حافظ ہدایت حسین صاحب کے اس مسودہ قانون پر گرم بحث ہورہی ہے جو موصوف نے ایک عرصہ ہوا کہ مقامی مجلس مقننہ میں پیش کیا تھا اور جو طویل مدت گزرنے کے بعد اب رائے عامہ کی غرض سے شائع کیا گیا ہے اور جس کا متن صوبہ متحدہ کے بعض اخبارات میں گذشتہ ماہ درج کیا گیا تھا۔ چونکہ اس مسودہ کے متعلق ذی اثر و باخبر مسلمانوں کی رائیں حاصل کرنے کا سرکاری بندوبست بھی کیا گیا ہے اور جگہ جگہ سرکاری ذرائع سے آراء حاصل کی جارہی ہیں اس لئے عام طور پر اس مسودہ کے متعلق واقفیت پیدا ہوگئی ہے اور لوگ اس پر جرح و تنقید کررہے ہیں اور اس کے متعلق ہمیں بھی مختلف مقامات سے اہل الرائے حضرات کے مضامین اور مراسلات موصول ہوئے ہیں اور ہم سے یہ خواہش ظاہر کی گئی ہے کہ ہم بھی اس مخصوص مسودہ قانون کے متعلق اظہار خیال کریں۔ آج ہم یہ بتائیں کہ حافظ ہدایت حسین صاحب کا مسودہ قانون اس مقصد کے پیش نظر جو اس قانون کی ...

... ہے۔ اس لئے حقیقۃً یہ فرض تو مسلمانوں ہی کا ہے کہ وہ من حیث القوم اپنے اوقاف کی نگرانی کے لئے ذمہ داروں اور ان کے صحیح مصرف کی حفاظت کے لئے موثر ذرائع اختیار کریں۔ کسی غیر اسلامی مداخلت سے نہ صرف اصلاح احوال کی کوئی توقع نہیں ہوسکتی بلکہ مزید افساد کا قوی اندیشہ پیدا ہوجاتا ہے مگر ہندوستان میں مسلمانوں کی جو حالت ہے وہ بالکل ظاہر ہے۔ حکومت متسلطہ نے ان کے تمام اجتماعی اختیارات سلب کرلئے ہیں اور ان کا کوئی نظام ایسا موجود نہیں ہے اور نہ ہوسکتا ہے جو حکومت کے مقابلہ میں یا اس کی مرضی کے خلاف اپنے احکام کو نافذ کرسکے۔ نتیجہ یہ ہے کہ باوجود اوقاف کی ابتری و خرابی کے جمہور مسلمین اور وہ خاص حضرات جو اس سلسلہ میں اسلامی احکام سے واقفیت تامہ رکھتے ہیں محض لاچار و مجبور ہیں۔ چونکہ ان کے ہاتھ میں کوئی قوت نافذہ نہیں ہے اس لئے وہ اسلامی اوقاف کے متولیوں کو کسی طرح اس امر پر مجبور نہیں کرسکتے کہ وہ اوقاف کی ...

... جنہوں نے انتہائی تشدد آمیز طریقوں کے استعمال کو ایک معمولی بات بنا دیا ہے۔ اس لئے مقتضی ہیں کہ اصلاح احوال کی طرف فوری توجہ کی جائے۔ کیا ہمارا یہ کشمیر یا اس کی گورنمنٹ یہ سمجھتی ہے کہ اس طرح رعایائے کشمیر کا خون بہا کر وہ ریاست کے اندر امن و اطمینان پیدا کرسکتی ہے۔ ایسا نہ کبھی پہلے ہوا ہے اور نہ آئندہ ہوسکتا ہے۔ جب تک ظلم نہ ہو لوگ اپنی جانیں دینے کے لئے آمادہ نہیں ہوسکتے۔ جب تک سیاسی بیداری نہ ہو لوگ سیاسی مقاصد کے لئے اس قدر استقامت کا ثبوت بہم نہیں پہنچا سکتے۔

نجد و یمن کی صلح

آج کی خبروں میں سب سے زیادہ خوشگوار اور مسرت افزا خبر یہ ہے کہ سلطان ابن سعود اور امام یمن کے درمیان کچھ عرصہ سے جو مناقشہ پیدا ہوگیا تھا اور جس کی وجہ سے مسلسل یہ خبریں آرہی تھیں کہ جزیرۃ العرب میں دو اسلامی حکومتوں کے درمیان خدانخواستہ ایک خونریز جنگ ہونے والی ہے وہ الحمد للہ ختم ہوگیا اور دونوں حکومتوں نے اسلام کی روایات اخوت و رواداری کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپس میں صلح کرلی اور ایک طویل عرصہ کے لئے دوستانہ معاہدہ پر دستخط کردیئے گئے۔ رائٹر کی اس اطلاع کے الفاظ حسب ذیل ہیں:-

”عرب میں یمن اور سعودی حکومتوں کے درمیان ایک عرصہ سے ولایت نجران پر قبضہ کرنے کے متعلق جو اختلافات چلے آرہے تھے اور ان کی وجہ سے جنگ کے جو خطرات محسوس کئے جارہے تھے اب قطعی طور پر ختم ہوگئے اور سلطان ابن سعود اور امام یحییٰ کے درمیان لاسلکی کے ذریعہ ایک معاہدہ ہوگیا۔ معلوم ہوا ہے کہ دونوں حکومتوں کی حدود متعین کردی گئی ہیں اور بیس سال کیلئے ایک دوستانہ معاہدہ ہوگیا ہے۔“

یہ خبر نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام عالم اسلامی کیلئے نہایت مبارک خبر ہے اور ہم یقین کرتے ہیں کہ اس خبر سے ان دول یورپ کی تمام آرزوؤں اور تمناؤں کا خون ہوگیا ہوگا جو جزیرۃ العرب میں ایک ہولناک جنگ کے خواب دیکھ کر اپنی مطلب برآری کے منصوبے گانٹھ رہی تھیں۔ سلطان ابن سعود اور امام یحییٰ دونوں نے اس موقع پر جس بیدار مغزی اور مآل اندیشی کا ثبوت بہم پہنچایا ہے اس سے یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ اسلامی مرکز میں آئندہ بھی مغربی طاقتوں کی ریشہ دوانیاں کامیاب نہ ہوسکیں گی۔ اور عرب صحیح آزادی کی طرف عنقریب قدم بڑھائے گا۔

کشمیر میں گولیاں

گزشتہ ہفتہ کشمیر سے نہایت اضطراب انگیز و پریشان کن خبریں آئی ہیں جن کا سلسلہ آج تک جاری ہے۔ متعدد بار فوج کا گولیاں چلانا اور بے شمار انسانوں کو مجروح و مقتول کرنا صاف ظاہر کرتا ہے کہ وہاں کے حالات بہت زیادہ خراب ہوچکے ہیں اور راعی اور رعایا کے تعلقات روز بروز بد سے بدتر ہوتے جارہے ہیں۔ ریاست کشمیر کی آبادی اپنے سیاسی حقوق کے لئے جس قدر قربانیاں کررہی ہے اور برابر کررہی ہے ان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جو طرز حکومت وہاں جاری ہے اس میں اور باشندگان کشمیر کی سیاسی بیداری میں کوئی مناسبت نہیں ہے۔ جب انسانوں کی کسی آبادی پر انتہائی تشدد روا رکھا جائے اور پولیس اور فوج کے اختیار میں جو کچھ ہے وہ کر گزرے اور اس کے بعد بھی عام مطالبات اسی طرح باقی رہیں جیسے کہ پہلے تھے اور ان کیلئے حقیقی تڑپ موجود ہو تو تمام دنیا کے لئے یہ سمجھنے کے کافی ... ہیں کہ عوام الناس میں سیاسی بیداری پیدا ہوچکی ہے، وہ اپنے سیاسی بنیادی حقوق کو پامال ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے اور گورنمنٹ اپنی قدامت پسندی اور استبدادیت کے گھمنڈ میں ان کے مطالبات کو ٹھکرا کر انہیں دستور اپنے ابتدائی حقوق سے محروم رکھنا چاہتی ہے۔ جو حالات اس وقت کشمیر کی ریاست میں رونما ہیں اور ...

... کے ذریعہ کافی روپیہ غبن کرکے سزا سے بچ نکلا تھا۔ فرانس میں اپنا اثر جمالیا اور ایک بہت بڑی اسکیم کے ذریعہ تقریباً چالیس لاکھ پونڈ غبن کئے اور اس میں حکومت کے ایک وزیر کو بھی ایسی حالت میں ملوث کیا کہ وہ حقیقت حال سے بے خبر تھا۔ جب حالات ظاہر ہوئے اور اس شخص کی نام کوششیں اخفاء جرم کے سلسلہ میں ناکام رہیں تو اس نے خودکشی کرلی مگر چونکہ وزیر اس سلسلہ میں مشتبہ ہوگیا تھا اس کے مخالفین کو اشتعال پھیلانے کا موقع مل گیا اور بغیر اس کے کہ معاملات پر سنجیدگی کے ساتھ غور کیا جاتا عوام کو مشتعل کرکے حکومت کے مقابلہ میں کھڑا کردیا گیا اور پیرس کے اندر بجائے ... کے مجمع نے ہنگامہ برپا کرکے حکومت کو مستعفی ہونے کے لئے مجبور کردیا کہ وزیر اعظم وہی شخص تھا جس کے خلاف ایک سابقہ حکومت میں وزیر کی حیثیت سے کوئی شبہ پیدا ہوا تھا۔ چھ آدمی جان سے مارے گئے اور ... سیاسی زخمی ہوئے اور حکومت ختم ہوگئی۔ حالانکہ پارلیمنٹ کے اندر جب اس حکومت نے اعتماد کا ووٹ طلب کیا تھا تو اسے اکثریت حاصل تھی۔ یہ ہے یورپ کے سیاسی اقتصادی اور مالی نظام کی حالت جس کی تعریف و توصیف میں مغرب زدہ ایشیائی بھی رطب اللسان نظر آتے ہیں۔

آفتاب ہوسٹل کے طلباء کا اجتماع

حضرت مولانا احمد سعید صاحب کے مواعظ حسنہ

... کی طرح سادہ زندگی کا نمونہ بن جائیں۔

آفتاب ہوسٹل کے نام پر حضرت مولانا کو صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب مرحوم کا خیال آگیا اور آپ نے فرمایا کہ ایسے ہوسٹل کی تاسیس جس میں ایثار و خلوص ... کے نام پر کی گئی ہے اس وقت مجھے اس کی یاد بار بار آرہی ہے ...

شذرات

فرانس میں ہنگامے

کشمیر کی سرزمین خون مسلم سے پھر لالہ زار بننے والی ہے؟

سرینگر میں مسلم جلوس پر آتشباری۔ اور کرفیو آرڈر کا نفاذ

سات مسلمان شہید اور متعدد مجروح

سیالکوٹ ۵ر فروری۔ سرینگر (کشمیر) میں ایک مسلم جلوس پر ریاست کی پولیس کی طرف سے جو فائر کئے گئے تھے اس کی تفصیل ریاست کے ایک بیان کے سلسلہ میں اخبار میں کسی جگہ دی جاچکی ہے اب ریاست کشمیر کی طرف سے ایک اور کمیونک شائع ہوا ہے جس میں مذکور ہے کہ کل سرینگر سے جو اطلاعات بہم پہنچی تھیں ان کے بعد مزید معلوم ہوا ہے کہ جو مجمع کل لنگر بوالا میں جمع ہوا تھا وہ یہ محسوس کرکے خود بخود منتشر ہوگیا کہ پولیس اور فوج آرہی ہے فوج کی طرف سے کرفیو آرڈر کا نفاذ کردیا گیا ہے اور پولیس کی موٹریں گشت لگا رہی ہیں۔ مفصل سے کسی اور حادثہ کی اطلاع نہیں ملی ۴ر فروری کو بلوانا میں فائر کئے گئے جن سے سات اشخاص ہلاک اور متعدد مجروح ہوگئے خبر ملتے ہی فوراً طبی امداد بہم پہنچائی گئی اور ایک اسپیشل سب اسسٹنٹ سرجن مقرر کردیا گیا۔

ریاست کا دوسرا کمیونک مظہر ہے کہ سوپور میں دو ذہین سر نوجوانوں نے ایک جلوس نکالا لیکن خود ہی اسے منتشر کردیا اور سرکردہ اشخاص گرفتار کرلئے گئے۔ راشٹ ناگ میں بیس مسلمان گرفتار کرلئے گئے ہیں۔

بہار کا زلزلہ اور متمول حضرات

اسلام کے متعلق غلط معلومات کی اشاعت

براڈکاسٹ کی تقریروں پر ایک پروفیسر کا ماتم

مونگیر میں پھر زلزلہ آگیا

کانگریس کا آئندہ سالانہ اجلاس

مسٹر سوامی آئینگر ایڈیٹر ہندو کا انتقال

پست اقوام کو شودروں میں شامل کیا جائے

۵۰ کروڑ کا سونا ہندوستان سے باہر

نعمت اسلام سے بہرہ اندوزی

ریاست کی پولیس کا دہلی سے اخراج

جرمنی میں چار شتر کی گودی سے اڑا دیئے گئے

مصیبت زدگان بہار سے اظہار ہمدردی

صدر جمعیۃ علماء ہند کا اعلان اور یوم الدعا

امارت شرعیہ صوبہ بہار کی اعانت کرو

ایک دردناک مکتوب

میں اپنی تباہی اور میرے بھائیوں کی بربادی کا الم ناک غم بھری اور مہیب نظاروں کا نقشہ کھینچنے کے لئے الفاظ کہاں سے لاؤں میرا دل ہل گیا ہے میری آنکھیں پرنم یا خشک ہوگئی ہیں۔ جی چاہتا ہے کہ رونا چاہتا ہوں لیکن آنسو نہیں نکلتے دل اول تو ٹوٹ گیا ہے میری طبیعت پژمردہ ہوگئی ہے بلکہ میرا دل مرچکا ہے۔

بتاریخ ۲۸ رمضان المبارک کو دو بجکر بیس منٹ پر ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا سنت لیفہ کے بعد سنت ادا کر رہا تھا کہ محسوس ہوئی کہ میں ہل رہا ہوں میں اسی ادھیڑ بن میں تھا کہ کسی کی چیخ نے مجھکو ہوشیار کردیا کہ واقع معمول سے زیادہ حرکت کر رہا ہوں ابھی ابھی جو میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا

شجاع آباد

۵ر فروری ۱۹۳۴ء بروز جمعہ۔ آج حسب الحکم صدر محترم جمعیت العلمائے ہند شاہی مسجد شجاع آباد میں بعد نماز جمعہ یوم الدعا منایا گیا۔ مولانا قاضی حاجی محمد یٰسین صاحب و مولانا قاضی احسان احمد صاحب امام شاہی جامع مسجد نے تقریریں کیں۔ مولانا قاضی احسان احمد صاحب نے کوائف بہار اور حالات بلوچستان اور باشندگان سرحد کی بے آئین بلوچستان کی مجبوریوں کے عینی شاہدات بیان فرمائے اور مصائب بہار ایسے رنگ میں بیان کئے کہ جملہ حاضرین پر رقت طاری تھی اور اعانت مصیبت زدگان کے لئے تقریر کی۔ اور مندرجہ ذیل تجاویز پیش ہوکر باتفاق آراء پاس ہوگئیں۔

تجویز۔ مسلمانان شجاع آباد کا یہ عظیم الشان جلسہ مصیبت زدگان بہار سے دلی ہمدردی ظاہر کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ خدا کے قادر و توانا باشندگان

مراد آباد میں یوم الدعا

بنارس کی مسلم امدادی جماعت مونگیر میں

سکریٹری مسلم ریلیف کمیٹی کا اظہار تشکر

دربھنگہ کی مسلم ریلیف کمیٹی!!

مسلمانان مظفرپور کی امداد

دیہاتیوں کی دردناک حالت

مختلف مقامات پر بہار سے ہمدردی

شراب کے نام پر جھگڑا

اسلامی اجتماع پر پولیس نے فیر کردیئے

مسلم جلوس پر حکومت کشمیر کا الزام

چار اشخاص سے زائد کا اجتماع ممنوع

سیالکوٹ، ۳ر فروری، دربار کشمیر کی طرف سے حسب ذیل کمیونک شائع ہوا ہے:۔

سرینگر اور نواح سے جو اطلاعات آرہی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ کنکر ملا مسجد میں مسلمانوں کا اجتماع ہوا جس میں ملا محمد صاحب نے ایک تقریر کی جو بہت ہی اشتعال انگیز تھی اس کے بعد ایک جلوس نکالا گیا حالانکہ مجسٹریٹ نے اس کی ممانعت کردی تھی۔ فتح گڑھ کے قریب پولیس نے جلوس کو روکنے کی کوشش کی لیکن مجمع پولیس کے افسروں پر غالب آگیا اور پولیس کے دو آدمی سنگباری اور کنکریوں کی بارش میں واپس آگئے۔

اس کے بعد جلوس نے اپنا رخ بدل دیا اور مسجد میں واپس آگیا۔

دن کے ابتدائی حصہ میں عورتوں اور چھوٹے چھوٹے بچوں کا بھی ایک جلوس نکالا گیا۔ لڑکے اس قدر مشتعل ہوگئے کہ انہوں نے پولیس پر پتھر پھینکے جس سے کئی آدمی زخمی ہوئے۔ پولیس کے کئی کانسٹبل غائب بھی ہیں۔

سرینگر میں ہڑتال

جاپانی آہن مزید محصول سے مستثنیٰ

منتخبہ کمیٹی کا فیصلہ

غیر ممالک سے گاندھی جی کی اپیل

زلزلہ زدگان کی امداد کرو!

دہلی میونسپلٹی کے انتخابات اور کانگریس

پنڈت جواہر لال نہرو کی مخالفت

امریکہ میں کروڑ پتیوں کا خاتمہ

امارت شرعیہ صوبہ بہار کا اعلان

ایک غلط فہمی کا ازالہ

(از حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت)

۱۷ر جنوری کو جو میں نے چمپارن سے واپس آکر پریس ٹیلیگرام دیا تھا۔ نے افسوس ہے کہ بعض اردو اخبارات میں اس کا ترجمہ بہت غلط طور پر شائع ہوا ہے۔ دفتر امارت کو جو کچھ نقصان پہونچا ہے اس کے متعلق میں نے امداد کی کوئی اپیل نہیں کی ہے۔ میرے بیان میں اس کا تذکرہ محض اس اظہار کے لئے تھا کہ مقامی کارکنوں کی پریشانی اور کاموں کی تاخیر کی وجہ لوگوں کو معلوم ہوجائے۔

ہمارے سامنے اس وقت عام پبلک کو ہلاکت اور مصیبت سے بچنے کا سوال سب سے اہم ہے اس لئے تمام ہمدردوں سے اپیل ہے کہ وہ جو کچھ روانہ کریں وہ صرف عام مصیبت زدوں کی امداد یا تباہ شدہ مساجد و مدارس کی تعمیر کے لئے۔

جن اصحاب نے بعض رقمیں خاص دفتر امارت کی تعمیر کے لئے بھیجی ہیں ان کی رقمیں بھی امارت کے زلزلہ امدادی فنڈ میں داخل کردی گئی ہیں۔ جو لوگ مساجد کے لئے بھیجیں ان کو خیال رکھنا چاہئے کہ وہ رقم مد زکوٰۃ کی نہ ہو۔

رقوم بھیجنے کا پتہ:۔ ناظم بیت المال امارت شرعیہ ۔ پھلواری شریف ضلع پٹنہ

ڈاکٹر بہجت تشریف لارہے ہیں!

جامعہ ملیہ میں تقریروں کا سلسلہ

ریاستی باشندوں کی کانفرنس کا اجلاس

قانون تحفظ والیان ریاست کو بھی کچل دیگا

اخبارات کی آزادی کا خاتمہ

سر آغا خاں دہلی تشریف لے آئے

جاپان ہندوستانی روئی کا بائیکاٹ ترک کرے گا؟

آرڈیننس کی میعاد ختم ہونے پر ضمانت واپس ملیگی

لاہور ہائیکورٹ کا اہم فیصلہ

امر تسر ۱۹۲۰

محکمہ ریلوے کی جفاکاریاں

مسافروں کی شکایات اور ریلوے کی غفلت شعاری

افغانی سول نافرمانی بھی ملتوی

گاندھی جی پر زلزلہ کا اثر

مسافروں کا بلیک ہول

اسٹیشنوں پر پانی کی قلت

ہندو پانی والوں کا تعصب

واٹرروم کی حالت

تار کا پتہ :- "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی اے) معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی - یوم سہ شنبہ ۲۸ شوال المکرم ۱۳۵۲ھ ہجری - مطابق ۱۳ فروری ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۱

جگر پارے

نالہ پابندِ نفس اے دلِ ناشاد نہیں
آنکھ کہہ دے جسے وہ عشق کی روداد نہیں

ہستی غم کا ہے ادراک جسے کہتے ہیں درد
یہ تو فریاد کی توہین ہے فریاد نہیں

پھونک دے قیدِ تعین کو بھی اے برقِ جمال
دل سے آجائے جو لب تک مری فریاد نہیں

تم نے کیوں انجمنِ ناز میں تیور بدلے
ہستی دل کا ہے احساس تری یاد نہیں

دور ہے منزلِ عرفانِ خودی اور یہاں
دل ہے آزاد نگاہیں ابھی آزاد نہیں

دل ہو یا ذوقِ طلب یا نگہِ حسنِ شباب
دل دھڑکنے کی صدا ہے کوئی فریاد نہیں

ہاں غمِ یار ترے دم سے ہے تعمیرِ حیات
بیخودی کا ہے یہ عالم کہ خدا یاد نہیں

کوئی آزاد نہیں روح جو آزاد نہیں
تو سلامت ہے تو ہستی مری برباد نہیں

مختصر ہے مری ہستی کی حقیقت یہ جگر
مجھ میں آباد ہیں سب میں کہیں آباد نہیں

(جگر مرادآبادی)

دلچسپ حقائق و معلومات

معاصرین کے افکار و آراء

بھائی پرمانند نے پھر ایک بڑ ہانکی

بھائی پرمانند نے لاہور میں جو تقریر کی ہے، کل کی اشاعت میں درج کی جا چکی ہے۔ یہ خیال اس لائق نہ تھا کہ اس پر اخبار کے کالم ضائع کیے جاتے، لیکن اسے صرف اس لیے شائع کر دیا گیا ہے کہ ہمارے قارئین عبرت حاصل کریں ...

(ہند جدید)

مصیبت بلا اتیاز آتی ہے

یوم شریعت

مسلمان کی مذہبی زندگی کا ایک بہت بڑا جزو فصل خصومات ہے۔ جو حقیقت میں مسلمانوں کا شخصی قانون ہے ...

(پیغام سرحد)

ریاستی باشندوں میں فرقہ پرستی

اگر ہندوؤں میں رواداری کا مادہ پیدا ہو جائے ...

ہندستان کا آئندہ دستور اساسی

ہندستان میں بیکاری

نورانی قرآن مجید مترجم ... منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

The Al-Jamiat

Registered No L 1793.

Vol. 19 No 10 — DELHI FRIDAY, FEBRUARY 9, 1934. — PRICE ONE ANNA

دار العلوم معینیہ عثمانیہ درگاہ معلی اجمیر شریف

انجمن سیف الاسلام کا مذہبی اجلاس

زمین ساکن اور سورج متحرک ہے

انجمن امداد الفقراء کا جلسہ

دار العلوم عزیزیہ بھیرہ کا داخلہ

کوہاٹ میں شریعت بل کی حمایت

سرحد میں دار العلوم دیوبند کا ذکر

ہمدردی کا عبرت انگیز منظر!

دربھنگہ کے آم و لیچیاں سارے زمانہ میں مشہور ہیں
منیجر مدینہ نرسری دربھنگہ ڈاکخانہ لہریا سرائے

ضرورت ہے ایک معلمہ کی
سکریٹری محفل اسلام موٹا ورا چھا ضلع سورت

بال جیون گھی — مفت لو
منیجر بال جیون کارخانہ علی گڑھ شہر

آب بقا فارمیسی کے مستند مجربات
منیجر آب بقا فارمیسی اقبال بلڈنگ دربھنگہ ڈاکخانہ لہریا سرائے

گھر کا ڈاکو
ناو طبیہ سپلائنگ کمپنی قلعہ شیخوپورہ (پنجاب)

صرف ۱۵ فروری ۱۹۳۴ء تک
ایک روپیہ کا مال بارہ آنہ (۱۲) میں
منیجر نولکشور پریس بک ڈپو لکھنؤ

دلفریبی حسن کا راز
دی اسپیشل اسٹور (ن) پبلشرز قصور (پنجاب)

ڈاکخانے کے استعمال شدہ ردی ٹکٹوں سے لاکھوں روپے کمائیے

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں
Heath + Summers, Fort Bombay
ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

ہر جگہ چلنے والی فائدہ مند تجارت
انگلش کمرشیل ہاؤس جیکب سرکل بمبئی

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی تجارت
نمونہ کی مجموعی گانٹھ کی قیمت پچاس روپے

تاریخ میں زلزلوں کا طویل سلسلہ

پہاڑ اور بستیاں زمین میں دھنس گئیں ۔ گاؤں معلق ہو گئے

واقعات کی روشنی میں مرزا قادیانی کی شان نبوت کے پرخچے

(از جناب علامہ عبدالشکور صاحب مدیر النجم)

حال میں ۱۵ جنوری کو دنیا کے اندر جو عظیم الشان زلزلہ آیا اس پر قادیانی جماعت کی جانب سے بڑے بڑے ... پوسٹر شائع کئے گئے کہ یہ زلازل اور فتن سب مرزا غلام احمد کے انکار نبوت کی وجہ سے ہیں۔ غلامیوں کو بھی عجب طرز استدلال ہوتا ہے جہاں کوئی نئی بات ہوئی یا کوئی بڑا آدمی مرا فوراً اشتہار دیدیا کہ یہ مرزا صاحب کے نہ ماننے کی وجہ سے ہوا ... نہ اس پر کوئی شرعی حجت قائم کی جاتی ہے اور نہ کسی آیت قرآنی سے استنباط کیا جاتا ہے ... غلامیوں کا یہ اصول بالکل یاد رہے ... باطل و عاطل ہے۔ پھر اصل وجوہ ان زلازل اور حوادثات کے کیا ہیں اس کو ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پاک میں ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) ابن عساکر نے حضرت ... سے روایت کیا ہے کہ میری امت ...

کی بستیاں ویران ہو گئیں اور ایک خلق کثیر ہلاک ہو گئی۔ یہ زلزلہ یہاں سے انطاکیہ اور موصل پہونچا، موصل میں پچاس ہزار سے زائد آبادی کا خاتمہ ہو گیا۔

(۹) ۳۴۳ھ میں ... رے، خراسان، نیشاپور، اصفہان، طبرستان وغیرہ میں ایک اور زلزلہ آیا جس سے بڑے بڑے پہاڑ زمین بوس ہو گئے اور زمین میں ایسے شگاف پڑے کہ پچاس پچاس علم تک گہرائیوں کی نوبت پہونچ گئی۔

(۱۰) ۴۲۸ھ بزمانہ مقتدر ایک زلزلہ آیا اور شہر میں عمارتیں ایسی مسمار ہوئیں کہ ڈیڑھ لاکھ سے زائد انسان ملبہ کے نیچے دب کر فنا ہو گئے۔

(۱۱) ۵۵۲ھ شام، حلب، شیراز، انطاکیہ، طرابلس وغیرہ میں زلزلہ آیا ... صرف شیراز کی یہ حالت ہوئی کہ وہاں سب لوگ مر گئے ایک عورت باقی رہ گئی تھی۔

...

(۱) تاریخ الخلفاء میں ہے کہ ۲۴۲ھ میں خلیفہ متوکل باللہ کے زمانہ میں ایک پہاڑ بمن سے سرک کر کھیتوں میں آ گیا جس سے سخت نقصانات ہوئے۔

(۲) بزمانہ مقتدر باللہ ... میں دینور کا پہاڑ زمین میں دھنس گیا اور اس کے نیچے اس قدر پانی کی موجیں بہیں کہ بستیوں کی بستیاں غرق ہو گئیں۔

(۳) ... میں مغرب کے تقریباً تیرہ گاؤں زمین میں دھنس گئے۔

(۴) ماہ شعبان ۴۳۴ھ میں ایک ایسا عظیم الشان زلزلہ آیا کہ بہت سے مکان اور قلعہ پیوند زمین ہو گئے۔

(۵) ۴۵۵ھ میں بصرہ کے قریب دجلہ میں چند گاؤں فنا ہو گئے۔

(۶) ۹۳۳ھ میں شہر بحیرہ خسف ہو گیا۔

(۷) ... کے عہد میں ... زلزلے آئے ... آسمان و زمین میں معلق ہو گیا ... زمین میں جا بجا شگاف پڑ گئے ...

(۸) بزمانہ متوکل باللہ دمشق میں ایک ہیبت ناک زلزلہ آیا ...

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

ننگوں کی آبادی میں شادی کی ایک عجیب تقریب

انجیل ہاتھ میں لیکر ننگے پادری کا وعظ

مغرب زدوں کیلئے ایک نئی خوشخبری

امریکہ کے ... ایک خوشنما جزیرہ میں "ایلیسیا" مقام میں ننگوں کی آبادی ہے جہاں ... عریانی کا مظاہرہ کرتے نظر آتے ہیں۔ اس آبادی میں دو ننگوں کی حال ہی میں شادی ہوئی ہے جس کی دلچسپ کیفیت ... میں درج کی جاتی ہے۔

اس ننگی آبادی کے ننگے دولہا میاں چار ماہ سے ... ننگی دولہن ... آکر اس مخفل عریانی میں داخل ہوئی تھیں ... شادی کے متعلق گفتگو ہوئی اور اس تقریب سعید کیلئے ایک دن مقرر کر دیا گیا۔ وقت مقررہ پر ننگوں کی محفل نشاط گرم ہوئی اور ننگے مردوں اور عورتوں نے اس تقریب میں شرکت کی ...

اس موقعہ پر جیلا پادری صاحب ... انجیل ہاتھ میں لے کر ... فرمایا "ہم یہاں خدا کے سامنے جمع ہوئے ہیں ..." ... اس کے بعد پادری صاحب نے "محبت اور اطاعت" کا عہد لے کر نکاح کا اعلان کر دیا!

... اس کی تقریب سے کس قدر ... ہندوستان کے ... نوجوان کب اس طریقہ کی نقالی کرتے ہیں)۔

شام اور لبنان میں ترکوں کی زمین

فرانس نے آزادی کا اعلان کر دیا

فرانسیسی سفارت خانہ نے وزیر خارجہ ترکی کو اطلاع دی ہے کہ شام اور لبنان کے علاقوں میں آزاد صوبہ اسکندرون میں ترکوں کی جن آراضی پر قیود عائد تھیں وہ سب اٹھالی گئی ہیں اور اب ترک اپنی زمینوں کو آزادی کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔ فرانسیسی سفیر نے یہ بھی اطلاع دی ہے کہ شام و لبنان میں آزادی کے احکام تدریج نافذ کئے جائیں گے۔

(آزاد اور طاقتور حکومتوں کو کسی احتجاج کی ضرورت نہیں پڑتی اور وہ اپنے مطالبات اپنے جوتوں کے زور سے خود ہی منوا لیتے ہیں مگر کمزور اور ... غلام اور ساتھ ہی کمزور بھی ہیں ان کے کسی مطالبہ پر احتجاج کے باوجود بھی توجہ نہیں دی جاتی)۔

روس کے عظیم الشان کتب خانہ کی سالگرہ

لینن گراڈ (روس) کی پبلک لائبریری کی حال ہی میں ۱۲۰ ویں سالگرہ منائی گئی ہے جس میں روس کے ارباب علم و سیاست نے پوری دلچسپی سے حصہ لیا۔ جب سے روس میں انقلاب ہوا ہے اس کتب خانہ میں کتابوں کا دگنا اضافہ ہو گیا ہے کتابوں کی کل تعداد ساٹھ (۶۰) لاکھ ہے۔

امریکہ کی واشنگٹن لائبریری کے بعد اس کتب خانہ کا درجہ ہے اور دنیا کا کوئی کتب خانہ ان دو کتب خانوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ لینن گراڈ کے اس کتب خانہ میں سائنس اور صنعتی کتابوں کا کافی ذخیرہ موجود ہے ...

ترکی اور بلغاریا میں کشیدگی

... خبر آئی ہے کہ ترکی اور یونانی معاہدہ سے بلغاریا ترکی سے سخت کبیدہ ہو گیا ہے ...

برٹن کی تقریب میں ساٹھ لاکھ انسانوں کی ضیافت

ترکی میں ناپ تول کے لئے جدید پیمانے

... سے تمام ترکی میں پرانے پیمانے ناپ اور تول کا سسٹم منسوخ کر دیا جائے گا اور اس کی جگہ جدید پیمانے استعمال کئے جائیں گے۔ اب تک ترکی میں وزن کے لئے "اقہ" اور ناپ کے لئے "اندازہ" استعمال کیا جاتا تھا۔ اقہ کا وزن ۲ ... پونڈ اور "اندازہ" کا اندازہ ۲۵ ... انچ ہے۔ اسی طرح زمین کی پیمائش کے لئے جریب کے بجائے دوسرا اندازہ استعمال کیا جائے گا۔

حجاز ریلوے کو دوبارہ جاری کرنے کی سعی

وزیر فرانس اور شاہ ابن سعود کی گفتگو

عربی اخبارات ... سلطان ابن سعود نے وزیر فرانس ... حجاز ریلوے کے ... گفتگو فرمائی ...

فلسطین میں دو عربوں کو پھانسی کی سزا

گزشتہ سال یہودیوں کے ... بم پھینکے گئے تھے جس کے باعث ایک یہودی ہلاک ہو گیا تھا۔ اس سلسلہ میں چند عربوں کو شبہ میں گرفتار کر لیا گیا ... ایک سال کی سماعت کے بعد عدالت ماتحت نے ... کو پھانسی کی سزا دیدی۔ عدالت عالیہ میں ... فیصلہ کے خلاف اپیل ...

شاہ ایران کا سفر انگورہ

رضا شاہ پہلوی آئندہ ماہ کے آخر میں ... ترکی تشریف لے جائیں گے۔ پہلے آپ عراق تشریف لائیں گے اور وہاں موجودہ شاہ عراق کی مہمانی میں ... روز گزاریں گے اس کے بعد حلب، بیروت وغیرہ مقامات سے گزر کر اپنے خواص کے ہمراہ انگورہ کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ جہاں آپ غازی مصطفےٰ کمال پاشا سے خصوصی ملاقات کریں گے۔

ترکی میں تعلیمی جدوجہد کی نئی شان

ترکی حکومت نے ایک جدید قانون کے ذریعہ ابتدائی اور ثانوی تعلیم کی مدت ۷ سال کے بجائے ۱۲ سال کی توسیع کر دی ہے اور طلباء کیلئے لازمی قرار دیا ہے کہ وہ مدارس میں داخل ہونے سے پہلے کسی اجنبی زبان کو حاصل کریں۔

مصر کے طلباء کا محیر العقول کارنامہ

مصری طلباء نے سیاسی اور اقتصادی سرگرمیوں کے بعد ... تعطیل میں کسانوں کو تعلیم دینی شروع کی ...

صوبۂ متحدہ کی کونسل میں اسلامی اوقاف کا مسئلہ

حافظ ہدایت حسین صاحب کا وقف بل

صوبۂ متحدہ کی کونسل میں حافظ ہدایت حسین صاحب نے جو مسودہ قانون اسلامی اوقاف کے متعلق پیش کیا ہے ہم اس کا متن درج ذیل کرتے ہیں تاکہ ناظرین کرام کو اس تنقید کے سمجھنے میں آسانی ہو سکے جو گزشتہ اشاعت سے ایڈیٹوریل کالموں میں شائع ہو رہی ہے ...

۱ — تمہید — اس قانون کا نام ہوگا "صوبۂ متحدہ کا قانون اوقاف ۱۹۳۴ء" اس کا نفاذ اس تاریخ سے ہوگا جس تاریخ سے لوکل گورنمنٹ گزٹ میں اعلان کرے گی۔

۲ — یہ تمام صوبۂ متحدہ میں جاری ہوگا اور ان تمام اوقاف کے لئے ہوگا جو تمام تر یا ان کا کچھ حصہ صوبۂ متحدہ میں ...

عدالت — کے معنی ہیں ڈسٹرکٹ جج کی عدالت یا کوئی اور عدالت جس کو اس قانون کے تحت لوکل گورنمنٹ نے مجاز کیا ہو۔

ڈگری — کے معنی ہیں عدالت کا حکم جس پر بذریعہ قرقی عملدرآمد کیا جا سکے۔

باب اول

اضلاع کی وقف کمیٹیاں

۵ — اس قانون کے نفاذ کے چھ ماہ بعد لوکل گورنمنٹ ایک اعلان کے ذریعہ ہدایت کرے گی کہ ضلع وقف کمیٹیاں قائم کی جائیں۔

۶ — ضلع کی وقف کمیٹی میں چھ سے نو تک ممبر ہوں گے اور اس تعداد کو ضلع کی حیثیت دیکھتے ہوئے لوکل گورنمنٹ متعین کرے گی اور اس کمیٹی کے تمام ارکان مسلمان ہوں گے اور جہاں تک ممکن ہوگا ہر کمیٹی کے ایک تہائی ارکان شیعہ ہوں گے۔

...

(باقی آئندہ)

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

کلوخ انداز را پاداش سنگ است

قطورہ بھی گئی اور مار بھی کھائی!

(گزشتہ سے پیوستہ)

جب ذرا شور و غل کم ہوا تو ... سوال و جواب ہوئے اور جانبین کو یہ حقیقت معلوم کر کے سخت حیرت ہوئی کہ ڈاکو مقدس جوفلس کو بھی اٹھا کر لے گئے۔ آنے والوں نے بتایا کہ ایک ایک جگہ چھان ماری مگر نہ تو قطورہ کا پتہ چلا اور نہ ڈاکوؤں کا۔ مگر سب سے بڑھ کر ظلم یہ ہوا کہ تو جوفلس کو بھی ڈاکو لے اڑے۔ صد افسوس! مقدس جوفلس کی قسمت دیکھئے کیا رنگ لاتی ہے اور وہ ڈاکوؤں کے ہاتھ سے زندہ بھی بچتے ہیں یا شہید کر دئے جاتے ہیں۔

رات گزرنے کے بعد بستی کے لوگوں نے پھر آس پاس آدمی دوڑائے مگر جوفلس کا کہیں پتہ نہ چلا اور رو دھو کر بیٹھ گئے۔ اب ہم ذرا بیچارے جوفلس کا حال دریافت کرنے اور ناظرین کرام کو اس تک پہونچانے کی کوشش کرتے ہیں ...

اس کے بعد پھر اس پر کوڑے برساؤ اور دیکھو یہ اپنے تقدس سے کس طرح بچتا ہے؟

جوفلس پڑا پڑا دیکھتا رہا اور ایک حرف بھی زبان سے نہ نکالا کیونکہ اس کو یقین تھا کہ اگر زبان سے کچھ کہا گیا تو پھر ایسی گت بنے گی کہ زندہ رہنا محال ہو جائے گا۔ دل ہی دل میں سوچتا رہا کہ ... تو قسمت یہاں موت کے لئے لائی ہے یا ہمیشہ کی غلامی کے لئے۔ خدا ہی ہے جو ان بدمعاشوں کے پنجے سے رہائی دلائے۔

کچھ دیر بعد چند لوگوں نے جوفلس کو جھٹکا دے کر اٹھایا اور گھونسے مار کر خیمہ سے باہر نکالنے کا ارادہ کیا۔

جوفلس: خدا کے واسطے مجھے یہ تو بتاؤ کہ میرا قصور کیا ہے اور میں نے تمہارا کونسا گناہ کیا ہے کہ تم مجھے مارے ڈالو گے!

راہب: چپ رہ! آیا کہیں کا بڑا نیک!! ابھی تک تجھے یہی معلوم نہیں کہ تیرا گناہ کیا ہے؟

جوفلس: آخر میرا گناہ بتانے میں کیا حرج ہے۔ خدا را مجھ پر رحم کرو اور مسیح کلام میری جان بخشی کرو۔

راہب: ہاں عنقریب تجھ کو تیرا گناہ معلوم ہو جائے گا۔ کسی معصوم بے گناہ اور با عفت لڑکی کو ... بہکانا اور اس کو گھر سے بے گھر کر دینا تیرے نزدیک کوئی گناہ ہی نہیں ہے۔ ارے مردود! تقدس کے پردہ میں یہ کام!

جوفلس: مسیح گواہ ہے کہ قطورہ کو میں کسی بری نیت سے نکال کر نہیں لایا تھا بلکہ میں تو اس کو مقدس مریم کے نام پر زندگی بسر کرنے کے لئے مقدس ... کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا تھا۔

...

(باقی آئندہ)

معجون شباب آور
قوت مردمی اور دل، دماغ کی کمزوری کے لئے مشہور دوا ہے
قیمت فی شیشی ...
منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

بچوں کی شیر طبیہ دوا — بال جیون گھٹی
ہر ایک بیماری کی شیر طبیہ دوا ہے
... منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر یو۔پی

اِنڈیا بھر میں انقلاب پیدا کرنے والی کمپنی
گاڈلی کمپنی کا کٹ پیس انڈیا بھر میں بہترین و ارزان ترین ثابت ہو گا
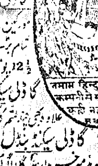
... خاص رعایت ...
منیجر دی گاڈلی کمپنی کراچی

رحیم کمپنی کی اعلیٰ ربڑ کی مہریں
... رحیم کمپنی کارخانہ ربڑ اسٹامپس افضل گنج حیدرآباد دکن

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم
آپ پاک و صاف زندگی کس طرح گزار سکتے ہیں۔
آپ دنیا کے سچے عیش و آرام کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔
آپ بچپن کی غلطکاریوں کا خمیازہ ... سے کس طرح بری ہو سکتے ہیں۔
آپ ان تمام باتوں کا علمی جواب حاصل کرنے کیلئے ...
آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۲۸ شوال المکرم ۱۳۵۲ھ

صوبۂ متحدہ کا وقف بل

(۲)

جہاں تک کہ نفس قانون سازی کا تعلق ہے ہم گزشتہ اشاعت میں اپنا خیال ظاہر کر چکے ہیں اور یہ بتا چکے ہیں کہ موجودہ حالات میں ہم مجالس مقننہ سے ایسے قوانین منظور کرنے کے مخالف ہیں جو شریعت اسلامیہ کے مطابق عمل ...

اصول کے برعکس ہے اگر خدانخواستہ یہ مسودۂ قانون منظور ہوگیا تو اس سے اسلامی اوقاف کی اصلاح خواہ ہو یا نہ ہو مگر یہ ضرور ہے کہ بہت سے اوقاف پر حکومت کا بالواسطہ یا بلاواسطہ قبضہ ہو جائے گا اور سرکار پرست اصحاب اور سرکاری عہدہ داروں کے ذریعہ حکومت اپنا اقتدار لاکھوں روپیہ کے اوقاف ...

شذرات

سر آغا خاں کی سعی اتحاد

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

وائسرائے کا زلزلہ فنڈ

حکومت کا یہ اعلان کہ مصیبت ...

دہلی کے میونسپل انتخابات

حضرت مولانا عبدالحلیم صدیقی رہا ہوگئے

ضروری گزارش

دہلی میں جعلی سکہ سازی کے ایک زبردست کارخانہ کا انکشاف

ہزاروں میل پر افغانستان اور ایران کو دھوکہ

دو ہزار جعلی سکے اور سامان برآمد ہوا

دہلی ۱۱ فروری۔ دہلی کی خفیہ پولیس نے جعلی سکے بنانے کی ایک ایسی عظیم سازش کا انکشاف کیا ہے کہ اس کی نظیر ملنی ذرا مشکل ہے اس سازش کی اہمیت یوں اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ اس کا تعلق صرف ہندوستان ہی سے نہیں بلکہ افغانستان اور ایران سے بھی بتایا جاتا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ کچھ عرصہ سے افغانستان اور ایران کی حکومتیں اس بات کی شاکی تھیں کہ ان کے ملک کے سکے ہندوستان میں ڈھالے اور بنائے جاتے ہیں اور وہاں سے افغانستان و ایران میں درآمد کئے جاتے ہیں۔ اس طرح اصلی مجرموں کا سراغ لگنا مشکل تھا یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان دونوں حکومتوں کو شبہ تھا کہ ایسے قلب سازوں کا گروہ دہلی میں رہتا ہے۔

دہلی کی خفیہ پولیس ان اطلاعات کی بناء پر مجرمین کا سراغ لگانے میں نہایت تندہی سے مصروف تھی۔ چنانچہ آج سید علی شاہ انسپکٹر سی۔ آئی۔ ڈی نے قاضی حوض کی پولیس کے ساتھ اجمیری دروازہ کے قریب نبی کریم والے کی گلی میں ایک مکان پر چھاپہ مارا۔ اور تلاشی لی۔

تلاشی کے دوران میں پولیس نے دو ہزار سے زائد جعلی سکے برآمد کئے۔ ۹ اور دیے ایسے ملے جن پر ابھی تک مہر نہیں لگی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اب تک کئی لاکھ جعلی روپیہ تیار کرکے مذکورہ ممالک روانہ کیا جا چکا ہے۔ ابھی تک اس سلسلہ میں پولیس نے صرف ایک شخص مسمی "سندھی" (؟) کو گرفتار کیا ہے۔ لیکن مزید گرفتاریوں کی توقع ہے۔ پولیس نے مکان کی تلاشی کے دوران میں قلب سازی کا بھی سامان برآمد کیا ہے۔

نمائندہ جمعیۃ علماء ہند کا دردناک پیغام!

بہار کی امداد کیلئے ہمہ تن مصروف ہو جاؤ

حضرت مولانا محمد عظمت اللہ صاحب نائب مفتی و نمائندہ جمعیۃ علماء ہند دہلی جو ۲۴ جنوری سے صوبہ بہار کے مصیبت زدہ علاقوں میں دورہ کر رہے تھے۔ آج پھلواری شریف تشریف لائے ہیں اور امارت شرعیہ کے دفتر میں مقیم ہیں۔ موصوف نے ذیل کا پیغام قوم کے نام شائع کرنے کے لئے اخبارات کو دیا ہے۔

صوبہ بہار کے مصیبت زدہ علاقوں کا دورہ کرکے آج پھلواری پہنچ گیا ہوں۔ بہار کا مشرقی حصہ بالکل برباد ہو گیا ہے عمارتیں مسمار ہو گئیں ہیں۔ ہزاروں انسان مکانوں میں دب کر مر گئے اور جو باقی ہیں وہ بے سروسامانی کی حالت میں میدانوں میں زندگی کے دن پورے کر رہے ہیں جن کے پاس کھانے اور پینے کا کوئی سامان نہیں ہے ہر طرف یتیموں اور بیواؤں کا مجمع ہے جن کو شب و روز رونے اور بلبلانے کے علاوہ اور کوئی کام نہیں، حقیقت یہ ہے کہ ان کی مصیبت کا اندازہ صحیح معنی میں اخبار کے ذریعہ نہیں ہو سکتا۔ امارت شرعیہ نے ان کی مصیبت دور کرنے کے لئے تعمیری کام شروع کر دیا ہے۔ اکابرین قوم برابر اپیلیں کر رہے ہیں، مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ قوم میں نمایاں جذبہ ابھی تک نہیں پیدا ہوا موقع کی ضرورت اور اہمیت کا تقاضا تو یہ ہے کہ لوگ اپنی جائز ضرورتوں کو چھوڑ کر اس طرف متوجہ ہو جائیں اور جو صورت بھی مدد کی ہو سکے، اس میں دیر نہ کریں ورنہ خطرہ ہے کہ جو بچ گئے ہیں وہ بھی اس پریشانی میں جان دیدیں گے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہمدرد اور صاحب خیر حضرات بہت جلد اپنی مخصوص امداد امارت شرعیہ پھلواری شریف کے ذریعہ ان مصیبت زدوں تک پہنچانے کی کوشش کریں گے۔

صوبۂ دہلی کے مالیہ میں تخفیف

چیف کمشنر دہلی کا فیصلہ

فہرست امداد کنندگان مصیبت زدگان بہار

معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

حادثۂ ارتحال!

تحفظ اوقاف کے سلسلہ میں ... جلسہ

مساجد میں سیاسی تقریروں کی ممانعت

ریاست کشمیر کے تازہ احکام

دہلی میں ہوائی جہازوں کا مظاہرہ

مولانا عبدالحلیم صدیقی رہا کر دیئے گئے

۱۸ فروری کو دہلی میں ورود

سرینگر میں مارشل لا نافذ کر دیا جائیگا

سکندر حیات خاں پھر گورنری کے عہدہ پر

اسپین میں ۱۵ اشخاص گرفتار

زلزلہ زدہ علاقوں کی دردناک حالت

قاضی امارت شرعیہ بہار کا اعلان

زلزلہ سے ضلع مظفر پور میں ... اموات

مونگیر میں ... نعشیں نکال لی گئیں

مونگیر میں پنڈت جواہر لال نہرو

مسلم ریلیف کمیٹی کے ہمراہ ملبہ کی صفائی

آل پارٹیز کانفرنس سے سر آغا خاں کی علیحدگی

سر آغا خاں کی "سعی اتحاد"

فرقہ وارانہ حل کو منظور کرنے کا پروپیگنڈہ

یونین جیک کی سلامی پر مجبور نہیں کیا گیا

بنگال کونسل میں جواب

مالوہ اور سرحد کے وائسرائے سے ملاقات

مشرقی سرحد پر روسی افواج کا اجتماع

ضلع مونگیر میں بہار ریلیف کمیٹی کا قیام

دہلی میں زلزلہ کا جھٹکا

بل تحفظ والیان ریاست کی مخالفت

اسمبلی میں سر عبد الرحیم کی پرزور تقریر

نئی دہلی ۸ فروری۔ آج چونکہ سوالات نہیں ہوئے اس لئے والیان ریاست کے تحفظ کے بل پر مزید بحث کی گئی۔

سردار ہرنام سنگھ نے والیان ریاست کے تحفظ کے متعلق بل پر اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے حکومت بالادست کے ان اختیارات کا تذکرہ کیا جو کہ اسے ریاستوں کے امور داخلہ اور خارجیہ میں مداخلت کے متعلق حاصل ہیں۔

سر عبد الرحیم نے فرمایا مجھے اس میں حیرت معلوم ہوئی کہ والیان ریاست کے تحفظ کے معاملے میں ہوم ممبر سر ہیگ نے رہنمائی کی ہے یا کوئی دوسرا ممبر۔

وہ سب ایک ہیں (ایک ممبر)

سر عبد الرحیم۔ یہ بالکل درست ہے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ یہ خیال کرنا غلطی ہے کہ ہم ریاستوں کو کمزور بنانا چاہتے ہیں یا والیان ریاست کے اختیارات چھیننا چاہتے ہیں یا ریاستوں کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ والیان ریاست ہی ہمارے بھائی ہیں ہم برٹش ہند اور دیسی ریاستوں کے درمیان اس قدر نزدیکی تعلقات میں کہ جو اتحاد ان کی جگہ ہوتا ہے اس کا اثر دوسری جگہ بھی پہنچ جاتا ہے۔ ایسی حالت میں جبکہ ان کو مزید اختیارات ملنے کے لئے روزانہ مطالبہ ہو رہا ہے میں ہم والیان ریاست کو کمزور بنانا نہیں چاہتے لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ریاستوں کے نظم و نسق میں تبدیلی نہ کی جائے۔ ۔۔۔ ریاستوں میں مطلق العنانی (شخصی) حکومت کے سوا اور کچھ نہیں ہے خواہ ہوم ممبر کچھ بھی کہیں۔ ہماری یہ خواہش نہیں ہے کہ ان کو آثار قدیمہ کی اشیاء کی مانند محفوظ رکھنے والی چیزیں بن جائیں ہم ریاستوں کے طرز حکومت میں تبدیلی نہیں چاہتے لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ پبلک کو ہر قسم کے نظم و نسق پر آزادانہ طور پر اپنی رائے ظاہر کرنے کا موقعہ دیا جائے۔

وائسرائے فنڈ کیلئے منی آرڈروں پر رعایت

اسمبلی میں حکومت سے سوالات

نئی دہلی ۸ فروری۔ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ وائسرائے کے زلزلہ ریلیف فنڈ میں جو رقوم روانہ کی جائیں گی ان پر کوئی منی آرڈر کمیشن وصول نہیں کیا جائیگا اور اس کے متعلق تمام ڈاکخانوں کو ہدایت کر دی جائے گی۔

نئی دہلی ۹ فروری۔ مسٹری۔ واس چیف وہپ ڈیموکریٹک پارٹی نے اسمبلی میں حسب ذیل سوال کا نوٹس دیا ہے:-

کیا یہ امر حقیقت ہے کہ حکومت ہند نے وائسرائے کے زلزلہ ریلیف فنڈ کے منی آرڈروں پر کمیشن نہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بابو راجندر پرشاد کے فنڈ اور دیگر فنڈ کے معاملہ میں بھی یہ رعایت دینے کو تیار ہے۔

شکایات کا ازالہ ہونے تک ہم نہیں بڑھیں گے

پرشین آئل کمپنی کے محاسب کو سزا

مہاراجہ دربھنگہ کو ۵ کروڑ روپیہ کا نقصان

دربھنگہ کیلئے ۵۰ لاکھ کی ایمبولنس

پانچ آدمی اور چار بیل جل کر خاک

نواب صاحب رامپور کا سفر یورپ

ریاست کے نظم و نسق کیلئے انتظامیہ کونسل کا اعلان

رامپور ۹ فروری۔ ریاست رامپور کے سرکاری گزٹ کی غیر معمولی اشاعت کے ذریعہ اعلان کیا گیا ہے کہ نواب رامپور عارضی طور پر اپنی صحت اور علاج کے لئے یورپ تشریف لے جا رہے ہیں۔ ان کی عدم موجودگی میں ریاست کے نظم و نسق کے لئے ایک انتظامیہ کونسل مقرر کر دی گئی ہے۔ خان بہادر مسعود الحسن اس کونسل کے پریذیڈنٹ خان بہادر ابو محمد پی۔ سی۔ ایس۔ وائس پریذیڈنٹ اور مندرجہ ذیل اصحاب ممبر مقرر کئے گئے ہیں کرنل صاحبزادہ سید حسن رضا خاں، ہوم منسٹر کرنل برین ریح، وزیر فوج جسٹس مظفر علی خاں، چیف جسٹس اور جسٹس رگھو نندن کشور۔

کونسل کو وہ تمام اختیارات حاصل ہونگے جو کہ اب تک نواب رامپور کو حاصل رہے ہیں۔ وسیع پالیسی کے معاملات نیز ایسے معاملات کے متعلق جن کے بارے میں شاہی فرمان جاری کرنے کی ضرورت ہوگی۔ صدر کونسل نواب صاحب کی ہدایات حاصل کریں گے۔

پولیس کی گولیوں سے تین مسلمان شہید ہو گئے

کشمیر میں خون مسلم کی ارزانی

سرینگر ۹ فروری۔ یہاں رامپور میں ایک مجمع پر جو کہ قابو سے باہر تھا، پولیس نے فیر کئے جس میں تین آدمی فوراً ہلاک ہو گئے۔

باوجودیکہ دربار کی طرف سے یہ حکم دیا جا چکا تھا کہ شہر کے جلسے جلوس اور مظاہرے بند کئے جائیں مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت نے اس کی خلاف ورزی کی ...

بہار کے یتیم بچوں کی پرورش کا سوال

دہلی کے ایک اور مسلمان کی سبقت الی الخیر

ہمارے گناہ عام انسانوں کو تباہ نہیں کرتے

گاندھی جی کے دلائل کا ڈاکٹر ٹیگور کی طرف سے جواب

شانتی نکیتن ۸ فروری۔ ڈاکٹر ٹیگور نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے:-

مجھے یہ معلوم کر کے سخت حیرانی افسوس ہوا کہ گاندھی جی ان لوگوں کو جو اچھوتوں کے متعلق اپنے ایک نظریے رکھتے ہیں اور جن کے سبب بہار پر خدا کا قہر نازل ہوا ہے سخت ملامت کر رہے ہیں۔ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہندوستان کی کثیر آبادی اس قسم کی غیر فطری اور مادی آراء سے اڑے رہے ہیں۔ جب تک ہم قدرت کے اصولوں کو تسلیم یقین نہ کریں تو اس قسم کے دلائل پر اعتماد نہیں کر سکتے خدائے رحیم کی ذات سے یہ بعید ہے کہ وہ اپنے بندوں پر مصائب کی اس قدر بارش کرے۔ انسانی فطرت اخلاقی طور پر خدا کے نزدیک زیادہ دنیع ہے جو نیک اعمال کی تلقین کرتی ہے ہم خیال میں بھی نہیں لا سکتے کہ انسانوں میں کوئی مہذب حکمران اچھوتوں کے بچوں اور عورتوں پر ظلم کرے اور پھر ایسے والوں کو بھی مصائب کا شکار ہونے دے۔ ہم انسانی تاریخ کا کوئی ایسا باب پیش نہیں کر سکتے جو تاریک پہلو سے معرا ہو ... افسوس ہے کہ گاندھی جی کے دلائل سے ہمیں جو ان کے مخالف پیش کرتے ہیں کہ ہمارے گناہ اور جرم خواہ کس قدر ہی شدید کیوں نہ ہوں اتنی طاقت نہیں رکھتے کہ وہ خلقت کو مصائب و نوائب کی خوفناک بھٹی میں جھونک دے۔

آئندہ مجلس اقوام مغلوب ہو جائیگی

اطالوی ڈکٹیٹر کی صاف گوئی

پیرس دیند یلیو ڈاک) سگنور مسولینی کا ایک انٹرویو معاصر "انٹرسیجنٹ" میں شائع ہوا ہے جس میں آپ نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ یورپ پر لیگ اقوام کا غلبہ نہیں ہوگا بلکہ یورپ کی مختلف اقوام لیگ اقوام پر غالب ہونگی ایسی توقع کرنا بالکل خلاف عقل تھا کہ یورپ کی بڑی بڑی اقوام چھوٹی اقوام ...

بنگال میں ایک ہفتہ کے اندر ۱۱ ڈاکے

تین فوجی سپاہی جل کر خاک!

کانگریس پارٹی اور دہلی میونسپلٹی کا انتخاب

چالکا گاؤں کے تعزیری جرمانہ کی وصولی

ایران میں بھی زلزلہ کا جھٹکا

کانگریسی جھنڈا لہرانا خلاف قانون ہے

حجاج پر لاٹھیاں چلانے کا مقدمہ

ڈاکٹر کی شہادت۔ مجسٹریٹ کا فیصلہ

آج عدالت میں ساڑھے ... حجاج پر لاٹھیاں چلانے کے مقدمہ کی جو سماعت ہوئی۔ مولانا اسمعیل صاحب غزنوی کی طرف سے عدالت میں ڈاکٹر الفانسو پیش ہوئے جنہوں نے عدالت میں بیان کیا کہ مولانا اسمعیل صاحب غزنوی میرے زیر علاج ہیں میں نے ان کو مشورہ دیا تھا کہ وہ فوراً بمبئی چلے جائیں مگر وہ نہیں جا سکے عدالت کے دریافت کرنے پر ڈاکٹر صاحب نے مزید کہا کہ کم سے کم ان کو چھ ہفتوں کے لئے چلا جانا ضروری ہے ورنہ بیرے ... میں ان کا آپریشن ہوگا۔ ایسی صورت میں چھ ماہ تک بھی ان کا عدالت میں حاضر ہونا مشکل ہوگا ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ میں طبیب ہوں میں جانتا ہوں کہ وہ نہایت ہی خطرناک بیمار ہیں۔ سرکاری ایڈووکیٹ مسٹر ... نے سخت مخالفت کی اور کہا کہ مقدمہ کی تاخیر سے حکومت کا نقصان ہو رہا ہے۔ اس لئے مقدمہ ملتوی نہ کیا جائے عدالت نے فرمایا کہ میں ڈاکٹر صاحب سے دریافت کر چکا۔ ان کی اس طبی رائے کے بعد میں ملزم کو کس طرح حاضری کے لئے مجبور کر سکتا ہوں اس لئے مقدمہ مہر مارچ کے لئے ملتوی ہو گیا۔

تعجب ہے کہ حکومت نے اپنے انتقامی جذبہ کے ماتحت مریض کو علاج کی مہلت دینے کی بھی مخالفت کی اور مولانا غزنوی صاحب کو اس جائز رعایت سے بھی محروم کرنا چاہا حکومت کی تسلی کیلئے شاید یہ کافی نہیں کہ وہ چھ ماہ سے بیٹی میں پڑے ہوئے ہیں۔ چونکہ دوسرے مقدمہ کی تاریخ ۱۳ فروری ۱۹۳۲ء ہے اس لئے مولانا اسمعیل صاحب غزنوی بمبئی سے باہر نہیں جا سکے۔

شیخ اعظم کا سفر حج

حضرت امام الملۃ شیخ اعظم مولانا العلامۃ الشاہ محمد اسلم صاحب قبلہ مدظلہ العالی سجادہ نشین فرنگی محل بارادہ حج حرمین محترمین تشریف لے جانے والے ہیں معیت میں حضرت مولانا مدظلہ کے بڑے صاحبزادے جناب مولانا ابو العفیر محمد کامل صاحب اور نیز تقریباً ... مریدین و معتقدین ہیں۔ انشاء اللہ العزیز ۱۷ فروری کو حضرت شیخ اعظم مع اپنے صاحبزادے اور خدام کے بمبئی روانہ ہو جاویں گے اور ۲۲ فروری والے جہاز پر جدہ روانہ ہو جاویں گے۔

بہار کے امدادی فنڈوں کا سرمایہ

پٹنہ ۹ فروری۔ بہار و اڑیسہ کی امداد کے لئے جو مختلف ریلیف فنڈ کھلے ہیں آج تک ان کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) وائسرائے ریلیف فنڈ	۱۳ لاکھ روپیہ
(۲) راجندر ریلیف فنڈ	۱۰ 〃 〃
(۳) کلکتہ سر ریلیف فنڈ	[illegible]

ممبر بنگال ایگزیکٹو کونسل کی وفات

ورامدشدہ نمک پر محصول قائم رہیگا

مقدمہ سازش کا ایک باشندہ اسیر فی عبادہ گرفتار

کابل کے برطانوی سفارتخانہ میں آگ لگ گئی

جوالا مکھی پہاڑ کے پھٹنے کا اندیشہ

مصر میں آٹھ سو مکانات نذر آتش

ہندوستان میں گریجویٹوں کی تعداد کم کیجائے

دار العوام میں ہندوستانی معاملات پر سوال و جواب

لندن ۸ فروری۔ دار العوام میں سوال و جواب کے وقت مسٹر ڈیوس نے دریافت کیا کہ کیا یہ درست ہے کہ ... میں جو کہ جب گزشتہ ایام میں ... کے باشندوں سے برطانی جھنڈے کو سلام کرایا گیا اور اگر ایسا ہوا ہے تو کس اختیار سے کیا سولین آبادی کو بھی فوجی قواعد میں شامل ہونے پر مجبور کیا جاتا ہے اور اگر وہ اس میں ناصر رہیں تو انہیں سزا دی جاتی ہے۔ سر سیموئل ہور نے جواب دیا کہ میں اس بارے میں مزید اطلاعات طلب کر رہا ہوں اور جواب موصول ہونے پر آئندہ ہفتہ میں جواب دونگا۔

مسٹر ڈیوڈسن نے تجویز کیا کہ اس امر کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ ہندوستانی گریجویٹوں کو ملازمت نہیں ملتی یونیورسٹی میں تعلیم پانے والوں کی تعداد مقرر کی جائے۔

وزیر ہند نے جواب دیا کہ یہ حکومت کا نہیں بلکہ ہندوستانی یونیورسٹیوں کا کام ہے کہ وہ اس قسم کی تدابیر اختیار کریں۔ لیکن جہاں تک میرا خیال ہے اس قسم کی تدابیر سے کوئی سود مند نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔

ڈاکٹر ... نے وزیر ہند کی توجہ ہندوستان کے ہوم ممبر کے اس بیان کی طرف دلائی جو تحریک دہشت انگیزی بنگال کے بارے میں ہے سر سیموئل ہور نے کہا کہ موجودہ تحریک دہشت انگیزی بنگال ستمبر کے ساتھ اس وقت سے قائم ہے جب کہ چٹاگانگ ... میں ۱۹۳۰ء میں حملہ ہوا تھا آجکل پولیس کو زیادہ کامیابی ہو رہی ہے جزو اس کی وجہ یہ ہے کہ دہشت انگیزوں کی تنظیم کا پتہ لگ گیا ہے اور ان کے بہت سے لیڈر گرفتار کئے جا چکے ہیں پولیس میں اب بھی اضافہ کیا جا رہا ہے۔ مظاہرے اب محدود کر دیئے گئے ہیں لیکن امکانات بہت زیادہ ہیں اس لئے موجودہ قوانین کو مضبوط کرنے کے لئے حکومت بنگال نے قانون ترمیم ضابطہ فوجداری پیش کیا ہے تاکہ اس کو حسب ضرورت استعمال کیا جا سکے بہرحال گزشتہ جولائی کے مقابلہ میں حالت اب کہیں بہتر ہے کیونکہ صورت حالات کو قابو میں لانے کے لئے بہتر ذرائع استعمال کئے گئے ہیں۔

اسمبلی میں سرکاری دفاتر کا مسئلہ

امرتسر میں پندرہ دوکانیں جل کر خاک

چوروں نے ایک تنکا بھی نہیں چھوڑا

مشرق بعید کی سرحد پر ہولناک جنگ کا خطرہ!

جاپان کی پیش قدمیوں کے خلاف روس کا احتجاج

روسی وزیر جنگ کا اہم اعلان

ماسکو ۸ فروری۔ ساتویں کانگریس میں مشرق بعید میں سوویٹ مقبوضات کے تحفظ کے مسئلہ پر بحث کے دوران میں روسی وزیر جنگ کیمسر ووشلاف نے ایک اہم تقریر کی انہوں نے کہا کہ مشرق بعید میں اپنے مقبوضات کی ایک ایک انچ کی ہم بہرحال حفاظت کریں گے اس سے کسی طرح غافل نہیں رہ سکتے انہوں نے اسی سلسلہ میں جاپان پر سخت اعتراض کیا اور کہا کہ یہ اب بالکل واضح ہے کہ جاپان غالباً موجودہ کشمکش سے نکلنے کے سبب سے ہولناک جنگ کو ترجیح دیگا۔ دنیا میں اس وقت جاپان ہی اسلحہ جنگ اور سامان حرب کی خریداری کا سب سے بڑا گاہک ہے اور اپنے ملک کو تیار کرنے کی غرض سے نہایت ہی وسیع پیمانہ ... کام کر رہا ہے یقیناً سخت تعجب انگیز ہوتا اگر ہم ان حرکتوں کی طرف توجہ نہ کرتے سوویٹ روس کے لئے لازم تھا کہ وہ اپنی حفاظت کرے۔

مشرقی چینی ریلوے کا ذکر کر کے انہوں نے کہا کہ منچوریا میں جاپانی افواج جاپانی تحفظ کے نام سے ضرورت سے زیادہ آگے بڑھتی جا رہی ہیں اور ان کی کارروائیاں انصاف سے تجاوز کر چکی ہیں روس بھی ان کے مقابلہ میں اپنا سرحد کو درست کرنے کے لئے مجبور تھا۔

مشرق بعید میں ہم نے یقیناً اپنی افواج کو کسی قدر زیادہ کر دیا ہے اور قلعہ بندی کے متعلق بھی کارروائیاں کی ہیں اور اہم مقامات پر سرحدیں بنائی ہیں تاکہ دشمن آسانی کے ساتھ آگے نہ بڑھ سکے۔

جاپانی وزیر اعظم کے مقدمہ قتل کا فیصلہ

ٹوکیو ۸ فروری ۱۹۳۲ء میں جاپان کے وزیر اعظم مسٹر انوکی کو قتل کرنے کی سازش کے سلسلہ میں جن ۴۰ ملزمان کے خلاف مقدمہ چل رہا تھا اس کا فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔ اور انہیں عمر قید سے ۵ سال تک مختلف المیعاد سزائیں دی گئی ہیں۔ ملٹری سپاہیوں کو ۴ سال قید کی سزا دی گئی ہے۔ اور دیگر بحری افسروں کو تھوڑی تھوڑی سزا دی گئی ہے۔

ہندوستانی ریلوں میں عام ہڑتال کی تجویز

ناگپور ۸ فروری۔ جی۔ آئی۔ پی ریلوے کے کاریگروں کا ایک کثیر الاجتماع جلسہ انجنی میں زیر صدارت مسٹر موہن لال وائس پریذیڈنٹ مقامی برانچ جی۔ آئی۔ پی ریلوے ورکرز یونین کی صدارت میں جی آئی پی ریلوے میں ۱۹۳۰ء کی ہڑتال کا دن منانے کے لئے ایک جلسہ منعقد ہوا۔

مسٹر حکم کرشن سینگھ پی۔ ایل۔ گھانیکر۔ ایم بھنڈیری نے تقاریر کیں اور اس امر پر زور دیا کہ ریلوے ورکرز کی ایک آل انڈیا ہڑتال منظم کی جائے۔

کئی ایک ریزولیوشن بھی پاس ہوئے جن میں سے ایک یہ ہے کہ ریلوے کاریگروں کو درخواست کی جائے کہ وہ تمام ہندوستانی ریلوں میں ایک عام ہڑتال کرنے کی تیاری کریں۔

ریلیف کے متعلق امارت شرعیہ کی اہم کارروائی

بہار کے مسلم ریلیف کمیٹی کا شاندار کام

ہندوستانی صنعت ...

۵ رضاکار گرفتار

سیالکوٹ ۷ فروری۔ کشمیر سے تازہ ترین خبر ... ہے ... کہ وہاں بصورت حالات بہت بہتر ہو گئی ہے ... تمام کمیٹی کی موجودگی ہے اور ... ۵ والنٹیر گرفتار ... کر لئے گئے ہیں۔

صدر مجلس احرار اسلام کا اہم بیان

مصیبت زدگان بہار اور شہدائے کشمیر

مجلس عاملہ کا اہم اور فوری اجلاس

پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی

صبح کے ناشتہ کے ساتھ ہی طاقت بھر لو

انسانی زندگی آجکل عجیب سی ہوتی ہے۔ کثرت کار تفکرات اور زیادتیوں کی وجہ سے اصلی مردانگی ڈھونڈھے سے بھی نظر نہیں آتی ہے۔ ضرورت ہے کہ ان کمزوریوں کا ساتھ ساتھ علاج بھی ہوتا جاوے۔ وگرنہ جلدی بڑھاپا آ دباتا ہے۔

آپ سردیوں میں اپنے صبح کے ناشتہ کے ساتھ مندرجہ ذیل اکسیر تیار کردہ پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا کی ایک گولی کھا لیا کریں۔ تو یقیناً بہت ہی فائدہ اٹھائیں گے۔

اکسیر سستی۔ کمزوری ہر قسم کی دور کر کے پھرتی و چستی لاتی ہے۔ بڑھے کو جوانی کا لطف دکھاتی ہے۔ جوانوں کے اندرونی طاقت اور ہوشیاری بھر دیتی ہے۔ امراض مخصوص مردان کی یہ خاص دوائی ہے۔ جریان۔ سرعت و کثرت احتلام کو مفید پڑتی ہے۔ صبح کے ناشتہ کے وقت چائے یا دہی کے ساتھ جس کے آپ عادی ہیں۔ اسکو کھا لیا کریں۔ اور پھر اس کے اثر کو آپ ملاحظہ فرماویں۔ زیادہ ضرورت ہو تو ایک گولی تیسرے پہر یا رات کو بھی کھا لیا کریں۔ قیمت ۳۲ گولی چار روپے ۳۲ گولی دو روپے۔ نمونہ ۸ گولی ۱۲ آنے

طلاء یہ بیرونی استعمال کے واسطے ہے۔ جب نسوں اور پٹھوں میں نقص واقع ہو گیا ہو تو اس طلاء کی بیرونی طور پر مالش کرنی چاہیئے۔ قیمت فی شیشی پانچ روپیہ۔ نمونہ ۱۲ آنے

مفصل حالات جاننے کیلئے رسالہ امراض مخصوص مردان مفت منگوائیں!

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:- امرت دھارا آشرم لاہور

المشتہر- مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سڑک۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

تار کا پتہ: "الجمعیۃ دھلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یدُ اللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ الجمعیۃ دھلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔ اے) معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دھلی یوم جمعہ یکم ذیقعدہ ۱۳۵۲ھ ہجری مطابق ۱۶ فروری ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۲

زلزلہ

برپا ہے یوں تو ہند میں طوفان زلزلہ
لیکن بہار میں ہے نئی شان زلزلہ

واقع ہوئی قیامت صغریٰ بہار میں
ارض بہار بن گئی میدان زلزلہ

خوف خدا سے لرزہ براندام ہے زمیں
سکان ارض آج ہیں سکان زلزلہ

پانی کنوؤں کا خشک ہے، لاشوں کا ڈھیر ہے
صحرائے کربلا ہے نیستان زلزلہ

زندوں کو ہے طعام نہ مردوں کو ہے کفن
اس حال میں ہیں جملہ اسیران زلزلہ

دربھنگہ و منگیر کی رنگیں ہوئی زمین
لکھا گیا تھا خون سے فرمان زلزلہ

گلیوں میں ہیں منگیر کی لاشیں پڑی ہوئیں
بے گور و بے کفن ہیں شہیدان زلزلہ

بیوہ ہوئی ہیں عورتیں بچے یتیم ہیں
تصویر درد و کرب ہے میدان زلزلہ

زخمی ہیں کچھ کہ جن کو میسر نہیں علاج
محتاج ہیں دوا کو سر یضان زلزلہ

کپڑا ہے تن کو اور نہ رہنے کو گھر انہیں
پھرتے ہیں مارے مارے پریشان زلزلہ

نیپال کی ترائی میں گونجا پیام موت
داماں ہوئے ہیں کوہ کے دامان زلزلہ

سچ پوچھیے تو اپنے ہی اعمال ہیں خراب
پیدا کیا ہے ہم نے ہی سامان زلزلہ

تحقیق کر چکے ہیں بہت اہل فلسفہ
پائی مگر کسی نے نہ پایان زلزلہ

کس نے ہلا کے روک دیا پھر زمین کو
کوئی تو تھا ضرور نگہبان زلزلہ

زندہ جو رہ گئے ہیں بچا لیجیے انہیں
منظور ہے گر آپ کو درمان زلزلہ

مقصود ہے گر آپ کو امداد واقعی
اتنا تو دیجیے جو ہو شایان زلزلہ

سب کچھ تو ہو چکا مگر اتنا تو کہہ اسیر
نکلا بھی یا نہیں ابھی ارمان زلزلہ

(اسیر دہلوی)

معاصرین کے افکار و آراء

مسلمانوں کی بقائے حیات کا مسئلہ

ہندوستان کا افلاس درحقیقت ایک ملکی مسئلہ ہے، اس لئے ہندوستان کی موجودہ اقتصادی حالت سے سب قومیں کم و بیش متاثر ہو رہی ہیں اور ملک تزلزل کی حالت میں ہے، لیکن خصوصیت کے ساتھ مسلمانوں پر موجودہ کساد بازاری کا زیادہ اثر ہے، جس کے مختلف اسباب ہیں، مثلاً ہندوستان کی اندرونی تجارت پر برادران وطن کا قبضہ ہے، مسلمانوں کی معاشرت کا معیار نسبتاً بلند ہے اور کاروبار میں حصہ نہ ہونے کی وجہ سے ذرائع معاش محدود ہیں۔ گذشتہ ملی و قومی حکومت میں ان کی معاش کا زیادہ تر دارومدار حکومت کی خدمات پر تھا لیکن حکومت اور طرز حکومت بدل جانے کی وجہ سے حالات بھی بالکل بدل گئے اور مختلف اطراف سے جن کی تفصیل کا یہ موقع نہیں مسلمانوں کے لئے ایسے مشکلات پیدا کئے گئے کہ وہ اپنے کو موجودہ حالات کے لئے موزوں نہ ثابت کر سکے، یا نہیں سمجھے گئے، اس لئے حکومت میں ان کو بار نہ مل سکا...

(کانفرنس گزٹ)

شاخوں کو چھوڑ کر جڑ پر ضرب لگانے کی ضرورت

ایک بڑی مصیبت پیدا ہو گئی ہے اور جس کا احساس بڑے بڑے روشن خیال ہندوؤں کو ہے کہ اگر ورن آشرم کے عقیدہ کو خیرباد کہہ دیا جائے تو ہندو دھرم کی تمام عمارت ہی اڑ اڑا دھم کر کے نیچے آ رہیگی۔ یہ ورن آشرم کا ہی ایک ایسا عقیدہ ہے جس سے ہندو پہچانا جا سکتا ہے...

(ہلال)

حجاز میں تعمیری کام

...

اتحاد بین المسلمین

...

بائیکوپوں کی وبا

...

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

...

بہترین ربڑ کی مہریں

اعلیٰ درجہ کا سرخ ربڑ

...

REGD. No. L 1793

The Al-Jamiat

Vol. XIX No. 11 DELHI TUESDAY, FEBRUARY 13, 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید مطرا

...

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

فہرست قوم امدادی مصیبت زدگان زلزلہ صوبہ بہار

از ۸ شوال تا ۱۸ شوال ۱۳۵۲ھ

...

وقف بل کی خامیوں پر اظہار خیال

مسلمانان بدایوں کا جلسہ

...

مسلمانان بھاگلپور کی خوش نصیبی!

برباد شدہ مقامات میں مبلغ امارت شرعیہ کا دورہ

...

دربھنگہ کے آم و لیچیاں سارے زمانہ میں مشہور ہیں

منیجر مدینہ نرسری دربھنگہ ڈاکخانہ لہریا سرائے

ضرورت ہے ایک معلمہ کی

سکریٹری محفل اسلام موٹا وراچھا ضلع سورت

آب بقا فارسی کے مستند مجربات

منیجر آب بقا فارسی اقبال بلڈنگ دربھنگہ ڈاکخانہ لہریا سرائے

گھر کا ڈاکو

ناولٹیز سپلائینگ کمپنی قلعہ شیخوپورہ (پنجاب)

ایک روپیہ کا مال بارہ آنہ (۱۲) میں

منیجر نولکشور پریس بکڈپو لکھنؤ

ڈاکخانہ کے استعمال شدہ ٹکٹوں سے لاکھوں روپے کمائیے

دلفریبی حسن کا راز

دی امپیریل اسٹورز (د) پلیسر قصور (پنجاب)

ہر جگہ چلنے والی فائدہ مند تجارت

انگلش کمرشل ہاؤس جیکب سرکل بمبئی

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی تجارت

ایس رفیق بھائی بقوی فروشاں جیکب سرکل بمبئی

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

Heath & Sammers Fort Bombay.

ایم اے رفیع تاجر عطر قطب روڈ دہلی سے خالص اور اعلیٰ قسم کی پسے ہوئی تلی کے تیار کردہ خوشبودار تیل اور پائیدار خوشبو کے عطریات خرید فرمائیں

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

عبدالرحمٰن شاہ اندلس کے بقیہ حالات

گزشتہ اور موجودہ حکمرانی کا دلچسپ مرقع

سڑکوں پر مظلوموں کی دادرسی کرنے والا بادشاہ

الجمعیۃ کے گزشتہ دو نمبروں میں بعض ضروری مضامین کے باعث تاریخ کا سلسلہ پھر منقطع ہو گیا تھا آج پھر اس کا بقیہ حصہ درج کیا جاتا ہے۔

عبدالرحمٰن اول والی اسپین کے کچھ ذاتی حالات درج کئے جا چکے ہیں جن سے ناظرین کرام نے اس بادشاہ ذی قدر کی سیرت کا اندازہ لگا لیا ہوگا کہ عزم و استقامت عالی حوصلگی، بہادری و بسالت، رحم و کرم اس کی زندگی کی روشن صفات تھیں جن کے باعث اس کو اسپین میں وہ رسوخ حاصل ہوا جو بہت کم حکمرانوں کو نصیب ہوا ہوگا۔ آج اس عظیم القدر بادشاہ کے بقیہ حالات درج کئے جاتے ہیں۔

انصاف کا مول تول

وغیرہ امور کی انجام دہی کے ساتھ وہ سیر و تفریح کا وقت بھی نکال لیا کرتے تھے اور مطالعہ کتب کے لئے فرصت بھی۔ آج انگریزوں کی سلطنت کے استحکام کے اسباب پر بحث کی جاتی ہے جس کو مختصر الفاظ میں اس طرح ادا کیا جا سکتا ہے کہ انگریز بے پرواہ درجہ کے عیاش ہیں مگر ساتھ ہی زبردست منتظم بھی۔ کیا مجال ان کی عیاشیاں نظام سلطنت میں مخل ہوں اور ان کا ذوق مداعتدال سے تجاوز کر جائے۔ اگر کوئی انگریز کسی ٹی پارٹی میں شریک ہے یا ٹینس اور فٹ بال کے کھیلوں میں منہمک ہے تو کیا مجال کہ آفس کا وقت ہو جانے پر اپنے انہماک کو ختم نہ کریں۔ یہ لوگ ناچ میں بھی شریک ہوں گے مگر کام کے وقت سب پر لات مار کر اور یکسو ہو کر اپنے فرائض کی بجا آوری میں مشغول ہو جائیں گے۔ یہی وہ گر ہے جس نے انگریزی سلطنت کو مستحکم بنیادوں پر قائم کر رکھا ہے ...

...

مجلس شوریٰ کے ارکان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:۔

ابوعثمان۔ عبداللہ بن خالد۔ ابوعبیدہ حاکم اشبیلیہ۔ شہید ابن علی۔ سلامہ ابن عبید حاکم سرقسطہ۔ ثمامہ ابن علقمہ۔

... انصرام۔ وفود سے ملاقات۔ محکمہ جات کا معائنہ۔ قوانین کا اجراء۔ مظلوموں کی دادرسی۔ افواج کی تنظیم۔ قلعوں اور سرحدوں کی تعمیر۔ قضاۃ اور ارباب عدل کا تقرر۔

انڈیا بھر میں انقلاب پیدا کرنے والی کمپنی

گاڈلی کمپنی کا کٹ پیس انڈیا بھر میں بہترین و ارزان ترین ثابت ہوگا

اگر آپ اصلی معنوں میں کٹ پیس کی تجارت کرنا چاہتے ہیں تو فوراً ہمارے ساتھ لین دین کریں۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ایک بار مال منگوا لینے پر تمام انڈیا کی کمپنیوں کو بھول جاؤ گے اور آئندہ ہمیشہ گاڈلی کمپنی کی خدمات اپنے لئے فرض خیال کرو گے۔ ہمارے حسب ذیل بنڈل آپ کے واسطے ترقی کی اول منزل ثابت ہوں گے ...

گاڈلی فسٹ بنڈل A ... تمام بڑے 3 گز سے 9 گز تک قیمت 50 پونڈ 150/- ... گاڈلی فسٹ بنڈل B 25 پونڈ 75/- روپیہ ... 12½ پونڈ قیمت 38/- روپیہ پیکنگ کا دام علیحدہ ہوگا۔

گاڈلی سیکنڈ بنڈل A ... قیمت 100 پونڈ بنڈل 150/- روپیہ۔ گاڈلی سیکنڈ بنڈل B 50 پونڈ 75/- ... 25 پونڈ 38/- روپیہ ...

خاص رعایت: ...

جنرل منیجر "دی گاڈلی کمپنی" کراچی۔

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

یہودی تحریک نے فلسطین کے عربوں کو مغلوب کر لیا

فلسطین کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کی تجویز

جریدہ "فلسطین" لکھتا ہے کہ یہاں اب لوگوں کی رائے یہ ہو رہی ہے کہ فلسطین کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے ایک حصہ عربی دوسرا صیہونی (یہودی) یہ ایک پرانی تجویز ہے جس کی طرف لوگ رجوع کر رہے ہیں۔ عربی حصہ بئر السبع۔ غزہ۔ مجدل۔ یافا۔ رملہ۔ نابلس۔ جنین۔ طولکرم۔ عکا۔ وادی الاردن اور بیسان پر مشتمل ہوگا اور یہودی حصہ میں مندرجہ ذیل مقامات شامل ہوں گے۔ تل ابیب کے شمال سے حیفا تک جس کا غربی حصہ ریلوے لائن تک محدود ہوگا۔ حیفا سے بیسان تک جس کی آخری شمالی حد حجاز ریلوے لائن ہوگی ... بیت المقدس ناصرہ۔ بیت اللحم اور صفد کو ان ہی مقامات تصور کیا جائے گا ...

مکہ مکرمہ، شام، ترکی اور فلسطین میں سردی

اناطولیہ میں درجہ حرارت تیس ڈگری گر گیا

مکہ مکرمہ اور حجاز مقدس میں اس قدر شدت کی سردی پڑی ہے جس کی نظیر سالہائے گزشتہ میں ملنی محال ہے۔ مکہ مکرمہ میں درجہ حرارت صفر سے بھی ۱۵ ڈگری نیچے اتر آیا۔ شام میں سردی کے ساتھ بارش اور ژالہ باری بھی ہوئی۔ دمشق میں درجہ حرارت صفر سے نو ڈگری نیچے اتر آیا ...

... معاہدوں کو بھی ہیچ ملتی۔ امریکہ میں بہت سے ایسے فلم ایکٹر ہیں جن کی تنخواہیں صدر امریکہ سے بھی بڑھی ہوئی ہیں۔

اب معلوم ہوا ہے کہ ایک فلم ایکٹریس مس گریسی فیلڈ کو دنیا میں سب سے زیادہ آمدنی ہے۔ حال میں اس عورت نے ایسوسی ایٹڈ ٹاکنگ پکچرز سے جو معاہدہ کیا ہے اس کی رو سے اس کو ہر پکچر کے لئے ۲۰۰۰۰ پونڈ ملیں گے۔ ایک پکچر کا عرصہ صرف ۹۰ دن ہے اس حساب سے مس گریسی کی آمدنی فی منٹ دو پونڈ ہوتی ہے۔

جرمنی میں لڑکے اور لڑکیوں پر عمل تقسیم

۸ سال میں ایک بیوی کو ۱۴ بار طلاق!

جرمنی میں مصلح اعظم لوتھر کے قوانین منسوخ

مدینہ منورہ میں باران رحمت کا نزول

عربی لغت کی اکاڈمی کا سرکاری افتتاح

اس ہفتہ مصر میں لغت عربی کی مجمع علمی کا افتتاح سرکاری طور پر عمل میں آیا جس کے صدر محمد توفیق پاشا رفعت (مجلس النواب) مقرر کئے گئے۔ اس مجلس کا کام یہ ہوگا کہ وہ عربی لغت کی از سر نو ترتیب دے اور اسلامی انسائیکلوپیڈیا کی تدوین کا کام جلد از جلد شروع کرے۔

ایک عورت کو فی منٹ دو پونڈ کی آمدنی

صدر جمہوریہ امریکہ نے گزشتہ مہینہ میں کہا تھا کہ فلم ایکٹروں کی تنخواہیں محدود کر دی جائیں کیونکہ اس قدر بیش قرار تنخواہیں ملتی ہیں جو ملک کے بڑے بڑے ...

عراق ریلوے

نجف اشرف کربلائے معلےٰ کاظمین شریفین اور سامرہ و بغداد کے مقدس مقاموں کی زیارت کے لئے عراق ریلوے کے ذریعہ آرام تیز رفتاری اور بہت سستا کرایہ سے سفر کریں۔ مختلف درجوں کی زیارتی کوپن کی کتابیں جو ۱۵۰ دن تک کارآمد ہوں گی بیچے درج ہیں اور ۵۰ کیلو ساز سامان ہر کتاب کے عوض میں اپنے ہمراہ مزید کرایہ کے بغیر لے جا سکتے ہیں

	درجہ دوم	درجہ سوم
کوپن بک الف برائے سفر بصرہ سے کربلا کاظمین اور واپسی بصرہ	۳۲ للعہ	للعہ
کوپن بک ب برائے سفر بصرہ سے کربلا کاظمین اور واپسی بصرہ	۴۱ للعہ	۱۲ عہ

تین سال سے کم عمر کے بچہ کا کرایہ معاف اور بارہ برس سے کم عمر کے بچوں کا نصف کرایہ لیا جاتا ہے۔ بمبئی اور کراچی سے ہر ہفتہ بصرہ کی بندرگاہ کو جاتے ہیں۔ جہاں ریلوے کے افسران زائرین کو۔ ان کے آرام گاہوں کو جانے والی گاڑیوں میں جگہ کا انتظام کرنے کیلئے استقبال کرتے ہیں۔ زائرین جو مکہ کی زیارت کرنا چاہتے ہیں ان کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ عراق کے راستہ سے سفر کریں اور اس طرح سے ایک ہی وقت میں اس ملک کی زیارت گاہوں کی زیارت کے مواقع حاصل کر جائیں گے۔ بغداد سے دمشق کو بذریعہ موٹر ۲۴ گھنٹے میں سفر کیا جا سکتا ہے۔ دمشق سے جدہ اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کا کرایہ حسب ذیل ہے

درجہ دوم	درجہ سوم بلا خوراک
۱۹۰ بالعہ	۹۵ وبعہ

ہندوستان میں عراق ریلوے کے ٹکٹ اور کوپن کی کتابیں بمبئی اور کراچی میں مندرجہ ذیل ایجنٹوں سے خریدیئے

(۱) مولوی محمد باقر صاحب مسافر خانہ حاجی دیوجی جمال جمل روڈ کھاڑی بمبئی

(۲) آنریری جائنٹ سکریٹری نجفی ... بالا گلی بمبئی

(۳) مسٹر ای اے ڈیا ٹانڈوی کوٹی ڈابھی نمبر ۲

(۴) حبیب حاجی رحمت اللہ صاحب کھارادر کراچی

(۵) مسٹر عبدالعلی شیخ ... معرفت ... کریم جی اینڈ کمپنی میری روڈ کراچی

(۶) آنریری سکریٹری ... معرفت حاجی ... گوکل ... باغ کراچی

نوٹ:۔ ایک ہی جہاز پر ایک سو یا ایک سو سے زائد تعداد میں بصرہ کو سفر کرنے والے زائرین کو جہاز کے کرایہ میں رعایت ملتی ہے

صوبہ متحدہ کی کونسل میں اسلامی اوقاف کا مسئلہ

حافظ ہدایت حسین صاحب کا وقف بل

(گزشتہ سے پیوستہ)

۱۰۔ (۱) ضلع کی وقف کمیٹیاں دو سب کمیٹیوں میں تقسیم ہوں گی۔ ایک سنیوں کی اور دوسری شیعوں کی رشیعہ و سنی اوقاف کے بجٹ پہلے ان ہی سب کمیٹیوں کے سامنے جائیں گے اور اس کے بعد وہ ضلع کی وقف کمیٹی کے سامنے پیش ہوں گے۔

(۲) یہ سب کمیٹیاں کم از کم تین ممبروں کی ہوں گی اور اگر کسی ضلع میں ایک فرقہ کے تین ممبر ضلع کمیٹی میں نہ ہوں تو اسی فرقہ کے کسی شخص کو ضلع کمیٹی اس کام کے لئے بطور زائد ممبر نامزد کرے گی لیکن یہ ممبر ضلع کمیٹی کا ممبر نہیں ہوگا۔

(۳) ہر سب کمیٹی اپنا صدر خود منتخب کرے گی۔

۱۱۔ اضلاع کی کمیٹیوں اور ان کی سب کمیٹیوں کی مدت پانچ سال ہوا کرے گی۔ ضلع کی وقف کمیٹی کے کسی ممبر کو لوکل گورنمنٹ محافظ اوقاف کی اس شکایت پر کہ اس نے اپنے فرائض سے کوتاہی کی یا اپنے اختیارات کو بحیثیت ممبر کمیٹی ...

... مشورہ یا ہدایت دینا ہوگا۔

۹۔ (۱) محافظ اوقاف لوکل گورنمنٹ کی منظوری سے ایک ضلع یا چند اضلاع کے لئے ایک سرکاری متولی مقرر کر سکتا ہے۔

(۲) اگر کوئی شخص کوئی وقف کرنا چاہے تو وہ محافظ اوقاف کی منظوری سے سرکاری متولی کو اپنی جائداد کا متولی مقرر کر سکتا ہے۔ مگر تنخواہ وغیرہ کے معاملہ میں انہی شرائط کے ماتحت جو لوکل گورنمنٹ کی اجازت سے محافظ اوقاف معین کرے گا۔

(۳) اگر کسی وقف میں متولی کی جگہ خالی ہو اور وقف نامہ کی رو سے تولیت کا حق کسی شخص کو نہ پہنچتا ہو تو محافظ اوقاف اس صورت میں سرکاری متولی کو مناسب شرائط پر اس وقف کا متولی مقرر کرے گا۔

باب سوم

اوقاف کی رجسٹری

۱۰۔ (۱) تمام اوقاف کی رجسٹری محافظ اوقاف کے یہاں ہوگی۔

(۲) رجسٹری کے لئے درخواست وقف متولی یا کسی اور شخص کی طرف سے ...

...

باب دوم

محافظ اوقاف

...

باب چہارم

حسابات کی جانچ

...

باب پنجم

تحقیقات اور نگرانی

...

باب ششم

عدالتی کارروائی

...

باب ہفتم

اوقاف کے نظم و نسق کی خرابی

...

باب ہشتم

سزائیں

...

باب نہم

متفرقات

...

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

شہر سعد امیں قطورہ اور راہبوں کا ورود

قاضی اسلام کی مہمان نوازی اور انکشاف راز

(گزشتہ سے پیوستہ)

جو فلس کی پاس درخواست پر سب راہبوں کو ہنسی آگئی اور کہنے لگے کہ اب بھی قطورہ کا خبط پر سوار ہے ... اچھا اس کا علاج یہی ہے کہ اس کو کسی کی غلامی میں دے دیا جائے تاکہ قطورہ کی نظر اس کو روز پریشان کرتی رہے۔ یہ کہہ کر راہبوں نے جو فلس کو ایک راہب کی جھونپڑی میں بند کر دیا اور اس پر چند پہرہ دار متعین کر دئے۔

جس جھونپڑی میں جو فلس کو بند کیا گیا وہ دراصل چند مشہور ڈاکوؤں کی ایک مخفی پناہ گاہ تھی جہاں دمشق اور اطراف کے بڑے بڑے ڈاکو جمع ہو کر مشورے ...

تھے جہاں وہ کھانے پینے کا آرام اٹھاتے۔ نرم نرم گدوں اور فرشوں پر استراحت کرتے اور چلے جاتے۔ قاضی صاحب جب گھر پر خود موجود رہتے تھے تو خود ہی اپنے مبارک ہاتھوں سے مہمانوں کی خدمت کرتے تھے، مستورات کی خاطر و مدارات کے لئے گھر کی خواتین مقرر تھیں جو قلبی عقیدت کے ساتھ مسافر خواتین کی مہمان نوازی کو اپنی سعادت تصور کرتی تھیں۔

غرض قطورہ راہبوں کے ساتھ قاضی اسلام کے مہمان خانے میں اتری اور راہبوں نے یہاں آکر اطمینان کا سانس لیا۔ قطورہ کو جو فلس کی قید سے رہا ہوئی ... تنکلوں سے اس درجہ نفرت ہے کہ بیان نہیں ہو سکتا۔ دل میں خیال کرتی ہے کہ جو فلس سے ہر تو امید تھی کہ وہ مقدس جرمیس کی خدمت میں ہو نچا دیگا مگر اس کے ساتھ اس کو کوئی امید نہیں رہی وہ بالکل خاموش ہے اور اپنے مستقبل پر غور کر رہی ہے ...

...

(باقی آئندہ)

آسٹریا اور فرانس میں خونریز ہنگامے

سینکڑوں افراد ہلاک۔ اشتراکیوں اور فوجوں کا مقابلہ

وائنا ۱۳ فروری۔ آج دوپہر کو ساڑھے گیارہ بجے سرکاری اعلان شائع ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے صورت حالات پر پورے طور پر قابو پا لیا ہے سینکڑوں سوشلسٹ گرفتار کر لئے گئے ہیں ان کا کورٹ مارشل کیا جائیگا حکومت کو امید ہے کہ آسٹریا کا خوف و ہراس کا دن ہیں ہیں کم از کم ایک سو جانیں ضائع ہو کر ختم ہو گیا ہے۔ بعض حصوں میں سوشلسٹ اب بھی اطاعت قبول نہیں کر رہے ہیں۔ فوج نے ان کا محاصرہ کیا ہوا ہے انہیں دھمکی دی گئی ہے کہ اگر انہوں نے جارج واشنگٹن ہوم کو خالی نہ کیا تو ان پر توپخانہ سے گولہ باری کی جائے گی اوٹنگ رنگ میں توپخانہ کی گولہ باری سے بہت سی عمارتیں منہدم ہو گئیں۔ بعض صوبوں میں ابھی تک فتنہ و فساد کا اندیشہ ہے۔

پیرس ۱۲ فروری۔ رجعت پسند حکومت اور خون کی پیاسی پولیس کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے مارشلز میں ۲۴ گھنٹے کی ہڑتال کا اعلان۔ ایک گرجا گھر میں ڈائنامیٹ کے دھماکہ کے ساتھ کیا گیا۔

وزیر داخلہ نے اعلان کیا ہے کہ صبح امن کے ساتھ گذر گئی اور کوئی شدید حادثہ پیش نہیں آیا سہ پہر کے وقت بس سروس قطعی بند کر دی گئی۔ کام میں مداخلت کرنے کے الزام میں ۱۰۶۰ افراد گرفتار کر لئے گئے پولیس گارڈ کو رس ڈی وسنس میں موجود تھے جہاں سوشلسٹوں اور کمیونسٹوں نے زبردست مظاہرہ کیا سیاہ لباس میں ملبوس سوشلسٹوں کا ... میں مداخلت کرنے کی کوشش کی ان کی خاص جماعت شہر کی طرف روانہ ہوئی مگر سڑک کو پولیس سے گھرا دیکھ کر واپس ہو گئی۔

[illegible]

افغانستان میں پھر انقلاب برپا ہونے کا خطرہ

امان اللہ خاں سے سمجھوتہ کی تجویز۔ مرحوم کے بھائیوں میں اختلاف

پشاور ۱۳ فروری۔ کابل سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ نوجوان بادشاہ محمد ظاہر خاں کے پردہ میں وزیر اعظم حکومت کر رہے ہیں اور انہوں نے تشدد کے ذریعہ مخالف عناصر کو کچل ڈالا ہے۔ قبائل میں تلخی بہت بڑھ گئی ہے مگر ان کے سکون کا باعث وزیر اعظم کی آہنی گرفت ہے۔ نادر خاں شہید مرحوم کے حقیقی بھائی جو اس وقت افغانستان سے باہر ہیں اس بات کے مجوز ہیں کہ سابق شاہ امان اللہ خاں سے سمجھوتہ کر کے افغانستان میں امن و امان قائم کیا جائے لیکن نادر خاں مرحوم کے سوتیلے بھائی اس تجویز سے متفق نہیں ہیں۔ نیز شاہ شہید کے حقیقی بھائیوں نے شاہ ظاہر خاں کو لکھا ہے کہ ان کو ہماری امداد کی ضرورت ہو تو ہم آنے کے لئے تیار ہیں لیکن شہید کے سوتیلے بھائیوں نے جو اس وقت خزانہ اور فوج پر قابض ہیں اس پیشکش کو ٹھکرا دیا ہے اور انہیں ہدایت کر دی ہے کہ وہ افغانستان آنے کا ارادہ نہ کریں۔ خطرہ ہے کہ افغانستان کو کسی نئے انقلاب سے دوچار ہونا پڑیگا۔

دار الحکومت

دہلی میں آریوں کی سینہ زوری

ایک مسلمان عورت کا زبردستی اغوا

[illegible]

پنڈت جواہر لال نہرو گرفتار!

الزام بغاوت میں کلکتہ سے وارنٹ

[illegible]

مظفر پور میں پھر زلزلہ

انوار کو دو آدمی ہلاک ہو گئے

[illegible]

فرانس میں زبردست ہنگامے

احتجاجی جلسے اور عام ہڑتال

[illegible]

ضمانت پر رہائی سے انکار

پنڈت جواہر لال نہرو کا مقدمہ

[illegible]

ہائی کورٹ لاہور کا نیا جسٹس

[illegible]

روس پر حملہ کرنے کیلئے جاپان تیار ہوگا

روسی کمانڈر کا انتہائی اعلان

[illegible]

مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی دہلی آرہے ہیں

اہالیان دہلی کا فرض

[illegible]

باڑہ ہندوراؤ میں جلسۂ عام

حضرت مولانا احمد سعید صاحب کی پرجوش تقریر

[illegible]

ویانا میں مارشل لا کا نفاذ

[illegible]

یہ جنگ کی تیاریاں کیسی ہیں؟

[illegible]

بہار کے تباہی کی خود پرورش کرو

[illegible]

حکومت قرضہ دینے کیلئے راضی ہوگئی

دہلی میونسپلٹی کی درخواست منظور

[illegible]

بہار کے ہلاک شدگان کی تعداد

[illegible]

ہندوستان کے فیڈرل کا خیر انگیز کارنامہ

[illegible]

راجندر پرشاد فنڈ پر بھی محصول معاف

[illegible]

بہار کے مصیبت زدوں کو ایک کروڑ دیئے جائیں

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۲ ہجری

صوبہ متحدہ کا وقف بل

(۳)

کمیٹیوں کی تشکیل کے متعلق اس مسودۂ قانون میں جو اصول وضع کئے گئے ہیں وہ اس اقتباس سے واضح ہو گئے ہوں گے جو ہم نے گزشتہ اشاعت میں پیش کیا تھا۔ چار اراکین کی کمیٹی میں سے دو اراکین تو سرکاری ہوں گے جنہیں حکومت خود براہ راست نامزد کرے گی۔ اب جو چار اراکین باقی ہیں ان کے انتخاب کا طریقہ یہ ... وقت سوچنے کے قابل ہے۔

پھر ان کمیٹیوں کو جو اختیارات دیئے گئے ہیں۔ وہ بھی عجیب و غریب ہیں۔ یہ کہا گیا کہ اوقاف کے صحیح نظم و نسق اور ان کے متعلق احکام مذہبی کے نفاذ و اجرا کی ذمہ دار کمیٹیاں ہوں گی اور اس غرض کے لئے جو عہدہ دار معین ...

[illegible]

ان سے وائٹ پیپر کے متعلق ووٹ طلب کریں اس وقت یہ معلوم ہوگا کہ مسلمان کیا چاہتے ہیں اور ان کے خیالات سر آغا خاں کے متعلق کیا ہیں۔ اور اس وقت قوم کے اندر ان چند حکومت پرستوں کے نفوذ و اثر کا امتحان بھی ہو جائے گا جو اس وقت سر آغا خاں کی پیروی کا دم بھر رہے ہیں۔

شذرات

پنڈت جواہر لال نہرو کی گرفتاری

ایک عرصہ سے یہ خبریں اخبارات میں شائع ہو رہی تھیں کہ پنڈت جواہر لال نہرو عنقریب گرفتار ہونے والے ہیں اور حکومت ہند نے ان کی گرفتاری کے متعلق منظوری دیدی ہے۔ آخر کار یہ کام بھی ہو گیا اور اس مرتبہ یہ سعادت صوبہ بنگال کے حصہ میں آئی جو تشدد کی پالیسی کو عملی جامہ پہنانے میں سب سے آگے جا رہا ہے۔ یوں تو جس ان سے پنڈت جی باہر آئے تھے اور انہوں نے پوری جرأت و بے خوفی کے ساتھ اپنے کام کو جاری رکھا تھا ہر شخص یہ سمجھ رہا تھا کہ حکومت ان کی آزادی کو برداشت نہ کر سکے گی مگر دیکھنے کی بات یہ ہے کہ جس فضا اور جس ماحول میں پنڈت جی کو گرفتار کیا گیا اس سے حکومت کی سنگدلی کا کس قدر نمایاں مظاہرہ ہوتا ہے۔ کل کی بات ہے کہ مونگیر سے اطلاع آئی تھی کہ پنڈت جواہر لال نہرو مونگیر کے تباہ شدہ مکانات کا ملبہ صاف کر رہے ہیں اور دوسرے معزز شہریوں کے ساتھ اپنے ہاتھ سے مٹی اور اینٹوں کے ڈھیر اٹھا رہے ہیں۔ اور مصیبت زدگان بہار کی امداد و اعانت کے لئے ان کی تمام تر خدمات وقف ہیں۔ اس خالص غیر سیاسی انہماک کے دوران میں جبکہ یہ بھی قطعی طور پر یقینی تھا کہ پنڈت جی کی شخصیت بہت بڑی حد تک اہل ملک کو مصیبت زدوں کی امداد پر آمادہ کر سکتی تھی اور خود باشندگان بہار کے ٹوٹے ہوئے دلوں کی ڈھارس بندھا سکتی تھی پنڈت جی کا یکایک گرفتار کر لیا جانا ممکن ہے کہ حکومت کے نزدیک ...

[illegible]

... زلزلہ کی امداد و اعانت میں فرقہ وارانہ تقسیم کو دخل دیں۔ حقیقت یہی ہے اور اس سے ... کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا۔ صوبہ بہار کے تمام باشندے جو اس وقت ... ان کی امداد کرنا ایک انسانی فرض ہے اور اس فرض کی ادائیگی میں ہندو مسلمان کی کوئی تمیز نہیں ہونی چاہئے۔ اس موضوع پر مونگیر کی ریلیف کمیٹی نے جن خیالات کا اظہار پنڈت جواہر لال نہرو کے سامنے کیا ہے وہ نہایت پاکیزہ ہیں اور ہمیں قوی امید ہے کہ ہر طرف سے ان خیالات کی تائید کی جائے گی۔

جمعیۃ علمائے کانپور اور مصیبت زدگان بہار

ایک مقامی اخبار میں جو اپنی غیر ذمہ دارانہ خبروں کے لئے خاص شہرت رکھتا ہے سراسر غلط طریقہ پر یہ اطلاع شائع کی گئی ہے کہ جمعیۃ علمائے کانپور نے مصیبت زدگان بہار کی امداد کے سلسلہ میں کوئی علیحدہ مستقل فنڈ کھولا ہے، اور وہ اس فنڈ سے صوبہ بہار کے تباہ شدہ علاقہ میں تعمیر مساجد کا کام اپنی طرف سے کرنے والی ہے۔ ہمیں پورے وثوق کے ساتھ یہ معلوم ہے کہ جمعیۃ علمائے کانپور کی طرف سے اس قسم کا کوئی اعلان نہیں کیا گیا بلکہ جمعیۃ مذکور کے عہدہ داروں کے جو بیانات اخبارات میں شائع ہوئے ہیں ان میں یہی ہدایت کی گئی ہے کہ مصیبت زدگان کی امداد اور تعمیر مساجد کے لئے تمام روپیہ ان ہی مقامی حضرات کے پاس بھیجا جائے جو صوبہ بہار میں ریلیف ...

[illegible]

زلزلہ اور فرقہ واریت

[illegible]

انتقادات

اسلامی تعلیمات کا مرقع

[illegible]

حافظ ہدایت حسین صاحب کا وقف بل

[illegible]

شملہ پنچ

[illegible]

آغا خاں کی امت

[illegible]

پنڈت جواہر لال نہرو اور مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کے ارکان کی ملاقات

مسلم ریلیف کمیٹیوں نے بلا امتیاز مصیبت زدوں کی امداد کی ہے

بعض مفسدوں کا شر انگیز پروپیگنڈہ شکایات کے ازالہ کیلئے پنڈت جی کا وعدہ

سکریٹری مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی مفصل کارگذاری برائے اشاعت ارسال فرماتے ہیں: ۱۰ فروری کو پنڈت جواہر لال نہرو جمیرہ اور ظفر پور وغیرہ ہوتے ہوئے مونگیر تشریف لائے۔ اسٹیشن پر مختلف ریلیف کمیٹیوں کے اراکین کے علاوہ مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کے بھی متعدد ارکان خیر مقدم کے لئے موجود تھے۔

پنڈت جی کا قیام گرلز اسکول کے احاطہ میں شہر کی باقی ماندہ آبادیوں کی طرح ...

غیر نمائندہ کمیٹی

جناب من! اسی دوران میں ہمیں معلوم ہوا کہ یہاں ایک جماعت مونگیر سنٹرل ریلیف کے نام سے قائم ہوئی ہے تاکہ تمام ریلیف کمیٹیوں کے کام منظم اور خوش اسلوبی سے انجام پائیں ...

دہلی مسلم ایسوسی ایشن پر اعتراض

مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کے قیام کی ضرورت

نازک مرحلہ

مقدس ہاتھوں سے ملبہ کی صفائی

سکریٹری مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی

مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کی سرگرمیاں

مصیبت زدوں کی قابل قدر خدمات

مونگیر میں ریلیف کمیٹیاں قائم ہیں اور نہایت سرگرمی کے ساتھ کام کر رہی ہیں مگر بیشتر کام فوری امداد کی شکل میں کئے جا رہے ہیں۔ تعمیری کام نہایت مشکل ہے، گورنمنٹ، ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپلٹی وغیرہ کا مشغلہ کوششوں سے صفائی کا کام ضرور ہو رہا ہے، مگر اس کا حلقہ بہت محدود ہے ...

حملہ تو بازار

پوربی سرائے

زوجہ عبدل۔ مکان خطرناک تھا، میدان میں تھے۔ مسماۃ محبوبہ۔ مکان خطرناک تھا، میدان میں تھے۔ مسماۃ بتولہ۔ مکان خطرناک تھا میدان میں تھے۔

(سنت اللہ)

سکریٹری مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی

مجلس استشار العلماء پنجاب کا ضروری اعلان

جامعہ انوریہ کا داخلہ

ویہات کو امداد سے محروم رکھا جا رہا ہے

مظفر پور کے ایک علاقہ کی پکار

(قاری سہسوی مظفر پوری)

برطانیہ میں مغنیوں کا ایک ارب پونڈ کا صرف

یورپین عناصر کا وجود ضروری ہے

سندھ کی انتظامی کمیٹی کے روبرو شہادت

کراچی ... سندھ کے انتظام کے متعلق تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے شہادت دیتے ہوئے سندھی مسلمانوں کے ایک وفد نے جس میں سید میراں محمد شاہ، خان بہادر علی محمد اور شیخ عبدالمجید ممبر کونسل شامل تھے، ہندوؤں کے اس مطالبہ کا ذکر کرتے ہوئے کہ ان کے حقوق کی حفاظت کی خاطر یہ ضروری ہے کہ کچھ عرصہ تک سندھ میں محکمہ انصاف اور پولیس آل انڈیا سروس کے یورپین افسران کے ماتحت ہو ...

تخفیف اسلحہ کے مسئلہ پر دار العوام میں اعلان

لندن کے معاہدہ کو چاک کر ڈالو

اسپین میں مذہبی تقریروں کی ممانعت

فرانس کو برطانیہ کا عملی جواب

دہشت انگیزی کے حامی ہندوراج قائم کرنا چاہتے ہیں

ایک مجسٹریٹ کا نظریہ

۱۵ اور ۲۵ کو حجاج کے جہازوں کی آمد

وربھنگہ مسلم ریلیف کمیٹی کا اعلان

گرنیانے کا چندہ بھیجا جائے

فہرست اسماء دہندگان امداد

برائے مصیبت زدگان زلزلہ

معرفت امارت شرعیہ پھلواری شریف

ماہ شوال ۵۲ھ ... معرفت مولوی عبدالغفار صاحب گروتی بلرغ

پٹنہ گنج محرم ۲ عدد

- مسلمانان جھوٹا بازار معرفت چودھری مرتضیٰ حسن صاحب
- مسلمانان مرغند معرفت مولوی سید حبیب شاہ صاحب پشاور
- مولوی شیخ محمد اسماعیل صاحب محبی احمد نگر
- مولانا عبدالماجد صاحب ...
- مسلمانان ... معرفت حیات محمد خان صاحب

بہار کے زلزلہ میں خدا کی قدرت کا کرشمہ

زمین میں دھنس جانے کے بعد پانی نے باہر نکالکر پھینک دیا

عامل بیت المال امارت شرعیہ کی خود بیتی داستان

جناب حافظ امیر الدین صاحب عامل بیت المال امارت شرعیہ، مظفر پور کے علاقہ میں زلزلہ کے قبل سے بسلسلہ تنظیم سرگرم کار تھے، موصوف کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا اور جو ہولناک والم انگیز مناظر انہوں نے دیکھے اس کی داستان خود ان کی زبانی درج ذیل ہے۔

زلزلہ کے وقت میں تھانہ پوپری ضلع مظفر پور کے ایک گاؤں میں تھا، کیا تباہی، کیا عالم تھا، مکانات کا گرنا، زمین کا پھٹنا اور اس سے عجائبات کا ظہور میں آنا کچھ اس قدر موثر مناظر تھے کہ بیان نہیں کیا جا سکتا ...

مجھے افسوس ہے کہ بیت المال میں ابتک اتنی کافی رقم نہیں پہونچ رہی ہے جتنی چاہئے۔ اہل خیر حضرات جلد از جلد اس کی طرف توجہ کریں اور بیت المال امارت شرعیہ ... میں اپنی امدادی رقم بھیجکر ان مصیبت زدوں کو سہارا پہنچائیں۔

صوبہ بہار کی بے شمار مسجدیں شہید ہوگئیں

مسلم ایوان تجارت بہار و اڑیسہ کی اپیل

مسلم ایوان تجارت بہار و اڑیسہ کی رائے ہے کہ زلزلہ سے جو تباہی باشندگان شمالی و جنوبی بہار و اڑیسہ پر خصوصیت کے ساتھ آئی ہے اس کی امداد کے لئے حتی الامکان فرقہ وارانہ اصول پر کوئی کمیٹی قائم نہ کی جائے ...

اس پتہ پر رقم بھیجئے: عبدالحمید بی اے (سکریٹری) بہار و اڑیسہ مسلم ایوان تجارت بانکی پور (پٹنہ)

جمعیۃ شبان المسلمین رڑکی کی مساعی جمیلہ

مصیبت زدگان بہار کیلئے چندہ کی فراہمی

مصیبت زدگان بہار کے واسطے چندہ فراہم کرنے میں مسلم نوجوانان رڑکی نے بہت حصہ لیا ...

مونگیر کی صورت حال اور غنڈوں کا دور دورہ

لاکھوں کی دولت غنڈوں کی جیب میں

جناب شاہ محمد عمیر صاحب کے مشاہدات

گیا اور بانکی پور کے انہدامات اور اس علاقہ کے منہدم شدہ مقامات کی دیکھ بھال سے سرسری طور پر فارغ ہوکر مونگیر پہنچا، مونگیر شہر تھا اور بہت بارونق، مگر اب تودہ کرڑوں اینٹوں اور لاکھوں من چونے کا ڈھیر ہو کر رہ گیا ہے، ایک اجنبی مونگیر کو اس وقت آباد شہر سمجھنے سے قطعاً قاصر رہے گا۔ میں نے جہانتک نظر ڈالی ہے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ مونگیر کا متوسط طبقہ جو اس تباہی سے بچ رہا ہے اس نے امدادی صیغوں سے بہت کم فائدہ اٹھایا ہے جس کی وجہ اس طبقہ کی اعلیٰ شرافت نفس اور ...

ایک تاریخی مسجد کا انہدام

موضع سلطان پور لکھینیان ضلع مونگیر "بہار" کا ایک متبرک اور تاریخی قصبہ ہے اس کی آبادی کے "بابا آدم" حضرت قطب الاقطاب مولانا و مرشدنا شیخ سلطان دہلی نقشبندی مجددی ہیں ...

بے تعصب استادوں کی پاک تعلیم

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

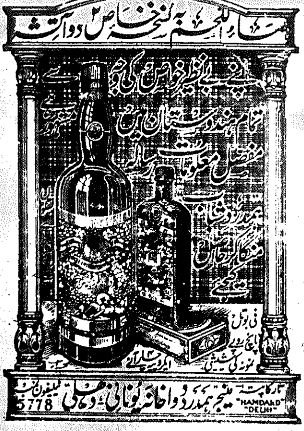

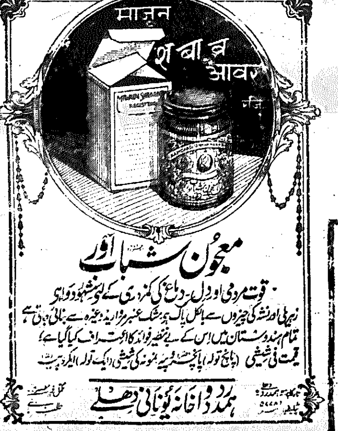

معجون شباب

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

گھر بیٹھے وید حکیم بنجاؤ

منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر یو۔ پی

دلفریب حسن کارز

ڈاکٹر لکا کے استعمال شدہ شہوہ گھوڑا مرہم ...

يد الله على الجماعة

تار کا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی-اے) معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۹ | دہلی- یوم سہ شنبہ ۵ ذیقعدہ ۱۳۵۲ھ ہجری مطابق ۲۰ فروری ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۳

معاصرین کے افکار و آراء

خطرہ کی گھنٹی

[illegible]

وقت کی سب سے اہم ضرورت

[illegible]

غلط مشورہ

[illegible]

مزدلاش زندہ نہیں ہوسکتی

[illegible]

ریاستہائے ہند اور حکومت

[illegible]

بہارِ حسن

دشواریوں کو عشق نے آساں بنادیا
غم کو سرور، درد کو درماں بنادیا

اس جانفزا عتاب کے قربان جائیے
ابرو کی ہر شکن کو رگِ جاں بنادیا

کس کی بہارِ حسن ہے میری نگاہ میں
جس سمت اٹھ گئی چمنستاں بنادیا

موجِ شعاعِ حسن ہوا اضطرابِ شوق
دونوں کو کشمکش نے پریشاں بنادیا

اے سوزِ ناتمام کہاں جائے اب خلیل
آتشکدہ کو بھی تو گلستاں بنادیا

بزمِ ازل سے جھاڑ کے دامن چلا ہوں میں
ذروں نے اٹھ کے عالمِ امکاں بنادیا

محشر میں نقش نامِ محمدؐ نے اے سہیل
داغِ گنہ کو درہمِ ایماں بنادیا

(اقبال احمد صاحب سہیل ایم اے ایل ایل بی)

دلچسپ حقائق و معلومات

[illegible]

حمائل شریف مترجم
مع
خلاصۃ التفاسیر

[illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

Regd No L 1793.

The Jamiat

Vol. No | DELHI FRIDAY, FEBRUARY 16, 1934. | PRICE ONE ANNA

Maulvi Mufti Mehdi Hassan P.O. Rander, Dt Surat

RANDER 16 FEB 34

نورانی قرآن مجید معرّا

[illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

حضورِ نظام

[illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

جمعیت العلماء صوبہ سرحد کا دورہ

شریعت بل کی حمایت میں صوبہ کی متفقہ آواز

شاندار استقبال اور جلسے

[illegible]

خاکسار شاکر اللہ ناظم جمعیت العلماء صوبہ سرحد

ٹانک

[illegible]

جمعیۃ علماء ہند کی خدمات کا اعتراف

[illegible]

آب بقا فارسی کے مستند مجربات

[illegible]

منیجر آب بقا فارسی اقبال بلڈنگ دربھنگہ ڈاکخانہ لہریا سرائے

دربھنگہ کے آم و لیچیاں
سارے زمانہ میں مشہور ہیں

[illegible]

منیجر مدینہ نرسری دربھنگہ ڈاکخانہ لہریا سرائے

ضرورت ہے ایک معلمہ کی

موٹا وراچھہ کے مدرسہ کے لئے جو قرآن مجید اور اردو پڑھا سکے اور دستکاری سینا پرونا سکھا سکے۔ ایسی ایک معلمہ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ کے متعلق پتہ ذیل سے خط و کتابت کریں۔

سکریٹری محفل الاسلام موٹا وراچھہ ضلع سورت

گھر کا ڈاکو

[illegible]

نادر ٹیلر سپلائنگ کمپنی قلعہ شیخوپورہ (پنجاب)

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

[illegible]

Heath & Sammers, Fort Bombay

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

کٹ پیس کی سب سے چھوٹی نہایت مفید گانٹھیں

[illegible]

منیجر دی فٹ کوٹ کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس۔ رنچھوڑ لائن کراچی (سندھ)

موسم گرما کا آغاز

قلیل سرمایہ سے کثیر نفع دینے اور ہر جگہ چلنے والی کٹ پیس کی تجارت کا وقت آگیا ہے

[illegible]

انگلش کمرشل ہاؤس حبیب سرکل بمبئی

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی

تجارت

[illegible]

نمونہ کی مجموعی گانٹھ کی قیمت پچاس روپے

ایس رفیق بھائی تھوک فروشاں حبیب سرکل بمبئی

افسانہ

مہرِ دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

قاضی اسلام کا گھر یا ایک نئی دنیا

قطورہ اور مسلمان لڑکیوں میں ایک دلچسپ گفتگو

(گزشتہ سے پیوستہ)

قطورہ :- آج سے تم میری بڑی بہن بلکہ اس سے بھی زیادہ قابل احترام ہو۔ میں تم کو توڑی بہن کے نام سے یاد کیا کروں گی۔ مگر میں ...

صاحبزادی :- اس لئے کہ تم نے کہا مسیح کا تم پر سایہ ہو اور صلیب تم ...

قطورہ :- کیا خدا وند یسوع مسیح کی صلیب انسانوں کو نجات نہیں دلاتی؟

صاحبزادی :- توبہ توبہ! تم نے پھر حضرت مسیح کو خدا کہا۔ بہن جی ...

(باقی آئندہ)

بہار کے قیامت خیز زلزلہ کی تباہ کاریاں

اضلاع دربھنگہ و مظفرپور کے دیہاتی حلقوں میں طغیانی

(از مولوی عبدالرزاق صاحب مبلغ امارت شرعیہ بہار)

میرا مکان دربھنگہ مدھوبنی سے ۲۰ میل پچھم و سیتامڑھی سے ۲۰ میل پورب شمال ہے۔ میری بستی ضلع دربھنگہ کی آخری بستی ہے مائل کے بعد ضلع مظفرپور کی ابتداء ہے۔ ۱۲ میل جانب شمال میں سرحد نیپال ہے۔ جانب جنوب میں ۴۰ میل مظفرپور واقع ہے۔ بنا بریں دربھنگہ کے دیہاتی حلقہ کی حالت ہے۔ دربھنگہ، مدھوبنی، سمستی پور، مونگیر، جمال پور، موتیہاری، بتیا، سیتامڑھی، نیپال وغیرہ کی حالت بھی بدتر سنتا ہوں مگر ان شہری حلقوں میں جا کر دیکھنے کا موقع ابھی نہیں ملا، جانے کا موقع ملا تو مفصل حالات لکھوں گا۔

... ہوئی ہے۔ کہیں ایسا بھی ہوا ہے کہ بے چارہ انسان کھڑا تھا زمین پھٹی اور انسان زمین کے اندر لاپتہ ہوگیا۔ بعض جگہ شگاف سے مردہ نکالا گیا۔ کہیں ایسا بھی ہوا کہ ...

مویشی

حیوانوں کی ہلاکت بھی کہیں دیوار سے دب کر ہوئی کہیں ... دلدل میں پھنس کر ...

مکان

فصل ربیع

فصل او کھ

فصل آلو و شکر قند و تمباکو

کاشت

غلہ

زمین کا اٹھنا

ریگ

خسف ارض

انشقاق ارض

زلزلہ

نقصان جان

(باقی آئندہ)

معجون شباب آور

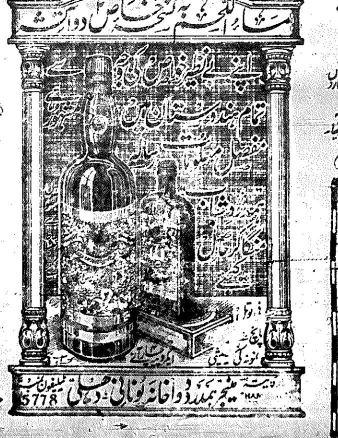

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

بے تعصب استادی کی پاک تعلیم

آپ ... آپ ... آپ ...

آتشک ... فارسی ... جام ... کاٹھیاواڑ

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

اندلس میں آٹھ سال کی حکومت کا نقشہ

فرانس پر کامیاب حملہ اور عیسائی باغیوں کی سرکوبی

خلیفہ ہشام کے دور حکومت کے چند درخشاں کارنامے

گزشتہ الجمعیۃ میں سلطان عبدالرحمٰن اول الملقب بہ الداخل کی بقیہ سیرت درج ہو چکی ہے آج سے آگے ملاحظہ فرمائیے۔

سلطان عبدالرحمٰن ... مطابق ... میں پیدا ہوئے اور ... مطابق ...

آج کل کی مہذب حکومتوں سے کون واقف نہیں۔ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں کتنی ایسی سڑکیں ہیں جو صرف سفید فام حکام کے لئے تیار کی جاتی ہیں اور کسی ایسی سڑکیں ہیں جن پر کسی ہندوستانی کو چلنے کی اجازت نہیں ہے۔ پھر ذرا دہلی شہر کی سڑکوں کو دیکھو اور پھر ان کا مقابلہ چھاؤنیوں اور نئی دہلی کی سڑکوں سے کرو تو معلوم ہوگا کہ باوجود دعاء تہذیب محض اپنے لئے کیا کچھ کیا جاتا ہے اور غریب رعایا کی فلاح و آسائش کے لئے کتنا! ایک اسلامی بادشاہ ہے جو عوام کی غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے اپنے تعمیر کردہ پل پر بھی تا زندگی قدم نہیں رکھتا دوسری طرف آج کل کی مہذب اور سفید فام لوگوں کی حکومت ہے جن کی لکھنی سڑکوں ...

فرانس پر حملہ

عیسائی باغیوں کی سرکوبی

خدمت خلق کے لئے ہشام کا عہد

قرطبہ کا پل اور موجودہ مہذب حکومتیں

(باقی آئندہ)

الجمعیۃ کا مکتوب جرمنی

برلن میں نماز عیدالفطر کا دلکش نظارہ

مختلف بلاد وامصار کے ارباب توحید کا اجتماع

(الجمعیۃ کے نامہ نگار خصوصی مقیم برلن کے قلم سے)

برلن میں ۱۸ جنوری کو بڑی دھوم دھام سے نماز عیدالفطر ادا کی گئی اس پر جہاں تک بھی جماعت اسلامیہ برلن کو مبارکباد دی جائے کم ہے۔ یہ صرف جماعت اسلامیہ برلن ہی کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ اس دفعہ پھر تمام مسلمانان برلن سوائے ترکوں کے ایک جگہ اکٹھے ہوگئے۔ یہ نا اتفاقی ہماری مسلمانوں میں بہت پرانی ہے ...

کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ تمام قرآن پاک کو حفظ کر لیتے ہیں۔ تلاوت قرآن کے بعد پروفیسر مرزا حسن صاحب نے نماز عید کی دو رکعت ادا فرمائی۔ حاضرین کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ یہ برلن کی اسلامی تاریخ میں پہلا موقع تھا کہ مسجد میں بہت زیادہ ہجوم تھا ...

جماعت اسلامیہ کا اثر

احمدی امام کی برطرفی

نماز جمعۃ الوداع

جرمنوں پر تلاوت قرآن کا اثر

جنانچہ اس فیصلہ کے بعد جمعرات کے روز نماز عیدالفطر برلن کی مسجد میں نہایت شان و شوکت کے ساتھ ادا کی گئی۔ اور مسلمانوں نے احمدی مسجد پر بالکل قبضہ کر لیا۔ نماز سے پہلے حافظ منظور الدین احمد دہلوی نے نہایت عمدگی سے تلاوت قرآن کی جس کا حاضرین اور خاص طور پر جرمنوں پر بہت زیادہ اثر ہوا اور جرمنوں نے تعجب سے ...

باوجود کسی امداد کے اس کا کام نہایت خوش اسلوبی سے چل رہا ہے۔ اور برابر احمدیوں کا مقابلہ ہو رہا ہے۔ خداوند کریم ان کو ایسی امداد دے کہ یہ احمدیوں کو بالکل برلن سے نکال دیں اور جرمنی کی زمین کو احمدیوں سے پاک کر دیں۔

عراق ریلوے

نجف اشرف۔ کربلائے معلی۔ کاظمین اور سامرہ کے مقدس شہروں کی زیارت کیلئے عراق ریلوے کے ذریعہ آرام۔ تیز رفتاری اور بہت سستا کرایہ سے سفر کریں۔ مختلف درجوں کی زیادتی کوپن کی کتابیں جو ۱۵۰ دن تک کارآمد ہونگی نیچے درج ہیں اور ۵۰ کیلوز سامان ہر کتاب کے عوض میں اپنے ہمراہ مزید کرایہ کے بغیر لے جا سکتے ہیں

	درجہ دوئم	درجہ سوئم
کوپن بک (الف) برائے سفر بصرہ سے کربلا۔ کاظمین سامرہ سے واپسی بصرہ	للعہ ۴۲	للعہ ۱۴
کوپن بک (ب) برائے سفر بصرہ سے کربلائے معلی۔ کاظمین۔ شریفین اور واپسی بصرہ	للعہ ۱۴	عہ ۱۲

تین سال سے کم عمر کے بچہ کا کرایہ معاف اور بارہ برس سے کم عمر کے بچوں کا نصف کرایہ لیا جاتا ہے بمبئی اور کراچی سے ہر ہفتہ جہاز بصرہ کی بندرگاہ معقل کو جاتے ہیں جہاں ریلوے کے افسران زائرین کو ان کے آرام اور زیارتگاہوں کو جانے والی گاڑیوں میں جگہ کا انتظام کرنے کے لئے استقبال کرتے ہیں زائرین جو مکہ کی زیارت کرنا چاہتے ہیں ان کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ عراق کے راستہ سے سفر کریں اور اس طرح سے ایک ہی وقت میں اس ملک کی زیارت گاہوں کی زیارت کے موقع بھی مل جائیں گے۔ بغداد سے دمشق کو بذریعہ موٹر ۲۴ گھنٹہ میں سفر کیا جا سکتا ہے دمشق سے جدہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کا کرایہ حسب ذیل ہے

درجہ دوئم	درجہ سوئم بلا خوراک
ما لعہ ۱۹۰	لعہ ۹۵

ہندوستان میں عراق ریلوے کے ٹکٹ اور کوپن کی کتابیں بمبئی اور کراچی میں ایجنٹوں سے خریدے جا سکتے ہیں

(۱) مولوی محمد باقر صاحب مسافر خانہ حاجی دیوجی جمل جیل روڈ عمر کھاڑی بمبئی
(۲) آنریری جائنٹ سکرٹری فیض پنجتنی پالاگلی بمبئی
(۳) مسٹر ای۔ ای۔ لوٹیا۔ مانڈوی۔ کولی واڑہ بمبئی نمبر ۳
(۴) جیب حاجی رحمت اللہ صاحب کھارادر کراچی
(۵) مسٹر عبدالعلی شیخ عیسیٰ جی معرفت میسرز یوسف علی بھائی کریم جی اینڈ کمپنی نیپئر روڈ کراچی
(۶) آنریری سکرٹری فیض پنجتنی معرفت حاجی حبیب صاحب گوکل کوڈی بازار کراچی

(نوٹ) ایک ہی جہاز پر ایک سو یا ایک سو سے زائد تعداد میں بصرہ کو سفر کرنے والے زائرین کو جہاز کے کرایہ میں رعایت مل سکتی ہے

ہندوستان بھر میں انقلاب پیدا کرنے والی کمپنی

گاڈی کمپنی کا کٹ پیس انڈیا بھر میں بہترین اور ارزان ترین ثابت ہوگا

المشتہر: منیجر دی گاڈی کمپنی کراچی

دہلی میں حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی کا ورود
اسٹیشن پر شاندار استقبال۔ جامع مسجد میں جلسہ اور تقریر

دہلی ۱۰ فروری۔ حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند ملتان جیل سے رہا ہو کر لاہور اور وہاں سے دیوبند ہوتے ہوئے جمعرات کو بوقت شب ۸ بجے کی گاڑی سے دہلی تشریف لے آئے۔ موصوف کی آمد سے اہالیان دہلی کو پوسٹر کے ذریعہ اطلاع دیدی گئی تھی چنانچہ دہلی اسٹیشن پر کثیر مجمع نے آپ کا شاندار استقبال کیا اور اللہ اکبر کے نعروں میں آپ اسٹیشن کے باہر تشریف لائے۔ باہر بھی کافی لوگ استقبال کے لئے موجود تھے جنہوں نے مولانا موصوف کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند اور حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند اور دیگر اکابر و اعیان استقبال کے لئے اسٹیشن پر موجود تھے۔ مولانا عبدالحلیم صاحب موٹر میں سوار ہو کر حضرت علامہ مفتی صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے جہاں آپ نے کھانا تناول فرمایا۔

دوسرے روز نماز جمعہ کے بعد جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ حضرت مولانا احمد سعید صاحب کی تحریک اور مولانا ... صاحب کی تائید سے حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب نے جلسہ کی صدارت فرمائی۔ ... صدیقی اللہ اکبر کے نعروں میں کھڑے ہوئے ... مولانا ۱۰ فروری کو دہلی سے روانہ ہو کر ... لکھنؤ پہونچیں گے۔

بہار میں سخت آواز کے ساتھ پھر زلزلے آ گئے
مکانات شق اور مسمار ہو گئے۔ ژالہ باری اور بجلی کی کڑک
بہار اور یو۔پی کونسل نے مصیبت زدوں کو قرض دینا منظور کر لیا

پٹنہ ۸ فروری۔ دربھنگہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کل صبح ساڑھے پانچ بجے اور ساڑھے چھ بجے سخت آواز کے ساتھ زلزلہ کے دو شدید جھٹکے محسوس کئے گئے ۹ بجے بڑے زور سے ژالہ باری ہوئی ... بہت سے مکانات شق اور مسمار ہو گئے۔ ایک ستارہ بھی ٹوٹتا ہوا دکھائی دیا

بہار و اڑیسہ کی کونسل میں کل بہار کے زلزلہ زدگان کو تعمیر کے لئے قرضہ کا بل منظور کیا گیا۔

کل یو۔پی کونسل میں بھی بہار کے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے ایک بل منظور کیا گیا۔ کونسل نے حکومت بہار کو معتدل شرائط پر قرضہ دینا منظور کیا ہے تاکہ اس سرمایہ سے مصیبت زدہ اپنے مکانات تعمیر کرا سکیں۔ کونسل میں مطالبہ کیا گیا کہ مصیبت زدوں کے لئے ۲۰ لاکھ روپیہ بطور امداد دیا جائے جس کو کونسل نے منظور کر دیا کیونکہ حکومت یو۔پی حال میں پچاس ہزار روپیہ امدادی فنڈ میں دے چکی ہے۔

احمد آباد کی ریلیف کمیٹی نے بہار کے مصیبت زدوں کو مکانات تعمیر کرانے کے لئے ایک لاکھ روپیہ دینا منظور کر لیا ہے۔

خاں عبدالغفار خاں کی بھوک ہڑتال
مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی کا بیان

دہلی ۱۰ فروری۔ حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند نے اپنی رہائی کے بعد مندرجہ ذیل بیان دیا ہے۔ یکم فروری سے خان عبداللہ خاں ... خان عبدالغفار خاں کے بھتیجے ہیں نیو سنٹرل جیل ملتان میں بھوک ہڑتال کر رہے ہیں۔ ...

مجلس احرار اسلام اور حالات کشمیر
مولانا حبیب الرحمن صاحب کا اہم اعلان

مولانا حبیب الرحمن صاحب صدر مجلس احرار اسلام نے مندرجہ ذیل بیان اشاعت کے لئے ارسال فرمایا ہے:- کشمیر کے حالات نے پھر نازک ترین صورت اختیار کر لی ہے۔ وہاں کے آزاد پسند مسلمانوں پر ... مظالم کئے جا رہے ہیں۔ ...

سرکاری ملازم اور سیاسی تحریکات
قانون میں اہم ترمیم

نئی دہلی ۱۰ فروری۔ گورنمنٹ گزٹ کی تازہ اشاعت مظہر ہے سرکاری ملازموں کے چال چلن کے متعلق قواعد میں سیاسیات اور الیکشن میں حصہ لینے کی تعریف کرتے ہوئے اہم ترمیم کر دی گئی ہے ...

تیس فوجی اور پولیس مین ہلاک
وانا میں بغاوت اور خونریزی

لندن ۱۵ فروری۔ وانا سے کل صبح جو خبریں موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ آسٹریا کے بہت سے مقامات میں بہت زیادہ بد امنی پھیلی ہوئی ہے ... آج شام تک امن و امان قائم ہو جائے گا۔ ...

آسٹریا کی زمین بھی ... تنگ ہو گئی

ہندوستان میں بیگار کی لعنت کیوں ...

فرانس اسلحہ میں تخفیف کرنے سے معذور ہے

سرحدی کسانوں کی امداد کے لئے بل

کانپور میں تلاشیاں ۸ آدمی گرفتار

سینما دیکھنے والوں پر ٹیکس
لاہور میونسپلٹی کا فیصلہ

تین کو پھانسی اور چودہ کو کالا پانی کی سزا

زرعی بنک بل کی دوسری خواندگی منظور
تمام ترمیمات مسترد ہو گئیں

کاشتکار پر حملوں کا سلسلہ

وانا میں زیادہ سو افراد ہلاک

پنڈت جواہر لال نہرو کو دو سال قید کی سزا
"میں حکومت کا پرانا باغی ہوں"
عدالت میں پنڈت جی کا بیان

مسلم یونیورسٹی کے طلبا کا مطالبہ
پنڈت جواہر لال نہرو کو رہا کیا جائے

ہندوستان سے پھر سونا باہر

ڈاکٹر بہجت وہبی کا لیکچر

ایک مسلمان لڑکے کے قتل کا مقدمہ
ست پال سنگھ سیشن سپرد کر دیا گیا

دہلی میونسپلٹی کو نو لاکھ کا قرضہ

ناگپور میں گاندھی جی کا داخلہ بند

حاجیوں کے جہازوں کی روانگی
۲۴ فروری۔ ۵ اور ۱۰ مارچ

پولیس اور میواتیوں میں گولی چلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم سہ شنبہ ۵ ذیقعدہ ۱۳۵۲ھ ہجری

صوبہ متحدہ کا وقف بل
(۴)

...

(باقی آئندہ)

... نفسنا و من سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ۔

... ضرورت تھی کہ مسلمانوں کو عبرت دلانے کے لئے ان کے لیڈروں کی "اخلاقی و مذہبی" جرأت کا ایک نمونہ بھی ان کے سامنے پیش کیا جائے۔ جس جماعت کے لیڈروں کا یہ حال ہو کیا مسلمان اس سے کسی فلاح کی امید قائم کر سکتے ہیں۔

شذرات

خان عبداللہ خاں کا مقاطعہ جوعی

حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی نے جو گزشتہ ہفتہ نیو سنٹرل جیل ملتان سے رہا ہوئے ہیں خان عبداللہ خاں صاحب کے متعلق جو بیان اخبارات کو بغرض اشاعت دیا ہے وہ ہم آج کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ درج کر رہے ہیں۔ حضرت مولانا کے بیان سے معلوم ہوتا ہے خاں صاحب موصوف تقریباً اٹھارہ روز سے ملتان جیل میں مقاطعہ جوعی کر رہے ہیں اور اب آپ کی ...

سبزی منڈی کی واردات

چند آدمیوں کا کسی شخص کے مکان میں دن دہاڑے دروازہ توڑ کر گھسنا اور ایک عورت کو جبراً پکڑ کر موٹر میں ڈال دینا اور اس کی فریاد و فغاں کے باوجود راہگیروں کے سامنے موٹر کو تیز لے جانا ایک ایسا سنگین جرم ہے کہ اس کا ارتکاب ہی شکمہ پولیس کی بد انتظامی و بے خبری کے لئے ایک دلیل کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ چہ جائیکہ اس جرم کی اطلاع عام طور پر لوگوں کو ہو چکی ...

حوادث واحکام

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

آغا خان کی ضیافتوں میں شراب کا دور

سر آغا خان دہلی آئے اور تقریباً دو ہفتے رہ کر واپس چلے گئے۔ اس دوران میں دہلی کے ایوانات نے جو کچھ دیکھا ... نے جو کچھ سادہ ہندوستان کی ایک سب سے زیادہ مفلس و ناتواں اور غلام ... قوم کے لئے ہزاروں عبرتیں اپنے اندر پوشیدہ رکھتا ہے۔ صرف چند ایام کے اندر پچیس ہزار روپیہ آغا خان کے مختلف ڈنروں، پنجوں اور ضیافتوں پر خرچ ہوا۔ اور عین اس وقت جبکہ صوبہ بہار میں مصیبت زدہ بیوائیں اور یتیم بچے قوت لایموت کے لئے ترس رہے ...

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام الخبائث کے لفظ سے تعبیر کیا ہے عام طور پر مسلمانوں کے سامنے پیش کیا گیا اور پینے والوں نے یہ کہہ کر پیا کہ کون کہتا ہے کہ اس کا پینا حرام ہے اس کا تو نہ پینا حرام ہے۔

کیا کسی مسلمان کی دینی غیرت و مذہبی حمیت اس جملہ کو سننا گوارا کرے گی۔ قرآن حکیم کا ارشاد تو یہ ہے کہ مسلمانو! بلاشبہ شراب، جوا، معبودان باطل کے نشان اور پانسے شیطانی کاموں ...

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ ...

بہار کے قیامت خیز زلزلہ کی تباہ کاریاں

(بسلسلہ صفحہ ۳)

کہیں کھلیان میں بالا اور بانی اس قدر نکلا کہ دھان کا ڈھیر اور بو چھار بادبُوا۔

دفینہ

بعض جگہ لقدر روپیہ زمین میں مدفون تھا۔ زلزلہ کے بعد زمین کے ادبال اور پھاٹ سے دفینہ اندر غائب ہوگیا۔

سیلاب

زلزلہ کے بعد زمین کے ادبال نے جا بجا دریا کو اونچا کر دیا جس کی وجہ سے بجائے پورب بہنے کے پانی دکھن رخ جاری ہوگیا۔ پہلے سے زمین کے ادبال کا پانی موجود ہی تھا کہ دریا کے پانی نے اور بھی اضافہ کر دیا جس سے پورا سیلاب کا منظر معلوم ہونے لگا۔ ...

بارش

سرد ہوا

چاہ و تالاب

مسجد و شوالہ

سلمان ...

چوری

آتش زدگی

خوف و ہراس

...کا آغاز

بہار کے آٹھ تباہ شدہ اضلاع کی عبرت آموز حالت

مسلم ریلیف کمیٹی اور امارت شرعیہ پھلواری کی امداد کرو!

جانشین شیخ الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی اپیل

زلزلہ بہار نمونہ قیامت کی کارپردازی میں نے ۱۳ شوال کو مونگیر جا کر بچشم خود دیکھی اور ہلاک ہونے والے نیز باقیماندہ باشندگان مونگیر کا کچھ حال اخبار میں شائع ہو رہا ہے ...

... ولیخش الذین لو ترکوا من خلفهم ذریة ضعافا خافوا علیهم فلیتقوا الله ولیقولوا قولا سدیدا ...

... والسلام ۱۸ شوال ۱۳۵۲ھ

ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ

ریلوے اسٹیشن

مساجد و منادر

فہرست امداد کنندگان مصیبت زدگان بہار

معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

امان اللہ خاں صاحب معرفت ولایت خاں کراچی

...

بمبئی مسلم ریلیف کمیٹی کا دیہاتی پروگرام!

حافظ حبیب الرحمن صاحب موضع ترکی ضلع مظفر پور سے اطلاع دیتے ہیں۔ بمبئی مسلم ریلیف کمیٹی کے نہایت ممنون و مشکور ہیں کہ اس کے نمائندہ جناب حکیم شمس الاسلام صاحب ...

میمن ریلیف کمیٹی کی قابلقدر خدمات

بمبئی کی رصدگاہ نے ایک اور زلزلہ کا پتہ دیا

بمبئی ۹ ارفروری۔ پرسوں صبح بمبئی کی رصدگاہ میں ایک اور زلزلہ کے جھٹکے محسوس کیے گئے جو تقریباً اسی قدر شدید تھے جس قدر کہ حال میں بہار میں محسوس ہوئے تھے۔

بہار کی تعمیر کیلئے بیس کروڑ روپیہ کی ضرورت

بہار کے لئے ٹین کی چادریں

مجسٹریٹ کا قتل۔ دو کو سزائے موت

مشتبہ اشخاص کو شہر بدر کرنے کا قانون

ناجائز اسلحہ کو روکنے کا بل منظور ہوگیا

تشدد کو کچلنے کیلئے جابرانہ اختیارات کا استعمال

حکومت بنگال کی مدح سرائی

متعدد مکانوں پر پولیس اور فوج کا چھاپہ

سرکاری فرقہ وارانہ حل کی لوچا

مسلم لیگ پر سر آغا خاں کا جادو

دہلی ۱۵ فروری۔ آل انڈیا مسلم کانفرنس کے ایگزیکٹیو بورڈ کا اجلاس سر آغا خاں کی صدارت میں منعقد ہوا۔ ...

وائسرائے کے فنڈ میں سترہ لاکھ روپیہ

بہار کے یتامیٰ کی پرورش کا اہم سوال!!

درد مند مسلمانوں نے آغوش تربیت کھول دی

یتیم پروروں کی ذمہ داری اور اہم فرائض

حضرت مولانا ... سید ... دام مجدہم ... سلام مسنون! ۹ فروری ۱۹۳۴ء کے موقر جریدہ الجمعیت میں میر محمد حسین ...

حکومت کے غیر دانشمندانہ اور غیر مناسب طرز عمل کی مذمت

پنڈت جواہر لال نہرو کی گرفتاری سے اہل بہار کی مصیبتوں میں اضافہ

نائب امیر شریعت بہار اور مسلمانان مونگیر کا احتجاج

پھلواری شریف ۱۵ فروری۔ مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت بہار نے حسب ذیل بیان بذریعہ تار ارسال فرمایا ہے:- مجھے انتہائی افسوس ہے کہ حکومت نے پنڈت جواہر لال نہرو کو گرفتار کرلیا جب سے اہل بہار پر زلزلہ کی مصیبت نازل ہوئی ہے اس وقت سے اس پرجوش اور ہمدرد خلائق نوجوان نے حکومت اور کانگرس کے اختلافات کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنا پورا وقت بہار کے مصیبت زدوں کی امداد کے لئے وقف کر دیا تھا ...

مونگیر ۱۵ فروری۔ مولانا منت اللہ صاحب سکرٹری مسلم ریلیف کمیٹی بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ ایسے وقت میں جب کہ پنڈت جواہر لال نہرو بہار کے مصیبت زدوں کی خدمت کے لئے وقف ہو چکے تھے ان کی گرفتاری ...

مونگیر میں مسلم ریلیف کمیٹیاں

امدادی وفود کی قابلقدر خدمات

ہندوستان میں روسی گندم

آٹھ آنہ میں ایک من

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا سالانہ اجلاس

(حبیب الرحمن خاں شیروانی آنریری سکرٹری)

ایک اور کنوب

حکومت سے صلح کی کوئی امید نہیں

گرفتاری سے قبل پنڈت جواہر لال کا بیان

الہ آباد ۱۵ فروری۔ گرفتاری سے ایک یا دو روز قبل کسی صاحب نے پنڈت جواہر لال نہرو سے متعدد سوالات کئے منجملہ دیگر سوالات کے ایک سوال یہ بھی تھا کہ آپ اس قدر جلدی جلدی جیل جانے سے آپ ملک کی کس طرح امداد کرینگے؟ ...

زلزلہ کے بعد قحط کے آثار

بابو راجندر پرشاد کا بیان

ریل گاڑی کو تباہ کرنے کی کوشش

چوکیدار نے بروقت خبر لے لی

جریان، پرمیہ، احتلام، کمزوری، سستی، نامردی کیلئے

پرمیہانتک گولیاں

طلاء اکسیر

پتہ۔ منیجر بال جیون کارپالیہ علی گڈھ

امراض مخصوصہ مرداں کے متعلق چند اکسیریں

جن کے استعمال سے آپ پھر سے تندرست۔ جوان پھرتیلے۔ جوشیلے ہو سکتے ہیں

اکسیر ۱

اکسیر ۱۲ الف

اکسیر ۴۰

دت مکرد ھوج بٹی ۱۲

طلاء: اگر بیرونی نقائص بھی ساتھ ہوں تو اکسیر کے واسطے طلاء ... کو بھی ساتھ منگوا کر رگوں پٹھوں کو طاقت پہنچاویں۔

مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ امراض مخصوصہ مرداں مفت منگوا ویں!!!

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ: امرت دھارا ۴ لاہور المشتہر: منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یداللہ علی الجماعۃ

تار کا پتہ ۔ "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول ۔ ہلال احمد زبیری (بی ۔ اے)   معاون ۔ محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی یوم شنبہ ۹ ذیقعدہ ۱۳۵۲ ہجری مطابق ۲۷ فروری ۱۹۳۴ء | نمبر

ہے خدمتِ وطن بھی محبت کا ایک باب

گزشتہ جمعہ کو جامع مسجد دہلی میں حضرت مولانا عبدالعلیم صاحب صدیقی ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند کی رہائی کے سلسلہ میں جو عظیم الشان جلسہ ہوا تھا اس میں مندرجہ ذیل نظم حافظ عبدالعزیز صاحب نے پڑھ کر سنائی جس کو حاضرین نے دلچسپی کے ساتھ سنا :۔

دس فروری کو جیل سے نکلے ہیں یوں خوشی کا
جیسے پس از کسوف برآمد ہو آفتاب

کہتے رہے جو اپنے رفیقوں کو الوداع
خود ہو گئے وہ جیل میں بھولا ہوا سا خواب

ہوتا ہے ان کا ذکر اسیروں کی بزم میں
جیسے بیاں ہو پیری میں افسانۂ شباب

جن دوستوں کے ساتھ رہے ہیں یہ جیل میں
ایثار میں ہے ان میں ہر اک فرد لاجواب

ان کے قدم نہیں ہیں تزلزل سے آشنا
ان کے دلوں میں راہ نہیں پاتا اضطراب

پہلو میں ہے مگر خلشِ دل نشینِ عشق
ہے خدمتِ وطن بھی محبت کا ایک باب

ہوتا ہے گر خرد پہ کبھی غلبۂ جنوں
جوشِ جنوں میں کوئی نہیں موردِ عتاب

کر دے کہیں نہ جامۂ ہستی کو تار تار
یوں ہتکڑی کو دستِ جنوں سے ہی انتساب

جو بیڑیاں کہ ہیں جرسِ کاروانِ عشق
وہ شہسوار دہم الفت کی ہیں رکاب

ہے اہلِ دل کو طوق گلو نغمۂ وفا
سولی کی سربلندی پہ ہے مختتم نصاب

ہے ماورائے فتح و ہزیمت ادائے فرض
شادی و غم کی مد میں نہیں آتا یہ حساب

قیدی کو کیا خوشی درِ زنداں جو وا ہوا
جب تک نہ ہو وطن کی غلامی کا سدِ باب

زنداں میں تھے اسیر تو دنیا میں ہیں غلام
خاک ایسی زندگی پہ ملے جس میں یہ خطاب

دل مطمئن ہے اس پہ کہ ملت کے نام پر
جو امتحاں تھا حق نے کیا اس میں کامیاب

آباد حق پرستوں سے زنداں ہے جس طرح
یونہی ہمیشہ خانۂ دشمن رہے خراب

دلچسپ حقائق و معلومات

معاصرین کے افکار و آرا

افغانستان میں ریل

حجاز مقدس سے خبر آئی کہ سلطان ابن سعود عرب کی معدنیات کا اجارہ غیر ملکیوں کو دینے والے ہیں۔ افغانستان سے اطلاع آئی ہے کہ وہاں ریلوے کی تعمیر کے لئے کسی جرمن کمپنی سے گفتگو کی جا رہی ہے۔ ان اطلاعات سے اس حیثیت سے مسرت ہوتی ہے کہ یہ اسلامی حکومتیں شاہراہ ترقی پر گامزن ہیں۔ لیکن دوسری حیثیت سے خدشہ پیدا ہوتا ہے کہ یہی اجارے اور یہی ٹھیکے استعمار کے طلیعہ کی حیثیت رکھتے ہیں ...

(آزاد)

کشمیر کا معاملہ

موجودہ نظام تعلیم

بابو آنند سروپ آنجہانی کے مجسمہ کی نقاب کشائی کے لئے سر سلیمان چیف جسٹس الہ آباد ہائی کورٹ کانپور تشریف لے گئے تھے۔ وہاں بار ایسوسی ایشن نے انہیں ایک ایڈریس بھی پیش کیا۔ سر سلیمان نے جو اپنی تقریر میں بعض دلچسپ حقائق منکشف کئے مثلاً انہوں نے فرمایا :۔

"ہماری یونیورسٹیاں ایسے ایل ایل بی تیار کرتی ہیں جو قانون سے ناواقف ہوتے ہیں ..."

(خلافت)

ہاتھی کے دانت

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ :۔ منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

Regd No L 1793.

The Jamiat

Vol. XIX No 13. DELHI TUSDAY. FEBRUARY, 20, 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید معرا

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

حضور نظام

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

بابو راجندر پرشاد کا فنڈ اور متعرضین کارکنوں کی تعداد میں اضافہ کی ضرورت

ایک ہر دل عزیز اور تجربہ کار ڈاکٹر کا تبادلہ

ضلع دربھنگہ کو امداد کی ضرورت

سپاس تعزیت

موتی ہاری میں مسلم ریلیف کا کام

پبلسٹی افسر

اصول توحید

شمالی ہند کا آفتاب علم غروب ہو گیا

انجمن ریاض توحید سے استعفاء

موسم گرما کا آغاز

قلیل سرمایہ سے کثیر نفع دینے اور ہر جگہ چلنے والی کٹ پیس کی تجارت کا وقت آ گیا ہے

انگلش کمرشیل ہاؤس جیکب سرکل بمبئی

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی تجارت

اس وقت صرف ہماری منتخب کردہ مقبول عام کٹ پیس گانٹھوں کی ہے

چھوٹی گانٹھ کی قیمت پچاس روپے

اسی فیق بھائی حقوک فروشاں جیکب سرکل بمبئی

گھر کا ڈاکو

ڈاکخانہ کے استعمال شدہ ردی ٹکٹوں سے لاکھوں روپے کمائیے

دلفریب حسن کا راز

ملنے کا پتہ ۔ دی امپیریل اسٹور (د) پبلیشرز قصور (پنجاب)

کٹ پیس کی سب سے چھوٹی نہایت مفید گانٹھیں

رحیم کمپنی کی اعلیٰ ربڑ کی مہریں

رحیم کمپنی رکارخانہ ربڑ اسٹامپس افضل گنج حیدرآباد دکن

ضرورت ہے ایک معلمہ کی

سکریٹری محفل اسلام سوٹا و راجپہ ضلع سورت

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

Heath + Sammers
Fort Bombay.

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

الحکم شاہ اندلس اور فرانس کی سازشیں

ایک مظلوم عیسائی عورت کی خاطر الحکم کی فوج کشی

بادشاہ کے خلاف قاضی اسلام کا فیصلہ

گذشتہ نمبروں میں عبدالرحمن اول اور انکے صاحبزادے ہشام کے زمانہ تک کے حالات پیش کئے جاچکے ہیں۔ آج آگے ملاحظہ فرمایئے۔

سلطان ہشام کے انتقال کے بعد ان کے جانشین ان کے بڑے بیٹے الحکم تخت نشین ہوئے۔ اندلس کے عربوں کی یہ انتہائی خوش نصیبی تھی کہ ہشام کا جانشین لائق باپ کا لائق تر بیٹا ان کو میسر آیا جس نے عدل و انصاف اور امور سیاست میں چار چاند لگادئے ... [illegible]

فرانسیسیوں کا ایسا مقابلہ کیا کہ دو تین ہی دن میں مخالف کی تمام افواج بھاگ گئیں اور عبدالرحمن مظفر و منصور اپنے دارالخلافہ کے ہمراہ قرطبہ واپس آیا۔

فرانس کی سازشوں کا رد عمل

اس جنگ کے چار برس بعد ۱۸۵ھ مطابق ۸۰۱ء میں سلطان الحکم نے فرانس کی سازشوں سے مجبور ہوکر پھر جنگ کا عزم کیا اور اپنے وزیر عبدالکریم کو جو فنون سپہ گری میں یکتائے روزگار تھا مقابلہ کے لئے بھیجا ... [illegible]

ایک عیسائی عورت اور الحکم

[illegible]

[redacted]

[illegible]

بادشاہ کے خلاف قاضی کا فیصلہ

[illegible]

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

مشرقی ترکستان کی اسلامی جمہوریت

چینیوں کے بجائے مسلمانوں کو روس کا خوف

ڈاکٹر مصطفی علی کا بیان

ڈاکٹر مصطفی علی جو مشرقی ترکستان کی اسلامی جمہوریت کے نمائندہ ہیں اور ہندوستان ابھی آئے ہیں کہ ان کی جمہوریت کو تسلیم کرلیا جائے ... [illegible]

ڈاکٹر مصطفی نے بتایا کہ جدید جمہوریہ کے پاس کافی فوج موجود ہے اور وہ اپنی حفاظت پوری طرح کرسکتی ہے۔ ان کے پاس توپیں نہیں ہیں ... [illegible]

جدید جمہوریت کے مقاصد کے متعلق ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ ترکستان آزاد رہے۔ ہمیں چینیوں سے کوئی ڈر نہیں ہے ... روسی تاصد ترکستان میں آکر بالشویکیت کی اشاعت کررہے ہیں مگر وہ کامیاب نہیں ہوسکتے کیونکہ جمہوریت خود بالشویت کے منافی ہے۔

امریکہ میں سرمایہ داری کا زوال

بیورو آف انٹرنل ریونیو کے شائع کردہ اعداد و شمار سے واضح ہوتا ہے کہ ... [illegible]

مہذب امریکہ کا سیاہ ریکارڈ

ہر ہفتہ دو حبشیوں کو زندہ جلادیا جاتا ہے

امریکہ میں معمولی معمولی باتوں پر حبشیوں کا قتل ایک دلچسپ مشغلہ سمجھا جاتا ہے۔ جیل کے دروازوں کو توڑ کر سفید آدمی حبشیوں کو نکال کر قتل کردیتے ہیں۔ اکثر اوقات ان کو زندہ جلادیا جاتا ہے اور مٹی کا تیل ڈال کر مردہ لاش کو تو عموماً پھونک دیا جاتا ہے۔

نیویارک کے کیتھولک جرنل "امریکہ" میں مسٹر پال بلیک لی کا ایک مضمون شائع ہوا ہے ... [illegible]

مسٹر پال لکھتے ہیں کہ اس ظلم و ستم سے سوائے امریکہ کے تمام دنیا خالی ہے اور افسوس ہے کہ اس کی روک تھام اب تک نہیں کی گئی ... تک پھیلا ہوا ہے۔

بغداد کا چوتھا کابینہ بھی مستعفی ہوگیا

خبر موصول ہوئی ہے کہ بغداد کا کابینہ مستعفی ہوگیا ہے۔ ۱۰ ماہ میں جب سے عراق کو نام نہاد آزادی ملی ہے یہ چوتھا کابینہ ہے جو مستعفی ہوا ہے۔ اس آخری کابینہ نے صرف تین ماہ کام کیا تھا۔ اس استعفا کی کوئی وجہ سرکاری طور پر بیان نہیں کی گئی ہے مگر بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ... کی اختلاف رائے نے کابینہ کو مستعفی ہونے پر مجبور کیا۔

شاہ غازی ملک العراق کی ہمشیرہ رفیعہ گزشتہ ہفتہ بغداد میں انتقال کرگئیں۔

مختلف ممالک میں عراقی سفارتخانوں کا قیام

حکومت عراق کا سیاسی ارتقا تو اسی وقت شروع ہوگا جب اس کو کامل آزادی نصیب ہوگی اور اجنبی کاوش سے اس کا سر آزاد ہوجائے گا تاہم حکومت آزادی کے نتائج کو وسیع ترکرنے کے لئے ہاتھ پیر مار رہی ہے ... [illegible] ... شام کرسکی۔

عراق ریلوے

نجف اشرف۔ کربلائے معلی۔ کاظمین اور سامرہ کے مقدس شہروں کی زیارت کیلئے عراق ریلوے کے ذریعہ آرام۔ تیز رفتاری اور بہت سستا کرایہ سے سفر کریں۔ مختلف درجوں کی زیادتی کوپن کی کتابیں جو ۱۵۰ دن تک کارآمد ہونگی نیچے درج ہیں اور ۵۰ کیلو سامان ہر کتاب کے عوض میں اپنے ہمراہ مزید کرایہ کے بغیر لے جاسکتے ہیں

	درجہ دوم	درجہ سوم
کوپن بک (الف) برائے سفر بصرہ سے کربلا۔ کاظمین سامرہ سے واپسی بصرہ	[illegible]	[illegible]
کوپن بک (ب) برائے سفر بصرہ سے کربلائے معلی۔ کاظمین۔ نجف اشرف اور واپسی بصرہ	[illegible]	[illegible]

... سے کم عمر کے بچے کا کرایہ معاف اور بارہ برس سے کم عمر کے بچوں کا نصف کرایہ لیا جاتا ہے۔ بمبئی اور کراچی سے ہر ہفتہ جہاز بصرہ ... بندرگاہ معقل کو جاتے ہیں جہاں ریلوے کے افسران زائرین کو ان کے آرام اور زیارت گاہوں کو جانے والی گاڑیوں ... [illegible]

انڈیا بھر میں انقلاب پیدا کرنیوالی کمپنی

گاڈولی کمپنی کا کٹ پیس انڈیا بھر میں بہترین و ارزان ترین ثابت ہوگا

[illegible]

المشتہر منیجر "دی گاڈولی کمپنی" کراچی

مونگیر میں بمبئی کے مشہور تاجر اور قومی کارکن کا ورود

زلزلہ زدہ علاقوں میں تعمیری کام کی نوعیت

مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کے قابلقدر مشورے

(از جناب مولانا منت اللہ صاحب سکرٹری مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی)

بمبئی کے مشہور تاجر اور قومی کارکن جناب عبدالحسن صاحب کریم بھائی جھنجھوالا شمالی بہار کے زلزلہ زدہ مقامات کا دورہ کرتے ہوئے آج مونگیر تشریف لائے اور مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کے دفتر میں قیام پذیر ہوئے۔ کریم بھائی موصوف نے سب سے پہلے شہر کا چکر لگاکر اس کی بربادی کا اندازہ کیا پھر مختلف ریلیف کیمپوں میں تشریف لے گئے ... [illegible]

مولانا نے جواب میں فرمایا ... [illegible]

مولانا نے جلیبٹ فارم پر دوران گفتگو میں دریافت کیا کہ تمام زلزلہ زدہ مقامات میں کس شہر کو آپ نے زیادہ برباد دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ مونگیر کی تباہی ناقابل ذکر ہے یہاں ایک مکان بھی ثابت نہیں ہے۔

سوم یہ کہ مصیبت زدوں کے شکستہ اور منہدم مکانوں اور ان کے سامان کی حفاظت کی کیا صورت کی جائے گی، اس کی ذمہ داری اہل خانہ پر چھوڑ دینا ... کرے گا۔

جامعہ ڈابھیل کا معائنہ

مولانا احمد سعید صاحب کے خیالات

حسن اتفاق سے مجھ کو جامعہ ڈابھیل کے سالانہ جلسہ میں شرکت کا موقع ملا۔ ایک طویل مدت ہوئی جب میں ڈابھیل گیا تھا اس وقت ... صرف ایک مدرسہ تعلیم الدین کے نام سے جاری تھا جس میں قرآن شریف کے علاوہ بچوں کو بعض ابتدائی کتابیں بھی پڑھائی جاتی تھیں۔ اس مدرسہ کے بانی مولانا احمد حسین صاحب سملکی کے خلوص اور جذبۂ ایثار کا یہ اثر ہے کہ آج اس چھوٹے سے مدرسہ کو ایک شاندار دارالعلوم کی شکل میں دیکھ رہا ہوں۔ خطۂ گجرات جو کسی زمانہ میں علوم مذہبیہ کا مرکز تھا اور حوادث زمانہ کے باعث ایک مدت سے برکات علمی کا کہیں وجود نظر نہیں آتا تھا پھر اپنی قدیم شہرت اور گزشتہ تاریخی عزت حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہ دیکھ کر مسرت ہوئی کہ صوبۂ گجرات کے مسلمانوں نے تھوڑے ہی عرصہ میں ایک ... [illegible]

... اپنے اوقات میں ان طلبہ کو تعلیم دیتے ہیں اور ان کی اخلاقی تربیت کی نگرانی کرتے ہیں۔ جامعہ کی عمارت ایک نہایت دلکشا اور کھلے ہوئے وسیع میدان میں واقع ہے۔ طلبہ کے لئے ہر قسم کی سہولت اور آسائش و آرام کا سامان مہیا ہے۔ طلبہ کے لئے اس وقت ۵۵ کمرے تعمیر ہوچکے ہیں۔ ایک کمرہ اتنا وسیع ہے کہ جس میں چار طالب علم بآسانی رہ سکتے ہیں۔ طلبہ کے علاوہ مدرسین کے کمرے، درسگاہیں، مہمانوں کی قیامگاہ، مطبخ اور بعض ضروری عمارتیں بھی موجود ہیں۔ جامعہ میں ایک کتب خانہ بھی ہے جس میں علاوہ درسی کتابوں کے بعض نادر اور نایاب کتابیں مطبوعہ اور غیر مطبوعہ بھی مہیا کی گئی ہیں۔ کتب خانہ کو ایک بڑی لائبریری بنانے کی کوششیں جاری ہیں۔ جامعہ کے میدان میں ایک مسجد بھی ہے جس میں طلبہ اور مدرسین کے علاوہ بستی کے دوسرے مسلمان بھی نماز ادا کرتے ہیں۔ بعض اہل خیر کے مصارف سے ایک بجلی کی مشین بھی لگائی گئی ہے جس سے جامعہ کی مختلف عمارتوں میں بجلی کی روشنی پہنچائی جاتی ہے۔ اسی مشین کے ذریعہ پانی کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ اور اسی مشین سے آٹا بھی پستا ہے۔

اس جامعہ کے انتظام و اہتمام کی ذمہ داری مولانا احمد بزرگ صاحب کے سپرد ہے جو صوبۂ گجرات کے ایک مشہور عالم ہیں۔ موصوف اپنے فرائض کو پوری محنت اور کوشش کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔

شیخ الحدیث: حضرت العلامہ مولانا سید انور شاہ صاحب کی وفات کے بعد صدر مدرس کا عہدہ حضرت رئیس المتکلمین مولانا شبیر احمد صاحب کو تفویض کیا گیا ہے۔ کتب درسیہ کے علاوہ قرآن شریف کی تجوید اور حفظ قرآن کا بھی خاص اہتمام ہے۔ اس وقت جامعہ کی تعلیمی اور انتظامی ...

حیثیت ہر اعتبار سے قابل اطمینان ہے۔ میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مولانا احمد بزرگ صاحب کی مساعی کو مشکور فرمائے۔ اور ان اہل دل کو دینی خدمت کی مزید توفیق عطا فرمائے جن کی مالی امداد سے یہ جامعہ قائم ہے۔

جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد کی اپیل

۲ مارچ کو یوم شریعت منایا جائے

اسلامیان سرحد پر بخوبی روشن ہے کہ جمعیۃ العلماء سرحد کی مساعی جمیلہ و اکابرین و معززین قوم کی سعی بلیغ اور کونسل کی انڈیپنڈنٹ پارٹی کے متفقہ اقدام سے شریعت بل کا کونسل سرحد میں پیش ہونا منظور ہوچکا ہے جو عنقریب کونسل کی آئندہ نشست میں پیش ہونے والا ہے۔ اسلئے مسلمانان سرحد سے بالعموم و تمام ماتحت مجالس و دیگر انجمن ہائے اسلامیہ سے بالخصوص پر زور اپیل کرتا ہوں کہ اپنی غیرت و حمیت اسلامیہ سے کام لیتے ہوئے ۲ مارچ کو تمام سرحد میں یوم شریعت منائیں۔ اور اس دن ... امید ہے کہ اسلامیان سرحد اپنے اسلامی جذبات اور ایمانی قوت کا عملی ثبوت دیتے ہوئے جمعیۃ العلماء سرحد کے دوش بدوش کھڑے ہوکر یوم شریعت کو کامیاب بنانے میں ہر ممکن سعی سے کام لیں گے۔

حکیم فضل حق دیوبندی
نائب ناظم جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد پشاور

ضروری گزارش

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہئے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا (جو کہ ان کے نام سے پہلے پتہ کے شروع میں لکھا ہوا ہوتا ہے) بحوالہ ضرور دیا کریں۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

آپ پاک و صاف زندگی کس طرح گزار سکتے ہیں
آپ دنیا کے سچے عیش و آرام کس طرح حاصل کرسکتے ہیں۔
آپ بچپن کی غلط کاریوں کا خمیازہ بھگتنے سے کس طرح بری ہوسکتے ہیں
آپ مضبوط عمر دراز۔ اقبالمند۔ خوبصورت اولاد کس طرح پیدا کرسکتے ہیں
آپ ان تمام باتوں کا قطعی جواب حاصل کرنے کیلئے ایک آنہ روانہ کرکے نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرمایئے

پتہ۔ آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

افسانہ

شہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

قطورہ اور راہبوں کی دلچسپ گفتگو

بدی کا خمیازہ بھگتنا پڑا

(گزشتہ سے پیوستہ)

قطورہ کا جب پٹکا ساجب راہبوں کو ملا تو ان کے ہوش اڑ گئے۔ پہلے تو انہوں نے نیل پیلی آنکھیں نکالیں مگر جب ان کو یقین ہوگیا کہ قطورہ ہمارے ہاتھ سے نکل چکی تو لجاجت اور استمالت پر اتر آئے۔ اسی دوران میں وہ راہب بھی آگئے جو جولیس کو ڈاکوؤں کے سپرد کرتے ہوئے کسی جنگل میں ٹھہر گئے تھے ... [illegible]

راہب: جناب ہم بھی عیسائی ہیں اور قطورہ بھی عیسائی ہے اس لئے اس معاملہ کو ہم پر ہی چھوڑ دیجئے۔

کوتوال: اچھا یہی بات خاتون کی زبان سے بھی کہلوا دو اور ان کو لیکر چلے جاؤ۔ جب راہبوں کو بلانے کی ہمت نہ پڑی تو خود ملا یعقوب عدنانی کوتوال شہر نے قطورہ کو اپنے سامنے بلایا اور کہا۔

کوتوال: کیوں بیٹی کیا یہ راہب کون ہیں اور کس لئے تمہارے پیچھے پڑے ہیں؟ کیا تم ان کے ساتھ اپنی خوشی سے جانا چاہتی ہو؟

قطورہ: (کچھ دیر خاموش رہ کر) اور شرم و ندامت کے ساتھ میں ہرگز ان کے ساتھ جانا نہیں چاہتی۔ یہ بدمعاش مجھ کو بھگا کر لائے ہیں اور ...

کوتوال: افسوس ان راہبوں کی یہ حرکتیں ہر ہفتہ معلوم ہوتی رہتی ہیں ... [illegible]

[illegible]

اخبار الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرماکر اپنی علم نوازی و مذہبیت کا ثبوت بہم پہنچایئے۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

ماء اللحم بہ نسخۂ خاص ۲ دوا تشہ

تار کا پتہ منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ٹیلیفون نمبر 5778

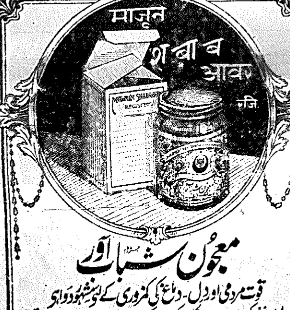

معجون شباب آور

قوت مردمی اور دل۔ دماغ کی کمزوری کے لئے مشہور دوا ہے

تمام ہندوستان میں اس کے بے نظیر فوائد کا اعتراف کیا گیا ہے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ ۹ ذیقعدہ ۱۳۵۲ ہجری

صوبہ متحدہ کا وقف بل

(۵)

اشاعت گزشتہ میں ہم نے جو کچھ لکھا ہے اس کو پڑھ کر قارئین الجمعیۃ نے اچھی طرح یہ اندازہ لگا لیا ہو گا کہ حافظ ہدایت حسین صاحب نے اپنے مسودہ قانون میں کس طرح ایک سرکاری عہدہ دار کو اسلامی اوقاف کے متعلق غیر محدود اختیارات دے ہیں۔ ایسی حالت میں کہ محافظ اوقاف کی کوئی ذمہ داری کسی منتخب کمیٹی یا کونسل کے سامنے نہیں ہوگی اور وہ صرف حکومت کے ماتحت عام ملازم کی حیثیت میں ہوگا۔

ہے کہ وہ کسی متولی کی عدم موجودگی میں سرکاری متولی کا تقرر کرے ... ہو گا وہ ظاہر ہے محافظ اوقاف جس متولی کے خلاف چاہے گا مقدمہ دائر کر سکے گا اور اس کو اپنی جگہ سے ہٹا سکے گا ...

شذرات

بزدلانہ حملہ

بہار کے مصیبت زدہ اور حکومت

بہار کے باشندوں پر زلزلہ کے باعث جو بربادی آئی ہے وہ ایسی نہیں ہے جو چند مہینوں میں ختم ہو جائے یا چند لاکھ روپے کی امداد سے اہل بہار کی قسمت سنبھل جائے۔ اس خطہ کی دوبارہ تعمیر اور باشندوں کی فارغ البالی کے لئے خبر نہیں کتنے سال اور کتنے کروڑ روپے کی ضرورت ہوگی ...

لیلیٰ مجنوں کا ڈرامہ اور مسلم بچیاں

یورپ پرستی کا مرض مشرق کے سفلہ دماغوں میں جس قدر سرعت سے سرایت کر رہا ہے وہ انتہائی قابل افسوس ہے۔ اس قوم کی آبرو باختگی اور ذہنی فرومائیگی پر کس کو شبہ ہو سکتا ہے جو اپنی فکری صلاحیتوں سے اغماض کر کے اندھا دھند ان اقوام کی نقالی پر اتر آئے جن کا اخلاقی معیار خود ان کے لئے وبال جان بنا ہوا ہے ...

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں ...

الجواب

استفتاء

الجواب

ریلیف کمیٹی مونگیر

غازی محمد عثمان صاحب آزاد پر قاتلانہ حملہ

چند بدمعاشوں کے ذریعہ وحشت و بربریت کا مظاہرہ

ڈاکٹروں کی رپورٹ اور پولیس کی تفتیش

اہم انکشافات کی توقع

آج کل دہلی کی پبلک زندگی بعض دنائت پیشہ اور کمینہ خصلت لوگوں کی وجہ سے جس قدر ناپاک ہو رہی ہے اس کا ایک مظاہرہ منگل کے روز صبح کے وقت ایک قومی کارکن پر وحشیانہ حملہ کی صورت میں ہوا۔ کل صبح ساڑھے نو بجے کے قریب کرہ بنگش کے سامنے کوچہ فولاد خاں میں غازی محمد عثمان صاحب آزاد صدر جمعیۃ شبان المسلمین مسٹر آصف علی بیرسٹر سے ملاقات کر کے واپس آ رہے تھے کہ یکایک چند بدمعاشوں نے آپ کا تعاقب کیا اور ان میں سے ایک آپ پر حملہ آور ہوا۔ اور پیچھے سے آپ کے کوٹ کا کالر پکڑ کر پیچھے کو دھکا دیتے ہوئے متعدد ضربات آپ کے چہرہ اور ہاتھ پر لگائیں ...

گزشتہ شب کو گلی قاسم جان میں احاطہ کالے صاحب کے ملحقہ ایک جلسہ عام بھی اس واقعہ پر اظہار مذمت و احتجاج کرنے کی غرض سے منعقد ہوا جس کی صدارت مولانا عبد الماجد صاحب دہلوی نے فرمائی ... (نامہ نگار)

ارون ہسپتال کی تعمیر شروع ہونے والی ہے

سول ہسپتال کی توسیع بے فائدہ ہوگی

دہلی ۲۰ فروری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی جانب سے سکرٹری دہلی میونسپل کمیٹی کے نام ایک مکتوب موصول ہوا ہے جس میں مذکور ہے کہ حکومت ہند بہت جلد ارون ہسپتال کی تعمیر شروع کرنے والی ہے جس پر موجودہ اندازہ کے مطابق ۲۵ لاکھ روپیہ لاگت آئیگی چونکہ یہ ہسپتال دہلی اور نئی دہلی کے کام آئے گا۔ اسلئے سول ہسپتال کی مجوزہ توسیع بے فائدہ ہوگی ...

دہلی میں شراب کے ٹھیکوں کا نیلام

بیس ہزار روپیہ کا اضافہ

دار الحکومت

جامعہ ملیہ اسلامیہ میں تقریروں کا سلسلہ

ترکی فاضل ڈاکٹر بہجت وہبی کی تاریخی تقریر

صدر اسمبلی اور دیگر علماء کا اجتماع

ہفتہ کی شام کو جامعہ ملیہ اسلامیہ میں ڈاکٹر بہجت وہبی ایک فاضل ترکی کی تقریر سننے کے لئے دہلی کے علمی حلقہ کے سربرآوردہ حضرات کا اجتماع ہوا۔ جلسہ کی صدارت جناب ڈاکٹر انصاری صاحب نے فرمائی ...

ڈاکٹر بہجت وہبی کی تقریر

مجلس ادب میں مشاعرہ

تبلیغ واڑہ میں قرآن کریم کا درس

مزید چار ریاستوں میں شراب نوشی کی اجازت

لندن میں اینگلو جاپانی گفتگو کا آغاز

مصالحت کا رجحان کسی جانب سے بھی نہیں پایا جاتا

لندن ۲۲ فروری۔ دہلی میں ہندوستانی اور جاپانی تجارتی گفتگو اور جاپانی کپڑے کی برآمد کی تحدید کے سلسلہ میں جو کانفرنس منعقد ہوئی تھی اب اس کا دوسرا پہلو انگلستان میں نمایاں ہوا ہے۔ کل اینگلو جاپانی کپڑہ کی گفتگو شروع ہوئی۔ کانفرنس میں جانبین کے نمائندوں نے سرگرمی سے حصہ لیا اور اپنے اپنے نقطہ نظر کی وضاحت کی لیکن جانبین کے نمائندے کسی فیصلہ پر نہیں پہونچ سکے اور گفتگو ۲۸ فروری کے لئے ملتوی کر دی گئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مصالحت کا رجحان کسی طرف سے بھی نہیں پایا جاتا لیکن توقع ہے کہ آئندہ گفتگو میں چند تحریکات پیش ہوں گی۔ جاپانی نمائندے ٹوکیو سے اطلاعات حاصل کر رہے ہیں دوسری طرف برطانوی نمائندہ سر تھامس بارلو لنکاشائر کمیٹی کا ایک اجلاس فوراً طلب کرنے والے ہیں جس میں لنکاشائر کے نمائندوں کو حالات سے آگاہ کیا جائیگا۔

مصیبت زدگان بہار اور جامع مسجد دہلی

تین ہزار روپیہ کا عطیہ

تین مزدور دب کر مر گئے

دہلی میں حضرت مولانا ظفر علی خاں صاحب کا ورود

سینکڑوں کشتیاں غرق ہو گئیں

سر پروجیکر سے وائسرائے کی ملاقات

روس نے جاپان کے خلاف افتراء سے کام لیا ہے

جاپانی وزیر اعظم کا روس کو جواب

ترکی میں اجنبی اخبارات کو تنبیہ

بہار کی امداد کیلئے زنانہ ریلیف کمیٹی کا قیام

صدر مجلس احرار کی صاحبزادی کا مستحسن اقدام

ریل کے تیسرے درجہ میں پنکھے؟

کونسل آف اسٹیٹ میں ریلوے بجٹ

سرحد میں قتل کے جرائم میں کمی

صرف ایک ماہ میں ۷ قتل

مونگیر میں روزانہ زلزلے

راجندر بابو اور ریلیف والنٹیروں کی کانفرنس

تحریک دہشت انگیزی پر حکومت کا صرفہ

پونے دو کروڑ روپے پر پانی

حاجیوں کا جہاز ۵ مارچ کو روانہ ہوگا

تحریک دہشت انگیزی جیل میں فروغ پاتی ہے

تشدد پسندوں کو کسی سے ملنے نہ دیا جائے

لندن ۱۹ فروری - دار العوام میں مسٹر ڈالرنس نے حکومت ہند سے یہ سوال کیا کہ ذریعے یہ خیال ظاہر کیا کہ تحریک دہشت انگیزی کے قیدیوں کو جیل میں دوسرے قیدیوں کو ہدایت کرنے کا موقع نہ ملنا چاہیے کیونکہ مقدمہ سازش در اس میں وعدہ معاف گواہ نے یہ بیان کیا ہے کہ اس نے ہزیمتی میں بنگال کے دہشت انگیز قیدیوں سے بم بنانا سیکھا۔

بہار کی بربادی کا نقشہ اور مصیبت زدوں کی امداد

ہزاروں بھوکے انسان کھلے آسمان کے نیچے زندگی گذار رہے ہیں

معائنہ کے بعد اہل ملک سے ایک مسلم وفد کی اپیل

مظفر پور ۱۸ فروری - حاجی نور محمد عثمان غنی - حاجی طیب عبدالغنی لڑی والا وغیرہ نے مظفر پور سے مندرجہ ذیل برقی پیغام شائع کیا ہے۔

ہم سب لوگ ۱۵ فروری کی شب کو مظفر پور پہونچے اور عبدالستار لڑی والا انچارج میمن ریلیف کمیٹی کے ہمراہ تمام شہر کا معائنہ کیا مظفر پور انہ بربادی کی ایک عبرت انگیز تصویر ہے زلزلہ کے باعث جس قدر مال و جان کا اتلاف ہوا ہے وہ اندازہ سے باہر ہے ...

دہلی میونسپلٹی کیلئے انتخابی معرکہ آرائیاں

مسلم امیدواروں کی فہرست

دہلی میونسپلٹی کا انتخاب قریب آگیا ہے اور امیدواروں میں انتخابی معرکہ آرائی شروع ہوگئی ہے کل ۱۲ وارڈوں میں (ہندو مسلم) ۹۹ امیدوار ہیں ذیل میں حلقہ وار مسلم امیدواروں کی فہرست درج ہے۔

وارڈ نمبر ایک - آغا محمد طاہر غازی محمد عثمان آزاد - حاجی رشید احمد کل ۲

وارڈ نمبر ۲ - خان بہادر شیخ عبدالدین - مسٹر محمد اسحق زئی کل ۲

...

یہ بات قابل ذکر ہے کہ موجودہ انتخاب میں تین ہندو خواتین بھی کھڑی ہوئی ہیں۔

شاہ بلجیم کی افسوسناک ہلاکت

پہاڑ سے موٹر کار گر پڑی

محکمہ ریل کو شدید خسارہ

دہلی پہاڑ گنج کا پل خطرہ میں

زلزلہ سے ایک کروڑ روپے کا نقصان

راجندر اور وائسرائے کا فنڈ

۱۵ اور ۱۹ لاکھ روپیہ جمع ہوچکا

شاہ افغانستان کے متعلق ایک افواہ

بم پھٹنے سے ایک لڑکا ہلاک

گیند سمجھ کر کھیلنے کا نتیجہ

برما کونسل میں حکومت کو شکست

وزارت پر بے اعتمادی کی تحریک منظور

آسٹریا کی بغاوت میں خون خرابہ

دو ہزار اشخاص ہلاک ہوگئے

فیروز پور جیل میں کار آمد موں کی برآمد

ساتھ سو جاگیریں نیلام

ہندوستان کو جلد صوبجاتی آزادی ملے گی

کونسل آف اسٹیٹ کے ممبروں کا بلاکٹ سفر

ایک سال میں ۱۶۱۲ ڈاکے

صوبہ بنگال کا افسوسناک ریکارڈ

کشتی گرداب کی نذر

۲۰ افراد غرق ہوگئے

دہلی چیف کمشنر رخصت پر

پولیس اور ڈاکوؤں میں فیر

سات ڈاکو گرفتار

پولیس کو منتخب ادارے سپرد کیا جائے

ریلوے مسافروں کی شکایات کے متعلق نوٹس

حضرت یعقوب ... سورۂ یوسف ... خوشخبری ... قرآن مجید مترجم

تھانہ پوپری ضلع مظفر پور میں مسلم ریلیف کمیٹی کا قیام

مسلمان واجبی امداد سے محروم ہیں

اس تباہ و برباد علاقہ کی داستان غم ارباب کرم تک پہونچ چکی ہے مگر آمد و رفت کی دشواریوں کے باعث بدقسمت علاقہ ... فیاضیوں سے محروم ہے ...

مصیبت زدگان بہار کیلئے علماء دیوبند اور جامعہ ملیہ کی مساعی

ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف کے نام مکتوب اور رقم اعانت

مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کی قابل قدر کارگذاریاں

دار العلوم دیوبند نے حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند نے امارت شرعیہ صوبہ بہار کے نام مصیبت زدگان بہار کے لئے ایک سو چالیس روپیہ ... ارسال فرمائے ہیں ...

رقوم امداد مصیبت زدگان زلزلہ

بیت المال امارت شرعیہ پھلواری شریف

دربھنگہ میں بنارس ریلیف کمیٹی

امارت شرعیہ میں وفد رنگون کی آمد

طریقہ کار کے متعلق حضرت نائب امیر شریعت سے مشورہ

مونگیر میں مسلم ریفارم سوسائٹی

بہار کے یتامیٰ کی پرورش کا سوال

یتیم پروروں کی آغوش تربیت

حجاز میں بالکل امن و امان ہے

ہندوستانی حجاج کیلئے جنرل جمال پاشا کا اعلان

(دستخط جمال پاشا الغزی)

مجسٹریٹ مدنا پور کے قتل کے بعد

ملزمین نے اپیلیں دائر کردیں!!

مسلمانان کرتپور کا جذبۂ ایثار

انتقال پر ملال

(حافظ رحمۃ اللہ بانی پتی)

مدرسہ دار العلوم میرٹھ کا سالانہ جلسہ

مقدمہ سازش آگرہ کا فیصلہ

دو ملزموں کو سزائے موت

بہار میں ۴۸ کروڑ کی آراضی تباہ!

مولانا حسرت اور مولانا آزاد سبحانی بہار میں

آفریدی جرگہ سے گورنر کی ملاقات

تار کا پتہ: "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔اے)　معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی۔ یوم چہارشنبہ و پنجشنبہ ۱۳و۱۴ ذیقعدہ ۱۳۵۲ہجری۔ مطابق ۲۸ فروری و یکم مارچ ۱۹۳۴ء | نمبر

معاصرین کے افکار و آراء

سرحدی حملہ کا ہوا

اہل بہار اور حکومت کی تاخیر

(الامان)

سر آغا خان کی ناکامی

(البشیر)

غیر مہذب حملے

(ہمدم جدید)

نوائے اثر

بارشِ نورِ مسلسل جلوہ گاہِ دل میں ہے
کوئی مہوش آج مہماں اس لٹی منزل میں ہے

فطرتِ انساں، پرستارِ تجلّی کیوں نہ ہو
بادۂ عشقِ ازل مینائے آب و گِل میں ہے

بیخودی میں امتیازِ دشت و منزل تک نہیں
کارواں کا کارواں بھٹکا ہوا منزل میں ہے

دیکھتے جاؤ تم انجامِ وفا کو آنکھ سے
پھڑکی ہیں تیلیاں، کچھ جان ابھی بسمل میں ہے

کر رہی ہے شمع تفسیرِ رموزِ زندگی،
ایک جا رہرو ہر ساعت نئی منزل میں ہے

کشتیِ طوفاں زدہ اور بحرِ الفت بے کنار
طالبِ ساحل عبث امیدِ لاحاصل میں ہے

نقشِ دو نقشِ جہاں کی عشق میں سب چھن گئیں
اک تری تصویر باقی ہے جو میرے دل میں ہے

خود فراموشی ہی دیگی اے اثرؔ ان کو جواب
پوچھتے ہیں مجھ سے وہ اب کیا تمنا دل میں ہے

(جناب محمد علی خاں صاحب اثرؔ رامپوری)

دلچسپ حقائق و معلومات

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا گویا ایک ماہر استاد کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں۔ ہر ایک بوڑھا بچہ مرد عورت بآسانی پڑھ سکتا ہے۔ زیر متن ہندوستان کے سابق ماہر علم تفسیر حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب رح محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے۔ اس ترجمہ میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآن مجید کے ایک ایک لفظ کے معنی تحت اللفظ ہیں۔ حاشیہ پر خلاصۃ التفاسیر چڑھائی گئی ہے ...

ملنے کا پتہ: مینیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران۔ دہلی

نورانی قرآن مجید مطبوعہ

Regd № L 1793.

The Al-Jamiat

Vol. XIX № 14.　DELHI SATURDAY FEBRUARY 24, 1934.　PRICE ONE ANNA

از دفتر الجمعیۃ دہلی
۲۲
(الجمعیۃ اصلاح الکلام)
مدرسہ امینیہ
دہلی

ضلع ہزارہ میں عظیم الشان تاریخی اجتماع

فرقہ مرزائیہ کے خلاف اظہار نفرت و حقارت

شریعت بل کی ہمہ گیر تائید

مدرسہ عربیہ پانی پت کا داخلہ

بہار کے یتامیٰ اور مدارس اسلامیہ

(حافظ محمد رضوان الدین ربانی بیت، مولوی فاضل، ادیب فاضل)

بال جیون گھی

ہر ایک بیماری کی شرطیہ حکمی دوا ہے

مفت لو ... لاکھوں دولت کا ڈھیر

منیجر بال جیون کارخانہ علی گڑھ شہر یو۔ پی

گھر کا ڈاکو

ضرورت ہے ایک معلمہ کی

موٹا و راچھ کے مدرسہ کے لئے جو قرآن مجید اور اردو پڑھا سکے اور دستکاری سینا پرونا سکھا سکے۔ ایسی ایک معلمہ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ کے متعلق بتہ ذیل سے خط و کتابت کریں۔

سکریٹری محفل اسلام موٹا و راچھ ضلع سورت

بہترین ربڑ کی مہریں

اعلیٰ درجہ کا سرخ ربڑ

فہرست نمونہ جات مفت طلب کیجئے۔

رحیم کمپنی کارخانہ ربڑ اسٹامپس افضل گنج حیدرآباد دکن

ولفریبی حسن کا راز

ڈاکخانہ کے استعمال شدہ ٹکٹوں سے لاکھوں روپے کمائیے

معلومات بوسہ ... قیمت صرف ایک روپیہ

ملنے کا پتہ: دی امپیریل اسٹور (د) پبلیشر قصور (پنجاب)

کٹ پیس کی سب سے چھوٹی نہایت مفید گانٹھیں

ایک ۲ روپیہ والی کٹ پیس کی گانٹھ سے تمام گھر کے زنانہ و مردانہ خورد و کلاں کے کپڑے بآسانی تیار کئے جا سکتے ہیں آپ خواہ خانگی ضرورت میں لاویں خواہ فروخت کرکے کافی فائدہ اٹھاویں ان گانٹھوں میں ہر صورت فائدہ ہی فائدہ ہے۔

(نوٹ) آرڈر کے ہمراہ ۱/۴ قیمت پیشگی آنی نہایت ضروری ہے کل قیمت پیشگی آنے پر پیکنگ۔ رجسٹری۔ مزدوری وغیرہ خرچہ معاف ہوگا ہماری مائیں بہنیں ان گانٹھوں کو منگوا کر اپنے گھروں ہی میں فروخت کرکے کافی فائدہ حاصل کر سکتی ہیں، یہ گانٹھیں خاص اسی سبب سے تیار کی گئی ہیں۔ تاکہ ہر ادنیٰ و اعلیٰ امیر اور غریب خاطر خواہ فائدہ حاصل کر سکے یہ گانٹھیں نہایت کارآمد اور خاطر خواہ منفعت بخش ہیں۔

منیجر دی فٹ کوٹ کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس رنچھوڑ لائن کراچی (سندھ)

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

ہم نے نئے سال سے اپنے کٹ پیس کے مال یعنی پاپلین، چھینٹ، وائل، بوسکی، سلک، مخمل، جارجیٹ، سرج وغیرہ غرضیکہ ہر قسم کے سوتی ریشمی اور اونی کٹ پیس کے نرخوں میں حیرت انگیز رعایت کردی ہے۔ نرخنامہ مفت طلب کریں اور ہندوستان کی سب سے بڑی پرانی اور تھوک نرخوں پر مال بھیجنے والی کمپنی کا نام یاد رکھیں۔

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

Heath + Sommers, Fort Bombay.

موسم گرما کا آغاز

قلیل سرمایہ سے کثیر نفع دینے اور ہر جگہ چلنے والی کٹ پیس کی تجارت کا وقت آگیا ہے

انگلش کمرشل ہاؤس جیکب سرکل بمبئی

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی

تجارت

اس وقت صرف ہماری منتخب کردہ مقبول عام کٹ پیس گانٹھوں کی ہے جن مختلف اقسام کا سوتی سلکی ریشمی پارچہ ہوتا ہے جن کی تجارت سے جوان بوڑھے پردہ نشین مستورات فائدہ اٹھا رہی ہیں ... نرخ بھیجکر جلد منگوائیے۔

نمونہ کی چھوٹی گانٹھ کی قیمت پچاس روپے

ایس فیق بھائی تھوک فروشان جیکب سرکل بمبئی

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

عبدالرحمٰن ثانی والیٔ اندلس کا دورِ حکومت

عیسائی بادشاہ کا قتل اور فرانسیسی حملوں کا خاتمہ

اسلامی یونیورسٹیوں میں علم و حکمت کی تعلیم

ناظرین الجمعیۃ سلطان الحکم کے دورِ حکومت کے واقعات و حالات ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ آج بقیہ حالات اور بعد کے واقعات درج کئے جاتے ہیں۔

سلطان الحکم کی زندگی کا دور قدرے آرام اور سکون سے گزر گیا اگرچہ ان کو اندرونی اور بیرونی بغاوتوں کے استیصال میں کافی عرصہ لگا اور خصوصاً فرانسیسیوں کے حملوں کی روک تھام میں ان کا زیادہ وقت صرف ہوا۔ [illegible]

سلطان نے خوزکی طرفداری کی۔ ... بادشاہ نبیلونہ سے جا ملا اور اس کو بغاوت پر آمادہ کر دیا۔ چنانچہ اس نے اپنی فوج کو اندلس کی سرحدوں پر شورش کرنے کیلئے بھیج دیا۔ جب سلطان کو اس کی اطلاع ملی تو انہوں نے اپنے دو سپہ سالار الحریث کو مقابلہ کے لئے بھیجا۔ الحریث نے باغی عیسائیوں کا دلیری سے مقابلہ کیا اور دو دفعہ زبردست شکست بھی دی لیکن کسی طرح وہ دشمنوں کے چنگل میں جا پھنسا اور گرفتار ہو گیا۔ جب اس شکست کی اطلاع عبدالرحمٰن کو ملی تو انہوں نے فوراً اپنے بیٹے محمد کو انتقام لینے کے لئے بھیجا۔ جنہوں نے سب سے پہلے سرطیس مقام کا محاصرہ کر لیا۔ اس مقام میں موسیٰ ابن موسیٰ (جس نے عیسائی بادشاہ کو بغاوت پر آمادہ کیا تھا) اپنی فوج کے ساتھ [illegible]

[illegible]

غرسیہ کے عیسائی بادشاہ کا قتل

اسی سال سلطان کے در ... موسیٰ بن ... اور خونریزی کے مناقشہ ہو گیا [illegible]

[illegible]

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

"افغانستان میں پہلا پادری"

اُمت افاغنہ کو ہوشیار رہنے کی ضرورت

"افغانستان میں پہلا پادری" کے عنوان سے ایک جرمنی کیتھولک اخبار نے مضمون لکھا ہے جس میں مضمون نگار نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا ہے کہ اب تک افغانستان کے دروازے عیسائی مشنریوں پر بند تھے اور کسی کی مجال نہ تھی کہ وہاں جا کر مسیحیت کی تبلیغ کرے۔ رب خدا خدا کر کے ہمارے لئے افغانستان کا دروازہ کھل گیا ہے۔ یہ نتیجہ اس بات کا ہے کہ اٹلی اور افغانستان میں ایک معاہدہ ہوا ہے جس میں اٹلی کے سفارت خانہ [illegible]

[illegible]

گئے ہیں۔ امیر عبداللہ والیٔ شرق اردن نے ... کو ایک قیمتی خوبصورت ... عنایت کی ہے۔ اسی طرح مصطفیٰ کمال پاشا نے بھی ملکہ ... جو اجازت ارسال کی ہے جن کو ترکی سفیر مقیم بغداد عنقریب پیش کریں گے۔

مصطفیٰ کمال پاشا جامع کبیر میں

ترکی میں نماز عید الفطر کا نظارہ

ترکی اخبارات سے عربی جریدہ "الہدایۃ" نے یہ خبر شائع کی ہے کہ [illegible]

[illegible]

مصر کا جدید میزانیہ

امیر عبداللہ کا سفر لندن

ارل آف گلاسگو اور یہود

بغداد میں شامی و عراقی مؤتمر کا اجلاس

ملکہ شاہ عراق کو مصطفیٰ کمال کا تحفہ

قاہرہ میں یمنی سفارتخانہ

صحرائے عراق و شام میں سڑک کی تعمیر

عراق اور دمشق کے درمیان ... صحرا میں سڑک کی تعمیر کے لئے [illegible]

(باقی آئندہ)

عراق ریلوے

نجف اشرف - کربلائے معلی - کاظمین اور سامرہ کے مقدس شہروں کی زیارت کیلئے عراق ریلوے کے ذریعہ آرام، تیز رفتاری اور بہت سستا کرایہ سے سفر کریں۔ مختلف درجوں کی رعایتی کوپن کی کتابیں جو ۵۰ دن تک کارآمد ہونگی نیچے درج ہیں اور ۵۰ کیلو سامان ہر ٹکٹ کے عوض میں اپنے ہمراہ مزید کرایہ کے بغیر لیجا سکتے ہیں

	درجہ دوئم	درجہ سوئم
کوپن بک (الف) برائے سفر بصرہ سے کربلا، کاظمین، سامرہ سے واپسی بصرہ	للعہ	للعہ
کوپن بک (ب) برائے سفر بصرہ سے کربلائے معلی، کاظمین، نجف اشرف اور واپسی بصرہ	للعہ	عہ

تین سال سے کم عمر کے بچہ کا کرایہ معاف اور بارہ برس سے کم عمر کے بچوں کا نصف کرایہ لیا جاتا ہے بمبئی اور کراچی سے ہر ہفتہ جہاز بصرہ کی بندرگاہ معقل کو جاتے ہیں جہاں ریلوے کے افسران زائرین کرام کے آرام اور زیارتگاہوں کو جانے والی گاڑیوں میں جگہ کا انتظام کرنے کے لئے استقبال کرتے ہیں۔ زائرین جو مکہ کی زیارت کرنا چاہتے ہیں انکو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ عراق کے راستہ سے سفر کریں اور اس طرح سے ایک ہی وقت میں اس ملک کی زیارت گاہوں کی زیارت کے مواقع بھی مل جائیں گے بغداد سے دمشق کو بذریعہ موٹر ... سفر کیا جا سکتا ہے دمشق سے جدہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کا کرایہ حسب ذیل ہے

درجہ دوئم	درجہ سوئم بلا خوراک
۱۹۰	۹۵

ہندوستان میں عراق ریلوے کے ٹکٹ اور کوپن کی کتابیں بمبئی اور کراچی میں ایجنٹوں سے خریدے جا سکتے ہیں

(۱) مولوی محمد باقر صاحب مسافر خانہ حاجی ... جمال جیل روڈ ... بمبئی
(۲) آنریری جائنٹ سکریٹری فیض پنجتنی ... بمبئی
(۳) مسٹر ای - ی - لوٹیا مانڈوی کوٹی ... بمبئی نمبر ۳
(۴) حبیب حاجی ... صاحب ... کراچی
(۵) مسٹر عبدالعلی شیخ ... معرفت میسرز یوسف علی بھائی کریم جی اینڈ کمپنی بندر روڈ کراچی
(۶) آنریری سکریٹری فیض پنجتنی معرفت حاجی ... گل کوٹھی باغ کراچی

(نوٹ) ایک ہی جہاز ... سے زائد تعداد میں بصرہ کو سفر کرنیوالے زائرین کو جہاز کے کرایہ میں رعایت مل سکتی ہے

گھر بیٹھے قرآن کریم کا درس حاصل کریں

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ پستی، ترقی، ... کا باعث زیادہ تر علمائے دین کا باہمی اختلاف ہے۔ لہٰذا ضرورت ہے کہ مسلمان خود گھروں میں بیٹھ کر قرآن کریم کو پڑھیں، یاد کریں، سمجھیں، اس پر غور و فکر کریں اور دیکھیں کہ آیا یہ اختلافات قرآن کریم کی رو سے جائز اور ضروری ہیں۔ یا محض پارٹی بازی، نفس پرستی، ہٹ دھرمی اور ضد پر مبنی ہیں۔

یاد رکھو کہ ہر ایک شخص سے اسکے اپنے اعمال کے متعلق سوال ہوگا۔ خداوند تعالیٰ کے روبرو کوئی شخص کسی دوسرے کے سر الزام دھر کر چھٹکارا حاصل نہیں کر سکے گا۔ گمراہ کرنے اور گمراہی قبول کرنے والے یکساں عذاب کے مستوجب قرار دیئے جائیں گے پس ہر شخص پر فرض ہے کہ وہ از خود قرآن پاک کا علم حاصل کرے۔ اور زر پرست علماء کا منہ نہ دیکھتا رہے۔

ہمارے ہاں جو قرآن پاک مترجمہ طبع ہو رہا ہے اسکے ترجمہ میں مطلب کو واضح کرنے کے لئے ہم نے کوئی ایسی بات نہیں لکھی جو قرآن پاک کی کسی دوسری آیت یا کسی صحیح حدیث کے خلاف ہو۔ ترجمہ نہایت سلیس، عام فہم اور مروجہ اردو زبان میں ہے اور رکوع رکوع کا خلاصہ مطالب حاشیہ پر اس قدر واضح کر کے لکھ دیا ہے کہ پڑھنے والے کیلئے ایک ہی دفعہ پڑھ لینا ہے ... ہے۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

ہدیہ فی پارہ قسم اول ... مطالب الفرقان بے جلد ... مجلد ...
قسم دوم ... بے جلد ... مجلد ...

مینیجر پیکو آرٹ پریس بیرون موچی دروازہ لاہور

مسلمانوں کے زوال و انحطاط کے اسباب

گزشتہ اور موجودہ تحریکات اور اسکے نتائج

جامعہ ملیہ اسلامیہ میں ڈاکٹر بہجت وہبی کی فاضلانہ تقریر

ڈاکٹر بہجت وہبی صاحب کی تیسری تقریر بمقام جامعہ ملیہ اسلامیہ میں ۲۲ فروری کی شام کو ہوئی۔ علامہ سید سلیمان ندوی صدر جلسہ تھے۔ اس مرتبہ ڈاکٹر صاحب کی تقریر کا موضوع یہ تھا کہ اسلام کے زوال و انحطاط کے اسباب کیا ہیں۔ فاضل مقرر نے کہا کہ ان کے نزدیک مسلمانوں کی پستی کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ انہوں نے مذہب کا دامن چھوڑ دیا ہے۔ آپ نے کہا کہ اس وقت جب اسلامی ممالک اور بالخصوص ترکی ... تقلید کی رو میں بہہ رہے ہیں ... شاید ان کی اس رائے کو پسند نہ کیا جائے ... [illegible]

[illegible]

زوال کا دوسرا سبب

[illegible]

حروب صلیبیہ کے نتائج

[illegible]

مغربی قوموں کی جولانگاہ

[illegible]

وطنیت اور قومیت

[illegible]

مولانا سید سلیمان ندوی نے فاضل مقرر کے ارشادات پر تبصرہ کرتے ہوئے حرف بحرف ان کی تائید کی اور مزید دلائل سے ان کے مطالب کو واضح کیا۔ آپ نے بھی فرمایا کہ مسلمان ایک تنگ قومیت کے تصور پر کسی طرح قناعت نہیں کر سکتے۔ عالم اسلامی سے ان کا اشتراک ہمیشہ قائم رہیگا۔

خوشخبری

ہمارے ہاں کی بجائے

سال اول

امرت دھارا کے تینتیسویں سالانہ جلسہ کی خوشی میں

ماہ مارچ میں

امرت دھارا اور اسکے مرکبات ½ قیمت پر اور دیگر ادویات و کتب

نصف قیمت پر ملیں گی!

فہرست ادویات اور فہرست کتب ابھی منگوا کر فوراً نوٹ کر لیں

خط و کتابت و تار کا پتہ :- امرت دھارا لاہور

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ - امرت دھارا بلڈنگ ... امرت دھارا روڈ لاہور

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

ایک پوشیدہ طاقت کی کارفرمائی

قطورہ کا روحانی مشغلہ

(گزشتہ سے پیوستہ)

ایک روز قطورہ نے قاضی صاحب کی صاحبزادیوں سے قرآن شریف پڑھنے کا مطالبہ کیا کیونکہ اس کو کتاب عزیز کے سننے میں حلاوت آنے لگی ہے اور اس کا قلب غیر محسوس طریقہ پر اس کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے۔ قاضی صاحب کی ایک صاحبزادی نے قطورہ کو سورۂ مریم اور سورۂ انبیاء پڑھ کر سنائی اور ان کا ترجمہ بھی بتایا جس کو سن کر قطورہ زار و قطار رونے لگی۔ [illegible]

نماز پڑھتی ہے؟

قطورہ - ہاں ہر اتوار کو ہم گرجا میں جمع ہو کر خدا کو یاد کرتے ہیں۔ میں خود کئی دفعہ اپنے باجان کے ساتھ صفائیہ کے گرجا میں نماز پڑھنے گئی تھی۔

صاحبزادی - تمہاری نمازیں کیا پڑھا جاتا ہے؟

قطورہ - گرجا میں ہم مقدس مریم کے بت کے سامنے کھڑے ہو کر دعا مانگتے ہیں کہ "اے خداوند کل کی روٹی بھی آج ہی دیدے"

صاحبزادی - استغفراللہ! تم تو سخت بت پرست ہو حضرت مریم صدیقہ کے بت کی عبادت کرتی ہو! اور یہ دعا کیسی کہ کل کی روٹی بھی ہم کو آج ہی دیدے!

قطورہ - بس یہی دعا مانگی جاتی ہے۔ ... عیسائی ایسی دعائیں مانگتے ہیں۔

کیا حضرت مریم کے بت کو سجدہ کرنا بت پرستی ہے؟ اور کیا آپ اپنے آنحضرت کی عبادت نہیں کرتیں؟

[illegible]

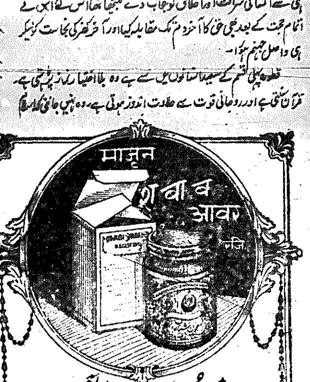

معجون شباب آور

[illegible]

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ٹریڈ مارک ... خاص دواؤں

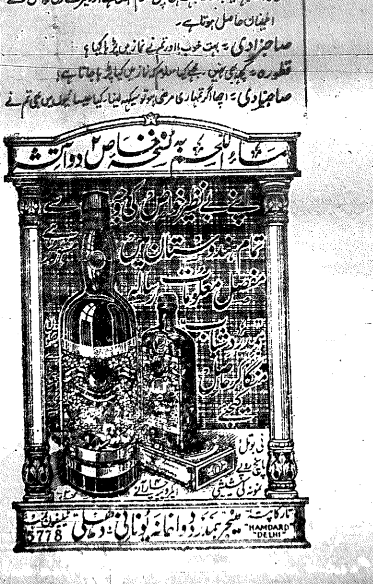

5778

خان عبد اللہ خان کی جان بچانے کیلئے رہائی کے فوری احکام جاری کیجئے

والئیسرائے کے نام صدر جمعیۃ علماء ہند کا تار

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند نے حسب ذیل تار والئیسرائے ہند اور گورنر صوبہ سرحد کے نام ارسال فرمایا ہے:-

"عبید اللہ خان کی بھوک ہڑتال کو ۲۵-۲۶ روز گزر گئے ہیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ان کی حالت خطرناک حالت تک پہونچ گئی ہے۔ بخار بہت زیادہ ہے ... بہت گھٹ گیا ہے۔ ایک کان کی سماعت جاتی رہی ہے۔ میں آپ سے انسانیت کے نام پر اپیل کرتا ہوں کہ ایک شریف اور معزز اور بہادر نوجوان کی جان بچانے کے لئے اس کی فوری رہائی کے احکام جاری کریں۔ تمام باشندگان سرحد خصوصاً اور تمام ہندوستانی عموماً آپ کے انسانیت نواز سلوک کے شکر گزار ہوں گے۔"

محمد کفایت اللہ
پریسیڈنٹ جمعیۃ علماء ہند دہلی

حضرت مفتی صاحب نے اپنے ایک مفصل مکتوب کے ذریعہ ارکین اسمبلی کو بھی توجہ دلائی ہے کہ وہ اس سلسلہ میں کوئی فوری کارروائی کریں۔

دنیا کی تجارت درآمد و برآمد میں حیرت انگیز کمی!

مجلس اقوام کی مقرر کردہ کمیٹی کے اعداد و شمار

جنیوا ۲۵ فروری۔ مجلس اقوام کی خاص کمیٹی نے گذشتہ سال کے تجارتی اعداد و شمار کی رپورٹ مرتب کی ہے جس میں تمام دنیا کی تجارت درآمد و برآمد کا مفصل تبصرہ کیا گیا ہے ... آسٹریلیا کی تجارت میں آٹھ فی صدی کمی ہوئی ہے۔

آل انڈیا کانگریس کا اجلاس نہیں۔

الہ آباد میں لیڈروں کا فیصلہ

ریلوے ملازمتوں میں مسلمانوں کی حق تلفی

اسمبلی کی دو روزہ کارروائی

دہلی میں ٹریفک پر پابندیاں

نئی سڑک پر یک طرفہ گاڑیوں کی آمد

دار الحکومت

نمازی محمد عثمان صاحب آزاد پر قاتلانہ حملہ

اخبارات کا مطالبہ اور پولیس کی تحقیقات

ملزمین ہنوز گرفتار نہیں ہوئے

دلچسپ اجتماع

والئیسرائے اور راجندر بابو کا ریلیف فنڈ

گورنر بہار کو والئیسرائے نے ۵ لاکھ روپیہ دیدیا

چین کے تین کروڑ مسلمانوں کی وفاداری

کاشغر کے انقلاب پر چینی قونصل کا بیان

آفریدی جرگہ میں گورنر سرحد کی تقریر

قبائل پر حملہ کی تردید ۔ آفریدیوں کو انتباہ

خان عبید اللہ خاں کی نازک حالت

زندگی کی کوئی امید نہیں ہے

زلزلہ بہار کے چشم دید حالات

جامع مسجد دہلی میں جلسہ عام

نئے کاشغر پر تنگانیوں کا قبضہ

بائیکاٹ لیگ کے ارکان گرفتار

جرمنی اور آسٹریا کی آویزش

سرحدوں پر نازی افواج کا اجتماع

حجاج کا جہاز جہانگیر روانہ ہو گیا

غیر ملکی گندم کی درآمد پر محصول

سرینگر کے مسلمانوں کی دھمکی!

ریاست کا ایک اور الزام

حضرت مولانا ظفر علیخاں صاحب کی تقریر

اسلام کی عظیم الشان حقیقت پر اظہار خیال

وزیر اعظم برطانیہ اشتراکیوں سے ڈر گئے

ریل اور بیل گاڑی کا مقابلہ

آگرہ میں زلزلہ کی حرکت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہارشنبہ و پنجشنبہ ۱۳ و ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۵۲ھ

صوبہ متحدہ کا وقف بل

(۶)

گزشتہ اشاعت میں ہم محافظ اوقاف کے ان خطرناک اختیارات کا ذکر کر رہے تھے جن میں اوقاف کے متولیوں کو علیحدہ کر کے سرکاری متولی مقرر کرنے کا بندوبست کیا گیا ہے۔ ہم نے یہ بتایا تھا کہ ایک طرف تو متولی کی جگہ خالی ہونے کی صورت میں محافظ اوقاف کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ مخصوص شرائط کے ماتحت سرکاری متولی ...

نے مقرر کیا ہے محافظ اوقاف کے رحم و کرم اور حکومت کے مصالح پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ جب تک محافظ اوقاف چاہے انہیں رہنے دے اور جب چاہے نکال باہر کرے اور ان کی جگہ سرکاری متولی مقرر کر دے۔

لبرل اندر سبھا

گزشتہ ہفتہ لبرلوں کے مشہور لیڈر رائٹ آنریبل شاستری کا جو بیان حکومت برطانیہ سے تعاون و موالات کے متعلق شائع ہوا تھا اور جس میں انہوں نے انگلستان کے ساتھ ہندوستان کی دائمی وابستگی پر اپنے غیر متزلزل عقیدہ کا اعلان کیا تھا اس بیان کو پڑھ کر حضرت مولانا ظفر علی خاں صاحب نے جو آج کل دہلی تشریف لائے ہوئے ہیں اور دفتر الجمعیۃ ہی میں قیام فرما ہیں الجمعیۃ کے لئے چند اشعار مرحمت فرمائے ہیں جنہیں ہم درج ذیل کرتے ہیں:

لبرل کہ دکھاتے چلے آئے ہیں ازل سے
بازار تملق میں تماشا گزری کا

کرتے ہیں یہ دعویٰ کہ موالات سے ماحول
حکمت کی جہات عملی و نظری کا

آزادیٔ کامل نہ کبھی ہو گی میسر
گر ہم کو سلیقہ نہیں دریوزہ گری کا

میعاد غلامی کے بڑھانے کے سوا کیا
انجام ہے احرار کی شوریدہ سری کا

انگریز کی دہلیز پہ رکھ دیتے اگر سر
آتا انہیں اس میں بھی مزہ تاجوری کا

برطانیہ گلفام ہے اور سبز پری ہند
گلفام سے کیوں عقد نہ ہو سبز پری کا

سر تیج بہادر ہی فرماتے ہیں ارشاد
اور صاد ہے اس فلسفہ پر شاستری کا

دہلی
۲۵ فروری ۱۹۳۴ء

ظفر علی خاں

شذرات

اخبار پیرسنر کی ناپاک شرارت

"شریعت بل" اور مسلمان

خان عبید اللہ خان

دہلی میونسپلٹی کی طرف سے غرباء پر ٹیکسوں کی بھرمار

پتھر، چونا، سیمنٹ، مٹی کے تیل اور کوڑیوں کی درآمد پر ٹیکس

دہلی ۲۰ فروری۔ دہلی میونسپلٹی کی ٹرمنل ٹیکس کمیٹی نے مٹی کے تیل اور کوڑیوں پر ٹیکس لگانے کی تجویز کو منظور کر لیا ہے۔ کچھ عرصہ بیشتر کوڑیاں سکہ کی طرح استعمال ہوتی تھیں جو دہلی میں بہت کام آتی ہیں ان پر ۵ پائی فی من کے حساب سے ٹیکس تھا۔ تجویز کیا گیا ہے کہ قانون اور ذہن کے مطابق ان پر محصول عائد کیا جائے چنانچہ آئندہ سے کوڑیوں پر ایک آنہ فی من محصول عائد کیا جائیگا۔

مٹی کا تیل اب تک محصول سے آزاد تھا لاہور میں اس تیل پر ۲ آنہ فی من محصول ہے۔ اب تجویز ہے کہ اس پر بھی ٹیکس ۲ پائی محصول لگا دیا جائے اس ٹیکس سے جو آمدنی ہوگی اس کی بمقدار ...... ہزار روپیہ ہے۔ سکرٹری میونسپلٹی نے اس پر نوٹ لکھا ہے "کہا جاتا ہے کہ تیل پر محصول لگانے سے غریبوں کو مشکلات پیش آئیں گی مگر یہ غلط ہے کیونکہ معمولی ٹیکس سے غرباء پر کوئی خاص اثر نہیں پڑ سکتا۔"

ان کے علاوہ دیگر تجویز یہ ہے کہ عمارات کے ناتراشیدہ پتھروں کی درآمد پر ایک پائی کے بجائے ۲ پائی محصول لگا دیا جائے اس سے جو آمدنی ہوگی اس کا اندازہ ۵۰۰ روپیہ ہے۔

کنکر اور چونا پر ۹ پائی محصول عائد ہوگا جس سے ... ۲ روپے کی مزید آمدنی ہوگی۔ سیمنٹ پر بھی ۲ آنہ فی من محصول عائد کیا جائیگا۔

آنے والی ریلیف کمیٹیوں کو ضروری مشورہ

برسات سے پہلے جھونپڑیوں کی تعمیر کی ضرورت

مولانا منت اللہ صاحب سکرٹری مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔

مونگیر کے مصائب کا تحمل الفاظ نہیں کر سکتے یہی وجہ ہے کہ اخبارات نے پوری دیانتداری سے بہت کچھ لکھا لیکن پھر بھی ایک دھندلا ہی سا خاکہ دنیا کے سامنے آسکا، انہی مصائب کو سنکر مختلف ریلیف کمیٹیاں مونگیر میں آئیں اور اپنے ساتھ فوری ضروریات کے لئے سب کچھ لائیں اور بڑی جانفشانی سے دل کھول کر ساری چیزیں تقسیم کیں اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ باشندگان مونگیر کی اکثریت کپڑے اور کمبل سے متمتع ہو چکی اگرچہ اب بھی مستحقین باقی ہیں مگر ان کی تعداد زیادہ نہیں ہے۔

موجودہ حالت میں مونگیر والوں کے لئے جھونپڑے کا سوال سب سے زیادہ اہم سوال ہے جس کا تجربہ دو تین دن کی غیر متوقع بارش سے ہو چکا ہے، اور اب چند ہی دن میں مصیبت کا سیلاب بنکر برسات کا موسم پیش آجانے کو ہے، جس کا تصور بھی پریشان کن ہے۔ زلزلہ کے ہاتھوں تباہ شدہ انسان جو اب تک زمین کے فرش پر آسمان کی چھت کے نیچے خدا کی رحمتوں کے منتظر ہیں نہ معلوم بارش میں کن کن آفتوں کے شکار ہوں گے اور زلزلہ کی آفت سے بچی ہوئی آبادی کس طرح زندہ رہ سکے گی اس لئے میں مخصوص طریقہ پر باہر سے آنے والی ریلیف کمیٹیوں کی توجہ جھونپڑیوں کی طرف منعطف کرانا چاہتا ہوں کہ اب صاحب خیر اپنی اعانتوں کا مرکز بالخصوص اسی کو قرار دیں تاکہ مصیبت زدہ انسان عموماً اور پردہ نشین خواتین خصوصاً بارش اور دھوپ سے اپنے کو محفوظ رکھ سکیں۔

ملک کی ترقی سودیشی پر منحصر ہے

دہلی میں مہاراجہ بڑودہ کی تقریر

مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی کی خدمت میں تہنیت

انجمن تہذیب الکلام دہلی کی قرارداد

حکومت کشمیر کی معصومیت کا اعلان

ہجوم پر گولی چلانے کی تائید

انجمن حمایت الاسلام کی مخلصانہ درخواست

پچاس بچوں کو داخل کرنے کا اعلان

انتقال پر ملال

کشمیر میں جدید اصلاحات

مسلمانوں کو چار فی صدی اکثریت

دارالعلوم میرٹھ کا جلسہ ملتوی

کارخانہ امرت دھارا لاہور

انجمن سیف الاسلام کا شاندار جلسہ

فرانس اور برطانیہ کی تجارتی گفتگو

سرمحمد اقبال کا تار

سیاسی قیدی کو ملازمت سے محروم نہیں کیا جاسکتا

افغانستان میں ۱۵ ہزار من روسی شکر

مدرسہ عربیہ بنارس کی قابل قدر امداد

منظفر پور میں مسلم ریلیف کمیٹی کی خدمات

بہار کی مدد کیلئے جاپانیوں کا عطیہ

مظفرپور اور در بھنگہ میں بعض حاجتیں

گاندھی جی خوشامدی ہندوؤں سے ہوشیار رہیں

سوامی گووند انند کا بیان

دائسرائے کی جگہ گورنر مدراس کا عہدہ

سوتے ہوئے شوہر کو قتل کر دیا

نیلی پوشاک والوں کے خلاف قانون

باغیانہ اشتہارات تقسیم کرنے کا خمیازہ

انتخابات کے متعلق حکومت افغانستان کا اعلان

بہار کے مسلم یتیم بچوں اور بیواؤں کیلئے کوئی خطرہ نہیں ہے

امارت شرعیہ پھلواری شریف بہار کا زبردست نظام!

بعض بے بنیاد خبروں کی تردید

بعض اخبارات میں اس طرح کی خبریں شائع ہوئی ہیں کہ بہار کے زلزلہ کی وجہ سے خطرہ پیدا ہو گیا ہے اور یہ کہ اگر مسلم قوم نے امداد نہ کی تو خطرہ ہے کہ مسلم قوم کے یتیم بچے اور بیوائیں آریہ سماجی اور عیسائی مشنریوں کے پنجہ میں پھنس کر مرتد ہو جائیں گے۔ آریہ سماجی اور عیسائی ان کو پھانسنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

صوبہ بہار میں بحمد اللہ اس قسم کا کوئی خطرہ اس وقت نہیں ہے امارت شرعیہ نے اس سلسلہ میں خصوصیت کے ساتھ زلزلہ کے بعد فوراً حسب ذیل کام کئے ہیں۔ اور ان کی وجہ سے الحمد للہ ہم بالکل مطمئن ہیں۔

درخواست کر کے اندرون صوبہ کے علاوہ بیرون صوبہ سے ہزاروں یتیموں کی پرورش کے انتظام کا وعدہ لے لیا اسی طرح اگر کچھ بھی خطرہ ہو تو اس سے آگاہ کر کے اس معاملہ میں بھی خاص مدد کی درخواست کی جاتی۔ مسلمانوں کو مطمئن رہنا چاہئے اور جب تک اس قسم کے اندیشوں کی کوئی اصلیت نہ ہو اس طرح کا اعلان نہایت مضر ہوتا ہے۔

ان چند سطور کے لکھنے کی ضرورت اس لئے لاحق ہوئی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس غلط فہمی کی بنا پر ایسی تحریریں اور مضامین کا سلسلہ شروع ہو جائے جو مختلف قوموں کے نفاق و تکدر کا باعث ہو جس سے اس وقت کم از کم صوبہ بہار کو بچانے کی سخت ضرورت ہے۔

اعانت کی ضرورت

اس وقت زلزلہ کی عام مصیبت کے سلسلہ میں مسلمانان بہار کو عام اعانت کی بڑی سخت ضرورت ہے۔

لندن کے اخبار پیرسن کی دریدہ دہنی

حضور سردار کونین کی شان اقدس پر ناپاک حملے

انیسویں صدی کے محققین کی شرمناک ذہنیت

"پیرسنز" انگریزی کا مشہور ہفتہ وار اخبار ہے جو یورپ امریکہ اور ہندوستان میں لاکھوں کی تعداد میں فروخت ہوتا ہے اس کی ۱۰ فروری کی اشاعت میں ... کے قلم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق عجیب ... عنوان سے ایک نہایت ہی مضمون شائع ہوا ہے جس میں مضمون نگار نے پیغمبر اسلام کے متعلق نہایت ہی غلط گمراہ کن، توہین آمیز اور مخالفانہ باتیں شائع کی ہیں ...

... کا یا پلٹ ہندوستان اور یورپ میں مفت تقسیم کریں تاکہ نوع انسان پر حضرت رحمۃ للعالمین کی حقیقی شان نمایاں ہو جائے۔

سات ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر دی

اہل بہار کیلئے آٹھ لاکھ روپے کی منظوری

جے پور کے خلاف جاٹوں کی شورش

دربھنگہ کے شمالی و مغربی مواضعات کی تباہی

ریلیف کمیٹیوں سے دردمندانہ التماس

بچوں کی شیر دا بال جیون گھٹی

اپنے آپ کو کمزور نہ ہونے دو

اکسیر

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

خط و کتابت کا پتہ: امرت دھارا ... لاہور

تار کا پتہ :- "الجمعیۃ دہلی"
یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ دہلی
سہ روزہ

مدیر مسئول :- ہلال احمد زبیری (بی اے) معاون :- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی - یوم دوشنبہ ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۵۲ ہجری - مطابق ۵ مارچ ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۷

حقیقی زندگی

شہیدوں کے طریقے حریت کی شاہراہیں ہیں
اندھیرے کو بھی کر لے جذب جو تابندگی وہ ہے
نمو کے شوق میں جس طرح برگ و بار لٹتے ہیں
مصیبت جھیلتے ہیں پھل جب گلچیں کے داماں کی
ستارے جو سحر کی سرخیوں میں ڈوب جاتے ہیں
بڑے دریاؤں سے پہلے جدا ہوتی ہیں جو لہریں

صلیبیں، پھانسیاں، اُن کیلئے آرام گاہیں ہیں
حیاتِ خضر بخشے موت کو جو زندگی وہ ہے
اسی صورت سے زندہ قوم کے گلزار لٹتے ہیں
تو اکثر بار بنتے ہیں گرفتاری کو انساں کی
اجالا ان کے سورج کا پیام نور لاتے ہیں
تو آخر سینچتی ہیں کیاریوں کو بن کے وہ نہریں

حیاتِ قوم کی خاطر جو دکھ سہہ سہہ کے مرتے ہیں
حقیقی زندگی حاصل وہی دنیا میں کرتے ہیں

(جناب شفیق سہادری)

معاصرین کے افکار و آراء

برطانیہ کی مفید خدمت

جب سے آغا خاں صاحب ہندوستان میں تشریف لائے ہیں اس وقت سے اب تک اخبارات کے نمائندوں کو دو تین بیانات دے چکے ہیں ایک جہاز پر سے اترتے وقت دوسرا ایک ہفتہ کے بعد اور اب ایک لنچ کے موقعہ پر ہوٹل کے اندر تقریر کی۔ ان تینوں موقعوں پر ہندوستان کی عام سیاسیات پر آپ نے اظہار خیال فرمایا ہے اور سب کا لب لباب یہ ہے کہ فرقہ وارانہ حل نہایت خراب ہے ... (مولوی)

بے راہ روی

کس قدر عجیب بات ہے کہ ہندوؤں کی غلامی کا اندیشہ ظاہر کر کے مسلمانوں کو صحیح راہ عمل سے روکا جا رہا ہے، حالانکہ اس وقت بھی مسلمان ہندوؤں کے غلام بنے ہوئے ہیں۔ کہنے کو حکومت انگریزوں کی ہے، مگر حکومت کے تمام اداروں پر ہندو ہی چھائے ہوئے ہیں پھر حکومت کے حلقوں کے باہر کیا حال ہے: زندگی کا وہ کون شعبہ ہے جس میں ہندوؤں نے مسلمانوں کو مغلوب نہیں کر رکھا ہے؟ اس واقعہ سے کون انکار کر سکتا ہے کہ مسلمانوں کا بال بال ہندوؤں کے قرضہ میں بندھا ہوا ہے؛ کیا مسلمان بالکل مفلس و قلاش نہیں ہو گئے ہیں؟

کیا تجارت و اقتصادیات میں سراسر ہندوؤں کے رحم پر پڑے ہوئے نہیں ہیں؟ ... (ہمدم جدید)

ترکی اور جاپان کا فرض

حکومت اور انقلاب پسند

دلچسپ حقائق و معلومات

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ :- منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران - دہلی

نورانی قرآن مجید معریٰ
منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

The Jamiat

Regd. No. L 1793.

Vol. XIX No. 15/16 DELHI WEDNESDAY FEB. 28, + THURSDAY MARCH 1, 1934. PRICE ONE ANNA

فہرست رقوم امداد مصیبت زدگان زلزلہ معرفت امارت شرعیہ پھلواری شریف

مولوی عبد الحنان صاحب لاہور (زکوۃ)
مولوی حکیم ایچ ایم کرمانی صاحب
مستری جیون بخش صاحب سکھر بارکوٹ

میزان
سابق آمد
میزان کل
(محمد فخر الدین ناظم بیت المال)

ندوۃ العلماء میں جلسہ تعزیت

آج بعد نماز ظہر جناب حضرت الاستاذ مولانا حیدر حسن خاں صاحب مہتمم دار العلوم ندوہ کی صدارت میں طلبہ اور اساتذہ دار العلوم کا ایک غیر معمولی جلسہ منعقد ہوا جس میں جناب حاجی میر شمس الدین صاحب سابق سکرٹری انجمن حمایت الاسلام (لاہور) کے انتقال پر اظہار افسوس کیا گیا۔ ...

(عبد اللطیف اعظمی ندوۃ العلماء لکھنؤ)

حضرت العلامہ شبیر احمد عثمانی کی تقریر

یتیم بچوں کی پرورش کا سوال

ائمہ مساجد کیلئے ایک علمی درسگاہ

رسالہ الٰہیات ماہانہ

موسم گرما کا آغاز

قلیل سرمایہ سے کثیر نفع دینے اور ہر جگہ چلنے والی کٹ پیس کی تجارت
وقت آگیا ہے

چوتھائی قیمت پیشگی ہمراہ آرڈر ارسال کیجئے
مفصل تازہ نسخے طلب کیجئے

انگلش کمرشل ہاؤس جیکب سرکل بمبئی

تجارت

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی

اس وقت صرف ہماری منتخب کردہ مقبول عام کٹ پیس گانٹھوں کی ہے جن میں مختلف اقسام کا سوتی سلکی ریشمی پارچہ ہوتا ہے جن کی تجارت سے جوان بوڑھے پردہ نشین مستورات تک فائدہ اٹھا رہی ہیں یکصد یا دوصد روپیہ والی گانٹھیں چوتھائی رقم بھیج کر جلد منگوائیے۔

نمونہ کی چھوٹی گانٹھ کی قیمت پچاس روپے

ایس رفیق بھائی تھوک فروشان جیکب سرکل بمبئی

گھر کا ڈاکو

ڈاکخانے استعمال شدہ ردی ٹکٹوں سے لاکھوں روپے کمائیے

ملنے کا پتہ :- دی امپیریل اسٹور (د) پبلشرز قصور (پنجاب)

دلفریبی حسن کا راز

کٹ پیس کی سب سے چھوٹی نہایت مفید گانٹھیں

منیجر دی فٹ کوٹ کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس رنچھوڑ لائن کراچی (سندھ)

رحیم کمپنی کی اعلیٰ ربڑ کی مہریں

رحیم کمپنی دکار خانہ ربڑ اسٹامپس افضل گنج حیدرآباد دکن

ضرورت ہے ایک معلمہ کی

سکرٹری محفل اسلام موٹا ورچھ ضلع سورت

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

Heath + Sammers,
Fort Bombay

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

عبدالرحمن ثانی اور مسیحی شہداء

اسپین کے پادریوں کی ایک مجنونانہ تحریک

اسلامی حکومت کی بربادی کا خوفناک سلسلہ

عبدالرحمن ثانی کے دور حکومت کے کچھ حالات گزشتہ الجمعیۃ میں درج کئے جا چکے ہیں۔ آج اس دور کے ایک اہم اور تاریخی واقعہ کی تفصیل درج کی جاتی ہے۔ یہ وہ واقعہ ہے جس پر نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ عیسائی مورخین کو بھی ہمیشہ حیرت رہی ہے اور انہوں نے اسپین کے عیسائیوں کو بہت زیادہ ملامت کی ہے۔

اصل واقعہ سے پہلے یہ امر ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ یہود و نصاریٰ کی فطرت اسلام کے ہمیشہ مخالف رہی ہے۔ نصاریٰ نے کبھی مسلمانوں سے تعاون نہیں کیا اور ہمیشہ احسانات کا بدلہ احسان فراموشی اور غداری و خباثت کے ساتھ دیا۔ مسلمانوں نے اپنے دور حکومت میں عیسائیوں کے ساتھ جو سلوک کئے اور جس طرح ان کو اپنی اولاد کی طرح پرورش کیا اس کا اعتراف عیسائیوں کو بھی ہے مگر اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جب بھی موقعہ پڑا عیسائیوں نے مسلمانوں کا تختہ الٹنے سے دریغ نہیں کیا۔ جسقدر مسلمانوں نے ان سے پیار کیا اسی قدر انہوں نے اپنی دشمنی کا کھلم کھلا اظہار کیا۔ مسلمانوں نے عیسائیوں کو پھولوں کی سیج پر لٹایا مگر انہوں نے مسلمانوں کو کانٹوں میں پھنسایا۔ اس قوم نے ہمیشہ مسلمانوں کی آستین میں رہ کر سانپ کا کام کیا اور ہر موقعہ پر ڈنک زنی کرتی رہی۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن حکیم نے اس قوم کی فطرت کو بے نقاب کر دیا ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ مسلمان عیسائیوں کے ساتھ خواہ کتنا ہی اچھا سلوک کریں مگر وہ ان سے ہرگز خوش نہ ہونگے۔ وہ اس وقت خوش ہونگے جب مسلمان دین قیم اور صراط مستقیم کو چھوڑ کر تثلیث اور مریم پرستی کی لعنت کو قبول کر لیں۔ باری تعالیٰ نے خاتم المرسلین کو ارشاد فرمایا۔

ولن ترضیٰ عنک الیہود ولا النصاریٰ حتیٰ تتبع ملتہم۔ — اے نبی! یہود و نصاریٰ تم سے ہرگز راضی نہ ہونگے۔ انکے راضی ہونے کی صرف یہ صورت ہے کہ آپ انکا دین قبول کر لیں (اس وقت وہ راضی ...

توہین کرنے کے بعد برپا کیا جاتا تھا!

قابل نفرت تحریک

واقعہ یہ ہے کہ جب پادری اور کلرجی اسلامی حکومت کے استحکام کو سمجھ گئے تو انہوں نے اس کی بنیادوں کو ہلا کرنے کے لئے مسیحی جماں نثاروں کی ایک جماعت پیدا کی جو سربازار عدالتوں اور شاہی ایوانوں میں پہونچکر حضور پر نور خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں (دیتا) اور مسلمانوں کی توہین کرکے ان کو مشتعل کرتا۔ چونکہ اسلامی قانون میں شاتم الرسول (رسول علیہ السلام کو گالیاں دینے والا) کی سزا قتل تھی اسلئے اسلامی گورنمنٹ ان کو سزائے قتل دیتی اور پادری لوگ مقتولوں کو شہید اور ولی قرار دیکر اسپین کے عیسائیوں میں آگ لگاتے۔ مسٹر اسٹینلی لین پول اپنی تاریخ اسپین میں لکھتے ہیں:

"مسلمانوں کے ابتدائے زمانہ حکومت میں ہمیشہ خویشی و یگانگی باعث رہا ہے ... جو آج تک بھی خاص قرطبہ کے چند دلیر اور جوشیلے مسیحیوں کی لائی ہوئی تھی۔ مسلمان ہمیشہ ان کے ساتھ بڑی مہر و محبت سے پیش آتے تھے۔ مذہبی فرائض ادا کرنے میں ان کو کامل آزادی حاصل تھی اور وہ خود بھی مسلمانوں کی طرح صفت و تکبر سے باز رہتے تھے۔ دنیاوی جاہ و جلال کے اسباب فراہم کرتے تھے۔ پس جب ان کو وارین کے فوائد حاصل تھے تو پھر بجز اپنی قدیم موروثی سلطنت کے اور کسی چیز کی آرزو باقی نہ تھی ...... ہمارے نزدیک گورنمنٹ آف اسلام کی آڑ اور پالیسی نے بڑا گل کھلائے ...... تمام اسلامی ممالک میں یہ ایک مشہور قانون ہے کہ جو شخص محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی توہین یا بے ادبی کرے وہ گردن زدنی ہے گردن زدنی قرار دیا جاتا ہے کہ ایسے قانون کی تعمیل اسپین میں ہوئی یا اسمتھ فیلڈ اور آکسفورڈ کے میدانوں میں لکڑیوں کے مشتعل انباروں پر!"

(انگلستان کی ملکہ میری نے پروٹسٹنٹ عیسائیوں کو اسمتھ فیلڈ اور آکسفورڈ کے میدانوں میں زندہ جلا دیا تھا)

پھر یہی مورخ صاحب لکھتے ہیں:—

...

جرمنی پروفیسر کو علامہ رشید رضا کا جواب

...

آفتابی غسل اور برہنگی کے خلاف طوفان

تحریک عریانی کی ترقی کا احساس کرتے ہوئے مغرب میں اس کا رد عمل شروع ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر کارل لیوب نے ایک اعلان کے ذریعہ نہ صرف برہنگی کے خلاف علم جہاد بلند کیا ہے بلکہ آفتابی غسل کو بھی مضر صحت اور دماغی امراض کی پیدائش کا سبب قرار دیا ہے۔

... نے اسلامی حکومت کے خلاف ایک ایسا فتنہ کھڑا کیا جس کی نظیر دنیا کی کسی تاریخ میں نہیں پائی جاتی۔ ہر شخص کو اقرار ہے کہ اس قسم کا فتنہ سوائے عیسائی قوم کے اور کسی سے پرورش نہیں پا سکتا۔ وہ فتنہ کیا تھا؟ یہی تہوار کا فتنہ جو خاتم المرسلین محبوب رب العالمین آقائے کونین و سید الثقلین صلے اللہ علیہ وسلم کی سرِ بازار ...

مسلمان وہی ہے جو قرآن پر عمل کرے

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جب لوگوں کو قرآن کی تعلیم سے آگاہ کیا۔ تو ہر شخص نے اس کو سمجھنے اور پڑھنے کی کوشش کی۔ انہوں نے دیکھا کہ قرآن پر عمل کرنا نہایت آسان اور صلاح حال کیلئے مفید ہے۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ اسلام آنا فانا دنیا کے ہر گوشہ میں پہنچ گیا اور مسلمانوں کی کوششیں تمام ممالک میں جال کی طرح پھیل گئیں۔

... مسلمانوں کی توجہ قرآن سے ہٹ کر دوسرے مشاغل کی طرف ہونے لگی منطق و فلسفہ اور کلام ... کی تحقیق میں الجھنے لگے ... قرآن کی تعلیم اگر کسی کے سینے میں نہیں ... بلکہ قرآن ایک بار پڑھنے سمجھنے کی اسے فرصت نہیں ...

... آج قرآن پاک کو کوئی سمجھتا ہے نہ سمجھاتا ہے ...

پس آؤ قرآن پڑھو اور پڑھاؤ ... قرآن پاک مترجم چھپ چکا ہے ... قرآن مجید ... مطالب الفرقان فی ترجمۃ القرآن ...

مفصل حالات اور نمونے کے صفحات مفت طلب فرمائیں

منیجر پیکو آرٹ پریس بیرون موچی دروازہ لاہور

عربی یورپ ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

حجاز میں اسلامی روح کی کارفرمائیاں

اسلامی علوم کی نشر و اشاعت کا ہمہ گیر نظام

حجاز کے تمام قریات و دیہات میں حکومت حجاز کی طرف سے مدرسے قائم ہیں جن میں مبلغین بدوؤں کو اسلام کی تعلیم دیتے ہیں اور ان کو اسلامی روح سے بہرہ اندوز فرماتے ہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ جب کوئی قبیلہ سلطان ابن سعود کی قلمرو میں آکر آباد ہوتا ہے تو سب سے پہلے حکومت کی طرف سے ان میں معلم مقرر کئے جاتے ہیں جو قبائل کو لکھنا پڑھنا اور قرآن و حدیث کی تعلیم دیتے ہیں۔

حال میں ایک قبیلہ نجد کے شمال میں آکر آباد ہوا ہے جس کو تقریباً ۹ ماہ کا عرصہ گزر گیا۔ سلطان ابن سعود نے قبیلہ کے سردار کو بلا کر اسلامی احکام دریافت کئے جس کا وہ کوئی جواب نہ دے سکا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ لکھنے پڑھنے سے بھی عاری ہے۔ سلطان نے محکمہ تعلیم شرعیہ کے مہتمم کو بلا کر اس فروگذاشت کا سبب دریافت کیا۔ شافی جواب نہ ملنے پر سلطان نے نگران علم کو ان تمام حقوق سے دو سال کے لئے محروم کر دیا جو اس کو حجاز کا باشندہ ہونے کی حیثیت سے حاصل ہیں۔

سلطان نے محکمہ تعلیم شرعیہ کے افسر اعلیٰ کو تنبیہ کی ہے کہ وہ آئندہ کسی قبیلہ کو تعلیم سے محروم نہ رکھیں نیز اس قبیلہ کے متعلق حکم صادر فرمایا کہ اس کے جملہ افراد کو ایک سال تک پورے انہماک سے تعلیم دی جائے تاکہ ہر شخص بطور خود اسلام کی حقیقت اور اس کے سرچشمہ سے واقف ہو جائے۔

سرکاری عہدوں سے ترک خواتین کی برطرفی

ایک ترکی اخبار کا تبصرہ

ترکی کے نئے قانون کی رو سے ترکی خواتین کو سرکاری عہدوں سے برطرف کیا جا رہا ہے۔ خواتین کے ایک جلسہ میں حکومت کے رویہ کے خلاف سخت احتجاج کیا گیا اور ایک وفد نے وزیر اعظم سے ملاقات کی ...

...

امریکہ کے پندرہ ہزار طلباء کا عہد

جنگ کے خلاف جگہ جگہ جلسوں کا انتظام

کچھ ماہ کا عرصہ ہوا انگلستان کی آکسفورڈ یونیورسٹی کے طلباء نے ایک تجویز کے ذریعہ عہد کیا تھا کہ اگر آئندہ کوئی جنگ واقع ہوئی تو ہم برطانیہ کا ہرگز ساتھ نہیں دیں گے۔ جس پر تمام انگلستان میں ایک شور برپا ہو گیا تھا۔ اب امریکہ کی ایک خبر مظہر ہے کہ نیویارک یونیورسٹی کے ۱۵۰۰۰ طلباء نے ایک نمائندہ جلسہ میں اس بات کا عہد کیا ہے کہ امریکہ کے طلباء حکومت متحدہ امریکہ کی آئندہ جنگ میں کوئی امداد نہیں کریں گے۔ جلسہ میں یہ بھی قرار پایا کہ تمام امریکہ میں جنگ کے خلاف ادارے قائم کئے جائیں اور قومی تعطیل کے ایام میں ہر جگہ جنگ کے خلاف جلسے منعقد کئے جائیں۔

موجودہ تہذیب بہت جلد فنا ہونیوالی ہے

تہذیب جدید کے پجاریوں کیلئے ایک افسوسناک خبر

جن لوگوں کی آنکھیں موجودہ تہذیب کی چمک دمک سے خیرہ ہو چکی ہیں انکو یہ سن کر افسوس ہوگا کہ یہ تہذیب عنقریب مٹنے والی ہے جس کی نماز جنازہ غائبانہ تہذیب پرستوں کو ہی پڑھنی پڑے گی اور پھر ان کو کسی اور تہذیب کی تلاش میں سرگرداں ہونا پڑے گا۔

نیویارک (امریکہ) کے مشہور ماہر مسٹر گلبرٹس ڈورسے نے موجودہ تہذیب و تمدن پر اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا۔ ہماری موجودہ تہذیب بھی اب پرانی ہو گئی ہے اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ وہ برباد نہ ہو۔ موجودہ زمانہ روبہ تنزل ہے اور میں اس سے بہت خوش ہوں۔ انسان اپنی قسمتوں کا آپ خالق ہے۔ وہ اپنی تہذیب کی حفاظت خیالات کی بالیدگی اور جد و جہد کی بنا پر کر سکتا ہے۔ رومی یونانی اور مصری تہذیبیں یکے بعد دیگرے فنا ہو گئیں پھر کوئی وجہ نہیں کہ موجودہ تہذیب فنا نہ ہو۔ ہماری تہذیب سیلاب کی زد میں ہے کیونکہ آج ہمارے کسی ادارے میں بھی دیانتداری۔ انصاف۔ رحم و کرم اور حسن عمل کے عناصر موجود نہیں ہیں اور کوئی ایسی شہادت موجود نہیں ہے جس کی بنا پر تہذیب جدیدہ کا قیام وابستہ ہو۔ اس وقت جو کچھ امید کی جا سکتی ہے وہ صرف تعلیم ہے۔ ہم کو چاہئے کہ اپنے معاشی اور معاشرتی نظام کا اپریشن کریں اور ان میں سے سرمایہ پرستی کے فاسد مادہ کو خارج کر دیں۔

جھوٹے صوفیوں اور مفت خور درویشوں پر آفت

مصر میں مجالس تصوف و سرود کا امتناع

...

ترکی کارخانہ میں ہوائی جہازوں کی تعمیر

ترکی کے سرکاری کارخانہ میں امسال ۱۲ ہوائی جہاز تیار کئے گئے ہیں جو امریکی ساخت سے کسی حالت میں کم نہیں ... عنقریب ترکی کے کسی خاص مقام میں ان جہازوں کا عام مظاہرہ کیا جائے گا۔

عراق ریلوے

نجف اشرف۔ کربلائے معلےٰ۔ کاظمین شریفین اور سامرہ شریف کے مقدس شہروں کی زیارت کیلئے عراق ریلوے کے ذریعہ۔ آرام۔ تیز رفتاری اور بہت سستا کرایہ سے سفر کریں۔ مختلف درجوں کی زیارتی کوپن کی کتابیں جو ایک سو پچاس دن تک کارآمد ہونگی نیچے درج ہیں اور ۱۰ کیلو زر سامان ہر کتب کے عوض میں اپنے ہمراہ مزید کرایہ کے بغیر لے جا سکتے ہیں

	درجہ دوم	درجہ سوم
کوپن بک (الف) برائے سفر بصرہ سے کربلا۔ کاظمین سامرہ سے واپس بصرہ	۳۲	۱۳
کوپن بک (ب) برائے سفر بصرہ سے کربلا۔ کاظمین اور واپسی	۲۴	۱۲

تین سال سے کم عمر کے بچہ کا کرایہ معاف اور بارہ برس سے کم عمر کے بچوں کا کرایہ نصف لیا جاتا ہے۔ بمبئی اور کراچی سے ہفتہ وار جہاز بصرہ کی بندرگاہ منقل کو چلتے ہیں۔ جہاں ریلوے کے افسران زائرین کو ان کے آرام اور زیارت گاہوں کو جانے والی گاڑیوں میں جگہ کا انتظام کریں گے۔ زائرین جو مکہ کی زیارت کرنا چاہتے ہیں ان کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ عراق کے راستہ سے سفر کریں۔ اس طرح سے ایک ہی وقت میں اس ملک کی زیارت گاہوں کی زیارت کے مواقع بھی مل جائیں گے۔ بغداد سے دمشق کو بذریعہ موٹر ۲۴ گھنٹہ میں سفر کیا جا سکتا ہے۔ دمشق سے جدہ۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کا کرایہ حسب ذیل ہے۔

درجہ دوم مالیت ۱۹۰ — درجہ سوم بلا خوراک ۹۵

...

خان عبیداللہ خان کی فوری رہائی کا مسئلہ

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کا مکتوب

اراکین اسمبلی کے نام

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند نے حسب ذیل مکتوب اراکین اسمبلی کے نام ارسال فرمایا ہے:—

۲۶ فروری ۱۹۳۴ء

جناب مکرم

بعد سلام مسنون۔ میں آپ کی توجہ ایک ایسے امر اہم کی طرف منعطف کرانی چاہتا ہوں جو انتہائی عجلت اور انتہائی جد و جہد کا محتاج ہے اور جس کے انصرام میں ایک منٹ بلکہ ایک سکنڈ کے توقف کی گنجائش نہیں۔

صوبہ سرحد کے مشہور قومی ورکر اور نہایت معزز شہری ڈاکٹر خان صاحب جو اس وقت اپنے بھائی خان عبدالغفار خان کے ساتھ موتی ہاری جیل میں نظر بند (اسیر) ہیں کے نوجوان صاحبزادے خان عبیداللہ خان جیل میں بہت عرصہ سے بیمار ہیں۔ ۱۹۳۲ء کے نصف آخر اور ۱۹۳۳ء کے نصف اول تک جبکہ یہ ملتان جیل میں اسیر تھے ان کی حالت یہ تھی کہ روزانہ شام کو انہیں بخار ہو جاتا تھا۔ اور ان کا وزن برابر کم ہو رہا تھا اور ان کے چہرہ کی رونق و تازگی ختم ہو رہی تھی ... ضعف و اضمحلال بدن پر غلبہ پا رہا تھا۔ مئی ۱۹۳۳ء میں رہا ہو کر چلا آیا اور معلوم ہوا کہ خان عبیداللہ خان کو ملتان سے سیالکوٹ منتقل کر دیا گیا۔ مگر وہاں بھی ان کی حالت اصلاح پذیر نہ ہوئی۔ بلکہ مرض ترقی کر گیا۔ اور اب ان کو تپ دق کے مریض کی حیثیت سے پھر سنٹرل جیل ملتان بھیج دیا گیا۔ بتایا گیا ہے کہ انہوں نے عملہ جیل کی بدسلوکی کی بنا پر یکم فروری سے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔

جس کو آج چھبیسواں روز ہے۔ دو سال کی متعدد بیماری اور اس پر اس طویل بھوک ہڑتال نے عبیداللہ خان موصوف پر جو اثر کیا ہے اس کے متعلق یہ حالات معلوم ہوئے ہیں:

(۱) بخار ان کا ترقی کر گیا ہے۔ یوں تو ہر وقت ہی رہتا ہے مگر شام کو ۱۰۳ ڈگری تک بڑھ جاتا ہے۔

(۲) تھوک میں خون آنے لگا ہے۔

(۳) پھیپھڑوں میں درد ہونے لگا ہے۔

(۴) تمام اعضاء میں درد ہوتا ہے جس کی وجہ سے ہر وقت کرب اور بے چینی رہتی ہے۔

(۵) وزن گھٹ کر صرف ۵۵ پونڈ رہ گیا ہے (حالانکہ اس نوجوان کا وزن پہلے ڈیڑھ سو پونڈ سے زیادہ تھا)

(۶) ایک کان کی سماعت بالکل جاتی رہی ہے۔

(۷) ان وجوہ سے اس امر میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر اس کی جان بچانے کی تدبیروں میں ذرا سی غفلت بھی برتی گئی تو ایک نوجوان شریف۔ معزز۔ بہادر محب وطن ہندوستانی کی جان حکومت کی تغافل شعاری یا منتقمانہ جذبہ کے ماتحت ہلاک ہو جائے گی۔ میں آپ سے ہمدردی بنی نوع اور انسانیت کے نام پر اپیل کرتا ہوں کہ عبیداللہ خان کی فوری رہائی کے لئے جو کچھ آپ کر سکتے ہیں اس میں ایک سکنڈ کا توقف بھی روا نہ رکھیں کہ اب اس کی جان بچانے کی سوائے فوری رہائی کے اور کوئی سبیل نہیں ہے۔

محمد کفایت اللہ

پریسیڈنٹ جمعیۃ علماء ہند۔ دہلی

خان عبیداللہ خاں کے متعلق وحشت انگیز خبریں

صوبہ سرحد کے باشندوں کا اضطراب

...

انتقادات

جاوید

...

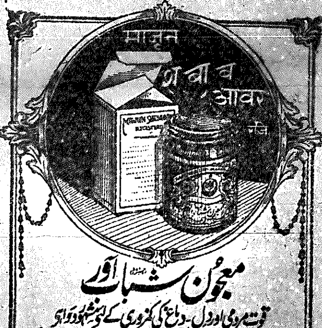

معجون شباب

...

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

دانیال شام کے پایہ تخت میں

فراق کا لیل و نہار

(گزشتہ سے پیوستہ)

قطورہ پر قاضی صاحب کے گھر میں اسلامی رنگ چڑھ رہا ہے اور وہ بھی قدرتی طور پر اور خود بخود اسلام کی طرف مائل ہو رہی ہے۔ صاحبزادیوں کو بھی قطورہ سے انسیت ہو گئی ہے اور وہ سب حضرت قبلہ قاضی صاحب کی آمد کا انتظار کر رہی ہیں تاکہ قطورہ کو صفایہ پہونچانے کا انتظام کیا جائے اور یہ معصوم اور بھولی لڑکی پھر اپنے شفیق باپ کا چہرہ دیکھ سکے۔ اب ہم یہاں سے ہٹ کر دمشق کی اس سرائے میں جاتے ہیں جہاں قطورہ کا باپ دانیال اور شاہی سرائے کا مہتمم ابوتحافہ کا اجتماع ہوا تھا اور جہاں قطورہ کی تلاش و جستجو میں ان دونوں کو سرگرداں و پریشان چھوڑا ہے۔

دانیال (قطورہ کا ضعیف باپ) اور ابوتحافہ اکثر اسی سرائے میں رہتے ہیں اور قطورہ کی تلاش میں قرب و جوار کا بھی چکر لگاتے رہتے ہیں کئی دفعہ دانیال اپنے قریہ صفایہ میں بھی گیا مگر وہاں اس کی طبیعت نہیں لگی کیونکہ قطورہ مجسم بنکر اس کی آنکھوں میں سما جاتی ہے اور تنہائی میں اس کا تصور دانیال کی روح کو بیچین کر دیتا ہے۔ اس کا رہنا سہنا اب دمشق کی شاہی سرائے میں ہے اور رات دن قطورہ کا ہی تذکرہ رہتا ہے۔ اس دوران میں ابوتحافہ اور دانیال میں مذہبی گفتگو بھی ہوتی رہی۔ شروع شروع میں تو دانیال کو بڑی وحشت ہوئی اور سوچنے لگا کہ میں کہاں آکر پھنس گیا مگر جب اس کو معلوم ہوا کہ ابوتحافہ ایک شریف۔ ہمدرد اور دیانتدار آدمی ہے اور ہر مسلمان ایسا ہی ہوتا ہے تو اس کی وحشت دور ہوئی اور چند ہی روز میں دونوں میں ایسی محبت و انسیت ہو گئی جو دو حقیقی بھائیوں میں بھی نہیں ہوتی۔ دمشق میں ابوتحافہ کے ساتھ دانیال کو بڑے بڑے علماء سے ...

ہوتی تو میں تم کو اپنا بیٹا بنا لیتا۔

ابونصر (دلنواز جھکا کر) جناب کا شکریہ!

دانیال۔ قطورہ کے متعلق آپ نے مزید کیا کارروائی کی؟

ابونصر۔ میں نے حضرت قاضی صاحب کی وساطت سے حضرت خلیفہ کو اس کی اطلاع تو پہلے ہی کر دی تھی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ تمام والیوں اور افسروں کے نام احکام جاری کر دئے ہیں اور سخت تاکید کر دی گئی ہے کہ جہاں تک ہو سکے قطورہ کا کھوج لگایا جائے۔ یہ بھی حکم ہوا ہے کہ قرب و جوار میں جس قدر عیسائیوں کی خانقاہیں اور راہبوں کے اڈے ہیں ان کی تلاشی لی جائے۔ غالباً تلاشی آج ہی لی جائے گی۔

دانیال۔ اللہ ہمارے مہربان بادشاہ کو زندہ و سلامت رکھے اور مسلمانوں کو اس کوشش کا اچھا صلہ دے۔

ابونصر۔ یہ تو حکومت اور مسلمانوں کا فرض ہے کہ آپ کی امداد کریں کیونکہ آپ ذمی ہیں اور معلوم ہے کہ ذمی کی نگرانی و حفاظت اور اس کے حقوق کا تحفظ مسلمانوں سے بھی زیادہ اسلامی حکومت پر عائد ہوتا ہے۔

دانیال۔ بے شک! میں نے مسلمانوں کی انصاف پروری اپنی آنکھ سے دیکھی ... مسلمانوں کی نسبت اب تک اپنے دماغوں میں رکھتے ہیں۔

ابونصر۔ اگر خدا نخواستہ قطورہ کے بارے میں کسی مسلمان کی یہ حرکت ہوتی تو کیا پتہ تو کبھی کا لگ گیا ہوتا۔ خرابی یہ ہے کہ قطورہ کو لیجانے والا ایک عیسائی راہب ہے اور ان کا جو حال ہے وہ آپ بخوبی جانتے ہیں۔

دانیال۔ صاحبزادے! سچ پوچھو تو اب پادریوں اور مذہبی پیشواؤں سے میرا عقیدہ اٹھ گیا ہے!

ابونصر۔ یہ لوگ تو مقدس پطرس کے جانشین ہوتے ہیں کیا آپ کے دل سے پطرس کی عظمت بھی جاتی رہی ہے؟

دانیال۔ ...

...

ابونصر (شرم سے سر جھکا کر) یہ آپ کی بزرگانہ شفقت ہے ... خوبیاں ہیں جو مجھ میں نظر آتی ہیں۔ قبلہ والد محترم (ابوتحافہ) کی توجہات خصوصی کا یہ نتیجہ ہے کہ آپ جیسے بزرگ مجھے کسی قابل سمجھتے ہیں۔

دانیال۔ (آنکھوں میں آنسو بھر کر) آہ! اگر آج پیاری قطورہ میرے پاس ...

غرض شام کے وقت دانیال اور ابوتحافہ نے حضرت قاضی صاحب سے دمشق کے باب الشمالیہ پر ملاقات کی۔ قاضی صاحب نے دانیال سے معانقہ کیا دوران کو ہر طرح تسلی اور تشفی دے کر خود اپنے قریہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

(باقی آئندہ)

ہر شخص کے پڑھنے کے لئے صحت کے قوانین کو بتلانیوالی مفید عام کتب

ہر کتاب اپنا ثانی آپ ہی ہوتی ہے۔ کیونکہ جس مضمون کو پنڈت صاحب لکھتے ہیں۔ اس کو وید ک یونانی ڈاکٹری کتب کے علاوہ نیوکیور۔ کرومو پیتھی۔ ہومیو پیتھی وغیرہ کتب کے مطالعہ کے بعد پیش کرتے ہیں۔ تقریباً ۸۰ جن کتب لکھی جا چکی ہیں۔ ناظرین کو چاہئے کہ اپنی اپنی ضرورت اور شوق کے مطابق فہرست سے انتخاب کرکے اسی مارچ میں یہ مفید عام کتب اپنے اور اپنی اولاد کے واسطے منگوا لیں کیونکہ زیادہ جمع شدہ سٹاک کو نکالنے کے واسطے ہم نے

اس مارچ کیواسطے قیمت نصف سے بھی کم کر دی ہے

فہرست کتب جلدی منگوا کر اپنا آرڈر مارچ کے اندر اندر بھیجدیں۔ اسکے بعد یہ رعایت نہ ہوگی تفصیل رعایت فہرست کے ساتھ ہوگی۔

نوٹ:۔ رسالہ ... کے واسطے امرت دھارا اور اسکے مرکبات و کشتہ سونا پر قیمت ... رعایتی قیمت پر مل رہی ہیں۔ جو احباب اس رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ وہ فہرست ادویات بھی ساتھ طلب کریں۔

المشتہر

منیجر امرت دھارا دست خانہ۔ ویش ڈسپنسری بک ڈپو — خط و کتابت کیواسطے یہ پتہ ہے

امرت دھارا بلڈنگس امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا پوسٹ آفس لاہور — امرت دھارا نمبر ۴۰ لاہور

تخفیف اسلحہ کانفرنس کا نتیجہ ظاہر ہو گیا

تحت البحر کشتیوں، برباد کن جہازوں اور ہوائی بیڑے میں زبردست اضافہ

لاکھوں پونڈ خرچ کرنے کے بعد قیام امن کا معکوس نقشہ

پیرس ۱۰ مارچ ـ فرانس کا نیا بل ایسا ہے پہلے پارلیمنٹ میں پاس ہو جائے گا اس بل پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ فرانس تخفیف اسلحہ کی تجاویز کو ٹھکرانے پر آمادہ ہے اور وہ اپنی دریائی اور بحری طاقت میں زبردست اضافہ کرنے والا ہے۔ رائٹر کے بیان کے مطابق بل میں یہ تجویز کی گئی ہے کہ جدید ہوائی جہاز زیادہ تعداد میں تیار کئے جائیں اور کئی دوسرے تحت البحر کشتیاں، برباد کن جہازات بھی بنائے جائیں۔ فرانس کے وزیر جنگ مارشل پیتین نے چیمبر میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم کو فوجی بھرتی کی ضرورت ہے اور قلیل میعاد کے لئے دوبارہ بھرتی شروع کر دی جائے۔

کپتان اڈن روم سے گفت و شنید کر کے واپس آ گئے ہیں۔ جہاں برطانیہ کی یادداشت کی جانچ کی گئی تھی۔ مسٹر بارتھو نے کپتان اڈن کو اطلاع دی ہے کہ برطانوی مختصر نامہ پر غور کیا جا رہا ہے جس کے بعد فرانسیسی تجاویز بھی پیش کر دی جائیں گی۔

جنوبی ترکستان پر چین کا دوبارہ قبضہ

کاشغر کے برطانوی سفارتخانہ پر حملہ

نئی دہلی ۱۰ مارچ ـ حکومت ہند کے محکمہ سیاسیات نے حسب ذیل سرکاری اعلان شائع کیا ہے:۔

"کاشغر سے ایک پیغام مورخہ ۱۵ فروری مظہر ہے کہ ۱۲ فروری کو ایک سابق چینی تاؤمین نے تنگانیوں (چینی مسلمانوں) کی مدد سے جنوبی سنکیانگ (چینی ترکستان) کے اصلی شہری و فوجی انتظام پر اپنا قبضہ کر لیا ۱۳ فروری کی صبح کو اندی جانی اور حید کرغیزوں (ترکی قبائل) نے پرانے شہر میں داخل ہونے کی کوشش کی لیکن تنگانیوں نے ان کا مقابلہ کیا۔ اس مقابلہ کے دوران میں بلوائیوں نے برطانوی قونصل خانہ پر بھی حملہ کر دیا۔ اس حملہ کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا گیا..."

دار الحکومت

جامع مسجد دہلی میں عظیم الشان جلسہ

قاتلانہ حملہ کی مذمت اور تحقیقات کا مطالبہ

غازی محمد عثمان صاحب آزاد کے ساتھ اظہار ہمدردی

غازی عثمان آزاد پر قاتلانہ حملہ کی شدید مذمت

دہلی کے مسلم نجابیوں کا ایثار

۹ ہزار روپیہ زلزلہ زدگان کیلئے

مذہبی تبدیلی میں پیٹ میں کی نوبت محروم کر دی گئی

دہلی میں شکر اور دیا سلائی کی قیمتیں نہیں بڑھیں

زلزلہ کے بعد ہلاکت خیز بیماریاں

بہار میں طاعون اور ہیضہ

خونریزی کے بعد ریاست کشمیر کی صفائی

حکومت بنگال بھی تخفیف بحال کرے گی

دو ڈاکو ہلاک اور دو مجروح

سر اقبال آکسفورڈ یونیورسٹی کے لیکچرار مقرر ہو گئے

برما کونسل میں حکومت کو شکست

وائسرائے کا زلزلہ فنڈ

لاڑکانہ میں مسلح ڈاکہ

ڈاکوؤں اور دیہاتیوں میں مقابلہ

مسٹر قمر سنگھ کا قبول اسلام

چاول کی فصل کے متعلق حکومت کا اندازہ

دو مسلح نوجوان گرفتار

بیس مویشی ہلاک، ایک لاکھ کا غلہ خاک ہو گیا

آسٹریلیا میں شورش بدستور موجود ہے

فرانس، برطانیہ میں تجارتی گفتگو

اسمبلی میں میزانیہ پر زبردست اعتراضات

سیاسی اسیروں کو رہا نہیں کیا جائے گا

خان عبد الغفار خاں کی نازک حالت

جیل میں آپ سے ملاقات

دار العوام میں معاہدہ بین کا ذکر

بہار کی تباہی اور گاندھی جی کے مصارف

سکندر آباد کے ہندوؤں کا اعلان

کابل میں افغان جرگہ کا اجلاس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۵۲ ہجری

مرکزی حکومت کا بجٹ

اعداد و شمار کی بازیگری

سر جارج شسٹر بھی ایسی اور دیسے بھی انہیں ایک ماہر اقتصادیات ہونے کی حیثیت سے یہ کمال حاصل ہے کہ وہ ایک کو دو کر کے دکھا سکتے ہیں اور نسل سے کسی کو یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں صحیح نہیں ہے۔ ۳۵-۱۹۳۴ء کا بجٹ جو انہوں نے ۲۸ فروری کو اسمبلی میں پیش کیا ہے ان کے اسی کمال فن کی دلیل ہے یہ ان کا آخری بجٹ ہے اور اس بجٹ کے بعد شاید انہیں دوسرا...

خطوط جو تولہ سے زائد ہوں ایک آنے میں جا سکیں گے۔ گویا لفافے میں دو قسمیں کر دی گئیں ایک ۲½ تولہ والا لفافہ اور ۱½ تولہ والا لفافہ اول الذکر بدستور سابق پانچ پیسے میں جائیگا اور موخر الذکر ایک آنے میں بھی جا سکے گا۔ اس رعایت سے کاروباری آدمی اسلئے فائدہ نہیں اٹھا سکتے کہ جو خطوط کتابت کارڈ پر ہو سکتی ہے اس کے لئے وہ تین پیسے کے بجائے ایک آنے کی فضول خرچی کیوں کرنے لگے...

شذرات

"شراب کا دور"

دہلی کا امن خطرے میں

رقص و سرود

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

مجرمانہ غفلت

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم دوشنبہ ۸ار ذیقعدہ ۱۳۵۲ ہجری

مرکزی حکومت کا بجٹ
اعداد و شمار کی بازیگری

سر جارج شسٹر بہ دی من اور دیسے بھی انہیں ایک ماہر اقتصادیات ہونے کی حیثیت سے یہ کمال حاصل ہے کہ وہ ایک کو دو کر کے دکھا سکتے ہیں ... کسی کو یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں صحیح نہیں ہے ... کا بجٹ جو انہوں نے ۲۸ فروری کو اسمبلی میں پیش کیا ہے ان کے اسی کمال فن کی دلیل ہے۔ یہ ان کا آخری بجٹ ہے ...

شذرات

"شراب کا دور"

دہلی کا امن خطرے میں

رقص و سرود

حوادث و احکام

حرام و حلال جانور اور ان کے اجزاء

استفتاء

الجواب

مجرمانہ غفلت

جنوبی ترکستان پر چین کا دوبارہ قبضہ
کاشغر کے برطانی سفارتخانہ پر حملہ

نئی دہلی ۷ مارچ۔ حکومت ہند کے محکمہ سیاسیات نے حسب ذیل سرکاری اعلان شائع کیا ہے:۔

"کاشغر سے ایک پیغام مورخہ ۱۵ فروری مظہر ہے کہ ۱۲ فروری کو ایک سابق چینی تائی نے تنگانیوں (چینی مسلمانوں) کی مدد سے جنوبی سنکیانگ (چینی ترکستان) کے اعلیٰ شہری و فوجی انتظام پر اپنا قبضہ کر لیا ... اس حملہ کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا گیا ... ۱۸ فروری کی خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ مجروحین کی حالت اچھی ہے۔"

تخفیف اسلحہ کانفرنس کا نتیجہ ظاہر ہو گیا
تحت البحر کشتیوں، برباد کن جہازوں اور ہوائی بیڑے میں زبردست اضافہ
لاکھوں پونڈ خرچ کرنے کے بعد قیام امن کا معکوس نقشہ

دار الحکومت
جامع مسجد دہلی میں عظیم الشان جلسہ
قاتلانہ حملہ کی مذمت اور تحقیقات کا مطالبہ
غازی محمد عثمان صاحب آزاد کے ساتھ اظہار ہمدردی

غازی عثمان آزاد پر قاتلانہ حملہ کی شدید مذمت

دہلی کے مسلم پنجابیوں کا ایثار
۹ ہزار روپیہ زلزلہ زدگان کیلئے

دہلی میں شکر اور دیا سلائی کی قیمتوں میں اضافہ

زلزلہ کے بعد ہلاکت خیز بیماریاں
بہار میں طاعون اور ہیضہ

خون خرابہ کے بعد ریاست کشمیر کی صفائی

حکومت بنگال بھی تخفیف بحال رکھے گی

دو ڈاکو ہلاک اور دو مجروح

سر اقبال آکسفورڈ یونیورسٹی کے لیکچرار مقرر ہو گئے

برما کونسل میں حکومت کو شکست فاش

وائسرائے کا زلزلہ فنڈ

لاڑکانہ میں مسلح ڈاکہ
ڈاکوؤں اور دیہاتیوں میں مقابلہ

مذہب کی تبدیلی میونسپلٹی کی رکنیت سے محروم کر سکتی ہے؟
مسٹر قریشی کے قبول اسلام کے بعد

چاول کی فصل کے متعلق حکومت کا اندازہ
پیداوار میں ۵ فیصدی کمی

دو مسلح نوجوان گرفتار

میں مویشی ہلاک، ایک لاکھ کا غلہ آگ کی نذر

آسٹریا میں شورش بدستور موجود ہے

فرانس، برطانیہ میں تجارتی گفتگو

اسمبلی میں میزانیہ پر زبردست اعتراضات
سیاسی اسیروں کو رہا نہیں کیا جائے گا

خان عبد الغفار خاں کی نازک حالت
جیل میں والدہ کی ملاقات

دار العوام میں معاہدہ امن کا ذکر

بہار کی تباہی گاندھی جی کے سر
سکندرآباد کے ہندوؤں کا اعلان

کابل میں افغان جرگہ کا اجلاس

دار العلوم دیوبند اور اس کی مالی مشکلات

مسلمانانِ ہند کی فرض ناشناسی کا عبرتناک مرقع

دار العلوم دیوبند ہندوستان کا جامع ازہر، دینی مدارس کا رئیس المدارس اور مذہبی علوم و فنون کا مرکزی مقام ہے۔

اسے ہندوستان میں وہی فوقیت حاصل ہے جو مصر میں جامع ازہر کو اور یورپ میں آکسفورڈ اور کیمبرج یونیورسٹی کو یہ وہ عظیم الشان اور مقدس مذہبی درسگاہ ہے جسے اسلامیانِ عالم کی دینی اور مذہبی زندگی سنوارنے کا فخر حاصل ہے اگر قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس مرکزِ علم کو عالمِ وجود میں نہ لاتے تو کم از کم ہندوستان میں مسلمانوں کی مذہبی زندگی کا نقشہ نہایت تاریک اور بے حد خوفناک ہوتا۔

اسمبلی میں ۳۵-۱۹۳۴ء کا میزانیہ پیش ہوگیا

تار اور لفافہ کے نرخوں میں کمی۔ دیاسلائی شکر اور تمباکو پر ٹیکس

زلزلہ فنڈ میں ایک کروڑ ۲۹ لاکھ کی امداد

محاصل میں کمی اور اضافہ کی تفصیل

زلزلہ فنڈ میں امداد

راجندر بابو کی پریشانی

فوجی اخراجات

زلزلہ سے ۶۷ ہزار مکانات منہدم

بابو راجندر پرشاد کا بیان

اٹلی سیٹم کی میعاد ختم ہوگئی

اسٹریا میں خونریز جنگ کے امکانات

صوبہ سرحد کو ناقابلِ تلافی نقصان

مولانا محمود الحسن صاحب کا وصال

فہرست امداد کنندگان مصیبت زدگان بہار

معرفت جمعیۃ علماء ہند

ضلع لکھنؤ میں ڈاکہ

کئی اشخاص ہلاک و مجروح

ناگپور کے کانگریسی میونسپل انتخاب میں

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

بہار کے زلزلہ سے مستقبل کو خطرہ

کاشتکار ابھی سے لرزہ براندام ہیں

قحط کا اندیشہ۔ ریلیف کمیٹیوں کو مشورہ

ہوڑہ اور ہلی ڈکیتی کیس کا فیصلہ سنادیا گیا

۵ کو سزائے موت۔ ۴ کو کالا پانی اور ۲ کو مختلف میعادی سزائیں

کلکتہ ۸ فروری۔ ہوڑہ ضلع کے ایک ڈاکہ اور قتل کے مقدمہ کا کل فیصلہ سنا دیا گیا۔

فہرست اقوام امداد مصیبت زدگان زلزلہ

معرفت امارت شرعیہ پھلواری شریف ضلع پٹنہ

تمام ملک میں ایک ہی خطبہ عید

بہار مسلم ریلیف کمیٹی بنارس

مصیبت زدوں میں اشیاء کی تقسیم

ہندوستان کے خلاف جاپان کا نیا اقدام

دہلی میں ۵ مسلم اشخاص کی گرفتاری

پستول اور چاقو برآمد ہوئے

مغربی حکومتوں کے جنگی جہازات

کسانوں کو ساٹھ ہزار روپیہ کا عطیہ

جرمنی میں اطالویوں کا داخلہ بند

مہاراجہ کشمیر کا حکم

ہمیں پیسے میں ایکسو چالیس صفحے

تارکا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔اے) معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی یوم جمعہ ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۵۲ ہجری مطابق ۹ مارچ ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۸

خاک ایسی زندگی جس میں نہ ہو روح نشاط

دل ہی کیا ہے جس کا نہ ہو درد وطن سے ارتباط
ہاں مگر ہیں اجتماعی زندگی کے کچھ اصول
یعنی ہر دل جذبۂ ایثار سے لبریز ہو
ہو نظام کار کی قومی مصالح پر بناء
توڑ دو فرقہ پرستی کا طلسماتی صنم
رازِ ہستی پا لیا دنیا میں جن اقوام نے

خاک ایسی زندگی جس میں نہ ہو روح نشاط
ہے مناسب پہلے جن کا اہتمام و انضباط
حسن نیت کا ہو پیمانِ وفا سے اختلاط
اور استقلال کا تنظیم سے ہو ارتباط
شعبدے بازی کی قومیت کے آگے کیا بساط
محفلِ گیتی میں وہ ہیں مسند آرائے نشاط

پختہ کاروں کو ہے لیکن نوجوانوں سے اپیل
جو قدم اٹھے وہ ہو پُر امن اور پُر احتیاط

(ظہور الدین احمد)

دلچسپ حقائق و معلومات

معاصرین کے افکار و آراء

حکومت کامیرانیہ

ایک مقدس اور اہم مسئلہ

اخبار نوائے ہندوستان

کشمیر پر الزامات

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

نورانی قرآن مجید مترجم

The [illegible] ...ial

I № L 1793.

Vol. XIX № 17 DELHI MONDAY, MARCH 5, 1934. PRICE ONE AN[NA]

ہمارے یتیم بچوں کی پرورش

مختلف اطراف کے اہل خیر کا جذبہ ایثار

مدرسہ روضۃ العلوم ضلع چمپارن کی بربادی

ضلع چمپارن میں مسلمانوں کا اجتماع

وکٹوریہ ہسپتال دہلی کے متعلق شکایات

میں نے پریشان ہو کر والدہ صاحبہ کو وہاں سے لانا چاہا تو مجھ سے کہا گیا کہ رجسٹر پر لکھ دو کہ ہم ہسپتال میں بہت خوش رہے اور کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ دہلی میونسپلٹی سے التماس ہے کہ وہ ان تکالیف کا انسداد کرے۔

(عبد المجید کوچہ تابل عطار دہلی)

امداد یتامیٰ صوبہ بہار

اس میں شک نہیں کہ صوبہ بہار کا زلزلہ دنیا کے لئے پیغام عبرت اور اہل بہار کے لئے نمونہ قیامت ہے۔ ہر شخص کا عموماً اور مسلمانوں کا خصوصاً سب سے بڑا اور پہلا فرض ہے کہ جس طرح جس سے ہو سکے مصیبت زدہ بیواؤں اور یتامیٰ کی امداد کرے...

وفات حسرت آیات

جلسہ دستار فضیلت مدرسہ دار العلوم

شریعت بل کی تائید میں تبلیغی دورہ

ضرورت ہے ایک معلمہ کی

مٹوا اور اچھ کے مدرسہ کے لئے جو قرآن مجید اور اردو پڑھا سکے اور دستکاری سینا پرونا سکھا سکے۔ ایسی ایک معلمہ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ کے متعلق پتہ ذیل سے خط و کتابت کریں۔

سکریٹری محفل اسلام مٹوا و راچھ ضلع سورت

گھر کا ڈاکٹر

ناولٹی سپلائنگ کمپنی قلعہ شیخوپورہ (پنجاب)

دلفریبی حسن کا راز

ڈاکخانے کے استعمال شدہ ردی ٹکٹوں سے لاکھوں روپے کمائیے

معلومات یوسم۔ کتاب کا نام ہی ایسا ہے کہ زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں عجیب و غریب کتاب ہے قیمت صرف ایک روپیہ۔

ملنے کا پتہ: ... الیکٹرک اسٹور ... ملیر ... (پنجاب)

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

ہم نے سال سے اپنے کٹ پیس کے مال یعنی پاپلین، چھینٹ، وائل، لٹھا، سلک، ململ، جارجیٹ، سرج وغیرہ غرضیکہ ہر قسم کے سوتی، ریشمی اور اونی کٹ پیس کے نرخوں میں حیرت انگیز رعایت کر دی ہے نرخنامہ مفت طلب کریں اور ہندوستان کی سب سے بڑی پرانی اور معتبر نرخوں پر مال بھیجنے والی کمپنی کا نام یاد رکھیں۔

Heath + Sommers, Fort Bombay,

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

موسم گرما کا آغاز

قلیل سرمایہ سے کثیر نفع دینے اور ہر جگہ چلنے والی کٹ پیس کی تجارت وقت آگیا ہے

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی تجارت

بہترین رنگ کی مہریں

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

گھر بیٹھے وید حکیم بنجاؤ

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

عبدالرحمٰن ثانی اور مسیحی شہداء

فتنہ کا سرغنہ یولاجیس اور اسکی محبوبہ

اسپین کے مسیحیوں کا شرمناک کارنامہ

گذشتہ اشاعت میں ناظرین کرام عبدالرحمٰن ثانی کے عہد حکومت کے اس فتنہ کی ابتدائی کارروائی ملاحظہ فرما چکے ہیں جس کی پاداش میں بہت سے مجنون عیسائیوں کو اصل جہنم ہونا پڑا ...

چند اور خبیث روحیں

پہلا مجنون شہید

دوسرے "شہید" کی جہالت

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

شرق اردن کا تاریک مستقبل

امیر عبداللہ کی بے بسی کا عبرتناک فوٹو

(۱) شیخ ... سے علیحدہ کیا جائے۔ (۲) شرق اردن میں اجنبی لوگوں ... اجازت دیدی جائے۔ (۳) اسلحہ کی فہرست مرتب کی جائے۔

امیر موصوف ... لندن کا سفر اختیار کریں گے سوئی ... بات کی ... برائے نام ہے) فرد مت کرکے لندن کا سفر کیوں اختیار کر رہے ہیں؟

شرق اردن میں جدید قوانین

باشندوں کو غیر مسلح کرنیکی تجویز

شرق اردن کی کونسل کا اجلاس ختم ہوگیا اور خلاف توقع بہت سے پیچیدہ مسائل زیر بحث ہی نہیں آئے۔ اس کونسل کے ختم ہوتے ہی حکومت نے شدید احکام نافذ کئے ہیں جن کا تعلق اسلحہ کے استعمال ... سے ہے۔ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ کوئی شخص سال بھر میں ۵ بندوقوں سے زائد فروخت کے لئے نہ رکھے۔ علاوہ ازیں جدید احکام کی رو سے شکاری بندوقوں پر بھی پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں اور ریوالوروں کی درآمد کو قطعی ممنوع قرار دیدیا گیا ہے۔ ترکوں کے زمانہ میں شرق اردن کے ہر باشندے کو اسلحہ رکھنے کی اجازت تھی مگر اب برطانوی انتداب کے ماتحت تمام باشندوں کو غیر مسلح کیا جا رہا ہے۔

حجاج کیلئے حجاز میں زبردست انتظامات

معاصر ام القریٰ سے معلوم ہوا کہ امسال گذشتہ سالوں سے زیادہ اہتمام کے ساتھ حکومت حجاز حجاج کی سہولتوں کیلئے کوشش کر رہی ہے۔ جگہ جگہ سبیلیں اور ہوٹل قائم کئے گئے ہیں۔ عام شاہراہوں پر ڈاکٹری اور طبی شفاخانے کھولے گئے ہیں۔ کھوئی ہوئی چیزوں کے لئے متعدد جگہ آفس قائم کر دئے گئے ہیں اور تھوڑی تھوڑی دور پر مجالس منتظمہ قائم کر دی گئی ہیں جہاں ہر حاجی آسانی کے ساتھ اپنی شکایات ذمہ دار حضرات کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔ پانی بکثرت مہیا کیا گیا ہے اور کھانے کے نرخ ہندوستان سے بھی زیادہ سستے رکھے گئے ہیں۔

ترکی میں غرباء کو قرآن کریم کا تحفہ

ترکی میں اب تک یہ دستور ہے کہ عام ترک مساجد میں علی الصبح قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں اور جن کو فرصت نہیں ہوتی وہ ہدیہ دیکر یا تو قرآن کریم تعلیم کرتے ہیں یا تلاوت کراتے ہیں۔ لیکن جو لوگ بہت ہی عدیم الفرصت ہیں اور ساتھ ہی غریب بھی ... قرآن کریم کی روزانہ تلاوت سے محروم رہتے ہیں۔ ترکی کا ایک اخبار مظہر ہے کہ محکمہ تعلیم نے غرباء کی اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ترکی زبان کے حامل المتن قرآن کریم کی ۲۵ ہزار جلدیں خرید کر غرباء میں تقسیم کی ہیں تاکہ فرصت کے اوقات میں وہ قرآن کریم کی تلاوت سے بہرہ اندوز ہو سکیں۔

جاپان میں دس سال کے اندر ۲۲ ہزار زلزلے!

گذشتہ دس سال میں جاپان کے اندر ۲۲ ہزار زلزلے آچکے ہیں اور فی یوم یہ زلزلے محسوس کئے گئے ہیں۔ ان زلزلوں کی وجہ سے جاپانیوں کے اتلاف جان کی روزانہ اوسط ۲۰ رہی۔ چونکہ جاپان میں زلزلہ معمولی حادثہ شمار ہوتا ہے۔ اسلئے لوگوں کو زلزلوں کی کثرت کا علم بہت کم ہوتا ہے اور جب تک کوئی زبردست زلزلہ نہ آئے جو لاکھوں انسانوں کو خاک میں ملا دے اس وقت تک بیرونی دنیا کو اس کا پتہ نہیں چلتا۔

۱۹۲۳ء میں جاپان کے اندر زبردست زلزلہ آیا تھا جس میں ایک لاکھ سے زائد انسان لقمہ اجل ہوئے تھے۔

حجاز ریلوے اور مسلمانان عالم

دمشق اور مدینہ منورہ کے درمیان حجاز ریلوے کے دوبارہ اجراء پر فرانسیسی سفیر متعینہ جدہ اور سلطان ابن سعود کے مابین گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اگر یہ تجویز کامیاب ہوگئی تو شام اور حجاز کے تجارتی تعلقات بہت زیادہ مستحکم ہو جائیں گے ... سلطان ابن سعود کی کوشش ہے کہ حجاز ریلوے کو مسلمانوں کی مشترک ملکیت قرار دیا جائے گر فرانس اس تجویز کو پسند نہیں کرتا اس کی تجویز یہ ہے کہ فرانس اور حجاز کی ملکیت میں یہ ریلوے قائم کی جائے۔ توقع ہے کہ سلطان حجاز فرانسیسی تجویز کو منظور نہیں کرینگے۔

ہندوستان میں ۵ کروڑ بیکار!

بمبئی ٹریڈ یونین کانگریس کمیٹی کی رپورٹ مظہر ہے کہ اس وقت ہندوستان میں پچاس ملین (۵ کروڑ) اشخاص بیکار ہیں۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ مغربی ممالک میں بیکاروں کے اعداد و شمار خاص طور سے فراہم کئے جاتے ہیں اور ان کے لئے حکومت کی طرف سے امدادی کمیٹیاں قائم کی جاتی ہیں۔ مگر ہندوستان کی مردم شماری کی رپورٹ میں ... بیکاروں کے صحیح اعداد و شمار ... ان کو کسی قسم کی امداد ... کے لئے تیار ہے۔

شمالی ترکی سرحد پر زبردست معرکہ

شمالی ترکی سرحد پر ایک زبردست معرکہ ہوا ...

فلسطین میونسپلٹی کا بائیکاٹ

فلسطین میں میونسپلٹی کے بائیکاٹ کی تحریک جاری ہوگئی ہے۔ عربوں کا خیال ہے کہ میونسپلٹی کے جدید قانون میں عربوں کے حقوق ایک حد تک پامال کر دئے گئے ہیں۔ صدر میونسپلٹی بھی اس مقاطعہ کی تائید کر رہے ہیں۔

(باقی آئندہ)

اطلاع مفید عام

سارا مارچ

یکم مارچ سے ۳۱ مارچ تک جو صاحب اپنا خط دنیا کے کسی بھی ڈاک خانہ میں ڈالیں گے۔ اُن کو کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی تیار کردہ

امرت دھارا اور اُسکے پانچ مرکبات و کشتہ سونا

¾ قیمت پر یعنی روپیہ میں ۴ ر کمی پر اور دیگر ادویات و کتب

نصف قیمت پر دی جاویں گی

جو صاحب اس عرصہ میں روپیہ جمع کرا دینگے ان کو جب تک وہ روپیہ ختم نہ ہو اس رعایت کا مستحق سمجھا جاوے گا۔ چاہے جتنی بار میں وہ ادویات و کتب منگوا لیں۔

اس وقت تک جن کے پاس فہرست نہ پہنچی ہو۔ وہ ایک کارڈ لکھ کر منگوا سکتے ہیں

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ:۔ امرت دھارا ۴۷ لاہور

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا اسٹرک۔ امرت دھارا ڈاک خانہ۔ لاہور

تین پیسے میں ایک سو چوالیس صفحے

المشتہر

... نظام المشائخ ... کوچہ چیلاں دہلی

خوبصورت اور سڈول جسم اب ہڈیوں کا پنجر رہ گیا ہے!

خان عبیداللہ خاں کی والدہ ملتان جیل میں

زندگی سے مایوسی اور حکومت کی بے اعتنائی

فخر افغان خان عبدالغفار خاں کے بھتیجے اور ڈاکٹر خان صاحب کے فرزند خان عبیداللہ خاں کی بھوک ہڑتال کے متعلق ملتان سنٹرل جیل سے جو تازہ ترین اطلاعات موصول ہوئی ہیں حد سے زیادہ تشویش انگیز ہیں۔ آپ کی بیار والدہ محترمہ جو اپنے لائق بیٹے کی حالت زار کے واقعات سن کر نڈھال ہو رہی تھیں سرحدی پردہ کی زبردست پابندیوں کے باوجود ملتان پہنچیں۔ جب آپ نے اپنے نازوں سے پالے لاڈلے بیٹے سے ملاقات کی تو ان سے اس کی حالت دیکھی نہ گئی ...

جان بلب عبیداللہ خاں

اس عنوان کے ماتحت اخبار ملاپ لکھتا ہے:۔ سرحدی صوبہ کی گورنمنٹ نے سرحدی صوبہ کے نوجوان عبیداللہ خاں کی حالت زار کے متعلق ایک اعلان شائع کیا ہے اس اعلان کو پڑھ لینے کے بعد دو باتیں صاف طور پر ظاہر ہو جاتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ سرحدی گورنمنٹ خان عبدالغفار خاں صاحب کے بھتیجے خان عبیداللہ خاں کو بہت خطرناک سمجھتی ہے اور خان صاحب اپنے اندر تنا جادو رکھتے ہیں ...

خان عبدالغفار خاں کا پیغام

حکومت کی اکلوتی گردن

خان عبیداللہ خاں کی نازک حالت

حکومت کا فرض

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی عمارت

قاضی اسلام اپنے دولت کدہ پر

گوہر مقصود ہاتھ آگیا

(گذشتہ سے پیوستہ)

قاضی صاحب کی روانگی کے بعد ابو تحافہ اور دانیال سرائے میں واپس چلے آئے اور یہاں دونوں میں مختلف قسم کی گفتگو ہونے لگی ...

اعتبار کرنی چاہیے کیونکہ بعض اوقات یہی لوگ ہمارے لئے مصیبت کا باعث بن جاتے ہیں!

قاضی صاحب:۔ ایسا خیال اسلامی روح کے خلاف ہے۔ اسلام کی شان رحمۃ للعالمینی اس کی کبھی اجازت نہیں دے سکتی۔

اہلیہ:۔ یہود و نصاریٰ تو مغضوب اور ضالین میں داخل ہیں اور پانچ وقت کی نمازوں میں ان سے پناہ مانگی جاتی ہے پھر ان کے ساتھ حسن سلوک کی کیا ضرورت ہے؟

قاضی صاحب:۔ بے شک یہود و نصاریٰ دونوں سخت گمراہ فرقے ہیں مگر ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا اس کے منافی نہیں ہے۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے "جن لوگوں نے مسلمانوں سے جنگ نہیں کی اور نہ ان کو ان کے وطن سے نکالا اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ نیکی اور انصاف کرنے کو منع نہیں کرتا" (سورہ ممتحنہ)

...

قاضی صاحب:۔ ترمیم کی کیا ضرورت ہے؟

اہلیہ:۔ میرے خیال میں آئندہ یہود و نصاریٰ کی مہمان نوازی مزید ...

(باقی آئندہ)

پیسہ آرٹ پریس لاہور

کے نہایت شاندار، صحیح ترین، عکسی رنگین قرآن مجید

جو اعلیٰ خوشنویسی، عمدہ چھپائی، نفیس کاغذ اور بہترین جلد بندی کے لحاظ سے دنیا بھر میں مقبول ہیں

اب جرمنی، انگلینڈ اور امریکہ کو بہترین چھپائی کے معاملے میں ہندوستان پر کوئی فوقیت نہیں رہی۔

قرآن مجید قسم اول ہشت رنگہ عکسی رنگین بلا ترجمہ

قرآن مجید قسم اول ہشت رنگہ مترجمہ موسومہ بمطالب الفرقان

قرآن مجید قسم دوم سہ رنگہ بلا ترجمہ

قرآن مجید قسم دوم سہ رنگہ مترجمہ موسومہ بمطالب الفرقان

مطالب الفرقان فی ترجمۃ القرآن

قرآن مجید با ترجمہ قسم سوم

قرآن مجید با ترجمہ قسم چہارم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۵۲ ہجری

حکومت سرحد کا سرکاری بیان

حالت نازک ہے مگر رہا نہیں کیا جائیگا

ان عبیداللہ خاں کی حالت کے متعلق حکومت صوبہ سرحد کا جو بیان شائع ہوچکا ہے اس کو پڑھنے کے بعد سخت تکلیف ہوتی ہے اور صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ وہ کونسا جذبہ ہے جو حکومت کو خاں صاحب موصوف کی فوری رہائی سے روک رہا ہے۔ حکومت کے اس سرکاری بیان میں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ خان عبیداللہ خاں ابتدا سے اب تک جیل میں پانچ مرتبہ بھوک ہڑتال …

یہ جبیہ ملک کے کروڑوں باشندے اپنی اس بےبسی و لاچاری کے متعلق کیا رائے قائم کریں گے کہ ان کی متفقہ و متحدہ آوازاور ان کا مسلسل و پیہم احتجاج بھی ایک نوجوان کی جان کو نہ بچا سکا۔ یہ ایک ایسی مثال ہوگی جو سالہا سال تک تاریخ کے صفحات میں نہایت تاریک و الم انگیز مثال سمجھی جائے گی …

مسلم لیگوں کا اتفاق

شذرات

مظالم کشمیر

ریاست کشمیر میں ناقابل برداشت و زہرہ گداز مظالم کا سلسلہ ہنوز جاری ہے …

دولت آصفیہ کا مالی نظام

اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ کے دور حکومت میں مملکت حیدر آباد کا مالی نظام جس قدر راسخ اور مستحکم بنیادوں پر قائم ہوا ہے اس کی مثال ہندوستان کے کسی صوبہ یا کسی ریاست میں نہیں ملتی …

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

حبیب المرسلین عفی عنہ
نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

الجواب

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

استفتاء

الجواب

جیل میں خان عبیداللہ خاں کی خطرناک حالت

رہائی کی شرط۔ پنجاب کونسل میں ممبر مالیات کا بیان

برطانیہ اور فرانس کو جرمنی کا کورا جواب

جرمنی کو مساوی درجہ دینے کے بعد تصفیہ ہوسکتا ہے

برطانیہ کی کوششیں زیادہ عرصہ تک جاری نہیں رہ سکتیں

دارالحکومت

سیاسی قیدیوں کو میونسپلٹی میں جانے کی اجازت

مسٹر اسحٰق زبیری اور مسٹر نگم کی نامزدگی مسترد

میونسپلٹی کے انتخابات کی تاریخیں

یونیورسٹیز کانفرنس میں وائسرائے کی تقریر

"بیکار طلبا کی تعداد بڑھتی جاتی ہے"

۵۵ ہزار مکانات برباد ہوگئے

ضلع رہتک میں سیلاب کے نقصانات

ہر ملک اپنی ہی اشیاء استعمال کرتا ہے

رعایا کو ملکی اشیاء استعمال کرنے کا مشورہ

اعلیٰ حضرت خسرو دکن کی تقریر

ہم سے کام لو یا روٹی دو

دہلی، بمبئی، ناگپور میں بیکاروں کے مظاہرے

مصنوعی امام مہدی کے مکان پر بجلی گر پڑی

مسولینی کو ہلاک کرنے کی سازش

تین ملزم گولی سے اڑائے جائیں گے

مسٹر جناح مسلم لیگ کے صدر مقرر ہوگئے

سابق عہدیداروں نے استعفیٰ داخل کردیا

یوپی اور ریاست حیدر آباد میں طاعون

ایک ماہ میں چار ہزار اموات

حکومت بہار نے زلزلہ کا صحیح اندازہ نہیں لگایا

ایک مسلم نوجوان کی دردناک موت

موٹر سائکل سے گر کر جان دیدی

سرحد کے قریب نئی چھاؤنیوں کی تعمیر

مسلم لائبریری وزیکا پٹم!

ایک خاتون کو صوبہ بنگال چھوڑنے کا حکم

ایک لاکھ روسی نوجوان جنگ کیلئے تیار

مزید سونا ہندوستان سے باہر

غازی پور میں ۱۹ اشخاص گرفتار

راجندر بابو کے فنڈ میں ۹ لاکھ روپیہ

جلسہ کا التواء

آٹھ سو میل پر ایک اور زلزلہ کی خبر

مصیبت زدگان بہار کے ساتھ ہندستانی مقیمان ایران کی ہمدردی

ناظم امارت شرعیہ بہار کے نام بیمہ اور خط

ہمارے مخلص وکرم فرما جناب غلام دستگیر صاحب جو اس وقت ابادان (ایران) اینگلو پرشین آئل کمپنی میں ایک معزز عہدہ پر مامور ہیں صوبہ بہار کے مصیبت زدگان زلزلہ کے لئے ناظم امارت شرعیہ کے نام ... روپیہ کا بیمہ روانہ فرمایا ہے جو وہاں کے خاص مسلم دوکانداروں سے اس مقصد کے لئے جمع کیا گیا تھا۔ آپ خط لکھتے ہیں کہ الجمعیۃ، زمیندار، اور انقلاب سے بہار کے احوال و حالات کی خبر سنکر تمام ان بھائیوں کا دل پاش پاش ہوگیا اور رنج ہمارے درد و غم میں ہر طرح شریک ہیں اور وطن سے اس قدر دور رہنے کے باوجود اپنے بہاری بھائیوں کی امداد کے لئے بے چین ہیں چنانچہ آپ نے فوری طور پر مسلمان دوکانداروں سے جو کچھ رقم جمع ہوئی ہے وہ بھیجی ہے۔ جناب مولانا مغیث الدین صاحب امام جامع مسجد نے موثر تقریر میں مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائی اور ایک کمیٹی بھی چندہ فراہم کرنے کے لئے وہاں قائم ہوگئی ہے جو کام کر رہی ہے۔

ان حضرات نے امارت شرعیہ کے پاس روپیہ بھیجا اور اس کے ذریعہ امداد پہونچانا جو تجویز کیا ہے وہ غالباً اکابر ہند کی تحریک کی بنا پر ہے جو نہایت مناسب ہے۔ ان کی خدمت میں رسید باضابطہ بھیجدی گئی ہے اخبارات میں اس کے اعلان کی اس لئے ضرورت ہے تاکہ تمام دوسرے بھائیوں کو اس ہمدردی کی اطلاع ہوجائے اور دوسرے بھائی اس وقت اس اہم کام کی طرف توجہ فرمائیں۔

ناظم امارت شرعیہ صوبہ بہار و اڑیسہ پھلواری شریف پٹنہ

اٹلی میٹم کی میعاد ختم ہونیکے بعد آسٹریا پر بمباری

جرمنی اور آسٹریا میں جنگ کا آغاز ہوگیا!

وائنا یکم مارچ ڈاکٹر ہیجٹ نے ڈولفس گورنمنٹ کو جو الٹی میٹم دیا تھا اس کی میعاد ختم ہونے کے بعد ہی نازیوں نے انسبرگ میں سخت ہنگامہ بپا کیا۔ انسبرگ پر حملہ کرنے والے اور خالص بم پھینکے گئے ... ایک اعلان بھی کیا گیا ہے کہ ہر بم پھینکنے والا ... گرفتار کرلئے جائینگے۔ ... آسٹریا کو ... اجازت دی گئی ...

بنارس مسلم ریلیف کمیٹی کا خط!

مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کے نام

بخدمت شریف جناب مولانا عثمان صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

طالب خیر بالخیر رہیں آپ حضرات سے رخصت ہوکر بخیریت تمام مکان پہونچا بقیہ اصحاب مونگھاری کی طرف روانہ ہوگئے۔ امید کہ آپ بنارس مسلم ریلیف کمیٹی کی رپورٹ اخبارات میں بھیجدی ہوگی امیں آپ کے ریلیف کمیٹی کے ارکان کا بہت ہی ممنون ہوں جنہوں نے ہمارے وفد کو ہر طرح آرام پہنچانے کی کوشش کی اور ... کام میں ہماری رہنمائی کی۔ سچ تو یہ ہے کہ میں نے ایسے مخلص اور باخلیق کم پائے۔ باوجودیکہ آپ سب حضرات مصیبت زدہ ہیں مگر مخلوق کی بھلائی و دستگیری و آرام پہنچانے کے فکر مند ہیں آپکے ارکان نہایت سرگرمی وجانفشانی سے کام کر رہے ہیں۔ آپ کی کمیٹی کا کام نہایت باقاعدہ اور قابل اطمینان ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو خوش رکھے اور آپ کی اس مصیبت کو دور کرے ...

الحاج مولانا حافظ عبدالحلیم صاحب صدیقی

اہلیہ محترمہ کی علالت سے تشویش

مولانا کی ملتان جیل سے تشریف آوری کے بعد ... ایک پرتکلف دعوت طعام ... شام محترمہ سید ... کی طرف سے ہوئی جس میں حضرت مولانا کے تمام اہل محلہ اور ان کے احباب و ... اعزہ شریک دعوت تھے۔ مدعوین میں سے خصوصیت کے ساتھ حسب ذیل مہمانان کرام قابل ذکر ہیں۔

جناب مولانا عبدالشکور صاحب (مدیر النجم)
جناب مولانا ڈاکٹر سید عبدالعلی صاحب ناظم ندوۃ العلماء
جناب مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی
جناب مولانا ظفر الملک صاحب
جناب انیس احمد عباسی ایڈیٹر حقیقت لکھنؤ
...

مالیگاؤں کے مسلمانوں کا ایثار

گدھے نے ہوائی جہاز گرا دیا

سرحد میں جمعیۃ علماء افغان کا دورہ

شریعت بل کی تائید میں جلسے

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا اجلاس مراد آباد

ممبران مجلس عاملہ کو اطلاع۔ زیر غور مسائل کی اہمیت

السلام علیکم۔ جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا ایک ضروری جلسہ ۱۴-۱۵-۱۶ روز چہارشنبہ، پنجشنبہ، جمعہ کو مراد آباد میں منعقد ہوگا۔ دور حاضرہ کی نزاکت اور معاملات کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے جناب سے گزارش ہے کہ اس جلسہ میں ضرور شرکت فرمائیں۔ ... ماہ ذیقعدہ کی صبح تک مراد آباد پہونچ جائیں۔ قیام وطعام کا انتظام استقبالیہ کمیٹی کے ذمہ ہوگا اپنی تشریف آوری کے صحیح وقت اور تاریخ سے ایک یوم قبل مولانا فخر الدین صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ شاہی مسجد کو مطلع فرمادیں۔ معاملہ کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ممبران مجلس عاملہ کے علاوہ بعض دیگر علماء کو بھی مدعو کیا گیا ہے۔

میں اس امر کی کوشش کررہا ہوں کہ مجلس استقبالیہ ممبران مجلس عاملہ کے سفر خرچ کو بھی اپنے ذمہ لے اور مجھے امید ہے کہ تیسرے درجہ کا کرایہ مجلس استقبالیہ آپ کی خدمت میں پیش کرسکے گی۔

زیر غور مسائل

(۱) وقف بل جو خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب کی جانب سے صوبہ متحدہ کی کونسل میں پیش کیا گیا ہے۔ نیز دیگر مسودات جو اوقاف کے متعلق بہار و بمبئی کونسلوں میں پیش ہوچکے ہیں۔
(۲) شریعت بل جو صوبہ سرحد میں پیش کیا گیا ہے۔
(۳) مصیبت زدگان بہار کی امداد۔

دیگر امور جو جناب صدر کی اجازت سے پیش کئے جائیں۔ ایجنڈے کی ترتیب کو بدلنے کا حق جناب صدر کو حاصل ہوگا۔

(مولانا) احمد سعید (ناظم جمعیۃ علماء ہند)

کشمیر میں گرفتاریوں کی بھرمار اور کرفیو آرڈر کا نفاذ

یکے بعد دیگرے کئی ڈکٹیٹر گرفتار کرلئے گئے

کئی نمبردار معطل۔ وزیر وزارت پر حملہ

جموں ۵ مارچ۔ رات کو ایک بجے پولیس کی ایک جمعیت نے چودھری غلام عباس چیف ڈکٹیٹر عبدالحمید قریشی اور غلام ہیلوان کے وارنٹ لے کر ان کے مکانوں پر پہونچی اور ان سب کو گرفتار کرلیا۔ اس کے بعد راجہ سربلند خاں کو ڈکٹیٹر مقرر کیا گیا۔ ملک غلام رسول کو بھی ریاست کشمیر نے گرفتار کرلیا ہے۔ یہ بھی اطلاع آگئی ہے کہ راجہ سربلند خاں ڈکٹیٹر دوم کو ریاست بدر کردیا گیا ہے پولیس نے ان کو ریاست حدود سے باہر لیجا کر چھوڑ دیا۔ چار رضاکاروں نے جو کہ جیل کی ... پکٹنگ کیا جن کے پیچھے کئی ہزار مسلمانوں کا ہجوم تھا کل دوپہر کو شاہی محل میں کونسل کا اجلاس ہوا جس میں مہاراجہ کشمیر بھی شریک ہوئے۔

مولوی عبداللہ کے نام وارنٹ گرفتاری جاری ہوا تھا جب وہ چند رضاکاروں کے ساتھ مسجد میں داخل ہوئے تو وزیر وزارت نے آپ کا کرتہ پکڑ کر کہا کہ اپنے آپ کو گرفتار سمجھو۔ مگر انہوں نے تقریر شروع کردی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس دوران میں چند رضاکاروں نے وزیر پر حملہ کردیا جس سے ان کے ضربات آئیں۔ تین بجے کے قریب فوج اور پولیس کی امداد سے مولوی عبداللہ گرفتار کرلئے گئے۔

ان کے علاوہ اور اشخاص بھی گرفتار کئے گئے۔ عبداللہ ٹیٹواری اور علاقہ جو کھ کے چند نمبرداروں کو معطل کردیا گیا ہے۔ غرض کشمیر میں چاروں طرف گرفتاریوں کی بھرمار جاری ہے اور بڑے بڑے شہروں میں کرفیو آرڈر نافذ کردیا گیا ہے۔

یوم کشمیر کا پروگرام

صدر مجلس احرار اسلام کا اعلان

مولانا حبیب الرحمن صاحب صدر مجلس احرار اسلام ہند نے مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا ہے۔

کشمیر کے مسلمانوں کی تمام پارٹیوں کے ذمہ دار اصحاب کے مطالبہ پر حکومت کشمیر پرامن اور نہتے مسلمانوں کو بلا اثبات جرم بیدکی وحشیانہ اور شدید ترین سزا دے رہی ہے۔ گولیوں سے شہید کیا جارہا ہے۔ اور دھڑا دھڑ جیلوں میں ٹھونسا رہی ہے مسلم خواتین کی بے حرمتی کی مصدقہ اطلاعات موصول ہوچکی ہیں انہی حالات کے پیش نظر مجلس احرار اسلام ہند نے کشمیر ڈے منانے کے لئے مندرجہ ذیل پروگرام تجویز کیا ہے۔

(۱) اس بربریت کے خلاف تمام ہندوستان میں صدائے احتجاج بلند کی جائے ...

دارالعلوم ندوۃ العلماء میں زلزلہ فنڈ کا قیام

اساتذہ اور طلبہ کا بے نظیر ایثار

دارالعلوم ندوۃ العلماء میں زلزلہ زدگان صوبہ بہار کی امداد کے لئے کوئی کام اب تک محض اس وجہ سے شروع نہیں ہوا تھا کہ زلزلہ کی وجہ سے طلبائے دارالعلوم اور بعض اساتذہ کے آنے میں دیر ہوئی۔ اب جب کہ تمام طلبہ و اساتذہ دارالعلوم پہنچ گئے تو بہار کی امداد کے لئے عملی قدم بڑھایا گیا۔ چنانچہ ۵ فروری کو دارالعلوم کی مسجد میں بعد نماز عصر اساتذہ و طلبہ دارالعلوم کا ایک جلسہ زیر صدارت جناب مولانا ڈاکٹر سید عبدالعلی صاحب ناظم ندوۃ العلماء منعقد ہوا اور ریلیف کمیٹی کے ارکان و سکریٹری کا انتخاب عمل میں آیا جو حسب ذیل ہیں۔

جناب مولانا عبدالودود صاحب ندوی۔ سکریٹری
...

نئے منرل سے کاشتکاروں کو نقصان پہونچا ہے

حکومت نے تعلیم یافتہ طبقہ کو بیکار کردیا ہے

نئی دہلی ۵ مارچ۔ آج جب کونسل آف اسٹیٹ کا اجلاس شروع ہوا تو ... پارٹی کے لیڈر رائے بہادر رام سرن داس نے بجٹ پر ہنگامہ خیز تقریر کی آپ نے حکومت پر اعتراض کیا کہ بجٹ کا توازن خرچ کم کرنے کی بجائے نئے ٹیکسوں سے ... زیادہ نقصان کاشتکاروں کو پہنچا ہے۔ آپ نے شکر پر محصول کی سخت مخالفت کی ...

فہرست امداد کنندگان مصیبت زدگان بہار

معرفت جمعیۃ علماء ہند

سید احمد رضا خان صاحب فرید آبادی اجمیری گیٹ دہلی	۵
مسٹر غلام علیخان صاحب بکلی گھر سہارنپور	۵
مسٹر عبدالرزاق خان صاحب بمبئی	۵
نور حسین صاحب ناظم جمعیۃ سمستان حیدرآباد دکن	۵
معرفت منشی سلیم الدین صاحب کاتب الجمعیۃ دہلی	۵
مولانا سید فضل صمدانی صاحب بہادر باڑی پشاور	۵
منشی احمد سعید خان کلرک کرنال	۵

وہی مسجد اور باجہ کا جھگڑا

غازی پور میں فساد۔ ایک ہلاک اور متعدد مجروح

روس کے باہر ۲ لاکھ اشتراکی موجود ہیں

روسی افسر کا برطانیہ پر حملہ

جامعہ قاسمیہ کا اٹھاونواں سالانہ اجلاس

وظائف کیلئے مسلم طلبہ کو عطیہ

گمشدہ کی تلاش

بہار کے یتیم بچوں کی پرورش

انجمن سیف الاسلام دہلی کا شاندار جلسہ

ہندوستان کے سب سے بڑے پل کو خطرہ

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا اجلاس

ناظم جمعیۃ علماء ہند کا اعلان

کوہاٹ میں شریعت بل کی تائید

ایک سائیکل سوار مسلم سیاح

ریلیف کمیٹی کی اطلاع

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

جریان پرمیہ احتلام کمزوری سستی نامردی کیلئے

تار کا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی اے) — معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی یوم سہ شنبہ ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۵۲ ہجری مطابق ۱۳ مارچ ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۹

بحرِ ہستی

کھلا یہ راز جورِ دوستاں سے بزمِ ہستی میں
مقدر کھینچ لایا ہے جفا کیشوں کی بستی میں

نوائے حریت پر کیوں نہ دنیا وجد میں آئے
یہی اک نغمۂ کیف آفریں ہے سازِ ہستی میں

روانی دیکھتا ہوں زندگی کی موجِ مضطر کی
بسانِ ریشۂ خس بہہ رہا ہوں بحرِ ہستی میں

چراغِ حرص کے شعلے جلا سکتے نہیں جس کو
میں وہ پروانۂ افسردہ دل ہوں بزمِ ہستی میں

یہ دیکھو سادہ لوحی بعد پینے کے کھلا ہم پر
بجائے مے تھا اپنا خونِ ارماں جامِ ہستی میں

بلندی کی ہوس میں مائلِ افتادگی ہو جا
کہ شبنم قوتِ پرواز پا لیتی ہے پستی میں

زہے قسمت اگر آئے مرے حصے میں اے ساقی
خرابِ جاں فزا ہے جو تری آنکھوں کی مستی میں

زبانِ حال سے کہتا ہے انجامِ حباب اطہر
وہی مٹتا ہے جو ہوتا ہے سرکش بحرِ ہستی میں

(اطہر امرتسری)

معاصرین کے افکار و آراء

مسلمانوں کے اعمال

(ہمدم جدید)

یمن اور برطانیہ

(رہبر دکن)

آغا خاں اور اسلامی معاشرت!

کشمیر اور ہندو جرائد

دلچسپ حقائق و معلومات

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

The Jamiat

Regd No L 1793.

Vol. XIX No 18 — DELHI FRIDAY, MARCH 9, 1934. — PRICE ONE ANNA

چندہ مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی

۲۲ فروری تک کا حساب

فہرست امداد مصیبت زدگان زلزلہ

بتوسط امارت شرعیہ پھلواری شریف

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

قیامت

نیچر دواخانہ مجربات مسیح ... نخاس لکھنؤ

دلفریبی حسن کا راز

ڈاکٹروں کے استعمال شدہ سوئی کٹوں سے لاکھوں روپیہ کماتے ہیں

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

Heath & Sommers, Fort Bombay

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

گھر کا ڈاکو

موسم سرما کا آغاز

قلیل سرمایہ سے کثیر نفع دینے اور ہر جگہ چلنے والی کٹ پیس کی تجارت

وقت آگیا ہے

انگلش کمرشل ہاؤس جیکب سرکل بمبئی

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی تجارت

ایس شفیق بھائی اینڈ کو کٹ فروشان جیکب سرکل بمبئی

ضرورت ہے ایک معلمہ کی

سکرٹری محفل اسلام موٹا وراچھا ضلع سورت

رحیم کمپنی کی علی گڑھی مہریں

افضل گنج حیدرآباد

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

عبدالرحمٰن ثانی اور مسیحی شہداء

سیوائل کی مسیحی کونسل کا اظہار برأت

موت سے کھیلنے والی عفیفہ لڑکیوں کا حشر

گزشتہ الجمعیۃ میں اسپین کے پادریوں کی فتنہ انگیزی اور لڑکی فلورا کی فریب خوردگی کا حال لکھا جا چکا ہے آج آگے ملاحظہ فرمایئے۔

جب بہت سے قسیس اور راہبان فلورا کو بہکانے جانے کے جرم میں ماخوذ ہو کر قید خانہ میں بھیجے گئے اور فلورا کو اپنے قصور کی پاداش میں دوسروں کی اذیت پسند نہ آئی تو خود بخود گھر گئی اور بر ملا نبی کلمہ پڑھنے لگی ...

فلورا مجسٹریٹ کی عدالت میں

اس قید خانہ میں جس کے اندر فلورا بند تھی ایک اور عفیفہ اور جمیلہ لڑکی بھی تھی جو گرجا کے ایک کونہ میں سر بسجود ہو کر درجہ شہادت پانے کی تمنی تھی اس لڑکی کا نام میری یا مریم تھا اور اسی اشتیاق کی بہن تھی جو شتم رسول کے جرم میں قتل کر دیا گیا تھا۔ وہ ایک کونہ میں نہایت تضرع اور گریہ کے ساتھ اپنے بھائی کی ہم جلیسی بننے کے لئے دعا مانگ رہی تھی کہ فلورا بھی اس کی شریک ہوگئی اور دو شہداء کے بہشت میں جانے کے لئے بے تابانہ دعا مانگنے لگی۔ ایک روز دونوں دوشیزہ لڑکیوں نے موقعہ پا کر گرجا کی جیل سے باہر قدم رکھا اور سیدھی قاضی اسلام کے دربار میں پہنچ کر رسول خدا اور اسلام کی شان میں توہین کرنے لگیں۔ قاضی اسلام ان کی اس جسارت کو دیکھ کر مبہوت رہ گیا ...

(باقی آئندہ)

...کے ساتھ ضبط کرے۔ یولاجیس اور اس کے ساتھ لڑکی گلادیا کو بھی جیل کی ہوا کھانی پڑی یہاں یولاجیس اور فلورا دوبارہ ایک دوسرے کی زیارت سے "مشرف" ہوئے اور کچھ دنوں تک گرجا کے جیل خانہ میں پڑے رہے یہ سزا خود عیسائیوں کی کونسل نے تجویز کی تھی اور اسلامی حکومت کا اس میں کوئی ہاتھ نہ تھا۔

الجمعیۃ کا مکتوب جرمنی

برلن یونیورسٹی میں اردو زبان کی تعلیم

ادارۂ مشرقیہ کا مستحسن اقدام

(نامہ نگار خصوصی مقیم برلن کے قلم سے)

کامل، ۲۰ سال کا عرصہ ہوا کہ برلن یونیورسٹی نے اس بات کی کوشش کی کہ ادارۂ مشرقیہ میں اردو زبان کی تعلیم جاری کر دی جائے۔ اس مبارک خیال کی جو برلن یونیورسٹی نے ظاہر کیا تھا جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے مگر بدقسمتی سے اس کا انجام اچھا نہیں ہوا۔ برلن یونیورسٹی کے پاس کوئی ایسی ہستی نہ تھی جو اردو کی ماہر ہو۔ اس علم کے لئے ایک پارسی صاحب جن کا اسم گرامی ... تاکہ اردو کی تعلیم دیں ...

... کی خدمت میں تمام ہندوستانی حضرات سے دستخط کرا کر فوراً ہی روانہ کر دی گئی۔

برلن یونیورسٹی کا فرض

اس استدعا کے روانہ کرنے کے بعد انتظار ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اب ہندوستانیوں کی اس میں کامیابی ہوگی اور برلن کی یونیورسٹی میں کسی ایسے آدمی کا تقرر ہوگا جو حقیقت میں اس کا اہل ہو اگر اس مبارک کام میں کامیابی ہوگی تو ہم حبیب صاحب قریشی کو مبارکباد دیتے ہیں ...

ایک سال میں کتنے فلم تیار ہوئے

امریکن فلم ایجارمنٹ کے ذریعہ امریکن فلم ڈیلی نے نہایت دلچسپ تعداد لکھی ہے کہ دنیا میں ۱۹۳۵ء میں کتنے فلم تیار ہوئے۔ معلوم ہوا ہے کہ کل ۲۱۰۰ فلم تیار ہوئے ہیں۔ امریکہ نے ۳۱۰، انگلستان نے ۱۹۰، جرمنی نے ۱۷۵ ...

نازی گورنمنٹ کی سالگرہ

ماہر اساتذہ کے تقرر کا سوال

ہندوستانیوں کی کوشش

مسٹر نائیڈو کے فرزند کی صدارت میں جلسہ

ہٹلر کے دیدار کیلئے بیتابی

ہٹلر کی تقریر

یولاجیس کی مسرت

ملتان جیل سے خان عبداللہ خاں کا پیغام

فخر سرحد کی رہائی کا عالمگیر مطالبہ

صحت کیلئے شافیٔ مطلق سے دعا

خان عبیداللہ خاں نے ملتان جیل سے مولانا محمد اسرائیل صاحب اتمان زئی کے نام ایک پیغام ارسال کیا ہے جس میں خان صاحب موصوف نے بہ استدعا کی ہے کہ تمام مسلمانان ہند عموماً اور مسلمانان سرحد خصوصاً ان کے لئے درگاہ رب العزت میں یہ دعا مانگیں کہ اسے اللہ عبیداللہ کے گناہوں کو معاف فرما! نیز یہ خواہش بھی ظاہر کی ہے کہ چونکہ میں اب حیات سے ناامید ہو چکا ہوں اس لئے اگر میں وفات پا جاؤں تو میرے مرنے کے بعد تمام مسلمانان ہند عموماً اور مسلمانان ...

افضل حق کے ایک استفسار کے جواب میں یہ ظاہر کرنے کی تکلیف گوارا فرمائی ہے کہ خاں صاحب موصوف ضمانت داخل کر کے رہا ہو سکتے ہیں۔ سر ہنری کریک کے اس ارشاد نے کسی بہت بڑی چھپی ہوئی حقیقت کو بے نقاب نہیں کیا جس کا علم اس سے قبل خان عبیداللہ خاں کو یا ان کے حالات سے تعلق رکھنے والے اشخاص کو نہ ہو ...

والدۂ حکومت کے لئے اپیل

خان عبیداللہ خاں کی بھوک ہڑتال

ملتان ۱۰ مارچ۔ خان عبیداللہ خاں ...

حکومت کی شان بے نیازی

ڈاکٹر خاں کی رہائی کا سوال

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

قاضی اسلام اور قطورہ کی ملاقات

سادگی اور فطری صلاحیت کا نمونہ

(گزشتہ سے پیوستہ)

اہلیہ: بہت اچھا ابھی بلاتی ہوں۔

یہ کہہ کر قاضی صاحب کی اہلیہ محترمہ زنان خانہ میں تشریف لے گئیں اور قطورہ کو ہمراہ لے کر قاضی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوگئیں ...

قاضی صاحب: (گھبرا کر) وہ کیا فکر ہے اور بدنامی کی کونسی بات ہے؟

اہلیہ: آپ کی صاحبزادیاں جب نماز پڑھتی ہیں تو قطورہ بھی ان کے ساتھ شامل ہو جاتی ہے اور قرآن شریف بھی بڑے شوق سے پڑھتی ہے اور اب تک خیریت سے پوری نماز بھی سن سن کر یاد کر لی ہے۔

قاضی صاحب: لاحول ولا قوۃ! میں نے سمجھا کہ خبر نہیں بدنامی کی وہ کونسی بات ہے جس کا فکر تم کو لاحق ہوگیا ہے یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے کہ کسی گمراہ کو ہدایت مل جائے۔

اہلیہ: فکر کی یہ بات ہے کہ عیسائی ہرگز یہ شور مچائیں گے کہ قطورہ کو زبردستی مسلمان بنا لیا ہے۔

...

خوشخبری

امرت دھارا کے تینتیسویں ۳۳ سالانہ جلسہ کی خوشی میں

ماہ مارچ میں

امرت دھارا و اس کے مرکبات ۱/۲ قیمت پر اور دیگر ادویات و کتب

نصف قیمت پر ملینگی!

فہرست ادویات اور فہرست کتب ابھی منگوا کر ضروریات نوٹ کر لیویں

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ: امرت دھارا لاہور

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

۱۳ مارچ کی بجائے ۳۱ مارچ

پیکو آرٹ پریس لاہور

نہایت خوبصورت صحیح ترین عکسی قرآن مجید

معجون مقوی معدہ

یہ دوا ان اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ہے جن کا نظام ہضم جوانی کی غلط کاریوں کی وجہ سے خراب ہو چکا ہے۔ تجربہ شاہد ہے کہ اعضائے تناسل کے بیشتر مریض نظام ہضم کی خرابی میں مبتلا ہوتے ہیں یہ معجون معدہ اور انتوں کو نہایت قوت پہنچاتی ہے۔ قبض کی شکایت کو رفع کرتی ہے۔ غذا جلد ہضم کرتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ (بیس یوم کی دوا) دو روپے (عہ)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

مشک عنبر اور جواہرات کا ایک نفیس مرکب

دماغی کام کرنیوالوں کیلئے عجیب چیز ہے۔ معدہ میں پہنچتے ہی دماغ اور تمام اعصاب پر اثر کرنے لگتی ہے۔ دوران خون کو درست اور غذا کی خواہش کو تیز کر دیتی ہے۔ تمام دن کا تھکا ہوا دماغ اس کے اثر سے از سر نو تازہ و توانا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۲۱ خوراک) ایک روپیہ آٹھ آنے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تین پیسے میں ایک سو چوالیس صفحے

رسالہ نظام المشائخ تیس سال سے ملا واحدی صاحب کی ایڈیٹری میں پابندی وقت کیساتھ نکل رہا ہے اس کا نمونہ آپ صرف تین پیسے کا کارڈ لکھ کر بالکل مفت منگا سکتے ہیں اصل میں ہم اپنے پاس سے لگائیں گے نظام المشائخ کے ہر پرچہ میں ۲۰×۳۰ سائز کے بہتر صفحے ہوتے ہیں جنہیں کتابی سائز کے ایک سو چوالیس صفحوں کے برابر سمجھنا چاہئے نظام المشائخ کے ایک ایک مضمون کو پڑھ کر آپ بے اختیار کہیں گے کہ دلچسپ بھی ہے اور مفید بھی۔ المشتہر

مینیجر رسالہ نظام المشائخ ۲۲ کوچہ چیلان دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۵۲ ہجری

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا اجلاس

زیر غور مسائل کی اہمیت

۱۵-۱۶ مارچ کو مراد آباد میں جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس عاملہ کا جلسہ منعقد ہو رہا ہے جس کا ایجنڈا اراکین مجلس کی خدمت میں ارسال کیا جا چکا ہے۔ ہمیں دفتر جمعیۃ سے معلوم ہوا ہے کہ اس جلسہ میں اراکین عاملہ کے علاوہ دیگر سر برآوردہ علماء اہل الرائے حضرات بھی شرکت فرمائیں گے اور ان مسائل کے پیش نظر ...

اہل اسلام کو توجہ دلاتا ہے کہ اوقاف کی نگرانی کے لئے عام انتخاب کے ذریعہ سے ایسی کمیٹیاں مقرر کریں جن کے ممبروں میں معتبر علماء اور با اثر اہل الرائے اصحاب شامل ہوں وہ تحقیق کریں اور جس متولی کی خیانت اور نا اہلیت ثابت ہو اس کے قبضہ سے وقف کو نکال کر ...

داخلۂ کونسل اور کانگریس

شذرات

فریضۂ حج کی ادائیگی میں مداخلت

حکومت نے امسال بھی مولانا اسمٰعیل غزنوی کو سفر حج کی اجازت نہ دے کر یہ ثابت کر دیا کہ وہ تمام دلائل جو گزشتہ سال حکومت کے سامنے پیش کئے گئے تھے اور تمام اسلامی اخبارات اور علماء و زعماء نے اپنے مضامین و بیانات میں حکومت کی اس مذہبی مداخلت کے خلاف جو صدائے احتجاج بلند کی تھی وہ سب کچھ بیکار رہی ...

علاقہ فیض بازار کے بدمعاش

سر سکندر اور سر آغا

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

ایک ملزم گرفتار ہو گیا

غازی محمد عثمان صاحب آزاد کے قاتلانہ حملہ کی تحقیقات

غازی محمد عثمان صاحب آزاد پر جو قاتلانہ حملہ ہوا تھا اس کے سلسلہ میں پولیس کی تحقیقات برابر جاری ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ خلیفہ نتھے کی پارٹی کا ایک شخص جس کا نام مستقیم بتایا جاتا ہے گرفتار ہو چکا ہے ...

آسام میں بھی انقلاب پسندوں کی سرگرمیاں شروع ہو گئیں

دہشت انگیزی کو کچلنے کیلئے کونسل میں ایک جدید بل

مشتبہ اشخاص کیلئے نئے نئے شکنجے۔ حکام کو وسیع اختیارات

بنگال کی ایک معزز مسلم خاتون

غیر مسلم خاوند سے طلاق کی درخواست منظور

اس سال بھی حج کی اجازت نہیں دی گئی

مذہب کو آزاد رکھنے والی حکومت کا رویہ

کانگریسی لیڈروں کی کانفرنس کا التواء

۱۵ مارچ کے بجائے ۔ ۳۰ مارچ

مسٹر چرچل کی پیشگوئی

آئندہ دس سال میں عالمگیر جنگ

جاپانی پارلیمنٹ میں نیا بل

غیر ملکی مال کی درآمد پر محصول

دہشت انگیزی کی پاداش میں سزائے موت

بنگال کونسل میں بل پاس ہو گیا

تخفیف اسلحہ کانفرنس کی کامیابی؟

مسلم لیگ کی صدارت اور مسٹر جناح

مسز سنیہ موہنی کا اظہار مسرت

تعلیمی زبان اور گریجویٹوں کی بیکاری کا مسئلہ

یونیورسٹیز کانفرنس کی تجاویز

جمعیۃ علماء مراد آباد اور اوقاف بل

علماء کرام کو دعوت شرکت

جرمنی میں ہزار افراد کی گرفتاری

اچھوت کی بجائے پس ماندہ

۷ مارچ کو کانگریسی لیڈروں کی کانفرنس

کونسلوں پر قبضہ کرنے کے ارادے

برما کونسل میں حکومت کو ایک شکست

حاجیوں کا جہاز رحمانی روانہ ہو گیا

ایک ماسٹر اور کئی نوجوان گرفتار

بہار کی تعمیر اور وائسرائے کی گفتگو

جزیرہ نیوزیلینڈ میں زبردست زلزلہ

راجندر بابو کے فنڈ میں ۲۰ لاکھ روپیہ

احمد آباد میں تمام سینما بند کر دیئے گئے

رسالہ پیرس ویکلی ضبط کر لیا گیا

گاندھی جی سے حکومت آسام کا خوف

مسٹر جناح کیلئے اسمبلی کی نشست

کلکتہ میں چار دہشت انگیز گرفتار

خان عبید اللہ خاں کو رہا کرنے سے حکومت کا انکار

سرحدی کونسل میں رہائی کے مسئلہ پر غور و بحث

پشاور ۸ مارچ۔ سرحدی کونسل کا اجلاس شروع ہونے پر ملک خدابخش ٹیڈ انڈی پینڈنٹ پارٹی نے خان عبید اللہ خاں کی رہائی کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے تحریک التوا پیش کی۔ خان عبید اللہ خاں ملتان جیل میں مقاطعہ کر رہے ہیں اور اس وقت ان کو بھوک ہڑتال کئے ہوئے ایک ماہ کا عرصہ ہو چکا ہے۔ حالت سخت نازک ہے۔

خدابخش نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ خان عبید اللہ خاں کی شدید علالت اور ان کی بھوک ہڑتال وغیرہ ایسے اسباب ہیں جو ان کی رہائی کے لئے کافی ہیں۔ ...

... ۵۰ اسیروں کو میعاد سزا سے پہلے ہی رہا کر دیا ہے۔ عبید اللہ خاں کو ضمانت پر رہا کیا جا سکتا ہے۔

ملا شیر کوٹی کا فقدان علم

زنا کی تہمت کا معاملہ اور مونگیر کی جامع مسجد سے فرار

علماء کی مجلس میں شرعی مسئلہ کے متعلق افسوسناک غلط بیانی

مہر مارچ ۱۹۳۴ء کے اخبار انجام کو پڑھ کر حیرت و استعجاب کی انتہا نہ رہی جب کہ میں نے وہ مضمون دیکھا جس میں مولوی شفیع داؤدی اور مولوی مظہر الدین شیر کوٹی کی ان رسوائیوں پر جو جامع مسجد مونگیر میں ان کو نصیب ہوئی پردہ ڈالنے کے باوجود بالآخر اتنا اقرار کرنا ہی پڑا کہ ہم لوگ مسجد سے نکل کر قیام گاہ پر چلے آئے ...

(خادم عبد الحیٰ مونگیر)

جموں میں دھڑا دھڑ گرفتاریاں

مجسٹریٹ کی کرسی پر قبضہ

جموں ۸ مارچ۔ کل جموں کے مسلمانوں کی سول نافرمانی کا پانچواں دن ہے اب تک ۱۴۰ افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ مقامی سرغنہ نے مسلمانوں کو تقریریں کرنے یا اپنے علاقوں سے باہر جانے کی ممانعت کر دی ہے۔ ...

زمین دوز بم فیکٹری کی تلاش

دیانند باغ کی زمین کھود ڈالی

دہلی ۸ مارچ۔ دہلی کی پولیس کو کسی مخبر نے یہ خبر دی کہ دہلی سے ۲ میل کے فاصلہ پر دیانند باغ کی عمارتوں میں کسی جگہ زمین دوز بم فیکٹری موجود ہے۔ چنانچہ پولیس نے اس باغ پر چھاپہ مارا ...

بہار میں تباہ شدہ اراضی کی پیمائش

پٹنہ ۸ مارچ۔ بہار میں اس رقبہ کی پیمائش کا کام شروع ہو گیا ہے ...

جاپانی اور برطانی گفت و شنید کا خاتمہ

دونوں ملکوں کے نمائندوں کا اعلان

لندن ۸ مارچ۔ برطانی اور جاپانی ڈیلیگیشنوں کے درمیان گفت و شنید بلا کسی حل پر پہنچے منقطع ہونے والی تھی ...

جموں میں سات اور مسلمان گرفتار

سیالکوٹ ۸ مارچ۔ وزیر وزارت جموں کی عدالت پکٹنگ کرنے کی کل صبح پھر کوشش کی گئی ...

عدالت میں مادہ آتشگیر پھٹ گیا

عمارت کا ایک حصہ منہدم

ترچناپلی ۹ مارچ۔ یہاں پر سب مجسٹریٹ کی عدالت میں ایک زور کا دھماکہ ہوا ...

چوروں کی منظم پارٹی کا سراغ

بیس عورتیں بھی شامل ہیں

راولپنڈی ۸ مارچ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پنجاب پولیس نے چوروں کی ایک منظم پارٹی کا سراغ لگایا ہے ...

امریکہ کو سلطنت کا کوئی حصہ نہیں دیا جائیگا

لندن ۸ مارچ۔ جب دارالعوام میں آج اس امر کا اظہار کیا گیا کہ امریکہ اور برطانیہ کے درمیان جنگی قرضہ جات کا فیصلہ کرنے کے لئے حکومت برطانیہ سلطنت کے کسی حصہ کو دینے پر رضا مند نہیں ہوگی تو وزیر اعظم نے جواب دیا کہ یہ امر مسلمہ ہے کہ کسی حالت میں بھی اس قسم کا فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔

ہنری فورڈ کے لڑکے کو اغوا کرنے کی دھمکی

مینیاپولس ۸ مارچ۔ ڈاکوؤں کی دو مخالف پارٹیوں نے ہنری فورڈ کے لڑکے ایڈسل فورڈ کو اغوا کرنے کی دھمکی دی ہے ...

کلکتہ یونیورسٹی کے امتحانات

۲۵ ہزار امیدواروں کا داخلہ!

کلکتہ۔ اس سال کلکتہ یونیورسٹی کے مختلف امتحانات میں ۲۵ ہزار سے زیادہ امیدوار شریک ہو رہے ہیں ...

بنگال بجٹ میں تخفیف کی تحریکیں

وزراء کی تنخواہوں میں تخفیف کا مطالبہ

کلکتہ ۸ مارچ۔ بنگال کونسل کے اجلاس میں بجٹ میں تخفیف کی ۸ سو سے زائد تحریکیں پیش کرنے کے نوٹس دئے گئے ہیں ...

عراق میں دو گوروں کا قتل

بغداد ۸ مارچ۔ ...

کاشغر پر چینی افواج کا حملہ

تنگانیوں کی جدوجہد

نئی دہلی ۹ مارچ۔ کاشغر کی ایک ۲۰ فروری کی اطلاع مظہر ہے کہ ۱۵ فروری کی صبح کو اندیجانی اور دیگر فرقے چینی افواج نے کاشغر کے پرانے شہر پر حملہ کر دیا ...

برطانی پارلیمنٹ کے ممبر کے خلاف سمن

کلکتہ ۹ مارچ۔ ...

اسپین میں ایک لاکھ مزدوروں کی ہڑتال

میڈرڈ میں مارشل لا

میڈرڈ ۸ مارچ۔ ...

ترمیم کی تحریک وائسرائے نے نامنظور کر دی

نئی دہلی ۸ مارچ۔ مسٹر گیا پرشاد سنگھ نے قانون تحفظ والیان ریاست کی ترمیم کے بارے میں تحریک پیش کرنے کی جو اجازت طلب کی تھی وہ وائسرائے نے نامنظور کر دی۔

جرمنی میں ہندوستانیوں کے خلاف جذبات

نازی لیڈر کے سکر آمیز خیالات

پنجاب میں ڈاکے اور قتل

لاہور ۹ مارچ۔ ...

حکام کیلئے نمونہ عمل!!

گورنر پنجاب کا دعوت قبول کرنے سے انکار

لاہور ہز ایکسیلنسی کپتان نواب سر سکندر حیات خاں ...

بیک وقت پچاس مکانوں کی تلاشی

دیا سلائی کے ٹیکس پر غور

مسلح ڈاکہ میں تین اشخاص ہلاک

قانون مادہ آتشگیر کے ماتحت پھانسی کی سزا

مسلح ڈاکوؤں کے مقدمہ کی سماعت کا ٹریبونل!!

کلکتہ ۸ مارچ۔ بنگال کونسل کے اجلاس میں کل قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کی اس دفعہ پر بحث ہوئی جس کے ذریعہ قانون مادہ آتشگیر کے ماتحت چند جرائم کی سزا میں اضافہ کیا گیا ہے اور ایسے جرائم کے لئے سزائے موت تک بھی دی جا سکے گی ایک ممبر کی جانب سے اس دفعہ کو حذف کر دینے کی تحریک پیش کی گئی جو ۳۰ کے مقابلہ میں ۵۰ ووٹ سے نامنظور کر دی گئی۔

کلکتہ ۸ مارچ۔ کل کلکتہ گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ مسٹر ٹی۔ این باسو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج باقر گنج مسٹر پی۔ بی بنرجی ڈسٹرکٹ جج فرید پور اور مسٹر اے۔ ای مہدی ڈپٹی مجسٹریٹ جیسور پر مشتمل ایک اسپیشل ٹریبونل مقرر کی گئی ہے ...

چار سو سال قبل ہندوستان اور افغانستان میں شدید زلزلہ

۳۹ مرتبہ جھٹکے۔ چھ کوس تک شگاف۔ مکانات کی تباہی

۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کے زلزلہ سے ہم لوگوں کو جانی اور مالی نقصان پہونچا، وہ دنیا کے لئے عبرت ہے۔ نہایت معمر لوگوں نے بیان کیا کہ ہم نے کبھی ایسا زلزلہ دیکھا نہ کبھی بزرگوں سے سنا ...

نیم بچوں کیلئے آغوش تربیت

پانی پت کے مسلمانوں کی فرض شناسی

(۱) حاجی قاری عبد القیوم صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ پانی پت	
(۲) حافظ شریف الدین صاحب ہیڈ کلرک خزانہ کرنال	
(۳) بابو عبد الکریم صاحب ہیڈ کلرک ڈی سی کرنال	
(۴) بابو عظیم صاحب رجسٹریشن کلرک کرنال	
(۵) چودھری غلام رشید خاں صاحب وکیل	
(۶) مولوی راغب حسن صاحب کلرک سیشن کورٹ	
(۷) ڈاکٹر یسین صاحب	
(۸) بابو احمد سعید صاحب کلرک ہیڈ آفس	
(۹) چودھری عبد المجید صاحب ایم اے ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ سکول	
(۱۰) اہلیہ عالیقدر حافظ خواجہ احمد صاحب پانی پت	
(۱۱) اہلیہ قاضی غفران احمد صاحب بی ٹی سی	
(۱۲) اہلیہ قاضی عنایت اللہ صاحب	
(۱۳) رضوان اللہ	

(رضوان اللہ پانی پتی)

انجمن تبلیغ الاسلام کراچی کا سالانہ اجلاس

تبلیغی کانفرنس میں بہار کے ساتھ اظہار ہمدردی

انجمن تبلیغ الاسلام کراچی عرصہ ڈھائی سال سے تبلیغی کام کر رہی ہے ...

شمالی مونگیر کے کسانوں کی حالت زار

اس علاقہ میں سیلاب ہر سال آیا کرتا ہے بدقسمتی سے اس سال سیلاب کے دوبارہ آنے کی وجہ سے فصل ربیع دیر سے ہوئی ...

غریب کسان۔ عبد الباری

تمام ملک میں ایک ہی خطبہ عید

عام سرگرمی کا ظہور اور ٹامل زبان میں ترجمہ

سکریٹری سیرت کمیٹی، ٹپی، ضلع لاہور

سرحد میں اصلاح الرسوم کی مبارک تحریک

علاقہ بازئی میں شریعت بل کی تائید

ناظم جمعیۃ العلماء بازئی لوند خوڑ

انتقال پر ملال

(رضوان اللہ پانی پتی)

حاجیوں کا قافلہ ایرانی سرحد میں پہنچ گیا

ہم کو بیروونجات سے بہت سے احباب لکھ رہے ہیں کہ قافلہ کی نقل و حرکت سے اطلاع دی جائے ...

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ

بزم میلاد خیر البشریہ

مسلمانان موضع بیرکھہ بیتی لعل پور ضلع دربھنگہ نے اس شکریہ میں کہ اللہ تعالیٰ نے اس قیامت خیز زلزلہ سے ان کی جان کو صحیح و سلامت رکھا ...

ایک خادم دیار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سرٹیفکیٹ

کٹ پیس کی سب سے چھوٹی مگر نہایت ہی کارآمد و مفید گانٹھیں

۲۵/- روپیہ والی گانٹھ سے تمام اہل و عیال کا لباس بخوبی تیار ہوتا ہے۔

منیجر دی فٹ کوٹ کمپنی تھوک کٹ پیس مرچنٹ کھوڑا لائن کراچی

بال جیون گھی

مفت لو

منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر یو پی

تارکا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

ید اللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی-اے) معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی- یوم جمعہ ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۵۲ھ ہجری- مطابق ۱۶ مارچ ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۰

روحانیت کا سبق

وہ نورِ سرمدی اسلام جس کی لمعہ ریزی سے
جہاں کے مطلعِ تیرہ پہ مثلِ مہر جب چمکا
اٹھا جب برقِ یزداں بن کے وہ فاراں کی چوٹی پر
اسی کا فیض ہے نورِ بصیرت کرتی ہیں حاصل
سبق اس سے لیا روحانیت کا اہلِ یورپ نے

درخشاں بزمِ یثرب کی فروزاں شمعِ ایمن کی
شبستاں میں نظر آئیں شعاعیں روشن کی
فضا میں خاک اڑا دی اہرمن والوں کے خرمن کی
مسلماں کے چراغِ قلب سے آنکھیں برہمن کی
ہوئی روشن شعاعِ یثربی سے شمع لندن کی

جو چاہو دیکھنا اس کی جھلک نیلی فضا میں
تو دیکھو آج بھی ہر داعیٔ اسلام کے دل میں

(اظہر امرتسری)

دلچسپ حقائق و معلومات

معاصرین کے افکار و آراء

ہندو جرائد کی پست ذہنیت

ہندو قوم کے مہا سبھائی طبقہ کی ذہنیت کی پستی تو اسی حقیقت نفس الامری سے ظاہر ہے کہ اس قوم میں کوئی صحیح الخیال قائد حق بات کا اعلان کرنے کے بعد مندفائد نہیں رہ سکتا۔ گاندھی جی نے اچھوتوں اور گرے ہوؤں کو انسانی حقوق دلانے کی آواز بلند کی تو ہندو قوم نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا۔ جواہر لال نہرو نے غریبوں، ناداروں، مقہوروں اور مزدوروں کی حمایت میں آواز اٹھائی تو ہندوؤں کے اس جذبۂ احترام کی گرم جوشی جو اس قائد ملک کے متعلق ان کے دلوں میں تھی سرد پڑ گئی ...

... سے زائد آبادی مشتمل ہے۔ حال اور بھی برا کر دیا ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی ایک تکلیف دہ حقیقت ہے کہ ہندوستان میں سرکاری ملازمین کو جتنی بیش قرار تنخواہیں ملتی ہیں اتنی دنیا کے بڑے بڑے کسی ملک میں بھی سرکاری ملازمین کو نہیں دی جاتیں ان تنخواہوں کے گراں بار بوجھ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حکومت کے پاس تعلیم، صحت، صنعت و حرفت کی ترقی اور دوسرے کاموں کے لئے روپیہ بچتے ہی نہیں پاتا اور جب کبھی کوئی معقول تجویز پیش کی جاتی ہے تو مالی دشواری کا عذر پیش کر کے اسے نہایت صفائی سے ٹالا جاتا ہے۔

(اجل)

یمن اور برطانیہ

تعلیم کے بعد روٹی کا سوال

ستم ظریفی

حمائل شریف مترجم
مع
خلاصۃ التفاسیر

پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران- دہلی

Regd. No. L 1793.

The Jamiat

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

Vol. XIX No. 19. DELHI TUESDAY MARCH, 13, 1934 PRICE ONE ANNA

سرحدی مقامات میں یوم شریعت کے مظاہرے

ارکان کونسل سے تائید و سرگرمی کا مطالبہ

علماء سرحد کا اعلاء کلمۃ الحق

مورخہ ۲ مارچ ۱۹۳۴ء بعد نماز جمعہ زیاب ضلع کوہاٹ میں زیر صدارت پیر صاحب سید غلام سرور شاہ خلیفہ سید احمد شرف الدین القادری کلیدار روضہ غوث الاعظم بغدادی رحمۃ اللہ علیہ در مسجد کلاں جلسہ منعقد ہوا جس میں بالاتفاق قرار دادیں ذیل پاس ہوئیں:

(الف) مسلمانان زیاب کا یہ جلسہ جناب ملک خدا بخش صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ انہوں نے کونسل میں شریعت بل پیش کرنے کے لئے حکومت سے اجازت طلب کی ہے۔

...

مسودہ قانون اسلامی کو پاس کرا کر اپنی قوت ایمانی کا روشن ثبوت دیں اور حق نمائندگی ادا کر کے ہم اہالیان جلسہ کو ممنون اور مشکور فرما دیں۔

رحمت شاہ ناظم جمعیت العلماء سیرہ

ہری پور ہزارہ

مورخہ ۹ مارچ ۱۹۳۴ء کو حسب اعلان جمعیت علمائے صوبہ سرحد ہری پور میں انجمن اسلامیہ ہری پور کے زیر اہتمام یوم شریعت کے سلسلے میں عظیم الشان اجلاس منعقد ہوا۔ جلسہ کے صدر مولانا قاضی محمد صدر الدین تھے مقررین میں سے حضرت مولانا موصوف، مولانا محمد عبد اللہ خاں صاحب، آف علی خاں، مولانا فضل الرحمن صاحب خطیب جامع مسجد تیلیا، مولانا عبد الواحد شاہ صاحب آف ڈھینڈہ، مولانا غلام ربانی صاحب لودہی، مولانا حکیم عبد السلام صاحب، مولانا حیدر زمان صاحب آف برقفال تھے مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں۔

...

محمد شفیق سکریٹری انجمن نوجوانان اسلام ہری پور ہزارہ

نوشہرہ کلاں

مورخہ ۹ مارچ بعد نماز جمعہ یوم شریعت منانے کے سلسلہ میں باشندگان نوشہرہ و مضافات کا ایک موثر جلسہ منعقد ہوا حاضرین جلسہ کی تعداد چار ہزار سے کم نہ تھی صدارت کے فرائض خانصاحب محمد شمس خاں آنریری مجسٹریٹ یتیم خانہ نوشہرہ نے انجام دئے۔

مولوی محمد عروۃ صاحب و صدر الدین صاحب وغیرہ نے نہایت موثر تقریریں فرمائیں اور مندرجہ ذیل تجویز متفقہ طور سے پاس ہوئی۔

(۱) نوشہرہ کلاں و مضافات کا یہ عظیم الشان جلسہ ملک خدا بخش صاحب کے شریعت بل کو مسلمانان صوبہ ہذا کے لئے ضروری قرار دیتا ہے نیز ممبران کونسل سے اسلام کے نام پر درخواست کرتا ہے کہ اس اسلامی بل کو کسی صورت میں ناکام نہ ہونے دیں۔

سکریٹری جمعیت نوشہرہ

جمعیۃ العلماء بائیزئی کا اجلاس

بتاریخ ۱۱ فروری ۱۹۳۴ء بوقت دو بجے دن موضع لوند خوڑ میں جمعیت العلماء بائیزئی کا عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولوی صاحب محمد عباس صاحب کے منعقد ہوا۔ جس میں جدید انتخاب کے بعد مندرجہ ذیل اصحاب عہدیدار منتخب ہوئے۔

محمد شعیب صاحب سابق ناظم جمعیت العلماء سیرہ صدر ...

ناظم و نائب ناظم مولوی شمس کوکیل صاحب مقرر ہو کر مندرجہ ذیل قرار داد بہ اتفاق حاضرین جلسہ پاس ہوئی۔

(۱) جمعیۃ العلماء بائیزئی کا یہ اجلاس ارکین کونسل سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ شریعت بل کی آئندہ اجلاس کونسل میں تائید کی جائے۔

(۲) جمعیۃ کا یہ اجلاس صوبہ بہار کے باشندگان سے نہایت دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور مسلمانوں سے تعاون کرنے کی درخواست کرتا ہے۔

(۳) اجلاس تجویز کرتا ہے کہ علاقہ کے باشندگان میں ناجائز رسومات کے انسداد کے لئے اصلاح الرسوم کے نام سے ایک کمیٹی منعقد کی جائے۔

(۴) جمعیت مذکور کے زیر اثر مدرسہ نصرت الاسلام کے دستور ...

فہرست امداد مصیبت زدگان زلزلہ

بتوسط امارت شرعیہ پھلواری شریف

...

مولوی نذیر الحسن صاحب وغیرہ اعظم گڑھ — پارچہ جات ایک بنڈل

سابق آمد ... بعد

میزان ...

دستخط محمد قمر الدین ناظم بیت المال

بمبئی مسلم ریلیف کمیٹی کی سرگرمیاں

مونگیر ۲۸ فروری ۱۹۳۴ء بمبئی مسلم ریلیف کمیٹی کے نمائندہ جناب مولوی حکیم شمس الاسلام صاحب مونگیر کی بعض مصیبت زدہ بستیوں کا ...

... چلتے وقت آپ نے جھونپڑا بنانے کے لیے مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کو مبلغ ... روپیہ عنایت کیا جس کا کمیٹی مذکور تہ دل سے شکر گذار ہے۔

(محسن علی مسلم پبلسٹی بورڈ)

اخبار الجمعیۃ
میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

گھر کا ڈاکو

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

Heath & Sammers.
Fort Bombay.

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

بہترین ربڑ کی مہرین

اعلیٰ درجہ کا سرخ ربڑ

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

موسم گرما کا آغاز

قلیل سرمایہ سے کثیر نفع دینے اور ہر جگہ چلنے والی کٹ پیس کی تجارت کا وقت آگیا ہے

تجارت

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی

دلفریبی حسن کا راز

دہلی میونسپل انتخابات کے نتائج کا اعلان

نو سو ہندو مسلم خواتین نے بھی ووٹ دیئے

فرضی رائے دہندوں کے خلاف مقدمہ کی سماعت

افغانستان میں ایک پراسرار شخص کا ظہور

غازی امان اللہ خان کے ایک رشتہ دار کے حق میں پروپیگنڈہ

جرگہ میں پولیٹکل ریزیڈنٹ کی قبائل کو دھمکی

خان عبید اللہ خاں کی حالت

سرکاری بیان

روس میں مذہب کو دوبارہ عروج

انجمن دشمنان خدا کا اعلان

امرتسر میں پانچ مسلمانوں کو سزا

قادیانیوں پر حملہ کرنے کا الزام

یورپ کے لئے مستقل خطرہ

جرمنی آسٹریا کے معاملات میں دخل نہیں دیگا

برطانی اور جاپانی گفت و شنید منقطع

ترکی اور جاپان میں معاہدہ

جہازرانی کے مسائل پر غور

جرمنی کے باقی ماندہ یہودیوں پر آفت

اسپین میں ملوکیت پرستوں کا زور

شاہدان بلغاریہ کے خلاف بل

ڈائرکٹر جنرل محکمہ ڈاک کی موت

مسٹر شادی لال پریوی کونسل مقرر ہوگئے

ڈسٹرکٹ کانیا عہدہ!

انتخابات کے نتائج

بہار میں ہوائی جہازوں نے کیا کام دیا؟

حکومت بہار و اڑیسہ کا اعلان

انگلستان سے ہندوستان کو صرف ۵ روز میں

ہوائی سفر کے اوقات میں تخفیف

مسلم سائیکل سوار سیاح دہلی میں

ہوائی جہاز ٹکرا گیا

نواب بھوپال اور پنڈت مالویہ کی ملاقات

ترکی میں ایک عورت کو پھانسی

زلزلہ زدگان کو پچاس لاکھ روپیہ قرض

حکومت نیپال کی رعایا پروری

ہریجن تحریک کے کارکنوں کی نگرانی

کراچی لاہور کے درمیان ہوائی ڈاک

ترکی اور یونان میں تجارت

پنجاب کے کسانوں پر ۹۰ کروڑ کا قرض

جموں میں دو مسلمان ڈکیتوں کو سزا

وزیر اعظم برطانیہ کو قتل کی دھمکی

بمبئی کے کتب فروشوں کا احتجاج

ایک ہندو طالب علم کی خودکشی

سلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

عبد الرحمٰن ثانی اور مسیحی شہداء

فتنہ کے بانی یولاجیس کو سزائے موت

اسپین کے شہیدگروں کا خاتمہ

گزشتہ الجمعیۃ میں فلورا، اس کی ہمراز مریم کے متعلق تاریخی داستان درج کی جا چکی ہے آج اس سے آگے ملاحظہ فرمایئے۔

عبد الرحمٰن ثانی کا نظام سیاست

حکمت آرسانی

عبد الرحمٰن ثانی کا انتقال

عبد الرحمٰن کی سیرت

فلورا کے بعد ایک اور لڑکی

یولاجیس کا مقدمہ

یولاجیس کا قتل

(باقی آئندہ)

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

جاپانی مال کی درآمد سے عراق کی پریشانی

عراق کن ممالک سے تجارتی تعلقات قائم رکھے گا؟

روس میں نئے قسم کے ٹکٹ

انقلابی رہنماؤں کی تصاویر

فلسطین کی تحقیقاتی کمیٹی کی خوبصورت رپورٹ

جرمنی عورتوں کی قسمت پھر کھل گئی

سگریٹ نوشی کی عام اجازت

دریائے فرات پر شاہ عراق کا دورہ

نجف اور کربلا کی آراستگی

شاہ ایران کے استقبال کی تیاریاں

سوڈان میں برطانیہ کی پالیسی

استانبول کی یونیورسٹی میں شرقیات کا درجہ

فی گھنٹہ ۵۵۰ میل کی رفتار

ایک جدید ہوائی جہاز کی تیاری

شرق اردن میں عیسائی انجمن

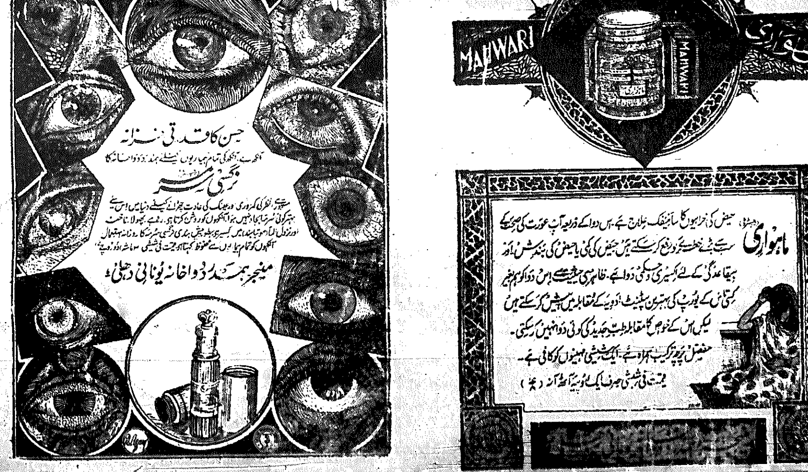

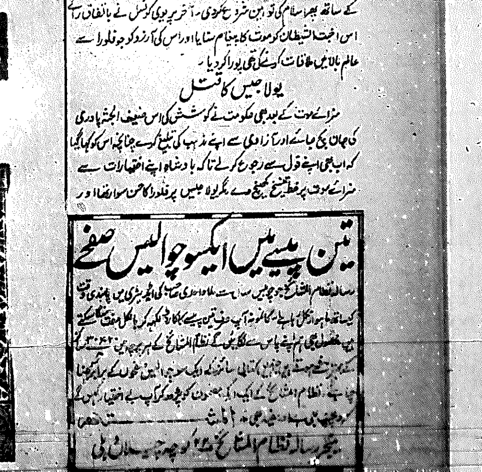

تین پیسے میں ایک سو اسی صفحے

کشمیر میں پکٹنگ ممنوع قرار دیدیا گیا

ملازمین کو سیاسی تحریکات میں شرکت کی ممانعت

کرنل کالوں وزیر اعظم کا اعلان

جموں ۱۲ مارچ - حکومت کشمیر نے موجودہ شورش کے پیش نظر تمام ریاست میں ... ریگولیشن مجریہ ... نافذ کر دیا ہے - چنانچہ گورنمنٹ گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں کرنل کالون وزیر اعظم کے دستخط سے ذیل کا اعلان شائع ہوا ہے -

چونکہ ریاست میں دکانوں، مکانوں اور اشخاص پر پکٹنگ کی غرض سے خلاف قانون اجتماع ہو رہے ہیں اس لئے جلالتمآب مہاراجہ بہادر ریاست کے امن کی خاطر ضروری ہے کہ اس قسم کے مجمعوں کو خلاف قانون قرار دیا جائے - اس لئے بروئے دفعہ ۴ جموں و کشمیر کریمنل لاء امینڈمنٹ ریگولیشن مجریہ ۱۹۳۱ء اعلان کیا جاتا ہے کہ دو یا دو سے زائد اشخاص کا اجتماع خواہ وہ کسی خاص نام سے موسوم ہو جو دکانوں، عمارتوں یا اشخاص پر پکٹنگ کی غرض سے ہوگا - خلاف قانون سمجھا جائے گا اور اس کے ہر ایک ممبر کے خلاف مندرجہ بالا ریگولیشن کی دفعہ ... کے تحت کارروائی کی جائے گی -

ریاستی ملازموں کو تنبیہ

جموں ۱۱ مارچ - حکومت کشمیر کی طرف سے اس مطلب کا اعلان کیا گیا ہے کہ کوئی سرکاری ملازم کسی پولیٹیکل تحریک میں خواہ وہ ہندوستان میں ہو یا ریاست میں یا ہندوستانی یا ریاستی امور سے تعلق رکھتی ہو حصہ نہیں لے سکتا اور نہ کسی طرح ان تحریکوں کی مدد کر سکتا ہے پولیٹیکل تحریک سے یہ مراد ہے جو حکومت ہند یا ریاست کی گورنمنٹ کے خلاف ... یا عدم اطمینان پیدا کرنے یا رعایا کے مختلف فرقوں میں نفرت پھیلانے یا پبلک کے امن کو تباہ کرنے کا موجب ہوں -

اس اعلان میں اس امر کی وضاحت کی گئی ہے کہ کوئی سرکاری ملازم کسی ایسے شخص کو جو اس کی زیر نگرانی یا اس پر کسی طرح انحصار رکھتا ہو ان تحریکوں میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دے سکتا -

مالابار میں ہندو مسلم فساد!

ہندوؤں نے مسجد پر حملہ کر دیا اور دو دکانوں کو لوٹ لیا

مسجد کے سامنے باجہ بجانے پر اصرار

مدراس ۱۰ مارچ - کالی کٹ کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا کہ ٹلی چری سے چھ میل کے فاصلہ پر ۹ مارچ کو ہندو مسلم فساد ہو گیا معلوم ہوا ہے کہ تھیا ہندوؤں نے ایک جلوس نکالا تھا اور متبرک پانی گاجہ باجہ کے ساتھ مندروں میں لیجا رہے تھے - جب یہ لوگ موپلوں کی ایک مسجد کے پاس پہونچے تو موپلوں نے ان سے باجہ بند کرنے کی درخواست کی اس درخواست کو تھیا ہندوؤں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور بہت سے ہندوؤں نے جمع ہو کر اور تیاری کر کے مسجد پر حملہ کر دیا اور اس کا دروازہ توڑ ڈالا - موپلوں کی دو دکانوں کو بھی کھولکر لوٹا اور ایک دوکان کو آگ بھی لگادی - خان بہادر کریم اللہ صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس موقع پر پہنچ گئے اور پولیس کی امدادی پارٹی کے ساتھ معاملہ پر قابو پا لیا -

معلوم ہوا ہے کہ موپلوں کا کافی نقصان ہوا ہے ابھی تک کوئی ہندو گرفتار نہیں ہوا -

راجندر بابو کا بیان

ریلیف کمیٹیوں سے درخواست

ہندو رعایا کی شکایات کا ازالہ

مہاراجہ کپورتھلہ کو وائسرائے کا تار

ایک عجیب جانور کی دریافت

بلی بندر اور ریچھ کا مجموعہ

مجسٹریٹ کے سر پر پتھر

اسپین میں دوسرے انقلاب کی تیاریاں

عام ہڑتال کا اعلان کر دیا گیا!

پولیس افسروں کی لاپرواہی!

رات کو گھر سے باہر نہ نکلو

کلکٹر چاٹگام کا اعلان

کلکتہ کارپوریشن کا فیصلہ

ہریجنوں کیلئے ڈیڑھ لاکھ کی منظوری

سرحدی کونسل کا اجلاس

حاجیوں کا قافلہ براستہ خشکی بغداد پہونچ گیا

یہودی یوم جرمنی کیلئے نقصان دہ ہیں

موٹر کے حادثہ سے ایک راجپوت کی ہلاکت

برطانیہ سے مصر کا الحاق ہو جائیگا

عربی زبان کے انسداد کی تجویز

نوست میں فوجی اسکول کا قیام

افغانستان کی عسکری تیاریاں

بہار کی جدید وزارت

دہلی میں شاہی دربار منعقد ہوگا؟

سنٹ ایکسپریس کا بیان

چاندی کی قیمت میں اضافہ کا اندیشہ

امریکہ کی نئی چال

ملکہ سبا کے پایہ تخت کا انکشاف

ایک فرانسیسی ماہر کا دعوی

خام کپاس پر شہری محصول معاف

کونسلوں پر قبضہ کرنے کا خیال ترک کر دیا گیا

گاندھی جی پٹنہ پہونچ گئے!

اسٹیشن پر شاندار استقبال

مراکش میں غلاموں کی تلاش

ہندوستان میں ۱۶۰ سال کا بڈھا

قرآن یا رواج

شریعت بل اور سرحدی کونسل کے ارکان

مسودۂ قانون کی حقیقت اور مسلمانوں کا فرض

مشہور "شریعت بل" مقامی کونسل کے اجلاس رواں میں ۱۵ مارچ کو پیش ہو جائیگا -

جیسا کہ ہمارے قارئین کرام کو معلوم ہے اس بل کا مقصد یہ ہے کہ نکاح - طلاق - وراثت - جہیز - ہبہ اور اوقاف وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں کے مابین جو تنازعات ہوں اُن کا فیصلہ کرنے کے لئے عدالتیں اسلامی قانون کی پابند ہوں - اور کسی شخص کو یہ کہہ کر شریعت غرا کے فیصلہ سے روگردانی کا حق حاصل نہ ہو کہ میں "رواج" کا پابند ہوں - اس لئے شریعت کی رو سے تصفیہ کا مجھ پر نفاذ نہیں ہو سکتا -

اعتراضات

بیان کیا جاتا ہے کہ "شریعت بل" پر بعض لوگوں کو اعتراض بھی ہے - افسوس ہے کہ ایسے کسی شخص کے اعتراضات اب تک پبلک کے سامنے نہیں آئے، تاہم روایت کے مطابق صوبہ کے بعض بڑے مالکان اراضی اور جاگیرداروں کو یہ اعتراض ہے کہ اگر یہ بل منظور ہو جائے تو ان کو اپنی جائداد کا حصہ لڑکیوں کو بھی دینا پڑیگا جس سے اراضی چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بٹ جائیں گی - اور اگر کسی خان کی لڑکی کو کوئی ڈوم - حجام یا دھوبی در غلا کر لیجائے تو اراضی اور جائداد کا حصہ "کمین" کو بھی دینا پڑیگا - اور یہ قانون انتقال اراضی کی منشاء کے خلاف زراعتیات کے غیر زراعت پیشہ لوگوں کے سپرد کرنے کا باعث ہوگا -

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

شہر حوض الکبیر کا قید خانہ

قاضی صاحب اور کوتوال شہر کا مشورہ

(گزشتہ سے پیوستہ)

قاضی صاحب اور قطورہ کی گفتگو یہیں ختم ہوگئی اور اہلیہ محترمہ قطورہ اور صاحبزادیاں زنان خانہ میں چلی گئیں - دو گھنٹہ کے بعد قاضی صاحب نے شہر کے کوتوال کو بلایا اور ان کے پہونچنے پر آپ نے فرمایا

کوتوال :- کیا حضرت ظل اللہ کو بھی اس واقعہ کا علم ہے؟

قاضی صاحب :- ان کو نہ صرف علم ہے بلکہ سخت تشویش بھی ہے کیونکہ قطورہ کے باپ نے براہ راست حضرت ظل سبحانی کے دربار میں استغاثہ دائر کیا تھا جس پر آپ نے قطورہ کی تفتیش کے احکام فوراً نافذ کر دئے -

کوتوال :- کیا قطورہ کے والد سے آپ نے ملاقات کی ہے؟

ہر شخص کے پڑھنے کے لیے صحت کے قوانین کو بتلانیوالی
مفید عام کتب
ہر کتاب اپنا ثانی آپ ہی ہوتی ہے کیونکہ جس مضمون کو پنڈت صاحب لکھتے ہیں۔ اس کو وید ک یونانی ڈاکٹری کتب کے علاوہ ... تقریباً سو دو سو کتب کے مطالعہ کے بعد پیش کرتے ہیں ...
اس مارچ کیواسطے قیمت نصف سے بھی کم کر دی ہے
... امرت دھارا ... لاہور

پیکو آرٹ پریس لاہور
نہایت ... بہترین عکسی قرآن مجید
قرآن مجید
قرآن مجید

سوڈان میں جنگ شروع ہونے والی ہے!

جنرل گارڈن کی کمان میں برطانی افواج کا اقدام

عثمان دغمہ بھی جنگ کرنے کیلئے تیار ہیں

قاہرہ۔ روائٹر کا ایک تار مظہر ہے کہ جنرل گارڈن کو یہ ہدایت ملی ہے کہ جب تک عثمان دغمہ کی طرف سے یہ کامل یقین نہ ہو جائے کہ وہ جنگ سے حذر کریں گے اس وقت تک اقدام نہ کریں۔ یہ بھی افواہ ہے کہ عثمان کے حمایتی ان کا ساتھ چھوڑ رہے ہیں۔ مسٹر گلفورڈ سے اختلاف کی بنا پر مصر کے وزیر داخلہ مستعفی ہو گئے ہیں اور مسٹر ان کے بجائے نوبی پاشا نے وزیر داخلہ کے منصب کو قبول کر لیا ہے۔

بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ جنرل گراہم کے پیغام کے جواب میں عثمان دغمہ نے اپنے آپ کو برطانیہ کے حوالہ کر دینے سے انکار کر دیا ہے اور استقامت کے ساتھ جنگ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اس لئے برطانوی افواج جلد ہی اقدام شروع کر دیں گی۔ جنرل گارڈن نے بذریعہ تار مطلع کیا ہے کہ بغیر مزید فوجی امداد کے وہ دیگر افواج کو کوئی امداد نہیں پہونچا سکتے۔

مونگیر میں سڑکوں کی تعمیر اور حکومت کی ستم ظریفی

مسلم ریلیف کمیٹی کی مجلس عامہ کا اجلاس

۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کے زلزلہ کی تباہ کاریاں نیا اپر روشن ہو چکی ہیں ... نے ہر شخص کے سکون و آرام کو اضطراب و بے چینی سے بدل دیا۔ ان ہی مظلوموں کی فریاد پر دو مسلم کمیٹی ریلیف کمیٹیاں آئیں۔ ... اپنی اپنی بساط کے موافق ریلیف کی خدمات انجام دیں۔ لیکن حکومت کی تعمیر جدید کے پروگرام نے باشندگان مونگیر کو ایک دوسرے زلزلہ میں مبتلا کر دیا۔ گورنمنٹ کی طرف سے مونگیر میں جو سڑکیں نکالی جا رہی ہیں ... ان سے بلاشبہ ... مکانات ... جو ۱۵ جنوری کے زلزلہ کی نذر ہو چکے تھے۔ اب وہ زمین جو بے خانماں کی رہائش کا سہارا تھی۔ اس سے بھی مصیبت زدہ محروم کئے جا رہے ہیں۔

خاص کر اس مسئلہ کو سامنے رکھتے ہوئے مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کی مجلس عامہ کا اجلاس ۶ مارچ کو منعقد ہوا۔ اور پورے غور و خوض کے بعد حسب ذیل تجویز منظور ہوئی۔

مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کی مجلس عامہ کا اجلاس منعقدہ ۶ مارچ ۱۹۳۴ء یہ طے کرتا ہے کہ ایک کمیٹی اس غرض سے قائم کی جائے جو نئی سڑکوں کے دوررس ... کے حقوق استحفاظ کے متعلق ضروری کارروائی انجام دے گا۔

اس کمیٹی میں ۹ اراکین قرار پائے ہیں۔ یہ کمیٹی جلد حتی الامکان عملی قدم اٹھائے گی اور پوری سرگرمی سے اپنے فرائض انجام دے گی۔

(مولانا) امانت اللہ سکریٹری مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی

اساتذہ دار العلوم ندوۃ العلماء کا جلسہ

بہار کی امداد کیلئے تجاویز

[illegible]

مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کا فیصلہ

جھونپڑیوں کی تعمیر کا انتظام!

[illegible]

(سکریٹری مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی)

ڈاکٹر بہجت وہبی کی تقریر

دار العلوم ندوہ میں

[illegible]

انجمن تہذیب الکلام کا جلسہ

کشمیر میں ذمہ دار حکومت کے قیام کا مطالبہ

[illegible]

... اور ظالمانہ تصور کرتا ہے اور ان کے خلاف زبردست صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ حکام ریاست کی بیدردانہ حرکت کی پرزور مذمت کرتا ہے۔

(ناظم)

بہار کی مساجد کا حشر

اہل خیر حضرات توجہ فرمائیں

[illegible]

سابق ترکی گورنر کا بیٹا گرفتار

حیدرآباد میں ایک نیا واقعہ

[illegible]

حاجیوں کا آخری جہاز روانہ ہو گیا

حاجی عبد الغنی صاحب صدر حج کمیٹی کراچی سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ حاجیوں کا آخری جہاز رحمانی ۶۰۰ حاجیوں کو لے کر روانہ ہو گیا سوائے چند حاجیوں کے جن کے پاس سفر خرچ کم تھا اور تمام حاج روانہ ہو گئے۔

محکمہ ڈاک کی بدنظمی پر بحث

جرمنی ڈاکٹروں کی آمد۔ ۶۳ سال کے زلزلے

اسمبلی کی دلچسپ کارروائی

[illegible]

تخفیف کا مسئلہ

[illegible]

... سرکاری ممبر نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ اگر اس محکمہ کو اپنے پیروں پر کھڑا رکھنا ہے تو آمدنی بڑھانے اور خرچ گھٹانے کی پالیسی پر بجائے ... جاری رکھنا ہوگا۔ آپ نے اس امر کی تردید کی کہ کم تنخواہ دار ملازمین ہی تخفیف میں آتے ہیں ... آپ نے کہا کہ محکمہ ... ہے۔

ان کی تقریر کے بعد تحریک نامنظور ہو گئی۔ اس کے بعد مسٹر ... نے اپنی تخفیف کی تحریک پیش کی ...

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

فرانس کی جنگی تیاریاں

افواج کیلئے کثیر اخراجات

پیرس ۱۸ مارچ۔ فرانس اپنی فوجوں کی ترتیب اور اصلاح کا کام شروع کرنے والا ہے چنانچہ اس کے لئے دو کروڑ سترلاکھ پونڈ کی منظوری حکومت کی طرف سے حاصل کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ اس مسودہ کی رو سے وزیر مدافعت کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ سال رواں میں سرحد کے تحفظ کے لئے ایک کروڑ چالیس لاکھ پونڈ خود اپنی مرضی سے صرف کر سکیگا وزیر امارت بحریہ کو بھی اسی قسم کا اختیار دیا گیا ہے کہ وہ جنگی جہازوں کی تعمیر اور مرمت پر تخمیناً ... کروڑ کے قریب خرچ کر سکے۔

ہوائی بیڑوں کی تعمیر کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا ہے چنانچہ وزیر طیران بھی ایک کروڑ ... زیادہ خرچ کر سکے گا۔

بچوں کی شرطیہ دوا بال جیون گھٹی

آپ یاد رکھیں کہ حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ رجسٹرڈ بچوں کی بخار کھانسی اسہال دست ... ہر ایک بیماری کی شرطیہ دوا ہے

لاغر اور کمزور بچے اسکے پینے سے موٹے تازے طاقتور بنجاتے ہیں خوبی یہ ہے کہ میٹھا اور ذائقہ دار ہونے سے بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے ... لیکن نقلی سے بچو ... حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھکر لو

قیمت فی شیشی ... نئے سوداگر و ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں۔ پتہ:- منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر (یوپی)

۱۹۴۳ء تک قیامت

بیکار، ناامید و مایوس زندگی سے موت کو ترجیح دینے والے ... حکیم مسیح الدولہ بہادر طبیب خاص شاہان دہلی و اودھ ... مسیحی ... منیجر دوا خانہ مجربات مسیحی ... نخاس لکھنؤ

شائقین مرغ کیلئے نادر موقعہ

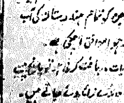

ہمارا مرغی خانہ عرصہ چار سال سے جاری ہے ...

نام	قیمت	...
بلیک ...	...	...
سیاہ منارکا	...	...
...	...	...

المشتہر

منیجر مرغی خانہ چودھری عبد ... پانی پت ضلع کرنال (پنجاب)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۵۲ ہجری

کشمیر کی تحریک آزادی کا دور ثانی

گذشتہ تجربات اور آئندہ طریق کار

ریاست کشمیر ... کے اندر اس قدر بے شمار مظالم ہو رہے ہیں کہ ان کی تفصیلات ... شہداء و مجروحین کی تعداد کثیر ہے اور ... آزادی کی قیمت بند کے مصائب میں مبتلا ہیں ان کا صحیح اندازہ تو ابھی تک ہم تک پہنچ ہی ...

دوسری غلامی سے کم نہیں ہے۔

اس لئے عذر مطلب اور قابل فیصلہ بات یہ ہے کہ کشمیر کے باشندوں کا نصب العین اور طریق کار کیا ہونا چاہیے جہاں تک اصل مقابل کا سوال ہے صرف کشمیر بلکہ تمام ...

[illegible]

شذرات

امارت شرعیہ صوبہ بہار کا کام

مسٹر امین احمد عباسی ایڈیٹر روزنامہ حقیقت جو صوبہ بہار کے مصیبت زدگان کی حالت کا معائنہ کرنے کے لئے وہاں گئے ہوئے ہیں امارت شرعیہ پھلواری شریف کے دفتر میں خود ان کے کام کو دیکھنے کی غرض سے تشریف لے گئے تھے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کو مندرجہ ذیل الفاظ میں پیش کیا ہے:۔

مونگیر سے واپسی پر پٹنہ پہنچکر تین گھنٹے میں نے دفتر امارت شرعیہ پھلواری شریف میں صرف کئے۔ بہت سے لوگوں کو اس کی فکر رہتی ہے کہ جو رقم امداد مصیبت زدگان میں بذریعہ امارت شرعیہ بھیج رہے ہیں وہ صحیح طور پر صرف ہوتی ہے اور مستحقین کو پہونچتی ہے یا نہیں؟

مجھکو ناظم امارت شرعیہ نے دو گھنٹہ صرف کر کے بالتفصیل بتایا کہ امارت نے کہاں کہاں کیا کام کئے ہیں۔ حسن تنظیم کے ساتھ امارت شرعیہ کا کام ہو رہا ہے اس کی بنا پر میں کہہ سکتا ہوں کہ امارت کے کام سے کسی شخص کو کوئی بدگمانی نہیں ہو سکتی۔ اور جن لوگوں نے امارت کے ذریعے سے مصیبت زدوں کی امدادی رقومات بھیجی ہیں انہیں اطمینان رکھنا چاہیے ...

بہرحال حالیہ ہی ثابت ہے وہ حضرات جو سول نافرمانی کی تحریک کو قطعیت کے ساتھ واپس لے لینے کی غرض سے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس طلب کرنے کے حق میں ہیں اور اس جماعت کے لیڈر مسٹر ... ہیں ثالثاً وہ جماعت ہے جو تجویزہ کانفرنس کو محض اس مقصد کے لئے طلب کرنا چاہتی ہے کہ کانگریسیوں کی ایک جماعت اس تعمیری پروگرام پر عمل کرنے کے لئے منعقد کی جائے جو گاندھی جی نے مرتب کیا ہے اور اس کانفرنس میں داخلہ کونسل کا بالکل سوال نہ اٹھایا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ اس جماعت کی قیادت ڈاکٹر انصاری کو حاصل ہے۔ جہاں تک ہم خیال کرتے ہیں دوسرے اور تیسرے گروہ میں حقیقتاً کوئی بڑا اختلاف نہیں ہے۔ سول نافرمانی کا قطعی التوا اور تعمیری پروگرام کو پوری سعی و جہد کے ساتھ شروع کرنا تقریباً لازم و ملزوم ہے ...

[illegible]

"پرتاپ" کی فتنہ پروری

[illegible]

سوراج پارٹی کی تشکیل

[illegible]

حوادث و احکام

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible]

تارکا پتہ:۔ "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ دہلی
سہ روزہ

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔اے)   معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی۔ یوم سہ شنبہ ۴ ذی الجحہ ۱۳۵۲ھ ہجری مطابق ۲۰ مارچ ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۱

داستانِ زندگی

ہو چکا ناکامئ دل تک بیانِ زندگی
اے حواس ہوش رخصت آ گیا وہ وقت اب
بحرِ ہستی میں یہ دیکھا سعیِ ساحل کا مآل
ایک آہِ سرد میں مضمر ہیں لاکھوں واقعات
خاک ہو کر بھی دلِ پامال ہے صرفِ نگاہ
ہو چکی برباد گوئے شمع پروانوں کی خاک

عشق نے اب کی مکمل داستانِ زندگی
خود فراموشی کہے گی داستانِ زندگی
مٹ گیا موجِ حوادث سے نشانِ زندگی
مختصر یوں کر رہا ہوں داستانِ زندگی
دیکھئے کب ختم ہو گا امتحانِ زندگی
ذرہ ذرہ میں ہے پنہاں اک جہانِ زندگی

حشر بھی شامل ہے آدل واقعاتِ عشق میں
آپ کہئے گا کہاں تک داستانِ زندگی

(جناب دل شاہجہانپوری)

دلچسپ حقائق و معلومات

[illegible]

معاصرین کے افکار و آراء

بہار کی مصیبتیں اور مسلمانانِ ہند

[illegible]

فرقہ پرستی کی بنیاد

[illegible]

ہندوستان کی بیکار فوج

[illegible]

(خلافت)

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے۔ گویا ایک ایک سطر ستارے کے تراشے ہوئے نگینے ہیں، جو آئینہ کی طرح روشن ہیں۔ ہر ایک بوڑھا مرد و عورت بچہ بآسانی پڑھ سکتا ہے۔ زیر متن ہندوستان کے سابق ماہر علم تفسیر حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے ... خلاصۃ التفاسیر چڑھائی گئی ہے ... [illegible]

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

Regd. No. L 1793.

The Al-Jamiat

Vol. XIX No. 21   DELHI FRIDAY, MARCH 16, 1934.   PRICE ONE ANNA

پشاور میں یوم شریعت کا زبردست مظاہرہ
خان عبد الغفار خاں کی رہائی کا مطالبہ
مظالم کشمیر اور پیرسن کے خلاف شدید احتجاج

بعد نماز جمعہ جامع مسجد قاسم علی خاں میں جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد (مرکز یہ) کا ایک عظیم الشان اجلاس زیر صدارت جناب مولانا مولوی عبد القیوم صاحب ... [illegible]

دھولپور کے مسلمانوں کی حالتِ زار

حضرات! ریاست دھولپور کے مسلمانوں پر ریاست کی طرف سے جو بے پناہ مظالم ہو رہے ہیں ان کی داستان طویل ہے ... [illegible]

(نامہ نگار)

پیرسن ویکلی کے خلاف احتجاج

[illegible]

فہرست امداد مصیبت زدگان زلزلہ بہار
بتوسط امارت شرعیہ صوبہ بہار و اڑیسہ

[illegible]

(محمد نجم الدین ناظم بیت المال)

نتیجہ امتحان درسگاہ طبیہ گیا

[illegible]

مدھوبنی کے مسلمانوں کی دردناک حالت

[illegible]

چارسدہ میں یوم شریعت

بتاریخ ۱۶ فروری بروز جمعہ مبارک جامع مسجد پڑانگ و چارسدہ میں شریعت بل کے متعلق جمعیۃ علماء افغان ایک عظیم الشان جلسہ ہوا ... [illegible]

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

آپ پاک و صاف زندگی کس طرح گذار سکتے ہیں۔
آپ دنیا کے سچے عیش و آرام کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔
آپ بچپن کی غلط کاریوں کا خمیازہ بھگتنے سے کس طرح بری ہو سکتے ہیں۔
آپ مضبوط عمر دراز تندرست اولاد کس طرح پیدا کر سکتے ہیں۔
آپ ان تمام باتوں کا قطعی جواب حاصل کرنے کیلئے ایک آرڈر روانہ کر کے نہایت عمدہ مضامین کی کتاب بالکل مفت طلب فرمائیے۔

پتہ: آتنک نگرہ فارسی جام نگر کاٹھیاواڑ

موسم سرما کا آغاز

قلیل سرمایہ سے کثیر نفع دینے اور ہر جگہ چلنے والی کٹ پیس کی تجارت وقت آگیا ہے

... [illegible]

انگلش کمرشل ہاؤس جیکب سرکل بمبئی

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی تجارت

اس وقت صرف ہماری منتخب کردہ مقبول عام کٹ پیس گانٹھوں کی ہے جن مختلف اقسام کا سوتی سلکی ریشمی پارچہ ہوتا ہے جن کی تجارت سے جوان بوڑھے پردہ نشین مستورات تک فائدہ اٹھا رہی ہیں یکصد یا دو صد روپیہ والی گانٹھیں چوتھائی رقم بھیج کر جلد منگوائیے۔
نمونہ کی چھوٹی گانٹھ کی قیمت پچاس روپے

ایس رفیق بھائی تھوک فروشان جیکب سرکل بمبئی

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

ہم نے نئے سال سے اپنے کٹ پیس کے مال یعنی پاپلین۔ چھینٹ۔ وائل ... ہر قسم کے سوتی، ریشمی اور اونی کٹ پیس کے نرخوں میں حیرت انگیز رعایت کر دی ہے ... [illegible]

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

[illegible]

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

وادی السلیطہ میں ایک فیصلہ کن معرکہ
شاہ الفانسو کی ہزیمت کے بعد اندلس میں انتشار
یاس و نا امیدی میں عبدالرحمن ثالث کا ظہور

سلطان عبدالرحمن ثانی نے ۲۳۸ھ میں انتقال کیا اور ان کے بعد ان کا بیٹا سلطان محمد تخت نشین ہوا۔ یہ سلطان اپنے والد محترم کی طرح بڑا بہادر اور فتوحات کا بے انتہا شائق تھا اس نے اپنے دور حکومت میں ان کا دشمنوں کو بہت پریشان کیا ... ان کے ہر حملہ کو ناکام و نامراد کر کے چھوڑا۔ سلطان محمد نے اگرچہ اپنی طرف سے فرانس یا دیگر عیسائی حکومتوں پر حملے نہیں کئے لیکن مدافعت میں جو لڑائیاں آپ نے لڑیں ان سے مرحوم کی شجاعت و لیاقت کا پورا پتہ چلتا ہے۔ سلطان موصوف نے تخت پر بیٹھتے ہی اپنا سپہ سالار موسیٰ ابن موسیٰ کو مقرر کیا اور قسطلہ اور برشلونہ کی فتح کے لئے ان کو روانہ کیا ... ہو چکے تھے مگر فرانس کی امداد سے ... اگر اندلس کی حکومت فرانسیسی سرحدات کو مستحکم کرنے کی طرف اپنی توجہ مبذول کرتی تو بار بار فتح و شکست کے مواقع پیدا نہ ہوتے اور ایک ہی بار کی یلغار دوامی استحکام کی ضمانت ہوتی۔

ایک فیصلہ کن جنگ

ہنوز قسطلہ اور برشلونہ کی مہم سے سلطان محمد فارغ بھی نہ ہوئے تھے کہ طلیطلہ کے عیسائیوں کے اشارہ سے بادشاہ جلیقیہ نے اندلس پر حملہ کر دیا چونکہ یہ حملہ بڑے پیمانہ پر کیا گیا تھا اس لئے سلطان محمد نے بھی اس کی مدافعت کے لئے پوری کوشش کی اور بذات خود اس یلغار میں شریک ہوئے ... اور مسلمانوں کی افواج کا مقابلہ وادی السلیطہ کے کنارہ پر ہوا ... سلطان نے عیسائیوں سے مقابلہ کرنے کے لئے چند سوار بطور ہراول روانہ کئے اور باقی فوج کو ٹیلوں اور جھاڑیوں میں چھپا دیا۔ ہراول کے افسر کو یہ حکم دیا کہ وہ عیسائی افواج کو پیچھا ہوا جھاڑیوں میں لے آئے۔ چنانچہ جلیقیہ کے بادشاہ نے جب چند سواروں کو دیکھا تو ان پر حملہ کر دیا اور نہایت بے ترتیبی سے ان کا تعاقب کرنے لگا۔ عیسائیوں کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ مسلمانوں کی فوج بہت کم ہے اس لئے اس کو بہت جلد فنا کر دیا جائے گا۔ جب عیسائی عربی فوج کا تعاقب کرتے کرتے ٹیلوں کے قریب آ گئے تو عیسائی گھس گئے۔ ادھر سلطان محمد ایک اونچے ٹیلے سے عیسائیوں کو دیکھ رہا تھا جب اس کو معلوم ہوا کہ عیسائی لشکر آ گیا ہے تو اس نے مسلمانوں کی پوشیدہ فوج کو حملہ کرنے کا حکم دیا ... سے اتر کر مسلمانوں نے ایسا خوفناک حملہ کیا کہ عیسائیوں کی فوج کے ہوش اڑ گئے۔ مسلمانوں نے ہزاروں عیسائیوں کو قتل کیا اور ہزاروں کو گرفتار کیا۔ شاہ جلیقیہ اپنی فوج اور جملہ سامان کو چھوڑ کر بھاگا اور اس طرح بہت سا مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ لگا۔

شاہ الفانسو کی ہزیمت

شاہ جلیقیہ کو وادی السلیطہ میں ایسی فاش اور ذلت آمیز شکست ملی جس پر عیسائی حکومتوں نے بھی آنسو بہائے اور پھر اس عیسائی بادشاہ نے اندلس پر حملہ کرنے کی جرأت نہ کی۔ ۲۷۵ھ و ۲۷۶ھ اور ۲۸۱ھ میں سلطان محمد نے عیسائیوں اور رومیوں پر حملے کئے اور ہر بار مظفر و منصور رہا۔ ۲۸۵ھ میں ان کے بیٹے المنذر نے شاہ الفانسو کو بری طرح شکست دی اور بہت سا مال غنیمت جو جنگ میں ہاتھ آیا سلطان کی خدمت میں پیش کر دیا۔

اسی سال خود سلطان محمد نے جلیقیہ پر فوج کشی کی اور تمام قلعوں پر قبضہ کر کے ... ۲۷۳ھ میں سلطان نے انتقال کیا۔ اسی سال ان کا بیٹا المنذر تخت نشین ہوا۔ المنذر بہت بہادر اور جری تھا ... ۲۷۵ھ کی ایک جنگ میں شجاعت کے جوہر دکھاتے ہوئے شہید ہو گیا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

طوائف الملوکی

سلطان المنذر کے بعد اس کا بھائی عبداللہ تخت پر بیٹھا۔ عبداللہ علم اور علماء کا قدر دان اور خوش تدبیر نوجوان سپاہی تھا مگر اس میں ایک خرابی یہ تھی کہ وہ تند مزاج اور تنگ مزاج بہت تھا۔ اس کے حاشیہ نشین سب کے سب نالائق اور تعلیم یافتہ تھے نتیجہ یہ ہوا کہ رفتہ رفتہ سلطنت کا رعب و داب کم ہو گیا اور اندلس میں عام طور پر طوائف الملوکی اور خود مختاری کی وبا پھیل گئی۔ سوبہ اشبیلیہ، قرطبہ کی کمزوری کرنے لگا اور اندلس کے تمام صوبے خود مختار ہو گئے۔ عیسائیوں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ اب اسلامی حکومت اپنی عمر طبعی کو پہونچ گئی ہے اور اس کا سیاسی نظام مختل ہو گیا ہے۔ اس آواز پر عیسائی صوبے بھی خود مختار ہونے لگے اور ہر طرف ابتری اور بدنظمی کا دور دورہ ہو گیا ... اور اندلس کے مشہور شہر جیان پر قبضہ کر لیا۔

اندلس کے نومسلم

وہ لوگ جو اسپین میں مسلمان ہو گئے تھے اور شریعت اور علماء کی پابندی ... اور مخالفوں کے ساتھ مل گئے۔ وہ عیسائی جو پہاڑوں کے دامنوں میں چھپے ہوئے تھے اور جن کو باہر نکلنے کی جرأت تک نہ ہوتی تھی وہ اب علانیہ اندلس میں ... عبداللہ نے کئی بار ان کا مقابلہ کیا ... تمام اندلس عبدالرحمن اعظم، الحکم، طارق بن زیاد اور موسیٰ ابن نصیر کو ... کہ جن ملک پر قبضہ آ جائے گا وہ عیسائیوں کا جہاں ... عیسائی خود مختار ہو چکے تھے ...

یاس و نا امیدی میں ایک کرن

یاس و نا امیدی کی حالت میں جبکہ سلطنت اسپین نزع کے عالم میں مبتلا تھی امید کی ایک کرن نمودار ہوئی اور حکومت نے قدرے سنبھالا لیا۔ مگر یہ گیر انتشار معمولی اصلاحات سے زائل نہیں ہوا کرتے۔ آخر کار زمام اسپین کے لوگوں نے یہ سنا کہ عبداللہ نے ۲۵ سال کی حکومت کے بعد اسپین کو ابتری میں چھوڑ کر ۳۰۰ھ مطابق ۹۱۲ء میں انتقال کیا اور عبدالرحمن ثالث ابن سلطان محمد نے تخت حکومت کو زینت دی۔ عبدالرحمن ثالث کی عمر ۲۲ سال کی تھی اس کے چہرہ سے آثار فتح نمایاں تھے۔ اس کی پیشانی پر ستارۂ اقبال چمک رہا تھا اور دیکھنے والا محسوس کرتا تھا کہ یہاں مطب مریض کے لئے ہی آیا ہے۔ اگرچہ حدود سلطنت میں ہر جگہ خود مختاری کی وبا پھیل چکی تھی اور سیاسی جیتہ پر شیاں ہو رہی تھی تاہم خیال کے آتے ہی تمام لوگوں کی گردنیں جھک گئیں اور سب حکمرانوں نے عبدالرحمن ثالث کو اپنا بادشاہ تسلیم کر لیا۔

عبدالرحمن ثالث کا فرمان

عبدالرحمن ثالث اپنی قوم کے عادات و خصائل سے خوب واقف تھے اس لئے انہوں نے نرمی کے برتاؤ کو سلطنت کے لئے مہلک خیال کیا اور امراء اور خود مختار رئیسان کے نام صاف صاف احکام نافذ فرمائے۔ آپ نے عام اعلان کر دیا کہ جو شخص دربار شاہی کے احکام کی خلاف ورزی کرے گا اس کو قتل کر دیا جائے گا۔ ابتدائی رعب و داب کے لئے آپ نے تمام خود مختار والیوں کو دربار میں حاضر ہونے اور اپنے اپنے حسابات پیش کرنے کا حکم دیا اور خلاف ورزی کرنے والوں کو قید و بند کی دھمکی دی۔

ان احکام کو سن کر تمام خود مختار والیوں کے ہوش اڑ گئے مگر سوائے تسلیم کے اور کوئی چارہ کار بھی نہ تھا کیونکہ سلطان عبدالرحمن سوم کی جلالت اور عظمت نے ان سب کو مرعوب کر رکھا تھا۔ ادھر تو یہ احکام جاری ہوئے اور دوسری طرف باغی عیسائی رعایا کو تنبیہ کر دیا گیا کہ وہ فوراً اطاعت کریں ورنہ ان کے ساتھ بہت برا سلوک کیا جائے گا ... عیسائیوں نے جب دیکھا کہ تمام اسپین عبدالرحمن کی ... اسلامی حکومت کی بربادی کے خواہاں تھے۔

(باقی آئندہ)

مردم خوروں کی بستی اور بن مانس اور بندروں کی دنیا

افریقہ کے جنگلوں کی ایک دلچسپ سیاحت
ایک مردم خور سردار کی امریکن عورت سے شادی

موجودہ دنیا کی علمی روشنی کم و بیش دنیا کے ہر گوشہ میں پہونچ چکی ہے مگر بعض خطے اب تک ایسے موجود ہیں جہاں زندگی کے ہر شعبہ پر ابتدائی وحشت کی حکومت ہے اور وحشت و درندگی نے اب تک ان پر اپنا قبضہ کر رکھا ہے۔ افریقہ کا ملک آج بھی ویسا ہی ہے جو دو ہزار سال پہلے تھا۔ اس کے وحشیانہ نظام میں اب تک کوئی تغیر نہیں ہوا ہے اور نہ اس کے باشندوں نے اپنی حقیقت کو پہچانا ہے۔ اول تو افریقہ کے ریگستان میں سفر بہت ہی دشوار ہے کیونکہ اس میں جابجا مردم خور بستے ہیں جو انسانوں کا شکار کر کے ان کے گوشت کو اپنی خوراک بناتے ہیں لیکن اگر کوئی سیاح مشکلات کو عبور کر کے وہاں پہونچ بھی جائے تو اس کے لئے وہ ایک نئی دنیا ہوتا ہے۔ ہر سیاح بغیر جانفشانی کے افریقہ کی سیاحت نہیں کر سکتا۔ ایک انگریز خاتون ... انہوں نے تن تنہا اس خطرناک ملک کی سیاحت کی اور اس طرح اپنے تجربات و مشاہدات دنیا کے سامنے پیش کئے۔ ہم مس موصوفہ کے اس دلچسپ مضمون کا ترجمہ ذیل میں نقل کرتے ہیں۔

بن مانس اور بندروں کی دنیا

بارہ ماہ میں بیں ... مجھ سے شادی کرنے کے لئے اور وہ بھی مردم خور بادشاہوں (سرداروں) کی طرف سے! یہ میرا تجربہ ہے جو مجھے حال میں افریقہ کے جنگل میں اپنی سیاحت کے دوران میں حاصل ہوا۔ میں ان وحشی قبائل میں سب سے پہلی سفید فام عورت ہوں جس کو انہوں نے شاید پہلی بار دیکھا اسی وجہ سے قبائل کے ہر سردار نے مجھ سے شادی کرنے کی درخواست کی۔ افریقہ کا یہ جنگل ادگو دریا پر واقع ہے اور دریا گھنے جنگلوں میں سے ہوتا ہوا چلا گیا ہے۔ ان جنگلوں میں گوریلا، بندر، بن مانس وغیرہ اس کثرت سے ہیں کہ گویا قدرت نے اسی سرزمین کے لئے ان کو پیدا کیا ہے۔ اس سیاحت سے میرا مقصد یہ تھا کہ میں ان جنگلوں میں رہنے والے انسانوں کے حالات معلوم کروں اور چونکہ اس سفر کے لئے مجھے کوئی ساتھی نہ ملا اس لئے میں اکیلی ہی اس کے لئے چل پڑی۔ میرے جہاز کے ساتھیوں نے مجھے کیپ لوپیز کی بندرگاہ پر چھوڑ دیا اور کہہ دیا کہ اندرونی مقامات میں جانا خودکشی کے مرادف ہے۔ مگر میں نے ... جو سفر اختیار کیا تھا اس میں مستقبل میں آنے والے خطرات کو بالکل فراموش کر دیا تھا اس لئے کیپ لوپیز سے اتر کر میں نے اندرونی مقامات میں جانے کا ارادہ کر لیا۔

دریائے ادگو کا سفر

بندرگاہ کیپ لوپیز میں صرف ۲۱ سفید فام مرد تھے۔ ان کے ساتھ ایک بھی عورت نہ تھی۔ میں یہاں تین ہفتہ تک ٹھہری اور اس کشتی کا انتظار کرنے لگی جو ادگو دریا میں اندرونی مقامات کے لئے مسافروں کو لے کر جاتی ہے۔ آخر انتظار کے بعد ایک بڑی کشتی دستیاب ہوئی جس کا ناخدا افریقہ کا ایک وحشی تھا۔ جب کشتی دریا میں سے گزرنے لگی تو ناخدا نے بار بار میری توجہ ان بندروں کی طرف مبذول کرائی جو ایک درخت سے دوسرے درخت پر کود پھاند کر رہے تھے (اور جو کئی کئی فٹ کے تھے)۔ یہ بندر بہت آسانی سے بڑے سے بڑے آدمی کو اٹھا کر لیجاتے ہیں اور پھر خبر نہیں ان کا کیا حشر ہوتا ہے۔ کشتی چل رہی ہے مگر ... دریا کے کنارے ...

ان گھڑیالوں (مگرمچھ) کو بھی دیکھ رہی ہوں جو کیچڑ سے منہ نکالے ہوئے کشتی کی طرف دیکھ رہے ہیں۔

جنگل کے وحشیوں میں یہ خبر بڑی سرعت کے ساتھ پھیل گئی کہ ایک سفید فام عورت یہاں آئی ہے۔ چنانچہ جس وقت کشتی کنارہ پر جا کر ٹھہری تو مقامی وحشیوں نے مجھے آ کر گھیر لیا۔ مجھے دیکھ کر ان کو سب سے زیادہ حیرت اس بات پر ہوئی کہ میرے ساتھ کوئی محافظ ہے اور نہ میرا خاوند! کیونکہ وہاں یہ دستور ہے کہ دس سال کی عمر میں ہر لڑکی کی شادی کر دی جاتی ہے۔

مردم خور سردار کی درخواست

یہاں سے میں فیرنس پہونچی۔ یہاں پہنچنے سے تھوڑی دیر بعد مجھے ایک مردم خور سردار کی طرف سے پہلی درخواست ملی۔ یہ درخواست ازنگو کے سردار کی جانب سے تھی اس سردار کو میری آمد کی اطلاع ابھی ملی تھی اور وہ ملاقات کے لئے میرے پاس پہونچ گیا۔ وہ میرے لئے تحائف بھی اپنے ساتھ لایا۔ ادرجاتو، چھری، اور یا ہمہ میری نذر کئے۔ اس نے آتے ہی درخواست کی کہ میں اس کی بڑی بیوی بن جاؤں اور ظاہر ہے ۱۲ بیویاں اس کے پاس موجود تھیں! میں نے اس سے کہا کہ ہمارے یہاں تیرہ کا عدد منحوس ہوتا ہے اس لئے میں اس کی پیشکش کو قبول نہیں کر سکتی مگر وہ اپنے مطالبہ پر مصر رہا۔ اس نے کہا کہ میں اپنی ۱۲ بیویوں سے ایک کو علیحدہ کر دیتا ہوں جس کے بعد تم بارہویں بیوی بن جاؤ گی لیکن میں نے ہنس کر اس کی درخواست کو نامنظور کر دیا۔ وہ اس انکار سے سخت برہم ہو گیا۔ مگر کچھ سوچ کر بولا "دیکھو تم کس قدر پتلی دبلی ہو۔ میں تم کو اپنی دیگر بیویوں کی طرح بہت جلد موٹا اور فربہ بنا سکتا ہوں"۔ اس نے یہ بات اس لئے کہی کہ افریقہ میں موٹاپا خوبصورتی اور طبائع بخشی کی نشانی ہے!

عورت کو موٹا کرنے والا گھر

میں نے افریقہ کے جنگلوں میں اس بات کا مشاہدہ کیا کہ جب کوئی پتلی دبلی لڑکی جس کی عمر دس سے ۱۴ سال تک کی ہوتی ہے کسی کے ساتھ منسوب کی جاتی ہے تو اس کو موٹا کرنے والے گھر میں رکھا جاتا ہے۔ افریقہ میں عام آدمیوں کی خوراک روزانہ چار کیلے ہیں مگر موٹا کرنے والے گھر میں منسوبہ کو روزانہ بیس بیس کیلے کھلائے جاتے ہیں۔ وہ روٹی اس خوراک سے علیحدہ ہے جس کو افریقی زبان میں تونو کہتے ہیں اور جو کیلے ہی سے بنائی جاتی ہے۔ اس طرح جب وہ لڑکی کئی ماہ بعد شادی کے لئے بلائی جاتی ہے تو وہ اس قدر موٹی ہو جاتی ہے کہ اس سے چلا بھی نہیں جاتا۔ یہی وہ موٹاپا ہے جس کی پیشکش وحشی سردار نے مجھے کی تھی!!

مردم خوری کی تقریب

میں المبرنس میں چار ہفتہ مقیم رہی۔ اس دوران میں میں نے وحشیوں میں پھر کر ان کے رسم و رواج کا بغور مطالعہ کیا۔ یہاں سے کچھ دور ایک قصبہ سے تین عورتیں مجھ کو بلانے آئیں۔ ان عورتوں کو ایک مردم خور سردار نے بھیجا تھا۔ ان میں سے دو عورتیں خود سردار کی بیویاں تھیں اور ایک ان کی محافظ تھی۔ یہ عورتیں مجھے ترغیب دینے کے لئے آئی تھیں کہ میں سردار اکندا کی بیوی بن جاؤں۔ نیز اس قصبہ میں مردم خوری کی ایک تقریب بھی منائی جانے والی تھی! ان عورتوں نے مجھ سے کہا "آدمی کا گوشت تمام کھانوں سے زیادہ لذیذ ہوتا ہے اسلئے تم بھی وہاں چل کر اس تقریب میں شرکت کرو"۔ لیکن میں نے یہ کہہ کر کہ میں اپنا سفر جاری رکھنا چاہتی ہوں وہاں جانے سے انکار کر دیا۔

(باقی صفحہ ۱۳ کالم ۲ کے نیچے)

شائقین مرغ کیلئے نادر موقعہ

ہمارا مرغی خانہ ... سال سے جاری ہے ... ولایتی نسلیں بلیک لیگ ہورن، سفید لیگ ہارن، سیاہ منارکہ ... ہر قسم کی ... اسال ... قیمت انڈوں کی (جن سے بچے نکلوائے جا سکتے ہیں) حسب ذیل ہے:

نام	قیمت انڈا فی درجن	نام	قیمت انڈا فی درجن	کیفیت
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(نوٹ) انڈے نہایت احتیاط کے ساتھ ... بھیجے جاتے ہیں ... محصول بذمہ خریدار ہوگا ...

المشتہر
مینیجر مرغی خانہ چودھری عبدالعزیز خاں محلہ راجپوتاں پانی پت ضلع کرنال (پنجاب)

معجون مقوی معدہ

یہ دوا ان اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ہے جن کا نظام ہضم جوانی کی غلط کاریوں کی وجہ سے خراب ہو چکا ہو ... نہایت قوت پہنچاتی ہے ... ہضم کرتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ...

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

مشک، عنبر اور جواہرات کا ایک نفیس مرکب

دماغی کام کرنیوالوں کیلئے عجیب چیز ہے۔ ... پہنچنے ہی دماغ اور تمام اعصاب پر اثر کرتی ہے۔ دوران خون کو درست اور غذائی خواہش کو تیز کر دیتی ہے۔ تمام دن کا تھکا ہوا دماغ اس کے اثر سے تروتازہ ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۲۱ خوراک) ... ایک روپیہ آٹھ آنے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے
ایک عجیب و غریب تحفہ کی طلب
روانگی کے لئے قطورہ کی تیاریاں

(گزشتہ سے پیوستہ)

غرض قاضی صاحب قبلہ نے قطورہ کو روانہ کرنے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ کیونکہ وہ جلد از جلد اس کو دادیہال کی خدمت میں پہونچا دینا چاہتے ہیں۔ قطورہ بھی دمشق جانے اور اپنے شفیق والد سے شرف نیاز حاصل کرنے کے لئے بے تاب ہے مگر اس کے ساتھ ہی اس کو ایک صدمہ اور ایک فکر بھی لاحق ہے وہ دل ہی دل میں سوچ رہی ہے کہ کہیں والد صاحب مجھ کو نماز پڑھنے سے نہ روک دیں اگر انہوں نے ایسا کیا تو بجائے خوشی کے ان کے پاس رہنا وبال جان ہو جائے گا۔ قطورہ کے دل پر قاضی صاحب کی اہلیہ اور ان کی صاحبزادیوں کے اخلاق و محبت کا اتنا گہرا اثر ہو گیا ہے کہ وہ ان کو چھوڑتے ہوئے قلبی اذیت محسوس کر رہی ہے اور ساتھ ہی اس کو قرآن کریم کا شغف بھی اتنا ہو گیا ہے کہ اس کا سننا گویا اس کی روحانی غذا بن گئی ہے جس وقت قاضی صاحب کی صاحبزادی صبح ہی صبح جھوم جھوم کر لحن داؤدی کے ساتھ قرآن عزیز کی تلاوت میں مشغول ہوتی ہیں تو قطورہ پر ایک وجد اور بے خودی کی حالت طاری ہو جاتی ہے اور اس کو ایسی لذت محسوس ہوتی ہے کہ گویا سکون قلب اور اطمینان سمٹ کر اس کے سینہ میں سما گیا ہے اگر سچ پوچھو تو قطورہ روحانی مسرتوں کے مقابلہ میں اپنے مہربان والد کی یاد کو بھی فراموش کر چکی ہے وہ والد جس کی یاد نے یہاں آنے سے پہلے اس کو بے چین کر رکھا تھا اور جس کا تصور اس کو ماہی بے آب کی طرح تڑپاتا رہتا تھا۔ اسی روز ظہر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد صاحبزادی نے قطورہ سے کہا۔

صاحبزادی: بہن قطورہ! لو آج کچھ باتیں اور کر لو۔ کل تو شاید تم چلی جاؤ گی۔ اپنے والد کے پاس پہونچکر بھی تم ہم کو یاد کرو گی یا وہاں جاتے ہی ہم کو فراموش کر دو گی؟

قطورہ: (آبدیدہ ہو کر) بہن! ایسا خیال نہ کرو۔ دنیا فراموش ہو سکتی ہے مگر تم کو نہیں بھلایا جا سکتا۔ مجھ پر تمہارے اس قدر احسانات ہیں کہ جن کا بدلہ سوائے خدا کے اور کوئی نہیں دے سکتا۔

صاحبزادی: ہمارا تم پر کیا احسان ہوتا؟ یہ سب خدا ہی کا احسان اور فضل ہے کہ تم کو ہم سے ملایا اور تم نے یہاں رہ کر ہم کو ممنون بنایا۔ مجھے تو بڑی خوشی اس کی ہے کہ ہم سب کو تم سے دلی محبت ہو گئی ہے۔ ورنہ یہاں تو روزانہ آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں مگر جو تعلق تمہارے ساتھ ہو گیا ہے وہ آج تک کسی کے ساتھ نہیں ہوا۔

قطورہ: میں پھر کہوں گی کہ تمہارے احسانات کا میں کسی طرح بھی بدلہ نہیں دے سکتی ۔۔۔۔۔۔

صاحبزادی: پھر تم نے وہی کہا؟ بہن یہ اللہ کا فضل ہے اور اسی کا احسان ہے ورنہ انسان کی کیا مجال کہ کسی کے ساتھ احسان کر سکے۔

قطورہ: تم ہزار منع کرو مگر میں تو یہی کہوں گی کہ میری روحانی تسکین کا سامان تم نے پیدا کیا۔ اگر تم نہ ہوتیں تو نماز اور قرآن جیسی نعمت مجھ کو یہاں میسر نہ ہوتی ... میں نہیں جانتی کہ کیوں میرا دل قرآن کی طرف کھینچا جاتا ہے ... کتاب مجھے اس قدر کیوں محبوب ہو گئی ہے۔

صاحبزادی: (ہنسکر) معلوم ہوتا ہے کہ تم دل ہی دل میں مسلمان ہو گئی ہو۔ لیکن تم ہم کو ضرور بدنام کرو گی کہ مسلمانوں نے ایک ناواقف لڑکی کو بہکا لیا!

قطورہ: اگر یہی مسلمان ہونا ہے تو بیشک میں مسلمان ہوں۔

صاحبزادی: آخر یہ بتاؤ تو سہی کہ تم اسلام پر اس قدر کیوں گرویدہ ہو گئی ہو؟

قطورہ: ہر اچھی بات پر انسان کو گرویدہ ہو جانا چاہئے۔ میں تو یہ مانتی ہوں کہ تم میں یہ عجیب سچائی، خلوص، دیانت، مروت، انصاف، خدا ترسی، رحمدلی بہترین باتیں ہیں وہ سب قرآن کریم ہی کی برکت ہے اگر قرآن میں یہ چیزیں نہ ہوتیں تو تم میں بھی نہ پائی جاتیں۔ عیسائیوں میں یہ باتیں ہرگز نہیں پائی جاتیں ان کے پیشوا (راہب) جیسے ہوتے ہیں وہ تم کو بھی معلوم ہو گیا۔

صاحبزادی: اچھے برے سب قوموں میں ہوتے ہیں کسی میں کم اور کسی میں زیادہ۔ یہ بات تو اسلام پر گرویدہ ہونے کی خاص وجہ نہیں ہو سکتی۔

قطورہ: مگر میرا دل تو اسی بات کو قبول کر رہا ہے کہ مسلمان ہی نیک خدا پرست اور خدا ترس ہیں۔ عیسائیوں میں تو مجھ کو یہ بات نظر نہیں آتی۔ عیش و آرام اور تن آسانی کی زندگی تو ہر جگہ میسر آ سکتی ہے مگر اطمینان قلب کی نعمت مجھ کو تو مسلمانوں ہی میں نظر آئی۔

صاحبزادی: بے شک اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت صرف اسلام ہے جس سے دنیا کی تمام قومیں محروم ہیں۔ یہ وہ نعمت ہے جس کا مقابلہ بادشاہی بھی نہیں کر سکتی۔ خود باری تعالیٰ فرماتا ہے فمن یرد اللہ ان یہدیہ یشرح صدرہ للاسلام (اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دینا چاہتا ہے تو اس کے سینہ کو اسلام کے لئے کشادہ کر دیتا ہے) پس جس کو بھی اسلام کی نعمت مل جائے یوں سمجھو کہ دنیا کی کل نعمتیں اس کو مل گئیں۔

قطورہ: ذرا اس آیت کو پھر پڑھو۔

صاحبزادی: من یرد اللہ ان یہدیہ یشرح صدرہ للاسلام۔

قطورہ: کیا پیارا کلام ہے! دیکھو ادھر تم نے یہ آیت پڑھی اور ادھر میرا دل کھل گیا۔ اچھا کل تک مجھے قرآن کریم کی دعائیں کچھ اور سکھا دو۔

صاحبزادی: بہت اچھا۔ مگر کون کون سی دعا سکھائی جائے، سارا قرآن ہی پاک دعاؤں سے بھرا پڑا ہے۔ خیر چند دعائیں تم کو اور سکھا دی جائیں گی۔

قطورہ: کیا چلتے وقت تم مجھ کو کوئی تحفہ دو گی؟

صاحبزادی: کیوں نہیں؟ کپڑے تو تمہارے لئے تیار ہو رہے ہیں، بازار سے کچھ تحفے بھی ضرور منگائے جائیں گے۔

قطورہ: مجھے جسمانی تحائف کی ضرورت نہیں بلکہ ایسے تحفہ کی ضرورت ہے جو میری روح کو ہمیشہ آرام پہونچاتا رہے۔

صاحبزادی: کیا مطلب؟ میں ابھی تک نہیں سمجھی کہ تم کو کس قسم کے تحفہ کی ضرورت ہے!

قطورہ: میرے نزدیک سب سے بڑا تحفہ قرآن کریم ہے۔ تمہارا یہ ایک اور احسان ہوگا کہ تم مجھے قرآن کریم عنایت کر دو۔

صاحبزادی: ضرور! ضرور! مگر تم اس کو بیجا کر کیا کرو گی کیونکہ تم قرآن کو خود تو ٹھیک پڑھ ہی نہیں سکتیں!

قطورہ: میں گھر پہونچ کر کسی سے پڑھنا سیکھ لوں گی ورنہ میں قرآن شریف کو اپنی آنکھوں سے لگایا کروں گی مجھے یقین ہے کہ اس سے آنکھوں میں نور اور قلب میں سرور پیدا ہوگا۔

(باقی آئندہ)

حوادث و احکام

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible]

حبیب المرسلین عفی عنہ
نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible]

حبیب المرسلین عفی عنہ
نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

تین پیسے میں ایک سو چوالیس صفحے

رسالہ نظام المشائخ جو چوبیس سال سے ملا واحدی صاحب کی ایڈیٹری میں پابندی وقت کیساتھ نکل رہا ہے اس کا نمونہ آپ مفت تین پیسے کا ٹکٹ بھیجکر بالکل مفت منگا سکتے ہیں محصول بھی ہم اپنے پاس سے لگائیں گے۔ نظام المشائخ کے سرورق ۲۰×۳۰ سائز کے ۴۸ صفحے ہوتے ہیں جنہیں کتابی سائز کے ایک سو چوالیس صفحوں کے برابر سمجھنا چاہئے۔ نظام المشائخ کے ایک ایک صفحہ کو پڑھ کر آپ بے اختیار کہیں گے کہ دلچسپ ہے اور مفید بھی۔

المشتہر
منیجر رسالہ نظام المشائخ ۲۲ کوچہ چیلاں دہلی

۱۵ مارچ میں امرت دھارا اور اس کے مرکبات نصف قیمت پر، باقی ادویات کتب ... قیمت پر منگوائیں!

ادویات متعلقہ امراض زنان و اطفال

۳۱ مارچ تک نصف قیمت — پر منگوائیں

۳۱ مارچ تک نصف قیمت — پر منگوائیں

پھل گرت عورتوں کے لئے کام دھینو آیوروید کا اعلیٰ ترین نسخہ ہے۔ جسم کی تمام خرابیوں کو دور کر کے عورت کو اولاد پیدا کرنے کے قابل بناتا ہے۔ اس دوائی کی موجودگی میں ۹۰ فیصدی بے اولاد عورتوں کو مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ قیمت ...

ایلارام (رجسٹرڈ) کسی قسم کا پردر اکثرت حیض یا استحاضہ ... سفید ... دور ہوتا ہے ... قیمت ۳۲ گولی دو روپے۔ ۶ گولی ایک روپیہ

پستالی (عرق مدر حیض) (رجسٹرڈ) حیض کا نہ آنا یا درد سے آنا ان سے پیدا شدہ کل امراض کو دور کر کے حیض کھولتی ہے ... طاقت بخشتی ہے ... قیمت ...

سوماوتی (رجسٹرڈ) **دوائی جریان الرحم** عورتوں کو جو سفید پانی جاتا ہے جسکو لیکوریا، شویت پردر، جریان الرحم ... وغیرہ کہتے ہیں ... قیمت ...

گربھ چنتامنی رس حاملہ عورت کی تمام امراض، بخار، کھانسی، بدہضمی، سوجن ... وغیرہ کو مفید ہے ... قیمت ۲ گولی دو روپے۔ نمونہ ۸ گولی چار آنے

سوتی پاک (رجسٹرڈ) **(معجون مروارید)** جن عورتوں کو اسقاط حمل ہو جاتا ہے ... قیمت ...

دوائی بندش خون (رجسٹرڈ) سبب خون علاوہ حیض کے جاری ہو ... خوراک ۹ دن قیمت دو روپے ...

من رنجن (رجسٹرڈ) **دوائی اختناق الرحم** عورتوں کی مرض ہسٹریا کی مجرب دوائی ہے ... نمونہ ۱۶ گولی ایک روپیہ

برہم پتر رس (رجسٹرڈ) **(اٹھرا کی دوائی)** بعض عورتوں کے اولاد ہو کر مر جاتی ہے جسکو اٹھرا یا سوکھا ... قیمت سات سو گولی دس روپے ...

دایہ لائق (رجسٹرڈ) ... قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے ...

سکھ جننی (رجسٹرڈ) اس دوائی کے صرف کمر پر باندھنے سے بچہ آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ ...

ابلا سکھ (رجسٹرڈ) **(اکسیر زناں حار)** ... قیمت ...

ابلا نند (رجسٹرڈ) **(اکسیر زناں بارد)** ... قیمت ...

دودھ لا (رجسٹرڈ) **(دودھ بڑھانیکی دوائی)** ... قیمت ...

دودھ بچا (رجسٹرڈ) **دودھ سکھانیکی دوائی** ... قیمت ...

عزت (رجسٹرڈ) ... قیمت ...

مانع حمل ... قیمت ...

خشکہ ... قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ ...

گود بھری (رجسٹرڈ) ... قیمت ...

سپاری پاک ... قیمت ...

کالرسٹ (رجسٹرڈ) **(چورن امراض بچگان)** ... قیمت ...

بال سکھ (رجسٹرڈ) بچوں کے واسطے ٹانک دوائی ہے ... قیمت ...

مشکلبند (رجسٹرڈ) **دوائی مرگی بچگان (ام الصبیان)** ... قیمت ...

کالی ... قیمت ...

جلاب بچگان ... قیمت ...

سر سوب بچوں کے دانت آسانی سے نکلنے کیواسطے ... قیمت ...

چھینی گولی (رجسٹرڈ) **(محبوب مدر حیض)** ... قیمت ...

گھاری تی (رجسٹرڈ) **(فرزجہ مدر حیض)** ... قیمت ...

رتو سراوک رس ... قیمت ...

رتو سراوک طلسم ... قیمت ...

کشتہ پست بیضہ مرغ ... قیمت ...

میٹھا پھل (رجسٹرڈ) **(حیرت انگیز ایجاد)** ... قیمت ...

پرسوت بٹی عورتوں کی وضع حمل کے بعد ... قیمت ۳۲ گولی دو روپے ...

دیودارو ادی کواتھ ... قیمت ...

پلنیر رس ... قیمت ...

دیوی دھوپ (رجسٹرڈ) **(دھوپ برائے خوشبو اندام)** ... قیمت ...

پرور چند نادی چورن عورتوں کی رکت پت کے لئے ... قیمت ...

پھولو پھلو (رجسٹرڈ) **(عجیب دوائی)** ... قیمت ...

سوکھا ہرا (رجسٹرڈ) ... قیمت ...

پسلیتی (رجسٹرڈ) **(دوائی ڈبہ اطفال)** ... قیمت ۳۲ گولی چار روپے۔ ۸ گولی ایک روپیہ

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ: المشتہر منیجر امرت دھارا، امرت دھارا اوشدھالیہ، امرت دھارا بھون، امرت دھارا روڈ، امرت دھارا ڈاکخانہ — لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۴ ذی الحجہ ۱۳۵۲ سہ ہجری

حکومت ہند کی سرحدی پالیسی

آزاد قبائل کیلئے خطرہ

دہلی کے ایک انگلو انڈین اخبار اسٹیٹسمین کے نامہ نگار نے ہندوستان کی شمال مغربی سرحد کے متعلق جو اطلاعات بھیجی ہیں ان میں پھر وہی رنگ نظر آرہا ہے جو سرحد آزاد پر حکومت ہند کی گزشتہ تاخت سے قبل کی خبروں میں نظر آتا تھا۔ اگران خبروں کے بعد بھی ہم یہ سن لیں کہ سرحد پر فوجوں کی نقل و حرکت یا ہوائی جہازوں کی پرواز شروع ہوگئی ہے ... اس کا نام امین جان بتایا جاتا ہے ...

انتخابات بلدیہ اور مسلم خواتین

امسال میونسپل کمیٹی کے انتخابات میں یہ پہلا اتفاق تھا کہ عورتوں نے بھی اپنے حق رائے دہی کو استعمال کیا اور دہلی کی تمام علاقہ کے زنانہ ووٹ پڑے۔ سکرٹری میونسپل کمیٹی نے اعلان کیا تھا کہ اس موقع پر عورتوں کے لئے پردہ کا خاص طور پر بندوبست کیا جائے گا تاکہ شریف گھرانوں کی مسلم خواتین بغیر کسی دشواری کے رائے دے سکیں۔ مگر انتخابات کے دوران میں لوگوں کو یہ دیکھ کر سخت حیرت ہوئی کہ ان قناتوں کے پیچھے جو پردہ کے نام سے لگائی گئی تھیں ...

... انسٹیشن پر نظر آئی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس معاملہ کے متعلق ذمہ دار منتظمین سے ...

آخری سانس

... بیگم خان اور ان کے تمام خاندان کا کیا مال ہوگا۔

مراد آباد میں علماء و زعماء کا اہم اجتماع

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس مشاورت کا غیر معمولی اجلاس

صوبہ متحدہ کے وقف بل پر غور و خوض

ایک منتخبہ کمیٹی کا تقرر

مراد آباد ۱۶ مارچ۔ کل جمعیۃ علماء ہند کی مجلس مشاورت کا اجلاس متعلقہ وقف بل پیش کردہ حافظ ہدایت حسین صاحب ممبر یوپی کونسل زیر صدارت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل حضرات نے خصوصیت سے شرکت فرمائی۔

مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب۔ مولانا حسین احمد صاحب مدنی ...

کو یہ حق ہوگا کہ وہ موجودہ مجلس مشاورت کے علاوہ دیگر حضرات کو بھی شرکت کی دعوت آئندہ اجلاس میں دے سکتے ہیں۔

حضرت مفتی صاحب نے مولانا احمد سعید صاحب کا نام کمیٹی میں اور اضافہ فرمایا۔

بحکم صدر اس سب کمیٹی کا اجلاس مولوی عبد الحفیظ صاحب بچھرایونی کی دعوت پر ایسٹر کی تعطیلات میں ۲۹ مارچ کو بچھرایوں ہونا قرار پایا ہے۔

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا اجلاس

وقف بل، مظالم کشمیر، خان عبد الغفار خاں کی بھوک ہڑتال اور دیگر مسائل کے متعلق اہم قرار دادیں

مصیبت زدگان بہار کی امداد کے لئے متفقہ اپیل

مراد آباد ۱۷ مارچ۔ جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا جو اجلاس ۱۴، ۱۵ و ۱۶ مارچ ۱۹۳۴ء کو مراد آباد میں ہونا قرار پایا تھا وہ ان تاریخوں میں اپنی سابقہ شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ارکان جمعیۃ علماء نے شرکت فرمائی۔

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند۔ حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی۔ حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند۔ حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی۔ حضرت مولانا محمد نعیم صاحب لدھیانوی۔ حضرت مولانا نور الدین صاحب بہاری۔ حضرت مولانا بشیر احمد صاحب ...

تجویز نمبر ۱۔ جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا یہ جلسہ اس حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے ...

مولانا نور الدین صاحب کا دہلی میں ورود

شذرات

پرتاپ کا اصرار

صوبہ سرحد کی کونسل کے صدر کا رویہ

"حکومت، خان عبد اللہ خاں کو زہر کیوں نہیں دیدیتی؟!"

سرحدی کونسل اور اسمبلی میں اسیر کی رہائی سے انکار کر دیا گیا

"حکومت ہند، حکومت سرحد کے معاملہ میں کوئی مداخلت نہیں کرنا چاہتی"

پشاور، ۱۶ مارچ۔ کل سرحدی کونسل میں مسٹر پیر بخش کے جواب میں ممبر مالیات مسٹر کننگھم نے کہا کہ حکومت خان عبد الغفار خاں کو ہری پور جیل میں منتقل کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

دہلی، ۱۶ مارچ۔ کل اسمبلی کے اجلاس میں شاہ مسعود احمد صاحب نے دریافت کیا کہ کیا خان عبد الغفار خاں کے بارے میں حکومت ہند اور حکومت صوبہ سرحد کے درمیان کوئی خط و کتابت ہوئی ہے؟ ہوم ممبر نے جواب دیا کہ حکومت سرحد نے حکومت ہند کو تمام واقعات سے مطلع کر دیا تھا لیکن حکومت ہند خان عبد الغفار خاں کی رہائی کا معاملہ اپنے ہاتھ میں لینا نہیں چاہتی کیونکہ اس معاملہ کا تعلق حکومت سرحد سے ہے۔ مسٹر نول رائے نے دریافت کیا کہ اسیر کی علالت اور اس بات کا خیال رکھتے ہوئے کہ حکومت سرحد مناسب کارروائی نہیں کر رہی ہے کیا حکومت اس معاملہ میں مداخلت کے لئے تیار نہیں ہے؟ ہوم ممبر نے کہا کہ خان نے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔ میرے خیال میں حکومت ہند اس میں مداخلت نہیں کر سکتی۔

مسٹر لاہری چودھری نے کہا کہ خان صاحب کی موت کا ذمہ کون ہوگا؟ ہوم ممبر نے کہا کہ اگر کوئی شخص بھوک ہڑتال کر کے مر جاتا ہے تو اس کی ذمہ داری اسی پر عائد ہوتی ہے۔ شاہ مسعود احمد صاحب نے فرمایا کہ اگر حکومت اس معاملہ کو کھٹائی میں ڈالنا چاہتی ہے تو وہ خان عبد الغفار خاں کو زہر کیوں نہیں دیدیتی؟ ہوم ممبر نے جواب میں کہا کہ میرے خیال میں بھوک ہڑتال کا طریقہ کوئی اچھا طریقہ نہیں ہے۔ شاہ صاحب نے پھر دریافت کیا کہ کیا حکومت ہند نے اس قسم کے معاملات میں صوبجاتی حکومتوں کے کام میں مداخلت نہیں کی؟ ہوم ممبر نے کہا مجھے سوائے ایک واقعہ کے جو گاندھی جی کے متعلق تھا اور کوئی واقعہ یاد نہیں۔

اکابرین امت کی اپیل

امارت شرعیہ کے ذریعہ مصیبت زدگان زلزلہ کی معاونت کیجئے

۱۵ جنوری کے قیامت خیز زلزلے نے بہار پر جو مصیبتیں ڈھائی ہیں اُسے آپ بذریعہ اخبارات ملاحظہ کر رہے ہیں۔ مونگیر، مظفر پور، موتیہاری اور دربھنگہ کی تباہی اور ان اضلاع کے باشندگان کی زبوں حالی ایسی درد انگیز ہے کہ بیان نہیں کی جا سکتی۔

شرفا، تجار اور زراعت پیشہ لوگوں کی حالت نہایت نازک اور قابل رحم ہے۔ معتبر ذرائع سے جو رپورٹیں ہم تک پہونچ رہی ہیں اُس سے خوف ہے کہ خدانخواستہ ان علاقوں میں قحط کی وبا نہ پھیل جائے اور جو لوگ زلزلہ کی تباہ کاریوں سے اب تک خون کے آنسو رو رہے ہیں کہیں فاقوں کے ذریعہ لقمہ اجل نہ بن جائیں۔

اب تک جو معاونت پہونچ سکی ہے وہ ضرورت کے لحاظ سے نہایت ہی ناکافی ہے، دیہاتی حلقوں میں ہنوز امداد کی حاجت ہے اور مکانات، کیمپ، کنواں ہر چیز کی درستگی بہت ضروری ہے۔

ان تباہیوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ضرورت ہے کہ جہاں تک جلد ممکن ہو تعمیری کاموں کی طرف توجہ کی جائے تاکہ لوگوں کی مصیبتیں ہمیشہ کے لئے کم ہو سکیں۔

امارت شرعیہ صوبہ بہار جو بارہ تیرہ سال سے اس صوبہ میں ملی خدمات انجام دے رہی ہے اس وقت بھی تباہ شدہ حلقوں کے تعمیری کاموں کی انجام دہی میں سرگرم عمل ہے۔

اس کے ارکین معتمد علیہ ہونے کے علاوہ نہایت اخلاص و جفاکشی سے اس فریضہ کی ادائیگی میں مصروف ہیں، اگرچہ سرمایہ کی کمی قدم قدم پر ان کے کاموں میں رکاوٹیں پیدا کر رہی ہے۔

بنا بریں ہم تمام باہمت اور غیرتمند مسلمانوں سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے بھائیوں کی مصیبت کو دور کرنے میں نہایت فراخ حوصلگی سے حصہ لیں، اور اپنی گراں قدر رقم ناظم بیت المال امارت شرعیہ پھلواری شریف کے نام ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں، اب تک جو رقم امارت کے پاس پہونچی ہے وہ بہت ہی ناکافی ہے۔

فقیر محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ (صدر جمعیۃ علماء ہند، دہلی)۔ فقیر احمد سعید کان اللہ لہ (ناظم جمعیۃ علماء ہند، دہلی)۔ ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ (جانشین حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ)۔

زلزلہ زدگان کو قرض دینے کی شرائط

اسمبلی میں ہوم ممبر کا بیان

نئی دہلی، ۱۶ مارچ۔ آج جب اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا تو فائنینس بل پر بحث شروع ہوئی۔

مسٹر گیا پرشاد سنگھ نے ایک قلیل میعاد کے نوٹس کے ذریعہ بہار گورنمنٹ کے کمیونک کے متعلق دریافت کیا جس کے ذریعہ حکومت نے زلزلہ زدگان کو مکانات تعمیر کرنے کے لئے قرض دینے کی شرائط کا اعلان کیا ہے۔

کیا حکومت براہ کرم یہ بتلائے گی کہ حکومت بہار کو کتنا روپیہ قرض دینا منظور کیا گیا ہے۔ اور کس شرط پر اور کتنے عرصہ کے لئے۔

سر جارج شسٹر نے جواب میں کہا کہ ابھی اندازہ لگانا مشکل ہے کہ کتنے روپیے کی ضرورت ہوگی لیکن حکومت ہند حکومت بہار کو جس قدر روپیہ دیگی وہ مندرجہ ذیل شرائط پر دیا جائے گا۔ قلیل رقم قرض لینے والوں کو حکومت ہند صوبجاتی گورنمنٹ کو پہلے سال کے لئے بلا سود قرض دے گی۔ پہلے سال کے سود کے اخراجات مرکزی آمدنی پر پڑینگے۔ حکومت ہند حکومت بہار کو اُس شرح سود پر قرض دے گی جس شرح سود پر اس کو قرض ملے گا، لیکن شرح سود ۴½ فی صدی سے زیادہ نہیں ہوگی۔ خیال یہ ہے کہ حکومت ہند ۴½ فی صدی کم شرح سود پر ہی قرض لے گی لوگوں کو حکومت بہار ہی قرض دے گی۔ اور ادائیگی کی وہی ذمہ دار ہوگی، لیکن ادائیگی نہ ہونے کی وجہ سے حکومت بہار کو نقصان رہا تو اس کا نصف حکومت ہند برداشت کرے گی، لیکن حکومت بہار عوام سے شرح سود کی شرائط خود طے کرے گی۔

گاندھی جی کا دورہ بہار

زلزلہ زدہ مقامات کا معائنہ

پٹنہ ۱۵ مارچ۔ بھیڑ اور مظاہرہ سے بچنے کے لئے گاندھی جی کل علی الصباح چار بجے سٹیمر گھاٹ کو روانہ ہونے کے بجائے بذریعہ کار مشرق کی جانب روانہ ہوگئے۔ رانی گھاٹ سے آپ نے دریائے گنگا کو بذریعہ کشتی عبور کیا۔ گاندھی جی اور ان کی پارٹی حاجی پور تک جائیں گے۔

دار الحکومت

دہلی میونسپلٹی کے بقیہ انتخابات

قومی امیدواروں کی زبردست کامیابی

دہلی ۱۶ مارچ۔ کل دہلی میونسپلٹی کا انتخاب ختم ہوگیا۔ کئی پرانے ارکان باوجود سخت کوشش کے منتخب نہ ہو سکے۔ مسٹر آصف علی کی پیپلز پارٹی کے کئی ارکان منتخب ہوگئے۔ ... اس انتخاب میں قومی امیدوار زیادہ کامیاب ہوئے ہیں۔ ذیل میں انتخابات کے نتائج کا نقشہ درج کیا جاتا ہے۔

وارڈ نمبر ... حاجی اشفاق الدین	۱۱۰۰	ووٹ
″ ″ نواب ابو الحسن	۱۰۷۵	″
″ ... حاجی صدیق ملتانی	۶۲۴	″
″ ... حافظ محمد صدیق ...	۱۹	″
″ ″ مسٹر عبد الغنی وکیل	۱۳	″
وارڈ نمبر ... ڈاکٹر حسین بخش	۱۲۳۲	″
″ ″ خان صاحب نواب علی	۱۰۰۱	″

غرض ہندو و مسلمانوں میں مندرجہ ذیل اصحاب منتخب ہوئے ہیں:

مسٹر آصف علی بیرسٹر۔ ... شیخ حبیب الرحمن۔ حافظ عبد العزیز۔ حاجی رشید احمد۔ ڈاکٹر حسین بخش۔ حاجی محمد صدیق ملتانی۔ حافظ سلیمان۔ حاجی اشفاق الدین۔ ...

ڈاکٹر ہری رام۔ لالہ ہرسکھ رائے۔ لالہ رام کشن داس۔ ... لالہ رام پرشاد۔ ... ڈاکٹر جینا۔ ...

لال قلعہ میں ایک فوجی افسر کا اقدام خودکشی

دہلی ۱۶ مارچ۔ آج صبح لال قلعہ میں لنکا شائر رجمنٹ کے لانس کارپورل مسٹر ... بے ہوشی کی حالت میں پائے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے جسم پر گولی کا زخم تھا اور خون بہہ رہا تھا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر ... نے خودکشی کرنے کی کوشش کی۔ ان کو نازک حالت میں ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ اس حادثہ کی وجہ ابھی صیغہ راز میں ہے۔

سرحدی علاقوں میں تلوار کی بندش

پشاور، ۱۶ مارچ۔ سرحدی کونسل میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر کننگھم نے کہا کہ سرحدی علاقہ میں تلواروں کا رکھنا ممنوع اور قابل تعزیر قرار دیا گیا ہے۔ ...

ڈاکٹر سیف الدین کچلو رہا ہوگئے

ملتان ۱۶ مارچ۔ ڈاکٹر کچلو آج صبح ملتان سنٹرل جیل سے رہا ہوگئے۔ ... ڈاکٹر کچلو آج رات کو ملتان سے روانہ ہو کر کل صبح لاہور پہنچ جائیں گے۔ وہ بہت کمزور ہیں مگر خوش و خرم نظر آتے ہیں۔

مصیبت زدوں پر ایک اور آفت

قبائل کے سو آدمی حکومت کے سپرد کر دیے گئے

افغانی حکومت کے خلاف پروپیگنڈہ نہ کرنے کا عہد

نئی دہلی ۱۶ مارچ۔ تقریباً دس روز ہوئے کہ دتا خیل کے قریب ایک جرگہ منعقد ہوا جس میں مدہ خیل کے قبیلہ والوں نے سو سے زیادہ سرحدی اشخاص ضمانت کے طور پر حکومت کے سپرد کر دئے ہیں کہ وہ آئندہ اپنا رویہ بہتر رکھیں گے۔ یہ اس تنبیہ کا نتیجہ ہے جو ان لوگوں کو وزیرستان کے پولیٹیکل ایجنٹ نے دی تھی۔ انہوں نے ایجنٹ مذکور کی یہ شرط منظور کر لی ہے کہ وہ اس شخص کو پناہ نہ دیں گے جو پُراسرار فقیر کہلاتا پھرتا ہے اور سابق شاہ امان اللہ کا رشتہ دار ہونا بیان کرتا ہے۔

دتا خیل کے قبیلہ والوں کا رویہ پہلے مذبذب خیال کیا جاتا تھا لیکن اب انہوں نے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ اپنے حلقہ میں افغان حکومت کے خلاف پروپیگنڈا نہ ہونے دیں گے۔

گاندھی جی کا استقبال مت کرو

راجندر بابو کی اپیل

پٹنہ ۱۴ مارچ۔ بابو راجندر پرشاد نے بہار کے دورہ کے متعلق ایک اپیل شائع کی جس میں لکھا ہے۔ باپو جی کا یہ دورہ مصیبت زدگان علاقہ کا معائنہ کرنے کے لئے ہے۔ اس لئے اس کے دوران میں مظاہرہ نہیں کئے جانے چاہئیں انہیں خلوت میں آرام سے رہنے کا موقعہ دینا چاہئے جب لوگ جمع ہو کر گاندھی جی کی جے کے نعرے بلند کرتے ہیں ... اور نہ لوگوں کو گاندھی جی کے پیچھے پیچھے جانا چاہئے جب کہ وہ علاقہ کا اپنی آنکھوں سے معائنہ کرنے باہر جاتے ہیں ... ان کے استقبال میں روپیہ اور وقت صرف نہیں کرنا چاہئے۔

ہندوستان سے پونے دو ارب کا سونا جا چکا

بمبئی ۱۷ مارچ۔ آج بمبئی سے "قیصر ہند" اور "کیلیفورنیا" جہازوں سے ... روپیہ کی قیمت کا سونا باہر بھیجا گیا۔ جب سے برطانیہ نے طلائی معیار ترک کیا ہے۔ اب تک ... روپیہ کا سونا ہندوستان سے باہر جا چکا ہے۔

بہار سنٹرل ریلیف کمیٹی کا فنڈ

پٹنہ ۱۷ مارچ۔ بابو راجندر پرشاد کے بہار ریلیف فنڈ میں اب تک جو رقوم موصول ہوئی ہیں ان کی تعداد ... روپیہ تک پہنچ گئی ہے۔

ایک گاؤں میں برباد کن آتشزدگی

بنارس ۱۶ مارچ۔ ضلع غازی پور کے رائے بہادر نامی موضع میں زبردست آتشزدگی کی واردات ہوئی جس سے تمام مکانات تقریباً جل گئے اور ... مکان جل کر خاک سیاہ ہوگئے ...

تیسرے درجہ کے کرایہ میں کمی

جی۔ آئی۔ پی ریلوے کا اعلان

بمبئی ۱۶ مارچ۔ جی۔ آئی۔ پی ریلوے نے پچاس میل سے زیادہ سفر کے لئے تیسرے درجہ کے کرایہ میں ... کی تخفیف کر دی ہے ...

کانگریس کی پالیسی میں تبدیلی کی ضرورت

گاندھی جی سے مسٹر اینے کی ملاقات

رحمانی جہاز جدہ پہونچ گیا

کراچی ۱۶ مارچ۔ ... حاجیوں کا جہاز رحمانی جو ۹ مارچ کو کراچی سے روانہ ہوا تھا ۱۵ مارچ کو بخیریت جدہ پہونچ گیا۔

ملک معظم کے خلاف بغاوت کا الزام

برما کے باغی لیڈروں کا مقدمہ

رنگون، ۱۶ مارچ۔ آج تھارت برما کے مشہور لیڈر ... کا مقدمہ ... کے اجلاس میں پیش ہوا۔ ان پر ملک معظم کے خلاف بغاوت کرنے کا الزام ہے۔ ...

منچوریا میں جنگ کا خطرہ

نئے بادشاہ کو تخت سے اتارنے کی کوشش

... منچوکو کے نئے بادشاہ کے تخت پر بیٹھنے کے بعد منچوریا میں جنگ کا زبردست خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔ روسیوں کی طرف سے اس امر کی کوشش ہو رہی ہے کہ موجودہ بادشاہ کو تخت سے اتار دیا جائے اور اس کی جگہ کسی ایسے آدمی کو بادشاہ بنایا جائے جو روسیوں کے حق میں ہو۔ ...

ہندوستان کو ہاتھ سے نہ نکلنے دو

استھونیا کی پارلیمنٹ توڑ دی جائیگی

وزیر اعظم کشمیر کی دہلی کو روانگی

مسلمانوں کو مزید رعائتیں ملیں گی؟!

جموں ۱۶ مارچ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ریاست جموں و کشمیر کے مسلمانوں کو اسمبلی میں مزید نشستیں دی جانے والی ہیں۔ اس سلسلہ میں بہت جلد حکومت کی طرف سے ایک اعلان کی توقع ہے۔ ...

ڈہائی سو آدمی ہلاک اور ایک ہزار زخمی ہو گئے

گرجا، ٹی ہال اور سینکڑوں مکانات تباہ ۔ طغیانی کا منظر

ڈائنامیٹ کے ڈہائی سو بکس پھٹ گئے ۔ سمندر میں خوفناک آندھی!

سان سلواڈور ۵ ارمارچ ۔ لاینبرٹڈ بندرگاہ پر ڈائنامیٹ کے ۰۵ بکس پھٹ جانے سے ڈہائی سو سے زائد آدمی ہلاک اور ایک ہزار زخمی ہو گئے بندرگاہ کی اکثر عمارتیں منہدم ہو گئیں۔ ڈائنامیٹ پھٹنے کے بعد آگ لگی جس نے چار زبردست عمارتوں کو تودۂ خاک بنا دیا ان میں ایک ٹی ہال اور ایک گرجا بھی تھا عزور رعیوں کے سینکڑوں مکانات جل کر خاک ہو گئے اور ہزاروں مزدور کھلے میدان میں نکل بھاگے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مال گاڑی جس میں سات ٹن ڈائنامیٹ بھرا ہوا تھا وہ ایک ڈائنامیٹ کے گودام کے قریب آکر ٹھہر گئی ۔ بندرگاہ لینبرٹ سان سلواڈور دیا یہ تخت) ۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ۔ یہ مقام جمہوریہ امریکہ کے مرکز میں ہے اور بہت ہی گنجان آباد ہے۔

برسبین ۱۵ مارچ ۔ کوئین لینڈ کی بندرگاہ میں کیارن اور کوک ٹاؤن کے درمیان ایسی آندھی آئی ہے جس کی نظیر ان مقامات میں نہیں ملتی ۔ آندھی نے ۵ اشخاص کو ہلاک کر دیا جو جہازوں پر سوار تھے ایک تیرا جہاز جس نے اس بربادی کو مشاہدہ کیا ہے وہ دو راتوں سے طغیانی و طوفان میں گھرا ہے ۔ ہوائی جہازوں کے ذریعہ امداد بہم پہنچائی گئی ہے ۔ بہت سے بحری جہاز آندھی کے باعث خشکی پر چڑھ گئے نقصان کا اندازہ ایک لاکھ پونڈ لگایا جاتا ہے۔

سرحدی کونسل میں شریعت بل پیش کرنے کی اجازت نہیں دی گئی

کونسل سے اکثر ممبران کا واک آوٹ ۔ تمام درخواستیں مسترد

صدر کے رویہ کے خلاف عام احتجاج

پشاور ۱۶ مارچ ۔ مسٹر پیر بخش سکریٹری انڈیپنڈنٹ پارٹی نے ذیل کا رقعہ برائے اشاعت ارسال فرمایا ہے:-

گذشتہ دسمبر میں ملک خدا بخش ۔ خان حبیب اللہ خان ۔ اور خان بہادر عبدالرحیم خاں کی طرف سے سرحدی کونسل میں جو نوٹس شریعت بل پیش کرنے کے لئے دیئے گئے تھے جن کی منظوری حکومت ہند نے بھی دیدی تھی اس سلسلہ میں ۔۔۔ کی بحث پہلا نام خان حبیب اللہ خان کا نکلا آپ نے تحریک کے لئے ایک نوٹس دیا کہ بل پر فوراً غور و خوض ہونا چاہئے ۔۔۔ کیا ہے اس سے نوٹس کو نستنٹی قرار دیا جائے۔

آج اس درخواست کو کونسل میں خان حبیب اللہ خاں (محرک) کی طرف سے پیش کیا گیا ۔۔۔ خان نے درخواست کی کہ رولنگ پر جو صدر نے تقریر فرمائی ہے اس کا ترجمہ بھی اردو میں کر دیا جائے لیکن صدر نے اس کو بھی رد کر دیا۔

ملک خدا بخش لیڈر انڈیپنڈنٹ پارٹی نے صدر سے درخواست کی کہ ان کو واک آوٹ کرنے کے اسباب بیان کرنے کی اجازت دی جائے مگر صدر نے اسکو بھی رد کر دیا ۔ آخر مندرجہ ذیل اصحاب کونسل سے واک آوٹ کر گئے ۔ ملک خدا بخش ۔ پیر بخش ۔ عبدالقیوم خاں ۔ حبیب اللہ خان ۔ عبدالحمید خان ۔ خان بہادر عبدالرحیم خان ۔ محمد عباس خانی ۔ غلام حسن علی شاہ ۔

خان عبیداللہ خاں کے آخری لمحات

مقاطعہ جوعی کا ۴۹ واں دن

ملتان ۱۰ مارچ ۔ خان عبیداللہ خاں کی بھوک ہڑتال کو آج ۴۹ واں روز ہے آپ کی حالت بہت زیادہ خراب ہے ۔ قوت بصارت اور گویائی بہت کم ہو گئی ہے ۔ دن میں کئی کئی بار بے ہوش ہو جاتے ہیں اور صرف اشاروں سے اپنا مطلب سمجھاتے ہیں ۔ مسٹر عبیداللہ کے ایجنٹ مسٹر محمد خاں کو تو آپ کی زندگی سے بالکل مایوسی ہو گئی ہے ۔ چنانچہ آپ خان عبیداللہ خاں کی موت کی صورت میں ان کی نعش پہنچانے کے انتظامات کر رہے ہیں ۔ مسٹر محمد خاں نے گورنر اور انسپکٹر جنرل قید خانہ جات لاہور کو لکھا ہے کہ جب تک خان صاحب زندہ ہیں مجھے ان کے ساتھ رہنے کی اجازت دی جائے۔

پیرس ویکلی کے خلاف احتجاج

مسلمانان نگینہ کا جلسہ عام

بتاریخ ۹ مارچ ۱۹۳۶ء بروز جمعہ بعد نماز جمعہ مسلمانان نگینہ کا ایک عام جلسہ زیر صدارت جناب مولانا محمد صاحب مدرس اول مدرسہ قاسمیہ نگینہ منعقد ہو کر حسب ذیل تجاویز بالاتفاق پاس ہوئیں۔

(۱) مسلمانان نگینہ کا یہ جلسہ اخبار پیرس ویکلی لندن کے رسول پاک اور حضرت عائشہ صدیقہ رضہ کے دل آزار تصاویر شائع کرنے پر اپنے ولی غیظ و غضب کا اظہار کرتا ہے اور اس کے اس طرز عمل کو شریعت اسلام کے خلاف حملہ اور عالم اسلامی کی دل آزاری کا باعث سمجھتا ہے اور گورنمنٹ انڈیا و برطانیہ دونوں کو متنبہ کرتا ہے کہ اگر انہوں نے کوئی دائمی سد باب ہادی اسلام کے خلاف ایسے ناپاک حملوں کا نہ کیا تو وہ ان خطرناک نتائج کی ذمہ دار ہو گی جو اس سے پیدا ہونے والے ہیں۔

(۲) یہ جلسہ ذمہ دار حکومت کو مسلمانان کشمیر کی اقتصادی و مذہبی آزادی اور ترقی کا واحد علاج تصور کرتا ہے ۔۔۔

آنند بازار پتر کا کی ضمانت

کلکتہ ہائی کورٹ نے حکم منسوخ کر دیا

ریلیف مسلم کمیٹی بھنگہ کی مساعی

جناب مولانا حکیم شمس الاسلام صاحب ۔۔۔ نے کام کر رہے ہیں ۔۔۔ دیہات کی طرف اسی عنوان پر کام کریں گے اور مقامی مسلم ریلیف کمیٹی دربھنگہ کی معاونت و مشورہ سے کام کریں گے۔

(راقم عبدالوہاب مدرسہ امدادیہ و صدر مسلم ریلیف دربھنگہ)

کشمیر کے بے گناہ مسلمانوں پر مظالم

مجالس احرار کو منظم ہو جانا چاہئے

مولانا حبیب الرحمن صاحب کا اعلان

کشمیر کے بہادر مسلمان جس دلیری اور جرأت کے ساتھ کشمیر میں اپنی آزادی کے لئے کوشش کر رہے ہیں اس کی نظیر ہندوستان کی تاریخ میں بہت کم ملیگی ان کا جرم یہ ہے کہ وہ کشمیر میں آزاد اسمبلی کا مطالبہ کرتے ہیں ۔ انگریزی وزیر اور انگریزی افسروں سے نجات چاہتے ہیں ان کے اس جرم پر بیہودہ انسانیت سوز مظالم کئے جا رہے ہیں جو ہندوستان کے کسی گوشہ میں کبھی نہیں کئے گئے ۔ شہروں اور دیہاتوں میں بیدردی کی عام سزا دی جا رہی ہے ۔ لاٹھی چارج اور گولی چلانا تو ایک معمولی بات ہے ۔۔۔ ہندوستانی مسلمانوں کا سب سے پہلا فرض ہے کہ پورے جوش کے ساتھ کشمیر کی اس تحریک میں ۔۔۔ پوری مدد کریں۔

تمام مجالس احرار کو باقاعدہ منظم ہو جانا چاہئے ۔۔۔ مجلس احرار

جامعہ رحمانی مونگیر کی عام مسلمانوں سے اپیل

اس مدرسہ کا جس میں کچھ سال سے مسلمان بچوں کی مفت تعلیم و تربیت کا انتظام تھا اور ابتدائی تعلیم سے عربی کی متوسطات تک نصاب خاص کے ماتحت تعلیم دیجاتی تھی ۔۔۔

محمد عبدالغنی عفی عنہ مہتمم جامعہ رحمانی مونگیر

اہل بہار کی حکومت بنگال کی طرف سے امداد

کلکتہ ۱۳ مارچ ۔ حکومت بنگال نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جنرل فنڈ اور اسپیشل اور پراونشیل فنڈ سے ان چندہ دینے والوں کی امداد کی جائے گی جو یہ ثبوت پیش کریں گے کہ زلزلہ سے ان کو یا ان کے رشتہ داروں کو مالی نقصان پہونچا ہے ۔۔۔

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

ہم نئے سال سے اپنے کٹ پیس کے مال یعنی پاپلین ۔ چھینٹ ۔ موائل ۔ بوسکی ۔ سلک ۔ مخمل ۔ جارجٹ ۔ سرج ۔ وغیرہ غرضیکہ ہر قسم کے سوتی ریشمی اور اونی کٹ پیس کے نرخوں میں حیرت انگیز رعایت کر دی ہے ۔ نرخنامہ مفت طلب کریں اور ہندوستان کی سب سے بڑی پرانی اور بھروسہ والی کمپنی کا نام یاد رکھیں۔

Heath + Sommers
Fort Bombay

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

گھر بیٹھے وید حکیم بنجاؤ

اگر آپ حکیم بننا چاہتے ہیں تو ۔۔۔ منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر یو۔ پی

گاڈلی کمپنی کا کٹ پیس انڈیا بھر میں بہترین نفع بخش و بیحد مفید ثابت ہو گا

۔۔۔ گاڈلی سیکنڈ بنڈل ۔۔۔

GODLY CO
WHOLESALE CUT PIECE

منیجر گاڈلی کمپنی کراچی (سندھ)

تخفیف اسلحہ کے حامیوں کے خلاف حالات پیدا ہو گئے

جرمنی کی جدید اسلحہ بندی پر تمام یورپ میں تشویش

دارالعوام میں سرجان سائمن اور مسٹر انتھونی ایڈن کا ولکا

لندن ۱۵ مارچ ۔ دارالعوام میں آج مسٹر انتھونی ایڈن نے پیرس برلن اور روم کی حالیہ گفت و شنید پر تبصرہ فرمایا موصوف نے تخفیف اسلحہ کے مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے ان تینوں مقامات میں تشریف لے گئے تھے ۔ آج کی بحث میں دارالعوام کی تینوں پارٹیوں نے جرمنی کی جدید اسلحہ بندی اور فوجی دعادی پر تشویش کا اظہار کیا ۔ مسٹر ایڈن نے پروشیا کے جنرل گورنگ کی تقریر کا حوالہ دیا ۔ سر ہربرٹ سیمویل نے کہا کہ جرمنی کا جدید فوجی نظام یورپ کے لئے زبردست خطرہ ہے ۔ اور اس کی جدید اسلحہ بندی نے تمام یورپ کے لئے مشکلات پیدا کر دی ہیں۔

سرجان سائمن نے کہا کہ اگر تخفیف اسلحہ کے متعلق گفت و شنید ناکام ہو گئی تو پھر برطانیہ ۔۔۔ تخفیف اسلحہ کے متعلق جو کچھ کرنا ہے جلد کیا جائے کیونکہ وقت تخفیف اسلحہ کے حامیوں کے خلاف تیزی سے آرہا ہے اور حالات مساعد ہونے کے بجائے مخالف ہو رہے ہیں۔

برطانی اور جاپانی گفت و شنید کی ناکامی کے اسباب

لنکاشائر کا محضر نامہ جاپانی نمائندوں نے ٹھکرا دیا

دارالعوام میں تجارتی بورڈ کے صدر کا استفسار

لندن ۱۵ مارچ ۔ دارالعوام میں تجارتی بورڈ کے صدر برطانی اور جاپانی گفت و شنید اور اس کی ناکامی کے متعلق استفسار کریں گے یہ گفت و شنید برطانیہ اور جاپان کے نمائندوں کے درمیان کئی ہفتہ سے چل رہی تھی ۔ حکومت اپنے رویہ کے متعلق اس وقت تک کوئی اعلان نہیں کرے گی جب تک ناکامی کے جملہ اسباب و وجوہ سامنے نہ آ جائیں گے اور پوری تفصیلات موصول نہ ہو جائیں گی ۔ کانفرنس کی ناکامی کے بعد لنکاشائر کے نمائندوں نے جاپانی نمائندوں کے پاس ایک محضر نامہ ارسال کیا تھا جس میں درخواست کی گئی تھی کہ جاپانی اور برطانی منڈیوں ۔۔۔ مشرق قریب و بعید یورپ جنوبی اور مرکزی امریکہ کے سلسلہ میں گفت و شنید جاری رکھی جائے ۔ جاپانی نمائندوں نے اس محضر نامہ کا جواب دیا ہے اس نے گفت و شنید کی امیدوں کو منقطع کر دیا ہے ۔ کل جاپانی نمائندوں نے اعلان کر دیا ہے کہ وہ محضر نامہ ۔۔۔ نہیں سمجھ سکتے ۔ کل شب لنکاشائر کے نمائندوں نے بورڈ آف ٹریڈ کو گفت و شنید کے نتائج سے مطلع کر دیا ہے اور اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے۔

افغانستان میں کامل امن و اتفاق ہے

بعض اخبارات کی ذمہ دارانہ تردید

چند دنوں سے زیادہ تر چھوٹے اردو اخباروں میں افغانستان کے متعلق ایسی بے سر و پا غلط خبریں شائع ہو رہی ہیں کہ ان کی بے حقیقتی کو دیکھتے ہوئے ۔۔۔ افغانستان فقط اعلیحضرت محمد ظاہر شاہ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ اور ان کے با شرف خاندان کے توسط ہی سے ترقی اور ارتقاء کے لازمی مدارج کو طے کر سکتا ہے ۔۔۔ لہذا افغانستان کے بارے میں ایسے غلط راویوں کے خود ساختہ افواہوں کو ماننے میں کبھی بھی تعجیل نہ فرمانا چاہئے تاکہ زود اعتمادی آپ کے پریشانی خاطر کا باعث نہ ہوا کرے ۔

(محمد عثمان ۔ کابل)

بہار کیلئے مسلمانان مدراس کی امداد

ارض بہار اور اہل بہار پر ایزدی عتاب جس شکل زلزلہ میں ظاہر ہوا اس سے ہر سنگ دل بھی کچھ نہ کچھ متاثر ہوا ۔۔۔ آخر شہر کے مدرسہ باقیات الصالحات میں بھی طلبہ نے جلسہ کیا اور حوادث بہار کے عائد میں جگر شگاف و پُر اثر تقریریں کیں اس جلسے میں تحریک امداد کی گئی اساتذہ و طلبہ مدرسہ نے ایک حقیر رقم (دیانوے روپے) جمع کی اور آج وائسرائے فنڈ کو روانہ کر دی۔

(... بیسوری)

عید اضحی کا خطبہ مفت طلب فرمائیں

پٹی ۱۲ مارچ ۔ ۔۔۔ خطبیوں کے نام درج رجسٹر ہو چکے ہیں ۔ اگر ہر عید گاہ میں ایک ہزار کی حاضری بھی ہو تو گویا کل ڈیڑھ کروڑ مسلمانوں تک خطبہ عید کی آواز پہنچ جائے گی میری خدا کے نام پر ہر ایک دردمند مسلمان سے استدعا ہے کہ وہ اسلام کے لئے تین پیسے کا ایثار کرے اور پوسٹ کارڈ پر اپنے علاقہ کی مشہور اور مرکزی عید گاہوں کے خطیب صاحبان کے مکمل پتے ارسال فرمائے تاکہ عید الاضحی کا خطبہ حسب دستور مفت بھیجا جائے ۔ خطیب صاحبان ایک کارڈ لکھ کر خطبہ عید مفت طلب فرمائیں ۔ (سکریٹری سیرت کمیٹی پٹی ضلع لاہور)

مشرقی چینی ریلوے کی فروخت

ہارچین ۱۲ مارچ ۔ یہ افواہ گرم ہے کہ ٹوکیو میں در پردہ گفتگو ہو کر یہ طے پا گیا ہے کہ مشرقی چینی ریلوے منچوکو کو ۱۴ کروڑ پچاس لاکھ ین میں فروخت کر دی جائے ابھی تک اس رپورٹ کی تصدیق نہیں ہوئی ہے ۔ لیکن جاپانی اور سوویٹ افسروں میں کشیدگی نمایاں طور پر کم ہو گئی ہے۔

مسلم راجپوتوں کا عظیم الشان جلسہ

۔۔۔ تمام مسلم راجپوتوں کو اس میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے ۔۔۔

نیازمند ۔ محمد عاشق خاں سکریٹری

اجتماعی امداد کی ضرورت

یوم زلزلہ منانے کی تجویز

باخبر حضرات سے یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ "امارت شرعیہ صوبہ بہار و اڑیسہ" ہی ایک ایسی جمعیۃ ہے جو ایک طویل عرصہ سے خوبی کے ساتھ مختلف کام کر رہی ہے ۔۔۔

انجمن معین الاسلام کا کارنامہ

اہل بہار کی خدمات جلیلہ

زلزلہ مسجد فنڈ

پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی

مژدہ جانفزا

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

تجارت

ایک خادم دیار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خط

کٹ پیس کی سب سے چھوٹی تجارتی ہی کار آمد و مفید کا تھیلی

منیجر فٹ کو کمپنی ۔۔۔ کراچی

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۶۹۳

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔اے)   معاون: محمد

جلد ۱۹ | دہلی۔ یوم سہ شنبہ ۴ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ ہجری مطابق ۲۰ مارچ ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۲

عبیداللہ خاں

حکومت سے تقاضا ہے وطن کا
یہی خواہش ہے شیخ و برہمن کی
اگر خوفِ خدا کچھ بھی ہے دل میں
توانائی حکومت کی مسلّم
وہ استبداد کی سوزن سے بیشک
جلال اُس کا مگر دیکھے گا کس طرح
وہ دل کے کان کھولے اور سن لے

رہا کردو عبیداللہ خاں کو
یہی منظور ہے ہندوستاں کو
تو چھوڑو اس اسیرِ نیم جاں کو
کچل سکتی ہے جو ہر ناتواں کو
پلوں میں چھید سکتی ہے زباں کو
کسی بے کس کے شورِ الاماں کو
یہ قدرت ضعف میں بھی ہے فغاں کو

کہ دے پٹکے زمیں پر آسماں کو

(ظفر علی خاں)

معاصرین کے افکار و آراء

صوبہ بہار کا نازک مسئلہ

بڑی مشکل سے حکومت راضی ہوئی ہے کہ آبادیوں کی ازسرِ نو تعمیر کے لئے باشندوں کو قرض دے سکے گی ...

عورتوں کے حقوق

(ہلال)

اہل مراکش اور عبدالکریم

(ہندے ماترم)

خان عبداللہ خاں اور قانون کی عصمت

دلچسپ حقائق و معلومات

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

The Jamiat

Regd No. L 1793.

Vol. XIX No. 21.   DELHI TUESDAY, MARCH 20, 1934   PRICE ONE ANNA

روئداد جلسہ سالانہ و دستار فضیلت مدرسہ دارالعلوم میرٹھ

پہلا اجلاس

دوسرا اجلاس

تیسرا اجلاس

چوتھا اجلاس

پانچواں اجلاس

چھٹا اجلاس

ساتواں اجلاس

دربھنگہ امپرومنٹ ٹرسٹ کی حقیقت

فہرست رقوم مصیبت زدگان زلزلہ بہار

بہار کے یتامیٰ کی پرورش

لوٹو لوٹو لوٹو لوٹو

دو ماہ تک دوائیں بالکل مفت لوٹو

خاص نوٹ: ...

خاص الخاص نوٹ: ہر ایک خریدار کو دوائیاں بطور آزمائش و نمونہ روانہ کی جائیں گی۔

بغیر قیمت کے کل امراض کی جادو اثر دوائیاں بالکل مفت منگوانے کا پتہ یہ ہے:

بحضور صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر دی کنگ جارج فارمیسوٹیکل کمپنی آف انڈیا فرسٹ میرین لائنس بمبئی نمبر ۲

مسلمانوں کی تعمیر حیات اور قربانی کے تین دن!

قیام حکومت الٰہی کیلئے ایک جلالی سبق

عیدالضحیٰ ۔ قربانی اور اس کی حقیقت

(از جناب مولانا محمد عظمت اللہ صاحب نائب مفتی)

ذی الحجہ کا مبارک مہینہ شروع ہو گیا ہے ۔ اسلامی تاریخ میں اس مہینے کو ایک خاص حیثیت حاصل ہے اس لئے کہ اس میں اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم اور اللہ کے ذبیح حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے اپنی بے مثال یادگاریں قائم کر کے دنیا پر ایثار و قربانی کا بہت بڑا احسان کیا ہے ۔ تمام دنیا کے مسلمان آج سے تیرہ سو برس سے اسی ابراہیمی سنت کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے قربانیاں کرتے ہیں ۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان میں کتنے ہیں جن کی وجہ سے قیام حکومت الٰہی کا جلیل خطرہ ہو جاتا ہے ۔

اسلام اپنے حلقہ بگوشوں کو صرف یہ دعوت دیتا ہے کہ وہ اسوۂ ابراہیمی کی ...

یہ ابراہیم اسمٰعیل کا کوئی معمولی امتحان نہ تھا جس کے لئے کسی بڑی تیاری کی ضرورت پڑتی مگر کیا معلوم تھا کہ منتہائے نظر بڑھاپے کے چہیتے اور لاڈلے بیٹے حضرت اسمٰعیل کو بھی قربان کرنا پڑے گا ۔ آزمائش کی اس سخت گھڑی کی اس اہم چیز سے سبکدوش ہونا ہر شخص کا کام نہ تھا مگر رضائے دولت کے دلدادہ حضرت ابراہیم فرزند کی قربانی پر آمادہ ہوتے ہیں اور جیسے ہی حلق اسمٰعیل پر چھری پھیرنا چاہتے ہیں تو فوراً ندا کی جاتی ہے ۔

یا ابراہیم قد صدقت الرؤیا ۔ اے ابراہیم تو نے اپنا خواب سچ کر دکھایا ۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ عمل درحقیقت خدا اور بندے کے تعلقات کا عملی تفسیر تھی جس سے یہ بتانا مقصود تھا کہ خدا کی محبت دنیا کی تمام محبتوں پر مقدم اور بندہ اسی وقت کامل ہو سکتا ہے جبکہ وہ خلیل اللہ کی طرح اپنی متاع عزیز کو اس کی راہ میں قربان کرنے کو تیار رہے ۔

...

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

مراکش میں جنگ آزادی کا بگل

مسلح موٹروں اور ٹینکوں سے فرانسیسی فوج کا حملہ

فرانس کی طرف سے جنوب مغربی مراکش میں عنقریب مزید فوجی کارروائیاں اختیار کی جانے والی ہیں ۔ گزشتہ موسم گرما میں مراکش کے مشرقی حصہ میں کوہ اطلس پر فرانسیسی افسر فوجوں کی نگرانی میں مصروف تھے اور انہوں نے جبل ساغرو وغیرہ پر بھی قبضہ کر لیا تھا ۔ اب بھی چند خانہ بدوش بربری قبائل ایسے موجود ہیں جو فرانسیسی اقتدار کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں ۔ فرانسیسی حکام کا خیال ہے کہ یہ لوگ پھر فساد برپا کریں گے ۔ ان کے مقابلہ میں جو کارروائیاں اختیار کی جائیں گی وہ جنرل ہوری کی کمان میں ہوں گی ان کی زیر قیادت ایک فوج تو ۹ ہزار سپاہیوں پر مشتمل ہے اور دوسری فوج میں آٹھ ہزار سپاہ ہیں ۔ ان افواج پر کمانڈر جنرل گراڈ کی بھی نگرانی ہے ۔

یہ دونوں دستے بیک وقت "باغی" قبائل پر حملہ کریں گے اور کوہ اطلس کو اپنے حلقہ میں لے لیں گے ۔ جنرل گراڈ مسلح موٹروں اور ٹینکوں سے بھی کام لیں گے اور الجیریا کے گھوڑا سوار دستے بھی ان کے ہمراہ ہوں گے ۔

ٹوکیو ۲۴ ستمبر ۔ مسٹر جان راک فیلر نے چالیس لاکھ ین (جاپانی سکہ) اس یونیورسٹی کی دوبارہ تعمیر کیلئے منظور کئے ۔ امریکہ میں اس کتب خانہ کیلئے ۹۵۰۰ کتابیں اور رقم جمع کی گئیں ۔

علاوہ ازیں اس یونیورسٹی لائبریری کے لئے فرانس نے ۱۴۰۰۰ ۔ چین نے ۱۵۰۰۰ ۔ جرمنی نے ۲۵۷۰۰ ۔ روس نے ۲۰۰۰ کتابیں عطا کیں ۔ ان کے علاوہ اور دوسرے طریقوں سے اس کتب خانہ کی امداد کی گئی ۔ جاپان کے ایک سوداگر بیرن نوری ٹوکوگاوا نے اپنے کتب خانہ کی کل ایک لاکھ کتابیں اس یونیورسٹی کے حوالہ کر دیں ۔ غرض ٹوکیو لائبریری کو جو نقصان ہو چکا تھا اس کا ازالہ ان طریقوں سے کر دیا گیا ۔ اب اس کتب خانہ میں آٹھ لاکھ سے زائد کتابیں ہیں جن میں ۵ لاکھ سے زائد کتابیں بطور عطیہ حاصل کی گئی تھیں ۔ کتب خانہ کی عمارت بھی اسقدر وسیع تعمیر ہوئی ہے جس میں ۱۲ لاکھ کتابوں کیلئے بآسانی گنجائش نکل سکتی ہے ۔

سائنس کا حیرت انگیز کارنامہ

کیمرہ کے ذریعہ ایک سکنڈ میں ۶ ہزار تصاویر

دنیا کی اخلاقی بربادی کے ساتھ سائنس جلد جلد ترقی کر رہی ہے ۔ ... حال ہی میں انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی کے پروفیسر ہیرلڈ نے ایک نیا کیمرہ ایجاد کیا ہے جس کی مدد سے ایک سکنڈ میں ۶ ہزار تصاویر اتاری جا سکتی ہیں ۔ ... ابھی پروفیسر ہیرلڈ اس کیمرہ کا مزید تجربہ کر رہے ہیں ۔ تکمیل کے بعد یہ نیا کیمرہ منظر عام پر آ جائے گا ۔

یہ جدید کیمرہ استعمال کرنے میں آسان اور قیمت میں نسبتاً سستا ہے ۔

دنیا جلد ختم ہونے والی ہے

میکسیکو کے ڈاکٹروں کا اعلان

میکسیکو کے ڈاکٹروں نے اعلان کر دیا ہے کہ دنیا جلد ختم ہونے والی ہے ۔ اعلان کی وجہ یہ ہوئی کہ چند قبائل کی عورتوں نے دو دو بچے دیئے ۔ اس سے پہلے ان قبیلوں کی عورتوں نے کبھی ایک سے زیادہ کو پیدا نہیں کیا تھا ۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ دنیا کے اختتام سے پہلے ان تمام بچوں کا پیدا ہونا ضروری ہے جن کی پیدائش مقدر ہو چکی ہے اور چونکہ دنیا جلد ختم ہونے والی ہے اس لئے قدرت نے بچوں کو جلد جلد بھیجنا شروع کر دیا ہے ۔

عراق کے تاجران خرما کی نئی اسکیم

بصرہ کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا کہ عراق کے تاجران خرما اپنی کھجوروں کی برآمد کیلئے جدید منڈیاں تلاش کر رہے ہیں اور اس مقصد کے لئے انہوں نے اپنا ایک وفد ہندوستان ۔ سراندیپ ۔ سنگاپور ۔ چین ۔ جاپان اور اٹلی کو روانہ کر دیا ہے ۔ یہ وفد ان ممالک کے تجار سے عراقی خرما کی کھپت کے سلسلہ میں گفتگو کرے گا ۔

یورپ اور امریکہ میں آزادی نسواں کا افسانہ

ایک گجراتی لیڈی کے مشاہدات

بمبئی کرانیکل میں ایک نوجوان گجراتی لیڈی کیلا کھنڈوالا کا مضمون شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے امریکہ اور یورپ کی تحریک نسواں پر اپنے مشاہدات و تاثرات کو پیش کیا ہے ۔ مس موصوفہ ڈیڑھ سال تک امریکہ میں نسوانی تحریکات کا بڑی دلچسپی سے مطالعہ کرتی رہی ہیں ۔ آپ لکھتی ہیں کہ یورپ اور امریکہ میں عورتوں کو اس قدر آزادی نہیں دی گئی ہے جس قدر دنیا میں شور بلند ہے ۔

امریکہ کی نسبت تمام دنیا میں مشہور ہے کہ وہاں عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق دیئے گئے ہیں اور امریکہ اس معاملہ میں دیگر ممالک کے مقابلہ میں بہت آگے بڑھا ہوا ہے لیکن یہ صرف ایک افسانہ ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں ۔ شادی طلاق اور تعلیم میں تو بے شک عورتوں کو مساوی درجہ حاصل ہے مگر اقتصادی اور سیاسی معاملات میں عورتیں کلیتاً مردوں کی محتاج ہیں ۔ عورتوں کو مکمل آزادی اگر حاصل ہے تو روس میں یا اس کے بعد ترکی کو سمجھو لیجئے ۔

جاپان میں ٹوکیو لائبریری کی جدید تعمیر

کتب خانہ کو بربادی سے کس طرح بچایا گیا؟

۱۹۲۳ء میں جاپان کے مشہور زلزلہ کے بعد جس عمارت کو آتشزدگی سے سب سے زیادہ نقصان پہونچا وہ ٹوکیو کی امپیریل یونیورسٹی لائبریری ہے ۔ یہ کتب خانہ سات لاکھ کتابوں پر مشتمل تھا جو جل کر خاک سیاہ ہو گیا ۔ لیکن اس کتب خانہ کے لئے نہ صرف یونیورسٹیوں اور افراد کی طرف سے ہی ہمدردی کی گئی بلکہ مختلف ممالک کی حکومتوں نے بھی اس کی دوبارہ تعمیر کیلئے اپنا ہاتھ بڑھایا ۔ مجلس اقوام نے سب سے پہلے اپنی زیر اثر حکومتوں کو اس کتب خانہ کی امداد کی طرف توجہ دلائی ۔ ... برطانوی پارلیمنٹ نے ۲۵۰۰۰ پونڈ انگریزی کتابوں کی خریداری کے لئے منظور کئے ... ٹوکیو یونیورسٹی کو ستر ہزار کتابیں پہونچیں ۔

"فتح الملہم شرح صحیح مسلم"

مؤلفہ

حجۃ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہم العالی شیخ الحدیث و التفسیر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل سورت

"حنفیہ کی طرف سے صحیح مسلم کی بے نظیر خدمت"

مسلمانان ہندوستان کا کوئی طبقہ اور اسلامی سیاست کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جو حضرت الحاج مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ العالی کی بلند پایہ شخصیت اور علمی رفعت و جامعیت سے ناواقف ہو ... علوم نبوی کے لئے یہ بے نظیر ذخیرہ تیار فرمایا ہے ۔

...

ملنے کا پتہ

بابو سعید احمد عثمانی منیجر کتب خانہ محمودیہ ۔ دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

شائقین مرغ کیلئے نادر موقعہ

...

منیجر مرغی خانہ چودھری عبدالعزیز خاں محلہ راجپوتان پانی پت ضلع کرنال (پنجاب)

زلزلہ فنڈ اور قربانی

کتاب الاضحیہ ۔ پہلا باب ۔ فصل ہشتم

(از حضرت العلامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند)

... اخبار ہمدرد جدید کلکتہ مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۳۴ء ... جس میں اخبار مذکور کے مدیر نے مسلمانوں کو ... قربانی کے جانوروں کی قیمتیں ... اعانت کے لئے دیدیں ۔

شرعی الکیدینئے ہیں اور وہ یہ ہے کہ حنفی جو وجوب قربانی کے معتقد ہیں ان کے لئے لازم ہے کہ شرائط وجوب کے ہوتے ہوئے وہ قربانی ہی ذبح کریں ۔ اس کی قیمت بلکہ جانور زندہ بھی صدقہ نہیں کر سکتے ۔

مصیبت زدگان بہار کی امداد و اعانت اعلیٰ درجہ کا کار خیر ہے لیکن اس کار خیر کے ادا کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ کسی فرض یا واجب کو ترک کر دیا جائے ۔ ...

تمام رقوم ناظم بیت المال امارت شرعیہ بہار پھلواری شریف کے پتہ پر ارسال کی جائیں ۔

عیدالضحیٰ اور قربانی کے مسائل

ترکیب نماز ۔ امام اور مقتدی کے فرائض

قربانی کے متعلق چند ضروری مسائل

ذی الحجہ کی نویں تاریخ کی فجر سے تیرہویں تاریخ کی عصر تک ہر فرض عین نماز کے بعد ایک مرتبہ تکبیر تشریق بلند آواز سے کہنا واجب ہے مگر عورتوں کو آہستہ آواز سے کہنا چاہئے ۔ ...

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

...

تکبیریں چھوٹ گئی ہیں وہ ساقط ہیں ان کا اعادہ نہ کرنا چاہئے ۔

اگر کسی کی ایک رکعت عید کی نماز کی جاتی رہی تو جب اسکو ادا کرنے لگے تو پہلے قرأۃ کرے اس کے بعد تکبیریں ...

اگر امام تکبیر کہنا بھول جائے اور رکوع میں اس کو خیال آئے تو وہ رکوع ہی میں ... نماز فاسد نہ ہوگی ۔

قربانی

...

قربانی کا جانور

...

(باقی صفحہ ہذا کالم اول کے نیچے ملاحظہ ہو)

(بسلسلہ صفحہ ہذا کالم اول)

...

قربانی کا گوشت

...

۳ امراض کی بجائے سارا امراض فائدہ اٹھائیں

... نصف قیمت پر ...

امرت دھارا ...

مفت پڑھیں ۔ ادویات کا بڑی فہرست میں تذکرہ ہے اگر آپ کے پاس نہیں ہے تو فوراً منگالیں

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدالیہ امرت دھارا بلڈنگ امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

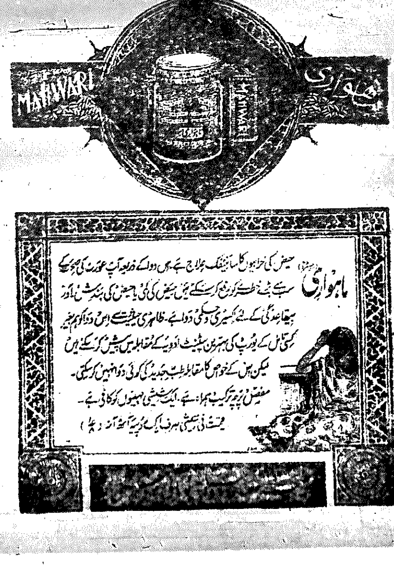

تین پیسے میں ایک سو چوالیس صفحے

...

منیجر رسالہ نظام المشائخ دہلی

عید اضحیٰ اور قربانی کے مسائل

ترکیب نماز، امام اور مقتدی کے فرائض

قربانی کے متعلق چند ضروری مسائل

تکبیریں چھوٹ گئی ہیں وہ معاف ہیں ان کا اعادہ نہ کرنا چاہئے۔

اگر کسی کی ایک رکعت چھوٹ گئی تو جب اس کو ادا کرنے لگے تو پہلے قرأۃ کرے اس کے بعد تکبیریں کہے۔

ذی الحجہ کی نویں تاریخ کی فجر سے تیرھویں تاریخ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ تکبیر تشریق بلند آواز سے کہنا واجب ہے۔

زلزلہ فنڈ اور قربانی

(از حضرت العلامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند)

ایک صاحب نے کلکتہ سے اخبار ہند جدید کلکتہ مورخہ ۱۵ مارچ ۳۴ء کا ایک تراشہ میرے پاس بھیجا ہے جس میں اخبار مذکور کے مدیر نے مسلمانوں کو مشورہ دیا ہے کہ امسال قربانی کرنے کے بجائے وہ قربانی کے جانوروں کی قیمتیں مصیبت زدگان بہار کی امداد و اعانت کے لئے دے دیں۔

مصیبت زدگان بہار کی امداد و اعانت اعلیٰ درجہ کا کار خیر ہے لیکن اس کار خیر کے ادا کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ کسی فرض یا واجب کو ترک کر دیا جائے۔

(بسلسلہ صفحہ ہذا کالم ۲)

قربانی کا گوشت

۳ آنہ کی بجائے سات آنہ فائدہ اٹھائیں

کچھ تھوڑے سے ادویات کا بڑی فہرست میں تذکرہ کیا گیا ہے تو آزمائیں

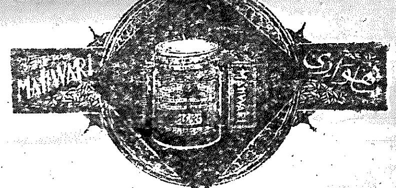

تین پیسے میں اکسیر چوالیس صفحے

اسلامیات

مسلمانوں کی تعمیر حیات اور قربانی کے تین دن!

قیام حکومت الٰہی کیلئے ایک جلالی سبق

عید اضحیٰ، قربانی اور اس کی حقیقت

(از جناب مولانا محمد عظمت اللہ صاحب نائب مفتی)

ذی الحجہ کا مبارک مہینہ شروع ہو گیا ہے۔ اسلامی تاریخ میں اس مہینے کو ایک خاص حیثیت حاصل ہے اس لئے کہ اس میں اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم اور اللہ کے ذبیح حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے اپنی بے مثال یادگار ہی قائم کر کے دنیا کے ایثار و قربانی پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔

یا ابراہیم قد صدقت الرؤیا۔ اے ابراہیم تو نے اپنا خواب سچ کر دکھایا۔

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

مراکش میں جنگ آزادی کا بگل

مسلح موٹروں اور ٹینکوں سے فرانسیسی فوج کا حملہ

فرانس کی طرف سے جنوب مغربی مراکش میں عنقریب بڑی فوجی کارروائیاں اختیار کی جانے والی ہیں۔

سائنس کا حیرت انگیز کارنامہ

کیمرہ کے ذریعہ ایک سکنڈ میں ۶ ہزار تصاویر

دنیا کی اخلاقی بربادی کے ساتھ سائنس جلد جلد ترقی کر رہی ہے۔ اعمال حسنہ دنیا سے مفقود ہو رہے ہیں مگر مادی تجدید کی رفتار تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی ہے۔ حال ہی میں انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کے پروفیسر ہیرلڈ نے ایک نیا کیمرہ ایجاد کیا ہے جس کی مدد سے ایک سکنڈ میں ۶ ہزار تصاویر اتاری جا سکتی ہیں۔ اس کیمرہ کی یہ خصوصیت یہ بھی ہے کہ اگر مثلاً کوئی شخص اپنی تصویر اتروا رہا ہو اور وہ ایک سکنڈ میں کئی ہزار حرکتیں کر گزرے تو ہر حرکت کی تصویر پیدا ہوگی اور ایک ہی شخص کی ہزاروں حرکتوں کی ہزاروں تصویریں ایک سکنڈ میں تیار ہو جائیں گی۔ ابھی پروفیسر ہیرلڈ اس کیمرہ کا مزید تجربہ کر رہے ہیں۔ تکمیل کے بعد یہ نیا کیمرہ منظر عام پر آ جائے گا۔

یہ جدید کیمرہ استعمال کرنے میں آسان اور قیمت میں نسبتاً سستا ہے۔

دنیا جلد ختم ہونے والی ہے

میکسیکو کے ڈاکٹروں کا اعلان

میکسیکو کے ڈاکٹروں نے اعلان کر دیا ہے کہ دنیا جلد ختم ہونے والی ہے۔ اعلان کی وجہ یہ ہوئی کہ چند قبائل کی عورتوں نے دو دو بچے دئے۔ اس سے پہلے ان قبیلوں کی عورتوں نے کبھی ایک سے زیادہ کوئی بچہ نہیں جنا تھا۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ دنیا کے اختتام سے پہلے ان تمام بچوں کا پیدا ہونا ضروری ہے جن کی پیدائش مقدر ہو چکی ہے اور چونکہ دنیا جلد ختم ہونے والی ہے اس لئے قدرت نے بچوں کو جلد جلد بھیجنا شروع کر دیا ہے۔

عراق کے تاجران خرما کی نئی اسکیم

بصرہ کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا کہ عراق کے تاجران خرما اپنی کھجوروں کی برآمد کیلئے جدید بازار کی تلاش کر رہے ہیں اور اس مقصد کے لئے انہوں نے اپنا ایک وفد ہندوستان، سماٹرا، سنگاپور، چین، جاپان اور اٹلی کو روانہ کر دیا ہے۔ یہ وفد ان ممالک کے تاجروں سے عراقی خرما کی تجارت کے سلسلہ میں گفتگو کرے گا۔

یورپ اور امریکہ میں آزادی نسواں کا افسانہ

جاپان میں ٹوکیو لائبریری کی جدید تعمیر

کتب خانہ کو بربادی سے کس طرح بچایا گیا؟

"فتح الملہم شرح صحیح مسلم"

مؤلفہ

حجۃ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہم العالی شیخ الحدیث والتفسیر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل سورت

"حنفیہ کی طرف سے صحیح مسلم کی بے نظیر خدمت"

مسلمانان ہندوستان کا کوئی طبقہ اور اسلامی شہر کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جو حضرت الحاج مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ العالی کی بلند پایہ شخصیت اور علمی رفعت و جامعیت سے ناواقف ہو۔ اس شرح کی حیثیت و اہمیت اور حقیقی نوعیت کا اندازہ کرانے کے لئے حضرت مولانا مدظلہم کا اسم گرامی ہی کافی ہے۔

سلنے کا پتہ

ابو سعید احمد عثمانی منیجر کتب خانہ محمودیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

شائقین مرغ کیلئے نادر موقعہ

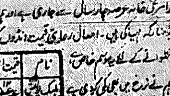

منیجر مرغی خانہ چودھری عبد العزیز خاں محلہ راجپوتاں پانی پت ضلع کرنال (پنجاب)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ ۸ ذی الحجہ ۱۳۵۲ ہجری

موجودہ اسمبلی کا خاتمہ

خدا خدا کرکے یہ آواز کانوں میں پڑی ہے کہ موجودہ اسمبلی جس کی زندگی بہت دراز ہوگئی تھی عنقریب ختم ہونے والی ہے۔ اور حکومت یہ غور کر رہی ہے کہ آئندہ نومبر میں جدید انتخابات کرا لئے جائیں۔ اس خبر سے تمام ملک میں دلچسپی کا اظہار کیا جائے گا کیونکہ گزشتہ تین چار سال کی مدت میں اس اسمبلی نے ...

اندرونی زبردست ایجی ٹیشن اور عام تحریک کے باوجود بھی اپنے عمل سے کوئی فائدہ ہندوستان کی سیاسی زندگی کو نہیں پہنچایا بلکہ ہمیشہ ہر ایسی تجویز کی مخالفت کی جس سے حکومت پر کوئی ضرب پڑتی ہو یا اس سے اقتدار میں کمی آتی ہو ...

موجودہ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ گوری فوج نے فرقہ واریت کو کم کرنے میں کبھی بھی امداد نہیں کی ہے بلکہ فرقہ وارانہ فسادات کے موقع پر بھی گوری فوج بجائے مفید ہونے کے مضر ہی ثابت ہوئی ہے اس کے برخلاف بنگال اور آسام اور صوبہ سرحد میں سیاسی تحریکات کو فرو کرنے کے لئے فوج کا استعمال نہایت شدید اور کامیاب طریق پر کیا گیا ہے۔ اور ملک کے دوسرے حصص میں جب کبھی ...

قوم نے اپنے جائز مطالبات کے لئے جب آواز ... کا ہوا دکھا کر دبا دیا گیا ہے۔ کیا اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ فرقہ واریت تو ان بہانوں میں سے ایک بہانہ ہے جن کے لئے گوری فوج رکھی جاتی ورنہ مقصد صرف ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہندوستان پر شہنشاہی اقتدار قائم رہے اور یہ سونے کی چڑیا اڑنے نہ پائے۔

شذرات

نئی مسلم لیگ کا اجلاس

آل انڈیا مسلم لیگ کی از سر نو تشکیل کے بعد اس کا پہلا اجلاس ۱۰ مارچ کو دہلی میں منعقد ہو رہا ہے جس کے ایجنڈا میں موجودہ سیاسی صورت حالات سے متعلق متعدد اہم مسائل ہیں۔ یہ اجلاس مسٹر جناح کی صدارت میں منعقد ہوگا جو غالباً ... ماہ تک دہلی میں رہے ہیں۔ ایک عرصہ کی ناخوشگواری اور تلخ واقعات کے ...

وقف بل میں ترمیمات

جمعیۃ علمائے ہند کی دعوت پر ہندوستان کے مشاہیر علماء و زعماء کا جو اجتماع مراد آباد میں ہوا تھا اس کی مختصر روداد ہم اشاعت گذشتہ میں درج کر چکے ہیں جمعیۃ کی مجلس شوریٰ نے صوبہ متحدہ کے وقف بل پر غور و خوض کرنے کے بعد بنیادی اصولوں کی تدوین اور ایک منتخبہ کمیٹی کے قیام کی جو کارروائی کی ہے وہ اس مسئلہ ...

انتقادات

"حیات حافظ رحمت خاں"

کمانڈر انچیف کی تقریر

دار الحکومت

زہریلی گیس والے ڈاکوؤں کی گرفتاری

دہلی میں ایک عجیب و غریب گروہ!

دہلی ۱۲ مارچ۔ ابھی حال میں یہ خبر ملی تھی کہ دہلی میں ڈاکوؤں کا ایک ایسا گروہ موجود ہے جو ڈاکہ کے وقت زہریلی گیس استعمال کرتا ہے۔ کچھ دن ہوئے ذریعہ میں ...

مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی کی تشریف آوری

جنگل والی مسجد میں ختم کلام اللہ شریف

سرخ پرچے کے مقدمہ میں ملزمین بری

ناظم جمعیۃ علماء ہند کا اعلان

دہلی میں گردن توڑ بخار کی وبا

تحریک سول نافرمانی کی رفتار

جنرل گوئرنگ کو قتل کرنے کی کوشش

ارون ہسپتال کیلئے بیس ہزار روپے کی گرانٹ منظور کر لیگئی

وارڈ نمبر ا کے مسلمانوں کا حاجی رشید احمد کے خلاف مظاہرہ!!

دہلی میونسپلٹی میں پانی کی قلت کے مسئلہ پر غور و خوض!!

دہلی ۱۲ مارچ۔ آج پونے سات بجے شام جب دہلی میونسپلٹی کی سپیشل میٹنگ شروع ہوئی تو ٹاؤن ہال کے باہر وارڈ ۱ کے بہت سے ممبران مسلمان ... حاجی رشید احمد کے خلاف مخالفانہ مظاہرہ کر رہے تھے۔ تقریباً ایک گھنٹہ تک یہ لوگ مختلف نعرے لگاتے رہے۔ پولیس نے مداخلت نہیں کی۔

آج بعد دوپہر ان لوگوں نے ایک جلوس بھی نکالا آج کی میونسپل کمیٹی کی میٹنگ میں صرف ایک درجن کے قریب ممبر تھے اس لئے کورم کی عدم موجودگی کی وجہ سے سپیشل میٹنگ کے ایجنڈے پر غور نہیں کیا گیا۔

سرحدی کونسل میں ریا بل منظور ہوگیا

پولیس محکمہ تعلیم اور جیلوں کے مطالبات

مجسٹریٹ کا کانگریسیوں پر الزام

سرکاری افسران کو قتل کرنے کی سازش

حکومت کے ساتھ تعاون کی تجویز منظور ہوگئی

بہار کی مصیبت کو دور کرنے کیلئے گاندھی جی آئیں گے

بہار میں مال گزاری کی معافی کا مطالبہ

ہوم ممبر کا خشک جواب

ایک گاؤں پر مسلح ڈاکوؤں کا حملہ

حکومت ہند کے دفاتر دہلی سے شملہ کو

لفافہ کے وزن میں اضافہ کیا جائے

وائسرائے سے فلسطینی وفد کی ملاقات

وائسرائے کے فنڈ میں ۳۵ لاکھ روپیہ

کلکتہ میں ۹ مسلح نوجوانوں کی گرفتاری

حکومت رضاکاروں کے سامنے جھک گئی

ریوالور دکھا کر بیمہ کے لفافے چھین لئے

تیل کے کارخانہ میں آتشزدگی

مجلس احرار کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

مرکز سے احراری کارکنوں کو ہدایات

صدر مجلس احرار اسلام کا اعلان

مولانا حبیب الرحمن صاحب صدر مجلس احرار اسلام نے مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا ہے:-

مجلس احرار نے ۹ مارچ کو یوم کشمیر مقرر کیا تھا اس کی مکمل اطلاعات دفتر میں پہنچ چکی ہیں۔ بعض مجالس کے سرگرم کارکن جتھوں کی روانگی اور فوراً سول نافرمانی کے اجراء کے حق میں ہیں اور ان کا خیال یہ ہے کہ کام ایک دفعہ شروع کر دیا جائے تو کامیابی یقینی ہے لیکن بعض کارکنوں نے اعتدال کا مشورہ دیا ہے ان کی رائے ...

فرقہ وارانہ فیصلہ کے خلاف حرکت

اسمبلی کے غیر سرکاری ارکان کی بیداری

سکھر کے مسلمان پھر خطرہ میں

اچھوتوں کو دولت کہا جائیگا

جلسہ تقسیم انعامات

امرت دھارا ٹورنمنٹ کا آخری میچ

۱۴ مارچ ۱۹۳۲ء امرت دھارا ٹورنمنٹ کے آخری میچ آج ۴ بجے شام کو شروع ہوئے۔ بنوٹ، مدنگلی، مگدر، مک بازی، کشتی کے آخری میچوں کے بعد ٹورنمنٹ کے سکرٹری پنڈت گیا نجندر جی نے مندرجہ ذیل رپورٹ پڑھی۔

ڈیئر پریذیڈنٹ، جنٹلمین! آپ صاحبان کو معلوم ہے کہ دو سال پہلے امرت دھارا کی سلور جوبلی اس دھوم دھام سے منائی گئی تھی کہ اخبارات نے اس کو لاہور کی تاریخ کا ایک قابل یادگار واقعہ لکھا تھا اس وقت ٹورنمنٹ بھی رکھے گئے تھے جو کہ پبلک کی خواہش کی وجہ کہ اس کے بعد بھی جاری رکھے گئے اور کم وبیش ہونے ہی آئے ہیں کئی وجوہات سے اس دفعہ ہم نے صرف مختصر کام ہی رکھا تھا اس واسطے صرف کل اتوار کو اور آج کے دن ہی یہ سب میچ ختم کرکے اب آپ کے سامنے آنریبل خان بہادر چوہدری شہاب الدین پریذیڈنٹ پنجاب کونسل کے مبارک ہاتھوں سے انعامات تقسیم کئے جاویں گے۔ اتفاق کی بات ہے کہ اس دفعہ پہلے دنوں میں برابر بارش رہی اور اس واسطے اگر پہلے کچھ رکھا جاتا تو وہ مل بھی نہ سکتا تھا۔

امرت دھارا ٹورنمنٹ دیکھنے سے اور اس کے ساتھ جو دیگر لیکچر وغیرہ رکھے جاتے ہیں ان سے لوگوں کے اندر ورزش کرنے اور اپنی صحت و طاقت کو قائم رکھنے کا شوق برابر بڑھتا جا رہا ہے۔ ...

...

فلپائن کی آزادی کا بل پاس ہوگیا

واشنگٹن ۱۹ مارچ۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے دارالعوام میں فلپائن کی آزادی کا بل پاس ہوگیا۔ اب یہ بل سینیٹ میں پیش ہوگا اور امید ہے کہ وہاں بھی بہت جلد پاس ہو جائیگا۔ ...

جان بلب خان عبید اللہ خاں کا آخری پیغام

"میری موت میرے مشن کو کامیاب بنادے گی"

اہل ملک کو فرقہ وارانہ اختلافات دور کرنے کی تلقین

خان عبید اللہ خاں کے والد محترم ڈاکٹر خان صاحب کے پرسنل ایجنٹ محمود خاں صاحب نے حسب ذیل اطلاع بغرض اشاعت ارسال فرمائی ہے:۔

خان عبید اللہ خاں نے جو اس وقت ملتان نیو سنٹرل جیل میں محبوس ہیں اپنے اہل وطن کے نام ذیل کا آخری پیغام شائع کیا ہے۔

آج (۵ مارچ) میری بھوک ہڑتال کا ۵۵ واں روز ہے میرا خیال ہے کہ میں زندگی کے آخری لمحات سے گذر رہا ہوں۔ مجھے موت کا کوئی خوف نہیں بلکہ ایک طرح کی خوشی ہے کہ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو رہا ہوں۔ اگر میں مرگیا تو یہ میرے مشن کی کامیابی ہوگی جس کے بعد مجھے تسلی ہو جائیگی مجھے سکون دماغ کی نعمت حاصل ہے اور میری روح پر از مسرت ہے جو اہل وطن میری طرف سے تکالیف اور قلبی اذیت برداشت کر رہے ہیں۔ میں ان کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں ...

آج بستر مرگ پر میں ملک کے مقدس مقاصد کے لئے جو کچھ کر رہا ہوں یہ اس تعلیم و تربیت کا نتیجہ ہے جو میں نے اپنے والدین، چچا اور برادر معظم کے قدموں میں پائی تھی ... میں خوش ہوں کہ خدا نے مجھے مصائب و آلام میں ثابت قدم رکھا۔

امارت شرعیہ کی طرف سے ریلیف کا بہترین طریقہ

مردہ علاقوں میں زندگی کی روح

مظفرپور کے ضلع مظفرپور میں بمقام مولانگر امارت کیمپ قائم ہے جہاں ان دنوں مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت خود قیام فرما ہیں۔ آپ نے اب اس علاقہ میں امداد کا یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ گاؤں کے تباہ شدہ مکانوں کی تیاری اور کھیتوں کی صفائی تمام رنگ ملکر خود اپنے ہاتھوں انجام دیں ...

فہرست مصیبت زدگان بہار

بتوسط امارۃ الشرعیہ پھلواری شریف ضلع پٹنہ

...

میزان

سابق آمد

میزان کل

(محمد قمر الدین ناظم بیت المال)

بہار کے یتیم بچوں کی پرورش کا انتظام

مسلمانان مراد آباد کی فرض شناسی

الجمعیۃ میں جو اعلانات صوبہ بہار کے یتیم بچوں کی پرورش کے سلسلہ میں شائع کئے گئے تھے اس کی اہمیت اور ضرورت کو کارکنان مدرسہ امدادیہ نے محسوس کرتے ہوئے مسلمانان مراد آباد کو اس طرف توجہ دلائی، الحمد للہ کہ اہل مراد آباد نے بروقت اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیا اور مسرت و مروت کی سعی میں نتیم بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا بندوبست ایسے حضرات نے اپنے ذمہ لے لیا ہے ... جن حضرات نے ایک ایک یا متعدد بچوں کی پرورش وغیرہ کا انتظام اپنے ذمہ لیا ہے ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:۔

...

دہلی میونسپل انتخابات میں گڑبڑ

غازی محمد عثمان آزاد کے اعتراضات

دہلی ۲۰ مارچ۔ میونسپل انتخابات کے سلسلہ میں اس وقت تک لالہ نرائن داس اور غازی محمد عثمان آزاد کی دو درخواستیں انتخاب کے خلاف پیش ہو چکی ہیں ...

حکومت خفیہ پولیس کے تمام مطالبات کی حمایت کریگی

کلکتہ ۱۸ مارچ۔ بنگال کونسل کے اجلاس میں کل محکمہ پولیس کے اخراجات کے لئے ... مطالبہ پیش کرتے ہوئے ہوم ممبر نے کہا کہ جب تک بنگال میں تحریک دہشت انگیزی موجود رہے گی اس وقت تک حکومت خفیہ پولیس کے ہر مطالبہ کی حمایت کرتی رہے گی۔

حاجیوں کا آخری جہاز جدہ پہونچ گیا

کراچی ۲۰ مارچ۔ حاجی عبد الغنی صاحب صدر حج کمیٹی بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ حاجیوں کا آخری جہاز رضوانی جو دس ماہ حال کو قریب سو حاجیوں کو لیکر کراچی سے روانہ ہوا تھا وہ ۱۹ مارچ کو بخیریت جدہ پہونچ گیا۔

سمندر میں تباہ کن طغیانی

لندن ۱۹ مارچ۔ فرانسیسی بحری جہاز ... طوفان آجانے کے باعث ٹوٹ گئیں۔ سمندر کی لہریں ... کی بلندی تک پہونچ گئیں ...

دہلی کے قریب چودہ ڈاکو گرفتار

دہلی ۱۹ مارچ۔ دہلی اور میرٹھ کے درمیان کسی جگہ سے پولیس نے چودہ ڈاکوؤں کو گرفتار کیا ہے۔ دہلی پولیس خفیہ ڈاکوؤں کا سراغ لگانے میں مصروف ہے ان ڈاکوؤں کا علیحدہ علیحدہ چالان کیا جائیگا۔

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کا اجلاس

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا بتالیسواں اجلاس ۱۹ مارچ ۱۹۳۲ء ... اپریل ۱۹۳۲ء کو بمقام ... ہائی اسکول میں زیر صدارت نواب بہادر ... منعقد ہوگا۔

وہ حضرات جو مسلمانان ہند کی تعلیمی ترقی سے دلچسپی رکھتے ہیں اور کانفرنس میں شرکت فرمانا چاہتے ہیں ...

(محمد اسلم سیفی سکرٹری)

سزا پانے والے طلباء کے وظیفے ضبط

کلکتہ ۱۰ مارچ۔ حکومت بنگال نے کلکتہ یونیورسٹی کو لکھا ہے کہ جن طلباء کو بنگال آرڈیننس کے ماتحت سزا ملی ہے ان کے وظیفے واپس لے لئے جائیں۔

سابق خلیفہ ترکی کے پوتے کی ہلاکت

پچاس لاکھ پونڈ کی جائداد ضبط

جمال پاشا کا بیان

لاہور۔ سابق سلطان ترکی خلیفہ عبد المجید کا پوتا پرنس محمد جلال الدین اس کی بیگم صاحبہ مرحوم سلطان لاہور میں تشریف لا رہے ہیں اور ڈاکٹر محمد عالم بیرسٹر کی کوٹھی میں بطور مہمان ٹھہرے ہوئے ہیں ان کے ساتھ مسٹر جمال پاشا بھی ہیں۔ جنہوں نے شہزادہ کے ماتحت جنگ عظیم میں حصہ لیا۔

مسٹر جمال پاشا نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ پرنس محمد جلال الدین نے جنگ عظیم میں مصطفیٰ کمال پاشا کے ساتھ ملکر حصہ لیا۔ ...

...

مونگھیر مسلم ریلیف کمیٹی کا قابل تحسین کام

ایڈیٹر صاحب اخبار حقیقت کا بیان

۱۸ مارچ کو میں مونگھیر مسلم ریلیف کمیٹی کے دفتر پہنچا ...

...

سردار جمعیت سنگھ اور مونگھیر مسلم ریلیف کمیٹی

تعاون اور عملی جانفشانیوں کا اعتراف

...

آریہ بھنڈارا اور مونگھیر مسلم ریلیف کمیٹی

...

بمبئی حج کمیٹی نے ڈپٹی کمشنر پولیس کو صدر منتخب کر لیا

ارکین حج کمیٹی کی انگریز پرستی

مولانا اسمٰعیل غزنوی نے مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا ہے:۔

نئی حج کمیٹی کے اراکین کا ایک جلسہ کمشنر پولیس بمبئی کی صدارت میں انتخاب عہدہ داران کے لئے منعقد ہوا۔ مسلمان امیدوار کے مقابلہ میں کثرت نے انگلو ڈپٹی کمشنر پولیس کو اپنا صدر منتخب کیا ...

...

عید الاضحیٰ کے مبارک موقع پر

مرکز دین دار العلوم دیوبند کی ضروری عرضداشت

...

دار الحدیث کا بالائی وسیع ہال

...

جدید دار الطلبہ کی تکمیل کی ضرورت

...

تعداد طلبائے بیرون ہند

...

تعداد طلبائے ہند

...

عید قربان

...

اہل مطابع و مالکان کتب خانہ ہائے تجارت سے

...

دار الامراء کے ارکان کو شراب سے پرہیز

...

۱۹۳۴ء تک قیامت تین سو مردہ زندہ

...

ایک عجیب و غریب نایاب نسخہ

جس کے شاید آپ بھی متلاشی ہوں

...

خاص رعایت

...

نوٹس

...

کہتی ہے ہم کو خلق خدا غائبانہ کیا

...

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

تار کا پتہ:۔ "الجمعیۃ دھلی"

سہ روزہ

الجمعیۃ دھلی

مدیر مسئول:۔ ہلال احمد زبیری (بی۔اے) معاون:۔ محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دھلی۔ یوم چہارشنبہ ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ ہجری مطابق ۲۸ مارچ ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۳

خونِ جگر

یہ دل ہے ترا دل مجھے کیا تاب تصرف
تو دیکھ لے، جو چیز جہاں پر تھی وہیں ہے

مجھ سے کوئی پوچھے ترے ملنے کی ادائیں
دنیا تو یہ کہتی ہے کہ ممکن ہی نہیں ہے

میری ہی طرح وہ بھی نہ ہو عشق میں بیتاب
ہر سانس کے ساتھ آج اک آواز حزیں ہے

دل، تیری محبت کی قسم، تجھ سے بھی بڑھ کر
مغرور ہے، ہر چند کہ مغرور نہیں ہے

میں اور ترے ہجرِ جفاکار کے صدقے
اس بات پہ جیتا ہوں کہ مرنے کا یقیں ہے

کس کس سے ترے عشق میں دامن کو چھڑاؤں
کونین ہے اور ایک مری جانِ حزیں ہے

اس طرح نہ ہوگا کوئی عاشق بھی تو پابند
آواز جہاں دو اسے وہ شوخ وہیں ہے

(جگر مرادآبادی)

معاصرین کے افکار و آراء

عالمگیر جنگ کے امکانات

سال گزشتہ دول مغرب کی اقتصادی اور تجارتی گفت و شنید کا رنگ دیکھ کر ہم نے یہ لکھا تھا کہ یورپ والے پھر ایک خوفناک جنگ کی تیاریاں کر رہے ہیں اور جو چالیں سیاسیات، اقتصادیات اور تعلقات کے میدانوں میں چلی جا رہی ہیں ان کا نتیجہ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا کہ اہل عالم ایک دفعہ پھر نائرہ حرب و ضرب میں کودنے کے لئے مجبور کر دئے جائیں۔ ان دنوں یورپ میں تخفیف اسلحہ اور استحکام امن کی گفت و شنید بڑے زوروں پر تھی اور ہر طرف اسی کے چرچے سنے جا رہے تھے، اس لئے ہمارے بعض معاصرین نے ہماری رائے پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ جنگ چھڑ جانے کے امکانات راقم الحروف کے دماغ کی اختراعات سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے کیونکہ دنیا امن کی طرف جا رہی ہے۔

اس کے بعد کئی کانفرنسیں ہوئیں، کئی میثاق کئے گئے، متعدد منصوبے معرض تشکیل میں لائے گئے، جن کا نتیجہ آج یہ ہے کہ تمام دول جنگ کی تیاری میں مصروف ہو گئی ہیں۔ بری بحری اور ہوائی قوتوں میں اضافہ کرنے کا مسابقہ شروع ہو گیا ہے۔ امن اور تخفیف اسلحہ پر زور دینے والے مدبر یہ کہنے لگے ہیں کہ جنگ ناگزیر نظر آتی ہے۔ برطانیہ کے مدبر بھی جو اس معاملہ میں دوسروں کی بہ نسبت زیادہ پرامید اور زیادہ قدامت پسند تھے بول اٹھے ہیں کہ اب تکثیر اسلحہ کے بغیر چارہ نہیں۔ سر جان سائمن وزیر خارجہ اعلان کر چکے ہیں کہ اگر جنگ چھڑ گئی تو برطانیہ برطرف نہیں رہ سکے گا۔ ... [illegible] ... ہند کے کمانڈر انچیف نے کونسل آف سٹیٹ میں تقریر کرتے ہوئے صاف کہہ دیا ... [illegible]

میں نئے علاقے چاہتا ہے دراصل وہ ٹیونس کا ملک ہے جس پر اٹلی کا مدت سے دانت ہے اور جہاں اٹالین باشندوں کی تعداد فرانسیسیوں سے کہیں زیادہ ہے۔ آئندہ جب بھی جنگ ہوگی اٹلی ٹیونس کے حاصل کرنے کی ضرور کوشش کرے گا۔ رہ گیا برطانیہ تو وہ اپنی تاک میں لگا ہوا ہے۔ اس کی مصلحت کا تقاضا یہی ہے کہ اٹلی اور فرانس، دونوں آپس میں الجھے رہیں تاکہ وہ باطمینان ہندوستان وغیرہ اپنے مقبوضات سے فائدہ اٹھاتا رہے۔ (ہند جدید)

اپنے ہاتھوں اپنا نقصان

مسلمانوں کو جب کبھی نقصان پہنچا ہے، باہمی خلفشار اور آپس کے ... [illegible] ... دوسری قومیں زندگی کے کسی شعبے میں خواہ وہ سیاسی ہو یا معاشرتی، اقتصادی ہو یا مذہبی مسلمانوں کو ہرگز زک نہیں پہنچا سکتیں کیونکہ ان کی حیات کے ضامن جو اصول ہیں وہ نہایت صحیح اور مستحکم ہیں۔ لیکن جب سے مسلمانوں میں ان اصولوں سے انحراف کا مرض پیدا ہوا ہے ان کو بے شمار روگ لاحق ہو چکے ہیں، حتیٰ کہ پست سے پست اقوام سے بھی پیچھے ہوتے جاتے ہیں۔ ٹھوکروں پر ٹھوکریں کھاتے ہیں، نقصان پر نقصان برداشت کر رہے ہیں لیکن ان کی آنکھیں نہیں کھلتیں۔ اور اس امر پر غور نہیں کرتے کہ ان کا اندرونی انتشار اور باہمی چپقلشیں ان کو موت کے کنارے پر لئے جا رہی ہیں۔

ہندوستان میں انہوں نے مذہبی اصولوں کو ترک کر کے اغیار کی باتیں تسلیم کر لیں اور اپنی زندگی کو غیر مسلموں کی خوشنودگی حاصل کرنے کے لئے غیر اسلامی سانچوں میں ڈھال لیا جس کا انہیں بری طرح خمیازہ بھگتنا پڑا ہے۔ اور آج آٹھ دس کروڑ کی تعداد میں ہوتے ہوئے اپنے مذہبی فیصلے غیر مسلموں سے کراتے ہیں جو نہایت عجیب بات ہے۔ (شیر)

صلیب، انجیل اور شراب

[illegible]

افریقہ پر اٹلی کے دانت

[illegible]

دلچسپ حقائق و معلومات

[illegible]

حمائل شریف مترجم
مع خلاصۃ التفاسیر

[illegible]

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران۔ دہلی

Regd № L 1793.

The Aljamiat

Vol. XIX № 22. DELHI SATURDAY MARCH 24 1934 PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید مترجم ... [illegible] ... منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

حضور نظام ... [illegible] ... منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

رضاکاران بمبئی کی خدمات کا اعتراف

صوبہ بہار کے آفت زدوں کی امداد کرنے والا اہالیان بمبئی

ذیل کی رپورٹ سردار جمعیت سنگھ قائد جماعت رضاکاران بمبئی نے جنہوں نے سب سے بیشتر بہار کی ناگہانی آفتوں کے دوران میں خدمت خلق اللہ کے لئے نام پیدا کیا ... [illegible]

[illegible]

مفت

دماغی کام کرنیوالے "نسخہ اکسیر دماغ" مفت منگائیں

معجون برہمی

[illegible]

عنبرین فارمیسی نمبرہ۔ جلال آباد ضلع مظفر نگر (یو۔پی)

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

[illegible]

Heath & Sommers
Fort Bombay

مینیجنگ ہیتھ سامرس فورٹ بمبئی

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

آپ۔ پاک و صاف زندگی کس طرح گذار سکتے ہیں۔
آپ۔ دنیا کے سچے عیش و آرام کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔
آپ۔ بچپن کی غلط کاریوں کا خمیازہ بھگتنے سے کس طرح بری ہو سکتے ہیں۔
آپ۔ مضبوط اور ... اولاد کس طرح پیدا کر سکتے ہیں۔
آپ۔ ان تمام باتوں کا قطعی جواب حاصل کرنے کے لئے ایک آرڈر ... [illegible] ... مفت طلب فرمائیے۔
پتہ:۔ آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

جریان، جریان، احتلام، کمزوری، سستی، نامردی کیلئے

[illegible]

پرمیہا نسک گولیاں

طلاء اکسیر

پتہ۔ منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڈھ شہر یو۔پی

تجارت

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی

اس وقت صرف ہماری منتخب کردہ مقبول عام کٹ پیس گانٹھوں کی ہے جن میں مختلف اقسام کا سوتی سلکی ریشمی پارچہ ہوتا ہے جس کی تجارت سے جوان بوڑھے پردہ نشین مستورات تک فائدہ اٹھا رہی ہیں ... [illegible] ... گانٹھیں چوتھائی رقم بھیجکر جلد منگوا لیجئے۔

نمونہ کی چھوٹی گانٹھ کی قیمت پچاس روپے

ایس۔ فیق بھائی عفک فروشان جیکب سرکل بمبئی

ازبلا چھپ رہی ہے

تاریخ اسلام کے سلسلہ میں اسپین کے ایک مشہور تاریخی واقعہ سے متعلق ازبلا کا جو افسانہ متواتر نمبروں میں شائع ہوا تھا اس افسانہ کو قارئین الجمعیۃ کے مسلسل و پیہم اصرار پر مزید اضافہ اور بہترین ترتیب کے ساتھ ایک مستقل کتاب کی صورت میں زیور طبع سے مزین کیا جا رہا ہے۔ کتابت ہو چکی ہے اور کاپیاں پریس میں جا رہی ہیں توقع کی جاتی ہے کہ بہت جلد یہ کتاب چھپ کر تیار ہو جائے گی اور ہم اسے عنقریب شائقین کی خدمت میں پہنچا سکیں گے۔

[illegible]

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دھلی

(جید برقی پریس دہلی میں باہتمام ہلال احمد زبیری پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

تار کا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی-اے) معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی - یوم چہارشنبہ ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۵۲ ہجری مطابق ۲۸ مارچ ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۳

خونِ جگر

یہ دل ہے ترا دل مجھے کیا تاب تصرف
تو دیکھ لے، جو چیز جہاں پر تھی وہیں ہے

مجھ سے کوئی پوچھے ترے ملنے کی ادائیں
دنیا تو یہ کہتی ہے کہ ممکن ہی نہیں ہے

میری ہی طرح وہ بھی نہ ہو عشق میں بے تاب
ہر سانس کے ساتھ آج اک آواز حزیں ہے

دل، تیری محبت کی قسم، تجھ سے بھی بڑھ کر
مغرور ہے، ہر چند کہ مغرور نہیں ہے

میں اور ترے ہجر جفا کار کے صدقے
اس بات پہ جیتا ہوں کہ مرنے کا یقیں ہے

کس کس سے ترے عشق میں دامن کو چھڑاؤں
کونین ہے اور ایک مری جان حزیں ہے

اس طرح نہ ہوگا کوئی عاشق بھی تو پابند
آواز جہاں دو اسے وہ شوخ وہیں ہے

(جگر مرادآبادی)

معاصرین کے افکار و آراء

عالمگیر جنگ کے امکانات

اپنے ہاتوں اپنا نقصان

صلیب - انجیل اور شراب

افریقیہ پرا ٹلی کے دانت

دلچسپ حقائق و معلومات

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران - دہلی

Regd No. L 1793.

The Aljamiat

Vol. XIX No. 22. DELHI SATURDAY MARCH 24 1934 PRICE ONE ANNA

رضاکاران بمبئی کی خدمات کا اعتراف

صوبہ بہار کے آفت زدوں کی امداد کرنے والا پہلا دستہ

مفت
معجون برہمی

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

Heath & Sommers
Fort Bombay

منیجر ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

تجارت

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی

ایس - فیق عبدالغنی فخر فروشان جیکب سرکل بمبئی

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

پتہ:- آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

جریان، پرمیہ، احتلام، کمزوری، سستی، نامردی کیلئے

پتہ - منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڈھ شہر یو-پی

ازبلا چھپ رہی ہے

تاریخ اسلام کے سلسلہ میں اسپین کے ایک مشہور تاریخی واقعہ سے متعلق ازبلا کا جو افسانہ متواتر نمبروں میں شائع ہوا تھا اُسے قارئین الجمعیۃ کے مسلسل و پیہم اصرار پر مزید اضافہ اور بہترین ترتیب کے ساتھ ایک مستقل کتاب کی صورت میں زیور طبع سے مزین کیا جا رہا ہے۔ کتابت ہو چکی ہے اور کاپیاں پریس میں جا رہی ہیں توقع کی جاتی ہے کہ بہت جلد یہ کتاب چھپ کر تیار ہو جائے گی اور ہم اسے عنقریب شائقین کی خدمت میں پہنچا سکیں گے۔

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

(جید برقی پریس دہلی میں باہتمام ہلال احمد زبیری پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

اسپین کی کایا پلٹ

افریقہ کے بنی فاطمہ اور عبد الرحمٰن ثالث
شمالی خطہ کے عیسائیوں کی گوشمالی

گزشتہ الجمعیۃ میں لکھا جا چکا ہے کہ عبد الرحمٰن ثالث نے تخت نشین ہوتے ہی طوائف الملوکی اور خانہ جنگیوں کے استیصال پر کمر باندھی اور تمام امراء عرب کو اپنی اطاعت کا فرمان لکھ بھیجا جس میں آپکو پوری کامیابی حاصل ہوئی۔ آج آگے ملاحظہ فرمائیے۔

امور عرب کے معاملات کو ختم کرنے کے بعد عبد الرحمٰن نے اپنی عنان توجہ عیسائیوں کی طرف موڑی کیونکہ طوائف الملوکی کے زمانہ میں یہ لوگ بھی حکومت کا خواب دیکھنے لگے تھے اور مسلمانوں کو ان سے سخت نقصان پہونچنے لگا تھا ان ہی عیسائیوں میں ایک شخص ابن حفصون بھی تھا جو اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ایک نہایت مستحکم ...

کردیتے مگر انہوں نے یہاں بھی حکمت سے کام لیا اور نہایت ہوشیاری سے افریقہ میں آپس میں پھوٹ ڈلوادی۔ افریقہ کے والی اس زمانہ جنگی کو نہ روک سکے کیونکہ ان کو فیصلہ کرتے وقت ایک فریق کا ساتھ بھی دینا پڑتا تھا اور یہی چیز تھی جو تمام افریقہ میں آگ لگاتی چلی جا رہی تھی۔ جب یہ جنگ نہ رکی اور افریقی حکومت مضمحل ہوگئی تو سلطان عبد الرحمٰن نے فوراً ہی قوم بربر پر قبضہ کرلیا اور بغیر جنگ اور خونریزی کے جنوبی خطرہ کو زائل کردیا۔ بجائے اس کے کہ بنی فاطمہ اسپین پر حکومت کرتے اپنے ملک کا ایک حصہ کھو بیٹھے اور قلعہ سوطہ پر بنی امیہ (اسپین والوں) کا جھنڈا لہرانے لگا۔

شمالی عیسائیوں کی گوشمالی

اس ملک کی آمدنی سے سلطان عبد الرحمٰن نے اپنے بحری بیڑہ کو سامان جنگ سے آراستہ کیا اور بحیرہ متوسط کی سلطنت جس پر بنی فاطمہ کو بڑا فخر تھا ان کے ہاتھ میں آگئی۔ یوں تو بحری بیڑوں کی تقویت کا باعث ہر اسلامی حکومت رہی لیکن ...

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

چینی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ
اسلامی روابط کیلئے عام احساس

دمشق کے ایک اخبار کا نمائیندہ آج کل چین کی سیاحت کر رہا ہے اور وقتاً فوقتاً اپنے مشاہدات بیروت اور دمشق کے اخبارات میں شائع کراتا رہتا ہے۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ چین میں مسلمانوں کی تعداد کافی ہے مگر ان میں مذہبی تعلیم کے نقدان کی وجہ سے وہ ربط اور اتحاد اسلامی نہیں ہے جو دوسرے ملکوں کے مسلمانوں میں ہے مثلاً اگر عرب یا ہندوستان کے مسلمانوں پر کوئی مصیبت آپڑے تو اتحاد اسلامی کا رشتہ چین کے مسلمانوں میں کوئی احساس رسم پیدا نہیں کریگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام کی صحیح تعلیم ان میں نہیں ہے۔ چند سالوں سے چین کے اہل علم مسلمانوں نے اس طرف خاص توجہ دے رکھی ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ عربی ...

سب کچھ ہو گیا۔ اب صرف نام باقی ہے اور وہ یہ کہ برطانیہ اعلان کردے کہ فلسطین یہودیوں کا وطن ہے۔

فلسطین میں عربوں کی بے بسی
”حکومت برطانیہ ہمارے اعمال کی سزا ہے“

فلسطین کے گزشتہ فسادیں جو عرب قانون شکنی کے الزام میں گرفتار ہوئے تھے انکو سزائیں ہوگئیں ہیں۔ پندرہ عربوں کی سزایابی کے بعد فلسطین کے مسلمانوں نے جامع اقصیٰ میں ایک جلسہ کیا جس میں اعلان بالفور کے ”برکات“ اور حکومت برطانیہ کی افتراق انگیز پالیسی پر روشنی ڈالی گئی۔ ایک مقرر نے کہا کہ عربوں کی سزایابی اور حکومت کے مظالم نے ہم کو بہت کچھ بیدار کردیا ہے اور ہم سمجھ گئے ہیں کہ جب تک ہماری طرف سے بے شمار قربانیاں نہ ہونگی اس وقت تک ...

ہنگری کے مسلمانوں کا ایک شاندار کارنامہ

ترکی حکومت اور عید اضحیٰ کی تقریب

اسماء کالج اور سعودی انتظامات

یمنی۔ برطانوی معاہدہ اور عربی جرائد

ترکی میں قربانی کے جانوروں کے خون کا استعمال

یہودیوں نے اپنا کام کرلیا!

ایک مصری اخبار کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ برطانوی پالیسی کے ماتحت مسلمانوں کو نجات پانا سخت مشکل ہے۔ یہودیوں نے فلسطین میں اسقدر اقتدار حاصل کرلیا کہ اب اس کو وطن الیہود کہہ دینا چاہئے۔ یہودی اب صرف یہ چاہتے ہیں کہ کام تو ...

عیسائیوں کا اندھا تعصب

ابن حفصون کا قلعہ

عبد الرحمٰن کی اصول حکمرانی

بغداد میں ایک عیسائی معلمہ کی حرکت

... کے خلاف مسلمانوں میں عام ناراضگی پھیل گئی ہے۔ ایک مسلمان لڑکی کو ایک عیسائی معلمہ نے اغوا کرلیا ہے جس پر بغداد میں ایک شور بلند ہوگیا ہے۔ ایک عیسائی گرجا پر بھی مسلمانوں نے حملہ کرنا چاہا مگر پولیس نے بیچ بچاؤ کراکر ان کو اس اقدام سے روک دیا۔

”فتح الملہم شرح صحیح مسلم“

مؤلفہ

حجۃ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہم العالی شیخ الحدیث و التفسیر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل سورت

”حنفیہ کی طرف سے صحیح مسلم کی بے نظیر خدمت“

مسلمانان ہندوستان کا کوئی طبقہ اور اسلامی ہند کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جو حضرت الحاج مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ العالی کی بلند پایہ شخصیت اور علمی رفعت و جامعیت سے ناواقف ہو، اس شرح کی حیثیت و اہمیت اور حقیقی نوعیت کا اندازہ کرانے کے لئے حضرت مولانا مدظلہم کا اسم گرامی ہی کافی ہے۔ حضرت مؤلف مدظلہ نے سالہا سال کی دماغی کاوشوں اور محنتوں کے بعد طالبان حدیث اور مشتاقان علوم نبوی کے لئے یہ بے نظیر ذخیرہ تیار فرمایا ہے۔

فی الحقیقت یہ شرح ہر قسم کے مباحث ایمانیہ و فقہیہ میں تمام دوسری شروح سے بڑی حد تک مستغنی اور بے نیاز کردینے والی ہے۔ اور ہر مسئلہ کے متعلق اس قدر مادہ یکجا فراہم کردیا گیا ہے جو کسی دوسری کتاب میں نہیں مل سکتا۔

سلطنت علیہ آصفیہ ابد ہا اللہ کی سرپرستی میں اس شرح کی تکمیل تالیف اور طبع و اشاعت کا کام جاری ہے۔ جلد اول زیور طبع سے آراستہ ہوکر شائع ہو رہی ہے۔ یہ جلد چار اجزا پر مشتمل ہے۔ اول شرح کا ایک مبسوط مقدمہ جو ۸۰ صفحات پر آیا ہے اور جس میں تقریباً ان تمام اصول حدیثیہ و فقہیہ پر کافی بحث کی گئی ہے جو مباحث حدیثیہ میں کثرت سے دائر ہیں، دوم مقدمہ مسلم کی شرح، سوم کتاب الایمان کی شرح، چہارم کتاب الطہارۃ کی شرح۔

یہ جلد اول ۲۲×۳۰ سائز کے پورے پانسو صفحات پر ختم ہوئی ہے۔ کاغذ اعلیٰ قسم کا ولایتی سفید ۳۲ پونڈ لگایا ہے۔ کتابت و طباعت دیدہ زیب اور صحت کا خاص اہتمام کیا گیا ہے جس کی نظیر دیسی کتابوں میں ملنی مشکل ہے۔ قیمت فی جلد چھ روپیہ (سے رہ)۔ تاجر حضرات جو کم از کم دس نسخے خریدنا چاہیں بذریعہ خط و کتابت معاملہ طے کرلیں۔ محصول ڈاک ہر حال میں بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ

بابو سعید احمد عثمانی منیجر کتب خانہ محمودیہ ”دیوبند“ ضلع سہارنپور (یوپی)

نوٹ:۔ خریداروں کو اپنے مقامی تاجران کتب سے خریدنے میں محصول ڈاک کی کفایت ہوگی۔

شائقین مرغ کیلئے نادر موقعہ

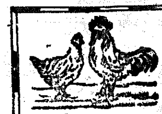

ہمارا مرغی خانہ عرصہ چار سال سے جاری ہے اور ہم نے زر کثیر صرف کرکے ولایتی نسلیں۔ بلیک اپنگٹن۔ سفید لیگ ہارن۔ سیاہ منارکہ بہم پہونچائی ہیں ... قیمت انڈوں کی (جن سے بچے نکلوائے جاتے ہیں) حسب ذیل ہیں:۔

نام	قیمت انڈا فی درجن	نام	قیمت انڈا فی درجن	کیفیت
بلیک اپنگٹن	۱۲/-	سیاہ منارکہ	۵/-	سیاہ منارکہ مرغی کا انڈا وزن تقریباً تولہ
سفید لیگ ہارن	۶/-	برڈ منارکہ	۷/-	ان کا انڈا اندازاً تین ملیگا

ہمارے مرغی خانہ میں وہ نسلیں ہیں جن کو تمام ہندوستان کی آب و ہوا موافق آچکی ہے۔

منیجر مرغی خانہ چودھری عبد العزیز خاں محلہ اچھوتان پانی پت ضلع کرنال (پنجاب)

افسانہ

مہر دمشق

جدائی کی گھڑی اور ملاقات کی تیاری
ایمان والوں کا گھر دنیا کی بہشت ہے
قاضی صاحب کے مکان پر قطورہ کی آخری نظر

(گزشتہ سے پیوستہ)

غرض قطورہ اور صاحبزادی کے درمیان دیر تک گفتگو ہوتی رہی اور قطورہ نے پھر ملاقات کا وعدہ کیا اور اٹھ کر ایک کونہ میں بعض قرآنی دعاؤں کو یاد کرنے میں مشغول ہوگئی۔

آج جمعہ کا روز ہے۔ قاضی صاحب کے گھر کی صفائی ہو رہی ہے۔ قصبہ میں خاص چہل پہل نظر آرہی ہے۔ مسجدوں میں نماز جمعہ کیلئے تیاریاں کی جارہی ہیں کیونکہ قرب و جوار کے مسلمان نماز جمعہ ادا کرنے کیلئے اس قصبہ میں آتے ہیں اور ...

حالت پر قائم رہونگی؟ دل نے گواہی دی کہ بے شک! اس نعمت کو کسی جگہ بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ بلا سے والد صاحب ناراض ہوجائیں اگرچہ اس کی امید نہیں مگر نانا، ترقرآن تو مجھ سے نہ چھوٹیں گے۔ اس کے بعد قطورہ نے فوراً وضو کیا اور صاحبزادیوں کے ساتھ نماز میں مشغول ہوگئی۔ نماز اور دعا سے فراغت کے بعد قطورہ سفر کیلئے بالکل تیار ہوگئی۔

آفتاب طلوع ہونے کو ہے۔ رات کی سیاہی چھٹ رہی ہے۔ صحن کے باغچہ میں چھوٹے چھوٹے درختوں پر چڑیوں نے اپنے خالق رازق کی حمد و ثنا شروع کردی ہے۔ چڑیوں کا پھدک پھدک کر ایک درخت سے دوسرے درخت پر جانا اور پھر ان کا چہچہانا عجیب سماں پیدا کر رہا ہے۔ اسی وقت ایک کونہ سے سحان اللہ کی بعدہ کی تسکین بخش صدا اٹھی جو قطورہ کیلئے اس دنیا میں سب سے بڑی نعمت تھی صاحبزادی قرآن مجید کی تلاوت کر رہی ہیں یہ انہیں کی صدا ہے۔ قطورہ کا حال کچھ نہ پوچھو ایک طرف جدائی کی گھڑیاں اور دوسری طرف ...

(باقی آئندہ)

قربانی کی پیشکش

اسلامی قربانی کا امتیازی نشان
امت مسلمہ کے فرائض اور فداکاری کا سبق
خلیل اللہ کی یادگار کا حقیقی نصب العین

عید الفطر کے بعد دنیائے اسلام کی عالمگیر خوشی اور مسرت کا دن عید الاضحیٰ ہے جس میں خدا کے نیک بندے اور پاکیزہ فطرت مسلمان اجتماعی خوشی کے ساتھ وحدہ لاشریک لہ کا کلمہ بلند کریں گے۔ اور اپنے اندر وہ روح پیدا کریں گے جس کے لئے اس مبارک دن کو مقرر کیا گیا ہے۔

اسلام نے مسلمانوں کے لئے جن چیزوں کو مقرر فرمایا ہے وہ حکمتوں اور عبرتوں سے پر ہیں اور ان کی حقیقی شناخت انسان کو دین اور دنیا دونوں جگہ بامراد بنادیتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مسلمان اسلام کی ہر تقریب اور حکم کو رسمی اور رواجی طور پر مناتے ہیں اور اس کی حقیقت اور غرض کی طرف غور نہیں کرتے حج جیسا عظیم فریضہ رسماً ادا کیا جاتا ہے۔ نماز جیسی عبادت ...

قربانی رضائے الٰہی کا عالمگیر مظاہرہ ہے جس سے مقصود اس بات کا ظاہر کرنا ہے کہ ایک مسلمان کی زندگی اطاعت الٰہی میں منحصر ہے اور اس کی زندگی اور موت اس کی عبادت اور ریاضت اور اس کا سونا اور جاگنا سب اللہ ہی کے لئے ہے قربانی کے بعد ایک مسلمان اپنا سب کچھ خدا کو سونپ دیتا ہے اور اس کا اپنا کچھ باقی نہیں رہتا۔

قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذالک امرت وانا اول المسلمین۔

اے پیغمبر! کہدیجئے کہ میری نماز اور میری قربانی میری زندگی اور موت اس ذات کیلئے ہے جس کا نام اللہ ہے اور جو تمام عالمین کا مربی ہے اور وہ ایسا ہے کہ اس کا کوئی شریک و سہیم نہیں۔ ان ہی چیزوں کیلئے میں مامور ہوں اور میں سب سے پہلا گردن جھکانے والا ہوں!

”وانا اول المسلمین“ اور میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔ یہی قربانی کی روح ہے کہ انسان اپنے نفس کی قربانی کرکے خدا ہی کا ہوجائے اور اس کا قدم صرف اسی کے لئے اٹھے!

پوشیدہ قوتوں کی نمود

دیگر مذاہب میں قربانی

ایک حقیقت کبریٰ

امت مسلمہ کی علامت

سرحدی کونسل میں قانون اسلحہ پاس ہوگیا

تین پیسے میں ایک سو چوالیس صفحے

منیجر سلسلہ نظام المشائخ ۳۲ کوچہ چیلان دہلی

۱۳۰ مارچ تک امرت دھارا اور اس کے مرکبات ۱/۲ قیمت پر اور باقی ادویات و کتب نصف قیمت پر ملیں گی!

جو کیا لاجواب کیا!

کشتہ فولاد منوم

کمی نیند کیواسطے افیون کے مرکبات۔ برومائیڈ کے مرکبات اور ایسی ہی اور مخدرات سست کرنیوالی اشیاء برتی جاتی ہیں۔ ان سے ایک تو مرض اور بھی بڑھتا جاتا ہے۔ دوسرے اعضاء سست ہوتے جاتے ہیں۔ آیورویدک کے سمندر میں بہت موتی ہیں۔ فولاد کا کشتہ ایسی بوٹیوں سے ایک تیار کیا گیا ہے جو کہ سست کرنے کی بجائے چست کرتا ہے اور طاقت دیتا ہے۔ اور پھر ساتھ نیند لاتا ہے!

یہ کشتہ جریان۔ سرعت۔ احتلام۔ کمی باہ کو نافع ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے۔ اور خاص بات اس میں یہ پیدا کی گئی ہے کہ یہ کمی نیند کو دور کرتا ہے اور میٹھی نیند لاتا ہے۔ ۲ رتی مکھن یا ملائی میں رکھ کر شام کو نگل جایئے اور میٹھی نیند سوجایئے!

کمی خون۔ سفیدی خون۔ زردی رنگ کے واسطے اس کو آپ انار سے دیویں۔ اور امراض منی میں دودھ کے ساتھ یا مکھن ملائی کے ساتھ کھلاویں۔ قیمت فی تولہ پانچ روپے (صہ)۔ نمونہ ۱ ماشہ دس آنے (۱۰)

یہ بھی ماہ مارچ میں نصف قیمت پر منگوا کر رکھیں۔ جتنا پرانا ہو اتنا بہتر ہے!

خط و کتابت و تار کا پتہ:۔ امرت دھارا ۴۵ لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سڑک۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہارشنبہ ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۵۲ ہجری

پنڈت مالویہ کو وائسرائے کا جواب

خان عبدالغفار خاں کی رہائی کے متعلق پنڈت مالویہ نے وائسرائے کو جو تار دیا تھا اس کا جواب وائسرائے کے پرائیوٹ سکرٹری کی طرف سے پنڈت مالویہ کو موصول ہوا ہے جو اس قابل ہے کہ تمام ہندوستانی بالخصوص مسلمان اسے پہاڑ آنکھیں کھول کر پڑھیں۔ وائسرائے کے سکرٹری صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

"میں نے آپ کا تار ہز ایکسیلنسی وائسرائے کے سامنے پیش کر دیا ہے [illegible]"

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ حکومت ہند کے لئے ہر ایسے معاملہ میں مداخلت کرنا ضروری نہیں ہے لیکن اگر وہ کسی معاملہ میں مداخلت کرنا چاہے تو کر سکتی ہے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ کسی معاملہ کو آل انڈیا نوعیت دینا اور اس کی بنا پر کوئی قدم اٹھانا بالکل حکومت ہند ہی کے اختیارات میں داخل ہے کیونکہ وہ مرکزی حکومت ہے اور یہ اختیار تمیزی صرف اسی کے لئے مخصوص ہو سکتا ہے۔ جب کبھی وہ طوعاً یا [illegible]

[illegible]

مگر میرے نزدیک حکومت ہند کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ ہر ایسے معاملہ میں مداخلت کرے جو ہندوستان کے کسی گوشے میں کسی تبدیلی کا اثر رکھتا ہو۔ [illegible]

[illegible] اس طرز عمل کے جو کچھ بھی نتائج ہوں ان کی ذمہ داری حکومت ہی پر ہوگی۔

نجد و یمن کی جنگ

سلئے جی موجب تحیر نہیں ہو سکتی۔

کچھ زیادہ عرصہ نہیں ہوا کہ امام یمن اور سلطان ابن سعود کے درمیان صلح و آشتی کی مبارک خبر الجمعیۃ میں شائع ہوئی تھی اور ہم نے ان ہی کالموں میں ان دونوں اسلامی حکومتوں کو اس نیک اقدام پر مبارکباد دی تھی مگر افسوس کہ اس خبر کی مسرت کو ان تازہ اطلاعات نے انتہائی رنج و اندوہ کی شکل میں منتقل کر دیا جو رائٹر کے ذریعہ موصول ہوئی ہیں اور جن کا منشا یہ ہے کہ نجد و یمن کی جنگ شروع ہوگئی اور دونوں حکومتوں کی افواج ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہیں۔

جزیرۃ العرب میں دول مغرب کی جو ریشہ دوانیاں کام کر رہی ہیں ان سے باخبر حضرات اچھی طرح واقف ہیں اور ان ریشہ دوانیوں کو اس قسم کی خانہ جنگی سے جو تقویت پہنچ سکتی ہے وہ بھی ظاہر ہے۔ اس لئے تصور خواہ کسی کا ہو اس کو تاہ نجد و یمن کی جنگ ہر اعتبار سے صرف جزیرۃ العرب بلکہ تمام اسلامی و ایشیائی سلطنتوں کے لئے سخت مضرت رساں اور تباہ کن ثابت ہوگی جنگ عظیم کے بعد سے اتحادیوں نے جس طرح عرب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہیں اور اپنے زیر اثر حکومتیں قائم کر کے یورپ و ایشیا کے درمیانی راستوں پر جس طرح اپنا اقتدار جما رہی ہیں وہ موجودہ سیاسیات میں خاص اہمیت کی نظر سے دیکھا جا تا ہے۔ اور اس وقت جتنی بھی نقل و حرکت ہوتی ہے وہ سب اسی سیاست کے ماتحت ہوتی ہے۔ ابھی حال میں برطانیہ اور یمن کے درمیان عدن اور اس کے نواح کے متعلق جو معاہدہ ہوا ہے وہ بھی اسی ڈپلومیسی سے تعلق رکھتا تھا اور اب اس معاہدہ کے بعد جو جنگ یکا یک شروع ہوگئی ہے وہ بھی یقیناً اسی سیاست سے تعلق رکھتی ہے۔ اگرچہ ابھی تک مزید واقعات روشنی میں نہیں آئے ہیں اور صرف یہ معلوم ہوا ہے کہ جنگ شروع ہوگئی لیکن جیسے جیسے انکشافات ہوتے جائیں گے اور پورے حالات روشنی میں آتے جائیں گے دنیا یہ دیکھ لے گی کہ اس جنگ کو وجود میں لانے کی ذمہ داری یورپ کی استعمار پسند حکومتوں ہی پر عائد ہوتی ہے جو ایشیا بالخصوص ہندوستان کو غلام رکھنے کے لئے درمیان کے تمام راستوں پر قابض رہنا چاہتی ہیں۔ سلطان ابن سعود نے حجاز میں اپنی حکومت کے قیام و استحکام اور موسم حج میں امن و امان کا جو بہتر انتظام کیا تھا اس سے توقع ہوتی تھی کہ جزیرۃ العرب کا مستقبل عنقریب روشن ہو جائے گا مگر حج کے زمانہ میں اس جنگ کا آغاز بہت سے خطرات پیدا کر رہا ہے۔ خدا کرے کہ یہ خطرات غلط ثابت ہوں اور خدا ان دونوں اسلامی سلطنتوں کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ بازیگران یورپ کی چالوں کو سمجھ کر جنگ کی جگہ صلح کا راستہ اختیار کریں۔

آتشزدگی

جاپان اپنے خوفناک و ہولناک حادثات کے لئے کافی مشہور ہے زلزلوں کی ہیبتناکی اور آتش فشاں پہاڑوں کا پھٹنا اور ہزاروں لاکھوں جانوں کا تلف ہو جانا ایسے واقعات ہیں جو جاپان میں اکثر ہوتے رہتے ہیں اور کوئی سال ایسا خالی نہیں جاتا کہ جاپان کی تباہی کے متعلق متعدد اضطراب انگیز و لرزہ خیز اطلاعات اخبارات میں شائع نہ ہوتی ہوں۔ ۲۲ مارچ کو ٹوکیو سے جاپان کے ایک بندرگاہ ہاکوڈیٹ میں زبردست آتشزدگی کی جو اطلاع آئی ہے وہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس آتشزدگی کے نتیجے میں ایک ہزار سے زائد جانیں تلف ہوئی ہیں اور ڈیڑھ لاکھ آدمی بے خانماں ہو گئے ہیں۔ نقصان مال کا اندازہ کروڑوں کا ہے۔ ہاکوڈیٹ کا پورا شہر تباہ ہو گیا ہے اور اس تباہی کی جو تفصیلات آئی ہیں وہ دل ہلا دینے والی ہیں لوگ جب آگ کے شعلوں سے بچنے کے لئے سمندر کی طرف بھاگے اور کشتیوں میں سوار ہوئے تو بہت سی کشتیاں ڈوب گئیں اور ان میں بیٹھے آدمی غرق آب ہو گئے۔ سمندر میں تیز ہوائیں چلنے لگیں۔ جو لوگ میدانوں کی طرف آگ سے بچنے کے لئے بھاگے انہیں شعلوں نے گھیر لیا اور ہوا کا رخ دفعتہً بدل جانے سے انہوں نے جو سمت اختیار کی تھی وہ کچھ مفید نہ ثابت ہوئی اس طرح بہت بڑی آبادی سمندر اور آگ کے درمیان نذر تباہی ہوگئی۔ جاپان میں چونکہ مکان عموماً لکڑی کے ہوتے ہیں اس لئے آگ کو جس وسعت کے ساتھ پھیلنے کا کافی موقع مل گیا اور وہ تمام تدابیر جو آتشزدگی کو روکنے کے لئے سائنس کے بہترین اصولوں کے مطابق حکومت جاپان کی جانب سے ہر شہر اور ہر قریہ میں استعمال کی جاتی ہیں بے حقیقت ثابت ہو گئیں۔ جاپان کی یہ آتشزدگی بھی ایک ہولناک حادثہ ہے مگر سب سے زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ ان ہی چار پانچ دن کے اندر مختلف مقامات سے آتشزدگی کی خبریں آئی ہیں اور یہ تمام مقامات اسی سمت میں ہیں جس سمت میں کہ جاپان واقع ہے۔ رنگون سے اطلاع آئی ہے کہ صوبہ آسام کے ضلع کتھا میں ایک مقام پر آگ لگی جس سے تین سو مکانات تباہ ہو گئے اور ہزاروں انسان بے خانماں ہو گئے۔ اسی طرح بعض اور مقامات پر بھی آتشزدگی کے حادثات پیش آئے۔ امریکہ کے ایک شہر میں بھی آگ جس سے ایک ہوٹل تباہ ہو گیا چند روز کے عرصہ میں آتشزدگی کی اطلاعات ایک ہی سمت سے بظاہر تعجب انگیز ضرور ہیں۔ قدرت کے نظام کو قدرت ہی سمجھ سکتی ہے۔

سکیڑہ میں قربانی گاؤ

قربانی گاؤ کے سلسلہ میں سکیڑہ کا معاملہ کچھ عجیب و غریب ہے باوجود اس کے کہ وہاں کے مسلمانوں کو قربانی گاؤ کا پورا حق حاصل ہے اور ان کے اس حق کو عدالت سے تسلیم کیا جا چکا ہے اور آئین و رواج کی تمام کتابوں کے بعد فیصلہ ان کے حق میں ہوا ہے وہاں کے ہندو قربانی گاؤ کو نہ ہونے دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور آس پاس کے مواضعات سے راجپوت ہندوؤں کی بہت بڑی تعداد کو جمع کر رہے ہیں تاکہ فساد کا خوف دلا کر مسلمانوں کو ان کے ایک جائز آئینی و مذہبی حق کے استعمال سے روک دیں۔ پچھلے سال بھی یہی ہوا تھا اور مسلمانوں نے حکام بالا کے سمجھانے بجھانے سے صبر کر لیا تھا اور اس وعدہ پر اعتماد کئے بیٹھے تھے کہ حکومت آئندہ سال پورے انتظامات کے ساتھ انہیں قربانیہ قربانی کی ادائیگی کا موقع بہم پہنچائے گی اور اس قسم کی دہشت انگیزی سے مرعوب نہ ہوگی تمام امور کا تصفیہ بھی ہو گیا تھا اور یہ امر طے شدہ تھا کہ امسال کوئی مداخلت نہیں کی جائے گی مگر جیسا کہ ہم نے اوپر لکھا ہے اس دیہات کے شورش پسند و مفسد راجپوت ہندوؤں کا اجتماع پھر ہو گیا اور جو تازہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو پھر مرعوب کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور نقص امن کا سخت اندیشہ ہے۔ قربانی گاؤ کو اس طرح جبراً روکنا نہ آئینی اعتبار سے صحیح ہے اور نہ سیاسی و اخلاقی اعتبار سے اس حرکت کو کسی طرح جائز قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس لئے ہم امید کرتے ہیں کہ ایک طرف تو حکومت [illegible] ان شورہ پشت مفسدوں کے مقابلہ میں پوری طرح تیار رہے گی اور اس قسم کی ہمیشہ کے لئے خاتمہ کرے گی اور دوسری طرف ملک کی رائے عامہ بھی ان لوگوں کی مذمت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھے گی تاکہ ان کی ہمت افزائی نہ ہو سکے اور ملک میں اس قسم کے جبر و تشدد کا بازار گرم نہ ہو جائے۔ بالخصوص ہندو اخبارات کا اس معاملہ میں انصاف اور حق پسندی سے کام لینا لازمی ہے۔

حوادث و احکام

استفتاء (کتاب الوقف)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اسلامی اوقاف جو اس وقت ہندوستان میں متولیوں کے ہاتھ میں ہیں اظہار شکایات کے بعد گورنمنٹ کا اپنے ہاتھ میں لے لینا اور ایک ایک جزیہ میں اجازت حکومت کا ضروری ہوگا۔ شرعاً کیسا ہے۔ اس کو تفصیل کے ساتھ بحوالہ مفصل حوالہ کے ساتھ تحریر فرما دیجئے۔

الجواب

اوقاف اسلامیہ کو حکومت کے قبضے میں دے دینا اور متولیوں کے اختیارات حکومت کو تفویض کر دینا شرعاً درست نہیں ہے۔ متولیوں کی بے اعتدالیوں کو روکنے کے لئے حساب فہمی تو کی جا سکتی ہے لیکن ان کے شرعی اختیارات جو واقف نے دئے ہیں سلب نہیں کئے جا سکتے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

استفتاء (کتاب النکاح، تعدد ازدواج)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ نکاح کے وقت عام طور پر لڑکی والے لڑکے والوں اور خود لڑکے سے یہ شرط کر لیتے ہیں کہ اس نکاح کے بعد اگر کوئی دوسرا نکاح کیا تو یہ نکاح ٹوٹ جائے گا اور طلاق ہو جائے گی اور پھر اسی مضمون کی ایک تحریر بھی لکھا لیتے ہیں اور اس صورت میں اگر یہ شرط مذکورہ کر کے نکاح کر لیا جائے اور دستاویز لکھ دی جائے تو نکاح صحیح ہو جاتا ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب

صورت مسئولہ میں نکاح میں اس شرط کے لگا دینے سے شرعاً نکاح صحیح ہو جائے گا اور کسی قسم کا فساد نہ ہوگا اور اس قسم کی شرط لگانا شرعاً معتبر ہے اور اگر اس شرط یہ نکاح ہوا ہے تو زوج کے نکاح ثانی کرنے سے زوجہ اول پر طلاق واقع ہو جائے گی۔ فی بیان التعلیق ہو ربط حصول مضمون جملۃ بحصول مضمون جملۃ اخری الشرط الملک لقولہ المنکوحۃ ان ذہب فانت طالق او الاضافۃ الیہ کان نکحت امراۃ او ان نکحتک فانت طالق و کذا کل امراۃ۔ انتہی (کذا فی الدر المختار)۔

مگر اس قسم کی شرط لگانا جائز نہیں اس لئے کہ زوج کو شرعی حق ہے کہ اگر عدل و مساوات کر سکتا ہو تو چار زوجات تک رکھ سکتا ہے۔ اور شرط لگانے [illegible]

کی صورت میں زوجہ اپنے اس شرعی حق سے عملاً محروم ہو جائے گا۔ فقط واللہ اعلم

محمد عظمت اللہ کان اللہ لہ
نائب مفتی جمعیۃ علمائے ہند دہلی

استفتاء (کتاب الاضحیہ، چرم قربانی)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں:-

۱۔ قربانی کس تاریخ اور کس وقت تک کر سکتے ہیں؟
۲۔ قربانی کا گوشت بیچ کر اس کی قیمت خیرات کر سکتے ہیں یا نہیں؟
۳۔ قربانی کی کھال اپنے استعمال میں لا سکتے ہیں یا نہیں؟
۴۔ قربانی کی کھال سری اور پائے قصائی کی اجرت یا نائی یا دھوبی کو اس کا حق سمجھ کر دینا جائز ہے؟
۵۔ گوشت کھال یا اس کی اجرت مؤذن یا امام کو دینا یا مسجد کی مرمت میں لگانا جائز ہے یا نہیں؟

ہر سوال کا جواب صاف طور پر لکھ دیجئے تاکہ ہم مسلمان اس کے گناہ سے بچیں۔

الجواب

۱۔ بارہ ذی الحجہ کی عصر تک قربانی کر سکتے ہیں۔
۲۔ قربانی کا گوشت بیچ کر اس کی قیمت خیرات کرنا جائز ہے۔ مگر گوشت بیچ کر اس کی قیمت خیرات کرنے کے بجائے گوشت ہی خیرات کرنا بہتر ہے۔
۳۔ قربانی کی کھال اپنے استعمال میں لا سکتے ہیں۔
۴۔ قربانی کی کھال، سری اور پائے قصاب کی اجرت، نائی یا دھوبی کا حق سمجھ کر دینا جائز نہیں بلکہ اس کو صدقہ کر دینا چاہئے۔
۵۔ قربانی کا گوشت اور اس کی کھال یا ان کی قیمت مؤذن و امام کی تنخواہ یا ان کو بیچ کر مسجد میں دینا جائز نہیں اسی طرح اس کی قیمت مسجد میں لگانا بھی جائز نہیں۔ واللہ اعلم

محمد عظمت اللہ کان اللہ لہ
نائب مفتی جمعیۃ علمائے ہند دہلی

جامع مسجد اور ارون ہسپتال میں نماز عید اضحی

حسب دستور سابق اس سال بھی نماز عید جامع مسجد ارون ہسپتال بیرون ترکمان دروازہ میں بارہ بجے ادا کی جائے گی۔ امسال بھی نماز عید الضحی ۸ بجے مولوی غلام محمد صاحب صدیقی کی امامت میں ہوگی۔ (جامع مسجد)

شذرات

پرتاپ کی معذرت

ہم نے پرتاپ کے خلاف ان کالموں میں جو کچھ لکھا تھا وہ محض اس بنا پر لکھا تھا کہ پرتاپ نے ایک شدید و خطرناک غلطی کی اور پھر اس غلطی پر اصرار کرتے ہوئے اس کی تلافی سے بھی گریز کیا۔ ہمارے لئے یہ امر سخت تکلیف دہ تھا کہ ہندوؤں کے ایک کثیر الاشاعت اخبار میں ایسے مضامین شائع ہوں جو مسلمانوں کے لئے سخت دل آزار اور اشتعال انگیز نوعیت رکھتے ہوں اور اس کا علم ہو جانے کے بعد کہ ان مضامین سے مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی ہے یہ اخبار اپنی گزشتہ غلطی کے لئے معذرت خواہ بھی نہ ہو اور آئندہ کے لئے یہ یقین بھی نہ دلائے کہ اس قسم کی غلطی کا اعادہ نہ ہوگا۔ ہم پرتاپ کی اس روش کو ہندوستان میں مختلف قوموں کے باہمی خوشگوار تعلقات اور مشترکہ قومی مفاد کے لئے سخت مضرت رساں خیال کرتے تھے اور ہم نے اپنے آخری شذرہ میں اس طرف اشارہ بھی کیا تھا۔ اب ہمیں یہ دیکھ کر اطمینان اور خوشی حاصل ہوئی کہ پرتاپ نے ضد اور ہٹ دھرمی کی راہ کو چھوڑ کر معقولیت اور صلح پسندی کی راہ کو اختیار کر لیا اور اپنی ۱۱ مارچ کی اشاعت میں مذکورہ بالا مضامین کے متعلق اظہار معذرت کر کے اس تلخی و ناگواری کو ختم کر دیا جو غلطی اور غلطی پر اصرار سے پیدا ہو گئی تھی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ پرتاپ کے حسب ذیل الفاظ مسلمانان ہند کو مطمئن کرنے کے لئے کافی ہوں گے:-

"پرتاپ اسلامی بزرگوں اور مسلمان دوستوں کی کسی وجہ سے [illegible]

اس کی تحریرات پیغمبر اسلام کی توہین کا پہلو نہ بھی لئے ہوئے ہوں۔ تاہم وہ مسلمانوں سے ان تحریرات کیلئے بغیر کسی مزید بحث یا عذر کے معذرت خواہ ہو۔

امید ہے کہ یہ اعلان ہمارے مسلمان بھائیوں کی تسکین کر دے گا۔ ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ ہمارے عقیدہ میں اس ملک کی نجات ہندوؤں اور مسلمانوں کے باہمی اتحاد ہی سے ہو سکتی ہے اور اس اتحاد کی پہلی شرط یہ ہے کہ ایک دوسرے کے مذہبی پیشواؤں کا ادب کیا جائے۔ "پرتاپ" اس اصول پر سختی سے قائم رہنے کا دعویدار ہے اور امید کرتا ہے کہ مسلم اخبارات بھی ہندو دھرم، ہندو تہذیب، ہندو بزرگوں اور ہندو دیوتاؤں کے متعلق لکھتے وقت ہندوؤں کے نازک جذبات کا احترام کریں گے۔"

ہمیں امید ہے کہ پرتاپ کی یہ معذرت اور اس کا یہ صاف و صریح اعلان کہ وہ مسلمانوں کی دل آزاری کسی حال میں بھی برداشت نہیں کر سکتا مستقبل کے لئے ایک مستحکم ضمانت ثابت ہوگا اور مسلمانوں کو اس قسم کی شکایات کا موقع پھر کبھی نہ آئے گا نیز پرتاپ کی اس مثال سے پنجاب کے دوسرے ہندو و مسلم اخبارات بھی سبق حاصل کریں گے اور ہر ایسی تحریر کی اشاعت سے پرہیز کریں گے جس سے کسی قوم کے مذہبی جذبات کو صدمہ پہنچنے کا احتمال ہو۔ کیونکہ قلیل سے قلیل خطرہ بھی مضر ہوگا۔ ہر قوم کے ذمہ دار اخبارات کو دوسری قوموں کے ساتھ انتہائی رواداری کا ثبوت بہم پہنچانا چاہئے [illegible]

دارالحکومت

جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا جلسہ

دہلی ۲۴ مارچ۔ کل بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا نور الدین صاحب نائب ناظم جمعیۃ علماء ہند منعقد ہوا۔ صدر محترم کی صدارتی تقریر کے بعد حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی (سابق ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند) حضرت مولانا مولوی عظمت اللہ صاحب نائب مفتی نے قربانی کی حقیقت و اہمیت اور اس کے اجتماعی نتائج و اثرات پر مدلل اور حیات بخش تقریریں فرمائیں اور مسلمانوں کو اسوۂ ابراہیمی پر چلنے کی تلقین کی اور جلسہ دعا کے بعد ختم ہوا۔

ناظم جمعیۃ علماء ہند کا دورہ بہار

معلوم ہوا ہے کہ حضرت ناظم جمعیۃ علماء ہند اور مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی صوبہ بہار کے دورہ پر عنقریب تشریف لیجانے والے ہیں۔ روانگی کی صحیح تاریخ سے بعد میں اطلاع دی جائے گی۔

قربانی کے سلسلہ میں سرکاری انتظامات

دہلی ۲۵ اپریل۔ عید اضحی کے سلسلہ میں حکومت کی طرف سے دہلی میں انتظامات شروع ہو گئے ہیں سادہ راستوں اور ناکوں پر پولیس کے دستے متعین کر دئے گئے ہیں۔ حسب دستور سابق قربانی کے متعلق نوٹ علاوہ ضوابط بھی شائع ہو گئے ہیں۔ شہر میں قربانی کے بکروں اور بھیڑوں کا ہجوم ہے اور ہر جگہ دو گانہ پہل پہل نظر آ رہی ہے۔ بمقام امن کی خاطر دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔

دہلی میں کانگریسی لیڈروں کی کانفرنس

نئی دہلی ۲۳ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگریسی لیڈروں نے یہ طے کیا ہے کہ ایسٹر کے ہفتہ میں دہلی میں ایک بے ضابطہ کانفرنس ہو۔ کلکتہ سے چھ لیڈر آئیں گے جن میں ڈاکٹر بدھان چندر رائے اور مسٹر تلسی گوسوامی بھی شامل ہوں گے۔ مسٹر ستیہ مورتی مدراس کے ڈیلی گیٹوں کی سرکردگی کریں گے۔ مسٹر آصف علی دہلی کی نمائندگی کریں گے۔ چودھری خلیق الزماں اور مسٹر شرمانی اسے کے شیروانی یو پی کے نمائندے ہوں گے۔ ڈاکٹر ستیہ پال کی طرف سے مسٹر جمنا داس بمبئی سے اور سوامی گووند انند سندھ سے شریک ہوں گے۔ بے ضابطہ گفت و شنید ۳ مارچ کو شروع ہو جائے گی اور باضابطہ گفتگو دو روز بعد شروع ہوگی۔

ناظم جمعیۃ علماء ہند کا تار گورنر یوپی کے نام

سکیڑہ میں گائے کی قربانی کا تصفیہ

دہلی ۲۵ مارچ۔ سکیڑہ ضلع میرٹھ میں ہندوؤں کے دباؤ سے حکام نے قربانی گاؤ بند کرا دی تھی۔ امسال حکومت نے کچھ انتظام کیا ہے سکیڑہ اور قرب و جوار میں ہر جگہ ۔۔۔ پیادہ اور سوار پولیس متعین کر دی گئی ہے مگر حکام نے اپنے سابقہ حکم سے انحراف کر کے اور ایک کو سوار کرا کر مسلمانوں کو شک و شبہ میں ڈال دیا ہے۔ اور خیال پیدا ہوا ہے کہ مسلمانوں میں پولیس کے خلاف سخت جوش اور ہیجان پھیلا ہوا ہے۔ کل حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے گورنر یو۔پی، کلکٹر اور ڈپٹی کمشنر کے نام تار ارسال فرمائے ہیں جن میں ان کی توجہ دلائی گئی ہے کہ وہ فوری انتظام کریں۔

اعلان تعطیل

چونکہ عید الاضحی کی تقریب میں دفتر اور پریس بند رہے گا اس لئے یکم اپریل کا الجمعیۃ شائع نہ ہو سکے گا اس کے بعد ۵ اپریل کا پرچہ ناظرین کرام کی خدمت میں حسب دستور حاضر ہوگا۔ ناظرین کرام اور ایجنٹ صاحبان نوٹ فرما لیں۔ (مینیجر)

حکومت بنگال کے قبضہ میں اسلحہ

ضبط شدہ بندوقوں اور ریوالوروں کی تعداد

کلکتہ ۲۲ مارچ۔ بنگال کونسل میں آج ایک سوال کے جواب میں مسٹر ریڈ نے بیان کیا کہ گزشتہ ایک سال میں پولیس کو دہشت پسندوں کے قبضے سے ۷۲ رائفلیں، ۵۰۰ بندوقیں اور ۳۰ ریوالور اور پستول ضبط کئے گئے ہیں۔ [illegible] کا [illegible] ایسے اسلحہ شامل ہیں جو لوگوں نے خود اپنی مرضی سے داخل کرائے۔ جن کے لائسنس ضبط کئے گئے یا جو ایسے کاموں میں استعمال کئے گئے جن کا کوئی لائسنس حاصل نہیں کیا گیا تھا۔ ایک اور سوال کے جواب میں ہوم ممبر نے کہا کہ جو اسلحہ اور گولہ بارود ضبط کیا گیا ہے اس کو ختم کر دینے کی غرض سے ہیں کہ ان کی تعداد ۴۹ رہ جائے گی۔ [illegible]

اسمبلی کے ارکان کی موٹروں کا ٹیکس

نئی دہلی ۲۴ مارچ۔ چیف کمشنر کی طرف سے ایک اعلان شائع کیا گیا ہے جس میں مذکور ہے کہ اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ کے جو ممبران باہر سے عارضی طور پر اپنی موٹریں دہلی میں لاتے ہیں ان کے لئے یہ سہولت بہم پہنچا دی گئی ہے کہ وہ دوسرے مقامات سے اپنی موٹروں کا ٹیکس ادا کر چکے ہیں ان کو دہلی میں ٹیکس سے مستثنیٰ کر دیا جائے گا۔

یمن اور حجاز میں جنگ کا آغاز ہو گیا

سات ماہ کی گفتگوئے صلح کا ناکام خاتمہ

تہامہ کو یمنی افواج سے خالی کرانے کا حکم دیا گیا

گزشتہ مہینہ یہ خبر آئی تھی کہ سلطان ابن سعود اور امام یمن میں صلح ہو گئی ہے۔ اور بیس سال کیلئے ایک معاہدہ بھی ہو گیا ہے لیکن تازہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ یمن، نجد میں جنگ شروع ہو گئی ہے اور ولی عہد امیر فیصل (ابن سعود کے صاحبزادے) کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ تہامہ کو یمنی افواج سے خالی کرالیں۔ رائٹر کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ یمن اور سعودی حکومت کی سرحد پر جنگ شروع ہو گئی ہے۔ گزشتہ سات ماہ سے صلح کی گفتگو ناکام ثابت ہوئی۔ لندن میں سلطان ابن سعود کے نمائندے نے بھی اس خبر کی تصدیق کر دی ہے۔

سعودی افواج کو امیر فیصل کی قیادت میں آگے بڑھنے اور تہامہ کو یمنی افواج سے خالی کرانے کا حکم دیا گیا ہے۔ جھگڑے کی بنا یہ ہے کہ یمن اور نجد کی سرحد پر تہامہ کے متعلق یہ اختلاف ہے کہ وہ کس کا ہے سلطان ابن سعود کا دعویٰ ہے کہ یہ علاقہ ان کا ہے۔ سلطان چاہتے ہیں کہ امام اپنی افواج وہاں سے ہٹالیں۔ معلوم ہوا ہے کہ تہامہ میں جو یہ جنگ ہو رہی ہے یا ہونے والی ہے اس کا اثر حاجیوں پر مطلق نہیں پڑیگا۔ سلطان ابن سعود جنگ کے ساتھ ساتھ حجاج کی خدمت میں بھی مصروف ہیں۔

بہار سنٹرل ریلیف کمیٹی کا کام

گاندھی جی کا فیصلہ

پٹنہ ۲۴ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ بہار سنٹرل ریلیف فنڈ کی فنانس کمیٹی اور گاندھی جی کے درمیان کانفرنس کے نتیجہ کے طور پر مندرجہ ذیل فیصلہ کیا گیا ہے۔

(۱) کافی ذرائع بہم پہنچانے کے باعث اور اس لئے بھی کہ حکومت نے کام شروع کر دیا ہے سنٹرل ریلیف کمیٹی مکانات اور جھونپڑیوں کی تعمیر اور آرائش کو صرف کرنے کے کام جہاں تک جمع ہو گیا ہے اپنے ذمہ نہیں لے سکتی کمیٹی صرف اتنا کر سکتی ہے کہ اگر حکومت انفرادی معاملات کی جانب اپنی توجہ مبذول نہ کرے تو اس قسم کے معاملات میں کمیٹی امداد کرے گی۔

(۲) سر دست کمیٹی کی سرگرمیاں مختلف مرکزوں میں دوکانیں کھولنے اور اناج اور دیگر اشیاء خورد و نوش عارضی سامان رعایت کے ساتھ فروخت کرنے اور جس علاقہ میں دوبارہ شروع ہوگی وہاں طبی امداد بہم پہنچانے تک محدود رہیں گی۔

بنگال میں پچاس افسروں کا قتل

کونسل میں ہوم ممبر کا بیان

کلکتہ ۲۴ مارچ۔ بنگال کونسل میں مسٹر اپن کے باسو کے ایک سوال کے جواب میں ہوم ممبر نے بیان کیا کہ بنگال میں دہشت انگیزوں کے ذریعہ ۱۹۰۶ء سے آج تک چھوٹے بڑے کل پچاس سرکاری ملازم قتل کئے گئے اور ۳۳ مجروح ہوئے اور ۱۹۲۰ء میں تحریک عدم تعاون کا مقابلہ کرتے ہوئے ۸ سرکاری ملازم ہلاک ہوئے ۱ مارا اور ۱ مجروح ہوئے۔

حکومت کے مشورہ سے کام کیا جائیگا

سر سلطان احمد اور گاندھی جی کا بیان

پٹنہ ۲۴ مارچ۔ سر سلطان احمد کل گاندھی جی سے ملاقات کرنے کے لئے تشریف لے گئے گفت و شنید بہار میں ریلیف کے موضوع پر ہوئی گاندھی جی نے فرمایا کہ سنٹرل ریلیف کمیٹی گورنمنٹ سے مشورہ کئے بغیر کوئی کام نہ کرے گی اور نہ بہار میں ریلیف کے کام کو کسی قسم کے سیاسی پروپیگنڈا کا ذریعہ بنایا جائے گا۔

سر سلطان احمد نے نمائندہ ایسوسی ایٹڈ پریس سے ایک انٹرویو کے دوران میں فرمایا کہ گاندھی جی ریلیف کے کام میں بہت جوش کا اظہار کر رہے ہیں اور حکومت کے ساتھ تعاون کرنے کے خواہاں ہیں۔ سر سلطان احمد پھر گاندھی جی سے ملاقات کریں گے۔

گاندھی جی نے آج سہ پہر کو ظفر نگر میں ایک جلسہ میں تقریر کی اور اس میں اپیل کی کہ وہ ریلیف کے کام میں حتی الوسع امداد کریں۔

راجندر بابو اور وائسرائے کا فنڈ

۳۵ اور ۲۲ لاکھ روپیہ جمع ہو چکا

نئی دہلی ۲۴ مارچ۔ وائسرائے کے بہار ریلیف فنڈ میں آج تاریخ تک ۳۵ لاکھ ۱۳ ہزار ۷ سو ۸۸ روپیہ ایک آنہ ۹ پائی اور ۲۳ پونڈ ۱۰ شلنگ کی رقم موصول ہو چکی ہے۔

پٹنہ ۲۴ مارچ۔ بہار سنٹرل ریلیف کمیٹی کو ابھی تک جو رقم موصول ہوئی ہے اس کی کل تعداد ۲۲ لاکھ ۲۲۸ روپیہ تک پہنچ گئی ہے۔

اسلحہ برآمد ہونے کے جرم میں سزا

کلکتہ ۲۲ مارچ۔ جوگیندر ناتھ بنرجی نامی ایک بنگالی نوجوان کو جیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت سے اسلحہ برآمد ہونے کے الزام میں ساڑھے چھ سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔ بنرجی کو اسی عدالت سے اسی مقدمہ میں سات سال قید سخت کی سزا دی گئی تھی لیکن اپیل پر ہائیکورٹ نے اس کے خلاف مقدمہ کی ساعت دوبارہ کرنے کا حکم دیا تھا۔

آسام کونسل میں فوجداری بل منظور

شیلانگ ۲۳ مارچ۔ آسام کا نیا ترمیم ضابطہ فوجداری آج منظور ہو گیا اس قانون میں متعدد ترمیمیں پیش کی گئی تھیں۔ لیکن نامنظور ہوئیں متعلق ایک ترمیم کے سوائے بقیہ متعدد ترمیمات پر اختلاف رائے کا اظہار کیا گیا۔ کونسل کا اجلاس غیر معینہ عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

پولیس کی جماعت پر دیہاتیوں کا حملہ

ایک بدمعاش کی چیخ و پکار کا نتیجہ

کلکتہ ۲۴ مارچ۔ دیہاتیوں نے پولیس کے کئی آدمیوں کو گھیر کر بری طرح زدوکوب کیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ کلکتہ کے شمالی نواحی موضع میں پولیس کے آدمی جو کہ بنگال میں ایک غنڈہ کا تعاقب کر رہے تھے جس کو کلکتہ سے نکال دیا گیا تھا لیکن وہ کلکتہ میں واپس آ گیا تھا اور بدمعاشیاں کرتا رہتا تھا یکایک وہ غنڈہ ریلوے لائن پر گر پڑا۔ لیکن اس نے چالاکی سے شور مچایا کہ چور آ گئے لوٹ رہے ہیں میری مدد کرو۔ چنانچہ اس علاقہ کے باشندے لاٹھیاں لیکر وہاں پر پہنچ گئے اور انہوں نے پولیس والوں پر حملہ کر دیا چنانچہ ان میں سے دو آدمیوں کو ہسپتال پہنچانا پڑا۔ پولیس کے آدمیوں نے جب کہا کہ وہ پولیس کے آدمی ہیں اور اس غنڈہ کو گرفتار کرنے کے لئے اس کا تعاقب کر رہے ہیں تو گاؤں والوں کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

خان عبدالغفار خاں کی رہائی کا مطالبہ

پنڈت مالویہ کا وائسرائے کے نام تار

پٹنہ ۲۳ مارچ۔ پنڈت مدن موہن مالوی نے وائسرائے کی خدمت میں مندرجہ ذیل تار روانہ کیا ہے:-

"میں جناب کی توجہ خان عبدالغفار خاں کے معاملہ کی جانب جو ملتان سنٹرل جیل میں ہیں سے مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ قریباً پچاس دن سے بھوک ہڑتال پر ہیں اس کی حالت بہت نازک بتلائی جاتی ہے انسانیت کا تقاضا ہے کہ اسے فوراً رہا کر دیا جائے۔ مجھے امید ہے کہ جناب اس معاملہ میں مداخلت کر کے اس کی جان بچائیں گے۔"

کیا یمن اور حجاز میں جنگ ہو رہی ہے؟

لندن ۲۴ مارچ۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ یمن سعودی عربی سرحد پر سلطان ابن سعود اور امام یمن کی افواج کے درمیان جنگ ہو رہی ہے سات ماہ سے صلح کی جو گفت و شنید ہو رہی تھی وہ بیکار ثابت ہوئی ہے۔

بمبئی کونسل کے صدر کا رولنگ

بمبئی ۲۳ مارچ۔ آج بمبئی کونسل کے اجلاس میں صدر نے ایک رولنگ دیا کہ جو سوال کونسل کے اجلاس میں کسی رکن کی عدم موجودگی میں پیش کئے جانے والے ہوں ان کو وقت نہ ملنے کی وجہ سے پیش نہ کیا جائے گا کیونکہ اس سے کسی قانونی حق کی تلفی نہیں ہوتی ہے بلکہ یہ سوال جوابات کے ساتھ شائع ہونے چاہئیں۔

سرحد پر ایک فوجی افسر لوٹ لیا گیا

پشاور ۲۳ مارچ۔ پشاور سے سات میل کے فاصلہ پر نوشہرہ پشاور روڈ پر شام کے وقت ایک ڈاکہ پڑنے کی خبر موصول ہوئی ہے۔ لفٹننٹ ولسن میجر بھی نوشہرہ سے پشاور جا رہے تھے۔ راستہ میں بارہ مسلح ڈاکوؤں نے ان کی موٹر روک لی، اور پہلے تو ڈاکوؤں نے ان کا تمام سامان لوٹ لیا اور اس کے بعد ان پر کئی فائر کئے۔ لفٹننٹ ولسن خفیف مجروح ہوئے ہیں۔

گوا کے بارہ ہزار عیسائی ہندو بن گئے

بمبئی ۲۴ مارچ۔ گوا میں ہندو مہا سبھا شدھی کا پروپیگنڈا کر رہی ہے چنانچہ قریباً ۵ ہزار ہندو جن کو گوا کو گزشتہ تین سو سال سے عیسائی تھے دوبارہ ہندو بنا لیا گیا ان کو اس وقت کی شکایات تھیں جو گورنر جنرل سے ملکر دور کر دی گئی ہیں۔

بہار کونسل کے اجلاس سے واک آوٹ

پٹنہ ۲۴ مارچ۔ کل بہار کونسل کا جلاس جب بہار میونسپل ترمیمی بل پر حکومت کی جانب سے پیش ہوا ہے بحث ہو رہی تھی تو آئینی نیشنلسٹ پارٹی اور مسلم احرار پارٹی کے ممبران مسٹر سچیدا نند سنہا کی سرکردگی میں کونسل کے اجلاس سے واک آوٹ کر گئے۔

جب بل کو شہر پر کی تحریک کثرت رائے سے منظور ہو گئی تو ان پارٹیوں کے ممبران نے بل کے پہلے دو کلاز پر رائے شماری کا مطالبہ کیا اور جب ان کا حصہ بیکار ثابت ہوا تو وہ کونسل کے اجلاس سے واک آوٹ کر گئے۔

فری پریس جرنل کے ایڈیٹر کو سزا

مولانا شوکت علی کے مقدمہ کا فیصلہ

بمبئی ۲۴ مارچ۔ بمبئی کے تیسرے پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے اجلاس میں مولانا شوکت علی کا جو مقدمہ مسٹر سدانند ایڈیٹر فری پریس جرنل اور مسٹر سی ملیں مدکار نی پرنٹر و پبلیشر فری پریس پر چل رہا تھا اور جس میں ملزموں پر یہ الزام تھا کہ انہوں نے بمبئی کے بلوہ کے بارے میں فری پریس جرنل میں ایسی خبریں شائع کیں جن سے مولانا شوکت علی کی توہین ہوئی۔ ملزموں پر تین جرم عائد کئے گئے تھے جن میں سے وہ دو سے بری ہو گئے اور تیسرے جرم میں انہیں بعض الفاظ لکھنے کی بنا پر مجرم قرار دیا گیا۔

یہ مضامین مئی ۱۹۳۳ء میں شائع ہوئے تھے۔ عدالت نے ہر دو ملزموں کو دو دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ بصورت عدم ادائے جرمانہ تین تین ماہ قید محض کی سزا دی جائے گی۔

کپورتھلہ میں ہندوؤں اور سکھوں کی شورش

مسلمانوں کی طرف سے سول نافرمانی کی دھمکی

کپورتھلہ ۲۴ مارچ۔ کل تک کپورتھلہ میں ۴۳ ہندو اور سکھ گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ ہندو اور سکھ دوکانداروں کی ہڑتال برابر جاری ہے آج اس ہڑتال کا گیارہواں دن ہے۔ مسلمانوں کا بھی ایک جلسہ جودھری [illegible] میں منعقد ہوا جس میں یہ اعلان کیا گیا کہ اگر ہندوؤں اور سکھوں کے ایجی ٹیشن کے نتیجے کے طور پر قانون انتقال اراضی میں کوئی ترمیم کی گئی تو مسلمان سول نافرمانی شروع کر دیں گے۔

ایک تولہ وزن کا لفافہ ایک آنہ میں

اسمبلی کی کارروائی

دہلی ۲۴ مارچ۔ اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں سر جارج شسٹر نے سگرٹ پر ڈیوٹی کے متعلق مخالف پارٹی کے ساتھ مفاہمت کر کے ان کا کام آسان بنا دیا تھا۔ سر شسٹر نے حکومت کی جانب سے یقین دلایا ہے کہ دیسی سگرٹ سازی اور تمباکو کی صنعت کا تحفظ کیا جائے گا۔

شاہ مسعود احمد صاحب نے ڈاک کے محصول کے سوال پر بحث شروع کی آپ نے یہ مطالبہ کیا کہ چھ ماشہ کی بجائے ایک تولہ کا لفافہ ایک آنہ میں جانا چاہئے سر بری سنگھ گوڑ نے ہاؤس کو یاد دلایا کہ تیس سال کا عرصہ ہوا گورنمنٹ نے نصف تولہ کے لفافہ کی تجویز مسترد کر دی تھی۔ کیونکہ افسران وہ خطوط نہیں پڑھ سکتے تھے جو پتلے کاغذ پر تحریر کیا کرتے تھے کیونکہ برسات کے موسم میں سیاہی خشک ہو جاتی تھی۔

قحبہ خانوں کے انسداد کا بل

پنجاب کونسل کا مستحسن کارنامہ

لاہور ۲۲ مارچ۔ پنڈت نانک چند نے کل ایک بل پنجاب کونسل میں پیش کیا ہے جس سے پنجاب میں قحبہ خانوں کا خاتمہ کرنا اور لڑکیوں اور عورتوں کی خرید و فروخت ممنوع قرار دینا مقصود ہے اور جس کے ذریعہ حکام کو ایسے اختیارات حاصل ہو جائیں گے جن سے ان کو اس بدعت کا مقابلہ کرنے میں بہت امداد ملے گی اور ان غریب عورتوں اور لڑکیوں کی حفاظت ہو سکے گی جو بدمعاشوں کے ہاتھوں نالاں ہیں۔ بل کے مقاصد کی وضاحت کرتے ہوئے محرک نے کہا کہ حال میں جمعیۃ اقوام نے مشرقی ممالک میں جو تحقیقات کی تھی اس سے ظاہر ہوتا ہے عورتوں اور بچوں کی ناجائز فروخت کے خاص مرکز قحبہ خانے ہی ہیں اس بل کا مقصد ان مرکزوں کا خاتمہ کرنا ہے۔

فلپائن کی آزادی پر صدر امریکہ کے دستخط

امریکن پارلیمنٹ میں جزائر فلپائن کی آزادی کے متعلق جو بل منظور ہوا تھا اس پر صدر امریکہ مسٹر روزویلٹ نے بھی دستخط کر دئے ہیں اس بل کی رو سے جزائر فلپائن کو دس یا بارہ سال کے اندر مکمل آزادی مل جائے گی۔

آتشزدگی سے چودہ اشخاص ہلاک

نیو برگ (امریکہ) ۲۲ مارچ۔ سیر و شکاروں کے ایک ہوٹل میں آگ لگنے کی وجہ سے ۱۴ اشخاص ہلاک اور پچاس مجروح ہوئے۔ آتشزدگی کی وجہ یہ ہوئی کہ انگیٹھی فرش پر گر پڑی اور رفتہ رفتہ سارے ہوٹل پر چھا گئی۔

ایک ارب ۶۵ کروڑ کا سونا ہندوستان سے باہر

بمبئی ۲۴ مارچ۔ جناب پریذیڈنٹ ایکن لارڈ وائسرائے آف انڈیا پر آج ۶۶ لاکھ ۳۸ ہزار ۷۰ کا سونا ہندوستان سے باہر بھیجا گیا۔ جب سے انگلستان نے سونے کا معیار ترک کیا ہے اس وقت سے اب تک ایک ارب ۶۵ کروڑ ۲۵ لاکھ ۳۸ ہزار نو سو ۸۴ روپے کا سونا ہندوستان سے باہر جا چکا ہے۔

مدراس کونسل کی میعاد میں توسیع

مدراس ۲۴ مارچ۔ آج مدراس کونسل کے اجلاس میں گورنر مدراس نے ایک طویل تقریر کی جس میں مدراس کونسل کی میعاد میں ماہ اکتوبر ۱۹۳۴ء سے مزید ایک سال کے لئے توسیع کا اعلان کیا اور ممبران اسمبلی کا کہ وہ قرطاس ابیض پر جزوی طور سے نہیں بلکہ مکمل طور پر غور کرنے کے بعد اس کے متعلق اپنی رائے قائم کریں۔

افغانستان اور ایران میں دوستانہ تعلقات کی تجدید

بلخ کے جدید اور خوشنما شہر کی تکمیل۔ افتتاحی رسم کی تیاریاں

مزار شریف میں سرکاری کتب خانہ کا افتتاح

کابل ۲۳ مارچ۔ وزیر حکومت ایران نے اعلیٰ حضرت ظاہر خاں شاہ افغانستان کی خدمت میں قصر دلکشا میں وثیقہ اور سند پیش کرتے ہوئے خواہش ظاہر کی کہ ایران اور افغانستان میں دوستانہ تعلقات استوار اور قائم رہیں۔ اعلیٰ حضرت ظاہر شاہ نے سند قبول کرتے ہوئے مرحوم شاہ نادر خاں کی پالیسی کا اعادہ فرمایا اور اس بات پر اپنی مسرت کا اظہار کیا کہ ایران اور افغانستان میں محبت و مودت کے تعلقات قائم ہیں اور آئندہ بھی قائم رہیں گے۔

محمد گل خان وزیر امور داخلہ افغانستان نے بلخ کے نئے شہر کا افتتاح فرمایا ہے۔ یہ نیا شہر جس کا سنگ بنیاد مرحوم شاہ نادر خاں نے اپنے دست مبارک سے رکھا تھا اور جس کی تعمیر انہیں کے زمانہ میں امن و امان کے قیام کے بعد شروع کر دی گئی تھی مکمل ہو گیا ہے۔ اس شہر کی افتتاحی تقریب شاہ ظاہر خاں کے ہاتھوں بھی عمل میں آئے گی۔

مزار شریف میں حضرت علی کے روضہ کے اندر سرکاری کتب خانہ کا افتتاح ہو گیا ہے۔ روضہ علی میں جو قدیم سے قدیم اور قیمتی سے قیمتی قلمی نسخے موجود تھے وہ سب اس کتب خانہ میں منتقل کر دئے گئے۔

تنگنوں کے ہاتھوں ترکستانی مسلمانوں کا قتل عام

برطانی سفارتخانہ کے ترک ملازمین اور عام شہریوں پر آفت

مشرقی ترکستان میں چینیوں اور ترکوں کا تصادم

نئی دہلی ۲۴ مارچ۔ تنگنوں (چینی مسلمانوں) نے برطانی سفارتخانہ کے قریب جمع ہوتے ہوئے ایک کیمپ میں اجتماع کیا جہاں اندیجان فرقہ کے لوگ جمع ہو گئے تھے جن کو منتشر کر دیا۔ تنگنوں میں سے ایک شخص نے برطانی سفارتخانہ کے باہر گولی چلائی جہاں قونصل جنرل اور نائب قونصل جنرل بیٹھے ہوئے تھے۔ اتفاق سے نشانہ خطا گیا اور تمام لوگ بچ گئے۔ سفارتخانہ میں جو تنگن داخل ہو گئے تھے انہوں نے ایک چپراسی قاسم علی کو ہلاک کر دیا۔ اور اس کے بھائی نیاز ترکی کو بھی قتل کر دیا۔ تنگنوں نے اندیجانوں کی تلاش میں متعدد مکانوں کی تلاشی لی۔ حوالدار غلام حسین کے مکان میں بھی تنگن گھس گئے اور اس کو مجروح کر دیا ان کے علاوہ خان بہادر (جو حال میں برطانی سفارتخانہ میں گئے ہیں) کے ۵ ترکی ملازم بھی ہلاک کر دئے گئے۔ ہندو سفارتخانہ کے قریب ایک باغ میں جمع ہو گئے جو حملہ سے محفوظ رہے۔ شام تک تنگنوں کا زور کم ہو گیا لیکن رات کے وقت ان کی سرگرمیاں پھر شروع ہو گئیں اور ڈاکٹر سمند اور ایک چپڑاسی محمد ایوب کو مجروح کر دیا۔ رات کے وقت تنگنوں نے تلاش کر کر کے ترکوں کو قتل کیا۔

(تنگن چینی مسلمانوں کو کہتے ہیں جو اپنی حکومت کے وفادار اور ترکی مسلمانوں کے دشمن ہیں آج کل چینی حکومت کے بجائے ان ہی تنگنوں سے ترکستان کے مسلمانوں کو سابقہ پڑ رہا ہے)

قرطاس ابیض میں ترمیم کی جائے

صدر انڈین پریس کا بیان

سکیٹرہ میں قربانی گاؤ کے راستہ میں مشکلات

حکام کا اپنے سابقہ احکام سے انحراف

پولیس انسپکٹر پر گاؤ نے حملہ کر دیا

دار العلوم ندوۃ العلماء میں ڈاکٹر عبدالحق کا لیکچر

مسلح ڈاکوؤں نے گولیاں چلا دیں

جموں کے راجپوتوں کی ستیہ گرہ

حکومت کو ہتھیار واپس نہ کئے جائیں

قتل کی ترغیب پر سزائے موت نہیں دی جا سکتی

میسور کا معاملہ اور وائسرائے ہند

ہریجنوں کیلئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی منظوری

کلکتہ کارپوریشن کا فیصلہ

حکومت میونسپلٹیوں کا انتظام خود کرے گی

بہار میں ہنگامی اختیارات کا نظام

ایک سال میں ملیریا کے دو کروڑ حادثات

سرکاری جمعیۃ علماء لکھنؤ کی سزایابی کے خلاف احتجاج

تخفیف اسلحہ کو کس طرح کامیاب بنایا جائے

امریکن سفیر کی لندن میں آمد

۷ سو زمینداریاں نیلام

جنرل گورنگ پر بم پھینکنے والے گرفتار

برطانیہ ہاتھ جوڑنا نہیں چاہتی

غیر ملکی چاول پر ٹیکس لگایا جائے

مدراس کونسل میں حکومت سے مطالبہ

اکیاون مرتبہ کا سزا یافتہ

مسٹر رفیع احمد قدوائی کی بھوک ہڑتال

بل تحفظ صنعت پارچہ بافی

پرائیویٹ طلباء امتحان میں داخل نہیں ہو سکتے

شاہدرہ، غازی آباد سٹرک پر ڈاکہ

آل برما مسلم ایجوکیشنل کانفرنس

پچیس روپیہ کے سرمایہ

کچی کھال پر محصول برقرار رکھنے کا مطالبہ

ہندوستانی صنعت کے تحفظ کا سوال

اسمبلی کے اجلاس کی کارروائی

نئی دہلی ۲۴ مارچ۔ آج چونکہ سوالات دریافت نہیں کئے گئے اس لئے اسمبلی نے فائنینس بل پر بحث شروع کر دی۔

کل شاہ مسعود احمد نے یہ ترمیم پیش کی تھی کہ سگرٹوں پر موجودہ ڈیوٹی برقرار رکھی جائے اور مجوزہ ڈیوٹی برقرار رکھی جائے اور مجوزہ ڈیوٹی کو منسوخ کر دیا جائے آج اس پر بحث تھی لیکن بحث شروع ہونے سے پہلے سر جارج شسٹر نے تجویز کیا کہ اس ترمیم پر اس وقت تک بحث ملتوی کر دی جاوے جب تک کہ ایک بے ضابطہ میٹنگ میں مختلف پارٹیوں کے نمائندوں اور ممبر مالیات کے درمیان کوئی فیصلہ ہو۔ پریذیڈنٹ نے اس تجویز کو منظور کر لیا۔

اس کے بعد مسٹر ودیا ساگر نے ترمیم پیش کی۔ جس کے ذریعہ مطالبہ کیا کہ کھال پر برآمدی ڈیوٹی برقرار رکھی جائے اور برآمدی ڈیوٹی منسوخ کرنے کی تجویز…

سیاسی اسیر وکالت کر سکتا ہے؟

لاہور ہائی کورٹ میں ایک مقدمہ

عدالت نے مستر واتے کو بری کر دیا

قانون اسلحہ کے ماتحت مقدمہ کا فیصلہ

ڈاکوؤں کے ایک منظم گروہ کی گرفتاری

دہلی پولیس کا کارنامہ

ایک چینی سوداگر کا اغوا!

جاپان کا ایک شہر جہنم بن گیا

آتشزدگی سے پانچسو افراد ہلاک۔ ڈیڑھ لاکھ انسان تباہ

پبلک عمارتیں تودۂ خاک پچاس لاکھ پونڈ کا نقصان

ٹوکیو ۲۲ مارچ جاپان کے شہر ہاکوڈیٹ میں آگ لگنے سے ہزاروں افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ آگ ابھی تک قابو میں نہیں کی جا سکی ہے شہر کے ستائیس محلوں میں سے چوبیس جل کر تودۂ خاک بن چکے ہیں۔ سرکاری اور پبلک کی تمام عمارتیں برباد ہو گئیں۔ ڈیڑھ لاکھ سے زائد مرد اور عورتیں اور بچے اپنے گھر بار مال و متاع سے محروم ہو گئے۔

ہاکوڈیٹ سے بذریعہ ریڈیو پہلا پیغام جو موصول ہوا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہاکوڈیٹ جہنم کا نظارہ پیش کر رہا ہے۔ شہر کا بہت بڑا حصہ جس میں تمام کاروباری تفریحی اور سرکاری حصے شامل ہیں بالکل تباہ ہو چکا ہے۔ پچاس لاکھ پونڈ سے زائد کا نقصان ہوا ہے۔ آگ آندھی کے باعث شروع میں کچھ مکانوں کی چمنیوں میں لگی تھی۔ تقریباً دو لاکھ باشندوں نے رات کی تاریکی میں شہر سے بھاگ کر بندرگاہ میں کھڑے ہوئے جہازوں میں پناہ لی۔

آگ کے باعث جو لوگ ہلاک و مجروح ہوئے ہیں ان کی تعداد پانچسو سے زائد بتلائی جاتی ہے۔ لوگوں کی جان بچانے میں فوج نہایت سرگرمی سے مصروف ہے جس وقت جیل خانہ میں آگ لگی تو تمام قیدی چھوڑ دئے گئے۔ شہر کی حالت پر اب قابو پا لیا گیا ہے۔

پیرن ویکلی اور بمبئی سماچار کی شرارت

بمبئی کے مسلمانوں کا زبردست احتجاجی جلسہ

حکومت سے مقدمہ چلانے کا مطالبہ

انجمن سیف الاسلام کا سالانہ جلسہ

تین روزہ کی روئداد کا خلاصہ

مسافر اور مال گاڑی کی ٹکر!!

نصیر آباد کے قریب ریلوے کو حادثہ

شمع رسالت کے پروانوں کا جلسہ

پیرن ویکلی کے خلاف مدراس میں احتجاج

خان عبد الغفار خاں کی رہائی کا مطالبہ

ٹرین کو لائن سے اتارنے کی کوشش

بمبئی کارپوریشن پر سیکرٹری کا دعویٰ

فہرست امداد کنندگان مصیبت زدگان زلزلہ

بتوسط امارت شرعیہ پھلواری شریف

دربھنگہ میں سکھوں کے وفد کا ورود

مدناپور میں فوج کی زیادتیاں اور مظالم

گاڈلی کمپنی کے چٹ پیس سب سے بہتر ہیں
GODLY Co
WHOLESALE CUTPIECE
منیجر گاڈلی کمپنی کراچی (سندھ)

تار کا پتہ :- "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ل ۱۷۹۳

یَدُ اللہِ عَلَی الجَمَاعَۃ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول :- ہلال احمد زبیری (بی-اے) معاون :- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی - یوم پنجشنبہ ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ ہجری مطابق ۵/۱ اپریل ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۴

اسرار عبودیت

دلبر کے لئے ادائے ناز اچھی ہے
عاشق کے لئے رسم نیاز اچھی ہے
موقع ہے یہی تو اک قدم لینے کا
ہر ایک عبادت سے نماز اچھی ہے

تخلیق کا راز، عبدیت میں ڈھونڈو
ناز اپنا، نیاز کی صفت میں ڈھونڈو
اسرار عبودیت کا مظہر ہے نماز
آئینۂ اسلام کا جوہر ہے نماز
اسلام ہے گر لفظ تو معنی ہے نماز
ہاں قربت مولیٰ کا وسیلہ ہے نماز

پیراہن کبر، چاک ہو جاتا ہے
نفس سرکش، ہلاک ہو جاتا ہے
مسلم کے لئے عجیب نعمت ہے نماز
سر خاک میں رکھ کے پاک ہو جاتا ہے

(از جناب امجد حیدرآبادی)

دلچسپ حقائق و معلومات

[illegible]

چینی لوگ سڑکوں کو ٹیڑھا بناتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ بھوت پریت ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں ذرا دقت محسوس کریں۔

چینی لوگ پہلے کتاب کا آخری صفحہ شروع کرتے ہیں اور لکھتے وقت دائیں سے بائیں یا بائیں سے دائیں نہیں لکھتے بلکہ اوپر سے نیچے لکھتے چلے جاتے ہیں۔

معاصرین کے افکار و آراء

نجد اور یمن کی آویزش

اسلام کی سیزدہ صد سالہ تاریخ کی ورق گردانی کر جاؤ، ہر صفحہ اس حسرت بھری حقیقت کی شہادت دے گا کہ مسلمانوں سے دنیا کی قسمت کے فیصلہ کا اختیار چھیننے والے غیر نہ تھے بلکہ وہ خود آپ تھے۔ فرزندانِ توحید کے گھر کو یورپ کے چراغ نے آگ نہیں لگائی اسے جلا کر خاک کرنے والا خود وہ دیا تھا جس کے تیل بتی کا اہتمام کعبہ نے کیا تھا۔ دولت امویہ کے جنازہ کو کس نے کندھا دیا؟ پاپائے روم نے یا خود رسول اللہ کے چچا کے بیٹوں نے؟ خلافت عباسیہ کو کس نے برباد کیا؟ ہلاکو کے ٹڈی دل نے یا شیعیان علی نے ہتھکنڈوں نے؟ اندلس کو کس نے مٹایا؟ فرڈیننڈ اور اسابیلا کے صلیبی سورماؤں نے یا ابوعبداللہ ناطلی کے کلمہ گو بھائی بندوں نے؟ بایزید یلدرم کو جس کی ہیبت سے ساری مسیحی دنیا تھر تھر کانپتی تھی پنجرے میں کس نے بند کیا؟ کسی پاپا یا قیصر کی سطوت نے یا تیمور صاحبقران کے کوکبہ خسروی نے؟ خلافت عثمانیہ کے جلال و جبروت کا تیا پانچا کس نے کیا؟ لارڈ جارج کی مکاری نے یا حسین بن علی کی غداری نے؟ ٹیپو کی دولت خداداد کا خاتمہ کس نے کیا؟ ایسٹ انڈیا کمپنی کی صلیبی تیغ و دو نے یا آصف جاہیوں کی برادر کشی نے؟ امان اللہ خاں سے کابل کی مسند کس نے خالی کرائی؟ استعمار مغرب کے ہر رنگ زمین دام نے یا نادر شاہ کے اسلام نے؟

تاریخ اسلام آج پھر اپنا اعادہ کر رہی ہے۔ رائٹر نے لندن سے خبر دی ہے کہ دولت عربیہ سعودیہ کے تاجدار سلطان ابن سعود اور امام یمن یحییٰ حمید الدین کے درمیان سات ہفتے سے جنگ کی حرکت و شنید ہو رہی تھی وہ بیک بیک منقطع ہو گئی۔ اور اب یہ دونوں اسلامی حکومتیں ایک دوسرے کے گلے کاٹنے کا دلچسپ فرض انجام دے رہی ہیں۔ آہ کس قدر دردناک منظر ہے کہ عرب کی مقدس سرزمین جس کی سرمدی حریت اور اس کے صدقہ میں مشرق و مغرب کے نصیبہ کی آزادی آج سے چار ہزار سال قبل "ذبح عظیم" کا ذبیحہ دے کر حاصل کی گئی تھی۔ آج پھر راہِ باطل کے خون سے نہیں بلکہ خود اُن کے خون سے رنگین ہو رہی ہے جو حق کے علمبردار ہیں۔ اور حضور سرور کونین دو جہان کی غلامی کا حلقہ کانوں میں ڈالے ہوئے ہیں۔

(زمیندار)

اسلام کے نام پر!

بے شبہ اگر ہم میں وہ روح اور وہ حرارت ہوتی جو اسلام نے ہم میں پیدا کر دی تھی اور وہ غیر متزلزل عزم و حوصلہ ہوتا جو ہمارے اسلاف میں تھا تو یقیناً مادی طاقتیں ہمارے سامنے سرنگوں ہو جاتیں، لیکن وہ روح، وہ حرارت، وہ سوز و گداز، وہ عزم و حوصلہ، وہ ہمت مردانہ اب کہاں! یہ سب کچھ تو ہم پہلے ہی قربان کر چکے ہیں [illegible]

ہم کو کیوں طعنے دیتے، اور ہم عصر قوموں کو کیسے یہ جرأت ہوتی کہ وہ ہمارے حقوق میں دست اندازی کریں یہ جو کچھ ہو رہا ہے ہماری غلط روی و شامت اعمال کا نتیجہ ہے، انسانیت کہ برماست،

ہیں آج کیوں ذلیل کہ کل تک نہ تھی پسند
گستاخی فرشتہ ہماری جناب میں

(کانفرنس گزٹ)

ایک حکمران کی نیک نصیحت

حضور نظام حیدرآباد نے اپنی رعایا کو اس امر کی ترغیب دی ہے کہ وہ دیسی اشیاء کو خریدیں اور اس طرح حیدرآباد کی خوشحالی کا موجب بنیں۔ شہریار کی یہ دانشمندی مبارک ہو اور خدا آپ کے مملکت کی خوشحالی کو اور زیادہ کرے۔ آمین

کیا اس نصیحت میں ہم لوگوں کے لئے بھی کوئی نصیحت ہے؟ اچھا ہوتا اگر ہم عید اضحیٰ کے موقع پر کم سے کم اتنا ہی کرتے کہ جو خرچ اور جہاں جہاں کا سوت نہ ہو وہاں کر گھے کے بنے ہوئے کپڑے پہن کر اپنے ملک و قوم کی خوشحالی کا موجب بنیں۔ اس طرح اس کا موقع ہم پہنچا ہیں کہ جب اپنی عید ہو تو غربت کی وجہ کر اپنے غریب ہم قوم مسلمان کا گھر غربت سے ماتم کدہ تو نہ بنے۔

اگر ایسا ہوا تو چاہئے آج ہم عید منائیں لیکن یقین کریں کہ یہ عید کسی وعید کا پیش خیمہ ہے۔

(نقیب)

فلپائن کی آزادی

بالآخر پریسیڈنٹ روزویلٹ نے جزیرہ فلپائن کی آزادی کے بل پر دستخط کر کے عرصہ سے اس جزیرہ میں آزادی کی جدوجہد جاری تھی۔ جاپان نے روس پر فتح پانے کے بعد جس طرح کوریا کو اپنے قبضہ میں کیا تھا اسی طرح فلپائن پر بھی قبضہ کرنا چاہتا تھا کیونکہ تجارتی اعتبار سے اس کے لئے یہ بہت اہم مقام ہوتا ہے۔ امریکہ مشرق بعید میں اپنے ایک قیمتی مقبوضہ کو کھونا نہیں چاہتا تھا اسی وجہ سے جاپان اور امریکہ میں بھی مدتوں ان بن رہی لیکن فلپائن کے لئے یہ بہت مفید ثابت ہوئی کیونکہ امریکن حکومت خوب جانتی تھی کہ اگر فلپائن پر ہم نے سخت گیری سے کام لیا تو اگر وہ آزاد نہ بھی ہو سکا اور صرف ایک آقا کو دوسرے آقا سے بدلنے ہی کا سوال ہوا تو وہ جاپان کے حکام بننا پسند کریں گے۔ اس لئے امریکہ نے فلپائن میں اس سخت گیری کی پالیسی سے کام نہیں لیا جیسا یا عموم گوری قومیں مشرقی محکوم ممالک کے ساتھ کرتی ہیں رفتہ رفتہ جزیرہ فلپائن کو اصلاحات ملتی رہیں اور بالآخر اب اس کی آزادی کا بل پاس ہو گیا جس کی رو سے امریکہ اپنی فوجیں بھی وہاں سے ہٹا لے گا۔ ہمیں فلپائن کی آزادی کی خبر سے بہت مسرت حاصل ہوئی کیونکہ ایک ایشیائی قوم کا آزاد ہونا ہمارے لئے فال نیک ہے۔

(ریخ)

رفیع احمد قدوائی اور عبد اللہ

[illegible]

ظاہر ہے کہ اس سے یوپی گورنمنٹ کے وقار میں کوئی فرق نہیں آیا لیکن اگر سرحدی گورنمنٹ بھی اس طریق سے معاملے کو نپٹا دے، اور عبداللہ خاں کو [illegible]

ملتان جیل سے سیالکوٹ جیل میں بھیجنے سے تو جھگڑا ختم ہو جائے، نہ معلوم سندھ سے وہ کیا حاصل کر رہی ہے۔

(پرتاپ)

[illegible]

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا گویا ایک ماہر استاد کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں۔ ہر ایک بوڑھا مرد و عورت اسے باسانی پڑھ سکتا ہے۔ زیر متن ہندوستان کے سابق ماہر علم تفسیر حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے۔ [illegible]

ملنے کا پتہ :- منیجر اخبار الجمعیت بازار بلیماران - دہلی

Regd No. L 1793.

The Jamiat

Vol. XIX No. 23 DELHI WEDNESDAY, MARCH 28, 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید معرا

[illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

حضور نظام

[illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

19245 خریدار نمبر
Mohd. Arif Sb.
Dakhly Dewan
Randeria Ahmar
Manzil, Rander
Surat.

RANDER

میڈیکل ڈیپارٹمنٹ ملتان میں مسلم حقوق کی پامالی

حکومت پنجاب کی غیر منصفانہ غفلت کا نتیجہ

یوں تو پنجاب میں مسلمانوں کی اکثریت کے باوجود حکومت کے متقرر سے لیکن مغلیہ کے دور [illegible]

عہدہ و دفتر	عہدہ داران	ہندو	سکھ	مسلمان	میزان
سول ہسپتال	سول سرجن	۱	۰	۰	۱
	اسسٹنٹ سرجن	۲	۱	۰	۳
	سب اسسٹنٹ سرجن	۱	۱	۰	۲
[illegible]	[illegible]	۱۰	۳	۰	۱۳
[illegible]	[illegible]	۳	۱	۰	۴
[illegible]	[illegible]	۳	۳	۱	۷
[illegible]	[illegible]	۳	۰	۰	۳
[illegible]	[illegible]	۲	۲	۰	۹
[illegible]	[illegible]	۱	۰	۰	۱
	میزان	۳۱	۴	۷	۴۲

[illegible]

مدرسہ عربیہ جامعہ نکودر کا عظیم الشان اجتماع!

خدائے تعالیٰ کا شکر ہے کہ جناب حاجی خیر محمد صاحب مرحوم کی قائم کردہ یادگار درسگاہ دینی نے فرائض منصبی با حسن طریق انجام دیتے ہوئے اپنی عمر کے ۔۔۔ سال بخیر و خوبی پورے کئے۔ مذکورۃ الصدر درسگاہ کا چوتھا سالانہ [illegible]

(نیاز احمد ناظم مدرسہ)

مہاراجہ کپورتھلہ کی خدمت میں مسلمانوں کی گذارشات

انجمن رضاکاران اسلام کا یہ جلسہ سری حضور مہاراجہ صاحب بہادر کی توجہ ان مطالبات کی طرف دلاتا ہے۔ جو انجمن کے جلسہ عام منعقدہ ۔۔ اکتوبر ۱۹۳۳ء کو جامع مسجد میں ہزارہا مجمع مسلمانان میں پیش ہوئے اور جن میں وفد انجمن [illegible]

خلیفہ امام الدین سکرٹری انجمن رضاکاران اسلام کپورتھلہ

پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی

مژدۂ جانفزا

[illegible]

خادم الاطباء حکیم صلاح الدین سنیافہ طبیہ کالج دہلی طبیب ڈسٹرکٹ بورڈ ضلع سوال ڈاکخانہ دھورلائی ضلع میرٹھ

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

آپ - پاک رضامندی زندگی کس طرح گذار سکتے ہیں۔
آپ - دنیا کے بہترین عیش و آرام کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔
آپ - بچوں کی فلاح کاریوں کا خمیازہ بھگتنے کے کس طرح بری ہو سکتے ہیں۔
[illegible]

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی تجارت

اسوقت صرف ہماری منتخب کردہ مقبول عام کٹ پیس گانٹھوں کی ہے جن میں مختلف اقسام کا سوتی، سلکی، ریشمی پارچہ موتا ہے جن کی تجارت سے جوان بوڑھے پردہ نشین مستورات تک فائدہ اٹھا رہی ہیں یکصد یا دو صد روپیہ والی گانٹھیں چوتھائی رقم بھیجکر جلد منگوائیے۔

نمونہ کی چھوٹی گانٹھ کی قیمت پچاس روپے

ایس رفیق بھائی تھوک فروشان جیکب سرکل بمبئی

مفت

دماغی کام کرنیوالے "نسخہ اکسیر دماغ" مفت منگائیں

معجون برہمی

[illegible]

جلال آباد ضلع مظفر نگر (یو۔پی)

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

[illegible]

HEATH + SOMMERS.
FORT BOMBAY

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

ازبلا چھپ رہی ہے

تاریخ اسلام کے سلسلہ میں اسپین کے ایک مشہور تاریخی واقعہ سے متعلق "ازبلا" کا جو افسانہ متواتر نمبروں میں شائع ہوتا تھا اس افسانہ کو ناظرین الجمعیۃ کے مسلسل و پیہم اصرار پر مزید اضافہ اور بہترین ترتیب کے ساتھ ایک مستقل کتاب کی صورت میں زیور طبع سے مزین کیا جا رہا ہے۔ [illegible]

ملنے کا پتہ :- منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

[illegible]

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

عبد الرحمٰن ثالث اور ادرمیر شاہ بنبلونہ

جنگ خندق میں خلیفہ اسپین کی شرکت

قرطبہ میں عیسائی سلاطین کے وفود

گزشتہ الجمعیۃ میں عبد الرحمٰن ثالث اور عیسائیوں کی جنگ کا حال لکھا جا چکا ہے آج آگے ملاحظہ فرمایئے۔ لیون اور نوار کے عیسائیوں کی جرأت اس قدر بڑھی کہ وہ شہر میدان میں آموجود ہوئے لیکن دار الخلافہ کی فوج نے ان کو مار کر بھگا دیا۔ سلطان عبد الرحمٰن ثالث نے جب یہ دیکھا کہ عیسائی بھی شرارت سے باز نہ آئیں گے اور تھوڑے تھوڑے حملوں کو اپنی فوز و فتح تصور کرتے رہیں گے تو انہوں نے نجات خود عیسائیوں کے مقابلہ کیلئے میدان میں نکلنے کا عزم کیا۔ ...

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

عدن پر برطانیہ کا تسلط اور امام یحییٰ

دنیا کی زبردست منڈی کے جغرافی حالات

امام یحییٰ والی یمن اور برطانیہ کے مابین عدن اور نواحی تسعہ کے متعلق عرصہ سے نزاع چلا آرہا ہے۔ امام صاحب عدن کے دعویدار ہیں اور برطانیہ اس دعویٰ کو تسلیم کرنے کیلئے بھی تیار نہیں ہے۔ ...

نے شراب پی پی کر خوب مستیاں شروع کر رکھی ہیں۔ گراس نمائش کی خصوصیت یہ ہے کہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ شراب نوشی پر آمادہ کرنے کیلئے مختلف قسم کے پروپیگنڈے کئے گئے ہیں۔ اس نمائش میں دس ہزار قسم کی شرابیں مہیا کی گئی ہیں اور ۱۵ ممالک کے شراب فروش اور شراب کشید کرنے والوں کے نمائندے حاضر ہوئے ہیں تا کہ امریکن باشندوں کو نئی نئی قسم کی شراب نوشی پر آمادہ کریں۔ امریکہ کے مختلف شراب فروشوں نے بھی اس نمائش کیلئے اپنی بہترین شرابیں ارسال کی ہیں۔

علامہ امیر شکیب ارسلان کی نتیجہ خیز سیاحت

اٹلی میں مسولینی سے دو مرتبہ ملاقات

عالم اسلام کے مشہور عالم اور صاحب السیف والقلم امیر شکیب ارسلان اپنی طویل سیاحت کو ختم کر کے جنیوا واپس آگئے ہیں۔ آپ یوگوسلاویہ سے چل کر بوڈاپسٹ میں وارد ہوئے اور چند روز وہاں قیام فرمایا۔ بوڈاپسٹ میں مسلمانوں کی معقول تعداد ہے اور وہاں گل بابا کا مزار مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ بوڈاپسٹ سے آپ روم روانہ ہوئے اور وہاں پندرہ روز قیام فرمایا۔ یورپ کے اکثر مقامات میں آپکا شاندار استقبال کیا گیا۔ روم میں آپ نے مجلس اقوام کے رکن مارکونی سے ملاقات کی اور شام و فلسطین کی سیاسیات پر ان سے تبادلہ خیالات کیا۔ علامہ امیر شکیب وحدۃ عربیہ کے بہت بڑے داعی اور سلطان ابن سعود کے دست و بازو ہیں۔

علامہ شکیب نے دو مرتبہ سائر مسولینی ڈکٹیٹر اٹلی سے ملاقات کی۔ دوسری ملاقات تقریباً آدھ گھنٹہ تک رہی۔ امیر موصوف نے مسولینی کی خدمت میں چند تجاویز پیش کیں جن کو مسولینی نے قبول کر لیا۔ یہ تمام تجاویز طرابلس اور برقہ کے مسلمانوں کے متعلق تھیں نیز عام طور پر عربوں کے فائدہ کے لئے تجاویز میں بہترین نقاط تھے۔

دمشق کی عربی اکاڈیمی

ایک علمی سوسائٹی کے لئے فرانس کا بخل

شام کی خبر مظہر ہے کہ دمشق کی عربی اکاڈیمی (مجمع علمی) کیلئے حکومت فرانس نے تین ہزار پونڈ شاہی منظور کئے ہیں۔ عربی اکاڈیمی کے ارباب انصرام نے حکومت کو لکھا تھا کہ اس مجمع علمی کیلئے دس ہزار پونڈ شاہی کی ضرورت ہے جس پر صرف تین ہزار پونڈ منظور کئے گئے اور اکاڈیمی کے منتظموں کو اطلاع دیدی گئی کہ وہ اپنا میزانیہ منظور شدہ رقم کے مطابق بنائیں ورنہ حکومت مزید اخراجات کی ذمہ دار نہ ہوگی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس قلیل رقم کے باعث اکاڈیمی کے بہت سے ملازمین کو برطرف کر دیا جائے گا۔

عراق سے بھی سونا باہر جا رہا ہے

گزشتہ سال غیر ممالک کو عراق سے جو سونا برآمد کیا گیا اس کی مجموعی قیمت دس لاکھ پونڈ (دو کروڑ روپیہ) ہے۔ گزشتہ ماہ جنوری میں عراق سے غیر ممالک کو ایک لاکھ ۳۶ ہزار پونڈ کا سونا روانہ کیا گیا۔ چونکہ عراق میں سونے کی مقدار بہت کم ہے اسلئے حکومت عراق بہر زور ڈالا جارہا ہے کہ وہ قانون کے ذریعہ عراق سے سونے کی برآمد کو ممنوع قرار دیدے۔ کہا جاتا ہے کہ اب عراق میں صرف بیس لاکھ پونڈ کا سونا باقی رہ گیا ہے۔

امریکہ میں اغوا کی وبا

تین مجرموں کو ۹۹-۹۹ سال کی سزا

... امریکن حکومت ہر سال کی کروڑ روپیہ ڈاکوؤں کی گرفتاری اور سزا اغوا پر خرچ کرتی ہے مگر اغوا کے واقعات میں کمی نہیں ہوتی۔ حال میں تین شخصوں کو بجرم اغوا امریکہ کی عدالت میں پیش کیا گیا اور ثبوت کے بعد ہر مجرم کو ۹۹-۹۹ سال کی سزا دیدی گئی۔ ...

شراب نوشوں کا سب سے بڑا ملک

نمائش میں شراب کی دس ہزار قسمیں

نیویارک (امریکہ) کے گرانڈ سنٹرل پیلیس میں بین الاقوامی شراب کی نمائش کا افتتاح ہوگیا ہے۔ یوں تو قانون تحریم خمر کی منسوخی کے بعد تمام امریکہ ...

"فتح الملہم شرح صحیح مسلم"

مؤلفہ

حجۃ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہم العالی شیخ الحدیث والتفسیر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل سورت

"حنفیہ کی طرف سے صحیح مسلم کی بے نظیر خدمت"

مسلمانان ہندوستان کا کوئی طبقہ اور اسلامی ہند کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جو حضرت الحاج مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ العالی کی بلند پایہ شخصیت اور علمی رفعت و جامعیت سے ناواقف ہو۔ اس شرح کی حیثیت و اہمیت اور حقیقی نوعیت کا اندازہ کرانے کے لئے حضرت مولانا مدظلہم کا اسم گرامی ہی کافی ہے۔ حضرت مؤلف مدظلہ نے سالہا سال کی دماغی کاوشوں اور محنتوں کے بعد طالبان حدیث و شائقان علوم نبوی کے لئے یہ بے نظیر ذخیرہ تیار فرمایا ہے۔

فی الحقیقت یہ شرح ہر قسم کے مباحث ایمانیہ و فقہیہ میں تمام دوسری شروح سے بڑی حد تک مستغنی اور بے نیاز کر دینے والی ہے۔

اور ہر مسئلہ کے متعلق اس قدر مادہ جمع کر دیا گیا ہے جو کسی دوسری کتاب میں نہیں مل سکتا۔

سلطنت علیہ آصفیہ ایدہا اللہ کی سرپرستی میں اس شرح کی تکمیل تالیف اور طبع و اشاعت کا کام جاری ہے۔ جلد اول زیور طبع سے آراستہ ہو کر شائع ہو رہی ہے۔ یہ جلد چار اجزاء پر مشتمل ہے۔ اول شرح کا ایک مبسوط مقدمہ جو ۱۰۶ صفحات پر آیا ہے اور جس میں تمام اصول حدیثیہ و فقہیہ پر کافی بحث کی گئی ہے جو مباحث حدیثیہ میں کثرت سے دائر ہیں، دوم مقدمہ مسلم کی شرح، سوم کتاب الایمان کی شرح، چہارم کتاب الطہارۃ کی شرح۔

یہ جلد اول ... صفحات پر ختم ہوئی ہے۔ کاغذ اعلیٰ قسم کا ولایتی سفید ورنی ۲۳ پونڈ لگایا ہے۔ ...

ملنے کا پتہ

بابو سعید احمد عثمانی منیجر کتب خانہ محمودیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

فیض عملیات مجربہ

...

سید محمد شاہ ... اسٹریٹ ... بمبئی ۳

عید اضحیٰ پر اجودھیا میں ہندو بیراگیوں کے روح فرسا مظالم

چار مسلمانوں کو شہید کر کے جلا دیا۔ چار مسجدیں مسمار۔ ۸۰ مکان نذر آتش

حکومت کی غفلت۔ اور مظلوم مسلمانوں کی دلخراش داستان

(نمائندہ جمعیۃ علماء ہند کا چشم دید مشاہدہ (مفصل رپورٹ))

اجودھیا میں عید اضحیٰ کے موقعہ پر ہندوؤں نے وہاں کے مسلمانوں پر جو مظالم توڑے ان کی تفصیلات اخبارات میں آچکی تھیں لیکن جمعیۃ علماء ہند نے معاملہ کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے ایک غیر جانبدارانہ تحقیقات کو ضروری سمجھا اور اس غرض کیلئے جمعیۃ علماء ہند نے مولانا عظمت اللہ صاحب کو بطور نمائندہ ... روانہ کیا۔ آج ۲ اپریل کو مولانا موصوف تحقیقات ختم کرنے کے بعد دہلی واپس آگئے اور واقعات کی ایک مفصل رپورٹ پیش کی جو درج ذیل کی جاتی ہے:۔

واقعہ کی ابتداء

فیض آباد اور اجودھیا کے درمیان شاہجہانپور ایک چھوٹا سا گاؤں ہے ...

سے اور مسلمانوں کے بنگلوں پر حملہ شروع کر دیا۔ ہندوؤں کی بڑی تعداد شاہجہانپور کے مسلمانوں پر حملہ آور ہوئی اور حاکم پرگنہ فیض آباد اور پولیس کی موجودگی میں وہاں کے بے کس و بے یار و مددگار مسلمان پٹتے رہے جس میں سے دو مسلمان شدید طور پر مجروح ہوئے اور دو مسلمانوں کے گھر جا کر گرفتار کر دئے گئے۔ اس کے بعد ہندوؤں نے اجودھیا کے مسلمانوں پر حملہ کیا اور مختلف محلوں میں جا کر مسلمانوں کو شہید و مجروح کیا۔ گھروں کھلیانوں مسجدوں میں آگ لگائی قبریں کھود دیں، مسجدیں شہید کیں ...

مسلمانوں کو قتل کر کے آگ لگا دی

...

> **صدر جمعیۃ علماء ہند کا تار**
>
> **گورنر صوبہ متحدہ اور ڈپٹی کمشنر فیض آباد کے نام**
>
> مولوی عبد الحئی صاحب عباسی نے جمعیۃ علماء ہند کے نام حسب ذیل تار ارسال کیا تھا:۔
>
> "عید اضحیٰ کے موقعہ پر قربانی کی وجہ سے فساد ہو گیا ہے ہندوؤں نے مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ اجودھیا میں مکانات کو آگ لگا دی اور مسجدیں گرا دیں۔ جمعیۃ متعلقہ کے ارکان کو توجہ دلایئے۔ آٹھ مسلمان شہید کر دئے گئے۔"
>
> اس تار کے موصول ہونے کے بعد حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند نے مندرجہ ذیل تار گورنر صوبہ متحدہ اور ڈپٹی کمشنر فیض آباد کے نام ارسال فرمایا:۔
>
> "معلوم ہوا ہے کہ اجودھیا فیض آباد میں ہندوؤں نے مسلمانوں کے گھر جلائے اور مسجدیں ڈھا دیں۔ آٹھ مسلمان قتل کر دئے۔
>
> اس خبر سے مسلمانوں میں سخت اضطراب اور وحشت طاری ہے۔ مہربانی کر کے مسلمانوں کی دادرسی کا انتظام کیجئے اور مفسدوں کا پتہ لگا کر قرار واقعی سزا دیجئے۔"
>
> محمد کفایت اللہ
>
> ۲۸ مارچ ۱۹۳۴ء

مجروحین کی تعداد

...

ڈپٹی کمشنر کا معائنہ

...

ڈپٹی کمشنر کے پاس مسلمانوں کا وفد

... ۲۶ مارچ کو شاہجہانپور میں جا پہنچا تاکہ کے ذبح میں قربانی گاؤ کرنے کی اجازت دیدی اور وہاں آٹھ مسلمانوں کو جنہیں جیل بھیجدیا گیا تھا رہا کرنے کا حکم دیدیا۔

ہندوؤں کا حملہ

۲۷ مارچ کو ڈپٹی کمشنر مجسٹریٹ مسٹر الحنفید ریاض علی ایڈووکیٹ اور چند دوسرے مسلمان معززین کی موجودگی میں تین گائیں مذبح خانہ میں قربان ہوئی تھیں کہ چند ہندوؤں نے اشتعال انگیز گفتگو شروع کر دی۔ ...

(باقی صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمایئے)

افسانہ

شہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

قاضی صاحب کے مکان سے قطورہ کی روانگی

خلیفہ عبد الملک کے سپاہیوں کی پاک نفسی

(گزشتہ سے پیوستہ)

قطورہ اور قاضی صاحب کی اہلیہ میں گفتگو یہیں تک ہونے پائی تھی کہ قاضی صاحب نے باہر سے کہلوایا کہ سواری تیار ہے۔ پولیس کے سپاہی آگئے ہیں اور مقررہ وقت بھی آپہونچا ہے اسلئے قطورہ کو جلدی روانہ کر دینا چاہیئے۔ ...

لحن میں اتنی کشش تھی کہ قافلے کے تمام اشخاص پر سکوت کا عالم طاری ہو گیا۔ سب زیادہ اثر قطورہ نے محسوس کیا وہ قرآن کریم کی آیات کو سن کر بے تاب ہو رہی تھی اور آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔ جب تک سوار سورہ فرقان پڑھتا رہا قطورہ کے آنسو بند نہ ہوئے۔ تلاوت ختم ہونے کے بعد خادمہ نے کہا۔

خادمہ۔ سبحان اللہ! اللہ رب العالمین کا کلام کس طرح دل کی گہرائیوں میں اتر جاتا ہے گویا ایک نور ہے جو دل کے آئینہ میں منعکس ہو رہا ہے۔ لیکن افسوس ہے کروڑوں خدا کے بندے ایسے ہیں جو اس پاک کلام پر ایمان نہیں لاتے بلکہ اس کی تکذیب پر آمادہ رہتے ہیں۔

قطورہ۔ چھوٹی اماں! مجھے تو حیرت اس بات پر ہوتی ہے کہ مسلمانوں کو قرآن کریم نے کتنا نیک بنا دیا ہے ...

(باقی آئندہ)

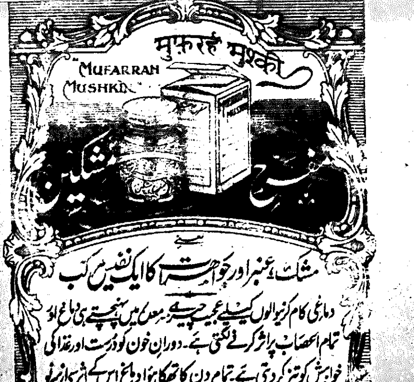

تین پیسے میں ایک سو چوالیس صفحے

رسالہ نظام المشائخ جو چوبیس سال سے ملا واحدی صاحب کی ایڈیٹری میں پابندی وقت کیساتھ ماہوار نکل رہا ہے اس کا نمونہ آپ صرف تین پیسے کا کارڈ لکھکر بالکل مفت منگا سکتے ہیں۔ ...

منیجر رسالہ نظام المشائخ ... دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۵۲ ہجری

سوراج پارٹی کا قیام

گذشتہ ہفتہ ڈاکٹر انصاری کی کوٹھی پر کانگریسی حضرات کا جو اجتماع ہوا تھا اس کی کارروائی اور اس کا آخری فیصلہ خبروں کے کالموں میں کسی دوسری جگہ درج کیا جا رہا ہے۔ اس اجتماع کی نوعیت کے متعلق ممکن ہے کہ بعض حلقوں میں کچھ غلط فہمیاں ہوں مگر جہاں تک باخبر حضرات کا تعلق ہے وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ مذکورہ بالا اجتماع کانگریس کی کسی باضابطہ یا باقاعدہ مجلس کا اجتماع نہیں تھا بلکہ صرف ان حضرات کا اپنی انفرادی حیثیت میں ایک اجتماع تھا ...

شذرات

اجودھیا کا فساد

(اجودھیا (فیض آباد) میں ہندوؤں کی جانب سے مسلمانوں پر جو ...

وقف بل اور ایجوکیشنل کانفرنس

مسلم لیگ کا اجلاس

آل انڈیا مسلم لیگ کا اہم اجلاس

مختلف الخیال حضرات کی شرکت
مسٹر محمد علی جناح کا اظہار حقیقت
ہندو مسلم اتحاد کی قرارداد

دہلی ۲ اپریل۔ عرصہ سے مسلم لیگ کے دونوں گروہوں کے اتحاد کے بعد آل انڈیا مسلم لیگ کا پہلا اجلاس یکم اور ۲ اپریل کو لیگ کے دفتر واقع بلیماران میں زیر صدارت مسٹر محمد علی جناح منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں دونوں لیگوں کے اراکین شریک تھے اور رجعت پسند حضرات کے علاوہ قوم پرور اور ترقی پسند طبقات کی بھی نمائندگی تھی۔

پہلے دن اجلاس ۱۱ بجے صبح سے شروع ہو کر ایک بجے تک جاری رہا اور موجودہ سیاسی صورت حالات پر عام تقریریں ہوتی رہیں۔ مقررین میں خاص طور پر قابل ذکر مولوی مرتضیٰ بہادر، مولانا شوکت علی، سید ذاکر علی، حکیم شاہنواز، محمد یامین خاں تھے۔ مسٹر جناح کا ہر مقرر سے ایک ہی سوال تھا اور وہ یہ تھا کہ وائٹ پیپر کی اسکیم ...

کمیٹی کی میٹنگ میں ایک رزولیوشن کے ذریعہ وزیر اعظم سے درخواست کی گئی کہ وہ آئینی ترقی کے راستہ میں سے ایک روکاوٹ کو دور کر دیں یعنی کمیونل ایوارڈ فرقہ وارانہ فیصلہ صادر کر دیں۔ انگریز سیاست دانوں کو ایک بہانہ مل گیا جس کی بنا پر انہوں نے حقیقی اختیارات ہندوستانیوں کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا۔ اس طریقہ پر وزیر اعظم کے ہاتھ بھی مضبوط ہو گئے اور ابتدائی آئینی آئین میں برطانوی اقتدار مضبوط کرنے کا موقع مل گیا اور وائٹ پیپر میں گورنروں اور گورنر جنرل کو وسیع اختیارات دے دئے گئے۔

آپ کو یہ امر ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ کمیونل ایوارڈ وسیع مخصوص اختیارات کی بنیاد ہے۔ انگریز سیاست داں کہہ سکتے ہیں کہ ہرگز ہم ایسی حالت میں کہ جس میں اقلیتوں کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہیں کیا، حقیقی ذمہ داری نہیں دی جا سکتی اور ان صوبجات میں جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں گورنروں کو اقلیتوں کے تحفظ کے لئے وسیع اختیارات کی ضرورت ہے ...

ہندو عورتوں کی طرف سے حق طلاق کا مطالبہ

جمعیۃ علمائے ہند کے مشاورتی جلسہ کی سب کمیٹی کا اجلاس

حافظ ہدایت حسین صاحب کے مسودہ پر غور و خوض
اہم ترمیمات کی سفارش

جمعیۃ علمائے ہند کے مشاورتی اجلاس منعقدہ مراد آباد میں جو سب کمیٹی حافظ ہدایت حسین صاحب کے وقف بل پر غور کرنے اور اجلاس مذکور کے مقررہ اصولوں کے ماتحت اس مسودہ میں ترمیم کرنے کی غرض سے منتخب کی گئی تھی اس سب کمیٹی کا اجلاس ۲۹، ۳۰، ۳۱ مارچ کو بچھرایوں میں مولوی عبدالحفیظ صاحب رئیس بچھرایوں کے دولتکدہ پر منعقد ہوا۔

حافظ ہدایت حسین صاحب کے مسودہ قانون کی مختلف دفعات پر پوری طرح غور و خوض کیا گیا اور باہمی مشاورت میں حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند اور حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کے علاوہ مولانا عبدالواحد صاحب، مولانا عبداللہ صاحب، مولوی عبدالحفیظ صاحب ...

مراد آباد کے مشاورتی جلسہ کی تاریخوں کا اعلان عنقریب کیا جائے گا۔

کانگریسی لیڈروں کی کانفرنس نے فیصلہ کر دیا

اسمبلی کے معرکہ انتخاب کیلئے سوراج پارٹی کا احیاء
پروگرام اور دستور کی تشکیل کیلئے ایک کمیٹی کا قیام

کل شام کو کانگریسی لیڈروں کی کانفرنس ختم ہو گئی جس نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے۔

کانفرنس کی دوسری نشست آج (اتوار کو) ساڑھے نو بجے منعقد ہوئی۔ بحث کا آغاز ہوا موجودہ صورت حال پر پوری تفصیل کے ساتھ غور کرنے کے بعد کانفرنس نے اپنی رائے حسب ذیل الفاظ میں ظاہر کی:

کانفرنس کی رائے میں آل انڈیا سوراج پارٹی کو جو عرصہ سے معطل تھی پھر زندہ کرنا چاہئے تاکہ وہ کانگریسی جو انفرادی سول نافرمانی کے لئے تیار نہیں ...

اس کانفرنس کے فیصلوں کے بعد کانگریسی لیڈروں کی جو کانفرنس ہو گی اس کے لئے ...

مسلم لیگ کے اجلاس کے بعد مسٹر محمد علی جناح کا بیان

آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس کے بعد مسٹر محمد علی جناح نے مندرجہ ذیل بیان اخبارات کو دیا ہے:

مسلم لیگ کے ساتھ میرے تعلقات تقریباً بیس سال سے ہیں لیکن کونسل مسلم لیگ اس مرتبہ جس قدر نمایاں دلچسپی میں نے کبھی نہیں دیکھی ...

مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس

میرٹھ ۱۳ مارچ۔ نواب بہادر سر محمد مزمل اللہ کی غیر حاضری میں آج سہ پہر کو فیض عام ہائی سکول میں آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا افتتاح ...

اٹلی میں پندرہ یہودی گرفتار

ہیڈ ماسٹر پر گولی کے فائر

پونے دو ارب کا سونا ہندوستان سے باہر

جلد ضبطی پر اجودھیا میں ہندو بیراگیوں کے روح فرسا مظالم

(سلسلہ سفر ۲)

مسجدوں کی شہادت

قبرستان کا انہدام

سعودی افواج نے یمنیوں کو شکست دیدی

تہامہ کو خالی کرا لیا گیا

بنارس میں ہندو مسلم کشیدگی

کانگریسی لیڈروں کی کانفرنس

مسٹر آصف علی بیرسٹر کا بیان

نئی دہلی ۱۴ مارچ۔ مسٹر آصف علی نے آج لیڈران کی کانفرنس کی جانب سے اخبارات کے نمائندوں کو بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ ...

صوبہ متحدہ کا وقف بل

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا فیصلہ

افغانستان کے ساتھ تجارتی معاہدہ

برطانیہ کے تجارتی وفد کابل جائیں گے

بارہ ہندو راؤ کے مسلمانوں میں جنگ

جنگل والی مسجد کا قضیہ

۲۴ سوداگر گرفتار سات زخمی

دہلی ۱۴ اپریل۔ کل جنگل والی مسجد بارہ ہندو راؤ میں مسلمانوں کی دو جماعتوں میں اس طرح جھگڑا ہو گیا کہ آپس میں مارپیٹ کی نوبت آ گئی۔ پولیس آن پہنچی اور ۲۴ آدمی گرفتار کر لئے گئے۔

چودہ نکات کو بھول جاؤ

اسمبلی کا جدید انتخاب دسمبر میں ہوگا

مشاعرہ

پوسٹ کارڈ کی قیمت بدستور رہے گی

معمولی ڈاک کے ذریعہ خطوط، لفافے اور منی آرڈر

سکیٹرہ میں قربانی امن سے ہو گئی

پولیس اور فوجی دستہ کے باوجود ہندوؤں کا حملہ

چند ہندوؤں کی گرفتاریاں اور احتیاطی تدابیر

بستی میں بھینسے کی قربانی پر فساد

بہار میں قربانی گاؤ پر جھگڑا

امریکہ میں مزدوروں کی فتح

پانچ دن کا ہفتہ اور تنخواہ میں اضافہ

ریاست جیند میں قربانی حکماً بند کر دی گئی

جامع مسجدوں کی بے حرمتی اور ایک مسلمان کی شہادت

مہاراجہ کے نام صدر جمعیۃ علماء ہند کا تار

ریاست جیند میں مسلمانوں کو قربانی سے روک دیا گیا جس سے مسلمانوں میں سخت اضطراب پھیل گیا ہے۔ مسلمانوں نے نہ تو عید اضحیٰ پر قربانی کی اور نہ نماز پڑھی۔

مسلمانوں نے عید کی نماز ادا نہیں کی نہ ان کو قربانی کا موقعہ دیا گیا علاوہ ازیں مسجدوں کی بے حرمتی کی گئی ہے۔ مہربانی کر کے موثر کارروائی کیجئے اور مفسدوں کو قرار واقعی تنبیہ کیجئے۔

وائسرائے ہند کے نام تار

روس اور جاپان میں جنگ ہو گی

جاپان ایشیا کی قسمت کا مالک بنے گا!

برطانی اور جاپانی کانفرنس کا خاتمہ

سمجھوتے کے بغیر واپسی

زلزلہ کے بعد خوفناک آتشزدگی

انڈیا لیگ کی رپورٹ کا داخلہ بند

وائسرائے نے مالیات کا بل منظور کر لیا

ہندوستان اور مصر میں جاپانی شراب کی درآمد

بسرل پارٹی پر فائر

کپورتھلہ میں اتحاد ثلاثہ!!

گرفتار شدگان کی رہائی کا حکم

مجلس اقوام میں حکومت ہند کے نمائندے

ایک بھی مسلمان نہیں لیا گیا

برطانی مدبرین میں اختلاف رائے

بہار کے یتامیٰ باہر نہیں بھیجے جائیں گے

زنان بازاری اور مالکان جائداد کو نوٹس

مجلس احرار کو کس طرح منظم کرنا چاہیے؟

مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کا اعلان

مولانا حبیب الرحمٰن صاحب صدر مجلس احرار اسلام نے مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا ہے:

مجلس احرار کے کارکن اور تمام وہ مسلمان جو مجلس احرار سے محبت رکھتے ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ مجلس احرار اسلام کو ہندوستان کے ہر گوشہ میں قائم کریں۔

مجلس احرار کے مقاصد حسب ذیل ہیں:

(۱) ہندوستان کے لئے آزادی حاصل کرنا۔

(۲) سیاسیات ہند میں مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کرنا۔

کانگریسی لیڈروں کی کانفرنس

جملہ کارروائیاں صیغہ راز میں

۲۳۰ سال کے پرانے اخبار بند ہو گئے!

رومانیا میں زبردست زلزلہ

پروفیسر انسٹین کا مال ضبط ہو گیا

اٹلی اور انگلستان میں تخفیف اسلحہ پر گفتگو

تقریب نکاح

فسادموانہ کے مقدمہ کا فیصلہ

روس میں ایک انجن ڈرائیور کو سزائے موت

مختصرات

چار دن کی خبروں کا خلاصہ

گذشتہ ہفتہ کی تعطیل کی وجہ سے خبروں کا اس قدر ہجوم ہو گیا ہے جو کل کی کل اس اخبار میں نہیں سما سکتیں ان خبروں کو نظر انداز کر دینا ناظرین کرام پر ظلم ہو گا اس لئے ذیل میں چار دن کی خبروں کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

کلکتہ - ۱۴۰ سال کی اشاعت کے بعد کلکتہ کا اخبار انگلشمین بند ہو گیا۔

مجلس احرار کی مجلس عاملہ کا اجلاس

مرزائیت کے استیصال کیلئے شعبہ تبلیغ اسلام کا قیام

خان عبد الغفار خاں کا ہسپتال میں تبادلہ

ایک عجیب و غریب نایاب نسخہ

جس کے شاید آپ بھی متلاشی ہوں

خاص رعایت

نوٹس

قیامت

مفت

دماغی کام کرنیوالے "منو اکسیر دماغ" مفت منگائیں

معجون برہمی

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

ید اللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے) — معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی یوم دوشنبہ ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ ہجری مطابق ۹ اپریل ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۵

عبید اللہ خان

بدل سکی نہ زمانے کی آج تک رفتار
وہی زمین وہی آسمان وہی ہم تم

وہی ہے گردش دوراں وہی ہے اہل وطن
وہی صداقت و باطل وہی فریب و کہن

اگر یقین نہ ہو بن کے دیکھ لو منصور
وہی ہے شرح کہن اور وہی ہے دار و رسن

ازل کے دن سے ہے قانون کربلا جاری
یزید کے لئے ہر وقت ہیں حسین و حسن

اگرچہ مٹ گئے اور مٹ کے ہو گئے برباد
مٹی نہ پر بھی کاکل سے آہ اب بھی شکن

ہم اس لئے ہیں فریادیں کے کانوں
گزر رہی تھی خوشی کی گزران پہ جاتے کفن

یہ حکم ہے کہ زباں تک نہ آسکے شکوہ
اگرچہ ستم ہو گی ہے صبر سے سکوں

نہ کوئی رونے اسے اور نہ اس کا ہو ماتم
ملے نہ کشتۂ تیغ جفا کو گور و کفن

خوشی کے اشک بہاتے ہیں تیری رخصت پر
وداع کرتے ہیں ہم تجھکو اے شہید وطن!

بہار آئے گی اے باغباں ترے پیچھے
خزاں میں چھوڑ کے تو جا رہا ہے اپنا چمن

"عبید" موت پہ تیری ہے رشک ہستی کو
وطن کے نام پہ مٹنا تجھے مبارک ہو

(جناب جاذب زبیری)

رہنمایان معاصرین کے افکار و آراء

ایک لاکھ والنٹیر

مسلم لیگ کا دروازہ

مغرب میں سودیشی

دلچسپ حقایق و معلومات

حمائل شریف مترجم
مع
خلاصۃ التفاسیر

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

Regd. No. L 1793.

The Jamiat

Vol. XIX No. 24. — DELHI THURSDAY, APRIL V 1934. — PRICE ONE ANNA

قبیلہ اتمان خیل کی ایک جرگہ کی ملاقات
ڈپٹی کمشنر پشاور کے ساتھ

۲۳ تاریخ ۲ مارچ اتمان خیل کا ایک جرگہ جس میں سجادہ نشین صاحب علت الرشید جناب انکی صاحب کا نمایندہ بھی شامل تھا، جناب ڈپٹی کمشنر صاحب پشاور کے ساتھ ملاقات کی۔ جرگہ نے شکایت کی کہ میر صاحب فیصلہ ارسالا کنڈہ شاہنباز بلازم پولیٹیکل ہمارے علاقہ میں آیا اور سڑک بنانے کے لئے نشانات لگانے شروع کئے۔ ...

(نامہ نگار از پشاور)

جمعیۃ اہلحدیث پنجاب کا جلسہ

۱۳ امارچ کو امرتسر میں جمعیۃ اہل حدیث صوبہ پنجاب کا ایک جلسہ مولانا عبد القادر صاحب قصوری کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں زلزلہ زدگان بہار کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا گیا اور کشمیر کے مسلمانوں کے مطالبات کی تائید کی گئی نیز دشیانند کے خلاف بھی احتجاج کیا گیا۔

ایک تجویز میں حکومت کے اس رویہ کے خلاف انتہائی رنج و غم اور غصہ کا اظہار کیا گیا جو اس نے مولانا اسمٰعیل غزنوی کو حج سے روک کر اختیار کیا ہے۔ ...

(ناظم جمعیۃ)

ایک ہندو خاندان کا قبول اسلام

قبل از خطبہ جمعہ مولانا حکیم نور الدین صاحب کے دست حق پرست پر ایک ہندو خاندان مشرف با سلام ہوا جس کے افراد کے نام حسب ذیل ہیں۔

سابق نام	اسلامی نام
ماہی چند	عبد الرحمٰن
زوجہ ماہا ماد ھو	غلام فاطمہ
لڑکا	عبد اللہ
مایا دی لڑکی	مریم

اسلام لانے کے بعد جمعہ کی نماز مولانا کی اقتدا میں سب نے ادا کی۔

(حکیم نور الدین صدر احرار لائل پور)

مدرسہ عربیہ کاشی باڑی

مدرسہ کاشی باڑی علاقہ گوال پوکھر ضلع پورنیہ میں دس سال سے قائم ہے اس مدرسہ نے بدعت و شرک اور جہل و گمراہی کے خلاف بڑا کام کیا ہے۔ ...

(محمد عزیز الرحمٰن نائب مہتمم)

بلند شہر سے ایک پندرہ روزہ اخبار کا اجراء

بلند شہر سے ایک پندرہ روزہ ادبی و سیاسی اخبار "کارواں" ... اپریل سے نکلنا شروع ہوگا جس کا چندہ سالانہ تین روپے ... ہے۔

(منیجر اخبار کارواں بالائی کوٹ بلند شہر)

جزیرہ ٹرینڈاڈ میں مرزائیت کا فتنہ

جزیرہ ٹرینڈاڈ میں کچھ مرزائیوں نے مدت سے فتنہ پھیلا رکھا تھا لیکن خدا کا شکر ہے کہ چند باہمت نوجوانوں نے ان کا تعاقب کیا ...

(زمانہ نگار)

انجمن خادم الاسلام رہتک کا احتجاج

انجمن خادم الاسلام رہتک کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں اہل کشمیر کے مطالبات کی تائید کی گئی ... اظہار نفرت و ملامت کیا گیا۔

(سکرٹری انجمن خادم الاسلام رہتک)

آل انڈیا اردو مضمون کے مقابلہ کا نتیجہ

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی
تجارت
اس وقت صرف ہماری منتخب کردہ مقبول عام کٹ پیس گانٹھوں کی ہی جن میں مختلف اقسام کا سوتی سلکی ریشمی پارچہ ہوتا ہے ... ایکصد یا دو صد روپیہ والی گانٹھیں چوتھائی رقم بھیجکر جلد منگوائیے۔
نمونہ کی چھوٹی گانٹھ کی قیمت پچاس روپے
ایس۔ فیق بھائی ٹھوک فروشان جیکب سرکل بمبئی

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

پچیس روپیہ کے سرمایہ
سے اگر آپ کٹ پیس کی تجارت میں کامیاب دوکاندار بننا ... مندرجہ فہرست فرم ہذا کو جلد طلب کرکے مطالعہ کیجئے۔
ایم۔ اے طالش اینڈ سنز ٹھوک فروشان بمبئی نمبر ۳

گاڈلی کمپنی کا کٹ پیس انڈیا بھر میں بہترین نفع بخش و مفید ثابت ہوگا
گاڈلی کمپنی
... گاڈلی فسٹ بنڈل ... 150/- روپیہ ... گاڈلی سیکنڈ بنڈل ... 75/- روپیہ ...
خاص رعایت: کل قیمت پیشگی آجانے پر پیکنگ، رجسٹری، مزدوری خرچ معاف ہوگا۔
GODLY Co. WHOLESALE CUT PIECE Merchants KARACHI.
منیجر گاڈلی کمپنی کراچی (سندھ)

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں
... ہندوستان کی سب سے بڑی پرانی اور ٹھوک ... کمپنی کا نام یاد رکھیں۔
HEATH + SOMMERS.
FORT BOMBAY.
ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

ازبلا چھپ رہی ہے

...

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

اسلامیات

انبیاء کرام اور کتب سابقہ کی شناخت کا ذریعہ قرآن کریم ہی ہے

قرآن کریم کے نام سے مسلمانوں کو برگشتہ کرنے کی کوشش

ایک مذبذب بھائی کے شکوک کا ازالہ

جالندھر کے ایک بھائی نے جو اپنے آپکو سید بتاتے ہیں ہم کو اطلاع دی ہے کہ وہ قرآن کریم کا مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ عیسائی مذہب حق ہے! دلیل یہ ہے کہ قرآن کریم نے عیسائیوں کے صحف مقدسہ کی تصدیق کی ہے اور ان کو جا بجا نور، ہدایت اور فرقان کے ناموں سے یاد کیا ہے اور مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ قرآن کریم کی طرح توریت، زبور اور انجیل پر بھی ایمان لائیں اور ان کے مضامین کو الہام و وحی سمجھیں۔ سید صاحب یہ بھی فرماتے ہیں کہ صحف مقدسہ پر تحریف و تبدیل کا الزام بعد کے مسلمانوں کی اختراع ہے ورنہ قرآن کریم اور خود حضور پاک علیہ السلام نے کبھی توریت و انجیل پر تحریف لفظی کا الزام نہیں لگایا...

ہدایت کی گویا اس کے نزدیک یہی قرآن اصل ٹھہرا اور عیسوی مذہب اس کی فرع۔ مگر آگے چلکر اسلام کو چھوڑ کر فرع کو من کل الوجوہ صحیح تسلیم کر لیا جاتا ہے اور اس کی اصل اور بنیاد کو غلط اور غیر معتبر قرار دیدیا جاتا ہے! اگر کسی چیز کی اصل ہی غلط ہے تو اس کی فرع بھی غلط ہوگی۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ اصل تو غلط ہو اور فرع صحیح اور قابل تسلیم۔

پس قرآن اصل ہے اس اصل کے مطابق جو چیز صحیح ہوگی وہ قابل تسلیم قرار پائے گی اور جو غلط ہوگی اس کو رد کر دیا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم مسلمان حضرت عیسیٰ اور موسیٰ وغیرہ علیہم السلام پر اسی لئے ایمان لاتے ہیں کہ قرآن کریم نے ان پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے۔ اگر قرآن کریم ان پر ایمان لانے کا حکم نہ دیتا تو مسلمان ہرگز ان پر ایمان نہ لاتے۔ پس اگر کسی مسلمان کے ہاتھ سے قرآن چھوٹ جائے تو جملہ انبیاء علیہم السلام کے دامن بھی اس کے ہاتھ سے چھوٹ جائیں گے کیونکہ قرآن کریم کے سوا انبیاء پر ایمان لانے کا دنیا میں اور کوئی مستند ذریعہ نہیں ...

قرآنی انجیل کے اوصاف

ایک اصولی بحث

ایک فریب کا انکشاف

اعتراض کا جواب

...

آپ سوال یہ ہے کہ عیسوی مذہب اختیار کرنے کے بعد قرآن جھوٹا ہو جاتا ہے تو عیسوی مذہب کے حق میں اس کی گواہی کس طرح معتبر سمجھی گئی۔ اگر قرآن (معاذ اللہ) جھوٹا ہے تو عیسوی مذہب کے حق میں اس کی گواہی بھی جھوٹی ہے اور اسلام کے ساتھ عیسائیت بھی باطل ہے۔ غضب خدا کا! گواہ گواہی کے وقت سچا ہے مگر گواہی دینے کے بعد فوراً جھوٹا اور ناقابل اعتبار قرار پائے یہ تو شک کو تسلیم ہے کہ عیسوی مذہب کا اختیار کرنے پر قرآن ...

دہی قرآن یہ بھی کہتا ہے کہ جس انجیل کی تعریف کر رہا ہوں وہ ایک ہے جو براہ راست حضرت مسیح پر نازل کی گئی اور جس میں پیغمبر اسلام کی بشارتوں سے معمور ہے۔ کیا واقعی تمہاری انجیل ایک ہے؟ کیا وہ انجیل براہ راست حضرت مسیح کو دی گئی؟ کیا اس میں پیغمبر خدا کی آمد کے سلسلہ میں بشارت موجود ہے؟ اگر یہ ہے گا اوصاف اس میں موجود ہیں تو اس کا اقرار کرو اور یا بھی ...

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

آپ پاک و صاف زندگی کس طرح گزار سکتے ہیں۔

آپ دنیا کے سچے عیش و آرام کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔

آپ بچپن کی غلط کاریوں کا خمیازہ بھگتنے سے کس طرح بچ سکتے ہیں۔

آپ مضبوط، تندرست، اقبالمند و خوبصورت اولاد کس طرح پیدا کر سکتے ہیں۔

آپ ان تمام باتوں کا قطعی جواب حاصل کرلیجئے۔ ایک آنہ کے ٹکٹ روانہ کر کے حاجت مند صاحب ... کتاب ... بالکل مفت طلب فرمالیجے۔

پتہ:۔ اینگلو ... فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

تین پیسے میں اکسیو چوالیس صفحے

رسالہ نظام المشائخ جو چوبیس سال سے ملا واحدی صاحب کی اڈیٹری میں پابندی وقت کیساتھ ماہوار نکل رہا ہے اس کا نمونہ آپ صرف تین پیسے کا کارڈ ... لکھکر بالکل مفت منگا سکتے ہیں ... نظام المشائخ ... کتابی سائز کے ... صفحے ... ایک ایک مضمون کو پڑھکر آپ بے اختیار کہیں گے کہ دلچسپ بھی ہے اور مفید بھی۔ (المشتہر)

منیجر رسالہ نظام المشائخ نمبر ... کوچہ چیلان دہلی

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

جاپان میں خواتین کی سرگرمیاں

حقوق رائے دہی وراثت، طلاق اور نکاح میں اصلاح

مخلوط تعلیم کی مخالفت اور قحبہ خانوں کے انسداد کی تجاویز

جاپانی خواتین نے زندگی کے جن جن شعبوں میں ترقی کی ہے اس کا اندازہ ذیل کے مضمون سے لگایا جا سکتا ہے:۔

۱۸ فروری ۱۹۳۴ء کو تمام جاپانی خواتین کی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں جاپان کے دیگر ۱۲ اداروں نے شرکت کی۔ کانفرنس میں حقوق رائے دہی برائے خواتین پر معرکۃ الآرا تقریریں ہوئیں اور خصوصیت سے مندرجہ ذیل مسائل زیر بحث آئے:۔

(الف) موجودہ حالات میں عورتوں کے لئے حقوق رائے دہی کو کہاں تک وسعت دی جائے۔

...

مڈل اسکول، ہائی اسکول، اور کالجوں میں لڑکیوں اور لڑکوں کی مشترکہ تعلیم کے قانون پر نظر ثانی کی جائے۔

جاپانی کونسل میں خواتین کی طرف سے دو بل پیش کئے گئے ہیں جسمیں عیسائی اور بدھ خواتین دونوں شامل ہیں ان بلوں کے ذریعہ قحبہ خانوں اور زنان بازاری کو لائسنس دینے کے قانون کی منسوخی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

جاپانی عورتوں کی تعلیم

جاپانی عورتوں نے تعلیم میں کافی ترقی کرلی ہے اور محکمہ تعلیمات سے ان کا مطالبہ ہے کہ مدارس میں طالبات کی تعداد بڑھائی جائے اور جو مناصب مردوں کو حاصل ہیں وہی عورتوں کو بھی ملنے چاہئیں۔ تعلیمی سلسلہ میں جاپان کی عیسائی عورتوں نے مسلسل جہاد شروع کر رکھا ہے اور اب بدھ خواتین نے بھی ان کی ہم آہنگی اختیار کرلی ہے جنہوں نے خواتین کے مطالبات میں کافی زور اور قوت پیدا کردی ہے۔

ہائی کمشنر شام اور مصطفیٰ کمال پاشا کی ملاقات

...

مراکش میں فرانسیسی فوج کی پیشقدمی

...

عراقی افواج کیلئے ۱۴ ہوائی جہاز

...

مغرب اقصیٰ میں فرانس کے خلاف بغاوت

...

"فتح الملہم شرح صحیح مسلم"

مؤلفہ

حجۃ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہم العالی شیخ الحدیث والتفسیر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل سورت

"حنفیہ کی طرف سے صحیح مسلم کی بے نظیر خدمت"

مسلمانان ہندوستان کا کوئی طبقہ اور اسلامی ہند کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جو حضرت الحاج مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ العالی کی بلند پایہ شخصیت اور علمی رفعت و جامعیت سے ناواقف ہو اس شرح کی حیثیت و اہمیت اور حقیقی نوعیت کا اندازہ کرانے کے لئے حضرت مولانا مدظلہم کا اسم گرامی ہی کافی ہے۔ حضرت مؤلف مدظلہ نے سالہا سال کی دماغی کاوشوں اور محنتوں کے بعد طالبان حدیث اور مشتاقان علوم نبوی کے لئے یہ بے نظیر ذخیرہ تیار فرمایا ہے۔

فی الحقیقت یہ شرح ہر قسم کے مباحث ایمانیہ و فقہیہ میں تمام دوسری شروح سے بڑی حد تک مستغنی اور بے نیاز کر دینے والی ہے اور ہر مسئلہ کے متعلق اس قدر مواد یکجا فراہم کر دیا گیا ہے جو کسی دوسری کتاب میں نہیں مل سکتا۔

سلطنت علیہ آصفیہ ابدہا اللہ کی سرپرستی میں اس شرح کی تکمیل تالیف اور طبع و اشاعت کا کام جاری ہے۔ جلد اول کی طبع سے آراستہ ہو کر شائع ہو رہی ہے۔ یہ جلد چار اجزاء پر مشتمل ہے۔ اول شرح کا ایک مبسوط مقدمہ جو ... صفحات پر آیا ہے اور جس میں تفصیلاً تمام اصول حدیثیہ و فقہیہ پر کافی بحث کی گئی ہے جو مباحث حدیثیہ میں کثرت سے دائر ہیں۔ دوم مقدمہ صحیح مسلم کی شرح۔ سوم کتاب الایمان کی شرح۔ چہارم کتاب الطہارۃ کی شرح۔

یہ جلد اول ۲۰×۳۰ سائز کے پورے پانسو صفحات پر ختم ہوئی ہے۔ کاغذ اعلیٰ قسم کا ولایتی سفید وزنی ۲۲ پونڈ لگایا ہے۔ کتابت طباعت دیدہ زیب اور صحت کا خاص اہتمام کیا گیا ہے جس کی نظیر درسی کتابوں میں ملنی مشکل ہے۔ قیمت فی جلد چھ روپیہ (ستے) تاجر حضرات جو کم از کم دس نسخے خرید نا چاہیں بذریعہ خط و کتابت معاملہ طے کرلیں۔ محصول ڈاک ہر حال میں ذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ

بابو سعید احمد عثمانی منیجر کتب خانہ محمودیہ۔ دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

(نوٹ) خریداروں کو اپنے مقامی تاجران کتب سے خریدنے میں محصول ڈاک کی کفایت ہوگی۔

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا خطبۂ صدارت

نواب محمد مزمل اللہ خاں صاحب کے ارشادات عالیہ

تعلیمی اصلاحات کا خاکہ

۳۱ مارچ ۱۹۳۴ء کو آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علی گڑھ کے پینتالیسویں سالانہ اجلاس منعقدہ میرٹھ میں نواب سر محمد مزمل اللہ خاں کا خطبہ صدارت پڑھا گیا۔ نواب صاحب بوجہ علالت اجلاس میں شریک نہ ہو سکے۔ لہٰذا اجلاس کی صدارت آنریبل سر شیخ عبدالقادر جج عدالت عالیہ لاہور نے فرمائی۔ ذیل میں نواب صاحب کے خطبہ کا ضروری اقتباس ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ قارئین کرام اس خطبے کو جس میں مسلمانوں کی تعلیمی اور اقتصادی مشکلات کا حل پیش کیا گیا ہے غور سے پڑھیں گے۔

نظام تعلیم پر نظر ثانی کی ضرورت

...

شاید اس کی ضرورت بھی نہیں ہے اس لئے میں صرف اشارۃً چند امور پیش کرونگا مثلاً میرا خیال ہے کہ اس وقت جب کہ ملازمت کا دروازہ تقریباً بند ہو چکا ہے ہمارے نوجوانوں کو دوسرے ذرائع معاش پر توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ان ذرائع میں سے زراعت ایک معزز ترین ذریعہ معاش ہے۔ ہندی مقولہ ہے کہ "اُتم کھیتی مدھم بیوپار۔ نکھد چاکری بھیک ندان" ابن یمین کہتا ہے ؎

اگر دو گاؤ بدست آوری و مزرعۂ | یکے امیر و یکے را وزیر نام کنی

ہزار بار ازاں بہ کہ بعد ازیں | کمر ببندی و بر مرد کے سلام کنی

ہندوستان بحالت موجودہ ایک زرعی ملک ہے، اور یہاں کی کثیر آبادی زراعت پیشہ ہے، لیکن یہ کام ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہے جو جاہل محض ہیں۔ اور صدیوں سے ایک ہی طرز و انداز پر کرتے چلے آتے ہیں۔ یورپ نے اس کام میں بے حد ترقی کی ہے اور اس کو ایک مستقل و مفید فن بنادیا ہے جس کی علمی و عملی حیثیت سے باقاعدہ تعلیم دی جاتی ہے۔ مختلف اجناس کے علاوہ پھلوں کے متعلق بھی مسلسل تجارب کئے گئے ہیں، اور ان سب تجارب کا یہ نتیجہ ہے کہ اجناس اور ...

...

حضرات! اس مختصر خطبہ صدارت میں کسی مفصل تعلیمی اسکیم کا پیش کرنا مشکل ہے اور ...

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

سفر کے دلچسپ کوائف اور دلکش مناظر

آخر شاہی سرائے نظر آگئی!

(گزشتہ سے پیوستہ)

خادمہ:۔ خوش تو ضرور رہوں گے مگر ممکن ہے کہ پادریوں کے بہکاتے میں آکر تم پر سختیاں کرنے لگیں۔

قطورہ:۔ ہرگز نہیں میرے ابا جان ایسا ہرگز نہیں کریں گے لیکن اگر ایسا کیا بھی تو میں قرآن کریم کو کبھی نہ چھوڑوں گی۔ خواہ دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے اور خواہ میری جان بھی جاتی رہے۔

خادمہ:۔ جزاک اللہ! اللہ ایمان کی نعمت دے اور اس کے رحم و کرم کی ہمیشہ ...

...

عیسیٰ علیہما السلام پر نازل ہوئی تھیں" اہل کتاب کی یہ تشریح سن کر قطورہ سے نہ رہا گیا اور زار و قطار رو نے لگی۔ اس نے بار بار اس آیت کو پڑھا اور بار بار آنسو بہائے۔ آخر خادمہ سے بولی

قطورہ:۔ اللہ اکبر! یہی تو باتیں ہیں جنہوں نے مجھے قرآن کریم کا سچا عاشق بنا دیا ہے۔ چھوٹی اماں! یقین کرو مجھے ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ یہ آیت میرے ہی حق میں نازل ہوئی ہے اور باری تعالیٰ مجھ ہی کو اپنی طرف پیار و شفقت کے ساتھ بلا رہا ہے۔ میں بھی اہل کتاب میں داخل تھی کیونکہ عیسائی تھی لیکن قرآن پر ایمان لانے کے بعد تو مجھ میں وہ ساری باتیں پیدا ہوتی نظر آرہی ہیں جن کا ذکر اس مختصر آیت میں ہے۔ اہا! یہی آیت میں اپنے والد کو سناؤں گی انشاء اللہ وہ فوراً قرآن کریم کی تلاوت شروع کر دیں گے۔

خادمہ:۔ یہ ایک آیت کیا قرآن کریم کی تو تمام آیات اسی قسم کی ہیں۔ جس کو بھی تلاوت کرو بس یہی معلوم ہوگا کہ یہ میرے ہی حق میں نازل ہوئی ہے۔

...

خادمہ:۔ دیکھو اس آیت کا ترجمہ یہ ہے "اگر اہل کتاب ایمان لے آتے تو ان کے لئے بہت ہی بہتر ہوتا اور ان کو ثبات و دوام بھی حاصل ہو جاتا۔ اس کے بعد ہم ان کو اپنی جناب سے بہت بڑا اجر دیتے اور ان کو سیدھے راستہ پر لگا دیتے۔"

اس آیت کا مطلب سن کر قطورہ بالکل خاموش ہوگئی مگر تھوڑی دیر کے بعد بولی "اہل کتاب کس کو کہتے ہیں" خادمہ نے کہا قرآن مجید نے یہودیوں اور عیسائیوں کو اہل کتاب کہا ہے کیونکہ ان کے پاس توریت و انجیل تھیں جو حضرت موسیٰ اور ...

...

خاموش تھی۔

خادمہ:۔ اے لو! وہ سامنے شاہی سرائے کی برجیاں نظر آنے لگیں! قطورہ! ہوشیار ہو جاؤ۔

قطورہ:۔ (خوشی اور دھڑکتے ہوئے دل سے) کہاں! کہاں! یہاں درختوں سے قریب کیا تم نے اس سرائے کو کبھی دیکھا ہے؟

خادمہ:۔ کئی دفعہ، اور ابو قحافہ تو کئی بار یہاں رہ چکے ہیں! (باقی آئندہ)

فیض عملیات مجربہ

بے شک خدا تعالیٰ کے کلام پاک میں زبردست تاثیر ہے اللہ کے فضل سے عملیات مجربہ سے بفضل ایزدی مقاصد میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

ہمارے پاس ہر ایک مطلب کے پورا ہونے، کشائش رزق حاصل ہونے، ... بیاہ ہونے، مفرور کے واپس آنے، دشمن کے شر سے محفوظ رہنے اور دفع آسیب و دردِ سحر کے واسطے یا کوئی شخص عرصہ دراز سے بے روزگار ہو کہیں کام نہ ملتا ہو اس کے برسر روزگار ہونے کے واسطے، یا کوئی شخص بہت روز سے بیمار ہو علاج سے فائدہ نہ ہو اور یہ بھی معلوم نہ ہو کہ مرض ہے یا کوئی آسیب وغیرہ کا اثر ہے اس بات کے دریافت کرنے اور اثر دور ہونے کے واسطے عملیات سے بندوبست کیا جاتا ہے۔ مجرب تعویذ بھی دیئے جاتے ہیں نیز ایسے اشخاص کے واسطے جن کی تجارت میں کوئی خرابی واقع ہوتی ہو یا سلسلہ ازدواج قائم نہ ہو اور شادی کی بات بار بار ٹوٹ جاتی ہو یا ملازمت کے متعلق کسی قسم کا اندیشہ ہو ان جملہ امور کے واسطے ہمارے پاس زبردست ... ہے اور افضال خداوندی سے ہمارے عملیات و تعویذات نہایت ہی مجرب ہیں اور ہر ایک عمل و نقش اپنے عمل میں قوی الاثر ہے اور بزرگوں سے بحفاظت تمام سلسلہ بسلسلہ چلے آئے ہیں۔ اس امر کے متعلق ہم زیادہ لکھنا پسند نہیں کرتے ناظرین تصرف کو بہت سمجھیں اور کرم کارساز پر نظر رکھیں۔ المشتہر

سید محمد شاہ، کامیکر اسٹریٹ گھر نمبر ۱۳۵ بمبئی ۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ ہجری

گاندھی جی کا فیصلہ

سوراج پارٹی کے متعلق چند گزارشات

دہلی میں کانگریسی رہنماؤں کی کانفرنس اور سوراج پارٹی کے قیام کے بعد ڈاکٹر انصاری کی سیادت میں جو وفد گاندھی جی کے پاس بغرض ملاقات گیا تھا اس کی یادداشت اور گاندھی جی کے جواب کے متعلق تفصیلات اخباروں میں آ چکی ہیں۔ اور اب ڈاکٹر انصاری نے بہار سے واپسی پر ایک مفصل بیان بھی اخبارات کو بغرض اشاعت دیدیا ہے جس میں گاندھی جی کی منظوری اور پارٹی کے آئندہ استحکام کے متعلق اظہار خیال کیا گیا ہے۔ گاندھی جی نے سوراج پارٹی کے قیام کو جس نگاہ سے دیکھا اور اس کے متعلق ڈاکٹر انصاری کے نام اپنے مکتوب میں جو وضاحت کی اس کے بعد کم سے کم ایک بات قطعی طور پر صاف ہو گئی اور وہ یہ ہے کہ خود کانگریس کے اندر اب سوراج پارٹی کے قیام پر کوئی فتنۂ افتراق برپا نہیں ہوگا اور وہ لوگ بھی جو کونسلوں میں داخلہ کو کسی حیثیت سے مفید نہیں خیال کرتے کم سے کم اس طبقہ کو جو زمانہ تعطل میں کونسلوں کے اندر جاکر کام کرنا چاہتا ہے فراخدلی کے ساتھ اس کا موقع دیں گے کہ وہ اپنی جدوجہد کو ملکی مفاد کے لئے کسی حد تک جاری رکھ سکے۔ دہلی کے فیصلہ سے کانگریسیوں میں جس زبردست اختلاف کا اندیشہ تھا وہ گاندھی جی کی صاف و صریح منظوری سے تقریباً ختم ہو گیا کیونکہ کونسلوں کے غیر مفید اور ناکارہ ہونے کے متعلق گاندھی جی سے زیادہ راسخ العقیدہ اور کون ہو سکتا ہے۔ جب خود گاندھی جی کا خیال ہے کہ ان کانگریسیوں کو جو سول نافرمانی کے موجودہ پروگرام پر عمل نہیں کر سکتے ...

جیسے کانگریسی لیڈر موجود تھے جنھوں نے اس پارٹی کے قیام کی حمایت کی تھی اور اس کے لئے کام کیا تھا اور پنڈت موتی لال نہرو تو آخر وقت تک اسمبلی میں اس پارٹی کے وقار کو برقرار رکھنے کی کوشش کرتے رہے تھے۔ اور مسٹر پٹیل جیسے جری و مدبر کانگریسی اسمبلی کی کرسیٔ صدارت پر رونق افروز تھے اور دوسرے کانگریسیوں نے بھی آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اندر سوراج پارٹی کے کاموں کی پوری طرح حمایت کی تھی بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ کانگریس کی پوری قوت سوراج پارٹی کی پشت پر تھی۔ اس کے بعد کہیں سوراج پارٹی کو وہ کامیابی حاصل ہو سکی تھی جس کا تذکرہ کبھی کبھی ہم فخر کے ساتھ کیا کرتے ہیں۔ آج کل بہت سی حیثیتوں سے حالات منقلب نظر آتے ہیں۔ اگرچہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جہاں تک پبلک بیداری اور عام حمایت کا تعلق ہے ملک اس زمانہ سے بہت آگے ہے جس میں کہ ابتدائی سوراج پارٹی قائم ہوئی تھی اور کانگریسیوں کے مختلف حلقوں میں تائید حاصل کرنا زیادہ دشوار نہیں ہے مگر جب سوال نیابت کا آتا ہے تو پہلے سے اپنی پوزیشن بہت کمزور نظر آتی ہے۔ بلاشبہ ہم ڈاکٹر انصاری جیسے تجربہ کار، مخلص، باہمت اور راسخ العقیدہ کانگریسی لیڈر پر اعتماد کر سکتے ہیں مگر سوال صرف ایک رہنما کا نہیں ہے بلکہ اسمبلی کے اندر اور کونسلوں میں ایسے پکے اور لائق کانگریسیوں کا جانا از حد ضروری ہے جو آخر وقت تک اپنے اصولوں پر سختی کے ساتھ قائم رہیں ...

تقفنہ پر پہنچنا کچھ بھی دشوار نہ ہوگا۔ اور وہ ان کونسلوں اور اسمبلی کو رجعت پسندانہ عنصر سے جو ملک کو سخت ترین نقصان پہنچا رہا ہے، پاک کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے۔

خدمت میں عرض کرنی ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ ان کی طرف قرار واقعی توجہ منعطف کی جائے گی۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ گزشتہ زمانہ میں جب سوراج پارٹی قائم ہوئی ہے تو مسٹر سی آر داس اور پنڈت موتی لال نہرو اور مسیح الملک حکیم اجمل خاں ...

شذرات

ریاست جیند کے مظالم

عید قرباں کے موقع پر اور اس کے بعد سے اب تک ریاست جیند کے مسلمانوں پر جو مظالم ہوئے ہیں ان کی اطلاعات بہت کم اخبارات میں آئی ہیں۔ ہم نے گزشتہ اشاعت میں ان کی کیفیت کچھ مختصراً شائع کی تھی اور موجودہ حالات کے متعلق صدر جمعیۃ علمائے ہند کی جانب سے مہاراجہ صاحب جیند کو جو برقی پیامات بھیجے گئے تھے ...

ہم کو یہ تذکرہ کیا تھا مگر ہمیں افسوس کے ساتھ یہ عرض کرنا پڑتا ہے کہ ریاست جیند میں ابھی تک اصلاح احوال کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی ہے اور جو تازہ اطلاعات وہاں سے موصول ہو رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بجائے اصلاح کے صورت حالات اور زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ مساجد ابھی تک مقفل ہیں اور ان میں نماز پڑھنے کی اجازت مسلمانوں کو نہیں ہے۔ جن لوگوں نے مسجدوں میں خنزیر ڈال کر مساجد کی توہین کی تھی وہ گرفتار بھی نہیں کئے گئے اور نہ اس کی کوئی تلافی ابھی تک ہوئی ...

مسٹر جناح و پنڈت مالویہ کی گفتگو

مسلم لیگ کے اجلاس کے بعد مسٹر محمد علی جناح اور پنڈت مدن موہن مالویہ کے درمیان ہندو مسلم سمجھوتے کے متعلق جو گفتگو ہوئی تھی ممکن ہے کہ اس گفتگو کے ساتھ کسی حلقہ میں کوئی لمبی چوڑی امید وابستہ کی گئی ہو مگر ہم پہلے ہی یہ جانتے تھے کہ ہندو مسلم اتحاد کا مسئلہ اس قدر آسان نہیں ہے کہ اسے چند گھنٹوں کی گفتگو میں حل کر لیا جائے۔ ...

اردو اور ہندی

پچھلے دنوں دہلی میں جو ہندی کانفرنس ہوئی تھی اس کی کارروائیوں اور اس کی قراردادوں نے ایک مرتبہ پھر ہندی اور اردو کے مسئلہ کو پوری اہمیت کے ساتھ پیش کر دیا ہے۔ ...

پر مستزاد مسلمانوں کی اقتصادی مصیبت ہے جو ہندوؤں کی جانب سے ان کے بائیکاٹ کی صورت میں ظاہر ہو رہی ہے۔ ...

تعلیمی اصلاح

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے سالانہ اجلاس منعقدہ بیرٹھ میں نواب سر مزمل اللہ خاں صاحب کا جو خطبۂ صدارت پڑھ کر سنایا گیا اور جس کا ایک نسخہ ہمیں بھی بغرض اشاعت و تبصرہ موصول ہوا ہے۔ ...

حوادث و احکام

گزشتہ سے پیوستہ

انتباہ

ابھی تک دفتر جمعیۃ علمائے ہند سے استفتوں کے جوابات غیر مستقل طور پر بھیجے جایا کرتے تھے مگر اب شعبۂ افتاء کو دفتر میں مستقل کر دینے کا ارادہ ہے اس لئے مستفتی حضرات کو مذکورہ ذیل چیزوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے:۔

۱۔ کوئی صاحب کارڈ پر (جواب جوابی ہو یا سادہ) استفتاء نہ بھیجا کریں۔

۲۔ سوالات سادہ اور ریٹ کاغذ پر صاف لکھے جائیں اور واپسی جواب کیلئے ٹکٹ یا لفافہ سوال کے ساتھ بھیجیں۔

(نوٹ) ہر وہ استفتاء جو جوابی کارڈ یا سادہ کارڈ پر ہوگا شعبۂ افتاء اسکے جواب کا ذمہ دار نہ ہوگا۔

نور الدین عفی عنہ (بہاری)

(نائب ناظم جمعیۃ علمائے ہند)

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل بارے میں:۔

(۱) امریکہ و یورپ و ملک ہندوستان میں حکماء و فیلسوف جو روحانی حلقہ قائم کرتے ہیں اور اس میں بذریعہ میڈیم کے مردوں کی ارواح سے بات چیت کرتے ہیں اور بہت قدیم عمروں کے بعینہ مجسم فوٹو لیتے ہیں اس کی کچھ اصلیت ہمارے اسلام میں ہے یا نہیں ...

(۲) پوسٹل اور امپیریل بنک میں حراست کے لئے روپیہ رکھکر اس کا سود لینا یا صرف حراست کے لئے رکھنا اور سود کا نہ لینا یا سود لے کر خود فائدہ نہ اٹھا کر غریبوں کو صدقہ کرنا یا راستہ وغیرہ اس قسم کے کوئی کام میں لگانا جائز ہے یا نہیں؟

(۳) ہمارے نیچری خیال کے انگریزی دان شخص معراج جسمانی اور حیات عیسیٰ پر سخت اعتراض کرتے ہیں ...

(۴) غیر مسلم کے میلے وغیرہ کی محفل میں جیسا کہ کرشن لیلا وغیرہ میں مسلمانوں کو شرکت کرنا اور اس سے تلذذ حاصل کرنا باعث ارتداد ہے یا نہیں اور اس کی بیوی مطلقہ ہوگی یا نہیں؟

الجواب

(۱) امریکہ و یورپ میں روحوں کے بلانے اور ان سے بات چیت کرنے اور ان کے فوٹو لینے کے جس طریقہ کا سوال میں ذکر ہے اس کا شرعی و اسلامی تعلیم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسلام کی تعلیم کا مقصد تو خالق اور مخلوق کے درمیان تعلق کو درست کرنا اور اخلاق و اعمال کی درستی و اصلاح ہے ...

(۲) اگر روپیہ کی حفاظت کے لئے اور کوئی قابل اعتماد صورت نہ ہو تو بنک میں حفاظت کے لئے روپیہ رکھنا مباح ہے اس روپیہ کا سود بنک میں چھوڑ دینا نہیں چاہئے وصول کرکے غرباء پر یا رفاہ عام کے کاموں میں صرف کرنا جائز ہے۔ ریل، راستہ اور مسافر خانہ وغیرہ اس روپیہ سے بنائے جا سکتے ہیں۔

(۳) الانتباہات رسالہ مکی اور اسلام۔

(۴) مسلمانوں کو اس قسم کے میلوں میں شریک ہونا اور انکو رونق دینا اور تکثیر سواد کا موجب بننا اگرچہ ناجائز ہے لیکن کسی میلہ میں محض میلہ سمجھ کر شریک ہونے سے مسلمان مرتد نہیں ہوتا اور نہ اس کی بیوی مطلقہ ہوتی ہے۔

محمد عظمت اللہ کان اللہ لہ

نائب مفتی جمعیۃ علمائے ہند دہلی

ریاست جیند میں مسلمانوں پر اندوہناک مظالم

کئی سو مسلمانوں کا ترک وطن۔ دو مسجدیں مقفل کر دی گئیں

مسٹر گلینسی اور ایجنٹ گورنر جنرل کے نام صدر جمعیۃ علماء ہند کا تار

ریاست جیند میں ہندوؤں کی طرف سے مسلمانوں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا اور مساجد کی جس طرح بے حرمتی کی گئی اس کے حالات گزشتہ الجمعیۃ میں شائع کئے جا چکے ہیں۔ ...

محمد کفایت اللہ

پریسیڈنٹ جمعیۃ علماء ہند۔ دہلی

سوراج پارٹی کے متعلق حضرت مولانا احمد سعید صاحب کا بیان

مکمل پروگرام کا انتظار

دہلی ۸ اپریل حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے سوراج پارٹی کے قیام کے فیصلہ کے متعلق حسب ذیل بیان نمائندہ پریس کو بغرض اشاعت دیا ہے:۔ ...

مسٹر جناح اور پنڈت مالویہ کی گفت و شنید

پنڈت جی کا بیان

نئی دہلی ۵ اپریل پنڈت مدن موہن مالوی نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے ...

دہلی سے مسٹر جناح کی روانگی

اتحاد کے لئے نیا فارمولا

دہلی ۵ اپریل آج صبح مسٹر محمد علی جناح فرنٹیر میل سے بمبئی روانہ ہو گئے روانگی سے قبل نمائندہ پریس کو حسب ذیل بیان دیا:۔ ...

یمنی افواج پسپا ہو گئیں

سعودی افواج نے تمام قلعوں پر قبضہ کر لیا

(خاص تار)

ڈاکوؤں نے عورتوں کو زندہ جلا دیا

الہ آباد ۶ اپریل۔ موضع بوٹی ضلع میرٹھ سے ایک سنسنی خیز مسلح ڈاکہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ تفصیلات مظہر ہیں کہ ۵ مسلح ڈاکوؤں نے ایک بنیہ مسمی بانکے کے مکان پر حملہ کر دیا اور بنیہ مذکور کی بیوی اور والدہ دونوں کو زندہ جلا دیا اور چند سو روپیہ نقد لے کر فرار ہو گئے۔

کنانور کا فرقہ وارانہ فساد

دو پٹھانوں کو سزائے موت

وزیر ہند کے خلاف دعوے

برما کیلئے دو نئے وزیروں کا تقرر

دو سال میں کتنی ہڑتالیں ہوئیں

سیلون میں ہندوستانی گھی پر پابندیاں

اسمبلی میں قانون تحفظ والیان ریاست

خان عبید اللہ خان کے آخری لمحات

راولپنڈی ۷ اپریل۔ حکیم عبد السلام جو سرحد پوشوں کے لیڈر ہیں گزشتہ رات ملتان سے یہاں تشریف لائے۔ اخبار کے نمائندے سے انٹرویو کے دوران میں کہا کہ خان عبید اللہ خاں کی حالت سخت نازک ہو چکی ہے ان کی زندگی کی کوئی امید باقی نہیں رہی۔

ہندو مسلم اتحاد کیلئے نئی شرائط

بر مانند کا مسٹر جناح سے اختلاف

حکومت افغان کیخلاف افغانیوں کا احتجاج

غیر ملکی فرموں کو تجارتی اجازت کا مسئلہ

جاپانی پٹرول کے ذخیرہ میں آگ لگ گئی

ستر مکانات تہ و بالا

جنیوا میں مزدور کانفرنس

حکومت کی جانب سے نمائندوں کا اعلان

آٹھ افراد غرق ہو گئے

انقلابی سرگرمیوں کے سلسلہ میں تلاشیاں

صدر و ناظم جمعیۃ علماء ہند کی روانگی

وقف بل کی سب کمیٹی میں شرکت

کتوں کے شکار میں انسان کی ہلاکت

ہندوستان میں کورٹ شپ کا طریقہ جاری کیا جائے

اگروال کانفرنس میں ایک ہندو خاتون کی تحریک

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا خطبۂ صدارت

(سلسلہ صفحہ ۳)

چلتی ٹرین کو لوٹ لیا

وائسرائے کا ریلیف فنڈ

سوراج پارٹی کے احیاء اور کونسلوں میں داخلہ کا فیصلہ

گاندھی جی کی مہر تصدیق

ڈاکٹر انصاری کے نام ایک اہم خط

پٹنہ۔ ۵ اپریل۔ پٹنہ سے یونائیٹڈ پریس کا تار مظہر ہے کہ گاندھی جی نے ڈاکٹر انصاری۔ ڈاکٹر بدھان چندر رائے اور مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کے ساتھ کئی گھنٹے کے متواتر تبادلہ خیالات کے بعد دہلی کانفرنس کے فیصلہ کا خیر مقدم کیا ہے اور ایک خط کے ذریعہ ڈاکٹر انصاری پریذیڈنٹ سوراجیہ پارٹی کو یقین دلایا ہے کہ وہ سوراجیہ پارٹی کی ہر ممکن طریق پر امداد کریں گے۔ اس اہم فیصلہ سے آئندہ چند ماہ میں ملک کی سیاسی کایا پلٹ ہونے کی امید ہے۔ گاندھی جی نے ڈاکٹر انصاری کے نام جو خط تحریر فرمایا ہے وہ حسب ذیل ہے:-

پٹنہ ۵ اپریل

... ہوئے میں ہر وقت پارٹی کی امداد کے لئے آمادہ و تیار رہوں گا اور جو کچھ خدمت مجھ سے ہو سکے گی برابر کرتا رہوں گا۔

آپ کا صادق

ایم۔ کے گاندھی

گاندھی جی کے اس خط سے سوراجیہ پارٹی کے ہاتھ بہت مضبوط ہو گئے ہیں اس لئے قوی امید ہے کہ گورنمنٹ نے اسمبلی کے انتخابات کو غیر ملتوی نہ کر دیا تو سوراجیہ پارٹی کو اپنے مقصد میں ضرور کامیابی ہو گی اکثر لوگ گاندھی جی کے فیصلہ کا یہ مطلب سمجھتے ہیں کہ اب کانگریسی کارکنان کے لئے صرف دو راستے باقی رہ گئے ہیں یا تو وہ انفرادی سول نافرمانی کر کے ...

صحن کھودنے پر خوفناک میگزین برآمد ہوا

کارتوس خنجر اور ۲۴ بم پولیس کے قبضہ میں

باریسال کے ایک پروفیسر کے مکان پر پولیس کا چھاپہ

باریسال ۵ اپریل۔ اطلاع موصول ہونے پر خفیہ پولیس نے مقامی پولیس کے چند آدمیوں کے ہمراہ مقامی کالج کے پروفیسر موہن گھوش کے مکان پر چھاپہ مارا اور وہاں سے ۲۴ بم۔ بہت سے کارتوس دو خنجر اور چار تیر اپنے قبضہ میں کر لئے۔ ایک شخص سدربہ داس کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ پولیس نے پہلے زمین کو کھود کر اور وہاں سے ایک گھڑا برآمد کیا جس میں سے ۱۲ بم برآمد ہوئے۔ اس پر پولیس نے مکان کا تمام صحن کھدوا ڈالا اور وہاں سے مندرجہ بالا سامان برآمد کر کے اپنے قبضہ میں کر لیا۔

شولاپور ۵ اپریل۔ شولاپور میں ہڑتال سے پیدا شدہ حالات میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ ایک کثیر الاجتماع جلسہ منعقد ہوا جس میں آٹھ ہزار مزدور شامل ہوئے۔ جلسہ میں پولیس نے لاٹھی چارج کیا جس سے چھ سات افراد کو ضربات آئیں۔

۱۹۱۴ء کے مفرور قیدی کابل میں گرفتار

انشورنس کے جرم میں مقدمہ

بہار کے مصیبت زدوں کی امداد کا صحیح طریقہ

نائب ناظم جمعیۃ علماء ہند کا اعلان

بنارس میں خانہ تلاشیاں

پولیس لائبریری کتابیں اور خطوط اٹھا کر لے گئی

ترکی میں کثرت ازدواج پر عمل

چالیس لاکھ بچوں کو وظیفہ کا حکم

مسافر گاڑی لائن سے اتر گئی

دیاسلائی کے دس کارخانے بند

کلکتہ میں گرفتاریاں اور تلاشیاں

بکری کے پیٹ سے سانپ کا بچہ

آتشزدگی سے گیارہ افراد ہلاک

برطانیہ کو ۳۰ ملین کی بچت

روم کو افغانی سفیر کی روانگی

زلزلہ زدگان کیلئے کابل میں چندہ

پنڈت مالویہ اور مسٹر جناح کی گفتگو

بنارس ہندو یونیورسٹی کی گرانٹ

سزا یافتہ طلباء کو داخل کرنے کا جرم

سوراج پارٹی اور گاندھی جی کے اختلافات

ریاست حیدرآباد میں نیا سیاسی پولیٹکس

پیرو اور کولمبیا میں جنگ کا اعلان ہو گیا

جنوبی امریکہ میں ایک اور جنگ

۴۰ مکان نذر آتش

غیر خاندانی افراد تخت نیپال سے محروم

ہندوستانی مسئلہ میں حل ہونا چاہئے

سرحدی سرخپوشوں کی کانفرنس

ترکی حکومت نے انسل کو گرفتار کر لیا

سر سپرو انگلستان جارہے ہیں

قرطاس ابیض میں حصہ نہیں لینگے

بہار میں حکومت اور کانگریس کا تعاون

مغربی افریقہ میں بالشویک پروپیگنڈہ

جدید انسدادی اور تشددانہ قوانین

لندن۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مغربی افریقہ کی حکومت بغاوت کو دبانے کے لئے ایک بل پیش کرنے والی ہے ان افریقن طلباء کے ذریعہ جو انگلستان میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آتے ہیں افریقہ میں بالشویک فلاسفی کا جذبہ روز بروز بڑھ رہا ہے۔ مجوزہ بل کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے یہاں ایک میٹنگ ہو گی جس میں ملوکیت پرستی کی مخالف لیگ کی جانب سے مسٹر ریگنالڈ تقریر کریں گے۔ اس بل میں وہ جملہ دفعات شامل ہوں گی جو ہندوستان میں تحریک سول نافرمانی کو دبانے کے لئے حکومت نے ہنگامی بلوں میں شامل کی تھیں ...

دفتر اکاؤنٹنٹ جنرل کے سپروائزر کی گرفتاری

تین ہندوؤں کے خلاف نابالغ لڑکی کے اغوا کا الزام

پٹنہ کے قریب مسلمانوں پر ہندوؤں کا حملہ

تین مسلمان شہید اور تین زخمی

فرقہ وارانہ مسائل کے تصفیہ کیلئے ایک اور کوشش

مسٹر جناح اور پنڈت مالویہ کی گفتگو

تبت کے روحانی پیشوا کو دعوت

تاشی لامہ کو لینے کیلئے ایک وفد کی روانگی

حکومت نظام کا محکمہ پرواز

مغربی ہند میں دیاسلائی کا سب سے بڑا کارخانہ بند ہو گیا

دیاسلائی پر جدید محصول کے نتائج پندرہ ہزار مزدور بیکار

ممبر مالیات سے ایک وفد کی ملاقات

بمبئی ۵ اپریل۔ ویسٹرن انڈیا امپیئر نیکاؤکی اور خانہ دیاسلائی کے منتظمین نے اس کارخانہ کو ۱۴ اپریل سے عارضی طور پر بند کر دینے کا فیصلہ کیا ہے جب تک دیاسلائی پر محصول بڑھانے کے متعلق سرجارج سوسٹر کی تجویز کے متعلق کوئی فیصلہ نہ ہو جائیگا اس وقت تک اس کارخانہ میں کام شروع نہ کیا جائیگا۔ یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ اس کارخانہ میں جو مغربی ہند میں سب سے بڑا کارخانہ دیاسلائی ہے دوبارہ کام شروع ہو سکے گا کیونکہ یقینی خطرہ ہے کہ محصول کے اضافہ سے دیاسلائی کی فروخت کم ہو جائے گی۔ اس کارخانہ کو بند کر دینے سے پندرہ ہزار مزدور بیکار ہو جائیں گے ...

لاہور چھاؤنی بم کیس کا فیصلہ

تین کو سزائیں تین بری

ایک سرحدی مسلمان کو سزائے موت

بیوی اور بچیوں کے قتل کا خمیازہ

پولیس پارٹی پر کربانوں سے حملہ

جواب میں گولی چلادی گئی

سہارنپور میونسپلٹی کا انتخاب

جاپان اور برطانیہ میں پھر گفتگو

احمد آباد کے کارخانہ میں مزدوروں کی ہڑتال

ایک وقف شاہی عمارت کا انہدام

حکومت فوری توجہ کرے

لارڈ برائم افغانستان روانہ ہو گئے

پچیس روپیہ کے سرمایہ

...

قادیان میں مجلس احرار کا عظیم الشان جلسہ

مولانا حبیب الرحمن صاحب کی باطل سوز تقریر

قادیان ۲۶ مارچ۔ قادیان میں ۲۶ مارچ کو اطلاع پہنچی کہ حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب صدر مجلس احرار اسلام ہند جمعہ کی نماز قادیان میں پڑھیں گے اس خبر کے پہنچتے ہی قادیان اور اس کے گرد و نواح کے مسلمان اور ہندو و سکھوں میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ چنانچہ آج ۱۲ بجے کی گاڑی سے مولانا موصوف قادیان پہنچے آپ کے ہمراہ مولانا ... صاحب قاسمی امرتسری۔ مولانا محمد سلیمان صاحب ... مولانا عبدالسلام صاحب ... امرتسری۔ خواجہ عبدالرحیم صاحب ... حاجی عبدالرحمن صاحب ... تشریف لائے علاوہ ان حضرات کے امرتسر، بٹالہ، گورداسپور، ... سے بھی بہت سے حضرات ...

انجمن ضیاء الادب میں مشاعرہ

مشاعرہ

انگلستان میں ریل گاڑیوں کا تصادم

بال صفا صابون

... ورلی سوپ کمپنی بازار لال کنواں دہلی

مفت

... معجون برہمی ...

تار کا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ سہ روزہ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی-اے)
معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی یوم جمعہ ۲۸ رذی الحجہ ۱۳۵۲ھ ہجری مطابق ۱۳ اپریل ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۶

ماضی اور حال

زیرِ قدم زمیں تھی پابوس آسماں تھا
اتنا ذلیل پہلے ہندوستاں کہاں تھا
وہ دن ہیں یاد تجھ کو؟ اے صیدِ کس مپرسی
پامال ہو رہا ہے معمورۂ تہوّر
یہ سرزمیں نکبت ہے وہ بہشتِ ارضی
وہ مولد دغا ہے منشائے دشمنی ہے
خود تیری کینہ توزی ہے اب حریف تیری
نااہل! اے لجمیت! اے محرومِ آدمیت
ہے دامنِ وطن پر اک داغ تیری ہستی

اے خاکسارِ ہندی تو بھی کبھی جواں تھا
دستِ سوال کیسا؟ یہ ہاتھ زرفشاں تھا
عالم پناہ جب یہ "بازوئے ناتواں" تھا
ننگِ وجود ہے اب جو حاصلِ جہاں تھا
جس کا ہر ایک ذرہ ہمچشمِ آسماں تھا
جو مہدِ آشتی تھا گہوارۂ اماں تھا
تو مہرباں تھا تجھ پر اللہ مہرباں تھا
تو اور حکمرانی! وہ تو اک امتحاں تھا
تو نے اسی کو ڈھایا جس گھر کا پاسباں تھا

اٹھ! اور پھر دکھا دے اک بار دشمنوں کو
ہے آج اس سے آگے ماضی میں تو جہاں تھا

(جامعہ)

معاصرین کے افکار و آراء

گائے کی قربانی

کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ سال بھر تک ملک کے ہر حصہ میں گائیں کٹتی رہتی ہیں۔ انگریزی فوج کے لئے بے شمار گائیں روز ذبح ہوتی رہتی ہیں مگر ہندو وں کو ورا شتہ نہیں آتا لیکن صرف عید ہی کے تین دنوں میں انہیں گائے کی محبت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ گئو رکشا کے لئے جوش سے بھر جاتے ہیں! [illegible]

(ہند جدید)

کب دیکھا ہے جو آج ہم اس کے متوقع ہیں ... [illegible]

(خلافت)

بابا یہ سب کہانیاں ہیں

قرطاس ابیض، ہندو اور سکھ

[illegible]

(زمیندار)

ہندوستان کی عزت

[illegible]

جاپان اور برطانیہ

[illegible]

(پرتاپ)

دلچسپ حقائق و معلومات

[illegible]

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

[illegible]

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ، بازار بلیماران، دہلی

The Jamiat

Regd No L 1793.

VOL. XIX No. 25. | DELHI MONDAY, APRIL 9, 1934. | PRICE ONE ANNA

فہرست امداد کنندگان جمعیت زدگان بہار

بتوسط امونگھیر مسلم ریلیف کمیٹی مونگھیر

[illegible]

مسلم راجپوتان پنجاب سے دو سوال

[illegible]

جمعیۃ تبلیغ الصلوٰۃ کا جلسہ

[illegible]

فرنٹیئر پراونشل طبی کانفرنس کا قیام

[illegible]

مدرسہ اسلامیہ اجراڑہ میں قرآن پاک ختم

[illegible]

منگلور ضلع سہارنپور میں پلیگ سے تباہ کاریاں

استقلال قوم بحکام بالا

[illegible]

بھوپندر طبیہ کالج پٹیالہ کا جلسہ تقسیم اسناد

[illegible]

مرزائیوں کو شکست

[illegible]

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

سرفراز محرم نمبر

[illegible]

مشتہرین کیلئے زرین موقع

[illegible]

تجارت

[illegible]

گٹھیا کے بیمار توجہ کریں

[illegible]

HEATH + SOMMERS.
FORT BOMBAY.

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

از بلا چھپ رہی ہے

[illegible]

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

"میں چینی عورتوں کے لئے مغربی نقالی کو پسند نہیں کرتا"

سابق شہنشاہ چین ہنری پوئی کا اظہار خیال

سابق شہنشاہ چین ہنری پوئی جو کبھی زمانہ میں چین کا (اعداد) اور چالیس کروڑ انسانوں کا بادشاہ تھا اب جلاوطنی کے بعد جاپان کی نگرانی میں منچوکو کا بادشاہ بنا دیا گیا ہے منچوکو کی آبادی ...... ۳۵ افراد پر مشتمل ہے جو ہنری پوئی کے قبضہ اقتدار میں دے دیئے گئے ہیں۔

...ہیں انقلاب چین پر اپنے اظہار خیال فرمایا۔ گفتگو کرتے ہوئے ہنری پوئی نے کہا مذاقی طور پر میں انگریزوں کا زبردست دوست ہوں کیونکہ وہ خلیق اور مہربان ہوتے ہیں۔ انگریز خواتین بھی میری نظر میں بہت خوب ہیں لیکن میں وہ چینی عورتوں کی طرح اپنے جذبات پر نقاب نہیں ڈالتیں بلکہ ہر طرح آزاد رہنا پسند کرتی ہیں۔ اگرچہ خواتین چین بھی اور خوش مزاج بھی ہوتی ہیں۔

اس کے بعد شہنشاہ پوئی نے ہاتھ ہلا کر کہا مگر میں یہ پسند نہیں کرتا کہ چینی عورتیں انگریز عورتوں کی تقلید کرنے لگیں اور ان کی نقل اتارنے میں مبالغت کا مظاہرہ کریں۔ ہم اپنی خواتین کے لئے قدیم تہذیب کو ترجیح دیتے ہیں گو چینی لڑکیوں میں تدریجاً انقلاب پیدا ہو گیا ہے مگر وہ پرستش تک محدود ہے۔ اور اخلاق تک اس کا اثر نہیں ہونا چاہئے۔ (سنڈے ایکسپریس)

برداشت کرنے پڑتے تھے۔ ایک اور قانون کے ذریعہ بچوں کے ان والدین کو سزا دی جائے گی جو اپنے بچوں کے ساتھ برا سلوک کریں گے سارا یہ ہے اتفاق دماغ کی کرشمہ سازیوں کا نتیجہ!) (وائنا فری پریس)

مراکش اور مغرب اقصیٰ میں فرانس کی مہم

اسپین اور فرانس کو مفید مشورہ

مراکش کی پہاڑیوں میں اور مغرب اقصیٰ میں عرب مجاہدین کو پامال کرنے کے لئے فرانس نے جو اقدامات شروع کئے ہیں ان کے متعلق ...

ایک عربی جریدہ لکھتا ہے کہ جب گورنمنٹ اسپین اہل مراکش کا استیصال نہ کر سکی اور ملک کو بیٹھی تو فرانس کس طرح اپنے ارادوں میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ فرانس کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ مغرب اقصیٰ کے باشندوں سے تعاون کی درخواست کرے اور ان کے خلاف جنگی کارروائیاں یک لخت ترک کر دے۔ اگر ایسا کیا گیا تو اس کا اثر ... دونوں کے لئے یہ اقدام مفید ہوگا۔ (العلم)

شہزادہ یمن کے خلاف عربوں کا غصہ

معلوم ہوا ہے کہ حجاز اور یمن کی موجودہ جنگ کے سلسلہ میں امام یحییٰ سلطان ابن سعود سے صلح کرنا چاہتے ہیں مگر امام صاحب کے صاحبزادے سیف الاسلام اس مصالحت کے خلاف ہیں۔ عربی ناک کے کل ارباب سیاست شہزادہ ... سیف الاسلام کے خلاف ہیں اور ان کو فتنہ و فساد کا بانی قرار دے رہے ہیں۔

شاہ ایران کا سفر انگورہ

سرکاری اعلان ہوا ہے کہ اعلیٰ حضرت رضا شاہ پہلوی شاہ ایران ۱۶ اپریل کو باطوم سوم اور سیواس سے ہوتے ہوئے انگورہ تشریف لیجائیں گے۔ جہاں آپ غازی کمال پاشا سے خصوصی ملاقات فرمائیں گے اور ایک ہفتہ کے بعد مراجعت فرمائے وطن ہوں گے۔ (الاہرام)

چار ہزار سال کی کتاب کا انگریزی میں ترجمہ

دنیا کی سب سے قدیم مذہبی کتاب جو بابل میں دو ہزار سال قبل مسیح لکھی گئی تھی ... (ایجیپشن گزٹ)

لندن میں خواتین کے خلاف مردوں کی بغاوت

"عورتوں کو باورچی خانہ میں دھکیل دو"

لندن میں خواتین کے خلاف ایک لیگ قائم ہوئی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ عورتوں کی مکاری، غداری، فضول خرچی اور غیر مخلصانہ روش کا کلیتاً استیصال کر دیا جائے۔ اس لیگ کے صدر نے بیان کیا کہ ہمیں اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے کھڑے ہو جانا چاہئے۔ ہم خواتین کو صنعت و حرفت، تجارت و زراعت سے نکالنا اور پھر انہیں گھروں میں دھکیل دینا چاہتے ہیں۔ عورتیں دماغ کی وجہ سے کمزور ہیں اسلئے وہ زندگی کے ہر قدم پر ناکام رہتی ہیں۔ ایسے لوگوں کا جو یہ خیال کرتے ہیں کہ عورتوں کو پھر باورچی خانہ کی زندگی اختیار کر لینی چاہئے یہ نیک خیر مقدم کیا جائے گا۔ (ہندوستان ٹائمز)

جزائر ملایا میں ایک اسلامی حکومت کا خاتمہ

جاوا کے پایۂ تخت بتاویا کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ... سلطان ... اور ان کے دو خاندانوں کو ڈچ گورنمنٹ نے گرفتار اور تمام خطابات سے محروم کر کے فوجی حراست میں دوسری جگہ روانہ کر دیا ہے۔ ان پر الزام یہ ہے کہ انہوں نے ڈچ گورنمنٹ کے احکام کی خلاف ورزی کی تھی۔ سلطان موصوف اور ڈچ حکومت کے مابین پہلا معاہدہ ... میں ہوا تھا اور ... میں اس کی تجدید ہوئی تھی اب حکومت نے اس اسلامی ریاست کا بالکل خاتمہ کر دیا ہے۔

فلسطین میں مغضوب علیہم کا مسلسل داخلہ

حکومت کے فراہم کردہ اعداد و شمار سے ثابت ہوتا ہے کہ ماہ جنوری میں ... اشخاص نے فلسطین کو ہجرت کی اور اس کو اپنا وطن بنایا۔ ان مہاجرین میں سے ... صرف یہودی ہیں۔ ایک جہاز کے ذریعہ یہودیوں کو ... بندرگاہ پر ... یہودی تاجر نازل ہوئے ہیں۔

جرمنی کی تازہ جنتری میں یہودی تہواروں کا حشر

جرمنی سے یہودیوں کا جب سے اخراج عمل میں آیا ہے اس وقت سے اس قوم کی حیثیت جرمنی میں ختم ہو گئی ہے اور اس کو زندگی کے ہر شعبہ سے خارج کر دیا گیا ہے۔

جرمنی میں ... جنتری شائع ہوئی ہے اس میں یہودیوں کے تہوار اور ایام متبرکہ کا کہیں پتہ نہیں حالانکہ اس سے پہلے ہمیشہ جنتریوں میں یہودی تہواروں کی پوری تفصیل شائع ہوتی رہی ہے۔ ... (نیویارک ٹائمز)

عراقی پارلیمنٹ میں اشوریوں کا مسئلہ

معلوم ہوا ہے کہ عراق کی پارلیمنٹ میں اشوریوں کی امداد کیلئے ایک رقم منظور کی گئی ہے اور ان میں بعض ممبروں نے اس پر اعتراض کیا کہ اشوریوں کے متعلق ... سوالات ہیں ...

ایتھنز پر ترکی ہوائی بیڑہ کی پرواز

۲۵ مارچ کو ترکی ہوائی بیڑہ نے ایتھنز (پایۂ تخت یونان) پر جشن یوم خود مختاری یونان کے موقعہ پر چکر لگایا جس سے ثابت ہوا ہے کہ ترکی اور یونان میں اتحاد و اتفاق کی بنیادیں استوار ہو گئی ہیں۔ (حاکمیت ملیہ)

بالشویک روس میں طلاق کی ممانعت

روسی گورنمنٹ نے ایک جدید قانون کے ذریعہ عورت اور مرد میں تفریق یا طلاق کو ممنوع قرار دیدیا ہے کیونکہ طلاق کی آزادی سے حکومت کو کثیر اخراجات ...

مسٹر جناح اور پنڈت مالویہ میں اصل گفتگو کیا ہوئی تھی؟

یورپینوں سے نشستیں لینے کا مسئلہ

مالویہ جی کے بیان پر مسٹر جناح کی تصریحات

گزشتہ ہفتہ مسٹر جناح مسلم لیگ کے اجلاس کی شرکت کیلئے دہلی تشریف لائے تھے قیام دہلی کے دوران میں فرقہ وارانہ مسئلہ پر مسٹر جناح اور پنڈت مدن موہن مالویہ میں کچھ تبادلہ خیالات ہوا جس کو پنڈت جی نے اپنے ایک بیان کے ذریعہ اخبارات میں شائع کرا دیا۔ جو گزشتہ الجمعیۃ میں ... پر شائع ہو چکا ہے۔ مسٹر جناح نے جب اس کو پڑھا تو انہیں محسوس ہوا کہ پنڈت جی کے بیان سے ان کی نسبت غلط ...

پنجاب کا مسئلہ

جہاں تک پنجاب کا تعلق ہے مالوی جی کی تجویز تھی کہ وہ ہندوؤں اور سکھوں کو فرقہ وارانہ مسئلہ کے فیصلہ کو قبول کرنے پر راضی نہ کر سکیں گے اس لئے انہوں نے یہ کہا کہ پنجاب کے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ ۴۹ فی صدی نشستوں کے ساتھ مخلوط انتخاب منظور کر لیں۔ اور ابتدائی چند سالوں میں وہ ان چاروں نشستوں کے لئے مقابلہ نہ کریں گے جو تجارت، یونیورسٹی اور مزدوروں کے حلقہ کی ہونگی۔

... میں نے پنڈت جی سے کہا کہ میں یہ تجویز پنجاب کے مسلمانوں سے کسی طرح نہیں منوا سکتا۔ لیکن مالوی جی نے مجھے بتلایا کہ سر فضل حسین نے اسے منظور کر لیا تھا۔ ...

مسٹر جناح کا اعتراض

مالویہ جی کی تجویز

پنڈت مالویہ کا جواب الجواب

"فتح الملہم شرح صحیح مسلم"

مؤلفہ

حجۃ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہم العالی شیخ الحدیث و التفسیر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل سورت

"حنفیہ کی طرف سے صحیح مسلم کی بے نظیر خدمت"

مسلمانان ہندوستان کا کوئی طبقہ اور اسلامی ہند کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جو حضرت الحاج مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ العالی کی بلند پایہ شخصیت اور علمی رفعت و جامعیت سے ناواقف ہو۔ اس شرح کی حیثیت و اہمیت اور حقیقی نوعیت کا اندازہ کرانے کے لئے حضرت مولانا مدظلہم کا اسم گرامی ہی کافی ہے۔ حضرت مؤلف مدظلہ نے سالہا سال کی دماغی کاوشوں اور محنتوں کے بعد طالبان حدیث اور مشتاقان علوم نبوی کے لئے یہ بے نظیر ذخیرہ تیار فرمایا ہے۔

فی الحقیقت یہ شرح ہر قسم کے مباحث اہم بہ تفقیہ بیں تمام دوسری شروح سے بڑی حد تک مستغنی اور بے نیاز کر دینے والی ہے۔ اور ہر مسئلہ کے متعلق اس قدر زیادہ مواد فراہم کر دیا گیا ہے جو کسی دوسری کتاب میں نہیں مل سکتا۔

سلطنت علیہ آصفیہ ایدہا اللہ کی سرپرستی میں اس شرح کی تکمیل تالیف اور طبع و اشاعت کا کام جاری ہے۔ جلد اول زیور طبع سے آراستہ ہو کر شائع ہو رہی ہے۔ یہ جلد چار اجزا پر مشتمل ہے۔ اول شرح کا ایک مبسوط مقدمہ جو ... صفحات پر آیا ہے اور جس میں تقریباً ان تمام اصول حدیثیہ و تفقیہیہ پر کافی بحث کی گئی ہے جو مباحث حدیثیہ میں کثرت سے دائر ہیں۔ دوم مقدمہ مسلم کی شرح سوم کتاب الایمان کی شرح۔ چہارم کتاب الطہارۃ کی شرح۔

یہ جلد اول ... سائز کے پورے پانسو صفحات پر ختم ہوئی ہے۔ کاغذ اعلیٰ قسم کا ولایتی سفید وزنی ... پونڈ لگایا ہے۔ کتابت و طباعت دیدہ زیب اور جلد کا خاص اہتمام کیا گیا ہے جس کی نظیر درسی کتابوں میں ملنی مشکل ہے۔ قیمت فی جلد چھ روپیہ (للعہ)۔

تاجر حضرات جو کم از کم دس نسخے خریدنا چاہیں بذریعہ خط و کتابت معاملہ طے کر لیں۔ محصول ڈاک ہر حال میں بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ

ابو سعید احمد عثمانی منیجر کتب خانہ محمودیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یو پی)

نوٹ: خریداروں کو اپنے مقامی تاجران کتب سے خریدنے میں محصول ڈاک کی کفایت ہوگی۔

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

آپ پاک و صاف زندگی کس طرح گزار سکتے ہیں۔

آپ دنیا کے سچے عیش و آرام کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔

آپ بچپن کی غلط کاریوں کا تباہ کن نتیجہ بھگتنے سے کس طرح بری ہو سکتے ہیں۔

آپ مضبوط، عمر دراز اور باہمت اولاد کس طرح پیدا کر سکتے ہیں۔

آپ ان تمام باتوں کا قطعی جواب حاصل کرنے کے لئے ایک آنے کا ٹکٹ روانہ کر کے نہایت عمدہ مضامین سے مزین شاستر مفت طلب فرمائیں۔

پتہ: آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

پچیس روپیہ والی ۲۵/- ... گھڑیاں ... مفت

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا خطبۂ صدارت

نواب محمد مزمل اللہ خان صاحب کے ارشادات عالیہ

تعلیمی اصلاحات کا خاکہ

(گزشتہ سے پیوستہ)

صنعت و حرفت کی تعلیم

ثانوی تعلیم کے بعد مسلمانوں کو صنعت و حرفت کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے جس پر تجارتی ترقی کا مدار ہے۔ صنعت و حرفت کی ضروریات اور اہمیت پر کچھ کہنا تحصیل حاصل ہے۔ ...

زبردست کوشش کر کے صرف چار سال میں تقریباً تمام آبادی کو خواندہ بنا دیا ابتدائی تعلیم کے بعد ہمیں ثانوی تعلیم پر توجہ کرنا چاہئے اور اس کے طلبہ کو حسب مناسبت طبع صنعت و حرفت، زراعت و انجینئری، ڈاکٹری وغیرہ کے مختلف شعبوں میں بھیجنا چاہئے تاکہ تعلیم کے بعد دریوزہ گری نہ کریں اور کسب معاش کے لئے انہیں زیادہ مصائب و مشکلات کا سامنا نہ ہو۔

اعلیٰ تعلیم

اعلیٰ تعلیم کے مختلف پہلوؤں کے متعلق سر سید کے زمانہ سے آج تک بہت کچھ کہا گیا ہے۔ اب ان خیالات کا اعادہ کرنا تحصیل حاصل ہے۔ مسلمانوں کی تعلیم جن اغراض کے ماتحت شروع کی گئی تھی ...

ابتدائی دینیاتی تعلیم

(باقی آئندہ)

فیض عملیات مجربہ

بیشک خدا تعالیٰ کے کلام پاک میں زبردست تاثیر ہے اور مجرب عملیات سے بفضل ایزدی مقاصد میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

... پتہ: سید محمد شاہ ... بمبئی نمبر ۳

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

سرائے میں مسرت و ابتہاج کی لہر

یوسف گم کردہ کی بازیافت

(گزشتہ سے پیوستہ)

خادم، ماہر اور قطورہ کی گفتگو ابھی ختم ہوئی اور دمشق کی شاہی سرائے پر کائی ...

قطورہ: (دھڑکتے ہوئے دل سے) خدا نہ کرے! وہ بچے عالم سے کیوں گئے کہ آخر نماز میں برائی کیا ہے؟

خادم مہ: برائی کیا ہے! اس میں تو سراسر بھلائی ہی بھلائی ہے۔ صرف ڈر یہ ہے کہ یہ اسے الدیسائی ہیں وہ شاید اسلامی عبادت کو ناپسند کریں۔

قطورہ: اگر ان کو مجھ سے محبت ہے تو بہر طریقوں سے بھی ان کو محبت ہوگی اور وہ کبھی مجھے نماز سے نہ روکیں گے۔

...

(باقی آئندہ)

تین پیسے میں ایک سو چوالیس صفحے

... ماہنامہ رسالہ نظام المشائخ ... دہلی

مشک، عنبر اور جواہرات کا ایک مرکب

... تمام اعصاب پر اثر کرتی ہے۔ دوران خون کو درست اور غذا کی ...

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

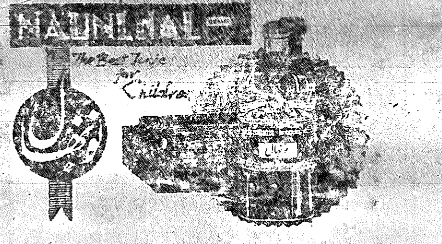

نونہال

اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست اور توانا دیکھنا چاہتے ہیں تو نونہال ...

اپنے پیارے بچوں کو نونہال استعمال کرا کر نہال کر دیجئے!

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۵۲ ہجری

سول نافرمانی کی واپسی

حکومت سے مطالبہ

آخری اور رسمی فیصلہ تو آل انڈیا کانگریس کمیٹی ہی کرے گی جس کا اجلاس عنقریب منعقد ہونے والا ہے لیکن سول نافرمانی کے معاملہ میں گاندھی جی کی شخصیت کو جس قدر دخل ہے اور ان کا منشورہ اس تحریک کے آغاز و اجراء و اختتام کے متعلق جو اہمیت رکھتا ہے اس کو دیکھتے ہوئے بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ گاندھی جی کے اس بیان نے جو بمبئے سے شائع ہوا ہے سول نافرمانی کی تحریک کو نہ صرف عملی حیثیت سے بلکہ ہر اعتبار سے بحالات موجودہ ختم کر دیا ہے۔ اگرچہ سول نافرمانی کی تحریک عملاً تو اسی دن ختم ہو چکی تھی جس دن گاندھی جی نے پونا کانفرنس میں اجتماعی سول نافرمانی کو واپس لے کر انفرادی سول نافرمانی کے اجراء کا اعلان کیا تھا لیکن پھر بھی کسی نہ کسی حیثیت میں کم سے کم کاغذ پر ضرور موجود تھی اور یہ کہا جا سکتا تھا کہ تحریک سول نافرمانی کے قائد اعظم نے ابھی تک سول نافرمانی کو قطعیت کے ساتھ واپس نہیں لیا ہے اور اس لئے حکومت ان تمام کانگریسی اداروں کے ساتھ جو سول نافرمانی کرنے ...

... اور سیاسیات حاضرہ کو اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد کسی نتیجہ پر پہنچی تو وہ یہی تھا کہ پونا کانفرنس کی اندھی تقلید کرنے کے بجائے جمعیۃ کو پوری جرأت کے ساتھ حقائق کا اعتراف کرنا چاہئے اور حکومت کے بے پناہ تشدد اور ہمہ گیر آرڈیننسوں نے جو صورت حال پیدا کر دی ہے اور ملک کی بیداری اور جذبۂ ایثار و قربانی کا جس حد تک امتحان ہو چکا ہے اس کو دیکھتے ہوئے موجودہ حالات میں سول نافرمانی کی جنگ کو ملتوی ہی کرنا چاہئے اور ملک کے لئے جو صحیح رہنمائی ہو سکتی ہے اسے بلا خوف لومۃ لائم پیش کر دینا چاہئے۔ چنانچہ مجلس عاملہ نے سول نافرمانی میں "اجتماعی" اور "انفرادی" کی تقسیم کئے بغیر جو پونا کانفرنس کے فیصلہ سے صریح اختلاف تھا دی پوزیشن اختیار کی جو اس کے نزدیک صحیح تھی اور جسے ہر ذی فہم انسان مقتضیات سیاست کے عین مطابق سمجھتا تھا ...

غازی امان اللہ خاں کے خلاف پروپیگنڈا

صوبہ سرحد کا فیصلہ

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس

حوادث واحکام

شذرات

کانگریس کی مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد کرنے کی تیاریاں

سول نافرمانی کے تعطل پر سرحدی قوم پروروں کا فیصلہ

"اب برطانیہ کو جوابی تعاون کیلئے اقدام کی ضرورت ہے"

بمبئی ۱۰ اپریل۔ سول نافرمانی کو واپس لینے کے سلسلہ میں گاندھی جی کے اعلان کو مدنظر رکھتے ہوئے کانگریس کے سرکردہ لیڈر اس کوشش میں ہیں کہ اپریل کے اواخر یا مئی کے آغاز میں کانگریس کی مجلس عاملہ کا اجلاس مدعو کیا جائے جس میں گاندھی جی کے فیصلہ کی روشنی میں جملہ امور پر غور کیا جائیگا۔ ڈاکٹر سید محمود جنرل سکرٹری نے بذریعہ تار دریافت کیا ہے کہ اس اجلاس کے لئے کونسی تاریخیں موزوں رہیں گی۔ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی سے بھی اجلاس میں شرکت کی درخواست کی جائیگی۔

پشاور ۱۰ اپریل۔ صوبہ سرحد کے قوم پروروں کی جن میں مولانا عبدالسلام، خان محمد اسلم خان، حاجی عبدالغفار خان اور رام سنگھ بھی شامل تھے آج ایک بیلہ ضابطہ اجلاس منعقد ہوا جس میں سوراج پارٹی کے دوبارہ احیاء اور سول نافرمانی کو بند کرنے کے فیصلہ پر غور کیا گیا۔ تبادلۂ خیالات کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ جہاں تک داخلہ کونسل کا سوال ہے موجودہ یا قرطاس ابیض کے آئین کے ماتحت اس سے بہت کم فائدہ ہوگا۔ لیکن اگر آل انڈیا کانگریس کمیٹی اس کی تصدیق کردیگی تو ہم بلحاظ سے اس فیصلہ کی پابندی کریں گے اس امر کا بھی اظہار کیا گیا کہ صوبہ سرحد باقی ہندوستان سے کسی صورت میں علیحدہ نہیں ہو سکتا۔

لندن ۱۰ اپریل۔ گاندھی جی کے تازہ فیصلہ پر تنقید کرتے ہوئے اخبار مانچسٹر گارڈین لکھتا ہے کہ اب کانگریس کے تعاون کی راہ صاف ہو گئی ہے۔ کانگریسی لیڈروں نے نہایت دانشمندی سے اپنے مطالبات کو جائز طریقوں سے منوانے کا تہیہ کر لیا ہے اب برطانیہ کی طرف سے جوابی تعاون کی ضرورت ہے۔

جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس عاملہ کا اجلاس

وقف بل پر غور

خان عبداللہ خاں کی بھوک ہڑتال

جامع مسجد دہلی اور آزاد پارک میں جلسے

میونسپل کمشنروں کے خلاف عدم اعتماد کا فیصلہ

ضروری اعلان

مسلمان لڑکے کے قاتل کو سزا

یمن پر حکومت حجاز کی دوسری فتح

جہاز رحمانی جدہ سے روانہ ہوگیا

مولانا حکیم عبدالرؤف صاحب کیلئے دعائے صحت

دار الحکومت

شاہ مسعود احمد صاحب ایمبلی کی قیامگاہ پر مقامی حضرات کا اجتماع

بہار کی مساجد کو دوبارہ تعمیر کرنے کا مسئلہ

فراہمی سرمایہ کے لئے ایک کمیٹی کا قیام

۵ اپریل کو شام کے وقت شاہ مسعود احمد صاحب ایمبلی کی قیامگاہ ... الیکٹرک لین نئی دہلی میں مختلف الخیال حضرات کا ایک اجتماع شاہ صاحب موصوف کی دعوت پر منعقد ہوا۔ چائے نوشی کے بعد شاہ مسعود احمد صاحب نے یونائیٹڈ بہار سنٹرل ریلیف فنڈ کمیٹی کے اس وفد کا تعارف حاضرین سے کرایا جو آجکل دہلی آیا ہوا ہے اور تعمیر مساجد کے سلسلہ میں امداد کی تحریک کر رہا ہے۔ اس کے بعد ڈاکٹر عبدالحفیظ صاحب نے جو وفد کو رکے ایک رکن ہیں اپنی کمیٹی کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور جس طرح یہ کمیٹی قائم ہوئی اور اسے جو حالات پیش آئے ان کی ایک مختصر روئداد بیان کی۔

ڈاکٹر صاحب نے حاضرین کو بتایا کہ تعمیر مساجد کے لئے مخصوص طریق پر سب سے پہلے مسلم چیمبر آف کامرس نے اپیل کی تھی اور کام شروع کیا تھا۔ اس کے تھوڑے عرصہ کے بعد شاہ حسین میاں صاحب پھلواروی نے بھی ایک کمیٹی اسی کام کے لئے بنا کر اس کا اعلان فرمایا اور اس غرض کے لئے کچھ سرمایہ جمع بھی کیا لیکن اس طوائف الملوکی سے اصل مقصد کو نقصان پہنچنے کا نہ صرف اندیشہ تھا بلکہ نقصان پہنچ بھی رہا تھا اس لئے حضرت مولانا ابوالکلام صاحب آزاد نے اپنی تشریف آوری کے موقع پر سید عبدالعزیز صاحب بیرسٹر کی امداد سے اس طوائف الملوکی کو ختم کرنے کی سعی بلیغ فرمائی جس کے نتیجہ میں شاہ حسین میاں صاحب کی کمیٹی ...

جامع مسجد میں تجوید القرآن کا عظیم الشان جلسہ

جمعیۃ علماء ہند کی سب کمیٹی کا جلسہ

دہلی میں ایک رئیس کے مکان پر پولیس کا چھاپہ

جنگل والی مسجد کے قضیہ میں چالان

سیاسی قیدیوں کو رہا کیا جائیگا؟

اسمبلی میں حکومت سے سوالات

نئی دہلی ۹ اپریل۔ مسٹر سی۔ ایس۔ رنگا آئر نے اسمبلی میں مندرجہ ذیل سوالات پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے:۔

(۱) کیا حکومت براہ مہربانی یہ بتلائے گی کہ اگر کانگریس کی ورکنگ کمیٹی نے بھی گاندھی جی کے اس فیصلہ کی تائید کر دی جس کے باعث انہوں نے تحریک سول نافرمانی کو معطل کرنے کا اعلان کیا ہے تو کیا حکومت تحریک سول نافرمانی کے ملزموں کی فوری رہائی کے مسئلہ پر غور کرے گی۔

(۲) کیا حکومت تحریک سول نافرمانی کی معطلی کے متعلق گاندھی جی کے فیصلہ کی تائید کرنے کے لئے کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ کے انعقاد پر سے پابندی اٹھائے گی۔

بمبئی کے ہسپتالوں میں پاگلوں کا علاج

صرف ایک اخبار نویس کو دماغی خلل ہوا

بمبئی کی ایک ڈاک کی خبر مظہر ہے کہ بمبئی میں پاگلوں کے علاج کے ہسپتالوں میں ۱۹۳۲ء میں کم از کم ۲۸۲ اشخاص کا علاج ہوا۔ ۱۹۳۱ء میں ۲۸۶ ... ۲۹۳ پاگل بالکل اچھے ہو گئے ...

اس سال ۱۸۶ ہوئیں ... بمقابلہ عورتوں کے زیادہ پاگل ہوتے ہیں۔ ... گذشتہ تین سال میں ان میں سے صرف ایک کو خلل دماغ ہوا تھا۔

دیوبند میں طاعون

دیوبند ۸ اپریل۔ ایک نامہ نگار مطلع کرتے ہیں کہ قصبہ دیوبند میں تقریباً تین صد افراد طاعون سے لقمۂ اجل ہو چکے ہیں اور افسران ہیلتھ ... میں کافی دوڑ دھوپ کر رہے ہیں۔ اہل شہر پر خوف و ہراس چھایا ہوا ہے بہت سے اصحاب شہر سے باہر چلے گئے ہیں۔

اجودھیا میں ۱۵ ہندو گرفتار

لکھنؤ ۸ اپریل۔ اجودھیا کے فساد کے سلسلہ میں پولیس کی زبردست تفتیش جاری ہے ...

بندرگاہ نیلا میں آتشزدگی

حکومت بنگال کا امدادی قرضہ

دربھنگہ میں پھر زلزلہ

گیس کا ہنڈا پھٹ گیا

بیس آدمی ہلاک اور متعدد زخمی

ہریجن طلباء کو امتحان کی فیس معاف

گاندھی جی کا پیغام اہل ملک کے نام

دیا سلائی کے چھ کارخانے

ایک یہودی سے غازی امان اللہ خان کی لڑکی کی شادی

خود غازی موصوف کی طرف سے تردید

اخبارات میں ہمارے ہاں ایک خبر شائع ہوئی ہے کہ غازی امان اللہ خاں سابق شاہ افغانستان عنقریب وارد ہند ہونے والے ہیں۔ ان کی یہ آمد ان کی صاحبزادی کی شادی کے سلسلہ میں ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ ایک نوجوان یہودی ایڈورڈ سے اپنی صاحبزادی کی شادی کریں گے۔ اس خبر کی نسبت افغانی شاہزادہ پرنس عبدالقادر خاں سا کن کلکتہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ خبر بالکل بے بنیاد ہے۔ بدخواہوں نے اس قسم کی خبر اڑائی ہے کہ غازی امان اللہ خاں کی عالمگیر شہرت کو بٹہ لگائیں۔

حصول سوراج کیلئے سول نافرمانی واپس لیلی گئی

"سول نافرمانی میری ذات تک محدود رہے گی"

سوراج پارٹی کے قیام کے بعد گاندھی جی کا اہم اعلان

پٹنہ ۸ اپریل۔ گاندھی جی نے کل پٹنہ سے ایک نہایت اہم اعلان شائع کیا ہے ... تمام کانگریسی آدمیوں کو مشورہ دینا چاہتا ہے کہ وہ سوراج کے لئے سول نافرمانی ملتوی کر دیں۔ ...

سیاسی قیدیوں کی رہائی

گاندھی جی کا دوسرا بیان

انسپکٹر کی رائفل چھین لی

پولیس پارٹی پر حملہ

... ناجائز شکر درآمد کرنے والے ایک سو اشخاص کی ایک جماعت نے پولیس کے ایک دستہ پر جو کہ ایک سب انسپکٹر اور چار کانسٹیبلوں پر مشتمل تھا ... حملہ کر دیا ... ایک رائفل چھین لی ...

پولیس اور کوکین فروشوں میں جنگ

یو۔پی گورنمنٹ کسانوں کو قرضہ دیگی

مجلس اقوام میں روس کی شمولیت

ریاست جیند میں مسلمانوں کے مصائب کا ہجوم

مسلمانوں کی نصف آبادی ریاست سے ہجرت کر گئی

گذشتہ ہولی اور عید الضحیٰ کے موقعہ پر ہندوؤں نے مسلمانوں پر جو ظلم و ستم کئے اور حکام ریاست نے اس نازک وقت میں جس تغافل شعاری اور توقف سے کام لیا وہ سخت قابل افسوس اور اعتراض ہے ...

قومی کارکنوں کے نام امارت شرعیہ کی اپیل

تعاون، جفاکشی اور ایثار کی دعوت

اس وقت جن بھائیوں نے مصیبت زدگان زلزلہ کی بذریعہ امارت شرعیہ روپے کپڑے وغیرہ سے مدد کی ہے ہم ان کے نہایت مشکور ہیں ...

(احمد سعید ناظم جمعیۃ)

ایک مخلص خادم اسلام کی وفات

روسی مسلمانوں پر حکومت کے مظالم

اخبار ریاست کو مدلل جواب

مونگھیر مسلم ریلیف کمیٹی کی مجلس عاملہ کا اجلاس

موسم برسات میں پیدا ہونے والے خطرات

علماء کی شان میں گستاخیاں

پنجابی اسکول کے ہیڈ ماسٹر کا اخلاق سوز رویہ

انجمن تہذیب الکلام دہلی کا جلسہ

پاپائے قادیان کو وفد میں شریک نہ کیا جائے

خان عبدالغفار خاں کو مبارکباد

ایک عجیب و غریب نایاب نسخہ

جس کے شاید آپ بھی متلاشی ہوں

فی زمانہ ہر جگہ باتیں کہ دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور ...

اطلاع

خاص ہدایت

ناظم جمعیۃ علماء ہند کے نام حکومت بہار کے سرویر کا مکتوب

زلزلہ زدہ مقامات کا معائنہ اور مکمل نقشہ

جناب مطلب احمد صاحب آجکل حکومت ہند کی جانب سے زلزلہ زدہ مقامات کا سروے کر رہے ہیں ... حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کی خدمت میں کیمپ ... سے ذیل کا مکتوب ارسال فرمایا ہے اور ساتھ ہی زلزلہ زدہ مقامات کا ایک نقشہ بھی مرتب کر کے ارسال فرمایا جو مکتوب کے ساتھ درج کیا جاتا ہے۔

"میں آجکل بہار گورنمنٹ کی طرف سے زلزلہ زدہ علاقے کا سروے کر رہا ہوں ... سیتا مڑھی، مظفر پور، دربھنگہ، مونگھیر، پٹنہ، جمال پور ... دنیا کا کس طرح انجام ہوگا ... اسی طرح ایک دن خدا کی مرضی پوری ہوگی۔" والسلام

ایک تباہ کن گولہ کی ایجاد

لندن ۸ اپریل۔ شفیلڈ کی ایک برطانوی فرم نے ایک ایسا زبردست گولہ تیار کیا ہے جو دنیا کی موٹی سے موٹی آہنی پلیٹ کو توڑنے کے بعد نو میل تک اس سے آگے مار کرتا ہے ...

کشمیر میں چھ مسلمانوں کی تقریر کرنے کی ممانعت

سرکاری ملازمین کو وزیراعظم کی ہدایت

ایکسپریس ٹرین کھڈ میں جا پڑی

ریواڑی جنیرہ ۸ اپریل۔ ایک ایکسپریس ریل گاڑی لائن سے اتر گئی اور پہاڑ کے ایک غار میں جا پڑی جس کی وجہ سے سات آدمی ہلاک اور ۲۱ مجروح ہوگئے۔

سمندر میں جہاز غرق

سوراج پارٹی کا پہلا اجلاس

آئین لائحہ عمل کی ترتیب

دہلی کے قریب تیرہ ڈاکوؤں کی گرفتاری

بندوق، کارتوس اور مسروقہ مال کی برآمد

آئرلینڈ اور ہندوستان کے نمائندوں میں گفتگو

جرمنی کی جدید اسلحہ بندی

پچیس روپیہ کے سرمایہ ... مفت ... معجون برہمی ... ایک سال مفت ... مارکیٹ گزٹ کراچی ... اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

تار کا پتہ:- "الجمیعۃ دہلی"

یَدُ اللہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی-اے) معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی- یوم دوشنبہ یکم محرم الحرام ۱۳۵۳ ہجری- مطابق ۱۶؍اپریل ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۰

جفائے وفا نما

وعدۂ صبر آزما کیا ہے
یہ جفائے وفا نما کیا ہے؟

اپنی ناکامیوں پہ حیراں ہوں
چاہتا کیا تھا اور ہوا کیا ہے

دل ملا اور دل میں سوزِ عشق
اس میں آخر مری خطا کیا ہے

درد کو زندگی سمجھتا ہوں
میں نہیں جانتا دوا کیا ہے

آہ جب مٹ چکیں تمنائیں
اس نے پوچھا کہ مدعا کیا ہے

رُوئے جاؤ گے کب تک اے جاذب
کچھ کہو گے بھی ماجرا کیا ہے

(از جناب جاذب دہلوی)

معاصرین کے افکار و آراء

کانگریسی ہندو اور مسلمان

وہابیوں کی ایجاد

کونسلوں کے مسلم نمائندے

حکومت کا فرض

نکما بنانے والی تعلیم

ہندوستان جیسے وسیع ملک میں جب کہ ۱۹۱۱ء میں تعلیم یافتوں کی تعداد ...

دلچسپ حقائق و معلومات

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حروف کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے ...

حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے ...

خلاصۃ التفاسیر ...

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ- بازار بلیماراں دہلی

Regd № L 1793.

The [illegible]nial

Vol. XIX № 26. DELHI FRIDAY, APRIL 13, 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید معرّا

... منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

حضور نظام ...

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

جمعیۃ علماء بازنی کا جلسہ

... حاجی محمد افضل خاں صاحب میر افضل خاں- مولانا عبد الواحد- جناب فردوس خان

امداد کنندگان مصیبت زدگان زلزلہ

بتوسط امارت شرعیہ بیت المال

(ناظم بیت المال)

مدرسہ عربیہ پانی پت کی اپیل

یہ مذہبی درسگاہ کم و بیش ساٹھ سال سے اہالیان پنجاب کی خصوصاً ...

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی

تجارت

اس وقت صرف ہماری منتخب کردہ مقبول عام کٹ پیس گانٹھوں کی ہے جنہیں مختلف اقسام کا سوتی سلکی ریشمی پارچہ ہوتا ہے جن کی تجارت سے جوان بوڑھے پردہ نشین مستورات تک فائدہ اٹھا رہی ہیں ایک سو یا دو صد روپیہ والی گانٹھیں چوتھائی رقم بھیجکر جلد منگوایئے۔

نمونہ کی چھوٹی گانٹھ کی قیمت پچاس روپے

ایس رفیق بھائی تھوک فروشان جیکب کل بمبئی

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

ہم نے نئے سال سے اپنے کٹ پیس کے مال ... کے نرخوں میں حیرت انگیز رعایت کردی ہے ... والی کمپنی کا نام یاد رکھیں۔

HEATH + SOMMERS.
FORT . BOMBAY.

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع مکمل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

... منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

ازبلا چھپ رہی ہے

تاریخ اسلام کے سلسلہ میں ... ازبلا ...

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

(جید برقی پریس دہلی میں باہتمام ہلال احمد زبیری پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

اندلس کی عربی تہذیب کا ایک مختصر خاکہ

اسلامی تہذیب کے مقابلہ میں لندن اور پیرس کی شرمناک تہذیب

ڈاکٹر ڈریپر کے قلم سے ایک دلچسپ تقابل

پیرال یا مرکزوں کی تھیں۔ ان مکانوں میں روشندان اور کھڑکیاں نہ ہوتی تھیں اور آرہ کی کل کے زمانہ ایجاد تک بہت کم مکان ایسے تھے جن کا فرش بنایا ہو۔ وہ دری یا قالین بیسا سامان آرائش تھا جسے کوئی جانتا تک نہ تھا۔ اس کا قائم مقام پیرال تھا جس کی کچھ مقدار فرش پر بچھا دی جاتی تھی۔ گھروں میں وہ دلکشی بھی نہ ہوتی تھی ... بدرو بالکل موجود نہ تھیں اور صفائی کا کوئی انتظام نہ تھا۔

عیسائیوں کے شرمناک حجرے

...

اندلس کے مسلمانوں کی تہذیب

اندلس کے مسلمانوں کی تہذیب، تمدن، فطری مذاق، لطافت اور حسن ذوق کی داستان آپ نے ڈاکٹر ڈریپر صاحب کی زبانی سن لی۔ اب ذرا اسی زمانہ کے یورپی عیسائیوں کی غلاظت آمیز زندگی کی داستان بھی انہیں کی زبانی سن لیجئے۔ ڈاکٹر صاحب یورپ کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

لندن اور پیرس کی عفونت

براعظم یورپ کی سطح کا بہت بڑا حصہ لق و دق اور بے راہ جنگلوں سے گھرا ہوا تھا۔ کہیں کہیں راہبوں کی بستیاں اور خانقاہیں آباد تھیں۔ نشیبی مقامات اور دریاؤں کے دونوں جانب سینکڑوں میل تک دلدلیں پھیلی ہوئی تھیں جن میں سے عفونت انگیز بخارات نکل نکل کر دور دور تک پھیلتے تھے۔ پیرس اور لندن میں مکانات لکڑی کے تھے جن کے دروازوں پر گارا لگا ہوا ہوتا تھا اور چھتیں ...

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

استانبول کی مسجد میں ہنگامہ

ترکی پولیس نے چند اشخاص کو گرفتار کر لیا

گزشتہ ہفتہ قسطنطنیہ کی ایک جامع مسجد میں سخت ہنگامہ برپا ہو گیا۔ ... آخر جب معاملہ بڑھنے لگا تو پولیس کو اطلاع دی گئی جس نے فوراً چند اشخاص کو گرفتار کر لیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ واقعی فوجی ترک بے گناہ ہے اور اس نے دانستہ ایسی حرکت نہیں کی۔ نمازیوں نے بیان کیا کہ ان کو شبہ ہو گیا تھا کہ شاید یہ شخص عیسائی ہے! انکشاف حقیقت کے بعد پولیس نے تمام گرفتار شدگان کو چھوڑ دیا۔ (انقرات)

افریقی زبان میں بائبل کی اشاعت

لندن سے ۵ لاکھ نسخے روانہ کر دیئے گئے

افریقہ کے عیسائی مشنریوں نے افریقی زبان میں بائبل کے ۵ لاکھ نسخے شائع کئے ہیں ... لندن سے اس بائبل کے تقریباً ڈھائی لاکھ دس ہزار نسخے جنوبی افریقہ میں جا چکے ہیں اور ڈھائی لاکھ نسخے کچھ دنوں بعد روانہ کئے جائیں گے۔ ... (اسٹیٹسمین)

بچے پیدا کرو اور انعام لو!

نئی شادی کرنے والوں کو حکومت جرمنی قرضہ دے گی

جرمنی میں دھڑا دھڑ شادیاں ہو رہی ہیں۔ سرکاری اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ گزشتہ سال شادیوں کی تعداد میں حیرت انگیز اضافہ ہوا ہے۔ ... (اسٹیٹسمین)

غریبوں کا خون چوسنے والوں کی رندیاں

سینما بازی کے ذوق میں ترقی

لندن میں یوں تو بڑے بڑے سینما ہیں مگر حال میں ایک عظیم الشان سینما ہال کیلئے سر مالکم میکلائن کی صدارت میں ایک مجلس انتظامیہ بنائی گئی ہے جو ایک ایسا سینما ہال تعمیر کریگی جس میں پانچ ہزار نشستوں کیلئے جگہ ہوگی اور ایک ہوٹل ہوگا جس میں بیک وقت ایک ہزار تماشائی رنگ رلیاں منا سکیں گے۔ اس تجویز پر دس لاکھ پونڈ صرف ہوگا۔

انگلستان میں سینما دیکھنے والوں کی تعداد اوسطاً روزانہ ۱۸۵۰۰۰ ہے۔ (اسٹیٹسمین)

امیر شکیب ارسلان کا سفر روم

اخباری نمائندہ کو بیان دینے سے انکار کر دیا

امیر لبنان امیر شکیب ارسلان حال میں روم کے سفر سے واپس ہوئے ہیں ... (...)

عورت اور مرد میں ذہنی اور جسمانی تفاوت

لندن کے تجربہ گاہ صحت میں ایک عجیب تجربہ

پروفیسر سائرل برٹ نے لندن کے تجربہ گاہ صحت میں عورت اور مرد کے اختلاف کا ایک عجیب تجربہ کیا ہے۔ آپ کے تجربات کا خلاصہ یہ ہے:-

عورت۔ (۱) مرد کی نسبت تکالیف کو زیادہ برداشت کرنے کی قوت رکھتی ہے۔ (۲) اس کی قوت شامہ بہت تیز ہوتی ہے ... (۳) ... (۴) اس کا حافظہ بہت عمدہ ہوتا ہے۔

مرد۔ (۱) حرکت کا شدید احساس رکھتا ہے۔ (۲) قوت شامہ کے ذریعہ مختلف اقسام کی خوشبوؤں میں تفریق کرنے کی قوت رکھتا ہے۔ (۳) ...

چین کے ایک گاؤں میں ایک صحابی کی قبر؟

چین کے ایک گاؤں میں زمین کی کھدائی کے بعد ایک قبر برآمد ہوئی ہے جس میں ایک لاشہ رکھا ہوا ہے۔ قبر کی ساخت اور کفن کی نوعیت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی مسلمان کی نعش ہے جو خطہ عرب سے نکل کر کسی زمانہ میں یہاں چلا گیا تھا۔

(باقی صفحہ ۔۔ کالم ۔۔ کے نیچے ملاحظہ ہو)

پیرس کی گلیاں عفونت کا سرچشمہ

...

مصری منڈیوں پر جاپان کا قبضہ

...

یمن و حجاز میں صلح کرانے کی تحریک

... دمشق کے ایک سربرآوردہ لیڈر نے کہا کہ یہ وقت کسی پر الزام لگانے کا نہیں ہے بلکہ بیچ میں پڑ کر صلح کرانے کا ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ اگر یمن و حجاز میں صلح نہ ہوئی تو یمن تباہ ہو جائے گا۔ (النشاة)

"فتح الملہم شرح صحیح مسلم"

مؤلفہ

حجۃ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہم العالی شیخ الحدیث و التفسیر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل سورت

"حنفیہ کی طرف سے صحیح مسلم کی بے نظیر خدمت"

مسلمانان ہندوستان کا کوئی طبقہ اور اسلامی ہند کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جو حضرت الحاج مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ العالی کی بلند پایہ شخصیت اور علمی رفعت و جامعیت سے ناواقف ہو۔ اس شرح کی حیثیت و اہمیت اور حقیقی نوعیت کا اندازہ کرانے کے لئے حضرت مولانا مدظلہم کا اسم گرامی ہی کافی ہے۔ حضرت مؤلف مدظلہ نے سالہا سال کی دماغی کاوشوں اور محنتوں کے بعد طالبان حدیث اور مشتاقان علوم نبوی کے لئے یہ بے نظیر ذخیرہ تیار فرمایا ہے۔

فی الحقیقت یہ شرح ہر قسم کے مباحث ایمانیہ و فقہیہ میں تمام دوسری شروح سے بڑی حد تک مستغنی اور بے نیاز کر دینے والی ہے اور ہر مسئلہ کے متعلق اس قدر زیادہ یکجا فراہم کر دیا گیا ہے جو کسی دوسری کتاب میں نہیں مل سکتا۔

سلطنت علیہ آصفیہ ابد ہا اللہ کی سرپرستی میں اس شرح کی تکمیل تالیف اور طبع و اشاعت کا کام جاری ہے۔ جلد اول زیور طبع سے آراستہ ہو کر شائع ہو رہی ہے۔ یہ جلد چار اجزاء پر مشتمل ہے۔ اول شرح کا ایک مبسوط مقدمہ جس میں ... صفحات پر آیا ہے اور جس میں تقریباً ان تمام اصول حدیثیہ و فقہیہ پر کافی بحث کی گئی ہے جو مباحث حدیثیہ میں کثرت سے آتے ہیں۔ دوم مقدمہ مسلم کی شرح۔ سوم کتاب الایمان کی شرح۔ چہارم کتاب الطہارۃ کی شرح۔

یہ جلد اول ... سائز کے پورے پانسو صفحات پر ختم ہوئی ہے۔ کاغذ ... ۳۲ پونڈ لگایا ہے۔ کتابت و طباعت دیدہ زیب اور صحت کا خاص اہتمام کیا گیا ہے جس کی نظیر دیسی کتابوں میں بہت مشکل ہے۔ قیمت فی جلد چھ روپیہ ... تاجر حضرات جو کم از کم دس نسخے خریدنا چاہیں بذریعہ خط و کتابت معاملہ طے کریں۔ محصول ڈاک ہر حال میں بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ

بابو سعید احمد عثمانی منیجر کتب خانہ محمودیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

پچیس روپیہ کے سرمایہ

سے اگر آپ کٹ پیس کی تجارت میں کامیاب دوکاندار بن کر معقول آمدنی پیدا کرنا چاہتے ہیں تو ہمارے مفید مشورہ مندرجہ فہرست فرم ہذا کو جلد طلب کر کے مطالعہ کیجئے۔

ایم۔ اے طالش اینڈ سنز تھوک فروشان بمبئی نمبر ۱۲

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

آپ پاک و صاف زندگی کس طرح گزار سکتے ہیں۔

آپ دنیا کے سچے عیش و آرام کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔

آپ بچپن کی غلط کاریوں کا خمیازہ بھگتنے سے کس طرح بری ہو سکتے ہیں۔

آپ ... عمر دراز اقبالمند خوبصورت اولاد کس طرح پیدا کر سکتے ہیں۔

آپ ان تمام باتوں کا قطعی جواب حاصل کرنے کیلئے ایک آنہ ... روانہ کر کے ... مضامین سے مزین کتاب ... مفت طلب فرمائیے۔

پتہ:- آتنک نگرہ ... جام نگر کاٹھیاواڑ

تین پیسے میں ایک سو چوالیس صفحے

رسالہ نظام المشائخ جو چوبیس سال سے ملا واحدی صاحب کی ایڈیٹری میں پابندی وقت کیساتھ ماہوار نکل رہا ہے اسکا نمونہ آپ صرف تین پیسے کا کارڈ لکھ کر بالکل مفت منگا سکتے ہیں۔ ... نظام المشائخ ... صفحے ہوتے ہیں ...

المشتہر منیجر رسالہ نظام المشائخ نمبر ۲۲ کوچہ چیلاں دہلی

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا خطبۂ صدارت

نواب محمد مزمل اللہ خان صاحب کے ارشادات عالیہ

تعلیمی اصلاحات کا خاکہ

(گزشتہ سے پیوستہ)

اس حالت کی ایک حد تک اس طرح اصلاح ہو سکتی ہے کہ فیلو شپ کا طریقہ جاری کیا جائے جس کی ضرورت بارہا تسلیم کی گئی۔ مگر عمل ابھی ... بہرحال ہونا یہ چاہیئے کہ جو طلباء کسی خاص فن سے مناسبت و ذوق رکھتے ہوں جب وہ اپنی تعلیم کامل کر لیں تو انہیں معقول وظیفہ دیا جائے تاکہ وہ اطمینان خاطر کے ساتھ ذہنی سکون سے اس فن کے مطالعہ و تحقیقات میں مصروف ہو کر خاص قابلیت و نمایاں امتیاز حاصل کریں۔ اور اس کے بعد تالیف و تصنیف یا درس و تدریس کے ذریعہ سے اپنے خصوصی فن سے طلباء روزگار یا ارباب علم اور اپنی قوم کو فائدہ پہنچائیں۔ جب تک نہ ہوگا مشکل ہے کہ ہماری قوم میں نامور فاضل پیدا ہوں۔

تعلیم نسواں

...

پردہ مانع تعلیم نہیں ہے۔ نیز یہ بحث بھی داخل ہے کہ پردہ کس قسم کا ہونا چاہیئے اور اس کو مفرورہ مذہبی پردہ سے بھی زیادہ تنگ یا اس سے زیادہ وسیع ہونا چاہیئے یا کیا؟ اس لئے تعلیم کی بحث میں پردہ کا ذکر چھیڑنا بالکل غیر ضروری ہے۔ ...

تعلیمی زبان کا مسئلہ

...

مہرِ دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

"اب میری قطورہ مجھ سے جدا نہ ہونے پائے"

بے خودی کی ایک دلچسپ مناجات

(گزشتہ سے پیوستہ)

ابو قحافہ کو جب یہ یقین ہو گیا کہ واقعی قطورہ ہی ہے تو فوراً بھاگے ہوئے دانیال کے کمرہ میں پہنچے اور کہنے لگے۔

ابو قحافہ:- میرے دوست مبارک ہو مبارک! واللہ آج ایک عجیب چیز ہمارے ہاتھ لگی ہے۔

دانیال:- خیر تو ہے! اس قدر خوش کیوں ہو؟ ایسی کیا چیز آپ کے ہاتھ لگ گئی؟

...

انکشاف ہوا تو اس کی خوشی کا حال کچھ نہ پوچھو۔ مارے خوشی کے اچھلنے کودنے لگا۔ ابو قحافہ نے بوڑھے کی مدد سے دانیال کو فرش پر بٹھایا اور قطورہ اپنے باپ کا منہ تکنے لگی۔ کچھ دیر کے بعد جب ذرا ہوش ٹھکانے آئے تو دانیال نے اپنی پیاری بیٹی کو کلیجے سے لگایا اور سر پر محبت و شفقت کا ہاتھ پھیرنے لگا۔ ...

"اے قطورہ! تجھ پر اللہ کی رحمت نازل ہو! اے میری لخت جگر! ..."

...

(باقی آئندہ)

(بسلسلہ صفحہ ہذا کالم ...)

...

(باقی آئندہ)

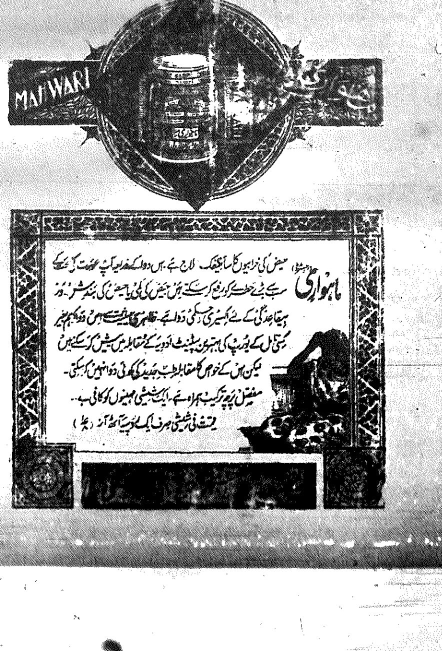

فیض عملیات مجربہ

...

خان عبید اللہ خان کی بھوک ہڑتال پر جامع مسجد دہلی میں جلسہ

خود کشی اور احتجاجی مقاطعہ جوعی میں شرعی نقطۂ نظر سے فرق

مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کی حقائق پرور تقریر

دہلی ۱۳ اپریل۔ کل بعد نماز جمعہ جامع مسجد دہلی میں مسلمانانِ دہلی کا ایک جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا محمد حفظ الرحمن صاحب سیوہاروی منعقد ہوا جس میں فخر سرحد خان عبید اللہ خاں کی بھوک ہڑتال اور اس کے نتائج پر متعدد علماء نے تقریریں فرمائیں۔

قلب عرب میں دو اسلامی حکومتوں کی افسوسناک جنگ

سعودی افواج نے یمن کے متعدد شہروں پر قبضہ کر لیا!

امام یمن اطاعت قبول کرنے پر تیار ہو گئے

بمبئی ۱۳ اپریل۔ بمبئی کے ایک عرب تاجر محمد نوزان کو شیخ عبداللہ سلیمان صاحب مالیات حکومت حجاز کا مندرجہ ذیل عربی تار موصول ہوا ہے:-

شہزادہ فیصل بن سعود نے بالآخر قصبہ یاتم کو فتح کر لیا۔

دار الحکومت

دہلی میونسپل کمیٹی میں حلف وفاداری

ضمیر کی آزادی اور ملکی خدمت کا سوال

مولوی مظہر الدین کے خلاف مرزا منظور بیگ کی درخواست

دہلی میں زلزلہ کے جھٹکے

حکومت کو آخر کار جھکنا پڑا

خان عبید اللہ خان سیالکوٹ میں منتقل کر دیئے گئے

ملتان ۱۳ اپریل معلوم ہوا ہے کہ خان عبید اللہ خان جو تقریباً ستر دن سے ملتان سنٹرل جیل میں بھوک ہڑتال کر رہے تھے کل سیالکوٹ ڈسٹرکٹ جیل میں منتقل کر دیئے گئے۔

پچاس مکان نذر آتش

ایک مکان پر مسلح ڈاکوؤں کا حملہ

الہ آباد میں ہولناک آتش زدگی

میوہال کی تباہی

مجسٹریٹ کی موٹر پر سنگ باری

ہڑتالیوں کی نامناسب حرکت

نوجوان بھارت سبھا کے چار کارکن گرفتار

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس رانچی میں منعقد ہوگا

ڈاکٹر انصاری اور گاندھی جی نے اجلاس کی منظوری دیدی

سوراج پارٹی کی کانفرنس بھی منعقد کیجائیگی

دہلی میں گردن توڑ بخار

ڈاکٹروں کا مشورہ

پستول کیلئے ایڈیٹر الامان کی درخواست

سپرنٹنڈنٹ پولیس کے سپرد کر دی

اسپین کے دار الخلافہ میں گولیوں سے حملہ

امریکن وزیر تقریر کرتے ہوئے فوت ہو گئے

عورت چلتی ٹرین سے کود پڑی

افغانی حکومت نے چنگی منسوخ کر دی

پشاور ۱۱ اپریل۔ افغان گورنمنٹ نے افغانستان میں ٹرمینل ٹیکس منسوخ کر دیا ہے۔

مسٹر دانتے پانچوں مقدمات میں بری

دیاسلائی پر ٹیکس کی مقدار سے محصول لگایا جائے

منتخب کمیٹی نے تجویز منظور کرلی

گردن توڑ بخار کی ہلاکت آفرینیاں

سرکاری ملازمین سیاسی تحریکات میں حصہ نہ لیں

خان عبد اللہ خاں کی رہائی کا مطالبہ

ایک غلط فہمی کا ازالہ

ہیڈ ماسٹر صاحب پنجابی اسکول اور علماء کا احترام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ یکم محرم الحرام ۱۳۵۳ھ ہجری

بھائی پرمانند کی سیاست

فرقہ وارانہ فیصلہ اور آئندہ انتخابات

شذرات

خان عبید اللہ خان سیالکوٹ جیل میں

ایسوسی ایٹڈ پریس کا ایک تار ظاہر ہے کہ اکثر روز کی بھوک ہڑتال کے بعد بالآخر حکومت نے یہ فیصلہ کر ہی لیا کہ خان عبید اللہ خان کو ملتان جیل سے سیالکوٹ جیل میں منتقل کر دیا جائے۔

ریاستوں کے تحفظ کا قانون

اسمبلی میں مزید توسیع

حوادث واحکام

استفتاء

الجواب

سوراج پارٹی کا احیاء اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس

مختلف الخیال کانگریسی حضرات کے خیالات

جدید اقدام کی تائید اور ڈاکٹر انصاری کی توقعات

بمبئی ۱۳ اپریل۔ ڈاکٹر سید محمود جنرل سکریٹری آل انڈیا کانگریس ورکنگ کمیٹی نے کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبران سے دریافت کیا تھا کہ کیا وہ ماہ اپریل کے آخری ہفتہ یا ماہ مئی کے آغاز میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں شریک ہوسکیں گے؟ مسز سروجنی نائیڈو اور مسٹر کے ایف نریمان نے ان کو جواب دیا ہے کہ جب تک اس امر کا فیصلہ نہ کر لیا جائے کہ ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ کے بعد ہی آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی میٹنگ بھی منعقد کی جائے گی اس وقت تک وہ ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ منعقد کرانے کے حق میں نہیں ہیں۔

سوراج پارٹی کا خیر مقدم

نئی دہلی ۱۲ اپریل۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر انصاری صاحب کو ملک کے ہر گوشہ سے سرکردہ کانگریسی کارکنوں اور جدید دوستوں کے پیغامات موصول ہورہے ہیں جن میں سوراجیہ پارٹی کے احیاء کا خیر مقدم نہایت واضح اور غیر مبہم الفاظ میں کیا جارہا ہے۔ ...

انڈین نیشنل کانگریس کا اجلاس

ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

آل انڈیا کانگریس کمیٹی

سوراجسٹ کانفرنس

اسمبلی میں بل تحفظ والیان ریاست منظور ہوگیا

ممبران کی غیر حاضری کے باعث حکومت ۹ ووٹ سے جیت گئی

دہلی ۱۱ اپریل۔ سر ہیری ہیگ ہوم ممبر حکومت ہند نے آج اسمبلی کے اجلاس میں اس معمولی سوال کا جواب نہیں دیا کہ کیا والیان ریاست نے قانون تحفظ والیان ریاست بنانے کا مطالبہ کیا تھا لیکن یہ امر ہے کہ بل آج اسمبلی کے اجلاس میں پاس ہوگیا اور اس کے حق میں حکومت کو ۹ ووٹ زائد حاصل ہوئے۔ ... بعد نامنظور ہوگئیں۔

مصطفےٰ کمال پاشا پر فائر

غازی نے حملہ آوروں کا تعاقب کیا!!

چند گھنٹے میں ایک صد افراد ہلاک

ایک عجیب قسم کے بخار کی ہلاکت خیزیاں

ناگپور ۱۳ اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ریاگڈ ریلوے اسٹیشن (بی این ریلوے) کے قریب موضع سوری میں ایک شدید قسم کے بخار کی وجہ سے ایک صد افراد چند گھنٹے میں فوت ہوگئے۔ ...

سپاہی پر ڈاکوؤں نے بندوق چلادی

ایک ڈاکو گرفتار باقی فرار

ہندوستانی وفد کابل کو!!

افغان حلقوں میں مسرت کی لہر

انقلاب پسندوں نے ایک مسلمان گولی سے اڑادیا

پولیس نے ۲۰ نوجوان گرفتار کرلئے!

گاندھی جی کی سب سے بڑی کمزوری

سروجنی نائیڈو کا اظہار خیال

افسران کو قتل کرنے کی دھمکی

ایک گاڑی سے ریوالور برآمد ہوئے

چند اشخاص گرفتار کرلئے گئے

فوج کے خلاف نفرت پھیلانے کا انسداد

دارالعوام میں مسودہ قانون کی پیشی!

جرمنی کارخانوں میں ہندوستانی روئی کا استعمال

گاندھی جی نے مجبور ہوکر اپنی کمزوری کا اقرار کرلیا

مسٹر کنزرو کی حکومت سے اپیل

بھاگلپور اور پورنیہ میں پھر زلزلہ

وائسرائے فنڈ میں ۱۴ لاکھ روپیہ

کابل کی جیل سے ایک قیدی فرار

چاٹگام کے ڈپٹی کمشنر کا جدید حکم

خلاف قانون اسلحہ کے ماتحت سزا یابیاں

ہندوستان اور آئرلینڈ کی تجارتی گفتگو

کٹ پیس کا فینسی بنڈل صرف ۲۰/ روپیہ میں

۱۰ اپریل سے ۱۰ مئی تک

منیجر گاڈلی کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس کراچی

کپورتھلہ میں احرار اسلام کی کانفرنس

متعدد اہم تجاویز کی منظوری

ریاست کپورتھلہ کے زمینداروں کی حالت بہتر بنانے کے لئے جو تحریک عرصہ سے یہاں جاری تھی اس کو ایک منظم جماعت کے ساتھ وابستہ کرنے اور تحریک کو زیادہ مضبوط اور قابل بانیوں میں دینے کے لئے یہاں کے مسلمانوں نے مناسب سمجھا کہ مجلس احرار اسلام یہاں قائم کرکے اس کو مجلس احرار ہند کے مضبوط سلسلہ کے ساتھ منسلک کیا جائے۔ ...

مسلمانوں کی تباہی کیلئے ایک خطرناک سازش

سرحدی اوقاف کمیٹی کے ممبران کا کارنامہ

ریاست جیند میں مسلمانوں کے قتل کا مقدمہ

شہادت استغاثہ اور گواہوں کا بیان

اجودھیا میں ہندوؤں کی سفاکی پر اظہار مذمت

مجلس احرار اسلام کا اجلاس

دہلی کے محلہ نزول میں ہندوگردی

حضرت مولانا مولوی سید انور شاہ صاحب کی علمی یادگار

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مفت

معجون برہمی

عنبرین فارمیسی نمبر ۶ جلال آباد ضلع مظفر نگر (یو۔پی)

قیامت

آلہ نامردی

تحفہ صحت

منیجر سائنٹفک کنسٹبل انسٹیٹیوٹ بٹالہ (پنجاب)

تارکا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی اے)

معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی یوم جمعہ ۵ محرم الحرام ۱۳۵۳ھ ہجری مطابق ۲۰ اپریل ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۸

احتجاجی بھوک ہڑتال پر شرعی نقطۂ نظر سے ایک مفصل تبصرہ

کتاب و سنت، اسوۂ صحابہ اور تاریخی حقائق کی روشنی میں خودکشی کی حیثیت

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کی پر از معارف تقریر

خان عبداللہ خاں کا تعارف

[illegible]

مطالبۂ منظوری

[illegible]

ملتان جیل میں واپسی

[illegible]

معاصرین کے افکار و آراء

ہندوستانی صنعتیں اور حکومت ہند

[illegible]

حکومت ہند اور یا دستہائے ہند

[illegible]

یورپین جماعت اور مسلمان

[illegible]

مسیحی اور اسلامی تعلیم گاہیں

[illegible]

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

[illegible]

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ - بازار بلیماران - دہلی

Regd No L 1793.

The Jamiat

Vol. XIX No. 27. DELHI MONDAY, APRIL 16, 1934. PRICE ONE ANNA

اسمائے امداد کنندگان مصیبت زدگان بہار

بتوسط امارت شرعیہ پھلواری شریف

[illegible]

اشتہار سمن حکم حاضری مدعا علیہ

بعدالت جناب مولانا مولوی [illegible] صاحب

[illegible]

تجارت

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی

[illegible]

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

[illegible]

HEATH & SOMMERS
FORT BOMBAY.

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

حیرت انگیز رعایتی اعلان

[illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

ازبلا چھپ رہی ہے

[illegible]

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

[illegible]

انتقادات

سرمہ نور افزا

قیمت فی تولہ عیگر ۶ ماشہ کی شیشی عہ ملنے کا پتہ دفتر جمعیۃ علماء ہند۔ دہلی

یہیں سرمہ نورافزا ۱ور ۲ تیار کردہ مولانا نورالدین صاحب نائب ناظم جمعیۃ علماء ہند بغرض تنقید موصول ہوا ہے۔ سرمہ ۱ آنکھوں کی خارش۔ سرخی۔ دھند جالا۔ رہیوا۔ ناخونہ۔ پلکوں کا گرنا اور پرانے سے پرانے رد ہے وغیرہ امراض کے لئے بے حد مفید ہے۔ اس کے چند روزہ استعمال سے بفضل تعالے جملہ امراض کا ازالہ ہوجاتا ہے اور آنکھوں کا نور عود کر آتا ہے۔ جن لوگوں کو کسی قسم کا مرض نہیں ہے وہ بھی اس کا استعمال کرکے اپنی آنکھوں کی حفاظت کرسکتے ہیں۔ انشاء اللہ ان کی آنکھوں کو کسی قسم کا مرض لاحق نہ ہوگا۔

سرمہ نورافزا ۲۔ قیمت فی تولہ صہ ۳۰ ماشہ کی شیشی عہ۔

یہ سرمہ بھی ۱ کی طرح تمام امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ موتیا بند کے پانی کو بھی رگڑ کر نکال دیتا ہے۔ اگر پانی جم گیا ہو تو اس کا استعمال مفید نہ ہوگا۔ طلباء اور دوسرے حضرات جو نوشت و خواند کا کام زیادہ کرتے ہیں ان کے لئے بھی اس سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ عینک لگانے سے پیشتر اگر اس کا استعمال کرلیا ...

تمام دنیا کو جرمنی کا الٹی میٹم

تجارتی حریفوں کو انتباہ

مختلف ممالک کی کرنسی کے طریقوں نے جرمنی کو اس بات پر مجبور کردیا ہے کہ وہ اپنی درآمد کو کم کرے لیکن جرمنی ان ملکوں کا مال اس شرط پر لے گا کہ وہ جرمنی کی درآمد کو قبول کریں۔

نہیں ہوسکے وہ چھوڑ دیے گئے ہیں۔

(نائب مدیر)

تجارت کا واقعہ

نوجوانوں کی قدر کرو

کعب بن اشرف کا واقعہ

مستحق اجر یا بے گناہ

ہمدردی بہرحال ضروری ہے

ابھی میں ایک بات اور عرض کرتا ہوں۔ فرض کیجئے اگر وہ آپ کے نزدیک گنہگار ہی ہوا اور اس کی موت حرام موت بھی ہو تب بھی اس کے ساتھ ہمدردی کرنے میں کیا اعتراض ہے اس کے لئے ایصال کرنے سے جناب کا دل کیوں دکھتا ہے۔ اس کے لئے دعاء مغفرت کرنے سے آپ کی جان کیوں نکلتی ہے۔ مان لیجئے وہ گنہگار سہی لیکن زیادہ سے زیادہ خودکشی کرنے والا فاسق ہوگا۔ تو کیا فاسق مستحق ہمدردی یا مستحق دعا نہیں ہے۔

جنرل نادر خاں کی موت

جب جنرل نادر خاں کی موت پر جامع مسجد میں مسلمانوں نے دعا کرتے پر اعتراض کیا اور دعاء مغفرت پر معترض ہوئے تو حضرت مفتی صاحب قبلہ کو خدا تعالیٰ خوش رکھے انہوں نے اس واقعہ کو سن کر فرمایا میں جلسہ میں نہیں تھا ورنہ مسلمانوں سے کہتا۔ بھائی جو کچھ تم کہتے ہو میں مانتا ہوں جنرل نادر خاں کیسا ہی گنہگار سہی لیکن دعاء مغفرت کا مستحق تو گنہگار ہی ہوتا ہے۔ ایک

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلائی ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا علاج کمزوری ذات مردی

جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں تو فوراً امر طلاء سے فائدہ حاصل کریں۔ طلاء کے ہمراہ حب مقوی باہ بھی روانہ کی جاتی ہیں جو اس طلاء کو بے کار ثابت کرے اس کو پانچسو روپیہ نقد انعام دیا جاوے گا۔ قیمت ... بھیجئے۔

پتہ:- ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو۔ آگرہ

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

آپ پاک و صاف زندگی کس طرح گزار سکتے ہیں۔

آپ دنیا کے سچے عیش و آرام کس طرح حاصل کرسکتے ہیں۔

آپ بچپن کی غلط کاریوں کا خمیازہ بھگتنے سے کس طرح بری ہوسکتے ہیں۔

آپ مضبوط ... اولاد کس طرح پیدا کرسکتے ہیں۔

آپ ان تمام باتوں کا علمی جواب حاصل کرنے کیلئے ایک کارڈ روانہ کرکے ...

پتہ:- آتنک نگرہ فارمیسی بام نگر کاٹھیاواڑ

فیض عملیات مجربہ

بیشک خدا تعالے کے کلام پاک میں زبردست تاثیر ہے اور مجرب عملیات سے بفضل ایزدی مقاصد میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

ہمارے پاس ہر ایک مطلب کے پورا ہونے، کشائش رزق حاصل ہونے، شادی بیاہ ہونے، مفرور کے واپس آنے، دشمن کے شر سے محفوظ رہنے اور دفع آسیب و رد سحر کے واسطے، یا کوئی شخص بوجہ صد درازسے بیروزگار ہو یا کام نہ ملتا ہو اسکے بیروزگاری دور کرنے کے واسطے یا کوئی شخص بہت روز سے بیمار ہے علاج سے فائدہ نہ ہوا اور یہ بھی معلوم نہ ہو کہ مرض ہے یا کوئی آسیب وغیرہ کا اثر ہے اس بات کے دریافت کرنے اور اس کو دور ہونے کے واسطے عملیات سے بندوبست کیا جاتا ہے مجرب تعویذ بھی دیے جاتے ہیں۔ نیز ایسے اشخاص کے واسطے جن کی تجارت میں کوئی خرابی واقع ہوتی ہو یا سلسلہ ازدواج قائم نہ ہو اور شادی کی بات بار بار ٹوٹ جائے یا ملازمت کے متعلق کسی قسم کا اندیشہ ہو ان معاملوں کے واسطے ہمارے پاس زبردست بندوبست ہے۔ اور الفضل خداوندی ہے ہمارے عملیات و تعویذات نہایت ہی مجرب ہیں اور ہر ایک عمل و نقش اپنے فعل پر قوی الاثر ہے اور بزرگوں سے بحفاظت تمام سلسلہ بسلسلہ چلے آئے ہیں۔ اس امر کے متعلق ہم زیادہ لکھنا پسند نہیں کرتے۔ ناظرین تھوڑے کو بہت سمجھیں اور کریم کارساز پر نظر رکھیں۔ المشتہر

سید محمد شاہ۔ کامیکر اسٹریٹ گھر نمبر ۱۳۷۔ بمبئی ۳

پچیس ۲۵ روپیہ کے سرمایہ

سے اگر آپ کٹ پیس کی تجارت میں کامیاب دوکانداری کر معقول آمدنی پیدا کرنا اور اس تجارت کے اصول جس سے کہ آپ کبھی نقصان نہ اٹھادیں واقف ہونا چاہتے ہیں تو ہمارے مفید مشورہ مندرجہ فہرست فرم ہذا کو جلد طلب کرکے مطالعہ کریں۔

ایم۔ اے عطا الٰہ اینڈ سنز تھوک فروشان بمبئی نمبر ۱

کٹ پیس سب سے سستی نہایت کامیاب ... زنانہ مردانہ کپڑے باسانی بن سکتے ہیں

کٹ پیس کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس نزد مرکنٹائل بنک کراچی

جسٹنس رنا یتامدس

خودکشی کی حقیقت اور اس کی حرمت

خودکشی حرام ہے

ایک بات تو یہ تھی

خودکشی کی اقسام

ترک غذا کی حیثیت

ظلمانہ ترک کردینا

"فتح الملہم شرح صحیح مسلم"

مؤلفہ

حجۃ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہم العالی شیخ الحدیث والتفسیر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل سورت

"حنفیہ کی طرف سے صحیح مسلم کی بے نظیر خدمت"

مسلمانان ہندوستان کا کوئی طبقہ اور اسلامی ہند کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جو حضرت الحاج مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ العالی کی بلند پایہ شخصیت اور علمی رفعت و جامعیت سے ناواقف ہو۔ اس شرح کی حیثیت و اہمیت اور حقیقی نوعیت کا اندازہ کرانے کے لئے حضرت مولانا مدظلہم کا اسم گرامی ہی کافی ہے۔ حضرت مؤلف مدظلہ نے سالہا سال کی دماغی کاوشوں اور محنتوں کے بعد طالبان حدیث و مشتاقان علوم نبوی کے لئے یہ بے نظیر ذخیرہ تیار فرمایا ہے۔

فی الحقیقت یہ شرح ہر قسم کے مباحث ایمانیہ و فقہیہ میں تمام دوسری شروح سے بڑی حد تک مستغنی اور بے نیاز کردینے والی ہے اور ہر مسئلہ کے متعلق اس قدر مادہ بکجا فراہم کردیا گیا ہے جو کسی دوسری کتاب میں نہیں مل سکتا۔

سلطنت علیہ آصفیہ ابدہا اللہ کی سرپرستی میں اس شرح کی تکمیل تالیف اور طبع و اشاعت کا کام جاری ہے۔ جلد اول زیور طبع سے آراستہ ہوکر شائع ہورہی ہے۔ یہ جلد چار اجزاء پر مشتمل ہے۔ اول شرح کا ایک مبسوط مقدمہ جو ... صفحات پر آیا ہے اور جس میں تقریباً ان تمام اصول حدیثیہ و فقہیہ پر کافی بحث کی گئی ہے جو مباحث حدیثیہ میں کثرت سے دائر ہیں۔ دوم مقدمہ مسلم کی شرح سوم کتاب الایمان کی شرح۔ چہارم کتاب الطہارۃ کی شرح۔

یہ جلد اول ۲۰×۳۰ سائز کے بڑے پانسو صفحات پر ختم ہوئی ہے۔ کاغذ اعلیٰ قسم کا ولایتی سفید وزنی ۳۲ پونڈ لگایا ہے۔ کتابت و طباعت دیدہ زیب اور نفاست کا خاص اہتمام کیا گیا ہے جس کی نظیر دینی کتابوں میں ملنی مشکل ہے۔ قیمت فی جلد چھ روپیہ (سے) تاجر حضرات جو کم از کم دس نسخے خریدنا چاہیں بذریعہ خط و کتابت معاملہ طے کرلیں۔ محصول ڈاک ہر حال میں بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتا

بابو سعید احمد عثمانی منیجر کتب خانہ محمودیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

نوٹ۔ خریداروں کو اپنے مقامی تاجران کتب سے خریدنے میں محصول ڈاک کی کفایت ہوگی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۵ محرم الحرام ۱۳۵۳ھ ہجری

ہوم ممبر کا بیان

کانگریسی زعما کیلئے ضروری انتباہ

بیں جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس عاملہ نے مرادآباد میں صحیح بنیادوں پر ایک قطعی فیصلہ کیا اسی طرح کانگریسی رہنماؤں کو بھی پونا میں ایک قطعی فیصلہ کر کے حقائق کا اعتراف کر لینا چاہئے تھا اور اسی کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس کی بنیاد بنانا چاہئے تھا۔ وہ غلطی ہو چکی اور اسے کافی عرصہ بھی گزر چکا ہے اب جو کچھ ہوا

کی کوشش کریں۔ اس وقت اگر آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے سوچ سمجھ کر کام کیا تو شاید وہ ایک مرتبہ پھر کانگریس کے وقار کو بچانے گاندھی جی شاید اس وقت بھی کام نہ کر سکیں۔ ایسے موقعوں پر گاندھی جی کبھی بھی صحیح فیصلہ نہیں کر سکتے ہیں

شذرات

مسٹر فضل الحق کا انتخاب

کلکتہ کارپوریشن کے سب سے پہلے صدر مسٹر سی آر داس آنجہانی تھے جو ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں کو یکساں طور پر اعتماد تھا اور جن کی عزت ہر طبقہ اور ہر خیال کے باشندوں میں کی جاتی تھی۔ ان کے بعد سے اب تک برابر اس عہدہ پر ہندو ہی منتخب ہوتے رہے اور کبھی کسی مسلمان میئر کے انتخاب کی نوبت نہ آئی۔ اس مرتبہ جب مسٹر فضل الحق اس عہدہ کے لئے امیدوار کے طور پر کھڑے ہوئے اور ان کے مقابلہ میں سوبھاش چندر بوس کی پارٹی کے ایک ہندو ممبر کارپوریشن نے بھی اپنا نام پیش کیا تو عام طور پر یہ خیال کیا جاتا تھا کہ انتہائی کشمکش سخت ہوگی اور اس کا اثر بنگال کی فرقہ وارانہ سیاسیات پر بہت برا پڑے گا اور اگر اس مرتبہ بھی خدانخواستہ مسٹر فضل الحق منتخب نہ ہو سکے تو ہندو و مسلمانوں کے درمیان بہت زیادہ کشیدگی پیدا ہو جائے گی اور اس کے نتائج کلکتہ سے گذر کر تمام صوبہ پر پھیلیں گے مگر خدا کا شکر ہے کہ ہندوؤں کی ایک جماعت نے جو پہلے مسٹر سین گپتا آنجہانی کی نیابت میں کام کیا کرتی تھی مسٹر فضل الحق کی حمایت کر کے صورت حال کو بچا لیا اور ہندو اور مسلم دونوں کی علیحدہ علیحدہ تقسیم سے فرقہ وارانہ اسپرٹ پیدا نہ ہو سکی اور اکثریت بھی مسٹر فضل الحق ہی کی طرف ثابت ہوئی۔ دوسری پارٹی واک آؤٹ کر کے چلی گئی اور مسٹر فضل الحق صدر منتخب ہو گئے یہ امر بالکل ظاہر ہے کہ مسٹر

شہید کیا گیا اس کے واقعات خود سرکاری بیان میں بھی موجود ہیں۔ غریب مسلمانوں پر جس طرح یکایک حملہ ہوا اس کی کیفیت بھی منظر عام پر خود سرکاری و غیر سرکاری ذرائع سے آچکی ہے۔ پولیس کے متعلق جس قدر شدید شکایات بیان کی جاتی ہیں وہ یقیناً اس قابل ہیں کہ ان کی طرف حکام بالا توجہ کریں اجودھیا کا فرقہ وارانہ مسئلہ ایک مستقل نوعیت رکھتا ہے۔ اگر خدانخواستہ اس وقت مکمل تحقیقات نہ کرائی گئی اور حکومت نے لیت و لعل سے کام لیا تو آئندہ کے لئے وہاں کی پرامن زندگی ناممکن ہو جائے گی ضرورت اس امر کی ہے کہ فساد کے تمام اسباب و علل اور اس کے متعلق تمام واقعات روشنی میں لائے جائیں اور اس قسم کی تدابیر پر غور کر کے ان کی طرف قدم اٹھایا جائے جو آئندہ کے لئے ایسے وحشتناک فسادات کو ناممکن بنادیں اگر اب بھی حکومت کے اعلیٰ حکام خواب غفلت میں گرفتار رہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ اجودھیا کی مسلم آبادی کو سفاک بیراگیوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دینا چاہتے ہیں۔

حکومت کی مجرمانہ خاموشی

خان عبیداللہ خاں کے متعلق گزشتہ اشاعت میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ ملتان جیل سے سیالکوٹ منتقل ہونے کے بعد انہوں نے بھوک ہڑتال ترک کر دی ہے اور اسی بنا پر یہ امید کی جانے لگی تھی کہ ممکن ہے ان کی جان بچ جائے۔ مگر تازہ اطلاعات

[illegible]

اجودھیا میں حکومت کی غفلت

[illegible]

باتت یہ ہے کہ وہاں کی حکومت نے ہنوز کوئی موثر قدم نہیں اٹھایا ہے اور باوجود ان ناقابل انکار حقائق کے جن سے ہندوؤں کا یکطرفہ حملہ اور مسلمانوں کی امن پسندی و مظلومیت پوری طرح واضح ہو چکی ہے ابھی تک ظالم و سفاک بیراگیوں کے خلاف کوئی موثر کارروائی بھی نہیں کی گئی ہے۔

عشرہ محرم میں اسلام کی عظمت کو بٹہ نہ لگاؤ

محرم کی شرعی حیثیت اور مسلمانوں کے فرائض

شہادت حسین رضی اللہ عنہ زندگی کیلئے دائمی پیغام ہے

محرم کا مہینہ سر پر کھڑا ہے اور مسلمان ان مراسم کی ادائیگی کے لئے تیاریاں کر رہے ہیں جو نہ صرف اسلام بلکہ عقل اور شرافت کے بھی خلاف ہیں اور جن سے تمام عالم اسلامی

[illegible]

ذمہ داری کو اپنے سر لیتے ہوئے مختصر الفاظ میں اس سوال کا جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

محرم کی اصلیت

اسلام جب صحرائے عرب سے نکل کر اقطاع عالم میں پھیلنے لگا اور مجاہدین کی تیغ و سنان ہو زیر و شمشیر ہی توحید کے اس سیلاب کو شرک کی تاریکی روکنا تو درکنار اسلام میں داخل ہو کر اس کو تباہ کرنے کی کوشش شروع کر دی۔

[illegible]

حکومت نے کانگریس کمیٹی کا اجلاس منعقد کرنے کی اجازت دیدی

تشدد پسندوں کے علاوہ سیاسی قیدی بھی رہا کر دئے جائیں گے

اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ میں ہوم ممبر کا اعلان

نئی دہلی، ۱۲ اپریل۔ سوراج پارٹی کے احیاء کے بعد حکومت کا رویہ معلوم کرنے کے لئے پرسوں اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ میں مختصر میعاد کے نوٹس دے کر جن میں حکومت سے مختلف سوالات کئے گئے۔ سرہیری ہیگ ہوم ممبر نے اسمبلی میں سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس منعقد ہونے میں کوئی مزاحمت نہ کرے گی اگر اس کا یہ مقصد ہو کہ گاندھی جی کے اعلان کے مطابق سول نافرمانی کو بند کرنے کی تصدیق کرے۔ اگر سول نافرمانی بند کر دی گئی تو حکومت مختلف کانگریسی اداروں کے متعلق اپنے رویہ پر نظر ثانی کرے گی اور سیاسی قیدیوں کی رہائی بھی سرعت کے ساتھ عمل میں آئے گی۔ اور بوقت ضرورت کانگریس کی مجلس عاملہ کے اجلاس کی اجازت دینے پر بھی غور کیا جائے گا۔

دارالعوام میں وزیر ہند نے اعلان کیا کہ سول نافرمانی کو بند کرنے سے یہ توقع ہے کہ حکومت باقیماندہ سیاسی قیدیوں کو بھی رہا کر دے گی لیکن اس رہائی میں تشدد پسند شامل نہ ہوں گے۔

خان عبیداللہ خاں نے ۸۰ دن کے بعد بھوک ہڑتال ترک کر دی

وزن ۱۸۵ پونڈ سے صرف ۸۰ پونڈ رہ گیا ہے

افغان جرگہ کی زبردست کامیابی

سیالکوٹ ۱۸ اپریل۔ خان عبیداللہ خاں نے ۸۰ دن کے بعد کل سہ پہر کو بھوک ہڑتال ترک کر دی ہے۔ آپ کو دودھ اور سیبوں کی سکنجبین دی گئی صحت میں قدرے افاقہ ہے اور تشویش کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ کل میجر خاں صاحب کے رشتہ داروں کے ایک وفد نے جیل کے اندر آپ سے ملاقات کی اور بھوک ہڑتال ترک کرنے کی ترغیب دی چنانچہ خاں صاحب نے تعمیل ارشاد کی بنا پر بھوک ہڑتال ختم کر دی۔ نظر بندی کے آغاز میں خان عبیداللہ خاں کا وزن ۱۸۵ پونڈ تھا مگر اب گھٹ کر صرف ۸۰ پونڈ رہ گیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ افغان جرگہ کے ایک وفد نے ہوم ممبر سے ملاقات کی۔ ہوم ممبر نے کہا کہ خاں صاحب ضمانت پر رہا کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن خان عبیداللہ خاں ضمانت پر رہا ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

ابتداء میں خان عبیداللہ خاں نے وفد سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا تھا مگر جب ان کو مطلع کیا گیا کہ بھوک ہڑتال ترک کرانے کی غرض سے تمہارے پاس مفتی محمد کفایت اللہ صاحب ڈاکٹر انصاری، پنڈت مالویہ اور گاندھی جی کو بھیجا جائیگا اور ہم اس لئے گفتگو کرنے آئے ہیں تو انہوں نے اس دھمکی کے ذریعہ بھوک ہڑتال ترک کر دی۔

سات مزدور اڑ گئے

بارود میں آگ لگ گئی

[illegible]

دہلی میں افغانستان اور ایران کے سکے

عدالت میں بیان

[illegible]

جرمنی کی حیرت انگیز اسلحہ بندی

ایک ارب ۲ کروڑ مارک کا اضافہ!

[illegible]

افغانستان کے تخت کا پنا دعویدار

گرفتاری کیلئے ۱۵ ہزار روپے کا انعام

[illegible]

جرمنی کو مزید اسلحہ کا اختیار نہیں دیا جائیگا

فرانس کا مراسلہ برطانیہ کے نام

[illegible]

وائسرائے کے فنڈ سے ستر لاکھ روپیہ تقسیم

[illegible]

کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی میں گرفتاریاں

[illegible]

ہوم ممبر کے بیان پر گاندھی جی کی خاموشی

[illegible]

مولانا شوکت علی اور مسئلہ فلسطین

[illegible]

سندھ میں مسلح ڈاکوؤں کا حملہ

[illegible]

رام نگر کے فساد میں تین مسلمان شہید

[illegible]

سرحد میں ۹ قتل

[illegible]

بنگال میں تباہ کن طوفان

[illegible]

آبیانہ میں ۳۵ لاکھ کی معافی

[illegible]

قانون تحفظ والیان ریاست منظور ہو گیا

[illegible]

سرام کی اصلیت جو مسلمانوں میں ایمان و یقین کا درجہ حاصل کر چکی ہے اور جس سے اسلام کی شان و شوکت، رفعت و عظمت کو بٹہ لگ رہا ہے۔

ماتمی مجالس

[illegible]

دارالحکومت

گلی قاسم جان میں قتل کا افسوسناک واقعہ

باپ نے بیٹی کو قتل کر دیا

[illegible]

موحد قوم کے شرمناک مظاہرے

[illegible]

محمد عثمان آزاد کے حملہ آور کا چالان

[illegible]

مولانا منظور بیگ کی درخواست کی سماعت

[illegible]

اعلیحضرت نظام پر بم پھینکنے کی سازش

چار اشخاص کے خلاف مقدمہ

حیدرآباد (دکن) ۱۴ اپریل۔ سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں سنسنی خیز الزامات بیان کئے گئے کہ نظام حیدرآباد اور برٹش ریذیڈنٹ پر بم پھینکنے کے لئے بم بنانے کی کوشش کی گئی جس نے حیدرآباد پولیس کو تشویش میں ڈال دیا جب کہ سید اشرف، محبت جان، محی الدین اور شرف الدین کے خلاف پولیس میں جھوٹی رپورٹ کرنے کے الزام میں مقدمہ پیش ہوا۔

استغاثہ کی کہانی یہ ہے کہ چار ملزمان نے ایک پارٹی قائم کرلی اور چار دیگر اشخاص پر مشتمل ایک مخالف پارٹی سے بدلہ لینے کی کوشش کی۔ ملزمان نے پولیس میں ایک گمنام خط بھیجا جس میں تحریر کیا تھا کہ مرتضیٰ اور جیلانی انقلاب پسند پارٹی کے ممبر ہیں اور وہ کلکتہ سے یہاں چھپنے کے لئے آئے ہیں۔ اس طریقہ پر مرتضیٰ اور اس کے ساتھیوں کے خلاف شبہ پیدا ہوگیا۔ ایک ملزم وارنگل اور بنگال چلا گیا، اور وہاں سے مرتضیٰ اور جیلانی کو خط لکھے۔ ملزم شرف الدین نے خود کو خفیہ پولیس کا ملازم ظاہر کیا ہوا تھا چنانچہ اس نے چٹھی رساں سے خط لے لئے اور صدر امین کے حوالے کردیئے، جن میں مرتضیٰ اور جیلانی کو ہدایت کی گئی تھی کہ ان کو نظام اور ریذیڈنٹ کے خلاف کس طریقہ پر بم استعمال کرنے چاہئیں۔ شرف الدین نے صدر امین کو اس امر کی بھی اطلاع دی کہ مرتضیٰ اور جیلانی نے ... کیلیں وغیرہ بھی خرید رکھی ہیں۔ مرتضیٰ اور اس کے ساتھیوں کے مکانات کی تلاشی لی گئی۔ لیکن وہاں سے کوئی قابل اعتراض شئے برآمد نہیں ہوئی اس طرح سے سازش کا انکشاف ہوا۔ اور ملزم گرفتار کرلیا گیا۔

ولی عہد نظام کمانڈر انچیف مقرر ہوگئے

حیدرآباد (دکن) ۱۴ اپریل۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ نظام حیدرآباد نے اپنے ولیعہد شہزادہ اعظم جاہ بہادر کو نظام حیدرآباد کی فوج کا کمانڈر انچیف مقرر کیا ہے۔ ولیعہد موصوف کشمیر سے واپسی پر اپنے عہدہ کا چارج لیں گے۔

خان عبیداللہ خاں کی حالت

ابھی بھوک ہڑتال ترک نہیں کی

سیالکوٹ ۱۴ اپریل۔ خان عبیداللہ خاں کی صحت کے متعلق کوئی اطلاع حاصل کرنا بہت مشکل ہو رہا ہے انہیں حال ہی میں ملتان جیل سے سیالکوٹ جیل کو تبدیل کردیا گیا۔ ایک غیر مصدقہ خبر مظہر ہے کہ خان عبیداللہ خاں نے ابھی تک بھوک ہڑتال ترک نہیں کی ہے اور ان کو جبریہ خوراک دی جا رہی ہے ابھی تک یہ نہیں معلوم ہوا ہے کہ وہ کوئی مزاحمت کر رہے ہیں یا نہیں۔

سوراج پارٹی کی کانفرنس کا انعقاد

دعوت نامے جاری کر دیئے گئے

کلکتہ ۱۴ اپریل۔ ڈاکٹر بی سی رائے کو ڈاکٹر انصاری صاحب کا ایک تار موصول ہوا ہے جس میں مذکور ہے کہ انہوں نے آل انڈیا سوراجیہ پارٹی کی کانفرنس میں جو کہ ... اور ... کو رانچی میں ہوگی شرکت کے لئے کانگریسی کارکنوں کے نام دعوت نامے جاری کردیئے ہیں۔

ڈاکٹر رائے سے بھی درخواست کی گئی ہے کہ وہ کانفرنس کے متعلق اور ممبران کے قیام کے متعلق جو کہ رانچی میں جمع ہوں گے ضروری انتظامات کردیں۔

کمانڈر انچیف کی موٹر پر سنگ باری

نادان بچوں کی حرکت

ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۱۴ اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جب کمانڈر انچیف معہ اپنی پارٹی کے ٹکلیان سے جو اسی ضلع کی تحصیل ... میں واقع ہے گذر رہے تھے تو ان کی موٹر کار اور نیز ان کے ساتھیوں کی موٹر کار پر چند نوعمر لڑکوں نے چھوٹے چھوٹے پتھر پھینکے ...

دیہاتیوں اور ڈاکوؤں کا مقابلہ

موجودہ اسمبلی کتوبر سے توڑدی جائیگی؟

اجودھیا میں سفاک اور ظالم درندوں کی وحشیانہ حرکات

مساجد و قبور کا انہدام، مکانات نذر آتش، سن رسیدوں کا قتل

حادثۂ اجودھیا کے متعلق حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کا بیان

میں بتاریخ ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۰ اپریل فیض آباد پہونچا، چونکہ اجودھیا کے سفاک ہندوؤں کا وحشیانہ واقعہ ناجیہ ظاہر ہوچکا تھا اور ہر چند اگرچہ اس کا اجمالی حال اخباروں کے ذریعہ سے معلوم ہوچکا تھا مگر تفصیلات کی پوری اطلاع نہ تھی اس لئے احباب فیض آباد کے اصرار پر قیام کرنا اور بچشم خود تمام کیفیات کا ملاحظہ کرنا ضروری سمجھا۔ ٹوٹی ہوئی مسجد سلطنت مغلیہ کے بانی اول بابر رحمۃ اللہ علیہ پر چونکہ پہرہ ہے اور پولیس کسی کو وہاں تک نہیں جانے دیتی، بنابریں جناب حافظ محمد ... صاحب اور مولوی احمد اللہ صاحب وغیرہ حضرات نے ڈپٹی کمشنر فیض آباد سے مسجد مذکور کے معائنہ کرنے کی اجازت لے لی تھی، میں بمعیت دیگر حضرات اسٹیشن سے موٹر پر اجودھیا پہونچا اور بمعیت پولیس مسجد مذکور بالا اور دیگر مقامات پر گیا۔

بابری مسجد کی حالت

یہ شاہی مسجد بہت بڑی اور ... ہے اسی زمانہ سے اب تک موجود ہے۔ اس کے کسی حصہ پر آج تک ادنیٰ درجہ کی شکست و ریخت کا اثر نمودار نہ تھا مگر میں نے جو منظر دیکھا نہایت ہولناک اور جگر دسینہ کو پاش پاش کرنے والا تھا مسجد کے اندرونی حصہ منبر وغیرہ ٹکڑے ٹکڑے کردیئے گئے ہیں ان میں سے وہ پتھر جس پر شہنشاہ بابر کا نام و تاریخ وغیرہ درج تھا اور جو منبر میں نصب تھا نکال دیا گیا ہے محراب کے پاس تمام لکڑی اور فرش کے سامان جمع کرکے معہ قرآن شریف و سیپارہ وغیرہ جلا دیئے گئے جس کی راکھ اور سیاہی ابھی تک دور تک پھیلی ہوئی ہے ... ستونوں کو کھود ڈالا گیا ہے مگر استواری کی وجہ سے کامیابی نہیں ہوئی، مسجد کے اوپر چھت کی دیواریں توڑ ڈالی گئی ہیں ... گنبدوں کو توڑا گیا ہے ... مسجد کا اس قدر نقصان اس مقدس مسجد میں دیکھا ...

مکمل سازش کا نتیجہ

مسجد کی استواری اور ملبہ کی کثرت اور عمارت کی شکست و ریخت دیکھ کر یقین ہوتا ہے کہ یہ اہانت خیز سفاکانہ حرکت دس بیس منٹ کا کام نہیں ہے اور نہ دس بیس آدمیوں کا کام ہے بلکہ جیسا کہ معروف ہے تقریباً چار پانچ گھنٹہ تک سینکڑوں درندوں کی غیر انسانی حرکات کا نتیجہ ہے ...

قتل اور آتشزدگی

ایسے مکانات کی تعداد جن کو آگ لگائی گئی ...

فوج اور پولیس کا کارنامہ

اجودھیا میں تھانہ ہے پولیس کی بڑی مقدار رہتی ہے۔ سٹی مجسٹریٹ وہاں دورہ کر رہا تھا (جو کہ ہندو ہے) پولیس کے تمام حکام موجود تھے۔ تار بھی صحیح و سالم تھا۔ فوج بھی فیض آباد میں موجود تھی، غرضیکہ تمام وسائل و ذرائع مکمل ہونے کے باوجود یہ ہنگامہ فرعونی تقریباً چار گھنٹہ یعنی دو بجے سے لیکر ۶ بجے تک برابر جاری رہا اور پولیس و فوج نے کوئی قابو میں لینے والی تدبیر حاصل نہ کی ... کسی شخص کو اجودھیا جانے کی اجازت نہیں ہے۔

ہندو مسلمانوں سے اپیل

میں تمام اطراف و جوانب کے ملکی خیرخواہوں اور انصاف و عدالت کے خواستگار ہوں خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان ... حکومت کو متنبہ کریں کہ وہ کسی قسم کی بے توجہی اور کسلمندی یا رعایت کو ایسے مجرمین کے ساتھ روا نہ رکھے ... پبلک کی طرف سے وائسرائے اور گورنر یو پی کو توجہ دلانی ضروری ہے۔

ننگ اسلاف
حسین احمد غفرلہ

مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ تیار ہوگئی

اختلافی نوٹ اور سفارشات کا خلاصہ

بمبئی ۱۶ اپریل۔ اخبار ... کے نامہ نگار مقیم لندن نے ایک تار روانہ کیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ تیار ہوگئی ہے اس کی اشاعت کے لئے صرف لارڈ لنلتھگو کے لندن پہونچنے کا انتظار ہے لیبر پارٹی کے چار ممبروں نے اپنا اختلافی نوٹ شامل کردیا ہے۔ اس تار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجوزہ رپورٹ میں مرکزی ذمہ داری محکمہ خارجیہ اور محکمۂ فوج کے اختیارات منتقل کرنے کی سفارش نہیں کی گئی ہے ... لیبر پارٹی کے ممبروں نے اپنے نوٹ میں ہندوستانی ڈیلیگیشن اور سر تیج بہادر سپرو کے میمورنڈم کے مطالبات سے بھی آگے قدم رکھا ہے ... برخلاف اس کے لارڈ سالسبری سر رجنالڈ کریڈک وغیرہ محکمۂ پولیس و عدالت کی منتقلی کے بھی مخالف ہیں۔

گاندھی جی کا بیان کانگریس کا بیان نہیں ہے

ناگپور ... مسٹر ایم ایس اینے نے تحریک سول نافرمانی بند کرنے کے متعلق گاندھی جی کے فیصلہ پر اس بنا پر اظہار رائے کرنے سے انکار کردیا کہ انہیں گاندھی جی کے بیان کو کوئی رائے ظاہر کرنے کا حق نہیں ہے کیونکہ اس بیان کی بنیاد وہ فلسفی ہے جو صرف گاندھی جی کی خاص ملکیت ہے یہ بیان انڈین نیشنل کانگریس کا بیان نہیں ہے اور اسی لئے وہ یہ ضروری نہیں سمجھتے کہ اس کے متعلق کوئی رائے ظاہر کریں۔

فوجی گوروں پر سرقہ کا الزام

رنگون ۱۴ اپریل۔ ... نامی دو فوجی پولیس کی حراست میں کل اس لئے دیئے گئے کہ ... کمپنی کے دربان نے ان پر یہ الزام لگایا ہے کہ انہوں نے دوکان کی کھڑکی توڑ ڈالی اور کچھ سامان نکال لے گئے۔

مقروض ممالک کو مزید قرضہ نہ دیا جائے

واشنگٹن ۱۴ اپریل۔ پریزیڈنٹ روزولٹ نے جانسن بل پر دستخط کردیئے ہیں جس کے ذریعہ ان مقروض ممالک کو مزید قرض دینے کی ممانعت کردی گئی ہے جنہوں نے پہلا قرضہ ادا نہیں کیا۔

اسمبلی کی میعاد میں توسیع کا مسئلہ

نئی دہلی ۱۴ اپریل۔ آنریبل سر شنمکھم چیٹی پریذیڈنٹ اسمبلی نے آج ہز اکسیلنسی وائسرائے سے ملاقات کی بیان کیا جاتا ہے کہ ہز اکسیلنسی نے سر چیٹی سے اسمبلی کی میعاد بڑھانے کے بارے میں تبادلۂ خیالات کیا۔

قندھار اور ہرات کے درمیان ٹیلیفون

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۱۴ اپریل۔ قندھار اور ہرات کے درمیان تار اور ٹیلیفون کا سلسلہ قریب قریب مکمل ہوگیا ہے۔ کابل اور دیگر صوبوں کے مرکزی شہروں کے درمیان بھی سلسلہ قائم ہوگیا ہے۔

لارڈ ممبر کی جدید اصلاحات سے نا امیدی

کلکتہ ۱۶ اپریل۔ ... نے ... کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جب تک مالیات اور ... نہیں وہاں جمہوریت کا جواب نہیں ہو سکتی۔ ہندوستان میں بھی اس کی کامیابی کی توقع نہیں کی جا سکتی ... لیکن یہ دیکھنا باقی ہے کہ ان کے لئے زندہ رہیں گے یا مر جائیں گے۔

ریلوے اسٹیشن جلکر خاک ہوگیا

رنگون ۱۶ اپریل۔ ... ریلوے کا اسٹیشن کل آتشزدگی کے باعث جل کر بالکل برباد ہوگیا۔ ادنیٰ ملازموں، دوکانداروں و بازار کا ایک حصہ راکھ کا ڈھیر بن گیا نقصان کا اندازہ ایک لاکھ روپیہ کیا جاتا ہے بیان کیا جاتا ہے دس ہزار کرنسی نوٹ بھی جل کر خاک ہوگئے۔

NAUNEHAL
The Best Tonic
نونہال
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ڈیڑھ سو سال کے بعد
روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ
کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانح عمری شائع ہوگئی
حیات حافظ رحمت خاں
مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔ اے علیگ بریلوی جس میں
آنریبل سر ستار ... پریزیڈنٹ یو پی کونسل کا ... شامل ہے
مبلغ ایک ہزار روپے سے قدر دانی فرمائی ہے
ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ بلی ماران دہلی

دیا سلائی کے ٹیکس میں تخفیف کا مطالبہ

منتخب کمیٹی نے چند ترمیمات پیش کردیں

نئی دہلی ۱۴ اپریل۔ دیا سلائی پر ایکسائز ڈیوٹی عائد کرنے کے بل پر غور کرنے کیلئے جو سلیکٹ کمیٹی مقرر کی گئی تھی اس نے آج اپنا کام ختم کردیا کل (پیر) رپورٹ پیش کردی گی۔ قیاس غالب ہے کہ رپورٹ متفقہ ہوگی۔ معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی نے بہت سی ترمیمات کی سفارش کی ہے جن میں سب سے اہم یہ ہے کہ ڈیوٹی کو زیادہ ترقی پر کم کیا جائے۔ جو ٹیکس لگائے جائیں گے۔ جو ڈیوٹی کی شرح سے تعلق رکھتا ہے حسب ذیل ترمیمات کی گئی ہیں:۔
(۱) دیا سلائی کی ڈبیوں پر
(الف) اگر اوسط ... ہو تو ...
(ب) اگر اوسط ... سے زائد ہو اور ... سے کم ہو تو ... گرس کے حساب سے۔ (ج) اگر اوسط ... سے زائد ہو تو ...
(۲) باقی دیا سلائیوں پر اس حساب سے جو گورنر جنرل باجلاس کونسل مقرر کریں۔

مونگیر کے یتامیٰ امارت شرعیہ کے آغوش تربیت میں

مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کی سرگرمیاں

مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کے دفتر میں یتیموں اور لاوارثوں اور غریبوں کی طلبی کے لئے تقریباً ... مختلف مقامات کی انجمنوں کی جانب سے ... اور امارت شرعیہ بہار کے ... جو صوبہ بہار کی واحد مرکزی جماعت ہے پاس ... جاسکتے ہیں ... تربیت کا ذمہ لیا ہے ...

یہ منظر بھی کتنا حسرتناک تھا جب کہ معصومیت زدہ مائیں اپنے بن باپ کے بچوں کو پرنم آنکھوں اور بھرے ہوئے دلوں سے دعائیں دے دے کر رخصت کر رہی تھیں۔ اور مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کے کارکن انہیں تشفی دے رہے تھے۔ اور تعلیم و تربیت کی اہمیت کو سمجھاتے ہوئے صبر کی تلقین کر رہے تھے۔

ہم دست بدعا ہیں کہ پریشان حال بچے آئندہ چل کر باشندگان مونگیر کی پریشانیاں دور کرسکیں۔

(مولانا) منت اللہ، سکرٹری مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی

مجلس وب دہلی کا جلسہ عام

ہندی ساہتیہ سمیلن کے خلاف احتجاج

مسلمانان جینید کے مطالبات

ریاست کے بے پناہ مظالم اور مارشل لا کا نفاذ

فہرست امداد دہندگان مصیبت زدگان بہار

معرفت جمعیۃ علماء ہند

کیا اسمبلی کی میعاد میں مزید توسیع ہوگی

شاہ رومانیہ کو قتل کرنے کی سازش

چھپرہ کے قومی کارکن پر مقدمہ

سانحۂ ارتحال

تخفیف اسلحہ کا ڈھونگ ابھی چل رہا ہے

صدر کا پریشان کن بیان

مفت
صحون برقی

آلۂ نامردی
تحفۂ صحت

مفت کی اکسیر

سندھ مسلم کانفرنس کا اجلاس شکارپور

علماء و زعماء کو شرکت کی دعوت

شمالی بنگال میں ایک شاندار اسلامی جلسہ

بیچے میں پھر آگیا

ایک سال مفت
مارکیٹ گزٹ کراچی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یداللہ علی الجماعۃ

تار کا پتہ :- "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول :- ہلال احمد زبیری (بی اے) معاون :- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی - یوم سہ شنبہ ۹ محرم الحرام ۱۳۵۳ھ ہجری - مطابق ۲۴ اپریل ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۹

نقش کفِ پا

پاؤ گے اسی کی نگہ ہوش ربا میں
ممنونِ ستم کشتے ہیں شہیدانِ وفا میں
جذبِ دلِ بلبل کا اثر تم نے بھی دیکھا
یہ بھی مرے نزدیک اک اندازِ جفا ہے
سن لے جو کوئی شیخ کی باتوں کو تو جانے
سر صلے بڑھا دی نگہِ ناز کی تاب اور

تاثیر ہے اے صدق دوا میں نہ دعا میں
سر جن کے کٹے سجدۂ نقشِ کفِ پا میں
دامن کوئی بے چاک نہیں گل کی قبا میں
اقرارِ تغافل ہے اسے عذرِ جفا میں
حضرت کو بھی کچھ دخل ہے درگاہِ خدا میں
یہ آب نہ پہلے تھی کبھی تیغِ جفا میں

ملنا تو کجا آنکھ ملاتا نہیں لیکن
ظالم کے یہ انداز بھی داخل ہیں ادا میں

(از جناب صدق جائسی)

معاصرین کے افکار و آراء

حکومت کی بے بسی

اجودھیا میں ظلم و ستم، قہر و غضب اور تعصب و دنائت کا جو مظاہرہ ہندو سورماؤں کی طرف سے کیا گیا اس سے کون ناواقف ہے؟ اور یہ جو کچھ ہوا اس حکومت کی موجودگی میں ہوا جو قیامِ امن کی ذمہ دار ہے جس کے تحت سینے محصولات سے رعایا دقتِ اضطراب ہے جس کی فوج کے سوبجر اور پولیس کے سپاہی ستیہ گرہیوں پر گولی کی مشق کرنا خوب جانتے ہیں۔ لاٹھی چارج میں ذرا تامل نہیں کرتے ذرا سے انقلابی شبہ پر مشین گنیں لگ جاتی ہیں۔ آرڈیننس نافذ ہو جاتے ہیں۔ لوگوں پر پہرے بٹھائے جاتے ہیں۔ نقل و حرکت پر پابندیاں عائد کر دی جاتی ہیں۔ مگر جب ہندو مسلم فساد کا موقعہ ہو، ایک فرقہ پوری تنظیم کے ساتھ دوسری جماعت کی اقلیت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اس پر حملہ کر دیتا ہے۔ اس کے بچوں اور بوڑھوں پر تلا نہ چلنے اس کی عورتوں اور مردوں کو تہِ تیغ کر دے اس کے مسافروں اور راہ گیروں کو بے لبی اور بے کسی کی حالت میں قتل کر دے تو حکومت کی سرگرمی دفعتاً کمزور پڑ جاتی ہے۔ اور جوش و ولولہ کا دہ عالم نظر نہیں آتا جو کانگریسی اجتماعات کے منتشر کرنے میں نظر آتا ہے۔

سہارنپور کا فساد، لکھنؤ کا فساد، کانپور کا فساد، اجودھیا کا فساد (جو سلہ میں ہوا تھا) لوگوں کے دلوں سے ابھی فراموش نہیں ہوا ہے، یہ فسادات اپنی نوعیت میں تاریخِ شقاوت کا سب سے مکمل نمونہ ہیں۔ پوری تنظیم، ہم آہنگی اور پہلوں کی تیاریوں سے دفعتاً مسلمانوں پر حملہ کیا گیا۔ ان کی دوکانیں لوٹی گئیں، انہیں قتل کیا گیا، ان کے معابد منہدم کر دئیے گئے۔ ان کی عورتوں اور بچوں کو بھی بیدردی سے نشانۂ ستم بنایا گیا۔ اور جب مسلمان ملک کی مدافعت کے لئے تیار ہوئے تو فوراً پولیس نے ناکہ بندی کر لی۔ فوج کے پہرے لگ گئے۔ اور بعد کو جب معاملہ عدالت میں گیا تو سرمایہ کی طاقت نے مظلوم کو ظالم اور ظالم کو مظلوم کر دکھایا۔

(خلافت)

تبلیغِ حق

ہر شخص اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر دیکھ سکتا ہے کہ اس کے عملی اقدامات خدا کی مرضی کے تابع ہیں یا کوئی اور دیوتا انہیں مصروفِ عمل کئے ہوئے ہے کیونکہ جو اعمال و افعال خدا کی مرضی کے تابع ہو کر کئے جاتے ہیں ان کے نتائج انہیں نعمتوں کی صورت میں برآمد ہو سکتے ہیں جو ہمارے آبا و اجداد اور جملہ اقوامِ صالح کے لئے عام تھیں۔ ہماری مساجد کے اوقاف آج بعض گم کردہ راہ متولیوں کی ذاتی جائیداد بنی ہوئی ہیں، ان کی نفس پرستیوں کی وجہ سے اگر قوم کو ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان اوقاف کو ان کے پنجے سے نکال لیا جائے تو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلوں کو پس پشت ڈال کر دنیوی اور غیر مسلم عدالتوں سے رجوع کیا جاتا ہے جہاں بہت سا وقت اور بے شمار روپیہ خرچ ہوتا ہے جو بالآخر مسجد کے اوقاف سے پورا کیا جاتا ہے۔ کیا یہ صورت ہمیں نہیں بتا رہی ہے کہ ہماری قوم کے افراد تبلیغِ حق سے قطعاً قاصر ہیں ورنہ کوئی عالمِ دین خدا اور رسول کا حکم سناتا اور ان متولیوں کو اس کی تعمیل پر مجبور کر دیتا۔ اگر مولوی صاحب اس فریضے کی ادائیگی کو اپنا مقصدِ زندگی قرار دئیے ہوتے تو اللہ اور رسولِ خدا کے فیصلوں کو منوانے کے لئے ضروری قوت حاصل کرنے کے درپے ہو جاتے اور جہاں ان کی قوت جواب دیدیتی وہاں تمام قوم کی اجتماعی قوت موجود ہوتی جا سکتے خاندان ہیں جو آج تک قانونِ شریعت پر رسم و رواج کو ترجیح دے کر کفر کر رہے ہیں لیکن تبلیغِ حق کا جذبہ کارفرما نہیں ہو تا۔

(شیر)

تین بلائیں

مدتوں سے بحث چلی آتی ہے کہ مسلمانوں کو ترقی سے روکنے والی کون چیزیں ہیں؟ اس سوال کا جواب ہر زبان الگ دیتی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ بیماری متعین نہ ہونے کی وجہ سے علاج بھی ٹھیک نہیں ہو رہا ہے۔

لیکن اب شاہ ابن سعود نے جواب دیا ہے اور عجیب ہے کہ صحرا کے اس حکمران نے بہت ہی حکیمانہ جواب دیا ہے۔ پچھلی عید کے موقعہ پر اعلیٰ حضرت نے مکہ معظمہ میں لوگوں سے فرمایا:-

"ہم عربوں اور مسلمانوں کی تمام مصیبتوں کا سرچشمہ تین باتوں میں موجود ہے:

۱- ہم مسلم بادشاہ، دغاباز ہیں!

۲- مسلمان علماء نہ اپنے علم پر عمل کرتے ہیں نہ اپنے فرائض ادا کرتے ہیں۔ بلکہ اپنے بلند ہمتوں کو پست کرتے اور جوش سے اُبلنے والے دلوں کو سرد کر دیتے ہیں!

۳- قوم کے عام افراد ہنوز جہل و عبادت کی تاریکیوں میں بے خبر پڑے خراٹے لے رہے ہیں!"

اگر غور کیا جائے تو واقعی مسلمانوں پر یہی تین بلائیں نازل ہیں جنہیں سلطان نے چند لفظوں میں بیان کر دیا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ مسلمانوں پر یہ بلائیں آج سے نہیں بلکہ خیر القرون کے بعد ہی سے ان پر نازل ہیں، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک نے بھی اپنے مشہور اشعار میں ان کا ماتم کیا ہے۔

(ہند جدید)

خریداران الجمعیۃ کو چاہئے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں، ورنہ عدم تعمیل ارشاد معاف۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

اجلاس کانگریس کی ضرورت

ہم اصولاً کانگریس کے لئے کونسلوں میں داخلہ کے خلاف نہیں اور ہمارے خیال میں مجالس مقننہ کا پلیٹ فارم ضرور مطالبۂ آزادی اور ہندوستان کی صحیح ترجمانی کیلئے استعمال کرنا چاہئے لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ سوراجی حضرات کو اس قدر عجلت اور بے راہ روی کی کیا ضرورت ہے۔ وہ کانگریس کے تمام ضابطوں کو پس پشت ڈال کر خود کانگریس کے نام سے ہی سوراجی پروپیگنڈے کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ ان کو اس کا ابھی تک حق نہیں ہے۔ محض گاندھی جی کی منظوری کانگریس کی منظوری کے مرادف نہیں ہو سکتی۔ درحقیقت آل انڈیا کانگریس کمیٹی تک بھی ایسے عظیم الشان مسئلہ کے قطعی فیصلہ کا حق نہیں رکھتی۔ بالخصوص موجودہ کانگریس کمیٹی کی ترکیب اس وقت عمل میں آئی تھی جبکہ آزادی کی تحریک مرحلۂ ابتدا میں تھی اور اس وقت بہت سے اعتدال پسند کانگریس کمیٹی میں داخل ہو گئے تھے۔ ان میں سے ایسے بھی ہیں جنہوں نے کانگریس کی تحریکات میں حصہ نہیں لیا اور بعض ایسے بھی نکلیں گے جنہوں نے کانگریس کی مخالفت کی۔ اب ان لوگوں کو ایسے اہم فیصلہ کی دعوت دینا بڑا ظلم ہوگا۔ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ کانگریس کا اجلاس بلایا جائے تاکہ قوم کا صحیح فیصلہ حاصل ہو سکے۔

(ہلال)

دلچسپ حقائق و معلومات

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے، گویا ایک ماہر استاد کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں۔ ہر ایک بوڑھا مرد، عورت، بچہ بآسانی پڑھ سکتا ہے۔ زیرِ متن ہندوستان کے سابق ماہر علم تفسیر حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے۔ اس ترجمہ میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآن مجید کے ایک ایک لفظ کے معنی بتاتا ہے۔

ملنے کا پتہ :- منیجر اخبار الجمعیۃ، بازار بلیماران - دہلی

Regd № L 1793.

The Al-Jamiat

Vol. XIX № 28 DELHI, FRIDAY, APRIL 20, 1934. PRICE ONE ANNA

Maulvi Mufti Mehdi Hasan Sb. P.O. Rander, Dt. Surat

جمعیۃ علماء سرحد کا جدید انتخاب
متعدد اہم قراردادوں کی منظوری

منڈی چک جھمرہ میں اسلامی جلسہ

کپور تھلہ جیل کے مسلم قیدیوں کی بھوک ہڑتال

(ابو البرکات محمد حسین شاہ)

ایک عربی مدرسہ کا افتتاح

قوم کا روز بروز تنزل و انحطاط باشندگانِ دیہات کی خصوصاً زبوں حالی دیکھ کر مدت دید سے ہوش مند اور درد مند اس اماموں کی انتظار میں تھی الحمد للہ کہ مولانا غلام نبی صاحب نے اس میدان میں عملی قدم رکھا اور ..... ایک عربی علمی و مذہبی درسگاہ کا افتتاح کر دیا۔

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی

تجارت

اس وقت صرف ہماری منتخب کردہ مقبولِ عام کٹ پیس گانٹھ لے لیجئے جن میں مختلف اقسام کا سوتی سلکی ریشمی پارچہ ہوتا ہے جن کی تجارت سے جوان بوڑھے پردہ نشین مستورات تک فائدہ اٹھا رہی ہیں یکصد یا دو صد روپیہ مالی گانٹھیں چو تھائی رقم بھیج کر جلد منگوا لیجئے۔

نمونہ کی چھوٹی گانٹھ کی قیمت پچاس روپے

ایس شیخ بھائی فضلوک فروشان جیکب سرکل بمبئی

اگر آپ

اپنے کاروبار و تجارت کو فروغ دینا چاہتے ہیں تو سہ روزہ الجمعیۃ میں اشتہار دیجئے اور اس کی مقبولیت کا اندازہ کیجئے۔ المشتہر

منیجر صیغۂ اشتہارات الجمعیۃ دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما نسخہ قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان!

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

ہم نے سال سے اپنے کٹ پیس کے مال یعنی پاپلین چھینٹ، وائل، لونگی، سلک، ململ، جارجٹ، مرج وغیرہ غرضیکہ ہر قسم کے سوتی ریشمی اور اونی کٹ پیس کے نرخوں میں حیرت انگیز رعایت کر دی ہے۔ نرخنامہ مفت طلب کریں اور ہندوستان کی سب سے بڑی پرانی اور معقول نرخوں پر مال بھیجنے والی کمپنی کا نام یاد رکھیں۔

Heath + Sommer
Fort Bombay.

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

از بلا چھپ رہی ہے

تاریخِ اسلام کے سلسلۂ اسپین کے ایک مشہور تاریخی واقعہ سے متعلق "ازبلا" کا جو افسانہ متواتر نمبروں میں شائع ہوا تھا اس افسانہ کو قارئین الجمعیۃ کے مسلسل پیہم اصرار پر مزید اضافہ اور بہترین ترتیب کے ساتھ ایک مستقل کتاب کی صورت میں زیورِ طبع سے مزین کیا جا رہا ہے۔

ملنے کا پتہ :- منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

(حمید برقی پریس ..... میں باہتمام ہلال احمد زبیری پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

امام حسین رضؓ کی شہادت سے عملی سبق

عاشورہ کا روزہ اور اہل وعیال پر فراخی

شہدا اسلام میں امام حسین رضؓ کا صحیح مقام

گزشتہ الجمعیۃ میں محرم کی بدعتوں پر اختصار کے ساتھ شرعی نقطۂ نگاہ سے روشنی ڈالی گئی تھی۔ آج ناظرین کرام کو یہ بتانا ہے کہ شریعت میں ماہ محرم کی اصلیت اور حیثیت کیا ہے اور اس مہینہ میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئے۔ مگر پہلے اس حقیقت کا اظہار ضروری ہے کہ مسلمان غالیوں نے محبت اہل بیت کے پردہ میں صرف یہی نہیں کیا کہ طرح طرح کی بدعتیں ایجاد کر کے اسلام کو بدنام اور مسلمانوں کو رسوا کرنے کی کوشش کی بلکہ انہوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کو اس قدر افراط و تفریط میں ڈالدیا ہے جس سے جلیل القدر صحابہ اور جانشینان رسول صلعم کی توہین ہوتی ہے اور بیشتر صحابہ کی قربانیوں پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ بے شک حضرت امام علیہ السلام کی شہادت کبریٰ دنیا کا اہم ترین واقعہ ہے جو مسلمانوں کے لئے درس عبرت کے ہزاروں نمونے اپنے اندر رکھتا ہے اور امت مرحومہ قیامت تک اس سے زندگی حاصل کر سکتی ہے مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ دیگر صحابہ کرام کی قربانیوں سرفروشیوں ...

... کو سنت نبوی کے ماتحت اس میں کیا کرنا چاہئے۔

شریعت میں محرم کی بدعتوں کے بجائے یوم عاشوراء ہے جس کے متعلق خاتم المرسلین کا فرمان ہے کہ مسلمان اس میں روزہ رکھیں۔ اور صرف ایک روزہ پر اکتفا نہ کریں بلکہ نواں اور دسویں کے یا دسویں اور گیارہ کے دو روزے رکھیں تاکہ یہود کی مشابہت نہ ہونے پائے۔ رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت سے پہلے عاشوراء کا روزہ مسلمانوں پر فرض تھا۔ جب رمضان شریف کے روزے فرض ہوئے تو مسلمانوں کو اختیار دیدیا گیا کہ چاہیں تو روزہ رکھیں اور چاہیں نہ رکھیں چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

ان قریشا کان تصوم عاشوراء فی الجاهلیة ثم امر رسول الله صلی الله علیه وسلم بصیامه حتی فرض رمضان فقال رسول الله صلعم من شاء فلیصمه ومن شاء فلیفطره

زمانہ جاہلیت میں اہل قریش عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے پھر آنحضرت صلعم نے بھی اس کے رکھنے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ مسلمانوں پر رمضان شریف کے روزے فرض کئے گئے۔ پس رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو چاہے عاشوراء کا روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

دوسری حدیث میں ہے۔

[illegible]

یوم عاشوراء

شہادت حسینؓ سے سبق

قرآن کا فیصلہ

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

ایک سال میں ایک ارب تیس کروڑ کتابوں کی اشاعت

روس میں چار کروڑ کی اشاعت والے اخبارات

دنیا کا کوئی ملک بھی ایسا نہیں ہے جو کتابوں کی اشاعت میں سوویٹ روس کا مقابلہ کر سکے۔ ۱۹۳۲ء میں روس کے اندر سائنس کے متعلق جس قدر کتابیں شائع ہوئی ہیں نئی کتابیں، جرمنی، فرانس، انگلستان اور اٹلی میں بھی شائع نہیں ہوئیں۔ گویا سائنس کے ہر شعبہ میں روس نے تمام یورپ سے زیادہ ترقی کی ہے۔

۱۹۳۶ء میں روس کے اندر شائع شدہ کتابوں کی تعداد ۱۳۰۰۰۰۰۰۰۰ (ایک ارب تیس کروڑ) تک پہونچ چکی ہے۔ اس کے مقابلہ میں ۱۹۲۶ء میں جو کتابیں شائع ہوئی تھیں ان کی تعداد ۱۳۳۵۶۲۰۰۰ (تیرہ کروڑ ۳۵ لاکھ ۶۲ ہزار) ہے۔

سوویٹ روس میں آج کل جو اخبارات شائع ہوتے ہیں ان کی تعداد سات ہزار ہے ان سب کی تعداد اشاعت چار کروڑ سے بھی زیادہ ہے۔ (سوویٹ یونین ریویو)

احرار فلسطین کو سخت سزائیں

حکومت اعراب کو کچلنے پر تلی ہوئی ہے

[illegible]

... کے لئے روانہ کردی گئی ہیں۔ حکومت شرق اردن نے بھی اپنی مصنوعات کے لئے نمائش کے ارباب اہتمام سے اجازت طلب کی ہے۔ سعودی حکومت بھی نجد و حجاز کی پیداوار اور کپڑوں کے نمونے اس نمائش گاہ میں پیش کرے گی۔ غالباً فلسطین کی یہ نمائش دو ماہ تک جاری رہے گی۔

مراکش میں ایک نئے مجاہد کا ظہور

ہم ایک روز ضرور کامیاب ہونگے

مراکش کے عرب بھی بہت ہی سخت جان واقع ہوئے ہیں۔ حکومت اسپین نے ان کو دبا کر دیکھ لیا۔ مراکش کوہ اطلس کی چوٹیوں تک اپنی افواج کو متعین کر چکا ہے اور بم کے گولوں، توپ خانوں، مشین گنوں سے ان کی آزمائش کر رہا ہے مگر عرب ہیں کہ اس استقلال کے ساتھ جنگ پر آمادہ ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ مراکش میں ایک جدید مجاہد کا ظہور ہوا ہے جس نے اپنی تقریروں سے قبائل کے تن نیم جاں میں زندگی کی نئی لہر پیدا کردی ہے۔

نئے مجاہد نے گزشتہ ماہ مراکشی قبائل کو جمع کر کے ایک خطبہ دیا جس میں فرمایا ...

[illegible]

جرمنی میں عورتوں کی کثرت

مجلس اقوام کے لئے دس لاکھ کتابیں

عربی ممالک کی زبردست مصنوعات

مصری، حجازی، عراقی اور فلسطینی مصنوعات کا مقابلہ

پیران پیر کا تحفہ

جدید ترکی کارخانہ

جمہوریہ ترکی نے فیصلہ کیا ہے کہ شہر بروصہ میں اعلیٰ مصنوعات کے لئے ایک کارخانہ بڑے پیمانہ پر قائم کیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ کارخانہ دنیا کے بہت بڑے کارخانوں میں سے ایک ہوگا۔

بھی بدعت ہے اور بدعتی ہمیشہ خدائی لعنت میں گرفتار رہتا ہے۔ (فتاویٰ عزیزیہ)

ان دلائل کے بعد فیصلہ مسلمانوں کے اختیار میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق دے۔ آمین۔

"فتح الملہم شرح صحیح مسلم"

مؤلفہ

حجۃ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہم العالی شیخ الحدیث والتفسیر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل سورت

"حنفیہ کی طرف سے صحیح مسلم کی بے نظیر خدمت"

مسلمانان ہندوستان کا کوئی طبقہ اور اسلامی ہند کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جو حضرت الحاج مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ العالی کی بلند پایہ شخصیت اور علمی رفعت و جامعیت سے ناواقف ہو، اس شرح کی حیثیت و اہمیت اور حقیقی نوعیت کا اندازہ کرانے کے حضرت مولانا مدظلہم کا اسم گرامی ہی کافی ہے۔ حضرت مؤلف مدظلہ نے سالہا سال کی دماغی کاوشوں اور محنتوں کے بعد طالبان حدیث اور مشتاقان علوم نبوی کے لئے یہ بے نظیر ذخیرہ تیار فرمایا ہے۔

فی الحقیقت یہ شرح ہر قسم کے مباحث حدیثیہ وفقہیہ میں تمام دوسری شروح سے بڑی حد تک مستغنی اور بے نیاز کردینے والی ہے۔ اور ہر مسئلہ کے متعلق اس قدر مادہ یکجا فراہم کردیا گیا ہے جو کسی دوسری کتاب میں نہیں مل سکتا۔

سلطنت علیہ آصفیہ ایدہا اللہ کی سرپرستی میں اس شرح کی تکمیل تالیف اور طبع و اشاعت کا کام جاری ہے۔ جلد اول زیور طبع سے آراستہ ہوکر شائع ہو رہی ہے۔ یہ جلد چار اجزاء پر مشتمل ہے۔ اول شرح کا ایک مبسوط مقدمہ جو ۱۰۸ صفحات پر آیا ہے اور جس میں تقریباً ان تمام اصول حدیثیہ وفقہیہ پر کافی بحث کی گئی ہے۔ جو مباحث حدیثیہ میں کثرت سے دائر ہیں، دوم مقدمہ مسلم کی شرح، سوم کتاب الایمان کی شرح، چہارم کتاب الطہارۃ کی شرح۔

یہ جلد اول ... سائز کے پورے پانسو صفحات پر ختم ہوئی ہے۔ کاغذ اعلیٰ قسم کا ولایتی سفید وزنی ۳۲ پونڈ لگایا ہے۔ کتابت وطباعت دیدہ زیب اور صحت کا خاص اہتمام کیا گیا ہے جس کی نظیر درسی کتابوں میں ملنی مشکل ہے۔ قیمت فی جلد چھ روپیہ (...) تاجر حضرات جو کم از کم دس نسخے خریدنا چاہیں بذریعہ خط وکتابت معاملہ طے کرلیں۔ محصول ڈاک ہر حال میں بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ

ابوسعید احمد عثمانی منیجر "کتب خانہ محمودیہ" دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

فیض عملیات مجربہ

[illegible]

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

[illegible]

مسلم اوقاف کے متعلق صوبہ متحدہ کا مسودۂ قانون

جمعیۃ علمائے ہند کے جلسہ مشاورت کی مفصل ترمیمات

شرعی نقطۂ نگاہ سے جید علماء اور سربرآوردہ زعماء کے فیصلے

الحمد للہ وکفی والسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ اما بعد صوبہ متحدہ کی کونسل میں خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب نے ایک مسودہ قانون "وقف بل" کے نام سے پیش کیا ہے جو ابتدائی مرحلہ سے گزرنے کے بعد سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا ہے اور آج کل رائے عامہ حاصل کرنے کی غرض سے حکومت نے اس مسودہ کو شائع کر دیا ہے۔

جمعیۃ علماء مراد آباد کی دعوت پر جمعیۃ علماء ہند نے مراد آباد میں اس وقف بل پر غور و خوض کیلئے ایک مجلس مشاورت طلب کی جس کا اجلاس ۱۴ مارچ ۱۹۳۶ء کو مراد آباد میں منعقد ہوا اور اس میں ہندوستان کے حسب ذیل اکابر علماء اور اہل الرائے حضرات نے شرکت فرمائی:۔

مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی سابق پروفیسر ندوۃ العلماء۔ مولانا نور الدین صاحب صدیقی بہاری نائب ناظم جمعیۃ علماء ہند۔ مولانا عنایت اللہ صاحب فرنگی محلی جنرل سکرٹری جمعیۃ علماء کانپور۔ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند۔ مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی جانشین شیخ الہند قدس سرہ صدر مدرس دار العلوم دیوبند۔ مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند۔ مولانا محمد حفظ الرحمن صاحب نائب ناظم جمعیۃ علماء ہند۔ مولانا عبد الماجد صاحب قادری بدایونی۔ حاجی محمد اکبر صاحب سوداگر مراد آباد ...

[illegible]

مجلس مشاورت جمعیۃ علماء ہند کا ترمیم کیا ہوا مسودہ

حافظ ہدایت حسین صاحب کا مسودۂ قانون

(باقی صفحہ ... ملاحظہ فرمائیے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ
دہلی

یوم سہ شنبہ ۹ محرم الحرام ۱۳۵۳ ہجری

ترمیم شدہ مسودۂ قانون
اوقاف کے متعلق شرعی نقطۂ نگاہ

گزشتہ دو سال کی مدت میں ایک سے زیادہ صوبوں کے اندر مسلم اوقاف کے متعلق مختلف مسودات قانون پیش ہوئے ہیں اور انہیں بغرض حصول رائے عام شائع کیا گیا ہے۔ بہار، بنگال، بمبئی اور صوبہ متحدہ کی مثالیں اس وقت ہمارے پیش نظر ہیں۔ ان صوبوں میں تقریباً یکساں اصول پر اوقاف کے متعلق مسودات قانون پیش کئے گئے ہیں۔ لیکن جب کبھی کسی صوبہ میں کوئی ایسا مسودہ قانون پبلک کے سامنے آیا ہے تو مسلمانوں نے مذہبی حیثیت سے اس کی زبردست مخالفت کی ہے اور اس کی دفعات کو مذہبی مداخلت کے مترادف بتایا ہے۔ کونسلوں کے مسلم اراکین جو عموماً شرعی احکام سے ناواقف ہوتے ہیں اور جن کے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہوتا ہے کہ اوقاف کے بارے میں شریعت اسلامیہ نے کیا اصول مقرر کئے ہیں ...

کی بنا پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس مسودۂ قانون کو موجودہ شرعی حیثیت دینے میں حضرت مفتی صاحب کی غیر معمولی قابلیت وحیرت انگیز فقہی بصارت کو بہت بڑا دخل ہے اور اس کا اندازہ صرف وہی حضرات لگا سکتے ہیں جنہوں نے خود سب کمیٹی اور مجلس مشاورت کے جلسوں میں شریک ہو کر وہاں کے مباحث کو سنا ہے۔ لیکن اس سے ہمارا مقصد یہ نہیں ہے کہ ہم سب کمیٹی و مجلس مشاورت کے دیگر اراکین بالخصوص حافظ محمد ابراہیم صاحب ایم۔ ایل۔ سی کی خدمات جلیلہ کا اعتراف کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں جن کے مفید مشوروں نے حضرت مفتی صاحب کو قانونی حیثیت سے نہایت بیش بہا امداد بہم پہنچائی اور جن کی مساعی ہر لحاظ سے قابل شکریہ ہیں۔

ہم نے اشاعت ہذا میں صرف اس مسودہ کی عمومی حیثیت پر بحث کرنے کا ...

[illegible]

شذرات

کشمیر کی اسمبلی

[illegible]

حکومت کی پریشانی

[illegible]

مجلس عاملہ جمعیۃ علمائے ہند کا اجلاس
اہم معاملات پر غور وخوض

[illegible]

مجالس مقننہ اور جمعیۃ علمائے ہند

[illegible]

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس کا مسئلہ
ڈاکٹر سید محمود کا بیان

پٹنہ۔ ۱۰ اپریل۔ ڈاکٹر سید محمود نے نمائندہ پریس سے ملاقات کے دوران میں کہا کہ اب تک مجھے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس رانچی میں منعقد کرنے کے لئے صرف ۵ یا ۶ ممبروں کی جانب سے بذریعہ تار درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ جن میں ڈاکٹر انصاری، مسٹر راجگوپال اچاریہ، مسز نائیڈو، مسٹر نریمان اور ستیہ مورتی شامل ہیں اور ساتھ ہی بہت زیادہ تعداد میں ایسے ممبران کے خطوط موصول ہوئے ہیں جنہوں نے اس قدر قلیل نوٹس پر رانچی جیسے چھوٹے مقام میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس منعقد کرنے کے خلاف احتجاج کیا ہے۔

میں یہ محسوس کرتا ہوں جب تک کانگریس کے ایک عام اجلاس میں لاہور کانگریس کے ریزولیوشن کو منسوخ نہ کر دیا جائے اس وقت تک آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو داخلہ کونسل ...

[illegible]

یونائیٹڈ پریس کا بیان

[illegible]

ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان

[illegible]

دیا سلائی پر محصول منظور ہوگیا
غربا و عوام پر بار عظیم

[illegible]

حضرت مولانا احمد سعید صاحب کا طویل سفر
مظلومین فیض آباد کی تحقیقات اور صوبہ بہار کا دورہ

[illegible]

کشمیر میں آئین ساز اسمبلی کے قیام کا اعلان
بحث کرنے اور تقریر کرنے کا حق حاصل ہوگیا
مخصوص محفوظ حلقوں کی فہرست

[illegible]

خان عبیداللہ خاں کی حالت ہنوز خراب ہے
وزن میں ایک سو پونڈ کی کمی

[illegible]

پنڈت جواہر لال نہرو کے وزن میں کمی!

[illegible]

بجلی گرنے سے دو اشخاص ہلاک

[illegible]

جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس مشاورت کا اجلاس
صوبہ متحدہ کے وقف بل میں اہم ترمیمات کی منظوری
صدر محترم کی بصیرت افروز تصریحات

نگینہ میں ۸ و ۹ اپریل کو جمعیۃ علمائے ہند کی اس مجلس مشاورت کا ایک نہایت اہم اجلاس منعقد ہوا جو حافظ ہدایت حسین صاحب کے مسودۂ قانون متعلقہ اوقاف پر غور کرنے کے لئے طلب کی گئی تھی۔ اجلاس کی متعدد نشستوں میں ہندوستان کے متبحر وجید علماء اور قابل و ماہر وکلاء اور اہل الرائے حضرات نے شرکت فرمائی جن میں سے اکثر شرکاء کے اسمائے گرامی اشاعت ہذا کے صفحہ ... پر شائع کئے جا رہے ہیں۔

مجلس مذکورہ کا پہلا اجلاس ... بجے دوپہر کو شروع ہوا۔ سب سے پہلے مولانا حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی نے حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کا اسم گرامی اجلاس کی صدارت کے لئے پیش کیا جس کی تائید مولانا نورالدین صاحب بہاری نے کی اور حاضرین جلسہ نے متفقہ طور پر منظور کیا۔

انتخاب صدارت کے بعد حضرت مفتی صاحب نے اپنی ابتدائی صدارتی تقریر میں انعقاد جلسہ کی غرض وغایت اور اوقاف کے متعلق مسودۂ قانون کے پیش ہونے کے ...

[illegible]

حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی کا دورہ دہلی
جنگل والی مسجد میں ذکر شہادت

[illegible]

اسمبلی کو توڑنے کا فیصلہ ابھی تک نہیں ہوا
جون کے آخر میں اعلان کیا جائے گا
گورنر جنرل کا پیغام

[illegible]

مسلم اوقاف کے متعلق صوبہ متحدہ کا مسودۂ قانون

(سلسلہ صفحہ ...)

[illegible]

سوراج پارٹی کے متعلق گاندھی جی کی تصریحات
نمائندہ پریس کو بیان

[illegible]

چین وجاپان کی کشمکش
اسلحہ کی بہم رسانی پر احتجاج
حکومت برطانیہ کا اعلان

[illegible]

ممبران اسمبلی کی واپسی

[illegible]

اعلان تعطیل

[illegible]

تبت میں چین کا اقتدار پھر قائم ہو گا؟

بغاوت کے زبردست امکانات

کلکتہ ۱۰ اپریل۔ حال ہی میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ تبت کی فوج میں زبردست کمی کی جا رہی ہے لیکن ایسوسی ایٹڈ پریس نے اس کے متعلق تحقیقات کی اور اس خبر کی کوئی تصدیق نہیں ہو سکی بلکہ اس کے برعکس یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ تبت کی فوجیں مشرقی تبت کے صوبہ خالائی کی جانب بڑھ رہی ہیں۔ جہاں مقامی باشندوں کے بغاوت کرنے کی خبر موصول ہوئی ہے۔ ...

ہوم ممبر کے بیان پر شاعر ٹیگور کا اظہار مسرت

بنگال کے نظر بندوں کو بھی رہا کیا جائے

شانتی نکیتن ۹ اپریل۔ ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور نے مندرجہ ذیل پیغام ایسوسی ایٹڈ پریس کو بغرض اشاعت بھیجا ہے۔ مجھے ہوم ممبر کا وہ بیان پڑھ کر خوشی ہوئی جس میں تحریک سول نافرمانی کے قیدیوں کی رہائی کا وعدہ کیا گیا ہے ...

سندھ کی انتظامی کمیٹی کا کام ختم ہو گیا

نئی دہلی ۹ اپریل۔ سندھ کے انتظامیہ معاملات کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے ... جو کمیٹی سر آرچ ڈی اوڈونی کی صدارت میں مقرر کی گئی تھی۔ اس نے اپنی تحقیقات ختم کر دی ہے اور اپنی رپورٹ حکومت ہند کے روبرو پیش کر دی ہے ...

افغانی خفیہ پولیس کی از سر نو تنظیم

پشاور ۹ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ افغان حکومت ... کی شاخیں کھولی گئی ہیں۔

کیا موجودہ اسمبلی ضرور ٹوٹ جائے گی؟

ایک معنی خیز کنایہ

دہلی ۱۰ اپریل۔ آج اسمبلی میں ایک معمولی سے واقعہ نے دہلی حلقوں میں یہ خیال پیدا کر دیا ہے کہ کل حکومت کی جانب سے جو اعلان کیا جائیگا اس میں موجودہ اسمبلی کو توڑ دینے کا ذکر ہو گا۔

واقعہ یہ ہے کہ مسٹر بھوپت سنگھ نے ایوان کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ ... اسمبلی کا اجلاس جولائی میں ... اسمبلی کی میعاد ... اور آئندہ انتخابات کے متعلق اعلان کرے گی۔

انڈیا لیگ کی رپورٹ ہندوستان میں ضبط کیگئی

پارلیمنٹ میں سوال اور گورنمنٹ کا جواب

لندن ۹ اپریل۔ کل دارالعوام میں مسٹر ... نے انڈیا لیگ کی رپورٹ ... قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس کی اشاعت ہندوستان میں تعزیرات ہند کے ماتحت جرم ہو گی۔

ہولناک آتشزدگی

سو مکانوں کی تباہی اور چار افراد کی ہلاکت

حیدرآباد ۱۰ اپریل۔ موضع گدا گی ضلع بیدر میں ہولناک آگ لگ گئی جس سے ایک سو مکان جل کر خاک کا ڈھیر ہو گئے چار افراد ہلاک ہو گئے جن میں دو بچے ہیں۔ سینکڑوں من غلہ جل گیا۔ کئی ہزار روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔

جیلوں میں سیاسی اسیروں کی تعداد

سرکاری اعلان

دہلی ۱۰ اپریل۔ تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ میں مارچ ۱۹۳۲ء کے اختتام تک سزا پانے والوں کے اعداد و شمار کے متعلق جو سرکاری بیان شائع ہوا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ برطانی ہند میں گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں اس مہینہ سزا پانے والوں کی تعداد میں ۹۶۹ کی کمی ہو گئی۔ مارچ کے اختتام میں کل سزا یافتوں کی تعداد ۵۰۳۴ تھی اس کے خلاف فروری میں ۱۲۶۶ تعداد تھی۔

احاطہ بمبئی میں ۷۰۔ احاطہ مدراس میں ۱۶ صوبہ بہار اڑیسہ میں صوبہ سرحد میں ۱۳ اور یو۔پی میں ۵۰ کی کمی ہوئی ہے۔

دہلی کی طوائفوں پر جرمانہ

دہلی ۹ اپریل۔ ۷ زنان بازاری کو جو ممنوعہ علاقہ میں رہتی ہیں اسپیشل جج سے ۵ روپیہ سے ۲۵ روپیہ تک جرمانہ کی سزا دی گئی ہے انہیں حکم دیا گیا ہے کہ وہ باقی ممنوعہ علاقہ کو خالی کر دیں ورنہ ان پر دو روپیہ یومیہ جرمانہ کیا جائے گا۔

ان کے مکانات کے مالکوں کو بھی نوٹس دیا گیا ہے کہ وہ اپنے کرہ کو خالی کرا لیں۔

اس سلسلہ میں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ میونسپل کمیٹی نے حال ہی میں ۴۸ عورتوں کو نوٹس دیا تھا کہ وہ ممنوعہ علاقہ کو خالی کر دیں ورنہ ان کے خلاف مقدمات چلائے جائیں گے یہ مقدمات ان ہی نوٹسوں کا نتیجہ ہیں۔

روس میں سیاسی اسیروں کی رہائی

ماسکو ۸ اپریل۔ ملک کے تمام حصوں میں ۱۰ اپریل اور ۱۲ اپریل کے درمیان ۱۲ صد اسیران سیاسی نیک چلنی اور سوویٹ گورنمنٹ کے ساتھ کام کرنے پر اظہار رضامندی کے نتیجہ کے طور پر رہا کئے گئے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ مستقبل قریب میں مزید کئی صد قیدی رہا کئے جائیں گے۔

ایک مسلم نوجوان کی خودکشی!

دہلی ۱۰ اپریل۔ پرسوں گیارہ بجے شب چھوٹا بازار میں جب ایک شخص مسمی رمضان کو خون میں لت پت بے ہوشی کی حالت میں پایا گیا تو سارے بازار میں سنسنی پھیل گئی۔ محمد رمضان کی گردن کٹی ہوئی تھی فوراً ہی پولیس کو اطلاع کر دی گئی اور بازار مذکور کی ڈسپنسری کے ڈاکٹر کو بلایا۔ ڈاکٹر کے آنے کے چند منٹ بعد ہی محمد رمضان چل بسا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کچھ عرصہ سے اس کی دماغی حالت درست نہیں تھی اس کے قبضہ سے پولیس نے ایک چاقو بھی برآمد کیا ہے۔ عام طور پر یہی خیال کیا جاتا ہے کہ یہ خودکشی کا واقعہ ہے۔

یو۔پی میں دو سو ڈاکے

لکھنؤ ۹ اپریل۔ گزشتہ ہفتہ جو اطلاعات اضلاع یو۔پی سے موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ہفتہ ڈکیتی کی رفتار میں کمی رہی اور تقریباً ۱۹ ڈاکے پڑے۔ اور جنوری سے اب تک جو واقعات ہوئے ہیں ان کی تعداد دو سو سے زیادہ ہو چکی ہے۔

خان عبدالعزیز خاں رو بصحت ہیں

سیالکوٹ ۹ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ خان عبدالعزیز خاں رو بصحت ہیں اور وہ لاہور ... ان کے بھائی نے کل آپ سے ملاقات کی۔

سل و دق کے علاج میں جدید کامیابی

بعنوان بالا سے ایک سفارشی مراسلہ میری دوا سل کے متعلق اخبار حقیقت لکھنؤ میں حضرت مولانا علامہ سید علی زینبی صاحب قبلہ لکچرار لکھنؤ یونیورسٹی کی طرف سے شائع ہوتا رہا۔ ... اس دوا سل و دق کو کثیر التعداد مریضوں پر خود میں نے تجربہ کیا اور بفضلہ کسی موقع پر ناکامی نہیں ہوئی۔ اس دوا کا سب سے پہلا اثر یہ ہوتا ہے کہ مریض سل کی بھوک بہت بڑھ جاتی ہے اور جلد ہی قوت توانائی کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں ...

حکیم سید محمد یعقوب ... ضلع مونگیر

ہر جگہ چلنے والی فائدہ مند تجارت

... مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن ... دہلی

پچیس روپیہ کے سرمایہ

سے اگر آپ کٹ پیس کی تجارت میں کامیاب دوکاندار بن کر معقول آمدنی پیدا کرنا اور اس تجارت کے اصول سیکھنا چاہتے ہیں ... آپ کبھی نقصان نہ اٹھا دیں ... تو ہمارے مفید مشورہ مندرجہ فہرست فرم نمبر ... طلب کر کے مطالعہ کریں۔

ایم اے طالش اینڈ سنز ... قبرستان بمبئی نمبر ۱۲

مفت

... معجون ...

پانچسو روپیہ نقد انعام

... پانچسو روپیہ نقد انعام دیا جائے گا قیمت ایک بکس ... پتہ:- الیس۔ ایم عثمان اینڈ کو۔ آگرہ

مفت کی اکسیر

... ضرغام اللہ ... راولپنڈی

لیجئے میں پھر آگیا

... منیجر حکیمی جنتری سرکل ... لدھیانہ (پنجاب)

ڈیڑھ سو سال کے بعد

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

کی اردو زبان میں پہلی مکمل مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہو گئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی اے علیگ بریلوی جس میں

آنریبل سر سیتا رام صاحب پریسیڈنٹ یو۔پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب۔ ایم۔اے مقیم لندن نے مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

حجم چارسو صفحات سائز $\frac{26 \times 22}{8}$ کاغذ چکنا، چمکدار، کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ ہاف ٹون کی چھپی ہوئی، نایاب رنگین تصاویر، جلد خوبصورت قیمت (صہ)

المشتہر:- منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

ایک سال

... مارکیٹ گزٹ کراچی ...

کٹ پیس کا ... بیس روپیہ ...

... منیجر کاٹن ... کراچی

قربانی واجب ہے یا سنت؟

آئمہ اسلام کی تصریحات

دور حاضر میں جس طرح اوامر و احکام اسلام میں تحریف کی جا رہی ہے اور جن مختلف اقسام سے دین متین کی تخریب ہو رہی ہے وہ ظاہر ہے اسی سلسلہ کی ایک کڑی قربانی ہے ایام نحر کے قبل ہی چند مضامین قربانی کے خلاف نکل چکے ہیں اور علمائے ملت نے اس کے دندان شکن جوابات بھی دے دیئے ہیں اور اب اس موضوع پر قلم اٹھانے کی حاجت نہ تھی لیکن باوجود اس قدر تردید و اصلاح کے بھی ہمارے شہر کے امام العیدین نے خطبہ عید الضحیٰ میں فرمایا کہ قربانی کرنا افضل ہے اگر جانور قربانی کی قیمت صدقہ کر دی جائے تاہم جائز ہے میں خود اس قول کا مخالف عیدگاہ میں موجود تھا اور محض اس خیال سے تردید فوری نہ کی کہ بعد کو امام صاحب مذکور کی غلط فہمی دور کر دی جائے گی لیکن جب ان سے گفتگو شروع ہوئی تو تا انتہائے کلام اپنے خیال ناقص پر اڑے رہے اور بولے کہ صفحات اخبار میں یہ مضمون از سر نو لایا جائے اور علمائے عصر کی رائے کا پتہ لگایا جائے گا کہ حق کس کے ساتھ ہے۔

امام صاحب موصوف قربانی کو سرے سے کسی پر واجب ہی نہیں سمجھتے اور دلائل بھی بیان فرماتے ہیں اول ان کا خیال ہے کہ حدیث میں ہے "من اراد ان یضحی منکم فلا یاخذ من شعرہ واظفارہ شیئا" یعنی جو تم میں سے ارادہ کرے قربانی کا تو بال نہ صاف کرائے اور نہ ناخن ترشوائے۔ سمجھا گیا کہ "ارادہ کرے" کہنے سے کسی پر اس کا وجوب ثابت نہیں ہوتا اور یہ قول امام شافعی علیہ الرحمۃ کا ہے لیکن اس کی سنیت کے وہ بھی قائل نہیں ہیں کہ اس کا ترک رہا ہو "وقال مالک والشافعی واحمد وصاحبا ابی حنیفۃ ھی سنۃ مؤکدۃ وقال ابوحنیفۃ واجبۃ" (حاشیہ مشکوٰۃ) یعنی امام مالک و شافعی و احمد اور صاحبین نے فرمایا کہ سنت مؤکدہ ہے اور امام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ واجب ہے۔ اور خود جناب امام صاحب نے جہاں یہ حدیث دیکھی ہے وہیں اس کی توجیہہ بھی موجود ہے مگر نہ معلوم کیوں نہ دیکھا ورنہ بغور دیکھ لیتے تو وہیں خیال کی اصلاح ہو جاتی صاحب ہدایہ فرماتے ہیں "ووجہ الوجوب قولہ علیہ السلام من وجد سعۃ ولم یضح فلا یقربن مصلانا ومثل ھذا الوعید لا یلحق بترک غیر الواجب ولانھا قربۃ یضاف الیھا وقتھا یقال یوم الاضحی وذلک یؤذن بالوجوب لان الاضافۃ للاختصاص وھو بالوجود والوجوب ھو المفضی الی الوجود الخ"۔

یعنی قربانی کے واجب ہونے کی صورت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے استطاعت ہوتے ہوئے قربانی نہ کی وہ ہمارے عیدگاہ کے پاس نہ آئے اور اس طرح کی وعید غیر واجب کے ترک کے ساتھ نہیں ہوا کرتی اور اس وجہ سے بھی کہ یہ قربت ہے اسی کی طرف اس کا وقت مضاف ہوتا ہے کہا جاتا ہے قربانی کا دن اور یہ وجوب کی خبر دیتا ہے کیونکہ اضافت اختصاص کے لئے اور یہ اس (قربانی) کے وجود کے ساتھ ہے اور وجوب ہی (قربانی کے) وجود کی طرف پہنچاتا ہے ماسوا اس کے اس کی ادائیگی اسباب کے ساتھ مخصوص ہے کہ ان کا مہیا کرنا مسافر پر دشوار ہے اور وقت گزر جانے پر فوت ہو جاتی ہے پس اس (مسافر) پر واجب نہیں ہے بسبب حرج کے۔

صاحب ہدایہ علیہ الرحمۃ اتنی کرنے کے بعد سابق حدیث میں جو ارادہ کا لفظ آیا ہے اس کا معقول جواب دیتے ہیں تا کہ خلش باقی نہ رہے چنانچہ فرماتے ہیں "والمراد بالارادۃ فیما روی واللہ اعلم ما ھو ضد السھو لا التخییر" اور مراد ارادہ سے اس روایت میں سہو کا ضد ہے نہ کہ تخییر یعنی جو شخص بھولا ہوا نہ ہو وہ اس واجب کے ادا کرنے کا ارادہ کرے نہ یہ کہ اس سے اختیار دینا مراد ہے۔ چنانچہ مِن لسطر میں ہے "فالمعنی من قصد التضحیۃ التی ھی واجبۃ" ... ان تحقیقات سے حافظ صاحب کی غلطی ثابت ہے۔

حافظ صاحب کا دوسرا خیال یہ ہے کہ ہدایہ میں ہے "والتضحیۃ فیھا افضل من التصدق بثمن الاضحیۃ" اور قربانی اس میں افضل ہے قربانی کے جانور کی قیمت صدقہ کرنے سے خیال ناقص میں یہ آتا ہے کہ قربانی جب افضل ہے بنسبت صدقہ کرنے سے تو لامحالہ قیمت صدقہ کرنا جائز ہے حالانکہ صاحب ہدایہ علیہ الرحمۃ خود وجہ افضلیت بیان فرماتے ہیں "لانھا تقع واجبۃ او سنۃ والتصدق تطوع محض فتفضل علیہ" کیونکہ یہ واجب یا سنت واقع ہوتی ہے اور صدقہ کرنا محض نفل ہے پس قربانی اس سے افضل ہے یعنی جس طرح کہا کرتے ہیں نمازی افضل ہے بے نمازی سے تو اس سے یہ مفہوم نکالنا کہ نمازی ہونا افضل ہے اور بے نمازی رہنا جائز ...

کھانڈ کے محصول میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی

اسمبلی نے ایک روپیہ من محصول منظور کر لیا

نئی دہلی ۱۰ اپریل۔ پرسوں شام کو لیجسلیٹو اسمبلی نے شکر پر محصول لگانے کا بل پاس کر دیا۔ بل پر بحث ختم ہونے سے قبل مسٹر ہانڈی نے یہ ترمیم پیش کی تھی کہ شکر پر ایک روپیہ پانچ آنہ فی ہنڈریڈ ویٹ کے حساب سے ٹیکس لگایا جائے جو ابتداء میں بل میں پیش کیا گیا تھا ان کی یہ ترمیم منظور کر لی گئی۔

اس بل کی رو سے کارخانوں کی بنی ہوئی ہر قسم کی شکر پر مندرجہ بالا شرح سے ٹیکس وصول کیا جائیگا ان کھنڈساروں کی بنی ہوئی شکر پر بھی یہی ٹیکس وصول کیا جائے گا جن میں بیس سے زیادہ آدمی کام کرتے ہیں۔ گڑ کی شکر پر کوئی ٹیکس نہیں ہو گا۔

مخالف پارٹیوں نے جتنی بھی ترمیمات پیش کیں وہ تمام نامنظور ہو گئیں۔ ان نامنظور شدہ ترمیمات میں وہ ترمیمات بھی شامل تھیں جن کے ذریعہ ان خانوں کی بنی ہوئی شکر کو جو کہ ابھی حال ہی میں قائم کئے گئے ہیں ٹیکس سے مستثنیٰ کرانا نیز کھنڈ سازی شکر کے ٹیکس میں کمی کرانا مقصود تھا۔

مسٹر جے لیا رنے تجویز کیا کہ اس امر کے پیش نظر کہ اس سال ہندوستان کو ... نہیں کرنا پڑے گا۔ اس وجہ سے یہ رقم حکومت کے پاس دس سال پس انداز ہو جائیگی اندریں حالات نئے قائم شدہ کارخانوں کے ساتھ ٹیکس کے معاملہ میں رعایت کی جا سکتی ہے۔

سر جارج شسٹر ممبر مالیات نے جواب دیا کہ یہ رقم موجودہ تخمینہ بہت غیر محفوظ ہے اور ہمیں کچھ رقم محفوظ رکھنے کی ضرورت ہے۔

بس ان تمام تقریروں سے ثابت ہو گیا کہ قربانی کرنا واجب ہے اور استطاعت ہوتے ہوئے اس کا تارک مستحق عذاب ہے ان مقتدر علماء کی تحقیق کے خلاف تصدق قیمت کا قول محض باطل اور بالکل بے وزن ہے۔

حفیظ الحسن اورنگ آباد (گیا)

تیموریہ ایسوسی ایشن کا سالانہ اجلاس

اہم تجاویز کی منظوری

آج بتاریخ ۱۵ اپریل ۱۹۳۲ء بوقت ٹھیک ۹ بجے صبح تیموریہ ایسوسی ایشن کا سالانہ جلسہ منڈی دریا گنج بمکان مرزا ذاکر الدین صاحب بصدارت آنریبل محمود سہروردی ممبر کونسل منعقد ہوا۔

سب سے پہلے کلام پاک کی تلاوت کی گئی پھر صدر تیموریہ ایسوسی ایشن و صدر جلسہ کے خطبات پڑھے گئے۔ سکرٹری صاحب کی سالانہ رپورٹ کے بعد میں جناب سائل صاحب نے اپنی باثر نظم پڑھ کر حاضرین جلسہ کو محظوظ کیا مرزا یوسف بیگ صاحب وکیل نے سابق سکرٹری مرزا ہمایوں اختر صاحب علیگ کی تعزیت کے متعلق ریزولیوشن پیش کیا جو مرزا افتخار عالم صاحب کی تائید کے بعد بالاتفاق آراء منظور ہوا۔

مندرجہ ذیل تجاویز پیش کی گئیں:-

(۱) خواجہ حسن نظامی صاحب نے تحریک کی کہ چونکہ تیموریہ ایسوسی ایشن کے مقاصد نہایت اہم اور فوری توجہ کے مستحق ہیں لہذا یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ تیموریہ ایسوسی ایشن کو حق دیا جائے کہ وہ امداد کے لئے عام اپیل کرے جس کی تائید مولانا احمد سعید صاحب نے فرمائی۔

اس ضروری تحریک کے بعد تجاویز ذیل صاحب صدر کی طرف سے پیش کی گئیں جو بالاتفاق آراء منظور ہوئیں:-

عبداللطیف خاں صاحب کی تحریک پر خواجہ حسن نظامی صاحب نے ایک روپیہ ماہوار حکیم جمیل خاں صاحب ... سال عبداللطیف خاں صاحب ... صاحب سجادہ نشین ... صاحب نے یکصد روپیہ یکمشت مولوی عبدالتواب صاحب نے بارہ روپیہ سال اور حاجی صاحب نے بارہ روپیہ سال اور نور احمد خاں صاحب دس روپیہ ... عطا فرمائے۔

جلسہ نہایت کامیاب رہا اور شہر کے عمائدین و بزرگان ملت موجود تھے جن میں مندرجہ ذیل ہستیاں قابل ذکر ہیں۔

خواجہ حسن نظامی صاحب۔ مولانا احمد سعید صاحب اور سید عبدالحمید صاحب امام جامع مسجد۔ نواب سراج الدین صاحب سائل۔ کپتان حبیب الرحمن صاحب نواب زادہ احمد صاحب پیرجی عبدالصمد صاحب مولانا عبدالتواب صاحب حکیم سراج الدین صاحب وغیرہ وغیرہ اور پھر صاحب صدر کے شکریہ کے بعد جلسہ کا اختتام ہوا۔

۱۔ تیموریہ ایسوسی ایشن کا یہ جلسہ تیموریہ خاندان کے امتیازات و مراعات خصوصی کے واسطے گورنمنٹ عالیہ سے نہایت ادب کے ساتھ درخواست کرتا ہے۔

۲۔ خاندان مغلیہ کے حسب تقدم شاہی اوقاف میں ان پر آل تیموریہ کا حق فائق تسلیم کیا جائے۔

۳۔ تیموریہ ایسوسی ایشن دہلی کا یہ جلسہ گورنمنٹ برطانیہ سے درخواست کرتا ہے کہ خاندان شاہی دہلی کے بچوں کی تعلیم کے واسطے مناسب انتظام فرمایئے اور وظائف ایسے معقول دیئے جائیں جو ان کے اخراجات کی پوری پوری کفالت کر سکے۔

۴۔ تیموریہ ایسوسی ایشن دہلی کا یہ جلسہ گورنمنٹ عالیہ سے نہایت مودبانہ یہ درخواست کرتا ہے کہ چونکہ آل تیمور کی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ و دارالاقامت کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ لہذا گورنمنٹ اس مدرسہ کی تعمیر کے واسطے ایک قطعہ زمین و دیگر اخراجات تعمیر وغیرہ میں کافی معاونت فرمائے۔

۵۔ تیموریہ ایسوسی ایشن دہلی کا یہ جلسہ گورنمنٹ عالیہ سے شہزادگان تیموری سلاطین بنارس و لکھنؤ کے تیموریل ... پر عور کی درخواست کرتا ہے۔

۶۔ تیموریہ ایسوسی ایشن حکومت عالیہ سے درخواست کرتی ہے کہ خاندان شاہی دہلی کو پنشنیں دی جائیں۔ اور معذورین و مجبورین کی بالخصوص معقول امداد کی جائے۔

لدھیانہ میں مولانا ظفر علی خاں صاحب کی تقریر

کشمیر اور جیند میں مسلمانوں پر مظالم کیخلاف احتجاج

لدھیانہ بیم محرم ۱۳۵۱ھ مولانا ظفر علی خاں صاحب ۱۰ اپریل کی شب کو یکایک تشریف لائے۔ اور مولانا حبیب الرحمن صاحب کے مکان پر قیام فرمایا چونکہ کئی سال کے بعد مولانا لدھیانہ تشریف لائے اس لئے اہل شہر کی خواہش پر آپ نے ۱۲ اپریل کی شب کو تقریر کرنے کا وعدہ فرمایا۔ چنانچہ رات کے نو بجے میدان ... پر مجلس احرار اسلام لدھیانہ کے زیر اہتمام ایک زبردست جلسہ زیر صدارت مولانا حبیب الرحمن صاحب صدر مجلس احرار اسلام ہند منعقد ہوا۔

مولانا کی تقریر تقریباً دو گھنٹہ تک جاری رہی۔ آپ نے توحید اتحاد بین المسلمین اور سیاسی زندگی کے لئے قوت پیدا کرنے اور کہ مسلمانوں کی سیاست اور مذہب ایک ہی چیز ہے مسلمانوں کو تجارت کی طرف ترغیب دلائی۔ لڑکیوں کو شرعی حصہ دینے اور مسئلہ کشمیر اور کشمیریوں کی قربانیوں اور مجلس احرار کی خدمات پر روشنی ڈالی ... پروگرام بنایا ہے۔ اس کے متعلق ایک ریزولیوشن پیش کیا کہ یہ جلسہ اس سے اپنی بیزاری کا اعلان کرتا ہے۔ اور اسے اہل کشمیر کے لئے خطرناک نقشہ سے تعبیر کرتا ہے اور استدعا کرتا ہے کہ ہر جگہ کے مسلمان جلسہ کر کے اس سے بیزاری کا اعلان کریں۔ مولانا کی تقریر کے اختتام پر صاحب صدر نے کشمیر کے مسلمانوں کی ترابلیوں کے مفصل حالات سنائے اور کہا کہ گورنمنٹ نے اسمبلی میں تحفظ والیان ریاست کے لئے قانون بنا کر ہر اس شخص کا گلا گھونٹنے کا فیصلہ کیا ہے جو دیسی ریاستوں کے مظلوم باشندوں کے لئے آواز بلند کرے۔ آپ نے کہا کہ حکومت کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جن لوگوں میں دفعہ ۱۴۴ کی مخالفت کا جذبہ ہے وہ اس قانون کے ہوتے ہوئے بھی مظلوموں کی حمایت کریں گے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ اب مسلمانوں کو فرقہ پرستی کے الفاظ سے ڈرنا نہیں چاہیئے کیونکہ کشمیری قانون کے حامی احرار کو یہ بھلا ہیں انگریزوں کے طالب شیلسلٹ ہی ہیں اور مسلمان ہے جو فرقہ پرست ہوتے ہوئے دونوں جگہوں پر وزیر اور اسمبلی کا مطالبہ کرتا ہے جو لوگ انتخاب اور عام حق رائے دہندگی پر مبنی ہو۔ اور تمام ہندو لیڈر اس کی حمایت میں ہے۔ ایسی فرقہ پرستی قابل عزت ہے اور موجودہ نیشلزم قابل لعنت۔ ہم اتنے بزدل اور خائف نہیں ہیں کہ ہم کسی مظلوم کی حمایت نہ کریں کہ ہمیں فرقہ پرست کہا جائے کیونکہ اسمبلی میں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ نیشنلسٹ کی قیمت تیس ہزار سے زیادہ نہیں ہوتی۔ آپ نے کہا کہ جیند میں کیا ہو رہا ہے مسلمانوں پر بے پناہ مظالم ہو رہے ہیں۔ مسجدوں میں سور کا گوشت پھینکا گیا اور مسلمان بازار میں قتل کئے گئے ... اور حکومت ریاست کے حامی مظالم کے مخالف اور جوان کے حق میں آواز بلند کرسکے حکومت اس کو دبانے کو تیار۔

لوکل گورنمنٹ اور مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی

سکرٹری گورنمنٹ ہوسنگ سب کمیٹی کا معائنہ

میں نے ... حاجی سبحان میں مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کے بنائے ہوئے جھونپڑوں کا خود معائنہ کیا جس میں بھی ... کی نگرانی میں کام کیا ہے مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی نے دوسری ریلیف کمیٹیوں کی طرح اپنا دائرہ عمل پورے شہر میں وسیع کر کے اس نے اپنے کام کو منتشر نہیں کر دیا۔ بلکہ ایک محدود حلقہ میں کام شروع کیا اور اسکو ختم کر لینے کے بعد دوسرے حلقہ میں ہاتھ لگایا اس لئے اس کا کام بہت ہی منظم اور مفید ثابت ہوا ہے اور مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی نے اپنے اس طریق کار سے گورنمنٹ ہوسنگ کمیٹی کے کام کو بڑی حد تک ہلکا کر دیا۔ اور اسکو بڑی مدد دی۔ اس کمیٹی نے باشندگان مونگیر کے لئے کوئی نئی آبادی نہیں قائم کی بلکہ ہر شخص کا جھونپڑا اس کی قدیم اور مانوس جگہ پر تعمیر کیا۔ اس کمیٹی نے جھونپڑوں کے بنانے میں اپنے سامان کے علاوہ شکستہ مکانوں کے ... کے سامان سے بھی مدد لی ہے۔

مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کے سکرٹری نے مونگیر کے عام امدادی (ریلیف) کاموں کی رپورٹیں جو اخبارات میں شائع ہوئی ہیں ان کے تراشے بالترتیب جمع کئے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کمیٹی کا ہر کام پوری معلومات اور نظم کے ساتھ انجام پاتا ہے۔

مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی بہت ہی مفید خدمات انجام دے رہی ہے ضرورت ہے کہ اس کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

دستخط ہردیپ سنگھ ڈپٹی مجسٹریٹ سکرٹری گورنمنٹ ہوسنگ سب کمیٹی

مغرب کو جاپان کا زبردست انتباہ

مشرق کی حفاظت کا ذمہ دار جاپان ہے

ٹوکیو ۹ اپریل۔ جاپانی دفتر خارجہ نے ایک ایسا ہنگامہ خیز اعلان شائع کیا ہے کہ اس سے دنیا کے تمام ممالک بالخصوص مغربی طاقتوں میں زبردست سنسنی پھیل جائیگی اس اعلان کا لب لباب یہ ہے کہ جاپان پر مشرق کی حفاظت کی قدرتی ذمہ داری عائد ہے اس لئے غیر اقوام کو اس سے دست کش ہو جانا چاہیئے چین کی مقدمی شورش کا انسداد خود حکومت چین کو کرنا چاہیئے اگر حکومت چین نے کوئی ایسی کارروائی کی جس سے مشرق کا امن خطرہ میں پڑ جائے تو جاپان دفاعی تدابیر اختیار کرنے پر مجبور ہو گا۔ مزید برآں جاپان دیگر طاقتوں ...

خزانہ اود ھل گیا

حکیم الملوک افسر الاطباء حکیم مسیح الدولہ بہادر طبیب خاص شاہان دہلی و اودھ کی چند بے نظیر حیرت انگیز مخصوص مجرب ادویات جن کو ...

... لکھنؤ (یوپی)

محبوب عاشق کے قدموں پر

... علاوہ بریں ... کوچہ شیخ ... دہلی

آلہ نامردی

... بٹالہ پنجاب

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

تار کا پتہ :- "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول :- ہلال احمد زبیری (بی - اے) معاون :- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی یوم سہ شنبہ ۱۶ محرم الحرام ۱۳۵۳ ہجری مطابق یکم مئی ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۰

اجودھیا کے بے پناہ مظالم کی خونچکاں داستان

تاریخی واقعات اور موجودہ حالات کا الم انگیز مرقع

بیراگیوں کی وحشت و بربریت اور مساجد و مقابر کی توہین

حضرت مولانا الحافظ الحاج احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کا بیان

جیسا کہ قارئین الجمعیۃ کو گزشتہ اشاعت کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہوگا حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند ۲۰ اپریل کو نگینہ سے فیض آباد (اجودھیا) تشریف لے گئے تھے۔ وہاں پہنچ کر حضرت مولانا نے تمام واقعات کی مکمل تحقیقات فرمائی اور ان مقامات کا خود بنفس نفیس معائنہ فرمایا جو اس تحقیقات سے تعلق رکھتے تھے۔ اب ہمیں حضرت مولانا کی حسب ذیل رپورٹ بغرض اشاعت موصول ہوئی ہے جسے ہم قارئین کرام کی واقفیت اور حکومت کی توجہ کیلئے درج کرتے ہیں۔

ابتدائی واقعات

مانجھے کا واقعہ

اس سے پیشتر کہ واقعات کی تفصیل کو قلمبند کیا جائے اور ان واقعات کا تذکرہ کیا جائے جو اجودھیا میں پیش آئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مانجھے کے حالات ذکر کر دیئے جائیں۔

شاہجہانپور میں قربانی کا حق

شاہجہانپور کے مسلمانوں کا ہمیشہ سے یہ قاعدہ تھا کہ وہ اپنے پڑوسیوں کے کل جذبات کی رعایت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے مذہبی فریضہ کو بہت ہی خاموشی اور خفیہ طریقے سے ادا کیا کرتے تھے۔

حکم کی تعمیل میں رکاوٹ

مذبح ڈھا دیا گیا

بیراگی کون ہیں؟

قیدیوں کی رہائی

اجودھیا میں کیا ہوا؟

ڈپٹی کمشنر کا معائنہ اور فیصلہ

قربانی کے مقام کا تقرر

ہندوؤں کی درخواست

درخواست کا نتیجہ

ڈپٹی کمشنر کا گھیراؤ

اجودھیا کا اکھاڑا

قتل و آتشزدگی

(سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو صفحہ ۸)

The Al-Jamiat

نورانی قرآن مجید مترجم — منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

حضور نظام — منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

L 1793.

Vol. XIX No. 29. DELHI TUESDAY APRIL 24, 1934. PRICE ONE ANNA

اسلام کی ایک دردناک مصیبت

کمزور مسلمانوں کو اسلام سے محروم کرنے کی کوششیں

(راقم سید محمود زبیدی الوسری)

اجمیر میں ہندو مسلم اتحاد پر تقریریں

(سید فضل حسین نائب سکریٹری جمعیت ہذا)

دین حق کی ضیا پاشیاں

مدرسہ مطلع العلوم میں حضرت مولانا عبد العلیم صدیقی کی آمد

(صدر جمعیۃ الطلبہ مطلع العلوم بنارس)

رسالہ "غریبوں کی دنیا"

یہ علمی ادبی اور تاریخی ماہانہ رسالہ ہے جس میں معاشرتی اور تمدنی خرابیوں کو دور کرنے کے لئے مضامین شائع کئے جائیں گے۔

(غریبوں کی دنیا دہلی)

کٹ پیس کے بیوپاری توجہ کریں

ہم نے اس سال سے اپنے کٹ پیس کے مال یعنی پاپلین چھینٹ وائل، سلک، مخمل، جارجیٹ، سرج وغیرہ غرضیکہ ہر قسم کے سوتی ریشمی اور اونی کٹ پیس کے نرخوں میں حیرت انگیز رعایت کر دی ہے۔ نرخنامہ مفت طلب کریں اور ہندوستان کی سب سے بڑی پرانی اور ہلکی نرخوں پر مال بھیجنے والی کمپنی کا نام یاد رکھیں۔

Heath & Sommers
Fort Bombay

ہیتھ اینڈ سامرس فورٹ بمبئی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا مجزا نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی تجارت

اس وقت صرف ہماری منتخب کردہ مقبول عام کٹ پیس کا نٹھوں کی ہے جن میں مختلف اقسام کا سوتی سلکی ریشمی پارچہ ہوتا ہے جن کی تجارت سے جوان بوڑھے پردہ نشین مستورات تک فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ یکصد یا دو صد روپیہ والی گانٹھیں چوتھائی رقم بھیجکر جلد منگوائیے۔

نمونہ کی چھوٹی گانٹھ کی قیمت پچاس روپے

ایس سفیق بھائی تھوک فروشان جیکب کل بمبئی

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

ازبلا چھپ رہی ہے

ملنے کا پتہ :- منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

(جید برقی پریس دہلی میں باہتمام ہلال احمد زبیری پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

بمبئی میں مزدوروں کی زبردست ہڑتال

پولیس نے گولی چلادی - ایک مزدور ہلاک

بمبئی ۲۰ اپریل - بمبئی کے سوتی پارچہ بافی کے کارخانجات کی ہڑتال کا آج پانچواں دن ہے - آج ہڑتال نے شدید صورت اختیار کرلی تھی - دوپہر کو ہڑتالیوں کی تعداد ۵۰ ہزار تک پہنچ گئی تھی - صرف اسپرنگ مل اور پریل مل میں تھوڑے بہت مزدور کام کررہے ہیں۔

آج مدن پورہ میں جہاں کہ مسلمان مزدور آباد ہیں - ہڑتالیوں نے کئی جلسے منعقد کئے - معلوم ہوا ہے کہ مسلمان مزدور بھی ہڑتال میں شامل ہوگئے ہیں۔ ...

کی گولیوں سے کوئی شخص زخمی نہیں ہوا - ۵ ہڑتالی گرفتار کرلئے گئے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان ہے کہ پولیس نے اس موقعہ پر ہڑتالیوں پر کئی بار لاٹھی چارج کیا۔

... کے کارخانہ کے سامنے ہڑتالی مزدوروں پر ... گولی چلائی گئی ایک مزدور ہلاک اور ... زخمی ہوگئے۔

سلطان پور میں ڈیڑھ سو گرفتاریاں

جالندھر ۲۰ اپریل - سلطان پور لودہی کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت تک ۱۵۱ گرفتاریاں عمل میں آچکی ہیں - فوجی سپاہی شہر کے مختلف حصوں میں پہرہ دے رہے ہیں اور لاٹھیوں - کلہاڑیوں سے مسلح اشخاص کو ایک جگہ جمع نہیں ہونے دیتے - امام الدین اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کرلیا گیا۔

امریکہ میں جنگی جہازوں کی تیاری

واشنگٹن ۲۰ اپریل - پریذیڈنٹ روزویلٹ نے فیصلہ کرلیا ہے کہ حدود معاہدہ کے اندر ... جنگی جہاز تیار کرانے کا عزم کرلیا ہے۔ ... جنگی جہازوں پر ایک ارب پچاس کروڑ ڈالر صرف ہوں گے امید کی جاتی ہے کہ کانگریس یہ رقم منظور کردے گی۔

گاندھی جی کی موٹر پر سنگباری

تعزیوں کے جلوس میں ہندو مسلم فسادات اور پولیس کے فیر

کپورتھلہ میں دس اور غازی پور میں چار اشخاص ہلاک

ہندوستان میں کہاں کہاں فسادات ہوئے؟

کپورتھلہ ۲۰ اپریل - محرم کے موقعہ پر کپورتھلہ میں سخت فساد ہوگیا - مسلمانوں کی ایک بہت بڑی جماعت نے سلطان پور میں ریاست کے احکام کی خلاف ورزی کی اور ایک ممنوعہ راستہ سے تعزیہ لیجانا چاہا - انسپکٹر جنرل پولیس مجمع کو ... نہ روک سکے اور انہوں نے فیر کرنے کا حکم دیدیا جس سے دس آدمی ہلاک اور ۳۰ زخمی ہوئے - مجمع کو منتشر کردیا گیا اور صورت حال قابو میں ہے - ہلاک شدگان اور زخمی سب مسلمان ہیں - اصل تنازعہ ایک پیپل کے درخت کا تھا جو غالباً راستہ میں حائل تھا۔

بھاگلپور ۲۰ اپریل - بھاگلپور میں ہندو مسلمانوں میں دو شنبہ کی شب میں جھگڑا ہوگیا تھا اب صورت حال اطمینان بخش ہے ...

ایک عجیب و غریب نایاب نسخہ

جس کے شاید آپ بھی متلاشی ہوں

فی زمانہ ہر جگہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور کا منظر پیش نظر ہے مگر ہر فرد بشر کو حضور صلعم کا فرمان یاد رکھنا چاہیئے۔

یعنی راست بازی باعث نجات اور جھوٹ موجب ہلاکت ہے۔

اخبار بین حضرات سے مخفی نہیں کہ بندہ کا ایک نسخہ طلاء بعنوان ایک عجیب غریب نایاب نسخہ ملک کے کثیر الاشاعت اخبارات میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتا رہا ہے جبکہ پبلک نے خود تجربہ کرکے بندہ سے تیار شدہ طلاء منگا کر زبردست الفاظ میں تصدیق اور تعریف فرمائی ہے علاوہ ازیں مختلف اطراف ملک کے ڈاکٹر و حکماء نے ازراہ قدردانی آرڈر دیکر ...

ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہوگئی

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

کی اردو زبان میں پہلی مکمل مستند باتصویر سوانح عمری شائع ہوگئی

حیات حافظ رحمت خاں!

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔ اے علیگ بریلوی جس میں

آنریبل سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یوپی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم۔ اے مقیم لندن نے مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

حجم چارسو صفحات سائز ۲۰×۲۶ کاغذ چکنا دبیز کتابت وطباعت دیدہ زیب و دہاف ٹون کی چھپی ہوئی، نایاب رنگین تصاویر۔ جلد خوبصورت قیمت دو روپے

المشتہر :- منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

مفت کی اکسیر

... سال عمر کے ... بیماروں کو دی جاتی ہے جو جوان ... کثرت احتلام کی ... وغیرہ سے مایوس ہوکر خودکشی پر آمادہ ... مصفٰی ... کوئی خاص پابندی نہیں لہٰذا عمر مزاج ... اور موجودہ حالت مفصل لکھیں جواب کے لئے ... کا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

... شاہ ... محلہ شاہ ... شہر راولپنڈی

لیجئے میں پھر آگیا!

ارکان ۹۹ فی ... آپ کا قابل خدمتگار "روغن کرامات" جس کی دھاک تمام عالم پر بیٹھ چکی ہے جس کا ایک ایک قطرہ "آبحیات" کا کام دیتا ہے جو نسل انسانی کی تمام خرابیوں کو دور کرنے میں لاثانی ثابت ہوا ہے ... اس کے ادھ صاف استعمال کرنے ... قیمت فی شیشی ... محصولڈاک نہایت مفت لیجئے ...

منیجر حلیمی جنتری سرکل ۵ لدھیانہ (پنجاب)

SHARBAT ROOHAFZA

Registered

شربت روح افزا

(رجسٹرڈ)

موسم گرما میں ہر قسم کی شکایت کیلئے اکسیر ہے تمام ہندوستان میں اپنے خواص کی وجہ سے مشہور و مقبول ہوچکا ہے - بڑے بڑے راجہ نواب اس کو ہمیشہ استعمال کرتے ہیں

فی بوتل ایک روپیہ چار آنے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ARQ-I-SOZAK NO 413

عرق سوزاک

سوزاک کیلئے دنیا میں بہترین دوا

ہر قسم کے سوزاک کیلئے آزمائی ہوئی دوا ہے - سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا ایک دو خوراک میں ہی اثر ظاہر ہوتا ہے - پیشاب کی تکلیف فوراً رفع ہوجاتی ہے زخم کو جلد بھر دیتا ہے سوزاک کے جراثیم کی افزائش کو روکتا ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے چار آنہ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

مصیبت زدگان کٹرہ اقتانہ مظفر پور کا عام جلسہ

اور نہایت اہم تجاویز

بتاریخ ۱۶/۱۵ اپریل ۱۹۳۲ء کو بمقام عیدگاہ موضع سہسولی مانع قتانہ کٹرہ باشندگان مواضعات کٹرہ اقتانہ ضلع مظفر پور (جس میں ... گاؤں ہیں) کا جلسہ عام ہندو مسلمان کا بسرپرستی انجمن تنظیم المسلمین سہسولی زیر صدارت حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت منعقد ہوا - اس جلسہ کا پندرہ روز قبل ہی سے اعلان عام کیا گیا تھا ضلع کے رہنماؤں کو بھی خاص طور پر دعوت دی گئی تھی چنانچہ اس جلسہ میں مولوی حسن جان صاحب ایڈووکیٹ ہائیکورٹ پٹنہ ایم - ایل - سی کونسل بہار مولوی عبدالودود صاحب ایڈووکیٹ مظفرپور ایم - ایل - سی کونسل بہار و جناب مولوی محمد مجتبیٰ صاحب ایڈووکیٹ مظفرپور وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں جنہوں نے شرکت ...

صوبہ بہار میں امارت شرعیہ کا حقیقی کام

حضرت نائب امیر شریعت کی بیش بہا خدمات

ندوۃ العلماء کے سرگرم عمل طلبا

اللہ کا نام لیکر جب کوئی کام شروع کیا جاتا ہے تو اس کی تکمیل و اتمام کے لئے غیب سے کوئی نہ کوئی سامان ضرور ہوجاتا ہے، چنانچہ قرآن پاک میں بھی اس کی طرف اشارے موجود ہیں، و ایدہم بروح منہ کی یہی تفسیر ہے کہ ہمت داں مدد خدا، یہ ایک حکمت بالغہ ہے، اور جناب نائب امیر شریعت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب مدظلہ نے اپنی فراست ایمانی کی روشنی میں اس حکمت کی تہ کو پالیا، چنانچہ یہی وجہ ہے کہ وہ زلزلہ زدوں کی حقیقی امداد کے لئے ضعف پیری کے باوجود کمر ہمت مضبوط باندھ کر کھڑے ہوگئے اور ایک ہاتھ میں پھاوڑا اور دوسرے ہاتھ میں ٹوکری لے لی، تاکہ بنفس نفیس "خانماں بربادوں" کی مصیبت دور کریں ...

خزانہ اور دھن مل گیا

حکیم الملوک افسر الاطباء حکیم مسیح الدولہ بہادر طبیب خاص شاہان دہلی ...

منیجر دواخانہ مجربات مسیحی نخاس ۲۵۲ لکھنؤ (یو۔پی)

محبوب عاشق کے قدموں پر

ہدیہ عمل تین روپے کے بجائے سوا روپیہ ...

ملنے کا پتہ :- فضل شاہ عامل گلی راجان دہلی

... کے لئے دینا منظور فرمالیا ہے - اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے - اگر دیگر مخیر حضرات ہماری اعانت و حوصلہ افزائی کے لئے آمادہ ہوجائیں تو بہت جلد ہم اس مسجد کی تعمیر میں کامیاب ہوجائیں اور دوسری قومی و مذہبی خدمات بھی بسہولت انجام دیتے رہیں۔

(محمد اظہار حسن ہاشمی سکریٹری)

مسلمانان نگینہ کا جلسہ عام

وقف بل کے متعلق قرارداد

جامع مسجد نگینہ میں ۲۰ اپریل ۱۹۳۲ء کو زیر صدارت مولانا محمد صاحب مسلمانان نگینہ کا ایک عام جلسہ منعقد ہوا جس میں تجویز ذیل باتفاق رائے منظور کی گئی - تجویز کی تحریک مولانا حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاری نے فرمائی اور تائید مولانا محمد سعید صاحب نے کی۔

"مسلمانان نگینہ کا یہ جلسہ اس حقیقت کا پرزور اعلان کرتا ہے کہ صوبجات متحدہ کی کونسل میں جو وقف بل کا مسودہ خان بہادر ہدایت حسین صاحب ایم - ایل - سی نے پیش کیا ہے وہ شرعی اور اصلاحی نقطۂ نظر سے نہایت ناقص ہے اور مسلمانوں کے لئے بحالت موجودہ کسی طرح قابل قبول نہیں - جمعیۃ العلماء ہند کی مجلس مشاورت نے اس کے متعلق جو ترمیم مسودہ منظور کیا ہے اس کو منظور کرتے ہوئے یہ جلسہ اس کی پرزور تائید کرتا ہے - نیز یہ جلسہ پرزور الفاظ میں اعلان کرتا ہے کہ اگر جمعیۃ العلماء ہند کا ترمیم مسودہ صوبجات متحدہ کی کونسل میں منظور نہ کیا تو اصل مسودہ خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب کا مسلمانوں کے لئے ہرگز ہرگز قابل منظور نہیں ہوسکتا نیز یہ جلسہ مسلم ممبران کونسل سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ وہ ترمیم مسودہ کو کونسل میں پاس کرانے کی امکانی سعی کریں۔" (نامہ نگار)

کانپور سے ایک جدید رسالہ کا اجراء

یوپی کے ممتاز آدمیوں کی ایک جماعت کی نگرانی اور جناب مولانا سید محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح کانپوری کی ادارت میں انشاء اللہ عنقریب ایک بلند پایہ اور معیار علمی اور ادبی رسالہ "عارف" کا اجرا ہوگا جس میں نہایت منتخب مضامین (نثر و نظم) شائع ہوں گے انگریزی فارسی کے علاوہ عربی اور فرانسیسی ادبیات کا ایک حصہ مستقل طور پر رسالہ میں شامل ہوا کرے گا - سالانہ قیمت ... ہوگی ... صفحات ہوں گے ایجنٹ حضرات ایجنسیوں کے لئے درخواستیں جلد بھیجیں - اشتہارات نہایت مناسب اجرت پر شائع کئے جائیں گے۔

منیجر رسالہ "عارف" اسمٰعیل بلڈنگ ہمایوں باغ کانپور

دوسوہہ میں قربانی کی ممانعت

ایک کمیٹی کا قیام

دوسوہہ - مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۳۲ء کو بعد از نماز جمعہ مسلمانان دوسوہہ و مضافات نے موضع کالووال کوٹلہ میں فریضہ قربانی کے جبراً بند کئے جانے سے متاثر ہوکر ایک عام جلسہ منعقد کرکے "قربانی کمیٹی" کی بنا ڈالی اور ذیل کے عہدیداران کا انتخاب کیا - تاکہ اس فریضہ قربانی کے جواز کے قیام کے لئے آئینی طور پر جدوجہد کی جائے۔

صدر - چودھری عبدالحق صاحب

نائب صدر - مولوی عبدالغنی صاحب صابری - صوفی غلام محمد صاحب۔

سکریٹری - مولوی غازی شرف الدین صاحب۔

خزانچی - مولوی محمد عبداللہ صاحب۔

(نامہ نگار)

ملک بھر میں ... کا مقبول عام

آلہ نامردی

مفت

... کی وجہ سے عضو کے پٹھے وغیرہ سست اور ڈھیلے پڑگئے ہوں - انہیں خون صرف ایک لمحہ ہی میں دوڑنے لگ جاتا ہے اور چند یوم کے استعمال سے ہر قسم کی نامردی سستی کجی لاغری ...

منیجر سائنٹفک سیکسویل انسٹی ٹیوٹ ... بٹالہ (پنجاب)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۱۶ محرم الحرام ۱۳۵۳ ہجری

ترمیم شدہ مسودۂ قانون
اوقاف کے متعلق شرعی نقطہ نگاہ

(۲)

حافظ ہدایت حسین صاحب کے مسودۂ قانون پر غور کرنے کے لئے آج کل جو سلیکٹ کمیٹی اپنا کام کر رہی ہے اس کے سامنے وہ تمام رائیں پیش ہوں گی جو مختلف مقامات سے بھیجی جا رہی ہیں اور وہ ان آراء کو دیکھ کر خود کسی نتیجہ پر پہنچیگی اور اس کا اظہار اپنی رپورٹ میں کرے گی ہم چاہتے ہیں کہ اس سلیکٹ کمیٹی کا اجلاس ختم ہونے سے قبل ہی اس سلسلۂ مضامین کو ختم کر دیں جو حافظ ...

کرے۔ متولیوں کو مجبور کرے کہ وہ تمام روپیہ بنک میں جمع کرائیں۔ اور جب ضرورت ہو تو تحقیقات کرے۔ محافظ اوقاف کو یہ بھی اختیار ہو کہ وہ جب ضروری سمجھے کسی وقف کے لئے سرکاری متولی مقرر کر دے۔ محافظ اوقاف اس کا بھی مجاز ہو کہ وہ لوکل گورنمنٹ کی منظوری سے اوقاف کی بچی ہوئی رقوم کو منشاء واقف کے خلاف رفاہ عام اور تعلیم کے کاموں میں صرف کر دے۔ ...

پنڈت مالویہ اور سوراج پارٹی

ہم لاہور کے انگریزی اخبار "ہیرالڈ" کی اس خبر کو شرارت آمیز خیال کرتے ہیں جو اس نے پنڈت مالویہ اور سوراج پارٹی کے متعلق میں اس وقت شائع کی ہے جب کہ پنڈت جی لاہور سے گذر کر پشاور جا چکے تھے۔ ہم یہ کسی طرح بھی یقین نہیں کر سکتے کہ پنڈت مالویہ نے ان تمام تجربات کے بعد جو انہیں الہ آباد کی اتحادی کانفرنس میں ہو چکے ہیں اور ان تمام گفتگوؤں کے باوجود جو فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق ان کے اور دیگر ہندو مسلم زعماء کے درمیان ہوتی رہی ہیں سوراج پارٹی کو یہ مشورہ دینے کا خیال ظاہر کیا ہوگا کہ پارٹی مذکور بحالات موجودہ وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ فیصلہ کی مخالفت کو اپنی پالیسی میں داخل کرے ...

زمیندار کی اشاعت میں التواء

تمام ہندوستان کے مسلمان اس خبر کو نہایت رنج و افسوس کے ساتھ سنیں گے کہ زمیندار جو اپنی دیرینہ روایات اور اپنے حریت پرورانہ مسلک کے باعث اسلامی اخبارات میں ایک امتیازی شان رکھتا تھا اور جس کو جاری رکھنے کیلئے مولانا ظفر علی خاں صاحب نے اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کر دیا تھا اور جس کی قومی و ملی خدمات اتنی شاندار ہیں کہ کوئی دوسرا اخبار مشکل سے پیش کر سکتا ہے۔ اس کی اشاعت مالی مشکلات کے باعث فی الحال معرض التواء میں پڑ گئی۔ اس سلسلہ میں مولانا ظفر علی خاں صاحب نے جو آخری مقالۂ افتتاحیہ "رخصت" کے عنوان سے سپرد قلم فرمایا ہے وہ نہایت درد انگیز اور عبرت آموز ہے۔ ...

حاصل عمر نثار رہ یارے کردم
شادم از زندگی خویش کہ کارے کردم

ریاست کپورتھلہ میں گولیاں

ریاست کپورتھلہ میں ایک معمولی سی الجھن بڑی سے نہایت آسانی کے ساتھ حسن تدبیر سے سلجھایا جا سکتا تھا حکام ریاست کا مشین گن کو استعمال میں لے آنا اور صدہا مسلمانوں کو مجروح اور بیسیوں کو شہید کر دینا ایک ایسا حادثہ ہے جس سے تمام ملک میں بجا طور پر اضطراب پھیل جائے گا۔ ...

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ عوام سے سنا جاتا ہے کہ ماہ صفر کے کم از کم تیرہ دن کے اندر سفر کرنا یا کوئی نیا معاملہ ہو یا وغیرہ کرنا اچھا نہیں ہے۔ ضرور کسی نہ کسی آفت میں انسان مبتلا ہوتا ہے۔ کہاں یہ صحیح ہے؟

الجواب

یہ خیال کہ ماہ صفر میں اور بالخصوص تیرہ دن کے اندر سفر کرنا یا کوئی جدید کاروبار کرنا نامبارک ہے یا موجب مصیبت ہے بالکل بے اصل اور غلط ہے۔ شریعت مقدسہ میں اس کی کوئی دلیل اور اصل نہیں ہے۔ فقط

محمد کفایت اللہ غفرلہ، مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص اپنی بیوی کو تین بار کہہ چکا ہو کہ تم کو میں نے چھوڑ دیا لیکن بیوی الفاظ حالت غضب میں تھے۔ ...

الجواب

اگر خاوند نے یہ الفاظ کہ میں نے تم کو چھوڑ دیا طلاق کی نیت سے کہے ہوں تو ایک طلاق بائن پڑی ...

محمد کفایت اللہ غفرلہ، مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید لاولد ہے اور ضعیف العمر ہے ...

الجواب

اگر زید کے وارث اس کے انتقال کے وقت یہی لوگ ہوں تو اس کی بیوی اور بہنیں اور بھتیجے وارث ہوں گے۔ ...

محمد کفایت اللہ غفرلہ، مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کی بیوی دو لڑکیاں چھوڑ کر فوت ہو گئی ...

الجواب

زید کی لڑکیوں کی شادی اپنی سوتیلی ماں کے بھائیوں کے ساتھ ہو سکتی ہے۔ اس رشتہ میں حرمت کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ، مدرسہ امینیہ دہلی

شذرات

جمعیۃ علمائے ہند کی خدمات

جمعیۃ علمائے ہند ایک ایسی جماعت ہے جو اپنے یوم تاسیس سے لے کر آج تک برابر اسلام اور مسلمانوں کی خاطر دنیا کی تمام طاغوتی قوتوں سے جنگ آزما ہے ...

اجودھیا کے بے پناہ مظالم کی خونچکاں داستان

(بسلسلہ صفحہ اول)

لگا دی جن مکانوں میں مسلمان چھپے ہوئے تھے ان کو توڑنے کی کوشش کی اگر وہ نہ ٹوٹ سکے تو ان میں آگ لگا دی گئی۔

بابری مسجد اور قبرستان

اجودھیا میں چند چھوٹی چھوٹی مساجد کے علاوہ ایک بڑی مسجد بھی ہے جسکو ۹۳۵ھ میں بابر نے اپنے ہفت روزہ قیام میں تعمیر کرایا تھا۔

یہ مسجد بہت بڑی ہے بڑے اونچے تین گنبد ہیں صحن میں دو دیواریں ہیں ایک دیوار صحن کے ابتدائی حصہ میں ہے اور دوسری دیوار وسط صحن میں ہے دونوں دیواروں میں دو دروازے ہیں۔ مسجد کے اندر دی محراب کے قریب ایک شاندار منبر بھی تھا صحن کی دونوں دیواروں میں ابتدائی دیوار ...

بابر کی اس شاندار مسجد کو بالکل مسمار کرنے کی کوشش کی گئی ہے ...

یمن کی بندرگاہ پر حجازی افواج کا قبضہ اور یمنی گورنر کی گرفتاری
جنگ کو بند کرنے کیلئے امام یمن کی درخواست
عرب کے دو فرمانرواؤں کی افسوسناک کشمکش

لندن ۲۰ اپریل۔ یمن کے خلاف سلطان ابن سعود فاتحانہ پیشقدمی کر رہے ہیں یمنی افواج کے سردار العرشی کو گرفتار کر لیا گیا ہے سعودی افواج نے یمنی افواج کو جن کے ساتھ مسلح موٹریں تھیں پیچھے ہٹا دیا اور شہر میدی پر قبضہ کر لیا۔ صلح اور التواء جنگ کا مسئلہ زیر غور ہے۔

بمبئی میں قونصل کے پاس مکہ مکرمہ سے تار آیا ہے کہ سعودی افواج نے میدی پر قبضہ کر لیا ہے میدی یمن کی ایک بندرگاہ ہے۔ یہاں جس قدر سامان حرب تھا ان پر سعودی افواج کا قبضہ ہو گیا۔ میدی کے گورنر العرشی کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔

امام یمن نے سلطان ابن سعود سے جنگ بند کر دینے اور نجران کے قلعہ میں محصور یمنی فوجوں کو وہاں سے نکلنے کی اجازت دینے کی درخواست کی ہے ...

فلسطین کے مفتی اعظم کی سرکردگی میں دونوں حکومتوں میں صلح کرانے والا وفد مکہ مکرمہ پہونچ گیا ہے جس کا شاندار استقبال کیا گیا جھگڑے کے متعلق تمام کاغذات ان کے سامنے رکھ دئے گئے ہیں۔

فیض آباد میں ناظم جمعیۃ علماء ہند کا ورود
اجودھیا کے برباد شدہ مقامات کا معائنہ
صبر و استقامت پر ایمان افروز تقریر

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند ۱۹ اپریل کو نگینہ کے اجلاس سے فارغ ہو کر بہار کے دورہ پر تشریف لے گئے تھے۔ آپ جمعہ کے روز فیض آباد وارد ہوئے اور وہاں سربرآوردہ حضرات سے ملاقات کی۔ خواجہ محمد یعقوب صاحب کی معیت میں آپ نے اجودھیا کے ان تمام مقامات کا معائنہ فرمایا جو سفاک اور ظالم بیراگیوں کے ہاتھوں بالکل تباہ کر دئے گئے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر کی اجازت سے آپ نے بابری مسجد کا بھی اچھی طرح معائنہ کیا ...

مولانا کی تقریر کیا تھی حقائق شرعیہ اور معارف قرآنیہ کا ایک سیلاب تھا جس نے خشک اور پژمردہ دلوں کو ہرا بھرا کر دیا اور حقانیت اسلام کی تصویر آنکھوں میں پھر گئی۔

تقریر ختم کر کے مولانا موصوف پہلی ٹرین سے لکھنؤ تشریف لے گئے۔

سندھ کو فوراً علیحدہ کر دینا چاہئے
تحقیقاتی کمیٹی کی اہم سفارشات

شملہ ۲۰ اپریل۔ حکومت ہند نے علیحدہ شدہ سندھ کے متعلق بعض انتظامی امور کی تحقیقات کے لئے جو کمیٹی اکتوبر میں مقرر کی تھی اس کی رپورٹ کل شائع ہو گئی ہے ...

کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ سندھ کو علیحدہ کرنے کا فیصلہ اور نئی ذمہ داری حکومت قائم کرنے کے وقفہ میں جہاں تک ممکن ہو ضروری انتظامی امور کو سر انجام دینا چاہئے اس کا مطلب یہ ہے کہ سندھ میں فوراً ایک علیحدہ نظام قائم کر دینا چاہئے۔ ...

چین کے متعلق جاپان کی پالیسی

واشنگٹن ۲۰ اپریل۔ آج شام سر رونالڈ لنڈسے برطانوی سفیر مقیم واشنگٹن نے نصف گھنٹہ تک مسٹر فلپس انڈر سیکریٹری سے جاپان کی صورت حالات کے بارے میں تبادلۂ خیالات کیا۔ ...

یورپین سارجنٹوں پر فیر اور بم!
متعدد مرہٹہ نوجوان گرفتار

بمبئی ۲۰ اپریل۔ کل شام کو ایک مرہٹہ نوجوان نے میرین لائن کی فوجی بارک کی چھت پر چڑھ کر سارجنٹ سویٹ لینڈ پر ریوالور سے تین فائر کئے ...

موجودہ ہوم ممبر یوپی کی گورنری پر

شملہ۔ ایک سرکاری کمیونک مظہر ہے کہ ملک معظم نے یہ منظور فرمایا ہے کہ سر ہیری ہیگ موجودہ ہوم ممبر حکومت ہند سر مالکم ہیلی کے بجائے یکم دسمبر ۱۹۳۴ء کے قریب گورنر یوپی مقرر ہوں گے ...

دہلی میں طاعون اور گردن توڑ بخار

ہفتہ ختمہ ۲۱ اپریل کی رپورٹ مظہر ہے کہ دہلی میں اس ہفتہ طاعون کے مریض تین سے چار ہو گئے۔ اس سے پہلے یہاں دو اشخاص مرے تھے گذشتہ چند دنوں میں گردن توڑ بخار کے واقعات میں بھی ایک اضافہ ہو گیا ہے ...

ریاست کپورتھلہ کے اضطراب انگیز حالات
حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب کے نام برقیہ

حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب لدھیانوی، صدر مجلس احرار اسلام ہند کل لکھنؤ کے جلسوں کی شرکت سے فارغ ہو کر مراد آباد ہوتے ہوئے دہلی وارد ہوئے۔ مولانا کو جب بھگواڑہ کے حالات بذریعہ تار معلوم ہوئے کہ وہاں مسلمانوں کو مسلح ہندوؤں اور سکھوں نے گھیر لیا ہے تو آپ نے بذریعہ تار سکرٹری مجلس احرار اسلام کپورتھلہ اور روزنامہ اعظم کپورتھلہ سے وہاں کے حالات دریافت کئے۔

چنانچہ مندرجہ ذیل برقیہ ریاست کپورتھلہ کے تشویشناک حالات کے متعلق مولانا موصوف کو مراد آباد میں موصول ہوا۔

"۲۰ اپریل بھگواڑہ میں صورت حال نہایت اضطراب انگیز ہے۔ کل سلطان پور میں شدت سے گولیاں چلائی گئیں ... سینکڑوں زخمی ہوئے ہیں اور درجنوں شہید۔ فوری امداد کی سخت ضرورت ہے۔"

جو حالات اس برقیہ میں ظاہر کئے گئے ہیں ان کے پیش نظر مولانا نے وفود بہت جلد روانہ ہونے والے ہیں۔

سوراج پارٹی ضرور قائم کیجائے گی

دہلی ۲۰ اپریل سوراج پارٹی کانفرنس کے داعی ڈاکٹر انصاری اور سیکریٹری مسٹر آصف علی بیرسٹر کل رانچی روانہ ہو جائیں گے۔ ...

سوراج پارٹی سے حکومت کی گھبراہٹ
اسمبلی کی میعاد میں ایک سال کی توسیع؟

شملہ ۲۰ اپریل۔ اسمبلی کے مستقبل کے متعلق وائسرائے کے اعلان کے بارے میں طرح طرح کی قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ لیکن بیان کیا جاتا ہے کہ اسمبلی کی زندگی میں مزید ایک سال کی توسیع کر دی جائے گی۔ ...

دیا سلائی اور گنے کے بل پاس ہو گئے

نئی دہلی ۲۰ اپریل۔ آج کونسل آف اسٹیٹ کا اجلاس گنے کا بل اور دیا سلائی کی اکسائز ڈیوٹی کا بل پاس کرنے کے بعد غیر معینہ میعاد کے لئے ملتوی ہو گیا۔ ...

ریوالور اور کارتوس برآمد ہوئے

لائلپور ۲۰ اپریل۔ پولیس نے ضلع لائلپور کے ایک موضع میں جہاں چھاپہ مارا اور وہاں سے ایک جرمنی ساخت کا ریوالور اور کچھ کارتوس اور دیگر اشیاء اور لٹریچر اپنے قبضہ میں لیا۔ ...

امداد مصیبت زدگان بہار
معرفت جمعیۃ علماء ہند

۲۲ اپریل ۱۹۳۴ء کو ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف کے نام مبلغ پانچسو روپیہ بدلہ کی تیسری قسط جمعیۃ علماء ہند کی معرفت ارسال کی گئی۔

(مولانا) نور الدین نائب ناظم جمعیۃ علماء ہند

چینی جنرل اور وزیر جاپان کی گفتگو

ٹوکیو ۲۰ اپریل۔ وزیر خارجہ مسٹر ہیروٹا نے چینی وزیر جنرل چنگ سون کے ساتھ دوران انٹرویو میں اس خواہش کا اظہار کیا کہ چین اور جاپان کے باہمی معاملات بلا واسطہ گفت و شنید کے ذریعہ طے کر لئے جائیں۔ ...

بمبئی میں مزدوروں کی ہڑتال کی رفتار

بمبئی ۲۰ اپریل۔ کل پولیس نے ہڑتالیوں پر گولیاں چلائی تھیں ان سے تین اشخاص زخمی ہوئے ... پولیس نے ۲۳ ارکان میونسپلٹی ... کو گرفتار کر لیا گیا۔

فقیر احمد سعید کان اللہ لہ ۲۴ اپریل

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

مراکش میں فرانس کی "فتح عظیم"

کیا مراکشی مجاہدین نے اطاعت قبول کرلی؟

مراکش میں فرانس اور عربوں کی جنگ جو ۲۰ سال سے جاری تھی۔ اس کے متعلق فرانس کا دعویٰ ہے کہ وہ ختم ہوگئی اور اس کو اس میں کامل فتح حاصل ہوئی، اس فتح کے بعد فرانس کیلئے مراکش کی سات ہزار مربع زمین بالکل صاف ہوگئی اور اب وہ اس قابل ہوگیا ہے کہ دریائے اٹلانٹک تک اپنی آمد و رفت جاری رکھ سکے۔ فرانس کی ان فوجوں کو جو اس جنگ میں برسر کار تھیں متعدد بار صحرائی طوفانوں سے بھی دوچار ہونا پڑا مگر وہ جبل نبی کی پہاڑیوں تک پہنچنے میں کامیاب ہوگئیں۔

مراکش میں فرانس کے دو زبردست دشمنوں کو کامل شکست ہوگئی ہے اور ان دونوں نے اپنے آپکو فرانسیسی فوج کے سپرد کردیا ہے! اس وقت تمام مراکشی قبائل رباط میں سلطان مراکو اور فرانس کی خدمت میں حاضر ہوکر حلیف بننے کی کوشش کررہے ہیں۔ فرانسیسی فوج کے کمانڈر انچیف جنرل ہور نے ان تمام علاقوں کا گشت کیا جو ابھی تک بغاوت پر آمادہ تھے مگر انہوں نے جنرل موصوف کا خیر مقدم کیا اور خوشی میں ایک بیل کی قربانی کی!

جنرل ہور (کمانڈر انچیف) نے اعلان کیا ہے کہ مراکش کے ۴۴۰ سو فانہ انوس نے جن کے افراد کی تعداد ۲۰۰۰۰۰ (دو لاکھ) ہے اور جو بہادر بربری ہیں اپنی باغیانہ سرگرمیوں کو بند کرنے کا عہد کرلیا ہے۔

فرانسیسی افواج جو بربین اور مقامی افراد پر مشتمل ہے رفتہ رفتہ مفتوحہ علاقوں سے واپس بلائی جارہی ہیں۔ مجموعی علاقوں میں معمولی فوجی دستے متعین ہیں۔ فرانس چاہتا ہے کہ مراکش کو ترقی اور عروج پر پہنچائے اسی لئے ان علاقوں میں سڑکوں کی تعمیر، ٹیلیگراف اور ہوائی مستقر قائم ہونے والے ہیں!

(تہذیب جدید کی برکات کے بعد مراکشی قبائل انگلی ہلانے کے بھی قابل نہ رہیں گے!)

جزائر ملایا میں لنکا شائر کی شکست

تمام منڈیوں پر جاپان کا قبضہ

جزائر ملایا کی منڈیوں میں آج سے چار سال پہلے لنکا شائر کا کپڑا ہر طرف نظر آتا تھا مگر آج جاپانی کپڑے سے تمام منڈیاں بھری پڑی نظر آتی ہیں۔ ملایا میں جاپانی تجارت سے لنکا شائر کے کارخانہ داروں کو سخت تشویش لاحق ہوگئی ہے کیونکہ جاپان نے ان کو جزائر ملایا سے نکال دیا ہے۔ چار سال پہلے جزائر ملایا میں لنکا شائر کی سوتی کٹ پیس ......۵۰ گز فروخت ہوتی تھی جس کی قیمت ......۲۲ پونڈ ہوتی ہے۔ ۱۹۲۹ء میں جاپان نے ملایا میں اپنا کپڑا ......۲۷ گز فروخت کیا جس کی قیمت ......۹۰۰۰ پونڈ ہوتی ہے۔

لیکن گزشتہ سال لنکا شائر کا کپڑا دو کروڑ پچاس لاکھ گز کم فروخت ہوا اور اس طرح کارخانہ داروں کو ......۵ پونڈ کا نقصان ہوا۔ اس کے مقابلہ میں جاپانی کپڑا نو کروڑ ۱۵ لاکھ گز فروخت ہوا جس کی قیمت ...... پونڈ ہوتی ہے۔

بغداد میں امیر علی اور امیر عبداللہ کی ملاقات

شاہ عراق کی مجوزہ سیاحت

موجودہ شاہ عراق کے چچا امیر عبداللہ والی شرق اردن اپنے بھائی امیر علی سابق شریف مکہ و مدینہ سے ملاقات کرنے کے لئے بغداد تشریف لائے ہیں۔

امیر علی کی صحت بہت خراب ہے اور اب آپ بغداد میں قیام پذیر ہیں۔ عراق میں امیر علی کی علالت کو رنج و افسوس کے ساتھ محسوس کیا جارہا ہے کیونکہ اس وقت آپ ہی شاہ عراق کے مشیر خاص ہیں اور آپ کی ذات سے عراقی سیاسیات کو خاص فائدہ حاصل ہورہا ہے۔ امیر علی والی شرق اردن کی روانگی کے ساتھ ہی شاہ غازی ملک العراق بھی اپنے ملتوی شدہ سفر کی تکمیل کے لئے روانہ ہونگے۔ آپ کربلا، نجف، منتفق اور بصرہ وغیرہ مقامات کی سیاحت فرمائیں گے اور دریائے دجلہ کے راستہ سے عمارہ اور کوت کے صوبوں سے ہوتے ہوئے بغداد واپس ہونگے۔

بغداد کے بازاروں میں شراب کی کثرت

مساجد کے احترام کا سوال

بغداد میں ہوٹل، شراب کی دکانیں اور دیگر شہوانی ادارے ایسے بازاروں میں واقع ہیں جہاں قدم قدم پر کثرت مساجد ہیں۔ چونکہ بغداد میں شراب کی تجارت یورپ کی بدولت بہت زیادہ پھیل گئی ہے اس لئے ان بازاروں میں ایسے ناشائستہ افعال کا ارتکاب ہوتا رہتا ہے جو مساجد کے احترام کے قطعی منافی ہیں۔ اور جن سے مسلمانوں میں سخت اشتعال پیدا ہوجاتا ہے۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے سرکاری حکام ایک پرانے قانون کو از سر نو تازہ کرنا چاہتے ہیں جس کے ذریعہ مساجد کے قرب و جوار کی وہ تمام دکانیں جن میں شراب فروخت ہوتی ہے کسی دوسری جگہ منتقل کردی جائیں گی۔

مجاہدین ریف کا تذکرہ!

مسٹر کار رلٹن نے ایک کتاب "دی ریفین" کے نام سے شائع کی ہے جس میں بتایا ہے کہ مجاہد اکبر عبدالکریم ریفی کو کس چیز نے فرانس کے خلاف جنگ کرنے پر آمادہ کیا تھا اور پھر اس جنگ کا اختتام کس طرح ہوا۔ مصنف نے اس امر کا اقرار کیا ہے کہ ریفی قبائل کو غلام بنانے سے سخت نفرت ہے اور اب تک ان کی ذہنیت پر کسی حکومت نے بھی فتح حاصل نہیں کی ہے۔ عملی کی بغاوت کے بعد فوجی مہم کو غازی عبدالکریم نے اپنے ہاتھوں لے لیا اور ان سے جہاں تک ہو سکا فرانس کا پیٹ بھر کر مقابلہ کیا۔

اس کتاب سے معلوم ہوا کہ غازی عبدالکریم (جو اس وقت جزیرہ ری یونین میں نظر بند ہیں) نے فرانس اور دیگر ممالک میں ایک غیر معمولی دلچسپی حاصل کرلی ہے اور مشاہیر اہل قلم آپکے کارناموں پر ریفی کو فخر کا باعث خیال کرتے ہیں!

ترکی۔ ایرانی سرحد پر ریل کے ڈبے الٹ گئے

عراق کے موجودہ موسم کو دیکھ کر عام طور پر خیال کیا جارہا ہے کہ بحر روم کی طرف سے بارش اور صحرا سے ریت کا طوفان بیک وقت برپا ہوگا اور تعجب نہیں کہ ان دو آفتوں کے بعد دیگر آفتیں بھی نازل ہوں۔ ایران اور ترکی کی سرحد پر بارش ہونے کی وجہ سے دیار بکر میں ریل کے دو ڈبے طوفان باد سے الٹ گئے۔ ان آفتوں کے علاوہ دریائے فرات اور دجلہ میں جو سالانہ طغیانی آتی ہے وہ بھی کچھ کم تباہی خیز نہیں ہے۔

عراقی پارلیمنٹ میں جرائد کا گلا گھونٹنے کی تدبیر

عراقی پارلیمنٹ میں اخبارات کے متعلق ایک مسودہ قانون پیش ہے۔ پارلیمنٹ کے ارکان نے اس بل کی بہت سخت مخالفت کی ہے اور اس کو مطبوعات اور اخبارات کیلئے سخت ترین حربہ سے تعبیر کیا ہے جس کے بعد تحریر کی کوئی آزادی باقی نہ رہے گی [illegible]

یمن و حجاز میں صلح کرانے کی سعی

یمن اور حجاز کی جنگ سے تمام عالم اسلامی پریشان ہے۔ ان دونوں فرمانرواؤں میں صلح کرانے کے لئے مؤتمر اسلامی نے بھی جدوجہد شروع کردی ہے اور ایک وفد عنقریب یمن و حجاز روانہ ہونے والا ہے جس کی اطلاع بھی امام یمن اور سلطان ابن سعود کو کردی گئی ہے۔ اسی طرح "جمعیتہ اتحاد عرب" بھی اپنا ایک وفد روانہ کرنے والی ہے۔

ویانا میں عید اضحیٰ کی شاندار تقریب

ویانا میں عید اضحیٰ کے موقعہ پر ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں آسٹریا کے ممتاز مسلمان شریک ہوئے۔ ڈاکٹر ..... کی علی نے حج کی ضرورت و اہمیت پر ایک فاضلانہ خطبہ دیا اور مسلمانوں کو ہدایت کی کہ وہ اس اسلامی فریضہ کی ادائیگی میں تساہل سے کام نہ لیں کیونکہ اتحاد اسلامی کا صرف یہی ایک ذریعہ ہے۔

ترکی۔ فرانسیسی معاہدہ منظور ہوگیا

ترکی گورنمنٹ سے جو گفت و شنید شامی علاقوں کے بارے میں فرانس سے ہوئی تھی اور جس کو بعد میں معاہدہ کی صورت دیدی گئی تھی اس کو ترکی کی مجلس ملی نے منظور کرلیا ہے۔

جامع الاحادیث اور رسالہ شریعت ماہوار

مسلمانوں کو سخت ضرورت تھی کہ کوئی ایسی کتاب ان کے پاس ہو جو تمام صحیح قابل عمل احادیث پر حاوی ہو کوئی حدیث نبوی اس سے باہر نہ ہو۔ احادیث کا مستند ترجمہ سلف کی تشریحات کے مطابق ہو۔ احادیث کا شان نزول، مکمل تشریح حدیث ہو۔ ... غرض اس قسم کی خوبیوں کی یہ کتاب جامع الاحادیث جامع ہے۔ ... رسالہ شریعت ... درخواستیں بنام۔ منیجر رسالہ شریعت فیروزپور پنجاب

موسم گرما کا کٹ پیس اقساط پر خرید کیجئے

دیانتدار اور محنتی اشخاص جو کٹ پیس کی تجارت کو مستقل طور سے اختیار کرنا چاہتے ہوں ارزاں داموں قسم کا کٹ پیس ہم سے اقساط پر لیکر تجارت کرسکتے ہیں۔ مفصل شرائط تین پیسہ کا ٹکٹ ڈاک بھیج کر فرم ہذا سے طلب کیجئے۔

ایم۔ اے۔ طاش اینڈ سنز آرڈر سپلائرز بمبئی نمبر ۱۲

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

زیارت کیلئے بے پناہ ہجوم

باپ اور بیٹی کی دلچسپ گفتگو

(گزشتہ سے پیوستہ)

دوسرے روز صبح کو تمام دمشق میں یہ خبر مشہور ہوگئی کہ دانیال کی لڑکی قطورہ جو مدتوں سے غائب تھی یکایک آگئی ہے اور شاہی سرائے میں اپنے باپ کے ساتھ مقیم ہے۔ دوپہر سے ہزاروں انسان اس کو دیکھنے کے لئے سرائے میں آتے رہے۔ سرائے کے دروازہ پر ہجوم کا ٹھٹ لگ گیا۔ مسلمان اور عیسائی دانیال کو مبارکباد دیتے رہے اور جس جس نے سنا کہ قاضی صاحب کے گھر والوں نے اس لڑکی کو دشمنوں کے چنگل سے چھڑا کر بھیجا ہے اس نے قاضی صاحب اور تمام مسلمانوں کی تعریف کی۔ عیسائی عورتیں، راہبات، پادری اور رند ہی لوگ کثیر تعداد میں قطورہ سے ملنے آئے اور اس کی بازگشت پر سب نے تعجب اور خوشی کا اظہار کیا۔

تو خوشی ہوئی مگر تم کو اس قدر مسرت ہوگی کہ مجھے سلنا سپاؤ گے۔

ابو قحافہ: وہ کیا نفا؟ خدا کرے خوش کرنے والا ہی کام ہو۔ بتاؤ تو اس نے کیا کیا؟

دانیال: اس نے خادمہ کے ساتھ نماز پڑھی اور بالکل اس طرح جس طرح تم پڑھتے ہو اور تھوڑی دیر تک وہ کچھ پڑھتی بھی رہی۔

ابو قحافہ: واللہ! قطورہ نے نماز پڑھی؟ اچھی خادمہ نے نماز پڑھی ہوگی تم کو قطورہ کا خیال رہا ہو ورنہ کیا وہ مسلمان ہوگئی ہے؟

دانیال: میں نے قطورہ کی پوری نماز دیکھی۔ اس نے بغیر کسی شک اور جھجک کے میرے ہی سامنے نماز پڑھی۔ بس یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ مسلمان ہوگئی ہے۔

ابو نصر: اسی لئے آج وہ کسی مرد کے سامنے نہیں آئی اور پردہ میں رہی!

دانیال: ٹھیک کہتے ہو۔ اب سمجھ میں آیا کہ وہ مردوں سے کیوں نہ ملی۔

ابو قحافہ: بھئی بڑے تعجب کی بات ہے! اچھا ذرا خادمہ کو تو بلاؤ اور اس سے حالات دریافت کرو۔

ابو نصر خادمہ کو بلانے گیا اور خادمہ دانیال کے کمرہ میں سلام کرکے بیٹھ گئی۔

[illegible]

مسلم اوقاف کے متعلق صوبہ متحدہ کا مسودۂ قانون

جمعیتہ علمائے ہند کے جلسۂ مشاورت کی مفصل ترمیمات

شرعی نقطۂ نگاہ سے جید علماء اور سربرآوردہ زعماء کے فیصلے

(گزشتہ سے پیوستہ)

باب اول	باب اول
ضلع وقف کمیٹیاں	ضلع وقف کمیٹیاں
۵۔ ضلع وقف کمیٹیوں کا قائم کیا جانا۔ اس ایکٹ کے نفاذ سے چھ مہینے کے اندر لوکل گورنمنٹ بذریعہ اشتہار یہ ہدایت کرے گی کہ ہر ضلع میں "ضلع وقف کمیٹیاں" قائم کی جائیں۔	۵۔ ضلع وقف کمیٹیوں کا قائم کیا جانا۔ اس ایکٹ کے نفاذ سے تین مہینے کے اندر لوکل گورنمنٹ بذریعہ اشتہار یہ ہدایت کرے گی کہ ہر ضلع میں "ضلع وقف کمیٹیاں" قائم کی جائیں۔

[illegible]

سرور افزا

[illegible]

سفید بالوں کو دائمی قدرتی سیاہ رنگت پر لانے والا بال سیاہ تیل

[illegible]

ایک سال مفت

[illegible]

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

[illegible]

فیض عملیات مجربہ

[illegible]

مفت — معجون برہمی

[illegible]

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

[illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ :- الجمعیۃ دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول :- ہلال احمد زبیری (بی - اے) معاون :- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹	دہلی یوم شنبہ ۲۰ محرم الحرام ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۵ مئی ۱۹۳۴ء	نمبر ۳۱

تعصب

صداقت کا دشمن محبت کا رہزن
کدورت کا مخزن شجاعت کا مدفن

پرستار باطل حقیقت سے بدظن
اور انسانیت کے لئے برق خرمن

اسیری کا ملجا غلامی کا مامن
اور آزادیوں کے لئے طوق گردن

تجلی الفت سے ہے قلب روشن
تعصب ہے دل کیلئے زنگ آہن

تعصب میں ہے روح کی پائمالی
تعصب ہے لعنت تخیل کی پستی

(از جناب جاذب دہلوی)

دلچسپ حقائق و معلومات

... آدھا میل فی گھنٹہ ... ۹۰ میل اڑ سکتی ہے۔ کوا ایک میل ۲۴ سکنڈ میں اڑ سکتا ہے۔ باز ایک گھنٹے میں ۱۲۰ میل اڑ سکتا ہے۔ شکرا ایک گھنٹے میں ۱۲۵ میل اڑ سکتا ہے۔

معاصرین کے افکار و آراء

ہندوستان تقریباً ۱۵۰ سال پیچھے کو

(البشیر)

جاپان کے حمایتی

(نقیب)

غم حسین میں نفس کی پیروی

گاندھی جی اور اچھوتوں کے مظالم

خریداران الجمعیۃ کو چاہیئے کہ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں۔ (منیجر)

حمائل شریف مترجم
خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے گویا ایک ماہر ... کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں۔ ہر ایک لڑکا، مرد، عورت، بچہ بآسانی پڑھ سکتا ہے۔ ... ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں اختلاف مقبول ہے۔ ... حاشیہ پر خلاصۃ التفاسیر طبع کی گئی ہے۔ ...

ملنے کا پتہ :- منیجر اخبار الجمعیۃ۔ بازار بلیماران دہلی

Regd No L 1793.

The Jamiat

Vol. XIX No 30 | DELHI TUESDAY, MAY 1, 1934 | PRICE ONE ANNA

نئے وزیر تعلیمات صوبہ بہار پر اظہار اعتماد
مسلمانان مونگیر کا جلسہ عام

۱۹ اپریل کی شام کو احاطہ جامع مسجد مونگیر میں مسلمانان مونگیر کا ایک عام جلسہ زیر صدارت مولانا سید محمد عثمان صاحب فاضل مصر منعقد ہوا جس میں شہر کے اکثر تعلیم یافتہ حضرات خصوصاً جناب مولوی خلیل اللہ صاحب وکیل، مولوی ... صاحب وکیل، مولانا عبدالسلام ندوی، مولوی وصی الدین احمد صاحب وکیل اور دیگر معززین شہر نے شرکت فرمائی ...

اس کے بعد جناب مولوی وصی الدین احمد صاحب وکیل نے حاضرین کی طرف سے جناب صدر کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ برخاست ہوا۔

(علی اصغر جامع مسجد مونگیر)

... انتظام مدرسہ کی طرف سے کیا جائے گا اگر تشریف لانے والے حضرات اپنی تشریف آوری سے مطلع فرما دیں تو کارکنان کے لئے موجب سہولت اور آنے والوں کے لئے راحت و آرام کا باعث ہے۔

الداعی - (حافظ) محمد حسین مہتمم مدرسہ اسلامیہ عربیہ قصبہ اجراڑہ ضلع میرٹھ

مدرسہ اسلامیہ عربیہ قصبہ اجراڑہ کا بیسواں سالانہ اجلاس
علمائے کرام کا ورود مسعود

مدرسہ اسلامیہ عربیہ قصبہ اجراڑہ ضلع میرٹھ کا بیسواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۵، ۱۶ محرم الحرام ۱۳۵۳ھ مطابق ۱۸ مئی ۱۹۳۴ء یوم جمعہ کو عمارت مدرسہ میں صبح سات بجے منعقد ہوگا جس میں مدرسہ کی سالانہ کیفیت، حساب آمد و خرچ، نتائج امتحانات وغیرہ سنانے کے بعد علمائے امت اپنے مواعظ و نصائح سے تشنگان ہدایت کو سیراب فرمائیں گے۔

اس جلسہ میں امیر الہند حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند و حضرت مولانا الحافظ الحاج عبداللطیف صاحب ناظم مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور و حضرت مولانا الحاج محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم و حضرت قاری محمد کامل صاحب افضل گڈھی ...

اطلاع

... ہر ایک گاڑیوں پر اسٹیشن ہاپوڑ پر مدرسہ کی جانب سے سواریوں کا انتظام ہوگا اور میرٹھ کی جانب سے آنے والے حضرات کے لئے ... تک اسی روز سواریوں کا انتظام ہوگا۔ مدرسہ کے تمام مہمانوں کے لئے قیام و طعام کا انتظام ہوگا۔ (المد)

امارت شرعیہ صوبہ بہار کا ریلیف فنڈ

مرسلہ معین الدین صاحب صدیقی کیمپ کراچی
مسلمانان کیسہا مرسلہ نظام الدین خاں صاحب کلکتہ
ولی محمد علی جان سوداگران۔ آسام
مرسلہ جناب داؤد علی داد ابھائی اینڈ کو کلکتہ

میزان
سابق آمدنی
میزان کل

(ناظم بیت المال امارت شرعیہ)

مونگیر مسلم ریلیف کا اشتراک عمل لوکل گورنمنٹ کے ساتھ
صدر بازار میں جھونپڑے کا کام شروع ہوگیا

... کسی اور محلہ میں کام شروع کریں گے۔

(سکریٹری مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی مونگیر)

... علیم عبدالشکور خاں صاحب فرخ آباد
مرسلہ محمود حسن صاحب کلاہ فروش خیر آباد

مشہور و معروف وزیر ترجمہ والا معجزنما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات میں، کاغذ سفید ولایتی نادر دستیاب ... پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے۔ حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو خلاصہ ہے نادر تفاسیر کا ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

ہر جگہ چلنے والی فائدہ مند تجارت

ہمارے ہاں مرچنج لائنی اور جاپانی کٹ پیس پارچہ کی گانٹھیں جن میں خوشنما کلش ڈیزائن کا ارزاں عمدہ پارچہ پاپلین، نطفر، زنانہ ساٹن، چھینٹ، مورکین، وال، سلک، اٹلیس۔

کوٹوں شیروانیوں کا پارچہ ہے۔ تمام ملک میں مقبول ہو رہی ہیں۔ ... منگوا کر فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ نمونہ کی چھوٹی تجارتی گانٹھیں یک صد و دو صد روپیہ کی ہیں۔ ذاتی ضرورت کا بنڈل پچاس روپیہ کا طلب کیجئے۔ چوتھائی رقم پیشگی ہمراہ آرڈر آنی چاہیے۔

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ بمبئی ۹ سنٹرل آفس دریا گنج دہلی

ازبلا چھپ رہی ہے

تاریخ اسلام کے سلسلہ میں اسپین کے ایک مشہور تاریخی واقعہ سے متعلق ازبلا کا جو افسانہ متواتر نمبروں میں شائع ہوا تھا اس افسانہ کو قارئین الجمعیۃ کے مسلسل و پیہم اصرار پر مزید اضافہ اور بہترین ترتیب کے ساتھ ایک مستقل کتاب کی صورت میں زیور طبع سے مزین کیا جا رہا ہے کتابت ہوچکی ہے اور کاپیاں پریس جا رہی ہیں توقع کی جاتی ہے کہ بہت جلد یہ کتاب چھپ کر تیار ہو جائے گی اور ہم اسے عنقریب شائقین کی خدمت میں پہنچا سکیں گے۔

اس کتاب کا حجم ڈیڑھ سو صفحات سے متجاوز ہوگا ...

...

ملنے کا پتہ :- منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

(جید برقی پریس دہلی میں باہتمام ہلال احمد زبیری پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

جاپانی قوم عیسائیت سے نفرت اور اسلام سے محبت رکھتی ہے

ایک چینی مسلمان مقیم شنگھائی کا بیان

ایک چینی مسلمان نے جو مدتوں سے جاپان کے پایہ تخت میں مقیم ہے شنگھائی کے ایک اسلامی اخبار کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ اگر مسلمان جاپانی لوگوں میں تبلیغ اسلام کے لئے داعی بھیجنے کی کوشش کریں تو ان کو توقع سے زیادہ کامیابی ہو سکتی ہے۔ بڑے لکھے جاپانیوں کا عام طور پر یہ خیال ہے کہ اسلام، عیسائیت کی طرح تغلب و ... کا خواہشمند نہیں ہے بلکہ وہ عام نوع انسانی میں سچی مساوات اور اخوت پیدا کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ جاپان میں عیسائی مذہب کو سخت نفرت کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ جاپانیوں کے نزدیک مسیحیت نے مشرق کے اخلاق و فضائل کو تباہ کر دیا ہے اور مذہب کی آڑ میں مسیحی مبشرین مشرق میں سیاسی زمین ہموار کرتے رہتے ہیں۔ چینی مسلمان نے کہا کہ اسلام کا مطالعہ کئے بغیر ہی جاپانیوں کا یہ خیال ہے اگر وہ اسلام کے اصل سرچشمہ سے واقف ہو جائیں تو توقع ہے کہ انشراح صدر کے ساتھ وہ اسلام سے والہانہ پیدا کر لیں گے۔

جاپانی حکام کے اس طرز عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپان میں اسلام اور اسلامی شیوخ کو احترام کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے اور جاپانی قوم عیسائیت کی نسبت اسلام کو اپنے لئے مفید سمجھتی ہے۔

چین میں ۵ لاکھ بچے سالانہ ہلاک کئے جاتے ہیں

صرف شنگھائی میں ۲۴ ہزار بچے مردہ پائے گئے

شنگھائی کا اخبار "پیپل ٹریبون" رقمطراز ہے کہ چین کی گلیوں سے ہر مہینہ ہزاروں مردہ بچے اٹھائے جاتے ہیں جن کو ان کے والدین مار کر عام شاہراہوں پر ڈال دیتے ہیں۔ گزشتہ سال شنگھائی کی گلی کوچوں سے ۲۴۰۰۰ ہزار چھوٹے مردہ بچے اٹھائے گئے۔ تمام چین میں بچوں کی بربادی کا یہی حال ہے۔ چین میں ہر سال ۵ لاکھ نوزائیدہ بچوں کو پولیس اتفاقی ہے کہ ... والدین سے کوئی بازپرس نہیں کی جاتی۔ اخبارات کو یہ حالات معلوم ہیں مگر کثرت کے باعث ان کی نظروں میں اس قسم کے واقعات کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔

اٹلی میں عورتوں پر آفت

ملازمتوں سے علیحدگی کا حکم

اطالوی حکومت کے دفاتر میں روم سے یہ ہدایت پہنچ گئی ہے کہ عورتوں کی ملازمتوں کو بعض شرائط سے مشروط کر دیا جائے اور ملازمتوں کا دروازہ ان پر بند کر دیا جائے ... حکومت کے بعض شعبوں سے عورتوں کو بالکل خارج کر دیں۔

فلسطین کے یہودیوں میں اختلاف

ڈاکٹر وزمین کی آمد

معلوم ہوا ہے کہ صیہونی تحریک کے بانی ڈاکٹر وزمین یہودی عنقریب یورپ سے فلسطین پہنچنے والے ہیں۔ آپ ہمیشہ کے لئے فلسطین کو اپنا وطن بنا رہے ہیں۔ آپ کئی سال سے اعلان کر رہے تھے کہ فلسطین کو اپنا مستقر بنائیں گے جس کی تکمیل کا اب وقت آ گیا ہے۔ فلسطین کے یہودیوں میں چند ماہ سے اختلاف ہو گیا ہے ... غالباً ڈاکٹر کی آمد سے یہودی اتحاد کے لئے کوئی قدم اٹھایا جائے گا۔

جاپان کے اسلامی مدرسہ میں وزیر مال کی تشریف آوری

سالانہ امداد کیلئے حکم

ٹوکیو پایہ تخت جاپان میں جمعیۃ اسلامیہ نے ایک مدرسہ کھول رکھا ہے جس میں مسلمان بچوں کو مذہبی تعلیم دی جاتی ہے۔ گزشتہ ہفتہ جاپان کے وزیر مال نے اس مدرسہ کا معائنہ کیا اور طرز تعلیم، ارباب اہتمام اور دیگر امور متعلقہ مدرسہ کی بہت تعریف و توصیف فرمائی اور ساتھ ہی سالانہ امداد کے لئے حکم نافذ فرما دیا۔

بلغاری مسلمانوں پر فیر

مہاجرین بلغاریہ کی پریشانی

صوفیا کی ایک خبر مظہر ہے کہ پانچ مردوں اور چھ عورتوں کو سرحد عبور کرتے وقت بلغاری مسلمانوں اور سرحدی سپاہ میں معرکہ آرائی ہو گئی جس میں مسلمانوں کو گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔

معلوم ہوا ہے کہ بلغاری مسلمان مخفی طور پر سرحد سے ہجرت کرنا چاہتے تھے جن کو سرحدی سپاہ نے دیکھ لیا اور ان کا تعاقب کرتے ہوئے گولیاں چلا دیں۔ مہاجرین نے اس کا دلیرانہ جواب دیا۔ چار مسلمان تو بھاگ گئے باقی گرفتار کر لئے گئے۔ چند ماہ سے بلغاری مسلمانوں میں حکومت کی تباہ کن اقتصادی پالیسی کی وجہ سے سخت اضطراب پھیل گیا ہے اور اجنبی پروپیگنڈہ نے ان کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ حکومت کی سخت نگرانی کے باوجود بہت سے مسلمان بلغاریہ سے ہجرت کر گئے ہیں۔

مراکش کے ساحل پر جرمنی جہاز کی آمد

مجاہدین کو اسلحہ فراہم کئے گئے

الاہرام۔ فرانسیسی اخبار سے ایک حیرت انگیز خبر نقل کرتا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک جرمنی جہاز مراکش کے ساحل پر پہنچ گیا ہے جس پر دس جرمنی افسر سوار ہیں۔ جہاز میں سامان حرب کافی مقدار میں ہے اور وہ مراکشی عربوں کے لئے مہیا کیا گیا ہے تاکہ وہ فرانس کے خلاف اپنی جنگ کو جاری رکھ سکیں۔

الاہرام لکھتا ہے کہ اس جہاز پر جنرل ... سوار ہیں۔ اس شخص نے مراکش میں وہی کام کیا ہے جو عرب میں کرنل لارنس نے کیا تھا۔

ترکی اور چین میں معاہدہ

ایک مدت سے ترکی اور چینی تعلقات کے متعلق گفت و شنید ہو رہی تھی اب ... اخبارات سے معلوم ہوا کہ انگورہ میں وزیر خارجہ ترکی اور چینی نمائندہ کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ اور دونوں حکومتوں نے اپنے دوستانہ مراسم کی تجدید کر لی ہے۔ ... معلوم ہوا ہے کہ اٹلی اور ترکی میں ایک تجارتی معاہدہ ہو گیا ہے جو ... اصول پر مبنی ہے ... ترکی۔ اٹلی سے مال خرید کر اپنی خام پیداوار ... دیگا۔

افغانی اور حجازی معاہدہ

گزشتہ ہفتہ کو معظمہ کے دفتر وزارت خارجہ میں افغانی اور حجازی معاہدہ طے پا گیا۔ معاہدہ کی تکمیل کے بعد اسلامی حکومتوں کے دونوں نمائندوں نے اپنی دلی مسرت کا اظہار کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ حکومت افغان اور حکومت حجاز کو تا قیام قیامت دائم و قائم رکھے۔

مراکش کی جنگ کا چشمدید بیان

ایک عربی اخبار لکھتا ہے کہ مراکش کی خبروں پر سخت احتساب قائم ہے ... ایک شخص کا چشمدید بیان ہے ... مجاہدین کا بیان ہے کہ ہم آخری دم تک اپنے خون کا آخری قطرہ بہا دیں گے اور فرانس کے ظلم و استبداد کو قبول نہ کریں گے۔

یمن اور حجاز میں مصالحت کی کوشش

مکہ معظمہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ یمن اور حجاز میں صلح کرانے ... مفتی اعظم فلسطین ... سلطان ابن سعود سے ... مصالحت کی پیشکش کو ایک دفعہ اور قبول فرما لیں۔

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

"میں بھی تو آدھا مسلمان ہو گیا ہوں"

صفایہ میں جانے کی تیاریاں

(گزشتہ سے پیوستہ)

آج کی رات بڑی دلچسپی میں کٹی اور اس سے ابو تحافہ، ابو نصر اور دانیال تینوں ... قطورہ نے بلند آواز سے قرآن کریم پڑھنا شروع کیا۔ اس کی آواز ... ڈوبی ہوئی تھی جو سننے والوں پر گہرا اثر ڈال رہی تھی۔ ابو تحافہ اور ابو نصر تلاوت قرآن کریم سے بہت ہی محظوظ ہوئے اور خدا کا شکر ادا ... ہماری محنت کو ٹھکانے لگایا اور دوسرے قطورہ کو ایمان کی دولت نصیب حاصل ہو گئی۔ غرض کئی روز تک قطورہ صبح کی نماز کے بعد قرآن کریم کی تلاوت ضرور کرتی۔ ایک روز دانیال بھی تلاوت قرآن کریم کے وقت ... پاس آ کر بیٹھ گیا اور نہایت غور سے قرآن کریم کی آیات سننے لگا ... قطورہ نے کہا۔

...

خوبصورتی اور حسن بھی ہزاروں میں ایک ہے۔

قطورہ — اگر صفایہ میں عیسائیوں کی طرف سے کچھ تنور ہوا تو بیچارے ابو نصر کو بھی پریشانی ہوگی اس لئے ان کا ساتھ چلنا مناسب نہیں۔

دانیال — کہتی تو ٹھیک ہو مگر ساتھ چلنے کے لئے کوئی دوسرا آدمی بھی تو نہیں ہے۔

قطورہ — تو کیا صفایہ میں جانا ضروری ہے؟ اب ہمارا وہاں کیا ہے۔ والدہ گزر گئیں۔ بھائی بہن بھی نہ رہے۔ صرف ایک مکان ہے اس کو فروخت کیا جا سکتا ہے۔ میرے خیال میں تو صفایہ کا ارادہ ملتوی کر دینا چاہئے۔

دانیال — اچھا میں ابو تحافہ سے مشورہ کروں گا پھر جیسا ہوگا عمل کیا جائے گا۔

اتنے میں معلوم ہوا کہ ابو نصر کسی سے سرائے میں بات چیت کر رہا ہے۔ دانیال نے کھڑکی میں سے آواز دیکر اس کو اپنے پاس بلا لیا۔ ابو نصر نہایت ذہین ذکی شرمیلا حسین اور اپنے باپ کا ایک ہی لڑکا ہے۔ اگرچہ اس کی عمر ابھی کچھ زیادہ نہیں ہے مگر علمی گفتگو بڑی شان سے کرتا ہے۔ اسی وجہ سے لوگ کہتے ہیں کہ اسے علم لدنی ہے۔

دانیال — یہاں ابو نصر! دیکھو یہ قطورہ تم کو یاد کر رہی تھی اچھا ہوا تم آ گئے۔ بولو ہمارے ساتھ صفایہ چلو گے؟

...

مسلم اوقاف کے متعلق صوبہ متحدہ کا مسودہ قانون

جمعیۃ علمائے ہند کے جلسہ مشاورت کی مفصل ترمیمات

شرعی نقطۂ نگاہ سے جمیعۃ العلماء اور سربرآوردہ زعماء کے فیصلے

(گزشتہ سے پیوستہ)

باب دوم — محافظ اوقاف

۱۳-(۱) محافظ اوقاف کا تقرر۔ اس قانون کے نفاذ کے تین ماہ کے اندر لوکل گورنمنٹ بذریعہ مشتہری گزٹ کسی مسلمان کو صوبہ متحدہ کے لئے محافظ اوقاف مقرر کرے گی جس کا صدر مقام ایسی جگہ ہوگا جس کو لوکل گورنمنٹ تجویز کرے گی۔ محافظ اوقاف کا تقرر اُن اصول و شرائط پر ہوگا جس کو لوکل گورنمنٹ مقرر کرے گی۔

...

باب دوم — سنٹرل بورڈ

۱۴-(۱) سنٹرل بورڈ کا قیام۔ ایک بورڈ قائم کیا جائے گا جس کا من حیث الجماعت نام سنٹرل بورڈ مسلم عام اوقاف صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ ہوگا اور جو دوامی طور پر باوجود ایک جماعت کی جگہ دوسری جماعت کے جانشین ہوتے رہنے کے ایک ہی بورڈ سمجھا جائیگا اور اس کی ایک مہر عام ہوگی اور اسکے اختیارات کا حلقہ اثر تمام صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ ہوگا۔ ... پابندی کسی ایسی قید یا شرط کے جو اس ایکٹ کی جب سے عائد ہو اسکو یہ قابلیت حاصل ہوگی کہ اپنے متحدہ نام سے نالش کرے اور اسی طرح اس پر نالش کی جائے ...

...

خریداران الجمعیۃ ...

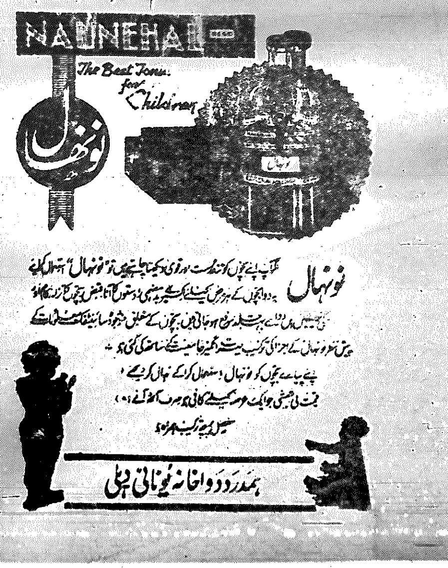

فیض عملیات مجربہ

موسم گرما کٹ پیس قسط پر خریدیئے

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

مفت — معجون برہمی

چھ روپیہ کا نقد انعام

جامع الاحادیث اور رسالہ شریعت

سرمہ نور افزا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم سہ شنبہ ۲۰ محرم الحرام ۱۳۵۳ھ ہجری

ترمیم شدہ مسودۂ قانون

اوقاف کے متعلق شرعی نقطۂ نگاہ

(۳)

اوقاف کے متعلق سب سے پہلا اور بنیادی اصول شریعت اسلامیہ کا یہ ہے کہ ہر وقف کی آمدنی واقف کی مقرر کردہ اغراض اور طریق کار کے مطابق صرف ہو اور اس میں کوئی فرق نہ کیا جائے۔ ایک وقف کے متولی کو اس پر مجبور کیا جاسکتا ہے کہ جو کچھ واقف نے لکھدیا ہے وقف کی آمدنی کا پیسہ پیسہ اس کے مطابق صرف کرے۔ لیکن حکومت یا کوئی شخص اسے اس پر مجبور نہیں کرسکتا کہ وہ اغراض واقف کے علاوہ کسی دوسری غرض پر خواہ وہ مقررہ اغراض سے ...

کیوں نہ کر لی پڑے اس لئے حافظ صاحب کے ان الفاظ پر شرعی نقطۂ نگاہ سے نہایت خطرناک ابہام موجود تھا۔ جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس مشاورت نے جو مسودہ مرتب کیا ہے اس میں اس ترمیم کے اندر چند الفاظ کا اضافہ کرکے اسے بہت صاف کردیا ہے اور آئندہ کے لئے بھی اس مسودہ قانون کی بنیاد پر ہر قسم کی قانون سازی کو شرعی حدود سے محدود کردیا ہے ان کی ترمیم حسب ذیل ہے۔

ہرگاہ یہ امر قرین مصلحت ہے کہ مسلمانوں کے تمام اوقاف ... متعددہ ...

[illegible]

مزدوروں کی ہڑتال

[illegible]

ناظم جمعیۃ کا دورہ بہار

[illegible]

اسمبلی کے آیندہ انتخابات

[illegible]

حوادث و احکام

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible]

شذرات

سیدراس مسعود کا استعفا

[illegible]

دارالحکومت

دہلی میونسپلٹی کا ہنگامہ خیز اجلاس

حکومت پرستوں کی تجویز پر بحث

سرکاری صدر کے حق میں فیصلہ

دہلی ۳ رمئی۔ گذشتہ ہفتہ مسٹر ہیبرڈ ڈپٹی کمشنر و صدر دہلی میونسپلٹی کے پاس ۱۸ میونسپل کمشنروں نے حسب ذیل تجویز روانہ کی تھی۔

ہم مندرجہ ذیل ممبران کمیٹی اجلاس منعقدہ ۱۲ رمئی ۱۹۳۱ء کے منظور فرمودہ ریزولیوشن نمبر ۲۷ کے مندرجہ ذیل حصہ کی مکرر تائید کرتے ہیں۔

شہر اور کمیٹی ہر دو کے مفاد میں دہلی میونسپل کمیٹی میں ہنوز سرکاری پریذیڈنٹ کے ایکس آفیشل پریذیڈنٹ ہوں۔ مندرجہ بالا تجویز کی وجوہات ظاہر ہیں اور اس موقعہ پر اس کی تفصیل میں نہیں پڑتے اس لئے کہ ہم کو پورے طور پر یقین ہے کہ ہنوز صورت حال ہمارے بیشتر و ممبران کے مندرجہ بالا فیصلہ میں کسی تغیر و تبدل کرنے کی متقاضی ہے۔ مزید برآں استدعا کی جاتی ہے کہ اس غرض سے کہ اس اہم مسئلہ پر ممبران کمیٹی کی صحیح صحیح رائے معلوم ہوسکے ان کی رائے بذریعہ بیلٹ کے لی جائے۔ مہربانی فرماکر اس معاملہ کو جلد از جلد کمیٹی کے روبرو پیش کردیا جائے۔

اس تجویز پر جن ممبران نے دستخط ثبت کئے تھے ان میں سے سترہ کے نام ...

[illegible]

دہلی کھاری باؤلی میں ہندو مسلم بلوہ

ایک ہندو پہلوان کی گالی گلوچ کا نتیجہ

[illegible]

سرراس مسعود نے استعفا دیدیا

مسلم یونیورسٹی میں سنسنی پھیل گئی

[illegible]

ایک شخص ہلاک اور ایک زخمی

[illegible]

افریقہ کی کونسل میں ہندوستانیوں کا انتخاب

[illegible]

وائسرائے ریلیف فنڈ میں پچاس لاکھ روپیہ

[illegible]

سوراج پارٹی کے اغراض و مقاصد کی وضاحت

جنرل کونسل کی تشکیل۔ کانگریس کا کنٹرول تسلیم کرلیا گیا

مجالس قانون ساز پر قبضہ اور حکومت کی دو عملی پالیسی کی مخالفت

رانچی ۴ رمئی۔ سوراج پارٹی کی کانفرنس میں آج بحث و تمحیص کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور فیصلہ ہوا کہ سوراج پارٹی آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو بطور اساس بنیاد تسلیم کرتی ہے۔ گاندھی جی کے مشورہ کے مطابق سوراج پارٹی، کانگریس کمیٹی کا پارلیمنٹری بازو قرار پائی نیز یہ بھی فیصلہ ہوا کہ قومی پالیسی کے سلسلہ میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی سوراج پارٹی پر پورا کنٹرول رکھے گی۔ ڈاکٹر انصاری صاحب نے اپنے صدارتی خطبہ میں اعلان کیا کہ پوری کانفرنس کی تشکیل ایک جنرل کونسل میں ہوگی جس میں ۲۰ ممبروں کی ایک اگزیکیٹو کونسل بھی ہوگی۔ پارٹی کا مقصد بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ اس کا واحد مقصد یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہوسکے مرکزی اور صوبجاتی کونسلوں نیز مقامی بورڈوں پر قبضہ کیا جائے۔ اور حکومت کی دو عملی پالیسی کا مقابلہ کیا جائے۔

جنرل کونسل ذیل کے اجزا پر مشتمل ہوگی۔ (۱) آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سوراجسٹ ممبر (۲) پارٹی کے صوبجاتی اداروں کے منتخب ممبر جنکا فیصلہ جنرل کونسل کرے گی (۳) مجالس مقننہ کے سوراجسٹ ممبر جن کے ممبروں کی تحدید جنرل کونسل کرے گی۔

مندرجہ ذیل عہدے بھی مقرر کئے گئے ہیں۔ صدر۔ ایک جنرل سکرٹری۔ ایک خزانچی۔ ان میں اگزیکٹو کونسل کے چھ ممبر بھی ہوں گے۔ جن کو صوبجاتی اداروں سے منتخب کریں گے۔

ناظم جمعیۃ علماء ہند کا دورہ بہار

۱۸ رمئی تک دورہ کا مکمل پروگرام

[illegible]

مونگیر میں ناظم جمعیۃ علماء ہند کی تقریر

زلزلہ زدہ مقامات کا معائنہ اور ہدایات

[illegible]

سندھ میں زلزلہ آگیا

جج اور وکلا عدالت سے باہر نکل آئے

[illegible]

کسانوں اور مزدوروں کی بیداری کا پروگرام

مولانا ابوالکلام آزاد کی مبارک سعی!

[illegible]

مسٹر محمد یعقوب اسمبلی کیلئے کھڑے ہونگے

[illegible]

دربھنگہ میں ایک نئی آبادی کی تعمیر

[illegible]

اودھ چیف کورٹ میں مؤکیل خاتون

[illegible]

بندرگاہ حدیدہ پر جہاز پہونچ گیا

برطانوی جان و مال کی حفاظت کا بہانہ

یمن و حجاز کی جنگ کے نتائج

[illegible]

ہائی اسکول میں بم پھٹ گیا

ایک نوجوان ہندو مجروح

[illegible]

کانگریسی لیڈر داخلہ کونسل کی مخالفت کرینگے

ڈاکٹر انصاری کے بیان پر احتجاج

الہ آباد ۳ رمئی۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگریسی کارکن اور کانگریس کمیٹی کے ارکان موجودہ سیاسی صورت حالات پر غور کرنے کے لئے آپس میں گفت و شنید کرنے والے ہیں گاندھی جی کے اعلان پر بھی گفت و شنید کی جائے گی۔ معلوم ہوا کہ یہ تمام کارکن اصولی طور پر داخلہ کونسل کی مخالفت کریں گے البتہ ان لیڈروں میں سول نافرمانی کی واپسی پر کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ڈاکٹر انصاری کے آخری بیان پر کانگریسی حلقوں میں نکتہ چینی کی گئی ہے اور رزرباد ایرشاد نے گاندھی جی کی خدمت میں ایک مکتوب کے ذریعہ ڈاکٹر صاحب کے بیان پر نکتہ چینی کی ہے۔

لبرل سوراج پارٹی میں شامل نہیں ہونگے

ہم گاندھی جی کے مقلد نہیں ہیں

لکھنؤ ۳۰ اپریل۔ لبرل فیڈریشن کے سابق پریذیڈنٹ ڈاکٹر آر پی پراجپے نے انڈین نیشنل لبرل فیڈریشن کے پریذیڈنٹ مسٹر یا سوکو ایک خط کے جواب میں لکھا ہے کہ لبرل پارٹی کو سوراج پارٹی کے ساتھ شامل نہیں ہونا چاہئے۔ وہ کہتے ہیں کہ اول تو ابھی صورت حال بالکل غیر واضح ہے اور بہت سے اہم امور کے متعلق سوراج پارٹی نے ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا اور اس سے پہلے ہم اس کے ساتھ شامل ہونے کے سوال پر غور نہیں کرسکتے ...

اتفاق رائے بھی ہو جائے تو بھی کانگریس کے ساتھ تعاون مشکل ہے۔ کیونکہ کانگریس کی پالیسی اس وقت ایک ایسے آدمی کے ہاتھ میں ہے جو منطق سے نہیں بلکہ خدائی طاقت اور خدائی حکم سے ہی سارے کام کرتا ہے۔ اس لئے لبرل اس قسم کے نشان کے پیچھے نہیں چل سکتے۔

رانچی کانفرنس سے سرحدی لیڈروں کی توقعات

حکومت سے سرحدی کونسل کو توڑنے کا مطالبہ

پشاور ۴ رمئی۔ سرحد کے سرخ پوش لیڈر رانچی کانفرنس کے نتائج کا شدت کے ساتھ انتظار کررہے ہیں انہوں نے سول نافرمانی کی واپسی کا خیر مقدم کیا ہے اور سوراج پارٹی سے توقع کی ہے کہ وہ جلد از جلد اعلیٰ پیمانہ پر اس تحریک کو جاری کریں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ سرحدی لیڈر حکومت سرحد سے اس بات کا مطالبہ کرینگے کہ موجودہ سرحدی کونسل کو توڑدے اور نئے انتخاب کے لئے لوگوں کو موقع دے۔

گورنر وقتل کی دھمکی

لندن ۳۰ اپریل ...

[illegible]

جزائر فلپائن نے آزادی تسلیم کرلی

[illegible]

ریوالور برآمد ہونے پر ایک مسلمان گرفتار

[illegible]

۷۵ سالہ کالو رام اندر آتش

[illegible]

پنڈت مالویہ نے خیبر کا معائنہ کیا

[illegible]

دارالعوام میں کپور تھلہ کے ہنگامہ کا تذکرہ

[illegible]

ہوائی جہاز ٹکرا گیا۔ چار اشخاص ہلاک

[illegible]

گورنر جنرل نے اسمبلی کو توڑنے کا اعلان کردیا

وزیر ہند پر وائسرائے ہند کی فتح۔ شملہ کا اجلاس آخری ہوگا

وائسرائے کے فیصلہ پر رانچی کانفرنس کے لیڈروں کا تبصرہ

شملہ یکم مئی۔ آج مندرجہ ذیل سرکاری اعلان شائع ہوا ہے:

گورنر جنرل نے فیصلہ کیا ہے کہ موجودہ اسمبلی کی میعاد حیات میں شملہ کے اجلاس سے زیادہ جو ۱۶ جولائی یا اس کے قریب منعقد ہوگا توسیع نہیں کی جائے گی یہ فیصلہ وائسرائے کی ایگزیکٹیو کونسل کے فوری اجلاس میں وائٹ ہال سے نامہ و پیام کرنے اور جواب موصول ہونے کے بعد کیا ہے۔ اسمبلی کا اجلاس شملہ ۱۶ جولائی کو شروع ہوگا اور غالباً چھ ہفتہ تک جاری رہے گا اب تک عام انتخابات کے لئے کسی صحیح تاریخ کا تعین نہیں ہوا ہے البتہ نامزدگی کے لئے تاریخ کا تعین اکتوبر کے اختتام تک ہوجائے گا۔

رانچی میں کانگریسی لیڈروں کی جو کانفرنس منعقد ہورہی ہے اور جس میں گاندھی جی خود شریک ہیں اس میں اسمبلی کے توڑے جانے کے اعلان پر تبادلہ خیالات ہوا اور عام طور پر کہا گیا کہ حکومت نے سوراج پارٹی کے چیلنج کو منظور کرلیا ہے۔ ڈاکٹر انصاری نے فرمایا کہ ہمیں کوئی شبہ نہیں کہ ہم ہی انتخاب میں کامیاب ہوں گے آپ نے مزید فرمایا کہ اسمبلی کو توڑنے کا اعلان توقع کے خلاف ہے یہ اعلان ہمارے پروگرام پر ہرگز اثر انداز نہیں ہو تاہم اپنا کام کر رہے ہیں خواہ اسمبلی ٹوٹے یا قائم رہے۔

واضح رہے کہ اسمبلی کو توڑنے کے سلسلہ میں وائسرائے ہند اور وزیر ہند میں سخت اختلاف تھا۔ وزیر ہند سر ہو کہ موجودہ اسمبلی کو قائم رکھنا چاہتے تھے تاکہ سوراج پارٹی جدید انتخاب میں شریک ہوکر نئے دستور کو ناکام بنانے کی کوشش نہ کرسکے لیکن وائسرائے اس کے خلاف تھے ان کا خیال تھا کہ جب سوراج پارٹی نے حکومت سے تعاون کرنے کا اعلان کیا ہے حکومت کی ہٹلرانہ ملک کی فضا کو کدر بنادے گی۔ آخر کار وائسرائے ہند کو فتح ہوئی۔

رانچی کانفرنس میں سوراج پارٹی کے پروگرام کی تشکیل

سربرآوردہ لیڈروں کی بے ضابطہ گفت و شنید

مسودہ کی تیاری کانگریس کے مطابق کی جائے گی

رانچی یکم مئی۔ یہاں سربرآوردہ لیڈروں کی بے ضابطہ کانفرنس آج سوراج پارٹی کے پروگرام کو تیار کرنے کے لئے منعقد ہوئی۔ گاندھی جی نے کانفرنس میں شرکت کی کانفرنس کی کارروائی ۵ گھنٹہ تک جاری رہی جس میں تجویز کا مسودہ تیار کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی۔ راجا گوپال آچاریہ نے پریس نمائندوں کو اطلاع دی کہ تمام گفت و شنید اطمینان بخش طریقہ پر ہوئی خوشی اور مسرت کی فضا میں گفتگو ختم ہوئی جس سے پتہ چلا کہ مسودہ کی تیاری میں فراخ دلی سے کام لیا گیا سب کمیٹی تجویز کے مسودہ کی تیاری میں مشغول ہے جو کل سوراج کانفرنس کے سامنے پیش کیا جائے گا کانفرنس ۳ مئی تک جاری رہے گی۔

تجویز کا مسودہ بنانے والی سب کمیٹی میں مندرجہ ذیل ارکان شامل ہیں ڈاکٹر انصاری، بھولا بھائی ڈیسائی، مسٹر نیشی، مسٹر گوسوامی، ڈاکٹر راے، مسٹر آصف علی۔

بیرسٹر آج مسودہ کا خاکہ گاندھی جی کی خدمت میں بغرض منظوری پیش کردیا جائے گا۔ منظوری کے بعد تجویز سوراج کانفرنس میں پیش کی جائے گی۔

مسٹر آصف علی، ڈاکٹر انصاری اور راجگوپال آچاریہ میں اس امر پر دلچسپ گفتگو ہوئی کہ تجویز میں سرکاری فرقہ وارانہ فیصلہ کا کوئی حوالہ دیا جائے یا نہیں گفتگو کے دوران میں اختلافات آثار ہو گیا مگر فرضیہ یہی ہوا کہ جب تک قومی مطالبات کی تشکیل کے لئے کوئی موقعہ نہ آجائے اس مسئلہ پر گفتگو نہ کی جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ سوراج پارٹی کے پروگرام کے لئے تجویز کا مسودہ ایسے طریقہ سے بنایا جائے گا کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی بھی اس کی تصدیق کردے اور گاندھی جی کی حمایت اسے حاصل رہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی جو اسمبلی میں سوراج پارٹی کی رہنمائی کریں گے وہ آنجہانی مسٹر پٹیل کے حلقہ انتخاب سے کھڑے ہونے کی کوشش کریں گے۔

پٹنہ کی جامع مسجد میں مسلم اجتماع

ناظم جمعیۃ علماء ہند کی تقریر

حکومت افغانستان قبائل کو غیر مسلم کر رہی ہے

شنواری قبیلہ نے تار کاٹ ڈالے

پشاور میں افغانوں اور پولیس کا تصادم

پانچ ہزار روپیہ جرمانہ۔ سرکاری بیان

اسلامیہ کالج لکھنؤ میں پنڈت مالویہ کی تعزیت

دہلی میں کالا قبل کے مزدوروں میں تصادم

۱۲ اشخاص گرفتار

مسلمانوں کو کھادی استعمال کرنی چاہئے

مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی کا مشورہ

بر ما ریلوے کو تباہ کرنے کی دوبارہ کوشش

رانچی کانفرنس میں کونسلوں کے انتخاب کا مسئلہ

مولانا شوکت علی کے خلاف ایک ہزار کی ڈگری

کوئلہ کی کان میں مہلک حادثہ

ستر لوگ گرفتار کرلئے گئے!

جنرل گورنر مستعفی ہوگئے

بڑودہ میں جدید رسم الخط

انجمن معیار الادب بمبئی کا ایک خاص اور اہم جلسہ

ریلوے کی آمدنی میں ۷۸ لاکھ کا اضافہ

ڈیڑھ سو سال کے بعد تاریخ

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

حیات حافظ رحمت خاں

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

المشتہر منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

بال سیاہ تیل

خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

مفت کا اکسیر

سرکاری بیان کے مطابق کپورتھلہ میں ۱۲ مسلمان مارے گئے

ایک سو سے زائد مسلمانوں کے قتل کی افواہ!

جلوس گولیوں کی بارش میں وہیں کھڑا رہا

لاہور ۳ اپریل۔ سلطانپور ریاست کپورتھلہ میں محرم کے موقعہ پر مسلم جلوس پر جو گولیاں چلائی گئی تھیں اس کے متعلق "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کے نمائندہ کا بیان ہے کہ سرکاری طور پر تحقیقات سے معلوم ہوا کہ فائرنگ سے ۱۲ مسلمان ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔ یہ اعداد و شمار سرکاری ہیں جو تحقیقات کرنے پر شائع کئے گئے ہیں۔ غیر سرکاری بیان مظہر ہے کہ ہلاک شدگان کی تعداد ایک سو سے بھی متجاوز ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں نے ممنوعہ علاقوں سے جلوس نکالنے پر اصرار کیا اور منع کرنے کے باوجود اپنے اقدام سے باز نہ آئے۔ محرم کے روز ۱۶ ہزار مسلمان نے پولیس اور فوج کا مقابلہ کیا۔ مسلمانوں نے ایک پیپل کے درخت کو کاٹنے کی تمنا کی جس پر سکھوں کی ایک جماعت نزدیک ہی جمع ہوگئی اور اس نے ارادہ کرلیا کہ مسلمانوں کو درخت کاٹنے نہیں دیں گے۔ تمام فہمائش بیکار ثابت ہوئے اور جب مسلمانوں نے مزید اقدام کا ارادہ کیا تو مجسٹریٹ نے معاملہ کو فوج کے حوالہ کردیا۔

سرکاری بیان مظہر ہے کہ کل ۱۷ فائر کئے گئے۔ مسلمان مر کر گرنے لگے مگر مجمع اسی جگہ کھڑا رہا یہاں تک کہ فوجی سپاہیوں نے بندوق کے کندوں سے مار مار کر ان کو پیچھے ہٹا دیا۔

مسلمانان کراچی کا ایک عظیم الشان جلسہ

مظالم جیند کے خلاف احتجاج

سندھ پنجاب ہندو کانفرنس کا اجلاس

ہندوؤں کی فرقہ وارانہ ذہنیت کا مظاہرہ

سرحدی قبائل اور پولیس کا تصادم

پولیس نے گولی چلا دی

بری سپاہی نے تین اشخاص کو قتل کردیا

افغانستان کا باغی ابھی گرفتار نہیں ہوا

ہندوستان کیلئے اشتراکی نظام کی ضرورت

کانگریسیوں کے ایک جلسہ کی تجویز

دہلی ۳ اپریل۔ مقامی کانگریسی کارکنوں کے ایک جلسہ میں تجویز ہوا کہ اشتراکی پروگرام ہی ملک کی ضروریات کو پورا کرسکتا ہے اور کانگریسیوں کو ایسے پروگرام کی تکمیل کے لئے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے۔ سوراج پارٹی کے سکریٹری نے ایک بیان کے دوران میں ان اسباب پر روشنی ڈالی ہے جن کی بنا پر رانچی کانفرنس میں محدود اشخاص کو مدعو کیا گیا ہے۔

مس میو کے وطن کی تہذیب

برہنہ ناچ کے سلسلہ میں سات سو افراد گرفتار

بازاروں کے ساتھ مسٹر ہار نیمن بھی گرفتار کرلئے گئے

بریلی کے قریب فساد میں ایک شخص ہلاک

اسمبلی کو توڑنے کا اعلان لوگوں کی خیالی فیصلہ ہے

آسٹریا میں فسطائی حکومت قائم ہوگئی

مدراس کے ایک موضع میں گولی چل گئی

مجلس احرار اسلام ملتان کا سالانہ اجلاس

ملتان شہر ۱۶ اپریل۔ گذشتہ شب کو زیر مجلس احرار اسلام میں مجلس کا ایک ہنگامی جلسہ زیر صدارت ڈاکٹر مقبول احمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ملتان منعقد ہوا۔ اور ذیل کی قراردادیں باتفاق منظور کی گئیں:-

(۱) مجلس احرار اسلام ملتان کا یہ اجلاس ریاست جیند کی مسجد میں سؤر کا گوشت پھینکنے والے واقعہ کو سخت نفرت و حقارت سے دیکھتا ہے اور مہاراجہ صاحب سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مجرمین کو قرار واقعی سزا دے کر مسلمانوں کے جذبات کی پاسداری کریں۔

ہڑتالی مزدوروں کے نو لیڈر گرفتار

آرڈیننس ایجنٹ کی دوبارہ زندگی!

دہلی کلاتھ مل کے مزدوروں کو نوٹس

بمبئی اسکول کمیٹی

نوٹس

آر۔ وی۔ پارولیکر سکریٹری اسکول کمیٹی

مجوب عاشق کے قدموں پر

آلہ نامردی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔اے) معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی۔ یوم چہارشنبہ ۲۴ محرم الحرام ۱۳۵۳ھ ہجری۔ مطابق ۹ مئی ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۲

معاصرین کے افکار و آراء

عرب میں جنگ

خان عبدالغفار خان اور حکومت

ایک عام شکایت

کانگریس کے پردہ میں فرقہ پرستی

(ابقیہ)

مہمان دل

دردِ الفت نے بڑبادی ہے کچھ ایسی شانِ دل
ہجر کے صدموں میں بھی ثابت رہا پیمانِ دل
دل کی دنیا ہی نظر آتی ہے کچھ بدلی ہوئی
کس لئے میں چارہ گر کی آس پر جیتا رہوں
صحراگردی بھی تقاضائے جنونِ عشق ہے
اسکی چوکھٹ پر جبیں سائی ہمارا فرض ہے

جی میں آتا ہے کہ میں ہوتا رہوں قربانِ دل
ترکِ الفت تو کسی صورت نہ تھا شایانِ دل
وہ ہوئے ہیں آنکر جب زِ زیبی مہمانِ دل
کیا تمہارے درد سے ممکن نہیں درمانِ دل
بے سر و سامانیاں ہو کر رہیں سامانِ دل
کیا کریں رہ ہو نہیں سکتا کوئی فرمانِ دل

ناامیدی دل پہ قبضہ کر چکی اکرم مرے
آپ گھبرا کر نکل جائیں گے اب ارمانِ دل

(از جناب محمد اکرم علی خاں اکرم۔ دہلوی)

دلچسپ وحقائق ومعلومات

حمائل شریف مترجم
مع
خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ: مینیجر اخبار الجمعیۃ۔ بازار بلیماران۔ دہلی

Regd. No. L 1793.

The Jamiat

Vol 19 No. 31 — DELHI SATURDAY, MAY 5, 1934. — PRICE ONE ANNA

مینیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

بخارا اور ترکستان کے مظلوم مہاجرین
حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی اپیل

انجمن اتحاد بخارا و ترکستان کی مصیبتوں سے متاثر ہو کر حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی نے ذیل کے الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔

ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ خادم العلم بدار العلوم دیوبند
(ناظم انجمن اتحادیہ مہاجرین بخارا و ترکستان دہلی)

ریاست کوٹہ میں ایک قومی مدرسہ کی ضرورت

مدرسہ تقویت الاسلام میرا اول کا سالانہ امتحان

خلیفہ قادیان کا مقابلہ سے فرار

(عبدالغنی لائل پور)

ضلع دربھنگہ کے شرفاء کی بربادی

(محمد احمد حسین ...)

زلزلہ زدہ اسلامی درسگاہ کی اپیل

ایک نئی انجمن کا قیام

ناظم جمعیۃ علماء ہند کا دورہ بہار

ضلع اعظم گڈھ میں جمعیۃ طلباء کا قیام

مسلمانوں پر ریاست جیند کے مظالم

(سکریٹری مجلس احرار اسلام رہتک)

بھوپندر اطبیہ کالج پٹیالہ کا سالانہ امتحان

(محمد بشیر قاسمی)

(بھوپندر اطبیہ کالج پٹیالہ)

انجمن امداد الاسلام دیوبند کا جلسہ

اگر آپ
اپنے کاروبار و تجارت کو فروغ دینا چاہتے ہیں تو سہ روزہ الجمعیۃ میں اشتہار دیجئے اور اسکی مقبولیت کا اندازہ کیجئے
مینیجر صیغہ اشتہارات الجمعیۃ دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا مجلد متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نا ہے ... پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے ...

مینیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

از بلا چھپ رہی ہے

ملنے کا پتہ: مینیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

یداللہ علی الجماعۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

الجمعیۃ سہ روزہ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے) معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی یوم چہارشنبہ ۲۴ محرم الحرام ۱۳۵۳ھ ہجری مطابق ۹ مئی ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۲

مہمان دل

دردِ الفت نے بڑھادی ہے کچھ ایسی شانِ دل
جی میں آتا ہے کہ میں ہوتا رہوں قربانِ دل

ہجر کے صدموں میں بھی ثابت رہا پیمانِ دل
ترکِ الفت تو کسی صورت نہ تھا شایانِ دل

دل کی دنیا ہی نظر آتی ہے کچھ بدلی ہوئی
وہ ہوئے ہیں آنکر جب زینتِ مہمانِ دل

کس لئے میں چارہ گر کی آس پر جیتا رہوں
کیا تمہارے درد سے ممکن نہیں درمانِ دل

صحراگردی بھی تقاضائے جنونِ عشق ہے
بے سروسامانیاں ہوکر رہیں سامانِ دل

اسکی چوکھٹ پر جبیں سائی ہمارا فرض ہے
کیا کریں رد ہو نہیں سکتا کوئی فرمانِ دل

ناامیدی دل پہ قبضہ کرچکی اکرم میرے
آپ گھبرا کر نکل جائیں گے اب ارمانِ دل

(از جناب محمد اکرم علی خاں اکرم - دہلوی)

دلچسپ و حقائق و معلومات

مغربی آسٹریلیا کے شہر سدرن کراس سے ایک سنسنی خیز خبر موصول ہوئی ہے کہ کس طرح ایک کتے نے اپنی مالک کی لڑکی کی جان بچائی۔ ماں نے اپنی تین سالہ بچی کو ہدایت کر رکھی تھی کہ جب کبھی وہ گاڑی آتے دیکھے تو خاموش کھڑی ہوجائے اور جب تک گاڑی گزر نہ جائے اپنی جگہ سے نہ ہلے۔ ایک روز یہ لڑکی ریلوے لائن پر ... ریلوے لائن پر ساکت کھڑی ہوگئی۔ ماں نے دور سے اپنی بچی کو دیکھا۔ اور چیختی چلاتی ہوئی اپنی بچی کے بچانے کو دوڑی۔ لیکن گاڑی ماں کی رفتار سے زیادہ تیز تھی۔ ماں کے ساتھ کتا بھی بھاگا آرہا تھا اس نے عورت کی چیخ سنی اور بے تحاشا بھاگنا شروع کیا اور لڑکی پر اس زور سے کودا کہ وہ لڑکی ریل کی پٹری سے پار جاپڑی۔ چشم زدن میں گاڑی دندناتی ہوئی گزر گئی۔ اور لڑکی بچ گئی۔

شطرنج میں ۶۴ خانے ہوتے ہیں۔ اگر آپ پہلے خانہ میں ایک، دوسرے میں دو، تیسرے میں تین، چوتھے درجے میں چار، ترتیب وار ایک سے دوسرے میں دگنے چاول رکھ کر حساب لگائیں گے تو کل چاولوں کی تعداد ۱۸۴۴۶۷۴۴۰۷۳۷۰۹۵۵۱۶۱۵ ہوگی جس کا وزن ۰۶ کھرب اور کئی ارب من ہوگا۔

انگلینڈ کے ۱۳ سالہ سکول طالب علم نے ایک مشین گن ایجاد کی ہے جو ایک منٹ میں گولیوں کے ۰۰۰... راؤنڈ چلا سکتی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک جرمن ایجنٹ نے اس مشین گن کی ایجاد کا راز دریافت کیا ہے جس کے لئے اس لڑکے کو ۵۰۰ پونڈ کی پیشکش کی تھی، لیکن اس نے یہ پیشکش نامنظور کردی ہے۔

سانپ بھگانے کی آسان ترکیب یہ ہے کہ جس مقام پر سانپ رہتا ہو ٹماٹر ... کی دھونی دیں۔

امریکہ کی ریاست جارجیا میں ٹاؤنسینڈ نامی ایک شخص تھا جو ایک چھوٹا سا اخبار نکالا کرتا تھا۔ وہ اپنے اخبار کا خود ہی ایڈیٹر تھا اور خود ہی کمپوزیٹر۔ اس کی عمر ستر برس تھی۔ اور تقریباً اسی قدر پرانا ایک پریس اس کے پاس تھا جس پر وہ اخبار چھاپا کرتا تھا۔ ہر ہفتہ دورِ اشاعت میں اس کا ایک کالم ایسا ہوتا تھا جس میں وہ اپنی رائے ظاہر کیا کرتا تھا۔ اس کی کوششیں زیادہ تر پختہ سڑکوں پر پانی بہم پہنچانے کے بہترین انتظامات اور دیگر رفاہِ عام کی خامیوں کے سلسلے میں ہوتی تھیں۔ چند روز ہوئے اس کے ناظرین اخبار میں اس کا کالم معمول سے زیادہ چھوٹا دیکھ کر حیران رہ گئے۔ کالم کا آخری فقرہ تھا "ایڈیٹر بیمار ہے"۔ یہ سطر لکھ چکنے کے بعد جب وہ اپنی کرسی پر بیٹھا تو اس کا دم نکل گیا۔

واشنگٹن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ گرانز کے ایک بیکار موٹر ڈرائیور نے وہاں سے واشنگٹن تک کا سفر ہاتھوں کے بل کرنا شروع کردیا ہے۔ گرانز سے واشنگٹن تک کا فاصلہ ۱۲۰ میل ہے۔ چنانچہ جب ڈرائیور نے ایک تہائی فاصلہ طے کرلیا تو اس کے ہاتھوں میں زہر پیدا ہوگیا جس کی وجہ سے اسے ہسپتال میں داخل ہونا پڑا۔ جونہی ڈرائیور صحت یاب ہوجائے گا وہ اپنا سفر جاری رکھیگا۔

برلن میں اولمپک کھیلوں کے لئے ایک گھنٹہ بطور نشان کے منتخب کیا گیا ہے جس پر "میں نوجوانانِ عالم کو مدعو کرتا ہوں" الفاظ کندہ ہوں گے۔ اس گھنٹے کا وزن ۴ ٹن ہوگا اور اس کی آواز برلن کے چرچ گھنٹے کی سی ہوگی۔ اس کو کھیلوں کے دوران میں استعمال کیا جائے گا۔ اس کے چھوٹے چھوٹے ماڈل بطور یادگار رکھے جائیں گے۔

معاصرین کے افکار و آراء

عرب میں جنگ

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ امام یمن نے سعودی افواج سے پے درپے ہزیمت کھانے کے بعد مصالحت کا ہاتھ اپنے بھائی کی طرف بڑھادیا ہے اور سلطان ابن سعود سے درخواست کی ہے کہ وہ فوجی کارروائی کو بند کردیں۔ امام موصوف نے یرغمال کے قیدیوں کو رہا کرنے پہاڑوں سے اپنی فوجوں کو ہٹالینے اور نجران کا ضلع امیر ادریسی کو حوالے کرنے کا بھی وعدہ کیا ہے لیکن سلطان ابن سعود نے امام یحییٰ سے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ پہلے شرائط مصالحت کی تکمیل کیجئے۔ اس کے بعد افواج نجد کو جنگی سرگرمیوں سے روکا جائیگا۔ سلطان ابن سعود کا یہ جواب تدبر اور سیاست کے عین مطابق ہے اور امام یحییٰ اگر واقعی صلح و مفاہمت کے خواہشمند ہیں تو انہیں فی الفور شرائط پوری کرکے قتالِ اسلام کی خانہ جنگی کو بند کرادینا چاہیئے۔

قارئین کرام حیران ہوں گے کہ امام یحییٰ اگر اس قدر کمزور اور فوجی مدافعت کے لحاظ سے ناکارہ تھے تو انہوں نے اپنے ہمسایہ مسلمان بھائی سے جنگ کیوں مول لی۔ انہوں نے ابہار کی کانفرنس کو ناکام کرنے کی کوشش کیوں کی۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ امام یحییٰ کی جس قدر توقعات انگریزی حکومت سے وابستہ تھیں وہ پوری نہیں ہوئیں۔ اور سعودی افواج کی جنگی اہلیت کے متعلق انہیں جس قدر غلط فہمیاں تھیں، اُن کا پردہ اُن کی آنکھوں پر سے اٹھ چکا ہے۔ یمن والوں کا خیال تھا کہ نجدی افواج میدانوں میں لڑ سکتی ہیں، پہاڑوں کے دروں میں جاکر اُن کا جوش جہاد و قتال سرد پڑجاتا ہے ... ... لیکن یہ خیال غلط ثابت ہوا اور نجدی افواج نے ... ... حکومت گھبراگئی۔ اس لئے کہ ساحلی علاقوں کی آبادی زیادہ تر شافعی ہے جو امام یمن سے خوش نہیں ہے۔ (مدینہ)

کانگریس کے پردہ میں فرقہ پرستی

ہم پہلے بھی کہہ چکے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ بنگال کے اکثر ہندو کانگریسی لیڈر خود کانگریس کے دشمن ہیں، اور بہ اس طرح کہ وہ ایک طرف مزدوروں اور کسانوں کو کانگریس سے دور کئے ہوئے ہیں اور دوسری طرف مسلمانوں کو اُس میں شریک ہونے نہیں دیتے۔ صرف میونسپل معاملہ ہی ایک معاملہ نہیں ہے جس میں کانگریس کی ایک سربرآوردہ جماعت نے شرمناک روش اختیار کی ہے، بلکہ یہ واقعہ ہے اور حد درجہ ذلیل واقعہ ہے کہ یہ ہندو لیڈر خود ہی کوشش کرتے ہیں کہ بنگال کے مسلمان کسی طرح بھی رجعت پسندی سے نکلنے نہ پائیں۔ یہی سبب ہے کہ وہ رجعت پسندوں کی پرورش کرتے ہیں اور وطن پرست مسلمانوں کو ابھرنے دینا نہیں چاہتے۔

مسلمانوں کو یہ حقیقت ہمیشہ کے لئے سمجھ لینی چاہیئے کہ اُن کا مستقبل صرف مزدوروں اور کسانوں ہی کی تحریک سے وابستہ ہے۔ اگر یہ تحریک کامیاب نہ ہوئی تو ہندو مہاسبھا ہو کانگریسی ہو، انہیں یقیناً نگل جائیں گے اور ہندو جیسا سیاسی مدبر انہیں غلام بنالیں گے۔ کم از کم بنگال کا حال ابھی طرح معلوم ہے، یہاں کے اکثر ہندو کانگریسی، وطن پروری سے بالکل خالی ہیں اور سراسر فرقہ پرست اور سرمایہ دار ... (الہلال ؟)

... ایسے لوگوں کے ہاتھ میں جب تک کانگریس رہے گی، کچھ بھی مفید نہ ہوگی، نیز ایسے ہی لوگ اب سوراج پارٹی بنارہے ہیں اور یہ پارٹی بھی کچھ مفید نہ ہوسکے گی۔ بنابریں مزدوروں کو منظم ہوکر فوراً آگے بڑھنا چاہیئے اور ان خود غرضوں کو کان پکڑ کر کانگریس سے نکال دینا چاہیئے۔ نیز تمام غریب مسلمانوں کا فرض ہے کہ مزدوروں کی تحریک میں شریک ہوجائیں اور اُسے قوت دینے اور کامیاب بنانے کی پوری پوری کوشش کریں۔ (ہند جدید)

خان عبدالغفار خاں اور حکومت

اس صحبت میں ہم اسیرانِ سرحد اور بالخصوص خان عبدالغفار خاں کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ سرخ پوشوں کی تحریک عملاً گاندھی جی کے احکام کے ساتھ وابستہ تھی۔ اب گاندھی جی نے اپنے تمام احکامات جنگ واپس لے لئے ہیں۔ لہٰذا سرحد کے سرخ پوشوں سے حکومت کو یہ خطرہ نہیں ہوسکتا کہ وہ تن تنہا میدانِ عمل میں کود پڑیں گے۔ اور حکومت کے امن کے لئے بلائے جان ثابت ہوں گے۔

خان عبدالغفار خاں کی پوزیشن یہ ہے کہ وہ گرفتار کئے گئے اور ہزاری باغ جیل میں محبوس کردئے گئے۔ ان پر کھلی عدالت میں مقدمہ نہیں چلایا گیا۔ کوئی معین سزا نہیں دی گئی۔ حکومت کی طرف سے واضح طور پر ان پر کوئی الزام نہیں لگایا گیا۔ پھر بھی وہ اب تک مقید ہیں۔ اور خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ کب تک حریت پروری کی پاداش میں بجن وزندان کی مصیبتیں ان کی قسمت میں لکھی ہیں۔

اگر حکومت اب بھی خان عبدالغفار خاں کی ذات کو سرحد کے امن و امان کے لئے خطرہ سمجھتی ہے تو اس کا اخلاقی و قانونی فرض یہ ہے کہ ان پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلائے اور پھر عدالت جو فیصلہ کرے اسے وہ تسلیم کرلے۔ اگر وہ ایسا کرنے پر آمادہ نہیں ہے تو اسے بلا تامل انہیں رہا کردینا چاہیئے۔ رہائی کے بعد اگر ان سے پھر وہی حرکات سرزد ہوں جنہیں حکومت مستحق عقوبت سمجھتی ہے تو وہ انہیں پھر گرفتار کرکے نذرِ زندان کرسکتی ہے۔

ایک عام شکایت

عام شکایت یہ کہی جاتی ہے کہ مسلمانوں میں کوئی مسلمہ سیاسی لیڈر نہیں ہے۔ شکایت ایک حد تک درست ہے۔ البتہ غور طلب یہ امر ہے کہ آخر اس کا کیا سبب ہے۔ ہم نے جہاں تک اس کے اسباب پر غور کیا، ہم اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ ہندوستان کی سیاسیات یورپ کی سیاسیات کی تقلید ہے۔ یورپ کی سیاسیات میں جھوٹ فریب، دغا دھوکہ، عہد شکنی جائز ہے۔ فرق جو کچھ ہے وہ یہ ہے کہ یہ خصائل جب اپنی ذاتی منفعت کے لئے کئے جاتے ہیں تو وہ مذموم سمجھے جاتے ہیں لیکن ملک و قوم اور پارٹی کے مقاصد اور اس کی تکمیل کی غرض سے ان سب مذموم باتوں کا استعمال کرنا سب سے بڑی خوبی اور سیاست کی اعلیٰ قابلیت کا جوہر سمجھا جاتا ہے لیکن اسلام میں اور مسلمانوں کے قومی تمدن و روایات میں یہ مذموم اور مخرب اخلاق افعال کے ارتکاب کو کسی حالت میں جائز نہیں سمجھا جاتا۔ اس وجہ سے یورپ کی سیاسیات پر عمل کرنا تو درکنار بھولے بھالے مسلمان یورپ کی سیاسیات کو سمجھ بھی نہیں سکتے۔ جب یہ حالت ہے تو مسلمانوں میں سیاسی لیڈر کس طرح پیدا ہوسکتے ہیں۔ مسلمانوں میں جو لوگ سیاسی ڈپلومیسی میں یورپ کی تقلید کرتے ہیں۔ ان میں زیادہ حصہ ایسے لوگوں کا ہے کہ ان کی ڈپلومیسی مختصر ہوتی ہے اپنی ذات تک ... کو موجودہ زمانے کی ڈپلومیسی نہیں آتی۔ (البشیر)

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے۔ گویا ایک ماہر استاد کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں۔ ہر ایک بوڑھا مرد و عورت بچے با آسانی پڑھ سکتا ہے۔ زیر متن ہندوستان کے سابق ماہر علم تفسیر حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام تاثر کے مسلمانوں میں اختلاف مقبول ہے۔ اس ترجمہ میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآن مجید کے ایک ایک لفظ کے معنی تحت لفظ ... حاشیہ پر خلاصۃ التفاسیر چھاپی گئی ہے۔ اور ضروری مقامات پر شانِ نزول کے ساتھ ساتھ مسائل اور ان کا حل احادیث سے دیا گیا ہے۔ تفسیر کے عنوانات کی تشریح کے واسطے ایک کتاب کی ضرورت ہے کیونکہ کم و بیش ایک ہزار عنوان قائم کئے گئے ہیں۔ تفسیر کی خوبی کا سب سے بڑا یہ ثبوت ہے کہ کتب تفاسیر و احادیث سے حضرت مولانا عبدالتواب صاحب چشتی شاگرد رشید حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند نے تالیف کیا ہے اور ہندوستان کے مشہور خوشنویس استاد فن منشی محمد عبدالغنی صاحب خلف منشی محمد بن ... علی صاحب مہاجر کی نے اپنی زندگانی یادگار کے طور پر لکھا ہے اور اس کی صحت کا یہ حال ہے کہ ایک ایک حرف پر نظر ثانی کی گئی ہے۔ دہلی کے بڑے بڑے علماء و ماہر حفاظ نے اس کی صحت میں حصہ لیا ہے۔ ... آپ سفر و حضر میں اپنے ساتھ رکھ سکتے ہیں۔ جیبی آسانی ... ہندوستان میں اس شان کی حمائل شریف کا مقابلہ ناممکن ہے۔ اس قدر اوصاف ہونے کے باوجود اس کا رعایتی ہدیہ

مجلد عہ (دو روپے آٹھ آنہ) بلا جلد عہ (دو روپے) محصول ڈاک بہرحالت میں بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ، بازار بلیماران - دہلی

Regd No L 1793.

The Jamiat

Vol 19 No 31 DELHI SATURDAY, [illegible] 5, 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید معرّا

نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے نولی کے خوشنویس ... منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

حضور نظام ... منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

بخارا اور ترکستان کے مظلوم مہاجرین

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی اپیل

انجمن اتحاد بخارا و ترکستان کی مصیبتوں سے متاثر ہوکر حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی نے ذیل کے الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔

جب سے انقلاب روس ہوا ہے اس مملکت کے رہنے والے تقریباً ڈیڑھ کروڑ مسلمانوں پر جو مصیبت مذہبی اور مادی نازل ہوئی ہے وہ نہایت ناگفتہ اور انتہا کو پہونچی ہوئی ہے اس کا اندازہ وہ شخص نہیں لگاسکتا جو کہ دور بیٹھا ہوا ہے ... ... بالخصوص مسلمانانِ ہند سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ ان حضرات کی امداد و اعانت میں غیر معمولی حصہ لیں۔ اور اپنے لئے دنیا اور آخرت کی بہتری ہر قسم کی حاصل کریں۔ واللہ الموفق۔

ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ خادم الطلبہ دار العلوم دیوبند (ناظم انجمن اتحادیہ مہاجرین بخارا و ترکستان دہلی)

ریاست کوٹہ میں ایک قومی مدرسہ کی ضرورت

... (نامہ نگار)

مدرسہ تقویت الاسلام دیراول کا سالانہ امتحان

... (عبدالصمد صدیقی مدرس)

خلیفہ قادیان کا مقابلہ سے فرار

مرزا بشیر الدین خلیفہ قادیان ۲ اپریل کو پولیس کی نگرانی میں لائلپور پہونچے ... انجمن تبلیغ الاسلام کی طرف سے مناظرہ کا کھلا ہوا چیلنج دیا گیا مگر قادیانی سکریٹری نے صاف انکار کردیا ... (عبدالغنی لائلپور)

ضلع دربھنگہ کے شرفاء کی بربادی

... (محمد احمد حسین ...)

زلزلہ زدہ اسلامی درسگاہ کی اپیل

... اہل خیر اس طرف متوجہ ہوں ...

ایک نئی انجمن کا قیام

... (آنریری سکریٹری)

ناظم جمعیۃ علماء ہند کا دورہ بہار

۱۶ اپریل کو مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند بہار کے زلزلہ زدہ مقامات میں دورہ کے لئے تشریف لائے ... (احمد حسین ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف)

ضلع اعظم گڈھ میں جمعیۃ طلبا کا قیام

... جمعیۃ الطلبا قائم کی ہے جس کا مقصد ...

...

مسلمانوں پر ریاست جیند کے مظالم

آج ڈھائی بجے کی گاڑی سے معتبر ذرائع سے اطلاع آئی ہے کہ ۳۰ اپریل کو شہر جیند کے مظلوم مسلمانوں کا ۳۰ آدمیوں پر ایک وفد مہاراجہ صاحب جیند کی خدمت میں جارہا تھا کہ راستے میں وزیر اعظم ڈھیگرہ صاحب کی موٹر آرہی تھی کہ مسلمانوں کی طرف سے مولوی عبدالحی صاحب نے کچھ عرض کرنے کے لئے موٹر ٹھہرائی اور عرض کی جس پر ڈھیگرہ صاحب نے اس کو اپنی موٹر میں بلاکر جواب دے کر ٹھہرالیا اور ہمراہ خود لاکر جیل میں بند کردیا۔ باقی مسلمان مہاراجہ بہادر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی عرض گذارش کی مہاراجہ بہادر نے پرائیویٹ سکریٹری صاحب نے ان کے بیانات قلم بند کئے ... بحکم وزیر اعظم صاحب وہاں پہنچی اور ان کو گرفتار کرکے پولیس سٹیشن میں لے گئے۔ (سکریٹری مجلس احرار اسلام رہتک)

اگر آپ

اپنے کاروبار و تجارت کو فروغ دینا چاہتے ہیں تو سہ روزہ الجمعیۃ میں اشتہار دیجئے اور اسکی مقبولیت کا اندازہ کیجئے

منیجر صیغہ اشتہارات الجمعیۃ دہلی

بھوپندر الطبیہ کالج پٹیالہ کا سالانہ امتحان

بھوپندر الطبیہ کالج کا سالانہ امتحان ۸ مئی ۱۹۳۴ء سے شروع ہوکر ۹ جون ۱۹۳۴ء کو ختم ہوں گے۔ حاذق الحکماء اور طبیب اکمل کا جو اصحاب پرائیویٹ امتحان دینا چاہیں، ان کو بہت جلد اپنی درخواستیں اور فیس داخلہ پرنسپل صاحب کی خدمت میں بھیج دینی چاہئیں۔ (بھوپندر الطبیہ کالج پٹیالہ)

انجمن امداد الاسلام دیوبند کا جلسہ

انجمن امداد الاسلام دیوبند کی مجلس منتظمہ کا ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت مولوی ... صاحب ... ۹ محرم الحرام ۱۳۵۳ھ منعقد ہوا جس میں حسب ذیل تجاویز بالاتفاق منظور ہوئیں۔

(۱) انجمن امداد الاسلام دیوبند کی مجلس منتظمہ کا یہ خصوصی اجلاس وقف بل کے متعلق مجلس شاورت جمعیۃ العلماء ہند کا متفقہ فیصلہ ... رکھتا ہے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ مسلم رائے عامہ کی کافی ترجمانی کرتا ہے۔ حکومت ہند کا فرض ہے کہ وہ اس کے قبول کرنے میں قطعاً دریغ نہ کرے۔

(۲) انجمن امداد الاسلام دیوبند کی مجلس منتظمہ کا یہ خصوصی اجلاس ... میں مسلمانوں کے بے دریغ قتل اور کلام پاک و مساجد کی بے حرمتی کے الم ناک واقعات مطالعہ کرنے کے بعد جو کیفیت ہمارے قلوب کی ہے اس کے اظہار سے زبان خامہ قاصر ہے ...

... اسپرٹ پیدا کرنا ہے جس کے ذریعہ سے وہ اعدائے اسلام کو تعلیمات اسلام کی صحیح روشنی سے روشناس کرسکیں۔ کیونکہ آج تبلیغ کا واحد ذریعہ صرف تحریر و تقریر ہی ہے۔ چنانچہ اس جمعیۃ میں اس کا معقول انتظام کیا گیا ہے اور فی الحال جمعیۃ کی سرپرستی میں ایک قلمی رسالہ مسمی بہ المعروف نکل رہا ہے۔ نیز جمعیۃ کی سرپرستی میں ایک دار المطالعہ و لائبریری بھی کھولا گیا ہے۔ (محمد بشیر قاسمی)

... یوپی گورنمنٹ کو اس کی طرف پوری توجہ مبذول کرنی چاہیئے اور مظلومین اجودھیا کے حالات سے بصیرت کے بعد وہ فیصلہ کرنا چاہیئے جسکو قرین انصاف کہا جاسکے۔ (سید حسن رضوی سکریٹری انجمن دیوبند)

مشہور و معروف دو ترجمہ والا مجلد متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید اعلیٰ ولایتی ہے۔ جناب شدہ ارغوانی ہے۔ دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے۔ حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو عطر ہے نادر تفسیر کا مثل ابن کثیر، ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، موضح القرآن، ضحاک، مسند حاکم، ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، مسند بزار، مسند امام احمد، اسباب شان نزول، جلال الدین سیوطی اور تمام کتب احادیث اور جس میں تمام احکام قرآن و مسائل و قصص انبیاء، حکایات ظاہری و باطنی اشارات ... ہو سکتی ہیں وہ سب اس کے حاشیہ پر موجود ہیں نیز اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے جس کے پانچ حصے ہیں اول حضرت آدم سے لیکر تمام پیغمبروں کی سوانح عمریاں اور ان کی امتوں کے حال اسلام سے قبل عرب کی تمام قدیم قوموں کی تاریخ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لیکر وفات تک کی مفصل سوانح عمریاں اور ان تمام لڑائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپ کے خلاف انجام دی تھیں اور آپ کے وہ تمام خطوط معہ ترجمہ درج ہیں جو آپ نے اس زمانہ کے فرمانرواؤں کے نام دعوت اسلام روانہ فرمائے تھے، بعد میں خلفاء راشدین کے کامل حالات ہیں حصہ دوم میں فضائل القرآن و اسرار حصہ سوم میں خاندان نقشبندیہ قادریہ وسہروردیہ و چشتیہ کے بزرگوں کے نقلی اعمال قرآن و خواص جملہ سورتوں اور آیتوں اور پورے قرآن کے تعویذ ہیں اور تعبیر خواب اور ترکیب فالنامہ سند کے ساتھ درج ہیں پانچویں حصہ میں قرأت کا بیان اور قاعدے رعایتی ہدیہ مجلد پارچہ ... مجلد چرمی ... علاوہ محصول ڈاک ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

ازبلا چھپ رہی ہے

تاریخ اسلام کے سلسلہ میں اسپین کے ایک مشہور تاریخی واقعہ سے متعلق ازبلا کا جو افسانہ متواتر نمبروں میں شائع ہوا تھا اس افسانہ کو قارئین الجمعیۃ کے مسلسل و پیہم اصرار پر مزید اضافہ اور بہترین ترتیب کے ساتھ ایک مستقل کتاب کی صورت میں زیورِ طبع سے مزین کیا جارہا ہے۔ کتابت ہوچکی ہے اور کاپیاں پریس جا رہی ہیں توقع کی جاتی ہے کہ بہت جلد یہ کتاب چھپ کر تیار ہوجائے گی اور ہم اسے عنقریب شائقین کی خدمت میں پہنچاسکیں گے۔

اس کتاب کا حجم ڈیڑھ سو صفحات سے متجاوز ہوگا اور وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بے شمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہے یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت کا نقشہ صفحۂ قرطاس پر دیکھنا ہے، یا پادریوں کے بیجا مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کے لئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے لازم قرار دے لیں گے اور اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک اس کا مطالعہ کریں گے۔

الجمعیۃ کے ان مستقل خریداروں کی اطلاع کے لئے جو ازبلا کا افسانہ الجمعیۃ میں ایک عرصہ تک بالاقساط ملاحظہ فرماچکے ہیں یہ امر واضح کیا جاتا ہے کہ ازبلا جس اضافہ کے ساتھ شائع ہورہی ہے اس نے کتاب کی حیثیت ہی کو بدل دیا ہے اور اب تمام خریداران الجمعیۃ کے لئے بھی یہ ضروری ہوگیا ہے کہ وہ اس افسانہ کو کتابی صورت میں بھی جو زیادہ مہذب اور مکمل ہے اپنے پاس رکھیں اور محض اخبار کے پرانے پرچوں پر اکتفا نہ کریں۔

تبلیغی حیثیت سے ازبلا ایک بہترین کتاب ہے جو قبولِ اسلام کے بعد اسپین کے جلیل القدر پادریوں اور ازبلا کے درمیان متعدد صحبتوں میں جو زبردست مناظرے ہوئے ہیں اور لاجواب ... باوجود پادریوں کی انتہائی یورش کے جو دندان شکن جوابات دیے ہیں ان کو پڑھ کر ناممکن ہے کہ کوئی غیر جانبدار شخص جس کا قلب در اصل متعصب نہیں ہے پادریوں کے بنائے ہوئے مذہب کی مسلمہ کمزوریوں اور اسلام کی اٹل و ناقابل تردید صداقتوں کا قائل نہ ہوجائے۔ عیسائیوں اور دیگر مذاہب کے پیروؤں میں تبلیغ اسلام کا کام کرنے والے یا اس کام میں امداد کرنے والوں کے لئے تو عام فہم اور مؤثر انداز میں اس سے بہتر مواد اور کہیں ملنا قطعاً دشوار ہے اس لئے جو حضرات تبلیغی مقاصد کے لئے ازبلا کی زیادہ سے زیادہ کاپیاں خرید کر اسے مفت تقسیم کرانا چاہیں ان کے لئے بھی یہ ایک بہترین موقع ہے۔

ازبلا کی قیمت باوجود اس ضخامت، بہترین کتابت و طباعت کے صرف ۱۲ رکھی گئی ہے ... محصول ڈاک ... جو حضرات ... مئی تک ... پیشگی ... رعایت ...

... مئی تک جو منی آرڈر بھیجے جائیں ان کی کوپن کے ایک گوشہ پر ازبلا کا لفظ ضرور لکھ دینا چاہیئے۔

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

(جید برقی پریس دہلی میں باہتمام ہلال احمد زبیری پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

عیسائیت نے مشرق کی اخلاقی روح کو کچل ڈالا ہے

جاپان نصرانیت کے بار کو زیادہ عرصہ تک برداشت نہیں کرسکتا

اشاعت اسلام کیلئے ایک وسیع میدان

(جاپان کے ایک ترکی اخبار المجر کا مقالہ)

بیرونی اخبارات جاپان میں اسلام کی اشاعت اور جاپانی قوم کے میلان الی الاسلام پر مختلف مقالات شائع کر رہے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ جاپان میں اشاعت اسلام کے لئے ایک وسیع میدان موجود ہے اور جاپانی قوم اسلام کی طرف فطرتاً میلان رکھتی ہے۔ نیز یہ بھی شائع کیا جا رہا ہے کہ جاپان میں بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ لیکن ابھی تک کسی نے اس امر پر روشنی نہیں ڈالی کہ جاپانی قوم کو اسلام سے اس قدر رغبت کیوں ہے اور وہ نصرانیت کے مقابلہ میں اسلام …

کرنے والے دس بھی ہونگے تو وہ دو سو پر غالب آجائیں گے) یہ قوم اس آیت کی مصداق اس وقت تک رہی کہ وہ عیسائیوں سے دور دور علیحدہ رہی اور جب اس نے نصاریٰ سے آخری دنوں میں اختلاط پیدا کر لیا ان کا پڑوس اختیار کر لیا اسی وقت سے جبن و بزدلی کا شکار ہوگئی اور فوجی سپاہیوں اور افسروں کے بھی اخلاق تباہ اور برباد ہوگئے۔

ترک خواتین اور بچے

قدیم سے ترک خواتین اپنے بچوں کو "اے بیٹے، اے بادشاہ" کہہ کر پکارتی تھیں اور دیہاتی عورتیں تو "اے میرے فوجی بچے" کہہ کر پکارتی تھیں۔ یہ خواتین دودھ پلانے کے زمانے ہی میں بچوں کو جنگی اور رزمیہ گیت سنایا کرتی تھیں اور اسی زمانہ میں ہی عزت و حریت کا دودھ پلا کر ان کو میدان جنگ کے لئے تیار کیا کرتی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی ترکوں کو جنگ کے لئے میدان میں نکلنا پڑا تو ترکوں کا سواد اعظم یہ کہہ کر اور تلوار سونت کر میدان میں آگیا کہ "اگر میں مرگیا تو شہادت کا درجہ پاؤں گا۔ اگر بخیریت لوٹ آیا تو سعادت حاصل کروں گا"۔ ایسے …

(سلسلہ صفحہ ہٰذا کالم ۴)

اس رشتہ پر بہت خوش ہیں۔

قطورہ اس اطلاع کو سن کر شرم کے مارے سرنگوں ہوگئی اور باپ کو کوئی جواب نہ دیا۔ تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد دانیال نے ابونصر سے دریافت کیا "ابونصر! اس معاملہ میں شرم کی کیا بات ہے؟ مسلمانوں کی شریعت میں یہ مسئلہ موجود ہے کہ شادی کے بارے میں بالغ لڑکی کی منظوری ضرور حاصل کر لی جائے۔ میرے خیال میں تو تم کو بھی اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔"

(باقی آئندہ)

اس قوم کی شجاعت اور جملہ صفات غارت ہوگئیں۔ یہاں جنگ سے ان کو نفور ہوگیا اور دوسری قوموں کی طرح ان میں بھی ذلت، نکبت و ادبار نے ڈیرہ جما لیا۔ اس کی وجہ یہی ہوئی کہ تاتاری قوم کو پہلے شراب کا عادی بنایا گیا ہے۔ روس کا علیحدہ تہذیب و تمدن کی صورت میں تاتاری قوم کو دیا گیا!

اسی طرح ترکوں کا حال ہے۔ ترک فطری طور پر جنگی قوم ہے اور اسی وجہ سے وہ بہترین صفات کی حامل ہے، اور اس آیۂ کریمہ کی پوری پوری مصداق ہے ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا مائتین، (اگر مسلمانوں میں صبر …

افسانہ

عہدِ دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

قسمت کے مالک سے بھولی بھولی گفتگو

"بس آج سے تم میرے استاد ہو"

(گزشتہ سے پیوستہ)

گفتگو یہیں تک ہونے پائی تھی کہ ظہر کی نماز کا وقت آگیا۔ اور قطورہ نے وضو کر کے نہایت خضوع و خشوع کے ساتھ نماز ادا کی۔ ابونصر قریب کھڑا ہوا قطورہ کی نماز دیکھتا رہا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ اگر قطورہ نماز میں کہیں غلطی کرے تو اس کو ٹوک دوں مگر قطورہ نے نہایت صحت اور جملہ شرائط کے ساتھ نماز ادا کی اور پھر وظائف وغیرہ میں مشغول ہوگئی۔ ابونصر ذکی دو قریبی ہونے کے ساتھ شرمیلا بھی بہت تھا مگر چند روز کے بعد اس کا شرمیلا پن کسی قدر کم ہوا اور وہ آج ہمت کر کے قطورہ کے پاس …

ابونصر: قطورہ کہہ رہی تھی کہ مجھے اسلام کی تعلیم دو۔ میں نے انکار کیا کیونکہ میں خود بھی تعلیم کا محتاج ہوں۔ مگر قطورہ نے آخر کار مجھ سے اقرار کرا ہی لیا۔ اور مجھے استاد بھی تسلیم کر لیا!

دانیال: بہت خوب! میاں ابونصر! کتنا ہی انکار کرو اب تو قطورہ کو تمہیں ہی تعلیم دینی پڑے گی کیونکہ تم اسلام سے بخوبی واقف ہو اور قرآن کریم تم نے بڑے بڑے استادوں سے پڑھا ہے۔ (محبت بھری نگاہوں سے دیکھ کر) اللہ تم دونوں کو سلامت رکھے اور تم سے میری آنکھیں ٹھنڈی رہیں۔

دانیال نے یہ جملہ اس انداز سے کہا کہ قطورہ تو خیر سمجھ ہی گئی مگر ابونصر بھی اس کا مطلب سمجھ گیا اور بالکل خاموش ہوگیا۔ اس کے بعد دانیال نے ابونصر کو بہتیرا چھیڑا مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ کچھ سوچ رہا ہے۔ ادھر قطورہ بھی نیچی نگاہ کئے بیٹھی رہی اور اس کو یقین ہوگیا کہ ابونصر والد صاحب کے کلام کا مفہوم سمجھ گیا ہے اور مارے شرم کے گردن تک نہیں اٹھاتا۔

…

دانیال: تم ابونصر سے واقف ہوگئی ہو میرا ارادہ ہے کہ اس کے ساتھ تمہاری شادی کردی جائے کیونکہ اس سے بہتر اور مناسب لڑکا ملنا مشکل ہے۔ میں نے تمہارے متعلق ابو قحافہ سے بھی کہہ دیا ہے اور وہ …

(باقی صفحہ ہٰذا کالم ۴ کے نیچے ملاحظہ فرمائیے)

قطورہ: میں تو صرف تم سے پڑھنا چاہتی ہوں، اب بتاؤ اقرار کرتے ہو یا انکار؟

ابونصر: (مسکراتے ہوئے) اچھا بس آپ کی خاطر اقرار کر لیتا ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ خفا ہو جائیں اور تمہارے والد کو رنج ہو۔

قطورہ: جزاک اللہ! بس تو آج سے تم میرے استاد ہو!!

(اتنے میں دانیال بھی آگئے اور دونوں کو گفتگو کرتے ہوئے دیکھ کر بولے۔

دانیال: میاں ابونصر! کیا باتیں کر رہے ہو؟

مسلم اوقاف کے متعلق صوبہ متحدہ کا مسودۂ قانون

جمعیۃ علمائے ہند کے جلسہ مشاورت کی مفصل ترمیمات

شرعی نقطۂ نگاہ سے جید علماء اور سربرآوردہ زعماء کے فیصلے

(گزشتہ سے پیوستہ)

باب سوم

اوقاف کی رجسٹری

۲۰-(۱) اوقاف کی رجسٹری۔ تمام اوقاف کی رجسٹری محافظ اوقاف کے دفتر میں ہوگی۔

(۲) رجسٹری کی درخواست منجانب واقف یا متولی یا کسی وقف کے موقوف علیہ یا شخص حقدار کی طرف سے دی جا سکتی ہے جس کے ساتھ ضروری ہے کہ نقل وقف نامہ یا وقف نامجات مع ایک نقشہ کے شامل ہو جس میں حسب ذیل تصریحات تا حد علم سائل درج ہوں گے۔

…

باب سوم

اوقاف کی رجسٹری

۲۰-(۱) اوقاف کی رجسٹری۔ تمام اوقاف کی رجسٹری سنٹرل بورڈ کے دفتر میں ہوگی۔

(۲) رجسٹری کی درخواست منجانب واقف، متولی یا کسی وقف کے موقوف علیہ یا شخص حقدار کی طرف سے دی جا سکتی ہے جس کے ساتھ ضروری ہے کہ نقل وقف نامہ یا وقف نامجات مع ایک نقشہ کے شامل ہو جس میں حسب ذیل تصریحات تا حد علم سائل درج ہوں گے۔

…

باب چہارم

حسابات کی جانچ

…

باب پنجم

تحقیقات اور نگرانی

۲۳- متولیوں کے داخل کردہ گوشواروں اور تفصیلات کے اندراجات کی تصدیق …

۲۴- شخص ثالث کی درخواست …

۲۵- گواہی کی حاضری …

…

باب ششم

قانونی کارروائی

…

باب ہفتم

انتظامی مصارف

…

(باقی مسودہ پر ملاحظہ فرمائیے)

SHARBAT ROOHAFZA

شربت روح افزا

(رجسٹرڈ)

موسم گرما میں ہر قسم کی شکایت سے بچنے کیلئے …

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ناشف

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

فیض عملیات مجربہ

…

سید محمد شاہ نقشبند …

موسم گرما کا کٹ پیس اقساط پر خرید کیجئے

دیانتدار اور محنتی اشخاص جو کٹ پیس کی تجارت کو مستقل طور سے اختیار کرنا چاہتے ہوں ارزاں و اعلیٰ قسم کا کٹ پیس ہم سے اقساط پر لے کر تجارت کر سکتے ہیں۔ مفصل شرائط تین پیسہ کا ٹکٹ ڈاک بھیج کر ہم سے طلب کیجئے۔

ایم۔ اے۔ طالش اینڈ سنز آرڈر سپلائرز بمبئی نمبر ۲

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

آپ پاک و صاف زندگی کس طرح گزار سکتے ہیں۔

آپ دنیا کے سچے عیش و آرام کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔

آپ بچپن کی غلط کاریوں کا خمیازہ بھگتنے سے کس طرح بری ہو سکتے ہیں۔

آپ معتبر اور … اولاد کس طرح پیدا کر سکتے ہیں۔

آپ ان تمام باتوں کا قطعی جواب حاصل کرنے کیلئے ایک آرڈر روانہ کر کے نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کا کام شاستر بالکل مفت طلب فرمائیے۔

پتہ:۔ آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

جامع الاحادیث اور رسالہ شریعت ماہوار

مسلمانوں کو سخت ضرورت تھی کہ کوئی ایسی کتاب ان کے پاس ہو جو تمام صحیح قابل عمل احادیث پر حاوی ہو۔ … غرض اس قسم کی خوبیوں کی یہ کتاب جامع الاحادیث جامع ہے …

درخواستیں بنام۔ مینجر رسالہ شریعت فیروزپور۔ پنجاب

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند۔ دہلی

مفت

دماغی کام کرنے والے "نسخہ اکسیر دماغ مفت منگالیں"

معجون برہمی

… عنبرین فارمیسی نمبر ۶ جلال آباد ضلع مظفر نگر (یو۔پی)

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلاء نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا علاج کمزوری نامردی

… پتہ:۔ ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو۔ آگرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہارشنبہ ۲۴ محرم الحرام ۱۳۵۳ھ ہجری

ترمیم شدہ مسودۂ قانون
اوقاف کے متعلق شرعی نقطۂ نگاہ
(۴)

ذیل الفاظ میں رکھا ہے جس کے سوا اور کوئی صحیح شکل ممکن ہی نہیں ہے۔

اگر مذکورہ بالا دفعہ کے جلی الفاظ حذف نہ کئے جائیں تو مذہبی حیثیت سے یہ دفعہ کھلی ہوئی مداخلت کے مترادف ہے اور اس لئے ناقابل برداشت ہے۔

(باقی آئندہ)

شذرات

معاصر سرفراز کی غلط فہمی

ہم لکھنؤ کے معاصر عزیز سرفراز کو ہمیشہ ایک متین و سنجیدہ اخبار سمجھتے رہے ہیں اور سیاسی معاملات میں ہم نے اکثر اس کے افکار و آراء کو صحیح مسلک کے مطابق پایا ہے لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ یہ عرض کرنا پڑتا ہے کہ معاصر مذکور نے اپنی تازہ اشاعت مورخہ یکم مئی میں وقف بل کے متعلق جمعیۃ علمائے ہند کی ترمیمات پر بحث کرتے ہوئے جو شذرہ سپرد قلم کیا ہے اس میں نہ صرف متانت و سنجیدگی کو بالائے طاق رکھ دیا ہے بلکہ جمعیۃ کے متعلق بہت سی غیر متعلق باتیں ایسے انداز میں لکھی ہیں جو یقیناً اس جیسے اخبار کے شایان شان نہیں ہے۔ بہتر ہوتا کہ معاصر موصوف اس قسم کا طرز کلام اختیار کرنے کے بجائے اپنی بحث کو نفس مسئلہ تک محدود رکھتا اور اسے جو کچھ اعتراضات تھے انہیں اصول حیثیت سے پیش کر دیتا۔ ایسی حالت میں کہ اس نے یہ طریق صحافت اختیار نہیں کیا اور اپنے شذرہ کی تمہید کو نا ملائم و ناروا الفاظ سے شروع کیا ہے ہم کو یہ حق پہنچتا ہے کہ ہم بھی سختی کا جواب سختی سے دیں لیکن ہم اس معاملہ میں سرفراز کی روش اختیار نہیں کرنا چاہتے اور اپنا جواب صرف نفس مسئلہ تک محدود رکھنا چاہتے ہیں جس کے متعلق ہمارا خیال ہے کہ سرفراز کو سخت غلط فہمی ہوئی ہے۔ اس نے لکھا ہے۔

"ہمیں ان ترمیمات میں یہ دیکھ کر ذرا بھی تعجب نہیں ہوا کہ تام نہاد جمعیۃ العلماء ہند نے بھی اوقاف پر اکثریت کی پوری پوری گرفت قائم کرنے کی تائید کی ہے اور شیعہ سنی مشترکہ کمیٹی کی اسکیم پر اپنی مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔۔۔"

کو ہر وقت منسوخ کرا سکے گا ایسی حالت میں ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ اگر کسی کمیٹی کے اندر شیعہ اقلیت میں بھی ہوں تو اس میں کیا مضائقہ ہے۔ اسی طرح اس سلسلہ میں اور بہت سے اہم نکات ہیں جن پر ہم آئندہ روشنی ڈالیں گے اور یہ دکھائیں گے کہ سنی اکثریت کا شیعہ اقلیت پر تسلط بالکل خارج از بحث ہے اور معاصر سرفراز کی دماغی کاوش کا نتیجہ ہے۔ اس دوران میں ہم معاصر موصوف سے سفارش کریں گے کہ وہ پورے مسودہ کو بغور ملاحظہ فرمانے کے بعد قلم اٹھائے اور اگر تمام پہلوؤں پر نظر رکھنے کے باوجود بھی اس کی اور تمام شیعہ انجمنوں کی یہی رائے ہو کہ شیعوں کا ایک نظام علیحدہ قائم کیا جائے اور اس کا تمام بار شیعہ فرقہ برداشت کرے تو ہم اراکین جمعیۃ کی خدمت میں عرض کریں گے کہ شیعہ فرقہ اگر اپنی مرضی سے کسی غلطی میں مبتلا ہونا چاہتا ہے تو اسے ہونے دیا جائے اور ہمیں امید ہے کہ جمعیۃ ایسی حالت میں شیعہ حضرات کا علیحدہ نظام قائم ہونے میں مزاحم نہ ہوگی جو کچھ تجاویز پیش کی گئی ہیں وہ پوری طرح غور کرنے کے بعد پیش کی گئی ہیں اور شیعوں اور تمام مسلمانوں کا فائدہ ان ہی تجاویز میں ہے۔

"سوراج پارٹی اور کمیونل ایوارڈ"

سوراج پارٹی نے رانچی میں جو فیصلے کئے ان کو دیکھ کر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ موجودہ حالات میں ان فیصلوں سے بہتر فیصلے ناممکن تھے۔ ڈاکٹر انصاری صاحب جن کی قیادت میں رانچی کے اندر سوراجی کانفرنس کو غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی تمام۔۔۔

حوادث و احکام

کلکتہ پولیس اسٹیشن میں چار بم پھینکے گئے!
سپاہی نے دو بنگالی نوجوانوں کو بھاگتے ہوئے گرفتار کر لیا
کانسٹبل اور بنگالیوں کو زخم۔ عمارت کو نقصان۔ مکانات کی تلاشیاں

کلکتہ ۸ مئی۔ کل صبح سیب پور پولیس اسٹیشن پر چار بم پھینکے گئے۔ ایک پولیس کانسٹبل دل میر خاں نے (جو اس وقت ڈیوٹی پر تھا) دو بنگالی نوجوانوں کو اس تگ و دو میں گشت کرتے ہوئے دیکھا جس پر اس نے ان کو للکارا اس پر انہوں نے پولیس اسٹیشن پر بمباری شروع کر دی۔ تین بم عمارت سے ٹکرا کر پھٹ گئے اور چوتھا بم عمارت کے احاطہ میں گر پڑا۔ اس کے بعد نوجوان بنگالی بھاگے۔ دل میر خاں کانسٹبل نے ان کا تعاقب کیا اور جب وہ کچھ فاصلہ تک نکل گئے اور تعاقب برابر جاری رہا تو ان کے ہاتھ سے ایک بم زمین پر گر پڑا جس سے دونوں بنگالیوں کو زخمی کر دیا۔ دل میر کانسٹبل بھی زخمی ہوا۔ زخمی ہونے کے بعد دونوں بنگالی نوجوان آسانی سے گرفتار کر لئے گئے۔ ان ملزموں کے نام بھولاناتھ گھوش اور موہن لال ناگ ہیں۔ گرفتاری کے بعد ان کے مکانوں کی تلاشی لی گئی مگر کوئی قابل اعتراض چیز برآمد نہ ہوئی۔

ایک بم نے پولیس اسٹیشن کی دیوار کو منہدم کر دیا۔ دوسرے نے ایک کھڑکی کو پاش پاش کر دیا۔ اور جو بم احاطہ میں گرا تھا اس نے زمین میں شگاف کر دیا ہے تقریباً ہر شیشے کے ٹکڑے اور کہیں پائی گئیں دوران کو ماہرانہ آتشگیر کے حوالہ کر دیا گیا۔ دل میر کانسٹبل کے ماتھے پر بم کی کیلوں سے زخم ہو گئے ہیں۔ دونوں نوجوانوں نے بیان دینے سے انکار کر دیا ہے۔

یورپ سے آمدہ سامان جنگ پر سعودی افواج کا قبضہ
حدیدہ میں امن و امان۔ کامران سے غیر ملکی باشندے واپس آگئے
صنعاء کی فتح کے بعد امیر فیصل اپنی بادشاہی کا اعلان کریں گے

قاہرہ ۸ مئی۔ سلطان ابن سعود کی افواج نے حدیدہ پر قبضہ کر کے وہ تمام سامان حرب اپنے قبضہ میں کر لیا جو حال میں امام یمن کے لئے یورپ سے آیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ حفاظت جان کے لئے حدیدہ کے جو باشندے جزیرہ کامران میں منتقل کر دئے گئے تھے وہ پھر حدیدہ میں واپس آگئے ہیں۔ امیر فیصل (ولی عہد سلطان ابن سعود) نے جو جنگی افواج کی کمان کر رہے ہیں غیر ملکیوں کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے۔ اور ان کو ہر طرح کا اطمینان دلا دیا ہے۔ حجازی افسران نے جدیدہ کا نظم و نسق اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور ہر جگہ امن و امان قائم ہو گیا ہے۔ امیر فیصل نے اعلان کیا ہے کہ وہ صنعاء (پایۂ تخت یمن) کی طرف فوراً پیشقدمی کرنے والے ہیں۔ اگر امیر فیصل نے صنعاء پر قبضہ کر لیا تو سلطان ابن سعود ان کو اس خطہ کی بادشاہی کے اعلان کی اجازت دیدیں گے۔

مکہ معظمہ کی ایک اطلاع ہے کہ سلطان ابن سعود کی فاتحانہ پیش قدمی پر ان کی خدمت میں تمام اسلامی ممالک سے مبارکبادی کے پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔ (اس سلسلہ کی بقیہ خبریں صفحہ ۳ پر ملاحظہ کریں)

پیپلز پارٹی کے ایک ممبر کی غداری
سرکاری صدر کی تائید کے بعد استعفے کا مطالبہ

دہلی ۸ مئی۔ دہلی میونسپل پیپلز پارٹی ایگزیکیوٹو کمیٹی کی ایک میٹنگ ۸ مئی کو منعقد ہوئی جس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

پولیس اور ہڑتالیوں میں تصادم
ناگپور میں نازک صورت حال
پولیس پر سنگ باری

ناگپور ۵ مئی۔ سوتی پارچہ بافی کے کارخانوں کی ہڑتال نے آج شدید صورت اختیار کر لی ہے جبکہ ہڑتالیوں نے پولیس پر پتھر پھینکے۔

گاندھی جی کو اب ریٹائر ہو جانا چاہئے
غلطیوں کے بعد ہم گاندھی جی کی پیروی نہیں کر سکتے
کانگریسیوں کے جلسہ میں پرشوتم داس ٹنڈن کا بیان

سر راس مسعود کے استعفے سے ہیجان
نواب صاحب بھوپال سے مداخلت کی درخواست

شاہ بلجیم کو قتل کیا گیا تھا؟
فرانس پر الزام

جنگل والی مسجد کا قضیہ عدالت میں
سب انسپکٹر پولیس کا بیان

کاشتکار کی ایک تہائی فصل قرق نہیں ہوگی

سونے کی کثیر مقدار انگلستان اور امریکہ کو
دو ارب کا سونا ہندوستان سے باہر

رانچی کانفرنس کے فیصلے
ڈاکٹر انصاری صدر منتخب کئے گئے

اسکول کی عمارت گرنے سے ۸ آدمی مر گئے

دہلی میں دو مزدوروں کی دردناک ہلاکت

روس اور پولینڈ میں معاہدہ

وائسرائے اور گاندھی جی کی ملاقات
مصالحت کیلئے دو لیڈیوں کی کوشش

محرم کے فسادات کے نتائج
غازی پور سیوان اور بریلی میں گرفتاریاں

ٹراٹسکی کو برطانیہ میں آنے کی اجازت نہیں دی گئی

گاندھی جی کی موٹر کھڈ میں جا پڑی

بمبئی کے ساحل پر پچاس فٹ کی وہیل مچھلی

ساٹھ ہزار میل میں زلزلہ آیا؟

چھ بنگالی نوجوان گرفتار

عدالت میں حلف اٹھانے سے انکار
ایک عیسائی کو ۵ یوم کی سزا

جمعیۃ علماء ہند اور الجمعیۃ کے دفتر کی تبدیلی

کالجوں کے طلبا کھادی استعمال کریں

قانون انتقال اراضی پر خسرو دکن کی منظوری

کانگریسی نوجوان داخلہ کونسل کے خلاف ہیں

۳۲ کانگریسی کارکنوں کی رہائی

(بسلسلہ صفحہ ۳)

(باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہارشنبہ ۲۴ محرم الحرام ۱۳۵۲ ہجری

ترمیم شدہ مسودۂ قانون

اوقاف کے متعلق شرعی نقطۂ نگاہ

(۴)

شذرات

معاصر سرفراز کی غلط فہمی

ہم لکھنؤ کے معاصر عزیز سرفراز کو ہمیشہ ایک متین و سنجیدہ اخبار سمجھتے رہے ہیں اور سیاسی معاملات میں ہم نے اکثر اس کے افکار و آراء کو صحیح مسلک کے مطابق پایا ہے

سوراج پارٹی اور "کمیونل ایوارڈ"

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

کلکتہ پولیس اسٹیشن میں چار بم پھینکے گئے!

سپاہی نے دو بنگالی نوجوانوں کو بھاگتے ہوئے گرفتار کر لیا

کانسٹبل اور بنگالیوں کو زخم۔ عمارت کو نقصان۔ مکانات کی تلاشیاں

کلکتہ ۸ مئی۔ کل صبح سیٹ پور پولیس اسٹیشن پر چار بم پھینکے گئے۔ ایک پولیس کانسٹبل دل میر خاں نے (جو اس وقت ڈیوٹی پر تھا) دو بنگالی نوجوانوں کو اس بلڈنگ پر گشت کرتے ہوئے دیکھا ... پولیس اسٹیشن پر بمباری شروع کر دی۔ تین بم عمارت سے ٹکرا کر پھٹ گئے ... دونوں نوجوانوں نے بیان دینے سے انکار کر دیا ہے۔

یورپ سے آمدہ سامان جنگ پر سعودی افواج کا قبضہ

حدیدہ میں امن و امان۔ کامران سے غیر ملکی باشندے واپس آ گئے

صنعاء کی فتح کے بعد امیر فیصل اپنی بادشاہی کا اعلان کریں گے

قاہرہ ۹ مئی۔ سلطان ابن سعود کی افواج نے حدیدہ پر قبضہ کر کے وہ تمام سامان حرب اپنے قبضہ میں کر لیا جو حال میں امام یمن کے لئے یورپ سے آیا تھا ... (اس سلسلہ کی بقیہ خبریں صفحہ ۹ پر ملاحظہ کریں)

پیپل پارٹی کے ایک ممبر کی غداری

سرکاری صدر کی تائید کے بعد استعفے کا مطالبہ

پولیس اور ہڑتالیوں میں تصادم

ناگپور میں نازک صورت حال

پولیس پر سنگ باری

گاندھی جی کو اب ریٹائر ہو جانا چاہئے

غلطیوں کے بعد ہم گاندھی جی کی پیروی نہیں کر سکتے

کانگریسیوں کے جلسہ میں پرشوتم داس ٹنڈن کا بیان

سر راس مسعود کے استعفے سے ہیجان

نواب صاحب بھوپال سے مداخلت کی درخواست

شاہ بلجیم کو قتل کیا گیا تھا؟

فرانس پر الزام

کاشتکاری کی ایک تہائی فصل قرق نہیں ہوگی

جنگل والی مسجد کا قضیہ عدالت میں

سب انسپکٹر پولیس کا بیان

سونے کی کثیر مقدار انگلستان اور امریکہ کو

دو ارب کا سونا ہندوستان سے باہر

رانچی کانفرنس کے فیصلے

ڈاکٹر انصاری صدر منتخب کئے گئے

اسکول کی عمارت گرنے سے ۸ آدمی مر گئے

روس اور پولینڈ میں معاہدہ

دہلی میں دو مزدوروں کی دردناک ہلاکت

وائسرائے اور گاندھی جی کی ملاقات

مصالحت کیلئے دو لیڈیوں کی کوشش

محرم کے فسادات کے نتائج

غازی پور سیوان اور بریلی میں گرفتاریاں

ٹراٹسکی کو برطانیہ میں آنے کی اجازت نہیں ملیگی

گاندھی جی کی موٹر کھڈ میں جا پڑی

بمبئی کے ساحل پر پچاس فٹ کی وہیل مچھلی

ست ہزار میل میں زلزلہ آیا؟

عدالت میں حلف اٹھانے سے انکار

ایک عیسائی کو ۹ یوم کی سزا

چھ بنگالی نوجوان گرفتار

جمعیۃ علماء ہند اور الجمعیۃ کے دفتر کی تبدیلی

قانون انتقال اراضی پر خسرو دکن کی منظوری

کالجوں کے طلباء کھادی استعمال کریں

کانگریسی نوجوان داخلہ کونسل کے خلاف ہیں

۳۲ کانگریسی کارکنوں کی رہائی

(بسلسلہ صفحہ ۴)

(باقی آئندہ)

سرحد میں شریعت کانفرنس کیلئے زبردست تیاریاں

صدر منتخب علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کا شکریہ

جمعیۃ علماء سرحد کی مجلس عاملہ کی منظور شدہ تجاویز

جمعیۃ علماء صوبہ سرحد کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۹ اپریل کو منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں بالاتفاق منظور ہوئیں۔

(۱) مجلس عاملہ جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد کا یہ اجلاس صوبے کے مذہبی و معاشرتی مفاد کو مدنظر رکھ کر شریعت کانفرنس کا انعقاد ضروری اور لازمی سمجھتا ہے۔

(۲) مجلس عاملہ کا یہ خصوصی اجلاس شریعت کانفرنس کو کامیاب بنانے کی غرض سے ایک ماتحت مجلس استقبالیہ کا قیام ضروری جانتے ہوئے جناب سرحد ... کو صدر استقبالیہ کمیٹی منتخب کرتا ہے تاکہ وہ استقبالیہ کمیٹی کو مرتب کرکے مہمان کانفرنس کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکیں۔

(۳) مجلس عاملہ جمعیۃ العلماء سرحد کا یہ اجلاس مفتی اعظم علامہ محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ انہوں نے باوجود کثرت مشاغل و ضعف جسمانی شریعت کانفرنس کی صدارت قبول فرماکر مسلمانان سرحد کو سرفراز فرمایا ہے۔

(۴) مجلس عاملہ جمعیۃ العلماء سرحد کا یہ اجلاس بالعموم مسلمانان سرحد و بالخصوص مشائخ عظام و علماء کرام و خوانین ... سے پرزور استدعا کرتا ہے کہ شریعت کانفرنس کی کامیابی میں حتی الامکان سعی فرماکر اپنی مذہبی ہمدردی کا مظاہرہ کریں۔

(۵) جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس شریعت کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے ایک سب کمیٹی کا انتخاب کرتا ہے جو ہر ممکن سعی سے اس کی کامیابی میں جدوجہد کرے گی ...

...

(محمد اسرائیل ناظم جمعیت العلماء صوبہ سرحد)

۸۳ اشخاص ہلاک ۴۸ مفقود الخبر ۴۰۰ مکانات تباہ

سلہٹ میں طوفان باد کی خوفناک بربادیاں

ضلع گورکھپور میں خون کی بارش۔ گرم ہوا نے جانداروں کو جھلس ڈالا

سلہٹ ۵ مئی۔ سلہٹ کی تازہ رپورٹ سے معلوم ہوا کہ جو طوفان باد سلہٹ کے اطراف میں آیا تھا اس کی تباہ کاریوں سے زبردست جانی اور مالی نقصان ہوا ہے۔ ...

الہ آباد ۵ مئی۔ ضلع گورکھپور میں خون کی بارش کے بعد ایک غیر معمولی حادثہ اسی ضلع میں پیش آیا ...

تعزیہ پرستوں کی شرمناک حرکت

...

اہل جلسہ و احباب کو اطلاع

...

ہندوستان کے عیسائیوں کو خطرہ

آرچ بشپ کے نام سر جیج کرافٹ کا مکتوب

...

گلاسگو میں آنے والے طلباء کو اطلاع

...

الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

ریاست جیند میں ایک ہندو کے قتل کا مقدمہ

۹ مسلمانوں پر آفت۔ استغاثہ کی گواہی

...

باڑھ میں ناظم جمعیۃ علماء ہند کا ورود

زلزلہ کے اسباب و علل پر تقریر

...

وہ موسم آگیا

جس میں مریضان سوزاک خودکشی کر لیتے ہیں

...

ملنے کا پتہ:- منیجر اکسیر ہاؤس پوسٹ بکس نمبر ۱۷۷ لاہور (پنجاب)

ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہے

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانح عمری شائع ہوگئی

حیات حافظ رحمت خاں

مؤلفہ سید الطاف علی صاحب بی اے علیگ بریلوی جس میں

آنریبل سر سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یوپی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم اے مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

...

ملنے کا پتہ:- ... شاہ عالم گلی راجان دہلی

خزانہ اور دھ مل گیا

...

منیجر دواخانہ مجربات مسیحی نخاس لکھنؤ (یوپی)

مختصرات

بنارس۔ ضلع چھپرا کے ... گاؤں میں آگ لگ جانے کے باعث ۱۰ مکان جل کر خاک ہوگئے۔ بہت سے خاندان بے خانماں ہوگئے ہیں ...

احمد آباد۔ قدامت پسند ہندوؤں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ابتدائی اسکولوں سے اپنے بچے اٹھالیں ...

حیدر آباد سندھ۔ ایک زمیندار کے کسانوں اور مسلمانوں میں تصادم ہونے کے باعث ایک شخص ہلاک اور ایک شدید مجروح ہوا۔

الہ آباد۔ ... میں آگ لگ جانے کی وجہ سے پچاس دوکانیں بالکل تباہ ہوگئیں ...

...

کابل۔ سردار ہاشم خاں صدر اعظم کی صدارت میں ...

...

امام یمن غش کھاکر گر پڑے

یمن کی افواج میں بغاوت پھیل گئی۔ حدیدہ پر حجازی فوج کا قبضہ

بندرگاہ حدیدہ میں برطانوی اور اطالوی جہازات اور ہوائی بیڑہ

شاہ فواد سے امام یمن کی درخواست۔ حکومت سعودیہ کی شرائط صلح

قاہرہ کی پہلی اطلاع ہے کہ امام یمن اپنے محل میں اپنی رعایا کے ہاتھوں قتل کردیئے گئے لیکن حدیدہ کی دوسری اطلاع مظہر ہے کہ امام یمن ہنوز زندہ ہیں اور ان کے قتل کئے جانے کی اطلاع غلط ہے۔ ...

قاہرہ کی اطلاع مظہر ہے کہ امام یمن اپنے پایہ تخت صنعاء کو بچانے کے لئے اپنی فوج کی خود قیادت فرمائیں گے ...

...

حدیدہ میں برطانوی اور اطالوی جہازات

...

ایک عجیب و غریب نایاب نسخہ

جس کے شاید آپ بھی متلاشی ہوں

...

ہر جگہ چلنے والی فائدہ مند تجارت

...

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ بمبئی ۹ ... دریا گنج دہلی

... فینسی ... ۲۰ ... مرچنٹس کراچی

مجلس احرار اسلام کی مجلس عاملہ کا اجلاس

جیند سلطانپور اور اجودھیا کے مظالم کے خلاف تجاویز

ہندوؤں اور سکھوں کی بے جا حمایت

...

بال سیاہ تیل

سفید بالوں کو دائمی قدرتی سیاہ رنگت پر لانے والا

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

...

... جالندھر شہر (پنجاب)

لیجئے میں پھر آگیا!

...

... لدھیانہ (پنجاب)

مفت کی اکسیر

...

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یداللہ علی الجماعۃ

تار کا پتہ:- الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی-اے)   معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹	دہلی یوم یکشنبہ ۲۸ محرم الحرام ۱۳۵۳ھ ہجری مطابق ۱۳ مئی ۱۹۳۴ء	نمبر ۳۳

آج اور کل

آج تیرا دل ہے کافر، کل مسلماں تھا تو کیا
اب گماں آباد ہے کل شہر ایماں تھا تو کیا

آج تیرے دل میں بھی اوسکی جھلک باقی نہیں
کل ترے چہرے سے نورِ حق نمایاں تھا تو کیا

آج چشمِ جہل کا حسرت بھرا آنسو ہے تو
کل ترا دل گوہرِ دریائے عرفاں تھا تو کیا

آج تجھ کو اپنے گھر کا راستہ ملتا نہیں
کل اگر تو رہنمائے نوعِ انساں تھا تو کیا

آج تو یکسر رہینِ منتِ اغیار ہے
کل ہر اک گردن پہ تیرا بارِ احساں تھا تو کیا

آج تیرے حامیوں کے دل پہ ہے شکوہ ترا
کل مخالف بھی اگر تیرا ثنا خواں تھا تو کیا

آج تیرا بار اٹھانے سے زمیں بیزار ہے
کل جو دورِ چرخ تیرے زیرِ فرماں تھا تو کیا

آج تو دوشِ ہوا پر ہے تراشۂ غبار
کل ترے قبضہ میں گر تختِ سلیماں تھا تو کیا

آج تجھ کو دیکھتا ہوں میں غلاموں کا غلام
کل جو ہفت اقلیم میں تو شاہِ شاہاں تھا تو کیا

آج دنیا میں ترا جینا بھی مشکل ہو گیا
کل تجھے حق کیلئے مرنا بھی آساں تھا تو کیا

آج صحرا میں پریشاں ہیں ترے نالے اسد
کل جو تو صحنِ گلستاں میں غزل خواں تھا تو کیا

(از جناب ڈاکٹر اسد (کلکتہ))

معاصرین کے افکار و آراء

غیر طبعی اور غیر مناسب تعلیم

قابل تقلید مثال

ہندوستان، عقیدہ اور برطانیہ

محرم کے فسادات

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

دلچسپ حقائق و معلومات

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے۔ گویا ایک ماہر استاد کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں۔ ہر ایک بوڑھا، مرد، عورت، بچہ بآسانی پڑھ سکتا ہے۔ زیر متن ہندوستان کے سابق ماہر علم تفسیر حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام فرقوں کے مسلمانوں میں مقبول ہے۔ ... مضامین تفسیر کی خوبی کا سب سے بڑا ثبوت ہے ... حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند ... جیب میں آسانی سے آجاتی ہے۔ موٹائی ایک انچ ہے ...

ہدیہ مجلد ... (دو روپے) محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ، بازار بلیماران۔ دہلی

Regd. No. L 1793.

The Jamiat

Vol. 19 No. 32 DELHI WEDNESDAY MAY 9 1934 PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید معرّا

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

حضور نظام

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

دفتر الجمعیۃ دہلی ۱۷۹۳
خریداری نمبر 18772
Maulvi Mufti Mehdi Hasan P.O. Rander Dt. Surat

اجلاس و تعطیل مجلس عاملہ جمعیۃ علماء ہند

حساب آمد و صرف

تفصیل مصارف - بمدات مختلفہ کل جمع بالمعنی

فہرست امداد کنندگان مصیبت زدگان زلزلہ

توسط بیت المال امارت شرعیہ پھلواری شریف

جنت اور دوزخ

ہر مسلمان کا ایمان ہے اور ہر سعادتمند روح دوزخ سے پناہ مانگتی ہے اور جنت کی تمنا رکھتی ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ کن برے اعمال کی وجہ سے انسان عذاب آلہی میں مبتلا ہوگا اور دوزخ میں ڈال دیا جائیگا اور کن اچھے اعمال کی بنا پر خوش نصیبوں کو جنت دی جائے گی۔

حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے کافی محنت اور جانفشانی کے بعد دونوں مضمونوں کی حدیثوں کو جمع کیا ہے ... اس کا نام دوزخ کا کھٹکا ہے ... اس کا نام جنت کی کنجی ہے ...

پاک زندگی یہ بھی حضرت العلامہ مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی ان تین عالمانہ مضامین کا مجموعہ ہے ...

ابدی نجات ...

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما مبسوط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نادر ہے ... پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا با محاورہ ہے ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

ازبلا چھپ رہی ہے

تاریخ اسلام کے سلسلہ میں سپین کے ایک مشہور تاریخی واقعہ سے متعلق ازبلا کا جو افسانہ متواتر نمبروں میں شائع ہوا تھا اس افسانہ کو ناظرین الجمعیۃ ... ایک مستقل کتاب کی صورت میں ... کتابت ہو چکی ہے ...

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

(محبوب برقی پریس دہلی میں باہتمام ہلال احمد زبیری پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

یمن و حجاز کی جنگ اور اسکے اسباب و عوامل

صاحبزادہ سیف الاسلام اور حسن ادریسی کی شرارتیں

۱۳۵۰ھ کا معاہدہ اور یمنی افواج کی پیش قدمی

(ام القری کا مقالہ افتتاحیہ)

مکہ مکرمہ کے اخبار "ام القری" نے ذیل کا مقالہ افتتاحیہ شائع کیا ہے جس کا ترجمہ ناظرین کرام کی آگاہی کیلئے درج ذیل ہے:-

آج ہم بصد سخت رنج و افسوس کے ساتھ شائع کر رہے ہیں۔ ہماری خواہش تو یہ تھی کہ ہم مسلمانوں کو اتحاد عرب اور صلح و سلام کی خوشخبری سناتے مگر افسوس ہے کہ امام یحیی نے صلح و سلامتی کے تمام راستوں کو چھوڑ کر جنگ و پیکار کا راستہ اختیار کر لیا ہے جس کے بعد حقائق کا اظہار ضروری ہو گیا ہے۔ ہم اس جگہ ان واقعات کا تذکرہ نہیں کرنا چاہتے جو امام یحیی اور حکومت حجاز کے درمیان متنازعہ فیہ ہیں کیونکہ ناظرین کرام ان کے عوامل و نتائج سے پوری طرح واقف ہیں۔ اور نہ ہم اس جگہ ان حوادث کا ذکر کرنا چاہتے ہیں جو اس وقت رونما ہیں کیونکہ عنقریب کتاب اخضر (سرکاری بیان) ان تمام امور پر کافی روشنی ڈالدیگی۔

طے پایا اور اس بات کا بھی تصفیہ ہو گیا کہ تمام حدود کو اپنی سابقہ حالت پر چھوڑ دیا جائے گا اور حسن ادریسی کو ان حدود سے دور رکھا جائے گا جن کا ذکر معاہدہ مفادات میں آ چکا ہے۔

امام یحیی کا خلف عہد

عین اس وقت جبکہ اس حیثیت کے ساتھ مخابرات کا سلسلہ قائم تھا اور اس بات پر اتفاق ہو گیا تھا کہ ابہا کی موتمر میں معاہدہ کی دفعات کی تصدیق کر دی جائے تو امام یحیی کی فوج نے ماہ رمضان میں عبادل کے پہاڑوں رفیغار ۔ بنی مالک ۔ لیغاری وغیرہ مقامات کی طرف پیشقدمی شروع کر دی اور باشندوں سے ٹیکس بھی وصول کرنے شروع کر دئیے۔ لیکن جلالۃ الملک نے قیام امن کی خاطر کلمہ بکلمہ جواب دینے سے احتراز کیا اور صرف اس حرکت کے روکنے اور معاہدہ کی پابندی کا مطالبہ کیا۔

امام یحیی نے جواب دیا کہ میرے علم کے بغیر یہ واقعات رونما ہو گئے ہیں اور ان کی ذمہ داری صاحبزادہ سیف الاسلام پر ہے۔ میں عنقریب افواج کو واپس بلالوں گا اور تمام امور متفق علیہ معاہدہ کے مطابق طے ہو جائیں گے۔ لیکن امام ...

افغانی اور حجازی معاہدہ

منظور شدہ دفعات کا خلاصہ

...

یہ معاہدہ بتاریخ ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ جدہ میں طے ہوا۔

دستخط یوسف یاسین ۔ احمد شاہ خاں

میں اس معاہدہ کو بجنسہٖ منظور کرتا ہوں۔

دستخط شاہانہ

سات ماہ کی گفت و شنید

لوگوں کا خیال تھا کہ ان مشکلات کے دور ہونے کے بعد دونوں حکومتوں میں امن و سکون کا زمانہ پھر عود کر آئے گا ... بالآخر بہت کوشش کے بعد دونوں حکومتوں کے درمیان بیس سال کے لئے ایک معاہدہ صداقت ...

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

ازدواجی زندگی کیلئے ایک دلچسپ تحریک

قطورہ کیلئے ایک نیا میدان

(گزشتہ سے پیوستہ)

دا بنہال کے اس سوال کا بھی قطورہ نے کوئی جواب نہیں دیا اور گفتگو کا رخ پھیرنے کے لئے اس نے کہا۔

قطورہ:- اچھا تو آپ صفیہ کب چلیں گے اگر چلنا ہو تو اس کا انتظام کرا لیا جائے اور تاخیر نہ کی جائے۔

...

خادمہ:- اس لئے کہ تمہارے ساتھ اس کا ضرور عقد ہوگا انشاءاللہ۔ اگر ابھی سے ابو نصر کو تمہارا خاوند قرار دیدیا تو شرمانے کی کیا بات ہے۔ خدا کرے یہ مبارک عقد جلد ہی انجام پائے اور میں تم دونوں کو مبارکباد دوں۔

قطورہ:- مگر یہ تو بتاؤ کہ کیا اسلام میں یہ ضروری ہے کہ عورت سے بھی دریافت کیا جائے؟

خادمہ:- ہاں اسلام نے لڑکی سے شادی کی اجازت طلب کرنے کا حکم دیا ہے۔

قطورہ:- آخر اس کی وجہ؟ لڑکی تو محض مجبور ہے اس کا جہاں چاہو رشتہ جوڑ دو۔

خادمہ:- اسلام چونکہ مکمل مذہب ہے اس لئے اس نے کسی کی آزادی کو سلب نہیں کیا۔ لڑکی سے اجازت طلب کرنے کی ضرورت اس لئے ہے کہ عقد کا ...

...

قطورہ:- بے شک اسلام کے جملہ احکام بے شمار حکمتوں پر مبنی ہیں اگر اسلام میں طلاق اور خلع کا مسئلہ نہ ہوتا تو ان کی بھی وہی حالت ہوتی جو دوسری قوموں اور خصوصیت سے عیسائیوں میں پائی جاتی ہے۔ (باقی آئندہ)

خادمہ:- اللہ یہ جوڑا مبارک کرے۔ قطورہ! تم بڑی خوش نصیب ہو۔ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ نے تم کو اسلام کی نعمت عطا فرمائی دوسری طرف تم کو شوہر بھی نیک عالم اور خوب صورت ملا۔

قطورہ:- ابھی تو بات ہی ہو رہی ہے آپ نے ابو نصر کو ابھی سے میرا خاوند بنا دیا!

مسلم اوقاف کے متعلق صوبہ متحدہ کا مسودہ قانون

جمعیۃ علمائے ہند کے جلسہ مشاورت کی مفصل ترمیمات

شرعی نقطہ نگاہ سے جید علماء اور سربرآوردہ زعماء کے فیصلے

(گزشتہ سے پیوستہ)

باب ہشتم — سزائیں	باب ہشتم — سزائیں
۳۱۔ متولی کی ذمہ داریاں۔ اگر کوئی متولی بلا معقول وجہ یا عذر کے (جس کا بار ثبوت اس کے ذمہ ہوگا) قاصر رہے۔	۳۱۔ متولی کی ذمہ داریاں۔ اگر کوئی متولی بلا معقول وجہ یا عذر کے جس کا بار ثبوت اس کے ذمہ ہوگا) قاصر رہے۔
...	...
(س) زیر دفعہ ۲۹ چندہ کی رقم متعین کرنے کے لئے موقوفہ کی آمدنی کے تخمینہ کرنے کا طریقہ۔	(س) زیر دفعہ ۲۹ چندہ کی رقم متعین کرنے کے لئے موقوفہ کی آمدنی کے تخمینہ کرنے کا طریقہ۔
(ح) محافظ اوقاف یا ضلع وقف کمیٹیوں اور ماتحت کمیٹیوں کے روبرو جو درخواستیں اس ایکٹ کی رو سے پیش کی جائیں ان کی فیس یا محافظ اوقاف یا ضلع وقف کمیٹیوں کی کارروائی یا دیگر کاغذات کی نقل کی	(ح) ناظر اوقاف یا ضلع وقف کمیٹیوں کے روبرو جو درخواستیں اس ایکٹ کی رو سے پیش کی جائیں ان کی فیس یا ناظر اوقاف یا ضلع وقف کمیٹیوں کی کارروائی یا دیگر کاغذات کی نقل کی

باب نہم — متفرقات

۳۲۔ لوکل گورنمنٹ کا وضع قواعد کا اختیار ...

... مرکزی بورڈ کے زیر اہتمام رہے گا اور مرکزی بورڈ اس کا کلی یا جزو صوبہ متحدہ کے مسلمانوں کی فلاح میں صرف کر سکتا ہے۔

... مرکزی گورنمنٹ کی عام نگرانی کی ماتحتی میں محافظ اوقاف کے زیر اہتمام رہیگا اور محافظ اس کا کلی یا جزو گورنمنٹ کی منظوری سے مسلمانوں کی تعلیمی ترقی یا صوبہ متحدہ کے عام مسلمانوں کے فلاح میں صرف کر سکتا ہے۔

حوادث و احکام

استفتاء

کتاب الطلاق — تعلیق

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ منور علی کی بیوی ہندہ کو مرزا قاسم علی جو ہندہ کے سوتیلے باپ ہیں منور علی کے مکان پر آئے اور ہندہ کو رخصت کرا کر لے گئے ... (باقی ناخواندہ)

رو سے ہندہ اپنے شوہر کے عقد میں رہ سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب

اس صورت مرقومہ میں منور علی کی زوجہ ہندہ منور علی کے نکاح میں ہی ہے کیونکہ ہندہ پر طلاق واقع ہونے کی منور علی کی طرف دو شرطیں مقرر کی گئی ہیں اور مجموعہ ان دو شرطوں کا نہیں پایا گیا ہے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

حبیب المرسلین عفی عنہ

نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

کتاب الصلوٰۃ — مسائل متفرقہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ... اول رکعت میں سورۃ فلق اور دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھی نماز صحیح ہوئی یا نہیں؟ ...

الجواب

قرآن مجید کی ترتیب بدل کر الٹا کرنا مکروہ ہے، بکراہت قصداً پڑھنے کی صورت میں ہے ... اور بلا قصد پڑھ لی جائے تو کراہت نہیں۔

مصیبت کے وقت

جبکہ بال بچے پاس نہ ہوں جبکہ کسی بیماری کا اچانک حملہ ہو یا جب کوئی حادثہ پیش آئے۔ اس وقت

امرت دھارا

ایک صادق دوست اور مکمل معالج کی طرح آپ کی مدد کرے گی!

سدا پاس رکھو

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (۲/۸) نصف ایک روپیہ چار آنہ (۱/۴) نمونہ آٹھ آنے

ملنے کا پتہ: مینیجر امرت دھارا ۴۷ لاہور

شربت روح افزا (رجسٹرڈ)

موسم گرما میں ہر قسم کی شکایت کیلئے اکسیر ہے۔ تمام ہندوستان میں اپنے خواص کی وجہ سے مشہور و مقبول ہو چکا ہے۔ بڑے بڑے راجہ، نواب اس کو ہمیشہ استعمال کرتے ہیں۔

فی بوتل ایک روپیہ چار آنے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

NAUNEHAL

The Best Tonic for Children

نونہال

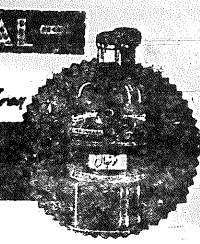

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

جامع الاحادیث اور رسالہ شریعت ماہوار

مسلمانوں کو سخت ضرورت تھی کہ کوئی ایسی کتاب انکے پاس ہو جو تمام صحیح قابل عمل احادیث پر حاوی ہو ... جامع الاحادیث جاری ہے۔ ... رسالہ شریعت میں علاوہ دیگر بے مثل قابل دید مضامین کے ایک بے نظیر بامحاورہ تفسیر رحمت الرحمٰن مسلسل عرصہ سے شائع ہو رہی ہے ...

درخواستیں بنام مینیجر رسالہ شریعت فیروز پور پنجاب

موسم گرما کا کٹ پیس اقساط پر خریدیے

دیانتدار اور محنتی اشخاص جو کٹ پیس کی تجارت کو مستقل طور سے اختیار کرنا چاہتے ہوں ارزاں و اعلیٰ قسم کا کٹ پیس ہم سے اقساط پر لے کر تجارت کر سکتے ہیں مفصل شرائط تین پیسہ کا ٹکٹ ڈاک بھیج کر فرم ہذا سے طلب کیجئے۔

ایم۔ اے طالش اینڈ سنز آرڈر سپلائرز بمبئی نمبر ۱

مفت

دماغی کام کرنے والے نسخہ اکسیر دماغ مفت منگائیں

معجون برہمی

... عنبر میں فارمیسی نمبر ۶ جلال آباد ضلع مظفر نگر (یو۔ پی)

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔ ... انشاءاللہ ان کی آنکھوں کو کسی قسم کا مرض لاحق نہ ہوگا۔ ...

ملنے کا پتہ: (مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند، دہلی

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلاء نوایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا علاج کمزوری نامردی

جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں وہ فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کریں۔ ... اس کو پانچ سو روپیہ نقد انعام دیا جاویگا۔ قیمت ایک بکس ...

پتہ:- ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو۔ آگرہ

بے تعصب استاد کی پاک تعلیم

آپ پاک و صاف زندگی کس طرح گزار سکتے ہیں۔

آپ دنیا کے سچے عیش و آرام کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔

آپ بچپن کی غلط کاریوں کا خمیازہ بھگتنے سے کس طرح بچ سکتے ہیں۔

آپ مضبوط بہادر، اقبالمند، خوبصورت اولاد کس طرح پیدا کر سکتے ہیں۔

آپ ان تمام باتوں کا عملی جواب حاصل کرنے کیلئے ایک کارڈ روانہ کر کے ... مفت طلب فرمائیے۔

پتہ:- آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

صنعا کی طرف سعودی افواج کی پیشقدمی

قیام امن کے بعد امیر فیصل کو امیر حدیدہ بنا دیا گیا

عدن میں برطانوی پولیس کی واپسی کاروبار کھل گئے

قاہرہ ۸ رمئی - امیر فیصل (ابن سعود کے فرزند جو اس وقت صنعا کی طرف پیشقدمی کر رہے ہیں) کو حدیدہ کا امیر بنا کر اس مفتوحہ علاقہ کا سردار بنا دیا گیا ہے۔ حدیدہ میں کامل امن و سکون ہے اور کاروبار حسب دستور جاری ہو گئے ہیں۔ بازار ہوٹل اور قہوہ خانے سب کھل گئے ہیں۔ لوگ امیر فیصل سے اصرار کر رہے ہیں کہ وہ شاہ یمن کا لقب اختیار کر لیں اور اس کا اعلان بھی کر دیں لیکن اب تک انہوں نے اس پر آمادگی ظاہر نہیں کی ہے۔ ان کی افواج ابھی صنعا کی طرف برابر پیش قدمی کر رہی ہیں یقین ہے کہ وہ اسے بھی فتح کر لیں گے۔ اب اس امر میں کوئی شک نہیں رہا کہ سلطان ابن سعود کا سارے یمن پر قبضہ ہو جائے گا۔ پولیس جو عدن سے حدیدہ کو امن قائم کرنے کی غرض سے بھیجی گئی تھی وہ اب واپس آ گئی ہے کیونکہ ہر طرف کامل امن قائم ہو گیا ہے۔ اور اضطراب کی کوئی وجہ باقی نہیں رہی ہے۔ اور برطانوی جہاز پنیز انس کی موجودگی کافی ہے۔

شملہ ۹ رمئی - عدن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ یمنی افواج نے سعودی افواج کو نجران کے قریب شکست دیدی ہے - مگر سعودی حکام اس اطلاع کو بے بنیاد بتاتے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ یمنی افواج نے سعودی افواج کے دو ہزار سپاہیوں کو مار ڈالا اور ۹ مسلح گاڑیوں ۲۲ بندوقوں اور ۲۰۳ اونٹوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ قاہرہ کے سعودی قونصل جنرل نے اس خبر کی تردید کی ہے۔

دار الحکومت

مسٹر محمد عثمان آزاد پر حملہ کا شاخسانہ

مرزا منظور بیگ صاحب بری کر دیئے گئے

دہلی ۹ رمئی - مسٹر عبد الحمید شملوی اسسٹنٹ ایڈیٹر "الامان" نے مرزا منظور احمد بیگ صاحب مالک و ایڈیٹر اخبار صاعقہ کے خلاف زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند جو استغاثہ ہتک عزت کا دائر کیا تھا اسے آج سید اعجاز حسین صاحب کی عدالت سے خارج کر دیا گیا اور مرزا منظور بیگ صاحب بری کر دیئے گئے۔

جیسا کہ ناظرین کو یاد ہوگا یہ دعوی اس حملہ کا شاخسانہ تھا جو مسٹر محمد عثمان آزاد پر کوچہ نواب خاں میں کیا گیا تھا اور جس کا مقدمہ آج کل زیر سماعت ہے۔ مرزا منظور بیگ صاحب نے اس حملہ کے متعلق جامع مسجد میں ایک تقریر کرتے ہوئے حلف شرعی بیان کیا تھا کہ مولوی مظہر الدین صاحب مالک اخبار الامان نے یہ حملہ کرایا اور ایک مرتبہ ان کی موجودگی میں مولوی مظہر الدین نے چند بدمعاشوں کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ مسٹر محمد عثمان آزاد پر حملہ کریں اور اس کے متعلق مولوی مظہر الدین صاحب کو انہوں نے سخت الفاظ میں ملامت بھی کی تھی۔ مرزا منظور بیگ صاحب نے اپنے اس بیان کو اخبار صاعقہ میں بھی چھاپ دیا تھا اور اس کے متعلق بعض دیگر مضامین بھی۔ ۱۷ مارچ کی اشاعت (صاعقہ) میں شائع کئے تھے جن پر مولوی مظہر الدین صاحب کے بجائے مسٹر عبد الحمید شملوی نے یہ استغاثہ دائر کیا تھا کیونکہ ضمنی حیثیت سے ان کا ذکر بھی ان مضامین میں آ گیا تھا جسے وہ اپنے لئے سخت مالی، جسمانی، دماغی اور روحانی نقصان کا موجب سمجھتے تھے اور جس سے ان کے بیان کے مطابق ان کی سخت بے عزتی ہوتی تھی۔

اس مقدمہ کی متعدد پیشیاں ہوئیں اور آج ۹ رمئی کو فاضل مجسٹریٹ نے یہ دعوی خارج کر دیا۔ کمرہ عدالت میں مسٹر عبد الحمید شملوی کو نہیں دیکھا گیا۔

اس سلسلہ کا ایک اور مقدمہ ابھی سید اعجاز حسین صاحب کی عدالت میں چل رہا ہے جس کے مستغیث مرزا منظور بیگ صاحب اور ملزمین مولوی مظہر الدین صاحب اور مسٹر عبد الحمید شملوی ہیں۔ اس مقدمہ کا کوئی فیصلہ ...

ایران اور افغانستان کے جعلی سکوں کا مقدمہ

سکرٹری افغانی قونصل کی شہادت

ہندو مسلمان پہلوانوں کی گرفتاری

کہاری باؤلی میں فساد کا نتیجہ

ریوالور اور کارتوس برآمد ہوئے

ضلع مظفر پور میں ہندو مسلم فساد

پولیس نے گولی چلادی - ۱۵۰ اشخاص گرفتار

ایک سب انسپکٹر کو گولی مار کر ہلاک کر دیا

مفرور ڈاکو کا اچانک حملہ

کانگریس کو وفاداری بنانے کی فکر

حکومت کے رویہ میں تبدیلی کا امکان

افغانستان میں غیر ملکی اشیا کی درآمد ممنوع

غزنی اور مزار شریف میں فوجی درسگاہوں کا افتتاح

لاری کے ذریعہ حاجیوں کا قافلہ کعبہ پہنچ گیا

سعودی گورنمنٹ کی طرف سے خصوصی مراعات

یارقند پر تنگن فوج کا قبضہ

امیر نور احمد اور متعدد افراد کا قتل

منتخبہ کمیٹی کی رپورٹ انتخاب کے بعد شائع ہوگی

حکومت کو ایک نیا خطرہ

مسجد میں لاؤڈ اسپیکر لگانے پر جھگڑا

ضلع میرٹھ میں ایک رائے صاحب کا قتل

سکھوں اور مسلمانوں کے جھگڑے میں ایک سکھ کی ہلاکت

دو ریلوے اسٹیشنوں پر بمباری

سعودی افواج نے دو یورپین افسروں کو گرفتار کر لیا

صنعا کی طرف اقدام اور مزید فتوحات

گورنر بنگال پر قاتلانہ حملہ

دو لڑکیوں اور چار نوجوانوں کی گرفتاری

بمبئی اسپنا ملز میں ہڑتال

ہڑتالیوں اور کام کرنے والوں میں فساد

پولیس اسٹیشن پر بمباری

تین مزید بنگالی گرفتار

سر آر مسعود کو انڈیا کونسل کا ممبر مقرر کیا جائیگا

طوفان بادنے ہوائی جہاز کو گھیر لیا

دلائی لامہ پھر پیدا نہیں ہوگا!

بہار میں پھر زلزلہ آیا!

تیرہ مویشی اور جھونپڑیاں نذر آتش

اٹلی کے جنگی جہازوں کی تعمیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ

دہلی

یوم یکشنبہ ۲۸ محرم الحرام ۱۳۵۳ ہجری

ترمیم شدہ مسودہ قانون

اوقاف کے متعلق شرعی نقطہ نگاہ

(۵)

اوقاف کی آمدنی کو صرف اغراض واقف کے مطابق صرف کرنے کا جس قدر آپکی بندولست ہو سکتا تھا وہ ان دفعات کی ترمیم میں کر دیا گیا ہے جو پر بحث کر رہے تھے قارئین کرام نے یہ ملاحظہ فرما لیا ہوگا کہ یہ ترمیمات جہاں ایک طرف مذہبی طبقہ کو پوری طرح مطمئن کر دینے والی ہیں وہاں ان کے اندر کوئی ایسی قباحت نہیں ہے جو ان کو اصل قانون میں شامل کرنے کے سدراہ ہو۔ حافظ ہدایت حسین صاحب نہایت آسانی کے ساتھ ان ترمیمات کو بجنسہ قبول کر سکتے ہیں کیونکہ یہ خود ان کے بیان کردہ اصول کے مطابق بھی ہیں اور ان میں اس مقصد کا پورا لحاظ رکھا گیا ہے جو حافظ صاحب نے اپنے افتتاحی نوٹ میں ظاہر کیا ہے۔

وقف علی الاولاد

اس کے بعد وقف علی الاولاد کا معاملہ آتا ہے۔ حافظ صاحب نے "مقاصد و غایات" کے زیر عنوان تحریر فرمایا ہے کہ

"یہ مسودہ قانون تمام عام اوقاف پر عائد ہوگا مگر ان اوقاف پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا جو بموجب تعریف متذکرہ دفعہ ۳ مسلم وقف جائز کنندہ ایکٹ نمبر ۶ سنہ ۱۹۱۳ء عام طور پر وقف علی الاولاد کہلاتے ہیں۔"

حیثیت سے اس وقت پر یہ مجوزہ قانون نافذ ہو سکے گا اس طرح سوائے ان معدودے چند اوقاف کے جو محض وقف علی الاولاد میں باقی وہ تمام اوقاف اس قانون کے ماتحت آجائیں گے جن کی آمدنی کا بیشتر حصہ تو واقف یا کسی مخصوص شخص کی اور خاندان کے لئے وقف تھا مگر کچھ جزو یا معمولی رقم کسی کار خیر میں صرف کرنے کے لئے بھی متعین کر دی گئی تھی۔ صرف اس دوسری غرض کی وجہ سے جو محض ضمنی حیثیت رکھتی ہے سارا وقف، وقف عام ہو جائے گا اور وقف علی الاولاد ہونے کی وجہ سے وقف خاص کی تعریف میں داخل نہ ہوگا۔

یہ ایک اصولی غلطی تھی جسے جمعیۃ کی مجلس مشاورت نے غور و فکر کے بعد دور کیا ہے۔ اراکین مجلس نہ تو یہ چاہتے تھے کہ ہر وہ وقف جس میں وقف علی الاولاد کا شائبہ بھی ہو اس قانون سے مستثنی ہو جائے اور اس طرح عام مقاصد کی بہت بڑی رقوم قانون کی زد سے نکل جائیں اور نہ مذکورہ اصول کے مطابق وہ یہ گوارا کر سکتے تھے کہ صرف وہی اوقاف وقف علی الاولاد کہے جائیں جن میں صرف ایک غرض بیان کی گئی ہو کیونکہ ایسے اوقاف کی مثال مشکل ہی سے مل سکتی ہے اور اگر ہوگی تو شاذ و نادر ہوگی اس لئے انہوں نے یہ اصول وضع کیا کہ ...

وقف علی الاولاد کی حدود

سلطنت یمن کا مستقبل

شذرات

گورنر بنگال پر حملہ

فرقہ وارانہ فسادات

ریاست کپورتھلہ کا تنازعہ

پنڈت مالویہ کا بیان

آسام بنگال اور بہار میں ہلاکت خیز آندھیاں

مکانات برباد۔ انسان اور مویشی ہلاک۔ درخت جڑ سے اکھڑ گئے

ڈیڑھ ڈیڑھ سیر کے اولوں کی بارش۔ زمین پھٹ کر دھواں نکلنے لگا

کلکتہ ۸ مئی۔ آسام شمالی بنگال اور بہار میں ۵۔ اور ۶ مئی کی رات کو زبردست آندھی آئی بہت سے مقامات میں مکانوں کی چھتیں اڑ گئیں ایک شفاخانہ کی چھت ہی اڑ گئی۔ ڈھاکہ میں بہت سے مکانوں کو نقصان پہونچا اور درخت جڑ سے اکھڑ گئے۔ بتیا اور سوتی ہاری میں بھی شدید طوفان باد و باراں آیا بہت سے انسان اور مویشی مجروح ہوگئے۔

سلہٹ ۸ مئی۔ گذشتہ اشاعت میں سلہٹ میں آندھی کی تباہ کاریوں کی خبر دی جا چکی ہے۔ جاادھیپور اور ہتھانہ کریم گنج کے شمالی مغربی حصوں میں دو ہزار سے زائد مکانات آندھی کی نذر ہوگئے اور چند مواضعات کا نام و نشان ہی مٹ گیا۔ علاقہ جاادھیپور میں ۱۲ اشخاص کے ہلاک ہونے کی اطلاع ملی ہے بارہ میں بجلی سے تین اشخاص ہلاک ہوگئے۔

پٹنہ ۸ مئی۔ ضلع چمپارن میں تراله باری کا ایک زبردست طوفان آیا۔ نرکٹیا کے تقریباً تمام مکانات گر گئے اور بہت سے انسان اور مویشی بھی ہلاک ہوئے دو دو سیر کے اولے برسے اور زمین میں دراڑیں پڑ گئیں۔ زمین سے جا بجا دھواں نکلنے لگا۔

رنگون ۸ مئی۔ زبردست آندھی کے باعث ایک بڑی کشتی جس پر ۵۰۰ گیلن کروڈ آئل لدا ہوا تھا غرق ہوگئی۔ دوسری کشتی بھی جس پر چونا لدا تھا غرق ہوگئی یہاں ایک زبردست آواز کے ساتھ ریت کا طوفان آیا جس سے ۲۱ انچ ریت گرا۔

گورنر بنگال پر ریوالور سے فائر

ہز ایکسلنسی بال بال بچ گئے۔ حملہ آور اور دیگر افراد گرفتار

چار سال میں چار گورنروں پر قاتلانہ حملے

کلکتہ ۹ مئی۔ کل بعد دوپہر دو بنگالی نوجوانوں نے گھوڑ دوڑ کے میدان میں سر جان اینڈرسن گورنر بنگال پر ریوالور سے فائر کئے۔ گورنر موصوف اور ان کے ساتھی بال بال بچ گئے۔ حملہ آوروں نے نزدیک آکر ریوالور سے کئی فائر کئے مگر گورنر اور آپ کی پارٹی کا کوئی شخص بھی مجروح نہیں ہوا صرف ایک یورپین لیڈی مجروح ہوگئی ہے۔ گورنر کے باڈی گارڈ نے حملہ آوروں پر جوابی فائر کئے جس سے دونوں حملہ آور مجروح ہوگئے حملہ آوروں اور دیگر متعدد افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دونوں حملہ آور ڈھاکہ کے رہنے والے ہیں۔ گھوڑ دوڑ آخری وقت تک جاری رہی اور ہز ایکسلنسی آخری وقت تک گھوڑ دوڑ کا تماشہ دیکھتے رہے۔ وزیر ہند اور وائسرائے ہند کی طرف سے گورنر بنگال کو اس حادثہ میں بال بال بچ جانے پر مبارکباد کے پیغامات موصول ہوئے ہیں۔ دسمبر ۱۹۲۹ء کو وائسرائے کی اسپیشل ٹرین کو بم سے اڑانے کی کوشش کی گئی۔ دسمبر ۱۹۳۰ء میں گورنر پنجاب پر یونیورسٹی ہال میں فائر کئے گئے اور حملہ آور ہری کشن کو پھانسی دی گئی۔ جولائی ۱۹۳۱ء میں قائمقام گورنر بمبئی پر پونہ کالج کا معائنہ کرتے وقت فائر کیا گیا مگر وہ بال بال بچ گئے۔ فروری ۱۹۳۲ء میں سر اسٹینلے جیکسن پر کلکتہ یونیورسٹی میں ایک خاتون نے فائر کیا مگر وہ بال بال بچ گئے۔

سلطانپور میں دوسرا جلیانوالہ باغ

مسلمانوں کو بیدار کرنے کی ضرورت

موضع جالہ میں ناظم جمعیۃ علماء ہند کا ورود

عبرت آموز تقریروں کا سلسلہ

چار روسی انجینئر ہلاک

فلسطین میں یہودیوں کا داخلہ بند کرنے کا مطالبہ

حاجیوں کا جہاز جہانگیر جدہ سے روانہ ہوگیا

دہلی میں گردن توڑ بخار کی وبا

مرض کی نوعیت اور اموات کے اعداد و شمار

غازی پور کے فسادات کی تفصیل

ہندوؤں نے ایک شہید کی قبر کو توڑ دیا

تیمور اعظم کی تعمیر کردہ نہر کی مرمت

حضرت مولانا ... صدیقی کا دورہ

ریاست کپورتھلہ کے حکام کی عاقبت نا اندیشی

بے گناہ مسلمانوں پر گولیاں برسانے کے اسباب و علل

سلطان پور کے واقعہ ہائلہ کے متعلق مجلس احرار ہند کی مجلس عاملہ کا بیان

لاہور ۱۰ مئی۔ مجلس احرار کی طرف سے مولانا عبدالغفار صاحب غزنوی اور شیخ عبدالغفار صاحب اثر افسری ریاست کپورتھلہ میں تحقیق حالات کیلئے گئے تھے اور انہوں نے اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے ان کے علاوہ چودھری افضل حق صاحب ایم۔ ایل۔ سی اور میاں محمد عمر صاحب ارکان مجلس عاملہ بھی موقع پر تحقیق حالات کے لئے گئے انہوں نے اپنی معلومات مجلس عاملہ کے روبرو پیش کیں۔

ارتکاب جرم سے انکار

موضع کالووال میں قربانی روک دی گئی

دوسوہہ میں قربانی کمیٹی کا قیام

تصفیہ قربانی موضع کالووال کوٹلہ تحصیل دوسوہہ ضلع ہوشیارپور اب اس قدر اہمیت اختیار کر چکا ہے کہ تقریباً پنجاب کا تمام اسلامی پریس متفقہ طور پر گورنمنٹ کو اس کے صحیح حل کی طرف توجہ دلا چکا ہے مگر بجائے صحیح حل کے گورنمنٹ نے اس مذہبی فریضہ کے تصفیہ کی طرف سے نہایت ہی بے اعتنائی اور عدم تدبر کا ثبوت دیا ہے۔

موضع کالووال کوٹلہ سے تقریباً دو تین فرلانگ کے فاصلہ پر واقع ہے۔ جہاں روزانہ کئی گائیں ذبح ہوتی ہیں۔ اور یہ متنازعہ قربانی اس موضع کے اندر عرصہ ۶۲ سال سے ہوتی چلی آرہی ہے تین سال تک گورنمنٹ انگریز ڈپٹی کمشنر کی موجودگی میں بحفاظت پولیس گائے اس مذبح میں لے جا کر ذبح کراتی رہی۔

ناظم جمعیۃ علماء ہند و نائب امیر شریعت کا معائنہ

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی طرف سے
حیرت انگیز رعایت
المشتہر مہتمم کتب خانہ ثنائیہ امرتسر

محبوب عاشق کے قدموں پر

ڈیڑھ سو سال کے بعد
روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ
حیات حافظ رحمت خاں
المشتہر منیجر اخبار الجمعیۃ بلی ماران دہلی

مفت کی اکسیر

لیجیے میں پھر آگیا

وہ موسم آگیا
جس میں مریضان سوزاک کھیتی کرتے ہیں

سفید بالوں کو دائمی قدرتی سیاہ رنگت پر لانے والا
بال سیاہ تیل
اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

تار کا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ سہ روزہ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی-اے) معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی یوم چہارشنبہ یکم صفر المظفر ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۱۶ مئی ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۴

معاصرین کے افکار و آراء

سوراج پارٹی

سود خواری اور مسلمان

جلیانوالہ باغ اور سلطان پور

قابل اصلاح حرکت

صوبیداری

مکدر ہے فضائے امن جب تک دل مکدر ہیں
بہت نزدیک ہے وہ دن کہ سب شیر و شکر ہونگے

قدم اپنے اٹھا غافل ہے منزل تیرے قدموں میں
جو اب تک سو رہے ہیں وہ بھی تیرے ہمسفر ہونگے

چمن تیرا نہیں تو پھونک برق آہ سے بلبل
بجائے گل یہی ہوگا کہ مٹھی بھر شرر ہونگے

تو اس حیرت کدہ میں پھونک بھی دے صور بیداری
بدل جائیگا عالم منقلب یہ بحر و بر ہونگے

غلامی سے رہائی کیا ہو۔ لب کھلتے نہیں تیرے
جو نالے دل سے نکلیں گے کہاں تک بے اثر ہونگے

تری ہستی ہے ناکارہ تو اچھا ہے کہ مٹ جائے
تری مٹی سے پیدا تجھ سے بہتر کچھ بشر ہونگے

(از جناب محمود اسرائیلی)

دلچسپ حقائق و معلومات

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ - بازار بلیماران - دہلی

The Al-Jamiat — Regd. No. L 1793.

Vol. XIX No. 33. DELHI SUNDAY, MAY, 13, 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید معریٰ ... منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

حضور نظام ... منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

Maulvi Mufti Mehdi Hassan
P. O. Rander,
Dt. Surat

اجلاس نگینہ کی تائید

ضلع اٹک میں دارالعلوم کا قیام

مسلمانان ریاست دھولپور کی فریاد

مسلمانوں کی حالت زار - قبرستانوں پر ہندوؤں کا قبضہ

فہرست امداد کنندگان مصیبت زدگان زلزلہ

توسط بیت المال امارت شرعیہ پھلواری شریف

محمد قمرالدین ناظم بیت المال امارت شرعیہ پھلواری شریف

اخبار الجمعیۃ کیلئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

جنت کی کنجی اور دوزخ کا کھٹکا

ہر سعادت مند دوزخ سے پناہ مانگتی ہے اور جنت کی تمنا رکھتی ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے تفصیل کے ساتھ بیان فرما دیا ہے کہ کن برے اعمال کی وجہ سے انسان عذاب آلٰہی میں مبتلا ہوگا اور دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اور کن اچھے اعمال کی بنا پر مومنوں کو جنت دی جائے گی۔

فتاویٰ رشیدیہ

تعلیم الاسلام

منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

ازبلا چھپ رہی ہے

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

الجمعیۃ کا مکتوب جرمنی

برلن میں جنرل کمال الدین پاشا کا انتقال

ہنڈنبرگ کی تعزیتی تقریر ۔ مصطفےٰ کمال پاشا کا تار

گاندھی جی کی غلطیوں پر سوبھاش بابو کا لیکچر

(الجمعیۃ کے نامہ نگار خصوصی مقیم برلن کے قلم سے)

برلن میں علمدیوں کا سدیہ روز بروز نہایت خطرناک ہوتا جارہا ہے۔ برلن کے مسلمانوں کی خواہش تو یہ تھی کہ یہ لوگ اپنی اصلاح آپ کریں اور لوگوں کو شکایت کا موقعہ نہ دیں لیکن جب گیدڑ کی موت آتی ہے تو وہ شہر کی طرف بھاگتا ہے، یہی حالت ان علمدیوں کی ہے۔ علمدیوں کی شرمناک حرکتوں کے متعلق اخبار الجمعیۃ اور زمیندار میں مضامین شائع ہوتے ہیں ...

جنرل فان ہنڈنبرگ نے ولبرجس میں ایک تقریر کی جس میں مرحوم کی سوانح حیات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم سامی پاشا صرف ترک ہی نہ تھے بلکہ جرمنی بھی تھے انہیں ترکوں سے زیادہ مرحوم کی وفات کا افسوس ہے۔

جنازہ میں اعلیٰ حکام کی شرکت

اس کے بعد مرحوم کے جنازہ پر ترکی اور جرمنی جھنڈا لہرایا گیا اور جنازہ اٹھایا گیا جس کے دونوں طرف جرمنی فوج تھی ساتھ ساتھ افسران اعلیٰ اور وزراء تھے برلن کی سڑکوں پر جہاں جہاں سے جنازہ گزرا ہجوم کا کچھ شمار نہ تھا۔ اس طرح جنازہ اسٹیشن تک پہنچایا گیا جہاں سے استانبول پہنچایا جائے گا اور وہاں اس کا شاندار استقبال ہوگا اور پھر مرحوم کو ان کے وطن مالوف میں دفن کیا جائے گا۔

ہنڈنبرگ کے نام کمال پاشا کا تار

مصطفےٰ کمال پاشا نے فیلڈ مارشل فان ہنڈنبرگ کے نام ایک تار ارسال کیا جس میں ترکی سفیر کے انتقال پر اظہار رنج کرتے ہوئے حکومت جرمنی کا شکریہ ادا کیا ...

ہنگری زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ

علماء مصر اور مغربی مستشرقین کا اتحاد

ہنگری کے وزراء اور عمال حکومت کی دلچسپیاں

بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ ہنگری میں بکثرت مسلمان آباد ہیں۔ وہاں ان کے اسلامی مدرسے بڑی شان و شوکت سے قائم ہیں، مساجد بھی بکثرت ہیں اور اسلامی آثار قدیمہ کا ایک طویل سلسلہ گوشہ گوشہ میں نظر آتا ہے۔

ہنگری کے ایک مقام بوڈاپسٹ میں بھی متمول اور تاجر مسلمان آباد ہیں اور وہاں ایک قدیم ترک گل بابا کا مزار بھی ہے جس کو قرب و جوار کے مسلمانوں میں خاص مقبولیت اور مرجعیت حاصل ہے اور جس پر سالانہ جلسے اور مختلف مذہبی تقریبات عمل میں آتی ہیں۔ ہنگری کے مسلمان مذہباً پرجوش مخلص اور دیندار ہیں اور اپنے قلوب میں اشاعت اسلام کا ایک خاص جذبہ رکھتے ہیں، اس کے باوجود بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہنگری زبان میں اب تک قرآن کریم کا ترجمہ نہیں ہوا ...

اس مجلس کے ارکان میں حسب ذیل حضرات کو شامل کیا گیا ہے۔

علامہ امیر شکیب ارسلان۔ ابراہیم پاشا ندیر جامعہ مصریہ۔ بیرن بیر سابق وزیر داخلہ ہنگری ... ڈاکٹر جرمانوس مستشرق ... سر عبدالکریم غزنوی ...

گاندھی جی کی غلطیوں پر سوبھاش بابو کی تقریر

سوبھاش چندر بوس بھی برلن تشریف لائے اور آپ نے ایک بڑے مجمع کے سامنے زبردست تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ہم کو سب سے زیادہ نقصان گاندھی ارون معاہدہ کی وجہ سے ہوا ہے ...

کانگریس کی غلطی

کانگریس نے سب سے بڑی غلطی یہ کی کہ اس نے بین الاقوامی تعلقات قائم نہیں کئے۔ اب کانگریسیوں کا فرض ہے کہ وہ دوسرے ممالک میں پروپیگنڈا کرکے اصل حقیقت دنیا پر واضح کردیں کہ ہندوستان میں کیا ہو رہا ہے تاکہ غیر ممالک کی ہمدردی ہندوستان کے شامل حال ہو جائے۔

ترکی سفیر کا انتقال

ترکی سفیر کمال الدین سامی پاشا کا برلن میں اپریشن کے دوران میں انتقال ہوگیا۔ تمام جرمنی اخبارات نے مرحوم کی زندگی کے حالات شائع کئے۔ جرمنی کو اس حادثہ کبریٰ سے سخت رنج و افسوس ہوا ہے ...

ہنڈنبرگ کی تعزیتی تقریر

۱۹ اپریل کو جرمنی حکومت کی طرف سے ان کی روانگی کا انتظام کیا گیا۔ قونصل خانہ میں جنرل سفیر کی نماز جنازہ پڑھائی گئی۔ نماز ختم ہونے کے بعد ایک جلسہ ہوا جس میں جرمن کے اعلیٰ حکام شریک تھے۔ وزیر خارجہ بھی تشریف رکھتے تھے ...

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

تحریک عریانی کی تائید میں زبردست دلائل

حقیقی مساوات کے لئے ایک نیا معیار!

عام لوگوں کا خیال ہے کہ موجودہ زمانہ ترقی اور تمدن کا زمانہ ہے مگر واقف لوگوں کا دعویٰ ہے کہ دور جدید، دور وحشت و بربریت کی طرف رجعت کر رہا ہے اور عالم بشری کو بدویت کی طرف لیجا رہا ہے۔ اس دعویٰ کا ثبوت یورپ کی تحریک عریانی و برہنگی ہے۔ اس تمام تہذیب میں امیر و فقیر، جوان و پیر، زن و مرد تمام کے تمام عریاں و رقصاں نظر آتے ہیں اور اس شرمناک تحریک کے ثبوت میں ذیل کے دلائل بڑے زور شور سے جرائد و رسائل میں شائع کئے جارہے ہیں:

(۱) مرد و زن کا برہنہ ہونا مسائل شرم و حیا کو بالائے طاق رکھ دیتا ہے ...

(۲) برہنگی سے افراد انسانی میں حقیقی مساوات قائم ہو جاتی ہے ...

(۳) اقتصادی پریشانیوں کے باعث جو لوگ خودکشی کرلیتے ہیں، برہنگی اس کا انسداد کردیتی ہے ...

عاقل بخرد نازد و مجنوں بجنوں

کل حزب بما لدیہم فرحون

"بندرگاہ حیفا ہندوستان کی کنجی ہے"

نپولین کے نظریہ کی تغلیط

"ہمیں معلوم ہے کہ بندرگاہ حیفا مشرق میں برطانوی بیڑہ کے لئے ایک زبردست بندرگاہ ثابت ہوگی اور برطانوی حکومت کی ہوائی طاقت کا زبردست مستقر قرار پائے گی۔ نپولین نے کہا تھا کہ یافا ہندوستان کی کنجی ہے لیکن انگریزوں کو امتحان کے بعد ثابت ہوا کہ یافا کی نسبت حیفا ہندوستان کی کلید ہے۔" (اسٹیٹسمین)

حیفا فلسطین میں ایک زبردست بندرگاہ ہے جس کا افتتاح چند ماہ پیشتر برطانوی حکام نے کیا ہے ... گویا ہندوستان کے گھوڑے پر سوار ہونے کے لئے ایک رکاب تو مصر ہے اور دوسری رکاب فلسطین!

قرآن کریم کی صداقت کا اعتراف

کتب سماویہ میں اہل کتاب کی تازہ شرارت

"آرامی زبان کے ماہر اور لنڈبری میں کالج کے تعلیم یافتہ مسٹر جارج نے حال ہی میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ انجیل آرامی زبان میں لکھی گئی تھی جس کا ترجمہ یونانی زبان میں کیا گیا تھا یا انجیل کی اصل زبان آرامی تھی نہ کہ یونانی۔ مسٹر جارج نے اصل انجیل کا مطالعہ کرکے اس کا براہ راست ترجمہ کیا ہے جو انگریزی کے ترمیم شدہ اور رائج الوقت ترجمہ سے بہت مختلف ہے ..." (اسٹیٹسمین)

کیا اب بھی قرآن کریم کے کلام الٰہی اور خاتم المرسلین کے رسول برحق ہونے میں کوئی شبہ رہ سکتا ہے، قرآن کریم نے سب سے پہلے اہل کتاب کی شرارتوں کو بے نقاب کیا ...

یورپ میں خواتین کے کارنامے

تصویر کے دوسرے رخ کو چھپانے کی ناکام سعی

"مسٹر سی مورلسلی نے دعویٰ کیا ہے کہ اس وقت ہمارے ملک (انگلستان) میں ۱۵۰ ہوا باز عورتیں ... ۵۰۰ لیڈی ڈاکٹر ... ۲۵۰۰ عورتیں محکمہ عدل و انصاف کی کمیٹیوں ... اور ۲۶ عورتیں اسرار تعلیم ... " (اسٹیٹسمین)

انگلستان کی موٹروں اور عرب کے اونٹوں کا مقابلہ

صرف ایک ہفتہ میں ۹۵ اشخاص موٹروں کی زد میں

... کل ہلاک ۹۵۔ کل مجروح ۱۴۳۱ ... (اسٹیٹسمین)

ترک خواتین کے لئے انتخابی میدان

ترکی کی مجلس ملی نے اصولاً یہ تسلیم کرلیا ہے کہ عورتوں کو سیاسی حقوق دئے جائیں اور ایوان وکلاء میں انتخاب کے لئے ان کو موقعہ دیا جائے۔ ترکی کے بلدیات میں عورتوں کو کافی اقتدار حاصل ہے۔ اب اس جدید اقدام کے بعد ترک خواتین انتخابی معرکہ آرائیوں میں بھی کافی حصہ لے سکیں گی۔ (الہدیٰ)

ترکی میں کاغذسازی کے کارخانے

استانبول کی خبر ہے کہ جرمنی اور ترکی کے انجینئروں کی مشترکہ اور ملوطیقی نے کاغذسازی کے کارخانے کے لئے مناسب مقام تجویز کرلیا ہے۔ کاغذسازی کی تجویز ترکی کے پنج سالہ پروگرام کا ایک جزو ہے ... ترکی اخبارات کا بیان ہے کہ اس تجویز کی تکمیل کے بعد ترکی کو اس قابل ہو جائے گی کہ وہ اپنے کارخانوں پر اعتماد کرسکے اور غیر ملکی کاغذوں سے مستغنی ہو جائے۔

موسم گرما کا کٹ پیس اقساط پر خرید کیجئے

دیانتدار اور محنتی اشخاص جو کٹ پیس کی تجارت کو مستقل طور سے اختیار کرنا چاہتے ہوں ارزاں اور اعلیٰ قسم کا کٹ پیس ہم سے اقساط پر لے کر تجارت کرسکتے ہیں۔ مفصل شرائط تین پیسہ کا ٹکٹ ڈاک بھیج کر نرم ہدایت طلب کیجئے۔

ایم۔ اے۔ طالش اینڈ سنز آرڈر سپلائرز بمبئی نمبر ۱۲

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات مرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں اپنے کیمیاوی تاثیرات سے بیرون ہند میں بھی مقبول عام ہوچکی ہیں ... قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ...

وید شاستری۔ جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

مفت

دماغی کام کرنے والے ...

معجون برہمی

... عبدالرحمن فارمیسی نمبر ۶ جلال آباد ضلع مظفرنگر (یوپی)

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلاء نواب بہادر جسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا علاج کمزوری و نامردی

... پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ خان اینڈ کو۔ آگرہ

کوئی نو دنیہ بھوشن پنڈت ٹھاکردت شرما وید موجد امرت دھارا کی تیار کردہ دوائی

جلاب بچگان

بچوں کو اکثر امراض قبض سے شروع ہوتی ہیں۔ اگر مناسب نرم جلاب دیا جائے جس سے فضلہ نکل کر بلا تکلیف دست ہو جائے تو بچے بہت جلدی آرام پاتے ہیں ... قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ۔ نصف ڈبیہ ۸/

ملنے کا پتہ۔ مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ ۴۷ لاہور

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کا دورۂ بہار

موسم کی ناگواری اور علالت کے باوجود مسلسل سفر اور پیہم تقریریں

الجمعیۃ کی کسی گزشتہ اشاعت میں حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کے دورۂ بہار سے متعلق پٹنہ، پھلواری، بارہ، مکامہ، ناتھ نگر، بھاگلپور، جمالپور، اور مونگیر کے سفر کے حالات شائع ہوچکے ہیں۔ بعض مقامات سے انفرادی مراسلات بھی موصول ہوئے ہیں جنہیں گزشتہ اشاعتوں میں درج کیا جاچکا ہے۔ مفصل اطلاعات غالباً ڈاک کی بے ترتیبی یا اندرون ملک میں ڈاک کے ناکافی انتظام کے باعث اس قدر دیر سے موصول ہوئی ہیں کہ ہم انہیں گزشتہ اشاعت کے بجائے اشاعت ہذا میں شائع کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ ان اطلاعات کو ملاحظہ فرماکر قارئین کرام یہ اندازہ لگاسکیں گے کہ حضرت مولانا نے اس قدر قلیل مدت میں مسلسل و پیہم مشکلات و تکالیف کے باوجود ...

دربھنگہ میں دوسری تقریر

مدھوبنی سے واپسی پر جالہ جانے کے لئے دربھنگہ سے گزرنا تھا لیکن گاڑی دربھنگہ پر بدلتی تھی۔ اور ڈیڑھ بجے روانہ ہوتی تھی۔ تقریباً ۸ گھنٹے کا قیام تھا۔ اہل شہر کو خبر ہوگئی۔ ان میں سے بعض حضرات اسٹیشن پر تشریف لے آئے۔ اور نہایت اصرار کے ساتھ حضرت نائب امیر شریعت اور حضرت ناظم الجمعیۃ کو شہر لے گئے۔ ہر چند کہ طبیعت خراب تھی مگر مسلمانان دربھنگہ کی مخلصانہ خواہش کو بھی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا تھا۔ کٹکی بازار کی مسجد میں جلسہ ہوا۔ اور حضرت مولانا نے تقریر فرمائی۔ ایک بجے تقریر ختم کرکے اسٹیشن واپس آئے اور ڈیڑھ بجے کی گاڑی جالہ کے لئے حاصل کی۔

دیہات کا سفر

مدھوبنی کے بعد سے حضرت مولانا کو قصبات کے علاوہ چھوٹے چھوٹے دیہات میں بھی جانا پڑا کیونکہ یہاں زلزلہ نے سخت نقصان پہنچایا ہے اور مسلمانوں کی آبادی بہت زیادہ ہے۔ حضرت مولانا کے دورۂ بہار کی خبر سن کر ...

(باقی صفحہ ۹ پر ملاحظہ فرمایئے)

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

قطورہ کے شکوک کا ازالہ

معاشرتی زندگی کا آغاز و انجام

(گزشتہ سے پیوستہ)

خادمہ: تم آسان لفظوں میں یوں سمجھو کہ مجبوری کی حالت میں طلاق بیماری کا علاج ہے۔ اچھا یہ تو بتاؤ کہ اس معاملہ میں عیسائیوں کی مذہبی تعلیم کیا ہے؟

قطورہ: ان کے ہاں طلاق کا مسئلہ نہیں ہے ان کے مذہب کے مطابق شادی ایک ناقابل فسخ عہد ہے جو میاں بیوی میں مرتے دم تک قائم رہتا ہے۔

خادمہ: یہ ان کے مذہب کی تعلیم ہے یا صرف ان کا طرز عمل ہی ایسا ہے؟

قطورہ: ان کے مذہب کی تعلیم ہی یہ ہے کہ جیسا کہ ان کی توریت میں لکھا ہے کہ عورت ...

خانگی زندگی کو خوشگوار بنائیں۔

قطورہ: پہلے میرا خیال تھا کہ میں ساری زندگی شادی نہ کروں اور تجرد کی زندگی گزاروں مگر اسلام میں چونکہ شادی کرنا ضروری ہے اسلئے میں پہلے خیال سے تائب ہوگئی۔

خادمہ: تجرد کی زندگی ایک شیطانی زندگی ہے اور شیطان کو اپنے جنگل میں پھانسنے کے لئے بڑی آسانی ہوجاتی ہے۔ مجرد عورت یا مرد کبھی امن میں نہیں رہتا جب تک کہ شیطان کا جادو کب اس پر چل جاتے۔ قرآن کریم نے اسی لئے شادی کو قلعہ سے تعبیر کیا ہے یعنی شادی شدہ مرد یا عورت ایک محفوظ قلعہ میں پناہ گزیں ہوجاتے ہیں جس پر شیطان کا حملہ کامیاب نہیں ہوسکتا۔ محصنین غیر مسافحین۔ محصنین کا لفظ حصن سے نکلا ہے جس کے معنے ہیں قلعہ۔

قطورہ: قرآن نے جو کچھ فرمایا بجا فرمایا واقعی مجرد مردوں اور عورتوں پر شیطانی تسلط ہوجاتا ہے ...

(باقی آیندہ)

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کرکے استعمال کیجئے۔

سرمہ: آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا ... کے لئے خصوصاً بے حد مفید ہے ...

ملنے کا پتہ:۔ (مولانا) نورالدین بہاری معرفت جمعیۃ علمائے ہند دہلی

موسم گرما میں ہر قسم کی شکایت کیلئے اکسیر ہے۔ تمام ہندوستان میں اپنے خواص کی وجہ سے مشہور و مقبول ہوچکا ہے۔ بڑے بڑے راجہ، نواب اس کو ہمیشہ استعمال کرتے ہیں۔ فی بوتل ایک روپیہ چار آنے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

عورت کی خوبصورتی سیلان الرحم کی وجہ سے سخت خطرہ میں رہتی ہے حقیقت میں یہ شکایت عورت کی تندرستی کو گھن لگا دیتی ہے۔ اس پوشیدہ مرض کیلئے "ناشف" تریاق سے بھی بڑھکر ہے۔ صرف دو تین خوراکیں سیلان رطوبت کو بند کردیتی ہیں اور مستقل فائدہ ... قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک صرف تین روپے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

امریکہ پر بھوری ریت کے خوفناک بادل

شکاگو میں پچاس ہزار ٹن خاک گری

ہر طرف اندھیرا گھپ، مویشیوں کی ہلاکت

لندن ۱۲ مئی "ٹائمس" کے نامہ نگار متعینہ نیویارک سے آج بذریعہ تار پیام ایک شدید سیاہ آندھی کی تفصیلات بھیجی ہیں جو وسطی مغربی علاقے میں آئی ہے گرد و غبار کا یہ شدید طوفان مغربی کینیڈا کے خشک میدانوں اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے خشک علاقے میں آیا اور اب نیو انگلینڈ سے واشنگٹن تک ایک نہایت وسیع قطعۂ ارض پر بھورے ریت کی ایک موٹی تہ پھیلی ہوئی ہے۔

نیویارک کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ دور دراز علاقے سے خاک اڑ کر یہاں تک پہنچی اگرچہ یہاں نسبتاً اس کا اثر اتنا شدید اور مہلک نہیں ہوا جتنا کہ یہاں سے ۱۰۰۰ میل کے فاصلہ پر وسطی مغربی زراعتی علاقے میں ہوا ہے۔

گرد و غبار کا یہ عظیم الشان طوفان جو ۲ میل اونچا ۱۵۰۰ میل لمبا اور ۹۰۰ میل چوڑا بادل معلوم ہوتا تھا وسطی میدانوں سے گزرتا ہوا چلا اور اس تمام علاقے پر جو بارش کی کمی کے باعث تباہ ہو رہا تھا ریت پھیلا دی۔ مونٹانا سے ٹیکساس تک کا تمام علاقہ جو تقریباً ۱۲ میل ہے۔ اس سیاہ آندھی سے تباہ و برباد ہو گیا ہے۔ اب اس کی کوشش کی جا رہی ہے کہ تجارتی ہوائی ...

... ہراس کے ساتھ خاک نے خوفناک اور تاریک بادلوں کو دیکھ رہے ہیں جس کی نسبت خطرہ ہے کہ وہ پھر نیویارک شہر پر ٹوٹ پڑے گا۔ مغربی وسطی ریاستوں میں مویشیوں کی بڑی تعداد ہلاک ہو رہی ہے اور وہاں کی زمین کا بالائی حصہ آندھی سے غائب ہو گیا ہے۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ صرف شکاگو میں ۵۰ ہزار ٹن خاک گری ہے۔

کلکتہ کارپوریشن کا اجلاس ناجائز قرار دیدیا گیا

مسٹر فضل الحق کے خلاف حکومت کا فیصلہ

دارجلنگ ۱۳ مئی حکومت بنگال نے کلکتہ میونسپل ایکٹ کی دفعہ ۱۰ کے ماتحت اپنا فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ گذشتہ ۱۰ اپریل کو کلکتہ کارپوریشن کا جو اجلاس منعقد ہوا تھا اور جس میں مسٹر فضل الحق کو میئر اور مسٹر سی گھوش کو ڈپٹی میئر منتخب کیا گیا تھا وہ ناجائز اور قواعد کے خلاف ہے۔ حکومت کا خیال ہے کہ صدر اجلاس کا یہ فیصلہ کہ نامزد ممبران ووٹ نہ دیں قانون کے مطابق نہیں ہے۔ حکومت نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ کارپوریشن کا نیا اجلاس طلب کیا جائے جس میں میئر اور ڈپٹی میئر کا انتخاب کیا جائے اور اس سے پہلے کوئی اجلاس طلب نہ کیا جائے۔

کلکتہ ۱۳ مئی۔ حکومت کے فیصلے کے مطابق کارپوریشن کا ہونے والا اجلاس ملتوی ہو گیا ہے نامزد کونسلروں نے ۱۰ اپریل کو جو حلف وفاداری اٹھایا تھا ان کو دوبارہ حلف اٹھانا پڑے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ ۱۰ اپریل کے اجلاس کارپوریشن کو ناجائز قرار دینے کے خلاف حکومت بنگال کے مقابلہ میں ہائی کورٹ میں اپیل دائر کیا جائے گا۔

پولیس اور ڈاکوؤں میں جنگ

ایک کانسٹبل ہلاک متعدد زخمی!!

آگرہ ۱۲ مئی۔ آگرہ کی پولیس نے ڈاکوؤں کے ایک گروہ سے مقابلہ کیا اطلاع موصول ہوئی کہ آگرہ کے قریب ایک گاؤں میں ایک ڈاکہ پڑنے والا ہے چنانچہ پولیس نے موقعہ پر پہونچ کر ڈاکوؤں کا مقابلہ کیا ڈاکوؤں نے پولیس پر گولی چلائی ایک سپاہی ہلاک ایک سپاہی اور دو ڈاکو مجروح ہو گئے ...

دو ارب کا سونا ہندوستان سے باہر

مکھیاں ملک الموت بن گئیں

انسانوں اور حیوانوں پر شدید ستم

انگلستان میں سیاسی تحریک سے خوف و ہراس

براہ راست امارت شرعیہ بہار کے نام امداد روانہ کی جائے

جمعیۃ علماء ہند کے نام سے ٹکٹ فروخت کرنے والوں کے دھوکہ سے بچو

نائب ناظم جمعیۃ علماء ہند کا اعلان

مولانا مولوی نورالدین صاحب نائب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:-

مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جمعیۃ علماء کے نام سے بہار کی مساجد کے لئے چندہ کر رہے ہیں کچھ لوگوں کے پاس ایسے ٹکٹ ہیں جو وہ فروخت کر رہے ہیں اور ان ٹکٹوں کو جمعیۃ علماء کی طرف منسوب کرتے ہیں میں تمام مسلمانوں کو عموماً اور بالخصوص جمعیۃ علماء ہند کے منتسبین و متوسلین کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ جمعیۃ علماء ہند نے بہار کی مساجد یا مصیبت زدگان بہار کے لئے کوئی فنڈ علیحدہ قائم نہیں کیا ہے بلکہ ہر قسم کی رقوم کے لئے مسلمانوں کو یہ مشورہ دیا ہے کہ وہ امارت شرعیہ کے دفتر میں روانہ کریں۔ صوبہ بہار میں امارت شرعیہ کا ایک مستقل اور دیرینہ نظام قائم ہے جس کا دفتر پھلواری شریف میں ہے مصیبت زدگان ...

... نہ یا ہا۔ فنڈ نہیں قائم کیا نہ کوئی سفیر مقرر کیا ہے نہ اس غرض کے لئے کسی قسم کے ٹکٹ مقرر ... زدگان بہار یا مساجد بہار کے لئے چندہ کرتا ہوا یا ٹکٹ فروخت کرتا ہوا پایا جائے تو اس کو پولیس ...

(مولانا) نورالدین نائب ناظم جمعیۃ علماء ہند

مصیبت زدگان بہار کیلئے دو ہزار روپیہ کا عطیہ

معرفت جمعیۃ علماء ہند

بنگال میں تلاشیوں اور گرفتاریوں کا سلسلہ

گورنر کے حملہ آوروں کی تلاش

سرحدی مواضعات پر قبائل کے حملے

ایک ہلاک متعدد مجروح

دارالعوام میں شریعت بل کا ذکر

خوش دل واحکام

محرمات وغیر محرمات

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارہ میں کہ

(۱) دو حقیقی بہنیں ایک شخص کے نکاح میں ایک وقت آنا حلال، جائز، یا روا ہے کہ نہیں؟

(۲) ایک منکوحہ عورت جس کا اول شوہر ابھی حیات ہو اسی عورت کا کسی دوسرے ایسے شخص سے نکاح کرنا حلال یا جائز ہے جس کے نکاح میں اسی عورت کی حقیقی بہن پہلے سے نکاح میں موجود ہو اور حیات ہو ...

الجواب

دارالحکومت

جامع مسجد دہلی میں عظیم الشان جلسہ

بہار مساجد فنڈ کمیٹی کے ارکان کا تعارف

سلطانپور میں مسلمانوں پر فائرنگ کے خلاف احتجاج

دہلی ۱۲ مئی۔ کل بعد نماز جمعہ جامع مسجد دہلی میں زیر صدارت مولانا عظمت اللہ صاحب ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں صاحب صدر نے زلزلہ بہار کے حالات پر روشنی ڈالی اور آپ کے بعد مولانا عبدالماجد صاحب نے حاضرین سے بہار کے اس موقر وفد کے ارکان کا تعارف کرایا جو متحدہ بہار مرکزی مساجد فنڈ کمیٹی (بہار سنٹرل ماسک فنڈ کمیٹی) کی جانب سے بہار کی ہزارہا منہدم شدہ مساجد کی مرمت و تعمیر کے لئے فراہمی سرمایہ کے سلسلہ میں کچھ دنوں پیشتر دہلی میں وارد ہوئے تھے اور پوسٹروں کے ذریعہ جن کی آمد کی اطلاع پبلک کو دیدی گئی تھی کل کے جلسہ میں ان معزز و محترم ارکان کا خاص طور پر تعارف کرایا گیا اور تعمیر مساجد کے سلسلہ میں مسلمانوں سے اپیل کی گئی اس وفد کے ارکان نے جو دہلی سے آگرہ تشریف ...

قرول باغ میں شدید آتشزدگی

خوفناک آندھی کے نتائج

لڑکی کو پولیس سے چھینے کی کوشش

جرمنی کا قدیم ترین اخبار بند ہوگیا

نظربند افغان سرداروں کا تبادلہ

دہلی کے بازار کا تازہ نرخ

سلطانپور میں دو مسلمان ہلاک ہوئے

گولیاں چلنے کے متعلق تحقیقات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہارشنبہ یکم صفر المظفر ۱۳۵۳ ہجری

ترمیم شدہ مسودہ قانون

اوقاف کے متعلق شرعی نقطۂ نگاہ

(۶)

تیسری بات جس کا اہتمام جمعیۃ علماء کی مجلس مشاورت نے اپنی ترمیمات میں کیا ہے اوقاف کے انتظام و انصرام پر سرکاری اقتدار کے متعلق ہے۔ مجلس مذکورہ نے ابتدائے کار سے ہی اہم ترین امر اپنے پیش نظر رکھا تھا پہلا امر یہ کہ اوقاف کے قانون میں کوئی بات شرعی نقطۂ نگاہ سے قابل اعتراض نہ آنے پائے اور ...

وسعت ... جائے ... ناجروں کو بھی حق رائے دہی دیا گیا ہے جس میں حافظ صاحب نے بالکل ہی نظر انداز کر دیا تھا۔ (۷) کو بحال رکھا گیا ہے اضافہ کے علاوہ ایک شق (۹) اور بڑھائی گئی ہے جو مسلمان واقفین پر مشتمل ہے جن کو ...

ضلع وقف کمیٹیاں

(بسلسلہ صفحہ ۳ کالم ۴)

شذرات

جمعیۃ العلماء کے نام پر چندہ

متفقہ فیصلہ کی ضرورت

... پارٹی میں شریک ہونا نہیں چاہتے اور پہلے کی طرح اپنی ایک علیحدہ جماعت نیشنلسٹ پارٹی کے نام سے کھڑی کرنی چاہتے ہیں وہ خاموشی کے ساتھ علیحدہ ہو جائیں اور سوراج پارٹی کو اپنا کام کرنے دیں۔ یا بہ متفقہ طور پر یہ فیصلہ کریں کہ کونسلوں میں کسی کانگریسی کو نہیں جانا چاہیئے۔ اور یا علیحدہ ان کے ساتھ کونسلوں کے باہر جو کام ہو سکتا ہے اسے انجام دیں۔ آدھا تیتر آدھا بٹیر کر دینے سے سوائے نقصان کے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

صدمۂ جانکاہ

آج یہ اندوہناک خبر ہمارے خرمن ہوش و حواس پر بجلی بن کر گری کہ حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار کے فرزند دلبند مولوی حسن سجاد صاحب نے صرف چند روز بیمار رہ کر داعی اجل کو لبیک کہا اور اس جہان فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک نہایت قابل ذہین اور صالح نوجوان تھے اور ...

ہماری مخلصانہ دعا ہے کہ اللہ رب العزت مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور حضرت امیر صاحب اور مرحوم کی والدہ محترمہ اور دیگر اعزاء و اقربا کو صبر جمیل عنایت کرے۔

... کونسلوں کے باہر کوئی مفید پروگرام چلایا جا سکتا ہے۔ کانگریس کے اندر دو پارٹیاں پیدا کرنے کے بجائے تو بدرجہا بہتر یہ ہوگا ...

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کا دورۂ بہار

(بسلسلہ صفحہ ۳)

ایک انتظام ... وہاں جلسے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ تقریباً تیس ہزار ہندوؤں نے مسلمانوں کے ایک گاؤں کو گھیر لیا ہے۔ ضلع کے تمام حکام اور پولیس وہاں پہنچ گئی ہے اور پولیس نے تمام ٹھیکیاں اپنے قبضہ میں کر لی ہیں ...

امیر شریعت کی روانگی

شدید علالت کا تار

موتیہاری

مجلس اقوام کو جاپان کا الٹی میٹم

فوجی قوت کے سلسلہ میں تمام معاہدے بیکار ہیں

ٹوکیو ۱۲ مئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت جاپان جمعیۃ اقوام کو یا چین کو عنقریب الٹی میٹم دینے والی ہے جس میں اسے متنبہ کیا جائے گا کہ وہ چین کی مالی امداد سے گریز کرے ورنہ چین پر مالی بار اس قدر بڑھ جائے گا کہ وہ اس سے سبکدوش نہیں ہو سکے گا۔

وزیر بحریہ نے صوبجاتی گورنروں کی ایک کانفرنس منعقد کی جس میں تقریر کرتے ہوئے انھوں نے جاپان بحری طاقت کو موجودہ قیود و بندشوں سے آزاد کرنے کا ارادہ ظاہر کیا اور کہا کہ موجودہ معاہدات بالکل بیکار ہیں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ جاپان کی بحری قوت اصول مساوات پر قائم کی جائے گی۔

گورنر بنگال پر قاتلانہ حملہ کی مذمت

عدم تشدد پر گاندھی جی کا اعتقاد

پوری ۱۱ مئی کل بعد دوپہر ایک ملاقات کے دوران میں گاندھی جی نے گورنر بنگال پر قاتلانہ حملہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ سرجان انڈرسن کو قتل کرنے کی یہ کوشش بلاشک و شبہ نہایت ہی افسوسناک ہے میری زندگی کے تجربہ کا ہر ایک لمحہ میرے اس یقین کو پختہ کر رہا ہے کہ عدم تشدد ہی زندگی کی تمام برائیوں کا واحد علاج ہے۔ جس کی روک تھام کے لئے آج تشدد استعمال کیا جا رہا ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ بعض نوجوان یہ نہیں دیکھتے کہ ان برائیوں سے نجات حاصل کرنے کا کوئی آسان طریق نہیں عدم تشدد پر کاربند رہنے سے جو طاقت پیدا ہوتی ہے اس سے زبردست دنیا میں کوئی اور طاقت نہیں۔

کھادی کو ٹرمینل ٹیکس سے مستثنیٰ کرانے کی سعی

دہلی میونسپلٹی میں تجویز مسترد ہو گئی

دہلی ۱۲ مئی پرسوں دہلی میونسپلٹی کے ہفتہ واری اجلاس میں اس تجویز پر بحث ہوئی کہ کھادی کو ٹرمینل ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے اور سودیشی تحریک کو تقویت پہنچانے کے لئے بڑے بڑے ورکسوں پر "ہندوستانی خریدو" کے بورڈ لگائے جائیں۔ مسٹر آصف علی بیرسٹر نے سکریٹری کے نوٹ پر سخت اعتراض کیا جس میں سکریٹری مذکور نے تحریک سودیشی کو مردہ گھوڑے سے تعبیر کیا تھا۔ اس تحریک کی مخالفت حاجی رشید احمد ایم۔ ایل۔ اے۔ ایم عبدالعزیز۔ حافظ عبدالعزیز۔ مسٹر محمد سعید۔ ... آخر بڑی بحث کے بعد یہ تجویز ۱۰ ووٹوں کے مقابلہ میں ۱۰ ووٹوں سے نامنظور ہو گئی۔ اسی اجلاس میں گورنر بنگال پر قاتلانہ حملہ کی مذمت کے لئے ایک تجویز منظور کی گئی۔

چھرا گھونپ کر کے آنتیں نکالدیں

دہلی ۱۲ مئی۔ کل پہاڑ گنج میں ایک ٹھیکیدار پر چاقو سے حملہ ہو چکا ہے آج اطلاع ملی ہے کہ محلہ ملاں میں بھی ایک ایسا ہی واقعہ ہو گیا ہے یعنی نور نامی ایک شخص پر چاقو سے بے دردانہ حملہ کیا گیا ہے چاقو اس کے پیٹ میں گھسا ہے جس سے اس کی آنتیں نکل آئی ہیں اور مجروح ہسپتال میں خطرناک حالت میں پڑا ہوا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کالے نامی ایک شخص کی بیوی حبیب نور سے ناجائز تعلق رکھتی تھی۔ کالے کو یہ بات ناگوار تھی۔ کہا جاتا ہے کہ آج اس نے موقع پا کر حبیب نور پر حملہ کر دیا۔

ایک سال میں دو سو بموں کا امتحان کیا گیا

لاہور ۱۲ مئی۔ کیمیاوی اشیاء کا امتحان کرنے والے محکمہ کی رپورٹ بابت ۱۹۳۳ء کے متعلق حکومت پنجاب نے جو بیان شائع کیا ہے اس میں کہا ہے کہ دھماکہ خیز مادوں کی جانچ خطرہ ہے اور ان کی ہمیشہ نگرانی کی ضرورت ہے۔ گذشتہ سال ۱۹۳ بم اور مادہ آتش گیر کا محکمہ مذکور نے معائنہ کیا۔

ایک پارسی خاتون کی سخاوت

بمبئی ۱۲ مئی۔ ایک پارسی خاتون نے بیکار پارسیوں کے لئے ایک صنعت گاہ کے قیام کے لئے پانچ لاکھ روپیہ کا نقد عطیہ دیا ہے۔

امام یمن صلح کی درخواست کر رہے ہیں

صنعا کی طرف سعودی افواج اور مسلح موٹروں کی روانگی!

فرانسیسی بیڑہ کی روانگی۔ طائف میں صلح کی گفت و شنید۔ حکومت حجاز کی شرائط

قاہرہ۔ صنعا کی مہم میں شریک ہونے کے لئے حدیدہ میں پیدل افواج اور مسلح موٹریں روانہ ہو گئی ہیں۔ افواج کی روانگی پہاڑوں کے پہلوی علاقوں سے دشمن کی کمین گاہوں سے بچتے ہوئے عمل میں آئی ہے۔ سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ امام یمن نے سلطان ابن سعود کی خدمت میں تار بھیج کر پھر صلح کی درخواست کی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ سلطان ابن سعود نے جواب دیا ہے کہ امام صاحب کو وہی شرائط معلوم ہیں جو پہلے پیش کی جا چکی ہیں ان شرائط کی تسلیم پر صلح ہو سکتی ہے۔ فرانسیسی بیڑے متعینہ بحر روم کے امیر البحر مسٹر جوبرٹ ۱۰ جنگی جہاز پر بحر احمر کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔

بیت المقدس کا ایک تار مظہر ہے کہ ترکی کے سابق فوجی افسران نے سلطان ابن سعود کی افواج میں شریک ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

قاہرہ ۱۲ مئی۔ عربی ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ سلطان ابن سعود اور امام یمن کے درمیان مسلمانوں کے ایک وفد کے توسط سے طائف میں صلح کی گفت و شنید جاری ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ سلطان ابن سعود کی شرطیں دسابق شرائط کے علاوہ) یہ دو شرطیں بھی داخل ہیں کہ معاہدہ بیس سال تک کے لئے ہو اور یمن کی اس رعایا کے تحفظ کے لئے امام یمن ضمانت دیں جو موجودہ جنگ میں سعودی افواج میں شامل ہو گئی تھی۔ امام یمن اپنے ملک کی حفاظت کے لئے سرگرم عمل ہیں۔

شملہ ۱۲ مئی اطلاع ملی ہے کہ سعودی حکام نے پورے طور پر حدیدہ پر قبضہ کر لیا ہے اور تمام غیر ملکیوں کی حفاظت کے لئے دوسری حکومتوں کو اطمینان دلا دیا ہے۔ یمنی حکام کی طرف سے اس بات کی تردید کی گئی ہے کہ صنعا میں حکومت یمن کے خلاف بغاوت پھیل گئی ہے جیسا کہ مصری اخبارات نے شائع کیا تھا۔

فرنٹیر میل سے سونے کا پارسل گم ہو گیا

ایک من سونا غائب۔ یورپین گارڈ گرفتار

لاہور ۱۲ مئی۔ پرسوں جالندھر سٹیشن پر فرنٹیر میل سے ایک لاکھ گیارہ ہزار روپیہ کی قیمت کے سونے کا پارسل گم ہو گیا۔ بمبئی کے مشہور سوداگر سیٹھ ... نے امرتسر سے ایک من سونا لائڈز بنک کے ذریعہ بمبئی کے لئے بک کرایا تھا۔ مسٹر فریج کو جو فرنٹیر میل پر گارڈ تھے حراست میں لے لیا گیا ہے فرنٹیر میل ایک گھنٹہ ۴۰ منٹ تک لیٹ رہی اب تک دو گارڈ۔ ایک پارسل کلرک اور کئی ٹکٹ کلکٹر و کل پچاس آدمی گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

سندھ اور رنگون میں شدید طوفان باد

ریل کے ڈبے اڑ گئے۔ درخت اکھڑ گئے۔ مکانات منہدم

رنگون ۱۲ مئی۔ برما ریلوے لائن پر زبردست طوفان آیا جس سے تین سواری کے دو مال گاڑی کے ڈبے اور ایک بجلی کا کھمبا لائن سے اتر گئے۔ درخت اور تار کے کھمبے اکھڑ گئے۔

کراچی ۱۲ مئی ... اسٹیشن پر جو طوفان باد گذشتہ شب آیا تھا اس سے مال گاڑی کا ایک ڈبہ لائن سے گر گیا۔ ملازمین کے ۱۲ مکان منہدم ہو گئے ... ایک سگنل ٹوٹ گیا اور ایک اڑ گیا۔

برازیل میں ۵ جاپانیوں کا قتل

نیویارک ۱۱ مئی۔ ریو ڈی جنیرو سے ایک پیغام مظہر ہے کہ برازیل کے کسانوں نے پانچ جاپانیوں کو قتل کر ڈالا اور ۱۲ کو زخمی کر دیا۔

نیویارک ٹائمز کا بیان ہے کہ ایک برازیل باشندے کو ایک جاپانی لڑکی سے محبت ہو گئی تھی لڑکی کے باپ نے ناموس کے خیال سے عاشق کو گولی سے مار دیا۔ اس پر کسانوں کے ایک گروہ نے جذبہ انتقام کی تسکین کے لئے جاپانی باشندوں کی آبادی پر حملہ کر دیا۔ اور پانچ جاپانیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور باقی لوگوں کو ان کے گھروں سے مار کر نکال دیا۔

مسجد سنگتراشان پہاڑ گنج کا دیوانی مقدمہ خارج

دہلی ۱۲ مئی۔ مسجد سنگتراشان پہاڑ گنج دہلی کا جو مقدمہ نور آلہی۔ محمد نظیر۔ عبد الحمید۔ علیم الدین۔ محمد یونس وغیرہ حضرات نے عبد العزیز صاحب ٹھیکیدار اور حافظ محمد شفیع متولیان مذکور کے خلاف دائر کر رکھا تھا وہ ۱۱ مئی کو مسٹر سبحان بہادر دربلعل کی عدالت دیوانی سے مع خرچہ خارج ہو گیا۔

مسلح ڈاکوؤں نے لوٹ مچادی

کیمبلا ۱۲ مئی۔ ناتھر ٹینہ گاؤں سے یہاں خبر موصول ہوئی ہے کہ مسلح ڈاکوؤں نے دس ہزار روپیہ کی جائداد لوٹ لی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ مسلح ڈاکو بدھ کی رات کو مسٹر کالی کرشن رائے کے مکان میں داخل ہو گئے۔ اور گھر والوں کو مار پیٹ کر زیورات لے گئے۔ جن گھر والوں نے ذرا مزاحمت کی ان پر گولیاں چلائی گئیں جن میں سے دو مجروح ہوئے۔

سرپیچ کرافٹ کو مشنریوں کا چیلنج

مذہبی جذبات کو مشتعل کرنے کی کوشش!

لندن ۱۲ مئی۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ حال ہی میں سرپیچ کرافٹ نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ وائٹ پیپر میں مندرجہ تجاویز سے ہندوستان میں عیسائی مشنریوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ سر کرافٹ کے اس خیال کا ۱۲ مشہور پادریوں نے جو ہندوستان میں ایک طویل عرصہ تک رہ کر کام کر چکے ہیں ٹائمز میں ایک خط کے ذریعہ منہ توڑ جواب دیا ہے۔

دستخط شدگان نے سر کرافٹ کو چیلنج دیا ہے کہ وہ مشنریوں یا ہندوستانی عیسائیوں کی کوئی ایسی ذمہ دار جماعت بتلائیں جو ان کے مذہبی جذبات کو وائٹ پیپر کے خلاف تیج کرنے کی کوشش کی داد دے جس کے ذریعہ انھوں نے وائٹ پیپر کی اس بنا پر مخالفت کی ہے کہ وہ ہندوستان میں عیسائیت کی تبلیغ میں زبردست رکاوٹ ثابت ہوگا۔ خط میں مزید لکھا ہے کہ ریفارم اسکیم کے ماتحت مذہبی آزادی کے اصول کو پورے طور پر برقرار رکھا جائے گا۔

شاہ ایران اور صدر ترکی کے عزائم

کلکتہ ۱۲ مئی۔ معاصر "فارورڈ" کے نامہ نگار انگورہ سے اطلاع دیتا ہے کہ شاہ ایران اسی ماہ میں ترکی تشریف لے جائیں گے۔ ان کے اس سفر کا مقصد یہ ہے کہ وہ وسط مشرق کے ممالک کی ایک مجلس قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جس میں ایران۔ ترکی۔ عراق۔ شام اور مصر شامل ہوں گے اس سلسلہ میں ترکی اور ایران کی حکومتوں کے درمیان طویل عرصہ سے گفت و شنید ہو رہی ہے۔

مفت کی اکسیر

نہیں خوراک سے کمی یا دہ جریان۔ سرعت انزال۔ کثرت احتلام کا فور ہونے کا نظارہ دیکھنے والے مایوس حضرات عمر۔ وجہ پیدائش مرض۔ موجودہ حالات بیماری سے مفصل اطلاع بخشیں۔ مگر بند لفافہ میں۔ جواب کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہیئے۔ فقط

المشتہر ضرغام اللہ خان سابق شیر مال ریاست ... محلہ شاہ نذر شہر راولپنڈی

ایک عجیب و غریب نایاب نسخہ

جس کے شاید آپ بھی متلاشی ہوں

فی زمانہ ہر جگہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور کا منظر پیش نظر ہے مگر ہر فرد و بشر کو حضور صلعم کا فرمان یاد رکھنا چاہیئے۔

یعنی راستبازی باعث فرحت اور جھوٹ موجب ہلاکت ہے

اخبار بین حضرات سے مخفی نہیں کہ بندہ کا ایک نسخہ طلاء بعنوان ایک عجیب و غریب نایاب نسخہ ملک کے کثیر الاشاعت اخبارات میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتا رہا ہے جس کو پبلک نے خود تیار کر کے بندہ سے تیار شدہ طلاء منگا کر زبردست الفاظ میں تصدیق اور تعریف فرمائی ہے علاوہ ازیں مختلف اطراف ملک کے ڈاکٹر و حکماء نے از راہ قدر دانی آرڈر دیکر حوصلہ افزائی کی ہے بعض احباب کا اصرار ہے کہ اپنی مشہور و لائے خوردنی مفرح بہار شباب (رجسٹرڈ) کا نسخہ بھی شائع کر دوں لہذا اس پارہ جگر کو بھی خلق اللہ کی بہتری کے لئے قربان کیا جاتا ہے جو لوگ سینکڑوں روپے برباد کر کے بھی صحت کے گوہر مقصود سے محروم ہوں اسے خود اپنے ہاتھ سے تیار کر کے دامن امید کو گوہر مراد سے لبریز اور بندہ کو دعائے خیر سے یاد کریں چند خوراک سے جریان۔ رقت۔ سرعت کثرت احتلام۔ ضعف دل و دماغ جگر گردہ۔ مثانہ۔ معدہ ضعف باہ ہر قسم کی کمزوری سستی نامردی وغیرہ دور کر کے بدن میں خون صالح بکثرت پیدا کرتی ہے جس سے بدن مثل کندن اور چہرہ برگ گلاب کی مانند نکھر آتا ہے مادہ تولید اس کثرت سے پیدا ہوتا ہے کہ جس کی روک تھام ناممکنات سے ہے آدمی صحیح معنوں میں مرد بلکہ قابل فخر مرد کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے اور نسخہ بھی گراں نہیں ہر موسم میں قابل استعمال ہے موسم گرما کے لئے اگر اسے تحفہ گرما کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کیونکہ اس کے استعمال سے طبیعت فرحت میں رہتی ہے۔

...

کہتی ہے ہم کو خلق خدا غائبانہ کیا

بوجہ عدم گنجائش جلہ بیان صرف چند تصدیقی خطوط کے خلاصے درج کئے جاتے ہیں ملاحظہ ہوں۔

جناب سید ذوالفقار حسن صاحب۔ پولیس ٹریننگ سکول حیدرآباد دکن سے رقمطراز ہیں کہ میرے دوست کو جریان سے بالکل آرام ہے ایک اور دوست کیلئے دو ماہ جلد روانہ کریں۔ جناب ابوالحسن صاحب مقام ... ضلع سارن صوبہ بہار سے تحریر فرماتے ہیں کہ میں بالکل مایوس ہو گیا تھا لیکن آپ کے طلاء اور نسخہ سے صحت پائی۔ جناب شرف الدین خان صاحب ... کراچی سے تحریر کرتے ہیں ... ڈاکٹر احمد گل صاحب۔ انچارج کلینال ڈسپنسری ... ضلع پشاور سے رقمطراز ہیں ... جناب ڈاکٹر اشرف بیگ صاحب ... جناب حکیم عبد الحی صاحب ... حیدرآباد دکن ...

ملنے کا پتہ: منیجر آفتاب زندگی درجسٹرڈ) بہاولپور اسٹیٹ بہاولپور انڈیا

سفید بالوں کو دائمی قدرتی سیاہ رنگت پر لانے والا

بال سیاہ تیل نصف قیمت

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

اس تیل کے استعمال سے سفید بال جڑ سے کالے پیدا ہوتے ہیں اور ہمیشہ کالے ہی رہتے ہیں علاوہ ازیں نزلہ زکام سر درد کمزوری دماغ وغیرہ دور ہو جاتے ہیں اس کی بھینی بھینی خوشبو دل و دماغ کو تر و تازہ رکھتی ہے باوجود اتنی خوبیوں کے قیمت فی شیشی صرف دو روپے (عہ) محصول ڈاک علاوہ

خاص رعایت۔ تھوڑے عرصہ کے لئے یہ تیل نصف قیمت یعنی ایک روپیہ فی شیشی کے حساب فروخت کیا جائیگا محصول ڈاک علاوہ

منگوانے کا پتہ: اے شیر اینڈ کمپنی ۲۱ جالندھر شہر (پنجاب)

وہ موسم آگیا

جس میں مریضان سوزاک خودکشی کر لیتے ہیں

کیوں؟ اس لئے کہ اس موسم میں سوزاک کی تکلیف ایک انسان کے لئے ناقابل برداشت ہو جاتی ہے اور وہ ایسی زندگی پر موت کو ترجیح دیتا ہے مگر اکسیر سوزاک نے سینکڑوں انسانوں کو مرنے سے بچا لیا ہے ... سوزاک بالکل دور ہو گیا ہے ... ایک بار اکسیر سوزاک کو بھی ضرور آزمائیں ہمارا عقیدہ ہے کہ استعمال کے بعد یقیناً وہ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ سوزاک کے لئے کسی نے اب تک اس سے بہتر دوا پیش نہیں کی ہے ... قیمت فی شیشی تین روپیہ (عہ) محصول و پیکنگ ... ضروری التماس ...

ملنے کا پتہ: منیجر اکسیر ہاؤس پوسٹ بکس نمبر ۱۷۷ لاہور (پنجاب)

لکھنؤ میں مسلم یونٹی بورڈ کا اجلاس

سوراج پارٹی میں شمولیت کا ارادہ

مسٹر شاستری کی طرف سے سوراج پارٹی کو زبردست چیلنج

لکھنؤ ۱۲ مئی یہاں ۱۸ اور ۲۰ مئی کو مسلم یونٹی بورڈ کا جو اجلاس منعقد ہونے والا ہے اس میں سوراج پارٹی کے پروگرام کے متعلق زبردست بحث و تمحیص ہوگی معلوم ہوا ہے کہ موجودہ سیاسی حالات اور سوراج پارٹی کی پیدا کردہ فضا کے پیش نظر اس اجلاس میں نمائندہ جماعتیں شرکت کریں گی۔ نواب محمد اسمعیل خاں صاحب اس اجلاس کی صدارت کریں گے۔ ارکان سے خط و کتابت شروع کر دی گئی ہے۔ اعیان جلسہ کو توقع ہے کہ ڈاکٹر انصاری۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ مولانا شوکت علی۔ مسٹر شیروانی وغیرہ حضرات شریک اجلاس ہوں گے۔ چونکہ گذشتہ دسمبر میں مسلم یونٹی بورڈ نے جو تجویز منظور کی تھی وہ سوراج پارٹی کی منظور شدہ تجویز سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہے اس لئے سوراج پارٹی کو اس بورڈ سے بہت امداد ملے گی۔

لاہور ۱۲ مئی۔ ۱۸ مئی کو پٹنہ میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس کی شرکت کے لئے پنجاب کے مندرجہ ذیل کانگریسی کارکنوں کو دعوت نامہ موصول ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر ستیہ پال۔ شیخ حسام الدین۔ سردول سنگھ کویشر۔ سری لال۔ مولانا عبد القادر قصوری۔ منگل سنگھ۔ پنڈت ... داس۔ ڈاکٹر گوپی چند وغیرہ۔

مدراس ۱۱ مئی۔ مسٹر شاستری نے سوراج پارٹی کو زبردست چیلنج دیا ہے اور اپنی تقریر میں اس پارٹی کو ہندوستان کے حق میں خطرناک ظاہر کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس پارٹی کا مقصد وہی ہے جو مسٹر چرچل کا ہے۔ میں پیشنگوئی کرتا ہوں کہ یہ پارٹی ضرور ناکام ہوگی سوراج پارٹی کے مقاصد کو ناکام بنانے اور اس کو شکست دینے کے لئے سرتوڑ کوشش کی جائے گی۔

دہلی میں تباہ کن آتشزدگی

اسی دوکانیں برباد۔ متعدد مویشی ہلاک

دہلی ۱۲ مئی گذشتہ شب ساڑھے دس بجے کے قریب ... بازار میں آگ لگ گئی اور آناً فاناً چاروں طرف پھیل گئی۔ گو فائر بریگیڈ وقت پر پہنچ گیا لیکن نالوں میں کافی پانی نہ ہونے کے باعث ایک گھنٹہ بعد کام شروع کر سکا نتیجہ یہ ہوا کہ تقریباً اسی مکانات و دوکانات جل کر برباد ہو گئیں۔ ایک گھوڑا اور ایک بھینس بھی شعلوں کی نذر ہو گئی اس کے علاوہ ایک موٹر بھی جل کر خاک ہو گئی۔ خوش قسمتی سے کسی انسانی جان کا نقصان نہیں ہوا۔

پہاڑ گنج میں ایک مسلمان ٹھیکیدار کا قتل

دہلی ۱۲ مئی۔ پہاڑ گنج سے اطلاع ملی ہے کہ شرف الدین ٹھیکیدار کو گذشتہ شب بیدردانہ طریق سے قتل کر دیا گیا۔

کل کا واقعہ اس طرح بتایا جاتا ہے کہ ایک شخص شرف الدین کو سینما دکھانے کے بہانے سے اپنے ہمراہ لایا ان لوگوں نے سینما دیکھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کشن سنگھ بھی سینما میں موجود تھا اور واپسی پر یہ سب لوگ ہمراہ چلے۔ کہا جاتا ہے کہ کشن سنگھ نے شرف الدین کے ایک ہمراہی کو کسی بہانہ سے ادھر ادھر بھیج دیا اور اس کے جانے کے بعد چاقو سے شرف الدین پر حملہ کر دیا۔ معلوم ہوا ہے کہ شرف الدین حملہ کے فوراً بعد ہی فوت ہو گیا۔

اسی سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس واقعہ کے بعد کشن سنگھ اپنے مکان پر پہنچا بلکہ ادھر ادھر روپوش رہا۔ واقعہ کی پولیس میں رپورٹ ہو گئی ہے۔ سردار صاحب سردار ... سنگھ سب انسپکٹر پولیس صدر بازار اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس موقعہ پر پہنچ گئے۔ ملزم کی تلاش شروع ہوئی بالآخر کشن سنگھ کو گرفتار کرنے میں پولیس کامیاب ہوئی۔ پولیس مزید تحقیقات میں سرگرمی سے مصروف ہے۔

ضلع دارجلنگ میں قانون دہشت انگیزی کا نفاذ

دارجلنگ ۱۱ مئی۔ حکومت بنگال کا ایک اعلان ... قانون انسداد دہشت انگیزی کا باب اول ... دارجلنگ میں نافذ کر دیا گیا ہے ... گورنر بنگال پر حملہ کے دوران میں ... ایک ... کے گولی لگی تھی ... ہسپتال سے چھوڑ دیا گیا ہے۔

سرحد پر فوجی افسر پر حملہ!

کوئٹہ ۱۱ مئی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سرحدی قبائل نے فورٹ سنڈیمن کے قریب فرنٹیئر کور ... کے ایک افسر پر گولی چلا دی اور پھر فرار ہو گئے۔ موٹر کا ڈرائیور شدید زخمی ہوا ہے سواریاں بال بال بچ گئی ہیں۔ اس حملہ سے سخت سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔

ریاست جیند میں مقدمات

ایک مسلمان کو ہلاک کر دیا گیا

ہرنی ... کو آٹھ مسلمانوں۔ مسمی فیض اللہ۔ جانون۔ فیض محمد اشرف ... منگتو۔ جانون اور عیدل کو سشن سپرد کر دیا گیا اور عباس علی نمبردار کو بری کر دیا گیا۔ مرزا یوسف بیگ صاحب وکیل دہلوی کی بحث پر عدالت نے یہ قرار دیا کہ شب لال پر نمبرداری کے جھگڑے کی وجہ سے قتل نہیں کیا گیا۔ کیونکہ عباس علی کے بھتیجے کے خلاف شب لال اور ایک دوسرے مسلمان نے بھی نمبرداری کی درخواست دے رکھی تھی۔ ایسی حالت میں شب لال کو قتل کرنے میں عباس علی یا اس کے بھتیجے کو کوئی خاص فائدہ نہیں تھا۔ ...

جیند کے ہندو مسلمانوں میں فساد اور بلوہ

مسمی سلیمان۔ عبد الرحمن۔ بشیر۔ علیم الدین۔ نیاز محمد۔ ابراہیم۔ ... وغیرہ کے خلاف زیر دفعہ ۳۲۵/۱۴۸ بلوہ کا مقدمہ بھی اسپیشل بنچ کی عدالت میں سماعت ہو رہا ہے۔ اس مقدمہ میں ملزمان کی طرف سے مرزا یوسف بیگ وکیل دہلوی نے درخواست دی ہے کہ ان کو خاص طور پر اس مقدمہ کی پیروی کی اجازت ملنی چاہیئے۔ ...

اس درخواست کے فیصلہ تک مقدمہ ملتوی کر دیا گیا تھا۔

اس مقدمہ میں مسمی سلیمان جو زیر دفعہ ۳۲۵/۱۴۸ ماخوذ تھا اس کی ضمانت چند سہ روز تک نہیں لی گئی۔ حالانکہ دفعہ ۳۲۵ اور ۱۴۸ دونوں جرم قابل ضمانت ہیں۔ مرزا یوسف بیگ وکیل نے ہائیکورٹ میں (ہیبیس کورپس) کے ماتحت درخواست دی اور ہائیکورٹ نے سلیمان ملزم کی ضمانت لے لی۔ سنا گیا ہے کہ ریاست کے اہلکاران کے خلاف حبس بیجا کا مقدمہ چلایا جائے گا۔

افغانستان میں بم باری اور مشین گن استعمال کرنے کی تعلیم

کابل میں شرعی عدالتوں کی کامیابی اور انکے نتائج

ایک سال میں ۹۰ دیوانی اور فوجداری مقدمات کا انفصال

کابل ۱۲ مئی۔ ... دریا ارغنداب کا جو پل زیر تعمیر تھا اس کا سرکاری طور پر آقائے غلام فاروق گورنر قندہار نے افتتاح کر دیا۔ افتتاح کے موقعہ پر سربرآوردہ حضرات موجود تھے۔ ارغنداب کے اس پل کی لمبائی ۵۴ فٹ اور چوڑائی ۲۴ فٹ ہے سطح آب سے پل ۱۰ میٹر اونچا ہے جو طوفان کے زمانہ میں پانی کے حملے سے محفوظ رہے گا۔ یہ پل قندھار۔ ہرات اور قندہار کے درمیان آمد و رفت کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔ ہز ایکسیلنسی سردار شاہ محمود خاں وزیر جنگ نے کابل کے شاہی قلعہ میں ایک جلسہ منعقد کیا جس میں سرداران فوج۔ وزراء اور مرکزی افواج کی کوروں نے شرکت کی۔ مرکزی افواج کی کوروں کے جن افسران نے گن مشین اور بم پھینکنے کی قابلیت پیدا کی تھی ان کو سرٹیفکیٹ عطا کئے گئے۔

کابل میں شرعی عدالتیں قائم ہیں جو سال گذشتہ سے انفصال مقدمات کے فرائض کو باحسن طریق انجام دے رہی ہیں۔ عام طور پر افغانی باشندے ان عدالتوں کو پسند کرتے ہیں واضح کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ ان عدالتوں نے ایک سال کے اندر ۹۰ دیوانی اور ... فوجداری کے مقدمات کا فیصلہ کیا ہے۔

تخفیف اسلحہ کا ڈھونگ پھر رچایا جائیگا

جرمنی اور فرانسیسی نمائندوں سے گفتگو

لندن ۱۱ مئی۔ تخفیف اسلحہ کانفرنس کو زندہ رکھنے کی انتہائی کوشش کی جا رہی ہے ایک طرف تو سرجان سائمن برلن کے خاص سفیر وان ربن ٹراپ کے ساتھ تبادلہ خیالات کر رہے ہیں دوسری طرف مسٹر آرتھر ہنڈرسن نے جنیوا جاتے ہوئے پیرس میں موسیو بارتھو اور برطانوی سفیر سے گفتگو کی۔

موسیو بارتھو سے ملاقات سے قبل ایک سرکاری اعلان شائع ہوا تھا جس میں مذکور تھا کہ موسیو بارتھو نے کابینہ وزارت سے اس اعلان کی اجازت حاصل کر لی ہے جو مسٹر آرتھر ہنڈرسن کے سامنے وہ دینے والے تھے کہا جاتا ہے کہ فرانس نے تخفیف اسلحہ کے بارے میں اب آخری پوزیشن پیش کر دی ہے۔

سان فرانسسکو میں مزدوروں کی ہڑتال

ٹوکیو ۱۱ مئی۔ ۱۵ ہزار بحری مزدوروں نے اجرتوں میں اضافہ اور اوقات کار گذاری میں کمی کے لئے ہڑتال کر دی ہے۔ پولیس فوراً ساحل پر پہنچی تاکہ ہڑتالیوں کو تشدد آمیز کارروائی کرنے سے روکا جا سکے۔

مغلا ڈاکو کی گرفتاری کیلئے پولیس کی تگ و دو

رہتک ۱۱ مئی۔ مغلا کی گرفتاری کے سلسلہ میں رہتک پولیس نے خاص سرگرمی شروع کر دی ہے خاص خاص دیہات میں پولیس کیمپ پڑے ہیں۔ سب انسپکٹر احمد نظیر پر قاتلانہ حملہ سے رہتک کے قرب و جوار میں کافی سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔

مونگھیر کے مصائب اور امارت شرعیہ کی دستگیری

مسلم ریلیف کمیٹی مونگھیر کو امارت شرعیہ کی مدد

زلزلہ کی مصیبتوں نے جس وقت سونگھنے والے داغوں کو بھی پریشان کر رکھا تھا اور کام تو بڑی چیز ہے ضروریات اور راہ عمل کی تعیین بھی مشکل ہو گئی تھی۔ اس وقت امارت شرعیہ نے وقت کی سب سے بڑی ضرورت اور زلزلہ کے مصائب سے پیدا ہونے والے خطرات کا احساس کرتے ہوئے۔ اپنے متعدد اعلانات کے ذریعہ یتامیٰ اور لاوارث بچوں اور عورتوں کی تمام ذمہ داری اپنے سر لی تھی۔ اس کے ساتھ اس نے ریلیف کے دوسرے شعبوں میں بھی قدم رکھا۔ مظفر پور میں حضرت نائب امیر شریعت جس اصول پر کام کر رہے ہیں وہ کامیاب راہ عمل ہے لیکن کام کرنے والوں کی کمی کی وجہ سے امارت کو دائرہ عمل وسیع کرنے کا جلد موقع نہیں ملا مونگھیر میں بھی ابھی تک مستقل تعمیری کاموں کی ضرورت باقی ہے۔ جس کے لئے امارت نے مونگھیر مسلم ریلیف کمیٹی پر اعتماد کرتے ہوئے اپنے کاموں کا بار اس کمیٹی کے ناتواں کاندھوں پر ڈالا۔ اور پہلے سات سو روپیہ ... کے لئے منظور کئے ہیں۔ جس کو قاضی احمد حسین صاحب ناظم امارت نے اس کمیٹی کے حوالہ کر دیئے۔ کہ اس سے تعمیر اور مرمت مکان کا کام کیا جائے۔

عبد السلام ندوی

جوائنٹ سکریٹری مونگھیر مسلم ریلیف کمیٹی

اخبار الجمعیۃ کیلئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

محبوب عاشق کے قدموں پر

خزانہ اودھ مل گیا

حکیم الملک ... طبیب ... دہلی ...

ڈیڑھ سو سال کے بعد روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

تاریخ نما

کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہو گئی!

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔ اے علیگ بریلوی جس میں آنریبل سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یوپی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبد الواحد خاں صاحب ایم۔ اے مقیم لندن نے مبلغ ایک ہزار روپے سے قدر دانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۲۶ کاغذ چکنا چمکدار کتابت و طباعت دیدہ زیب (۱۰ ہاف ٹون کی چھپی ہوئی) نایاب رنگین تصاویر۔ جلد خوبصورت قیمت (للعہ)

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

بیمہ فی صدی سے پچاس فی صدی تک کفایت

بہترین ... مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن ... دریا گنج دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ سہ روزہ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے) — معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی یوم پنجشنبہ ۵ صفر المظفر ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۲۰ مئی ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۵

رازہائے سربستہ

(۱)

کیوں گرم ہے آفتاب معلوم نہیں — کیوں ہے یہ انقلاب معلوم نہیں

جی بھر کے سوال کر لو جتنے چاہو — سب کا ہے یہی جواب معلوم نہیں

(۲)

تقدیر سے کیا گلہ خدا کی مرضی — جو کچھ بھی ہوا ہوا خدا کی مرضی

امجد ہر بات میں کہاں تک کیوں کیوں — ہر بات کی ہے انتہا خدا کی مرضی

(جناب امجد حیدرآبادی)

معاصرین کے افکار و آراء

مسلمان بھی تیار ہو جائیں

نمازی پور کے فساد کے متعلق کمشنر بنارس نے جو بیان شائع کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۴ اپریل کو آدھی رات کے وقت وحشی اور نام نہاد ہندوؤں نے مسلمانوں پر اچانک حملہ کر دیا جس میں تین مسلمان شہید اور بعض مجروح ہوئے۔ اس کے علاوہ ایک قریبی گاؤں میں ایک اور حملہ ہوا جس میں ایک مسلمان شہید اور متعدد مجروح ہوئے۔ ایک گاؤں کو آگ لگا دی گئی اور ابھی ان حملوں کا سلسلہ جاری ہے۔ ...

... تعداد خفیف بھی زیادہ بڑھا سکتے ہیں بڑھا دیں تا کہ جب مزدور کسان اور غریب آدمی اس جماعت پر قبضہ کرنے کی کوشش کریں تو بآسانی اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں۔ (ہند جدید)

شریعت کانفرنس کا اجلاس سرحد

جمعیۃ علمائے صوبہ سرحد اسلامی قانون شریعت کے قیام اور اسلامی آئین اخلاق کی توسیع کے سلسلے میں جس قدر شاندار خدمات انجام دے چکی ہے اس کا ذکر جرائد میں اشاعت پذیر ہوتا رہا ہے۔ ... مولانا محمد کفایت اللہ کا انتخاب کیا ہے۔

مسلمان کیا کریں

اٹلی کا نیا تجربہ

دلچسپ حقائق و معلومات

[illegible]

حمائل شریف مترجم

خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ، بازار بلیماران دہلی

Regd No L 1793.

The Jamiat

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

Vol XIX No 34. DELHI WEDNESDAY MAY, 16, 1934. PRICE ONE ANNA

دہلی میں جدید موٹر ٹیکس کے جابرانہ اصول

حکومت وسلطنت رعایا کیلئے ایک شفیق باپ کی طرح ہوتی ہے۔ حکومت کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنی رعایا سے اپنے بیٹوں کی طرح شفقت و محبت کا برتاؤ کرے۔ ان کے دکھ درد کا خیال رکھے، ان کی فلاح و بہبود کے اسباب و سامان مہیا کرتے۔ لیکن ہماری سرکار کا طرز عمل اس کے برعکس اور طریقہ کار بالکل جداگانہ ہے۔ ...

سکریٹری "انسداد جدید موٹر ٹیکس کمیٹی"

داخلہ ویدک طبیہ کالج امرتسر

دارالعلوم میرٹھ کے نتائج امتحانات

امداد کنندگان برائے مصیبت زدگان زلزلہ

بتوسط بیت المال امارت شرعیہ پھلواری شریف

جنت کی کنجی - دوزخ کا کھٹکا

... حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ العلمائے ہند نے کافی محنت اور کوشش کے بعد دونوں مضمونوں کی حدیثوں کو جمع کرکے ...

فتاوی رشیدیہ

تعلیم الاسلام

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسمجان دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

ازبلا چھپ رہی ہے

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

عبدالرحمٰن ثالث کے عہد حکومت کی برکات

مسجد اعظم اور قصر الزہرا کی تعمیر

اسپین یا جنت الفردوس کا ایک نظارہ

چند ضروری مضامین کے باعث یہ سلسلہ کئی اشاعتوں سے ملتوی رہا۔ آج سے پھر اس کا سلسلہ قائم کیا جاتا ہے۔

گزشتہ مضمون میں دکھایا گیا تھا کہ عبدالرحمٰن ثالث کے عہد حکومت میں اسپین کو کیا عروج حاصل ہوا اور اس وقت تمام اندلس کی با اعتبار تہذیب و معاشرت کیا حالت تھی اور اس کے مقابلہ میں یورپ کے مشہور شہر کس قدر متعفن، غلیظ اور تاریک تھے اور یورپین اقوام کی وحشیانہ زندگی کس قدر نفرت انگیز تھی۔

قصر الزہرا کی رفعت

عبدالرحمٰن ثالث کی دوسری عمارت وہ تھی جو آپ نے جبل العروس کے پر فضا دامن میں تعمیر کرائی تھی اور جس کو اپنی محبوبہ کنیز الزہرا کے نام سے موسوم کیا۔ یہ محل کوئی معمولی محل نہ تھا بلکہ اس قدر وسیع تھا کہ لوگ وسعت کے اعتبار سے اس کو مدینۃ الزہرا کے نام سے پکارتے تھے۔ درحقیقت یہ بڑا شہر تھا جس میں سینکڑوں شاہی عمارات، باغات اور ہزاروں غلاموں، شاہی فوج اور ملازمین کے لئے بھی مکانات تھے۔

قصر الزہرا کی آرائش

فوارے اور متحرک حمل

اسپین کی سرزمین پر جنت الفردوس

مسجد اعظم کی تعمیر

بیس سال میں کایا پلٹ

(باقی آئندہ)

اخبار الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی اور مذہبیت کا ثبوت بہم پہنچایئے۔

منیجر
اخبار الجمعیۃ دہلی

امرت دھارا بام

امرت دھارا بام تمام اعصابی اور عضلاتی دردوں کے لئے لاثانی دوا ہے
یہ بام اس غرض کے لئے اس سے بھی زیادہ مفید ہے۔ اور اس کو
یقینی طور پر شرطیہ درد دور کرنے والا کہہ سکتے ہیں
قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)
ملنے کا پتہ:۔ منیجر امرت دھارا ۴۵ لاہور

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

بندر اور صلح کرانے کی جو درخواست کی تھی اس کا جواب قاہرہ سے موصول ہو گیا ہے۔ شاہ فواد نے امام یحییٰ کو مطلع کر دیا ہے کہ وہ حجاز اور یمن کے معاملات میں مداخلت کے ناقابل ہیں اور وہ خود بھی اس مداخلت کو پسند نہیں کرتے۔ شاہ موصوف نے عرب کی اس جنگ پر افسوس کا اظہار فرمایا ہے۔

شامی علاقوں پر قبضہ کرنے کا ارادہ

یہودیوں کے خلاف صدر جمہوریہ شام کا اقدام

شام کی آراضی لطیبہ اور جولان آل یوسف کے قبضہ میں ہیں۔ آل یوسف نے فلسطین کے یہودیوں کے ہاتھ ان آراضی کو ایک لاکھ پچاس ہزار پونڈ میں فروخت کرنے کا عزم کر لیا تھا لیکن محمد علی بک صدر جمہوریہ شام کی مداخلت سے آراضی کی یہ خرید و فروخت بند ہو گئی کیونکہ وہ خود ان آراضی کو خریدنا چاہتے ہیں تاکہ شام یہودی اقتدار و نفوذ سے محفوظ رہے۔ صدر جمہوریہ شام ایک کمپنی قائم کرنے کی فکر میں ہیں جس کا مقصد یہ ہو گا کہ ان تمام آراضی کو خرید لیا جائے جن پر یہودی تصرف ہونا چاہتے ہیں۔ اس کمپنی کا نصف سرمایہ آپ خود ادا کریں گے۔

ہائی کمشنر شام نے ان خبروں کی تردید کی ہے جو شام میں یہودیوں کو آباد کرنے کے متعلق بعض رسالوں میں مذکور ہے کہ حکومت کا ہرگز یہ ارادہ نہیں ہے کہ شمالی علاقوں میں یہودیوں کو آباد کیا جائے بلکہ اس نے حکام کو ہدایت کر دی ہے کہ آراضی کی خرید و فروخت میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اجنبی لوگ انہیں نہ خرید سکیں۔

عراق میں جنگ یمن و حجاز کا اثر

جنوب کی عربی قوت سے خوف و ہراس

سلطان ابن سعود کی فاتحانہ پیشقدمی اور امام یمن کی شکست نے عراق میں ایک کھلبلی مچا دی ہے۔ عراقی حلقوں میں حکومت حجاز کی فتح پر کسی قسم کی خوشی ظاہر نہیں کی گئی اور نہ عراقیوں کے نزدیک یہی علاقوں کا وہابی قلمرو میں شامل ہونا کسی مسرت کا باعث ہے کیونکہ ان کے نزدیک جنوبی عراق میں ابن سعود کی حکومت ایک زبردست قوت ہے جس نے تمام عرب کو اپنے دائرہ حکمرانی میں لے رکھا ہے، اور جس سے حکومت عراق کو ہر وقت خطرہ لاحق رہتا ہے۔ عراق کے جنوب میں حجازی حکومت ہے، شمال میں ترکی سرحدیں ملتی ہیں اور مشرق میں ایران کی ترقی پذیر گورنمنٹ قائم ہے، گویا عراق اس وقت تین زبردست قوتوں میں محصور ہے۔ ترکی اور ایرانی حکومتوں سے عراق کو اس قدر خطرہ نہیں ہے جس قدر حجازی گورنمنٹ سے ہے کیونکہ اس کے ہاتھ میں تمام عرب کی باگ ڈور ہے۔

مسولینی کی تقریر کا ترکی میں جواب

کمال پاشا کی موجودگی میں عصمت پاشا تقریر کرینگے

غازی عصمت پاشا صدر وزارت ترکیہ ترکی کی خارجی پالیسی پر ایک زبردست تاریخی خطبہ دینے والے ہیں۔ غازی مصطفےٰ کمال پاشا اس خطبہ کی سماعت فرمائیں گے چنانچہ اس مقصد کے لئے آپ انگورہ سے ازمیر تشریف لے آئے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ عصمت پاشا سائنیور مسولینی کی اس خطبہ کا جواب دیں گے اور ان کے دلائل کو رد کریں گے جو موصوف نے افریقہ اور ایشیا میں اطالوی اثر و اقتدار کی توسیع کے متعلق دیا تھا۔ مسولینی کی اس تقریر کو ترکی میں خاص اہمیت دی جا رہی ہے کیونکہ اس کی زد براہ راست ترکی سیاست پر پڑتی ہے۔ عصمت پاشا اس تقریر کا مدلل ابطال فرمائیں گے۔

ٹیونس کے مسلمانوں کا جذبۂ دینی

اہل حرمین کی امداد کے لئے ڈیڑھ لاکھ فرانک

مسلمانان ٹیونس نے اہل حرمین شریفین کی امداد کے لئے فرانسیسی سفیر مقیم جدہ کی معرفت ایک لاکھ فرانک (فرانسیسی سکہ) روانہ کئے ہیں، جو سعودی حکومت نے وصول کر کے مجلس صدقات کے حوالہ کر دئے ہیں، یہ مجلس وقف کنندگان کی شرائط کے مطابق حرمین کے حاجتمندوں پر یہ رقم تقسیم کرے گی۔ اسی طرح پچاس ہزار فرانک ٹیونس سے اور وصول ہوئے ہیں جو مجلس مذکور کو تقسیم کرنے کے لئے دیدئے گئے ہیں۔

شام و لبنان میں ڈاکٹر وزمین کے سبز قدم

کارخانے اور کمپنیاں قائم کرنے کا ارادہ

مشرقی یورپین باشندوں کے ہجوم کی وجہ سے فلسطینی باشندوں کے انکو سے واقف ہو چکے ہیں وہ ان کی آمد سے سخت مضطرب ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ملک شام فلسطین کی طرح مصائب و آلام کا آماجگاہ نہ بن جائے۔

مراکش میں ظالم و مظلوم کی زور آزمائیاں

تازہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ مراکش میں قبائل کے ساتھ فرانسیسی افواج کی جنگ برابر جاری ہے۔ فرانسیسی حلقوں کا بیان ہے کہ اس جنگ میں مراکشی قبائل کو سخت ہزیمت اٹھانی پڑی ہے اور ان کے وہ علاقے فتح کر لئے گئے ہیں جو ۱۹۲۷ء سے ناقابل تسخیر تھے۔ راس کے مقابلہ میں عجیبی شاہوں کا بیان ہے کہ سوائے ان مقامات کے جہاں سلسلہ آبرسانی منقطع کر دیا گیا، مقتدر کوئی علاقہ فرانسیسی افواج کے ہاتھوں فتح نہیں ہوا۔ البتہ مسلسل جنگ نے فرانسیسیوں کے لئے میدان وسیع کر دیا ہے۔

یمنی قبائل کی یمن سے بغاوت

معلوم ہوا ہے کہ دوران جنگ میں یمن کی بہت سی رعایا اور فوجی سپاہی سعودی افواج میں شامل ہو گئے تھے مگر حکومت نے ان لوگوں کو یمن کی جنگ میں استعمال نہیں کیا بلکہ ان کو ہدایت کر دی کہ وہ حکومت کی اجازت کے بغیر کسی قسم کا اقدام نہ کریں اور امن و امان کے ساتھ سعودی قلمرو میں رہیں۔

سلطان ابن سعود نے صلح کی شرائط میں ایک شرط یہ بھی پیش کی ہے کہ جو یمنی قبائل سعودی افواج میں شامل ہو گئے ہیں ان سے مکافات میں کوئی تعرض نہ کرے۔

عرب کیلئے عقبہ فتنہ کا مرکز ثابت ہوگا

فوجی استحکام کیلئے برطانوی ہائی کمشنر کی آمد

برطانوی ہائی کمشنر فلسطین بذریعہ ہوائی جہاز ایک انگریزی افسر کی معیت میں فوجی نظام کی درستگی اور نگرانی کیلئے عقبہ روانہ ہو گئے ہیں۔ عقبہ میں برطانوی حکام نے نہایت تیزی سے کام شروع کر دیا ہے۔ عقبہ اور مدینہ کے درمیان پختہ سڑک تعمیر کی جا رہی ہے۔

عقبہ میں برطانیہ کا فوجی استحکام تمام عرب کیلئے ایک مستقل خطرہ ہے۔ برطانیہ کے استحکامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ قلب عرب میں اپنے مقاصد کی تکمیل کیلئے عقبہ کو فوجی مرکز بنانا چاہتی ہے۔

ترکی میں جبریہ شادی کا قانون

حکومت ترکیہ نے ترکی کے تمام باشندوں کی جبریہ شادی کے لئے ایک قانون منظور کیا ہے جس کی رو سے ہر مرد و عورت کو شادی کیلئے مجبور ہونا پڑے گا۔ اگر اس قانون کے بعد بھی لوگ تجرد کی زندگی پر مائل رہیں گے تو ان پر مناسب ٹیکس عائد کر دیا جائیگا۔

یمن کے شافعیوں کا اظہار مسرت

یمن کے ساحل بحر احمر کے کنارہ جو شافعی مسلمان آباد ہیں انہوں نے حدیدہ کی فتح پر اپنی مسرت کا اظہار کیا ہے اور حدیدہ کے باشندوں نے سعودی حکام کا شکریہ ادا کیا ہے۔ سعودی حکام نے حدیدہ کا نظم و نسق ہاتھ میں لے کر رعایا کی سابقہ شکایات کا ازالہ کر دیا ہے اور سب لوگوں کو جان و مال کی حفاظت کا پورا یقین دلا دیا ہے۔

امام یمن کو شاہ فواد کا جواب

معلوم ہوا ہے کہ امام یمن نے شاہ فواد والئ مصر سے حجاز اور یمن کی جنگ کو

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں اپنے آبحیاتی تاثیرات سے بیرون ہندوستان میں بھی مقبول عام ہو چکی ہیں۔ ضعف، رقیق منی، جریان، احتلام، سرعت انزال وغیرہ امراض کو دور کرنے میں لاثانی ثابت ہو چکی ہیں۔ ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں۔
قیمت فی ڈبیہ ۴۰ گولیاں صرف ایک روپیہ (عہ) پانچ ڈبیاں للعہ
ویدشاستری۔ جام نگر کاٹھیاواڑ

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلاء نوانجا در جسٹرڈ
ڈاکٹر فرانس کا علاج کمزوری و نامردی
جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہیں تو فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کریں۔ طلاء کے ہمراہ حب مقوی باہ بھی دی جاتی ہیں۔ جو اس طلاء کو بیکار ثابت کرے اس کو پانچ سو روپیہ نقد انعام دیا جاویگا۔ قیمت ایک کیس عہ
پتہ: کے۔ ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو۔ آگرہ

موسم گرما کا کٹ پیس اقساط پر خرید کیجئے

دیانتدار و محنتی اشخاص جو کٹ پیس کی تجارت کو مستقل طور سے اختیار کرنا چاہتے ہوں ارزاں و اعلیٰ قسم کا کٹ پیس ہم سے اقساط پر لے کر تجارت کر سکتے ہیں۔ مفصل شرائط تین پیسہ کا ٹکٹ ڈاک بھیج کر ہم سے طلب کیجئے۔
ایم۔ اے طالش اینڈ سنز آرڈر سپلائرز بمبئی نمبر ۱۲

مسلمانوں کے افلاس کے اسباب اور اسکا علاج

زمانہ سابق کی ملازمتوں میں مسلمانوں کا حصہ

اوقاف کی ضبطی اور ملازمتوں سے مسلمانوں کی برطرفی

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ لاہور میں ۱۶ اپریل ۱۹۳۲ء کو ایک کمیٹی کا تقرر عمل میں آیا تھا جس کے سپرد یہ کام کیا گیا تھا کہ وہ مسلمانوں کی بیکاری کے مسئلہ پر غور کرے اور مسلمانوں کی اقتصادی ترقی کا ایک مکمل اور قابل عمل لائحہ عمل وضع کرے۔ چنانچہ اس کمیٹی کے ممبران نے اس مسئلہ کی تحقیقات کی اور ایک رپورٹ مرتب کر کے شائع کر دی۔ یہ رپورٹ معلومات سے لبریز اور بہت مفید ہے جو انشاء اللہ بالاقساط الجمعیۃ کے صفحات پر شائع ہوتی رہے گی۔ آج اس کی پہلی قسط ہدیہ ناظرین ہے:۔

بڑا ذریعہ تھا اور یہ تقریباً اعلیٰ طبقہ کے مسلمانوں کے ہاتھوں میں تھا۔ آمدنی کا دوسرا ذریعہ پولیس کی ملازمت تھی جس کے افسر مسلمان ہوتے تھے۔ آمدنی کا تیسرا ذریعہ عدالتیں تھیں جن پر مسلمان چھائے ہوئے تھے اور سب سے بڑی چیز فوج تھی جس کے افسر محض اپنے ملازم نہ ہوتے تھے جنہیں کمیشن کے داخل شدہ روپیہ پر صرف بقدر بنک کے کم شرح سود کے تنخواہ ملتی تھی بلکہ اس زمانہ میں فوج تا کا ایک مجموعہ ہوتی تھی جو فی کا متنکار رعایا کو جنگ کے لئے مرتب کر لیتے تھے اور سلطنت سے اپنے سپاہیوں کی تنخواہیں پاتے تھے۔ آج (یعنی ۱۸۷۱ء) سے ایک سو ستر سال قبل یعنی اٹھارہویں صدی کے شروع میں بنگال میں اچھے خاندان کے مسلمان کے لئے غریب ہونا ناممکن تھا کیونکہ دولت کے بہ چشمے ملازم اعلیٰ خاندانوں کے صندوقوں میں بھر کر جاتے رہتے تھے۔ مسلمانوں کی عظمت کے یہ ذرائع تھے ان کے علاوہ کچہری کی ملازمتیں اور

اعلیٰ ملازمتیں مسلمانوں کے ہاتھوں سے کس طرح نکلیں

سرکاری ملازمتوں کا تناسب

زمانہ سابق میں ملازمت میں مسلمانوں کا حصہ

انگریزی عملداری کے ابتدائی دور میں تمام بڑے عہدے مسلمانوں کے ہاتھوں میں تھے۔ اس بارہ میں مشہور مؤرخ سر ولیم ہنٹر نے اپنی کتاب "مسلمانان ہندوستان" میں لکھا ہے کہ زمانہ سابق میں سرکاری ٹیکسوں کا وصول کرنا (یعنی ضلع کی کلکٹری) آمدنی کا ایک

بنگال میں مسلمانوں کی آبادی زیادہ تھی مگر ۱۸۷۱ء میں مسلمان گزیٹڈ افسروں کی تعداد صرف ۱۳ فی صدی انجینئری اور دفاتر حسابات میں صرف ۴ فی صدی رہ گئی۔

(باقی آئندہ)

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی صحت کے توان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔
سرمہ الف:۔ آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا، پانی بہنا، رہ جانا وغیرہ کے لئے خصوصاً بے حد مفید ہے اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ امراض کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ جن لوگوں کو کسی قسم کا مرض نہیں ہے وہ بھی اس کا استعمال کر کے اپنی آنکھوں کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ انشاء اللہ ان کی آنکھوں کو کسی قسم کا مرض لاحق نہ ہوگا۔ قیمت فی تولہ عہ ۶ ماشہ کی شیشی عہ
سرمہ ب:۔ یہ سرمہ بھی اسی طرح تمام امراض چشم سوائے دھوہا اور پلکوں کے گرنے کے لئے مفید ہے خصوصاً موتیا بند کے ابتدائی پانی کو نکال دیتا ہے۔ اگر پانی جم گیا ہو تو اس کا استعمال مفید نہ ہو گا۔ طلبا یا دوسرے حضرات جو نوشت و خواند کا کام زیادہ کرتے ہیں ان کے لئے خاص کر اس سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ عینک لگانے سے پہلے اگر اس سرمہ کا استعمال شروع کر دیں تو انشاء اللہ عینک کی ضرورت نہ پڑے گی۔ قیمت فی تولہ عہ ۳ ماشہ کی شیشی عہ محصول ڈاک و پیکنگ بذمہ خریدار۔ ملنے کا پتہ:۔
(مولانا) نورالدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند۔ دہلی

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

قاضی صاحب سے دوسری ملاقات

صاحبزادیوں کے قلب میں قطورہ کی یاد

(گزشتہ سے پیوستہ)

غرض قطورہ اور ابونصر کا رشتہ پختہ ہونے سے ابو تحافہ اور دانیال بہت ہی مسرور ہیں اور دونوں کے دلوں سے خوشحالی اور بہتری کے لئے دعائیں نکل رہی ہیں۔ دوسری طرف دمشق کے مسلمان بھی بہت خوش ہیں اور ہر جگہ اسی کا چرچہ ہو رہا ہے۔

کاکیا پوچھتے ہو وہ آپ کی اہلیہ اور صاحبزادیوں کو اس قدر یاد کرتی ہے کہ بعض اوقات یہ گمان ہونے لگتا ہے کہ وہ دیوانی نہ ہو جائے۔

قاضی صاحب: اسی لئے تو میں کہتا ہوں کہ آپ اسکو یہاں لے چلیں تاکہ اس کا جی بہل جائے۔

ابو تحافہ: مگر ابھی نہیں ایک بڑی خوشی کی تکمیل کے بعد انشاء اللہ آپ کا خادم ابونصر بھی ساتھ چلے گا۔

قاضی صاحب: کیا مطلب! میں ابھی تک تمہاری بات نہیں سمجھا۔

ابو تحافہ: مطلب یہ ہے کہ آپ کی دعا سے ابونصر اور قطورہ کی نسبت ٹھہر گئی ہے اور عنقریب نکاح ہونے والا ہے!

قاضی صاحب: (خوشی سے دو زانوں ہو کر) سبحان اللہ! بہت خوب!! (دانیال کی طرف مخاطب ہو کر) کیوں جناب! کیا یہ خبر صحیح ہے یا کچھ معمہ ہے؟

خادمہ: اگر وہاں سے بھی میں نے تم کو بکار لیا تو کیا غضب ہو گیا! دیکھو بیچاری قطورہ تمہاری علمی گفتگو سے فیضیاب ہونا چاہتی ہے اور تم ہو کہ بات ہی نہیں کرتے۔ اٹھو اور اس کمرہ میں جا کر کوئی علمی بات سناؤ۔

دانیال: انشاء اللہ تعالیٰ ہم قطورہ کے دولت کدہ پر ضرور حاضر ہونگے کیونکہ دراصل اب جو کچھ ہو رہا ہے وہ قطورہ ہی کو سب کچھ حاصل ہوا۔

(باقی آئندہ)

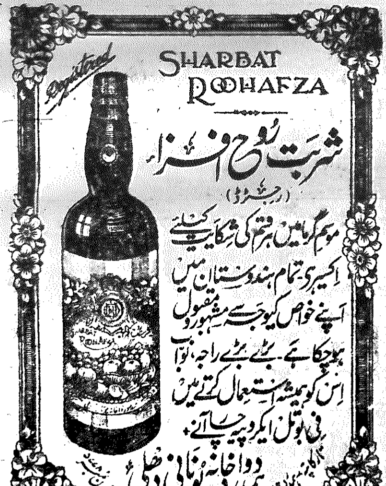

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم یکشنبہ ۵ صفر المظفر ۱۳۵۳ ہجری

ترمیم شدہ مسودۂ قانون

اوقاف کے متعلق شرعی نقطۂ نگاہ

(۷)

ضلع وقف کمیٹیوں کے انتخاب میں حصہ لینے والے رائے دہندوں کی تعیین کے علاوہ دوسری اہم ترمیمات جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس مشاورت نے کی ہیں ان میں پہلی ترمیم یہ ہے کہ نامزد کردہ ارکین کی تعداد بالکل اڑا دی ہے اور اس کی وجہ بالکل ظاہر ہے۔ ہر جماعت میں جن ارکین کو حکومت نامزد کیا کرتی ہے وہ اکثر سرکاری نقطۂ نگاہ کی پیروی کرتے ہیں اور رائے عامہ سے بے نیاز ہو کر حکومت ہی کا دم بھرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں چونکہ اوقاف کے معاملہ میں حکومت کی مداخلت ناقابل برداشت سمجھی گئی ہے اور ضلع وقف کمیٹیوں کو خالص نمائندہ ...

ان ماتحت کمیٹیوں کے فیصلوں کی حیثیت کے متعلق ہی حافظ صاحب نے صرف حسب ذیل الفاظ لکھ کر معاملہ کو ختم کر دیا تھا:-

"شیعہ و سنی اوقاف کے متعلق تمام امور لیکن متولیان قبل ضلع وقف کمیٹی کے سامنے پیش ہونے کے علی الترتیب سنی و شیعہ ماتحت کمیٹیوں میں پیش ہوں اور غور کئے جائیں گے۔"

ان کے مسودہ میں یہ کہیں بھی نہیں تھا کہ غور کرنے کے بعد بھی کچھ ہوگا یا نہیں جس کا مقصد یہ تھا کہ یہ ماتحت کمیٹیاں صرف بحث مباحثہ کیلئے تجویز کی گئی تھیں اور ...

"شریعت بل" کے متعلق دارالعوام میں سوال و جواب

انگریزی دارالعوام کے ممبروں میں سے ایک صاحب سر پیٹرک فورڈ بھی ہیں جو اڈنبرگ کے حلقۂ انتخاب سے منتخب ہو کر آئے ہیں۔ انہوں نے گزشتہ ہفتہ ہندوستان کے متعلق اپنی محققانہ معلومات کا ثبوت بہم پہنچاتے ہوئے وزیر ہند سے ایک سوال دریافت فرمایا جس کا تذکرہ اسٹیٹسمین کے نامہ نگار خصوصی نے اپنی ایک مخصوص مراسلت میں کیا ہے۔ ممبر صاحب پارلیمنٹ کا سوال حسب ذیل تھا:-

"کیا وزیر ہند کو یہ معلوم ہے کہ محض اسلامی قوانین کے مطابق فیصلے کئے جانے کی غرض سے عدالتیں قائم کرانے کے لئے ایک مسودۂ قانون حال ہی میں صوبہ سرحد کی مجلس مقننہ کے اندر پیش کیا گیا ہے اور اس پر مزید کارروائی صرف اس وجہ سے نہیں کی جا سکی ہے کہ اس کے لئے مروجہ آئین کے ... ضروری نوٹس نہیں دیا گیا تھا گیا اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے جو اس مسودۂ قانون سے معدلت گستری کے عام انتظام اور دوسری ملتوں کے مفاد پر پڑتا ہے حکومت یہ بتائیگی کہ مجلس مقننہ میں اس مسودہ کی منظوری کو روکنے کے لئے کونسے آئینی تحفظات موجود ہیں؟"

اس سوال کے جواب میں وزیر ہند نے جو تمام ہندوستان کے حالات سے بخوبی واقف ہیں فرمایا کہ

"میں سمجھتا ہوں کہ میرے معزز دوست کا استفسار نارتھ ویسٹ فرنٹیر پراونس مسلم پرسنل لا بل کے متعلق ہے اور میں انہیں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعات ۲، (د)، ۴۷، ۸۱ اور ۸۲ کا حوالہ دیتا ہوں۔"

جیسا کہ ہندوستان میں ہر با خبر شخص کو معلوم ہے صوبہ سرحد میں کوئی مسودۂ قانون اس غرض کے لئے پیش نہیں کیا گیا جس کا ذکر آنریبل ممبر نے اپنے سوال ...

کے مطابق فیصلے کئے جانے کا بندوبست کیا گیا ہے جو بالکل صحیح اور آئینی حق ہے۔

یہاں تک تو ان غلط فہمیوں کا تعلق تھا جو ایک ممبر پارلیمنٹ نے اپنی ناواقفیت یا ذاتی مخالفت کی بنا پر دارالعوام کے اندر پیدا کرنے کی کوشش کی اور جن کی کوئی تردید وزیر ہند کی جانب سے نہیں کی گئی۔ لیکن وزیر ہند کے جواب کا آخری حصہ ہمارے نزدیک بہت کچھ اہمیت رکھتا ہے۔ انہوں نے سر پیٹرک کو جو جواب دیا ہے وہ یقیناً شریعت بل ہی کو پیش نظر رکھ کر دیا ہے۔ جیسا کہ ان کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ یہ جواب صاف طور پر واضح کرتا ہے کہ حکومت کی نگاہ ان آئینی تحفظات پر لگی ہوئی ہے جو کسی صوبہ کی مجلس مقننہ یا کسی مسودۂ قانون کی منظوری کے بعد بھی اس کو مسترد کر دینے کے متعلق ہیں۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی جن دفعات کا حوالہ دیا گیا ہے وہ ۲، ۷۲ (د)، ۴۷، ۸۱ اور ۸۲ ہیں۔ ان میں سے دفعہ ۴۷ کا تو حوالہ ہی غلط ہے۔ دفعہ ۷۲، ۸۱، اور ۸۲ بے شک صحیح ہیں۔

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۷۲ (د) کے تحت میں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی مسودۂ قانون مجلس مقننہ میں پیش کر دیا جائے تو اس کے بعد بھی گورنر کو یہ اختیار حاصل ہے کہ اس مسودہ کے متعلق یہ تصدیق کر دے کہ وہ پورا مسودہ یا اس کا کوئی حصہ امن و بہبود عامہ پر اثر انداز ہوتا ہے اور اس بنا پر ہدایت کر دے کہ اس مسودہ یا اس کے قابل اعتراض حصہ کے متعلق کوئی مزید کارروائی نہ ہو۔ اور اس کی یہ ہدایت کل ...

دفعہ ۸۱ کا منشا یہ ہے کہ اگر کسی صوبہ کی مجلس مقننہ کسی مسودۂ قانون کو منظور کرے تو اس کے بعد بھی گورنر کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ اپنی مہر توثیق اس پر ثبت نہ کرے اور وہ مسودہ اس صورت میں قانون نہ بن سکے گا۔ اگر مجلس مقننہ بھی منظور کر دے اور گورنر بھی اپنی مہر توثیق ثبت کر دے تو گورنر جنرل کو بلا اختیار ہوگا کہ وہ اس قانون کو اپنی اجازت نہ دے۔ ایسی حالت میں بھی وہ قانون کالعدم ...

معاصر خلافت اور وقف بل

شذرات

والئی ریاست جیند کے مظالم

دارالحکومت

۱۹۳۵ء میں شاہی دربار منعقد ہوگا

شاہزادہ ویلز افتتاح کریں گے!

نئی دہلی ۷ مئی۔ اب اس اطلاع کی معتبر ذرائع سے تصدیق ہو گئی ہے کہ ۱۹۳۵ء کی ابتدا میں نئی دہلی میں ایک شاہی دربار منعقد ہوگا اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے شاہی حکام کے کیمپ لاٹ صاحب کے پرانے دفتر اولڈ سکرٹری ایٹ کے قرب و جوار تک پھیلے ہوئے ہوں گے۔ چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ اولڈ سکرٹری ایٹ میں جو مختلف دفاتر اس وقت کام کر رہے ہیں وہ نومبر ۱۹۳۴ء تک عمارت خالی کر دیں گے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ شہزادہ ویلز اس دربار کا افتتاح کریں گے اور اس موقع پر جدید دستور اساسی کے نفاذ کا اعلان کریں گے۔

بیٹی کے قتل کا مقدمہ

باپ کا صحت جرم سے انکار

دہلی ۵ مئی۔ بلقیس بیگم کے قتل کے الزام میں اس کے باپ عبداللہ کے خلاف مقدمہ رائے بہادر لالہ سنت رام مجسٹریٹ کے اجلاس میں چل رہا ہے آج ملزم نے اپنے بیان میں کہا کہ بلقیس بیگم میری لڑکی تھی اس کی شادی میری عدم موجودگی میں میری مرضی کے خلاف ایک شخص سے ہوئی تھی۔ میں نے لڑکی کو کبھی نہیں بلایا۔ گردہ میرے گھر چار ماہ رہی۔ مجھے نہیں علم کہ اس کے سسرال بھیجنے کے متعلق کب بات ہوئی مجھے نہیں معلوم کہ روز وقوعہ کو عبدالرحمن ڈولی لینے گیا یا نہیں۔ یہ بھی نہیں معلوم کہ اس لڑکی کا خاوند آیا تھا یا نہیں۔ میں نے اس کی بابت بھائی پر چاقو سے حملہ نہیں کیا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ کیسے مر گئی۔ میں اس پاجامہ کو شناخت کرتا ہوں جو میرا ہی ہے جس بکس میں سامان برائے فروخت رہتا تھا اس میں سے ایک چاقو میری لڑکی نے نکال کر دیا تھا۔

بسوال عدالت کہا کہ میں یہ عدالت سیشن میں بتلاؤں گا کہ میرے خلاف مقدمہ کیوں چلا۔

قبائل کو غیر مسلح کرنے کی بے بنیاد خبر

قونصل جنرل افغانستان دہلی کی طرف سے موثر تردید

دہلی ۸ مئی۔ ۵ مئی کے الجمعیۃ میں انگریزی اخبارات سے ایک خبر درج کی گئی تھی جس کا عنوان تھا "حکومت افغانستان قبائل کو غیر مسلح کر رہی ہے" یہ خبر دیگر اخبارات میں بھی شائع ہوئی تھی اور غالباً اس کی تردید بھی دیگر اخبارات کے ساتھ الجمعیۃ میں شائع کر دی گئی تھی۔ کل ہمیں سکرٹری قونصل جنرل افغانستان دہلی سے ایک مکتوب موصول ہوا ہے جس میں اطلاع دی گئی ہے کہ یہ خبر خود ساختہ اور بے اساس ہے اور اس میں صداقت کا کوئی شائبہ بھی نہیں ہے۔

دہلی میں شاردا ایکٹ کے ماتحت مقدمہ

دہلی ۷ مئی۔ کل سب جج کی عدالت میں بھگت چندی لال گوا ممبر اسمبلی نے جوالا پرشاد و رام چندر کمہاران کے خلاف اس امر کی درخواست دی کہ وہ جوالا پرشاد کی خورد سالہ لڑکی کی شادی کر رہے ہیں جس کی عمر صرف سات سال ہے اور چندر برہمن سے شادی کرا رہا ہے۔ چندر برہمن عدالت میں حاضر تھا عدالت نے حکم امتناعی جاری کر کے شادی کو روک دیا ہے جو آج ہی رات کو ہونی قرار پائی تھی ان لوگوں کے خلاف شاردا ایکٹ کے ماتحت مقدمہ چلے گا۔

منگلا ڈاکو گرفتار کر لیا گیا

دہلی ۷ مئی۔ کل آخر کار رہتک کا مشہور جوان منگلا کو ایک ... کے مکان سے گرفتار کر لیا گیا۔ منگلا نے ایک عرصہ سے گرد و نواح کے اضلاع میں تہلکہ مچا رکھا تھا اور ایک درجن سے زیادہ مخبر قتل ... ذیلداروں متمول مہاجنوں اور ایک سب انسپکٹر پولیس مسٹر عبداللہ اور ایک کانسٹیبل عبدالمجید کو قتل کر چکا تھا۔

برلا مل میں آگ لگ گئی

دہلی ۶ مئی۔ کل شب میں برلا مل کے روئی کے گودام میں آگ لگ گئی۔ ایک گھنٹہ کے بعد آگ کو قابو میں کیا گیا۔ نقصان کا اندازہ پندرہ ہزار روپیہ لگایا جاتا ہے۔

وائسرائے کی ٹرین پر انسان کی قربانی

دہلی ۶ مئی۔ لارڈ ولنگڈن کے قائم مقام گورنر مدراس کل سپیشل ٹرین سے دہلی وارد ہوئے تھے معلوم ہوا ہے کہ بھنگیم نامی ایک چمار اس رات کو ان کی ٹرین کے نیچے آ کر کٹ گیا۔

بمبئی میں ہڑتال کی رفتار

کئی لیڈر اور سات مزدور گرفتار

بمبئی ۵ مئی۔ بمبئی کی ہڑتال کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہو رہی ہے۔ ...

یہودیوں کے ایک شہر پر خدا کا قہری نشان

بارش نے شہر طبریہ کو بالکل تباہ کر دیا۔ سینکڑوں افراد ہلاک ہو گئے

مائیں اپنے بچوں کی لاشیں تلاش کر رہی ہیں

بیت المقدس ۱۰ مئی۔ شہر طبریہ جو ساحل گلیلی پر واقع ہے اور جس کی آبادی تمام تر یہودیوں پر مشتمل ہے زبردست بارش کی وجہ سے بالکل تباہ و برباد ہو گیا شہر کی سڑکیں مسمار ہو گئیں اور متعدد اشخاص ہلاک ہو گئے۔

پندرہ سو فوج اور پولیس ایک بڑی جماعت کی امداد سے تباہ شدہ شہر کے کھنڈرات تلاش کر رہی ہے اور لوگوں کی نعشیں ... اس وقت تک بیس نعشیں نکل چکی ہیں۔

کل کی زبردست بارش نے شہر کا ایک بہت بڑا حصہ تباہ کر دیا تھا آج پھر شدید بارش ہوئی جس سے تمام شہر میں پانی ہی پانی ہو گیا ... جان و مال کا جانی نقصان بہت زیادہ ہوا ہے۔ بیچاری مائیں اپنے بچوں کو پانی میں تلاش کرتی ہوئی پھر رہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ بہت سے اشخاص دریا میں کود کر غرق ہو گئے۔

کاشغر میں انتشار اور ابتری کا دور دورہ

تنگنوں کی حکومت کا محدود حلقہ!

شملہ ۸ مئی۔ کاشغر کے علاقہ سے بہت کم خبریں موصول ہو رہی ہیں کسی تازہ واردات کی کوئی خبر نہیں ملی ہے۔ ... تجارت کی حالت خراب ہو رہی ہے دکانیں بند رہتی ہیں اور لوٹ مار بھی ہوتی رہتی ہے۔ جس میں کرغی زیادہ تعداد میں حصہ لیتے ہیں۔ کاشغر میں تنگن فوج کی حکومت صرف اس کے حلقہ میں ہے۔

چھت پھاڑ ڈالی بالآخر پولیس نے ان کو منتشر کیا۔

آج ۱۶ ملوں میں کام کیا گیا۔ تمام دن میں سات آدمی گرفتار کئے گئے۔ پولیس نے سوشلسٹ ملز کے ہڑتالیوں کے ایک جلوس کی راہنمائی کرنے کے جرم میں دو مزدور لیڈران مسٹر ... اور مسٹر ... کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہ جلوس پولیس کمشنر کے امتناعی حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نکالا گیا تھا۔

جاپانی جہاز پر روسی افواج کی بمباری

تین جاپانی ہلاک متعدد مجروح!

... (منچوریا) کے ایک جہاز پر جو ہیو کو جا رہا تھا، اسور اور سنگاری کے دریاؤں کے سنگم پر سوویٹ روس کے ایک قلعہ سے بمباری کی گئی جس سے بہت سے جاپانی مجروح ہوئے۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک جاپانی کرنل بھی مجروح ہوا ہے۔ بعد کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ جاپان کے دفتر حربیہ ٹوکیو میں ایک برقی پیام ...

موصول ہوا ہے کہ جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ ایک مسافر ہلاک ہوا ہے اور ایک زخمی۔

کمشنر امور خارجہ نے روس کے قونصل جنرل ایم سلورٹسی سے احتجاج کیا ہے کہ روسی فوجوں نے اس جہاز پر بمباری کی جو جاپانی فوج کو لیجا رہا تھا۔ ہربن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ جاپانی ملاحوں میں سے دو ہلاک ہو گئے۔

ایک منٹ کی تاخیر کئے بغیر اہل بہار کی خبر لو

مساجد اللہ کی تعمیر اور مصیبت زدگان کی امداد کا وقت

اہل ملک سے ارکان مجلس عاملہ جمعیۃ علماء ہند کی پُرزور اپیل

زلزلۂ بہار کی ہلاکت خیزی اور اہل بہار کی انتہائی مصیبت اور پریشانی اب محتاج بیان نہیں رہی۔ تمام ہندوستان کے باشندے اچھی طرح واقف ہو چکے ہیں کہ مختلف قسم کی تباہیاں اور بربادیاں جو زلزلہ کی وجہ سے اہل بہار پر وارد ہوئی ہیں ان کا واقعی ازالہ تو شاید پچاس سال میں بھی نہ ہو سکے گا اور کروڑہا روپیہ بھی اس کے لئے کافی نہ ہوں گے۔ تاہم انسانی ہمدردی کا تقاضا یہ ہے کہ جس سے جس قدر ممکن ہو مصیبت زدگان بہار کی امداد و دستگیری میں بغیر ایک منٹ کی تاخیر کے پیش کر دے۔

مسلمانوں کے سامنے منہدم شدہ مساجد کا مسئلہ بہت اہم ہے کہ اس سلسلے میں تمام تر ذمہ داری اور مساجد کی تعمیر و مرمت کا تمام بار صرف مسلمانوں پر ہے۔

...

مولانا محمد حفظ الرحمن صاحب سیوہاروی (۱۶) حضرت مولانا مبارک حسین صاحب میرٹھی (۱۷) حضرت مولانا شبیر احمد صاحب کٹھوری۔

مولوی صاحب کا تمام خاندان گرفتار

تحریک دہشت انگیزی کو فروغ دینے کا الزام

نواکھالی ۱۲ مئی۔ مولوی سید احمد آف لکشمی پور کریک سمتی کو ان کے بڈھے باپ اور ماں اور چچا کے ہمراہ قانون انسداد دہشت انگیزی بنگال کے ماتحت گرفتار کر کے یہاں لایا گیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ پولیس نے ان کے مکانوں کی تلاشی لی تھی اور اس کے دوران میں اس کے یہاں سے کچھ ایسی تصانیف برآمد کی تھیں، جو کہ پولیس کے خیال میں تحریک دہشت انگیزی کو تقویت پہنچاتی ہیں۔ مولوی صاحب موصوف کی بڈھی ماں کے سوائے باقی تمام افراد کے خلاف پولیس کو ریمانڈ دیدیا گیا ہے علاوہ ان کے ایک ۱۸ سالہ عبدالاحد اور چاندپور کے دو نوجوانوں کو مذکورہ بالا قانون کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ ان کے قبضہ سے بھی کچھ اشتعال انگیز لٹریچر برآمد ہوا ہے۔

بیس ہزار انسان تباہ ہزاروں بھیڑیں ہلاک

لسبن میں خوفناک طوفان

لسبن ۱۱ مئی۔ "سیرا ڈی ایسٹریلا" کے علاقہ میں ایسی زبردست آندھی آئی کہ اس سے پہلے کبھی نہیں آئی تھی اس آندھی نے تقریباً ۲۰ ہزار انسانوں کو بالکل خانماں برباد کر دیا۔ سینکڑوں دیہات لاپتہ ہو گئے اور ایکڑوں زمین پر انگور کی بیلیں اور زیتون کے درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔

طوفان باد کے بعد زبردست ژالہ باری ہوئی جس سے متعدد اشخاص ...

حکومت سعودیہ کی مزید شرطیں

تاوان جنگ ادا کرنے کا مطالبہ

قاہرہ ۵ مئی۔ امام یمن سے صلح کے لئے سلطان ابن سعود نے جو شرائط پیش کی ہیں معلوم ہوا ہے ان میں نجران کے علاقے کو حوالہ کر دینا، جنگ میں جس قدر روپیہ صرف ہوا ہے اس کے مساوی تاوان کی ادائی ان یمنیوں کی جان و مال کی حفاظت جنہوں نے سلطان کا ساتھ دیا اور یہ کہ آئندہ بیس سال تک ان صوبوں کی سرحدوں پر قلعہ بندی نہ کی جائے گی جو سلطان کے حوالہ کئے جائیں گے وغیرہ شرائط بھی شامل ہیں (بقیہ شرائط صلح صفحہ پر ملاحظہ ہوں)

خان عبدالغفار خاں رہا ہونے والے ہیں؟

حکومت کے زیر غور سوال

پشاور۔ باخبر سیاسی حلقوں میں یقین کیا جاتا ہے کہ حکومت ان دنوں خان عبدالغفار خاں، ڈاکٹر خاں صاحب، قاضی عطاء اللہ خاں، سعد اللہ خاں کی رہائی پر غور کر رہی ہے ان چاروں حضرات کو ۱۹۳۲ء میں نظر بند کیا گیا تھا۔ اول الذکر دو آجکل ہزاری باغ سنٹرل جیل میں اور مؤخر الذکر بنارس سنٹرل جیل میں نظر بند ہیں ان چاروں محبان وطن کے ذاتی اخراجات خور و پرداخت اور ان کے لواحقین کے گذارہ کے لئے حکومت ہند کی طرف سے تقریباً ۵ ہزار روپیہ سالانہ سرکاری الاؤنس مقرر ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس کے بعد اول تو ایک ہی وقت یا تھوڑے تھوڑے دنوں کے وقفہ کے بعد یکے بعد دیگرے رہا کر دئے جائیں گے۔

سندھ اور حیدر آباد میں آتشزدگیاں!

سینکڑوں دیہاتی ہلاک ہو گئے

سکندر آباد ۱۰ مئی۔ ایک تازہ اطلاع مظہر ہے کہ بیدر میں جو حیدر آباد سے ۸۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے زبردست آگ لگ گئی جس کی وجہ سے تقریباً ۵۰۰۰ روپیہ کا نقصان ہو گیا۔

فائر بریگیڈ اطلاع ملتے ہی جائے وقوعہ پر پہنچ گیا اس نے ۵ گھنٹہ متواتر آگ کا مقابلہ کیا۔

آتشزدگی کی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی ہے۔

کراچی ۱۰ مئی۔ سماوہ ضلع کے موضع ہیرا میں آگ لگ گئی جس سے ۵۰ مکان جل کر خاک کا ڈھیر ہو گئے کئی ہزار روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔ سینکڑوں دیہاتی جان بحق ہو گئے۔ آگ لگنے کا سبب معلوم نہیں ہوا ہے۔

پٹنہ اور لکھنؤ کے اجتماعات کی شرکت کے لئے دعوت

صدر جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے برقی جواب

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کی خدمت میں پٹنہ سے ڈاکٹر سید محمود صاحب نے مندرجہ ذیل برقیہ ارسال فرمایا ہے:

"آپ کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس کی شرکت کیلئے خصوصی طور پر مدعو کیا جاتا ہے۔" (سید محمود)

حضرت مفتی صاحب نے اس کا مندرجہ ذیل جواب بذریعہ تار ارسال فرمایا ہے۔

"میں کانگریس کے اجلاس کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں بعض مجبوریوں کے باعث حاضر ہونے سے معذور ہوں" (محمد کفایت اللہ)

حضرت علامہ مفتی صاحب کی خدمت میں لکھنؤ سے مسلم یونٹی بورڈ کی طرف سے مندرجہ ذیل برقیہ موصول ہوا۔

"آپ کی موجودگی بہت ضروری ہے درخواست ہے کہ اپنی تشریف آوری سے بذریعہ تار مطلع فرمائیں۔" (اسمعیل خاں خلیق)

حضرت علامہ نے اس کا مندرجہ ذیل جواب بذریعہ تار ارسال فرمایا ہے۔

"میں کانفرنس کی کامیابی کا متمنی ہوں بعض حالات کے پیش نظر حاضری سے معذور رہا ہے۔" (محمد کفایت اللہ)

امسال کے حج میں حجاج کی تعداد

ہندوستانی حجاج کی کثرت

جدہ ۷ مئی۔ امسال زائرین بیت اللہ الحرام کی کل تعداد میں ہندوستانی حجاج کی تعداد تمام ممالک کے مسلمانوں سے زیادہ رہی سرکاری اعداد و شمار سے معلوم ہوا کہ ہندوستانی حاجیوں کی تعداد مصری حجاج سے بھی بڑھی رہی امسال کے حجاج کی تعداد باعتبار ممالک حسب ذیل رہی۔

ہندوستانی ۹۸۱۵ + مصری ۱۰۰۰ + جاوی ۳۱۸۸ + شامی ... + الجیری ۱۹۱۵ + سوڈانی ۱۳۲۲ + عدن کے حجاج ۲۵۰ + مشرقی افریقہ کے مسلمان ... میزان ۲۳۳۹ ...

بہار میں آتشزدگی کی وبا

پٹنہ ۹ مئی۔ سب ڈویژن حاجی پور کے ایک موضع میں ... آگ لگ گئی جس سے مکانات جل کر تودہ خاک ہو گئے۔ سینکڑوں ... اور مویشی بے خانماں ہو گئے ایک لڑکی بھی جل کر مر گئی ... کی عمارت کا ایک حصہ اور سات دکانیں جل کر خاک ہو گئیں۔

صدر جمعیۃ علماء ہند کا مکتوب نائب امیر شریعت کے نام

فرزند ارجمند کی وفات پر اظہار حزن و ملال

مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار کے فرزند کی وفات کی خبر موصول ہونے کے بعد حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند نے ذیل کا مکتوب مولانا ممدوح کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔

مخدوم محترم جناب مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب ادام مجدہم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل مولوی مختار احمد صاحب کا کارڈ بجلی کی طرح خرمن ہوش وحواس پر گرا۔ اور خدا ہی جانتا ہے کہ کیا اثر کیا۔

آہ! عزیز حسن سجاد کی وفات کوئی معمولی حادثہ نہیں ...

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

مجلس اقوام کا یورپ پر سنگین الزام

امریکہ کے دو ملکوں میں جنگ کی ذمہ داری

اسپین کی پولیس اور طلباء میں تصادم

طرفین سے گولیوں کی بارش

الہ آباد میں بارہ مکانوں کی تلاشیاں!!

متعدد طلباء اور وکیل گرفتار

گیس پھٹنے سے بمبئی میں ہلاک اور ایک سوز خمی

پٹنہ میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس کی تیاریاں

سوراج پارٹی کانگریس کے اقتدار کو تسلیم کرے گی؟

پنڈت مالویہ اور ڈاکٹر انصاری کا اتفاق۔ مسلم یونٹی بورڈ کا نقطۂ نگاہ

پٹنہ ۱۵ مئی۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں سب سے پہلا سوال یہ اٹھایا جائے گا کہ آیا سوراج پارٹی منتقل علیحدہ قائم کی جائے یا خالص کونسل میں تمام کام کانگریس کی نگرانی میں انجام پائیں ...

مولانا محمد اسرائیل صاحب کے والد بزرگوار کا انتقال

صدر جمعیۃ علماء ہند کا تعزیتی مکتوب

ڈپٹی کمشنر نے مزدوروں پر گولی چلا دی

دو مزدور ہلاک دو زخمی!

"مشہد اجودھیا"

ہندوؤں کی سفاکیوں اور حکومت کی غفلت کیشی کا نتیجہ

(از مولانا شہید انصاری فرنگی محلی)

بحر روم میں ایک مچھلی کی شرارت

کشتیاں پلٹ دیں۔ کئی اشخاص ہلاک

سلطان پور کی خونی تحقیقات

سوراج پارٹی اور برٹش لیبر پارٹی کا اتحاد

کلکتہ کے قریب بے خبر مسلمانوں پر ہندوؤں نے حملہ کر دیا

گھروں میں گھس کر تین مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا!

لاٹھیوں اور چاقوؤں کا آزادانہ استعمال۔ پچاس اشخاص گرفتار

کلکتہ ۱۸ مئی۔ بارک پور سے پانچ میل کے فاصلہ پر گرو دیا بازار میں ہندو مسلمانوں کے درمیان سخت تصادم ہو گیا جس میں تین مسلمان مارے گئے ...

مدھوبنی میں ورود

مہاراجہ صاحب دھولپور کی "مسلم نوازی"

ناظم جمعیۃ علمائے ہند و نائب امیر شریعت کا دورہ

مولوی شفیع داؤدی کا اضطراب

مدھوبنی اور موتی ہاری میں ناظم جمعیۃ علماء ہند کا ورود

زلزلہ کے اسباب پر پر اثر تقریریں!!

سعودی گورنمنٹ تمام یمن پر قبضہ کر لے گی؟

امام یمن حکومت سعودیہ کی شرائط ماننے پر تیار ہو گئے

شہر سعدہ اور بحری علاقوں کی طرف حجازی افواج کی پیشقدمی

انگلو عربک کالج دہلی!

دہلی میں یونین بے روزگاران کا قیام

محبوب عاشق کے قدموں پر

آلہ نامردی

Organ Developer

سالانہ داخلہ آیورویدک طبیہ کالج سہارنپور

سکریٹری آیورویدک طبیہ کالج سہارنپور

مفت کی اکسیر

ڈیڑھ سو سال کے بعد

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ کی اردو زبان میں پہلی مکمل مستند باتصویر سوانح عمری شائع ہو گئی

حیات حافظ رحمت خاں

مؤلفہ سید الطاف علی صاحب بی۔ اے علیگ بریلوی جس میں

آنریبل سر سیتا رام صاحب پریسیڈنٹ یو۔ پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدر دانی فرمائی ہے

المشتہر منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

وہ موسم آ گیا

جس میں مریضان سوزاک خود کشی کر لیتے ہیں

منیجر اکسیر ہاؤس پوسٹ بکس نمبر ۱۶۷ لاہور (پنجاب)

سفید بالوں کو دائمی قدرتی سیاہ رنگت پر لانے والا

بال سیاہ تیل

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں!

لے خیر اینڈ کمپنی ۲۷ جالندھر شہر (پنجاب)

تار کا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی-اے) معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی- یوم پنجشنبہ ۹ رصفر المظفر ۱۳۵۳ھ ہجری- مطابق ۲۴ رمئی ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۶

پیغام بہار

لیکے پیام کارزار آئی ہے فصل نوبہار
آتش و خوں کی فوج کے ڈیرے ہیں لالہ زار میں

شور ہے سیل کوہ میں نعرۂ کارزار کا
تیغ کی ہیں روانیاں موجۂ جوئبار میں

خنجر آفتاب نے قیدیوں کو نجات دی
ملکے سرود حریت گاتے ہیں کوہسار میں

جشن ہے کوہ و دشت میں لشکر انقلاب کا
عیش و طرب کے راگ ہیں بربط آبشار میں

حسن بہشت جاوداں کرتا ہے جلوہ ریزیاں
وادی و کوہسار میں گلشن و مرغزار میں

تابش حسن جاں نواز آتش عشق جاں گداز
آگئے ہیں پیارے گلکدۂ بہار میں

موسم نوبہار کا سنتا ہے کیا پیام تو؟
تیغ بکف شریک ہو عرصۂ کارزار میں

پھونک دے کشت بندگی آتش انقلاب سے
دیکھ بہشت زندگی خنجر آبدار میں

بن کے خرام زندگی لیکے پیام زندگی
سیل کی طرح ہو رواں وادی گیرو دار میں

حسن کے آفتاب سے پھلتا ہے نخل آرزو
عشق ہو جلوہ ریز اگر سینۂ پر شرار میں

عشق شررفشاں سے تو آگ لگا دے چار سو
دور ہو پھر بہار کا اجڑے ہوئے دیار میں

(از جناب نمہا کر مینر)

معاصرین کے افکار و آراء

اب ابن الوقت اور سرکار پرست دیکھ لیں

ہم شروع سے چلاتے رہے ہیں کہ اس زمانہ میں خوشامد اور چاپلوسی سے کوئی حکومت راضی نہیں ہوتی بلکہ جدھر قوت ہوتی ہے ادھر ہی سب جھکتے ہیں لیکن غدار لیڈروں سے خدا سمجھے جو عہدے حاصل کرنے اور خطاب سے سرفراز ہونے کے لئے ہمیشہ مسلمانوں سے کہتے رہے کہ تمہیں اپنے اندر کوئی قوت پیدا نہیں کرنی چاہئے بلکہ حکومت پر اور یورپین آبادی پر بھروسہ کرنا چاہئے، جو ہندوؤں کے مقابلہ میں تمہارا ہی ساتھ دیگی۔

[illegible]

(ہند جدید)

[illegible]

(مسلم)

فرقہ وارانہ فسادات کا راز

انسان بالطبع امن پسند اور سکون طلب ہے، عارضی اور خارجی اسباب کی بنا پر اس کی طبیعت میں طوفان پیدا ہو سکتا ہے اور کچھ عرصہ تک وہ قائم بھی رہ سکتا ہے جیسا کہ ہوا لیکن یہ ناممکن ہے کہ اس قسم کی باہم کشیدگی اور آویزش اگر مستقلاً نہیں تو کم سے کم طویل عرصہ تک قائم رہے۔ [illegible]

(ملت)

سوشلزم کی تائید

[illegible]

(انجام)

تجربہ سے فائدہ اٹھانیکی ضرورت

اب اگر ہم اپنے تجربہ سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ اور پچھلے واقعات سے سبق نہ لیں تو یہ ہماری غلطی ہے اگرچہ اس قوم کا حافظہ بہت کمزور ہے۔ مسلمان بہت جلد اپنی تاریخ کو بھول جاتا ہے۔ [illegible]

مسلم خواتین کی تعلیم

[illegible]

(البعث)

دلچسپ حقائق و معلومات

[illegible]

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

[illegible]

ملنے کا پتہ:- مینجر اخبار الجمعیۃ- بازار بلیماران- دہلی

Regd No L 1793.

The Jamiat

Vol. XIX No. 35. DELHI SU[illegible] 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید مترجم

مینجر اخبار الجمعیۃ دہلی

نماز پڑھنا بھی ایک جرم ہے!

نمازیوں کو ریلیف سے محروم کردیا گیا

[illegible]

مولانا غلام فرید کی مجاہدانہ سرگرمیاں

مدرسہ فلاح الدین والدنیا کی طرف سے احمد آباد کا دورہ

[illegible]

سنبھل سے مولوی حشمت علی صاحب کا اخراج

[illegible]

(افتخار رسول)

مدرسہ اسلامیہ اجراڑہ کا سالانہ اجلاس

[illegible]

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

جنت کی کنجی- دوزخ کا کھٹکا

[illegible]

فتاوی رشیدیہ

[illegible]

تعلیم الاسلام

[illegible]

ملنے کا پتہ

مینجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

[illegible]

مینجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

ازبلا چھپ رہی ہے

[illegible]

ملنے کا پتہ:- مینجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

[illegible]

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

سلطان عبدالرحمٰن کی ذاتی خصائل اور مجاہدانہ زندگی

علم و علما کی قدردانی اور آرام کے صرف ۱۴ دن

سلطان کی ذہانت

سلطان کی وفات اور کفن

عیسائیوں کی بغاوت

قاضی منذر کا عدل

عرب کے دو جلیل القدر فرمانرواؤں میں دلچسپ خط و کتابت

قومی اقدامات کو روکنے کیلئے امام یحییٰ کی تجاویز

سلطان ابن سعود کی طرف سے شرائط کی تعمیل پر اصرار

جلالۃ الملک کا جواب

سرمہ نور افزا

SHARBAT ROOHAFZA

شربت روح افزا

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

NASHIF

ناشف

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

کمپنی بہادر اور حکومت انگریزی کا اسلامی اوقاف میں تصرف

تعلیم کا روپیہ کس طرح استعمال کیا گیا

مسلمانوں کے انحطاط و تنزل کے اسباب

سلطان ملازمت پانے کے ...

وقف علی اللہ کا بیجا استعمال

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

قدرت کی طرف سے مناسب انتخاب

عرب کے دو جلیل القدر فرمانرواؤں میں دلچسپ خط و کتابت

جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کا جواب

امام یحییٰ کی طرف سے جواب

اکسیر بدن

موسم گرما کا کوٹ پتلون اقساط پر خریدیئے

غیر ممالک میں بھی لاثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ

دہلی

یوم پنجشنبہ ۹ صفر المظفر ۱۳۵۳ ہجری

ترمیم شدہ مسودہ قانون

اوقاف کے متعلق شرعی نقطۂ نگاہ

(۳)

حافظ صاحب کے مجوزہ نظام کا دوسرا جزو محافظ اوقاف تھا جسے تمام ضلع وقف کمیٹیوں کے اوپر ذمہ دار بنایا گیا تھا اور جس کی نگرانی میں بورڈ صوبہ کے اوقاف دئے گئے تھے۔ اس محافظ اوقاف کے اختیارات نہایت وسیع اور غیر محدود تھے۔ حافظ صاحب نے اسے گورنمنٹ کا ملازم اور خالص سرکاری آفیسر رکھا تھا

کے تمام انتظامات سرکاری محکموں اور دفاتر کی طرح ہوں اور گورنمنٹ سے اس کے تعلقات ایک آئینی و باضابطہ جماعت کی حیثیت سے ہوں۔ اس تجویز نے بہت سی دشواریوں کو حل کردیا۔ شخصی حیثیت سے ناظر اوقاف کا عہدہ بھی محفوظ ہوگیا…

دیگر ترمیمات

کانگریس کا فیصلہ

آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے پٹنہ میں داخلۂ کونسل کے بارہ میں جو فیصلہ کیا ہے اس کے متعلق خواہ کچھ کہا جائے لیکن حقیقت یہ ہے کہ کانگریس کا یہ فیصلہ کئی حیثیتوں سے اس آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے منافی ہے…

سیاسی قیدیوں کا معاملہ

جزیرۃ العرب کی سلطنتیں اور برطانوی سفیر

سول نافرمانی کا التوا

حضرت ناظم الجمعیۃ کا دورۂ بہار

لو اور دھوپ میں سفر

استقبال، جلسے اور تقریریں

بتیا

مظفر پور

چمپارن اور پھلواری شریف

شذرات

مدینہ پر آرڈیننس ایکٹ کا وار

سنتری کو ہلاک کر کے ۲۷ ڈاکو جیل سے بھاگ نکلے

میگزین پر کامیاب چھاپہ۔ ایک ہزار کارتوس اور ۱۹ رائفلیں لیکر فرار

ریاست فرید کوٹ کی جیل میں ڈاکوؤں کی چیرہ دستیاں

جمہوریہ شام کے ۔۔۔ اور وزیر اعظم آئی ۔۔۔

گورنر کے مکان پر بم پھینکا گیا۔ سب لوگ بال بال بچ گئے

ریورنڈ جان کارڈن کے قاتل کو پھانسی کی سزا

دار الحکومت

حضرت ناظم جمعیۃ علماء ہند کی تشریف آوری

گیارہ سالہ بچی کی شدید علالت و دعا کیلئے درخواست

دہلی کے قریب ایک ساہوکار پر قاتلانہ حملہ

ڈاکٹر انصاری صاحب یورپ روانہ ہوگئے

ہائیکورٹ نے دو شخصوں کی سزائے موت کو منسوخ کردیا

متعدد اشخاص کی سزاؤں میں تخفیف

خان عبد الغفار خاں سے ملاقات کی اجازت نہیں ملی

دہلی میونسپلٹی اور عدالت میں ہندی کے اجرا کا مطالبہ

انجمن وکلاء کے سپرد کرنے کا حکومت سے مطالبہ

چاوڑی بازار کو طوائفوں سے پاک کیا جائے

دہلی میونسپلٹی سے مالکان جائداد کا مطالبہ!

دہلی کے بازار کا تازہ نرخ

فلسطین میں حرمین شریفین کے اوقاف

مجلس اسلامی کا مستحسن فیصلہ

علاقہ ہرات میں ۴۰ مدارس کا قیام

عیسائیوں کی متبرک دعا پر حملہ!

تخفیف اسلحہ کانفرنس پھر ناکام رہیگی

اسلحہ بندوں کا اپنے خلاف احتجاج

منگا گومیں خوفناک آتشزدگی

ایک کروڑ ڈالر کا نقصان

ایک پادری میں جنگی روح حلول کرگئی

تخفیف اسلحہ کانفرنس میں افغانی نمائندہ کی شرکت

پولیس کی گولیوں سے تین قیدی ہلاک ہوگئے

شاہ ایران کا سفر انگورہ!!

ایرانی قونصل جنرل کا بیان!

مجلس اقوام کی کونسل کا اجلاس ملتوی

حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی کا دورہ

سرحد پوشوں کا جرنیل قتل کردیا گیا

۲۵۰ کانسٹبلوں کی علیحدگی

غازی پور میں مزید پولیس کا تقرر

سندھ کے ایک گاؤں میں خوفناک آتشزدگی

ایک ہفتہ میں دو کروڑ روپیہ کا سونا باہر بھیجا گیا

لڑکے اور لڑکیوں کی مشترکہ تعلیم

مخلوط لازمی تعلیم کیلئے یوپی حکومت کی اسکیم

بلغاریہ میں صرف ٹیلیفون سے انقلاب

انجن اور گاڑیوں کی ٹکر۔ ڈرائیور ہلاک

شیخوپورہ میں انجمن اہل سنت کا جلسہ

وائسرائے ہند فرانس پہونچ گئے

تبصرات

دہلی۔ نانگلوئی میں ایک ہندو عورت اس کی گیارہ سالہ لڑکی اور تین سالہ لڑکے نے خودکشی کرلی۔ خودکشی کے اسباب ہنوز معلوم نہیں ہوئے۔

بمبئی۔ ستر کارخانوں میں کام جاری رہا جبر مزدور گولیوں سے زخمی ہوئے تھے وہ روبصحت ہیں۔

مونگا۔ پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے مونگا کی بہادر لڑکی ہرنام کور کو اس کی شادی کے وقت ایک ہزار روپیہ نقد اور دو مربع آراضی دینے کا حکم دیا ہے۔ اس کے تین بھائیوں کو بھی اس قدر انعام دیا گیا اس کی ماں کو ناونڈ ڈاکوؤں کی گولی سے ہلاک کیا گیا تھا دس روپیہ ماہوار کی پنشن دیا ہے۔ ہرنام کور لڑکی نے ڈاکوؤں کا دلیرانہ مقابلہ کیا تھا جس میں تین ڈاکو ہلاک ہوگئے تھے۔

کلکتہ۔ حکومت بنگال نے گزٹ کے ذریعہ شائع کیا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ کسی شخص کو نگرانی کے لئے یہ حکم دیں کہ (۱) اپنے مکان میں ایسے رشتہ داروں کے ساتھ رہے جن کے متعلق ہدایت کی جائے (۲) وقت مقررہ کے اندر مکان سے نہ نکلے (۳) علاقہ غیر کے کسی شخص سے بات نہ کرے اور نہ اپنے ہاں آنے دے (۴) ممنوعہ مقام میں نہ جائے (۵) ممنوعہ اشخاص سے خط و کتابت نہ کرے (۶) وہ کسی سوسائٹی لائبریری، اکھاڑہ، کلب یا جمناسٹم کا ممبر بنے (۷) وہ ایسے اسکولوں کالجوں اور تعلیمی درسگاہوں میں داخل نہ ہو جنکا حکم نامہ میں تذکرہ کیا جائے (۸) وہ ان نقل و حرکت کی رپورٹ حکومت کے ہاں پیش کرے (۹) وقتاً فوقتاً وہ مقررہ مقام پر حاضری دے (۱۰) اپنی لڑکیاں کھولے بغیر سرکاری افسر کے روبرو پیش کرے (۱۱) ایسے رسائل اور اخبارات کا مطالعہ نہ کرے جن سے اس کو منع کیا جائے۔

پٹنہ۔ گاندھی جی کو اطلاع ملی ہے کہ آپ کی اہلیہ کستوری بائی گاندھی پونہ جیل سے رہا ہوگئیں یہ رہائی قبل از وقت ہوئی ہے۔

رنگون۔ انتہاپسندوں کی خفیہ سازش اور اپنی حکومت کے قیام کو حکومت نے ناکام بنادیا۔ تمام جلسے ممنوع قرار دیئے گئے۔ ان لوگوں نے رنگون میں ...

کلکتہ۔ مسٹر فضل الحق نے بیرام پور سے ایک تار ارسال کیا ہے کہ اگر ان کی جماعت منظور کرے تو وہ میئر کے عہدہ سے دستبردار ہونے کے لئے تیار ہیں۔

کانپور۔ پرگنہ اکبر پور میں بھی خون کی بارش ہوئی بیس بیگہ آراضی میں خون کے نشان دیکھے گئے۔

لاہور۔ سنٹرل جیل لاہور میں حکام جیل کے طرز عمل کے خلاف بطور احتجاج ڈیڑھ ہزار قیدیوں نے بھوک ہڑتال شروع کردی ہے۔

آل انڈیا مسلم یونٹی بورڈ کی تجاویز

سوراج پارٹی کے قیام کی حمایت

لکھنؤ ۱۸ مئی پرسوں آل انڈیا مسلم یونٹی بورڈ کے اجلاس میں ۹ گھنٹہ کی بحث کے بعد مندرجہ ذیل تجاویز منظور کی گئیں۔

(۱) یہ جلسہ سول نافرمانی کی واپسی کے اعلان کا خیر مقدم کرتا ہے اور سوراج پارٹی کے احیاء پر بموجب پروگرام وضع کردہ رانچی کانفرنس کی حمایت کرتا ہے ...

(۲) فرقہ وارانہ فیصلہ میں تبدیل کرانے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ تمام فرقوں کے درمیان مفاہمت ہو جائے ...

(۳) یہ جلسہ مسلم رائے دہندگان سے اپیل کرتا ہے ...

کانگریس کی مجلس عاملہ اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس

سول نافرمانی واپس لے لیگئی۔ داخلہ کونسل کی تجویز منظور

سوراج پارٹی پر کانگریس کا پورا قبضہ ہوگا پارلیمنٹری بورڈ کے ارکان کا تقرر

پٹنہ ۱۸ مئی۔ کل کانگریس کمیٹی کی مجلس عاملہ کا اجلاس گاندھی جی کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ذیل کے تین نقاط کو باتفاق منظور کیا گیا۔

(۱) آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا مکمل اجلاس تین ماہ گذرنے سے پہلے منعقد کیا جائے (۲) سوراج پارٹی کے متعلق رانچی کانفرنس میں جو فیصلہ ہوا تھا اس کی تصدیق کردی جائے اور کانگریس کو پورا اختیار دیدیا جائے کہ وہ سوراج پارٹی کی پوری نگرانی کرے (۳) سول نافرمانی کو واپس لینے کی تجویز کو جو گاندھی جی کی طرف سے پیش کی گئی منظور کیا جائے۔ شام کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس ہوا جو رات کے طویل حصہ تک جاری رہا۔

سول نافرمانی کی واپسی اور صرف گاندھی جی کو سول نافرمانی کرنے کا اختیار ہونا صرف آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے منظور کیا۔ سول نافرمانی کو کلیتاً واپس لینے کی جو ترمیم پیش کی گئی تھی وہ رد کردی گئی ڈائس پر جو حضرات موجود تھے ان کے نام یہ ہیں: مولانا ابوالکلام آزاد، سروجنی نائیڈو، بابو راجندر پرشاد، حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند، ڈاکٹر انصاری وغیرہ فرقہ وارانہ فیصلہ کو مجلس عاملہ نے ہاتھ ہی نہیں لگایا ڈاکٹر انصاری صاحب نے بیان کیا کہ سوال جبر کی رائے یہ ہے کہ اس مسئلہ کو آئندہ اسمبلی پر چھوڑ دیا جائے۔

داخلہ کونسل کی تجویز منظور ہوگئی

پٹنہ ۱۹ مئی۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس کل منعقد ہوا جس میں گاندھی جی کی تجویز جو داخلہ کونسل کے متعلق تھی ۱۳۴ آراء کے مقابلہ میں ۵۸ آراء سے منظور ہوگئی۔ یہ تجویز بھی منظور ہوئی کہ ۲۵ ممبروں پر مشتمل ایک پارلیمنٹری بورڈ مقرر کیا جائے جو مجالس مقننہ میں کانگریسیوں کے انتخاب کے مسئلہ کو ہاتھ میں لے اور ان پر اپنا پورا کنٹرول رکھے۔ اس فیصلہ کو غیر سوراجیوں کی فتح سے تعبیر کیا جارہا ہے کیونکہ اس فیصلہ کے بعد سوراج پارٹی کی مستقل ہستی ختم ہوگئی ہے کیونکہ اس پر کانگریس کا کنٹرول ہوگا اور داخلہ کونسل کے سلسلہ میں انتخاب کانگریس ہی کے ہاتھ میں ہوگا۔ گاندھی جی نے سوراجیوں سے درخواست کی ہے کہ وہ اس فیصلہ کو تسلیم کریں۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے ایک دوسری تجویز بھی منظور کرلی ہے کہ کانگریس کا کھلا اجلاس اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں بمبئی میں منعقد کیا جائے۔

پارلیمنٹری بورڈ کے ارکان کا تقرر

پٹنہ ۱۹ مئی۔ کل متواتر چھ گھنٹہ کی نشست کے بعد کانگریس کی پارلیمنٹری کمیٹی کے بورڈ کے اراکین کی فہرست مرتب کرلی گئی اور ارکان کا تقرر عمل میں آگیا جن کے اسماء گرامی یہ ہیں:

ڈاکٹر انصاری، پنڈت مالویہ، مولانا ابوالکلام آزاد، ڈاکٹر بی سی رائے، مسٹر اینے، مسٹر نریمان، مسٹر جے سی گپتا، مسٹر تصدق احمد خاں شیروانی، مسٹر خلیق الزماں ...

بنگال میں آندھی کا ہلاکت خیز طوفان

کشتیاں اور جہاز تباہ۔ متعدد اشخاص غرق

کلکتہ ۱۹ مئی۔ کل جو آندھی آئی تھی اس کے سلسلہ میں مزید تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ کدر پور کی بندرگاہ میں ایک موٹر بوٹ ڈوب گئی دو کشتیاں ریت پر چڑھ گئیں ایک جہاز ٹوٹ گیا اور ایک کرین دریا میں گر پڑا۔ تجارتی سامان سے لدی ہوئی پندرہ کشتیاں دریائے ہگلی میں ڈوب گئیں ایک کشتی والا بھی ڈوب گیا۔ جاٹ ٹوٹ گئے کدر پور میں بہت سے سائبان اور کھپریلیں اڑ گئیں۔

اس سلسلہ میں ایک اور بیان مظہر ہے کہ کل آندھی میں بہت زبردست نقصان ہوا ہے بہت سی جانیں بھی ضائع ہو چکیں۔ ۴۰ اشخاص ایک کشتی دریائے ہگلی کو عبور کرنے کی کوشش کررہے تھے وہ کشتی معہ چار آدمیوں کے دریا میں ڈوب گئی ان میں سے ایک کی لاش آج صبح ملی ہے۔ پورٹ کمشنر کی کشتی بھی ٹوٹ گئی۔ آندھی کی رفتار ۶۰ میل فی گھنٹہ تھی تار اور ٹیلیفون کی لائنوں کو بھی بہت نقصان پہنچا۔

تانگیل ڈھوری اور گرد و نواح سے خبریں موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں پر آندھی کے باعث فصلوں مکانوں اور دیگر سامان کا بہت نقصان ہوا ہے۔ ... کے جلوس میں تین ہزار سے زائد آدمی شریک تھے ان کو آندھی کے باعث بہت تکلیف کا سامنا ہوا بہت سی عورتیں اور بچے اپنے رشتہ داروں سے بچھڑ گئے۔

سامان جنگ کی تیاری سے جنگ میں اضافہ

صدر جمہوریہ امریکہ کا پیغام

واشنگٹن ۱۹ مئی۔ پریسیڈنٹ روز ویلٹ نے ایک پیغام بھیجا ہے جس میں انہوں نے سینیٹ سے خواہش کی ہے کہ جنیوا کے اسلحہ کنونشن منعقدہ ۱۷ جون ۱۹۲۵ء کی تصدیق کردے تاکہ اس سے سامان حرب کی تیاری کی تجارت اور روز آمد پر نگرانی کرنے کی تحریک میں امداد ملے۔

مسٹر روز ویلٹ اپنے پیغام میں فرماتے ہیں کہ سامان حرب ...

سرحدی رہنما خان عبدالغفار خاں سے ملاقات کیلئے

...

تلاش گمشدہ

...

دعان بہادر محمد زکریا ہاشمی بیرسٹر

مقام دھنباد (ای۔ آئی۔ آر)

بلغاریہ میں زبردست انقلاب

ریلوے لائنوں کی تباہی۔ بادشاہ کی ہلاکت!

...

دس روپیہ کا پیس کٹ

پیس کٹ ۲۰/- ...

نیجر ... کمپنی ... کراچی

وہ موسم آگیا

جس میں مریضان سوزاک خودکشی کرلیتے ہیں

کیوں؟ اس لئے کہ اس موسم میں سوزاک کی تکلیف ایک انسان کے لئے ناقابل برداشت ہوجاتی ہے اور وہ ایسی زندگی پر موت کو ترجیح دیتا ہے ... اکسیر سوزاک ... ضروری التماس ...

ملنے کا پتہ: منیجر اکسیر ہاؤس پوسٹ بکس نمبر ۱۴۷ لاہور (پنجاب)

سفید بالوں کو دائمی قدرتی سیاہ رنگت پرلانے والا

بال سیاہ تیل

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

اس تیل کے استعمال سے سفید بال جڑسے کالے پیدا ہوتے ہیں اور ہمیشہ کالے ہی رہتے ہیں علاوہ ازیں نزلہ زکام سر درد کمزوری دماغ وغیرہ دور ہوجاتے ہیں اس کی بھینی بھینی خوشبو دل و دماغ کو تروتازہ رکھتی ہے باوجود اتنی خوبیوں کے قیمت فی شیشی صرف دو روپے (عہ) محصولڈاک علاوہ۔

خاص رعایت۔ تھوڑے عرصہ کیلئے یہ تیل نصف قیمت یعنی ایک روپیہ فی شیشی کے حساب سے فروخت کیا جائیگا محصولڈاک بر علاوہ

منگوانے کا پتہ

اے خیرالدین کمپنی جالندھر شہر (پنجاب)

مظفرپور میں ناظم صاحب

تقریروں کا سلسلہ اور ریلیف کمیٹیوں کا معائنہ

۱۲ مئی آج مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند ڈیڑھ بجے کی گاڑی سے موتیہاری تنہا ہوتے ہوئے مظفرپور پہنچے آپ نے جناب مولانا حافظ حبیب اللہ صاحب کے دولت خانہ پر قیام کیا۔ شام کو آپ نے مدرسہ جامع العلوم کے میدان میں تقریباً دو گھنٹہ تقریر کی آخر میں اعلان کیا کہ کل اسی میدان میں ایک اور تقریر کروں گا۔ ۱۳ مئی کی صبح کو اپنے شہر کے بعض حصوں کا معائنہ کیا اور سنٹرل ریلیف کمیٹی، مارواڑی ریلیف کمیٹی اور زمین ریلیف کمیٹی کے دفاتر اور ان کے کاموں کو دیکھا۔ آپ ریلیف کمیٹیوں کے کاموں کے متعلق مختلف سوالات کرتے رہے شام کو جناب عبدالباسط صاحب سوداگر مرحوم کے مولانا کوٹھی، پارٹی دی۔ جس میں معززین شہر کا اجتماع ہوا شام کو پھر آپ نے ایک طویل تقریر کی جس میں آپ نے اپنے دورہ کے تمام واقعات کا ذکر کیا۔ چمپارن اور سیتامڑھی کے متعلق آپ نے فرمایا کہ ان مقامات کی زمینیں اس قدر خراب ہوگئی ہیں کہ اب ان کا دوبارہ آباد ہونا ناممکن ہے۔ ...

گمشدہ لڑکے کی تلاش

دس ماہ کا عرصہ ہوگیا کہ میرا لڑکا اب تک نہیں ملا لڑکے کا نام حاجی یعقوب کاشغری ہے عمر ۱۷ سال رنگ سفید۔ ایک ہاتھ میں ذرا سی کجی ہے۔ جن صاحب کو یہ لڑکا ملجائے وہ مہربانی فرماکر مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع فرمائیں میں ایسے حضرات کی خدمت میں دس روپیہ بطور انعام پیش کروں گا۔

دارالعلوم دیوبند ... دارالحدیث حاجی محمد کاشغری

سینیر رانی صاحبہ نانپارہ کا شاندار عطیہ!

سینیر رانی صاحبہ نانپارہ نے مسجد دارالعلوم ندوۃ العلماء میں بجلی کی روشنی کے لئے تین سو روپیہ عنایت فرمائے ہیں، روشنی کے مصارف کا تخمینہ چھ سو پچاس روپیہ ہے امید کہ باقی تین سو پچاس روپیہ بھی دیگر اہل خیر حضرات عطا فرماکر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

(سید عبدالعلی ناظم ندوۃ العلماء)

کپورتھلہ میں ایک مسلمان کی گرفتاری

کپورتھلہ ۱۹ مئی۔ پرسوں ریاست کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مسلمانوں نے ایک جلسہ منعقد کیا جس میں ایک شخص ... کو گرفتار کرلیا گیا ...

رام گڈھ کا بلوہ۔ اپیل نامنظور

...

فرقہ وارانہ فسادات میں ۸ مسلمانوں کو سزا

...

قانون وحشت انگیزی بنگال کا وار

پانچ مسلمان اور ایک مسلم خاتون گرفتار

...

آہ! حسن سجاد

صوبہ بہار میں دوسرا زلزلہ!

پچھلی اشاعت میں الجمعیۃ کے کالم پر حضرت مولانا ابوالمحاسن سید محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار کے نونہال فرزند فاضل دیوبند مولوی حسن سجاد صاحب مرحوم کی وفات حسرت آیات کی خبر شائع ہوچکی ہے۔

آج سے چند سال پیشتر جب کہ محبت اسلام اور جذبہ حریت کے ماتحت ایک بڑے مجمع میں تقریر کرکے مرحوم نے قید فرنگ کی مصیبتیں برداشت کرنا خوشی سے گوارا کرلی تھیں تو اخبارات حضرت نائب امیر شریعت مدظلہٗ کی خدمت میں مبارکبادیاں پیش کرنے میں مصروف تھے مگر آہ! آج وہ دن ہے کہ وہی اخبارات ان کی وفات کی خبر سناکر دل پاش پاش کررہے ہیں۔ مرحوم کی ہستی محتاج تعارف نہ تھی بیس بائیس سال کی عمر میں قابل قدر جوہر خداشناسی و خودداری کا مالک بنا تھا، اور آتی تھوڑی عمر میں دارالعلوم دیوبند کے چشمہ علم و فضل سے سیراب ہوچکا تھا ...

...

خزانہ اودھ کھل گیا

...

مجموعہ اخانہ مجربات مسیحی ... لکھنؤ (یو۔ پی)

مفت کی اکسیر

...

سالانہ داخلہ آیورویدک طبیہ کالج سہارنپور

...

سکریٹری آیورویدک طبیہ کالج سہارنپور

محبوب عاشق کے قدموں پر

...

ملنے کا پتہ: ... شاہ عالم کی ... دہلی

ڈیڑھ سو سال کے بعد

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہوگئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔ اے علیگ بریلوی جس میں

آنریبل سر سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔ پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم۔ اے مقیم لندن نے مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ... کاغذ چکنا، چمکدار کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ کرافٹون کی چھپی ہوئی) نایاب رنگین تصاویر۔ جلد خوبصورت قیمت (ے)

المشتہر: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

ضرورت ہے

قابل کارگذار سپروائزران تنخواہ ۵۰-۶۰-۷۵ روپیہ اور منیجران ۳۰-۳۵ روپیہ ماہوار برائے فروختگی کٹ پیس سگریٹ مصعنص ... کی سیٹ کرنیکے لئے عمر، تعلیم اور تجربہ واضح طور پر تحریر کریں

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹیڈ دریاگنج دہلی

تار کا پتہ: "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۴۹۳

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی-اے)

معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی - یوم دوشنبہ ۱۳ صفر المظفر ۱۳۵۳ھ ہجری - مطابق ۲۸ مئی ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۷

نقشِ عبرت

زمانے کے موافق کب زمانے کے بشر ہونگے
چلیں گی آندھیاں بغض و حسد کی دہر میں کب تک

سلامت ہے، جو فقر و جہل موجودہ، تو آئندہ
خبر گھر کی نہیں، لیکن نظر ہے نجد و صنعا پر

اگر سینچی گئی کشتِ عمل خونِ مشقت سے
رواداری ملنساری خوش اطواری گراں باری

ہمیں دورِ تغیر سے مٹیں گے، ورنہ دنیا میں

قطعہ

حوادث زلزلوں کے، قحط کے، امساکِ باراں کے
اثر قربِ قیامت کا ہے ظاہر ان عذابوں سے

الٰہی! وہ بھی دن ہوگا کہ سب شیر و شکر ہونگے
ہم اوراقِ پریشاں بن کے کب تک منتشر ہونگے

نہ ہم اہلِ دول ہونگے نہ ہم اہلِ ہنر ہونگے
بہت کم دور ہیں ہم سے کہیں اہلِ نظر ہونگے

تو اشجارِ امل سرسبز ہوں گے بار در ہونگے
نہایت بین الاقوامی مفاسد بے اثر ہونگے

یہی شام و سحر ہوگی یہی شمس و قمر ہونگے

ہماری ہی بد اعمالی سے ہونگے جس قدر ہونگے
کہ ہوتے تھے بہت کم پیشتر اب بیشتر ہونگے

رہیں گی نقشِ عبرت بن کے احسن تیری یہ باتیں
نہ ہوگا تو جہاں میں تذکرے تیرے مگر ہونگے

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

(حضرت احسن مارہروی)

معاصرین کے افکار و آراء

مساجد بہار کے نام پر چندہ

[illegible]

(ملت)

یمن کا مستقبل

[illegible]

دول یورپ میں خلوص کا فقدان

[illegible]

(مدینہ)

انگریزی تعلیم یافتہ

[illegible]

(الجمعیۃ دہلی)

دلچسپ حقائق و معلومات

[illegible]

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

[illegible]

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ - بازار بلیماران - دہلی

The Jamiat

Vol. XIX No. 36. DELHI THURSDAY MAY 24, 1934. PRICE ONE ANNA

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

مراسلات

ریاست اودے پور میں بدامنی کے آثار

حلقۂ اودے پور کو بدنام کرنے کی کوشش

[illegible]

التوائے اجلاس آل انڈیا مسلم راجپوت کانفرنس

[illegible]

تیموریہ ایسوسی ایشن دہلی کا وفد چیف کمشنر دہلی کی خدمت میں

[illegible]

مشاعرہ منقبت اجمیر

[illegible]

سر راس مسعود صاحب کے استعفیٰ پر احتجاج

[illegible]

رعایت کا آخری اعلان

۳۱ مئی تک ازبلا تیار ہو جائے گی!

اسپین کے ایک مشہور تاریخی واقعہ سے متعلق ازبلا کا جو افسانہ متواتر نمبروں میں شائع ہوا تھا اس افسانہ کو قارئین الجمعیۃ کے مسلسل و پیہم اصرار پر مزید اضافہ اور بہترین ترتیب کے ساتھ ایک مستقل کتاب کی صورت میں پورے طبع سے مزین کیا جا رہا ہے طباعت تقریباً مکمل ہو چکی ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ اس ماہ کے اختتام تک یہ کتاب چھپ کر تیار ہو جائے گی اور ہم اسے عنقریب شائقین کی خدمت میں پہنچا سکیں گے۔

[illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

جنت کی کنجی - دوزخ کا کھٹکا

ہر سعادت مند روح دوزخ سے پناہ مانگتی ہے اور جنت کی تمنا رکھتی ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے تفصیل کے ساتھ بیان فرما دیا ہے کہ کن برے اعمال کی وجہ سے انسان عذاب آلہی میں مبتلا ہوگا اور دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اور کن اچھے اعمال کی بنا پر مومنوں کو جنت دی جائے گی۔

[illegible]

فتاویٰ رشیدیہ [illegible]

تعلیم الاسلام [illegible]

منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

[illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے - منیجر

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

خلیفہ الحکم ثانی اور اسپین کا شاندار دور حکومت

ادنیٰ غلاموں کی حیثیت سے عیسائی بادشاہوں کی حاضری

عیسائی بادشاہ خلیفۃ المسلمین کے دربار میں

گزشتہ اشاعت میں الحکم ثانی کی تخت نشینی اور عیسائیوں کی بغاوت کا حال لکھا جا چکا ہے۔ آج دیگر ملاحظہ فرمائیے۔

جس وقت امیر غالب عیسائی باغیوں کی سرکوبی کے لئے شہر سالم آئے تو انہوں نے معلوم کیا کہ مخالف کی فوج بکثرت ہے مگر غالب نے اس کا کچھ خیال نہ کیا اور عیسائیوں پر کیبارگی حملہ کر کے ان کو ایسا مبہوت کیا کہ سب کے سب فرار ہونے پر مجبور ہو گئے۔

بوابہ داخل ہوتے ہی اس کی نگاہ تخت شاہی پر پڑی جس پر خلیفہ الحکم رونق افروز تھے۔ یہاں جا کر اردون مبہوت کھڑا رہ گیا اور سر سے ٹوپی اتار لی۔ جب ملازمین کے اشارہ سے وہ تخت کے قریب پہونچا تو اپنے گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر نہایت ادب سے زمین کو بوسہ دیا اور اسی طرح زمین کو بوسہ دیتا ہوا اس مقام پر پہونچا جو اس کے بیٹھنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ یہاں اس نے خلیفہ الحکم کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور اسی پاؤں پیچھے ہٹتا ہوا ایک بوا ہر نگار کرسی پر جا بیٹھا۔ اور ملازمین کے اشارہ سے اس کے ساتھیوں نے بھی سلطان کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور آہستہ آہستہ پیچھے ہٹتے ہوئے اردون کی کرسی کے پیچھے جا کر کھڑے ہو گئے!!

اردون اور الحکم کی گفتگو

...

(باقی آئندہ)

اردون تھر تھر کانپنے لگا

جس وقت اردون دار الخلافہ کے قریب پہونچا تو الحکم نے امیر ہشام کو مع فوج اردون کو شہر میں لانے کے لئے بھیجا۔ امراء فوج کی شان و شوکت اور فوج کی کثرت اور آراستگی کو دیکھ کر اردون اور اس کے ساتھیوں کے ہواس باختہ ہو گئے۔ اردون حیرت و استعجاب سے اس منظر کو دیکھتا تھا اور بڑھ کر امراء ہیں کے ہاتھوں کو بوسہ دیتا تھا۔ جس وقت اردون قصر الزہراء کے باب الجنان کے سامنے پہونچا تو اس نے دریافت کیا کہ امیر المومنین خلیفہ عبد الرحمن ثالث کا مزار کہاں ہے۔ جب روضہ بتایا گیا تو اردون گھوڑے سے اتر پڑا اور ٹوپی کو سر سے اتار کر گھٹنوں کے بل مزار کے سامنے سرنگوں رہا۔ اور مرحوم سلطان کی ہیبت سے تھر تھر کانپتا رہا!

الحکم نے دربار شاہی کے انعقاد کا حکم دیا چنانچہ بروز شنبہ اردون کو باریابی کی اجازت دی گئی۔ اس روز تمام فوج لباس فاخرہ سے آراستہ اور راستہ کے دونوں جانب مؤدب استادہ۔ قصر شاہی میں خلیفہ الحکم تخت طلاء پر جو بیش بہا جواہرات سے مرصع تھا بصد شان و شوکت رونق افروز اور سر پر چتر جواہر نگار سایہ فگن۔ سر یخلافت کے چپ و راست شہزادے بکمال ادب کھڑے ہوئے۔ علماء عصر، ارکان دولت و امراء سلطنت اپنی اپنی جگہ پر استادہ!!

غلامانہ حیثیت

خلیفہ کے تخت پر بیٹھنے کے کچھ دیر بعد اردون محمد بن قاسم کے ہمراہ دربار میں حاضر ہوا۔ اس کے ساتھ قرطبہ کا بڑا پادری معہ عیسائی قاضی و دیگر مذہبی عہدیدار شرف باریابی سے سرفراز ہوئے۔ دربار میں داخل ہو کر اردون حیران رہ گیا۔ جب باب القبہ تک پہونچا جہاں چند معزز ارکان اس کے استقبال کے لئے کھڑے تھے تو وہ گھوڑے سے اتر پڑا۔ ...

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

امیر شکیب ارسلان اور مصری حکومت

عالم اسلامی کے قائد جلیل کیساتھ شرمناک سلوک

انگریز پولیس افسر اور جاسوسوں کا حملہ

مصری حکومت اسلامی حکومت ہے؟ یہ ایک سوال ہے جو بار بار زبان پر آتا ہے اور واقعات کی روشنی میں اس کا کوئی جواب سمجھ میں نہیں آتا۔ مصری حکومت وہ اسلامی حکومت ہے جو عیسائی مشنریوں کو تبلیغ مسیحیت کیلئے ہر سال بیش قرار رقم دیتی ہے۔ یہی وہ حکومت ہے جو مشنریوں کے مظالم سے مسلمان لڑکیوں کو بھی نہیں بچاتی اور عیسائی آئے دن مسلمان لڑکیوں کو بھگاتے اور عیسائی بناتے رہتے ہیں مگر وہ اس کا کوئی تدارک نہیں کرتی۔ یہی وہ حکومت ہے جس نے جرمنی سے خارج شدہ یہودیوں کی ایک جمعیت کو مصر میں داخل ہونے اور وہاں کاروبار کرنے کی اجازت دی۔ مگر اس حکومت کی زمین اتنی تنگ ہے کہ اس جلیل القدر ہستی کے لئے جو اسلام اور مسلمانوں کے لئے باعث فخر ہے اور جس کی جلالت قدر یورپ میں بھی مسلم ہے۔ یہ ہستی صاحب السیف والقلم غازی عثمان و مجاہد کبیر بطل عظیم حجۃ الاسلام امیر شکیب ارسلان کی ہے جن کے ساتھ مصری حکومت نے وہ سلوک کیا ہے جس کی شاید برطانیہ سے بھی امید نہیں کی جا سکتی!

حجاز اور یمن کے درمیان جو خونریز جنگ واقع ہوئی جس نے عالم اسلامی کو شدید روحانی اذیت پہونچائی۔ ان دونوں حکومتوں میں مصالحت پیدا کرنے کے لئے مؤتمر اسلامی عام نے قدم اٹھایا اور مسلمانوں نے امیر شکیب ارسلان کو اس وفد کا رکن چننے پر مجبور کیا جو حجاز اور یمن میں مصالحت کرانے کی غرض سے تشکیل دیا گیا تھا۔ امیر شکیب ارسلان ہوائی جہاز پر سوار ہو کر مصر کی طرف روانہ ہوئے تاکہ آپ وفد کے ساتھ مل جائیں اور وہاں سے جملہ ارکان ایک ساتھ سفر کریں۔ ... مصری حکومت کا فرض تھا کہ اس بطل جلیل کا استقبال ... آپ کا چہیز مقدم کس طرح کیا؟ اس طرح کہ مصر پہونچتے ہی ان کو جاسوسوں کے نرغہ میں دیدیا گیا اور تمام لوگوں کو ان کی زیارت سے روک دیا گیا! جس جگہ آپ ٹھہرائے گئے وہاں پولیس کا پہرہ بٹھا دیا گیا اور جب تک آپ مصر سے روانہ نہ ہو گئے پولیس نے آپ کی نگرانی سے ہاتھ نہ اٹھایا!

جس وقت آپ مصر پہونچے پولیس کے ایک انگریز افسر نے آپ کو ایک کمرہ میں ... آپ کو تنہا ایک مکان میں اتار دیا گیا۔ مصر میں انگریز بھی ہیں۔ یونانی اور اطالوی بھی مگر آج تک یہ سلوک کسی کے ساتھ بھی روا نہ رکھا گیا ہوگا جو فخر اسلام امیر شکیب کے ساتھ رکھا گیا!

اصل بات یہ ہے کہ امیر شکیب مسلمانوں کے حقوق کیلئے ہمیشہ قلمی جہاد کرتے رہتے ہیں ... انگریز ایک لمحہ کے لئے بھی پسند نہیں کرتے اسلئے آپ کے ساتھ یہ سلوک کیا گیا۔

جمہوریہ شام کی مسلم اور غیر مسلم آبادی

مسلمان اور عیسائی فرقوں کے اعداد و شمار

۱۹۳۳ء میں جمہوریہ شام کی مردم شماری کی رپورٹ تیار ہوئی ہے جس سے ثابت ہے کہ تمام باشندوں کی تعداد بشمول مذاہب مختلفہ (۱۷۵۴۴۹۰) ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

سنی مسلمان	۱۳ لاکھ ۵۵ ہزار	رومن کیتھولک عیسائی	۳۳۸۹
شیعی مسلمان	۱۰۹۷۴	ارمنی کیتھولک	۱۲۴۲۱
علوی مسلمان	۹۸۳۳۹	سریانی کیتھولک	۱۲۲۱۱
اسماعیلی	۱۴۸۰۲	کلدانی کیتھولک	[illegible]
دروزی	۱۰۹۷۴	رومن آرتھوڈکس	۸۹۹۱۸
یہودی	۳۱۷۶۰	ارمن آرتھوڈکس	۳۴۲۸۱
لاطینی	۳۹۲۹	پروٹسٹنٹ	۷۵۰۶
بامطر	۸۳۹		

عراقی فوج کو تعلیم یافتہ بنانے کا عزم

عراق کی وزارت جنگ نے ان فوجیوں کی مردم شماری کی ہے جو لکھنا پڑھنا بالکل نہیں جانتے۔ اعداد شماری کے بعد معلوم ہوا کہ عراقی فوج میں ناخواندہ اشخاص کی تعداد ۱۸ ہزار ہے۔ حکومت عراق نے ان ناخواندوں کی تعلیم کے لئے ایک خاص اسکیم مرتب کی ہے جس کی رو سے تھوڑی مدت میں تمام اہلیوں کو لکھنا پڑھنا سکھایا جا سکتا ہے۔ حکومت جلد از جلد ناخواندوں کو خواندہ بنانے کی فکر میں ہے۔

امریکہ میں نومسلموں کی تعداد

امریکہ میں جن لوگوں نے اپنی ذاتی تحقیق کے بعد اسلام قبول کیا ہے ان کی تعداد (۱۷۵۰۰۰) ہے۔ وہ چند جمعیتیں جو حال ہی میں امریکہ کے مختلف گوشوں میں قائم ہوئی ہیں وہ پیرا امریکن باشندوں میں اسلام کی اشاعت کر رہی ہیں اور امریکن صحائف میں اسلام کے خلاف جو مضامین شائع ہوتے ہیں ان کی تردید میں پوری توجہ کے ساتھ منہمک ہیں۔

عراق میں اجنبی مدارس کی نگرانی

عراق کی وزارت معارف نے اجنبی مدارس کی نگرانی اور ترتیب کے لئے ایک قانونی لائحہ وضع کرنے کا اقدام کیا ہے جو عنقریب قانونی شکل اختیار کر لیگا جس کے بعد اجنبی درسگاہوں کی حکومت کی طرف سے پوری نگرانی کی جائے گی۔

چینی طلباء کو سگریٹ نوشی سے منع کر دیا گیا

چین کی وزارت معارف نے ایک سرکلر کے ذریعہ مدارس اور درسگاہوں کے طلباء کو سگریٹ نوشی سے سختی کے ساتھ منع کیا ہے اور لکھا ہے کہ جو طالب علم سگریٹ پیتا ہوا پایا جائے گا اس کو جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔

فلسطین یونیورسٹی کیلئے اعلیٰ حضرت نظام کا عطیہ

بیت المقدس میں مسجد اقصیٰ کی یونیورسٹی کے لئے اعلیٰ حضرت خسرو دکن فرمانروائے ریاست حیدرآباد نے ایک لاکھ روپیہ عطا فرمایا ہے۔

جاپانی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ

جمعیۃ اسلامیہ ٹوکیو (جاپان) کے صدر نے اخبارات کو ایک بیان دیا ہے جس میں آپ نے عالم اسلامی کو یہ خوشخبری سنائی ہے کہ جمعیۃ اسلامیہ قرآن کریم کی دو سورتوں سورہ بقرہ اور آل عمران کے جاپانی ترجمہ سے فارغ ہو گئی ہے۔ اخبارات نے جمعیۃ کے اس کام کو ... پیشگوئی کی ہے کہ قرآن کریم کے ترجمہ سے جاپان میں اسلام کو ترقی حاصل ہوگی۔

ولی عہد یمن انگلستان جائینگے

حکومت یمن اور برطانیہ کے درمیان جو معاہدہ مصالحت ہوا ہے اس پر بطور اظہار مسرت امام یمن نے شاہ انگلستان جارج پنجم کی خدمت میں بذریعہ تار ہدیہ تبریک و تہنیت پیش کیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ جزیرۃ العرب میں استقرار امن کے بعد اور جنگ کے ختم ہونے پر امیر احمد ولی عہد حکومت یمن سرکاری طور پر شاہ انگلستان سے ملاقات کرنے کے لئے لندن تشریف لے جائیں گے۔

جاپان کے شہر کوبی میں مسلمانوں کی ایک درسگاہ

تعمیر مسجد کیلئے جمعیۃ اسلامیہ کی تشکیل

بچوں کی دینی اور وطنی تربیت کا انتظام

جاپان کے تجارتی شہر کوبی میں مسلمانوں نے ایک مدرسہ زیر نگرانی شیخ مدنیہ شہول (امام مسلم کوبی) جاری کیا ہے جس میں بچوں کو ترکی، انگریزی اور جاپانی زبانوں کی تعلیم دی جاتی۔ اس مدرسہ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ مسلمان بچوں کو دینی اور وطنی تربیت دی جاتی ہے اور ان کو اسلامی شعائر سے واقف کرایا جاتا ہے۔ یہ مدرسہ کئی سال سے جاری ہے جس کے نتائج امید افزا ہیں۔ اسی مدرسہ میں تمام طلباء نماز جمعہ، عیدین اور نماز تراویح پڑھنے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔

عربی اخبار الہدایۃ کا بیان ہے کہ کوبی کے مسلمان اس نواح میں ایک مسجد کی تعمیر کیلئے کوشاں ہیں اور اس مقصد کیلئے انہوں نے ایک مجلس بھی مرتب کر لی ہے۔ اس مجلس کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اس شہر کے کسی بہتر اور نزہت افزا مقام میں مسجد کیلئے قطعہ زمین خرید لے جو بلند ہو اور وہاں مسجد تعمیر کرے۔ اگر اس مسجد کی تکمیل ہو گئی تو جاپان کے اس خطہ میں یہ پہلی مسجد ہوگی جس میں پانچ وقت اللہ کا نام بلند ہوتا رہے گا۔

اس مجلس کا ارادہ ہے کہ مسجد کے قریب ہی ایک زیر دست عمارت خرید ...

(باقی صفحہ ہذا کالم ۴ کے نیچے ملاحظہ فرمائیے)

(بسلسلہ صفحہ ہذا کالم ۲)

لی جائے جس سے مدرسہ اور مسجد کے اخراجات پورے کئے جا سکیں۔ اس وقت اس جمعیۃ کے پاس ۱۲ ہزار ین (جاپانی سکہ) کا ایک مکان بھی موجود ہے۔ نیز اس کا تیس ہزار ین بنکوں میں بھی جمع ہے۔

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات ترکیب سالم آتشک نگرہ گولیاں اپنے ایجاتی تاثیرات سے بیرون ہندوستان میں بھی مقبول عام ہو چکی ہیں۔ ... قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ...

ویدشاستری، جام نگر کاٹھیاواڑ

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے ...

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

موسم گرما کالکٹ میں اقساط پر خرید کیجئے

دیانتدار اور محنتی اشخاص جو کٹ پیس کی تجارت کو مستقل طور سے اختیار کرنا چاہتے ہوں ... اقساط پر ... مفصل شرائط ...

ایم۔ اے۔ عاشق اینڈ سنز آرڈر سپلائرز بمبئی نمبر ۱۲

ہیضہ کا موسم ہے

پران داتا (رجسٹرڈ)

... دفتر کا پتہ: منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ بلڈنگ لاہور

مسلمانوں کے متعلق انگریزی حکومت کی گزشتہ پالیسی

تعلیم اور ملازمتوں کا مسئلہ

پنجاب کے مسلمانوں کی تعلیمی حالت کے متعلق خان بہادر خورشید احمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس پنجاب نے ۲۳ اکتوبر ۱۹۲۸ء کے مسلم آؤٹ لک لاہور میں ایک مضمون تحریر فرمایا تھا جس کا مندرجہ ذیل اقتباس قابل توجہ ہے:-

"مسٹر آرنلڈ وہ شخص ہیں جنہوں نے اس وقت سے ستر سال قبل ۱۸۵۶ء میں اس صوبہ کی پہلی تعلیمی رپورٹ مرتب کی تھی۔ انہوں نے لکھا تھا کہ بحیثیت مجموعی کے میدان مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہے۔ نقشہ جات سے اسکولوں میں مسلمان بچوں کی تعداد بہت زیادہ ظاہر ہوتی ہے ...

مقابلہ کے امتحانات

...

تبدیلی

یہ ایک واقعہ ہے کہ ایسٹ انڈیا کمپنی نے ملک کو مسلمانوں سے حاصل کیا اور اپنی ملکیت اور حکومت کا اعلان اکیس سال تک اس لئے نہیں کیا کہ اس کو مسلمانوں کی طرف سے خطرہ تھا۔ ... ہنٹر صاحب نے اس حد درجہ کی احتیاط کو حکام وقت کی بزدلی قرار دیا ہے۔ مسلمانوں کو ذرائع معاش سے محروم کرنے کے طریقے بقول ہنٹر صاحب ۱۸۷۱ء تک استعمال کئے گئے مگر ان سے موصوف کے نزدیک مسلمانوں میں سرکشی اور بغاوت کی روح بجائے گھٹنے کے بڑھتی چلی گئی کہ لارڈ منٹو وائسرائے اور چیف جسٹس بنگال کے قتل کے واقعات پیش آئے۔ اس لئے ہنٹر صاحب نے گورنمنٹ کو اس طرف توجہ دلائی کہ جو طریقہ مسلمانوں کو برباد کرنے کا اختیار کیا گیا ہے وہ کامیاب ثابت نہیں ہوا اور اب گورنمنٹ کی پالیسی میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ چنانچہ ۱۸۷۱ء میں گورنمنٹ کی پالیسی مسلمانوں کے بارہ میں بدلی اور ان کی تعلیمی ترقی کے لئے مرکزی گورنمنٹ سے احکام جاری ہوئے مگر ان پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا ...

"موجودہ طرز تعلیم کا ڈھانچہ ہندوؤں کی ضروریات کے مطابق پایا گیا اور مسلمانوں کو اس بارہ میں اس قدر زیادہ گھاٹے میں رکھا گیا کہ اسکولوں میں مسلمان بچوں کا کم تعداد میں ہونا حیرت انگیز نہیں ہے بلکہ محض ان کا وہاں موجود ہونا حیرت انگیز امر ہے۔"

(ماخوذ از یادداشت مسلمانان صوبہ متحدہ بخدمت ممبران سائمن کمیشن صفحہ ۱۵۴)

بہر حال حکام سلطنت نے مسلمانوں کی پس ماندگی کا الزام ہندوؤں پر رکھا اور ۱۸۸۲ء کے تعلیمی کمیشن نے مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کے لئے ۱۴ سفارشات کیں ...

انتقادات

آواز

ہفتہ وار اخبار زیر ادارت جناب کیسر قریشی صاحب، سائز ۲۰×۳۰ حجم ۶ صفحات قیمت سالانہ ... ملنے کا پتہ: منیجر آواز بھوپال۔

رعایائے بھوپال کے جائز و آئینی حقوق کی حفاظت کرنے اور ان کی آواز کو فرمانروائے ریاست تک پہنچانے کے لئے تقریباً ڈیڑھ سال سے یہ اخبار پابندی وقت کے ساتھ نکل رہا ہے ... اعتدال کے ساتھ حکومت کی کارروائیوں پر نکتہ چینی کرتا ہے اور رعایا کی ان شکایات کو جو حال حکومت کے طرز عمل یا تغافل سے پیدا ہوتی ہیں ... ہم امید کرتے ہیں کہ جن حضرات کو ریاستی معاملات بالخصوص ریاست بھوپال کے حالات سے دلچسپی ہے وہ آواز کے خریدار بن کر اس کی ہمت افزائی فرمائیں گے۔

اسیران سیاسی کی رہائی کیلئے کونسل میں تحریک

لاہور ۱۶ مئی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کونسل کا جو اجلاس شملہ میں ۸ جون سے شروع ہوگا اس میں ایک ممبر کی طرف سے یہ تحریک پیش کی جائے گی کہ اب جبکہ کانگریس نے سول نافرمانی واپس لے لی ہے پنجاب کے جملہ سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا جائے۔ امید کی جاتی ہے کہ اس تحریک پر خوب بحث ہوگی۔

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

ایک دلچسپ اجتماع میں دلچسپ گفتگو

ایک پرائیویٹ مجلس

(گزشتہ سے پیوستہ)

ابو نصر: یہی تو قرآن کریم کا کمال ہے اور اس وجہ سے اس کو دیگر آسمانی کتابوں میں امتیاز حاصل ہے۔ قرآن صرف یہی نہیں کہتا کہ تم یہ کام کرو، بلکہ وہ اس کام کے کرنے کی وجہ بھی بیان کرتا ہے، ساتھ ہی دلیل بھی دیتا ہے اور پھر اس کام کے انجام اور نتیجہ سے بھی مطلع کرتا ہے۔

...

خادمہ: اچھا یہ بتاؤ کہ اسلام میں وہ خوبیاں کونسی ہیں جو کسی اور مذہب میں نہیں پائی جاتیں۔

ابو نصر: تم نے تو بہت بڑا سوال کر دیا۔ یہاں کون کون سی بات شمار کرائی جائے۔ آپ کی خاطر میں دو ایک باتیں بتاتا ہوں۔ سب سے بڑی چیز جو اسلام نے دنیا کے سامنے پیش کی ہے وہ خدا کی توحید ہے۔

خادمہ: یہ چیز تو تمام مذاہب میں موجود ہے۔ عیسائی، یہودی، صابی وغیرہ بھی خدا کی توحید کے قائل ہیں۔

ابو نصر: تم کو کیا معلوم کہ دیگر مذاہب کے لوگ خدائے تعالے کو کس طرح مانتے ہیں۔ دیکھو عیسائی تین خدا مانتے ہیں۔ گبرو (آتش پرست) دو خدا ماننے کے قائل ہیں۔ بت پرست ہر قوت والی چیز کو خدا تسلیم کرتے ہیں۔

خادمہ: مگر بت پرست اپنے بتوں کو خدا تھوڑا ہی تسلیم کرتے ہیں بلکہ وہ کہتے ہیں کہ حقیقی خدا تو ایک ہی ہے لیکن یہ بت خدا کے نزدیک ہمارے شفیع ہیں۔

ابو نصر: لاحول ولا قوۃ! اب تم کو ایک ایک بات سمجھانی پڑیگی۔ اصل میں توحید چار باتوں کے جمع ہونے سے ثابت ہوتی ہے ...

...

ابو نصر: بعض لوگوں نے اولیاء کرام کو ایک عجوبہ ہستی تسلیم کر رکھا ہے حالانکہ یہ لوگ عام مسلمانوں سے علیحدہ کوئی بنیادی دائرہ عمل نہیں رکھتے۔ یہ بھی سمجھ لو کہ محض خرق عادت یا کرامت اسلام ایمان اور ولایت کا بھی کوئی نشان نہیں ہے اور نہ کسی سچے ولی کے لئے کرامت کا ہونا ضروری ہے۔ اللہ تعالے نے قرآن کریم میں خود ولی کی تعریف کر دی ہے۔ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون الذین آمنوا وکانوا یتقون۔ ...

(باقی آئندہ)

ڈاکٹر انصاری کے الوداعی پیغام کی مخالفت

پنڈت مدن موہن مالویہ کا بیان

کانگریس کے پارلیمنٹری بورڈ کی پوزیشن

بنارس ۱۴ مئی۔ پنڈت مدن موہن مالویہ نے مندرجہ ذیل بیان برائے اشاعت ایسوسی ایٹڈ پریس کو بھیجا ہے:-

ڈاکٹر انصاری نے اپنے الوداعی پیغام میں سرکاری فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق جو رائے ظاہر کی ہے، چونکہ اس سے کچھ غلط فہمی ہونے کا امکان ہے اسلئے میں اپنے خیال کے مطابق کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کی پوزیشن واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ بورڈ نے ابھی اس مسئلہ پر غور نہیں کیا ہے کہ وہ انتخاب کے ...

...

خریداران الجمعیۃ کو چاہئے کہ خط و کتابت کے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۱۳ صفر المظفر ۱۳۵۳ ہجری

پنڈت مالویہ کا بیان

"کمیونل ایوارڈ" اور کانگریس

ڈاکٹر انصاری نے جو پٹنہ میں کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کے صدر منتخب کئے گئے تھے انگلستان روانہ ہونے سے قبل اپنا ایک مفصل پیغام باشندگان ملک کے نام شائع کیا ہے جس میں پٹنہ کے فیصلوں اور کانگریس کی آئندہ پالیسی کا تذکرہ ہے اور قوم سے یہ اپیل کی گئی ہے کہ وہ آئندہ انتخابات میں کانگریس کی حمایت کرے۔

انتخاب کے خیال کو قطعاً اپنے دماغ سے نکال دیں۔ ہم صرف مخلوط یا مشترکہ انتخاب ہی قبول کر سکتے ہیں۔"

اس کے بعد ۱۹۳۱ء میں کانگریس ورکنگ کمیٹی نے فرقہ وارانہ نیابت کی ایک اسکیم منظور کی جو مخلوط انتخاب پر مبنی تھی اور جس میں اقلیتوں کے ...

طریق انتخاب کا مسئلہ

ورکنگ کمیٹی کی تجاویز

غلط بیانی

صحیح پوزیشن

اس پوزیشن کے سوا دوسری پوزیشن اختیار نہیں کر سکتی جو ڈاکٹر صاحب نے بیان کی ہے۔ کانگریس اگر ہندو، مسلمانوں، سکھوں، عیسائیوں، اور پارسیوں سب کی مشترکہ جماعت ہے تو اسے فرقہ وارانہ معاملات میں سب کا پاس خاطر ملحوظ رکھنا پڑے گا ...

شذرات

حکومت کا تساہل

جب سول نافرمانی کی تحریک شروع ہوئی ہے تو ورکنگ کمیٹی کو بمبئی میں اپنا آخری فیصلہ کئے ہوئے چوبیس گھنٹے بھی نہ گذرے تھے کہ ملک میں ہر طرف گرفتاریاں شروع ہوگئیں ...

بلغاریہ کا انقلاب

بلغاریہ میں جس سرعت اور آسانی کے ساتھ زبردست انقلاب ہوگیا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یورپ کے مختلف ممالک میں موجودہ صورت حال سے کس درجہ بے اطمینانی پھیلی ہوئی ہے ...

فرانس اور "تقلیل اسلحہ"

بھائی پرمانند کا غصہ

اسمبلی میں صوبہ سرحد کی نمائندگی

مزدوروں پر گولیاں

دار الحکومت سے

حضرت ناظم صاحب کی صاحبزادی کی علالت

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی صاحبزادی کی علالت کا سلسلہ ہنوز جاری ہے جس کی وجہ سے حضرت مولانا سخت پریشانی میں مبتلا ہیں اور تمام وقت تیمارداری میں گزر رہا ہے ...

ممنوعہ علاقہ کی طوائفوں پر جرمانہ

روشن آرا روڈ پر ایک باغ لگانے کی تجویز

دہلی میں پیدائش و اموات کی رفتار

ایک مسلم سائیکل سوار دہلی میں

دہلی میں مولانا حبیب الرحمن صاحب کا ورود

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

کشمیر میں زیر تعمیر پل دریائے چناب میں گر پڑا!

متعدد انجنیئر۔ ٹھیکیدار۔ مزدور اور قلی غرق ہوگئے!

اب تک تیرہ ۱۳ لاشیں برآمد کی جا چکی ہیں

جموں ۵ مئی۔ جموں ریاست کشمیر میں دریائے چناب کے ایک پل کی تعمیر ہو رہی تھی کہ یکایک پل کا وہ حصہ جس پر متعدد انجنیئر، ٹھیکیدار، مزدور اور قلی کام کر رہے تھے دریا میں گر پڑا ...

بیٹی کے قتل کے الزام میں باپ سشن سپرد

دہلی میں لو اور شدت کی گرمی

فیض بازار میں ایک ہندو عورت کا قتل

زیارت بیت اللہ کیلئے پاپیادہ سفر

سلطان ابن سعود اور امام یحیی میں صلح

فریقین میں بیس سال کیلئے معاہدہ

رات کے تین بجے مزدور لیڈروں کی گرفتاری

جلسوں اور جلوسوں کی قطعی ممانعت کر دی گئی

بیت المقدس کے یہودیوں نے پولیس پر حملہ کر دیا

کلکتہ میں تباہ کن آتشزدگی

مال گاڑی پر ڈاکوؤں کا حملہ

گارڈ کے صندوق سے کل سامان نکال لیا

بمبئی کے ہڑتالیوں پر چوتھی بار فائر

ممنوعہ علاقہ سے جلوس نکالنے پر اصرار

سلطان پور تحقیقاتی کمیٹی کا اجلاس ختم ہوگیا!

گولی بے موقعہ اور بلاوجہ چلائی گئی

مدنا پور پر ۲۶ ہزار روپیہ کا جرمانہ

چین کے ایک صوبہ میں زمین دھنس گئی

ڈھائی سو افراد ہلاک ہوگئے

وائسرائے کا بہار ریلیف فنڈ

"میں کانگریس کمیٹی کے فیصلوں سے مایوس ہوں"

متحدہ مطالبہ اور قرطاس ابیض

سیاسیات حاضرہ پر مسٹر جناح کا اظہار خیال

بمبئی ۵ مئی۔ نواب بھوپال، ڈاکٹر انصاری، مسٹر جناح اور سر تیج بہادر سپرو اطالوی جہاز کانٹی وارڈی سے یورپ کو روانہ ہوگئے۔

مسٹر جناح نے جو ابھی حال ہی میں منتخب ہوئے ہیں نمائندہ ایسوسی ایٹڈ پریس سے انٹرویو کے دوران میں فرمایا میں اب بالکل اچھا ہوں ...

مسٹر جناح:- میں ان فیصلوں سے مایوس ہوں کیونکہ آل انڈیا مسلم لیگ نے دہلی میں اپنے ریزولیوشنوں کے ذریعہ تعاون اور دوستی کا جو ہاتھ بڑھایا تھا ...

وائٹ پیپر

ڈھاکہ میں تیس مکانوں کی تلاشی

ہندو لڑکیوں کی تھانہ میں طلبی

کلکتہ میں چوروں کا ایک منظم گروہ

ہندوستان میں سازشوں کا جال

ہندو مہاسبھا کانگریسی امیدواروں کی مخالفت کرے گی

چٹان پھٹنے سے دو قلی ہلاک

فرید کوٹ سے بھاگے ہوئے قیدیوں کا پولیس سے مقابلہ
تین مفرور ہلاک اور بارہ گرفتار کر لئے گئے
مواضعات میں مفروروں کی خونریزیاں

موگا ۲۳ مئی۔ فرید کوٹ جیل سے جو ۸۰ قیدی معہ اسلحہ فرار ہو گئے تھے ریاستی پولیس نے ان کا تعاقب کیا۔ چنانچہ اس واقعہ کے بعد ہی پولیس اور مفروروں کا مقابلہ ہوا جس میں تین مفرور ہلاک اور ۲ گرفتار ہوئے اور رائفلیں بھی پولیس کے ہاتھ آئیں۔ دوسرے روز ۵ مفرور معہ رائفلوں کے گرفتار ہوئے موضع ... تحصیل موگا سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کچھ لوگ رائفلیں لیکر وہاں پہونچے اور ایک کھیت میں ایک سکھ کسان کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ سکھ کسان نے استغاثہ کی جانب سے اس مقدمہ میں گواہی دی تھی جس میں ملزموں کو سزا ہوئی تھی۔ اسی طرح یہ لوگ موگا سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر پہونچے اور کھیت میں کام کرتے ہوئے ایک جاٹ کو گولی مار دی اتفاق سے گولی اس کی ٹانگ میں لگی اور وہ بھاگ گیا معلوم ہوا ہے کہ فرید کوٹ کے مفروروں نے ہی یہ حرکات کی ہیں۔

لاہور ۲۳ مئی۔ تازہ اطلاعات منظر ہیں کہ مفرور قیدیوں میں سے ایک اور گرفتار ہوا ہے گویا اب ۶ میں سے ۱۲ مفرور اور باقی رہ گئے ہیں۔ پنجاب پولیس ان لوگوں کی گرفتاری کے لئے خاص کوشش کر رہی ہے۔ موگا سے ایک ڈاکہ کی خبر موصول ہوئی ہے خیال کیا جاتا ہے کہ اس کا ارتکاب ان ہی مفرور قیدیوں نے کیا ہے یہ ڈاکو بندوقوں سے مسلح تھے انہوں نے موضع ... پر حملہ کیا اور ایک شخص کو قتل کر کے بہت سا سامان لوٹ کر لے گئے۔

پولیس نے ہجوم پر گولی چلا کر ایک شخص کو ہلاک کر دیا
آگرہ اور نینی تال میں مسلح ڈاکوؤں سے مقابلہ متعدد ڈاکو ہلاک
آبو اسکول کے ایک طالب علم نے دو شخصوں کو گولی سے اڑا دیا

مدراس ۲۳ مئی۔ موضع ... ضلع رامند میں پولیس نے ہجوم پر گولی چلا دی جس سے ایک شخص ہلاک اور ۲ مجروح ہو گئے۔ واقعہ یہ ہوا کہ ریاست ... کے ریلوے حکام نے موضع مذکور کے باشندوں کا کچھ سامان ٹرین سے اتار دیا تھا جس پر دیہاتی ناراض ہو گئے اور ان کا ریلوے حکام سے تصادم ہو گیا پولیس نے "مجبوراً" گولی چلائی۔

اجمیر ۲۳ مئی۔ آبو ہائی اسکول میں گولی چلنے کا ایک افسوسناک واقعہ رونما ہو گیا ایک عیسائی طالب علم ... نے اپنے ماسٹر کے کمرے دونالی بندوق لیکر ایک شخص ... اور اس کے دوست کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ گولی مارنے کے بعد قاتل نے اپنے آپ کو پرنسپل کے حوالے کر دیا اور اس کو ایک بیان بھی دیدیا۔

نینی تال ۲۲ مئی۔ کل سپرنٹنڈنٹ پولیس اٹاوہ نے ریاست گوالیار کے ڈاکوؤں کو گرفتار کرنے کے لئے چھاپہ مارا ڈاکوؤں نے سپرنٹنڈنٹ کا مقابلہ کیا دو ڈاکو پولیس کی گولیوں سے ہلاک اور ۲۲ گرفتار ہوئے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور ایک کانسٹبل کو خفیف ضربات آئی ہیں۔

آگرہ ۲۳ مئی۔ یہاں کے ایک موضع میں گاؤں کے مکھیا اور ڈاکوؤں کے مقابلہ میں دو ڈاکو ہلاک کر دئے گئے۔

لوئیس گن چلا کر مسلمانوں کو شہید کیا گیا
مشین گن کو بُری طرح چلایا گیا
سلطانپور کی تحقیقاتی کمیٹی کے روبرو شہادتیں

سلطانپور دریاست کپورتھلہ) کی گولی باری کی تفصیلات جو شہادت میں آ رہی ہیں وہ رونگٹے کھڑے کر دینے والی ہیں۔ مجلس تحقیقات کے سامنے ... سکریٹری سلطان پور نے جو باتیں بیان کیں ... ان کا بیان ہے کہ وہ لوئیس گن کے قریب ہی کھڑے تھے اور یہ گن اس طرح چلتی رہی جس طرح کوئی گھڑی ٹک ٹک کی آواز دیتی ہے اٹھارہ شہداء کو تو میرے سامنے کفنا کر دفن کر دیا گیا۔ شہداء کی تعداد اس تعداد سے یقیناً کہیں زیادہ ہے جو بتائی جاتی ہے مشین گن نے پورے دو راؤنڈ چلائے علاوہ بریں رائفل سے بھی گولیاں چلیں اور گوردوارہ کی طرف سے بھی گولیاں برسیں۔ میرا خیال ہے کہ گولیاں چلانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی انسپکٹر جنرل لاٹھی چارج سے مجمع منتشر کر سکتے تھے۔

... مئی کو سلطانپور کے حادثہ خونچکاں کے سلسلہ میں تحقیقاتی کمیشن کے روبرو مزید شہادتیں پیش ہوئیں ...

گورنر بنگال کے حملہ آوروں کا اقبال جرم
ہندو نوجوانوں پر سخت پابندیاں

کلکتہ ۲۳ مئی۔ حکومت بنگال نے اخبارات میں شائع کرنے کے لئے ایک نوٹ جاری کیا ہے جس میں ظاہر کیا ہے کہ سر جان اینڈرسن گورنر بنگال کے بیان کردہ حملہ آوروں نے جو دونوں ضلع ڈھاکہ کے رہنے والے ہیں، اس کا اقرار کیا ہے کہ وہ اسلحہ لیکر دارجلنگ اسی غرض سے آئے تھے کہ گورنر بنگال کو قتل کیا جائے۔ انہوں نے لوئیس جوبلی سینیٹوریم میں قیام کیا تھا کیونکہ یہی ایک جگہ ہے جہاں کہ نو واردوں کی اطلاع پولیس کو نہیں دینی پڑتی۔

حکومت اس کو محسوس کرتی ہے کہ اس خدشہ کے وجوہ موجود ہیں کہ دہشت انگیز ہندو نوجوانوں کی طرف سے اس قسم کے حملوں کا اعادہ کیا جائے گا۔ اور وہ لوگ دوسرے اضلاع سے دارجلنگ میں آنے کی کوشش کریں گے۔

اس لئے حکومت بنگال نے قانون انسداد دہشت انگیزی کی بعض دفعات کو ضلع دارجلنگ میں نافذ کر دیا ہے۔

اس سلسلہ میں بعض احکام صادر کئے گئے ہیں جو ۲۰ مئی سے نفاذ پذیر ہوں گے ...

ہندوستانیوں پر برمیوں کا حملہ
برمیوں نے ستر مکانات کو آگ لگا دی

رنگون ۲۳ مئی۔ ضلع اکیاب میں ہندوستانیوں اور برمیوں کے درمیان فساد ہو گیا۔ برمیوں نے ہندوستانیوں پر ڈاہ سے حملہ کر دیا اور ان کے گاؤں میں آگ لگا دی۔

ڈپٹی کمشنر اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس جائے وقوع کو روانہ ہو گئے ہیں بنائے فساد کے متعلق طرح طرح کی افواہیں پھیلی ہوئی ہیں ایک بیان یہ ہے کہ جھگڑا اس وجہ سے شروع ہوا کہ ایک ہندوستانی زمیندار نے ایک برمی کو اراضی کاشت کے لئے دینے سے انکار کر دیا اور اس نے وہی اراضی کو ... کے ایک باشندہ کو دیدیا۔

دوسرا بیان یہ ہے کہ چند ہندوستانیوں نے ایک برمی عورت کو لوٹ لیا جب کہ وہ ایک بودھ خانقاہ کی جانب جا رہی تھی۔

کہا جاتا ہے کہ برمیوں نے ہندوستانیوں کے ۷۰ مکانات میں آگ لگا دی جس سے تقبیل جل کر خاک سیاہ ہو گئے۔

انجن ملہ ایئر بال بال بچ گئے۔ تقریباً ۲ لاکھ روپیہ کے نقصان کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

کانپور، ناگپور اور حیدرآباد میں شدید آتشزدگی
۵ آدمی ہلاک۔ سینکڑوں مکانات برباد

حیدرآباد دکن ۲۳ مئی۔ ... میں نہایت ہولناک آگ لگ گئی جس سے ساٹھ مکان جل کر خاک ہو گئے۔ آگ بجھانے کا سامان کافی موجود نہ ہونے کی وجہ سے پولیس اور عوام کو بہت زیادہ مشکلات پیش آئیں آگ ... گھنٹہ کے بعد قابو پایا جا سکا۔

کانپور ۲۳ مئی۔ کل نواب گنج میں سخت آندھی کے باعث شدید آتشزدگی کا واقعہ پیش آیا۔ فائر بریگیڈ کی سخت جد وجہد کے باوجود ۱۲ مکانات نذر آتش ہو گئے۔ ۵ اشخاص ہلاک اور کچھ مویشی جل گئے۔

ناگپور ۲۳ مئی۔ ضلع بلاسپور کے ایک گاؤں میں ہولناک آتشزدگی کا حادثہ پیش آیا تقریباً ۲ سو مکانات بالکل جل گئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ پندرہ ہزار روپے کا نقصان ہوا ہے۔

ڈاکوؤں نے ایک مرد اور عورت کو قتل کر دیا

نتھیا گلی ۲۳ مئی۔ حویلیاں (ضلع ہزارہ) سے آمدہ اطلاعات سے ظاہر ہے کہ اس ہفتہ وہاں ڈاکہ کی واردات ہوئی جس میں ڈاکوؤں نے ایک عورت اور ایک مرد کو قتل کر دیا۔ ڈاکہ رات کے وقت ڈالا گیا اور گریبوں کا بھی عام استعمال کیا گیا۔ ایک ڈاکو بھی مجروح ہوا۔ سارے ڈاکو گرفتار کر لئے گئے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

رنگون میں ہلاکت خیز آندھی

رنگون ۲۳ مئی۔ ضلع منٹگمری کے موضع ڈنو بیو میں زبردست آندھی کے باعث چند عمارتیں مسمار ہو گئیں۔ بجلی کا اسٹینڈ وجڑسے اکھڑ گیا اور پیگو ڈا کا شرقی حصہ گر پڑا۔ بجلی سے ایک بیل بھی ہلاک ہو گیا۔

ڈاکخانہ میں بم پھٹ گیا
کلرک کا ہاتھ غائب

واشنگٹن ۲۳ مئی۔ نیو یارک سے ارسال کردہ ایک پارسل واشنگٹن کے ڈاکخانہ میں اچانک پھٹ گیا اور اس میں سے اتنا زور دار دھماکا ہوا کہ کام کرنے والے آدمی اپنی اپنی کرسیاں چھوڑ کر باہر بھاگ گئے۔ بدقسمتی سے جو کلرک پارسلوں کو اٹھا کر ادھر ادھر رکھ رہا تھا اس کے ایک ہاتھ کے پرخچے اڑ گئے۔

گمان غالب تو یہ ہے کہ اس پارسل میں بم تھا جو گر کھانے سے پھٹ گیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ پارسل ایک اعلیٰ سرکاری حاکم کے نام روانہ کیا گیا تھا لیکن سرکاری حلقوں میں اس بات کی تردید کی جاتی ہے۔

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

بیت المقدس میں یہودیوں کی زبردست ہڑتال
حکومت کی پالیسی کے خلاف مصنوعی احتجاج

بیت المقدس ۲۳ مئی۔ فلسطین کو وطن اختیار کرنے کے بارے میں حکومت کی پالیسی کے خلاف بطور احتجاج کے تمام یہودیوں نے ہڑتال کر دی ہے۔ تمام دوکانیں قہوہ خانے، رسٹورنٹ، دفاتر اور کارخانے بند ہیں۔ یہودیوں کی نیشنل کونسل نے اپیل کی ہے کہ ہڑتال میں نظم کے مظاہروں سے پرہیز کیا جائے۔ سر آرتھر وہچ کوب ہائی کمشنر فلسطین سے کل یہودیوں کے ایک وفد نے ملاقات کی۔

انجن اور ڈبے پاش پاش ہو گئے

احمد آباد ۲۳ مئی۔ مقامی اخبارات کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ آج ... اسٹیٹ ریلوے کی ایک مال گاڑی جس میں ... ڈبے لگے ہوئے تھے پٹڑی سے اتر گئی جس کی وجہ سے انجن اور تمام ڈبے چکنا چور ہو گئے ...

ایک مسلح شخص کلکٹر کے بنگلہ میں داخل ہو گیا

کانپور ۲۳ مئی۔ ایک شخص ... ایک ریوالور اور ایک رائفل سے مسلح ہو کر پوشیدہ طور پر کلکٹر ضلع کے کھانے کے کمرے میں داخل ہو گیا لیکن چونکہ کلکٹر اس وقت موجود نہ تھے اس وجہ سے اس کی کوشش ناکام رہی ...

مصیبت زدگان زلزلہ کو شاہ افغانستان کا عطیہ

پشاور ۲۳ مئی۔ کابل میں آباد ہندوستانیوں نے بہار کے زلزلہ زدگان کی امداد کے لئے ۵۰۰۰ روپیہ چندہ فراہم کیا ہے۔ ہز مجسٹی کنگ ظاہر شاہ نے بھی دو ہزار روپیہ چندہ دیکر بہار کے زلزلہ زدگان کے ساتھ اپنی ہمدردی کا ثبوت دیا ...

حکومت کانگریس کمیٹی کے فیصلہ پر غور کر رہی ہے

شملہ ۲۳ مئی۔ ایسوسی ایٹیڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ ... کانگریس کے متعلق حکومت کی پالیسی ... آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے فیصلہ پر غور کر رہی ہے ... مقامی حکومتوں سے مشورہ کر رہی ہے۔

مفت کی اکسیر
تنبیہ خود اسے کی باہ جریان، سرعت، انزال کثرت احتلام کافور ہونے کا نظارہ دیکھنے والے مایوس حضرات، مرض موجودہ حالات بیماری سے مفصل اطلاع بخشیں مگر بند لفافہ میں جواب کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہئے۔ فقط
المشتہر: ضرغام الدین خاں سابق منیجر ... محلہ شاہ ... راولپنڈی

وہ موسم آگیا
جس میں مریضان سوزاک خودکشی کر لیتے ہیں
... اکسیر سوزاک ...
ضروری التماس ...
ملنے کا پتہ: منیجر اکسیر ہاؤس پوسٹ بکس نمبر ... لاہور (پنجاب)

سفید بالوں کو دائمی قدرتی سیاہ رنگت پر لانے والا
بال سیاہ تیل
اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں
... قیمت فی شیشی صرف ... روپے ...
خاص رعایت ...
لے شیرانڈ کمپنی ... جالندھر شہر (پنجاب)

کیا روس اور جاپان میں جنگ چھڑنے والی ہے؟
سوویٹ روس اور فرانس میں معاہدہ ہو گیا
پولینڈ اور اٹلی کی طرف سے مخالفت کا اندیشہ

لندن ۲۳ مئی۔ یہاں جنیوا سے اطلاع آئی ہے کہ روس وزیر لٹونوف اور فرانسیسی وزیر خارجہ مسٹر بارتھو میں ایک اہم گفتگو ہو رہی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ فرانس اور سوویٹ روس کے درمیان باہمی امداد کے معاہدہ پر اصولاً اتفاق ہو گیا ہے۔ چونکہ موجودہ بین الاقوامی تعلقات کے نازک دور میں اس قسم کے معاہدہ کی فوری تشکیل ضروری تھی اس لئے سوویٹ روس نے معاہدہ کا متن مرتب کر کے ارسال کر دیا اور فرانس نے اسکو منظور کر لیا ہے۔

سوویٹ روس کے فوجی افسران کا یقین ہے کہ مستقبل قریب میں روس اور جاپان میں ضرور جنگ ہو گی اس لئے اس معاہدہ کے بعد روس مشرق کی جانب اپنی افواج کو منظم اور مجتمع کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ روسی افسران اسکو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ روس اور فرانس کے اس معاہدہ کی مخالفت پولینڈ اور اٹلی کی طرف سے کی جائے گی۔

دوسری طرف فرانس کی یہ کوشش ہے کہ برطانیہ کے ساتھ بھی باہمی تعاون اور امداد کا ایک معاہدہ ہو جائے اگر یہ معاہدہ بھی ہو گیا تو پھر اٹلی کا اعتراض رفع ہو جائے گا۔

مجلس اقوام کے حلقوں میں اس امر کی پوری توقع کی جا رہی ہے کہ روس جمعیتہ اقوام کی ممبری قبول کر لے گا۔

اجودھیا میں بے گناہ مسلمانوں کی خونریزی
ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں غم و غصہ کی لہر
حکومت سے انصاف کا مطالبہ

آج بتاریخ ۱۸ مئی ۱۹۳۲ء کو زیر اہتمام مجلس تحفظ ناموس شریعت حنفیہ ایک خصوصی جلسہ جلسہ زیر صدارت جناب مولانا مولوی حمید الدین صاحب ... بعد نماز جمعہ جامع مسجد ... میں منعقد ہوا ... کے بعد جناب مولانا مولوی عبد الباقی صاحب فاضل دیوبند مدرس مدرسہ کنز العلوم ٹانڈہ نے ایک مدلل تقریر کرتے ہوئے بتلایا کہ ہندوستان کے اکثر و بیشتر فسادات ابنائے وطن کی اس گندہ ذہنیت کے ماتحت ہوتے ہیں کہ مسلمانوں کو ہندوستان میں رہنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے ...

موضع پونتھر کے مسلمانوں کا مطالبہ

آج بتاریخ ۲۰ مئی ۱۹۳۲ء مسلمانان موضع پونتھر تحصیل ٹانڈہ ضلع فیض آباد کا ایک جلسہ زیر صدارت ... منعقد ہوا۔ سامعین کی تعداد ... تھی۔ ذیل کی تجویز باتفاق آراء پاس ہو کر یہ طے پایا کہ اس کی ایک ایک نقل بخدمت گورنر صوبہ یو پی اور اخبارات میں روانہ کی جائے۔

مسلمانان موضع پونتھر کا یہ عام جلسہ اپنے سخت غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے کہ ہندو اکثریت نے بمقام اجودھیا (فیض آباد) ایک خفیہ منظم سازش کے تحت میں مسلم اقلیت پر یکایک حملہ کر کے مسلمانوں کو شہید کیا۔ ان کے مکانات نذر آتش کئے اور جامع مسجد بابری کو شہید کر ڈالا۔ یہ جلسہ حکومت صوبہ متحدہ سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ فوراً تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا جائے جو سازش کا پتہ لگائے اور حکام متعینہ اجودھیا کی فروگذاشتوں کی تحقیقات کرے۔ نیز ہندو بیراگیوں کو ان کے مجرمانہ افعال کی معقول سزا دی جائے۔

(محمد نبی اللہ محزون)

چار مواضع میں یوم اجودھیا

مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی کا جوش عمل
مونگیر کے یتامیٰ کا تیسرا اور چوتھا دستہ دارالیتامیٰ شریعہ میں

مونگیر سے یتامیٰ کی روانگی برابر جاری ہے ... ان کا استقبال کر رہی ہے چنانچہ مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی نے بچوں کا تیسرا دستہ ... روانہ کیا ہے جس میں یتیموں کے ساتھ کچھ ... بچے ہیں جن کی مجموعی تعداد چالیس ہے۔

ہمیں توقع ہے کہ یہ نونہال بچے آئندہ چل کر باشندگان مونگیر کے ہر شعبہ زندگی میں انقلاب پیدا کر سکیں گے۔

(سکریٹری مونگیر مسلم ریلیف کمیٹی)

جامعہ رحمانی مونگیر کی اپیل

جامعہ رحمانی مونگیر کے متعلق عام اطلاع دی جا چکی ہے کہ اس کی عمارت زلزلہ میں نقصان ہو جانے کی وجہ سے تعلیم کا سلسلہ بند ہو گیا ہے ...

(ناظم جامعہ رحمانی مونگیر)

سیرۃ النبی کے جلسوں اور جلوسوں کے متعلق اہم ارشادات

محبوب عشق کے قدموں پر
... ملنے کا پتہ: ... فضل شاہ عامل گلی راجان دہلی

آلہ نامردی
... منیجر سائنٹفک کیمیکل انسٹیٹیوٹ بٹالہ (پنجاب)

سالانہ داخلہ آیورویدک طبیہ کالج
... سکریٹری آیورویدک طبیہ کالج سہارنپور

ڈیڑھ سو سال کے بعد
روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ
کی اردو زبان میں پہلی مکمل مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہو گئی
حیات حافظ رحمت خاں
مؤلفہ سید الطاف علی صاحب بی اے علیگ بریلوی جس میں
آنریبل سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے
اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبد الواحد خاں صاحب ایم اے متعلم لندن نے
مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے
حجم چار سو صفحات ... کاغذ چکنا، چکدار کتابت و طباعت دیدہ زیب ... نایاب رنگین تصاویر، جلد خوبصورت، قیمت ...
المشتہر: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

بیس فی صدی سے پچاس فی صدی تک کفایت
بہترین کٹ پیس کے بنڈل قیمت ... روپیہ نہایت کفایت اور چاہا ہوا مال ... چھینٹ، پوپلین، ململ، لٹھہ، رفل، سوتی ... اور روپیہ آرڈر کے ہمراہ آنا لازمی ہیں۔
مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ :- "الجمعیۃ دہلی"

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

مدیر مسئول :- ہلال احمد زبیری (بی-اے) معاون :- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی یوم جمعہ ۱۷ صفر المظفر سنہ ۱۳۵۳ ہجری مطابق یکم جون سنہ ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۸

رباعیات

پریاں نہ ہوں جس میں وہ پرستاں کیسا
ہوں پھول نہ جس میں وہ گلستاں کیسا
سوزش ہی نہ ہو جس میں وہ کیسا اخگر
مخلص ہی نہ ہو جو وہ مسلماں کیسا

راحت کا ہر اک جان کی ساماں بن جا
ہو درد جہاں تو وہیں درماں بن جا
اتنی تو مری مان ہی لے اے اخگر
صورت میں ہے سیرت میں بھی انساں بن جا

(از جناب اخگر مراد آبادی)

دلچسپ حقائق و معلومات

لندن کی تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں گیلبرٹ مشہور امریکن ... سیاح جس وقت یورپی ممالک کی سیر کرتا ہوا اگرین ... پہنچا اور ایک دیہات ...

مغربی افریقہ میں چوری کے ملزموں کو عام گزرگاہوں میں باندھ کر کھڑا کر دیا جاتا ہے اور پاس ہی موٹی موٹی لکڑیاں رکھدی جاتی ہیں تاکہ راستہ چلنے والے ...

معاصرین کے افکار و آراء

اصلاح کا طریقہ

ایک فضول بحث

ہندوستان کی تعلیم

مصری مشترک عدالتوں کی تنسیخ

مسلمانان ہند کی زبوں حالی

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

منیجر اخبار الجمعیۃ - بازار سیتارام - دہلی

Regd. No. L 1793.

The Jamiat

Vol. XIX No. 37. DELHI MONDAY MAY, 28, 1934. PRICE ONE ANNA

فہرست امداد کنندگان مصیبت زدگان زلزلہ

جمعیۃ علماء بانڈی کا شاندار اجلاس

متعدد قراردادوں کی منظوری

کلکتہ مسلم ریلیف کمیٹی فور بہار کی

قصبہ باڑھ و مکانواں میں کارگذاریاں

زلزلہ زدہ علاقوں میں قصبہ باڑھ و مکانواں سب ڈویژن ضلع پٹنہ بھی اپنے نقصان کے لحاظ سے قابل توجہ ہے۔ مگر جتنی اسکو ضرورت ہے اتنی اس کی امداد نہیں کی گئی اور دیہاتی آبادی کی طرف تو قطعاً کوئی توجہ ہنوز نہیں کی گئی ہے بالخصوص مسلمانوں کی حالت کی سقامت کی وجہ سے اس وقت تک کچھ نہیں کر سکے ہیں ...

بھی یہ کمیٹی خاطر خواہ حصہ لے گی اور اس طرح سینکڑوں غریب بچوں کی تعلیم کا کام جو عرصہ سے رکا ہوا ہے جلد جاری ہو جائیگا۔

محمد اظہار حسن ہاشمی سکریٹری انجمن امداد المسلمین
قصبہ باڑھ ضلع پٹنہ

رعایت کا آخری اعلان

۳۱ مئی تک ازبلا تیار ہوجائے گی

اسپین کے ایک مشہور تاریخی واقعہ سے متعلق ازبلا کا جو افسانہ متواتر نمبروں میں شائع ہوا تھا اس افسانہ کو قارئین الجمعیۃ کے مسلسل و پیہم اصرار پر مزید اضافہ اور بہترین ترتیب کے ساتھ ایک مستقل کتاب کی صورت میں زیور طبع سے مزین کیا جا رہا ہے طباعت تقریباً مکمل ہوچکی ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ اس ماہ کے اختتام تک یہ کتاب چھپ کر تیار ہوجائے گی اور ہم اسے عنقریب شائقین کی خدمت میں پہنچا سکیں گے۔

اس کتاب کا حجم ڈیڑھ سو صفحات سے متجاوز ہوگا اور وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بے شمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہے یا اسلام کی گذشتہ عظمت و سطوت کا نقشہ قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے لازم قرار دے لیں گے اور اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک اس کا مطالعہ کریں گے۔

الجمعیۃ کے ان مستقل خریداروں کی اطلاع کے لئے جو ازبلا کا افسانہ الجمعیۃ میں ایک عرصہ تک بالاقساط ملاحظہ فرما چکے ہیں یہ امر واضح کیا جاتا ہے کہ ازبلا جس اضافہ کے ساتھ شائع ہو رہی ہے اس نے کتاب کی نوعیت ہی کو بدل دیا ہے اور اب تمام خریداران الجمعیۃ کے لئے بھی یہ ضروری ہوگیا ہے کہ وہ اس افسانہ کو کتابی صورت میں بھی جوں یا دہ ...

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

جنت کی کنجی - دوزخ کا کھٹکا

ہر سعادتمند دوزخ سے پناہ مانگتی ہے اور جنت کی تمنا رکھتی ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے تفصیل کے ساتھ بیان فرمادیا ہے کہ کن برے اعمال کی وجہ سے انسان عذاب الٰہی میں مبتلا ہوگا اور دوزخ میں ڈالدیا جائے گا اور کن اچھے اعمال کی بناء پر مومنوں کو جنت دی جائے گی۔

حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے کافی محنت اور کوشش کے بعد دونوں مضمونوں کی حدیثوں کو جمع کرکے ان کا اردو ترجمہ دو حصوں میں شائع کر دیا گیا ہے جس حصہ میں دوزخ کی وعید کے متعلق احادیث ہیں اس کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اور جس میں جنت کی بشارت دی ہے اس کا نام "جنت کی کنجی" ہے دوزخ کے کھٹکے کی قیمت ایک روپیہ اور جنت کی کنجی کی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے لیکن دونوں حصوں کے خریدار سے قیمت صرف دو روپیہ لی جائے گی دونوں حصوں میں کل ... احادیث ہیں بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو خرید کر مسلمانوں کی خیال سے مفت تقسیم کرتے ہیں کاغذ کتابت اور طباعت نہایت اعلیٰ ہے۔

فتاویٰ رشیدیہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ کا مجموعہ فتاویٰ رشیدیہ تین حصوں میں جمع کیا گیا ہے جس میں قریب قریب ہر مسئلہ کو مدلل طریقہ پر بیان کیا گیا ہے ہر مسلمان کو اس کے مطالعہ کی ضرورت ہے تاکہ مذہبی ضرورت سے پوری پوری واقفیت حاصل ہوجائے تینوں حصوں کی قیمت ...

تعلیم الاسلام مصنفہ حضرت العلامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلمائے ہند جو اسلامی مدارس کے ابتدائی درس میں داخل ہوچکی ہے سوال و جواب کے پیرایہ میں نہایت مختصر طریقہ پر اسلامی معلومات کے دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے اس کتاب کے چار حصے ...

منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما مستند قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

دربار سلطانی میں عیسائی بادشاہوں کی اطاعت

وہ بادشاہ جس نے چار لاکھ کتابوں پر حاشیے لکھے

الحکم ثانی المستنصر باللہ کا آخری دور حکومت

گزشتہ الجمعیۃ میں عیسائی بادشاہ اردوں کی دربار خلافت میں آنے اور سلطان الحکم ثانی سے ملاقات کرنے کا حال درج کیا جا چکا ہے آج آگے ملاحظہ فرمائیے۔

جب اردوں نے شاہی محلات سے ہٹنا ہوا اپنی قیامگاہ پر آیا تو جعفر ابن مصحفی اس کو گرم بار کباد دی اور سلطان کی جانب سے ایک مکلف خلعت ایک جواہر نگار کمر بند کے ساتھ عطا کیا جن کو دیکھ کر ان وحشی سرشتوں کی آنکھیں کھل گئیں اور اس کے ساتھیوں کو بھی انعامات سے سرفراز کیا گیا۔ الحکم نے اردوں کی چرب زبانی اور لجاجت آمیز گفتگو پر بھروسہ نہیں کیا کیونکہ ان کو علم تھا کہ عیسائیوں کی سرشت میں غدر اور بے وفائی داخل ہے اسلئے ...

معدن علم و حکمت بنا رکھا تھا کوئی کتاب علم و حکمت کی ایسی نہ تھی جو اندلس میں نہ ملتی ہو۔ خلیفہ بے دریغ روپیہ خرچ کر کے مصنفین کی کتابیں خریدتے تھے اور اپنے ملک میں شہرت کراتے تھے۔ چنانچہ ابو الفرج اصفہانی کو اصفہان اور ابو بکر مالکی کو (جس نے ابن عبد الحکم کی مشہور کتاب المختصر کی شرح لکھی تھی) ایک ہزار مرغ دینار بھیجکر ان کی تصانیف منگالیں۔

سلطان الحکم اہل کمال کو عزیز رکھتے تھے خود بھی اہل علم الحکم کی قدر شناسی کا شہرہ سن کر اندلس میں آتے اور ملازم ہو جاتے تھے۔ چنانچہ قلیل عرصہ میں ان کا دربار علماء عصر اور فضلاء زماں سے معمور ہو گیا۔ مسٹر اسٹینلی لین پول اپنی کتاب "مورزان اسپین" میں لکھتے ہیں۔

"تمام مشرقی دنیا کے ہر شہر میں اس کے معتبر آدمی اس مقصد کے لئے بھیجے کہ جو نادر کتاب ملے فوراً خرید کر دربار کیلئے روانہ کریں۔ اس کے سفیر قرطبہ، قاہرہ، دمشق، بغداد جہاں کہیں رہتے ہمیشہ نئی و نایاب کتابوں کی جستجو ان کا شغل ہوتا تھا اور شہر کے مشہور کتب فروشوں کی دکانیں ان کا مرکز تھیں اگر کوئی کتاب قیمتاً نہ ملتی تو نقل کرلی جاتی تھی ..."

...

الحکم ثانی کا آخری دور

...

جامع الکتب خلیفہ

الحکم کو علم و ادب اور فلسفہ سے خاص مناسبت تھی اس نے اندلس کو ...

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

ہندوستان کی تازہ مردم شماری کے بعض مخفی گوشے

شادی شدہ عورتوں اور مردوں کا تناسب

مسٹر پی۔ کے وٹل نے حال میں "ہندوستان میں آبادی کا مسئلہ" نامی کتاب شائع کی ہے جس میں آپنے ۱۹۳۱ء کی مردم شماری سے دلچسپ نتائج اخذ کئے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہندوستان میں شادی شدہ مردوں کی تعداد (۸۴۲۰۸۴۹۷) اور شادی شدہ عورتوں کی تعداد (۸۳۶۰۷۲۲۳) ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ یہاں ۱۲۴۴۰۱۴۷ مرد غیر شادی شدہ اور غیر متاہل ہیں۔ دوسرے الفاظ میں یوں سمجھو کہ فی ہزار شادی شدہ عورتوں میں شادی شدہ مردوں کا تناسب ۹۹۳ ہے۔ گزشتہ مردم شماریوں کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ شادی شدہ مردوں کی تعداد عورتوں سے زیادہ رہی ہے۔ ۱۹۲۱ء کی مردم شماری میں فی ہزار شادی شدہ عورتوں میں شادی شدہ مردوں کی تعداد ۱۰۰۸ تھی! مصنف کے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان میں بعض جگہ نورسم کثیر الشوہری (Polyandry) رائج ہے کہیں جگہ شادی شدہ عورتوں کا نام ظاہر نہیں کیا جاتا اور کہیں جگہ غیر شادی شدہ مردوں کو شادی شدہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ جب سے شاردا ایکٹ کا نفاذ ہوا ہے کم سنی کی شادیوں میں مقدار میں کمی واقع نہیں ہوئی البتہ یہ ہوا کہ قانون کی گرفت سے بچنے کے لئے ۱۲ اور اس سے بھی کم عمر کی لڑکیوں کو شادی کے بعد بھی غیر شادی شدہ ظاہر کیا گیا۔

درازیٔ عمر کا ایک جدید نظریہ

شادی شدہ لوگوں کی عمر لمبی ہوتی ہے

کیا شادی شدہ مردوں اور عورتوں کی عمر غیر شادی شدہ لوگوں سے لمبی ہوتی ہے؟ اس کا جواب مسٹر وٹل نے اثبات میں دیا ہے۔ امریکہ میں شادی شدہ اور مجرد لوگوں کی عمروں کے تناسب کا خاطر خواہ تجربہ کیا گیا ہے۔ امریکہ کے ڈاکٹروں اور مردم شماری کے افسروں نے اعلان کیا ہے کہ چالیس اور پچاس کے درمیان شادی شدہ مردوں اور عورتوں کی اموات کا اوسط فی ہزار ۷،۰۵ اور مجردوں کا اوسط ۱۹،۰۵ رہتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حفظان صحت کے اعتبار سے بھی تاہل کی زندگی ضروری ہے۔

(کیا ان مذاہب کو بھی فطری اور الہی مذاہب قرار دیا جا سکتا ہے جو تجرد کی زندگی پر زور دیتے ہوں اور رہبانیت اور برہمچریہ کی عظمت کا ڈھول پیٹتے ہوں؟ ان انکشافات سے ڈیڑھ ہزار برس پہلے ایک امی (صلعم) نے جو یہ اعلان کیا تھا "لا رھبانیۃ فی الاسلام" کیا اب بھی اس کی صداقت میں کوئی شبہ ہے؟)

برطانیہ میں پیدائش کی کمی اور اسکا علاج

تعدد ازدواج ہی نجات کا واحد ذریعہ ہے

اخبار السٹریٹڈ ویکلی نے مسٹر قلب کے ایک لیکچر کا اقتباس شائع کیا ہے جو ڈنڈی (اسکاٹ لینڈ) کے ایک سالانہ اجلاس میں دیا گیا ہے۔ مسٹر قلب نے برطانیہ میں پیدائش کی کمی پر بہت بڑے خطرہ کا اظہار کیا ہے ...

... اس کا علاج یہ ہے کہ جب تک پیدائش کا توازن قائم نہ ہو جائے اس وقت تک کے لئے رائے عامہ سے تعدد ازدواج کے لئے اپیل کی جائے۔"

(اسلام کے مسئلہ تعدد ازدواج پر اعتراض کرنے والے کہاں ہیں؟)

ایک مردہ شخص کی چائے نوشی

روس کے ڈاکٹروں کی بوالعجبیاں

روس کا ایک شخص کا مریڈ کوروٹ کو ایک روز سخت بیمار ہوا۔ اس کے ڈاکٹر نے صاف صاف کہدیا کہ اس شخص کا بیماری سے جانبر ہونا سخت مشکل ہے۔ ڈاکٹر نے بیمار سے کہا کہ میرے دوست! مجھے یقین ہے کہ آپ ایک دو روز میں مرنے والے ہیں اسلئے میں آپکو موت کا سارٹیفکٹ ابھی سے دئے دیتا ہوں تاکہ میرا وقت ضائع نہ ہو۔ یہ کہہ کر ڈاکٹر نے جاں بلب مریض کو موت کا سارٹیفکٹ دیدیا۔ اتفاق سے مریض صحتیاب ہو گیا اور مرنے سے بچ گیا۔ ایک روز حکام نے اس سے کہا کہ چونکہ سرکاری طور پر آپ مرچکے ہیں اس لئے ...

لہر باقی کر کے کمرہ خالی کر دیجئے۔ لیکن کمرہ خالی نہ کیا گیا۔ آخر اعلیٰ افسران تک یہ بات پہنچی اور انہوں نے "مردہ شخص" کی تحقیقات شروع کردی۔ دوران تحقیقات میں جب انہوں نے یہ دیکھا کہ "مردہ" انسان ایک جگہ دوستوں کے ساتھ چائے نوشی میں مشغول ہے اور ریڈیو کا سٹ سن رہا ہے تو ان کو سخت شکل پیش آئی۔ آخر انہیں موت کے فیصلہ کو منسوخ کرنا پڑا۔

مچھلیوں اور مینڈکوں کی بارش

اٹلی اور لندن کے مضافات میں قدرت الٰہی کا نظارہ

السٹریٹڈ ویکلی رقمطراز ہے کہ سمندر سے چالیس میل کے فاصلہ پر اٹلی کے ایک قصبہ میں سرخ بارش ہوئی اور اس کے ساتھ چھوٹی چھوٹی مچھلیاں برسیں۔ بارش کے ساتھ مچھلیوں کا برسنا کوئی نادر چیز نہیں ہے۔ امریکہ کے ایک اہل علم مسٹر چارلس فورٹ نے ۲۹۴ اقسام کے جانور جمع کئے ہیں جو دنیا میں بارش کے ساتھ برسے۔ ۱۹۲۱ء میں لندن کے شمال میں چھوٹے چھوٹے مینڈک برسے تھے۔ اس سے دس سال پہلے سویڈن کے مقام ہوم اسٹیڈ میں ایک انچ سے لے کر چار انچ تک لمبے سرخ کیڑے کثیر تعداد میں بادل سے گرے تھے۔

السٹریٹڈ ویکلی اور سلطان ابن سعود

ٹائمز آف انڈیا السٹریٹڈ ویکلی نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۷ مئی ۳۴ء میں جلالۃ الملک سلطان ابن سعود والی حجاز و نجد کی ایک تصویر شائع کی ہے جس کے نیچے ذیل کی عبارت میں سلطان المعظم کی شخصیت کو اس طرح ظاہر کیا ہے۔

"سلطان عبد العزیز ابن سعود اس وقت بحر احمر سے خلیج فارس تک تمام شمالی عرب کے حکمراں ہیں۔ آپ مقامات مقدسہ کے محافظ اور وہابیوں کے جلیل القدر امام ہیں۔ اگرچہ آپنے موجودہ خیالات سے بہت کچھ فائدہ اٹھایا ہے مگر وہابیت میں کوئی فرق آنے نہیں دیا اور آپ بدستور سخت وہابی ہیں۔ آج جو دیندار اور سخت مسلمان موجود ہیں ان کی سرداری آپکو حاصل ہے۔"

سب سے بڑی عمر والا ترک ہسپتال میں

زارو آغا (ترک) جس کی عمر اس وقت ۱۵۶ برس کی ہے اور جو دنیا میں سب سے بڑی عمر والا ہے آج کل قسطنطنیہ کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ بڑے بڑے ڈاکٹر نہایت ہوشیاری سے اس کا علاج کر رہے ہیں۔ زارو آغا صحتیاب ہونے کے بعد ڈاکٹر ووروف (غدود لگا کر نوجوان بنانے والا ماہر) سے اپنا علاج کرائیں گے اور غدود چڑھا کر از سر نو جوان بننے کی کوشش کریں گے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ اگر ملک الموت نے آغا سے چشم پوشی کرلی تو اس کے اعضا اس قابل ہیں کہ ۳۰ سال تک اور زندہ رہ سکے۔

ہندوستان میں سب سے زیادہ بچے پیدا کرنیوالی قوم

۱۹۳۱ء کی مردم شماری سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں سب سے زیادہ بچے پیدا کرنے والے ہندوستان کے قدیم جاہل اچھوت ہیں۔ ہر قوم کی پیدائش کا تناسب درج کیا جاتا ہے۔

جملہ مذاہب فی ہزار	۱۷۰	سکھ فی ہزار	۱۹۲
ہندو "	۱۶۴	قدیم اقوام فی ہزار	۱۹۶
مسلمان "	۱۷۸		

آٹھ سال میں شراب کی بیس ہزار بوتلیں ہضم

آٹھ سال پہلے ایک جاپانی سوسومو نے شراب پینی شروع کی، شراب نوشی ایک خطرناک بیماری سے نجات پانے کے لئے اختیار کی گئی تھی مگر صحتیاب ہونے کے بعد بھی اس بیچارے جاپانی کا پیچھا شراب نے نہ چھوڑا۔ اس نے صرف آٹھ سال کے عرصہ میں شراب کی ۲۰۰۰۰ بوتلیں پی ڈالیں۔

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مفوبات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں اپنے آکسیاتی تاثیرات سے بیرون ہند میں بھی مقبول عام ہو چکی ہیں۔ قبض، بدہضمی، خون اور منی کی خرابی، جریان، احتلام، سرعت انزال وغیرہ شکایتوں کو چند ہی روز میں دور کرنے میں لاثانی ثابت ہو چکی ہیں۔ ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں۔

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ (عہ) پانچ ڈبیاں للعہ

وید شاستری۔ جام نگر کاٹھیاواڑ

موسم گرما کاٹ پیس اقساط پر خریدیجے

دیانتدار اور محنتی اشخاص جو کٹ پیس کی تجارت کو مستقل طور سے اختیار کرنا چاہتے ہوں ارزاں و اعلیٰ قسم کاٹ پیس ہم سے اقساط پر لے کر تجارت کر سکتے ہیں۔ مفصل شرائط تین پیسہ کا ٹکٹ ڈاک بھیج کر فارم ہم سے طلب کیجئے۔

ایم۔ آے۔ طالش اینڈ سنز آرڈر سپلائرز بمبئی نمبر ۳

چکن اور کشیدہ کاری کے بہترین رومال وغیرہ

اگر آپ ہندوستان کے بنے ہوئے نفیس اور پائدار کام کے زنانہ و مردانہ رومال، غلاف، ٹیبل کلاتھ، بیڈ کور، اور نائٹ گون وغیرہ کی تجارت کرتے ہوں تو ہم سے مال منگائیے۔ انشاء اللہ مال اچھا اور دام میں سستا پائیں گے۔ ... مال ہر وقت موجود رہتا ہے ...

اے جمیل ۳۹ ایس۔ ان۔ بنرجی روڈ۔ کلکتہ

امرت دھارا لوشن

گلے کی تمام تکالیف کے لئے سب سے زیادہ قابل اعتماد جراثیم کش لوشن ہے۔ اس کا نام خود اس کی تعریف ہے کیونکہ یہ امرت دھارا کا مرکب ہے۔ روزانہ غرارے کرنے سے دانت امراض سے محفوظ رہتے ہیں!

قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

ملنے کا پتہ۔ مینیجر امرت دھارا لاہور

۱۸۵۷ء کے بعد سے لکھے پڑھے پیشوں میں مسلمانوں کا انحطاط

حکومت ہند کی پالیسی کے دردناک نتائج

صنعتی تعلیم اور درسگاہوں کی ضرورت

وکالت، انجینیری وغیرہ کے پیشوں میں کل ہندوستانیوں کی تعداد ۱۴،۶۱ فی صدی ہے۔ یہ چونکہ لکھے پڑھے لوگوں کے پیشے ہیں اس لئے زمانہ سابق میں ان پیشوں میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ تھی مگر جب مسلمانوں میں تعلیم گھٹی تو ان میں بھی مسلمانوں کی کمی ہو گئی۔ اس بارہ میں سر ولیم ہنٹر صاحب کے اقتباس سے صحیح اندازہ ہو سکے گا جو حسب ذیل ہے۔

"اب سوال یہ ہے کہ ہندو ہمیشہ سے مسلمانوں سے زیادہ قابل تھے اور کیا وہ مسلمانوں کے مساوی مواقع مل جانے پر وہ بڑھ گئے؟ اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ ہندو اعلیٰ درجہ کے ذہین ہیں مگر ان میں ...

... ان کی ترقی کو لگ گیا تھا اس کی تلافی نہ اب تک ہوئی اور نہ آئندہ ہونے کی امید ہے اس لئے کہ اعلیٰ تعلیم کے لئے انہیں مالی مشکلات رہتی ہیں اور ڈاکٹری، انجینیری وغیرہ کی تعلیم کے لئے ان کے قومی کالج بھی نہیں ہیں۔

پیشوں کی تعلیم اور انجینیرنگ کالج

زمانہ سابق میں ڈاکٹری، انجینیری کی تعلیم کے لئے صرف سرکاری کالج کھلے مگر بعد میں برادران وطن نے ان کاموں کے لئے خود اپنے اسکول اور کالج قائم کر لئے۔ چنانچہ انہوں نے کلکتہ اور بمبئی میں مختلف پیشوں کے بہت سے اسکول اور کالج قائم کئے ہیں حتیٰ کہ صوبہ متحدہ میں ہندو یونیورسٹی نے بنارس میں بڑے پیمانہ پر انجینیروں کی تعلیم اور دیال باغ آگرہ نے صنعتی تعلیم کا عمدہ انتظام کیا ہے۔ جہاں سے ایسے تعلیم یافتہ لوگ نکلتے ہیں جو ملازمت نہ ملنے کی صورت میں عزت کے ساتھ کسب معاش کرتے ہیں۔ مسلمان بھی پیشوں کی تعلیم کے انتظامات کے لئے پچیس سال سے ...

...

وکالت

...

ڈاکٹری

...

موجودہ صنعتی اسکولوں کی بے مائیگی

...

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

ابو نصر کی دلچسپ گفتگو کا نیا پہلو

ایک خطرناک مرض کی تشخیص اور اسکا علاج

(گزشتہ سے پیوستہ)

ابو نصر کی اس فاضلانہ گفتگو کو سن کر قطورہ کا دل باغ باغ ہو گیا اور دل ہی دل میں خداوند قدوس کا شکر ادا کرنے لگی۔ ابو نصر اس گفتگو کے بعد اٹھ کر جانے لگا تو قطورہ نے خادمہ کو اشارہ سے کہا کہ ان کو ذرا اور روکو اور کچھ اور سوالات کرو تاکہ میری معلومات میں اضافہ ہو اور اسلام کی رفعت و منزلت اور زیادہ میرے دل میں بیٹھ جائے۔ خادمہ نے ابو نصر سے درخواست کی کہ وہ تھوڑی دیر اور ٹھہریں اور چند باتیں اور سمجھا جائیں۔ لیکن ابو نصر نے معذرت کر کے ...

کو سمجھایا ہے اسی طرح یہ بات بھی یہی ہے کہ جب ہم ایک طبیب کی ہدایت کے خلاف اپنی طرف سے کوئی نئی ترکیب ایجاد نہیں کرتے تو حکیم مطلق کی بتائی ہوئی ترکیب سے کس طرح انحراف کر سکتے ہیں!

ابو نصر۔ ایک بات اور بھی قابل غور ہے اور وہ یہ کہ جب ہم کسی عبادت کی ترکیب کو بدل سکتے ہیں تو نفس عبادت بھی اپنی طرف سے ایجاد کر سکتے ہیں ایسی صورت میں خدائی احکام کو ماننے کی کیا ضرورت؟ اور جب ہم عبادت بھی اپنی طرف سے ایجاد کر سکتے ہیں تو پھر ہم جس معبود کی عبادت کریں گے وہ بھی ہمارے دماغ کی پیداوار ہوگا حقیقی اور سچا معبود نہ ہوگا۔

خادمہ۔ سبحان اللہ بالکل صحیح بات ہے۔ میاں ابو نصر تم نے نماز کے فوائد بتا کے، توحید کے نتائج پر روشنی ڈالی اور عبادت کی حقیقت کو سمجھایا۔ اب یہ بتاؤ کہ اسلام نے بحیثیت مجموعی مسلمانوں کو کیا فائدہ جس کو ہم اور ساری دنیا اسی دنیا میں محسوس کرلے۔

...

کابل میں اطالوی سفیر کی وفات

حرکت قلب بند ہونے سے اچانک موت

...

کراماتی سرمہ

...

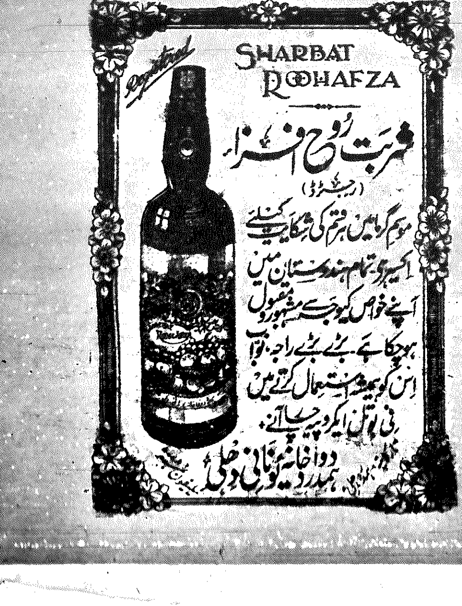

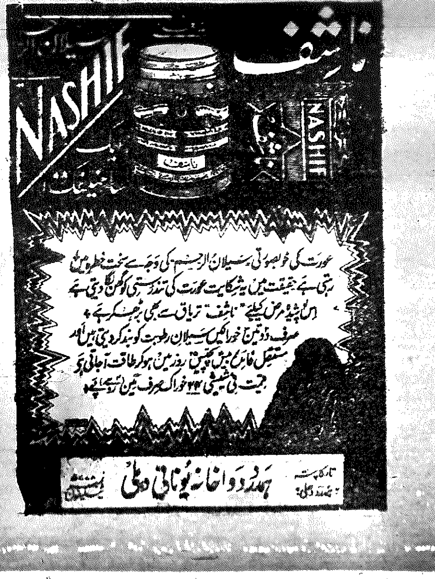

سرمہ نور افزا

...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۱۷ صفر المظفر ۱۳۵۳ھ ہجری

ہندو مہاسبھا اور پنڈت مالویہ
فرقہ واریت کا طوفان

پٹنہ میں کانگریس نے رانچی کے فیصلوں کو الٹ کر پنڈت مالویہ اور مسٹر اینے کے مشوروں کے مطابق جو نیا پارلیمنٹری بورڈ بنایا اس کا انجام پہلے سے روز نظر آ رہا تھا جو اس وقت باہمی کشمکش اور اختلاف کی صورت میں ملک کے سامنے ہے۔ سوراج پارٹی کا اجتماع جو رانچی میں ہوا تھا بلا شبہ ایسے قوم پرور اور آزاد خیال حضرات پر مشتمل تھا جو خالص غیر فرقہ وارانہ نقطۂ نگاہ رکھنے کے بجائے اپنے دلوں میں قوم کا سچا درد بھی رکھتے تھے اور کونسلوں میں جا کر وطن کی خدمت بلا امتیاز مذہب و ملت کرنا چاہتے۔ مگر اس اجتماع کو ان لوگوں نے جو ہمیشہ کی فرقہ واریت میں مبتلا ہونے کے باوجود کانگریس کے پلیٹ فارم کو بھی چھوڑنا نہیں چاہتے مشتبہ نظروں سے دیکھا اور اول روز سے رانچی کے فیصلوں کی مخالفت شروع کر کے ایسی صورتیں تجویز کرنے لگے جن سے سوراج پارٹی کی آزادانہ تشکیل نہ ہونے پائے اور انتخابی جماعت کے اندر اثر ہو کر انہیں فرقہ واریت کا طوفان برپا کرنے کا موقع حاصل ہو سکے۔ اگر پٹنہ میں رانچی کے فیصلوں کی تائید کی جاتی اور ایک مستقل بورڈ کی تجویز منظور نہ ہوتی تو یقیناً ہندوستان کے لئے وہ صورت موجودہ حالات سے بدرجہا بہتر ہوتی۔

ڈاکٹر انصاری کے انگلستان روانہ ہوتے ہی پنڈت مالویہ اور مسٹر اینے نے اپنے فرقہ وارانہ بیانات کے ذریعہ ملک کی فضا کو جس قدر مکدر کیا ہے اس کا اندازہ اخبار بین حضرات اچھی طرح لگا سکتے ہیں بھائی پرمانند اور ڈاکٹر مونجے کے بیجا بیانات ملک کے اندر وہ فرقہ وارانہ تفریق پیدا نہیں کر سکتے تھے جو پنڈت مالویہ کے صرف ایک بیان نے پیدا کر دی ہے کیونکہ پنڈت مالویہ اس وقت کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کے صدر بنے ہوئے ہیں اور ان کی زبان بالکل عظیم کی حیثیت رکھتی ہے، وہ کانگریس کے متعلق غلط فہمیاں پھیلانے کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ پنڈت مالویہ نے ایسا کیوں کیا محض کانگریس کو فرقہ واریت کی چٹان سے ٹکرا کر پاش پاش کر دینے کے درپے کیوں ہو رہے ہیں اس کا جواب ہر ایک شخص با سانی دے سکتا ہے جو ہندوستان کی موجودہ سیاسیات کا بغور مطالعہ کرتا رہا ہے۔

پنڈت مدن موہن مالویہ اگرچہ کچھ عرصہ سے ہندو سبھا کو ملا ہوا چھوڑ کر کانگریس کے ساتھ مل گئے ہیں اور اس کی ورکنگ کمیٹی کے رکن بھی ہیں لیکن ان کی سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ وہ کبھی بھی ہندوؤں کی ناراضگی کو ایک لمحہ کے لئے برداشت ...

کوشش یہی ہے کہ کانگریس بھی فرقہ وارانہ معاملہ میں ہندو مہاسبھا کے قدم بقدم چلنے لگے۔ یہی وجہ ہے کہ پنڈت مالویہ کا بیان شائع ہوتے ہی مہاسبھائی لیڈروں پر جو آگ کے شعلوں کی طرح مشتعل ہو رہے تھے پانی پڑ گیا ہے۔ بعض فرقہ پرست ہندوؤں نے تو پنڈت جی کے اس بیان کے بعد صاف طور پر یہ اعلان کر دیا ہے کہ وہ اب بالکل مطمئن ہو گئے اور ان کے نزدیک ہندو سبھا کے مسلک اور پنڈت مالویہ کی بیان کردہ پوزیشن میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اور بعض ہندو اخبارات برابر یہ لکھ رہے ہیں کہ ہندو مہاسبھا کو ایسی حالت میں کانگریس کے بورڈ سے کیا خطرہ محسوس ہو سکتا ہے جبکہ پنڈت مالویہ جیسے پوجیہ نیتا اس کے صدر ہیں جنہوں نے اپنی ساری زندگی مہاسبھا کی خدمت میں گذاری ہے۔ یہی وہ باتیں تھیں جن کے لئے پنڈت مدن موہن مالویہ نے وہ بیان شائع کیا تھا جو اس وقت اخباری دنیا میں شدت سے بحث و نظر کا موضوع بنا ہوا ہے۔

اس وقت کانگریس کو ایسے ہندو مسلمان رہنماؤں کی ضرورت تھی جو فرقہ پرست ہندوؤں اور فرقہ پرست مسلمانوں سے ہرگز مرعوب نہ ہوتے اور ملک کی مجموعی فلاح و بہبود کے لئے اپنی خدمات صرف کرتے۔ پنڈت مالویہ جیسے رہنما کی ضرورت نہیں تھی جو کانگریس کو محض اس وجہ سے فرقہ واریت کے سمندر میں دھکیل رہے ہیں کہ ہندو مہاسبھا کی خواہش یہی ہے۔ کمیونل ایوارڈ کو مسترد کرنے کا سوال پیدا ہی اس لئے کیا گیا ہے۔ ہندو اس کے خلاف ہیں اور ہندو مہاسبھا مسلمانوں سے کوئی معاہدہ کئے بغیر صرف اپنی قوت سے اسے مسترد کرانا چاہتی ہے۔ اگر یہ ایوارڈ ہندو فرقہ پرستوں کی خواہش کے مطابق ... اس کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگانے کے بجائے اس کی تائید کر رہی ہوتی تو ہم سمجھتے کہ پنڈت مالویہ جی جو اس وقت کانگریس کو اس اختلافی مسئلہ کی خاطر فنا کرنے کے درپے ہو رہے ہیں کس طرح اس کے خلاف بیانات شائع کرتے۔ ان بیانات کو جو بھائی پرمانند اور ڈاکٹر مونجے نے شائع کئے ہیں اگر پنڈت مالویہ جی کے بیان کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو ان کے اندر کوئی اختلاف نہیں نکل سکتا۔

ہندوستان کے تمام سیاسی لیڈر جن میں پنڈت مالویہ بھی شامل ہیں اس حقیقت کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ کمیونل ایوارڈ ہندوؤں کے تنہا سر پیٹنے سے تا قیامت تبدیل نہیں ہوگا ...

... یہ سنہری موقع ہاتھ سے کھو رہے ہیں بلکہ انڈین نیشنل کانگریس کو بھی اس طوفان میں بہا کر مہاسبھا بنانا چاہتے ہیں۔ کیا کانگریس کے دوسرے رہنما پنڈت مالویہ کو اس قسم کی مہلک غلطی کا ارتکاب کرنے دیں گے۔

... مہاسبھائیوں نے ابتدا ہی سے شور و غوغا شروع کر دیا تھا۔ اور ان کو مطمئن کرنے کے لئے پنڈت مالویہ کو ایک ایسا بیان شائع کرنے کی سخت ضرورت تھی جس سے ان کے فرقہ وارانہ خیالات ظاہر ہو جائیں اور یہ امر بھی واضح ہو جائے کہ پنڈت جی اگرچہ اس وقت کانگریس کے پارلیمنٹری بورڈ میں شریک ہیں مگر ان کی ...

شذرات

ترکی کا اعلان

جنگ عظیم کے بعد جب سیورے میں اتحادیوں نے ترکی کے ساتھ معاہدہ کیا ہے تو حقیقتہً ترکی کو ایک سیاسی طاقت کی حیثیت سے ختم ہی کر دیا گیا تھا اور اگر بعد کے واقعات اس معاہدہ کی تمام دفعات کو ختم نہ کر دیتے اور نوجوان ترکوں کی افواج از سر نو اپنے کھوئے ہوئے ملک کو یونانی درندوں سے دوبارہ واپس نہ لے لیتیں تو ترکی بالکل ختم ہی ہو چکا تھا لیکن دنیا کی تاریخ میں ہمیشہ ایسے واقعات ظہور پذیر ہوتے رہے ہیں جنہوں نے بہا سنین و دہور میں عالم کو انگشت بدنداں کر دیا ہے۔ ان ہی واقعات میں سے ایک واقعہ یہ بھی تھا کہ ترکی صفحۂ ہستی سے نیست و نابود ہونے کے بعد دوبارہ زندہ ہو گیا اور معاہدۂ سیورے کی دھجیاں فضائے آسمانی میں اڑنے لگیں۔ ترکی کی اس فتح کے بعد اتحادیوں کو دوبارہ تمام صورت حالات پر غور کرنا پڑا اور لوزان میں چند سیاسات کانفرنسوں کے بعد بالآخر ایک معاہدۂ لوزان مرتب کیا گیا جس نے ترکی میں از سر نو زندگی کے آثار پیدا کر دئے۔ لوزان کا یہ معاہدہ اگرچہ معاہدۂ سیورے سے بدرجہا بہتر تھا۔

لیکن اس میں بھی ایسی دفعات موجود تھیں جو ترکوں کے بہت سے جائز اور واجب حقوق پر اثر انداز ہوتی تھیں اور جن کو ترکی سیاستین نے اس وقت طوعاً و کرہاً برداشت کر لیا تھا ان ہی میں سے ایک دفعہ وہ بھی تھی جو درۂ دانیال پر ترکی افواج کے قبضہ و تصرف کو بلا شرکت غیرے ممنوع قرار دیتی تھی اور جس کی موجودگی میں ترکی کو اس کا حق نہیں تھا کہ وہ اپنے ایک مملوکہ علاقہ پر فوجی استحکامات قائم کر کے اپنی حفاظت و مدافعت کے سامان بہم پہنچا سکے۔ معاہدۂ لوزان پر ۲۴ جولائی ۱۹۲۳ء کو دستخط ہوئے اس وقت سے اب تک ترکی نے جس طرح بھی اس معاملہ کو برداشت کیا لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ ترکی معاہدۂ لوزان کی اس دفعہ کے متعلق ایک صاف و صریح اعلان کرنا چاہتی ہے۔ اور اپنے اس حق سے جو بین الاقوامی قوانین اور عام آئین و دستور کے مطابق اسے حاصل ہے دستبردار ہونے کے لئے تیار نہیں ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ترکی کے اس اعلان پر ابتداءً تو دول یورپ بالخصوص برطانیہ بہت برافروختہ ہوگا لیکن اگر ترکی نے متواتر پیہم اس پر اصرار رکھا تو دنیا کی کوئی قوت ایسی نہیں ہے جو اسے اس اپنے ایک جائز حق کے تسلیم کرانے سے روک سکے۔

عرب میں دوبارہ جنگ

امام یحییٰ نے سلطان ابن سعود کی شرائط صلح کو ٹھکرا کر ایک مرتبہ پھر نہایت شدید غلطی کا ارتکاب کیا اور خدا خدا کر کے جزیرۃ العرب میں اسلامی سلطنتوں کی جو جنگ ختم ہو گئی تھی اسے دوبارہ شروع کر دیا۔ التوائے جنگ کے بعد سے برابر دوران گفت و شنید میں جو خبریں موصول ہوتی رہی تھیں ان سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ کسی بیرونی قوت کا ہاتھ ضرور درمیان میں ہے اور سلطان کے ساتھ امام یحییٰ کی صلح کے متعلق نامبارک اثرات ضرور استعمال کئے جا رہے ہیں۔ اب امام یحییٰ کا اس طرح صلح کی گفتگو کو توڑ دینا اور سلطان کی تمام شرائط کو مسترد کر کے آمادۂ جنگ ہو جانا ان شکوک و شبہات کو تقویت پہنچا رہا ہے۔ گزشتہ جنگ میں سعودی عساکر نے جس طرح یمنی افواج کو شکست دی تھی اور نجران اور حدیدہ پر قبضہ کر کے دور تک انہیں پسپا کر دیا تھا اس کے بعد امام یمن کی طرف سے ہرگز یہ توقع نہیں کی جا سکتی تھی کہ وہ ایک مرتبہ پھر سلطان ابن سعود کے ساتھ زور آزمائی کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ یہ جو کچھ ہوا ہے بالکل خلاف توقع ہوا ہے بہرحال جو اثرات بھی پس پردہ کام کر رہے ہیں ان کا اظہار بجلد یا بدیر ضرور ہو جائے گا اور اس وقت یہ اندازہ لگانے کا بہتر موقع ہوگا کہ جزیرۃ العرب میں اس جنگ کے شعلے بھڑکانے اور انہیں اصل مقصد تک جاری رکھنے کی ذمہ داری کس طاقت پر عائد ہوتی ہے۔

"زمیندار" کا دوبارہ اجراء

ہمیں یہ دیکھ کر مسرت ہوئی کہ پنجاب کا مشہور قومی اخبار روزنامہ "زمیندار" جسے حضرت مولانا ظفر علی خاں صاحب نے مالی مشکلات کی وجہ سے عارضی طور پر بند کر دیا تھا دوبارہ جاری ہو گیا اور اس کے متعدد نمبر موصول ہو چکے ہیں۔ زمیندار کی اشاعت میں التوا سے ہندوستان کی دنیائے صحافت میں جو افسوسناک کمی محسوس ہونے لگتی ہے حقیقت یہ ہے کہ اس کمی کو صرف زمیندار ہی پورا کر سکتا ہے اور بالخصوص ایسی حالت میں جبکہ زمیندار کی نگرانی براہ راست حضرت مولانا ظفر علی خاں صاحب فرما رہے ہوں زمیندار کا وجود اسلامیان ہند کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہوتا ہے ہم امید کرتے ہیں کہ اس مرتبہ زمیندار کا دوبارہ اجراء اس کی گزشتہ مشکلات کو ختم کر دے گا اور ہندوستان کے مسلمان اپنے اس قومی اخبار کی حیات و ترقی کے لئے زیادہ سے زیادہ امداد کرنے میں ہرگز دریغ نہ کریں گے۔ اسی طرح حضرت مولانا ظفر علی خاں صاحب کی خدمت میں بھی ہم نہایت ادب کے ساتھ یہ عرض کرتے ہیں کہ وہ اس مرتبہ زمیندار کو اس قدر مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر قائم کرنے کی سعی فرمائیں کہ مستقبل قریب میں اس کے بند ہونے کا کوئی امکان باقی نہ رہے۔ اگر حضرت مولانا نے ذرا سی بھی توجہ فرمائی اور زمیندار کے موجودہ دور کو اس کے گزشتہ دور سے وابستہ نہ کر کے اسے جدید بنیاد پر قائم کر دیا تو یہ مشکلات ضرور حل ہو جائیں گی اور زمیندار کے قدر دانوں کو پہلے کی طرح مایوس نہ ہونا پڑے گا۔

نواب اسماعیل خاں کا اعلان

ہم آج کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ نواب محمد اسماعیل خاں صاحب کا وہ اعلان شائع کر رہے ہیں جو موصوف نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے متعلق شائع کیا ہے۔ ہمیں نواب صاحب کے ساتھ اس امر میں کامل اتفاق ہے کہ مسلم یونیورسٹی جیسے ادارہ کو کسی فرد واحد کی علیحدگی کے باعث نقصان پہنچانے کی تمام کوششیں صد درجہ مذموم ہیں۔ سر راس مسعود صاحب خواہ کتنے ہی قابل اور لائق کیوں نہ ہوں اور انہوں نے اپنے عہد میں یونیورسٹی کی خواہ کتنی ہی بیش بہا خدمات انجام کیوں نہ دی ہوں لیکن صرف ان کے مستعفی ہو جانے کی وجہ سے ملک میں کسی فرد یا جماعت کا یہ پروپیگنڈا کرنا کہ یونیورسٹی کے تعلیمی انتظامات خراب ہو رہے ہیں کسی طرح درست نہیں ہو سکتا۔ ہر شخص جانتا ہے کہ سر راس مسعود صاحب کو مسلم یونیورسٹی کی تعلیم سے براہ راست کوئی بھی تعلق نہیں تھا۔ اور یونیورسٹی کی اعلیٰ یا بری تعلیم کا تمام تر دارومدار اس اسٹاف پر تھا جو سر راس مسعود کی موجودگی میں کام کر رہا تھا اور اب بھی بدستور اپنی جگہ پر قائم ہے۔ محض سر راس کا علیحدہ ہو جانا یونیورسٹی کے لئے یقیناً کوئی انقلاب عظیم نہیں ہے۔ اور جو لوگ پہلے مسلم یونیورسٹی میں اپنے لڑکوں کو حصول تعلیم کی غرض سے بھیجنے کا ارادہ رکھتے تھے وہ اب بھی بھیج سکتے ہیں اور ان کے مزید اطمینان کے لئے وہ اعلان کافی ہے جس کا حوالہ ہم اوپر دے چکے ہیں۔

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

دار الحکومت

سیر فالیسر کی بدعت سے مسلمانوں کو بچانے کی کوشش
دہلی کی متعدد مسلم انجمنوں کی مساعی حسنہ

دہلی ... انجمن تبلیغ الصلوٰۃ دہلی۔ انجمن نصرت اسلام دہلی، بزم جوہر اسلام دہلی کے نمائندے بصورت وفد سیر فالیسر کے خلاف پیغام الٰہی پہنچانے کے لئے محلہ سوئی والان میں گئے۔ جہاں پر بعض نوجوانوں نے اسراف اور بداخلاقی کی اس رسم کو جاری کیا تھا خدا کے فضل سے ہمیں کامیابی ہوئی۔ حضرت شاہ ... میاں صاحب نے جن کا ذکر سیر فالیسر کے اشتہار میں کیا گیا ہے مندرجہ ذیل پیغام مسلمانوں کو دیا ہے۔

"سیر فالیسر جو یہاں محلہ سوئی والان میں چند نوجوانوں نے تجویز کی ہے وہ قطعاً ناجائز ہے۔ میں اسے کبھی جائز نہیں سمجھتا۔ بلکہ از حد برا خیال کرتا ہوں"۔

کانگریس پارلیمنٹری بورڈ اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس
ڈاکٹر مونجے اور پرمانند کانگریس کو مرعوب کرنے کی کوشش کریں گے
مسلم یونٹی بورڈ سوراجیوں کے رویہ پر دوبارہ غور کرے گی

دہلی ... یہ بات طے ہو گئی ہے کہ کانگریس پارلیمنٹری بورڈ اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس بمبئی میں ۱۵ جون کو منعقد ہوں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ فرقہ وارانہ فیصلہ کی مخالفت کے سلسلہ میں کانگریس نے جو رویہ اختیار کیا ہے اس سے ہندو اور مسلمان فرقہ پرستوں میں سخت بے چینی پیدا ہو گئی ہے اس سلسلہ میں پرمانند اور ڈاکٹر مونجے مہاسبھائی لیڈروں نے ایک مشترکہ بیان شائع کیا ہے جس میں فرقہ وارانہ فیصلہ کی مذمت کی گئی ہے۔ دوسری طرف مسلم یونٹی بورڈ سوراجیوں کے رویہ پر دوبارہ غور کرنے کے لئے عنقریب ایک جلسہ کرنا چاہتی ہے کیونکہ اس کے نزدیک آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی مجوزہ تجویز نے فرقہ وارانہ مسائل کے متعلق رانچی کے فیصلہ کو تبدیل کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ بمبئی کی کانگریس پارلیمنٹری بورڈ میں زبردست رسہ کشی ہوگی ایک طرف مہاسبھائی اپنی خوفناک رائے سے کانگریس کو مرعوب کرنے کی کوشش کریں گے دوسری طرف دیگر فرقہ پرور اس کے راستہ میں روڑے اٹکانے کی کوشش کریں گے۔

ڈپٹی جیلر پر قیدیوں کا حملہ
راج شاہی جیل میں ہنگامہ

ترکوں کیلئے پیشوں کا تحفظ
غیر ملکیوں کو نوکریوں سے برخاست کر دیا گیا

حضرت مولانا احمد سعید صاحب کی علالت

سرکاری افسروں کو قتل کرنے کی سازش
دو مسلمان اور ایک ہندو کو سزا

سلطان ابن سعود نے معاہدہ کا حکم دیا
یمن کے پایہ تخت میں یمنی افواج کا اجتماع

کھاری باؤلی کا ہندو مسلم تنازعہ
مصالحت کی کوششیں عدالت میں ...

تاجر کے ساتھ قطع و برید کا امکان

پولیس اور ڈاکوؤں میں جنگ
ایک ڈاکو ہلاک چھ گرفتار

اہنسا کا نعرہ بلند کرنے والوں کی کارستانیاں

لو لگنے سے ۱۶ اشخاص کی ہلاکت

دہلی کی مساجد کے سامنے باجہ بجانے کی ممانعت

پنجاب کے سات اضلاع میں طاعون

۳۵ جاپانی فوجی ہلاک متعدد مجروح

دہلی میں سول نافرمانی کی معطلی کا اعلان

چار بچے آگ کی نذر

بمبئی میں ہڑتال کی رفتار

تین سو مکانات اور ایک درجن اشخاص جل کر ...

بجلی کی شرح میں تخفیف

ڈاکٹر کے مکان سے ہزاروں روپیہ کی برآمدگی

اعلیٰ حضرت نظام انگلستان جائیں گے

مقتولین کے پسماندگان کو معاوضہ

بدر الدین طیب جی بمبئی ہائیکورٹ کے جج

کانگریس کمیٹیاں اور حکومت
سوال ہنوز زیر غور ہے

شملہ ۳۰ مئی۔ سرکاری حلقوں میں تحقیقات کرنے کے باوجود اس امر کے متعلق ابھی تک کوئی واضح اطلاع نہیں مل سکی کہ حکومت ہند نے کانگریس کمیٹیوں پر سے پابندی اٹھانے کے متعلق کیا فیصلہ کیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت لوکل گورنمنٹوں سے ہنوز مشورہ کر رہی ہے۔ جونہی تمام صوبجاتی حکومتیں اپنی رائے ظاہر کر دیں گی شملہ بھی اپنے فیصلہ کا اعلان کر دے گا۔ توقع کی جاتی ہے کہ اس ہفتہ کے آخر یا آئندہ ہفتہ کے شروع میں کچھ نہ کچھ ضرور اعلان کر دیا جائے گا۔

۱۵ جون کو کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس ہوگا

بمبئی ۲۸ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس امر کے متعلق قریب قریب فیصلہ ہو چکا ہے کہ کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کی پہلی میٹنگ بمبئی میں ۱۵ جون کو منعقد کی جائے۔ بورڈ کی آئندہ میٹنگ میں جن موضوعات پر بحث کی جائے گی وہ حسب ذیل ہیں۔

انتخابی اعلان جو کہ زیر ترتیب ہے۔ اسمبلی کے آئندہ انتخاب کیلئے امیدواروں کا انتخاب بورڈ کا آئین اور اس کے قواعد وضع کرنا اور مختلف کمیٹیوں کو جنہیں پٹنہ میں مقرر کیا گیا تھا فوراً کام شروع کرنے کی اجازت دینا۔

معلوم ہوا ہے کہ بمبئی میں گاندھی جی کے قیام کے دوران میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ بھی منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جس میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے فیصلوں اور کانگریس کمیٹیوں کی دوبارہ تنظیم کے سوال پر غور کیا جائے گا یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی کانگریس ورکنگ کمیٹی اور بورڈ کی میٹنگ کے علاوہ آل انڈیا سودیشی سنگھ کی میٹنگ میں بھی شریک ہوں گے جو کہ لفظ سودیشی کی ابھی تعریف متعین کر سکے گا۔ ان کے علاوہ الجمعیت اور عصار نیشنل ... گاندھی جی کی موجودگی سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ غالب یہ ہے کہ اس کی بھی میٹنگ منعقد کی جائے۔

جنوبی امریکہ میں قیامت خیز آندھی
تین اشخاص ہلاک ہزاروں مجروح

سنتیاگو ۳۰ مئی ... آندھی اور خوفناک ژالہ باری کے باعث اس علاقہ میں قیامت برپا ہو گئی۔ اس خوفناک آندھی سے تین آدمی ہلاک ہزاروں مجروح ایک سو سے زائد مکانات منہدم ہو گئے۔ ایک مکان کی چھتیں پچاس گز کے فاصلہ پر جا گریں۔ نقصان کا اندازہ ایک کروڑ سے زائد لگایا جاتا ہے۔

ڈی ویلیرا اور برطانیہ میں تجارتی جنگ

نیوز ایجنسی کے افسران کو سزا دلانے کی کوشش

انگلستان کے جنگل میں خوفناک آتشزدگی

نہاوند کو مسخر کرنے والی توپ کی برآمد

قرضہ جنگ فوراً ادا کرو!

جبریہ تعلیم کیلئے ایک لاکھ کی منظوری

وائسرائے کا ریلیف فنڈ

مختصرات

پیرس۔ ایکان کے فوجی کمیشن نے سرحدی تحفظات کے لئے ایک ارب سے زیادہ فرانک منظور کئے ہیں۔ یہ رقم سابقہ رقم ما کروڑ سے علاوہ ہے اس سے لگزمبرگ اور علاقہ سار کی ملحقہ سرحد پر نئے قلعے تعمیر کئے جائیں گے۔

طلیطلہ (اسپین) یہاں فساد نے خطرناک صورت اختیار کر لی نیشنل گارڈ نے بجلی کے کارخانے کے مزدوروں پر گولیاں چلائیں، ہڑتالیوں نے گیس بم استعمال کرنے کے باوجود کارخانہ پر حملہ کرنے کی کوشش کی ہزار ہڑتالیوں نے خیدہ توں بوتلوں اور اینٹوں سے جنگ میں حصہ لیا۔ تین افراد ہلاک اور سینکڑوں مجروح ہوئے اور ڈیڑھ لاکھ ڈالر کا نقصان ہوا۔

شملہ۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک گم شدہ ہندو لڑکی کو پولیس نے ڈھونڈ نکالا دو بنگالی اغوا شدہ لڑکیاں بھی گرد و نواح سے برآمد ہوئی ہیں۔ اس سلسلہ میں ہندو اخبارات مسلمانوں پر الزام لگا رہے ہیں اور اشتعال انگیز مضامین لکھ رہے ہیں۔

حیدرآباد۔ بیدر کے علاقہ میں آریہ سماج کے جلسہ میں دہلی کے آریہ سماجی پنڈت رام چندر نے تقریر کرتے ہوئے اسلام کی توہین کی۔ حیدرآباد دکن کی پولیس نے پنڈت مذکور پر مقدمہ چلا دیا ہے۔ دہلی اور دیگر مقامات کے آریاؤں نے نظام گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ مقدمہ واپس لیا جائے رام چندر پنڈت کو آریوں نے بہت بڑا چڑھا رکھا ہے اور اس کو فاضل بے بدل تک ...

دردانیال اور آبنائے باسفورس کا اہم مسئلہ

لوزان کانفرنس کے غیر منصفانہ معاہدہ کی تنسیخ کا مطالبہ

جنرل کمیشن کے سامنے وزیر خارجہ ترکی کا انقلاب انگیز بیان

جنیوا ۱۸ مئی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کانفرنس تخفیف اسلحہ کی جنرل کمیشن کے سامنے توفیق رشدی بے ترکی کے وزیر خارجہ مسئلہ دردانیال اور آبنائے باسفورس کے متعلق ایک اہم اور ضروری بیان دینے والے ہیں جس میں آپ یہ اعلان کریں گے کہ لوزان کانفرنس میں دردانیال سے فوجیں ہٹا لینے کے متعلق جو دفعہ منظور کی گئی تھی اب ترکی حکومت اس کی پابندی کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

دردانیال اور آبنائے باسفورس کا فوجی، بحری اور سیاسی معاملہ اس وقت جنگ عظیم میں ترکی کی شکست کے بعد زیر بحث آیا تھا۔ لوزان کانفرنس میں مسئلہ زیر بحث پر گفت و شنید کے بعد اکتوبر ۱۹۱۸ء میں مدروس میں صلح نامہ پر دستخط کئے گئے تھے اس میں سب سے بڑی شرط یہ تھی کہ آئندہ دردانیال اور باسفورس کو تمام حلیف طاقتوں کے جہازوں کے لئے کھول دیا جائے۔ اس سلسلہ کے آغاز میں حکومت برطانیہ کی یہ کوشش تھی کہ ان دونوں آبناؤں پر ایک ایسی ضامن حکومت مقرر کی جائے جو ان کے دروازے سب پر کھول دے۔ نہ صرف تجارتی جہازوں کے لئے بلکہ جنگی جہازوں کے لئے بھی خواہ وہ جنگ کا زمانہ ہو یا صلح کا زمانہ ہو ان کو عبور کریں۔ اس مقصد کے لئے برطانیہ نے دردانیال کو تقسیم کر دیا۔

دردانیال کے دو حصے دنگیلی پولی اور تمام مشرقی تھریس جو اس وقت ترکی کے زیر نگیں تھے یونان کے سپرد کر دئے گئے۔ اور دردانیال کا صرف مشرقی حصہ ترکی کے لئے چھوڑ دیا گیا۔ اب ترکی گورنمنٹ حلفاء کے اس صریح ظلم کے خلاف آواز بلند کر رہا ہے۔ چنانچہ اس کی طرف سے ترکی کے وزیر خارجہ توفیق رشدی بے تخفیف اسلحہ کانفرنس کی جنرل کمیشن کے سامنے اس پر دلائل پیش کریں گے کہ ترکی گورنمنٹ لوزان کانفرنس کی اس دفعہ کو کسی حالت میں بھی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

بحری فوج کے مسائل پر گفتگو

برطانیہ کی طرف سے فرانس کو دعوت

پیرس ۱۸ مئی۔ معاہدہ واشنگٹن ۱۹۲۲ء پر جن طاقتوں نے دستخط کئے تھے ان میں بحری مسائل کے متعلق ابتدائی گفتگو شروع ہونے والی ہے حکومت فرانس نے حکومت برطانیہ کی دعوت کو جو اس گفتگو میں شرکت کے لئے دی گئی تھی، قبول کر لیا ہے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ گفتگو دو طاقتوں کے مابین ہوگی اور سیاسی نمائندوں کے ذریعہ ہوگی معلوم ہوا ہے کہ حکومت فرانس ان ابتدائی گفتگوؤں کو بہت زیادہ اہمیت دے رہی ہے کیونکہ ان کے ذریعہ نہ صرف طریق کا مسئلہ حل ہوگا بلکہ بحری قوت کی حد بندی کا اہم مسئلہ کے میدان بھی تیار ہو جائے گا۔

فرانس کا ایک اخبار "جنرل دے ڈیبا" لکھتا ہے کہ حکومت فرانس کو چاہئے کہ وہ اس نہایت نازک اور اہم گفتگو میں نہایت دانشمندی اور احتیاط سے شرکت کرے۔ فرانس نے ۱۹۲۲ء میں واشنگٹن میں جن ناگوار اور مضر شرائط کو عدم تیاری کی بنا پر تسلیم کر لیا تھا، ان سے سبق لینا چاہئے علاوہ ازیں ۱۹۲۲ء میں جرمنی کی بحری قوت کوئی حیثیت نہ رکھتی تھی مگر اب نہایت سرعت سے ترقی کر کے قوت حاصل کر رہی ہے اور کچھ بعید نہیں کہ وہ دنیا کے لئے حیرت خیز بن جائے۔

ہندو لیڈروں کی طرف سے مہاسبھا کو جواب

کانگریس ہندو مہاسبھا سے مرعوب نہ ہوگی

ترکی اور ہندوستانی تعلقات کا قیام

انگورہ سے سوبہاش بابو کو دعوت

کپورتھلہ میں مسلمانوں کی رہائی

افغانستان میں فوجی مظاہرہ

پشاور ۱۸ مئی۔ افغانستان کی فوجوں کا سالانہ مظاہرہ روسی سرحد ...

ترکی اور ہندوستان کے مابین زیادہ گہرے تعلقات قائم کرنے کی غرض سے ایک ترکی ہندوستانی انجمن قائم کی جائے۔

حیدرآباد۔ ایبٹ آباد کے قریب ایک موضع آگ لگنے سے بالکل جل گیا۔

امرتسر۔ موضع نانن میں ایک ہنر کے ہاں سے ۱۷ بم دیسی ساخت کے برآمد ہوئے۔ ہنر اور بیٹوں کی اطلاع دینے والا دونوں گرفتار کر لئے گئے۔

ڈکٹ پیس کا فینسی بنڈل ضرف بیس روپیہ میں 20/-

بنڈل ۲۰/- (۱۵ مئی سے ۱۵ جون تک) فی بنڈل -/20

... مینجر گاڈلی کمپنی۔ سول سیل کٹ پیس مرچنٹس۔ کراچی سندھ

گورنمنٹ آف انڈیا سے باقاعدہ رجسٹری شدہ

سنیکون

سانپ کاٹے کی مجرب اور پیٹنٹ دوائی
صرف دس منٹ میں زہر کا اثر دور کر دیتی ہے
ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے
قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ (عہ) محصولڈاک علاوہ
ملنے کا پتہ۔ اے شیر اینڈ کمپنی ۲۱ جالندھر شہر (پنجاب)

آیورویدک اور یونانی طبیہ کالج دہلی کا داخلہ

امیدوار مرد اور عورتوں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جاتی ہے کہ وہ جلد از جلد پراسپکٹس طلب کریں جو مفت روانہ کیا جاتا ہے ۱۵ جولائی ۱۹۳۲ء تک داخلہ کیلئے تمام درخواستیں دفتر کو موصول ہو جانے چاہئیں۔ بورڈنگ ہاؤس میں داخلہ لازمی ہے تعلیم کا نیا سال یکم اگست ۱۹۳۲ء سے شروع ہوگا۔
حکیم حاجی محمد ظفر خاں آنریری پرنسپل

ضرورت ہے

قابل کارگذار سپروائزران تنخواہ ۶۰-۷۰-۷۵ روپیہ اور منیجران ۳۵-۴۰-۵۰ روپیہ ماہوار برائے فروختگی کٹ پیس سگریٹ حصص اور حج زیارات کی سیٹ بک کرنے کیلئے عمر تعلیم اور تجربہ واضح طور پر تحریر کریں
مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مفت کی اکسیر

... جواب کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہئے فقط
المشتہر ضرغام اللہ ... راولپنڈی

سفید بالوں کو دائمی قدرتی سیاہ رنگت پر لانے والا

بال سیاہ تیل

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

اس تیل کے استعمال سے سفید بال جڑ سے کالے پیدا ہوتے ہیں ... قیمت فی شیشی صرف دو روپے (عہ) محصولڈاک علاوہ۔
خاص رعایت۔ ...
اے شیر اینڈ کمپنی ۲۱ جالندھر شہر پنجاب

وہ موسم آ گیا

جس میں مریضان سوزاک خودکشی کر لیتے ہیں

کیوں؟ اس لئے کہ اس موسم میں سوزاک کی تکلیف ایک انسان کے لئے ناقابل برداشت ہو جاتی ہے ...
ملنے کا پتہ۔ منیجر اکسیر ہاؤس پوسٹ بکس نمبر ۱۷ لاہور (پنجاب)

سفید داغ برص پھلبہری کا مجرب علاج

... دفتر اکسیر برص نمبر ۶۵ دربھنگہ بہار

مسلمانان سہارنپور کا عام جلسہ

ایڈیٹر "فاروق" پر حملہ کی مذمت

یمن اور حجاز میں پھر جنگ شروع ہونے والی ہے

شہزادہ یمن کی اپنے والد کو دھمکی۔ شرائط صلح تسلیم کرنے سے انکار

سلطان ابن سعود سے حدیدہ اور تہامہ خالی کرنے کا مطالبہ

قاہرہ ۱۸ مئی۔ امیر فیصل ابن سعود (کمانڈر سعودی افواج) نے اپنے والد سلطان ابن سعود کو اطلاع دیدی ہے کہ وہ امام یمن کے خلاف پیشقدمی کرنے والے ہیں جدہ کی اطلاع مظہر ہے کہ امیر فیصل نے اپنی افواج کو صنعا (دار السلطنت یمن) کی جانب کوچ کرنے کا حکم دیدیا ہے یمنی پہاڑوں پر بس آجکل میں حملہ ہونے والا ہے اس امر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ شہزادہ یمن نے اپنے والد امام یحیٰی والئی یمن کو اس امر کی دھمکی دیدی ہے کہ اگر انہوں نے ذلت آمیز صلح نامہ پر دستخط کر دئے تو ان کو تخت سے اتار دیا جائے گا۔ امام یمن صلح کے خواہشمند ہیں کیونکہ وہ سلطان ابن سعود پر فتح کی کوئی امید نہیں رکھتے لیکن ان کے صاحبزادے سیف الاسلام سلطان ابن سعود کی شرائط صلح کو ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں۔

قاہرہ ۱۸ مئی۔ امام یمن نے رائے عامہ سے مجبور ہو کر سلطان ابن سعود کی شرائط صلح کو تسلیم نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ علاوہ ازیں امام نے سلطان ابن سعود سے بندرگاہ حدیدہ اور تہامہ کو خالی کر دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ اگر امام یمن نے سلطان ابن سعود کی شرائط کو تسلیم نہ کیا تو کل جنگ شروع ہو جائے گی۔

تطاعوں کو ان قطاروں کے افسروں کے ذریعہ گولی چلانے کا حکم دیا جائے۔

ایک مسلم نوجوان کی عدالت میں درخواست

ایک دن بھی دو وقت کھانا نہیں ملتا

لاہور ۱۸ مئی۔ کل ایک مسلم نوجوان نے لاہور کی سٹی کوتوالی میں ایک درخواست پیش کی جس میں اس نے ظاہر کیا کہ گذشتہ تین سال کے دوران میں جب سے کہ وہ ریلوے کی ملازمت سے علیحدہ ہوا تھا ایک دن بھی اسے دو وقت پیٹ بھر کر کھانا میسر نہیں آیا اور اس وقت اس کی حالت اتنی پریشان کن ہو گئی ہے کہ اگر چند روز کے اندر ہی اسے کوئی کام نہ ملا تو وہ خودکشی کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔

پولیس نے اس نوجوان کو حراست میں لے لیا اور آج عدالت میں اس کا چالان کر دیا۔

بولویہ اور پراگوے میں خونریز جنگ

لندن کی اطلاع مظہر ہے کہ پراگوے کے پایہ تخت گران شاکو میں سخت جنگ جاری ہے وہاں سے یہ اطلاع آئی ہے کہ حملہ کے دوران میں بولویہ کی بارہ ہزار فوج کو بہت کافی نقصان پہنچا ہے نیز پراگوے کی مدافعت بہت ...

پنجاب میں دیسی زبان کے ذریعہ تعلیم

وفد فلسطین کی روانگی

کپورتھلہ میں تشدد دانہ قوانین کا اجراء

عمال ریاست کو گولی چلانے کی اجازت

انجمن ضیاء الادب میں دلچسپ ڈیبیٹ

مسلم یونیورسٹی علی گڈھ سے ایک اہم بیان

جدہ سے حاجیوں کے جہازوں کی روانگی

جاپان مشرق بعید کے مسئلہ پر غور نہیں کریگا

ٹوکیو ۱۸ مئی۔ جاپان کے وزیر امور خارجہ نے دوسرے ممالک کے سیاسی نمائندوں کو آگاہ کیا ہے کہ حکومت جاپان نے اس امر کا قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ آئندہ سال ...

کامیاب زندگی

قوم کی امانت

رانی بال صفا پوڈر

... سول ایجنٹ: برائے انڈیا ... بازار لال کنواں دہلی

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں داخلہ

امیدواروں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں داخلہ کے لئے درخواستیں ۱۵ جولائی ۱۹۳۲ء تک پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے پاس پہنچ جانا چاہئیں اور امیدوار کو معہ اسناد و سرٹیفکیٹ چال چلن وغیرہ بتاریخ ۵ جولائی ۱۹۳۲ء پرنسپل کے دفتر میں حاضر ہونا چاہئے۔ تاریخ مقررہ کے بعد کوئی درخواست نہیں لی جائیگی۔
قواعد و ضوابط داخلہ طبیہ کالج دفتر سے مفت مل سکتے ہیں
پرنسپل طبیہ کالج

سالانہ داخلہ آیورویدک طبیہ کالج سہارنپور

امسال صرف چالیس طلبہ لئے جاویں گے ۱۵ جون تک کھلا رہیگا کل درخواستیں ... آجانا چاہئے۔ پراسپکٹس کیلئے ... ٹکٹ روانہ کریں۔
سکریٹری آیورویدک طبیہ کالج سہارنپور

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

محبوب عاشق کے قدموں پر

... ملنے کا پتہ فضل شاہ عالم گلی راجان دہلی

آلہ نافری

ڈیڑھ سو سال کے بعد

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانح عمری شائع ہو گئی

حیات حافظ رحمت خاں

مؤلفہ سید الطاف علی صاحب بی۔ اے علیگ بریلوی جس میں
آنریبل سر سیتا رام صاحب پریسیڈنٹ یو۔ پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے
اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبد الواحد خاں صاحب ایم اے مقیم لندن نے
مبلغ ایک ہزار روپے سے قدر دانی فرمائی ہے
حجم چار سو صفحات سائز ۲۶×۲۰ کاغذ چکنا چکدار کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ (ہاف ٹون کی چھپی ہوئی) نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت ...
المشتہر۔ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تار کا پتہ :- "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول :- ہلال احمد زبیری (بی اے)　معاون :- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی - یوم سہ شنبہ ۲۱ صفر المظفر ۱۳۵۳ ہجری - مطابق ۵ جون ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۹

حقائق زندگی

دولت نہ سہی تو فکرِ دولت دیدے　جیتے جی ہم کو عیشِ جنت دیدے
ہاں مال و زر و خزانہ و جاہ نہ دے　اک بندہ کو بندگی کی طاقت دیدے

تھی بانگِ طرب قلقلِ جامِ الفت　اور گوش بر آوازِ پیامِ الفت
قیس و فرہاد ہیں، نہ وامق کا پتا　باقی ہے فقط جہان میں نامِ الفت

پیمانۂ عمر توڑ کر جاتے ہیں　احباب سے منہ کو موڑ کر جاتے ہیں
دنیا تو بہت روک رہی تھی، لیکن　ہم آپ ہی اس کو چھوڑ کر جاتے ہیں

(از جناب سرور سرادی)

دلچسپ حقائق و معلومات

معاصرین کے افکار و آراء

مایوس کن

جہازمیں عازمان حجاز کو تکلیف

موت سے گلے ملنا

ہندوستانی مطبوعات میں عربی فارسی کا حصہ

ہندوستان اور جاپان کا مزدور

اخبار الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی اور مذہبیت کا ثبوت بہم پہونچایئے۔ (منیجر)

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے۔ گویا ایک ماہر استاد کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں۔ ہر ایک بوڑھا مرد، عورت، بچہ بآسانی پڑھ سکتا ہے۔ زیر متن ہندوستان کے سابق امام التفسیر مولانا شاہ رفیع الدین صاحب رح محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں اختلاف مقبول ہے۔ ...

بلا جلد ... (دو روپے) محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ :- منیجر اخبار الجمعیۃ - بازار بلیماران - دہلی

Regd No L 1793.

The Jamiat

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

Vol. XIX No. 38.　DELHI FRIDAY JUNE 1, 1934.　PRICE ONE ANNA

رام نگر کے مسلمانوں کی افسوسناک ذہنیت
مسلم حلال خوروں پر مساجد کے دروازے بند

دہلی میونسپلٹی سے فریاد

جمعیۃ الاسلام ریاست گوالیار کا جلسہ

(نامہ نگار)

بہار میں ایک اسلامی جلسہ

سرکار نظام اور انگریز آفیسر

ہندوستان کی مایہ ناز اور عظیم الشان درسگاہ، عثمانیہ یونیورسٹی کا قیام دیسی دماغوں کے انکار کا نتیجہ ہے ...

(نامہ نگار)

بمبئی کے ہڑتالی مزدوروں کے ساتھ اظہار ہمدردی

(۱) انجمن اصلاح عمارت سازان بنارس کا یہ اجلاس خصوصی بمبئی کے ہڑتالی مزدوروں سے اپنی قلبی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوا حق تعالیٰ سے دست بدعا ...

(محمد حسین رضا قائم مقام سکریٹری انجمن)

ہندوستانی دواخانہ کے نئے منیجر

(ذیر اندیش)

مظالم اجودھیا کے خلاف احتجاج

... وہ تحقیقاتی کمیشن مقرر کر کے سازش کا پتہ چلائے اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دے اور مقام اجودھیا کی فرو گذاشتوں کی بھی تحقیقات کی جائے۔ اس طرح ایک احتجاجی جلسہ شیخوپورہ میں بھی منعقد ہوا۔

(نامہ نگار)

رعایت کا آخری اعلان

۱۵ مئی تک ازبلا تیار ہو جائے گی!

اسپین کے ایک مشہور تاریخی واقعہ سے متعلق ازبلا کا جو افسانہ متواتر نمبروں میں شائع ہوا تھا اس افسانہ کو قارئین الجمعیۃ کے مسلسل و پیہم اصرار پر مزید اضافہ اور بہترین ترتیب کے ساتھ ایک مستقل کتاب کی صورت میں زیورِ طبع سے مزین کیا جا رہا ہے طباعت تقریباً مکمل ہو چکی ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ اس ماہ کے اختتام تک یہ کتاب چھپ کر تیار ہو جائے گی اور ہم اسے عنقریب شائقین کی خدمت میں پہنچا سکیں گے۔

...

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

جنت کی کنجی - دوزخ کا کھٹکا!

...

منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حیرت انگیز رعایتی اعلان

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

افسانہ

ہندوستان کی خواندہ آبادی میں مسلمانوں کی قلت تعداد

تعلیم کی ضرورت اور حکومت کی بے پروائی

قدیم علوم کی ترویج کا مسئلہ

حصول معاش کے جس قدر پیشے ہیں اُن میں اس زمانہ میں خواندہ یا ناخواندہ ہونا مؤثر ہوتا ہے بقول مولانا حالی علیہ الرحمۃ

ضرورت علم و دانش کی ہے ہر فن اور صناعت میں
نہ چل سکتی ہے اب بے علم تجارت نہ سوداگر
جہاں علم تجارت میں نہ ماہر ہوں گے سوداگر
تجارت کی نہ ہوگی تا قیامت گرم بازاری
اگر چاہیے گا کرنی آدمی گھوڑوں کی سائیسی
تو دینا ہوگا اُن کو امتحان علم بیطاری
نہ مستغنی بکاول علم سے ہے اب نہ باورچی
ہوا ہے مدرسوں سے مطبخوں تک فلسفہ جاری

یہ بیا بٹوارہ ٹھیک سمجھ پڑے تو پھر سرکار کے یہاں درخواست دے کر اس بٹوارے کو مستقل کرا لیا جائے گا۔
(آسان اُردو مطبوعہ انڈین پریس صفحہ ۵۷)

(۲) تینوں بھائی قاضی کے پاس گئے۔ اس سے انہوں نے سب حال کہہ سنایا۔
(آسان اُردو مطبوعہ انڈین پریس صفحہ ۴)

(۳) دھیرے دھیرے یہ یہاں تک بڑھ جاتے ہیں۔
(آسان اُردو مطبوعہ انڈین پریس صفحہ ۹۴)

(۴) اس کی سنگین جھاڑیوں یا ببول کے پیڑوں میں ٹکراتی ہیں۔
(آسان اُردو مطبوعہ انڈین پریس صفحہ ۱۴)

صوبہ متحدہ کی لڑیچری کمیٹی نے جس نے ۱۹۲۵ء میں کام کیا تھا اپنی رپورٹ میں یہ سفارش کی ہے کہ ابتدائی تعلیم کے اسکولوں میں علاوہ مڈل پاس ٹرینڈ ٹیچروں کے ایسے مولویوں اور فارسی دانوں کو بھی مدرسین کے کام پر مقرر کیا جائے ...

جدید و قدیم کا مقابلہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

نکاح کی دلچسپ تقریب

قرآن السعدین کا ایک دلچسپ نظارہ

(گزشتہ سے پیوستہ)

معفت کا نور میرے وجود میں چمک اٹھا خبر نہیں اس کتاب میں کیسی کشش ہے کہ بلا اختیار دل اس کی طرف کھچا چلا جاتا ہے۔
یہ گفتگو یہیں ختم ہوگئی اور قطورہ نماز کیلئے وضو کرنے میں مشغول ہوگئی۔ خادمہ نے بھی وضو کر کے نماز شروع کر دی۔
دوسرے روز دینال (قطورہ کے والد) اور ابو قحافہ (ابونصر کے والد) نے قاضی صاحب اور دیگر لوگوں کو اطلاع دی کہ قطورہ اور ابونصر کی شادی کی تقریب جمعہ کے روز منائی جائے گی ...

(باقی آئندہ)

موسم گرما کا کٹ پیس اقساط پر خریدیے

دیانتدار اور محنتی اشخاص جو کٹ پیس کی تجارت کو مستقل طور سے اختیار کرنا چاہتے ہوں ارزاں و اعلیٰ ختم کاٹ میں ہم سے اقساط پر لے کر تجارت کر سکتے ہیں۔ مفصل شرائط بذریعہ کارڈ ڈاک ٹکٹ بھیج کر فرم ہذا سے طلب کیجیے۔
ایم۔ اے۔ طالش اینڈ سنز آرڈر سپلائرز نمبر ۲ بمبئی

چکن او رکشیدہ کاری کے بہترین رومال وغیرہ

بڑی رومال بین دھاری ۸ آنہ درجن ...
اے یلیل ۳۹ ایس۔ ان۔ بنرجی روڈ۔ کلکتہ

مفت بالکل مفت مفت

کامیاب زندگی

قوم کی امانت

پتہ: منیجر منس سرور بک ڈپو کرشن نگر لاہور

گورنمنٹ آف انڈیا سے باقاعدہ رجسٹری شدہ

سنیکون

سانپ کاٹے کی مجرب اور پیٹنٹ دوائی
صرف دس منٹ میں زہر کا اثر دور کر دیتی ہے
ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے
ملنے کا پتہ: اے شیر اینڈ کمپنی ۲۱ جالندھر شہر (پنجاب)

سوماوتی (رجسٹرڈ)

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ لاہور

الجمعیۃ کا مکتوب جرمنی

برلن میں یوم مئی کا عدیم المثال مظاہرہ

بیس لاکھ انسانوں میں ہر ہٹلر کی تقریر

احمدی امام اور ان کی بیوی ٹینس کے کھلاڑیوں میں

(الجمعیۃ کے نامہ نگار خصوصی مقیم برلن کے قلم سے)

برلن میں علمدیوں کی حالت

امام صاحب بیوی ٹینس کھیلتے ہیں!

دنیا کا بلند ترین پہاڑ!

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

سولینی کی تقریر سے ترکی حلقوں میں ہیجان

ترکی مقبوضات پر اٹلی کے حملہ کا خطرہ

ازمیر میں فوجی معائنہ کیلئے غازی کمال پاشا کا ورود

روس کی گیارہ جمہوریتوں کا صنعتی نظام

آبادی، تعلیم اور حرفتی اداروں میں انقلاب

قومی حکومت کی مساعی کے شاندار نتائج

خلیج فارس کی عمارتیں اور حکومت برطانیہ

مجمع لاکھ کے مجمع میں ہٹلر کی تقریر

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

کراماتی سرمہ

ناظم دار البرکات رحمانی دیوبند شریف ضلع سہارنپور

غیر ممالک میں بھی لاثانی

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

SHARBAT ROOHAFZA
Registered

شربت روح افزا
(رجسٹرڈ)
موسم گرما میں ہر قسم کی شکایت کیلئے اکسیر ہے۔ تمام ہندوستان میں اپنے خواص کی وجہ سے مشہور ہو چکا ہے۔ بڑے بڑے راجہ اور نواب اس کو ہمیشہ استعمال کرتے ہیں۔ فی بوتل ایک روپیہ چار آنے
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

سرمہ نور افزا

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۲۱ صفر المظفر ۱۳۵۳ ہجری

خطرے کے آثار

ہر زبردست خطرے سے قبل اس کے آثار و علائم پہلے نمودار ہو جاتے ہیں جن لوگوں کو خدا نے عقل سلیم عطا فرمائی ہے وہ ان آثار و علائم کو دیکھ کر اپنے مستقبل کے تحفظ کی تدابیر میں مشغول ہو جاتے ہیں اور جنہیں اس جوہر لطیف سے محروم کر دیا گیا ہے وہ بدستور خواب غفلت میں پڑے ہوئے اپنا بہترین وقت ...

تک دبا دیا گیا دوبارہ اچھالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ آج پھر ہندوؤں سے یہ کہا جا رہا ہے کہ انہیں مساجد کے سامنے باجہ بجانے کا آئینی و اخلاقی حق حاصل ہے اور کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ اپنے اس حق پر اصرار نہ کریں اور دنیا بھر کے دلائل صرف کر کے یہ ثابت کیا جا رہا ہے کہ مسلمانوں کے لئے مساجد کے سامنے باجہ ...

شذرات

باہمی سمجھوتہ اور کمیونل ایوارڈ

نواب سر احمد سعید خاں صاحب نے کمیونل ایوارڈ کے متعلق جو بیان اخبارات کو دیا ہے اس کا ایک حصہ باوجود غور کرنے کے ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ نواب صاحب فرماتے ہیں کہ

"مسلمانوں کی پرزور رائے ہے کہ مختلف ملتوں کے درمیان کسی باہمی سمجھوتہ کی غیر موجودگی میں کمیونل ایوارڈ باقی رہنا چاہئے لیکن وہ اس پر راضی نہیں ہونگے کہ اس معاملہ کو دوبارہ زیر بحث لایا جائے اور اس کا تصفیہ ایک تاسیسی مجلس سے کرایا جائے۔"

جہاں تک پہلے حصہ کا تعلق ہے وہ پوزیشن تو سمجھ میں آتی ہے لیکن یہ پوزیشن تو مسلمانوں نے کبھی بھی اختیار نہیں کی جو نواب صاحب نے آخری حصہ میں بیان کی ہے۔ مسلمان تو ہر وقت اس پر راضی ہیں کہ جب ہندوؤں اور دوسری ملتوں کی مرضی ہو فرقہ وارانہ مسئلہ کو زیر بحث لائیں اور اس پر از سر نو گفتگو کریں خواہ وہ گفتگو کسی تاسیسی مجلس میں ہو یا اور کہیں ہو۔ البتہ وہ یہ نہیں چاہتے کہ بغیر کسی تصفیہ اور سمجھوتہ کے کمیونل ایوارڈ کو ہندو مہاسبھا کی خواہش کے مطابق دریا برد کر دیا جائے ...

... ہیں کیا رائے قائم کرتی ہے اس کے بعد ہم یہ فیصلہ کریں گے کہ کانگریس اور اس کے بورڈ کا رویہ کس حد تک صحیح ہے۔ پنڈت مالویہ کی رائے یقیناً ایک ذاتی رائے ہے اور اس ذاتی رائے پر جب تک بحث نہ ہو جائے اور جماعت اس کے متعلق اپنی پالیسی نہ بنا لے اس وقت تک اسے معتبر نہیں کہا جا سکتا۔ مسٹر تصدق احمد خاں شروانی اور مسٹر آصف علی جو کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کے ذمہ دار اراکین ہیں ان کے بیانات سے کم سے کم یہ امر تو پوری طرح واضح ہو چکا ہے کہ وہ پنڈت مدن موہن مالویہ سے شدید اختلاف رکھتے ہیں اور وہ اور ان کے دیگر ہم خیال ہندو و مسلمان اراکین اس امر کو ایک لمحہ کے لئے برداشت نہیں کر سکتے کہ کانگریس ہندو مہاسبھا کی حمایت میں مسلمانوں کے خلاف اقدام عمل پر آمادہ ہو جائے۔

ایک ناقابل انکار حقیقت

لبرل جماعت کے ایک رہنما مسٹر چمن لال سیتلواد نے اپنے تازہ بیان میں فرمایا ہے:

"فرقہ وارانہ اختلافات آج بھی ملک میں پوری شدت کے ساتھ قائم ہیں اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ آزادیٔ ہند کے متعلق جو کچھ کہا سنا جا رہا ہے اور جو کچھ پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے ..."

مظفر پور میں ایک اور زلزلہ

پارلیمنٹری بورڈ کا جلسہ

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

(باقی صفحہ ۵ کالم ۱ کے نیچے ملاحظہ فرمائیے)

بہار کے متعدد مقامات میں پھر زلزلہ آگیا

مکانات کا انہدام۔ تار اور ٹیلیفون کے سلسلے منقطع!!

مصیبت زدگان بہار پر ایک اور آفت

مظفر پور ۳ جون۔ جنوری ۱۹۳۴ء سے اب تک صوبہ بہار میں کئی بار زلزلہ آچکے ہیں ... کل پھر متعدد مقامات پر زلزلہ آیا جو پانچ سکنڈ تک رہا۔ کل پٹنہ، مظفر پور، سراج گنج، بھاگلپور اور ڈربھنگہ میں شدید زلزلہ آیا ... مکانوں کے چھپر اور ٹین کی چادریں اڑ گئیں۔ بجلی، تار اور ٹیلیفون کے سلسلے منقطع ہو گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ زلزلہ سے پہلے ایک بھیانک آواز سنائی دی اور فضا میں کڑک پیدا ہوگئی۔ بہت سے مکانات منہدم ہو گئے ہیں اور لوگوں میں سخت اضطراب اور سراسیمگی پیدا ہوگئی ہے۔

دار الحکومت کے

دہلی کی مشہور فصیل کو مسمار کرنے کا فیصلہ

دہلی یکم جون۔ دہلی میونسپلٹی نے کل کے اجلاس میں اس بات کا فیصلہ کر دیا کہ دہلی کی مشہور فصیل جسکو سترھویں صدی میں شاہجہاں نے تعمیر کرایا تھا مسمار کر دیا جائے تاکہ اس کی جگہ کو مفید کاموں میں استعمال کیا جا سکے سب سے پہلے دہلی اور اجمیری دروازہ کے درمیان کی فصیل کو گرایا جائے گا۔

دہلی کے مشہور ادیب اور مبلغ کی وفات

قاری سرفراز حسین صاحب چل بسے

دہلی ۳ جون دہلی کے مشہور ادیب۔ سیاح انگلستان اور جاپان اور مصنف کتب کثیرہ جناب قاری سرفراز حسین صاحب عزمی کچھ روز علیل رہ کر کل صبح انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نے مسلم مشنری کی حیثیت سے برہما۔ جاپان اور انگلستان میں قابل قدر اسلامی خدمات انجام دی ہیں ... صاحب سے اس غم میں دلی ہمدردی ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر کی توفیق دے۔

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

افغانستان میں شدید زلزلہ

پورا گاؤں زمین میں دھنس گیا!

پشاور ۱۳ مئی۔ اطلاع ملی ہے کہ افغانستان میں زلزلہ کی وجہ سے ایک پورا کا پورا گاؤں دھنس گیا۔

بیان کیا جاتا تھا کہ مینہ کے آٹھ میل جنوب میں موضع ... میں بارش کا سخت طوفان آیا اس کے بعد زمین بڑے زور سے ہلنے شروع ہوئی جس کی وجہ سے تمام گاؤں والے گھر چھوڑ کر بھاگ گئے چند منٹ کے بعد بڑی خوفناک آواز ہوئی اور زمین میں بڑا بھاری شگاف ہو گیا جس میں پچاس مکان اور درخت دھنس گئے ... زمین برابر ہو گئی۔ لیکن سابقہ آبادی کے تمام آثار غائب ہو گئے تھے اور معلوم ہوتا تھا کہ زمین بالکل الٹ گئی جان کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ حکومت افغانستان نے اطلاع پاتے ہی امداد روانہ کی اسی علاقہ میں زبردست طوفان کی وجہ سے بہت زیادہ جان و مال کی اطلاع ملی ہے۔

کانگریس سے پابندیاں ہٹائے جانے کا سوال

حکومت بمبئی کی مخالفت

کانگریس قومی رائے کی نمائندہ ہے

نکتہ چینیوں کو مسٹر آصف علی کا جواب

فرقہ وارانہ حل اور ہندو مہاسبھا

مسلم یونٹی لیگ کے اجلاس کی کارروائی

اسمبلی کے نئے انتخاب کیلئے ۱۸ امیدوار

پارلیمنٹری بورڈ کا فیصلہ

فرقہ وارانہ حل اور مسلمان

نواب صاحب چھتاری کا بیان

آگرہ میں خوفناک آتشزدگی!

تین سو مکانات تباہ۔ آدمی اور مویشی ہلاک

افغانستان میں ۴۰ خاندان سیلاب کی نذر

گرجا پر بجلی گرنے سے دو عورتیں ہلاک

بنگال میں تحریک دہشت انگیزی کا انسداد

مکانات کی تلاشیاں اور گرفتاریاں

کئی اسٹیشن تباہ۔ متعدد افراد ہلاک

بنگال میں زبردست آندھی

ڈاکوؤں نے دو اشخاص کو ہلاک کر دیا

ترکی افواج میں نیا اضافہ

انتخابی بورڈ کے فیصلہ تک مہاسبھا کا جلسہ ملتوی

کپور تھلہ میں مسلم دوکانداروں کی ہڑتال

امام یمن کو اٹلی امداد دے رہا ہے؟

ایک سو گیارہ مکان جل کر خاک ہو گئے

نصف گاؤں آگ کی نذر ہو گیا

میسور میں چٹان پھٹ گئی

وائسرائے کا بہار ریلیف فنڈ

کانگریس کی مجلس عاملہ کا اجلاس

فرقہ وارانہ مسئلہ اور کانگریس

پنڈت مالویہ کے بیان کا زبردست جواب

ڈاکٹر انصاری کی تائید میں تصدق احمد خاں شیروانی کا مدلل بیان

پنڈت مالویہ کے جواب میں مسٹر تصدق احمد خاں شیروانی نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔

اخبارات میں فرقہ وارانہ حل کے متعلق جو بے موقع بحث شروع کر دی گئی ہے، اس سے مجھے صدمہ ہوا۔ اگرچہ شروع ہی سے اس بات کو واضح کر دیا گیا تھا کہ آئندہ انتخابات حکومت کی دیہاتی پالیسی کے مسئلہ پر لڑا جائے گا لیکن اس کے باوجود فرقہ وارانہ حل کو غیر ضروری طور پر سب سے آگے رکھ دیا گیا ہے جسے دونوں طرف کے فرقہ پرستوں کی چیخ و پکار کی کوئی پرواہ نہیں وہ قدرتی طور پر اس موقعہ کی تلاش میں ہیں کہ جھوٹے اور شرارت انگیز مسائل کو چھیڑ کر اصل مسئلہ کو نظر انداز کر دیں اور وہ لازمی طور پر قوم پروری کی بڑھتی ہوئی قوت کے مقابلہ میں اپنے وجود کی حفاظت کے لئے بے حد آمادہ ہو گئے...

مسٹر اینے کی پالیسی

فرقہ وارانہ مسئلہ صرف منتخبہ اداروں کے مقابلہ میں جداگانہ حلقہائے انتخاب کا مسئلہ نہیں بلکہ اس میں اور بھی بہت سے مسائل شامل ہیں۔ لیکن جہاں تک صرف نمائندگی کا تعلق ہے...

فرقہ وارانہ حل کے مضمرات

پنڈت مالویہ کا جوش

سلطان ابن سعود اور امام یحییٰ میں عنقریب صلح ہونے والی ہے

شرائط کی تکمیل کیلئے چند روز کی مہلت شہزادہ یمن راہ راست پر آ گئے

بندرگاہ حدیدہ پر سلطان ابن سعود کا قبضہ رہے گا

قاہرہ ۳۰ر مئی۔ سرکاری طور پر اس امر کا اعلان کر دیا گیا ہے کہ سلطان ابن سعود نے امام یمن کو شرائط کی تعمیل اور اس پر غور کرنے کے لئے چند روز کی اور مہلت دیدی ہے اور اس طرح والی حجاز نے والی یمن سے عارضی صلح کو منظور فرما لیا ہے۔ مہلت کی درخواست امام یمن نے پیش کی تھی جس کو سلطان نے بدل و جان منظور فرما لیا۔

قاہرہ کی آخری اطلاع مظہر ہے کہ سلطان ابن سعود اور امام یمن میں عنقریب صلح ہونے والی ہے۔ بندرگاہ حدیدہ (جس پر حالیہ جنگ میں سعودی افواج نے قبضہ کر لیا تھا) کے متعلق فیصلہ ہوا ہے کہ امام یمن اسکو اس شرط کے ساتھ تجارتی اغراض کے لئے استعمال کر سکتے ہیں کہ وہ حکومت حجاز کو محصول ادا کریں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ امام یمن اور سلطان ابن سعود میں جنگ کا کوئی خطرہ باقی نہیں رہا ہے۔ طائف کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ عربوں میں اس بات پر بڑی مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ سلطان ابن سعود نے اپنی شرطوں میں تبدیلی کر لی ہے اور ان کو بہت نرم کر دیا ہے۔

شاہزادہ یمن نے اپنے والد (امام یحییٰ) کو توہین آمیز صلح کرنے پر تخت سے اتارنے کی جو دھمکی دی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ اب انہوں نے اپنے والد کی مخالفت ترک کر دی ہے اور وہ راہ راست پر آ گئے ہیں۔

ٹریڈ یونین کانگریس کے دفتر پر پولیس کا چھاپہ

کلکتہ ۱۳ر مئی۔ کل پولیس نے آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس کی بنگال برانچ کے دفتر پر چھاپہ مارا اور ٹریڈ یونین تحریک کے متعلق تمام لٹریچر قبضہ میں کر لیا دفتر پر قفل لگا دیا گیا اور دفتر پر پولیس نے قبضہ کر لیا۔

اس سلسلہ میں ناظرین کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس جماعت کے خلاف ابھی تک کوئی امتناعی حکم جاری نہیں ہوا ہے اس طرح سرسوتی پریس پر جہاں ٹریڈ یونین کے اشتہارات چھپتے ہیں چھاپہ مارا گیا اور تلاشی لی گئی اور پولیس کچھ کاغذات اپنے ہمراہ لے گئی۔

آندھی نے سواری گاڑی کو الٹ دیا

دلی پورم ۳۰ر مئی۔ ایک آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ دلی پورم ٹریچی لائن پر ایک سواری گاڑی پٹڑی سے اتر گئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب گاڑی دریدھا چالم اور پدانور کے درمیان جا رہی تھی زبردست آندھی آئی شروع ہو گئی جس کی وجہ سے انجن پٹڑی سے اتر گیا اس کے بعد دو ڈبے الٹ گئے خوش قسمتی سے کوئی شخص ہلاک نہیں ہوا۔ صرف ۱۲ افراد مجروح ہوئے ہیں۔

دو سو مکانات جل گئے

مدراس ۳۰ر مئی۔ موضع پوچی میں زبردست آگ لگ گئی جس سے تقریباً دو سو مکانات برباد ہو گئے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ پہلے ایک مکان میں آگ لگی تھی جب کہ مکین ڈرامہ دیکھنے گئے ہوئے تھے۔ آندھی کی وجہ سے آگ تمام گاؤں میں پھیل گئی۔

تبت کے کمانڈر انچیف کی آنکھیں نکال لی گئیں

شملہ ۳۰ر مئی۔ ایک آمدہ اطلاع ہے کہ تبت کی فوج کے سابق کمانڈر انچیف لنگ شار کی آنکھیں تبت کے حکام کے حکم سے نکال لی گئیں۔

وہ موسم آ گیا

جس میں مریضان سوزاک خودکشی کر لیتے ہیں!

کیوں؟ اس لئے کہ اس موسم میں سوزاک کی تکلیف ایک انسان کے لئے ناقابل برداشت ہو جاتی ہے اور وہ ایسی زندگی پر موت کو ترجیح دیتا ہے مگر اکسیر سوزاک نے سینکڑوں انسانوں کو مرنے سے بچا لیا ہے اس دوا سے ایسے مریض بھی صحتیاب ہوئے جنہوں نے سوزاک کی شدت سے تنگ آ کر خودکشی کا تہیہ کر لیا تھا...

ضروری التماس۔ دوا منگانے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط تحریر فرمائیں اور اگر ممکن ہو تو ڈاکخانہ اور ضلع انگریزی میں لکھیں جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ضرور ارسال کریں ورنہ عدم تعمیل ارشاد کی شکایت معاف۔

ملنے کا پتہ:- منیجر اکسیر ہاؤس پوسٹ بکس نمبر ۱۷۲ لاہور (پنجاب)

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!!!

فرمائشیں فوراً بھیجدی جائیں

آج ۳ر جون ۱۹۳۲ء کو ازبلا کا پہلا ایڈیشن جید برقی پریس سے چھپ کر دفتر الجمعیۃ میں آ گیا جن حضرات نے اس کتاب کیلئے پہلے سے فرمائشیں بھیجدی تھیں ان کے پتہ پر ازبلا کے پیکٹ روانہ کئے جا رہے ہیں۔

ازبلا کا حجم ڈیڑھ سو صفحات سے متجاوز ہے اور اس پر سرخ رنگ کا دبیز ٹائٹل لگایا گیا ہے وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بے شمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہے یا اسلام کی گذشتہ عظمت و سطوت کا نقشہ قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کے لئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں...

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

صوبہ متحدہ کے وقف بل کی مخالفت

جمعیۃ علماء ہند کی ترمیمات کی تائید

تیرہ افراد آگ کی نذر

آل انڈیا مسلم یونٹی بورڈ کا اجلاس

منظور شدہ تجاویز

تجویز نمبر ۱۔ مسلم یونٹی بورڈ کا یہ اجلاس اس اعلان کا خیر مقدم کرتا ہے جس میں سول نافرمانی کو ملتوی کر دینے کا مشورہ دیا گیا ہے اور سوراجیہ پارٹی کے احیاء اور اس کے اس عملی پروگرام کو پسند کرتا ہے جو سوراجیہ پارٹی نے اپنے رانچی کے جلسے میں یونٹی بورڈ کے ریزولیوشن منظور شدہ ... کے مطابق مرتب کیا ہے جس سے ایک مرتبہ پھر یہ ممکن ہو گیا ہے کہ تمام فرقوں کے بلند خیال لوگ متحد ہو کر ملک کیلئے عمل کریں۔

تجویز نمبر ۲۔ آل انڈیا مسلم یونٹی کانفرنس کے اس نقطۂ نظر کا اعادہ کر کے کہ کمیونل اوارڈ کا بدل صرف مختلف فرقوں کے درمیان باہمی سمجھوتہ ہی ہو سکتا ہے یہ بورڈ اس تمام ایجیٹیشن کی مذمت کرتا ہے جو اس غرض کے لئے کیا جا رہا ہے کہ برٹش گورنمنٹ سے کمیونل اوارڈ میں ترمیم کرائی جائے...

جینید کے حالات کی رفتار

اخبار تیج کے نامہ نگار کے غلط بیانیوں کی تردید

ایک سرحدی نومسلم کا پیدل عزم سفر

(عبدالغنی قریشی سکریٹری مجلس احرار اسلام رہتک)

اعداد مصیبت زدگان بہار

معرفت جمعیۃ علماء ہند

(از ۵ر مئی تا ۹ر مئی ۱۹۳۲ء)

۲۵ مسلمانوں کو طویل سزائیں

مقدمہ بلاڈنگا کا فیصلہ

شملہ میں جاپانی قونصلوں کا اجتماع

جاپانی اور ہندوستانی معاہدہ کی تکمیل

پارلیمنٹ کی ممبری کیلئے مسٹر جناح کھڑے ہونگے

دار العلوم حمیدیہ دربھنگہ کا ضروری اعلان

رانی بال صفا پوڈر

سالانہ داخلہ آیورویدک طبیہ کالج سہارنپور

آیورویدک اور یونانی طبیہ کالج دہلی کا داخلہ

محبوب عاشق کے قدموں پر

آلہ ناموری

جاوید

بال سیاہ تیل

سفید داغ برص پھلبری کا مجرب علاج

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے) — معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ | دہلی یوم شنبہ ۲۵ صفر المظفر ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۹ جون ۱۹۳۴ء | نمبر ۴۰

معاصرین کے افکار و آراء

مسلمان بچوں کی تعلیم

ترکوں کی فوجی قوت

یورپ کا سیاسی بحران

مفلوج لیڈر

تجارت اور مسلمان

ظاہر و باطن

معلوم نہیں کس کا جلوہ نظر آتا ہے
ہر جلوۂ ناپیدا پیدا نظر آتا ہے
باطن کی نہ کچھ پوچھو، باطن کی خدا جانے
جس نے تجھے دیکھا ہو، وہ دیکھے تو کیا دیکھے
اے اہلِ نظر ہشیار، اے اہلِ بصر ہشیار

پنہاں نظر آتا ہے پیدا نظر آتا ہے
قربان نگاہِ دل، کیا کیا نظر آتا ہے
ظاہر میں تو پردہ ہی پردا نظر آتا ہے
جب تو نظر آجائے، پھر کیا نظر آتا ہے
جو کچھ نظر آتا ہے، دھوکا نظر آتا ہے

آزاد تری آنکھیں آنکھیں ہی نہیں ورنہ
آنکھیں ہوں تو دریا بھی قطرہ نظر آتا ہے

(آزاد انصاری)

دلچسپ حقائق و معلومات

ازبلا چھپ کر تیار ہوگئی !!!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق۔ یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت کا نقشہ قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کے لئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے۔ ...

ازبلا کی قیمت ...

پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہوجائے گا ...

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان — دہلی

متوسط اور غریب مسلمانوں کی تعلیم کا بہترین انتظام

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لڑکے اچھی تعلیم کے ساتھ درستی اخلاق اور نماز روزہ کے بھی پابند ہوں تو آپ کے بچوں کے واسطے اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ بہترین درسگاہ ہے۔

چونکہ مسلمانوں میں اوسط طبقہ اور غریبوں کی تعداد زیادہ ہے۔ لہٰذا اس اسکول میں دونوں طبقوں کے لڑکوں کی رہائش کے لئے جداگانہ بورڈنگ ہاؤس قائم کئے گئے ہیں جن کے قواعد و ضوابط ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ (یو۔ پی) سے مفت طلب فرمایئے۔

المشتہر

الطاف حسین بی۔ اے (علیگ) ہیڈ ماسٹر

Regd. No. L 1793.

The Jamiat

Vol. XIX No. 39. DELHI TUESDAY JUNE 5, 1934. PRICE ONE ANNA

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

بنارس کی سب سے بڑی اسلامی درسگاہ

بنارس ایک تجارتی شہر ہے یہاں کی اکثریت حرفت پیشہ اور تاجر ہے۔ بالخصوص مسلمانوں کی بڑی تعداد کا ذریعہ حیات و معاش حرفت ہے ...

ہندی تبلیغی رسالہ "اسلام"

(خلیل الرحمٰن۔ ناظم مدرسہ عالیہ مظہر العلوم بنارس)

مسجد کے مکانوں پر ناجائز قبضہ

رائپور میں بوہرہ جماعت کی دو مسجدیں ہیں ایک مسجد قدیم اور دوسری مسجد جدید جو نور مسجد کے نام سے مشہور ہے ...

دفعان بہادر حافظ ہدایت حسین ... صدر انجمن تبلیغ اسلام ضلع کانپور

مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کیلئے سفیروں کی ضرورت

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علی گڈھ کو کانفرنس کے ممبر بنانے اور وظائف کے واسطے روپیہ حاصل کرنے کے لئے سفیروں کی ضرورت ہے درخواست کنندگان اپنی درخواستوں میں اپنی عمر، قابلیت، تجربہ، کارکردگی کی تفصیلات درج کرکے انہیں حسب ذیل پتہ پر بھیجیں ... خدمت خط و کتابت سے طے ہوگا۔

(سپرنٹنڈنٹ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علی گڈھ)

جمعیۃ علماء تحصیل صوابی کا جدید انتخاب

جمعیۃ علماء صوابی کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا امام حبیب صاحب منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدیداروں کا جدید انتخاب عمل میں آیا۔ ...

(حکیم عبد الحکیم تحصیل صوابی)

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں داخلہ

امیدواروں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں داخلہ کے لئے درخواستیں ۵ر جولائی ۱۹۳۴ء تک پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے پاس پہونچ جانا چاہئیں اور امیدوار کو معہ اسناد و سرٹیفکیٹ چال چلن وغیرہ بتاریخ ۵ر جولائی پرنسپل کے دفتر میں حاضر ہوجانا چاہئے۔ تاریخ مقررہ کے بعد کوئی درخواست نہیں لی جائے گی۔

قواعد و ضوابط داخلہ طبیہ کالج دفتر سے مفت مل سکتے ہیں

پرنسپل طبیہ کالج

بیس فیصدی سے پچاس فیصدی تک کفایت

بہترین کٹ پیس کے بنڈل قیمت ... نہایت کفایت اور عمدہ مال ساٹن، لٹھا، چھینٹ، پوپلین، ململ، لٹھا، سوتی کریپ وغیرہ ... اور پیشگی آرڈر کے ہمراہ آنا لازمی ہے

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

ڈیڑھ سو سال کے بعد روہیلکھنڈ کے حافظ بادشاہ

کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہوگئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی اے علیگ بریلوی جس میں آنریبل سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔ پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبد الواحد خاں صاحب ایم اے مقیم لندن نے مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات ... کاغذ چکنا، چمکدار، کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ ہاف ٹون کی چھپی ہوئی نایاب رنگین تصاویر، جلد خوبصورت، قیمت ...

المشتہر: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

جنت کی کنجی۔ دوزخ کا کھٹکا

سعادتمند مومن دوزخ سے پناہ مانگتی ہے اور جنت کی تمنا کرتی ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے تفصیل کے ساتھ بیان فرمادیا ہے کہ کن برے اعمال کی وجہ سے انسان عذاب الٰہی میں مبتلا ہوگا اور دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اور کن اچھے اعمال کی بنا پر مومنوں کو جنت دی جائے گی۔ ...

فتاویٰ رشیدیہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ کا مجموعہ ...

تعلیم الاسلام مصنفہ حضرت العلامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلمائے ہند ...

منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں ...

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

لائق بادشاہ کے نالائق فرزند کی تخت نشینی

الحکم ثانی کے بعد اندلس میں طوائف الملوکی

وہ ملازم جس نے بادشاہ کو اپنا غلام بنا لیا

عبدالرحمٰن اول کے بعد الحکم ثانی تک اسپین کی اسلامی سلطنت کے دبدبہ اور اس کی پرشوکت جبروت کا یہ حال تھا کہ عیسائی حکومتیں مسلمانوں کے نام سے تھرتھر کانپتی تھیں اور اسلامی گورنمنٹ کا کابوس ہر وقت ان کے سر پر سوار تھا۔ اگر کسی عیسائی بادشاہ نے بغاوت بھی کی تو بری طرح پامال کیا گیا اور اس کی ایسی گوشمالی کی گئی کہ پھر اس کو سر اٹھانا نصیب نہ ہوا۔ لیکن الحکم ثانی کے انتقال اور ان کے ...

المنصور کا ستارہ اقبال

ابو عامر یا المنصور ۳۲۵ھ میں پیدا ہوا۔ یہ شخص الجزائر کے قریب کا باشندہ تھا۔ اس کا باپ عبداللہ الجزائر میں پیدا ہوا تھا۔ خلیفہ الناصر کے عہد حکومت میں جبکہ عبداللہ حج سے واپس آرہا تھا تو طرابلس المغرب میں اس کا انتقال ہوگیا۔ باپ کے بعد ابو عامر کم سنی کے زمانہ میں قرطبہ آیا (جو اسپین کا پایہ تخت تھا) اور قصر شاہی کے قریب ایک دوکان کھول لی جہاں یہ ادنیٰ ملازمین شاہی کے خطوط اور عرائض لکھ کر اپنی گزر اوقات کرتا تھا۔ اسی عرصہ میں ہشام کی والدہ سلطانہ صبح کو ایک خانگی محرر کی ضرورت پڑی کسی خواجہ سرائے ابو عامر (المنصور) کی سفارش کی چند ہی روز میں اس نے اتنا رسوخ حاصل کرلیا ...

(باقی آئندہ)

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

قحط سالی کی عالمگیر وبا

بھوک سے کروڑوں انسانوں کی ہلاکت

دو ہزار سال کے اعداد و شمار

قحط سالی، بربادی نوع انسانی کا ایک المناک واقعہ ہے جو مختلف ادوار میں ہر ملک میں نمودار ہوتا رہا ہے ...

اس تمام یورپ کے اندر قحط کی وبا پھیلی جس سے سخت جانی نقصان ہوا۔ ۱۰۶۴ء سے ۱۰۷۱ء تک مصر میں سات سال کا قحط پڑا اور ۱۱۶۲ء میں عالمگیر قحط نمودار ہوا۔ آئرلینڈ کے اندر ۱۸۴۶ء میں آلو کی کاشت خراب ہو جانے کے باعث قحط پڑا۔ ۱۸۷۷ء میں شمالی چین میں سخت اور خوفناک قحط نمودار ہوا جس میں تقریباً نوے لاکھ (۹۰۰۰۰۰۰) انسان ہلاک ہوگئے تھے۔ اس جگہ دوبارہ ۱۸۹۲ء میں قحط پڑا جس نے لاکھوں انسانوں کو ذلت کی موت مار دیا۔ ۱۸۹۱ء میں روس کے اندر قحط پڑا۔

ہندوستان اور قحط

ہندوستان میں ہمیشہ قحط پڑتے رہے ہیں۔ ۹۴۱ء اور ۱۰۲۲ء میں ہندوستان میں خوفناک اور ہلاکت خیز قحط پڑے۔ سرزمین ہند میں متعدد بار ایسے ایسے قحط پڑے ہیں کہ لوگوں نے بھوک سے مجبور ہو کر مردم خوری تک سے گریز نہیں کیا اور ماؤں نے اپنے بچوں کو کھا لیا تھا۔ ۱۳۴۴ء میں اس قدر قحط پڑا کہ شہنشاہ مغل کے خاندان کے لئے بھی غلہ میسر نہ آسکا اور لاکھوں انسان ہلاک ہوگئے۔ مشہور درگادیوی قحط پورے گیارہ سال تک پڑا یعنی ۱۳۹۶ء اور ۱۴۰۷ء میں ایک قطرہ بھی پانی کا آسمان سے نہیں گرا۔

۱۶۶۱ء اور ۱۷۷۰ء میں اس قدر خوفناک قحط پڑا کہ ایک کروڑ کی آبادی میں سے ایک تہائی ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہوگئی۔ ۱۷۸۳ء جو قحط نمودار ہوا تھا وہ بنارس سے لاہور اور ہمالیہ تک پھیل گیا تھا۔ ۱۷۹۲ء میں جو قحط پڑا اس میں اس قدر انسان ہلاک ہوئے کہ ان کی تجہیز و تکفین بھی نہیں کی گئی اور جانوروں نے ان کو نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر نوش جان کیا۔ اس کی تباہ کاری بمبئی، حیدرآباد اور مدراس تک پھیلی ہوئی تھی۔ ۱۸۶۶ء میں بھی ... کے قحط میں دس لاکھ انسان ہلاک ہوئے۔

سے آباد ہے اس لئے وہاں کا تمدن بھی مختلف اور متنوع ہے جن اضلاع میں مسلمانوں کی آبادی غالب ہے وہاں مسلم خواتین پردہ کی پابند ہیں وہ بازاروں پارکوں، مسجدوں اور دیگر مقامات پر حجاب کے ساتھ جاتی ہیں البتہ عام مجامع میں ان کا گزر نہیں ہوتا اور زنان کو ایسے مقامات سے دلچسپی ہے۔

سعودی جاسوس یمنی افواج کے قبضہ میں

گرفتار شدہ اطالوی افسران کا مستقبل

معلوم ہوا ہے کہ امام یمن اور سلطان ابن سعود کی جنگ کے دوران میں یمنی حکام نے چار حجازی جاسوسوں کو گرفتار کرلیا تھا جو اس وقت صنعاء میں نظر بند ہیں ... اسی جنگ میں سعودی افواج نے دو اطالوی افسروں کو بھی گرفتار کیا تھا۔ یہ افسر گزشتہ سال سے یمنی افواج کو توپ چلانے کی مشق کرا رہے تھے۔ گرفتاری کے وقت یہ اطالوی افسر مسلح تھے جو بغیر کسی مزاحمت کے سعودی افواج کے قبضہ میں چلے گئے۔

معلوم ہوا ہے کہ اطالوی سفیر متعینہ جدہ نے ان کی رہائی کیلئے سعودی گورنمنٹ سے سلسلہ جنبانی شروع کردی ہے یقین ہے کہ حکومت سعودیہ بغیر کافی ضمانت کے ان افسروں کو رہا نہیں کرے گی۔

محکمہ شرعیہ کیلئے ۵ لاکھ لیرا کی منظوری

ترکی حکومت کا شرعی نظام

ترکی اخبار ملیت کا طرابلس ہے کہ ترکی حکومت نے محکمہ شرعیہ کو ۱۹۳۴ء کے لئے ۵ لاکھ لیرہ (ترکی پونڈ) دینا منظور کیا ہے۔ یہ محکمہ الغائے خلافت سے دو سال بعد جمہوریہ ترکیہ نے قائم کیا تھا جو اس وقت سے اب تک نہایت حسن و خوبی سے شرعی خدمات انجام دے رہا ہے۔ طلاق، ہبہ، وراثت، خلع، نکاح اور دیگر مسائل شرعیہ کے مقدمات میں ترکی عدالت اس محکمہ کے فیصلہ پر عمل کرتی ہے۔ اگر محکمہ شرعیہ کے ارکان میں کسی مسئلہ کے متعلق اختلاف ہو جائے تو پھر اس کے ارکان اعلیٰ کا فیصلہ ناطق و نافذ سمجھا جاتا ہے۔

ترکی زبان میں عربی کتابوں کا ترجمہ

ترکی حکومت کی وزارت تعلیم نے ۱۹۳۳ء میں چند نایاب عربی کتابوں کا ترکی زبان میں ترجمہ کرایا ہے۔ ان کتابوں میں حدیث، اسماء الرجال، سیرۃ خالد بن ولید وغیرہ شامل ہیں۔ ۱۹۳۴ء میں بھی بہت سی متعدد عربی کتابوں کا ترجمہ ترکی زبان میں کیا جائے گا۔

آج کل لاطینی حروف میں قرآن کریم کا متن شائع ہو رہا ہے تاکہ ترک عربی زبان پڑھے بغیر قرآن کریم کی اصل آیات کو پڑھ سکیں۔ ساتھ ہی ساتھ ترکی ترجمہ بھی اور ترجموں سے زیادہ صحیح ہے شائع ہو رہا ہے۔

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہئے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا (جو کہ آپ کے نام سے پہلے پتہ کے شروع میں لکھا ہوا ہے) ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل ارشاد و معاف ...

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

ترکی گورنمنٹ کی مالی پوزیشن

درآمد سے برآمد میں اضافہ

کئی سال سے تمام دنیا اقتصادی پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ سال رواں سے بعض ممالک میں تجارت درآمد برآمد کو فروغ ہوا ہے۔ اس اقتصادی بحران میں صرف دو (ترکی و ...) ایسے ملک ہیں جنہوں نے اپنی مالی پوزیشن کو برقرار رکھا اور کسی دوسری حکومت کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلایا۔ ۱۹۳۳ء میں ترکی تجارت کی حالت بہت بہتر رہی اور ۱۱ لاکھ ترکی پونڈ کی تجارت ہوئی ہے یعنی ۹۶ کروڑ ایک لاکھ کی برآمد اور ۷۴ کروڑ ساٹھ لاکھ ترکی پونڈ کی درآمد ہوئی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سال ترکی تجارت کی برآمد اس کی درآمد سے زائد رہی۔

یوگوسلاویا کی مسلم آبادی

ترک خواتین میں شرعی پردہ

یوگوسلاویا جنگ عظیم کے اختتام پر سربیا اور مانٹینیگرو کا ایک نظام حکومت کے ماتحت الحاق کے بعد ایک مستقل شکل میں پیدا ہوا تھا گویا اس کی پیدائش جنگ عظیم کی مرہون منت ہے۔ اس کی آبادی ایک کروڑ بیس لاکھ ہے جس میں دس لاکھ ہنگری، سات لاکھ جرمن، بیس لاکھ ترک، دو لاکھ رومانی اور سنکار اور اتنی لاکھ یوگوسلاویا کے باشندے ہیں۔ چونکہ یوگوسلاویا مختلف اقوام ...

افسانہ

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

تاہلی زندگی کا پہلا قدم

چند اجنبی خواتین کا اچانک ورود

(گزشتہ سے پیوستہ)

نکاح کی تقریب سعید کے بعد سب مہمان رخصت ہوگئے اور خواتین نے قطورہ کو اس مبارک رشتہ پر مبارکباد دی اور حسب حیثیت تحفہ تحائف پیش کرکے اپنی خوشنودگی کا اظہار کیا۔ دوسرے روز قاضی صاحب قبلہ نے اپنا ایک عالیشان مکان ...

خاتون: یہ بھی اس سے تو کوئی بحث نہیں کہ تم نے کس مذہب کو چھوڑا اور کس کو قبول کیا، صرف خوشی اس بات سے ہے کہ تمہارا عقد ایک مسلمان سے ہوا۔ دیکھو میری ایک بہن کا عقد بھی ایک مسلمان سے ہوا ہے اور وہ بھی اپنے اپنے مذہب پر قائم ہیں۔

قطورہ: آخر عیسائی ایسا کیوں کرتے ہیں کیا عیسائیوں کے ہاں ان کو خاوند نہیں ملتے؟

خاتون: یہ اصل بات یہ ہے کہ مسلمان اپنی بیویوں کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش آتے ہیں اور اپنے برابر درجہ دیکر ان کی بڑی عزت کرتے ہیں۔ عیسائیوں کے ہاں یہ بات نہیں ہے وہاں بیوی کی کوئی حیثیت ہی نہیں ...

(باقی آئندہ)

کانگریس کو ہندو مہاسبھا بنانے کی کوشش نہ کیجئے

فرقہ وارانہ معاملات میں کانگریس کی پالیسی غیر جنبہ دارانہ ہے

پنڈت مالویہ کو حضرت مولانا احمد سعید صاحب کا مدلل و مبرہن جواب

ڈاکٹر انصاری نے یورپ تشریف لیجانے کے وقت اپنے ایک وداعی پیغام میں جن خیالات کا اظہار کیا تھا اور کانگریس کے متعلق جو اہم تصریحات فرمائی تھیں وہ نہایت معقول اور درست تھیں بالخصوص فرقہ وارانہ معاملات کے متعلق ڈاکٹر صاحب نے جو کچھ فرمایا تھا وہ نہایت حزم و احتیاط کے ساتھ تھا۔ اس حقیقت پر بھی غالباً کسی کو بھی سمجھدار اور منصف مزاج انسان انکار نہیں کرسکتا ...

کی متفقہ پالیسی بتانا ایک ایسا غیر ذمہ دارانہ اقدام ہے جس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ مالوی جی جس اسکیم کو آج انتہائی جرأت کے ساتھ کانگریس کی فیصل شدہ اسکیم فرما رہے ہیں اس کی حالت یہ ہے کہ کانگریس کی ورکنگ کمیٹی نے اس پر بحث و تمحیص نہیں کی۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سامنے اس کو پیش نہیں کیا گیا ...

گاندھی جی کا اعتراف

مخلوط انتخاب اور نہرو رپورٹ

کانگریس کی پوزیشن

بمبئی کی اسکیم

(باقی صفحہ ۴ پر ملاحظہ فرمایئے)

چکن اور لیس کیڈہ کاری کے بہترین رومال خرید

اگر آپ ہندوستان کے بنے ہوئے نفیس چکن کے رومال، ساڑی، کرتے، غلاف، تکیہ، تھیلیاں وغیرہ خریدنا چاہتے ہیں تو ہم سے مال منگائیں۔ انشاءاللہ مال اچھا اور نرخ مناسب پائیں گے۔ ذیل کے نمونہ کے علاوہ ہمارے یہاں ہر قسم کا مال ہر وقت موجود رہتا ہے۔ تاجروں کے لئے خاص رعایت ہے۔ مفصل نرخ کے لئے خط لکھئے۔

اے جلیل ۱۳۵ ایس۔ ان۔ بنرجی روڈ۔ کلکتہ

موسم گرما کا کاٹ میں اقساط پر خرید کیجئے

دیا تعلیمی و تحقیقی اشخاص جو کاٹ پیس کی تجارت کو مستقل طور سے اختیار کرنا چاہتے ہوں ارزاں والی قسم کاٹ میں ہم سے اقساط پہلے کر تجارت کرسکتے ہیں۔ مفصل شرائط تین پیسہ کا ٹکٹ ڈاک بھیج کر فرم ہذا سے طلب کیجئے۔

ایم۔ اے۔ طالش اینڈ سنز آرڈر سپلائرز بمبئی نمبر ۳

مفت — بالکل مفت — مفت

کامیاب زندگی

اپنی قیمتی زندگی کو عیش و عشرت، محبت، دولت، بیکاری میں ضائع نہ کرو بلکہ ہماری کتاب

قوم کی امانت

مفت منگا کر اپنی پوشیدہ قوتوں کو بیدار کرو اور کام میں اپنی زندگی کو کامیاب بناؤ۔ آپ کی ہر خواہش پوری ہوگی۔

منیجر ہنس سرور بک ڈپو، کرشن نگر، لاہور

کراماتی سرمہ

یہ سرمہ سورۂ یٰسین شریف کے عمل سے ایک چلہ میں بڑی مشقت کے ساتھ تیار کیا گیا ہے ...

ملنے کا پتہ: ناظم دارالبرکات رحمانی دیوبند شریف ضلع سہارنپور یوپی

گورنمنٹ آف انڈیا سے باقاعدہ رجسٹری شدہ

سینکون

سانپ کاٹے کی مجرب اور پیٹنٹ دوائی

صرف دس منٹ میں زہر کا اثر دور کر دیتی ہے

ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے

قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ: اے شیر اینڈ کمپنی ۲۱ جالندھر شہر (پنجاب)

لڑکا ہی ہوگا

میٹھا پھل

پتہ: منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ، ۳۰ لاہور

عرق سوزاک

سوزاک کیلئے دنیا میں بہترین دوا

ہر قسم کے سوزاک کیلئے آزمائی ہوئی دوا ہے۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا ایک دو خوراک میں ہی اثر ظاہر ہوتا ہے۔ پیشاب کی تکلیف فوراً رفع ہو جاتی ہے۔ قرحہ کو جلد بھر دیتا ہے۔ سوزاک کے جراثیم کی افزائش کو روکتا ہے۔ ایک شیشی میں نو خوراک۔ عرق کی قیمت فی شیشی دو روپے چار آنہ۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

شربت روح افزا

(رجسٹرڈ)

موسم گرما میں ہر قسم کی شکایت کیلئے اکسیر ہے۔ تمام ہندوستان میں اپنے خواص کی وجہ سے مشہور و مقبول ہو چکا ہے۔ بڑے بڑے راجہ، نواب اس کو ہمیشہ استعمال کرتے ہیں۔ فی بوتل ایک روپیہ چار آنے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کرکے استعمال کیجئے۔

آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا، پرانے سے پرانے روہے کیلئے خصوصاً بیحد مفید ہے۔ ... قیمت فی تولہ ۶ ماشہ کی شیشی عہ

... قیمت فی تولہ عہ ۳ ماشہ کی شیشی ...

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند۔ دہلی

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات سرتاج عالم ہنگ نگرہ گولیاں اپنے اکسیری تاثیرات سے بیرون ہند میں بھی مقبول عام ہو چکی ہیں۔ ... کمزوری دور کرنے میں لاثانی ثابت ہو چکی ہیں۔ ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۴۰ گولیاں صرف ایک روپیہ (عہ)

ویدشاستری، جام نگر کاٹھیاواڑ

مفت کی اکسیر

... کے استعمال سے مادہ کی باہ جریان، سرعت انزال، کثرت احتلام وغیرہ نہیں رہ سکتے ...

ضرغام اللہ خاں سابق شیرمال، راولپنڈی، محلہ شاہ نذر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ ۲۵ صفر المظفر ۱۳۵۳ ہجری

حکومت ہند کا تازہ اعلان
تنگ نظری و کوتاہ اندیشی کی بدترین مثال

سنا تو یہ کرتے تھے کہ "دیر آید درست آید" لیکن حکومت کے تازہ سرکاری اعلان نے جو پٹنہ کے فیصلوں کے تقریباً ایک ماہ بعد شائع ہوا ہے اس مقولہ کو غلط ثابت کر دکھایا اور جتنی دیر میں یہ اعلان شائع ہوا اتنا ہی "نادرست" شائع ہوا۔ حکومت ہند کی کوتاہ اندیشی اور تنگ نظری کی اس سے بدترین مثال ملنا مشکل ہے…

…سرخ پوشوں نے وقت ایثار و قربانی کے لئے پیش کر دیا اور بغیر ایک لفظ زبان سے نکالے ہوئے جیلوں میں چلے گئے دا(گا) جائز و آئینی سرگرمیوں سے محروم کر دینا اگر انتقام، تنگ نظری کے جذبات پر مبنی نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ اور حکومت ہند کا اس پر رضامند ہو جانا صریح ناانصافی اور ظلم کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے…

خوف و تذبذب

صوبہ سرحد کے سرخ پوش

…کی تبلیغ سے پٹھانوں کے اندر عدم تشدد کی وہ حیرت انگیز اسپرٹ پیدا ہو گئی جس نے نہ صرف ہندوستان بلکہ باہر کے بہت سے آنے والے حضرات کو ۱۹۳۰ء اور ۱۹۳۲ء میں متحیر و متعجب بنا دیا۔ حکومت سرحد کا ایسے پر امن غیر متشدد غیور و بہادر باشندوں کو جن کا قصور صرف اتنا ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو…

…پر صدائے احتجاج بلند کرے اور حکومت کو اس کی خطرناک غلطی پر متنبہ کر کے اس کے عواقب و نتائج سے آگاہ کر دے۔ حکومت کے لئے بہتر ہوتا کہ وہ ایسا نہ کرتی اور اگر وہ اب بھی چاہے تو وہ اس غلطی کی تلافی کر سکتی ہے غلطی بہرحال غلطی ہے اور اسے جس وقت بھی درست کر دیا جائے وہی وقت اس کے لئے مناسب ہے۔ (باقی آئندہ)

ایک نامعقول مطالبہ

پنڈت … آریہ جماعت کے ایک مذہبی مناظر ہیں اور … ریاست حیدرآباد میں … یہ الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے اپنی ایک تقریر کے دوران میں اس قسم کے الفاظ استعمال کئے جن سے مذہب اسلام کی توہین ہوتی تھی اور جو مختلف…

…اس کے خلاف یا موافق ایک لفظ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ معقول پوزیشن تو یہی ہے اگر اس کے باوجود بھی یہ یا دوسرے ہندو اخبارات یا آریہ سماجی انجمنیں کوئی اور پوزیشن اختیار کرتی ہیں تو یہ ان کا ایک متعصبانہ اور نامعقول طریق عمل ہے جس کی حمایت نہیں کی جا سکتی۔

…غیر محتاط طریقہ پر مقالات افتتاحیہ سپرد قلم کر سکتے ہیں جو مطالبہ اس قدر غلط بنیاد پر کیا جائے اور اس کی پشت پر سوائے اشتعال انگیز دھمکیوں کے کوئی معقول دلیل نہ ہو اسے کون شخص ایک لمحہ کے لئے بھی جائز و درست قرار دے سکتا ہے۔

شذرات

بمبئی اور واردھا

کانگریس ورکنگ کمیٹی اور کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کے آئندہ جلسوں میں جو اہم مسائل پیش ہونے والے ہیں ان کا تقاضا یہ تھا کہ ان دونوں مجالس کے اجلاس ایک ہی تاریخوں میں اور ایک ہی جگہ منعقد ہوتے تاکہ تمام اراکین باہمی تبادلۂ خیالات کے بعد کسی متفقہ نتیجہ پر پہنچ سکتے مگر ہمیں یہ دیکھ کر تعجب ہو رہا ہے کہ ان دونوں مجلسوں کے جلسوں کے مقام اور تاریخیں علیحدہ علیحدہ رکھی گئی ہیں…

…سمجھ میں نہیں آتا کہ اس کی وجہ کیا ہے۔ واردھا بمبئی سے کافی دور ہے اور جو حضرات دونوں جماعتوں میں شریک ہیں انہیں بار بار سفر کی زحمت برداشت کرنی پڑے گی اور باہمی مشورے میں جو سہولتیں ایک جگہ ہونے سے پیدا ہو سکتی تھیں وہ بھی نہ ہو سکیں گی۔ ورکنگ کمیٹی کے جلسہ کو اس طرح پارلیمنٹری بورڈ کے جلسہ سے قبل اور علیحدہ منعقد کرنے میں کوئی مصلحت ضرور ہو گی جسے منظر عام پر آنا چاہئے۔

کلکتہ کارپوریشن

ہندوستان کے سب سے بڑے میونسپل ادارے میں آج کل دو کانگریسی جماعتوں کے باہمی افتراق و انشقاق کی بدولت جس قدر شرمناک صورت حال نمایاں ہو گئی ہے وہ اس قابل ہے کہ اس کی مذمت ملک کے ہر گوشے سے کی جائے۔ یہی کلکتہ کارپوریشن جو آج کل بدترین قسم کی جماعت بندی میں مبتلا ہے …

…اس جگہ پہنچ کر دونوں جماعتوں کو تھوڑی دیر کے لئے یہ غور کرنا چاہئے کہ وہ کس طرف جا رہی ہیں … ورنہ اس کا انجام سوائے رسوائی و جگ ہنسائی کے اور کچھ نہ ہو گا۔

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں:-

…

الجواب

(۱) رشتہ منقطع نہیں ہوا۔

(۲) یہ بھی رشتہ منقطع کرنے کیلئے کافی نہیں۔

(۳) اس صورت میں اگر شوہر نے یہ الفاظ بہ نیت طلاق کہے تھے تو زوجہ کے انکار کرنے پر طلاق بائن ہو جائے گی اور پھر تجدید نکاح کی ضرورت ہو گی۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

دہلی

پنڈت مالویہ کو حضرت مولانا احمد سعید صاحب کا مدلل جواب

(سلسلہ صفحہ ۳)

…کانگریس کے جو ممبر کانفرنس میں جا بیٹھیں گے ان کا فرض ہو گا کہ وہ باہمی سمجھوتہ کی کوشش کریں اور کمیونل ایوارڈ کو مسترد کرانے کی سعی کریں … کانگریس کے پلیٹ فارم کو ہندو مہاسبھا کا پلیٹ فارم بنانے کی کوشش نہ کریں گے، ورنہ کانگریس کو کانگریس ہی رہنے دیں گے۔

دار الحکومت

"حروف تہجی" کے انعامات کی تقسیم
خطابات کی فہرست میں دہلی کی قسمت!

دہلی ۸ جون۔ ملک معظم کی سالگرہ کی تقریب میں جن بہی خواہان سرکار کو خطابات عطا ہوئے ہیں ان میں دہلی کا حصہ اس مرتبہ قلیل رہا ہے۔ ممتاز اعزازات میں سر جارج اسٹینلے … مقام گورنر جنرل ہند اور سر فلپ چیٹوڈ سپہ سالار ہند …

جواہرات کی چوری کا سراغ دہلی میں
جوہریوں کی دو دکانوں پر پولیس کا چھاپہ!

دہلی ۸ جون۔ … کلکتہ میں نواب رامپور کے ایک بھائی کے مکان سے تقریباً ایک لاکھ روپیہ کے جواہرات کی چوری ہوئی تھی … کلکتہ پولیس دہلی میں آئی اور اس نے تحقیقات شروع کی …

دہلی کلاتھ مل پر عورتوں کا پکٹنگ
ایک مزدور کے مرنے کی افواہ سے ہیجان

دہلی ۸ جون۔ دہلی کلاتھ مل کی ہڑتال … لیکن پولیس … نے افواہ سے سخت ہیجان پیدا ہو گیا …

ضیافت

…

ڈاکوؤں اور دیہاتیوں کا تصادم

رنگون ۸ جون۔ ڈاکوؤں کے مسلح گروہ نے ایک چینی دوکان پر حملہ کیا اور اس کی بیوی کو لیکر فرار ہو گئے۔ دیہاتیوں نے ڈاکوؤں کا تعاقب کیا دو طرفہ میں سخت معرکہ آرائی ہوئی جس میں ایک دیہاتی ہلاک اور چار ڈاکو زخمی ہو گئے۔ مگر ڈاکو فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

قیدی چلتی ٹرین سے فرار ہو گیا

لاہور ۸ جون۔ چلتی گاڑی سے ایک قیدی مسمی شادی لال جب کہ وہ جہلم سے امرتسر لیجایا جا رہا تھا وہ یکایک کھڑکی سے کود پڑا۔ کانسٹیبلوں نے جن کی زیر نگرانی وہ جا رہا تھا فوراً زنجیر کھینچکر گاڑی کھڑی کر دی۔ لیکن قیدی فرار ہو چکا تھا۔

یو۔ پی وقف بل کے اسپیشل افسر کا انتقال

نینی تال ۸ جون۔ ڈاکٹر … صدیقی۔ یو۔ پی وقف بل کے اسپیشل افسر کا انتقال ہو گیا آپ پر ہفتہ کی صبح کو فالج کا حملہ ہوا تھا۔

کانگریس کے خلاف پابندیاں ہٹا لی گئیں
سرخ پوشوں کی انجمنوں اور انقلاب پسند جماعتوں کو جائز قرار نہیں دیا جائیگا
آرڈیننس ایکٹ قائم رہیں گے۔ سیاسی اسیروں کی تدریجی رہائی

شملہ ۸ جون۔ حکومت ہند کی طرف سے مندرجہ ذیل اعلان شائع ہوا ہے:-

حکومت ہند نے ان حالات پر غور کیا ہے جو آل انڈیا کانگریس کمیٹی پٹنہ کی تجویز متعلقہ سول نافرمانی سے پیدا ہوئی ہے اس تجویز نے گاندھی جی کے … اپریل والے بیان کی تائید کی ہے … اس کے علاوہ کانگریس کمیٹی نے ایک دوسری قرارداد میں فیصلہ کیا کہ وہ کانگریس کی جانب سے عام انتخابات کے لئے اپنے امیدوار کھڑے کرے گی …

علاوہ انقلاب پسند جماعتوں کے متعلق اعلانات کو واپس نہیں لے گی نیز صوبہ سرحد کے حکومت ہند اور صوبہ جات کی کامل منظوری کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ وہ سرخ پوشوں کی انجمنوں کو جائز قرار نہیں دیگی اور ان کے خلاف گذشتہ اعلانات نافذ رہیں گے۔ تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ میں سزا یافتہ قیدیوں کی قبل از وقت رہائی کی پالیسی بدستور قائم رہے گی اور صوبجاتی حکومتیں اس معاملہ میں مقامی حالات کا خیال رکھیں گی۔

کانگریس کے آئندہ اجلاس کا صدر کون ہو گا؟
ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کی تاریخوں میں تبدیلی

الہ آباد ۸ جون۔ قائم مقام صدر کانگریس نے مشورہ کرنے کے بعد کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کے جلسے کے لئے ۱۷ جون مقرر کی ہے … آئندہ صدارت کے لئے پنڈت مالویہ کا نام پیش کیا جا رہا ہے … بابو راجندر پرشاد …

ڈاکوؤں نے پولیس پر بم پھینکے
ایک گاؤں میں زبردست معرکہ آرائی

…

پنجاب میں بم بازوں کا اڈہ
ایک سکھ کے مکان سے بم برآمد ہوا

لاہور ۶ جون۔ … تھانہ چھبال … ایک سکھ … کے مکان کی تلاشی … بم …

کانگریس کو ہندو سبھا کا چیلنج

کلکتہ ۸ جون۔ بنگال پراونشل ہندو سبھا نے کانگریس کو الٹی میٹم دیا ہے جو پٹنہ کے فیصلوں کے متعلق ہے اور اسمبلی کے لئے الگ امیدوار کھڑے کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس سبھا کی انتظامیہ کمیٹی نے ہفتہ کے روز پٹنہ کے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے فیصلوں پر غور کیا اور یہ طے کیا کہ اگر کانگریس نے صاف طور سے بلا پس و پیش ایک قرارداد کے ذریعہ کمیونل ایوارڈ کو نامنظور نہ کر دیا تو ہم اپنے امیدوار کھڑے کریں گے۔

مشتہر باغی گولی سے اڑا دیا گیا

رنگون ۶ جون۔ … تھانہ … ایک اشتہاری باغی لیڈر پولیس سے مقابلہ کرتے ہوئے پولیس کی ایک گولی سے ہلاک ہو گیا۔ یہ شخص برما کے "باغی بادشاہ" ساسایا سین کا لفٹننٹ تھا حکومت نے اس کے سر کے لئے انعام مقرر کر رکھا تھا۔

ڈھائی سال کے بعد پنجاب کانگریس کمیٹی کی بیداری

لاہور ۸ جون۔ ڈھائی سال کے بعد پنجاب کانگریس کمیٹی کل اپنا اجلاس منعقد کرے گی جس میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی اور ورکنگ کمیٹی کی تجاویز پر غور کیا جائیگا۔

ملک معظم کی سالگرہ کی پریڈ
پٹاخہ پھٹنے سے سخت سنسنی

…

ہندوستان کا نظام اشتراکی ہونا چاہئے
مہاراشٹر کے کارکنوں کا اعلان

پونہ ۸ جون۔ مہاراشٹر کے کانگریسی کارکنوں کا ایک جلسہ … کی صدارت میں منعقد ہوا … آئندہ ہندوستانی نظام حکومت کو اشتراکی ہونا چاہئے …

دو سو مکانات اور چار بیل جل گئے
ناگپور کے قریب آتش زدگی

ناگپور ۸ جون۔ یہاں سے … میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں میں خوفناک آگ لگ گئی جس سے دو سو مکانات اور ایک بیل جل کر خاک ہو گئے …

خان عبد الغفار خاں رہا نہیں کئے جائینگے

…

شملہ میں ایک سکنڈ تک زلزلہ کے جھٹکے
چھت سے گر کر ایک بندر ہلاک ہو گیا

شملہ ۸ جون۔ کل شام کو چار بجکر ۵۰ منٹ پر زلزلہ کے زبردست جھٹکے محسوس ہوئے زلزلہ ایک سکنڈ تک قائم رہا۔ زلزلہ کے جھٹکوں سے جان و مال کا کوئی نقصان نہیں ہوا صرف ایک بندر جو سیسل ہوٹل کی چھت پر بیٹھا ہوا تھا جھٹکوں سے زمین پر گر کر مر گیا۔

آتشبازی سے تمام خاندان ہلاک

میسور ۸ جون۔ … ایک اطلاع مظہر ہے کہ وہاں آتشبازی کے سامان میں آگ لگنے سے چار اشخاص ہلاک ہو گئے ایک آدمی شدید طور پر مجروح ہوا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص اپنی بیوی اور دو بچوں کے ساتھ اپنے مکان میں آتشبازی کا سامان تیار کر رہا تھا کہ اچانک گندھک میں آگ لگ گئی جس سے وہ شخص تو فوراً ہی مر گیا وہ اس کی بیوی اور بچے … حالت میں ہسپتال پہنچائے گئے جہاں وہ جانبر نہ ہو سکے۔

روسی افواج حکومتوں کی بنیادیں ہلادینگی
بالشویک کمانڈر کا اعلان

ماسکو ۶ جون۔ جنرل بلوچر چیف آف دی سوویٹ آرمی نے جو مشرقی روس کے انچارج ہیں۔ ایک تقریر میں اعلان کیا ہے کہ روس جنگ کرنا نہیں چاہتا لیکن ہمیں جاپان جرمنی اور انگلستان جیسی سرمایہ دار حکومتوں سے خطرات ہیں۔ اسلئے ہم نے اپنی سرحدوں کو مضبوط کر لیا ہے۔ پچھلے ۵ سال میں ہم نے اپنی فوجی قوت میں اتنا اضافہ کر لیا ہے جتنا زار نے ساری عمر میں نہیں کیا تھا۔ میں اعلان کئے دیتا ہوں کہ اگر کسی سرمایہ دار حکومت نے ہم پر حملہ کیا اور ہمیں جنگ کے لئے مجبور کیا تو ہماری فوجیں اور ہمارے کسان ان کا منہ توڑ دیں گے اور سرمایہ داروں کی بنیادیں تباہ ہو جائیں گی۔

گاندھی جی سے زیادہ خوفناک!
اشتراکیت پر لندنی اخبار کا تبصرہ

لندن۔ تحریک سول نافرمانی واپس لینے اور آئندہ انتخابات میں شریک ہونے کے متعلق آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ریزولیوشنوں سے پیدا شدہ سیاسی صورت حالات پر رائے زنی کرتا ہوا لندن کا مشہور لبرل اخبار "نیوز کرانیکل" رقمطراز ہے:-

"انڈین نیشنل کانگریس کو جو ہندوستان میں سیاسی طور پر بیدار ہو چکی ہے اور سیاسی ہندوستان کی نمائندگی کرتی ہے … یہ خطرہ بہت زیادہ نہ ہو۔ اگر گاندھی جی کے … کی سزا دی ہے تو یہ امر بھی یقینی ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کی اشتراکیت ہمارے لئے … گاندھی جی کے کوڑوں سے زیادہ خطرناک ثابت ہو گی۔

تخفیف اسلحہ کانفرنس کی لاش کا ماتم
صدر کانفرنس نے استعفی کی دھمکی دیدی

لندن ۶ جون۔ سخت اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ تخفیف اسلحہ کانفرنس کی ناکامی سے مایوس ہو جانے کے باعث دو تین روز میں تمام ڈیلیگیٹ اپنے اپنے ملک چلے جائیں گے۔ اس طرح کانفرنس پھر ایک غیر معین عرصہ کیلئے ملتوی ہو جائیگی۔

آج مسٹر آرتھر ہنڈرسن صدر تخفیف اسلحہ کانفرنس کے فرانسیسی نمائندہ موسیو بارتھو سے جھگڑا ہو گیا جس کی بنا پر مسٹر آرتھر ہنڈرسن نے کانفرنس سے مستعفی ہو جانے کی دھمکی دی …

فرانس کی جنگی تیاریاں
زمین دوز حوضوں میں تیل کا ذخیرہ

پیرس ۸ جون۔ … جنگ کے زمانہ میں ہوائی جہازوں کے حملہ سے جہازوں کے کام آنے والے تیل کی حفاظت کرنے کے لئے …

چین کو فتح کرنے کیلئے اسلحہ کی فراہمی

…

مذاق ہی مذاق میں ایک مشہور اہل قلم کی ہلاکت

پیرس ۸ جون۔ مشہور جاسوسی ناول نویس … کا انتقال ہو گیا …

سکھ کو اسلام قبول کرنے سے روکدیا

امرتسر ۸ جون۔ … دیال سنگھ … اسلام قبول کرنا چاہتے تھے کہ سکھوں نے زبردستی … مزاحمت کی …

مہاراجہ دیواس کو الاؤنس!

دہلی ۷ جون۔ … اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے مہاراجہ دیواس … کو … روپیہ ماہانہ الاؤنس دینا منظور کیا ہے …

بغیر اجازت مذہبی عمارت بنانے کی ممانعت
ریاست بڑودہ میں ایک نیا قانون

بڑودہ ۸ رجون - بڑودہ گورنمنٹ نے ایک مذہبی عمارت کے متعلق ایک قانون برائے اظہار رائے عامہ جاری کیا ہے جس کے اغراض ومقاصد واضح کرتے ہوئے کہا ہے کہ گورنمنٹ نے نقض امن کے اندیشہ کا انسداد کرنے کے لئے یہ قانون جاری کیا ہے اور اس کے مطابق کوئی بھی مذہبی عمارت جاہے وہ گرجا مندر مسجد یا اور کوئی جگہ ہو حکومتی منظوری کے بغیر نہیں بنائی جا سکے گی - اور جو اس کی خلاف ورزی کرے گا اس کو چھ ماہ قید یا ... روپیہ جرمانہ کی سزا دی جائے گی - کوچین اور اندور ریاستوں میں اسی قسم کے قوانین موجود ہیں -

یوپی کونسل میں ایک مفید مسودۂ قانون
بچوں کو تمباکو نوشی کی ممانعت

مالیر کوٹلہ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

برطانیہ کا قرضہ جنگ کی ادائیگی سے انکار

سیام پر جاپانی حملہ کا خطرہ!

مجلس اقوام میں روس کی شرکت؟

جنیوا ۱۰ رجون - بیان کیا جاتا ہے کہ سوویٹ روس اور چھوٹی اقوام کے درمیان ایک دوسری حکومت کو تسلیم کرنے کے متعلق گفت وشنید جاری ہے - باخبر حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ روس کا یہ قدم جمعیۃ اقوام میں شرکت کی جانب ہے -

کانگریس کے اجلاس کی اجازت ہوگی مگر آرڈیننس ایکٹ قائم رہیگے
حکومت کی پالیسی کانگریس کی پالیسی کے ساتھ تبدیل ہوتی رہے گی
صوبجاتی حکومتوں کی رائیں۔ حکومت کا رویہ۔ راج گوپال آچاریہ کا بیان

شملہ ۸ رجون - پٹنہ کے فیصلہ کے بعد جس میں سول نافرمانی کو واپس لے لیا گیا ہے حکومت ہند صوبجاتی حکومتوں سے مشورہ کر رہی تھی کہ اب اس کا سلوک کانگریس کے ساتھ کیا ہونا چاہئے - معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں صوبجاتی حکومتوں نے مختلف آراء کا اظہار کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ملک کے مختلف حصوں میں کانگریس کا وقار اور اس کی طاقت جدا گانہ ہے - اس حالت میں حکومت کا یہ فیصلہ ہوگا کہ جب تک کانگریس آئینی طریقے استعمال کرتی رہے گی اس وقت تک حکومت اس کو جائز قرار دیگی ...

راج گوپال آچاریہ کا بیان

ایک عجیب وغریب نایاب نسخہ
جس کے شاید آپ بھی متلاشی ہوں

شمالی بنگال میں پھر زلزلہ کے جھٹکے

پولیس اور ڈاکوؤں میں جنگ
دو ڈاکو ہلاک - کئی سپاہی مجروح

اسمبلی میں کانگریس کی پالیسی پر غور

امریکہ میں قحط سالی کے آثار

بہشت انگیزوں نے اسٹیشن لوٹ لیا
ایک مہاجن کا قتل - کئی افراد زخمی

گرنتھ صاحب کے ارتھوں پر ہندو سکھ جھگڑا

مدراس میں غرباء کی معاشرتی زندگی
۲۳ مکانوں میں کئی ہزار آدمی رہتے ہیں!

مدراس ۸ رجون - مدراس کارپوریشن نے جو حال ہی میں مردم شماری کی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ شہر میں ... مکانات اور جھونپڑیاں ہیں جن میں ... آدمی رہتے ہیں - ان مکانات میں سے ۵۸۸ مکانات ایسے ...

حقوق کمیٹی کی رپورٹ کی اشاعت

لندن ۸ رجون - کل دار العوام میں وزیر اعظم برطانیہ نے بیان کیا کہ حقوق کمیٹی کی رپورٹ کی اشاعت کے لئے ۷ رجون کے اجلاس میں تاریخ مقرر کر دی جائے گی اور ہاؤس کو اس پر غور کرنے کا پورا موقعہ دیا جائے گا -

اطلاع
عجیب طلاء
خاص رعایت
نوٹس

سفید بالوں کو دائمی قدرتی سیاہ رنگت پر لانے والا
بال سیاہ تیل
اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں
اس تیل کے استعمال سے سفید بال جڑ سے کالے پیدا ہوتے ہیں اور ہمیشہ کالے ہی رہتے ہیں علاوہ ازیں نزلہ زکام سر درد کمزوری - دماغ وغیرہ دور ہو جاتے ہیں اس کی بہترین خوشبو دل ودماغ کو تر وتازہ رکھتی ہے باوجود ان خوبیوں کے قیمت فی شیشی صرف دو روپے (۲) محصول ڈاک علاوہ -
خاص رعایت - تھوڑے عرصہ کے لئے یہ تیل نصف قیمت یعنی عہ فی شیشی کے حساب سے فروخت کیا جائیگا محصول ڈاک علاوہ -
منگوانے کا پتہ
اے شیر اینڈ کمپنی ۲۱ جالندھر شہر (پنجاب)

وہ موسم آگیا
جس میں مریضان سوزاک خودکشی کر لیتے ہیں
کیوں؟ اس لئے کہ اس موسم میں سوزاک کی تکلیف ایک انسان کے لئے ناقابل برداشت ہو جاتی ہے اور وہ ایسی زندگی پر موت کو ترجیح دیتا ہے ...
ضروری التماس ...
ملنے کا پتہ - منیجر اکسیر ہاؤس پوسٹ بکس نمبر ۱۷۷ لاہور (پنجاب)

صوبہ بہار کا تباہ کن زلزلہ
داؤد نگری کا گمراہ کن پروپیگنڈہ
زلزلہ زدگان پر رعب جمانے کا ڈھنگ

کچھ دنوں سے خانقاہ یوپوری ضلع مظفر پور کے مولانا ... میں حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار آفت رسیدوں کے جھونپڑی وغیرہ کا کام انجام دے رہے ہیں ...

جامع مسجد مونگیر کی تعمیر کیلئے قابل توجہ اپیل
مساجد اللہ پر زلزلہ کی تباہ کاریوں کا اثر

حضرت مولانا مولوی عبد الصمد صاحب رحمانی امام جامع مسجد مونگیر نے ذیل کی اپیل بغرض اشاعت ارسال فرمائی ہے :-

زلزلہ کے نہایت خوفناک حادثہ کے باعث پورا شہر مونگیر جس طرح برباد و مسمار ہوا ہے - وہ اس قدر دردناک اور حسرتناک واقعہ ہے جس کے اظہار کے لئے الفاظ نہیں ملتے - پورا شہر اینٹوں اور مٹی کا ڈھیر ہے - تمام لوگ گھروں سے باہر کھلے میدان میں پڑے ہیں -

مگر سب سے زیادہ حسرتناک منظر خدا کے گھر یعنی مساجد کا ہے - شہر کی کوئی مسجد محفوظ نہیں ہے - خصوصاً شہر کی جامع مسجد جو تاریخی اور قدیم ہے ...

... الآخر واقام الصلوٰۃ وآتی الزکوٰۃ الخ (توبہ ع ۳) ہیں اور نماز کی اقامت کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں -

اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی تعمیر کرنے والوں کے لئے یہ بشارت ارشاد فرمائی ہے - کہ

من بنی للہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ - (متفق علیہ) جو شخص اللہ کے لئے مسجد بنائے گا - خدا اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا -

مسلمانان قصبہ جلال پور کا احتجاج

امروہہ ... کو مسلمانان قصبہ جلال پور کا ایک خصوصی احتجاجی جلسہ منعقد ہوا - اور ذیل کی تجویز پیش ہو کر متفقہ طور پر منظور ہوئی -

مسلمانان قصبہ جلال پور کا یہ جلسہ خاص اپنے سخت غم وغصہ کا اظہار کرتا ہے کہ ہندو اکثریت نے بمقام ... ایک خفیہ منظم سازش کے تحت مسلم اقلیت پر یکایک حملہ کر کے مسلمانوں کو شہید کیا - ان کے مکانات نذر آتش کئے اور جامع مسجد بابری کو شہید کر ڈالا - یہ جلسہ حکومت صوبہ متحدہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ فوراً تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا جائے جو سازش کا پتہ لگائے اور حکام متعینہ اجودھیا کی زیر نگرانی تحقیقات کرے - نیز ہندو بیراگیوں کو ان کے مجرمانہ افعال کی معقول سزا دی جائے -

تعویذ سے نوے ہزار کے جواہر برآمد ہوئے
ایک عادی مجرم کی گرفتاری

جرمنی میں ایک سو گیارہ اشتراکیوں پر مقدمہ

برلن ۳ رجون - ... ایک سو گیارہ کمیونسٹوں کے خلاف کل مقدمہ کی سماعت شروع ہو گئی ہے - ... تحریک کی راہ میں ... کا الزام ہے ... اگر عدالت نے ان کو مجرم قرار دیدیا تو بہت ممکن ہے کہ ان کے سر تن سے جدا کر دئے جائیں گے -

... کا قانون پاس کردا دے ورنہ سنٹرل ریلیف کمیٹی کا تباہ شدہ عورتوں کو وظیفہ دے - ۹ بجے ٹرین کا وقت قریب تھا مولانا پانچ بجے اسٹیشن روانہ ہو گئے - داؤد نگری کے ارڈوٹ

اعلان ضروری

متوسلین ومتعلقین سلسلہ رحمانی کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اعلیحضرت مولانا فضل الرحمن صاحب گنج مراد آبادی قدس سرہ اور حضرت ... شاہ ... صاحب قدس سرہ کا فاتحہ ... ربیع الاول ... مطابق ... رجون یوم جمعہ ... کو ہوگا - امید ہے کہ متوسلین تاریخ کا خیال رکھ کر تشریف لائیں گے اور شریک فاتحہ ہوں گے - والسلام!

(محمد عبد المغنی رحمانی خانقاہ رحمانی مونگیر شریف)

سفید داغ برص پھلبری کا مجرب علاج
اکسیر برص ... سفید داغ ... تین یوم مالش کرنے سے بغیر کسی ضرر یا تکلیف کے سفید داغ جڑ سے جاتے رہیں ...
دفتر اکسیر برص نمبر ۶۵ دربھنگہ بہار

جاوید
... مہتمم رسالہ جاوید دہلی

آیورویدک اور یونانی طبیہ کالج دہلی کا داخلہ
امیدوار مردوں اور عورتوں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جاتی ہے کہ وہ جلد از جلد پراسپکٹس طلب کرلیں جو مفت روانہ کیا جاتا ہے ۱۵ رجولائی ۱۹۳۲ء تک داخلہ کیلئے تمام درخواستیں دفتر کو موصول ہو جانی چاہئیں - بورڈنگ ہاؤس میں داخلہ لازمی ہے تعلیم کا نیا سال یکم اگست ۱۹۳۲ء سے شروع ہوگا -
حکیم حاجی محمد ظفر خاں آنریری پرنسپل

ضرورت ہے
قابل کارگذار سپروائزران تنخواہ ... اور نمبران ... روپیہ ماہوار برائے فرنچ کٹ ... اپنی تعلیم اور تجربہ واضح طور پر تحریر کریں
مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر
... ملنے کا پتہ: ... شاہ عالم گلی راجان دہلی

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

کیمیائی اجزاء سے طبی اصول پر تیار کیا ہوا بہترین سفوف
رانی بال صفا پوڈر
... بازار لال کنواں دہلی

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں داخلہ
امیدواروں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں داخلہ کے لئے درخواستیں ۱۵ رجولائی ۱۹۳۲ء تک پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے پاس پہنچ جانا چاہئیں ... قواعد وضوابط داخلہ طبیہ کالج کے دفتر سے مفت مل سکتے ہیں
پرنسپل طبیہ کالج

سالانہ داخلہ آیورویدک طبیہ کالج سہارنپور
امسال صرف چالیس طلبہ لئے جاویں گے ۱۵ رجون تک کھلا رہیگا کل درخواستیں ... پراسپکٹس کیلئے ... ٹکٹ روانہ کریں -
سکریٹری آیورویدک طبیہ کالج سہارنپور

کٹ قیمت کا فلسفی بنڈل صرف بیس روپیہ میں
۲۰/- بنڈل (۱۵ رمئی سے ۱۵ رجون تک)

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی-اے) — معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹ — دہلی یوم چہارشنبہ ۲۹ صفر المظفر ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۱۳ جون ۱۹۳۴ء — نمبر ۴۱

رازونیاز

اللہ یہ وقارِ جبینِ نیاز کا
خود ان کو مرے عجز پہ دھوکا ہے ناز کا

لو خلوتِ خیال میں پھر آگیا کوئی
پھر ہوش اب نہیں مجھے رازونیاز کا

اٹھا ہوں میں جمالِ حقیقت کو ڈھونڈنے
درپیش ہے سفر مجھے دنیائے راز کا

(از جناب فکری سلطانپوری)

دلچسپ حقائق و معلومات

آج سے دو ہزار برس پیشتر اٹلی کی جھیل نیمی میں ایک شہنشاہ کے دو جہاز غرق ہو گئے تھے۔ اب تلاش کرنے پر یہ دونوں جہاز مل گئے ہیں غوطہ خوروں نے پتہ لگایا ہے کہ دھات کا ایک چھوٹا سا ستون بھی موجود ہے جو غالباً جہاز ...

... تیار کیا گیا ہے۔ جو اس ریت کو صاف کر دے گا اور جہاز باسانی نکل سکے گا۔

حال ہی میں جرمنی اور انگلینڈ میں ہندوستانی آم پر علم جراحی اور سائنس ...

غرضیکہ موجودہ سائنس نے اس آلہ کے ذریعہ اپنا نادر کرشمہ دکھایا ہے۔

معاصرین کے افکار و آراء

بے موقع احتجاج

اغوا

اغوا کی اقسام اور اخبارات

دیسی صنائع کا احیاء

سیاسی اسیر اور حکومت بنگال

... کو وہ آزادی نصیب نہ ہو جو فرزندان ہند کا پیدائشی حق ہے۔ (زمیندار)

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہو یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت کا نقشہ قرطاس پر دیکھنا ہو یا دریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کے لئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہوں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہو وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں۔ ... ازبلا کی قیمت ... ایک نسخہ کی قیمت ... علاوہ محصولڈاک ہے۔ ... پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائے گا ...

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

متوسط اور غریب مسلمانوں کی تعلیم کا بہترین انتظام

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لڑکے اچھی تعلیم کے ساتھ درستی اخلاق اور نماز روزہ کے بھی پابند ہوں تو آپ کے بچوں کے واسطے اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ بہترین درسگاہ ہے۔

چونکہ مسلمانوں میں اوسط طبقہ اور غریبوں کی تعداد زیادہ ہے۔ لہٰذا اس اسکول میں دونوں طبقوں کے لڑکوں کی رہائش کے لئے جداگانہ بورڈنگ ہاؤس قائم کئے گئے ہیں جن کے قواعد و ضوابط ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ (یو-پی) سے مفت طلب فرمائیے۔

المشتہر

الطاف حسین بی-اے (علیگ) ہیڈ ماسٹر

The ...nial — No L 1793.

Vol. XIX No. 40 — DELHI SATURDAY JUNE 9, 1934 — PRICE ONE ANNA

دار الاصلاح کی سفارت

سیرا نصیب اڑکا عابد الغفار الخیری اور ایک اس کا ہم عمر مسمی اسلام اختر کہیں چلے گئے ہیں دار الاصلاح کی ایک رسید بھی کا غذ زردھی گم ہے لہٰذا اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر وہ میری رسید سے یا دار الاصلاح کے نام سے کوئی روپیہ مانگیں یا قرض لینا چاہیں تو ہرگز نہ دیا جائے کیونکہ اس قسم کے روپیہ کا میں ذمہ دار نہ ہوں گا نہ دار الاصلاح۔

۵ جون ۱۹۳۴ء سے مولانا فرید الدین صاحب دار الاصلاح کی طرف سے سفیر مقرر ہو کر فراہمی چندہ کا کام کریں گے اور کل ہندوستان میں دورہ کریں گے لہٰذا ہمدردان دار الاصلاح سے درخواست ہے کہ ان کی ہر ممکن امداد فرمائیں۔ ان کے پاس دار الاصلاح کا چھپا ہوا قرطاس سفارت دستخطی ناظم ہوگا رسید بھی ہوگی دیگر کاغذات بھی ہوں گے پس جو صاحب امداد فرمائیں وہ پہلے یہ کاغذات ملاحظہ فرمالیں ...

(محمد عبد الغفار الخیری۔ ناظم دار الاصلاح نواب گنج دہلی)

اخبار الجمعیۃ کیلئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

تحفہ میلاد النبی

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

مدرسہ جامع مسجد امروہہ اور "نیر اعظم"!! حساب کتاب کا ہر شخص معائنہ کرسکتا ہے

ریاست اودے پور کشیر کے نقش قدم پر — اسلامی احکام پر روک تھام

(عبد الرحمٰن قریشی۔ سکریٹری انجمن خادم الاسلام اودے پور)

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ۔ بازار بلیماران دہلی

جنت کی کنجی۔ دوزخ کا کھٹکا!

ہر سعادتمند روح دوزخ سے پناہ مانگتی ہے اور جنت کی تمنا رکھتی ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ کن برے اعمال کی وجہ سے انسان عذاب الٰہی میں مبتلا ہوگا اور دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اور کن اچھے اعمال کی بنا پر مومنوں کو جنت دی جائے گی۔

فتاویٰ رشیدیہ

تعلیم الاسلام

منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر — حیرت انگیز رعایتی اعلان

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

(جید برقی پریس دہلی میں باہتمام ہلال احمد زبیری پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

سرزمین اندلس میں المنصور کے کارنامے

وہ انسان جسکے نام سے بچوں کو ڈرایا جاتا تھا

گزشتہ الجمعیۃ میں ہشام ثانی خلیفہ اندلس اور المنصور (یعنے ابو عامر) کے حالات ویش کئے جا چکے ہیں آج آگے ملاحظہ فرمایئے۔

جو واقعات لکھے جا چکے ہیں ان پر جو شخص غور کریگا وہ اس نتیجہ پر پہونچیگا کہ المنصور سے بڑھ کر بے وفا، غدار، خود غرض اور بدخواہ سلطنت کوئی نہ ہوگا لیکن اگر کوئی شخص اس کی ذاتی غلطیوں کو چھوڑ کر حقیقی واقعات پر نظر ڈالے ...

یا ہر خالد یا بعض بہت کچھ مال غنیمت لے کر واپس آیا۔ اس کے بعد ... مطابق ... میں یلغار کر کے جلیقیہ تک پہونچا اور وہاں کے مشہور شہروں کو تاراج کرتا ہوا قرطبہ واپس آیا اور پھر دوسرے سال شہریوں پر آکر قبضہ کیا اور قلعوں کو منہدم کر دیا۔

ہر سال فوج کشی

المنصور نے ... مطابق ... میں اعلان جہاد کر کے جیان، البیرہ، ربطہ اور تدمیر ہوتا ہوا بلنسیہ آیا اور یہاں فوج کو آرام دیکر بادشاہ بربل کے ملک میں داخل ہوا جس کو اس نے شہر تلوشہ کے قریب ذلت آمیز شکست دی اور ... ارسفر اپنے تحفظ کو اس کے قلعہ پر نصب کر دیا ...

رعب کی ایک مثال

بوڑھے عیسائی جاسوس کی گرفتاری

تثلیث پرستوں سے مقابلے

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

علامہ امیر شکیب ارسلان سے حجاز میں قیام کرنے کی درخواست

علامہ امیر شکیب ارسلان نے حکومت مصر سے درخواست کی تھی کہ انہیں مصر میں قیام کرنے کی اجازت دی جائے۔ کیونکہ اول توان کی بوڑھی والدہ مصر میں قیام پذیر ہیں اور وہ ملاقات کرنے کیلئے جنیوا کا سفر اختیار نہیں کر سکتیں۔ دوسری وجہ یہ کہ علامہ موصوف کو اپنی بعض تصانیف کی طباعت کا خیال ہے جو قیام مصر کے زمانہ میں بسہولت طبع ہو سکتی ہیں۔ اس درخواست کو حکومت مصر نے نامنظور کر دیا اور موصوف کو مصر میں قیام کرنے کی ممانعت کر دی۔

بلکہ اس سے پہلے بھی ہزاروں یہودی ایسے آ چکے ہیں جنھوں نے داخلہ فلسطین کے لئے پروانہ راہداری حاصل نہیں کیا تھا۔

شرق اردن کے راستہ سے بھی یہودی فلسطین میں داخل ہو رہے ہیں۔ چونکہ دوسرے راستے ان پر بند کر دئے گئے ہیں اس لئے شرق اردن کو انھوں نے اس حرکت کے لئے منتخب کیا ہے۔

معاہدہ بلقان کی پابندی کا اعلان

انگورہ سے وزیر جنگ یونان کی واپسی

یونان کے وزیر جنگ انگورہ سے ہوتے ہوئے ایتھنز (پایہ تخت یونان) ...

مساوات کی ایک نظیر!

فوج اور فوج کے سردار سب برابر ہیں

عقبہ میں برطانوی افواج کے کمانڈر کی سرگرمیاں

یمن اور حجاز کی جنگ اور حکومت عراق کا رویہ

شرق اردن پر سعودی افواج کا حملہ

برطانیہ نے حفاظت کا وعدہ کیا ہے!

جدہ میں فرانسیسی اور انگریزی اخبار کے نمائندے

حدیدہ میں حکومت سعودیہ کا لاسلکی اسٹیشن

ایک عورت نامرد بنکر مرگ پر

پچاس سال تک مرد بنی رہی!

انگلستان میں چند شماری!

پچاس ہزار الوؤں کو شمار کرنے والا بہادر

الفاظ کی تعداد بتانے والا قلم

ایک نئے فاؤنٹین قلم کی ایجاد

ایک نئی قسم کا فاؤنٹین پین ایجاد ہوا ہے جو لکھے ہوئے الفاظ کی تعداد بتاتا ہے۔ اس قلم کا کمال یہ ہے کہ پچاس الفاظ لکھنے کے بعد قلم کے نمبروں میں حرکت ... (باقی صفحہ ہذا کالم ۲ کے نیچے ملاحظہ ہو)

بغیر پاسپورٹ فلسطین پر یہودیوں کا حملہ

بندرگاہ ... کی پولیس نے یہودیوں کے ایک گروہ کو گرفتار کر کے پایہ تخت ... جو بغیر پاسپورٹ کے فلسطین جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ اس قسم کے یہودیوں کی گرفتاری کا یہ پہلا موقعہ نہیں ہے ...

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دوسروں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

... تیار کنندہ نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

شربت روح افزا (رجسٹرڈ)

SHARBAT ROOHAFZA

Registered

موسم گرما میں ہر قسم کی شکایت کیلئے اکسیر۔ تمام ہندوستان میں اپنے خواص کی وجہ سے مشہور و مقبول ہو چکا ہے۔ بڑے بڑے راجہ نواب اس کو ہمیشہ استعمال کرتے ہیں۔ فی بوتل ایک روپیہ چار آنے

دواخانہ ہمدرد یونانی دہلی

قرص جریان

... ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ٹیلیفون نمبر ...

چکن اور کشیدہ کاری کے بہترین رومال وغیرہ

... اے مطیل ۳۹ ایس - ان - بنرجی روڈ کلکتہ

گورنمنٹ آف انڈیا سے باقاعدہ رجسٹری شدہ

سینکولن

سانپ کاٹے کی مجرب اور پیٹنٹ دوائی

صرف دس منٹ میں زہر کا اثر دور کر دیتی ہے

ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے

قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ (عہ) محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:- اے شیر اینڈ کمپنی ۲۱ جالندھر شہر (پنجاب)

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات سراج عالم آتنک نگرہ گولیاں اپنے آپ اپنی تاثیرات سے بیرون ہند میں بھی مقبول عام ہو چکی ہیں۔ قبض، بدہضمی، رعشہ اور منی کی خرابی، سرعت انزال، احتلام وغیرہ شکایتوں کو چند ہی روز میں دور کرنے میں لاثانی ثابت ہو چکی ہیں۔ ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ (عہ) پانچ ڈبیاں للعہ

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

انگلستان نے ہندوستانی کاریگروں کا گلا کس طرح گھونٹا

شرح سود کی آزادی کے مہلک نتائج

مزدور مسلمان اور سرمایہ دار تاجر

ملازمت کے بعد بالعموم اہل ہند کا اور بالخصوص مسلمانوں کا سب سے اہم پیشہ صنعت رہا ہے۔ صنعت ہی کی وجہ سے ہندوستان تمام دنیا میں مشہور تھا اور اسی کی بدولت لارڈ میکالے نے ہندوستان کو باغ ارم کا لقب دیا تھا اور یہ لکھا تھا کہ ...

صاحب مرحوم نے ۱۲-۱۹۱۳ء کے قریب جبکہ وہ صوبہ متحدہ کی کونسل کے ممبر تھے سود کے قانون کی ترمیم کا مسودہ پیش کیا۔ اس وقت ان کی تجاویز کو نامکمل کہا جاتا تھا تاہم ۱۹۱۸ء میں ایک ناقص ترمیم قانون میں کی گئی جو انگلستان کے ۱۹۰۰ء کے قانون سے کہیں زیادہ کمزور ہے اور جس کی وجہ سے سود کے ہاتھوں لوگوں کی بربادی کا سلسلہ جاری ہے۔ اس مضمون پر خان بہادر مولوی فصیح الدین صاحب بدایونی ممبر کونسل صوبہ متحدہ کا رسالہ "قانون سود خواری" اردو اور انگریزی میں شائع ہوا ہے قابل ملاحظہ ہے۔ یہ رسالہ اس کوشش کی جو انہوں نے زمینداروں اور کاشتکاروں کو سود ...

شرح سود کی آزادی کے نتائج

سود در سود کی لعنت

افسانہ

شہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

باپ بیٹی میں ایک دلچسپ گفتگو

صفایہ کا آخری سفر

(گزشتہ سے پیوستہ)

قطورہ: میرا بھی ارادہ صفایہ جانے کا ہے چند روز قیام کر کے پھر واپس آ جاؤں گی۔

اب تم کب جاؤ گی؟

...

کرنی چاہئے۔ بغیر آپ کی کوشش کے خالی میری دعا سے آپ راہ راست پر نہیں آ سکتے۔ آپ نے بھی دیکھا کہ مسلمان ہونے کے بعد عیسائیوں نے میرا کیا بگاڑ لیا۔ میں باعتبار معاشرت کے بھی وہاں سے یہاں مطمئن ہوں اور روحانی اعتبار سے تو گویا مجھ کو اس دنیا میں بہشت مل گئی ہے۔

دانیال: اچھا تو میں ایسا ہی کرونگا۔ صفایہ سے واپس آ جانے کے بعد میں سچائی کا اعلان کر دوں گا۔

تین چار روز کے بعد ابو نصر، قطورہ اور دانیال صفایہ جانے کیلئے تیار ہو گئے۔ اور دو دو روز کے سفر کے بعد وہاں پہونچ گئے۔ قطورہ کو دیکھنے کے لئے تھا یہ ...

...

تب تو تم کو جہنم کے عذاب سے بچا لیجیو۔

ان کے علاوہ بھی اور بہت سی آیات وہ تلاوت کرتی رہی۔ اس کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ آیات اسی موقعہ کے لئے نازل ہوئی ہیں۔

(باقی آئندہ)

... طرف سے آپ پر اتمام حجت ہو چکی۔ اس اقرار کے بعد بھی سچائی کو قبول نہ کرنا اپنی عاقبت کو اور زیادہ خراب کرنا ہے۔

دانیال: سچ کہتی ہو بے شک میرا عذر خدا کے ہاں مقبول نہیں ہو سکتا۔ اچھا دعا کرو کہ خدا مجھے اظہار حق کی جرأت عنایت کرے۔

قطورہ: دعا تو میں کرتی ہی رہتی ہوں۔ لیکن تمہیں بھی اپنی طرف سے کوشش ...

... اور مسلمانوں کی تعداد تقریباً مساوی ہے مگر روپیہ کے کاروبار میں مسلمان شمار میں ہیں۔ البتہ دلالی اور روپیہ کے لین دین کا کاروبار ہیں ان کی تعداد تیرہ ہزار کے قریب تھی اس کے مقابلہ میں ہندو ساہوکاروں کی تعداد ڈیڑھ لاکھ کے قریب تھی جو مسلمانوں سے ۱۲ گنا ہے۔ پنجاب کو چھوڑ کر اب تمام ہندوستان پر نظر ڈال لیجئے ہر جگہ یہی سماں نظر آتا ہے۔ اور مسلمانوں پر "ہر بلا کز آسمان آید" کی مثل صادق آتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہارشنبہ ۲۹ صفر المظفر ۱۳۵۳ ہجری

حکومت ہند کا تازہ اعلان
تنگ نظری و کوتاہ اندیشی کی بدترین مثال
(۲)

اشاعت گزشتہ میں ہم اس طرز عمل کے خلاف احتجاج کر چکے ہیں جو حکومت نے خاص طور پر صوبہ سرحد کے متعلق اختیار کیا۔ آج کی اشاعت میں ہم سرکاری بیان کے دیگر حصص پر بحث کریں گے۔

تشددانہ قوانین

بیان میں قطعاً بھی نہیں کیا ہے اور اس کے متعلق حکومت بالکل سکوت اختیار کر رہی ہے یہ مسئلہ ان لوگوں کی پابندیوں سے تعلق رکھتا ہے جن کے خلاف مذکورہ بالا قوانین کے ماتحت نوٹس جاری کئے گئے ہیں۔ کیا ان قوانین کے بدستور نافذ العمل رہنے کا مقصد ...

کپورتھلہ کی تحقیقاتی کمیٹی کا بیان

شذرات

اجودھیا میں حکومت کی غفلت

افتراق یا اتحاد!

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

خریداران الجمعیۃ

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس کیلئے بمبئی میں تیاریاں
مجلس استقبالیہ کی تشکیل اور زعماء ہند کو مبارکباد
اجلاس کو کامیاب بنانے کیلئے اپیل

بمبئی ۱۱ر جون۔ ڈھائی سال کی خاموشی کے بعد بمبئی کانگریس کمیٹی کا اجلاس کل منعقد ہوا جس میں آئندہ کانگریس کے کھلے اجلاس کے لئے چند تجاویز منظور کی گئیں۔ مسٹر نریمان نے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے ان رہنماؤں کو مبارکباد دی جنہوں نے تحریک آزادی میں اپنی قربانیوں کا مظاہرہ کیا تھا آپ نے امید ظاہر کی کہ آئندہ بھی یہ رہنما اپنی قربانیوں کو تعمیری کاموں کے لئے جاری رکھیں گے آپ نے تمام لوگوں سے اپیل کی کہ بمبئی میں منعقد ہونے والے کانگریس کے ۴۹ ویں اجلاس کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ ایک تجویز کے ذریعہ اس کمیٹی کو کانگریس کے آئندہ اجلاس کے لئے استقبالیہ کمیٹی میں تبدیل کر دیا گیا۔ یہ بھی تجویز ہوا کہ استقبالیہ کمیٹی کا اجلاس ۱۵ر جولائی کو منعقد ہو تاکہ عہدیداروں کا انتخاب اور انتظامات کے لئے مختلف سب کمیٹیوں کی تشکیل عمل میں آسکے۔ کمیٹی میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی مجلس عاملہ کی اس تجویز کی تائید کی گئی جس میں بمبئی کے سوتی کارخانوں کے ہڑتالی مزدوروں سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا تھا اور مسٹر نریمان سے درخواست کی گئی کہ وہ مزدوروں کے معاملہ کو وارد ہامیں منعقد ہونے والی ورکنگ کمیٹی کے سامنے پیش کریں تاکہ ہڑتال اطمینان بخش طریقہ پر ختم ہو جائے۔

شاہ ایران انگورہ روانہ ہو گئے
مصر میں مشترکہ عدالتوں کو ختم کردینے کی تجویز
امیر عبداللہ والی شرق اردن کا لندن میں ورود

قسطنطنیہ ۱۰ر جون۔ شاہ ایران اپنے ۲۰ ہمراہیوں کے ساتھ جن میں وزیر خارجہ بھی ہیں انگورہ جاتے ہوئے ترکی سرحد سے گزرے۔ شاہ ایران سرکاری طور پر غازی مصطفیٰ کمال پاشا سے ملاقات کرنے کے لئے تشریف لے گئے ہیں اس ملاقات کو ترکی حلقوں میں بڑی سیاسی اہمیت دی جا رہی ہے ترکی سے رخصت ہونے کے بعد شاہ ایران یورپ تشریف لے جائیں گے۔

قاہرہ ۔ ار جون۔ مصری ایوان میں جب مشترکہ عدالتوں کو ختم کر دینے کی تجویز پیش ہوئی تو وزیر اعظم مصر نے فرمایا کہ یہ مشترکہ عدالتیں بین الاقوامی طور پر قائم کی گئی تھیں جن کو بغیر گفت و شنید کے ختم نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے فرمایا کہ اس قسم کی عدالتوں کو ختم کر دینے کے متعلق گفت و شنید ہو رہی ہے وہ ترقی پذیر ہے۔ "ٹائمز" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ جن اجنبیوں کی تہذیب اور تمدن کی حفاظت کا وعدہ مصری گورنمنٹ نے کیا تھا ان کی نسبت حکومت اور عام باشندے مخالف نہیں ہیں۔

لندن ۱۰ر جون۔ امیر عبداللہ والی شرق اردن اپنے ملکی لباس میں لندن پہونچ گئے ہیں۔ برطانیہ میں یہ آپ کی پہلی آمد ہے۔ آپ تین ہفتہ تک برطانوی گورنمنٹ کے مہمان رہیں گے۔ امیر عبداللہ نے رائٹر کے نمائندہ سے کہا کہ میں یہاں صرف ملاقات کے لئے آیا ہوں اور میری آمد میں کوئی سیاسی غرض پوشیدہ نہیں ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ شرق اردن روز بروز ترقی کر رہا ہے اور سرحدی خطرات سے آزاد ہو چکا ہے فلسطین عراق اور حجاز سے اس کے تعلقات خوشگوار ہیں۔ بندرگاہ پر جب امیر عبداللہ پہونچے تو برطانیہ کی طرف سے ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔

دار الحکومت
دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

ایک ضلع میں آٹھ روز کے اندر پانچ قتل
خودکشی کی تین واردات

محض حملہ کرنے کے جرم میں موت کی سزا
دو بنگالیوں کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا

زلزلوں کے جھٹکوں سے سندھ بھی محفوظ نہیں رہا

اہنسا کے دعویداروں کے کرتوت

اسمبلی کا آئندہ اجلاس

مجسٹریٹ کی عدالت میں تماشائی پر جرمانہ

بمبئی میں تین گھنٹہ تک مسلسل بارش

افغانی افواج کے سرداروں کو خراج عقیدت

ترچنا پلی میں ہندو مسلم فساد

مزدوروں اور کارخانہ داروں میں سمجھوتہ
بمبئی کے رہنماؤں کی کوشش

دربھنگہ میں اہمیت

ریل گاڑی پٹری سے اتر گئی

ہٹلر اور مسولینی کی ملاقات

ہندوستان سے دوا رکھا سونا نکل چکا

ولبھ بھائی پٹیل عنقریب رہا کر دیے جائیں گے

سرحدی قانون اسلحہ پر اسرائی تصدیق

اہلیہ محترمہ نائب امیر شریعت بہار کی علالت
دعائے صحت کیلئے استدعا

مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی کا دورہ

ستی کیلئے ایک ہندو عورت کا اصرار

دریائے جمنا پر دو لڑکوں کی غرقابی

مجلس اقوام میں جرمنی داخل نہیں ہوگا

ڈاکوؤں اور دیہاتیوں میں جنگ

سنٹرل امریکہ میں طوفان باراں

جرمنی میں یہودیوں کی تازہ گرفتاری

اسپین میں کاشتکاروں کی ہڑتال
۱۲ ہلاک اور ۳۰ زخمی

شیرنی نے تماشائی کو پھاڑ ڈالا

برازیل میں اسٹوریوں کے داخلہ کی ممانعت

بجلی گرنے سے بچوں کو اٹھا لے گئی

افغانستان میں ۱۵ اشخاص سیلاب کی نذر

وزیرستان کے ایک گاؤں پر بمباری شروع کردی گئی

سرحد کے پولیس افسروں کو بلا وارنٹ گرفتار کرنیکے اختیارات

پشاور ۵ جون۔ افغانستان کے مشرقی حصہ میں زبردست بارش ہونے کے باعث خان آباد میں سیلاب آ گیا جس میں ۱۵ اشخاص غرق ہوگئے۔ متعدد دیہات باغوں اور مکانوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ خان آباد ۲۴ گھنٹہ سے تہ آب ہے سرکاری عمارتوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

بنوں ۹ جون۔ گذشتہ دنوں ہندو پی وزیرستان کے باشندوں اور برطانوی فوج کے سپاہیوں میں تصادم ہوگیا تھا۔ برطانوی حکام نے باشندوں پر جرمانہ کردیا تھا معلوم ہوا ہے کہ جرمانہ ادا نہ کرنے کے جرم میں علاقہ کے ایک گاؤں پر حکام نے بم باری کی ہے برطانوی علاقہ کے ایک باشندہ نے یہ بمباری خود اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔

پشاور ۹ جون ایک سرکاری اعلان شائع ہوا ہے کہ گورنر باجلاس کونسل نے قانون امن عامہ کی دفعات ۲-۵-۱۴-۱۷-۱۸-۲۲-۲۳ کو ضلع پشاور میں ۹ جون سے مزید چھ ماہ کے لئے نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نیز گورنر نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پشاور کو لوکل گورنمنٹ کے اختیارات دیدیئے ہیں جس کی رو سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور پولیس افسروں کو جو ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس سے کم درجہ نہ رکھتے ہوں۔ بلا وارنٹ ہر شخص کو گرفتار کرنے کا حق حاصل ہوگا اور ان کی گرفتاری کے لئے ہر ممکن ذرائع استعمال کرسکنے کا بشرطیکہ انہیں اس امر کا اطمینان ہو کہ وہ شخص امن وامان کے لئے خطرہ ہے۔

سلطان پور میں ہندو مسلم کشیدگی

فساد ہوتے ہوتے رہ گیا

کپور تھلہ ۸ جون۔ سلطان پور کی حالت بہتر ہوگئی ہے۔ وہاں ایک سو فوجی سپاہی متعین کئے گئے تھے جن میں سے پچاس کو واپس بلا لیا گیا ہے سیکرٹری والانہ علالت طبع کے باعث مزید ایک ماہ کی رخصت لے لی ہے اور آپ کی جگہ دیوان اجود ھیا داس (وزیر مالیات) عارضی طور پر کام کریں گے۔ کل گوشت کے معاملہ میں ہندو مسلم فساد ہونے والا تھا کہ پولیس اور سردار کرنل سنگھ چیف جسٹس ہائی کورٹ کی آمد سے حالات درست ہوگئے۔ احتیاط کے طور پر پھگواڑہ میں کچھ فوجی سپاہی بھیجدئے گئے ہیں۔

مسٹر عبدالحمید اپنے حلقہ کے ہمراہ شملہ چلے گئے ہیں۔ اور موسم گرما کے لئے آپ کا دفتر وہاں کھل گیا ہے۔

اہل برطانیہ کے لئے جنگی قرضہ کا بار

لندن۔ وزیر خزانہ مسٹر نیول چیمبرلین نے آج جنگی قرضہ جات کے بارے میں ایک بیان دیا جس کا انہوں نے وعدہ کیا تھا آپ نے جنگی قرضہ جات کی تاریخ بیان کی اور کہا کہ یہ قرضہ اہل برطانیہ کے لئے ناقابل برداشت بار ہے۔

اس کے بعد وائٹ پیپر شائع کیا گیا جس میں جنگی قرضہ جات کے متعلق حکومت برطانیہ اور حکومت ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان خط وکتابت درج ہے۔

ہائی کورٹ کے جسٹس پر قاتلانہ حملہ

حملہ آور فرار ہوگیا

سری نگر (کشمیر) ۸ جون۔ بدھ کی صبح کو الہ آباد ہائیکورٹ کے مسٹر جسٹس کینچ ...

فوجی حکام نے بے قابو ہوکر گولیاں چلائیں

سلطان پور میں گولی چلنے کے متعلق تحقیقاتی رپورٹ

کپور تھلہ ۸ جون۔ تحصیل سلطان پور ریاست کپور تھلہ میں گولی چلنے کے واقعہ کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی تھی اس نے اپنی رپورٹ جو بہت کافی طویل ہے دربار کپور تھلہ کے روبرو پیش کردی ہے اس کے ضروری اقتباسات اس جگہ درج کئے جاتے ہیں۔ ...

جاپان کی تجارتی فتح

تین سال میں دنیا پر قبضہ

ٹوکیو۔ جاپان کے محکمہ خارجہ سے جاپان کی خارجی تجارت کے متعلق جو اعداد وشمار شائع ہوئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ جاپان نے گذشتہ سالوں میں سرعت کے ساتھ غیر ممالک کے بازاروں پر قبضہ کیا ہے جاپان سے دیگر ممالک کو درآمد کئے مال کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے: ...

باشندگان کلکتہ کو خاکروبوں کا نوٹس

مسٹر جمن لال کا حکومت کو انتباہ

کلکتہ میں ۲۲ دہشت انگیز گرفتار

دربان کو ہلاک کرکے قیدی کا فرار

ریاست دیواس کا بھی خاتمہ ہوگیا!

سندھ میں زبردست آندھی

حکومت ہند کا نیا قرضہ

حکومت بہار کے انتخاب میں مداخلت نہیں کریگی

کاشغر اور یارقند میں جنگ ہو رہی ہے

سابق ہسپانوی ڈکٹیٹر کے بھائی پر فائر

اشتہار منشر حکم حاضری مدعا علیہ

(زیر آرڈر ۵۔ قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

بعدالت جناب مولوی الٰہی بخش خاں صاحب منصف وجج مطالبہ خفیفہ کوئٹہ

نمبر مقدمہ ۵۲۵ ۱۹۳۲ء

موسم گرما کا کاٹ میں قسط پر خریدیے

کراماتی سرمہ

سالانہ داخلہ آیورویدک طبیہ کالج سہارنپور

وہ موسم آگیا

جس میں مریضان سوزاک خودکشی کرلیتے ہیں

بال سیاہ تیل

مفت۔ بالکل مفت۔ مفت

آخر کیا چاہتا ہے

کانگریس کا ضبط شدہ روپیہ اور اسباب واپس نہیں کیا جائیگا

موجودہ اسیران سیاسی معافی مانگ کر رہا ہو سکتے ہیں

حکومت کے اعلان پر زعماء ہند کا نقد وتبصرہ

شملہ ۸ مئی معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے کانگریس فنڈ یا اس کے سامان پر تحریک سول نافرمانی کے زمانہ میں جو قبضہ کیا تھا وہ ان اعلانات کی تنسیخ کے بعد واپس کردیا جائے گا جن میں مختلف انجمنوں کو خلاف قانون قرار دیا گیا تھا لیکن جو سامان یا فنڈ ضبط کرلیا گیا تھا وہ واپس نہیں کیا جائیگا بلکہ وہ ہمیشہ ضبط شدہ ہی رہے گا۔

تحریک سول نافرمانی کے سلسلے میں جو قیدی اب تک جیلوں میں محبوس ہیں ان کی تعداد ۱۲۰۰ سے زیادہ نہیں ہے۔ لوکل گورنمنٹ اپنی فہرستوں پر کچھ اور آدمیوں کو رہا کرنے کے لئے غور کررہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ جو قیدی رہا ہونا چاہیں وہ یہ وعدہ کریں کہ وہ آئندہ سول نافرمانی کی تحریک میں کوئی حصہ نہیں لیں گے رہا ہو سکتے ہیں۔ جو قیدی اس قسم کا وعدہ نہیں کریں گے یا جن کو حکومت رہا نہیں کرے گی ان کو معمولی مجرم خیال کیا جائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت اب سول نافرمانی کے قیدیوں کی فہرست شائع نہیں کرے گی کیونکہ وہ اس کی ضرورت محسوس نہیں کرتی۔ ... حکومت سیاسی قیدیوں کی رہائی کے سوال کو خاص اہمیت نہیں دیتی ... اطمینان بخش خیال کی جاتی ہے۔

زعماء ہند کی آراء

انسانیت کی حقیقی اتحاد کا نفرنس

قابل توجہ جلسہ ہائے سیرت کے کارکن

(از مولانا سید کشفی شاہ صاحب نظامی رنگون)

اسلامی ہندوستان میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک یوم النبی کے انتظامات کئے جارہے ہیں۔ کارکن حضرات محلہ محلہ اور گاؤں گاؤں ابتدائی جلسے منعقد کرکے مسلمانوں کو جگاتے ہیں۔ مگر غیر مسلم محلوں اور آبادیوں کو نظر انداز کردیتے ہیں جو اصحاب یوم النبی کی آواز صرف مسلمانوں تک پہنچانے کے درپے ہیں وہ اس حقیقت کبریٰ کو فراموش کردیتے ہیں۔ کہ خود نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمام بنی نوع انسان کے رہنما تھے اور تمام انسانوں کے لئے تھے ...

گلگت کا علاقہ برطانیہ کو دیا جائیگا۔

دیگر ممالک سے جاپان تجارتی انتقام لے گا

مسجد پر بجلی گرنے سے دو نمازی مجروح

جمعیۃ علماء ہند کے ترمیم شدہ وقف بل کی حمایت

مسلمانان ڈیرہ دون کا جلسہ

تحفہ میلاد النبی

رانی بال صفا پوڈر

آیورویدک اور یونانی طبیہ کالج دہلی کا داخلہ

محبوب عاشق کے قدموں پر

آلہ نامردی

Organ Developer

جاوید

سفید داغ برص پھلبہری کا مجرب علاج

ضرورت ایجنٹس

برائے فروخت اخبارات

بی۔ این گپتا پوسٹ بکس نمبر ۲۳۸ دہلی

تار کا پتہ: "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللہِ عَلی الجماعۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول - ہلال احمد زبیری (بی-اے) معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۹	دہلی یوم شنبہ ۳ ربیع الاول ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۱۶ جون ۱۹۳۴ء	نمبر ۴۲

مسلم نوجوان

مسلماں نوجواں، اسلام کی آئندہ امیدیں!
یہ مردہ قوم کے مردہ دلوں کی زندہ امیدیں!
یہ امیدیں ہیں جن سے اپنا مستقبل ہویدا ہے
یہ امیدیں ہیں جن سے آنیوالی شان پیدا ہے
یہ امیدیں ہیں جو سرمایۂ کل ہیں غریبوں کا
یہ امیدیں ہیں جن پر آسرا ہے غم نصیبوں کا
مگر جب ان کی حالت دیکھتا ہوں چشم عبرت سے
بصارت بہرہ ور ہوتی ہے جب فیض بصیرت سے
تو مجھ کو ان امیدوں پر گمان یاس ہوتا ہے
کہ وہ دل، دل نہیں رہتا جو بے احساس ہوتا ہے

(از جناب حمید جالندھری)

دلچسپ حقائق و معلومات

… ہر نٹ لمبی ایک فلم رکھدی جاتی ہے اور ایک لیور کو دبا کر کیمرہ کو چلا دیا جاتا ہے اس کے بعد یہ کیمرہ نہ صرف عام تصویریں ہی بنائے گا بلکہ آپ کی تصویریں بھی بنا سکے گا … [illegible]

سر ہنری بالڈون نے دندان سازوں کے برٹش ہسپتال میں اپنی تقریر کے اندر … [illegible]

کہ ایک تجربہ میں ہیلیوں کے پرواز کے وقت میں صرف چند سکنڈ کا فرق ہوا۔ آسٹریلیا کی سڈنی یونیورسٹی کے سائنس کے ایک پروفیسر نے ایک جدید قسم کا گرامو فون ایجاد کیا ہے جس میں سوئی کو پکڑنے کیلئے اوپر بازو کی ضرورت نہیں اس میں ایک خاص قسم کی آسٹریلین لکڑی استعمال کی گئی ہے جو بازو وغیرہ کا کام دیتی ہے۔

… اس طرح اگر آپ کو باہر کام پر ذرا دیر بھی ہو جائے تو چیزیں خراب نہیں ہونگی۔ ایک نئی قسم کا کیمرہ تیار ہوا ہے جو فلم کے طور پر خود بخود تصویر بھی لیتا ہے اور لطف یہ ہے کہ کیمرہ بہت ہی چھوٹا سا ہے۔ اس کا وزن صرف ۵ پونڈ ہے …

معاصرین کے افکار و آراء

کانگریس کا آئندہ پروگرام

[illegible]

آرڈیننس تیار ہے

[illegible]

بدقسمت سرخ پوش

[illegible]

حکومت کی پالیسی کا اثر

[illegible]

(پرتاپ)

سلطان پور کی فائرنگ

کمیٹی کے اس فیصلے کے بعد اس امر میں کوئی شبہ باقی نہیں رہا کہ سلطانپور میں محرم کے جلوس پر فوج کا گولی چلانا قطعاً زیادتی تھی۔ اور اس میں …

الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی اور مذہبیت کا ثبوت ہم پہنچائیے۔

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی فسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہے یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت کا نقشہ قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کے لئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے۔ اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہیئے۔ اور دوسروں کو دکھانا چاہیئے تا کہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فرض اس طرح ادا کیا جائے۔

ازبلا کی قیمت اس کے مضمون، اس کے حجم اور اس کی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے اور محض اسلئے کم رکھی گئی ہے کہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جا سکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲/ علاوہ محصولڈاک ہے جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس یا بیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔

پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائے گا اس لئے جن صاحب کو بھی ازبلا کی جلد درکار ہے وہ طلب فرمالیں ورنہ مایوس ہونا پڑے گا اور دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنے میں بہت دیر لگ جائے گی۔

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان - دہلی

متوسط اور غریب مسلمانوں کی تعلیم کا بہترین انتظام

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے لڑکے اچھی تعلیم کے ساتھ درستی اخلاق اور نماز و روزہ کے بھی پابند ہوں تو آپ کے بچوں کے واسطے اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ بہترین درسگاہ ہے۔

چونکہ مسلمانوں میں اوسط طبقہ اور غریبوں کی تعداد زیادہ ہے۔ لہذا اس اسکول میں دونوں طبقوں کے لڑکوں کی رہائش کے لئے جدا گانہ بورڈنگ ہاؤس قائم کئے گئے ہیں جن کے قواعد و ضوابط ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ (یو۔پی) سے مفت طلب فرمایئے۔

المشتہر

الطاف حسین - بی - اے (علیگ) ہیڈ ماسٹر

Regd No L 1793.

[illegible] amial

Vol XIX No 41. DELHI WEDNESDAY JUNE 13, 1934 PRICE ONE ANNA

اسمبلی کا انتخاب اور مظفر پور کی نمائندگی

اب جبکہ اسمبلی کا الیکشن قریب ہے، صوبہ بہار کی نمائندگی کا سوال ہمارے سامنے ہے موجودہ اسمبلی میں صوبہ بہار کے دو مشہور بزرگ شاہ مسعود احمد صاحب رئیس پٹنہ اور جناب مولانا شفیع داؤدی صاحب (مظفر پور) ہماری نمائندگی فرما رہے ہیں۔

اب آئندہ انتخاب بھی گزشتہ ہی اصول پر ہوگا۔ ہمارے سامنے اس وقت مظفر پور اور پٹنہ حلقہ سے دو مسلمان نمائندوں کے انتخاب کا مسئلہ در پیش ہے۔

… [illegible]

دہلی میونسپلٹی سے شکایت

[illegible]

دین و دنیا کی مفید تجارت

[illegible]

یوم النبیؐ کی تقریب

مسٹر عبدالقیوم انصاری، سکریٹری سیرت کمیٹی نے ذیل کی اپیل شائع کی ہے:- امسال یوم النبی (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت) کی تقریب ۲۵ جون ۱۹۳۴ء (مطابق ۱۲ ربیع الاول) کو منائی جائے گی۔

یوم النبیؐ کا مقصد وحید یہ ہے کہ حضرت رسول کریمؐ کی مبارک زندگی اور پاک و روشن تعلیمات پر جو نا عرصہ سے آئے دن ہوتے رہتے ہیں ان کا اس موقع پر تقریروں اور تحریروں کے ذریعہ مناسب اور مہذب طور پر قلع قمع کیا جائے … [illegible]

سندھ کے ایک قصبہ میں شیطان کی حکومت

[illegible]

ہندو اخبارات کی غلط بیانی

[illegible]

بیس۲۰ فی صدی سے پچاس ۵۰ فی صدی تک کفایت

بہترین کٹ پیس کے بنڈل قیمت - ۲/ ۵ روپیہ - ۱/۵ کی روپیہ نہایت کفایت اور چنا ہوا مال۔ بارہ کین سلک جنیٹ۔ پوپلین۔ ململ لٹھہ، فل سوتی کریپ وغیرہ ایک گز سے ۶ گز تک کا ٹکڑہ۔ ایک روپیہ آرڈر کے ہمراہ آنا لازمی ہیں۔

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں داخلہ

امیدواروں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں داخلہ کیلئے درخواستیں ۱۵ جولائی ۱۹۳۴ء تک پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے پاس پہنچ جانا چاہئیں اور امیدوار کو مع اسناد و سرٹیفکیٹ چال چلن وغیرہ بتاریخ ۵ جولائی … حاضر ہو جانا چاہیے تاریخ مقررہ کے بعد کوئی درخواست نہیں لی جائے گی۔ قواعد و ضوابط داخلہ طبیہ کالج دفتر سے مفت مل سکتے ہیں۔

پرنسپل طبیہ کالج

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

[illegible] … حاشیہ پر خلاصۃ التفاسیر چڑھائی گئی ہے … [illegible]

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

جنت کی کنجی - دوزخ کا کھٹکا!

ہر سعادتمند روح دوزخ سے پناہ مانگتی ہے اور جنت کی تمنا رکھتی ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے تفصیل کے ساتھ بیان فرما دیا ہے کہ کن برے اعمال کی وجہ سے انسان عذاب الٰہی میں مبتلا ہوگا اور دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اور کن اچھے اعمال کی بنا پر مومنوں کو جنت دی جائے گی۔

حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے کافی محنت اور کوشش کے بعد دونوں مضمونوں کی حدیثوں کو جمع کر کے ان کا اردو ترجمہ دو حصوں میں شائع کر دیا ہے جس حصہ میں دوزخ کی وعید کے متعلق احادیث ہیں اس کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اور جس میں جنت کی بشارت دی ہے اس کا نام "جنت کی کنجی" ہے … [illegible]

فتاویٰ رشیدیہ - حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ کا مجموعہ فتویٰ رشیدیہ تین حصوں میں جمع کیا گیا ہے جس میں قریب قریب ہر مسئلہ کو مدلل طریقہ پر بیان کیا گیا ہے ہر مسلمان کو اس کے مطالعہ کی ضرورت ہے تا کہ مذہبی ضرورت سے پوری واقفیت حاصل ہو جائے تینوں حصوں کی قیمت ۴/

تعلیم الاسلام - مصنفہ حضرت العلامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند۔ … [illegible]

منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں … [illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

افسانہ

سرحد کے سرخپوشوں کے حق میں حکومت کی ناانصافی

تشدد کے خلاف جماعت کو کچلنے کی کوشش

حکومت کے اعلان پر بیوبداس گاندھی کا بیان

گاندھی جی کے صاحبزادے دیوبداس گاندھی نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:-

سارے ہندوستان میں ذمہ دار حضرات اور بہت سے اخباروں نے صوبہ سرحد کے "خدائی خدمتگار" یا سرخ قمیص والوں پر پابندیاں قائم رکھنے کو بالکل ناجائز قرار دیا ہے۔ سرحد کے والنٹیروں کو انقلاب انگیز "سرخ قمیص" کا غلط خطاب دیا ہے اس وجہ سے یہ اور بھی گمراہ کن ہے کہ یورپ کی سیاست میں ...

بے بنیاد وہم اور قیاس پر زیادہ منحصر ہے۔ ہندو مہاسبھا نے خدائی خدمتگاروں کے خلاف جو تشدد کا الزام لگایا ہے وہ نہ صرف غلط اور بے بنیاد ہے بلکہ اس وقت نہایت بے موقع اور نقصان دہ ہے اس لئے سرخ پوشوں میں جو امتیاز کیا گیا ہے وہ قطعی نامناسب ہے اور نہ صرف سیاسی غلطی ہے بلکہ ان کے حلف کی سچائی کو جھٹلانا ہے۔

... سرخ رنگ کے کوٹ پہنا کرتے تھے۔ سرخ رنگ اس وجہ سے تجویز کیا گیا تھا کہ ... خدائی خدمتگار کہتے ہیں اور اسی نام سے صوبہ سرحد میں مشہور ہیں خان عبدالغفار خاں نے رضاکار کے لفظ پر اس نام کو ترجیح دی۔ سرحد کے سرخپوشوں کو نہ صرف کیمونزم سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ اس پر عقیدہ رکھتے ہیں اور وفادار اور سیکی ... کا ایمان ہے۔ ہر خدائی خدمتگار سے قرآن شریف پر اہنسا اور پاکیزگی کی قسم لی جاتی ہے۔

خان عبدالغفار خاں کا بیان

خان عبدالغفار نے عدم تشدد کو اپنا عقیدہ کیا ہے ان کے ان الفاظ سے صاف ظاہر ہوتا ہے جو ۱۰/ جون ۱۹۳۱ء کے ینگ انڈیا میں شائع ہوئے تھے اور جس میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ عدم تشدد میرا ایمان ہے پہلے بھی گاندھی جی کی اہنسا پر میرا عقیدہ تھا لیکن میرے صوبہ میں اچھا سے غیر معمولی کامیابی ہوئی اس سے میں اپنے عقیدے میں اور زیادہ پختہ ہو گیا خدا کرے کہ میرا صوبہ کبھی تشدد کی طرف رخ نہ کرے۔ ہماری فطرت میں کافی تشدد موجود ہے اس لئے ضرورت ہے کہ ہم عدم تشدد کا سبق سیکھیں اس کے علاوہ سب جانتے ہیں کہ پٹھان کو محبت سے فتح کیا جا سکتا ہے۔ محبت میں وہ آپ کے ساتھ مصائب برداشت کرنے کو تیار ہو جائے گا لیکن زبردستی اسے عیش و آرام بھی قبول نہیں۔ محبت ہی پٹھان پر جو ایسا جادو کر سکتی ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ پٹھان دوسروں کے ساتھ بھی وہی سلوک کریں جس کی وہ خود توقع کرتے ہیں۔ لیکن ہے ہی کامیاب نہ ہو سکوں اور صوبہ میں تشدد کا دور دورہ ہو جائے لیکن میرے عقیدہ میں میرے صوبہ کو سب سے زیادہ عدم تشدد کی ضرورت ہے۔

اگست ۱۹۳۱ء میں کانگریس ورکنگ کمیٹی نے اس جماعت کو تسلیم کر کے اپنے میں شامل کر لیا لیکن اس سے پہلے چند شخصوں کو سرحد بھیج کر اس کے عقائد اور کاموں کے متعلق پوری طرح تحقیقات کرائی تھی اس وقت سے یہ جماعت صوبہ کانگریس کمیٹی کی حیثیت سے کام کر رہی ہے اور ڈسپلن کے معاملہ میں براہ راست انڈین نیشنل کانگریس کے ماتحت ہے۔

ہر جماعت کے متعلق اس کے ممبران کے حلف نامہ اور سرگرمیوں کے قواعد و ضوابط کی بنا پر رائے قائم کی جاتی ہے اس سے آگے بڑھنا اور تعصب سے کام لینا اس گورنمنٹ کے شایان شان نہیں ہے جسے اپنی قوت پر بھروسہ ہے جو قانون اور ضابطہ کا بھی دعوی کرتی ہے۔ اگر گورنمنٹ کے پاس اس کا کوئی ثبوت موجود ہے کہ ان کا عدم تشدد کا حلف نامہ محض دھوکہ ہے اور خدائی خدمتگار دل میں تشدد کے قائل ہیں تو اسے وہ تمام ثبوت شائع کر دینا چاہئے اور خان عبدالغفار خاں وغیرہ ...

سرخپوشوں کا موجودہ فیصلہ

حکومت ہند کے خوف اور اندیشہ کا اس سے بھی ازالہ ہو سکتا ہے کہ مہاتما جی کے سول نافرمانی ترک کرنے کے اعلان پر سرخ پوش ... کو بھیج ہوئے اور انہوں نے اس فیصلہ کو منظور کر لیا۔ تمام اخباروں میں بھی ... بھی اسی اصول پر عمل نہ کرے جس پر وہ کانگریس کے ساتھ عمل کرنے پر اخلاقاً مجبور رہی۔ جب خدائی خدمتگاروں کا عقیدہ اور پوزیشن اتنی صاف ہے تو پھر کانگریس میں اور ان میں تفریق کرنے کے یہ معنی ہیں کہ حکومت کانگریس اور اس کے مسلمان حامیوں کے درمیان خلیج ڈالنا چاہتی ہے اور یہ جتا کر ڈرانا چاہتی ہے کہ تشدد اور عدم تشدد سے قطع نظر تحریک کے مسلمان حامیوں کو زیادہ سزا بھگتنا پڑے گی۔

سرحد کے کانگریسیوں کو یہ ناجائز طریق یقیناً بہت ناگوار ہو گا۔ لیکن وہ اسے چیلنج بھی سمجھیں گے اور اپنی تعریف بھی کیونکہ جو شخص تمام حالات سے واقف ہے ان کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ بلکہ مجھے اس چیلنج کی دانشمندی میں شبہ ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ گورنمنٹ خدائی خدمتگاروں کے خلاف جلد پابندیاں اٹھالے گی اور یہی انصاف کا تقاضا ہے۔

مہاسبھائیوں کے دم خم

کانگریس اور اسمبلی پر قبضہ کرنے کے ارادے

جبلپور - ۱۰ / جون - آج حکمت گورشنکر آچاریہ نے جنوبی ہندوستان کے ہندو لیڈروں کی کانفرنس کی صدارت فرماتے ہوئے اپنی تقریر کے دوران میں فرمایا کہ سر دست ہمیں جس چیز کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ہم منظم ہو کر کوشش کریں۔ میری رائے میں ڈاکٹر انصاری کی تجویز کے مطابق ... کو منہ توڑ جواب دے سکتے ہیں۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ ... ہماری خواہش یہ ہے کہ مخالفین کے جبر و استبداد کو دور کیا جائے اور اقلیت کو آزادی اور مساوی حقوق دئے جائیں ہم کانگریس کے عقیدہ پر دستخط کر سکتے ہیں اور اس میں داخل بھی ہو سکتے ہیں۔ ...

... فیصلہ کیا گیا کہ اسمبلی کے انتخاب کے لئے ایک سناتنی پارلیمنٹری بورڈ قائم کیا جائے۔

خریداران الجمعیۃ

کو چاہئے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا (جو کہ ان کے نام سے پہلے پتہ کے شروع میں لکھا ہوا ہوتا ہے) حوالہ ضرور دیا کریں نیز جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں ورنہ عدم تعمیل ارشاد معاف۔

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

مہر دمشق

عروس البلاد دمشق کی ایک شاہی سرائے

قطورہ کے مکان پر ایک اہم اجتماع

انا للہ وانا الیہ راجعون

(گزشتہ سے پیوستہ)

قطورہ اپنے محل میں جب یہ نظارہ کر چکی تو خاموشی کے ساتھ اندر جا کر لیٹ گئی اور اسی دوران میں اس کو نیند آ گئی۔ جب سوتے سوتے بہت دیر ہو گئی تو خادمہ نے ...

بیں کچھ بس و پیش نہ کرنا چاہئے۔

قطورہ:- (دانیال سے مخاطب ہو کر) آپ سے بس میری یہ استدعا ہے کہ آپ کے نزدیک جو حق ہے اس کا اعلان بھی کر دیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو سلامت رکھے گر زندگی اور موت اسی کی ہے۔ اسلام کی دولت سے مالا مال ہو کر پیغمبر اسلام کے منہ زندگی میں مزہ ہے اور نہ موت میں۔

ابو نصر:- گویا آپ والدہ محترم کو اسلام قبول کرنے کی تلقین کر رہی ہو؟

قطورہ:- بے شک۔ میرا مقصد یہی ہے کہ آپ جلدی خدا کے مخلصین میں داخل ہو جائیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی تمام نعمتوں کے حصول کے بعد ...

دانیال نہایت اچھے ہیں مگر کمزور ہو گئے ہیں۔ قطورہ ان کو دیکھ کر زار و قطار رونے لگی۔ دانیال نے سر پر ہاتھ پھیر کر قطورہ کو تسلی دی اور اطمینان دلایا کہ تشویش کی کوئی بات نہیں ہے۔

ابو نصر:- اگر محترمہ صاحبہ سے کچھ کہنا چاہتی ہو تو بلا تکلف کہدو حق کے اظہار ...

"چکن اور کشیدہ کاری کے بہترین رومال وغیرہ"

لیڈی رومال تین دھاری والا فی درجن ایک روپیہ چار آنہ (عہ)
آٹھ آنہ دو روپیہ چار آنہ (عہ)

اے جلیل ۳۹ ایس۔ ان۔ بنرجی روڈ۔ کلکتہ

رسول اللہ صلعم کے دو تذکرے مفت اور رعایتوں کی انتہا

دہلی کا مشہور مذہبی ماہوار رسالہ نظام المشائخ چھبیس سال سے ہر ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک تذکرہ شائع کرتا ہے جس میں نئے نئے عنوانوں سے حضور صلعم کی خصوصیات زندگی پر نہایت بلند پایہ مضامین لکھے جاتے ہیں پورے چھبیس تذکرے تو اب نہیں مل سکتے البتہ چند موجود ہیں اور ایک تازہ تذکرہ ابھی چھپا ہے پچھلے بچے ہوئے تمام تذکروں کی ضخامت ڈیڑھ ڈیڑھ سو صفحے ہے لیکن تازہ تذکرہ کی ضخامت کتابی سائز کے تین سو صفحوں کے برابر ہے۔ یہ دونوں تذکرے صرف ایک آنہ کا محصول بھیج کر آپ مفت حاصل کر سکتے ہیں بشرطیکہ اس ایک آنہ کے ساتھ نظام المشائخ کا سالہا بھر کا چندہ بھی بھیج دیں۔ یہ رعایت فقط ماہ ربیع الاول کے لئے ہے۔ اس ماہ کے اندر اندر نظام المشائخ کا خریدار بننے والوں کو ایک تو مندرجہ بالا رعایت دی جائیگی کہ رسول اللہ صلعم کا ایک تذکرہ پرانا اور ایک تذکرہ تازہ مفت ملے گا۔ اور دوسری رعایت یہ ہے کہ

نظام المشائخ کا چندہ سالانہ ڈھائی روپے کی بجائے صرف ایک روپیہ

لے لیا جائے گا۔ یعنی ایک روپیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تذکرے ساڑھے چار سو صفحے کے ملیں گے اور پھر سال بھر تک نظام المشائخ بھی پہنچے گا۔

نظام المشائخ کے ہر پرچہ کی ضخامت بڑے سائز کے بہتر (۷۲) صفحے ہوتی ہے۔ نمونہ مفت منگا کر دیکھئے اور ایک رعایت اور لیجئے سال بھر نظام المشائخ پڑھنے کے بعد اگر سال بھر کے پرچے صاف ستھری حالت میں واپس کر دیجئے گا تو ایک روپیہ جو اس وقت ادا کیجئے گا وہ واپس دے دیا جائے گا۔

المشتہر منیجر رسالہ نظام المشائخ ۹۔ کوچہ چیلاں دہلی

گورنمنٹ آف انڈیا سے باقاعدہ رجسٹری شدہ

سنیکون

سانپ کاٹے کی عجیب اور پیٹنٹ دوائی
صرف دس منٹ میں زہر کا اثر دور کر دیتی ہے

ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے

قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ (عہ) محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:- اے شبیر اینڈ کمپنی ۱۲ جالندھر شہر (پنجاب)

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

درہ کوہ پر عیسائیوں کی لاشوں کا انبار

خوفناک محاصرے سے عربی فوج نے کس طرح نجات پائی

المنصور کا عدیم المثال عزم و استقلال

ناظرین کرام گزشتہ مضامین سے معلوم کر چکے ہیں کہ المنصور نے عیسائی باغیوں کا کیسا قلع قمع کیا اور اسلامی حکومت میں کیسے چار چاند لگائے۔ نیز یہ بھی واضح ہو چکا ہے کہ المنصور کون تھا؟ اس کی ابتدائی زندگی کس درجہ سے شروع ہوئی تھی اور اب وہ کہاں پہونچ گیا ہے۔ آج آگے ملاحظہ فرمایئے۔

عیسائیوں کی عجز و انکساری

جب عیسائیوں نے المنصور کے عزم و استقلال اور علو ہمت کو دیکھا تو نہایت عجز و انکساری کے ساتھ معافی کے خواستگار ہوئے المنصور نے کہا کہ اچھا تم کو اس شرط پر معاف کیا جا سکتا ہے کہ باربرداری کے لئے اتنے خچروں کا انتظام کر دو کہ ہم آسانی کے ساتھ منزل مقصود تک پہونچ جائیں اور ہم کو اپنی سرحد تک پہونچنے میں کوئی وقت حائل نہ ہو۔ دوسری شرط یہ ہے کہ درہ کوہ پر جن لاشوں کا انبار لگا ہوا ہے ان کو ہٹا کر راستہ صاف کر دو۔ عیسائیوں نے ان دونوں شرطوں کو منظور کر لیا ...

المنصور کا فوجی نظام

عربی فوج کا محاصرہ

المنصور کا انتقال

درہ کوہ پر عیسائیوں کی لاشیں

عربی اور لاتینی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

گئی ہیں تاکہ مزارعین فرصت کے اوقات میں اپنی تعلیمی ترقی کو جاری رکھ سکیں اور زبان دانی کے اعتبار سے روس میں کوئی خامی باقی نہ رہے۔

دنیا میں سب سے چھوٹی کتاب

ڈیڑھ رتی وزن کی رباعیات عمر خیام

رباعیات عمر خیام کی قدر یورپ نے بہت زیادہ کی ہے انگریزی میں اس کے متعدد تراجم اور تفاسیر موجود ہیں اور عمر خیام کی زندگی اور اس کے خیالات پر ...

حال میں مسٹری جیمبرلین نے رباعیات عمر خیام کا ایک ایڈیشن آکسفورڈ یونیورسٹی کی بوڈلین لائبریری کے لئے پیش کیا ہے جو وزن اور سائز کے اعتبار سے اتنا چھوٹا ہے کہ اگر کوئی چوہیا اس کو ہڑپ کر جائے تو اس کو معذور تصور کیا جا سکتا ہے۔

رباعیات کے اس ایڈیشن کا وزن ڈیڑھ رتی ہے۔ لمبائی پاؤ انچ اور چوڑائی ایک انچ کے ۱۶ حصوں میں سے تین ہے۔ ضخامت ۴۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب کی ہر رباعی نہایت آسانی سے پڑھی جا سکتی ہے۔ کتاب کی جلد نہایت خوبصورت ہے۔

برٹش میوزیم میں بھی دو بہت ہی چھوٹی کتابیں موجود ہیں۔ ایک جلد تو عہد نامہ جدید کی ہے اور دوسری ایک جرمن ڈکشنری ہے۔ مگر یہ دونوں آدھ انچ کی ہیں۔ جو رباعیات عمر خیام کے اس ایڈیشن کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

ایک کتاب کی حیرت انگیز اشاعت

میکائیل شولوکوف کی ایک کتاب جو لطریری ناول لکھی گئی ہے۔ روس میں اب تک دس لاکھ۔ ڈنمارک میں ۵۴۰۰۰۔ اور جرمنی میں ۵۱۰۰۰ فروخت ہو چکی ہے۔ اس کتاب کے طابع و ناشر الفریڈ نوف ہیاچ کو صرف اس کتاب کی بدولت ۳۵ لاکھ روپے کا فائدہ ہوا ہے۔

ہر ہٹلر کی حکومت کا کارنامہ!

جرمنی سیاسیات کی باگ ڈور جب سے ہر ہٹلر کے ہاتھ میں آئی ہے اس وقت سے اب تک حکومت کی طرف سے ۱۰۰۰۰ کتابیں - ۱۵۰۰۰ ماہوار رسائل اور میگزین - ۲۵۰۰۰ پمفلٹ - ۶۰۰ اشتہار - ۵۰۰ فوٹو گراف - اور ۲ فلم ضبط کئے جا چکے ہیں۔

چین کے ڈاکخانوں کا نیا کمال

پوسٹ ماسٹر کتب اور اخبارات بھی فروخت کرینگے

چین کے تمام ڈاکخانے عنقریب کتب خانے اور اخبارات اور میگزینوں کی ایجنسی بننے والے ہیں۔ محکمہ مواصلات کی وزارت نے ایک اعلان کے ذریعہ ان مشکلات کا ذکر کیا ہے جو مسافروں اور دیگر دور افتادہ لوگوں کو کتابوں اور اخباروں کے حصول میں پیش آتی ہیں۔ وزارت کی طرف سے اعلان کر دیا گیا ہے کہ کتب اور رسائل کے لئے آرڈر دیتے وقت تو خریدار کو محصول ڈاک دینا پڑے گا مگر کتابوں اور اخباروں پر کوئی کمیشن ان سے وصول نہیں کیا جائیگا اور تمام پوسٹ ماسٹر اس کام کو مفت انجام دیں گے۔

جمہوریت سے پہلے اور جمہوریت کے بعد

چین میں تحریک نسواں کا نشو و ارتقاء

ایک چینی خاتون کے خیالات

گزشتہ ماہ روم میں ایشیائی طلباء کی کانفرنس منعقد ہوئی تھی جس میں ممالک ایشیا کے نمائندوں نے شرکت کی اور اپنی معلومات سے اہل مغرب کو مستفید کیا۔ اس کانفرنس کی شرکت کیلئے ایک چینی خاتون مس چائی ...

مس چائی نے کھڑے ہو کر فرمایا جو لوگ چین میں تحریک نسواں سے کوئی دلچسپی رکھتے ہیں وہ اس سلسلہ میں حالات معلوم کرنے کی فکر کرتے رہتے ہیں مگر ناکافی ذرائع کی وجہ سے وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوتے۔ میں مختصر الفاظ میں چین میں تحریک نسواں کی تاریخ کا ایک ورق پیش کرتی ہوں جس سے ارباب نظر اپنے ذوق کے مطابق نتائج اخذ کر سکتے ہیں۔ جمہوریت سے پیشتر شہنشاہیت کے دور میں چینی عورتوں کو کسی قسم کا حق حاصل نہ تھا ان کو پورے طور پر مکان میں بند کر دیا گیا تھا۔ ہمارے ہاں ایک مشہور نظم ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ جوان لڑکی اپنے والد کی اطاعت کرے۔ شادی کے بعد خاوند کی کنیز رہے۔ بیوگی کے عالم میں لڑکے کی تابعدار رہے۔ اسی طرح ہمارے ہاں عورتوں کے محاسن میں مندرجہ ذیل چار باتیں شامل تھیں:-

(۱) عفت و عصمت۔ (۲) گفتگو کا سلیقہ۔ (۳) خوبصورتی کی بقاء و تحفظ۔ (۴) سینے پرونے کے کام میں مہارت۔

ان امور کے علاوہ عورتوں کو اقتصادی اور سیاسی حقوق بالکل حاصل نہ تھے اور نہ مردوں اور عورتوں میں کسی قسم کی مساوات تھی۔ ۱۹۱۱ء میں چین کے اندر جمہوریت قائم ہوئی جس کے بعد عورتوں نے درسگاہوں میں داخل ہونا شروع کر دیا۔ بعد ازاں رفتہ رفتہ خواتین نے سوشل زندگی میں تبدیلی شروع کی۔

۱۹۲۶ء میں ۴ مئی کی تحریک شروع ہوئی جس کو پیکن اور تیین کے طلباء نے جاری کیا تھا اور جو تمام چین میں پھیل گئی تھی۔ یہ تحریک سیاسی اور انقلابی تحریک تھی۔ کومنٹانگ کی نیشنل کانگریس میں اس بات کا فیصلہ ہوا کہ چینی عورتوں کے حقوق کیلئے ایک مکمل پروگرام بنایا جائے تاکہ قانون کی نظر میں عورتوں اور مردوں میں کوئی تفریق نہ رہے۔ آج چینی عورتوں کو ہر پیشہ میں کامل آزادی ہے وہ ایڈوکیٹ ہیں۔ ڈاکٹر اور دیگر پیشوں میں خاص درجہ رکھتی ہیں۔ چینی خواتین سیاسیات سے مرعوب نہیں ہو سکیں اور نہ وہ اس سے نابلد ہیں۔ انہوں نے آزادی کے لئے جدوجہد کی اور کامیاب ہو گئیں۔

بائبل کا حوالہ دینا جرم ہے؟

دارالعوام میں ایک بل پیش کرتے وقت اٹارنی جنرل نے اعلان کیا کہ بعض حالات میں مقدس بائیبل کے حوالے دینا ایک مجرمانہ حرکت ہے مثلاً فوج میں بغاوت پھیلانے کے لئے انجیل کی آیات کا حوالہ دینا کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے۔

کسانوں کیلئے ڈکشنری کی چالیس لاکھ جلدیں

روسی گورنمنٹ اپنی تعلیمی اسکیم کو بہت کچھ ترقی دے چکی ہے اور اس سلسلہ میں سکا قدم آگے ہی بڑھتا جا رہا ہے۔ حال میں روسی حکومت کی طرف سے چالیس لاکھ ڈکشنریاں کسانوں اور کاشتکاروں کے مکانوں میں بغرض مطالعہ مفت پہونچائی ...

اخبار الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی اور مذہبیت کا ثبوت بہم پہونچایئے۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

کراماتی سرمہ

یہ سرمہ سورۂ یٰسین شریف کے عمل سے ایک چلہ میں بڑی شفقت کے ساتھ تیار کیا گیا ہے جو کہ گرفتاران محبت و عشق کی رستگاری کا ضامن ہے۔ آنکھوں میں لگا کر جس کے سامنے جایئے آپکی محبت کا تیر اسکے دل میں جا گھسیگا۔ خوشنودی نیجز حاکم کیلئے مجرب ہے۔ مطلوب کو طالب اور معشوق کو عاشق بنا دینا اسی کا اعجاز ہے۔ ... یہ سرمہ اپنے فوائد طبی و کیمیاوی اجزاء کے اعتبار سے امراض چشم و تقویت بصر کیلئے از حد مفید ہے۔ ملنے کا پتہ

ناظم دار البرکات رحمانی دیوبند شریف ضلع سہارنپور یوپی

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات متاع عالم آتنک نگرہ گولیاں اپنے آبحیاتی تاثیرات سے بیرون ہند میں بھی مقبول عام ہو چکی ہیں۔ قبض۔ بدہضمی۔ خون اور منی کی خرابی و کمی۔ جریان۔ احتلام۔ ... وغیرہ شکایتوں کو چند ہی روز میں دور کرنے میں لاثانی ثابت ہو چکی ہیں۔ ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ (عہ) پانچ ڈبیاں للعہ

وید شاستری۔ جام نگر کاٹھیاواڑ

مرآۃ المثنوی

مرتبہ

جناب قاضی تلمذ حسین صاحب ایم۔ اے

رکن دار الترجمہ، جامعہ عثمانیہ، حیدرآباد دکن

مثنوی مولانا روم کو صدیوں سے دنیائے اسلام میں جو قبولیت و منزلت حاصل رہی ہے وہ کلام خدائے تعالیٰ اور سنت رسول اللہ صلعم کے بعد کسی کتاب کو حاصل نہیں ہوئی ہے۔ اہل تصوف تو اسے اپنا صحیفہ مقدس سمجھتے ہیں۔ غیر اہل تصوف نے بھی اس سے استفادہ میں کمی نہیں کی ہے۔ مگر مثنوی شریف میں قصص و حکایات، حکم و معارف، نصائح و مواعظ اس طرح ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں کہ مسلسل مطالعہ سخت دشوار طلب ہو جاتا ہے۔ قاضی صاحب موصوف نے سالہا سال کی محنت سے مثنوی شریف کو ایسے طرز پر مرتب کیا ہے کہ یہ دشواری کلیۃً رفع ہو گئی ہے اور اب ہر شخص مثنوی شریف سے کما حقہ مستفید ہو سکتا ہے۔ جملہ مباحث مثنوی شریف کو حسب ذیل پانچ حصص میں تقسیم کر کے سہل الفہم بنا دیا ہے۔

یواقیت القصص:- اس میں حکایات کے اجزائے متفرقہ و منفصلہ کو اس طرح ایک سلسلہ میں مربوط کیا گیا ہے کہ کہیں سے سکتہ باقی نہیں رہا ہے۔ ہر حکایت بجائے خود مسلسل ہو گئی ہے۔

...

ملنے کا پتہ

دائرۃ الادب جیسی گوڑہ حیدرآباد دکن

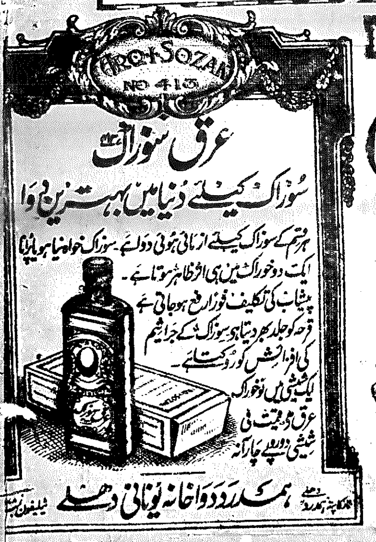

الہ آباد اور بنارس یونیورسٹی کو انتباہ

طلباء کو کس طرح خونی بنایا جاتا ہے

سیواجی کے ایک شاعر نے جسکو بھوشن کا خطاب دیا گیا تھا۔ باون نظموں میں ان کی تعریف و توصیف کی ہے اور ان کی بہادری کا نقارہ بجایا ہے اسی نباپراس کا ہندی نام سیوا باؤنی ہے یہ کتاب شہنشاہ اورنگزیب کی توہین۔ اسلام کی تضحیک اور سیواجی کو رستم زمان بنانے کے لئے لکھی گئی ہے سخت تعجب ہے کہ یہ گندی کتاب ہندوستان کے کئی کالجوں میں بطور کورس داخل ہے اور بنارس اور الہ آباد یونیورسٹی کے انٹرمیڈیٹ کورس کے لئے منتخب کی گئی ہے۔ اس کتاب کا مصنف ایک بھوشن نام کا شاعر ہے جو ۱۶۱۶ء میں کانپور کے قریب تکوپورہ کا رہنے والا تھا اس کا نام آج تک کسی تاریخ میں نہیں ملا۔ جو باتیں اس کتاب میں منظوم کی گئی ہیں وہ کوری بادہوائی ہیں جن کو تاریخ سے دور کا بھی لگاؤ نہیں یہ کتاب سیواجی کے مقابلہ سے اورنگ زیب کا ضعف اور شاہی بیگمات کی بے حرمتی کے فرضی افسانوں سے لبریز ہے جس کے چند نمونے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

۵۱ ویں چھند میں ہے۔ مغلوں کو تباہ کر کے بادشاہ کو نیست و نابود کر دیا اور دشمنوں کو بالکل پیس ڈالا۔

جزیرہ ساگر میں ایک جہاز مسافروں کو لیکر ڈوب گیا

طوفان باد سے تین کشتیاں اور مسافر غرق ہو گئے

کئی سو انسانوں اور مویشیوں کا اتلاف جان

بارسیال ۱۰ رجون۔ تیہ اکھلی ڈویژن میں آندھی کا طوفان آنے کے باعث ایک کشتی کو شدید حادثہ پیش آگیا جس کے باعث متعدد آدمی ڈوب کر ہلاک اور بہت سے مکانات منہدم اور درخت جڑ سے اکھڑ گئے۔ اسی طرح ایک اور کشتی جس میں گیارہ مسافر سوار تھے دریائے کورالیہ کو عبور کر رہی تھی کہ آندھی کی وجہ سے طوفان میں پھنس گئی اور ۱۰ مسافر دریا کی نذر ہو گئے۔ ایک اور کشتی دریائے جیتیہ کو عبور کرتے ہوئے گرداب میں آگئی اور ایک آدمی ڈوب گیا۔

کلکتہ ۱۰ رجون جزیرہ ساگر کے قریب ایک جہاز ڈوب گیا جہاز پر بکثرت مسافر سوار تھے اس پر کسی طوفان کا حملہ نہیں ہوا تھا۔ یہ جہاز بلاری اسٹیشن کی طرف جا رہا تھا کہ ڈوب گیا۔ اندازہ ہے کہ کئی سو انسان اور متعدد مویشی ہلاک ہو گئے ہیں۔ سرکاری تحقیقات سے بچنے والوں کی تعداد معلوم نہ ہو سکی۔

غازی امان اللہ ہندوستان آئیں گے؟

روم ۱۰ رجون۔ روم کے ایک اخبار کا بیان ہے کہ شاہ امان اللہ خاں سابق بادشاہ افغانستان مشرقی ممالک کی سیاحت ...

گئے ہیں ان کو واقعات اور تاریخ سے کوئی لگاؤ ہے؟ خبر نہیں کہ اس قوم کو جھوٹے گپوڑوں کو مانتے ہوئے شرم کیوں محسوس نہیں ہوتی۔ اس کتاب کے ۵۲ چھند وں میں۔ اسلام۔ شاہان اسلام اور بیگمات پر کس قدر شرمناک اور مسن گھڑت حملے کئے گئے ہیں۔

ایک ضروری تصحیح

ہر ہندو پر فوجی تعلیم فرض ہے

ڈاکٹر مونجے کا اعلان

ناگپور ۱۱ رجون۔ برِاعظم یورپ میں ۶۰ کروڑ ہندوؤں کو بھیڑ اور بکریاں خیال کیا جاتا ہے اور یورپ کی سفید قوم کا یہ خیال ہے کہ اگر ان میں ایک شیر کھلا چھوڑ دیا جائے تو ان کو بھگانے کے لئے کافی ہے لہٰذا ہر ایک ہندو کا فرض ہے کہ وہ فوجی تعلیم حاصل کرے احساس پیغام کی تمام ممنوعات تک پہنچا دے۔ یہ وہ تقریر ہے جو ڈاکٹر مونجے نے راشٹریا سوئم سیوک سنگھ کے زیر اہتمام ٹریننگ کیمپ کے عہدہ داروں کے جلسہ میں کی۔

بیٹے کے جرم میں باپ کو سزا

ڈھاکہ ۱۰ رجون۔ گورنر بنگال کے مبینہ حملہ آور بند رناتھ بنرجی کے والد رائے صاحب جوگیندر ناتھ بنرجی سرکاری ملازمت سے برطرف کر دئے گئے ہیں رائے صاحب موصوف لبود ول راج لیگر کے جو کہ کورٹ آف وارڈس کے ماتحت ہے۔ ویلفیئر افسر تھے۔

کتب خانہ خلاف قانون قرار دیدیا گیا

ڈھاکہ ۱۰ رجون۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈھاکہ نے قانون انسداد دہشت انگیزی ...

ریاست کوٹہ میں تبدیل مذہب کا قانون

ضرور لڑکا پیدا ہوگا

کارخانہ جاپان ناولٹی سٹور مقام پٹھان کوٹ

جاوید

مہتمم رسالہ جاوید دہلی

سفید داغ برص پھلبہری کا عجیب علاج

دفتر اکسیر برص نمبر ۵ دربھنگہ بہار

رانی بال صفا پوڈر

غلام محمد خاں بازار لال کنواں دہلی

مفت کی اکسیر

آیورویدک اور یونانی طبیہ کالج دہلی کا داخلہ

حکیم حاجی محمد ظفر خاں آنریری پرنسپل

بھوپندر طبیہ کالج پٹیالہ

ڈیڑھ سو سال کے بعد

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

حیات حافظ رحمت خاں

المشتہر منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

ضرورت ایجنٹس

برائے فروخت اخبارات

بی۔ این گپتا پوسٹ بکس نمبر ۲۵۱ دہلی

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

درہ کوہ پر عیسائیوں کی لاشوں کا انبار

خوفناک محاصرہ سے عربی فوج نے کس طرح نجات پائی

المنصور کا عدیم المثال عزم و استقلال

ناظرین کرام گزشتہ مضامین سے معلوم کر چکے ہیں کہ المنصور نے عیسائی باغیوں کا کیسا قلع قمع کیا اور اسلامی حکومت میں کیسے چار چاند لگائے۔ بہتر یہ بھی واضح ہو چکا ہے کہ المنصور کون تھا۔ اس کی ابتدائی زندگی کس درجہ سے شروع ہوئی تھی اور اب وہ کہاں پہونچ گیا ہے۔ آج آگے ملاحظہ فرمایئے۔

المنصور اپنی فتوحات کے سلسلہ میں تاریخ کے اندر ہمیشہ زندہ رہے گا کیونکہ وہ نہ صرف دوراندیش اور صاحب تدبیر تھا بلکہ شجاع اور بہادر بھی تھا اور خطرات کے مواقع میں اپنی بیگان کو پہاڑ سے بیش ڈالدیا کرتا تھا۔ یعنی دفعہ میدان جنگ میں جب عیسائیوں نے اسے گھیر لیا اور بال کی کوئی صورت نظر نہ آئی تو اس نے بڑی ہمت اور دانائی کا ثبوت دیا اور ایسے طریقوں سے ہالک ... خطرات سے نجات پائی کہ دشمن کو بھی اس کا اعتراف ہے۔

عیسائیوں کی عجز و انکساری

جب عیسائیوں نے المنصور کے عزم و استقلال اور علومت کو دیکھا تو نہایت عجز و انکساری کے ساتھ معافی کے خواستگار ہوئے المنصور نے کہا کہ اچھا تم کو اس شرط پر معاف کیا جاسکتا ہے کہ بار برداری کے لئے اتنے خچروں کا انتظام کر دو کہ ہم آسانی کے ساتھ منزل مقصود تک پہونچ جائیں اور ہم کو اپنی سرحد تک پہونچنے میں کوئی وقت حائل نہ ہو۔ دوسری شرط یہ ہے کہ درہ کوہ پر جن لاشوں کا انبار لگا ہوا ہے ان کو ہٹا کر راستہ صاف کر دو۔ عیسائیوں نے ان دونوں شرطوں کو منظور کیا اور وہ عربی فوج جو عیسائیوں کے محاصرہ میں آگئی تھی اور جس کی نجات کی بظاہر کوئی صورت نہ تھی۔ المنصور کی عالی ہمتی اور دانائی کی بدولت (اور در اصل خدائے تعالیٰ کی مدد سے) صحیح و سالم درہ کوہ سے باہر نکل آئی۔

اس موقعہ پر ایک مغربی مورخ نے لکھا ہے کہ اس سے بڑھ کر عیسائیوں کی کمزوری اور کیا ہو سکتی ہے ... کی لاشیں ابھی خود عیسائیوں کو اٹھانی پڑیں۔

المنصور کا فوجی نظام

عربی فوج کا محاصرہ

المنصور کا انتقال

عربی اور ولائیتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

گئی ہیں تاکہ مزارعین فرصت کے اوقات میں اپنی تعلیمی ترقی کو جاری رکھ سکیں اور زبان دانی کے اعتبار سے ان میں کوئی خامی باقی نہ رہے۔

جمہوریت سے پہلے اور جمہوریت کے بعد

چین میں تحریک نسواں کا نشو و ارتقاء

ایک چینی خاتون کے خیالات

گزشتہ ماہ روم میں انٹرنیشنل طلباء کی کانفرنس منعقد ہوئی تھی جس میں ممالک ایشیاء کے نمائندوں نے شرکت کی اور ... مغرب کو مستفید کیا۔ اس کانفرنس کی شرکت کیلئے ایک چینی خاتون مس ... تشریف لائی تھیں جنہوں نے چین میں نسوانی تحریک کے نشو و ارتقاء پر ایک تاریخی مضمون پڑھا تھا جس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

دنیا میں سب سے چھوٹی کتاب

ڈیڑھ رتی وزن کی رباعیات عمر خیام

رباعیات عمر خیام کی قدر یورپ نے بہت زیادہ کی ہے انگریزی میں اس کے متعدد ترجمے اور تفسیریں موجود ہیں۔ عمر خیام کی زندگی اور اس کے خیالات پر آئے دن اخبارات اور رسائل میں تبصرہ ہوتے رہتے ہیں۔

حال میں ہنری چیمبرلین نے رباعیات عمر خیام کا ایک ایڈیشن آکسفورڈ یونیورسٹی کی بوڈلین لائبریری کے لئے پیش کیا ہے جو وزن اور سائز کے اعتبار سے اتنا چھوٹا ہے کہ اگر کوئی چوہا اس کو ہڑپ کر جائے تو اس کو معذور تصور کیا جاسکتا ہے۔

رباعیات کے اس ایڈیشن کا وزن ڈیڑھ رتی ہے۔ لمبائی پاؤ انچ اور چوڑائی ...

ایک کتاب کی حیرت انگیز اشاعت

ہٹلر کی حکومت کا کارنامہ!

چلین کے ڈاکخانوں کا نیا کمال

پوسٹ ماسٹر کتب اور اخبارات بھی فروخت کرینگے

بائبل کا حوالہ دینا جرم ہے؟

کسانوں کیلئے ڈکشنری کی چالیس لاکھ جلدیں

کراماتی سرمہ

غیر ممالک میں بھی لاثانی

وید شاستری۔ جام نگر کاٹھیاواڑ

مرآۃ المثنوی

مرتبہ

جناب قاضی تلمذ حسین صاحب ایم۔ اے

رکن دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

ملنے کا پتہ

دائرۃ الادب حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن

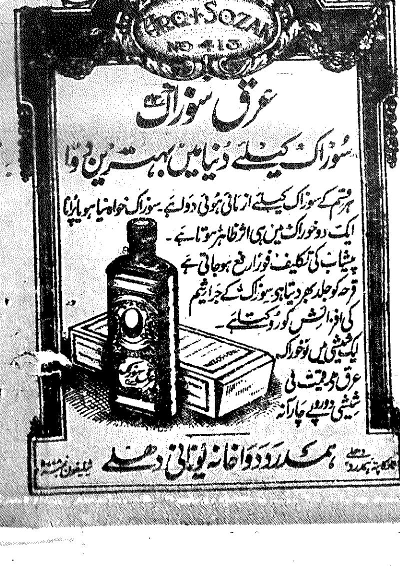

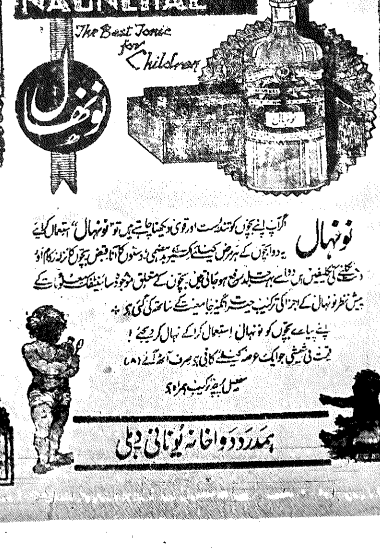

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

سرخپوشوں کے بارے میں حکومت کے رویہ کی مذمت

واردھا ۱۷ جون۔ ڈیڑھ سال کے بعد کانگریس کی مجلس عاملہ کا اجلاس کل یہاں منعقد ہوا کمیٹی نے موجودہ سیاسی صورت حال بعد کانگریس کمیٹیوں پر سے پابندیاں ہٹانے کے بارے میں حکومت کے اعلان پر غور کیا۔ جس کا زیادہ وقت حکومت کے اس رویہ پر غور کرنے میں صرف ہوا جو اس نے سرخپوشوں کے متعلق اپنے اعلان میں اختیار کیا ہے کمیٹی نے اس رویہ کو سخت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔ آج کمیٹی ایک اعلان کے ذریعہ اس امتیازی سلوک کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کرے گی۔ آج کمیٹی نے ... مسئلہ ... کے مزدوروں کی ہڑتال اور بنگال کے کانگریسیوں کے تنازعہ پر بھی غور کرے گی۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ ۱۸ اور ۱۹ جون کو بمبئی میں کمیٹی کا اجلاس پھر منعقد کیا جائیگا کمیٹی کے اجلاس میں گاندھی جی۔ مسٹر نریمان۔ ڈاکٹر سید محمود۔ سیٹھ جمنالال ۔ سرخپوش ... آچاریہ۔ سروجنی نائیڈو اور مسٹر ... نے شرکت کی۔ مولانا ابوالکلام آزاد بھی کل شام کو پہونچ گئے۔

ایک مسلم خاتون کی بہادری

ڈاکو کو گردن سے پکڑ لیا

ایک گاؤں پر مسلح ڈاکوؤں کا حملہ

محرم میں سینہ کوبی کیلئے ایک مثال

ایران میں سینہ کوبی کی بدعت موقوف کردی گئی

تین ہوائی جہازوں کی المناک بربادی

چودہ افراد ہلاک

طوفان سے تین ہزار افراد مجروح

لندن ۱۶ جون سان سلوےڈر میں جو طوفان آیا ہے اس میں ڈیڑھ ہزار افراد ہلاک اور مجروح ہوگئے شہر اکثر پکا بالکل برباد ہو گیا اور پانچ سو افراد ڈوب گئے۔ کوہ آتش فشاں کے قریب سے لاوا بھی بند رہا ہے۔

جرمنی اور فرانس میں خوفناک جنگ کا اندیشہ

روس میں ڈیڑھ کروڑ افراد کی فوجی بھرتی

امن عالم کو تباہ کرنے کیلئے یورپ کا نعرہ جنگ

برلن ۱۶ جون۔ مجلس اقوام جنگ کو روکنے میں بالکل ناکام ثابت ہوئی ہے جرمنی اور فرانس کی حربی تیاریاں اب حد کمال کو پہونچ چکی ہیں۔ فرانس اس وقت ایک زبردست حملہ کا خطرہ محسوس کر رہا ہے۔ جرمنی میں جنگ کے زبردست تیاریاں ہورہی ہیں۔ نوجوان فوجوں میں اس قدر بھرتی کئے گئے ہیں کہ بیک وقت دو لاکھ جرمنی فرانس پر حملہ کرسکتے ہیں ہوائی جہازوں کی تعداد میں پہلے سے کئی گنا اضافہ کر دیا گیا ہے یورپ کے ماہرین سیاست کا خیال ہے کہ جرمنی اور فرانس کی یہ جنگ تمام یورپ کے لئے خطرناک ثابت ہوگی اور اس کے نتائج تمام دنیا کو بھگتنے پڑیں گے۔

ماسکو ۱۶ جون۔ یہاں نوجوان اشخاص کو فوجی تعلیم دینے کے لئے جو کمیٹی بنائی ہے اس نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ عورتوں اور مردوں کو مساوی طور پر فوج میں بھرتی کیا جائے گا اس کمیٹی نے جو پروگرام تجویز کیا ہے اس کی تصدیق روس کی اشتراکی کمیٹی نے بھی کر دی ہے۔ اس اسکیم کے مطابق روس کے مختلف مقامات سے ایک کروڑ ۵۰ لاکھ لڑکوں اور لڑکیوں کو فوجی تربیت دی جائے گی۔ روسی درسگاہوں میں ۸ سے ۱۸ سال تک کے جس قدر لڑکے اور لڑکیاں موجود ہیں ان کو موسم گرما میں ۲ ماہ تک جبریہ فوجی تربیت کے لئے کیمپ کھولے گئے ہیں اور ہر کیمپ میں ڈھائی لاکھ اشخاص کی تربیت کا انتظام کیا گیا ہے۔

سرخپوشوں کو قانون کی اطاعت کرنی چاہئے

گاندھی جی کا ارشاد

تخفیف اسلحہ کے شاندار نتائج

فوجی اخراجات سے گنے ہوگئے

ڈاک گاڑی کو تباہ کرنے کی کوشش

میرٹھ اور سپاہیوں کو گولی ماردیگئی

ایک عجیب و غریب نایاب نسخہ

جس کے شاید آپ بھی متلاشی ہوں

فی زمانہ ہر جگہ دلّتی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور کا منظر پیش نظر ہے۔ اگر ہر فرد بشر کو حضور صلعم کا فرمان یاد رکھنا چاہئے (ترجمہ حدیث شریف)

راست بازی باعث فرحت اور جھوٹ موجب ہلاکت ہے

سرمہ نور افزا

مولانا نورالدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

ہدیہ عمل تین روپے کی بجائے سوا روپیہ۔ اس عظیم رعایت سے فائدہ اٹھائیے

(مولوی) ... شاہ عالی گلی راجان دہلی

نامردی کی مشہور دوا

نامردی خواہ کسی قسم کی کیوں نہ ہو طاقت مردمی نام کو نہ رہی ہو تو خدا کے فضل سے یہ دوا رات بھر میں آپ کو طاقتور بنا دیگی جھوٹ ثابت ہو تو دام واپس قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہر) محصولڈاک معاف۔

جاپان ناولٹی سٹور ۳۲/۱۶ مقام پٹھان کوٹ

بال سیاہ تیل

سفید بالوں کو دائمی قدرتی سیاہ رنگت پر لانے والا

نصف قیمت

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

اس تیل کے استعمال سے سفید بال جڑ سے کالے پیدا ہوتے ہیں اور ہمیشہ کالے ہی رہتے ہیں علاوہ ازیں نزلہ زکام سر درد کمزوری دماغ وغیرہ دور ہو جاتے ہیں اس کی بھینی بھینی خوشبو دل و دماغ کو تر و تازہ رکھتی ہے باوجود اتنی خوبیوں کے قیمت فی شیشی صرف دو روپے (عہ) محصول ڈاک علاوہ۔

خاص رعایت۔ تھوڑے عرصہ کے لئے یہ تیل نصف قیمت یعنی عہر فی شیشی کے حساب سے فروخت کیا جائیگا محصولڈاک علاوہ

منگوانے کا پتہ

اے شیرا اینڈ کمپنی ۲۱ جالندھر شہر (پنجاب)

سالانہ داخلہ آیورویدک طبیہ کالج سہارنپور

امسال صرف چالیس طلباء لئے جائیں گے ۱۵ جون تک داخلہ ہوسکیگا کل درخواستیں جدید مع فیس داخلہ معہ روپیہ (۵) آجانا چاہئے پراسپکٹس کیلئے ارکانٹ ٹکٹ روانہ کریں۔

سکریٹری آیورویدک طبیہ کالج سہارنپور

مفت بالکل مفت مفت

آخر کیا چاہتا ہے

پتہ: ہنس ... بک ڈپو ۵ کرشن نگر لاہور

الہ آباد اور بنارس یونیورسٹی کو انتباہ

طلباء کو کس طرح خونی بنایا جاتا ہے

سیواجی کے ایک شاعر نے جسکو بھوشن کا خطاب دیا گیا تھا۔ باون نظموں میں ان کی تعریف و توصیف کی ہے اور ان کی بہادری کا نقارہ بجایا ہے اسی بنا پر اس کا ہندی نام سیوا باونی ہے یہ کتاب شہنشاہ اورنگزیب کی توہین۔ اسلام کی تضحیک اور سیواجی کو رستم زمان بنانے کے لئے لکھی گئی ہے سخت تعجب ہے کہ یہ گندی کتاب ہندوستان کے کئی کالجوں میں بطور کورس داخل ہے اور بنارس اور الہ آباد یونیورسٹی کے انٹرمیڈیٹ کورس کے لئے منتخب کی گئی ہے۔ اس کتاب کا مصنف ایک بھوشن نام کا بھاٹ ہے ...

جزیرہ ساگر میں ایک جہاز مسافروں کو لیکر ڈوب گیا

طوفان باد سے تین کشتیاں اور مسافر غرق ہوگئے

کئی سو انسانوں اور مویشیوں کا اتلاف جان

باریسال ۱۳ جون۔ تیرا لکلی ڈویژن میں آندھی کا طوفان آنے کے باعث ایک کشتی کو شدید حادثہ پیش آگیا جس کے باعث متعدد آدمی ڈوب کر ہلاک اور بہت سے مکانات منہدم اور درخت جڑ سے اکھڑ گئے۔ اسی طرح ایک اور کشتی جس میں گیارہ مسافر سوار تھے دریائے کورالیہ کو عبور کر رہی تھی کہ آندھی کی وجہ سے طوفان میں پھنس گئی اور ۳ مسافر دریا کی نذر ہوگئے۔ ایک اور کشتی دریائے چینہ کو عبور کرتے ہوئے گرداب میں آگئی اور ایک آدمی ڈوب گیا۔

کلکتہ ۱۶ جون جزیرہ ساگر کے قریب ایک جہاز ڈوب گیا جہاز پر بکثرت مسافر سوار تھے اس پر کسی طوفان کا حملہ نہیں ہوا تھا۔ یہ جہاز بلاسی اسٹیشن کی طرف جاتے ہی ڈوب گیا۔ اندازہ ہے کہ کئی سو انسان اور متعدد مویشی ہلاک ہوگئے ہیں۔ سرکاری تحقیقات سے بچنے والوں کی تعداد معلوم نہ ہوسکی۔

ہر ہندو پر فوجی تعلیم فرض ہے

ڈاکٹر مونجے کا اعلان

ناگپور ۱۱ جون۔ برانظم یورپ میں ۲۶ کروڑ ہندوؤں کو بھیڑ اور بکریاں خیال کیا جاتا ہے اور یورپ کی سفید قوم کا یہ خیال ہے کہ اگر ان میں ایک شیر کھلا ہوا چھوڑ دیا جائے تو ان کو بھگانے کے لئے کافی ہے لہذا ہر ایک ہندو کا فرض ہے کہ وہ فوجی تعلیم حاصل کرے اور اس پیغام کو تمام سامعین تک پہونچا دے " یہ ہے وہ تقریر جو ڈاکٹر مونجے نے راشٹریہ سوئم سیوک سنگھ کے زیر اہتمام ٹریننگ کیمپ کے عہدہ داروں کے جلسہ میں کی۔

بیٹے کے جرم میں باپ کو سزا

ڈھاکہ ۱۱ جون۔ گورنر بنگال کے مبینہ حملہ آور بدریناتھ بنرجی کے والد رائے صاحب جوگیندر ناتھ بنرجی سرکاری ملازمت سے برطرف کر دئے گئے ہیں رائے صاحب موصوف ... کے جو کہ کورٹ آف وارڈس کے ماتحت ہے۔ ویلفیئر افسر تھے۔

کتب خانہ خلاف قانون قرار دیدیا گیا

ڈھاکہ ۱۱ جون ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈھاکہ نے قانون انسداد دہشت انگیزی بنگال کے ماتحت کتابوں کی ایک دکان موسومہ "اکانک لائبریری" ...

غازی امان اللہ ہندوستان آئیں گے؟

روم ۱۱ جون روم کے ایک اخبار کا بیان ہے کہ شاہ امان اللہ خاں سابق بادشاہ افغانستان مشرقی ممالک کی سیاحت کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپ اس سلسلہ میں ہندوستان میں ...

ایک ضروری تصحیح

الجمعیۃ ۱۳ جولائی ۱۹۳۳ء میں کل اور آج الخ کے عنوان سے جو نظم شائع ہوئی تھی اس میں شاعر کا نام بجائے اسعد ملتانی کے اسعد کلکتوی لکھدیا گیا تھا ناظرین کرام تصحیح فرمالیں۔ (منیجر)

اخبار الجمعیۃ کے لئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

(سید قاسم علی لیشارہ ساہنیہ النکار مقیم دہلی)

ریاست کوٹہ میں تبدیل مذہب کا قانون

ریاست کوٹہ میں قانون تبدیل مذہب ہندی میں ۱۹۲۶ء سے جاری ہوا ہے اور آج تک بھی جاری ہے۔ بلکہ کچھ عرصہ سے اس میں اور دفعہ کی ترمیم کردی ہے ریاست میں ان غریب مسلمانوں کی حالت بہت خراب ہے اور کوئی نوکری نہیں ملتی جس سے وہ اپنا گزارہ کرسکیں بلکہ قانون تبدیل مذہب کی ترمیم شدہ دفعہ ۹ کے ماتحت پولیس جھوٹے مقدمے ان بیچارے مسلمانوں پر دائر کرکے سزا دلانے پر تلی ہوئی ہے۔ ان بیچارے مسلمانوں کی بڑی مشکل میں جان ہے اس قانون کی سختی سے مسلمانوں کے مذہب میں مداخلت پیدا ہوتی ہے۔ اس واسطے خسری جی حضور دربار کوٹہ سے یہ عرض ہے کہ قانون تبدیل مذہب کے منسوخ ہونے کا حکم فرمایا جاوے۔

(جمال الدین قریشی)

ضرور لڑکا پیدا ہوگا

آپ ہماری مشہور عالم دوائی "سنیاسی امرت پھل" عورت کو صرف ایک دن استعمال کرادیں خدا کے فضل سے آپ کے ہاں ضرور لڑکا پیدا ہوگا۔ سینکڑوں اجڑے گھر بس چکے ہیں آپ بھی اپنے گھر کو روشن کیجئے اگر دوائی غلط ثابت ہو تو دام واپس۔ قیمت صرف پانچ روپے۔ ۱-۱۰ محصولڈاک معاف۔

ملنے کا پتہ

کارخانہ جاپان ناولٹی سٹور ۳۲/۱۶ مقام پٹھان کوٹ

جاوید

... دہلی رسالہ سے بہتر کوئی دوسرا دینی و علمی رسالہ موجود نہیں ہے ...

مہتمم رسالہ جاوید دہلی

سفید داغ برص پھلبہری کا مجرب علاج

اگر اکسیر برص کو صرف دو یوم مالش کرنے سے بغیر ضرر یا تکلیف کے سفید داغ جڑ سے نہ جاتے رہیں تو کل قیمت واپس اختیار ... نی شیشی تین روپے ...

دفتر اکسیر برص نمبر ۶۵ دربھنگہ بہار

رانی بال صفا پوڈر

کیمیائی اجزاء سے طبی اصول پر تیار کیا ہوا بہترین بے ضرر

سول ایجنٹ:۔ برائے انڈیا۔ ایس۔ ایم عابد ... اکبرہ

غلام محمد خاں بازار لال کنواں دہلی

مفت کی اکسیر

... کے لئے ٹکٹ آنا چاہئے۔ فقط

ضرغام اللہ خاں سابق شیرال راولپنڈی محلہ شاہ نذر

آیورویدک اور یونانی طبیہ کالج دہلی کا داخلہ

امیدوار مردوں اور عورتوں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جاتی ہے کہ وہ جلد از جلد پراسپکٹس طلب کرلیں جو مفت روانہ کیا جاتا ہے ۱۵ جولائی ۳۳ء تک داخلہ کیلئے تمام درخواستیں دفتر کو موصول ہوجانے چاہئیں بورڈنگ ہاؤس میں داخلہ لازمی ہے تعلیم کا نیا سال یکم اگست ۳۳ء سے شروع ہوگا۔

حکیم حاجی محمد ظفر خاں آنریری پرنسپل

بھوپندر اطبیہ کالج پٹیالہ

یونانی طریقہ علاج کی ترقی اور غریب طلباء کی امداد کیلئے جناب شفاء الملک بہادر حکیم دلبر حسن خانصاحب بھٹی نے اس سال چار ایف ایس سی۔ چار مولوی فاضل اردو ہیر حسن میٹریکولیٹ کو اسی رعایت سے داخل کرنے کا اعلان فرمایا ہے کہ انکی فیس بورڈنگ معاف ہوگی اس لئے ۲۴ جون تک داخلہ کیلئے درخواستیں آجانی چاہئیں پراسپکٹس اور فارم داخلہ پرنسپل بھوپندر اطبیہ کالج پٹیالہ سے مفت منگوایا جاسکتا ہے۔

ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہے

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہوگئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔ اے علیگ بریلوی جس میں

آنریبل سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبد الواحد خاں صاحب ایم اے مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدر دانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۲۲/۱۶ کاغذ چکنا جلد اعلیٰ کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ دو ہاف ٹون کی چھپی ہوئی) نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت (للعہ)

المشتہر: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

ضرورت ایجنٹس

برائے فروخت اخبارات

دہلی کے مشہور روزانہ و ہفتہ وار اخباروں کی فروخت کیلئے ہر ضلع شہر و قصبہ میں تجربہ کار ڈسٹری بیوٹروں اور ایجنٹوں کی ضرورت ہے شرائط نہایت آسان ہیں اور کمیشن معقول دیا جاوے گا۔ جو اصحاب تھوڑی سی محنت سے معقول روزگار کے خواہشمند ہوں۔ فوراً پتہ ذیل سے شرائط ایجنسی اور نمونہ اخبارات مفت طلب فرمائیں۔

بی۔ این گپتا پوسٹ بکس نمبر ۱۲ دہلی

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"
یداللہ علی الجماعۃ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳
الجمعیۃ سہ روزہ دہلی
مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے) معاون: محمد عثمان فارقلیط
جلد ۱۹ | دہلی یوم چہارشنبہ ۷ ربیع الاول ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۲۰ جون ۱۹۳۴ء | نمبر ۴۳

Regd No L 1793.
The Aljamiat
Vol. XIX No 42. DELHI SATURDAY JUNE 16, 1934. PRICE ONE ANNA

گلِ مراد

اب تو ہی تو ہے دیدۂ بسمل کے سامنے
کثرت میں تجھ سے منبر وحدت کو ہے فروغ
کیسی بڑھی ہے رونق بزم فدائیت
اے قوم کر کے جرأت و ہمت قدم اٹھا
کچھ زرق برق چیزیں ہیں کچھ زری کچھ زمیں
دعویٰ تھا دوستی کا جنہیں بزم قوم میں
ہمت کی بارشوں نے کیا سبز باغ قوم

ہے جاں نثاریوں کا صلہ دل کے سامنے
تیرا ہی جلوہ ہے تری محفل کے سامنے
بسمل کا رقص جب سے ہے قاتل کے سامنے
کیوں رہ گئی ہے بیٹھ کے منزل کے سامنے
کیا زندگی ہے دیدۂ باطل کے سامنے
دشمن سے بیٹھتے ہیں وہ مل کے سامنے
آیا گلِ مراد عنادل کے سامنے

اہل ہمم ہمالہ کو بھی جانتے ہیں پست
اور کنکری بھی کوہ ہے بزدل کے سامنے

(حضرت طیش امروہوی)

دلچسپ حقائق و معلومات

معاصرین کے افکار و آراء

شیطان کا سینگ

(مدینہ)

امریکہ اور ہندوستان کے مزدور

فرقہ وار فیصلہ اور مسلمان

ہندو قوم کی قابل تقلید نکتہ

درس نظامیہ پر ایک نارواحملہ

غلط پروپیگنڈہ کا جواب

بوہرہ قوم سے خطاب

بوہرہ صاحبان جو ہندوستان میں ملاجی کے نام سے پکارے جاتے ہیں اپنے پیر صاحب کی بدولت سچے مسلمانوں کی طرح اپنے مذہب کے پابند اور صوفی صدی شریعت پر چلنے والے اپنے پیر صاحب کے تابع فرمان صلح کل اور اخوت اسلامی کے

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

بال
عمر بھر نہ اُگنے کا جوہر
صرف دو تین مرتبہ لگانے سے بال اُگنے ہمیشہ کے لئے بند ہو کر عمر بھر دوبارہ نہیں اگتے جگہ ملائم اور خوشنما نکل آتی ہے بالکل بے ضرر اور پاک ہے۔ غلط ثابت ہونے پر دام واپس۔
قیمت فی بکس ایک روپیہ چار آنہ (عہ) محصولڈاک معاف
بال بڑھانے کا خوشبودار تیل
اس تیل کے استعمال سے مونچھیں اور سر کے بال لمبے گھنے اور ملائم ہو جاتے ہیں جہاں بال نہ اگتے ہوں اگنے لگتے ہیں اور بال گرنے بند ہو جاتے ہیں قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ محصولڈاک معاف۔
پتہ: منیجر جرمن کمرشیل ایجنسی نمبر ۷ مقام پٹھان کوٹ

ضرورت ہے
قابل کارگذار سپروائزران تنخواہ ۵۰-۶۰-۷۵ روپیہ اور منیجران ۵۰-۶۰-۷۵ روپیہ ماہوار برائے فرخ نگر کٹ میں سگریٹ حصص اور جز زیارات کی سیٹ بک کرنے کیلئے عمر و تعلیم اور تجربہ واضح طور پر تحریر کریں
مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں داخلہ
امیدواروں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں داخلہ کے لئے درخواستیں ۱۵ جولائی ۱۹۳۴ء تک پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے پاس پہونچ جانا چاہئیں اور امیدوار کو مع اسناد و سرٹیفکیٹ چال چلن وغیرہ تاریخ ۵ جولائی کو پرنسپل کے دفتر میں حاضر ہو جانا چاہئے تاریخ مقررہ کے بعد کوئی درخواست نہیں لی جائے گی۔
قواعد و ضوابط داخلہ طبیہ کالج دفتر سے مفت مل سکتے ہیں
پرنسپل طبیہ کالج

حمائل شریف مترجم
مع
خلاصۃ التفاسیر
ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

جنت کی کنجی۔ دوزخ کا کھٹکا
فتاویٰ
تعلیم الاسلام
منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ قرآن مجید مع کامل تفسیر
حیرت انگیز رعایتی اعلان
منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

از بلا چھپ کر تیار ہوگئی!
ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

متوسط اور غریب مسلمانوں کی تعلیم کا بہترین انتظام
اسلامیہ ہائی اسکول (اٹاوہ، یوپی)
الطاف حسین بی اے (علیگ) ہیڈ ماسٹر

خاتم المرسلین کی مقدس سیرۃ سے مسلمانوں کا تعلق

مسلمانوں کے نظام اجتماعی کی اساس و بنیاد

عالم نما جاہل واعظوں کا فتنۂ عظیم

تعمیر ہوئی ہے ۔ظاہر ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اتنی عظیم الشان اور نفیس سیرۃ پر مطالعہ کرنے کے لئے کس قدر مطالعہ کی ضرورت ہے ۔ جو شخص جتنا زیادہ قرآن کریم ۔ احادیث نبوی اور تاریخ پر عبور رکھتا ہوگا اسی قدر وہ آپ کی سیرۃ کی اہمیت اور عظمت کو محسوس کرے گا ۔

جاہل واعظوں کا شبخون

آج کل عالم نما جاہل واعظوں کی حکومت ہے ۔ انہوں نے عام مسلمانوں کی ذہنیت پر شبخون مار رکھا ہے اور ان کے ایمان و اسلام کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے رکھی ہے لیکن ان کی قابلیت کا یہ عالم ہے کہ وہ حضور پاک کی سیرت کے اہم واقعات سے قطعاً واقفیت نہیں رکھتے ۔ وہ نہیں جانتے کہ آپ کی زندگی ...

واعظوں کے نزدیک سیرۃ کا مفہوم

مولود خواں

عام مسلمانوں کی ذمہ داری

اسراف کی طرف ایک اور قدم

علی تحریک بے علمی کا مظاہرہ

سیرۃ النبی کی اہمیت

(باقی آئندہ)

خریداران الجمعیۃ کو چاہئے کہ "الجمعیۃ" کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرماکر اپنی علم نوازی اور مذہبیت کا ثبوت بہم پہنچائیں ۔ (منیجر)

ہندوستان میں زراعت کا مسئلہ

مسلمان زمینداروں کی تباہی

انقلاب اور اس کے نتائج

سب سے آخر میں ہم اس پیشہ کو لیتے ہیں جسے اہل ہند کی کثیر آبادی اختیار کرنے پر مجبور ہوئی ہے وہ پیشہ زراعت ہے ۔ باب دوم کے فقرہ ۲۲ میں دکھایا گیا ہے کہ زمانہ سابق میں ہندوستان ایک صنعتی ملک تھا مگر یہ امر معلوم کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ اُس زمانہ میں انگلستان ایک زراعتی ملک تھا ۔ اس امر کی تصدیق انگلستان کے مشہور مورخ جان رچرڈ گرین کے قول سے ہوتی ہے جنہوں نے لکھا ہے کہ

(۳) کاشتکار ۳۵٫۸ فی صدی

(۴) زراعت کے مزدور ۳۲٫۴ فی صدی

(۵) کارندے محرر وغیرہ متعلق آراضی ۳ فی صدی

بنگال کے مسلم زمیندار

مندرجہ بالا کاموں میں خالص زمینداری کا پیشہ زمانہ سابق میں زیادہ تر مسلمانوں کے ہاتھوں میں تھا ۔ بالخصوص بنگال صوبہ سندھ اور پنجاب میں اس پیشہ میں مسلمانوں کا بہت بڑا غلبہ تھا ۔ چنانچہ بنگال کے متعلق سر ولیم ہنٹر نے تحریر فرمایا ہے کہ

کایا پلٹ

استمراری بندوبست

نام پیشہ	انگلستان	ہندوستان
صنعت و دستکاری	[illegible]	[illegible]
تجارت	[illegible]	[illegible]
زراعت	[illegible]	[illegible]

تفصیلات

اب دیکھنا یہ ہے کہ ہندوستان میں ان ۷۱٫۱ فی صدی زراعت پیشہ لوگوں کی تفصیل کیا ہے ۔ یہ تفصیل ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کی رپورٹ کی رو سے حسب ذیل ہے :-

(۱) خالص زمیندار ۴٫۴ فی صدی

(۲) زمیندار کاشتکار یعنی جو لوگ اپنی مملوکہ زمین کاشت کرتے ہیں ۲۵٫۷ فی صدی

صدر ترکی کے حکم سے رہائی

قسطنطنیہ کا ایک واقعہ

گزشتہ ماہ قسطنطنیہ کے چند طلباء اور دکاندار گرفتار کئے گئے تھے ۔ پولیس کو خیال تھا کہ ان سب کو سنگین ترین سزائیں دی جائیں گی لیکن یہ معلوم کرکے پولیس کو حیرت ہوئی کہ خاص غازی کمال پاشا نے اپنے حکم سے انکو رہا کر دیا اور آئندہ کے لئے ہدایت کردی کہ طلباء کی گرفتاری میں احتیاط سے کام لیا جائے ۔

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

والیٔ حجاز کی کھری کھری باتیں

عرب کی جنگ اور وحدۃ عربیہ پر تبادلہ خیال

سلطان ابن سعود سے نمائندہ ڈیلی ایکسپریس کی ملاقات

اخبار ڈیلی ایکسپریس کے نمائندہ نے اعلیٰ حضرت سلطان ابن سعود سے ملاقات کی اور ان سے جنگ حجاز و یمن کے متعلق پیدا شدہ حالات کے جمع کا موقع ملا ۔ عظمۃ السلطان نے خندہ پیشانی کے ساتھ ڈیلی ایکسپریس کا نامہ نگار گزشتہ مہینہ جدہ آگیا ہے تاکہ عرب کی موجودہ جنگ کے متعلق تمام خبریں اپنے اخبار ...

شاہ ایران اور صدر ترکی کی ملاقات

انگورہ کی گفت و شنید کے اغراض و مقاصد

ترکی اخبارات غازی مصطفےٰ کمال پاشا اور شاہ ایران کی ملاقات کو خاص اہمیت دے رہے ہیں ۔ اور سیاسی حلقوں میں اس پر وپیگنڈہ کی تردید کرتے ہیں کہ اس ملاقات کا تعلق بین الاقوامی معاملات سے ہے ...

برطانیہ میں پیدائش کی اوسط نصف رہ گئی

ایک کتاب جس کی پچاس لاکھ جلدیں شائع ہو چکیں

غیر ممالک میں بھی لاثانی

(باقی عربی ڈاک کالم دوسرے صفحہ پر)

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

خوشحالی کے بعد ابتری اور انتشار

اندلس میں خود غرضیوں کی کارفرمائیاں

خلیفہ ہشام کی نااہلیت کے خطرناک نتائج

گزشتہ الجمعیۃ میں المنصور کے انتقال تک کے حالات درج کئے جاچکے ہیں آج آگے ملاحظہ فرمایئے زوال کے واقعات ۔ صرف اسلئے پیش کئے گئے ہیں کہ ہر شخص ذاتی غور کرے کہ ہر زمانہ میں مسلمانوں کی تباہی کے اسباب خود مسلمانوں نے ہی بنائے اور عملیاتی جھگڑوں کو خود امت مرحومہ کے افراد نے اغراض کی دیوانیوں سے ...

فوجی سردار کو قتل کرڈالا جس کو عبدالرحمٰن خلافت کے انتظامات کی نگرانی کے لئے مقرر کر گیا تھا ۔ لوگوں نے نہ صرف عبدالرحمٰن کو برطرف کیا بلکہ خلیفہ ہشام کو بھی معزول کردیا اور اس کی جگہ اسی خاندان کے ایک شخص محمد المہدی کو خلیفہ مقرر کردیا ۔

الزاہرہ کی تباہی و بربادی

سلطان محمد المہدی نے دارالخلافہ کا مستقل انتظام شروع کردیا اس نے اپنے ایک چچازاد بھائی المغیرہ کو بہ احاجب اور دوسرے کو قرطبہ کا حاکم مقرر کیا اور ساتھ ہی یہ بھی حکم دیا کہ بلا امتیاز مذہب و ملت فوج بھرتی کی جائے چنانچہ اس نئے سلطان کی دہائی کو دیکھ کر جوق جوق لوگ دارالخلافہ آنے لگے اور فوج میں بھرتی ہو گئے تھوڑے سے عرصہ میں فوج کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی ۔

جامع قرطبہ میں نماز جمعہ

عبدالرحمٰن کی قسمت

عبدالملک کا انتقال

ایک نئے دعویدار کا ظہور

آثار انحطاط

ان عربوں نے عجزانہ طور پر انگڑائی لی جو المنصور کے زمانہ سے مردہ ہوچکے تھے انہوں نے ارادہ کیا کہ عبدالرحمٰن کو کسی طرح الگ کیا جائے اور اس کی بربادی سے ملک کو بچایا جائے ۔ اتفاق سے عبدالرحمٰن کو عیسائیوں کے مقابلہ کیلئے جلیقیہ جانا پڑا اس کی غیر موجودگی میں اعیان حکومت نے اس

(باقی)

اجنبی درسگاہوں اور شفاخانوں کی نگرانی

ترکی حکومت کا ایک نیا قانون

حکومت ترکیہ چاہتی ہے کہ اس قانون کی رو سے اجنبی اداروں کا پورا احتساب کیا جائے یہاں تک کہ اجنبی اشخاص کی نگرانی بھی مکمل طریقہ پر کی جائے اور اس کی ہر نقل و حرکت کا ریکارڈ محفوظ رکھا جائے ۔

کٹ پیس منگوانے والوں کو ضروری اطلاع

اس موسم میں آپ کٹ پیس کی تجارت سے اچھا منافع پیدا کرسکتے ہیں

مکس گانٹھ نمبر ۱ ... قیمت ... فی گانٹھ صرف

مکس گانٹھ نمبر ۲ ... قیمت ... فی گانٹھ صرف

مکس گانٹھ نمبر ۳ ... قیمت ۲ پونڈ والی گانٹھ صرف

منیجر

فٹ کوٹ کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس ۔ رنچھوڑ لائین ۔ کراچی (سندھ)

مارکیٹ گزٹ کا سپیشل نمبر مفت

ایک سال تک اجازت مفت

"مارکیٹ گزٹ کراچی" کے اب تک جتنے پرچے شائع ہوئے ہیں ان کو تجارتی دنیا میں اس قدر مقبولیت ہوئی اور شہرت حاصل ہوئی کہ ہندوستان میں شاید ہی کسی دوسرے تجارتی اخبار کو ہوئی ہو ...

آخری رعایت : ...

منیجر دی مارکیٹ گزٹ کراچی (سندھ)

رسول اللہ صلعم کے دو تذکرے مفت اور رعایتوں کی انتہا

دہلی کا مشہور مذہبی ماہوار رسالہ نظام المشائخ چھبیس سال سے ہر ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک تذکرہ شائع کیا کرتا ہے جس میں نئے نئے عنوانوں سے حضور صلعم کی خصوصیات زندگی پر نہایت بلند پایہ مضامین لکھے جاتے ہیں ۔ پورے چھبیس تذکرے تو اب نہیں مل سکتے البتہ چند موجود ہیں اور ایک تازہ تذکرہ ابھی چھپا ہے ۔ پچھلے بچے ہوئے تمام تذکروں کی ضخامت ڈیڑھ ڈیڑھ سو صفحے ہے لیکن تازہ تذکرہ کی ضخامت کتابی سائز کے تین سو صفحوں کے برابر ہے ۔ یہ دونوں تذکرے صرف ایک آنہ محصول بھیج کر آپ مفت حاصل کرسکتے ہیں بشرطیکہ اس ایک آنہ کے ساتھ نظام المشائخ کا سال بھر کا چندہ بھی بھیج دیں ۔ یہ رعایت فقط ماہ ربیع الاول کے لئے ہے ۔ اس ماہ کے اندر اندر نظام المشائخ کا خریدار بننے والوں کو ایک تو مندرجہ بالا رعایت دی جائیگی کہ رسول اللہ صلعم کا ایک تذکرہ پچھلا اور ایک تذکرہ تازہ مفت ملے گا ۔ اور دوسری رعایت یہ کہ

نظام المشائخ کا چندہ سالانہ ڈھائی روپے کی بجائے صرف ایک روپیہ

لے لیا جائے گا ۔ یعنی ایک روپیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تذکرے ساڑھے چار سو صفحے کے ملیں گے اور پھر سال بھر تک نظام المشائخ بھیجنے کے علیحدہ پہنچے گا ۔

نظام المشائخ کے ہر پرچہ کی ضخامت بڑے سائز کے بہتر (۷۲) صفحے ہوتی ہے ۔ نمونہ مفت منگا کر دیکھئے اور ایک رعایت اور لیجئے سال بھر نظام المشائخ پڑھنے کے بعد اگر سال بھر کے پرچے صاف ستھری حالت میں واپس کردیجئے گا تو ایک روپیہ جو اس وقت ادا کیجئے گا وہ واپس دے دیا جائے گا ۔

الملتمس : منیجر رسالہ نظام المشائخ نمبر ۹۱ ۔ کوچہ چیلان دہلی

ہٹلر اور مسولینی کی ملاقات
آسٹریا کی آزادی تسلیم کر لی گئی
مسولینی کا بیان

وانتاہ ۱۵ جون - سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ مسولینی اور ہٹلر نے اس بات کو منظور کر لیا ہے کہ آسٹریا کی آزادی کو برقرار رکھا جائے ان کے درمیان ایک نہایت اہم معاہدہ ہوا ہے جو چار نقاط پر مبنی ہے:-

(۱) ایک جنرل معاہدہ ہوا ہے جس میں ہر دو مدبروں کے درمیان خط و کتابت اور ملاقات بھی شامل ہے۔

(۲) آسٹریا کی آزادی تسلیم کر لی گئی ہے۔

(۳) جرمنی کی بین الاقوامی لیگ میں واپسی بشرطیکہ اس کو بھی اسلحہ رکھنے کا حق دیا جائے۔

سائنر مسولینی نے ایک بیان کے دوران میں فرمایا کہ "ہر ہٹلر اور میں یہاں یورپ کے نقشہ کو دوبارہ بنانے کے لئے جمع نہیں ہوئے بلکہ ان بادلوں کو چھانٹنے کی کوشش کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں جو یورپی زندگی کے افق پر چھائے ہیں نیز ہمارا مقصد جنگ کے خطرناک نعم البدل کو ٹالنا تھا اور ہماری ملاقات کی ایک خاص غرض یہ بھی ہے کہ سیاسی اتحاد پیدا ہو جائے جس کے بغیر یورپ کے تباہ ہونے کا امکان ہے۔ سائنر مسولینی اور ہر ہٹلر نے باغ میں دو گھنٹے تک تبادلہ خیالات کیا۔ جرمن حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ تبادلہ خیالات کے دوران میں بہت سی باتیں طے ہو گئی ہیں۔ لیکن کسی دستاویز پر دستخط نہیں ہوئے ... گفت و شنید کا اثر جلد ہی محسوس نہیں کیا جائے گا۔

ہر ہٹلر نے کنگ ایمونیل کو ایک تار بھیجا ہے جس میں یہ امید ظاہر کی گئی ہے کہ ان کے اور سائنر مسولینی کے درمیان ملاقات اٹلی اور جرمنی نیز دنیا کے امن کے لئے بہت سودمند ثابت ہوگی۔

انگورہ میں شاہ ایران کا جلوس
غازی کمال پاشا سے ملاقات

کابل میں مشین گن اور بیساری کے کارخانوں کا افتتاح
الغندلاب پل کا سرکاری افتتاح

الجمعیت لیگ کی یادداشت
مشترکہ انتخاب ورنہ نشستوں کی تخصیص

بدایوں میں ایڈیٹر صاف گو کے خلاف مقدمہ

حکومت ججوں پر دباؤ ڈالتی ہے

گاندھی جی کا فارمولا تسلیم کر لیا گیا
سرکاری فرقہ وارانہ حل کے متعلق ورکنگ کمیٹی کا اعلان
کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کی مزید کارروائی

بمبئی ۱۳ جون - آج شام کو ۶ بجے کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں کانگریسی انتخاب کے مینی فیسٹو اور فرقہ وارانہ مسئلہ کا گاندھی جی کے فارمولا کے مطابق تصفیہ ہو گیا۔ اگرچہ بورڈ نے سرکاری فرقہ وارانہ حل کی سختی کے ساتھ مذمت کی مگر اس نے یہ اعلان بھی کیا کہ موجودہ وقت اس کو قبول یا رد کرنے کا نہیں ہے۔ یہ بھی ظاہر کیا گیا کہ پارلیمنٹری بورڈ کی رائے میں قرطاس ابیض کے مسترد ہونے کے ساتھ سرکاری فرقہ وارانہ حل خود بخود اس کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی نے کئی گھنٹوں کے غور و فکر کے بعد پارلیمنٹری بورڈ کی سفارشات کو جو مینی فیسٹو قواعد و ضوابط اور عہدنامہ کے متعلق تھیں منظور کر لیا۔ پارلیمنٹری بورڈ نے کانگریس ورکنگ کمیٹی سے دریافت کیا تھا کہ قرطاس ابیض اور سرکاری فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق اس کی کیا پالیسی ہے۔ چنانچہ ورکنگ کمیٹی نے اپنی پالیسی کا اظہار کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ قرطاس ابیض باشندگان ہند کی ضروریات کو پورا نہیں کرتا۔ نیز تمام ہندستانیوں نے اس کی پوری مذمت کی ہے اس لئے قرطاس ابیض کا اطمینان بخش بدل وہی دستور ہو سکتا ہے جو ایک نمائندہ اسمبلی وضع کرے۔ یہ نمائندہ اسمبلی تو رائے دہی بالغان کے اصول پر منتخب ہو اور اس میں اقلیتوں کی کافی نمائندگی ہو۔ چونکہ فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق ہندوستان کی مختلف ملتوں میں شدید اختلاف پیدا ہو گیا ہے اس لئے جب تک یہ اختلافات دور نہ ہوں اس وقت تک کانگریس سرکاری فرقہ وارانہ حل کو نہ تو تسلیم کر سکتی ہے اور نہ مسترد۔

سب ایڈیٹر الامان پر مقدمہ
دو دو سو روپے کی ضمانت اور مچلکوں پر رہائی

دہلی میونسپلٹی نے شراب پر ٹیکس عائد کر دیا

"دہلی کے بادشاہ" کی گرفتاری

ہندوؤں کی طرح بھینسوں کی قربانیاں

وزیر داخلہ پولینڈ کو گولی سے اڑا دیا

اخبار ہلال ور نوشتی سے ضمانت کی طلبی

۸۰ مکان جل کر خاک

ان نوجوانوں کو گھروں سے نکلنے کی ممانعت

ایک عورت اور اس کی لڑکی آگ کی نذر

دہلی میں کانگریس کمیٹی کے دفتر کا افتتاح
کانگریسی کارکنوں کا جلسہ

کوکین فروشی کے اڈہ پر پولیس کا چھاپہ

دہلی میں خون کی بارش

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

دار الحکومت

مسجد فتحپوری میں ہنگامہ اور پولیس کی آمد
ایک پنجابی مقرر کی اشتعال انگیز تقریر
مدرسہ عالیہ کے طلباء کی گرفتاری اور رہائی

گذشتہ جمعہ اور شنبہ کی درمیانی شب میں مسجد فتحپوری کے اندر بعض نہایت افسوسناک واقعات پیش آئے اور بعض لوگوں نے پولیس کی جمعیۃ کو مسجد میں بلا کر مدرسہ عالیہ فتحپوری کے طلباء کی بہت بڑی تعداد کو ان کے حجروں سے گرفتار کرایا۔ اگرچہ تحقیق حالات کے بعد وہ رات ہی رہا کر دئیے گئے۔

واقعہ اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ کچھ عرصہ سے مسجد فتحپوری میں کسی پنجابی "مولوی" صاحب نے وعظ کہنا شروع کیا ہے جن کی تقریریں مذہبی حیثیت سے نہایت اشتعال انگیز اور شرمناک ہوتی ہیں۔ نہ صرف ہندوستان کے اکابر علماء کی شان میں بدترین گستاخیاں کرتے ہیں بلکہ مدرسہ دیوبند کے تعلیم یافتہ حضرات اور اہل علم طبقہ کو عمومیت کے ساتھ سب و شتم کرتے رہتے ہیں اور مسلمانوں کی تکفیر و تفسیق اور علماء کی توہین و تذلیل کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے۔ ان پنجابی "مولوی" صاحب کی تقریروں سے مسجد میں کئی مرتبہ سخت اشتعال ...

لگاہ کے مطابق ہوگا۔

(۲) لیکن اگر اس حل سے کسی متعلقہ جماعت نے اختلاف کیا تو وہ اسے منظور نہیں کرے گی۔

(۳) اگر سب جماعتیں مل کر کوئی متفقہ حل پیش کریں گی تو خواہ وہ قومی نقطۂ نگاہ سے گرا ہوا ہی کیوں نہ ہو کانگریس اسے منظور کرے گی۔

اس پوزیشن کے ساتھ ہم سمجھتے ہیں کہ ہر جماعت کو جو کانگریس کے اندر ہے، اتفاق ہونا چاہیئے اور جب تک کانگریس کی یہ پالیسی قائم ہے مسلمانوں کو اس کے اندر اپنی پوزیشن بالکل محفوظ سمجھنی چاہیئے۔

کر کے صرف اپنی قوم کے حق میں کمیونل ایوارڈ کو بہتر بنانے کی کوشش کرتا ہے تو اس کی قوم پروری کے تمام دعوے باطل ہیں اور وہ کانگریس میں رہتے ہوئے ہرگز ایسا نہیں کر سکتا۔

آخر میں فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق کانگریس کی مستقل پالیسی کا سوال ہے اس قرارداد نے "حقیقۃً" اس اختلاف کا بھی قلع قمع کر دیا ہے جو پچھلے دنوں کانگریسی حضرات کے درمیان فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق پیدا ہو گیا تھا اور جس کی ابتدا پنڈت مالویہ اور مسٹر انے کے بیانات سے ہوئی ہے۔ اب اس بارہ میں کانگریس کی مستقل پالیسی کا خلاصہ جو مندرجہ بالا قرارداد کے آٹھویں پیراگراف سے ماخوذ ہے حسب ذیل تین جملوں میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

(۱) کانگریس اپنی طرف سے ہمیشہ وہی حل پیش کرے گی جو قومی نقطۂ

شذرات

کوئٹہ میں مسلمانوں کی تعلیم

مسجد فتحپوری کی کمیٹی کا فرض

محکمہ عدالت میں سست نستانی

"کے ساتھ کام نہیں کرتی"

عبداللہ کے حجوں اور عملہ کے متعلق اس قسم کی شکایات کوئی نئی نہیں ہیں بلکہ ان ...

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

الجمعیۃ دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوم چہارشنبہ ۷ ربیع الاول ۱۳۵۳ ہجری

وہائٹ پیپر اور کمیونل ایوارڈ
کانگریس ورکنگ کمیٹی کا فیصلہ

کانگریس پارلیمنٹری بورڈ اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے جو اجلاس بمبئی میں منعقد ہو رہے تھے ان کا سب سے زیادہ دلچسپ وقت کمیونل ایوارڈ کے متعلق فیصلہ کرتے ہیں صرف ہوا، اور معلوم ہوا ہے کہ بالآخر ایک ایسا فیصلہ ہو گیا جس پر دونوں فریق مطمئن ...

قرارداد کے چار اجزاء

جہاں تک پارلیمنٹری بورڈ کے مینی فیسٹو (انتخابی اعلان) کا تعلق ہے اس کے متعلق تو ہم اس وقت اظہار رائے کریں گے جب وہ پورا اعلان ہمارے سامنے ...

ورکنگ کمیٹی کی قرارداد

ہندوستانی حکومت کرنے کے قابل نہیں ہیں

سابق قیصر جرمنی کے انوکھے خیالات

مسٹر ونسنٹ جے چرچل کے نوجوان لڑکے مسٹر رینڈولف جے چرچل نے حال ہی میں سابق قیصر جرمنی سے اخبار ڈیلی میل کی طرف سے ملاقات کی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ کابرہ جلاوطن اب بھی تمام بین الاقوامی معاملات کو دلچسپی سے دیکھتا رہتا ہے۔

قرطاس ابیض اور فرقہ وارانہ حل پر گرما گرم بحث

فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق گاندھی جی کا نیا فارمولا

کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کے اجلاس کی اہم کارروائی

ارکان کا انتخاب

فرقہ وارانہ مسئلہ

آندھی اور سیلاب سے نقصانات

ناگپور، کالی کٹ اور بہار میں تباہی

بنگال میں خانہ تلاشیاں

متعدد افراد گرفتار

صدر منڈیلا پر بم

۱۳ ممالک میں سے ایک ملک نے قرضہ ادا کیا

لنڈی کوتل سے جلال آباد

ملک میں اتحاد ہو جائے گا

پنڈت مالویہ کا بیان

سرخ پوش آزاد نہیں کئے جا سکتے

حکومت کا کورا جواب

کپورتھلہ میں مسلمانوں کی گرفتاری

مجسٹریٹوں کو مزید اختیارات

۳۲ ہزار روپیہ کی اغوا کی گرفتاری

جاپانی قونصل مل گیا

لندن کے ایک اخبار کی گپ

جرمنی کی فوج میں بغاوت

ہندوستان میں اشتراکی نظام نہیں چل سکتا

گاندھی جی کی طرف سے مخالفت

جرمن اور فرانس کا ادائے قرض سے انکار

سرخ پوش قیدیوں پر سختیاں

بھوپندرا طبیہ کالج پٹیالہ

ٹرین کے ڈبے لائن سے اتر گئے

دشمنوں پر حکومت کی نظر عنایت

بمبئی کے کانگریس ہاؤس پر قومی جھنڈا

سرحد پر گولہ باری کی تردید

امام یمن اور سلطان ابن سعود میں معاہدہ

پولیس اور ڈاکوؤں میں جنگ

دو اراب کا سونا ہندوستان سے باہر

ایک ضروری اعلان

مختلف مقامات میں تازہ زلزلے

اسپین میں کسانوں کی بغاوت

پولیس سے تصادم اور بمباری

جرمنی میں غلمدیوں کے کارنامے

تبلیغ اسلام کے پردہ میں اغراض پرستی

برلن کے معزز مسلمانوں کا اعلان

سودیشی گھڑی والا

ضرورت ایجنٹس

برائے فروخت اخبارات

بی۔ این۔ گپتا پوسٹ بکس نمبر ۱۱۱ دہلی

داخلہ بھوپندرا طبیہ کالج پٹیالہ

بیس فی صدی سے پچاس فی صدی تک کفایت

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ وریا گنج دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

آلہ نامردی

آپ کی ہر مراد

ضمین

رانی بال صفا پوڈر

آخر کیا چاہتا ہے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یدُ اللّٰہ علی الجماعۃ

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے) معاون: محمد عثمان فارقلیط

نمبر ۴۴	دہلی یوم یکشنبہ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۲۴ جون ۱۹۳۴ء	جلد ۱۹

نقش آب

بندۂ عالم خراب ہوں میں
ہے وہ نور جمال کی تفسیر
زندگی نام ہے محبت کا
ہوں حقیقت سے اپنی کوسوں دور
عمر دو روزہ مستعار ملی
اک تماشا ہے کارگاہ نظر
ہر رگ جاں سے معصیت کا نشاں

زندگانی کا انقلاب ہوں میں
اور سیہ بختیوں کا باب ہوں میں
اپنے مقصد میں کامیاب ہوں میں
سر بسر وقف اضطراب ہوں میں
بحر ہستی میں نقش آب ہوں میں
میں سمجھتا ہوں محو خواب ہوں میں
اپنے اعمال کا حساب ہوں میں

الغرض کیا کہوں کہ کیا ہوں انیس
زندگی کے لئے عذاب ہوں میں

(مسٹر انیس رضوی امروہوی)

دلچسپ حقائق و معلومات

[illegible]

معاصرین کے افکار و آراء

ٹرکی اور ایران

صدیوں کی جدائی کے بعد آج ایران اور ٹرکی باہم معانقہ کر رہے ہیں اور اعلیٰ حضرت رضا شاہ پہلوی اور غازی مصطفیٰ کمال پاشا آپس میں ملاقات کر رہے ہیں۔

قدیم افسانے میں کہا گیا ہے کہ ایک بادشاہ تھا اور اس کے دو لڑکے تھے۔ بادشاہ نے اپنی زندگی ہی میں سلطنت دونوں لڑکوں میں بانٹ دی۔ ایرج کو ایران دیا اور اس سے ایرانی قوم بنی، اور تورج کو توران دیا جس سے ترک قوم پھیلی۔ گو یہ افسانہ ہے، مگر افسانہ بھی یہی کہتا ہے کہ ایرانی اور ترک دیانی بھائی ہیں۔ پھر مشرق ان کا وطن، اسلام ان کا دین ہے، ان کی مصلحتیں باہم بالکل ایک ہی ہیں۔ لہٰذا یہ بالکل قدرتی بات تھی کہ ایران اور ٹرکی میں محبت و دوستی زیادہ سے زیادہ گہری ہوتی، مگر قدیم سلطانوں اور شاہوں نے اپنی عاقبت نااندیشی سے ان دونوں بھائیوں کو الگ الگ رکھا، لیکن اب ندامت پرستی کے ماخذ ان سلاطین اور شاہوں کا بھی خاتمہ ہو گیا اور ایران و ٹرکی کی باگیں اب ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہیں جو سچے محب وطن اور دانشمند ہیں۔ چنانچہ آج دونوں ملکوں کے فرمانروا مل رہے ہیں اور یہ تاریخ میں پہلا دفعہ ہے کہ ایران کا شاہ، ترکی قوم و حکومت کا مہمان بنا ہو۔

یورپ کی ملک گیر سلطنتوں میں شاہ رضا خاں کے ترکی جانے سے بہت تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ [illegible]

(ہمدم جدید)

ایک ہندو لڑکی کا "اغوا"

علاقہ مردان کی ایک بالغ ہندو لڑکی کو ایک افغان رئیس زادہ سے محبت ہو گئی اور برضا و رغبت خود اس کے ہمراہ چلی گئی جو راضی خوشی ہے اور دونوں مناکحت سے منسلک ہو چکے ہیں۔ اس قسم کے واقعات غیر معمولی نہیں آئے دن اخبارات میں ایسی خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ [illegible]

[illegible]

(نو جوان افغان)

عجیب فہنیت

کپور تھلہ کی مجلس تحقیقات کی جب سے رپورٹ شائع ہوئی ہے، ہندوؤں اور سکھوں کی طرف سے "عجیب عجیب مطالبات" کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ مجلس تحقیقات میں گورنر جنرل کا ایجنٹ بھی شریک کار تھا، دوسرے رکن ریاست کے وزیر اعظم تھے۔ ان دونوں کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے نہایت حزم و احتیاط سے رپورٹ تیار کی ہے۔ [illegible]

(خلافت)

تخفیف کے معنی اضافہ

جنگ عظیم کے بعد سے تخفیف اسلحہ کی آواز تمام دنیا میں گونج رہی ہے۔ کانفرنسوں پر کانفرنسیں ہو رہی ہیں۔ امریکہ، جاپان، فرانس، جرمنی، برطانیہ اور تمام دوسری متعلقہ حکومتیں الفاظ میں تخفیف کی بے حد حامی نظر آتی ہیں لیکن جہاں تک ان حکومتوں کی جنگی تیاریوں کا تعلق ہے اور جس رفتار سے ہر حکومت جنگی اسلحہ کے اضافہ میں مصروف ہے اس کو دیکھ کر یقین ہوتا ہے کہ [illegible]

(آجکل)

[illegible]

خریداران الجمعیۃ کو چاہئے کہ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں ورنہ عدم تعمیل ارشاد معاف۔

ازبلا چھپ کر تیار ہوگئی

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جنکو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق ہے یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت کا نقشہ قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے اور دوسروں کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اسطرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون، اسکے حجم اور اسکی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے اور محض اسلئے کم رکھی گئی ہے کہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جا سکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ علاوہ محصولڈاک ہے۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس پچیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائیگی۔ ملنے کا پتہ: منیجر "الجمعیۃ" دہلی

Regd. No. L 1793.

The Jamiat

Vol. XIX No. 43. DELHI WEDNESDAY, JUNE 20, 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید معرا

[illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

حیرت نظام

[illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

Maulvi Shafi Hasan ... P.O. ...

اسیر فرنگ مولانا فضل الرحمن صاحب کہاں ہیں

سپرنٹنڈنٹ ملتان جیل سے سوال

[illegible]

جلسۂ تعزیت

[illegible]

کو مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ آمین۔

(ناظم انجمن تہذیب الکلام دہلی)

[illegible]

سفید بالوں کو دائمی قدرتی سیاہ رنگت پلانے والا

بال سیاہ تیل

نصف قیمت

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

اس تیل کے استعمال سے سفید بال جڑ سے کالے پیدا ہوتے ہیں اور ہمیشہ کالے ہی رہتے ہیں علاوہ ازیں نزلہ زکام سر درد کمزوری دماغ وغیرہ دور ہو جاتے ہیں اس کی بھینی بھینی خوشبو دل و دماغ کو تر و تازہ رکھتی ہے باوجود اتنی خوبیوں کے قیمت فی شیشی صرف دو روپے (۲/) محصولڈاک علاوہ۔

خاص رعایت تھوڑے عرصہ کے لئے یہ تیل نصف قیمت یعنی عہ فی شیشی کے حساب سے فروخت کیا جائے گا۔ محصولڈاک علاوہ۔

منگوانے کا پتہ

اے بشیر اینڈ کمپنی ۲۱ جالندھر شہر (پنجاب)

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دوسرے سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

[illegible]

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

آیورویدک اور یونانی طبیہ کالج دہلی کا داخلہ

امیدوار مردوں اور عورتوں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جاتی ہے کہ وہ جلد از جلد پراسپکٹس طلب کرلیں جو مفت روانہ کیا جاتا ہے ۵ / جولائی ۱۹۳۴ء تک داخلہ کیلئے تمام درخواستیں پرنسپل کو موصول ہو جانے چاہئیں۔ بورڈنگ ہاؤس میں داخلہ لازمی ہے تعلیم کا نیا سال یکم اگست ۱۹۳۴ء سے شروع ہوگا۔

حکیم حاجی محمد ظفر خاں آنریری پرنسپل

سفید داغ برص پھلبہری کا مجرب علاج

اگر اس اکسیر دھن برص کو تین یوم مالش کرنے سے بغیر کسی ضرر یا تکلیف کے سفید داغ جڑ سے نہ جاتے رہیں تو کل قیمت واپس۔ اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ لکھا لیں اپنی حالت اور عمر درج کر کے طلب فرمائیں۔ قیمت فی شیشی تین روپے ۳ (عہ) محصولڈاک

دفتر اکسیر برص نمبر ۶۵ دربھنگہ بہار

جاوید

[illegible]

مہتمم رسالہ جاوید دہلی

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

[illegible]

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ۔ بازار بلیماران دہلی

جنت کی کنجی۔ دوزخ کا کھٹکا

ہر سعادتمند روح دوزخ سے پناہ مانگتی ہے اور جنت کی تمنا کرتی ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے تفصیل کے ساتھ بیان فرما دیا ہے کہ کن برے اعمال کی وجہ سے انسان عذاب الٰہی میں مبتلا ہوگا اور دوزخ میں ڈال دیا جائیگا اور کن اچھے اعمال کی بنا پر مومنوں کو جنت دی جائے گی۔

[illegible]

فتاویٰ رشیدیہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ کا مجموعہ [illegible]

تعلیم الاسلام مصنفہ حضرت العلامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند [illegible]

منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

[illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

[illegible]

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

وزیر اعظم ترکی کا اعلان

غازی کمال پاشا کی صدارت میں جلسہ

ترکی کو یورپ سے شدید خطرہ

... پاشا وزیر اعظم ترکی نے قومی مجلس کے ارکان کو مطلع کیا ہے کہ چونکہ دنیا کی تمام حکومتیں جنگی اسلحہ میں ہر دن اضافہ کرتی چلی جا رہی ہیں اس لئے حکومت ترکیہ نے بھی موجودہ حالات کے پیش نظر اپنی دفاعی قوتوں میں اضافہ ...

... کی گہری دوستی قائم ہوئی ہے۔ شام، عراق اور ایران کی طرف سے بھی ترکی کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ یورپ میں اس نے رومانیہ، یوگوسلاویا اور یونان سے دوستانہ تعلقات قائم کر لئے ہیں۔

ترکی کا مقصد یہ بھی نہیں ہے کہ وہ اپنی قلمرو سے باہر اپنے پاؤں پھیلائے اور دوسرے ملکوں پر حملہ آور ہو۔ اس کی تمام بحری اور بری قوتوں کا مقصد اپنے ملک کی حفاظت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

یورپ کے داناؤں کی وہم پرستیاں

بارش کیلئے برہنہ لڑکیوں کا ناچ

جاہل ہندوستانیوں میں تو مدت سے عجیب و غریب قسم کی وہم پرستیاں موجود ہیں۔ مگر یورپ کے دانش فروشوں کی مضحکہ خیز حرکات اس جاہل ملک پر بھی سبقت لے گئی ہیں۔ حال میں یورپ کے بعض شمالی حصوں میں خشک سالی کو دور کرنے اور بارش برسانے کے لئے قدیم رسم و رواج کا احیا کیا گیا ہے۔

... رپورٹر نے اطلاع دی ہے کہ بعض قصبات میں لڑکیوں نے برہنہ ہو کر کوچہ و بازار میں خوب گیت گائے اور ... انہوں نے ہر جگہ خوب ناچ کیا۔ اس برہنہ کھیل کود کے بعد لڑکیاں قریب کے دریا میں ... اور بارش کے دیوتا کو خوش کرنے کے لئے ... کے ساتھ کنواں میں ڈال کر الٹے پاؤں واپس ہوئیں!

ایک قصبہ میں ایک پادری صاحب بارش کے لئے دعا مانگ رہے تھے کہ دو نوجوانوں نے اس غریب کو اٹھا کر دریا میں ڈال دیا تاکہ بارش کے دیوتا کا غیظ و غضب ٹھنڈا ہو اور بارش برسا کر خشک زمین کو ہرا بھرا کر دے!

(کیا فرماتے ہیں حضرات ... کہ دنیا کے اس متمدن ملک کی اس بارہ میں تقلید کی جائے یا نہیں؟ اور ان کی ان وہم پرستیوں کو بجز عقل و دانش سے تعبیر کیا جائے یا جہل و شیفتگی سے؟)

جاپان کو دس جنگی جہازوں کیلئے آرڈر

حکومت ترکیہ کی بحری قوت میں اضافہ

ترکی حکومت نے جاپان کی فیکٹریوں سے دس جنگی جہاز طلب کئے ہیں۔ ان جہازوں کی قیمت ترکی روئی سے ادا کی جائے گی۔ جس وقت یہ جہاز ترکی پہونچیں گے اس وقت ترکی حکومت اپنی روئی جاپان روانہ کر دیگی۔ عصمت پاشا وزیر اعظم مزید جنگی جہازوں کی خریداری کے لئے ایک اور اسکیم تیار کر رہے ہیں جس کی رو سے بہت سے جنگی جہازات ترکی روئی اور خام پیداوار کے ذریعہ خریدے جا سکیں گے۔

مصر کے ایک فاضل عیسائی کا قبول اسلام

مصر میں ایک عیسائی قسیس یوحنا جرجس نے اپنی رضا و رغبت سے اسلام قبول کر لیا ہے۔ یوحنا جرجس نے حکومت سے درخواست کی ہے کہ اس کے اہل دعیال کے مظالم سے اس کو نجات دلائی جائے اور اس کی حفاظت کی جائے۔ مصر میں یہ شخص مشنری کی حیثیت سے کام کر رہا تھا جس کی وجاہت خود عیسائیوں میں مسلم ہے۔ اللہم ثبت اقدامہ علی الاسلام۔

شاہ ایران کو حکومت عراق کا طمغہ

حکومت عراق نے فیصلہ کیا ہے کہ جب شاہ ایران عراق میں ورود فرمائیں تو ان کی خدمت میں ۲۸۰ دینار کا ایک ہاشمی طمغہ پیش کیا جائے نیز شاہ ایران کے ساتھ جو عمال اور رفقاء ہوں گے ان کے لئے بھی متعدد طمغے تیار کئے گئے ہیں۔

مرآۃ المثنوی

یعنی

مولانا جلال الدین الرومی قدس سرہ العزیز کی مثنوی معنوی کے تنسیق حکایات کی تلخیص، حکم و معارف کی تخبیر، اشعار مشتمل بر آیات قرآنی و احادیث نبوی کی ترتیب

مرتبہ

جناب قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے

مثنوی شریف کے عواقب و دقائق کو حل کرنے کے لئے جس قدر شرحیں لکھی گئیں اور اس کے مطالب پر بسہولت عبور حاصل کرنے کیلئے جس قدر خلاصے مرتب ہوئے وہ محتاج بیان نہیں مگر یہ خلاصہ (مرآۃ المثنوی) اپنی آپ نظیر ہے۔ یہ خلاصہ درحقیقت مثنوی شریف کی ایک ترتیب ہے جس سے مثنوی شریف کے جملہ مباحث و مطالب پر بسہولت تمام عبور حاصل ہو جاتا ہے ...

ایک نئی بات تھی اسلئے جناب مؤلف نے کامل اطمینان اس امر کا حاصل کر لیا کہ یہ ترتیب بدعت سیئہ نہیں ... قبل طبع اس کتاب کو ملاحظہ فرما کر اظہار رائے فرمایا، ان میں سے چند رایوں کا اقتباس درج ذیل ہے:

"اس سے قبل ہم طرز کی مرتب شدہ مثنوی میری نظر سے نہیں گزری، خدا مرتب کو جزائے خیر دے۔"

دائرۃ الادب حیدرگوڑہ، حیدرآباد، دکن

مسلمان زمینداروں اور کاشتکاروں کی حالت

مرض اور اس کا علاج

بے کاروں کی کثرت

مسلمانوں کی تعداد کے اعتبار سے بنگال کے بعد سب سے بڑا صوبہ پنجاب ہے۔ وہاں کے مسلمانوں کی زمینداریاں جس طرح مہاجنوں کے ہاتھوں میں پہونچ چکی ہیں اس کی کیفیت مسٹر ڈارلنگ آئی سی ایس کی مشہور کتاب "پنجاب میں مسلمان اور مہاجن" کی حسب ذیل سطور سے واضح ہوگی:

"باوجود کفایت شعار اور ہوشیار ہونے کے گاؤں کا بنیا اس اعلیٰ ...

ہر شعبہ زندگی میں برباد اور ناکام ہیں اور دیگر اقوام کے لوگ ہر پیشہ میں کامیاب ہیں۔ پس ضرورت ہے کہ مسلمانوں کو سرمایہ اور دولت کا فرق بتا کر اور نہیں سرمایہ بڑھانے کا عادی بنایا جائے کیا عجب ہے کہ اس تدبیر سے ان کی نکلتی ہوئی جائدادیں انہیں کے ہاتھوں میں رہ جائیں۔

زمینداری اور کاشتکاری

مگر مسلمانوں کی خاص حالت چھوڑ کر بھی یہ واقعہ ہے کہ اب زمینداری اور کاشتکاری اس قابل نہیں ہیں کہ ان کا شمار نفع آور کاموں میں کیا جائے۔ بالخصوص ان چار سالوں میں اس پیشہ کی جو حالت ہوگئی ہے وہ ناقابل بیان ہے۔ حال میں ۳ نومبر ۱۹۳۳ء کو کرنسی لیگ آف انڈیا کی ...

قانون انتقال اراضی

اہل ہند کی اوسط آمدنی

زراعت پر خرچ

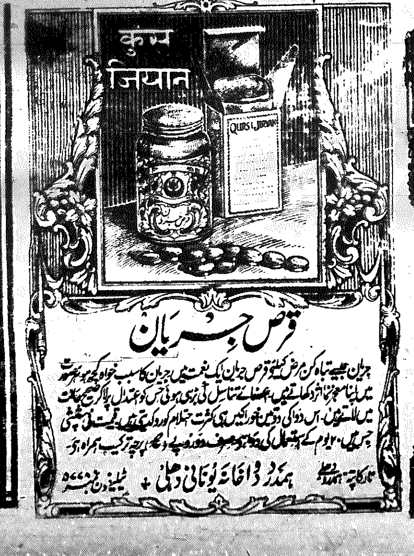

تذکار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

صاحب خلق عظیم کی سیرۃ کا ایک اجمالی خاکہ

گروہ مصلحین میں خاتم المرسلین کا درجہ۔ نسل انسانی کیلئے ایک مکمل نمونۂ عمل

(۲)

اسلام کی تقریبات میں یہ امر خصوصیت سے ملحوظ رکھا گیا ہے کہ غیر مسلموں پر ان کا روحانی اثر پڑے اور وہ اسلام کے عملی مظاہرہ سے متاثر ہو کر حق اور سچائی کی طرف رجوع کریں اور ان کے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا ہو۔ اسلام کی کوئی تقریب بھی ایسی نہیں ہے جس کا مقصد غیر مسلموں کو ڈرانا اور ...

تاریخوں میں ایک دو واقعات کے سوا ان کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ ان کا زمانہ عام طور پر آج سے پانچ سو برس قبل مسیح بتایا جاتا ہے مگر جدید تحقیقات کے بعض ماہرین نے آپ کا زمانہ پندرہ سو سال قبل مسیح متعین کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب آپ کا صحیح طور پر بھی معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ حضرات کس زمانہ ...

رحمت کون و مکان

سیرت کے چند اوراق

سیرۃ صرف ایک ہی ہے

حضور کا بچپن

آنحضرت کی جوانی

دیگر بادیان مذاہب

ہم سال کی بیوہ سے شادی

اخلاق عالیہ و خصائل حمیدہ

حضور کی عبادت

خاتم المرسلین کا پروگرام

... پاس بیٹھنے والے فدائی تھا تاہم آپ کے لئے کوئی مسند نہ بچھائی جاتی یہاں تک کہ اجنبی کو شناخت کرنے میں دشواری پیش آتی کہ مسلمانوں کا امام کون ہے۔

(گنجائش نہ ہونے کے باعث صرف اشارات کر دئے گئے ہیں ورنہ ہر چیز بسیط تفصیل کی محتاج ہے)

ضروری گزارش

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہئے کہ خط و کتابت کے وقت اپنا نمبر خریداری کا (جو لفافہ کے نام کے ساتھ چھپا ہوا ہے) ضرور تحریر کریں۔ (منیجر الجمعیۃ دہلی)

غیر ممالک میں بھی لاثانی

شہرت یافتہ علاج عالم ... گولیاں اپنے اکسیری تاثیرات سے بیرون ہند میں بھی مقبول عام ہو چکی ہیں۔ قبض، بدہضمی، خون اور منی کی خرابی، ذکی، جریان، احتلام، سرعت انزال وغیرہ شکایتوں کو چند ہی روز میں دور کرنے میں لاثانی ثابت ہو چکی ہیں۔ ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ (عہ) پانچ ڈبیاں للعہ۔

ویدشاستری، جام نگر کاٹھیاواڑ

رسول اللہ صلعم کے دو تذکرے مفت اور رعایتوں کی انتہا

دہلی کا مشہور مذہبی ماہوار رسالہ نظام المشائخ چھبیس سال سے ہر ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک تذکرہ شائع کیا کرتا ہے جس میں نئے نئے عنوانوں سے حضور صلعم کی خصوصیات زندگی پر نہایت بلند پایہ مضامین لکھے جاتے ہیں۔ پورے چھبیس تذکرے تو اب نہیں مل سکتے البتہ چند موجود ہیں اور ایک تازہ تذکرہ ابھی چھپا ہے۔ پچھلے بچے ہوئے تذکروں کی ضخامت ڈیڑھ ڈیڑھ سو صفحے ہے لیکن تازہ تذکرہ کی ضخامت بڑی سائز کے تین سو صفحوں کے برابر ہے۔ یہ دونوں تذکرے صرف ایک آنہ محصول بھیج کر آپ مفت حاصل کر سکتے ہیں بشرطیکہ اس ایک آنہ کے ساتھ نظام المشائخ کا سال بھر کا چندہ بھی بھیج دیں۔ یہ رعایت فقط ماہ ربیع الاول کے لئے ہے۔ اس ماہ کے اندر اندر نظام المشائخ کا خریدار بننے والوں کو ایک تو مندرجہ بالا رعایت دی جائیگی کہ رسول اللہ صلعم کا ایک تذکرہ پرانا اور ایک تذکرہ تازہ مفت ملے گا۔ اور دوسری رعایت یہ کہ

نظام المشائخ کا چندہ سالانہ ڈھائی روپے کی بجائے صرف ایک روپیہ

لے لیا جائے گا۔ یعنی ایک روپیہ میں رسول اللہ علیہ وسلم کے دو تذکرے ساڑھے چار سو صفحے کے ملیں گے اور پھر سال بھر تک نظام المشائخ ہر مہینے کے مہینے پہنچے گا۔

نظام المشائخ کے ہر پرچہ کی ضخامت بڑے سائز کے بہتر (۷۲) صفحے ہوتی ہے۔ نمونہ مفت منگا کر دیکھئے۔ ایک رعایت اور لیجئے کہ سال بھر نظام المشائخ پڑھ کر سال بھر کے پرچے صاف ستھری حالت میں واپس کر دیجئے گا تو ایک روپیہ جو اس وقت ادا کیجئے گا وہ واپس دے دیا جائے گا۔

المشتہر منیجر رسالہ نظام المشائخ ۹۱، کوچہ چیلان دہلی

مارکیٹ گزٹ کا اسپیشل نمبر مفت

ایک سال تک اخبار مفت

"مارکیٹ گزٹ کراچی" کے اب تک چھ پرچے شائع ہوئے ہیں جس کو تجارتی دنیا میں اس قدر مقبولیت ہر دلعزیزی اور شہرت حاصل ہوئی کہ ہندوستان میں شاید ہی کسی دوسرے تجارتی اخبار کو ہوئی ہو۔ اس کی غرض و غایت اور حقیقی مقصد یہی ہے کہ تجارت پیشہ اصحاب کی اچھی رہبری کرے۔ کارکنان ادارہ نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کا ایک خاص نمبر شائع کیا جائے جو دنیائے تجارت کے لئے نصب العین اور عام پبلک کیلئے عموماً معلومات کا کافی ذخیرہ ہو ... آخری رعایت ... 3/0/0

منیجر دی مارکیٹ گزٹ کراچی (سندھ)

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس کیلئے تیاریاں

کانگریس کا روپیہ واپس کرنے کیلئے بنکوں کو اجازت ملگئی

مولانا ابوالکلام آزاد کا امید افزا بیان

بمبئی ۱۸ جون۔ آل انڈیا نیشنل کانگریس کے اجلاس کے لئے جو بمبئی میں اکتوبر کے آخری ہفتہ میں منعقد ہوگا زبردست تیاریاں شروع کردی گئی ہیں اب تک ... کانگریس کے ممبر بن چکے ہیں استقبالیہ کمیٹی کا اجلاس آج منعقد ہوا جس میں عہدیداروں کا انتخاب کیا گیا۔ ۲۰ اشخاص پر مشتمل ایک ایگزیکٹو کمیٹی بھی قائم کردی گئی ہے جس کی فیس ممبری ... روپے ہوگی۔

حضرت مولانا ابوالکلام آزاد صدر انتخابی کمیٹی کانگریس پارلیمنٹری بورڈ نے اپنی روانگی سے قبل نمائندہ اخبار کو بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ سیاسی معاملات کے سلسلہ میں ہم ایسی منزل پر پہونچ گئے ہیں۔ جہاں میرے یقین کے مطابق ملک کی مختلف اقوام میں ایک مکمل اور معقول سمجھوتہ ہوسکتا ہے۔ حکومت بمبئی نے ۱۹۳۲ء میں بنک آف انڈیا اور دیگر تین بنکوں کو یہ حکم دیا تھا کہ ان کے پاس کانگریس کا جتنا روپیہ جمع ہے وہ واپس نہ کیا جائے یہ کارروائی کانگریس کمیٹیوں کو ناجائز قرار دیئے جانے کے بعد عمل میں آئی تھی اب کانگریس کمیٹیوں کو جائز قرار دئے جانے کے بعد حکومت نے یہ حکم واپس لے لیا ہے اور بنکوں سے کانگریس روپیہ لے سکتی ہے۔

دار الحکومت

بے وقت تعزیہ نکالنے پر جھگڑا

سوئی والان میں ایک شیعہ کی حرکت

دہلی ۱۸ جون۔ معصوم نامی ایک شخص جو مذہباً شیعہ مسلمان ہیں اور جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ اکثر مخبوط الحواس بھی ہوجاتے ہیں عام قاعدہ کے خلاف محرم گذرنے کے بعد تعزیہ نکالتے ہیں۔ حال ہی میں یہ صاحب محلہ سوئی والان میں آباد ہوگئے ہیں۔ آج انہوں نے صبح تعزیہ نکالنے کا ارادہ کیا لیکن محلہ کے سنی مسلمانوں نے اس پر اعتراض کیا اور بہت سے آدمی لاٹھیاں لے کر جمع ہوگئے۔ صورت حال کی اطلاع پولیس کو بھی ملی اور سب انسپکٹر انچارج فیض بازار بمعہ کثیر جمعیت لٹھ بند سپاہیوں کی موقعہ پر پہونچ گئے۔ پولیس عین وقت پر پہونچی اور طرفین کے معزز اصحاب سے گفت و شنید کرنے کے بعد یہ طے ہوا کہ تعزیہ رات کے تین بجے خاموشی کے ساتھ نکالا جائے کہا جاتا ہے کہ اہل محلہ میں سے کوئی شخص بھی آج اپنے کام کاج پر نہیں گیا بلکہ محلہ کے لوگوں میں زبردست اشتعال تھا اور وہ اس بات پر تلے ہوئے تھے کہ تعزیہ کسی صورت میں بھی نہ نکلنے دیں گے خواہ جان پر کیوں نہ آبنے۔

پارلیمنٹری بورڈ کی یادداشت

کانگریس ورکنگ کمیٹی کی تجاویز

بمبئی ۱۸ جون۔ کانگریس پارلیمنٹری بورڈ نے مندرجہ ذیل یادداشت مرتب کی ہے جس میں انتخابی جدوجہد کی اسکیم درج ہے اس یادداشت کے مطابق تمام ملک مندرجہ ذیل علاقوں پر تقسیم ہوگا۔

پنڈت مالویہ اور مسٹر اینے نے استعفے واپس لے لئے

ورکنگ کمیٹی کی تجویز پر اعتراض بدستور قائم ہے

یوپی کونسل میں تمباکو بل نامنظور

تمباکو نوشی کے اعداد و شمار

برطانوی قومی حکومت کو زوال

وزیر اعظم اور وزیر خزانہ میں اختلاف

بنارس میں نقاب پوش ڈاکوؤں کی چیرہ دستی

پٹرول میں آگ ۔ بارہ اشخاص ہلاک

مسلمان زمینداروں اور کاشتکاروں کی حالت

دہلی کی عدالتوں میں ہندوستانی کا انسداد

جسٹس ینگ کی تقریر کا نتیجہ

سرحدی شہروں کے متعلق پالیسی کی مذمت

صوبہ دہلی کی کانگریس کمیٹی کا اجلاس

سبزی کے ٹوکرے میں ریوالور اور کارتوس

عدالت میں ایک شخص کی گرفتاری

ہندوستانی افلاس کا دردناک مرقع

ایک تعلیمیافتہ نوجوان کی خودکشی

افغانی سرحد پر ڈاکہ

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

مسٹر کمیٹی کی رپورٹ کی اشاعت میں تاخیر

ایک مسلم خاتون کی بہادری

کلہاڑی سے ڈاکو کا سر اڑا دیا

اسمبلی میں تحریک التوا اجلاس

سرحدی شہروں پر پابندیوں کا مسئلہ

منالی پور جیل سے دو سیاسی اسیر فرار ہوگئے

اعلان تعطیل

دہلی میں کانگریس دفتر کی بلدی کا قیام

مشہور ترک نازو آغا بیمار ہوگئے

وائسرائے کا بہار ریلیف فنڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم یکشنبہ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۵۳ ہجری

میثاق مشرق

رائٹر کے ایک تار سے معلوم ہوتا ہے کہ ایران کے بادشاہ رضا شاہ پہلوی نے ترکی میں جاکر مصطفیٰ کمال پاشا سے جو ملاقات کی ہے اور ان دونوں مشرقی فرمانرواؤں کے درمیان جو گفتگوئیں ہوئی ہیں ان کے نہایت اہم تاریخ ساز ہونے والے ہیں۔ ترکی اور ایران کے درمیان دوستانہ تعلقات مستحکم بنیادوں پر قائم ہوجائیں گے اور اس کے بعد اس کا امکان بھی ہوگا کہ ایران، ترکی، عراق اور افغانستان کے درمیان ایک میثاقی مودت مرتب ہوجائے۔ یہ خبر تمام ایشیا کے لئے ایک خوشگوار خوش آیند خبر ہے اور ہر ایشیائی اس خبر کو سن کر یہ کہہ سکتا ہے کہ بریں مژدہ گرجاں فشانم رواست۔

تاریخ اچھی طرح جانتی ہے کہ قرون وسطی کی عمیق تاریکیوں میں مغرب ... وقت تک خواب تھا جب تک کہ مشرق نے اس کے دروازے پر جاکر دستک نہ دی ... یورپ کی موجودہ سائنٹفک ترقی بلاشبہ ان عربوں ہی کی ممنون منت ہے ... یورپ نے علمی تحقیقات اور علمی سائنس کو اپنی مادی قوت کے بڑھانے میں سب سے پہلے استعمال کرنے کا قصد کیا اس طرح مغرب کی موجودہ قوت و صحت کا سنگ بنیاد درحقیقت مشرق ہی نے رکھا ہے۔

شذرات

ریاست کپورتھلہ میں گرفتاریاں

فتنۂ لواری

پنڈت مالویہ کا بیان

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

ورکنگ کمیٹی کا فیصلہ

ہجوم نے تھانہ پر حملہ کر کے انسپکٹر جنرل پولیس کو مجروح کر دیا
رام پور میں بلوہ۔ پولیس کی گولیوں سے ایک شخص ہلاک
شہر میں فوج کا پہرہ

نینی تال ۱۹ جون ریاست رام پور میں ایک زبردست ہنگامہ ہو گیا اور پولیس نے مجمع پر فائر کر دیے جس سے ایک شخص ہلاک اور چند زخمی ہو گئے سات اشخاص گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ بیکاروں کے ایک جلوس نے پولیس اسٹیشن پر حملہ کر کے حوالات سے بعض قیدیوں کو نکال لیا اس کے بعد ایک پولیس پارٹی ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس اور چیف مجسٹریٹ کی قیادت میں موقعہ پر پہنچی جن پر بیکاروں نے حملہ کر کے چند کانسٹبلوں اور ڈپٹی انسپکٹر جنرل کو زخمی کر دیا۔ اس پر پولیس نے مجمع پر فائر کر دیے اور فوج دستے بازاروں میں گشت لگا رہے ہیں۔

... کے ۵ سرغنوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ انجمن اسلامیہ کا تار مظہر ہے کہ آج پولیس نے چند افراد کو گرفتار کر لیا جو جائز شکایات کے رفع نہ کئے جانے پر چند روز سے بطور ہڑتال کئے ہوئے تھے۔ گرفتاری کے بعد شہر میں ہڑتال منائی گئی اور مظاہرہ کیا گیا۔ پولیس نے ہجوم پر لاٹھی چارج کیا اور گولی چلائی۔

آویرش یمن و حجاز کا خاتمہ
امام یمن نے صلح نامہ پر دستخط کر دیے

لندن ۱۰ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ امام یحییٰ حمید الدین والی یمن نے سلطان ابن سعود کے ساتھ معاہدہ کر لیا ہے اور کل اس پر اپنے دستخط ثبت فرمائے ہیں۔ عنقریب حدیدہ میں دونوں حکمرانوں کی طرف سے تصدیق کر دی جائے گی۔ اس کے بعد شرائط صلح شائع کر دی جائیں گی۔

بہار کے مختلف مقامات میں زلزلے

پٹنہ ۱۸ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ کل شام ۵ بجے مظفر پور میں زلزلہ کا ایک شدید جھٹکا محسوس ہوا جب کہ خوف زدہ لوگوں نے اپنے مکانات چھوڑ دیے اور گھروں سے باہر سڑکوں پر آ گئے کوئی شخص ہلاک یا مجروح نہیں ہوا زلزلہ تقریباً ۵ سکنڈ تک جاری رہا۔

کلکتہ ۱۸ جون کل رات تقریباً ۷ بجے ... میں زلزلہ کے جھٹکے محسوس ہوئے۔ مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔

تیس گھنٹہ تک مسلسل بارش

اگرتلہ ۱۸ جون۔ طویل اور مسلسل خشک سالی کے بعد اگرتلہ اور اس کے نواحی علاقوں میں زبردست بارش ہوئی جو تیس گھنٹے تک جاری رہی دریاؤں اور تالابوں میں سیلاب آ گیا سڑکوں پر پانی کھڑا ہے اور بہت سے مکانات پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

میسور میں دیاسلائی پر محصول عائد کر دیا گیا

میسور ۱۸ جون۔ میسور اسمبلی نے کافی بحث کے بعد وہ بل پاس کر لیا جس کی رو سے برطانیہ ہند کے ملازم واپس دیے جائیں گے اس بل کی ضرورت میسور ہائی کورٹ کی حالیہ رولنگ کی وجہ سے پڑی ...

اسمبلی نے دیاسلائی پر محصول عائد کرنا منظور کر لیا ہے۔ لیکن ...

پولیس افسر کے مکان پر بم پھینکا گیا

کانپور ۱۸ جون کسی نامعلوم شخص نے خان بہادر ... احمد خاں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے مکان پر بم پھینکا لیکن خوش قسمتی سے زیادہ نقصان نہیں ہوا۔

بنگال میں دہشت انگیزی کا زور نہیں ٹوٹا

بمبئی ۱۸ جون مسٹر ... ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ... نے لندن روانہ ہونے سے پہلے ... کے نامہ نگار کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ بنگال میں دہشت انگیزی کی حالت بدستور ہے ... نہایت سخت حکومت کی ضرورت ہے۔

برطانی جہاز پر چینی ڈاکوؤں کا حملہ

ہارین ۱۸ جون ... دریا میں سے گزرتے ہوئے چینی بحری قزاقوں نے ایک جہاز پر حملہ کر دیا اور چار انگریز افسروں اور ... مسافر چینیوں کو گرفتار کر کے لے گئے ایک انگریز بری طرح زخمی ہوا ... پولیس اور بحری فوج ان قزاقوں کی تلاش میں مدد دے رہی ہے لیکن ہنوز کوئی سراغ نہیں لگا ہے۔

انگورہ میں مشرقی معاہدہ کی تشکیل کا سنگ بنیاد
ترکی اور ایران کو ریل کے ذریعہ ملانے کی تجویز
شاہ ایران اور غازی مصطفےٰ کمال پاشا کی ملاقات کے اہم نتائج

لندن ۱۸ جون۔ شاہ ایران اور غازی مصطفےٰ کمال پاشا کی ملاقات انگورہ میں ہو گئی جس کے نتائج اہم اور غیر متوقع خیال کئے جاتے ہیں۔ دونوں حکمرانوں کی گفتگو کا افتتاح مستحکم دوستی اور کامل آزادی کی بنیاد پر ہوا۔

خیال کیا جاتا ہے کہ یہ گفتگو ایک ایسے نتیجہ پر ختم ہوئی ہے جو ایک نئے اتحادی بنیاد قائم کرے گا اور جس کی رو سے مشرقی معاہدہ کی تشکیل کا سنگ بنیاد رکھا جا سکے گا۔ اس جدید مشرقی معاہدہ میں ترکی، ایران، عراق اور افغانستان شامل ہوں گے نیز اس معاہدہ کی رو سے ایران اور ترکی کو بذریعہ ریل ملانے کی تجویز کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ شاہ ایران مصطفےٰ کمال پاشا کے ہمراہ مغربی اناطولیہ کے اہم فوجی مقامات کا معائنہ کرنے کی خاطر کچھ عرصہ اور قیام کریں گے۔

استانبول ۱۸ جون، معلوم ہوا ہے کہ شاہ ایران اور غازی کمال پاشا کے درمیان پہلی ملاقات تقریباً تین گھنٹہ تک رہی جس میں ترکی وزیر اور صدر اعظم عصمت پاشا نے بھی شرکت فرمائی۔ اس کے بعد کئی متعدد ملاقاتیں ہوئیں جن اخبارات دلے ملاقات کے باب میں ابھی تک کوئی چیز شائع نہیں کی ہے۔

چلتی ٹرین سے بم اور خنجر پکڑے گئے
ڈاکوؤں کے ایک گروہ کی گرفتاری

کلکتہ ۱۸ جون۔ اطلاع ملنے پر ہوڑہ ریلوے پولیس نے خفیہ پولیس کے چند افسران کی امداد سے دس اشخاص کے ایک گروہ کا جو کہ گذشتہ رات آپ ٹرین سے سفر کر رہا تھا، تعاقب کیا اور ان کے قبضہ سے گیارہ کارآمد بم ایک درجن خنجر چند کلی کی مشعلیں اور نقاب لگانے کے ہتھیار برآمد کئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ ایک زمیندار کے مکان پر ڈاکہ ڈالنا چاہتے تھے۔

وائرلیس کا حیرت انگیز عمل
۶ ہزار میل سے ہوائی جہاز اتر آیا

اسٹرڈیم ۱۸ جون۔ دنیا کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ وائرلیس کے ذریعہ سے بہت فاصلہ سے ایک جہاز کو سمندر میں اتارا گیا۔ جنرل ہرزک نے پریٹوریا (جنوبی افریقہ) میں بیٹھے بیٹھے ایک بٹن دبایا اور اسٹرڈیم دہالینڈ میں ۶ ہزار میل کے فاصلہ پر ۱۸ ہزار ٹن کا ملعم نوشمن نامی جہاز زمین سے سمندر میں آیا اور اس طرح اس کا افتتاح ہوا اس کے ساتھ ساتھ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ جنرل ہرزک کی آواز صاف صاف اسٹرڈیم میں سنائی دی ...

روس کے مسلم پناہ گزینوں کی ہجرت شام
افغانستان نے پاسپورٹ منسوخ کر دیے

کراچی ۱۹ جون۔ تقریباً تین درجن روسی پناہ گزین مسلمان یہاں آئے ہوئے ہیں انہوں نے شام جانے کے واسطے پروانہ راہداری حاصل کر لیا تھا لیکن حکومت افغانستان نے اپنے سفیر کے حکم کو رد کرتے ہوئے ان پروانوں کو منسوخ کر دیا ہے ان پناہ گزینوں نے کراچی کے برطانوی حکام سے اجازت حاصل کرنے کی درخواست کی ہے۔

دنیا کی عسکری قوتوں کا خرچ
ایک سال میں ۹۵ کروڑ پونڈ خرچ کئے

واشنگٹن ۱۹ جون۔ دنیا کے مختلف ممالک کے مصارف جنگ کے متعلق جو اعداد و شمار حال میں ایک امریکن پروفیسر نے حاصل کئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے تمام ممالک نے ۱۹۳۱ء میں ۹۵ کروڑ پونڈ کی مجموعی رقم فوجی مدات پر خرچ کی اس رقم میں سے ۵۲ کروڑ پونڈ مغربی ممالک نے صرف کئے تھے۔

جرمن کو جنگ کی خواہش نہیں ہے
دشمنوں کو ہر ہٹلر کا انتباہ

برلن ۱۹ جون ہر ہٹلر نے اٹلی کے ڈکٹیٹر سائنور مسولینی سے ملاقات کے بعد آج پہلی مرتبہ تقریر کی جس کے دوران میں آپ نے اعلان کیا کہ ہم نے دیگر اقوام کے خلاف کوئی سازش نہیں ہے بلکہ ہماری خواہش یہ ہے کہ دیگر اقوام کی سازش بھی جرمن قوم کو تباہ نہ کر سکے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ بندوق اور توپیں طاقت کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ بلکہ دراصل طاقت قوم کے اتفاق رائے میں ہے ہم لوگ امن کے پیاسے ہیں، اور جرمنی کو جنگ کی قطعی خواہش نہیں ہے تاہم ہم جرمن قوم کی آزادی اور وقار کے لئے دیوانوں کی مانند لڑیں گے۔ ہم نے دنیا میں امن قائم رکھنے کے لئے حتی الامکان کوشش کی ہے ہم نے اپنی قوم کو محض خودداری کی تربیت ہی نہیں دی ہے بلکہ ہم نے ان کو یہ بھی بتایا ہے کہ انہیں دوسروں کے حقوق تسلیم کرنے چاہئیں۔ لہٰذا دیگر اقوام کے لیڈروں کو بھی یہی اسپرٹ اختیار کرنی چاہئے۔

فرانسیسی وزیر بلغاریہ روانہ ہو گئے

پیرس ۱۹ جون۔ فرانسیسی وزیر خارجہ موسیو بارتھو بلغاریہ کے دارالحکومت بخارسٹ روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاں وہ ریاستہائے بلقان کے نمائندوں سے ملاقات کریں گے۔ اسی طرح آسٹریا کے چانسلر ڈاکٹر ڈالفس بڈاپسٹ گئے ہیں۔ جہاں سے وہ مسولینی سے ملاقات کرنے جائیں گے۔

چرچل کی تازہ اسلحہ بندی
دوہری جنگ لڑنے کا ارادہ

لندن ۱۸ جون مسٹر چرچل نے اعلان کیا ہے کہ وہ ۲۶ جون کو مانچسٹر میں ہونے والے جلسہ کے اندر وزیر ہند سر سیمویل ہور کے خلاف الزامات پر مزید روشنی ڈالیں گے۔ آپ نے کہا کہ میں نے جو کارروائی کی ہے اس کی نا ئیدان حقائق سے ہوتی ہے جو میں نے تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے پیش کئے اور جن کو خود اس کمیٹی کی رپورٹ میں تسلیم کیا گیا ہے آپ نے مزید اعلان کیا کہ میں برطانیہ و ہندوستان کی پبلک کو بیدار کرنے کی کوششیں ترک نہیں کروں گا کیونکہ میں ان لوگوں کو ان خطرات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں جو کہ دستور ہند کی پالیسی سے ہندوستان کو لاحق ہیں ۱۹۳۴ء میں مجھ کو دوہری جنگ کرنی پڑے گی ایک طرف تو وائٹ پیپر اور دوسری جانب ان تمام اشتراکی طاقتوں کو ختم کرنا ہے۔

آندھی سے مکانات گر پڑے

پورولیہ ۱۸ جون۔ متوندہ اور قرب و جوار کے دیہاتوں میں گذشتہ رات کو بہت سخت آندھی اور طوفان آیا اکثر مکانات گر پڑے جن کی وجہ سے تقریباً ۱۵ اشخاص مجروح ہوئے ان میں سے ایک بعد میں مر گیا۔

کلکتہ میں تپ دق کے تیس ہزار مریض

کلکتہ ۱۸ جون۔ ... کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کلکتہ میں اس وقت تیس ہزار اشخاص تپ دق میں مبتلا ہیں۔

جاپانی فوجی ٹرین پر حملہ
خونریز جنگ آٹھ افراد ہلاک

ہاربن ۱۸ جون۔ مشرق کو جانے والی فوجی ٹرین کو چینی قزاقوں نے کیلین کے مغرب میں ۱۵ میل کے فاصلہ پر پٹری سے اتار دیا۔ انجن اور چار گاڑیاں کنارے سے اتر کر نیچے گر گئیں اس کے بعد قزاقوں نے گولی چلانی شروع کر دی۔ اور ٹرین کو برباد کر دیا۔ ایک گھنٹہ تک فوج اور قزاقوں کے درمیان خونریز جنگ جاری رہی۔ چار قزاق اور دو ٹرین کے آدمی مارے گئے۔ دو جاپانی سپاہی بھی ہلاک ہوئے۔

ایران اور افغانستان کے درمیان ٹیلیگراف
دو اسلامی حکومتوں میں معاہدہ

کابل ۱۹ جون۔ براہ راست ٹیلیگراف تاروں کا سلسلہ قائم کرنے اور ہرات سے ایران سرحد تک ۷ میل لائن کی تعمیر کے لئے ایران اور افغانستان میں ایک معاہدہ ہو گیا ہے دونوں حکومتیں اپنی اپنی قلمرو میں ٹیلیگراف کی تعمیر کا انتظام کریں گی تاکہ قرب و جوار کی حکومتوں سے سلسلہ مواصلات قائم ہو سکے۔

جیلوں میں سول نافرمانی کے قیدیوں کی تعداد

شملہ ۱۹ جون ہندوستان کے مختلف جیلوں میں سول نافرمانی کے قیدیوں کی تعداد مئی کے اختتام تک حسب ذیل تھی۔ مدراس ۵ بمبئی ۲۸ بنگال ۱۸۶ یو۔پی ۹۰۶ آسام ۱۹۔ صوبہ سرحد ۵۲۔ دہلی ۵ اجمیر ۲۔ میزان کل ۹۱۲۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی تازہ خبر

جناب غلام حسین صاحب بلوچ تحریر فرماتے ہیں کہ ہم نے شہر ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے تین دفعہ امرت دھارا کی چھوٹی شیشی منگوائی اول خریدی ... تیسری دفعہ پنڈت ٹھاکر دت شرما ... لاہور کی تیار شدہ ... اصلی اور نقلی کا فرق معلوم ہوا ... جب شیشی کہیں سے خریدیں تو یہ دیکھ لیں کہ شیشی کے اوپر امرت دھارا اور پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدیہ کا نام لکھا ہے تب خریدیں۔ ورنہ سیدھے منیجر امرت دھارا ... لاہور کو لکھ کر منگوا لیں۔ یا بہاری لال ... امرت دھارا ... سے منگوا لیں۔

ایک عجیب و غریب نایاب نسخہ
جس کے شاید آپ بھی متلاشی ہوں

فی زمانہ ہر جگہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور کا منظر پیش نظر ہے مگر ... فرد و بشر کو حضور مسلم کا فرمان یاد رکھنا چاہئے۔ (ترجمہ حدیث شریف) راست بازی باعث فرحت اور جھوٹ موجب ہلاکت ہے

...

منیجر آفتاب زندگی ...

مسلمانان اودے پور کا تاریک مستقبل
اسلامی حقوق کی پامالی

گذشتہ چند ماہ سے ریاست اودے پور میواڑ کے حکام بالادست نے مسلمانوں کے حقوق پر جو ضرب لگانی شروع کر دی ہیں۔ ان کی روداد اخبارات میں شائع ہو رہی ہے ان مظالم کے انسداد کے لئے ناظم صاحب جمعیۃ علمائے ہند دہلی معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ اور اسلامی جرائد نے ہز ہائینس اودے پور کو تار، خطوط اور مضامین کے ذریعہ بار بار متوجہ کیا۔ مگر ہنوز کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ جیسی ریاست اودے پور کے مشہور قدیمی رواداری سے توقع تھی کہ ہمارا ان مظالم کو جو مستقبل میں خود ان کے لئے موجب پریشانی ہوں گے فوراً روک دیں گے۔ لیکن خلاف امید ستم آرائیوں کا سیلاب امڈا چلا آ رہا ہے جس سے غریب مسلمان میلیوں کے قومی و مذہبی حقوق پامال ہو رہے ...

...

جمعیۃ علماء ہند کے ترمیم شدہ وقف بل کی حمایت
سیتاپور اور شاہجہاں پور کے جلسوں کی کارروائی

۱۸ جون بروز جمعہ زیر صدارت جناب مولانا محمد نعیم صاحب امام جامع سیتاپور مسلمانان سیتاپور کا ایک جلسہ عام جامع مسجد میں منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا محمد قاسم صاحب شاہجہانپوری نے ایک زبردست تقریر کرتے ہوئے خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب کے مسودہ وقف بل کے نقائص بیان فرمائے۔ اور صدارت کی جانب سے تجویز مندرجہ ذیل پیش ہوئی جو متفقہ طریقہ پر پاس ہوئی۔

مسلمانان سیتاپور کا یہ عام جلسہ خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب ایم۔ ایل سی کے مسودہ قانون کو بغور دیکھنے کے بعد حسب ذیل ...

(الف) خان بہادر صاحب کا مسودہ وقف بل کسی طرح قابل قبول نہیں۔

(ب) وقف بھی ایک مالی عبادت ہے لہٰذا اس میں کسی غیر مسلم حکومت کی ...

... تیزی سے گھٹتی جا رہی ہے۔

پس دفعات مندرجہ بالا سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کوئی دشوار امر نہیں ہے کہ یہ مداخلت فی الدین نہیں تو اور کیا ہے۔

(وحید الدین قریشی۔ سکرٹری۔ انجمن خادم الاسلام اودھ)

مداخلت بجز ... احکام شرعیہ مسلمان قبول نہیں کر سکتے۔

(ج) اگر مسلمانوں کے منشا کے خلاف ایسا قانون نافذ کیا گیا جس میں مداخلت فی الدین ہوئی تو مسلمان اسے ہرگز برداشت نہ کر سکیں گے اور اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت یا اس کے ناعاقبت اندیش خیرخواہوں پر ہو گی۔

(د) متولیان وقف کی بے عنوانیوں اور خیانتوں وغیرہ مفاسد کے روکنے کے لئے گورنمنٹ کے مالی قوانین و دیوانی احکام کافی نہ سمجھے جائیں تو بقدر ضرورت ان کی ترمیم کرانی چاہئے وقف کے لئے مستقل قانون بنانے کی ضرورت نہیں۔

(س) اگر بالفرض گورنمنٹ کے قوانین مذکورہ مفاسد کا روک تھام کے لئے کافی نہ ہوں اور ان میں ترمیم بھی نہ ہو سکتی ہو تو صرف جمعیۃ علماء ہند کا مسودہ وقف بل قبول کیا جا سکتا ہے۔ اگر ان اصولوں کو نظرانداز کیا گیا تو مسلمان اس کو قبول کرنے کے لئے کسی طرح تیار نہیں ہوں گے۔

(نامہ نگار)

مفت — بالکل مفت — مفت
آخر کیا چاہتا ہے
... مفت طلب کرو۔
پتہ: ہنس سرور بک ڈپو ۵ کرشن نگر لاہور

مضمین
چار آنے ...
مضمین (سو گولیاں) مفت منگائیے

آپ کی ہر مراد
گھر بیٹھے پوری ہو جائے گی
مفصل حالات مفت طلب کریں
پتہ: منتر وڈیا آفس۔ جالندھر شہر (پنجاب)

سودیشی مچھر دانیاں
... بڑا بازار کلکتہ

داخلہ بھوپندر اطبیہ کالج پٹیالہ
صوبہ پنجاب کا یہ پہلا اور واحد طبیہ کالج ہے۔ جسے گورنمنٹ پنجاب اور یو۔پی ہر دو تسلیم کرتی ہیں یہاں کے سند یافتگان کو ... ملازمت کے امتیازی حقوق حاصل ہیں۔ ... مفصل حالات کے لئے پراسپکٹس مفت منگوائیں۔ (پرنسپل)

آیورویدک اور یونانی طبیہ کالج دہلی کا داخلہ
امیدوار مردوں اور عورتوں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جاتی ہے کہ وہ جلد از جلد پراسپکٹس طلب کریں جو مفت روانہ کیا جاتا ہے ۱۵ جولائی ۳۲ء تک داخلہ کیلئے تمام درخواستیں دفتر کو موصول ہو جانی چاہئیں۔ بورڈنگ ہاؤس میں داخلہ لازمی ہے تعلیم کا نیا سال یکم اگست ۳۲ء سے شروع ہوگا۔
حکیم حاجی محمد ظفر خاں آنریری پرنسپل

سرمہ نور افزا
... (مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

بال سیاہ تیل
اب خضاب، مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں
... خاص رعایت ...
شیراز اینڈ کمپنی ۲۱ جالندھر شہر (پنجاب)

محبوب عاشق کے قدموں پر
... فضل شاہ عامل گلی راجان دہلی

آلہ نامردی
... تندرستی موسم بہار کے لئے تحفہ صحت (مفت)
منیجر سائنٹفک سیکسوئل انسٹی ٹیوٹ ۴۷ بٹالہ (پنجاب)

کٹ پیس منگوانے والوں کو ضروری اطلاع
اس موسم میں آپ کٹ پیس کی تجارت سے اچھا منافع پیدا کر سکتے ہیں
... منیجر فٹ کوٹ کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس نمبر ... کراچی (سندھ)

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی اے) معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم یکشنبہ ۱۸ ربیع الاول ۱۳۵۳ہجری مطابق یکم جولائی ۱۹۳۴ء | نمبر ۱

نورِ ازل

جلوۂ نورِ ازل کا عکس میرے دل میں ہے
دور سمجھا تھا جسے وہ پاس کی منزل میں ہے

باعثِ شہرت وہی ہے جسکو سمجھے ہو غلام
آبروئے مصر تمہارے حسن کی اک تل میں ہے

حسن تیرا دائمی ہے نور کو اسکے زوال
فرق اتنا ہی تو تجھ میں اور مہِ کامل میں ہے

عافیت کوشی حقیقت میں پیامِ مرگ ہے
موجِ آفت خیز پنہاں امنِ ساحل میں ہے

زخمِ کاری تھا ستمگر جس نے بیدم کر دیا
ورنہ ہمت آج بھی باقی دلِ بسمل میں ہے

صدقہ دینے سے ہمیشہ مال ہوتا ہے فزوں
دینے والے کی بھی اک حاجت یدِ سائل میں ہے

وصلِ جاناں کے عوض ہے میری درماندگی
دور ہوں منزل سے لیکن دل مرا منزل میں ہے

(از جناب اسیر دہلوی)

معاصرین کے افکار و آراء

افغانستان سے بیجا دشمنی

[illegible]

زندگی کا ثبوت دینا چاہئے

[illegible]

مسلمان اور کانگریس

[illegible]

(ہلال)

اسلامی دنیا کے مسلمان

[illegible]

دلچسپ حقائق و معلومات

[illegible]

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جنکو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت وصداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق، یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت کا نقشہ قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی ومذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے۔ اور دوسروں کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون، اسکے حجم اور اس کی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے اور محض اسلئے کم رکھی گئی ہے کہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جاسکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ علاوہ محصولڈاک ہے۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس یا بیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کرسکتے ہیں۔ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اسلئے بجلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ۔ دہلی

Regd No L 1793.

The Jamiat

Vol. XIX No 43. DELHI SUNDAY, JUNE 24, 1934. Price ONE ANNA

مسلمانان کپورتھلہ کی مذہبی آزادی خطرہ میں

[illegible]

شرفا کے محلوں میں قحبہ خانے

(منجانب: قطب الدین جسپتی جنرل سکریٹری خادم الاسلام کمیٹی سلطانپور)

[illegible]

(محمد اکرم وارثی دہلوی)

مہاجرین بخارا اور ترکستان سے ہمدردی

[illegible]

چودہ مرزائیوں کی توبہ

[illegible]

(بشیر احمد چک ۱۳۲ جنوبی سرگودہا)

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

رحمۃ للعالمین نمبر مفت

مسلمان کا رحمۃ للعالمین نمبر نہایت آب و تاب سے شائع ہو گیا ہے آج ہی ایک خط لکھ کر مفت طلب کیجئے۔ پتہ: منیجر اخبار مسلمان سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ

رانی بال صفا پوڈر

کیمیائی اجزاء سے طبی اصول پر تیار کیا ہوا بہترین بال صفا

[illegible]

سول ایجنٹ برائے انڈیا ایس ایم عابد ۲۳ کٹرہ غلام محمد علی بازار لال کنواں دہلی

سفید داغ برص پھلبہری کا مجرب علاج

[illegible]

دفتر اکسیر برص نمبر ۴۵ دربھنگہ بہار

جاوید

[illegible]

مہتمم رسالہ جاوید دہلی

مفت کی اکسیر

[illegible]

مرزا غلام اللہ خان سابق منشی مال راولپنڈی محلہ شاہ نذر

ضرورت ہے

قابل کارگذار سپروائزران تنخواہ ۶۵-۶۰-۵۰ روپیہ اور مینجران ۵۰-۴۰-۳۰ روپیہ ماہوار برائے فروختگی کٹ پیس سگریٹ حصص اور حج و زیارات کی سیٹ بک کرنے کیلئے عمر و تعلیم اور تجربہ واضح طور پر تحریر کریں۔

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں داخلہ

امیدواروں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں داخلہ کے لئے درخواستیں ۱۵ جولائی ۱۹۳۴ء تک پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے پاس پہنچ جانا چاہئیں اور امیدوار کو معہ اسناد سرٹیفکیٹ چال چلن وغیرہ بتاریخ ۲۵ جولائی ۱۹۳۴ء پرنسپل کے دفتر میں حاضر ہونا چاہئے تاریخ مقررہ کے بعد کوئی درخواست نہیں لی جائے گی۔ قواعد و ضوابط داخلہ طبیہ کالج دفتر سے مفت مل سکتے ہیں

پرنسپل طبیہ کالج

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

[illegible]

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

جنت کی کنجی۔ دوزخ کا کھٹکا

ہر سعادتمند روح دوزخ سے پناہ مانگتی ہے اور جنت کی تمنا رکھتی ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے تفصیل کے ساتھ بیان فرمادیا ہے کہ کن برے اعمال کی وجہ سے انسان عذاب الٰہی میں مبتلا ہوگا اور دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اور کن اچھے اعمال کی بنا پر مومنوں کو جنت دی جائے گی۔

[illegible]

فتاویٰ رشیدیہ

[illegible]

تعلیم الاسلام

[illegible]

منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حیرت انگیز رعایتی اعلان

مشہور و معروف دو ترجمہ والا مجید نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

[illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

[illegible]

بہار و خزاں

میاں اختر اور ان کی تعلیم
ایک مشہور خاندان کا چشم و چراغ
(۱)

میاں اختر نے ایف۔ اے کا امتحان پاس کر کے بی۔ اے میں قدم رکھا ہے ہر شخص کو یقین ہے کہ وہ انشاءاللہ گزشتہ تمام امتحانوں کی طرح بی۔ اے کے امتحان میں بھی پاس ہو جائے گا۔ میاں اختر کی عمر اس وقت ۲۰ سال کی ہے۔ نہایت خوشرو، ذکی اور ہونہار لڑکا ہے۔ ذہن اس بلا کا ہے کہ سال میں دس مہینہ تو اپنے ذاتی مطالعہ میں گزار دیتا ہے اور صرف دو مہینہ کی کوشش سے امتحان میں پاس ہو جاتا ہے...

سرپرستی بھی ان ہی کو حاصل ہے اور جائداد و مکانات کی نگرانی وغیرہ کا کام بھی انہیں کے سپرد ہے۔

اللہ بخشے میاں اختر کے والد کو وہ بیچارے اپنے پیچھے تقریباً ایک لاکھ روپے کی جائداد چھوڑ گئے ہیں۔ نقد روپیہ بھی کافی چھوڑا ہے جس سے تمام گھر نہایت آرام سے زندگی بسر کرتا ہے اور جملہ اخراجات بسہولت تمام مہیا ہو جاتے ہیں اگرچہ گھر بھر میں کفایت شعاری اور جزرسی سے کام لیا جاتا ہے مگر میاں اختر کے اخراجات نے اسراف کا دروازہ کھول دیا ہے گھر کے کل اخراجات ایک طرف اور میاں اختر کے مصارف ایک طرف مولانا عبدالسلام صاحب چاہتے ہیں کہ اختر کو اس قدر بے لگام نہ رکھا جائے اور اس کے لئے ایک محدود رقم مقرر کر دی جائے مگر اختر کی والدہ اس حد بندی کو پسند نہیں کرتیں...

بنی نوع انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی کا بہترین پروگرام
اسلام اور تہذیب مغرب کا مقابلہ
ایک یوروپین نو مسلم کی بصیرت افروز تصنیف

"اسلام آن دی کراس روڈز"

"ISLAM ON THE CROSSROADS"

[مصنفہ محمد اسد صاحب سابق "لیوپولڈ ویس" شائع کردہ مکتبہ عرفات گوردوارہ روڈ، قرول باغ دہلی۔ حجم ۱۲۸ صفحات، زبان انگریزی، ٹائپ روشن و جلی، جلد خوبصورت قیمت دو روپیہ، ملنے کا پتہ منیجر مکتبہ عرفات، قرول باغ، دہلی]

محمد اسد صاحب کا وطن مالوف آسٹریا ہنگری ہے۔ قبول اسلام سے قبل...

مطابق و مناسب ہے یا اسے فنا کر دینے والا ہے، آیا اس سے اسلامی جسم کو تقویت پہنچ رہی ہے یا اس کے رگ و پے میں زہر ہلاہل سرایت کر رہا ہے؟ اس سوال کا جواب دینے کے لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ پہلے اسلام کو متعین کیا جائے پھر مغربی تہذیب کا تجزیہ کیا جائے، اور اس کے بعد یہ اندازہ لگایا جائے کہ ایک کا اثر دوسرے پر کیا نتائج پیدا کر سکتا ہے، چنانچہ پہلے باب میں اسلام کو پیش کیا ہے اور نماز، حج، روزہ، اور دوسرے اسلامی اعمال و کردار کا حقیقی فلسفہ بیان کرتے ہوئے اسلام کی اساس و بنیاد پر روشنی...

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

یمن و حجاز میں التوا جنگ
مفتوحہ علاقوں پر بدستور قبضہ رہے گا
بندرگاہ حدیدہ میں قبائل کے وفود

اس وقت امام یحیٰی اور سلطان ابن سعود کی جنگ ملتوی ہے کیونکہ امام یحیٰی نے سلطان کی جملہ شرائط تسلیم کر لی ہیں۔ امام یحیٰی والی یمن نے سلطان ابن سعود کی خدمت میں ایک تار روانہ کیا ہے جس میں جلالۃ الملک کو ان کی جملہ شرائط تسلیم کرنے اور جلد از جلد ان پر عمل پیرا ہونے کا یقین دلایا گیا ہے۔ ادریسی خاندان کی واپسی کے لئے امام یمن نے انتظام کر دیا ہے اور امیر فیصل نے (جو سلطان ابن سعود کے صاحبزادے سعودی فوج کے کمانڈر انچیف اور حدیدہ کے فاتح ہیں) ادریسی خاندان کو اپنے قبضہ میں کرنے کے لئے سید احمد کو علبی اور نجالستہ کے درمیانی علاقہ کی طرف روانہ کر دیا ہے جو وہاں ان مہاجروں کا انتظار کریں گے...

یمن کے حوالہ نہیں کیا جائے گا۔ وہ سرا فرمان یہ جاری کیا ہے کہ یمن کے خلاف کسی قسم کا جارحانہ اقدام نہ کیا جائے کیونکہ صلح کا دروازہ از سر نو کھل گیا ہے کہ امام یمن نے جلالۃ الملک کی جملہ شرائط تسلیم کر لی ہیں۔

انگلستان میں سگریٹ نوشی کے نقصانات
سگریٹوں پر تین کروڑ پونڈ سالانہ کا خرچ

ٹائمز آف انڈیا اسٹریٹڈ ویکلی رقمطراز ہے کہ صرف انگلستان میں ہر دن کے ہر منٹ میں ۸۰ پونڈ کی قیمتی اشیا جل کر خاک ہو جاتی ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ صرف برٹش عظمیٰ میں ہر سال تین کروڑ پونڈ کے سگریٹ پئے جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ہر سال سگریٹ نوشی سے برطانیہ کے باشندوں کو تین کروڑ پونڈ کا نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے لیکن سگریٹ نوشی کے ساتھ ساتھ اس کی وجہ سے جو اور نقصانات برداشت کئے جاتے ہیں وہ اس سے بھی زیادہ ہیں...

یورپ کے عجیب و غریب چور
صرف تین چوریوں کا الزام

منچوریا کے اسلامی اوقاف
حقائق اسلام پر جاپانی فلسفی کی تقریر

فوجی افسران کے نام سلطان ابن سعود کا فرمان

اخبار الجمعیۃ

کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی اور مذہبیت کا ثبوت ہم پہنچایئے (منیجر)

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

اندلس کے واقعات میں مسلمانوں کیلئے ایک سبق
قومی سلطنت میں انحطاط کے اسباب و علل
حاجب عبدالرحمٰن کا دردناک حشر

گزشتہ سے پیوستہ الجمعیۃ میں بتایا جا چکا ہے کہ خلیفہ ہشام کے بیکار وجود نے اندلس میں کیا کیا گل کھلائے۔ اس کے بعد حاجب المنصور اور عبدالرحمٰن نے عنان حکومت ہاتھ میں لے کر اور خلیفہ ہشام کو عملاً معطل کر کے اسلامی حکومت میں کیسی ابتری اور انتشار پیدا کیا۔ اور عیسائیوں کے مقابلہ کے لئے عبدالرحمٰن کے چلے جانے کے بعد دارالخلافہ میں کیا کیا واقعات رونما ہوئے آج آگے ملاحظہ فرمائیے۔

ایک مسلمہ حقیقت

ناظرین کرام اندلس کے واقعات میں ان جزوی اور تفصیلی واقعات کے مطالعہ سے گھبرائیں نہیں گو ان واقعات میں جن کا زیادہ تعلق مسلمانوں کے انحطاط و انتشار سے ہے۔ ناظرین کے لئے کوئی زیادہ جاذبیت نہیں ہے مگر غور کرنے والوں کے لئے ان ہی واقعات میں مسلمانوں کی ترقی اور تنزل کی پوری تصویر دکھائی دیتی ہے اور اس کلیہ کو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں کو آج تک کسی غیر قوم نے تباہ نہیں کیا اور نہ کسی میں اتنی قدرت ہے کہ ان حاملین توحید کو گزند پہونچا سکے مسلمان اگر برباد ہوئے تو خود مسلمانوں کے ہاتھوں سے۔ اسلامی حکومتیں، اسلامی شان و شوکت اور مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو اگر کسی نے پامال کیا تو وہ خود مسلمان ہی اور ان ہی مسلمانوں...

ایک زمانہ وہ بھی تھا کہ عبدالرحمٰن نے تخت خلافت کا دعویٰ کیا تھا اور ان امراء عرب کو اپنے خانگی ملازمین سے بھی بدتر سمجھتا تھا جو اپنی نسل اور خاندان پر کمال فخر کرتے تھے اور اب یہ زمانہ ہے کہ محض اپنی جان کے خوف سے عبدالرحمٰن نے حاجب کی صرف تعظیم ہی نہیں کی بلکہ اس کے گھوڑے کے سموں اور پٹھوں کو بوسہ دیا۔

عبدالرحمٰن کا قتل

عبدالرحمٰن کا ساتھی عوس ایک طرف بالکل خاموش کھڑا ہوا اس انقلاب کا تماشہ دیکھ رہا تھا۔ دوسرے روز جب یہ لوگ اپنی قیام گاہ سے روانہ ہونے لگے۔ حاجب کے حکم سے عبدالرحمٰن کی مشکیں خوب باندھی گئیں۔ کچھ دور تک تو یہ مشکل چلا لیکن جب اس تکلیف کے برداشت کرنے کی قوت نہ رہی تو اس نے نہایت ہی عجز و انکساری سے اپنی رہائی کی درخواست کی۔ المغیرہ کو بھی اس کی حالت پر رحم آ گیا اور اس کی مشکیں کھول دی گئیں۔ لیکن عبدالرحمٰن کی بدبختی اور کوتہ اندیشی کو دیکھنا چاہئے کہ جب دیر شوش کی بلند اور مستحکم دیواریں اپنی آغوش پناہ میں اسے لئے ہوئے تھیں تو اس نے اپنے بچاؤ کی کوئی تدبیر نہ کی بلکہ برضا و رغبت اپنے آپ کو دشمنوں کے حوالہ کر دیا اور جب عبدالرحمٰن اپنے دشمنوں کے قبضہ میں آ گیا تو اس نے اپنے ایک ہاتھ کو رہا پا کر ایک چھری سے (جو اس کے کپڑوں میں پوشیدہ تھی) ایک قریب کے سپاہی پر حملہ کر دیا قبل اس کے کہ وہ کسی کو ضرر پہونچائے المغیرہ نے آگے بڑھ کر اپنے ہاتھ سے عبدالرحمٰن کو قتل کر ڈالا اور اسی طرح اس کے ساتھی عوس کو بھی راہ عدم دکھا دی...

(باقی آئندہ)

نونہال

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

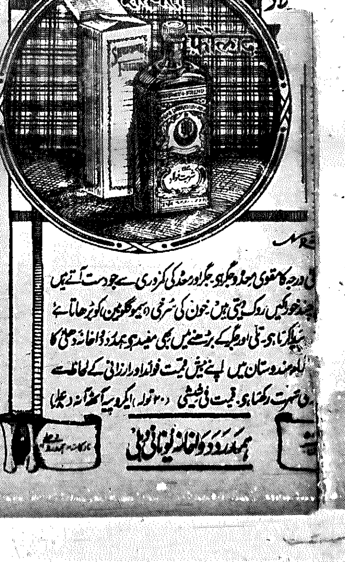

معدے کی بیماریوں کے لئے بھروسہ کے قابل چیز ہے۔ اس سے بھوک بڑھ جاتی ہے اور ہضم صحیح طور سے ہوتے لگتا ہے (مولوی سید مہدی حسن صاحب وکیل، بہار شریف)

هاضمين

(۱۴ سر) چار آنے کے ٹکٹ بھیج کر مفت حاصل کیجئے

هاضمين (نمونہ گولیاں مفت منگا لیجئے)

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات ستاره ہند... اپنے ایجابی تاثیرات سے بیرون ہند میں بھی مقبول عام ہو چکی ہیں... قیمت فی ڈبیہ ۳ گولیاں صرف ایک روپیہ (عہ)

وید شاستری، جام نگر کاٹھیاواڑ

رسول اللہ صلعم کے دو تذکرے مفت اور رعایتوں کی انتہا

دہلی کا مشہور مذہبی ماہوار رسالہ نظام المشائخ ہر سال ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک تذکرہ شائع کیا کرتا ہے... نظام المشائخ کا سال بھر کا چندہ بھی بھیج دیں...

نظام المشائخ کا چندہ سالانہ ڈھائی روپے کی بجائے صرف ایک روپیہ

المشتہر: منیجر رسالہ نظام المشائخ ۹۱ کوچہ چیلاں دہلی

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں داخلہ

امیدواروں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں داخلہ کے لئے درخواستیں ۱۵ جولائی ۱۹۳۴ء تک پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے پاس پہونچ جانا چاہئیں... ۲۵ جولائی ۱۹۳۴ء کو پرنسپل کے دفتر میں حاضر ہو جانا چاہئے... قواعد و ضوابط داخلہ طبیہ کالج کے دفتر سے مفت مل سکتے ہیں

پرنسپل طبیہ کالج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۱۸ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ ہجری

کانگریس کے دوست نما دشمن

پنڈت مالویہ اور مسٹر انے

پٹنہ کے اجتماعات کے بعد پنڈت مالویہ اور مسٹر انے نے جو بیانات شائع کئے تھے ان پر ملک کے اندر فرقہ وارانہ اختلافات کا ایک طوفان عظیم برپا ہوگیا تھا اور تمام صحیح الخیال اور سنجیدہ کانگریسیوں نے ان دونوں لیڈروں کی اس حرکت کو سخت ناپسندیگی کی نگاہ سے دیکھا تھا حتیٰ کہ جو لوگ علی الاعلان اس روش کی مذمت نہیں کرسکتے تھے وہ بھی خلوت میں اس امر کو تسلیم کرتے تھے کہ پنڈت مالویہ کا ایسے وقت میں جبکہ

ہوئے ہیں۔ انہوں نے پنڈت جی کے ساتھ مل کر کانگریس کے کام کو اور بھی زیادہ خراب کیا ہے ان کا ایک تازہ بیان جو ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کے متعلق شائع ہوا ہے اس کا مضمون حسب ذیل ہے:۔

"میری رائے میں یہ فیصلہ غیر قومی ہے کیونکہ ہر خیال اور ہر طبقہ کے لوگ اسے منظور نہیں کرسکتے۔ میں نے گاندھی جی سے پونا میں گفتگو

شذرات

مسلم لیگ کا فیصلہ

ایک طرف فرقہ پرست ہندو تھے جن کا مطالبہ کانگریس سے یہ تھا کہ وہ کمیونل ایوارڈ کو مسترد کردے اور دوسری طرف فرقہ پرست مسلمان تھے جن کی خواہش یہ تھی کہ کانگریس صاف الفاظ میں کمیونل ایوارڈ کو قبول کرکے بیٹھ جائے۔ ظاہر ہے کہ کانگریس ان دونوں صورتوں میں سے ایک صورت کو بھی اختیار نہیں کرسکتی تھی چنانچہ اس نے اپنی بمبئی والی قرارداد میں صاف طور سے یہ کہہ دیا کہ وہ کمیونل ایوارڈ کو نہ مسترد کرسکتی ہے اور نہ قبول۔ اس فیصلہ پر جو کانگریس کی گزشتہ پالیسی کے سراسر مطابق اور اس کے مسلسل وپیہم مواعید کے عین مطابق تھا دونوں قوموں کے فرقہ پرستوں کا ناراض ہونا یقینی تھا۔ چنانچہ پہلے ہندو مہاسبھا نے بمبئی والی قرارداد کے خلاف اظہار مذمت کیا اور اس کے بعد مسلم لیگ نے فرقہ پرست مسلمانوں کی اکثریت سے اس قرارداد کے خلاف غیر اطمینان بخش ہونے کا فتویٰ صادر کردیا۔ ہمارے نزدیک دونوں کی پوزیشن بالکل ایک سی ہے۔ اگر مسلم لیگ اس موقع پر کانگریس کی پوزیشن کو سمجھ کر فیصلہ کرتی تو

پنڈت رامچندر کا مقدمہ

پنڈت رامچندر پر "توہین اسلام" کے جرم میں جو مقدمہ ریاست حیدرآباد کی حکومت نے چلایا ہے اس کے خلاف آریہ سماج کی جانب سے ہندوستان میں ایک نہایت نامعقول اور بے سروپا ایجی ٹیشن شروع کردیا گیا ہے جس کی لغویت ہم اپنی کسی گزشتہ اشاعت میں ظاہر بھی کرچکے ہیں۔ لالہ دیش بندھو گپتا نے اپنے اخبار تیج میں جب اس مقدمہ کے متعلق اپنے دستخط سے مقالہ افتتاحیہ لکھا ہے تو ہم نے اسی وقت یہ کہا تھا کہ اس بحث کو چھیڑنے سے قبل پبلک کو پہلے یہ بتانا چاہئے کہ وہ الفاظ کیا ہیں جن پر مقدمہ چلایا گیا ہے۔ اگر حقیقۃً وہ تقریر جس کے خلاف حکومت حیدرآباد یہ کارروائی کررہی ہے "توہین اسلام" کے مترادف نہیں اور اسے کسی طرح جائز و صحیح قرار نہیں دیا جاسکتا تو ہم نہیں سمجھتے کہ اس ایجی ٹیشن کے کیا معنی ہیں اور اس کو کس اصول پر مبنی قرار دیا جارہا ہے۔ محض اس بنا پر کہ پنڈت رامچندر ایک آریہ اپدیشک ہیں اور ریاست حیدرآباد ایک مسلمان ریاست ہے پنڈت جی کی اندھا دھند حمایت کرنا اور ریاست

ایک یوروپین نومسلم کی بصیرت افروز تصنیف

(بسلسلہ صفحہ ۳)

جزیرۃ العرب کا وفاق

چھتوں کو روکنے کیلئے قانون تحفظ والیان ریاست کا استعمال

کپورتھلہ کی حفاظت کیلئے برطانوی افسران کو ہدایات

میجر کوٹھاوالہ کی جگہ ایک یورپین انسپکٹر جنرل کا تقرر

شملہ ۲۸ جون۔ حکومت پنجاب کی طرف سے مسٹر اسکوئتھ مجسٹریٹ درجہ اول اور مسٹر ہوپ کنز سپرنٹنڈنٹ پولیس شملہ کو کپورتھلہ جانے کے لئے فوری احکام مل گئے ہیں تاکہ وہ وہاں جاکر اس صورت حالات کا مقابلہ کریں جو بیرون ریاست سے جتھوں کی آمد نے پیدا کردی ہے۔ اسمبلی کے اجلاس منعقدہ دہلی میں جو قانون تحفظ والیان ریاست کے نام سے پاس ہوا تھا اس کے ماتحت حکومت ہند قطعی کارروائی کرنے کے سوال پر غور کررہی ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جالندھر نے قانون تحفظ والیان ریاست کی رو سے ایک اعلان کیا ہے جس میں جالندھر سے کپورتھلہ کے لئے جتھوں کو جانے کی ممانعت کردی گئی ہے۔

مسٹر جے۔ ٹی۔ ٹون ہیرو اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس روہتک ضلع انبالہ کو میجر کوٹھے والہ کی جگہ کپورتھلہ کا انسپکٹر جنرل مقرر کیا گیا ہے۔ ریاست کپورتھلہ کی کونسل نے مہاراجہ سے سفارش کی ہے کہ سلطان پور میں گولی چلنے کے باعث جو مسلمان ہلاک اور مجروح ہوئے ہیں ان کے پسماندگان کی امداد کی غرض سے ان میں پانچ ہزار روپیہ تقسیم کیا جائے اور یہ شرط رکھی جائے کہ اگر کوئی بیوہ دوبارہ شادی کرلے تو اس کے الاؤنس کی نصف رقم سرکاری خزانہ میں داخل ہوجائے گی اور باقی نصف رقم اس کے بچوں میں تقسیم کردی جائے گی۔ نیز ہلاک شدگان کے بچوں کو پرائمری اسکولوں میں مفت تعلیم دی جائے گی۔

سرحد برما پر برطانوی اور چینی افواج میں جنگ

چینی افواج کی شکست۔ دیہات میں لوٹ کھسوٹ

متنازعہ علاقہ میں داخل ہونے کے نتائج

شملہ ۲۸ جون۔ کچھ عرصہ پہلے چین کی ایک بے قاعدہ فوج نے مشرقی برما کے حصہ منپو پر قبضہ کرلیا تھا اور قریب وجوار کے بعض حصے گاؤں میں لوٹ مار جاری تھی برما کی فوجی پولیس نے چینی فوج کے دونوں حملوں کو رد کردیا جس سے چینیوں کو زبردست نقصان اٹھانا پڑا اور برطانوی فوج چینی فوج کے ایک دستہ کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہوگئی۔

واقعہ یہ ہے کہ برما اور چین کے درمیان سرحد کے ایک بہت چھوٹے حصہ کے بارے میں جو علاقہ وا سے گزرتا ہے حد بندی کا ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ ملک معظم کی حکومت نے سکاٹ لائن پر اپنا قبضہ کرلیا ہے اور حکومت چین نے سیو چن لائن پر قبضہ جمالیا ہے۔ ملک معظم کی حکومت نے فیصلہ ہونے تک متنازعہ علاقہ میں داخل ہونے سے اب تک احتراز کیا ہے لیکن چینی افواج معہ چینی قبائل اور ڈاکوؤں کے متنازعہ علاقہ میں داخل ہوگئی تھیں۔ ملک معظم کی حکومت نے اس کے خلاف احتجاج کیا ہے معلوم ہوا ہے کہ حکومت چین متنازعہ علاقہ سے اپنی افواج ہٹالے گی اور اختلاف کو دور کرنے کے لئے گفت وشنید بھی شروع کی جائے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ اگر حکومت چین نے متنازعہ علاقہ سے اپنی افواج کو نہیں ہٹایا تو حکومت برطانیہ جارحانہ کارروائی اختیار کرے گی۔

دار الحکومت

افروز یہ گرلس اسکول کے متعلق پوسٹر

ایک سفید جھوٹ کی تردید

افروزیہ گرلس اسکول دہلی کے متعلق ایک پوسٹر "دہلی میں خطرناک عورت اور اس کا جال" کے عنوان سے شائع ہوا ہے جس کے آخر میں حسب ذیل الفاظ مندرج ہیں:۔

"ہم جناب مفتی کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند سے جن کی خدمت میں زیادہ تر افروز بیگم کے والد اور بھائی حاضر ہوا کرتے ہیں درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس شاطر گروہ کی کوئی امداد نہ کریں کیونکہ افروز بیگم کے والد کا بیان ہے کہ جناب مفتی صاحب قبلہ اور مولوی عبد الماجد صاحب بدایونی ناظم جمعیۃ علماء صوبہ دہلی ہماری اور مدرسہ کی امداد پر کمربستہ ہیں"

بعض اصحاب نے حضرت مفتی صاحب قبلہ کی توجہ ان الفاظ کی طرف منعطف کرائی تھی جس پر حضرت ممدوح نے ہمیں مطلع فرمایا ہے کہ ہم اخبار کے ذریعہ اس امر کا اعلان کردیں کہ اس پوسٹر میں یہ بات کہ افروز بیگم کے والد اور بھائی حضرت مفتی صاحب کے پاس حاضر ہوا کرتے ہیں بالکل غلط اور خلاف واقعہ ہے اور یہ بھی سفید جھوٹ ہے کہ حضرت مفتی صاحب نے ان کی امداد پر آمادگی ظاہر کی ہے کیونکہ ان کے افروز اسکول کے حالات کا حضرت مفتی صاحب کو علم نہیں ہے۔

لہٰذا افروز گرلس اسکول کے بارے میں کوئی موافق یا مخالف رائے حضرت مفتی صاحب قبلہ کی طرف منسوب کرنا سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ (اڈیٹر)

دہلی میں کانگریسی جھنڈہ کی سلامی

ڈھائی سال کے بعد دلکش نظارہ

دہلی ۲۹ جون۔ آج صبح جب کہ مولانا عارف ہسوی پریذیڈنٹ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی نے بڑے مجمع کی موجودگی میں قومی جھنڈا لہرایا تو کمپنی باغ میں معمولی جوش وخروش نمایاں تھا۔ حاضرین میں مسٹر فرید الحق انصاری، مسٹر آصف علی، دیوی داس گاندھی، ستیہ وتی، بریندر منبیر اندر سنگھ، بگلی کشن، گھنہ، ڈاکٹر بدھ وبرسنگھ بھی شامل تھے۔

مولانا عارف ہسوی نے جھنڈا لہرانے کے بعد اپنی تقریر میں حاضرین سے پرزور اپیل کی کہ وہ ہزاروں کی تعداد میں کانگریس کے ممبر بھرتی ہوکر اپنی حب الوطنی کا ثبوت دیں۔

فاضل مقرر نے اس پر اظہار افسوس کیا کہ گذشتہ دو ہفتہ سے مقامی حکومت کانگریسی کارکنوں کو تنگ کررہی ہے۔ ان کے مکانوں کی تلاشی ہورہی ہے اور کچھ کارکنوں پر جنہوں نے کانگریسی کریڈ پر دستخط کررکھے ہیں نوٹس بھی تعمیل کئے گئے ہیں۔

مولانا نے فرمایا کہ بہ کارکن اگرچہ اشتراکی ہیں۔ لیکن کانگریس کے دائرہ سے باہر نہیں ہیں۔

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس

سرکاری فرقہ وارانہ حل پر اظہار اعتماد

نئی دہلی ۲۸ جون۔ کل نواب صاحب حاجی رشید احمد صاحب نائب صدر آل انڈیا مسلم لیگ کی زیر صدارت لیگ کی کونسل کا ایک ضروری جلسہ منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

یہ کونسل آل انڈیا مسلم لیگ اور کانگریس کے پیکٹ اور اس امر کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق کوئی متفقہ سمجھوتہ نہیں ہوسکا ہے اپنے اس ریزولیوشن کا اعادہ کرتی ہے جو کہ ۱۹۔اپریل ۱۹۳۴ء کے جلسہ میں پاس کیا گیا تھا کہ کونسل سرکاری فرقہ وارانہ حل پر بھی اعتماد کا اظہار کرتی ہے اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن کو مسلمانوں کے نقطۂ نظر سے مبہم اور غیر اطمینان بخش خیال کرتی ہے۔

اس ریزولیوشن کو نواب ممتاز خاں نے پیش کیا اور خان بہادر ایس ایم عبد الصمد نے اس کی تائید کی۔ جلسہ میں کل ۱۹ ممبران موجود تھے۔

دہلی میں موٹر اور لاریوں کے حادثے

دس اشخاص مجروح

دہلی کے ایک اور نوجوان پر پابندی

زمینداروں اور قصائیوں میں جھگڑا

۱۴ گولیاں چلائی گئیں

ڈاکٹر انصاری کا استعفیٰ؟

بمبئی میں قوم پرور مسلمانوں کا جلسہ

فرقہ وارانہ مسئلہ کو جلد طے ہونا چاہئے

کانگریس کا فیصلہ بالکل حق بجانب ہے

حضرت مولانا ابو الکلام آزاد کا بیان

بمبئی۔ مولانا ابو الکلام آزاد صدر الکشن کمیٹی نے یونائٹیڈ پریس کو حسب ذیل بیان دیا ہے:۔

"موجودہ سیاسی حالات کے متعلق کانگریس پالیسی کا جدید اعلان کئی حیثیتوں سے بہت اہم ہے آئینی اور سیاسی معاملات کے سلسلہ میں میری قطعی رائے ہے کہ ہم ایک ایسے دور میں پہنچ گئے ہیں کہ اگر واقعی ہم کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہندوستان کی تمام قوموں میں مکمل مفاہمت زیادہ دیر کے لئے ملتوی نہیں کی جاسکتی۔ جتنی زیادہ اس میں دیر کی جائے گی ہماری منزل مقصود اتنی ہی دور ہوتی جائے گی۔

خان عبد الغفار خاں کی علالت

گرجا گھر سے ایک لاکھ کی چوری

پانچ لاکھ ترکوں نے شاہ ایران کا استقبال کیا

ایک زیر سماعت قیدی فرار

کپورتھلہ میں مسلم جتھوں کی گرفتاری

جالندھر سے ایک ہزار مسلمانوں کا ورود

بحری کانفرنس کی ناکامی

وزیر اعظم برطانیہ مستعفی ہوں گے؟

وزیر اعظم برطانیہ کی معنی خیز رخصت

قدامت پسندوں کیلئے سنہری موقع!

جاپان کا ایک اور بم

بحری تیاریوں کا زبردست اعلان

بم بازکی گرفتاری کیلئے انعام کا اعلان

ترکی سفیر متعینہ کابل کا اہم اعلان

جنگ عظیم کے ترک قیدیوں کو اطلاع

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کے نام قونصل جنرل افغانستان کا حسب ذیل مکتوب موصول ہوا ہے:-

جناب عالی!

جمہوریہ ترکیہ کے سفیر متعینہ کابل نے حسب ذیل واقعات کی اطلاع دی ہے:- جنگ عظیم میں برطانوی حکومت نے ترکی کے جن سپاہیوں کو گرفتار کیا تھا ان کی ایک تعداد ہندوستان بھی لائی گئی تھی اور انہیں راجپوتانہ سنٹرل انڈیا بلاری اور برما کے کیمپوں میں رکھا گیا تھا۔ اگرچہ ۱۹۱۹ء میں یہ تمام کیمپ توڑ دیئے گئے ترکی سپاہیوں کو بھی ترکی واپس کر دیا گیا۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ ان میں سے ایک ہزار ترک اب بھی ہندوستان میں ہیں اور ان کی بہت بڑی اکثریت اپنے وطن واپس آنا چاہتی ہے اس سلسلہ میں حکومت ہند کے اعلان اور تمام آسانیاں بہم پہنچانے کے مواعید کے باوجود ان میں سے بہت سے ترکوں نے محض ناواقفیت اور افلاس کی وجہ سے موجودہ آسانیوں سے فائدہ نہیں اٹھایا ہے اور حکومت ہند کو کوئی اطلاع نہیں دی ہے۔ اب ترکی حکومت چاہتی ہے کہ ان ترکوں کی امداد کرے جو اپنے ملک کو واپس جانا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کو اس قسم کے اشخاص میں سے کسی کا نام اور ولدیت اور ہندوستان وترکی کی جائے سکونت معلوم ہو تو براہ کرم اس دفتر کو مطلع فرمائے تاکہ ان کے کرایہ وغیرہ کا بندوبست کیا جائے اور وہ ترکی واپس جا سکیں۔ ممکن ہے کہ ان ترکوں نے اپنے پہلے مقام کو تبدیل کر دیا ہو اور کسی ایسی جگہ آ گئے ہوں جہاں مسلمانوں کی آبادی ہو اور انہیں کسب معاش میں آسانی ہو سکتی ہے۔

(قونصل جنرل افغانستان)

پونہ میں گاندھی جی کو بم سے اڑانے کی کوشش

سات اشخاص مجروح اور سات سناتن دھرمی گرفتار

بلڈنگ پر پولیس کا قبضہ۔ گاندھی جی کا بیان

پونہ ۲۶ جون۔ کل جبکہ گاندھی جی سپاسنامہ حاصل کرنے کے لئے آنے والے تھے اس سے پانچ منٹ پہلے پونہ میونسپل بلڈنگ کے دروازہ پر بم پھینکا گیا جس وقت مسٹر ایل۔ بی۔ بھوپٹکر میونسپل کمشنر اپنی کار سے اترے تو دروازہ کے اوپر سے بم پھینکا گیا۔ حملہ آوروں کو گاندھی جی کی موٹر کے متعلق دھوکہ ہو گیا وہ سمجھ رہے تھے کہ گاندھی جی مسٹر بھوپٹکر کی موٹر میں ہیں لیکن گاندھی جی اس میں موجود نہ تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ کم کافی خطرناک تھا جس سے سات آدمی مجروح ہوئے۔ مجروحین میں مسٹر بھوپٹکر اور پونہ میونسپلٹی کے چیف آفیسر بھی شامل ہیں۔ پولیس فوراً ہی موقعہ پر پہنچ گئی اور تحقیقات شروع کر دی۔ اس واقعہ کے باوجود گاندھی جی ایڈریس حاصل کرنے کے لئے مقررہ وقت پر پہنچ گئے۔

بلڈنگ پر پولیس نے قبضہ کر لیا ہے اور اس کے تمام دروازے بند کر دیئے گئے ہیں۔ پولیس نے ہال کے تمام دروازوں کو بند کر کے تفتیش شروع کر دی اور سات آدمیوں کو گرفتار کر لیا جو سب کے سب کٹر سناتن دھرمی ہیں۔ گاندھی جی نے اس واقعہ کے متعلق پریس کو ایک طویل بیان دیا ہے جس میں آپ نے فرمایا کہ خدا کی طاقت سب سے بڑی ہے اس طریقہ سے ہریجن ادھار کے کام کو نقصان پہنچنے کے بجائے زیادہ تقویت ملے گی۔ اگر بم پھینکنے والا مجھے مل جائے تو میں اس کو آزاد کرانے کی کوشش کروں جیسا کہ میں افریقہ میں ہی کر چکا ہوں۔

مزید معلوم ہوا ہے سات مجروحین میں سے دو پولیس کانسٹبل بھی ہیں۔ ایک شخص کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ موٹر کے پاس کیلیں اور لوہے کے بہت سے ٹکڑے ملے۔

ایک عجیب وغریب نایاب نسخہ

جس کے شاید آپ بھی متلاشی ہوں

[illegible]

یمنی اور حجازی معاہدہ کی تکمیل

تعاون اور امداد کا وعدہ

لندن ۲۶ جون۔ امام یمن اور جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کے درمیان [illegible]

گمشدہ کی تلاش

[illegible]

نابھہ اور میرٹھ میں ناظم جمعیۃ علماء ہند کا ورود

سیرۃ نبوی پر حقائق پرور تقریریں

حضرت ناظم جمعیۃ علماء ہند ۱۷ جون کی شام کو میرٹھ تشریف لے گئے رات کو مولانا اختر شاہ صاحب کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم کے بعد مولانا موصوف کی تقریر شروع ہوئی [illegible]

ایک عورت کے چار دوسری کے پانچ بچے پیدا ہوئے

[illegible]

جرمنی پر سابق قیصر کا پھر قبضہ ہو گا؟

[illegible]

سرمہ نور افزا

[illegible]

مرآۃ المثنوی

یعنی

مولانا جلال الدین الرومی قدس سرہ العزیز کی مثنوی معنوی کے قصص وحکایات کی تلخیص حکم ومعارف کی تخریج، اشعار مشتمل برآیات قرآنی واحادیث نبوی کی ترتیب

مرتبہ

جناب قاضی تلمذ حسین صاحب، ایم۔ اے

[illegible]

دائرۃ الادب، حیدر گوڑہ، حیدر آباد، دکن

بال سیاہ تیل

[illegible]

مختصرات

چونکہ ۱۸ جون کو الجمعیۃ کی تعطیل تھی اس لئے اس دوران کی کل خبروں کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے تاکہ ناظرین کرام کسی ضروری خبر سے محروم نہ رہیں۔

زلزلے۔ آندھی۔ بارش اور تباہی

بمبئی۔ یہاں قلابہ میں ۱۸ جون کو زلزلہ معلوم کرنے کے آلہ سے ظاہر ہوا کہ تقریباً ۱۵۳۵ میل کے فاصلہ پر زلزلہ کا ایک معمولی جھٹکا محسوس کیا گیا۔

برلن۔ بیوفقن کے قریب زلزلہ آیا جس سے کان کا ایک حصہ گر گیا اور بہت سے مزدور دب گئے۔ آدمیوں کو نکالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

[illegible]

سیاسیات

کلکتہ۔ خفیہ پولیس نے کئی مکانات کی تلاشی لی اور دو نوجوانوں کو گرفتار کر لیا۔

[illegible]

متفرقات

[illegible]

سفید داغ برص پھلبری کا مجرب علاج

[illegible]

جاوید

[illegible]

داخلہ بھوپندر اطبیہ کالج پٹیالہ

[illegible]

سودیشی مچھردانیاں

[illegible]

محبوب عاشق کے قدموں پر

[illegible]

آلہ نامردی

[illegible]

کٹ پیس منگوانے والوں کو ضروری اطلاع

[illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الجَمَاعَۃ

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول۔ ہلال احمد زبیری (بی اے) معاون۔ محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی۔ یوم پنجشنبہ ۲۲ ربیع الاول ۱۳۵۳ ہجری۔ مطابق ۵ جولائی ۱۹۳۴ء | نمبر ۲

افسانۂ دل

جل گیا خاک ہوا کب کا وہ پروانۂ دل
ختم ہوتا نہیں اب تک مگر افسانۂ دل

ہم جبھی سمجھے تھے انجام کہ جب فطرت نے
خاک اور خون سے تیار کیا خانۂ دل

دیکھکر تفرقۂ مہر و جفا ہم سمجھے
ایک ہی وضع کا بنتا نہیں کاشانۂ دل

کائنات دو جہاں پاس ہے پھر تنگ نہیں
اور بھی کچھ ہو تو خالی ہے ابھی خانۂ دل

مٹ گئے تصویر خرابات ہے اب تو ورنہ
کعبہ کہتے تھے سب ایسا تھا صنم خانۂ دل

کہئے قصہ کوئی ارباب وفا کا ثاقب
چھوڑیئے ذکر جفا کا کہ ہے بیگانۂ دل

(از جناب ثاقب)

معاصرین کے افکار و آراء

سیاسی تنظیم کی تشکیل

چھوت چھات

(ہند جدید)

قابل غور بات

(البشیر)

مذہب اور مذہب والے

دلچسپ حقائق و معلومات

جدید معیار زندگی ابھی روسی گھروں میں اچھی طرح قائم نہیں ہوا ہے۔ میں خوب واقف ہوں کہ ایک گھر کی لڑکی اپنے نئے کورٹ کی اُسی وقت منتظر ہوتی ہے جب پہلا کورٹ گھس کر پھٹ جاتا ہے اور اس میں واقعی سوراخ ہو جاتے ہیں۔ یہ لڑکیاں اپنے لباس و آرائش سے بے نیاز ہو کر ...

ایسے ہی کاروبار ملکی ہی صرف ہو رہی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس انہاک ... میں معیار زندگی نظر انداز ہو گیا ہے اور بہت زیادہ ...

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جنکو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق۔ یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت کا نقشہ قرطاس پر کھینچنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نو مسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے۔ اور دوسروں کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اس کے مضمون، اسکے حجم اور اسکی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جا سکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ علاوہ محصولڈاک ہے۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس بائیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائے گا اس لئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑے گا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ:۔ مینیجر اخبار الجمعیۃ۔ دہلی

Regd No L 1793.

The Jamiat

Vol. XX No 1. DELHI SUNDAY JULY 1, 1934. PRICE ONE ANNA

وزیر اعظم جیند کے نام مسلمانوں کا پیغام

آپ نے اپنے سکون و راحت کے لئے ولایت کے جہاز سے سوار ہو کر روانگی اختیار کی۔ اور ہم مظلوم تباہ حال بیکس مسلمانوں کو وعدوں ہی وعدوں میں رکھا ... آپ تو ولایت جا کر آرام سے زندگی بسر کریں گے اور اپنے مرض طویل کا علاج بھی کرائیں گے۔ گرمیاں کے بہ چین اور درد مند مسلمانوں کو کونسی دوا دیکر چلے اور کیا علاج تجویز کیا؟ وزیر صاحب! آپ بیشک علاج کرانے کے بہانے سے ریاست کا دو لاکھ روپیہ لیکر ولایت جا رہے ہیں مگر بیکس مسلمانوں کا فیصلہ کر کے ان کی جائیں اور ہمدردی ساتھ لیکر جاتے تو بہتر ہی ہوتا ...

گراموفون میں قرآنی آیات کے خلاف احتجاج

خواجہ حسن نظامی صاحب کی اس تحریک کی کہ گراموفون میں قرآن اور اذان وغیرہ بھروائی جائے مسلمانان اٹاوہ نے سخت مذمت کی اور ایک عام جلسہ میں اس حرام فعل کے مفاسد پر تقریر کرتے ہوئے مولانا حکمت اللہ صاحب نے ایک تجویز منظور کرائی جس میں خواجہ صاحب کی اس بدعت سے سخت نفرت و حقارت کا اظہار کیا گیا۔ (از مسلمانان اٹاوہ)

مدرسہ فلاح دین و دنیا کے طلبہ

نئی دہلی میں مہاسبھائیوں کی شرارت

نئی دہلی میں رابرٹ اسکوائر مسجد کالی باغ کے سامنے سے بوقت نماز مغرب ہر اتوار کو ایک بھجن منڈلی شور و غل کرتی ہوئی گذرتی ہے۔ مسلمانوں کے منع کرنے پر اور زیادہ شور کیا جاتا ہے اس کی تہ میں ایک خاص سازش کام کر رہی ہے ... (اصغر علی عربک کالج دہلی)

سرائے ترین مدرسہ شمس العلوم کی نسبت شکایات

آخر کیا چاہتا ہے

رانی بال صفا پوڈر

آپ کی ہر مراد

آیورویدک اور یونانی طبیہ کالج دہلی کا داخلہ

امیدوار مردوں اور عورتوں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جاتی ہے کہ وہ جلد از جلد پراسپکٹس طلب کر لیں جو مفت روانہ کیا جاتا ہے ۱۵ جولائی ۱۹۳۴ء تک داخلہ کیلئے تمام درخواستیں دفتر کو موصول ہو جانے چاہئیں۔ بورڈنگ ہاؤس میں داخلہ لازمی ہے تعلیم کا نیا سال یکم اگست ۱۹۳۴ء سے شروع ہوگا۔

حکیم حاجی محمد ظفر خاں آنریری پرنسپل

بیس فی صدی سے پچاس فی صدی تک کفایت

بہترین کٹ پیس کے بنڈل قیمت۔ ... روپیہ نہایت کفایت اور چنا ہوا مال۔ ساٹن۔ سلک چینٹ۔ پوپلین۔ ململ لٹھہ۔ رنگ سوتی کریپ وغیرہ۔ ایک گز سے ۲ گز تک کا ٹکڑہ۔ ایک روپیہ آرڈر کے ہمراہ آنا لازمی ہیں۔

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

جنت کی کنجی۔ دوزخ کا کھٹکا

ہر صاحب ایمان دوزخ سے پناہ مانگتی ہے اور جنت کی تمنا رکھتی ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ کن بُرے اعمال کی وجہ سے انسان عذاب الٰہی میں مبتلا ہوگا اور دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اور کن اچھے اعمال کی بنا پر مومنوں کو جنت دی جائے گی۔

فتاوی رشیدیہ

تعلیم الاسلام

مینیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

مشہور و معروف مترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

مینیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

عبرت و نصیحت کے چند لمحات

اندلس میں مسلمانوں کی خانہ جنگی کے افسوسناک نتائج

مغلوب و منکوب عیسائیوں کی سرفرازی

گزشتہ الجمعیۃ میں لکھا جا چکا ہے کہ خلیفہ المہدی نے بربری قوم کی حمایت کر کے اندلس کے تمام مسلمانوں اور افواج کو سخت ناراض کر دیا تھا آگے ملاحظہ فرمایئے اہلِ کتنے کم مسلمانوں کی خانہ جنگی سے مغلوب و منکوب عیسائیوں نے کتنا فائدہ حاصل کیا اور آپس کی دست و گریبانی نے عیسائیوں کے ستارۂ اقبال کو پھر کس طرح چمکایا۔

جب خلیفہ المہدی نے بربری قوم کی علانیہ حمایت کی تو تمام مسلمان دل برداشتہ ہو گئے اور تمام فوج میں بددلی پھیل گئی۔ خلیفہ ہشام چونکہ منافق تھا اور بظاہر بربریوں کا معاون مگر بباطن دشمن تھا وہ ان کو کسی ترکیب سے نیست و نابود کرنا چاہتا تھا اسلئے اس کی اس سازش کا حال بربریوں پر روشن ہو گیا۔ اس کے بعد بربریوں نے آپس میں مشورہ کر کے یہ ارادہ کیا کہ خلیفہ (المہدی) کو تخت سے اتار کر اس کے ...

عربوں اور بربریوں میں جنگ

غرض اہل بربر نے سلیمان کی قیادت میں ماہ محرم ۴۰۰ھ مطابق ۱۰۰۹ء قرطبہ کا رخ کیا۔ واضح نے بنی المہدی کی امداد کیلئے سلیمان کا تعاقب کیا مگر اس سے ایک ایسی غلطی سرزد ہو گئی جس کی تلافی بہر نہ ہو سکی یعنے اس نے اپنی فوج کو سلیمان کی فوج سے نزدیک نہ پا کر تمام راہ میں ہی اس پر حملہ کر دیا مگر سلیمان نے اپنی فوج کے ساتھ واضح کا ایسا مقابلہ کیا اور ایسی زبردست شکست دی کہ وہ سراسیمہ ہو کر اپنی چار سو فوج کے ہمراہ قرطبہ بھاگ آیا۔ ادھر تو واضح کی یہ حالت ہوئی اور ادھر خاص قرطبہ میں خلیفہ المہدی عیش و عشرت کے مزے لوٹ رہا تھا۔ جب اس نے دیکھا کہ سلیمان قرطبہ کی جانب برابر بڑھتا چلا آ رہا ہے اور اس کی فوج ہزیمت اٹھا کر قرطبہ بھاگ آئی ہے تو وہ بیدار ہوا اور بحالت سراسیمگی شہر سے باہر فوج کو جمع کرنے کا حکم دیا اور لشکر کے گرد اگرد ایک خندق کھدوائی۔ المہدی ہنوز اس انتظام میں مصروف تھا کہ سلیمان قرطبہ کے قریب نمودار ہوا اور فوج کے ساتھ وہیں خیمہ زن ہو گیا۔ ...

خلیفہ المہدی کی شکست

المہدی کی نئی چال

المہدی کا فرار

(باقی آئندہ)

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

سید حسن ادریسی کا برقیہ شاہ حجاز کے نام

جلالۃ الملک کا تلطف آمیز جواب

جنگ کے بعد اسلامی اخوۃ کا نظارہ

ناظرین کرام کو معلوم ہے کہ سید حسن ادریسی کی وجہ سے حجاز اور یمن میں جنگ و جدال کا بازار گرم ہوا اور اسی کے باعث قلب عرب میں عربوں کی تلواریں ایک دوسرے کے مقابلہ میں نکل پڑی تھیں۔ سلطان ابن سعود اول ہی سے اس کی سپردگی کا مطالبہ کر رہے تھے جس کو امام یمن نے پورا نہیں کیا۔ اب چونکہ شرائط صلح کی تکمیل ہو چکی ہے اسلئے امام یمن نے سید حسن اور اس کے تین سو ساتھیوں کو واپس کر دیا ہے۔ جب سید حسن ادریسی حدیدہ پہونچے اور ان پر امیر فیصل نے قبضہ کیا تو سید حسن نے جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کی خدمت میں مندرجہ ذیل تار ارسال کیا۔ چنانچہ ذیل کا تار اور اس کا جواب حکومت حجاز کے سرکاری بیان میں شائع کر دیا گیا ہے۔

حسن ادریسی کا تار حسب ذیل ہے ...

ادریسی خاندان کے تین سو افراد کی سپردگی

یمنی افواج نے پہاڑی علاقوں کو خالی کر دیا

حدیدہ میں معاہدہ کی نقول کا تبادلہ

امیر فیصل سے یمنی وفد کے رئیس کی ملاقات

شاہ فواد کی سیاحت یونان

معلوم ہوا ہے کہ شاہ فواد والی مصر عنقریب یونان کی سیاحت کے لئے تشریف لے جائیں گے۔ آپکے استقبال کے لئے یونان میں عظیم الشان تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ شاہ فواد کی اس سیاحت پر کسی اخبار میں کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا کیونکہ مصر آزاد نہیں ہے اسلئے شاہ فواد کی یہ سیاحت بھی کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتی۔

ترکی حکومت کی مستحکم بنیادیں

ملکی مصنوعات کو یورپ میں پھیلانے کا ارادہ

ترکی اخبارات سے معلوم ہوا کہ حکومت ترکیہ نے جاپانی کارخانوں کو دس آبدوز کشتیوں کی تعمیر کے لئے آرڈر دیا ہے۔ اسی کے ساتھ جاپان کو اجازت دیدی ہے کہ وہ ترکی میں پارچہ بافی کے کارخانے قائم کرے اور ان کارخانوں کے تیار کردہ کپڑوں کو ترکی مصنوعات کے نام سے یورپ میں فروخت کرے۔ جاپان کو اس بات کی بھی اجازت دی گئی ہے کہ وہ غیر ملکی مشنری تیار کر کے ترکی روانہ کرے جن کو ترکی میں مکمل کر کے ترکی مصنوعات کے نام سے تمام دنیا میں فروخت کیا جائے۔

۴۰ سال سے بیدار رہنے والی عورت

سونے کا نام تک نہیں لیتی

بیس سال میں ۲۳ بچے پیدا ہوئے

فلسطین میں یہودیوں کی گرفتاری

ٹیونس اور مراکش کے درمیان ریلوے کا افتتاح

مراکش کی ایک مسجد میں فرانس کی مخالفت

... ۱۵ اشخاص کو گرفتار کر لیا۔ گرفتاری کے بعد مسلمانوں میں سخت جوش پھیل گیا ہے اور فرانسیسی حکومت کی اس حرکت کو نفرت و حقارت کی نظروں سے دیکھا جا رہا ہے۔

ضروری گزارش

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہیے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا (جو کہ ان کے پتہ کی چٹ میں ان کے نام سے پہلے پتہ کے شروع میں لکھا ہوا ہوتا ہے) حوالہ ضرور دیا کریں۔ بعض حضرات نمبر خریداری لکھنے کی بجائے رجسٹرڈ ایل نمبر لکھ دیا کرتے ہیں جس کے باعث ان کے پتہ کی چٹ تلاش کرنے میں سخت دشواری کا سامنا ہوتا ہے۔

نیز جواب طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں ورنہ عدم تعمیل ارشاد معاف۔ (منیجر الجمعیۃ دہلی)

رسول اللہ صلعم کے دو تذکرے مفت اور رعایتوں کی انتہا

دہلی کا مشہور مذہبی ماہوار رسالہ نظام المشائخ چھبیس سال سے ہر ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک تذکرہ شائع کیا کرتا ہے ...

نظام المشائخ کا چندہ سالانہ ڈھائی روپے کی بجائے صرف ایک روپیہ

المشتہر منیجر رسالہ نظام المشائخ ۹۱ کوچہ چیلان دہلی

غیر ممالک میں بھی لاثانی

... وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

زلزلۂ بہار کے بعد تعمیری کام کی ضرورت

حکومت نے اب تک کیا کیا ہے اور کیا کرنا چاہئے

سرکاری رپورٹ اور اس پر تنقید

زلزلۂ بہار کے سلسلہ میں حکومت نے جو امداد سرکاری خزانہ سے دی ہے اور وائسرائے فنڈ میں جس قدر روپیہ جمع ہوا ہے اس کے مصارف کے متعلق صوبۂ بہار کے مختلف مراکز سے متعدد شکایتیں ہم تک پہنچی ہیں اور ہمارے نامہ نگاروں نے خصوصیت کے ساتھ وائسرائے فنڈ کے متعلق لکھا ہے کہ سرکاری حکام اور پولیس آفیسر اس فنڈ سے جو امداد دے رہے ہیں وہ ہرگز قابل اطمینان نہیں ہے۔ اور ان کا طریق کار متعدد وجوہ سے قابل اعتراض ہے۔ کچھ عرصہ ہوا کہ دوسرے اخبارات میں بھی اس قسم کی شکایتوں پر مشتمل مراسلات شائع ہوئے ہیں۔ حکومت ہند نے غالباً ان ہی شکایات کو ملحوظ رکھتے ہوئے زلزلۂ بہار کی تعمیری سرگرمیوں کی ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ جس میں صوبۂ بہار کے موجودہ حل طلب مسائل پر بحث اور ان کے متعلق ضروری معلومات کے علاوہ امدادی طریقوں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ ہم اس رپورٹ کو اس غرض سے درج ذیل کرتے ہیں کہ قارئین کرام حکومت ہند کی اس کی پیش کردہ صورتوں پر غور کر لیں اور اس کے بعد صوبۂ بہار کے باخبر اور سنجیدہ حضرات جنہیں اس سلسلہ میں کافی معلومات حاصل ہیں اور جو خود بھی ریلیف کا کام کر رہے ہیں حکومت کی کارروائیوں پر نکتہ چینی کر کے ان شکایات کا پوری طرح اظہار فرمائیں جو باشندگان صوبہ کو جائز طور پر محسوس ہو رہی ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس رپورٹ پر مفصل بحث کی جائے اور حکومت نے اب تک جو کام کیا ہے اور جو کام اسے کرنا چاہئے اس پر مکمل روشنی ڈالی جائے۔ الجمعیۃ کے کالم اس خدمت کے لئے ہر وقت کھلے ہوئے ہیں اور اس سلسلہ میں ہم خود بھی عنقریب اظہار خیال کریں گے۔ ...

حل طلب مسائل

ذرائع خبر رسانی کی درستی

جدید تعمیر عمارات

عمارات کا نقصان ان جگہوں پر بھی ہوا جہاں زلزلے کا اثر زیادہ محسوس ہوا اور ان جگہوں پر بھی جہاں کم۔ عدالتیں، دفاتر، جیلیں، کوٹھیاں، اسکول، ہسپتال، کوارٹرز سبھی تو متضرب ہوئے۔ پہلے پہلے خیموں کا انتظام کیا گیا۔ دیگر صوبجاتی حکومتوں اور محکمۂ فوج نے صوبجاتی حکومت کی اپیل پر بہت سے خیمے وغیرہ بھیج دئے۔ گرمی آنے تک ان سے کام چلایا گیا۔ پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ کا تنہا کام یہی تھا کہ وہ پبلک اداروں اور افسران کے لئے عارضی قیام گاہیں بنائے اور قابل مرمت عمارات کی درستی کرے۔ ...

بہار و خزاں

ماں کو بیٹے کا چکمہ

ناصح کی نصیحت کا الٹا اثر

اختر اور ماموں جان میں مکالمہ

(۲)

والدہ: ہیں! کیا تم نے قرض بھی کر لیا ہے؟ تم نے تو ہمارے خاندان کی ناک کٹوا دی اور ہماری عزت پر بٹہ لگا دیا۔ جب خدا نے سب کچھ دے رکھا ہے تو تم کو قرض لینے کی کیا ضرورت تھی؟

اختر: قرض نہ لیتا تو کیا کرتا۔ ماموں جان کے خوف سے میں آپ سے کچھ نہ مانگ سکا اخراجات میں کمی نہیں کر سکا کیونکہ ان میں تخفیف کی مطلقاً گنجائش نہ تھی آخر مجبور ہو کر میں نے قرض لیا۔ مگر اس کی اطلاع سوائے آپ کے اور کسی کو نہیں دی گئی ہے۔

وہ بیچاری والدہ کو دھوکہ دیکر بہت سا روپیہ وصول کر لیتے کہ مولانا عبد السلام کو اس کی اطلاع مل گئی۔ انہوں نے فوراً اپنے ملازم کو بھیجکر میاں اختر کو اپنے پاس بلا لیا۔

مولانا: میاں اختر! آخر تمہاری یہ حالت کب تک رہے گی اور تم اپنی والدہ کی کمائی دوست و احباب کو کب تک کھلاتے رہو گے؟ ایک تو تمہارے کالج کے اخراجات دوسرے فیشن پرستی کے مصارف اور پھر دوست و احباب کی ضیافتوں اور ٹی پارٹیوں کا بار کیا تمہاری والدہ کے پاس قارون کا خزانہ ہے کہ تم اسطرح اللے تللے اڑاتے رہو اور اس میں کمی نہ آئے۔ خدا کے لئے کچھ تو سوچو اور اپنے مستقبل پر غور کرو تم نے دو ہفتوں میں پانچ ہزار روپے اڑا دئے۔ ...

(باقی آئندہ)

معجون مقوی معدہ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست اور قوی دیکھنا چاہتے ہیں تو نونہال استعمال کیجئے ...

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ہاضمین

کو امراض شکم یعنی بادگولہ، درد پیٹ، اپھارہ قبض اور ضعف معدہ کے لئے بہترین پایا ہے ...

ہاضمین (ٹکٹ گولیاں) مفت منگا لیجئے

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

عبرت و نصیحت کے چند لمحات

اندلس میں مسلمانوں کی خانہ جنگی کے افسوسناک نتائج

مغلوب و منکوب عیسائیوں کی سرفرازی

گزشتہ الجمعیۃ میں لکھا جا چکا ہے کہ خلیفہ المہدی نے بربری قوم کی حمایت کر کے اندلس کے تمام مسلمانوں اور افواج کو سخت ناراض کر دیا تھا آگے ملاحظہ فرمائیے اندلس کے مسلمانوں کی خانہ جنگی سے مغلوب و منکوب عیسائیوں نے کتنا فائدہ حاصل کیا اور کیسی کی دست دگرگیا بانی نے عیسائیوں کے ستارۂ اقبال کو پھر کس طرح چمکا دیا۔

عربوں اور بربریوں میں جنگ

غرض اہل بربر نے سلیمان کی قیادت میں ماہ محرم سنہ مطابق قرطبہ کا رخ کیا۔ واضح نے بھی المہدی کی امداد کیلئے سلیمان کا تعاقب کیا مگر اس سے ایک ایسی غلطی سرزد ہوگئی جس کی تلافی پھر نہ ہو سکی یعنی اس نے اپنی فوج کو سلیمان کی فوج سے نزدیک تر نہ کیا تنا راہ میں ہی اس پر حملہ کر دیا مگر سلیمان نے اپنی فوج کے ساتھ واضح کا ایسا مقابلہ کیا اور ایسی زبردست شکست دی کہ وہ سراسیمہ ہو کر اپنی چار سو فوج کے ہمراہ قرطبہ بھاگ آیا۔

خلیفہ المہدی کی شکست

المہدی کی نئی چال

المہدی کا فرار

(باقی آئندہ)

عیسائیوں کیلئے زریں موقعہ

عیسائیوں کے قدموں پر سجدہ

عبرت کیلئے صرف ایک لمحہ

ناظرین کرام! آپ نے الحکم ثانی کے بیان میں پڑھا ہوگا کہ اندلس کی اسلامی حکومت کے رعب و دبدبہ کا کیا حال تھا قسطنطنیہ، فرانس اور اٹلی کے عیسائی بادشاہ اطاعت و انقیاد کے لئے دربار خلافت میں اپنے سفیر بھیجتے تھے۔ قرب و جوار کے عیسائی بادشاہ خلیفہ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپس کے نزاعات کے تصفیہ کے لئے درخواست کرتے تھے اور خلیفہ اسلام کو اپنے معاملات میں حکم اور ثالث مقرر کرتے تھے۔ دور دور سے عیسائی بادشاہ تحفہ تحائف دیکر خلیفہ اسلام کو راضی رکھنا چاہتے تھے کہ مبادا خلیفہ کی جبین پر شکن نہ پڑ جائے اور موت کا پیغام بن کر ہمارے سروں پر نہ ٹوٹ پڑے۔ مگر اس وقت دیکھئے کہ خلافت کا کیا حال ہے؟ ہر مدعی خلافت ذلیل عیسائی حاکموں کے دربار میں حاضر ہو کر امداد کے لئے دست سوال دراز کر رہے ہیں اور قوت لایموت کے لئے ناکیس رگڑ رگڑ کر التجائیں کر رہے ہیں! آخر یہ انقلاب کیوں اور کس وجہ سے پیدا ہوا؟ صرف آپس کی خانہ جنگیوں کے باعث۔

لا تنازعوا فتفشلوا وتذہب ریحکم۔ تم آپس میں اختلاف کر کے ضعیف نہ بنو ورنہ تمہارا شیرازہ منتشر ہو جائیگا اور تمہاری ہوا بگڑ جائے گی۔

اب دیکھئے قرآن کریم کی سچائی ہر زمانہ میں کس طرح روز روشن کی طرح ظاہر ہوئی ہے اور آپس کے تنازعات نے مسلمانوں کو اوج کمال سے گرا کر کس طرح تحت الثریٰ میں لا کر ڈال دیا ہے۔

ضروری گزارش

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہیئے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا (جو کہ ان کے پتہ کی چٹ میں ان کے نام سے پہلے پتہ کے شروع میں لکھا ہوا ہوتا ہے) حوالہ ضرور دیا کریں۔ بعض حضرات نمبر خریداری لکھنے کی بجائے رجسٹرڈ اپیل نمبر لکھ دیا کرتے ہیں جس کے باعث ان کے پتہ کی چٹ تلاش کرنے میں سخت دشواری کا سامنا ہوتا ہے۔

نیز جواب طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں ورنہ عدم تعمیل ارشاد معاف۔ (مینیجر الجمعیۃ دہلی)

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات سے تاج عالم آسنگ نمبر ۱ گولیاں اپنے اکسیری تاثیرات کی بدولت ہندوستان میں بھی مقبول عام ہو چکی ہیں تبخیر، بدہضمی، خون اور دماغ کی خرابی، بیریاں، احتلام، سرعت انزال وغیرہ شکایتوں کو چند ہی روز میں دور کرنے میں لاثانی ثابت ہو چکی ہیں۔ ایک دفعہ ضرور آزما کر دیکھیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ (عہ) پانچ ڈبیاں چار روپیہ (للعہ)

ویدشاستری، جام نگر کاٹھیاواڑ

عربی اور انگریزی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

سید حسن ادریسی کا برقیہ شاہ حجاز کے نام

جلالۃ الملک کا تلطف آمیز جواب

جنگ کے بعد اسلامی اخوت کا نظارہ

ناظرین کرام کو معلوم ہے کہ سید حسن ادریسی کی وجہ سے حجاز اور یمن میں جنگ و جدال کا بازار گرم ہوا اور اسی کے باعث قلب عرب میں عربوں کی تلواریں ایک دوسرے کے مقابلہ میں نکل پڑی تھیں۔ سلطان ابن سعود اول ہی سے اس کی سپردگی کا مطالبہ کر رہے تھے جس کو امام یمن نے پورا نہیں کیا۔ اب جو کہ شرائط صلح کی تکمیل ہو چکی ہے اسلئے امام یمن نے سید حسن اور اس کے تین سو ساتھیوں کو واپس کر دیا ہے۔

جب سید حسن ادریسی حدیدہ پہونچے اور ان پر امیر فیصل نے قبضہ کیا تو سید حسن نے جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کی خدمت میں مندرجہ ذیل تار ارسال کیا چنانچہ ذیل کا تار اور اس کا جواب حکومت حجاز کے سرکاری بیان میں شائع کر دیا گیا ہے۔

حسن ادریسی کا تار حسب ذیل ہے۔

"آپکے صاحبزادے امیر فیصل نے حدیدہ میں ہم کو عزت و احترام کے ساتھ لیا ہم آپکے حلم حسن عمل اور مکارم اخلاق کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔"

اس کا جواب جلالۃ الملک نے حسب ذیل تار کے ذریعہ بھیجا ہے۔

بجانب حسن ادریسی حدیدہ

الحمد للہ کہ آپ خیر و عافیت کے ساتھ حدیدہ پہونچ گئے۔ حال میں جو کچھ بھی حالات تقدیر اور بعض تمہارے دشمنوں کی وجہ سے نمودار ہوئے وہ گزر گئے اب انشاء اللہ آپ ہمارے بھائی ہیں۔ جو کچھ ہوا وہ قضا و قدر کا معاملہ تھا آپ مطمئن رہیں کہ آپکو کسی قسم کی تکلیف نہیں آئے گی اور تمام امور میں آپ کے لئے آسانیاں بہم پہونچائی جائیں گی۔ تمہارا حال ہمارے حال سے وابستہ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خیر و بھلائی کی توفیق دے۔

عبدالعزیز (سلطان ابن سعود)

ادریسی خاندان کے تین سو افراد کی سپردگی

یمنی افواج نے پہاڑی علاقوں کو خالی کر دیا

حدیدہ میں معاہدہ کی نقول کا تبادلہ

امیر فیصل سے یمنی وفد کے رئیس کی ملاقات

شاہ فواد کی سیاحت یونان

معلوم ہوا ہے کہ شاہ فواد والیٔ مصر عنقریب یونان کی سیاحت کے لئے تشریف لے جائیں گے۔ آپکے استقبال کے لئے یونان میں عظیم الشان تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ شاہ فواد کی اس سیاحت پر کسی اخبار میں کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا کیونکہ مصر آزاد نہیں ہے اسلئے شاہ فواد کی یہ سیاحت کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتی۔

ترکی حکومت کی مستحکم بنیادیں

ملکی مصنوعات کو یورپ میں پھیلانے کا ارادہ

ترکی اخبارات سے معلوم ہوا کہ حکومت ترکیہ نے جاپانی کارخانوں کو دس آبدوز کشتیوں کی تعمیر کے لئے آرڈر دیا ہے۔ اسی کے ساتھ جاپان کو اجازت دیدی ہے کہ وہ ترکی میں پارچہ بافی کے کارخانے قائم کر کے اور ان کارخانوں کے تیار کردہ کپڑوں کو ترکی مصنوعات کے نام سے یورپ میں فروخت کرے۔ جاپان کو اس بات کی بھی اجازت دی گئی ہے کہ وہ غیر ملکی منڈی تیار کر کے ترکی روانہ کرے جن کو ترکی ہی کا کہہ کر ترکی مصنوعات کے نام سے دنیا میں فروخت کیا جائے۔

ترکی وزارت حربیہ نے جدید ہوائی جہازوں کی تعمیر کے لئے بھی ایک اسکیم تیار کی ہے۔ ان جہازوں سے ادرنہ کی سرحد کا تحفظ کیا جائے گا۔

۲۴ سال سے بیدار رہنے والی عورت

سونے کا نام تک نہیں لیتی

ہنگری کی ایک عورت نے جس کی عمر اس وقت ۴۰ سال ہے یہ اعلان کیا ہے کہ وہ ۱۱ جنوری ۱۹۱۰ء سے آج تک ایک سیکنڈ کے لئے بھی نہیں سوئی۔ یہ عورت رات دن بیدار رہتی ہے اور آنکھ تک نہیں جھپکاتی۔

بیس سال میں ۲۳ بچے پیدا ہوئے

فلسطین میں یہودیوں کی گرفتاری

ٹیونس اور مراکش کے درمیان ریلوے کا افتتاح

مراکش کی ایک مسجد میں فرانس کی مخالفت

رسول اللہ صلعم کے دو تذکرے مفت اور رعایتوں کی انتہا

دہلی کا مشہور ماہوار رسالہ نظام المشائخ چھبیس سال سے ہر ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک تذکرہ شائع کیا کرتا ہے جس میں نئے نئے عنوانوں سے حضور صلعم کی خصوصیات زندگی پر نہایت بلند پایہ مضامین لکھے جاتے ہیں۔

نظام المشائخ کا چندہ سالانہ ڈھائی روپے کی بجائے صرف ایک روپیہ

المشتہر: مینیجر رسالہ نظام المشائخ ۹۱ کوچہ چیلان دہلی

زلزلۂ بہار کے بعد تعمیری کام کی ضرورت

حکومت نے اب تک کیا کیا ہے اور کیا کرنا چاہئے

سرکاری رپورٹ اور اس پر تنقید

زلزلۂ بہار کے سلسلہ میں حکومت نے جو امداد سرکاری خزانہ سے دی ہے اور وائسرائے فنڈ میں جس قدر روپیہ جمع ہوا ہے اس کے مصارف کے متعلق صوبۂ بہار کے مختلف مراکز سے متعدد شکایتیں ہم تک پہنچی ہیں اور ہمارے نامہ نگاروں نے خصوصیت کے ساتھ وائسرائے فنڈ کے متعلق لکھا ہے کہ سرکاری حکام اور پولیس آفیسر اس فنڈ سے جو امداد دے رہے ہیں وہ ہرگز قابل اطمینان نہیں ہے۔

حل طلب مسائل

ذرائع خبر رسانی کی درستی

جدید تعمیر عمارات

افسانہ

بہار و خزاں

ماں کو بیٹے کا چرکہ

ناصح کی نصیحت کا الٹا اثر

اختر اور ماموں جان میں مکالمہ

(۲)

(باقی آئندہ)

ہاضمین

امراض شکم یعنی بادگولہ، درد پیٹ، اپھارہ، قبض و ضعف معدہ کے لئے بہترین پایا ہے۔

ہاضمین (ستو گولیاں) مفت منگا لیجیے

معجون مقوی معدہ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

NAUNEHAL

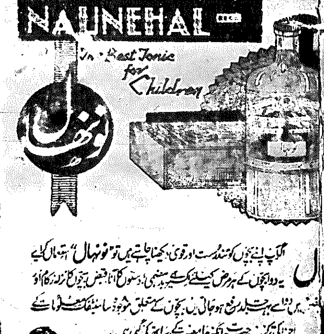

اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست اور قوی دیکھنا چاہتے ہیں تو "نونہال" استعمال کرایے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۲۲ ربیع الاول ۱۳۵۳ ہجری

ہندوستان کی پیشانی پر کلنک کا ٹیکہ

ہندو مہاسبھا کی رکیک حرکات

ہندو مہاسبھا نے اپنے اجلاس اجمیر کے بعد سے جو مخصوص اشتعال انگیز اور مفسدانہ روش اختیار کی ہے اور بدترین قسم کی فرقہ پرستی کے لئے ہندوؤں کو ابھارنے اور کانگریس کی مخالفت پر آمادہ کرنے کا جو فیصلہ مہاسبھا کی طرف سے کیا گیا ہے اس کے تذکرہ میں ابھی مہاسبھا کا جو سکرٹری شخص بنایا ہے وہ بھی صدر مہاسبھا کی طرح بلکہ ان سے زیادہ زبان دراز اور بدباطن ہے ...

تمام قوم پرور ہندو اخبارات متفق اللفظ ہو کر ان کی اس قدر مدارات کر دیتے کہ انہیں پھر دوبارہ اس قسم کی ہرزہ سرائی کی جرأت نہ ہوتی یا اگر ہوتی تو کوئی اخبار ان کے مذموم پروپیگنڈے کو شائع کرنا گوارا نہ کرتا مگر سوائے اس کے کہ چند اخبارات نے مسٹر کیلکر کے اس بیان سے ملائم الفاظ میں اختلاف کیا اور ایک اخبار نے کسی قدر سخت نوٹ بھی لکھا ...

[illegible]

سرخپوشوں کی مذمت

[illegible]

سازش کا الزام

[illegible]

مقدمہ "توہین اسلام" اور معاصر تیج

پنڈت راجپندر کے مقدمہ کے متعلق ... ہم نے جو اصولی اعتراض کیا تھا اس کا جواب دیتے ہوئے ۲ جولائی ۱۹۳۴ء کے تیج میں لالہ دیش بندھو جی تحریر فرماتے ہیں:-

"معاصر موصوف نے اپنے نوٹ کے آخری حصہ میں جو اصولی بحث اٹھائی ہے اس سے کسی کو بھی اختلاف نہیں ہو سکتا۔ اور جہاں تک میرا تعلق ہے میں تو اس بات کا حامی نہیں ہوں کہ مقدمہ کی واپسی پر اصرار کیا جائے ... اس لئے معاصر الجمعیۃ یاد رکھیں کہ مسلم معاصرین کو آریہ سماجیوں کے اس مطالبہ سے اس درجہ برانگیختہ ہونے کا کوئی موقعہ نہیں تھا۔"

اور اس کے بعد ... کے مطالبہ کا ذکر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیتے ہیں ...

ہم لالہ جی کے اس تمام مضمون کا جو مفہوم سمجھ سکے ہیں اس کا ماحصل یہ ہے کہ لالہ جی ہمارے اصولی اعتراض سے متفق ہیں اور اس کو اندر بد کرنا نہیں چاہتے ...

اس وقت حکومت سے یہ مطالبہ کرنا ایک حد تک درست ہو سکتا تھا کہ مقدمہ واپس لے لیا جائے یا انصاف حاصل کرنے کا کوئی غیر معمولی طریقہ اختیار کیا جائے۔ درانحالیکہ ابھی تک مقدمہ کی کسی تفصیل سے آریہ سماجیوں نے پبلک کو آگاہ نہیں کیا ہے اور خود لالہ دیش بندھو جی بھی یہ نہیں کہہ سکتے کہ مقدمہ کن الفاظ پر چلایا گیا ہے۔ ہم یہ سمجھنے سے قطعاً معذور ہیں کہ اس قسم کا ادعا مقدمہ مطالبہ کیوں کیا جاتا ہے۔

دوسرا سوال "انتقام اور تعصب" کا ہے لیکن ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ لالہ جی کے اس جملہ کی حیثیت محض ایک الزام کی ہے جس کو ثابت کرنا دشوار بلکہ ناممکن ہے ...

یہ ایک سخت الزام ہے جس کو زبان سے کہہ دینا آسان اور واقعات سے ثابت کرنا مشکل ہے ...

[illegible]

شذرات

جرمنی میں جرمنوں کا خون

[illegible]

ریاست کپورتھلہ کی اسمبلی

[illegible]

نازی ازم بقدر ہمت اوست

[illegible]

حوادث و احکام

استفتاء

[illegible]

(باقی آئندہ)

الجواب

(۱) کیا چیز سہواً ترک ہوئی۔

(۲) ایصال ثواب جائز ہے مگر مروجہ فاتحہ بے ثبوت ہے۔

[illegible]

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

محلوں میں طوائفوں کی وبا

دہلی میونسپلٹی کا ہفتہ واری اجلاس

دہلی ۲۹ جون۔ دہلی میونسپلٹی کا کل ہفتہ واری اجلاس منعقد ہوا ... کے دوران میں لالہ مدن موہن لال نے کہا کہ ایسی طوائفوں کی فہرست بن رہی ہے جو محلوں میں آباد ہو گئی ہیں ...

[illegible]

پنڈت مالویہ اور مسٹر اینے پر مہاسبھائی لیڈروں کی یورش

پارلیمنٹری بورڈ سے علیحدگی اختیار کرنے پر اصرار

مالویہ جی تذبذب کے گرداب میں پھنس گئے

بمبئی ۲ جولائی۔ بمبئی کرانیکل رقمطراز ہے کہ اس وقت پنڈت مالویہ سخت تذبذب کی حالت میں ہیں ...

[illegible]

آئرلینڈ کے انتخابات کے نتائج

مسٹر ڈی ویلرا کی فتح

لندن ۲ جولائی۔ آئرستان کے مقامی انتخابات ختم ہو گئے ہیں ...

[illegible]

قسطنطنیہ میں خوفناک آتشزدگی

استنبول ۸ جون۔ جس محل میں شاہ ایران معہ مصطفیٰ کمال پاشا کے مہمان ہیں اس کے قریب شہر کے ایک رہائشی حصہ میں آگ لگ گئی ...

ہندوستانیوں اور یورپینوں کا مقابلہ

تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ

[illegible]

ایک خوفناک مسلح ڈاکہ

ایک مرد اور عورت کا قتل

[illegible]

رانڈیر میں حضرت مولانا احمد سعید صاحب کی پُر تاثیر تقریر

ہزارہا انسانوں کا مجمع اور حقائق و معارف کی بارش

[illegible]

کلکتہ کارپوریشن اور آرڈیننس

حکومت بنگال کو حکومت ہند کا جواب

[illegible]

ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں زبردست آندھی

[illegible]

دریائے کابل میں کشتی الٹ گئی

دس اشخاص غرقاب

[illegible]

ترکی اور ایران میں تجارتی معاہدہ

ترکی بندرگاہیں ایرانیوں کیلئے آزاد

[illegible]

سیلاب سے ۲۴ گاؤں برباد

۱۷ افراد سیلاب کی نذر

[illegible]

دہلی کے قریب مسلح ڈاکہ

[illegible]

کپورتھلہ کے سرکاری حکام کی برطرفی

[illegible]

ملک معظم اور وائسرائے ہند کی ملاقات

[illegible]

ہندوؤں کو بھڑکانے کا نیا طریقہ

ہر روز تیس ہندو بیواؤں کا قبول اسلام

[illegible]

۲۵ افراد کو کالے پانی کی سزا

[illegible]

شولاپور میں حضرت ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی تقریر

بیس ہزار انسانوں کا اجتماع عظیم

مولانا آزاد سبحانی کی صدارت اور لاؤڈ اسپیکر کا انتظام

[illegible]

انتقادات

ہضمین

[illegible]

صابون سازی

[illegible]

انسین جیل میں شدید ہنگامہ

سرکاری افسروں پر قیدیوں کا حملہ

[illegible]

اسلحہ فروخت کرنے کے الزام میں جلاوطنی

[illegible]

سڑک گرم ہو گئی اور دھواں اٹھنے لگا

[illegible]

بنگالی نوجوان کو پھانسی دیدی گئی

ڈاک لوٹنے اور گولی چلانے کا جرم

[illegible]

کاشغر پر روسی حملہ

طیاروں اور سپاہیوں کی پیشقدمی

[illegible]

الاکنڈ ایجنسی سے ہندو لڑکی مل گئی

[illegible]

کردوں کی بغاوت کا خاتمہ

[illegible]

روسی سفیر قراخاں کا عزم ترکی

[illegible]

پولیس کانسٹبل کی درازدستی

[illegible]

تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کو مہاراجہ کپورتھلہ نے منظور کرلیا

وزیر اعظم اور اسٹیٹ کونسل پر اظہار اعتماد

مسلمانوں کے جرمانے انکے رشتہ داروں سے وصول کئے جارہے ہیں

لاہور یکم جولائی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ مہاراجہ کپورتھلہ نے سلطانپور تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات کو منظور کرلیا ہے۔ مہاراجہ نے وزیر اعظم اور اسٹیٹ کونسل پر اپنے پورے اعتماد کا اظہار کیا ہے اور قیام امن کے لئے ان کی طرف سے جو کارروائیاں کی جارہی ہیں ان کو نظر استحسان دیکھا ہے۔

اطلاع ملتے ہے کہ بیگو وال میں پانچ سو مسلمان جتھے بنانے کی تیاری اور روانگی میں مشغول ہیں پولیس اور فوج ان کو منتشر کرنے کیلئے وہاں جارہی ہے۔ اس خبر کے ملتے ہی کہ پھگواڑہ کی ایک مسجد کے قریب صورت حال خراب ہے انسپکٹر جنرل پولیس خود تحقیقات کرنے کے لئے گئے ہیں۔ خلاف قانون سرگرمیوں میں حصہ لینے والے جن مسلمانوں پر جرمانے ہوئے ہیں ان کے جرمانے ان کے والدین، سرپرست اور دیگر رشتہ داروں سے وصول کئے جارہے ہیں۔ ۵ مسلمانوں کو گرفتار کرکے ان سے ایک ہزار روپیہ کی ضمانتیں لی گئی ہیں۔ پنجاب گورنمنٹ نے ریاست کو بچانے کے لئے جالندھر اور قرب وجوار پر سخت نگرانی شروع کردی ہے اور جب سے قانون تحفظ والیان ریاست کا نفاذ ہوا ہے اس وقت سے کوئی جتھہ کپورتھلہ روانہ نہیں کیا گیا مالگذاری وصول کرنے میں بھی کوئی دقت پیش نہیں آئی اور آسانی سے وصول کرلی گئی۔

جرمنی میں زبردست انقلاب اور خونریزی

سابق چانسلر۔ لیڈروں اور پولیس افسروں کو گولی سے اڑادیا گیا

حکومت کے بڑے بڑے ارکان پھانسی کے تختوں پر

برلن یکم جولائی۔ جرمنی کے سابق چانسلر وان سیلیچر کو گولی سے اڑادیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ ہر ہٹلر شورش کو ختم کرنے اور مخالفت کو دبانے کے لئے بہت سختی کررہے ہیں اب نازی پارٹی کی مخالفت قریب قریب ختم ہوگئی ہے۔ اسٹارم ٹروپ کے بہت سے لیڈروں کو گولی سے اڑادیا گیا ہے یہ خبر ملتے ہی کہ میونخ میں شورش پھیل رہی ہے ہر ہٹلر بذریعہ ہوائی جہاز خود وہاں گئے اور وہاں سٹی پولیس کے صدر اور متعدد لیڈروں کو خود گرفتار کرلیا۔ جب پولیس وان سیلیچر کو گرفتار کرنے کے لئے ان کے مکان میں داخل ہوئی تو انہوں نے اپنے ریوالور سے فائر کئے اور پولیس کا مقابلہ کیا وان سیلیچر کی بیوی پولیس اور اپنے خاوند کے درمیان آگئی جس سے ان کو بھی گولی لگی اور وہ دونوں وہیں ڈھیر ہوگئے۔

آخری اطلاع مظہر ہے کہ اسٹارم ٹروپ کے سات لیڈر گولی سے اڑادئے گئے جن میں ہنیز، ارنسٹ، سوچنڈ، سیلینز وغیرہ شامل ہیں۔ برلن کی اطلاع ہے کہ چیف نازی اسٹاف کے کپتان روہیم کو جیل کے اندر گولی ماردی گئی۔ پہلے ان سے کہا گیا کہ خودکشی کرلو اور ایک ریوالور پیش کیا گیا۔ خودکشی سے انکار کرنے پر ان کو گولی ماردی گئی۔ پروشیا کے وزیر داخلہ گرفتار کرلئے گئے ہیں اور بہت سے لیڈروں کو پھانسی دیدی گئی۔ کپتان وان پاپن گرفتاری کے بعد چھوڑ دئے گئے ہیں مگر ان کو اپنے مکان سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں ہے۔ ہر ہٹلر کے ساتھیوں کا خیال ہے کہ موجودہ انقلابی سرگرمیاں کسی خارجی طاقت کے اشارہ سے برپا کی جارہی ہیں۔

افغانستان میں صنعتی اور تعلیمی ترقی

شاہ ظاہر خان کی تقریر

پارلیمنٹری بورڈ سے استعفاء

مالوی جی کا تردیدی بیان

سنکیانگ میں جنگ کی رفتار

تنگانیوں کی فتح

خلاف قانون سلحہ رکھنے کا الزام

قید سخت اور نظربندی کی سزا

"میں سرمایہ داری کو فنا نہیں کرنا چاہتا"

اشتراکیوں کے متعلق گاندھی جی کا بیان

سیالدہ اسٹیشن کے قریب مسلح ڈاکہ

سوا لاکھ ہزار روپے چھین لیگئے

جالندھر چھاونی کے ایک سکول ماسٹر کا جوش عقیدت

مولانا فضل الرحمٰن صاحب کی رہائی

ہندو لڑکیوں کو پردہ میں رکھو

بھائی پرمانند کی اپیل

اسلحے کے ذخیرہ کا پتہ مل گیا

کانپور میں پولیس کا کامیاب چھاپہ

گاندھی جی کے متعلق بے بنیاد خبر

ٹرین کو الٹنے کی غلط اطلاع

جرمنی کو وائس چانسلر کا تعاقب

متعدد تلاشیاں اور گرفتاریاں

کلکتہ کارپوریشن کے میئر کا انتخاب

دیا سلائی پر محصول

لارڈ ونلنگڈن کی جگہ لارڈ لنلتھگو کا تقرر

دو جاپانی جنگی جہاز غرق ہوگئے

افغانستان میں بہت خاندان بہہ گئے

نادر آغا چل بسے

بارود خانہ میں گیارہ اشخاص ہلاک

یمن اور حجاز کا باہمی معاہدہ

عسیر اور نجران حکومت حجاز کے حوالہ کردئے گئے

دونوں حکومتیں بیرونی مداخلت کی متحدہ مدافعت کریں گی

لندن ۲۶ر جون۔ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود فرمانروائے نجد اور امام یمن کے مابین اسلامی اخوت اور باہمی دوستانہ کا معاہدہ جس کی میعاد ۲۰ سال ہے مکمل ہوکر نجد اور یمن کی جنگ کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ یہ معاہدہ لندن میں شائع ہوچکا ہے جلالۃ الملک سلطان ابن سعود اور امام یمن بیرونی مداخلت کی صورت میں ایک دوسرے سے بالکل وابستہ رہیں گے اور ایک دوسرے کی ہر ممکن امداد کریں گے نیز ہر باہمی جھگڑے ہمیشہ باہمی مشاورت کی صورت میں مشاورت کیا کریں گے۔ کامل کے سلسلہ میں گفت وشنید عنقریب شروع ہوجانے والی ہے۔

بمبئی ۲۶ر جون۔ بمبئی کے ایک عرب تاجر کو ایک پرائیویٹ برقیہ موصول ہوا ہے جس میں اسے اطلاع دی گئی ہے کہ سلطان ابن سعود اور امام یمن کے مابین معاہدہ پر طائف میں دستخط ثبت کئے گئے۔ معاہدہ کی شرائط حسب ذیل ہیں:۔

(۱) ان حدود کا سوال جن پر دونوں فرمانرواؤں میں جھگڑا ہے یوں فیصلہ کیا گیا ہے کہ دونوں فرمانروا علاقہ جات متنازعہ کے تصفیہ کے حق سے دستبردار ہوگئے ہیں۔

(۲) عسیر اور نجران حکومت سعودیہ کو دے دئے گئے ہیں۔

(۳) آئندہ جنگ کی کوئی کوشش نہ ہوگی۔

(۴) ممالک غیر کے متعلق دونوں حکومتوں کی خارجہ حکمت عملی بالکل ایک ہوگی اور دونوں بیرونی مداخلت پر اپنی حفاظت کیلئے متحد ومتفق ہوں گی۔

کپورتھلہ میں مسلمانوں کی دھڑا دھڑ گرفتاریاں

۲۰ مسلمانوں کو سزا۔ تین مسلم افسروں کا تعطل

کپورتھلہ۔ ضلع جالندھر سے مسلم جتھوں کے کپورتھلہ جانے کی وجہ سے اب چونکہ والیان ریاست کے تحفظ کے قانون کا استعمال شروع ہوگیا ہے اس لئے آج ایک اسپیشل مجسٹریٹ پولیس کی ایک پارٹی کے ہمراہ صورت حالات کا مطالعہ کرنے کی غرض سے جالندھر سے کچھ فاصلہ تک گیا۔ سردار کشن سنگھ اور ریاستی پولیس اور فوج بھی ریاست کے اندر احتیاطی تدابیر اختیار کررہے ہیں۔

ریاست کپورتھلہ کے دیوان سر عبدالحمید صورت حالات کا مطالعہ کرنے کی غرض سے آج شملہ سے تشریف لے آئے ہیں۔

آج ۲۰ مسلمانوں پر مشتمل ایک جتھا ریاست کی حدود کے قریب گرفتار کرلیا گیا اسے کوتوالی لایا گیا جہاں اس کے خلاف مقدمہ کی سماعت ہوئی اور تین تین ماہ قید اور ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔

حکومت پنجاب کو اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مسلمانوں کے ۹ لیڈر ...

نواب رامپور کی ملک معظم سے ملاقات

بیگم صاحبہ نے پردہ ترک کردیا

لندن ۸ر جون۔ نواب اور بیگم صاحبہ رامپور نے نہایت تزک واحتشام کے ساتھ ملک معظم وملکہ معظمہ سے ملاقات کی۔ نواب صاحب اور بیگم صاحبہ رامپور ایک اندازہ کے بموجب ایک لاکھ پونڈ کے بیش بہا جواہرات اور زیورات پہنے ہوئی تھیں۔ ملاقات کے لئے گئے تھے اور ایک ہزار سال پرانی رامپور کی شاہی تلوار نواب صاحب کے ہاتھ میں تھی۔ ملکہ معظمہ نے بیگم سے ہندوستانی عورتوں کے بارے میں گفتگو کی۔ ملاقات تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہی بعد ملاقات نواب صاحب نے فرمایا کہ چند مرحوم کی مجبوری سے مجھے بھی بیگم کو اپنی ریاست میں پردہ میں رکھنا پڑتا ہے۔ ورنہ باہر مجھے اور ان کو پردہ ترک کرکے اس آزادی کے ساتھ جس میں ہم یہاں رہ رہے ہیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

نواب صاحب نے اپنی اور اپنی ریاست کی وفاداری کا پرجوش طریق پر یقین دلاتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں سیاسی جدوجہد کے باوجود ہم والیان ریاست ہمیشہ آپ کے وفادار رہے ہیں اور رہیں گے۔

پھانسی کے بعد روپیہ بھی ضبط

کانگریس کی جوبلی منانے کی تجویز

حکومت کشمیر کا اعلان

مسلمانوں کی نمائندگی میں اضافہ

مسٹر رحیم بخش غزنوی پر پابندی

وزیر اعظم برطانیہ پر نشست باری

افغانستان میں تباہ کن سیلاب

ٹیلیگراف کے تار کاٹ دئے گئے

مجبوب عاشق کے قدموں پر

بالکل مفت مفت مفت
آخر کیا چاہتا ہے

سر نور افزا

سیاہ تیل

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

رانی بال صفا پوڈر

ڈیڑھ سو سال کے بعد
روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ
حیات حافظ رحمت خاں

کٹ پیس منگوانیوالوں کو ضروری اطلاع

فٹ کوٹ کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس رنچھوڑ لائن کراچی

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی سہ روزہ

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی اے)

معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم دوشنبہ ۲۶ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ ہجری مطابق ۹ جولائی ۱۹۳۴ء | نمبر ۳

طلسم راز

میری طرح جہان ہے شیفتہ اہل ناز کا
عقل نے سوجتن کئے ذہن نے لاکھ فکر کی
چھوڑ کے سنگ آستان ناز کا ہمکنار ہے
جھیل کے سختی جفا نرم مزاج بنگیا!
اس دل ہیچ کار کو کام کا اپنے کرلیا!
دیکھ رہا ہے سب کو وہ دل ہی مگر نزی طرف

کس سے نہیں ہے واسطہ حسن زمانہ ساز کا
قفل مگر نہ کھل سکا تیرے طلسم راز کا
عجز نے کیا بڑھا دیا رتبہ سرنیاز کا
عشق بتاں سے ملگیا دل کو مزا گداز کا
کیوں نہ رہین لطف ہوں عشوۂ دلنواز کا
پاؤں نہ ڈگمگائے گا عاشق پاکباز کا

بیعت پوربا... احسن بے ریا نہ کر
دل سے نیازمند بن درگہ بے نیاز کا

(حضرت احسن مارہروی)

معاصرین کے افکار و آراء

معلمین حجاج کے متعلق مجوزہ قانون

کانگریس اور مہاسبھا

خان عبدالغفار خاں کی صحت

(صداقت)

ایک قومی تذلیل

ہمیں توقع تھی کہ جمعیۃ مقننہ کا آئندہ انتخاب اصول کی بنیاد پر ہوگا اور ایک دفعہ نہایت ہی صفائی کے ساتھ مسلمانوں کی رائے کا صحیح طریقہ پر اظہار ہوسکے گا

دلچسپ حقائق و معلومات

خلیفہ مستنصر باللہ عباسی نے بغداد کے مشہور مدرسہ مستنصریہ کے لئے ایک عجیب و غریب گھڑی بنائی تھی جس کی یہ صورت تھی کہ لاجورد کا ایک طبقہ آسمان کی شکل کا بنا ہوا تھا اور اس میں ایک آفتاب تھا جو برابر حرکت کرتا رہتا تھا۔

ابن یونس نے وقت کا صحیح اندازہ کرنے کے لئے آلہ پنڈولم ایجاد کیا۔ ابن تماس بھی بہت مشہور گھڑی ساز تھا۔ اور گھڑی سازی کے فن میں یکتائے روزگار تھا۔ کلاک کلو اسی کا اختراع ہے۔

خلیفہ ہارون الرشید نے شاہ فرانس (شارلیمن) کو ایک گھڑی بھیجی تھی جس کو دیکھ کر وہاں کے لوگ دنگ ہو گئے تھے۔

تیرہویں صدی میں ... شیرازی نے سب سے پہلے ایسی بندوق ایجاد کی جس سے پے در پے بارہ آوازیں ہوتی تھیں۔

مشہور فرانسیسی مورخ ڈاکٹر لیبان لکھتا ہے منجملہ عربوں کے ایجادات کے ایک بہت بڑی ایجاد بارود ہے۔

ازبلا چھپ کر تیار ہوگئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جنکو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق ہو یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت کا نقشہ قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے۔ اور دوسروں کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون، اسکے حجم اور اس کی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جا سکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ علاوہ محصولڈاک ہے۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس بائیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ بخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کرسکتے ہیں پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائے گا اس لئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑے گا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ:- مینجر اخبار الجمعیۃ۔ دہلی

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol. xx No. 2. DELHI THURSDAY JULY, 5, 1934. PRICE ONE ANNA

میمن ریلیف سوسائٹی کی خدمات کا اعتراف
گورنر بہار کا سپاسنامہ

کلکتہ میمن ریلیف سوسائٹی کے امدادی خدمات جو بسلسلہ امداد زلزلہ زدہ مقامات شمالی بہار میں گذشتہ چھ ماہ سے جاری تھے اب بہت جلد ختم ہونے والے ہیں۔

(سید بدر الحسن۔ پبلسٹی آفیسر)

شعبہ تبلیغ مجلس احرار اسلام ہند

مونگیر سوشلسٹ پارٹی کا قیام

جمعیۃ علماء ہند کے ترمیم شدہ اوقاف بل کی حمایت

(دستخط) احمد صدیقی

مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کا اجلاس کنووکیشن

مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کا خاص اجلاس کنووکیشن بتاریخ ۱۷ جولائی ۱۹۳۴ء بروز منگل بوقت ۸ بجے صبح رامپور ہاسٹل میں منعقد ہوگا۔

مجلس احرار ہند کا مستحسن اقدام

رائے پور میں عید میلاد النبی کا جلسہ

سید عطاء اللہ شاہ بخاری دہرہ دون میں

جاوید

قیمت سالانہ صرف تین روپے نمونہ کا پرچہ ۵

مہتمم رسالہ جاوید دہلی

ضرورت ہے

قابل کارگذار سپروائزران تنخواہ ۶۰-۶-۱۲۵ روپیہ اور منیجران ۵۰-۳-۷۰ روپیہ ماہوار برائے فروختگی کٹ پیس سگریٹ صصص اور حج و زیارات کی سیٹ بک کرنے کیلئے عمر تعلیم اور تجربہ واضح طور پر تحریر کریں۔

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں داخلہ

امیدواروں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں داخلہ کے لئے درخواستیں ۱۵ جولائی ۱۹۳۴ء تک پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے پاس پہنچ جانا چاہئیں۔ درخواست کے ساتھ اسناد و سرٹیفکیٹ چال چلن وغیرہ بتاریخ ۲۵ جولائی ۱۹۳۴ء پرنسپل کے دفتر میں حاضر ہو جانا چاہئے تاریخ مقررہ کے بعد کوئی درخواست نہیں لی جائے گی۔

قواعد و ضوابط داخلہ طبیہ کالج دفتر سے مفت مل سکتے ہیں۔

پرنسپل طبیہ کالج

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ:- مینجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

جنت کی کنجی۔ دوزخ کا کھٹکا

ہر سعادتمند روح دوزخ سے پناہ مانگتی ہے اور جنت کی تمنا رکھتی ہے نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ کن برے اعمال کی وجہ سے انسان عذاب الٰہی میں مبتلا ہوگا اور دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اور کن اچھے اعمال کی بناء پر مومنوں کو جنت دی جائے گی۔

فتاوی رشیدیہ

تعلیم الاسلام

مینجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

مینجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

افسانہ

بہار و خزاں

اختر کی ایک نئی دُنیا
والدہ کو گمراہ کرنے کیلئے نئی چال
خود مختار بننے کی تمہید
(۳)

میاں اختر یہاں سے بعد میں اپنی والدہ محترمہ کے پاس پہونچے اوران کو اس تمام گفتگو سے مطلع کیا۔

اختر:- ماموں جان نے آج مجھے بہت سخت سست کہا ہے آپ ان کو سمجھا دیں کہ آئندہ مجھ سے اس قسم کی گفتگو نہ کریں۔ میں نے اگر روپیہ برباد کیا تو اپنا ہی کیا ان کا آخر میں نے کیا بگاڑا ہے کہ مجھ پر بگڑتے ہیں۔

والدہ:- آخر انہوں نے کیا کہا۔ تم کو کچھ نصیحت ہی کی ہوگی اس میں برا ماننے کی کیا

پکار کر کھانا منگایا۔ کئی منٹ کے انتظار کے بعد معلوم ہوا کہ وہ نماز میں مشغول ہیں۔ میاں اختر کو بڑا غصہ آیا کہ اس موقعہ پر خادمہ کو نماز پڑھنے کی سوجھی ہے اور میری تکلیف کا کسی کو خیال نہیں۔ انتہائی غیظ و غضب کے ساتھ اس نے اپنی ہمشیرہ کو پکارا۔

اختر:- کیا تم مجھے آج بھوکا مارنا چاہتی ہو؟ کیا میرے لئے گھر میں کچھ بھی نہیں رہا۔ میں بھوکا مر رہا ہوں مگر تم کو ذرا خیال نہیں۔ کم بخت خادمہ کیا کر رہی ہے؟

زیب النساء:- (اختر کی ہمشیرہ) ذرا توصبر کرو۔ وہ بیچاری نماز پڑھ رہی ہیں فارغ ہونے کے بعد کھانا حاضر کردیا جاتا ہے۔ آج اس قدر غضبناک کیوں ہو؟ کیا کسی نے کچھ کہدیا ہے۔

اختر:- بس خاموش رہو! میں تو بھوکا مر رہا ہوں اور تم باتیں بناتی چلی جارہی ہو۔ بھاڑ میں جائے نماز۔ نماز اچھی یا میرا پیٹ!

اتنے میں خادمہ نماز سے فارغ ہوکر گھبرائی ہوئی اختر کے سامنے آئی۔

(باقی آئندہ)

زلزلۂ بہار کے بعد تعمیری کام کی ضرورت
حکومت نے ابتک کیا کیا ہے اور کیا کرنا چاہئے
سرکاری رپورٹ اور اس پر تنقید
(بسلسلۂ اشاعت گزشتہ)

جن شہروں کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا ہے وہ مظفر پور، مونگیر، جمال پور، دربھنگہ، موتی ہاری، سیتامڑھی اور مدھوبنی ہیں۔ ان شہروں میں عمارات کا ایک بڑا حصہ یا تو گرگیا یا بری طرح ٹوٹ پھوٹ گیا۔ گرتے ہوئے مکانوں کے نیچے دبے ہوئے آدمیوں کو بچانے کے بعد پہلا ضروری کام یہ تھا کہ ملبا صاف کیا گیا اور روشنی اور ہوا کا فوری انتظام کیا گیا۔ ابتدائی مراحل میں پبلک ہیلتھ انجینئرز نے بڑی ...

ریلیف کمیٹیوں اور میونسپل اداروں کی امداد سے فہرستیں مرتب کریں، لیکن دیہات میں یہ کام بہت ہی مشکل ہوگیا، کیونکہ ہزارہا مختلف گاؤں میں پوچھ گچھ کرنی پڑی۔ ابتدائی تحقیقات چوکیداری پنچایتوں کے ذریعے سے کی گئی اور اس کی پڑتال افسران نے کی اور انہوں نے ہی روپیہ اہل حاجت میں تقسیم کیا۔ ... قابل ہی کیا ... مکانات کے معمولی نقصانات کو ذرا سی محنت سے درست کرلیں۔

...

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

خلیج فارس سے بحر کاسپین تک ریلوے کی تعمیر
ایران کی عمرانی، اقتصادی اور تعلیمی ترقیاں
سفیر ایران مقیم پیرس کا بیان

مرزا سہد حسن خاں سفیر ایران متعینہ پیرس نے رائل سوسائٹی آف آرٹ کے اجلاس میں ایرانی سیاسیات اور اقتصادیات پر ایک پر از معلومات مضمون پڑھا جس میں مرزا صاحب نے ان ترقیوں پر وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی جو ۱۹۲۱ء کے انقلاب کے بعد سرزمین ایران میں منظر عام پر آئیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ایران ایک ترقی پذیر، زندہ اور مہذب ملک ہے اور تقدم و ترقی کے منازل تیزی سے طے کر رہا ہے۔ جلسہ کی صدارت سر جان کڈمین نے فرمائی۔ مرزا صاحب نے ایران کی سیاسی ترقی اور انقلابی نتائج پر روشنی ڈالنے کے بعد فرمایا کہ ایران کی مالی پوزیشن نہایت مستحکم ہے اور اصلاحات کے ساتھ ساتھ آمدنی کے ذرائع بھی وسیع ہوتے جارہے ہیں۔ ۱۹۳۳ء میں وصول شدہ محاصل کی مقدار ۱۲۵۰۰۰۰۰ پونڈ تھی توقع ہے کہ موجودہ سال میں یہ رقم بہت زیادہ بڑھ جائیگی۔

ذرائع حمل و نقل و سلسلہ مواصلات ترقی پذیر حالت میں ہیں۔ اس وقت ایران میں ۱۱۰۰۰ میل کی سڑکیں مستعمل ہیں جن میں ۸۰ فی صدی گزشتہ ۱۲ سال کے اندر اندر تعمیر ہوئی ہیں۔ ایک ہزار میل ٹرانس پرشین ریلوے خلیج فارس سے بحر کاسپین تک زیر تعمیر ہے اور اس کا ایک چوتھائی حصہ مکمل ہوگیا ہے اور آمد و رفت شروع ہوگئی ہے باقی تین حصے ۱۹۳۸ء میں مکمل ہو جائیں گے۔

...

ترک اور شاہ ایران
عزت و احترام کی حقیقی وجہ

انگورہ میں مصطفےٰ کمال پاشا اور شاہ ایران کی ملاقات کو یورپین ممالک میں خاص اہمیت دی جارہی ہے۔ ترکی اخبارات اعلیٰ حضرت رضا شاہ پہلوی کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہیں اور ایسے مقالات شائع کر رہے ہیں جن سے ایران کی تحریک آزادی پر روشنی پڑتی ہے اور رضا شاہ پہلوی کی مجاہدانہ سرگرمیاں منظر عام پر آگئی ہیں۔ اخبار "ملیت" کا بیان ہے کہ شاہ ایران کی ہمارے دلوں میں جو قدر و قیمت ہے وہ اس لئے ہے کہ انہوں نے اغیار کے چنگل سے اپنے وطن عزیز کو بچایا۔

درہ دانیال سے جہازوں کا عبور
ایک سال میں چار ہزار جہاز گزرے

...

اطالوی جہازات	...
یونانی	...
انگریزی	...
مصری	...

سوسینی کی غربا پروری

...

پہلی صدی ہجری کا قرآن کریم
سلطان صلاح الدین کے کتب خانہ کی نایاب کتاب

... جو سانویں صدی عیسوی (پہلی صدی ہجری) کا لکھا ہوا ہے۔ یہ قرآن پاک ہرنوں پر لکھا ہوا ہے اور رسم الخط کوفی ہے جو بآسانی پڑھا جاسکتا ہے۔ یہ نسخہ نزول قرآن کے زمانہ کے لکھے ہوئے ہیں۔ ایک عربی نسخہ علم نجوم پر ہے جو فاتح بیت المقدس سلطان صلاح الدین ایوبی (اعلی اللہ مقامہ) ...

کے کتب خانہ کے لئے لکھا گیا تھا۔ کتاب کے ٹائٹل پیج پر سنہری حروف میں سلطان صلاح الدین کا نام نامی لکھا ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ سلطان مرحوم و مغفور نے اس کتاب کا مطالعہ کیا تھا۔

ان نسخوں میں قدیم ترین نسخہ عربی ثقافت سے متعلق ہے جس کے مطالعہ سے اصل عربوں کے گانے وغیرہ کا صحیح حال معلوم ہوجاتا ہے۔ ایک اور عربی نسخہ ہے جو گھوڑوں کے اقسام کے بیان پر مشتمل ہے اور جس میں گھوڑ دوڑ کے قواعد درج ہیں۔ یہ نسخہ مصر کے سلطان الناصر کے لئے ۱۳۲۹ء میں لکھا گیا تھا۔

اخبار الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرماکر اپنی علم نوازی اور قدر شناسی کا ثبوت بہم پہنچایئے۔

(منیجر "الجمعیۃ" دہلی)

عراق ریلوے

(۱) نجف، کربلا، کاظمین اور سامرہ اسلامی مقامات مقدسہ کی زیارت کا انتظام عراق ریلوے نے کیا ہے۔ یہ سفر نہایت قلیل کرایہ اور کم وقت میں طے ہوگا دوران سفر میں ہر ممکن آسائشیں بہم پہنچائی جائیں گی۔

مکہ معظمہ کو جاتے ہوئے عراق کے مقامات مقدسہ کی زیارت کرو!

حجاج کے لئے کوپن ٹکٹ جاری کردیئے گئے ہیں۔ جو ایک سو پچاس دن تک کارآمد ہوں گے۔
۵۰ کلو وزن اسباب پر کوئی زائد کرایہ نہیں لگایا جائے گا۔
شرح کرایہ درج ذیل ہے:-

بک "اے"

	تھرڈ کلاس	سیکنڈ کلاس
مقل (بصرہ) سے کربلا تک اور کربلا سے بغداد یا کاظمین (جوادین سٹیشن) تک اور کاظمین سے سامرہ تک اور واپس براستہ کاظمین مقل تک	۱۴/-/-	۴۲/-/-
بک "بی" مقل بصرہ سے کربلا تک اور وہاں سے بغداد یا کاظمین تک اور واپس مقل تک	۱۲/۸/-	۴۰/-/-

...

(۱) مولوی ...
(۲) مسٹر ...
(۳) ...
(۴) ...

اپنا اپنا ... عراق ریلوے ...

معجون مقوی معدہ

... ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

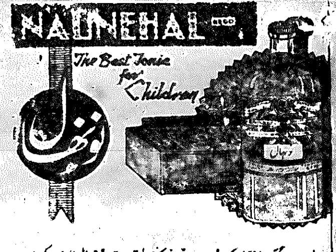

نونہال ...

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

ان الملوک اذا دخلوا قریۃ کی تفسیر
عیسائیوں کی مدد سے مسلمانوں کے استیصال کی کوشش
المہدی اور تین ہزار عیسائیوں کا قتل

ممکن ہے کہ ناظرین کرام اندلس کے جزوی اور تفصیلی واقعات پڑھتے پڑھتے اکتا گئے ہوں اس لئے ہم بہت ہی مختصر الفاظ میں بہت سے حوادث اور واقعات کو علی الترتیب پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ اندلس کے پیش آمدہ حوادث کا سلسلہ قائم رہے اور ناظرین کو نتائج اخذ کرنے میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔ گزشتہ الجمعیۃ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ سلیمان نے قصر شاہی میں داخل ہوکر خلیفہ ہشام کو قید کردیا۔ آج آگے ملاحظہ ہو۔

طلیطلہ پر حملہ

جس وقت سلیمان قصر شاہی میں داخل ہوا تو المہدی کو اس کی اطلاع ہوئی اور وہ قصر شاہی سے نکل کر قرطبہ ہی میں اپنے ایک دوست کے مکان میں روپوش ہوگیا، تقریباً ایک ماہ گزرنے کے بعد وہ قرطبہ سے نکل طلیطلہ چلا گیا۔ یہ واقعہ یکم جمادی الاول ۴۰۰ھ مطابق ۲۰ دسمبر ۱۰۰۹ء میں پیش آیا۔ یہاں کے لوگوں نے خلاف امید المہدی کی خاطر امدادات کیں جس کی وجہ سے اس کو ذرا سکون اور اطمینان حاصل ہوا۔ لیکن قسمت کا پھیر دیکھئے کہ اس کو یہاں بھی چین نہ ملا اور ۱۸ جمادی الآخر ۴۰۰ھ مطابق ۲ جنوری ۱۰۱۰ء سلیمان کا بیٹا المہدی کی گرفتاری کے لئے مع فوج طلیطلہ وارد ہوا۔

...

کی مگر فوج نے لڑنے سے صاف انکار کردیا۔

زمانہ کی نیرنگی دیکھئے کہ واضح المہدی کا دست و بازو اور سلیمان کا مخالف تھا وہ اب المہدی کی عیش پسندی سے گھبرا کر اس کا مخالف بن گیا اور بربریوں سے جا ملا۔

المہدی کا قتل

۱۶ ذی الحجہ ۴۰۰ھ میں واضح اپنی فوج کے ساتھ یہ نعرے لگاتا ہوا داخل ہوا کہ "ہمارا خلیفہ تو ہشام ہے ہم اسی کی تابعداری کریں گے"۔ یہ سب لوگ نعرے لگاتے ہوئے قصر شاہی میں داخل ہوئے اور ہشام کو قید سے رہا کرکے تخت خلافت پر بٹھادیا (دراصل تخت خلافت کا وارث بھی ہشام تھا جس کی بزدلی نے طوائف الملوکی کے یہ مختلف رنگ دکھائے) المہدی اس وقت حمام میں غسل کر رہا تھا جب اسکو اس انقلاب کی اطلاع ملی تو فوراً دربار میں پہونچا اور ہشام کے برابر تخت خلافت پر بیٹھ گیا۔ دربار کے حاجب تخبر نے المہدی کا ہاتھ پکڑ کر اور گھسیٹ کر تخت سے نیچے اتار دیا اور قتل کرنے کے لئے میان سے تلوار نکالی۔ المہدی اپنی جان کے خوف سے حاجب سے لپٹ گیا اور نہایت تضرع کے ساتھ اپنی جان بخشی کی درخواست کی لیکن اس کی آہ و زاری پر کسی نے خیال نہ کیا اور حاجب نے اسی حالت میں اس کا سر تن سے جدا کرڈالا!

المہدی کی لاش فصیل سے خندق میں پھینکدی گئی۔ المہدی ۵۳ سال کی عمر میں دس ماہ کی حکومت کے بعد قتل کیا گیا۔

ہشام کی تیسری مرتبہ تخت نشینی

...

عیسائی ابن سیبالس نے اپنی بغاوت کا خوف دلاکر چند قلعوں کی درخواست کی جو مجبوراً دینے پڑے!!

(باقی آئندہ)

... اس کی بربری فوج نہایت دلیری سے عیسائی فوج کا مقابلہ کرتی رہی اور ارمنقیہ بادشاہ فرنگ معہ افسران فوج ان کے ہاتھوں سے قتل ہوئے۔ اس جنگ کا نتیجہ یہ ہوا کہ المہدی غالب رہا اور اس نے قرطبہ میں داخل ہوکر تمام سلطنت اپنے ہاتھ میں لے لی اور سلیمان قرطبہ سے بھاگ کر شاطبہ چلا گیا۔

تین ہزار عیسائیوں کا قتل

... المہدی نے عیسائیوں کو بربریوں کے تعاقب اور قتل کا حکم دیا اور خود بھی ان کے ساتھ روانہ ہوا۔ آخر اسی روز بربریوں اور عیسائیوں میں ایک سخت جنگ برپا ہوئی جس میں تین ہزار سے زائد عیسائی قتل اور باقی ماندہ المہدی کے ساتھ خراب خستہ حالت میں قرطبہ بھاگ آئے۔

ان شکست خوردہ عیسائیوں نے قرطبہ میں آکر رعایا پر سخت مظالم ڈھانے شروع کئے اور بالآخر انہوں نے جنگ کرنے سے انکار کردیا اور اپنے ملک کو واپس چلے گئے۔ المہدی نے بربریوں کا مقابلہ کرنے کے لئے پھر فوج جمع کی ...

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات مرتاض عالم آتنک نگرہ گولیاں اپنے لاجواب تاثیرات سے بیرون ہند میں بھی مقبول عام ہوچکی ہیں۔ قبض، بدہضمی، خون اور منی کی خرابی، وکی جریان، احتلام، سرعت انزال وغیرہ شکایتوں کو چند ہی روز میں دور کرنے میں لاثانی ثابت ہوچکی ہیں۔ ایک دفعہ ضرور آزمائش کیجئے۔ قیمت فی ڈبیہ ۴۰ گولیاں صرف ایک روپیہ (عنہ) پانچ ڈبیاں چار روپے (للعہ)

ویدیا شاستری۔ جام نگر کاٹھیاواڑ

رسول اللہ صلعم کے دو تذکرے مفت اور رعایتوں کی انتہا

دہلی کا مشہور مذہبی ماہوار رسالہ نظام المشائخ چھبیس سال سے ہر ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک تذکرہ شائع کیا کرتا ہے جس میں نئے نئے عنوانوں سے حضور صلعم کی خصوصیات زندگی پر نہایت بلند پایہ مضامین لکھے جاتے ہیں۔ پورے چھبیس تذکرے تو اب نہیں مل سکتے۔ البتہ چند موجود ہیں اور ایک تازہ تذکرہ ابھی چھپا ہے۔ پچھلے چھپے ہوئے تمام تذکروں کی ضخامت ڈیڑھ ڈیڑھ سو صفحے ہے لیکن تازہ تذکرہ کی ضخامت کتابی سائز کے تین سو صفحوں کے برابر ہے۔ یہ دونوں تذکرے صرف ایک آنہ محصول بھیج کر آپ مفت حاصل کر سکتے ہیں بشرطیکہ اس ایک آنہ کے ساتھ نظام المشائخ کا سالانہ چندہ بھی بھیج دیں۔ یہ رعایت فقط ماہ ربیع الاول کے لئے ہے۔ اس ماہ کے اندر اندر نظام المشائخ کا خریدار بننے والوں کو ایک تو مندرجہ بالا رعایت دی جائے گی کہ رسول اللہ صلعم کا ایک تذکرہ پرانا اور ایک تذکرہ تازہ مفت ملے گا۔ اور دوسری رعایت یہ کہ

نظام المشائخ کا چندہ سالانہ ڈھائی روپے کی بجائے صرف ایک روپیہ

لے لیا جائے گا۔ یعنی ایک روپیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تذکرے بھاری چار سو صفحے کے ملیں گے اور پھر سال بھر تک نظام المشائخ ہر مہینے پہنچے گا۔

نظام المشائخ کے ہر پرچہ کی ضخامت بڑے سائز کے بہتر (۷۲) صفحے ہوتی ہے۔ نمونہ مفت منگا کر دیکھئے اور ایک رعایت اور لیجئے ...

المشتہر، منیجر رسالہ نظام المشائخ ۱۹ کوچہ چیلان دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۲۶ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ ہجری

ہندوستان کی پیشانی پر کلنک کا ٹیکہ

ہندو مہا سبھا کی رکیک حرکات

(۲)

ہندو مہا سبھا کے سکرٹری مسٹر گپتا رائے نے ڈاکٹر انصاری کی پوزیشن پر جو شرمناک حملہ کیا ہے اس کی تفصیل ہم گزشتہ اشاعت میں شائع کر چکے ہیں۔ آج کی صحبت میں ہم چاہتے ہیں کہ مسٹر گپتا رائے کی مغالطہ انگیزیوں اور غلط بیانیوں کا پردہ چاک کریں اور جو کچھ انہوں نے اپنے بیان میں فرمایا ہے اس کی نوعیت کو واضح کر کے سبھائی لیڈروں کی "جرأت" و "صداقت" کو عالم آشکارا کر دیں تاکہ ہندو مہا سبھا کے پلیٹ فارم سے جو گمراہ کن اور اشتعال انگیز پروپیگنڈا شروع ہو چکا ہے وہ کم سے کم معقولیت پسند طبقہ میں کوئی وقعت حاصل نہ کر سکے اور اس فرقہ پرست جماعت اور اس کے رجعت پسند عہدہ داروں اور اراکین کو ملک کے اندر بدستور وہی حیثیت دی جائے جس کے کہ وہ مستحق ہیں۔

ہندو مہا سبھائیوں کا اپنی اغراض مشئومہ کے لئے استعمال کرنا خود ان کے کیرکٹر اور ان کی ذہنیت کا آئینہ دیتا ہے اس سے ڈاکٹر صاحب پر کوئی الزام عائد نہیں ہوتا۔ رہا یہ خیال کہ ڈاکٹر صاحب نے اس ناجائز استعمال کو دیکھ کر اپنی اصل رائے بدل دی تو اول تو یہ کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنی رائے بدلی ہی نہیں جیسا کہ ہم ظاہر کر چکے ہیں اور دوسرے یہ کہ اس قسم کی سوء ظنی کے خلاف ایک نہیں بے شمار شواہد موجود ہیں ...

کمیونل ایوارڈ کی مذمت

ڈاکٹر صاحب کو مطعون کرنے اور پبلک کو ایک غلط نتیجہ پر پہنچانے کے لئے مسٹر گپتا رائے نے اپنے بیان میں سب سے پہلے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ ڈاکٹر صاحب جس وقت انگلستان سے واپس آئے ہیں اور انہوں نے ساحل ہند پر قدم رکھنے کے بعد جو بیان ... کمیونل ایوارڈ کی نہایت شد و مد کے ساتھ مذمت کی تھی لیکن اب ان کے خیالات میں یکایک انقلاب برپا ہو گیا ہے ...

مسٹر جناح اور مسلم لیگ

مہا سبھا کا مسلک

ہم اپنے مضمون کو زیادہ پھیلانا نہیں چاہتے ورنہ اسی طرح مسٹر گپتا رائے کے ایک ایک لفظ کو غلط اور خلاف واقعہ ثابت کیا جا سکتا ہے ...

بھائی پرمانند اور ہندو اراکین اسمبلی

دوسری بات جو مسٹر گپتا رائے نے فرمائی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ بھائی پرمانند اور اسمبلی کے ہندو اراکین نے ڈاکٹر صاحب کے اس بیان کو اپنی اغراض کے لئے استعمال کیا ...

(بسلسلہ صفحہ ہذا کالم ۴)

کانگریس کی "دوستی" اور "دشمنی" کا معیار

گزشتہ سے پیوستہ اشاعت میں ہم نے فرقہ وارانہ معاملات کے متعلق کانگریس ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کی تائید کرتے ہوئے ان لوگوں کے طرز عمل کی پرزور مذمت کی تھی جو ورکنگ کمیٹی کے رکن ہونے کے باوجود اس کے فیصلہ کی علی الاعلان مخالفت کر رہے ہیں اور پبلک جلسوں اور اخبارات میں اس کے خلاف پروپیگنڈا جاری رکھ کر عوام کو مشتعل کر رہے ہیں ...

... ہے کہ ہندوستان کو اغیار کے تسلط و تصرف سے آزاد کرایا جائے اور اس نے اپنے قیام سے لے کر آج تک ہر اس تحریک کی تائید و حمایت کی ہے جو ہندوستان کو آزاد کرانے کے لئے جاری کی گئی ہے ...

... کیونکہ جمعیۃ اور قوم پرور مسلمانوں کا مسلک آزادی ایک اصول اور ایک صداقت پر مبنی ہے کسی کی خوشامد اور چاپلوسی پر مبنی نہیں ہے۔ معاصر تیج کے مقالہ نگار میں اگر کچھ بھی "شرافت" ہوتی تو وہ نفس مسئلہ پر بحث کرنے کے بجائے اس قسم کی لایعنی دھمکیوں سے کام نہ لیتا۔ (باقی آئندہ)

... معاصر تیج کو معلوم ہونا چاہئے کہ "جمعیۃ علمائے ہند" کا سیاسی مقصد ہمیشہ یہ رہا ...

شذرات

جدہ مکہ ریلوے

ناظرین کرام کو معلوم ہوگا کہ مدراس کے ایک صاحب سید عبد القادر جیلانی نے جدہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان ریلوے کی تعمیر کے لئے سلطان ابن سعود سے اجازت طلب کی تھی جو بعض شرائط کے ساتھ منظور کر لی گئی اور وہ معاہدہ بھی مکہ مکرمہ کے سرکاری اخبار ام القریٰ میں شائع کر دیا گیا تھا۔ مگر اب حکومت حجاز کے سرکاری بیان سے معلوم ہوا کہ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود نے اس معاہدہ کو اس بنا پر منسوخ کر دیا ہے کہ کام شروع کرنے کے لئے جو مدت متعین کی گئی تھی وہ گذر گئی اور حکومت کی طرف سے بار بار کی یاد دہانی کے باوجود سید عبد القادر صاحب نے کوئی کام شروع نہیں کیا۔ سرکاری بیان کے الفاظ حسب ذیل ہیں:۔

سید عبد القادر جیلانی نے جدہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان ریلوے کی تعمیر کے لئے جلالۃ الملک سے جو اجازت لی تھی اس کی مدت ختم ہو گئی ہے باوجود اس کے کہ سید صاحب کو بار بار یاد دہانی کی گئی اور معاہدہ کی کئی بار تجدید بھی ہوئی مگر آج تک کام شروع نہیں کیا گیا۔ اس لئے اب اصل معاہدہ منسوخ کیا جاتا ہے۔

جو حالات ہمارے علم میں تھے ان کی بنا پر ہم پہلے ہی سے جانتے تھے کہ اس معاہدہ کی تکمیل نہ ہو سکے گی اور نہ موجودہ حالات میں ریلوے کی تعمیر کچھ مفید ہو سکتی ہے۔ اچھا ہوا کہ جانبین مزید زیر باری سے بچ گئے اور معاہدہ منسوخ ہو گیا۔

قصبہ مہرولی کا میونسپل انتظام

قصبہ مہرولی میں میونسپل کاموں کے لئے "نوٹیفائیڈ ایریا" کی جو کمیٹی ہر سال نامزد کی جاتی ہے اس کے متعلق ہم ایک عرصہ سے یہ شکایت سنتے رہے ہیں کہ سرکاری حکام اس کمیٹی کے اراکین کا انتخاب کرنے میں علمی لیاقت، ذاتی وجاہت اور مجموعی حیثیت کا کوئی لحاظ نہیں کرتے بلکہ زیادہ تر ان اصحاب کو منتخب کیا جاتا ہے جو تعلیم سے بے بہرہ ہوتے ہیں اور جن میں کسی ذمہ داری کے کام کو سرانجام دینے کی کوئی خاص قابلیت موجود نہیں ہوتی۔ اس قسم کی شکایت زیادہ تر مسلمان اراکین کے متعلق سننے میں آئی ہے اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ قصبہ کے اندر متعدد تعلیم یافتہ مسلمانوں کی موجودگی میں ایسے اشخاص تک کو کمیٹی کا ممبر نامزد کر دیا جاتا ہے جو ایک حرف بھی لکھ پڑھ نہیں سکتے اگر یہ شکایت صحیح ہو تو ہماری رائے میں اس کا تدارک ...

(باقی صفحہ ہذا کالم اول کے نیچے ملاحظہ فرمایئے)

دار الحکومت

میونسپل کمیٹی دہلی کی کارروائی

سرکاری صدکا ووٹ مسلم فرقہ پرستوں کے خلاف

دہلی ۵ رجولائی۔ آج صبح ۷ بجے میونسپل کمیٹی کا ہفتہ داری اجلاس زیر صدارت مسٹر لیبز منعقد ہوا۔

موٹر ٹیکس پہلے میونسپل کمیٹی وصول کیا کرتی تھی، اب پولیس وصول کرتی ہے۔ اور یہ معاہدہ پہلے سے ہو چکا ہے کہ اس ٹیکس کی رقم میں سے مقامی کمیٹیوں کو ان کا حصہ ملتا رہے گا۔ آج یہ تجویز پیش ہوئی کہ وہ روپیہ ششماہی لیا جائے یا سالانہ۔ طے ہوا کہ ششماہی ہی لیا جائے۔

تپ دق کا ہسپتال

...

اینگلو انڈین اور مسلم

...

سرکاری ملازمتوں میں اقلیتوں کا تقرر

مسلمانوں کو ۲۵ اور دیگر اقلیتوں کو ۸⅓ فیصدی آسامیاں ملیں گی

حکومت ہند کے ہوم ڈپارٹمنٹ کا اعلان

شملہ ۸ رجولائی۔ حکومت ہند کے ہوم ڈپارٹمنٹ کی جانب سے ایک بیان شائع ہوا ہے جس میں مختلف سرکاری ملازمتوں میں اقلیتوں کے حقوق کی تشریح کی گئی ہے اور اس کے متعلق قواعد و ضوابط بنائے گئے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

اسمبلی میں حکومت نے اس امر کا وعدہ کیا تھا کہ اقلیتوں کے حقوق کا سرکاری ملازمتوں میں لحاظ رکھا جائے گا ...

دیگر اقلیتوں کی نمائندگی

قواعد و ضوابط

دو گاؤں سیلاب کی نذر ہو گئے

سرحد پنجاب اور یو۔ پی میں زبردست بارش

ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۸ رجولائی۔ کل زبردست سیلاب آنے کے باعث ضلع ڈیرہ میں بہت زیادہ نقصان ہو گیا ہے میڈیکل کالج کا ہوسٹل پولیس لائن اور سشن جج کی عدالت کا کمرہ سب گر گئے۔ رنگپور، مجھیک اور گوماں میں کچے مکانات پانی میں بہہ گئے۔

ابھی صحیح طور پر اندازہ نہیں لگایا گیا ہے کہ جان و مال کا کتنا نقصان ہوا ہے لیکن اب پانی بہت کم ہو رہا ہے اور مزید نقصان کا اندیشہ نہیں ہے۔

لدھیانہ ضلع کے مختلف مقامات سے زبردست بارش کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں ...

کانگریس کیلئے آزاد میدان دینے سے انکار

حکومت بمبئی کی تنگ نظری

اسمبلی کے آئندہ اجلاس کی مدت

صرف ایک ماہ میں ختم ہو جائے گا

ضلع پٹنہ میں خانہ تلاشیوں کی بھرمار

اسلحہ کی برآمدگی

وزیر اعظم برطانیہ پر حملے

دار الامراء میں تلخی کا اظہار

تین بنگالی نوجوانوں کی گرفتاری

ہندو قانون میں ترمیم کا مطالبہ

حقوق وراثت کے لئے خواتین کی سرگرمیاں

ساردا ایکٹ کے ماتحت سات اشخاص کو سزا

دریائے کابل میں غرقابی

بائیس انسانوں کی ہلاکت

حکومت بنگال اور سیاسی اسیر

مقدمہ سازش دہلی کی ایک مفرور گرفتار

میونسپلٹیاں رہا کر دی گئیں

ایک انقلاب پسند کی گرفتاری

کوچہ بلاقی بیگم میں قتل

اٹکمنڈ میں شدید بارش

دریائے جمنا میں سیلاب کا خطرہ

قرب و جوار کے دیہات میں خوف و ہراس

دہلی میں ایک شخص کا قتل

ناجائز تعلق کا انجام

دیوار گرنے سے ایک مزدور ہلاک

لاری کی ٹکر سے سائیکل سوار کی موت

جنوبی افریقہ میں امتیاز کی لعنت
تجارتی حقوق سے محروم کرنے کا ارادہ

بمبئی ۸ر جولائی۔ امپیریل انڈین سٹی زن شپ ایسوسی ایشن کو زنجبار کی جانب سے مندرجہ ذیل تار موصول ہوا ہے۔

انتقال اراضی برہندوستانیوں کے متعلق بل کی دوسری خواندگی پاس ہوگئی سالامبر نے بل مذا پر بحث و تحقیص کے دوران میں یہ تسلیم کیا ہے کہ بل القلاب پسندانہ ہے اور اس کے ذریعہ ہندوستانیوں کے ایک طبقہ کے حقوق کو پامال کر کے ان کے ساتھ نسلی امتیاز روا رکھنے کی تجویز کی جارہی ہے۔ صرف ایک غیر سرکاری انگریز ممبر مسٹر ڈکینسن نے جو کسی زمانہ میں قائم مقام ممبر بلینے بل مذکور کے خلاف پروٹسٹ کیا اور اسے بے انصافی پر مبنی قرار دیا۔

مسٹر ڈکینسن نے حکومت کی موجودہ پالیسی پر سخت نکتہ چینی کی اور اسے ہندوستانیوں کے لئے نامنصفانہ قرار دیا۔ آپ نے کلاوگر وزراسوسی ایشن اور کلارگر سر ایسوسی ایشن کو سرکاری افسروں کی انجمن قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ اس طرح ہندوستانیوں کو ان کے جائز تجارتی حقوق سے محروم کر کے اپنی اجارہ داری قائم کرنا چاہتی ہے۔ حکومت بل مذکور کو پاس کرنے پر تلی ہوئی ہے۔

تعزیری پولیس قائم رہے گی
وزیر ہند کا بیان

لندن ۳ر جولائی۔ کپتان کیئر ریٹ کے سوال کے جواب میں سر سموئیل ہور نے اس خیال کی تردید کی کہ بنگال میں ... سالوں سے پہلے سے بہتر رنگروٹ مل رہے ہیں۔

افغانستان میں خوفناک سیلاب
۱۰۰ اشخاص اور ۳۰۰ جانور ہلاک

پشاور ۳ر جولائی۔ سرکاری بیان مظہر ہے کہ افغانستان کے شمالی صوبہ خان آباد میں سیلاب کی وجہ سے ۱۰۰ آدمی اور ۳۰۰ جانور ہلاک ہو گئے ...

مسافر گاڑی کو تباہ کرنے کی کوشش

مال گاڑی لائن سے اتر گئی

انڈیمان کو سیاسی اسیروں کی منتقلی

کلکتہ ۳ر جولائی۔ ۵۰ سیاسی اسیروں کا ایک اور دستہ ۔۔ جون کو انڈیمان بھیج دیا گیا۔ اب جزیرہ انڈیمان کو بھیجے ہوئے اسیروں کی تعداد ... تک پہنچ گئی ہے۔

نابالغ اسیروں کی رہائی

ناگپور ۳ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ لوکل گورنمنٹ نے ریفارمیٹری سے سول نافرمانی کے نابالغ اسیروں کی رہائی کا حکم جاری کر دیا ہے۔

دریا میں کشتی الٹ گئی

مدراس ۳ر جولائی۔ ... اطلاع مظہر ہے کہ ایک دیسی کشتی ... دریا کو پار کرتے ہوئے الٹ گئی جس سے کشتی کے تمام مسافر پانی میں گر گئے جن میں سے ایک آدمی ڈوب گیا اور باقی تمام تیر کر کنارے پر آگئے۔

ڈاکخانہ کے روپے پر دو سائیکل سواروں کا ڈاکہ

پارلیمنٹری بورڈ سے پنڈت مالویہ کی علیحدگی یقینی ہے
سرکاری حل کو تبدیل کرانے کیلئے انگلستان کو ایک وفد بھیجنے کی تجویز
کانگریس ورکنگ کمیٹی سے بغاوت کی پوری تیاریاں

بمبئی ۸ر جولائی۔ گو یہاں کانگریسی حلقوں میں کانگریس پارلیمنٹری بورڈ سے پنڈت مالویہ کے استعفیٰ کو یقینی خیال کیا جاتا ہے لیکن خیال ہے کہ پنڈت جی اس وقت تک مستعفی نہیں ہوں گے جب تک کہ وہ اپنی پوزیشن کی وضاحت کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس منعقدہ بنارس میں نہیں کرالیں گے۔ استعفیٰ کی واپسی کے بعد جن لوگوں نے اس مسئلہ پر ...

معلوم ہوا ہے کہ پنڈت مالویہ ایک وفد انگلستان بھیجنے کے بے حد خواہشمند ہیں ...

چینی ترکستان میں جنگ کی رفتار
تنگن فوج شکست کھا کر واپس ہو گئی

ایڈیٹر اخبار صاف گو کے خلاف مقدمہ

چالیس کارتوس برآمد ہوئے

ایک عیار ڈاکو کی گرفتاری

امریکہ میں شراب نوشی کا نتیجہ

اسمبلی میں پیش کئے جانے والے مسودات قانون

زلزلہ بہار کے بعد تعمیری کام کی ضرورت
(بسلسلہ صفحہ ۳)

نیشکر کا مسئلہ

سرکاری فنڈ سے صرفہ

وائسرائے زلزلہ فنڈ

فرانس کی فوج میں ۲۰ ہزار سپاہ کا اضافہ

پیرس ۵ر جولائی۔ سرحدوں کی حفاظت کیلئے حکومت فرانس عنقریب بیس ہزار تربیت یافتہ فوجی سپاہی بھرتی کرنے والی ہے۔

نمبر ۱۲

اشتہار مشعر حکم حاضری مدعا علیہ
(زیر آرڈر ۵۔ قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

بعدالت جناب مولوی آلٰہی بخش خاں صاحب مصنف و جج مطالبہ خفیفہ کوئٹہ

نمبر مقدمہ بابت ۱۹۳۴ء

غلام محمد مستری بذریعہ محمد ابراہیم سکنہ کوئٹہ مدعی بنام فضل حسین مدعا علیہ

دعویٰ

بنام فضل حسین ولد حیات محمد ترکھان سکنہ امین آباد ضلع گجرانوالہ حال مقیم پٹنہ مدعا علیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہ مسمی فضل حسین مذکور تعمیل سمن سے دیدہ و دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مذکور بتاریخ ... ماہ جولائی ۱۹۳۴ء کو بمقام کوئٹہ حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یک طرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ... ماہ جون ۱۹۳۴ء کو بہ دستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(دستخط جج بخط انگریزی)

مہر عدالت

سرحدی قوم پروروں پر آرڈیننس کا وار
کانگریس کی آزادی کے بعد سرحد پر زور

بنوں ۳ر جولائی۔ سرحد میں آرڈیننس ایکٹ کی میعاد میں ۹ر جون سے مزید توسیع کر دی گئی ہے اور اس کے ماتحت ذیل کے کانگریسی کارکنان کی نقل و حرکت پر مزید پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔

سرحدی گاندھی خان عبدالغفار خاں کے فرزند خان عبدالغنی، حاجی عبدالغفار خاں ممبر آل انڈیا کانگریس کمیٹی، مسٹر رحیم بخش غزنوی (پشاور)، خان امیر محمد (مردان) اور تین دیگر کارکنان پر پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ بعض کو ان کے محلہ میں نظر بند کر دیا گیا ہے اور بعض کو ان کے شہروں میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔

عبیداللہ خاں کے بعد عبدالغفور خاں
جیل کے افسروں کے رویہ کے خلاف بھوک ہڑتال

ملتان ۳ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے پشاور کے سرگروہ سرخپوش لیڈر مسٹر عبدالغفور خاں جو آجکل ملتان جیل میں اپنے ایام قید کاٹ رہے ہیں حکام جیل کے رویہ کے خلاف بطور احتجاج بھوک ہڑتال پر ہیں ... اسی جیل میں اٹھائی ماہ تک بھوک ہڑتال کی تھی۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی کوٹھڑی میں سانپ

الہ آباد ۳ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کے وزن میں مزید دو پونڈ کی کمی واقع ہو گئی ...

جاپانی وزارت مستعفی ہو جائے گی
وزراء پر رشوت ستانی کا الزام

سابق قیصر جرمنی کے فرزندوں پر سازش کا الزام
ہر ہٹلر اور فرانس کے سمجھوتہ نے جرمنی میں خونریزی کرائی
جرمنی کابینہ کا اہم اجلاس اور دو سو افراد کی قسمت کا فیصلہ

برلن ۳ر جولائی۔ نازی حکومت کی سخت تحقیقات سے اس امر کا انکشاف ہوا کہ اسٹارم ٹروپ مخالف پارٹی کے لیڈر سابق ولی عہد جرمنی اور شہزادہ اوگسٹ ولیم ہیں۔ یہ دونوں سابق قیصر جرمنی کے فرزند ہیں ...

پیکن، مکڈن ریلوے پر بم باری
ایک انگریز ہلاک

کارخانہ کو ڈائنامیٹ سے اڑا دیا گیا
امریکہ کے ہڑتالی مزدوروں کا جوش

رومن کیتھولک چرچ اور ہر ہٹلر میں مفاہمت

فرانس کی جنگی تیاریاں
جدید جنگی جہازوں کی تعمیر

دہشت انگیزی کو مٹادو

مسجد کو شہید ہونے سے بچاؤ

ریاست بڑودہ نے اپنے پایۂ تخت بڑودہ میں صدر عدالت کے سامنے ایک پرانے زمانہ کی مسجد کو شہید کرنے کا فیصلہ کر رہا ہے ...

(سید بدر راحتی ایڈیٹر اخبار "نوجوان" احمد آباد)

خواجہ سکول سوسائٹی کا قیام

(رسید ابن عربی ایڈیٹر منادی دہلی)

انسپکٹر جنرل پولیس کپور تھلہ کے وسیع اختیارات

کٹ پیس منگوانیوالوں کو ضروری اطلاع
اس موسم میں آپ کٹ پیس کی تجارت سے اچھا منافع پیدا کر سکتے ہیں
فٹ کوٹ کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس رنچھوڑ لائین کراچی

سرمۂ نور افزا
مولانا نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

ہاضمین
مفت منگا لیجئے

محبوب عاشق کے قدموں پر
عمل علوی ... مفتی شاہ عالم گلی راجان دہلی

ڈیڑھ سو سال کے بعد
روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانح عمری شائع ہو گئی
حیات حافظ رحمت خاں
مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔ اے علیگ بریلوی جس میں
آنریبل سر سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔ پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے
اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم اے مقیم لندن نے
مبلغ ایک ہزار روپے سے قدر دانی فرمائی ہے
المشتہر: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

سفید بالوں کو دائمی قدرتی سیاہ رنگت پر لانے والا
بال سیاہ تیل
اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں
منگوانے کا پتہ: اے شیر اینڈ کمپنی ۱۲ جالندھر شہر (پنجاب)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یَدُ اللہِ عَلَی الجَمَاعَۃ

تار کا پتہ۔ "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول۔ ہلال احمد زبیری (بی۔اے) معاون۔ محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم جمعہ ۳۰ ربیع الاول ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۱۳ جولائی ۱۹۳۴ء | نمبر ۴

شمع رہنما

(اعلیٰ حضرت سلطان العلوم ہز اگزالٹڈ ہائینس میر عثمان علی خان بہادر خسرو دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ)

اساسِ منزلِ ہستی ز تو بپا کردند
کہ ذاتِ پاک ترا شمع رہنما کردند

بجامِ من ز ازل ریختند بادۂ عشق
بہ شیشہ جمع بہم دُرد و ہم صفا کردند

وفورِ حُسن نگنجید در فضائے دو کون
مگر بہ سینۂ این خستہ جاں کہ جا کردند

بساطِ قرب کشیدند چوں سرِ افلاک
بہ زیرِ پائے تو لے شاہ دوسرا کردند

بہ چارہ سازیِ دلِ خستگانِ بیچارہ
نگاہِ لطفِ ترا مایۂ شفا کردند

ہر آنکہ از عرب و روم و شام و ہند و عجم
رسید بر درِ تو حاجتش روا کردند

سپاس بخت کہ بر درگہت رساند مرا
چہ جائے شکوہ کہ با من شہا جہا کردند

کلیدِ میکدہ کردند وقفِ پیرِ مغاں
بروئے جرعہ کشاں بابِ خلد وا کردند

قدش کہ سایہ ندارد طفیل او عثماں
ہزار شکر ترا سایۂ خدا کردند

دلچسپ حقائق و معلومات

[illegible]

معاصرین کے افکار و آراء

ورکنگ کمیٹی کے فیصلے پر نظر ثانی

[illegible]

روس و ترکی

[illegible]

پنڈت مالویہ

[illegible]

مسلمانوں کے خلاف نفرت پھیلانے کی کوشش

[illegible]

ہندو سوسائٹی

[illegible]

ایشیائی اقوام کا اتحاد

[illegible]

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

[illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

Regd. No. L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 3 DELHI MONDAY 9, JULY, 1934 PRICE ONE ANNA

فہرست امداد کنندگان مصیبت زدگان زلزلہ بہار بتوسط بیت المال امارت شرعیہ پھلواری شریف

[illegible]

(محمد قمر الدین ناظم بیت المال)

موجودہ انسانی سوسائٹی کی حالت زار

[illegible]

رانی بال صفا پوڈر

[illegible]

سول ایجنٹ۔ برائے انڈیا۔ ایس ایم عابد ۴۶۲ کٹرہ غلام محمد خاں بازار لال کنواں دہلی

مفت بالکل مفت مفت

آخر کیا چاہتا ہے

[illegible]

پتہ: ہنس سرور بک ڈپو ۵ کرشن نگر لاہور

بیس فی صدی سے پچاس فی صدی تک کفایت

بہترین کٹ پیس کے نیڈل قیمت۔ ا۔ ۶ روپیہ۔ اہ روپیہ نہایت کفایت اور چھا ہوا مال۔ مارکین۔ سلک چھینٹ پوپلین۔ ململ۔ لٹھا۔ رفل۔ سوتی کریپ وغیرہ ایک گز سے ۶ گز تک کا ٹکڑا۔ ۱۰ روپیہ آرڈر کے ہمراہ آنا لازمی ہیں۔

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نازک ہے ... پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے ... [illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی، علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

جنت و دوزخ حضرت العلامہ مولانا حافظ الحاج احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا اردو ذخیرہ ترغیب جنت کی کنجی و دوزخ کے کھٹکا ... [illegible]

خاموش تبلیغ حضرت ممدوح نے مذہبی رنگ میں یہ ایک افسانہ مرتب فرمایا ہے جس کو دیکھ کر واقعات کے تحت میں بہت سی مذہبی معلومات حاصل ہو سکتی ہے۔ قیمت ۴؍

پاک زندگی مولانا موصوف نے اس رسالہ میں فطرت سلیمہ، حیات طیبہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے طریقوں کو نہایت آسان اور دلچسپ پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔ قیمت ۴؍

تحفۃ المحبین حضرت مولانا نے اس کتاب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے مختلف طریقے احادیث و روایات ... [illegible]

سیرۃ الحبیب جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرۃ کو اس رسالہ میں آیات قرآنی کے تحت میں ترتیب دیا گیا ہے ... [illegible]

احسن الوظائف عملیات اور وظائف کے شوقین حضرات کے لئے یہ کتاب صراط مستقیم کا کام دیتی ہے ... [illegible]

تعلیم الاسلام حضرت العلامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی بہترین تصنیف جس میں ارکان اسلام و ضروریات دین کو سوال و جواب کے پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے ... [illegible]

فتاویٰ رشیدیہ مسائل دینیہ کا بہترین ذخیرہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب کی بہترین تصنیف ... [illegible]

منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

[illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

تارکاپتہ "الجمعیۃ دہلی"

ید اللہ علی الجماعۃ

رجسٹرڈ نمبر ل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی۔اے) معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ — دہلی یوم جمعہ ۳۰ ربیع الاول ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۱۳ جولائی ۱۹۳۴ء — نمبر ۴

شمع رہنما

(اعلیٰ حضرت سلطان العلوم ہز اگزالٹڈ ہائینس میر عثمان علی خان بہادر خسرو دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ)

اساسِ منزلِ ہستی ز تو بپا کردند
کہ ذات پاک ترا شمع رہنما کردند

بجام من ز ازل ریختند بادہ عشق
بہ شیشہ جمع بہم دُرد و ہم صفا کردند

وفورِ حسن نگنجید در فضائے دو کون
مگر بہ سینہ این خستہ جاں کہ جا کردند

بساطِ قرب کشیدند چوں سر افلاک
بہ زیر پایۂ تو لاے شاہ دوسرا کردند

بہ چارہ سازی دل خستگانِ بیچارہ
نگاہ لطف ترا مایہ شفا کردند

ہر آنکہ از عرب و روم و شام و ہند و عجم
رسید بر در تو حاجتش روا کردند

سپاس بخت کہ بر در گہت رساند مرا
چہ جائے شکوہ کہ با من شہا جفا کردند

کلیدِ میکدہ کردند وقفِ پیر مغاں
بروئے جرعہ کشاں بابِ خلد وا کردند

قدش کہ سایہ ندارد طفیل او عثماں
ہزار شکر ترا سایۂ خدا کردند

دلچسپ حقائق و معلومات

[illegible]

معاصرین کے افکار و آراء

ورکنگ کمیٹی کے فیصلے پر نظر ثانی

[illegible]

روس و ترکی

[illegible]

(الجمل)

پنڈت مالویہ

[illegible]

مسلمانوں کے خلاف نفرت پھیلانے کی کوشش

[illegible]

ہندو سوسائٹی

[illegible]

ایشیائی اقوام کا اتحاد

[illegible]

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

[illegible]

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

Regd. No. L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 3 — DELHI MONDAY 9, JULY, 1934 — PRICE ONE ANNA

موجودہ انسانی سوسائٹی کی حالت

[illegible]

موجودہ سوسائٹی کے افراد میں جیسی بھی انتصادی اجتماعی سیاسی غیر مساوات پائی جاتی ہے اور جتنی بھی تکالیف و مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان سب کے لئے ذرائع پیداوار یعنی سرمایہ کی نجی ملکیت یا پرائیویٹ جائداد ذمہ دار ہے اگر اس کا خاتمہ ہو جائے یعنی پیداوار کے ذرائع سوسائٹی کی مشترکہ ملکیت قرار دے دئے جائیں تو ساری تکالیف اور غیر مساوات کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

(مسٹر گنپت خیر پا پلکھوہ)

فہرست امداد کنندگان مصیبت زدگان زلزلہ تحویل بیت المال امارت شرعیہ پھلواری شریف

[illegible]

میزان — سابق آمدنی — میزان کل

(محمد قمر الدین ناظم بیت المال)

کیمیائی اجزاء سے طبی اصول پر تیار کیا ہوا بہترین بے ضرر

رانی بال صفا پوڈر

گڈ فرینڈ اینڈ کمپنی کا یہ وہی مشہور و معروف تاج مارکہ پوڈر ہے جو بیشمار خوبیوں کے سبب عوام و خواص میں بے حد مقبول ہوا ہے اگر جناب نے ابھی تک اس کا تجربہ نہیں کیا ہے تو آج ہی اپنے مقامی ایجنٹ سے خرید لیجئے یا براہ راست ہم سے طلب فرمائیے۔
نمونہ کی شیشی ۹ ر کے ٹکٹ آنے پر ارسال کی جائے گی
[illegible]
سول ایجنٹ برائے انڈیا۔ ایس ایم عابد ۲۵۴ کٹرہ غلام محمد خاں بازار لال کنواں دہلی

مفت بالکل مفت مفت

آخر کیا چاہتا ہے

بے انداز دولت سے مالا مال ہونا۔ ملازمت یا روزگار حاصل کرنا اپنے بزرگوں کی روحوں سے ملاقات کرنا محبوب کو بس میں کرنا دشمن کو زیر کرنا۔ افسر کو مہربان کرنا کسی خطرناک مرض سے نجات حاصل کرنا یا اولاد کی خواہش ہے تو صرف ایک کارڈ بپتہ ذیل میں بھیج کر ہماری کتاب "توم کی امانت" مفت طلب کرو۔

پتہ: ہنس سرور بک ڈپو ۵ کرشن نگر لاہور

بیس فی صدی سے پچاس فی صدی تک کفایت

بہترین کٹ پیس کے نیڈل قیمت۔ ۱ سے ۲ روپیہ۔ ۱۰ تھی روپیہ نہایت کفایت اور حسب منشا مال۔ مارکین۔ سلک۔ چینٹ پوپلین ململ لٹھا۔ رفل سوتی کریپ وغیرہ ایک گز سے دو گز تک کا ٹکڑہ۔ ۱۰ روپیہ آرڈر کے ہمراہ آنا لازمی ہیں۔
مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

[illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

جنت و دوزخ [illegible]

خاموش تبلیغ [illegible]

پاک زندگی [illegible]

تحفۃ المحبین [illegible]

سیرۃ الحبیب [illegible]

احسن الوظائف [illegible]

تعلیم الاسلام [illegible]

فتاویٰ رشیدیہ [illegible]

منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

[illegible]

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

[illegible]

انتقادات

فتح الملہم شرح صحیح مسلم

(عربی) جلد اول مصنفہ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی استاذ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ضخامت ... کاغذ اعلیٰ ولایتی سفید کتابت وطباعت نظر فریب قیمت ... ملنے کا پتہ: کتب خانہ نعمانیہ دیوبند (ضلع سہارنپور)

سرکاری ملازمتوں میں اقلیتوں کا حصہ

حکومت ہند کے ہوم ڈپارٹمنٹ کی مفصل قرارداد

مرکزی اور صوبجاتی حکومتوں کے لئے قواعد وضوابط

شملہ ۔ ۷ جولائی ۔ حکومت ہند کے محکمہ داخلہ نے ایک طویل قرارداد منظور کی ہے جو مسٹر ایم جی ہیلٹ سیکرٹری کے دستخط سے شائع کردی گئی ہے اور جس کی رو سے سرکاری ملازمتوں میں اقلیتوں خصوصاً مسلمانوں کے لئے اسامیوں کی تخصیص کردی گئی ہے ۔ کیفیت حسب ذیل ہے :-

حصہ اول ۔ عام امور

حصہ دوم ۔ قواعد وضوابط

حصہ سوم ۔ آل انڈیا معیار کی ملازمتوں کے تقرر کا ضابطہ

کمیونل ایوارڈ کو مسترد کرانے کیلئے ہندو سبھائی کوشش

بنگال مسلم لیگ کا فیصلہ

بھائی پرمانند کی گل افشانی

مسلمانوں کا مسلک صرف فرقہ پرستی ہے

ہاتھ سے بننے کی صنعت کو فروغ دینے کی کوشش

حکومت نے ۵ لاکھ روپیہ سالانہ کی منظوری دیدی

ایک سادھو کو دس بید کی سزا

ضروری گزارش

قاسم العلوم

غیر ممالک میں بھی لاثانی

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

افسانہ

بہار وخزاں

بربادی کا پیش خیمہ

انگلستان جانیکا بہانہ

مفت خور دوستوں کے کرشمے

(۴)

والدہ ۔ کیوں بیٹے آج اس قدر خفگی کی کیا بات ہے ۔ کیا کہیں سے لڑ جھگڑ کر آئے ہو ؟

(باقی آئندہ)

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق ومغرب کی تازہ خبریں

کی اے ایسا بھی پریس کی طرف شکریہ ادا کرتے ہیں

حکومت فرانس کا استبدادی نظام

الجزائر کے مسلمانوں کیلئے عذاب الیم

الجزائر میں حکومت فرانس کی طرف سے میو مرنٹ ناظم امور عامہ کے عہدہ پر سرفراز ہیں ۔ انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف شدید اقدامات کیلئے قسم کھا رکھی ہے ۔ آپ نے مسلمانوں کی ہستی کو فنا کرنے کے لئے تین طریقے ایجاد کئے ہیں جن پر برابر عمل ہو رہا ہے ۔

(۱) عربی زبان کو درسگاہوں سے نکال کر اس کی جگہ فرانسیسی زبان داخل کر دی ہے ۔

(۲) اسلامی احکام کا اثر کم کرکے اس کی جگہ ... حرام امور کو دیدی گئی ہے ۔

(۳) وطنی اخبارات وصحافت کو بالکل ختم کر دیا گیا ہے تاکہ الجزائر کا کوئی باشندہ حکومت فرانسیسی کے استبداد کے خلاف اپنی آواز بلند نہ کرسکے ۔

اسلام اور مسلمانوں کے متعلق یہ طرز عمل اس متمدن اور مہذب حکومت کا ہے جس کو اپنی حریت وجمہوریت پر ناز ہے اور جس کی سیاست تمدن وحضارت پر قائم ہے ۔

حجاز اور عراق کے درمیان سڑک کی تعمیر

آئندہ سال حجاج کے لئے خشکی کا راستہ

عراق کی خبر ہے کہ متعدد انجینیر حجاز اور عراق کے درمیان سڑک تعمیر کرنے کیلئے بغداد روانہ ہوگئے ہیں تاکہ حجاج موٹروں کے ذریعہ خشکی کے راستے سے حجاز پہونچ سکیں ۔ حکومت عراق اور حجاز میں اس سڑک کی تعمیر پر اتفاق ہو گیا ہے اور انشاء اللہ سال آئندہ حجاج خشکی کے راستوں سے بھی سفر کرسکیں گے ۔

بحرین کے جزائر ایرانی حکومت کا جزء ہیں

وزیر خارجہ ایران کا دعویٰ

وزیر خارجہ ایران نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ بحرین کے جزائر ایرانی حکومت کے اجزاء لاینفک ہیں ۔ انہوں نے صرف اس دعوے ہی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ کلیفورنیا کی اسٹنڈرڈ آئل کمپنی کی شاخ بحرین کو برخاست کرنے کے بارہ میں جمعیۃ اقوام کو اطلاع دیدی ہے ۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر خارجہ ایران کے اس دعوے کو لندن میں تسلیم نہیں کیا گیا ۔

شرق اردن میں یہودیوں کے داخلہ کا امکان

یہودی قوم دابۃ الارض کی طرح نکل کر عربی ممالک میں برابر ہجرت کر رہی ہے ۔ فلسطین پر قبضہ کرنے کے بعد شرق اردن کو یہودیوں نے تاڑا ہے مگر وہاں ابھی سے ان کے داخلہ کے خلاف زبردست تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں ۔ سرحدوں پر آنے جانے والوں کی نگرانی شروع ہو گئی ہے اور عام اعلان کر دیا گیا ہے کہ کوئی یہودی ہجرت کر کے شرق اردن کی سرزمین میں قدم نہ رکھے ۔

مصری خاتون کو "صوت الحجاز" کا جواب

پہاڑی بدؤوں کی حالت زار کا نقشہ ؟

مصر کی ایک خاتون نے حج کے بعد اپنے مشاہدات مصر کے ایک اخبار میں شائع کئے ہیں جس میں لکھا ہے کہ مکہ کے لوگوں کی حالت نہایت ابتر ہے اور جب ان کو نیم برہنہ دیکھا جاتا ہے تو آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں ۔ اخبار "صوت الحجاز" نے موصوفہ کے اس الزام کا شرح وبسط کے ساتھ جواب دیا ہے اور لکھا ہے کہ موسم حج میں اطراف کے پہاڑوں سے ہزاروں کی تعداد میں بدو چلے آتے ہیں جو مطوفین کی خدمات کرتے ... کہ وہ نیم برہنہ رہتے ہیں ۔ اس لئے حجاج کا فرض ہے کہ ان پہاڑی بدؤوں اور شہری لوگوں میں امتیاز کریں اور حکومت کو بدنام کرنے سے احتراز کریں ۔

یمن کی شکست یورپین سیاست کی شکست ہے

حدیدہ میں یمنی وفد کی گفت وشنید

یمنی اور اسلامی وفد جو مکہ مکرمہ سے معاہدہ کے متعلق گفت وشنید کرکے حدیدہ روانہ ہوا تھا وہ حدیدہ پہونچ گیا ۔ وفد اسلام نے امیر فیصل سے ملاقات کرکے یمن کی طرف مراجعت کی یمنی وفد اس وقت تک حدیدہ میں رہے گا جب تک کہ معاہدہ کی توثیق وتصدیق سرکاری طور پر نہ ہو جائے ۔ معاہدہ کے متن سے امام یحییٰ نے اتفاق کر لیا ہے ۔ اب صرف اس پر دستخط کرنے باقی ہیں ۔

اس سلسلہ میں ایک فرانسیسی اخبار لکھتا ہے کہ سلطان ابن سعود کی فتح نے نہ صرف امام یحییٰ کو شکست دی ہے بلکہ یورپ کی دو بڑی حکومتوں کی سیاست کو زبردست ہوئی ہے ۔

جرمنی کا ہٹلر اور حجاز کا سلطان ابن سعود

ایک جاپانی اخبار کا دلچسپ تبصرہ

جاپانی اخبار "یوماما" جرمنی کے ہٹلر اور حجاز کے سلطان ابن سعود کا دلچسپ مقابلہ کرتا ہوا لکھتا ہے کہ جو شخص ان دونوں فرمانرواؤں کی حالت پر غور کرے گا اس کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ سلطان ابن سعود یورپ کے اکابر رجال سے کسی طرح کم نہیں ہیں ۔ اگر ہم یہ کہیں تو مبالغہ نہ ہوگا کہ ہر ہٹلر کو جو اسباب اور ذرائع مہیا ہیں اگر وہ سلطان ابن سعود کو ملتے ... اور سلطان صحرائے عرب کے بجائے جرمنی میں فرمانروائی کرتے تو وہ ہر ہٹلر سے بڑھ جاتے ! اگر ہر ہٹلر سلطان ابن سعود کی جگہ حجاز میں ہوتے تو وہ کوئی کام بھی نہ کرسکتے !

لندن کے ایک اخبار کی گپ

ایک ہندوستانی لڑکا دریا میں رہتا ہے

اسٹار ڈیلی کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ لندن کے کسی اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ ... (مدراس) کے کسی دریا میں ۱۴ سال کا ایک ہندوستانی لڑکا مچھلیوں کی طرح پانی کے اندر ہی رہتا ہے اور اس کی خوراک مچھلیاں اور گھاس پات ہے ۔ وہ پانی ہی کے اندر سوتا بھی ہے اور سوائے سر کے باقی تمام جسم پانی کے اندر ہی چھپا رہتا ہے ۔

اس پر اسٹار ڈیلی تبصرہ کرتا ہوا لکھتا ہے کہ اگر یہ انکشاف ہے تو بالکل صحیح ہے ۔ اور اس قابل ہے کہ سائنس کے پہلو بہ پہلو اس کو جگہ دی جائے !

بیک وقت آٹھ بچوں کی پیدائش

شمالی چین میں ایک عورت کے بطن سے بیک وقت آٹھ بچے پیدا ہوئے ہیں ۔ نومولود جماعت میں سات لڑکے اور ایک لڑکی ہے اور سب کے سب تندرست ہیں ۔ یہ عورت چین کے ایک ملاح کی بیوی ہے جو آٹھ بچوں کی پیدائش سے بہت ہی خوش ہے کیونکہ چین کے قدیم افسانہ کے مطابق اس کا خیال ہے کہ وہ ایک چاند اور سات ستاروں کی پیدائش کا باعث ہوئی ہے ۔

جاوی مسلمانوں کا حکومت سے مطالبہ

قرآن کریم کی توہین کرنے والوں کو سزا دی جائے

حجاز ریلوے کی ترقی کا نیا دور

مکہ مکرمہ کا اخبار "صوت الحجاز" لکھتا ہے کہ سلطان المعظم ابن سعود کی مساعی سے حجاز ریلوے کی بہت سی مشکلات حل ہو گئی ہیں ۔ توقع ہے کہ مدینہ منورہ کے راستہ سے آنے والے حجاج اسی سال ریل کے ذریعہ سفر کرسکیں گے ۔

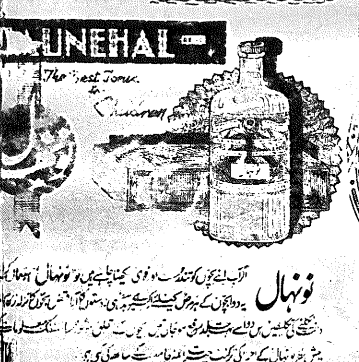

نونہال

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

رسول اللہ صلعم کے دو تذکرے مفت اور رعایتوں کی انتہا

نظام المشائخ کا چندہ سالانہ ڈھائی روپے کی بجائے صرف ایک روپیہ

المشتہر منیجر رسالہ نظام المشائخ ۱۹ کوچہ چیلان ۔ دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۳۰ ربیع الاول ۱۳۵۳ ہجری

کانگریس کی "دوستی" اور "دشمنی" کا معیار

ایک "قوم پرور" اخبار کی "قوم پرستی"

"مولانا محمد علی نے کچھ عرصہ سے "بیہودہ گوئی" اپنا وطیرہ (وتیرہ) بنالیا ہے جب کبھی تقریر کرنے کھڑے ہوتے ہیں دو ایک باتیں ضرور ایسی بیہودہ کہدیتے ہیں جن پران کے دوستوں تک کو افسوس کرنا ہوتا ہے ...... ہم حیران ہیں کہ کانگریس کے ایک سابق پریزیڈنٹ کی اس درجہ "گراوٹ" پر بجز پڑھنا ...

سے قومی تحریک کو کامیاب بنانا چاہتے ہیں اس وقت مقدم فرض یہ ہے کہ وہ پناسا راتہ ان مسلمانوں ہیں جو مخلصانہ حب الوطنی کے جذبات پیدا کرنے میں صرف کریں جو مسلمانوں کو غلط راستہ پر ڈال کر حصول آزادی میں سدراہ بن رہے ہیں۔ اگر وہ اتنی ہمت نہیں رکھتے تو بہتر یہی ہے ...

دوسرا سوال نفس مسئلہ کا ہے معاصر تیج نے ڈاکٹر صاحب کے خلاف صرف اتنی سی بات پر دو لمبے چوڑے افتتاحیے لکھ مارے کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنی تقریر میں ہندو مسلم اتحاد پر کیوں زور دیا اور ڈاکٹر مونجے کے افتراق انگیز بیانات کی کیوں مذمت کی حالانکہ یہ دونوں باتیں کانگریس کے اصول کے عین مطابق تھیں اور اس کے سے ...

قوم پرستی نے وہ کون سے اصول ہیں جن کے مطابق تو ہندو مسلم اتحاد کی تلقین کرنے والے ڈاکٹر انصاری کو نوکر رکھے ہاتھوں لیا جا سکتا ہے اور ہندو مسلم اتحاد کی راہ میں مزاحم ہونے والے پنڈت مالویہ کو کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا۔

ملازمتوں میں اقلیتوں کا حصہ

سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کے ساتھ بے انصافی کی شکایت دیرینہ ہو چکی تھی اور اس مسئلہ پر روز بروز تلخی زیادہ بڑھتی جاتی تھی۔ اخبارات میں برابر اعداد و شمار شائع ہوتے تھے اور مختلف سرکاری محکموں میں مسلمانوں کی قلت اور دوسری ملتوں کی کثرت پر نہایت سخت و ناگوار مضامین لکھے جاتے تھے۔ اسمبلی اور کونسلوں میں بھی اس موضوع پر اکثر سوالات ہوتے تھے اور مختلف فرقوں کے نمائندوں کی جانب سے ...

جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے ہم یہ تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں کہ حکومت ہند نے ان کے ساتھ کوئی رعایت کی ہے یا اس کا یہ فعل مسلمانوں کی قوم پر کوئی احسان عظیم ہے جس کے لئے اسے ممنون منت ہونا چاہئے۔ اس قسم کی تمام گفتگوئیں بالکل لغو ہیں۔ حکومت نے جو کچھ کیا ہے وہ بہت بڑی حد تک اینگلو انڈینوں اور یورپ بینوں کی خاطر ہے جس پر ہم ابھی آگے چل کر روشنی ڈالیں گے۔ مسلمانوں کے ...

دار الحکومت

جمنا کی طغیانیوں سے ایک نوجوان کی نجات

خلیفہ اور اس کے شاگردوں کا قابل تحسین کارنامہ

دہلی ۹ جولائی۔ دریائے جمنا کے چڑھنے کے اترنا شروع ہو گیا ہے اور دیہات کو فی الحال کوئی خطرہ نہیں ہے۔ گذشتہ شام کو جمنا کے کنارے ایک افسوسناک حادثہ پیش آگیا اگر بروقت خبر نہ مل جاتی تو ایک شخص لہروں کی نذر ہو جاتا۔ ایک بنگالی نوجوان جمنا کے کنارہ پر بیٹھا ہوا تھا کہ پانی کی لہروں نے کنارہ توڑ ڈالا اور نوجوان پانی کی زد میں آگیا۔ اس نے بچنے اور کنارہ پر پہنچنے کی بہت کوشش کی مگر وہ کامیاب نہ ہوا اور آخر امداد کے لئے چلایا ... انتہا میں جو اس وقت کنارہ پر کھڑے ہوئے بارش میں بھیگ رہے تھے نوجوان کو بچانے کی جرأت نہ کر سکے آخر نوجوان بنگالی کی بیوی نے رونا شروع کیا اور لوگوں سے امداد کے لئے عاجزانہ التماس کی اور اس پر ایک خلیفہ کو رحم آگیا اور وہ اپنے شاگردوں کو لیکر دریا میں کود پڑا بڑی کوشش کے بعد نوجوان کو صحیح و سلامت کنارہ پر لانے میں خلیفہ اور اس کے شاگرد کامیاب ہو گئے۔

پرانے قلعہ سے چاندی کی سل برآمد

ملزم نے اپنی چوری آپ ہی بتادی

دہلی ۹ جولائی۔ کل صبح پرانے قلعہ کے پاس چاندی کی ایک بھاری سل برآمد ہوئی معلوم ہوا ہے کہ ۲۳ جون کی رات کو ناسک کے قریب ایک بیسے تقریباً ایک من چاندی کی سل قیمتی دو ہزار روپیہ چوری ہو گئی تھی ریل کی ایک دوسری چوری کے سلسلہ میں پولیس نے اندر سے ایک شخص کو گرفتار کیا۔ ریل کی چوری کے جرم میں یہ مجرم سزا پاچکا ہے اس کے بیان دینے پر پولیس اسے دہلی لائی مسٹر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اپنے ہمراہ اسے پرانے قلعہ کے پاس لے گئے وہاں اس نے ریلوے لائن کے قریب سے سل مذکور برآمد کردی اسی سلسلہ میں بریلی کا ایک شخص بنام لال عرف سانو بھی گرفتار کیا گیا ہے تحقیقات جاری ہے اور حیرت انگیز انکشافات کی توقع ہے۔

سب جج کے ریڈر کا چالان

رشوت ستانی کے انسداد کا طریقہ

دہلی ۱۱ جولائی۔ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس ینگ نے رشوت ستانی کے خلاف جو تقریر کی تھی اس کے بعد دہلی کے سب جج شیخ عبد الرحمٰن صاحب نے رشوت ستانی کے خلاف جد و جہد شروع کردی اس سلسلہ میں اپنے ریڈر ہزاری لال کو پولیس کے سپرد کردیا تھا کل پولیس نے زیر دفعہ ۱۶۱ مسٹریل (؟) کی عدالت میں ہزاری لال کا چالان پیش کردیا۔ اس کے خلاف یہ الزام ہے کہ اس نے ملازموں کی ضمانتوں کے روپیہ میں سے ۳۱۵ روپے خود رکھ لئے مقدمہ ۱۰ جولائی کے لئے ملتوی ہو گیا سب جج کی اس مقدمہ میں شہادت ہوگی۔

سی آئی ڈی انسپکٹر کے مکان میں چوری

سات ہزار روپے کا مال غائب

دہلی ۱۱ جولائی۔ سپرنٹنڈنٹ کے ایک سی۔ آئی۔ ڈی۔ انسپکٹر کی کوٹھی نمبر ۱۲ واقع دریا گنج میں چوری ہو گئی چور دیوار کی کھڑکی میں نقب لگا کر کوٹھی میں داخل ہوئے تجوری میں نقد اور باقی زیورات اڑا کر لے گئے کل قیمت سات ہزار روپے کا لگایا جاتا ہے۔

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

دہلی ۱۱ جولائی۔ گندم شرتی ۱۰ سے ۱۵ سیر تک + گندم سرخ ۱۰ سے ۱۶ سیر تک گندم سفید ۱۵ سے ۱۶ سیر تک + چنا ۱۹ سیر + جو ۲۳ سے ۲۵ سیر تک جوار ۱۳ سے ۱۴ سیر تک + باجرہ ۱۶ سیر + (فی روپیہ)

آٹا چکی کا ۱۱/۲ + آٹا نمبر ایک فلور مل کا ۳/- + نمبر ۲ -/۱/۱۰ + بیسن -/۵/۲ + ربا ۱/۲ + دال ماش سبز -/۱۰ + دال ماش سیاہ ... دال مونگ -/۱۰/۲ + دال ارہر قسم اول -/-/۵ قسم دوم ... + چاول قسم اعلیٰ ... + قسم معمولی ... + چاول سوٹے ... گھی قسم اعلیٰ ... + قسم دوم ... + گڑ دیسی ... گڑ لاہوری ... + کھانڈ دیسی ... + قند ... قند جاوا ... + کاندی ... + کری خشک ... + بھوسہ سفید ... + بھوسہ ماش ... (فی من) سونا پاٹلہ ... + نیشنل بینک ... + دیسی ... (فی تولہ) گنی ... (فی عدد)

چاندی نمبر اول ... + نمبر دوم ... + گدھی ... تیزابی ... (فی سینکڑہ)

بکری کا گوشت ۴ آنہ سیر + گوشت مچھلی ۵ آنہ سیر +

قمار بازی کے اڈہ پر پولیس کا چھاپہ

۴۹ جواری گرفتار

رنگون ۱۰ جولائی۔ پولیس نے چاندنا کلب کے قریب ایک مکان پر چھاپہ مارا جہاں قمار بازی ہو رہی تھی چنانچہ پولیس نے ۴۹ آدمی جن میں کئی کلرک بھی ہیں گرفتار کر لئے اور ۱۸۰ روپیہ کی رقم بھی اپنے قبضہ میں کرلی۔

وائس چانسلر وان پاپن کے مکان پر پھر پہرہ لگا دیا گیا

جرمنی پارلیمنٹ میں ہر ہٹلر تقریر کریں گے

بحری معاملات پر برطانوی اور فرانسیسی وزراء کی گفت و شنید

برلن ۱۰ جولائی۔ کل وائس چانسلر کیپٹن وان پاپن کو خفیہ پولیس کے ہیڈ کوارٹر پر بلایا گیا جہاں ان کا بڑی سختی کے ساتھ امتحان لیا گیا۔ وائس چانسلر کے گھر پر دوبارہ پولیس کا پہرہ لگا دیا گیا جمعہ کے روز ریشتاغ (جرمنی پارلیمنٹ) کا اجلاس منعقد ہوگا جس میں ہر ہٹلر پیپلز پالیسی اور لوگوں کو گولی سے اڑا دینے کے معاملہ پر ایک تقریر کریں گے جنرل ایمل نے تمام اداروں کو آج سے ۱۸ اگست کے لئے رخصت کرنے کا حکم دیدیا ہے اس عرصہ میں سوائے ضروری مواقع کے ہر قسم کی وردیوں کا استعمال ممنوع قرار دیدیا گیا ہے۔

رگبی ۱۰ جولائی۔ برطانوی اور فرانسیسی وزراء کے گفت و شنید کے بعد ذیل کا اعلان شائع کیا گیا ہے مسٹر بارتھو وزیر معاملات خارجہ فرانس آج صبح دفتر خارجہ میں جمع ہوئے جہاں بحری اور بری وزراء کا اجتماع تھا گفتگو میں یورپ کی دو حکومتوں کے درمیان باہمی مفاد پر انشراح صدر کے ساتھ گفتگو ہوئی۔ بحری کانفرنس کی تیاریاں بھی عمل میں آرہی ہیں۔ یہ گفت و شنید کل دوبارہ پھر شروع ہوگی اور بحری معاملات بھی زیر بحث آئیں گے۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس کی تیاریاں

پچاس ہزار ممبروں کے بھرتی ہونے کی توقع

بمبئی ۱۰ جولائی۔ استقبالیہ کمیٹی کے لئے ممبروں کی بھرتی کا کام ... شامل ہیں۔ استقبالیہ کمیٹی کی میٹنگ ۵ جولائی کو منعقد ہوگی جس میں مختلف عہدے منتخب کئے جائیں گے۔ اور اجلاس کے سلسلہ میں مختلف انتظامات کی دیکھ بھال کے لئے سب کمیٹیاں مقرر کرے گی۔ والنٹیر سب کمیٹی میں اب تک کچھ سو والنٹیر بھرتی کئے جاچکے ہیں۔ کمیٹی ایک ٹریننگ کیمپ بھی کھولنے والی ہے پنڈال سب کمیٹی کا آج شام کو اجلاس منعقد ہوگا جس میں پنڈال کی تعمیر کے متعلق ٹھیکیداروں سے موصول شدہ تخمینوں پر غور ہوگا۔ اب یہ کم و بیش طے ہو گیا ہے کہ کانگریس سیشن چرچ گیٹ اسٹیشن کے بالمقابل میدان میں منعقد ہوگا اور سودیشی نمائش آزاد میدان میں ہوگی۔ بمبئی پراونشل کانگریس کمیٹی اپنے حلقے میں ہزار ممبر بھرتی کر چکی ہے اور ستمبر تک پچاس ہزار ممبروں کے بھرتی ہونے کی امید ہے۔

پہاڑ گرنے سے تین افراد زندہ درگور

سونام گنج ۱۰ جولائی۔ آسام فلڈ ریلیف کمیٹی کے ذمہ دار رکن نے اطلاع دی ہے کہ آسام میں پہاڑی حصہ گر جانے کے باعث مغربی تار پور کے تین اشخاص زندہ درگور ہوگئے اور گنگا کرا اور رنگ پور میں ناج کے کھیت ریگستان میں تبدیل ہوگئے ہیں۔

ایک مسلم زمیندار کا دردناک قتل

نعش تالاب سے برآمد ہوئی

کیرانہ ۸ جولائی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پرسوں صبح موضع ترکہ علاقہ بڑوت کے ایک زمیندار محمد حسن کو کسی نے قتل کر دیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ زمیندار کا کاشتکاروں سے کچھ جھگڑا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ زمیندار کا گلا گھونٹ کر نعش کو تالاب میں ڈال دیا گیا۔ زمیندار قصبہ کیرانہ کا رہنے والا ایک نوجوان شخص تھا اور کیرانہ میونسپل بورڈ کا چیئرمین رہ چکا تھا۔ نعش تالاب سے برآمد ہوکر پوسٹ مارٹم کے لئے میرٹھ روانہ کردی گئی ہے۔ پولیس معاملہ کی تحقیقات کر رہی ہے۔ شہر میں اس واقعہ سے بڑی سنسنی پھیلی ہوئی ہے ہنوز کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

ہریجن طلباء کو مفت تعلیم دیجائے گی

کوکناڈا ۱۰ جولائی۔ مشرقی گوداوری ڈسٹرکٹ بورڈ نے اپنے ایک ریزولیوشن میں مڈل اور ہائی اسکولوں میں ہریجن طلباء کو مفت تعلیم دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت نے دس فی صدی طلباء کو مفت تعلیم دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ اب اس کے علاوہ جو خرچ آئے گا وہ بورڈ خود برداشت کرے گا۔

ڈاکٹر ٹیگور کا سفر فلسطین

شانتی نکیتن ۹ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر ٹیگور کی صحت سیر و سیاحت کے قابل ہوگئی ہے آپ عنقریب فلسطین تشریف لیجائیں گے اور وہاں جاکر جیہات کی تعمیر جدید کے کاموں کا معاینہ فرمائیں گے۔

کوہ ہمالیہ میں زلزلہ کے جھٹکے

رشیکیش ۹ جولائی۔ ہمالیہ پہاڑ کے مقام کیدار ناتھ میں زلزلہ کے چند جھٹکے محسوس ہوئے مگر جان و مال کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ زلزلہ کے جھٹکوں میں تمام لوگ گھروں سے نکل کر باہر آگئے اور سخت خوف و ہراس پھیل گیا۔

لاہور کے قریب ہوائی جہاز تباہ ہوگیا

لاہور ۹ جولائی۔ کل لاہور سے ۳۵ میل کے فاصلہ پر ایک ہوائی جہاز پرواز کرتے ہوئے ٹوٹ گیا۔ جہاز پرزہ پرزہ ہوگیا مگر ہوا باز کو کوئی گزند نہیں پہونچی۔

مجلس احرار ہند کی کانگریس میں شمولیت

لاہور ۹ جولائی۔ مجلس احرار کی ورکنگ کمیٹی نے کانگریس میں شریک ہونے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ قوم پرست حلقوں میں اس فیصلہ پر اظہار پسندیدگی کیا جا رہا ہے۔

کانگریس کا پروگرام اشتراکی ہے

کراچی میں گاندھی جی کا بیان

کراچی ۹ جولائی۔ خالق دینا ہال میں کل اتوار کو گاندھی جی نے سندھ کے کانگریسیوں ... کی تبلیغ ہندو مسلم اتحاد، اچھوت پن کا خاتمہ کسانوں کی تنظیم کا پروگرام بڑا سرگرم پروگرام ہے۔ کارکنان اس پر پوری سرگرمی سے پرچار و عمل کریں۔ آپ نے فرمایا کہ اب نہ جیل جانے کی اور نہ ہی سول نافرمانی کی ضرورت ہے۔ کانگریس کا پروگرام درحقیقت اشتراکی ہے۔ کمیونل ایوارڈ کے سلسلہ میں آپ نے فرمایا کہ مسلمان ایوارڈ کو نا منظور کرنے کو تیار نہیں جبکہ سکھ اور ہندو اسے منظور نہیں کر سکتے ... اس سلسلہ میں کانگریس کا فیصلہ بہت دانشمندانہ فیصلہ ہے۔

سیلاب زدہ شیر کی پریشانی

ایک مچان پر چڑھ گیا

شیر ناگر ۹ جولائی۔ ایک اطلاع ملی ہے کہ سیلاب کی وجہ سے ایک شیر سیلاب میں تیرتا ہوا مچان پر چڑھ آیا نیپالی کی بیوی نے فوراً ہی اپنے بچاؤ کے لئے جگہ کی اور اس گھاس پھوس کی چھت میں سوراخ کرکے اپنے بچہ کو لیکر نیچے اتری اور ہمسایہ مکان کی چھت پر چڑھ گئی اور کئی گھنٹے تک انہیں یہاں رہنا پڑا جب نیپالی واپس آیا تو ان کو ایک محفوظ جگہ لے گیا اور اس اثنا میں ایک شکاری کو بلایا گیا جس نے آکر شیر کو گولی سے ہلاک کر دیا۔

سرحد پر ہوائی بمباری کی گئی تھی؟

اسمبلی میں تحریک التوا ء کا اجلاس

شملہ ۹ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ اسمبلی کے اس اجلاس میں قوم پرور پارٹی کے ایک رکن صوبہ سرحد پر ہوائی بمباری کے خلاف تحریک التوا پیش کرنے والے ہیں۔ لیکن چونکہ عام طور پر اس واقعہ کا کسی کو علم نہیں ہے اس لئے شاید تحریک پیش نہ ہو سکے گی گذشتہ سال بھی جنگ میں بمباری کی گئی اور اس پر تحریک التوا ء بھی پیش کی گئی تھی۔

مہادیو ڈیسائی اور منی بہن پٹیل کی رہائی

قبل از میعاد ۱۸ سیاسی اسیر جیل کے باہر

بلگام ۹ جولائی۔ گاندھی جی کے پرائیویٹ سکریٹری مہادیو ڈیسائی جو گذشتہ اگست میں گاندھی جی کے ساتھ گرفتار ہوئے تھے آج رہا کر دئے گئے۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل کی صاحبزادی منی بہن پٹیل میعاد ختم ہونے سے پہلے رہا کر دی گئیں۔

احمد آباد ۹ جولائی۔ کل سابرمتی جیل سے ۱۸ سیاسی قیدیوں کا جتھہ قبل از میعاد رہا کر دیا گیا باقی ۲۸ سیاسی قیدی آئندہ ہفتہ رہا کر دئے جائیں گے۔

پنڈت مالویہ کا آئندہ طرز عمل

ولایت کو وفد لیجانے کی تردید

بمبئی ۹ جولائی۔ پونہ کے ایک اخبار کے ساتھ دوران ملاقات میں پنڈت مدن موہن مالویہ نے فرمایا کہ کمیونل ایوارڈ کے سلسلہ میں انگلستان کو سرکردہ ہندوؤں کے ایک وفد لے جانے کی جو خبر اخباروں میں شائع ہوئی ہے وہ بالکل بے بنیاد ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ انہوں نے جو کچھ تجویز کیا تھا کہ وہ اپنے خیالات بنارس میں کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کے روبرو پیش کریں گے ... کمیٹی کے رویہ پر منحصر ہے ... کی تبلیغ دیکھنا ہوتی جا رہی ہے مگر اس کے باوجود وہ اپنے دوستوں سے مشورہ کئے بغیر کوئی کارروائی نہیں کریں گے۔

برطانیہ اور فرانس کی بحری معاملات پر گفتگو

لندن ۱۰ جولائی۔ کل وزیر خارجہ فرانس اور برطانیہ میں گفت و شنید شروع ہوگئی تقریباً ڈھائی گھنٹہ تک گفتگو جاری رہی۔ فرانس کی جانب سے مسٹر بارتھو وزیر خارجہ اور برطانیہ کی جانب سے سرسائمن نمائندگی کر رہے تھے۔ اس اجتماع میں یورپ کے موجودہ حالات پر غور کیا جائیگا نیز فرانسیسی اور انگریزی بحری تعلقات پر گفتگو ہوگی۔

لندن اور پیرس پر حملہ ہوگا؟

جرمنی کی خفیہ تیاریاں

لندن ۹ جولائی۔ لندن کے ماہوار رسالہ نائن ٹینتھ سنچری میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں اس راز کا انکشاف کیا گیا ہے کہ جرمنی، پیرس اور لندن پر ہوائی حملہ کرنے کے لئے خفیہ سکیمیں مرتب کر رہا ہے۔ اخبار مذکور کی یہ اطلاع محض اختراع ہی نہیں ہے بلکہ اس کے تحریری ثبوت موجود ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ جرمن ریلیں وزیر کے ایک وزیر نے چند دستاویزات کا انکشاف کیا ہے جس سے جرمنی کی اس خفیہ سکیم کی تصدیق ہوتی ہے ان دستاویزات میں خفیہ ... ہے جس میں تجویز کیا گیا ہے کہ لندن اور پیرس کی زمین دوز ریلوں میں زہریلی گیس یا جراثیم چھوڑنے کا تجربہ کیا جائے بیان کیا جاتا ہے کہ اس ہدایت پر ہر ہٹلر کی اجازت سے عمل بھی کیا جا چکا ہے ایک اور دستاویز میں فرانس کے بہت سے شہروں پر ہوائی جہاز سے حملہ کرنے کی سکیم ہے۔

دو ہوائی جہاز ریزہ ریزہ ہوگئے

سات اشخاص کی افسوسناک ہلاکت

جنیوا ۹ جولائی۔ کل ایک کانسٹنس کے نزدیک جرمنی ہوائی جہاز تباہ ہوگئے جس کے باعث سات آدمی ہلاک ہوئے۔ پہلے جہاز میں تین اشخاص اور دوسرے میں ایک ہوا باز ... ہلاک ہوئے ... ہوائی مستقر سے روانہ ہو رہے تھے کہ کسی طرح ان میں آگ لگ گئی۔ اس سلسلہ میں ہوائی مستقر کے ایک ذمہ دار شخص کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

جاپان میں چار اشتراکیوں کو سزا

ٹوکیو ۹ جولائی۔ چار اشتراکی لیڈروں کو اشتراکیت پھیلانے کے جرم میں دس سال سے حبس دوام تک کی سزا دیدی گئی۔ کیونکہ ان کی سرگرمیوں سے قائم شدہ قانون کے خلاف نقض امن کا اندیشہ تھا۔

لندن میں بحری کانفرنس کی تیاریاں

جاپانی نمائندہ کی روانگی

ٹوکیو ۱۰ جولائی۔ جنرل ہیاشی نے امیر البحر اوکاڈا کو مجبور کیا کہ معاملہ پر قومی مدافعت کی تدابیر کی وضاحت کے لئے طلب کیا ہے۔ جاپان کی وزارت بحریہ نے لندن کی بحری کانفرنس کی شرکت کیلئے کپتان ایوا شیتا کو نمائندہ مقرر کیا ہے آپ عنقریب ٹوکیو سے لندن روانہ ہو جائیں گے۔ جاپان کے کابینہ میں وزراء کے سکریٹری پارلیمنٹ کے ارکان ہوا کرتے تھے مگر اب جدید کابینہ میں ان کے بجائے افسر لوگ سکریٹری مقرر کئے گئے ہیں اور ان میں سے سات کا انتخاب بھی عمل میں آگیا ہے۔

کپورتھلہ میں ایک سو سے زائد مسلمانوں کی گرفتاری

جرمانہ کی وصولی کیلئے جائدادوں کی فروخت

کپورتھلہ ۱۰ جولائی۔ سول نافرمانی کی تحریک کے سلسلہ میں اب تک ایک سو سے زیادہ مسلمان گرفتار ہو چکے ہیں جنہیں مختلف میعادوں کی سزائیں بھی دی جا چکی ہیں کئی سزا یافتہ مسلمان ایسے ہیں جن پر جرمانہ کیا گیا ہو جرمانہ ادا نہ کرنے پر افسران قیدیوں کے رشتہ داروں سے جرمانہ وصول کر رہے ہیں اور ان کی جائداد فروخت ہو رہی ہیں۔

ایک فوجی سپاہی کی شیطنت

تین قصابوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا

بمبئی ۱۰ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ ... ایک سپاہی نے جس کو پاگل بتایا جاتا ہے، گولی چلا دی جس سے تین قصاب اور ایک بھیڑ ہلاک ہوگئی۔ قصابوں کی ایک جماعت بھیڑوں کے ایک گلہ کو ذبح میں لیجارہی تھی ان کا راستہ اس جگہ سے ہے جہاں راجپوتانہ رائفلز کی مسلح گارد کا پہرہ رہتا ہے۔ جب یہ جماعت قریب پہونچی تو ایک سپاہی نے چار گولیاں چلائیں جس سے ایک بھیڑ اور دو اشخاص تو فوراً ہلاک ہوگئے اور تیسرا آدمی کچھ دور بھاگ کر ہلاک ہوگیا سپاہی نے قریب کی چوکی میں جاکر اپنے آپکو پولیس کے حوالہ کر دیا۔

گاندھی جی ایک ہفتہ کا برت رکھینگے

کراچی ۱۰ جولائی۔ اجمیر میں اصلاح پسند ہندوؤں کی طرف سے ایک سناتنی لیڈر پر جو حملہ ہوا تھا اس کا کفارہ ادا کرنے کے لئے گاندھی جی نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ ۷ اگست سے ایک ہفتہ کے لئے برت رکھیں گے۔ گاندھی جی نے اجمیر کے جلسہ میں اپنے کفارہ اور برت کا اعلان کیا تھا۔ ان کے اس فیصلہ سے کانگریسی حلقوں میں اضطراب پھیل گیا ہے۔

کانگریسی ممبران میں مکہ بازی

الہ آباد ۱۰ جولائی۔ کل ٹاؤن کانگریس کمیٹی کے انتخاب میں بڑی گڑبڑ رہی آخر بابو پرشوتم داس ٹنڈن کو رائے شماری بند کرنی پڑی۔ پارٹی بازی کی اسپرٹ یہاں تک بڑھ گئی کہ آپس میں گھونسہ بازی تک کی نوبت آگئی اور پولنگ اسٹیشن تک توڑ دیا گیا۔

غازی پور میں ہندو مسلم کشیدگی

لکھنؤ ۱۰ جولائی۔ خانہ آباد میں محرم کے موقعہ پر جو ہندو مسلم فساد ہوگیا تھا اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ کوتوالی کی حدود میں نصف محلوں اور ۱۲ گاؤں میں اب تک ہندو مسلم کشیدگی باقی ہے۔ اس لئے پولیس کی تعداد میں مزید اضافہ کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے۔

ہندوستان پر حملہ کرنے کیلئے بالشویک روس کی تیاریاں

چینی ترکستان کو فوجی مرکز بنانے کا عملی اقدام

جاپانی نیوز ایجنسی کا تہلکہ انگیز انکشاف

ٹوکیو (بذریعہ ڈاک) جاپانی نیوز ایجنسی نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کو ایسی اطلاعات ملی ہیں جن سے چینی ترکستان میں روسی مداخلت پر روشنی پڑتی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ روس ترکستان میں فوجی مرکز بنانے کا اقدام کر رہا ہے تاکہ ہندوستان پر آسانی سے حملہ کیا جا سکے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اس نے مندرجہ ذیل طریقے اختیار کئے ہیں۔

(۱) چینی ترکستان میں تجارت کی اجارہ داری اور تجارتی منڈیوں پر قبضہ۔

(۲) چینی ترکستان میں مسلم حکومت قائم کرنا۔

(۳) ہندوستان اور تبت میں اشتراکی سرگرمیوں کو جاری کرنے کے لئے ...

آسام کا تمام رقبہ سیلاب کی زد میں

مکانات، غلہ، کپڑا اور مویشی طوفان کی نذر ہوگئے

سینکڑوں مردوں اور عورتوں کا اتلاف جان

گوہاٹی ... بارش اور سیلاب کے متعلق مزید اطلاعات مظہر ہیں کہ سیلاب نے آسام کو ہر طرف سے گھیر لیا ہے۔ مکانات منہدم ہوگئے ہیں اور غلہ، کپڑا اور مویشی پانی کی نذر ہوگئے ہیں۔ سینکڑوں مرد اور عورتیں غرق ہوگئی ہیں ...

فرقہ وارانہ مسائل میں کانگریس کا مسلک

ایک پہاڑی ہندو کو لوہ ڈاکہ قتل

اطالوی سفیر کابل بھیج گئے

یو۔پی میں زبردست ڈاکے

مسلح نمبرداروں نے ... پر حملہ کر دیا

کونسلوں میں عورتوں کو حق رائے دہی

ریلوے اسٹاف مسافروں سے بد سلوکی کرتا ہے

ستارہ تیل

ایک محدث کی یادگار

سرکاری فرقہ وارانہ حل اور مسلمانان بنگال

بنگال مسلم لیگ کی کونسل کی قرارداد

ازبلا چھپ کر تیار ہوگئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق، یا اسلام کی گذشتہ عظمت و سطوت کا نقشہ قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلم لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے۔ اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے۔ اور دوسروں کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اس کے حجم اور اس کی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جا سکے۔ ... پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اس لئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

افغانستان میں سیلاب کی تباہ کاریاں

۲ سو مویشی اور ۱۹۶ اشخاص ہلاک

پشاور ۷ جولائی۔ افغانستان کے شمالی صوبہ ایک میں زبردست سیلاب آگیا ہے جس میں سینکڑوں آدمی مر گئے۔ تازہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ ۱۹۶ آدمیوں کی جانیں تلف ہوگئی ہیں اور اسی طرح تقریباً ۱۹۹ مویشی ہلاک ہوگئے۔ بکثرت مکانات منہدم ہوگئے ہیں۔ سرائیں، دکانیں اور مساجد وغیرہ سب گرگئیں۔ سیلاب کی ابتداء بارش سے ہوئی۔ سرکندہ اور دورہ زمان تو بالکل بہ گئے چنانچہ ان کا کہیں نام و نشان تک نہیں ہے۔

قلعہ نو دہرات سے بھی سیلاب کی خبر آئی ہے وہاں سرکاری عمارات چنگی گھر اور بکثرت پلوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔

سن کے ایک کارخانہ میں جنگ

بوتلوں اور اینٹوں کا استعمال

بارود سے سات آدمی ہلاک

بچوں کو سنیما دیکھنے کی ممانعت

سفیر افغانستان کے قاتل کو پھانسی کی سزا

جرمنی میں ۲۵۵ اشخاص کو پھانسی دیدی گئی!

تیس لاکھ اسٹارم ٹروپ سے جرمنی کو خطرہ عظیم

کیتھولک حلقوں میں اضطراب۔ ہٹلر کی محافظ فوج میں اضافہ

برلن ۹ جولائی۔ اگرچہ جرمنی میں امن و امان قائم ہوگیا ہے لیکن لوگوں کو مزید خطرات کے پیش آنے کا امکان ہے۔ اس بے اطمینانی کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ اس وقت جرمنی میں تیس لاکھ مسلح اسٹارم ٹروپ کے سپاہی موجود ہیں (جو ہر ہٹلر کے مخالف ہیں) اور جن میں سے ۵۰ فی صدی سپاہی ماہ حال کی رخصت کے بعد اپنے عہدوں پر واپس جانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ گذشتہ ہفتہ جن لوگوں کو پھانسی کے تختوں پر لٹکایا گیا تھا ان کی وجہ سے تمام ملک میں مخالفانہ جذبات پھیل گئے ہیں اور اسٹارم ٹروپ کے بہت سے لوگ ناامید ہو کر اشتراکیوں میں جا ملے ہیں۔

نمایندہ ڈیلی ٹیلیگراف مقیم برلن اطلاع دیتا ہے کہ غیر سرکاری طور پر پھانسی پانے والوں کی تعداد معلوم کرلی گئی ہے۔ ان کی کل تعداد ۲۵۵ ہے۔ ...

عالم والے کو گرفتار کرنے کے لئے ایک جماعت بنائی داس اور جلالی بی گوجر سنگھ کے ہمراہ تھے اور پولیس کو ان سب کی تلاش تھی ڈپٹی کمشنر کے علاوہ گوندیاں میں معلوم ہوا تھا کہ یہ سب ڈاکو مقیم ہیں۔ پولیس کی جماعت وہاں پہونچ گئی۔ ڈاکوؤں اور پولیس میں باقاعدہ جنگ ہوئی۔ ڈاکوؤں نے فوراً کھول کر گولیوں کی بارش کی اور دم ہی بیٹھنے۔ پابس ہمراہ سپرنٹنڈنٹ پولیس اس مکان کی دیوار کو توڑ کر مکان کے اندر گھسنے میں کامیاب ہوگئے جس میں یہ سب ڈاکو پناہ گزیں تھے جس وقت دیوار کو بارود سے اڑایا گیا ہے۔ سب ڈاکو جو اس کے پیچھے تھے بے ہوش ہوگئے۔ پولیس نے سب کو گرفتار کر لیا صرف ایک حاکم سنگھ بھاگ نکلا۔

سرحد سے ایک بنگالی کا اخراج

بھیس بدل کر سفر کرنے کا ارادہ

گاڑی گرنے سے بال بال بچ گئی

انجن ڈرائیور کی ہوشیاری

مٹی کا تیل ڈال کر خودکشی کرلی

امرتسر میں ایک ہندو لڑکی کا اغوا

عدالت نے لڑکی کو مسلمانوں کے حوالہ کر دیا

برطانیہ کی جنگی تیاریاں

روس کے جنگی افسر کا بیان

مفرور ڈاکو کی گرفتاری

گولیوں اور بموں کا استعمال

کٹ پیس منگوانے والوں کو ضروری اطلاع

فٹ کوٹ کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس رنچھوڑ لائنس کراچی (سندھ)

سرمہ نور افزا

مضمین

مضمین (منڈگولیاں) مفت منگائیے

محبوب عاشق کے قدموں پر

ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانح عمری شائع ہوگئی

حیات حافظ رحمت خاں

المشتہر: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

بال سیاہ تیل

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

لے خیر اینڈ کمپنی ہیڈ جالندھر شہر (پنجاب)

ہندوستان پر حملہ کرنے کیلئے بالشویک روس کی تیاریاں

چینی ترکستان کو فوجی مرکز بنانے کا عملی اقدام

جاپانی نیوز ایجنسی کا تہلکہ انگیز انکشاف

ٹوکیو (بذریعہ ڈاک) جاپانی نیوز ایجنسی نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کو ایسی اطلاعات ملی ہیں جن سے چینی ترکستان میں روسی مداخلت پر روشنی پڑتی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ روس ترکستان میں فوجی مرکز بنانے کا اقدام کر رہا ہے تاکہ ہندوستان پر آسانی سے حملہ کیا جاسکے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اس نے مندرجہ ذیل طریقے اختیار کئے ہیں۔

(۱) چینی ترکستان میں تجارت کی اجارہ داری اور تجارتی منڈیوں پر قبضہ۔

(۲) چینی ترکستان میں مسلم حکومت قائم کرنا۔

(۳) ہندوستان اور تبت میں اشتراکی سرگرمیوں کو جاری کرنے کے لئے تعمیری نظام کا اجرا کیا جاتا ہے کہ بڑے بڑے شہروں میں ایسے روسی سفیر اور تجارتی کمشنر مقرر کئے گئے ہیں جن کا تعلق فوج سے ہے اور وہ خود عسکری فنون کے ماہر ہیں۔ یہ تمام لوگ روسی اقتدار کو پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

علاوہ ازیں چینی ترکستان کی نئی اسلامی حکومت کے لئے روس کثیر مقدار میں اسلحہ اور سامان حرب مہیا کر رہا ہے۔

(بوطرکی : اطلاع مقدر جہ اسٹیٹسمین)

آسام کا تمام رقبہ سیلاب کی زد میں

مکانات۔ غلہ۔ کپڑا اور مویشی طوفان کی نذر ہوگئے

سینکڑوں مردوں اور عورتوں کا اتلاف جان

گوہاٹی ۸ر جولائی۔ بارش اور سیلاب کے متعلق مزید اطلاعات مظہر ہیں کہ سیلاب نے آسام کو ہر طرف سے گھیر لیا ہے۔ مکانات منہدم ہوگئے ہیں اور غلہ کپڑا اور مویشی پانی کی نذر ہوگئے ہیں۔ سینکڑوں مرد اور عورتیں غرق ہوگئی ہیں۔ ...

فرقہ وارانہ مسائل میں کانگریس کا مسلک

کانگریسی دستور نے تذبذب کی راہ بند کردی ہے

یو۔ پی میں زبردست ڈاکے

پندرہ آدمی گرفتار۔ مال مسروقہ برآمد

ایک پہاڑی ہندو کا دردناک قتل

لاش ٹرنک میں بند کردی

مسلح نمبرداروں نے تھانہ پر حملہ کردیا

اطالوی سفیر کابل پہنچ گئے

کولمبو میں عورتوں کو حق رائے دہی

ریلوے اسٹاف مسافروں سے بُرا سلوک کرتا ہے

مجسٹریٹ کانپور کا ایک اہم فیصلہ

مولانا حبیب الرحمٰن صدر مجلس احرار اسلام کا اعلان

ستاو تیل

ایک محدث کی یادگار

سرکاری فرقہ وارانہ حل اور مسلمانان بنگال

بنگال مسلم لیگ کی کونسل کی قرارداد

ازبلا چھپ کر تیار ہوگئی!

وہ حضرات جنھیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہے یا اسلام کی گذشتہ عظمت و سطوت کا نقشہ قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے۔ اور دوسروں کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اس کے حجم اور اس کی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جاسکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک ہے جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس بائیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کرسکتے ہیں پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہوجائیگا اس لئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ:— منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

جرمنی میں ۲۵۵ اشخاص کو پھانسی دیدی گئی!

تیس لاکھ اسٹارم ٹروپ سے جرمنی کو خطرۂ عظیم

کیتھولک حلقوں میں اضطراب۔ ہر ہٹلر کی محافظ فوج میں اضافہ

برلن ۹ر جولائی۔ اگرچہ جرمنی میں امن و امان قائم ہوگیا ہے لیکن لوگوں کو مزید خطرات کے پیش آنے کا امکان ہے۔ اس بے اطمینانی کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ اس وقت جرمنی میں تیس لاکھ مسلح اسٹارم ٹروپ کے سپاہی موجود ہیں (جو ہر ہٹلر کے مخالف ہیں) اور جن میں سے ... سپاہی ماہ حال کی رخصت کے بعد اپنے عہدوں پر واپس جانے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ گذشتہ ہفتہ جن لوگوں کو پھانسی کے تختوں پر لٹکایا گیا تھا ان کی وجہ سے تمام ملک میں مخالفانہ جذبات پھیل گئے ہیں اور اسٹارم ٹروپ کے بہت سے لوگ ناامید ہوکر اشتراکیوں میں جاملے ہیں۔

نامہ نگار ڈیلی ٹیلیگراف مقیم برلن اطلاع دیتا ہے کہ غیر سرکاری طور پر پھانسی پانے والوں کی تعداد معلوم کرلی گئی ہے۔ ان کی کل تعداد ۲۵۵ ہے۔ ان میں سے ۳۲ اشخاص کو میونخ میں، ۵۰ اشخاص کو برلن میں اور ۴۳ کو بریلا میں پھانسی دی گئی۔ موجودہ خطرات کے پیش نظر ہر ہٹلر کی محافظ فوج میں اضافہ کردیا گیا ہے۔

اسٹارم ٹروپ لیڈر کارل ارنسٹ جن کو پھانسی دیدی گئی تھی ان کی نوجوان بیوی نے خودکشی کرلی ہے۔ گذشتہ سال ان کی شادی کی تقریب میں ہر ہٹلر خود شریک ہوئے تھے۔ بعض رومن کیتھولک لیڈروں کو گولی ماردینے کے باعث کیتھولک حلقوں میں سخت اضطراب و ہیجان پھیل گیا ہے۔ میونخ اور برلن میں فادر مسٹر اور ڈاکٹر کلاسنر کو علی الترتیب گولی ماردی گئی تھی۔

افغانستان میں سیلاب کی تباہ کاریاں

۲۰۰ مویشی اور ۱۹۲ اشخاص ہلاک

پشاور ۸ر جولائی۔ افغانستان کے شمالی صوبہ ایک میں زبردست سیلاب آگیا ہے جس میں سینکڑوں آدمی مرگئے۔ تازہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ ۱۹۲ آدمیوں کی جانیں تلف ہوگئی ہیں اور اسی طرح تقریباً ۱۹۹ مویشی ہلاک ہوگئے ہیں۔ بکثرت مکانات منہدم ہوگئے ہیں۔ سرائیں، دکانیں اور مساجد وغیرہ سب گرگئی ہیں۔ سیلاب کی ابتدا بارش سے ہوئی۔ سرکندہ اور دورہ زبان تو بالکل بہہ گئے چنانچہ ان کا کہیں نام و نشان تک نہیں ہے۔

قلعہ نو دہرات سے بھی سیلاب کی خبر آئی ہے وہاں سرکاری عمارات چھاؤنی گھر اور بکثرت پلوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔

حکومت کی طرف سے امدادی تدابیر اختیار کی جارہی ہیں اور ضروری سامان سیلاب زدہ علاقوں میں بھیجا گیا ہے۔

سن کے ایک کارخانہ میں جنگ

بوتلوں اور اینٹوں کا استعمال

کلکتہ ۸ر جولائی۔ کلکتہ کے ہائی ڈوراک جوٹ پریس میں قلیوں کی وجہ سے ... میں آج صبح سخت فساد ہوگیا۔ فساد میں باہر کے آدمی بھی شریک ہوگئے اور بہت جلد ایک مجمع جمع ہوگیا مجمع نے سوڈا واٹر کی بوتلیں اور اینٹیں بھی ...

باروت سے سات آدمی ہلاک

بچوں کو سینما دیکھنے کی ممانعت

سفیر افغانستان کے قاتل کو پھانسی کی سزا

سرحد سے ایک بنگالی کا اخراج

بھیس بدل کر سفر کرنے کا ارادہ

پشاور ۸ر جولائی۔ ہری دمن برمن نامی بنگالی نوجوان جسے بھیس بدل کر سرحد عبور کرنے کے الزام میں مقامی سی۔ آئی۔ ڈی نے تاجون سکون خاصہ سرحد کی رو سے گرفتار کیا تھا آخرکار سرحد پر کرکے رہا کردیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ اسے پولیس کی نگرانی میں اٹک پار کرکے چھوڑ دیا گیا اور وہاں سے راولپنڈی چلا گیا۔ معلوم نہیں ہوسکا کہ یہ بنگالی کون ہے اور سرحد میں کیوں آیا تھا مگر اتنا بیان کیا جاتا ہے کہ خفیہ پولیس کو اس پر شبہ تھا کہ یہ پولیٹیکل کام کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ایک خیال یہ ہے کہ وہ مذہبی خیالات رکھتا ہے اور محض سیر و سیاحت کی غرض سے آیا تھا۔

گاڑی گرنے سے بال بال بچ گئی

انجن ڈرائیور کی ہوشیاری

مٹی کا تیل ڈال کر خودکشی کرلی

امرتسر میں ایک ہندو لڑکی کا اغوا

عدالت نے لڑکی کو مسلمانوں کے حوالہ کردیا

برطانیہ کی جنگی تیاریاں

روس کے جنگی افسر کا بیان

مفرور ڈاکو کی گرفتاری

گولیوں اور بموں کا استعمال

(اشتہار الجمعیۃ کیلئے مشتہر تصبحیں اور ایجنٹوں کی ضرورت ہے)

کٹ پیس منگوانے والوں کو ضروری اطلاع

فٹ کوٹ کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس رنچھوڑ لائن کراچی (سندھ)

سرمۂ نور افزا

(مولانا) نورالدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

مضمین

چار آنے

مضمین درجنوں گولیاں مفت منگالیجئے

محبوب عاشق کے قدموں پر

ملنے کا پتہ: فضل شاہ عامل گلی راجان دہلی

ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہے

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہوگئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔ اے علیگ۔ بریلوی جس میں

آنریبل سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔ پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم اے مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۲۶/۸ کاغذ چکنا، چمکدار کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ ہاف ٹون کی چھپی ہوئی نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت (ے)

المشتہر: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

سفید بالوں کو وہی قدرتی سیاہ رنگت پر لانے والا

بال سیاہ تیل

نصف قیمت

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

اس تیل کے استعمال سے سفید بال جڑ سے کالے پیدا ہوتے ہیں اور ہمیشہ کالے ہی رہتے ہیں علاوہ ازیں نزلہ زکام سر درد کمزوری دماغ وغیرہ دور ہوجاتے ہیں اس کی بھینی بھینی خوشبو دل و دماغ وغیرہ کو تروتازہ رکھتی ہے باوجود اتنی خوبیوں کے قیمت فی شیشی صرف دو روپے (عہ) محصولڈاک علاوہ۔

خاص رعایت مقررہ عرصہ کے لئے یہ تیل نصف قیمت یعنی عہ فی شیشی کے حساب سے فروخت کیا جائے گا محصولڈاک علاوہ

منگوانے کا پتہ

اے شیر اینڈ کمپنی ۱۲ جالندھر شہر (پنجاب)

یدُ اللہِ علَی الجماعۃ

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ سہ روزہ دہلی

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی اے) معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم دوشنبہ ۳ ربیع الثانی ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۱۶ جولائی ۱۹۳۴ء | نمبرہ

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No 4 DELHI FRIDAY, JULY 13, 1934 PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

پادری کی لڑکی قبول اسلام ... منیجر الجمعیۃ دہلی

فریبِ دہر

حسنِ مکشوفِ حقیقت کو نہاں سمجھا تھا میں
گوشۂ دل کے مکیں کو لامکاں سمجھا تھا میں

انعکاسِ حسنِ معنیٰ تھا جہانِ ہست و بود
جس کو نافہمی سے بزمِ این و آں سمجھا تھا میں

موت میں مضمر تھا آغازِ حیاتِ جاوداں
سود تھا میرا جسے اپنا زیاں سمجھا تھا میں

وسعتِ کونین دل میں جذب ہو کر رہ گئی
ہائے کیا تھی اور کسے بزمِ جہاں سمجھا تھا میں

علم نکلا پردہ دارِ شاہدِ راز و نیاز
اپنے قلبِ فلسفی کو رازداں سمجھا تھا میں

خاکدانِ دہر نے الفت مجھے دھوکا دیا
اس بگولے کو غبارِ کارواں سمجھا تھا میں

(جناب الفت لاہوری)

معاصرین کے افکار و آراء

غریبوں کے ہمدرد

جرمنی کا اندرونی خلفشار

(زمیندار)

کہ معظمہ کے ایک بزرگ کا پیغام

جمعیۃ علماء کے اراکین پر پابندیاں

(ملت)

ہندو سبھا کو نصیحت

(ویر بھارت)

دلچسپ حقائق و معلومات

امروہہ کا عام اجتماع

جمعیۃ علماء ہند کے وقف بل کی حمایت

ملاکنڈ ایجنسی

نہایت ضروری اطلاع

جامعہ عربیہ عمرآباد علاقہ مدراس

الفضل کی غلط بیانی

ناظرین توجہ حکام بالا ضلع گورداسپور

پیغمبرِ اسلام

انجمن ضیاء الاسلام کا جلسہ

فوری ضرورت ہے

Manager The Hilton House
P.O. Box No 6837
Bara Bazar Calcutta

آخر کیا چاہتا ہے

بالکل مفت

پتہ: ہینس سنز و بک ڈپوٹ کرشن نگر لاہور

ضرورت ہے

قابل کارگذار سپروائزران تنخواہ ۶۰-۷۵-۱۲۰ روپیہ اور منیجران ۵۰-۶۰-۷۵ روپیہ ماہوار برائے فروختگی
کٹ پیس سگریٹ صص اور حج و زیارت کی سیٹ بک کرنے کیلئے عمر، تعلیم اور تجربہ واضح طور پر تحریر کریں۔
مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجزنما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق۔ یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر لکھنا ... یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے۔ اور دوسروں کو کھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون، اسکے حجم اور اس کی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جا سکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ علاوہ محصولڈاک ہے جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس بائیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑے گا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ - دہلی

صحرائے عرب کا نپولین

سلطان ابن سعود کی کامیابی کے اسباب

حجاز کا نظام حکومت عیش پرستی کے عناصر سے خالی ہے

برطانیہ اور فرانس کے انتدابی قصر پر زلزلہ

(مسٹر پی، ڈبلیوسن کے قلم سے)

مسٹر پی، ڈبلیوسن نے حکومت حجاز کی موجودہ سیاست اور اس کے مستقبل پر ایک مضمون سپرد قلم کیا ہے ہم اس کا ترجمہ ناظرین کی آگاہی کے لئے درج ذیل کرتے ہیں۔ مسٹر ولسن فرماتے ہیں کہ سلطان ابن سعود ۱۸۸۰ء میں پیدا ہوئے اس حساب سے اس وقت ان کی عمر پچاس سال کی ہے۔ حجاز مقدس کے اس فرمانروا کو روز بروز اقتدار حاصل ہوتا جارہا ہے اور وہ تحریک ... علانیہ تصور کئے جاتے ہیں سلطان کا مقصد یہ ہے کہ تمام عرب کو اپنے ... میں منتقل کردیا جائے اور تمام احزاب ایک ہی حکومت کے ماتحت آجائیں۔ اسی خواہش کے ماتحت وہ تمام عرب پر حکمرانی اور فرمانروائی کرنی چاہتے ہیں اور اسی مستقل پالیسی کا یہ نتیجہ ہے کہ وہ امام یمن کو ... اپنے نظام حکومت کا تابع بنانے کی فکر میں ...

اسلامی شریعت کا نفاذ

(۲) تمیری چیز یہ ہے کہ سلطان ابن سعود نے اسلامی عقائد کے نظام کو بہ صف برقرار رکھا ہے۔ انہوں نے ان کو اپنی زندگی کا نصب العین بنا لیا ہے۔ سلطان کے نظام حکومت میں ڈاڑھی منڈانا، ریشم پہننا، جواہرات زیب تن کرنا یا تمباکو کا استعمال کرنا سخت ترین جرم ہے۔ نجدی لوگ مساجد کو صرف عبادت ... مقدس مقام تصور کرتے ہیں اور ان کو زیب و زینت اور آرائش و زیبائش سے پاک رکھنا چاہتے ہیں۔ سلطان کی حکومت میں نماز پڑھنا فرض و لازم ہے جو کوئی حالت میں تارک ... ہوتی اور ان لوگوں پر نفرین و ملامت کی جاتی ہے جو اذان سن کر محلہ کی مسجد میں نہ آئیں۔

سلطان کی خانگی زندگی میں ... پیغمبر اسلام کی تعلیم کا سخت احترام کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد مسٹر ولسن نے خاندان ہاشمی اور کرنل لارنس کے کارناموں پر روشنی ڈالی ہے۔ آگے فرماتے ہیں مدینہ (مکرمہ) ریلوے کا ہیڈکوارٹر ہے جہاں سے الشبیار کو ... اور دمشق کو ریلوے کی آمدورفت جاری ہے۔ اس ریلوے نے ... کی ... ہے اور ...

جدید سلطنت کی تنظیم

حجاز کے گری اتصال سے ...

برطانوی اور فرانسیسی انتداب پر اثر

...سی قانون کی قوت

تعمیری حکمت عملی

قید خانے کتب خانوں میں تبدیل کئے جائیں گے

عراق کی جیلوں میں تعلیم کا انتظام

نجدی قبائل میں اشاعت تعلیم کی ہدایت

سلطان حجاز کا مکتوب امام یمن کے نام

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

یہودی سرمایہ پر طبیعت للچا گئی

امیر عبداللہ والی شرق اردن کے ارادے

امیر عبداللہ والی شرق اردن نے جن مقاصد کے پیش نظر لندن کا سفر اختیار کیا ہے اس کی نسبت شرق اردن کے تمام سیاسی حلقے خاموش ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ امیر موصوف جب شرق اردن روانہ ہونے لگے تو ایک مشہور لیڈر نے ان سے ملاقات کی اور سفر انگلستان کے مقاصد پر دیر تک سوالات کرتے رہے۔ اس ملاقات سے جن نتائج پر روشنی پڑتی ہے وہ یہ ہیں:-

(۱) امیر عبداللہ، برطانیہ اور شرق اردن کے معاہدہ میں ایسی ترمیم کرانا چاہتے ہیں جس کے بعد ان کو مجلس واضع قوانین میں وسیع اختیارات حاصل ہوجائیں۔

(۲) دوران ملاقات میں امیر عبداللہ نے فرمایا کہ وہ شرق اردن میں یہودیوں کو داخل کرنے کے لئے کوئی کوشش نہیں کر رہے ہیں جیسا کہ فلسطین میں ہوا ہے۔ البتہ وہ یہودیوں کے سرمایہ کے داخلہ کو برا نہیں سمجھتے۔ آپ کے خیال میں ...

(۳) امیر موصوف کی ... شرق اردن ...

اور طرز معیشت پر برگزیدہ ہوکر انہوں نے اسلام قبول کیا ہے، موسم حج کے مشاہدات کو موصوفہ نے بڑے دلچسپ پیرایہ میں لکھا ہے اور عرب کو بتایا ہے کہ اگر حقیقی اخوۃ و مساوات کی تلاش ہے تو وہ اس فریضہ الہی کی عملی تاثیر پر غور کریں (ہم بھی آئندہ اشاعت میں موصوفہ کی کتاب کے ایک باب کا ترجمہ ہدیہ ناظرین کریں گے)۔

روس اور ترکوں میں دوستانہ روابط

ماسکو کے ایک رسالہ کا پر مغز مقالہ

ماسکو (روس) کے مجلہ "سٹروٹیم" نے ترکی حکومت کے ساتھ دوستی و صداقت پر ایک بہت بڑا مقالہ لکھا ہے جس میں ترک قوم کی شاندار تاریخ کا اعادہ کرتے ہوئے مصطفیٰ کمال پاشا، عصمت پاشا اور توفیق رشدی بک کی ان مساعی پر روشنی ڈالی ہے جو انہوں نے موجودہ نازک ترین دور میں ملت ترکیہ کے لئے انجام دی ہیں۔ جبکہ مذکور لکھتا ہے کہ یہ ترک قوم ہی تھی جو مرنے کے بعد زندہ ہوئی ...

چینی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ

تمام ملک میں مقبولیت کے آثار

ہائی کمشنر فلسطین کا سیاسی دسترخوان

انگریز پرست عربوں کی شاندار ضیافت

ترکی زبان سے اجنبی الفاظ نکالدئے گئے

عربی اور فارسی کے ۳۲۵ الفاظ پر زلزلہ

مرنے کے بعد روح فنا ہوجاتی ہے!

ایک عیسائی فرقہ کا دعویٰ

ایران سے غیر ملکی افسران کا اخراج

ایک مغربی خاتون کی زیارت حرمین

طویل سیاحت کے مشاہدات و تاثرات

ترکی حکومت کو ہوائی جہازوں کا تحفہ

رسول اللہ صلعم کے دو تذکرے مفت اور رعایتوں کی انتہا

نظام المشائخ کا چندہ سالانہ ڈھائی روپے کی بجائے صرف ایک روپیہ

المشتہر منیجر رسالہ نظام المشائخ نمبر ۹۱ کوچہ چیلاں، دہلی

دق کی دوا مفت

حکیم احمد مقبول ڈاکخانہ گنگوہ ضلع سہارنپور (یو۔پی)

تہذیب مغرب کی تباہ کاریاں

یورپ کے بعض محققین کو اپنی گمراہی کا احساس

"آئندہ نسلوں کو تباہی سے بچاؤ"

ذیل میں سنڈے اسٹیٹسمین (۵ اپریل ۱۹۳۶ء) کے ایک مقالہ کا اقتباس درج ہے جو ایک انگریز مسٹر پیٹر فورسٹ کے غور و فکر کا نتیجہ ہے۔ جن حقیقتوں کی جانب اس مغربی مقالہ نگار نے توجہ دلائی ہے ان کی نسبت مشرق کے اکثر اہل فکر بارہا اظہار خیال کرچکے ہیں، لیکن ہمارے ملک کی "روشن خیال" تعلیم یافتہ جماعت کے لئے کوئی مسئلہ اس وقت تک لائق توجہ نہیں ہوتا جب تک اسے مغرب کی تائید حاصل نہ ہو، ذیل کا اقتباس خاص طور پر اسی جماعت کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

"حیرت کی بات ہے کہ ماضی کے سبق کے باوجود موجودہ زمانہ دوڑ جو ذاتی دولت کو کامیابی کا سب سے بڑا معیار سمجھ رہی ہے، بدستور جاری ہے۔ ایک روز مورخین ہمارے عہد کا مطالعہ کریں گے اور ان باتوں کو واضح طور پر دیکھیں گے جو آج ہماری نگاہوں سے پوشیدہ ہیں، وہ کہیں گے کہ ان لوگوں نے سائنس اور ایجاد کو اپنی روزمرہ ...

تمام کیتھولک پادریوں سے جن کی تعداد تیس ہزار ہے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے اثر سے کام لے کر لوگوں کو فحش سینما وغیرہ کی اصلاح پر آمادہ کریں، کیتھولک ہائی اسکولوں اور کالجوں کی مذہبی انجمنوں کو اس تحریک کی مدد کے لئے متعین کیا گیا ہے، اسی طرح تمام کیتھولک ہفتہ وار اور ماہوار رسالوں کو جن کے ناظرین کی تعداد دو کروڑ سے زیادہ ہے، اس کے لئے آمادہ کیا گیا ہے، والدین کو ہدایت کی گئی ہے کہ اپنے بچوں کو سینما بھیجنے میں، اب زیادہ احتیاط سے کام لیں، ایک روز تمام کیتھولک ہفتہ وار رسالوں نے جن کا مجموعی شمار اشاعت ستر لاکھ ہے، متحد ہوکر مروجہ سینما کی فحش نمائی پر حملہ کیا، اور بشپ کانٹ ول کے ایک پر زور مضمون کے اقتباسات درج کئے جس میں موصوف نے لکھا ہے کہ

"اگر ہم چاہتے ہیں کہ امریکہ کے نوجوانوں کو ایک ایسی گندگی اور فحش کاری سے بچائیں جس کی مثال سے امریکہ اس وقت تک ناآشنا تھا تو ضرورت ہے کہ اس کے لئے عظیم الشان پیمانہ پر کوئی اصلاحی تدبیر اختیار کی جائے"

اس کیتھولک تحریک کے ساتھ یہودی اور پروٹسٹنٹ کلیساؤں نے بھی ...

مستقبل کی خونناک جنگ

"فحش لٹریچر اور سینما"

افسانہ

بہار و خزاں

مادرانہ محبت کی کرشمہ سازیاں

اختر کی "آزادی" تسلیم کرلی گئی

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

(۵)

اختر — بس اب میں بھی وعدہ کرتا ہوں کہ تم کو چھوڑ کر انگلستان کیا کہیں بھی نہیں جاؤنگا۔

والدہ — بیٹا اللہ تمہاری عمر دراز کرے اور تم کو اپنی امان میں رکھے، میں تو چاہتی ہوں کہ تم اپنے ہاتھوں سے مجھے آخری منزل تک پہونچاؤ اور میرے بعد آرام سے زندگی گذارو۔

والدہ نے اپنے بیٹے اختر کی بلائیں لیں اور سر پر ہاتھ پھیر پھیر کر کہا کہ لو اب تم ہر چیز کے مالک ہو! اختر بھی خوشی خوشی یہاں سے سیدھا اپنے دوستوں کے پاس گیا اور ان کو اپنی فتح کا حال سنایا۔

دوست — یہاں اختر! لو ہاتھ تو ملاؤ۔ کہا استاد کیسی ترکیب بتائی کہ تیر نشانہ پر بیٹھ گیا ...

اگر تمہاری مرضی یہی ہے تو کل ہی تمام کاغذات، حساب و کتاب، روپیہ پیسہ میں لاکر رکھدوں گا، پھر تم جانو اور تمہارا کام۔

ہمشیرہ — بس کل اس کام کو کر دو اور اختر سے کہدو کہ اپنے باپ کے نام کو بٹہ نہ لگائے اور عقل سے کام لیکر گھر کو گھر کی طرح سمجھے۔

مولانا — یہ تو تم ہی سمجھا نا میں تو کل یہاں آکر میاں اختر کی دستاربندی کردوں گا اور میں معافی طلب کرکے تمام جھگڑوں سے سبکدوش ہو جاؤں گا۔

مولانا عبدالسلام صاحب گھر سے روانہ ہوکر سیدھے اپنی قیامگاہ پر پہونچے اور گھنٹوں اس معاملہ پر غور کرتے رہے۔ ان کو پورا یقین ہوگیا کہ اختر گھر میں جھاڑو پھیر کر دم لیگا اور تمام جائداد اور نقد سرمایہ شراب اور عیاشیوں کی نذر کردیگا، لیکن اس کے سوا کوئی چارہ کار بھی نہ تھا کہ خود تمام ذمہ داریوں سے سبکدوش ہوجائیں اور اختر کو سفید و سیاہ کا مالک بنادیں۔

دوسرے روز مولانا عبدالسلام صاحب اپنی ہمشیرہ کے مکان پر پہونچے، اتوار کی وجہ سے اختر بھی مکان پر ہی رہے۔ مولانا نے اول تو حساب و کتاب کے تمام رجسٹر اختر کے حوالہ کئے پھر جتنا روپیہ بنک میں جمع تھا اس کی تعداد بتائی ...

تین درجن کانگریسیوں کی نظربندی

صوبہ سرحد میں آرڈیننس کا زور

قاسم العلوم

غیر ممالک میں بھی لاثانی

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

معجون مقوی معدہ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۳ ربیع الثانی ۱۳۵۳ ہجری

پنڈت مالوی اور مسٹر اینے کا طرز عمل

معاصر تیج کی سخن فہمی عالم بالا

کانگریس کی قوم پرورانہ پالیسی کے خلاف پنڈت مالویہ اور مسٹر اینے نے جو فرقہ وارانہ طرز عمل اختیار کیا ہے اس پر الجمعیۃ نے سختی کے ساتھ نکتہ چینی کی تھی۔ ایک ایسے اخبار کا جو اپنے آپ کو قوم پرور اور کانگریسی اخبار ظاہر کرتا ہے یہ فرض تھا کہ وہ الجمعیۃ کے نقطۂ نگاہ کی تائید کرتا لیکن ناسمجھی یا ...

بے شک نہیں ہوسکتی مگر یہ تو سبب ہی کہا جاسکے گا کہ جریدہ الجمعیۃ نے کوئی خطاطی کی ہو۔ معاصر تیج کی غلطی (جس کا ابتدائی اعتراف ہے) تو یہ تھی کہ اس نے ایک ایسے قوم پرور رہنما کے خلاف حملے کئے جو ہندو مسلم اتحاد کی حمایت کر رہا تھا۔ الجمعیۃ کی خطا کیا ہے؟ الجمعیۃ نے تو بالکل اس کے برعکس کیا یعنی ایسے فرقہ پرست رہنماؤں ...

شذرات

پنڈت جواہر لال نہرو کو رہا کردو

دہرہ دون جیل سے پنڈت جواہر لال نہرو کے متعلق جو اطلاعات آئی ہیں وہ نہایت اضطراب انگیز اور تشویشناک ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جی کو صوبہ متحدہ کی حکومت نے آج کل انواع و اقسام کی مزید تکالیف میں مبتلا کر رکھا ہے ...

کرنا سراسر بے جا اور خود حکومت کے لئے مضرت رساں ہے۔ اگر حکومت کو کانگریس کی موجودہ تعمیری پالیسی میں کوئی استحکام پیدا کرنا ہے اور تحریک سول نافرمانی کے التوا کو قائم رکھنا ہے تو ان لیڈروں کا جیل سے باہر آنا نہایت ضروری بلکہ لازمی ہے۔ پٹنہ کے فیصلوں سے قبل تک ان رہنماؤں کی قید کرنے کم از کم آئین وسیاست کے اعتبار سے کوئی نہ کوئی دلیل ضرور رکھتی تھی مگر ان فیصلوں کے بعد تو سوائے انتقامی جذبات کے اور کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ دلیل بھی ایسی نہیں ہے جو اس طرز عمل کی حمایت میں پیش کی جاسکے۔ اور یہ بالکل ظاہر ہے کہ حکومت کے لئے منتقمانہ جذبات سے کام لینا حد درجہ کی کوتاہ اندیشی اور تنگ نظری ہے جسے کوئی باقاعدہ آئینی حکومت اپنی پالیسی کا سنگ بنیاد نہیں بنا سکتی۔ ہم اس معاملہ پر اس وقت اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہہ سکتے کہ اگر حکومت نے واقعی صورت حال کا صحیح اندازہ نہ لگایا اور ان تینوں رہنماؤں کو اور ان کے ساتھ باقی ماندہ سیاسی قیدیوں کو رہا نہ کردیا تو اس پالیسی کا ردعمل بہت برا ہوگا اور خواہ فوراً اس کا کوئی اثر نہ معلوم ہو مگر مستقبل میں حکومت کو اس کی وجہ سے سخت خمیازہ اٹھانا پڑیگا۔

اسمبلی میں تحریک التوا

... نے اس کے خلاف ... تو یہ امر نہایت افسوسناک ہوگا اور ان لوگوں کا فعل جو اس قسم کا اقدام کریں گے قومی نقطۂ نگاہ کے مطابق حد درجہ قابل مذمت قرار پائے گا۔ اس لئے ہم تمام اراکین اسمبلی سے بلا امتیاز مذہب و ملت یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس تحریک التوا کی پر زور حمایت کریں اور منتخب شدہ اراکین کی آرا اس سے ایک رائے بھی اس کے خلاف نہ جانے پائے تاکہ حکومت پر یہ واضح ہوجائے کہ باشندگان صوبہ سرحد پر جو ظلم کیا جارہا ہے اس پر احتجاج کرنے میں تمام ملک متفق و متحد ہے اور حکومت کی اس مذموم پالیسی کو نہایت نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھا جارہا ہے۔

سردار پٹیل اور خان عبد الغفار خاں

تقریباً یہی معاملہ سردار پٹیل اور خان عبد الغفار خاں کا ہے۔ سردار پٹیل بھی جیل میں بہت زیادہ بیمار ہیں اور علاج کے لئے بمبئی منتقل ہورہے ہیں۔ خان صاحب کے متعلق بھی معلوم ہوا ہے کہ ان کی صحت روز بروز خراب ہوتی جارہی ہے اور آج کل ان کا وزن بہت کم ہوگیا ہے۔ یہ دونوں رہنما کانگریسی حلقوں میں صف اول کے رہنما شمار کئے جاتے ہیں اور تمام ملک میں ہر طبقہ اور ہر ملت کے نزدیک ان کی خدمات قابل قدر و منزلت ہیں۔ ایسے بلند پایہ اور عظیم المرتبت لیڈروں کو جیل میں رکھکر حکومت امن و سکون پیدا نہیں کرسکتی ان کی قید پر ایک لمحہ کے لئے بھی اصرار ...

حوادث واحکام

استفتاء — کتاب الطلاق

... دوبارہ پڑوسیوں سے پکار کر کہا کہ میں نے اپنی عورت کو طلاق دی۔ بعد تحریر کے ذریعہ اپنی بیوی کو اطلاع دی کہ میں نے آج تجھے طلاق دیدی۔ دریں صورت کیا بیوی پر طلاق پڑگئی؟ اگر طلاق ہوگئی تو کن شرائط پر وہ اس سے رجوع کرسکتا ہے؟ کیا کفارہ دینے سے طلاق کی تلافی ہوسکتی ہے؟

الجواب

صورت مذکورہ میں اس شخص کی بیوی پر دو طلاقیں پڑگئیں ... زبان سے کہنے کے بعد ... تجدید نکاح کی ضرورت ہوگی بشرطیکہ عدت میں اگر اس نے رجوع نہ کیا ہو فقط واللہ اعلم

حبیب المرسلین عفی عنہ
نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء — کتاب الایمان والکفر، مرتد

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص یہاں ایک ریاست گوالیار میں سرکاری ملازم ہے وہ شخص یہ کہتا ہے اپنے افسر بالا کے سامنے جو ایک غیر مسلم ہے کہ حضور میں اپنی ملازمت پر مذہب کو قربان کرچکا ہوں۔ ایسے شخص کے لئے شرع شریف کیا حکم صادر فرماتی ہے۔ کیا وہ شخص یہ الفاظ ذاکر نے کے بعد خود کو مسلمان کہلانے کا مستحق ہوسکتا ہے۔ جبکہ وہ مذہب جیسی شئے کو اور ایمان جیسی بیش بہا نعمت کو ملازمت حقیر شئے پر قربان کرچکا ہو؟

الجواب

اگر اس شخص نے مذہب و دین اسلام کی توہین کی نیت سے یہ کلام کہا ہے کہ حضور میں اپنی ملازمت پر مذہب کو قربان کرچکا ہوں تو یہ شخص مرتد ہوگیا ہے ... والله اعلم

حبیب المرسلین عفی عنہ
نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں:

۱۔ مرید کرنے یا مرید ہونے کے کیا معنی ہیں؟
۲۔ مرید ہونے کے متعلق شریعت اسلام کی کوئی تاکید یا ہدایت ہے یا نہیں؟
۳۔ کیا بیعت کرنا اور مرید ہونا دونوں ایک ہی طرح کا عمل ہے؟
۴۔ کیا ہر مسلمان کے لئے مرید ہونا یا بیعت کرنا فرض ہے یا سنت ہے یا واجب ہے یا ضروری ہے؟
۵۔ اگر کوئی شخص بغیر مرید ہوئے مرجائے تو کیا اس کی آخرت میں اس سے کوئی نقصان پہنچے گا؟
۶۔ اگر مرید ہونا یا بیعت کرنا کسی صورت میں لازمی ہے تو مرید کرنے کا حق کس کو ہے اور کس شخص کو مرید ہونا چاہئیے؟
۷۔ مرید ہونے یا بیعت کرنے یا لینے کے متعلق اگر کوئی مزید تفصیلات یا ہدایات ہوں تو رحمت فرمایئے۔

الجواب

۱۔ کسی بزرگ کے ہاتھ پر یہ معاہدہ کرنا کہ میں آیندہ معصیت نہ کروں گا اور تصفیہ قلب کے لئے آپ کی ہدایات پر عمل کروں گا اس کا نام بیعت کرنا یا مرید ہونا ہے۔
۲۔ کوئی تاکید نہیں صرف استحباب اور اولویت کا درجہ ہے۔
۳۔ دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔
۴۔ صرف مستحب اور اولیٰ ہے۔
۵۔ اگر وہ شریعت کے احکام کے مطابق عمل کرتا رہا تو اس کو صرف اس وجہ سے کہ وہ کسی کا مرید نہیں تھا کوئی نقصان نہیں ہوگا۔
۶۔ لازمی تو نہیں مگر جائز ہے اور مرید کرنے والا شخص واقف شریعت اور متبع سنت ہونا چاہئیے۔
۷۔ عام طور پر لوگ ایسے پیروں کے مرید ہوجاتے ہیں جن کے افعال صریحاً خلاف شریعت ہوتے ہیں ... پیر کو عالم متقی متبع سنت مطیع شریعت ہونا چاہئیے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ
دہلی

استفتاء — کتاب الطلاق، طلاق بائن رجعی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک صاحب نے اپنی زوجہ کو ... طلاق دی

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہئے کہ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسہ کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل ارشاد معاف۔ (منیجر الجمعیۃ دہلی)

روس کے مقابلہ کیلئے جاپان کی جنگی تیاریاں

فوجی اور بحری قوت میں اضافہ کیلئے رقم خطیر کی منظوری

ناروے اور برطانیہ میں جنگ چھڑنے کا امکان

لندن ۱۳ جولائی۔ ناروے کے چند افسروں نے برطانوی مقبوضات پر کچھ غاصبانہ دست اندازی کی ہے اس سلسلہ میں برطانیہ ان کی حفاظت کے لئے اپنی بحری افواج بھیجنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ بہاڑی کے ٹرالرز کے سردار کو مسٹر ... نے یقین دلایا ہے کہ جب تک برطانیہ کی یادداشت کا فوری اور اطمینان بخش جواب ناروے سے نہیں آجاتا اس وقت تک برطانیہ پر لازم ہے کہ ٹرالروں کی حفاظت کی فوری اور مناسب کارروائی کرے اگر حالات درست نہ ہوسکے تو برطانوی جہازات عنقریب روانہ کئے جائیں گے۔

ٹوکیو ۱۳ جولائی۔ جاپان نے روس کی جنگی تیاریوں کے جواب میں آئندہ سال فوج اور بحری قوت پر ایک ارب پندرہ کروڑ ین (ایک ین مساوی سوا روپیہ) کی خطیر رقم خرچ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ۶۵ کروڑ ین تو بحری قوت کی تنظیم پر صرف کئے جائیں گے اور پچاس کروڑ ین بحری قوت پر صرف ہوں گے۔ بحری اور ہوائی جہازوں کی تعداد میں اضافہ اور اصلاح کے لئے بھی رقم فراہم کی جائے گی۔

ایک نئی قسم کی گول میز کانفرنس

نواب بھوپال اور ڈاکٹر انصاری کے خلاف پروپگنڈا

کانگریس سے قرطاس ابیض منظور کرانے کا ارادہ؟

لندن ۱۳ جولائی۔ سیاسی حلقوں میں اس اطلاع کو اہمیت دی جارہی ہے اور یہ قطعی امر ہے کہ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ آیندہ موسم خزاں سے پیشتر پارلیمنٹ کے سامنے نہیں آسکے گی اور اس تاخیر کے بھی کئی اسباب ہیں اور اہم وجہ یہ ہے کہ مسٹر میکڈانلڈ وزیر اعظم رخصت پر چلے گئے۔

مقامی سیاسی حلقوں میں نواب بھوپال اور ڈاکٹر انصاری کی آمد کو بھی سیاسی رنگت دی جارہی ہے اور یہ مسلمہ امر ہے کہ نواب بھوپال نظام فیڈریشن کے زبردست حامیوں میں سے ہیں۔ یہاں ڈاکٹر انصاری کی سیاسی آمد کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔

لارڈ ولنگڈن لندن میں ہی تشریف فرما ہیں۔ انہوں نے پچھلے دنوں لیڈر ہند سے متعدد بار سیاسی موضوعات پر خفیہ طور پر تبادلۂ خیالات کیا ہے۔ لارڈ ولنگڈن، نواب بھوپال اور ڈاکٹر انصاری تین شخصیتوں کی بیک وقت لندن میں تشریف آوری کچھ خاص پولیٹیکل اغراض کا پیش خیمہ خیال کیا جاتا ہے۔

قیاس غالب ہے کہ وزیر ہند، لارڈ ولنگڈن، نواب بھوپال اور ڈاکٹر انصاری کے درمیان ایک قسم کی گول میز کانفرنس عنقریب منعقد ہوگی۔ نواب بھوپال اور ڈاکٹر انصاری جولائی کے تیسرے ہفتہ میں لندن تشریف لے آئیں گے ...

جنگ کیلئے روس کی زبردست تیاریاں

برطانیہ سے اسلحہ کی خریداری

لندن ۱۲ جولائی۔ "سنڈے ایکسپریس" اس انکشاف کے لئے ذمہ دار ہے کہ سوویٹ روس نے برطانیہ کی اسلحہ ساز کمپنیوں کو ۲۴۸۲۷۶ پونڈ کی مالیت کا سامان اسلحہ منگوانے کے متعلق آرڈر بھیجے تھے۔ اور چونکہ یہ معاملہ سیاسی نقطۂ نگاہ سے سخت خطرناک تھا اسلئے کمپنی کے مالکان نے وائٹ ہال سے اجازت طلب کی جس نے اسلحہ کی متذکرہ بالا فرمائشوں کی تکمیل کے متعلق اپنی منظوری کی مہر ثبت کردی۔ یہ راز بھی افشا ہوگیا ہے کہ تین چوتھائی مالیت کا سامان اسلحہ روس کو بھیج دیا گیا ہے اور اس سامان اسلحہ میں زیادہ تر مشین گنیں اور بارود ہے۔ یاد رہے کہ روس نے آرڈر کی فوری تعمیل کی تاکید کی تھی۔

اب اس راز پر سے پردہ اٹھ گیا ہے کہ روس زبردست جنگی تیاریوں میں مصروف ہے۔ اور جس جاپان نے اسے ایک بار پچھاڑا تھا اس سے وہ پھر ایک زبردست ٹکر لینا چاہتا ہے۔ دیگر ممالک کی اسلحہ ساز فیکٹریوں کو بھی اسلحہ ارسال کرنے کے متعلق فرمائشیں ارسال کی ہیں۔

جرمنی میں بیمار مردوں کی نسل کا خاتمہ

متعدد افراد کو عنین بنادیا گیا

برلن ۱۲ جولائی۔ تازہ رپورٹ کے مطابق پچھلے سال جرمنی میں ۵۰۳۰ مرد ایسے تھے جو گندی بیماریوں کی وجہ سے صحت مند اولاد پیدا نہیں کرسکتے تھے بجلی کے ذریعہ نامرد بنادیا گیا ہے۔ اب کے سال گورنمنٹ نے تمام ہسپتالوں کے افسروں کو ہدایات جاری کردی ہیں کہ وہ اس قانون پر زیادہ سختی سے عمل کریں معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ بیمار مردوں کی نسل کو ختم کرنے پر تلی ہوئی ہے۔

جاپان میں ڈھائی سو افراد غرقاب

سیلاب سے ۳۰ پل بھی بہہ گئے

ٹوکیو ۱۳ جولائی۔ جاپان میں شدید طوفان بارال کے بعد سیلاب نے تباہی و بربادی کا عالم برپا کر دیا ہے۔ ۷۰ سال کے بعد اب پہلی مرتبہ ایسی تباہ کن بارش ہوئی ہے۔

اخبار "اشاہی" کے نامہ نگار ... اور ۳۰ پل بہہ گئے ہیں۔ اور ہزاروں ایکڑ فصل برباد ہوگئی ہے۔

سرکاری اطلاعات کے مطابق تباہی و بربادی خوفناک ہے۔ لیکن اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۹۰ آدمی دریا کے کنارے پر کام کرتے ہوئے غائب ہوگئے ہیں۔

سہسرام میں حضرت مولانا احمد سعید صاحب کا ورود

ڈیہری کو روانگی اور مسلم ہائی اسکول میں تقریر

سہسرام ۹ جولائی۔ ... حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کانپور سے سہسرام تشریف لائے۔ اسٹیشن پر حضرت مولانا کا نہایت شاندار استقبال ہوا ...

جاپان میں ایک پل بہہ گیا

ٹوکیو ۱۳ جولائی۔ جاپان کے ایک وسیع ساحلی علاقہ میں سیلاب کا طوفان برپا ہے ... ۹۰ آدمی ... لاپتہ ہیں۔

فرانس میں دس ہزار ملازمین کو برطرف کیا جائیگا

پیرس ۱۳ جولائی۔ حکومت نے اپنے اخراجات میں کفایت شعاری کی جو سکیم مرتب کی ہے اس کی رو سے دس ہزار سرکاری ملازمین کو برطرف کیا جائے گا ...

سرحد میں ناجائز اسلحہ کی تلاش

بنوں ۱۲ جولائی۔ پولیس بلا لائسنس کے اسلحہ کی تلاش میں گاؤں گاؤں چھاپے مار رہی ہے ...

پٹیالہ میں ۲ اشخاص کو پھانسی دیدی گئی

پھانسی سے قبل ایک ملزم نے کسرت کی

پٹیالہ ۱۳ جولائی۔ کل صبح ۶ بجے ... پٹیالہ جیل میں ... کو پھانسی دیدی گئی ...

وائسرائے ہند پر سخت الزام

وزیر ہند کے بعد لارڈ ولنگڈن کی باری

بمبئی ۱۱ جولائی۔ لندن سے یہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ لارڈ ولنگڈن ...

ڈاکوؤں کے اسلحہ پر قبضہ

متعدد افراد کی گرفتاری

کانپور ۱۲ جولائی۔ ...

ایک بری نے دو عورتوں کو قتل کرڈالا

رنگون ۱۳ جولائی۔ ...

کانپور میں عظیم الشان جلسہ

حضرت مولانا احمد سعید صاحب اور حضرت مولانا حسین احمد صاحب کی تقریریں

کانپور ۱۲ جولائی۔ کل شام کو چار بجے حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند دہلی سے کانپور تشریف لائے ...

بہار میں بارش کا زور

پٹنہ ۱۳ جولائی۔ ...

ڈاکو مسجد میں روپوش ہوگئے

کراچی ۱۲ جولائی۔ ...

فاقہ کشی کے بعد خودکشی

جبلپور ۱۳ جولائی۔ ...

ریلوے لائن پر پانی ہی پانی

سوراج بھون واپس کردیا گیا

فساد میں تین مسلمان ہلاک ہوگئے

کلکتہ ۱۳ جولائی۔ ...

کلکتہ میں دس نوجوان گرفتار

کپورتھلہ میں امن وامان ہے

حکومت آسام نے کانگریسی دارلکتب آزاد کردیا

ایک ہفتہ میں گیارہ ہزار ہلاک

بولویا اور پراگوے کی جنگ

مندروں اور مسجدوں کے برآمدہ کا کرایہ

دہلی ۱۳ جولائی۔ ...

ہوائی جہاز کے کارخانہ کو اڑانے کی کوشش

نازیوں سے انتقام لینے کا ارادہ

عدالت میں مغویہ عیسائی لڑکی کا بیان

ایک گاؤں زمین دوز ہوگیا

پشاور ۱۳ جولائی۔ افغانستان کے موضع ... سے ایک عجیب و غریب واقعہ کی اطلاع ملی ہے ...

کلکتہ میں مکانوں کی تلاشیوں کے بعد متعدد گرفتاریاں

ریوالور۔ کارتوس۔ پستول اور دیگر سامان برآمد ہوا

خالی جگہ پر بم کا زبردست دھماکہ

کلکتہ ۱۲؍جولائی۔ کل پولیس کی اسپیشل برانچ نے جنوبی اور وسطی کلکتہ میں بہت سے مکانوں کی تلاشی لینے کے بعد آٹھ اشخاص کو گرفتار کر لیا جن میں عورتیں بھی شامل ہیں۔ پولیس نے تلاشی کے دوران میں گرفتار شدہ اشخاص کے مکانوں سے ریوالور۔ کارتوس اور دیگر اسلحہ برآمد کئے ہیں۔

کل خفیہ پولیس نے لدار پور ڈاک کے قریب ایک گرجے کے اندر سے دو پستول۔ ایک ریوالور۔ متعدد کارتوس اور کچھ نقدی اور زیورات برآمد کئے۔ یہ تمام چیزیں پرسوں رات کو سٹریم چرچ کے پاس سے جو چوری ہوئی تھیں، اس سلسلہ میں سٹر مرچ اور دیگر افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

لدھیانہ ۱۲؍جولائی۔ گذشتہ شب خواجہ غلام محی الدین کے مکان کے پاس ایک خالی جگہ پر ایک بم پھینکا گیا۔ دھماکہ کے بعد ہزارہا اشخاص کا اجتماع ہو گیا اور پولیس بھی موقع پر پہونچ گئی۔ موقعہ واردات سے کیلیں۔ لوہے کے ٹکڑے اور دیگر سامان برآمد ہوا جس کو پولیس نے اپنے قبضہ میں کر لیا۔ اور چیزیں متعلقہ مادہ آتشگیر کے پاس ارسال کر دیا۔ اس واقعہ کو کوئی سیاسی اہمیت نہیں دی جاتی۔

اسمبلی کے آیندہ اجلاس کا ایجنڈا

حاجیوں کی مشکلات کو رفع کرنے کیلئے تجویز

سرکاری اور غیر سرکاری تجاویز کا خلاصہ

غیر سرکاری تجاویز

انتخابی مینی فیسٹو شائع نہیں ہوگا

پنڈت مالویہ اور فرقہ دارانہ حل

بمبئی ۱۲؍جولائی۔ پنڈت مالویہ کل شام کو پونہ سے بمبئی آرہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جی نے مسٹر اینے کو بھی بلایا ہے اور وہ بھی بمبئی آرہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ کمیونل ایوارڈ کے متعلق کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن کے بارے میں اپنے رویہ کا فیصلہ کرنے سے پہلے آپس میں مشورہ کریں گے۔

لڑکی کا چوروں سے دلیرانہ مقابلہ

کلائی مروڑ ڈالی

سکھ حکومت کے ساتھ تعاون نہیں کر سکتے

مسلمانوں کو سب کچھ مل گیا!

گاندھی جی کی ٹرین کو گرانے کی کوشش کی گئی تھی؟

مویشیوں کی قربانی بند کرنے کا مطالبہ

زنجبار میں ہندوستانیوں کو کاری ضرب

کیا حکومت ہند مداخلت کرے گی؟

کانگریس میں بیس ہزار ممبر بھرتی ہو چکے

ختن۔ یارقند اور کاشغر پر تنگنوں کا قبضہ

منچو سے چینی افواج کی پسپائی۔ دیہاتیوں پر چینیوں کے مظالم

چینی ترکستان میں ترکوں اور چینیوں کی آویزش

شملہ ۱۲؍جولائی۔ کاشغر کی تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ چینی سول گورنر نے جو تنگنیوں کی امداد کر رہا ہے کل برطانوی سفیر سے ملاقات کی اور ان کو مطلع کیا کہ تنگنوں نے محمد ینگ کی زیر سرکردگی ۳۰؍جون کو ختن پر قبضہ کر لیا اور امیر ختن کیریا کی طرف بھاگ گیا ہے۔ اب مال باشی سے ختن تک کا کل علاقہ جس میں یارقند کاشغر اور افغانستان اور روس کی سرحد شامل ہے تنگنوں کے قبضہ میں ہے۔

چینی فوج میں ایک حصہ مشرقی ڈاکوؤں اور قبائل کا ہے دوسرا حصہ شمالی مشرق کے لوگوں پر مشتمل ہے۔

ایک دلیرانہ ڈاکہ

کانگریس کی مجلس استقبالیہ کے صدر کا سوال

سرحد میں ۱۹ افراد سیلاب کی نذر

شہزادہ نیپال کی مسولینی سے ملاقات

دل ایک جگہ سے دوسری جگہ چلا گیا

سپاہی نے لڑکی کو اغوا کر لیا

روس میں سونے کا تودہ

وائسرائے کا زلزلہ بہار فنڈ

ایک لڑکا دریا میں ڈوب گیا

آتشزدگی سے تیس ہزار روپیہ کا نقصان

آٹھ سو ایکڑ کا وسیع جنگل جہنم کدہ بن گیا

مسلمانوں اور عیسائیوں کو شہری حقوق حاصل نہیں ہو سکتے

روس میں بائیبل پڑھنے کی ممانعت

گورنری کے عہدہ کیلئے ایک خاتون امیدوار

مردوں کو شکست دینے کی کوشش

جاپان کے ہندوستانیوں کا جذبۂ قومی

زلزلہ زدگان کیلئے امدادی رقم

جاپانی اخباروں کا کارنامہ

سینکڑوں میل کی خبر منٹوں میں شائع کر دیجاتی ہے

دریائے ستلج میں کشتی ڈوب گئی

تین افراد کی افسوسناک غرقابی

جرمنی کی قدیم ترین لائبریری میں آتشزدگی

اسراف و رسوم کے خلاف جمعیۃ علماء افغان کا فیصلہ

شریعت بل کیلئے تبلیغی وفد کا تقرر

آج بتاریخ ۳؍ربیع الاول ۱۳۵۳ھ مطابق ۱۶؍جون ۱۹۳۴ء جمعیۃ علماء افغانان کی مجلس عاملہ کا اجلاس زیر صدارت جناب میاں صاحب مازارہ منعقد ہوا اور اس میں ذیل کے تجاویز بالاتفاق رائے پاس ہوئیں:-

(۱) جمعیۃ علمائے افغان کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ قوم میں ختنہ اور نکاح کے مواقع پر جو بے جا صرف اور منکرات شرعیہ کا ارتکاب کیا جاتا ہے اس کا سدباب کیا جاوے۔ اور ختنہ اور نکاح کے تقریبات کو شرعی طریقہ سے ادا کیا جائے۔

(۲) جمعیۃ علمائے افغان کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ شریعت بل کے لئے قوم میں تبلیغ کی جائے اور قوم کو اس کے محاسن پر آگاہ کر کے اس کی طرف ترغیب دلاوے۔

(۳) جمعیۃ علمائے افغان کی مجلس عاملہ یہ تجویز کرتی ہے کہ مسلمانوں کو تجارت کی طرف متوجہ کرے۔

(۴) جمعیۃ علمائے افغان کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ مذہبی تعلیم کیلئے مساجد میں مسلمان لڑکوں کے لئے انتظام کیا جاوے۔ اور قوم کو اس بارے میں خاص ہدایت کی جاوے۔

(مولوی فضل الرحمٰن ناظم جمعیۃ علمائے افغان اتمانزئی)

ریاست کپورتھلہ کی مسلم آزار پالیسی کے خلاف احتجاج

لائلپور کے مسلمانوں کا اجتماع

(محمد حسن امام مسجد)

حق کی پکار

مجلس تحریک قرآن کریم کی دعوت عام

یمنی۔ حجازی معاہدہ پر جلالۃ الامام یحییٰ نے دستخط کر دیئے

مستقبل میں پیش آنے والے خطرات کا قطعی انسداد

آیندہ نزاعی امور کا بذریعہ حکم تصفیہ کیا جائے گا

یمن کے وزیر خارجہ قاضی محمد راغب نے سرکاری طور پر قوادیک حمزہ وزیر خارجہ حجاز کو اطلاع دی ہے کہ امام یحییٰ والی یمن نے ۹؍ربیع الاول ۱۳۵۳ھ کو اس معاہدہ پر دستخط کر دیئے ہیں جو یمن اور حجاز میں صلح و صداقت کے لئے ہر صفر کو طائف میں مرتب ہوا تھا۔ جلالۃ الامام یحییٰ نے معاہدہ پر دستخط ثبت فرما کر معاہدہ طائف کی پوری طور پر تصدیق کر دی ہے۔ جلالۃ الامام یمن اور عظمۃ السلطان ابن سعود کے درمیان جو معاہدہ منعقد ہوا ہے وہ "معاہدہ طائف" کے نام سے موسوم ہے کیونکہ یمن اور حجاز کے نمایندوں نے طائف میں گفت و شنید کر کے اس معاہدہ کو مرتب کیا تھا۔

مرزائی مجددیت کا خاتمہ

قادیانی مسیح سے بیزاری

امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد کی اپیل

بہار کی مساجد کی تعمیر کیلئے معتمد انجمن

قبول اسلام

محبوب عاشق کے قدموں پر

فوراً ضرورت ہے

Manager The Hilton House
P. Box No 6837
Bara Bazar Calcutta

مفت بالکل مفت مفت
آخر کیا چاہتا ہے
پتہ مینس سرور بک ڈپو ۵ کرشن نگر لاہور

مفت
رسالہ ذیابیطس
حکیم ابہولال کھتری ایم۔ ایس۔ بی مراد آباد یو۔ پی

سرمہ نور افزا
مولانا نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

سفید بالوں کو دائمی قدرتی سیاہ رنگت پر لانے والا
بال سیاہ تیل نصف قیمت
اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں
اے شیر اینڈ کمپنی ۲۲ جالندھر شہر (پنجاب)

ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہے
روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ
کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہو گئی
حیات حافظ رحمت خاں
مولفہ سید الطاف علی صاحب بی اے علیگ بریلوی جس میں
آنریبل سر سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔ پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے
اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم اے مقیم لندن نے
مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے
المشتہر: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الجماعۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی اے) معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم جمعہ ۷ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ ہجری مطابق ۲۰ جولائی ۱۹۳۴ء | نمبر ۶

حجاز و یمن کے درمیان معاہدہ اخوۃ کی تشکیل و تکمیل

فریقین کے استقلال کا اعتراف مفتوحہ مقامات کا انخلاء

داخلی اور خارجی فسادات کا انسداد۔ اور حدود کا تعین

جلالۃ الملک سلطان ابن سعود والی مملکۃ حجاز و نجد اور جلالۃ الامام یحییٰ والی ملک یمن کے درمیان صلح و سلامتی کا جو معاہدہ ۶ صفر ۱۳۵۳ھ کو جدہ میں تکمیل کو پہنچا تھا اس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

معاہدہ کی غرض

چونکہ دونوں حکومتوں کی خواہش یہ ہے کہ بدقسمتی سے جو جنگ ملکین کے درمیان چھڑ گئی ہے ... رکھا جائے اور اس کی حریت و استقلال کا تحفظ کیا جائے نیز اس ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ دونوں حکومتوں کے درمیان تعلقات کی بنیاد مشترکہ منافع اور مصالح ہوں۔ اور اس خیال سے کہ دونوں حکومتوں میں تعلقات حسن ...

یحییٰ، سلطان ابن سعود اور ان کے حقیقی جانشینوں کے لئے مملکت عربیہ سعودیہ کے کامل استقلال کا اقرار کرتے ہوئے مملکت عربیہ سعودیہ پر ان کی ملکیت تسلیم کرتے ہیں۔ دونوں حکومتیں اس حق سے دستبردار ہوتی ہیں جس کا وہ ایک دوسرے کے ملک کے کسی ایسے حصہ پر حق رکھتی ہیں جو اس معاہدہ میں بیان کردہ حدود سے خارج ہے۔ ان ادریسی علاقوں سے جو اس معاہدہ کے مطابق یمن کے تابع ہیں سلطان ابن سعود ... دستبردار ہوتے ہیں اسی طرح جلالۃ الامام یحییٰ اس معاہدہ کی رو سے ہر اس حق سے جو وہ ... کے نام سے کر سکتے ہیں اور جو اس معاہدہ کے مطابق مملکت عربیہ سعودیہ کے تابع ہیں ... اور لیبی، آل عائض، نجران اور بلاد یام وغیرہ مقامات) دستبردار ہوتے ہیں۔

معاہدہ کی دفعات

حدود کا تعین

استقلال کا اعتراف

[illegible]

معاصرین کے افکار و آراء

ہندوستانی فوج پر عظیم الشان مصارف

[illegible]

وطن پرور اور جی حضوری

[illegible]

مسلمانوں کا نصب العین

[illegible]

نو آبادیات اور ہندوستانی

[illegible]

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق۔ یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر دیکھنا ہے یا باوریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے۔ اور دوسروں کو کھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون، اسکے حجم اور اس کی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جا سکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ علاوہ محصولڈاک ہے جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس یا اس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ۔ دہلی

Regd No L 1793

The Aljamiat

Vol. XX No. 5. DELHI MONDAY JULY, 16, 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ازبلا منگا کر دیکھئے جس کو پڑھ کر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصولڈاک

منیجر الجمعیۃ دہلی

ریاست بڑودہ کی مسلم آزار پالیسی

مسجد کے انہدام سے مسلمانوں میں ہیجان

دربار (انجمن) نور اسلام میں جمیع اہل اسلام کا جلسہ دربارہ مسجد محلہ ... بڑودہ کو اپنی حالت پر قائم رکھنے کے لئے ... ۱۹۳۴ء ... بڑودہ گزٹ ...

[illegible]

انجمن اہل السنۃ والجماعۃ شیخوپورہ کا سالانہ جلسہ

بتاریخ ۹، ۱۰ جون و یکم جولائی ۱۹۳۴ء قلعہ شیخوپورہ میں منعقد ہوا ...

[illegible]

آئندہ ہم امید رکھتے ہیں کہ ... مذکورین کو رفد کے مسلمانوں کو مطمئن فرمائیں گے اس کے بعد قرار داد مذکورین کو ضروری مقامات پر روانہ کرنے اور دوسرے ضروری کاموں کے لئے ایک کمیٹی قائم کی گئی اور صدر صاحب کو ہر طرح کا اختیار دیا گیا کہ اس کام کے لئے جب ضرورت ہو اقدام کریں۔

(حاجی ابراہیم ... باگیہ از دربار ضلع سورت)

خانہ خدا کی تعمیر رکوا دی گئی

[illegible]

زلزلہ زدگان کو امارت شرعیہ کی امداد

[illegible]

سرسکنڈ رانڈ سٹریل مسلم گرلز اسکول

[illegible]

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مذہبی علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

جنت و دوزخ حضرت العلامہ مولانا حافظ الحاج احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ... جنت کی کنجی اور دوزخ کا کھٹکا ... مسلمانوں پر گرانقدر احسان فرمایا ہے ...

خاموش مبلغ ...

پاک زندگی مولانا موصوف نے اس رسالہ میں فطرت سلیمہ، حیات طیبہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے طریقوں کو نہایت آسان اور عجیب پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔

تحفۃ المحبین حضرت مولانا نے اس کتاب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے مختلف طریقے احادیث، آیات و واقعات صحیحہ کی روشنی میں بتلائے ہیں اور آخر میں صلوۃ التسبیح کا مفصل طریقہ بیان فرما دیا ہے۔

سیرۃ الحبیب جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرۃ کو اس رسالہ میں آیات قرآنی کے تحت میں ترتیب دیا گیا ہے آپ کی سیرۃ کے صحیح واقعات کا علم حاصل کرنے کے لئے اس کتاب کا ضرور مطالعہ فرمائیے۔

احسن الوظائف ...

تعلیم الاسلام ...

فتاوی رشیدیہ ...

خطبہ صدارت ...

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

بیس فی صدی سے پچاس فی صدی تک کفایت

بہترین کٹ پیس کے بنڈل قیمت ... روپیہ نہایت کفایت اور اچھا ہوا مال۔ ... پوپلین ململ لٹھا ... سوتی کریپ وغیرہ ... ایک روپیہ آرڈر کے ہمراہ آنا لازمی ہیں۔

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع حمائل التفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی ... دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے، حاشیہ پر کامل تفسیر ...

[illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم

مع

خلاصۃ التفاسیر

[illegible]

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

صابئی یا ستارہ پرست قوم
ایک علمی اور تاریخی تحقیقات

زمانہ قدیم میں عراق مختلف المذاہب اور عجیب وغریب عقائد کے اعتبار سے بھی بہت شہرت رکھتا تھا اور آج بھی وہ اپنے جائے وقوع کے اعتبار سے ایشیا میں سیاسی اور تاریخی اہمیت رکھتا ہے۔

آج سے تیرہ سو برس پہلے عراق کی حیثیت کچھ عجیب تھی، ایک طرف تو عجمیوں کی شان و شوکت اور تہذیب و تمدن سے مرعوب کرتا رہا اور دوسری طرف جنگجو اور اکھڑ قوم کے نیزے سے نیچا دکھلاتے رہے۔

دونوں شہروں میں ہیں) جنوبی عراق میں آکر آباد ہوا، یہودیت سے تعلق رکھتا تھا اور یہاں اس نے صابئی مذہب کی بنیاد رکھی، چونکہ اس مذہب کے اکثر احکام دینی پانی کے ذریعہ ادا ہوتے تھے اس لئے صابئہ یعنی مغتسلہ نام پڑ گیا۔

(الجمل)

دوسرے فریق کی خواہش ہو، اگر ایک ہی مقام پر دونوں کے نمائندے موجود ہوں تو وہ مشورہ کریں ... اس دفعہ کی رو سے کسی ملک کی آزادی پر کسی قسم کی پابندی عائد نہیں کی جاتی ... طریقہ اختیار کرنے پر کسی فریق کو مجبور کیا جاتا ہے۔

دفعہ ۲۱ - اس معاہدہ کے بعد شعبان ۱۳۵۰ھ کا معاہدہ منسوخ ہوگیا ہے۔

دفعہ ۲۲ - اس معاہدہ پر جلد سے جلد دونوں حکمرانوں کی طرف سے دستخط ہو جائیں گے اور یہ معاہدہ پورے بیس سال قمری تک جاری رہے گا۔ تاریخ تنسیخ سے ۶ ماہ قبل اس معاہدہ کی تجدید و تعدیل ہوسکے گی۔ اگر اس مدت میں تجدید نہ ہوئی تو اعلان تجدید کے چھ ماہ بعد تک اس پر عمل ہوتا رہے گا۔

دفعہ ۲۳ - اس معاہدہ کا نام "معاہدہ طائف" ہوگا اور دونوں فریق کے ...

معاہدہ طائف اور عہد تحکیم پر حجاز اور یمن کے فرمانرواؤں نے بھی دستخط کئے ہیں۔ یہاں وہ خط و کتابت نظرانداز کردی جاتی ہے جو نجدی اور سعودی نمائندوں میں نفاذ سے قبل ہوئی تھی اور جو معاہدہ تحکیم کے ساتھ ام القریٰ اور صوت الحجاز میں شائع کردی گئی ہے۔

عفو عام کا اعلان

مقامات کا تخلیہ

فریق ثالث کا معاملہ

بیرونی مداخلت کا سد باب

ڈاک اور تار برقی

ممالک غیر میں فریقین کے سفراء

دفعہ ۲۰ - دونوں فریق اپنی آمادگی کا اعلان کرتے ہیں کہ وہ اپنے مندوبین اور سفراء کو ممالک غیر میں دوسرے فریق کی نمائندگی کی اجازت دیتے ہیں بشرطیکہ ...

بغاوت کا انسداد

دفعہ ۱۰ - فریقین اس کا اقرار کرتے ہیں کہ کوئی شخص خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، ملازم ہو یا غیر ملازم، فرد ہو یا جماعت جو بھی اپنی حکومت کی اطاعت و انقیاد سے گریز کریگا دوسرا فریق اس کو قبول نہیں کرے گا اور ان باغیوں کو اپنی حدود میں داخلہ سے روکنے کے لئے ہر فریق فوجی اور غیر فوجی تدابیر اختیار کرے گا۔ اگر کسی باغی کو اس علاقہ میں داخلہ کا موقعہ مل جائے تو فریق ثانی پر واجب ہوگا کہ اس کو غیر مسلح کردے اور اس کو گرفتار کرکے اس حکومت کے سپرد کردے جہاں سے وہ بھاگا۔

نونہال

اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست اور قوی دیکھنا چاہتے ہیں تو نونہال ... یہ دوا بچوں کے ہر مرض کیلئے ... بدہضمی، دستوں کا آنا، قبض، بچوں کے دانت نکلنے کی تکلیفیں اس دوا سے بہت جلد رفع ہوجاتی ہیں۔ بچوں کے متعلق موجودہ سائینٹفک تحقیق پیش نظر نونہال کے اجزاء کی ترکیب حیرت انگیز جامعیت کے ساتھ کی گئی ہے۔

اپنے پیارے بچوں کو نونہال استعمال کرا کے نہال کیجئے۔

قیمت فی شیشی جو ایک عرصہ کیلئے کافی ہے صرف آٹھ آنے (۸)

مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

یہ شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر اور معدہ کی کمزوری سے جو دست آتے ہیں ان کو اکثر چند خوراکیں روک دیتی ہیں۔ خون کی سرخی (ہیموگلوبین) کو بڑھاتا ہے۔ غذا کی خواہش پیدا کرتا ہے۔ تلی اور جگر کے بڑھنے میں بھی مفید ہے۔ ہمدرد دواخانہ دہلی کا شربت فولاد تمام ہندوستان میں اپنے بیش قیمت فوائد اور لذت کے لحاظ سے ایک امتیازی شہرت رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۲۰ تولہ) ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

قاسم العلوم

مرکز تعلیم اسلامیہ دیوبند کا علمی مذہبی ماہوار رسالہ

رمضان المبارک ۱۳۵۲ھ سے نہایت پابندی وقت کیساتھ جاری ہے۔ اکابر علماء دیوبند کے علمی فیوض و برکات کا سرچشمہ جس میں ہر قسم کے علمی مذہبی مضامین عالیہ شائع ہوتے ہیں۔ حضرت حکیم الامت مولانا شاہ اشرف علی صاحب مدظلہم کے مستقل مضامین عالیہ کے علاوہ حضرت قاسم العلوم والخیرات بانی دار العلوم دیوبند و دیگر اکابرین کے نادر و نایاب غیر مطبوعہ مضامین عالیہ بھی قاسم العلوم میں ملیں گے۔ ہر مسلسل مضمون کے ختم پر اس کی مستقل کتاب سانی سے مرتب ہوسکتی ہے۔ رسالہ قاسم العلوم ہندوستان بھر میں اپنی شان کا واحد لاثانی رسالہ ہے جس کا مطالعہ مسلمانوں کے ہر طبقہ کیلئے از حد مفید ہے۔ قیمت سالانہ معاونین خاص ہے، عام مسلمانوں سے ... طلباء مدارس عربیہ سے ... جملہ مراسلات کا پتہ:

احقر عتیق احمد صدیقی سابق مدیر الانصار دار العلوم دیوبند (یو-پی)

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات مترانج عالم آتنک نگرہ گولیاں اپنے آبحیاتی تاثیرات کی وجہ سے بیرون ہند میں بھی مقبول عام ہوچکی ہیں۔ قبض، بدہضمی، خون اور منی کی خرابی، جریان، احتلام، سرعت انزال وغیرہ شکایتوں کو چند ہی روز میں دور کرنے میں لاثانی ثابت ہوچکی ہیں۔ ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ (عہ) پانچ ڈبیاں للعہ

وید شاستری، جام نگر کاٹھیاواڑ

آئندہ انتخابات کے متعلق امارت شرعیہ صوبہ بہار کا فیصلہ
مجلس شوریٰ کی اہم کارروائی

۱۷ر ربیع الاول سے ۱۹ر ربیع الاول تک امارت شرعیہ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس روزانہ نائب امیر شریعت مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوتا رہا اور آخری شوریٰ بصدارت حضرت امیر شریعت مدظلہ منعقد ہوا جس میں مختلف اہم تجاویز طے ہوئیں۔ اور سب سے پہلے اور سب سے اہم یہ مسئلہ پیش ہوا کہ موجودہ مجالس مقننہ کے منتخب شدہ ممبروں اور اس کے امیدواروں کی بے راہ روی سے کس قدر مفاسد پیدا ہوئے۔ اور مذہب اسلام اور قومی و ملکی مفاد کو کس قدر شدید ...

پیش نظر رکھ کر نیز ان خطرات کو ملحوظ رکھتے ہوئے جو (ہندوستان کے دستور حکومت میں جمعیۃ علمائے ہند کے مذہبی مطالبات کے شامل نہ ہونے سے) آئندہ پیش آنے والے ہیں اس امر کی اب شدید ضرورت محسوس کرتی ہے کہ صوبہ بہار و اڑیسہ بلکہ تمام ہندوستان کے صوبجات میں مجالس مقننہ میں نمائندہ بھیجنے کے لئے مسلمانوں کی کوئی ایسی مجلس بنائی جائے جس کے دستور اساسی میں اقتصادی، معاشی، اور سیاسی آزادی و ترقی کے علاوہ خصوصیت کے ...

اسمائے گرامی ارکان کمیٹی

مغربی تہذیب نئے گناہوں کا مجموعہ ہے
ایک انگریز اہل قلم کے خیالات

"اگر کوئی شخص اس امر کا اشتہار دے کہ اس نے ایک بالکل نئے گناہ کا انکشاف کیا ہے تو کثیر التعداد افراد اس گناہ کے متعلق معلومات بہم پہنچانے کے لئے دوڑ پڑیں گے اس کے برخلاف اگر یہی شخص کسی نئی نیکی کا پتہ لگائے تو بہت کم لوگ اس نیکی کے بارے میں کچھ سننے کے لئے جائیں گے۔"

ان الفاظ کے ساتھ ڈاکٹر ... نے لندن کے ایک جریدہ میں اپنا مضمون شروع کیا ہے۔ ڈاکٹر موصوف کہتے ہیں کہ

"آج کل اکثر اشخاص (ایسے ملیں گے جن کے متعلق ظاہر ہوتا ہے کہ وہ نیکی پسند کرتے ہیں لیکن جب غرور و ملوکیت اور ہوس استعمار کی سی روز انکی باتوں پر غور کیا جاتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ احکام خداوندی کی خلافت کیونکر کرتے ہیں۔

ذلت آمیز زندگی

میں اس وقت اشارۃً بھی آپ لوگوں کے سروں پر بجز احکام خداوندی عائد کرنا نہیں چاہتا کیونکہ مجھے ایک امریکن لڑکی کی یہ تنقید معلوم ہے کہ ...

جذبات میں وقتی ہیجان

تم بھی ... میرے اس بیان کو وعظ سمجھیں گے اور کہیں گے کہ "ہم شدید محنت کرتے ہیں اس لئے ہمیں تفریح و آرام کا حق حاصل ہے۔"

"آپ ہمارے آرام پر کیوں ناک بھوں سکوڑتے ہیں؟" تو میں تمہیں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میں تمہاری راحت پر ناک بھوں نہیں سکوڑتا۔ مجھے جو فکر دامنگیر ہے وہ یہ ہے کہ عصر حاضر کی زندگی میں تیز رفتاری اور حقیقی اس قدر بڑھ گیا ہے کہ ہم لوگ اپنے وائرلیس موٹر کار اور سینما حتیٰ کہ اپنے کلبھیا کی اُن رسمی خدمات کے پیچھے کھوئے رہتے ہیں۔ جواب ہمارے بستر کے پاس (وائرلیس) کے ذریعے پہنچ جاتی ہیں اور ہمارے جذبات کو وقتی طور پر ابھار دیتی ہیں۔

مختصر یہ ہے کہ ہمارے پاس سنجیدگی اور غور و فکر کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا وقت ہی نہیں ہے، یہ ہمارا قصور نہیں بلکہ گناہ ہے۔

انسانی اور مادی تہذیب

زیادہ خالی دور

افسانہ

بہار و خزاں
ایک اصلاحی گفتگو کا آغاز
میاں اختر برے پھنسے
موجودہ تعلیم اور تہذیب جدید کا فوٹو
(۶)

مولانا عبدالسلام قدیم و جدید علوم کے ماہر، نہایت پکے اور سچے مسلمان اور ...

دنیا تہذیب و تمدن کے اس مقام پر پہنچ گئی ہے جس کا خیال بھی آج سے سو سال پہلے نہیں کیا جاسکتا تھا۔ آپ کو موجودہ تعلیم سے اس لئے دشمنی ہے کہ وہ دنیا نوسیت کو برداشت نہیں کرتی اور قدامت پرستی کا تیاپانچا چاک چاک کرکے رکھ دیتی ہے۔

مولانا: خیر یہ تو میں پھر بتاؤں گا مگر جس چیز کا نام تم لوگوں نے روشن خیالی اور تہذیب و تمدن رکھ چھوڑا ہے وہ صرف دوسری قوموں کی نقالی اور اندھی تقلید ہے جس میں علم و بصیرت کا نام و نشان بھی نہیں ہے، مگر اس وقت ...

تمہارے نزدیک یہ اخلاق اور تہذیب ہے ... کیا جائے اتراپ نوشی، سینما، عیش پرستی، برہنہ ناچوں سے دلچسپی کی مخالفت کا نام تمہارے نزدیک وہم پرستیاں ہیں۔ اور جو شخص ان مخرب اخلاق باتوں سے منع کرے وہ ظالم کاشتکار اور وہم پرست ہے۔ (باقی آئندہ)

جرمنی میں انقلاب کی سازش کا انکشاف
۷۷ اشخاص کو گولی مار کر ہلاک کیا گیا
اوپیرا ہاؤس میں ہر ہٹلر کی تقریر

برلن ۱۴ر جولائی۔ اوپیرا ہاؤس کو جانے والی تمام سڑکوں پر سہ پہر ہی سے آمد و رفت بند کردی گئی تھی اور ساڑھے چھ بجے شام کے وقت پالیس آدمی، رائفلوں سے ...

سے ان کا استقبال کیا۔ تمام عمارت لوگوں سے کچھا کھچ بھری ہوئی تھی اور جب ہر ہٹلر اندر داخل ہوئے تو ۳۰۰ مارچ پیٹوں نے جو سیاہ اور خاکی وردی میں ملبوس تھے، انھوں نے اپنے ہاتھ بلند کئے اور تین مرتبہ ہر ہٹلر کے نعرے لگائے۔ دوران تقریر میں مقتدر لوگوں نے ہر ہٹلر کی تعریف اور توصیف کے نعرے بلند کئے خصوصاً اس وقت جبکہ انہوں نے کہا کہ میں نے انقلاب کو سر اٹھانے سے پہلے ہی کچل دیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۷ ربیع الثانی ۱۳۵۳ہجری

گاندھی جی پر فرقہ پرستوں کی یورش

پنجاب اپنی فرقہ پرستی کے لئے مشہور ہے پھر کس طرح ممکن تھا کہ گاندھی جی پنجاب کا دورہ کرتے اور ایک ایسے اہم موقع پر جب کہ کمیونل ایوارڈ کے متعلق کانگریس ورکنگ کمیٹی کی قرارداد سے پنڈت مالویہ اور مسٹر اینے کے اختلاف اور ہندو مہاسبھا کی مخالفت کانگریس کا اعلان ہورہا ہے پنجابی ہندوؤں اور سکھوں کا جذبۂ فرقہ پرستی جوش میں نہ آتا۔ مختلف اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ گاندھی جی کی خدمت میں ہندوؤں اور سکھوں کے متعدد وفود حاضر ہوئے اور سب نے یہی کہا کہ کانگریس یہ کیا غضب کررہی ہے کہ کمیونل ایوارڈ کو مسترد نہیں کرتی اور ہندوؤں اور سکھوں کے گلے پر چھری پھیر کر مسلمانوں کو جو ازحد معتد حقوق دے دئے گئے ہیں ان کی حمایت اپنی خاموشی اور غیر جنبہ داری کے پردے میں کررہی ہے۔

گاندھی جی نے ان وفود کے جواب میں جو کچھ کہا اس کی تفصیلات سے خواہ ہمیں کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو مگر ہم اس امر کا اعتراف کرتے ہیں کہ کانگریس کے طے شدہ مسلک کو قائم رکھنے اور کم سے کم کانگریس کی قراردادوں کو فرقہ وارانہ ذہنیت سے بچانے کے لئے گاندھی جی نے جس عزم و استقلال کا ثبوت دیا وہ لائق تحسین ہے انہوں نے لالہ دنی چند انبالوی اور گیانی شیر سنگھ اور دوسرے ہندو اور سکھ لیڈروں پر اپنے طرز عمل سے یہ امر واضح کردیا کہ وہ بمبئی کی قرارداد میں کسی قسم کی ترمیم و تنسیخ کو گوارا نہیں کریں گے کیونکہ وہ اس قرارداد پر جتنا غور کرتے ہیں اتنا ہی اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ اس کے اندر کوئی چیز ایسی نہیں ہے جسے بدلا جاسکے اور وہ قرارداد کانگریس کی پالیسی اور اس کے اصولوں کے عین مطابق ہے۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا جو آئندہ اجلاس بنارس میں منعقد ہورہا ہے اس کی کامیابی کا دارومدار صرف گاندھی جی کی ذات پر ہے ایسی حالت میں کہ پنڈت مالویہ اور مسٹر اینے کانگریس کو فرقہ واریت کے گڑھے میں دھکیلنے یا کانگریس سے علیحدہ ہوجانے پر آمادہ ہوچکے ہیں اور ان کی دھمکیاں برابر اپنا کام کررہی ہیں ملک کا قوم پرور طبقہ کانگریس کے مستقبل کو گاندھی جی کے غیر جنبہ دارانہ رویہ کے ساتھ ہی وابستہ سمجھتا ہے۔ اگر خدانخواستہ پنجاب کی فرقہ وارانہ فضا میں رہ کر وہاں کے مہاسبھائی ہندوؤں کی رائے سے متاثر ہوجاتے تو ظاہر ہے کانگریس کے متعلق تمام توقعات خود بخود ختم ہوجاتیں۔

گاندھی جی نے پنجاب میں جو گفتگو کی ہے ان کے جس حصہ سے ہمیں تھوڑا سا اختلاف ہے وہ کمیونل ایوارڈ اور وائٹ پیپر کے تعلق ہے۔ اگرچہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ گاندھی جی کا مقصود بمبئی والی قرارداد کے بالکل مطابق تھا مگر جس قدر مختصر الفاظ میں انہوں نے اپنا مفہوم بعض مواقع پر ادا کیا ہے اس سے غلط فہمیاں پیدا ہونے کا بھی اندیشہ ہے جب وقت یہ کہا جائے کہ وائٹ پیپر کے ساتھ کمیونل ایوارڈ بھی مسترد ہوجائے گا اسی وقت گاندھی جی اور تمام حامیان کانگریس کو اسی کے ساتھ یہ بھی وضاحت کردینی چاہئے کہ اس سے ان کا مقصد کیا ہے۔ جیسا کہ کانگریس کی قرارداد میں موجود ہے اس کا مطلب صرف یہی ہوسکتا ہے کہ وائٹ پیپر کو مسترد کرنے کی قوت جس جماعت میں ہوگی اور جو اتنا اتفاق و اتحاد حاصل کرلے گی کہ وائٹ پیپر کو مسترد کردے وہ اس قابل بھی ہوجائے گی کہ اس کے ساتھ ساتھ فرقہ وارانہ تصفیہ بھی کرلے۔ اور اس کے ذریعہ کمیونل ایوارڈ کو بھی مسترد کرادے مگر چونکہ اس تفصیل کے بغیر صرف اجمال سے کام لیا جاتا ہے اس لئے یہ مفہوم بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ وائٹ پیپر کو مسترد کرنے ہی کے یہ معنی ہوں گے کہ کمیونل ایوارڈ مسترد کردیا گیا حالانکہ اس سے سخت نقصان پہنچنے کا خطرہ لاحق ہے۔

اگر کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن کا وہی مطلب ہوتا جو ہم نے آخر میں بیان کیا ہے تو ریزولیوشن کے اندر اس امر کی تصریح نہ ہوتی کہ کمیونل ایوارڈ کو بدلوانے کا صرف ایک ہی راستہ ہے اور دوسرا کوئی راستہ نہیں ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک متفقہ تصفیہ کیا جائے۔ صرف وائٹ پیپر کو مسترد کردینے سے اگر کمیونل ایوارڈ مسترد ہوسکتا تو کانگریس ورکنگ کمیٹی کی قرارداد میں اس کے استرداد کا یہی واحد طریقہ بیان نہ کیا جاتا۔ اس لئے دونوں کے ساتھ ساتھ مسترد ہوجانے کا مفہوم صرف یہی ہے کہ جب ہم اس قدر قوت حاصل کرلیں گے کہ متفق ہوکر وائٹ پیپر کو مسترد کردیں تو اس کے ساتھ [illegible] فرقہ وارانہ مسائل کا تصفیہ بھی کرلیں۔ گاندھی جی اگر کمیونل ایوارڈ کے متعلق وضاحت کردیا کریں تو غلط فہمیوں کا کوئی امکان باقی نہ رہے۔

بہرحال اس اجمال کے باوجود گاندھی جی نے مجموعی حیثیت سے جو اثر پیدا کیا ہے وہ فرقہ پرست سبھا اور فرقہ پرست لیگ کے خلاف ہی ہے اور یہ امر موجب اطمینان ہونا چاہئے کہ مہاسبھائی پنڈت مالویہ کی طرح گاندھی جی کو اپنے ساتھ ملانے میں کامیاب نہیں ہوئے ہیں۔

ملازمتوں میں تناسب

جب سے کہ حکومت ہند نے آل انڈیا ملازمتوں میں مسلمانوں کے لئے آئندہ ۲۵ فی صدی ملازمتیں محفوظ کرنے کے متعلق اپنی قرارداد شائع کی ہے ہندو پریس برابر اس قرارداد پر حملے کررہا ہے۔ اور دیانتداری کے اصول وغیرہ اصولی خوبیاں اس کے خلاف پیش کئے جارہے ہیں۔ اور ڈاکٹر مونجے جیسے مہاسبھائی لیڈر انتہائی اشتعال انگیز بیانات اخباروں میں شائع کررہے ہیں۔ ان تمام مضامین اور بیانات کا خلاصہ یہ ہے کہ ملازمتوں میں فرقہ پرستی کے اصول کو داخل کرنا قومی نقطۂ نگاہ سے صحیح نہیں ہے اور اس سے نہ صرف ملازمتوں کے اعلیٰ معیار کو صدمہ پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ بلکہ فرقہ پرستی کا زہر مجالس مقننہ کی نشستوں سے اور آگے بڑھتا ہے اور تمام ملکی تعلقات میں سرایت کرجاتا ہے۔

ہمیں اس قسم کی تحریریں شائع کرنے والوں کی دماغی حالت قابل رحم معلوم ہوتی ہے کہ کئی سال کی مسلسل و پیہم کشمکش کے باوجود آج تک انہیں اس کا علم نہیں ہوسکا کہ ہندوستان کے اندر وہ کون سے آئیڈیل حالات موجود ہیں جن کو سامنے رکھ کر تمام مسائل پر حکم لگادیا جاتا ہے۔ ملازمتوں میں کس دن فرقہ واریت نہیں تھی جو یہ نیا عنصر آج داخل کیا جارہا ہے۔ حقیقی زندگی کے اعتبار سے تو ہر شخص جانتا ہے کہ ملازمتوں میں بدترین قسم کی فرقہ پرستی بہت پہلے سے پھیلی ہوئی ہے اور گزشتہ چند سال میں بہت زیادہ ترقی کرچکی ہے اور اس کا سبب محض یہ ہے کہ مسلمانوں کی ملازمتیں ہندو ملازمین برداشت نہیں کرسکتے کیونکہ ابتداً سرکاری ملازمتوں پر محض ہندوؤں کا اجارہ تھا اور وہ اس اجارہ کو بدستور قائم رکھنا چاہتے ہیں لیکن اس کے علاوہ آئینی حیثیت سے بھی ہر شخص جانتا ہے کہ اس باب میں گورنمنٹ آف انڈیا کا ایک سرکلر پہلے سے موجود تھا جس میں ملازمتیں جائز فرقہ وارانہ حصوں کی کمی بیشی کو پورا کرنے کی غرض سے علیحدہ کردی گئی تھیں۔ اس طرح ملازمتوں میں فرقہ وارانہ اصول کا داخلہ ہرگز کوئی نئی چیز نہیں ہے جس پر اس قدر شور و غل مچایا جارہا ہے جس طرح مجالس مقننہ میں نشستوں کی تعیین کا معاملہ ہے بالکل اسی حیثیت اصولاً ملازمتوں کی بھی ہے۔ البتہ جائز اور مناسب حصہ کی تقسیم میں حکومت کو مراعات کرنے یا نہ کرنے کا جو حق حاصل تھا وہ ختم ہوگیا ہے۔ اور اسے بحالات موجودہ بہتر ہی کہا جاسکتا ہے نہ کہ بدتر۔

جو حضرات نیشنلسٹ خیالات رکھتے ہیں انہوں نے بھی اس اصول کو تسلیم کرلیا ہے کہ ہندوستان میں اس وقت جو عام فرقہ وارانہ فضا ہے اس کی موجودگی میں آئیڈیل قومی اصولوں کو رائج نہیں کیا جاسکتا اور اسی بنا پر کئی مرتبہ فرقہ وارانہ سمجھوتوں کی کوشش کی جاتی رہی ہے۔ سب جانتے ہیں کہ گزشتہ چند سال کی مدت میں کانگریس کے اندر اور کانگریس سے باہر جس قدر بھی نمائندہ مجالس باہمی سمجھوتے کے لئے بنے ہیں ان سب میں سرکاری ملازمتوں کا معاملہ ضرور موجود رہا ہے۔ اور ہندو مسلمانوں دونوں نے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ ملازمتیں بھی بحالات موجودہ ایک ایسا مسئلہ ہیں جن پر فرقہ وارانہ تصفیہ کے سلسلہ میں غور کرنا چاہئے۔ خود قوم پرور مسلمانوں نے ملازمتوں کے متعلق جو مطالبات کانگریس کے سامنے رکھے تھے ان کا ذکر ہم فرید پور کانفرنس اور جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس عاملہ کے حوالے سے کسی گذشتہ اشاعت میں کرچکے ہیں اور آج اس پر مزید اضافہ یہ کرنا چاہتے ہیں کہ الہ آباد میں جو یونیٹی کانفرنس منعقد ہوئی تھی اور جس میں ہندو مسلمان سکھ عیسائی پارسی سب کے نمائندے شریک تھے اور خود پنڈت مدن موہن مالویہ اور ڈاکٹر مونجے بھی تشریف رکھتے تھے ان کانفرنس میں باتفاق رائے یہ طے پایا تھا کہ "مرکزی اور صوبجاتی ملازمتوں پر تقرر ایک غیر جانبدار کمیشن کے ذریعہ کیا جائے اور اس امر کا لحاظ رکھا جائے کہ تمام ملتوں کو ان کا منصفانہ حصہ حاصل ہوسکے" اور اس منصفانہ حصہ کی تعیین کے لئے اتفاق آرا سے یہ طے ہوا تھا کہ سات اراکین کی جن میں تین ہندو، دو مسلمان، ایک سکھ اور ایک ہندوستانی عیسائی شامل ہو ایک سب کمیٹی بنادی جائے جسے صوبجاتی ملازمین کے معاملہ میں مقامی اراکین کو اپنے ساتھ ملانے کا بھی حق حاصل ہو۔ بالکل ظاہر ہے کہ جب مرکزی اور صوبجاتی ملازمتوں میں فرقہ وارانہ تناسب کا اصول طے ہوچکا تھا اور کمیٹی اس تناسب کو متعین کرنے کی غرض سے مقرر کردی گئی تھی تو مسلمانوں کے لئے مرکزی ملازمتوں میں ۲۵ فی صدی سے کم تخصیص تو کسی طرح بھی نہیں ہوسکتی تھی کیونکہ یہ تخصیص کم سے کم اور آبادی کی بنا پر ہے۔

ہماری سمجھ میں کسی طرح یہ نہیں آتا کہ ایک ایسا مسئلہ جس پر ہندو مسلمان سکھ، پارسی، عیسائی متفق ہوگئے تھے اور جس کی فرقہ واریت کو تسلیم کرتے ہوئے بھی موجودہ حالات میں اس کی شمولیت ایک نیشنل پیکٹ (قومی میثاق) میں ضروری سمجھی گئی تھی اس کو اگر حکومت نے جزوی طور پر یعنی صرف آل انڈیا ملازمتوں میں رائج کردیا تو کیا قیامت آگئی اور اس پر ہندو جرائد اور مہاسبھائی رہنما اس قدر کیوں چراغ پا ہورہے ہیں۔ اس روش سے تو حکومت کا مقصد پورا ہوگا۔ اور فرقہ وارانہ منافرت پہلے سے زیادہ بڑھ جائے گی۔ حالانکہ ہم سب کا مطمح نظر یہ ہونا چاہئے کہ فرقہ وارانہ منافرت کم ہو اور باہمی رواداری کے جذبات ترقی پذیر ہوکر ہندو مسلم اتحاد کے لئے بہتر فضا پیدا کریں اور ہندوستان متفق ہوکر آزادی کی شاہراہ پر گامزن ہوسکے۔

شذرات

سرسیموئل ہور کا اعلان

سردار وبھ بھائی پٹیل کی رہائی کے بعد بجا طور پر یہ توقع کی جاسکتی تھی کہ اب دوسرے ممبر اور رہنما بھی رہا کردئے جائیں گے لیکن پنڈت جواہرلال نہرو کو رہا نہ کرنے کے متعلق سرسیموئل ہور نے جو بیان دارالعوام میں دیا ہے وہ حکومت کے لئے سیاست اور مصلحت دونوں کے اعتبار سے سخت افسوسناک ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے بھی عرض کرچکے ہیں یہ ایک حقیقت ہے کہ موجودہ حالات میں خان عبدالغفار خاں یا پنڈت جواہرلال نہرو کا جیل میں گھٹنا اور ملک کی عام فضا کو بہتر بنانے کے بجائے اور خراب کردینے کی کوشش کرنا حکومت ہند کی انتہائی غلط اور خطرناک پالیسی ہے۔ اب اگر اس پالیسی کو جاری رکھا گیا تو اس کے یہ معنی سمجھے جائیں گے کہ حکومت کانگریس کے موجودہ رویہ سے مناسب فائدہ اٹھانا نہیں چاہتی اور ملک میں قیام امن کے جو امکانات پیدا ہوگئے ہیں اور جدید فضا میں جو کام ہورہا ہے اس کو تقویت پہنچانے کے لئے تیار نہیں ہے۔ سرسیموئل ہور کا یہ کہنا کہ "پنڈت جواہرلال نہرو کی سزایابی کا تعلق سول نافرمانی سے نہیں ہے بلکہ تین باغیانہ اور اشتعال انگیز تقریروں سے ہے اس لئے ان کی رہائی کے مسئلہ پر غور کرنا ناممکن ہے اور ان کی سزا میں کوئی تخفیف نہیں ہوسکتی" سراسر تنگ نظری اور غیر دانشمندی پر مبنی ہے۔ سول نافرمانی کی تحریک اور حکومت کے خلاف معنوی تقریروں کے درمیان امتیاز کرنا بالخصوص ایسے زمانہ میں جب کہ تحریک جاری ہو بال کی کھال کھینچنے کے سوا اور کچھ معنی نہیں رکھتا۔ تحریک کی حمایت میں ایسی تقریریں کی ہی جاتی ہیں جو دفعہ ۱۲۴ (الف) کے ماتحت آتی ہیں اور ان کی بنا پر سزائیں بھی ہوتی ہیں مگر کیا ان سزاؤں کو تحریک سول نافرمانی کی سزاؤں سے علیحدہ شمار نہیں کیا جاتا۔ اور اس قسم کا سوال اگر کبھی آتا بھی ہے تو محض قانونی مصطلحات میں الجھا کر اصل مسئلہ سے بچنے کے لئے آتا ہے۔ پنڈت جواہرلال نہرو کے معاملہ میں حکومت کو ایسی ذہنیت کا اظہار نہیں کرنا چاہئے تھا اس وقت ان کو جیل میں رکھنا رہا کردینے سے زیادہ خلاف تدبر و خلاف اصول ہے کیونکہ قوانین عام مفاد قومی کے لئے ہوتے ہیں عام مفاد قوانین کے لئے نہیں ہوا کرتا۔ اگر حکومت ہند کے ارباب حل و عقد میں کچھ بھی عقل موجود ہے تو اب بھی یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ سرسیموئل ہور کا "ناممکن" "ممکن" سے بدل جائے گا۔

انتہائی شرمناک!

اسمبلی کے ہندو اور سکھ اراکین نے شاہ مسعود احمد صاحب ایم ایل اے کی اس تحریک التوا کے متعلق جو صوبہ سرحد کی سرخپوش جماعتوں پر سے پابندی نہ اٹھانے کے خلاف بطور احتجاج پیش کی تھی جس قسم کا رویہ اختیار کیا اس کے متعلق "انتہائی شرمناک" کے سوا اور کوئی الفاظ استعمال نہیں کئے جاسکتے۔ شاہ صاحب کی تحریک التوا حقیقتہً ایک خالص قوم پرورانہ تحریک تھی اور اس کے اندر کوئی شائبہ بھی فرقہ واریت کا نہیں تھا۔ کیونکہ صوبہ سرحد کی کانگریسی [illegible] سرخپوش جماعتوں کے نام سے موسوم کی جاتی ہیں۔ حکومت کا بدستور پابند رکھنا خود کانگریس کے لئے حد درجہ شاق ہے اور مختلف کانگریس کمیٹیوں کی جانب سے اس کے خلاف جلسے منعقد ہورہے ہیں اور قراردادیں منظور کی جارہی ہیں۔ ان تمام ہندو مسلمانوں کا جو یہ دعوے کرتے ہیں کہ انہیں ملک کی آزادی عزیز ہے اور وہ اس مقصد کے لئے قربانیاں کرنے والوں کی قدر کرتے ہیں۔ فرض اولین یہ تھا کہ اس تحریک التوا کی متفقہ طور پر تائید کرتے مگر اس کے بالکل برخلاف اسمبلی کے ہندوؤں اور سکھوں نے (باستثنائے چند) اس معاملہ کو قطعی طور پر ایک فرقہ وارانہ معاملہ بنالیا۔ اور ملازمتوں کے متعلق ایک دوسری تحریک التوا کو جو یقیناً فرقہ وارانہ تھی اور ہندوؤں کی طرف سے منافرت پھیلانے کے لئے پیش کی گئی تھی اس خالص قوم پرورانہ تحریک کی حمایت و مخالفت کے لئے سودے کے طور پر پیش کردیا۔ ہندوؤں اور سکھوں کا یہ مطالبہ کہ اگر مسلمان ملازمتوں کے متعلق ان کی تحریک التوا کی تائید کریں (جو حقیقتہً خود مسلمانوں ہی کے خلاف تھی) تو ہندو اور سکھ بھی سرخپوشوں کے بارے میں تحریک التوا کی تائید کریں گے۔ ہندو اور سکھ اراکین اسمبلی کی حد درجہ فرقہ پرستی، مسلم دشمنی اور حکومت دوستی کی بین دلیل تھا۔ اور کانگریس اور سرخپوشوں کی مخالفت کے لئے ایک نہایت ذلیل اور پست بہانہ کے سوا اسے اور کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ ظاہر ہے کہ جس گروہ میں بھائی پرمانند جیسے وطن فروش غدار قوم، اور مہاسبھائی ہندو شریک ہوں جن کا نصب العین ہی یہ ہے کہ کانگریس کی مخالفت اور ملکی آزادی کے لئے قربانیاں کرنے والوں کی مذمت کرتے رہیں ان سے اور توقع ہی کیا ہوسکتی تھی۔

معاصرانہ شکایت

الجمعیۃ کی گذشتہ سے پیوستہ اشاعت میں ایک سب لیڈر "ملازمتوں میں اقلیتوں کا حصہ" شائع ہوا تھا۔ ہمیں یہ دیکھ کر سخت حیرت ہوئی کہ بجنور کے ایک معاصر نے "مدینہ" نے ہمیں اس سب لیڈر کو مع عنوان کے شروع سے آخر تک اپنے مقالہ افتتاحیہ کی جگہ نقل کردیا اور کوئی حوالہ الجمعیۃ کا نہیں دیا جس کا مطلب صاف یہ ہے کہ یہ مضمون معاصر مذکور کے ایڈیٹر صاحب نے تحریر فرمایا ہے اور اس میں جو کچھ رائے ظاہر کی گئی ہے وہ معاصر مذکور کی رائے ہے۔ اب تک مضامین اور خبروں کو اخبارات سے نقل کردینے کا تو ضرور دستور تھا اور یہ چیز چنداں قابل اعتراض نہ سمجھی جاتی تھی بالخصوص وہ اخبارات جن کی پالیسی ایک ہی ہے ایسا کرلیا کرتے تھے لیکن ایک اخبار کے ایڈیٹوریل مضامین کو دوسرے اخبار کے ایڈیٹوریل کالموں میں بجنسہٖ نقل کرادینا تو ایک نہایت غلط اور ناقابل برداشت حرکت ہے ہم اپنے بجنوری معاصر سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس "غلطی" کے متعلق فوراً ایک تصحیح شائع کردے اور آئندہ اشاعت میں یہ لکھدے کہ وہ سب لیڈر الجمعیۃ سے ماخوذ کیا گیا ہے تاکہ کسی قسم کی غلط فہمی پیدا نہ ہوسکے اور ہمارے معاصرانہ تعلقات میں فرق نہ آئے۔

حوادث واحکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ گراموفون کے ریکارڈ میں قرآن شریف وحدیث نعت سرور عالم وخطبہ و نغمہ میلاد وغیرہ بھر کر تبلیغی کام پورا کیا جائے تو جائز ہے یا ناجائز۔

الجواب

گراموفون ان آلات میں سے ہے جو اکثری طور پر عام حالات میں لہو ولعب اور تفریح کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ اگرچہ فی نفسہ آلہ بعض مفید کاموں میں استعمال ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس کا عام رواج اور اکثری استعمال محض لہو ولعب کے طور پر کیا جاتا ہے۔ اور اس کی مجالس میں ہر قسم کے لوگ حظ سمع اٹھانے کے لئے شریک ہوتے ہیں۔ لہذا اس کے ریکارڈوں میں کوئی متبرک چیزیں بھرنا اور ان کو بیع وشرا کے ذریعہ سے عام کرنا۔ اور ہر قسم کی مجالس میں ریکارڈوں پر قرآن مجید یا حدیث شریف یا وعظ وتقریر کو گانے میں شامل کردینا۔ ان مقدس چیزوں کی توہین کرنا ہے۔ ریکارڈ پر جو چیزیں سنی جاتی ہیں ان کی وقعت سننے والے کے قلب میں ایک راگ (اور گانے) سے زیادہ نہیں ہوتی اگر مان لیا جائے کہ اس میں تبلیغ کا فائدہ ہوتا ہے تو اس فائدہ کی وجہ سے ان دینی مضرتوں کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا جو ایمان کو سلب کرنے والی ہیں۔ شراب اور قمار میں بھی منافع تھے۔ لیکن حضرت حق نے ان فائدوں کو واثمہما اکبر من نفعہما فرما کر کالعدم کردیا۔ تبلیغ بے شک اسلام میں ایک اہم فریضہ ہے لیکن اہم سے اہم فرض کی ادائیگی کے لئے ناجائز ذرائع استعمال نہیں کئے جاسکتے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کچھ روز قبل طوائفوں کے ذریعہ سے اسلامی تبلیغ کرانے کی تجویز پیش آچکی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک اور مقدس سیرۃ مبارک کی شان اس سے بہت اعلیٰ اور ارفع ہے کہ وہ ریکارڈوں میں بھری جائے۔ اور وہ ریکارڈ ایک مشین میں لگا کر ایسے مقامات اور ایسے مجامع میں استعمال کئے جائیں جو اس مقدس ذکر کے لائق نہ ہوں۔ بلکہ وہاں اس ذکر کی توہین ہوتی ہو۔ مسلمانوں کو لازم ہے کہ وہ قرآن پاک اور احادیث مقدسہ اور متبرک مواعظ واذکار کے ریکارڈ ہرگز نہ خریدیں اور نہ سنیں اور عموماً گراموفون کو بھی خریدنے اور سننے سے احتراز کریں کہ اس میں لہو ولعب کے سوا اور کوئی مقصد نہیں اور اس کے ذریعہ سے سنی ہوئی بات کی دل میں کوئی عزت اور وقعت نہیں ہوتی۔ وقتی طور پر ایک حظ سماع حاصل ہوجاتا ہے۔ وہ بھی جبکہ مشین اور ریکارڈ درست رہیں۔ اور جو چلتے چلتے درمیان میں مشین بگڑ گئی یا ریکارڈ خراب ہوگیا تو تمام سامعین کے دل متنفر اور دماغ پریشان ہوجاتے ہیں اور استہزا واستہتار اور ہنسی اور مذاق سب کچھ پیش آجاتا ہے معاذ اللہ منہا۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ
مدرسہ امینیہ۔ دہلی

الجواب صحیح
خادم العلماء سلطان محمود
صدر مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی

الجواب صحیح
محمد مظہر اللہ
امام مسجد فتحپوری دہلی

الجواب صحیح
خدا بخش
مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی

الجواب صحیح
فقیر محمد شفیق۔ صدر مہتمم ... اسلام
ونائب صدر جمعیۃ تبلیغ الصلوٰۃ

جواب درست ہے
فقیر عبدالماجد
گل قاسم بیان پلی

الجواب صحیح
عباد حسین
مدرسہ فتحپوری

الجواب صحیح
نورالدین بہاری

الجواب صحیح
محمد اسحاق

الجواب صحیح
محمد طاہر اشرف

الجواب صحیح
فقیر محمد یوسف

الجواب صحیح
محمد عبدالقادر
مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی

الجواب صحیح
عبدالرحمن عفی عنہ
مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی

محمد شریف اللہ
مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی

الجواب صحیح
فخرالحسن
مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی

الجواب صحیح
عبدالسمیع
مناظر

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکی نے ۶ رجولائی ۱۹۳۴ء کو اپنے شوہر سے طلاق لی پھر اس نے تاریخ ۸ رجولائی ۱۹۳۴ء کی شب کو اپنا نکاح اور شخص سے کرلیا۔

الجواب

عورت مدخولہ ہو تو اس پر تین حیض کی عدت گزارنی لازم ہے یہ نکاح جو عدت کے اندر ہوا ناجائز اور حرام ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ
دہلی

الجواب حق:- محمد شفیع عفی عنہ۔ مدرسہ عبدالرب دہلی

استفتاء
کتاب الصوم مفسدات وغیر مفسدات روزہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں روزہ دار کا انجکشن سے روزہ جاتا ہے یا کہ نہیں اور حکم انجکشن حقنہ است یا نہ اور حدیث الفطر مما دخل رواہ ابویعلیٰ۔ سند کیا تشریح ہے۔ یہاں وبا بیماری پھیلے ہے اس لئے تندرست آدمی روزہ دار ہونے کے باوجود انجکشن لیا کرتا ہے اس کا شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب

روزہ دار کا روزہ انجکشن سے فاسد نہیں ہوتا بلکہ بدستور سابق روزہ قائم ہی رہیگا کیونکہ انجکشن کے ذریعہ سے دوا معدہ میں داخل ہوکر غذا نہیں ہوتی ومفادہ ان استقرار الداخل فی الجوف شرط للفساد بلا الخ فقط واللہ اعلم

حبیب المرسلین عفی عنہ
نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

انصار الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی ومذہبیت کا ثبوت بہم پہنچایئے۔

(منیجر الجمعیۃ، دہلی)

اہل سرحد کی مشکلات اور تکالیف میرے ذہن میں ہر وقت موجود رہتی ہیں

کانگریس اور ہندو سبھا کو تصادم سے بچانے کی کوشش

سرحدی وفد سے گاندھی جی کی ملاقات

لاہور ۱۷ رجولائی۔ سرحد کے کانگریسی رہنماؤں کے ایک وفد نے زیر قیادت پیر شہنشاہ صاحب گاندھی جی سے دوبارہ ملاقات کی اور ایک گھنٹہ تک سرحدی حالات و معاملات پر تبادلہ خیالات کیا۔ وفد نے سرحدی آبادی کی طرف سے گاندھی جی سے عقیدت کا اظہار کیا۔ گاندھی جی نے فرمایا کہ میرے دل میں اہل سرحد کا بے حد احترام ہے اور میں اپنی زندگی میں ان کو کبھی فراموش نہیں کرسکتا۔ آپ نے فرمایا کہ سرحدیوں کی مشکلات اور تکالیف ہر وقت میرے ذہن میں موجود رہتی ہیں۔ آپ نے سرحد میں جانے کی خواہش کی اور فرمایا کہ خان عبدالغفار خاں مجھے میرے بیٹے کی طرح عزیز ہیں۔ گاندھی جی نے ایک اخباری نمائندہ سے کہا کہ ہریجن کا ترک کرنا غیر ممکن ہے اور وہ ۷ ر اگست سے ضرور شروع ہوجائے گا۔

آپ سے دریافت کیا گیا کہ کیا کوئی ایسی بھی شکل ہے کہ انتخابات کے سلسلہ میں کانگریس اور ہندو مہاسبھا میں تصادم نہ ہونے پائے اور پنڈت مالویہ اور مسٹر اینے پارلیمنٹری بورڈ میں شریک رہیں؟ گاندھی جی نے جواب دیا کہ میں صرف یہی کہہ سکتا ہوں کہ میں کانگریس اور ہندو مہاسبھا کو تصادم سے بچانے کی انتہائی کوشش کروں گا۔

مزدوروں کیلئے ۵۴ گھنٹہ کا ہفتہ منظور کرلیا گیا

حکومت ہند، مالکان کارخانہ جات اور مزدور فیڈریشن کا اتفاق

اسمبلی میں مسٹر فرینک نائس اور مسٹر موڈی کا اعلان

شملہ ۱۸ رجولائی۔ کل اسمبلی میں ایک صنعتی مسودہ بل (بل کارخانہ جات) پر غور کیا گیا جس میں مزدوروں کیلئے کام کرنے کا ہفتہ ۵۴ گھنٹہ کا مقرر کیا گیا ہے۔ مسٹر فرینک نائس نے اعلان کیا کہ مزدوروں کے لئے کام کرنے کے کم سے کم اوقات پر منتخبہ کمیٹی کی تجویز کے مطابق حکومت ہند، مزدور فیڈریشن اور مالکان کارخانہ جات کی ایسوسی ایشن نے اتفاق کرلیا ہے۔ مسٹر موڈی نے اس بل کو "ہمدردی کرنے والا" قرار دیا ہے آپ نے کہا کہ بمبئی کے کارخانوں میں مزدوروں کو بہت زیادہ مزدوری دی جاتی ہے بمبئی کے کارخانہ جات نے ۵۴ گھنٹہ کا ہفتہ منظور کرلیا ہے مگر مزدوروں کا فرض ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو بھی محسوس کریں۔ مسٹر موڈی نے حکومت ہند سے درخواست کی کہ مزدوروں کی حالت کو درست کرنے کے سلسلہ میں وہ ریاستوں کو بھی اس راستہ پر چلانے کے لئے اپنی قوت کام میں لائے تاکہ ریاستوں کے مزدوروں کی حالت بھی قابل اطمینان ہوسکے۔

(اگر مزدوروں نے اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھا تو وہ دیکھیں گے کہ بڑی بڑی قوتیں کس طرح ان کے سامنے جھکتی ہیں)

دارالحکومت

شاردا ایکٹ کے ماتحت مقدمہ کا فیصلہ

دو سو روپے جرمانہ کی سزا

دہلی ۱۷ رجولائی۔ شاردا ایکٹ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نابالغ لڑکی سے شادی کرنے کے الزام میں ایک مقدمہ دہلی کے ایک سرکردہ سناتن دھرمی کارکن لالہ ماٹھول (گروٹہ والے) کے خلاف مسٹر پول ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اجلاس میں زیر سماعت تھا۔

یہ شادی لالہ ماٹھول کے صاحبزادے کی تھی جو لالہ جوتی پرشاد کی دختر سے ہوئی تھی لالہ ماٹھول کی طرف سے کئی میونسپل کمشنران اور ہیڈ کلرک خزانہ صوبہ دہلی اور دیگر معززین نے شہادت دیتے ہوئے کہا تھا کہ یہ شادی نہ تو لالہ ماٹھول کے مکان سے ہوئی اور نہ انہوں نے یہ شادی کی بلکہ لالہ ماٹھول کے سسر لالہ کشن سروپ [illegible] کے پسر کے نانا نے اس وجہ سے کی کہ ان کے کوئی اولاد نرینہ نہ تھی۔ عدالت میں لڑکے کے نانا کی طرف سے شائع شدہ رقعہ جات شادی یعنی دعوت نامہ پیش ہوئے تھے۔

آج عدالت نے لالہ ماٹھول پر دو سو روپیہ جرمانہ کردیا۔

قتل کے الزام میں دو ملزم سشن سپرد

ناجائز تعلقات کا خطرناک انجام

دہلی ۱۷ رجولائی۔ آج مسٹر ایس۔ ایم رشید مجسٹریٹ درجہ اول نے بیک وقت دو ملزمان مسمیان کشن سنگھ اور جیوا کو قتل کے دو الزامات کے ماتحت زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سشن سپرد کردیا۔ استغاثہ کے بیان کے مطابق کشن سنگھ نے پہاڑ گنج کے ایک گھوسی مسمی نمبردار کو اور جیوا نے اپنی بیوی کے آشنا مسمی چھیدا کو قتل کیا تھا۔ ہر دو مقدمات کی [illegible] عشق و محبت کی دو دلچسپ کہانیاں بیان کی جاتی ہیں۔ استغاثہ کا بیان ہے کہ [illegible] شدہ بیوی پر داشتہ تھا چنانچہ کشن سنگھ نے اپنی ساس اور اپنے سسر کے خلاف اس کی بیوی کو اغوا کرنے کے الزام میں مقدمہ دائر کیا تھا اور متوفی نے اس مقدمہ میں ملزمان کی ضمانت دی تھی۔ دوسرے مقدمہ میں استغاثہ کا بیان ہے کہ جیوا کی بیوی کی متوفی چھیدا سے آشنائی تھی ایک دن ملزم جیوا نے سر بازار چھیدا پر چاقو سے حملہ کیا اور وہ اگلے روز ہسپتال میں جاکر فوت ہوگیا۔

عدالت خفیفہ کے کلرک پر دوسرا مقدمہ

دہلی ۱۷ رجولائی۔ آج چودھری بلدیو سنگھ مجسٹریٹ درجہ اول نے عدالت خفیفہ کے ہیڈ کلرک لالہ ہزاری لال کو چار ہزار کی ضمانت اور چار ہزار کے ذاتی مچلکے داخل کرنے پر رہائی کا حکم دیا۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ملزم کے خلاف زیر دفعہ ۴۰۹ تعزیرات ہند سرکاری روپیہ غبن کرنے کے الزام میں کئی مقدمات زیر تفتیش ہیں ان میں سے ایک مقدمہ میں ملزم ضمانت پر رہا ہوچکا تھا کل اسے پھر دوبارہ ایک اور مقدمہ کے سلسلہ میں گرفتار کرلیا گیا۔ ملزم کے وکیل مسٹر تاراچند ماتھر نے اس کی ضمانت پر رہائی کے لئے درخواست دی کورٹ انسپکٹر نے اس کی مخالفت کی۔ لیکن عدالت نے ملزم کو ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دیا۔

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

دہلی ۱۸ رجولائی۔ گندم شربتی ۱۴½ سیر۔ گندم سرخ ۱۵½ سیر۔ گندم سرخ ۱۵½ سیر۔ گندم سفید ۱۵ سیر۔ چنا ۲۱½ سیر۔ جو ۲۴ سے ۲۶ سیر تک۔ جوار ۱۸ سیر۔ باجرہ ۱۳ سیر (فی روپیہ)

آٹا ہلکی کا -/۱۱/۲ - آٹا نمبر ایک فاورل کا -/-/۳ - نمبر۲ -/۱۱/۲ - بیسن -/۹/۲ - روا -/-/۳ - دال ماش سبز -/۱۰/۳ - دال ماش بیاہ -/۸/۳ - دال مونگ -/۵/۳ - [illegible] -/۱۰/۲ - دال ارہر قسم اول -/-/۵ - قسم دوم -/۶/۳ - چاول قسم اعلیٰ -/۸/۱۲ - معمولی قسم -/-/۵ - چاول موٹے [illegible]

گھی قسم اعلیٰ -/۸/۵۲ - قسم دوم -/۸/۵۰ - گڑ دیسی -/۸/۴ - گڑ لاہوٹ -/۶/- - کھانڈ دیسی -/-/۱۱ - -/۸/۱۰ - قند -/-/۱۲ - قند جاوا -/۱/۱۳ - کرنی تشک -/۳/۱ - بھوسہ سفید ۱۴ آنہ (فی من)۔

سونا پاٹلا -/۲/۳۴ - نیشنل بنک -/۷/۳۴ - دیسی -/۱۲/۳۳ - (فی تولہ) گنی فی عدد -/۷/۲۱ -

چاندی -/-/۵۵ - تیزابی -/-/۵۷ - (فی سیکڑہ تولہ)

التوا اجلاس کی تینوں تحریکیں نامنظور

اسمبلی کے اجلاس کی کارروائی

شملہ ۱۶ رجولائی۔ حکومت کی مخالفت نہ کرنے کی قابلیت کا اسمبلی نے آج سب سے زیادہ افسوسناک مظاہرہ کیا جبکہ آج اس کا آخری اجلاس زیر صدارت سر شنمکھم چیٹی منعقد ہوا۔

سب سے پہلے شاہ مسعود احمد نے خدائی خدمتگاروں پر سے پابندی نہ اٹھانے کے بارے میں تحریک التوا اجلاس پیش کی۔ انڈی پنڈنٹ پارٹی کے تمام ممبروں نے خواہ وہ ہندو تھے یا مسلمان تحریک کی حمایت کی۔ لیکن ڈیموکریٹک نیشنلسٹ اور یوروپین پارٹیوں کے ممبروں نے تحریک کی حمایت نہیں کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تحریک گرگئی قاعدہ کے مطابق ۲۵ ووٹوں کی ضرورت ہوتی ہے اور اس تحریک کی حمایت کرنے والے ۲۵ ممبران بھی نہ تھے اس کے بعد سرکاری کیمپ میں کچھ حرکت سی پیدا ہوئی اور سر محمد یعقوب، مسٹر محمد یاسین اور مسٹر اے۔ ایچ غزنوی ایک ایک کرکے کھڑے ہوئے تو بھی نمبر ۲۳ تک ہی پہنچ سکا اور تحریک گرگئی۔

اس کے بعد سردار ہربنس سنگھ نے سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کے لئے ۲۵ فی صدی نمائندگی مخصوص کرنے کے بارے میں تحریک التوا اجلاس پیش کی اور ہندو اور سکھ ممبران کی تعداد مشکل سے ۸ تک پہنچ سکی۔ یہ تحریک بھی ذلت کے ساتھ گرگئی اور سرکاری چہرے زرد ہوگئے۔

اس کے بعد مولانا شفیع داؤدی نے تحریک التوا اجلاس پیش کی۔ انکی تحریک بھی خدائی خدمتگاروں کے بارے میں تھی۔ لیکن ان کی تحریک کے الفاظ دوسرے تھے۔ اور انہوں نے اس کو کانگریس کے شارح کا نام دیا تھا ان کا خیال تھا کہ اس طریقہ سے ان کی تحریک کو حمایت حاصل ہوجائے گی۔ مگر ان کا خیال غلط ثابت ہوا۔ اور تحریک گرگئی۔

ماہی گیروں پر گولیوں کی بوچھاڑ

ایک ہلاک متعدد مجروح

رنگون ۱۶ رجولائی۔ لبین سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محکمہ آبکاری کی ایک پارٹی اور ماہی گیروں کے درمیان لڑائی ہوئی جس کے نتیجہ کے طور پر ماہی گیروں پر گولی چلائی گئی۔

اطلاع موصول ہوئے پر تین بری سب انسپکٹر محکمہ آبکاری دریائے لبین پر پہنچے جہاں ٹیلکو ماہی گیر رہتے ہیں خانہ تلاشی لینے پر دیسی شراب کا ایک ٹین برآمد ہوا۔ جب محکمہ آبکاری کی پارٹی بذریعہ کشتی واپس لوٹ رہی تھی تو ماہی گیروں نے ان پر حملہ کردیا۔ افسران کو گولی چلانی پڑی جس سے چار ماہی گیر مجروح ہوگئے جن کو ہسپتال میں داخل کرنا پڑا جن میں ایک فوت ہوگیا۔

بنارس میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

اہم مسائل پر غور

الہ آباد ۱۶ رجولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ ۲۷ جولائی کو بنارس میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں بعض اہم امور کا فیصلہ کیا جائے گا۔ گاندھی جی کا آئندہ پروگرام۔ فرقہ وارانہ حل پنڈت مالویہ کے مستعفی ہونے کا امکان۔ اشتراکی پارٹی کی سرگرمیاں وغیرہ مسائل پر غور کیا جائے گا۔ ڈاکٹر عالم کو جو ورکنگ کمیٹی سے مستعفی ہوگئے ہیں اس اجلاس میں مدعو کیا گیا ہے توقع ہے کہ وہ ضرور شریک ہوں گے اور ان کو استعفا واپس لینے کی ترغیب دی جائے گی۔

سرحد کے تین لیڈروں کی رہائی

پشاور ۱۶ رجولائی۔ سرخپوشوں کے مشہور لیڈر مسٹر سرفراز خاں جو ۱۹۳۲ء میں خان عبدالغفار خاں کے ساتھ گرفتار کئے گئے تھے وہ تین سال قید سخت کی سزا کاٹ کر ہری پور جیل سے رہا کردئے گئے۔

شملہ کی خبر ہے کہ مسٹر سعد اللہ خاں اور عطاء اللہ خاں برادر خان عبدالغفار خاں کے بھتیجے بھی بنارس جیل سے اپنی میعاد سزا پوری کرکے رہا ہوگئے ہیں۔

دہلی میں گاندھی جی کی آمد

دہلی ۱۸ رجولائی۔ گاندھی جی آج صبح سات بج کر ۵۵ منٹ پر فرنٹیر میل سے دہلی پہونچے اور آدھ گھنٹہ ٹھیر کر ۸ بجے پنجاب میل سے کانپور کے لئے روانہ ہوگئے۔ اسٹیشن پر ہزاروں اشخاص نے گاندھی جی کا استقبال کیا۔

سوشلسٹ پارٹی کی ورکنگ کمیٹی کا فیصلہ

دہلی ۱۷ رجولائی۔ کانگریس سوشلسٹ (اشتراکی) پارٹی کی ورکنگ کمیٹی نے دہلی ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کی ممبری کے لئے آئندہ انتخابات کے سلسلہ میں اپنے ۴۴ نمائندے نامزد کئے ہیں۔

ترکی میں برطانوی افسروں پر فائر

حکومت ترکیہ اس فعل کو جائز سمجھتی ہے

دارالعوام میں ہلچل

لندن ۱۷ رجولائی۔ ترکی سنتریوں نے برطانوی جہاز پر فائر کرکے ایک برطانوی افسر کو ہلاک کردیا تھا (جس کی اطلاع صفحہ ۲ پر دیکھئے) اس کے متعلق ترکی حکومت کا سرکاری بیان مظہر ہے کہ ترکی کسٹم کے چند افسروں نے تین برہنہ آدمیوں کو ایک چلتی ہوئی کشتی سے خشکی پر اترتے دیکھا جب ترکی افسروں نے ان اشخاص کو ٹھہرنے کے لئے کہا تو انہوں نے اس کی تعمیل سے گریز کیا جس پر سنتریوں نے انتباہ کے طور پر ان کے سروں پر فائر کئے اس پر بھی انہوں نے کوئی توجہ نہ کی اور پھر افسروں نے یہ خیال کرکے یہ لوگ محصول ادا کئے بغیر مال لئے جارہے ہیں انکو گولی ماردی۔

ترکی حکومت نے اپنے سفیر متعینہ لندن کو ہدایت کردی ہے کہ وہ برطانی حکومت سے افسوس کا اظہار کردے مگر ترکی حکومت کا خیال ہے کہ کسٹم افسروں کا یہ فعل جائز تھا۔ کل دارالعوام میں سر سائمن نے کہا کہ اس معاملہ کے متعلق ترکی سفیر کو اطلاع دیدی گئی ہے تفصیلات موصول ہونے پر کارروائی کی جائے گی۔ ترکی سفیر نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اس امر سے اپنی حکومت کو مطلع کردیں گے۔

برطانوی سفیر متعینہ ترکی کو ہدایت کردی گئی ہے کہ وہ ترکی حکومت کے سامنے اس معاملہ کو پیش کرے۔

برما کے ایک مندر میں آتشزدگی

۳۹ اشخاص ہلاک متعدد مجروح

ٹیونی ۱۷ رجولائی۔ سنسنا تنبید کے ایک چھوٹے سے مندر میں سنکرن کوئل کے قریب آگ لگ جانے سے ایک شدید حادثہ پیش آیا جس میں ۳۹ اشخاص ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے بہت سے لوگ ایک تہوار کے موقعہ پر مندر کے اندر جمع ہوئے تھے اس مندر کے چاروں طرف ۵ فٹ اونچی دیواریں تھیں جن پر چھپر پڑے ہوئے تھے بھگت لوگ کپڑے کی جلتی ہوئی قندیل اچھال کر کھیل رہے تھے اس قندیل کو تیل میں ڈبویا ہوا تھا۔ اتفاق سے وہ ایک چھپر پر گر پڑی جس سے آگ لگ گئی قریب ہی سوکھی گھاس کا ڈھیر تھا اس میں بھی آگ لگ گئی۔ آتشزدگی کے بعد لوگوں نے باہر نکلنا چاہا لیکن مجمع زیادہ اور دروازہ تنگ تھا نتیجہ یہ ہوا جو اوپر درج کیا جاچکا ہے اموات کی نسبت مبالغہ آمیز خبریں دی گئی ہیں کیونکہ [illegible] آئے ہیں انہوں نے بات بہت بڑھا کر بیان کی ہے۔

ایک گاؤں پر تین سو اشخاص کا حملہ

باشندوں کو لوٹ کر فرار ہوگئے

احمد آباد ۱۶ رجولائی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ویرگام تعلقہ میں موضع کھجروہ پر موضع ووچھانہ کے تین سو باشندوں نے حملہ کردیا ووچھانہ میں زیادہ تر کولی ٹھاکر وغیرہ جرائم پیشہ قومیں آباد ہیں یہ لوگ بندوق تلوار بھالے اور دوسرے خطرناک ہتھیاروں سے مسلح ہوکر آئے تھے کھجروہ والوں کو انہوں نے بری طرح زخمی کیا اور لوٹ کر فرار ہوگئے۔ کھجروہ کے باشندے اس قدر خوفزدہ ہیں کہ گھروں میں سے قدم نکالتے ہی ڈرتے ہیں۔

افغانستان میں شرعی حدود کا اجراء

پشاور ۱۵ رجولائی۔ کابل سے ایک مقدمہ کے فیصلے کی اطلاع موصول ہوئی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص محمد علی کو ایک نوگرفتار عورت کا مال چرانے کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ عورت نے بیان کیا کہ جب یہ میرا مال لے کر بھاگا تو میں نے دوڑ کر پکڑ لیا اور ایک پولیس کانسٹبل کے حوالے کردیا جو ڈیوٹی پر تھا۔ کانسٹبل نے بھی بطور گواہ استغاثہ اصل بیان کی تصدیق کی۔ ملزم کا بیان سننے کے بعد عدالت نے اس کو مجرم ثابت پاکر حکم دیا کہ اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا جائے۔ اب ملزم پر ایک اور بھی مقدمہ چل رہا ہے۔

پولیس افسر شاردا ایکٹ کی زد میں

مدراس ۱۷ رجولائی۔ مسٹر الیف سی۔ ووڈ۔ آئی۔ سی۔ ایس۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ وزیگاپٹم نے آج چیٹپور کے ۴۱ سالہ پولیس انسپکٹر ویدولہ سوبھا راؤ کو شاردا ایکٹ کے ماتحت ایک سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی اس نے ایک ۱۱ سالہ لڑکی سے شادی کی تھی۔ لڑکی کے باپ پر تین سو روپیہ جرمانہ کیا گیا لڑکے کے باپ اور پروہت کو بری کردیا۔

پنڈت جواہرلال نہرو رہا نہیں کئے جائینگے

وزیر ہند کا صاف جواب

لندن ۱۷ رجولائی۔ دارالعوام کے اجلاس میں سردار وبھ بھائی پٹیل کی رہائی کا جب وزیر ہند نے اعلان کیا تو مسٹر ٹام ولیمسن نے پنڈت جواہرلال نہرو کے متعلق پوچھا کہ حکومت کا کیا ارادہ ہے۔ سرسیموئل ہور نے جواب دیا کہ چونکہ پنڈت جواہرلال نہرو کی سزایابی کا تعلق تحریک سول نافرمانی سے نہیں ہے بلکہ تین باغیانہ اور اشتعال انگیز تقریروں سے ہے اس لئے ان کی رہائی کے مسئلہ پر غور کرنا ناممکن ہے اور ان کی سزا میں تخفیف نہیں ہوسکتی۔

مغلا کو تین مقدمات میں سزائے موت

رہتک ۱۷ رجولائی۔ مغلا کے خلاف تین قتلوں کے مقدمات چلائے گئے تھے ایک سفید پوش شیر سنگھ دوسرے عبدالمجید کانسٹبل اردلی تھانیدار سونی پت اور تیسرا موضع کھیڑ کی نمبرداری کے جیراسی کے قتل کے متعلق تھا۔

تینوں مقدمات میں عدالت سشن سے ملزم کو پھانسی کی سزا کا حکم ہوا ہے۔

حکومت کا احمقانہ فیصلہ

خدائی خدمتگار اور مولانا شوکت علی

لکھنؤ ۱۶ رجولائی۔ کانگریس پارلیمنٹری بورڈ سے پنڈت مدن موہن مالویہ کے مستعفی ہونے کی دہمکی کے بارے میں مولانا شوکت علی نے نمائندہ اخبار سے دوران ملاقات میں فرمایا کہ ان کو امید ہے کہ پنڈت جی کو اپنے دوستوں اور ساتھیوں سے علیحدہ نہ ہونا چاہیئے۔ آپ نے امید کا اظہار کیا کہ پنڈت جی ایسا کوئی کام نہیں کریں گے جس سے فرقہ وارانہ اختلافات کی خلیج وسیع ہو۔

خدائی خدمتگاروں کی انجمن سے پابندی نہ اٹھانے کے متعلق مولانا نے فرمایا کہ حکومت کا یہ اقدام نہایت ہی احمقانہ ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ اگر حکومت نے پابندی نہ اٹھائی تو ہندوستان کے مسلمان اپنے سرحدی بھائیوں کا ساتھ دیں گے اور اس امتیاز کے خلاف زبردست اظہار ناراضگی کیا جائے گا آپ نے یہ بھی امید ظاہر کی کہ خان عبدالغفار خاں کے ساتھ سب ہندوستانی مسلمان مل جائیں گے۔

پنڈت مالویہ مستعفی ہونیوالے ہیں

بمبئی ۱۶ رجولائی۔ مالویہ جی کمیونل ایوارڈ کے متعلق کانگریس ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کا انتظار کررہے تھے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ کمیونل ایوارڈ کے متعلق گاندھی جی نے لاہور میں جو کچھ کہا ہے اس سے مالوی جی کے خیالات بالکل بدل گئے ہیں اب آپ ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کا انتظار نہیں کریں گے۔ بلکہ اپنا استعفیٰ ایک دو دن کے اندر گاندھی جی کے پاس بھیجدیں گے۔

ضلع سارن میں بارش کی تباہ کاریاں

پٹنہ ۱۷ رجولائی۔ سارن میں بارش کے سبب ایک سو سے زائد دیہات تباہ ہوگئے ہیں دریائے سکھ سر میں طغیانی کے باعث ایک شخص ہلاک اور دو مجروح ہوگئے۔ تمام ضلع سے اسی قسم کی اطلاعات موصول ہورہی ہیں۔ سرکاری حکام اور امدادی کمیٹیوں کے ممبران مصیبت زدوں کی امداد کے لئے موقعہ پر پہونچ گئے ہیں۔

ڈیڑھ سو جواری گرفتار کرلئے گئے

پونہ ۱۶ رجولائی۔ کل شب سادے کپڑے پہنے ہوئے ۸۰ پولیس والوں نے شہر کے وسط میں ۶ جوئے کے اڈوں پر چھاپہ مارا۔ ۱۵۰ آدمی گرفتار ہوئے اور چودہ سو روپیہ پولیس کے قبضہ میں آیا۔

ڈاکخانہ پر چوتھی بار بمباری

دردنگر ۱۶ رجولائی۔ آج صبح مقامی ڈاکخانہ پر بم پھینکا گیا۔ لیکن کوئی مجروح نہیں ہوا۔ یہ چوتھا واقعہ ہے کہ اس ڈاکخانہ پر دو سال کے اندر بم پھینکا گیا ہے۔

دو مسلمانوں کو سزائے موت

ہوشیارپور ۱۶ رجولائی۔ کل سیشن جج ہوشیارپور نے چمن پور کے مقدمہ فساد کا فیصلہ سنادیا جس میں ایک برہمن نوجوان کو قتل کیا گیا تھا۔ فاضل جج نے چار ملزمان کو بری کردیا اور وزیر علی اور عالم کو موت کی سزا کا حکم دیا۔

بہار۔ اڑیسہ اور نیپالی علاقوں میں بارش کا طوفان

جان و مال کا اتلاف۔ کاشت کی بربادی۔ دریاؤں میں طغیانی

میمن سنگھ۔ کوچ بہار۔ شیلانگ وغیرہ میں زلزلہ کے جھٹکے

رکسول ۱۶ر جولائی۔ شمالی انطیسہ رکسول اور نیپال کے بعض حصوں میں کئی روز سے مسلسل بارش ہو رہی ہے جس کے باعث دریاؤں میں طغیانی آگئی ہے بارش کی وجہ سے متعدد افراد غرق ہو گئے۔ مال و اسباب اور کھیتی کاشت کو سخت نقصان پہونچا اور بکثرت جھونپڑیاں بہہ گئیں ہیں۔ سڑکیں تو اب ہیں رکسول اور بیر گنج کے درمیان سلسلہ رسل و رسائل منقطع ہو گیا ہے۔

مظفر پور (بہار) گذشتہ چار یوم سے سخت بارش ہو رہی ہے جس کے سبب سے دریائے گنڈک میں طغیانی آگئی ہے سیتا مڑھی سڑک کئی جگہ سے ٹوٹ گئی ہے اور آمد و رفت بند ہے۔ پورنیہ میں بھی بارش کے باعث سڑکیں خراب ہو گئی ہیں دریائے تیستا میں طوفان آگیا ہے۔ آمد و رفت بند ہو گئی ہے دریائے پنجابی اور اجنیا میں اس قدر پانی آگیا ہے کہ ان کے کنارے ہی غائب ہو گئے ہیں اور ایک وسیع رقبہ کی کاشت بالکل برباد ہو گئی۔

میمن سنگھ ۱۶ر جولائی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ سونگ میں زبردست طغیانی برپا ہو گئی ہے اور رقبہ کو سخت خطرہ لاحق ہو گیا ہے گذشتہ چند دنوں سے گوالپاڑہ ضلع میں مسلسل بارش ہو رہی ہے تین روز میں گیارہ انچ بارش ہوئی ہے۔ سیلی گوری میں سخت اور برباد کن بارش ہفتہ کی شام سے ہو رہی ہے اور آمد و رفت کے تمام راستے بند ہو گئے ہیں۔

کلکتہ ۱۶ر جولائی۔ آٹھ بجے صبح میمن سنگھ۔ کوچ بہار۔ ڈھبری۔ گائے بندھا اور شیلانگ میں زلزلے کے جھٹکے محسوس ہوئے کسی جگہ معمولی اور کسی جگہ شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔ کسی جگہ سے جان و مال کے نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔

ڈیون شائر جہاز پر ترکی محافظ دستہ نے فائر کر دیئے

ایک برطانی افسر ہلاک دوسرا مجروح

استانبول میں تھریس سے بھاگے ہوئے تین ہزار یہودیوں کی آمد

لندن ۱۶ر جولائی۔ ایک بحری اطلاع مظہر ہے کہ ایچ۔ ایم۔ ایس ڈیون شائر کا ایک جہاز یونانی جزیرہ "ساموس" کے متصل سفر کر رہا تھا جس میں تین برطانی افسر بھی سوار تھے کہ ترکی محافظ فوج نے اس جہاز پر گولیاں برسانی شروع کر دیں اس سخت فائرنگ کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرجی لفٹننٹ جے۔ ڈبلیو۔ رابنسن خورد ہلاک ہو گئے اور لفٹننٹ مون سیل زخمی ہو گئے۔ آخر الذکر لفٹننٹ کے کندھوں پر سخت زخم آئے ہیں۔ معاملہ کی تحقیقات بہت جلد شروع ہونے والی ہے۔ لفٹننٹ رابنسن جہاز سے گر پڑے اور ان کی لاش اب تک دستیاب نہیں ہو سکی ہے۔

استانبول ۱۶ر جولائی۔ وزیر امور داخلہ کی رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ تھریس میں سامی النسل (یہودی) قوموں کی مخالفت روز بروز زیادہ بڑھتی جا رہی ہے جس کے باعث ۱۳ ہزار یہودیوں میں سے ۳ ہزار یہودی تھریس سے بھاگ کر استانبول میں پناہ گزین ہو گئے ہیں۔ مظالم کا دردناک واقعہ کرکلاپنی کے قریب ایک گاؤں میں پیش آیا جہاں یہودیوں کے ۶۵ مکانات کو لوٹ لیا گیا۔

کانگریس اور سرکاری فرقہ وارانہ حل

ڈاکٹر انصاری صاحب کے تار کا مضمون

بمبئی ۱۶ر جولائی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو اب ڈاکٹر انصاری کے اس بحری تار کی ایک نقل مل گئی ہے جو ڈاکٹر صاحب نے کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کے سکرٹری کے پاس بھیجا تھا۔ ...

جرمنی کی طرف سے اٹلی نے بھی آنکھیں پھیر لیں

اٹلی بھی فرانس اور برطانیہ کے ساتھ مل گیا

جرمنی آخری دم تک لڑیگا

روم ۱۵ر جولائی۔ اٹلی نے یکایک مشرقی یورپ میں بھی ہیتاقی لوکارنو کی طرز کا معاہدہ طے کرنے کے متعلق برطانوی نظریہ کی تائید کرنی شروع کر دی ہے ...

سکھوں کو گاندھی جی کا کورا جواب

فرقہ وارانہ مسئلہ پر کانگریس کا فیصلہ اٹل ہے

"سرکاری حل کوئی ہوّا نہیں ہے"

لاہور ۱۶ر جولائی۔ "تقریباً" پچاس سکھوں کا ایک وفد جس میں سردار ہرنام سنگھ ...

مسلمانوں کو سادہ چک

ایک یہودی کی لڑکی سے کمال پاشا کی شادی

لڑکی کو مسلمان بنایا جائیگا

ایکنامزہ عربی اخبار سے دلچسپ خبر معلوم ہوئی ہے کہ غازی مصطفےٰ کمال پاشا اس عمر میں ایک مالدار یہودی لڑکی سے شادی کر رہے ہیں جس کو پاتا و مسلمان بنایا جائے گا یہ لڑکی جرمنی کے ایک یہودی تاجر کی بیٹی ہے ...

نئی قسم کا بیمہ

سندھ کی علیحدگی پر ہندوؤں کی ہجرت!

ہندو سبھا کانگریس کے مقابلہ میں

مشرقی تھریس میں جنگ کے بادل

یورپ کی طرف ترکی افواج کی پیشقدمی

کانگریس کے اشتراکیوں کی مذمت

ولبھ بھائی پٹیل کی تقریر

رنگون میں دن دہاڑے ڈاکہ

موقعہ پر ڈاکو کی گرفتاری

کانگریس ورکنگ کمیٹی سے ڈاکٹر عالم کا استعفیٰ

جاپان میں پچاس ہزار ننگوں کا اجتماع

تاریکی میں دیوی کی پوجا

روس میں گیارہ افسروں کو سزائے موت

لندن ۱۶ر جولائی۔ ٹائمز کا نامہ نگار مقیم ریگا اطلاع دیتا ہے کہ سوویٹ حکومت کے ۳۰ ڈائرکٹروں اور حکام کے مقدمہ کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس سے زیادہ ذمہ دار افسروں کو پھانسی کی سزائیں دلائی گئیں دیگر ۹ آدمیوں کو دس سال کے لئے ادنیٰ مزدوروں کے کیمپ میں خدمت کرنے کے لئے بھیجا گیا۔ باقی دیگر آدمیوں کو اس سے کم مدتوں کی سزائیں دی گئیں۔

سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ جب سے پنج سالہ پروگرام نافذ ہوا ہے سوویٹ روس میں عمدہ گھوڑوں کی نسل تعداد ختم ہو چکی جس کا سبب گھوڑوں کی بے پرواہی اور بے احتیاطی ہے۔

ایک عورت کے بطن سے چار بچوں کی پیدائش

امرتسر ۱۶ر جولائی۔ چواندہ دیوی والا میں ایک نفر عورت کے چار بچے بیک وقت پیدا ہوئے ہیں یہ چاروں بچے ابھی تک زندہ ہیں۔

سردار ولبھ بھائی پٹیل رہا کر دیئے گئے

گاندھی جی کا اظہار مسرت

ناسک ۱۵ر جولائی۔ اڑہائی سال کے عرصہ کے بعد کانگریس کے پریذیڈنٹ سردار ولبھ بھائی پٹیل پرسوں سویرے نو بجے ناسک جیل سے رہا کر دیئے گئے آپ کو ۴ر جنوری سنہ ۱۹۳۲ء میں بمبئی سے گرفتار کیا گیا تھا۔ آپ کی رہائی کے بعد سیٹھ جمنالال بجاج کانگریس کے قائمقام صدر نہیں رہیں گے کیونکہ اب سردار پٹیل صدارت کے فرائض انجام دیں گے۔

ہریجن فنڈ میں ۶ لاکھ روپیہ جمع ہو گیا

طالبات کو گاندھی جی کی نصیحت

سابق وزیر جرمنی کو سزا

برلن ۱۵ر جولائی۔ جرمنی کے سابق وزیر خوراک ہر ہرمیز کو خیانت مجرمانہ میں ۱۸ ماہ کی قید ہوئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنا اثر استعمال کر کے اپنے دوستوں کو ٹھیکے دلواتے تھے۔

بیس ہزار مکانات تہ آب

اجودھیا کے ہندوؤں کو نوٹس

تعزیری پولیس ہٹادی گئی

ہندوستان سے دو ارب کا سونا باہر جاچکا

سوجیت گڈھ کے ملزم کو پھانسی دیدی گئی

لاش جیل میں جلائی گئی

جرائم کے سراغ لگانے کا نیا طریقہ

بمبئی میں ریڈیو لگا دیا گیا

محبوب عاشق کے قدموں پر

بچوں و الو ہوشیار — بال جیون گھٹی — پتہ: منیجر ال جیون کارپالیہ علی گڑھ شہر (یو۔پی)

بال سیاہ تیل — سفید بالوں کو دائمی قدرتی سیاہ رنگت پر لانے والا — ایس شیرانیڈ کمپنی ۲۱ جالندھر شہر (پنجاب)

منہ مانگی مراد — پتہ: کارخانہ "نوید زندگی" سوئیوالان دہلی

ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہے — روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہو گئی — حیات حافظ رحمت خاں — مؤلفہ سید الطاف علی صاحب بی۔ اے علیگ بریلوی جس میں آنریبل سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم۔ اے مقیم لندن نے مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے — المشتہر: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

دق کی دوا مفت — حکیم احمد مقبول ڈاکخانہ گنگوہ ضلع سہارنپور (یو۔پی)

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر — ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ سہ روزہ دہلی

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی اے) معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم سہ شنبہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۲۴ جولائی ۱۹۳۴ء | نمبر

مسلمانوں کی تہذیب تمام تہذیبوں سے بالاتر اور پائیدار ہے

جسمانی و روحانی قوتوں پر نظام تربیت کی اثراندازی

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کی حقائق پر تقریر

علم بالاکی خدمات

معاصرین کے افکار و آراء

جھوٹی قوم پرستی

جرمنی میں استبداد کا دور

سود اور سود خوری کی لعنت

اسمبلی کے ممبر اور الیکشن

ازبلا چھپ کر تیار ہوگئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت وصداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق ہے یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر دیکھنا ہے۔ یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں ... وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے ... ازبلا کی قیمت اسکے مضمون، اسکے حجم اور اس کی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے ... پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہوجائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

نورانی قرآن مجید — نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف درکار ہو تو نورانی قرآن الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

The Aljamiat

Regd No L 1793.

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام — اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ازبلا منگا کر دیکھئے جس کو پڑھکر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہوجائیں گے۔ قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصولڈاک — منیجر الجمعیۃ دہلی

Vol. XX No 6 | DELHI FRIDAY JULY, 20, 1934. | PRICE ONE ANNA

مفید مشورہ

مدرسہ عربیہ بدریہ گرام ضلع لکھنؤ دیہات کی ان غریب مسلم بادیہ علماء میں جنکا کوئی پرسان حال نہیں جب ہدایت عارف باللہ آیۃ من آیات اللہ حضرت مولانا سید بدر علی شاہ صاحب ...

روہتک میں مسلم پریس کے ڈیکلریشن کا قضیہ

مسلم پریس کے ڈیکلریشن میں جو رکاوٹ پیدا ہورہی ہے اس سے روہتک میں ایک ہیجان پایا جاتا ہے ...

طبی بورڈ کیلئے ایک قابل قدر نامزدگی

خادم محمد الیاس خاں سکرٹری

فوراً ضرورت ہے

Manager The Milton House
P. Box No 6837
Bara Bazar

مفت رسالہ ذیابیطس

حکیم جمیل لال کھتری ایم۔ ایس۔ بی مرادآباد یوپی

موت العالم موت العالم

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعائتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی ہے ... پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے، دوسرا ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے ... رعایتی ہدیہ مجلد چرمی ... علاوہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

ضرورت ہے

قابل کارگذار سپروائزران تنخواہ ۵۰۔۶۰۔۷۰ روپیہ اور منیجران ۵۰۔۶۰۔۷۵ روپیہ ماہوار برائے فروختگی کٹ میں سگریٹ حصص اور حج و زیارات کی سیٹ بک کرنے کیلئے عمر تعلیم اور تجربہ واضح طور پر تحریر کریں

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

مذہبی علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

جنت و دوزخ حضرت العلامہ مولانا حافظ الحاج احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا اردو ذخیرہ ترغیب و ترہیب "جنت کی کنجی" و "دوزخ کا کھٹکا" میں جمع کرکے اردو تعلیم یافتہ انسانوں خصوصاً مسلمانوں پر گرانقدر احسان فرمایا ہے ...

خاموش تبلیغ حضرت ممدوح نے مذہبی رنگ میں یہ ایک افسانہ مرتب فرمایا ہے جس کو دیکھکر واقعات کے تحت میں بہت سی مذہبی معلومات حاصل ہوسکتی ہے قیمت ۸/

پاک زندگی مولانا ممدوح نے اس رسالہ میں فطرت سلیمہ، حیات طیبہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے طریقوں کو نہایت آسان اور دلچسپ پیرایہ میں بیان فرمایا ہے قیمت ۸/

تحفۃ المحبین حضرت مولانا نے اس کتاب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے مختلف طریقے احادیث آیات و واقعات صحیحہ کی روشنی میں بتلائے ہیں اور آخر میں صلوۃ التسبیح کا مفصل طریقہ بیان فرمادیا ہے قیمت ۸/

سیرۃ الحبیب جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرۃ کو اس رسالہ میں آیات قرآنی کے تحت میں ترتیب دیا گیا ہے ... قیمت ۸/

احسن الوظائف عملیات اور وظائف کے شوقین حضرات کیلئے یہ کتاب صراط مستقیم کا کام دیتی ہے ... قیمت ۱/

تعلیم الاسلام حضرت العلامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی بہترین تصنیف جس میں ارکان اسلام و ضروریات دین سوال و جواب کے پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے ...

فتاوی رشیدیہ مسائل دینیہ کا بہترین ذخیرہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب کی بہترین تصنیف تین حصوں کا مکمل سٹ دو روپے چار آنے (۲/۴)

خطبہ صدارت حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے آپ نے جمعیۃ علماء ہند کے سالانہ اجلاس منعقدہ پشاور میں جو بے نظیر خطبہ ... قیمت ۱۲/

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کرکے استعمال کیجئے ... (مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

نہایت شاندار عکسی رنگین اسلامی مطبوعات

جو اعلیٰ خوشنویسی عمدہ رنگین عکسی چھپائی نفیس کاغذ اور مطلا جلد بندی کا خاص النخاص بیدہ زیب نمونہ ہیں انکی ظاہری اور باطنی خوبیاں دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہیں۔

یازدہ سورہ قرآنی مترجم معہ دعائے گنج العرش قسم دوم کلاں ۱۲/

" " شریف " " خورد جیبی سائز ۱۰/

" " " " اول جیبی سائز ۴/

سورہ یٰسین شریف مترجم قسم دوم ۲/

دعائے گنج العرش مترجم قسم دوم ۲/

شکوہ و جواب شکوہ ۶/

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

(جمعیۃ پریس دہلی میں باہتمام ہلال احمد زبیری پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

صحرائے عرب کا نرم دل اور شفیق فرمانروا

ادریسی خاندان کی تمام خطائیں معاف کر دیں

دشمن کو "فرزند" کہہ کر سینہ سے لگا لیا

عبدالوہاب ادریسی نے حدیدہ پہونچ کر جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کی خدمت میں ذیل کا برقیہ ارسال کیا:۔

"ہم حدیدہ خیریت سے پہونچ گئے۔ آپ کے صاحبزادہ امیر فیصل نے ہمارا بے حد اکرام کیا۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو تمام دشمنوں پر غالب رکھے اور آپ کی مہربانیاں اور شفقتیں ہم پر ہمیشہ رہیں۔ جو کچھ گزر چکا اس کو معاف کیجئے آپ کے اخلاق سے ہم اسی سلوک کے امیدوار ہیں۔"

آپکا فرزند عبدالوہاب ادریسی

جلالۃ الملک سلطان ابن سعود نے اس کا مندرجہ ذیل جواب ارسال فرمایا ہے:

میرے فرزند عبدالوہاب ادریسی

...

(۱) ہم ہر عربی پر شفقت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

(۲) جو دوستی اور محبت ہمارے اور تمہارے والد محمد کے درمیان قائم تھی ہم اس کو کبھی فراموش نہیں کریں گے خواہ تم میں ایک عورت کے سوا کوئی بھی باقی نہ رہے۔

(۳) اگر تم ہمارے خلاف تمام سرگرمیاں ختم کر دو اور سب کچھ گزرے ہوئے ہمارے پاس آ جاؤ تو ہم تمہارے تمام کاموں کو بھول جائیں گے اور تم ہماری طرف سے سوائے عزت و احترام کے اور کچھ نہ دیکھو گے۔

عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن سعود

جنگ کے بعد عرب کے فرمانرواؤں کی محبت

فریقین میں تبریک پیغامات کا تبادلہ

یمن کی وزارت خارجیہ نے جب سلطان ابن سعود کو اس امر کی اطلاع دی کہ معاہدہ پر جلالۃ الامام یمن نے دستخط کر دیئے ہیں تو جلالۃ الملک سلطان ابن سعود نے امام موصوف کے نام ذیل کا برقیہ ارسال فرمایا:۔

"یہ اطلاع ملتے ہی کہ آپ نے معاہدہ پر دستخط کر دیئے ہیں تو ہم نے خدا کا شکر ادا کیا۔ ... اسلامی علاقات کی مستحکم بنیادوں پر قائم کرے ... میں آپ کی خدمت میں ہدیہ تبریک و تہنیت پیش کرتا ہوں۔ والسلام علیکم۔"

جلالۃ الامام یمن نے اس کا مندرجہ ذیل برقی جواب ارسال فرمایا ہے:۔

"آپ کا مبارک برقیہ موصول ہوا۔ ہم خدا کا شکر کرتے ہیں کہ اس نے ہم کو ان امور کی توفیق بخشی جن میں اسلام اور مسلمانوں کی بہتری ہے۔ ہم اللہ تعالےٰ سے ان امور کے طالب ہیں جو اسلام اور مسلمانوں کے شرف و عزت کا باعث ہوں۔ میں جلالۃ الملک اور تمام مسلمانوں کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔"

یمنی علاقوں سے سعودی افواج کی واپسی

یمن کے قیدیوں کی رہائی کا حکم

حکومت حجاز کا مندرجہ ذیل سرکاری بیان ام القریٰ اور صوت الحجاز میں شائع ہوا ہے۔

عبدالوہاب ادریسی مکہ مکرمہ جانے کے لئے حدیدہ پہونچ گئے ہیں۔ پہاڑی علاقے خالی کر دیئے گئے ہیں اور وہاں کے تمام باشندوں کو رہا کر دیا گیا ہے اس عمل سے حکومت یمن نے ہماری شرائط کو پورا کر دیا ہے۔ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود نے یمن کے ان قیدیوں کی رہائی کا حکم صادر فرما دیا ہے جو اس وقت تہامہ کی چھاؤنی میں موجود ہیں۔ نیز یہ بھی حکم صادر فرمایا ہے کہ صرف رہائی کے موصول ہو جانے پر ان یمنی قیدیوں کو بھی رہا کر دیا جائے جو نجران کے معسکر میں موجود ہیں۔

یمن اور حجاز میں جو معاہدہ ۲۰ صفر ۱۳۵۳ھ کو مرتب ہوا تھا اس کے مطابق جلالۃ الملک کی تمام افواج کو ان تمام علاقوں سے جلد از جلد بلا لیا جائیگا جو حکومت یمن کے ماتحت ہیں اور جن پر دوران جنگ میں قبضہ کر لیا گیا تھا۔

تہذیب جدید کے اجتماعی مفاسد

ہر مہذب قوم کا وظیفہ عمل بغاوت و تخریب ہے!

کنٹربری کے آرچ بشپ کی تقریر

کنٹربری کے آرچ بشپ ڈاکٹر لینگ نے انگلستان کے ایک کلب میں تقریر کرتے ہوئے "مہذب اقوام" کی وحشت پر اپنے فاضلانہ خیالات کا اظہار فرمایا۔ آپ نے کہا کہ انقلاب ایک عالمگیر وبا ہے جس نے اب عقلی صورت اختیار کر لی ہے۔ یہ ایک اخلاقی جنون کا نتیجہ ہے اور ساتھ ہی متعدی بھی۔ انقلاب جب کبھی ہمہ گیر صورت میں برپا ہوتا ہے تو اس کی زد میں اعلیٰ طبقہ کے لوگ ہی آتے ہیں۔ دیگر امراض کی طرح انقلاب بھی بڑے جوش و خروش کے ساتھ سر اٹھاتا ہے مگر پھر اس کی رفتار دھیمی پڑ جاتی ہے اور بہت ہلکی اور نرم شکل اختیار کر لیتا ہے۔ انقلاب کی دھیمی رفتار اپنے لئے استقلال حاصل کر لیتی ہے اور افلاطونیرا کی طرح آہستہ آہستہ ...

... انسانوں کے درمیان خط امتیاز کھینچا ہوا ہے اور مشترک سوسائٹی کی تشکیل عمل میں نہیں آتی۔ آج ہر "مہذب" ملک وحشت اور بربریت کا مرقع بنا ہوا ہے جو مادۂ بغاوت کو پکار رہا ہے اور تباہی و بربادی کے لئے تیار بیٹھا ہے!

(منچسٹر گارجین)

ترکی کے اعلان سے برطانیہ میں ہیجان

فرانس بھی ترکی حکومت کے مطالبہ کو منظور نہیں کر سکتا

دردانیال کے مسئلہ پر فرانسیسی جریدہ کا تبصرہ

توفیق رشدی بیگ گزشتہ ماہ ترکی سے پیرس تشریف لائے۔ ان کی آمد کے سلسلہ میں پیرس کے ایک جریدہ نے مسئلہ دردانیال اور اپنے باسفورس پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ جریدہ مذکور لکھتا ہے کہ توفیق رشدی بیگ کی آمد کا مطلب یہ ہے کہ مسئلہ دردانیال میں دیگر دول یورپ بھی ترکی کی ہمنوائی کریں۔ حکومت جمہوریہ ترکیہ کی اول خواہش یہ ہے کہ معاہدہ لوزان پر دستخط کرنے والے دول ترکی کے نظریہ کی تائید کریں اور اس کے مطالبہ کو منظور کرنے میں کسی قسم کا پس و پیش نہ کریں۔ لیکن برطانیہ جو معاہدہ لوزان پر دستخط کرنے والوں میں ایک نمایاں حیثیت رکھتا ہے اس کو ترکی کے مطالبہ کو منظور کرنے میں بہت کچھ پس و پیش ہے اور برطانوی حلقوں میں ترکی کے اس اعلان سے ہیجان اور اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔ صرف سوویٹ روس ہی ایک حکومت ہے جو ترکی کے مطالبہ کو فوراً منظور کر لیگی مگر برطانیہ اپنے بعض مصالح کی بنا پر ترکی کے اس اقدام کو تشویش کا باعث سمجھتی ہے۔ صرف برطانیہ ہی نہیں بلکہ فرانس بھی ترکی کے مطالبہ کو منظور نہیں کر سکتا کیونکہ اس کی نزدیک ترکی کا یہ اقدام جرمنی کے ... اقدام کے لئے ترکی کے اس عمل کو سند گردان لیگا۔

ترکی اور بلغاریہ میں جنگ کا امکان

علاقہ تھریس پر قبضہ جمانے کا ارادہ

"ماسکو ڈیلی نیوز" ترکی اخبار "بلیت" کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ اس امر کا قوی امکان ہے کہ مستقبل قریب میں ترکی اور بلغاریہ اور یونان میں تصادم ہو جائے۔ چونکہ بلغاریہ میں ڈکٹیٹری قائم ہو گئی ہے اسلئے اس کا مطالبہ ہے کہ بلغاری مقدونیہ کے معاوضہ میں جو اس کے ہاتھ سے نکل گیا ہے اس کو تھریس دیدیا جائے۔ اگر حکومت بلغاریہ اپنے اس مطالبہ پر اصرار کیا تو یقین ہے کہ ترکی اور بلغاریہ میں ایک زبردست جنگ چھڑ جائے گی۔ تمام ترکی اخبارات اس کی تصدیق کر رہے ہیں اور اس جنگ کے لئے مختلف شکلوں میں پیشگوئی کر رہے ہیں۔

ملکہ کیتھرائن کا مرصع تاج امریکہ کی نمائش میں

۲ کروڑ پونڈ کے روسی جواہرات

روس کی ملکہ کیتھرائن دوم کا تاج شکاگو کی نمائش میں فروخت کرنے کے لئے روانہ کر دیا گیا ہے۔ تاج کا وزن ۱۲ پونڈ ہے جس میں ۵ ہزار ہیرے جڑے ہوئے ہیں۔ اس کی قیمت کا اندازہ ۵۷ لاکھ پونڈ لگایا گیا ہے۔ اس تاج کے ہمراہ روسی حکومت نے اور بہت جواہرات بھی ارسال کئے ہیں جن کی مجموعی قیمت ۔۔۔۔ ۲ کروڑ پونڈ ہے۔ روسی گورنمنٹ نے تاج اور جواہرات کو شکاگو تک بحفاظت تمام پہونچانے کی ذمہ داری اپنے سر لی ہے۔

افسانہ

بہار و خزاں

عصر حاضر اور تہذیب اقوام

روشن خیالی اور دقیانوسیت کا مقابلہ

اختر اور مولانا کی ذہنی کشتی

(۷)

اختر: آپ ہی بتائے کہ مغرب کی تقلید سے نفرت کرنا دقیانوسیت نہیں تو اور کیا ہے۔ سینما جو تہذیب جدید کی بہترین صنعت اور انسانی دماغ کی محیر العقول اختراع ہے اس کی مخالفت کرنا کونسی علمی خدمت ہے؟

مولانا: ان چیزوں کے ساتھ ذرا برہنہ ناچوں، شراب کے جاموں اور تمام عیش پرستیوں کو بھی ملا لو اور ساتھ ہی دین و مذہب پر تمسخر کو بھی شامل کر لو یہ تمام چیزیں بلکہ تہذیب جدید کا خاکہ تیار کرتی ہیں اور ان کی آمیزش سے روشن خیالی آزادی رائے اور جدت پسندی کا گلدستہ تیار ...

[illegible]

... قدامت پرستی اور تنگ نظری کا ذمہ دار ہے تو آپ اسلام کی ہی رو سے اس کی تردید کیجئے۔

مولانا: تردید تو ہم کریں گے مگر تم جیسے محقق اور روشن خیالوں کی دیانتداری تو ظاہر ہو گئی کہ تم محدود داری اور حمیت سے کس قدر کورے ہو۔ اگر تم اپنے علم تحقیق کی بنا پر اسلام کے متعلق دیانتداری سے کوئی رائے قائم کرتے تو ہم کسی حد تک اس کی قدر کرنے پر مجبور ہوتے مگر تمہارا حال تو یہ ہے کہ جہالت اور سلیقہ دونوں ہی اختیار کرنے ہو تو مغرب کی بدولت کو یا ایمان بننے کیلئے بھی تم کو یورپ کی نقالی کی ضرورت ہے۔ اگر کسی کو مرنا ہی ہے تو اپنے آستانہ پر سر پھوڑ کر مر جائے نہ یہ کہ مرنے کے لئے بھی اس کو دشمن کے آستانہ کی ضرورت پڑے!

اختر: آپ نے جدید عربیات کا گہرا مطالعہ نہیں کیا ورنہ آپ ہم کو مغرب کی تقلید کا ہرگز طعنہ نہ دیتے۔ اب اس گفتگو کو آگے نہ بڑھایئے اور صرف یہ بتایئے کہ کیا اس زمانہ میں بھی مذہب کے نام پر قدامت پرستی فروغ پا سکتی ہے؟

[illegible]

مولانا: تم نے سرسری مطالعہ کے لئے یہ کہا تھا کہ تم نے قرآن کریم کو بھی ماہر سے سبقاً سبقاً پڑھا ہے اور اسکے مطالب پر عبور حاصل کیا ہے، کیا احادیث نبوی اور اسلامی روایات میں تم کو کوئی درک ہے؟

اختر: مجھے ان کتابوں کو اس قدر اہتمام کے ساتھ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ جو لوگ ان کے ماہر ہیں ان کے قول پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔

مولانا: تم کو ان کتابوں کے پڑھنے کی ضرورت نہیں مگر ان پر بلا تحقیق اعتراض جڑنے کی بہت ضرورت ہے! اچھا بتاؤ اسلام کا مطالعہ کرنے والے وہ کون لوگ ہیں جو تمہارے خیال کی تائید کرتے ہیں؟

اختر: اس فضول بحث سے کیا فائدہ اگر میرا یہ خیال غلط ہے کہ اسلام ...

(باقی آئندہ)

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں اپنے اعجازی تاثیرات سے بیرون ہند میں بھی مقبول عام ہو چکی ہیں۔ قبض، بدہضمی، خون اور منی کی خرابی کی جریان، احتلام، سرعت انزال وغیرہ شکایتوں کو چند ہی روز میں دور کرنے میں لاثانی ثابت ہو چکی ہیں۔ ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ (علاوہ محصول) پانچ ڈبیاں للعہ

وید شاستری، جام نگر کاٹھیاواڑ

دنیا میں سب سے چھوٹا قرآن مجید!

ہزاروں تعویزوں کی صرف ایک تعویز!

قرآن مجید کے پورے ۳۰ پارے کتابی صورت میں ایسی حیرت انگیز طریقے سے پرنٹ کئے گئے ہیں کہ طول ایک انچ عرض آدھا انچ اور جوڑائی بھی آدھ انچ ہے۔ نہایت صاف حرفوں میں مع اعراب کے چھپے ہوئے ہیں۔ حفاظت کے لئے اس کے ساتھ ایک سنہری لاکٹ بھی بلا قیمت دی جاتی ہے، نیز اس کے ساتھ ایک آئینہ بھی دیا جاتا ہے جس سے ... تلاوت ہو سکتی ہے۔ تعویز کرنے کے لئے نہایت لاثانی چیز ہے۔ بچوں کے گلے میں پہنانے سے ہمیشہ نظر بد و سایہ جن و آسیب پری سے ہمیشہ محفوظ رہیں گے ...

ملنے کا پتہ: ایس۔ ایم سید حسین تاجر کتب بھٹکل نارتھ کنارہ

S.M. Sayad Husain Bookseller Bhatkal (N. Kanara)

کٹ پیس کا فینسی بنڈل صرف بیس روپیہ میں! 20/-

اگر آپ بالکل ہی تھوڑی رقم سے اپنا کاروبار کرنا چاہتے ہیں یا گھر کیلئے کٹ پیس منگوانا چاہتے ہیں تو حسب ذیل بنڈل منگوا کر معقول فائدہ اٹھائیں ...

گاڈلی فینسی بنڈل ... گاڈلی سیکنڈ بنڈل ... قیمت 20/- ... گاڈلی تھرڈ بنڈل ... قیمت 20/- ...

منیجر گاڈلی کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس کراچی (سندھ)

... اسی صبح کی نماز پڑھ کر آئے تھے کہ کسی نے کہا چلئے حافظ جی ادھر سے کہاں چلیں اس نے کہا آپ کو معلوم نہیں آج تیوہار کا دن ہے ایک نماز اور پڑھنا ہوگی۔ غرض غسل کیا کپڑے بدلے خوشبو لگائی اور مسلمان مکان سے تیوہار منانے کی نیت سے نکلے ...

... اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد ...

... ایک جگہ فرماتے ہیں الم تروا ان اللہ سخر لکم ما فی السموات وما فی الارض واسبغ علیکم نعمہ ظاہرۃ وباطنۃ ...

... الم تر ان الفلک تجری فی البحر بنعمت اللہ لیریکم من آیاتہ ...

... اولم یروا انا خلقنا لہم مما عملت ایدینا انعاما فہم لہا مالکون و ذللناہا لہم فمنہا رکوبہم ومنہا یاکلون ولہم فیہا منافع و مشارب افلا یشکرون ...

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند
تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری

[illegible]

عید الضحیٰ اور عید الفطر

...

سودیشی پلنگ پوش میز پوش غلاف تکیہ وغیرہ

خالص سودیشی کی سو فیصدی گارنٹی

جو ولایتی سے اعلیٰ ولایتی سے ارزاں، مضبوط، خوبصورتی میں بےنظیر، نہایت ہی خوش وضع کراچی کی ساخت

پلنگ پوش — میز پوش — غلاف تکیہ

ان سودیشی اشیاء کو ہر یورپین تک پسند کرتے ہیں اور بکثرت انگریزی فرموں میں یہ مال فروخت ہوتا ہے ... نوٹ: آرڈر دیتے وقت نمبر ماپ اور قیمت صاف لکھیں ...

نمبر		ناپ	قیمت	نمبر		قیمت
۷۸۶	چادر پلنگ تین رنگ چھاپہ مع چار تکیہ بلاٹ جھالر	50×84 انچ	2/-/-	۷۹۹	چادر ریشمی بہترین	22/8/-
۷۸۷		56×84	2/2/-	۸۰۰		24/-
۷۸۸		56×90	2/4/-	۸۰۱		25/8/-
۷۸۹		60×90	2/6/-	۸۰۲	میز پوش	27/-/-
۷۹۰		66×96	2/8/-	۸۰۳		28/-/-
۷۹۱		66×104	2/10/-	۸۰۴		30/-/-
۷۹۲		72×104	2/12/-	۸۰۵		31/8/-

[illegible]

دی نیو کاٹن کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس رنچھوڑ لائن کراچی (سندھ)

قاسم العلوم

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ ہجری

اسمبلی میں سرہیری ہیگ کا بیان

خان عبدالغفار خاں پر بے بنیاد الزام

سرخ پوش جماعتوں پر موجودہ قیود کو جاری رکھنے کا جو فیصلہ حکومت ہند نے کیا ہے اس کے خلاف شاہ مسعود احمد صاحب ایم ایل اے کی تحریک التوا کو ارکان اسمبلی کے شرمناک طرز عمل کی بدولت صرف دو آرا کم ہونے کی وجہ سے پیش نہ ہوسکی لیکن ہوم ممبر صاحب جو اس موضوع پر اس دن تیار ہو کر آئے تھے اور بھرے ہوئے ...

نہ ہوا ہو بہر اسر یقینی ہے کہ انہوں نے پٹھانوں میں "گاندھی ازم" کو داخل کر کے انہیں بزدل بنا دیا اور اب تک سرحد کے افغانوں کی دھاک بیٹھی ہوئی تھی وہ آہستہ آہستہ کم ہو کر فنا ہو رہی ہے۔ پولیس کے ڈنڈے اور لاٹھیاں کھانا اور خاموش کھڑے رہنا ایک پٹھان کا کام نہیں تھا اس کا خون ایک ذراسی بات پر جوش میں ...

سر آغا خاں کی خدمات

اسمبلی کے اجلاس میں ایک رکن نے سر آغا خاں کی نسبت سوال کیا تھا کہ کیا انہوں نے ملک معظم کی حکومت سے اپنی "وسیع" اور "وقیع" خدمات کے صلہ میں ہندوستان کا کوئی ایسا علاقہ طلب کیا ہے جس میں وہ آزادانہ حکمرانی کر سکیں ...

پنڈت مالویہ کا وفد

پنڈت مدن موہن مالویہ کے متعلق جب پہلے یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ وہ انگلستان وفد لے کر جائیں گے ...

امارت شرعیہ بہار کا فیصلہ

انتخابات مجالس مقننہ کے متعلق امارت شرعیہ صوبہ بہار کی مجلس شوریٰ نے جو قرارداد منظور کی ہے اسے ہم گزشتہ اشاعت میں درج کر چکے ہیں ...

حوادث واحکام

استفتا — انتفاع بالمرہون

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں ...

استفتا — کتاب الطلاق تعلیق

شذرات

آگرہ کا فساد

مسجد کے قریب باجہ بجانے پر آگرہ میں ہندو مسلم فساد

پولیس کی تگ ودو۔ ۴۲ اشخاص زخمی ہو گئے

شہر میں دوکانیں بند۔ دفعہ ۱۴۴ اور کرفیو آرڈر کا نفاذ

آگرہ ۱۶ر جولائی۔ گزشتہ رات مسجد کے سامنے باجہ بجانے پر ہندو مسلم فساد ہو گیا جس میں ایک دوسرے فریق پر خشت باری کی گئی اور انفرادی حملے کئے گئے جس کے باعث ہندو مسلمانوں کے ۱۲ افراد زخمی ہو گئے۔ پولیس نے موقعہ پر پہونچ کر حالات پر قابو حاصل کیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس نے موقعہ کا معائنہ کر کے احتیاطی تدابیر اختیار کیں تاکہ ہندو مسلم فساد دوبارہ نہ ہونے پائے۔ تمام شہر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا گیا ہے ...

پنامہ میں تباہ کن اور قیامت خیز زلزلہ

جھٹکوں کے بعد ایک جزیرہ بالکل غائب ہو گیا

سیلاب کے باعث چھ سو اشخاص ہلاک اور پچاس لاکھ پونڈ کا نقصان

پنامہ ۲۲ر جولائی۔ پورٹو آرموئلیس میں شدید اور خوفناک زلزلہ کے باعث بہت سے افراد ہلاک ہو گئے ہیں ...

دار الحکومت

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

پنڈت مالویہ کی علیحدگی یقینی ہے

مونجے اور جیکر سے مشورے

خان عبدالغفار خاں پر حکومت کا شرمناک بہتان

تشدد کا الزام گمراہ کن ہے

بابو راجندر پرشاد کا بیان

اقلیتوں کا فیصلہ ڈاکٹر مونجے کی وجہ سے ناکام رہا

نئے آئین کے ماتحت اقلیتوں کو اطمینان دلانے کی کوشش

مدراس میں راما سوامی مدلیار کی تقریر

ترکی میں غیر ملکیوں کو مختلف پیشوں سے محروم کر دیا گیا

آٹھ سو اشخاص علیحدہ کر دیئے گئے

دہلی میں زلزلہ کے جھٹکے

گرمی کے باعث امریکہ جہنم کدہ بن گیا!

چھ سو جانوروں کو گولی ماردی گئی

پنڈت مالویہ کی ضد

فرقہ وارانہ حل میں ترمیم کرانے کا عزم

جاپانی کپڑوں کی بے شمار گانٹھیں

بندرگاہ کچھ کو مرکز بنایا جائے گا

ہندوستانی حجاج کی تعداد میں سال تخفیف

۱۹۲۹ء کے بعد ۱۹۳۳ء میں ایک تہائی رہ گئے!

ہندوستان سے ایک کروڑ کا مزید سونا باہر

کپورتھلہ میں کرفیو آرڈر ختم

بنک میں ڈاکہ ڈالنے کی کوشش

کلکتہ میں گاندھی جی کو ۸ ہزار روپیہ ملا

گاندھی جی کا بائیکاٹ کرنے والوں کو سزا

ہندوستان کی ہائی کورٹوں میں گیارہ جج مسلمان

۳۵ اشخاص کو گولی ماردی گئی

سرحد میں کئی گاؤں سیلاب میں بہہ گئے

عورتوں اور بچوں کی لاشوں کا نظارہ

دو بچے سیلاب کی نذر ہو گئے

برمامیں راجہ مہندر پرتاب کا اخراج

پچاس ہزار خاندان سیلاب کی نذر ہو گئے

خدائی خدمتگاروں کی سرگرمیاں باغیانہ اور انقلاب انگیز ہیں

حکومت نے خان عبدالغفار خاں کو رہا کرنے سے صاف انکار کر دیا

اسمبلی میں ہوم ممبر کا آخری جواب

شملہ ۲۰ر جولائی ۔ کل اسمبلی کے اجلاس میں خدائی خدمتگاروں (سرخپوشوں) کے بارے میں جن پر ابھی تک پابندیاں عائد ہیں بحث ہوئی ۔ مسٹر گیا پرشاد سنگھ کے سوال کے جواب میں سر ہیری ہیگ ہوم ممبر نے اس اجلاس میں وہ سب کچھ کہہ ڈالا جو اب تک نہیں کہا گیا تھا ۔ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے کہا کہ چونکہ اب حالات بدل گئے ہیں اس لئے سرخپوشوں پر سے پابندیاں ہٹالی جائیں ۔ ہوم ممبر نے جواب دیا کہ ممکن ہے کہ حالات تبدیل ہوگئے ہوں مگر سرخپوشوں کی انجمن کے ارادے قطعی انقلاب پسندانہ اور باغیانہ ہیں ۔ سر عبدالرحیم صاحب کے ایک سوال کے جواب میں ہوم ممبر نے کہا کہ سرخپوشوں کی انجمن نے اپنے زمانہ میں اس بات کا ثبوت بہم پہنچایا ہے کہ اس کی سرگرمیاں باغیانہ اور انقلاب انگیز ہیں ۔ مسٹر گیا پرشاد سنگھ کو جواب دیتے ہوئے ہوم ممبر نے کہا کہ دسمبر ۱۹۳۱ء سے خان عبدالغفار خاں نظر بند ہوئے ہیں اس وقت سے اب تک ان کے وزن میں ۸ پونڈ کی کمی ہوگئی ہے ۔ اس کا سبب غذا کی خرابی نہیں ہے محکمہ حفظان صحت کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ خان صاحب کی صحت اچھی ہے ۔ گیا پرشاد سنگھ ۔ حکومت خان عبدالغفار خاں کو کب تک نظر بند رکھے گی ؟

ہوم ممبر ۔ میں صاف بتا دینا چاہتا ہوں کہ حکومت صوبہ سرحد خاں صاحب کی سرگرمیوں کے پیش نظر فی الحال اس امر کے متعلق کوئی پیشگوئی نہیں کر سکتی کہ ان کو اپنے صوبہ میں واپس جانے کی کب تک اجازت دی جاسکے گی ۔

بہار میں سیلاب سے تباہی

ریلوے کی آمد و رفت قطعی بند

مظفر پور ۱۲ر جولائی ۔ موتی ہاری اور اس ضلع کے دیگر مضافات سے سیلاب کی بڑی تشویشناک خبریں موصول ہو رہی ہیں ۔ موتی ہاری میں دریائے سکرایا میں زبردست سیلاب آگیا ہے اور موتی ہاری کے ساتھ تمام سلسلہ رسل و رسائل منقطع ہوگیا ہے ۔ سگولی اور سمارہ کے درمیان ریلوے لائن پر پانی چڑھ گیا ہے اس لئے ریلوے کی آمد و رفت بند ہوگئی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ سڑکوں پر تین فٹ پانی چڑھ گیا ہے ۔ موتی ہاری بھی پانی کے اندر ہے اور پانی ابھی بڑھ رہا ہے ۔ کل ڈسٹرکٹ بورڈ کے چیئرمین ، وائس چیئرمین ، ایڈیشنل کلکٹر ، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ، صدر سب ڈویژنل افسر کی ایک فوری میٹنگ منعقد ہوئی جس میں فیصلہ کیا گیا کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو چاہئے کہ وہ مان پور ، سکرا ، صدر اور کرا کے پولیس تھانوں کے لوگوں کو مطلع کردیں کہ ان علاقوں میں دو دن رفتہ کے اندر پانی چڑھنے کا اندیشہ ہے گنڈک دریا کے دونوں طرف آباد بستیوں کے لوگوں کو مطلع کردیا جائے کہ وہ اپنے گاؤں بوقت ضرورت خالی کرنے کے لئے ہر دم تیار رہیں ۔ کشتیوں کے افسر انچارج کو بھی تیار رہنے کی ہدایت کر دی گئی ہے ۔ ... دیہات کو سخت نقصان پہنچا ہے ۔ لوگوں نے اونچی اونچی سڑکوں پر جاکر پناہ لی اور وہاں پر رات بسر کر رہے ہیں ۔

بنگال کے کانگریسی ارکان میں اختلاف

گاندھی جی بھی سمجھوتہ نہ کرا سکے

کلکتہ ۱۷ر جولائی ۔ کل صبح برلا پارک میں گاندھی جی اور بنگال کے کانگریسی لیڈروں اور کارکنان کے درمیان ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں گاندھی جی دو گھنٹے سے زیادہ وقت موجود رہے ۔ گاندھی جی نے موجودہ اصحاب سے طویل گفت و شنید کی اور بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے یہ تجویز پیش کی کہ کانگریس کے دونوں بلاکوں کو ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹیوں کے لئے ممبروں کا انتخاب کرنے کے بجائے ممبروں کی نامزدگی کے متعلق سمجھوتہ کر لینا چاہئے ۔ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی نے یہ بھی تجویز کیا تھا کہ ان ممبروں ، بنگال پراونشل کانگریس کمیٹی کے لئے ممبران کے علاوہ پریذیڈنٹ کا انتخاب کرنا چاہئے ۔ ... گاندھی جی نے ان کی تجاویز کو منظور کر لیا ۔ ...

معلوم ہوا ہے کہ چونکہ پارٹیوں میں گاندھی جی کی تجاویز کے بارے میں ابھی تک کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا ہے اس لئے سہ پہر کی کانفرنس منعقد نہیں ہوئی ۔ ...

دریائے گھگر میں طغیانی

تباہی اور بربادی کا منظر

دہلی ۲۰ر جولائی ۔ کثرت باراں کی وجہ سے دریائے گھگر میں زبردست سیلاب آگیا ہے اور موضع سرسا اور دیوبولی میں جو کہ دریائے مذکور کے کنارے واقع ہیں پانی بھر گیا ہے جس کی وجہ سے مال و اسباب اور فصلوں کو سخت نقصان پہنچا ہے اور آمد و رفت بند ہوگئی ہے ۔

ایک اطلاع مظہر ہے کہ سرسا اور دیوبولی کے درمیان سڑک کا ایک حصہ آمد و رفت کے ناقابل ہے اور جب تک سیلاب کم نہیں ہو جائے گا اور اس کی مرمت نہیں ہو جائے گی اس وقت تک آمد و رفت بند رہے گی ۔

پولیس اور دیہاتیوں میں جنگ

دو اشخاص ہلاک تین مجروح

مدراس ۲۰ر جولائی ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ یہاں سے تھوڑی دور کے فاصلہ پر ایک گاؤں میں پولیس اور ہجوم کے درمیان زبردست جھگڑا ہوا ... بتایا جاتا ہے کہ سب انسپکٹر پولیس کچھ کانسٹبلوں کو ہمراہ لے کر چند افراد کو گرفتار کرنے کے لئے گیا تھا ... پولیس پر حملہ کیا ... پولیس کو گولی چلانا پڑی جس میں دو اشخاص ہلاک اور تین مجروح ہوئے ۔ چند اشخاص گرفتار کئے گئے ۔

مظفر پور ، چمپارن اور موتی ہاری میں خطرناک سیلاب

امارت شرعیہ بہار کی طرف سے امدادی سرگرمیاں

مظفر پور سے محمد مجتبیٰ صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مسلسل اور شدید بارش کی وجہ سے شمالی بہار میں سیلاب آگیا ہے ۔ چمپارن کی صورت حال تشویشناک ہے اور موتی ہاری کو چاروں طرف سے خطرہ ہے ۔ موتی ہاری اور بیتیا کے علاوہ دیگر مقامات میں سخت سیلاب آگیا ہے ۔ ڈویژن کا کمشنر ہوائی جہاز سے صورت حالات کا معائنہ کر رہا ہے ۔ مظفر پور کے مغرب اور شمال کی طرف سیلاب کا بہت زور ہے ... امارت شرعیہ بہار کی طرف سے امداد بہم پہنچائی جا رہی ہے ۔

۲۵ سال کیلئے اخراج

کلکتہ ۲۰ر جولائی ۔ ہتھیار برآمد کرانے اور فروخت کرنے کے قانون کے ماتحت نصیر احمد اور امام علی عرف سنتوش دیبتہ کو کلکتہ سے ۲۵ سال کے لئے نکال دیا گیا ہے ۔

ترکی سنتریوں کے ہاتھوں برطانوی افسر کی ہلاکت

وزیر خارجہ ترکی سے سر پرسی لارنس کی دوستانہ گفت و شنید

متوفی کا جنازہ سرکاری طور پر دھوم دھام سے اٹھایا جائے گا

استانبول ۲۰ر جولائی ۔ جزیرہ ساموس کے قریب ترکی سنتریوں نے برطانوی جہاز کے برطانوی افسر کو ہلاک کر دیا تھا جس کے متعلق گذشتہ الجمعیۃ میں ترکی حکومت کا سرکاری بیان بھی شائع ہو چکا ہے ۔ اب تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ سر پرسی لارنس سفیر برطانیہ متعینہ ترکی نے وزیر خارجہ ترکی توفیق رستم بے سے اس معاملہ پر دوستانہ گفتگو کی ۔ وزیر خارجہ نے اس واقعہ پر تاسف کا اظہار کیا اور مشورہ دیا کہ واقعہ کی تحقیقات کے لئے ایک مشترکہ کمیشن مقرر کر دیا جائے ۔

وزارت خارجہ ترکی نے جزیرہ ساموس کے واقعہ پر ایک بیان شائع کیا ہے جس میں مذکور ہے کہ اس واقعہ پر جانبین میں کسی قسم کی رنجش پیدا نہیں ہوئی ہے ۔ ترکی اور برطانوی حکومت میں یہ دوستانہ فیصلہ ہوگیا ہے کہ لفٹننٹ رابنسن (جو ترکی سنتریوں کی گولی سے ہلاک ہوئے ہیں) کا جنازہ موقع واردات سے تزک و احتشام کے ساتھ اٹھایا جائے ۔ متوفی کی آخری رسوم کی ادائیگی کے سلسلہ میں ترکی حکومت کا ایک جنگی جہاز بھی حصہ لے گا جس کے بعد اس قابل افسوس ڈرامہ کا آخری سین ختم ہو جائے گا ۔

ایک یوروپین لیڈی کو گولی سے اڑا دیا

خسر کا وحشیانہ جنون

جبلپور ۲۱ر جولائی ۔ مسز ریگو کے سنسنی خیز قتل کے تقریباً دو سال کے بعد کل سہ پہر احاطہ ریلوے میں ایک یوروپین لیڈی کو سفاکانہ طور پر قتل کر دیا گیا ۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر فرانسس کنٹرولر جی ۔ آئی ۔ پی ریلوے کی بیوی جب کہ خانگی کاموں میں مصروف تھی ۔ اس کے خسر نے جس کا نام مسٹر رے بتایا جاتا ہے اسے گولی سے ہلاک کر دیا اور بعد ازاں اپنے کو ہلاک کرنے کی کوشش کی ۔

اطلاع ملتے ہی پولیس بھی جائے واقعہ پر پہنچ گئی اور اس نے مسٹر رے کو گرفتار کر لیا ۔

مصیبت زدگان بہار کو تین ہزار روپے کی امداد

معرفت جمعیۃ علماء ہند

۱۸ر جولائی ۱۹۳۴ء کو مبلغ تین ہزار روپیہ کا بیمہ ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف کے نام روانہ کیا گیا ۔ اس رقم کی وصولی کی اطلاع پہنچ چکی ہے ۔

(مولانا) انوار الدین بہاری نائب ناظم جمعیۃ علماء ہند دہلی

حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی کا دورۂ بہار

حضرت مولانا مولوی حافظ عبدالحلیم صاحب صدیقی رکن جمعیۃ مرکزیہ جمعیۃ علماء ہند ۱۸ر جولائی کو لکھنؤ سے روانہ ہو کر سہسرام میں قیام کریں گے اور ۲۳ر جولائی کو بہار پہنچیں گے وہاں سے ۲۴ کو مولانا محترم کی واپسی ہوگی اور بانکی پور چند گھنٹے قیام فرمانے کے بعد وارد لکھنؤ ہوں گے ۔

ہوائی جہاز گر کر ٹوٹ گیا

شملہ ۲۰ر جولائی ۔ لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ... کلب کا ایک ہوائی جہاز اترتے وقت گر گیا اور ٹوٹ گیا ۔

نوجوانوں کی آمد پر تھانہ میں اطلاع دو

مکینوں کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا حکم

نواکھلی ۱۷ر جولائی ۔ کل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے قانون انسداد دہشت انگیزی بنگال کے ماتحت ایک حکم صادر فرمایا ہے جس کے ماتحت شہر کے مالکان مکانات اور مکانوں میں رہنے والوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ اگر کوئی ہندو مرد یا عورت جو اس شہر کے باشندے نہ ہوں اور جن کی عمر ۱۲ سال اور ۳۰ سال کے درمیان ہو ان کے مکان میں ٹھہرے تو وہ افسر انچارج تھانہ کو تحریراً اطلاع دیں ۔ یہ حکم ۳۰ر جولائی سے ۳۰ جولائی تک نافذ رہے گا ۔

معلوم ہوا ہے کہ یہ احتیاطی تدابیر گورنر بنگال کی آمد کے سلسلہ میں اختیار کی گئی ہیں ۔

گڑھوالی سپاہ کے متعلق اسمبلی میں بیان

شملہ ۲۰ر جولائی ۔ کل اسمبلی کے اجلاس میں کرنل لمبی نے مسٹر گیا پرشاد سنگھ کو اطلاع دی کہ کچھ عرصہ ہوا حکومت نے گڑھوالی سپاہیوں کو رہا کر دیا ہے جنکو بغاوت کے الزام میں مختلف میعاد کی سزائیں ہوئی تھیں ان میں سے بعد ۵ سپاہیوں کو کمانڈر انچیف کے حکم سے رہا کر دیا گیا اور بقیہ سپاہیوں کے معاملہ پر بھی غور کیا گیا لیکن ان کے جرم کی نوعیت اس قدر شدید ہے کہ کمانڈر انچیف ان کی سزا میں تخفیف کرنے سے قاصر ہیں ۔

جرمنی میں قیصر کی واپسی ؟

ہرہٹلر کی حکومت کا خاتمہ

لندن ۱۹ر جولائی ۔ ڈیلی ہیرالڈ کا اسپیشل نامہ نگار مقیم ڈورن (جہاں قیصر آج کل مقیم ہیں) جرمنی کی پولیٹیکل صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ گو ہٹلر نے بظاہر بغاوت کو دبا دیا ہے مگر تعجب نہ ہوگا اگر اسی سال ان کا پھر خروج ہو جائے ۔

سابق قیصر نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ بہت ممکن ہے سال آئندہ کے آغاز کے ساتھ ہی میں جرمنی میں واپس چلا جاؤں ۔ نامہ نگار کا بیان ہے کہ وہ خود شکر ان کی حیثیت میں جائیں یا عام شہری کی حیثیت میں مگر یہ امر ضروری ہے کہ قیصر واپس جائے گا ۔ ہٹلر ۔۔۔ نہیں رکھتے ۔

عراق ریلوے

(۱) نجف ، کربلا ، کاظمین اور سامرہ اسلامی مقامات مقدسہ کی زیارت کا انتظام عراق ریلوے نے کیا ہے ۔ یہ سفر نہایت قلیل کرایہ اور کفایت سے طے ہوگا ...

مقامات مقدسہ کی زیارت کیجئے ۔ عراق کو جانے ہوئے عراق کے مقامات مقدسہ کی زیارت کرو

	سیکنڈ کلاس	انٹر کلاس	تھرڈ کلاس
...	۳۲/-/-	۱۳/-/-	...

... اپنا مال بغداد کو بک کرائیں یا بلا زآف لیڈنگ ... براستہ عراق ریلوے روانہ کریں ...

NAUNEHAL
The Best Tonic for Children
نونہال
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

MAJUN-I MOQUWW-I MAIDA (REG)
معجون مقوی معدہ
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

جاپان کی فوجی طاقت میں اضافہ

ہوائی اور بحری بیڑوں کی تعمیر

کوبے کی ایک خبر مظہر ہے کہ ۳۶۔۱۹۳۵ء کا جاپان کا فوجی بجٹ گذشتہ سال سے بڑھا ہوا ہوگا اس عرصہ کو فوجی نقطہ نظر سے نازک زمانہ خیال کیا جاتا ہے کابینہ میں بجٹ کی تجاویز پر غور ہو رہا ہے ۔ جہاں تک یقین کے ساتھ اندازہ کیا جاسکتا ہے عام اخراجات کے علاوہ بحری مصارف اتنے ہوں گے کہ تمام گذشتہ بجٹ کے اعداد پیچھے رہ جائیں گے ۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ساٹھ کروڑ ین تک تعداد پہنچ جائے گی جو موجودہ بجٹ کے مقابلہ میں دس کروڑ ین زیادہ ہے ۔ بحری بیڑہ کی تعمیر برابر جاری ہے موجودہ بجٹ میں اس مد میں چھ کروڑ ۷۰ لاکھ چھپن ہزار ین رکھا گیا تھا آئندہ سال یہ رقم دس کروڑ چار لاکھ چالیس ہزار ہوگی ۔ ... ہوائی بیڑے کی حالت بالکل خراب ہے ۔

کلکتہ میں اٹھارہ اشخاص گرفتار

اشتراکی سرگرمیوں میں حصہ لینے کا الزام

کلکتہ ۱۹ر ۔ کل صبح پولیس نے شہر کے مختلف مقامات پر چھاپہ مارا اور اٹھارہ لیبر لیڈروں اور مقدمہ سازش میرٹھ کے سابقہ اسیر دل کو گرفتار کر لیا معلوم ہوا ہے کہ جملہ لیڈروں نے گاندھی جی تحریک کی مخالفت کی اور کمیونسٹ سرگرمیوں میں حصہ لیا تھا ۔ گرفتار شدگان میں مسٹر بنکم مکرجی ، راجنی مکرجی ، مس ہاسنی داس ، منڈل اور بدل گنگولی بھی شامل ہیں جن مکانات کی تلاشیاں لی گئیں ان میں آل انڈیا کانگریس سوشلسٹ پارٹی اور آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس کا دفتر بھی شامل ہے تلاشی کے دوران میں پولیس نے بہت سے خطوط ، کتابیں اور بہت سے کاغذات اپنے قبضہ میں کر لئے ۔ ان کاغذات میں مختلف انجمنوں کے ممبروں کی فہرست بھی شامل ہے ۔

پنڈت نہرو کیوں رہا نہیں کئے جاتے ؟

الہ آباد ۱۸ر جولائی ۔ پنڈت جواہر لال نہرو کی رہائی کے متعلق بعض سیاسی حلقوں میں قیاس آرائی کی جا رہی ہے کہ چونکہ سرحدی حکومت خان عبدالغفار خاں کی رہائی کے خلاف ہے لہذا پنڈت جواہر لال کو رہا کر کے نہا خاں عبدالغفار خاں سے امتیازی سلوک روا رکھنا ممکن نہیں ہے ۔

کانسٹبل اور انسپکٹر کو قتل کر ڈالا

رنگون ۱۸ر جولائی ۔ ضلع پیگو کے موضع ... میں دیہاتیوں نے ایک سب انسپکٹر اور ایک پولیس کانسٹبل کو جان سے مار ڈالا ۔

معلوم ہوا ہے کہ پہلے ایک ... سب انسپکٹر گھونسوں سے اس کا مقابلہ کرتا رہا ۔ اس کے بعد ... آ گئے ۔ سب انسپکٹر کو ... مار کر مرگیا ۔

کوہ ننگا پربت میں اشخاص کی ہلاکت

شملہ ۱۸ر جولائی ۔ محکمہ امور خارجیہ کو ذریعہ تار کشمیر کے ریزیڈنٹ کے پاس سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ طوفان کی وجہ سے تین جرمن اور ننگا پربت مہم کے سات قلی ہلاک ہو گئے ۔ اس خبر کی ابھی تک کوئی تصدیق نہیں ہو سکی ہے معلوم ہوا ہے کہ لفٹننٹ فرانڈ اور ... انگریز ہلاک نہیں ہوئے ۔

ڈاکٹر انصاری پھر عنقریب یورپ جائیں گے

حکومت بنگال نے تحریک آزادی بند کر دی

... بنگالی کی کتاب "سوراج اور برطانیہ" ... آزادی پر مضامین پر مشتمل ہونے کی بنا پر ضبط کر لی ہے ۔

کاشغر میں تنگن افواج کو شکست

شملہ ۱۸ر جولائی ۔ کاشغر سے ہفتہ مختتمہ ۸ر جولائی کے متعلق جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان فوجوں نے پر امن طریقہ پر مرال بشی پر قبضہ کر لیا ہے ۔ تنگن فوجیں مارشل ہنگ کی سرکردگی میں کاشغر اور یار قند کو واپس جا رہی ہیں اور کوہتان کو چھوڑ رہی ہیں کاشغر پر لیسوں کا قبضہ ہو گیا ہے ۔ مقامی حالات پر سکون ہیں ۔

خوفناک آتشزدگی

پانڈیچری ۱۸ر جولائی ۔ ... گذشتہ جمعہ کی رات کو آتشزدگی کی ہولناک واردات ہوئی سینکڑوں گھر جل گئے ۔ گو نقصان جان کے متعلق ابھی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ۔

بم پھٹنے سے پانچ آدمی ہلاک

پیرس ۱۸ر جون ۔ ڈریگون رجمنٹ کے چند سپاہیوں کو رائفل چلانا سکھایا جا رہا تھا کہ ایک سپاہی نے زمین پر ایک گولہ دیکھا اور محض بے خیالی میں اسے پاؤں سے ٹھوکر ماری وہ گولہ بم تھا جو پھٹ گیا اور پانچ آدمی اسی جگہ ہلاک ہو گئے اور بارہ زخمی ہوئے جنہیں شفاخانہ پہنچا دیا گیا ۔

کانگریس سے پنجاب کے سکھوں کی علیحدگی

امرتسر ۱۸ر جولائی ۔ سکھ حلقوں میں دریافت کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ تمام سکھ جو الیکشن میں کھڑے ہوں گے وہ کانگریس کے ٹکٹ پر نہیں بلکہ خالصہ دربار کے ٹکٹ پر کھڑے ہوں گے کیونکہ گاندھی جی نے کمیونل ایوارڈ کے متعلق اپنی بے بسی ظاہر کر دی ہے ۔ اور چونکہ سکھوں نے قسمیں کھائی ہوئی ہیں ۔ ... کانگریس کمیٹیوں اور پارلیمنٹری بورڈ سے مستعفی ہو جانے کے بارے میں غور کر رہے ہیں ۔

زنجبار میں نسلی امتیاز کا قانون

سر آغا خاں کو تشویش

الہ آباد ۱۸ر جولائی ۔ خبر ہے کہ ہندوستانی ایسوسی ایشن کے صدر سر آغا خاں اور سکریٹری مسٹر نیوک نے ہندوستان کی ... کے ممبران کے نام اس امر کے متعلق تار ارسال کئے ہیں کہ انہیں زنجبار کے حالات کے متعلق گہری تشویش ہو رہی ہے ۔ ... نسلی امتیاز کے اصول کو قائم کیا گیا ہے ... زنجبار میں ہندوستانیوں کی ... خدمت میں ایک وفد روانہ کیا جائے ۔

امریکہ میں لاٹ پادری کا قتل

نیو یارک ۱۸ر جولائی ۔ شمالی امریکہ کے ایک گرجا کے لاٹ پادری کو قتل کر دیا گیا ہے ۔

معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں آرمینیا کے نو باشندوں کو گرفتار کر کے مختلف الزامات میں ... کی گئی ہیں ۔

اسمبلی میں ایک اہم راز کا انکشاف

سر آغا خاں کو حکومت کرنے کی تمنا

خدائی خدمتگار انقلاب پسند ہیں !

شملہ ۱۸ر جولائی ۔ آج اسمبلی میں استفسارات کے وقت مسٹر گیا پرشاد سنگھ نے حکومت سے دریافت کیا کہ کیا اخبارات کی طرح اس اطلاع میں کوئی صداقت ہے کہ سر آغا خاں نے حکومت سے درخواست کی ہے کہ انہوں نے سلطنت برطانیہ کے لئے جو خدمات انجام دی ہیں ان کے صلہ میں حکومت ایک ایسا علاقہ عطا کرے جس پر وہ آزادی کے ساتھ حکومت کر سکیں ۔

مسٹر میٹکاف رکن خارجہ نے جواب دیا کہ سر آغا خاں کی جانب سے ایک مراسلہ صیغہ راز میں موصول ہوا ہے لیکن حکومت اس کی نوعیت ظاہر کرنے سے مجبور ہے ۔

حکومت کا جواب معلوم ہو جانے کے بعد جب اسمبلی کا اجلاس لنچ کے لئے ملتوی ہوا تو لابی حلقوں میں سر آغا خاں کے متعلق مذکورہ خبر سے زبردست سنسنی پھیلی ہوئی تھی اور سر آغا خاں کے نہاں مقصد پر شدید اختلاف رائے پایا جاتا تھا اور آپس میں چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں ۔

سر محمد یعقوب نے حکومت سے درخواست کی کہ وہ اس امر کی تحقیقات کرے کہ ایسی پوشیدہ چیز محکمہ خارجہ دفارن اینڈ پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ سے کس طرح باہر نکل گئی ۔

مسٹر میٹکاف نے جواباً کہا کہ میں اس بات کو ہرگز تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ یہ خبر محکمہ خارجہ سے باہر نکلی ... سے یہ خبر بالکل نکل سکتی ہے ۔

بیان کیا جاتا ہے کہ سر آغا خاں نے ہندوستان کے ایک زرخیز علاقہ کی حکومت عطا کئے جانے کی درخواست کی ہے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ یہ علاقہ سندھ ہے جس کے متعلق سر آغا خاں کی تجویز یہ ہے کہ اس کو علیحدہ صوبہ بنانے کی بجائے اس کو ان کے حوالے کر دیا جائے ۔

اس کے بعد حج کے متعلق متعدد سوالات کئے گئے ۔ ہوم ممبر نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ سرخپوشوں کی انجمن انقلاب پسند ہے ۔

تین عربوں کو پھانسی کی سزا

بغداد ۱۸ر جولائی ۔ دو انگریزوں کے قتل کے الزام میں تین عرب باشندوں کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا ہے ۔ چوتھے عرب ملزم کی سزائے موت حبس دوام کی سزا میں تبدیل کر دی گئی ہے ۔

سرحد میں جلسہ میلاد النبی صلعم

بتاریخ ۲۲ ربیع الاول سنہ حال مطابق ۵ جولائی ۱۹۳۴ء بمقام موضع اندر ڈھیری تحصیل صوابی ضلع پشاور نزد مسجد شاہ محمد علی میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد ہوا اور اس میں حسب ذیل مضامین بیان کئے گئے ۔ حاضرین کا اجتماع تخمیناً ۴ ہزار افراد پر مشتمل تھا ۔

(۱) میلاد شریف (۲) تلاوت قرآن شریف (۳) نماز کا ترجمہ (۴) نعت شریف (۵) حالات پیدائش رسول صلعم (۶) نعت شریف (۷) اسوۂ حسنہ رسول صلعم (۸) درمیان نعت شریف رسول صلعم (۹) نعت شریف (۱۰) رسول کریم صلعم کے تبلیغ کے حالات مع نزول وحی کے (۱۱) نعت شریف (۱۲) اخلاق رسول صلعم (۱۳) نعت شریف (۱۴) رسول صلعم کے مبعوث ہونے اور ان کی اطاعت کی ضرورت ۔ (۱۵) نعت شریف ۔ (۱۶) ختم مولود شریف ۔

(مولوی سید غفران صاحب نیدہ)

محبوب عاشق کے قدموں پر

ہدیہ عمل تین روپے کی بجائے سوا روپیہ ۔ اس عظیم رعایت سے فائدہ اٹھائیے ۔ عمل سفلی ۔ ہر ایک عمل ... علوی ...

... ان تمام عملیات کے پڑھنے میں کسی قسم کا خوف خطرہ نہیں ...

ملنے کا پتہ : فضل شاہ عامل گلی راجان دہلی

منہ مانگی مراد

اولاد نہ ہوتی ہو یا صرف لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوتی ہوں اور لڑکے کی آرزو ہو ۔ حمل ضائع ہو جاتا ہو یا بچے پیدا ہو کر ماں کی مراد پوری کو خالی کر جاتے ہوں غرض عورت کو اولاد کے متعلق کسی قسم کی شکایت ہو ہماری دوا نوید زندگی اس کے لئے خدائی رحمت ثابت ہوگی یہ عجیب و غریب اکسیری دوا "ایورین میڈیکل سائنس" کا ایک زندہ معجزہ ہے ۔ جس خدا کے تصرف قدرت میں دنیا کا ہست و نیست ہے اسی نے اپنے فضل سے اس دوا کو یہ تاثیر بخشی ہے اس کے استعمال سے ناممکن ہے کہ بیٹا پیدا نہ ہو یا حمل ضائع ہو جائے ... جالیس دن ... استعمال کر کے خدا کی قدرت کا کرشمہ دیکھ لیں ۔

قیمت فی بکس جو چالیس دن کیلئے کافی ہے صرف پندرہ روپے علاوہ محصول ڈاک ...

پتہ ۔ کارخانہ "نوید زندگی" سوئیوالان دہلی

شرطیہ علاج

جریان ، پیشاب ، احتلام ، کمزوری ، سستی ، نامردی کا ...

المشتہر منیجر ... گڑھ ...

ڈیڑھ سو سال کے بعد
روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ
حیات حافظ رحمت خاں
... مبلغ ایک ہزار روپے سے قدر دانی فرمائی ہے ...
المشتہر منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم
مع خلاصۃ التفاسیر
ملنے کا پتہ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

انجام ... انقلاب نو لا اخبار

تار کا پتہ:۔ "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

يد الله على الجماعة

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:۔ ہلال احمد زبیری (بی اے) معاون:۔ محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی - یوم شنبہ ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ ہجری - مطابق ۲۸ جولائی ۱۹۳۴ء | نمبر ۸

احسن الکلام

نظارہ جو ہوتا ہے لبِ بام تمہارا
درباں ہے، نہ ہے غیر بد انجام تمہارا

قاصد نے یہ کہہ کر مرے خط کو نہ اٹھایا
تم کعبے کو جاتے ہو کہ مرنے کو چلے ہو

دشنام سنو دے کے دل اے حسن پرستو!
کیا جائیے ہاں ہم کہ ہے سننے کی نہیں تاب

بازارِ محبت میں تم آؤ کہ نہ آؤ
آغازِ محبت میں ہو خوش حسرتِ دل کیا

دنیا میں اچھلتا ہے بہت نام تمہارا
کام آئے گا آخر یہی ناکام تمہارا

جو گھر سے ہو فاضل وہ کرے کام تمہارا
اے شیخ کفن ہے کہ یہ احرام تمہارا

یہ کام تمہارا ہے وہ انعام تمہارا
تم کون ہو، کیوں آئے ہو کیا نام تمہارا

بکتا ہے زمانے میں مگر نام تمہارا
اچھا نظر آتا نہیں انجام تمہارا

کہتے ہو جس احسن کو برا تم، وہی احسن
ہے دل سے دعا گو سحر و شام تمہارا

(از جناب احسن مارہروی)

معاصرین کے افکار و آراء

پنڈت مالویہ کی ضد

[illegible]

(زمیندار)

خان عبد الغفار خاں اور حکومت

[illegible]

(زمیندار)

بہتانِ عظیم

[illegible]

پٹھانوں کو بدنام کرنے کے ناپاک منصوبے

[illegible]

(مدینہ)

اچھوت ادھار اور اسلام

[illegible]

(مدینہ)

دلچسپ حقائق و معلومات

[illegible]

ہنری ہشتم نے ایک سال میں تین سو گداگروں کو پھانسی دی تھی۔

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کیلئے پناہ مظالم اور ایک نو مسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے دینی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے۔ اور دوسروں کو پڑھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اسطرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون اسکے حجم اور اسکی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جا سکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۸ر علاوہ محصولڈاک۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس یا بیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ:۔ مینیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No 7 DELHI TUESDAY, JULY 24, 1934 PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

[illegible]

پادری کی لڑکی قبول اسلام

[illegible]

منیجر الجمعیۃ دہلی

مسلمانان جنید کیساتھ انتہائی بے انصافی

[illegible]

جزیرہ جبلستان میں بزم میلاد النبی

[illegible]

(سید غلام الدین نذیر)

مدرسہ اسلامیہ عربیہ دار العلوم میرٹھ

[illegible]

میمن ریلیف کمیٹی کی اہم اپیل

[illegible]

غزالو کلام مجید مفت

[illegible]

ایبٹ آباد میں یوم سیرت النبی صلعم

[illegible]

نہایت نادر علمی گنجینہ اسلامی مطبوعات

[illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

سرمہ نور افزا

[illegible]

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

سفید بالوں کو دائمی سیاہ رنگت پر لانے والا بال سیاہ تیل

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

[illegible]

لے فیئر اینڈ کمپنی (۲) جالندھر شہر (پنجاب)

فوراً ضرورت ہے

[illegible]

Manager The Milton House
P. Box No 6837
Bara Bazar Calcutta

مذہبی۔ علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

جنت و دوزخ [illegible]

خاموش تبلیغ [illegible]

پاک زندگی [illegible]

تحفۃ المحبین [illegible]

سیرۃ الحبیب [illegible]

احسن الوظائف [illegible]

تعلیم الاسلام [illegible]

فتاوی رشیدیہ [illegible]

خطبہ صدارت [illegible]

ملنے کا پتہ:۔ منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

بیس فی صدی سے پچاس فی صدی تک کفایت

بہترین کٹ پیس کے بدل قیمت۔ [illegible] نہایت کفایت اور چنا ہوا مال۔ مارکین، سلک، چینٹ، پوپلین، ململ، لٹھہ، زغل، سوتی کریپ وغیرہ ایک گز سے ہر گز تک کا ٹکڑہ۔ [illegible] روپیہ آرڈر کے ہمراہ آنا لازمی ہیں۔

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی [illegible]

[illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

[illegible]

مسلمانوں کی تہذیب تمام تہذیبوں سے بالاتر اور پائیدار ہے

جسمانی و روحانی قوی پر نظام تربیت کی اثراندازی

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کی حقائق پرور تقریر

(گزشتہ سے پیوستہ)

گزارش کا خلاصہ

میرے عزیزو! میری گزارش کا خلاصہ صرف اس قدر ہے کہ جس طرح پروردگار عالم نے بہ تمام اشیاء آپ کی تربیت جسمانی کے لئے پیدا کی ہیں اسی طرح آپ کی روحانی پرورش اور روحانی تربیت کا بھی سامان مہیا کیا ہے۔ یہ کس طرح ممکن تھا کہ جسم انسانی جو ایک دن یقیناً فنا ہونے والا اور خاک میں مل جانے والا ہے اس کی تربیت کا سامان تو ...

والی ہے؛ عرب کا محاورہ ضل الماء اللبن - پانی دودھ میں اس طرح مل گیا کہ اب اس کا تلاش کرکے علیحدہ کرنا مشکل ہے اسی لئے عام طور سے یہ لفظ گمراہی کے معنی میں بولا جاتا ہے۔ حق و باطل کا التباس کہ حق کو باطل سے جدا نہ کیا جاسکے یہی گمراہی ہے۔ کفار کا شبہ آپ کی سمجھ میں آگیا کہ جب جسم فنا ہوگیا اور خاک کا جزو بن گیا تو اب پیدا ہونے کی کیا صورت ہوگی۔ قرآن نے جواب دیا قل یتوفکم ...

(باقی آئندہ)

دیکھا آپ نے حضرت شاہ صاحب نے چند الفاظ میں کس خوبی کے ساتھ اعتراض اور جواب میں مناسبت پیدا کردی ... حضرت سلطان الاولیاء خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک شعر میں ظاہر کیا ہے، فرماتے ہیں:

تن چو از خاک است او را خاک بباید شدن

جاں ز افلاک است بر افلاک بباید شدن

برادران ملت! جب آپ ... کے متعلق عالم نے اس قدر سامان کیا ہے تو کیا وہ جان جو فنا نہیں ہوتی اور جس کی اصلاح پر عالم آخرت اور حیات تابندہ کے اطمینان کا دارومدار ہے اس سے رب العالمین بے اعتنائی فرما سکتے تھے؟

مرض کی دو قسمیں

دیکھئے ایک بیماری تو جسم کی ہے جس میں آپ روز مبتلا ہوتے ہیں۔ کبھی بخار ہے کبھی ...

ضروری گزارش

خریداران الجمعیۃ کو چاہئے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا (جو کہ آپ کے نام سے پہلے پتہ کے شروع میں لکھا ہوا ہوتا ہے) حوالہ ضرور دیا کریں۔

تیز جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں ورنہ عدم تعمیل ارشاد معاف۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

مرآۃ المثنوی

مرتبہ

قاضی تلمذ حسین صاحب

مثنوی شریف کا یہ وہ جامع خلاصہ ہے جس کی نسبت اہل علم و فضل متفق اللفظ ہیں کہ "اس کی نظیر نہ دیکھی نہ سنی" مثنوی شریف کے جملہ مطالب و مباحث کا انتخاب پانچ حصص میں اس خوبی سے کیا گیا ہے کہ تمام پیچیدگیاں رفع ہوگئی ہیں اور اب ہر شخص بلا دقت مثنوی شریف سے کامل مستفید ہوسکتا ہے۔ حجم ۱۲۰۰ صفحات قیمت ...

ملنے کا پتہ

دائرۃ الادب جیدگوڑہ حیدرآباد دکن

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دوسرے سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کرکے استعمال کیجئے۔

سرمہ نمبر ۱ آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا ... کے لئے مفید ہے ...

سرمہ نمبر ۲ ...

ملنے کا پتہ

(مولانا) نورالدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

غیر ممالک میں بھی لاثانی

وید شاستری ... جامنگر کاٹھیاواڑ

تجارتی دنیا میں انقلاب لانیوالا اخبار

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

چین اور ایران کے تعلقات کا جدید دور

شنگھائی میں ایرانی سفارتخانہ قائم کیا جائیگا

چین اور ایران کے سیاسی تعلقات آج سے تیرہ سو برس پیشتر منقطع ہوگئے تھے۔ اس تیرہ صدی کے انقطاع کو دور کرنے کے لئے حکومت ایران نے جدید کوشش شروع کی ہے۔ تیرہ صدی کے فصل کے بعد اب جبین خان شنگھائی تشریف لے گئے ہیں تاکہ وہ حکومت ایران کی طرف سے سفارت کا کام انجام دیں۔ ساتویں صدی عیسوی میں دولت ساسانیہ کو ایران سے زوال آگیا تھا اور ہر جگہ خوائف الملوکی پھیل گئی تھی اس عرصہ میں ایران کے تعلقات چین سے منقطع ہوگئے۔

چین اور ایران کے تعلقات ... گفت و شنید سب سے پہلے ... کے سفیروں میں ہوئی تھی جس کے لئے پہلا قدم یہ اٹھایا گیا کہ حکومت ایران نے جبین خان کو اپنا سفیر بنا کر شنگھائی روانہ کردیا۔

اب تک چینی حکومت کی طرف سے کوئی سفیر ایران روانہ نہیں کیا گیا تھا لیکن ایرانی حکومت کے اقدام سے اس امر کی توقع بھی ہوگئی ہے۔ ایرانی سفیر کو چین روانہ کرنے سے مقصد یہ ہے کہ شنگھائی میں ایرانی سفارت خانہ قائم کیا جائے اور دنیا کی دو قدیم ترین قوموں میں سیاسی تعلقات کے ساتھ تجارتی تعلقات بھی استوار ہوجائیں۔

ننگوں کی ایک نئی "بہشت"

ایک جزیرہ کو آباد کرنیکی کوشش

بحر الکاہل میں ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے جہاں کھجور کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ اس جزیرہ کو اب بعض لوگ "بہشت" بنانا چاہتے ہیں! بات یہ ہے کہ ننگوں کی تحریک عریانی یورپ اور امریکہ میں سرعت سے پھیلتی جارہی ہے۔ ہر جگہ پولیس ان کا پیچھا کرتی ہے اور عیش عریانی میں حائل ہوکر ان کے مقصد کو فوت کرتی ہے اس لئے انہوں نے اپنی آبادی علیحدہ قائم کرنے کی تجاویز پر عمل شروع کردیا ہے۔

ننگوں کے مذہب ... لارڈ بحر الکاہل کے اس جزیرہ کو اپنی ننگی برادری کے لئے مخصوص کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ یہ جزیرہ ننگوں کے لئے "بہشت" کا قائم مقام ثابت ہوگا۔ ... وہاں ہر برہنہ عورت اور مرد اطمینان کے ساتھ قدرت کے لباس عریانی کا لطف اٹھاسکے۔

امریکہ میں آئس کریم کے چار ہزار کارخانے

ایک سال میں ۲۴۳ کروڑ گیلن تیار کی گئی

آئس کریم (ملائی کی برف) کا رواج سب سے پہلے چارلس دوم کے زمانہ میں ہوا۔ ... فرانس سے اس کا رواج انگلستان میں ہوا اور وہاں سے یہ "نعمت" امریکہ پہنچی ...

حال کے اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ صرف ایک سال میں امریکہ کے ۴۰۰۰ کارخانوں نے ۲۴۳ کروڑ پچاس لاکھ (۲۴۳۵۰۰۰۰۰۰) گیلن آئس کریم تیار کی۔

بغداد میں مغربی تہذیب کا نشوونما

خواتین پر فرنگی بے حیائی کا بھوت

بغداد میں عورتوں کے لئے ایک کلب قائم کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔ عراقی خواتین کی طرف سے اس کلب کی تعمیر کے سلسلہ میں وزیر داخلہ کے پاس ایک درخواست بھی ارسال کی جاچکی ہے۔ توقع ہے کہ حکومت اس کی مخالفت نہیں کرے گی۔ نامہ نگار "فلسطین" مقیم بغداد اس پر لکھتا ہے کہ مسلمانوں کی تہذیب ...

بغداد میں مردوں کا ایک کلب قائم ہے ... اپنی بیویوں کو اپنے ہمراہ لائیں گے اور ان کو اجازت دیں گے کہ وہ آزادی کے ساتھ دوسرے مردوں سے مل سکیں!!!

حکومت بلغاریہ کا سرکاری بیان

ترکی کے ساتھ ہمارے روابط مستحکم ہیں

شکری بے معتمد وزارت ترکیہ نے مجلس کبیر میں اعلان کیا کہ بلغاریہ کے جدید وزیراعظم نے ترکی اور بلغاری روابط کے متعلق ایک بیان شائع کیا ہے جس میں مذکور ہے کہ حکومت بلغاریہ حکومت ترکیہ کے ساتھ دوستانہ روابط کو بہتر دیکھنا چاہتی ہے بلکہ وہ دوستانہ تعلقات کو اب بھی مستحکم سمجھتی ہے۔

حکومت بلغاریہ نے اس بیان کو سرکاری طور پر ترکی سفیر متعینہ صوفیہ کے حوالہ کردیا ہے تاکہ وہ مجلس کبیر کے ارکان کی خدمت میں پیش کردیں۔

(چونکہ بلغاریہ علاقہ تھریس پر قبضہ کرنے کے لئے بے چین ہے اور ترکی ... کو جنگ کا پیش خیمہ سمجھ رہے ہیں اس لئے حکومت بلغاریہ کو اس بیان کی اشاعت کی ضرورت محسوس ہوئی)۔

عراقی ترکی اور ایرانی سرحدوں کا تعین

ترکی وفد بغداد آنے والا ہے

وزیر خارجہ عراق حال ہی میں ایران سے واپس تشریف لائے ہیں جہاں آپ عراقی سفیر کے مہمان رہے۔ وزیر موصوف کے سفر ایران کا مقصد عراق اور ایران کی سرحد پر ایرانی حکومت سے گفت و شنید تھا۔

معلوم ہوا ہے کہ عراق اور ایران کے سرحدی معاملہ نے ایک پیچیدہ صورت اختیار کرلی ہے۔ یہی نہیں بلکہ عراق اور ترکی کا سرحدی معاملہ بھی نازک صورت اختیار کرتا جارہا ہے۔ اس مقصد کے لئے ترکی حکومت کا ایک وفد عنقریب بغداد میں وارد ہونا والا ہے جو اس معاملہ کو ختم کرنے کی کوشش کرے گا۔

وزیر ترکی اور وزیر فرانس کی ملاقات

معاہدہ بلقان پر دلچسپ مذاکرہ

توفیق رشدی بے وزیر خارجہ ترکیہ نے پیرس میں مسٹر بارتھو اور مسیو ڈومرے سے ملاقات کی جس میں یورپ کے سیاسی اوضاع خصوصاً وسطی و مشرقی یورپ کے حالات پر تبادلہ خیالات کیا گیا۔ اس مذاکرہ میں معاہدہ بلقان بھی زیر بحث آیا اور وزیر خارجہ ترکیہ نے مسٹر بارتھو سے فرمایا کہ فرانس نے جرمنی کے اسلحہ کی مساوات کی جس طرح مخالفت کی ہے اس کا اثر معاہدہ بلقان پر بھی پڑا ہے۔

یونان کی عجیب و غریب خانقاہیں

عورتوں اور مادہ جانوروں کے داخلہ کی ممانعت

یونان میں "اتھوس" نام کے ساتھ ایک چھوٹی سی جمہوریت قائم ہے جہاں بیس میل طویل اور پانچ میل عریض ہے۔ اس میں اس وقت بیس خانقاہیں اور دو ہزار راہب ہیں۔ اس عجیب و غریب جمہوریت میں نو سو سال سے ایک قانون جاری ہے کہ کسی خانقاہ میں نہ تو عورت داخل ہوسکتی ہے ...

ترکی اور چینی حکومت میں معاہدہ

انگورہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مجلس ملی کبیر (پارلیمنٹ) ترکیہ نے چین اور ترکی کے معاہدہ مودت کو منظور کرلیا ہے۔ نیز اس مجلس نے روس اور ترکی کے معاہدہ کی توسیع ... کی بھی تصدیق ثبت کردی ہے۔ آخرالذکر معاہدہ کا تعلق سرحدی مسائل کے تصفیہ سے ہے۔

افسانہ

بہار و خزاں

روشن خیالی اور قدیم نوسیت کی ٹکر

اختر سینما کی حمایت میں

اشیاء کے حسن و قبح پر لطیف بحث

(۸)

مولانا: اگر کوئی دریافت کرے کہ تمہاری اپنی مستقل تہذیب کیا ہے تو کیا جواب دوگے؟

اختر: ہماری تہذیب یہ ہے کہ دوسروں کی اچھی باتوں کو اختیار کیا جائے۔

مولانا: اس پر تو بہیں گفتگو ہوگی کہ جس تہذیب کو تم نے اختیار کر رکھا ہے وہ اچھی ہے یا بری۔ اس وقت صرف یہ سوال ہے کہ خود تمہاری اپنی تہذیب کیا ہے؟

...

اختر: تو دیکھنا یہ چاہئے کہ سینما کے دیکھنے سے نقصان زیادہ ہوتا ہے یا فائدہ۔

مولانا: یہیں اور دیکھنے کی چیز ہی ہے، اب غور کرو کہ سینما نے لوگوں کے دلوں سے خدا کا خوف کتنی جلدی نکال دیا ہے۔ نماز، تلاوت قرآن، ذکر الٰہی، خدمت خلق کے جذبات کس طرح فنا کردئے ہیں۔ کتنے نوجوانوں کو سینما نے بداطوار اور عاشق مزاج بنادیا ہے۔ معصوم لڑکیوں کو بھگانے کے کیسے کیسے عجیب و غریب طریقے بتائے ہیں ...

مولانا: دنیا میں کوئی بری سے بری چیز بھی ایسی نہیں جس میں فائدہ نہ ہو ... ورنہ تو شراب، زنا، اغلام، قماربازی، چوری، قتل، بغاوت، زہر، سانپ وغیرہ کو بھی جائز قرار دینا پڑے گا ... اسلام نے شراب کو حرام کردیا ہے مگر ساتھ ہی یہ بھی اقرار کیا ہے کہ اس میں کچھ فائدہ بھی ہے ... قرآن کریم نے فرمایا: فیہما اثم کبیر و منافع للناس ...

(باقی آئندہ)

ہنگری میں مونچھیں بڑھانے کا حکم

ہنگری کی سوار پولیس کو ایک حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی مونچھوں کو خوب بڑھائیں کیونکہ چہرہ پر رعب پیدا ہوتا ہے۔ حکم میں مذکور ہے کہ مونچھوں کا بڑھانا ہنگری کی ایک قدیم رسم ہے!

رضا شاہ پہلوی اور استانبول کا ترکی ہوٹل

رضا شاہ پہلوی حال ہی میں ترکی تشریف لے گئے تھے ان کے اور تمام اسٹاف کے خورد و نوش کے لئے استانبول کے ایک ہوٹل نے ترکی حکومت سے ۲۶۰۰ پونڈ کا ٹھیکہ لیا تھا۔

کٹ پیس کا فینسی بنڈل صرف بیس روپیہ میں 20/-/-

گاڈی فینسی بنڈل ... گاڈی سیکنڈ بنڈل ...

منیجر گاڈی کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس کراچی (سندھ)

شربت فولاد

SHARBAT-I-FAULAD

292

یہ شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ جگر اور معدہ کی کمزوری سے جو دست آتے ہیں ان کو اس کی چند خوراکیں روک دیتی ہیں۔ خون کی سرخی (ہیموگلوبین) کو بڑھاتا ہے۔ غذا کی خواہش پیدا کرتا ہے ... شربت فولاد تمام ہندوستان میں اپنے بیش قیمت فوائد اور ارزانی کے لحاظ سے ایک امتیازی شہرت رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی ...

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

NAUNEHAL

The Best Tonic for Children

نونہال

اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست اور توانا دیکھنا چاہتے ہیں تو "نونہال" استعمال کرائیے ... بچوں کو نونہال استعمال کراکے نہال کردیجئے ...

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

وائنا میں نازیوں نے بغاوت برپا کردی

چانسلر ڈولفس کی موت۔ فوج اور ٹینکوں کا مظاہرہ

آسٹریا اور جرمنی کا اتحاد اٹلی کی نظر میں

لندن ۵ جولائی۔ پیرس سے اس امر کی اطلاع ملنے پر کہ ڈاکٹر ڈولفس مار ڈالے گئے اور سٹیرنبرگ جدید کابینہ کی تشکیل کر رہے ہیں کل وائنا میں نازی بغاوت برپا ہوگئی۔ بغاوت کی پہلی اطلاع براڈکاسٹ کے ذریعہ یہ دی گئی کہ حکومت مستعفی ہوگئی ہے ...

"سرخپوشوں کا مقصد یہ ہے کہ برطانیہ کو جبراً ہندوستان سے نکال دیا جائے"

ہوم ممبر کی نظر میں دہشت انگیز اور انقلابی جماعت میں فرق

قانون انسداد دہشت انگیزی کی دوسری خواندگی بھی پاس ہوگئی

شملہ ۸ جولائی۔ کل اسمبلی کے مختصر اجلاس میں سوالات کے موقعہ پر ہوم ممبر نے ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کو مطلع کیا کہ حکومت سرخپوشوں کی جماعت کو دہشت انگیز تصور نہیں کرتی۔ وہ اسے انقلابی جماعت سمجھتی رہی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ برطانیہ کو ہندوستان سے جبراً نکال دیا جائے۔ حکومت صوبہ سرحد کی رائے ہے جس سے حکومت ہند بھی متفق ہے کہ خان عبدالغفار خاں کو صوبہ سرحد میں واپس جانے کی اجازت دینا ممکن نہیں ہے۔

قانون انسداد دہشت انگیزی کو مستقل کرنے کے لئے جو بل ہوم ممبر کی طرف سے پیش تھا وہ دو روز کی بحث و تمحیص کے بعد ... آراء کے مقابلہ میں ساٹھ آراء سے منظور ہوگیا۔

ہوائی جہاز سے سونے کا پارسل غائب

دریائے نیل کے کنارہ پُراسرار چوری

حرم شریف کیلئے بجلی کا نیا انجن

نواب سر مزمل اللہ خاں کا عطیہ

کاشغر کسی کی حکرانی نہیں ہے

سر آغا خاں اور ہندوستان کی ریاست

دارالعوام میں وزیر ہند کا بیان

سرحد کی طرف سے اسمبلی میں نمائندگی

خان سعد اللہ خاں کو بھیجنے کی تجویز

ریلوے لائن پر دھماکے

ترکی دستہ کی گولی سے برطانوی افسر کی ہلاکت

دارالعوام میں سر سائمن کا بیان

پولیس اور ڈاکوؤں میں جنگ

غازی پور کے مسلمانوں پر تعزیری ٹیکس

اطالوی کشتی پر ترک سنتریوں کے فائر

ایک اطالوی ہلاک

آگرہ میں پچاس گرفتاریاں

اسمبلی کے ارکان کی وفاداری کی خدمتیں

سول نافرمانی کے اسیر جیلوں میں

کپورتھلہ میں کرفیو آرڈر کا دوبارہ نفاذ

پنڈت مالویہ کی نئی پوزیشن

کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کے ساتھ تعاون کی شرط

دارالحکومت

سیاسی اور غیر سیاسی اشخاص کی تاریخ مدون ہوگی

حکومت ہند روس کے نقش قدم پر

دہلی میں رات کو قدرت کا مشاہدہ

آسمان پر دم دار ستارہ کا ظہور

شہر کی فصیل گرا دی جائے گی

حکومت ہند نے منظوری دیدی

درمیانے کابل اور سندھ میں ۴۸ اشخاص غرق

شب قدر کا پل پانی میں بہہ گیا

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس پٹنہ میں

بنگال سے ایک خطرناک مجرم کا اخراج

نائب تحصیلدار کی عدالت سے ملزم فرار

وائنا میں ایک ہزار اشتراکی گرفتار

۵ نوجوانوں کو تھانہ میں حاضری کا حکم

علاقہ سے باہر نکلنے پر دو سال کی سزا

کلکتہ کارپوریشن سے مسلم ارکان کا استعفی

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا اجلاس

۱۰-۱۱-۱۲ اگست کو مرادآباد میں منعقد ہوگا

پھگواڑہ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۵۳ ہجری

شذرات

پنڈت مالویہ کے بارہ آدمی

جمعیۃ کی مجلس عاملہ

اسمبلی میں صوبہ سرحد کی نمائندگی

بنگال کا قانون

حکومت نے بنگال کے ... ترمیم ضابطہ فوجداری کا قانون پھر اسمبلی میں پیش کردیا اور صرف سترہ آراء کے مقابلہ میں ساٹھ آراء کی اکثریت سے اس مسودۂ قانون پر غور کرنے کی تحریک منظور کرالی ...

آسٹریا کا انقلاب

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

گرمی سیلاب خشک سالی اور زلزلہ سے خوفناک تباہی

کوریا میں ایک ہزار اشخاص ہلاک اور ایک لاکھ خانماں برباد

وارسا میں چار لاکھ انسانوں پر تباہی۔ امریکہ میں چار سو اشخاص گرمی سے مر گئے

لندن ۱۶ جولائی بہت سے ممالک میں سیلاب، لو اور گرمی، خشک سالی اور زلزلہ نے جان و مال کا اس قدر نقصان کیا ہے جس کا اندازہ ہی نہیں لگایا جا سکتا۔ امریکہ میں گرمی کی شدت کے باعث اب تک ... اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔ بارش کے نہ ہونے سے کاشت تباہ ہو گئی ہے اور ہزاروں مویشی لقمہ اجل ہو گئے ہیں مالی نقصانات کا اندازہ دس کروڑ ڈالر لگایا جاتا ہے۔

ٹوکیو کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ علاقہ کوریا میں ایک ہزار اشخاص سیلاب کی نذر اور ایک لاکھ اشخاص بے خانماں ہو گئے ہیں۔ دوسری طرف جاپان کے بعض حصوں میں پانی کے لئے چیخ پکار ہو رہی ہے۔

وارسا کی اطلاعات مظہر ہیں کہ سنڈویر (جنوبی وارسا) میں سیلاب اور طغیانی کی وجہ سے چار لاکھ انسان گھر سے بے گھر اور تباہ ہو گئے ہیں۔ آٹھ سو مربع کیلومیٹر اراضی زیر آب ہے اور تمام ملک کا پانچواں حصہ ویران ہو گیا ہے۔ پانی اور سیلاب کا یہ حال ہے کہ آج بھی وہ دفعتہً بڑھ گیا ہے۔ فوج اور والنٹیرات دن بھر اسے ضبط کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لاریاں ریت کی بوریوں کے ساتھ تیار کھڑی ہیں کہ جتنے ٹوٹتے ہی اسکو ریت سے بھر دیا جائے۔

امریکہ کا ایک جہاز ایک جزیرہ کے قریب ریت پر چڑھ گیا اور بمشکل جہاز برباد ہونے سے بچا۔ جرمنی میں بجلی سے سات اشخاص ہلاک ہو گئے۔

زلزلہ کی تفصیلات

سرحد کے پہاڑی علاقے بھی ہل گئے

سوگز کی بلندی سے موٹر گر پڑی

ایک ہلاک پانچ مجروح

چڑیل کو قوت حاصل ہو رہی ہے

کابل میں ۱۳ مکانات کی تلاشی

نوجوانوں میں ۹ اشخاص گرفتار

پانی کے گلاس پر جھگڑا

لاٹھیوں کا آزادانہ استعمال

تیمور و چو تھیہ بخار کا بے نظیر علاج

اسلام اور مسیحیت کا زبردست مقابلہ

کسانوں کو متحد کرنے کا عزم

ڈاکٹر کچلو نے بھی برت رکھ لیا

امریکہ کا تیراول ڈاکو ہلاک کر دیا گیا

مشہور صحافی مسٹر بارنیس کی رہائی

امریکہ میں دو سو آدمی گھٹ کر مر گئے

ایک ہندوستانی ہوا باز کی ہلاکت

جمعیۃ علماء ہند کے کرم فرموں کی حمایت

مسلمانان ٹانڈہ کا نمائندہ اجتماع

مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کا داخلہ

پولیس کی کاسلیاب اور عمال حکومت کی بنگالی

جرمنی طلسمی آلہ

منیجر جرمن کمرشل ایجنسی ۲۲ مقام پٹھان کوٹ

دہلی میونسپل کمیٹی

نوٹس

بروئے قرار داد نمبر ۱۰۰ اجلاس خصوصی مورخہ ۲۰ جون ۱۹۳۴ء میونسپل کمیٹی دہلی قرار پایا کہ ٹرمینل ٹیکس کے شرح نامہ (ب) کے مستثنیات نمبر ۳۰ کو بصورت ذیل ترمیم کیا جاوے۔

ہر قسم کی گاڑی منجملہ موٹر کار۔ موٹر لاری۔ سڑک کوٹنے کا انجن

(الف) جو کہ روزانہ استعمال میں ہوں اور اسی صورت میں حدود ٹرمینل ٹیکس میں لائی جاویں یا

(ب) بحیثیت شخصی سامان اس شخص کا جو حدود ٹرمینل ٹیکس سے گذرے یا بالغرض رہائش لائی جاوے یا

(ج) جو کہ دہلی میں رجسٹرڈ ہو چکی ہو۔ اور حدود ٹرمینل ٹیکس سے باہر خراب ہو جاوے یا ٹوٹ جانے کے باعث دھکیل کر حدود ٹرمینل ٹیکس میں لائی جاویں۔

اس کے متعلق اگر کوئی تحریری اعتراض یا مشورہ مورخہ ۵ ر اگست ۱۹۳۴ء تک صاحب سکریٹری میونسپل کمیٹی دہلی کے پاس پہنچے گا۔ تو اس پر غور کیا جاوے گا۔

دستخط رائے بہادر مسٹر سوہن لال۔ ایم بی آئی۔ پی۔ سی۔ ایس ریٹائر

سکریٹری میونسپل کمیٹی دہلی

جادو کا سرمہ محبت

منیجر جرمن کمرشل ایجنسی ۲۲ مقام پٹھان کوٹ

بال عمر بھر نہ اُگنے کا جوہر

صرف دو تین مرتبہ لگانے سے بال اُگنے ہمیشہ کیلئے بند ہو کر عمر بھر دوبارہ نہیں اُگتے جگہ ملائم اور خوشنما نکل آتی ہے بالکل بے ضرر اور پاک ہے غلط ثابت ہونے پر دام واپس

قیمت فی بکس ایک روپیہ چار آنہ (عہ) محصولڈاک معاف

ملنے کا پتہ

منیجر جاپان ناولٹی سٹور ۲۲ مقام پٹھان کوٹ

فوراً ضرورت ہے

Manager The Milton House P. Box No 683 Barra Bazar Calcutta

دنیائے عملیات

شیخ محمد یسین دفتر رموز ہنام دہنزاد ۱۱۲ لودھیانہ (پنجاب)

ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہے

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہو گئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی اے علیگ بریلوی جس میں

آنریبل سرسیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبد الواحد خاں صاحب ایم اے مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدر دانی فرمائی ہے

المشتہر منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

سفید بالوں کو دائمی قدرتی سیاہ رنگت پر لانے والا

بال سیاہ تیل

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

منہ مانگی مراد

پتہ۔ کارخانہ "نوید زندگی" سوئیوالان دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

سودیشی پلنگ پوش میز پوش غلاف تکیہ وغیرہ

خالص سودیشی کی سو فیصدی گارنٹی

ڈی فٹ کوٹ کمپنی ہول سیل کمیشن مرچنٹس نیپئر لائن کراچی (سندھ)

تار کا پتہ:۔ "الجمعیۃ دھلی"

یداللہ علی الجماعۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دھلی

مدیر مسئول:۔ ہلال احمد زبیری (بی۔ اے) معاون:۔ محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دھلی یوم چہار شنبہ ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۵۳ہجری مطابق یکم اگست ۱۹۳۴ء | نمبر ۹

مسلمانوں کی تہذیب تمام تہذیبوں سے بالاتر و پائیدار ہے

اسلام کی روشنی میں مغربی سانچوں میں ڈھلے ہوئے خیالات کی اصلاح

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کی حقائق پرور تقریر

(گزشتہ سے پیوستہ)

[illegible]

پچیس فیصدی ملازمتیں

[illegible]

معاصرین کے افکار و آراء

یورپ کی سلطنتوں کا دعویٰ

یورپ کی سلطنتیں دعویٰ کرتی ہیں کہ تہذیب و تمدن کی [illegible]

[illegible]

ترکی سے غیر ملکی پیشہ وروں کا اخراج

[illegible]

تنظیم مساجد اور مسلمان

[illegible]

ارکان جمعیۃ علماء اور انتخابی احکام

[illegible]

کپورتھلہ کی افسوسناک حالت

[illegible]

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جنکو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق ہو یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت کا حال پڑھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نو مسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اسکا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے۔ اور دوسروں کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون، اسکے حجم اور اس کی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جا سکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۲ر علاوہ محصولڈاک ہے۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس بائیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار الجمعیۃ۔ دہلی

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol. xx No 8. DELHI SATURDAY JULY 28, 1934. PRICE ONE ANNA

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ازبلا منگا کر دیکھئے جس کو پڑھ کر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے قیمت فی جلد ۲ر علاوہ محصولڈاک۔

منیجر الجمعیۃ دہلی

فہرست امداد کنندگان مصیبت زدگان زلزلہ

بتوسط امارت شرعیہ پھلواری شریف

[illegible]

[illegible]

انجمن تہذیب الکلام کی تجاویز

کپورتھلہ کے مظلوم مسلمانوں سے ہمدردی

[illegible]

لدھیانہ میں یوم کپورتھلہ

متعدد قرار دادوں کی منظوری

[illegible]

شرطیہ علاج

[illegible]

المشتہر منیجر بال جیون کارپوریشن علی گڑھ شہر یوپی

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

[illegible]

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

ضرورت ہے

قابل کارگذار سپروائزران تنخواہ ۶۰-۶۰-۱۲۵ روپیہ اور فیجران ۳-۳-۵۰ روپیہ ماہوار برائے فروختگی کٹ پیس سگریٹ حصص اور سرج و زیارات کی سیٹ بک کرنے کیلئے عمر و تعلیم اور تجربہ واضح طور پر تحریر کریں۔

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

مذہبی علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

جنت و دوزخ [illegible]

خاموش تبلیغ [illegible]

پاک زندگی [illegible]

تحفۃ المحبین [illegible]

سیرۃ الحبیب [illegible]

احسن الوظائف [illegible]

تعلیم الاسلام [illegible]

فتاوی رشیدیہ [illegible]

خطبہ صدارت [illegible]

ملنے کا پتہ:۔ منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات میں، کاغذ سفید ولایتی [illegible]

[illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

[illegible]

معلوم ہو سکتا ہے کہ جب صلحنامہ کی ابتدا میں بسم اللہ لکھی جانے لگی تو سہیل نے کہا رحمان رحیم اس میں سے نکال دو۔ مسلمانوں نے اس مطالبہ کو تسلیم کر لیا تو صرف بسم اللہ لکھا گیا جب محمد رسول اللہ لکھا گیا تو کہا رسول اللہ کاٹ دو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل کا یہ مطالبہ بھی منظور کر لیا۔ حالانکہ مسلمانوں کی طاقت کم نہ تھی اگر آپ جنگ کرنا چاہتے تو کر سکتے تھے لیکن حضور کو تو انتہائی رواداری مقصود تھی۔ سہیل نے کہا جو کافر مسلمان ہو کر مکہ سے مدینہ جائے گا اس کو واپس کرنا ہوگا اور جو مدینہ سے مسلمان مرتد ہو کر بھاگ آئے گا اس کو ہم واپس نہ کریں گے۔ فرمائیے کتنا سخت مطالبہ ہے۔ مسلمان کو واپس کرنا اور ایک کلمہ گو کو کفار کے قبضہ میں دیدینا لیکن سرکار نے اس مطالبہ کو بھی مان لیا۔

یہ مسلمانوں اور کافروں کا سب سے پہلا معاہدہ ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ دونوں آزاد تھے، انگریز بیچ میں نہ تھے۔ اسلئے انہی شرائط کے ماتحت معاہدہ ہو گیا۔ اگرچہ ان نرم شرائط سے مسلمان بہت ناخوش ہوئے اور بعض نے حضور سے دریافت بھی کیا یا رسول اللہ ہم مسلمان ہیں حق پر ہیں اور پھر ایسا معاہدہ کیا جا رہا ہے لیکن ایک پیغمبر کے اطمینان کو ملاحظہ کیجئے حضور نے جواب دیا میں اللہ کا رسول ہوں اطمینان رکھو میں خدا تعالےٰ کی نافرمانی نہیں کر سکتا۔ جو کچھ میں نے کیا درست کیا ہے۔ میں نے اپنے اخلاق اور رواداری سے کفار کو شکست دیدی ہے۔ تم دیکھنا اس کانفرنس کا نتیجہ بہت اچھا نکلے گا۔ اسی اخلاقی فتح کو اللہ تعالےٰ نے فرمایا انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تاخر۔

اور مسلمانوں کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو کر رہے تھے۔ اس کانفرنس میں بھی کفار تنگ نظری کا ثبوت دے رہے تھے۔ سہیل ایک ایک بات پر الجھتا تھا لیکن سلطان انتہائی رواداری سے صلح کر رہے تھے۔ اور رواداری بھی کیسی کہ اگر الہ آباد میں مسلمان لیڈر اتنی رواداری کرتے تو شاید مسلمان ہی اپنے لیڈروں کو قتل کر دیتے۔ باوجود اس کے کہ الہ آباد میں مسلم لیڈر مسلمانوں کے حقوق کی پوری نگہداشت کر رہے تھے اس پر بھی وہ ٹوڈی مسلمان جو انگریزوں سے ساز باز کر چکے تھے مرے جاتے تھے۔ اور یہ کہتے تھے کہ جو کچھ کمیونل ایوارڈ میں ہم کو مل گیا ہے اسکو نیشنلسٹ مسلمان چھڑوانا چاہتے ہیں۔ لیکن آج بھی کذاب یہ کہتے ہیں کہ الہ آباد میں جو کچھ طے ہوا تھا کمیونل ایوارڈ میں بہر حال اس سے کم ملا ہے۔ اب ان غداروں کو احساس ہو رہا ہے کہ بنگال میں عملی اکثریت بھی حاصل ہوتی نہیں معلوم ہوتی۔

فضل حق کا معاملہ

اور بیچارے فضل حق کے ساتھ جو کچھ ہوا اس سے تو نہ صرف بنگال بلکہ تمام ہندوستان کے غداروں کی آنکھیں کھل گئیں ہیں۔ اور ابھی کیا ہے ابھی تو وہ وقت آ رہا ہے کہ جب یہ غدار سر پہ ہاتھ رکھ کر روئیں گے جب یہ دیکھیں گے کہ کونسل کی ہر تجویز پر یورپین اور اینگلو انڈین ہندوؤں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کو شکست دیا کریں گے اس وقت ان کو حکومت کی وفاداری کی ... آئے گا۔

لوگ کہا کرتے ہیں مسلمان مل کر کام نہیں کرتے، آخر ہندوؤں میں بھی تو ... ہیں۔ دیکھو وہ کس طرح مل کر کام کرتے ہیں۔ لیکن میں عرض کرتا ہوں ...

واسلام کے پاس حق ہے۔ یقین ہے وہ اپنے خیال میں پختہ ہوتے ہیں وہ جو کچھ کہتے ہیں اس پر نہایت جرأت و دلیری کے ساتھ قسم کھا لیتے ہیں۔ دیکھئے یستنبؤنک احق ہو قل ای و ربی انہ لحق۔ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا جو کچھ آپ بیان کرتے ہیں یہ صحیح اور حق ہے۔ مرنے کے بعد جو کچھ پیش آنے والا ہے یا دوزخ اور جنت وغیرہ کے متعلق جو کچھ آپ بیان کرتے ہیں یہ سچی بات ہے اور کیا آپ کو اپنی بات پر یقین ہے۔ آپ ان کو جواب دیدیجئے کہ بے شک مجھے اپنے رب کی قسم جو کچھ میں کہتا ہوں بالکل حق ہے۔ دیکھئے آپ نے کس طرح قسم کھا کر اپنی بات کو حق فرمایا ہے۔ اسی سلسلے میں حضرت حق نے فرمایا۔ ان یتبعون الا الظن وان ہم الا یخرصون۔ اور فرمایا ان یتبعون الا الظن وان الظن لا یغنی من الحق شیئا۔ انبیاء علیہم السلام کی یہی حالت ہے۔ یہ بات آپ کے فلاسفر اور حکماء کو کہاں نصیب ہے۔

سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم نے جب اُن سے مناظرہ شروع کیا تو انہوں نے نہایت استغنا اور بے پروائی کے ساتھ فرمایا۔ وحاجہ قومہ قال اتحاجونی فی اللہ وقد ہدان۔ تم لوگ ایک ہدایت یافتہ آدمی سے مناظرہ کرنا چاہتے ہو۔ حالانکہ میرے پروردگار نے مجھے ہدایت دیدی ہے ... اطمینان حاصل ہے۔

ایک ضروری مثال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ

ہجرت کا ایک واقعہ

سب سے پہلی یونیٹی کانفرنس

صلح حدیبیہ

بہرحال سب سے پہلی یونیٹی کانفرنس میں مسلمانوں کی رواداری کا حال سنئے

مسٹر ایس آنے خاں

ہندوؤں اور مسلمانوں کا فرق

اہل بہار پر مصائب کی انتہا

... کو مجبوراً کر مویشیوں کے ساتھ مہمان میں پڑے ہوئے ہیں لوگوں کو دو دو اور تین تین وقت کے فاقے ہو رہے ہیں گوہی کے علاقہ میں دریا کے کنارے پر ایک مردہ بھینس کی دم پکڑے ہوئے پایا گیا۔ بعض لوگوں کی یہ حالت ہے کہ جب ان کو چاول دیئے جاتے ہیں تو کچے ہی کھا جاتے ہیں۔

مالوی جی کی غلطی

رسول اللہ صلعم کے ۲ تذکرے مفت

اسی مہینہ میں منگا لیجئے پھر نہیں ملیں گے

دہلی کا مشہور مذہبی ماہوار رسالہ نظام المشائخ چھبیس ۲۶ سال سے ہر ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک تذکرہ شائع کیا کرتا ہے۔ جس میں نئے نئے عنوانوں سے حضور صلعم کی خصوصیات زندگی پر نہایت بلند پایہ مضامین لکھے جاتے ہیں۔ پورے چھبیس ۲۶ تذکرے تو اب نہیں مل سکتے البتہ چند موجود ہیں اور ایک تازہ تذکرہ ابھی چھپ کر تیار ہوا ہے۔ سب پہلے بچے ہوئے تمام تذکروں کی ضخامت ڈیڑھ ڈیڑھ سو صفحے ہے لیکن تازہ تذکرہ کی ضخامت کتابی سائز کے تین سو صفحوں کے برابر ہے یہ دونوں تذکرے صرف ایک آنہ محصول بھیج کر آپ مفت حاصل کر سکتے ہیں بشرطیکہ اس ایک آنہ کے ساتھ نظام المشائخ کا سال بھر کا چندہ بھی بھیج دیں۔ یہ رعایت فقط ایک مہینے کے لئے ہے مہینہ بھر کے اندر اندر نظام المشائخ کا خریدار بننے والوں کو ایک تو مندرجہ بالا رعایت دی جائے گی کہ رسول اللہ صلعم کا ایک تذکرہ پرانا اور ایک تذکرہ تازہ مفت ملے گا اور دوسری رعایت یہ کہ

نظام المشائخ کا چندہ سالانہ ڈھائی روپے کی بجائے صرف ایک روپیہ

لے لیا جائے گا یعنی ایک روپیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تذکرے ساڑھے چار سو صفحے کے ملیں گے اور پھر سال بھر تک نظام المشائخ ہر مہینے کے پہلے پہنچے گا۔ نظام المشائخ کے ہر پرچہ کی ضخامت بڑے سائز کے بہتر صفحے ہوتی ہے۔ نمونہ مفت منگا کر دیکھئے اور ایک رعایت اور سنئے۔ سال بھر نظام المشائخ پڑھنے کے بعد اگر سال بھر کے پرچے صاف ستھری حالت میں واپس کر دیجئے گا تو ایک روپیہ جو اس وقت ادا کیجئے گا وہ واپس دیدیا جائے گا۔

المشتہر: منیجر رسالہ نظام المشائخ ۹۱ کوچہ چیلاں دہلی

افسانہ

بہار و خزاں

اسلام اور مغرب کا مقصد زندگی

میاں اختر کی خندہ آفریں بدحواسی

ماموں۔ بھانجے میں ایک اصولی گفتگو

(۹)

بیان اختر! اگر تم نے بھی تعصب سے کام لیا اور واقعات کو سمجھنے کی کوشش نہ کی تو تم میں اور ہم میں فرق ہی کیا رہا ہم ٹھہرے تنگ نظر اور محدود الخیال اور تم ٹھہرے گریجویٹ، وسیع النظر اور روشن خیال۔ تم نے سمجھ لیا کہ سینما ہم مسلمانوں کی مذہبی، اقتصادی اور اخلاقی وضع کے کس قدر خلاف ہے۔ اور اس سے ہماری اخلاقی قوتوں پر کتنا برا اثر پڑتا ہے۔ اب ذرا ان نقصانات پر بھی ایک نظر ڈالو جو سینما کے دیکھنے سے علاوہ مال اور اخلاق کی بربادی کے جسم پر پڑتا ہے دیکھو مسلمانوں کی اکثریت غریب اور نادار لوگوں کی ہے ...

لئے بھی ان شیطانی کاموں کی اجازت نہیں دیتا۔

اختر: تو کیا اسلام کے مقصد زندگی اور یورپ کے اصول زندگی میں بھی فرق ہے؟

مولانا: اسلام نے زندگی کا جو مقصد قرار دیا ہے وہ اس سے بالکل جدا ہے جو یورپ کے پیش نظر ہے۔ اسلام کا مقصد زندگی اگر معلوم کرنا ہو تو قرآن کریم اور اسلامی روایات کا مطالعہ کرو۔

اختر: وہ فرق کیا ہے؟

مولانا: تم گریجویٹ ہو گئے اور یورپ کی تقلید میں اسلام سے بھی منحرف ہو گئے مگر اب تم کو یہ راز نہ کھلا کہ اسلام نے زندگی کے کیا مقاصد قرار دئیے ہیں۔ اور مغرب کی زندگی کن مقاصد سے وابستہ ہے۔ اب معلوم ہوگا کہ تم اسلام کی طرف جو باتیں منسوب کرتے ہو وہ سب تمہارے جاہلانہ دماغ کی پیداوار ہیں ومن الناس من یجادل فی اللہ بغیر علم ولا ہدی ولا کتاب منیر۔ (لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو خدائے تعالےٰ کے بارے میں ...

(باقی آئندہ)

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

یمن و حجاز کی صلح

سلطان ابن سعود کے نام شاہ عراق کا برقیہ

اخوت اور اتحاد عرب کی مساعی پر مبارکباد

یمن اور حجاز کی صلح اور معاہدہ اخوۃ کے بعد جلالۃ الملک شاہ غازی والئ عراق نے بغداد سے سلطان ابن سعود کی خدمت میں تہنیت و مبارکباد کا تار حسب ذیل ارسال فرمایا۔

جلالۃ الاخ الملک عبدالعزیز السعود

آپکے اور امام یمن کے درمیان جو معاہدہ اخوۃ قرار پایا ہے اس نے ہم کو بہت مسرور کیا۔ توقع ہے کہ یہ معاہدہ اقطار عربیہ میں اتحاد و یگانگی پیدا کرنے کے لئے ایک مؤثر ذریعہ ثابت ہوگا۔ میری حکومت کی جانب سے مبارکباد قبول کیجئے۔ اللہ تعالےٰ آپکو امت عربیہ کی خیر و فلاح کے لئے قائم رکھے۔

۹ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ

جلالۃ الملک سلطان ابن سعود نے شاہ غازی کے مندرجہ بالا تار کا جواب حسب ذیل بذریعہ تار ارسال کیا ہے:

جلالۃ الاخ الملک غازی

معاہدہ صداقت اسلامیہ واخوۃ عربیہ پر آپ نے جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے وہ ہمارے لئے باعث سرور ہوئے۔ ہم اتحاد کلمہ اور امت عربیہ کی ترقی کے لئے کوشش کرتے رہے ہیں اور انشاءاللہ کرتے رہیں گے تاکہ ہماری دنیا اور دین اور سلطنت کی عزت دو طرف برقرار رہے۔ ہم انشاءاللہ تمام مسلمانوں کے لئے عموماً اور عربوں کے لئے خصوصاً جو کوشش کریں گے وہ آپ دیکھ رہے ہیں۔ آپکو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری یہ کوششیں صرف اس لئے ہیں کہ ہمارا دین، ملت، وطن، ہمارا عزو شرف محفوظ رہے۔

"باغی خاندان" اور سلطان ابن سعود کی ملاقات

ادریسی خاندان کا اعزاز و احترام

مکہ مکرمہ میں مستقل اقامت کی اجازت مل گئی

لائبریری میں ایک بائبل کا حجم اتنا ہے کہ با آسانی اخروٹ کے چھلکے میں سما سکتی ہے۔

ناظرین کرام کو معلوم ہے کہ یمنی اور حجازی جنگ کو برپا کرنے والے ادریسی خاندان کے افراد تھے جو یمن میں بارڈ کی بغاوت پھیلا رہے تھے جس کا نتیجہ عرب کی جنگ کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اب معاہدہ کے مطابق امام یمن نے اس خاندان کے کل افراد کو سلطان ابن سعود کے حوالہ کر دیا ہے اور سلطان اعظم نے ان کے اجلال و احترام کا وعدہ فرما لیا ہے۔ گزشتہ جمعہ کو سید حسن ادریسی اور سید عبدالعزیز ادریسی طائف میں جلالۃ الملک کے سامنے پیش کئے گئے۔ جلالۃ الملک نے ان کا بہت خیر مقدم کیا اور نہایت عزت و احترام سے پیش آئے۔

جلالۃ الملک سلطان ابن سعود نے بہ وعدہ فرمایا تھا کہ سوائے نجران کے وہ ... حجاز کے جس مقام پر چاہیں اقامت اختیار کر لیں چنانچہ طائف میں ... ادریسی خاندان نے اپنی اقامت کے لئے مکہ مکرمہ کو پسند کیا چنانچہ جلالۃ الملک نے اس کی اجازت دیدی اور ان کی حفاظت اور اسباب ضروریہ کے لئے احکام صادر فرما دئیے۔

حجاز میں آٹومیٹک ٹیلیفون قائم کرنے کی تجویز

حکومت سعودیہ عربیہ نے دوائر حکومت اور قصر عالی میں سلسلہ مواصلات قائم کرنے کے لئے ۲۵ آٹومیٹک ٹیلیفون کا حکم صادر کیا ہے۔ یہ ۲۵ ٹیلیفون حکومت کے مختلف دفاتر اور قصر عالی میں نصب کئے جائیں گے۔ اس غرض کے لئے ایک انجینئر کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں جن کے ذریعہ سرکاری عہدہ دار اس کام کی تعلیم حاصل کریں گے۔

روسی مدارس کیلئے سوا لاکھ معلمین کا تقرر

روسی حکومت نے تعلیمی پروگرام کے سلسلہ میں آئندہ سال کے لئے جو نظام مقرر کیا ہے اس کے ماتحت اس نے مدارس ابتدائیہ کے لئے ایک لاکھ ۲۶ ہزار معلمین کی خدمات حاصل کی ہیں۔ روسی گورنمنٹ چاہتی ہے کہ ۵ سال کے اندر روس میں ایک شخص بھی ناخواندہ نہ رہے۔

مفتی اعظم اورن برگ گولی سے اڑا دیا گیا

قفقاز کے مسلمانوں کو متحد کرنے کا جرم

امیر فیصل اور عمال حکومت کی حدیدہ سے واپسی

سعودی افواج نے حدیدہ خالی کر دیا

۱۹ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ

امیر فیصل جو جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کے چھوٹے صاحبزادے ہیں اور جنہوں نے یمن کی مشہور بندرگاہ حدیدہ کو فتح کیا تھا گزشتہ جمعرات کو حدیدہ سے جیزان میں تشریف لے آئے۔ جیزان میں اشراف حکومت اور عمال سلطنت آپ سے ملاقات کریں گے۔

جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کے حکم سے سعودی افواج حدیدہ کو خالی کر رہی ہیں چنانچہ معاہدہ کے مطابق تمام سعودی فوج حدیدہ کو عنقریب خالی کر دیں گے ...

حبش کا وفد حجاز میں

حکومت حبش کی طرف سے تین نمائندے حجاز آئے ہیں تاکہ حجاز اور حبش میں سیاسی تعلقات پیدا کئے جائیں۔ سلطان ابن سعود کے نام شاہ حبش کا ایک مکتوب بھی ہے جس کو نمائندے پیش کریں گے۔

شادی شدہ جوڑے پر ٹیکس

حکومت ہنگری کی مضحکہ خیز تجویز

سعودی حکومت کا ہوائی مستقر

حکومت حجاز نے ہوائی جہازوں کے لئے جودہ اور دیگر مقامات سے آنے ...

نجران میں لاسلکی اسٹیشن کا قیام

اخروٹ کے چھلکے میں سما جانے والی بائبل

جلدی کیجئے اور آج ہی آرڈر دیکر ہم سے گھڑی منگا لیجئے

آرسونیزواچ ایجنسی پوسٹ بکس ۲۸۷ کلکتہ

غیر ممالک میں بھی لاثانی

وید شاستری۔ رام نگر کاٹھیاواڑ

مراۃ المثنوی

مرتبہ قاضی تلمذ حسین صاحب

دائرۃ الادب جیگوڑہ حیدرآباد دکن

REGISTERED Namak Sulaimani

نمک سلیمانی

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

NAUNEHAL The Best Tonic for Children

نونہال

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہارشنبہ ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ

پارلیمنٹری بورڈ کے فیصلے

پنڈت مالویہ کی علیحدگی اور کانگریس کا انتخابی اعلان

ان کو پنڈت مدن موہن مالویہ اور مسٹر اینے کے طرز عمل کی وجہ سے ایک غیر معمولی اہمیت حاصل ہو گئی تھی۔ اور آئندہ سیاسیات کا دارومدار بہت بڑی حد تک ان اجتماعات کے صحیح یا غلط فیصلوں پر موقوف تھا۔ تمام ملک کی نگاہیں بنارس کی طرف لگی ہوئی تھیں اور نہایت بے چینی کے ساتھ اس کا انتظار کیا جا رہا تھا کہ کانگریس اپنی...

کی آزادی اور ہندوستانی ملتوں کے اتحاد و اتفاق کا جو مسلک طے کر لیا ہے اس سے محض ذاتی اختلافات کی بنا پر منحرف ہو جائے۔ اگر وہ ایسا کرے گی تو خود اپنے پاؤں میں کلہاڑی مارے گی اور اس کے لئے پہلے سے زیادہ شکست ہوگی۔

نیشنلسٹ پریس کا فرض

پنڈت مالویہ جی کی اس علیحدگی کے بعد ایک مسئلہ اور فیصلہ طلب ہو جائے گا...

ہندو مہاسبھائی سرپرستی

سیاسی پروگرام

کانگریسیوں کا اتفاق

شذرات

ایک فرضی بورڈ کے منصوبے

آسٹریا اور جرمنی

کے کانگریس

جمعیۃ کی مجلس عاملہ

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کا انتخابی اعلان

وائٹ پیپر کا استرداد اور کمیونل ایوارڈ پر غیر جنبہ داری

مجلس اساسی کے قیام کا مطالبہ اور رجعت پسندانہ قوانین کے خلاف جدوجہد

بنارس ۲۹ جولائی۔ آج صبح کانگریس پارلیمنٹری بورڈ نے اپنا مینی فیسٹو (اعلان انتخاب) شائع کر دیا ہے جو خاصہ طویل ہے اس مینی فیسٹو میں قرطاس ابیض اور فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق وہ تجویز بحرف بحرف نقل کر دی گئی ہے جس کو کانگریس ورکنگ کمیٹی نے بمبئی میں منظور کیا تھا۔ مینی فیسٹو میں وائٹ پیپر (قرطاس ابیض) کی سخت مذمت کی گئی ہے اور اس کو ہندوستان کی ترقی کے راستہ میں سنگ گراں ظاہر کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ قرطاس ابیض صرف برطانوی مفاد کا حامل ہے جبکہ ہندوستان کے مفاد سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کا مقصد ہندوستان کی ترقی کو مسدود کرنا اور برطانیہ کیلئے استحصال بالجبر کا دروازہ کھولنا ہے۔ قرطاس ابیض کے ذریعہ نہ تو ہندوستانی فوج پر اہل وطن کا قبضہ ہو سکے گا اور نہ اندرونی معاملات میں آزادی حاصل ہو سکے گی نیز فوجی اخراجات کا بار عظیم بدستور ہندوستان کی گردن پر باقی رہیگا۔ اس مینی فیسٹو میں بتایا گیا ہے کہ ان تمام خطرات سے بچنے کا واحد طریقہ کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی (مجلس اساسی) کا قیام ہے جس کا انتخاب بالغ رائے دہی کے معیار پر ہوگا اگر رائے دہندوں کی مرضی ثابت ہو گئی تو حکومت کے لئے قرطاس ابیض کو مسترد کرنے کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ ہوگا اور اس کو معلوم ہو جائے گا کہ ملک تمام معاملات کو اپنی نمائندہ اسمبلی کے ذریعہ طے کرانے کا خواہشمند ہے۔ گویا کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی قرطاس ابیض کا نعم البدل تلاش کرے گی۔

کانگریس کی طرف سے جو لوگ امیدوار ہوں گے ان کا فرض ہوگا کہ وہ موجودہ آرڈیننس اور تباہ کن قوانین کی مخالفت کریں اور صوبہ سرحد میں خدائی خدمتگاروں کے متعلق حکومت نے جو رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ اس کے خلاف پرزور جدوجہد کریں۔

پارلیمنٹری بورڈ کے صدر مولانا ابوالکلام آزاد مقرر کر دئے گئے

سوشلسٹ پارٹی کے متعلق کانگریس کا رویہ کیا ہوگا؟

اسمبلی کے لئے کانگریسی امیدواروں کا انتخاب

بنارس ۲۹ جولائی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ پارلیمنٹری بورڈ اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے مشترکہ اجلاس میں گاندھی جی مینی فیسٹو کی تائید میں ایک زبردست تقریر کریں گے۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی میں ایک تجویز کا مسودہ تیار ہو رہا ہے جس میں سوشلسٹ پارٹی کے رویہ پر اظہار خیال کیا جائے گا۔

دو گھنٹہ کے غور و فکر کے بعد پارلیمنٹری بورڈ نے پنڈت مالویہ کی جگہ مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کو پارلیمنٹری بورڈ کا صدر منتخب کیا ہے۔ انتخابی کمیٹی کا اجلاس دوپہر کے بعد منعقد ہوا جس میں اسمبلی کے لئے امیدواروں کا انتخاب کیا گیا۔ بدرالدین تین خالی نشستیں... صوبہ سرحد کے لئے باقی رکھی گئی ہے۔

پارلیمنٹری بورڈ کی انتخابی کمیٹی میں مندرجہ ذیل امیدوار مختلف حلقۂ انتخاب سے منتخب کئے گئے:۔

مدراس۔ ستیہ مورتی... مسٹر ستیہ مورتی...

بمبئی۔ ... بھولا بھائی ڈیسائی... باقی حلقۂ انتخاب سے امیدواروں کا اعلان عنقریب کر دیا جائے گا۔

دارالحکومت

دہلی میں قصابوں کی ہڑتال

تازہ ٹیکس کیخلاف احتجاج

حکومت ہند نے درخواست مسترد کر دی

قماربازوں کے اڈہ پر پولیس کا چھاپہ

مصیبت زدگان بہار افریقہ کے مسلمانوں کی ہمدردی

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

ہارڈنگ لائبریری کے متعلق شکایات

ہارڈنگ لائبریری دہلی میں جیسی بھی ہے غنیمت ہے کیونکہ کوئی دوسری لائبریری اس پایہ کی دہلی میں کہیں دوسری جگہ نہیں ہے...

ہزاروں انسان ہیضہ کی نذر

بہار، مالوہ اور یوپی میں ہیضہ کا زور

ساٹ گاؤں ڈوب گئے

آسام میں خوفناک سیلاب

اطالوی تجارتی وفد ہندوستان آرہا ہے

بم پھٹنے اور ہوائی جہاز ٹوٹنے کا حادثہ

اعلان تعطیل

پنڈت مالویہ کو مسٹر ستیہ مورتی کا انتباہ

کانگریس امیدواروں کی مخالفت کا اندیشہ

ہندو مہاسبھا اور پنڈت مالویہ

کانگریس کے رویہ کی مذمت

مسلمانوں پر ہندوؤں اور سکھوں کا حملہ

ایک مسلمان ہلاک

آسٹریا میں نازی بغاوت کی رفتار

پولیس سے ہڑتالیوں کا تصادم

امریکہ کے ایک گاؤں میں باقاعدہ جنگ

ایک کشتی الٹ گئی

آسٹریا کی سرحد پر اطالوی فوج کا اجتماع

سات میل کے رقبہ میں آتش زدگی

غازی پور کے فساد میں مسلمانوں کو سزا

مرادآباد میں عظیم الشان جلسہ سیرت النبی

(بسلسلہ حوادث و احکام)

الجواب

جرمنی کے بعد آسٹریا میں خون خرابہ

حکومت اور نازیوں میں خوفناک جنگ۔ چالیس اشخاص کو پھانسی

ریلوے پر باغیوں کا قبضہ۔ سرحد پر اطالوی افواج کی سونگی

وائنا ۲۸ جولائی۔ تمام وائنا افواج سے بھرا ہوا ہے جن نازیوں نے چانسلری پر قبضہ کر کے ڈاکٹر ڈولفس کو قتل کیا تھا وہ سب گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ ہر رنٹلن جو نازیوں کا نامزد چانسلر اور آسٹریا کی طرف سے روم میں سفیر تھا کل وائنا میں گرفتار کر لیا گیا جس کے بعد اس نے خودکشی کر لی۔ معلوم ہوا ہے کہ اب تک چالیس اشخاص کو پھانسی کے تختہ پر چڑھا دیا گیا ہے۔

کل جرمنی کے ہر ہٹلر نے پارلیمنٹ کے وائس چانسلر وان پاپن کو جرمنی کی طرف سے وزیر مختار بنا کر وائنا روانہ کر دیا ہے تاکہ وہ آسٹریا اور جرمنی کے دوستانہ تعلقات کو قائم کریں۔ آسٹریا کا نازی لیڈر جو وہ واقعات کا ذمہ دار ہے اپنے عہدہ سے علیحدہ کر دیا گیا ہے ہر ہٹلر کی اس "چال" سے وائنا میں خوشگوار فضا پیدا ہو گئی ہے اور یقین کر لیا گیا ہے کہ موصوف آسٹریا کے نازیوں کی حمایت نہیں کرینگے۔

کارنتھیا اور آسٹریا میں حکومت اور نازیوں کی جنگ میں ایک سو ستر اشخاص ہلاک ہوئے ہیں۔ حکومت اٹلی کی ہوائی اور عسکری قوت آسٹریا کی سرحد پر روانہ کر دی گئی ہے۔ یوگوسلیویا بھی اپنی سرحدی فوج کو مضبوط کر رہا ہے تاکہ نازی پناہ گزیں اس کے ملک میں داخل نہ ہو سکیں ڈاکٹر ڈولفس (چانسلر آسٹریا) کو قتل کرنے کے الزام میں نازیوں کے مقدمہ کی سماعت فوجی عدالت میں ہو گی۔ باقی ۱۱۱ نازیوں کا مقدمہ جو چانسلری سے گرفتار کئے گئے تھے سرسری عدالت میں ہو گا غالباً ان کے خلاف سزائے موت کا حکم سنایا جائے گا۔ فوجی عدالت، ملزموں کو یا تو رہا کر دے گی یا سب کو سزائے موت دے گی۔ ڈاکٹر ڈولفس کا قاتل رو ٹولو پلیا ایک سپاہی ہے جو نازیوں کے ساتھ شامل ہونے کے جرم میں فوج سے علیحدہ کر دیا گیا تھا۔

آخری اطلاع مظہر ہے کہ کرنتھیا میں نازیوں اور حکومت میں خوفناک جنگ ہو رہی ہے باغیوں نے ٹورن ریلوے کے ایک بڑے حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ ...

بہار میں سیلاب کی تباہ کاریاں

امارت شرعیہ بہار کی سرگرمیاں

اس وقت تک سیلاب کی جو اطلاعیں چاروں طرف سے امدادی کام کرنے والے رضا کاروں اور مرکزوں کے افسران انچارج سے موصول ہوئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ چمپارن، مظفر پور میں سیلاب نے سخت تباہی برپا کر دی ہے دربھنگہ ضلع میں سیلاب نے نصف علاقہ کو تباہ کر دیا ہے۔ سیتا مڑھی کے علاقہ میں سیلاب نے نہایت ہی خوفناک صورت اختیار کر لی ہے تقریباً ایک سو مواضعات پوری کے علاقہ میں تہ آب ہیں۔ یعنی ان علاقوں میں ابتک بڑھ رہا ہے سونسٹہ اور ملسنڈ کے علاقے بھی اکثر سیلاب زدہ میں ان علاقوں میں تقریباً ہر موضع کے مکانوں میں پانی گھس گیا ہے۔ اور مکانات کثرت سے گر رہے ہیں جانور اور انسان اونچے ٹیلوں پر یا سڑک کے کنارے جہاں کہیں پناہ کی جگہ مل سکی مقیم ہیں۔ مظفر پور سے سیتا مڑھی جانے والی سڑک نصف سے زیادہ تہ آب ہے۔ مظفر پور سے ۱۰ میل موضع میناپور ایک مشہور شکر سازی کا کارخانہ ہے صرف سڑکوں پر جہاں کہیں سڑک پانی سے بچی ہوئی ہے پناہ گزیں ہیں۔ دھوپ یا بارش سے تو پناہ ملنے کا کوئی سوال باقی ہی نہیں رہا دریائے گنڈک کے کنارے تقریباً تین چار تھانے۔ تھانہ پارو۔ تھانہ صدر تھانہ کٹرہ کے لوگ اونچے باندھ اور پائیلوں پر زندگی بسر کر رہے ہیں ...

ابھی سو روپیہ کا وعدہ کر لیا گیا ہے توقع ہے کہ اس معرف خیر میں جو عمدہ قہ جاریہ کی حیثیت رکھتا ہے اصحاب خیر حصہ لیں گے اور بہت جلد یہ تحریک عملی صورت اختیار کرے گی میری درخواست برادران ملت سے عموماً و برادران ندوہ سے خصوصاً۔ بعض ندوی محترم بھائیوں نے پچاس پچاس روپیہ کا وعدہ کر لیا ہے اگر ہمارے دوسرے بھائیوں نے بھی ہمت و حوصلہ سے کام لیا تو ہم اپنا موعودہ چندہ بہت جلد اور آسانی سے ادا کر سکیں گے۔

(رعبدالودود ناظم انجمن طلبائے قدیم شبلی ہوسٹل لکھنؤ)

جاپان میں پیدائش کا اوسط

ٹوکیو ۲۷ جولائی۔ برسوں مردم شماری کی سرکاری رپورٹ شائع ہوئی ہے جس سے پایا جاتا ہے کہ گذشتہ سال جاپان میں ۲۰۳۰۹۲۹ آدمیوں کا اضافہ ہوا۔ رفتار پیدائش فی گھنٹہ ۲۲۲ بچے ہے۔ یعنی ایک منٹ میں ۴ بچے پیدا ہوتے ہیں۔

یوپی میں ہوائی بندوق پر لائسنس

الہ آباد ۔ جولائی۔ یو کل گورنمنٹ نے تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کے نام ہدایات جاری کی ہیں کہ قانون اسلحہ کے ماتحت ہوائی پستول رکھنا بھی جرم ہے۔ ان کے لئے لائسنس حاصل کرنا لازمی ہے۔ ...

بیل گاڑی اور ریل میں ٹکر دو اشخاص ہلاک

روس اور بلگیریا میں جدید عہد و پیمان

دو لڑکے جل کر ہلاک ہو گئے

وائسرائے کا زلزلہ فنڈ

دار العلوم ندوۃ العلماء میں قیام یادگار

امارت شرعیہ بہار کی طرف سے سیلاب زدوں کی امداد

سیلاب زدہ علاقوں کا معائنہ

محبوب عاشق کے قدموں پر

رہنمائے عملیات

سو روپیہ انعام

فوراً ضرورت ہے

Manager The Milton House
P. Box No. 6837, Bara Bazar
Calcutta

بچوں والو ہوشیار

بال جیون گھٹی

منیجر بال جیون کارخانہ علیگڑھ شہر

نہایت شاندار اعلیٰ رنگین اسلامی مطبوعات

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

مین ۲۵ فی صدی سے پچاس فی صدی تک کفایت

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

پنڈت مالویہ اور مسٹر اینے پارلیمنٹری بورڈ سے مستعفی ہو گئے

ورکنگ کمیٹی سے علیحدہ ہونے کا امکان۔ سوشلسٹ پارٹی کا مستقبل

کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کی کاروائی

بنارس ۳۰ جولائی۔ کل سے کانگریس ورکنگ کمیٹی اور پارلیمنٹری بورڈ کا جلسہ شروع ہو گیا جس میں مندرجہ ذیل لیڈروں نے بحیثیت ممبر کے شرکت کی:۔ گاندھی جی۔ مولانا ابو الکلام صاحب آزاد۔ ڈاکٹر سید محمود۔ مسٹر جمنا لال بجاج۔ جے رام داس۔ دولت رام۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل۔ سردار سردول سنگھ۔ مسٹر اینے۔ بابو راجندر پرشاد۔ پنڈت مالویہ۔ مسٹر راجگوپال آچاریہ ...

(۲) ورکنگ کمیٹی کا یہ خیال کہ سفید کاغذ کے منسوخ ہونے سے فرقہ وارانہ حل خود بخود منسوخ ہو جائے گا صحیح نہیں ہے کیونکہ اگر فرقہ وارانہ حل موجود ہے ...

مزدوروں کی بیداری سے حکومت کا اضطراب

کونسل میں بل پیش کرنے کی تجویز

بمبئی ۲۸ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت بمبئی شہر اور پریذیڈنسی سے مزدوروں کے انتشار کا خاتمہ کرنے کے لئے تجاویز پر غور کر رہی ہے۔ اس سلسلہ کو پیش نظر رکھ کر مزدوروں اور کارخانہ داروں کے درمیان تنازعات کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک بل پیش کیا جا رہا ہے۔ ...

مجلس احرار اسلام کا اجلاس

کپورتھلہ اور ریاست جیند کے مظالم کے خلاف احتجاج

امرتسر ۲۲ جولائی کو مجلس احرار ہند کا ایک کامیاب اجلاس منعقد ہوا جس میں مختلف اضلاع کے ۹۰ نمائندوں نے شرکت کی ...

پنڈت جواہر لال نہرو پر جیل میں پابندی

خان بہادر کا اعزاز واپس

سول نافرمانی کے اسیروں کی رہائی

موٹر کے ذریعہ ڈاکہ ڈالنے کی کوشش

انجن اور گاڑیاں پٹری سے اتر گئیں

شملہ کے قریب پہاڑی دھنس گئی

اشتراکی جماعت خلاف قانون قرار دیدی گئی

حکومت ہند کا اعلان

آسام میں بارش سے تباہی

جے پور میں ڈیڑھ ہزار کتابیں ضبط

حکومت کے جواب سے سر آغا خاں کی مایوسی

سر کا خطاب ترک کر دیں گے

جاپان کو شکست دینے کی نئی ترکیب

لنکاشائر کا کپڑا ہندوستان میں کھپانے کی کوشش

جرمنی میں انقلاب کا اندیشہ

امارت شرعیہ کی طرف سے غلہ کی تقسیم

انڈمان جیل میں بھوک ہڑتال نہیں ہوئی

لندن پر مصنوعی گولہ باری

چار ہزار کا سونا دریائے نیل کی نظر

ہریجن فنڈ میں آٹھ لاکھ روپیہ جمع ہو گیا

سفید بالوں کو سیاہ کرنے والا

بال سیاہ تیل

سرمہ نور افزا

اینٹی پائیوریا

تار کا پتہ :- "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ سہ روزہ دہلی

مدیر مسئول - ہلال احمد زبیری (بی - اے)
معاون - محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی - یوم پنجشنبہ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۹ اگست ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۰

الٰہیات اور حقائق شریعت کا بحر مواج

سیرۃ النبی کی اہمیت اور جاہل میلاد خوانوں کا مرثیہ

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کی حقائق پرور تقریر

(گزشتہ سے پیوستہ)

عالم برزخ کے واقعات

معزز حاضرین! آپنے ہجرت کا واقعہ سنا صلح حدیبیہ کا قصہ بھی آپ کو معلوم ہوا۔ آپنے شہد پلانے کا واقعہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اطمینان دیکھا۔ اب عالم برزخ کے واقعات کو لیجئے اور ذرا دنیا کے عقلا کو دیکھئے۔ زندگی سے پہلے اور بالخصوص موت انسانی کے بعد کا معاملہ ایسا پیچیدہ ہوا کہ ان احمقوں میں سے ایک بھی ٹھکانہ کی بات نہیں کہتا۔ ہندو جو اپنے آپ کو سب سے پرانی تہذیب کا مالک بتلاتے ہیں بلکہ اب تو ان کا یہ دعویٰ ہے کہ تمام دنیا کے مذاہب ہماری ہی تہذیب ...

سادگی ہوتی ہے تمہارے فلاسفہ کی طرح دلائل کی بھرمار نہیں ہوتی۔ دلائل تو وہاں بھٹکتے ہیں جہاں محض عقل پر دارومدار ہو اور جہاں آنکھوں کی دیکھی بات ہو وہاں دلائل نہیں ہوا کرتے۔ اگر تم اسکو ریا یا مجبور کرو گے تو وہ قسم کھالیگا اور قسم کھا کر کہے گا میں جو کچھ کہتا ہوں وہی صحیح ہے تم تسلیم کرو یا نہ کرو۔

وہ کر کرہ کا قصہ تو آپ نے سنا ہو گا غالباً خیبر میں یہ شہید ہوئے ہیں۔ خیبر کی جنگ کے بعد جب صحابہ شہداء کا شمار کرنے لگے تو انہوں نے شہداء کی فہرست میں ...

کانگریس کی شرکت

بھلا خیال کیجئے کانگریس میں کیا ہے سارے یہاں کانگریس بھی ایک جماعت ہے جس میں ہندو مسلمان دونوں شریک ہیں۔ آخر میونسپلٹی میں مسلمان جاتے ہیں یا نہیں۔ ڈسٹرکٹ بورڈ میں مسلمان جاتے ہیں یا نہیں۔ کونسلوں میں جاتے ہیں یا نہیں ...

از بلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت وصداقت کے بیشمار دلائل سے ... حاصل کرنیکا شوق یا اسلام کی گزشتہ عظمت وسطوت قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی ومذہبی وتاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے۔ اور دوسروں کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ واشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون۔ اسکے حجم اور اس کی کتابت وطباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جا سکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ / علاوہ محصولڈاک۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس بائیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط وکتابت کر سکتے ہیں۔ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرا ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائیگی۔ ملنے کا پتہ :- منیجر اخبار الجمعیۃ - دہلی

Regd No. L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 9. DELHI WEDNESDAY AUGUST 1, 1934 PRICE ONE ANNA

نورانی
قرآن مجید
نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے۔

پادری کی لڑکی
کا
قبول اسلام
اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ازبلا منگا کر پڑھئے جس کو پڑھ کر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے قیمت فی جلد ۱۲ / علاوہ محصولڈاک
منیجر الجمعیۃ دہلی

مجلس تحریک قرآن مجید

ہندوستان میں فی زمانہ جو زبانیں بولی جاتی ہیں ان میں ادبی و صحیح تراجم کے ساتھ قرآن مجید کی طباعت نشر وتقسیم کے واسطے ایک مجلس ...

انتخاب عہدیداران

نواب فخر یار جنگ بہادر (معتمد فینانس سرکار عالی) نے مجلس کے شریک ...

باڑھ میں حضرت مولانا سید حسین احمد کی تشریف آوری

باڑھ ۱۲ جولائی - آج انجمن امداد المسلمین باڑھ کی طرف سے حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب کے اعزاز میں ایک پرتکلف ٹی پارٹی دی گئی جس میں معززین ...

ضرورت ہے

مدرسہ محبوب الاسلام تقسیہ ... کیلئے ایک قاری حنفی اہل سنت والجماعت کی ضرورت ہے جو ... عربی لہجہ میں پوری مہارت رکھتا ہو۔ ... بتہ پر آنی چاہئیں۔ بخدمت جناب رسالدار محمد یوسف خاں صاحب منیجر مدرسہ محبوب الاسلام

باڑھ میں سیرۃ النبی کا جلسہ

مشہور ومعروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نارمے ہے جس پر شنگرفی اور عنوانی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے۔ حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو عطر ہے نادر تفسیر کا مثل ابن کثیر ابن جریر درمنثور، خازن، ابن کبیر، مدارک، موضح القرآن، الاتقان، مسند حاکم ابن مردویہ ابن ابی حاتم مسند بزار، مسند امام احمد اسباب شان نزول از جلال الدین سیوطی اور تمام کتب احادیث اور جس میں تمام احکام قرآن ومسائل، قصص تاریخ حکایات ظاہری وباطنی اشارات غرضیکہ تفسیر کی جو بے الانتہا خصوصیات ہو سکتی ہیں وہ سب اس کے حاشیہ پر موجود ہیں نیز اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے جس کے پانچ حصہ ہیں اول حضرت آدم سے لیکر تمام پیغمبروں کی سوانح عمریاں اور ان کی تمام لڑائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپ کے خلاف انجام دی ہیں اور آپ کے وہ تمام خطوط معہ ترجمہ درج ہیں جو آپ نے اس زمانہ کے کافر بادشاہوں کے نام رائے دعوت اسلام روانہ ہوئے تھے بعد میں خلفاء راشدین کے کامل حالات ہیں حصہ دوم میں فضائل القرآن واسرار حصہ سوم میں خاندان نقشبندیہ نادریہ وسہروردیہ اور چشتیہ کے بزرگوں کے مخفی اعمال قرآن وخواص جملہ سورتوں اور آیتوں اور پورے قرآن کے لیے پانچویں اور تعبیر خواب اور ترکیب فالنامہ کے ساتھ درج ہیں پانچویں حصہ میں قرات کا بیان اور قاعدے رعایتی ہدیہ مجلد ... محصولڈاک بذمہ خریدار۔

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہے

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

کی اردو زبان میں پہلی مکمل ومستند باتصویر سوانح عمری شائع ہو گئی

حیات حافظ رحمت خان

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔ اے علیگ بریلوی جسمیں

آنریبل سر سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔ پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبدالواحد خان صاحب ایم اے مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدر دانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۳۰/۸ کاغذ چکنا مجلد اور کتابت وطباعت دیدہ زیب ۹ دہات ٹون کی چھپی ہوئی نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت تین روپے۔ (عہ)

المشتہر :- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

جنت ودوزخ: حضرت العلامہ مولانا حافظ الحاج احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اردو ذخیرہ بترتیب جنت کی کنجی ودوزخ کا کھٹکا ... اردو تعلیم یافتہ انسانوں خصوصاً مسلمانوں پر گراں قدر احسان فرمایا ہے ... قیمت دونوں حصوں کی ... علاوہ محصولڈاک ...

خاموش تبلیغ: حضرت مصنف نے مذہبی رنگ میں یہ ایک افسانہ مرتب فرمایا ہے ... حاصل ہو سکتی ہیں قیمت ۴

پاک زندگی: مولانا موصوف نے اس رسالہ میں حضرت سلیمہ حیات طیبہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کے طریقوں کو نہایت آسان اور دلچسپ پیرایہ میں بیان فرمایا ہے قیمت ۴

تحفۃ المحبین: حضرت مولانا نے اس کتاب میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے مختلف طریقے احادیث آیات وواقعات صحیحہ کی روشنی میں بتلائے ہیں اور آخر میں صلوٰۃ التسبیح کا مفصل طریقہ بیان فرمایا ہے قیمت ۴

سیرۃ الحبیب: جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرۃ کو اس رسالہ میں آیات قرآنی کی تحت میں ترتیب دیا گیا ہے آپ کی سیرۃ کے صحیح واقعات کا علم حاصل کرنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ ضرور فرمایئے قیمت ۴

احسن الوظائف: عملیات اور وظائف کے شوقین حضرات کیلئے یہ کتاب صراط مستقیم کا کام دیتی ہے نہایت آسان طریقہ پر مختلف اور ضروری اعمال ووظائف کے طریقے بیان کئے گئے ہیں قیمت ۱

تعلیم الاسلام: حضرت العلامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی بہترین تصنیف جس میں ارکان اسلام وضروریات دین کو سوال وجواب کے پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے بچوں کی خصوصاً ابتدائی دینی تعلیم کیلئے بے حد مفید ہے چار نمبر کا مکمل سٹ ۱۲

فتاویٰ رشیدیہ: مسائل دینیہ کا بہترین ذخیرہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کی بہترین تصنیف تین حصوں کا مکمل سٹ دو روپے چار آنے ۲/۴

خطبہ صدارت: حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے آپ نے جمعیۃ علماء ہند کے سالانہ اجلاس منعقدہ پشاور میں جو بے نظیر خطبہ بحیثیت صدر اجلاس پڑھا تھا آج تک اس قدر معلومات سیاسیہ ومذہبیہ سے لبریز کوئی خطبہ جمعیۃ علماء ہند کے پلیٹ فارم پر نہیں پڑھا گیا مسلمانوں کیلئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے قیمت ۱۲ ... پانچ روپیہ سے زائد قیمت کی کتابوں کے لئے نصف قیمت پیشگی ارسال فرمائیں۔

ملنے کا پتہ :- منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دو بالا ہے گویا ایک ماہر کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں ہر ایک بوڑھا مرد وعورت بچہ بآسانی پڑھ سکتا ہے ترجمہ ہندوستان کے سابق ماہر علم تفسیر حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے اس ترجمہ میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآن مجید کے ایک ایک لفظ کے معنی بتاتا ہے حاشیہ پر خلاصۃ التفاسیر چڑھائی گئی ہے اور ضروری مقامات پر شان نزول کے ساتھ مسائل ان کا حل احادیث سے دیا گیا ہے تفسیر کے عنوانات کی تشریح کے واسطے ایک کتاب کی ضرورت ہے کیونکہ کم وبیش ایک ہزار عنوان قائم کئے گئے ہیں۔ مضامین تفسیر کی خوبی کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ کتب تفاسیر احادیث سے جناب مولانا عبدالتواب صاحب چشتی شاگرد رشید مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند نے تالیف کیا ہے اور ہندوستان کے مشہور خوشنویس استاد فن منشی محمد عبدالغنی صاحب خلف منشی محمد ممتاز علی صاحب مہاجر مکی اپنی خاندانی یادگار کے طور پر لکھا ہے اور اس کی صحت کا یہ حال ہے کہ ایک ایک حرف پر نظر ثانی کی گئی ہے۔ دہلی کے بڑے بڑے علماء وماہر حفاظ نے اس کی صحت میں حصہ لیا ہے باوجود کارڈ سائز کے جلی قلم عربی اور اردو ہر دو خط خوشخط نہایت صحیح زیر وزبر وغیرہ اپنے اپنے حروف پر دیئے گئے ہیں۔ آپ سفر وحضر میں اپنے ساتھ رکھ سکتے ہیں جیب میں آسانی سے آجاتی ہے موٹائی ایک انچ ہے ہر صفحہ پر بیل بوٹوں سے اس کی شان دوبالا ہو گئی ہے ہندوستان میں اس شان کی حمائل شریف کا مقابلہ ناممکن ہے اس قدر اوصاف ہونے کے باوجود اس کا رعایتی ہدیہ مجلد چرمی دو روپیہ آٹھ آنہ (۲/۸) ملا جلد عہ (دو روپے) محصولڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ :- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

(جید برقی پریس دہلی میں باہتمام ہلال احمد زبیری پرنٹر وپبلشر چھپ کر دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

افغانستان میں خلاف شرع مراسم کا انسداد

شادی بیاہ، ختنہ اور تعزیت کے لئے دستور العمل

اسراف و تبذیر کے تمام راستے بند کردئے گئے

شریعت نواز شاہ افغانستان کا فرمان خسروی

جس طرح ہمارے ملک ہندوستان میں ہندوانہ مراسم نے اسلامی صورت اختیار کرکے غریب مسلمانوں کو تعزیت، ختنہ اور شادی بیاہ کی فضول خرچیوں اور بیجا اسراف و تبذیر میں مبتلا کر رکھا ہے اسی طرح افغانستان میں بھی ان تقریبات کے سلسلہ میں بے شمار روپیہ خرچ کیا جاتا ہے جس سے ایک طرف تو افلاس اور غربت مسلمانوں کو تباہ کررہی ہے اور دوسری طرف اسراف و تبذیر نے ان کو شیطان کا بھائی بنا رکھا ہے اور ان کی عمرانی اور اقتصادی بنیادوں کو کھوکھلا کردیا ہے۔

... غم میں دعا کرنا اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی و دلجوئی۔

(۱) شریعت کی رو سے تعزیت کی مدت تین روز ہے لیکن اگر متوفی کے لواحقین کسی اور مقام میں رہتے ہوں یا موجود ہوں مگر کسی وجہ سے ان کو وفات کی اطلاع نہ مل سکے تو تین روز سے زیادہ بھی تعزیت جائز ہے مگر بار بار تعزیت کرنا مکروہ ہے۔

تشریح:۔ بار بار تعزیت سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص ایک روز تعزیت کے لئے آئے اور پھر دوسرے روز آکر تعزیت شروع کردے یا فاتحہ پڑھے چنانچہ رسم ہی پڑگئی ہے کہ ہر شخص تین روز تک برابر فاتحہ پڑھنے کے لئے آتا ہے حالانکہ یہ تکرار شرعاً ممنوع ہے۔

(۲) متوفی کے تمام اقارب خواہ صغیر ہوں یا کبیر، مرد ہوں یا عورت تعزیت کرسکتے ہیں سوائے جوان لڑکی کے کہ اس کے لئے محرم شرعی کے سوا کسی دوسرے ...

دستور العمل مراسم نکاح و ختنہ

صورت تجہیز و تکفین

(مہر مبارک اعلیٰ حضرت متوکل علی اللہ محمد ظاہر شاہ)

دستخط و مہر مبارک اعلیٰحضرت متوکل علی اللہ محمد ظاہر شاہ

دستور العمل تعزیہ داری

اگر کوئی شخص فوت ہوجائے تو شرعاً اقارب اور ہمسایہ ایفاء مراسم تعزیت کے لئے متوفی کے مکان میں جمع ہوسکتے ہیں۔ تعزیت سے مراد ہے متوفی کے ...

وزیر خارجہ یونان نے اپنے ایک بیان میں اس حقیقت کا اعتراف کیا کہ مصری یونانیوں کی تعداد کافی ہے جو سب کے سب مرفہ الحال اور حکومت مصر کے زیر سایہ آسودہ ہیں۔ حکومت مصر نے یونانی عیسائیوں کے لئے ایک گرجا اور مدرسہ کی تعمیر کی اجازت دیدی تھی مگر مصری سلطان مقیم یونان کے لئے کوئی مسجد نہ تھی اسلئے حکومت یونان نے بھی اپنا فرض محسوس کیا اور اس مسجد کی تعمیر کی اجازت دیدی۔

حبشی حکومت کا وفد طائف میں

سلطان ابن سعود سے ملاقات

اطلاع دی جاچکی ہے کہ حبش کا ایک وفد سلطان ابن سعود سے سرکاری طور پر ملاقات کرنے کے لئے جدہ آگیا ہے۔ اب معاصر "صوت الحجاز" سے معلوم ہوا کہ اس حبشی وفد کے ارکان نے جلالۃ الملک سلطان ابن سعود سے طائف میں ملاقات کی اور سلطان حبش کی طرف سے عظمۃ السلطان کی خدمت میں خطاب پیش کیا۔

گزشتہ ہفتہ جلالۃ الملک نے حبشی وفد کے ارکان کی ضیافت کی جس میں ارکان وفد کے علاوہ سید حسن ادریسی اور سید عبدالعزیز ادریسی اور ارکان حکومت نے بھی شرکت کی۔ اس کے بعد یہ وفد سلطان حجاز سے جواب لیکر طائف سے جدہ روانہ ہوگیا۔

ترکی میں جاپان کا تجارتی وفد

جاپانی مصنوعات کی درآمد کیلئے شرائط

استنبول کی خبر ہے کہ جاپانی تجار کا ایک وفد ترکی پہونچا ہے جو حکومت ترکیہ سے جاپانی مال کی درآمد پر گفتگو کررہا ہے۔ حکومت ترکیہ نے صاف صاف جواب میں اپنا مقصود ظاہر کردیا ہے کہ اگر جاپان اپنی مصنوعات کے تبادلہ میں ترکی کی خام پیداوار لینے کے لئے تیار ہو تو ترکی حکومت اس کے لئے تیار ہے کہ جاپانی مال کی درآمد کو تسلیم کرلے۔

معلوم ہوا ہے کہ جاپانی تجارتی وفد نے بخوشی اپنی مصنوعات کے معاوضہ میں ترکی کی تمباکو اور روئی لینی منظور کرلی ہے۔

دنیا میں کیتھولک عیسائیوں کی تعداد

کیتھولک چرچ کا دعویٰ

رومن کیتھولک چرچ کا دعویٰ ہے کہ دنیا میں اس کے متبعین کی تعداد تمام دنیا کے مذہب والوں سے زیادہ ہے۔ دنیا میں ہر مذہب کے ماننے والوں کی فی صدی تعداد درج ذیل ہے:۔

کیتھولک عیسائی ۱۹ فیصدی۔ کنفیوشس ۱۶۔ مسلمان ۱۳۔ ہندو ۱۲۔ بدھ مذہب والے ۱۰۔ پروٹسٹنٹ عیسائی ۸۔ یہودی دس میں ایک فیصدی۔ شمالی امریکہ میں رومن کیتھولک عیسائیوں کی تعداد ۲۳۲۰۰۲۵۱ یا ۲۳ فی صدی۔ دیگر عیسائی ۸۱۸۰۴۰۸۵۵ یا ۵۴ فی صدی۔ غیر عیسائی ۲۱۰۰۰۱۳۰ یا ۱۳ فی صدی۔

یورپ میں رومن کیتھولک عیسائیوں کی تعداد ... یا ۴۸ فیصدی۔ دیگر عیسائی ۲۲۳۴۵۲۹۵۷۵ یا ۵۰ فی صدی۔ غیر عیسائی ... یا ۲ فی صدی۔

جنوبی امریکہ میں کیتھولک عیسائیوں کی تعداد ... یا ۹۷ فی صدی۔ دیگر عیسائی ... یا ۲ فی صدی۔

افریقہ میں کیتھولک عیسائیوں کی تعداد ... یا ۴ فی صدی۔ دیگر عیسائی ... یا ۷ فی صدی۔ غیر عیسائی ... یا ۸۹ فیصدی۔

ایشیا میں کیتھولک عیسائی ... یا ۲ فی صدی۔ دیگر عیسائی ... دیگر مذاہب ... یا ۹۷ فی صدی۔

پایہ تخت یونان میں ایک مسجد کی تعمیر

شاہ فواد سنگ بنیاد رکھیں گے

یونان کی پارلیمنٹ نے اپنے پایہ تخت میں ایک عظیم الشان مسجد کی تعمیر منظور کرلی ہے شاہ فواد اول مصر جب یونان بغرض سیاحت تشریف لے جائیں گے تو اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔

افسانہ

بہار و خزاں

میاں اختر کی جانب سے ایک ٹی پارٹی

گمراہ دوستوں کے جھانسے

نئی روشنی میں تاریکی ہی تاریکی

(۱۰)

مولانا:۔ اللہ تعالیٰ کسی مسلمان کو بھی مغربی اخلاق اور تہذیب کی ہوا نہ لگائے۔

واہ میاں اختر! کیا کہنے ہیں تمہاری گرگ بجوئی کے اور شاباش ہے تمہاری روشن خیالی کو! خوب سمجھے اخلاق کے معنے لاحول ولا قوۃ الا باللہ!

تم کو تو معلوم ہوگا کہ مغرب میں زنا کو معیوب خیال نہیں کیا جاتا بلکہ اس کو آزاد خیالی اور حریت ضمیر کا ثمرہ تصور کیا جاتا ہے اور آزادانہ محبت اور کورٹ شپ کو عین تہذیب سمجھا جاتا ہے۔ کیا تمہارے نزدیک بھی یہ شرمناک چیزیں اخلاق میں داخل ہیں؟ ہم نے تو یہ سنا ہے کہ اخلاق نام ہے اس ضابطہ اور روحانی نظام ...

اختر:۔ تو آخر خرچہ کتنا بیٹھے گا۔ حساب لگا کر بتلاؤ اور آج ہی ایک کمیٹی بنا کر انتظام شروع کردو۔

نذیر:۔ خود انتظام کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ لارنس ہوٹل کو اس کا ٹھیکہ دیدیا جائے اور اس کو انتظام اور کھانے پینے کی نوعیت سے مطلع کردیا جائے وہ خود اخراجات کا تخمینہ لگاکر آپکو بتادیگا۔

چنانچہ اس تجویز کے مطابق لارنس ہوٹل کے منیجر کے پاس یہ سب حضرات تشریف لے گئے۔ منیجر صاحب نے پہلے کھانے پینے اور جملہ متعلقہ اشیاء کی ایک فہرست بنائی جس میں اعلیٰ قسم کی شراب کی خاص رعایت رکھی اور پھر مہمانوں کی تعداد دریافت کی اور حساب لگانے کے بعد بتایا "صرف تین ہزار دوسو روپے میں یہ سب کام شاندار طریقہ پر انجام پاجائے گا"۔

اختر:۔ (بشیر سے) یہ رقم تو کچھ زیادہ نہیں ہے میرا خیال تو پانچ ہزار کا تھا۔

بشیر:۔ اور اس رقم میں ٹی پارٹی کیسی شاندار ہوگی۔ آخر لارنس ہوٹل کا انتظام ہے نا!

... کا ثبوت ہوگا! خیر میاں اختر! ہم تم کو ایک دو سال میں دکھا دینگے کہ تمہاری حریت ضمیر، آزادیٔ رائے اور نئی روشنی کی کیا قیمت ہے اور یہ خام خیالی تمکو کیسا ذلیل اور رسوا کرتی ہے۔

اختر نے ان آخری الفاظ کو سنا اور دانت پیس کر رہ گیا اور کچھ نہ بولا۔

رکھنا چاہئے۔

نذیر:۔ میاں اختر! اگر مولانا کی ہم سے گفتگو ہوتی تو دیکھنا کہ ان کی کیا حالت ہوتی ہے ہم نے کتابوں میں کیا گھاس کھودی ہے کہ ان سے دب جائیں گے؟

اختر:۔ اچھا تو پھر کسی روز ان کے پاس چلیں گے اور ان کو ایسا پریشان کرینگے کہ پھر ہم سے بات چیت کرنے کا نام ہی نہ لیں گے۔

بشیر:۔ خیر میاں اس میں زیادہ دماغ کھپانے کی ضرورت ہی کیا ہے جب گفتگو ہوگی دیکھی جائیگی۔ میاں اختر! کل تمہارے سابق پروفیسر مسٹر ولیم تشریف لارہے ہیں۔ ہم سب کا ارادہ یہ ہے کہ تم اپنی طرف سے ان کو پرسوں ایک ٹی پارٹی دو پرسوں اتوار بھی ہے اس لئے کالج کے تمام دوست اور پروفیسر صاحبان بھی آسانی سے تشریف لاسکیں گے۔

اختر:۔ ہاں میں نے کل سنا تھا کہ مسٹر ولیم تشریف لارہے ہیں اچھا تو پرسوں ان کو ٹی پارٹی دیدو اور اندازہ لگاؤ کہ کتنا خرچہ آئے گا۔

بشیر:۔ میرے خیال میں دو سو کے قریب دوستوں کو دعوت دی جائے ولیم صاحب کی خاطر یوربین گروپ کو بھی بلانا چاہئے۔

مراۃ المثنوی

مرتبہ

قاضی تلمذ حسین صاحب

مثنوی شریف کا یہ وہ جامع خلاصہ ہے جس کی نسبت اہل علم و فضل متفق اللفظ ہیں کہ "اس کی نظیر نہ دیکھی نہ سنی"۔ مثنوی شریف کے جملہ مطالب و مباحث کا اختلال پانچ حصص میں اس خوبی کو کیا گیا ہے کہ تمام پیچیدگیاں رفع ہوگئی ہیں اور اب ہر شخص بلاوقت مثنوی شریف سے کماحقہٗ مستفید ہوسکتا ہے۔ حجم (۱۲۰۰) صفحات قیمت عہ ملنے کا پتہ

دائرۃ الادب جیدگوڑہ حیدرآباد دکن

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات مرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں اپنے اعجازی تاثیرات سے بیرون ہندیہ بھی مقبول عام ہوچکی ہیں۔ قبض۔ بدہضمی۔ خون اور منی کی خرابی وی۔ جریان۔ احتلام۔ سرعت۔ انزال وغیرہ شکایتوں کو چندہی روز میں دور کرنے میں لاثانی ثابت ہوچکی ہیں۔ ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۰ گولیاں صرف ایک روپیہ (عہ) پانچ ڈبیاں للعہ

وید شاستری۔ جام نگر کاٹھیاواڑ

کافر کی قبر میں ننانوے سانپ

اچھا آپنے یہ بھی سنا ہے کہ جب کوئی کافر اپنی قبر میں نکیرین کا جواب دینے سے قاصر ہو جاتا ہے تو اس کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے۔ نکیرین کا سوال تو جانتے ہو ان کا سب سے پہلا سوال مردے سے قبر میں یہی ہوتا ہے کہ تیرا رب کون ہے جب قبر میں مردہ آنکھ کھولتا ہے تو عصر کی نماز کا وقت اس کو تنگ معلوم ہوتا ہے وہ گھبرا کر کہتا ہے مجھکو نماز پڑھ لینے دو میری نماز قضا ہو جائے گی نکیرین اس کو بتاتے ہیں کہ یہ دار العمل نہیں ہے عمل کا سلسلہ ختم ہوگیا اب تو دار الجزاء میں ہے۔ بھلا آپ یہ بتا سکتے ہیں کہ عصر کی نماز کا وقت کیوں نظر آتا ہے، ابھی آپ کیا بتائیں گے آپ کو خبر ہی کیا ہے، اگر اہل علم کی صحبت نصیب ہوتی تو شاید کچھ بتاتے۔ بھائی چونکہ عصر کا وقت کاروبار کا ہوتا ہے اس وقت اکثر لوگوں کی نماز قضا ہو جاتی ہے۔ جو شخص اس وقت کی نماز کو احتیاط کے ساتھ ادا کرتا ہے تو اس سے یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ دوسری نمازوں کا بھی خیال رکھتا ہوگا۔ گویا نماز عصر کے لئے اضطراب اور مردے کا گھبرا کر یہ کہنا دعوتی اصلی اس امر کی علامت ہوتی ہے کہ یہ شخص نماز کا خیال رکھنے والا اور نماز پڑھنے والا ہے۔

نکیرین کا پہلا سوال

اچھا یہ بات تو بتائیے کہ نکیرین سب سے پہلے یہ سوال کیوں کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے ...

... بہرحال خلاصہ یہ ہے کہ انسان کے اقوال و اعمال ایک شکل اختیار کرلیا کرتے ہیں۔

عزیز یکہ از درگہش سرتیافت
بہر درکہ رفت ہیچ عزت نیافت

برادران ملت! اللہ ہی ہے جو ہمارا رب ہے کیونکہ اس کی عزت افزائی نہیں ہے بلکہ وہ اگر بندہ بنالیں تو ہماری نجات ہوجائے۔ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

بندہ حسن بصد زبان گفت کہ بندۂ تو ام
تو بزبان خود بگو بندہ نواز کیستی
اے تو جمن بادشاہ بندہ نواز کیستی
پردہ ما ہمیں دری محرم راز کیستی

یہ حضرت سلطان نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت کا اثر ہے۔ دیکھا آپنے حضرت حسن نے کس خوبی سے اپنی بندگی اور بیچارگی کا اعتراف کیا ہے۔ ہاں تو رابعہ بصریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جواب آپنے سن لیا اب ذرا شیخ عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی ملاحظہ کیجئے فرماتے ہیں۔

گر نکیر آید و پرسد کہ بگو رب تو کیست
گویم آنکس کہ ربود این دل دیوانۂ ما

حضرت کی طرف ایک دیوان منسوب ہے جس میں آپ کی یہ مشہور غزل ہے۔

بے تحجابانہ درآ از در کاشانۂ ما
کہ کسے نیست بجز درد تو در خانۂ ما

سبحان اللہ کیا مزے کا اثبات اور کس مزے کی نفی ہے۔ قربان جائیے۔

فتنہ انگیز مشو کاکل مشکین بکشا
تاب زنجیر نہ دارد دل دیوانۂ ما

مجھے تسلسل ثانات مختلفہ کی زنجیروں میں نہ جکڑیئے کبھی میں اکثریت میں مبتلا ہوکر احدیت سے غافل ہوجاؤں۔

نہ صاحب جو لوگ نکیرین کا جواب دینے والے ہیں ان کا تو ذکر ہی کیا کرنا ہے ایک بدنصیب طبقہ وہ بھی ہے جو نکیرین کے جواب میں کہتا ہے۔ ھاھا لا ادری

(باقی آئندہ)

صائب کا واقعہ

اسی طرح صائب جو فارسی کا مشہور شاعر ہے اس کا واقعہ مشہور ہے۔ اُس نے ایک تربوز والے کو دیکھا کہ تربوز کی قاشیں لئے بیٹھا ہے اور آواز لگا رہا ہے "من قاش فروش دل صد پارۂ خویشم" صائب اس مصرعہ کو سن کر تڑپ گیا اور اس نے دوکاندار سے یہ مصرعہ لے لیا اور اس کے تمام تربوز خرید لئے اور اس مصرعہ پر ایک اور مصرعہ لگا کر اس نے شعر بنالیا۔

من قاش فروش دل صد پارۂ خویشم
شنے برد از دل گذرد ہر کہ ز پیشم

یہ حضرت صائب صاحب ایک دن غیر معروف طریقہ پر ایک ہوٹل میں بیٹھے ہوئے تھے جہاں لوگ مختلف شعراء پر رائے زنی کررہے تھے انہوں نے دریافت کیا آپ لوگوں نے صائب کا کلام بھی سنا ہے آپ کی صائب کے متعلق کیا رائے ہے۔ ان لوگوں میں سے کسی نے بے ساختہ کہا ان ترم ساق خوب ہی گویند۔ انہوں نے تعریف تو کی لیکن ایک گالی بھی جڑدی اور بیچارہ صائب شرمندہ ہوکر رہ گیا۔ غرض میری یہ تھی کہ اہل ذوق کلام کی قدر کیا کرتے ہیں۔ مومن کے کلام کی قدر غالب نے اور مولانا حالی نے شعر کی قدر حفیظ جالندھری نے کی۔ اور صاحبو واقعہ بھی یہ ہے کہ مولانا حالی نے خوب ہی فرمایا۔

ہولی پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل و نوید مسیحا

الفاظ و اعمال کا صورت اختیار کرنا

... ابھی مولوی اور علماء ہی خاک نہیں۔ اور یہی حال دیوبند کا ہے جہاں کسی کو خوش عقیدہ دیکھا یہ دیوبندی کہدیا ...

داغ نے خوب کہا ہے۔

تم نے جادو کر اسے کیوں کہہ دیا
دہلوی ہے داغ بنگالی نہیں

مومن خاں کا شعر

بات تو وہ مومن خاں اگرچہ اعتبار سے قابل تھے لیکن غالب پھر غالب ہے ...

معجون مقوی معدہ رجسٹرڈ

یہ وہ ان اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ہے جن کا نظام ہضم جوانی کاریوں کی وجہ سے خراب ہوچکا ہو۔ تجربہ شاہد ہے کہ عصاب کے جتیر مریض نظام ہضم کی خرابی میں مبتلا ہوتے ہیں یہ معجون معدہ کو نہایت قوت پہنچاتی ہے۔ قبض کی شکایت کو رفع کرتی ہے۔ غذا ہضم کرتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ (بیس یوم کی دوا) دو روپے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

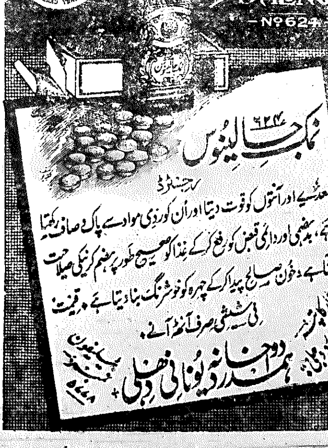

رسول اللہ صلعم کے دو تذکرے مفت

اسی مہینہ میں منگا لیجئے پھر نہیں ملیں گے

دہلی کا مشہور مذہبی اہوار رسالہ نظام المشائخ چھبیس سال سے ہر ماہ ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک تذکرہ شائع کیا کرتا ہے جس میں ہر نئے نئے عنوانوں سے حضور صلعم کی خصوصیات زندگی پر نہایت بلند پایہ مضامین لکھے جاتے ہیں۔ پورے چھبیس تذکرے تو اب نہیں مل سکتے۔ البتہ چند موجود ہیں اور ایک تازہ تذکرہ ابھی چھپ کر تیار ہوگا ہے۔ پچھلے بچے ہوئے تمام تذکروں کی ضخامت ڈیڑھ ڈیڑھ سو صفحے ہے لیکن تازہ تذکرہ کی ضخامت کتابی سائز کے تین سو صفحوں کے برابر ہے۔ یہ دونوں تذکرے صرف ایک آنہ محصول بھیج کر آپ مفت حاصل کرسکتے ہیں بشرطیکہ اس ایک آنہ کے ساتھ نظام المشائخ کا سال بھر کا چندہ بھی بھیج دیں۔ یہ رعایت فقط ایک مہینہ کے لئے ہے۔ مہینہ بھر کے اندر اندر نظام المشائخ کا خریدار بننے والوں کو ایک تو مندرجہ بالا رعایت دی جائے گی کہ رسول اللہ صلعم کا ایک تذکرہ پرانا اور ایک تذکرہ تازہ مفت ملے گا اور دوسری رعایت یہ کہ

نظام المشائخ کا چندہ سالانہ ڈھائی روپے کی بجائے صرف ایک روپیہ

لے لیا جائے گا یعنی ایک روپیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تذکرے ساڑھے چار سو صفحے کے ملیں گے اور پھر سال بھر تک نظام المشائخ چھپنے کے چھپتے پہنچے گا۔ نظام المشائخ کے ہر پرچہ کی ضخامت بڑے سائز کے بہتر صفحے ہوتی ہے۔ نمونہ مفت منگا کر دیکھئے اور ایک رعایت اور لیجئے۔ سال بھر نظام المشائخ پہنچنے کے بعد اگر سال بھر کے پرچے صاف ستھری حالت میں واپس کردیجئے گا تو ایک روپیہ جو اس وقت ادا کیجئے گا وہ واپس دیدیا جائے گا۔

المشتہر۔ منیجر رسالہ نظام المشائخ ۹۱ کوچہ چیلاں دہلی

فقیر علی نگر کی سرگرمیاں پھر شروع ہو گئیں؟

سرحدی قبائل سے جنگ۔ ہوائی جہاز پر فیر

سابق شاہ امان اللہ خان افغانستان واپس آنے کیلئے بیچین ہیں

شملہ، ۸ اگست۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ فقیر علی نگر جو عرصہ سے خانہ بدوش زندگی بسر کر رہا ہے وہ حال میں بارڈ تائی کے علاقہ میں داخل ہو گیا ہے۔ بارڈ تائی مالاکنڈ ایجنسی کا ایک حصہ ہے اور ضلع پشاور کے شمال میں واقع ہے۔ مالاکنڈ کے قبائل نے فقیر صاحب اور ان کے ساتھیوں کا مقابلہ کیا اور اس کا ایک آدمی ہلاک اور مجروح ہو گئے۔ ایک ہوائی جہاز پر جبکہ وہ پرواز کر رہا تھا فقیر صاحب کے ساتھیوں نے فائر کئے لیکن ہوائی جہاز والوں نے ان کے کئی افراد کو مجروح کر دیا۔ مجروحین کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہو سکی ہے فقیر علی نگر اور ان کے ساتھی دوسری جانب فرار ہو گئے ہیں۔

روم کی ایک اطلاع ہے کہ سابق شاہ امان اللہ خان اپنی بیگم ملکہ ثریا کے ہمراہ روم میں مقیم ہیں۔ نمائندہ پریس نے جب آپ سے دریافت کیا کہ کیا آپ افغانستان جانے کے لئے ابھی تک متوقع ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ میں ابھی تک اس بات کا منتظر ہوں کہ افغانستان کے لوگ مجھے واپس آنے کی دعوت دیں اور میں وہاں جا کر ان کی کچھ خدمت کر سکوں۔

الجیریا میں عربوں اور یہودیوں کے درمیان خوفناک جنگ

دو روز تک خون خرابہ۔ ۲۰ اشخاص ہلاک اور ستر زخمی

شراب پی کر مسجد میں داخل ہونے کا نتیجہ

الجیریا، ۸ اگست۔ کل اور آج شہر کانسٹن ٹائن میں یہودیوں اور عربوں میں خوفناک جنگ چھڑ گئی جس میں بیس اشخاص ہلاک اور ستر زخمی ہو گئے۔ یہودیوں کی دکانوں کو برباد کر دیا گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ فرانسیسی فوج کا ایک سپاہی جو مذہباً یہودی تھا شراب پی کر نماز کے وقت ایک مسجد میں گھس گیا اور اس نے نمازیوں کی توہین کی۔ مسلمانوں نے یہودیوں کے محلوں پر حملہ کر دیا اور جانبین میں تمام رات جنگ رہی۔ صبح کے وقت ٹاؤن ہال میں عربوں اور یہودیوں کے نمائندے اصلاح احوال اور تصفیہ کی غرض سے جمع ہوئے اور طرفین ایک اطمینان بخش فیصلہ تک پہنچ گئے مگر تھوڑی دیر کے بعد ہی عربوں اور یہودیوں میں دوبارہ خوفناک اور شدید جنگ شروع ہو گئی۔ مسلمانوں کی ایک جمعیت نے یہودیوں کے گھروں کو آگ لگا دی اور جنگ کے دوران میں چاقو، ریوالور اور دیگر اسلحہ آزادانہ استعمال کئے گئے۔ شہر کی طرف فوج کو مجتمع کر دیا گیا ہے جہاں اب بالکل امن و امان ہے۔ الجیریا کے گورنر جنرل پیرس سے بذریعہ ہوائی جہاز واپس ہو رہے ہیں۔ شہر کانسٹن ٹائن، الجیریا میں فرانسیسی حکومت کا مرکز ہے۔

ہانگ کانگ کے قریب جنگ کے شعلے
برطانوی جنگی جہاز روانہ کر دیے گئے

خورجہ میں علم و عرفان کی بارش
حضرت ناظم جمعیۃ علما ہند کا ورود

ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں سیلاب
خطرہ سے قصبہ کو بچانے کی سرکاری اطلاع

بیکاری کو دور کرنے کیلئے صدر امریکہ کی مساعی
ستر لاکھ مزدوروں پر خرچ

چیف جسٹس الہ آباد کی علمی دریافت
دنیائے سائنس میں نیا اضافہ

اغوا کے مقدمہ میں عبرتناک سزائیں
ہندو اور مسلمان ملزموں کو کالا پانی

فرقہ وارانہ فیصلہ سمجھ سے تبدیل ہو سکتا ہے
پرمانند کو گاندھی جی کا جواب

ایک حیرت انگیز ہوائی جہاز کی ایجاد
بچے بھی آسانی سے چلا سکیں گے

بمبئی میں کانگریس کا اجلاس
آزاد میدان دینے سے حکومت کا انکار

تُسب انسپکٹر انتہا درجہ کا گدھا ہے
ایک مقدمہ میں ہائی کورٹ الہ آباد کا ریمارک

عدالتوں میں رشوت ستانی کے خلاف اقدام
نوٹس لگائے گئے

طوفان سے پل اور جہاز بہ گئے

بدھ کے زمانہ کا تاریخی ذخیرہ

بندرہ آدمی غرق ہو گئے
رورکی کے قریب کشتی الٹ گئی

آسٹریا میں شخصی حکومت کا قیام

اسمبلی کے ممبران کا الاؤنس بند

قانون نظربندان بنگال پاس ہو گیا

دہشت انگیزوں کو علیحدہ رکھا جائے گا

ہیڈن اور گنگا میں طغیانی

اسٹیشن پر مسلح ڈاکوؤں کا حملہ

مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ

موجودہ اسمبلی اسی روز ستمبر تک

دیوار سے دب کر تین بچے مر گئے

اٹلی کا نیا جنگی جہاز

مستقیم کی سزا منسوخ ہو گئی

شذرات

مسٹر قدوائی کا عاجلانہ اقدام

مسٹر رفیع احمد قدوائی نے جیل سے رہا ہونے کے بعد کانگریس کی موجودہ سرگرمیاں کے متعلق جو بیان اخبارات کو برغرض اشاعت دیا ہے وہ نہایت افسوسناک ہے اور تمام حالات پر پوری طرح غور کئے بغیر دیا گیا ہے۔ اگر قدوائی صاحب جیل سے رہا ہوتے ہی فوراً ملکی سیاسیات پر اظہار رائے نہ کرتے اور اپنے رفقائے کار سے تبادلہ خیالات اور جدید حالات کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے کسی قدر صبر و تحمل سے کام لیتے تو یقیناً بہتر ہوتا۔ اس وقت انہوں نے جو عاجلانہ قدم اٹھایا ہے اس کی تائید شاید انہیں کسی گوشے سے حاصل نہ ہو سکے اور وہ خود بھی دوبارہ غور کرنے کے بعد اپنی موجودہ پوزیشن سے رجوع کریں۔ ایسی حالت میں جب کہ مجالس مقننہ کے اندر داخل ہو کر کام کرنے کی تجویز سے قدوائی صاحب کو اصولاً اختلاف نہیں ہے اور وہ خود بھی اس کے حامی ہیں کہ کانگریس مجالس مقننہ کا قطعاً بائیکاٹ نہ کرے تو ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ پارلیمنٹری بورڈ کی ترکیب یا اسی قسم کی دوسری فروعی باتوں کو انہوں نے اس قدر اہمیت کیوں دی ہے اور وہ ان کی بنا پر اس قدر غلط قدم اٹھانے کا ارادہ کیوں کر رہے ہیں۔ اگر اصول سے وہ متفق ہیں تو تفصیلات کے متعلق انہیں یقیناً گاندھی جی، ڈاکٹر انصاری، مولانا ابوالکلام آزاد، بابو راجندر پرشاد اور دوسرے سربرآوردہ و آزمودہ کار کانگریسی رہنماؤں کی رائے پر اعتماد کرنا چاہئے اور سمع و طاعت (ڈسپلن) کے جذبہ کو جو ہر جماعت کی کامیابی کا سنگ بنیاد ہوتا ہے ایک لمحہ کے لئے ترک نہ کرنا چاہئے۔ ایسی حالت میں آل انڈیا کانگریس ورکنگ کمیٹی اپنا فیصلہ دے چکی ہے اور ایک مرتبہ نہیں متعدد مرتبہ اس مسئلہ پر غور کر کے ایک مسلمہ پالیسی اختیار کی گئی ہے مسٹر قدوائی کا اس کے خلاف عملی کارروائی کرنا اور کانگریس کی عاملہ جماعتوں میں پھوٹ ڈالنا ایسا ہی مذموم فعل ہوگا جیسا کہ پنڈت مالویہ کا باغیانہ اقدام تھا جب کہ انہوں نے ورکنگ کمیٹی کا رکن ہوتے ہوئے اس کے فیصلہ کے خلاف جارحانہ پروپیگنڈا شروع کر دیا تھا۔ جب کسی جماعت کی زبردست اکثریت کوئی فیصلہ کرے تو افراد کو اس کا احترام کرنا چاہئے اور اگر ان کا ضمیر مجبور ہی کرے تو انہیں پہلے جماعت سے علیحدہ ہو جانا چاہئے اور اس کے بعد کوئی قدم اٹھانا چاہئے۔ مسٹر قدوائی کو اس بنیادی اصول پر قائم رہ کر اپنے لئے راہ عمل تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔

معنوعات بالخصوص گھریلو صنعتوں سے قطعاً کوئی ہمدردی نہیں ہے بلکہ یہ صنعتیں خود ان ہی کے ہاتھوں تباہ و برباد ہوئی ہیں۔ ریاست حیدرآباد کو کم سے کم ایسا حکمراں تو میسر ہے جو ان کی اقتصادی فلاح و بہبود اور صنعتی ترقی و ترویج کے کاموں میں حصہ لیتا اور ان کی سرپرستی کرتا ہے۔ یہاں تو معاملہ بالکل ہی برعکس ہے اور تمام تر ذمہ داری خود باشندگان ملک ہی پر عائد ہو گئی ہے اس لئے برطانوی ہند کے رہنے والوں کو اس طرف اور زیادہ متوجہ ہونا چاہئے اور اپنی قوت بازو پر بھروسہ کر کے اپنی کھوئی ہوئی گھریلو صنعتوں کو دوبارہ زندہ کرنا چاہئے۔

فان ہنڈنبرگ

گزشتہ ہفتہ جرمنی کے ایک مشہور ماہر فن جنرل اور یورپ کے مایۂ ناز مدبر نے ستاسی برس کی عمر میں وفات پائی۔ فان ہنڈنبرگ نے جنگ عظیم کے زمانہ میں جرمنی کے سپہ سالار اعظم کی حیثیت سے جو کارہائے نمایاں انجام دئے تھے انہوں نے تمام دنیا کی تاریخ میں ان کی شخصیت کو نمایاں کر دیا تھا۔ اگرچہ تمام بڑی ہستیوں کی طرح ان کی پیدائش بھی نہایت معمولی حالات میں اور ایک غیر معروف مقام پر ہوئی تھی مگر انہوں نے اپنے ملک کی فوجی خدمات اس قدر بہادری، جرأت اور قابلیت کے ساتھ انجام دیں کہ انہیں بتدریج ترقی حاصل ہوتی گئی حتی کہ جنگ عظیم کے دوران میں انہوں نے روسیوں کے مقابلہ میں جس شجاعت و لیاقت کا ثبوت دیا اور جو مہارت فن دکھائی اس کی بدولت جرمنی کا بچہ بچہ ان کا حلقہ بگوش ہو گیا اور حقیقتاً ان کی پرستش کرنے لگا۔ قوم نے انہیں "فیلڈ مارشل" کا خطاب عطا کیا اور ان کی دھاک تمام یورپ پر بیٹھ گئی۔ جنگ عظیم کے بعد بھی فان ہنڈنبرگ نہ صرف ایک بہترین جنرل بلکہ ایک ممتاز مدبر ثابت ہوئے اور انہوں نے جرمنی کی سیاسیات کو انتہائی پیچیدگیوں سے نکالنے کے لئے غیر معمولی قابلیت کا مظاہرہ کیا۔ جس وقت ان کا انتقال ہوا ہے تو وہ جمہوریہ جرمنی کے صدر تھے اور انہیں ملک کے اندر خاص اقتدار و رسوخ حاصل تھا۔ عوام الناس کے قلوب پر جتنا ان کا گہرا اثر تھا کسی اور کا نہیں تھا اور یہی وجہ ہے کہ نازیوں نے باوجود غلبہ حاصل کر لینے کے ان کو اپنی جگہ پر قائم رکھا تھا اور انہیں برداشت کر رہے تھے۔ ان کی وفات کے بعد ہر ہٹلر نے چانسلری کے ساتھ ساتھ صدارت کا عہدہ بھی حاصل کر لیا ہے۔ اور اب جرمنی کی سب سے بڑی شخصیت ہر ہٹلر ہے۔

آسٹریا میں ملوکیت کا امکان

جنگ عظیم کے بعد ایک عرصہ تک ہر ملک میں جمہوریت کا دور دورہ رہا اور نئی اور پرانی تمام حکومتیں پارلیمنٹری یا خالص جمہوری طرز حکومت اختیار کرنے کے بعد اپنی آئندہ فلاح و بہبود کی طرف سے مطمئن ہو گئیں۔ ابھی زیادہ مدت نہ گزری تھی کہ جمہوریت اور عوام الناس کی حکومت کا یہ ... کم ہونا شروع ہوگا اور ڈکٹیٹرشپ کا طوطی بولنے لگا۔ ہر شخص کی زبان پر یہ الفاظ رواں ہیں کہ "جمہوریت ناکام ہو چکی ہے"۔ اب یورپ کی سیاسی ...

... جہاں آسٹریا کا موجودہ صدر بھی موجود ہوگا اور اس مسئلہ پر ... کہ آسٹریا میں دوبارہ ملوکیت کیوں نہ قائم کر دی جائے حالانکہ ... کامل ملوکیت ہی میں مضمر نظر آتا ہے۔ چند ہی سال کی مدت میں تاریخ ... طرح اپنے آپ کو کھولا اور لپیٹا ہے۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام کی تقریر

اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ کی وہ تقریر دلپذیر جو ممدوح نے حیدرآباد ... میں ایک صنعتی ادارے کا افتتاح کرتے ہوئے ارشاد فرمائی ہے نہ صرف ریاست حیدرآباد کے خوش قسمت باشندوں کے لئے جنہیں اعلیٰ حضرت جیسا بیدار مغز فرمانروا میسر ہے سبق آموز ہے بلکہ تمام ہندوستان کی آبادی کو اس سے سبق حاصل کرنے اور اس کے ...

... جو حالات ریاست حیدرآباد میں ہیں وہی کم و بیش تمام ملک میں ہیں اور اس لئے دیہات کی گھریلو صنعتوں کو ترقی دینا ہر جگہ ضروری اور مفید ہے۔ برطانوی ہند میں ایک بات اور زیادہ ہے اور وہ یہ ہے کہ یہاں کے حکمرانوں کو دلچسپی ...

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک شخص مسلمان ہوتے کی حالت میں ایک اپنے ہم قوم مسلمان سے سود کھاوے یعنی فی روپیہ ایک آنہ سود کھائے کیا کسی صورت سے جائز ہے؟

(۱) ایک شخص ایک اپنے گاؤں میں اپنے قوم کو تجارت بیوپار کے لئے دو سو روپیہ نقد اس شرط سے دے کہ اس کے بکرے گوسفند لاؤ اور بیچو اور اس کے ...

پانچ سو روپیہ نقد رہے اور پچاس روپیہ نقصان کے ذمہ رہے اب وہ اسامی سو روپیہ سے پھر مال لینے بکرے لاتا ہے اس حالت میں اس روپیوں کا بیوپار کرتے ہوئے اسامی کو ... پھر روپیہ والے شخص نے اپنے اسامی جس کے نام بہ ۱۵۰ روپیہ تھا اس کے نام پر دعویٰ دیوانی میں کر دیا۔ مگر ۱۵۰ روپیہ کا ...

الجواب

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ

ہندوؤں کیلئے دو راستے

کانگریس کی پیروی یا مہاسبھا کی تقلید

جب تک پنڈت مالویہ اور مسٹر آنے پارلیمنٹری بورڈ میں شامل رہے انہوں نے اس جماعت کو کوئی مفید کام نہیں کرنے دیا بلکہ اس کے خلاف اپنی پرائیویٹ صحبتوں اور پبلک جلسوں میں برابر لوگوں کو مشتعل کرتے رہے ...

واضح صورت حال

گاندھی جی کا مسلک

کامیابی کی کنجی

پنڈت مالویہ کی راہ

شفاخانہ مویشیاں پلول کے ڈاکٹر کی ابلیسانہ حرکت

ارکان اسمبلی اور میاں سر فضل حسین کے نام ناظم جمعیۃ علماء کا مکتوب

گدھے کا نام آقائے کونین کے نام پر

صدر اوقاف کمیٹی پلول نے حضرت ناظم جمعیۃ علماء ہند کی خدمت میں اس جگر خراش واقعہ کی اطلاع دی کہ پلول کے شفاخانہ مویشیاں میں ایک ہندو برہمن ڈاکٹر نے ویٹرنری سپرنٹنڈنٹ کے ایماء سے گدھے کا نام رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے نام پر (احمد) رکھاہے اور وہ گدھا اس نام سے پکارا جاتا ہے۔ اس حرکت سے مسلمانوں میں سخت ہیجان پیدا ہوگیا ہے۔ اس اطلاع کے ملتے ہی حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے میاں سر فضل حسین صاحب کے نام مندرجہ ذیل مکتوب ارسال فرمایا

محترم و مکرم میاں صاحب دام اقبالکم

السلام علیکم۔ میں آپ کی توجہ ایک خاص امر کی جانب متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ قصبہ پلول ضلع گوڑگانوہ میں ایک مویشیوں کا ہسپتال ہے اس ہسپتال کا انچارج ایک ہندو ڈاکٹر ہے اس ہسپتال میں نسل کی غرض سے ایک گھوڑا اور ایک گدھا بھی پالا ہوا ہے اس ڈاکٹر نے ہسپتال کے گدھے کا نام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر معاذ اللہ احمد رکھا ہے۔ چنانچہ اس نام سے اس گدھے کو بلایا جاتا ہے۔ مسلمانوں کو جب اس کا علم ہوا اور انھوں نے ڈاکٹر سے اس توہین آمیز طریقہ کا سبب دریافت کیا تو اس نے کہا کہ گدھے کا نام ویٹرنری سپرنٹنڈنٹ نے تجویز کرکے بھیجا ہے۔ ویٹرنری سپرنٹنڈنٹ ایک سکھ ہے ...

جامع مسجد مونگیر کے متعلق

صدر جمعیۃ علماء ہند کا بیان

خاکسار نے شہر مونگیر میں زلزلہ کا تباہی خیز منظر بچشم خود ملاحظہ کیا۔ اگرچہ اس قیامت انگیز واقعہ کو کافی زمانہ گذر چکا اور بہت سی منہدم شدہ اور نقصان رسیدہ عمارتوں کی تعمیر اور مرمت ہوچکی ہے۔ اور راستے ملبہ سے صاف کئے جاچکے ہیں۔ تاہم محلے کے محلے اور بازار حسرت و درد انگیز حالت میں پڑے ہیں۔ وہ زلزلہ کی ہولناکی کی حقیقت واضح کرنے میں آج بھی کافی ہیں۔ سنگدل سے سنگدل انسان بھی قدرت کے اس عبرتناک کرشمے کو دیکھ کر خوف خداوندی سے لرز جاتا ہے۔ مصیبت زدگان زلزلہ کی نوع مصائب کا ذکر [illegible] ناممکن ہے۔ جامع مسجد مونگیر کے تین درجے بالکل منہدم ہوگئے تھے صرف قدیم درجہ جس میں صرف دو صفوں کی گنجائش ہے۔ انہدام [illegible] ہوگیا۔ نمازیوں کی کثرت اور جگہ کی قلت سے سخت تکلیف تھی۔ بعض اہل خیر کی اعانت سے تین منہدم شدہ درجوں میں سے ایک درجہ کی تعمیر شروع کردی گئی ہے مگر ضرورت ہے کہ بقیہ دو درجے بھی جلد از جلد تعمیر کئے جائیں۔ نیک دل اور مخیر حضرات سے امید ہے۔ کہ وہ اس [illegible] تعمیر کے لئے اعانتی رقوم جلد از جلد مولانا عبدالصمد صاحب امام جامع مسجد مونگیر کے نام ارسال فرماکر اجر عظیم حاصل کریں گے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

۱۸ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ

ندیریہ لائبریری کا معائنہ

صاحب چیف کمشنر کی تشریف آوری

سکھ اور مسلم زمینداروں کی گرفتاری

مجی میں ایک ہندوستانی جج

دریائے سندھ میں ایک کشتی الٹ گئی

ہر شخص کی تنخواہ معلوم کرنے کیلئے تحقیقات

۹ اشخاص غرق ہوگئے

جمعیۃ مرکزیہ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا اجلاس

ایجنڈا جاری کردیا گیا

معلا کی سزائے موت بحال رہی

مذہب کی طرح معتقد بن گیا

زلزلہ زدگان کیلئے ترنسوال کے مسلمانوں کی امداد

ایک گاؤں میں ہم پھٹ گیا

جنگ عظیم کا ہیرو چل بسا

ہنڈن برگ صدر جرمنی کا انتقال

بمبئی میں ہندو مسلم فساد

کانسٹبل کی حماقت سے گولی چل گئی

مرغ نے لڑکی کی آنکھ پھوڑ دی

لفافہ پر الٹا ٹکٹ لگانے کا جرم

انقلاب پسندوں سے ملاقات نہ کرنے کا حکم

ورکنگ کمیٹی کے تاروں میں ۲۵ ہزار الفاظ

پنڈت مالویہ کانگریس کے مقابلہ میں اپنے امیدوار کھڑے کرینگے

قرطاس ابیض اور سرکاری فرقہ وارانہ حل کی پرزور مخالفت

مسٹر انیے اور پنڈت مالویہ کا مشترکہ بیان

بنارس ۵ اگست۔ پنڈت مالویہ اور مسٹر انیے نے اپنی قائم کردہ نیشلسٹ پارٹی کی پالیسی کے متعلق جس کی تنظیم اور تعمیر کے لئے ۱۸ اگست کو کلکتہ میں ایک کانفرنس منعقد ہوگی مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔ یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کے بارے میں سرکاری فرقہ وارانہ حل کے متعلق کانگریس ورکنگ کمیٹی کی پالیسی سے ہمیں کئی باتوں میں اختلاف تھا یہاں تک کہ ہم کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کی ممبری سے مستعفی ہونے پر مجبور ہوگئے اور ہم میں سے ایک ورکنگ کمیٹی کی ممبری سے بھی مستعفی ہوگیا۔ ہمارے دوستوں نے ہم پر زور ڈالا کہ ہم اپنے استعفے واپس لے لیں لہذا ہم نے اس بنا پر کہ ہمارے اعتراضات پر دوبارہ غور کیا جائیگا ان کو واپس لے لیا تھا کہ ہمارے اور کانگریس کے اختلافات دور ہوجائیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ مزید بحث و تمحیص سے بھی ہم کسی مفاہمت پر نہیں پہنچ سکے اس لئے ہم کو آخرکار مستعفی ہونا پڑا۔ ہمارے استعفے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ کانگریس سے بھی ہم نے قطع تعلق کرلیا ہے سرکاری فرقہ وارانہ حل کے سوائے ہمکو کانگریس سے کسی اور معاملہ [illegible] اختلاف نہیں ہے لیکن ہم اپنے ہم وطنوں کو یہ یقین دلانا چاہتے ہیں کہ مادر وطن اور کانگریس دونوں کی خدمت نے ہمکو مستعفی ہونے پر مجبور کیا۔

ہمارا یہ پختہ خیال ہے کہ اس معاملہ میں کانگریس ورکنگ کمیٹی اور کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کی موجودہ پالیسی اس پالیسی سے قطعی مختلف ہے جو کانگریس اپنے روز پیدائش سے اختیار کرتی رہی ہے۔ ...

کانگریس کا فرض ہے کہ مسلمانوں کی نمائندگی کرے

بابو راجندر پرشاد کا اہم بیان

پٹنہ۔ بابو راجندر پرشاد نے اپنے ایک بیان میں کانگریس کے نقطۂ نظر کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ کانگریس کی خواہش ہے کہ فرقہ وارانہ حل کے بجائے کوئی بہتر اور متفقہ فیصلہ کرے۔ اگر ایسا ہونا ممکن ہوتا تو کانگریس آج اس کے لئے تیار ہے کہ تمام قوموں کی نمائندہ جماعت کی حیثیت سے فرقہ وارانہ حل کو فوراً نامنظور کردے۔ مسلمان مجموعی حیثیت سے سرکاری فرقہ وارانہ حل کے موافق ہیں جس کو کانگریس نظر انداز نہیں کرسکتی کانگریس کسی ایک قوم کی نمائندگی کرکے اسے نامنظور نہیں کرسکتی اور نہ کسی ایک قوم کی نمائندگی کرتے ہوئے اسے منظور کرسکتی ہے۔ یہ کہنا لغو ہے کہ کانگریس میں بہت تھوڑے مسلمان شریک ہیں اگر کانگریس میں ایک مسلمان بھی شریک نہ ہو تو بھی کانگریس کا فرض ہوگا کہ وہ ان کی عدم موجودگی میں یہ فرض اور زیادہ اہم ہو جائیگا کہ ان کے نقطۂ نظر کی بھی نمائندگی کرے۔

خان عبدالغفار خاں کے متعلق حکومت کی پالیسی

برطانیہ کو ڈاکٹر انصاری کا انتباہ

مختصرات

کے سلسلہ میں مدعو کیا ہے آپ ان سے اس بارے میں مفید مشورے حاصل کریں گے۔

کلکتہ۔ سردار سردول سنگھ کویشر نے مولانا ابوالکلام آزاد کو ایک خط لکھا ہے جس میں مذکور ہے کہ میں نے اپنے فیصلہ پر دوبارہ غور کیا ہے اور اب اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ مجھے پارلیمنٹری بورڈ میں شریک ہوجانا چاہئے۔

دلی پورم۔ موضع لال پیٹ میں تاحی کے انتخاب کے مسئلہ پر مسلمانوں کی دو پارٹیوں میں شدید فساد ہوگیا جس میں ایک شخص ہلاک اور ۳۰ مجروح ہوئے۔

میرٹھ۔ پنڈت پیارے لال ایڈووکیٹ نے پنڈت مالویہ اور مسٹر انیے کی پارلیمنٹری بورڈ سے علیحدگی پر بیان دیتے ہوئے کہا کہ افراد یا جماعتوں سے اسمبلی کے انتخاب کے لئے معاہدے کرنا کانگریس کے وقار کے خلاف ہے جیسا کہ گذشتہ انتخاب کے تجربہ سے ثابت ہوچکا ہے اصل سوال قوم پرستی یا فرقہ پرستی کا ہے اور اسکا ایک ہی راستہ ہے کہ نہایت سختی اور دیانتداری سے ورکنگ کمیٹی کی تجویز کی پابندی کی جائے۔ ...

چینی ترکستان میں ہندوستانیوں کا نقصان

اسمبلی میں سکریٹری محکمہ خارجہ کا بیان

مختلف ممالک کی ہوائی قوت میں اضافہ

تخفیف اسلحہ کی گردن پر چھری

خان عبدالغفار خاں رہا نہیں کئے جائینگے

دارالعوام میں وزیر ہند کا بیان

انسانوں کو فنا کرنے کیلئے ایک نئی ایجاد

چشم زدن میں پوری فوج غارت ہو سکیگی

محبوب عاشق کے قدموں پر

جادو کا سرمۂ محبت

دو سو روپیہ نقد انعام

وید حکیم بنجاؤ

سرمہ نور افزا

بال سیاہ تیل

سفید بالوں کو دائمی سیاہ رنگت پر لانے والا

از خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یَدُ اللہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

تار کا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول- ہلال احمد زبیری (بی-اے) معاون- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی- یوم دوشنبہ ۲ ربیع الاول ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۱۳ اگست ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۱

احسن الکلام

خودکشی کا شب غم تجربہ کرنے نہ دیا
ہائے کیا بیخودی عشق نے آفت ڈھائی
آبرو ضبط نے رکھ لی دم گریہ میری
عشق نے بحر مصیبت میں ہمارے دل کو

موت نے وقت سے پہلے مجھے مرنے نہ دیا
مجھکو نظارۂ دیدار بھی کرنے نہ دیا
دامن خاک پر اشکوں کو بکھرنے نہ دیا
ہائے اس طرح ڈبویا کہ ابھرنے نہ دیا

وہ کوئی اور ہے عاشق نہیں ہرگز احسن
عشق میں جس کو مزا درد جگر نے نہ دیا

(از جناب احسن مارہروی)

معاصرین کے افکار و آراء

دیو استعمار اور لقمۂ عرب

عدالتوں میں قرآن کی قسم

کانگریس کو نقصان

کانگریس اور مہاسبھا

(البشیر)

دلچسپ حقائق و معلومات

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق ہے یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے ...

... منیجر اخبار الجمعیۃ - دہلی

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol. xx No. 10. DELHI THURSDAY, A GUST 9, 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید ... منیجر الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی قبول اسلام ... منیجر الجمعیۃ دہلی

مسلمانان امروہہ کا جلسہ

ہندو منصف کے قومی تعصب پر احتجاج

شاہی مسجد کی دیوار پر ہندوؤں کا غاصبانہ قبضہ

مسلمانان اجمیر کا احتجاجی جلسہ

ہندوستان میں سیرۃ النبی کے شاندار مظاہرے

دیہات کے مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت

تبلیغی انجمنوں سے دردمندانہ اپیل

"مسلم راجستان"

ایک سکھ رئیس اعظم کا عطیہ

ہندو شعراء اور عشق رسول

ببھوا میں کتب خانہ کا افتتاح

جرمنی طلسمی آلہ

اگر بالکل کمزور آدمی صرف دو منٹ میں طاقتور ہونا چاہتے ہیں تو بوقت ضرورت جرمنی آلہ استعمال کریں پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا قیمت فی آلہ صرف ایک روپیہ چار آنہ (۱؎) محصول ڈاک بالکل معاف جھوٹ ثابت ہو تو دام واپس

پتہ جاپان ناولٹی سٹورز مقام پٹھان کوٹ

جلدی کیجئے اور آج ہی آرڈر کیجئے

آرشہ نیو واچ ایجنسی پوسٹ بکس ... کلکتہ

دنیائے عملیات

شیخ محمد یسین ... لودھیانہ (پنجاب)

اینٹی پائیریا

اینٹی پائیریا کمپنی چوک بازار مسلی گڑھ

فوراً ضرورت ہے

Manager The Kilton House, P. Box No. 6837, Bow Bazar, Calcutta.

سو روپیہ انعام

منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی پوسٹ بکس ...

مشہور و معروف و ترجمہ والا معجز نما سہ رنگ قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

... منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

بیس فی صدی سے پچاس فی صدی تک کفایت

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

تار کا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۶۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی-اے) معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی- یوم دوشنبہ ۲ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ ہجری مطابق ۱۳ اگست ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۱

احسن الکلام

خودکشی کا شبِ غم تجربہ کرنے نہ دیا
ہائے کیا بیخودیٔ عشق نے آفت ڈھائی

آبروئے ضبط نے رکھ لی دمِ گریہ میری
عشق نے بحرِ مصیبت میں ہمارے دل کو

موت نے وقت سے پہلے مجھے مرنے نہ دیا
مجھکو نظارۂ دیدار بھی کرنے نہ دیا

دامنِ خاک پر اشکوں کو بکھرنے نہ دیا
ہائے اس طرح ڈبویا کہ ابھرنے نہ دیا

وہ کوئی اور ہے عاشق نہیں ہرگز احسن
عشق میں جس کو مزا درد جگر نے نہ دیا

(از جناب احسن مارہروی)

معاصرین کے افکار و آراء

دلو استعمار اور لقمۂ عرب

[illegible]

عدالتوں میں قرآن کی قسم

[illegible]

کانگریس کو نقصان

[illegible]

کانگریس اور مہاسبھا

[illegible]

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

(البشیر)

دلچسپ حقائق و معلومات

آزادی کے پہاڑی سیدالندین عورتیں چار چار اور چھ چھ شوہر رکھتی ہیں۔ عام طور پر ایک ہی خاندان کے بھائی ایک ہی بیوی اور بچوں میں شریک رہتے ...

[illegible]

دریائے کراور نیلو کے کنارے کے قدیمی باشندوں کی ہر دلعزیز غذا مرا کیچڑ ہے۔ جب سیلاب آکر نکل جاتا ہے تو یہ لوگ جا کے کیچڑ جمع کرتے ہیں اور نارنگی کے برابر ...

[illegible]

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق ہو یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نو مسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے اور دوسروں کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون اسکے حجم اور اسکی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے کیا جا سکے۔ ایک نسخہ کی قیمت [illegible] علاوہ محصولڈاک۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس یا بیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمیعۃ - دہلی

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 10. DELHI THURSDAY, A GUST 9, 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمیعۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ازبلا منگا کر دیکھئے جس کو پڑھکر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے قیمت فی جلد [illegible] علاوہ محصولڈاک
منیجر الجمیعۃ دہلی

مسلمانان امروہہ کا جلسہ

ہندو منصف کے قومی تعصب پر احتجاج

[illegible]

شاہی مسجد کی دیوار پر ہندوؤں کا غاصبانہ قبضہ

مسلمانان اجمیر کا احتجاجی جلسہ

[illegible]

ہندوستان میں سیرۃ النبی کے شاندار مظاہرے

[illegible]

دیہات کے مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت

تبلیغی انجمنوں سے دردمندانہ اپیل

[illegible]

مسلم راجستان

[illegible]

ہندو شعراء اور عشق رسول

[illegible]

ایک سکھ رئیس اعظم کا عطیہ

[illegible]

بہبوا میں کتب خانہ کا افتتاح

[illegible]

جرمنی طلسمی آلہ

اگر بالکل کمزور آدمی صرف دو منٹ میں طاقتور ہونا چاہتے ہیں تو بوقت ضرورت جرمنی آلہ استعمال کریں پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا قیمت فی آلہ صرف ایک روپیہ چار آنہ (علاوہ محصولڈاک) بالکل معاف جھوٹ ثابت ہو تو دام واپس

پتہ:- جاپان ناولٹی سٹورز مقام پٹھان کوٹ

جلدی کیجئے اور آج ہی آرڈر دیکر ہم سے گھڑی منگا لیجئے

[illegible]

ارشد نیز واچ ایجنسی پوسٹ بکس [illegible] کلکتہ

دنیائے عملیات

میں

[illegible]

شیخ محمد یسین و فتح نسیم و ہمزاد و منکہ لودھیانہ پنجاب

اینٹی پائیوریا

[illegible]

اینٹی پائیوریا کمپنی چوک بازار علی گڑھ

فوراً ضرورت ہے

چند ایسے معتبر اور معقد اشخاص کی جو کلکتہ کی جانب کا اٹھاک دینا ... [illegible]

Manager The Milton House,
P. Box No. 6837, Bara Bazar
Calcutta.

سو روپیہ انعام

اس شخص کو دیا جائیگا جو ایسے شخص یا اشخاص کو گرفتار کرائے جو دوا فروش حکیم اجمل خاں مرحوم کے نام سے کسی مقام پر کر رہے ہوں۔

منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی پوسٹ بکس [illegible]

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

[illegible]

منیجر اخبار الجمیعۃ گلی قاسم جان دہلی

دس فی صدی سے پچاس فی صدی تک کفایت

[illegible]

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ :- "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ سہ روزہ دہلی

مدیر مسئول :- ہلال احمد زبیری (بی - اے)   معاون :- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی - یوم دوشنبہ ۲ / جمادی الاول ۱۳۵۳ھ ہجری مطابق ۱۳ / اگست ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۱

احسن الکلام

خودکشی کا شبِ غم تجربہ کرنے نہ دیا
ہائے کیا بیخودیِ عشق نے آفت ڈھائی
آبروِ ضبط نے رکھ لی دمِ گریہ میری
عشق نے بحرِ مصیبت میں ہمارے دل کو

موت نے وقت سے پہلے مجھے مرنے نہ دیا
مجکو نظارۂ دیدار بھی کرنے نہ دیا
دامنِ خاک پر اشکوں کو بکھرنے نہ دیا
ہائے اس طرح ڈبویا کہ ابھرنے نہ دیا

وہ کوئی اور ہے عاشق نہیں ہرگز احسن
عشق میں جس کو مزا دردِ جگر نے نہ دیا

(از جناب احسن مارہروی)

معاصرین کے افکار و آراء

دیو استعمار اور لقمۂ عرب

(زمیندار)

عدالتوں میں قرآن کی قسم

کانگریس کو نقصان

(الہلال)

کانگریس اور مہاسبھا

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

(البشیر)

دلچسپ حقائق و معلومات

طوطوں کی عمر کے متعلق تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ طوطے ۱۰۰ برس کی عمر تک زندہ رہتے ہیں۔

برطانوی لوہے کے کارخانوں میں کاریگر اور مزدور عورتیں زیادہ ہوتی جاتی ہیں - مردوں کی تعداد گھٹ رہی ہے۔

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق ہو یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہیے۔ اور دوسروں کو دکھانا چاہیے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے - ازبلا کی قیمت اسکے مضمون اسکے حجم اور اسکی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جا سکے - ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ / علاوہ محصولڈاک - جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس یا بیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ :- مینجر اخبار الجمعیۃ - دہلی

Regd. No. L 1793.

The Aljamiat

Vol. xx No. 10.   DELHI THURSDAY, AUGUST 9, 1934.   PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

منیجر الجمعیۃ دہلی

مسلمانانِ امروہہ کا جلسہ

ہندو مصنف کے مذہبی تعصب پر احتجاج

شاہی مسجد کی دیوار پر ہندو دکاندار کا غاصبانہ قبضہ

مسلمانانِ اجمیر کا احتجاجی جلسہ

جشن سیرۃ النبی صلعم

دیہات کے مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت

تبلیغی انجمنوں سے درد مندانہ اپیل

"مسلم راجستان"

(مہتمم عبدالغفار خاں)

ہندو شعراء اور عشقِ رسول

ایک سکھ رئیس اعظم کا عطیہ

بہوا میں کتب خانہ کا افتتاح

جرمنی طلسمی آلہ

اگر بالکل کمزور آدمی صرف دو منٹ میں طاقتور ہونا چاہتے ہیں تو بوقت ضرورت جرمنی آلہ استعمال کریں پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا قیمت فی آلہ صرف ایک روپیہ چار آنہ (عہ) محصولڈاک بالکل معاف جھوٹ ثابت ہو تو دام واپس

پتہ :- جاپان نائٹی سٹور ۳۵ مقام پٹھان کوٹ

مشہور و معروف و مترجم والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

دنیا کی علامات

فوراً ضرورت ہے

Manager The Milton House,
P. Box No. 6837, Bara Bazar,
Calcutta.

انٹی ملیریا

سو روپیہ انعام

منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی پوسٹ بکس ۲۲

بیس فی صدی سے پچاس فی صدی تک کفایت

بہترین کٹ پیس بے بنڈل قیمت - اسمعہ روپیہ - ا ۵ روپیہ نہایت کفایت اور چنا ہوا مال - مارکین - سلک - چھینٹ پوپلین - ململ - لٹھہ - رفل - سوتی - کریپ وغیرہ ایک گز سے گز تک کا ٹکڑا - ۱۵ روپیہ آرڈر کے ہمراہ آنا لازمی ہیں۔

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

تارکا پتہ۔ "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول۔ ہلال احمد زبیری (بی۔اے) — معاون۔ محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی۔ یوم دوشنبہ ۲ جمادی الاول ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۱۳ اگست ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۱

احسن الکلام

خودکشی کا شبِ غم تجربہ کرنے نہ دیا
ہائے کیا بیخودیِ عشق نے آفت ڈھائی
آبرو ضبط نے رکھ لی دمِ گریہ میری
عشق نے بحرِ مصیبت میں ہمارے دل کو

موت نے وقت سے پہلے مجھے مرنے نہ دیا
مجھکو نظارۂ دیدار بھی کرنے نہ دیا
دامنِ خاک پر اشکوں کو بکھرنے نہ دیا
ہائے اس طرح ڈبویا کہ ابھرنے نہ دیا

وہ کوئی اور ہے عاشق نہیں ہرگز احسنؔ
عشق میں جس کو مزا دردِ جگر نے نہ دیا

(از جناب احسن مارہروی)

دلچسپ حقائق و معلومات

[illegible]

معاصرین کے افکار و آراء

دیو استعمار اور لقمہ عرب

[illegible]

(زمیندار)

عدالتوں میں قرآن کی قسم

[illegible]

کانگریس کو نقصان

[illegible]

(البشیر)

کانگریس اور مہاسبھا

[illegible]

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق ہے یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے، اور دوسروں کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون اسکے حجم اور اسکی کتابت طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جاسکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ علاوہ محصولڈاک۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس بائیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں، پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار الجمعیۃ۔ دہلی

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 10. DELHI THURSDAY, A GUST 9, 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ازبلا منگا کر دیکھئے۔ منیجر الجمعیۃ دہلی

مسلمانان امروہہ کا جلسہ

ہندو منصف کے قومی تعصب پر احتجاج

[illegible]

شاہی مسجد کی دیوار پر ہندوؤں کا غاصبانہ قبضہ

مسلمانان اجمیر کا احتجاجی جلسہ

[illegible]

ہندو شعراء اور عشق رسول

[illegible]

ہندوستان میں سیرۃ النبی کے شاندار جلسے

[illegible]

ایک سکھ رئیس اعظم کا عطیہ

[illegible]

بہوا میں کتب خانہ کا افتتاح

[illegible]

دیہات کے مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت

تبلیغی انجمنوں سے دردمندانہ اپیل

[illegible]

(منیجر عبد الغفار خاں)

مسلم راجستان

[illegible]

جرمنی طلسمی آلہ

اگر بالکل کمزور آدمی صرف دو منٹ میں طاقتور ہونا چاہتے ہیں تو بوقت ضرورت جرمنی آلہ استعمال کریں پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا قیمت فی آلہ صرف ایک روپیہ چار آنہ (عہ) محصولڈاک بالکل معاف جھوٹ ثابت ہو تو دام واپس

پتہ:۔ جاپان ناولٹی سٹورز ۳۵ مقام پٹھان کوٹ

جلدی کیجئے اور آج ہی آرڈر دیکر ہم سے گھڑی منگا لیجئے

[illegible]

ایجنسی پوسٹ بکس ... کلکتہ

دنیا کی عملیات

[illegible]

اینٹی پائیریا

[illegible]

اینٹی پائیریا کمپنی چوک بازار علی گڈھ

فوراً ضرورت ہے

چند ایسے معتبر اور معقول اشخاص کی جو کمیشن کی جائے کا اسٹاک دینڈیلوں یا تین کی صورت میں اپنے پاس رکھیں اور اس کی فروخت کو بڑھائیں تنخواہ ایک سو پچاس روپے دی جائے گی۔ مکان کا کرایہ اور ملازموں کی تنخواہیں اس کے علاوہ ہوں گی۔ تمام خط و کتابت انگریزی میں ہونی چاہئے۔ مزید معلومات کیلئے حسب ذیل پتہ پر درخواست آنی چاہئے۔

Manager The Milton House,
P. Box No. 6837, Bara Bazar,
Calcutta.

سو روپیہ انعام

اس شخص کو دیا جائیگا جو ایسے شخص یا اشخاص کو گرفتار کرائے جو دوا فروشی حکیم اجمل خاں مرحوم کے نام سے کسی مقام پر کر رہے ہوں۔

المشتہر منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی پوسٹ بکس ۲۲

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں، کاغذ سفید ولایتی نادرہ ہے خوشنما ارغوانی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے، حاشیہ پر کامل تفسیر ہے [illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

بیس فی صدی سے پچاس فی صدی تک کفایت

بہترین کٹ پیس کے بنڈل قیمت۔ اسم روپیہ۔ ۱۰ کو روپیہ نہایت کفایت اور چنا ہوا مال۔ مارکین، سلک، چھینٹ، پوپلین، ململ، لٹھہ، رفل، سوتی کریپ وغیرہ ایک گز سے گز تک کا ٹکڑا۔ اسی روپیہ آرڈر کے ہمراہ آنا لازمی ہیں۔

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

[illegible] الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا

تقریر سیرت

حقائق اور علم شریعت کا بحر مواج

علم و عمل کی تکمیل انبیاء کرام کے ذریعہ ہوئی ہے

مادیات اور روحانیات کا فرق ۔ اور عقل انسانی کی بیچارگی

(از حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند)

انبیاء اور حکماء کا فرق

یہ بات تو در میان میں آگئی تھی ۔ ورنہ میں تو یہ عرض کر رہا تھا کہ آپ کے حکماء اور فلاسفر کے پاس تو محض قیاس اور تجربات ہیں لیکن انبیاء علیہم السلام کے پاس مشاہدہ اور علم الیقین ہے ۔ ان کا فرمان حق ہے اور فلاسفہ کا قول ظن اور وہ ظن بھی ہم کو یوں سمجھئے کہ اندھوں اور بہروں کا ایک گروہ ہے جو آنکھوں والوں اور کان والوں کا مقابلہ کرنے کی ناکام سعی کر رہا ہے ۔ اور تم جیسے احمق ان اندھے بہروں کی تقلید کر رہے ہو حضرت حق نے دونوں گروہوں کی کیا خوب مثال دی ہے فرماتے ہیں دیکھئے وما من دابۃ بارھواں پارہ مثل الفریقین کالاعمی والاصم والبصیر والسمیع ھل یستویان مثلا افلا تذکرون ۔

اندھوں کا ہاتھی

وہ قصہ تو آپ نے سنا ہوگا کسی گاؤں میں ایک دفعہ ہاتھی آگیا تھا ۔ لوگ ہاتھی دیکھنے کو گئے تو ایک اندھوں کی ٹولی بھی پہنچی اور ہاتھی کو ٹٹول کر دیکھنا شروع کیا کسی نے ...

جو جنت کے فرش پر لیے لکڑی اور مسرت کے ساتھ کروٹیں بدل رہا ہے ۔ جبریل علیہ السلام نے مجھ سے کہا اس شخص نے راستے میں سے ایک کانٹوں دار درخت کو کاٹ کر پھینک دیا تھا اس درخت سے راستہ چلنے والوں کو سخت تکلیف ہوتی تھی ہر شخص کی ٹوپی اور عمامہ کانٹوں میں الجھ جاتا تھا چونکہ اس نے راہگیروں کی تکلیف دور کی تھی اسلئے اس کو یہ بدلہ دیا گیا ہے ۔ وہ کہتا ہے چقلخوروں کے گلے چیرے جا رہے ہیں ۔ فرشتے آنکڑا ڈال کر ایک طرف کا کلہ چیر دیتے ہیں جب وہ دوسرا کلہ چیرتے ہیں تو پہلا کلہ درست ہو جاتا ہے ۔ یہ چقلخور اسی طرح عذاب میں مبتلا ہے ۔ وہ کہتا ہے سود خوار ایک خون کی نہر میں غوطے کھا رہا ہے جب وہ کنارے پر پہنچتا ہے تو فرشتے اس کے منہ پر پتھر مار کر پھر اسے خون کی نہر میں جانے پر مجبور کر دیتے ہیں ۔ وہ کہتا ہے زانی مرد اور زانیہ عورتیں آگ کے تنور میں عذاب کئے جا رہے ہیں آپ ان تمام باتوں پر ہنستے ہیں اور کہتے ہیں جب روح باقی نہیں رہتی اور جسم خاک میں مل جاتا ہے تو یہ عذاب و ثواب کس کو ہوتا ہے ۔ ...

انبیاء علیہم السلام کی تاریخ

اولاد آدم کی پیدائش

مسٹر آصف علی کا واقعہ

مادیات و روحانیات کا فرق

دنیا کی تاریخ

... لکھنے کو تاریخ ہے اور یورپ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے اس زمانہ کی تاریخ مرتب کرلی جس زمانہ میں کوئی تاریخ نویسی کا دستور نہ تھا ۔ لیکن اس تاریخ میں زیادہ سے زیادہ ماضی کے واقعات مرتب کئے گئے ہیں خواہ وہ جھوٹے ہی سہی یا سچے سہی لیکن ایسے بچے جن پر کوئی اصل یا قاعدہ مرتب نہیں کیا جا سکتا ۔

... اس نے جھنڈا لیا ہے تو اس کے قلب میں کوئی نامناسب خطرہ گزرا تھا جس کی وجہ سے یہ سلوک کیا گیا ہے ۔ وہ کہتا ہے میں ایک شخص کو جنت میں دیکھ کر آیا ہوں کہ وہ بے فکر جنت میں لوٹ لگا رہا تھا میں نے جبریل سے دریافت کیا یہ کون شخص ہے

تو کیا لیں گے اور کیا جواب دیجئے ۔ ... جب قرآن سے اللہ نے تو کیا کہتے ہوئے اٹھو گے ... فرشتے دوزخ میں لیجا رہے ہوں گے اور حضرت آدم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو توبہ والا تاہوں کہ شفاعت کرائیں گے ۔ اگر آپ نے رہائی نہ پائی تو اہل دوزخ کی ...

(باقی آئندہ)

اخبار الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی و دینداری کا ثبوت ہم پہنچایئے ۔

(منیجر الجمعیۃ ۔ دہلی)

عراق ریلوے

(۱) نجف ، کربلا ، کاظمین اور سامرہ اسلامی مقامات مقدسہ کی زیارت کا انتظام عراق ریلوے نے کیا ہے ۔ یہ سفر نہایت قلیل کرایہ اور کم وقت میں طے ہوگا دوران سفر میں ہر قسم کی آسائشیں بہم پہنچائی جائیں گی ۔

مکہ معظمہ کو جاتے ہوئے عراق کے مقامات مقدسہ کی زیارت کرو !

حجاج کے لئے کوپن ٹکٹ جاری کر دئے گئے ہیں جو ایک سو پچاس دن تک کارآمد ہوں گے ۔

۵۰ کلو وزن اسباب پر کوئی زائد کرایہ نہیں لگایا جائے گا ۔

شرح کرایہ درج ذیل ہے :-

بک "اے"

	تھرڈ کلاس	سیکنڈ کلاس
مقل (بصرہ) سے کربلا تک اور کربلا سے بغداد یا کاظمین (جوادین سٹیشن) تک اور کاظمین سے سامرہ تک اور واپس براستہ کاظمین مقل تک	۱۴/-/-	۴۲/-/-

"بک بی"

	تھرڈ کلاس	سیکنڈ کلاس
مقل بصرہ سے کربلا تک اور وہاں سے بغداد یا کاظمین تک اور واپس مقل تک	۱۲/۸/-	۴۰/-/-

ہندوستان میں حجاج کو صرف تیسرے درجے کے ٹکٹ مل سکتے ہیں ، سیکنڈ کلاس کی ٹکٹیں مقل کے مقام پر خریدی جاسکتی ہیں

تمام حجاج مقل (بصرہ) میں ہمارے ایجنٹ کو ملیں ۔ تین سال سے کم عمر کے بچے کا کرایہ معاف ہوگا ۔ اور ۱۲ سال سے کم عمر کے بچے کے لئے نصف ٹکٹ خریدنا ہوگا ۔

تمام شہروں کے مابین ریل گاڑیوں کی آمد و رفت روزانہ ہوتی ہے ۔

بغداد سے دمشق تک بذریعہ موٹر ۲۲ دن کا راستہ ہے (کرایہ موٹر وغیرہ بھی حکومت عراق کے زیر نگرانی مقرر ہوتا ہے) دمشق سے جدہ برائے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ ٹکٹوں اور تھرڈ کلاس کے حجاج کے متعلق مزید اطلاعات کراچی اور بمبئی کے سب ایجنٹوں سے حاصل کی جاسکتی ہیں جن کے پتے ذیل میں درج ہیں ۔

(۱) مولوی محمد باقر حاجی دیوجی جمال مسافر خانہ جیل روڈ عمر کھاڑی بمبئی ۔

(۲) مسٹر ای ای لوٹیا مانڈوی کوبواڑہ بمبئی نمبر ۳

(۳) دی آنریبل جائنٹ سکرٹری فیض پنجتنی پالاگلی بمبئی

(۴) حبیب حاجی رحمت اللہ کھادر کراچی

(۵) مسٹر عبدالعلی شیخ عیسیٰ جی معرفت یسٹر یوسف علی علی بھائی کریم جی اینڈ کمپنی نیپر روڈ کراچی

(۶) آنریبل سکرٹری فیض پنجتنی معرفت سیٹھ بھائی ، گوکل کوڈی گارڈن کراچی ۔

نوٹ :- حاجیوں کی ایسی جماعت جو ۱۰۰ افراد پر مشتمل ہو اور ایک ہی جہاز پر سفر کرے اس کرائے میں رعایت دی جاسکتی ہے ۔

اپنا مال بغداد کو بک کراؤ یا بل آف لیڈنگ براستہ عراق ریلوے روانہ کریں

۸۶

رسول اللہ صلعم کے دو تذکرے مفت

اسی مہینہ میں منگا لیجئے ۔ پھر نہیں ملیں گے

دہلی کا مشہور مذہبی ماہوار رسالہ نظام المشائخ چھبیس سال سے ہر ماہ ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ایک تذکرہ شائع کیا کرتا ہے ۔ جس میں نئے نئے عنوانوں سے حضور صلعم کی خصوصیات زندگی پر نہایت بلند پایہ مضامین لکھے جاتے ہیں ۔ پورے چھبیس تذکرے تو اب نہیں مل سکتے ۔ البتہ چند موجود ہیں ۔ اور ایک تازہ تذکرہ ابھی چھپ کر تیار ہوا ہے پچھلے بچے ہوئے تمام تذکروں کی ضخامت ڈیڑھ ڈیڑھ سو صفحے ہے لیکن تازہ تذکرہ کی ضخامت کتابی سائز کے تین سو صفحوں کے برابر ہے ۔ یہ دونوں تذکرے صرف ایک آنہ محصول بھیج کر آپ مفت حاصل کر سکتے ہیں بشرطیکہ اس ایک آنہ کے ساتھ نظام المشائخ کا سال بھر کا چندہ بھی بھیج دیں ۔ یہ رعایت فقط ایک مہینہ کے لئے ہے ۔ مہینہ بھر کے اندر اندر نظام المشائخ کا خریدار بننے والوں کو ایک تو مندرجہ بالا رعایت دی جائے گی کہ رسول اللہ صلعم کا ایک تذکرہ ... اور ایک تذکرہ تازہ مفت ملے گا اور دوسری رعایت یہ کہ

نظام المشائخ کا چندہ سالانہ ڈھائی روپے کی بجائے صرف ایک روپیہ

لے لیا جائے گا یعنی ایک روپیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تذکرے ساڑھے چار سو صفحے کے ملیں گے اور پھر سال بھر تک نظام المشائخ مہینے کے مہینے پہنچے گا ۔ نظام المشائخ کے ہر پرچہ کی ضخامت بڑے سائز کے ۸۰ صفحے ہوتی ہے ۔ نمونہ مفت منگا کر دیکھئے اور ایک رعایت اور سنئے ۔ سال بھر نظام المشائخ پڑھنے کے بعد اگر سال بھر کے پرچے صاف ستھری حالت میں واپس کر دیجئے گا تو ایک روپیہ جو اس وقت ادا کیجئے گا وہ واپس دیدیا جائے گا ۔

المشتہر :- منیجر رسالہ نظام المشائخ نمبر ۹۱ کوچہ چیلان دہلی

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

امریکہ میں تہذیب جدید کی کار فرمائیاں

شراب ، قمار بازی ، عریانی اور سینما کی عام وبا

مغرب کے جدید الحاد پر مغرب کا ماتم

آج ہمارے مافوق اور مفلوج دماغ یورپ کی مادی ترقی سے مرعوب ہیں اور ہماری فکری استعداد میں مغرب کی نقالی پر قربان کر دی گئی ہیں ۔ مغرب نے بے شک مادی ترقی کی مگر اس کے ساتھ وہ روحانی اور اخلاقی معیار کو قائم نہ رکھ سکا اور جس قدر اسکو مادیات میں کامیابی حاصل ہوئی اسی قدر وہ اخلاقیات سے دور جا پڑا ۔ اسلام نے اگر ایک طرف مادی ترقی کے دروازے تمام نسل انسانی پر کھولے تو دوسری طرف ...

(برتھ کنٹرول) اب تک ناجائز ہے ۔

کلرجی مین (پادری) اس "جدید الحاد" پر ماتم کناں ہیں مگر اس کے انسداد کی طرف وہ بھی خاص توجہ نہیں کرتے ۔ پہلے گھوڑ دوڑ قانوناً ممنوع تھی مگر اب نیویارک میں اس کو جائز قرار دیدیا گیا ۔ کیوں ؟ اس لئے کہ اس سے ہر سال حکومت کو ...... سو ڈالر کی آمدنی ہوگی ۔ نیواڈا میں ہر قسم کی قمار بازی کو جائز قرار دیدیا گیا ہے اور رینو آج طلاق کی طرح قمار بازی کا مرکز ہے ۔

قانون قمار بازی کے پیچھے کچھ اور ہی گل کھل رہا ہے یعنی عام لوگ مفلس ہو رہے ہیں اور متوسط طبقہ کی جیبیں خالی ہو گئی ہیں ۔ متعدد ریاستیں اور شہر قرض کے بار سے تباہ حال ہیں ۔ گزشتہ مہینہ نیویارک اور نیوجرسی کی کونسلوں نے لاٹری کو بھی جائز قرار دیدیا ہے ۔

مخش تصاویر کی فروخت بے حد ترقی پر ہے اور وہ فوٹو جو پہلے فحش کی وجہ سے فروخت نہیں کئے جا سکتے تھے وہ اب علانیہ دوکانوں کی زیب و زینت ہیں ۔

نیویارک میں رات کی مجلسیں رقص عریانی کے لئے مخصوص ہیں ۔ پہلے مخصوص جگہ پر باریک کپڑا باندھ لیا جاتا تھا مگر اب وہ بھی غائب ہو گیا اور خالص برہنگی منظر عام پر آگئی ہے ۔

کیا شاہ جاپان مشرف باسلام ہونگے ؟

جنرل میکاڈو بحیثیت خلیفۃ المسلمین !

ایک روسی اخبار کا انکشاف

روسی اخبار "ازفیسٹیا" نے منچوریا کی اس اطلاع پر کہ میکاڈو شاہ جاپان ممکن ہے مشرف باسلام ہو جائیں ذیل کا مقالہ سپرد قلم کیا ہے :

اگرچہ اس خبر پر کہ شاہ جاپان جنرل میکاڈو اسلام قبول کریں گے ہم یقین نہیں رکھتے مگر نفس خبر میں کوئی استبعاد نہیں ہے اور ممکن ہے کہ شاہ جاپان اسلام قبول کر کے دنیا کی عالمگیر برادری میں شامل ہو جائیں ۔ جنگ عظیم کے بعد جاپان ...

سہل نسخہ یہ ہے کہ اسلام قبول کر لیا جائے ۔ ان حالات کے پیش نظر کوئی بعید نہیں کہ شاہ جاپان اسلام قبول کرلیں ۔ اور ان کے ساتھ لاکھوں جاپانی حلقہ بگوش اسلام ہو جائیں ۔

اس کے بعد کیا ہوگا ؟ ممکن ہے کہ شاہ جاپان اسلامی خلافت کا بار اپنے کندھوں پر اٹھالیں !!!

پستہ قد میاں اور اسکی بیوی میں ان بن

عدالت میں طلاق کی درخواست

ایک شخص جس کا نام ... ہے خاصہ پستہ قد واقع ہوا ہے مگر اس پر بھی وہ اپنی بیوی پر غالب تھا کیونکہ اس کی بیوی بھی خیریت سے پستہ قد واقع ہوئی تھی اتفاق سے پستہ قد بیوی کو اللہ میاں نے ایک بچہ عنایت کیا ۔ بچہ کا ہونا تھا کہ اس کا قد لمبا ہونا شروع ہو گیا یہاں تک کہ وہ اپنے پستہ قد خاوند سے چار انچ نکل گئی ۔ اب تو خاوند بہت گھبرائے کہ یہ کیا مصیبت پیش آئی ۔ بیوی نے بھی یہ ستم ظریفی کی کہ خاوند کو پستہ قدی کا طعنہ دینا شروع کر دیا اور کئی دفعہ تو اس نے اپنے خاوند کی جانب ... جانے ہی رسید کئے ۔ آخر خاوند سے نہ رہا گیا اور اس مسلسل توہین سے نجات پانے کے لئے اس نے عدالت میں طلاق کی درخواست دیدی جس میں اس نے لکھا : "طویل بیوی اور پستہ قد خاوند کا نباہ نہیں ہو سکتا اسلئے طلاق کی اجازت دی جائے" اب یہ مقدمہ ... کی عدالت میں پیش ہے دیکھئے کیا فیصلہ ہوتا ہے ۔

دنیا کا عادل ترین اور رعیت پرور حکمران

انسداد مظالم کیلئے رعایا سے مشورہ

محبوب رعایا کو سلطان ابن سعود کی نصیحت

معاصر "ام القریٰ" اپنی اشاعت ... ربیع الثانی ... میں رقمطراز ہے کہ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود اپنی فرصت کے اوقات میں رعیت کے حالات تفتیش کرتے رہتے ہیں اور انسداد مظالم قیام عدل اور حقوق و واجبات میں مساوات کی تدبیروں پر غور فرماتے رہتے ہیں ۔ کبھی تو آپ مختلف مقامات میں تفتیش حالات کے لئے حکام کو بھیجتے ہیں اور کبھی خود بھی ان معاملات میں بنفس نفیس حصہ لیتے ہیں اور آپ جہاں بھی تشریف لیجاتے ہیں اس فرض کو سب سے پہلے انجام دیتے ہیں ۔

تین ہفتے ہوئے کہ آپ نے مقاصد مذکورہ کی تکمیل کے لئے دو دفعہ ...

دنیا میں بدترین بیویاں کون ہیں ؟

کالج اور اسکولوں کی پیداوار !

ڈاکٹر ولسن نے لاس انجلس انسٹی ٹیوٹ میں تقریر کرتے ہوئے ایک جدید راز کا انکشاف کیا ہے جس سے گرلز کالج اور اسکول کی لڑکیوں میں سخت ہیجان اور اضطراب پیدا ہو گیا ہے ۔ آپ نے اپنی طویل اور بسیط تقریر کے آخر میں پر زور الفاظ میں فرمایا کہ موجودہ دنیا میں بدترین اور ناقابل اعتبار بیویاں وہ ہیں جو کالجوں اور زنانہ اسکولوں کی پیداوار ہیں اور جو تعلیم پا کر ہم تک پہونچتی ہیں ۔

چوروں کی ایک عجیب نوٹ بک

جرائم کی فہرست اپنے ہی قلم سے

امریکہ کے کارخانوں میں سگرٹ نوشی کی تیاری

ضروری گزارش

بہار و خزاں

نثار :- مولانا ! ہمارے کوٹ پتلون اور ہیٹ کو دیکھ کر علماء کی پیشانی پر شکن پڑ جاتی ہے ۔ کیا یہ ان کی تنگ خیالی نہیں ہے ۔ کیا آپ کوٹ پتلون سے نفرت نہیں کرتے ۔ جب علماء کی دقیانوسیت کا یہ حال ہے تو فرمائیے مسلمانوں کا بیڑا غرق کیوں نہ ہو !

مولانا :- یہ سچ ہے کہ ہر غیر مند شخص کو اس نقالی اور پرفریب لباس سے نفرت ہے مگر اس پر تنقید کی گفتگو کی جا سکتی ہے ۔ طعن طعن سے آخر کیا فائدہ ؟ آپ لوگ اپنی زبان سے روشن خیال علم دوست وسیع النظر اور فراخ دل کہلاتے ہیں مگر تمہارے اخلاق کا یہ حال ہے کہ بغیر بدزبانی کے مذہب کے بارے میں گفتگو ہی نہیں کر سکتے ! اس پر بھی آپ روشن خیال اور ہم تنگ نظر اور دقیانوسیت کے پیکر !

روشن خیال جماعت کا اجتماع

مولانا عبدالسلام کو شکست دینے کا عزم

باطل کی شہ رگ پر حقائق کی ضرب

(۱۱)

دفتر جاتے تھا کہ مولانا عبدالسلام سے ملاقات ترک کر دے تاکہ اس قسم کے مسائل پر گفتگو ہی نہ ہونے پائے ۔ وہ پہلی ہی نشست میں مولانا کے دلائل اور زور بیان کی ذہنیت تسلیم کر چکا تھا مگر ... کی برکت سے اس کا زبان سے اعتراف بھی نہیں کرتا تھا ۔ ...

... فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ ۔ ان لوگوں کو خوشخبری ہو جو باتوں کو سنتے ہیں اور ان میں سے اچھی بات کو اختیار کر لیتے ہیں ۔ ایسے لوگوں کو باری تعالیٰ نے اولوالالباب یعنی ارباب دانش اور بینش قرار دیا ہے ۔ ایسی ہی قوم رفیع المرتبت اور اولوالعزم کہلاتی ہے جو اپنے مرکز سے نہ ہلے مگر دنیا کی تمام خوبیوں اور بھلائیوں کو جمع کر لے ۔ اسی کی تعلیم قرآن کریم نے دی ہے ۔ (باقی آئندہ)

... و اصول پر تمسخر کرنے والے اور چرب زبانی میں سب کے استاد تھے ۔ مغرب پرستی کا یہ حال تھا کہ اپنے سینہ پر صلیب کا نشان لگائے پھرتے تھے تاکہ یورپین لوگ خوش ہوں ۔ ان کا خیال تھا کہ قرآن کریم (نعوذ باللہ) ایک بیکار اور ناقابل عمل کتاب ہے ۔ وہ مغربی فلسفہ کے خاص ماہر سمجھے جاتے تھے اور دانش فروشان مغرب کے اقوال ان کی نوک زبان تھے ۔ ان تمام "خوبیوں" نے ان کو مولانا عبدالسلام سے گفتگو کرنے کا اہل بنا دیا تھا اس لئے دوستوں کے مشورہ سے اس مہم کو سر کرنے کے لئے وہی منتخب ہوئے ۔ آج یہ سب حضرات مولانا کے مکان پر تشریف لائے ۔ مولانا نے ان سب کا خیر مقدم کیا اور تشریف آوری کا شکریہ بھی ادا کیا ۔ یہاں نثار جو ہالی اعتبار سے بہت خستہ تھے مگر کوٹ پتلون اور ہیٹ کی نمائش اور شوخی اور گستاخی میں سب سے بڑھے ہوئے تھے ۔ مولانا سے یوں مخاطب ہوئے ۔

نثار :- ہمارا تو خیال تھا کہ آپ ہم جیسے ملحدوں اور رندانِ مشربوں سے بات بھی نہ کریں گے بلکہ کان پکڑ کر نکال دیں گے مگر آپ نے شاید میاں اختر کی خاطر اس حرکت کا ارتکاب نہیں کیا ۔ خیر یہ بھی غنیمت ہے ۔

مولانا :- اسلام میں تو بدگمانی کو گناہ قرار دیدیا گیا ہے مگر شاید کالجوں کی تعلیم میں اس کو بھی کوئی فن قرار دیدیا ہوگا ۔ یا یہ بھی نئی روشنی کی کوئی خصوصیت ہوگی ۔

نثار :- (شوخی سے) دوسرے مولویوں کا تو یہی حال ہے مگر خیر آپ اس نقص سے بری ہیں ۔

مولانا :- آپ کن کن مولویوں کے پاس تشریف لے گئے تھے اور کتنی دفعہ جناب کے دھکے دیکر نکالا گیا ؟ صاف کیوں نہیں کہہ دیتے کہ آپ کو بھی ان سچے علماء کے پاس جانے کی کبھی توفیق ہی نہیں ملی !

نثار :- خدا مولویوں سے دور ہی رکھے !

مولانا :- پھر یہ بہتان طرازی کیوں کی کہ علماء کان پکڑ کر نکال دیا کرتے ہیں ؟ موجودہ تعلیم نے خدا کا خوف تو دل سے نکال ہی دیا ہے شاید ضابطۂ اخلاق سے بھی آپ آزاد ہو گئے ہیں ۔

رنگون کونسل کا صدر برطرف نہ ہوگا

رنگون ... رنگون کونسل کے اجلاس میں ایک برمی پونگی ... جیل میں رکھی ہے کے سوال پر بحث کرنے کے لئے نوٹس دیا ہوا تھا ... نے صدر کو بتایا کہ ان کی زندگی کو وری خطرہ نہیں ہے ۔ اس پر تحریک پیش کرنے کی اجازت نہ دی گئی ۔

کل صدر کے خلاف عدم اعتماد کا ریزولیوشن ۱۸ ووٹوں کی کثرت سے پاس ہوا تھا آج صدر نے گورنر کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں اس ریزولیوشن کو منظور کرنے سے انکار کر دیا ۔ اور لکھا کہ ایسی معمولی وجوہات کی بنا پر میں کسی صدر کی ...

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے ۔

سرمہ آنکھوں کی خارش ، سرخی ، دھند ، جالا ، پھولا ، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا پرانے سے پرانے رہے کیلئے خصوصاً بے حد مفید ہے اسکے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ امراض کا ازالہ ہو جاتا ہے جن لوگوں کو کسی قسم کا مرض نہیں ہے وہ بھی اس کا استعمال کر کے اپنی آنکھوں کی حفاظت کرتے ہیں ۔ انشاء اللہ ان کی آنکھوں کو کسی قسم کا مرض لاحق نہ ہوگا ۔ قیمت فی تولہ ... ماشہ کی شیشی ...

سرمہ یہ سرمہ بھی ملکی طرح تمام امراض چشم سوائے روہا اور پلکوں کے گرنے کے لئے مفید ہے خصوصاً موتیا بند کے ابتدائی پانی کو نکال دیتا ہے اگر پانی جم گیا ہو تو اس کا استعمال مفید نہ ہوگا طلبا یا دوسرے حضرات جو نوشت و خواند کا کام زیادہ کرتے ہیں ان کے لئے خاص کر اس سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے عینک لگانے سے پہلے اگر اس سرمہ کا استعمال شروع کریں تو انشاء اللہ عینک کی ضرورت نہ پڑے گی قیمت فی تولہ ... ماشہ کی شیشی ...

محصول ڈاک و پیکنگ بذمہ خریدار ۔

(مولانا) نورالدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں اپنے اکسیری تاثیرات سے بیرون ہند میں بھی مقبول عام ہو چکی ہیں ، قبض بدہضمی ، خون اور منی کی خرابی دکھی بجریان ، احتلام ، سرعت انزال وغیرہ شکایتوں کو جلدی روز میں دور کرنے میں لاثانی ثابت ہو چکی ہیں ۔ ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں ۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ (عہ) پانچ ڈبیاں للعہ ۔

وید شاستری ۔ جام نگر کاٹھیاواڑ

کاشغر میں دو ہزار چینی فوج پہونچ گئی

دو شہروں پر روسی فوج کا قبضہ۔ ہوائی جہاز بھی پہونچنے والے ہیں

روس، چینیوں کی امداد کر رہا ہے

شملہ ۹ اگست۔ کاشغر کی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ ارمچی سے چینی جنرل کنھگان صلع کا ایک دستہ جس میں چار سو چینی اور دو ہزار مسلمانوں کی فوج (جن میں زیادہ تر ترک ہیں) کے ساتھ جنرل محمود کی کمان میں یہاں پہونچ گئے ہیں چونکہ تنگانیوں کی شکست کے بعد کاشغر پر کوئی ذمہ دارانہ حکومت قائم نہ تھی اور لوٹ مار کا بازار گرم تھا اس لئے چینیوں کی آمد سے ... شہریوں نے اپنی امداد ... کی ... برطانوی قنصل خانہ کے احاطہ میں گھس کر چار چینی مر چلے ... کاشغر کی صورت حال اطمینان بخش ہے مگر جنرل کنھگان اور جنرل محمود کے نقطہ نظر میں اختلاف پایا جاتا ہے یارقند کی سڑکوں پر چینی فوجی دستے متعین کر دئے گئے ہیں۔ روسی فوج نے جو سفید روسیوں پر مشتمل ہے ... پر قبضہ کر لیا ہے ... بہت جلد ہوائی جہاز پہونچنے کی توقع ہے۔ یہ بات پایہ ثبوت کو پہونچ گئی ہے کہ روس، چینی حکومت کی امداد کر رہا ہے۔

قومی مطالبہ کو پورا کئے بغیر ہندوستان میں امن قائم نہیں ہو سکتا

وائسرائے ہند اور وزیر ہند سے ڈاکٹر انصاری کی کھری باتیں

وزیر ہند کا معنے خیز جواب

بمبئی ۱۱ اگست۔ اخبار "سن" کو یہ تار موصول ہوا ہے کہ مختصر قیام کے بعد ڈاکٹر انصاری لندن سے روانہ ہو گئے ہیں۔ روانگی سے پہلے انہوں نے ہندوستان کے معاملات میں دلچسپی رکھنے والے ہندوستانیوں اور انگریزوں اور سر سیموئل ہور اور لارڈ ولنگڈن سے ملاقات کی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ وزیر ہند کے ساتھ ملاقات کے دوران میں ڈاکٹر انصاری نے کانگریس کے مطالبات کا اعادہ کیا اور کہا کہ جب تک ہندوستان کا قومی مطالبہ پورا نہ کیا جائے گا۔ ملک میں امن نہیں ہوگا۔ وزیر ہند نے رجعت پسندوں کی قدامت پسندی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر چرچل اور لارڈ لائڈ اپنی مخالفانہ قدامت پسندی شروع نہ کرتے تو ہم بہت آگے نکل جاتے۔

معلوم ہوا ہے کہ وزیر ہند نے اشارتاً یہ بھی کہا کہ اگر ملک کے منتخب شدہ نمائندے متفقہ مطالبات پیش کریں تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ اور یل کے سلیکٹ کمیٹی کے مرحلہ پر معاملات کو بہت حد تک سلجھایا جا سکتا ہے۔ سیاسی حلقوں میں افواہ ہے کہ پارلیمنٹ کے ممبروں پر ہندوستانیوں کے زور ڈالنے کی غرض سے قوم پرستوں کا ایک وفد لندن آئے گا۔ وفد غالباً پارلیمنٹ میں بل پیش ہونے کے موقعہ پر آئے گا۔

مسودۂ قانون حجاج

شاہ مسعود احمد صاحب کی ترمیمات

براق شریف کا دروازہ بند کرنے کا حکم

یہودیوں کا احتجاج رنگ لایا

دہلی سے ارکان جمعیۃ علماء ہند کی روانگی

دارالحکومت

دہلی میں آنریری مجسٹریٹوں کا تقرر

سرکاری اعلان

دہلی کی فصیل گرائی جائیگی

ہندو قومیت کا ایک خاصہ

اختلاف ہونے پر خوشی کا اظہار

کیتھولک گرجا پر اشتراکیوں کا حملہ

ہوائی جہاز سے گولہ باری

تین شیر فروشوں کو سزائے قید

انگلستان اور جرمنی میں تجارتی معاہدہ

اسلحہ خانہ کو ڈائنامیٹ سے اڑانے کی سازش

کلکتہ میں چار شخصوں کے خلاف مقدمہ

پنڈت رام چندر کا مقدمہ واپس لے لیا گیا

لندن اور جاپان کے درمیان ٹیلیفون

لال قلعہ میں تخت شاہی پر بیٹھنے کا الزام

ڈائنامیٹ چوری ہو گیا

ہزاروں اشخاص کے سامنے پھانسی

سندھ کے ڈاکو تختہ دار پر

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

جرمنی میں بیروزگاروں کی کمی

انتقادات

قاعدہ عربی جدید

چین میں قحط سالی کی مصیبت

پچاس لاکھ انسان فاقہ میں مبتلا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۲ جمادی الاول ۱۳۵۳ہجری

معلمین حجاج کا مسودۂ قانون

مسلم ارکین اسمبلی کا فرض

اسمبلی میں حج کے متعلق تین مسودات قانون پیش کئے گئے تھے۔ دو منظور کئے جا چکے ہیں اور ان کی تنفیذ بھی ہو چکی ہے۔ ایک مسودۂ قانون جو ان تینوں میں سب سے زیادہ مضرت رساں اور سب سے زیادہ خطرناک تھا وہ ہنوز باقی ہے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکومت اس مسودۂ قانون کو بھی موجودہ اسمبلی سے منظور کرا کے چھوڑے گی اور جس طرح دوسرے مسودات قانون میں رائے عامہ کو پامال کیا گیا ہے اسی طرح اس مسودہ میں بھی مسلمانوں کی عام خواہش اور متفقہ مطالبہ کو ٹھکرا دیا جائے۔ ... اگست کو سر جوزف بھور نے اسمبلی میں آئندہ ہفتہ کے پروگرام کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ دوسرے نمبر پر معلمین حجاج کا مسودۂ قانون ...

شذرات

الجزائر میں ہنگامہ

ڈاکٹر انصاری کا انتباہ

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

نام نہاد نیشنلسٹ پارٹی

قومی مطالبہ کو پورا کئے بغیر ہندوستان میں امن قائم نہیں ہوسکتا

وائسرائے ہند اور وزیر ہند سے ڈاکٹر انصاری کی کھری باتیں

وزیر ہند کا معنے خیز جواب

بمبئی ۱۱ اگست۔ اخبار "سن" کو خبری تار موصول ہوا ہے کہ مختصر قیام کے بعد ڈاکٹر انصاری لندن سے روانہ ہوگئے ہیں۔ روانگی سے پہلے انہوں نے ہندوستان کے معاملات میں دلچسپی رکھنے والے ہندوستانیوں اور انگریزوں اور سر سیموئل ہور اور لارڈ ولنگڈن سے ملاقات کی۔

کاشغر میں دو ہزار چینی فوج پہونچ گئی

دو شہروں پر روسی فوج کا قبضہ۔ ہوائی جہاز بھی پہونچنے والے ہیں

روس چینیوں کی امداد کر رہا ہے

شملہ ۹ اگست۔ کاشغر کی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ ارمچی سے چینی جنرل کنجنگان مع اپنی فوج کے ... کاشغر پہونچ گئے ہیں ...

دار الحکومت

دہلی میں آنریری مجسٹریٹوں کا تقرر

سرکاری اعلان

دہلی سے ارکان جمعیۃ علماء ہند کی روانگی

دہلی کی فصیل گرائی جائیگی

کیتھولک گرجا پر اشتراکیوں کا حملہ

ہوائی جہاز سے گولہ باری

تین غیر فروشوں کو سزائے قید

اسلحہ خانہ کو ڈائنامیٹ سے اڑانے کی سازش

کلکتہ میں چار ملزموں کے خلاف مقدمہ

پنڈت رام چندر کا مقدمہ واپس لے لیا گیا

لال قلعہ میں تخت شاہی پر بیٹھنے کا الزام

ہزاروں اشخاص کے سامنے پھانسی

سندھ کے ڈاکو کو تختہ دار پر

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

چین میں قحط سالی کی مصیبت

پچاس لاکھ انسان فاقہ میں مبتلا

براق شریف کا دروازہ بند کرنے کا حکم

یہودیوں کا احتجاج رنگ لایا

ہندو قومیت کا ایک خاصہ

اختلافات ہونے پر خوشی کا اظہار

انگلستان اور جرمنی میں تجارتی معاہدہ

لندن اور جاپان کے درمیان ٹیلیفون

ڈائنامیٹ چوری ہوگیا

جرمنی میں بے روزگاروں کی کمی

انتقادات

قاعدہ عربی جدید

مسودہ قانون حجاج

شاہ مسعود احمد صاحب کی ترمیمات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۲ جمادی الاول ۱۳۵۳ ہجری

معلمین حجاج کا مسودہ قانون

مسلم ارکین اسمبلی کا فرض

شذرات

الجیریا میں ہنگامہ

ڈاکٹر انصاری کا انتباہ

حوادث واحکام

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

"نام نہاد نیشنلسٹ پارٹی"

فسادات آگرہ

جمعیۃ علماء صوبہ متحدہ کی تحقیقاتی رپورٹ

(از مولانا محمد عمر صاحب ناظم جمعیۃ علماء صوبہ متحدہ)

جن فسادات آگرہ کی خبر اخبارات میں پڑھتے ہی آگرہ گیا۔ اور میں نے کئی دن رہ کر تحقیقات کی۔ یہاں میں سب سے پہلے ہندو مسلم اکابرین سے ملا۔ میں تحقیقات سے جن حقائق پر پہنچا ہوں وہ یہ ہیں۔

کامل مارکیٹ کے اوپر سیٹھ کو کامل صاحب کا مکان ہے ان کے مکان کے متصل ایک مسجد ہے۔ اس محلہ میں قریب قریب سب ہندو صاحبان رہتے ہیں۔ صرف چند مسلمانوں کے مکانات ہیں۔ سیٹھ کو کامل صاحب کے اس مکان میں نہ کبھی آرتی بجائی جاتی تھی نہ کوئی اکھاڑہ قائم تھا۔ ...

عربوں اور یہودیوں میں جنگ کے بعد الجیریا کی خطرناک حالت

فرانسیسی افواج اور پولیس نے عرب آبادی کا محاصرہ کر لیا

بائیس یہودی ہلاک۔ لوٹ مار اور آتشزدگی۔ ستر افراد گرفتار

پیرس ۸ اگست۔ فرانس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ الجیریا میں عربوں اور یہودیوں میں جو خونریز ہنگامہ ہوا تھا اس میں ۹۰ اشخاص ہلاک اور مجروح ہوئے۔ ہلاک شدگان میں ۲۲ یہودی اور ۵ مسلمان ہیں اب تک ستر اشخاص گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

الجیریا ۸ اگست یہاں عربوں اور یہودیوں کے ہنگامہ کو فرانسیسی فوج اور پولیس نے آکر ختم کر دیا ہے۔ کل یہودی اور مسلمان مقتولین کا جنازہ اٹھایا جائے گا اس کے لئے حکام نے زبردست انتظامات شروع کر دئے ہیں تاکہ دوبارہ فساد نہ ہو ...

"میں گاندھی جی کو دشمن سمجھتا ہوں"

بھائی پرمانند کا جوش تعصب

شملہ ۹ اگست۔ کل لالہ رام لال آدم پوری منیجر کھادی بھنڈار نے بھائی پرمانند جی ایم۔ ایل۔ اے کی رہائش گاہ پر برائے بیع ... کھادر خریدنے سے لاچار ہوں۔ ... (دویر لعانت)

بحری قوت قائم کرنے کا بل

منتخبہ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا

ہندوستانی ہوا باز کا کوئی پتہ نہیں لگا

گاندھی جی نے برت شروع کر دیا

اسمبلی میں فوجی سکرٹری کا بیان

اٹلی میں سیاسی اسیران کو عام معافی

مسلمانوں نے انتہائی توہین کے باوجود صبر سے کام لیا

شفاخانہ پلول کے گدھے کا نام احمق تھا؟

ناظم جمعیۃ علماء ہند کے نام ممبران اسمبلی کے جوابات

الجمعیۃ کی گذشتہ اشاعت میں پلول کے ڈسٹرکٹ ہسپتال کے ڈاکٹر اور ڈسٹرکٹ بورڈ کی انتہائی توہین آمیز و اشتعال انگیز روش کا ذکر کیا جا چکا ہے اور وہ خط و کتابت بھی شائع کی جا چکی ہے جو اس موضوع پر حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند اور آنریبل سر میاں فضل حسین ممبر ایگزیکٹو کونسل کے درمیان ہوئی تھی۔ نیز یہ بھی بتایا جا چکا ہے کہ حضرت ناظم جمعیۃ نے ایک مکتوب اراکین اسمبلی کے نام بھی ارسال فرمایا تھا جن میں سے بعض کے جوابات موصول ہو چکے ہیں۔

شاہ مسعود احمد صاحب ایم۔ ایل۔ اے نے حضرت مولانا کو مطلع فرمایا ہے کہ موصوف کی ملاقات ہوم ممبر سے ہوئی اور اس نے اطمینان دلایا کہ یہ نام بدلا جائے گا ... بہرحال اس غلطی کی تلافی کی طرف سرکاری حلقوں میں بھی توجہ مبذول ہو گئی ہے۔

امریکہ میں خوفناک شدت کی گرمی اور خشک سالی

دس لاکھ مویشی ذبح کر دئے گئے۔ ۶۰ لاکھ اور ذبح کئے جائیں گے

گرمی اور باد سموم سے پندرہ سو اشخاص کی ہلاکت

نیویارک ۸ اگست۔ یہاں گرمی اپنے انتہائی درجہ کو پہنچی ہوئی ہے سایہ میں درجہ حرارت ۱۱۲ ہے۔ مغرب وسطی کی ریاستوں میں گرمی کی شدت نے جان و مال کا سخت نقصان کیا ہے ... ۱۵۰۰ اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔ خشک سالی اور ... دس لاکھ مویشی ذبح کر دئے گئے ہیں ... پچاس لاکھ مویشی اور ذبح کئے جائیں گے۔

مسودہ قانون معلمین حجاج

حاجی وجیہ الدین صاحب کا مدلل اختلافی نوٹ

ڈاکوؤں کی گولیوں سے ایک شخص ہلاک

بارش سے چھ سو مکانات منہدم

کانگریس کا ضبط شدہ روپیہ واپس نہیں ہوگا

ڈاکوؤں کے دھوکے میں بے گناہ کا خون

پشاور کی رنڈیوں کو اخراج کا حکم

اسلحہ اور مادہ آتشگیر برآمد ہوا

کارتوس برآمد ہونے کے الزام میں گرفتاری

جاٹوں کے فساد میں ایک شخص ہلاک

مولانا آزاد سبحانی گرفتار کر لئے گئے

باغیانہ تقریر کرنے کا الزام

موجودہ اصلاحات کو ہندوستان قبول نہیں کرے گا

لندن میں ڈاکٹر انصاری صاحب کا بیان

چین میں آہنی جوتوں کا استعمال ممنوع

ایک عجیب واقعہ

ایک شخص ہسپتال کی دوائی پیتے ہی ختم ہو گیا

پنڈت جواہرلال رہا نہیں کئے جائیں گے

کونسل آف اسٹیٹ میں خان عبدالغفار خاں کا ذکر

سزائے موت کا حکم سننے پر "ہٹلر زندہ باد"

تحفہ خوبصورتی

سفید بالوں کو دائمی سیاہ رنگت پر لانے والا — بال سیاہ تیل

جرمنی طلسمی آلہ — جرمن کمرشل ایجنسی مقام پٹھان کوٹ

برص کا خاص علاج — منیجر بالین بوٹی دواخانہ

موتیابند — Haryyasram, Panchpota (Bengal)

ضرورت ہے

قابل کارگذار سپروائیزران تنخواہ ۶۰-۷۵ روپیہ اور منیجران ۳۰-۶۰ روپیہ ماہوار برائے فروختگی کٹ میں سگریٹ جس صاحب کو ... سیکورٹی کرنے کیلئے عمر، تعلیم اور تجربہ واضح طور پر تحریر کریں۔
مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

دنیائے عملیات

فوراً ضرورت ہے — Manager, The Milton House, P. Box No. 6837, Bara Bazar, Calcutta.

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

بچوں والو ہوشیار — بال جیون گھٹی

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 11. DELHI MONDAY AUGUST, 13, 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی
قرآن مجید

پادری کی لڑکی
قبول اسلام
مینیجر الجمعیۃ دہلی

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ دہلی سہ روزہ

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی۔اے) معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم پنجشنبہ ۵ جمادی الاول ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۱۶ اگست ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۲

تجلیاتِ اُفق

گل بداماں چمن عالمِ امکاں مجھے
قطع ہے رشتۂ داماں و گریباں مجھے
خواہشِ کثرتِ نظارہ، الٰہی توبہ
دہر میں مظہرِ صورتگرِ ہستی ہوں میں
میں زمیں پر ہوں مگر دیکھ کے رفعت میری
درخورِ ذوقِ طلب مایۂ ہستی ہی نہ تھا
بیکسی ہائے شبِ ہجر الٰہی توبہ
کہہ رہا ہے یہ مرے داغِ تمنا کا فروغ
آپ بیتی ہے اسیرانِ قفس کے لب پر

یعنی ہے محفلِ ہستی میں چراغاں مجھے
ہوئے ہیں سرے جذبات نمایاں مجھے
ہوگئیں میری نگاہیں بھی پریشاں مجھے
یعنی روشن ہے چراغِ رہِ عرفاں مجھے
آسماں والے ہیں انگشت بدنداں مجھے
لوگ کیا پوچھتے ہیں موجبِ حرماں مجھے
تھے خیالات پریشاں بھی گریزاں مجھے
نخلِ عشق کی شمعیں ہیں فروزاں مجھے
کوئی کہتا نہیں رودادِ گلستاں مجھے

جاؤ جمعیتِ خاطر ہو افق تم کو نصیب
نہ سنو میرے خیالات پریشاں مجھے

(از جناب افق کاظمی امروہہ)

معاصرین کے افکار و آراء

عقل ہو تو سمجھو!

جرمن باشندہ کی جان کی قیمت

اغوا یا

حکومت کو سرحدی زعماء کا چیلنج

دلچسپ حقائق و معلومات

ازبلا چھپ کر تیار ہوگئی!

ملنے کا پتہ منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

ناظم جمعیت العلماء صوبہ سرحد کا دورہ

یونس صاحب ناظم جمعیت العلماء تحصیل صوابی نے مجلس استقبالیہ کو کامیاب بنانے کی غرض سے ضلع پشاور میں متعدد مقامات کا دورہ کیا اس سلسلہ میں انہوں نے خوانین و روساء و دیگر معززین سے تبادلہ خیالات کیا۔ چنانچہ ہر ایک نے مجلس استقبالیہ کے لئے خندہ پیشانی سے اپنی خدمات پیش کرنے

اراکان ندوۃ العلماء کا مبارک اقدام
سفیر دار العلوم کی یادگار

اہل بہار پر نئی مصیبت
ریلیف کا غیر تسلی بخش کام

اخبار الجمعیۃ کیلئے
ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نارو ہے حنا شدہ ارغوانی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو خلاصہ ہے نادر تفسیر کا مثل ابن کثیر، ابن جریر، در منثور، خازن، ابن کبیر، مدارک، موضح القرآن، ضحاک، مسند حاکم، ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، مسند بزار، مسند امام احمد، اسباب شان نزول از جلال الدین سیوطی اور تمام کتب احادیث اور جس میں تمام احکام قرآن و مسائل، قصص تاریخ حکایات ظاہری و باطنی اشارات غرضیکہ تفسیر کی جو مایہ الامتیاز خصوصیات ہو سکتی ہیں وہ سب اس کے حاشیہ پر موجود ہیں نیز اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے جس کے پانچ حصہ ہیں اول حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر تمام پیغمبروں کی سوانحعمریاں اور انکی تمام لڑائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپ کے خلاف انجام دی تھیں اور آپ کے وہ تمام خطوط مع ترجمہ درج ہیں جو آپ نے اس زمانہ کے کافر بادشاہوں کے نام بغرض دعوت اسلام روانہ فرمائے تھے بعد میں خلفاء راشدین کے کامل حالات ہیں حصہ دوم میں فضائل القرآن و اسرار حصہ سوم میں خاندان نقشبندیہ قادریہ، سہروردیہ اور چشتیہ کے بزرگوں کے مخفی اعمال قرآن و خواص جملہ سورتوں اور آیتوں اور پورے قرآن کے تعویذ ہیں اور تعبیر خواب اور ترکیب فالنامہ کے ساتھ درج ہیں پانچویں حصہ میں قرات کا بیان اور خاص رعایتی ہدیہ مجلد چرمی ... محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

اب ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہے
روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

حیات حافظ رحمت خاں

کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہوگئی
مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔اے علیگ بریلوی جس میں
آنریبل سر سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے
اور جسکی عالیجناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم اے مقیم لندن نے
مبلغ ایک ہزار روپے سے قدر دانی فرمائی ہے
حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۳۰ کاغذ چکنا، چمکدار، کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ دہات لون کی چھپی ہوئی نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت تین روپے (عہ)
المشتہر منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

جنت و دوزخ — پاک زندگی — تحفۃ الحبیب — سیرۃ الحبیب — احسن الوظائف — تعلیم الاسلام — فتاویٰ رشیدیہ — خطبہ صدارت

ملنے کا پتہ منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم
مع
خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تقریر سیرت

آلٰہیات اور علم شریعت کا بحر مواج

ربوبیت عامہ اور نسل انسان کی پیدائش کے مقاصد مہمہ

مکارم اخلاق اور روحانی امور کی تکمیل کے لئے انبیاء کرام کی بعثت

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند)

حضرت داؤد و آدم علیہما السلام کی مناسبت

جہاں تک واقعہ کا تعلق تھا وہ تو میں نے عرض کردیا لیکن یہ بھی جناب کو معلوم ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی تمام اولاد میں سے حضرت داؤد کو کیوں اختیار کیا اور اپنی عمر کا ایک حصہ حضرت داؤد کو کیوں ہبہ کیا حضرت آدم اور حضرت داؤد میں ایک ...... ابوۃ و بنوۃ کی مناسبت تو تھی ہی لیکن ایک مناسبت اور بھی تھی ،

حضرت آدم کو ملائکہ کا سجدہ کرنا

حضرات! واقعات ماضیہ اور گزشتہ تاریخ کا ایک واقعہ یہ بھی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام جن کے پیدا کرنے کا پہلے اعلان ہوچکا تھا مسجود ملائک بنائے گئے۔ کائنات میں اس وقت بہترین مخلوق ملائکہ ہی تھے۔ اور ان سے کہا گیا۔ اسجدوا لآدم۔ اس سجدے کی غرض و غایت اگرچہ حضرت آدم کی عظمت ...

سجدہ یا حلف وفاداری

حضرت آدم و داؤد علیہما السلام کی لغزش

یوم میثاق کے دو اقرار نامے

افضلیت رسالت کی عمومیت

(باقی صفحہ ۳ پر ملاحظہ فرمائیے)

رسول اللہ صلعم کے دو تذکرے مفت

اسی مہینہ میں منگا لیجئے۔ پھر نہیں ملیں گے

دہلی کا مشہور مذہبی ماہوار رسالہ نظام المشائخ چھبیس سال سے ہر ماہ ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک تذکرہ شائع کیا کرتا ہے جن میں نئے نئے عنوانوں سے حضور صلعم کی خصوصیات زندگی پر نہایت بلند پایہ مضامین لکھے جاتے ہیں۔ پورے چھبیس تذکرے تو اب نہیں مل سکتے البتہ چند موجود ہیں اور ایک تازہ تذکرہ ابھی چھپ کر تیار ہوا ہے۔ پچھلے بچے ہوئے تمام تذکروں کی ضخامت ڈیڑھ ڈیڑھ سو صفحے ہے لیکن تازہ تذکرہ کی ضخامت کتابی سائز کے تین سو صفحوں کے برابر ہے یہ دونوں تذکرے صرف ایک آنہ محصول بھیج کر آپ مفت حاصل کرسکتے ہیں بشرطیکہ اس ایک آنہ کے ساتھ نظام المشائخ کا سال بھر کا چندہ بھی بھیج دیں۔ یہ رعایت فقط ایک مہینہ کے لئے ہے۔ مہینہ بھر کے اندر اندر نظام المشائخ کا خریدار بننے والے کو ایک تو مندرجہ بالا رعایت دی جائے گی کہ رسول اللہ صلعم کا ایک تذکرہ پرانا اور ایک تذکرہ تازہ مفت ملے گا اور دوسری رعایت یہ کہ

نظام المشائخ کا چندہ سالانہ ڈھائی روپے کی بجائے صرف ایک روپیہ

لے لیا جائے گا یعنی ایک روپیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تذکرے ساڑھے چار سو صفحے کے ملیں گے اور پھر سال بھر تک نظام المشائخ بھی ملے گا۔ نظام المشائخ کے ہر پرچہ کی ضخامت بڑے سائز کے ۸۰ صفحے ہوتی ہے۔ نمونہ مفت منگا کر دیکھئے اور ایک رعایت اور سنئے۔ سال بھر نظام المشائخ پڑھنے کے بعد اگر سال بھر کے پرچے صاف ستھری حالت میں واپس کردیجئے گا تو ایک روپیہ جو اس وقت ادا کیجئے گا وہ واپس دیدیا جائے گا۔

المشتہر۔ منیجر رسالہ نظام المشائخ نمبر ۹۱ کوچہ چیلان دہلی

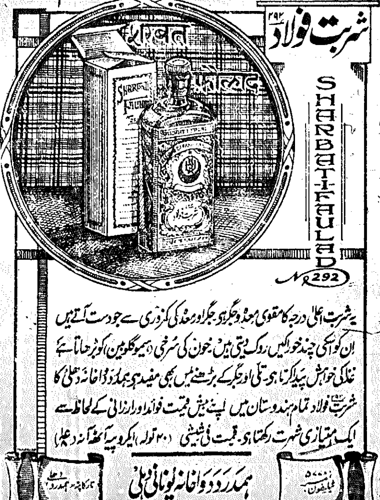

همدرد دواخانہ یونانی دہلی

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

روس کے مفتی اعظم کا خون رنگ لائے گا؟

احتجاج کرنے پر گیارہ علماء کی گرفتاری!

یہ خبر دی جاچکی ہے کہ روسی حکومت نے تفقاز کے مفتی اعظم اور ان کے ساتھیوں کو اس جرم میں گولی سے اڑا دیا کہ وہ تنظیم ملت کا کام دے رہے تھے۔ اب تازہ اطلاع مظہر ہے کہ روسی علاقوں کے مسلمانوں میں مفتی اعظم کی شہادت پر سخت اضطراب پھیل گیا ہے۔ اور وہ جا بجا جلسے کرکے شدید احتجاج کر رہے ہیں۔ ایک مقام پر ...

... علماء کے علاوہ سب کو رہا کردیا گیا۔

عام افواہ ہے کہ ان گیارہ علماء کو بھی گولی سے اڑا دیا جائے گا۔ اس وقت روسی گورنمنٹ زار روس کے مظالم سے دس گنا ستم توڑ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ روسی مسلمانوں پر رحم فرمائے اور روسی حکومت کو اعتدال کی توفیق دے۔

جاپان سے مصری علماء کی طلبی

جامعہ اسلامیہ کوبے کی رسم افتتاح

معلوم ہوا ہے کہ جاپانی مسلمانوں کے ایما پر مصر کے چند علماء جاپان جانے والے ہیں جہاں وہ ایک جامعہ اسلامیہ کا افتتاح کریں گے اور جاپانی بت پرستوں میں اشاعت اسلام کے ذرائع اختیار کرنے کے بارے میں مفید مشورے پیش کریں گے۔ مصری علماء کے پہونچنے پر جاپان کے شہر کوبے میں چینی اور جاپانی مسلمانوں کا ایک شاندار اجتماع ہوگا جس میں مسلمانوں کے مذہبی اور سیاسی حقوق پر مفید آراء طلب کی جائیں گی۔

معلوم ہوتا ہے کہ جاپان کی اس حرکت جدید پر عیسائی مشنری بہت چراغ پا ہیں مگر چونکہ خود جاپانی حکومت عیسائیت سے متنفر ہے اس لئے وہ مسلمانوں کے خلاف کچھ نہیں کرسکتے۔

دمشق کے مسلمانوں کا محضرنامہ

حکومت سے ایک ضروری مطالبہ

دمشق کے مسلمانوں نے ایک محضرنامہ پر ہزاروں مسلمانوں کے دستخط کرائے ہیں۔ یہ محضرنامہ حکومت کے پاس ارسال کیا جائے گا۔ اس میں مذکور ہے کہ حکومت شراب خانوں میں ریڈیو کے ذریعہ قرآن کریم کا سننا ممنوع قرار دیدے کیونکہ اس سے قرآن کریم کی توہین ہوتی ہے۔ اسی طرح جمعیۃ ہدایۃ الاسلامیہ بھی حکومت کے پاس ایک احتجاجی مکتوب ارسال کرنے والی ہے جس میں مطالبہ کیا جائے گا کہ مشروبات کھلونے اور ملاہی میں تلاوت قرآن کریم کو ممنوع قرار دیدیا جائے۔

مراکش میں عربی مستقر کا محاصرہ

مراکش کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ وہاں فرانسیسی فوج نے عرب محلہ آوروں کے مستقر پر کامل طور سے قبضہ کرلیا ہے۔ ایک فرانسیسی افسر نے ایک اخباری نمائندہ سے کہا کہ مراکش کے عرب تمام عربی ممالک سے زیادہ جری، نڈر اور مستقل مزاج ہیں۔

مغربی ممالک کے اسلحہ میں اضافہ

مختلف ممالک کی ہوائی طاقت کا توازن

جنیوا میں تخفیف اسلحہ کانفرنسیں منعقد ہوئیں اور مغربی ممالک نے سر جوڑ کر ان تدابیر پر غور کیا جن کو بروئے کار لانے سے اسلحہ میں تخفیف ہوسکتی ہے مگر نتیجہ کیا نکلا؟ ہر ملک نے انتہائی بے حیائی کے ساتھ کوئی بہانہ کرکے اپنے اسلحہ میں اضافہ کیا اور دنیا کو بتادیا کہ مغرب کی سیاسی لغت میں "تخفیف" کے معنے ...

... جب اس کا پنج سالہ پروگرام درجہ تکمیل کو پہونچے گا تو اس کے ہوائی جہازوں کی تعداد ۱۰۰۰۳۱ ہوجائے گی۔

فرانس کے پاس اس وقت ۱۶۵۰ ہوائی جہاز ہیں۔ اٹلی کے پاس ۱۵۰۰۔ امریکہ کے پاس ۱۱۰۰۔ جاپان کے پاس ۱۳۸۵۔ روس کے پاس ۱۵۰۰ ہوائی جہاز موجود ہیں اور اس تعداد میں عنقریب اور بھی اضافہ ہونے والا ہے۔

جرائم سکھانے کی درسگاہ

جیب کترنے کے فن کا ڈپلومہ

پیرس کی ایک گلی میں ایک پرانا اور مخفی اسکول ہے جس میں عورتوں کو ہر قسم کے جرائم کی تعلیم دی جاتی ہے اور جولوگ جرائم کے ماہر ہیں۔ وہ طالبات کی تعلیم و تربیت پر مقرر ہیں۔ اس اسکول میں اعلیٰ پیمانہ پر جیب کترنے کا فن بھی سکھایا جاتا ہے اور طالبات کو اس وقت تک اس فن کی سند نہیں دی جاتی جب تک کہ وہ اس میں خاص مہارت پیدا نہ کرلیں۔ مہارت اس وقت پیدا ہوتی ہے کہ طالبات اپنے بدن پر گھنٹیاں باندھ لیں اور جیب اس طرح کتریں کہ کوئی گھنٹی بجنے نہ پائے۔ اس کمال کو حاصل کرنے کے بعد طالبات کو اس فن میں کامیابی کا ڈپلوما دیا جاتا ہے۔

چھتری کا استعمال عہد قدیم میں

ایران، عرب اور چین کے آثار قدیمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ چھتری کا استعمال قدیم اقوام میں بکثرت تھا۔ عراق عرب کی بعض قدیم عمارات کی دیواروں پر ایسی تصاویر دستیاب ہوئی ہیں جن میں چھتری کا استعمال دکھایا گیا ہے۔ انگلستان میں ۱۸ صدی عیسوی سے پہلے چھتری کا استعمال نہ تھا سب سے پہلی چھتری ۱۷۵۶ء میں استعمال کی گئی تھی۔

ہر سال ۶ کروڑ پونڈ خوبصورتی کی نذر

ڈاکٹر گیٹ وینٹ نے برٹش میڈیکل جرنل میں اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ انگلستان کی عورتیں خوبصورت بننے کے لئے سرفت بے تاب رہتی ہیں اور اس مقصد کے لئے مختلف ذرائع استعمال کرتی ہیں۔ ...

افسانہ

بہار و خزاں

اتباع احسن کی تشریح

شاگردان مغرب کی ترکی بہ تمام

تنگ خیال عالم اور روشن خیال گریجویٹ کی کشمکش

(۱۲)

رہے تم لوگ تو تم کبھی بھی دوسروں کی خوبیوں کو اختیار نہیں کرسکتے کیونکہ تمہاری آنکھیں یورپ کی ظاہری ٹیپ ٹاپ اور چمک سے اسقدر خیرہ ہوگئی ہیں کہ تم کو اپنی کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ تم نے مغرب کو جب اپنا حکمراں پایا تو تمہارے دماغ مفلوج ہوگئے۔ اجتہادی قوتیں فنا ہوگئیں۔ فکری اور معنوی استعدادیں ایک ایک کرکے ...

اختر: رفتہ رفتہ ہم یہ بھی اختیار کرلیں گے۔

مولانا: گویا جدید اختراعات میں خود صلیبیہ رفتہ رفتہ عمل میں آئے گا۔ مگر ہیٹ اور کوٹ پتلون کے اختیار کرنے کو تدریجی مدارج طے کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس کی تم کو مطلقاً ضرورت نہیں کہ سینے کی کوئی نئی مشین ایجاد کرو مگر تہذیب سوز انعال کی نقالی میں اس قدر عجلت اور جلد بازی کی ضرورت تھی کیا بلا تامل ان کو اختیار کرلیا گیا؟ سوئی تک بنا نہیں سکتے مگر پتلون پہن کر یورپ کا بچہ بننے میں اسقدر جلدی!

اختر: ہمیں پہلے یورپ کے جذبات کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے اس کے بعد آگے قدم بڑھایا جاسکتا ہے۔

مولانا: اچھا تو یورپ کے مدبرین اور محققین کا جذبہ تو یہ ہے کہ خلق خدا کی ...

... میں ماحول کا اثر ہوتا ہے اور ہر ملک کے تہذیب کے مطابق چیزیں اختیار کی جاتی ہیں۔ پس اسلام نے ان امور میں سکوت فرما کر ہم پر فراخی اور آزادی کا دروازہ کھول دیا ہے۔

مولانا کی اس تقریر نے نثار، اختر اور تمام ساتھیوں کو حواس باختہ بنادیا اور بیچارہ نثار اپنی ہیٹ اور کوٹ پتلون کو دیکھ کر شرمندہ ہورہا تھا کہ آج اس کی خوب مٹی پلید ہوئی۔ مولانا نے تقریر ختم کی تو یہ روشن خیال ایک دوسرے کے منہ کو تکنے لگے۔ آخر میاں اختر مسکراتے ہوئے یوں لب کشا ہوئے۔

اختر: اگر ہم ایجادات میں یورپ کی تقلید کرنے لگیں تو اس وقت تو آپ ہم سے اتفاق کرلیں گے نا؟

مولانا: بے شک! خداوہ دن لائے کہ تم بے حیائی اور فضول باتوں کی تقلید کے بجائے مغرب کی ایجادوں کی پیروی شروع کرو۔ یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ دوسروں کی اچھی باتوں کو اختیار کرنے سے اسلام نے منع نہیں کیا مگر تم اور یورپ کی ایجادات! تم نے تو پہلے اپنے آپ کو ذلیل تصور کرلیا اور یہ سمجھ بیٹھے کہ ہم کچھ نہیں کرسکتے۔ تم نے اپنی خودداری اور شرافت نفس کو پہلے ہی کچل ڈالا ہے۔ اس لئے بھلا تم وہ باتیں کس طرح اختیار کرسکتے ہو جو اولوالعزم اور عالیشان قوموں کے لئے مخصوص ہیں؟

(باقی آئندہ)

آلٰہیات اور علم شریعت کا بحر مواج

(بسلسلہ صفحہ ۲)

غالباً اب تو جناب کی سمجھ میں الست بربکم کی اہمیت آگئی ہوگی۔ خاتم المرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان بھی سن لیجئے۔ انما جونافی اللہ وهو ربنا و ربکم۔

جو رسول بھی اللہ کی طرف مبعوث ہوکر آیا ہے اس نے اپنی دعاؤں اور تقریروں میں عام طور سے لفظ رب کا استعمال کیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ زندگی کا مقصد اصل میں حضرت حق جل مجدہ کی ربوبیت کا اقرار ہے۔ اب تو آپ کے ذہن میں اس سوال کا حل بھی آگیا ہوگا کہ جن کی روح قوی ہے اور مادی دنیا سے متاثر نہیں ہوتی ہے وہ آج بھی حضرت حق کی ربوبیت کے قائل ہیں اور قبر میں بھی انشاء اللہ اس سوال کا جواب نہایت آسانی سے دیدیں گے لیکن جن بدنصیبوں کی روح پر مادیت غالب آگئی ہے وہ آج بھی اپنے رب کو فراموش کرچکے ہیں اور قبر میں بھی ھاھا لا ادری ہی کہیں گے۔ جن ارواح خبیثہ پر مادیت کا غلبہ ہے ان کی حالت یہ ہے کہ فرعون اور نمرود تو اپنے ہی کو رب سمجھتے تھے۔ ان کا تو ذکر ہی کیا۔ اسی طرح مشرکین کو بھی چھوڑ دیجئے ان کمبختوں کے ارباب کا تو کچھ ٹھکانا ہی نہیں وہ تو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جیل خانہ والی تقریر میں فرمایا ہی تھا۔ دیکھئے اللہ کے پیغمبروں کو بھی کیسی اپنے کام کی دھن ہوتی ہے۔ مصری گورنمنٹ نے جیل خانہ بھیجدیا حضرت یوسف نے موقع پاکر اپنا کام شروع کردیا۔ (باقی آئندہ)

واذا سمعوا مایں قوم سے جو گفتگو ہوئی ہے وہاں بھی بار بار "یا قوم" ہی کہا ہے۔

حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا سنئے رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین۔ حضرت الیاس علیہ السلام اپنے ایک لیکچر میں فرماتے ہیں۔ اتدعون بعلا و تذرون احسن الخالقین اللہ ربکم و رب آبائکم الاولین تم بعل کی بندگی کرتے ہو اور اس رب کو جو تمہارا اور تمہارے باپ داداوں کا رب ہے اسے چھوڑے بیٹھے ہو۔ اب تو وہ بعل بت تلک بھی آیا ہے جس کو یہ لوگ پوجا کرتے تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا ملاحظہ ہو رب اغفرلی وھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی۔ دیکھئے سورہ صاد۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی دعا تو میں ابھی ذکر ہی کرچکا ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کا اعلان تو آپ کو معلوم ہی ہوگا۔ انا رسول رب العلمین حضرت موسیٰ سے تو اس لفظ رب پر فرعون نے پوری بحث کی اور جب مناظرے میں موسیٰ کو قائل نہ کرسکا تو جیل خانہ کی دھمکی دی۔ اس بدبخت کی سمجھ میں رب العلمین ہی نہیں آیا جو انا ربکم الاعلیٰ کا مدعی ہو وہ رب العلمین کو کیسے سمجھ سکتا تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا بھی سن لیجئے۔ ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء۔

مرآۃ المثنوی

مرتبہ

قاضی تلمذ حسین صاحب

مثنوی شریف کا یہ وہ جامع خلاصہ ہے جس کی نسبت اہل علم و فضل متفق اللفظ ہیں کہ اس کی نظیر نہ دیکھی نہ سنی "مثنوی شریف" کے جملہ مطالب و مباحث کا انتخاب پانچ حصص میں اس خوبی سے کیا گیا ہے کہ تمام پیچیدگیاں رفع ہوگئی ہیں اب ہر شخص بلا دقت مثنوی شریف سے کاملاً مستفید ہوسکتا ہے۔ حجم (۱۰۰۰) صفحات قیمت ...

ملنے کا پتہ

دائرۃ الادب جیند گوڑہ حیدرآباد دکن

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات مرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں اپنے اعجازی تاثیرات سے بیرون ہند میں بھی مقبول عام ہوچکی ہیں ... قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ... پانچ ڈبیاں للعہ

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کرکے استعمال کیجئے۔

... آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا پرانے سے پرانے رہے کے لئے خصوصاً بیحد مفید ہے ...

پتہ:۔ (مولانا) نورالدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم پنجشنبہ ۵ رجمادی الاول ۱۳۵۳ھ ہجری

مسئلہ انتخاب اور جمعیۃ علمائے ہند

مجلس عاملہ کا فیصلہ

جس کے دوران میں بہت سی تجاویز پر غور کیا گیا اور درمیانی شکلیں پیدا کرنے کی کوششیں کی گئیں جو قرارداد بالآخر منظور ہوئی وہ اس وقت قارئین کرام کے سامنے پیش ہے۔ اس قرارداد میں سب سے پہلے مجلس عاملہ نے نہایت صاف اور واضح الفاظ کے ساتھ اپنی مستقل پالیسی کا اعلان کیا ہے اور یہ بتا دیا ہے کہ جمعیۃ اپنے ذاتی مسلک اور عقیدہ کے اعتبار سے کونسلوں کے داخلہ کو غیر ضروری خیال کرتی ہے اور اس لئے انتخابات میں براہ راست کوئی حصہ لینا نہیں چاہتی ہے اور اس کے بعد "بعض جماعتوں کی خواہشات" کا اظہار کر کے یہ اعلان کیا ہے کہ اگر کوئی ...

... انتخابات میں براہ راست نہ سہی بالواسطہ ہی سہی پوری قوت کے ساتھ حصہ لے گی۔

شذرات

حضرت مولانا آزاد سبحانی کی گرفتاری

حضرت مولانا آزاد سبحانی صاحب کی گرفتاری کی اطلاع ہم گذشتہ اشاعت میں شائع کر چکے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ حضرت مولانا نے ایسٹ انڈین ریلوے یونین کے کسی جلسہ میں ایک تقریر فرمائی تھی جسے سی۔ آئی۔ ڈی کے محکمہ نے مرتب کر کے صوبہ متحدہ کی حکومت کے پاس بھیجا اور اس کی اجازت سے حضرت مولانا کے خلاف دفعہ ۱۲۴ (الف) اور دفعہ ۱۵۳ (الف) کے ماتحت مقدمہ چلا دیا گیا ہے۔ یہ تقریر حکومت کے خلاف باغیانہ تقریر بتائی جاتی ہے۔ اور اس الزام کی بنا پر حضرت مولانا کا جو وارنٹ جاری ہوا تھا وہ گونڈہ میں تعمیل کیا گیا ہے اور آپ کو وہاں سے گرفتار کر کے لکھنؤ لایا گیا ہے۔ مقدمہ عدالت میں پیش ہے اور حضرت مولانا ابھی تک جیل میں ہیں جہاں تک ہمیں معلوم ہے ایک عرصہ سے حضرت مولانا آزاد سبحانی صاحب کسی خاص سیاسی تحریک کے ساتھ وابستہ نہیں ہیں اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ موصوف نے یونین مذکور کے جلسہ میں کسی خاص وقت میں باغیانہ تحریک کے متعلق تقریر کی ہوگی۔ البتہ ملکی آزادی اور استخلاص وطن کے متعلق حضرت مولانا کے جو تمام خیالات ہیں وہ سب کو معلوم ہیں اور سب جانتے ہیں کہ موصوف اس مسئلہ پر محض علمی و نظری حیثیت سے اکثر اظہار خیال فرماتے رہتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ لکھنؤ کی سی۔ آئی۔ ڈی کو کوئی مخصوص ضرورت اس امر کی پیش آئی ہے کہ حضرت مولانا کو ملک معظم کا مہمان بنایا جائے۔ موجودہ فضاء کے اندر حضرت مولانا کی گرفتاری کا کوئی مفہوم ہماری سمجھ میں نہیں آتا بہر حال ہم مزید حالات کے منتظر ہیں اور اس کے بعد کسی قدر تفصیل کے ساتھ کچھ لکھ سکیں گے اس اچانک گرفتاری کی خبر سے حضرت مولانا کے ساتھ عقیدت رکھنے والوں کے وسیع حلقہ میں جو اضطراب پھیل گیا ہے اس کا تقاضا ہے کہ مقدمہ کی مفصل کارروائی اور تقریر کی نوعیت اور حکومت کے اس اقدام عمل کی مصلحت کے متعلق کوئی واضح بیان اخبارات میں شائع کرایا جائے غالباً مولانا حسرت موہانی صاحب اس ضرورت کو پورا کر سکتے ہیں۔

ایک مرض کو دوا کر دے گی وہاں دوسری طرف سیاسی اعتبار سے بھی پنڈت جواہرلال نہرو کی رہائی موجودہ صورت حالات کو اور زیادہ درست بنانے میں معین و معاون ہی ثابت ہوگی۔ اگر صوبہ متحدہ کی حکومت کچھ بھی معاملہ فہمی تدبر اور اخلاقی جرأت سے تو وہ اس نازک موقع پر اس اہم معاملہ میں وہی صورت اختیار کرے گی جو ہم پیش کر رہے ہیں۔ اور جس کے لئے تمام ملک مضطرب ہے۔

"پارلیمنٹری مجلس"

وہ آل انڈیا مسلم کانفرنس جس کی تاریخ غداریوں سے بھری ہوئی ہے اور جس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ حکومت کی خوشامد و چاپلوسی میں بسر ہوا ہے اور جس نے کبھی آج تک مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کیلئے کوئی عملی اقدام نہیں کیا ہے وہی مسلم کانفرنس آج پھر مسلمانوں کے سامنے آ رہی ہے اور یہ دعوت دے رہی ہے کہ میرے نامزد کئے ہوئے امیدواروں کو اسمبلی میں بھیج دو۔ حکومت ہند کے گرمائی دار الحکومت شملہ میں ۱۲ اگست کو جو اجتماع ہوا تھا اس میں مسلم لیگ اور مسلم کانفرنس کا ایک مشترکہ انتخابی بورڈ بنایا گیا ہے اور اس کا نام لیگ کانفرنس پارلیمنٹری مجلس رکھا گیا ہے یہ مجلس اپنے امیدواروں کو آئندہ انتخابات میں کھڑا کرے گی۔ یہ امیدوار کون ہوں گے سب کو معلوم ہے۔ مولانا شفیع داؤدی اور مسٹر یامین خاں کے ٹائپ کے بڈھے ٹوڈی ارکان اس وقت اسمبلی میں موجود ہیں وہ سب اس "مجلس" کے امیدوار ہوں گے اگر آزمائے ہوئے کو آزمانا کوئی حماقت ہے اور مسلمان اس حماقت کا ارتکاب کرنا نہیں چاہتے تو ظاہر ہے کہ وہ ان ارکان کو دوبارہ منتخب نہیں کریں گے۔ اور ان سے کہدیں گے کہ براہ کرم اب آپ مجلس کی طرف سے آئیں یا بورڈ کی طرف سے جب تک آپ کے اصول نہیں بدلتے اور آپ آئندہ کے لئے اپنی حکومت پرستی سے باز نہیں آتے ہم آپ کو دوبارہ ووٹ دے کر اپنے پاؤں میں خود کلہاڑی نہیں ماریں گے۔ اس پارلیمنٹری مجلس کی تاسیس میں جو بے قاعدگیاں ہو رہی ہیں اور خود مسلم لیگ اور مسلم کانفرنس کے دستور کے مطابق جس غلط اور گمراہ کن طریقے پر اجلاس منعقد کئے گئے ہیں ان پر ہم انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں اظہار رائے کریں گے۔

پنڈت جواہرلال نہرو کی رہائی

پنڈت جواہرلال نہرو کی اہلیہ محترمہ کی شدید علالت کے متعلق جو خبریں موصول ہو رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی حالت بہت نازک ہے اور متواتر کئی راتیں سخت بے چینی میں گزر چکی ہیں۔ ایسی حالت میں حکومت کا پنڈت جی کو صرف دو دن کے لئے رہا کرنا اور ان سے مزید رہائی کے لئے مخصوص شرائط کی پابندی طلب کرنا حکومت کی تنگ نظری کا ایک نہایت شرمناک مظاہرہ ہے ایسے وقت میں دوست اور دشمن کی تمیز اٹھ جایا کرتی ہے اور بالخصوص حکومتیں وسعت نظر اور فراخ قلبی سے کام لیا کرتی ہیں۔ ایسی ایسی چھوٹی باتیں کبھی بھی بڑی سلطنت کو زیب نہیں دیتیں۔ اس وقت مناسب یہی ہے کہ حکومت دو روز کی مدت ختم ہونے کے بعد پنڈت جی کو غیر مشروط طور پر رہا کر دے اور انہیں اس کا پورا موقع دے کہ وہ یکسوئی کے ساتھ اپنی اہلیہ محترمہ کی تیمارداری کر سکیں۔ ہمیں کامل یقین ہے کہ حکومت کے اس طرز عمل کا اثر ہر حیثیت سے اچھا ہی برآمد ہوگا اور جہاں ایک طرف اخلاقی اعتبار سے حکومت اپنے ...

ضروری گذارش

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہیے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا (جو کہ ان کے پتہ کی چٹ میں ان کے نام سے پہلے پتہ کے شروع میں لکھا ہوا ہوتا ہے) حوالہ ضرور دیا کریں۔ بعض حضرات نمبر خریداری لکھنے کی بجائے رجسٹرڈ ایل نمبر لکھ دیا کرتے ہیں جس کے باعث ان کے پتہ کی چٹ تلاش کرنے میں سخت دشواری کا سامنا ہوتا ہے۔

نیز جواب طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں ورنہ عدم تعمیل ارشاد معاف۔

"منیجر الجمعیۃ دہلی"

داخلہ کونسل کے متعلق جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا فیصلہ

کانگریس ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ پر اظہار استحسان

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کے اجلاس کی کارروائی

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا ایک اہم اجلاس ۱۰، ۱۱، ۱۲ اگست ۱۹۳۴ء کو مرادآباد میں زیر صدارت حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند دہلی منعقد ہوا۔ چونکہ اس اجلاس کے ایجنڈے میں موجودہ سیاسی صورت حالات پر غور و خوض اور آئندہ انتخابات میں جمعیۃ علماء ہند کے رویہ کا مسئلہ بھی شامل تھا ...

حسب ذیل قرارداد باتفاق رائے پیش ہوئی:

"جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس۔ اجلاس نگینہ منعقدہ ۱۹ اپریل ۱۹۳۴ء کی تجویز کے پیش نظر اپنے اس غیر متزلزل ارادے کا مکرر اظہار کرتا ہے کہ جمعیۃ کے نزدیک موجودہ مجالس وضع قوانین کا داخلہ آزادی وطن کی تکمیل کے لئے مفید اور کارآمد ...

(۱) وائٹ پیپر کو ان دفعات کے علاوہ جن پر کمیونل ایوارڈ مشتمل ہے مسترد کراتا

(۲) تشدد خانہ قوانین کو منسوخ کرانا اور حکومت کی سخت گیر پالیسی کی مذمت اور مخالفت کرنا اور ہر ایسے بل یا تجویز کی مخالفت کرنا جو ہندوستان کی تحریک آزادی یا ...

ان قراردادوں کے علاوہ بعض دیگر قراردادیں بھی منظور کی گئیں جو دفتری انتظامات و ہدایات کے متعلق تھیں۔

(مولانا) نورالدین بہاری

گاندھی جی کی اطمینان بخش صحت

پنڈت جواہرلال نہرو کا تار

واردھا ۱۳ اگست۔ ڈاکٹر ساہنی، ڈاکٹر دراویانڈے اور ڈاکٹر شیرلے کرتے آج شام ۵ بجے گاندھی جی کا طبی معائنہ کیا اور اس کے بعد انہوں نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا۔

ہم نے آج شام مہاتما جی کا طبی معائنہ کیا۔ آج ان کے برت کا آخری دن ہے۔ آج ان کا درجہ حرارت ۹۷ تھا۔ نبض کی رفتار ۶۲ تھی۔ ان کے قلب کی حالت اچھی ہے اور اب ان کو پیشاب کرنے میں کوئی وقت محسوس نہیں ہوتی ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے گذشتہ ۲۴ گھنٹے سے ...

گاندھی جی کو پنڈت جواہرلال نہرو کا حسب ذیل تار موصول ہوا ہے:

مجھے اپنی تنی کو دیکھنے کی اجازت دیدی گئی ہے۔ ابھی پوزیشن صاف نہیں ہے۔ میں توقع کرتا ہوں کہ آپ بخیریت ہونگے۔

قوم پروری کا نقاب اتر گیا

مالویہ کانگریس کا زبردست مقابلہ کرینگے

دارد ھا گنج ۱۳ اگست۔ مسٹر اینے نے نیشنلسٹ پارٹی کے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ سرکاری اور کانگریسی امیدواروں سے پنڈت مالویہ کی نیشنلسٹ پارٹی کے امیدواروں کا زبردست مقابلہ ہوگا اور کمیونل ایوارڈ کی تنسیخ کے سوال پر نیشنلسٹ پارٹی کانگریسی امیدوار سے انتخاب میں کھلم کھلا لڑے گی اور وہ اس کے لئے غیر کانگریسی اصحاب کی امداد لینے سے بھی گریز نہیں کرے گی۔

...

لنکا کا بائیکاٹ

برطانوی مال کے استعمال کو روکنے کی کوششیں

کولمبو ۱۳ اگست۔ کل صبح کولمبو بائیکاٹ کی مجلس کے ایک جلسہ میں ریاستہائے متحدہ امریکہ کی اشیاء کے استعمال کی نسبت طے پایا کہ ان میں سے بعض اشیاء مثلاً یا فندگی اشیاء نوشیدنی سگریٹ، سگار اور تمباکو وغیرہ کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔

کولمبو کے ذمہ دار نمائندہ حضرات سے مدد لینے کے لئے ایک سب کمیٹی قائم کی گئی ہے اس کے سب اہل شہر کا ایک عام اجلاس ہوگا جس میں مکمل بائیکاٹ کا تفصیلی پروگرام بنایا جائیگا۔

آسٹریا کے وائس چانسلر اور مسولینی کی ملاقات

اٹلی کو ایک پیغام روگی

روم ۱۳ اگست۔ رنقر یباً ایک گھنٹہ تک اوسٹیا لیڈو میں سینور مسولینی اور اسٹارٹ ہمبرگ کے درمیان گفتگو ہوتی رہی۔ ابھی تک یہ معلوم نہ ہو سکا کہ اس ملاقات کا مقصد کیا ہے لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ آسٹریا کے اندرونی تحفظ کے متعلق گفتگو ہوئی ...

ریلوے پل بہ گیا

کلکتہ ۱۳ اگست۔ بنگال کے مختلف اضلاع میں موسلا دھار بارش ہونے کے باعث دریائے برہم پترا میں پھر طغیانی آ گئی ہے اور آسام میں سیلاب آ جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ ... ریلوے کا پل طغیانی کے سبب بہ گیا ...

لندن میں ڈاکٹر انصاری صاحب کے مشاغل

ارکان حکومت سے ملاقاتیں

دہلی ۱۳ اگست۔ کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کے سکرٹری نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:

قیام یورپ کے گزشتہ بارہ ہفتوں میں ڈاکٹر انصاری کی صحت اچھی نہیں رہی۔ ہندوستان سے روانگی کے قبل ان کی سخت تکلیف دہ سیاسی دہجان نے ان کی صحت کو ٹھیک نہ رہنے دیا۔ اب وہ بغرض علاج آپ باد نہیم میں مقیم ہیں۔

یورپ کے دوران قیام میں ڈاکٹر صاحب کی مختلف اشخاص سے طولانی ملاقاتیں رہی ہیں جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں: سکرٹری آف سٹیٹ، مزدوروں کے لیڈر لارڈ ہیلیفکس، لارڈ سنکی، مسٹر لاہبری، مسٹر مارگن اور مختلف جماعتوں کے دوسرے حضرات ... کانگریس کے نقطہ نگاہ سے ہندوستان کی حیثیت کے متعلق تھی۔ پنڈت جواہرلال نہرو، خان عبدالغفار خاں اور دوسرے سیاسی سیروں کی مسلسل گرفتاری گفتگو کا ایک خاص موضوع تھا یہ تمام ملاقاتیں دوستانہ تھیں۔

امید ہے کہ ڈاکٹر انصاری آئندہ ستمبر میں ہندوستان واپس آ جائیں گے۔

قلب سازوں کا گروہ گرفتار

موگہ پولیس کی ہوشیاری

موگہ ۱۲ اگست۔ موگہ پولیس دو چالباز مفرور ملزمین کو پکڑنے میں کامیاب ہو گئی ہے ...

بمبئی کانگریس کمیٹی کا انتخاب

فہرست رائے دہندگان غائب!

بمبئی ۱۳ اگست۔ آج بمبئی صوبہ کانگریس کمیٹی کا انتخاب بہت تیزی کے ساتھ ہونا تھا ... لہٰذا انتخاب ملتوی ہو گیا ...

ہندوستان میں داخلہ کی ممانعت

لندن ۱۳ اگست۔ مشہور ہندوستانی کمیونسٹ لیڈر و سابق ممبر پارلیمنٹ مسٹر شاپور جی سکلاتوالا نے کچھ عرصہ ہوا اس امر کی کوشش کی تھی کہ ان کو ہندوستان جانے کی اجازت دیجائے۔ لیکن گورنمنٹ نے اس وقت اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا اب معلوم ہوا ہے کہ آپ نے پھر اس امر کی کوشش کی کہ آپ کو ہندوستان جانے کی اجازت دے دی جائے لیکن گورنمنٹ نے اس دفعہ پھر اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے اور آپ کو کہدیا گیا ہے کہ آپ ہندوستان میں داخل نہیں ہو سکتے۔

ہم مکمل آزادی کے طلبگار ہیں

سروجنی نیڈو کی ایک تازہ تقریر

مدراس ۱۲ اگست۔ آج صبح کنیا سنٹرس ایک بڑے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے مسز سروجنی نائیڈو نے کہا "مادر وطن کے لئے ہم مکمل آزادی سے کم کوئی چیز لینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔"

...

مسلم لیگ کے جلسہ سے واک آوٹ

جلسہ خلاف قاعدہ ہے

شملہ ۱۳ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس سے کل چار ممبران ... واک آؤٹ کر گئے ان اصحاب نے جلسہ کو خلاف قاعدہ بتاتے ہوئے کہا تھا کہ لیگ کے دستور العمل کے قاعدہ کے مطابق صدر کی اجازت کے بغیر کوئی جلسہ منعقد نہیں ہو سکتا ...

پنڈت جواہرلال کسی شرط کو ماننے کیلئے تیار نہیں

الہ آباد ۱۳ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہرلال نہرو نے آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ایک چٹھی لکھی ہے جس میں انہوں نے ان کو مطلع کیا ہے کہ وہ کسی قسم کی شرط ماننے کو تیار نہیں ہیں۔

...

تین افراد کو کالے پانی کی سزا

پٹنہ ۱۳ اگست۔ آج رائے بہادر ... سیشن جج پٹنہ نے ... فرقہ وارانہ فساد کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ جج موصوف نے تین افراد کو کالے پانی کی سزا دی ...

فاقہ کشی سے تنگ آ کر خودکشی کر لی

کلکتہ ۱۳ اگست۔ ایک تالاب کے اندر سے ایک معمر عورت کی نعش برآمد ہوئی ہے چونکہ اس کے جسم پر کوئی ضرب نہیں ہے اس لئے قتل کا شبہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ فاقہ کشی سے تنگ آ کر اس نے تالاب میں ڈوب کر خودکشی کر لی ہے۔

دیکھتے دیکھتے موٹر لے بھاگا

سب جج کی موٹر اڑانے کی کوشش

دہلی ۱۲ اگست۔ پولیس کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کل ایک شخص مسمی ... نے ملک ... سب جج درجہ اول کی جائے رہائش کے آگے سے جبکہ ان کا ڈرائیور ... اندر گیا تھا ان کی موٹر اسٹارٹ کر لی اور چند منٹ میں ہی وہ اس موٹر کو چند فرلانگ کے فاصلہ پر ... لے گیا ... ملزم کو گرفتار کر لیا گیا ہے ...

شملہ میں مسلم لیگ کا جلسہ

انتخابی جدوجہد کیلئے پارلیمنٹری مجلس کا قیام

شملہ ۱۲ اگست۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا ایک اجلاس مسٹر جناح کی غیر حاضری کی وجہ سے آنریبل مسٹر رضا علی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اور کونسل کے اجلاس میں پیش ہونے والی تجاویز کے بنانے کیلئے ایک سب کمیٹی بنائی گئی کونسل کا اجلاس کل ہوگا اور یہ تجاویز اس سے پہلے بنائی جائیں گی۔

...

اسمبلی میں ہوم ممبر کا عجیب بیان

پنڈت جواہرلال کی رہائی کا پتہ کیسے چلا

شملہ ۱۳ اگست۔ مسٹر گیا پرشاد سنگھ کے ایک سوال کے جواب میں ہوم ممبر سر ہیری ہیگ نے کہا کہ یہ سوال لوکل گورنمنٹ کے طے کرنے کا ہے لیکن حکومت ہند اس معاملہ میں صوبجاتی حکومت سے مراسلت کر رہی ہے لوکل گورنمنٹ کے جواب کا انتظار ہے ... معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہرلال نہرو کل رات ہی کو الہ آباد میں اپنے گھر پہنچ گئے جہاں ان کی دھرم پتنی بیمار پڑی ہیں۔

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

دہلی ۱۳ اگست۔ گندم ... (نرخوں کی فہرست ناخوانا)

پنڈت جواہر لال نہرو رہا کر دیے گئے

کیا یہ رہائی صرف دو روز کیلئے ہے؟

ابھی تک ۲۸۳ کانگریسی کارکن جیلوں میں محبوس ہیں

الہ آباد ۱۳ اگست پنڈت جواہر لال نہرو کل دہرہ دون جیل سے الہ آباد کے قریب اسٹیشن بمرولی پہونچے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ الہ آباد اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سے ملاقات کی۔ یہ لوگ چند منٹ کے لئے ویٹنگ روم میں چلے گئے اور پنڈت جی کی رہائی کے سلسلہ میں گفتگو کی۔ اس کے بعد پنڈت جواہر لال نہرو اپنی ہمشیرہ کا موٹر میں سوار ہوکر سیدھے آنند بھون تشریف لے گئے اور اپنی اہلیہ کملا نہرو (جو سخت علیل ہیں) سے ملاقات کی۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کو سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کی یہ رہائی صرف دو روز کے لئے ہے تاکہ وہ اپنی اہلیہ سے ملاقات کرسکیں۔ مسز نہرو کی حالت ابھی تک نازک ہے۔

شملہ ۱۲ اگست سول نافرمانی کے سلسلہ میں جو سیاسی اسیر جولائی کے اختتام تک ہندوستان کی مختلف جیلوں میں محبوس تھے ان کی تعداد ۲۸۳ ہے۔ جون کے اختتام پر یہ تعداد ۴۰۴ تھی جس سے معلوم ہوا کہ سیاسی اسیروں کی تعداد روز بروز کم ہو رہی ہے۔ جولائی کے اختتام تک صرف ۳ خواتین جیلوں میں باقی رہیں۔ جون میں ان کی تعداد ۴ تھی۔ صوبہ دہلی میں اب کوئی سیاسی اسیر محبوس نہیں ہے۔ جولائی کے اختتام تک مختلف صوبوں کی جیلوں میں سیاسی اسیروں کی تعداد حسب ذیل تھی۔

بمبئی ۱۹۹ + مدراس ۱۰ + بنگال ۲۶ + صوبجات متحدہ ۱۹ + پنجاب ۱۲ + بہار و اڑیسہ ۵ + آسام ۳ + صوبہ سرحد ۴۳ +

فرانس اور جرمنی میں مسافر گاڑیوں کا خوفناک تصادم

۸ اشخاص ہلاک اور دو سو مجروح ہو گئے

تصادم کے بعد انجن میں آگ لگ گئی

ایونگنس ۱۳ اگست کل عین اسٹیشن میں ایکسپریس گاڑی جب اسٹیشن میں داخل ہو رہی تھی تو اس کی کئی گاڑیاں لائن سے اتر کر ٹوٹ گئیں جس سے ۸ اشخاص ہلاک اور ۵۰ مجروح ہو گئے۔ باقی رہ گئی گاڑیاں ... ایک مال گاڑی سے ٹکرا گئیں۔ تصادم کے بعد انجن میں آگ لگ گئی جس کو فوراً بجھا دیا گیا۔

برلن ۱۳ اگست ایک اطلاع مظہر ہے کہ مقام ہالے (وسط علیا) میں دو مسافر گاڑیوں کا تصادم ہوگیا جس سے دو اشخاص ہلاک ۱۷ شدید اور ۱۴۰ خفیف زخمی ہوئے۔ کوئی غیر ملکی اس تصادم میں ہلاک نہیں ہوا۔

ہندوستانی اشتراکیوں کے ارادے

روس سے زبردست مالی امداد

کانگریس اور سول نافرمانی

لندن میں ڈاکٹر انصاری صاحب کا بیان

کناڈا اور امریکہ میں خشک سالی

۵۱ ہزار مویشی روزانہ ذبح کیے جاتے ہیں

عراق کی تجارت کو فروغ

اقتصادی بحالی کا شاندار نتیجہ

برطانوی قونصل بغداد کی رپورٹ

عراقی تیل کی برآمد

جو کی قیمت میں اضافہ

موصل کے باشندوں کی بے اطمینانی

ہندوستان اپنا ہی آئین قبول کرسکتا ہے

مولانا ابوالکلام آزاد کا بیان

ہٹلر قتل کر دیا جائیگا؟

سابق امریکن سفیر کا بیان

روسی حکومت کے بے پناہ مظالم

کسانوں کے دیہات کو آگ لگا دی

مندر سے پچاس ہزار روپے کی چوری

ملزمان کو عبرت انگیز سزائیں

قسطنطین میں یہودیوں کے خلاف مظاہرہ

۴۳ عرب گرفتار کر لیے گئے

برما کونسل میں خلفشار

گورنر کی ضد سے کونسل کے ٹوٹنے کا اندیشہ

قبائلی علاقہ میں ہوائی جہاز گر گیا

گاندھی جی کے برت کا پانچواں روز

ایک گاؤں پر مسلح ڈاکہ

کشتی الٹنے سے ۸ شخص ہلاک

پنڈت جواہر لال الہ آباد منتقل کر دیے گئے

بمبئی میں کانگریس کے اجلاس کی تیاریاں

چینی مشرقی ریلوے کا قضیہ

لندن ۱۳ اگست۔ ٹائمز کا نامہ نگار مقیم ٹوکیو اطلاع دیتا ہے کہ چینی مشرقی ریلوے کو منچوکو کی طرف منتقل کرنے کے سلسلہ میں جاپان کے دفتر خارجہ نے روس کو جو تجویز پیش کی تھی اس کو روس نے نامنظور کر دیا ہے۔

وائسرائے کا زلزلہ فنڈ

شملہ ۱۳ اگست وائسرائے زلزلہ ریلیف فنڈ میں ابھی تک جو رقوم ہوئی ہیں ان کی تعداد ۲۳۲۷، ۷۸۶ روپیہ تک پہنچ گئی ہے۔

ہندوستان سے مزید سونے کی برآمد

بمبئی ۱۳ اگست۔ آج بمبئی سے ... نامی جہاز کے ذریعہ ... کا سونا یورپ کو بھیجا گیا۔ جب سے برطانیہ عظمیٰ نے طلائی معیار ترک کیا ہے تب سے اب تک ... روپیہ کا سونا ہندوستان سے باہر جا چکا ہے۔

مکان منہدم ہونے سے دو جانوں کا اتلاف

لندن سے زلزلہ زدگان کی امداد

نقشانہ مدرسے پور میں مسلمانوں کی حالت زار

امارت شرعیہ بہار کا تبلیغی انتظام

مجلس تحریک قرآن مجید حیدر آباد

نواب سر امین جنگ بہادر کی تقریر

ذیل میں وہ تقریر درج کی جاتی ہے جو نواب سر امین جنگ بہادر نے ... مجلس تحریک قرآن مجید حیدر آباد کی صدارت کرتے ہوئے ... جلسہ عام میں پڑھی۔

علی گڈھ مسلم یونیورسٹی کا داخلہ بند

امریکہ میں ۱۲۰۰۰ مزدوروں کی ہڑتال

مسلمانوں کے افلاس کا علاج

برص کا خاص علاج

منیجر ہمالین بوٹی دواخانہ ... دربھنگہ

فوراً ضرورت ہے

Manager The Million House
P. Box No 6837 Barra-
Bazar Calcutta

محبوب عاشق کے قدموں پر

ستو روپیہ انعام

منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی پوسٹ بکس ۲۲

جلدی کیجیے اور آج ہی آرڈر دیکر مفت گھڑی منگا لیجیے

بچوں والو ہوشیار

بال جیون گھٹی

پتہ منیجر بال جیون کارپالیہ علی گڑھ شہر (یوپی)

سفید بالوں کو دائمی سیاہ رنگت پر لانے والا

بال سیاہ تیل

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

شیر اینڈ کمپنی ... جالندھر شہر

بیس فی صدی سے پچاس فی صدی تک کفایت

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ دریا گنج دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

تار کا پتہ :- "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول :- ہلال احمد زبیری (بی - اے)
معاون :- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی - یوم دوشنبہ ۹ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ ہجری مطابق ۲۰ اگست ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۳

معاصرین کے افکار و آراء

مسلمانوں کی پالیسی

ہندستانی جہازرانی اور حکومت ہند

مہاسبھائیوں کی بے محل خوشی

عرب اور حبش کے تعلقات

دل کے ذرّے رقص کرتے ہیں نظر کے سامنے

اپنے بیگانے ہوئے برق نظر کے سامنے
اے خوشا محویت دیدار ہوش اتنا نہیں
التفات حسن سے کانپ اٹھتی ہے دنیائے عشق
سامنے آتے ہیں لیکن سامنے آتے نہیں
عشرت غم کر رہی ہے عشق کی دنیا تباہ
اب یہی معراج سجدہ ہے کہ ہنگام نماز
کاش حسن دستاں کے سر ہے اپنی بلا

دل میں بھڑکی آگ میری چشم تر کے سامنے
آپ دل کے سامنے ہیں یا نظر کے سامنے
دل لرز جاتے ہیں تحریک نظر کے سامنے
تاب جلوہ حد فاصل ہے نظر کے سامنے
دل کے ذرّے رقص کرتے ہیں نظر کے سامنے
دفعتاً اک شکل آجاتی ہے سر کے سامنے
آئینہ کیوں رکھ نہ دوں آئینہ گر کے سامنے

میں وہی آسودہ گردش ہوں تابل کیا کہوں
جو وطن کو بھی بھلا بیٹھا سفر کے سامنے

(جناب تابل گلاؤٹھی)

دلچسپ حقائق و معلومات

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی !

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق ہے یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نو مسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے اور دوسروں کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون اسکے حجم اور اسکی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے۔ تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جاسکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ر علاوہ محصولڈاک۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس یا بیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کرسکتے ہیں۔ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہوجائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ :- منیجر اخبار الجمعیۃ - دہلی

Regd. No. L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 12 | DELHI THURSDAY, AUGUST 16, 1934 | PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید
نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام
اور اس کے عبرت انگیز کارنامے ملاحظہ کرنے ہوں تو ازبلا منگا کر دیکھئے جس کو پڑھ کر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے قیمت فی جلد ۱۲ر علاوہ محصولڈاک
منیجر الجمعیۃ دہلی

اسلامی انجمنوں کے نام

انجمن مسلمانان دہلی - بمبئی

شیخ الادب دارالعلوم دیوبند کا ایثار

(طالبان دارالعلوم دیوبند)

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہے
روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ
کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانح عمری شائع ہوگئی

حیات حافظ رحمت خان

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی - اے علیگ بریلوی جس میں
آنریبل سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو - پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے
اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم - اے مقیم لندن نے
مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے
حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۳۰/۱۶ کاغذ چکنا چمکدار، کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ دہافٹ ٹون کی چھپی ہوئی نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت تین روپے (سے)
المشتہر :- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

جنت و دوزخ
خاموش مبلغ
پاک زندگی
تحفۃ المحبین
سیرۃ الحبیب
احسن الوظائف
تعلیم الاسلام
فتاوی رشیدیہ
خطبہ صدارت

ملنے کا پتہ :- منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم
معہ
خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ :- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۹ رجمادی الاول ۱۳۵۳ھ ہجری

مسلمانوں کیلئے ایک اور دام تزویر

شملہ کی "مجلس" کا انتخابی اعلان

اٹھتے ہوئے نظر آئیں گے ... اس ... نہ کو شملہ کے کانفرنس ...

لیکن ہمارا یہ خیال نہیں ... ضرور سمجھتے ہوں گے ... نے یہ دفعہ عمداً رکھی ... اکثریت حاصل ہو جائے ... کا الو سیدھا ہو کر رہے گا ... کے محاسبے سے بچنے کی ... انہیں مسلمانوں کے حقوق ... پڑے گا تو وہ اکثریت کی ... رائے دیں گے اور ...

اس طرح اس دفعہ ... کے تحفظات" کے متعلق ... کمیونل ایوارڈ اور ملازمتوں ... عہدنامہ کی رو سے مجلس کے امیدوار صرف کمیونل ایوارڈ اور ملازمتوں میں مسلم حصہ کی حمایت کرنے کے ذمہ دار ہیں باقی ہر اعتبار سے انہیں اختیار کلی حاصل ہے کہ وہ اپنی رجعت پسندی، چاپلوسی، وطن دشمنی اور ملت فروشی کا جو کچھ بھی مظاہرہ کرسکتے ہیں کرتے رہیں۔

... زندگی کو بالکل تباہ و برباد کرے۔ یہ ہے وہ مجلس جس کی سفارش کی گئی ہے اور یہ ہے وہ انتخابی اعلان جو بطور سفارش کے پیش کیا گیا ہے۔ اب مسلمانوں کو خود غور کرنا چاہیئے کہ وہ اس مجلس کے ٹکٹ پر کھڑے ہونے والوں کو ووٹ دیں گے یا یہ فیصلہ کریں گے کہ جس کے پاس اس مجلس کا ووٹ ہوگا وہی ان کی حمایت سے محروم سمجھا جائے گا۔

شذرات

امارت شرعیہ صوبہ بہار

مسلمانان ہند کے اجتماعی انتشار کے دور میں امارت شرعیہ صوبہ بہار ایک ایسی نعمت ہے جس کا نہ صرف مسلمانوں کو اعتراف ہی کرنا چاہیئے بلکہ اس کی تاسی اور اقتدا بھی کرنی چاہیئے۔ اور تمام ہندوستان میں اس کے نمونہ پر شرعی امارتیں قائم کرنی چاہیئیں۔ امارت شرعیہ بہار نے اپنی بنیاد جن ٹھوس اور تعمیری کاموں پر رکھی ہے وہ بلاشبہ مسلمانوں کے اجتماعی اختلال کا بہترین علاج ہے ...

لیگ کا بے ضابطہ جلسہ

... لیگ کی ... کے جلسے آئندہ ... سکریٹری کی مرضی پر ... کی اجازت سے منعقد ہو سکیں گے۔

... مسلم لیگ کے ان اراکین نے جو سکریٹری کی طرح نامعقول نہیں تھے اور جو اس جلسہ کو لیگ کے جلسہ کو قطعاً ناجائز اور بے ضابطہ خیال کرتے تھے ... واک آؤٹ کیا اور جلسہ گاہ سے باہر چلے گئے۔ اب اس کارروائی کے بعد سکریٹری صاحب لیگ نے ایک بیان میں یہ فرمایا ہے کہ لیگ کے معمولی جلسہ کے لئے صدر لیگ کی اجازت ضروری ہے مگر ایمرجنسی (فوری) جلسہ بغیر اجازت کے بھی ہو سکتا ہے ...

چودھری ظفر اللہ خاں

...

حوادث و احکام

استفتاء

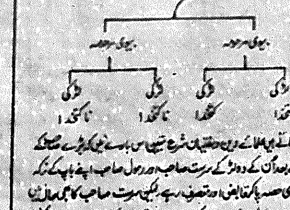

... ایسی صورت میں حسب تفصیل ... اور ... کو کیا کیا ہوگا ...

فوٹ ... اس کے علاوہ اس بیوی نے عام دستور کے موافق خاوند کی میت پر مہر کی معافی دیدی ہے۔

الجواب

اول دونوں بیویوں کے مہر (بصورت عدم ثبوت ادائیگی یا معافی) اور کوئی قرض اگر مرحوم کے ذمے ہوں ادا کئے جائیں۔ اس کے بعد باقی ترکہ کو اس طرح تقسیم کیا جائے:

مسئلہ ۸

دختران	برادر	اخیافی بہن
۸	۲	۲

صوبہ بہار جمعیۃ علمائے ہند کے فیصلہ کا پرجوش خیر مقدم کریگا

جمعیۃ کی پیش کردہ شرائط نہایت اہم اور ناگزیر ہیں

حضرت مولانا محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار کا ولولہ انگیز بیان

حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار نے حسب ذیل بیان اخبارات کیلئے بغرض اشاعت ارسال فرمایا ہے:-

جمعیۃ علماء ہند کی ورکنگ کمیٹی نے اپنے اجلاس منعقدہ مراد آباد میں دو نہایت اہم قرار دادیں داخلہ کونسل اور کانگریس کی موجودہ پالیسی کے استحسان کے متعلق منظور کی ہیں یہ قرار دادیں اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں اور ان کو دیکھ کر ہر شخص بآسانی یہ معلوم کر سکتا ہے کہ وہ جمعیۃ کی گذشتہ شاندار روایات کے عین مطابق ہیں اگرچہ ورکنگ کمیٹی نے بجا طور پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ بحالات موجودہ انتخابات میں براہ راست کوئی حصہ نہ لے مگر اس کے ساتھ ہی اس نے ان جماعتوں کی مناسب رہنمائی کا فرض بھی ادا کر دیا ہے جو آئندہ انتخابات کے لئے اپنے نمائندے کھڑے کر رہی ہیں اور جن کی مخلصانہ خواہش یہ ہے کہ وہ کونسلوں کے ذریعہ مسلمانوں کے حقوق و مفاد کا تحفظ کریں اور ملک و ملت کو مجالس مقننہ کی مذہبی و سیاسی مضرتوں سے محفوظ رکھیں ورکنگ کمیٹی نے انتخابات میں جمعیۃ کی تائید و حمایت کے لئے جو شرائط پیش کئے ہیں وہ ہر اعتبار سے نہایت اہم اور ضروری ہیں، اور کوئی ایسی جماعت جو اپنے آپ کو مسلمانوں کا نمائندہ کہتی ہے ان کو ایک لمحہ کے لئے نظرانداز نہیں کر سکتی ...

... بہار جمعیۃ کے اس فیصلہ کا پرجوش خیر مقدم کریگا۔ امارت شرعیہ صوبہ بہار انتخابات ... اغراض و مقاصد بھی تقریباً وہی ہیں جو جمعیۃ علماء ہند کے ہیں اس لئے اسے جمعیۃ کی شرائط قبول کرکے اس کی پوری حمایت حاصل کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔

میں تمام مسلمان ووٹروں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے ووٹوں کو صرف ان امیدواروں کے لئے محفوظ رکھیں جو کسی ایسی جماعت کی طرف سے کھڑے ہوں جس نے جمعیۃ علماء ہند کے پیش کردہ اصولوں کو تسلیم کر لیا ہو۔

(مولانا) محمد اصلح الحسینی - ۷ اگست ۱۹۳۴ء

پنڈت مالویہ کی نیشنلسٹ پارٹی کا مینی فیسٹو اور اسکے نقاط

انگلستان وفد لیجانے کی تجویز مسٹر کیلکر کو گاندھی جی کا جواب

کونسلوں کیلئے کانگریس اور پنڈت مالویہ کا زبردست مقابلہ

کلکتہ ۱۰ اگست یہاں پنڈت مالویہ نے کانگریسی لیڈروں اور ہندو مہاسبھا کے کارکنوں سے ملاقات کی جس میں پنڈت مالویہ کی قائم کردہ نیشنلسٹ پارٹی کے انتخابی اعلان پر بحث ہوئی۔ اس مینی فیسٹو کے نقاط حسب ذیل ہیں:-

(۱) جائز اور پرامن ذرائع سے مکمل آزادی کا حصول (۲) فرقہ وارانہ اتحاد کی عملی خواہش تاکہ مختلف فرقوں میں مشترکہ انتخاب کی بناء پر تصفیہ ہوسکے (۳) قرطاس ابیض اور سرکاری فرقہ وارانہ حل کی مخالفت (۴) دیہات میں پروپیگنڈہ (۵) قومی کنونشن کا انعقاد جو ملک کے لئے ایک دستور و آئین تیار کرے اور اس میں فرقہ وارانہ مسائل کا تصفیہ کیا جائے۔

ناگپور ۱۰ اگست مسٹر کیلکر کے جواب میں گاندھی جی نے لکھا ہے کہ کانگریسی امیدوار کو پارلیمنٹری بورڈ منتخب کریگا۔ اگر کوئی کانگریسی مجالس آئین ساز میں داخل ہونا چاہتا ہے مگر اس کے ساتھ ہی وہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اس فیصلہ کو منظور نہیں کرتا جو فرقہ وارانہ حل کے متعلق اس نے پاس کیا ہے تو وہ بورڈ کو اطلاع دے ...

... علیحدہ ہو گئے۔ کانگریس تو یہ چاہتی ہے کہ قرطاس ابیض اور فرقہ وارانہ حل ایک ساتھ رخصت ہو جائیں۔

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر کیلکر پنڈت مالویہ کی پارٹی میں اس وقت شامل ہوں گے جب پنڈت مالویہ برطانوی پبلک اور سیاست دانوں کے روبرو ہندوؤں کا نقطہ نظر پیش کرنے کے لئے انگلستان وفد لیجانا طے کریں گے۔

دار الحکومت

جبریہ تعلیم کے قواعد کی خلاف ورزی

یک صد اشخاص پر جرمانہ

دہلی ۱۵ اگست۔ اگرچہ دہلی میونسپل کمیٹی لازمی تعلیم کے متعلق اپنے قواعد کی پابندی کرانے کے لئے سخت تدابیر اختیار کر رہی ہے اور بے شمار ایسے بچوں کو جو سکول جانے کے قابل ہیں، ... قواعد کی پابندی سے مستثنیٰ قرار دیدیا جاتا ہے لیکن باایں ہمہ میونسپل کمیٹی کو ایسے والدین کے خلاف جو اپنے بچوں کو سکول میں نہ بھیجنے کے الزام میں دو روپے سے پانچ روپے تک جرمانہ کی سزا دی ... معلوم ہوا ہے کہ میونسپل کمیٹی اور بھی اسی قسم کے مقدمات چلائے گی۔

ایک ماہر فن خوشنویس کا انتقال

... اہل علم اور فن خوشنویسی کے قدردانوں کیلئے موجب تکلیف اور باعث حزن و ملال ہوگی کہ منشی شتاق علی صاحب جو منشی ممتاز علی صاحب ... کے بڑے صاحبزادے تھے ان کا ۱۵ اگست ۱۹۳۴ء کو بعارضہ بخار انتقال ہوگیا مرحوم نسخ اور نستعلیق دونوں کے استاد تھے ...

... آنجہانی منشی مشتاق علی صاحب کے بھی جو ... ہیں اور ... مختلف قرآن شریف ... ہمارے خیال میں ... آپ نے لکھی ... کو ... ہیں ... اور ان کے چھوٹے بھائی منشی عبدالغنی صاحب سے جو فن خوشنویسی میں اپنے والد منشی ممتاز علی صاحب کی صحیح یادگار ہیں اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

کانپور کے کانگریسی انتخابات میں لاٹھی چل گئی

آپس کے اختلافات کا افسوسناک انجام

کانپور ۱۶ اگست۔ آج شام تلک ہال میں جہاں سٹی کانگریس کمیٹی کانپور کے انتخابات منعقد ہوئے۔ افسوسناک واقعات پیش آئے۔

دوران انتخاب میں مخالف پارٹیوں کے درمیان سخت سست کلامی شروع ہوگئی اور نوبت مار پیٹ تک پہنچ گئی۔ طرفین نے لاٹھیوں کا آزادانہ استعمال کیا جس سے کئی افراد مجروح ہوئے۔ مجروحین میں پنڈت رام دلارے ترویدی، مسٹر پیارے لال اور مسٹر جگموہن داس بھی شامل ہیں۔

تمام واقعہ شردھانند پارک میں ہوا۔ بعد ازاں انہوں نے تلک ہال پر دھاوا ... بالا موہن لال سکسینہ سکریٹری صوبجاتی کانگریس کمیٹی لے پنڈت ... نے ... کے بعد پہلے ۱۵ منٹ کے واسطے اور پھر غیر معینہ عرصہ کے لئے انتخاب ملتوی کر دیا۔

آیا اس انتخاب کو خلاف قانون قرار دیدیا جائیگا یا نہیں۔ اس کے متعلق ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا ہے۔

حکومت کے خلاف صدر اسمبلی کا رولنگ

سر عبدالرحیم کی تحریک کا جواز

شملہ ۱۵ اگست۔ سر عبدالرحیم نے انڈین آرمی ایکٹ میں ترمیم کا مسودہ پیش ہونے پر تحریک پیش کی کہ ہندوستانی فوجی افسران کا درجہ باعتبار عہدہ ترقی، ترجیح وغیرہ برطانوی افسران کے برابر ہونا چاہیئے۔ اس تحریک کی زبردست مخالفت کی گئی اور طویل قانونی بحث کے بعد صدر سر شنمکھم چیٹی نے یہ رولنگ دیا کہ سر عبدالرحیم کی تحریک قاعدہ میں ہے اور یہ کہ اس پر بحث کی جا سکتی ہے۔ صدر کے اس اعلان سے سرکاری حلقوں میں بے چینی پھیل گئی۔ بالآخر سر فرانک نوئس نے تحریک پیش کی کہ اجلاس کل تک کے لئے ملتوی کر دیا جائے۔ چنانچہ اجلاس کل پر ملتوی کر دیا گیا۔

سر شنمکھم چیٹی کے اس فیصلہ کو ہر طبقہ بہ نظر استحسان دیکھ رہا ہے۔

گاندھی جی کا برت ختم ہوگیا

واردھا ۱۴ اگست۔ گاندھی جی نے آج صبح ... پر ... ایک گلاس ... کا برت ختم ہونے سے پہلے ہندو مسلم، جین، عیسائی احباب نے ... میں شرکت کی ... گاندھی جی اپنے بستر پر بے حرکت پڑے تھے ... سات منٹ کے اندر آہستہ آہستہ پیا۔ سینکڑوں تار دنیا کے طول و عرض سے آپ کے اس برت کے شاندار خاتمہ پر مبارکباد کے موصول ہو رہے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ گذشتہ شب آپ کی حالت متلی ہو جانے کی وجہ سے زیادہ خراب ہوگئی تھی۔

کانگریس کے اجلاس کیلئے زمین دینے سے انکار

بمبئی ۱۴ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت بمبئی نے انڈین نیشنل کانگریس کے اجلاس کے لئے ریکلیمیشن گراؤنڈ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اور یہ عذر بیان کیا ہے کہ اس مقام پر نالیوں کا اچھا انتظام نہیں ہے اس لئے وبائی امراض پھیلنے اور ٹریفک کا اژدہام ہونے کا زبردست خطرہ ہے۔

... اور مسٹر کے ایف نریمان ہوم ممبر سے ملاقات کرکے بمبئی واپس آگئے ہیں۔ اب کانگریس ورکنگ کمیٹی کا ایک خاص اجلاس ہوگا جو انتخاب کیلئے منعقد ہوگا۔

کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس

واردھا ۱۶ اگست۔ کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس ۱۹ اگست کو واردھا میں منعقد ہوگا۔ یہ جگہ اس واسطے منتخب کی گئی ہے کہ یہاں گاندھی جی کی ہدایات جلد حاصل ہو سکیں گی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ بورڈ اپنے اجلاس میں صوبجاتی نمائندوں کا انتخاب کریگا۔

سرحدی قبیلہ میں جنگ

۹ اشخاص ہلاک ہوگئے

پشاور ۱۷ اگست۔ ژوب ایجنسی میں قبیلوں کی پارٹیوں کے درمیان تصادم کی تفاصیل موصول ہوئی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس قبیلہ کی ایک کونسل منعقد ہو رہی تھی کہ ایک پارٹی نے دھوکہ سے دوسری پر گولی چلادی جس کے نتیجہ کے طور پر ۹ اشخاص ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ گولی چلانے والی پارٹی کا ایک آدمی زخمی ہوگیا۔

چین میں اشتراکیوں کی بغاوت

فوچو پر حملہ کی تیاریاں

شنگھائی ۱۳ اگست۔ فوچو میں کمیونسٹوں کی سرگرمیاں ابھی تک جاری ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کمیونسٹوں کی ایک بھاری تعداد فوچو کے شمال میں پہاڑوں میں چھپی ہوئی ہے اور وہ فوچو پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے مقابلہ کے لئے گورنمنٹ بھی پیش بندیاں اختیار کر رہی ہے ... فوجی فوچو میں پہنچ گئے ہیں۔ فوچو میں صورت حالات نازک ہے۔ کمیونسٹوں کی تلاشی میں گھروں کی تلاشیاں جاری ہیں۔ لوگ خوف زدہ ہیں مگر حکام انہیں اطمینان دلا رہے ہیں کہ ان کی ہر طرح سے حفاظت کی جائے گی۔

۱۷ افراد غرق ہوگئے

دریا میں کشتی الٹ گئی

پٹنہ ۱۶ اگست۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مالا اسلامی میں دریائی گھاٹ کے قریب ایک کشتی دریا میں پلٹ گئی جس کی وجہ سے ۱۷ اشخاص غرقاب ہوگئے جن میں بہت سی عورتیں اور بچے شامل ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ منظر بہت دردناک تھا ... مسافر کشتی پر سوار ہو کر پٹنہ میں آرہے تھے۔ اس کشتی میں چند بیل بھی سوار کرلئے گئے تھے۔ ... بدقسمتی سے ایک بیل نے خوف زدہ ہو کر ... بیل کے گلے میں بندھی تھی۔ اس واقعہ کا نتیجہ ہوا کہ کشتی کو حرکت دینی شروع کر دی ... ایک ہیڈل ہی کشتی میں تھا۔ اس کے ساتھ ۱۴ آدمی چمٹ گئے اور انہیں ایک ماہی گیر نے بچا لیا اور باقی سا... ہوگئے۔

ہندوستان میں بم باری کی وبا

آگرہ اور جنوبی ہند میں حادثے

مدورا ۱۰ اگست۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ موضع ... میں ایک شخص بم سے شدید مجروح ہوگیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جب کہ ایک شخص جل رہا تھا ایک شخص اس کے اندر سے شعلہ نکل ... اس کے اندر سے بم ... مجروح ہوگیا ...

... زیادہ تفصیل پولیس نے بم کے ٹکڑوں پر قبضہ کر لیا ہے ... بم کے اندر سے شیشے کے ٹکڑے برآمد ہوئے ہیں۔

ذبح گاؤ کو روکنے کیلئے شورش جاری رکھو

گاندھی جی کا مشورہ

احمد آباد ۱۶ اگست۔ گاندھی جی نے ... کو لکھا ہے کہ وہ ریاست منگرول میں گؤکشی کی اجازت ہو جانے کے خلاف اپنی شورش جاری رکھیں۔ لیکن فاقہ مرگی کا جو عزم کیا ہے اسے ترک کر دیں۔

... گاندھی جی سے ملنے روانہ ہوگئے ہیں جہاں وہ گاندھی جی کے سامنے اپنا کیس رکھیں گے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ اپنا برت نہیں توڑیں گے۔

مسلم لیگ کا گذشتہ نام نہاد اجلاس بالکل بے ضابطہ تھا

مسٹر جناح صدر لیگ سے اجازت حاصل نہیں کی گئی تھی

مسلم لیگ یونٹی بورڈ میں شامل ہے

شاہ مسعود احمد صاحب ایم۔ ایل۔ اے کا بیان

شاہ مسعود احمد صاحب ایم ایل اے جائنٹ سکریٹری آل انڈیا مسلم لیگ نے حسب ذیل بیان نمائندہ الجمعیۃ کو بغرض اشاعت دیا ہے:-

جناب حافظ ہدایت حسین صاحب کا بیان مسلم لیگ کے نمائندگی کے متعلق سخت تعجب انگیز ہے۔ اور سارے واقعات پبلک کے سامنے لانا میرے لئے ناگزیر ہوگیا ہے۔ مسلم لیگ کی دو جماعتیں ہوگئی تھیں ایک کا جلسہ ہوڑہ میں ہوا اور دوسرے کا دہلی میں۔ پہلی مسلم لیگ نے اپنی کونسل کا جلسہ لکھنؤ میں کیا تھا اور وہاں بذریعہ ایک تجویز کے یہ طے پایا تھا کہ مسلم لیگ مسلم یونٹی بورڈ میں اپنے نمائندے بھیجے اور مسلم لیگ کی نمائندگی مسلم یونٹی بورڈ میں ہوگئی تھی۔ بعدہ جب تصفیہ کی گفتگو ہوئی تو دونوں جماعتیں ملادی گئیں اور آج تک مسلم لیگ کے کسی جلسہ میں کوئی تجویز مسلم یونٹی بورڈ کی علیحدگی کی منظور نہیں ہوئی ہے۔

شملہ کا جلسہ جو حافظ صاحب نے طلب کیا وہ بالکل بے ضابطہ تھا ...

انگلستان میں زلزلہ کے جھٹکے

لندن ۱۶ اگست۔ ... زلزلہ آنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ زلزلہ کے جھٹکے محسوس ہوئے ہیں۔ عوام میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ ... گومالی نقصان زیادہ نہیں ہوا ہے لیکن ایک عورت زلزلہ کے صدمہ سے بے ہوش ہو کر ہسپتال لائی گئی ہے۔

پنڈت جواہر لال کی رہائی میں توسیع

الہ آباد ۱۶ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کی عارضی رہائی کی میعاد میں ایک دن کی مزید توسیع کر دی گئی ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے نمائندہ اخبار سے کہا کہ کل انتقال ... احکام صادر کردئے جائیں گے۔

ترکی اور اٹلی میں جنگ کی تیاریاں

خلیج اڈولیہ کی واپسی کیلئے اٹلی کی تگ و دو

ترکی کے فوجی میزانیہ میں دو کروڑ پونڈ کا اضافہ

ٹوکیو۔ جنگ عمومی کے دوران میں اٹلی نے خلیج اڈولیہ کے زرخیز نواحی علاقہ پر ملکیت کا دعویٰ کیا تھا اور اتحادیوں نے بھی اٹلی کے اس دعویٰ کو تسلیم کر لیا تھا مگر جنگ عمومی کے بعد ہی ترکی حکومت مستحکم بنیادوں پر قائم ہو گئی اور مضبوط ہاتھوں میں اس کی باگ ڈور چلی گئی۔ لوزان میں بین الاقوامی معاہدہ کے لئے جو کانفرنس منعقد ہوئی اس میں سے اٹلی کے نمائندے خالی ہاتھ آئے اور اس علاقہ کی واپسی کے متعلق اٹلی کو کورا جواب دیدیا گیا۔

اس سلسلہ میں استنبول کی تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ترکی کے فوجی میزانیہ میں دو کروڑ پونڈ کا اضافہ ہو گیا ہے اور یہ اضافہ اٹلی کے متوقع ارادہ کے پیش نظر کیا گیا ہے تاکہ اگر اٹلی متذکرہ صدر علاقہ کی واپسی کے لئے زور آزمائی کرے تو انہیں کا جواب بتجر سے دیا جائے۔ ایشیا میں اٹلی کے مقاصد پر ڈولیس نے جو تقاریر کی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ سیاسیات پر جنگ کے بادل محیط ہو گئے ہیں اور اگر ترکی کے اندیشہ کے مطابق اٹلی نے اناطولیہ کے جنوبی ساحل پر دھاوا بول دیا تو عنقریب ۱۹۱۱ء کی تاریخ کا اعادہ ہو جائے گا۔ ترکی حکومت اسلحہ کی فراہمی میں عجلت سے کام لے رہی ہے اور یوسہ سے اس کی فوجی تیاریاں جاری ہیں مگر یہ تیاریاں بطور حفاظت خود اختیاری ہیں ورنہ ترکی کو اپنے مقبوضات وسیع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

پنڈت جواہر لال کی رہائی کی میعاد میں توسیع

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے نام مکتوب

الہ آباد ۱۵ راگست۔ ڈاکٹر بدھان چندرائے نے آج کملا نہرو کا طبی معائنہ کیا اور بعد ازاں مندرجہ ذیل بیان شائع کیا۔

میں نے کملا نہرو کو جب گذشتہ مئی میں دیکھا تھا اس وقت سے اب ان کے وزن میں بہت کمی ہو گئی ہے۔ وہ بہت کمزور ہیں اور اکثر ان کا درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے۔ حالانکہ بائیں پھیپھڑے میں سوزش کم ہوتی جا رہی ہے تاہم درد اور کھانسی کی وجہ سے اب بھی ان کو سخت تکلیف ہے۔

گذشتہ دو روز سے ان کو دل کا دورہ نہیں ہوا ہے۔ میری رائے میں ان کو کافی آرام اور احتیاط کے ساتھ معالجہ کرانے کی ضرورت ہے جوں ہی وہ کچھ طاقت حاصل کر لیں ان کو کسی تر مقام پر پہنچا دیا جائے۔ جہاں ان کو معالجہ کے لئے ہر قسم کی سہولتیں حاصل ہوں۔

معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر بدھان چندرائے نے آج شام کلکتہ کو روانگی سے قبل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے نام ایک چٹھی بھیجی ہے جس میں انہوں نے کملا نہرو کی صحت کا ذکر کیا ہے

توقع کی جاتی ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کو اس چٹھی کی بنا پر کچھ دنوں کے لئے مزید آزادی دی جائے گی۔

سر فضل حسین کی جانشینی کا سوال

ظفر اللہ مرزائی مسلمانوں کا نمائندہ نہیں ہو سکتا

سیاسی قیدی رہا کر دیئے جائینگے

ڈاکٹر انصاری اور وزیر ہند میں تبادلہ خیال

لندن ۱۳ راگست۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر انصاری پریذیڈنٹ کانگریس پارلیمنٹری بورڈ ستمبر میں انگلستان سے روانہ ہو جائیں گے۔ آپ نے وزیر ہند سے جو آخری ملاقات کی تھی اس میں وزیر ہند نے اس امر کا یقین دلایا تھا کہ جملہ سیاسی قیدی رہا ہو سکتے ہیں بشرطیکہ وہ اس امر کا یقین دلائیں کہ آئندہ سیاسیات میں حصہ نہیں لیں گے۔

ڈاکٹر انصاری صاحب نے نہ صرف وزیر ہند بلکہ دیگر مدبروں سے بھی ملاقات کی اور ان پر زور دیا کہ حالات پر امن صورت میں قابو پایا جا سکتا ہے اگر سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا جائے امید کی جاتی ہے کہ سیاسی قیدیوں کو عنقریب رہا کر دیا جائے گا تاکہ نئی کانسٹی ٹیوشن کے لئے اچھی فضا پیدا ہو جائے۔

مسلم لیگ اور مسلم کانفرنس کا مشترکہ بورڈ

دونوں جماعتوں کا انتخابی اعلان

ایک ریزولیوشن میں اس نئی مجلس کے اغراض و مقاصد پیش کئے گئے اور فیصلہ کیا گیا کہ دونوں پارٹیوں کے انتخابی اعلان سے مسلمانوں کو آگاہ کیا جائے اور اس کے حق میں رائے عامہ پیدا کی جائے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اسی امیدوار کو ووٹ دیں جو آل انڈیا مسلم لیگ اور کانفرنس کے اصولوں اور پالیسی پر کاربند ہو ... انتخابات مقننہ میں مسلمانوں کی نیابت اور خاص تحفظات وغیرہ کے متعلق ان کی پالیسی کی حمایت کرے اور اسی شخص کو ووٹ دیا جائے جو حلف نامہ پر دستخط کرے۔

مجرموں کے اعمال کا جائزہ

شفیع داؤدی اخبار کی بوکھلاہٹ

احساس مذہب جب کسی سے جاتا رہتا ہے تو پھر وہ مختلف سایہ میں پناہ ڈھونڈتا پھرتا ہے کبھی گذشتہ کارناموں میں نقاب پوش ہوتا ہے تو کبھی آئندہ کی امید موہوم کی توقع دلا کر قوم کو دام تزویر میں پھانستا ہے چنانچہ ٹھیک اسی طرح پر مولوی محمد شفیع صاحب مختلف رنگوں میں نمودار ہوتے ہیں پہلے تو صرف گفتگو ہی اتنی طویل کرتے تھے کہ مخاطب کا دماغ مقصد اصلی سے ہٹ کر دور جا پڑتا تھا اور پھر اس کو بسہولت اپنے اغراض فاسدہ کا شکار بنا لیا کرتے تھے۔ مگر اب تو تحریر ہی کچھ ایسی ہونے لگی ہے بلکہ اس میں اکاذیب، اغلوطات، افتراآت، بہتانات کا مجموعہ ہی ہوتا ہے موصوف نے امارت شرعیہ کی کسی تجویز پر اپنے جذبات کا اظہار فرمایا ہے مگر افسوس ہے کہ شروع سے آخر تک دیکھ لینے کے بعد بھی پتہ نہ چل سکا کہ تجویز کے وہ کون سے الفاظ ہیں جن سے داؤدی صاحب برافروختہ ہو رہے ہیں ...

مولانا آزاد سبحانی پر فرد جرم

بغاوت پھیلانے کا الزام

لکھنؤ ۱۳ راگست۔ مسٹر ایس فرد ڈپٹی کمشنر لکھنؤ نے مولانا آزاد سبحانی کے خلاف حسب دفعہ ۱۲۴ الف وسط دفعہ ۱۵۳ بلوہ کرانے کی نیت سے اشتعال انگیزی (مجموعہ تعزیرات ہند) فرد جرم لگا دی ہے۔

استغاثہ کی جانب سے مسٹر محمد اسمٰعیل سب انسپکٹر پولیس کے بیانات ہوئے اور انہوں نے مولانا کی تقریر کی مختصر نقل لکھا بیان کیا اور ایک حوالدار محمد حبیب نے جلسہ میں اپنے جانے کے اسباب بتاتے ہوئے کہا کہ مولانا آزاد سبحانی نے جلسہ میں کہا تھا کہ ... کو تباہ کر دینا چاہئے اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ گورنمنٹ ... ایک تیسرے گواہ حکیم الدین نے بھی محمد حبیب کے مثل گواہی دی۔

مولانا نے اپنی بے گناہی کا عذر کیا۔ فرمایا کہ میری تقریر جو پیش کی گئی ہے وہ غلطیوں سے پر ہے میں مفصل بیان دوں گا اور کہا کہ بشرط ضرورت گواہان صفائی پیش کروں گا۔ ضمانت کی درخواست مجسٹریٹ نے نامنظور کر دی۔

آتشزدگی سے ایک لاکھ روپے کا نقصان

سی پی میں مہلک وبا

آئرلینڈ میں بلوہ

اپ کے چند کرمفرما و مہربان مسلم ممبران تھے جو آج آپ کی نظروں میں مسلمانوں کے حقیقی بہی خواہ اور علماء اسلام سے بڑھ کر مذہب کا درد رکھنے والے ہیں اور آپ تو اس آغا خانی کانفرنس کے کرتا دھرتا ہی تھے آپ کا کیا کہنا ہے بہرحال آپ سے گذارش ہے کہ آپ ہی خدا کے واسطے مسلمانوں پر اور ان کے مذہب پر کرم کیجئے اور اسمبلی سے علیحدہ ہو کر وکالت کیجئے یا اسمبلی ہی میں اگر جانے کا شوق ہے تو مسلمانوں کو اطمینان دلایئے کہ مذہبی امور میں مسائل مذہبی کی پابندی کرینگے اور اپنی رائے و اجتہاد سے خواہ مخواہ مسائل میں کھینچ و تان نہیں کریں گے جیسا کہ امارت شرعیہ نے طے کیا ہے۔ ہاں آپ کو سرکار کی خیر خواہی یا انگریزوں کے نان و نفقہ اور ملازمت وغیرہا کی تجاویز میں آزادی ہے جو چاہیں کریں مگر مجھ کو یقین ہے کہ اخبار اتحاد کا نکتہ شناس ڈائیل (مولانا الحاج مولوی) آپ کو سر تسلیم خم کرنے نہیں دیگا۔ وما علینا الا البلاغ۔

(محمد قاسم مظفر پوری)

جنرل گوئرنگ مجروح ہو گئے

لندن ۱۵ راگست۔ برلن سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جنرل گوئرنگ بوریا کے قریب ایک موٹر حادثہ میں بری طرح زخمی ہو گیا۔ اس کی کمر، بازو اور گھٹنوں میں گہری چوٹیں آئی ہیں رات کے ایک بجے ہر ہٹلر نے مجروح سے ملاقات کی حالت ...

ترکوں اور چینیوں میں جنگ

شملہ ۱۵ راگست۔ کاشغر سے تازہ اطلاع مظہر ہے کہ خواجہ حاجی نیاز ایک ہزار نوجوان یار کشہر میں داخل ہو گیا ہے۔ اس لئے ترکیوں اور چینیوں کے درمیان سخت اندیشہ تصادم کا کیا جاتا ہے۔

برلن میں پادریوں کی گرفتاریاں

برلن ۱۴ راگست۔ آج پادریوں کی ایک جماعت یا سٹرس ایمرجنسی فیڈریشن کے چند اشخاص برلن اور دوسرے صوبجات پر ایک بشپ مولر اور سینڈ پر عام طور پر لعنت بھیجنے کے جرم میں گرفتار کئے گئے۔ یہ لعنت باب ۹ کی بنا پر تھی جس کا مطلب یہ تھا کہ نام نہاد قومی سینڈ نے ایسے قوانین بنائے جس سے انصاف میں ناانصافی ہو گئی اور تجاویز اور مباحثے کو اس طرح مقید کیا جو جائز نہیں ہے جو شخص ان قوانین کی پیروی کرتا ہے اس کو گرجا کے قوانین کی خلاف ورزی کرنا پڑتی ہے۔ ہم گرجا کے جذبات سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ باضابطہ قوانین کی پیروی کریں۔

کلکتہ میں بری صحبت میں پڑ کر قوت مردانگی کھو بیٹھا

جرمنی میں ہٹلر کا پروپیگنڈہ

اتوار کے دن "ہاں" بولو

برما کونسل کا اجلاس ملتوی کر دیا گیا

ناگپور کے کانگریسیوں میں اختلاف

سیلاب سے ریلوے لائن ٹوٹ گئی

زلزلہ بہار کے بعد تعمیری کام کی ضرورت کا ڈھنگ

حکومت نے جو کچھ کیا اور کر رہی ہے وہ سب نمائشی ہے

ابھی ابھی ۵، ۶ جولائی کے الجمعیۃ کے کالموں میں سرکاری رپورٹ پڑھی انشاء اللہ تعالیٰ موقع ملا تو کسی فرصت میں عرض کرونگا کہ اس کو واقعیت سے کہاں تک تعلق ہے خصوصاً بابو کیپ سیٹھی مظفر نہ پٹی کے چشم دید و خود دیکھے ہوئے حالات سپرد قلم کرونگا اس وقت اجمالی طور پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس میں شک نہیں کہ زلزلہ بہار کی وجہ سے تباہ شدہ انسانوں کی ہمدردی میں نہ صرف ایشیا بلکہ یورپ تک کے لوگوں نے امداد دیکر انسانیت کا ثبوت دیا اسی طرح افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ابتداء زلزلہ سے آج سات ماہ کے عرصہ دراز میں بھی آفت رسیدوں کے محدود حلقہ میں ادائے فریضہ حکمرانی میں قاصر رہی کوئی حلقہ شاید ہی ہو جہاں معقول و مناسب انتظام ہوا ہو مثال کے طور پر کہا اور اظہر من الشمس ہے کہ اب تک کسی قسم کی امداد نہیں ہوئی سنا جاتا ہے و اسرائے فنڈ وغیرہ کا روپیہ زیادہ تر حکام و افسران کے مشاہرہ یا بھتہ یا رشوت یا نظام حکومت کی درستگی میں صرف ہوا یا ملا تو زیادہ تر دیہاتی دلال اور غیر مستحقین کو ملا ...

بورڈ کی ایک سڑک نہیں ہے اس حلقہ میں سڑک کا انتظام ہونا چاہیئے۔

(۱) تباہ شدہ حلقہ سے چوکیداری ٹیکس بہتر حالت ہونے تک معاف ہونا چاہیئے؟

(۱۱) تباہ شدہ حلقہ سے متعلقات و دیوانی کی رسوم کورٹ فیس وغیرہ و فیس رجسٹری نصف کر دی جائے۔ آج سینکڑوں مقدمات کمی خرچ کے باعث دائر نہیں ہوتے ہیں۔ جس سے طبقہ وکلاء میں بہت سے فاقہ کش ہوتے جاتے ہیں۔

(۱۲) تباہ شدہ حلقہ میں کارڈ کی قیمت ایک پیسہ لفافہ کی قیمت دو پیسہ نیز فیس منی آرڈر سابق دستور پر کر دی جائے۔

(۱۳) تباہ شدہ حلقہ میں نمک تیل غلہ کپڑا ارزاں نرخ پر فروخت کیا جانے کا قانون بنایا جائے۔

(۱۴) تباہ شدہ حلقہ کے لئے ہر اسٹیشن پر ٹین کی چادریں کفایت دام پر فروخت کی جائیں۔

(۱۵) تباہ شدہ حلقہ میں بی ان ڈبلیو ریلوے کی سڑک ابھی بچی کی بچی یا اونچی رہے تو پانی کی کثرت گذرگاہ پر کافی و طویل پل دیا جائے موجودہ سڑک اونچی اور پل ناکافی ہے سڑک بند کے اثر کی بستی غرق ہوتی ہے۔ پانی جلد نہیں نکلتا ہے جا بجا زیادہ دنوں تک تہ آب ہو کر سڑ جاتی ہے جس سے کاشتکاروں کی تباہی نظر آ رہی ہے ...

برص کا خاص علاج

بچون و الو ہوشیار

فوراً ضرورت

Manager The Hilton
Post Box No 6837
Barra Bazar Calcutta

مجبوب عاشق کے قدموں پر

صوبہ متحدہ کا ممتاز اخبار

ہفتہ وار عمل فرخ آباد

معجون مقوی معدہ

نمک جالینوس

بال سیاہ تیل

Haryaram
Panchpota Bengal

تانتی لال تبلیغ کیلئے منگولیا روانہ ہو گیا

ہوائی جہاز بخیریت ہیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ :- "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی اے) — معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ — دہلی یوم جمعہ ۱۳ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ ہجری مطابق ۲۴ اگست ۱۹۳۴ء — نمبر ۱۴

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol. xx No 13. DELHI MONDAY AUGUST, 20, 1934 PRICE ONE ANNA

خودمرا ذوقِ طلب ہے رہبرِ منزل مجھے

آگیا جب کچھ خیالِ شاہدِ منزل مجھے
لائی زنجیرِ جنونِ شوق تا منزل مجھے
درد کا پتلا بنایا درد کے احساس نے
خضر کا احساں رہ الفت میں ہے میری بلا
رفتہ رفتہ ہو گیا لطف آشنائے اضطراب
جلوہ ہر ذرہ میں دیکھا آفتابِ حسن کا
اللہ اللہ جذبۂ بے اختیارِ اشتیاق
رنگِ کثرت سے خراب آئینۂ وحدت نہو

لے چلا اک جذبۂ بے اختیارِ دل مجھے
میری پابندی ہوئی آزادی کامل مجھے
کاش اک پتھر ملا ہوتا بجائے دل مجھے
خود مرا ذوقِ طلب ہے رہبرِ منزل مجھے
اب کہاں یارب تمنائے سکونِ دل مجھے
یہ ملا ہے کشتِ زارِ عشق کا حاصل مجھے
فکر توشے کی نہ خوفِ دوریٔ منزل مجھے
غم دئیے ہیں جتنے دے آتنے ہی یا بدل مجھے

لے اڑی اک موجِ دریائے محبت اے آفق
دیکھتا ہی رہ گیا ساحل کو میں ساحل مجھے

معاصرین کے افکار و آراء

دلچسپ حقائق و معلومات

مسلم خواتین کا حشر

مسلم لیگ اور مسلم کانفرنس

اعلان

انجمن اسلامیہ ہری پور کے سفراء

انتقال پر ملال

نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ اہلیہ مولانا محمد حیات صاحب امام مسجد ... ربیع الثانی کو انتقال فرما گئیں اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر و شکر کی توفیق عطا فرمائے۔

وقف بل کے متعلق مسلمانانِ غازی پور کا اجتماع

مذہبی علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی ... دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ...

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہے

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

کی اردو زبان میں پہلی مکمل مستند بالتصویر سوانحعمری شائع ہوگئی

حیات حافظ رحمت خان

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔ اے علیگ بریلوی جس میں

آنریبل سر سیتا رام صاحب پریسیڈنٹ یو۔ پی۔ کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جسکی عالیجناب صاحبزادہ عبد الواحد خاں صاحب ایم اے مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۲۶ کاغذ چکنا، چمکدار، کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ ڈھائی رنگوں کی چھپی ہوئی نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت تین روپے (ے)

المشتہر:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے، یا جنکو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق ہو یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر دیکھنا ہے۔ یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں معتد بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اسکا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہیے۔ اور دوسروں کو دکھانا چاہیے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون۔ اسکے حجم اور اس کی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جاسکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک ہے۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس یا بیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا۔ اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

تقریر سیرت

پیروں اور میلاد خوانوں کا طوفان عظیم

ہندوستان کی مسلم اقلیت اور فلسطین کی اکثریت کیساتھ برطانیہ کا سلوک

قرآن کریم کا اعجازی طرز بیان ۔ مغربی تحقیقات کی ناپائیداری

پنجاب کا نوری فرقہ

لبنان میں ایک عیسائی مشنری کا قبول اسلام

تبلیغ محمد مصطفےٰ حامد کے پاس آیا اور ان سے مذہبی معاملات پر گفتگو کی نتیجہ یہ ہوا کہ مشنری صاحب نے تثلیث اور مریم پرستی سے توبہ کرکے خالص توحید الٰہی اور خدا پرستی کا اقرار کرلیا اور مسلمان ہو گئے۔

رسول اللہ صلعم کے دو تذکرے مفت

اسی مہینہ میں منگا لیجئے پھر نہیں ملیں گے

دہلی کا مشہور مذہبی ماہوار رسالہ نظام المشائخ چھبیس سال سے ہر ماہ ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک تذکرہ شائع کیا کرتا ہے۔

نظام المشائخ کا چندہ سالانہ ڈھائی روپے کی بجائے صرف ایک روپیہ

المشتہر۔ مینیجر رسالہ نظام المشائخ ۹۱ کوچہ چیلان دہلی

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

شاہ ایران اور کمال پاشا میں پیغامات کا تبادلہ

ملاقات کے نتائج پر مبارکباد

شاہ ایران نے ترکی سے مراجعت فرماتے ہوئے جب خاک ایران کو مشرف فرمایا تو ذیل کا تار اعلیٰ حضرت غازی مصطفےٰ کمال پاشا کی خدمت میں ارسال کیا تار کا مضمون یہ ہے۔

ہر شخص تین بچے ضرور پیدا کرے

فرانسیسی حکومت کا اعلان

یورپ کی بھی عجیب حالت ہے کہیں تو برتھ کنٹرول (ضبط تولید) پر زور دیا جا رہا ہے اور کہیں تکثیر اولاد کے لئے ترغیب دی جا رہی ہے۔ انجمن اتحاد فرانس نے سابق جمہوریت کے بعض امراء کے دستخطوں سے فرانسیسی قوم کے نام ایک عام اعلان شائع کیا ہے جس میں تحریر ہے کہ

ملک کے ہر شخص پر لازم ہے کہ وہ کم از کم تین بچے ضرور پیدا کرے کیونکہ جنگ عمومی کے بعد سے اب تک فرانس کی مردم شماری میں توازن پیدا نہیں ہوا

وزیر اعظم ترکی کی ایک تاریخی تقریر

ترکی اور البانیا میں سیاسی روابط

انسان ایک سال میں کتنے الفاظ بولتا ہے؟

جاپان میں مسجد اعظم کی تعمیر شروع ہوگئی

خطاب اعلیحضرت پہلوی بملت ایران

چار ہزار برس کا پرانا درخت

اسپین میں گداگروں کی تعداد

مصری خواتین کو سینما دیکھنے کی ممانعت

دنیا میں ۹۴ ہزار اخبارات شائع ہوتے ہیں

فلسطین پر یہودیوں کا قبضہ

جامع ازہر کا تازہ نصاب

ترکی حکومت کی خارجی تجارت

ضروری گزارش

غیر ممالک میں بھی لاثانی

سرمہ نور افزا

افسانہ

بہار و خزاں

اختر کا عشرت کدہ اور محفل طرب

نواب صاحب سے ہمسری کا دعویٰ

طوائف کے گانے کا انتظام

(۱۴)

نثار: اگر آپ ہم کو اسلام سے خارج تصور کرتے ہیں تو ہمیں بھی اس کی کچھ پروا نہیں آپ اپنا کام کئے جائے اور ہم کو ہمارے حال پر چھوڑ دیجئے۔

مولانا: میں نے تو کسی کو بھی اسلام سے خارج نہیں کیا۔

اور تمام دوستوں کو اطلاع دیدو۔ دیکھو یہ موقعہ ہاتھ سے نکلنے نہ پائے۔ خرچ کا کچھ فکر نہ کرنا کیونکہ اس موقعہ پر اگر ذرا بھی کفایت سے کام لیا گیا تو مجلس بے آبرو جاتی رہے گی۔

نثار: نہیں جناب اس کا تو مجھے خیال تک نہیں۔ تمام کام بڑے پیمانہ پر ہی انجام دئے جائیں گے۔

اس گفتگو کے بعد میاں اختر گھر پر چلے گئے اور تمام دوست گلفام سے وقت لینے کے لئے اس کی قیام گاہ پر پہونچ گئے۔ پہلے تو گلفام نے معذرت کا اظہار کیا اور کلکتہ واپس جانے کے لئے اجازت طلب کی مگر ادھر شدید اصرار تھا چنانچہ کچھ رد و کد کے بعد کل شام کا وقت طے پا گیا اور یہ سب لوگ خوشی خوشی وہاں

ہندو مسلمانوں کو شاعر ٹیگور کی نصیحت

مشترکہ سمجھوتہ ملک کیلئے نہایت ضروری ہے

کلکتہ ۱۶ اگست۔ ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور نے مندرجہ ذیل خط پنڈت مالویہ کے نام ارسال کیا ہے:۔

"جملہ اقوام اور جماعتوں کی بہبودی کے لئے نیک نیتی کے ساتھ میں یہ خط ہندو اور مسلمان دونوں کو لکھ رہا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ تعصبات سے بالاتر ہو کر ہندو اور مسلمان ایک جگہ اکٹھے ہوں اور کمیونل ایوارڈ اور اس کی الجھنوں پر غور کریں اور کوئی مشترکہ سمجھوتہ کریں۔"

جمعیۃ علمائے ہند یونٹی بورڈ کے امیدواروں کی تائید نہیں کر سکتی

سلیم پور ہاؤس میں انتخابی اصولوں پر غور و خوض

بورڈ کی کارروائی اور حضرت مولانا احمد سعید صاحب کا بیان

دارالحکومت

شاردا ایکٹ کے ماتحت مقدمہ

اپیل میں ماتحت عدالت کا فیصلہ مسترد

دہلی کی طوائفوں کی نئی چال

دن کو غائب رات کو موجود

دہلی کے قریب لاری الٹ گئی

ایک عورت ہلاک متعدد مسافر مجروح

دہلی کانگریس کمیٹی کا جلسہ

پھاٹک حبش خاں میں قتل کے مقدمہ کا فیصلہ

دریائے جمنا میں طغیانی کا اندیشہ

اسمبلی کے غیر سرکاری ممبران کی تنخواہیں

ممبر مالیات کا بیان

برما کونسل کے ۵۲ ممبر علیحدہ ہو گئے

ممبران کا طویل بیان

ذبح گاؤ کے خلاف ایک اور پرٹ

کپورتھلہ میں ہندو رعایا

دنیا کے سب سے بڑے بند کا افتتاح

پنڈت مالویہ کی پارٹی برخاست ہونے سے انکار

راجہ رگھوناتھ آچاریہ کا بیان

ٹرین اور موٹر لاری کی ٹکر

چار اشخاص ہلاک ۔ انجن بیکار ہو گیا

انگلستان میں ریاست کی تلاش

سر آغا خاں کی نئی کوشش

آئرلینڈ میں عدم ادائے لگان کی تحریک

سابرمتی میں زبردست طغیانی

کئی اشخاص اور جانور غرق ہو گئے

صدر سی پی کونسل کے خلاف عدم اعتماد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۱۳ جمادی الاول ۱۳۵۳ ہجری

سیاست کی بساط پر حکومت کا نیا مہرہ

"اینٹی کانگریس" "کمیونلسٹ" پارٹی

کلکتہ میں گزشتہ ہفتہ جو اجتماع ہوا اور اس کے نتیجہ میں جو نئی جماعت بنائی گئی اس کے متعلق اب تمام تفصیلات اخبارات میں آچکی ہیں اور ہم اس نئی جماعت اور ان لوگوں کے متعلق جو اس کے بانی مبانی ہیں ایک صحیح رائے قائم کر سکتے ہیں۔ پنڈت مدن موہن مالویہ کا خطبۂ صدارت اور ان کے بعض رفقا کی تقریریں اور کانفرنس کے ریزولیوشن اس وقت ہمارے سامنے ہیں۔ اور ہم بلا خوف تردید یہ کہہ سکتے ہیں کہ گزشتہ چند سال کے اندر اس کارروائی سے بدتر کوئی کارروائی آج تک نہیں ہوئی ...

کہا تھا کہ:۔

"...روز بروز زیادہ تنگ نظر، فرقہ پرست، قومیت کے مخالف اور سیاسی اعتبار سے رجعت پسند ہوتے جا رہے ہیں۔"

شذرات

شاعر ٹیگور کا پیغام

کلکتہ کی مالویہ کانفرنس یا نام نہاد نیشنلسٹ پارٹی کے اجلاس میں شاعر ٹیگور نے مندرجہ ذیل پیغام بھیجا ہے:۔

"میں پورے زور کے ساتھ درخواست کرتا ہوں کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کو سرکاری فرقہ وارانہ حل اور اس کے اثرات پر غور کرنے کے لئے مل کر بیٹھنا چاہئے اور سوچنا چاہئے کہ باہمی سمجھوتہ کی کونسی شکل ممکن ہے۔"

خبر نہیں اس پیغام کا اثر خود پنڈت مالویہ نے کہاں تک قبول کیا ہوگا کیونکہ بدقسمتی سے انہوں نے ہی سب سے پہلے گول میز کانفرنس میں انگریزوں کے سامنے پورے ہندوستان کی تذلیل اور توہین کی تھی اور شاید کسی مخفی توقع کے ساتھ وزیر اعظم سے یہ درخواست کی تھی کہ وہ خود ثالث بن کر فرقہ وارانہ حل کی تشکیل کریں اور ...

آمادہ ہیں جس طرح کہ الہ آباد کی یونٹی کانفرنسوں میں تھے۔ البتہ مالوی جی پلٹ گئے ہیں اور اس لئے ڈاکٹر ٹیگور کو چاہئے کہ اب ہندو مسلمانوں کو مخاطب کرنے کے بجائے صرف ہندوؤں اور بالخصوص مالوی جی کو مخاطب کریں اور ان کی نیشنلسٹ پارٹی کا ڈھونگ ختم کرائیں۔ اگر یہ فرقہ وارانہ پارٹی ہندو مہاسبھا کی پشت پناہی کے لئے قائم رہی تو حالات بد سے بدتر ہو جائیں گے۔

ہٹلر کی کامیابی

فیلڈ مارشل وان ہنڈنبرگ کے انتقال کے بعد جرمنی کے چانسلر ہٹلر صدارت عظمیٰ کے عہدہ جلیلہ پر خود متمکن ہو گئے تھے مگر یہ صورت محض عارضی تھی اس کے لئے انتخابات کی بھی ضرورت تھی۔ چنانچہ انہوں نے موجودہ پروپیگنڈہ کے تمام طریقوں کو ...

حوادث واحکام

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

حکومت فوجی بل واپس نہیں لیگی

بیس کروڑ روپیہ کا نیا قرضہ

تین کروڑ روپیہ کی جائداد ضبط

جرمنی کے انتخابات میں ہر ہٹلر کی شاندار فتح

صدارت اور وزارت عظمیٰ کیلئے ہٹلر کو ۹۰ فی صدی ووٹ

لوگوں نے دباؤ اور خوف کی وجہ سے رائیں دیں

برلن ۲۰ اگست جمہوریہ جرمنی کی صدارت اور چانسلرشپ کے عہدوں کو ملانے کے لئے جو انتخابی مہم شروع کی گئی ہے اس میں ہر ہٹلر کو ۹۰ فی صدی کامیابی حاصل ہوئی ہے سابق صدر فیلڈ مارشل وان ہنڈنبرگ کی وفات کے بعد جرمنی کے چانسلر ہر ہٹلر خود ہی صدر اور چانسلر بننا چاہتے ہیں جس کے لئے موجودہ انتخاب عمل میں لایا گیا ہے۔ ہر ہٹلر کو عظیم اکثریت سے یہ کامیابی محض اس لئے حاصل ہوئی ہے کہ جرمنی قوم پر زور ڈالا گیا اور مخالفت کے لئے پروپیگنڈا کی اجازت نہیں دی گئی۔ جرمنی کے بڑے بڑے شہروں میں ہر ہٹلر کے خلاف ووٹ دیئے گئے۔ البتہ چھوٹے چھوٹے قصبوں اور گاؤں میں ہر ہٹلر کے سخت پروپیگنڈہ کی وجہ سے اس کے حق میں زیادہ ووٹ دیئے گئے۔

ووٹوں کی تعداد جو ہر ہٹلر کو حاصل ہوئی سرکاری طور پر حسب ذیل ہے:۔

کل رائے دہندگان کی تعداد ۴۵۵۹۶۷۵۳ - حاصل شدہ رائیں ۴۳۴۳۸۴۷۰۰ - "ہاں" کہنے والوں کی تعداد ۳۸۲۸۰۴۰۰

جو رائیں ناجائز قرار دی گئیں ۸۷۰۰۵۶ - "نہیں" کہنے والوں کی تعداد ۴۲۸۷۰۰۸

اگر ناجائز آراء کو ترک کر دیا جائے تو جرمنی کی کل رائے دہندگان کے ۸۸ فی صدی اشخاص نے رائیں دیں جن میں سے ۸۸ فی صدی ہر ہٹلر کے حق میں تھیں۔

پولیس اور دیہاتیوں کا تصادم

گولیوں سے ۵ اشخاص ہلاک اور ۵ مجروح

مدراس ۲۰ اگست۔ پولاچی کی ایک خبر مظہر ہے کہ کوتھا وادی گاؤں میں ایک مشتعل مجمع پر پولیس نے گولیاں چلا دیں جس سے ۵ اشخاص ہلاک اور ۵ مجروح ہو گئے۔ یہ گاؤں ضلع کمبیٹور میں پولاچی سے ۵ امیل کے فاصلہ پر واقع ہے اس حادثہ کی مزید تفصیلات مظہر ہیں کہ کومبیٹور کا ایک شخص عدالت سے ڈگری لیکر ایک قرق امین کے ہمراہ گاؤں میں گیا تاکہ ڈگری کے مطابق مقروض کا مال و اسباب قرق کرے۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ مجمع مشتعل ہے اور پولیس کی امداد کی ضرورت ہے۔ چنانچہ پولیس گاؤں میں پہونچی اور گاؤں والوں نے پولیس کا مقابلہ کیا جس پر پولیس نے مجبور ہو کر فائر کر دیئے جس سے ۵ اشخاص ہلاک اور ۵ مجروح ہوئے۔

پنڈت مالویہ کی نیشنلسٹ پارٹی کا قیام

پارٹی کے اصول اور انتخابی شرائط

متعدد تجاویز کی منظوری

گود لینے کی رسم کے قانون میں ترمیم کا مطالبہ

بمبئی کونسل میں بل پر بحث

مدراس کی سیاسی کانفرنس

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے فیصلے کی تصدیق

ایک مجرم کی جیل میں ۲۰ سالہ زندگی

چار سو مجرموں کو پھانسی دے چکا ہے

کراچی ۱۹ اگست۔ سکھر سنٹرل جیل میں ایک عادی مجرم کئی جرائم کی پاداش میں گذشتہ ۲۰ سال سے قید بھگت رہا ہے۔ اس کی عمر اس وقت ۷۵ سال کی ہے اور جب سے وہ جیل میں آیا ہے۔

اس نے چار سو مجرموں کو جنہیں سزائے موت دی گئی تھی پھانسی دی۔ جیل میں اس کی یہی ڈیوٹی رہی ہے اور ہر ایک پھانسی کے لئے اسے پہلے دس روپیہ ملتے تھے مگر اب پانچ روپیہ ملتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اسے جیل میں رہنے کا اتنا شوق ہے کہ جب کبھی اسے رہا کیا گیا دوسرے دن اس نے پھر کوئی نہ کوئی جرم کر دیا اور خود ہی پولیس میں جا کر اطلاع دیدی تاکہ وہ پھر جیل میں بھیجا جائے۔

کھاری پانی سے پٹرول بنانے کا طریقہ

ایک گیلن پٹرول دو پیسہ میں

فرانس کے ایک سائنس دان کا انکشاف

لندن ۲۰ اگست۔ اخبار ٹائمس (لندن) کا نامہ نگار مقیم پیرس اطلاع دیتا ہے کہ روئن کے ایک ماہر سائنس البرٹ ساہیورس نے علی الاعلان دعویٰ کیا ہے کہ اس نے نمک کے پانی سے پٹرول بنانے کا طریقہ معلوم کر لیا ہے اور اس طریقہ سے جو پٹرول تیار ہوتا ہے اس پر صرف دو پیسہ فی گیلن خرچ آتا ہے۔ جس پانی سے پٹرول بنتا ہے وہ بذریعہ پمپ کے ایک تار میں سے ہو کر گذرتا ہے اور بجلی کے ایک ظرف میں جہاں ایک کیمیاوی مرکب پڑا ہوتا ہے اکٹھا ہو جاتا ہے۔ اس کیمیاوی مرکب کے اجزاء سے سوائے ساہیورس کے اور کوئی واقف نہیں ہے اس کے بعد جب وہ پانی نکلتا ہے تو وہ بالکل پٹرول کی شکل اور حالت میں ہوتا ہے۔

ساہیورس نے اپنے اس عظیم الشان راز کو ۰۰۰،۰۰۰،۵ پونڈ کے معاوضہ میں فروخت کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ جہاں اس کا عمل بنا ہوا ہے اور تجربہ کرنے کی مشین قائم ہے اس کے پہرہ پر بندوقچی متعین ہیں۔

دو بم پھٹ گئے

گوجرانوالہ ۱۹ اگست کل صبح تقریباً آٹھ بجے گلی نکالیاں میں دو بم پھٹ گئے اور تیسرا بم پھٹنے سے بچ رہا۔ واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص مسمی مہر اج نے یہ مکان کرایہ پر لیا اور اس کی صفائی کر رہے تھے جب کہ دو بم آپس میں ٹکرا کر پھٹ گئے اور تیسرا بم بچ رہا۔ لالہ مہر اج کی بیوی بہت زخمی ہوئی۔

جرمنی میں ہر ہٹلر کی فتح

پنڈت جواہر لال نہرو گرفتار نہیں ہونگے؟

پٹرول اور پڑبل پاس ہوگئے

ڈیڑھ ارب سے زائد کا سونا باہر چلا گیا

قراقرم میں سونے کی کان!

ایک روسی پناہ گزین کی دریافت

یہودی، عیسائیت کے خوفناک دشمن ہیں

بشپ میولر کی تقریر

حضرت شیخ ... کے برادر حقیقی کا انتقال

مولوی عبدالسلام ندوی کا انتقال

پچاس ہزار انسانوں کی پریشانی

ضلع گورکھپور میں سیلاب

منچسٹر میں ہندوستانی جج کا تقرر

وئید حکیم پنجاو

عرق سوزاک

ARQ-I-SOZAK
No. 413

سوزاک کیلئے دنیا میں بہترین دوا

REGISTERED
"NAMAK JALINOOS"
No. 624

نمک جالینوس

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

جاپان کے مختلف مقامات میں خوفناک زلزلہ

مکانات ہل گئے۔ لوگ گھروں سے نکل گئے

اناطولیہ میں سیلاب ۳۰ کسان غرق۔ ایک مسجد اور ۴۵۰ مکانات منہدم

ٹوکیو ۲۰ اگست۔ ناگویا کے رقبہ میں زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس ہوئے۔ جھٹکوں نے توکیو کے مکانات کو ہلا ڈالا ... ابھی تک اس کے متعلق کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔ اوساکا میں بھی زلزلہ کے سخت جھٹکے آئے جس سے مکانات ہل گئے اور لوگ مکانوں سے نکل کر محفوظ مقامات میں چلے گئے۔

استنبول ۲۰ اگست۔ شمالی اناطولیہ میں اس قدر زبردست اور خوفناک سیلاب آیا ہے کہ جس میں ۳۰ کسان غرق ہو گئے اور ڈیڑھ سو اشخاص گھر سے بے گھر ہو گئے۔ سیلاب کا اصل مرکز توکت (ٹوقات) ضلع میں ہے جہاں لوگوں میں سخت اضطراب اور تباہی پھیلی ہوئی ہے۔ توکت میں ۴۵۰ مکانات منہدم ہو گئے اور بہت سے پل ٹوٹ گئے ہیں۔ سیلاب کے باعث ایک مسجد بھی تباہ ہو گئی ہے۔

رسم نکاح کی تردید اور شریعت بل کی حمایت

جمعیۃ علماء افغان کا اجلاس

آریوں کا ناجائز شور و شر

اعلیحضرت نظام کی رواداری پر حملہ

غلام عبید اللہ خاں ہار گئے

اسلحہ اور انقلابی لٹریچر برآمد

اسکول کی ملازمہ گرفتار

کلکتہ میں نصف درجن مکانوں کی تلاشی

دو ہندوستانیوں کو گورنری ملے گی؟

کی اسکیم ... ہے۔

ڈائٹ ہال اتنا خیال کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ آئندہ دو ہندوستانیوں کو گورنری عطا کی جائے گی ان میں سے ایک ہندو ہوگا اور ایک مسلمان۔

اس سلسلہ میں محمد علی جناح اور سر سپرو کے نام گورنری کے لئے خاص طور پر لئے جاتے ہیں۔

مقبرہ جہانگیر پر ہنگامہ

قصائیوں اور چوکیداروں میں جنگ

لاہور ۱۸ اگست۔ شاہدرہ میں شہنشاہ جہانگیر کے مقبرہ میں آج مقبرہ کے چوکیداروں اور قصائیوں میں لڑائی ہو گئی۔ نتیجہ ایک درجن اشخاص مجروح ہوئے ہیں جن میں تین آدمیوں کے زیادہ چوٹیں آئی ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ تقریباً چالیس قصائی مقبرہ میں تفریح کے لئے گئے اور انہوں نے مقبرہ کے حوض میں نہانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ چوکیداروں نے تالاب میں نہانے سے منع کیا جس پر لڑائی شروع ہوئی۔ فریقین میں لاٹھیوں، چاقوؤں اور خنجروں کا استعمال کیا گیا۔

پولیس موقع پر پہنچ گئی اور گیارہ قصائیوں کو زیر دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند گرفتار کر لیا۔

کونسل آف اسٹیٹ میں اقلیت کی تعریف

شملہ ۲۰ اگست۔ آج کونسل آف اسٹیٹ کے اجلاس میں نظر بندان بنگال کے مسودہ قانون اور ترمیم ضابطہ فوجداری کے مسودہ پر بحث ہوئی۔

مسٹر ہیلٹ ہوم سیکرٹری نے سر سید امام کو مطلع کیا کہ ملازمتوں کی تقسیم کے بارے میں مسلمانوں کے علاوہ دیگر اقلیتوں سے مراد سکھ، اینگلو انڈین اور ہندوستانی عیسائی ہیں۔

گاڑی لائن سے اتر گئی

احمد آباد ۱۹ اگست۔ تکنتیور کے قریب بھاؤ نگر ریلوے پر ایک گاڑی کے دو ڈبے اور ایک لگیج گاڑی پٹری سے نیچے اتر گئی جس کی وجہ سے چار اشخاص شدید مجروح ہوئے انہیں ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔

سفید بالوں کو دائمی سیاہ رنگت پر لانے والا

بال سیاہ تیل

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

محبوب عاشق کے قدموں پر

ستوروپیہ انعام

فوراً ضرورت ہے

Manager, The Milton House
P. Box 6837 Barra Bazar
Calcutta

برص کا خاص علاج

تلوار مارکہ شربت فولاد

ہر شہر کے دوا فروشوں سے مل سکتا ہے

نہایت شاندار عکسی نگین اسلامی مطبوعات

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

تار کا پتہ:- "الجمعیۃ دھلی"

یداللہ علی الجماعۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۶۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دھلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی-اے) معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم سہ شنبہ ۱۷ ربیع جمادی الاول ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۲۸ اگست ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۵

پیکر درد

اب عجب کیا ہے جو قلب زار کے دم پر بنے
بس رہا جب تک رہا کوئی امانت دار عشق
سخت جانی کا برا ہو دیر یا ہوں گھٹ کے دم
بے محابا دیتے ہوتا ہے دل معمور شوق
تم جہاں جاؤ وہیں ہو جان و دل کا فیصلہ
سن رہا ہوں ضبط سے ہوتی ہے دونی دل کی آگ
آپ یہ تو دیکھ لیجئے کون ہے بیٹھا ہوا

نقش کچھ بن بن کے بگڑے اور مٹ مٹ کر بنے
تجھ سے اب بگڑی تو تیرے در سے کیونکر بنے
میں اگر تڑپوں تو تیغ ناز کے دم پر بنے
روح میخانہ کی کھنچ آئے تو یہ ساغر بنے
تم نظر جس سمت اٹھاؤ عرصۂ محشر بنے
کیا کروں گا میں یہی آنسو اگر اخگر بنے
یاس کی صورت بنائے درد کا پیکر بنے

سازِ مست آواز مست انجام مست آغاز مست
جب یہ عالم ہو تو قابل ہوش سے کیونکر بنے

(از جناب قابل - مدیر تسنیم مین پوری)

دلچسپ حقائق و معلومات

معاصرین کے افکار و آراء

نام نہاد نیشنلسٹ پارٹی

(صداقت)

وحدت عرب کی کڑیاں

(صداقت)

مراکش اور فرانس

(زمیندار)

خطرناک اقدام

مسلم کانفرنس اور الیکشن

(خلافت)

(منیجر الجمعیۃ - دہلی)

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے اور دوسروں کو دینا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون، اسکے حجم اور اسکی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے۔ تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جا سکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ علاوہ محصولڈاک جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس بائیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑے گا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

Regd No. L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 14. DELHI FRIDAY, AUGUST 24, 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

مدراس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ازبلا منگا کر دیکھئے جس کو پڑھ کر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصولڈاک

منیجر الجمعیۃ دھلی

اخبار ارجن کی شرارت

مدفون مسجد کی واپسی پر واویلا

سہارنپور میں سیرت النبی کا عظیم الشان اجلاس

منگلور ٹاؤن ایریا میں اندھیر

آنریری سکرٹری مسلم لیگ مین الیسوسی ایشن سہارنپور

مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

اب تمام اہل خیر حضرات کو خیال کرنے کا موقع ہے۔ کہ یہ قانون مراجعہ ظالمانہ ہے یا منصفانہ؟

از طرف جمیع طلبہ مظاہر علوم سہارنپور

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید و لائتی نہایت عمدہ چھپا ہوا۔ اس میں دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا با محاورہ ہے، حاشیہ پر کامل تفسیر ہے ...

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دھلی

ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہے

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانح عمری شائع ہو گئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی اے علیگ بریلوی جس میں

آنریبل سر سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یوپی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم اے مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۳۰ کاغذ چکنا چمکدار کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ دہاف ٹون کی چھپی ہوئی نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت تین روپے (عہ)

المشتہر:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی، علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

جنت و دوزخ حضرت العلامہ مولانا حافظ الحاج احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا اردو ترجمہ بترتیب ترغیب و ترہیب جنت کی کنجی و دوزخ کا کھٹکا میں جمع کر کے ... قیمت ...

خاموش تبلیغ حضرت ممدوح نے مذہبی رنگ میں یہ ایک افسانہ مرتب فرمایا ہے جس کو دیکھ کر واقعات کے تحت میں بہت سی مذہبی معلومات حاصل ہو سکتی ہے قیمت ۸

پاک زندگی مولانا موصوف نے اس رسالہ میں فطرت سلیمہ، حیات طیبہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے طریقوں کو نہایت آسان اور دلچسپ پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔ قیمت ...

تحفۃ المحبین حضرت مولانا نے اس کتاب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے مختلف طریقے احادیث آیات و واقعات صحیحہ کی روشنی میں بتلائے ہیں اور آخر میں صلوٰۃ التسبیح کا مفصل طریقہ بیان فرمایا ہے قیمت ...

سیرۃ الحبیب جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرۃ کو اس رسالہ میں آیات قرآنی کے تحت میں ترتیب دیا گیا ہے آپ کی سیرۃ کے صحیح واقعات کا علم حاصل کرنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ ضرور فرمایئے قیمت ...

احسن الوظائف عملیات اور وظائف کے شوقین حضرات کیلئے یہ کتاب صراط مستقیم کا کام دیتی ہے نہایت آسان طریقہ پر مختلف اور ضروری اعمال و وظائف کے طریقے بیان کئے گئے ہیں قیمت ...

تعلیم الاسلام حضرت العلامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی بہترین تصنیف جس میں ارکان اسلام و ضروریات دین کو سوال و جواب کے پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے بچوں کی خصوصاً ابتدائی دینی تعلیم کیلئے بیحد مفید ہے چار نمبر کا مکمل سٹ ...

فتاویٰ رشیدیہ مسائل دینیہ کا بہترین ذخیرہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کی بہترین تصنیف تین حصوں کا مکمل سٹ دو روپے چار آنے (عہ)

خطبہ صدارت حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے آپ نے جمعیۃ علماء ہند کے سالانہ اجلاس منعقدہ پشاور میں جو بے نظیر خطبہ بحیثیت صدر اجلاس پڑھا تھا آج تک اس قدر معلومات سیاسیہ و مذہبیہ سے لبریز کوئی خطبہ جمعیۃ علماء ہند کے پلیٹ فارم پر نہیں پڑھا گیا مسلمانوں کے لئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے قیمت ...

(نوٹ) ریلوے پارسل یا پانچ روپیہ سے زائد قیمت کی کتابوں کے لئے نصف قیمت پیشگی ارسال فرمائیں۔

ملنے کا پتہ:- منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دھلی

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے گویا ایک ماہر کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں ... حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے ...

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دھلی

افسانہ

بہار و خزاں

میاں اختر کی نئی پریشانی
محفل نشاط کے لئے انتظامات
لالہ شنبھو جی کا آستانہ اور میاں اختر کی ضرورت

(۱۵)

اختر: پھر جانے سے کام نہیں چلے گا، کام اسی وقت کا ہے۔

نثار: تو جلدی تشریف لائیے میں ایک گھنٹے میں آپ کے مکان پر حاضر ہوتا ہوں۔

یہ کہہ کر نثار رلتی ہوٹل کی طرف چل دیا اور اختر شنبھو مہاجن کے مکان کی طرف روانہ ہو گیا۔ شنبھو مہاجن دہلی کا ایک مشہور بنیا ہے اور کئی لاکھ کی جائداد اور زر نقد کا مالک ہے۔ تمام بڑے بڑے لوگوں سے اس کی ملاقات ہے۔ نہایت ملنسار، خلیق اور میٹھی نکلہ ہے جس سے ملتا ہے گویا اس کے پیر تلے بچھا جاتا ہے۔ بیٹھنے کو بزازہ کی دوکان کرا رکھی ہے اور خود مہاجنوں کی گدی پر متمکن ہے۔ شہر کے مسلمانوں میں اس کی خاص شہرت ہے جب مسلمان کو وقت پر روپے کی ضرورت پڑتی ہے شنبھو جی اس کی ضرورت کو پورا کر دیتے ہیں اور زیور یا جائداد رہن کر ہمیشہ کے لئے اس کے مالک بن جاتے ہیں...

نثار: اوپری اخراجات کے علاوہ کام کی نذر کے لئے اٹھارہ ہزار روپیہ بھی تیار رکھنا!

اختر: (گھبرا کر) اٹھارہ ہزار یا اٹھارہ سو؟ آپ نے شاید سننے میں غلطی کی ہے۔

نثار: نہیں جناب اٹھارہ ہزار روپیہ! آخر گھبرانے کی کیا بات ہے...

...

یہ کہہ کر شنبھو جی نے اپنے منیب کو آواز دی اور جب وہ آ گیا تو اس سے کہا "میاں جی کو فوراً ... ہزار روپیہ دیدو اور کسی قسم کی ان سے تحریر نہ لو۔ ان کا اور ہمارا معاملہ ایک ہی ہے۔"

(باقی آئندہ)

نثار: بہت اچھا۔ آپ بھی تو ذرا رلتی ہوٹل تک چلئے۔

اختر: مجھے ایک ضروری کام ہے ... آپ چلے جاؤ اور اپنے ساتھ بشیر کو بھی لیتے جاؤ۔

نثار: آخر کیا کام ہے؟ کہیں جانا ہے تو پھر چلے جانا۔

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

شاہ ایران اور کمال پاشا کی ملاقات
کیا یہ ملاقات برطانیہ کیلئے خطرہ کا موجب ہے؟
چیفا، بغداد اور خلیج فارس ریلوے کی تعمیر

غازی مصطفےٰ کمال پاشا اور رضا شاہ پہلوی کی ملاقات سے یورپین حکمران کسی قیمت میں چونے لگے ہیں اور وہ اپنی فطرت اور افتاد طبیعت کے مطابق اس کے معنے لے رہے ہیں۔ گو اس ملاقات کے متعلق کوئی ذمہ دارانہ تبصرہ یورپین ممالک سے شائع نہیں ہوا۔ مگر اندر ہی اندر اس کی "خطرناکی" کو محسوس کیا جا رہا ہے۔ اس مزعومہ خطرہ کی نوعیت کا اندازہ ذیل کے مضمون سے لگایا جا سکتا ہے جو لندن کے ایک اہل قلم نے "نیویارک ٹائمز" میں شائع کرایا ہے۔ ...

پر ۱۵ روز کے حبس میں اضافہ کر دیا ہے۔ شاہزادہ عباس حلیم کارخانہ شکرسازی کے مزدوروں کو ہڑتال کی ترغیب دینے کے الزام میں گرفتار کئے گئے ہیں۔

افغانستان کے معمر ترین اشخاص
دو سو سال تک کی عمر والے زندہ موجود ہیں
۲۶ اشخاص کی دلچسپ فہرست

دنیا کے معمر ترین انسانوں کے حالات آئے دن اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ سال میں چین کے ایک شخص "لی چانگ یون" نے ۲۵۶ سال کی عمر میں وفات پائی ہے۔ چند روز ہوئے ایک ترک زارو آغا نے ۱۶۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ زارو آغا نے ۱۰ شادیاں کیں جن سے بکثرت اولاد ہوئی ...

جرمنی میں عورتوں کی آزادی پر پابندیاں
عورتوں کو پبلک لائف سے نکال دو

مجلس ملیہ ترکیہ میں عصمت پاشا کی تقریر
سوویٹ روس سے اتحاد و مودت کی تفسیر

عصمت پاشا وزیر اعظم ترکی نے ترکی اور روسی روابط پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ آپ نے کہا کہ بالشویک روس سے جو ہمارے سیاسی تعلقات قائم ہوئے ہیں اور جن سے ہماری بنیادیں مستحکم ہو گئی ہیں ہم اس کی نگرانی کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ روس اور ترکی میں یہ معاہدہ علی الدوام قائم رہے گا۔ ہم دوستی اور اخوت کے مزید مستحکم کرتے ہیں اور اس سعادت پر مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ روسی سفیر مقیم ترکی نے بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے اور حکومت ترکیہ کی دوستی پر سوویٹ روس کی طرف سے گرمجوشانہ جذبات سے بہتر الفاظ ادا کئے ہیں۔

شیخ بحرین کا ورود بغداد

شیخ عبداللہ اور شیخ محمد جو شیخ بحرین کے حکمران خاندان سے تعلق رکھتے ہیں وارد بغداد ہوئے اور شاہ غازی والیٔ عراق سے ملاقات کی۔ سیاسی حلقوں میں ان کی آمد کو خاص اہمیت دی جا رہی ہے مگر ابھی تک ان کی آمد کا راز نہیں کھلا ہے۔

ایک مصری شاہزادہ کا مقاطعہ جوعی

مصری مزدوروں کے لیڈر شاہزادہ عباس حلیم نے اس امر کے خلاف بطور احتجاج کے فاقہ کشی شروع کر دی ہے کہ حکومت مصر ان پر کھلی عدالت میں مقدمہ نہیں چلاتی اور بغیر اظہار جرم کے ان کو محبوس کر رکھا ہے۔ حکومت نے اس فاقہ کشی ...

رسول اللہ صلعم کے دو تذکرے مفت
اسی مہینہ میں منگا لیجئے۔ پھر نہیں ملیں گے

دہلی کا مشہور مذہبی ماہوار رسالہ نظام المشائخ چھبیس سال سے ہر ماہ ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک تذکرہ شائع کیا کرتا ہے۔ جن میں نئے نئے عنوانوں سے حضور صلعم کی خصوصیات زندگی پر نہایت بلند پایہ مضامین لکھے جاتے ہیں۔ ... نظام المشائخ کا سال بھر کا چندہ بھی بھیج دیں۔ ...

نظام المشائخ کا چندہ سالانہ ڈھائی روپے کی بجائے صرف ایک روپیہ

... المشتہر: منیجر رسالہ نظام المشائخ ۹۱ کوچہ چیلان دہلی

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

سرمہ ... آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا ...

... (مولانا) نورالدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات سر تاج عالم آنکھ گولیاں اپنے اعجازی تاثیرات سے بیرون ہند میں بھی مقبول عام ہو چکی ہیں۔ ... قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ (عہ)، پانچ ڈبیاں للعہ۔

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

تقریر سیرت

موت اور زندگی کا فلسفہ اسلام اور حکما کی نظر میں
اسلام نے مومن کے قلب کو موت کے خوف سے پاک کر دیا ہے
انبیاء کرام اور اولیاء عظام کا شوق لقاء

(از حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند)

موت ایک معیار ہے

حضرات! بات تو یہ ہے کہ موت ایک کسوٹی ہے جہاں کفر و اسلام کا فرق معلوم ہوتا ہے۔ کافر موت کے نام سے ٹھٹک جاتا ہے اور مسلمان موت کا نام سن کر اس کی طرف بڑھتا اور لپکتا ہے۔ یورپ تو یہ سمجھتا ہے کہ دنیا ہی دنیا ہے اور مرنے کے بعد کچھ نہیں یہاں سے گئے تو گئے۔ رہے ہندوستان کے مشرک سو وہ بیچارے کس گنتی میں ہیں وہ اپنے اسی دقیانوسی فلسفہ کو لئے بیٹھے ہیں کہ یہاں سے گئے ...

موت کے وقت کی لوری

صاحبو! جس طرح ماں لوری دیکر اور تھپک کر اپنے بچہ کو نیند کے تخت سلاتی ہے اسی طرح حضرت حق اپنے ایمان دار اور مخلص بندے کو موت کے وقت لوری دیا کرتے ہیں۔ اللہ یتوفی الانفس حین موتھا اپنے مخصوص بندے کی روح کو اس طرح قبض کرتے ہیں کہ اس کو لوری کی لذت میں پتہ ہی نہیں لگتا ...

حب الوطن من الایمان

مسلمان کی موت یا لوری

حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ

حضرت عمر بن الخطاب کا واقعہ

لوری کا تتمہ

مناسبت بتاؤ

میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تم آتشبازی نہ چھوڑو اگر مسلمانوں کے پاس اتنا پیسہ ہو گیا ہے کہ وہ اسکو آگ لگا کر ختم کرنا چاہتے ہیں تو بھائی مجھے مداخلت کا کیا حق ہے۔ خدا تم کو مبارک کرے۔ میں تو صرف ایک بات دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کی رحمت کا آگ سے مقابلہ کر کے ان دونوں میں کیا مناسبت ہے۔ ایک طرف تو اللہ کی رحمت ہے اور دوسری طرف تم آگ اچھال رہے ہو آخر ان دونوں میں کوئی مناسبت بھی ہے؟ اگر کوئی تعلیم یافتہ سوسائٹی میں اس کا ذکر کرے کہ ایک طرف اللہ تعالےٰ کی رحمت ہے اور دوسری طرف آگ ہے تو آپ ان دونوں میں کوئی مناسبت بتا سکتے ہیں۔ یہ رحمت کے مواقع تو ایسے ہوتے ہیں کہ آگ کو دور کرنے کی ضرورت ہے نہ کہ آگ سے مقابلہ کرنے کی ضرورت ہے۔

(باقی آئندہ)

صاحبو! اسی موت کو تو لقاء الٰہی کہا گیا ہے۔ اور اسی لذت اور مزے کی وجہ سے تو حضرت بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

گر بیاید ملک الموت کہ جانم ببرد
تا نہ بینم رخ تو روح رمیدن ندہم

میں جب تک آپ کو نہ دیکھ لوں گا ملک الموت کو ہاتھ بھی نہ لگا دینے دوں گا۔ ملک الموت کون ہوتے ہیں جو میری روح کو قبض کریں۔ اسی غزل کا ایک اور شعر ہے:

غیرت از چشم برم روئے تو دیدن ندہم
گوش را نیز حدیث تو شنیدن ندہم

سبحان اللہ کیا غیرت ہے۔ اور کیا سچ بات ہے۔ ہم اور ہیں اور ہماری آنکھ اور ہے۔ عالم ارواح کی آنکھ اور کان علیحدہ ہیں اور عالم مادیات میں تو ...

عراق ریلوے

(۱) نجف، کربلا، کاظمین اور سامرہ اسلامی مقامات مقدسہ کی زیارت کا انتظام عراق ریلوے نے کیا ہے۔ یہ سفر نہایت قلیل کرایہ اور کم وقت میں طے ہوگا۔ دوران سفر میں ہر ممکن آسائش بہم پہنچائی جائیں گی۔

مکہ معظمہ کو جاتے ہوئے عراق کے مقامات مقدسہ کی زیارت کرو!

حجاج کے لئے کوپن ٹکٹ جاری کر دئے گئے ہیں جو ایک سو پچاس دن تک کارآمد ہوں گے۔
۵۰ کلو وزن اسباب پر کوئی زائد کرایہ نہیں لگایا جائے گا۔
شرح کرایہ درج ذیل ہے:
بک "اے"

	تھرڈ کلاس	سیکنڈ کلاس
معقل (بصرہ) سے کربلا تک اور کربلا سے بغداد یا کاظمین (بغداد ویسٹ سٹیشن) تک اور کاظمین سے سامرہ تک اور واپس براستہ کاظمین معقل تک	۱۲/-/-	۴۲/-/-

بک "بی"
معقل بصرہ سے کربلا تک اور وہاں سے بغداد یا کاظمین تک اور واپس معقل تک .... ۱۲/۴/- ۴۰/-/-

ہندوستان میں حجاج کو صرف تیسرے درجے کے ٹکٹ مل سکتے ہیں۔ سیکنڈ کلاس کی ٹکٹیں معقل کے مقام پر خریدی جا سکتی ہیں

تمام حجاج معقل (بصرہ) میں ہمارے ایجنٹ کو ملیں۔ تین سال سے کم عمر کے بچے کا کرایہ معاف ہوگا۔ اور ۱۲ سال سے کم عمر کے بچے کے لئے نصف ٹکٹ خریدنا ہوگا۔
تمام شہروں کے مابین ریل گاڑیوں کی آمد و رفت روزانہ ہوتی ہے۔
...
اپنا مال بغداد کو بک کرائیے ... براستہ عراق ریلوے روانہ کریں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۵۲ ہجری

جمعیۃ علمائے ہند اور مسلم یونٹی بورڈ

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

جمعیۃ وقت یہ معلوم ہوا تھا کہ مسلم یونٹی بورڈ کے اجلاس میں تین دن کی مسلسل بحث و تمحیص اور متواتر گفتگوؤں کے بعد بالآخر جمعیۃ علمائے ہند کے نمائندوں نے یہ اعلان کر دیا کہ انتخابات کے متعلق بورڈ کے بنیادی اصولوں کو دیکھتے ہوئے جمعیۃ اس کے امیدواروں کی تائید نہیں کر سکتی اسی وقت یہ سمجھا گیا تھا کہ اس اقدام کے لئے جمعیۃ علمائے ہند کے نمائندوں کے پاس کافی وجوہ ہوں گے اور انہوں نے یہ

سے مشورہ کرنا اور اس کے مطابق عمل کرنا۔

یونٹی بورڈ کی طرف سے جو امیدوار کھڑے کئے جا رہے ہیں ان پر صرف یہی پابندیاں عائد ہوں گی ان کے علاوہ وہ اور کسی امر کے پابند نہیں ہیں۔ جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس عاملہ کے منظور کردہ اصولوں اور یونٹی بورڈ کے مذکورہ اصولوں میں مفہوم عبارت کے علاوہ سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ...

وائٹ پیپر کی مذمت

جمعیۃ کا مطلوبہ مدار انتخاب

کیمونل ایوارڈ کی حمایت

یونٹی بورڈ کا مدار انتخاب

...میں سے کوئی بات بھی نہیں رکھی۔ ہمارے نزدیک یہ نہایت ضروری ہے کہ ہر اس ممبر سے جو آج ہمارے ووٹ حاصل کر کے اسمبلی میں جا رہا ہے یہ وعدہ لیا جائے کہ وہ ان انسانیت سوز قوانین کو ضرور منسوخ کرائے گا جو موجودہ اسمبلی کے غدار ساز اور خوشامدی و چاپلوس ممبروں نے اپنے ووٹ سے بنائے

...متعلق بھی اس کم کی آزادی بھی ظاہر ہے کہ جمعیۃ کسی طرح متفق نہیں ہو سکتی تھی۔ کیونکہ وہ تمام مصالح جو اس کے پیش نظر تھیں اس قسم کی "آزادی پابندی" سے فوت ہو جاتی ہیں۔ یونٹی بورڈ نے اگر جمعیۃ کی معین شکل کو قبول نہیں کیا تھا تو بہتر یہی تھا کہ وہ اس مسئلہ پر سکوت ہی اختیار کرتا۔

شذرات

ریاست جینید میں مظالم

ریاست جینید کے متعلق ایک عرصہ سے نہایت تشویشناک و اضطراب انگیز خبریں موصول ہو رہی تھیں اور ہم متعدد بار حکام ریاست کو ان کے فرض کی طرف توجہ دلا چکے تھے مگر ہمیں افسوس ہے کہ وہاں کی صورت حال کو درست کرنے کے متعلق کوئی صحیح قدم نہیں اٹھایا گیا جس کا نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ اب تازہ خبریں جو ریاست جینید سے آ رہی ہیں انہوں نے تمام ہندوستان کے مسلمانوں کو بے چین کر دینے کا سامان مہیا کر دیا ہے معلوم ہوا ہے کہ ریاست جینید میں کئی سو مسلمانوں کی گرفتاریاں ہو چکی ہیں جن میں ریاست کے معزز و سربرآوردہ مسلمان شامل ہیں۔ مولوی عبدالعزیز صاحب اور ان کے رفقاء کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور وہ کئی دن سے جیل کے اندر بھوک ہڑتال کرنے پر مجبور کر دئے گئے ہیں نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا جا رہا ہے بلکہ انصاف طلب کرنے پر ان کے خلاف جبر و استبداد کی تمام قوتوں کو استعمال میں لایا جا رہا ہے اور جیلوں کے دروازے ان کے لئے کھول دئے گئے ہیں۔ اگر یہی صورت حال کچھ دنوں اور جاری رہی اور ریاست جینید کی حکومت کو ان ہی حکام کے ہاتھوں میں رہنے دیا گیا جو اس وقت مسلمانوں پر بے پناہ مظالم توڑ رہے ہیں تو ہمیں یقین ہے کہ جینید میں قیامت صغریٰ برپا ہو جائیگی۔ حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے مظالم جینید کے سلسلہ میں حکومت ہند کے ذمہ دار عہدہ داروں، ممبران اسمبلی اور مہاراجہ جینید کی خدمت میں جو تار و خطوط ارسال فرمائے ہیں ہمیں امید ہے کہ اُن پر بہت جلد اور بروقت توجہ کی جائیگی اور حکومت ہند اپنی ذمہ داری کو محسوس کر کے مناسب کارروائی کرے گی تاکہ ریاست جینید اور ...سکے۔ اور وہ اس قسم کی تشدد آمیز

پالیسی سے باز آئے۔ اگر ذرا سے تدبر اور دور اندیشی سے کام لیا گیا تو جینید کا مسئلہ بآسانی حل ہو سکتا ہے۔ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ سب سے پہلے تشدد کو ختم کیا جائے گا موجودہ قیدیوں کو رہا کر دیا جائے اور اس کے بعد باہمی رواداری اور افہام و تفہیم کی اسپرٹ میں مسلمانوں کے جائز مطالبات پر توجہ کر کے ان کو جلد از جلد پورا کرنے کی کوشش کی جائے۔ ہم جینید کے مزید حالات کے منتظر ہیں اور مفصل اطلاع کے بعد اظہار خیال کریں گے۔

پنڈت مالوی کا رویہ

سردار ولبھ بھائی پٹیل اور گاندھی جی کے جو بیانات شائع ہوئے ہیں ان کے بعد یقیناً پنڈت مدن موہن مالویہ کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ایک لمحہ کے لئے بھی اپنی نیشنلسٹ پارٹی کے نام کے آگے "کانگریس" کا نام لگا کر تمام دنیا کو اپنی پالیسی کے متعلق دھوکے میں مبتلا کریں صدر کانگریس نے نہایت واضح الفاظ میں یہ کہدیا ہے کہ پنڈت جی کو کانگریس کا نام استعمال کرنے کا ہرگز حق حاصل نہیں ہے اور پنڈت جی نے سوراج پارٹی کی جو مثال دی تھی اس کا جواب دیدیا ہے کہ اس پارٹی نے کبھی بھی کانگریس کے نام کو اپنے لئے استعمال نہیں کیا اب پنڈت مالویہ کے واسطے سوائے اس کے اور کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ وہ اپنی جماعت کا نام بدل دیں یا پھر اس کے لئے تیار ہو جائیں کہ کانگریس کی ڈسپلن کو ان کی حرکتوں کے باعث وہ نقصان عظیم پہنچے جو آج تک کبھی ہی نہیں پہنچا۔ لیکن جب کانگریس سے اختلاف ہوا تو وہ الگ ہو گئے ...

دارالحکومت

دہلی میں مشترکہ ہسپتال بنانے کی تجویز

حکومت دو لاکھ روپیہ قرض دے گی

دہلی ۲۵ اگست۔ سکرٹری دہلی میونسپل کمیٹی نے نئی دہلی میونسپل کمیٹی کو ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں آپ نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ دہلی اور نئی دہلی اور سول لائنز کے لئے ایک مشترکہ ہسپتال بنایا جائے۔ اس مراسلہ پر نئی دہلی میونسپل کمیٹی کی اگلی میٹنگ میں غور کیا جائے گا۔ نئی دہلی کے ہیلتھ آفیسر صاحب نے سکرٹری صاحب کی مندرجہ بالا تجویز کی حمایت کی ہے۔

سکرٹری صاحب اپنے مراسلہ میں لکھتے ہیں کہ کنگز وے کے نزدیک سول لائنز دہلی اور نئی دہلی کے باشندوں کیلئے ایک مشترکہ ہسپتال بنانے کی تجویز ہے۔ آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ بھی اس اسکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ساتھ اشتراک عمل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس ہسپتال کے دو بلاک ہوں گے۔ ایک بلاک میں یورپین اور وہ ہندوستانی جنہوں نے مغربی طرز معاشرت اختیار کر لیا ہے رہیں گے اور دوسرے میں غریب مریض۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے اُن علاقہ جات میں بجلی مہیا کرنے کے انتظامات اور دارالخلافہ میں روشنی کے متعلق مجوزہ اسکیم کی تکمیل کے لئے ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ قرض دینا منظور کر لیا ہے۔

مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی کی تشریف آوری

دہلی ۲۵ اگست۔ کل حضرت مولانا ابو عامر عبدالحلیم صاحب صدیقی ...

مولانا فضل الرحمن صاحب کی رہائی

تمام دنیا میں سرحد کا نام روشن رہیگا

ایک سرحدی لیڈر کا بیان

۱۳ مکانات پر پولیس کا چھاپہ

۶ نوجوانوں کی گرفتاری

جیل سے ۹ قیدی فرار ہو گئے

سڑک پر ۲۰۰ کارتوس ملے

ریاست جینید میں تین سو سے زائد مسلمان گرفتار کر لئے گئے

پر امن جلوس نکالنے اور انصاف طلب کرنے کا خمیازہ

وائسرائے ہند، ممبران اسمبلی، مہاراجہ جینید، ہوم ممبر وغیرہ کے نام ناظم جمعیۃ علماء ہند کا تار

اطلاع موصول ہے کہ جینید میں مسلمانوں کی گرفتاریاں شروع ہو گئی ہیں اور ۲۳ اگست کو سو سے زائد مسلمان گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ مسلمانوں نے گذشتہ ہفتہ یوم شہید منایا تھا اور اس سلسلہ میں ایک باضابطہ جلوس بھی نکالا تھا یہ جلوس مسلمان قائدوں کی رہائی کے خلاف بطور احتجاج نکالا گیا تھا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ انصاف کرے۔ مگر حکام نے بجائے داد رسی کے مسلمانوں کو گرفتار کرنا شروع کر دیا۔ معلوم ہوا ہے کہ سب انسپکٹر نے اسلام کی توہین کرتے ہوئے حافظ عبدالعزیز صاحب مفتی جینید سے یہ بھی کہا کہ قانون کے مقابلہ میں تمہارا مذہب کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اس کے بعد اسلامی کمیٹی کے ارکان کو بھی گرفتار کر لیا۔ ان گرفتاریوں کے بعد عام مسلمانوں نے ایک پر امن احتجاجی جلوس نکالا جس نے کچہری ہو کر مسلمان رہنماؤں کی رہائی کا مطالبہ کیا اب حال یہ ہے کہ ۲۵-۲۵ مسلمانوں کے جتھے جلوس کی شکل میں نکل رہے ہیں جن کو گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کا مطالبہ یہ ہے کہ حکومت ان کے ساتھ انصاف کرے۔ قائدوں کو قرار واقعی سزا دے، مساجد کو آزاد کرے اور لیڈروں کو رہا کر دے۔ حکومت کی طرف سے ان مطالبات کا جواب گرفتاری کی شکل میں دیا جا رہا ہے اور اب تک سو سے زائد اشخاص گرفتار کئے جا چکے ہیں ریاست جینید کی اس عاقبت نا اندیشانہ حرکت سے مسلمانوں میں سخت اضطراب پھیل گیا ہے اور انہوں نے عزم کر لیا ہے کہ اگر ریاست ان کے مطالبات منظور نہیں کرتی تو وہ یکے بعد دیگرے گرفتار ہو جائیں گے۔

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے ذیل کا تار اسمبلی کے ممبران سر فضل حسین ہوم ممبر حکومت ہند مسٹر گلنسی سکرٹری پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کے نام ارسال فرمایا ہے۔

"ریاست جینید میں مسلمانوں پر سخت مظالم ہو رہے ہیں اس وقت تک تقریباً تین سو سے زائد مسلمان گرفتار ہو چکے ہیں۔ مہربانی فرما کر فوراً توجہ کیجئے"۔

حضرت ناظم صاحب نے مہاراجہ جینید کے نام حسب ذیل تار ارسال فرمایا ہے۔ "آپ کی مسلمان رعایا پر ریاست میں سخت مظالم ہو رہے ہیں اس وقت تک تین سو سے زائد مسلمان گرفتار ہو چکے ہیں اس سخت گیر پالیسی سے ہندوستان کے مسلمانوں میں سخت اشتعال پیدا ہو رہا ہے مہربانی فرما کر فوراً توجہ کیجئے"۔

اسی طرح حضرت ناظم صاحب کی طرف سے وائسرائے ہند اور ریذیڈنٹ کونسل ریاست جینید کے نام بھی تار ارسال کئے گئے ہیں۔

یونٹی بورڈ کا انتخابی اعلان

اسمبلی کیلئے امیدواروں کی نامزدگی

نیشنلسٹ پارٹی کانگریس کو کمزور بنا دیگی

سردار ولبھ بھائی پٹیل کا بیان

امان اللہ خاں کا پروپیگنڈہ

کراچی میں تین افغانوں کی گرفتاری

"لارڈ ہیڈلے مسجد کے اسرار"

۳ ہزار پونڈ کہاں گئے؟

جینید میں مسلمانوں کی گرفتاریاں بدستور جاری

مزید گرفتاریوں کی توقع

دارجلنگ میں زلزلہ کا جھٹکا

گاندھی جی موت کا برت رکھیں گے

جاپانی وزراء کو قتل کرنے کی سازش

بہت سے باغی گرفتار کر لئے گئے

ٹوکیو ۲۴ اگست۔ ادکاڑا وزارت کو قتل کرنے نیز موجودہ گورنمنٹ مشنری پر قبضہ کرنے کیلئے ایک منظم بغاوت کا جال پھیلا ہوا ہے اور پولیس اس سلسلہ میں ۴ مشتبہ باغیوں کو گرفتار کرنے کی انتہائی کوشش کر رہی ہے۔ یاد رہے کہ اسی بغاوت کے ابتدائی اثرات کو روکنے کے لئے گرشتہ مئی میں کاڈسینٹ صوبہ میں (خلا کی طرف سے بھیجی ہوئی افواج) کے متعدد سرگرم باغیوں کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔

مزید اطلاع مظہر ہے کہ شنٹو حکومانی ایک انقلابی پارٹی کے تین باغی لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور باغیوں کا ایک سرغنہ ساڈا کا یوبی گرفتار ہو گیا ہے۔ پچھلے دنوں پولیس والوں کی ایک جمعیۃ نے آٹومیٹک پستولوں سے مسلح ہو کر الیٹ ایشیا سپر یمسی سوسائٹی کے ہیڈ کوارٹر پر چھاپہ مارا اور وہاں سے چار مشتبہ اشخاص کو فی الفور گرفتار کر لیا۔

معلوم ہوا ہے کہ یہ گرفتاری ایک ہولناک سازش کے انکشاف کے ضمن میں عمل میں آئی ہے اور سازشیوں کو یہ مقصود ہے کہ موجودہ وزارت کے تمام ممبروں کو جن کے وزیر اعظم جنرل ادکاڑا بھی قتل کر دیا جائے۔

انگلستان اور آئرلینڈ کی گفتگو

عہدناموں کی واپسی پر ڈی ویلرا کا غور

لندن ۲۴ اگست۔ آج ڈبلن میں آئرش فری اسٹیٹ اور حکومت برطانیہ کے درمیان عہدناموں کی مفروضہ واپسی کی سرکاری طور پر تردید کی گئی۔ ڈبلن کی ایک تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ۔

آئرش ریپبلکن کا سرکاری نمائندہ پرچہ "آئرش پریس" لکھتا ہے کہ مسٹر ڈی ویلرا انگلستان کے عہدناموں کی واپسی کے متعلق غور کر رہے ہیں ...

یہودیوں نے جرمنی کا بائیکاٹ کر دیا

جرمنی سے ملکی یہودیوں کی وفاداری

جرمنی میں سیاسی اسیروں کو عام معافی

جہازوں کی تعمیر پر جاپان کا نیا خرچ

چینی قزاقوں کی درندگی

دریائے گنگا میں خوفناک طغیانی شہر آرہ کو خطرہ

پٹنہ اور مغل سرائے کے درمیان خبر رسانی کا سلسلہ منقطع

دریائے جمنا میں سیلاب۔ دیہات کو خالی کر دینے کا حکم

پٹنہ ۲۶ راگست۔ دریائے سونی (جو دریائے گنگا کا ایک حصہ ہے) میں یک بیک طغیانی کے باعث شہر آرہ کو سخت خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ پانی ۱۹۳۳ لیول پر پہنچ گیا ہے۔ سیلاب نے تعمیر پر حملہ کر دیا ہے اور ایک بند کو شکستہ کر دیا ہے۔ دریائے کا کنارہ جو شہر کی حفاظت کے لئے ایک زبردست بند ہے اس کے ٹوٹنے کا خطرہ ہو گیا ہے۔ صوبجات متحدہ اور سنٹرل صوبجات میں سخت اور شدید بارش کے باعث دریائے گنگا میں خوفناک طغیانی آگئی ہے جس نے لوگوں کو سخت پریشان کر دیا ہے۔ پٹنہ۔ مغل سرائے کے درمیان ریلوے خبر رسانی کا سلسلہ ٹوٹ گیا ہے اور کلکتہ ڈاک گاڑی اسنہ دلی سے گرانڈ کورڈ سے روانہ کی گئی ہے۔

حکومت نے دو اسٹیمر سیلاب زدہ رقبہ کا معائنہ کرنے کے لئے روانہ کر دئے ہیں۔ اس مقصد کیلئے اور کشتیاں بھی استعمال کی جانے والی ہیں۔ پٹنہ کے قریب بہت سے گاؤں زیر آب ہو گئے ہیں۔

دہلی کے قرب و جوار میں شدید بارش کے باعث کل دریائے جمنا کا پانی بہت چڑھ گیا ہے جس سے طوفان برپا ہو رہا ہے مزید پانی کے چڑھاؤ کا خطرہ ہے عنقریب دیہات کو خالی کر دینے کا حکم نافذ ہونے والا ہے۔

سگنور مسولینی کا نعرہ جنگ

سنہ ۱۹۱۴ء کی طرح جنگ عظیم عنقریب برپا ہونے والی ہے

ہر اطالوی کو میدان جنگ میں کود پڑنے کا مشورہ

بلوگنا ۲۵ راگست کل غیر ملکی مشنوں کے جنرلوں کو ایڈریس دیتے ہوئے اٹلی کے ڈکٹیٹر سگنور مسولینی نے کہا ہم ہر اطالوی کو فوجی تعلیم دیں گے تاکہ ان میں جنگی ذہنیت راسخ ہو جائے۔ قوموں کو شکست اور فتح اپنی طاقت کی بنا پر حاصل ہوتی ہے۔ جب جنگ کے لئے اطالویوں کو بلایا جائے گا۔ تو وہ اپنا فرض محسوس کریں گے۔ یورپ میں کوئی نہیں ہے جو جنگ کی خواہش رکھتا ہو لیکن ہوائی جنگ لابدی ہے اور خبر نہیں کہ کس لمحہ جنگ برپا ہو جائے۔ ہم کو آج کی جنگ کے لئے تیار رہنا چاہئے نہ کہ کل کی جنگ کے لئے۔ جولائی کے آخر میں سنہ ۱۹۱۴ء کی طرح نازک حالت پیدا ہونے والی ہے اس لئے ہم اپنی افواج کو سرحدوں پر روانہ کر رہے ہیں تاکہ حالات کو قابو میں لایا جاسکے۔

پیرس ۲۶ راگست حال میں فرانس اور اٹلی کے درمیان جو رشتۂ اتحاد قائم ہوا ہے اس کے نتیجہ میں فرانسیسی جنگی جہازات ...دم سے برسٹ اور ...برگ کو منتقل کر دئے گئے۔

بروسلز ۲۶ راگست۔ بلجیم گورنمنٹ نے تمام اقوام کو بین الاقوامی کانفرنس میں مدعو کیا ہے جس میں جنگی قواعد و ضوابط پر بحث ہو گی۔ یہ کانفرنس آئندہ جون میں بمقام بروسلز منعقد ہو گی۔

چینی ترکستان میں چینی حکومت کا دوبارہ اقتدار

برطانیہ اور چین میں مفاہمت

شملہ ۲۶ راگست۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ نانکن میں عنقریب ملک معظم شاہ برطانیہ کی حکومت میں اور چینی حکومت کے نمائندوں میں برما کی سرحد کے مسئلہ کو طے کرنے کے لئے گفتگو شروع ہونے والی ہے۔

ملک معظم کی حکومت کو پورے طور پر یہ اطمینان دلایا گیا ہے کہ چینی حکومت کا یہ قطعاً ارادہ نہیں ہے کہ وہ برما کی سرحد پر کوئی لڑائی چھیڑ کریں۔

کاشغر کی تازہ اطلاع سے پتہ چلتا ہے کہ سنکیانگ میں کوئی نمایاں تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ سپہ سالار لنگ بذریعہ ہوائی جہاز ارمچی سے کاشغر آگئے ہیں اور محمود وزیر جنگ سے فوج کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لی ہے جو نہی وہ ارمچی پہنچے انہوں نے برطانوی سفیر سے ملاقات کی ...

پنڈت مالویہ کی غلط فہمی کا ازالہ

گاندھی جی کا ایک اور بیان

واردھا ۲۶ راگست۔ چونکہ گاندھی جی کی اس پیشکش کی وجہ سے جو کہ انہوں نے سرکاری فرقہ وارانہ حل کے سلسلہ میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن کے متعلق کی ہے ایک قسم کی غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے اس لئے گاندھی جی سے پوزیشن واضح کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔

گاندھی جی نے فرمایا کہ میں نے جو پیشکش کی تھی اس کا منشا یہ تھا کہ ایسے امیدواروں کو جن کا ضمیر سرکاری فرقہ وارانہ حل کے متعلق کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن کو منظور نہ کرے اسمبلی میں سرکاری فرقہ وارانہ حل کے مسئلہ پر تقریر اور ووٹ دینے کی آزادی ہو گی۔ لیکن پنڈت مدن موہن مالویہ اس سے مطمئن نہیں ہوئے ...

فرقہ وارانہ حل میں رائے کی آزادی

پنڈت مالویہ کی غلط بیانی

پٹنہ ۲۶ راگست معاصر "انڈین نیشن" نے اپنے نامہ نگار مقیم جمشید پور کا ایک بیان شائع کیا ہے جس میں دو متضاد بیانات کا حوالہ ہے۔ ایک گاندھی جی کا ہے اور دوسری نیشنلسٹ پارٹی کے قیام کے وقت کلکتہ میں پنڈت مالویہ کی تقریر ہے ...

وائسرائے اپنی تقریر میں اہم اعلان کرینگے

کلکتہ ۲۶ راگست۔ معاصر "اسٹار آف انڈیا" کے شملوی نامہ نگار کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ہز ایکسلنسی وائسرائے ۲۹ رماہ حال کو جب مرکزی مجالس آئین ساز کے دونوں ایوانات کے ممبران کے روبرو تقریر کریں گے تو وہ جدید اصلاحات کے ٹائم ٹیبل کے متعلق جس میں جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ بھی شامل ہے پہلا مستند اعلان کریں گے۔

علاوہ بریں وہ ہوم گورنمنٹ سے اپنی گفت و شنید کے متعلق بھی چند اہم اور دلچسپ پہلوؤں پر روشنی ڈالیں گے۔

پانچ اشخاص گرفتار

جو چاہتے ہو خوشی سے جینا

نشہ نہ پینا نشہ نہ پینا

پنڈت جواہر لال نہرو جیل میں

دس روز کی آزادی ختم ہو گئی

مشین گنوں سے مسلح ڈاکوؤں کا حملہ

جرمنی میں ہندوستانی طلبہ کو وظیفہ

بیک وقت چار بچوں کی پیدائش

بنگال پولیس کو گورنر کا تحفہ

امریکہ ہوائی جنگی جہاز تیار کریگا

داخلہ منادر کے بل کی سخت مخالفت

گورنمنٹ کے اخراجات میں ... کمی

شرطیہ علاج

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

اجمیر میں مجاہد ملت مولانا عبد الشکور کی گرفتاری

پاول کے دریدہ دہن ڈاکٹر کے خلاف احتجاج کا الزام

بتاریخ ۱۶ راگست ... مدرسہ حنفیہ صوفیہ کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ...

ترکی نے درہ دانیال کا راستہ بند کر دیا

حفاظت کیلئے تو پیں چڑھا دی گئیں

ہر ہٹلر کے دو زبردست اعلان

جرمنی کے ہر باشندے کو نازی بنانے کا عزم

شاردا ایکٹ پر سختی سے عمل کرنے کا مطالبہ

کونسل آف اسٹیٹ زیر بحث

مولانا اسمٰعیل غزنوی کو سزا ہو گئی

تین ماہ قید اور تین سو روپیہ جرمانہ

اٹلی آسٹریا کو مالی امداد دے گا

زلزلہ محسوس کیا گیا

دیہاتیوں نے پولیس پر حملہ کر دیا

طوائف کے ناچ کا کرشمہ

بابو راجندر نے ہندو مسلم سمجھوتہ کرا دیا

یونان میں اعلیٰ افسروں کی گرفتاری

تین گھڑیاں اس سے سستی ایک فاؤنٹین قلم مع ایک طلائی ... اور ۹۸ تحفے صرف ... میں

برص کا خاص علاج

فوراً ضرورت ہے

Manager The Hilton House P. Box No 6837 Barra Bazar Calcutta

سو روپیہ انعام

Haryyasram Pan Ihpota, Bengal

محبوب عاشق کے قدموں پر

سفید بالوں کو دائمی سیاہ رنگت پر لانے والا بال سیاہ تیل

نامردوں کو نئی طاقت نئی جوانی پیدا کرنے والی دوا

تلوار مارکہ شربت فولاد

ہر شہر میں دوا فروشوں سے مل سکتا ہے

تارکا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی-اے)   معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم شنبہ ۲۱ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ ہجری مطابق یکم ستمبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۶

معاصرین کے افکار و آراء

تعلیم اور ملازمت

عورتوں کے اغواء کے واقعات

ہمارا نظام تعلیم

چینی ترکستان کی بغاوت کا خاتمہ

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ! (ہند جدید)

شام

چھٹپٹے کا زمزمہ دریا شفق کا اضطراب
کھیتیاں، میدان، خاموشی، غروب آفتاب

دشت کے کام و دہن کو دن کی تلخی سے فراغ
دُور کی آبادیوں میں دھندلے دھندلے سے چراغ

زیر لب ارض و سما میں باہمی گفت و شنود
مشعل گردوں کے بجھ جانے سے اک ہلکا سا دُود

وسعتیں میدان کی سوچ کے چھپ جانے سے تنگ
سبزہ افسردہ پر خواب آفریں ہلکا سا رنگ

پارہ پارہ ابر، سرخی، سرخیوں میں کچھ دھواں
بھولی بھٹکی سی زمیں، کھویا ہوا سا آسماں

خامشی، اور خامشی میں سنسناہٹ کی صدا
شام کی خنکی سے گویا دن کی گرمی کا گلا

اپنے دامن کو برابر قطع سا کرتا ہوا
تیرگی میں کھیتیوں کے درمیاں کا فاصلہ

چرخ پر بادل، زمیں پر تتلیاں، سر پر طیور
دُوب کی خوشبو میں شبنم کی نمی سے کچھ سرور

پتیاں مخمور، کلیاں آنکھ جھپکاتی ہوئی
نرم جاں پودوں کو گویا نیند سی آتی ہوئی

خار و خس پر ایک درد انگیز افسانے کی شان
بام گردوں پر کسی کے روٹھ کر جانے کی شان

(جوش ملیح آبادی)

دلچسپ حقائق و معلومات

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جنکو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیش از بیش دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہو اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نو مسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے ... ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ علاوہ محصولڈاک ہے ... منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No 15.   DELHI TUESDAY, AUGUST 28, 1934.   PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ازبلا منگا کر دیکھئے جس کو پڑھکر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائینگے قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصولڈاک۔ منیجر الجمعیۃ دہلی

ضلع مونگیر کے متوسط الحال لوگوں کی فریاد

زلزلۂ بہار کی مصیبتوں میں زیادہ تر متوسط الحال حضرات ہی گرفتار ہوئے ہیں مگر یہی وہ لوگ ہیں جن کی طرف نہ حکومت توجہ کرتی ہے اور نہ اور کوئی ادارہ ضلع مونگیر کے ایک قریہ بورنا پوسٹ گوگری میں متوسط الحال حضرات رہتے ہیں جو زلزلہ میں بہت زیادہ تباہ ہوئے ہیں ان بیچاروں نے اپنی دستگیری کے لئے کلکٹر ضلع سے درخواستیں کیں۔ زمینداروں سے مالگذاری کی معافی کے لئے التجائیں کیں۔ ریلیف فنڈ میں درخواستیں بھیجیں مگر ہنوز شنوائی نہیں ہوئی۔ اب بھی ارکان حکومت اور ریلیف کمیٹیاں اس طرف توجہ کریں ورنہ یہ غریب بالکل ہی تباہ ہو جائیں گے۔

(محمد انیس الدین از بورنا)

انجمن فدائے ملت مراد آباد کی اہم قرار دادیں

۱۲ اگست کو جامع مسجد مراد آباد میں انجمن فدائے ملت مراد آباد کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں متعدد تجاویز منظور ہوئیں۔ ایک تجویز میں ملازمت میں مسلمانوں کی اقلیت اور بے روزگاری کی طرف حکومت کو توجہ دلائی گئی دوسری تجویز میں مراد آباد میں سینما کی بڑھتی ہوئی وبا کی سخت مخالفت کی گئی اور کلکٹر صاحب سے درخواست کی گئی کہ وہ اس کی جلد از جلد روک تھام کریں۔ تیسری تجویز میں ...

(سید قاسم علی ازہری امام شہر)

رحمۃ للعالمین نمبر مفت

رسالہ مسلمان کا رحمۃ للعالمین نمبر شائع ہو گیا جو ہر مسلمان کو خط لکھنے پر مفت ارسال کیا جاتا ہے آج ہی طلب کیجئے۔

پتہ:- منیجر اخبار مسلمان سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ

جمعیۃ علماء سرحد کا مشاورتی جلسہ

۱۲ اگست کو زیر صدارت سید لال بادشاہ صاحب جمعیۃ علماء سرحد کا مشاورتی اجلاس منعقد ہوا جس میں متعدد علماء اور ارکان کونسل نے شرکت فرمائی اور مندرجہ ذیل تجاویز منظور ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس قرار دیتا ہے کہ مقامی جمعیۃ علماء کی طرف سے صوبہ سرحد کے علماء اور ورکرز کو ۲۸ اگست کو پشاور میں مدعو کیا جائے تاکہ شریعت کانفرنس کے لئے مجلس استقبالیہ کا انتخاب عمل میں لایا جائے۔

(۲) یہ جلسہ قرار دیتا ہے کہ مجلس استقبالیہ کے لئے پشاور سے ۲۵ ہزارہ سے دس، کوہاٹ، بنوں، ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے پانچ پانچ معتمد اشخاص کو مدعو کیا جائے۔

(محمد اسرائیل ناظم جمعیۃ علماء صوبہ سرحد)

بھاگلپور میں صدر جمعیۃ علماء کا ورود اور اس کے نتائج

مسلمانان بھاگلپور کی خوش قسمتی سے حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند تشریف لائے اور موصوف نے انجمن اصلاح معاشرت کے ارکان کو اپنے مفید مشوروں سے مستفید فرمایا حضرت مدظلہ کے مشوروں کے بعد عملی کام شروع کر دیا گیا ہے چنانچہ انجمن ہذا اور انجمن تعلیم الاخلاق حسن آباد کے ارکان ملکر بد رسوم اور مشرکانہ افعال سے گرد و نواح کے مسلمانوں سے توبہ کرا رہے ہیں اور صوم و صلوٰۃ کی پابندی کا عہد لے رہے ہیں۔

(محمد اسلم سکریٹری انجمن اصلاح معاشرت بھاگلپور)

مدرسۃ المبلغین کا اجلاس

۱۶ اگست کو مدرسۃ المبلغین کا اجلاس زیر صدارت مولوی غلام یحییٰ صاحب صدر مدرس منعقد ہوا اور ذیل کی تجاویز پاس ہوئیں:-

گمشدہ کی تلاش

(۱) لڑکا امیر خدا عرف میرو ولد محمد قاسم علی عمر گیارہ سال رنگ گندمی، داہنے رخسار پر چوٹ کا نشان جو آنکھ کے نیچے ہے اپنے گھر انبالہ چھاؤنی صدر بازار محلہ چک دالان احاطہ نتھے میاں سے کہیں چلا گیا ہے جن صاحب کو یہ لڑکا ملے وہ مندرجہ بالا پتہ پر مطلع کریں۔

(۱) یہ جلسہ حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ خان عبدالغفار خاں کو فوراً رہا کر دے اور سرخپوشوں سے پابندیاں ہٹالے۔

(۲) یہ جلسہ حکومت کو مشورہ دیتا ہے کہ وہ مفتی اعظم سرحد مولانا عبدالرحیم صاحب سے پابندیاں ہٹالے۔

(دلال خاں پروپیگنڈا سکریٹری)

شریعت کانفرنس کی کامیابی کیلئے دورہ

... اگست کو مولانا شاکر اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء سرحد بام خیل تشریف لائے اور جناب بادشاہ بام خیل سے شریعت کانفرنس کی کامیابی کے متعلق گفتگو کی۔ بعد نماز جمعہ صدر صاحب نے شریعت اور رسوم و رواج کی حقیقت پر پردہ دار انداز گفتگو کی اور مسلمانوں سے شریعت کانفرنس کو کامیاب بنانے کی درخواست فرمائی۔

(عبدالرافع پشاور)

اگر آپ

اپنے کاروبار و تجارت کو فروغ دینا چاہتے ہیں تو سہ روزہ الجمعیۃ میں اشتہار دیجئے اور اس کی مقبولیت کا اندازہ کیجئے

منیجر صیغہ اشتہارات الجمعیۃ دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں کاغذ سفید ولایتی نارو ہے حنا شدہ ارغوانی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے ...

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تیار ہے   ڈیڑھ سو سال کے بعد   تیار ہے

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانح عمری شائع ہو گئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی-اے علیگ بریلوی

آنریبل سر سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو-پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم-اے نے تقیم پسندیدگی

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات، کاغذ چکنا، چکدار کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ ہاف ٹون کی چھپی ہوئی نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت تین روپے (للعہ)

المشتہر:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی، علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

جنت و دوزخ حضرت العلامہ مولانا حافظ الحاج احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذخیرہ ترغیب و ترہیب "جنت کی کنجی اور دوزخ کا کھٹکا" میں جمع کر کے ... عام مسلمانوں پر گرانقدر احسان فرمایا ہے ...

خاموش تبلیغ حضرت ممدوح نے مذہبی رنگ میں یہ ایک افسانہ مرتب فرمایا ہے جس کو دیکھ کر واقعات کے تحت میں بہت کی مذہبی معلومات حاصل ہو سکتی ہیں قیمت ۸؍

پاک زندگی مولانا موصوف نے اس رسالہ میں فطرت سلیمہ، حیات طیبہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے طریقوں کو نہایت آسان اور دلچسپ پیرایہ میں بیان فرمایا ہے قیمت ۴؍

تحفۃ المحبین حضرت مولانا نے اس کتاب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے مختلف طریقے احادیث، آیات و واقعات صحیحہ کی روشنی میں بتلائے ہیں اور آخر میں نماز التسبیح کا مفصل طریقہ بیان فرما دیا ہے قیمت ۴؍

سیرۃ الحبیب جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرۃ کو اس رسالہ میں آیات قرآنی کے تحت میں ترتیب دیا گیا ہے آپ کی سیرۃ کی صحیح واقفیت کا علم حاصل کرنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ ضرور فرمائیے قیمت ۵؍

احسن الوظائف عملیات اور وظائف کے شوقین حضرات کے لئے یہ کتاب صراط مستقیم کا کام دیتی ہے نہایت آسان طریقے پر مختلف اور ضروری اعمال و وظائف کے طریقے بیان کئے گئے ہیں قیمت ۱۰؍

تعلیم الاسلام حضرت العلامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی بہترین تصنیف جس میں ارکان اسلام و ضروریات دین کو سوال و جواب کے پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے بچوں کی خصوصاً ابتدائی دینی تعلیم کے لئے بیحد مفید ہے چار نمبر کا مکمل سٹ ۱۲؍

فتاویٰ رشیدیہ مسائل دینیہ کا بہترین ذخیرہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب کی بہترین تصنیف تین کا مکمل سٹ دو روپے چار آنے (۲؍)

خطبہ صدارت حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے آپ نے جمعیۃ علماء ہند کے سالانہ اجلاس منعقدہ پشاور میں جو بے نظیر خطبہ بحیثیت صدر اجلاس پڑھا تھا آج تک اس قدر معلومات سے لبریز کوئی خطبہ جمعیۃ علماء ہند کے پلیٹ فارم پر نہیں پڑھا گیا مسلمانوں کے لئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے قیمت ۱۲؍ ... ریلوے پارسل یا پانچ روپیہ سے زائد قیمت کی کتابوں کے لئے نصف قیمت پیشگی ارسال فرمائیں۔

ملنے کا پتہ:- منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے گویا ایک ماہر کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں ... ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے ... حاشیہ پر خلاصۃ التفاسیر ...

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

افسانہ

بہار و خزاں

محفل نشاط کے انتظامات
نواب صاحب کی کوٹھی کا طواف
لالہ جی کا تیر نشانہ پر بیٹھ گیا
(۱۶)

بھی میرے ہمراہ چلئے۔

نثار۔ بس غروب آفتاب کے بعد فوراً چلے چلئے۔ ایک نفیس کار ساتھ لیتا آؤں گا تاکہ نواب صاحب ہماری پوزیشن کا اندازہ لگا سکیں۔

اس بحث و تمحیص کے بعد یہ سب لوگ تھوڑی دیر کے لئے منتشر ہو گئے۔ شام کو نثار صاحب ایک نہایت عمدہ اور خوبصورت کار اپنے ہمراہ لائے اگرچہ وہ کرایہ پر لائی گئی تھی مگر اس کو اس طریقہ سے استعمال کیا گیا کہ کوئی شخص بھی اس کو کرایہ کی نہ سمجھ سکا۔ یہ سب لوگ کار میں بیٹھ کر نواب صاحب کی کوٹھی پر روانہ ہو گئے۔

نواب صاحب (جن کا نام ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے) باہر کے رہنے والے ہیں اور چونکہ اپنے علاقہ میں وہ کسی زمانہ میں رئیس اعظم تھے اس لئے لوگوں میں "نواب" کے لقب سے مشہور ہو گئے تھے۔ دہلی میں ہر دوسرے تیسرے بطور سیر و تفریح تشریف لایا کرتے ہیں اور دہلی سے باہر ...

لالہ جی کا جواب آتے ہی منیب نے ۱۲ ہزار روپے کے نوٹ ایک محفوظ صندوق سے نکال کر میاں اختر کے حوالہ کر دئے۔ اختر میاں نے بڑی احتیاط سے سب کو گنا اور بعد میں لالہ جی کا شکریہ ادا کیا۔ لالہ جی جو پرانے زمانہ کے استاد تھے ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو گئے اور بولے

شمبھو جی۔ آئندہ بھی ہم پر کرم رکھئے اور جب ضرورت ہو بلا لیں ...

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

جاپان کی ترقی کا راز
خیالی دنیا میں بسنے والوں کا انحطاط

جاپان نے یورپ کی شاگردی کی مگر علوم و صناعات میں اس نے ترقی و اقدام کے مدارج طے کئے مگر اپنے بل بوتے پر اور آج وہ اسی وجہ سے تمام مشرقی ممالک کا سرتاج بنا ہوا ہے۔ حال کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ جاپان کی کل آبادی عملی فلسفہ کی طرف بہت راغب ہے۔ اس نے دماغی فلسفہ اور بیکار شاعری کو قریب قریب ترک کر دیا ہے اور اب تو خیالی دنیا میں بسنے والے شعراء کو جاپان میں کوئی بھی تو رک نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ جاپان میں صناعوں اور عملی فلسفیوں کے مقابلہ میں شعراء کی تعداد گھٹ رہی ہے۔ ذیل کے سرکاری اعداد و شمار سے جاپان کی عملی ترقیوں کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

... کے درمیان سلسلہ ٹیلیفون قائم کیا جائے۔ کام شروع کر دیا گیا ہے اور آئندہ ماہ ستمبر میں بغداد اور دمشق سے بذریعہ ٹیلیفون گفتگو ہو سکے گی۔

یمن اور عدن کے درمیان سڑک کی تکمیل
حکومت یمن کی ۱۸ جدید موٹریں

حکومت یمن نے حال ہی میں ۱۸ موٹریں فورڈ کمپنی سے خریدی ہیں جو یمنی مقامات میں حمل و نقل کے لئے چلائی جائیں گی۔ اس مقصد کے لئے عدن اور تعز کے درمیان جو سڑک تعمیر ہو رہی تھی اس کی تکمیل بھی ہو گئی ہے اور اس کا افتتاح کر دیا گیا ہے۔ گزشتہ ۱۰ جولائی کو پہلی مرتبہ اس سڑک پر عدن تک موٹریں روانہ کی گئیں۔ آئندہ عدن اور تعز کے درمیان اسباب کے حمل و نقل کے لئے بھی موٹر سروس جاری کی جائے گی۔ عدن اور تعز کے درمیان موٹریں قیام نہیں کریں گی ...

طائف کی افتادہ زمین کو گلزار بنانے کی تجویز
سلطان ابن سعود نے ایک میل مربع زمین مفت دیدی

۱۲ بچوں کے باپ کو حکومت کا حکم
آئندہ اولاد پیدا کرنے سے احتراز کرو

ترکی میں برقی ریلوے کے اجراء کی تجویز
ماہرین کی جماعت کا تقرر

امام یمن کی آنکھیں کھل گئیں
اطالوی باشندوں پر پابندیاں

ترکی اور جاپانی معاہدہ کا التواء

شاہ فواد کی سیاحت یونان
حکومت مصر کا سرکاری اعلان

شاہ البانیا کا سفر ترکی

مصر میں ابتدائی تعلیم لازمی قرار دیدی گئی

دمشق اور بغداد کے درمیان ٹیلیفون

سرمہ نور افزا

نمک جالینوس
REGISTERED "NAMAK JALINOOS" No 624
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

NAUNEHAL
The Best Tonic for Children
نونہال
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

غیر ممالک میں بھی لاثانی

تقریر سیرت

مذہب اور سیاسیات کا بحر متلاطم
مستقبل کی تاریخ جو انبیاء کرام نے مدون کی
زمینی اور آسمانی قوانین کا فرق اور ہندوستان میں اسکے نظائر

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند)

روزے کا افطار

دیکھو مستحب یہ ہے کہ روزے کو آگ کی پکی ہوئی چیز سے نہ کھولا جائے بلکہ پھل سے یا پانی اور دودھ سے کھول لیا جائے۔ رکیوں آخر یہ مستحب کیوں ہے محض اس لئے کہ روزے نے روزہ دار کو دوزخ سے دور کر دیا ہے۔ اس لئے جس چیز نے آگ سے دور کیا ہے اس کا افطار بھی آگ کی پکی ہوئی چیز سے نہ کرو۔

قبرستان میں آگ لیجانا

ہیں اُن کا اسلام فنا اور ان کی بقا کفر ہوتا ہے۔ وہ جو کچھ فرماتے ہیں صحیح جذبے کے ماتحت فرماتے ہیں۔ مولانا نیاز رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

سرو سامان وجودم شرر عشق بسوخت
ہم چو نقش کف پا نام و نشانم باقیست

ہستیم جملہ خیالست و تمثال سراب
البقیۃ من نیم و دہم و گمانم باقیست

غیر ملکی مدارس کو بند کر دیا جائے
ترکی کے محکمہ احتساب کی رپورٹ

... میں محکمہ احتساب نے بعض مدارس کا معائنہ کیا۔ معائنہ کے بعد اس نے حکومت کو رپورٹ کی ہے کہ ان کو فوراً بند کر دیا جائے۔ حکومت ترکیہ کا خیال ہے کہ اجنبی مدارس کے ذریعہ غیر ملکی سیاست اپنا کام کر رہی ہے اسلئے رفتہ رفتہ تمام اجنبی درسگاہوں کو بند کر دیا جائے گا۔

(باقی آئندہ)

۹۶ؔ

رسول اللہ صلعم کے دو تذکرے مفت
اسی مہینہ میں منگا لیجئے۔ پھر نہیں ملیں گے

دہلی کا مشہور مذہبی ماہوار رسالہ نظام المشائخ چھبیس سال سے ہر ماہ ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ایک تذکرہ شائع کیا کرتا ہے جس میں نئے نئے عنوانوں سے حضور صلعم کی خصوصیات، زندگی پر نہایت بلند پایہ مضامین لکھے جاتے ہیں۔ پورے چھبیس تذکرے تو اب نہیں مل سکتے۔ البتہ چند موجود ہیں اور ایک تازہ تذکرہ ابھی چھپ کر تیار ہوا ہے۔ پچھلے چھپے ہوئے تمام تذکروں کی ضخامت ڈیڑھ سو صفحے ہے لیکن تازہ تذکرہ کی ضخامت کتابی سائز کے تین سو صفحوں کے برابر ہے۔ یہ دونوں تذکرے صرف ایک آنہ محصول بھیج کر آپ مفت حاصل کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ اس ایک آنہ کے ساتھ نظام المشائخ کا سال بھر کا چندہ بھی بھیج دیں۔ یہ رعایت فقط ایک مہینہ کے لئے ہے۔ مہینہ بھر کے اندر سالانہ نظام المشائخ کا خریدار بننے والوں کو ایک تو مندرجہ بالا رعایت دی جائے گی کہ رسول اللہ صلعم کا ایک تذکرہ پرانا اور ایک تذکرہ تازہ مفت ملے گا اور دوسری رعایت یہ کہ

نظام المشائخ کا چندہ سالانہ ڈھائی روپے کی بجائے صرف ایک روپیہ

لے لیا جائے گا۔ یعنی ایک روپیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تذکرے ساڑھے چار سو صفحے کے ملیں گے اور پھر سال بھر تک نظام المشائخ ہر مہینے پہنچے گا۔ نظام المشائخ کے ہر پرچہ کی ضخامت بڑے سائز کے ۶۴ صفحے ہوتی ہے۔ نمونہ مفت منگا کر دیکھئے۔ ... سال بھر نظام المشائخ پڑھنے کے بعد اگر سال بھر کے پرچے صاف ستھری حالت میں واپس کر دیجئے گا تو ایک روپیہ جو اس وقت ادا کیجئے گا وہ واپس دیدیا جائے گا۔

المشتہر: منیجر رسالہ نظام المشائخ نمبر ۹۱۔ کوچہ چیلان دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ ۲۱ جمادی الاول ۱۳۵۳ ہجری

خان عبدالغفار خاں کی رہائی
صوبہ سرحد میں داخلہ کی ممانعت

فخر افاغنہ خان عبدالغفار خاں جن کو حکومت نے باوجود تغیر احوال کے اب تک ہزاری باغ کے ڈسٹرکٹ جیل میں مقید کر رکھا تھا اور جن کی رہائی کے لئے التواء سول نافرمانی کے بعد سے مسلسل و پیہم مطالبہ کیا جا رہا تھا۔ بالآخر ۲۷ اگست کو اچانک رہا کر دیئے گئے۔ اور ایک ایسی غلطی جس کو جاری رکھ کر حکومت اپنی منتقمانہ ذہنیت ...

طرح توقع کی جاسکتی ہے کہ خان صاحب موصوف تمام ملک سے علیحدہ ہوکر اپنے صوبہ میں ایک جداگانہ تحریک سول نافرمانی جاری کریں گے اس لئے اگر حکومت کے پاس صوبہ سرحد میں خان صاحب کا داخلہ بند کرنے کے لئے صرف یہ وجہ ہے کہ ان کی طرف سے دوبارہ تحریک شروع کر دینے کا ...

ایسی حالت میں کہ ملک کی سب سے بڑی مشترکہ انجمن انڈین نیشنل کانگریس جس نے سول نافرمانی کی تحریک کا آغاز کیا تھا اور جس کے ساتھ خان عبدالغفار خاں نے اپنی جماعت کو باضابطہ طور پر وابستہ کر دیا تھا۔ اپنی مصلحتوں پر اچھی طرح غور کرنے اور موجودہ فضا کو دیکھنے کے بعد سول نافرمانی ملتوی کر چکی ہے۔ ...

جو حکومت کے نزدیک ممنوع ہوگا اور جس کے لئے اس نے یہ کارروائی کی ہے ... کہ اگر کسی قوت کے ساتھ جو رہائی کے مطالبہ میں شامل تھی داخلہ سرحد کا مطالبہ بھی جاری رہا تو حکومت کو بہت جلد اس پر مجبور ہونا پڑے گا اور وہ اس خطرناک پابندی کو زیادہ عرصہ تک قائم نہ رکھ سکے گی۔

ہندو دیویوں کا اغواء

ہندو مہاسبھائیوں نے جن کی مذموم و نفرت انگیز ذہنیت ملکی معاملات کو خراب کرنے کی بہت بڑی حد تک ذمہ دار ہے فرقہ وارانہ کشیدگی کو بڑھانے کی ایک یہ تدبیر بھی نکالی ہے کہ وہ آئے دن اپنے اخبارات میں ہندو دیویوں کے اغواء کی نہایت شرمناک و عریاں داستانیں پیش کرکے یہ پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں کہ اغواء کرنے والے تمام مرد مسلمان ہیں اور انہوں نے آپس میں کوئی منظم سازش کر لی ہے جس کے ماتحت یہ جرم بڑے پیمانہ پر ملک کے طول و عرض میں کیا جا رہا ہے اور ہندو مہاسبھائی لیڈر اس بنیاد پر علی الاعلان ہندوؤں کو مشتعل کر رہے ہیں حالانکہ مہاسبھائی پروپیگنڈا کے دوسرے طریقوں کی طرح یہ طریقہ بھی حق و صداقت سے یکسر خالی اور تہذیب و شرافت سے بالکل عاری ہے۔ جیسا کہ ہر شخص جانتا ہے۔ عموماً عورتوں کا اغواء کرنے والے کسی فرقہ اور کسی ملت کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں بلکہ ہر قوم میں ایسے بدمعاش و بدطینت افراد موجود ہیں جو دوسرے جرائم کی طرح اس جرم کا ارتکاب بھی کرتے رہتے ہیں اور جن کی مثالیں پیش کرکے فرقہ وارانہ جذبات کو ابھارنا ...

بمبئی کی کونسل میں مسٹر ایم۔ ایچ گذدر کے سوال پر حکومت کی جانب سے آنریبل سر آر فری پل نے جو جواب دیا اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

۱۹۳۳ء کے دوران میں ہندو عورتوں کے اغواء کے جن واقعات کی رپورٹ کی گئی ان کی کل تعداد صوبہ سندھ میں پینتیس ۳۵ تھی۔

ان پینتیس مقدمات میں سے ایک مقدمہ تو اودے پور کی ریاست کو منتقل کر دیا گیا۔ اور ایک کا تصفیہ دفعہ ۱۴۳ ضابطہ فوجداری سرسری طور پر ہوگیا۔

جو مقدمات باقی بچے ان میں مجرمین کی تعداد فرقوں کے اعتبار سے حسب ذیل تھی۔

ہندو	۲۰	مقدمات میں
مسلمان	۹	مقدمات میں
ہندوستانی عیسائی	۲	مقدمات میں
ہندو اور مسلمان مشترک	۲	مقدمات میں

رنگ میں جو زہر پھیلایا جا رہا ہے ... وقت ہمارے سامنے ... حالت سندھ کے صوبہ ... واقعات ایسے ہیں جن میں خود ہندو مردوں نے ہی ہندو عورتوں کا اغواء کیا ہے اس لئے ہندوؤں کو فرقہ وارانہ کا زہر پھیلانے کے بجائے اپنی سوسائٹی کے زہریلے عناصر کو دور کرنے کی سعی کرنی چاہئے اگر ہندو ...

... اخبارات میں کیا جا رہا تھا اور جس نے ملک کی فضا کو بہت زیادہ خراب کر رکھا تھا۔

شذرات

مولانا اسمٰعیل غزنوی کو سزا

مولانا اسمٰعیل غزنوی کے مقدمہ میں بمبئی کے چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ نے تین ماہ قید اور تین سو روپیہ جرمانہ کا جو حکم سنایا وہ کئی حیثیتوں سے مسلمانان ہند کیلئے موجب اضطراب ہے سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ مولانا کے وہ بیانات جن کے متعلق مقدمہ چلایا گیا تھا ان حجاج کی تکالیف سے تعلق رکھتے تھے جو ساحل بمبئی سے جہاز میں سوار ہوتے ہوئے پولیس کے ناروا طرز عمل کا نشانہ بنائے گئے تھے۔ اور جن کی تکالیف کے متعلق حکومت سے یہ توقع کی جاتی تھی کہ وہ ان کی تلافی کے لئے سعی کرے گی۔ اور دوسری بات یہ کہ حجاج کی مذہبی ہمدردی سے علیحدہ مستقل طور پر ایک سوال یہ پیدا ہوگیا کہ پولیس اور دوسرے ایگزیکٹو افسروں کے طرز کار پر پبلک کی طرف سے نکتہ چینی کا حق اس قسم کے واقعات کے بعد کہاں تک محفوظ رہ سکتا ہے۔ اگر ہر موقع پر حکومت اپنے عہدہ داروں کو دفعہ ... کے ماتحت کارروائی کرنے کا اختیار دیدیا کرے گی اور عدالت کے فیصلے اس طرح ہوا کریں گے جس طرح کہ بمبئی میں ہوا تو اس کے معنی یہ ہیں کہ آئندہ کسی کو یہ جرأت ہی نہ ہوگی کہ وہ بڑے سے بڑے ظلم کے بعد بھی اپنی آواز بلند کر سکے اور حکومت تک اپنے احتجاج کو پہنچانے کے لئے اخبارات کو ذریعہ بنائے۔ اس لئے ہمارے خیال میں یہ دونوں حیثیتیں ایسی ہیں کہ چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ کے موجودہ فیصلہ کو اپیل کے ذریعہ بدلوانے پر مجبور کرتی ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اس کی کوشش کی جائے گی۔ چونکہ اس وقت ہمارے سامنے چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ کا مکمل فیصلہ نہیں ہے اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس نے کس ثبوت کی بناء پر نتائج اخذ کئے ہیں اس لئے مفصل تنقید کو ہم آئندہ کے لئے ملتوی کرتے ہیں۔ اگر اس دوران میں ہمیں فاضل مجسٹریٹ کا فیصلہ مل سکا تو ہم آئندہ اس پر تفصیل کے ساتھ اظہار خیال کریں گے۔

کہ اسی مساوات کا اعلان قانون کے ذریعہ کر دیا جائے جسے حکومت اپنے ضمنی قواعد میں داخل کرنے کا وعدہ کر رہی ہے لیکن اس ترمیم پر جو طرز عمل اختیار کیا گیا اس نے حکومت کے مخفی ارادوں کو بالکل عریاں کر دیا۔ سات دن تک برابر اس ترمیم پر محض اس لئے مباحثہ ملتوی رہا کہ حکومت ہند اور انگلستان کے درمیان نامہ و پیام کا سلسلہ جاری رہے اور اس کے بعد حکومت آخری فیصلہ کرے کہ اسے کیا طریق کار اختیار کرنا چاہئے۔ جب یہ مدت ختم ہوگئی اور ترمیم پر بحث ہوئی تو سب نے دیکھ لیا کہ حکومت علانیہ مخالفت کر رہی ہے اور اس ترمیم کو گرا دینے کے لئے پوری طرح ساعی ہے۔ چنانچہ صرف تین آراء کی اکثریت سے ترمیم گر گئی اور فوجی ملازمتوں میں مساوات کا جو ڈھونگ حکومت نے بنایا تھا اس کی قلعی صاف کھل گئی اس طرز عمل کے بعد کون یا امید کر سکتا ہے کہ فوج کو ہندوستانی بنانے کے جو لمبے چوڑے پروگرام پیش کئے جاتے ہیں ان پر کبھی بھی عمل کیا جائے گا۔

مایوس کن تقریر

ہز ایکسلنسی وائسرائے نے انگلستان سے واپس آنے کے بعد سب سے پہلی تقریر اسمبلی کے سامنے ۲۹ اگست کو ارشاد فرمائی ہے۔ چونکہ یہ تقریر اس سفر کے بعد ہوئی ہے جسے سیاسی حلقوں میں خاص اہمیت دی جاتی تھی اور جس کے متعلق بہت کچھ قیاس آرائیاں ہو رہی تھیں اس لئے بجا طور پر یہ توقع کی جاسکتی تھی کہ ہز ایکسلنسی کی یہ تقریر ملک کے سامنے کوئی نیا مواد پیش کرے گی اور بالخصوص مستقبل کے متعلق تازہ معلومات کی روشنی میں کوئی متعین و قابل وثوق بات کہی جائے گی۔ مگر جب ہم نے وائسرائے کی تمام تقریر کو شروع سے آخر تک پڑھ لیا تو معلوم ہوا کہ اس حیثیت کی یہ تقریر نہایت مایوس کن اور خلاف توقع ہے۔ سوائے اس رسمی خلاصہ کے جو گزشتہ واقعات کو ایک جگہ جمع کرکے اس قسم کی تقریروں میں عموماً پیش کر دیا جاتا ہے۔ کوئی ایک بات بھی ایسی نہیں ہے جسے ہز ایکسلنسی کے سفر انگلستان کا نتیجہ کہا جا سکے۔ ہندوستان اور انگلستان کے تجارتی معاہدے اور اسی قسم کے دیگر امور کے متعلق بھی جو کچھ کہا گیا ہے وہ محض الفاظ کی دلچسپ ترکیبوں اور بے معنی اپیلوں اور امیدوں کے سوا اور کچھ نہیں ہے بالکل اسی طرح جس طرح کہ لارڈ ولنگڈن اپنے دوران حکومت میں انگلستان گئے تھے ... انگلستان جانا پڑا تھا لیکن ... دیا تھا جو نازک حیثیت رکھتا ہے اور جس کو دیکھ کر وائسرائے کے سفر کی اہمیت سب پر واضح ہوگئی تھی۔ لارڈ ولنگڈن کا انگلستان جانا اور آئندہ دستور اساسی کے متعلق ہندوستان کے لئے کوئی اطمینان بخش فیصلے کرنا ... حالات نہایت خراب ہیں اور جو کچھ ہندوستان کو ملنے والا ہے وہ شاید اس ... ملی ... +

سر عبدالرحیم کی ترمیم کا حشر

اسمبلی میں آرمی بل پر سر عبدالرحیم کی ترمیم کا جو حشر ہوا اس سے یہ امر بالکل ظاہر ہوگیا کہ فوجی ملازمتوں میں ہندوستانیوں اور انگریزوں کی مساوات کے متعلق ایک عرصہ سے جو شور مچایا جا رہا تھا اور اس بارے میں حکومت کی طرف سے جن جوڑتی اعلانات کئے گئے تھے وہ سب بے بنیاد اور بے حقیقت تھے۔ اگر واقعی حکومت کا یہ ارادہ ہوتا کہ وہ ہندوستانی اور انگریزی افسروں کو یکساں درجہ دے کر ان کے ساتھ مساوی سلوک کرے تو سر عبدالرحیم کی ترمیم اس طرح پوری قوت کے ساتھ ناکام کرنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ سر عبدالرحیم کی ترمیم کا منشا صرف اس قدر تھا ...

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں:

(۱) ایک آدمی نے اپنی عورت کو بایں الفاظ طلاق دی یا آج رمضان کا ایک روزہ چلا گیا ہے اور باقی انتیس ۲۹ روزے ہیں۔ اگر تم نے انتیس ۲۹ روزوں سے ...

اور جو بچہ کہ اسلام میں داخل ہو جائیگا اس کا ختنہ کروانا جائز بلکہ سنت مؤکدہ ہوگا۔ فقط

(۵) اذان دینے کیلئے بالغ ہونا مؤذن کا شرط نہیں ہے۔ بلکہ اذان سات برس کی عمر والے لڑکے عاقل کی بھی جائز ہے۔ تنویر الابصار میں ہے ...

دار الحکومت

خدا کی قدرت کا مشاہدہ
تین سال کی بچی باؤلی میں گر کر تیرتی رہی

دہلی ۲۹ اگست۔ چار بجے دن کے نظام الدین کی باؤلی میں ایک سہ سالہ لڑکی کھیلتے کھیلتے اوپر سے گر پڑی مگر خدا کی قدرت کہ تہ نشین نہ ہوئی بلکہ پانی پر چت پڑی روتی رہی اور ہاتھ پیر چلاتی رہی۔ دیکھنے والوں نے جب غل و شور کیا تو لوگ دوڑے اور کئی آدمی جلدی سے باؤلی ہی کود پڑے اور عجلت کے ساتھ اس کو پانی سے اٹھا لیا لڑکی کو کسی قسم کی چوٹ نہیں آئی اور نہ اس کے ہوش و حواس گم ہوئے۔

خان عبدالغفار خاں و ڈاکٹر خان کے نام
صدر جمعیۃ علماء ہند کا برقیہ تہنیت

دہلی ۲۹ اگست۔ آج حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند نے خان عبدالغفار خاں اور ان کے بھائی ڈاکٹر خان کے نام ذیل کا برقیہ ارسال فرمایا ہے۔

"دلی مبارکباد قبول فرمائیے۔"

حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی کی علالت

دہلی ۲۹ اگست۔ گزشتہ اشاعت میں اطلاع دی جاچکی تھی کہ حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی ۲۸ اگست کو بھوپال روانہ ہو جائیں گے۔ مگر موصوف کو اپنا پروگرام علالت کی وجہ سے ملتوی کرنا پڑا۔ آپ لکھنؤ تشریف لے گئے اور صحت کے بعد عازم بھوپال ہوں گے۔ مولانا المحترم ۲۷ اگست سے بخار میں مبتلا ہیں دو روز نہایت بے چینی اور تکلیف میں گزرے۔ آج مولانا کو خدا کے فضل سے افاقہ ہے مگر نقاہت بیحد ہوگئی ہے۔ ناظرین کرام مولانا المحترم کی صحت عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

قومی گزٹ کا دوبارہ اجراء

دہلی ۳۰ اگست۔ غازی محمد عثمان صاحب آزاد کی زیر ادارت جو اخبار قومی گزٹ نکلتا تھا اور جو کچھ عرصہ کے لئے ملتوی ہوگیا تھا وہ اب دوبارہ جاری ہونے والا ہے توقع ہے کہ یکم ستمبر کو اس کا پہلا پرچہ شائع ہو جائے گا۔

دہلی میں عطاء اللہ شاہ بخاری کا ورود

دہلی ۳۰ اگست آج صبح کی گاڑی سے مجاہد ملت خطیب شہیر حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری دہلی وارد ہوئے آپکا دہلی میں تین چار روز قیام رہے گا۔ آج جمعرات کو بعد نماز عشاء باڑہ ہندو راؤ میں اسلامی تعلیمات پر ایک تقریر فرمائیں گے۔

بی اے پاس جیب کترے کی گرفتاری

دہلی ۳۰ اگست آج ریلوے پولیس نے ایک بی اے پاس جیب کترے کو جس کا نام کھیم چند بتلایا جاتا ہے۔ ایک مسافر کی جیب سے ایک بٹوا نکال لیا تھا۔ جس میں چالیس روپیہ کے نوٹ تھے۔

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

دہلی ۳۰ اگست گندم شربتی ۱۴½ سیر گندم سرخ ۱۶ سیر گندم سفید ۱۵½ سیر چنا ۲۲ سیر جو ۲۴ سیر باجرہ ۱۸ سیر جوار ۱۹ سیر (فی روپیہ) ...

... دال ماش سبز ۳/۱۲/- دال ماش بیاہ ۳/۱۲/- دال مونگ ۳/۲/- ... دال ارہر قسم اعلیٰ ۵/-/- دال ارہر قسم دوم ... چاول قسم اعلیٰ ۱۲/۸/- چاول معمولی ۵/-/- ... سونا ... نیکل ... چاندی ... (فی تولہ) +

دریائے گنگا میں طغیانی بدستور موجود ہے
سڑکیں زیر آب۔ مکانات منہدم

بنارس ۳۰ اگست دریائے برونا اور گنگا کا پانی بدستور چڑھ رہا ہے۔ دریائے گنگا کے پانی کا لیول ۴۰ فٹ ہے۔ ۱۹۱۶ء میں جو زبردست طوفان آیا تھا اس سے صرف ۲ فٹ کم ہے۔ گھاٹ کی تمام سڑکیں زیر آب ہیں۔ کنارہ کے بہت سے مکانات گر گئے ہیں۔ رام نگر اور بنارس کے قریب کے گاؤں پانی میں ڈوب گئے ہیں ... برونا کا پانی چوکا گھاٹ کے پل پر آگیا ہے۔

چین اور جاپان میں پھر جنگ

شنگھائی ۳۰ اگست ... میں جاپان اور چینی سپاہ کے درمیان زبردست جنگ کے بعد ... جاپانی جنگی جہازوں کو حکم دیدیا گیا ہے کہ وہ جنگ کے لئے بالکل تیار رہیں۔

داخلہ کونسل کے متعلق جمعیۃ علمائے ہند کے مسلک کی پرزور تائید
جمعیۃ علمائے صوبہ سرحد کی سرگرمی میں علماء و اعیان ملت کا شاندار اجتماع
شریعت کانفرنس کی مجلس استقبالیہ کا قیام

آج مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۳۴ء یوم اتوار ۹ بجے صبح جمعیۃ علماء صوبہ سرحد کا ایک خاص جلسہ بغرض قیام مجلس استقبالیہ زیر صدارت جناب شیخ ... بنوں منعقد ہوا جس میں صوبہ سرحد کے اضلاع ... اور شہر پشاور کے معتقد اصحاب بہ تعداد کثیر جمع تھے۔ مجمع ایک خاص لطف سے محظوظ تھا جو شاید کسی موقع کو نصیب نہ ہوا ہوگا۔ مجمع حضرات حاضرین جمعیۃ علماء صوبہ سرحد کا مدعو تھا۔ چونکہ جمعیۃ علماء ایک مذہبی جماعت ہے۔ اس لئے تمام مختلف الرائے اجتماعات ... متفقہ طور پر جمعیۃ علماء ... سے کہ اسلامی خدمت سرانجام دینے کے لئے بہ یک آواز جمع ہوئے۔ اور ہر ایک جماعت نے نہایت خوش اسلوبی اور صدق دل سے شریعت کانفرنس کے مدارج طے کرنے کا وعدہ کیا۔ اور اپنے تمام اختلافات رائے کو بمقابلہ مذہب و ملت ... پس انداف کرکے ... اور ... (وقلوبہم شتی) کو داعی اسلام کے دعوت حمیدہ و صفات ستودہ (انما المؤمنون اخوۃ) کے ... (واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا) کے دستر خوان پر جمع ہوئے۔ الحمد للہ جلسے کا کامیابی سے اختتام ...

...

جمعیۃ اس کی تائید کرتی ہے۔

سول نافرمانی اب دوبارہ جاری نہیں ہو سکتی
برطانیہ کو ہندوستانی معاملات سے دلچسپی
اسمبلی میں وائسرائے ہند کی تقریر

شملہ ۲۹ اگست۔ آج صبح کے وقت شملہ کی فضا نہایت خوشگوار تھی ابتداً میں مطلع ابر آلود رہا۔ اسمبلی کا وقت شروع ہونے سے پہلے آسمان صاف ہوگیا اور دھوپ نکل آئی۔

وائسرائے ایک جلوس کی صورت میں ایوان میں داخل ہوئے اور تخت پر متمکن ہوگئے۔ لیڈی ولنگڈن کی تعداد آج بہت زیادہ تھی۔

وائسرائے نے اپنی تقریر کے آغاز میں ممبران اسمبلی کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے گذشتہ چار سال کے اندر متعدد اہم آئینی تجاویز کو قانون کی صورت دیکر ان کی حکومت کی امداد کی وائسرائے نے صدر کونسل و صدر اسمبلی کا بھی شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے رواداری اور منصف مزاجی سے دونوں ایوانوں میں مباحث کی نگرانی کی۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے وائسرائے نے اپنے گذشتہ یقین کا اعادہ کیا کہ حالات کی رفتار سول نافرمانی کے لیڈروں کو اپنے جارحانہ اور منفی طریقوں ...

... کیا کہ برطانیہ کی پبلک ہندوستانی معاملات میں گہری دلچسپی لے رہی ہے۔ وائسرائے نے کہا کہ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کب شائع ہوگی۔ آپ نے یقین دلایا کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ منظور ہو جانے کے بعد اصلاحات کو کسی مزید تاخیر کے بغیر عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

جرمنی اتحاد ثلاثہ کے شکنجہ میں

برلن ۲۸ اگست نہایت ہی معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ جنرل گورنگ جنرل بلوم برگ اور جنرل روڈلف ہس تین آدمیوں نے ایک جماعت بنائی ہے جس کے ہاتھ جرمنی کی قسمت کا فیصلہ ہوگا۔ ہر ہٹلر ان سب کے رہنما اور گرد ہوں گے خیال ہے کہ عنقریب ہر ہٹلر اس جلسہ کے تقرر کا اعلان کر دیں گے۔ جنرل گورنگ کا خیال ہے کہ وائس چانسلر مقرر کر دئے جائیں گے اور سیاسی امور کے نگران ہوں گے۔ جنرل بلوم برگ کے ذمہ جنگ اور امن کا پورا اختیار ہوگا۔ جنرل روڈلف ہس کو پارٹی پر پورا اختیار دیا جائے گا۔

جرمنی میں برطانوی اور فرانسیسیوں کی گرفتاری
ملک سے اخراج کا فوری حکم

برلن ۲۹ اگست اس شبہ کی بناء پر کہ یہ لوگ جرمنی میں اشتراکی پروپیگنڈہ کر رہے ہیں چار برطانوی۔ دو فرانسیسی اور تین اسپینی گرفتار کر لئے گئے پولیس کا خیال ہے کہ یہ لوگ بین الاقوامی کمیٹی سے تعلق رکھتے ہیں جس کا مقصد یہ ہے جرمنی اشتراکی لیڈر تھلمین کو رہا کرائے۔ برلن کے قریب دیہات میں جلسے کرتے ہوئے بہت سے تیدی گرفتار کر لئے گئے۔ پولیس نے کل تمام گرفتار شدگان کو اس تنبیہ کے ساتھ رہا کر دیا ہے کہ وہ فوراً جرمنی کو چھوڑ کر چلے جائیں۔

امریکہ میں ایک کروڑ اشخاص بیکار

واشنگٹن ۲۸ اگست مسٹر روزویلٹ صدر ریاست ہائے متحدہ امریکہ ایک کروڑ بیکاروں کو کام میں لگانے کے لئے بہت کوشش کر رہے ہیں اس کے لئے انہوں نے کپاس کے متعلقہ معاہدہ قانون میں ایک ترمیم کے ذریعہ ...

... مسٹر بنرجی اور مسٹر بسو نے اس ریزولیوشن کی زبردست حمایت کی۔ سر ہنری کریک نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ یہ قوانین خاص ہنگامی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے نافذ کئے گئے تھے۔ اگرچہ مسٹر گاندھی اور کانگریس نے عارضی طور پر سول نافرمانی کو معطل کر دیا ہے۔ مگر گورنمنٹ کو اس بات کا یقین نہیں کہ اسے پھر شروع نہ کیا جائے گا۔ ... سر ہنری کریک نے پریس کے متعلق واقعات کا خاص طور پر ذکر کیا اور کہا کہ بنگال میں جہاں پریس خاص طور پر خراب ہے یہ بہت مفید ثابت ہوتی ہے جب تک دہشت انگیزی اور کمیونزم کا خطرہ موجود ہے گورنمنٹ ایسے مفید ہتھیاروں کو نہیں چھوڑ سکتی ... لیکن ریزولیوشن ۲۶ اور ۶۸ رائوں کی نسبت سے گر گیا۔

جرمنی میں گرجاؤں کے خلاف نیا قانون
غیر آرین نسل کے پادریوں کو علیحدہ کیا جائیگا

برلن۔ جرمنی حکومت نے آرین ہیر تجاویز کو قانونی شکل دیدی ہے اس قانون نے تمام پادریوں کو مشتعل کر دیا ہے اور حکومت اور چرچ کے درمیان ایک خلیج حائل ہوگئی ہے۔

اس قانون کا منشاء یہ ہے کہ جو گرجا کے پادری یا افسر آرین نسل سے نہیں یا انہوں نے غیر آرین عورتوں سے شادی کر رکھی ہے ان کو مذہبی عہدوں سے سبکدوش کر دیا جائے۔ نیز جو مذہبی عہدہ دار سیاسی طور پر ناقابل اعتماد ہیں ان کو گرجاؤں کی خدمات سے علیحدہ کر دیا جائے۔

ڈاکو چار اشخاص کو اٹھا کر لے گئے

کوئٹہ ۲۹ اگست۔ اطلاع موصول ہوئی ہے سالونی بلوچیوں کے ایک گروہ نے ۲۸ اگست کی شب کو موضع ... پر چھاپہ مارا۔ اور چار آدمیوں کو اٹھا کر لے گئے۔ ایک گدھا اور ایک اونٹ بھی لے گئے۔ پولیس ضروری تحقیقات کر رہی ہے۔

خان عبدالغفار خاں کا چیلنج
میرے خلاف تشدد کا الزام غلط ہے

پٹنہ ۳۰ اگست۔ نمائندہ سرچ لائٹ نے خان عبدالغفار خاں کی توجہ اسمبلی میں سر ہیگ ہوم ممبر کے اس بیان کی طرف مبذول کرائی جس میں انہوں نے خان صاحب اور ان کے رضاکاروں کے خلاف تشدد آمیز سرگرمیوں میں حصہ لینے کا الزام لگایا تھا خان عبدالغفار خاں صاحب نے اس الزام کی پرزور تردید کی اور فرمایا کہ میں چیلنج کرتا ہوں کہ کوئی یہ ثابت کر دے کہ میں نے یا میرے رضاکاروں نے تشدد آمیز اقدام کیا ہے میں اور میرے رضاکار حکومت کے مشتعل کرنے کے باوجود عدم تشدد پر کاربند رہے ہیں۔

بہار میں پھر زلزلہ آیا
لوگ گھروں کو چھوڑ کر بھاگ گئے

پٹنہ ۲۹ اگست۔ آج صبح سوا نو بجے کے قریب یہاں زلزلہ کا زبردست جھٹکا محسوس ہوا۔ لوگوں کے دلوں پر سابق زلزلہ کا خوف اس قدر طاری تھا کہ زلزلہ محسوس ہوتے ہی وہ گھر چھوڑ کر باہر نکل آئے اور گلیوں میں کھڑے ہوگئے۔

اس وقت تک کسی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی ہے۔ لیکن جو اطلاعات دیگر شہروں سے آئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ زلزلہ کا جھٹکا بہت زور کا تھا۔ اس سے پہلے یکم جولائی کو زلزلہ آیا تھا۔ اسی طرح دربھنگہ۔ ہرپا۔ بنارس۔ کلکتہ۔ مظفر پور وغیرہ مقامات میں بھی زلزلہ کے زبردست جھٹکے محسوس ہوئے۔

آسٹریا پر حملہ کرنے کی تیاریاں
نازی باغیوں کا نیا عزم

وائنا ۲۹ اگست۔ ایک ہزار سے زائد آسٹریا کے نازی جو گذشتہ بغاوت کے دوران میں آسٹریا سے بھاگ گئے تھے وہ آسٹریا سے باہر سرحد پر پھر اپنی قوت کو مجتمع کر رہے ہیں تاکہ متحدہ طاقت سے آسٹریا پر حملہ کیا جائے اس سے یقین ہوتا ہے کہ آسٹریا کے نازی باغی دوبارہ شورش برپا کرکے رہیں گے۔

بمبئی کونسل میں قانون قمار بازی منظور ہوگیا

پونہ ۳۰ اگست۔ کل بمبئی کونسل میں ہوم ممبر نے ۱۸۸۷ء کے قانون قمار بازی میں ترمیم کرنے کی غرض سے ایک بل پیش کیا جو منظور ہوگیا۔

سخت گیر قوانین منسوخ نہیں کئے جا سکتے
کونسل آف اسٹیٹ میں حکومت کا بیان

شملہ ۲۸ اگست ... ریزولیوشن ...

خان عبدالغفار خاں اور ان کے بھائی رہا کردیئے گئے

پنجاب اور سرحد میں داخلہ کی ممانعت ۔ واردھا اور بمبئی کا عزم

رہائی کے متعلق سرحدی حکومت کی لاعلمی ۔ بمبئی میں استقبال کی تیاریاں

پٹنہ ۸ اگست ۔ خان عبدالغفار خاں اور ان کے بڑے بھائی ڈاکٹر خان ہزاری باغ جیل سے رہا کردیئے گئے ۔ اس رہائی کی سرکاری طور پر تصدیق ہوگئی ہے سرحد کے یہ دونوں جلیل القدر لیڈر سرحدی ریگولیشن کے ماتحت شاہی اسیر تھے اور ہزاری باغ (بہار) میں لاکر محبوس کردیئے گئے تھے ۔ ان دونوں حضرات کو پنجاب اور صوبہ سرحد میں داخل ہونے کی ممانعت کردی گئی ہے ۔

رہائی کے وقت جیل کے چاروں طرف لوگوں کا ہجوم ہوگیا اور جلوس کی صورت میں لوگ انہیں لے آئے خان صاحب مشہور کانگرسی خاتون سرسوتی دیویا کے مہمان ہیں ۔

نتھیا گلی ۸ اگست ۔ کل دوپہر تک سرحدی حکومت نے ان دونوں لیڈروں کی رہائی کی تصدیق نہیں کی کیونکہ سرحدی حکام کو اس امر کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی تھی ۔ بمبئی کی خبر مظہر ہے کہ سردار ولبھ بھائی پٹیل نے خان عبدالغفار خاں کو مندرجہ ذیل تار دیا ہے " مبارکباد قبول فرمایئے ۔ میں آپ دونوں سے ملنے کے لئے نہایت مضطرب ہوں میں جمعرات کو واردھا پہونچ رہا ہوں " سیٹھ جمنالال بجاج نے گاندھی جی کو مندرجہ ذیل تار روانہ کیا ہے " میری طرف سے خان عبدالغفار اور ان کے بھائی کا خیر مقدم کیجئے ۔ سرحد میں داخلہ کی ممانعت کے عرصہ تک اگر وہ واردھا میں قیام فرمائیں تو موجب مسرت ہے ۔ " پٹنہ کی خبر مظہر ہے کہ آج خان صاحب اور ان کے بھائی پٹنہ پہونچ جائیں گے اور وہاں سے گاندھی جی سے ملنے کے لئے واردھا تشریف لیجائیں گے ۔

چونکہ خان عبدالغفار خاں اور ان کے بھائی واردھا سے بمبئی پہونچیں گے اس لئے بمبئی کانگرس کمیٹی ان کے شایان شان استقبال کی زبردست تیاریاں کررہی ہے ۔

بہار میں زلزلہ سے زیادہ سیلاب کی تباہ کاریاں

دریائے گنگا میں طغیانی کا زور ۔ کھڑی کھیتیاں تباہ ہو گئیں

اٹھارہ ہزار مویشی ۔ ۲۹ ۔ اشخاص اور ہزاروں مکانات پانی میں بہہ گئے

پٹنہ ۸ اگست ۔ ڈاکٹر سید محمود نے چھپرا سے بابو راجندر پرشاد کے نام ذیل کا تار ارسال کیا ہے ۔ ہم منی کے پشتہ کی مرمت کے لئے سامان لیکر جارہے ہیں دیہاتیوں نے اس کی مرمت کی کوشش کی تھی مگر وہ ناکام رہے ۔ چھپرا اور سونی پور کی طرف پانی بڑھ رہا ہے ۔ بریار پور ۔ چھپرا سڑک کا ایک حصہ زیر آب ہے ۔ کھیتیاں بالکل تباہ ہوگئی ہیں بے شمار مکانات اور پورا ہاؤس گر گئے ہیں ۔ اس وقت سیلاب سے جو نقصان ہوا ہے وہ زلزلہ کے نقصانات سے بھی زیادہ ہے ۔

مونگیر کے قریب دریائے گنگا کا پانی برابر چڑھ رہا ہے ۔ ہزاروں اشخاص گھر سے بے گھر ہوگئے ہیں اور وہ گھروں کی چھتوں اور درختوں پر زندگی گذار رہے ہیں ۔ سیلاب زدہ رقبوں کا ہوائی جہاز کے ذریعہ معائنہ کیا جارہا ہے ۔ ضلع سارن میں آٹھ جگہ سے ریلوے لائن ٹوٹ گئی ہے ضلع پولیس نے ریلوے پولیس کی امداد سے مقام کے قریب گنگا سے ۵ بچوں ۔ ۲۰ عورتوں ۔ پندرہ مردوں اور متعدد بکروں اور کتوں کو زندہ نکالا ہے ۔

الہ آباد اور بنارس میں بہت سے مکانات زیر آب ہیں اور گنگا کا پانی برابر بڑھ رہا ہے کاشی ریلوے اسٹیشن کے قریب ایک گاؤں پانی میں ڈوب گیا ہے اجمیر کی اطلاع ہے کہ وہاں دریائے ساگر میں بدستور طغیانی موجود ہے بہت سے مکانات گر گئے ہیں اور متعدد اشخاص ڈوب کر ہلاک ہوگئے ہیں ریلوے حکام سیلاب زدوں کو بچانے کے لئے انتہائی کوشش کررہے ہیں ۔

نوگانگ (آسام) ۸ اگست ۔ یہاں سیلاب نے وہ قیامت ڈھائی ہے جس کی نظیر نہیں ملتی ۲۹ اشخاص کی ہلاکت کے علاوہ ۱۸۰۰۰ مویشی پانی میں بہہ گئے کھڑی کھیتیاں بالکل برباد ہوگئیں ۔ ہزاروں مکانات پانی کی نذر ہوگئے ۔ بے شمار لوگ گھروں سے محروم ہوگئے ہیں ۔ نقصانات کا اندازہ ایک کروڑ سے زائد لگایا گیا ہے ۔

"لیڈر" پر توہین عدالت کا الزام

ہائی کورٹ نے نوٹس جاری کردیئے

الہ آباد ۸ اگست الہ آباد ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس مقدم اور مسٹر جسٹس پیرسن نے اخبار "لیڈر" میں شائع شدہ ایک آرٹیکل کے سلسلہ میں توہین عدالت کے الزام میں پنڈت کپل دیو مالویہ ایڈووکیٹ اور ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر "لیڈر" کے خلاف نوٹس جاری کئے ہیں یہ آرٹیکل پنڈت کپل دیو مالویہ نے شائع کرایا تھا اور ۲۸ جون کے لیڈر میں شائع ہوا تھا ۔

ہائی کورٹ نے پارلیمنٹ کے انتخابات کے سلسلہ میں ۵ اشتہارات کے بارے میں توہین عدالت کے الزام میں مسٹر رام موہن لال اگروال ایڈووکیٹ ڈیپٹیوں کے پرنٹروں اور پبلشروں کے خلاف نوٹس جاری کئے ہیں ۔

سرنیواس شاستری مدراس کی گورنری پر

بمبئی ۸ اگست ۔ اخبار جام کو اس کے نامہ نگار کا ایک بمبئی تار موصول ہوا ہے جو مظہر ہے کہ رائٹ آنریبل مسٹر سرینواس شاستری سے پرائیویٹ طور پر کہا گیا ہے کہ وہ مدراس کی گورنری منظور کرلیں ۔ یقین کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اس پیشکش کو منظور کرلیا ہے غالباً مسٹر جناح کو بھی کسی صوبہ کا گورنر بنایا جائے گا ان کے دوست لندن میں ان کے لئے کوششیں کررہے ہیں وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر سرفضل حسین بھی مسٹر جناح کا زبردست مقابلہ کررہے ہیں ۔ کہا جاتا ہے کہ گورنری کی پیشکش جدید آئین کی حمایت کے سلسلہ میں کی جارہی ہے ۔

ناگپور میں بم پھٹ گیا

ناگپور ۸ اگست ۔ آج شام یہاں پہلی مرتبہ سٹیا بلدی اسٹریٹ میں بم کا دھماکا سنائی دیا دھماکا سنتے ہی بازار میں خوف و ہراس پھیل گیا اور لوگوں نے ادھر ادھر بھاگنا شروع کردیا ۔

ہر کس جانب سے آیا یہ ابھی تک معلوم نہیں ہوسکا ہے خوش قسمتی سے کوئی شخص مجروح نہیں ہوا اطلاع پاتے ہی ایک سب انسپکٹر جائے وقوعہ پر پہنچ گیا اور وہ اس کے متعلق تحقیقات کررہا ہے ۔ ابھی تک اس سلسلہ میں کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی ہے ۔

پنڈت رام چندر نے برت کھول لیا

بمبئی ۸ اگست ۔ پنڈت رام چندر نے جنہوں نے ریاست سنگرولی میں گئوکشی کی اجازت دینے کے خلاف ۲۲ روز سے برت اختیار کررکھا تھا سنگرولی کے مہاجن کے یہ یقین دلانے پر کہ تسلی بخش سمجھوتہ ہو جائے گا ۔ اتوار کی سات کو برت کھول لیا ۔

اجمیر میں تباہ کن سیلاب

چار اشخاص اناساگر میں غرق

اجمیر ۸ اگست ۔ اناساگر میں زبردست سیلاب آجانے کی وجہ سے بڑی نہر میں سیلاب آگیا ہے ۔ ایک عورت اور ایک بچہ اناساگر تحصیل کی نذر ہوگئے یہ سب لوگ ایک تانگہ میں سوار ہوکر بیاترا سے واپس آرہے تھے ۔ ۔ ۔ ہلاکت کی تصدیق نہیں معلوم ہوتی ۔

رنگون میں زمین دوز ڈائنامیٹ کا انکشاف

رنگون ۸ اگست ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ تھاٹن میں پولیس نے ایک ہندستانی کے مکان سے ڈائنامیٹ کی دو ڈبیاں برآمد کی ہیں ۔ ۔ ۔ پولیس اس مکان کی تلاشی لے رہی تھی ہندوستانی مذکور گرفتار کرلیا گیا ۔

ہندوستانی اور برطانوی افواج کے مصارف

۳۶ کروڑ روپیہ صرف ہوا

شملہ ۸ اگست ۔ کونسل آف اسٹیٹ کی آج مختصر سی نشست ہوئی اور ریلوے پر پابندیاں عائد کرنے والا اور انکم ٹیکس کا ترمیمی بل بغیر کسی ترمیم کے پاس ہوا ۔ یہ دونوں بل گذشتہ ہفتہ اسمبلی سے پاس ہوچکے تھے سوالات کے وقت کمانڈر انچیف نے سرحسین امام کو اطلاع دی کہ ہندوستان میں ۱۹۳۳ء میں برطانوی فوج پر تقریباً ۱۹ کروڑ روپیہ صرف ہوا اور ہندوستانی فوج پر سترہ کروڑ روپیہ صرف ہوا اس کے بعد چند اور سوالات ہوئے اس کارروائی کے بعد اجلاس کل کے لئے ملتوی ہوا ۔

کار آمد بم اور اسلحہ برآمد ہوئے

مکانوں کی تلاشیاں کانگرسی کارکن گرفتار

بغداد کا کابینہ مستعفی ہوگیا

بغداد ۸ اگست کل غیر متوقع طور پر کابینہ مستعفی ہوگیا ابھی تک اس کا سبب معلوم نہیں ہوسکا ۔ علی جودا کو جدید کابینہ کی تشکیل کے لئے مدعو کیا گیا ہے ۔

مسٹر آصف علی اسمبلی کیلئے نامزد ہوگئے

کلکتہ ۸ اگست دہلی صوبہ کانگرس کمیٹی کی سفارش پر پارلیمنٹری بورڈ کی طرف سے مسٹر آصف علی بیرسٹر کو دہلی کے حلقہ انتخاب سے اسمبلی کے لئے امیدوار نامزد کیا گیا ہے ۔

ڈاکوؤں نے چھ اشخاص کو زخمی کردیا

کانپور ۸ اگست ڈاکوؤں نے موضع گونال پور تھانہ بیتور میں ایک مکان پر چھاپہ مارا اور مسماۃ ادھیوں کو زخمی کردیا ۔ جب گاؤں والے اپنے ساتھیوں کو بچانے کے لئے آئے تو ڈاکوؤں نے وحشیانہ طریقہ پر ان سب پر حملہ کردیا جس سے چار دیہاتی اور مجروح ہوگئے ۔

جرمنی میں مذہبی آزادی کی جنگ

متحدہ چرچ کی تجویز سے کیتھلک فرقہ کا خوف

برلن ۸ اگست جرمنی میں مذہبی آزادی کی جنگ ترقی پر ہے اور اب اس نے ایک خاص شکل اختیار کرلی ہے رومن کیتھلک فرقہ کو خوف ہے کہ علاقہ سار کے بعد تمام مختلف فرقوں کو ایک متحدہ چرچ کے ماتحت کرنے کی کوشش کی جائے ۔

پروٹسٹنٹ فرقے کے وزراء کے خیالات معلوم کرنے کے لئے خفیہ پولیس متعین ہے جو نازی حکومت کی طرف سے خیالات معلوم کرنے کی کوشش کرتی ہے ۔ اکثر اشخاص مجلسوں کے شائع کردہ خط وکتابت کے سلسلے میں گرفتار کئے گئے ہیں ۔

سار میں یکم جنوری ۱۹۳۵ء کے انتظار کے سلسلے میں کل ہر ہٹلر نے وہاں اپنا انتظام شروع کردیا ۔ ایک براڈ کاسٹ تقریر کے ذریعے اس نے سار میں جرمن پالیسی کی تشریح کی اور اپنے مخالفوں کی زبردست توہین کی ۔

جرمنی کے خلاف پروپیگنڈا کے سلسلہ میں مشہور ناول نویس ہکلر ... کی بیوی کو ۴۸ گھنٹے کے اندر جرمنی چھوڑنے کا حکم دیا جاچکا ہے ۔

ورکنگ کمیٹی کی تجویز تبدیل نہیں ہوسکتی

گاندھی جی کی طرف سے مزید تشریح

کلکتہ ۸ اگست ۔ گاندھی جی نے کلکتہ کے ایک مشہور کانگرسی کو واردھا سے ایک خط لکھا ہے جس میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ ابتک میں ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن کی سچائی پر پورا یقین رکھتا ہوں اور کوئی ایسی چیز میرے خیال میں نہیں آئی ہے جس سے میرا یہ یقین متزلزل ہو جہاں تک ممکن تھا بنارس میں اس میں ترمیم کردی گئی اب کوئی گنجائش باقی نہیں ہے ۔

ریلوے گاڑی تباہ ہوگئی

گاڑیاں دریا میں گر گئیں

سیول ۸ اگست ۔ شمالی کوریا میں منبن پر ایک ریلوے گاڑی کے تباہ ہونے پر ۳۰ آدمی مرگئے ۔ اور ۴۰ زخمی ہوئے ۔ گاڑیاں پل سے دریائے کیولو کوسن میں گر گئیں صرف انجن پل پر باقی رہا ۔

ہم ہٹلر کو کامیاب نہ ہونے دیں گے

سار برک ۸ اگست ۔ آج ہر ہٹلر کے خلاف صف آرائی میں ۴۰ ہزار سے زائد آدمی شریک ہوئے ۔

جلسہ سوشلسٹ کمیونسٹ اور کیتھولک حضرات کی طرف سے تھا سامعین نے قسم کھائی کہ "سار میں ہرگز ہٹلر کو دخل انداز نہ ہونے دیں گے نازی پارٹی کے ممبران جنہوں نے ہوا کے لیپ پھینکے تھے گرفتار ہوگئے ۔

سرحد میں ایک لاکھ روپے کی معافی

نتھیا گلی ۸ اگست حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ ... میں ایک لاکھ روپیہ کی معافی دی گئی ہے کیونکہ گنے کی قیمت بہت گھٹ گئی ہے ۔

شعلم بل کے خلاف شدید احتجاج

دارالعلوم دیوبند اور مظاہر العلوم میں جلسے

بتاریخ ۳ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ مطابق ۱۵ اگست ۱۹۳۴ء مسجد دارالعلوم دیوبند میں زیر صدارت مولانا عبدالسمیع صاحب جلسہ منعقد ہوا حاضرین جلسہ زیادہ تعداد میں تھے ۔ اس کے بعد تجویز ذیل جناب مولانا رسول خاں صاحب نے پیش کی جو کہ باتفاق آراء پاس ہوگئی ۔

(۱) اراکین وعلماء وطلباء دارالعلوم دیوبند کا یہ جلسہ ملتوی شدہ شعلم بل کے دوبارہ پیش ہونے پر پرزور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے اور بتلادینا چاہتا ہے کہ یہ بل نہ صرف غیر ضروری ہے بلکہ بہت زیادہ نقصان رساں اور تکلیف دہ ہے نیز گورنمنٹ کا ایسے امور مذہبیہ میں دخل دینا یقیناً مداخلت فی المذہب ہے ۔

(۲) جلسہ جناب صدر سے درخواست کرتا ہے کہ ہر دو تجویز مذکورہ بالا کو ہز اکسلنسی وائسرائے اور مسلم ممبران اسمبلی کو جلد تر بھیجیں اور اسلامی پریس میں بھی شائع کردیں ۔ (محمد طیب غفرلہ)

مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کی تجویز

آج ۱۵ اگست ۱۹۳۴ء کو بعد نماز عصر اساتذہ وکئی سو طلبہ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کا عظیم الشان جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب صدر مدرس منعقد ہوا جس میں پہلے مولانا اسعد اللہ صاحب نے جلسہ کی غرض بیان ۔ ۔ ۔

وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں ظفر اللہ قادیانی کو مقرر نہ کیا جائے

قادیانی اسلام سے خارج ہیں اور وہ مسلمانوں کے نمائندہ نہیں ہوسکتے

ہندوستان کے طول وعرض میں احتجاجی جلسے

آج بتاریخ ۱۰ اگست بروز جمعہ جامع مسجد میں مسلمانان دیوبند اور علماء و طلباء دارالعلوم دیوبند کا جلسہ زیر صدارت مولانا مبارک علی صاحب نائب مہتمم دارالعلوم منعقد ہوا ۔ حاضرین کی تعداد بہت زیادہ تھی جناب مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی نے ایک پر مغز بصیرت افروز تقریر فرماتے ہوئے تجویز ذیل کی تحریک فرمائی اس کے بعد جناب مولانا محمد یونس صاحب بگھروی نے اپنے خاص انداز میں نہایت جوشیلی تقریر سے تجویز مذکور کی تائید فرمائی اس کے بعد حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند نے مزید تائید فرمائی ۔ ۔ ۔

لائل پور

لائل پور جمعہ ۳ اگست ۔ بعد نماز جمعہ بصدارت مولانا حکیم نورالدین صاحب صدر احرار ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں چار ہزار کے قریب حاضرین موجود تھے حسب ذیل ریزولیوشن پاس کئے گئے ۔

(۱) مسلمانان لائل پور کا یہ اجلاس عام اس افواہ کے خلاف سخت نفرت اور اضطراب کا اظہار کرتا ہے جس کی وجہ سے وائسرائے ہند کی ایگزیکٹو کونسل میں سرفضل حسین صاحب کے قائم مقام چوہدری ظفر اللہ خاں قادیانی کے تقرر کے امکانات پیدا ہورہے ہیں ۔ چونکہ ظفر اللہ خاں ایک قادیانی جماعت کے عقیدہ کے ترجمان ہیں جو اپنے اقرار وانکار میں اپنے فرقہ کے سوا تمام مسلمانوں کو کافر یقین کرتے ہیں اس لئے وہ مسلمانان ہند کے نمائندے ہرگز ہرگز نہیں ہوسکتے ۔

... الفاظ میں یہ بتلادینا چاہتا ہے کہ شریعت اسلامیہ کی رو سے تمام قادیانی کسی حالت میں مسلمانوں کے نمائندے نہیں ہوسکتے اور حکومت ہند سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ سرفضل حسین کا جانشین کسی مسلمان کو مقرر کیا جائے ۔

(۲) انجمن تہذیب الکلام کا یہ جلسہ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور ...

(عبداللطیف ناظم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور)

محبوب عاشق کے قدموں پر

ہدیہ عمل تین روپے کی بجائے سوا روپیہ ۔ اس عظیم عنایت سے فائدہ اٹھایئے

ملنے کا پتہ : فضل شاہ عامل گلی راجان دہلی

فوراً ضرورت

چند ایسے معتبر و معقول اشخاص کی جو ملک کی جانے کا اسٹاک (بینڈ ڈول) بیچنے کی صورت میں ، اپنے پاس رکھیں اور اس کی فروخت کو بڑھائیں تنخواہ ایک سو پچاس روپے دی جائے گی ۔

مکان کا کرایہ اور ملازموں کی تنخواہیں اس کے علاوہ ہوں گی تمام خط وکتابت انگریزی میں ہونی چاہیئے ۔

مزید معلومات کیلئے حسب ذیل پتہ پر درخواست آنی چاہیئے

Manager The Milton House
P. Box No 6837
Bara Bazar Calcutta

برص کا خاص علاج

اگر آپ برص سے لاعلاج ہوچکے ہوں تو ایک مرتبہ اس بے نظیر روغن برص کو ایک ہفتہ استعمال کرکے قدرت خدا کا تماشہ دیکھیں اگر فائدہ نہ ہو تو حلفیہ شرط ہے پوری قیمت واپس ۔

منیجر جالینوس یونانی دواخانہ ۱۲ دربھنگہ (بہار)

صوبہ متحدہ کا ممتاز اخبار

ہفتہ وار عمل فرخ آباد

اگر آپ چاہتے ہیں کہ اپنے دل ودماغ کو اسلامی خیالات سے معمور رکھیں ۔ ۔ ۔

منیجر اخبار عمل فرخ آباد

بے اولادوں کو مژدہ

دواخانہ مجربات عجائبہ جگبیرہ دہلی

جلدی کیجئے اور آج ہی آرڈر بھیجکر گھڑی منگالیجئے

آرنسو سنز واچ ایجنسی پوسٹ بکس ۲۰ کلکتہ

ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہے

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

کی اردو زبان میں پہلی مکمل ومستند باتصویر سوانحعمری شائع ہوگئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی ۔ اے علیگ بریلوی

آنریبل مسٹر سیتارام صاحب پریذیڈنٹ یوپی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جسکی عالیجناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم اے مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۲۶ ۱۶ کاغذ چکنا چمکدار کتابت وطباعت دیدہ زیب ۹ دہائی رنگوں کی چھپی ہوئی نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت تین روپے (للعہ)

المشتہر : منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

سفید بالوں کو دائمی سیاہ رنگت پر لانے والا

بال سیاہ تیل

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

اس تیل کے استعمال سے سفید بال جڑ سے کالے پیدا ہوتے ہیں اور ہمیشہ کالے ہی رہتے ہیں علاوہ ازیں نزلہ زکام سردرد وکمزوری دماغ وغیرہ دور ہوجاتے ہیں اس کی بھینی بھینی خوشبو دل ودماغ وغیرہ کو تروتازہ رکھتی ہے باوجود ان خوبیوں کے قیمت فی شیشی صرف دو روپے (عہ) محصولڈاک علاوہ ۔

خاص عایت ۔ تھوڑے عرصہ کیلئے یہ تیل نصف قیمت یعنی عہر فی شیشی کے حساب سے فروخت کیا جائے گا محصولڈاک علاوہ ۔

منگوانے کا پتہ : اے شیر اینڈ کمپنی ۲۰ جالندھر شہر (پنجاب)

بے مثل مجربات بے نظیر تصنیفات

حکیم محمد نجیح الزماں اثر شہر بریلی

سائنس جدید میں حیرت انگیز اضافہ

(Exprimental department)

Fide (Rejuvication)

Fide oil

Fide pills

مہرونڈہ فارمیسی مہرونڈہ الہ آباد (یو ۔ پی)

MAHRONDA PHARMACY
Po Mahronda Allahabad u. P

نیا خون نئی طاقت نئی جوانی پیدا کرنے والی دوا

تلوار مارکہ شربت فولاد

ہر شہر میں دوا فروشوں سے مل سکتا ہے

بچوں والو ہوشیار

بچوں کی بخار کھانسی ، سردی ، بادی ، دودھ ڈالنا ، دست ہونا ، دست میں کیڑے نکلنا ، مرگی ، ہچکی ، قبض مروڑ وغیرہ ہر ایک بیماری کو دور کرنے اور لاغر وکمزور بچوں کو موٹا تازہ طاقتور بنانے کے لئے حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹری کی ہوئی

بال جیون گھٹی رجسٹرڈ

پتہ : منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر (یو ۔ پی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۶۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی۔اے) معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم چہارشنبہ ۲۵ جمادی الاول ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۵ ستمبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۷

کلام حسرت

نبے وہ رونقِ محفل جس انجمن میں رہے
رہے بہارِ چمن ہو کے جس چمن میں رہے

قریب ہے کہ ترے سوزِ غم سے میرے لئے
بوجہ نور نہ کچھ فرق جان و تن میں رہے

زہے نصیب جو ہو میرے حال کو بھی نصیب
وہ ابتری جو تری زلف پر شکن میں رہے

ادب کا ہے یہ تقاضا کہ تیرے شوق کی بات
سنے نہ کوئی مرے دل میں یا دہن میں رہے

جو فیض عشق یہی ہے تو کیا عجب حسرت
کہ امتیاز نہ کچھ شیخ و برہمن میں رہے

(از جناب حسرت موہانی)

دلچسپ حقائق و معلومات

معاصرین کے افکار و آراء

گاندھی جی کی قیادت

مولانا اسمٰعیل غزنوی کو بنرا

جنگی تیاریوں کی حقیقت

الاخوۃ

اُردو اور ہندی

(بقیہ صفحہ ہذا کالم ۲ کے نیچے ملاحظہ کیجئے)

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جنکو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق ہو یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نو مسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اسکا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے۔ اور دوسروں کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اسطرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون۔ اسکے حجم اور اسکی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جا سکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ علاوہ محصولڈاک ہے۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس یا بیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے بذریعہ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ آپ کو دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار "الجمعیۃ" دہلی

Regd No. L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 16. DELHI SATURDAY, SEPTEMBER, 1, 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی
قرآن مجید
نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام
اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ازبلا منگا کر دیکھئے جس کو پڑھ کر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے
قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصولڈاک
منیجر الجمعیۃ دہلی

مسلمانانِ گجرات کے حالات پر سرسری تبصرہ

خطۂ گجرات کے مسلمانوں کی جو موجودہ حالت ہے۔ غالباً اس سے اکثر حضرات واقف ہوں گے گرمی نے بحیثیت ایک مبلغ کے جو حالات کا مطالعہ کیا ہے۔ اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ گجرات کے مسلمان باقی تمام صوبوں کی نسبت زیادہ اوہام پرست اور اسلامی تعلیم سے ناواقف ہیں۔

احمد آباد کے حالات کے متعلق میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ شہید کے اوقاف کی آمدنی مساجد کے لئے کافی سے زیادہ ہے۔ کوئی ایسی مسجد نہیں جس کے فنڈ میں تین چار کروڑ روپیہ نہ جمع ہوں۔ چھوٹی سے چھوٹی مسجد کی بھی دو تین سو ماہوار کی آمدنی ہے اور اسی آمدنی پر محلہ محلہ میں زبردست اسلامی مدرسے جاری کئے جا سکتے ہیں اور مجموعی آمدنی سے بڑے سے بڑا دارالعلوم قائم کیا جا سکتا ہے۔ مگر وہاں کی حالت یہ ہے کہ برائے نام ایک بھی ایسا مدرسہ نہیں جس میں کسی اچھے پیمانے پر علوم دینیہ سکھائے جاتے ہوں۔ بلکہ مساجد کے جو امام ہیں وہ بھی نماز پڑھانے سے زیادہ کچھ نہیں جانتے جمعہ کا خطبہ اردو کے اشعار میں پڑھا جاتا ہے اور ایک ہی خطبہ تمام مساجد میں مروج ہے اگر کوئی اس کے خلاف کرے تو فوراً اس پر کوئی فتویٰ جڑ دیا جاتا ہے بلکہ بعض آئمہ مساجد تو ایسے ہیں جو کہ اردو کا خطبہ پڑھنا بھی نہیں جانتے اور وہ کسی دوسرے کو معاوضہ دیکر خطبہ پڑھواتے ہیں۔ اور باہر سے جو واعظین تشریف لاتے ہیں وہ بھی نعت گو اور قصیدہ خواں ہوتے ہیں کبھی کسی مولوی نے اسلامی و قومی ضروریات کی طرف لوگوں کی توجہ نہیں دلائی۔

اوقاف کے کروڑوں روپیہ جمع ہیں۔ مگر ان کو کسی صحیح مصرف پر نہیں خرچ کیا جاتا۔ ... تمام صدقہ ہوتے ہیں ... جاتا ہے۔

اور مسلمانوں کی بے احساسی کا عالم یہ ہے کہ وقف کمیٹی کا جو اعلیٰ افسر

... وہ ہندو ہے۔ اسی طرح چند اسلامی مدارس میں دیکھا گیا ہے کہ نصف سے زیادہ مدرسین ہندو ہیں۔ میں نے ان سے دریافت کیا تو فرمایا کہ ہندو اس قدر کام دیتا ہے کہ چار مسلمان اس کی جگہ کام نہیں دے سکتے۔ چند بڑے بڑے متولیوں سے بھی میرا تبادلہ خیالات ہوا۔ میں نے پہلا سوال یہی کیا کہ اوقاف کی آمدنی کہاں خرچ کی جاتی ہے اور اگر بنکوں میں جمع کی جاتی ہے تو کس دن کے لئے کیا جس وقت مسلمانوں کا جنازہ نکل جائے گا اسی وقت آپ اس کو خرچ کریں گے مگر افسوس کہ انہوں نے کوئی معقول جواب بھی نہ دیا۔

(حکیم حیدر زماں صدیقی مبلغ اسلام)

معین التجارت کمیٹی کی کامیابی

خدا کا شکر ہے کہ معین التجارت کمیٹی چھوٹے دوکانداروں کی خدمات مستعدی سے انجام دے رہی ہے اس کے اغراض و مقاصد حسب ذیل ہیں:۔

(۱) چھوٹے دوکانداروں کو روپیہ جمع کرنا سکھانا۔ (۲) سود کے گناہ عظیم سے بچانا (۳) سودی روپے کو غیر مسلموں کی جیبوں میں جانے سے روکنا۔ (۴) قرض حسنہ دیکر ان کی تجارت کو فروغ دینا۔

اگرچہ بعض ممبروں کو ورغلایا گیا تاہم اس کمیٹی میں چھ ہزار روپیہ کا سرمایہ جمع ہے جو اس کے ممبروں پر قرض حسنہ کے طور پر بٹا ہوا ہے۔ کمیٹی نے اپنے ممبروں کو پہلے سال فی ممبر دس روپیہ ۱ر دوسرے سال ۲۵ روپیہ تیسرے سال ۳۵ روپیہ ۱۲ آنہ منافع دیا کمیٹی کے مطبوعہ قواعد ٹکٹ بھیجکر ہم سے طلب فرمایئے۔

(رضا من علی سکریٹری رامپور)

انجمن اہل سنت والجماعت منٹگمری کا جلسہ

انجمن اہل سنت والجماعت منٹگمری کا چھٹا سالانہ جلسہ ۲۴-۲۵-۲۶ اکتوبر ۳۴ء کو منعقد ہوگا ... نہایت شان و شوکت سے منعقد ہوگا۔ انتظام جلسہ کیلئے ایک مجلس استقبالیہ قائم ہو چکی ہے بیرونجات کے اصحاب کے لئے قیام و طعام کا انتظام انجمن کے ذمہ ہوگا۔

(شمس الدین احمد سکریٹری)

کرتپور میں قادیانیوں کی ہزیمت

بستی کرتپور ضلع بجنور میں ایک شخص مرزائیوں کے جال میں پھنس کر مرتد ہو گیا تھا اس نے اپنے مبلغ قادیانی محمد نذیر کو بھی بلایا دہلی سے مولانا عبدالسمیع دیوبندی مولانا مظفر علی مولانا محمد قاسم شاہجہانپوری اور مولانا ابوالوفا شاہجہانپوری مناظرہ ارالمبلغین پہونچے مولانا ابوالوفا صاحب نے قادیانیت کی تردید میں ایسی لاجواب تقریر کی کہ قادیانی مناظر کے ہوش اڑ گئے اور وہ کوئی جواب نہ دے سکا مولانا نے دس دس روپیہ کا انعام بھی پیش کیا مگر قادیانی مناظر فرار کر گیا اس عظیم کامیابی پر تمام قصبہ کے مسلمان مولانا ابوالوفا صاحب کے شکر گذار ہیں۔

(محمد اسمٰعیل مدرس مدرسہ عربیہ مظہر العلوم کرتپور)

وزیر مالیات ریاست پٹیالہ کا عادلانہ حکم

۸ اگست کو وزیر مالیات ریاست پٹیالہ نے فائننس اور اکاؤنٹنٹ جنرل دفتروں کے لئے اعلان نافذ کیا ہے کہ چونکہ دونوں دفتروں میں سکھوں اور مسلمانوں کا عنصر بہت کم ہے لہٰذا آئندہ ان قوموں کے افراد کا تقرر ان دفتروں میں عمل میں لایا جائے۔ التماس ہے کہ اس حکم کو عملی جامہ پہنایا جائے اور کارگذاری تک محدود نہ رہے اور پبلک کی آگاہی کے لئے سہ ماہی رپورٹ شائع کر دی جایا کرے۔

(دعا، م۔ بی۔ اے)

سرحد میں شریعت کانفرنس کے انعقاد کی تیاریاں

جمعیت العلماء سرحد نے اپنے سابقہ اعلان کے مطابق شریعت کانفرنس کے انعقاد کی تیاریاں زور و شور سے شروع کر دی ہیں۔ جناب فخر سرحد حضرت مولانا مولوی شاکر اللہ صاحب صدر جمعیت العلماء سرحد شریعت کانفرنس کے لئے مجلس استقبالیہ کی تشکیل دینے کی غرض سے ۱۴ اگست سے پشاور میں تشریف فرما ہیں جناب سے متعدد و جاہلہائے اسلامیہ کے معتقدین حضرات و دیگر چیدہ چیدہ اکابرین پشاور نے ملاقاتیں کیں۔ جناب صدر صاحب نے شریعت کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے ان سے تبادلۂ خیالات کیا اکثر حضرات نے یہ مشورہ دیا کہ مجلس استقبالیہ کیلئے دعوت نامے جاری کر کے اپنے پشاور شہر و گرد و نواح کے مدبرین کا ایک غیر معمولی اجلاس بلایا جائے تاکہ مجلس استقبالیہ کی تشکیل پر غور و خوض کیا جائے۔ چنانچہ ۱۲ اگست بمقام انوار مسجد قاسم علی خاں میں ایک غیر معمولی جلسہ قرار دیا گیا۔

(نائب سکریٹری جمعیت العلماء سرحد)

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نادر ہے خط شدہ ارغوانی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے۔ حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو عطر ہے نادر تفسیر کا مثل ابن کثیر ابن جریر، در منثور، خازن، ابن کبیر، مدارک، موضح القرآن، ضحاک، مسند حاکم، ابن مردویہ ابن ابی حاتم ... اور تمام کتب احادیث ... مسائل قصص تاریخ حکایات ظاہری و باطنی اشارات غرضیکہ تفسیر کی جو بے انتہا خصوصیات ہو سکتی ہیں وہ سب اس کے حاشیہ پر موجود ہیں ... ان کی تمام لڑائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپ کے خلاف انجام دی تھیں اور آپ کے وہ تمام خطوط ... اس زمانہ کے کافر بادشاہوں کے نام ... دعوت اسلام روانہ ہوئے تھے بعد میں خلفائے راشدین کے کامل حالات ہیں حصہ دوم میں فضائل القرآن و اسرار حصہ سوم میں خاندان نقشبندیہ قادریہ و سہروردیہ اور چشتیہ کے بزرگوں کے مخفی اعمال قرآن و خواص جملہ سورتوں اور آیتوں اور پورے قرآن کے تعویذات ... پانچویں حصہ میں قرأت کا بیان اور فائدے رعایتی ہدیہ مجلد ... علاوہ محصولڈاک ...

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

فن کروشیا کی اردو میں جامع اور مکمل کتاب لڑکیوں کو خود کو سلیقہ شعار بنانے کی استانی

خزینۂ فن کروشیا

ملنے کا پتہ:۔ دار الاشاعت الاعظم ثریا بلڈنگ پتھر گٹی حیدرآباد

تصوف کی اردو میں جامع اور مکمل کتاب

حقائق

مذہبی علمی اخلاقی و تبلیغی معلومات ذخیرہ
مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپکو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہو جائے گا۔

صحائف رحمانی کے ۱۴ نمبر جنمیں قرآن و حدیث و واقعات اور خود مرزا کے الہامات سے قادیانی دروغ گوئی کی پول کھولی گئی ہے مکمل سٹ ...
دین مرزا کفر خالص کے دیکھنے سے آپ کو مرزائیوں کے کفر و ارتداد کا پورا پتہ چل جائیگا۔ قیمت ۱۰
نامۂ حقانی در کذب قادیانی کے مطالعہ سے آپ قادیانیوں کے مکر و فریب سے واقف ہو جائیں گے۔ قیمت ۵ر
اطلاع رحمانی میں ان ستر سوالوں کا جواب ہے جو امریکہ والوں نے احمدی تبلیغ کے اثر سے کئے تھے قابل دید ہے قیمت ۸ر
دوسری شہادت آسمانی میں بتایا گیا ہے کہ مرزا کی بیان کردہ علامات ... امام مہدی ...

ملنے کا پتہ:۔ منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم
معہ
خلاصۃ التفاسیر

... حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب ... ترجمہ ... حاشیہ پر خلاصۃ التفاسیر ...

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

(مہتمم برقی پریس دہلی میں باہتمام ہلال احمد زبیری پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

تقریر سیرت

دنیا مجبور ہو کر اسلام کی طرف جھک رہی ہے

اسلامی قوانین کی ہمہ گیری اور مہذب قوانین کی بے بسی

تہذیب جدید کے نقشہ میں نوجوانوں کی حالت

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند)

وائٹ پیپر اور کمیونل ایوارڈ

ان مفتریان قوم نے ایک اور بات کہنی شروع کی ہے۔ صاحب اگر خدانخواستہ وائٹ پیپر کو مسترد کردیا گیا تو نصیب اعدا کمیونل ایوارڈ کو بھی ٹھیس لگ جائے گی۔ اور کمیونل ایوارڈ کو نقصان پہنچ گیا تو بنگال میں یورپین حکومت نہ رہے گی جنہوں نے بڑی مشکل سے یورپین کو دس فی صدی سیٹیں دیکر مہابتہ کیلئے قائم کی ہے۔ انہیں کمیونل ایوارڈ کو صدمہ پہنچے کا رنج اس لئے نہیں ہے کہ اس سے مسلمانوں کو کوئی نقصان پہنچ جائے گا بلکہ انکو کمیونل ایوارڈ کی فکر اسلئے ہے کہ اگر نصیب دشمناں ...

داخل ہوئے پھر سارے حجاز میں نہ کوئی کالج نہ یونیورسٹی نہ کوئی ہائی اسکول نہ پرائمری اسکول نہ کوئی مکتب داخل بھی کہاں ہوتے اور داخل بھی کون کراتا اور داخل بھی ہوجاتے تو ان کو کوئی پڑھاتا کیا؟

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا واقعہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک قصہ بعض قصص کی کتابوں میں نظر سے گزرا ہے ان کی والدہ نے ان کو کسی مکتب میں بٹھادیا تھا معلم اور استاد نے کہا بیٹا پڑھو ابجد حضرت عیسیٰ نے فرمایا ابجد کے معنی کیا ہیں اس نے کہا معنی تو میں نہیں جانتا ...

خسروا در عشق بازی کم ز ہندو زن مباش
کاں برائے مردہ سوزد زندہ جان خویشتن

حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے اس رسم سے جو استدلال کیا ہے وہ اس رسم کی ظاہری شہرت کے اعتبار سے بالکل صحیح ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ اس منحوس اور مہمل رسم کا دارو مدار پریم پر نہیں ہے اگر پریم کی وجہ سے کوئی کسی کے پیچھے جان دیتا تو ماں ستی ہوا کرتی۔ جہاں محبت صحیح ثبت ہوا کرتی ہے۔

ایک بڑھیا کا واقعہ

مرنے والے کے ساتھ کون مرتا ہے۔ جب ماں بیٹے پر ستی نہیں ہوتی تو بیوی شوہر پر کیا ستی ہوگی۔ وہ ایک بڑھیا کا قصہ مشہور ہے اس کی بیٹی بیمار تھی وہ روز دعا مانگا کرتی تھی۔ الٰہی میری بچی اچھی ہوجائے میں مرجاؤں۔ الٰہی اس کی آئی مجھے آجائے۔ ایک دن حسن اتفاق سے ایک گائے نے کسی کے دیگچے میں کھانے پانے کو منہ ڈالا منہ ڈال تو دیا لیکن دیگچے میں اس کے سینگ پھنس گئے رکا ہے گھبرائی سر جو اٹھایا تو دیگچہ اس کے منہ پر ڈھک گیا۔ گائے کی آنکھیں بند ہوگئیں وہ گھبرا کر ادھر ادھر بھاگنے لگی اسی گھبراہٹ میں اس بڑھیا کے گھر میں آگھسی رات کا وقت گائے کے منہ پر دیگچہ چڑھا ہوا اس بھیانک شکل کو دیکھ کر بڑھیا سمجھی ملک الموت آگئے۔

...

اعتبار سے تقسیم ہیں اب ہندوستان میں چونکہ قوموں کا بن ہے اسلئے یہاں مذہب کے اعتبار سے تقسیم ہے۔ ہندو ایک قوم۔ مسلمان ایک قوم۔ سکھ ایک قوم۔ عیسائی ایک قوم۔ پارسی ایک قوم۔ اسی طرح دنیا میں اور ہزاروں قومیں ہیں ہر قوم کو یہ فکر ہے کہ میں دوسری قوم میں جذب نہ ہوجاؤں۔ اول تو ان قوموں میں باہمی منافرت بھی ہے اور پھر ان سب کو مل کر اسلام اور بانیٔ اسلام سے ایک خاص قسم کی کد ہے کیونکہ ان میں سے کسی قوم میں ایسی جاذبیت نہیں ہے کہ جو ایک قوم کا فرد دوسری قوم میں ملنے کو تیار ہو کبھی ایک جرمنی کی یہ خواہش نہیں ہے کہ وہ اطالوی یا انگریزی قوم میں مل جائے۔ نہ کسی جاپانی کو چینی بننے کی خواہش ہے نہ کسی فرانسیسی کو جاپانی بننے کی تمنا ہے۔ ہاں ان قوموں کے افراد اکثر اسلام میں داخل ہوتے رہتے ہیں، اسلام اس معاملہ میں ایک خاص امتیازی حیثیت رکھتا ہے جس کی طرف لوگ خواہ مخواہ خدا جانے کیوں کھنچتے ہیں۔ جو اسلام کو کھینچا جاتا ہے وہ اسلام کی طرف سرکتا آتا ہے۔ اسلام کا بڑھنا تعجب انگیز ہی نہیں بلکہ حیرت انگیز ہے۔ صرف ہندوستان کو ہی لیجئے۔

۱۸۶۱ء کی مردم شماری

مسلمانوں نے کم و بیش آٹھ سو برس اس ملک میں حکومت کی اور جب ان کی حکومت اس ملک سے گئی تو پہلی مردم شماری جو ۱۸۶۱ء میں ہوئی ہے اس وقت ...

...

کونسی خوفناک چیز ہے جس کا ذکر اس صدی میں مضحکہ خیز ہے؟

(باقی آئندہ)

قومیت کی وبا

...

ستی کی رسم

...

۱۵۳ الف میں ترمیم

...

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قانون

...

شربت فولاد تمام ہندوستان میں ...

نمک جالینوس رجسٹرڈ

معدے اور آنتوں کو قوت دیتا اور ان کو ردی مواد سے پاک و صاف کرتا ہے۔ بدہضمی اور دائمی قبض کو رفع کرکے غذا کو صحیح طور پر ہضم کرنے کی صلاحیت بخشتا ہے۔ خون صالح پیدا کرکے چہرہ کو خوش رنگ بنا دیتا ہے۔

غیر ممالک میں بھی لاثانی

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

انگلستان کا ایک مرغی چور

۶ سال میں ڈیڑھ ہزار مرغیوں پر شبخون

مسٹر ولیم روڈس کو پولیس نے گرفتار کیا اور چوری کے الزام میں سزا دلانے کے لئے عدالت کے سامنے پیش کردیا۔ مسٹر ولیم نے نہایت دلیری سے مجسٹریٹ کے سامنے اقرار کیا کہ وہ یقیناً مرغی چور رہا اور اس نے یہ مقدس پیشہ ۶ سال سے اختیار کر رکھا ہے۔ اس نے اعتراف کیا کہ اس عرصہ میں اس نے ۱۵۰۰ مرغیاں چرائیں اور ان کو فروخت کرکے ۴۰۰ پونڈ حاصل کئے۔

مجسٹریٹ نے اقبالی مجرم کو ایک سال قید سخت کی سزا دیکر اس کو "مرغ چوری" کا مزہ چکھادیا۔

بعد میں معلوم ہوا کہ شمالی لنکا شائر کا تمام علاقہ اس کی جولانگاہ بنا ہوا تھا اور ۶ سال تک اسی علاقہ سے مرغیاں پکڑ کر مارکیٹوں میں فروخت کیا کرتا تھا۔

برطانیہ کی سب سے بڑی ریلوے

ڈھائی لاکھ مزدور کام کرتے ہیں

لندن کی مڈلینڈ اور سکاٹ لینڈ ریلوے برطانیہ کی تمام ریلوں سے زیادہ منظم اور سرمایہ دار ہے۔ اس میں ۲ لاکھ تیس ہزار اشخاص کام کرتے ہیں۔ یہ لوگ اگر کسی شہر میں قیام کریں تو وہ شہر گلاسگو کے برابر ہوجائے۔ اس کی سالانہ آمدنی ۸ کروڑ پونڈ ہے۔ اس ریلوے کے اپنے تیس ہوٹل ہیں۔

پاسنجر ٹریفک کے لئے ۲۷۹۰ اور مال کیلئے ۷۵۳۴ دفاتر ہیں گویا تمام برطانیہ میں یہ محکمہ ریلوے کیا ہے ایک زبردست اور منظم ادارہ ہے۔

بغداد کی فلم کمپنیوں کے نام نوٹس

بغداد کے میر بلدیہ نے تمام فلم کمپنیوں کے نام ایک نوٹس جاری کیا ہے جس میں مذکور ہے کہ شہر بغداد میں کوئی ایسا فلم نہ دکھایا جائے جس کے ساتھ عربی میں ترجمہ موجود نہ ہو۔

اب تک سینما کے پردوں پر انگریزی تحریریں دکھائی جارہی ہیں مگر اس حکم کے بعد سینما کے پردوں پر عربی تحریریں موجود ہونگی اور لوگ اپنی مادری زبان میں سینما سے استفادہ کرسکیں گے۔

شاہ عراق کو مسولینی کا تحفہ

شاہ غازی والیٔ عراق کو سگنور مسولینی نے ایک خوبصورت اور تیز رفتار موٹر بطور تحفہ دی ہے۔ چنانچہ والیٔ عراق نے پہلی مرتبہ اس موٹر میں بیٹھ کر عراق کے بازاروں کا گشت کیا۔

شاہ غازی موٹروں کے بڑے شوقین ہیں اور نہایت اعلیٰ اور بیش قیمت موٹریں اس وقت ان کے پاس موجود ہیں۔

برطانیہ عظمیٰ میں چوہوں کی تعداد

برطانیہ میں انسانوں اور چوہوں کی تعداد برابر ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس وقت برطانیہ عظمیٰ میں گیارہ کروڑ چوہے ہیں۔ جنگلوں میں رہنے والے چوہوں کی تعداد اس سے علاوہ ہے۔

ایران میں فلمی ترقی

سب سے پہلا فلم جو تمام کا تمام ایرانیوں کا بنایا ہوا ہے، طہران میں دکھایا گیا ہے مناظر طہران اور گرد و نواح سے لئے گئے ہیں۔ کام کرنے والے بھی تمام کے تمام ایرانی ہیں۔ اور تمام ڈائرکٹروں نے روس میں تعلیم حاصل کی ہے۔

ولی عہد حکومت حجاز کا شاندار استقبال

سلطان ابن سعود کے صاحبزادہ امیر سعود ولی عہد کا ہر جگہ شاندار استقبال کیا جارہا ہے۔ طائف میں آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا اور وفود باریاب ہوئے۔ مکہ مکرمہ میں بھی استقبال کی تیاریاں کی جارہی ہیں۔ متعدد جگہ امیر سعود کی خدمت میں سپاسنامے پیش کئے گئے۔

بغداد میں جہازوں کی کمپنی کا قیام

عربی ممالک کو متحد کرنے کا ارادہ

بغداد کی وزارت مواصلات نے ہوائی جہازوں کی ایک کمپنی قائم کی ہے جس نے ۲۰ جہازوں کی خریداری کیلئے آرڈر دیدیا ہے۔ یہ کمپنی ہوائی جہازوں کے ذریعہ عراق اور تمام ممالک عربیہ میں مسافروں اور مال و اسباب کو لیجانے کا انتظام کرے گی۔

معلوم ہوا ہے کہ وزارت مواصلات اس سلسلہ میں شام اور افریقہ کی حکومتوں سے بھی گفت و شنید کررہی ہے۔ اگر یہ کمپنی کامیاب ہوگئی تو تمام عربی ممالک کا اتصال قائم ہوجائے گا۔

جاوا اور ایران میں حج کیلئے تیاریاں

امسال کا موسم حج شاندار رہے گا

اخبار "صوت الحجاز" سے معلوم ہوا ہے کہ آئندہ حج کے انتظامات کے سلسلہ میں ایران میں ایک مجلس قائم ہوئی ہے جو حجاج اور حج کے متعلق غور کرے گی اور ایرانی حجاج کے لئے سہولتیں بہم پہنچائے گی۔ ایران میں حج کے سلسلہ میں یہ پہلی تحریک ہے اس سے پہلے کبھی حجاج کی سہولتوں کا خیال نہیں کیا گیا تھا۔

اسی طرح جاوا کی خبر مظہر ہے کہ آئندہ جاوی حجاج کی کثیر تعداد حج بیت اللہ کے لئے حجاز جائے گی۔ جاوی مسلمانوں نے ابھی سے اپنے جہاز مخصوص اور ریزرو کرالئے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ امسال جاوا میں ربڑ اور قند کی تجارت کا تسلی بخش معیار قائم ہوگیا ہے۔ اگر یہ اطلاعات صحیح ہیں تو توقع ہے کہ امسال کے حج میں اقطاع عالم کے کثیر مسلمان شریک ہونگے۔

جنگ عمومی کے عرب قیدی

انگریزی مستعمرات میں ترکوں کے مشاہدات

معاصر "صوت الحجاز" لکھتا ہے کہ جنگ عمومی کو ختم ہوئے ۱۶ سال کا عرصہ گزر گیا ہے۔ عربی اخبارات کا بیان ہے کہ سنگاپور کے راستہ میں انگریزی مستعمرات میں اب تک ایسے بہت سے عرب قیدی موجود ہیں جنہوں نے جنگ کے دوران میں ترکی فوج کے ساتھ جنگ کی تھی اور شکست کے بعد انگریزوں نے ان کو قید کرلیا تھا۔

اب ان کی حالت نہایت سقیم ہے اور وہ اپنے وطن میں واپس آنے کی قدرت نہیں رکھتے۔

اس خبر کا مصدر ترکی اخبارات ہیں جن کا بیان ہے کہ بعض ترک سیاح ان علاقوں میں گزرے تو ان کو عرب قیدیوں کا حال معلوم ہوا۔ اب جمعیۃ الاتحاد نے ترکوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ عرب قیدیوں کی ایک فہرست مرتب کریں اور ...

ایشیائی معاہدہ میں روس کو دعوت

ترکی، ایران، افغانستان اور عراق کا اتحاد

ایک ترکی اخبار کی اطلاع ہے کہ ترکی، ایران، افغانستان اور عراق ایک ایشیائی معاہدہ کا بڑی بے چینی سے انتظار کررہے ہیں۔ روس کو بھی اس معاہدہ میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے مگر وہ فرانس کی وجہ سے شرکت کرنے سے معذور ہے اگر روس اور فرانس کا معاہدہ ٹوٹ گیا تو وہ بھی ایشیائی معاہدہ کا رکن بن جائے گا۔

مدینہ منورہ سعودی پایہ تخت قرار دیدیا گیا

خبر ہے کہ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود اپنے پایہ تخت کو مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو منتقل فرمانے والے ہیں۔

مدینہ منورہ سے شاہ حجاز اصلاحات اور دیگر انتظامات میں خاطر خواہ حصہ لے سکیں گے۔

افسانہ

بہار و خزاں

ایک دلچسپ ملاقات

محفل نشاط میں نوابوں کا ورود

خانہ خرابی کا پیش خیمہ

(۱۷)

میاں اختر نے رات بڑی بے چینی سے گزاری کیونکہ صبح اس کو نواب صاحب کی خدمت میں حاضر ہونا تھا وہ بار بار خیال کرتا رہا کہ دیکھئے نواب صاحب کیا کہتے ہیں اور کیا کام میرے سپرد کرتے ہیں۔ خدا خدا کرکے سپیدۂ صبح نمودار ہوا اور میاں اختر نے جلدی جلدی ہاتھ منہ دھوئے اور عمدہ لباس زیب تن کرکے چلنے کی تیاری کرنے لگے۔ ملازم کو حکم دیا کہ فوراً ایک ٹیکسی اور عمدہ موٹر کار کرایہ پر لے آئے ...

...

تو صرف ایک محفل میں اس کو ۵۰ ہزار روپیہ دے چکا ہوں سو آپ نے امرائے شہر میں سے کس کس کو دعوت دی ہے؟

اختر: شہر کے تقریباً کل امراء تشریف لائیں گے۔ میرے خیال میں ۸ سو مہمانوں کی تشریف آوری کی توقع ہے۔

نواب صاحب: میرے ہمراہ بھی ایک اور نواب صاحب ہونگے۔ میں ان سے آپکا تعارف کراؤں گا واقعی عجیب و غریب آدمی ہیں۔ تین لاکھ روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے مگر کیا مجال کہ کسی سے ملنے میں عار محسوس کرتے ہوں۔ بڑے ملنسار، محسن اور زندہ دل آدمی ہیں۔

اختر: بہت بہت شکریہ۔ آپ ان کو ضرور اپنے ہمراہ لائیں یہ مجھ پر بڑا ہی کرم ہوگا!

نواب صاحب: آپ نے اٹھارہ ہزار روپیہ کا انتظام کرلیا ہے نا؟

...

اُف! کیسا برا موسم ہے!

بدہضمی — جی متلانا — دست — قے — بخار — کھانسی

کی شکایات ہیں۔ قدرت نے اس موسم میں پھل تو بہت پیدا کئے ہیں جن میں سب سے بڑھکر آموں کی بہار ہے لیکن اس سے فائدہ اٹھانا انہیں کا کام ہے جو آجکل اپنے ہاضمہ کو درست رکھتے ہیں ورنہ آپ دیکھتے ہی ہیں جو اس موسم میں ہو رہا ہے۔ جو کچھ صحت ہے وہ بھی ان دنوں گرجاتی ہے۔ ہماری نصیحت ہے۔ جسے گانٹھ میں باندھ لیجئے۔ وہ یہ کہ

امرت دھارا (رجسٹرڈ)

کا استعمال کثرت جاری رکھئے کوئی بھی تکلیف ہوجائے اسی پر زور دینا چاہئے ایسے دستوں میں انار دانہ کے پانی سے پلانا چاہئے۔ اسکا استعمال ہر قسم کے انفلوئنزا وغیرہ بخاروں سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ وہ کمال درجہ کی انٹی سپٹک بھی ہے۔ ہاضمہ ٹھیک ہے تو قدرت کی نعمتوں سے فائدہ ہی فائدہ اٹھائینگے۔ اور آجکل بھی صحت کی ترقی ہوتی دیکھیں گے۔

گھر میں رکھئے۔ جیب میں رکھئے۔ بھولئے نہیں۔ صحت، روپیہ اور وقت سب کو بچا دیگی۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے ... نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے ... نمونہ صرف آٹھ آنہ

احتیاط ...

المشتہر ... امرت دھارا ... لاہور

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کرکے استعمال کیجئے۔

سرمہ ... آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا، پرانے سے پرانے روہے کیلئے خصوصاً بے حد مفید ہے اسکے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ امراض کا ازالہ ہوجاتا ہے۔ جن لوگوں کو کسی قسم کا مرض نہیں ہے وہ بھی اس کا استعمال کرکے اپنی آنکھوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ انشاء اللہ ان کی آنکھوں کو کسی قسم کا مرض لاحق نہ ہوگا۔

...

(مولانا) نور الدین بہاری ... جمعیۃ علماء ... دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم چہارشنبہ ۲۵ ؍ جمادی الاول ۱۳۵۳ ہجری

ہزایکسلنسی وائسرائے کی تقریر
موجودہ صورت حال کا تجزیہ

مرکزی مجالس مقننہ کے سامنے ہزایکسلنسی وائسرائے کی تقریر اپنے مفہوم اور نتیجہ کے اعتبار سے جس قدر بے معنی اور مایوس کن تھی اس کی مجموعی حیثیت پہلے کالموں میں اظہار خیال کیا جا چکا ہے آج اس کا ایک مخصوص حصہ ہمارے پیش نظر ہے جس میں ہزایکسلنسی نے کانگریس اور اس کی تحریک سول نافرمانی کا ذکر خیر کیا ہے اور موجودہ ...

کرتے وقت تھے کیونکہ جن وجوہ و اسباب کی بناء پر سول نافرمانی شروع کی گئی تھی وہ بدستور باقی ہیں بلکہ ان میں اضافہ ہو گیا ہے۔ البتہ حکومت نے اپنی زبردست قوت سے قوم کے قوائے عملیہ کو شل کر دیا ہے۔ اور باوجود ہر قسم کی جارحانہ جد و جہد ختم ہو جانے کے بھی وہ اب تک اصل مطالبات کے متعلق اپنے رجعت پسندانہ نقطۂ نگاہ ...

شذرات

ارکین اسمبلی کا احساس ذمہ داری

خان عبدالغفار خاں کا چیلنج

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

اسمبلی کے انتخاب میں دہلی کا نمائندہ

دار الحکومت

مجاہد ملت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے مواعظ
بارہ ہندو راؤ۔ فتح پوری اور جامع مسجد میں اہم تقریریں

دہلی ۱۰ ستمبر۔ مجاہد ملت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری آجکل مسلمانان دہلی کی خوش قسمتی سے دہلی میں تشریف فرما ہیں۔ حالانکہ موصوف کی اہلیہ علیل ہیں۔ اور بغرض تبدیل آب و ہوا مسوری پہاڑ پر مقیم ہیں لیکن مسلمانان دہلی کے اصرار سے آپ دہلی تشریف لے آئے اور اپنے پاکیزہ خیالات اور مواعظ حسنہ سے تشنہ لبوں کو سیراب فرمایا۔

آگرہ کے ہندو مسلمانوں میں تصفیہ ہو گیا
باہمی رواداری اور عدم مداخلت کا اقرار
دفعہ ۱۴۴ کی واپسی۔ ہڑتال ختم۔ آرتی اور نماز کی آزادی

نینی تال ۱۰ ستمبر۔ ایک مسجد کے قریب مندر میں آرتی کے سلسلہ میں جو ہندو مسلم فساد برپا ہو گیا تھا وہ اب تسلی بخش طریقہ سے طے ہو گیا ہے اور دفعہ ۱۴۴ کو واپس لیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک معاہدہ پر ہندو مسلمانوں نے دستخط کر دئے ہیں اور چند ہفتوں سے آگرہ میں جو ہڑتال منائی جا رہی تھی وہ ختم ہو گئی ہے۔ ہندو مسلمانوں کے نمائندوں کے درمیان ذیل کا معاہدہ قرار پایا ہے۔

ہم آگرہ کے ہندو مسلمان اپنے اختلافات کو ختم کرتے ہیں اور ہم حسب معمول اپنے مندر اور مسجد میں پوجا اور نماز ادا کرتے رہیں گے۔ ہم رواداری کا ثبوت دینگے۔ اور ایک دوسرے کی عبادت میں کسی قسم کی مداخلت نہ کریں گے۔

اس معاہدہ اور تصفیہ کے بعد آج دوکانیں کھل گئیں مگر اتفاق سے گزشتہ رات قتل کا ایک واقعہ رونما ہو گیا جس سے ہندو اور مسلمان خوفزدہ ہیں اور اپنی دوکانیں بند کر دیں۔

انتخابات کے بارہ میں جمعیۃ علماء ہند کے فیصلہ کی تائید
مسٹر آصف علی کو ووٹ دینے کیلئے اپیل

مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کو دعوت چائے
معززین اور اکابرین کی شرکت

جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا اجتماع
بدایوں کے مشہور قبرستان کی توہین کیخلاف احتجاج

حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی کی صحت

زلزلہ کے جھٹکے

بلند شہر میں ہیضہ کا زور

دیوار گرنے سے دو اشخاص ہلاک

خان عبدالغفار خاں سے صدارت کیلئے درخواست

دعوت خاص

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

دنیا کا سب سے چھوٹا انسان

مہاراجہ اور غیر معین عرصہ کیلئے جلاوطن
حکومت ہند کے محکمہ سیاسیات کا اعلان

دہلی اسٹیشن پر ایک قلی کی ہلاکت

ہندو طلباء کے نام مجسٹریٹ کا نیا حکم
تین میل کے اندر درسگاہوں میں جانے کا حکم

مولانا اسمٰعیل غزنوی کو سزا بابت پنجاب

بہار میں مولوی شفیع داؤدی صاحب کا مقابلہ
اسمبلی کیلئے عبدالحامد خاں کھڑے ہو گئے

الہ آباد میں خان عبدالغفار خاں کا ورود
ہندو مسلم اتحاد پر تقریر

اسمبلی کی امیدواری کے لئے درخواست
ڈاکٹر خاں کا جواب

مدراس کا نیا گورنر

خان عبدالغفار خاں کا الاؤنس جاری ہو گیا

جرمنی میں ۴۲ قیدیوں کی رہائی
جنرل گورنگ کا کارنامہ

انجن اور گاڑیوں کا تصادم پچاس زخمی

جینڈ کے مسلمانوں پر مظالم کے پہاڑ

مسلمانوں کے جائز مطالبات کو پورا کیا جائے

مولانا حبیب الرحمن صدر مجلس احرار کا بیان

حضرت مولانا مولوی حبیب الرحمن صاحب صدر مجلس احرار ہند نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے۔

تقریباً عرصہ ڈیڑھ سال سے ریاست جینڈ کے ہندو حکام نے مسلمانان جینڈ پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے شاہی دینی مسجد ریاست کے حکام نے اپنے قبضے میں کر رکھی ہے۔ باقی مساجد میں چونکہ سور کا گوشت محراب میں پھینکا گیا تھا اس لئے مسلمانان جینڈ نے بطور احتجاج کے تمام مساجد میں نماز پڑھنی ترک کر رکھی ہے۔ عید الضحیٰ کے دن ہمیشہ کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر مسلمانوں کو بکرے اور دنبے کی قربانی سے حکماً باز رکھا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کے قاتل صاف بری کر دیئے گئے ان حالات میں مسلمانوں نے گذشتہ ایک ماہ سے جمعہ کے دن پر امن جلوس نکالے۔ مولانا عبد العزیز صاحب فاضل دیوبند خطیب جامع مسجد جینڈ نے امن قائم رکھنے ہر جگہ اپنے مطالبات حکام ریاست کے سامنے پیش کئے۔ حکام ریاست نے بجائے ان کی بات سننے کے مولانا موصوف اور ان کے تمام دوستوں کو گرفتار کر لیا۔ تمام مسلم معززین کو بیڑیاں لگا کر جیل میں ڈال دیا۔

ہندو ریاستوں میں مسلمانوں کے مذہبی اور معاشرتی اور شہری حقوق کو متعصب ہندو حکام پامال کر رہے ہیں۔ ...

...

ریاست جینڈ کے مسلمانوں کے ساتھ پوری پوری ہمدردی کا اظہار کریں اور اپنی طرف سے ان کی ہر قسم کی امداد کریں۔ اور دیگر تمام ماتحت مجالس احرار پبلک جلسے کر کے جینڈ کے مسلمانوں کے مطالبات کے ساتھ اظہار ہمدردی کریں اور مہاراجہ صاحب ریاست جینڈ کو توجہ دلائیں کہ وہ جلد سے جلد مسلمانان جینڈ کو مطمئن کرنے کی کوشش کریں۔

(نوٹ) مہاراجہ صاحب جینڈ کا پتہ یہ ہے۔

جیکر سپرو میمورنڈم

پنڈت مالویہ کی طرف سے حمایت کا امکان

بمبئی ۱۰ راگست۔ مسٹر جیکر نے ایک پرائیویٹ بات چیت میں بیان کیا ہے کہ پنڈت مالویہ جن دنوں بمبئی میں تھے انہوں نے مجھے یقین دلایا تھا کہ وہ اس میمورنڈم کی حمایت کریں گے جو جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے سامنے پیش کیا گیا تھا اور جو جیکر سپرو میمورنڈم کے نام سے مشہور ہے۔ مالویہ جی نے یہ بھی کہا تھا کہ وائٹ پیپر میں اگر اس میمورنڈم کے مطابق تبدیلیاں کر دی گئیں تو میں ان کو منظور کر لوں گا مگر اب کانگریس نیشنلسٹ پارٹی نے وائٹ پیپر کو مسترد کر دیا ہے۔

پولیس پر ڈاکوؤں نے گولی چلا دی

موگا ۱۰ راگست۔ اسسٹنٹ سب انسپکٹر نے چار کانسٹبلوں کے ہمراہ موضع کھوڑہ کے قریب کھیتوں میں چھپے ہوئے دو مشتبہ مفرور ڈاکوؤں کو گرفتار کر لیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان ڈاکوؤں نے اپنے دیگر ساتھیوں کے ساتھ موگہ سے پانچ میل کے فاصلہ پر پولیس تھانہ مہنا کے موضع کپورہ میں ایک بنیے کے گھر ڈاکہ ڈالا۔ پولیس پارٹی کھیتوں میں سے گذر رہی تھی جب ڈاکوؤں نے اس پر فائر کئے۔ خوش قسمتی سے پولیس کے کسی آدمی کے چوٹ نہیں آئی ڈاکو رات کی تاریکی میں صاف بچ کر نکل گئے۔

کانگریس اور پارلیمنٹری بورڈ کے مقاصد کی تشریح

بلا امتیاز مذہب و ملت کانگریس ہندوستان کی نمائندہ جماعت ہے

مسئلہ انتخاب پر مسٹر آصف علی بیرسٹر کا اعلان

بخدمت رائے دہندگان لیجسلیٹو اسمبلی۔ حلقہ انتخاب دہلی۔

مہربان و دستو!

ایک مرتبہ پھر مجھے اسمبلی کے انتخاب کیلئے کانگریس کی جانب سے امیدوار مقرر کیا گیا ہے اور نو سال کے بعد میں آپ کی خدمت میں یہ التماس لیکر آیا ہوں کہ اپنا حق رائے دہندگی کسی ایک امیدوار کے حق میں استعمال فرمائیں۔ میں اس پالیسی کا جو کانگریس وقتاً فوقتاً کرے حامی ہوں۔ کانگریس کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ ہندوستان کی آبادی کے مختلف حصوں کی نمائندہ ہے اور ایک ایسی جماعت ہے جس کے دروازے تمام ہندوستانیوں کے لئے بلا استثنیات کھلے ہوئے ہیں جس نے بلا امتیاز رنگ و مذہب و فرقہ بلا فصل ہر ایک کی خدمت کی ہے اور خدمت کرنے کو تیار ہے۔ اس کی آرزو ہے کہ ہندوستان ایک آزاد خود اعتماد۔ خود دار متحدہ اور ترقی کرنے والی آبادی کا مسکن ہو۔ اس کی یہ بھی آرزو ہے کہ عوام اپنا حق پائیں اور کروڑوں کسان اور محنت پیشہ ہندوستان کے باشندوں کے ساتھ انصاف ہو اور انہیں بلا مزاحمت ہر قسم کے ایسے مواقع حاصل رہیں کہ وہ اپنی زندگی کی پوری بلندی تک پہنچ سکیں۔ کانگریس کی ...

رائے اس کو دیں کیونکہ میری امیدواری محض اصولوں اور فرائض کی بنیاد پر ہے اور ذاتی حصول مقاصد کے لئے نہیں ہے۔ آج بارہ سال سے زیادہ سے دہلی کو نمائندگی کا حق حاصل ہے دہلی والے خود ہی اس کا فیصلہ کریں کہ نتائج کیا رہے۔ کثرت سے ایسے مسائل ہیں جن کا تعلق تمام ملک سے ہے نیز وہ مسائل جن کا تعلق باشندگان دہلی کی ضروری مفاد سے ہے جن کے سلسلے میں وقتاً فوقتاً اخبارات میں لکھتا رہا ہوں اور اس کے علاوہ بھی منظر عام پر لاتا رہا ہوں۔ سالہا سال سے یہ مسائل اس کے منتظر ہیں کہ فیصلہ کی غرض سے ان پر غور کیا جائے۔

قومی نقطہ نگاہ سے وہ دن افسوسناک تھا جب ۱۹۲۶ء میں دہلی کے مشترک حلقہ انتخاب نے کانگریس کے نمائندہ کی شکست ہو جانے دی اور اتفاق سے اس موقع پر وہ نمائندہ میں تھا۔ آپکو معلوم ہے کہ کیا کچھ سیاسی نتائج اس واقعہ سے برآمد ہوئے ...

...

نام درج ہے اور میرے خیال میں ہر نقطہ نظر سے یہی بہتر ہے۔ وہ ہم سب میں کہیں زیادہ قابل شخص ہیں پارلیمنٹری طریقوں سے خوب واقف ہیں کانگریس سے انہوں نے جس محبت اور وضعداری کا اظہار کیا ہے وہ پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے ہر نقطہ خیال کے کانگریسی اصحاب کو مل جل کر یہ پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ انہیں اسمبلی میں اپنا نمائندہ بنا کر بھیجیں۔

پارلیمنٹری بورڈ اور مالویہ میں صلح؟

گاندھی جی اور ان کے رفقاء کی مساعی

بمبئی ۱۰ راگست۔ حال ہی میں کانگریس نیشنلسٹ پارٹی کے ایک سرکردہ ممبر نے پارلیمنٹری بورڈ کے ایک ذمہ دار رکن سے مصالحانہ گفت و شنید کی۔ معلوم ہوا ہے کہ ہر دو جانب سے ابھی صلح کا دروازہ بند نہیں کیا گیا اور جہاں تک انتخابات اسمبلی کا تعلق ہے اگر دونوں کے درمیان ایک متفقہ تصفیہ ہو جائے تو تعجب نہ ہوگا مقامی کانگریسی حلقوں میں مزید یہاں کہا جاتا ہے کہ گاندھی جی اور سردار پٹیل متنازعہ امور کے جلد تر تصفیہ کے متعلق تیار ہو رہے ہیں۔ اور نیشنلسٹ پارٹی نیز پارلیمنٹری بورڈ کے عہدیداروں کے درمیان سمجھوتہ کے امکانات پر خط و کتابت ہو رہی ہے۔ پارلیمنٹری بورڈ کی جو میٹنگ گاندھی جی، مسٹر راجگوپال آچاریہ اور سردار پٹیل کی موجودگی میں ۸ ستمبر کو واردھا میں منعقد ہو رہی ہے اس میں کسی قابل عمل سمجھوتہ کے متعلق سنجیدگی سے گفت و شنید کی جائے گی سردار پٹیل اس سلسلہ میں جمعرات کو گاندھی جی سے ملاقات کرنے کے لئے واردھا تشریف لے جا رہے ہیں۔

تین بنگالیوں کو سزائے موت

کلکتہ ۱۰ راگست۔ جسٹس ... اور جسٹس ... نے ... برج کشور چکرورتی اور رام کرشنا رائے کی اپیل مسترد کرتے ہوئے مسٹر برج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مدناپور کے قتل کے الزام میں سزائے موت کا حکم سنا دیا۔ ان ملزمان کو سپیشل ٹریبونل نے سزائے موت دی تھی۔ فاضل ججان نے سنائن ساد اور دیگر تین اشخاص کی بھی اپیل رد کرتے ہوئے انہیں سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور دی۔

...

فوراً ضرورت ہے

...

تلوار مارکہ شربت فولاد

ہر شہر میں افروخت ہو سکتا ہے

ویدو حکیم بنجاؤ

دہلی میونسپلٹی کی تغافل شعاری

باشندگان احاطہ کدارا کی فریاد

محلہ احاطہ کدارا اور گلی درزیاں نیز اس کے گرد و نواح کا علاقہ دارالحکومت دہلی میں نہایت اہمیت رکھتا ہے ان محلوں میں ہزاروں ہندو مسلم گھرانوں کی آبادی ہے اور یہ آبادی قدیم زمانے سے چلی آ رہی ہے۔ مگر میونسپل کمیٹی کے ارباب حل و عقد نے ایسی آبادی کو غالباً اپنے حدود سے خارج سمجھ رکھا ہے اور اسی وجہ سے ان محلوں کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتی یہاں کی گلیاں سڑکیں۔ ہر چیز میونسپل کمیٹی کی تغافل آشنائی کا پتہ دے رہی ہیں۔ حالانکہ ٹیکس کی ادائیگی اور دیگر معاملات کے لحاظ سے یہ علاقہ میونسپل کمیٹی کی کم امداد نہیں کر رہا ہے لیکن اس کے باوجود یہ حالت ہے کہ تمام شہر میں گلی گلی میں انتظام ہو گیا ہے۔ لیکن محلہ احاطہ کدارا اور گلی درزیاں اس سے محض ناآشنا ہیں۔ ان گلیوں میں پختہ فرش نہیں ہے۔ گلیاں بدبو اور گندگی کی وجہ سے ناقابل سکونت ہو گئی ہیں۔ ...

چودھری ظفر اللہ خاں مسلمانوں کے نمائندہ نہیں ہو سکتے

حکومت کو مسلمانان بنگہ کا انتباہ

بنگہ ۱۸ راگست مسجد اہل السنت والجماعت بنگہ میں انجمن ترقی اسلام بنگہ کا اجلاس بعد نماز عشاء زیر صدارت بابو فضل الدین صاحب ... منعقد ہوا۔ ... کی کہ چودھری ظفر اللہ خاں جو میاں سر فضل حسین صاحب کے جانشین نامزد کئے جائیں گے ہر گز مسلمانان ہند کے نمائندہ نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ ہندوستان کے ۸ کروڑ مسلمانوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ نہ مسلمان انہیں ان کے عقائد کے لحاظ سے مسلمان تسلیم کرتے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے مندرجہ ذیل قرار داد پیش کی جو متفقہ طور پر پاس ہو گئی۔

...

ممنون فرمائیں۔

آپکا۔ افضل حق ایم۔ ایل۔ سی

الجواب۔

شملہ

۲۸ راگست ۱۹۳۴ء

مکرمی چودھری افضل حق صاحب

مجھے کامل یقین ہے کہ آپ کو پتہ چل گیا ہوگا کہ گدھے کے نام کے متعلق صرف ایک غلط فہمی تھی۔ گدھے کا نام احمق تھا۔ اب اس کا نام تبدیل کر کے بہادر رکھ دیا گیا ہے۔

تمہارا

جگنڈرسنگھ (وزیر زراعت)

ریلیو۔ ایجنٹ ملک معتمد دفتر احرار اسلام ہند لاہور

جمعیۃ علماء صوبہ سرحد کا عظیم الشان اجلاس

انتخابات کے بارے میں جمعیۃ علماء ہند کے فیصلہ کی تائید

گوری دیوی کے متعلق تحقیقات کا مطالبہ

...

صاحب نے بیان دیا ہے کہ ... مرزائی تبلیغ ہو رہی ہے ... وزیر مرزائی کا وجود اسلام کے لئے سخت مضر ہے اس لئے نواب صاحب تناول سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ عبد الجبار کو ریاست سے علیحدہ کر دیں اور مرزائی تبلیغ کو قطعاً بند کر دیں ورنہ جمعیۃ ... ریاست کے مسلمانوں کے مذہب کی حفاظت کس طرح کی جائے گی۔

...

(محمد اسرائیل ناظم جمعیۃ علماء صوبہ سرحد)

ایک پروفیسر بندر بن گیا

...

چودھری افضل حق صاحب کے مکتوب کا جواب

گدھے کا نام احمق کے بجائے بہادر رکھا گیا ہے

...

کشمیر کے سیاسی قیدیوں کی رہائی کی افواہ

سری نگر ۱۰ راگست۔ خیال کیا جاتا ہے کہ سیاسی قیدیوں کی رہائی کے سوال پر حکومت کشمیر غور کر رہی ہے اور ان کو شاید خاص شرائط کے ماتحت رہا کر دیا جائے گا۔

برص کا خاص علاج

سائنس جدید میں حیرت انگیز اضافہ

بے اولادوں کو مژدہ

محبوب عاشق کے قدموں پر

MAHRONDA PHARMACY
P.O. Mahronda Allahabad

Harnarain
Pokhpota (Bengal)

بے مثل تجربات و بے نظیر تصنیفات

... قیمت ... المشتہر حکیم محمد فصیح الزمان آفر شہر بریلی متصل سنہری مسجد

سفید بالوں کو دائمی سیاہ رنگت پر لانے والا

بال سیاہ تیل

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

اس تیل کے استعمال سے سفید بال جڑ سے کالے پیدا ہوتے ہیں اور ہمیشہ کالے ہی رہتے ہیں علاوہ ازیں نزلہ زکام ... دماغ وغیرہ دور ہو جاتے ہیں ... قیمت فی شیشی ... علاوہ محصولڈاک

منگوانے کا پتہ

اے شیر اینڈ کمپنی ۲۷ جالندھر شہر (پنجاب)

ڈیڑھ سو سال کے بعد

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانح عمری شائع ہو گئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔ اے علیگ بریلوی جس میں

آنریبل سر سیتا رام صاحب پریسیڈنٹ یو۔ پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبد الواحد خاں صاحب ایم۔ اے مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات ... کاغذ چکنا، چمکدار، کتابت و طباعت دیدہ زیب

نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت تین روپے

المشتہر منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ: "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے) — معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم یکشنبہ ۲۵ جمادی الاول ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۹ ستمبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۸۲

خواب

سناٹا پچھلی رات کا ہے، مخلوق خدا کی خواب میں ہے
تاروں کی نگاہیں نیچی ہیں، ہلکی سی چمک مہتاب میں ہے
اطراف میں روشندانوں کے، کچھ نور سا دھیما دھیما ہے
دیواروں کے نیچے گلیوں میں، پُرہَول اندھیرا چھایا ہے
پتوں کو سمیٹے خواب میں ہیں، دوڑی ہوئی بیلیں کاخوں پر
بول اُٹھتا ہے بے ہنگام کبھی، ایک آدھ پرندہ شاخوں پر
اللہ یہ کیسی بے چینی، اس وقت دل بے تاب میں ہے
پرتو ہے یہ کس کا ذرّوں پر، کس کی یہ جھلک مہتاب میں ہے؟
فردوس کی شمعیں روشن ہیں، یا عکسِ چراغِ طور ہے یہ
گھر بھر میں یہ کس کا پرتو ہے، ہر چیز پہ کیسا نور ہے یہ؟
حلقے میں گھرا ہوں جلووں کے، ہستی کا نہیں کچھ ہوش مجھے
اس وقت یقیناً خواب میں کوئی دیکھ رہا ہے جوشؔ مجھے
غربت میں ہے لطفِ صبحِ وطن، ہر چیز پہ وہ رعنائی ہے
ویرانے میں اپنے مجنوں کی تسکین کو لیلیٰ آئی ہے
طوفان سا جوئے شیر میں ہے، حسن آیا ہے کشتی کھینے کو
بیتاب ہے شیریں بازوئے فرہاد کے بوسہ دینے کو
اک رنگ سا دل میں رقصاں ہے، اک نور سا مجھ پہ چھایا ہے
ان ہونٹوں پہ شاید سوتے میں ہلکا سا تبسم آیا ہے

(جوش ملیح آبادی)

معاصرین کے افکار و آرا

ارتداد سے فسخ نکاح

جمعیۃ علمائے ہند

کب آخر کب؟

موجودہ مجالس قانون ساز

ازبلا چھپ کر تیار ہوگئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جنکو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نو مسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کا اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اسکا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے اور دوسروں کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون۔ اسکے حجم اور اس کی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جاسکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ / علاوہ محصولڈاک ہے۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس یا بیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کرسکتے ہیں۔ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہوجائے گا۔ اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

Regd. No. L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 17 — DELHI WEDNESDAY, SEPTEMBER, 5, 1934 PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

پادری کی لڑکی — قبول اسلام

لائلپور میں مرزائیوں کی حرکت

... ایک دری پر بیٹھے پایا اور ایک شخص کو تقریر کرتے ہوئے پایا جناب شاہ صاحب نے نہایت دریدہ دہنی اور گستاخی سے مولانا لال حسین اختر کے اس اعتراض کو جو مولانا نے مرزا صاحب قادیانی پر مرزا صاحب کی کتب کے حوالہ جات اور پچاس روپے نقد ...

امریکہ کے کارخانوں میں ۵ لاکھ مزدوروں کی ہڑتال

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

فہرست امداد کنندگان مصیبت زدگان زلزلہ

حق آواز کی بندش

گیا میں مومن کانفرنس کا انعقاد

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نادر ہے جو خاص طور سے ... پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے ... منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تصوف کی اردو میں جامع اور مکمل کتاب

حقائق

فن کروشیا کی اردو میں جامع اور مکمل کتاب

خزینہ فن کروشیا

ملنے کا پتہ: دار الاشاعت الاعظم خیابان ... حیدرآباد

مذہبی۔ علمی۔ اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ

مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپکو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہوجائیگا۔

صحائف رحمانی کے ۲۴ نمبر جن میں قرآن و حدیث ... قیمت ۱/
دین مرزا کفر خالص کے دیکھنے سے آپکو مرزائیوں کے کفر و ارتداد کا پورا پتہ چل جائیگا۔ قیمت ۱/
نامہ حقانی در کذب قادیانی کے مطالعہ سے آپ قادیانیوں کے مکر و فریب سے واقف ہوجائیں گے۔ قیمت ۵/
اطلاع رحمانی۔ قیمت ۴/
دوسری شہادت آسمانی۔ قیمت ۴/
ہدیہ عثمانیہ۔ قیمت ۴/
انوار ایمانی۔ قیمت ۴/
حقیقۃ المسیح۔ قیمت ۴/
آئینہ کمالات مرزا۔ قیمت ۳/
مسیح قادیان کی حالت کا بیان۔ قیمت ۳/
معیار صداقت۔ قیمت ۱/
معیار المسیح۔ قیمت ۳/
حقیقت رسائل اعجازیہ۔ قیمت ۴/
ختم نبوت فی القرآن فی الحدیث و الآثار۔ قیمت ۴/

حیات محمود اسیر مالٹا ... مرتبہ حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی قیمت ۱۲/
علم الکلام ... قیمت ۴/
اعجاز القرآن ... صراط مستقیم ... دلائل الخیرات ...

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم

مع خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تقریر سیرت

سحر اور معجزہ میں فرق اور داعیٔ اسلام کا اعجاز و کمال

توحید الٰہی کی عالمگیر محبوبیت اور آفتاب نبوت کی ضیا پاشی

امریکہ کے قانون امتناع خمر کی تنسیخ اور تہذیب جدید کے افکار کے نتائج

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند)

جادو اور معجزہ کا فرق

آپ کو یہ شبہ ہوتا ہے کہ اگر معجزہ کو کوئی اہمیت دی گئی تو پھر جادو اور معجزے میں فرق کرنا مشکل ہو جائے گا لیکن مجھکو تعجب ہے کہ آپ کو یہ شبہ کیوں ہوا جبکہ آپ کو معلوم ہے کہ مصر میں جادوگروں کا ایک مقدس پیغمبر سے مقابلہ ہو چکا ہے اور اس مقابلہ میں جادوگروں کو شکست ہو چکی ہے۔ اس واقعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے …

صبح سے شام تک جو توہم پرست پیدا ہو گئے تھے اور خوبصورت پتھر کو اپنا معبود بنا لیتی ہو وہ انبیاء علیہم السلام کی توحید کو کس طرح سمجھ سکتی تھی۔ جو قوم بکریاں کا دودھ پی کر اور اونٹ کا گوشت کھا کر زندہ رہنے ہی کو مقصد زندگی سمجھتی ہو جو خدا تعالیٰ کی ذات اقدس سے واقف ہو اور نہ مرنے کے بعد جینے کی قائل ہو نہ رسالت سے آشنا ہو۔ جو کھلے الفاظ میں اپنی الحدانہ ذہنیت کا مظاہرہ ان الفاظ میں کرتی ہو …

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

کابل میں جشن استقلال کا پر مظاہرہ

افغانستان کے دور ترقی کا اجمالی خاکہ

اعلیحضرت ظاہر شاہ کی افتتاحی تقریر

کابل میں امسال جشن استقلال و حریت افغانستان کی سولہویں سالگرہ نہایت شاندار طریقہ سے منائی گئی اور ارکان دولت کے علاوہ تمام رعایا نے اس میں حصہ لیا۔ اعلیٰ حضرت ظاہر شاہ والی افغانستان نے اس جشن کا افتتاح فرمایا۔ افتتاح کے وقت مختلف ممالک کے سفراء، اعیان دولت ارکان مجلس شوریٰ، اعضاء جمعیۃ العلماء، جدید نگار فوجی افسران اور طلباء اور عام لوگ شریک تھے۔ …

… مقدس کے لئے ہم دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ مرحوم نے شرف استقلال کی بقا کیلئے اپنی جان عزیز تک کو قربان کر دیا تھا۔ ان کی قربانی سے ہمارے وطن کو مزید سرخروئی اور سرفرازی حاصل ہوئی ہے۔

عزیزان من! سولہ سال کے عرصہ میں افغانستان نے اپنے شرف استقلال کی حفاظت کے لئے جو جہد بلیغ کی وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے ان مساعی کی راہ میں بہت سے عوائق اور حوادث پیش آئے۔ قریب تھا کہ تفرق و تشتت سے وطن عزیز صفحۂ ہستی سے ناپید ہو جائے۔ لیکن خدائے تعالیٰ کا شکر ہے کہ آخیر کے پانچ سالوں میں خدا کی امداد اور اعلیٰ حضرت شہید کی مساعی سے حکومت متورہ کی بنیاد پر قائم کردی گئی جس پر قوم نے کلی اعتماد کیا۔ حکومت شب و روز وطن کی ترقی کے لئے سعی کر رہی ہے۔ چنانچہ فوجی تنظیم، ترقی معارف و مطبوعات، تجارت، زراعت کی جدید تشکیل، پلوں، سڑکوں اور نہروں کی تعمیر … ہیں …

عزیزان من! میری آرزو صرف یہ ہے کہ ملت افغانیہ کو رفاہ اور آسودگی حاصل ہو …

آخر میں، میں خدائے تعالیٰ سے ملت محبوب اور ملک عزیز کی ترقی کے لئے دعا کرتا ہوں۔ پائندہ باد استقلال افغانستان، شاد باد ملت عزیز …

پیش کرتا ہوں جو زیادہ بولی جاتی ہے۔ میں فن پیراکی کا ماہر ہوں، کرکٹ کا ڈائرکٹر رہ چکا ہوں۔ دفتر کا کام کر سکتا ہوں۔ مضامین لکھ سکتا ہوں۔ جلسوں میں تقریر کر سکتا ہوں اور ورزش کی کہانیاں سنا سکتا ہوں۔"

(ایسے خود فروش کے لئے بہترین مقام عجائب گھر یا سر آغا خاں کی سکرٹری شپ ہے۔)

"مجھے میرے عاشق سے بچاؤ"

بلگریڈ کی عدالت میں ایک حسینہ کی درخواست

… بچھے ان تحائف سے سخت نفرت ہے اسلئے مجھے "میرے عاشق سے بچاؤ"۔ سٹی مجسٹریٹ نے اس عجیب و غریب درخواست کو یہ کہہ کر مسترد کر دیا کہ عاشق کے تمام تحائف واپس کئے جا سکتے ہیں۔" ایکٹریس نے کہا "… کرنا بھی تو قبول کرنے کی ایک شکل ہے۔" بہرحال عدالت نے درخواست کو مسترد کر دیا ہے۔ اب اس بیچاری ایکٹریس نے اسی قسم کی ایک درخواست پولیس میں دی ہے۔ دیکھئے اسکا کیا حشر ہوتا ہے!

ٹوکیو میں ناکتخدا لڑکیوں کی تعلیم کا نیا انتظام

امور خانہ داری اور بہتر بیوی بننے کی تعلیم

ٹوکیو (جاپان) میں لڑکیوں کا ایک اسکول قائم ہوا ہے جس میں ان کو امور خانہ داری کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور بتایا جاتا ہے کہ لڑکیوں کو ایک اچھی بیوی بن کر کس طرح رہنا چاہئے۔ اس اسکول میں عموماً ایسی لڑکیاں داخل کی جاتی ہیں جن کی شادی میں دو یا ڈیڑھ سال کا وقفہ رہتا ہے۔ اس دوران میں ان کو اس قابل بنا دیا جاتا ہے کہ وہ کتخدائی میں قدم رکھتے ہی اپنے فرائض اور ذمہ داری کو محسوس کرنے لگیں اور خاوندوں کو مزید تربیت دینے کی ضرورت ہی نہ پڑے۔

اس اسکول میں داخلہ کی شرط یہ ہے کہ لڑکیاں تعلیم یافتہ اور ہائی اسکولوں کی سند یافتہ ہوں اور جن کو امور خانہ داری میں سلیقہ پیدا کرنے کی خواہش ہو۔ لڑکیوں کو ماہر معلمات کھانے پکانے، سینے پرونے اور گھر کی آرائش وزیبائش کی تعلیم دیتی ہیں۔ اور ان پر خاوندوں کے جو فرائض عائد ہوتے ہیں ان کو بتاتی ہیں۔

مرحوم زارو آغا کا حریف

سلونیکا کے ایک یہودی کا دعویٰ

دنیا کے معمر ترین انسان زارو آغا (ترک) نے ۱۶۵ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ اب علاقہ سلونیکا کے ایک یہودی نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کی عمر ۱۳۵ سال کی ہے۔ اس کا نام ابرام آبیدیخ ہے جو ہسپین کی یہودی نوآبادی کا ایک معزز شہری ہے۔

زارو آغا نے اپنی سیلون لیگ کے زیر اہتمام امریکہ تک کا سفر کیا تھا۔ اب اس یہودی کو بھی گشت کرانے کی تیاریاں کی جارہی ہیں اور یہودی اس کو ممتاز لباس زیب تن کرا کر مشہور کرنا چاہتے ہیں۔

۲۱ سال کا ایک نوجوان نیلام کے لئے

ایک مغربی اخبار میں نئی قسم کی اشتہار بازی

اخبار … میں ایک اشتہار شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے "۲۱ سال کا نوجوان فروخت کے لئے" اشتہار میں مذکور ہے کہ غلاموں کا نیلام زمانہ گزشتہ کی بات ہے لیکن میں اپنے آپ کو ایک سال کے لئے اس شخص کی خدمت میں …

اسوقت دنیا میں پچاس لاکھ غلام موجود ہیں

دنیا میں سب سے پہلے اسلام نے غلامی کی رسم کو موقوف کیا۔ اس کے بعد حکومتوں نے اس رسم بد کو روکنے کے لئے قوانین نافذ کئے تاہم اس وقت بھی تمام دنیا میں پچاس لاکھ غلام موجود ہیں جو اپنے ہم جنس انسانوں کے پنجۂ اسارت میں گرفتار ہیں۔

غضب ہے نوع انسان، نوع انسان کا شکاری ہے!

مقابلہ کیجئے اور دیکھئے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تہذیب کس قدر بلند ہے۔ اگر خشک سالی اور قحط ہو آسمان سے پانی نہ برسے تو مسلمان کیا کرتا ہے۔ مسلمان جنگل میں جا کر اپنے معبود برحق کے سامنے روتا اور گڑگڑاتا ہے اس سے دعا کرتا ہے۔ نماز پڑھتا ہے۔ مسلمانوں کا ہر معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ خوشی اور مسرت کے موقع پر بھی اللہ تعالیٰ کی توحید کا مظاہرہ کرتا ہے اور مصیبت و تکلیف کے وقت بھی اپنے خدا ہی کو پکارتا ہے۔

نونہال

اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست اور قوی دیکھنا چاہتے ہیں تو "نونہال" … یہ دوا بچوں کے ہر مرض کیلئے … بچوں کے متعلق موجودہ سائنٹیفک … پیارے بچوں کو نونہال استعمال کرا کے نہال کر دیجئے! قیمت فی شیشی …

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

نمک جالینوس ۶۲۴ رجسٹرڈ

معدے اور انتوں کو قوت دیتا اور ان کو ردی مواد سے پاک و صاف رکھتا ہے، بدہضمی اور دائمی قبض کو رفع کر کے غذا کو صحیح طور پر ہضم کر کے صالح خون پیدا کر کے چہرہ کو خوشرنگ بنا دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

صوبہ سرحد میں شریعت کانفرنس کے انعقاد کی تیاریاں

اکابر ملت کا اجتماع اور مجلس استقبالیہ کی تشکیل

اسلامی انجمنوں سے صدر جمعیۃ علماء سرحد کی اپیل

بذریعہ اخبارات آپ حضرات کو معلوم ہو چکا ہوگا کہ شریعت کانفرنس کے انعقاد کی تیاریاں مرکزی جمعیۃ علماء صوبہ سرحد نے نہایت سرعت سے شروع کر دی ہیں۔ اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے ۲۹ اگست کو مجلس استقبالیہ کا قیام بھی عمل ہو چکا ہے۔ جس میں اکابر سرحد و زعماء قوم و علماء کرام وغیرہ نے پر جوش طریق سے اس اہم مذہبی فریضہ کو سرانجام دینے کے لئے حصہ لیا ہے۔

مجلس استقبالیہ نے اپنا کام شروع کر دیا ہے اس لئے میں ماتحت جمعیتوں سے بالخصوص و دیگر انجمنہائے اسلامیہ و ہمدردان قوم و ملت سے بالعموم اپیل کرتا ہوں کہ اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے اپنے حلقۂ اثر میں پروپیگنڈہ نہایت سرعت سے شروع کر دینا چاہئے تاکہ شریعت کانفرنس کے لئے خوشگوار فضا پیدا ہو جائے۔

امید ہے کہ اس فریضۂ اسلامیہ کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ملی اور قومی ہمدردی رکھنے والا انسان سعی بلیغ فرما کر عنداللہ ماجور و عنداناس مشکور ہوگا۔

(خاکسار شاکر اللہ عفی عنہ)

انتقادات

انوار المحمود

(عربی) جلد اول تقطیع ۲۹×۲۲/۸ حجم ۶۱۶ صفحات کتابت و طباعت معتدل۔ کاغذ سفید متوسط۔ قیمت چھ روپیہ۔ ملنے کا پتہ:- مولانا محمد صدیقی صاحب بنیجر کتب خانہ صدیقیہ کوچہ قابل عطار چاندنی چوک۔ دہلی۔

انوار المحمود تعلیق سنن ابی داؤد ان تقریروں کا مجموعہ ہے جو حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب اور حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب نور اللہ مرقدہما نے ابو داؤد کا درس دیتے وقت طلباء اور علماء کے سامنے مختلف اوقات میں فرمائیں تھیں اور جن کو آپکے بعض شاگردوں نے مرتب کر لیا تھا۔ اس کتاب کو ترتیب کے بعد حضرت مولانا انور شاہ صاحب نے خود ملاحظہ فرما کر پسند فرمایا اور اسکے مستند اور معتمد ہونے پر اپنی مہر تصدیق ثبت فرما دی۔

اس کتاب میں ان تقریروں سے بھی مدد لی گئی ہے جو مختلف اوقات میں مولانا خلیل احمد صاحب مرحوم و حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی نے ترمذی شریف اور مسلم شریف وغیرہ کا درس دیتے وقت فرمائیں اور جو اب عرف الشذی وغیرہ ناموں سے شائع ہو گئی ہیں۔

سنن ابی داؤد کی شرح میں جن بزرگوں کی تقریریں "انوار المحمود" میں جمع کی گئی ہیں انکا پایہ علم حدیث عرب و عجم میں مسلم ہے اور جو صحیح معنے میں علم حدیث کے ماہر نقاد تھے اس لئے ظاہر ہے کہ ان تقریروں میں جو کچھ بھی بیان کیا گیا ہے وہ علم حدیث کی روح اور فقاہت و درایت کی جان ہے۔ ان تقریروں پر عبور حاصل کر لینے سے وہ تمام مشکلات حل ہو جاتی ہیں جو طالبان حدیث کو درس حدیث میں پیش آتی ہیں اور جن کا حل بڑی بڑی کتابوں پر عبور حاصل کئے بغیر نہیں ہو سکتا۔

"انوار المحمود" کے شروع میں ڈھائی جز کا ایک مقدمہ بھی لگایا گیا ہے جس میں کتابت حدیث کی تاریخ، اصول حدیث، بحث … تراجم فقہاء محدثین، علم حدیث کی اشاعت … بحث کی گئی ہے جس پر سرسری نظر ڈالنے سے فن حدیث کے اطراف و جوانب بقدر ضرورت روشنی میں آجاتے ہیں۔ یہ کتاب علماء کیلئے بے حد مفید ہے۔ گویا …

شکایت کی ایک بات یہ ہے کہ اس کتاب کی حیثیت کے مطابق نہ تو کتابت کرائی گئی ہے اور نہ تصحیح کا خاطر خواہ اہتمام کیا گیا ہے۔ کتابت کی اغلاط کثرت سے ہیں اور تحریر میں یکسانی مفقود ہے۔ ہم اہل علم سے درخواست کریں گے کہ وہ علم حدیث کے اس نایاب ذخیرہ سے ضرور استفادہ کریں۔

نصرۃ الحدیث

مؤلفہ مولانا حبیب الرحمن صاحب اعظمی و پیرزادہ محمد بہاء الحق صاحب قاسمی امرتسری۔ تقطیع متوسط۔ ۵ کے ٹکٹ بھیج کر ذیل سے مل سکتی ہے۔ پیرزادہ محمد بہاء الحق قاسمی۔ قاسمی منزل دروازہ گگوالی، امرتسر (پنجاب)۔ یہ کتاب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے حدیث کی نصرت اور حمایت میں لکھی گئی ہے۔ موجودہ دور فتن میں ارباب تجدد نے جہاں الحاد کے اور دروازے کھولے ہیں وہاں حدیث کا انکار بھی بڑی شدومد سے کیا جارہا ہے۔ کسی صاحب نے سیالکوٹ سے ایک رسالہ تحریر فرما کر شائع کیا تھا جس کا نام تھا "میں منکر حدیث کیوں ہوا؟" یہ کتاب "نصرۃ الحدیث" اسی رسالہ کا جواب ہے۔ منکر حدیث نے انکار حدیث پر جو دلائل قائم کئے ہیں ان کی بنیاد کسی علم پر نہیں ہے بلکہ بقول خود "مخالفین کے اعتراضات سے مجبور ہو کر اصل اور اساس اسلام پر کلہاڑا چلایا ہے۔" نصرۃ الحدیث کے مرتبین نے اعتراضات کی حقیقت کو واضح کر کے ضرورت حدیث پر پوری بصیرت کے ساتھ بحث کی ہے اور قرآن کریم کی روشنی میں اقوال رسول کی حیثیت اور وقعت کو نمایاں کیا ہے۔

افسوس ہے کہ منکرین حدیث باوجود قرآن پر متفق ہونے کے آپس میں ہی اسقدر مختلف ہیں کہ دیکھنے والا حیران رہ جاتا ہے۔ نماز کے اوقات، نماز کی تعداد اور نماز کے جزئیات میں اسقدر اختلاف ہے کہ حدیث کے ماننے والوں میں چودہ صدیاں گزر جانے کے بعد بھی اس کا عشر عشیر پیدا نہیں ہوا۔ بہتر ہے کہ وہ آپس میں کسی متفقہ مذہب پر قائم ہونے کی کوشش کریں اور مخالفین کے اعتراضات سے مرعوب ہو کر اسلام کی بنیاد پر تیشہ نہ چلائیں۔

مسلم یونٹی بورڈ اور نیشنلسٹ مسلمان

مسٹر تصدق احمد خاں شروانی کا بیان

مسٹر تصدق احمد خاں شروانی نے "پیج" کے نمایندہ کو مندرجہ ذیل بیان دیا ہے:- جناب کا لیڈر مدسوسہ بہ "مسلم یونٹی بورڈ کا مایوس کن رویہ" ۵ اگست کے پرچہ میں میری نظر سے گذرا۔ بوجہ مسلسل علالت کے یونٹی بورڈ کے اس اجلاس میں شریک نہ ہو سکا اور نہ اس کا مینفسٹو یا اس کے ریزولیوشن مجھ تک پہنچے ہیں۔ مگر جناب کے لیڈر پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب کو مسلم یونٹی بورڈ اور جمعیۃ العلماء سے یہ شکایت ہے کہ وہ کمیونل اوارڈ کے مؤید ہیں۔ جناب کو غالباً معلوم ہے کہ یونٹی بورڈ میں بہت کم کانگریسی مسلمان شامل ہیں۔ ڈاکٹر انصاری اور مولانا ابو الکلام آزاد نے کبھی شرکت نہیں کی … مولانا مسعود علی ندوی … نقطۂ نظر کانگریس سے مختلف تھا۔ مگر چند نیشنلسٹ مسلمانوں کی کوشش کا نتیجہ ہی تھا کہ اس کے ممبر سیاسیات میں ان کے قریب تر آگئے اور راجپوتی ریزولیوشن کے بعد ایک غیر معمولی حرکت ان میں پیدا ہو گئی۔

ہم لوگوں کو پورا یقین تھا کہ جو فضا راجپی نے پیدا کی اگر کچھ دن قائم رہتی تو مسلمان اُمید سے زیادہ قومی جدوجہد میں بہت آگے بڑھ جاتے مگر حالات نے دوسرا رخ اختیار کیا …

افسانہ

بہار و خزاں

محفل کون و مکان کا ایک نظارہ

ایک گناہ اپنے ہمراہ دس گناہ لاتا ہے

نواب صاحب کی کیمیا نیگی

(۱۸)

اختر - بڑی خوشی سے! اگر آپ میری جانب سے یہ نذرانہ پیش کریں گے تو یہ میرے لئے مزید عزت افزائی کا باعث ہوگا۔

نواب صاحب - تو کیا آپ یہاں نذرانہ لے کے آئے ہیں! اگر لے آئے ہیں تو ابھی دے دیجئے۔

… سے عطر پاشی کی اور تمام مہمانوں پر ہوٹل کے ملازم عطر پاشی کرتے رہے۔ اب محفل کا کیا کہنا ہے۔ گلاب اور عطر کی نزہت بیز خوشبو سے ساری محفل کے مشام دماغ معطر ہو رہے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام محفل کو کسی کیفیت نے مسحور کر دیا ہے۔ لوگوں کی نظریں گلفام کے چہرہ پر اس طرح گڑی ہوئی ہیں جس طرح قندیلوں کی صاف روشنی در و دیوار پر چپکی ہوئی ہے۔

نواب صاحب گلفام سے کچھ باتیں کر کے پھر اپنی جگہ پر آ بیٹھے اور مجمع پر سکوت طاری ہو گیا۔ گلفام نے سر میں گلوری رکھتے ہوئے ایک ریشمی رومال سے ہاتھ پونچھے اور پھر تمام مجمع پر ایک نگاہ ڈالی چاروں طرف سے غلغلہ بلند ہوا "واہ وا! واہ وا!!" گلفام نے پھر جھک کر اہل محفل کو سلام کیا اور نواب صاحب کی طرف دیکھا۔ نواب صاحب نے کہا "بس آپ کا انتظار ہے" …

… پچھلے اشارہ کیا۔ … میں سے "بنرگا" … بعض نے گلفشانی کی اور بعض نے … گلفام گل سرخ میں چھپ گئی۔

دوسری طرف سے اختر کے آدمیوں نے گلفام اور نواب صاحب پر گلاب پاشی …

عراق ریلوے

(۱) نجف، کربلا، کاظمین اور سامرہ اسلامی مقامات مقدسہ کی زیارت کا انتظام عراق ریلوے نے کیا ہے۔ یہ سفر نہایت قلیل کرایہ اور کم وقت میں طے ہوگا۔ دوران سفر میں ہر ممکن آسائشیں بہم پہنچائی جائیں گی۔

مکہ معظمہ کو جاتے ہوئے عراق کے مقامات مقدسہ کی زیارت کرو!

حجاج کے لئے کوپن ٹکٹ جاری کر دئے گئے ہیں جو ایک سو پچاس دن تک کار آمد ہوں گے۔

۵۰ کلو وزن اسباب پر کوئی زائد کرایہ نہیں لگایا جائے گا۔

شرح کرایہ درج ذیل ہے:-

"بک اے"

	تھرڈ کلاس	سیکنڈ کلاس
مقل (بصرہ) سے کربلا تک اور کربلا سے بغداد یا کاظمین	۱۴/-/-	۴۲/-/-

(جوادین سٹیشن) تک اور کاظمین سے سامرہ تک اور واپس براستہ کاظمین مقل تک۔ "بک بی"

مقل بصرہ سے کربلا تک اور وہاں سے بغداد یا کاظمین تک اور واپس مقل تک … ۱۲/۸/- … ۴۰/-/-

ہندوستان میں حجاج کو صرف تیسرے درجے کے ٹکٹ مل سکتے ہیں۔ سیکنڈ کلاس کی ٹکٹیں مقل کے مقام پر خریدی جا سکتی ہیں۔

تمام حجاج مقل (بصرہ) میں ہمارے ایجنٹ کو ملیں۔ تین سال سے کم عمر کے بچے کا کرایہ معاف ہوگا اور ۱۲ سال سے کم عمر کے بچے کے لئے نصف ٹکٹ خریدنا ہوگا۔

تمام شہروں کے مابین ریل گاڑیوں کی آمد و رفت روزانہ ہوتی ہے۔

بغداد سے دمشق تک بذریعہ موٹر … کا راستہ ہے … دمشق سے جدہ جانے کے … مزید اطلاعات کراچی اور بمبئی کے سب ایجنٹوں سے حاصل کی جا سکتی ہیں جن کے پتے ذیل میں درج ہیں:-

(۱) مولوی محمد باقر حاجی دیوجی جمال مسافر خانہ جبل روڈ عمر کھاڑی بمبئی

(۲) مسٹر سی ای لولیجیا مانڈوی کو نواڑہ بمبئی نمبر ۳

(۳) دی آنریبل جائنٹ سکریٹری فیض پنجتنی پالا گلی بمبئی

(۴) حبیب حاجی رحمت اللہ کھارادر کراچی

(۵) مسٹر عبدالعلی شیخ علی جی معرفت میسرز یوسف علی بھائی کریم جی اینڈ کمپنی نیپیر روڈ کراچی

(۶) آنریبل سکریٹری فیض پنجتنی معرفت سیٹھ بھائی گوگل کو ٹھی رانگ کراچی

نوٹ - … ان تمام … بغداد …

ایساما بغداد و بک کر … ٹکٹ … ریلوے عراق …

مراۃ المثنوی

مرتبہ

قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے

رکن دار الترجمہ جامعہ عثمانیہ

مثنوی شریف کا یہ دو جامع و سلیس خلاصہ ہے جس سے مثنوی شریف کی تمام پیچیدگیاں رفع ہو گئی ہیں۔ کتاب کی کیفیت اور نمونہ کے صفحات کا ایک رسالہ مرتب کر دیا گیا ہے۔ براہ مہربانی اپنے پتہ سے مطلع فرمایئے کہ رسالہ بلا قیمت ارسال خدمت کیا جائے۔

ملنے کا پتہ

دائرۃ الادب حیدر گوڑہ حیدر آباد دکن

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات سراج عالم آتشک نگرہ گولیاں اپنے اعجازی تاثیرات سے بیرون ہند میں مقبول عام ہو چکی ہیں … اقسام … ثابت ہو چکی ہیں۔ ایک دفعہ … قیمت فی ڈبیہ … گولیاں صرف ایک روپیہ …

ویدہ شاستری سراج عالم نگر کا ٹھیا واڑ

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دوسروں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

سرمہ - آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا پرانے سے پرانے ہو کیلئے خصوصاً بیحد مفید ہے اسکے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ امراض کا ازالہ ہو جاتا ہے جن لوگوں کو کسی قسم کا مرض نہیں ہے وہ بھی اس کا استعمال کر کے اپنی آنکھوں کی حفاظت کرتے ہیں انشاء اللہ ان کی آنکھوں کو کسی قسم کا مرض لاحق نہ ہوگا۔ قیمت فی تولہ …

سرمہ - یہ سرمہ بھی اعلیٰ طرح تمام امراض چشم سوائے رو ہا اور پلکوں کے گرنے کیلئے مفید ہے۔ خصوصاً موتیا بند کے ابتدائی پانی کو نکال دیتا ہے۔ … جو نوشت و خواند کا کام زیادہ کرتے ہیں ان کے لئے خاص کر اس سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے …

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم یکشنبہ ۲۹ جمادی الاول ۱۳۵۳ ہجری

یونٹی بورڈ کے مینی فیسٹو کا دوسرا ایڈیشن

منظور شدہ اعلان میں دفتر نظامت کی ترمیم

اور ایک ایسے اعلان میں جو چاہیں ترمیم و تنسیخ کر دیں جسے جلسہ نے آخری اور قطعی صورت میں منظور کر کے اخبارات کو بغرض اشاعت دیدیا ہو اور جو اکثر اخبارات میں شائع بھی ہو چکا ہو ان پر کیا اعتماد کیا جا سکتا ہے یونٹی بورڈ کے جلسے کیا ہوئے ایک کھیل ہو گیا کہ اراکین مجلس نے مل کر ایک چیز بنائی اور

بعد بھی جو آثار ظاہر کی تھیں اور اب اس وقت جو حالت ہم دیکھ رہے ہیں وہ تو حد درجہ مایوس کن ہے۔ ہمارا یقین روز بروز پختہ ہوتا جاتا ہے کہ نہ صرف اصول کے اعتبار سے بلکہ عمل کے اعتبار سے بھی مسلم کانفرنس اور یونٹی بورڈ کے نمائندوں میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔

شذرات

فسادات آگرہ

ایک عرصہ کی کشمکش اور جنگ و جدل کے بعد یہ خبر موصول ہوئی تھی کہ آگرہ کے ہندو مسلمانوں میں مصالحت ہو گئی اور دونوں کی طرف سے ایک صلحنامہ پر دستخط کر دیئے گئے۔ لیکن اس خبر کو چوبیس گھنٹے بھی نہ گذرے تھے کہ دوسرے ہی دن صبح کو پہلی خبر کی تصدیق کے ساتھ یہ افسوسناک اطلاع بھی موصول ہوئی کہ دوبارہ فساد ہو گیا اور فساد بھی اتنا سخت ہوا کہ مجروحین و مقتولین کی تعداد ایک ہی دن میں بہت زیادہ ہو گئی۔

نہ صرف برطانوی فوجی افسروں کے ساتھ ان ہندوستانی فوجی طلباء کی مساوات کے خلاف سخت لہجہ میں تقریر کی جو ڈیرہ دون کے ملٹری اسکول میں تعلیم پاتے ہیں بلکہ بعض چیزوں میں خصوصیت کے ساتھ ایسے جوان لوگوں کیلئے یقیناً توہین آمیز ہیں جو پبلک کی طرف سے منتخب ہو کر نمائندوں کی حیثیت میں مجالس مقننہ کے اندر جاتے ہیں۔ ہز ایکسلنسی نے فرمایا کہ آرام کرسیوں پر بیٹھنے والے عافیت کوش سیاسیین کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ حکومت کی تجاویز پر نکتہ چینی کریں یا خواہ مخواہ اس کے اندر دخل دیں۔

گاندھی جی کے متعلق غلط پروپگنڈا

جب سے پنڈت مدن موہن مالویہ کی جدید نیشنلسٹ پارٹی قائم ہوئی ہے اس وقت سے کانگریس اور گاندھی جی کے متعلق بے بنیاد خبروں اور افواہوں کا دروازہ کھل گیا ہے۔ ہندوستان ٹائمس نے مالوی جی اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے درمیان مصالحت کے متعلق جو اطلاعات شائع کی ہیں وہ سب پروپگنڈا کی حیثیت رکھتی ہیں اور اسی سلسلہ میں اخبار ”ہندو“ کی یہ خبر بھی ہے کہ گاندھی جی نے سیاسیات سے علیحدہ ہو جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

ہز ایکسلنسی کمانڈر انچیف کی تقریر

کونسل آف اسٹیٹ کے اجلاس میں ہز ایکسلنسی کمانڈر انچیف نے فوج کے مسئلہ پر جو تقریر کی ہے اور جس کی رپورٹ آج کے اخبارات میں شائع ہو چکی ہے وہ ایک ایسے ذمہ دار اعلیٰ افسر کے لئے جیسے کہ ہز ایکسلنسی ہیں ہرگز موزوں اور مناسب نہیں تھی اور اس کا اثر ملک کے تمام طبقوں پر یقیناً بہت برا پڑے گا۔

حوادث واحکام

ایک ضروری تصحیح

اخبار الجمعیۃ مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۳۴ء نمبر ۳۱ جلد ۲۰ کے صفحہ ۴ کالم ۳ و ۴ کے عنوان ”حوادث واحکام“ میں فرائض کا ایک فتویٰ شائع ہوا ہے۔ جس میں میت کی چار لڑکیاں اور ایک بھائی اور دو بہنوں کا حصہ تقسیم کیا گیا ہے۔ اس میں یہ فروگذاشت ہو گئی ہے کہ متوفی مرحوم کی دو بیویاں ...

سے جن مخلص دوستوں نے اس غلطی پر متنبہ کیا ہے خاکسار ان کا بدل و جاں شکر گزار ہے۔

خاکسار

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہندہ کا نکاح ...

الجواب

برطانیہ نے سلطنت تلوار کے زور سے حاصل کی ہے

آرام کرسیوں پر بیٹھنے والوں کو نکتہ چینی کا کوئی حق حاصل نہیں

فوج کو ہندوستانی بنانے کے مسئلہ پر کمانڈر انچیف کی شعلہ بار تقریر

شملہ ۵ ستمبر۔ آج کونسل آف اسٹیٹ میں مسٹر سپرو کی اس تجویز پر بحث ہوئی کہ فوج کو ہندوستانی بنانے کے لئے وائسرائے کی کمیٹی نہ توڑی جائے اگر اس تجویز پر عمل کیا گیا تو رجمنٹوں میں افسران کی جماعت کو ہندی بنایا جا سکے گا۔ اگر کمیٹی توڑ دی گئی تو فوج کو ہندوستانی بنانے کا کام ڈھیلا پڑ جائے گا۔

اس کے جواب میں کمانڈر انچیف سر فلپ چیٹوڈ نے ایک نہایت غضبناک تقریر کی جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حکومت کے نمائندوں کے اخلاق کیسے ہوتے ہیں آپ نے کہا کہ ملک معظم کی حکومت نے فوج کو ہندوستانی بنانے کے جہاز کے سفر کی منزل مقصود مجھے ایک ہدایت کے ذریعہ بتا دی ہے میں نے اس سفر کے نقشوں پر مشورہ حاصل کر لیا ہے میں نے جہاز کا رخ ہندوستانی فوج کی خواہشات کو بندرگاہ کی جانب پھیر دیا ہے۔ کیا ہم جہاز کا رخ ان لوگوں کے کہنے پر بدل دیں گے جن کو فن جہاز رانی سے کچھ بھی واقفیت نہیں ہے۔

...

مسٹر سپرو نے جوابی تقریر میں کہا کہ کمانڈر انچیف نے اشتعال انگیز تقریر کی ہے جس کے برے نتائج ملک میں رائج ہوں گے۔ اگر غیر ماہرین کے منہ سے نکتہ چینی برداشت نہیں کی جا سکتی تو بہتر ہے کہ کونسل کو بند کر دیا جائے۔ سر فضل حسین کی سرکاری تقریر کے بعد مسٹر سپرو کی تجویز پر رائے شماری ہوئی اور تجویز گیارہ آرا کے مقابلہ میں ۵۰ آرا سے مسترد ہو گئی۔

چینی ترکستان پر چینی کمانڈر انچیف کا قبضہ

حکومت کی طرف سے مسلمانوں کیلئے اہم مراعات کا اعلان

ترکی لیڈر محمود کو سکنڈ کمانڈر مقرر کر دیا گیا

شملہ ۸ ستمبر۔ اس وقت کاشغر پر ایک نوجوان چینی کمانڈر انچیف کا قبضہ ہے یہ شخص مذہباً عیسائی ہے اور اس کو امید ہے کہ مصالحانہ طریقہ سے سنکیانگ (چینی ترکستان) کی آبادی کے تمام فرقوں کو مطمئن کر دیا جائے گا اور آپس کے سمجھوتہ سے اختلاف رفع ہو جائیں گے۔ کمانڈر انچیف جس کا نام لیو پیہ ہے حال میں بذریعہ ہوائی جہاز ارمچی سے کاشغر پہنچا ہے اس شخص نے منچوکو میں جاپان سے جنگ کی تھی اور شکست کھانے کے بعد روس بھاگ گیا تھا وہاں سے وہ چین واپس آیا اور فوجی کام شروع کر دیا۔ کمانڈر لیو نے اعلان کیا ہے کہ چینی حکومت تمام ترکستان کے مسلمانوں کو اہم اور خصوصی مراعات دینے کا ارادہ رکھتی ہے ترکی لیڈر محمود کو سکنڈ کمانڈر مقرر کر دیا ہے ...

کاشغر کے روسی قونصل جنرل کی اطلاع ہے کہ سابق تنگن لیڈر ماچونگ ینگ جو کاشغر میں چینی افواج کے داخلہ کے وقت روس بھاگ گیا تھا اب چینی حکومت کے سامنے اظہار وفاداری کے لئے ارمچی میں حاضر ہو گیا ہے اس پر مقدمہ دائر کیا گیا ہے اور تحقیقات کے لئے نانکنگ روانہ کر دیا گیا ہے۔

سپاہی کو صدارت کی ضرورت نہیں ہے

خان عبدالغفار خاں کا تازہ بیان

واردھا ۷ ستمبر۔ خان عبدالغفار خاں معہ اپنے بھائی ڈاکٹر خان صاحب کے آج یہاں تشریف لائے۔ ہجوم سے بچنے کے لئے آپ نے اپنی آمد کی پیشتر سے کوئی اطلاع نہیں دی تھی۔ پہونچتے ہی آپ نے گاندھی جی سے ملاقات کی۔ پھر آپ نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔

میں دیکھتا ہوں کہ بمبئی میں یہ تجویز ہو رہی ہے کہ مجھے کانگریس کے اجلاس کا صدر منتخب کیا جائے۔ جن دوستوں نے یہ تجویز پیش کی ہے ان کے مقصد کی میں تعریف کرتا ہوں اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ وہ اس اعزازی کرسی پر ایک مسلمان کو بٹھا کر ہندو مسلم اتحاد کو تقویت پہنچانا چاہتے ہیں۔ لیکن میں بیان کر دینا چاہتا ہوں جیسا کہ میں پہلے بھی کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ میں صرف ایک ادنیٰ سپاہی ہوں اور میری یہی خواہش ہے کہ میں بہ حیثیت ایک جنرل نہیں بلکہ بہ حیثیت ایک سپاہی اپنی زندگی گزاروں۔ ...

بنگال میں سیلاب سے تباہی

چار اشخاص غرق ہو گئے

بہرام پور، بنگال۔ ۵ ستمبر دریائے بھاگیرتی میں سیلاب آنے سے بہت تباہی پھیلی ہوئی ہے۔ کل بلڈانگا کے قریب بند ٹوٹ گیا۔ جس سے بہت بڑے خطہ میں پانی پھیل گیا ریل گاڑی کی آمد و رفت میں خلل پڑ گیا ہے اور بلڈانگا کے قریب مسافروں کو اتر کر کسی اور سواری سے جانا پڑتا ہے۔ ...

ریواں ۵ ستمبر ریاست ریواں میں سون ندی میں چار شخص کشتی پر جا رہے تھے۔ جب وہ بیچ دھار میں پہنچے تو کشتی بھنور میں پھنس گئی اور یکایک ڈوب گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چاروں شخص ہلاک ہو گئے۔ سون ندی میں بہت سیلاب آیا ہوا ہے جس کی وجہ سے سخت پریشانی ہو رہی ہے۔

مولوی بدیع الزماں اسمبلی کیلئے کھڑے ہونگے

امارت شرعیہ بہار کے مینی فیسٹو پر دستخط کر دیئے

کشن گنج ۵ ستمبر۔ مولوی عبدالغنی صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مولوی بدیع الزماں صاحب وکیل نے امارت شرعیہ بہار کے مینی فیسٹو پر دستخط کر دیئے ہیں اور انہوں نے بھاگلپور کمشنری سے اسمبلی کے لئے کھڑے ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ نوجوان طبقہ اس سے متفق ہے اور بھاگلپور کمشنری سے کوئی دوسرا امیدوار کھڑا نہیں ہوگا۔

ممانعت کے باوجود ہندوؤں نے جلوس نکالا

امرتسر ۴ ستمبر۔ یہاں بھگوان کرشن کا جنم دن نہایت شان و شوکت سے منایا گیا۔ ...

نوجوان سکھ چلتی گاڑی سے کود پڑا

کلکتہ کارپوریشن میں خان عبدالغفار کو ایڈریس

کلکتہ ۵ ستمبر کلکتہ کارپوریشن نے آج شام خان عبدالغفار خاں کی خدمت میں ایڈریس پیش کرنے کا فیصلہ کیا اور اس کے لئے پانصد روپیہ منظور کیا ...

بنگال میں ایک ہزار زمینداریوں کا نیلام

فوجداری عدالت کو بم سے اڑانے کی تجویز

کانگریس کی لیڈری سے گاندھی جی کی علیحدگی؟

پنڈت مالویہ سے اختلاف رائے کا نتیجہ

مدراس ۴ ستمبر۔ اخبار ”ہندو“ کا نامہ نگار مقیم واردھا بذریعہ تار مطلع کرتا ہے کہ اسے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی نے کانگریس کی لیڈری سے دستبردار ہو جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس کی وجہ پنڈت مالویہ اور دیگر احباب سے اختلاف رائے بتائی جاتی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی کانگریس ورکنگ کمیٹی کی آئندہ میٹنگ میں جو ۸ ماہ حال کو واردھا میں منعقد ہوگی۔ اس کے متعلق اعلان کر دیں گے۔ عین اغلب ہے کہ گاندھی جی تعمیری پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے تمام ہندوستان کا دورہ کریں۔

مسلمانوں کی دو جماعتوں میں فساد

حیدرآباد میں اردو کی خدمت

کپورتھلہ میں شورش کے آثار

موٹر سے دو اشخاص ہلاک

دارالحکومت

دہلی کی شاہی فصیل نہیں گرائی جائیگی

میونسپلٹی کی درخواست مسترد

دہلی ۴ ستمبر۔ معتبر طور پر معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے قطعی طور پر فیصلہ کر دیا ہے کہ دہلی کی شاہجہانی فصیل نہیں گرائی جائے گی بلکہ اس کے منہدم حصوں کی مرمت کی جائے گی۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ دہلی میونسپلٹی نے حکومت سے درخواست کی تھی کہ شہر کی گنجان آبادی کی دقت دور کرنے کے لئے فصیل کا وہ حصہ جو اجمیری دروازہ سے لے کر دہلی دروازہ تک قائم ہے۔ گرا دیا جائے۔

سرحد پر برطانوی فوج کے اخراجات

کونسل آف اسٹیٹ میں کمانڈر انچیف کا بیان

فرقہ وارانہ فیصلہ اور کانگریس

ترمیم کا کوئی امکان نہیں

گاندھی جی انگلستان جائیں گے؟

صدر کونسل آف اسٹیٹ کا اظہار افسوس

ممبران سے معافی مانگ لی

چلتی گاڑی میں یورپین افسر کا قتل

متوفی کے جسم پر گولیوں کے نشان

دہلی ۵ ستمبر۔ حصار اور ریواڑی کے درمیان چلتی ٹرین میں بی۔ بی۔ اینڈ سی آئی لائن کے کیرج انسپکٹر کے پراسرار سفاکانہ قتل کی اطلاع موصول ہوئی ہے انسپکٹر موصوف کا ہیڈ کوارٹر دہلی میں تھا۔ تفصیلات منظر ہیں کہ انسپکٹر موصوف جس گاڑی میں ریواڑی کی جانب روانہ ہوئے تھے وہ گاڑی رات کے ۱۲ بجے ریواڑی پہنچی۔ انسپکٹر صاحب فرسٹ کلاس کے ڈبہ میں سوار تھے ...

دہلی کی متعدد سڑکیں نئی دہلی کے حوالہ

چیف کمشنر کا اعلان

چیف کمشنر دہلی کو بم سے اڑانے کا منصوبہ

دہلی کا ایک معلم گرفتار

دہلی کے دو دکانداروں کو دھمکی

تمہاری دوکانوں پر ڈاکہ ڈالا جائیگا

فرقہ وارانہ مسئلہ کو حل کرنے کی تازہ سعی

ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں پنڈت مالویہ کو دعوت

وارد ہا ۳ ستمبر۔ سردار وللبھ بھائی پٹیل نے کانگریس ورکنگ کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں جو کہ ۸ ستمبر کو منعقد ہوگا، پنڈت مدن موہن مالویہ اور مسٹر انے کو شرکت کی دعوت خاص طور پر دی ہے۔

سردار صاحب کا بیان ہے کہ ورکنگ کمیٹی کے آئندہ جلسہ میں بعض اہم امور کا فیصلہ کیا جائے گا جب آپ سے دریافت کیا گیا کہ انہیں کمیونل ایوارڈ میں کسی ترمیم کی امید ہے تو سردار صاحب نے فرمایا کہ بحالات موجودہ اس میں کوئی ترمیم کی جاسکتی ہے اور نہ اسے مسترد یا قبول کیا جاسکتا ہے۔

ناگپور ۳ ستمبر۔ سر ہری سنگھ گوڑ گاندھی جی سے ملاقات کرنے کے بعد یہاں تشریف لائے اور امید ظاہر کی کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے آئندہ جلسہ میں سمجھوتہ ہو جائے گا۔ سر ہری سنگھ نے کہا بذات خود میں کمیونل ایوارڈ کے مسترد ہو جانے کے حق میں ہوں۔

ہندو مسلم صلح کے بعد آگرہ میں خونریز فساد

فسادی ہندوؤں کے حملے۔ چار مسلمان شہید۔ ایک کانسٹیبل ہلاک

مدراس میں آریہ سماجیوں کی شرارت۔ ایک مسلمان کو قتل کر دیا

(از نامہ نگار خصوصی)

آگرہ کے حالات نہایت افسوسناک ہیں عرصہ سے ہندو مسلم فساد کا جو مدلویک رہا تھا آخرکار کل وہ پھوٹا۔ صورت یہ ہوئی کہ ابتداءً ایک ہندو کو کال کے اکھاڑہ سے نماز مغرب کے وقت آرتی سے ہوئی معمولی جھگڑا ہوا اور کرفیو آرڈر کے نفاذ اور دفعہ ۱۴۴ کے اجراء، پولیس کے جگہ جگہ انتظام سے جھگڑا رک گیا۔ مگر ہندو نے دفعہ ۱۴۴ کے خلاف مکمل ہڑتال کر دی جس سے مسلمانوں کو اشیائے خوردنی کی دستیابی میں سخت تکالیف پیش آئیں پرسوں یکم ستمبر کی شام ہندو مسلم سمجھوتہ ہوا اور مسلمان نمائندگان نے ... معاہدہ پر دستخط کر دئے لیکن رات کو بارہ بجے ایک ہندو کو بد چلنی کے باعث آپس میں مار ڈالا گیا اور اس کا الزام مسلمانوں کے سر تھوپا گیا اور رات کو ہی مختلف محلوں سے چند سوتے ہوئے مسلمانوں کو پولیس ان کے گھروں سے گرفتار کر کے لے گئی۔ کل صبح توقع تھی کہ معاہدہ باہمی کے باعث بازار کھل جائے گا مگر اس قتل کے حادثہ نے پھر عوام میں اضطراب پیدا کر دیا۔ اور دوپہر کو جب کہ اس مقتول ہندو کی ارتھی کا جلوس جمنا پر جا رہا تھا ہندوؤں نے جو ارتھی کے ہمراہ تھے راستہ کے دوکانداروں کو مارا پیٹا اور یہی عمل راستہ چلتے ہوئے مسلمانوں کے ساتھ کیا کچھ دوکانوں کو بھی لوٹ لیا جو مسلمان دوکاندار ان کے کھولی تھیں جمنا کے کنارے پہونچنے تک اس جلوس نے بہت سے مسلمانوں کو زخمی کیا اور جمنا پر پہونچ کر ایک مسلمان سبزی فروش کو جس کا نام بندہ ہے اور مچھلی کا شکار کھیلنے گیا تھا قتل کر دیا۔ اس کے دو ہمراہی دریا میں کود گئے اور اب تک لاپتہ ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کو مار پیٹ کر دریا میں ڈال دیا بندو کی نعش کوتوالی میں پولیس کے ذریعہ پہونچی اور پوسٹ مارٹم کے بعد قبل از مغرب وارثوں کے حوالہ کر دی گئی جس کو پولیس مسلح گارد کی نگرانی میں شب کے چار بجے دفن کیا گیا۔ مسلمانوں کے محلوں میں ہندوؤں نے اینٹ پتھر اپنے مکان سے تنگ کے برسائے اور بعض ان محلوں میں جہاں مسلمان قلیل التعداد ہیں حملے کئے ...

فوج فوراً طلب کر لی گئی اور اس نے فساد زدہ علاقہ کا گشت لگایا مزید پولیس بھی بلالی گئی ہے۔ تمام رات سارے شہر میں شور و غل ہوتا رہا۔ نینی تال سے ایسوسی ایٹڈ پریس کا دوسرا تار مظہر ہے کہ بیچ کے جھگڑے کے سلسلہ میں جو قتل کل ہوا تھا تو دوسرے دن اس کی ارتھی لیجاتے وقت ہندوؤں نے مسلمانوں پر حملہ کیا اور ایک مسلمان شہید ہوا اس کے بعد شہر کے ایک اور حصہ میں ایک ہندو کا قتل ہوا۔

سرکاری بیان

فساد آگرہ کے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ آگرہ کی طرف سے ذیل کا سرکاری بیان شائع کیا گیا ہے۔ ۲ ستمبر کو ایک کمیونک شائع کیا گیا تھا کہ ہندو مسلمانوں میں باہمی سمجھوتہ ہو گیا ہے اور صورت حال حسب اول پیدا ہو گئی ہے لیکن اس کے بعد فوراً ہی نہایت سرعت سے حالات بدلنے شروع ہو گئے یکم ستمبر کی شام کو کسی مسلمان نے ایک ہندو پر ذاتی پرخاش کی بنا پر حملہ کیا جو شب میں مر گیا ۲ ستمبر کو جب اس کی ارتھی نکلی تو اسے فرقہ وارانہ رنگ دیدیا گیا۔ ارتھی کے ساتھ بہت سے ہندو اور فرقہ پرست ہندو لیڈر بھی شامل تھے راستہ میں جو مسلمان ان کو ملے انہوں نے ان کو مارا یہاں تک کہ جمنا گھاٹ پر پہونچ کر ایک مسلمان کو ادھ موا کر دیا جو بعد میں جان بحق ہو گیا۔

جنم اشٹمی کا جلوس

سہ پہر کو پسماندہ اقوام کا جنم اشٹمی کا جلوس نکلا اور تھامس ہسپتال کے قریب وہ مسلمانوں سے متصادم ہو گیا اس موقعہ پر سنگ باری بھی ہوئی فساد کے ان واقعات کی اطلاع سارے شہر میں پھیل گئی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس فوراً شہر گئے اور حفاظتی تدابیر اختیار کیں ...

غازی آباد کے نزدیک فساد

پندرہ ہندو مسلمان مجروح

غازی آباد ۳ ستمبر۔ یہاں سے تھوڑے فاصلہ پر موضع فرخ نگر میں ہندوؤں اور مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان فساد ہو گیا جس میں پندرہ اشخاص مجروح ہوئے۔ پولیس نے اب تک سات ہندوؤں کو گرفتار کیا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ چند ہندو ایک بیل گاڑی میں آرہے تھے۔ راستہ میں ایک چارپائی بچھائے چند مسلمان بیٹھے تھے۔ گاڑی چارپائی سے ٹکرا گئی اور چارپائی ٹوٹ گئی۔ بس اتنی سی بات پر ہنگامہ ہو گیا۔ لاٹھیاں اور اینٹیں استعمال کی گئیں۔

موٹر کو حادثہ تین اشخاص ہلاک

میرٹھ ۳ ستمبر۔ پرسوں کا واقعہ ہے کہ گڑھ مکتیشر روڈ پر ایک موٹر کو حادثہ پیش آیا چھ اشخاص موٹر میں بیٹھ کر سیر سے واپس آرہے تھے۔ ایک دیہاتی راستہ کاٹ گئی اسے بچانے کے لئے موٹر ڈرائیور نے موٹر کا رخ پھیرنا چاہا کہ اچانک موٹر کی دیوار سے ٹکر ہو گئی جس کے نتیجہ کے طور پر ۳ اشخاص ہلاک اور دو مجروح ہو گئے۔ مجروحین کو ہسپتال میں پہونچا دیا گیا۔ ان کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔

ڈاکخانہ میں بم پھٹ گیا

... ستمبر معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ شب مقامی ڈاکخانہ میں ایک بم پھٹ گیا جس سے ایک طالب علم جو کہ چٹھی ڈالنے گیا تھا شدید مجروح ہو گیا۔

اطلاع پاتے ہی پولیس بھی جائے وقوعہ پر پہنچ گئی اور اس نے مجروحین کو ہسپتال پہنچا دیا۔ اُن کے مکانوں کی تلاشی بھی لی گئی لیکن کوئی قابل اعتراض شے برآمد نہیں ہوئی۔

جرمنی فلموں کا بائیکاٹ

برلن ۲ ستمبر۔ برٹش فلم چیمبر کی پہلی رپورٹ شائع ہو گئی ہے اس رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کے تیار کردہ فلموں کی برآمد یہودیوں کی طرف سے بائیکاٹ کے باعث بہت گر گئی ہے وجہ یہ ہے کہ اکثر تھیٹر اور تفریح خانے سینما ہاؤس وغیرہ یہودی ملکیت ہیں۔

روس کو مجلس اقوام میں شامل کیا جائے

... ۲ ستمبر۔ سوئٹزر فیڈرل کونسل کی وزارت خارجہ نے کونسل سے سفارش کی ہے کہ جمعیۃ اقوام میں روس کو داخل نہ کرنے پر زور دیا جائے اور اس امر کی اطلاع برطانیہ، فرانس، اٹلی کر دی جائے۔

سیلاب نے ایک لاکھ انسانوں کو مصیبت میں مبتلا کر دیا

بنگال میں سینکڑوں گاؤں مٹ گئے اور کھیتیاں برباد ہو گئیں

دریائے نیل میں بھی طغیانی آگئی۔ مصر کی کاشت کو خطرہ

راجشاہی ۲ ستمبر۔ تازہ خبر مظہر ہے کہ گوداگری سے لال پور تک دریا کا ... کا رقبہ بالکل پانی میں ڈوب گیا ہے اور سیلاب نے ایک لاکھ اشخاص کو مصیبت میں مبتلا کر دیا ہے۔ گوداگری۔ پانچ گھاٹ اور لال پور کی بہت خراب حالت ہو گئی ہے۔ گوداگری اور چار گھاٹ کی طرف سینکڑوں گاؤں مٹ کر نیست و نابود ہو گئے ہیں۔ دریا کے دونوں جانب تمام گاؤں پانی میں غرق ہو گئے ہیں۔ کھڑی کھیتیاں بالکل برباد ہو گئیں اور سڑکیں جگہ جگہ سے ٹوٹ گئی ہیں۔ گوداگری کے لوگ درختوں پر مچان بنا کر زندگی گذار رہے ہیں۔ متعدد ریلوے اسٹیشنوں سے مسافروں کی آمد و رفت بالکل بند ہو گئی ہے امدادی کام سرکاری اور غیر سرکاری معاونت سے شروع کر دیا گیا ہے۔

لندن ۲ ستمبر۔ دریائے نیل کا پانی چڑھ گیا ہے اور نیل میں سخت طغیانی آگئی ہے گو نیل کے پانی نے بالائی مصر کی طرف رخ کیا ہے۔ مگر کھیتوں میں آبپاشی کے معیار پر پانی آیا ہے اور نقصان کچھ نہیں ہوا ہے۔ ان مقامات میں اگر بروقت روئی کو کاٹ کر جمع نہیں کیا گیا تو اس کا اکثر حصہ پانی کی نذر ہو جائے گا مصر میں پانی کا قبول خطرہ کے مقام سے چند انچ نیچے رہ گیا ہے۔

ظفر اللہ قادیانی کے تقرر کے خلاف شدید ہیجان

حکومت کو مسلمانان ہند کا بروقت انتباہ

قادیانی مسلمانوں کا نمائندہ نہیں ہو سکتا

آج بتاریخ ۱۸ اگست ۱۹۳۴ء بعد نماز جمعہ جامع مسجد بلند شہر میں عام جلسہ بصدارت حاجی محمد مصطفیٰ خاں صاحب رئیس و میونسپل کمشنر بلند شہر منعقد ہوا حضرت مولانا حشمت علی صاحب صدر مدرس مدرسہ قاسمیہ نے بحکم صدر غرض جلسہ بیان فرما کر مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی باطلہ و ہفوات واہیہ کو احسن پیرایہ میں مشرح بیان فرمایا اور تجاویز ذیل پیش کیں جو بالاتفاق جلسہ منظور ہوئیں۔

(۱) عام مسلمانان بلند شہر کا یہ جلسہ اس افواہ پر کہ وائسرائے ہند کی ایگزیکٹو کونسل میں میاں سر فضل حسین کے بعد چودھری ظفر اللہ خاں کا تقرر عمل میں لایا جاوے گا۔ انتہائی اضطراب کا اظہار کرتا ہے اور حکومت پر غیر مبہم الفاظ میں یہ ظاہر کر دینا چاہتا ہے کہ چودھری صاحب موصوف آٹھ کروڑ مسلمانان ہند کے نمائندہ ہرگز نہیں ہیں اور نہ ہو سکتے ہیں کیونکہ چودھری صاحب ...

مولانا غلام محمد مرحوم کی یادگار

صحت کا بیمہ

تمہیں قوت یا ہمت بھوک یا چستی بڑھانی ہے
بڑھا کر خون و گوشت اپنا اگر صورت بنانی ہے
ضعیفی سے اگر نفرت ہے اور پیاری جوانی ہے
ہماری بات تم مانو کہ اک دنیا نے مانی ہے
تمہاری قوت و ہمت کا یہی پیش خیمہ ہے
دراکشا سو کا استعمال ہی صحت کا بیمہ ہے

توانا اس سے لاغر ناتواں بیمار ہوتا ہے
کہ کمزوری کا اس سے دور بس آزار ہوتا ہے
یہ پینے میں ہے خوش ذائقہ لذت دار ہوتا ہے
کہ انگوری منقاؤں سے یہ طیار ہوتا ہے
تمہاری قوت و ہمت کا یہی پیش خیمہ ہے
دراکشا سو کا استعمال ہی صحت کا بیمہ ہے

ضعیفی میں جوانی کے طرارے ہاں دکھاؤ تو
منگا کر آج ہی اس کو ذرا تم آزماؤ تو
تمہاری قوت و ہمت کا یہی پیش خیمہ ہے
دراکشا سو کا استعمال ہی صحت کا بیمہ ہے

نگر ان خوبیوں پر بھی بہت ارزاں ہے یہ سن لو
ہے قیمت ایک روپیہ دس خوراک کی بوتل کے دو (۱۲)
منگانا چاہتے ہو تم منگانی ہے اگر اس کو
تو سکھ سنچارک اور متھرا ۱۶ منی اتنا پتہ لکھ دو
تمہاری قوت و ہمت کا یہی پیش خیمہ ہے
دراکشا سو کا استعمال ہی صحت کا بیمہ ہے

پنڈت چھیتر پال شرما مالک سکھ سنچارک کمپنی متھرا سے طلب فرمائیے

تیار ہے — ڈیڑھ سو سال کے بعد — تیار ہے

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہو گئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔ اے علیگ بریلوی

آنریبل سر سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم اے علیگ لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدر دانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۳۰ کاغذ چکنا چمکدار کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ ہاف ٹون کی چھپی ہوئی نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت تین روپے (سے)

المشتہر منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسمجان دہلی

برص کا خاص علاج

بچوں والو ہوشیار — بال جیون گھٹی

محبوب عاشق کے قدموں پر

ضرورت ہے

فوری ضرورت ہے

تلوار مارکہ شربت فولاد

ہر شہر میں فروخت کے لئے ایجنٹ کی ضرورت

ہمارا شتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے — اخبار الجمعیۃ

بال سیاہ تیل — سفید بالوں کو دائمی سیاہ رنگت پر لانے والا

سائنس جدید میں حیرت انگیز اضافہ

بے اولادوں کو مژدہ

دواخانہ مجربات و بے نظیر تصنیفات

Manager The Hilton House P. Box No 6837 Barra Bazar Calcutta

MAHRON BAPHARHAT P.O. Mahronda Allahabad

یدُاللہِ عَلی الجماعۃ
تارکا پتہ:۔ "الجمعیۃ دہلی"
رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳
سہ روزہ
الجمعیۃ دہلی
مدیر مسئول:۔ ہلال احمد زبیری (بی۔اے)
معاون:۔ محمد عثمان فارقلیط
جلد ۲۰ | دہلی۔ یوم پنجشنبہ ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ ہجری۔ مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۹

تجلّیاتِ شفق

نزع میں ہوں محوِ دیدارِ جمالِ روئے دوست
نور کا تڑکا ہوا، اٹھی نقابِ روئے دوست
دامنِ گل ہے صبا یا گوشۂ دامانِ یار
چاندنی رات اور وہ بالیں پہ محوِ خوابِ ناز

پردے اٹھنے کو ہیں، بند آنکھیں کھلی ہیں سوئے دوست
شام ہوتے آئی بکھرے حلقۂ گیسوئے دوست
ہے قبا غنچوں کی، یا پیراہنِ خوشبوئے دوست
چھا گئیں تاریکی وہ بکھرے ہوئے گیسوئے دوست

دونوں یکجان و دو قالب میں دوئی کیسی شفق
جسم ہم آغوشِ جاں ہے، دل ہے ہم پہلوئے دوست

(شفق عماد پوری)

معاصرین کے افکار و آراء

کشادہ دلوں کی تنگ ظرفی

گاما پہلوان کی نصیحت

اسلام میں فرقے نہیں ہے

اسمبلی کا خاتمہ

دلچسپ حقائق و معلومات

ازبلا چھپ کر تیار ہوگئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جنکو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر کھینا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں معتدبہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اسکا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہیئے، اور دوسروں کو دکھانا چاہیئے، تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اس کے مضمون، اسکے حجم اور اسکی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جا سکے، ایک نسخہ کی قیمت ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک ہے۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس یا بیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ:۔ مینیجر اخبار "الجمعیۃ" دہلی

Regd No L 1793.
The Aljamiat
Vol. XX No 18. DELHI SUNDAY AUGUST, 9, 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی
قرآن مجید
نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بکڈپو گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی
قبول اسلام
اگر اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ازبلا منگا کر دیکھئے جس کو پڑھکر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائینگے
قیمت فی جلد ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک
مینیجر الجمعیۃ دہلی

بہار پر آفات ارضی و سماوی کا نزول
دریائے سون کی ہولناک طغیانی

طبیہ کالج سہارنپور کی امداد

انجمن نوجوانان شاہ آباد کا قیام

محمد منظور الحق۔ اسسٹنٹ سکریٹری انجمن نوجوانان شاہ آباد ضلع ...

(مولوی جلال الدین مالیگانوی)

اہل خیر حضرات وریلیف کیٹیاں جلد از جلد توجہ کریں۔ فوری امداد کی سخت ضرورت ہے۔
(شاہ وجیہ الدین منہاجی بلیاروی ازارول)

اکابرین دیوبند سے درمندانہ اپیل

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر
حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی ہے ...

مینیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی، علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

جنت و دوزخ حضرت العلامہ مولانا حافظ الحاج احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا اردو ذخیرہ ترغیب و ترہیب "جنت کی کنجی و دوزخ کا کھٹکا" میں جمع کرکے ...

خاموش تبلیغ حضرت ممدوح نے مذہبی رنگ میں یہ ایک افسانہ مرتب فرمایا ہے جس کو دیکھ کر واقعات کے تحت میں بہت سی مذہبی معلومات حاصل ہو سکتی ہیں قیمت ۸؍

پاک زندگی مولانا موصوف نے اس رسالہ میں فطرت سلیمہ، حیات طیبہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے طریقوں کو نہایت آسان اور دلچسپ پیرایہ میں بیان فرمایا ہے قیمت ۴؍

تحفۃ المحبین حضرت مولانا نے اس کتاب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے مختلف طریقے احادیث، آیات و واقعات صحیحہ کی روشنی میں بتلائے ہیں اور آخر میں صلوٰۃ التسبیح کا مفصل طریقہ بیان فرمادیا ہے۔ قیمت ۴؍

سیرۃ الحبیب جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت کو اس رسالہ میں آیات قرآنی کے تحت میں ترتیب دیا گیا ہے آپ کی سیرت کے صحیح واقعات کا علم حاصل کرنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ ضرور فرمایئے قیمت ...

احسن الوظائف عملیات اور وظائف کے شوقین حضرات کیلئے یہ کتاب صراط مستقیم کا کام دیتی ہے نہایت آسان طریقہ پر مختلف اور ضروری اعمال و وظائف کے طریقے بیان کئے گئے ہیں قیمت ۱۰؍

تعلیم الاسلام حضرت العلامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی بہترین تصنیف جس میں ارکان اسلام و ضروریات دین کو سوال و جواب کے پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے بچوں کی خصوصاً ابتدائی دینی تعلیم کیلئے بیحد مفید ہے چار نمبر کا مکمل سٹ ۱۴؍

فتاویٰ رشیدیہ مسائل دینیہ کا بہترین ذخیرہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بہترین تصنیف تین حصوں کا مکمل سٹ مجلد دو روپے چار آنہ

خطبہ صدارت حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے آپ نے جمیعۃ علماء ہند کے سالانہ اجلاس منعقدہ پشاور میں جو بےنظیر خطبہ بحیثیت صدر اجلاس پڑھا تھا آج تک اس قدر معلومات سیاسیہ سے لبریز کوئی خطبہ جمعیۃ علماء ہند کے پلیٹ فارم پر نہیں پڑھا گیا مسلمانوں کیلئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے قیمت ۱۲؍ ...

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

تصوف کی اردو میں جامع اور مکمل کتاب
حقائق

فن کروشیا کی اردو میں جامع اور مکمل کتاب
خزینۂ فن کروشیا

ملنے کا پتہ:۔ دارالاشاعت الاعظم ...

حمائل شریف مترجم معہ خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تقریر سیرۃ

مسلمانوں نے سیاسی ٹکڑوں کے پیچھے مذہب حق کو نظر انداز کر دیا

سندھ کے ایک قصبہ کا ذکر جہاں مسلمانوں کو حج کرایا جاتا ہے

شریعت الٰہی سے مسلمانوں کی بے اعتنائی اور اس کے نتائج

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند)

مکروہ پروپیگنڈا

میرے دوستو! یہ وقت تھا کہ اس آئینی اور مہذب دنیا کے ایک ایک شعبہ سے اسلام کی مقدس تعلیم کا مقابلہ کر کے دنیا کو بتایا جاتا اور دکھایا جاتا کہ صحیح اور مستقیم راہ وہی ہے جو خدا کے پیغمبروں نے بتائی ہے اسی کے علاوہ تمام راستوں کا منتہا آخری نقطہ گمراہی اور ضلالت کے سوا کچھ نہیں ہے لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا ...

اگر مسلمان توجہ کریں۔ لیکن مسلمان اپنے سیاسی حقوق کو جب اپنی غفلت کے باعث تباہ کر رہے ہیں تو بھلا مذہب کا اس بیسویں صدی میں کیا سوال ہے۔ وہ تو پہلے ہی جاہل واعظ اور جاہل پیر تباہ کر چکے ہیں۔

سندھ کے پیر

معاف کیجئے۔ میری تقریر کسی قدر طویل ہو گئی ہے لیکن کیا کروں جب بات ...

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

حبشی وفد کے گہرے تاثرات

امام یمن اور والی حجاز کے کارناموں پر تبصرہ

عرب اور حبش کے اتحاد کا جدید دور

جلالۃ الملک شاہ حبش نے اپنا ایک وفد حجاز اور یمن ارسال کیا تھا جو گزشتہ مہینہ میں مکہ مکرمہ اور یمن پہونچا اور اس نے عرب کے ان دو جلیل القدر فرمانرواؤں کی خدمت میں شاہ حبش کا پیغام پڑھ کر سنایا اور یہاں سے جواب لیکر اپنے ملک کی طرف روانہ ہو گئے۔

اب اطلاع آئی ہے کہ حبشی وفد کے ارکان اپنے ملک میں بخیریت پہونچ گئے ہیں۔ اور شاہ حبش کو تمام حالات سے انہوں نے اطلاع دیدی ہے۔ شاہ حبش امام یمن ...

... اور شاہ حجاز کے نقصانات پر بہت زیادہ متاسف ہیں۔ شاہ یمن نے شاہ حبش کو اپنی دوستی اور مودت کا یقین دلایا ہے۔

مسئلہ دردانیال اور ترکی جرائد

روسی گورنمنٹ کا رویہ

آج کل ترکی اخبارات مسئلہ دردانیال پر پُرزور مقالے شائع کر رہے ہیں۔ ایک اخبار نے تو یہاں تک لکھدیا ہے کہ ترکی ایک نہ ایک روز اپنا حق تمام حکومتوں سے تسلیم کرا لیگا کیونکہ وہ اس کو برداشت نہیں کر سکتا کہ غیر ملکی اور اجنبی حکومتیں اس کے معاملات میں ادنیٰ سی بھی مداخلت کریں۔

ترکی حکومت نے دردانیال کے استحکام کیلئے جو جدید فوج مرتب کی ہے اور قلعوں پر توپیں چڑھا کر معاہدہ لوزان کی دفعہ کو عملاً باطل کر دیا ہے اس کے استحسان پر ترکی اخبارات پُرزور مضامین لکھ رہے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ روسی حکومت ترکی کے مطالبہ کو حق بجانب تسلیم کرتی ہے اگر بحث و تمحیص کا موقعہ آگیا تو وہ مطالبہ ترکی کی تائید کریگا۔

بونوں کی انجمن کے نئے مطالبات

ٹرام کاروں اور ریلوں میں نصف کرایہ لیا جائے

دنیا میں ہزاروں قسم کی سوسائیٹیاں اور مجالس قائم ہیں مگر ہنگری میں ایک نئی قسم کی انجمن یا سوسائٹی قائم ہوئی ہے جس کو "بونا انجمن" کہنا زیادہ مناسب ہوگا اس انجمن کے تمام ارکان بونے (پستہ قد) ہیں۔ اس انجمن کا صدر اور بونوں کا لیڈر ایک ۲ فٹ ۷ انچ کا آدمی ہے اس نے یہ حیرت انگیز اعلان کیا ہے کہ آئندہ وہی بونا صحیح معنے میں بونا تسلیم کیا جائیگا جو اپنے باپ دادا یا پردادا میں سے کسی ایک کا بونا ہونا ثابت کر دے!

بونوں کی اس انجمن نے اپنے خاص حقوق کا مطالبہ کیا ہے جن میں یہ بھی شامل ہے کہ ٹرام کاروں، ریلوں اور تھیٹروں میں ان سے نصف کرایہ وصول کیا جائے، اور دلیل یہ پیش کی ہے کہ وہ عام آدمیوں کی نسبت نصف جگہ استعمال کرتے ہیں۔

مصطفےٰ کمال اور مسولینی میں خفیہ مراسلت

ترکی اور اٹلی میں چشمک

ترکی اور اٹلی میں غیر محسوس طور پر چشمک جاری ہے اور اگرچہ اٹلی کے ذمہ دار ارکان نے مختلف اعلانات کے ذریعہ نکتہ چینیوں کو یقین دلایا ہے کہ اطالوی حکومت ترکی سے کسی حالت میں بھی متصادم نہ ہوگی مگر ترکی اخبارات اور یونانی جرائد موجودہ صورت حالات پر خطرات کا اظہار کر رہے ہیں۔ ترکی کا ذمہ دار حلقہ اس معاملہ پر خاموش ہے اور اس کی طرف سے تا حال کوئی ایسا بیان شائع نہیں ہوا ہے جو مختلف افواہوں کا انسداد کر سکے۔ ایک اطالوی جریدہ کا بیان ہے کہ مصطفےٰ کمال پاشا اور مسولینی کے درمیان خفیہ مراسلت ہو رہی ہے جس کا علم کسی کو بھی نہیں ہے۔

اسلامی وفد سے وزیر تعلیم جاپان کی ملاقات

گزشتہ ہفتہ ٹوکیو (جاپان) کی مجلس اسلامی کے ارکان نے جاپان کے وزیر تعلیم سے ملاقات کی اور مسلمانوں کے تعلیمی مسئلہ پر وزیر موصوف سے دیر تک گفتگو کی۔ وزیر تعلیمات نے ارکان مجلس کو ہر طرح کا یقین دلایا اور یہ بھی فرمایا کہ جن مقامات پر مسلمانوں کی آبادی کافی ہے ان کے لئے تعلیمی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی۔

ترکی میں گراموفون کا بجانا ممنوع قرار دیا گیا

آواز لگا کر سودا فروخت کرنے کی ممانعت

ترکی حکومت کی وزارت داخلہ نے ایک نیا قانون نافذ کیا ہے جس کا مقصد شور و غل کا روکنا اور قسطنطنیہ کو پرسکون بنانا ہے۔ اس قانون کی رو سے گراموفون کا بجانا ممنوع قرار دیدیا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص بجانا چاہے تو اپنے گھر میں تمام کھڑکیوں کو بند کر کے بجا سکتا ہے تاکہ اس کی آواز سے پرسکون فضا میں تلاطم برپا نہ ہو اور لوگوں کی خاموش زندگی میں کوئی خلل نہ آنے پائے۔

اس قانون کی رو سے گلی کوچوں میں آواز لگا کر سودا بیچنا بھی ممنوع قرار دیدیا گیا ہے۔ تمام گاڑیوں اور موٹر کاروں کی وجہ سے عام بازاروں میں جو شور برپا ہوتا ہے اس کو روکنے کے لئے بھی قانون میں ایک دفعہ رکھی گئی ہے اور ہارن وغیرہ بجانا مشروط کر دیا گیا ہے۔ آواز اور شور و غل کو روکنے کے لئے خاص پولیس کا تقرر بھی عمل میں لایا گیا ہے اور اس کو اختیار دیدیا گیا ہے کہ وہ موقعہ پر ہی خلاف ورزی کرنے والوں پر جرمانہ کر سکے۔ اس قانون کی بار بار خلاف ورزی کرنے والوں کیلئے سزائے قید بھی تجویز کی گئی ہے۔ کاش اس قانون کا اثر ہندوستان تک بھی ہوتا ...

... اللہ سے زیادہ مہربان ہے لہٰذا مسلمانوں کی کوشش سے شراب کے خلاف قانون نہیں بن سکتا اور مسلمان اپنی مساعی پر خوش ہوتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم نے کانگریسی ہندوؤں کو شکست دیدی اور اس سے بڑھکر اسلام کی خدمت کیا ہو سکتی ہے۔ الذین ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا وھم یحسبون انہم یحسنون صنعا۔ (باقی آئندہ)

بہار میں سیلاب کا تباہ کن منظر

انسانوں کی تباہی کی المناک داستان

امارت شرعیہ بہار کے وفد کا دورہ

دریائے گنگا کی طغیانی نے ضلع مظفر پور کے ان مقامات پر جو گنگا اور گنڈک کے شمالی ساحل پر واقع ہیں سیلاب کی جو روح فرسا مصیبت نازل کی ہے اس کا حال اخبارات کے صفحوں پر آچکا ہے کارکنان امارت شرعیہ کا ایک وفد جو راقم الحروف و مولوی غلام یحییٰ صاحب مبلغ امارت اور دو رضاکاروں پر مشتمل تھا ... اگست کو مہنار سب ڈویژن حاجی پور کے علاقوں میں امدادی کام ...

پر ہیں تقریباً بارہ تیرہ سال سے ایسا سیلاب کبھی نہیں آیا تھا ہر مکان میں پانی داخل ہو چکا تھا اور تین چار دن سخت مصیبت کے گزارے کہ کوئی پرسان حال نہ تھا۔ ... حاجی پور سے اسٹیمر پر سب ڈویژنل افسر اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے حکام آئے اور رسد رسانی کا سلسلہ شروع ہوا حاجی پور کے ایک ڈپٹی صاحب سے بھی ملاقات ہوئی اور وہ ہمارے ...

... اس مقام کر چھوڑنے پر آمادہ نہ تھے۔ ہم اس طرح ان غرق آب بستیوں کا منظر دیکھتے اور خداوند کریم کی مشیت کا نظارہ کرتے ہوئے تقریباً تین بجے فتح پور موضع میا نہانہ پہنچے جناب مولوی بشیر الدین صاحب تھانہ دار سے مزید حالات معلوم ہوئے۔ ... مکانات بہت بلند ...

محمد عثمان غنی

افسانہ

بہار و خزاں

محفل نشاط یا ماتم کدہ!

نواب صاحب بھی پورے نکلے

ناچ اور رنگ کی نقد سزا

(۱۹)

اختر:- خیر تو یہ چاہیں گے، آپ نواب صاحب کی کوٹھی پر تشریف لیجائیے آپکو تمام روپیہ مل جائے گا۔

سکرٹری:- حضرت! معاملہ تو آپ سے طے ہوا تھا آپ ہی کے زیر اہتمام یہ محفل منعقد کی گئی تھی اور رقم بھی آپ ہی سے طے ہوئی تھی پھر نواب صاحب کی کوٹھی پر جانے کے کیا معنے؟ کیا آپ مجھے نواب صاحب کی نظروں میں بیوقوف بنانا ...

سکرٹری:- اختر خبر نہیں کہاں ہیں گے، میں تو ان کا مکان بھی نہیں جانتا۔ بہتر یہ ہے کہ نواب صاحب کی کوٹھی پر جاکر اس معاملہ کی حقیقت دریافت کی جائے۔ اگر اجازت ہو تو نواب صاحب سے جاکر ملوں؟

گلفام:- نواب سے مل کر کیا مل جائے گا، اختر کو کہیں جاکر پکڑ اور جلدی روپیہ وصول کر۔

سکرٹری:- نواب صاحب سے مل کر اختر کے پاس جانا چاہئے ورنہ وہ پھر یہی کہیں گے کہ نواب صاحب کے پاس کیوں نہیں گئے؟

گلفام:- اچھا تو کہیں غارت بھی ہو! نواب صاحب سے مل کر فوراً اختر کے پاس جائیو۔ اور بغیر روپیہ وصول کئے یہاں منہ نہ دکھائیو!

بیچارہ سکرٹری اس فرمان کی تعمیل میں نواب صاحب کی کوٹھی کی طرف چلا اور قطع مسافت کر کے کوٹھی پہونچا اس وقت نواب صاحب آرام فرما رہے ...

گلفام:- تو نے یہ کیوں نہیں کہا کہ ہم کو نواب صاحب سے کیا کام! محفل تم نے کرائی تھی یا نواب صاحب نے؟ اگر نواب صاحب نے روپیہ وصول کر لیا ہے تو کیا وہ واپس کر دیں گے؟ وہ تو خبر نہیں ہر روز کتنوں کو آسامی بناتے ہیں۔ اب تو جلدی سے اختر کے پاس جا اور رقم وصول کر کے لا۔

سکرٹری:- اب آپ جلدی روپیہ دلائیے کیونکہ گلفام کا سخت تقاضہ ہے ...

اختر:- میں تو پوری رقم دے چکا کیا واقعی نواب صاحب رقم دینے سے انکار کر ...

برسات کا موسم ہے

جدھر دیکھو ہیضہ اور بدہضمی کی شکایات کا دور دورہ ہے۔ اسکے علاوہ سانپ، بھڑ، بچھو اور دیگر زہریلے جانوروں کا بھی خطرہ رہتا ہے۔ امرت دھارا ہر قسم کی اندرونی و بیرونی امراض میں نہایت ہی مفید ثابت ہو چکی ہے۔ لاکھوں استعمال کرنے والوں میں سے چالیس ہزار سے اوپر لکھ کر اپنی رائے بھیج چکے ہیں۔ کہ امرت دھارا ہر گھر میں ہر جیب میں گھر ہو یا سفر ہمیشہ پاس رکھنی ضروری ہے۔ اس کا پاس رکھنا ایک لائق ڈاکٹر کا کام دیتا ہے۔ ایک تازہ رائے ملاحظہ فرمادیں!

جناب پنڈت صاحب! آداب

آپکے ہاں سے ایک شیشی امرت دھارا ایک ماہ ہوا منگایا تھا جو کہ بیحد مفید پایا کئی بیماریوں پر آزمایا۔ خدا کے فضل سے کامیاب ثابت ہوا۔ واقعی امرت دھارا میں سچائی طاقت ہے۔ خاکسار سفر میں ڈاکٹر کا کام دیتا ہے جب سے میں نے آپ کے ہاں سے امرت دھارا منگایا۔ مجھے ڈاکٹر کی ضرورت نہیں رہی۔ کئی دفعہ میری طبیعت خراب ہوئی جسم میں درد، بخار اور کئی تکالیف۔ مگر امرت دھارا نے ہر تکلیف کو رفع کیا۔ ابھی حال ہی کا ذکر ہے۔ کہ میرے ملازم کو بچھو نے کاٹا میں نے اس پر امرت دھارا استعمال کیا۔ سو خدا کے فضل سے بالکل شفا ہوئی۔ دنیا میں آپکے ہاں جیسا امرت دھارا ملنا محال ہے۔ اصل چیز آپ کے ہاں ملتی ہے۔ ... ان میں اصل کا نام نہیں نقلی امرت دھارا تو ہر جگہ مل سکتا ہے۔ مگر آپکے امرت دھارا میں وہ تاثیر ہے جو استعمال کرنے پر پتہ چلتا ہے۔ چونکہ موسم برسات شروع ہے۔ اسلئے اس کی ضرورت اس موسم میں بہت ہوتی ہے۔ براہ مہربانی دو شیشی امرت دھارا جلد بھیجدیں۔ (پیرزادہ مسعود الحسن صاحب معرفت دیوان صاحب ریاست چرکھاری سنٹرل انڈیا)

احتیاط: ...

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ: امرت دھارا نمبر ۷۰ لاہور۔ المشتہر: منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

سرمہ: آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا، پانی بہنے سے پرانے رہنے کے لئے خصوصاً بے حد مفید ہے اسکے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ امراض کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ جن لوگوں کو کسی قسم کا مرض نہیں ہے وہ بھی اس کا استعمال کر کے اپنی آنکھوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ انشاء اللہ ان کی آنکھوں کو کسی قسم کا مرض لاحق نہ ہوگا۔ قیمت فی تولہ ۸ ... ۶ ماشہ کی شیشی ...

سرمہ: یہ سرمہ بھی ... کی طرح تمام امراض چشم سوائے ... کے دور کرنے کے لئے مفید ہے خصوصاً موتیابند کے ابتدائی پانی کو نکال دیتا ہے اگر پانی جم گیا ہو تو اس کا استعمال مفید نہ ہوگا۔ طلباء یا دوسرے حضرات جو نوشت و خواند کا کام زیادہ کرتے ہیں ان کیلئے خاص کر اس سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ عینک لگانے سے پہلے اگر اس سرمہ کا استعمال شروع کریں تو انشاء اللہ چشمہ کی ضرورت نہ پڑے گی۔ قیمت فی تولہ ... ۳ ماشہ کی شیشی ... محصولڈاک و پیکنگ بذمہ خریدار۔

پتہ: (مولانا) نورالدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں اپنے آپ بجاتی تاثیرات ... خرابی و کمی جریان، احتلام، سرعت انزال وغیرہ شکایتوں کو چٹکیوں میں دور کرنے میں لاثانی ثابت ہو چکی ہیں۔ ایک دفعہ آزمائش کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ... پانچ ڈبیاں ...

ویدشاستری، جام نگر کاٹھیاواڑ

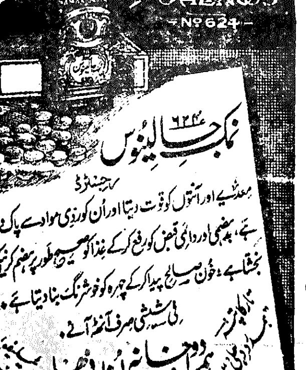

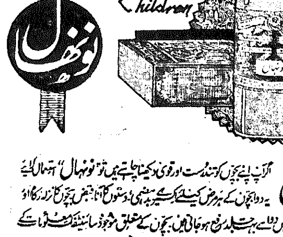

نونہال

اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست اور قوی دیکھنا چاہتے ہیں تو "نونہال" استعمال کیجئے۔ یہ دوا بچوں کے ہر مرض کیلئے ... بدہضمی، دستوں کا آنا، قبض، بچوں کا زرد رنگ اور دانت نکلنے کی تکلیفیں اس دوا سے بہت جلد رفع ہو جاتی ہیں۔ بچوں کے متعلق موجودہ سائنٹفک معلومات کے پیش نظر نونہال کے اجزاء کی ترکیب حیرت انگیز جامعیت کے ساتھ کی گئی ہے۔

اپنے پیارے بچوں کو نونہال استعمال کرا کے نہال کر دیجئے!

قیمت فی شیشی جو ایک عرصہ کیلئے کافی ہو صرف آٹھ آنے (۸)

مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ ہے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تقریر بصیرۃ

مسلمانوں نے سیاسی ٹکڑوں کے پیچھے مذہب حق کو نظر انداز کردیا

سندھ کے ایک قصبہ کا ذکر جہاں مسلمانوں کو حج کرایا جاتا ہے

شریعت الٰہی سے مسلمانوں کی بے اعتنائی اور اس کے نتائج

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند)

مکروہ پروپگنڈا

میرے دوستو یہ وقت تھا کہ اس آئینی اور مہذب دنیا کے ایک ایک شعبہ سے اسلام کی مقدس تعلیم کا مقابلہ کرکے دنیا کو بتایا جاتا اور دکھایا جاتا کہ صحیح اور منقیم راہ وہی ہے جو خدا کے پیغمبروں نے بتائی ہے اس کے علاوہ تمام راستوں کا منتہائے آخری نقطہ گمراہی اور ضلالت کے سوا کچھ نہیں ہے لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا...

اگر مسلمان توجہ کریں۔ لیکن مسلمان اپنے سیاسی حقوق کو جب اپنی غفلت کے باعث تباہ کر رہے ہیں تو بھلا مذہب کا اس بیسویں صدی میں کیا سوال ہے۔ وہ تو پہلے ہی جاہل واعظ اور جاہل پیر تباہ کرچکے ہیں۔

سندھ کے پیر

معاف کیجئے۔ میری تقریر کسی قدر طویل ہوگئی ہے لیکن کیا کروں جب بات...

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

حبشی وفد کے گہرے تاثرات

امام یمن اور والی حجاز کے کارناموں پر تبصرہ

عرب اور حبش کے اتحاد کا جدید دور

جلالۃ الملک شاہ حبش نے اپنا ایک وفد حجاز اور یمن ارسال کیا تھا جو گزشتہ مہینہ میں مکہ مکرمہ اور یمن پہونچا اور اس نے عرب کے ان دو جلیل القدر فرمانرواؤں کی خدمت میں شاہ حبش کا پیغام پڑھ کر سنایا اور یہاں سے جواب لیکر اپنے ملک کی طرف روانہ ہوگئے۔

اب اطلاع آئی ہے کہ حبشی وفد کے ارکان اپنے ملک میں بخیریت پہونچ گئے ہیں۔

...ہیں اور خطا کاروں کو بہت جلد معاف کر دیتے ہیں۔ انہوں نے ہمارے ملک (حبش) اور شاہ کی نسبت جن تاثرات کا اظہار فرمایا اس میں نہ تو مبالغہ تھا اور نہ تنقیص بلکہ ایک بے لاگ رائے تھی جس کو سن کر ہم حیرت میں رہ گئے۔

امام یمن ایک پرانے تجربہ کار مدبر اور اصول حکمرانی کے واضع ہیں۔ ان کا وجود عرب کے لئے بہت مفید ہے۔ ہم نے ملاقات میں معلوم کیا کہ وہ عرب کی موجودہ جنگ سے بہت افسردہ خاطر ہیں اور معرکہ کا اثر ختم ہو جانے کے باوجود وہ اپنے اور شاہ حجاز کے تعلقات پر بہت زیادہ متاسف ہیں۔ شاہ یمن نے شاہ حبش کو اپنی دوستی اور مودت کا یقین دلایا ہے۔

ترکی میں گراموفون کا بجانا ممنوع قرار دیدیا گیا

آواز لگاکر سودا فروخت کرنے کی ممانعت

ترک حکومت کی وزارت داخلہ نے ایک نیا قانون نافذ کیا ہے جس کا مقصد غل غپاڑہ کا روکنا اور قسطنطنیہ کو پر سکون بنانا ہے۔ اس قانون کی رو سے گراموفون کا بجانا ممنوع قرار دیدیا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص بجانا چاہے تو اپنے گھر میں تمام کھڑکیوں کو بند کرکے بجا سکتا ہے تاکہ اس کی آواز سے پر سکون فضا میں تلاطم برپا نہ ہو اور لوگوں کی خاموش زندگی میں کوئی خلل نہ آنے پائے۔

اس قانون کی رو سے گلی کوچوں میں آواز لگاکر سودا سلف بیچنا بھی ممنوع...

مسئلہ دردانیال اور ترکی جرائد

روسی گورنمنٹ کا رویہ

آج کل ترکی اخبارات مسئلہ دردانیال پر بکثرت مقالے شائع کر رہے ہیں۔ ایک اخبار نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ ترکی ایک نہ ایک روز اپنا حق تمام حکومتوں سے تسلیم کرالیگا کیونکہ وہ اس کو برداشت نہیں کرسکتا کہ غیر ملکی اور اجنبی حکومتیں اس کے معاملات میں ادنیٰ سی بھی مداخلت کریں۔

ترکی حکومت نے دردانیال کے استحکام کیلئے جو جدید توپخانہ مرتب کیا ہے اور قلعوں پر توپیں چڑھاکر معاہدہ لوزان کی دفعہ کو عملاً باطل کر دیا ہے اس کے استحسان پر ترکی اخبارات پرزور مضامین لکھ رہے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ روسی حکومت ترکی کے مطالبہ کو حق بجانب تسلیم کرتی ہے۔ اگر بحث و تمحیص کا موقعہ آگیا تو وہ علانیہ ترکی کی تائید کریگا۔

بونوں کی انجمن کے نئے مطالبات

ٹرام کاروں اور ریلوں میں نصف کرایہ لیا جائے

دنیا میں ہزاروں قسم کی سوسائٹیاں اور مجالس قائم ہیں مگر ہنگری میں ایک نئی قسم کی انجمن یا سوسائٹی قائم ہوئی ہے جس کو "بونا انجمن" کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔ اس انجمن کے تمام ارکان بونے (پستہ قد) ہیں۔ اس انجمن کا صدر اور بونوں کا لیڈر ایک ۲ فٹ ۷ انچ کا آدمی ہے۔ اس نے یہ حیرت انگیز اعلان کیا ہے کہ آئندہ وہی بونا ممبر بننے میں بونا تسلیم کیا جائے گا جو اپنے باپ دادا یا پردادا میں سے کسی ایک کا بونا ہونا ثابت کردے!

بونوں کی اس انجمن نے اپنے خاص حقوق کا مطالبہ کیا ہے جن میں یہ بھی شامل ہے کہ ٹرام کاروں، ریلوں اور تھیٹروں میں ان سے نصف کرایہ وصول کیا جائے۔ اور دلیل یہ پیش کی ہے کہ وہ عام آدمیوں کی نسبت نصف جگہ استعمال کرتے ہیں۔

مصطفےٰ کمال اور مسولینی میں خفیہ مراسلت

ترکی اور اٹلی میں چشمک

ترکی اور اٹلی میں غیر مخصوص طور پر چشمک جاری ہے اور اگرچہ اٹلی کے ذمہ دار ارکان نے مختلف اعلانات کے ذریعہ نکتہ چینیوں کو یقین دلایا ہے کہ اطالوی حکومت ترکی سے کسی حالت میں بھی متصادم نہ ہوگی مگر ترکی اخبارات اور یونانی جرائد موجودہ صورت حالات پر خطرات کا اظہار کر رہے ہیں۔ ترکی کا ذمہ دار حلقہ اس معاملہ پر خاموش ہے اور اس کی طرف سے تاحال کوئی ایسا بیان شائع نہیں ہوا ہے جو مختلف افواہوں پر اثر انداز ہو۔ ایک اطالوی جریدہ کا بیان ہے کہ مصطفےٰ کمال پاشا اور مسولینی کے درمیان خفیہ مراسلت ہو رہی ہے جس کا علم کسی کو بھی نہیں ہے۔

اسلامی وفد سے وزیر تعلیم جاپان کی ملاقات

گزشتہ ہفتہ ٹوکیو (جاپان) کی مجلس اسلامی کے ارکان نے جاپان کے وزیر تعلیم سے ملاقات کی اور مسلمانوں کے تعلیمی مسائل پر وزیر موصوف سے دیر تک گفتگو کی۔ وزیر تعلیمات نے ارکان مجلس کو ہر طرح کا یقین دلایا اور یہ بھی فرمایا کہ جن مقامات پر مسلمانوں کی آبادی کافی ہے ان کے لئے تعلیمی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی۔

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں اپنے آبحیاتی تاثیرات سے بیرون ہند میں مقبول عام ہوچکی ہیں۔ قبض، بدہضمی، خون اور منی کی خرابی، دھکی جریان، احتلام، سرعت انزال وغیرہ شکایتوں کو جڑ سے دور کرنے میں لاثانی ثابت ہوچکی ہیں۔ ایک دفعہ آزمائش کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف عہ، پانچ ڈبیاں للعہ

ویدشاستری - جام نگر کاٹھیاواڑ

NAUNEHAL
The Best Tonic for Children

نونہال

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

REGISTERED
NAMAK JALINOOS
NO 624

نمک جالینوس

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

بہار میں سیلاب کا تباہ کن منظر

انسانوں کی تباہی کی المناک داستان

امارت شرعیہ بہار کے وفد کا دورہ

دریائے گنگا کی طغیانی نے ضلع مظفر پور کے اُن مقامات پر جو گنگا اور ... کے شمالی ساحل پر واقع ہیں سیلاب کی جور وحشت فرسا مصیبت نازل کی ہے اس کا حال اخبارات کے صفحوں پر آچکا ہے۔ کارکنان امارت شرعیہ کا ایک وفد جو راقم الحروف و مولوی غلام یحییٰ صاحب مبلغ امارت اور دو رضاکاروں پر مشتمل تھا ... اگست کو منہار سب ڈویژن حاجی پور کے علاقوں میں امدادی کام کرنے کی غرض سے روانہ ہوا۔ منہار پہونچکر ہم نے سب سے پہلے منہار بازار کا جنوبی حصہ دیکھا جہاں سیلاب کا پانی آگیا تھا...

پر میں تقریباً بارہ تیرہ سال سے ایسا سیلاب کبھی نہیں آیا تھا۔ ہر مکان میں پانی داخل ہوچکا تھا اور تین چار دن سخت مصیبت کے گذرے کہ کوئی پرسان حال نہ تھا...

(محمد مجتبیٰ رئیس)

افسانہ

بہار و خزاں

محفل نشاط یا ماتم کدہ!

نواب صاحب بھی پورے نکلے

ناچ اور رنگ کی نقد سزا

(۱۹)

سکرٹری:- اختر خبر نہیں کہاں ہوں گے۔ میں تو ان کا مکان بھی نہیں جانتا۔ بہتر یہ ہے کہ نواب صاحب کی کوٹھی پر جاکر اس معاملہ کی حقیقت دریافت کی جائے۔ اگر اجازت ہو تو نواب صاحب سے جاکر ملوں؟

گلفام:- نواب سے مل کر کیا مل جائے گا۔ اختر کو کہیں جاکر پکڑو اور جلدی روپیہ وصول کرو۔

سکرٹری:- نواب صاحب سے مل کر اختر کے پاس جانا چاہئے ورنہ وہ پھر بھی کہیں گے کہ نواب صاحب کے پاس کیوں نہیں گئے؟

گلفام:- اچھا تو کہیں غارت بھی ہو! نواب صاحب سے مل کر فوراً اختر کے پاس جائیو۔ اور بغیر روپیہ وصول کئے یہاں منہ نہ دکھائیو!

برسات کا موسم ہے

ایک تازہ رائے ملاحظہ فرمائیں!

جناب پنڈت صاحب! آداب

امرت دھارا

امرت دھارا اوشدھالیہ، امرت دھارا روڈ، امرت دھارا ڈاکخانہ - لاہور

سرمہ نورافزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ حسب حال انتخاب کرکے استعمال کیجئے۔

(مولانا) نورالدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۳ رجمادی الثانی ۱۳۵۳ھ ہجری

مالوی جی کی ایک اور ناکامی

واردھا میں کانگریس کے فیصلے

پنڈت مالویہ جی کو ایک مرتبہ اور ناکامی ہوئی اس مرتبہ انہوں نے کانگریس کو فرقہ واریت کی دلدل میں پھنسانے کے لئے بہت کچھ تیاریاں کی تھیں اور واردھا میں ورکنگ کمیٹی اور پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس ہونے سے بہت قبل انکی پارٹی کی جانب سے اخبارات میں ایک جامع فہرست ...

امیدوار کی کامیابی کے لئے بہت زیادہ توقع ہو اسے رکھا جائے اور دوسرے کا نام واپس لے لیا جائے۔ مگر اتفاق سے مالوی جی کی فہرست میں ایک نام بھی ایسا نہ ملا جسے کانگریسی امیدوار کے مقابلہ میں رہنے دیا جاتا۔ اس لئے ...

... ختم کرنا نہیں چاہتے۔ مالویہ جی کی طرف سے پہلا مطالبہ یہ پیش کیا گیا کہ ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ پر دوبارہ غور کرنے کے لئے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو طلب کر لیا جائے۔ ... کیا کہ آپ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے فیصلہ پر کاربند ہونے کا وعدہ کرتے ہیں ... اگر اس کمیٹی نے ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کی تائید کردی تو آپ اپنی نیشنلسٹ پارٹی ... تو مالوی جی بغلیں جھانکنے لگے اور کوئی اطمینان بخش جواب نہ دے سکے۔ اس لئے یہ مطالبہ تو خود بخود مسترد ہوگیا۔ اس کے بعد مالوی جی کی طرف سے یہ سوال اٹھایا گیا کہ ورکنگ کمیٹی کانگریسی امیدواروں کو کمیونل ایوارڈ کے متعلق ووٹ دینے کے وقت ضمیر کی آزادی دیدے۔ مگر ورکنگ کمیٹی نے اسے بھی منظور نہیں کیا کیونکہ کمیونل ایوارڈ کے متعلق اس کا فیصلہ ہوچکا ہے۔ اور اس فیصلہ کی اشاعت کے بعد کسی کانگریسی رکن اسمبلی کو دوسری راہ اختیار کرنے کا حق نہیں دیا جاسکتا۔ ان دو فیصلوں کے بعد ... کی توقع جو مالوی جی اور ... وہ تو ختم ہی ہوگئی۔ اب یہ صورت ... گاندھی جی نے یہ تجویز پیش کی کہ دونوں جماعت کی فہرست اسماء میں سے جن ...

... کی سعی کرنے والوں کا علاج یہی ہے کہ خواہ وہ کتنا ہی بڑا آدمی کیوں نہ ہو اسے اس کے منصب جلیلہ سے گرادیا جائے۔ مالوی جی نے اول تو ویسے ہی گذشتہ چند ماہ کے عرصہ میں اپنی شہرت کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اگر کانگریس پارلیمنٹری بورڈ تھوڑی سی بھی جرأت کرکے ان کے مقابلہ میں کسی قوم پرور کو کھڑا کردیتا اور اعلان کے طرز عمل پر کھلا نکتہ چینی کرکے پبلک کو واقف کیا جاتا تو یقیناً ہندووں میں ایک ایسا طبقہ جو معقولیت پسند ہے ضرور اکثریت حاصل کرکے ان کو اسمبلی میں نہ جانے دیتا۔ اور اپنی پارٹی کی طرح وہ خود بھی اپنی غلطی کا احساس ذاتی طور پر کر لیتے۔

بہرحال اس مرتبہ پر فرقہ پرستی کا پورا زور صرف ہوجانے کے بعد بھی کانگریس کا اپنے اصول پر قائم رہنا اور بمبئی والی قرارداد سے سرمو تجاوز نہ کرنا ضرور قابل مبارکباد ہے۔ آخری فتح اور شکست تو بعد کی باتیں ہیں۔ اس کا فیصلہ تو انتخابات اور رائے شماری کے وقت ہوگا۔ جہاں تک اصولوں کا تعلق ہے کانگریس نے اخلاقی حیثیت سے مالوی جی اور ان کی ٹولی پر بہت بڑی فتح حاصل کی ہے اور کانگریس کا وقار اس طرز عمل سے کہ اس نے فرقہ دارانہ غیر جنبہ داری کی خاطر مالوی اور انہی جیسے ہندو لیڈروں کی پرواہ نہیں کی بہت بڑھ گیا ہے۔

بالکل خاموش رہتے تھے کیونکہ ہم جانتے تھے کہ جوش کے زمانہ میں لوگوں کی طبیعتیں کسی معقول دلیل کو سننے اور سمجھنے کی صلاحیت بالکل کھو بیٹھتی ہیں اور اس وقت خواہ کتنی ہی صاف اور واضح بات کیوں نہ کہی جائے کوئی بھی اس کو قبول کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوتا لیکن اب چونکہ وہاں کی حالت اصلاح پذیر ہوچکی ہے اور ہندو مسلمانوں کی مشتعل طبیعتیں ٹھنڈی ہو رہی ہیں اس لئے قدرتی طور پر یہ موقع مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم چند الفاظ نماز اور آرتی کے مسئلہ پر بھی عرض کردیں۔

جیسا کہ ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں اس قسم کے فرقہ وارانہ اختلافات میں بال کی کھال کھینچنے اور بے بنیاد حقوق پیدا کرنے سے کبھی کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا اور نہ وہ سمجھوتے جو آپس کی کھینچ تان اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی خواہش کے ماتحت کئے جائیں کبھی کامیاب ہوسکتے ہیں بلکہ ایسے اختلافات کو رفع کرنے کے لئے ہمیشہ رواداری کو بنیاد بنانا چاہئے اور ایک دوسرے کے احساسات و جذبات کی پاسداری کرتے ہوئے کوئی بات زبان سے نکالنی چاہئے۔ آرتی اور نماز کا معاملہ جس قدر صاف اور سلجھا ہوا ہے اسی قدر پیچیدگیاں اس کے اندر پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے۔ اگر صرف دو باتوں کو ہندو اور مسلمان سمجھ لیں تو ہر قسم کی چپقلش ختم ہوسکتی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جس طرح نماز مغرب کے لئے مسلمانوں کے ہاں ایک قطعی اور ناقابل تبدیل وقت مقرر ہے اس طرح ہندوؤں کے ہاں آرتی کے لئے کوئی منٹ بالکل مقرر نہیں ہے جس کا ثبوت ہر روز کے تعامل سے باسانی مل سکتا ہے۔ ایک ہی شہر کے مختلف مندروں اور شوالوں میں آرتی مختلف اوقات میں ہوتی ہے اور بعض مواقع پر بہت کافی فصل ہوجاتا ہے۔ لیکن اس کے برخلاف نماز مغرب کے لئے اذان تمام مساجد میں ایک ہی وقت پر ہوتی ہے۔ آفتاب غروب ہوتے ہی فوراً موذن کو اذان کے لئے کھڑا ہوجانا چاہئے اور چونکہ ہر روز ہر شہر میں غروب آفتاب کا وقت مقررہ اور یکساں ہوتا ہے اسلئے اس میں کوئی کمی و بیشی نہیں ہوسکتی اور یہ ناممکن ہے کہ موذن ایک منٹ پہلے یا ایک منٹ بعد اذان کے لئے کھڑا ہو۔ اگر اس فرق کو ملحوظ رکھ کر باہمی رواداری اور مصالحت کے خیال سے یہ تصفیہ کرلیا جائے کہ نماز مغرب کے دوران میں آرتی نہیں کی جائے گی اور اس سے کچھ قبل یا بعد (بعد میں عموماً دیر تک ہوتی رہتی ہے) ہوا کرے گی تو اس سے نہ تو ہندو دھرم کے کسی معینہ اور ناقابل تغیر حکم کا ترک لازم آتا ہے اور نہ کوئی اور خرابی پیدا ہوتی ہے۔ اس موقع پر یہ سوال اٹھانا کہ آخر ہماری آرتی پر کیوں پابندی عائد کی جاتی ہے اور ہم اس پابندی کو کیوں ...

مہتم بالشان کام میں جمعیۃ کی امداد و اعانت کرکے اس کا ہاتھ بٹائیں۔ اور شاید اسی کا یہ اثر ہے کہ مجلس استقبالیہ کے انتخاب میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ صوبہ سرحد کے ہر طبقہ اور ہر خیال کے مسلمانوں کو شریک کیا گیا ہے اور سب نے کامل اتفاق رائے اور ہم آہنگی کے ساتھ کانفرنس کا کام شروع کیا ہے۔ حضرت العلامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند کو مجلس استقبالیہ کے اسی اجلاس میں باضابطہ طور پر متفقہ فیصلہ کے ماتحت صدر اجلاس منتخب کیا گیا ہے۔ کانفرنس کی اہمیت اور اس کے مقصد کی رفعت و عظمت کو دیکھتے ہوئے علماء و اعیان صوبہ سرحد کا یہ انتخاب جس قدر موزوں اور مناسب ہے وہ تمام ہندوستان میں یکساں طور پر تسلیم کیا جائیگا اور اس کانفرنس سے جو فوائد متوقع ہیں ان میں کم سے کم یہ فائدہ قطعی طور پر یقینی ہوگا کہ ایک ایسے مسئلہ کے متعلق جو تمام ہندوستان کے مسلمانوں کا مرکز توجہ بنا ہوا ہے اور جس پر جمعیۃ علمائے ہند اپنی زندگی کے گذشتہ آٹھ سال میں زیادہ سے زیادہ قوت عمل صرف کرتی رہی ہے۔ ایک نہایت جامع و مانع خطبۂ صدارت وجود میں آجائے گا جو نہ صرف صوبۂ سرحد بلکہ تمام ملک کے لئے مشعل ہدایت ثابت ہوگا اور جسے موضوع زیر بحث پر قول فیصل اور حرف آخر کہا جاسکے گا۔ ہم شریعت کانفرنس کی مجلس استقبالیہ کو اس انتخاب پر مبارکباد دیتے ہوئے امید کرتے ہیں کہ حضرت مفتی صاحب قبلہ باوجود اپنی طویل علالت اور سخت تکلیف و مجبوری کے اسے قبول فرمائیں گے۔ مجلس مذکور نے کانفرنس کی تاریخ انعقاد کے متعلق یہ فیصلہ کیا ہے کہ نومبر کے پہلے ہفتہ میں اسے منعقد کیا جائے۔ مگر ہمیں یہ معلوم نہیں کہ صوبہ سرحد میں اسمبلی کے انتخابات کا زمانہ کون سا ہوگا۔ بہتر ہے کہ تعین تاریخ میں اس کا لحاظ رکھا جائے۔

ہندو مہاسبھا کا مینی فیسٹو

ہندو مہاسبھا نے بھی آخر کار اپنا مینی فیسٹو شائع کردیا۔ اس پورے مینی فیسٹو میں سوائے فرقہ وارانہ امور کے ایک لفظ بھی ملکی مفاد کے متعلق نہیں ہے اور پھر تماشہ یہ ہے کہ اس مینی فیسٹو کو مہاسبھائی ارکان قوم پروری کے اصولوں پر مبنی ظاہر کر رہے ہیں۔ اگر قوم پروری یہی ہے کہ جداگانہ اور مخلوط انتخاب، تناسب نمائندگی، تعیین نشست، حق رائے دہی، وغیرہ اور ملازمتوں میں الجھ کر رہ جائیے اور ہندوستان کی آزادی، باشندگان ملک کی عام فلاح و بہبود ...

... اور کسی دوسری جگہ ... کی جاتی ہے تو ارکان کرام کو معلوم ہوجائے گا کہ مجلس اپنے کاموں کو مختلف سب کمیٹیوں کے سپرد کرکے بڑے پیمانہ پر تیاریاں کر رہی ہے۔ اس سے قبل صدر جمعیۃ علمائے صوبہ سرحد کی ایک اپیل شائع ہوچکی تھی جس میں تمام اسلامی جماعتوں اور ملی اداروں سے اپیل کی گئی تھی کہ وہ اس ...

... چودھری کے نام پر فرقہ پرستی کا کاروبار کرنا چاہتی ہے اور اس طرح مادر وطن کی دائمی غلامی کے لئے آہنی زنجیریں تیار کر رہی ہے کوئی قوم پرور ایک لمحہ کے لئے بھی ہندو سبھا کی حمایت نہیں کرسکتا۔

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ (۱) مجھے تجارت سے بہت دلچسپی ہے۔ میں اپنی ملازمت کے ساتھ بہت کچھ تجارت کرسکتا ہوں۔ ہندوستان کی بے روزگاری کو دیکھتے ہوئے اس ملازمت کو شکریہ کے ساتھ قبول کیا مگر یہاں کی تکلیفیں ہیں۔ انڈیا کی زندگی ایک جنت تھا۔ یہاں مجبوری سے مقیم ہوں گو زندگی کا کچھ لطف نہیں۔ اسلئے میرا خیال ہے اس تکلیف کے وقت سے بہت فائدہ اٹھا کر یعنی تجارت کرکے روپیہ کما کر (کیونکہ چند تجارتیں جو میں نے سوچی ہیں اچھا فائدہ ہے) پھر انڈیا میں مستقل سکونت اختیار کرنی چاہئے۔ یہاں کی تجارت میں چند رکاوٹیں ہیں۔ مثلاً اگر کوئی تاجر باہر ملکوں سے مال منگائے تو حکومت ایران کا قانون ہے کہ بقدر روپے کا مال منگوانا ہو اتنے روپے کا ایران سے باہر مال بھیجے۔ پھر باہر سے منگائے مگر جو لوگ اینگلو پرشین آئیل کمپنی میں ملازم ہیں وہ کوئی چیزیں اپنے ہمراہ بھی لاسکتے ہیں۔ اور پارسلوں میں بھی منگوا سکتے ہیں۔ باہر ملکوں کے پارسل جب ایران کی سرحد میں داخل ہوتے ہیں تو تمام پارسل کھولے جاتے ہیں ... کھولتے ہیں کہ کوئی ممنوع چیز تو نہیں آئی۔ اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کسٹم والے ... یہ مال ذاتی مصرف کا ہے یا تجارت کے لئے ...

یا کرنا یا اس طرح فائدہ اٹھانا حرام ہے؟

اس تجارت کا دوسرا رخ بھی ملاحظہ ہو کمپنی جب اپنے ملازموں کو بمبئی سے بھرتی کرکے او دو برس کا ایگریمنٹ کرکے لاتی ہے۔ اس ایگریمنٹ میں تمام شرطیں وغیرہ لکھی ہوتی ہیں۔ مثلاً اتنے گھنٹے روزانہ کام کمپنی جہاں بھیجے کام کرنا ہوگا۔ رات کو اگر ضرورت پڑی تو بھی کام کرنا ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ بہت شرطیں لکھی ہوتی ہیں مگر یہ نہیں لکھا کہ کمپنی کا کوئی ملازم تجارت نہیں کرسکتا۔ اگر کمپنی کی مرضی ہوتی کہ کوئی ملازم تجارت نہ کرے تو کمپنی نے جہاں کئی شرائط لکھیں ہیں وہاں یہ بھی لکھ سکتی تھی۔ نہ لکھنے سے ظاہر ہے کہ اپنی ہمت کے مطابق اپنے وقت میں تجارت کا کام کرسکتا ہے۔ گزشتہ دنوں کمپنی کا ایک ملازم ہندیا سے اپنے ساتھ کچھ سامان تجارت کی غرض سے لایا۔ چونکہ مسلمانوں میں حاسد بھی بہت ہوتے ہیں۔ کسی نے لیبر آفیسر کے پاس رپورٹ کردی کہ فلاں آدمی تجارت کرتا ہے۔ آفیسر نے بلاکر منع کیا کہ تجارت نہ کرو۔ لیبر آفیسر ایک چھوٹا آفیسر ہے۔ ممکن ہے اس نے اس خیال سے ڈالی دی ہو کہ مجھے ڈالی وغیرہ دے یا میرے بنگلہ آکر سلام کرے۔ کیونکہ ایگریمنٹ کی شرائط لکھنے والے بڑے بڑے آفیسر ہیں۔ انہوں نے تو تجارت کی ممانعت نہیں لکھی ...

شذرات

آگرہ کی موجودہ صورت حال

آگرہ سے جو تازہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ...

... بھی توقع کی جاسکتی ہے کہ آگرہ میں بہت جلد حسب معمول کاروبار شروع ہوجائے گا اور فرقہ وارانہ کشیدگی کے باعث ہر قوم اور ہر فرقہ کے باشندوں کی جو تباہی و بربادی ہو رہی تھی اس کا سلسلہ ختم ہوجائے گا۔ اب تک جو کچھ ہوچکا ...

آرتی اور نماز

کانگریس سے علیحدگی کا ارادہ ملتوی

گاندھی جی ورکنگ کمیٹی میں بیان دیں گے

واردھا ۱۰ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی اپنے آئندہ پروگرام اور کانگریس پالٹیکس کے بارے میں بیان دیں گے اس میں کانگریس آئین میں اہم تبدیلیاں کرنے کی تجاویز بھی شامل ہوں گی تاکہ کانگریس ایک موثر ستیہ گرہی انجمن بن جائے اور اس کے ساتھ یہ درخواست بھی ہوگی کہ اگر کانگریس اس کو منظور نہ کرے تو ان کو کانگریس پالٹیکس کی رہنمائی سے ریٹائر ہونے کی اجازت دی جائے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مہاتما گاندھی کے بیان کے بارے میں کانگریس ورکنگ کمیٹی ایک دم کوئی فیصلہ نہیں کرے گی جبکہ اپنی رائے کے ساتھ رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے اس کو شتہر کرے گی۔ مزید برآں ورکنگ کمیٹی گاندھی جی سے درخواست کرے گی کہ رائے عامہ معلوم ہونے سے قبل وہ کوئی کارروائی نہ کریں۔

جو کانگریسی اصحاب اس وقت واردھا میں جمع ہیں وہ گاندھی جی کو اس امر کی جانب راغب کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں کہ گاندھی جی کانگریس سے علیحدگی کے بارے میں کوئی فیصلہ نہ کریں۔ وہ توقع کرتے ہیں کہ ان کو اپنے مشن میں کامیابی ہوجائے گی۔

کانگریسی حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ گاندھی جی نے کچھ عرصہ کے واسطے اپنا فیصلہ ملتوی کرنا منظور کرلیا ہے۔

زلزلہ کی باقی کسر سیلاب نے نکالدی

بہار میں تباہی کا غیر مختتم سلسلہ

سیلاب زدہ رقبہ میں سمندر کا نظارہ

چھپرا ۱۰ ستمبر بابو راجندر پرشاد نے ایک اخباری نمائندہ سے کہا کہ زلزلہ سے جو کچھ بچ گیا تھا اس کی بربادی سیلاب نے پوری کردی۔ ڈگوارا سے چھپرا تک تمام رقبہ پانی سے لبریز ہے۔ تمام کھیتیاں پانی میں بہ گئیں اور جو گاؤں اس رقبہ میں موجود تھے وہ سب کے سب مٹی کا ڈھیر ہوگئے۔ اب ضرورت ہے کہ مکانوں کی تعمیر کی جائے ربیع کی فصل کے لئے تخم تقسیم کیا جائے اور مویشیوں کے چارہ کا انتظام کیا جائے۔ ہزاروں اشخاص بھوک سے پریشان ہیں اور سر چھپانے کے لئے بھی کوئی جگہ باقی نہیں ہے وہ کھلے آسمان کے نیچے اور کیچڑ کے اوپر سوتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ انجینئر سارن اطلاع دیتے ہیں کہ سڑکوں کی دوبارہ تعمیر اور مرمت کا کام شروع کردیا گیا ہے۔ بعض مقامات پر سڑک کی مرمت مکمل ہوچکی ہے۔

بھگواڑہ میں سکھ اور ہندوؤں کی خونریزی

مجمع پر لاٹھی چارج۔ فوج بلالی گئی

بھگواڑہ ۹ ستمبر۔ ریاست کپورتھلہ کے دس ہندو اور سکھ لیڈروں کا مقدمہ آج بھی مسموع ہوا۔ ان لیڈروں نے مقامی گوردوارہ میں تقریریں کیں تھیں ان میں سے تین ملزموں کو تین تین ماہ قید سخت اور ایک ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دیدی گئی۔ عدم ادائیگی کی صورت میں تین تین ماہ قید مزید بھگتنی ہوگی۔ باقی چھ ملزموں کو تین تین ماہ قید اور پانچ پانچ سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔ ایک کو بری کردیا گیا۔

جس وقت ملزموں کو جیل کی طرف لیجایا جانے لگا تو عورتوں، مردوں اور بچوں پر مشتمل ایک مجمع ان کے پیچھے ہو لیا۔ کسی شخص نے ایک پولیس افسر پر خاک پھینکدی جس کے بعد لاٹھی چارج کیا گیا جس سے دس اشخاص مجروح ہوگئے۔ حفظ ماتقدم کے طور پر فوجی دستہ بلا لیا گیا ہے۔

پولیس نے مشتعل ہجوم پر گولی چلادی

ترویندرم ۱۰ ستمبر کل جب کہ گوکل اشٹمی کے سلسلہ میں کوئلن میں ہندوؤں کا ایک جلوس گذر رہا تھا پولیس ایک مشتعل ہجوم پر گولی چلانے پر مجبور ہوگئی۔ واقعات اس طرح ہیں کہ جب کہ جلوس بازار اسٹریٹ میں ایک مقام پر پہنچا تو بہت سے لوگوں میں شری کرشن کی مورتی رکھی ہوئی تھی خبر پھینکے گئے۔ پتھروں کے گرنے ہی ہنگامہ مچ گیا اور صورت حالات قابو سے باہر ہوگئی۔ پولیس نے دو تین بار ہوائی فائر کئے اس کے بعد امن امان بحال ہوگیا پولیس کی گولی سے کوئی مجروح نہیں ہوا۔

انجن پھٹنے سے دو اشخاص ہلاک

رنگون ۱۰ ستمبر تناوائے کے باغی حلقہ میں ایک کارخانہ چاول کے انجن کا جوش دان دبا ... پھٹ گیا۔ نو قلی مجروح ہوئے جن میں سے پانچ کی حالت نہایت نازک ہے۔ جب زخمیوں کو ہسپتال بھیجا گیا تو دو قلی فوت ہوگئے۔

آٹھ اشخاص ہلاک تین سو گرفتار

ہڑتالیوں اور مزدوروں میں جنگ

میڈرڈ ۹ ستمبر۔ قانون آراضی کے خلاف احتجاج کرنے کی غرض سے ۲۴ گھنٹے کی عام ہڑتال کا جو اعلان کیا گیا تھا اس کے سلسلہ میں ہڑتالیوں اور پولیس کے درمیان خوب جنگ ہوئی جس میں آٹھ اشخاص ہلاک اور ۴۵ مجروح ہوئے۔ تین سو اشخاص کی گرفتاری عمل میں آئی ہے۔ شہر میں حالات حسب معمول پیدا ہوگئے ہیں لیکن حکومت کی مشکلات کے پیش نظر کابینہ کے مستعفی ہوجانے کے متعلق گفتگو کی جارہی ہے۔

فرانس اور اٹلی کی مصالحانہ گفتگو

لندن ۹ ستمبر۔ اٹلی اور فرانس میں دوستانہ گفتگو اس امر کی علامت ہے کہ ان دونوں ملکوں میں عنقریب ایک معاہدہ ہوجائے گا جس کے بعد دو اختلافات دور ہوجائیں گے جن کے سبب سے ان دونوں ملکوں کو آپس میں جدا کر رکھا ہے۔ اگرچہ سرکاری طور پر کسی متوقع معاہدہ کا انکار کیا جارہا ہے مگر دونوں حکومتوں میں اس معاملہ پر گفتگو ہو رہی ہے۔ گفتگو بیان کی سرحدات، بحری معاملات اور تیونس میں اطالویوں کے ساتھ سلوک کے نقاط پر ہو رہی ہے۔

آسٹریا کے وائس چانسلر پر قاتلانہ حملہ

وائنا ۱۰ ستمبر آسٹریا کے وائس چانسلر شاہزادہ اسٹار ہمبرگ پر قاتلانہ حملہ کی خبر موصول ہوئی ہے۔ حملہ آور نے آپ کے مکان نمبر پر گولی چلائی مگر حملہ کارگر ثابت نہ ہوا۔ اس حملہ کو ... جماعت کی طرف منسوب کیا جاتا ہے کیونکہ شہر میں اس کا آج کل بہت زور ہے۔

وسط جاپان میں تباہ کن آتشزدگی

مولانا شوکت علی اسمبلی کیلئے کھڑے نہیں ہوسکتے

سر یعقوب کا اعتراض تسلیم کرلیا گیا

مراد آباد ۱۰ ستمبر مسٹر تعریف سنگھ نے سر محمد یعقوب کی اس درخواست کا فیصلہ سنادیا ہے جس میں سر محمد یعقوب نے اعتراض کیا تھا کہ مولانا شوکت علی ریاست رامپور کے باشندے ہیں برطانوی ہند کے نہیں۔ اس لئے رائے دہندگان کی فہرست میں ان کے نام کی شرکت غلط ہے۔ عدالت نے اس اعتراض کو تسلیم کیا ہے اور قرار دیا ہے کہ مولانا شوکت علی برطانوی ہند کی اسمبلی کے رائے دہندہ نہیں ہوسکتے اور اسی بنا پر وہ اسمبلی کی ممبری کے لئے امیدوار بھی کھڑے نہیں ہوسکتے۔

انتخابات میں لڑنا زیادہ مفید ہوگا

نیشنلسٹ پارٹی کا کوئی امیدوار مضبوط نہیں ہے

واردھا ۱۰ ستمبر کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس آج ۹ بجے دن کو ہونے والا تھا لیکن آج چونکہ گاندھی جی کے مون برت کا دن ہے لہذا کل صبح تک کیلئے ملتوی کردیا گیا۔ ورکنگ کمیٹی اور پارلیمنٹری بورڈ کی مشترکہ اجلاس کی کارروائی کے متعلق آپ ایک بیان تیار کر رہے ہیں جو شام تک شائع ہوگا۔

تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا کہ جب پارلیمنٹری بورڈ اور نیشنلسٹ پارٹی نے اپنے اپنے امیدواروں کی فہرستوں کا مقابلہ کیا تو پارلیمنٹری بورڈ کے ارکان نے کہا کہ نیشنلسٹ پارٹی کا کوئی امیدوار اتنا مضبوط نہیں ہے کہ پارلیمنٹری بورڈ کے کسی امیدوار کا نام واپس لیا جائے جب گاندھی جی کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہی صورت ہے تو مجھے کوئی مشورہ دینا نہیں ہے اس طرح پر بحث ختم ہوگئی دونوں پارٹیوں کا خیال ہے کہ انتخابات لڑنا بہتر ہوگا کیونکہ اس سے ملک کی رائے عامہ کا اندازہ قائم ہوجائے گا کہ وہ کسے صحیح اور کسے غلطی پر سمجھتی ہے۔

بہار کے ایک موضع میں ہنگامہ

ایک لڑکی کی ہلاکت

پٹنہ ۱۰ ستمبر حاجی پور سے ایک سنسنی خیز بلوہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مظفر پور کے سیٹھ دوارکا پرشاد نے ایک شخص ... کے خلاف عدالت دیوانی سے ڈگری حاصل کرلی تھی جب قرق امین پولیس کے ہمراہ اس کا سامان قرق کرنے پہنچا تو اس نے ان پر حملہ کردیا۔ صورت حالات اچانک خطرناک ہوگئی اور بلوہ ہوگیا جس میں ایک لڑکی ہلاک ہوگئی بہت سی دوکانیں اور مکانات لوٹ لئے گئے۔ تفصیلات کا انتظار ہے۔

ایک شخص گولی سے اڑادیا گیا

... ایک شخص گولی سے اڑادیا گیا اور ڈاکو تقریباً تین ہزار روپیہ کا مال لوٹ لے گئے ...

پچاس مواضعات غرق آب ہوگئے

بے شمار مکانات منہدم

... سیلاب کے باعث ... سب ڈویژن کے شمالی اور شرقی حصہ میں پچاس مواضعات تباہ ہوگئے ہیں اور دس ہزار ایکڑ اراضی پانی میں ڈوب گئی ہے۔ بے شمار مکانات گرگئے ہیں اور ہزاروں مویشی بھوکے مر رہے ہیں۔ ... لوگوں کی حالت بہت خراب ہے۔

پندرہ ہزار میل کا پیدل سفر

لندن ۱۰ ستمبر ... نامی ایک چینی نوجوان جس کی عمر تقریباً ... سال ہوگی پیدل لندن پہنچا ہے اس نے اپنے وطن سے یہاں تک ۱۵ ہزار میل کا فاصلہ پیدل طے کیا ہے۔

بارہ عورتوں کے قاتل کو سزا

حیدرآباد دکن ۱۰ ستمبر سشن جج گلبرگہ کی عدالت سے ایک بڈھے کو جس ... کو سزائے موت ... ملاقوں میں مختلف اضلاع میں بارہ عورتوں کو قتل کیا تھا۔

دہلی میں افغانی سکوں کا کارخانہ

عدالت سے ملزم کو سزا

دہلی ۱۰ ستمبر۔ گذشتہ ماہ مارچ میں ایک شخص سندھی نامی جبر پکڑا سے گرفتار کیا گیا تھا۔ اس کے خلاف یہ الزام تھا کہ وہ افغانستان اور ایران کے جعلی سکہ جات بناتا ہے۔ اس سلسلہ میں سفیر کابل دو خاص آدمی اس معاملہ کی جانچ کے لئے مقرر کئے تھے اور انہی کی اطلاع پر سندھی گرفتار ہوا تھا۔ گرفتاری کے وقت تقریباً ۴ ہزار روپیہ تیار برآمد ہوا تھا اور اس کے علاوہ سکہ سازی کا بہت سا سامان جس میں معیبوں سے ٹھپے بھی موجود تھے برآمد ہوا تھا۔ اس ملزم کے خلاف رائے بہادر لالہ سنت رام مجسٹریٹ کے اجلاس میں مقدمہ زیر سماعت تھا۔ ملزم اس سے قبل بھی افغانی سکہ بنانے کے جرم میں سابق شاہ امان اللہ خان کے عہد میں سزایاب ہوچکا ہے۔ آج عدالت نے اپنا فیصلہ سنادیا ملزم کو سات سال قید سخت اور تین سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔ بصورت عدم ادائیگی ایک سال قید مزید بھگتنی ہوگی۔

چیف کمشنر دہلی کو قتل کی دھمکی

ملزم کو چھ ماہ قید کی سزا

دہلی ۱۰ ستمبر ... کلرک ایم۔ بی۔ ہائی سکول نئی دہلی کو اس الزام میں گرفتار کیا گیا تھا کہ اس نے مسٹر جے ان جی جانسن چیف کمشنر کے نام ایک چٹھی لکھی جس میں مار دینے کی دھمکی دی گئی۔ اس چٹھی پر دستخط آر کے ... تھے۔ آج مسٹر ... ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اجلاس میں یہ مقدمہ پیش ہوا۔ بعد سماعت ملزم کو ۶ ماہ قید سخت کی سزا دیدی گئی۔

تیلی واڑہ میں جھگڑا

دہلی ۱۰ ستمبر کل اتوار کی صبح کو تیلی واڑہ میں مسلمانوں کی دو جماعتوں میں ایک معمولی بات پر جھگڑا ہوگیا جس میں دو آدمی زخمی ہوئے۔ ایک کو زیادہ چوٹ آئی ہے۔

جھگڑا ایک لاری والے نوازش علی خاں اور یوسف و عبدالرحمن میں تھا۔ صبح کو اتفاق سے ان میں گالم گلوچ ہوئی۔ اور لڑائی ہونے لگی کہتے ہیں کہ چاقو بھی نکل آئے۔

ایک پر تکلف دعوت چاء

حکیم سید محمد مشتاق علی صاحب نے ایک ماہ کی طویل علالت کے بعد وطن سے واپسی پر صحتیابی کی خوشی میں اپنے احباب کو ایک پر تکلف چاء کی دعوت دی۔

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

دہلی ۱۰ ستمبر گندم شربتی ۱۵ سیر + گندم سرخ ۱۶ سیر + گندم سفید ۱۵ سیر + چنا ... سیر + جو ... سیر + باجرہ ... سیر + جوار ... سیر (فی روپیہ) ...

... گوشت بکری ... آنہ + مچھلی ... آنہ (فی سیر) سونا ... چاندی ... (فی سینکڑہ)

دار الحکومت

انجمن ضیاء الادب میں ایک دلچسپ مباحثہ

ناظم جمعیۃ علماء ہند اور دیگر اکابر کی شرکت

دہلی، جمعرات کی شب کو انجمن ضیاء الادب کے زیر اہتمام تیلی واڑہ میں لالہ دلیش بندھو گپتا کی زیر صدارت "ہندوستان کی آئندہ ترقی یورپ کی تقلید پر منحصر ہے" کے عنوان پر ایک پرلطف اور دلچسپ مباحثہ ہوا جس میں حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند اور مولانا محمد عظمت اللہ صاحب کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی حصہ لیا۔ مولانا احمد سعید صاحب اور مولانا عظمت اللہ صاحب نے تجویز کی پرزور مخالفت کی اور واقعات سے ثابت کیا کہ یورپ کی تقلید ہندوستان کی ترقی کیلئے کسی طرح ممد و معاون نہیں ہوسکتی۔ یورپ روحانیات میں تو کسی کی رہنمائی کرنے سے رہا کیونکہ وہ الحاد اور مادیت کی رو میں بہہ گیا ہے رہا مادی ترقی کا معاملہ تو یہ اس وقت حاصل ہوگا جب ہندوستان آزادی کی نعمت سے بہرہ اندوز ہوگا۔ غلامی کی زندگی میں غالب قوم کی تقلید احساس خودداری کو فنا کردیتی ہے۔ چند حضرات کی تقریروں کے بعد تجویز پر رائے شماری ہوئی جو کثرت رائے سے مسترد ہوگئی۔

آخر میں جناب صدر نے تجویز کے ایک پہلو کی تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم یورپ سے دنیاوی ترقی کے سلسلہ میں بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ صدر صاحب نے اعداد و شمار پیش کرکے اس مسئلہ پر مزید روشنی ڈالی اور حاضرین و مقررین کے شکریہ کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

برقعہ پوش پٹھان گرفتار

پستول۔ کارتوس اور بارود برآمد

دہلی ۱۰ ستمبر۔ شہر میں عام طور سے یہ افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ مسٹر گلال چند ایڈوکیٹ کے قتل کو ایک ماہ سے زائد عرصہ گزر گیا۔ مگر دہلی پولیس اور سی، آئی، ڈی اس قتل کا سراغ لگانے میں ناکام رہی۔ مگر تحقیقات سے یہ معلوم ہوا ہے کہ پولیس ابھی تک پوری جستجو سے اس سلسلہ میں کام کر رہی ہے۔ مسٹر ولیس برابر پوری توجہ دے رہے ہیں۔ چنانچہ کل شام کو ۷ بجے کے قریب اس سلسلہ میں رامپور کے ایک پٹھان ... کے مکان کی بارہ ہندو راؤ میں تلاشی لی گئی۔ پولیس کو ایک دیسی ساخت کا پستول، چند کارتوس اور کچھ بارود اس تلاشی میں ملا۔

ایک دلچسپ واقعہ اس سلسلہ میں ظاہر ہوا ہے کہ ملزم ... برقعہ اوڑھے کھڑا تھا اور پولیس کو یہ دھوکا دیکر باہر نکلنا چاہتا تھا کہ وہ عورت ہے۔ مگر پولیس افسر کو اس پر شبہ ہوگیا اور دیکھنے پر معلوم ہوا کہ برقعہ میں عورت کی بجائے مرد ہے اور وہی ملزم ہے۔ چنانچہ ... کو گرفتار کرلیا گیا۔

خالدہ ادیب عدنان دہلی میں

جامعہ اسلامیہ میں تقریروں کا سلسلہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ میں ممالک اسلامیہ کے ارباب کمال اور مدبرین کی تقریروں کا یہ سلسلہ کئی سال سے قائم کیا گیا ہے اور جس کے ضمن میں ہز ایکسلنسی رؤف بے اور ڈاکٹر ... کی ناصلانہ تقریریں مسلمانوں میں پوری اہمیت حاصل کرچکی ہیں۔ اس سلسلہ میں آئندہ سال کیلئے خالدہ ادیب عدنان نے دہلی تشریف لاکر جامعہ ملیہ دہلی میں تقریر کرنا منظور کرلیا ہے۔ لیکچروں کی تعداد ۸ ہوگی جو ترکی کی گزشتہ تین صدی کی تاریخ پر مشتمل ہوں گے اور جن میں ترکی تہذیب، تہذیبی افکار اور شرق و مغرب پر ہمہ گیر تبصرے ہوں گے۔

دہلی میں سرحدی رہنماؤں کی تشریف آوری

صدر جمعیۃ علماء ہند سے تبادلہ خیالات

دہلی ۱۰ ستمبر پرسوں خان سعد اللہ خاں جنرل سکریٹری کانگریس کمیٹی صوبہ سرحد، خان غلام محمد خاں رکن ورکنگ کمیٹی صوبہ کانگریس و رکن آل انڈیا کانگریس کمیٹی و خان سرفراز خاں نائب صدر صوبہ کانگریس، علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند سے ملاقات کرنے کے لئے دفتر جمعیۃ علماء ہند میں تشریف لائے۔ چونکہ حضرت علامہ دفتر میں موجود نہ تھے اسلئے یہ تمام سرحدی بزرگ موصوف کے دولتکدہ پر تشریف لے گئے جہاں ان سب حضرات نے حضرت مفتی صاحب سے مسائل حاضرہ اور سیاسیات موجودہ پر تبادلہ خیالات فرمایا اور شام کو فرنٹیر ایکسپریس سے واردھا تشریف لے گئے۔

ان مذکورہ سرحدی بزرگوں کو سرحدی صوبہ کے پارلیمنٹری بورڈ نے ڈاکٹر خان برادر خان عبدالغفار خاں کی خدمت میں اس لئے بھیجا ہے کہ وہ موصوف کو سرحد کی طرف سے اسمبلی کے لئے بطور امیدوار کھڑے ہونے پر آمادہ کریں۔ واردھا میں اس موضوع پر یہ حضرات ڈاکٹر صاحب سے گفتگو کریں گے۔

پلول میں مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی کا ورود

اصلاحی تقاریر اور مسجد کا سنگ بنیاد

دہلی ۱۰ ستمبر حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی مسلمانوں کی استدعا پر پلول تشریف لے گئے تھے۔ آپ نے وہاں تین روز قیام فرمایا دوران قیام میں موصوف کی دو تین تقریریں بھی ہوئیں جن کا مسلمانوں پر خاص اثر ہوا۔ ... مسجد ... مسلمانوں کو سخت تکلیف ہوتی تھی آخر وہاں مسجد کی تعمیر شروع کی گئی اور حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب نے اپنے دست مبارک سے اس کا سنگ بنیاد رکھا ...

پلول کے ہسپتال سے مفسد ڈاکٹر کا تبادلہ

معلوم ہوا ہے کہ پلول کے ہسپتال کے ہندو ڈاکٹر ... کو گورنمنٹ نے ... کسی دوسری جگہ تبادلہ کردیا گیا ہے ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۳ رجمادی الثانی ۱۳۵۳ھ ہجری

مالوی جی کی ایک اور ناکامی

واردھا میں کانگریس کے فیصلے

شذرات

حوادث و احکام

ہندو مہاسبھا کا مینی فیسٹو

شریعت کانفرنس صوبہ سرحد

کانگریس سے علیحدگی کا ارادہ ملتوی

گاندھی جی ورکنگ کمیٹی میں بیان دیں گے

وارد ھا ۱۰ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی اپنے آیندہ پروگرام اور کانگریس پالیٹکس کے بارے میں بیان دیں گے اس میں کانگریس آئین میں اہم تبدیلیاں کرنے کی تجاویز بھی شامل ہوں گی تاکہ کانگریس ایک ہو فرستیہ آگری انجمن بن جائے اور اس کے ساتھ یہ درخواست بھی ہوگی کہ اگر کانگریس اس کو منظور نہ کرے تو ان کو کانگریس پالیٹکس کی رہنمائی سے ریٹائر ہونے کی اجازت دی جائے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مہاتما گاندھی کے بیان کے بارے میں کانگریس ورکنگ کمیٹی ایک دم کوئی فیصلہ نہیں کرے گی جبکہ اپنی رائے کے ساتھ رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے اس کو مشتہر کرے گی۔ مزید براں ورکنگ کمیٹی گاندھی جی سے درخواست کرے گی کہ رائے عامہ معلوم ہونے سے قبل وہ کوئی کارروائی نہ کریں۔

جو کانگریسی اصحاب اس وقت واردھا میں جمع ہیں وہ گاندھی جی کو اس امر کی جانب راغب کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں کہ گاندھی جی کانگریس سے علیحدگی کے بارے میں کوئی فیصلہ نہ کریں۔

زلزلہ کی باقی کسر سیلاب نے نکالدی

بہار میں تباہی کا غیر مختتم سلسلہ

سیلاب زدہ رقبہ میں سمندر کا نظارہ

چھپرا ۱۰ ستمبر بابو راجندر پرشاد نے ایک اخباری نمائندہ سے کہا کہ زلزلہ سے جو کچھ بچ گیا تھا اس کی بربادی سیلاب نے پوری کردی۔ ڈگوارا سے چھپرا تک تمام رقبہ پانی سے لبریز ہے تمام کھیتیاں پانی میں بہ گئیں اور جو گائیں اس رقبہ میں موجود تھے وہ سب کے سب مٹی کا ڈھیر ہو گئے۔ اب ضرورت ہے کہ مکانوں کی تعمیر کی جائے ربیع کی فصل کے لئے تخم تقسیم کیا جائے اور مویشیوں کے چارہ کا انتظام کیا جائے۔ ہزاروں اشخاص بھوک سے پریشان ہیں اور سر چھپانے کے لئے بھی کوئی جگہ باقی نہیں ہے وہ کھلے آسمان کے نیچے اور کیچڑ کے اوپر سوتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ انجینئر سارن اطلاع دیتے ہیں کہ سڑکوں کی دوبارہ تعمیر اور مرمت کا کام شروع کردیا گیا ہے۔ بعض مقامات پر سڑک کی درستی مکمل ہو چکی ہے۔

دار الحکومت

انجمن ضیاء الادب میں ایک دلچسپ مباحثہ

ناظم جمعیۃ علماء ہند اور دیگر اکابر کی شرکت

دہلی میں افغانی سکوں کا کارخانہ

عدالت سے ملزم کو سزا

مولانا شوکت علی اسمبلی کیلئے کھڑے نہیں ہوسکتے

سر یعقوب کا اعتراض تسلیم کرلیا گیا

انتخابات میں لڑنا زیادہ مفید ہوگا

نیشنلسٹ پارٹی کا کوئی امیدوار مضبوط نہیں ہے

برقعہ پوش پٹھان گرفتار

پستول، کارتوس اور بارود برآمد

چیف کمشنر دہلی کو قتل کی دھمکی

ملزم کو چھ ماہ قید کی سزا

خالدہ ادیب عنان دہلی میں

جامعہ اسلامیہ میں تقریروں کا سلسلہ

تیلی واڑہ میں جھگڑا

بہار کے ایک موضع میں ہنگامہ

ایک لڑکی کی ہلاکت

ایک پر تکلف دعوت چاء

دہلی میں سرحدی رہنماؤں کی تشریف آوری

صدر جمعیۃ علماء ہند سے تبادلۂ خیالات

ایک شخص گولی سے اڑا دیا گیا

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

پچاس مواضعات غرق آب ہوگئے

بے شمار مکانات منہدم

پلول میں مولانا احمد سعید صاحب کا ورود

اصلاحی تقاریر اور مسجد کا سنگ بنیاد

پندرہ ہزار میل کا پیدل سفر

پلول کے ہسپتال میں ڈاکٹر کا تبادلہ

بارہ عورتوں کے قاتل کو سزا

پھگواڑہ میں سکھ اور ہندوؤں کو سزائیں

مجمع پر لاٹھی چارج۔ فوج بلالی گئی

پولیس نے مشتعل ہجوم پر گولی چلادی

انجن پھٹنے سے دو اشخاص ہلاک

آٹھ اشخاص ہلاک تین سو گرفتار

ہڑتالیوں اور مزدوروں میں جنگ

فرانس اور اٹلی کی مصالحانہ گفتگو

آسٹریا کے وائس چانسلر پر قاتلانہ حملہ

وسط جاپان میں تباہ کن آتشزدگی

پنڈت مالویہ اور کانگریسی کارکنوں کی گفتگو فیل ہوگئی

نشستوں کے بارہ میں کانگریس کی پیشکش نامنظور

معرکۂ انتخابات میں کانگریس اور نیشنلسٹ پارٹی کی جنگ ہوگی

داروہا گنج ۹ ستمبر۔ بارہ گھنٹہ کی مشترکہ اور طویل گفتگو میں پنڈت مالویہ اور مسٹر اینے ایک طرف تھے اور گاندھی جی، مسٹر پٹیل، ڈاکٹر راجندر پرشاد، مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی، حضرت مولانا ابوالکلام آزاد دوسری طرف۔ معلوم ہوا ہے کہ اسمبلی کے انتخاب کیلئے امیدواروں کے سلسلہ میں جو گفتگو ہوئی اس میں بھی اتفاق نہ ہوسکا اور معاملہ وہیں کا وہیں رہا جہاں چند روز پہلے تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ پارلیمنٹری بورڈ پنڈت مالویہ کو اسمبلی کی دس نشستیں دینے کیلئے تیار ہے مگر پنڈت جی زیادہ نشستوں کے طالب ہیں۔ مزید براں پنڈت مالویہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس پر زور دے رہے ہیں کیونکہ ان کے خیال میں فرقہ وارانہ جیسے اہم مسئلہ کا کانگریس ورکنگ کمیٹی فیصلہ نہیں کرسکتی۔ اس قسم کے فیصلہ کا حق صرف آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو حاصل ہے۔ صدر کانگریس نے پنڈت مالویہ سے کہا کہ اگر آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کی تائید کردی تو کیا وہ اس کو تسلیم کرکے اپنی نیشنلسٹ پارٹی سے دستبردار ہو جائیں گے؟ پنڈت مالویہ اس سوال کا کوئی قطعی جواب نہ دے سکے۔ ورکنگ کمیٹی کا ارادہ تھا کہ وہ دسمبر تک کانگریس کے اجلاس کو ملتوی کردے۔ کیونکہ انتخاب کا زمانہ بالکل قریب آگیا ہے مگر آخر فیصلہ یہی ہوا کہ اجلاس کو دسمبر تک ملتوی نہیں کیا جاسکتا کیونکہ تمام انتظامات مکمل ہوچکے ہیں۔

واردھا ۵ ستمبر آخری اطلاع مظہر ہے کہ آج شام کو پارلیمنٹری بورڈ اور پنڈت مالویہ کی نیشنلسٹ پارٹی میں تصفیہ کی تمام کوششیں فیل ہوگئیں اور گفتگوئے مصالحت ناکامی کے بعد ختم ہوگئی۔ پارلیمنٹری بورڈ اور ورکنگ کمیٹی کے مشترکہ اجلاس میں مختلف تجاویز پر غور کیا گیا لیکن چونکہ فریقین اپنی اپنی آراء پر اڑے رہے اس لئے مصالحت کے تمام امکانات ختم ہوگئے۔ پنڈت مالویہ کی درخواست پر کہ فرقہ وارانہ حل کیلئے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس طلب کیا جائے یہ فیصلہ ہوا کہ چونکہ انتخاب کا زمانہ قریب آگیا ہے اس لئے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس فوری طلب نہیں کیا جاسکتا۔ یہ فیصلہ ہوگیا ہے کہ مالویہ جی کی پارٹی کو اپنی حالت پر رہنے دیا جائے اور فریقین کو انتخاب میں جنگ کرنے کے لئے چھوڑ دیا جائے۔ ایک سرکردہ ممبر نے کہا "ہم آخر تک جنگ کریں گے"۔

نصف شب میں امریکن جہاز میں خوفناک آتشزدگی

دو سو اشخاص آگ اور سمندر کی نذر ہوگئے

رات کی تاریکی میں سمندر کے اندر قہر آلہی کا نظارہ

نیوجرسی ۹ ستمبر۔ ہفتہ کو نصف شب میں نیوجرسی کے ساحل سے کچھ فاصلہ پر ایک امریکن جہاز "مورو کاسل" میں آگ لگ گئی جس سے بہت سی جانوں کا اتلاف ہوا۔ مسافروں کو بچانے کی انتہائی کوشش کی گئی مگر پھر بھی بہت سے لوگ ہلاک ہوگئے۔ جہاز کے مالکوں نے اعلان کیا ہے کہ جہاز پر ۵۵۸ مسافر سوار تھے جن میں سے ۳۲۳ مسافر اور جہاز کے ملازم بچا لئے گئے۔ اموات کے تخمینہ میں اختلاف ہے تاہم یہ مسلم ہے کہ ۱۱۰ اشخاص کو سمندر سے نکالا گیا۔ جس وقت لوگوں کو سمندر سے نکالا جارہا تھا تو اس وقت تین شارک مچھلیاں بھی نظر آئیں۔

ایک کشتی "ڈواسن" نے ایک عورت اور سات مردوں کو بچا لیا مگر کنارہ پہونچنے تک وہ سب مرگئے۔ مختلف کشتیوں نے جانوں کو بچانے کی پوری کوشش کی۔ ایک ہوا باز نے اس نازک موقعہ پر بڑی زبردست امداد پہونچائی۔ اس جہاز میں نائب صدر کو ... جہاز "مورو کاسل" کا بیمہ ہوچکا تھا۔ اس کے نقصان کا اندازہ لگایا جارہا ہے جہاز کا بیمہ ... کی طرف سے ادا کردئے جائیں گے۔

امریکہ میں ۵ لاکھ مزدوروں کی ہڑتال

پولیس اور ہڑتالیوں میں جنگ

نیویارک، ستمبر۔ پارچہ بافوں کی ہڑتال نے اب بہت زیادہ نازک صورت اختیار کرلی ہے۔ ہڑتال کمیٹی نہایت ثابت قدمی سے ہڑتال پر قائم ہے۔ اس وقت تک آزادانہ اندازہ کے مطابق ... مزدور ہڑتال پر ہیں لیکن ہڑتال کمیٹی ان کی تعداد ۴ لاکھ کے قریب بتاتی ہے۔ نیویارک کی زنانہ کپڑے تیار کرنے والے مزدوروں کی انجمن نے بھی ہڑتال میں شریک ہونے کا فیصلہ کردیا ہے جس کی وجہ سے ہڑتالیوں کی تعداد میں فوراً پچاس ہزار کا اضافہ ہوجائے گا اور بالآخر ۵ لاکھ تک تعداد پہنچ جائے گی۔

مزدوروں کے تمام علاقوں میں زبردست سنسنی پھیلی ہوئی ہے اور کپڑا کانٹے سے لیس مسلح "قومی محافظ" ہر نازک مقام پر متعینات ہیں تاکہ تشدد کا پہلا اشارہ ہوتے ہی مداخلت کی جاسکے۔

مشاعرہ

گوری دیوی تاحال مسلمان ہے

دو ریلوے ٹرینوں کا تصادم

کمانڈر انچیف نے الفاظ واپس لے لئے

شملہ، ستمبر۔ کل کونسل آف سٹیٹ میں آرمی بل گرما گرم مباحثہ کے بعد منظور ہوگیا۔ کمانڈر انچیف نے غیر مشروط طور پر وہ الفاظ واپس لے لئے جو انہوں نے کل ممبران کونسل کے خلاف استعمال کئے تھے اور انہوں نے اس امر کا اقبال کیا کہ ممبران کونسل کو حکومت کی پالیسی پر نکتہ چینی کرنے کا حق حاصل ہے۔

تین بھائیوں کو سزائے موت

کسانوں کے مصائب کس طرح دور ہوسکتے ہیں

سردار پٹیل کی تقریر

ہندوستان میں براڈکاسٹ اسٹیشنوں کا جال

دہشت انگیزی کو روکنے کی نئی تجویز

کانگریس نیشنلسٹ پارٹی کا قیام غلط ہے

مولانا ابوالکلام آزاد کا بیان

کلکتہ، ستمبر۔ مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگریسی پارلیمنٹری بورڈ نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے:۔

دو ہوائی جہازوں کی ٹکر

تین افراد ہلاک۔ گرجا منہدم

سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ

عدالت نہیں پاگلوں کی مجلس ہے

انگریز کسان لاری کے آگے لیٹ گئے

بھاگلپور میں مسلم لیڈروں کی گرفتاری

راجہ بھاولپور کی ... نکل جانے کا حکم

مصیبت زدہ زلزلہ وسیلاب کی دردناک حالت

اصلاح حال کیلئے تعمیری کاموں کی ضرورت

امارت شرعیہ بہار کی عملی سرگرمیاں

زلزلہ کے بعد وسط مارچ سے اگست تک امارت کیمپ مولانگر دھفانہ پوری ضلع مظفر پور) کی طرف سے ریلیف کے کاموں کو انجام دیتا رہا، ان کی رپورٹیں علاقہ کے حق بین حضرات اخباری دنیا میں شائع کرکے پبلک کے پیش نظر کرچکے ہیں۔

زلزلہ کے مصائب و آلام ہنوز بیچارے مصیبت زدہ کو سنبھالے ہوئے تھے اور ابھی تک ان کے زخم ہائے جان گسل اندمال پذیر بھی نہ ہونے پائے تھے کہ یکایک ایک دوسری مصیبت قیامت خیز سیلاب کی علاقہ کے اکثر حصوں پر اپنا دست ظلم دراز کیا اور ان کے دامان صبر وشکیب کی دھجیاں ...

علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی زیر صدارت شریعت کانفرنس کا اجلاس

سرحد میں شریعت پرور علماء کی مساعی جمیلہ

استقبالیہ کمیٹی کی اہم قراردادیں

آج مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۳۴ء بروز اتوار ۸ بجے صبح استقبالیہ کمیٹی شریعت کانفرنس کی مجلس عاملہ کا اجلاس زیر صدارت جناب ارباب عبدالرحمن خان صاحب ایم۔ ایل۔ سی صدر استقبالیہ کمیٹی منعقد ہوا جس میں حسب ذیل تجاویز بالاتفاق رائے پاس ہوئیں:۔

(۱) کانفرنس کی صدارت کے لئے سکریٹری استقبالیہ عبدالقیوم صاحب نے علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کا اسم گرامی پیش کیا چنانچہ بالاتفاق رائے منظور ہوا۔

(۲) نائب سکریٹری کیلئے سکریٹری اعلیٰ نے چار نام پیش کئے۔ مولوی حکیم نفع حق صاحب۔ خان میر ہلالی صاحب الٰہی بخش سوداگر چوب۔ رحیم بخش غزنوی چنانچہ یہ حضرات منظور کئے گئے۔

عالمگیر کانفرنس

محمد یعقوب سکریٹری انجمن (خدام الصفار)

روس، مجلس اقوام میں داخل ہوگا؟

لندن۔ جمعیۃ اقوام میں روس کے داخلہ کا امکان بہت زیادہ ہوگیا ہے اور مستقبل قریب میں باضابطہ اعلان ہوجانے کی توقع ہے معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ فرانس۔ اٹلی کی حکومتوں نے اپنے نمائندوں کو ہدایت کی ...

منچوکو میں روسی اخبار کا داخلہ بند

قونصل جنرل روس کی درخواست مسترد

ٹوکیو۔ سلاطین سوویٹ قونصل جنرل ہارین نے خلیہ غیر ملکی امور سے نمائندہ مقیم ہارین کو اس امر کا احتجاج نامہ بھیجا ہے کہ مانچوکیو میں ۸ روسی اخبارات پر عائد کردہ پابندیوں کو دور کردینا چاہئے۔

قونصل جنرل نے اس امر کی درخواست دی تھی کہ اخبارات کو مانچوکیو میں داخل ہونے کی اجازت دے دی جائے۔ اس درخواست کو واضح الفاظ میں مسترد کردیا گیا اور وجہ یہ بیان کی گئی کہ این۔ ایم۔ آر سوویٹ حکومت کا سرکاری اخبار نہیں۔ اس لئے قونصل جنرل کے علاوہ اور کسی دفتر یا شخص کو یہ اخبارات حاصل کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

سیلون میں برطانوی مال کا بائیکاٹ

اسٹیٹ کونسل کے ممبران کی حمایت

کولمبو۔ برطانوی مال کی درآمد کی مقدار کے متعلق سیلون میں کئی ہفتوں سے احتجاج کیا جارہا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک کو ٹا پروٹسٹ کمیٹی مقرر کی گئی ہے اس کمیٹی نے اپنے ایک اہم اجلاس میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ برطانوی مال کے بائیکاٹ کی تحریک شروع کرنے کی غرض ... میں ایک پبلک جلسہ منعقد کیا جائے۔ اس مال میں مندرجہ ذیل اشیاء شامل کی گئی ہیں:۔

سوتی کپڑا۔ شراب۔ سپرٹ۔ سگار۔ سگریٹ اور تمباکو۔ جن اشخاص نے بائیکاٹ کی تحریک میں امداد دینے پر اظہار رضامندی کیا ہے ان میں سٹیٹ کونسل کے بہت سے ممبر اور سیلون کے کئی دیگر سرکردہ اصحاب شامل ہیں۔

ہوائی جہاز کی رفتار ۳۰۶ میل فی گھنٹہ

ریکارڈ مات کرنے کے بعد ہواباز ہلاک

کلونیڈ۔ مسٹر ڈگلس ڈاوس نے ہوائی جہاز کی دنیا میں تیز رفتاری کا ریکارڈ مات کردیا۔ آپ نے ... ۳۰۶ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے جہاز چلایا لیکن بدقسمتی سے ہواباز موصوف ریکارڈ مات کرنے کے بعد جہاز کے ٹوٹ جانے سے ہلاک ہوگئے جس جگہ جہاز کو حادثہ پیش آیا وہاں سے آٹھ میل کے فاصلہ پر متوفی کی لاش پائی گئی۔

محبوب عاشق کے قدموں پر

ہدیہ عمل تین روپے کی بجائے سوا روپیہ اس عظیم عنایت سے فائدہ اٹھائیے
عمل الاسفلی
عمل علوی
... ملنے کا پتہ۔ فضل شاہ عامل گلی راجان دہلی

بے مثل مجربات وبے نظیر تصنیفات

حکیم محمد نصیح الزماں اثر شہر پریلی متصل سنہری مسجد

موتیابند

موتیا بند اور کمزوری نگاہ کا بنیادی علاج اپریشن کی ضرورت نہیں
Haryasram
Panchpota (Bengal)

سائنس جدید میں حیرت انگیز اضافہ

Experimental Department
Rejuvenation
Tide Oil
Tide Pills

مہرونڈہ فارمیسی مہرونڈہ الہ آباد
MAHRONDA PHARMACY
P.O. Mahronda (Allahabad)

کار آمد

پنڈت جھبیر پال شرما مالک سکھ سنچار کمپنی متھرا سے طلب کیجئے

بے اولادوں کو مژدہ

دوا خانہ مجربات عجائبہ جنگپورہ دہلی

سفید بالوں کو دائمی سیاہ رنگت پر لانے والا
بال سیاہ تیل
اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

اے۔ شیر اینڈ کمپنی جالندھر شہر (پنجاب)

منتخب منبا کو خوردنی زردہ۔ قوام۔ گولی

احمد حسین وحسین اللہ حسین تاجر تمباکو خوردنی لکھنؤ

شرطیہ علاج

جریان، پرمیہ، احتلام، کمزوری، سستی، نامردی کا
پرمیہانتک گولیاں
طلاء اکسیر
المشتہر منیجر بال جیون کار یالیہ علی گڑھ شہر یوپی

فوراً ضرورت ہے

Manager The Milton House P. Box No 6837 Barra Bazar Calcutta

کاتب

ضرورت ہے، چند نہایت اچھے خوشنویسوں کی۔ ملازمت یا اجرت دونوں صورتوں میں کام دیا جاسکتا ہے نمونہ کتابت بھیجئے یا بہتر ہے کہ خود دفتر میں تشریف لاکر گفتگو کرلیجئے۔

منیجر مکتبہ جامعہ قرولباغ دہلی

تارکا پتہ:- "الجمعیۃ" دہلی

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی۔اے) معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم پنجشنبہ ۹ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ ہجری مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۰

جلوۂ گاہِ طور

ادا جو آئے وہ سب بےعیب بےقصور آئے
زمانے تک تری گلیوں کی خاک چھانی ہے
کسی کی مست خرامی کا واہ کیا کہنا
عجیب چیز ہے، میخانۂ تصوّر بھی
وہیں سے ہم کو ملا ہے سکونِ دل، کیا کیا
مری طرف سے بھی اے کاروانِ شوق سلام

خدا وہ دن نہ کرے، آپ کو غرور آئے
مری نگاہ میں کیا جلوہ گاہِ طور آئے
کہ جیسے حافظِ شیراز چور چور آئے
یہاں سے ہوش میں پہنچے، وہاں سے چور آئے
جہاں سے ہو کے بہت لوگ ناصبور آئے
کہیں جو راہِ طلب میں مقامِ طور آئے

ہزار بار لکھے تو، بہار نامۂ شوق
ترے بلائے جگرؔ! آئے وہ ضرور آئے

(از جناب جگر مراد آبادی)

دلچسپ حقائق و معلومات

[illegible]

(سرفراز)

معاصرین کے افکار و آراء

[illegible]

تلواروں کی فتح

[illegible]

کچھ سوچو، کچھ سمجھو، کچھ عمل کرو!

[illegible]

ضروری گزارش

[illegible]

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق۔ یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کے لئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے اور دوسروں کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اسطرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون سا اسکے حجم اور اسکی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے، تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جا سکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ علاوہ محصولڈاک۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس یا بیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائے گا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑے گا۔ اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol. xx No 13. DELHI THURSDAY, SEPTEMBER 13, 1934. PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید — [illegible] — سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی — قبول اسلام — [illegible] — منیجر الجمعیۃ دہلی

اہلِ بلوچستان کے مطالبات

یہ مسئلہ کمیونل ایوارڈ سے زیادہ اہم ہے

[illegible]

رواجی قوانین کو بروئے شریعت و عدالت ترمیم کیا جائے۔

(۱) محکمہ پولیس بدستور چیف کمشنر کے ماتحت ہو البتہ شاہی جرگہ کو اس کے طرز عمل پر جرح و تعدیل کا حق دیا جائے۔

(۷) تقریر و تحریر کی وہی آزادی ہو جو ہندوستان کے دوسرے صوبہ جات میں ہے۔

یہ ہیں وہ اصلاحات جو بلوچستان اینڈ آل انڈیا بلوچ کانفرنس چاہتی ہے ان پر جو رقم خرچ ہو گی وہ ہر صاحب نظر خود دیکھے میں مسلم جماعتوں یونٹی بورڈ، مسلم لیگ، مسلم کانفرنس، احرار اسلام، جمعیت علمائے ہند سے ضرور کہوں گا کہ یہ مسئلہ کمیونل ایوارڈ سے زیادہ اہم ہے اور زیادہ اہتمام کا مستحق ہے۔

(محمد مبین عنقا سکریٹری نشر و اشاعت)

مسلم جاٹوں میں تعلیم کی اشاعت

[illegible]

عظیم الشان تعزیتی مشاعرہ

[illegible]

تپہ:- قمر کانپوری۔ سکریٹری بزم مینائی
ناگپاڑہ۔ بلاسس روڈ۔ روشن بلڈنگ۔ بمبئی ۸

شعبہ تبلیغ مجلس احرار اسلام ہند کی مساعی

[illegible]

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نادر ہے حنا شدہ طلائی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو عطر ہے نادر تفسیر کا مثل ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، موضح القرآن، ثعالبی، مسند حاکم، ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، مسند بزاز، مسند امام احمد، اسباب شان نزول از جلال الدین سیوطی اور تمام کتب احادیث اور جن میں تمام احکام قرآن و مسائل، قصص تاریخ حکایات ظاہری و باطنی اشارات غرضیکہ تفسیر کی جو مابہ الامتیاز خصوصیات ہو سکتی ہیں وہ سب اس کے حاشیہ پر موجود ہیں نیز اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے جس کے پانچ حصہ ہیں اول حضرت آدم سے لیکر تمام پیغمبروں کی سوانحعمریاں اور ان کی تمام لڑائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپکے خلاف انجام دی تفصیل درآپکے وہ تمام خطوط مع ترجمہ درج ہیں جو آپکے اس زمانہ کے فرمانرواؤں کے نام رائے دعوت اسلام روانہ ہوئے تھے بعد میں خلفاء راشدین کے کامل حالات ہیں حصہ دوم میں فضائل القرآن و اسرار حصہ سوم میں خاندان نقشبندیہ قادریہ و سہروردیہ اور چشتیہ کے بزرگوں کے مخفی اعمال قرآن و خواص جملہ سورتوں اور آیتوں اور پورے قرآن کے تعویذ ہیں اور تعبیر خواب اور ترکیب فالنامہ کے ساتھ درج ہیں پانچویں حصہ میں قرأت کا بیان اور قاعدے سائز ۲۰×۲۶/۸ صفحات ۹۲۸ رعایتی ہدیہ مجلد چرمی ہے محصول ڈاک عہ نمبر منی آرڈر ۲ر

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہے

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہو گئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔اے علیگ بریلوی جس میں

آنریبل سر سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔پی۔ کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم اے مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۲۶/۸ کاغذ چکنا، چمکدار، کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ ہاف ٹون کی چھپی ہوئی نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت تین روپے (سے)

المشتہر:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی۔ علمی۔ اخلاقی و تبلیغی معلومات ذخیرہ

مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپ کو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہو جائے گا۔

صحائف رحمانی کے ۲۴ نمبر جن میں قرآن و حدیث واقعات اور خود مرزا کے الہامات قادیانی دروغ گوئی کی پول کھولی گئی ہے مکمل سٹ للعہ
دین مرزا کفر خالص ہے کے دیکھنے سے آپ کو مرزائیوں کے کفر و ارتداد کا پورا پتہ چل جائے گا۔ قیمت ار
نامہ حقانی در کذب قادیانی کے مطالعہ سے آپ قادیانیوں کے مکر و فریب سے واقف ہو جائیں گے۔ قیمت ۵ر
اطلاع رحمانی۔ میں ان سو سوالوں کا جواب ہے جو امر یکیہ والوں نے احمدی تبلیغ کے اثر سے کئے تھے قابل دید ہے قیمت ۸ر
دوسری شہادت آسمانی۔ میں بتایا گیا ہے کہ مرزا کی بیان کردہ علامات ہرگز امام مہدی کا نشان نہیں ہو سکتیں قیمت ۷ر
ہدیہ عثمانیہ۔ میں صحیفہ آصفیہ اور اس کے مصنف کی حالت کو آفتاب کی طرح روشن کرکے دکھایا ہے۔ قیمت ۷ر
انوار ایمانی۔ میں عبدالماجد قادیانی کی کذب بیانی کا صحیح نقشہ ہے۔ قیمت ۷ر
حقیقۃ المسیح۔ میں سچے مسیح کی علامات اور مسیح کاذب کی حالت کو روشن کرکے دکھایا ہے قیمت ۷ر
آئینہ کمالات مرزا۔ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشینگوئیاں اور الہامات کا صریح غلط ثابت کیا گیا ہے قیمت ۳ر
مسیح قادیان کی حالت کا بیان کے دیکھنے سے قادیانیوں کی حقیقت کا پورا نقشہ سامنے آجاتا ہے۔ قیمت ۳ر
معیار صداقت سے مرزا صاحب کا خود اپنے بیان سے کاذب ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ار
معیار المسیح۔ میں جن آیتوں سے مرزا کی صداقت ثابت کی جاتی ہے ان ہی سے مرزا کا کاذب ہونا ثابت کیا ہے قیمت ۳ر
حقیقت رسائل اعجازیہ۔ میں بیدرہ دلیلوں سے مرزا قادیانی کے دعوی اعجاز کو باطل ثابت کیا ہے قیمت ۷ر
ختم نبوت فی القرآن فی الحدیث و الآثار میں قرآن و حدیث کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا عہر

حیات محمود اسیر مالٹا۔ حالات سفر و اسارت مالٹا حضرت شیخ الہند مرتبہ حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی قیمت ۱۲ر
علم الکلام۔ مصنفہ مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی جس میں اسلام کی صداقت وجود باری ملائکہ وغیرہ کا مفصل بیان ہے قیمت ۱۲ر
اعجاز القرآن قیمت ۲ر صراط مستقیم قیمت عہ دلائل الخیرات بلا جلد ۸ر

ملنے کا پتہ:- منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم

مع

خلاصۃ التفاسیر

[illegible]

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

افسانہ

بہار و خزاں

ذلت و خواری کا نیا دور
میاں اختر پھر لالہ جی کے مکان پر
آوارگی کے تلخ نتائج
(۲۰)

سکرٹری :- انکار کیا معنے انہوں نے تو نہایت غضبناک ہو کر آپ کو برا بھلا کہا اور مجھ پر بھی خفا ہوئے!

اختر :- اب کیا کیا جائے؟ (نثار سے مخاطب ہو کر) لیجئے ابھی تحفل کرائی کے لینے کے دینے پڑ گئے! خبر نہیں کن کن مصیبتوں سے تو یہ رقم مہیا کی تھی اب پھر اس کے لئے در در کی ٹھوکریں کھانی پڑیں...

دو روز کی اجازت ملتے ہی میاں اختر اور نثار گلفام سے رخصت ہوئے اور گھر پہونچنے کے بعد سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔ اختر کی یہ حالت ہے کہ کاٹو تو بدن میں خون نہیں۔ چہرہ فق ہو گیا اور سر چکرا گیا ہے۔

نثار :- اب فکر کرنے سے کیا ہوتا ہے۔ کوئی مکان رہن رکھ کر روپیہ مہیا کیجئے ورنہ گلفام واقعی خاندان کی عزت بگاڑ دیگی۔ یہ کم بخت طبقہ بڑا ہی بے حیا اور طوطا چشم ہے۔ یہ بھی غنیمت ہے کہ اس نے دو روز کی مہلت دیدی۔

اختر :- جی ہاں بہتر ہے میں خود بھی سوچ رہا ہوں کہ کسی مکان کو رہن رکھ کر ہی روپیہ مل سکتا ہے مگر اب تو میرا سر چکرا رہا ہے۔ شام کو کوئی تدبیر کریں گے۔

یہ کہہ کر اختر آنکھیں ملنے لگا۔ نثار اٹھ کر اور افسوس کرتا ہوا اپنے گھر رخصت ہوا اور اختر چارپائی پر لیٹ گیا...

...

اختر :- اگر کل تک وہ نہ آئے تو میرا تو کام بگڑ جائے گا۔ کیا آپ میرا کام انجام دے سکتے ہیں؟

منیب :- بڑی خوشی سے۔ فرمایئے کیا کام ہے؟

اختر :- مجھے اسوقت ۲ ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ بڑا ہی کرم ہوگا اگر آپ مجھے عنایت کر دیں۔ لالہ جی ہوتے تو ابھی میرے حوالہ کر دیتے جیسا تم پہلے دیکھ چکے ہو۔

منیب :- مجھے رقم دینے کا اختیار بالکل نہیں ہے۔ باقی اور کام کیلئے حاضر ہوں۔

گلفام نے کہا "میرا تو یہ دستور نہیں کہ کسی کو مہلت دوں کیونکہ مہلت کے بعد شکار ہاتھ سے جاتا رہتا ہے لیکن میں تمہارے ساتھ خاص رعایت کرتی ہوں اور دو روز کی مہلت دیتی ہوں۔ اس عرصہ میں روپیہ پہونچا دو ورنہ تمہاری اور تمہارے سارے خاندان کی مٹی پلید کر کے چھوڑوں گی۔"

تبلیغ کے بغیر جاپان اور منچوریا میں اسلام کی ترقی

قرآن کریم اور بخاری شریف کا جاپانی ترجمہ
اسلام کو سرکاری طور پر تسلیم کر لیا گیا
مسیحی تبلیغ کا حشر۔ جاپان کو اسلام سے مناسبت

حال میں منچوریا کے ایک اسلامی مدرسہ کے ترکی معلم محمد محسن قربان اوغلی مصر پہنچے ہیں۔ مصری اخبار "الجہاد" کے نامہ نگار نے اُن سے ملاقات کی اور حسب ذیل بیان حاصل کیا:-

"جاپانی قوم اسلام قبول کر لینے کے لئے تیار ہے، مگر سخت افسوس کا مقام ہے کہ جاپان میں اسلام کی وسیع پیمانے پر تبلیغ کا انتظام نہیں ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسے علماء، عالمان جائیں جو وہاں کی زبان جانتے ہیں۔ جاپانی حکومت خوش قسمتی سے انہیں ہر قسم کی مدد دینے کے لئے آمادہ ہے نیز جاپانی حکومت ایسے...

پایۂ تخت ٹوکیو میں رہتے ہیں۔ یہ تمام وہ لوگ ہیں جو اُس اسلامی انجمن کی کوشش سے مسلمان ہوئے ہیں جسے ایک ترکستانی عالم، محمد عبدالحئی قربان علی نے قائم کیا ہے، اور جس کی شاخیں تمام جاپان اور منچوریا میں پھیل گئی ہیں۔ اس انجمن کی انتظامی مجلس میں دو ہندوستانی ہیں، دو ترک، دو تاتاری، دو افغانی اور ایک جاوی۔

اسی انجمن نے تین ماہ ہوتے ہیں کہ ٹوکیو میں ایک اسلامی کانفرنس منعقد کی تھی جس میں جاپان اور منچوریا کے تین ہزار مسلمان نمائندے شریک ہوئے تھے۔

اسلام کو سرکاری طور پر تسلیم کر لیا

اسی کانفرنس نے یہ تجویز پاس کی تھی کہ جاپانی حکومت سرکاری طور پر دین اسلام کا وجود تسلیم کر لے، اور میں مسرت کے ساتھ مسلمانان عالم کو مطلع کرتا ہوں کہ جاپانی حکومت نے یہ تجویز منظور کر لی ہے اور سرکاری اعلان کے...

جاپان کے سلطان طالع

جاپانی زبان میں تفسیر

اچھا خیر مقدم کیا ہے اور انہیں منچوریا میں آباد کر دیا ہے۔ اس وقت منچوریا میں مسلمانوں کی تعداد ۷۶ لاکھ ہے!

جاپانی مسلمانوں کی تعداد

جاپانی مسلمانوں کی تعداد تقریباً بیس ہزار ہے۔ ان میں سے ایک ہزار مسلمان...

جمعیۃ علماء سرحد کی کامیابی
شریعت کانفرنس کو کامیاب بنانے کیلئے اپیل

جب سے مولانا محمد اسرائیل صاحب کے اندر...

دکھا گیا اس وقت سے مولانا موصوف شب و روز اس فکر میں تھے کہ جمعیۃ مذکور کو کس طرح عالم شہود میں لایا جائے۔ اس کے لئے مولانا نے ہاتھ پاؤں ارنے شروع کئے۔ قبل اس کے کہ مولانا جمعیۃ مذکور کی کوئی وسیع خدمت انجام دیتے مولانا کے والد بزرگوار جو حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صحیح جانشین اور صوبہ سرحد کے واحد مایۂ ناز عالم تبحر اور ادیب فرید تھے، اس ماہ دار فانی سے ارالبقا کی طرف رحلت فرما گئے۔ والد صاحب کی رحلت کے بعد مولانا کی امیدوں پر پانی پھر گیا۔ ان کو وہ صدمہ پہنچ گیا جس کا برداشت کرنا کچھ سہل نہ تھا۔ مولانا پورے تین ماہ والد مرحوم کی تعزیت میں بوجہ تہا توں کے مشغول رہے...

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

سلطان ابن سعود اور ہرہٹلر میں برقیات کا تبادلہ
ہنڈنبرگ کی وفات پر اظہار تعزیت

صدر جمہوریہ جرمنی فیلڈ مارشل ہنڈنبرگ کے انتقال پر جلالۃ الملک سلطان ابن سعود نے ہرہٹلر کے نام ذیل کا برقیہ ارسال فرمایا ہے:-

"میں نے نہایت افسوس اور رنج کے ساتھ رئیس ہنڈنبرگ کی وفات کی خبر سنی۔ میں جناب کی خدمت میں اس حادثہ ناجعہ پر اپنی طرف سے تعزیت کا پیغام پہونچاتا ہوں۔ اور اس منصب رفیع پر جو آپ کا تقرر ہوا ہے اس کے لئے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔"

ہرہٹلر نے اس کے جواب میں مندرجہ ذیل برقیہ سلطان المعظم کی خدمت میں ارسال...

مہاجرین کی زیادہ تعداد بلغاریہ، رومانیہ اور یوگوسلاویہ سے نقل وطن کر رہی ہے اور صرف ماہ جولائی میں تین ہزار ترک ہجرت کر کے ترکی میں آچکے ہیں۔

یورپ کی اخلاقی تباہی پر ایک بشپ کے آنسو
۶ کروڑ پونڈ سالانہ خوشبوئی پر ضائع کر دئے جاتے ہیں

گلڈفورڈ کے بشپ ڈاکٹر گریگ کے بیان کے مطابق انگلستان میں ہر سال تمباکو پر ۱۲۰۰۰۰۰۰ پونڈ تفریح کی مٹھائیوں پر ۵۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ خوشبوئی پر ۶۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ خرچ کئے جاتے ہیں۔ بشپ گریگ نے کہا "ہم ان چیزوں کے مخالف نہیں ہیں مگر اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ صرف خوبصورت بننے کے لئے ۶ کروڑ پونڈ کی رقم بہت زیادہ ہے۔"

ترکی کے نئے تجارتی جہازات
غیر ملکی جہازوں کو استعمال کرنے کی ممانعت

الجزائر کے اسلامی اوقاف کی واپسی کا مطالبہ
حکومت حجاز کی یادداشت فرانس کے نام

عراقی تجارت کا تسلی بخش معیار

عراق کی وزارت مال نے اعلان کیا ہے کہ امسال عراقی تجارت کی حالت تسلی بخش ثابت ہوئی ہے اور گزشتہ سال کی نسبت عراقی کھجوروں کی برآمد میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ کئی سال سے عراقی کھجوروں کی برآمد اس لئے کم ہو گئی تھی کہ فرانس نے اس پر بہت زیادہ ٹیکس لگا دیا تھا۔

فلسطین میں یہودیوں کی شرارت

شہر فلسطین میں یہودیوں نے پھر شرارت پھیلانی شروع کی ہے چنانچہ عربوں اور یہودیوں میں مزید تصادم کا اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔ سفر البیمنی کی حفظ ما تقدم کے طور پر ہوائی جہاز طلب کئے ہیں جو الجیریا سے روانہ ہو گئے ہیں۔

اخبار الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی و مذہبیت کا ثبوت بہم پہونچایئے۔ (منیجر "الجمعیۃ" دہلی)

ترکی اور چین میں معاہدہ ہونے والا ہے
کاشتکاروں کی طرح ہوائی جہازوں کا تحفظ

ریاستہائے بلقان سے ترکوں کی ہجرت

ممالک بلقان کے ترکوں نے امسال زیادہ تعداد میں ہجرت کی ہے اور وہ ریاستہائے بلقان کو خیرباد کہہ کر سرزمین ترکی میں آکر آباد ہو رہے ہیں۔ ترک...

تقریر سیرۃ

پست اور ذلیل اقوام پر اسلام کا احسان عظیم
اسلام میں عورتوں کی برتری اور حقوق میں کامل مساوات
نالائق خاوندوں کے ہاتوں مسلم خواتین کی پامالی

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند)

پست اقوام پر اسلام کا احسان

کیوں صاحب کیا آپ بھی جانتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس تعلیم نے پست اقوام پر کس قدر احسان کیا ہے۔ عرب میں پیشہ کی وجہ سے کوئی عزت یا ذلت نہ تھی یہ طریقہ عجم کا ہے کہ یہاں پیشوں کی وجہ سے لوگوں کو ذلیل سمجھا جاتا ہے۔ عرب میں خواہ کوئی پیشہ ہو بحیثیت پیشہ کے ذلیل نہیں سمجھا جاتا تھا۔ الیتہ غلامی اور حریت کا امتیاز ضرور تھا۔ ایک غلام یا آزاد شدہ غلام حر کے مقابلہ میں ذلیل...

اگر خدا نخواستہ بیوہ کے نکاح کے بارٹ کی کے ورثہ کی مخالفت مسلمانوں کی جانب سے ہوئی تو یہ واقعہ کس قدر شرمناک ہوگا۔ میرا یہ اندیشہ کچھ مستبعد نہیں ہے۔ کیونکہ پنجاب کونسل میں آخر مسلمان شراب کی حمایت کر ہی چکے ہیں۔ مسلمانوں کا تو اب یہ حال ہو گیا ہے کہ ہندو کی جانب سے کوئی تجویز آئی اور انہوں نے آنکھیں بند کر کے مخالفت کرنی شروع کی۔ ہندوؤں نے مخلوط انتخاب کا نام لیا انہوں نے جداگانہ انتخاب طلب کرنے لگے۔ انہوں نے انگریزوں سے جنگ کی تو یہ انگریزان کے...

(باقی آئندہ)

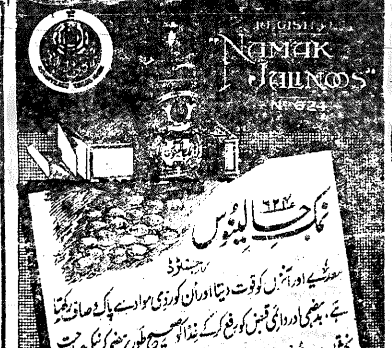

نمک جالینوس

فولاد

ڈیڑھ سو سال کے بعد
روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ
کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہوگئی
حیات حافظ رحمت خاں
مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔اے علیگ بریلوی جس میں
آنریبل سر سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے
اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم۔اے مقیم لندن نے
مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے
حجم چار سو صفحات سائز ۲۲×۲۰ کاغذ چکنا، چمکدار، کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ ہاف ٹون کی چھپی ہوئی نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت تین روپے (عہ)
المشتہر منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

غیر ممالک میں بھی لاثانی
مقویات ستائیس عالم آتنک نگرہ گولیاں اپنے آبحیاتی تاثیرات...
ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

سرمہ نور افزا
اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔
...
(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

مرآۃ المثنوی
مترجمہ
قاضی تلمذ حسین صاحب ایم، اے
رکن دارالترجمہ، جامعہ عثمانیہ
مثنوی شریف کا یہ وہ جامع و بے نظیر خلاصہ ہے جس سے مثنوی شریف کی تمام پیچیدگیاں رفع ہو گئی ہیں۔ کتاب کی کیفیت اور نمونہ کے صفحات کا ایک رسالہ مرتب کر دیا گیا ہے، براہ مہربانی اپنے پتہ سے مطلع فرمایئے کہ رسالہ ہدیۃً ارسال خدمت کیا جائے۔
"ملنے کا پتہ"
دائرۃ الادب، چدرگوڑہ، حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم یکشنبہ ۶ر جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ ہجری

میثاق لکھنؤ اور مالوی پارٹی

ایک عجیب و غریب پوزیشن

گزشتہ ماہ میں پنڈت مالوی اور مسٹر اینے نے اپنے ہم خیال حضرات کی ایک کانفرنس کلکتہ میں طلب کی تھی جسے نیشنلسٹ کانفرنس کے نام سے موسوم کیا گیا تھا اور جس کی مطبوعہ کارروائی ۵ صفحات کے ایک پمفلٹ میں مالوی جی کے ہیڈ کوارٹر بنارس سے شائع کردی گئی ہے۔ اس پمفلٹ میں کانفرنس کی منظور کردہ قرارداد...

نیابت اور جداگانہ انتخاب کے اصول تسلیم کر کے متحدہ قومیت اور نیشنلزم کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ حالانکہ کانگریس کا اصول کمیونل ایوارڈ کے متعلق یہ ہے کہ وہ نہ اسے قبول کرتی ہے اور نہ مسترد بلکہ اس پر غیر جانبدار رہنا چاہتی ہے۔ کانگریس نے تو یہ بھی نہیں کہا ہے کہ جب تک مختلف ملتوں...

شذرات

حکومت کا فیصلہ اور رائے عامہ

معاصر حقیقت کے نامہ نگار خصوصی کی اطلاع یہ ہے کہ سر فضل حسین کی جگہ چودھری ظفر اللہ خاں قادیانی کے تقرر کا فیصلہ ہو چکا ہے کیونکہ وزیر ہند نے ان کی سفارش کی ہے اور ہوم گورنمنٹ ان کی حمایت کر رہی ہے۔ اسی لئے معاصر موصوف کا نامہ نگار خصوصی اپنی یہ رائے بھی ظاہر کرتا ہے کہ اب مسلمانوں کو چودھری ظفر اللہ خاں کی مخالفت نہ کرنی چاہئے اور ایک بیکار ایجی ٹیشن میں اپنی قوتوں کو صرف کر کے وقت ضائع نہ کرنا چاہئے۔ ہم اس مشورہ کی اہمیت و وقعت کو ضرور تسلیم کرتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہے کہ آج سے بہت قبل جبکہ چودھری ظفر اللہ خاں راؤنڈ ٹیبل کانفرنسوں میں مخصوص خدمات انجام دے رہے تھے اسی وقت حکومت کی نظر انتخاب نے انہیں سر فضل حسین کا قائم مقام بننے کے لئے منتخب کر لیا تھا اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ اس قسم کے مستبدانہ فیصلوں کے بعد پبلک کی آواز کا اثر حکومت پر نہیں پڑا کرتا اور وہی ہوتا ہے جو حکومت اپنے نزدیک فیصلہ کر چکی ہے۔ مگر اس کے باوجود ہم کسی طرح بھی اس رائے کی تائید نہیں کر سکتے کہ رائے عامہ کے اظہار و اعلان کو روک دیا جائے۔ آج کل مختلف مقامات پر چودھری ظفر اللہ خاں کے تقرر کی مخالفت میں جو جلسے ہو رہے ہیں وہ حقیقتہً رائے عامہ کے پوری آئینہ دار ہیں اور ان کا سلسلہ اس وقت تک جاری رہنا چاہئے جب تک حکومت اپنے سرکاری اعلان کے ذریعہ اس آخری فیصلہ کا اظہار نہ کردے کہ چودھری ظفر اللہ خاں سر فضل حسین کی جگہ ایگزیکٹو کونسل کے ممبر مقرر کر دئے گئے۔ گزشتہ زمانہ میں مسلمانوں کی خاموشی سے بہت کچھ ناجائز فائدے اٹھائے جاتے رہے ہیں ایک طرف حکومت...

اب بھی مسلمان اس چیز کو بری طرح محسوس کر رہے ہیں کہ ہندوؤں کے اندر اس معاہدہ کی پابندی کا جذبہ پیدا نہیں ہوا جو اس تندرستی وجہد کے بعد وجود میں آیا تھا اور جس پر کاربند ہونے کے لئے دونوں کے نمائندوں نے وعدے کئے تھے۔ جیسا کہ ہم اس سے قبل اپنے ایک شذرہ میں عرض کر چکے ہیں آرتی اور نماز کا مسئلہ ہندوؤں کی بہت تھوڑی سی توجہ سے حل ہو سکتا ہے اور جب کہ اسی طریقہ کے مطابق جس کا ہم نے ذکر کیا تھا ایک سمجھوتہ بھی ہو چکا ہے تو ہم نہیں سمجھ سکتے کہ آخر اس پر عمل کرنے میں اس قدر کوتاہی کیوں کی جا رہی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب کی وہ مساعی جمیلہ کا بیان ہو گی جو محمد مع کانگریسی کارکنوں اور دیگر سربرآوردہ حضرات سے ملاقاتیں اور تبادلہ خیالات کر کے عمل میں لا رہے ہیں اب جب کہ فسادات کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اور آگرہ کی فضا پرسکون ہے ہم نہیں کہتے کہ وہاں کے سنجیدہ اور معقول ہندو مسلمانوں میں اس احساس کی کوئی کمی ہو گی کہ شہر کا کھویا ہوا امن جو مدت کے بعد واپس ملا ہے بدستور قائم رہے اور ہندو مسلم تعلقات آئندہ کے لئے ایسے خوشگوار ہو جائیں کہ کوئی مسلمی اور معمولی واقعہ ان کو خراب نہ کر سکے۔ اس لئے ہم آئندہ ہفتہ میں آگرہ سے زیادہ بہتر خبریں موصول ہونے کے متوقع ہیں۔

ریاست جھابوا کا فرمانروا

ریاست جھابوا کے فرمانروا کو بھی ریاست سے باہر نکال پھینکا گیا...

آگرہ میں ہندو مسلم سمجھوتہ

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

گورنر بنگال کے حملہ آوروں کو سنگین سزائیں

تین کو سزائے موت۔ ایک لڑکی کو کالا پانی۔ تین کو طویل سزائیں

اسپیشل ٹریبونل نے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا

دارجلنگ ۱۰ر ستمبر۔ ۸ر مئی کو بعض نوجوان بنگالیوں نے گورنر بنگال کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی جبکہ گورنر موصوف گھوڑ دوڑ کے میدان میں اپنی لیڈی کے ہمراہ موجود تھے اس سلسلہ میں ، اشخاص پر مقدمہ چلایا گیا تھا۔ آج مسٹر جے بولی مسٹر آر۔ ایچ پارکر اور مسٹر ایم۔ ایچ۔ ایم نادلی پر مشتمل اسپیشل ٹریبونل (عدالت خصوصی) نے اس مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔

بھوان بھٹاچارجی۔ رابندرناتھ بنرجی۔ اور منورنجن بنرجی کو سزائے موت کا حکم دیا گیا۔ ایک لڑکی اجما مزمدار کو کالے پانی اور ۱۴ سال قید سخت کی سزا ملی ... مدھوسودن بنرجی اور سکار گھوش کو ۱۴ سال قید سخت کی سزا دی گئی۔ سوشیل چکرورتی کو ۱۲ سال قید سخت کی سزا دی گئی۔ یہ سزائیں بنگال کے خاص قانون کے ماتحت دی گئی ہیں جس کی رو سے محض قاتلانہ حملے کے الزام میں سزائے موت دی جا سکتی ہے۔ گورنر بنگال پر صرف حملہ کیا گیا تھا جس سے صاحب موصوف بال بال بچ گئے تھے۔

ٹریبونل نے طویل فیصلہ لکھا ہے جس میں مذکور ہے کہ سازش کے منشا سے ملزمان بخوبی واقف تھے اور اس میں انہوں نے دیدہ و دانستہ حصہ لیا تھا۔ کمشنروں کی رائے میں ملزمان سخت سزا کے مستحق ہیں۔ ہائی کورٹ میں اپیل کیلئے ۸ روز کی مہلت دی گئی ہے۔

بمبئی کے اجلاس تک گاندھی جی کانگریس سے علیحدہ نہیں ہونگے

کانگریس اور پنڈت مالویہ کی پارٹی میں مصالحت کی دوبارہ کوشش

کانگریس کو تصادم سے بچانے کی تدبیر

واردھا گنج ۱۲ر ستمبر۔ آج گاندھی جی سے کانگریس کے ایک سربرآوردہ لیڈر نے ملاقات کی گاندھی جی نے فرمایا کہ مجھ سے درخواست کی گئی ہے کہ جب تک بمبئی کانگریس کا اجلاس ختم نہ ہو لے اس وقت تک میں کانگریس کی لیڈرشپ سے علیحدگی اختیار نہ کروں۔ میں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اجلاس بمبئی تک کانگریس سے علیحدہ نہ ہوں گا۔

اس وقت تک گاندھی جی نے اپنی طرف سے کوئی خاص اعلان نہیں کیا ہے غالباً آج دوپہر کے بعد آپ کوئی اعلان کریں گے۔ یہاں کانگریس اور پنڈت مالویہ کی نیشنلسٹ پارٹی میں مصالحت کیلئے دوبارہ تحریک کی جا رہی ہے۔ گاندھی جی نے پنڈت مالویہ کو ایک خط لکھا ہے جس میں مذکور ہے کہ میں نے مسٹر اینے کو ملاقات کے لئے بلایا ہے اگر کسی فیصلہ کا امکان ہوا تو یہ ملاقات ضرور ہو گی۔ ناگپور سے لوٹتے وقت مسٹر اینے اور پنڈت مالویہ نے گاندھی جی سے طویل ملاقات کی، اور اکولہ کیلئے روانہ ہو گئے۔ اگرچہ کانگریس پارلیمنٹری بورڈ اور پنڈت مالویہ میں گفت و شنید ناکامی کے ساتھ ختم ہو گئی ہے مگر گاندھی جی ایک ایسا راستہ اختیار کر رہے ہیں کہ فریقین میں انتخاب کے موقعہ پر کوئی تصادم نہ ہو۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر اینے اور پنڈت مالویہ گاندھی جی سے کل یا پرسوں پھر ملاقات کریں گے۔

ایک برطانی افسر کو گولی مار کر ہلاک کر دیا

بغداد میں ایک عراقی کلرک کا انتقام

بغداد ۱۲ر ستمبر۔ کل وزیر ہوائی بیڑہ مسٹر جے۔ اے وائٹ کو ایک عراقی کلرک نے گولی مار کر ہلاک کر دیا اس نے ایک دوسرے برطانوی افسر مسٹر مارکن کو بھی اس کلرک نے زخمی کر دیا۔ حملہ آور نے خودکشی کا بھی اقدام کیا مگر اس کو نازک حالت میں ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ حملہ آور کو تنخواہ کے بارہ میں مسٹر وائٹ مقتول سے کچھ جھگڑا ہو گیا تھا۔

شرق اردن اور سعودی عربیہ میں معاہدہ

اتحاد عرب کیلئے دوسرا اہم قدم

لندن ۱۱ر ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ماورائے شرق اردن اور سعودی عربیہ میں ایک معاہدہ ہو گیا ہے جس قرطاس میں معاہدہ کا متن درج ہے وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع ہوتا ہے، اس معاہدہ کی رو سے ملکی حملوں اور دیگر جرائم کے بارے میں جملہ اطلاعات ایک دوسرے کو بہم پہنچائی جائیں گی اور اس بارہ میں کوئی بات مخفی نہیں رکھی جائیگی۔ خون بہا (دیت) کی رقوم (جس کی مقدار دس اونٹوں کی قیمت ہے) دونوں حکومتیں جمع کرینگی۔ لوٹ کا مال بھی باہمی کوشش سے جمع کر کے اصل مالکوں کے حوالہ کیا جائیگا۔

کانگریس سے گاندھی جی کی علیحدگی کا مسئلہ

ورکنگ کمیٹی میں پانچ گھنٹے تک گفتگو

واردھا گنج ۱۱ر ستمبر۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے گاندھی جی کی علیحدگی کے مسئلہ پر آج تقریباً پانچ گھنٹے تک غور کیا معلوم ہوا ہے کہ تمام ممبروں نے گاندھی جی سے پرزور درخواست کی کہ اس موقعہ پر وہ ایسا سخت قدم نہ اٹھائیں۔ انہوں نے یہ تجویز کیا کہ اگر وہ چاہیں تو تعمیری کام پر زیادہ وقت صرف کریں لیکن کانگریس کی رہنمائی جاری رکھیں۔ گاندھی جی کو یقین دلایا گیا کہ روزمرہ کے معمولی کام میں ان کو اپنا وقت صرف کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بھی تجویز کیا گیا کہ عدم تشدد کے عقیدہ پر عملدرآمد کرنے کیلئے نیز تشدد کی بدعت کو ختم کرنے کے لئے کانگریس کے آئین میں کسی تبدیلی کی ضرورت پڑے گی تو وہ کانگریس کے بمبئی کے اجلاس ہی میں کی جا سکے گی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گاندھی جی نے تمام تجاویز کو بڑے غور سے سنا اور آخر میں انہوں نے ممبران ورکنگ کمیٹی سے کہا میں رات کو ان تجاویز پر غور کروں گا اور پھر اس کے بارے میں فیصلہ کرونگا۔

امید کی جاتی ہے کہ آج رات کو گاندھی جی کسی انقطاعی فیصلہ پر پہنچ جائیں گے اور کل اس کا اعلان کر دیں گے۔ کانگریسی حلقوں میں اب پہلے سے زیادہ امید ہے کہ گاندھی جی کچھ اور عرصہ تک ریٹائر نہیں ہوں گے۔

آگرہ میں حکام کی احتیاطی تدابیر

آگرہ میں ہندوؤں کی شرارت

خلاف معاہدہ نماز کے وقت آرتی کی گئی

جشن استقلال افغانستان

خوست کے تمام باغی گرفتار کر لئے گئے

سی پی کونسل کی میعاد میں توسیع

ایک صد زمینداریوں کا نیلام

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

وائسرائے کا بہار ریلیف فنڈ

مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی کی واپسی

چینی ترکستان کی موجودہ حالت

عیسائی گورنر نے چینی پالیسی کا اعلان کر دیا

سنیما کے خلاف ایک پادری کا جہاد

گناہ اور گندگی کے اڈے

کوچین کے افسران کے نام سرخ مکتوب

دفتروں اور مکانوں کی تلاشیاں

بارہ نوجوانوں کی گرفتاری

شرق ہند پر جینی حملوں کی افواہ

پھگواڑہ میں ۱۶ اشخاص کی گرفتاری

امریکن وزیر کو قتل کرنے کا ارادہ

۲۷ اشتراکیوں کی گرفتاری

لنکا شائر میں ہندوستانی روئی کی کھپت

دو سال میں پچاس فیصدی اضافہ

ہوائی پرواز کا ریکارڈ مات

۲۷۰ میل فی گھنٹہ کی پرواز

معاہدہ لوکارنو میں شامل ہونے سے انکار

اٹلی اور فرانس کو جرمنی کی یادداشت

امریکن جہاز کو آگ لگائی گئی تھی

جنگ اور انقلاب کی دھمکیاں

مجلس اقوام میں صدر کی تقریر

پوسٹ ماسٹر جنرل حیدرآباد کی گرفتاری

پونہ کے ایک پریس سے ضمانت طلب

کانگریس کے نصب العین اور مکمل آزادی کے مفہوم کی تشریح

اندرونی اور اخلاقی آزادی کے بغیر سیاسی آزادی حاصل نہیں ہو سکتی

کانگریس ورکنگ کمیٹی کی آخری اور اہم تجویز

واردھا گنج ۱۲ ستمبر کل کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہندوستان کے نصب العین پر ایک تجویز پاس کرنے کے بعد ختم ہو گیا۔ تجویز حسب ذیل ہے۔

بعض کانگریسی اور دیگر اصحاب کو یہ غلط فہمی پیدا ہوتی ہے کہ کانگریس نے آزادی کامل کے نصب العین کے متعلق جو اعلان کیا تھا وہ آہستہ آہستہ ختم ہو رہا ہے۔ ورکنگ کمیٹی اعلان کرتی ہے کہ کانگریس یا کوئی کانگریسی اگر ایسا کریگا تو وہ موردِ الزام ہوگا کانگریسی انجمنیں اور کانگریسی اصحاب کو آزادی کامل اور اس کے حصول کے پر امن ذرائع کو (جو عدم تشدد پر مبنی ہوں) پیش نظر رکھتے ہوئے ایسا طریقہ اختیار کرنا چاہیے جس سے ہم اپنے نصب العین کے قریب تک پہنچ جائیں۔ آزادی کامل کے معنی یہ ہیں کہ دیگر محکموں اور شعبوں کے علاوہ فوج، دفاعی قوت، امور خارجہ، مالی، تجارتی اور اقتصادی معاملات میں ہندوستان کو پورا اختیار اور قابو حاصل ہو اور آزاد ہندوستان کو زیر سایہ برطانیہ رہنے یا اس سے قطع تعلق کرنے کا پورا حق حاصل ہو۔ اگرچہ کانگریس صحیح قرضہ جات کو تسلیم کرتی ہے تاہم وہ اپنے اس پوزیشن کی ضرور پابندی کرے گی جس میں اس نے مطالبہ کیا ہے کہ آزاد ہندوستان کو قرضہ جات کی جانچ پڑتال کرنے کا حق ہونا چاہیے۔

کانگریس اپنے روز قیام سے ہی یہ اعلان کر چکی ہے کہ حکومت برطانیہ اپنی موجودہ شکل میں اکثر معاملات میں ہندوستان کو نقصان کر کے برطانوی مفاد کو تقویت پہنچاتی ہے اس صورت میں اگرچہ آزاد ہندوستان برطانیہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم رکھے گا مگر موجودہ غیر قدرتی اور [illegible] آمیز تعلقات کو ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی اعلان کرتی ہے کہ ورکنگ کمیٹی کے تعمیری پروگرام پر عمل درآمد اور اندرونی اور اخلاقی آزادی حاصل کئے بغیر سیاسی آزادی حاصل نہیں ہو سکتی۔

راجہ جھابوا کا اخراج

حکومت ہند کا اعلان

خان برادران کو کتنا الاؤنس دیا جائیگا

تیرہ سو روپے ماہوار کی رقم منظور

چھ ماہ میں تین سو قتل

صوبہ سرحد کی انتظامی رپورٹ

زنجبار کے ہندوستانیوں کے ساتھ اظہار ہمدردی

کانگریس ورکنگ کمیٹی کی تجویز

چار کو سزائے موت

روس کو مجلس اقوام میں داخلے کی دعوت

موجودہ تعلیم اور گورنر بمبئی

سرحد میں اسمبلی کے انتخابات کی تیاریاں

کانگریس کے اجلاس کی تاریخوں میں تبدیلی

میونسپل پبلک لائبریری کی سہ ماہی رپورٹ

آئرلینڈ میں کسانوں کا ہنگامہ

پنجاب کی پانچ انجمنیں خلاف قانون قرار دیدی گئیں

بھارت سبھا کے دفتروں، مکانوں اور دکانوں پر پولیس کے چھاپے

اشتراکی خیالات پھیلانے کا الزام

امرتسر ۱۲ ستمبر۔ حکومت پنجاب نے متعدد انجمنوں کو خلاف قانون قرار دینے کا اعلان کر دیا ہے۔ جس کی رو سے پنجاب کی بہت سی جماعتیں اور ادارے ناجائز اور خلاف قانون سرگرمیوں میں حصہ لینے کے الزام میں ممنوع قرار دیدیے گئے۔ اس اعلان کے بعد کل صبح بیک وقت پولیس نے بہت سے دفتروں پر چھاپہ مارا اور متعدد جگہ تلاشیاں لیں۔ اس اعلان کی رو سے مندرجہ ذیل انجمنیں خلاف قانون قرار دی گئی ہیں۔

(۱) پنجاب نوجوان بھارت سبھا لاہور (۲) پنجاب کرتی کسان سبھا امرتسر (۳) انٹی امپیریلسٹ لیگ (ملوکیت پرستی کی مخالفت کرنے والی انجمن) (۴) پنجاب کسان لیگ۔ (۵) ڈسٹرکٹ کسان سبھا۔ ان تمام انجمنوں کو کمیونسٹ (اشتراکی) خیالات رکھنے اور دیہاتیوں میں اشتراکی پروپیگنڈا کرنے کی بناء پر خلاف قانون قرار دیا گیا ہے۔

مقامی پولیس اور سی۔ آئی۔ ڈی نے مختلف انجمنوں کی تلاشی لی۔ گردت سنگھ اور فیروزالدین منصور کے دفتروں کی بھی تلاشی لی گئی۔ کل شام کو سی۔ آئی۔ ڈی کی ہدایت کے مطابق لائل پور میں نوجوان بھارت سبھا کے صدر، جنرل سکرٹری اور آٹھ ممبران کے مکانات اور دکانوں کی تلاشی لی۔ متعدد کتابیں اور فوٹو پولیس نے اپنے قبضہ میں کر لئے۔

معلم ہل اور وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں

ظفر اللہ قادیانی کے تقرر پر احتجاجی جلسے

مسلمانان کراچی کا یہ جلسہ عام چودھری ظفر اللہ خاں قادیانی کے متعلق حکومت کی اس افواہی تجویز کے خلاف شدید نفرت کا اظہار کرتا ہے کہ انہیں وائسرائے کی مجلس انتظامیہ (ایگزیکٹو کونسل) میں سر فضل حسین کا جانشین مقرر کیا جائے اور حکومت کے اس ارادے کو مسلمانانِ ہند ...

امارت شرعیہ صوبہ بہار کے برکات و فیوضات

مسلمانان نلدورگ کا اعلان

کراچی کے مسلمانوں کا احتجاج

ہلاک شدگان کیلئے الاؤنس

سرخپوش لیڈر خان امیر نواب کی رہائی

خان امیر نواب خان صاحب کمانڈر انچیف سرخپوشان علاقہ بازئی ضلع پشاور جو عصیان مدنی کی تحریک میں تین سال کے لئے زیر دفعہ ۴۰ سرحدی قید ہوئے تھے آج مورخہ ۵ ستمبر سال رواں کو پشاور سنٹرل جیل سے رہائی کے لئے مردان لائے گئے۔ ۵ ستمبر بوقت ۵ بجے خان صاحب مسٹر کعب اسسٹنٹ کمشنر مردان کے روبرو رہائی کے لئے پیش ہوئے مسٹر کعب نے اسی وقت خان صاحب موصوف کی رہائی کا حکم صادر کیا۔ خان صاحب ۶ بجے شام لوند خوڑ تشریف لائے۔ ...

ایک دریدہ دہن کیتھولک پادری کی ناپاک کتاب پر احتجاج

مسلمانان وانمباڑی کا جلسہ اور شہر میں ہڑتال

وائسرائے ہند اور گورنر مدراس کے نام تار

مدراس کے ایک پادری کے برخلاف اس بنا پر کہ اس نے ایک کتاب تامل زبان میں شائع کی ہے جس میں اس نے بانی اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر ناپاک حملے کئے ہیں، جمعیۃ مسلمانان عمرآباد و گردونواح وانمباڑی کا ایک احتجاجی جلسہ زیر صدارت عالی جناب ساہوکار حاجی کے محمد ابراہیم صاحب مہتمم مدرسہ جامعہ عربیہ دارالسلام عمرآباد دام ظلہ العالی منعقد ہوا۔ جس میں جناب مولانا الحاج محمد فضل اللہ صاحب ناظم جامعہ دامت فیوضہم نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کئے، جناب مولانا الحاج حافظ محمد اسمٰعیل صاحب صدر مدرس جامعہ دام اللہ بقائہم نے ان کی تائید اور جمیع اساتذہ کرام و طلبہ جامعہ عربیہ دارالسلام نے مزید تائید فرمائی اور سب حاضرین جلسہ نے متفق ہو کر ان کو پاس کیا۔ ...

شعبہ تبلیغ مجلس احرار اسلام کی سرگرمیاں

ریاست بہاولپور میں وفد تبلیغ کا دورہ

بہاولپور۔ یکم اور دو ماہ حال کو بہاولپور میں تبلیغی کام کرنے کے بعد ۳ ستمبر کو حضرت مولانا پیرزادہ محمد بہاء الحق صاحب قاسمی امرتسری بہاولنگر اور منچن آباد کو اور مولانا عنایت اللہ صاحب چشتی مہتمم جامعہ محمدیہ قادیان۔ کانپور اور چاچڑاں شریف کو اور ملک محمد عبدالغفور صاحب انوری ملتانی احمد پور شرقیہ اور ڈیرہ نواب کو روانہ ہوئے۔

۴ ستمبر کو بہاولنگر میں زیر اہتمام مجلس حزب اللہ بہاولنگر دو جلسے منعقد ہوئے جس میں بہاولنگر اور مضافات سے ہزارہا مسلمانوں نے شرکت فرمائی۔ مولانا قاسمی صاحب کی بصیرت افروز تقاریر اور ایمان پرور مواعظ سے متاثر ہو کر لوگوں نے خواہش ظاہر کی کہ حضرت مولانا وہاں مزید قیام ...

سردار پٹیل اور راجگوپال آچاریہ

کیا سیاسیات سے علیحدہ ہو جائیں گے

اچھوتوں کے داخلہ کا بل مسترد

مولانا اسمٰعیل غزنوی کی سزا یابی کیخلاف

جماعت اہل حدیث لاہور کا احتجاج

بنگال میں دہشت انگیزی کی گرفتاریاں

بے مثل مجربات و منظوم تصنیفات

بے اولادوں کو مژدہ

فوراً ضرورت ہے

Manager The Milton House
P. Box No 6837 Barra Bazar
Calcutta

محبوب عاشق کے قدموں پر

سفید بالوں کو دائمی سیاہ رنگت پر لانے والا

بال سیاہ تیل

ضرورت ہے

بچوں والو ہوشیار

بال جیون گھٹی

اگر آپ

سپیشل بنڈل

قیمت بنڈل صرف 20/-

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی اے) — معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم پنجشنبہ ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۱

احسن الکلام

میری طرح جہان ہے شیفتہ اہل ناز کا
عقل نے سو جتن کئے ذہن نے لاکھ فکر کی
چھوڑ کے سنگ آستاں ناز کا ہمکنا رہے
جھیل کے سختی جفا نرم مزاج بن گیا!
اس دل ہیچ کار کو کام کا اپنے کر لیا!
دیکھ سا ہے سب کو وہ دل ہی مگر تری طرف

کس سے نہیں ہے واسطہ حسن زمانہ ساز کا
قفل مگر نہ کھل سکا تیرے طلسم راز کا
عجز نے کیا بڑھا دیا رتبہ سر نیاز کا
عشق بتاں سے مل گیا دل کو مزا گداز کا
کیوں نہ رہین لطف ہوں عشوۂ دلنواز کا
پاؤں نہ ڈگمگائے گا عاشق پاکباز کا

بیعت بوریا نشیں احسن بے ریا نہ کر
دل سے نیاز مند بن درگہ بے نیاز کا

(احسن مارہروی)

معاصرین کے افکار و آراء

کیا کرنا چاہیے اور کیا ہو رہا ہے

فیصلہ کن جنگ

انتخاب کا خواب

ایک بھی اور الگ بھی

دلچسپ حقائق و معلومات

از بلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے ... اسلام کی حقانیت وصداقت کے بہترین دلائل سے واقفیت حاصل ...

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No 19 — DELHI SUNDAY SEPTEMBER, 16, 1934. — PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو از بلا منگا کر دیکھئے جس کو پڑھ کر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے

قیمت فی جلد ۲ علاوہ محصول ڈاک۔

منیجر الجمعیۃ دہلی

اکابر دیوبند توجہ فرمائیں

بورڈ آف نظار

(۱) نواب سرزمین جنگ بہادر کے سی۔ آئی۔ ای۔ سی۔ آئی۔ ایل۔ ایل ڈی صدر مجلس

(۲) نواب سر نظامت جنگ بہادر نائٹ سی آئی ای۔ او۔ بی۔ ٹی

(۳) نواب سعادت جنگ بہادر صدر المہام صرف خاص مبارک

(۴) نواب مرزا یار جنگ بہادر (صدر مجلس عدالت عالیہ)

(۵) نواب اکبر یار جنگ بہادر رکن عدالت العالیہ

مجلس تحریک قرآن مجید حیدرآباد دکن

مظلوم مسلمانان دھولپور کی فریاد

گجرات میں حکومت کی قادیانیت نوازی

مذہبی، علمی، اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ

مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپ کو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہو جائیگا۔

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تقریر سیرت

انبیاء سابقین کے اوصاف اور کمالات کا جامع پیغمبر

ملت ابراہیمی کا احیاء اور پہلی صداقتوں کی تجدید

صف انبیاء میں خاتم المرسلین کا درجہ

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند)

معجزات کی بحث

صاحبو! گفتگو یہ ہو رہی تھی کہ عرب کی قوم تو ایسی جاہل جو سوائے اونٹ کا گوشت کھانے اور بکریوں کا دودھ پینے کے کچھ جانتی ہی نہیں اور پیغمبر ایسا اولو العزم جو علم اولین و آخرین کا مالک۔ قوم نہ توحید سے واقف نہ قیامات سے نہ ملائکہ سے واقف نہ حشر و نشر اور عالم برزخ سے قبوں کا پوجا اور اس دنیا کی زندگی کو آخری زندگی سمجھنا آں کا مبلغ علم و عمل۔ اور رسول ایسا ذی مرتبہ کہ الیوم اکملت لکم دینکم ...

دیا تو آپ ان کے کندھے پر سوار ہو کر عرش پر چڑھ سکے۔ اور اس جاہل نے اس واقعہ کو بیان کر کے کہا کہ یہ حدیث بخاری شریف میں آئی ہے غرض یہ کہ اردو دان حضرات سے اس قسم کی غلطیاں اکثر ہو جایا کرتی ہیں۔

قرآن شریف کی آیت

میرا مطلب یہ تھا کہ شاعر نے جو کچھ کہا ہے وہ قرآن کی آیت سے اخذ کیا ہے یہ مضمون کہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ...

...

نبیوں کے بعد جب تمام انبیاء علیہم السلام کے تشریف لانے کے بعد آپ تشریف لانا بعدیت زمانی کو متعلق ہے۔ اگرچہ باعتبار وجود اور باعتبار نامزدگی آپ کو تمام انبیاء علیہم السلام پر اولیت حاصل ہے جیسا کہ خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اول ما خلق اللہ نوری جس طرح آپ کا نور سب سے پہلے پیدا کیا گیا ہے اسی طرح آپ کی نامزدگی اور آپ کی نبوت کو بھی اولیت حاصل ہے۔ کنت نبیا و آدم بین الماء والطین

...

اسلام کا احسان ہو اور ملت ابراہیمی کا پیرو ہو۔ کیوں صاحب اب تو آپکی سمجھ میں اتباع کا مطلب آگیا۔ اب آئیے اس پہلی بات پر کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متعلق ایک مثال بیان فرمائی ہے اس مثال سے میرا مدعا نہایت صاف طور پر آپ کی سمجھ میں آجائے گا۔ (باقی آئندہ)

پنجاب میں انقلابی سرگرمیوں کا استیصال

راولپنڈی میں متعدد خانہ تلاشیاں

راولپنڈی ... نوجوان بھارت سبھا، انٹی امپیریلسٹ لیگ اور اسی قسم کی دیگر انجمنوں کے ناجائز قرار دیے جانے کے بعد گزشتہ شب مقامی پولیس بہت مصروف رہی جب کہ اس نے شہر کے مختلف حصوں میں کئی خانہ تلاشیاں لیں۔ شہر کے تقریباً تمام سر برآوردہ نوجوان کارکنوں کے مکانوں کی تلاشی لی اور ان پر قفل چڑھا دیے۔ سوروج پرکاش، آنند، جگن ناتھ، کرم علی، عبد العزیز، عبد اللطیف اور خازن چند بھاٹیہ وغیرہ کی بھی تلاشی ہوئی اور ان کے مکانوں یا دوکانوں کو قفل لگا دیا گیا۔

معلوم ہوا ہے کہ پولیس کو دوران تلاشی میں کوئی شے قابل اعتراض برآمد نہیں ہوئی۔ البتہ ایک مدرسہ سے پولیس اردو کی ایک ریڈر ...

انگلستان کے بازاروں پر جاپان کا قبضہ

برطانیہ مقابلہ کرنے سے عاجز ہے

لندن ۱۳ ستمبر۔ لفٹنٹ کرنل ... سکریٹری نیشنل یونین کا بیان ہے کہ برطانیہ میں چار چار آنہ کے فاؤنٹین پن، چھ چھ آنہ کے سائیکل کے ٹائر اور بارہ آنہ کے فوٹو کیمرے جاپان سے آکر فروخت ہو رہے ہیں۔

تعجب ہے کہ یہ چیزیں اتنی کم قیمت پر فروخت کی جا رہی ہیں حالانکہ داخلہ کے وقت بندرگاہوں پر ان کی قیمتوں پر زبردست ٹیکس لیا جاتا ہے۔ فاؤنٹین پین پر ۳۰ فی صدی اور سائیکل کے ٹائروں پر سو فی صدی محصول لیا جاتا ہے مسٹر ... نے آخر میں کہا کہ برطانوی کارخانوں کے لئے ناممکن ہے کہ اس قسم کے مقابلہ کی تاب لا سکے۔

آگرہ کے فسادات کی ابتدا اور اسکے مہلک نتائج

ہندوؤں کی طرف سے معاہدوں کی خلاف ورزی اور فساد کی تحریک

مسلمانوں کا قتل، مساجد، مسلم محلوں اور مکانوں پر مسلح حملے

(حضرت مولانا ابو القاسم ناظم جمعیۃ علماء صوبہ متحدہ کی تحقیقاتی رپورٹ)

حضرت مولانا ابو القاسم صاحب ناظم جمعیۃ علماء صوبہ متحدہ فسادات آگرہ کی تحقیقات کیلئے بذات خود آگرہ تشریف لے گئے تھے۔ موصوف نے نہایت احتیاط کے ساتھ تمام واقعات کی تحقیقات کی اور فساد کے اسباب و علل دریافت کئے اور اس کے متعلق ایک جامع رپورٹ مرتب فرمائی جو ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ (الجمعیۃ)

...

اہل اسلام اور سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر پولیس آگرہ کے مواجہہ میں اس اصول کو قبول کیا کہ کوئی آواز لالہ کو کال کے کہرے سے آرتی ہوتے وقت چینی خانہ کی مسجد میں شام کی نماز کے وقت نہیں پہونچے گی اور اس مقصد کی تکمیل کے لئے انہوں نے مختلف دیواریں بنانا اور حصوں میں تقسیم کرنا اور دیگر ترکیبیں استعمال کرنے پر ...

نزاع کی ابتداء

...

افسانہ

بہار و خزاں

اختر کی جائداد پر لالہ جی کا قبضہ

دوہتڑ، گھونسے اور دھکے!

رقص و سرود کی محفل کا خمیازہ

(۲۱)

اختر۔ لالہ جی! مجھے تو کل تک روپیہ چاہئے۔ سیٹھ جی کے آنے تک تو میرا تمام کاروبار خراب ہو جائے گا۔

منیب۔ میں تو آپ کا خادم ہوں مگر اس معاملہ میں مجھ پر زیادہ زور نہ ڈالئے کیونکہ لالہ جی کا یہی حکم ہے کہ ان کی غیر موجودگی میں کسی کو روپیہ نہ دیا جائے۔

...

سب سے پہلے جائداد کے متعلق تمام کاغذات کا جائزہ لیا اور ان کو احتیاط سے اپنے قبضہ میں کر لیا۔ رات کے وقت نثار اور بشیر وغیرہ دوستوں سے بھی ملاقات ہوئی اور ان کو اطمینان دلایا کہ میں نے روپے کا انتظام کر لیا ہے مگر جائداد رہن رکھنے کی اطلاع ان کو نہیں دی۔

آسمان پر روشنی کی سفید چادر بچھنی شروع ہوگئی ظلمات کی تاریکی چاند کی مانند کافور ہونے لگی۔ چڑیاں اور قمریاں نے خدائے واحد کی ستائش اور حمد و ثنا کا گیت گانا شروع کیا اور عبادت گزار بندے سجدوں سے اپنے خالق سے راز و نیاز کی باتیں کر کے واپس ہونے لگے۔ دنیا کی کل کائنات سکون کے بعد پھر حرکت سے آشنا ہوئی اور آفتاب اپنی پوری قوت سے جلوہ نمائی کرنے لگا۔ مگر بدبخت اختر ابھی تک میٹھی نیند کے مزے لے رہا ہے اور اپنی عاقبت سے ...

...

اصل کی مانگ دیکھکر

نقال دھوکہ دیکر اپنے پیٹ پالتے ہیں!

امرت دھارا رجسٹرڈ

... امرت دھارا لاہور

سرمہ نور افزا

غیر ممالک میں بھی لاثانی

NAUNEHAL The Best Tonic for Children

نونہال

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۱۰ رجمادی الثانی ۱۳۵۳ھ

کانگریس اور گاندھی جی

پچھلے دنوں مدراس کے ایک انگریزی اخبار "ہندو" نے یہ خبر شائع کر دی تھی کہ گاندھی جی نے کانگریس سے علیحدگی کا فیصلہ کر لیا ہے جس کی تردید خود گاندھی جی کو کرنی پڑی تھی اور انہوں نے یہ بتایا تھا کہ میرے فیصلہ کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے وہ بالکل غلط ہے میں اس مسئلہ پر غور کر رہا ہوں اور اس کے متعلق ایک مفصل بیان عنقریب شائع کرنے والا ہوں ... وہ بیان تھا جس کا انتظار ورکنگ کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے دوران میں کیا جاتا ...

میں چند ترمیمات پیش کریں گے جن کی منظوری و نامنظوری پر ان کی آئندہ شرکت و عدم شرکت کا دارومدار ہوگا۔

گاندھی جی کی مجوزہ ترمیمات میں پہلی ترمیم تو یہ ہے کہ کانگریس کے عقیدہ میں "پرامن" اور "جائز" ذرائع کے جو الفاظ ہیں انہیں بدل کر "حق و صداقت" اور "عدم تشدد" پر مبنی ذرائع کے الفاظ داخل کر دیئے جائیں۔ دوسری ترمیم یہ ہے کہ رکنیت کے لئے چار آنہ سالانہ فیس کے بجائے ...

[illegible]

شذرات

پانی پت میں فساد انگیزی

[illegible]

حوادث و احکام

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible]

تیم خانہ معینیہ سعیدیہ اجمیر

[illegible]

روس جمعیۃ اقوام میں

[illegible]

دہلی کے نوجوان اور میونسپل کمیٹی

[illegible]

گاندھی جی کی علیحدگی کا معاملہ کانگریس کے اجلاس تک ملتوی

کانگریسی کارکنوں سے بنیادی اختلافات کی فہرست

"اگر کانگریس پر سوشلسٹ غالب آگئے تو میں اس میں نہیں رہ سکتا"

واردھا گنج، ار ستمبر۔ گاندھی جی نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔

یہ افواہ کہ میں کانگریس سے عملی تعلق منقطع کر دینے کے مسئلہ پر غور کر رہا تھا درست تھی لیکن میرے دوستوں کے مشورہ سے مجھے یہ تسلیم کرنا پڑا کہ میں اس فیصلہ کو کانگریس کے اجلاس بمبئی تک ملتوی رکھوں۔ میرے لئے ایک درمیانی راستہ یہ تجویز کیا گیا کہ میں بدستور کانگریسی رہوں لیکن اس کی عملی سرگرمیوں میں حصہ نہ لوں۔ اس تجویز کی سردار پٹیل اور مولانا ابوالکلام آزاد نے مخالفت کی۔ میں نے مناسب سمجھا کہ آخری قدم اٹھانے سے پہلے میں اس معاملہ کو کانگریس کے اکتوبر کے اجلاس تک ملتوی کر دوں۔ اس التوا سے یہ بھی خیال ہے کہ میں اپنے خیالات کا جائزہ لینے کے قابل ہو جاؤں گا کہ کانگریس کا سمجھدار طبقہ میرے طریق کار ...

[illegible]

انگریز کی فسادات کی ابتداء اور اسکے مہلک نتائج

[illegible]

مذہب غلامی نہیں سکھاتا

اکولہ میں شیر صادق کی تقریر

[illegible]

توہین اسلام کا خمیازہ

ایک ہندو ساہوکار کا قتل

[illegible]

معرکہ ریف کے مجاہد غازی عبدالکریم

آٹھ سال کی نظربندی کے بعد رہا کر دیئے گئے

[illegible]

اسمبلی کیلئے ڈاکٹر خان کھڑے ہونگے

[illegible]

دار الحکومت

دہلی کے دو ایڈیٹروں کی مقدمہ بازی

[illegible]

مجلس ادب دہلی کا ایک شاندار جلسہ

[illegible]

مصنوعی امام مہدی گرفتار

عدالت میں تحصیلدار پر چاقو سے حملہ

[illegible]

دہلی مارکیٹ

[illegible]

سر فضل حسین کی جگہ نواب چھتاری کا امکان

[illegible]

تین ماہ میں خودکشی کے ۲۷ واقعات

[illegible]

چند خوش آئند واقعات

[illegible]

دو عیسائی فرقوں میں ہنگامہ

[illegible]

سرحدی کونسل کے امیدوار کو نامنظور کردیا گیا

سول نافرمانی میں قید کاٹنے کا جرم

ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۱۳ ستمبر۔ سرحدی کونسل کے ضمنی انتخاب میں ریٹرننگ افسر نے خان عبداللہ خاں کے کاغذات نامزدگی اس بناء پر نامنظور کر دیئے ہیں کہ ان کو تحریک سول نافرمانی میں دو سال قید سخت کی سزا ہو چکی ہے۔ آپ کو انتخاب کے لئے صوبہ کانگریس کمیٹی نے نامزد کیا تھا۔ خان عبداللہ خاں نے دس ستمبر کو حکومت کے نام تار ارسال کیا تھا جس میں سزا کی رکاوٹ کو دور کرنے کی درخواست کی گئی تھی مگر کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ گاندھی جی، خان عبدالغفار خاں اور مولانا ابوالکلام آزاد کو اس بارے میں اطلاع دیدی گئی۔

پھگواڑہ میں تین وکیلوں کا لائسنس ضبط

ہندو فسادیوں کی امداد کرنے کا الزام

کپورتھلہ ۱۳ ستمبر۔ پھگواڑہ کی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حالات نے نازک صورت اختیار کر لی ہے اور ریاست نے یہ طے کر لیا ہے کہ سختی کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا جائے۔ گرفتاریاں روزانہ ہو رہی ہیں کیونکہ ہندوؤں اور سکھوں نے جلسے اور تقریریں کر کے دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی شروع کر دی ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ افسران نے تین وکیلوں اور ایک عرضی نویس کا لائسنس اس وجہ سے ضبط کر لیا ہے کہ انہوں نے ہندو لیڈروں کو جنہیں دفعہ ۱۰۷ و ۱۴۴ تعزیرات ہند کے ماتحت سزائیں ہوئی ہیں امداد دی تھی۔

الہ آباد کانگریس کمیٹی کو سزا دی جائیگی

الہ آباد کی ٹاؤن کانگریس کمیٹی نے حال میں ایک قرارداد کانگریس کی مجلس عاملہ کے اس فیصلہ کے خلاف جو کمیونل اوارڈ کے متعلق ہے منظور کی تھی۔ الہ آباد کی ایک خبر مظہر ہے کہ وہاں کے کانگریسی حلقہ میں یہ افواہ گرم ہے کہ سردار ولبھ بھائی صدر کانگریس سے جواب طلب کر کے سزا تجویز کرنے والے ہیں تاکہ کانگریس کے نظام میں کوئی خلل واقع نہ ہو اور ماتحت جماعتیں بالائی جماعت کے طے شدہ اصولوں کی پابندی کیا کریں۔

شمالی کلکتہ میں تلاشیوں کی بھرمار

پانی پت کے ہندوؤں کی نازیبا روش

اخبار تیج کی فرقہ پرستانہ تحریرات کے خلاف احتجاج

مسلمانوں کے نمائندہ جلسہ کی قراردادیں

۹ ستمبر ۱۹۳۴ء کو بوقت ۹ بجے شب بعد نماز عشاء مسلمانان پانی پت کا عام جلسہ زیر صدارت جناب حافظ شیخ عبدالعزیز صاحب رئیس میونسپل کمشنر منعقد ہوا اور حسب ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوئے۔

(۱) مسلمانان پانی پت کا یہ جلسہ عام اخبار تیج کے اس مضمون کو جو ایک نامہ نگار خصوصی کی طرف سے اخبار مذکور کی اشاعت مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۳۴ء میں مسجد نوشاہ کے متعلق درج ہے۔ اور جس میں نہایت غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے نظر ناپسندیدگی دیکھتا ہے اور اس کی غیر ذمہ دارانہ اور خلاف واقعہ تحریر پر اظہار افسوس کرتا ہے۔

(۲) اخبار تیج نے مقامی افسران کے متعلق اس معاملہ میں جو لغو اور بے بنیاد اتہامات مضمون محولہ بالا میں لگانے کی کوشش کی ہے وہ بھی بالکل غلط ہیں۔ اگر مقامی افسران یا حکام ضلع ہندو پروپیگنڈہ سے متاثر ہوتے تو ملاحظہ سرقہ کے بعد جب کہ شرعی طور پر مسجد ظاہر ہو چکی تھی بقایا حصص مسجد کی صفائی سے مسلمانوں کو حکماً منع نہ کرتے اور چونکہ مسلمان نہایت صبر و تحمل اور امن پسندی کے ساتھ اپنے مذہبی معبد کی صفائی میں مصروف تھے اور انہوں نے فریق ثانی کی طرف سے نہایت سخت اشتعال کے باوجود کسی قسم کا بلوہ یا فساد نہیں ہونے دیا اس لئے ایسے حکم امتناعی کے لئے کوئی جواز نہ تھا۔

(۳) اخبار مذکور کی اشاعت محولہ بالا میں یہ بھی بالکل غلط ظاہر کیا گیا ہے کہ "اس آراضی کے سلسلہ میں کچھ عرصہ سے دیوانی مقدمہ بازی چل رہی ہے۔ کل اچانک کئی سو مسلمانوں کا ایک گروہ کئی کدالوں اور پھاوڑوں سے مسلح ہو کر حملہ آور ہوا اور اسے زبردستی کھودنا شروع کر دیا" جس حصہ زمین کے متعلق ایک شخص مسمی نسری پال کی طرف سے مقدمہ دیوانی اس مسجد پر کام شروع ہونے کے بعد ۱۸ اگست ۱۹۳۴ء کو دائر کر کے حکم امتناعی مہر وزرہ حاصل کیا اس کا اس مسجد کے صرف ایک جزء سے تعلق ہے جس کو ابھی تک مسلمانوں نے ہاتھ تک نہیں لگایا اس لئے یہ جلسہ گورنمنٹ سے استدعا کرتا ہے کہ اس امن سوز غلط بیانی پر تیج کے خلاف مناسب قانونی کارروائی جلد از جلد عمل میں لائی جائے۔

(۴) مسلمانان پانی پت کا یہ جلسہ اخبار تیج کی اس روش پر نہایت اظہار نفرت کرتا ہے کہ اس نے اس معاملہ کو ہندو مسلم سوال بنانے کی کوشش کی ہے کیونکہ اہل ہنود من حیث الجماعت آرائنی ملحقہ مسجد کی ملکیت کے مدعی نہیں ہو سکتے بلکہ ایک یا دو ہندو افراد ذاتی طور پر اپنے آپ کو مدعی ظاہر کرتے ہیں اس کے برخلاف مسجد سالہا سال وقف ہونے کی وجہ سے عام مسلمانوں کی مشترکہ عبادت گاہ ہے۔

(۵) مسلمانان پانی پت کا یہ عام جلسہ اس امر پر اظہار افسوس کرتا ہے کہ اخبار تیج جس کے ایڈیٹر...

(اظہار اسلام سکریٹری انجمن اسلامیہ پانی پت)

"مساوات اسلامی کی حقیقت"

دیوبند سے متین جواب

الجمعیۃ کی گذشتہ اشاعت میں جناب مولوی جمال الدین صاحب بیگانوی کا ایک مضمون بہ عنوان دردمندانہ اپیل شائع ہوا ہے جس میں آپ نے مولانا محمد شفیع صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند کی کتاب "نہایات العرب فی غایات النسب یعنی مساوات اسلامی کی حقیقت" کے خلاف صدائے احتجاج بلند کیا ہے۔ میرا اپنے کرمفرما جناب جمال الدین صاحب سے عرض کرونگا کہ انہوں نے اگر ابتک خود اس رسالہ کو نہیں دیکھا ہے تو مہربانی فرما کر انصاف کی نظر سے اس کا ایک بار ضرور مطالعہ فرمائیں۔ معمولی سے معمولی علم و عقل رکھنے والا انسان اس رسالہ کے مطالعہ کرنے کے بعد اسی نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ اس میں کسی قوم کی توہین تو کیا بلکہ اس کی کسی قسم کی کوئی معمولی سی تضحیک بھی نہیں۔ اس رسالہ کا مقصد اصلی قرآن کی صحیح تعلیم "ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم" کی طرف مسلمانوں کو بلانا ہے۔ اس میں یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ اسلام کے اندر نسب وغیرہ کا کوئی اعتبار نہیں، بلکہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہی شخص ہے جو تقویٰ و طہارت کے اندر سب پر فوقیت رکھتا ہو۔ ایک سید کو کسی جلاہے پر محض اس وجہ سے کہ وہ سید ہے کوئی فوقیت نہیں ہو سکتی اگر وہ سید فاسق و فاجر اور وہ جولاہا عابد و زاہد ہو۔ کہیں یہ حدیث آگئی ہے کہ خدا وند تعالیٰ قیامت کے دن ٹھٹھیرے، قصاب، جولاہے وغیرہ پیشہ ور اقوام کے متعلق فرمائینگے کہ ان کو جہنم میں داخل کرو عبارت کی بعینہ نقل ملاحظہ ہو۔ "جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی آواز دیگا کہ وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں نے زمین میں رہتے ہوئے اللہ کے ساتھ خیانت کی ہو اس پر ٹھٹھیرے اور صراف اور جولاہے حاضر کئے جائیں گے" اس کے بعد یہ بھی لکھدیا گیا ہے کہ اس کا سبب بھی وہی تقویٰ و طہارت کی کمی ہے۔ اگر کوئی پیشہ ور متقی پرہیزگار ہو تو اس کا یہ حکم نہیں۔

۲۸ جمادی الاول کو شب کے وقت حضرت مولانا حسین احمد صاحب شیخ الحدیث و صدر مدرس اور مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم و نیز اور جمیع اراکین و طلبہ اور اکثر اساتذہ کا محلہ شفاخانہ میں عظیم الشان اجتماع ہوا تمام قصبہ دارالعلوم کی پبلک بھی جمع تھی۔ آج تک دیوبند میں ایسا اجتماع کبھی آنکھوں نے نہیں دیکھا تھا۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ مہاجر مدنی کی محققانہ تقریر ڈھائی گھنٹہ تک جاری رہی آپ نے ان کے تمام شکوک کا ازالہ اس کتاب سے ہی کیا۔ اس کی عبارتیں پڑھ پڑھ کر سنائیں اور تمام لوگوں پر یہ امر آفتاب سے زیادہ واضح اور روشن ہو گیا۔ کہ یہ تمام باتیں حضرت مولانا محمد شفیع صاحب پر افتراء محض ہیں، انکی کتاب میں کہیں...

اقلیتوں کے معاہدہ کی پابندی سے انکار

مجلس اقوام میں پولینڈ کا عزم

امریکہ میں اشتراکیوں کی گرفتاری

روس میں قدیم شہر برآمد ہوا

پولیس کو سمندر میں پھینک دیا

اسمبلی کے اجلاس ختم کردیئے گئے

بے مثل مجربات و بے نظیر تصنیفات

لاولد کو مژدہ

محبوب عاشق کے قدموں پر

ویدحکیم پنجاؤ

سفید بالوں کو دائمی سیاہ رنگت پر لانے والا
بال سیاہ تیل
اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

فوراً ضرورت ہے
Manager The Million House
P.B. 6837 Barra Bazar
Calcutta

Harigaoram
Panchpota (Bengal)

مجلس اقوام میں روس کا داخلہ منظور کرلیا گیا

لیگ میں داخل شدہ ریاستوں کی تعداد ۵۸ تک پہونچ گئی

فرانس کو آئندہ روس کا تعاون حاصل ہوگا

جنیوا ۱۶ ستمبر۔ روس کو مجلس اقوام میں شامل کرنے کیلئے جو دعوت نامہ مرتب کیا گیا ہے اس پر سوائے آئرلینڈ کے تمام برطانوی حکومتوں نے دستخط کر دیئے ہیں بلجیم، ہالینڈ، پرتگال، لگزمبرگ اور سوئٹزرلینڈ نے دعوت نامہ پر دستخط نہیں کئے ہیں۔ ہفتہ کی دوپہر تک مجلس اقوام کے دو تہائی ممبروں نے دعوت نامہ پر دستخط کر دیئے اور سکینڈی نیویا کی چار ریاستوں نے اطلاع دیدی ہے کہ انہوں نے علیحدہ علیحدہ روس گورنمنٹ کو مطلع کر دیا ہے کہ داخلہ مجلس اقوام کے سلسلہ میں یہ ریاستیں روس کی امداد کریں گی۔ مجلس اقوام کے دو تہائی ممبروں کے دستخطوں سے جو دعوت نامہ حکومت روس کو بھیجا گیا ہے۔ اس کے جواب میں روسی گورنمنٹ نے مجلس اقوام کی دعوت کا پرتپاک خیر مقدم کیا ہے اور مجلس اقوام میں داخلہ کو منظور کر لیا ہے۔

مجلس اقوام میں روس کے داخلہ کا واقعہ لیگ اقوام کی تاریخ میں سب سے اہم واقعہ ہے جس سے فرانس کی دیرینہ آرزو پوری ہو گئی ہے کیونکہ فرانس چاہتا ہے کہ مشرقی یورپ کے معاہدہ کی اسکیم میں روس کا تعاون حاصل کیا جائے۔

مجلس اقوام میں روس کے داخلہ کے بعد لیگ میں داخل شدہ ریاستوں کی تعداد ۵۸ تک پہونچ گئی ہے۔ ابھی تک مندرجہ ذیل ریاستیں مجلس اقوام میں شامل نہیں ہوئی ہیں امریکہ، برازیل، مصر، افغانستان، کوسٹاریکا، ایکواڈور۔ لیگ کونسل میں روس کو مستقل نشست مل گئی ہے ایسے ممبروں کی تعداد جن کو مستقل نشستیں حاصل ہیں ۱۶ ہے۔

بمبئی میں عبدالغفار نگر کا سنگ بنیاد رکھدیا گیا

سرحدی برادران کو سردار پٹیل کا خراج عقیدت

کانگریس اور ملک کے وقار کو قائم رکھنے کا عہد

بمبئی ۱۶ ستمبر۔ ایک کثیر مجمع کے سامنے سردار ولبھ بھائی پٹیل نے "عبدالغفار نگر" کے سنگ بنیاد رکھنے کی رسم ادا کی اس نگر میں کانگریس کا آیندہ اجلاس منعقد ہوگا۔ اس موقعہ پر حاضرین نے کانگریس سے اپنی عقیدت کا اظہار کیا اور جوش و خروش سے کانگریس کے مقاصد کی تائید کی سردار ولبھ بھائی پٹیل نے اس موقعہ پر ایک پرخلوص تقریر بھی کی آپ نے حاضرین سے کہا "اس وقت آفتاب تمہارے سامنے جلوہ فگن ہے اور سمندر تمہارے پیچھے بہہ رہا ہے تم قسم کھاؤ کہ کانگریس اور ملک کے وقار کو اپنی جانوں کی قیمت لگا کر برقرار رکھو گے" سردار پٹیل نے کانگریس کی صدارت کیلئے خان عبدالغفار اور بابو راجندر پرشاد جیسے سپاہیوں کا نام پیش کیا اور کہا کہ ان دونوں نے قومی اور آزادی کی جنگ میں ثابت کر دیا ہے کہ وہ سپاہی ہیں۔ آپ نے کہا کہ صرف محبت، قربانی، خدمت اور عدم تشدد ہی ہماری کامیابی کے ذرائع ہیں۔

پٹنہ ۱۷ ستمبر۔ صوبہ بہار کانگریس کمیٹی نے اپنے ایک جلسہ میں بابو راجندر بابو کا نام صدارت کے لئے پیش کیا۔ دوسری تجویز میں گاندھی جی کے پروگرام اور ان کی لیڈری پر اظہار اعتماد کیا گیا۔

لاہور ۱۶ ستمبر۔ پنجاب صوبہ کانگریس کمیٹی کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں کانگریس کی صدارت کے لئے راجندر بابو کا نام پیش کیا گیا ایک تجویز میں خان عبدالغفار خاں اور ان کے بھائی ڈاکٹر خان کی رہائی پر اصرار کیا گیا پیش کی گئی اور قرطاس ابیض اور فرقہ وارانہ حل کے متعلق کانگریس ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کی تائید کی گئی۔

مسٹر آصف علی کی مخالفت کانگریس کی مخالفت ہے

گاندھی جی اور راجگوپال کے پیغامات

گاندھی جی نے مسٹر آصف علی کو مندرجہ ذیل پیغام بھیجا ہے:۔
"میں آپ کی کامیابی کا خواہاں ہوں۔ مجھے امید ہے کہ ہر رائے دہندہ آپ کی حمایت کرے گا۔"

مسٹر راجگوپال آچاری نے مندرجہ ذیل تار دیا ہے:۔
دہلی کے ہر ووٹر کو چاہئے خواہ اس کا کسی فرقہ سے تعلق ہو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ مسٹر آصف علی کے خلاف ووٹ دینا کانگریس کے خلاف ووٹ دینا ہے کیونکہ آپ کانگریس کے نام پر کھڑے ہوئے ہیں اور کانگریس کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اور اگر ڈاکٹر انصاری کی صحت اجازت دیتی تو وہ اس حلقہ سے کھڑے ہوتے۔

شریعت کانفرنس کا خیر مقدم

افغانی طلباء کا ایک جلسہ

۱۰ ستمبر بروز جمعہ مسجد فتحپوری دہلی میں مختلف افغانی قبائل کے طلباء کا ایک جلسہ منعقد ہوا اور باتفاق رائے ایک انجمن جمعیت الطلباء افغان دہلی کے نام سے قائم کی گئی اور اراکین انجمن کا انتخاب عمل میں آیا۔

۱۴ ستمبر بروز جمعہ بمقام مدرسہ ... زیر صدارت جناب مولانا جمعہ خان صاحب جمعیت الطلباء افغان دہلی کا پہلا اجلاس منعقد ہوا اور اس میں مذکورہ ذیل تجویزیں باتفاق رائے پاس ہوئیں۔

(۱) جمعیت الطلباء افغان دہلی کا یہ عام جلسہ جناب فخر افغان خان صاحب عبدالغفار خان اور ان کے بھائی ڈاکٹر خان صاحب کی رہائی پر ان کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے اور حکومت ہند سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ ان کو داخلہ پنجاب اور صوبہ سرحد کی غیر مشروط اجازت دیں۔

(۲) جمعیت الطلباء افغان دہلی کا یہ عام جلسہ شریعت کانفرنس کے انعقاد کا خیر مقدم کرتا ہے اور ان کے ہر ایک تجویز کی تائید کرتا ہے اور مجلس استقبالیہ کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ انہوں نے ایک ایسے عظیم الشان کار خیر کا ارادہ اور اس کے لئے سعی کی ہے۔ نیز یہ جمعیت جملہ خوانین و سربرآوردہ حضرات صوبہ سرحد سے درخواست کرتی ہے کہ وہ شریعت کانفرنس کو بہتر سے بہتر طریق پر کامیاب بنانے میں کوشش کریں۔

(محمد عمر خاں)

۲۵ فی صدی کا صرف پانی پر گذارہ

ایک بچہ بھوک سے تڑپ کر مر گیا

سنام گنج (آسام) ۱۵ ستمبر۔ آسام کے سیلاب زدگان ابھی تک بھوک کا شکار ہو رہے ہیں۔ سنام گنج سیلاب ریلیف کمیٹی کو جو تازہ اطلاع ملی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سنام گنج کے علاقہ کے موضع ... میں مسمی اکبر علی کا ایک بچہ بھوک سے تڑپ کر مر گیا۔ لوکل ریلیف کمیٹی نے مولوی منور علی ممبر کونسل اور صدر کمیٹی اور مسٹر ... چودھری ممبر سلہٹ سنٹرل ریلیف کمیٹی کلکتہ کو اس کی تحقیقات کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ سنام گنج کے سیلاب زدہ علاقہ کے لوگوں کی حالت روز بروز خراب ہوتی جا رہی ہے مختلف ریلیف سنٹروں سے قحط اور دیگر مصیبتوں کی دلآزار اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ اگر فوراً ہی ان لوگوں کی خبر نہ لی گئی تو خطرناک نتائج پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ فنڈ کی کمی کی وجہ سے ریلیف کا کام قریب قریب بند ہے۔ جگننا تھ پوری سرکل کا ایک کارکن لکھتا ہے کہ یہاں کے پچیس فی صدی آدمی پانی، کچے پھل وغیرہ پر گذارہ کرتے ہیں اس سب ڈویژن کے دیگر دراز حصوں کے لوگوں کی بھی ایسی ہی حالت ہے۔

۲۵ مزدور گرفتار

کلکتہ ۱۵ ستمبر۔ خضرپور ڈوک میں کام کرنے والے پچیس آدمیوں نے آج صبح کام کرنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ پورٹ پولیس نے ان لوگوں کو گرفتار کر لیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ڈوک کے منتظمان نے ان لوگوں کو صبح سات بجے کام شروع کرنے کے لئے کہا مگر مزدوروں نے ۱۹۱۹ء کے معاہدہ کی بناء پر ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور کہہ دیا کہ وہ سات بجے سے پہلے کام شروع نہیں کر سکتے چنانچہ فوراً پولیس طلب کی گئی اور مزدوروں کے حوالے کر دیئے گئے گرفتار شدگان خضرپور ڈوک اینڈ پورٹ ورکرز یونین کے ممبر تھے۔

ہندوستانی ریلوے کی آمدنی

شملہ ۱۳ ستمبر۔ پہلی ستمبر کو ختم ہونے والے ہفتہ کی سرکاری ریلوں کی آمدنی ۱۲۳ لاکھ روپے ہوئی جو اس سے پہلے ہفتہ کی نسبت چار لاکھ روپیہ کم تھی اور گذشتہ سال کے ہفتہ کی نسبت پانچ لاکھ روپے زیادہ تھی۔

دریائے گھنہ کا بند ٹوٹ گیا

آٹھ پختہ گودام پانی میں بہہ گئے

برہمن بریہ (بنگال) ۱۴ ستمبر۔ بھیراب بازار کے پاس دریائے گھنہ کا بند اتفاقیہ طور پر ٹوٹ گیا ہے۔ میسرز رنڈل اینڈ کلارک کو سخت نقصان پہنچا منگل کی شب کو نو بجے کے قریب یہ معلوم ہوا کہ فرم کے پاس پیپل کا ایک درخت بڑی دھماکے کی آواز کے ساتھ دریا میں گر گیا فوراً ہی شور مچا۔ چنانچہ فرم مذکور کا منیجر اور اس کا اسٹاف متعدد تھیلوں کے ساتھ موقع پر گئے اور یہ دیکھ کر ان کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ فرم کے گودام سوکھے پتوں کی طرح گر رہے ہیں گرجان کو سخت خطرہ میں ڈال کر فرم کی نقدی اور ضروری کاغذات بچا لئے گئے۔ اطلاع مظہر ہے کہ فرم کے آٹھ پختہ گودام اور دفتر کی بلڈنگ دریائے گھنہ کی نذر ہو گئے جائے شکر ہے کہ جان کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ صرف ... بلڈنگ اور پیپل کا درخت پانی میں بہہ گئے اور نظروں سے اوجھل ہو گئے نقصان کا اندازہ کئی لاکھ روپیہ کا لگایا جاتا ہے۔ باقی گودام بھی خطرہ سے محفوظ نہیں ہیں۔

پولیس اور ہڑتالیوں میں جنگ

جزیرہ رہوڈ میں ۱۵ اشخاص ہلاک

واشنگٹن ۱۴ ستمبر۔ امریکہ کی ہڑتال کا مطلع تاریک ہوتا جا رہا ہے ثالثی بورڈ نے فیصلہ کی کوشش سے ہاتھ اٹھا لیا ہے۔

اسی دوران میں جزیرہ رہوڈ کے ایک شہر سیلس ویلے میں سخت فساد شروع ہو گیا جس میں تین اشخاص گولی سے ہلاک ہوئے اور سینکڑوں زخمی ہوئے پولیس کو پانچ ہزار ہڑتالیوں اور ان کے ساتھیوں پر جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل تھے بے تحاشا گولے پھینکنا شروع کئے جس کی وجہ سے پولیس والوں کو کارخانوں کے پیچھے پناہ لینی پڑی۔

گذشتہ تین دن میں ۵ شخص گولی سے ہلاک ہوئے جس میں ایک ۴۷ سالہ بوڑھی عورت بھی شامل ہے مارشل لاء جاری ہے ہنگامی اسپتال میں ۱۵۰ پولیس والے زیر علاج ہیں۔

ایک مسلمان کا پورا خاندان غرق

کشتی دریا میں غرق ہوگئی

پانچ سو ضبط شدہ کتابیں اور کارتوس برآمد

تلاشیوں کے بعد ایک درجن اشخاص گرفتار

ساردا ایکٹ کے ماتحت جرمانہ کی سزا

۹ ہلاک ۷۰۔۴ افراد گرفتار

اسپین میں نوجوانوں پر پابندیاں

فرقہ وارانہ کشیدگی کا حل

مسٹر شاستری کا اظہار خیال

جب کبھی آپ کو کمزوری کی شکایت ہو

تلوار مارکہ شربت فولاد

چیف ایجنٹس

مینیجر گپتا اینڈ کمپنی مالکان چندر گپت اوشدھالیہ ڈاکخانہ ایس پی ریلوے

تار کا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"

ید اللہ علی الجماعۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی۔اے)   معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی ۔ یوم دوشنبہ ۱۴ رجمادی الثانی ۱۳۵۳ھ ہجری ۔ مطابق ۲۴ ستمبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۲

سرودِ مستانہ

عشقِ بیبر امیکدہ ہے، حُسن پیمانہ مرا
ہے انہیں دونوں سے قائم ذوقِ مستانہ مرا

جلوۂ نیرنگِ فطرت ہے مری رنگیں شراب
خم ہے میرا آسماں خورشید پیمانہ مرا

پرورش پاتا ہوں میں آغوشِ بحرِ عشق میں
چشمِ تر میری صدف ہے اشک دُردانہ مرا

میں وہ مجنونِ محبت ہوں کہ لیلائے خرد
چار جانب ڈھونڈتی پھرتی ہے ویرانہ مرا

بزمِ حسن و عشق میں ہنگامہ برپا کر دیا
تازہ افسوں ہو گیا دنیا کو افسانہ مرا

کہتے ہیں سب آپ کا مجنوں و سودائی مجھے
کاش کہدیں آپ بھی ہاں تو ہے دیوانہ مرا

انتظارِ لطف ہیں کب سے کھلی ہے چشمِ شوق
دیکھ اے ساقی چھلک جائے نہ پیمانہ مرا

عاملِ "خذ ما صفا دع ما کدر" ہوں ہر ہیں
ہے فقیرانہ روش، مذہب حکیمانہ مرا

ہیچ ہیں اہل دول میری نگاہ میں اُفق
ہے فقیری میں بھی یہ اندازِ شاہانہ مرا

(میر اُفق کاظمی)

معاصرین کے افکار و آراء

دلچسپ حقائق و معلومات

روس اور مجلس اقوام

ازہلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جن کو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نو مسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازہلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے۔ اور دوسروں کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازہلا کی قیمت اسکے مضمون۔ اسکے حجم اور اسکی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے کیا جا سکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ علاوہ محصول ڈاک ہے۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس یا اس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ۔ دہلی

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 21.   DELHI THURSDAY SEPTEMBER, 20, 1934   PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید ... نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی قبول اسلام ... قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصول ڈاک۔ منیجر الجمعیۃ دہلی

امتِ مرزائیہ کی غیرت کا امتحان

بخدمت جناب عبدالحمید صاحب منشی فاضل سکرٹری انجمن مرزائیہ دہلی ہداہ اللہ

السلام علی من اتبع الہدیٰ منشی صاحب! مرزا غلام احمد کی مسیحیت کی دھجیاں اڑتی ہوئی دیکھ کر آپ کو قلبی اذیت اور روحانی تکلیف پہنچی ہے اسی لئے آپ نے حضرت شاہ صاحب دام ظلہم کے نام کھلی چٹھی بھی شائع کر دی ہے جس میں آپ نے دروغ گوئی اور کذب بیانی میں مرزا صاحب کی سنت کو دانتوں سے خوب مضبوط پکڑا ہے۔ چنانچہ منشی صاحب لکھتے ہیں کہ شاہ صاحب کی تقریروں میں جاہل اور عامی طبقہ کے سوا اہل علم طبقہ حصہ نہیں لیتا۔ ہم اس کے جواب میں بجز لعنۃ اللہ علی الکاذبین پڑھنے کے اور کیا کہیں۔ مرزائیو یہ تمہارے سکرٹری کا قصور نہیں بلکہ مرزائی تعلیم کا اثر ہے۔ جھوٹے نبی کی امت سے جھوٹ ہی کی امید ہو سکتی ہے نہ سچ کی۔ منشی صاحب آپکے اس کی بہت شکایت کی ہے کہ حضرت شاہ صاحب اپنی تقریروں میں متانت و سنجیدگی کا لحاظ نہیں رکھتے۔ ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ متانت و سنجیدگی سے آپ کی مراد اگر مرزائی متانت اور سنجیدگی ہے اور یقیناً یہی ہوگی تو پہلے ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈال کر مرزا غلام احمد کی تہذیب اور متانت کو ملاحظہ فرمائیں اور پھر بات کریں دیکھئے۔ مرزا غلام احمد لکھتے ہیں مجھے دو مرزا کو سب مسلمان مانتے ہیں اور میری دعوت مسیحیت کو قبول ...

(سکرٹری انجمن سیف الاسلام دہلی)

چندہ مت دو

(نیاز مند حمید الرحمن قریشی سکرٹری انجمن خادم الاسلام)

ضلع گیا کے ستر گاؤں کی دردناک تباہی
اہالیان ملک سے امداد کی اپیل

سیلاب سے جو دردناک مصیبتیں اردل اور اس حلقہ کے تقریباً ستر مواضعات پر آئی ہیں اس کی اطلاعات اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں جن سے آپ کو صورت حالات کا اندازہ ہو گیا ہوگا سیلاب امدادی کمیٹی دارول نے وقتاً فوقتاً صوبے کے امدادی اداروں اور دوسرے مجالس کو بھی اردل کے سیلاب زدوں کی جانب توجہ دلائی ہے۔ اور چندہ کے لئے اپیل کی ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں جو جنس اور رقمیں وصول ہوئی ہیں وہ اس قدر تھوڑی اور ناکافی ہیں کہ ہم نے ضروری سمجھا کہ ایک بار پھر انسانیت کا واسطہ دلا کر آپ حضرات کو متوجہ کیا جائے۔

اردل تھانہ کا منطقہ جو تقریباً بارہ میل وسیع ہے اور جو دریائے سون اور نہر کے درمیان واقع ہے بری طرح برباد ہو چکا ہے اس علاقے کے ستر مواضعات جن میں کم از کم دو ہزار مکانات ہوں گے تباہ ہو گئے ہے

اور اس کے ہزارہا باشندے خانہ بدوش بے آب و دانہ پڑے ہوئے ہیں ان مواضعات کی جائدادیں ہی جو تقریباً پندرہ ہزار ایکڑ مزروعہ آراضی پر مشتمل ہیں خصوصاً دھدی پانی میں سڑ کر ختم ہو چکی ہیں سینکڑوں کوئیں سیلاب کے پانی سے زہر آلود ہو گئے ہیں۔ لوگ درختوں کے نیچے یا چادریں تان کر دن رات بسر کر رہے ہیں۔

ان ناگفتہ بہ حالات میں ضرورت ہے کہ جلد سے جلد امداد پہنچائی جائے۔ تاکہ غریبوں کو خیراتی امداد اور متوسط الحال اصحاب کو قرض دیا جا سکے نیز کاشتکاروں کے لئے فصل ربیع کا بیج اور ان کے لئے تقاوی کا سامان کیا جا سکے۔ اس فوری امداد کے علاوہ لوگوں کو ہر سال کی پریشانی سے بچانے کے لئے یہ بھی سوچا جا رہا ہے کہ دریائے سون اور نہر کے درمیان سے آبادی منتقل کر کے کسی بلند اور محفوظ مقام پر بسائی جائے۔

(شاہ محمد عمیر صدر سیلاب امدادی کمیٹی)
(اردل ضلع گیا۔ ریلوے اسٹیشن جہان آباد)

مشہور و معروف دو ترجمہ والا مجہز متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نارویجی ہے حنا شدہ ارغوانی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ... ابن جریر، در منثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، موضح القرآن ... جلال الدین سیوطی اور تمام کتب احادیث ... ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

ڈیڑھ سو سال کے بعد روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہو گئی تیار ہے

حیات حافظ رحمت خاں

مؤلفہ سید الطاف علی صاحب بی۔اے علیگ بریلوی جس میں

آنریبل سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔پی۔کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم۔اے مقیم لندن نے

مبلغ ایکہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۳۰/۸ کاغذ چکنا، چمکدار کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ دہاف ٹون کی چھپی ہوئی نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت تین روپے (۳)

المشتہر:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی۔ علمی۔ اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ
مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی لیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپ کو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہو جائے گا۔

صحائف رحمانی ... قیمت
دینِ مرزا کفرِ خالص ... قیمت
نامۂ حقانی در کذب قادیانی ... قیمت ۵
اطلاع رحمانی ... قیمت ۸
دوسری شہادت آسمانی ... قیمت ۸
ہدیۂ عثمانیہ ... قیمت ۲
انوار ایمانی ... قیمت ۲
حقیقۃ المسیح ... قیمت ۲
آئینۂ کمالات مرزا ... قیمت ۲
مسیح قادیان کی حالت کا بیان ... قیمت ۲
معیار صداقت ... قیمت ۱
معیار المسیح ... قیمت ۲
حقیقت رسائل اعجازیہ ... قیمت ۲
ختم نبوت فی القرآن و الحدیث و الآثار ... قیمت ۲

حیات محمود اسیر مالٹا ... مولانا حسین احمد صاحب مدنی قیمت ۱۲
علم الکلام مصنفہ مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی ... قیمت ۲
اعجاز القرآن قیمت ... صراط مستقیم ... دلائل الخیرات باجلد ۸

ملنے کا پتہ:- منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم
معہ
خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تفسیر سیرت

قصر نبوت کی تکمیل اور کمالات نبوت کا ظہور

عملی دنیا کے عملی پیغمبر کی عظیم ترکامیابی

وحشی اقوام کو علم و معرفت کا جرعہ پلانے والا انسان

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند)

ختم نبوت کی تمثیل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری اور دیگر انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے مکان بنایا اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی جو شخص مکان کو دیکھتا ہے تو اس کی تعریف کرتا ہے لیکن اینٹ کی جگہ خالی دیکھ کر یہ خواہش کرتا ہے کہ یہاں اینٹ ہوتی تو کیا اچھا ہوتا۔ سرکار نے فرمایا وہ آخری اینٹ میں ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے جس اینٹ کی جگہ خالی تھی وہ میرے آجانے کے بعد پُر ہوگئی ...

فطرت کو آشنائے ذات وصفات بنادینا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ نہیں ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کی جاہلی قوم کو جس طرح تعلیم دی ہے اور جن جن تمثیلات کے ساتھ سمجھایا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح اس قوم کی ذہنیت کا اندازہ لگایا تھا۔

...

تکمیل دین ہی کا دوسرا نام ختم نبوت ہے۔ یہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال اور آپ کی کامیابی کا اعتراف ہے کہ آپ کی تشریف آوری کے بعد نبوت کا دروازہ بند کردیا جائے۔ اب اگر کوئی شخص آپ کے بعد کسی نئی نبوت کا تصور کرتا ہے خواہ وہ ظلی اور بروزی ہو یا حقیقی اور عینی ہو اس سے زیادہ کون اسلام کا دشمن اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا مخالف ہوسکتا ہے؟ (باقی آئندہ)

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق ومغرب کی تازہ خبریں

اب اٹلی کے پوپ اعظم نے اس تحریک کا نہایت گرمجوشی سے استقبال کیا ہے اور آپ ان "بد اخلاقی کے اڈوں" کے خلاف ایک زبردست تحریک جاری کرنے والے ہیں۔ پوپ اعظم نے تمام اخبارات سے اپیل کی ہے کہ وہ مخرب اخلاق فلموں کے خلاف جہاد کرکے انسانی اور اخلاقی خدمت کا فرض انجام دیں۔

دنیا کی فوجی طاقتوں کا موازنہ

۱۹۱۴ء اور ۱۹۳۴ء کے اعداد وشمار

دنیا کے خونریز نظام پر ایک نگاہ اعتبار

بین الاقوامی دنیا میں مختلف حکومتوں کے درمیان فوجی طاقت کا جو توازن رہا ہے اس کا معیار ہر زمانہ میں یکساں نہیں رہا بلکہ حالات پیش آمدہ کے ماتحت تخفیف اور اضافہ کا عمل برابر جاری رہا ہے ۱۹۱۴ء میں یعنے جنگ عمومی سے قبل مختلف حکومتوں کی جو فوجی طاقت تھی وہ ۱۹۳۴ء میں باقی نہیں رہی بلکہ کتنی سطح والی حکومتوں کو بعض حالات کے ماتحت اپنے اسلحہ اور فوج میں تخفیف کرنی پڑی اور قلیل اسلحہ والی حکومتوں کو اضافہ کرنا پڑا۔ ذیل میں مختلف ممالک کی فوجی طاقت کا ایک اجمالی نقشہ پیش کیا جاتا ہے جس سے معلوم ہوجائے گا کہ ۱۹۱۴ء اور ۱۹۳۴ء میں افواج کا توازن کیا رہا اور کون کون سی حکومتیں اس انقلاب سے متاثر ہوئیں۔ ۱۹۱۴ء میں مختلف ممالک کے درمیان فوجی توازن حسب ذیل رہا:-

نام ملک	تعداد افواج	اخراجات
روس	۵۴۰۰۰۰۰	۷۸۶۳۸۷۶۱ پونڈ
فرانس	۵۳۰۰۰۰۰	۴۰۴۲۸۲۲۴ ″
برطانیہ عظمیٰ	۸۰۳۱۲۸	۲۸۶۶۹۲۳۰ ″
اٹلی	۳۳۸۰۰۰۰	۱۶۰۰۵۰۴۶ ″
امریکہ	۲۱۳۴۴۵	۱۸۸۴۵۸۰۹ ″
جاپان	۱۴۰۰۰۰۰	۹۴۰۷۵۹۲ ″
رومانیا	۵۸۰۰۰۰	....
بلجیم	۳۴۰۰۰۰	....
یونان	۱۵۰۰۰۰	....
پرتگال	۱۵۰۰۰۰	....
جرمنی	۵۴۰۰۰۰۰	۵۸۶۵۷۸۳۱ پونڈ
آسٹریا ہنگری	۳۶۰۰۰۰۰	۴۷۰۳۷۸۰۹ ″
ترکی	۱۲۸۸۲۱۵	
بلگیریا	۴۵۰۰۰۰	....
میزان	۲۹۰۹۵۲۸۸	۲۶۰۰۵۷۰۹۷ پونڈ

اس کے بعد ۱۹۳۳ء سے ۱۹۳۴ء تک افواج اور ان کے اخراجات کا نقشہ حسب ذیل رہا:-

نام ملک	افواج کی تعداد	ہوائی جہاز	اخراجات
روس	۱۶۲۱۰۰۰	۳۰۰۰	۱۱۰۷۰۲۳۲۸ پونڈ
فرانس	۶۹۵۲۲۱۳	۱۴۳۴	۱۱۰۷۰۳۲۸ ″
برطانیہ عظمیٰ	۱۱۴۱۹۸۷	۱۴۳۴	۵۵۹۱۸۲۸۸ ″
اٹلی	۶۴۹۵۵۳۵	۱۵۰۷	۵۵۴۱۴۲۸۹ ″
امریکہ	۴۳۳۶۶۱	۲۳۵۱	۵۵۴۱۰۰۷۶ ″
جاپان	۲۱۷۷۰۰۰	۱۹۳۹	۶۱۰۳۸۰۸۰ ″
رومانیا	۱۶۰۰۸۲۷	۷۹۹	۱۱۲۷۵۱۶۹ ″
بلجیم	۵۸۳۲۲۴	۱۹۵	۸۰۰۸۸۲۵ ″
یونان	۵۸۳۴۵۰	۱۲۰	۵۲۱۳۱۲۰ ″
پرتگال	۴۱۹۸۰۰	۱۳۰	۴۷۱۴۳۱۸ ″
جرمنی	۱۱۰۰۵۰۰	....	۳۸۸۰۰۰۰۰ ″
آسٹریا	۳۰۰۰۰	....	۳۸۰۸۰۰۰ ″
ہنگری	۳۵۰۰۰	....	۵۲۶۱۳۴۰ ″
ترکی	۶۶۵۸۰۰	۵۰	....
بلگیریا	۳۳۰۰۰	....	....
میزان کل	۳۸۴۷۳۹۹۷	۱۲۲۷۵	۶۳۹۰۳۰۷۴ پونڈ

نوٹ:- جرمنی۔ آسٹریا۔ ہنگری۔ بلگیریا کو ہوائی طاقت رکھنے کی ممانعت ہے اور معاہدات کی رو سے جرمنی کو صرف ایک لاکھ افواج رکھنے کی اجازت ہے اس سے زیادہ نہیں مگر وہ معاہدات کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہا ہے اور ایک لاکھ کے بجائے جرمنی کے پاس گیارہ لاکھ سے زیادہ فوج موجود ہے۔ برطانیہ کی جو افواج ہندوستان کی سرحدوں پر پھیری ہیں اس فہرست میں ان کے اعداد وشمار نہیں دیئے گئے۔ نیز برطانوی نوآبادیات کی افواج کی تعداد بھی ظاہر نہیں کی گئی ہے۔

حجاز میں موٹروں کے ذریعہ ڈاک کا انتظام

خلیج فارس سے مکہ تک حجاج کیلئے نیا راستہ

حکومت حجاز نے مندرجہ ذیل سرکاری اعلان شائع کیا ہے:-

حکومت اس امر کا اعلان کرتی ہے کہ موٹروں کے ذریعہ ڈاک کی آمد ورفت کا انتظام اعلیٰ پیمانہ پر کیا جانے والا ہے۔ حکومت کی تجویز یہ ہے کہ مکہ مکرمہ سے ریاض اور احساء تک اور مکہ سے قصیم۔ حائل اور جوف تک موٹروں کے ذریعہ ڈاک کی آمد ورفت شروع ہوجائے۔ نیز حکومت حجاز کا ارادہ ہے کہ خلیج فارس سے مکہ مکرمہ تک حجاج کو لانے کے لئے سہولتیں بہم پہونچائی جائیں اسی طرح مکہ مکرمہ مدینہ منورہ اور قرب وجوار کے حجاج کے حمل ونقل کا انتظام کیا جائے۔ اسلئے عام اعلان کیا جاتا ہے کہ جو شخص اس نظام کی تکمیل کرسکے اور ٹھیکہ لینے کا ارادہ رکھتا ہو وہ شرائط کے ساتھ حکومت سے معاملہ طے کرے ایسے حضرات کو اس بات کا علم ہونا چاہئے کہ ریاض سے احساء تک ڈاک مہینہ میں دو مرتبہ جائے گی اور جوف کو مہینہ میں صرف ایک مرتبہ۔ اس سلسلہ میں معاملات کا تصفیہ ۱۵ روز کے اندر اندر کرلینا چاہئے۔

ملک حبش پر یہودیوں کی نگاہیں

جرمنی بدر یہودیوں کیلئے نیا مستعمرات

امریکہ کا ایک جریدہ لکھتا ہے کہ وہاں کی یہودی انجمن نے یہ طے کیا ہے کہ ملک حبش میں یہودی مستعمرات کی بنیاد ڈالی جائے تاکہ جرمنی سے بھاگے ہوئے یہودی مہاجر وہاں آکر پناہ لے سکیں اور ہمیشہ کیلئے اقامت اختیار کرلیں۔ دوسری طرف حکومت روس اپنے علاقہ میں یہودی جمہوریت قائم کرنا چاہتی ہے مگر اسکے لئے شرط یہ ہے کہ پچاس ہزار یہودی وہاں آکر آباد ہوجائیں۔ ابھی تک روسی علاقہ میں صرف ۸ ہزار یہودی آکر آباد ہوئے ہیں۔

جاوی مسلمانوں کے مخصوص جہازات

گزشتہ کسی پرچہ میں اطلاع دی جاچکی ہے کہ جاوی مسلمانوں نے حج بیت اللہ کے لئے اپنے مخصوص جہازوں کا انتظام کیا ہے۔ اب اطلاع آئی ہے کہ سنگاپور سے فی الحال تین جہاز خاص جاوی حجاج کیلئے مقرر کرلئے گئے ہیں۔ پہلا جہاز ۴ رجب کو دوسرا جہاز ۲۲ رجب اور تیسرا جہاز ۱۳ شعبان کو جدہ روانہ ہوجائے گا۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ امسال ایرانی حجاج کا قافلہ خلیج فارس سے براہ راست مکہ مکرمہ روانہ ہوگا کیونکہ یہ راستہ حجاج کیلئے اب بالکل صاف ہوگیا ہے۔ جاوی حجاج کیلئے کرایہ میں بھی کمپنی نے تخفیف کردی ہے۔

یمن اور اطالوی حکومت کا اتحاد

حکومت یمن نے ایک اعلان کے ذریعہ ان افواہوں کی تردید کی ہے جن میں اٹلی اور یمن کے تعلقات کو برے رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ اعلان میں مذکور ہے کہ حکومت یمن اور اٹلی میں بدستور دوستانہ روابط قائم ہیں اور ہمیشہ قائم رہیں گے اٹلی نے یمن کی اقتصادی اور مالی ترقی کے سلسلہ میں بیش بہا خدمات انجام دی ہیں ان کا صلہ یہ نہیں ہوسکتا کہ اس سے تعلقات منقطع کرلئے جائیں۔

شمالی حجاز کی تحقیقاتی کمیٹی

حکومت حجاز نے شمالی ساحل کی تحقیقات کیلئے جو کمیٹی مقرر کی تھی اس کے ارکان ڈھائی ماہ کی تحقیقات کے بعد مکہ مکرمہ واپس آگئے ہیں۔ اب کمیٹی کے ارکان بالائی حصوں کی تحقیقات کیلئے روانہ ہوجائیں گے۔

کپڑوں کی دھلائی پر ۲۰ لاکھ پونڈ

انگلستان میں ہرسال کپڑوں کی صفائی اور دھلائی پر ۲۰۰۰۰۰۰ پونڈ خرچ ہوتے ہیں۔ دھلائی کے کارخانوں میں ایک لاکھ آدمی کام کرتے ہیں جن میں اکثریت عورتوں کی ہے۔

پوپ اعظم سینما کے خلاف ہوگئے

امریکہ میں مخرب اخلاق فلموں کے خلاف زبردست جہاد شروع کردیا گیا ہے شروع میں خیال تھا کہ سینما کے خلاف یہ تحریک انجام کار ناکام ہوجائے گی مگر

غیر ممالک میں بھی لاثانی

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں اپنے اکسیری تاثیرات سے بیرون ہند میں مقبول عام ہوچکی ہیں۔ قبض بدہضمی۔ خون اور منی کی خرابی وکمی جریان۔ احتلام۔ سرعت انزال وغیرہ شکایتوں کو چندی روز میں دور کرنے میں لاثانی ثابت ہوچکی ہیں۔ ایک دفعہ آزمائش کریں قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف عہ پانچ ڈبیاں للعہ

وید شاستری رجام نگر کاٹھیاواڑ

کٹ پیس کے اسپیشل بنڈل قیمت فی بنڈل صرف 20/-

اگر آپ بالکل ہی تھوڑی قیمت سے اپنا کاروبار ... گاڈلی اسپیشل بنڈل ... گاڈلی سیکنڈ بنڈل ... 20/- ...

منیجر گاڈلی کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس کراچی (سندھ)

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

اسپین میں طوائف الملوکی کا دور

خلیفہ ہشام اور سلیمان کا قتل اور بربریوں کا ...

خلفائے بنوامیہ کی فہرست

ناظرین کرام کو معلوم ہے کہ تاریخ کا یہ سلسلہ تقریباً دو سال سے جاری ہے جس کی اہمیت اور ضرورت کا اندازہ وہی بالغ نظر حضرات لگا سکتے ہیں جن کو اسلامی تاریخ اور اسلامی روایات سے واقفیت ہے اور جن کو مسلمانوں کی ترقی اور تنزل کے اسباب وعلل کی جستجو رہتی ہے۔ ...

طالقہ کے میدان میں جنگ

...

خلیفہ ہشام کا قتل

...

خلفائے بنوامیہ کی فہرست

...

(باقی آئندہ)

افسانہ

بہار وخزاں

باغ کی ٹھنڈی ہوا میں گزشتہ زمانہ کی یاد

اختر کی شادی خانہ آبادی کے لئے سلسلہ جنبانی

تباہی کے بعد خوشی کے چند ایام

(۲۳)

واپس آنے کے بعد میاں اختر مکان کے ایک گوشہ میں منہ لپیٹ کر پڑ گئے ...

...

(باقی آئندہ)

اولاد پیدا کرنے پر انعامات!

پانچ بچے پیدا کرو اور مفت مکان لو

...

سمندر سے بجلی نکالنے کی تجویز

...

سرمہ نور افزا

... ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

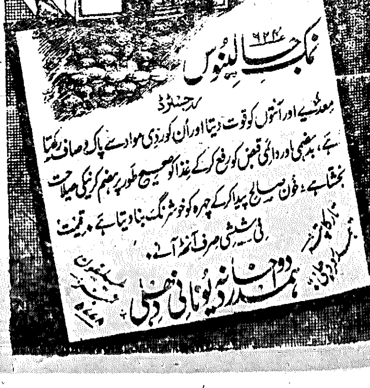

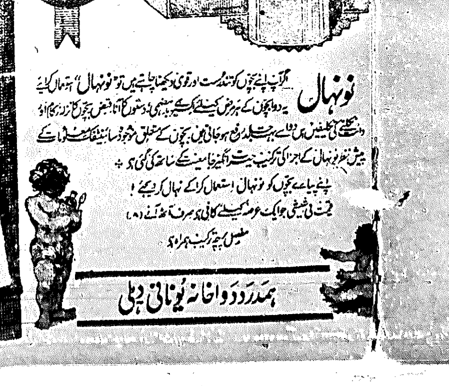

نونہال ... ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

اینڈن کالج دریا گنج دہلی

... پرنسپل

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم دوشنبہ ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۵۳ ہجری

آیندہ انتخابات کی اہمیت
ہندوستان کیلئے غور طلب مسئلہ

سائمن کمیشن کے تقرر کو تقریباً چھ سال کا عرصہ گزر چکا لیکن ہندوستان کے آیندہ دستور اساسی کی تشکیل و تدوین کا مسئلہ ابھی تک لاینحل ہے اور ہنوز یہ توقعات دلائی جارہی ہیں کہ آیندہ سال اس خواب کی تعبیر مل جائے گی [illegible]

کی آئینی اصلاحات پر بہت کچھ پڑا ہے تقریباً ضائع ہو جائیں گی اور اس سے ملکی سیاسیات کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا اس وقت ملک کیلئے اپنی قوت کے اظہار کا صرف یہی طریقہ باقی رہ گیا ہے اور ہم اسے عملی سیاست [illegible]

شذرات

مسٹر عبدالمتین چودھری

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ صوبہ آسام کے مسلم علاقہ سے مسٹر عبدالمتین چودھری آیندہ انتخابات میں اسمبلی کے لئے امیدوار کی حیثیت سے دوبارہ کھڑے ہو رہے ہیں چودھری صاحب اسمبلی کے ایک نہایت پرانے مخلص اور ذی اثر ممبر ہیں۔ اور انہوں نے ابتدا سے لے کر اب تک مختلف زمانوں میں اسمبلی کے اندر اپنی خدمات کا جو ریکارڈ قائم کیا ہے وہ بعض حیثیتوں سے نہایت شاندار اور نمایاں ہے۔ انہوں نے ہمیشہ ایسی تجاویز اور مسودات قانون کی مخالفت کی ہے جو حکومت کی جانب سے ہندوستان کی تحریک آزادی کو کچلنے یا اس کو اقتصادی و سیاسی حیثیت سے نقصان پہنچانے کیلئے پیش کئے گئے ہیں۔ ان کا ووٹ کبھی بھی حکومت کی حمایت اور قوم کی مخالفت میں صرف نہیں ہوا ہے۔ اور انہوں نے اسمبلی کے اجلاسوں میں نہایت پابندی کے ساتھ یہ التزام رکھا ہے کہ ان کی غیر حاضری اہم ترین مسائل میں حکومت کی فتح اور قوم کی شکست کا ذریعہ نہ بن سکے اگرچہ یہ صحیح ہے کہ موجودہ اسمبلی کی گمکردہ راہ اکثریت کے باعث وہ اسمبلی کے اندر قوم کی کوئی بہت بڑی خدمت انجام نہیں دے سکے مگر ان کے لئے یہی امر موجب اطمینان ہو سکتا ہے کہ وہ حکومت کا آلۂ کار بھی نہیں بنے اور انہوں نے نہایت آزادی اور جرأت کے ساتھ اپنے آپ کو ہمیشہ اس جماعت کے ساتھ وابستہ رکھا جو حکومت کے مخالفین میں شمار کی جاتی رہی ہے [illegible] آزادی رائے کے باعث انہیں منتخب شدہ ارکین میں جن کے اندر ہر فرقہ اور ملت کے افراد شامل تھے اکثریت حاصل ہو گئی اور بالآخر حکومت کو بھی ڈپٹی پریسیڈنٹی کے سلسلہ میں ان کے نام کی تائید کرنی پڑی اور وہ نہایت اعزاز کے ساتھ اس منصب کیلئے منتخب کئے گئے۔ عام ملکی معاملات میں بھی ان کا رویہ کبھی رجعت پسندانہ نہیں رہا۔ وہ مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ کے بے جا شور و شغب کے باوجود لکھنؤ اور الہ آباد کی یونٹی کانفرنسوں میں شریک ہوئے اور ہندو مسلم اتحاد کی پرزور تائید کرتے رہے انہوں نے مسلم لیگ میں اپنا تعلق ہمیشہ اس فریق کے ساتھ رکھا جو آزاد خیال اور اصلاح پسند کہلاتا ہے اور اپنے بیانات و اعلانات کے ذریعہ ہمیشہ ان کوششوں کو مردود کیا جو مسلمانوں سے حکومت کے آستانہ پر جبہ سائی کرانے کے لئے کی جاتی رہی ہیں۔ اسمبلی کے اندر وہ سر عبدالرحیم کی انڈیپنڈنٹ پارٹی کے ڈپٹی لیڈر رہے مگر انہوں نے [illegible] ضمیر کو ہاتھ سے نہیں دیں گے۔ چنانچہ [illegible] کے معاملہ میں انہوں نے سر عبدالرحیم سے اختلاف کیا اور جج بلوں کے خلاف رائے دی۔ ان حالات کی بنا پر ہم سمجھتے ہیں کہ مسلمانان آسام کو اسمبلی کے لئے چودھری صاحب سے بہتر کوئی اور نمائندہ نہیں مل سکتا۔ اور ہم امید کرتے ہیں وہ موصوف کو بلا مقابلہ منتخب کرکے اپنی فرض شناسی کا موقع دیں گے

مقدمہ کی تحقیق و تفتیش میں کاغذات کے معائنہ میں مشغول رہی اور بالآخر اس کے فیصلہ نے یہ ثابت کر دیا کہ منتقمانہ جذبات کے ماتحت کارروائیاں کرنے کا جو الزام لگایا جارہا تھا وہ بالکل بے بنیاد تھا۔ پنڈت راجندر دہلوی کو خواہ مخواہ سزا دلانے کی کوشش نہیں کی گئی بلکہ ان پر جو مقدمہ چلایا جانے والا تھا اسے حکومت نے واپس لے لیا اور صرف ان کے اخراج ہی پر اکتفا کیا گیا جو اس امر کی کھلی ہوئی دلیل تھی کہ حضور نظام کی حکومت ہر قسم کے "منتقمانہ جذبات" سے خالی تھی۔ مگر اس کے باوجود بعض شورش پسند طبقات میں ریاست حیدرآباد کے خلاف مفسدہ پردازی کی سعی جاری ہی رہی اور مذہبی آزادی کے نام سے ایک تحریک شروع کرنے کا ارادہ کیا گیا اور کسی آریہ انجمن کی طرف سے ابتدائی میمورنڈم یا الٹیمیٹم بھی بھیجا گیا۔ یہ سب کچھ ہوئے بدرا بہانہ بسیار کی ضرب المثل کے ماتحت ہو تا رہا لیکن اب جب کہ اس میمورنڈم کے جواب میں بھی نہایت واضح طور پر یہ ظاہر کر دیا گیا کہ ریاست حیدرآباد میں حضور نظام کی رعایا کے ہر طبقہ کو مکمل مذہبی آزادی حاصل ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ اب کوئی معمولی سے معمولی بہانہ بھی ایسا باقی نہ رہے گا جس کی بنا پر فساد انگیزی کو جن کے منصوبے باندھے جاتے رہے ہیں جاری رکھا جا سکے۔ ہمارے لئے یہ امر حد درجہ موجب اطمینان ہے کہ حضور نظام کے اس اعلان کے بعد معقولیت پسند صلح جو ہندو اخبارات نے بھی ریاست حیدرآباد کی مذہبی رواداری، روشن خیالی، اور تدبر و دانشمندی کی داد دی ہے اور اب وہی بات جس پر ہم کچھ عرصہ قبل زور دے رہے تھے عمومیت کے ساتھ تسلیم کی جا رہی ہے۔

ایک اور آل انڈیا انجمن

گذشتہ شب دہلی میں ایک اور آل انڈیا مسلم انجمن بن گئی۔ بعض مخصوص حضرات کو بغیر کسی اعلان عام کے نجی دعوت ناموں کے ذریعہ بلایا گیا اور جامع مسجد کے ایک گوشہ میں بیٹھ کر تمام ہندوستان کے لئے ایک جماعت وضع کر لی گئی اس انجمن کا نام آل انڈیا مسلم رائٹس پروٹیکشن بورڈ ہو گا جس کا مطلب یہ ہے کہ تمام ہندوستان کے مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کرنے والی انجمن۔ اور اس کا مقصد بتایا گیا ہے کہ وہ سرکاری ملازمین کے حقوق کا تحفظ کیا کرے گی اور بالخصوص وہ حقوق جو مسلمانوں کو حکومت کے تازہ اعلانات سے حاصل ہوئے ہیں ان کی حفاظت کے لئے عملی تدابیر اختیار کرے گی۔ گویا مسلمانان ہند کے ان حقوق و مفاد میں سے جن پر برابر زور دیا جاتا رہا ہے صرف ایک حق کے متعلق جو ملازمتوں سے تعلق رکھتا ہے ایک مستقل آل انڈیا انجمن بنانے کی ضرورت محسوس کی گئی اور وہ انجمن بن گئی۔ ہم حیران ہیں کہ آخر انجمن سازی کی یہ وبا کہاں جاکر ختم ہو گی۔ اور کل کو مسلمانوں کے حقوق کا علیحدہ علیحدہ تحفظ کرنے کے لئے اور کتنی آل انڈیا جماعتیں بنائی جائیں گی۔ کیا آل انڈیا مسلم لیگ اور آل انڈیا مسلم کانفرنس جن میں تقریباً وہ تمام حضرات شریک ہیں جن پر یہ انجمن مشتمل ہے اس کے لئے کافی نہیں تھیں کہ ملازمتوں میں مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کر سکیں۔ کیا یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی ایک اسٹینڈنگ و مستقل کمیٹی اس لئے بنا دی جاتی کہ وہ ملازمتوں کے متعلق ضروری کارروائی کیا کرے اور اس امر کی نگہداشت کرتی [illegible] کو ملازمتوں کے متعلق جو حقوق دئے گئے ہیں ان پر عمل درآمد کیا جاتا ہے یا نہیں ایک ہی قسم کا کام کرنے کے لئے ملک میں ایک ہی قسم کے افراد کی بے شمار آل انڈیا انجمنیں اس امر کی کھلی ہوئی دلیل ہیں کہ لوگوں کے اندر کام کرنے سے زیادہ عہدوں اور ممبریوں اور سائن بورڈوں کی آرزو سرایت کر گئی ہے اور شاید سب سے بڑا اعزاز یہی سمجھا جاتا ہے کہ جو شخص جتنی آل انڈیا انجمنوں کا ممبر یا نائب صدر یا سکرٹری ہے وہ اتنا ہی زیادہ معزز اور قابل احترام ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ مسلمانوں کا افتراق و انتشار روز بروز بڑھتا جارہا ہے اور ان کا قومی وقار اور اجتماعی نظام ہر لحاظ سے خراب اور پراگندہ ہو رہا ہے۔

ریاست حیدرآباد کی رواداری

زیادہ عرصہ نہیں ہوا کہ پنڈت راجندر دہلوی کے خلاف ریاست حیدرآباد میں ایک مقدمہ چلنے کی خبر پر ہندو اخبارات میں طوفان عظیم برپا ہو گیا تھا اور نہایت غیر معتدل تحریریں شائع کی جارہی تھیں۔ ہم نے اس موقع پر ہندو پریس کے اس ایجی ٹیشن کے متعلق اظہار رائے کرتے ہوئے یہ لکھا تھا کہ حضور نظام کی حکومت کا جو طرز عمل آج تک رہا ہے اس کے پیش نظر ہندوؤں کو ہرگز یہ خطرہ محسوس نہیں کرنا چاہئے کہ ان کے ساتھ ریاست حیدرآباد میں کسی قسم کی کوئی بے انصافی کی جائے گی اگر مقدمہ سرزیادہ سنگین نہیں ہے تو حضور نظام کی عدالتیں پنڈت راجندر کو خواہ مخواہ سزا نہیں دے سکتیں کیونکہ ریاست حیدرآباد ایک ایسی ریاست ہے جہاں عدل وانصاف کا معیار بہت بلند رکھا گیا ہے۔ مگر اس وقت چونکہ جوش کا عالم تھا اس لئے غیر ذمہ دارانہ کو تاہ اندیش مقررین و محررین نے وہ سب کچھ کہا اور لکھا جو نہایت نامعقول اور غیر مناسب تھا۔ اس دوران میں حضور نظام کی حکومت [illegible]

حاجی رشید احمد صاحب کے بیانات

[illegible] خان صاحب حاجی رشید احمد صاحب کے متعدد بیانات و مکتوبات اخباروں میں شائع ہو چکے ہیں اور ہم نے ان تمام بیانات کو شروع سے آخر تک پڑھا ہے مگر ہماری سمجھ میں کسی طرح نہیں آیا کہ اس قسم کے اخباری پروپیگنڈا سے حاجی صاحب کا مقصد کیا ہے اور آیندہ انتخابات کے متعلق وہ کیا چاہتے ہیں۔

جیسا کہ ہم پہلے بھی ایک مرتبہ لکھ چکے ہیں دہلی کا معاملہ باقی ہندوستان سے جدا ہے۔ یہاں طریق انتخاب مخلوط ہے اس لئے انتخابات کے متعلق مسلمان جو کچھ بھی فیصلہ کریں گے وہ یہاں کے مخصوص حالات کے ماتحت ہو گا اور محض ذہنی و خیالی باتوں یا مبہم و غیر واضح بیانات کی بنیاد پر نہیں ہو گا۔ اگر حاجی صاحب واقعی یہ چاہتے ہیں کہ اس مسئلہ پر سنجیدگی اور متانت کے ساتھ غور کیا جائے اور جو راستہ ملک و ملت کے لئے بہتر ہو وہ اختیار کیا جائے تو انہیں چاہئے کہ وہ پہلے تمام پوزیشن کو اچھی طرح سمجھ لیں اور اس کے بعد اخبارات میں بیانات یا کسی مجمع میں گفتگو کا ارادہ کریں کیونکہ بغیر سوچے سمجھے جو کچھ کہا جارہا ہے وہ اس درجہ نامعقول اور مضحکہ خیز ہے کہ سننے والوں کو بھی اس پر ہنسی آتی ہے۔

دہلی کے حلقہ انتخاب میں سات ہزار ووٹ ہندوؤں کے ہیں اور تین ہزار ووٹ مسلمانوں کے ہیں۔ اور نشست صرف ایک ہے اس لئے جو امیدوار بھی کھڑا ہو گا اسے ہندوؤں اور مسلمانوں کے ووٹ حاصل کرنے پڑیں گے۔ اگر انتخاب خالص فرقہ وارانہ اصول پر لڑا جائے تو یہ ہو سکتا ہے کہ ایک ہندو مسلمانوں کے ووٹوں سے بے نیاز ہو کر صرف اپنی قوم کے ووٹوں پر منتخب ہو جائے لیکن یہ کسی طرح نہیں ہو سکتا کہ ایک مسلمان ہندوؤں کے ووٹوں سے بے نیاز ہو کر خالص مسلمانوں کے ووٹوں پر انتخاب میں کامیابی حاصل کر سکے۔ اس لئے مسلمانوں میں سے حاجی رشید احمد صاحب یا ان کی پارٹی کا کوئی آدمی کامیاب

ہو نا تو ممکن نہیں [illegible] ہندوؤں کو کوئی ووٹ کسی ایسے مسلم امیدوار کو نہیں مل سکتا کہ جو قوم پرور جماعت سے تعلق نہ رکھتا ہو اور محض مسلمانوں کے ووٹوں پر اس کو کھڑا ہونا ایسے سر سے کم حماقت ہے کیوں کہ اس صورت میں اس کی ناکامی یقینی ہے اور یہی وجہ ہے کہ مسٹر آصف علی کے سوا کسی اور مسلم امیدوار کا کسی طبقہ سے کھڑا ہونا وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا۔

مسٹر آصف علی کو آیندہ انتخابات کے لئے کانگریس نے اپنا نمائندہ بنایا ہے اس لئے انہیں ہندوؤں کی بھی ایک بہت بڑی جمعیت کی حمایت حاصل ہے اور کانگریس کی پالیسی فرقہ وارانہ معاملات میں بالکل صاف ہو چکی ہے۔ کانگریسی نمائندے اسمبلی میں جاکر کمیونل ایوارڈ کی حمایت یا مخالفت نہیں کریں گے بلکہ غیر جانبدار رہیں گے اس پالیسی کے مقابلہ میں ہندو مہاسبھا اور مالوی پارٹی کی پالیسی ہے جس کا منشا یہ ہے کہ جو ہندو امیدوار ان جماعتوں کی طرف سے جائیں گے وہ کمیونل ایوارڈ کی مخالفت کریں گے۔ مسٹر آصف علی کے علاوہ جو کوئی امیدوار بھی کھڑا ہو گا وہ اسی پالیسی کو کامیاب بنانے والا ہو گا۔ اب انتخاب ایسے دو یا تین امیدواروں کے درمیان رہ جاتا ہے جن میں سے ایک تو وہ امیدوار ہے جو کمیونل ایوارڈ کی مخالفت نہیں کرے گا اور غیر جانبدار رہے گا اور ایک یا دو وہ امیدوار ہیں جو کمیونل ایوارڈ کی مخالفت کریں گے اور بغیر سمجھوتہ کے اسے بدلنا چاہتے ہیں جن مسلمانوں کے نزدیک کمیونل ایوارڈ ہی سب سے زیادہ اہم چیز ہے انہیں بھی سوچنا چاہئے کہ وہ ان امیدواروں میں سے کس امیدوار کو ترجیح دے سکتے ہیں۔

کیا حاجی رشید احمد صاحب بیان کے چار پانچ کالم رنگنے کی بجائے بہ شرط مذکورہ بیانات میں سے ایک بیان پر بھی ان حقائق کو صحیح روشنی میں دیکھنے کی کوشش کی ہے؟

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں:
(۱) اگر کسی مسجد میں نماز باجماعت ہو چکی ہے تو پھر دوبارہ نماز جماعت اسی وقت اسی مسجد میں نہیں ہو سکتی ہے اور کیا وہ دوسری جماعت ناجائز ہو گی۔ اگر دوسری جماعت اسی وقت اسی مسجد میں ناجائز قرار پاوے تو کیا انفرادی حالت میں بھی مسجد میں نماز نہیں پڑھ سکتے ہیں۔ اسی مسئلہ کا جواب از روئے شریعت کیا ہے اور اس کی حالت اور جماعت مسجد کا مسئلہ معہ دلائل احادیث و قرآن شریف عنایت ہو۔
(۲) دست کفار سے تر و سیال چیز کا استعمال شرعاً جائز ہے یا نہیں اگر ہے تو کس آیت یا حدیث سے ماخذ ہے اس مسئلہ کو بہت واضح کر دیا جائے۔ فقط

الجواب

(۱) حنفیہ کے نزدیک ایسی مسجد میں جس میں پنجوقتہ منتظم طریقہ پر جماعت سے نماز ہوتی ہے پہلی جماعت ہو جانے کے بعد دوسری جماعت مکروہ ہے۔ اگر دوسری جماعت اذان و اقامت کے اعادہ کے ساتھ ہو تو ہمارے ائمہ ثلاثہ کراہت تحریمیہ پر متفق ہیں لیکن اگر اذان و اقامت کا اعادہ نہ ہو، محراب سے بھی عدول کر لیا جائے تو اسکو امام ابو یوسف جائز فرماتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک وہ بھی مکروہ ہے لیکن کراہت تحریمی نہیں، تنزیہی ہو جاتی ہے۔ ہاں انفرادی طور پر جماعت اولیٰ کے بعد نماز پڑھنا اسی مسجد میں جائز ہے۔
(۲) کافر کے ہاتھ سے تر و سیال چیز لینا فی حد ذاتہ جائز ہے لیکن اگر کافر کی بے احتیاطی کی وجہ سے ملوث بالنجاسۃ ہونے کا گمان ہو تو بچنا [illegible]

بہتر ہے اور غالب گمان ہو تو پینا ناجائز ہے۔ اور پاک ہونے کا یقین ہو تو پینا بلا کراہت جائز ہے۔ کیونکہ انسان کا بدن فی نفسہ اسلامی اصول کے لحاظ سے پاک قرار دیا گیا ہے۔
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ
دہلی

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں:
(۱) تصور شیخ جو اکثر مشائخین اپنے مریدوں کو تلقین کرتے ہیں مراقبہ میں یا نماز میں جائز ہیں یا نہیں خصوصاً جبکہ اللہ کے ذکر کے ساتھ ہو۔
(۲) عورت کا منہ اور ہاتھ غیر نماز میں ستر میں داخل ہے یا نہیں؟
(۳) کونسلوں اور اسمبلی میں جہاں مسلم عورتوں کی نشست محفوظ ہو۔ عورتیں کونسل کی ممبر بننا جائز ہے یا نہیں؟
(۴) میونسپل کمیٹی کے مسلم امیدوار عورتوں کو ووٹ دینا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

(۱) تصور کا مسئلہ تصوف کا مسئلہ ہے۔ صوفیہ اس کو توحید خیال کے لئے مفید سمجھتے ہیں لیکن نماز کی حالت میں اصول فقہیہ کی رو سے اس کی اجازت دینی مشکل ہے۔
(۲) منہ غیر نماز میں ستر میں داخل ہے۔ حجاب کا ثبوت احادیث سے ظاہر ہے۔
(۳) عورتوں کا کونسل میں جانا کچھ زیادہ مفید نہ ہو گا لیکن اگر جائیں تو حجاب کے ساتھ جانا ضروری ہو گا۔
(۴) اگر اس کا اطمینان ہو کہ عورتیں حجاب شرعی کی رعایت رکھیں گی اور کسی [illegible]

کئی مقامات پر پولیس اور ڈاکوؤں میں جنگ
زبردست مقابلہ میں ایک پولیس مین اور دو ڈاکو ہلاک ہوگئے
ڈاکوؤں نے عورتوں کے زیورات تک اتروا لئے

منشی گنج ۱۲ ستمبر۔ منگل کو مہلک ہتھیاروں سے مسلح ایک درجن ڈاکوؤں نے برہم گاؤں میں ایک ہندو کے مکان پر ڈاکہ ڈالا۔ ڈاکوؤں نے صندوقوں کے تالے توڑ ڈالے اور عورتوں کے زیورات اتروا لئے اور قریب کے ڈاک خانہ میں گھس کر ڈاک کا سامان بھی لوٹ لیا۔

احمد آباد ۱۲ ستمبر۔ ریاست بیٹھوا میں پولیس اور ڈاکوؤں میں سخت مقابلہ ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاکوؤں نے ایک متمول سوداگر کے مکان پر چھاپہ مارا اور مال لیکر فرار ہوگئے۔ پولیس نے ان کو روکنا چاہا جس پر ڈاکوؤں نے اس پر حملہ کر دیا۔ پولیس والوں نے بھی مقابلہ کیا اور ان کا ایک آدمی ہلاک اور دوسرا شدید مجروح ہو گیا۔ ڈاکوؤں نے پولیس سے ہتھیار بھی چھین لئے۔

رنگون ۱۲ ستمبر۔ سوا پنگوا کے جنگلات کے قریب افسر جنگلات اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ ڈاکوؤں کا زبردست مقابلہ ہوا جس میں افسر جنگلات کی گولیوں سے دو ڈاکو ہلاک ہوگئے۔ افسر مذکور نے ڈاکوؤں کے ہتھیار بھی چھین لئے۔ ہلاک شدگان میں سے ایک مشہور ڈاکو بھی تھا جو مدتوں سے مفرور تھا۔

کانپور ۱۲ ستمبر۔ آٹھ ڈاکو لکھنؤ جاتے ہوئے گرفتار کر لئے گئے۔ ان کے پاس سے دو ریوالور اور کچھ کارتوس برآمد ہوئے۔

وسط جاپان میں قیامت خیز طوفان نوح
ہزاروں مکانات اور مدرسے برباد۔ بے شمار انسان ہلاک
دس ٹرینیں لائن سے اتر گئیں۔ تار کے کھمبے اکھڑ گئے ہوائی مستقر برباد

ٹوکیو ۲۱ ستمبر۔ وسط جاپان میں زبردست اور قیامت خیز طوفان آگیا ہے۔ صرف اوساکا میں پچاس ہزار مکانات زیر آب ہیں۔ اوساکا میں درسگاہوں میں تعلیم پاتے ہوئے ۲۲۵ بچے ہلاک اور ۸۰۰ مجروح ہو گئے اور ۱۷۰ اسکول منہدم ہو گئے یقین ہے کہ تمام جاپان میں بے شمار اسکولوں کے طلباء ہلاک ہوئے ہیں اور صبح کے اسباق کے وقت لاتعداد اسکولوں کی عمارات منہدم ہو گئیں اور تمام اساتذہ اور طلباء مکانوں میں دب کر ہلاک ہو گئے۔ سمندر کے کنارے ہزاروں مکانات تباہ ہو گئے اور بے شمار جانیں ضائع ہوئیں۔ جاپان کی دس ریلوے ٹرینیں لائن سے اتر گئیں اور اس طرح ایک سو سے زائد مسافر ہلاک ہو گئے۔ ہینڈا کے ہوائی مستقر پر بیس ہوائی جہاز تباہ ہو گئے ہیں۔ بجلی خراب ہو جانے سے تمام اخبارات بھی بند ہو گئے ہیں۔ اوساکا کے ساحل پر ایک ہسپتال پانی میں بہہ گیا ہے اور تقریباً ۲۰۰ مریض طوفان کی لہروں کی نذر ہو گئے ہیں۔ اس قیامت خیز طوفان میں درخت اور تار کے کھمبے جڑ سے اکھڑ گئے ہیں۔

دار الحکومت

"سیف اللہ" پر قاتلانہ حملہ کرنے کا الزام
مصنوعی مہدی نے بھوک ہڑتال کر دی

دہلی ۱۹ ستمبر۔ تحصیلدار صاحب محمد حسین پر قاتلانہ حملہ کرنے کے الزام میں قرول باغ کے ایک شخص ظہیر حسن کو (جس نے کئی سال سے مہدی ہونے کا دعویٰ کر رکھا ہے) گرفتار کیا گیا تھا جس کی اطلاع گزشتہ الجمعیۃ میں دی جا چکی ہے۔ کل سردار سنت سنگھ سپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں ملزم کو پیش کیا گیا۔ تحصیلدار صاحب جن پر برسر اجلاس قاتلانہ حملہ کیا گیا تھا گواہوں کے کٹہرے میں کھڑے ہوئے۔ اتنے میں ملزم کے وکیل نے انتقال مقدمہ کے لئے درخواست دیدی۔ بالآخر عدالت نے مچلکہ کی رقم لے کر درخواست منظور کر لی اور مقدمہ ۲ اکتوبر کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ میاں ظہیر حسن مصنوعی "مہدی" اور "سیف اللہ" نے اتوار سے مقاطعہ جوعی کر دیا ہے۔ اور دعوائے مہدویت کے تمام دم خم ڈھیلے ہو گئے ہیں۔

شیخ محمد صدیق صاحب ملتانی کو جانکاہ صدمہ
تالاب میں ڈوب کر صاحبزادہ کا انتقال

صاحب شیخ محمد صدیق صاحب ملتانی [illegible] تالاب میں غسل کرتے ہوئے ڈوب گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کے غرق ہونے کی اطلاع ٹیلیفون کے ذریعہ دہلی پہونچی اور شیخ صاحب کلکتہ روانہ ہو گئے۔ شیخ صاحب موصوف کو اس عمر میں یہ افسوسناک حادثہ پیش آیا۔ ہمیں شیخ صاحب سے اس معاملہ میں انتہائی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم غریق کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق سے مالا مال کرے۔

دہلی مارکیٹ

دہلی ۱۹ ستمبر۔ گندم شربتی ۱۵ سیر، گندم سرخ ۱۶ سیر، گندم سفید ۱۵ سیر [illegible] چنا [illegible] جو [illegible] باجرہ [illegible] جوار [illegible] دالیں، شکر، گھی، سونا، چاندی کے نرخ [illegible]

ایڈیٹر صاف گو کا مقدمہ

دہلی ۲۰ ستمبر۔ سردار سنت سنگھ کی عدالت میں وہ مقدمہ پیش ہوا جو ایڈیٹر صاف گو نے مالک الامان سعید ایڈیٹر الامان اور پرنٹر الامان کے خلاف جرم ۵۰۰ کے ماتحت دائر کیا ہوا ہے آج نئی عدالت میں مقدمہ پیش ہونے کے باعث ملزمان سے پانچ پانچ سو روپے کی ضمانت طلب کی گئی۔ آیندہ ۹ اکتوبر کو سماعت ہوگی۔

سابق چیف جسٹس پنجاب کے بھائی کا قبول اسلام

معلوم ہوا ہے کہ لالہ موتی سہائے جو مسٹر شادی لال سابق چیف جسٹس پنجاب ہائیکورٹ کے بھائی ہیں سہج پتی پوری میں مشرف باسلام ہوگئے ہیں۔ آپ کا اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا۔ آپ ایک سن رسیدہ بزرگ اور جاگیردار ہیں۔ خدا استقامت عنایت فرمائے۔

دہلی میونسپلٹی کا انوکھا انصاف

سات سال کا عرصہ ہوا کہ دہلی میونسپلٹی نے مختلف مکاتب اور پاٹ شالاؤں کے مدرسین کو یہ ترغیب دی تھی کہ اگر وہ اپنے مکتب مع طلباء کے کمیٹی کے سپرد کر دیں، تو ان استادوں کو کمیٹی اپنا ملازم رکھ لیگی۔ چنانچہ استادوں نے ایسا ہی کیا، اور کچھ عرصہ کے بعد ان کو مستقل کر دیا گیا۔ تین سال کا عرصہ ہوا کہ استادوں کو نوٹس دئے گئے کہ تم ٹریننگ سارٹیفکٹ حاصل کرو ورنہ ملازمت سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ چنانچہ تین ماہ سے ان استادوں کو کمیٹی کی ملازمت سے علیحدہ کر دیا گیا۔ اب یہ معاملہ کمیٹی میں پیش ہے۔ بروقت ملازمت استادوں سے یہ کوئی شرط نہیں ہوئی تھی کہ ان کو ٹریننگ سارٹیفکٹ حاصل کرنا پڑے گا۔ بغیر اس قسم کی شرط کے ان کی علیحدگی ایک ظلم ہے۔ بیچارے استاد بیکار اور اپنی بے وقوفی کا شکار رہیں۔ اب انہوں نے مجبور ہو کر یہ معاملہ مرزا یوسف بیگ صاحب وکیل کے سپرد کر دیا ہے جنہوں نے استادوں کی طرف سے کمیٹی کو باضابطہ نوٹس دیدیا ہے۔ (نامہ نگار)

پیغمبر اسلام کی توہین کرنے والے کا عدالت میں قتل
کراچی کی عدالت میں ایک افسوسناک حادثہ

کراچی ۲۰ ستمبر۔ ایک شخص نا تھورام کو حیدرآباد سندھ کے سشن جج کی عدالت سے ڈیڑھ سال قید سخت کی سزا ہوئی تھی کیونکہ اس نے اپنی کتاب "تاریخ اسلام" میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت دریدہ دہنی کی تھی۔ نا تھورام نے اپنی سزا کے خلاف کراچی ہائیکورٹ میں اپیل کی۔ آج جب کہ ملزم عدالت میں بیٹھا ہوا فیصلہ کا انتظار کر رہا تھا تو کسی شخص نے اس کی پیٹھ اور پیٹ میں چھرا گھونپ دیا جس سے مجروح ہسپتال جاکر فوت ہو گیا۔ حملہ آور نے فوراً عدالت کو گرفتاری دے دی [illegible] کسی مسلمان نے جوش مذہبی میں اس کے پیٹ میں چھرا گھونپ دیا تھا۔

گاندھی جی اور مسٹر اینے کا مشترکہ بیان
آرام کی اکثریت کے سامنے دوسرا فریق دستبردار ہو جائے

وارد ھا گنج ۱۸ ستمبر۔ کل مسٹر اینے نے گاندھی جی سے اسمبلی کے آیندہ انتخابات کیلئے پارلیمنٹری بورڈ اور نیشنلسٹ پارٹی کے انتخابات کے بارے میں گفتگو کی اور مندرجہ ذیل مشترکہ بیان شائع کیا۔ پارلیمنٹری بورڈ اور نیشنلسٹ پارٹی کا یہ مشترکہ مقصد ہونا چاہئے کہ جہاں ایک امیدوار کے مقابلہ میں ایک کو دوسرے پر آرام کی بڑی اکثریت حاصل ہو جائے تو وہ دوسرے کو اس کی پارٹی واپس لے لے چونکہ ہمارے سامنے کافی سامان نہ تھا اس لئے یہ ممکن نہ ہو سکا کہ امیدواروں کی فہرست کے متعلق کوئی سفارش کر سکیں اور نہ ہم میں سے کسی کو فیصلہ کرنے کا اختیار رہنا اس لئے ہم نے ایک اصول مقرر کر لیا ہے۔

مسلمانوں پر ہندو زمیندار نے فیر کر دیے

لاہور ۱۸ ستمبر۔ ضلع لاہور میں مسلمانوں کی جماعت پر ہندو زمیندار [illegible] بیان کیا جاتا ہے کہ یہاں کے مسلمان کاشتکار ہیں اور ہندو زمیندار۔ ایک ہندو زمیندار نے مسلمانوں کی ایک تکیہ سا پر کر کے اس پر ایک عمارت تعمیر کرنی چاہی جس پر مسلمانوں نے احتجاج کیا اور تکیہ میں جمع ہو گئے۔ ہندو زمینداروں نے ان پر فیر کر دیے جس سے پانچ مسلمان مجروح ہو گئے۔ پولیس پہونچ گئی ہے اور مجروح مسلمانوں کو ہسپتال پہونچا دیا گیا ہے۔

اسمبلی کیلئے امارت شرعیہ کی طرف سے نامزدگی

قاضی احمد حسین صاحب سکرٹری امارت الیکشن بورڈ پٹنہ نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ نے اسمبلی کے آیندہ انتخاب کیلئے مولوی محمد شفیع صاحب بی۔ اے زمیندار نائب صدر ایوان مسلم تجارت کلکتہ کو نامزد کیا ہے۔ آپ پٹنہ، چھوٹا ناگپور اڑیسہ کے مسلم حلقہ انتخاب سے کھڑے ہو رہے ہیں۔

فساد انگیز کتاب ضبط کر لی گئی

مدراس کی خبر ہے کہ جس کتاب کی نسبت تمام ہندوستان کے مسلمانوں میں اضطراب پھیلا ہوا تھا اس کو حکومت نے ضبط کر لیا ہے۔ کتاب کا نام ہے "لکھنیو تک جرم کی مختصر تاریخ"۔

ڈاک کی کشتی پر ڈاکوؤں کا حملہ
بیمہ کے لفافے لوٹ لیگئے

سلہٹ ۱۹ ستمبر۔ امیری گنج سے ابھی ابھی یہ خبر آئی ہے کہ جلو کر میں ایک نہایت ہی ہیبتناک ڈاکہ سرکاری ڈاک پر ڈالا گیا جس میں تقریباً سولہ ہزار کا نقصان ہوا ہے۔

اس وقت تک تفصیلات نہیں آئی ہیں۔ مگر جو کچھ معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ جس وقت ڈاک ایک کشتی کے ذریعہ امیری گنج جاری تھی ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے جو ریوالور اور بندوق سے پوری طرح مسلح تھا۔ کشتی پر حملہ کر دیا۔ ڈاک کے ساتھ ساتھ انہوں نے ڈاک لیجانے والے اور ملاح پر بھی حملہ کیا۔ اس کے بعد وہ تھیلہ سے تمام لفافہ جو بیمہ تھے لے کر بھاگ گئے۔ اس کی قیمت ۱۶ ہزار کے قریب ہے۔

قمار بازوں کے اڈہ پر پولیس کا چھاپہ
حملہ آوروں پر پولیس نے فائر کردئے
بمبئی میں پٹھان اور مزدوروں کی جنگ

بمبئی ۱۹ ستمبر۔ کل رات کو بمبئی پولیس نے قمار بازی کے ایک بہت بڑے اڈہ پر چھاپہ مارا جس پر قمار بازوں نے پولیس پر حملہ کر دیا اور پولیس نے مجبور ہو کر ان پر ریوالور سے فائر کر دئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جس وقت پولیس پارٹی ایک مکان کی تلاشی لے رہی تھی تو ایک قمار باز نے روشنی گل کر کے اس پر حملہ کر دیا پولیس نے اپنے آپ کو بے بس پاکر ریوالور سے فائر کئے جس سے کوئی زخمی نہیں ہوا۔ البتہ قمار باز بدحواس ہو کر بھاگ گئے۔ اس سلسلہ میں ۱۷ قمار بازوں کو گرفتار کیا گیا ہے پولیس نے کچھ روپیہ بھی اپنے قبضہ میں کر لیا ہے۔

گذشتہ شام کو ملوں کے مزدوروں اور پٹھانوں میں جنگ ہو گئی جس میں تین پٹھان زخمی ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس ہنگامہ کی وجہ یہ ہوئی کہ پٹھان مزدوروں سے اپنا روپیہ طلب کر رہے تھے جو انہوں نے مزدوروں کو دیا تھا۔ پولیس نے موقعہ پر پہونچ کر حالات کو قابو میں لیا اور دو مزدوروں کو گرفتار کر لیا گیا۔

صدارت سے خان عبدالغفار خاں کا انکار
بابو راجندر پرشاد صدارت کریں گے

پٹنہ ۱۵ ستمبر۔ بابو راجندر پرشاد نے خان عبدالغفار خاں سے درخواست کی تھی کہ وہ بمبئی کانگریس کی صدارت قبول فرمالیں کیونکہ اول الذکر کو بہار کی تعمیری سرگرمیوں کے باعث بالکل فرصت نہیں ہے۔ لیکن خان صاحب موصوف نے اس پیشکش کو قبول کرنے سے قطعی انکار کر دیا۔ اس لئے بابو راجندر پرشاد کیلئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ وہ صدارت کے بار کو اپنے شانوں پر برداشت کرنے کا فیصلہ کریں۔

مراد آباد میں مسلم یونٹی بورڈ کا اجلاس
اسمبلی کے آیندہ انتخابات پر غور

سید ذاکر علی صاحب سکرٹری مسلم یونٹی بورڈ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۳ ستمبر کو مراد آباد میں مولانا شوکت علی صاحب کے مکان پر مسلم یونٹی بورڈ کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہو گا۔ اس اجلاس میں ضروری معاملات کے علاوہ اسمبلی کے آیندہ انتخاب اور مختلف صوبجات سے امیدواروں کی نامزدگی کے متعلق غور ہو گا۔ ڈسٹرکٹ یونٹی بورڈ کے ممبران بھی شریک ہوں گے۔ مختلف اداروں سے درخواست ہے کہ وہ اس اجلاس میں شرکت فرمائیں۔ اس موقعہ پر پبلک جلسہ بھی منعقد کیا جائے گا۔

اسی سلسلہ میں مولانا مفتی عنایت اللہ صاحب اور مولانا عبدالماجد صاحب سکرٹریان جمعیۃ علماء کانپور بھی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ جمعیۃ علماء کانپور کی ورکنگ کمیٹی کا ایک ہنگامی اجلاس ۲۳ ستمبر کو مولانا شوکت علی صاحب کے دولت کدہ پر مراد آباد میں منعقد ہو گا۔

انتخابی میدان سے مولانا شوکت علی ہٹ گئے
نواب اسمٰعیل خاں نے جگہ خالی کر دی

علی گڑھ ۱۵ ستمبر۔ مولانا شوکت علی صاحب لکھنؤ سے یہاں تشریف لائے اور نواب محمد اسمٰعیل خاں صاحب وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی سے ملے۔ مولانا نے پریس کو اطلاع دی ہے کہ نواب صاحب موصوف اسمبلی کے الیکشن میں ہفت شہری حلقہ سے ریٹائر ہو گئے ہیں اور بخوشی اپنی جگہ مولانا شوکت علی کو دیدی۔ چنانچہ مولانا شوکت علی نے اعلان کیا ہے کہ وہ آیندہ ہفت شہری حلقہ سے امیدوار ہوں گے۔ اس حلقہ میں اس وقت خاں بہادر حاجی وجیہ الدین اور ڈاکٹر شفاعت احمد خاں امیدوار ہیں۔ یقین ہے کہ ان دو میں سے کوئی ایک صاحب مولانا کے مقابلہ میں دستبردار ہو جائیں گے۔

میکسیکو میں تباہ کن زلزلہ
تین گاؤں برباد۔ ۹ اشخاص ہلاک و مجروح

میکسیکو ۱۸ ستمبر۔ ریاست جلسکو میں نہایت ہی ہولناک اور تباہ کن زلزلہ آیا ہے جس سے ۹ اشخاص ہلاک اور ۲۰ مجروح ہوئے زلزلہ کے شدید جھٹکوں نے تین گاؤں کو بالکل تباہ و برباد کر دیا ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ بہت سی لاشیں ملبہ میں دبی پڑی ہیں جو ابھی تک نکالی نہیں جا سکیں۔ امدادی جماعتیں خوراک اور ادویہ کے ساتھ موقعہ پر پہونچ گئی ہیں کیونکہ وہاں ہیضہ پھیلنے کا بھی اندیشہ ہے۔ زلزلہ زدہ اشخاص خیموں اور عارضی مکانات میں پناہ گزیں ہیں۔

اسپین میں انقلابی سازش کا انکشاف
سرکاری افسروں کو قتل کرنیکی کوشش

میڈرڈ ۲۰ ستمبر۔ ایک نہایت زبردست ولرزہ خیز بروقت انکشاف نے اسپانیہ گورنمنٹ کو خون سے بچا لیا ہے۔ وزیر اعظم اسپین نے اعلان کیا ہے کہ پولیس نے ایک کیمیکل تجربہ گاہ کا انکشاف کیا ہے جو بم بنانے اور آتشگیر مادے کے لئے بنائی گئی تھی۔ اس سلسلہ میں ایک طالب علم گرفتار کیا گیا ہے جس کے پاس سے سرکاری عمارات اور تمام باوردی سرکاری افسران کو موت کے گھاٹ اتارنے کی سازش کا نقشہ موجود تھا۔ اس سازش کے انکشاف سے تمام ملک میں زبردست سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔ حکومت نے سرکاری عمارات کے پہرہ میں دوگنا اضافہ کر دیا ہے اور عنقریب بہت سی گرفتاریاں عمل میں آنے والی ہیں۔

سرحدی کونسل میں مسودات قانون
شریعت بل پر غور و خوض

نتھیا گلی ۱۸ ستمبر۔ سرحدی کونسل کا اجلاس ۲۲ اکتوبر سے شروع ہو کر ۱۱ نومبر تک پشاور میں منعقد ہو گا اور گو یہ اجلاس بہت مختصر ہو گا لیکن ایجنڈے پر غور کیا جائے گا۔ کیونکہ جا بجا بل زیر غور ہیں [illegible] موجودہ میں [illegible] بل اور شاید حکومت اس اجلاس میں [illegible] بل موجودہ ریونیو ایکٹ میں ترمیم کرنے کے متعلق ہے کہ گذشتہ اجلاس ساہوکارہ بل اور دکلا کے متعلق ایک بل رائے عامہ حاصل کرنے کیلئے مشتہر کیا گیا تھا ساہوکار کے متعلق بل پر دلچسپ بحث ہونے کی توقع ہے کیونکہ اس بل میں ایڈوکیٹ بننے کیلئے شیخ کو ترجیح کی کوشش کی جائیگی۔ ساہوکارہ بل پر بھی رائے عامہ حاصل کر لی گئی ہے۔ اور اب اس پر غور ہو گا۔ اس بل کی غرض کسانوں کی قرضخواہوں سے حفاظت کرنا ہے۔ شریعت کے متعلق بل جو ایک معمولی خامی کی وجہ سے پیش نہ ہو سکا مقدار میں پارسیٹیل کیا جائیگا۔ اس بل میں گذشتہ اجلاس میں واک آؤٹ ہو گیا تھا۔

مسافر گاڑی کا انجن گڑھے میں گر گیا
دو مسافر ہلاک اور کئی مجروح

کلکتہ ۱۸ ستمبر۔ گذشتہ رات سیلاب اور شدید بارش کے باعث بلی این ریلوے کے رائے پور، وزیانگرم حصہ پر گھنگا اور روپ ڈاہ اسٹیشنوں کے درمیان تقریباً پچاس فٹ کمبی لائن ٹوٹ گئی جس سے پوری ویزیانگرم مسافر گاڑی کا انجن اور تیسرے درجے کے دو ڈبے ایک گڑھے میں گرپڑے دو مسافر ہلاک ہوئے اور دو ملازمین شدید مجروح ہوئے ہیں نائرین لائے ہیں ریلیف ٹرین اور اسٹاف موقعہ پر پہونچ گیا ہے۔

سر آغا خاں کو کورا جواب

لندن ۱۹ ستمبر۔ ڈیلی ہیرلڈ کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے کہ لارڈ [illegible]

اطالوی لڑکوں کیلئے قومی تربیت لازمی قرار دیدی گئی

جرمنی ہوائی طاقت میں زبردست اضافہ کر رہا ہے

اسلحہ میں مزید اضافہ کیلئے فرانس کا اعلان

روم ۱۹ ستمبر۔ اطالوی فوج کی جنگی تیاریوں کے متعلق مسولینی نے دو اہم اعلان شائع کئے ہیں ایک اعلان میں ہر اطالوی لڑکے کیلئے جو آٹھ سال سے زائد عمر کا ہو فوجی تربیت لازمی قرار دیدی گئی ہے اور اس امر کا اعلان کر دیا گیا ہے کہ جب تک ایک لڑکا فوجی قابلیت کا ثبوت نہ دیگا اس وقت تک اس کو کسی اسکول کی ڈگری اور ڈپلومہ نہیں مل سکے گا۔

واشنگٹن ۱۹ ستمبر۔ کل سینٹ کی تحقیقاتی کمیٹی میں انکشاف ہوا ہے کہ امریکہ کے کارخانوں سے جرمنی کثیر مقدار میں ہوائی جہاز کے انجن اور سامان برابر خرید رہا ہے گذشتہ دو سال ... بڑھ گئی ہے اور صرف سال رواں کے آٹھ مہینوں میں امریکہ کی ایک کمپنی سے ۱۵ لاکھ ڈالر کا سامان جرمنی نے خریدا ہے۔ جرمنی کی یہ خریداری اس لئے ہے کہ وہ ہر ماہ اپنی ہوائی طاقت میں ایک سو طیاروں کا اضافہ کر سکے۔

پیرس ۱۹ ستمبر۔ آج فرانس کے وزیر مالیات نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جنیوا میں شرکت کے بعد میرے تاثرات یہ ہیں کہ بین الاقوامی طور پر فرانس کی پوزیشن ترقی کر گئی ہے وزیر مالیات نے فرانسیسی بجٹ کی حمایت کرتے ہوئے فوجی ترقی پر تبصرہ کیا آپ نے کہا کہ اگر بین الاقوامی حالات خطرناک صورت اختیار کر لیں اور اس وقت فرانس کو اپنے اسلحہ میں اضافہ کرنا پڑے تو اس سے یہی بہتر ہے کہ ابھی سے اس مقصد کیلئے مخصوص رقم محفوظ کر لی جائے اور فوجی بجٹ کا توازن ۱۹۱۳ء کے مطابق کر لیا جائے۔

مجلس اقوام میں وزیر خارجہ روس کی سب سے پہلی تقریر

روس میں ضمیر اور عبادت کی آزادی کیلئے مسٹر ڈی ولیرا کی اپیل

منچوریا کی سرحد پر روس زبردست قلعے تعمیر کر رہا ہے

جنیوا ۱۹ ستمبر۔ کل سوویٹ روس کو ۳۹ اقوام کی منظوری سے مجلس اقوام میں داخل کر لیا گیا۔ رائے شماری میں سوئٹزرلینڈ، پرتگال اور ہالینڈ نے داخلہ کے خلاف ووٹ دئے اور سات حکومتوں نے غیر جانبدارانہ رویہ اختیار کیا۔ منظوری کے بعد مسٹر لٹوینوف وزیر امور خارجہ روس اور دیگر روسی نمائندوں نے مجلس اقوام کی نشستوں پر قبضہ کیا۔ مسٹر ڈی ولیرا نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ معاملہ سیاسیات سے بھی زیادہ پیچیدہ ہے آپ نے اپیل کی کہ روس کو روسی اقوام کیلئے ضمیر اور عبادت کی آزادی کا اعلان کرنا چاہئے۔

روس کے وزیر خارجہ مسٹر لٹوینوف نے اپنی تقریر میں کہا کہ روس سیاسی اور اقتصادی نظام میں دیگر ممالک سے بالکل الگ ہے مجلس اقوام میں داخلہ کے بعد وہ اپنی ذاتی خصوصیتوں کو ترک نہیں کرے گا بلکہ اپنی خصوصیات کو محفوظ رکھتے ہوئے اس بات کو محسوس کرے گا کہ وہ مجلس اقوام میں قیام امن و صلح کیلئے ایک طاقتور رکن ہے۔

ہاربن ۱۹ ستمبر۔ منچوریا کی ریاست منچوکو نے روسی قونصل جنرل کو تحریری اطلاع دیدی ہے جس میں روس کے رویہ کے خلاف سخت احتجاج کیا گیا ہے نوٹ میں مذکور ہے کہ روس منچوکو کے علاقہ پر قبضہ کر رہا ہے۔ اور امور اور دریاؤں پر زبردست قلعے تعمیر کر رہا ہے۔

مختصرات

نواکھالی ۲۰ ستمبر۔ یہاں سے مغرب کی جانب میں میل کے فاصلہ پر ایک ...

مدراس ۲۰ ستمبر۔ محکمہ حفظان صحت کی رپورٹ بابت ۱۹۳۳ء مظہر ہے کہ مسلم فرقہ میں پیدائش کی رفتار سب سے زیادہ رہی اور اموات کے مقابلہ میں پیدائش کا تناسب زیادہ رہا۔ سال زیر رپورٹ میں ایک سال سے کم عمر کے ۵۰ بچے فوت ہوئے جب کہ کل آبادی ... افراد پر مشتمل تھی۔

شیخ الہند مولانا سید حسین احمد صاحب کا پیغام

یوپی کے سات شہروں کا سچا نمائندہ

مخدومی و تسلیم۔ اسمبلی اور کونسلوں میں جب تک ملک کے وہ افراد داخل نہ ہوں جو قوم کے صحیح طور پر نمائندگی اور ان کے جذبات کے حقیقی ترجمانی کر سکیں اور قوم کی اقتصادی اور مذہبی حالات پر انہیں کافی عبور ہو اس وقت تک کسی طرح یقین نہیں کیا جا سکتا کہ ملک رفاہ عام حقیقی آسائش اور واقعی خوشحالی کا منہ دیکھ سکے۔ مسلمانوں کو الیکشن کے موقع پر اس کی خاص رعایت کی ضرورت ہے الکشن کا زمانہ قریب آرہا ہے خود ساختہ نمائندگیوں کی کشاکشی سے لبا اوقات ملک حقیقی نمائندگی سے محروم رہ جاتا ہے اس لئے ضرورت ہے کہ پہلے سے ان افراد پر نگاہ ڈال لی جاوے جنہوں نے اپنی سچی نمائندگی کا قوم کو ایک سے زائد مرتبہ تجربہ کرا دیا ہے اور ان کی خدمات ملک کیلئے مذہبی و اقتصادی حالات کے لحاظ سے قابل اطمینان ثابت ہوئی ہیں۔ اس سلسلہ میں عالیجناب خان بہادر حاجی وجیہ الدین صاحب میرٹھی کی طرف قوم کی توجہ منعطف کرائی جاتی ہے جنہوں نے سیاسیات کے مختلف شعبوں میں اسمبلی کو ہمیشہ ملک کی بہبود اور فلاح کا مشورہ دیا ہے۔ محصولات ٹیکس کے بارہ میں ریلوے قوانین کے سلسلہ میں سارڈا ایکٹ کے قصہ میں حج بل کے معاملہ میں وہی کہا ہے جو قوم کے ایک سچے بہی خواہ کو کہنا چاہئے۔ اور جس سے ملک حقیقی آسائش کے زینہ پر چڑھ سکے جیسا کہ آپ اخبارات کے اوراق میں ان کی مدلل اور مفصل تقریریں پڑھتے رہتے ہیں۔ ناقدرشناسی ہوگی اگر آنے والے الیکشن میں ممدوح کے حق میں ووٹ نہ دی جاویں۔ جدید تجربات کرنے سے یہ بہتر ہوگا کہ تجربہ شدہ قابلیتوں سے فائدہ اٹھایا جائے۔

ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ

شاہ فواد کی خطرناک حالت

سیاحت یونان کا پروگرام منسوخ

مسولینی کی خفیہ جلسہ میں شرکت

زرونک کیلئے گورنر کا تقرر

پھلواڑہ کا طوق ٹرٹالی مر گیا

سفید بالوں کو دائمی سیاہ رنگ میں بدلنے والا بال سیاہ تیل

ا ے شیر اینڈ کمپنی لٹ جالندھر شہر (پنجاب)

ضرورت ہے

منیجر اکسیری دواخانہ سنگاہی کھیری (یو۔ پی) انڈیا

اکسیر موتیا بند

فیض عالم شفاخانہ۔ بٹالہ ضلع گورداسپور

ضرورت ہے

میونسپل کمیٹی دہلی میں ایک ایسے پنٹر کی ضرورت ہے۔ جو تانگہ۔ یکہ۔ گاڑی ٹھیلوں پر نمبر ڈال سکے۔ جو کوئی ملازمت کرنی چاہے درخواست ملازمت مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۳۴ء تک بنام رائے بہادر مسٹر سوہن لال صاحب سکرٹری میونسپل کمیٹی پہنچ جانی چاہیے بعد گذرنے میعاد کسی درخواست پر غور نہیں کیا جائے گا۔ مندرجہ ذیل شرائط کا خاص خیال رہے۔

(۱) کل سامان۔ رنگ و روغن پنٹر کے ذمہ ہوگا کمیٹی صرف ماہانہ تنخواہ ادا کرے گی۔

(۲) تقریباً ۲۰۰۰ تانگہ۔ ۶۰۰ یکہ و ۲۰۰۰ ٹھیلوں پر ایسے ہی نمبر ڈالے جائیں گے جیسے کہ ہر سال پڑتے رہے ہیں۔

(۳) جس تنخواہ پر کہ درخواست دہندہ مندرجہ بالا کام انجام دے سکتا ہو وہ خود ہی تحریر کرنی چاہئے

دستخط اسسٹنٹ سکرٹری صاحب میونسپل کمیٹی دہلی

عراق ریلوے

(۱) نجف۔ کربلا۔ کاظمین اور سامرہ اسلامی مقامات مقدسہ کی زیارت کا انتظام عراق ریلوے نے کیا ہے۔ یہ سفر نہایت قلیل کرایہ اور کم وقت میں طے ہوگا دوران سفر میں ہر ممکن آسائش بہم پہنچائی جائیں گی۔

مکہ معظمہ کو جاتے ہوئے عراق کے مقامات مقدسہ کی زیارت کرو

حجاج کے لئے کوپن ٹکٹ جاری کر دئے گئے ہیں جو ایک سو پچاس دن تک کارآمد ہوں گے۔

۵۰ کلو وزن اسباب پر کوئی زائد کرایہ نہیں لگایا جائے گا۔

شرح کرایہ درج ذیل ہے:۔

بک "اے"

	تھرڈ کلاس	سکنڈ کلاس
مقل (بصرہ) سے کربلا تک اور کربلا سے بغداد یا کاظمین	۱۴/-/-	۴۲/-/-

سرحد کے مجاہدین کی رہائی

سیاسی حلقوں میں اس خبر پر نہایت مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ حضرت مولانا قاری محمد ادریس صاحب پشاوری (دبانڈھ ملاخاں) اور سید سردار شاہ صاحب جنرل تحصیل نوشہرہ اپنی سہ سالہ قید گذارنے کے بعد آج دس ستمبر زنداں پشاور سے رہا ہو گئے ہیں۔ اور ہر ایک جگہ آپ کا پرتپاک استقبال کیا گیا ہے۔ حضرت مولانا قاری صاحب فدایان اسلام کے ان بہادروں کا نمونہ ہیں۔ جنہوں نے اپنے عزم و استقلال اور جرأت ایمانی کی بدولت استبداد کے ایوانوں میں تہلکہ ڈال رکھا تھا۔ آپ کئی مرتبہ اسلام اور وطن عزیز کی خاطر زندان فرنگ میں مہمان رہ چکے ہیں۔ ملک و ملت کی توقع ہے کہ آپ اپنے قید و بند کی تکلیف اور پیرانہ سالی کو نہ دیکھتے ہوئے بقیہ ایام زندگی اصلاح افاغنہ ترویج شریعت اللہ اور رسوم بیداری ملت کے لئے وقف فرمائیں گے۔

(خادم قوم طالع زراز بانڈہ ملاخاں نوشہرہ پشاور)

یورپین اسکولوں میں اردو لازمی قرار دیجائے

یوپی کی انجمن کا فیصلہ

موٹر پر چیتے کا حملہ

بجلی گرنے سے ایک لڑکا ہلاک

کوئی قادیانی مسلمانوں کا نمائندہ نہیں ہو سکتا

۳۱ اگست کو امارت شرعیہ کی طرف سے مولوی سید مجتبیٰ صاحب وکیل معیتہ مولانا غلام یحییٰ صاحب مبلغ امارت منہار پہونچے، منہار اور اس کے ملحقات مروت پور۔ خارج جمع اسحاق پور وغیرہ مواضعات کا کشتی پر سوار ہو کر دورہ کیا اور دردناک مناظر کا بچشم خود معائنہ کیا دوسرے روز یکم ستمبر کو دوبارہ کے مواضعات ... دورہ کرتے ہوئے ... ستمبر کو منہار واپس آئے۔ جناب وکیل صاحب ممدوح مولانا غلام یحییٰ صاحب کو یہاں کے امدادی کاموں کیلئے چھوڑ کر خود مظفرپور واپس تشریف لے گئے۔

مولوی صاحب موصوف نے مقامی لوگوں کے مشورہ سے منہار، مروت پور، سلطان پور، کہتولی، رسول پور جیب، خارج جمع، اسحاق پور، لاد پور وغیرہ مواضعات کے سینکڑوں فاقہ کشوں کے یہاں معتدبہ مقدار میں چاول اور مکی سے امداد پہنچائی۔ علاوہ اس کے بہتیرے حاجتمندوں کو کپڑے خرید کر دئے گئے اور جیب گنجائش نقد روپے بھی تقسیم کئے گئے۔

علاقہ منہار کی حالت زار

امارت شرعیہ صوبہ بہار کی گرانقدر خدمات

پٹیالہ کی میونسپل کمیٹی میں مسلمانوں کا تناسب

اراکین و ملازمین کے متعلق اعداد و شمار

ریاست پٹیالہ کے دارالحکومت پٹیالہ میں آبادی کا تناسب حسب ذیل ہے:۔

مسلمان	۳۰۰۰۰
ہندو سکھ و دیگر غیر مسلم	۲۶۰۰۰
کل آبادی	۵۶۰۰۰

لیکن وہاں کی میونسپل کمیٹی میں اراکین کا جو تناسب ہے وہ نہایت حیرت انگیز ہے اور اس سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ پٹیالہ کے مسلمانوں کے ساتھ کمیٹی میں کس قدر ظلم عظیم ہو رہا ہے۔ ہم میونسپل کمیٹی کے اراکین کی مفصل فہرست درج ذیل کر رہے ہیں:۔

(۱) دیوان دینا ناتھ وزیر صحت و تعلیم — ہندو
(۲) ڈاکٹر ایف۔ جی سلک صدر — ہندو
(۳) ڈاکٹر رگھوناتھ سنگ نائب صدر — ہندو
(۴) شیخ محمد شفیع جونیر وائس پریزیڈنٹ — مسلمان
(۵) منشی رام ایس دیو — ہندو
(۶) حکیم دلبر حسن خان بھٹی ممبر — مسلمان
(۷) ملتانی مل — ہندو
(۸) کے۔ ای لوگا — پارسی
...

فوراً ضرورت ہے

Manager The Melton House P. Box No 6837 Barra Bazar Calcutta

مرآۃ المثنوی

قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے

دائرۃ الادب، حیدر گوڑہ حیدر آباد دکن

محبوب عاشق کے قدموں پر

بے مثل مجربات و بے نظیر تصنیفات

بچوں والو ہوشیار

بال جیون گھٹی

تارکا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

Aljamiat Delhi

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۶۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی-اے) معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم جمعہ ۱۸ر جمادی الثانی ۱۳۵۳ہجری مطابق ۲۸ ستمبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۳

نیرنگِ ہستی

نہ شکر ہی ہے نہ شکوے کسی کی شیون کے
عجب طلسم ہے نیرنگِ ہستیٔ موہوم
مٹا کے پھر جو بنانے پہ اب نہیں قابو
مری قضا ترے بس کی نہ تھی مگر قاتل
نظر بچا کے جو آنسو کئے تھے میں نے پاک
تعلقاتِ چمن قطع کر رہی ہے صبا

کہ گہری نیند میں ہیں سونے والے مدفن کے
ہمیشہ مٹتے ہی رہتے ہیں نقش بن بن کے
وہ سر جھکائے کھڑے ہیں قریب مدفن کے
ستمگری کے ہیں شاہد نشان گردن کے
خبر نہ تھی یہی دھبے بنیں گے دامن کے
قفس پہ گرتے ہیں تنکے مرے نشیمن کے

سنو گے اس کے سوا آرزو کلیم سے کیا
کہ آنکھ جھپکی تھی سایہ میں نخل ایمن کے

(حضرت آرزو لکھنوی)

معاصرین کے افکار و آراء

عقیدہ اور معاملات کا مستقبل

مسلمانوں کی کوتاہی

(احسان)

نوجوانوں پر الزام

(بلت)

مصر میں جو شد و تشدد

دلچسپ حقائق و معلومات

(خالص)

ازبلا چھپ کر تیار ہو گئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جنکو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقیقت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت ... یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نومسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے۔ اور دوسروں کو دکھانا چاہئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون۔ اسکے حجم اور اسکی کتابت و طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے کیا جا سکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲ علاوہ محصولڈاک ہے جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس یا بیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

The Aljamiat

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ازبلا منگا کر دیکھئے جس کو پڑھ کر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے۔ قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصولڈاک۔ منیجر الجمعیۃ دہلی

Vol. XX No. 22 DELHI MONDAY SEPTEMBER 24 1934. PRICE ONE ANNA

سنبھل میں جمعیۃ علماء صوبہ متحدہ کو دعوت

انجمن اہل سنت والجماعت منگری

مدرسہ فلاح دین و دنیا کی رپورٹ

میزان	۶	۴	۳۹۲	

حاضرین عرس حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ کیلئے ...

فہرست امداد کنندگان مصیبت زدگان زلزلہ بتوسط بیت المال امارت شرعیہ پھلواری شریف

ایک غلط خبر کی تردید

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں، کاغذ سفید ولایتی ... دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب ... دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ... حاشیہ پر ... صفحات ۹۲۸ رعایتی ہدیہ ...

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

ملنے کا پتہ:- منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہے

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہو گئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی-اے علیگ بریلوی

آنریبل سر سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو-پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبد الواحد خاں صاحب ایم-اے نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۳۰ کاغذ چکنا، چمکدار کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ دو ہاف ٹون کی چھپی ہوئی نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت تین روپے (سے)

المشتہر منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تقریر سیرت

انبیاء کرام کے درجات اور مراتب میں تفاوت

توحید الٰہی بمنزلہ درخت اور شرم و حیا اسکی شاخ ہے

پیغمبر خدا کی حدیث کی ایک لطیف تشریح

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند)

لا تفضلوا نی علی یونس بن متیٰ

میری اس تقریر کے بعد غالباً وہ شبہ بھی دور ہو گیا ہوگا جو عام طور سے حدیث لا تفضلوا نی علی یونس بن متیٰ پر کیا جاتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت یونس بن متیٰ پر مجھے فضیلت نہ دو یا ان پر میری فضیلت بیان نہ کرو جس موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ فرمائے ہیں۔ ...

آمادہ ہو کر اپنی جان پر کھیل جاتا ہے تو لوگ اس کو مذہبی دیوانہ اور مذہبی مجنون کہتے ہیں بلکہ بعض مواقع پر تو ایسے ہا ہناز ... اور ان پر یہ الزام رکھا گیا ہے کہ ان دیوانوں نے قانون اپنے ہاتھ میں لے لیا گو یا قانون کو ہاتھ میں لے لینا ایسا بڑا جرم ہے کہ اس کے مقابلہ میں خاتم المرسلین کی توہین کی کوئی حیثیت نہیں ...

(باقی آئندہ)

غیر ملکی مسلمانوں کو حجاز میں نہ رہنے کی اجازت

حکومت حجاز کا سرکاری اعلان

...

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

ایک سال میں بائبل کے دس لاکھ نسخوں کی اشاعت

بائبل کے ترجمے ۷۸۰ زبانوں میں ہو چکے ہیں

مسلمانوں کو اصولاً بجا فخر ہے کہ ان کا مقدس مذہب عالمگیر ہے اور قرآن کریم نوع انسانی کی ہدایت و سعادت کا کفیل ہے لیکن جہاں تک واقعات کا تعلق ہے مسلمانوں نے تبلیغ مذہب کے لئے کوئی خاص کوشش نہیں کی، کس قدر افسوس کی بات ہے کہ آج ہمارے پاس کوئی ایسا مستند انگریزی ترجمہ قرآن کریم کا نہیں ہے جس کو ہم یورپ کے سامنے پیش کر سکیں اور اس گمراہ قوم کو دین قیم کی دعوت دے سکیں۔ لیکن یہ سن کر حیرت ہوگی کہ عیسائی ہر سال اپنی کتب مقدسہ کی اشاعت لاکھوں کی ...

کیا ان مبلغین مذہب کے دعویداروں کو یہ اعداد و شمار دیکھ کر شرم نہیں آئیگی؟

ترکی قلمرو پر غیر ملکی طیارہ پرواز نہیں کر سکتا

ہوائی پرواز کا مقابلہ کھٹائی میں

ترکی حکومت نے جب سے یہ قانون نافذ کیا ہے کہ کوئی غیر ملکی طیارہ حدود ترکیہ پر بغیر اجازت پرواز نہیں کر سکتا اس وقت سے غیر ملکی طیارات کو سخت مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ ... اب انگلستان اور ترکیہ ... اس سلسلہ میں نامہ و پیام ہو رہا ہے۔

مشہور ہوا باز مسٹر مولین نے غازی مصطفےٰ کمال پاشا سے درخواست کی ہے ... لیکن حکومت ترکیہ نے اس درخواست کا اب تک کوئی جواب نہیں دیا ہے۔

ترکی کی طرح حکومت ایران نے بھی غیر ملکی طیاروں کی پرواز کو اپنی حدود میں ممنوع قرار دیدیا ہے۔

اناطول اور جبل دروز میں آثار قدیمہ

سنگ مرمر کی قبر اور ظروف کی برآمد

...

ترکی میں ایک فرانسیسی اخبار کا داخلہ ممنوع

فرانس کے ایک ہفتہ وار جریدہ "زوستو" کا داخلہ ترکی میں ممنوع قرار دیدیا گیا ہے۔ اور مجلس وزراء نے حکم دیدیا ہے کہ اس اخبار کے تمام پرچے ...

جو ترکی میں شائع ہو چکے ہیں بحق جمہوریہ ترکیہ ضبط کر لئے جائیں۔ چنانچہ ترکی پولیس نے مختلف کتب خانوں پر چھاپے مار کر اخبار مذکور کی بہت سی کاپیاں اپنے قبضہ میں کر لی ہیں۔

موجودہ نظامہائے حکومت کا ماتم

ایک صدی پیشتر کی حکومتیں بدرجہا بہتر تھیں

پروفیسر گلبرٹ مری نے انٹرنیشنل کنفیڈریشن کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے موجودہ نظامہائے حکومت پر ایک دلچسپ تبصرہ کیا ہے۔ آپ نے کہا کیا دنیا میں کوئی ایسی قوم ہے جو جنگ کی خواہش رکھتی ہے؟ اس سوال کا جواب ...

ایک جدید ایجاد ہے بہت ترقی کر گیا ہے جو اپنے اندر حسن و بہتری کی کوئی علامت نہیں رکھتا۔

یہ امر مسلمہ ہے کہ تمام دنیا کی حکومتیں قریب قریب دیوالیہ ہیں یا دیوالیہ ہونے والی ہیں۔ اور اسلحہ پر اس قدر خطیر رقم خرچ کر رہی ہیں جس کی کوئی نظیر انسانی تاریخ میں نہیں ملتی۔

آپ نے تخفیف اسلحہ کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ آئندہ دو باتوں میں سے ایک ضرور ہوگی جنگ یا دیوالیہ۔

اسپین میں مخلوط تعلیم کا امتناع

حکومت اسپین نے ایک اعلان شائع کیا ہے جس کی رو سے لڑکے اور لڑکیوں کی مشترکہ تعلیم ممنوع قرار دیدی گئی ہے۔ ابتدائی تعلیم اور دیہاتی اسکولوں کو اس عام قانون سے مستثنیٰ قرار دیدیا گیا ہے۔

رومن کیتھولک عیسائیوں نے اس قانون کا خیر مقدم کیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ گزشتہ سال کی تمام کوششیں بار آور ثابت ہوئیں کیونکہ انتخاب کے موقعہ پر انہوں نے مشترکہ تعلیم کے خلاف جد و جہد کی تھی جو ناکام ثابت ہوئی لیکن امسال حکومت کے اقدام نے ان کی دیرینہ آرزو کو پورا کر دیا ہے۔

روسی اکاڈمی کے ارکان ترکی میں

ترکی اخبارات سے معلوم ہوا کہ روسی اکاڈمی کے اساتذہ علم الالسنہ کی تحقیقات کے سلسلہ میں قسطنطنیہ وارد ہوئے ہیں ان کا ارادہ ہے کہ چند ماہ کے قیام میں ترکی زبان کی تاریخ اور لغت کا استقصاء کر کے روسی اکاڈمی کے لئے علمی مضامین مرتب کریں اور ترکی علماء کے مشورہ سے ترکی زبان کا لٹریچر روسی طلباء کے لئے مہیا کریں۔

اس اکاڈمی کے ایک رکن نے کہا ہم ترکی قلمرو میں آ کر بہت خوش ہوئے۔

سرزمین عراق سے گندھک نکالنے کی تجویز

ایک غیر ملکی کمپنی نے حکومت عراق سے دریائے فرات کے پاس گندھک اور شورا نکالنے کی اجازت طلب کی ہے۔ کمپنی کے ارکان کے خیال میں دریائے فرات کے نواحی علاقے گندھک اور شورہ سے لبریز ہیں۔ اگر یہ تجویز کامیاب ہوگی تو حکومت عراق مالی فوائد سے ضرور متمتع ہوگی۔

شاہ عراق کا جشن تاجپوشی

گزشتہ جمعہ کو شاہ غازی والئ عراق کا جشن تاجپوشی منایا گیا اس موقعہ پر تمام عراق میں خوشیاں منائی گئیں۔ اور بغداد کے بازاروں اور سرکاری عمارتوں پر چراغاں کئے گئے۔ اس تقریب سعید پر مختلف ممالک سے شاہ غازی کو برقیات کے ذریعہ مبارکباد دی گئی۔

نونہال
اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست اور توانا دیکھنا چاہتے ہیں تو نونہال استعمال کرائیے ...
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

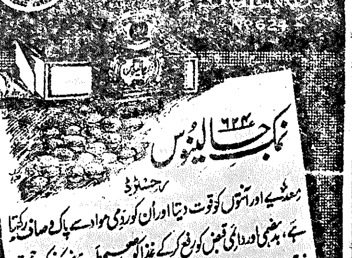

نمک جالینوس ۶۲۴
رجسٹرڈ
معدے اور انتوں کو قوت دیتا اور ان کو ردی مواد سے پاک و صاف کرتا ہے، بدہضمی اور دائمی قبض کو رفع کر کے غذا کو صحیح طور پر ہضم کر کے صالح خون پیدا کر کے چہرہ کو خوش رنگ بنا دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے۔
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

سرمہ نور افزا
اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو قسموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔
سرمہ نمبر ۱۔ آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا، پرانے سے پرانے روہے کیلئے خصوصاً بیحد مفید ہے۔ ...
سرمہ نمبر ۲۔ یہ سرمہ بھی ... تمام امراض چشم سوائے روہے اور پلکوں کے گرنے کے لئے مفید ہے۔ ...
(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

ایڈن کالج دریا گنج دہلی
۱۔ جماعت ششم کے طلباء سولہ ماہ میں اور جماعت ہشتم کے نو ماہ میں امتحان اسکول لیونگ یا سینئر کیمبرج شرطیہ پاس کر سکتے ہیں۔
۲۔ سینئر کیمبرج پاس شدہ ایک سال میں انٹرمیڈیٹ میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔
۳۔ انٹرنس میٹرک ہائی اسکول یا سینئر کیمبرج پاس شدہ ایک ہی سال میں ... پاس کر سکتے ہیں۔
۴۔ ... منشی فاضل کا کورس ایک ایک سال ہوتا ہے۔
۵۔ میٹرک پاس شدہ ایک سال میں بی اے (امریکہ) پاس کر سکتے ہیں۔
پرنسپل

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

زمانہ انحطاط کے چند عبرت انگیز واقعات

رعایا پر ظلم و ستم ڈھانے کا انجام

تاریخ میں خلفائے اسپین کی ایک امتیازی شان

گزشتہ الجمعیۃ میں لکھا جا چکا ہے کہ علی بن حمود نے جس کا خاندان بنی امیہ سے کوئی تعلق نہ تھا سلیمان کو قتل کرا کر خود تخت پر قبضہ کر لیا آج آگے ملاحظہ فرمائیے۔

علی بن حمود نے تخت خلافت پر بیٹھتے ہی وحشی بربریوں کو اپنے قبضہ میں کیا اور ان کی مطلق العنانی کو ختم کرنے کی تدابیر اختیار کرنے لگا رعایا جو بربریوں کے مظالم سے تنگ آ چکی تھی علی کے اس طرز عمل کو دیکھ کر اس کی حمایت پر آمادہ ہو گئی ...

عدل کی ایک مثال

...

عدل سے عدول کا زمانہ

...

دار الخلافہ پر چڑھائی

...

ظلم کا انجام

علی بن حمود نے جب اس حملہ کی خبر سنی تو وہ بھی مقابلہ کی تیاری کرنے لگا مگر بد دل رعایا نے اس کا ساتھ دینے سے قطعی انکار کر دیا ...

امیر و غریب سب نے خوشیاں منائیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار!

علی بن حمود فطرتاً رحم دل اور رعایا ترس تھا اگر اس کو غصہ نہ دلایا جاتا تو وہ ظلم کی حمایت کبھی نہ کرتا لیکن اس کے مقابلہ میں دوسرے مدعی خلافت کی حمایت نے اس کو ظلم و ستم پر آمادہ کیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ غریب اپنی جان ہی کھو بیٹھا!

ابتری کے باوجود علم پروری

گو اسپین میں طوائف الملوکی کا دور مدتوں قائم رہا اور قتل و نہب نے اہل اندلس کو بالکل تباہ کر دیا مگر اسپین کی یہ امتیازی شان ہے کہ اس کی زمام سلطنت جن جن لوگوں کے ہاتھوں میں آئی وہ سب علم و فضل کے مالک اور اہل علم کے قدر دان تھے۔ علی بن حمود شعر و سخن میں پوری مہارت رکھتا تھا اور اس نے اپنی کوشش سے چند ماہ کے اندر لیے ایسے جلیل القدر علماء کو جمع کیا تھا جو اس زمانہ میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے ...

(مرزان اسپین ص ۱۵)

یہی وجہ ہے کہ اگر ایک طرف ہم کو آخری خلفائے اسپین میں ظلم و تعدی اور وحشیانہ مظالم نظر آتے ہیں تو دوسری طرف ہم ان کو اہل علم و فضل کی مجالس میں علمی مباحث میں حصہ لیتے ہوئے پاتے ہیں۔ چنانچہ علی بن حمود نے اہل اسپین پر ظلم و زیادتی کی مگر علم پروری کے جذبہ سے وہ کبھی خالی نہ رہے۔ (باقی آئندہ)

حج اکبر کی فضیلت حاصل کیجئے

حج مسلمانان عالم اسلام کا ایک سالانہ اجتماع بھی ہے، جس کے موقع پر مختلف علاقوں کے مسلمان آپس میں مل جل کر اسلامی فلاح و بہبود کے متعلق صلاح و مشورے کر سکتے ہیں، حج کے لئے مکہ معظمہ کی سرزمین پر اجتماع ہوتا ہے جہاں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔ ...

طرح کھلتا ہے کہ زمین کعبہ پر ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ نیکیوں کے برابر اور زمین مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر نیکی کا ثواب پچاس ہزار نیکیوں کے برابر نصیب ہوتا ہے۔ ...

حج مبرور کی ادنیٰ برکت یہ ہے کہ انسان تمام گناہوں سے بالکل پاک و صاف ہو جاتا ہے، خواہ وہ حقوق اللہ ہوں یا حقوق العباد۔

اتفاق وقت سے آج کل نواح مکہ معظمہ اور حوالی مدینہ طیبہ میں مسلمانوں کی مالی حالت بہت ناگفتہ بہ ہے، ...

ہمارا نیک مشورہ یہ ہے کہ جن لوگوں کو قدرت نے یہ مقدرت دی ہے کہ وہ باسانی سفر مبارک حج و زیارت سے مستفید ہو سکتے ہیں تو ان کو اس سال تاخیر نہ کرنی چاہئے۔ ...

شوق زیارت حرم عمر تری دراز ہو
رب کا ہو سنگ آستان میرا سر نیاز ہو

(۱) (مولانا الشیخ القاری) ابو السعود محمد سعد اللہ المکی۔ (۲) (الحاج) یوسف زین العابدین رضا۔ (۳) (الشیخ) عبد اللطیف تاجر گوہر۔ (۴) (الشیخ) مصطفےٰ عبد اللطیف تاجر گوہر۔ (۵) (سیٹھ) احمد حاجی صدیق کھتری۔ (۶) (سیٹھ) عبد الرزاق عبد اللہ۔ (۷) (الحاج) ابراہیم یوسف زین العابدین رضا۔ (۸) (سیٹھ) غلام حسین حاجی ابراہیم نافدا۔ (۹) (خطیب العلامہ قاری حکیم مولانا) نذیر احمد تجندی۔ (۱۰) (سیٹھ) محمد زکریا ذاکر ...

افسانہ

بہار و خزاں

جرم کا اعتراف بعد از خرابی بسیار

مولانا عبد السلام کی موجودگی میں انکشاف راز

شادی اور آہ و زاری

(۳۳)

غرض اختر کی ٹال مٹول اس لئے نہ تھی کہ وہ نصر اللہ صاحب کے ہاں اپنی نسبت سے خوش نہ تھا بلکہ اس لئے تھی کہ اس کے پاس روپیہ کا کوئی انتظام نہ تھا بیچاری والدہ کو بھی مطلق خبر نہ تھی کہ اختر کے والد مرحوم نے جو اندوختہ چھوڑا تھا وہ تقریباً سب عیش پرستیوں اور رندانہ زندگی کی نذر ہو گیا ہے وہ تو اپنی جگہ بالکل مطمئن تھیں کہ شادی کے لئے ۱۵ ہزار کیا پچاس ہزار روپیہ بھی گھر سے لگایا جا سکتا ہے اور کسی کے ...

والدہ اختر: ... ماہ میں ہرگز بھائی صاحب و رشتہ داروں کی طرف سے ناراضی کا اندیشہ ہے۔

مولانا: تو پھر اس میں مجھ سے مشورہ کی کیا ضرورت ہے۔ بسم اللہ فوراً اس کام کا انجام دیجئے۔

والدہ اختر: انجام دینے کے لئے کون آئے گا۔ آپ ہی ہیں جو اپنی نگرانی اور مشوروں سے اس کام کو انجام دینگے۔

مولانا: مگر میں تم کو بتا دوں کہ فی الحال شادی کا ہونا ذرا مشکل سا نظر آتا ہے اور ......

والدہ اختر: خدانخواستہ مشکل کی کون سی بات ہے۔ کسی سے کچھ مانگنا نہیں۔ کسی کی خوشامد کرنی نہیں پھر مشکل کی کیا بات ہے؟

مولانا: معلوم ہوتا ہے کہ تم واقعات سے بالکل بے خبر ہو!

والدہ اختر: کیسے واقعات؟ یعنی کیا اختر شادی کرنے سے انکار کر دیگا؟

...

(باقی آئندہ)

جبل کے رہنے والے ڈاکوؤں کا کہیں پتہ بھی نہ لگے گا۔ حکومت موجودہ نے اس قسم کی لوٹ مار کا بالکل سد باب کر دیا ہے، اس لئے اس حج کے اندیشہ سے بے فکر ہو کر ہر مسافر حجاز اپنے مقدس سفر کی تکمیل باطمینان کر سکتا ہے۔

پچھلے عہد میں مکہ معظمہ کے اندر پانی کی قلت اور گرانی کی جو شکایت پیدا ہو گئی تھی، نہر زبیدہ کی مرمت و درستی، اور حسن انتظام نے اب اس تکلیف کو بھی دور کر دیا ہے۔

غیر ممالک میں بھی لاثانی
مقویات مسرتاج عالم ... ولیہ شاستری جامنگر کاٹھیاواڑ

بہترین تمباکو و زردہ
زردہ، قوام، گولی
احمد حسین و لدا حسین تاجر تمباکو خریدی لکھنؤ
سے طلب فرمائیے

سیکنڈ ہینڈ گرم کوٹ ... گرم کپڑا ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۵۳ ہجری

علمائے امت کا اتحاد

وہ دن مسلمانان ہند کی مذہبی و سیاسی زندگی میں انتہائی بدقسمتی کا دن تھا جب کہ امت مرحومہ کا افتراق و انشقاق عوام الناس اور سیاسی لیڈروں سے گزر کر خود اس جماعت کے افراد میں سرایت کر گیا جو مسلمانوں کی نیابت و سیادت ہی کے لئے عدم سے وجود میں آئی تھی اور جس پر مسلمانوں کی ہدایت و رہنمائی اور ان کے اتحاد و اتفاق کی سب سے بڑی ذمہ داری عائد ہوتی تھی۔ ۱۹۲۹ء کے اواخر میں وہ فتنۂ افتراق برپا ہوا جس نے جمعیۃ علمائے ہند جیسی مقدس و برگزیدہ جمعیۃ کو بھی اپنے اثر و عمل سے محفوظ نہ رکھا اور اخبارات و اعلانات کے ذریعہ یہ چیز منظر عام پر آگئی کہ ایک ہی نام سے علمائے کرام کی دو جماعتیں ہندوستان کے اندر موجود ہیں۔ یہ صورت حال جس درجہ افسوسناک تھی اور پانچ سال گزر جانے کے بعد بھی اس کا امتداد مذہبی و سیاسی حیثیتوں سے جس قدر نقصانات پہنچا رہا تھا وہ تمام دردمند اور مخلص حضرات کے لئے بے انتہا تکلیف کا موجب تھا اور ہر صحیح الخیال شخص یہ سمجھتا تھا کہ اس صورت حال کو جلد ختم ہو جانا چاہئے اور علمائے امت کو جماعتی حیثیت سے اپنے اتفاق و اتحاد کا پھر وہی نمونہ پیش کرنا چاہئے جو ۱۹۲۹ء سے قبل تھا۔

جہاں تک جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس مرکزیہ کا تعلق تھا اس کے ارکین نے کبھی بھی ان اختلافات کو جو بدقسمتی سے پیدا ہو گئے تھے یہ اہمیت نہیں دی کہ ان کی وجہ سے باہمی افتراق و انشقاق کو جاری رکھا جائے۔ جمعیۃ اپنے سالانہ اجلاس امروہہ میں اور اس کے بعد اجلاس کراچی میں برابر اپنی مستقل قراردادوں کے ذریعہ یہ ظاہر کرتی رہی کہ اس کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور وہ ان حضرات علمائے کرام کو جو کسی نہ کسی وجہ سے جدا ہو گئے ہیں دوبارہ اپنے اندر ...

شذرات

یونٹی بورڈ اور جمعیۃ علمائے ہند

آل انڈیا مسلم یونٹی بورڈ کا جو اجلاس لکھنؤ میں منعقد ہوا تھا اور جس میں آئندہ انتخابات کیلئے یونٹی بورڈ کا مینی فیسٹو پیش کیا گیا تھا اس اجلاس نے جمعیۃ علمائے ہند کی منظور کردہ قرارداد کو تمام دفعات کے ساتھ اپنے مینی فیسٹو میں شامل کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ ...

افغانستان اور جمعیۃ اقوام

جنیوا سے رائٹر کا ایک تار مظہر ہے کہ حکومت افغانستان نے جمعیۃ اقوام میں داخل ہونے اور اس کا رکن بننے کے لئے درخواست دی ہے جس پر جمعیۃ اقوام کی اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں غور کیا جائے گا۔ ...

پنڈت مالویہ کی عجیب پیشکش

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں ...

الجواب

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت نے اپنے خاوند کو زہر دیکر مروا دیا۔ آیا وہ عورت اپنے خاوند کے مال میراث میں ورثہ کا حقدار ہے یا کہ نہیں؟

الجواب

اگر اس عورت نے اپنے شوہر کو جیبتہ زہر یا زہر آمیز کوئی چیز دی اور خاوند نے اپنے اختیار سے یعنی بغیر جبر و اکراہ عورت کے اس کو کھا یا پی لیا اور ہلاک ہو گیا تو اس صورت میں یہ عورت اپنے شوہر کے ترکہ میں بمقدار حق شرعی کے وارث ہو گی۔ ...

روس اور جاپان میں بھی معاہدہ ہو گیا

جاپان مشرقی ریلوے خریدیگا

ٹوکیو۔ ۱۹ ستمبر۔ سوویٹ روس اور جاپان کے درمیان جو خطرناک وجہ کشیدگی موجود تھی وہ چین کی شمال مشرقی ریلوے کے خرید لئے جانے کے بعد اب ختم ہو گئی ہے۔ ...

تہذیب جدید کا تازہ کرشمہ

ایک سفید فام کے بدلے سات حبشیوں کو سزائے موت

چرخہ کاتنے کی شرط پر اعتراض

گاندھی جی اور سوشلسٹوں کا مقابلہ

روس میں ۵ لاکھ بھوکوں کی ہلاکت

عورت اور بھیڑ کے بطن سے عجیب و غریب بچے

جمعیۃ کانپور کی جداگانہ حیثیت کا خاتمہ

علمائے ہند کے حلقہ میں کامل اتحاد و اتفاق

اجتماع مرادآباد کے خوشگوار نتائج اور میثاق اتحاد کی تشکیل

جمعیۃ علمائے ہند دہلی اور جمعیۃ علمائے ہند کانپور کے اراکین مرادآباد میں مجتمع ہوئے اور اس امر پر غور کیا کہ چند دنوں سے جمعیۃ علمائے ہند کے حلقہ میں جو تشتت و افتراق ہو گیا تھا اس کا امتداد مسلمانوں کی قومی، وطنی، ملی مفاد کے لئے ...

جمعیۃ علمائے کانپور کی کوئی جداگانہ حیثیت قائم نہ رکھیں گے اور جمعیۃ علمائے دہلی کے ارکان نے مخلصانہ وعدہ کیا کہ وہ جمعیۃ علمائے ہند کانپور کے اراکین اور عہدہ داران کے ساتھ اتحاد و محبت و اخلاص کا وہی معاملہ کرینگے جو جمعیۃ علمائے ہند کے موجودہ اراکین کے ساتھ کیا جاتا ہے اور انتخاب اور عہدوں کے تقرر میں کسی قسم کی جماعتی امتیازی حیثیت کو عمل میں نہ آنے دیں گے۔ اور قواعد کے ماتحت ہر طبقہ کے علماء کے لئے قومی خدمات کا موقعہ بہم پہنچانے کی پوری مخلصانہ سعی کرینگے۔

جن حضرات نے اس میثاق پر دستخط فرمائے ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:۔

مسلمانان مرادآباد میں علمائے کرام کے اس اتحاد و اتفاق پر اظہار مسرت کیا جا رہا ہے۔ اور گزشتہ شب ایک جلسۂ عام بھی منعقد ہوا تھا۔

مسلم یونٹی بورڈ کا اجلاس

مذہبی معاملات میں جمعیۃ علمائے ہند کی قیادت قبول کرنے کا فیصلہ

امیدواروں کیلئے لازمی شرط

مرادآباد ۲۸ ستمبر۔ مسلم یونٹی بورڈ کا اجلاس مولانا شوکت علی صاحب کے مکان پر منعقد ہوا۔ حسب ذیل حضرات بورڈ کے اجلاس میں شریک تھے:۔ چودھری خلیق الزمان صاحب، حضرت العلامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب، حضرت مولانا حسین احمد صاحب، حضرت مولانا احمد سعید صاحب، حضرت مولانا عبدالحامد صاحب، حضرت مولانا عنایت اللہ صاحب فرنگی محلی، مولانا شوکت علی صاحب، سید ذاکر علی صاحب، مولانا محمد میاں صاحب، مسٹر کرم الزمان صاحب، مولانا عبدالحلیم صاحب۔

یونٹی بورڈ نے اپنے مینی فیسٹو میں جمعیۃ علمائے ہند کی قرارداد مرادآباد کے مطابق ترمیم کرکے یہ فیصلہ کیا کہ تمام مذہبی امور میں یونٹی بورڈ کے نمائندے جمعیۃ علمائے ہند کے مشورہ پر عمل کریں گے۔ ...

ہندوستان ٹائمز کے نامہ نگار کی تردید

یونٹی بورڈ کے اجلاس کی کارروائی

پنجاب نیشنلسٹ پارٹی کے اجلاس میں گڑبڑ

مسٹر آصف علی کا مقابلہ خطرہ کا باعث ہوگا

کوہاپور اور ساہرتی میں دو کشتیاں الٹ گئیں

۹۰ اشخاص غرقاب

طلائی معیار والے ممالک میں سمجھوتہ

میرپور میں ہولناک آتشزدگی

انقلابیوں نے بمباری کی دھمکی دیدی

گاندھی جی کو کانگریس کے اجلاس میں شرکت کی دعوت

مسٹر آصف علی کا مقابلہ ترک کرنے کیلئے پنڈت مالویہ کی شرط

واردھا میں صدر کانگریس اور گاندھی جی کی اہم ملاقات

برات پر ڈاکوؤں کا حملہ

گولیوں سے دو اشخاص ہلاک

پنڈت جواہرلال نہرو کی تین گھنٹہ کیلئے رہائی

اہلیہ سے ملاقات کی اجازت

دہلی کے کانگریسی رہنماؤں کی پنڈت مالویہ سے اپیل

عدالت میں مقدمہ بازوں کی پارٹیوں میں جنگ

تین سو فاقہ کش دیہاتیوں کی تباہ حالی

مولانا شوکت علی اور ڈاکٹر شفاعت خاں کا مقابلہ

پھگواڑہ کے سیاسی اسیر رہا کردیئے گئے

باپ بیٹا آگ کی نذر

ڈیڑھ سو جواری گرفتار

موٹر بس اور درخت کی ٹکر

دارالحکومت

ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کے انتخابات

منتخب ممبروں کے نام پہلے اجلاس کا ایجنڈا

دہلی مارکیٹ

سرشادی لال سابق چیف جسٹس کے بھائی آستانۂ اسلام پر

"میں نے اپنے دل کی سچی آواز سنکر اسلام قبول کیا ہے"

عبداللہ فاروق سابق دیبی سہائے کا بیان

میرا نام دیبی سہائے ولد لالہ رام جی داس ساکن ریواڑی ضلع گوڑگانوہ قوم اگروال عمر پچاس سال۔

میں دس برس سے اسلام کے متعلق غور کر رہا تھا اور اسلام کی تعلیم کی خوبیاں مسلمان عالموں سے سن سن کر اسلام کی طرف میرا دل خود بخود کھچ رہا تھا۔ میں نے اسلام میں یہ بڑی خوبی پائی کہ مسلمان ہر مسلمان کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں اور اس سے اپنے حقیقی بھائی کی طرح محبت کرتے ہیں۔ خواہ نو مسلم کسی قوم اور کسی ذات کا ہو مسلمان ہوتے ہی وہ بڑے سے بڑے خاندانی مسلمان کے ساتھ ایک رکابی میں کھانا کھا سکتا ہے بلکہ مسلمان اس کو اپنے ساتھ کھلا کر بجائے اس کے کہ دل میں کوئی کراہت کریں خوش ہوتے ہیں۔ اسلام کی تعلیم سادہ اور ہر شخص کی سمجھ میں آجاتی ہے۔ میں خوب سمجھ بوجھ کر اپنے دلی شوق سے مسلمان ہوا ہوں۔ سرشادی لال سابق چیف جسٹس ہائی کورٹ پنجاب میرے تایا زاد بھائی ہیں۔ ان کے والد کا نام لالہ رام پرشاد ہے جو میرے تایا تھے۔ ...

دستخط بزبان ہندی

عبداللہ فاروق سابق دیبی سہائے ساکن ریواڑی ۲۸ ستمبر ۱۹۳۶ء

محمد کفایت اللہ

دہلی اور متھرا کے درمیان برطانی افواج کی زبردست جنگ

ہوائی جہاز، ٹینک، مسلح کاروں اور توپوں کا استعمال

افواج کے مظاہرہ میں نیپال کے فیلڈ مارشل بھی شرکت کرینگے

شملہ ۵ ستمبر۔ جنرل سر نارمن میک ملن کی زیر قیادت ۲۴ جنوری سے ۲۷ جنوری ۱۹۳۵ء تک دہلی، متھرا اور گوڑگانوں کے درمیان افواج کا مظاہرہ کیا جائے گا جس میں دور جدید کے تمام اسلحے یعنی ہوائی جہاز، ٹینک، مسلح کاریں، توپخانہ معہ سوار شامل ہونگے۔ ...

جہاں تک اس مظاہرہ کی تیاری کا تعلق ہے یہ کہا جا سکتا ہے کہ آج تک ہندوستان میں اس قسم کا فوجی مظاہرہ نہیں ہوا۔ ...

جاپان میں طوفان کی ہلاکت خیزیاں

۹۴۳ اشخاص ہلاک۔ اربوں روپیہ کا نقصان

ٹوکیو ۲۵ ستمبر۔ جاپان میں طوفان آب کی تباہ کاریوں کی مزید اطلاعات موصول ہوئی ہیں ...

نارتھ ویلز میں کوئلہ کی کان پھٹ گئی

تین سو اشخاص زندہ درگور

ہوائی جہاز میں آگ لگنے سے چار اشخاص ہلاک

جاپان کی فوجی تیاریاں

سرحد میں سات ماہ کے اندر ۲۰۰ قتل

ہندوستان سے مزید سونے کی روانگی

مدراس میں جبریہ تعلیم کی تجویز پر غور

سانپ کو مارتے مارتے خود ہی مر گئے

زہریلی گیس سے چھ مزدور ہلاک

امارت شرعیہ صوبہ بہار اور معرکۂ انتخاب

اسمبلی کیلئے بہار کے تین امیدواروں کی نامزدگی

ہندوستان اور آئرلینڈ میں تجارتی معاہدہ

دریائے کرشنا میں ہولناک حادثہ

کشتی الٹنے سے تین سو اشخاص لقمۂ اجل

روسی ترکستان پر گولہ باری

چین میں پھانسی کی ارزانی

سانپ نے کشتی کو ڈبو دیا

۱۷ اشخاص غرق ہوگئے

جلسہ سالانہ دار العلوم معینیہ عثمانیہ درگاہ معلی اجمیر شریف

(مہتمم درگاہ اجمیر شریف)

امرت دھارا ہی ٹانک ہے

آجکل صحت گرتی ہے تو ہاضمہ کی خرابی سے۔ بدہضمی، متلی، قے، دست، کھانسی، زکام یا بخار تمام خرابیوں کی جڑ ہاضمہ کی گڑبڑ ہے۔ اس کی ٹھیک دیکھ بھال رکھی جائے تو قدرت نے جیسے عجیب عجیب میوے اس موسم میں پیدا کئے ہیں ان سے انسان کی صحت میں خوب ترقی ہونی چاہیے۔ صحت میں ترقی ہو اس لئے آجکل

امرت دھارا (رجسٹرڈ)

کا استعمال بکثرت جاری رکھنا چاہیے۔ ...

گھر میں رکھئے۔ جیب میں رکھئے۔ بھولئے نہیں۔ صحت، روپیہ اور وقت سب کو بچائیگی!

احتیاط: نقلوں سے بچو ...

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ: امرت دھارا ۴۰ لاہور

المشتہر: منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سڑک۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

تبلیغی مرقع مفت

پتہ: مکتبہ دار التبلیغ دیوبند (یوپی)

جاپان میں اشاعت اسلام کیلئے جامع ازہر کے علماء کو دعوت

مصر کے پندرہ سو طلباء ٹوکیو یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کریں گے

علماء اور طلباء کے کل اخراجات حکومت جاپان برداشت کریگی

جاپان میں اسلام کی ترقی اور جاپانیوں کے میل الی الاسلام کے متعلق جس قدر اطلاعات عربی اخبارات میں شائع ہوتی ہیں وہ ہم وقتاً فوقتاً الجمعیۃ میں شائع کرتے رہتے ہیں۔ اب عربی جریدہ "الہدایۃ" نے یہ تازہ اطلاع شائع کی ہے کہ جاپان سے ایک علمی وفد جو مشہور اساتذہ اور علماء کبار پر مشتمل ہے عنقریب مصر آنے والا ہے۔ ...

جاپان کا یہ علمی وفد جامع ازہر شریف کے علماء کو بھی اپنے ہمراہ ٹوکیو لے جائے گا تاکہ ان کے ذریعہ جاپان میں اشاعت اسلام کا کام وسیع پیمانہ پر شروع کردیا جائے۔ ...

مولانا غلام محمد صاحب شملوی مرحوم کی یادگار

مولانا غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلماء کے انتقال پر ملال سے ندوۃ العلماء کو جو نقصان پہنچا ہے اس کی تلافی بظاہر ناممکن معلوم ہوتی ہے۔ ...

اخبار جدت میں حساب فہمی کے متعلق ایک بیان

مجلس تحریک قرآن مجید حیدرآباد کی مساعی

اٹلی بھی ہندوستان سے تجارتی معاہدہ کریگا

حضرت مسیح یہودی نہ تھے

مسلمان عہدہ قادیانی کو نہیں ملنا چاہیے

قصر مسیحیت میں زلزلہ

(عبدالمالک آروی)

مولوی شفیع داؤدی سے مسلمانان بہار کی بے اعتمادی

بچوں والو ہوشیار

بال جیون گھٹی

پتہ: منیجر بال جیون کاریالیہ علیگڑھ شہر (یوپی)

سفید بالوں کو دائمی سیاہ رنگت پر لانے والا

بال سیاہ تیل

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

اے شبیر اینڈ کمپنی ۲/۱ جالندھر شہر (پنجاب)

اکسیر تیاتند

فیض عالم شفاخانہ بٹالہ ضلع گورداسپور

Haryyasram Panchpota (Bengal)

جب کبھی آپ کو کمزوری کی شکایت ہو

تلوار مارکہ شربت فولاد

چیف ایجنٹس

میسرز گپتا اینڈ کمپنی مالکان چندر گپت اوشدھالیہ لوہانہ ایس پی ریلوے

طلائے بے ضرر مفت

ایم عبدالرشید خاں رنگین پریس گلی قاسم جان دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

ملنے کا پتہ: فضل شاہ عامل گلی راجان دہلی

ہفتہ وار ہلال

تارکا پتہ:- الجمعیۃ دہلی

یَدُاللہِ عَلَی الجَمَاعَۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی-اے)

معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی - یوم دوشنبہ ۲۱ ر جمادی الثانی ۱۳۵۳ ہجری - مطابق یکم اکتوبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۴

فریب زندگی

بلبل بیکس کی بربادی کا ساماں دیکھئے
شکوہ کر کے انقلاب حشر ساماں دیکھئے

صبح سے وابستہ شوق دید جاناں دیکھئے
یہ وہ دنیا ہے کہ جس کی وسعتوں کی حد نہیں

روتے روتے ہجر میں جب تھک کے سو جاتا ہوں میں
پھر مجھے بے صبر کہئے پھر یہ طعنے دیجئے

عمر کے گھٹنے کو سب کہتے ہیں بڑھنا عمر کا
فصل گل فصل خزاں وحشت میں دونوں ایک ہیں

بے کسی، بے طاقتی، بے مائیگی، بیچارگی

چار تنکوں پر ہجوم برق و باراں دیکھئے
یعنی اُس مغرور کو سر در گریباں دیکھئے

میرے جینے کا سہارا شام ہجراں دیکھئے
آپ دل کیا دیکھتے ہیں دل کے ارماں دیکھئے

نیند کہتی ہے کہ اب خواب پریشاں دیکھئے
اس سے پہلے آپ اپنے عہد و پیماں دیکھئے

یہ فریب زندگی مرگ ساماں دیکھئے
چھوڑیئے صحن گلستاں اب بیاباں دیکھئے

دشت غربت دیکھئے یہ ساز و ساماں دیکھئے

جائیے کیوں جا کر خفت اٹھانے کیلئے
بزم دشمن میں قمر کیوں انکو یہاں دیکھئے

(قمر بدایونی)

دلچسپ حقائق و معلومات

معاصرین کے افکار و آراء

مسلمانوں کا فرض

مزدور جماعت کو نیک صلاح

(کانفرنس گزٹ)

(خلافت)

دنیا کا امن

قرآن کریم اور مطابع

ضروری گزارش

خریداران اخبار الجمیعۃ کو چاہیئے کہ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں ورنہ عدم تعمیل ارشاد معاف۔
(منیجر الجمیعۃ دہلی)

ازبلا چھپ کر تیار ہوگئی!

وہ حضرات جنہیں تاریخی افسانوں اور مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے یا جنکو مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت و صداقت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق یا اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت قرطاس پر دیکھنا ہے یا پادریوں کے بے پناہ مظالم اور ایک نو مسلمہ لڑکی کی اسلام کیلئے حیرت انگیز قربانیاں ملاحظہ کرنی ہیں اور ان تمام واقعات سے اپنی علمی و مذہبی و تاریخی معلومات میں بیش بہا اضافہ کرنا ہے وہ ازبلا کی خریداری کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھیں گے۔ اس کا ایک نسخہ منگا کر شروع سے آخر تک ہر مسلمان کو پڑھنا چاہیئے۔ اور دوسروں کو دکھانا چاہیئے تاکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح ادا کیا جائے۔ ازبلا کی قیمت اسکے مضمون، اسکے حجم اور اس کی کتابت طباعت کو دیکھتے ہوئے بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اشاعت اسلام کا کام اس سے لیا جا سکے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک ہے۔ جو حضرات تبلیغی مقاصد کیلئے بیس بائیس سے زائد جلدیں منگانا چاہیں وہ مخصوص رعایت کیلئے علیحدہ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جائیگا اسلئے جلد طلب فرمائیں ورنہ مایوس ہونا پڑیگا اور دوسرے ایڈیشن کے انتظار میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمیعۃ - دہلی

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No 23 DELHI FRIDAY SEPTEMBER 28 1934 PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمیعۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی
قبول اسلام

اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ازبلا منگا کر دیکھئے جس کو پڑھکر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصولڈاک۔
منیجر الجمیعۃ دہلی

مجلس اشاعت قرآن کے قیام کی تجویز

غیر مسلمین اپنی مقدس کتابوں کی طباعت و اشاعت میں جو جد و جہد اور احتیاط برت رہے ہیں انہیں دیکھ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے اپنی مقدس کتاب کی صحیح کتابت اور تسلی بخش طباعت کے متعلق کیوں اپنی بے پروائی روا رکھی ہے۔

ایسی مجلس کی بنیاد ڈالی جائے جو قرآن مجید کے مختلف ایڈیشنوں کو بدقت نظر دیکھ کر ان کے اغلاط و تسامحات سے عامۃ المسلمین اور ناشرین کو مطلع کرے تاکہ آئندہ ایڈیشنوں سے اغلاط رفع ہو جائیں اور پبلک کے ہاتھوں میں صحیح قرآن جائیں۔

اس سلسلے میں یہ بیان کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی صحیح خدمت یہ ہے کہ ...

نامہ نگار حضرات کو اطلاع

مولانا محمد شفیع صاحب مفتی دار العلوم دیوبند کے رسالہ "مساوات اسلام" کے متعلق تردیدی اور تائیدی مضامین آرہے ہیں چنانچہ رسالہ مذکور کی تردید اور تائید کے متعلق دو مراسلے الجمیعۃ میں شائع کئے جا چکے ہیں ...

عازمین بیت اللہ کو اطلاع

جو حضرات امسال حج بیت اللہ کی سعادت سے بہرہ اندوز ہونا چاہتے ہوں وہ حج کے متعلق جملہ معلومات محمد زکریا مینار رینا گپاٹہ روڈ عبد اللہ شکور بلڈنگ بمبئی ۳ کے پتہ سے حاصل کریں۔
(الجمیعۃ)

مدرسہ روح الاسلام کی اپیل

صوبہ بنگال میں مسلمانوں کی تعداد کافی ہے مگر جہالت اور منشیات کی رسم نے ان کو بالکل تباہ کر رکھا ہے افلاس اور بد اخلاقی عام ہے۔ ان تمام خرابیوں کے ازالہ کیلئے شمالی بنگال ضلع رنگپور بمقام سید پور میں ایک تعلیم گاہ روح الاسلام ...

مرحومہ بیگم بھوپال کی یادگار

بیادگار ہز ہائینس بیگم سلطان جہاں صاحبہ تاج النسواں خلد آشیاں سابق فرمانروائے ریاست بھوپال جام اقبالہا ایک علمی و ادبی و تاریخی اردو رسالہ تاج النسواں محض خواتین ہند کے علمی دلچسپیوں میں اضافہ کرنے کے لئے زیر ادارت مولوی محمد سعید خاں صاحب دانور برقی (الہ آبادی) یکم نومبر ۱۹۳۴ء کو میدان عمل میں آنیوالا ہے جسکا سالانہ چندہ ...
(دفتر رسالہ پروانہ دہلی)

ظفر اللہ قادیانی کی تقرر کے خلاف احتجاج

(محمد انیس الحق، ریاست جیپانگ)

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہے۔ کاغذ سفید ولایتی نادر ہے جو نا شدہ ارغوانی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو عطر ہے نادر تفسیر کا مثل ابن جریر در منثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، موضح القرآن، ضحاک، مسند حاکم، ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، مسند بزار، مسند امام احمد، اسباب شان نزول از جلال الدین سیوطی اور تمام کتب احادیث اور جس میں تمام احکام قرآن و مسائل، قصص تاریخ، حکایات ظاہری و باطنی اشارات و خفیہ تفسیر کی جو با بہ الامتیاز خصوصیات ہو سکتی ہیں وہ سب اس کے حاشیہ پر موجود ہیں نیز اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے جس کے پانچ حصے ہیں ...
صفحات ۹۲۸ رعایتی ہدیہ مجلد ...

منیجر اخبار الجمیعۃ گلی قاسم جان دہلی

ڈیڑھ سو سال کے بعد
روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ
کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانح عمری شائع ہوگئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی-اے علیگ بریلوی جس میں

آنریبل سر سیتا رام صاحب پریسیڈنٹ یو-پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبد الواحد خاں صاحب ایم-اے مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدر دانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۳۰/۱۶ کاغذ چکنا، چمکدار، کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ نایاب رنگین تصاویر (ٹائٹل کی چھپی ہوئی) جلد خوبصورت قیمت تین روپے (عہ)

المشتہر:- منیجر اخبار الجمیعۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی - علمی - اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ
مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپ کو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہو جائے گا۔

صحائف رحمانی کے ۱۳ نمبر جن میں قرآن و حدیث واقعات اور خود مرزا کے الہامات سے قادیانی دروغ گوئی کی پول کھولی گئی ہے مکمل سٹ ...

دین مرزا کفر خالص ...

نامہ حقانی در کذب قادیانی ... قیمت ۵

اطلاع رحمانی ... قیمت ۸

دوسری شہادت آسمانی ... قیمت ۸

ہدیہ عثمانیہ ... قیمت ۸

انوار ایمانی ... قیمت ۸

حقیقۃ المسیح ... قیمت ۸

آئینہ کمالات مرزا ... قیمت ۸

مسیح قادیان کی حالت کا بیان ... قیمت ۸

معیار صداقت ... قیمت ۸

معیار المسیح ... قیمت ۸

حقیقت رسائل اعجازیہ ... قیمت ۸

ختم نبوت فی القرآن فی الحدیث و الآثار ... قیمت ۸

حیات محمود اسیر مالٹا ... قیمت ۱۰

علم الکلام ... قیمت ۸

اعجاز القرآن ... قیمت ۸ صراط مستقیم ... دلائل الخیرات ...

ملنے کا پتہ:- منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم
مع
خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمیعۃ گلی قاسم جان دہلی

تفسیر و سیرت

سمندر کی تہ میں حضرت یونس علیہ السلام کی پکار

عرش اور فرش کی معراج کا تفاوت

انبیاء کرام کا تعلق باللہ اور محن و ابتلاء کا فلسفہ

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند)

حضرت امام الحرمین کا واقعہ

اسی سلسلہ میں حضرت امام الحرمین کا واقعہ مجھے یاد آگیا۔ ان کی مجلس میں ایک دفعہ ایک شخص نے دریافت کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی مکان ہے یا نہیں وہ محدود ہے یا غیر محدود کسی مکان کے ساتھ اسکو مختص کرسکتے ہیں یا نہیں؟ حضرت امام الحرمین نے جواب دیا کہ وہ مکین نہیں ہے اور اس کو کسی مکان کے ساتھ مختص یا کسی مکان میں محدود نہیں کرسکتے۔ سائل نے دلیل دریافت کی تو ...

ذوالنون اور صاحب الحوت فرمایا۔ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کا لقب ذوالنون مچھلیاں پکڑنے کی وجہ سے مشہور ہوگیا۔ اس قسم کی مناسبت سے القاب متعین ہوجایا کرتے ہیں۔

حضرت ذوالنون مصری کا واقعہ

حضرت یونس کی معراج

...

مچھلی کے پیٹ ہی میں مقید رہتے۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کی تسبیح اس کا ذکر پریشانیوں اور مصائب کو دور کردیتا ہے۔ بہرحال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی بندہ پریشانی اور مصیبت میں مبتلا ہو تو اس کو چاہئے اللہ اللہ لا اشرک بہ شیئا کہا کرے اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت رفع کردے گا۔ جب حضرت یونس یا صاحب حوت نے خدا تعالیٰ کو پکارا تو اس کی پکار سن لی گئی اور مچھلی کے پیٹ سے ان کو نکال دیا گیا۔ سورۂ نون میں ارشاد ہوتا ہے۔ فاصبر لحکم ربک ولا تکن کصاحب الحوت اذ نادی وھو مکظوم لولا ان تدارکہ نعمۃ من ربہ لنبذ بالعراء وھو مذموم۔ فاجتبہ ربہ فجعلہ من الصلحین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں آپ صبر کیجئے اور صاحب حوت کی طرح بے صبری اور گھبراہٹ کا اظہار نہ کیجئے۔ جب اس نے ہم کو پکارا تو وہ نہایت غمگین تھا۔ اگر حضرت حق کا احسان اس کی دستگیری نہ کرتا تو خدا جانے وہ کس میدان میں پھینکا جاتا لیکن حضرت حق نے اس کو برگزیدہ کیا اور اس کو صالحین میں سے کردیا۔ حضرت یونس کو صرف مچھلی کی مناسبت سے ...

(باقی آئندہ)

دردانیال پر ترکی گورنمنٹ کے فوجی استحکامات

ترکی گورنمنٹ اور جمعیۃ اقوام

جس وقت ترکی گورنمنٹ نے معاہدہ لوزان کی دفعہ متعلقہ دردانیال پر دستخط کئے تھے اس وقت وہ جمعیۃ اقوام کو زبردست قوت تصور کرتی تھی اور سمجھتی تھی کہ تمام یورپ میں اسکو مرکزی اقتدار حاصل ہے مگر اب ترکی کو محسوس ہوگیا ہے کہ جمعیۃ اقوام بنیادی اعتبار سے کمزور ہے اور معزز منافست اور مقابلہ آرائی میں ... زندہ تصور کرنے کے مرادف ہے۔ معاہدہ لوزان کی دفعہ کی رو سے ترکی کو یہ اختیار دیدیا گیا تھا کہ وہ جنگی جہازات کو دردانیال سے گزرنے میں تعرض کرسکتی ہے مگر غیر جانبدار حکومتوں کے جہازات اور تجارتی اسٹیمروں کو گزرنے میں عارج و مانع نہ ہوگی۔ اس طرح ایک طریقہ سے حکومت ترکیہ کو دفاع حق سے محروم کردیا گیا تھا۔

مختلف جہات میں ریلوں کی تعمیر

غازی کمال پاشا اور فوجی افسران دردانیال پر

جابجا ریلوں اور سڑکوں کی تعمیر، مشرقی تھریس کا مستقبل

توفیق رشدی بے کا تہلکہ انگیز اعلان

مارچ ۱۹۳۶ء میں تخفیف اسلحہ کی جو سب سے پہلی کانفرنس جنیوا میں منعقد ہوئی تھی اس میں ترکی کے وزیر خارجہ توفیق رشدی بے نے اپنی حکومت کی طرف سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ معاہدہ لوزان کی وہ دفعہ جس میں ترکی کو دردانیال پر قلعہ بندی سے روکا گیا ہے منسوخ کردی جائے۔ اس وقت سے دردانیال کا مسئلہ قوموں کی توجہات کا مرکز بن گیا ہے اور سیاسی حلقوں میں اس پر کافی دلچسپی کا اظہار کیا جارہا ہے کیونکہ دردانیال وہی مقام ہے جس نے جنگ عمومی کے دوران میں تمام دنیا کے اندر خاص اہمیت حاصل کرلی تھی۔

دردانیال کا ترکی معائنہ

دردانیال پر ترکوں کی چڑھائی

توفیق رشدی بے کا اعلان

مشرقی تھریس کو فوجی مستقر بنانے کا ارادہ

... تا خیر واقع نہ ہو۔

بے شک ترک حکومت نے جنیوا میں اس مسئلہ پر اپنا زور صریح نہیں کیا اگر وہ اپنی مدافعت کیلئے خاموشی کے ساتھ دردانیال کی قلعہ بندی کے لئے مستعد ہوگئی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ترکی گورنمنٹ اپنے فوجی استحکامات اور قلعہ بندی کے پروگرام سے کبھی دستبردار نہیں ہوگی۔

اخبار الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی و مذہبیت کا ثبوت بہم پہونچائیے۔

(مینیجر الجمعیۃ دہلی)

تو نوا کن اے بلبل گلزار عشق
کاں گل نواز گلستاں می رسد

حضرت مفسر اعظم حکیم الامۃ مجدد ملت مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب تھانوی دام ظلہم کی مشہور و معروف یگانۂ روزگار تفسیر مسمیٰ

مکمل بیان القرآن

کے (بعد نظر ثانی و اصلاح حضرت مؤلف دام ظلہم) طبع ہونے کی خوشخبری اور قیمت میں بے حد رعایت

بعد ملاحظہ خود بھی خریدار ہوں

اور احباب کو بھی ترغیب خریداری دیں

ہندوستان کے مفسر اعظم قبلہ و کعبہ حکیم امت حضرت مولانا تھانوی دام ظلہم کی یہ تفسیر نہایت مختصر مگر کافی و شافی عام شبہات کی دافع اور آیتوں اور سورتوں کے باہمی ارتباط میں بے نظیر ہونے کے علاوہ جس درجہ صحت و جودت مضامین والی ہے اور اپنی شان میں نرالی اور تمام جدید تفسیروں سے زیادہ قابل اعتماد ہے وہ تو چھبیس ستائیس سال سے برابر مقبول رہنے اور ہاتھوں ہاتھ شائع ہوتے سے عالم اسلام کے مشاہدہ میں ہے ...

مکمل بیان القرآن ...

مکمل بیان القرآن مفت حاصل کرنے کی تدبیر ...

المشتہر محمد شبیر علی مالک اشرف المطابع تھانہ بھون ضلع مظفر نگر

ہسپانیہ میں سانڈوں کی لڑائی

اس سال سانڈ بازی کا موسم کئی جانوں کی بھینٹ لے چکا ہے۔ ایک اور سانڈوں سے لڑنے والے کو حال ہی میں بمقام غرناطہ ایک اکھاڑے میں سانڈ نے سینگوں پر اٹھا کر پھینک دیا جس پر یہ بازی ملتوی کردی گئی۔ صوبہ اویاکے ایک موضع میں سول گارڈز سے مقابلہ کرتے ہوئے ایک عورت ہلاک اور ایک شدید مجروح ہوئی۔ اس جھگڑے کا سبب سانڈ بازی کا التواء بتائی جاتی ہے۔

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کرکے استعمال کیجئے۔

سرمہ نمبر ۱: آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا، پرانے سے پرانے روہے کیلئے خصوصاً بہت مفید ہے اسکے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ امراض کا ازالہ ہوجاتا ہے۔ جن لوگوں کو کسی قسم کا مرض نہیں ہے وہ بھی اس کا استعمال کرکے اپنی آنکھوں کی حفاظت کرسکتے ہیں۔ انشاء اللہ ان کی آنکھوں کو کسی قسم کا مرض لاحق نہ ہوگا۔ قیمت فی تولہ ...

سرمہ نمبر ۲: یہ سرمہ بھی اول کی طرح تمام امراض چشم کیلئے سوائے ... پلکوں کے گرنے کیلئے مفید ہے خصوصاً موتیابند کے ابتدائی پانی کو نکال دیتا ہے اگر پانی جم گیا ہو تو اس کا استعمال مفید نہ ہوگا۔ طلباء یا دفتر حضرات جو نوشت و خواند کا کام زیادہ کرتے ہیں ان کے لئے خاص کر اس سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ عینک لگانے سے پہلے اگر اس سرمہ کا استعمال شروع کریں تو انشاء اللہ عینک کی ضرورت نہ پڑے گی قیمت فی تولہ ...

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند۔ دہلی

اڈن کالج دریا گنج دہلی

۱۔ جماعت ششم کے طلباء سولہ ماہ میں اور جماعت ہشتم کے نو ماہ میں امتحان اسکول میٹریکولیشن یا سینیئر کیمبرج بشرطیکہ پاس کرسکتے ہیں۔

۲۔ سینیئر کیمبرج پاس شدہ ایک سال میں انٹرمیڈیٹ میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔

۳۔ انٹرنس، میٹرک، ہائی اسکول یا سینیئر کیمبرج پاس شدہ ایک ہی سال میں ہر دو امتحانات انٹرمیڈیٹ اور ایڈوانسڈ بمبئی ... یقیناً پاس کرسکتے ہیں، زیادہ دو سال میں بی۔اے کی ڈگری حاصل کرسکتے ہیں۔ بشرطیکہ اول سال وہ منشی فاضل اور انٹرمیڈیٹ یا ہائی کیمبرج کے امتحانات میں شامل ہوجائیں۔

۴۔ آنرز، ایس، اور منشی فاضل کا کورس بھی ایک سال میں ختم کرایا جاتا ہے۔

۵۔ میٹرک پاس شدہ ایک سال میں ... (امریکہ) پاس کرسکتے ہیں۔

پراسپکٹس کے لئے ... آنا چاہئے۔

پرنسپل

امارت شرعیہ صوبہ بہار و اڑیسہ کا انتخابی اعلان

حقوق مسلمین کی حفاظت اور دیگر مفاسد کا علاج

تمام ہندوستان میں پہلا تجربہ

نظام حکومت

یورپ کے جمہوری نظام حکومت کی تقلید میں ہندوستان میں بھی قانون ساز مجالس (یعنی صوبجاتی کونسلیں، اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ) قائم ہوئی ہیں جن میں بحالت موجودہ ہر قوم کے کچھ نمائندہ اسی قوم کی رایوں (ووٹوں) سے منتخب ہوکر ممبر ہوتے ہیں۔ اگرچہ اس قسم کا گراں بار اور پیچیدہ نظام حکومت ہندوستان جیسے ملک کیلئے نہ صرف یہ کہ غیر موزوں ہے بلکہ تباہ کن بھی ہے ... دستور و آئین کی رو سے ان قانون ساز مجالس کے اختیارات بھی نہایت محدود اور ناقص ہیں۔ اسلئے تمام ہندوستانیوں کی یہ قطعی خواہش ہونی چاہئے کہ ایک ایسا بہتر نظام حکومت قائم ہو جو ہندوستان کے حسب حال ہو اور جس کا مقصد فرمانروائی ...

فریضہ ہے کہ وہ اپنا ایک نظام ملت قائم کرکے باہمی عدل و انصاف کے کم از کم ان اصولوں اور شرعی قوانین کو اپنے اوپر خود نافذ کریں جو موجودہ حالت میں کرسکتے ہوں جیسا کہ شریعت اسلامیہ نے اس کی تعلیم دی ہے اور برابر اس کو قائم رکھیں تاآنکہ پورے ملک میں ایک ایسی بہتر حکومت قائم ہو جائے جس کے زیر اثر نظام ملت کے نفاذ میں ... حکومت میں جتنی تبدیلیاں ہوئی ہیں یا آئندہ سالوں میں عنقریب ہونے والی ہیں اس کے ذریعہ ان مقاصد کا پورا ہونا بظاہر مشکل ہے ...

موجودہ قانون ساز مجالس کی حیثیت

دستور حکومت کی تبدیلی

امارت شرعیہ کی تجویز

مبران اسمبلی کی بے راہ روی کے اسباب

ممبران اسمبلی کے اس لاپروائی اور بے راہ روی کے وجوہ و اسباب کیا ہیں؟ غور و فکر کے بعد ہر انسان سمجھ سکتا ہے۔ ہم لوگ اور تمام اہل الرائے حضرات نے غور کیا تو اس کے اسباب حسب ذیل معلوم ہوئے:

(۱) عموماً آج تک جو لوگ اسمبلی اور دیگر مجالس قانون ساز میں منتخب ہوکر جاتے رہے وہ محض ذاتی حیثیت سے ... اور ووٹروں نے کسی جماعت وار ارکی ہدایت کے بموجب ووٹ نہیں دیا اور اگر کبھی وقتی طور پر کوئی نام نہاد پارٹی نے کسی کو ممبری کیلئے پیش کیا تو حقیقتاً یہ پارٹی انہی لوگوں کی ہوتی ...

(۲) دوسری وجہ یہ ہے کہ اسمبلی اور کونسل کے امیدوار کوئی ایسا لائحہ اور پروگرام لے کر وہاں نہیں جاتے ہیں جو ملک اور ملت اسلامیہ کیلئے مفید ہو ...

حقوق مسلمین کی حفاظت اور دیگر مفاسد کا علاج

تمام ہندوستان میں پہلا تجربہ

مذہبی معاملات کے متعلق اس کے شرائط کو جو جماعت تسلیم کرے تو اس بات کے معاملہ میں جمعیۃ کی تائید اس کو حاصل ہوگی۔ اور جمعیۃ کے اس تجویز کے بعد لکھنؤ کے یونیٹی بورڈ نے اگرچہ جمعیۃ علماء ہند کے تمام شرائط کو تسلیم نہیں کیا اور اس لئے اس کے نمائندے جمعیۃ علمائے ہند کی تائید و نگرانی سے محروم ہوگئے۔ مگر امارت شرعیہ بہار اور جمعیۃ علماء ہند کو یہ کامیابی پہلی ہی آواز میں حاصل ہوئی کہ یونیٹی بورڈ نے بھی اپنے نمائندوں کیلئے مذہبی معاملات میں علماء کرام کا مشورہ ضروری قرار دیا ...

اصل مقصد

...

(باقی صفحہ ۶ پر ملاحظہ فرمائیے)

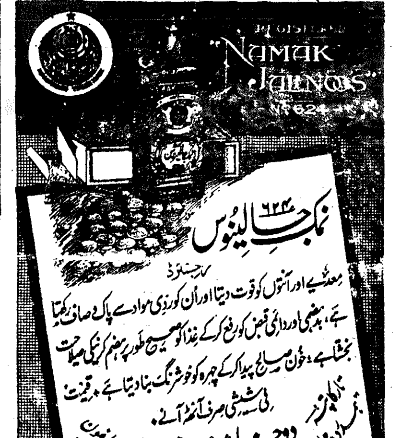

نمک سلیمانی

غیر ممالک میں بھی لاثانی

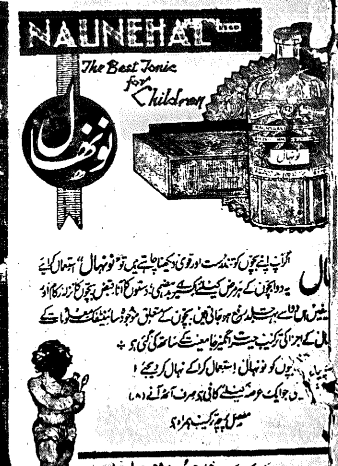

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۲۱ رجمادی الثانی ۱۳۵۳ھ ہجری

امارت شرعیہ صوبہ بہار کی انتخابی جدوجہد

رائے دہندگان کیلئے ایک بصیرت افروز اعلان

آج کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ ہم امارت شرعیہ صوبہ بہار واڑیسہ کی مجلس انتخابات کا وہ اعلان درج کر رہے ہیں جو مجلس مذکور نے صوبہ بہار میں اپنے نامزد کردہ امیدواروں کو رائے دہندگان کی حمایت کے لئے پیش کرتے ہوئے شائع کیا ہے۔ ہم نے اس اعلان کو شروع سے آخر تک پڑھا ہے اور

زیادہ بڑھنے اور پھیلنے دینا ان لوگوں کا طریق کار نہیں ہو سکتا جو اس وقت کچھ تھوڑی بہت زندگی رکھتے ہیں اور آئندہ بھی زندہ رہنا چاہتے ہیں اسلئے امارت شرعیہ کی مجلس انتخابات نے اپنے اعلان میں اس نصب العین کی وضاحت کرنے کے بعد جس کا ہم ابھی ذکر کر چکے ہیں اس ضرورت کو بھی پوری اہمیت

اور اگر وہ خدانخواستہ ایسا نہیں کریں گے تو ان سے احتساب ہو سکے گا اور آئندہ انتخابات میں ان کا یہ منہ نہیں ہوگا کہ وہ کسی ایک مسلمان سے بھی رائے دینے کے لئے کوئی حرف کہہ سکیں۔

آخر میں ہم اس امر کو واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ امارت شرعیہ کی مجلس انتخابات کے اعلان میں وہ تمام باتیں موجود ہیں جو جمعیۃ علمائے ہند نے اپنے مراد آباد والے ریزولیشن میں شامل کی تھیں اور جن کے متعلق جمعیۃ نے یہ طے کیا تھا کہ جو کوئی جماعت ان امور کو اپنے امیدواروں کے لئے مدار انتخاب بنائے گی جمعیۃ کو اس کے نمائندوں کی تائید و حمایت کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ اس عہد نامے کے بعد جو امارت شرعیہ کی مجلس انتخابات اپنے امیدواروں سے لے رہی ہے امارت کے نمائندوں کو جمعیۃ علمائے ہند کی پوری حمایت حاصل ہے اور اس طرح نہ صرف مقامی حیثیت سے بلکہ

آل انڈیا حیثیت سے بھی امارت کے کھڑے کئے ہوئے امیدوار ملک کی سب سے بڑی مذہبی جماعت کی تائید کے مالک ہیں اور اس لئے صوبہ بہار کے مسلم ووٹروں کا فرض ہے کہ وہ سوائے ان تین امیدواروں کے جن کو مجلس انتخابات نے نامزد کیا ہے اور کسی امیدوار کو ووٹ نہ دیں اور بہت بڑی اکثریت سے ان امیدواروں کو کامیاب کرکے یہ ثابت کر دیں کہ صوبہ بہار کے مسلمانوں میں اب تک اسلامی زندگی اور اسلامی ذہنیت موجود ہے اور وہ مذہب اور ملک کی آزادی کو دوسرے تمام خیالات سے مقدم خیال کرتے ہیں۔

امارت کے امیدواروں کے متعلق ہم آئندہ اشاعتوں میں کسی قدر تفصیل کے ساتھ اظہار خیال کریں گے۔

شذرات

مسٹر آصف علی کے مقابل

دہلی کے حلقہ سے مسٹر آصف علی کے مقابلہ میں اگر کوئی با اصول اور لائق امیدوار کھڑا کیا جاتا اور کسی مخصوص پروگرام کے ماتحت اس کی تائید و حمایت کے لئے ہندو مسلم رائے دہندگان سے اپیل کی جاتی تو ہم اس اقدام کو کسی نہ کسی حد تک کوئی وقعت بھی دیتے اور اس پر کوئی بحث بھی کرتے مگر لالہ نانک چند لوہیے کو مسٹر آصف علی کے مقابلہ میں جن لوگوں نے کھڑا کیا ہے یا جو لوگ ان کے متعلق مصنوعی پروپیگنڈا کرتے پھر رہے ہیں ان کے بارے میں ہم نہیں سمجھتے کہ کیا عرض کریں۔ لالہ نانک چند صرف ہندوستان بلکہ دہلی کی سیاسی زندگی میں بھی ایسے غیر معروف اور اجنبی شخص ہیں کہ کسی نے آج تک ان کی قومی و ملکی خدمات کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں سنا ہے۔ گذشتہ انتخاب کے موقع پر وہ اسمبلی کے لئے ضرور کھڑے ہوئے تھے مگر ان کے مقابلہ میں ایک معمولی امیدوار رکندی لال جو کہار برادری سے تعلق رکھتے ہیں کامیاب ہو گئے اور وہ ناکام رہے۔ ان کے اثر و رسوخ کا اندازہ تو صرف اسی ایک واقعہ سے کیا جا سکتا ہے اس کے برعکس مسٹر آصف علی کو دہلی کا بچہ بچہ جانتا ہے اور ہر شخص کو یہ معلوم ہے کہ ان کی زندگی کا بہت بڑا حصہ قومی خدمت میں گذرا ہے اور انہوں نے محض اصولوں کی

نام استعمال کرتے چلے جا رہے ہیں اور ان کی پارٹی کے آدمی بار بار گاندھی جی سے گفت و شنید کا ذکر محض اس لئے کرتے ہیں کہ لوگوں کی توجہ ان کی طرف مبذول ہو جایا کرے۔ چنانچہ پچھلے دنوں پنڈت نیکی رام شرما نے اس سلسلے میں جو کھیل کھیلا ہے وہ بہت زیادہ قابل اعتراض رہا ہے۔ ان کی تازہ ترین حرکت یہ ہے کہ انہوں نے گاندھی جی کو ایک تار دہلی کی شکست کے متعلق سمجھوتہ کرنے کے لئے دیا اور اس میں سرحد اور اجمیر کے متعلق وہ شرط پیش کر دی جس پر ہم گذشتہ اشاعت میں اظہار خیال کر چکے ہیں۔ یہ تار جس طرح اخبارات میں شائع ہوا اس سے صاف ظاہر تھا کہ پنڈت مالویہ جی یہ سب کچھ کرا رہے ہیں بلکہ اس کی تصریح بھی موجود تھی مگر اب معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جی اس کی تردید کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مجھے اس کی خبر بھی نہیں ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ آخر یہ پنڈت نیکی رام شرما کون ہیں اور انہیں کس نے یہ اختیار دے دیا ہے کہ وہ پنڈت مالویہ کے نام پر تار کھڑکھڑاتے پھریں۔ کیا اس قسم کی حرکتوں سے بھی آج تک کسی نے الیکشن جیتا ہے اور کیا اس قسم کی ادھی کارروائیاں کامیاب ہو سکتی ہیں۔

جمعیۃ اقوام اور ممالک ایشیا

پنڈت مالویہ کی تردید

حوادث و احکام

استفتاء

[illegible]

بمبئی میں پولیس پارٹی پر تلوار سے حملہ

حملہ آور پر ریوالور سے فائر۔ آٹھ پولیس افسر زخمی ہو گئے

شمشیر زن ہسپتال جا کر ہلاک ہو گیا

بمبئی ۲۸ ستمبر۔ ایک ہندوستانی ڈاکٹر جو دیا جس پر ۲ ماہ کا کرایہ مکان واجب تھا اس نے کرایہ وصول کرنے والے کو قتل کی دھمکی دی جس پر پھلسل نے پولیس کی امداد طلب کی۔ سرجنٹ ٹیلر بالی الذہن ہو کر بغیر کسی اسلحہ کے ایک حوالدار کے ہمراہ موقعہ پر پہونچے۔ جب سرجنٹ مذکور نے دیکھا کہ ڈاکٹر اپنے مکان پر قفل چڑھا کر بند ہو گیا ہے تو اس نے زبردستی دروازہ کھولا۔ دروازہ کھلتے ہی ڈاکٹر ایک تلوار لیکر باہر نکلا اور سرجنٹ پر وار کرکے اس کی کلائی کو زخمی کر دیا۔ حوالدار حملہ آور کی تلوار چھینے کے لئے جھپٹا جس پر حملہ آور نے اس کی ناک پر تلوار ماری اس طرح دوسرے سپاہی کو بھی زخمی کر دیا۔ خطرہ کی گھنٹی بجانے کے بعد انسپکٹر برٹ نصف درجن افسروں کے ہمراہ ٹیکسی میں سوار ہو کر موقعہ پر پہونچے اور حملہ آور نے ان پر بھی حملہ کر دیا۔ حملے کے بعد مسٹر برٹ انسپکٹر نے ایک فائر کیا جو نشانہ پر نہیں بیٹھا اس اثناء میں حملہ آور نے تلوار سے مسٹر برٹ کی کلائی کو سخت زخمی کر دیا اور دوسرے افسروں پر بھی حملہ آور ہوا۔ مسٹر برٹ نے دوبارہ حملہ آور پر ریوالور سے فائر کیا اور گولی اس کے سینے میں پیوست کر دی۔ اس کے بعد تمام زخمیوں کو ہسپتال لیجایا گیا جہاں حملہ آور گولی کے زخم سے مر گیا۔ جائے وقوعہ پر پولیس گارڈ متعین کر دیا گیا ہے۔

سیاسیات سے گاندھی جی کی علیحدگی یقینی ہے

کانگریس کے اجلاس بمبئی میں بھی گاندھی جی شرکت نہ کریں گے

واردھا میں گاندھی جی اور سردار پٹیل کی ملاقات

بمبئی ۲۸ ستمبر۔ یہ امر اب یقین کے درجہ تک پہونچ گیا ہے کہ گاندھی جی کانگریس کے اجلاس بمبئی سے پہلے یا اس کے بعد کانگریس کی عملی سیاست سے کنارہ کش ہو جائیں گے۔ اس رائے سے بہت سے کانگریسی کارکنوں کا اتفاق ہے اور گاندھی جی کے اہم بیان کے بعد حالات نے جو صورت اختیار کی ہے اس سے بھی اس خیال کو تقویت پہونچتی ہے۔

واردھا ۲۸ ستمبر۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل صدر کانگریس گاندھی جی اور بابو راجندر پرشاد سے تبادلہ خیالات کرنے کے بعد آج رات بمبئی روانہ ہو گئے ہیں۔ روانگی سے قبل دوران ملاقات میں آپ نے فرمایا۔ گاندھی جی کے بیان کے بارے میں میرے خیالات سب کو معلوم ہیں۔ میں نے وہ ہفتہ قبل ان سے گذارش کی تھی کہ ان کو ان اسباب کی بنا پر جو انہوں نے اپنے بیان میں دئے ہیں کانگریس کی رہنمائی سے علیحدہ ہو جانا چاہئے۔ اگر گاندھی جی نے کانگریس کے اجلاس میں شرکت نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا تو یہ بالکل حالات کے مناسب ہوگا اور اس طرح وہ اپنی تجاویز کے متعلق کانگریس کے فیصلوں پر اپنا اثر ڈالنے سے بچ سکیں گے۔ اگر گاندھی جی کانگریس کے اجلاس میں شریک ہوئے تو اس سے کانگریس کے نظام پر خوشگوار اثر پڑیگا۔

دار الحکومت

دہلی کانگریس کمیٹی کا اجلاس

عہدیداروں کا انتخاب

ضلع کانگریس کمیٹی کا جلسہ

مکمل آزادی کے حصول تک سرگرم رہنے کا عزم

صدر کانگریس کے استقبال کی تیاریاں

عبدالغفار نگر کا افتتاح۔ ڈاکٹر انصاری کریں گے

عبداللہ فاروقی کے خلاف استغاثہ

دہلی کے اخبار نویسوں کا جلسہ

جنگل والی مسجد کے مقدمہ کا فیصلہ

دہلی ۲۸ ستمبر۔ جنگل والی مسجد کے جھگڑے کے سلسلہ میں پولیس نے دہلی کے ۲۴ سرکردہ مسلمان سوداگروں کو گرفتار کیا تھا۔ عدالت میں ملزمان کو دو حصوں میں

حجاج کو جہازوں میں ترک کی تکلیف

حکومت ہند نے ترمیم منظور کر لی

دہلی سے کشمیر تک ہوائی سفر

پونے تین گھنٹہ میں طے کیا گیا

صدر کانگریس کے استقبال کی تیاریاں

طالب علم کے کمرہ پر پولیس کا چھاپہ

عبدالقیوم ملزم سشن سپرد کر دیا گیا

میانوالی کے تضیفہ پر سرکاری بیان

مسز نہرو کی نازک حالت

جرمنی میں اشتراکی پارلیمنٹ کا ڈپٹی گرفتار

چاٹگام کے علاقہ سے فوج ہٹائی گئی

کانفرنس کال کا افتتاح

میٹھے بیٹھے پانچ ممالک کے گفتگو

مجسٹریٹ نے ہندو وہیدر لوک، نوجوانوں کے خلاف کرفیو آرڈر میں ترمیم کرکے آسان کرنے اور چند علاقوں سے فوجی دستوں کو ہٹانے کا اعلان کیا لیکن یہ کارروائی تجربہ کے طور پر عمل میں لائی گئی ہے۔

امارت شرعیہ صوبہ بہار واڑیسہ کا انتخابی اعلان

(بسلسلہ صفحہ ۳)

دستخط ارکان و عہدہ داران مجلس انتخابات

مولانا اسمٰعیل غزنوی کی تشریف آوری

[illegible]

جمعیۃ اقوام میں افغانستان کا داخلہ منظور کر لیا گیا

افغانستان کی تائید میں ۴۹ حکومتوں کی آرار

لیگ کی اسمبلی میں سر آغا خاں کی تقریر

لندن ۲۸ ستمبر۔ کل صبح جمعیۃ اقوام کی اسمبلی کے اجلاس میں افغانستان کو جمعیۃ اقوام میں شامل کر لیا گیا اور وہ اس جمعیۃ کا رکن بن گیا۔ افغانستان کی تائید میں ۴۹ حکومتوں نے ووٹ دیئے اور کسی ایک نے بھی مخالفت نہیں کی۔ جس وقت اسمبلی میں افغانستان کا معاملہ پیش ہوا تو ہندوستان برطانیہ سودیٹ روس اور ایران کے نمائندوں نے اس کی حمایت کی اور بالاتفاق فیصلہ کیا کہ افغانستان کی شمولیت جمعیۃ اقوام کی بہت بڑی خدمت ہوگی۔ سر آغا خاں نے اسمبلی کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ افغانستان اپنی قوم کو دنیا کے اضطراب انگیز حالات سے دور رکھے۔ آج افغانستان نے حالات کی تبدیلی پر اپنی بہر تقدیق ثبت کر دی ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ جمعیۃ اقوام کو سخت خطرات لاحق ہو گئے تھے کیونکہ اس میں ایک بھی عقیدہ اور مشرب کے لوگ شریک تھے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے کہ مسلمانوں کی دیگر حکومتیں بھی جمعیۃ اقوام میں داخل ہو رہی ہیں۔ افغانستان کے داخلے سے جمعیۃ اقوام کو یقیناً تقویت حاصل ہوگی۔

جمعیۃ اقوام کے اخراجات کے سلسلہ میں طے پایا کہ افغانستان بقدر ایک حصہ خرچ کا ذمہ دار ہوگا۔ روس پر بقدر ۹۰ حصہ کے خرچ کا بار ڈالا جائے گا۔ یہ فرانس اور جرمنی کے ذمہ ہے۔

ہوس سرمایہ داری کا افسوسناک نتیجہ

ساہوکاروں اور مقروضوں کے درمیان خوفناک جنگ

۷ اشخاص ہلاک اور پچاس مجروح ہوگئے

لاہور ۲۸ ستمبر۔ موضع ہرنالی ضلع میانوالی کے ایک ہندو ساہوکار پر دو سو اشخاص نے حملہ کر دیا۔ حملہ آوروں میں سے بہت سے گھوڑوں پر سوار تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک ساہوکار روپ چند نے ایک مسلمان کے خلاف چھ ہزار روپے کی ڈگری حاصل کر لی تھی چنانچہ وہ ایک سو افراد کے ساتھ جن میں قرق امین بھی شامل تھے اس کی اراضی قرق کرنے کے لئے موضع میں پہنچے۔ وہاں ایک ہجوم نے جو مسلح تھا مزاحمت کی جس پر دونوں پارٹیوں میں جنگ شروع ہوگئی جس میں آٹھ افراد ہلاک اور پچاس مجروح ہوئے۔ ہلاک شدگان میں ساہوکار روپ چند اور اس کی پارٹی کے آدمی شریک ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ جنگ کے دوران میں ایک مسلمان عورت نے قرآن کریم ہاتھ میں لیکر لوگوں سے جنگ ختم کرنے کی اپیل کی لیکن اس کی اپیل پر کسی نے توجہ نہ کی۔ فرقہ وارانہ فساد کا اندیشہ کیا جاتا ہے۔ ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس موقعہ پر پہونچ گئے ہیں۔

وائسرائے کی مجلس منتظمہ کا مسلمان ممبر

آٹھ کروڑ مسلمانوں کا نمائندہ کون ہو سکتا ہے

(از خواجہ سید ہلال پیرزادہ درگاہ حضرت خواجہ قطب صاحب مہتمم الجمعیۃ دہلی)

وائسرائے کی مجلس انتظامی میں سر فضل حسین کی جگہ خالی ہونے والی ہے جو ہر اعتبار سے اس عہدہ کے لئے نہایت ہی موزوں و مناسب و مفید آدمی ثابت ہوئے اور جن کا احترام وہ لوگ بھی کرتے ہیں جن کو ان کے سیاسی مسلک کے کسی حصہ سے ...

... گئے سے دور کر دیں۔ اہل قبلہ اور امت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کافر کہنا چھوڑ دیں۔ اور خود غرضی اور لین دین کے بنئے پن کی بجائے اخلاص فی سبیل اللہ سے محض خدمت امت مرحومہ کی خدمت و حمایت کی راہ اختیار کریں اور عام سیاسیات ملیہ اسلامیہ میں اہل اسلام کے شریک حال ہو کر مسلمانوں کا اعتبار و اعتماد حاصل کریں۔ اس کے برعکس مسلمانوں پر زور ڈالنا کہ وہ چوہدری ظفر اللہ خاں یا بالفاظ دیگر سیاست قادیان کی ماتحتی کو منظور کر لیں یہ نہ تو انصاف ہے نہ تدبر و مآل اندیشی۔

... کا تعلق قادیانیوں سے کہنے کی بات تھی کہ وہ اپنی فرقہ پرستی کو ترک کریں۔ اور مسلمانوں کا اعتبار و اعتماد حاصل کریں۔ اور جب وہ ایسا کر لیتے تو اس کے بعد ہی مسلمانوں سے ان کی سفارش کی جاتی!

اب ظفر اللہ خاں کو منظور و پسند کرنے کے معنی اس کے سوا کچھ نہیں ہونگے کہ ایک بدترین فرقہ پرست جماعت کے لیڈر پر بھروسہ کر لیا جائے اس اہم مقام کیلئے جہاں مسلمانوں کی موت و زیست پر اثر ڈالنے والے امور و معاملات پیش ہوں گے۔ اور یہ بار بار ظاہر ہو چکا ہے کہ سیاست اسلامیہ اور ہے۔ اور قادیانی سیاست دوسری ہے کسی مسجد کی امامت تو با عتبار دین و لحاظ آخرت ہی رد و قبول کرنے کی چیز ہو سکتی ہے۔ گر وائسرائے کی کونسل میں کسی فرقہ پرست اور مکفر اہل قبلہ کا ممبر ہو جانا تو ایسا فتنہ ہے جو اس عالم میں مسلمانوں پر تباہی لانے کا ایک سبب ہو سکتا ہے۔

... مفاد و مصالح کے اعتبار سے بھی کم ضرری نہیں ہے۔ حکومت نے اگر چوہدری ظفر اللہ خاں کا انتخاب کیا تو یہ اس کی ایک ناعاقبت اندیشی ہوگی اور اس طرح وہ اپنے آپ کو خواہ مخواہ ایک الجھن اور پریشانی میں ڈالے گی۔ کیونکہ چوہدری ظفر اللہ خاں کو مسلمانوں کی رائے عامہ نے قطعی طریقہ سے رد کر دیا ہے اور یہ اس وجہ سے کہ چوہدری صاحب محض قادیانی جماعت کے ایک لیڈر ہیں۔ وہ مسلمانوں کے اور قادیانی گروہ کے ... تو ہے جو تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتی ہے۔ اگر کسی قادیانی کا باپ مسلمان ہو احمدی نہ ہو۔ اور مر جائے۔ تو بیٹا باپ کی نماز جنازہ نہیں پڑھتا۔ سوال کیا گیا تھا کہ کسی مسلمان تک مرزا غلام احمد صاحب کی تبلیغی آواز نہیں پہنچی اور وہ مر گیا۔ آیا وہ مسلمان ہوگا یا نہیں۔ جواب دیا گیا کہ اس کی موت کفر کی موت سمجھی جائے گی۔ پوچھا گیا کہ بچے تو معصوم ہیں احمدیوں کے لئے آیا ان کی نماز جنازہ بھی درست ہوگی یا نہیں۔ جواب ملا کہ احمدی لوگ کیا آریوں اور عیسائیوں کے بچوں کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں۔ گویا اس جماعت کے نزدیک تمام اہل اسلام مثل آریوں اور عیسائیوں کے کافر و خارج از دائرہ اسلام ہیں۔ معاذ اللہ۔

مذہب کے علاوہ یہ جماعت تو مسلمانوں کی سیاست عامہ میں بھی مسلمانوں کی شریک حال نہیں ہوا کرتی ...

پنڈت جواہر لال نہرو کی رہائی کی درخواست نامنظور

حکومت کے معاملہ میں عدالت مداخلت نہیں کر سکتی

الہ آباد ۲۸ ستمبر۔ سرکاری وکیل کی بحث سننے کے بعد مسٹر جسٹس کشن ...

... مسٹر اگروال کی بحث یہ تھی کہ قانون میں یا جیل مینول میں کوئی قاعدہ نہیں ہے کہ سزا قسطوں میں دی جا سکے۔ دلائل کے بعد جج صاحب نے فیصلہ کیا کہ وہ سرکاری کارروائی کی آزادی میں دخل دینا مناسب خیال نہیں کرتے۔ درخواست نامنظور کر دی گئی۔

جاپانی بدھوں کا حکومت ہند سے مطالبہ

گیا مندر بدھوں کے حوالہ کر دیا جائے

لوگوں کی لعنت کا شکار!

... کی افسوسناک موت

یونٹی بورڈ کے ساتھ جمعیۃ علماء ہند کا اشتراک عمل

مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کا اعلان

جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے اس امر کا اعلان کیا گیا تھا کہ وہ انتخاب کے معاملہ میں یونٹی بورڈ سے علیحدہ رہے گی اس اعلان کا مبنیٰ صرف یہ تھا کہ یونٹی بورڈ کے ممبران نے جمعیۃ علماء ہند کی اس تجویز کے بعض حصوں کو اپنے مینی فیسٹو میں داخل کرنے سے انکار کر دیا تھا جو جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ نے مراد آباد میں منظور کی تھی۔ چونکہ یونٹی بورڈ نے اب اپنے اجلاس منعقدہ ۳۰ ستمبر میں جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کی تجویز کے تمام حصوں کو منظور کر لیا ہے اور اپنے سابقہ مینی فیسٹو میں ترمیم کر دی ہے اور مذہبی قوانین کے سلسلے میں جمعیۃ علماء ہند کی قیادت اور رہنمائی کا وعدہ کر لیا ہے اس لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جمعیۃ علماء ہند انتخابات کے معاملہ میں یونٹی بورڈ کے ساتھ اشتراک عمل کرے گی اور علیحدہ نہیں رہے گی۔

(مولانا) احمد سعید سکرٹری جمعیۃ علماء ہند دہلی

یورپین ممالک کے ساتھ حجاز کے تعلقات

... حکومت حجاز کے وزیر خارجہ امیر فیصل عنقریب یورپ کے ... کے بعد حجاز کے لئے ... روانہ ہونگے۔ آپ کی یہ ساحت اس لئے ہے کہ حجاز اور یورپین حکومتوں کے تعلقات کو استوار بنایا جائے۔ ... حجاز کے تعلقات دیگر ممالک سے روز بروز مضبوط ہوتے جا رہے ہیں۔

کلکتہ اور پٹنہ میں تلاشیوں کی بھرمار

اسلحہ کی برآمد ۔ ۱۲ اشخاص گرفتار

کلکتہ ۲۸ ستمبر۔ کلکتہ پولیس کی سپیشل برانچ نے آج تمام شہر اور نواحی علاقوں میں ایک ساتھ ایک بڑے پیمانہ پر تلاشیاں لیں اور ۱۲ اشخاص کو جن میں سے زیادہ تر طلباء تھے ... خفیہ پولیس کے دفتر میں لے گئی۔ چند مقامات سے پولیس نے ضبط شدہ لٹریچر اور قابل اعتراض اشیاء برآمد کیں۔ تلاشیاں تحریک دہشت انگیزی کے سلسلہ میں لی گئی ہیں۔

پٹنہ ۲۸ ستمبر۔ عالم گنج پولیس نے آج ریوالور اور تلوار اور بھالے برآمد کئے اور ۱۵ اشخاص کو گرفتار کر لیا۔ یہ تلاشیاں ایک چوری کے سلسلہ میں ہوئی ہیں۔ جو کہ کئی سال پیشتر ہوئی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پولیس نے گذشتہ رات شہر کے مختلف حصوں میں چھاپہ مارا اور ہتھیاروں کے علاوہ مال مسروقہ بھی برآمد کر لیا۔

سرحد میں فقیر علی نگر کی سرگرمیاں

قبائل کے درمیان جنگ

یونان میں جرمنی یہودیوں کی اقامت

سر آغا کو لارڈ کا خطاب دیا جائیگا

بمبئی ۲۸ ستمبر۔ لندن سے یہاں ایک تار آیا ہے جس میں لکھا ہے کہ اخبار رینالڈ کے نامہ نگار نے پیشینگوئی کی ہے کہ ہندوستان کو دی جانے والی اصلاحات پر بحث و تمحیص میں سر آغا خاں نے جو امداد کی ہے اس کے صلہ میں انہیں لارڈ کا خطاب دیا جائے گا اس تار میں یہ بھی درج ہے کہ مسٹر سبھاش چندر بوس کو انگلستان میں داخلہ کی اجازت نہ دیئے جانے کے متعلق ہوس آف کامنز میں سوالات دریافت کئے جائیں گے۔

مقتولوں کے خاندانوں کو الاونس

چھوٹی لائن کا انجن دھنس گیا

سرحد میں زلزلہ

قفقاز کے صوبوں میں قحط سالی

شملہ ۲۸ ستمبر۔ شمالی مغربی ایران کی اطلاع ہے کہ روس کے سیاسی مفرورین زیادہ تر سرحدی نگرانی کے باوجود ترک وطن کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ مفرورین نے قفقاز کے صوبوں کی نہایت ہولناک تصویر بیان کی ہے ان کا بیان ہے کہ ان صوبوں میں خوراک، چارہ، تندور اور کپڑوں کا حصول ناممکن ہوگیا ہے۔

نیدرہ شہر کے قدیم سکوں کی چوری

دنیا کو ہلاک کرنے کیلئے شعاع کی ایجاد

مولانا غلام محمد شملوی کی یادگار اور ندوۃ العلماء

(از مسعود عالم ندوی مدیر "الضیاء" (عربی) لکھنؤ)

آج سے چالیس سال پیشتر کا ذکر ہے، علی گڑھ کا مدرسۃ العلوم دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہا، "تعلیم یافتہ نوجوان" "مغربی سیلاب کی رو میں بہہ رہے ہیں سید عالی اور ان کے متبعین، اپنے مقاصد کی تبلیغ میں مصروف ہیں، دوسری طرف دیوبند کی خانقاہ بھی پھولتی پھلتی نظر آرہی ہے، مولانا قاسم کا سلسلہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے، علماء آپس میں دست و گریباں نظر آتے ہیں، تکفیر کا محبوب مشغلہ جاری ہے، دیوبندی، بریلوی، مختلف ناموں سے الگ الگ ٹولیاں قائم ہیں اور ہر ایک دوسرے کی برائی اور ہجو میں سرگرم کار ہے، یہ سب کچھ ہو رہا ہے مگر مغربی سیلاب کی روک تھام کی طرف سے سب غافل ہیں علی گڑھ والوں کا ذکر ہی کیا کہ تہذیب حاضرہ نے ان کی نگاہوں کو خیرہ کر دیا تھا، دردناک حقیقت یہ ہے، کہ حاملان دین بھی اپنے فرائض سے بالکل غافل تھے، دینی مدرسوں میں دانش فرنگان یونان کی بوسیدہ ٹہنیاں اکھڑی جا رہی تھیں، جدید علوم کے دروازے ان کے لئے یونہی بند تھے، عربی زبان و ادب ... بے پروائی کا نتیجہ یہ ہوا کہ کتاب و سنت کے قیمتی خزانوں سے بھی محروم ہو گئے مزخرف پھینے پڑھنے والے مسلمان دو گروہوں میں منقسم ہو چکے تھے، ایک نے اگر حرم محترم کو اپنا محور خیال بنایا تو دوسرے نے طواف لندن کو کعبہ مقصود قرار دیا، اگر ایک کعبہ کی راہ ملی تو دوسرے رخ ترکستان کی۔

یہی ملی و نہار تھے، کہ مردان با کبار کی ایک جماعت اٹھی کا نام لے کر اٹھی اور ندوۃ العلماء کی داغ بیل ڈال دی ...

... اعتراف کیا جاتا تھا، کہ مدارس عربیہ کی حالت قابل اصلاح ہے قرآن کریم، حدیث پاک، عربی زبان و ادب، اور جدید علوم کا اضافہ ہونا چاہئے مگر جب عملی پروگرام پیش کیا گیا، تو کسی مدرسہ نے اس "بدعت سیئہ" کے جاری کرنے کی کوشش نہ کی، آخر کار مجلس ندوہ نے نمونہ کے طور پر ایک دار العلوم کی بنیاد رکھی۔

آخر یہ نہال پروان چڑھا، برگ و بار لایا، تا آنکہ اسی قالب پر دوسری درسگاہیں خود بخود ڈھلنے لگیں، اور آج دانستہ یا نادانستہ۔ اکثر اسی راہ پر گامزن ہیں۔

اگر یہ صحیح ہے، کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے، تو کیا سید سلیمان مسعود علی، عبد الباری، عبد السلام، عبد الودود، عبد الرحمن مرحوم، ظہور احمد وحشی، ضیاء الحسن علوی، عبد الرزاق ملیح آبادی کے اسمائے گرامی، ندوہ کی کامرانی و کامیابی کی ضمانت نہیں ہیں؟

دار العلوم ندوہ کی تاسیس کو ایک زمانہ ہو گیا، بہار و خزاں کے مختلف دور آئے اور گذر گئے۔ سینکڑوں بندگان خدا نے اس کی خدمت میں اپنے بہترین اوقات صرف کئے، کتنوں نے مالی نقصانات برداشت کئے، بہتوں کو سرکاری عتاب کا شکار ہونا پڑا، لیکن اس کے خادموں میں بعض ایسے بھی تھے، جو سال ہا سال تک ہندوستان کے چپہ چپہ میں دریوزہ گری کرتے رہے ...

حقیقت یہ ہے کہ خادمین ندوہ میں اس حیثیت سے مرحوم کا مرتبہ سب سے بلند ہے، وہ ہمیشہ خادم رہے، ندوہ کی نظامت بھی انہیں پیش کی گئی مگر انہوں نے صاف انکار کر دیا، جوانی سے ندوہ کی تبلیغ شروع کی، اسی کام میں بوڑھے ہوئے اور اسی مقصد عزیز کی خاطر جان بھی دی، اراکین ندوہ نے یادگار کی تجویز پیش کر کے اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیا ہے، اب قوم کا فرض ہے، کہ ان کی آواز پر لبیک کہے اور جلد از جلد اسے عملی جامہ پہنائے۔

مجھے یہ معلوم کر کے اور بھی انتہائی مسرت ہوئی، کہ اس یادگار کے سلسلہ میں ایک تربیت گاہ اطفال کی تاسیس زیر تجویز ہے، اس میں شک نہیں کہ مرحوم کی یادگار کی بہترین صورت ہوگی، ندوہ میں اس کی کمی عرصہ سے محسوس کی جا رہی تھی ...

چینی کمانڈر کی طرف سے کاشغر میں اسلام کی توہین

عیدگاہ میں زبردستی تصویر آویزاں کر دی گئی

احتجاج کرنے پر ایک سوداگر گرفتار ۔ مسلمانوں میں سخت اضطراب

شملہ ۲۸ ستمبر۔ کاشغر سے اطلاع آئی ہے کہ چین کے عیسائی کمانڈر نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ مقامی عیدگاہ (یا مسجد) میں چین کے وطن پرور اور چینی جمہوریت کے بانی ڈاکٹر سن یات سین کی تصویر آویزاں کی جائے۔ اس فیصلہ نے تمام مسلمانوں میں سخت ہیجان و اضطراب پیدا کر دیا ہے کیونکہ اسلام میں کسی جاندار کی تصویر کا لٹکانا یا رکھنا حرام ہے۔ ایک مسلمان سوداگر نے اس کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ سوداگر مذکور کو احتجاج کرنے کے جرم میں اور اس خطاب پر کہ اس نے نئے حکام سے گستاخی کی ہے گرفتار کر کے فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ سن یات سین کی تصویر کو عیدگاہ میں آویزاں کر دیا گیا ہے۔ کاشغر کی آخری اطلاعات کے مطابق روسیوں کا ایک قافلہ مال و اسباب لیکر ترکستان سے یہاں پہونچ گیا ہے اور اب تمام بازار کاروبار اور خرید و فروخت میں مصروف نظر آتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ یوسف جان اور عثمان علی کرغیز کے درمیان اختلافات کی خلیج وسیع ہو گئی ہے۔ اور یہ امن اور مارشل باشی کے درمیان جنگ کے متعلق افواہیں اڑ رہی ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ کلک کو جانے والے رقبہ میں روسیوں نے سوداگروں کا مال لوٹ لیا ہے۔

مسلمانان پٹیالہ کے حقوق کی گردن پر چھری

رسالت مآب کی شان میں ایک ہندو کی بیہودہ گوئی

پٹیالہ کے مسلمان بیچارے غریب اور نادار ہیں۔ اس پر آئے دن کے مصائب ...

... حکومت کے جبر و استبداد کا نشانہ بن گئے کرتا ہیں اور عاقبت اندیش افسران تختہ مشق جفا ہو گئے۔ میاں خادم حسین کی اس لئے خانہ تلاشی عمل میں آئی اور اس غریب کو صبح سے شام تک محض اس لئے کوتوالی میں ہوا کھانی پڑی گر اس کی دوکان پر شام کے وقت چار پانچ ملازمت پیشہ بابو تفریحاً آکے بیٹھ جاتے ہیں۔ اور پان سوڈا پیتے ہیں۔ جیسا کہ عام رواج ہے کہ کوتوال شہر کی نظروں میں پہلے نہیں اب وہ دوکان غنڈوں اور بدمعاشوں کا اڈا نظر آنے لگ گئی ہے۔

سوال تو اتنا ہے کہ کیا کوئی مسلمان ایسی حرکت اور علت کا مرتکب ہوا بھی یا نہیں جو خلاف آئین و قانون ہو۔ مسلمانوں کا ہرگز یہ منشا نہیں کہ وہ قولاً و فعلاً کسی ایسے امر ناشائستہ و نامناسب کے مرتکب ہوں جس سے نقصان امن و سکون کے درہم برہم ہونے کا احتمال لگا ہو۔ ہاں اس سے انکار نہیں کہ وہ اپنی مجبوریوں اور لاچاریوں سے تنگ آکر اپنے جائز حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں اور اس کا انہیں قدرتی اور فطرتی حق ہے اور دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی نہیں روک سکتی ...

مسلمان حسب ہدایت سبحان اختر علی خاں صاحب سکرٹری خاموش ہیں۔ اور سری حضور انور کا بڑی بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں خدا کرے کہ وہ جلدی ہماری فریاد کی داد دیں۔

(نامہ نگار)

اسمبلی کے انتخابات

لیجسلیٹو اسمبلی کے قوانین انتخاب کے قانون ۸۵ ریگولیشن نمبر ایک کے ماتحت گورنر صوبہ سرحد باجلاس کونسل نے پشاور ڈویژنل کمشنر کو اسمبلی کی سرحدی نشست کیلئے ریٹرننگ آفیسر مقرر کیا ہے۔

ہنڈیا میں سانپ پک گیا

پورے خاندان کی افسوسناک ہلاکت

احمد آباد ۲۸ ستمبر۔ دس افراد پر مشتمل ایک خاندان سانپ کے زہر کے اثر سے ہلاک ہو گیا ہے۔ ہلاک شدگان میں مرد عورت اور بچے سب شامل ہیں۔

یہ ہولناک حادثہ موضع کر ... صورت میں پیش آیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ رات کے وقت ساگ پکایا گیا جس میں سانپ کا ایک بچہ بھی کسی طرح گر گیا پکانے والی عورت کو بالکل خبر نہیں ہوئی سب نے کھانا کھایا اور لیٹ گئے۔ دوسرے روز صبح کے وقت جب پڑوسیوں نے گھر میں سے کسی بچہ تک کی آواز نہ سنی تو وہ دروازہ توڑ کر اندر داخل ہوئے اور سب کو نیم مردہ حالت میں پایا۔ فوراً انہیں ہسپتال داخل کیا گیا لیکن کوئی بھی جانبر نہ ہو سکا۔ بعد میں مکان کی تلاشی لینے پر ساگ کی ہنڈیا میں پکے ہوئے سانپ کا ایک حصہ ملا جس سے تمام معمہ حل ہو گیا۔

گاندھی جی کے نام پنڈت جواہر لال نہرو کا خط

سیاسیات سے علیحدگی پر زور

بمبئی ۲۸ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ انگلش میں ایک خاص اطلاع شائع ہوئی ہے جس میں مذکور ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنی عارضی رہائی کے دوران میں ... کرنے سے بچ ڈرتے ہوں پنڈت جی نے یہ بھی لکھا تھا کہ ان حالات میں گاندھی جی یا پنڈت جی کے لیڈر باقی رہنے سے ملک کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ کہا جاتا ہے کہ اس خط کے اثر سے ہی گاندھی جی نے سیاسیات سے علیحدگی کا فیصلہ کیا۔

خان عبد الغفار خاں اور گاندھی جی دہلی میں

دہلی ۲۸ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ عنقریب سردار ولبھ بھائی پٹیل۔ گاندھی جی اور خان عبد الغفار خاں دہلی آنے والے ہیں۔

دھولپور میں عظیم الشان جلسہ

دھولپور پرجا منڈل سبھا کے زیر اہتمام بمقام دھولپور ایک عظیم الشان جلسہ وسط اکتوبر میں ہونا قرار پایا ہے اور یہ جلسہ سرحد ریاست کے تاریخی اور مذہبی متبرک مقام پر منعقد ہوگا۔ ریاست کی ہر تحصیل کے معزز زمینداران ... اور کنور شہاب رامپوری و ججرنگ کیوڑ عطاری بھی شریک جلسہ ہوں گے ہم وفادار ان ریاست کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ شریک جلسہ ہو کر ہمارے دلائل اور مسکت تقریروں کا جواب دیں۔

(کمیٹی پرجا منڈل سبھا)

ایڈیٹر ریاست کی سزا منسوخ ہوگئی

ناگپور ۲۸ ستمبر۔ مسٹر جی۔ ایل صدیقی اڈیشنل جوڈیشنل کمشنر نے آج بھوپال بنام ریاست کے مشہور مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔

فاضل اڈیشنل کمشنر نے قرار دیا کہ ماتحت عدالت میں مقدمہ کی جو سماعت ہوئی اس میں بعض قانونی نقائص تھے۔ اس لئے ماتحت عدالت نے ملزم کو جو سزا دی وہ خلاف قانون ہے۔ چنانچہ فاضل اڈیشنل کمشنر نے ملزم کی سزا منسوخ کر دی اور ہوشنگ آباد میں مقدمہ کی از سر نو سماعت کا حکم دیا۔

ہندوستانی اور افغان سرحد میں خط امتیاز

لندن ۲۸ ستمبر۔ سر فروری گذشتہ کو حکومت افغانستان اور حکومت ہند میں جو خط و کتابت ہوئی تھی اس کی بنا پر اندی اور وزیلم کے قریب ہندوستان اور افغانستان کے درمیان سرحد قائم ہو گئی ہے اور اسے ایک "قرطاس ابیض" کی صورت میں شائع کر دیا گیا۔

اخبار الجمعیۃ کیلئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

مرآۃ المثنوی

مرتبہ

قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے

رکن دار الترجمہ، جامعہ عثمانیہ

مثنوی شریف کا یہ وہ جامع و بے نظیر خلاصہ ہے جس سے مثنوی شریف کی تمام پیچیدگیاں رفع ہو گئی ہیں کتاب کی کیفیت اور ضخامت صفحات کا ایک سالہ مرتب کر دیا گیا ہے، براہ مہربانی اپنے پتے سے مطلع فرمائیے کہ رسالہ ہدیتہً ارسال خدمت کیا جائے۔

ملنے کا پتہ

دائرۃ الادب، حیدر گوڑہ، حیدرآباد دکن

ضرورت ہے

... جریان۔ سوزاک۔ آتشک۔ بواسیر۔ ذیابیطس۔ نامردی۔ جذام۔ برص ... دق و سل ...

میجر اکسیری دواخانہ سنگاہی کھیری دیوبند (انڈیا)

محبوب عاشق کے قدموں پر

شرطیہ علاج

سفید بالوں کو دائمی سیاہ رنگت پر لانے والا

بال سیاہ تیل

اب خضاب مہندی وغیرہ کی ضرورت نہیں

اکسیر تیاں ہند

طلاء اکسیر

تبلیغی مرقع

ملنے کا پتہ: ... مکتبہ دار التبلیغ دیوبند (یوپی)

یداللہ علی الجماعۃ

تارکا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ سہ روزہ دہلی

مدیر مسئول - ہلال احمد زبیری (بی اے)
معاون - محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی - یوم جمعہ ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۵ اکتوبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۵

تجلیاتِ افق

یہ فریبِ نگہِ چشمِ تماشا کیا ہے
عالمِ حسن ہے کیا، عشق کی دنیا کیا ہے
زندگی کشمکشِ بیم و رجا میں کاٹوں؟
آتشِ طور اثرِ سوزِ محبت ہے کلیم!
چند فانوسوں میں اک شمعِ تجلی ہے نہاں
زندگی، موت، خوشی، رنج، مصیبت، راحت

کوئی پردے میں جو پنہاں ہے تو پیدا کیا ہے
واہ نیرنگیِ قدرت کا تماشا کیا ہے
اس نگاہِ غلط انداز کا منشا کیا ہے؟
ہے ترا حسنِ نظر، برقِ تجلا کیا ہے
حسنِ یوسف، دمِ عیسیٰ، یدِ بیضا کیا ہے
ایک مجموعۂ اضداد ہے دنیا کیا ہے

جلوۂ حسن ہی ہے عشق کی تحریک افق
ورنہ یہ بیخودیِ عاشقِ شیدا کیا ہے؟

(میر افق کاظمی امروہوی)

معاصرین کے افکار و آراء

علمائے ہند کا اتحاد و اختلاف

ایک ناقد بصیر جب قوموں کی کامرانی اور فیروز بختی کے مباحث پر سرسری نظر ڈالتا ہے تو وہ اس امر کے فیصلہ کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ قوموں کی کامرانی اور ترقی کا راز افراد قوم کے قوت عمل اور جذبۂ اتحاد میں مضمر ہے ایک زمانہ تھا کہ مسلمانوں کے نصیبے بھی اس زیور اتحاد سے سجے ہوئے تھے۔ لیکن بدقسمتی سے قومی اختلاف کی خلیج جس قدر افراد قوم کے ہاتھوں وسیع ہوتی جاتی ہے اسی قدر ہم پر ہلاکت و نکبت طاری ہوتی جاتی ہے۔

اگر لائق اعتماد مسلمانوں میں کوئی جماعت کہی جا سکتی تھی اور جس کے متعلق خیال تھا کہ اگر یہ کسی معاملہ پر جھگڑ جائیں گے تو پھر دنیا کی کوئی قوت اس کے استیصال میں کامیاب نہیں ہو سکتی لیکن افسوس ہے کہ اس جماعت میں کبھی نظام نہ پیدا ہوا اور جب اس نظام کے پیدا ہونے کے آثار مہیا ہوئے خود غرضی اور نفسانیت نے اس کو ٹھکرا دیا۔

ہم بہت بہت خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ علمائے ہند ایک مرکزی حیثیت پر آگئے ہیں اور دہلی و لکھنؤ، لاہور و کلکتہ، پشاور اور راولپنڈی کے متفرق و منتشر علمائے کرام کے افراد ایک لڑی میں منسلک ہو گئے ہیں۔ مگر گزشتہ تین چار سال پہلے اس نظام میں بھی ابتری پیدا ہوئی۔ اور جمعیۃ العلماء دہلی کی مرکزیت سے جدا ہو کر [illegible]

اگر ان نیوز سروس کی اگر یہ خبر غلط نہیں تو پھر آج ہم اپنی قوم کے ان تمام نونہالوں اور خدمت دین کا ولولہ رکھنے والوں کو مبارکباد دیتے ہیں کہ گزشتہ مہینہ میں یونیٹی بورڈ کے جلسوں کے سلسلے میں جمعیۃ علمائے ہند دہلی اور جمعیۃ علمائے ہند [illegible]

چھوڑ دے گی۔ اور یا وہ اپنے اس عقیدہ کی فولادی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا کہ شاتم رسول واجب القتل ہے۔ چنانچہ عبدالقیوم خاں کے اس غیر متزلزل اور راسخ عقیدہ کا کھلا ہوا ثبوت اس مکالمہ سے ملتا ہے جو حاکم عدالت اور اس کے مابین اس سوال کے جواب میں ہوا کہ "تم نے اس فعل کا ارتکاب کیوں کیا؟" عبدالقیوم خاں نے جواب میں شاہ جارج کی ایک تصویر کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اگر کوئی شخص اس تصویر کا منہ کالا کرے یا کوئی اور ایسی حرکت کرے جس سے بادشاہ کی توہین ہوتی ہو تو آپ کیا کریں گے۔ جج نے کہا کہ ہم اس شخص کو سزا دیں گے۔ اس پر عبدالقیوم خاں نے کہا کہ "بس تو مقتول نے ہمارے بادشاہ کی توہین کی۔ اس لئے میں نے اس کو سزا دی۔" غرض بلا خوف لومۃ لائم کہا جا سکتا ہے کہ جب تک اس دنیا میں محمد مصطفیٰ کو گالیاں دینے والے موجود رہیں گے اس وقت تک گالیاں دینے والوں کا کام تمام کر دینے والے بھی پیدا ہوتے رہیں گے۔ جن کی سرگرمیاں صرف اس ایک قانون سے رک سکتی ہیں کہ انبیاء کا جو پیشوایان مذاہب ہیں ادب کیا جائے۔

(زمیندار)

تحفظِ اوقاف

سارے ہندوستان کو چھوڑئیے۔ صرف پنجاب میں مختلف وصایا کے ماتحت کروڑہا روپے کے وقف موجود ہیں۔ لیکن ان کی کیا حالت ہے؟ کچھ تو کس مپرسی کی حالت میں پڑے ہوئے ہیں، کچھ ایسے ہیں جو متولیوں کے مالکانہ تصرف کی نظر ہو رہے ہیں۔ [illegible]

ناموسِ رسول کی قیمت

[illegible]

پنڈت مالوی سے سوال

[illegible]

دلچسپ حقائق و معلومات

[illegible]

گھنی آبادی ہے۔

(اہلحدیث)

پادری کی لڑکی کا قبولِ اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو بغور دیکھا تو اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہو گئی اور اس نے یہ فیصلہ کر لیا کہ حقیقتاً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا اور آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے اور اس کے علاوہ جتنے مذاہب ہیں وہ سب باطل اور صراط مستقیم سے بھٹکا دینے والے ہیں۔ جب عیسائیوں کو اس کی خبر ہوئی تو تمام پادریوں نے مل کر اس لڑکی پر بے شمار مظالم ڈھائے اور اس قدر جاں گداز اور صبر آزما مصائب میں اسے مبتلا کیا کہ دیکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہونے لگے۔ مگر وہ لڑکی اسلام پر ثابت قدم رہی اور اس نے بالآخر تمام پادریوں کی ایک شاندار مجلس میں اسلام کی حقانیت پر ایک بصیرت افروز مناظرہ کیا۔ فضیلت اسلام اور ردّ عیسائیت کے جس قدر دلائل ممکن تھے وہ تائید الٰہی سے اس لڑکی نے پادریوں کے مقابلہ میں اس خوش اسلوبی کے ساتھ پیش کئے کہ سامعین حیرت و استعجاب کے سمندر میں غرق ہو گئے اور پادریوں سے کوئی جواب بن نہ پڑا۔ اور وہ لڑکی ہمیشہ کے لئے اسلام ہی سے وابستہ ہو گئی۔ اس کا تمام زبانی مناظرہ اس کی پوری زندگی کے واقعات ایک کتاب میں قلمبند کر دئے گئے ہیں۔ اگر آپ کو اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت کا مطالعہ کرنا ہے اور عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت کے مدلل دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہے اور آپ اس کتاب کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنا چاہتے ہیں تو فوراً طلب کیجئے۔ پہلا اڈیشن قریب الختم ہے۔ اگر دیر ہوئی تو دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصول ڈاک۔ تبلیغی مقاصد کیلئے بیس بائیس سے زائد جلدوں کے خریدار کو ۲۵ فی صدی کمیشن دیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ: منیجر الجمعیۃ دہلی

Regd No. L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 24 DELHI MONDAY OCTOBER 1. 1934 PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ان کا مطالعہ کیجئے جس کو پڑھ کر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصول ڈاک۔ منیجر الجمعیۃ دہلی

لدھیانہ میں عالمگیر کانفرنس کا انعقاد

خلافِ شریعت رسومات کے خلاف جہاد

عالمگیر کانفرنس بتاریخ ۱۵ و ۱۶ ستمبر ۱۹۳۴ء بروز ہفتہ و اتوار جو کہ عالمگیریاں لودھیانہ میں مطابق پروگرام نواں سالانہ جلسہ انجمن اخوان الصفاء عالمگیریاں نہایت دھوم دھام سے منعقد ہوئی۔ نیز دوران ایام جلسہ میں سودیشی صنعتوں کو ترقی دینے اور صناعوں کی حوصلہ افزائی کے لئے ایک عالمگیر نمائش بھی منعقد ہوئی جس میں نہایت ہی عجیب و غریب سوئی کا کام، کشیدہ کاری، سلائی کا کام، نجاری، مصوری، نقش کشی، نقاشی، خوشنویسی، سبزی، زردوزی، دری سازی کے نادر نمونہ جات سیکڑوں کی تعداد میں تھے اور بہترین مصنوعات پر مردوں اور عورتوں کو علیحدہ علیحدہ انعامات دئے گئے۔

[illegible]

ایڈیٹر یونیورسٹی پنج کو سزا

[illegible]

انجمن فدائے سنت مراد آباد کا جلسہ

جناب ڈاکٹر مشتاق حسین صاحب صدر انجمن فدائے سنت مراد آباد کی تحریک پر جامع مسجد میں امام شہر کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل تجاویز منظور ہوئیں:۔

[illegible]

(ناظم انجمن)

دوحد میونسپلٹی میں ہندوگردی

دوحد میونسپلٹی میں ۱۵ ممبران ہوتے ہیں اور ہندو مسلم ممبران کی تعداد مساوی ہوتی ہے۔ ممبران نے یہ قاعدہ جاری کر رکھا تھا کہ ایک سال ہندو صدر ہو تو دوسرے سال مسلمان۔ [illegible]

[illegible] کی اس کارروائی سے مسلمانوں میں سخت ہیجان پیدا ہو گیا ہے کیا یہ ہندوگردی [illegible]

(صدر انجمن تنظیم المسلمین دوحد)

بیت اللہ کیلئے ضرورت ہے

مکۃ المکرمہ کیلئے ایسے دو آدمیوں کی ضرورت ہے جو موٹر کاروں کو بذریعہ مشین کے ذریعہ اعلیٰ قسم کا رنگ کرنا جانتے ہوں اور اپنے کام میں کافی ماہر ہوں۔

دوسرے آدمی کی ضرورت ہے جو ٹائر و ٹیوب کی مرمت بذریعہ مشین باقاعدہ کرنا جانتے ہوں اور ہر دو آدمی اپنے اپنے کام میں اسپیشلسٹ ہوں۔ تنخواہ اور خرچ کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط اور سرٹیفکٹ کی نقلیں بھیج کر طے کریں۔

(احمد عزیز احمد۔ مکۃ المکرمہ (سعودی عربیہ) حجاز)

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں بکاغذ سفید ولایتی نا رونے سے چھاپا گیا ہے۔ دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے [illegible]

[illegible] صفحات ۹۲۰ رعایتی ہدیہ مجلد [illegible]

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہے

روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانحعمری شائع ہو گئی

حیاتِ حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی اے علیگ بریلوی

آنریبل سر سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم اے مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۳۰ کاغذ چکنا چمکدار کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ دہات ٹون کی چھپی ہوئی نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت تین روپے

المشتہر: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی، علمی، اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

جنت و دوزخ حضرت العلامہ مولانا حافظ الحاج احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا اردو ذخیرہ ترتیب دے کر بہ ترتیب "جنت کی کنجی" و "دوزخ کا کھٹکا" میں جمع کر کے اردو تعلیم یافتہ انسانوں خصوصاً مسلمانوں پر گراں قدر احسان فرمایا ہے۔ [illegible] دونوں کی قیمت [illegible] علاوہ محصولڈاک لئے جاتے ہیں۔

خاموش تبلیغ حضرت ممدوح نے مذہبی رنگ میں یہ ایک افسانہ مرتب فرمایا ہے جس کو دیکھ کر واقعات کے تحت میں بہت سی مذہبی معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔ قیمت ۸

پاک زندگی مولانا موصوف نے اس رسالہ میں فطرت سلیمہ، حیات طیبہ، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے طریقوں کو نہایت آسان اور دلچسپ پیرایہ میں بیان فرمایا ہے قیمت ۴

تحفۃ المحبین حضرت مولانا نے اس کتاب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے مختلف طریقے احادیث، آیات، واقعات صحیحہ کی روشنی میں بتلائے ہیں اور آخر میں صلوٰۃ التسبیح کا مفصل طریقہ بیان فرما دیا ہے قیمت ۴

سیرۃ الحبیب جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرۃ کو اس رسالہ میں آیات قرآنی کے تحت میں ترتیب دیا گیا ہے آپ کی سیرۃ کے صحیح واقعات کا علم حاصل کرنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ ضرور فرمائیے قیمت عہ

احسن الوظائف عملیات اور وظائف کے شوقین حضرات کیلئے یہ کتاب صراط مستقیم کا کام دیتی ہے نہایت آسان طریقہ پر مختلف اور ضروری اعمال و وظائف کے طریقے بیان کئے گئے ہیں قیمت ۱۰

تعلیم الاسلام حضرت العلامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی بہترین تصنیف جس میں ارکان اسلام و ضروریات دین کو سوال و جواب کے پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے بچوں کی خصوصاً ابتدائی دینی تعلیم کیلئے بیحد مفید ہے چار نمبر کا مکمل سٹ ۱۲

فتاویٰ رشیدیہ مسائل دینیہ کا بہترین ذخیرہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب کی بہترین تصنیف تین حصوں کا مکمل سٹ ہدیہ دو روپے چار آنہ (۲)

خطبہ صدارت حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے آپ نے جمعیۃ علماء ہند کے سالانہ اجلاس منعقدہ پشاور میں جو بے نظیر خطبہ بحیثیت صدر اجلاس پڑھا تھا۔ آج تک اس قدر معلومات سیاسیہ سے لبریز کوئی خطبہ جمعیۃ علماء ہند کے پلیٹ فارم پر نہیں پڑھا گیا مسلمانوں کیلئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے قیمت ۱۲

(نوٹ) ریلوے پارسل یا پانچ روپیہ سے زائد قیمت کی کتابوں کے لئے نصف قیمت پیشگی ارسال فرمائیں۔

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم

مع

خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے گویا ایک ماہر کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں۔ [illegible] ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں اختلاف مقبول ہے [illegible]

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تقریر سیرت

روحانی اُمور کی حقیقت تمثیلات کی روشنی میں

صلحائے کاملین کی ہم نشینی سے قلب ماہیت

عملی دنیا کے عملی پیغمبر کا کارنامہ

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تعلیم

میں نے جو کچھ عرض کیا تھا وہ روحانیت کے سلسلے میں عرض کیا تھا اس سے معاذ اللہ کسی نبی کی تنقیص مقصود نہ تھی۔ واقعہ یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت دیگر تمام انبیاء کرام کی روحانیت کے مقابلہ میں اقوی اور محکم تھی یہی وجہ ہے کہ آپ کو تئیس سال میں جو کامیابی ہوئی وہ دیگر حضرات کو ...

بُرے آدمی کے پاس بیٹھنے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی لوہار کی بھٹی کے پاس بیٹھ گیا، اگر کوئی زیادہ نقصان نہ پہنچے گا تو کم از کم کپڑے ہی سیاہ ہو جائیں گے اور بھٹی کے پتنگوں سے کپڑوں میں سوراخ ہو جائیں گے۔ دیکھا آپ نے باہمی معاشرت کے ...

(باقی آئندہ)

حج کی مثال

ایک موقعہ پر آپ ایک درخت کے پاس سے گذرے جس میں خشک پتے لگے ہوئے تھے۔ ... فرمایا جس طرح اس خشک ٹہنی کے تمام پتے جھڑ گئے اسی طرح حج کرنے سے تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

حسد و حرص کی مثال

... اسی طرح حسد و حرص ایک انسان کی نیکیوں کو تباہ و برباد کر ڈالتے ہیں۔

حسد کی مثال

حسد انسان کی نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ خشک لکڑیوں کو جلا کر خاک کر دیتی ہے۔ الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب۔

اچھی بری صحبت کی مثال

عربی اور لائن ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

افغانستان اور ایران کا سرحدی تنازعہ

تصفیہ کیلئے ترکی وفد عنقریب آنے والا ہے

ناظرین کرام کو معلوم ہوگا کہ افغانستان اور ایران کی سرحد جو موسیٰ آباد میں ہے ... موسیٰ آباد کر جو فیصلہ کرے وہ دونوں حکومتوں کو قابل تسلیم ہوگا۔

اب معلوم ہوا ہے کہ حکومت ترکیہ نے اس اختلاف کو دور کرنے کے لئے اپنا ایک وفد جلالت مآب فخر الدین پاشا کی صدارت میں مقرر کر دیا ہے جو عنقریب ترکی سے موسیٰ آباد آنے والا ہے۔ اس موقعہ پر حکومت ایران کی طرف سے بھی نمائندے مقرر کر دئے گئے ہیں۔ حکومت افغانستان نے مندرجہ ذیل نمائندے مقرر کئے ہیں:-

عبدالرحیم خاں نائب الحکومت ہرات (صدر نمائندگان)۔ محمد عثمان خاں معین دوم وزارت خارجہ۔ سید عبداللہ خاں مدیر سیاسی وزارت خارجہ۔ محمد قاسم خاں رئیس ارکان حربیہ۔ خلیل اللہ خاں مدیر شعبہ صدارت عظمیٰ۔ عبدالرحمٰن خاں معاون حقوق وزارت خارجہ۔ محمود خاں۔ محمد صدیق خاں سر کاتب۔ ڈاکٹر عبدالرب بیگ۔ میر احمد خاں انجینیئر۔

معاصر اصلاح کابل کی اطلاع ہے کہ افغانی دور روانہ ہو گیا ہے۔

دنیا کے بڑے بڑے باتونئیے

موجودہ سیاسی مدبرین کی طول کلامی

... اور طول کلامی میں مسٹر چرچل ہیں جن کی ایک ایک تقریر ایک ایک کتاب کے برابر ہوتی ہے ... اسے "بالڈون خاموش" کہہ دیا جاتا ہے۔

روس میں ترکی کے حربی وفد کا ورود

لینن کی قبر پر گل پاشی

جنرل فخر الدین پاشا کی زیر کمان ایک حربی وفد ترکی سے روس گیا ہے تاکہ روس کی فوجی تربیت اور حربی نظام کا معائنہ کرکے اور ترکی واپس آکر ترکی فوج کا معیار بلند کرے۔ یہ وفد ماسکو پہونچ گیا ہے اور گذشتہ جمعہ کو اس نے لینن کی قبر پر حاضری بھی دی اور اس کی قبر پر پھول چڑھائے۔

اس وفد میں انور بے اتاشہ ترکی افسر بھی شریک ہیں۔ یہ وفد عنقریب ماسکو سے استانبول روانہ ہو جائے گا۔ روس کے فوجی افسران نہایت اہتمام سے اس وفد کو الوداع کریں گے۔

روس میں ایک مصنوعی انسان کی ایجاد

خود بخود چلتا ہے اور بوجھ اٹھا لیتا ہے

ماسکو کے ایک انجینئر نے لوہے کا ایک انسان بنایا ہے جس کے متعلق انجینئر کا دعویٰ ہے کہ وہ ہر طرح انسان ہے۔ یہ آہنی انسان خود بخود چلتا ہے اور اپنے ہاتھوں سے بڑے بڑے پارسل اٹھا لیتا ہے ...

جاپان کے ایک عالم کا قبول اسلام

تحقیق و جستجو کا کامیاب نتیجہ

جاپان کا ایک عالم "ماماتو" اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ کابل میں فارسی ادبیات کی تحصیل کیلئے آیا تھا جس کو حکومت کی اجازت سے مکتب حبیبیہ میں داخل کر لیا گیا تھا ... آپ کا نام محمد احمد رکھا گیا ہے۔

استانبول یونیورسٹی سے ایک ترک پروفیسر کا اخراج

روسی زبان پر نکتہ چینی کا انجام

استانبول کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ دار العلوم استانبول کے ایک ترک پروفیسر کو اس جرم میں دار العلوم سے خارج کیا گیا ہے کہ اس نے روسی زبان پر تنقید کی تھی ...

سالانہ دو لاکھ بچے موت کی نذر

جدید سرکاری اعداد و شمار سے معلوم ہوا کہ جاپان میں شرح پیدائش پندرہ لاکھ سالانہ ہے ... سالانہ موت کی نذر ہو جاتے ہیں۔

تمام افسروں کو شادی کرنے کا حکم

چند ماہ پیشتر سگنر مسولینی نے تمام جرمنی افسروں کے نام یہ حکم جاری کیا تھا کہ وہ بغیر شادی کے نہ رہیں اور جو افسران مجرد ہیں ان کو جلد از جلد شادی کر لینی چاہئے ... معطل کر دیا گیا ہے۔

شام اور فلسطین میں ترکی غلہ کی درآمد

ترکی غلہ امسال بہت زیادہ دوسرے ممالک کو بھیجا گیا ہے اور کوشش کی جا رہی ہے کہ ترکی غلہ کی برآمد چند سال میں روسی غلہ کے مساوی ہو جائے۔ گذشتہ جون کے مہینہ میں بندرگاہ مرسین سے شام فلسطین اور لبنان کو ۱۵ ہزار ٹن گندم روانہ کیا گیا ہے جس میں سے ۵ ہزار ٹن شام اور لبنان میں اور دس ہزار ٹن فلسطین میں درآمد کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اسی ماہ ...

غازی رؤف پاشا امیر البحر مقرر کر دیئے گئے

غازی رؤف پاشا جنہیں جنگ عالمگیر کے بعد جلاوطن کر دیا گیا تھا ... امیر البحر مقرر کر دیا گیا ...

معجون مقوی معدہ رجسٹرڈ

یہ دوا ان اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ہے جن کا نظام ہضم ... نہایت قوت پہنچاتی ہے قبض کی شکایات کو رفع کرتی ہے ... قیمت فی ڈبیہ (بیس یوم کی دوا) ...

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ

... ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ایڈن کالج دریا گنج دہلی

پرنسپل

غیر ممالک میں بھی لاثانی

...

جرمنی کے مشہور اخبار کے نمائندہ سے نمائندہ الجمعیۃ کا اہم انٹرویو

جنگ آزادی میں جمعیۃ علماء ہند اور اسکے محترم ارکان کی خدمات پر تبصرہ

ہندو مسلم مناقشات کے اسباب اور گاندھی ارون پیکٹ کے نتائج

(جرمنی اخبار ڈر ڈوئچے ... میں شائع شدہ مضمون کا خلاصہ)

"الجمعیۃ" کے نامہ نگار و نمائندہ خصوصی جناب حبیب الرحمٰن صاحب قریشی مقیم برلن جرمنی میں ہندوستان کی بہترین خدمات انجام دے رہے ہیں اور ہندوستان کے صحیح حالات جرمنی اخبارات میں شائع کراتے رہتے ہیں ... Der Deutsche ... کے چیف نمائندہ D. R. Kiehl ... سے ملاقات کی ...

انتقادات

تعلیمی ہند

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

اسپین میں مسلمانوں کی خانہ جنگی کا اکھاڑہ

خلفائے اسلام شاہ الفانسو کے باجگذار ہو گئے!

اشبیلیہ میں الفانسو کے کارندے کا قتل

گذشتہ اشاعت میں سلطان علی بن حمود کے حالات اور اس کے قتل کا واقعہ بیان کیا جا چکا ہے ...

نئی امیہ کے ایک شہزادہ کا قتل

سلطنت اندلس کا آخری خلیفہ

عیسائی حکومتوں کی تیاریاں

ایک رنگیل بادشاہ

الفانسو کے یہودی ملازم کا قتل

(بقیہ صفحہ ۹ کالم ۱ کے نیچے ملاحظہ فرمائیے)

سرمہ نورافزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کرکے استعمال کیجئے۔

سرمہ نمبر ۱۔ آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا، پرانے سے پرانے مرض کیلئے مخصوصاً مفید ہے ...

سرمہ نمبر ۲۔ یہ سرمہ ...

(مولانا) نورالدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

کہئے آپ کا ہاضمہ تو درست ہے

آجکل اسی کی خرابی سے صحت بگڑتی ہے بخار وغیرہ بھی سب اسی کے فساد ہیں ہاضمہ کا پورا خیال رکھیں تو تمام موسمی تکلیفوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اس موسم میں بھی صحت کی ترقی ہو سکتی ہے۔ ہاضمہ کو کامل صحت پر رکھنے کے لئے

امرت دھارا رجسٹرڈ

کا استعمال ضرور جاری رکھنا چاہئے ...

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ ...

احتیاط:- نقلوں سے بچو ...

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:- امرت دھارا ۴۰ لاہور

المشتہر:- مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۲۵ ؍ جمادی الثانی ۱۳۵۳ ہجری

"مولانا" شفیع داؤدی کا نامۂ اعمال

مسلمانانِ بہار کیلئے انتباہ

گزشتہ اشاعت میں امارت شرعیہ صوبہ بہار واڑیسہ کی مجلس انتخابات کا اعلان عام شائع کر چکے ہیں اور اس اعلان پر ان ہی کالموں میں اظہار رائے بھی کیا جا چکا ہے۔ قارئین کرام انتخابات کے معاملہ میں امارت شرعیہ کی پالیسی سے بخوبی واقف ہو گئے ہوں گے۔ اور انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہوگا کہ امارت نے اپنے صوبہ میں مختلف حلقوں کے کن کن حضرات کو امیدوار نامزد کیا ہے۔ صوبہ بہار واڑیسہ میں مسلمانوں کی صرف تین نشستیں ہیں اور ان تینوں کیلئے امارت کی مجلس انتخابات نے تین اصحاب کے اسمائے گرامی مسلم رائے دہندوں کے سامنے پیش کئے ہیں اور ان سے اپیل کی ہے کہ وہ صرف ان ہی حضرات کو اپنی رائے دیں اور ان کے مقابلہ میں جو امیدوار بھی کھڑے ہوں ان کو ووٹ نہ دیں۔ ترہٹ کے علاقہ سے مولوی عبدالحمید صاحب وکیل سابق قائم ایل سی بہار کا نام نامی پیش کیا گیا ہے۔ پٹنہ کے علاقہ سے مولوی محمد نعمان صاحب کے نام کا اعلان ہوا ہے اور پورنیہ اڑیسہ کے علاقہ سے مولوی بدیع الزماں صاحب کی امیدواری کو منظور کیا گیا ہے۔ ان سہ حضرات نے امارت شرعیہ کے مذکورۂ بالا منی فیسٹو (انتخابی اعلان) کو تسلیم کر لیا ہے اور اس کے معاہدے پر دستخط کر چکے ہیں اور اب ان کی آئندہ پالیسی اور پروگرام کو بالکل امارت شرعیہ کی پالیسی اور پروگرام سمجھنا چاہئے۔ ...

متعلق اسمبلی میں پیش ہوئے، مولانا شفیع داؤدی صاحب نے ان کی حمایت نہ صرف اسمبلی کے اندر ہی کی بلکہ شملہ کی جامع مسجد میں نہایت بے باکی اور دلیری کے ساتھ انہوں نے اسلام کے مسلمہ اصولوں اور علمائے اسلام کی متفقہ قرار دادوں کے خلاف باوجود اپنی مذہبی ناواقفیت کے اس انداز میں تقریریں فرمائیں گویا وہ موجودہ صدی کے لئے مجتہد وقت ہیں ... ریکارڈ پیش کرتی ہیں، جو بہت کچھ تفصیل چاہتا ہے۔

صوبہ سرحد پر احسان

...

ترہٹ ڈویژن کا مسئلہ

...

جنگل والی مسجد کا قضیہ

باڑہ ہندو راؤ میں بیری والے باغ کے متصل ایک قدیم جنگل والی مسجد کے نام سے موسوم ہے۔ اس مسجد کی بنیاد مغلوں کے دور حکومت میں پڑی تھی لیکن اس کی شکست و ریخت کے بعد موجودہ دور میں دہلی کے مسلمانوں بالخصوص پنجابی برادری نے اس کی طرف توجہ کی اور اس کو بہتر حالت میں بنوا دیا گیا۔ اب یہ مسجد نہایت خوشنما اور کافی وسیع بنی ہوئی ہے اور اس سے ملحق کچھ زمین بھی ہے جو مسجد ہی کی ملکیت ہے۔

گذشتہ چند ماہ سے اس مسجد کے متعلق ایک قضیہ اخبارات میں آ رہا ہے۔ جس کی اصل حقیقت یہ ہے کہ ایک شخص مسمی ولی اللہ اور اس کے چند ہمراہیان اپنے آپ کو ...

ہمارے سامنے ہیں اور ہم نہایت افسوس کے ساتھ یہ عرض کرنے پر مجبور رہیں کہ ہم ان نتائج سے اتفاق نہیں کر سکتے جو زیر غور واقعات و شہادت کی موجودگی میں فاضل مجسٹریٹ نے اخذ کئے ہیں۔

چونکہ دونوں مقدمات ایک ہی واقعہ کے متعلق ہیں اس لئے ہم دونوں کو ایک ساتھ لیتے ہیں۔ فاضل مجسٹریٹ نے اپنے دونوں فیصلوں میں اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ ولی اللہ اور اس کے رفقاء کار کے متعلق صرف اس امر کی شہادت موجود ہے کہ وہ کچھ عرصہ سے انتظامات مسجد میں دخیل تھے مگر یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ مسجد کے باقاعدہ متولی بھی تھے جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے ...

... کا چالان ہوا۔ ایک ہی عدالت میں دونوں مقدمات کی سماعت ہوتی رہی۔ اور نتیجہ وہ ہوا جس کا ہم ابھی ذکر کر چکے ہیں۔ فاضل مجسٹریٹ کے دونوں فیصلے اس قدر ...

... ہوں گے۔ اس لئے بہت ضروری ہے کہ اس فیصلہ کو منسوخ کرا کے ایک واضح اور قطعی فیصلہ حاصل کیا جائے۔

شذرات

سرزمین بے آئین کا ایک مقدمہ

صوبہ سرحد سے ایک اطلاع آئی ہے کہ تحصیل چارسدہ میں ایک قتل کا مقدمہ زیر تفتیش ہے جس میں وہاں کے ایک معزز و سربر آوردہ رئیس مددخاں ماخوذ ہیں اور مقدمہ کو جرگہ کے سپرد کر دئے جانے کی تجویز زیر غور ہے۔ واقعات یہ بتائے جاتے ہیں کہ کوئی شخص مسمی عبدالغفور قتل کر دیا گیا تھا جس نے مرتے وقت پولیس کو یہ بیان دیا تھا کہ وہ قاتل کو نہیں پہنچانتا اور وہ کوئی نامعلوم شخص ہے جس نے قتل کیا ہے اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد مقتول کے ورثا نے مددخاں اور ان کے بھائی زرین خاں کے خلاف اس قتل کے سلسلے میں زیر دفعہ ۳۰۲ استغاثہ کیا اور اسسٹنٹ کمشنر چارسدہ نے ان کو زیر حراست لے لیا اور ان کی ضمانت ہوگئی دوران تفتیش میں زرین خاں کو چھوڑ دیا گیا اور صرف مددخاں پر مقدمہ چلانے کا فیصلہ کیا گیا۔ لیکن کہا جاتا ہے ...

وہ ہرگز اس کو منظور نہ کریں گے۔ صوبہ سرحد نے ایک وعدہ کے بعد "سرزمین بے آئین" کا لقب بدلنے کی کچھ کوشش شروع کی ہے اگر اس قسم کی بے آئینی جاری رہی تو اصلاحات کو محض ڈھونگ سمجھا جاتا رہے گا۔

دہلی کا انتخاب

گزشتہ چند یوم کے عرصہ میں دہلی کے معزز و سربرآوردہ مسلمانوں کی طرف سے جو متواتر و پیہم اعلانات و بیانات شائع ہوئے ہیں انہوں نے اب اس امر کے متعلق کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں چھوڑی ہے کہ دہلی کی مسلم آبادی اسمبلی کے آئندہ انتخابات کی پوزیشن کو اچھی طرح سمجھ چکی ہے۔ اور عامۃ المسلمین کے علاوہ شہر کے تمام متمول و تعلیم یافتہ طبقات میں بھی یہ امر قطعی طور پر تسلیم ...

دار الحکومت

دہلی کو کانگریسی امیدوار کی مخالفت کرنی چاہئے

پنڈت مالویہ اور مسٹر اینے کی تقریریں

دہلی ۳ ستمبر۔ کل پنڈت مالویہ اور مسٹر اینے دہلی پہونچے اور نیشنلسٹ پارٹی کے ارکان کانگریسی کارکنوں اور ہندو مہاسبھا کے کارکنوں سے آئندہ اسمبلی کے انتخاب کے سلسلے میں ملاقات کی۔ کل شام کو نیشنلسٹ پارٹی کے زیر اہتمام کمپنی باغ میں ایک جلسہ ہوا جس میں پنڈت مالویہ اور مسٹر اینے نے تقریریں کیں پنڈت مالویہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ دہلی ایک ایسا مقام ہے جہاں مخلوط انتخاب کے طریقہ پر کام کیا جاتا ہے کانگریس کی ورکنگ کمیٹی سے اس بارہ میں مشورہ کیا جائیگا اگر وہ اس بات پر مصر رہی کہ فرقہ وارانہ فیصلہ کے بارے میں غیر جانبدارانہ رویہ اختیار کیا جائے تو پھر دہلی کو کانگریس کے نامزدہ ممبر کی مخالفت کرنی چاہئے۔ آپ نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ الہ آباد یونٹی کانفرنس کے بعد اتحاد کے لئے کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ مسٹر اینے نے کہا کہ ہم کانگریس کی موجودہ پالیسی کے مخالف ہیں اور آئندہ بھی مخالفت کرتے رہیں گے۔

حاجی رشید احمد صاحب کو مدلل جواب

دہلی کے سرکردہ ایڈیٹروں اور وکیلوں کا بیان

دہلی ۲ اکتوبر۔ خان صاحب حاجی رشید احمد کے جواب میں مسٹر بلال احمد زبیری ایڈیٹر الجمعیۃ ... کے دستخطوں سے ایک بیان شائع کیا گیا ہے جس میں حاجی رشید احمد صاحب کی نمائندگی کی حقیقت پر بلکہ برخلاف ظاہر کی گئی ہے اور خاص طور پر مسلم لیگ کانفرنس کے چہرہ کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ بیان میں اس امر پر حیرت کا اظہار کیا گیا ہے کہ لیگ کانفرنس نے تین اسلامی حلقوں سے اپنا امیدوار کھڑا کر کے کیا جرأت کیوں نہیں کی اس طرح اس نے مسلمانوں میں اپنے اثر و رسوخ کا کافی ثبوت پیش کر دیا ہے۔

بیان میں حاجی صاحب سے استفسار کیا گیا ہے کہ ان کو مسلمانوں کی طرف سے اظہار رائے کا حق کس طرح حاصل ہو گیا اور کس نے ان کو اپنا نمائندہ بنایا ہے۔ بیان میں مسٹر آصف علی صاحب کی حمایت کی گئی ہے اور ان کی امیدواری کو قوم اور ملک کے لئے بہتر خیال کیا ہے۔

دہلی کے سربرآوردہ مسلمانوں کی اپیل

مسٹر آصف علی کو ووٹ دو

دہلی ۲ اکتوبر۔ دہلی کے سربرآوردہ اور معزز مسلمانوں کی طرف سے ایک اپیل شائع ہوئی ہے جس میں دہلی کے حلقہ انتخاب سے مسٹر آصف علی کو ووٹ دینے کی درخواست کی گئی ہے۔ اس اپیل میں ظاہر کیا گیا ہے کہ تمام دستخط کنندگان مسٹر آصف علی کو اسمبلی کے لئے بہت ہی موزوں خیال کرتے ہیں۔ دستخط کنندگان میں چاندنی چوک اور صدر بازار کے معزز سوداگران سوکار، میونسپل کمشنران اور صحیفہ نگاران شریک ہیں۔

حکیم محمد احمد خاں صاحب کی مراجعت

دہلی یکم اکتوبر۔ آج مسیح الملک ثانی حاجی حکیم محمد احمد صاحب مغربی ممالک کے دورہ کے بعد واپس تشریف لے آئے۔ بہت سے معززین شہر جن میں ہندو و مسلمان دونوں شریک تھے اسٹیشن پر موجود تھے۔ مسیح الملک ثانی حکیم صاحب نے اس دورہ میں ترکی، عراق، عرب اور یورپ کی سیاحت کی۔ دوران سفر میں آپ نے تمام یورپ کے طبی کالجوں اور میڈیکل ریسرچ انسٹی ٹیوشنوں سے خاص معلومات اور تجربہ حاصل کیا ہے۔

دہلی میں یک طرفہ ٹریفک بند

دہلی یکم اکتوبر۔ کچھ عرصہ ہوا دہلی میں یک طرفہ ٹریفک کا طریقہ جاری کیا گیا تھا اور خیال یہ تھا کہ اس طرح ٹریفک حادثات کم ہو جائیں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس طریقہ کو جاری کرنے سے کوئی زیادہ اطمینان بخش نتیجہ ظاہر نہیں ہوا۔ چنانچہ آج سے یہ طریقہ بند کر دیا گیا ہے۔

دھوبیوں کی طرف سے ہڑتال کی دھمکی

دہلی ۲ اکتوبر۔ دہلی کے ہندو مسلمان دھوبیوں نے ایک مشترکہ درخواست ڈپٹی کمشنر دہلی کو ارسال کی ہے جس میں جمنا گھاٹ پر کپڑے دھونے کی ممانعت کے خلاف احتجاج کیا گیا ہے۔ درخواست میں لکھا ہے کہ اگر اس قسم کی سختیاں جاری رہیں تو وہ بھی ہڑتال کر دیں گے۔

سوشلسٹ پارٹی انتخابات میں حصہ نہیں لیگی

بنارس یکم اکتوبر۔ سوشلسٹ کانفرنس نے طویل بحث و تمحیص کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ اسمبلی اور کونسلوں کے آئندہ انتخابات میں کوئی حصہ نہیں لیگی کیونکہ شرکت مجالس قانون ساز ایک لحاظ سے برطانوی ملوکیت پسندی کی حمایت ہے۔ کانفرنس نے کانگریس نیشنلسٹ پارٹی کی سرگرمیوں کی مذمت کرتے ہوئے انہیں فرقہ وارانہ اور خلاف قومیت بتایا۔

اسپین اور رومانیہ کی حکومتیں مستعفی ہوگئیں

ہوانا میں حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کا انکشاف

شہر میں ۲۸ بم پھٹے۔ تیس فوجی افسران گرفتار

میڈرڈ ۳ اکتوبر۔ اسپین کی حکومت مستعفی ہو گئی ہے وزیر اعظم نے پارلیمنٹ کے سامنے امن عامہ کے سوال اور بجٹ پر تقریر کی جس پر دائیں بازو کے ممبروں نے قہقہے لگائے کیتھولک لیڈر نے ایک پرجوش تقریر کی۔ وزیر اعظم نے دیگر پارٹیوں سے اپنا نقطۂ نگاہ واضح کرنے کی اپیل کی لیکن کسی نے جواب نہیں دیا۔ ارکان حکومت ایوان سے اٹھ کر چلے گئے اور تھوڑی دیر بعد اپنے مستعفی ہونے کا اعلان کر دیا۔

بخارسٹ ۲ اکتوبر۔ رومانیہ کی حکومت نے اپنا استعفیٰ داخل کر دیا ہے۔ مسٹر تاتارسکو وزارت مرتب کرنے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ بادشاہ نے نئی وزارت مرتب کرنے پر اصرار کیا تھا۔

ہوانا ۲ اکتوبر۔ ہوانا اور سنٹیاگو کے صوبوں میں مارشل لا جاری کر دیا گیا ہے۔ حکومت کو بروقت ایک ایسی سازش کا پتہ چل گیا جو انتہا پسندوں نے حکومت کا تختہ الٹنے کیلئے تیار کی تھی۔ شہر کے مختلف حصوں میں ایک ہی دن میں ۲۸ بم پھینکے گئے جس نے تمام شہر میں خوف پیدا کر دیا۔ پولیس نے تیس سابق فوجی افسران کو گرفتار کر لیا ہے۔ ایک آدمی ہلاک اور متعدد زخمی ہو چکے ہیں۔

بنگال کے طلباء میں انقلابی خیالات

اسلحہ رکھنے کے جرم میں طلباء کو سزا

کلکتہ یکم اکتوبر۔ آج سپیشل مجسٹریٹ نے ایک مقامی کالج کے ایم۔ اے کے دو طلباء ... کو ایک چھ چیمبر کا ریوالور اور ۸۰ کارتوس رکھنے کے جرم میں دو دو سال قید سخت کی سزا دی ... فاضل مجسٹریٹ نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ اس مقدمہ کی شہادت سے ظاہر ہوتا ہے کہ بنگال کے طلباء میں کس قدر خطرناک انقلاب پسندانہ پروپیگنڈا کیا جاتا ہے ...

گاندھی جی کانگریس کے اجلاس میں شریک ہونگے

بمبئی میں کانگریسی لیڈروں کا اجتماع

پٹنہ یکم اکتوبر۔ بابو راجندر پرشاد صدر منتخب کانگریس نے جو گاندھی جی اور سردار پٹیل سے مختلف مسائل پر تبادلہ خیالات کرنے کے بعد واپس آئے ہیں ... اطلاع دی ہے کہ گاندھی جی بمبئی کے اجلاس میں ضرور شریک ہوں گے۔ ... خان عبدالغفار خاں ۱۵ اکتوبر کو وردھا سے بمبئی ...

دو سپاہیوں پر حملہ

بمبئی یکم اکتوبر۔ کل بمبئی پولیس کے دو کانسٹبل ایک رپورٹ کے متعلق دریافت کی غرض سے گیر گام کے ایک مکان میں گئے لیکن بھاگ کر جان بچاتے ہی تھے کہ وہاں لوگوں نے ان کو مارنا شروع کر دیا دونوں کانسٹبلوں کے چوٹیں آئیں اور ان کو ہسپتال میں جا کر مرہم پٹی کروانی پڑی اس سلسلہ میں تین اشخاص گرفتار کر لئے گئے۔

چودہ سال کی طالبہ کی نظربندی

رنگ پور بنگال یکم اکتوبر۔ یہاں کے زنانہ سکول کی ایک طالبہ مس ... کے خلاف قانون انسداد دہشت انگیزی ایک نوٹس کے ذریعہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ غروب آفتاب سے طلوع آفتاب تک مکان سے باہر نہ نکلے۔ اس طالبہ کی عمر صرف ۱۴ برس ہے۔

پھگواڑہ میں جنگی کونسل قائم ہوگئی

... ہندوؤں اور سکھوں کی ایک مشترکہ جنگی کونسل قائم کی گئی ہے جو موجودہ ایڈمنسٹریشن کے خلاف ایجی ٹیشن کریگی ...

مقدمۂ ریاست کی دوبارہ سماعت

...

ریاستہائے بلقان کی کانفرنس

سرحدوں پر نئے ریلوے لائن کی تعمیر

صوفیہ ۳۰ ستمبر۔ ریاستہائے بلقان کے بادشاہوں کی کانفرنس ختم ہو گئی ہے اور یوگوسلاویا کے بادشاہ اور ملکہ بلغراد واپس آ گئے ہیں۔ عام طور پر یقین کیا جاتا ہے کہ ریاستہائے بلقان میں امن و صلح کی ضمانت ہو گئی ہے۔ سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ یوگوسلاویا اور بلغاریہ میں اقتصادی اور زراعتی تعلقات قائم ہو گئے ہیں ...

اخبار ریاست سے ضمانت کی طلبی

دلآزاری کے بعد معافی بھی مانگ لی

لاہور ۲ اکتوبر۔ لاہور کے اخبار "ریاست" نے ہندو دیویوں کے خلاف ایک شرمناک نظم شائع کی تھی جس پر عام طور پر ہندوؤں نے احتجاج کیا تھا ... گورنمنٹ نے اس سے ... ضمانت طلب کر لی ہے ... "ریاست" نے ہندوؤں سے اس دلآزار نظم کے لئے معافی بھی مانگ لی ہے اور وعدہ کیا ہے کہ آئندہ ایسی کوئی نظم "ریاست" میں شائع نہیں ہوگی۔

کشمیر کے سیاسی قیدی رہا کر دئیے جائینگے

جموں ... مہاراجہ صاحب ... اسمبلی کا افتتاح کریں گے ... ایک اعلان فرمائیں گے جس میں سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق ذکر ہوگا ...

پلکھوہ میں ہندو مسلم تنازعہ

...

سرحد میں گاندھی آشرم قائم کئے جائیں گے

... خان عبدالغفار سرحدی گاندھی کی جانب سے ایک خط موصول ہوا ہے جس میں خواہش ظاہر کی گئی ہے کہ صوبہ سرحد کے ہر ایک ضلع میں ایک گاندھی آشرم قائم کیا جائے ...

تیل کے کنوئیں میں آگ لگ گئی

چار ہلاک اور گیارہ زخمی

...

سپاہیوں کو گولی مار کر جیل سے فرار

...

اسمبلی کے انتخابات کی تاریخیں

حکومت ہند کا اعلان

حکومت ہند کے گزٹ کی تازہ اشاعت میں اسمبلی کے آئندہ انتخابات کی تاریخیں شائع کر دی گئی ہیں۔ یہ تاریخیں حسب ذیل ہوں گی۔

صوبہ بمبئی کے حلقوں کے امیدواروں کا انتخاب سوائے مالکان کارخانہ ... ۵ نومبر سے قبل۔

صوبہ بنگال کے انتخاب ۲۰ دسمبر سے قبل۔

صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ کے انتخابات ۱۰ نومبر سے قبل۔

بہار و اڑیسہ کے انتخابات ۹ نومبر سے قبل۔

آسام کے ... نومبر سے قبل۔

برما کے انتخابات ... دسمبر سے قبل۔

دہلی اور پنجاب کے متعلق ابھی تک کوئی اعلان نہیں ہوا لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ ان دونوں صوبوں میں بھی اوائل دسمبر کی تاریخیں مقرر ہوں گی۔ بمبئی کے مالکان مل کے حلقہ کے رائے دہندگان کی فہرست مرتب کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

بنگال میں ہندو مسلم سمجھوتہ کا امکان

خان عبدالغفار خاں کی مساعی

کلکتہ ... ستمبر۔ خان عبدالغفار خاں نے بنگال کے سربرآوردہ ہندو اور مسلمانوں سے گفتگو شروع کر دی ہے کہ بنگال کے مسلم مناقشات کا حل نکلے اور وہ کوئی سمجھوتہ کرا سکیں۔ مولانا ابوالکلام صاحب آزاد، ڈاکٹر بدھان چندرائے اور دیگر با اثر حضرات سے مل کر انہوں نے گفتگو کی ہے ابھی تک کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا ہے لیکن کامیابی کی توقع ہے۔

یورپ سے ڈاکٹر انصاری کی واپسی

بمبئی ۳ اکتوبر۔ یورپ سے تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ ڈاکٹر انصاری جو اس وقت پیرس میں ہیں عنقریب ہندوستان واپس روانہ ہونے والے ہیں توقع کی جاتی ہے کہ ... اکتوبر تک بمبئی پہونچ جائیں گے۔ اگر آ گئے تو کانگریس کے اجلاس میں شامل ہوں گے۔

برما میں بھی سخت گیر قوانین نافذ کئے جائینگے

... برما میں دہشت انگیزوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے گورنمنٹ برما دہشت انگیزوں کی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے ایک نیا قانون بنانا چاہتی ہے ... بنگال کے کرمنل لا امنڈمنٹ ایکٹ کی طرح برما کے لئے ایک نیا قانون بنانے کی اجازت دیدے گی جس کی رو سے پولیس کو خاص اختیارات حاصل ہو جائیں گے۔

قلی کے قبضہ سے تین بم برآمد ہوئے

متعدد بنگالی نوجوانوں کی گرفتاری

کلکتہ ... اکتوبر۔ ... پولیس نے گزشتہ رات ایک قلی کے قبضہ سے ... تین بم برآمد کئے ... اس سلسلہ میں تین اور کئی بنگالی نوجوان گرفتار کئے گئے ہیں۔

جہاز غرق۔ تین اشخاص سمندر کی نذر

احمد آباد ... ستمبر۔ کچھ کی بندرگاہ ماندوی میں ایک جہاز غرق ہو جانے کے باعث تین اشخاص سمندر کی نذر ہو گئے۔ جہاز بالکل غائب ہو گیا ہے ایک شخص نے سمندر میں کود کر جان بچا لی ... اس کو ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(سلسلہ ...)

آذربیجان کی فتح ... ذلیل کیا ہے کہ عیسائیوں کو خراج دینے پر اس کو عار نہیں آتی۔

غرض شاہ الفانسو کی طرف سے یہودی ابن شالب ... اسلام میں وہ رقم ... یہودی کی گستاخانہ گفتگو سے اطلاع ہوئی ... کو قید خانہ میں ڈالدیا۔

...

بیس سالہ قومی خدمات پر ایک نظر
مسٹر آصف علی کی شاندار سیاسی زندگی

مسٹر آصف علی بیرسٹر نے ۱۹۱۱ء میں ہوم رول لیگ تحریک کے سلسلہ میں سیاسی اکھاڑے میں داخل ہوئے۔ آپ نے سیاسی میدان میں داخل ہوتے ہی بطور ایک زوردار مقرر کے شہرت حاصل کر لی۔ لوگ کثیر تعداد میں آپ کی تقریر سننے کے لئے آیا کرتے تھے جس تیزی اور کامیابی کے ساتھ مسٹر آصف علی نے ۱۹۱۶ء و ۱۹۱۸ء میں مس بیسنٹ میونسپل اندر پرستھ گرلز سکول کو جس سے مقامی حکومت بہت ناراض تھی، پیپر اور پلیٹ فارم پر حمایت کی۔ وہ سب لوگوں کو معلوم ہے اسی وجہ سے ... [illegible]

مجسٹریٹ کے روبرو عاشق رسول عبد القیوم کا دلیرانہ بیان
میں نے ایمانی جذبے سے سرشار ہو کر مقتول کو قتل کیا ہے
آقائے کونین کے ناموس پر حملہ کرنے والا کبھی زندہ نہیں رہ سکتا

استغاثہ کی رپورٹ

بعدالت ایڈیشنل سٹی مجسٹریٹ کراچی۔

تاریخ و توقیعہ ... ستمبر۔ وقت ایک بجے دوپہر۔

آج جوڈیشل کمشنر کراچی کی عدالت میں نتھو رام المعروف مقتول ہندو کے مرافعہ کی سماعت تھی جسے اسلام کے خلاف ایک پمفلٹ شائع کرنے پر عدالت ماتحت سے ... [illegible]

اشتعال کی وجہ

اس مرتبہ وطن جانے سے پہلے میں نے سنا کہ ایک شخص نے جو اخبار سندھ سماچار حیدرآباد کا ایڈیٹر تھا ایک پمفلٹ شائع کیا ہے جس میں اس نے ہمارے رسول کریم کی توہین کی ہے اس وقت میں اس شخص کو نہیں جانتا تھا اور میں نے اسے کبھی دیکھا تھا۔ اس وقت میں بر سر روزگار تھا۔ ... [illegible]

تعمیر دار الاطفال دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
(از علامہ سید سلیمان صاحب ندوی)

ندوۃ العلماء کے پرانے خدام میں سے مولانا غلام محمد صاحب شملوی کی ذات عجیب و غریب تھی۔ وہ ایک زمانہ میں تارک الدنیا ہو کر جنگل میں رہا کرتے تھے۔ ندوۃ العلماء جب قائم ہوا تو اجلاس سیرۃ کی شرکت نے ان پر یہ اثر کیا کہ انہوں نے سمجھا کہ مسلمانوں کی خدمت ہی اعلیٰ ریاضت اور نفس کشی ہے۔ اس وقت ... [illegible]

برطانیہ کی کانوں میں اشوریوں کو آباد کیا جائیگا
مفت کرم داشتن کی ایک مثال

[illegible]

فوج اور دیہاتیوں میں جنگ ہوگئی
فریقین کے متعدد افراد مجروح

[illegible]

پولیس اور ڈاکوؤں میں جنگ
ایک پولیس افسر ہلاک۔ دو سپاہی زخمی

[illegible]

آٹھ ہزار میل کا سفر ۹۰ گھنٹے میں

[illegible]

ہوائی جہاز تباہ ہو گیا
تین مسافر اور ہوا باز ہلاک

[illegible]

راجندر بابو کانگریس کے صدر منتخب ہو گئے

[illegible]

نیشنلسٹ پارٹی کی صدارت سے استعفیٰ

[illegible]

ایک سرخ پوش لیڈر پر قتل کا مقدمہ
گورنر سرحد سے انصاف کی اپیل

[illegible]

اسمبلی کیلئے ایک ہندو عورت کی امیدواری

[illegible]

طوفان آب سے جاپان کا نقصان
پچاس کروڑ ین اور ہزاروں جانوں کا اتلاف

ٹوکیو ۹ ستمبر۔ سرکاری اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ جاپان میں تازہ طوفان سے زبردست تباہی ہوئی ہے۔ مالی نقصان کا اندازہ پچاس کروڑ ین کیا جاتا ہے۔ کئی ہزار جانیں تلف ہوئیں اور ہزاروں آدمی زخمی ہوئے۔ بہت سے لاپتہ ہیں صرف اوساکا ہی میں چار سو اکیس آدمی ہلاک اور ایک ہزار تین سو اکیاون مجروح ہوئے۔ اور ۳۱ آدمی لاپتہ ہیں۔

سوویٹ روس نے تقریباً ۰ ہزار پونڈ مرکزی جاپان کے طوفان زدہ اشخاص کی امداد کے لئے دئے ہیں۔

امدادی فنڈ اب ۰ ہزار پونڈ سے زائد ہو گیا ہے۔ ڈائٹ (جاپانی پارلیمنٹ) کا ایک مزید اجلاس طلب کیا گیا ہے جس میں اوساکا، کیوٹو اور کوبے وغیرہ طوفان زدہ شہروں کو از سر نو آباد کرنے کا پروگرام طے کیا جائے گا۔

فہرست ملازمان عدالت ہائے ریاست پٹیالہ
اکثریت کے باوجود مسلم حقوق کی پامالی

ذیل میں ملازمان عدالتہائے پٹیالہ کی فہرست درج کی جاتی ہے جس سے معلوم ہوگا کہ مسلمانوں کی اکثریت کے باوجود انکے حقوق کو کس طرح پامال کیا گیا ہے۔

نمبر	نام ملازم	نام محکمہ	عہدہ	نمبر	نام ملازم	نام محکمہ	عہدہ
۱	مکرجی	نظامت پٹیالہ	ناظم	۳۴	کرتار سنگھ	ایڈیشنل ناظم	چپراسی
۲	رام سرن داس	ایضاً	سررشتہ دار	۳۵	آسا رام	[illegible]	[illegible]

[illegible]

صوبہ سرحد میں شریعت کانفرنس کے انعقاد کی تیاریاں
کوہاٹ اور بنوں میں علماء سرحد کا کامیاب دورہ
مجالس استقبالیہ کی تشکیل اور ارکان کا انتخاب

مولانا محمد اسرائیل صاحب ناظم جمعیۃ علماء صوبہ سرحد و ارباب عبد الرحمٰن خان صدر مجلس استقبالیہ شریعت کانفرنس و مولانا محمد یونس صاحب ناظم جمعیۃ علماء یوسف زئی پشاور سے ۳ ستمبر کو کوہاٹ میں پیر حسن شاہ صاحب ایم۔ ایل۔ سی کے دولتکدہ پر جلوہ افروز ہوئے۔ موصوف نے بلدیہ کوہاٹ اور مضافات کے معززین کو بعد نماز مغرب دعوت دی۔ ... [illegible]

مقصد ظاہر کیا۔ حاضرین نے شریعت کانفرنس کے کامیاب بنانے میں ہر قسم کا وعدہ کیا اور حسب ذیل حضرات استقبالیہ کمیٹی کے ارکان منتخب ہوئے۔

صدر شیخ غلام سرور صاحب، نائب صدر مولانا غلام سرور صاحب، ... [illegible]

تخفیف اسلحہ کانفرنس کو ختم کر دیا جائے
جمعیۃ اقوام میں روسی وزیر کا پہلا بم

[illegible]

ڈیڑھ سو اشخاص کی گرفتاریاں

[illegible]

موجودہ اسمبلی کو توڑنے کا اعلان

[illegible]

کے قیام کا فیصلہ ہو گا تاعدہ کی رو سے کسی اسمبلی کو توڑنے سے تین مہینہ قبل اس کا اعلان ہو جانا چاہئے۔ موجودہ اسمبلی کی میعاد ۳۱ دسمبر کو ختم ہوتی ہے۔

برطانیہ میں دو ریل گاڑیوں کا تصادم

لندن ۹ ستمبر۔ آج ۵ شام کو، ... جنکشن پر ریلوے ٹرینوں کی ٹکر کا ایک خوفناک حادثہ پیش آیا جس میں ایک درجن اشخاص ہلاک اور چالیس مجروح ہوئے۔ دو کوچیں آپس میں ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں اور دو کوچیں پٹری سے اتر کر نیچے جا پڑیں۔

چین سے چاندی کی کثیر مقدار میں آمد

لندن ۹ ستمبر۔ ڈاک کے جہاز "رنپورہ" سے آج ٹلبری کی بندرگاہ پر چین سے بیس لاکھ پونڈ کی چاندی کا ذخیرہ آگیا ہے۔

چین سے آج تک اس قدر کثیر مقدار میں چاندی کبھی نہیں آئی تھی۔ اسی جہاز پر سونے کی بھی تیرہ ٹکیاں آئی ہیں۔

جمعیۃ مراد آباد کی مجلس منتظمہ کا اجلاس
یونٹی بورڈ کی حمایت کا اعلان

جمعیۃ علماء مراد آباد کی مجلس منتظمہ کے اجلاس منعقدہ ... جمادی الثانی مطابق ۷ ستمبر ۱۹۳۲ء کی منظور کردہ تجاویز حسب ذیل ہیں:

(۱) مجلس منتظمہ جمعیۃ علماء مراد آباد کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ جمعیۃ علماء ہند کی ... [illegible]

خاوند سے جدا رہنے کا نتیجہ
ایک سرحدی خاتون حوالات میں

[illegible]

محبوب عاشق کے قدموں پر

ڈھکے کی چوٹ

بچوں والو ہوشیار

بالجوان گھٹی

سفید بالوں کو دائمی سیاہ رنگت پر لانے والا بال سیاہ تیل

تبلیغی مرقع مفت

طلائے مفرح مفت

امساک کی گولیاں

Hariyaram Panchpota Bengal

دولانی [illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

Aljamiat. Ballimaran Delhi.

تارکاپتہ :- "الجمعیۃ دہلی"

يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ

الجمعیۃ دہلی سہ روزہ

مدیر مسئول :- ہلال احمد زبیری (بی-اے)   معاون :- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی - یوم سہ شنبہ ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۵۳ ہجری - مطابق ۹ اکتوبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۶

ہیں تفاوت

قرار اس کو ہے یاں جو ہے بے قرار
مری تشنہ کامی ہے اب تک وہی
ہزاروں تمنائیں میری مٹیں
سمجھتے ہیں گل کی ہنسی جس کو ہم
وہ رونا گیا آہ قدموں میں کیوں

بہار چمن ہے خزاں در کنار
رواں گرچہ آنکھوں سے ہے جوئبار
تمنا کا پھر بھی رہا میں شکار
ہے ذوق عنادل سے سینہ فگار
اٹھا بنکے جو سبزۂ مرغزار

بتا ہمصفیر! اس چمن میں کہیں
کوئی ایسا گل ہے جہاں ہو نہ خار

(جاذب - دہلوی)

معاصرین کے افکار و آراء

ہندی زبان کی ترویج

[illegible]

اچھائی ذہنیت کا علاج

[illegible]

یوپی کی یوروپین اسوسی ایشن کا فیصلہ

[illegible]

مسلمانوں کا وطن

[illegible]

دلچسپ حقائق و معلومات

[illegible]

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو بغور دیکھا تو اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہوگئی اور اس نے فیصلہ کر لیا کہ حقیقتاً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دینا اور آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے اور اس کے علاوہ جتنے مذاہب ہیں وہ سب باطل اور صراط مستقیم سے بھٹکا دینے والے ہیں۔ جب عیسائیوں کو اس کی خبر ہوئی تو تمام پادریوں نے مل کر اس لڑکی پر بے شمار مظالم ڈھائے اور اس قدر جاں گداز اور صبر آزما مصائب میں مبتلا کیا کہ دیکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہونے لگے مگر وہ لڑکی اسلام پر ثابت قدم رہی اور اس نے بالآخر تمام پادریوں کی ایک شاندار محفل میں اسلام کی حقانیت پر ایک بصیرت افروز مناظرہ کیا۔ فضیلت اسلام اور رد عیسائیت کے جس قدر دلائل ممکن تھے وہ تائید الٰہی سے اس لڑکی نے پادریوں کے مقابلہ میں اس خوش اسلوبی کے ساتھ پیش کئے کہ سامعین حیرت و استعجاب کے سمندر میں غرق ہو گئے اور پادریوں سے کوئی جواب بن نہ پڑا - اور وہ لڑکی ہمیشہ کے لئے اسلام ہی سے وابستہ ہو گئی - اس کا نام اربلا تھا اور اس کی پوری زندگی کے واقعات ایک کتاب میں تلمبند کر دیے گئے ہیں۔ اگر آپ کو اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت کا مطالعہ کرنا ہے اور عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت کے بے شمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہے اور آپ اس کتاب کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنا چاہتے ہیں تو فوراً طلب کیجئے۔ پہلا ایڈیشن قریب الختم ہے اگر دیر ہوئی تو دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ قیمت فی جلد ۱۲ [illegible] تبلیغی مقاصد کیلئے بیس بائیس سے زائد جلدوں کے خریدار کو [illegible] فی صدی کمیشن دیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ :- منیجر الجمعیۃ دہلی

Regd. No. L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 25   DELHI FRIDAY OCTOBER 5 1934   PRICE ONE ANNA

نورانی
قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا
قبول اسلام

[illegible]

منیجر الجمعیۃ دہلی

خالد لطیف گابا کی حمایت

بصدارت مولانا حکیم نور الدین صاحب صدر راعی ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں خالد لطیف صاحب گابا نو مسلم کی حمایت کی گئی اور [illegible]

رسالہ قرآنک ورلڈ کا اجراء

[illegible]

دعا ہو گی۔

مضامین وہی شائع کئے جائیں گے جو اس مقصد سے متعلق اور بلند پایہ ہوں۔

(منیجر قرآنک ورلڈ مجلس تحریک قرآن مجید حیدر آباد دکن)

کشمیر اسمبلی کے ممبروں کے لباس کے متعلق ہدایت

[illegible]

غریب مریضوں کی اہم خدمت

[illegible]

مدرسہ اسلامیہ کی اطلاع

[illegible]

ابوالکلام لائبریری اٹروی کا نقصان

[illegible]

"شان قرآن"

[illegible] رسالہ "القرآن" کا میں نے فصیح و سلیس اردو میں ترجمہ کیا ہے جو شان قرآن [illegible]

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات میں، کاغذ سفید ولایتی نارمہ ہے حنا شدہ ارغوانی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب [illegible] دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کمال تفسیر جو خلاصہ ہے نادر تفسیر [illegible] ابن جریر، در منثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، موضح القرآن، ضحاک، مسند حاکم، ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، مسند بزار، مسند امام احمد، اسباب شان نزول از جلال الدین سیوطی اور تمام کتب احادیث اور جمیع تمام احکام قرآن و مسائل، قصص تاریخ، حکایات ظاہری و باطنی اشارات غرضیکہ تفسیر کی جو مابہ الامتیاز خصوصیات ہو سکتی ہیں وہ سب اس کے حاشیہ پر موجود ہیں نیز اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے جس کے پانچ حصے ہیں اول حضرت آدم سے لیکر تمام پیغمبروں کی سوانح عمریاں اور ان کی تمام لڑائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپ کے خلاف انجام دی تفصیل درکار ہے وہ تمام مطولات ترتیب و رنج ہیں جو آپ کے اس زمانہ کے کافر بادشاہوں کے تمام رائے دعوت اسلام روانہ ہوئے تھے بعد میں خلفاء راشدین کے حالات ہیں حصہ دوم میں فضائل القرآن دا سرا رحصہ سوم میں خاندان نقشبندیہ قادریہ سہروردیہ اور چشتیہ کے بزرگوں کے مخفی اعمال قرآن و خواص جملہ سورتوں اور آیتوں اور پورے قرآن کے تعویذ ہیں اور تعبیر خواب اور ترکیب فالنامہ کے ساتھ درج ہیں پانچویں حصہ میں قرأت کا بیان اور فاعدے سائز ۲۰×۲۶ صفحات ۹۲۸ رعایتی ہدیہ مجلد چرمی [illegible] محصول ڈاک [illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

ڈیڑھ سو سال کے بعد
روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ

کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانح عمری شائع ہو گئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی-اے علیگ بریلوی جس میں

آنریبل سر سیتا رام صاحب پریسیڈنٹ یو-پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے

اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبدالواحد خاں صاحب ایم اے - مقیم لندن نے

مبلغ ایک ہزار روپے سے قدر دانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات سائز ۲۰×۲۶/۸ کاغذ چکنا، چمکدار - کتابت و طباعت دیدہ زیب ۹ دہاف ٹون کی چھپی ہوئی نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت تین روپے (سے)

المشتہر :- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی - علمی - اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ
مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپ کو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہو جائے گا۔

[illegible]

ملنے کا پتہ :- منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم
مع
خلاصۃ التفاسیر

[illegible]

ملنے کا پتہ :- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تقریر سیرت

اسلام میں صفات الٰہیہ کا تصور اور اسکی تفہیم کا طریقہ

الدنیا سجن المومن کی لطیف اور پر معنی تفسیر

ایک مومن کی زندگی احکام ربانی کے تابع ہے

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند)

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ذات سے بالکل ہی ناآشنا ہوں ان کو یہ سمجھانا کہ اللہ تعالیٰ ایک مجرم اور گنہگار کی توبہ پر کس قدر خوش ہوتا ہے یہ ایک ایسا مشکل مسئلہ تھا کہ منظمہ کے نو مسلموں کو اس کا سمجھانا آسان نہ تھا ... کوئی مجرم اپنے جرائم سے تائب ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے ...

الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر

...

حدیث شریف کے دوسرے معنی

حدیث مذکور کے عام طور سے دو معنی بیان کئے جاتے ہیں کہ دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے اور اس کا مطلب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اس عالم میں مومن کیلئے تکالیف اور مصائب ہیں اور اس دنیا میں کافروں کے لئے راحت و عیش ہے۔ لیکن ہے کہ اس حدیث کے یہی معنی ہوں اور کثرت ...

(باقی آئندہ)

اخبار الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی و مذہبیت کا ثبوت بہم پہنچایئے۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

عربوں کو اجنبی حکومتوں کے وعدوں پر کبھی یقین نہیں کرنا چاہئے

یمن اور حجاز کی صلح نے دشمنوں کو سراسیمہ بنا دیا ہے

ملک حبش میں اصلاح و تجدید کا پہلا قدم

جلالۃ الملک شاہ حبش کے زریں خیالات

ہیں ۔ آنکھیں نہایت روشن ہیں گویا فانوس ہیں جن میں روشنی ہے۔ جسم بہت ہی نحیف ہے۔ مگر ایک لمبی اور سیاہ ڈاڑھی نے چہرہ کو با وقار اور پر جبروت کا مظہر بنا دیا ہے۔ جس وقت ان کے چہرہ پر میری نظر پڑی تو میری آنکھوں میں ان تمام انقلابات کا نقشہ کھنچ گیا جن سے جلالۃ الملک کو سابق بادشاہ کے زمانہ میں گزرنا پڑا۔

سابق بادشاہ حبش اجنبی حکومتوں کا کھلونا بنے ہوئے تھے اور درباریوں کا عمل دخل اس قدر بڑھ گیا تھا کہ گویا عزل و نصب کے اختیارات ان ہی کو سپرد کردئے گئے تھے۔ غرض بہت سے حوادث اور انقلابات کے بعد موجودہ شاہ "ہیلا سیلاسی" زیب دہ اورنگ و سریر ہوئے۔

یمن اور حجاز کی جنگ پر تبصرہ

جس وقت امام یمن اور سلطان ابن سعود میں جنگ چھڑی ہوئی تھی اور وفد اسلام صنعاء میں صلح و رفاقت کی بات چیت کر رہا تھا ...

وزیر خارجہ حبش سے ملاقات

...

حبش میں اصلاحات

بعض اصلاحی تحریکات کا ذکر فرمانے کے بعد جلالۃ الملک نے فرمایا "ہم نے اپنے ملک میں مدارس اور شفاخانے قائم کئے ہیں اور علمی وفود یورپ روانہ کئے جا رہے ہیں۔ ہم نے ارادہ کر لیا ہے کہ زندگی کے تمام شعبوں میں اصلاح و تجدید کا کام مکمل کر کے چھوڑیں گے"۔ اس کے بعد مجھ کو عزت و احترام کے ساتھ رخصت کیا گیا۔

شاہ حبش کی عظمت

میں نے دیکھا کہ ایک شخص بلند تخت پر جلوہ فگن ہے اور گرد و پیش عمال حکومت سلیقہ کے ساتھ کھڑے ہیں۔ گو یا کسی حکم کے منتظر ہیں۔ شاہ حبش قطب الملاقات ...

شوق کن اے بلبل گلزار عشق
کان گل نواز گلستان می رسد

حضرت مفسر اعظم حکیم الامۃ مجدد الملۃ

مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب تھانوی دام ظلہم

کی مشہور و معروف یگانۂ روزگار تفسیر مسمّی بہ

مکمل بیان القرآن

کے (بعد نظر ثانی و اصلاح حضرت مؤلف دام ظلہم) طبع ہونیکی خوشخبری

اور قیمت میں بے حد رعایت

بعد ملاحظہ خود بھی خریدار ہوں

اور احباب کو بھی ترغیب خریداری دیں

ہندوستان کے مفسر اعظم قبلہ و کعبہ حکیم الامۃ حضرت مولانا تھانوی دام ظلہم کی یہ تفسیر نہایت مختصر مگر کافی و شافی عام شبہات کی دافع اور آیتوں اور سورتوں کے باہمی ارتباط میں بے نظیر ہونے کے علاوہ جس درجہ صحت و جودت مضامین والی ہے اور اپنی شان میں نرالی اور تمام جدید تفسیروں سے زیادہ قابل اعتماد ہے وہ تو چھبیس ستائیس سال سے برابر مقبول رہنے اور ہاتھوں ہاتھ شائع ہونے سے عالم اسلام کے مشاہدہ میں ہے۔

لیکن اب احقر کی درخواست پر از راہ شفقت حضرت اقدس دام ظلہم نے اس پر نظر ثانی فرمائی اور اہم مقامات کی شرح و توضیح راجح کی ترجیح کے ساتھ تمام تتمات و مقامات ...

مکمل بیان القرآن ...

مکمل بیان القرآن مفت حاصل کرنیکی تدبیر ...

محمد شبیر علی ۔ مالک اشرف المطابع تھانہ بھون ضلع مظفر نگر

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

سرمہ اول۔ آنکھوں کی خارش، سرخی، دھندھ، جالا، پھولا، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا، پرانے سے پرانے رو ہے کیلئے خصوصاً بید مفید ہے۔ اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ امراض کا ازالہ ہو جاتا ہے جن لوگوں کو کسی قسم کا مرض نہیں ہے وہ بھی اس کا استعمال کر کے اپنی آنکھوں کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ انشاء اللہ ان کی آنکھوں کو کسی قسم کا مرض لاحق نہ ہوگا۔ قیمت فی تولہ ...

سرمہ دوم۔ ...

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

مرآۃ المثنوی

مرتبہ

قاضی تلمذ حسین صاحب ایم ۔ اے

رکن دار الترجمہ، جامعہ عثمانیہ

مثنوی شریف کا یہ وہ جامع و بے نظیر خلاصہ ہے جس سے مثنوی شریف کی تمام پیچیدگیاں رفع ہو گئی ہیں، کتاب کی کیفیت اور نمونے کے صفحات کا ایک رسالہ مرتب ہو گیا ہے، براہ مہربانی اپنے پتہ سے مطلع فرمایئے کہ بلا قیمت رسالہ خدمت کیا جائے۔

ملنے کا پتہ

دائرۃ الادب، چمدر گوڑہ، حیدرآباد دکن

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

اسپین میں یوسف بن تاشفین کی آمد

زلاقہ کے میدان میں شاہ الفانسو کی ہزیمت

طلیطلہ میں مسلمانوں کو جبراً عیسائی بنانے کا حکم

گزشتہ اشاعت میں لکھا جا چکا ہے کہ اشبیلیہ کے بادشاہ المعتمد نے عیسائی بادشاہ الفانسو کے کارندے یہودی کو اس کی گستاخی کے جرم میں قتل کرا دیا اور اس کے ساتھیوں کو قید کر لیا۔ آج آگے ملاحظہ فرمایئے۔

افریقہ سے یوسف ابن تاشفین کی آمد

جس وقت اس واقعہ کی اطلاع الفانسو کو ہوئی تو اس نے اپنے ملازموں کی رہائی کی درخواست کی۔ المعتمد نے ان سب کو چھوڑ دیا ...

بنی عباد سے خوش تھی (یوسف بن تاشفین بنی عباد سے تھا) معتمد نے ناامیدی و یاس کی حالت میں عیسائیوں سے مدد طلب کی۔ یوسف کو جب اس کی خبر ہوئی تو اس نے اشبیلیہ میں عیسائیوں کے داخل ہونے سے قبل ہی آگے بڑھ کر عیسائیوں کا مقابلہ کیا اور ان کو شکست دیکر منتشر کر دیا۔

اشبیلیہ پر یوسف کا قبضہ

معتمد کے دوسرے بیٹے الرشید نے جب اپنے باپ کو یہ خبر پہونچائی کہ یوسف کی فوج نے شہر کے ایک حصہ پر قبضہ کر لیا ہے تو معتمد بہت پریشان ہوا اور چونکہ وہ ایک صحیح النسب عرب تھا اس لئے دریائے شجاعت و شہامت نے جوش مارا اور جس دروازہ سے یوسف بن تاشفین کی فوج داخل ہوئی تھی شمشیر کف آیا اور یکہ و تنہا دشمن کی فوج پر جا پڑا ...

عیسائیوں کی شکست اور الفانسو کا فرار

...

طلیطلہ پر الفانسو کا تسلط

...

مسلمانوں کو جبراً عیسائی بنانے کا حکم

...

نیت بدل گئی

...

عیسائیوں سے استمداد

...

سگریٹ نوشی کے تباہ کن نتائج

...

افسانہ

بہار و خزاں

سعیدہ وہی جو ٹھوکر کھانیکے بعد سنبھل جائے

شادی کے سلسلہ میں گفتگو

روح کے بیماروں کو قرآنی ہدایت کا نسخہ

(۲۴)

گفتگو یہیں تک ہونے پائی تھی کہ یہاں اختر بھی کوٹ پتلون میں لدے ہوئے آ وارد ہوئے۔ اور مولانا عبد السلام کو دیکھ کر اس کا چہرہ فق ہو گیا۔ والدہ کو روتا ہوا دیکھ کر وہ سارا قصہ سمجھ گیا۔ والدہ صاحبہ اختر کو دیکھ کر اور زیادہ رونے لگیں اور اختر کو کمرہ کے قریب ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ والدہ نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔

کس طرح پورے کئے جائیں گے؟

والدہ ۔ بس جب اختر نے زبان سے کہہ دیا تو انشاء اللہ کام ہو جائے گا اور کچھ نہیں تو ایک آدھ مکان فروخت کر دیا جائے گا۔

مولانا ۔ گویا بہت سے مکانات باقی رہ گئے ہیں کہ ان میں سے ایک آدھ فروخت کر دیا جائے گا۔ ذرا اختر سے یہ تو دریافت کرو کہ اس وقت جائداد کی حالت کیا ہے اور کتنے مکانات باقی رہ گئے ہیں جن کو فروخت کرنے کی نوبت آ رہی ہے۔

والدہ ۔ اختر نے جب زبان سے اقرار کیا تو سمجھو کہ کام بھی پورا ہو گیا ہے اس سے کیا غرض کہ وہ کہاں سے اخراجات پورے کریں گے۔

مولانا ۔ اب تک تو یہ کسی مشورہ پر عمل نہیں کیا گیا جس کا نتیجہ آنکھوں کے سامنے ہے لیکن اب پھر ایک مشورہ دیتا ہوں اگر قبول کرو تو عرض کروں۔

...

ایڈن کالج دریا گنج دہلی

۱۔ جماعت ششم کے طلباء مسول ماہ میں اور جماعت ہشتم کے ... امتحان اسکول میٹرک یا سینیئر کیمبرج شرطیہ پاس کر سکتے ہیں۔

۲۔ سینیئر کیمبرج پاس شدہ ...

۳۔ انٹرنس میٹرک ہائی اسکول یا سینیئر کیمبرج پاس شدہ ایک ہی سال میں ...

۴۔ آئی ۔ سی ۔ ایس اور منشی فاضل ...

۵۔ میٹرک پاس شدہ ایک سال میں بی ۔ اے (امریکہ) پاس کر سکتے ہیں ...

پرنسپل

سچا ہمدم و رہبر ۔ بے دام

پاک صاف خیالات پیدا کر کے جسمانی و روحانی صحت حاصل کرنے کے لئے دنیا میں سچی خوشی دستیاب کرنے کیلئے آپ آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب کام شاستر اکل مفت منگالیں۔

وید شاستری ۔ جام نگر ۔ کاٹھیاواڑ

بہترین تمباکو خوردنی

زردہ و قوام کرمی

احمد حسین و دلدار حسین تاجر تمباکو خوردنی لکھنؤ

تلی کے مریضوں کیلئے تندرستی کا پیغام

تلی کی تمام شکایات کیلئے یہ دوا بہت سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہے ... ذوبانی ...

خوبی یہ کہ مقدار خوراک بہت کم

اور فائدے حد سے زیادہ!

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

معجون مقوی معدہ

ان اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ہے جن کا نظام ہضم جوانی کی غلط کاریوں سے خراب ہو چکا ہو ... ہمدرد معجون مقوی معدہ ...

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تقریر سیرت

اسلام میں صفات الٰہیہ کا تصور اور اسکی تفہیم کا طریقہ

الدنیا سجن المؤمن کی لطیف اور پُر معنی تفسیر

ایک مومن کی زندگی احکام ربانی کے تابع ہے

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند)

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ذات سے بالکل ہی ناآشنا ہوں ان کو یہ سمجھانا کہ اللہ تعالیٰ ایک مجرم اور گنہگار کی توبہ پر کس قدر خوش ہوتا ہے یہ ایک ایسا مشکل مسئلہ تھا کہ منفعت کے تو مسلموں کو اس کا سمجھانا آسان نہ تھا۔ یہ امر کہ جب کوئی مجرم اپنے جرائم سے تائب ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور کس قدر...

...عام طور سے مسلمانوں پر تنگی اور کفار پر آسانی ہوگی۔ یہ مطلب نہیں کہ کسی کافر کو تکلیف ہی نہیں ہوگی یا کسی مسلمان کو عیش ہی نصیب نہیں ہوگا بلکہ عام عورت کفار کے ساتھ آسانی کا اور مسلمانوں کے ساتھ سختی کا برتاؤ کیا جائے گا...

الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر

ایک شبہ کا ازالہ

حدیث شریف کے دوسرے معنی

(باقی آئندہ)

عربوں کو اجنبی حکومتوں کے وعدوں پر کبھی یقین نہیں کرنا چاہئے

یمن اور حجاز کی صلح نے دشمنوں کو سراسیمہ بنا دیا ہے

ملک حبش میں اصلاح و تجدید کا پہلا قدم

جلالۃ الملک شاہ حبش کے زریں خیالات

جس وقت امام یمن اور سلطان ابن سعود میں جنگ چھڑی ہوئی تھی اور وفد اسلام صلح کی ورخواستوں کی بات چیت کر رہا تھا اس وقت عرب کے ایک فاضل جلیل محمود خیر الدین طیبی جلالۃ الامام یحییٰ سے ملنے اور بچی تانا کے لئے صنعا پہنچے ہوئے تھے...

ہیں۔ آنکھیں نہایت روشن ہیں گویا فانوس میں شمعیں روشن ہیں۔ جسم بہت ہی نحیف ہے۔ مگر ایک لمبی اور سیاہ ڈاڑھی نے چہرہ کو باوقار اور جبروت کا مظہر بنا دیا ہے۔ جس وقت ان کے چہرہ پر میری نظر پڑی تو میری آنکھوں میں ان تمام انقلابات کا نقشہ کھنچ گیا جن سے جلالۃ الملک کو سابق بادشاہ کے زمانہ میں گزرنا پڑا۔

سابق بادشاہ حبش اجنبی حکومتوں کا کھلونا تھے اور باوریوں کا عمل دخل اس قدر ہو گیا تھا کہ گویا عزل و نصب کے اختیارات ان ہی کو سپرد کر دئے گئے تھے۔ غرض بہت سے حوادث اور انقلابات کے بعد موجودہ شاہ "ہیلا سیلاسی" زیب دہ اورنگ و سریر ہوئے۔

یمن اور حجاز کی جنگ پر تبصرہ

وزیر خارجہ حبش سے ملاقات

حبش میں اصلاحات

شاہ حبش کی عظمت

شوقی کن اے بلبل گلزار عشق
کال گل نوا زگلستان می رسد

حضرت مفسر اعظم حکیم الامت مجدد ملت
مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب تھانوی دام ظلہم
کی مشہور و معروف یگانۂ روزگار تفسیر مسمّی بہ

مکمل بیان القرآن

کے (بعد نظر ثانی و اصلاح حضرت مؤلف دام ظلہم) طبع ہونے کی خوشخبری
اور قیمت میں بے حد رعایت

بعد ملاحظہ خود بھی خریداریوں
اور احباب کو بھی ترغیب خریداری دیں

مکمل بیان القرآن ...

مکمل بیان القرآن مفت حاصل کرنیکی تدبیر ...

المشتہر
محمد شبیر علی۔ مالک اشرف المطابع تھانہ بھون ضلع مظفر نگر

سرمہ نور افزا

(مولانا نور الدین بہاری) معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

مراۃ المثنوی
مرتبہ
قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے

دائرۃ المعارف حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن

(مخبر جمعیۃ دہلی)

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

اسپین میں یوسف بن تاشفین کی آمد

زلاقہ کے میدان میں شاہ الفانسو کی ہزیمت

طلیطلہ میں مسلمانوں کو جبراً عیسائی بنانے کا حکم

گزشتہ اشاعت میں لکھا جا چکا ہے کہ اشبیلیہ کے بادشاہ المعتمد نے عیسائی بادشاہ الفانسو کے کارندے یہودی کو اس کی گستاخی کے جرم میں قتل کرا دیا اور اس کے ساتھیوں کو قید کر لیا۔ آج آگے ملاحظہ فرمایئے۔

افریقہ سے یوسف بن تاشفین کی آمد

جس وقت اس واقعہ کی اطلاع الفانسو کو ہوئی تو اس نے اپنے ملازموں کی...

بنی عباد سے خوش تھی (یوسف بن تاشفین بنی عباد سے تھا) معتمد نے ناامیدی و یاس کی حالت میں عیسائیوں سے مدد طلب کی۔ یوسف کو جب اس کی خبر ہوئی تو اس نے اشبیلیہ میں عیسائیوں کے داخل ہونے سے قبل ہی آگے بڑھ کر عیسائیوں کا مقابلہ کیا اور ان کو شکست دیکر منتشر کر دیا۔

اشبیلیہ پر یوسف کا قبضہ

معتمد کے دوسرے بیٹے الرشید نے جب اپنے باپ کو یہ خبر پہنچائی کہ یوسف کی فوج نے شہر کے ایک حصہ پر قبضہ کر لیا ہے تو معتمد بہت پریشان ہوا...

طلیطلہ پر الفانسو کا قبضہ

مسلمانوں کو جبراً عیسائی بنانے کا حکم

عیسائیوں کی شکست اور الفانسو کا فرار

نیت بدل گئی

عیسائیوں سے استمداد!

سگریٹ نوشی کے تباہ کن نتائج

امریکہ کی ہیلتھ... کہ امریکہ کی آتش زدگی میں ساٹھ فی صدی سگریٹ کو دخل ہے... دنیا میں آتش زدگی کا سب سے بڑا سبب سگریٹ ہی ہے۔

افسانہ

بہار و خزاں

سعیدہ وہی جو ٹھوکر کھانیکے بعد سنبھل جائے

شادی کے سلسلہ میں گفتگو

روح کے بیماروں کو قرآنی ہدایت کا نسخہ

(۲۴)

گفتگو یہیں تک ہونے پائی تھی کہ یہاں اختری کوٹ پتلون میں ملبوس ہوئے آوارد ہوئے۔ ادھر مولانا عبد السلام کو دیکھ کر اس کا چہرہ فق ہو گیا...

کس طرح پورے کئے جائیں گے؟

والدہ:- بس جب اختر نے زبان سے کہہ دیا تو انشاء اللہ کام ہو جائے گا اور کچھ نہیں تو ایک آدھ مکان فروخت کر دیا جائے گا۔

مولانا:- گویا بہت سے مکانات باقی رہ گئے ہیں کہ ان میں سے ایک آدھ فروخت کر دیا جائے گا۔ ذرا اختر سے یہ تو دریافت کرو کہ اس وقت جائداد کی حالت کیا ہے اور کتنے مکانات باقی رہ گئے ہیں جن کو فروخت کرنے کی تجویزیں کی جا رہی ہیں۔

ایڈن کالج دریا گنج دہلی

پرنسپل

سچا ہمدم و رہبر۔ بے دام
پاک صاف خیالات پیدا کر کے جسمانی و روحانی صحت حاصل کرنیکے لئے دنیا میں سچی خوشی دستیاب کرنے کیلئے۔ آپ آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب کام شاستر بالکل مفت منگوا لیں۔
وید شاستری۔ جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

بہترین تمباکو خوردنی
زردہ و قوام گولی
احمد حسین دلدار حسین تاجر تمباکو خوردنی لکھنؤ

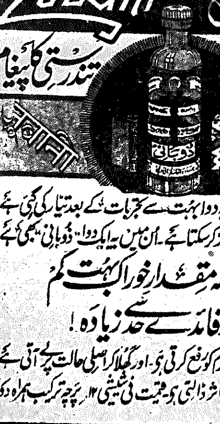
Zubani
ذوبانی
تلی کے مریضوں کیلئے تندرستی کا پیغام
تلی کی تمام شکایات کیلئے یہ دوا بہت سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہے۔
خوبی یہ کہ مقدار خوراک بہت کم اور فائدے حد سے زیادہ!
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

MAJUN-I MOQUWWI-I MAIDA
معجون مقوی معدہ
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

مولانا شفیع داؤدی کا پہلا انتخابی جلسہ
بغیر کسی نتیجہ کے ختم ہوگیا
مسلمانانِ مظفر کی طرف سے شدید مخالفت

مظفر پور ۷ر اکتوبر۔ مولوی محمد عثمان صاحب مظفر پور سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ گذشتہ شب اسمبلی کیلئے مولوی شفیع داؤدی کی امیدواری کا اعلان کرنے کی غرض سے ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس سے مسلمانوں کی بہت بڑی اکثریت نے کسی قسم کی دلچسپی کا اظہار نہیں کیا جو لوگ جلسہ میں موجود تھے ان کی خواہش تھی کہ جلسہ کی صدارت وارث نواب صاحب بیرسٹر فرمائیں مگر مولوی شفیع داؤدی کے بعض دوستوں نے جو جلسہ کے داعیان میں شامل تھے ان کے ایک قریبی رشتہ دار مولوی نذیر احمد کو صدر بنادیا اور اسی پر اصرار کیا۔ وہ اپنے ہی آدمی کو صدارت کا منصب دیں گے۔

سب سے پہلے مولوی شفیع داؤدی صاحب نے تقریر کی اور تمام وقت اپنی صفائی میں گذار دیا۔ عام لوگوں کی زبردست خواہش تھی کہ اس جلسہ میں دوسری پارٹی کے نقطۂ نظر کی بھی وضاحت ہونی چاہیے مگر شفیع داؤدی صاحب کی طول کلامی نے اس کا موقع نہیں دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آدھے سے زیادہ لوگ غیر مطمئن ہوکر اور جلسہ سے اٹھ کر چلے گئے اور باقی لوگ داؤدی صاحب کی اس حرکت پر سخت کبیدہ خاطر ہوئے کہ انہوں نے دربھنگہ اور مظفر پور کا سوال پیدا کردیا جو لوگ جلسہ میں باقی رہ گئے تھے انہوں نے دوسری پارٹی کے خیالات سننے کے لئے تقریر کو ختم کرنے کی خواہش ظاہر کی کیونکہ وہ لوگ مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب اور مولوی عبدالحمید صاحب وکیل، مولانا شفیع داؤدی کے مدمقابل کی تقاریر سننے کے بے حد مشتاق تھے اس پر صدر جلسہ کچھ نیم راضی سے ہوگئے تھے لیکن شفیع داؤدی صاحب کے دوسرے دوستوں نے اس کو منظور نہیں کیا۔ اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ جن لوگوں نے جلسہ کے اعلان پر دستخط کئے تھے وہ جلسہ کے خفیہ مقاصد سے آگاہ ہوکر جلسہ میں شریک نہیں ہوئے اور بعض دستخط کنندگان نے اپنے دستخط واپس لے لئے۔ آخرکار جلسہ بغیر کسی نتیجہ کے برخاست ہوگیا اور شفیع داؤدی صاحب بے نیل و مرام واپس ہوئے۔

بحری طوفان نے ہند چین کے ساحل کو بالکل برباد کر دیا
برطانی جہاز خشکی پر چڑھ گیا۔ ۶۰ اشخاص ہلاک ہوگئے
ہانگ کانگ میں سخت ہنگامہ

سائگون ۶ر اکتوبر۔ بحری طوفان نے انڈو چائنا کے ساحل کو بالکل توڑ ڈالا ہے۔ جس سے ساٹھ (۶۰) اشخاص ہلاک ہوگئے۔ دوسرے طوفان نے ٹون کن کے شمالی مشرقی ساحل کو نقصان پہونچایا ہے۔ بہت سی کشتیاں غرق ہوگئی ہیں۔ سڑکیں خراب ہونے کے ساتھ بند ہوگئی ہیں اور مال و اسباب کا کثیر نقصان ہوا ہے۔

ہانگ کانگ ۶ر اکتوبر۔ ایک برطانوی جہاز ٹی آف کیمبرج جس کا وزن ۰۰۰ ٹن ہے طوفان سے بے بس ہوکر مقام ٹمول میں خشکی پر چڑھ گیا۔ طوفان کے باعث جہاز کو سخت خطرہ لاحق ہے۔ ایک دوسرے جہاز کو امداد کی غرض سے روانہ کر دیا گیا ہے۔

اسی کے ساتھ ہانگ کانگ میں امریکن جہاز پریذیڈنٹ گرانٹ کے ملازمین میں آدھی رات کو سخت ہنگامہ بپا ہوگیا۔ ایک پارٹی نے دوسری پارٹی کے افراد پر جو ایک ریسٹورینٹ میں بیٹھے ہوئے تھے حملہ کر دیا اور شور بلند کیا کہ ہڑتال ختم کرنے والوں کو مارڈالو۔ دوکان کے سامنے دونوں پارٹیوں میں سخت جنگ ہوئی۔ یہاں ۲۰ یورپین اور ۲۰ ہندوستانی پولیس نے فسادیوں کو لاٹھی چارج کرکے منتشر کر دیا۔ ایک فریق کے چار آدمی سخت زخمی ہوئے ہیں اور پولیس نے متعدد اشخاص کو گرفتار کر لیا ہے۔

یوپی میں مولانا شوکت علی کا دورہ
یونٹی بورڈ کے اغراض و مقاصد کی تشریح

[illegible]

میں بنگال ہی میں آباد ہو جاؤں گا
خان عبد الغفار خاں کا ارادہ

[illegible]

دار الحکومت

قرول باغ پر پانچ لاکھ روپیہ صرف کیا جائیگا

[illegible]

سر اقبال بھی بولے
حالات کی ناسازگاری کا شکوہ

[illegible]

جاپان ہندوستانی روئی زیادہ خریدیگا

[illegible]

گاندھی جی اور پنڈت مالویہ پر فرقہ داری
گروہ چاہیں تو صلح کر سکتے ہیں

[illegible]

غازی عبد القیوم کی درخواست مسترد

[illegible]

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

[illegible]

سونے کی کان میں تین مزدور ہلاک

[illegible]

کشمیر کی پہلی اسمبلی کا پہلا اجلاس

[illegible]

تمام ہندو ملزمان بری کر دئے گئے

[illegible]

تحریک پاکستان اور حکومت

[illegible]

مدراس میں گداگری کے انسداد کی تجویز

[illegible]

پٹھان کے مکان پر مسلح ڈاکہ

[illegible]

امریکہ کی طرف سے جاپانی الٹی میٹم کا جواب

[illegible]

نمکورام کی یادگار قائم کرنے کی تجویز
کراچی میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

[illegible]

تین نظر بندوں کی بھوک ہڑتال

[illegible]

جنگل میں ڈاکوؤں پر پولیس کا چھاپہ

[illegible]

تین ماہ میں ۱۷ جہازات تباہ ہوئے

[illegible]

مسٹر جناح بھی اسمبلی کیلئے کھڑے ہونگے

[illegible]

ہندوستان کیلئے حکومت خود اختیاری کی مخالفت

[illegible]

چار ہزار اشخاص نے منڈی کو لوٹ لیا

[illegible]

وزیر اعظم برطانیہ کی واپسی

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم سہ شنبہ ۲۹ر جمادی الثانی ۱۳۵۲ھ ہجری

مولانا شفیع داؤدی کا اضطراب
مباہلہ کے لئے کھلا چیلنج

انتخابات کے طریقہ میں اگر کوئی خوبی ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ ایک مدت معینہ کے بعد خواہ وہ تین سال کی مدت ہو یا پانچ سال کی ہر حلقہ کے رکن مجلس مقننہ کو ان عوام الناس کے سامنے جوابدہ ہونا پڑتا ہے جن کے نام پر وہ اس [illegible]

جبکہ انتخابات کی مہم پیش ہے وہ نہایت اضطراب و بے چینی کے ساتھ کروٹیں بدل رہے ہیں اور رائے دہندوں کو مرعوب کرنے اور ایک مرتبہ پھر اپنے حق میں ووٹ حاصل کر لینے کے لئے ایسے طریقوں پر اتر آئے ہیں جو کسی طرح بھی مستحسن و پسندیدہ نہیں ہو سکتے۔

تازہ اعلان

[illegible]

جمہور کا حق احتساب

[illegible]

صوبہ بہار کی بیداری

[illegible]

الزامات کا تجزیہ

[illegible]

غلطی اور غلطی پر اصرار

[illegible]

[illegible] دار الحکومت دہلی ہی کا ہے جو اپنے۔ اسمبلی کا ایوان مسٹر ناول کا طرز انگ مرحوم حکیم محمد جمیل خاں کا دولت کدہ، گورنمنٹ آف انڈیا کے دفاتر سب کچھ دہلی ہی میں واقع ہیں۔ ان کے در و دیوار پر ایک ایک رقت منقش ہے اور زبان حال سے منقش رہے گا جب تک کہ یہی در و دیوار پکار پکار کر یہ شہادت نہ دے لیں گے کہ ترہٹ ڈویژن کے نمائندہ سے مولانا شفیع داؤدی نے کیا کیا اور کہاں نہیں کیا۔ دہلی کی جامع مسجد میں دس ہزار مسلمانوں کا مجمع خود یہ فیصلہ کرے گا

کہ جو کچھ الزامات مولانا شفیع داؤدی پر لگائے گئے ہیں وہ صحیح ہیں یا نہیں۔ رہا اس مباہلہ کا معاملہ جس کا چیلنج مولانا شفیع داؤدی صاحب نے دیا ہے سو اس کے متعلق خود صوبہ بہار کے علماء کرام ہی مولانا شفیع داؤدی صاحب کو مناسب جواب دیں گے اور اگر ضرورت ہوئی تو ہم بھی اس کے متعلق مزید اظہار خیال کریں گے۔ مولانا شفیع داؤدی صاحب کو یقین رکھنا چاہیے کہ ان کا ہر ایک چیلنج منظور ہے۔

شذرات

اشتعال انگیز حملے

ہندوستان سے زیادہ بدنصیب ملک بھی شاید کوئی نہ ہوگا کہ یہاں کے باشندے غلامی کے المناک عذاب میں مبتلا ہونے کے باوجود آپس میں کامل اتحاد و رواداری کا سلوک نہیں کر سکتے اور اس قسم کے واقعات آئے دن رونما ہوتے رہتے ہیں جن سے ہندوستان کی سب سے بڑی دو قوموں میں باہمی مغائرت و منافرت کے جذبات ترقی کرتے ہیں اور ان سے نہایت خطرناک نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کے احساسات اپنے آقا و مولا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس کے متعلق جو کچھ ہیں وہ ہندوستان تو ہندوستان تمام دنیا کے کسی ملک کے باشندوں سے پوشیدہ نہیں ہیں مسلمانوں نے اسلام پر ہر قسم کے اعتراضات کو نہایت ٹھنڈے دل سے برداشت کیا ہے اور وہ ہر اعتراض کا جواب دینے کے لئے ہر وقت آمادہ [illegible]

واقفیت رکھنے کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] کا سوال ہو تو اس ظاہر ہے کہ سوائے مذمت کے اور کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ضرورت اس کی ہے کہ اس قسم کی خطرناک دلآزاری اور اشتعال انگیزی کے خلاف پوری طرح رائے عامہ پیدا ہو اور حکومت بھی اپنے قانون کو کافی سخت بنائے تاکہ ان حرکات کا اعادہ ہی نہ ہو سکے اور ان کے جو خطرناک نتائج برآمد ہوتے ہیں وہ بھی ناممکن ہو جائیں۔

ڈاکٹر انصاری کی مراجعت

پٹنہ میں جب آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے داخلۂ کونسل کے متعلق مختتم فیصلہ کیا ہے اور انتخابات کے کام کو براہ راست اپنے ہاتھ میں لے کر ایک مرکزی پارلیمنٹری [illegible]

حوادث و احکام

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible]

بحری طوفان نے ہند چین کے ساحل کو بالکل برباد کر دیا
برطانی جہاز خشکی پر چڑھ گیا - ۶۰ اشخاص ہلاک ہوگئے
ہانگ کانگ میں سخت ہنگامہ

سائگون ۶ راکتوبر - بحری طوفان نے انڈوچائنا کے ساحل کو بالکل توڑ ڈالا ہے۔ جس سے ساٹھ (۶۰) اشخاص ہلاک ہوگئے۔ دوسرے طوفان نے ٹون کن کے شمالی مشرقی ساحل کو نقصان پہونچایا ہے۔ بہت سی کشتیاں غرق ہوگئی ہیں۔ سڑکیں خراب ہونے کے ساتھ بند ہوگئی ہیں اور مال و اسباب کا کثیر نقصان ہوا ہے۔

ہانگ کانگ ۶ راکتوبر - ایک برطانوی جہاز سٹی آف کیمبرج جس کا وزن ... ٹن ہے طوفان سے بے بس ہو کر مقام شول میں خشکی پر چڑھ گیا۔ طوفان کے باعث جہاز کو سخت خطرہ لاحق ہے۔ ایک دوسرے جہاز کو امداد کی غرض سے روانہ کر دیا گیا ہے۔

اسی کے ساتھ ہانگ کانگ میں امریکن جہاز پریزیڈنٹ گرانٹ کے ملازمین میں آدھی رات کو سخت ہنگامہ بپا ہو گیا۔ ایک پارٹی نے دوسری پارٹی کے ممبر جو ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھا ہوا تھا حملہ کر دیا اور شور بلند کیا کہ ہڑتال ختم کرنے والوں کو مار ڈالو۔ دوکان کے سامنے دونوں پارٹیوں میں سخت جنگ ہوئی۔ جس میں ... ہندوستانی پولیس نے فسادیوں کو لاٹھی چارج کر کے منتشر کر دیا۔ ایک فریق کے چار آدمی سخت زخمی ہوئے ہیں اور پولیس نے متعدد اشخاص کو گرفتار کر لیا ہے۔

مولانا شفیع داؤدی کا پہلا انتخابی جلسہ
بغیر کسی نتیجہ کے ختم ہوگیا
مسلمانان مظفر کی طرف سے شدید مخالفت

مظفر پور ۴ راکتوبر - مولوی محمد عثمان صاحب مظفر پور سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ گذشتہ شب اسمبلی کیلئے مولوی شفیع داؤدی کی امیدواری کا اعلان کرنے کی غرض سے ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس سے مسلمانوں کی بہت بڑی اکثریت نے کسی قسم کی دلچسپی کا اظہار نہیں کیا جو لوگ جلسہ میں موجود تھے ان کی خواہش تھی کہ جلسہ کی صدارت وارث نواب صاحب بیرسٹر فرمائیں مگر مولوی شفیع داؤدی کے بلکض دوستوں نے جو جلسہ کے داعیان میں شامل تھے ان کے ایک قریبی رشتہ دار مولوی نذیر احمد کو صدر بنا دیا اور اس پر اصرار کیا کہ وہ اپنے ہی آدمی کو صدارت کا منصب دیں گے۔

سب سے پہلے مولوی شفیع داؤدی صاحب نے تقریر کی اور تمام وقت اپنی صفائی میں گذار دیا۔ عام لوگوں کی زبردست خواہش تھی کہ اس جلسہ میں دوسری پارٹی کے نقطہ نظر کی بھی وضاحت ہونی چاہیے مگر شفیع داؤدی صاحب کی طول کلامی نے اس کا موقع نہیں دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آدھے سے زیادہ لوگ غیر مطمئن ہو کر اور جلسہ سے اٹھ کر چلے گئے اور باقی لوگ داؤدی صاحب کی اس حرکت پر سخت کبیدہ خاطر ہوئے کہ انہوں نے دربھنگہ اور مظفر پور کا سوال پیدا کر دیا جو لوگ جلسہ میں باقی رہ گئے تھے انہوں نے دوسری پارٹی کے خیالات سننے کے لئے تقریر کو ختم کرنے کی خواہش ظاہر کی کیونکہ وہ لوگ مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب اور مولوی عبدالحمید صاحب وکیل، مولانا شفیع داؤدی کے مقابل کی تقاریر سننے کے بے حد مشتاق تھے اس پر صدر جلسہ کچھ نیم راضی سے ہو گئے تھے لیکن شفیع داؤدی صاحب کے دوسرے دوستوں نے اس کو منظور نہیں کیا۔ اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ جن لوگوں نے جلسہ کے اعلان پر دستخط کئے تھے وہ جلسہ کے خفیہ مقاصد سے آگاہ ہو کر جلسہ میں شریک نہیں ہوئے اور بعض دستخط کنندگان نے اپنے دستخط واپس لے لئے۔ آخر کار جلسہ بغیر کسی نتیجہ کے برخاست ہو گیا اور شفیع داؤدی صاحب بے نیل و مرام واپس ہوئے۔

یو-پی میں مولانا شوکت علی کا دورہ
یونٹی بورڈ کے اغراض و مقاصد کی تشریح

میں نگال ہی میں آباد ہو جاؤنگا
خان عبدالغفار خاں کا ارادہ

جاپان ہندوستانی روئی زیادہ خریدیگا

غازی عبدالقیوم کی درخواست مسترد

کشمیر کی پہلی اسمبلی کا پہلا اجلاس

تحریک پاکستان اور حکومت

امریکہ کی طرف سے جاپانی الٹی میٹم کا جواب

تین ماہ میں ۱۷ جہازات تباہ ہوئے

وزیراعظم برطانیہ کی واپسی

گاندھی جی اور پنڈت مالویہ پر ذمہ داری
اگر وہ چاہیں تو صلح کرا سکتے ہیں

مدراس میں گداگری کے انسداد کی تجویز

تین نظر بندوں کی بھوک ہڑتال

جنگل میں ڈاکوؤں اور پولیس کا مقابلہ

چار ہزار اشخاص نے منڈی کو لوٹ لیا

سر اقبال بھی بولے
حالات کی ناسازگاری کا شکوہ

سونے کی کان میں تین مزدور ہلاک

تمام ہندو ملزمان بری کر دیئے گئے

پٹھان کے مکان پر مسلح ڈاکہ

ہندوستان کیلئے حکومت خود اختیاری کی مخالفت

دار الحکومت

قرول باغ پر پانچ لاکھ روپیہ صرف کیا جائیگا

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

نحضور رام کی یادگار قائم کرنیکی تجویز
کراچی میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

مسٹر جناح بھی اسمبلی کیلئے کھڑے ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۲۹ رجمادی الثانی ۱۳۵۳ ہجری

مولانا شفیع داؤدی کا اضطراب
مباہلہ کے لئے کھلا چیلنج

انتخابات کے طریقہ میں اگر کوئی خوبی ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ ایک مدت معینہ کے بعد خواہ وہ تین سال کی مدت ہو یا پانچ سال کی ہر حلقہ کے رکن مجلس مقننہ کو ان عوام الناس کے سامنے جوابدہ ہونا پڑتا ہے جن کے نام پر وہ اس ...

جبکہ انتخابات کا موسم پیش ہے وہ نہایت اضطراب و بے چینی کے ساتھ کروٹیں بدل رہے ہیں اور رائے دہندوں کو مرعوب کرنے اور ایک مرتبہ پھر اپنے حق میں ووٹ حاصل کر لینے کے لئے ایسے طریقوں پر اتر آئے ہیں جو کسی طرح ...

تازہ اعلان

جمہور کا حق احتساب

صوبہ بہار کی بیداری

غلطی اور غلطی پر اصرار

الزامات کا تجزیہ

دہلی کی جامع مسجد میں

دار الحکومت دہلی ہی نہیں ہوا ہے۔ اسمبلی کا ایوان، مسٹر ماول کا ڈرائنگ روم حکیم محمد جمیل خاں کا دولت کدہ، گورنمنٹ آف انڈیا کے دفاتر سب کچھ دہلی میں ہی واقع ہیں۔ ان کے در و دیوار پر ایک ایک حرف منقوش ہے اور نیا مت تک منقوش رہے گا جیسے تک کہ یہی در و دیوار پکار پکار کر یہ شہادت نہ دے لیں گے کہ تربیت ڈویژن کے نمائندے مولانا شفیع داؤدی سے کیا کیا اور کیا نہیں کیا - دہلی کی جامع مسجد میں دس ہزار مسلمانوں کا مجمع خود یہ فیصلہ کر دیگا

کہ جو کچھ الزامات مولانا شفیع داؤدی پر لگائے گئے ہیں وہ صحیح ہیں یا نہیں رہا اس مباہلہ کا معاملہ جس کا چیلنج مولانا شفیع داؤدی صاحب نے دیا ہے سو اس کے متعلق خود صوبہ بہار کے علمائے کرام ہی مولانا شفیع داؤدی صاحب کو مناسب جواب دیں گے اور اگر ضرورت ہوئی تو ہم بھی اس کے متعلق مزید اظہار خیال کریں گے۔ مولانا شفیع داؤدی صاحب کو یقین رکھنا چاہئے کہ ان کا ہر چیلنج منظور ہے۔

شذرات

اشتعال انگیز حملے

ہندوستان سے زیادہ بدنصیب ملک بھی شاید کوئی نہ ہوگا کہ یہاں کے پینتیس کروڑ باشندے غلامی کے المناک عذاب میں مبتلا ہونے کے باوجود اس میں اتحاد و رواداری کا سلوک نہیں کر سکتے اور اس قسم کے واقعات آئے دن رونما ہوتے رہتے ہیں جن سے ہندوستان کی سب سے بڑی دو قوموں میں باہمی مغائرت و منافرت کے جذبات ترقی کرتے ہیں اور ان سے نہایت خطرناک نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کے احساسات اپنے آقا و مولا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس کے متعلق جو کچھ ہیں وہ ہندوستان تو ہندوستان تمام دنیا کے کسی ملک کے باشندوں سے پوشیدہ نہیں ہیں مسلمانوں نے اسلام پر ہر قسم کے اعتراضات کو نہایت ٹھنڈے دل سے برداشت کیا ہے اور وہ ہر اعتراض کا جواب دینے کیلئے ہر وقت آمادہ ...

واقفیت رکھنے کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا سوال ہو وہاں ظاہر ہے کہ سوائے مذمت کے اور کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ضرورت اس کی ہے کہ اس قسم کی خطرناک دل آزاری اور اشتعال انگیزی کے خلاف پوری طرح رائے عامہ پیدا ہو اور حکومت بھی اپنے قانون کو کافی سخت بنائے تاکہ ان حرکات کا اعادہ ہی نہ ہو سکے اور ان کے جو خطرناک نتائج برآمد ہوتے ہیں وہ بھی ناممکن ہو جائیں۔

ڈاکٹر انصاری کی مراجعت

پٹنہ میں جب آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے داخلۂ کونسل کے متعلق مختتم فیصلہ کیا ہے اور انتخابات کے کام کو براہ راست اپنے ہاتھ میں لے کر ایک مرکزی پارلیمنٹری ...

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ امید سے زیادہ تباہ کن ہوگی

آغاخان میمورنڈم منظور نہ ہوسکے گا۔ تحفظات اور زیادہ سخت کردیئے جائینگے

انگلستان اور ہندوستان کی سیاسیات پر ڈاکٹر انصاری کا اہم بیان

بمبئی ۸ اکتوبر۔ ڈاکٹر انصاری صاحب یورپ کی سیاحت سے واپس آگئے۔ آپ نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے دوران ملاقات میں فرمایا کہ میں مایوسی کو بہت برا سمجھتا ہوں۔ میں کانگریس کے موجودہ اختلافات سے ذرا بھی پریشان نہیں ہوں کیونکہ میرے لئے یہ اختلافات غیر متوقع نہیں ہیں اور اس وقت ان ہی چیزوں کا اعادہ ہے جو ۱۹۲۲ء میں سوراج پارٹی قائم ہونے کے بعد رونما ہوگئے تھے۔ اگرچہ پنڈت مالویہ کی نیشنلسٹ پارٹی فرقہ وارانہ فیصلہ میں کانگریس سے اختلاف رکھتی ہے لیکن پنڈت جی کی پارٹی قرطاس ابیض کی اسکیم کو رد کرنے اور حکومت کی جابرانہ پالیسی کی مذمت کرنے میں کانگریس پارٹی کی ہمنوا ہے اور امید ہے کہ انتخابات کے بعد دونوں پارٹیاں حکومت کا دوش بدوش مقابلہ کرسکیں گی۔

گاندھی جی کی علیحدگی کے متعلق ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ مجھے پوری امید ہے کہ ہم گاندھی جی کو اس قسم کا قدم اٹھانے سے باز رکھنے پر آمادہ کرسکیں گے ابھی گاندھی جی کی قیادت کی کانگریس کو اشد ضرورت ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے سفر انگلستان کے تاثرات پر فرمایا کہ میں انگریزی وزارت کے ممبران کے ساتھ گفتگو کرکے اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ ہندوستان کے طرز عمل کے متعلق کسی تبدیلی کی توقع نہیں ہے اور جہاں تک مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کا تعلق ہے وہ توقع سے بھی زیادہ خراب ہوگی نیز حکومت ہند اور برطانوی وزارت کے ارکان کی گفتگو سے یہ بھی ظاہر ہے کہ آغاخان میمورنڈم (محضر نامہ) قطعی منظور نہ ہوسکے گا اور کمیٹی کی رپورٹ میں تحفظات اور بھی سخت کردیئے جائیں گے اور وہ رپورٹ سفید کاغذ کی اسکیم سے بھی بدتر ہوگی۔

سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ میں کیا ہوگا؟

محکمہ پولیس پر وائسرائے کا قبضہ

کانپور ۳ اکتوبر۔ مسٹر سی ایف اینڈریوز نے ایک پیغام معاصر پرتاب کا نپور کے نام ارسال کیا ہے جس میں مذکور ہے کہ جہاں تک میری معلومات کام کرتی ہیں جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پر ۵ اکتوبر تک دستخط ہوجائیں گے۔ اسمبلی کے انتخابات سے قبل رپورٹ کی اشاعت غیر ممکن ہے۔ آثار سے ظاہر ہوتا ہے کہ تحفظات کی بندشیں اور زیادہ سخت کس دی جائیں گی۔

مسٹر اینڈریوز کے بیان کے متعلق بڑے بڑے صوبوں مثلاً مدراس۔ بمبئی وغیرہ میں ایوان ثانی قائم کئے جائیں گے ممکن ہے کہ باقی صوبوں میں بھی ... کا محکمہ تبدیل کردیا جائے لیکن بعض صوبوں میں ان پر بھی وائسرائے کا دخل رہے گا۔

پولیس کے قاتلوں کو گولی سے اڑادیا

رنگون ۳ اکتوبر۔ مسٹر ڈبلیو۔ ایچ اسٹن ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس پروم کو ۵ مئی ۱۹۳۱ء کو قتل کرنے کے سلسلے میں ایک برمی باغی کی ضرورت تھی اس کا پرسوں فوجی سپاہیوں سے مقابلہ ہوگیا۔ اس کے ہمراہ ایک اور شخص بھی تھا دونوں نے گولی چلائی لیکن نشانہ خطا گیا اور سپاہیوں کی گولی سے خود ہلاک ہوگئے۔

ٹرینوں کا تصادم۔ دس اشخاص ہلاک

کراکو ۳ اکتوبر۔ کریز دوائس کے باہر دو ایکسپریس ٹرینوں کے درمیان تصادم ہوگیا جس میں دس آدمی ہلاک اور بیس شدید مجروح ہوئے ...

اور کی فوج میں سیووں کا داخلہ

...

ہندوستان میں بالشویکی بھوت آجائیں گے

انگلستان کے ایک ٹوری کا خواب

لندن ۳ اکتوبر۔ ایک مقامی اخبار میں لندن کے ایک ٹوری کی جس کا نام بالکل نہیں بتلایا جاتا ہے، ایک چٹھی شائع ہوئی ہے جس میں اس نے کسی نامعلوم اطلاع کی بنا پر یہ لکھا ہے کہ ہندوستان میں بالشویک آئیں گے اور وہ حالات کو بگاڑ دیں گے۔ اس لئے ہندوستان میں مارشل لا نافذ کردیا جائے تاکہ روسی انقلاب پسند ہندوستان میں داخل نہ ہوسکیں۔ اس چٹھی کو ایک مجذوب کی بڑ خیال کیا جارہا ہے۔ جیسے ہندوستان کے حالات کا تو پتہ نہیں لیکن سنی سنائی باتوں کی بنا پر مارشل لا کے نفاذ کا مطالبہ کررہا ہے۔

کپورتھلہ میں چار فوجی سپاہی برخاست

کپورتھلہ ۳ اکتوبر۔ کپورتھلہ کورٹ مارشل نے چار فوجی سپاہیوں کو اس جرم میں برخاست کردیا ہے کہ وہ رات کے وقت شہر میں چوری کرنے کے لئے فوجی کوارٹروں سے نکل آئے کورٹ مارشل نے انہیں جو ڈیشل کارروائی کے لئے پولیس کے حوالہ کردیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ فوجی حکام کو یہ اطلاع موصول ہوئی تھی کہ بعض فوجی سپاہی رات کے وقت شہر میں آکر چوری کرتے ہیں چنانچہ تحقیقات کی گئی اور ان چار اشخاص کو مجرم قرار دیاگیا۔ انہوں نے بھی اپنے جرم کا اقبال کیا۔

جہاز کی تباہی سے بیمہ کمپنی کو نقصان

رنگون ۳ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانوی بحری کمپنیوں کو آئندہ چند دن کے اندر ایک کروڑ چالیس لاکھ ڈالر کی عظیم رقم امریکن جہاز "مورو کاسل" کی تباہی کی وجہ سے ادا کرنی پڑے گی یہ جہاز ۸ ستمبر کو آگ لگنے کی وجہ سے غرق ہوگیا تھا اس میں بہت سی جانیں ضائع ہوئی تھیں۔

دو عورتیں جیل سے فرار ہوگئیں

پٹنہ ۳ اکتوبر۔ دربھنگہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ دربھنگہ جیل سے دو قیدی عورتیں جیل کی دیوار میں سوراخ کرکے دو دن ہوئے فرار ہوگئیں چند روز ہوئے جس کو قتل کے الزام میں سزا ہوئی تھی، شہر کے اندر ہی پھر گرفتار کرلی گئی لیکن دوسری مسلم عورت جس کو خودکشی کی کوشش کے الزام میں سزا ہوئی تھی ابھی تک لاپتہ ہے۔

موٹر سے تین جانوں کا اتلاف

کلکتہ ۳ اکتوبر۔ ڈلہوزی اسکوائر روڈ پر ایک ٹیکسی کار کے اوپر سے اور ترجانے کے باعث ایک جاپانی عورت اور ایک ہندو عورت اور ایک مسلم لڑکا ہلاک ہوگئے بیان کیا جاتا ہے کہ کار کا مالک خود چلا رہا تھا اور اس کے پاس لائسنس نہ تھا۔

اسپین میں خوفناک انقلاب پھوٹ پڑا

فوج اور ہڑتالیوں کا تصادم۔ اسلحہ کے ذخیرہ پر پولیس کا چھاپہ

متعدد اشخاص کو گولی ماردی گئی۔ اوویڈو میں مارشل لار کا نفاذ

میڈرڈ ۵ اکتوبر۔ جب سے اسپین میں جمہوریت قائم ہوئی ہے اس وقت سے تمام ملک انقلابی تحریکات کا مرکز ہوا ہے۔ میڈرڈ اور اوویڈو میں جو کان کنی کے زبردست مقام ہیں ایک عام ہڑتال کرکے انقلابی تشدد کا آغاز کردیا گیا ہے یہ ہڑتال سوشلسٹ ٹریڈ یونین کے زیر اہتمام اس بنا پر منائی گئی ہے کہ حکومت نے کابینہ میں تین رومن کیتھولک عیسائیوں کو داخل کرلیا ہے۔ اوویڈو اور مضافات میں مارشل لار جاری کردیا گیا ہے کیونکہ وہاں کان کن مزدور سخت بغاوت پر آمادہ ہیں۔ دو سو ہڑتالیوں نے ہتھیاروں کے ساتھ فوج کی موجودگی میں شہر کی سڑک کو بند کردیا ہے اور ایک بارک کو آگ لگادی ہے میڈرڈ دارالسلطنت (اسپین) میں پولیس نے ایک ایسے انقلابی مرکز پر چھاپہ مارا جہاں سے انقلابیوں کو ہتھیار تقسیم کرنے کا انتظام کیا جاتا تھا۔ وہاں سے دو سو اشخاص کو پولیس نے گرفتار کرلیا۔ پولیس نے انقلابیوں کی دو مشین گنوں کو بھی برآمد کرلیا ہے۔ شہر کے دو گوشوں میں سخت جنگ ہوئی جس میں بہت سے اشخاص کو گولی ماردی گئی۔ اس عام ہڑتال نے میڈرڈ اور بارسیلونا کے تمام کاروبار کو بند کردیا ہے اور ہر جگہ تشدد اور قتل و غارتگری کا بازار گرم ہے۔

رہائی کے بعد پھر جیل میں

پنڈت جواہر لال نہرو کو تین گھنٹہ کی آزادی

الہ آباد ۳ اکتوبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو کو تین گھنٹہ کی عارضی رہائی دی گئی جس میں انہوں نے اپنی بیوی کے معالج ڈاکٹروں سے مشورہ کیا۔ اس کے بعد ڈھائی بجے کے قریب مسٹر بہادر سے شنکر آپ کو واپس نینی جیل لے گئے کلکتہ کے ڈاکٹر بدھان چندر رائے نے مندرجہ ذیل بلیٹن مسز کملا نہرو کی حالت کی بابت شائع کیا ہے۔

چھ ہفتہ کے بعد پھر ڈاکٹر اٹل اور ڈاکٹر جے راج کو پچھلی دفعہ دیکھا تھا زیادہ خراب پائی گئی۔ ان کے دل پر ورم آگیا ہے اور بھوک کی بھی کمی ہے جب میں پنڈت جواہر لال سے ملا تو میں نے انہیں مریضہ کو بھوالی بغرض علاج بھیجدینے کی صلاح دیدی ہے جس قدر جلد ممکن ہوگا ان کو وہاں بھیج دیا جائے گا۔

یو۔پی کے مسلم حلقوں کا انتخاب

کانگریسی امیدوار کھڑے کئے جائیں گے

...

وائٹ پیپر اسمبلی میں منسوخ نہیں کرایا جاسکتا

ہندو مسلم اتحاد پر خان عبدالغفار کی تقریر

کلکتہ ۳ اکتوبر۔ خان عبدالغفار کو کلکتہ کے طالبعلموں کی طرف سے ایک ایڈریس پیش کیا گیا اس موقعہ پر کل شام کو البرٹ ہال میں خلقت کا بڑا اژدہام تھا خان عبدالغفار خاں نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ آپ نے اپنے ایڈریس میں مجھے سرحدی گاندھی کہکر خطاب کیا ہے لیکن میں گاندھی نہیں ہوں ملک میں صرف ایک ہی گاندھی ہونا چاہئے دوسرے کی ضرورت نہیں۔ صرف ایک جنرل ہونا چاہئے وہ نہیں۔ وہ جنرل گاندھی جی ہی ہیں۔ اگر دو جنرل ہوں گے تو ان میں جھگڑا ہونے کا امکان ہے اور دنیا ان پر ہنسے گی۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ وائٹ پیپر یا کمیونل ایوارڈ کو لیجسلیٹو اسمبلی میں ریزولیوشن پاس کرکے یا پروٹسٹ کے جلسے کرکے منسوخ ...

امارت شرعیہ بہار اور انتخابی مہم

مسلمانان باڑھ کی طرف سے مبارکباد

باڑھ ۳ اکتوبر۔ ارکین انجمن امداد المسلمین کا جلسہ زیر صدارت جناب قاضی سید عبدالحفیظ صاحب فردوسی منعقد ہوا جس میں متعدد تجاویز ات بالاتفاق منظور ہوئیں:۔

(۱) پہلی تجویز کا منشا یہ ہے کہ امارت شرعیہ نے انتخابات میں حصہ لینا جو فیصلہ کیا ہے وہ ہر حیثیت سے مستحسن اور قابل ستائش ہے نیز مسٹر لطیف الرحمان صاحب ... کے حلقے سے اسمبلی کے امیدوار ہیں امارت شرعیہ کے ... پر دستخط کرکے اپنے تدبر و دوراندیشی کا ثبوت دیا ہے اس کو ارکین انجمن بنظر استحسان دیکھتے ہیں اور اس حلقہ کے مسلمانوں سے درخواست کرتے ہیں کہ مسٹر نعمان کو اپنا ووٹ دیں۔

(۲) دوسری تجویز کا مطلب یہ ہے کہ زلزلہ کی مصیبت کے موقع پر انجمن امداد المسلمین نے جو خدمات انجام دی ہیں اس سلسلہ میں جناب گورنر صاحب بہار و اڑیسہ نے سکریٹری صاحب کے پاس جو شکریہ کا خط ارسال فرمایا ہے اس پر ارکین انجمن گورنر صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ہماری خدمت کا اعتراف کرکے ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔

(۳) تیسری تجویز میں مسجد محلہ کر بلیا عرف ... اسٹیٹ بہار کی ہے) اور مسجد سیر محلہ ... کے متولی خان بہادر سید شاہ واجد حسین صاحب ... کے متعلق یہ فیصلہ کیا گیا کہ متولی صاحبان کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ زلزلہ سے جو یہ مسجدیں تباہ ہوگئی ہیں ان کی درست جلد از جلد کرادیں تاکہ نمازیوں کو تکلیف نہ ہو۔

محمد اظہار حسن ہاشمی (سکریٹری)

امارت شرعیہ سے میرا اختلاف ختم ہوگیا

مولانا احمد حبیب ندوی پھلواری شریف کا اعلان

امارت شرعیہ سے مذہبی سیادت کے متعلق جو اختلاف پیدا ہوگیا تھا وہ امارت کے مینی فیسٹو اور اس عہدنامہ کے دفعات دیکھنے کے بعد جس پر امارت نے اسمبلی کے اپنے امیدواروں سے دستخط لئے ہیں ختم ہوگئے "رہنمائی اور نگرانی" سے مجھے کوئی اختلاف ہے اور نہ کوئی ہوشمند انسان اس سے اختلاف کرسکتا ہے کیونکہ جب جماعت قائم ہوگئی تو وہ اپنے ممبروں کے قومی کاموں کی نگرانی اور رہنمائی ضرور کرے گی۔ الیکشن کے سلسلہ میں ہمارے صوبہ میں جو چند دنوں سے نئی صورت حال پیدا ہوگئی ہے اس کا بھی اقتضا یہی ہے کہ مسلمانوں کے تمام ہی خواہ اور قومی درد رکھنے والے اپنے تمام اختلافات کی زد کو روک کر امارت کے امیدوار ان کی حمایت میں اس نئی صورت حال کا پورے قوت سے مقابلہ کریں کہ مقابلہ اب طاقتور طاقتوں سے ہے۔ والسلام

(فقیر احمد حبیب ندوی۔ از پھلواری شریف۔ یکم اکتوبر ۱۹۳۴ء)

کاشغر کی صورت حالات

تنگنوں اور چینیوں میں گفت و شنید

شملہ ۳ اکتوبر۔ کاشغر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ تنگنوں اور چینیوں کے درمیان مصالحت کی بات چیت جو کہ بمقام یارقند جاری ہے اس نے ابھی تک تسلی بخش صورت اختیار نہیں کی۔ اور نہ ہی کوئی تسلی بخش نتیجہ حاصل ہوا ہے امیر خرطوم نے اپنا منشار حجاز کی زیارت کا ظاہر کیا ہے اور گورنمنٹ کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

امریکہ میں چاندی کا ذخیرہ

واشنگٹن ۳ اکتوبر۔ مسٹر مارگنتھو وزیر خزانہ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ قومی بحالی کی اسکیم کے ماتحت گذشتہ ۲۸ ستمبر تک سرکاری خزانہ میں ۹۰۹۹۵۸۲ اونس چاندی آئی جو کہ توقع سے کچھ ہی زیادہ ہے۔ پریزیڈنٹ روزولٹ نے چین سے چاندی کی برآمد کے متعلق مسٹر کارڈل ہل اور مسٹر مارگنتھو سے گفت و شنید کی۔ گفت و شنید سے کیا نتیجہ برآمد ہوا؟ یہ امر ابھی صیغہ راز میں ہے۔

ہوائی جہاز ٹوٹ گیا

چھ افراد ہلاک

لندن ۳ اکتوبر۔ آج صبح بار انگلش چینل سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ایک برطانوی جہاز جو کہ ہلین ایئرویز کمپنی کا تھا ٹوٹ گیا جس کی وجہ سے چھ افراد جن میں جہاز ران خود بھی شامل ہے ہلاک ہوگئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جہاز ... سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ٹوٹ کر رود بار انگلستان میں گر پڑا۔ جہاز نہایت تیزی کے ساتھ ... کی جانب جارہا تھا۔

مدناپور کے ہندو لڑکوں پر پابندی

مجسٹریٹ کا انتباہی اعلان

مدناپور ۳ اکتوبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مدناپور نے قانون انسداد دہشت انگیزی کے ماتحت شہر مدناپور اور ضلع کے سب ڈویژنوں کے لئے حسب ذیل احکام جاری کئے ہیں:۔

کوئی ہندو طالبعلم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی منظوری کے بغیر کسی ایسے ہائی اسکول۔ مڈل اسکول یا انگلش اسکول میں نہ جائے جو اس کی عام جائے رہائش سے تین میل سے زیادہ فاصلہ پر ہو اگر اس کی جائے رہائش سے تین میل کے اندر کوئی ایسا اسکول نہ ہو تو اسے قریب ترین اسکول میں حاضر ہونے کا موقعہ دیا جائے گا۔ لیکن بغیر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی منظوری کے کسی اور اسکول میں نہ پڑھ سکے گی۔ اسکولوں میں بھی اس قاعدہ کی خلاف ورزی کرنے والے لڑکوں کو لینے کی ممانعت کردی گئی۔

دیہاتیوں میں مسلح جنگ

ایک ہلاک متعدد مجروح

کشتیہ (بنگال) ۳ اکتوبر۔ گذشتہ اتوار کو موضع گوپال نگر میں جو کہ بہرا مارا کے قریب واقع ہے۔ دو پارٹیوں کے درمیان شدید فساد ہوگیا جس میں ایک شخص ہلاک اور متعدد شدید مجروح ہوگئے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک چراگاہ کی بنا پر ہر دو پارٹیوں کے درمیان ایک وصہ سے تنازعہ تھا جس نے گذشتہ اتوار کو بالاخر نازک صورت اختیار کرلی۔ کہا جاتا ہے کہ لڑائی کے دوران میں مہلک ہتھیاروں کا آزادانہ استعمال ہوا۔

تین افراد اس سلسلہ میں گرفتار کرلئے گئے ہیں۔

انصاف کی خاطر جنگ کریں گے

جاپان کے جنگی ڈکٹیٹر کا اعلان

ٹوکیو ۳ اکتوبر۔ جنرل اراکی جو مجلس اعلیٰ حربیہ و سپریم وار کونسل کے رکن ہیں اور جاپان میں عام طور پر جنگی ڈکٹیٹر تسلیم کئے جاتے ہیں، روسی جاپانی تعلقات پر تقریر کی اور یہ کہا کہ ہر چند کہ جاپان جنگ سے گریز کرےگا لیکن اگر انصاف کا خون ہوا تو اس کی خاطر ہم سب بے خبر نہ رہیں گے۔

انہوں نے یہ تقریر ایک ایسے جلسہ میں کی جس میں مختلف قوموں کے افراد شریک تھے، جرمن۔ فرانسیسی۔ اطالوی۔ انگریز۔ روسی اور امریکن سب تھے۔

کانگریس اور مالویہ میں سمجھوتہ مشکل ہے

دہلی ۳ اکتوبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ نے جب پنڈت مالویہ جی سے کانگریس اور آپ کے درمیان صلح کی بات چیت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے کہا کہ یہ اغلب ہے کہ مسٹر اینے جو کل ناگپور کی طرف روانہ ہوئے ہیں گاندھی جی اور سردار پٹیل سے ملیں نیز یہ بھی کہا کہ انہیں سمجھوتہ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

جمعیۃ علماء برما کا ہنگامہ خیز اور نمائندہ اجتماع

ظفر اللہ خاں قادیانی کے تقرر کے خلاف زبردست احتجاج

قوانین حج اور معلم بل کے مفاسد اور ارکان اسمبلی کا فرض

ایک عام جلسہ بدعوت جمعیۃ العلماء برما رنگون مدرسہ محمدیہ راندیر کے عالی شان مکان میں ۵ جمادی الآخرہ ۱۳۵۳ھ مطابق ۵ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو بعد نماز عشاء منعقد ہوا کئی انجمنوں کے نمائندے اور اکثر متولیان مساجد علماء و فضلاء معززین شہر وقت مقررہ پر تشریف لائے تھے۔

جلسہ کا افتتاح قاری ال احمد صاحب نے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔ اس کے بعد مولانا حکیم اسمٰعیل احسن عیش صدر جمعیۃ العلماء نے تحریک ...

... کا ہر جگہ انتظام کیا جائے۔

مولانا حکیم اسمٰعیل احسن عیش صدر جمعیۃ نے اس کی تائید فرماتے ہوئے بیان کیا کہ میں نے بیت المال کے عنوان سے ایک مضمون میں جو اخبار شیر میں شائع ہوا ہے یہ بتایا تھا کہ جمعیۃ العلماء برما ایک دارالعلوم اور ۱۳ مدارس چلارہی ہے یہ مدرسہ اپنے موقع اور محل کے لحاظ سے خاص اہمیت رکھتا ہے دارالعلوم میں علوم دینیہ کے علاوہ پالی زبان کی تعلیم بھی کافی طور سے ...

مسلمانوں کی اقتصادی تعمیر

شیخ صادق حسن صاحب کے مبارک خیالات

لیجسلیٹو اسمبلی کی میعاد ختم ہونے والی ہے اور میں بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ الحمدللہ میں نے اسمبلی میں قوم و وطن کا پورا ساتھ دیا۔ اب کے میں اسمبلی کا امیدوار نہیں ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسمبلی میرے لئے نکتہ مقطعہ نہیں ہے میں قوم کی خدمت کو حقیقی عزت اور موجب فخر سمجھتا ہوں اور اسمبلی سے باہر رہ کر ان کاموں میں حصہ لینا چاہتا ہوں جن پر مسلمانوں کی آئندہ ترقیات کا دارومدار ہے۔ میری انتہائی آرزو ہے کہ مسلمان ایک منظم جماعت بن جائیں اس لئے نہیں کہ وہ دوسری قوموں سے جنگ آزما ہوں بلکہ اس لئے کہ وہ اپنی خامیوں کو دور کریں۔

میں تعلیم کو سب سے زیادہ مقدم سمجھتا ہوں اور ایم۔ اے او کالج امرتسر سے مجھے محبت ہے۔ میری دلی خواہش ہے کہ وہ صوبہ کے بہترین کالجوں میں شمار ہو اور طالبان علم کو دینی و دنیوی علوم سے بہترین طور پر مستفیض ...

شعبہ تبلیغ مجلس احرار اسلام کی برکات

قادیان میں دو مرزائیوں کا قبول اسلام

امرتسر ۳۰ ستمبر۔ آج مجلس استقبالیہ تبلیغی کانفرنس (جو ۲۱، ۲۲، ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو قادیان میں منعقد ہونے والی ہے) کی طرف سے کانفرنس کے پنڈال کیلئے جگہ معین کرنے کی غرض سے جناب ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری کمشنر و صدر مجلس احرار اسلام لدھیانہ اور کپتان محمد امیر خاں صاحب امرتسری قادیان تشریف لے گئے۔ چونکہ آج مرزائیوں کا یوم تبلیغ تھا اس لئے ظہر کی نماز سے قبل مقامی مجلس احرار کی طرف ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ مولانا عنایت اللہ صاحب چشتی نے ماسٹر موصوف کا تعارف کرایا ازاں بعد ماسٹر موصوف نے تکبیر کے فلک شگاف نعروں میں کھڑے ہوکر فتنہ مرزائیہ پر ایک ہنگامہ خیز اور موثر تقریر فرمائی اور مرزائیوں کو اوچھے ہتھیاروں پر اتر آنے کا حوالہ دیکر بتایا کہ آخر حق کو فتح ہوگی۔ آپ کی تقریر کے دوران میں ہی ایک نوجوان مرزائی نے (جو قادیان کا باشندہ تھا) آگے بڑھ کر مرزائیت سے تائب ہونے کا اعلان کیا اور کہا کہ مجھے اس جماعت میں رہ کر یقین ہوگیا ہے۔ کہ یہ لوگ مذہب کے پردے میں دنیا کو لوٹ رہے ہیں مولانا ...

فرانس نے ہسپانوی جہاز گرفتار کرلیا

...

بس الٹنے سے ویلک گیارہ مجروح

...

ایک نوجوان تعلیم یافتہ ہندو کا قبول اسلام

مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام جلسہ

...

ڈنکے کی چوٹ

تبلیغی مرقع

وید حکیم پنجاؤ

محبوب عاشق کے قدموں پہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

تار کا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۵۷۳۸

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی-اے) معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم شنبہ ۳ رجب المرجب ۱۳۵۳ھ ہجری مطابق ۱۳ راکتوبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۷

آپ جب حل کرنے والے ہوں تو کچھ مشکل نہیں

سعی لاحاصل پسند خاطر عاقل نہیں
ہے وہی عاقل جو محو سعی لاحاصل نہیں

جانتا ہوں میری ہستی گو کسی قابل نہیں
عشق کا پھر بھی کوئی میرے سوا حامل نہیں

لیلیا وہ بار جس سے پھر گئے ارض و فلک
سچ کہا تم نے کہ "مجھ سا ظالم و جاہل نہیں"

وہ امانت اپنے سینہ میں نہاں رکھتا ہوں میں
جس امانت کے "زمین و آسماں قابل نہیں"

میں سہی ظالم مگر ظالم ہوں اپنے نفس پر
میں ہی جاہل گر ہوں تیرے تو میں جاہل نہیں

ہے یقین "لیس للانسان الا ما سعیٰ"
عشق میں بے وجہ میری سعی لاحاصل نہیں

پائے دل ہو اسکی زنجیر محبت میں اسیر
اس غلامی سے سوا آزادی کامل نہیں

اک جہان آرزو ہے اک جہان آرزو
جب سے تم دل میں سمائے تنگ میرا دل نہیں

اُنس ہمجنسی نہیں جس میں وہ کب انسان ہے
دل جو ہونا آشنائے درد ہرگز دل نہیں

کامیاب امتحاں گاہ محبت ہے وہی
مدعا جس کا حصول مدعائے دل نہیں

آپکی رحمت سے ہر دشوار آساں ہے مجھے
آپ جب حل کرنیوالے ہوں تو کچھ مشکل نہیں

راہ مقصد میں قدم رکھو ہمت اے اُفق
داخل منزل نہیں جو عازم منزل نہیں

(میر افق کاظمی امروہوی)

معاصرین کے افکار و آراء

قابل شرم انقلاب

برادران وطن کی پست ذہنیت کا علاج

قانون خلع کا مسودہ

مولانا اسمٰعیل غزنوی کی سزا

دلچسپ حقائق و معلومات

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور انکے اعمال کو بغور دیکھا تو اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہوگئی اور اس نے فیصلہ کر لیا کہ حقیقتاً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا اور آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے ... [illegible]

ملنے کا پتہ:- منیجر الجمعیۃ دہلی

Regd No. L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 26 DELHI TUSEDAY OCTOBER 9 1934 PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید
نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام
اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو آج ہی منگا کر دیکھئے جس کو پڑھ کر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے
منیجر الجمعیۃ دہلی

تبلیغی کانفرنس کے انعقاد کی تیاریاں
مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری صدر منتخب ہوگئے

مجلس ادب دہلی کا سالانہ اجلاس

(سید رشید احمد ارشد (مولوی فاضل و منشی فاضل) ناظم عمومی مجلس ادب دہلی)

اسمبلی کیلئے مولانا شفیع داؤدی کی تگ و دو
امارت شرعیہ پر حملہ کرنے کے مجمع مشتعل ہوگیا

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں ... [illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

ڈیڑھ سو سال کے بعد تیار ہے
روہیل کھنڈ کے حافظ بادشاہ
کی اردو زبان میں پہلی مکمل و مستند باتصویر سوانح عمری شائع ہوگئی

حیات حافظ رحمت خاں

مولفہ سید الطاف علی صاحب بی۔اے علیگ بریلوی جس میں
آنریبل سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یوپی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے
اور جس کی عالیجناب صاحب زادہ عبد الواحد خاں صاحب ایم اے مقیم لندن نے
مبلغ ایک ہزار روپے سے قدردانی فرمائی ہے

حجم چار سو صفحات ... نایاب رنگین تصاویر جلد خوبصورت قیمت تین روپے (للعہ)

المشتہر منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی علمی اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ
مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپ کو مرزائیوں کی گندم نما جوفروشی کا پورا پورا حال معلوم ہوجائے گا۔

حیات محمود اسیر مالٹا ... علم الکلام ... اعجاز القرآن ...

ملنے کا پتہ:- منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم
معہ
خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تقریر سیرت

مومن اور کافر کی زندگی میں خط امتیاز

توبہ اور انابت الی اللہ کی روحانی لذت و مسرت

بلیٰ من اسلم کا عرفانی جام

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند)

سلسلہ کیلئے دیکھئے ...

چنانچہ فرمایا گیا ہے وما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ و رسولہ امرا ان یکون لہم الخیرۃ من امرہم۔ یعنے کسی مومن مرد اور مومنہ عورت کیلئے اللہ اور اس کے رسول کا حکم سننے کے بعد یہ اختیار باقی نہیں رہتا کہ وہ اس کے حکم کو بجا نہ لائے۔ جب خدا اور اس کا رسول کوئی فیصلہ کر دے تو مسلمان مرد اور عورت کا اختیار ہی ختم ہو جاتا ہے۔ یعنے آخری فیصلہ کے خلاف کا اختیار باقی نہیں رہتا ... [illegible]

کی آب و ہوا وہاں کی خشکی اور ریگستان ایسا ہی ہے جیسا آپ کا وجدانہ اب حضور کی مثال سنئے فرماتے ہیں۔ ایک شخص اپنا کھانا اور پانی ایک اونٹ پر رکھے ہوئے جنگل میں سفر کر رہا ہو۔ اتفاق سے وہ ایک درخت کے نیچے آرام لینے بیٹھ گیا ہو۔ اسی حالت میں تھوڑی سی نیند آگئی اور اس سے اونٹ کی رسی چھوٹ گئی۔ جب آنکھ کھلی تو دیکھا کہ وہ اونٹ جس پر سامان زندگی لدا ہوا تھا وہ غائب ہو گیا۔ یہ اس اونٹ کو تلاش کرنے لگا جنگل کی دھوپ گرمی لق و دق بیابان ... [illegible]

(باقی آئندہ)

(مینیجر الجمعیۃ دہلی)

تو تمہی سیرت کا تصور

بہرحال دیکھنا کہ ہر شخص کو تصور ہوتا ہے لیکن اللہ رب العزت کی مسرت کا تصور کرنا اور حج بھی حجاز کے بدوؤں کو کتنا بڑا شکل کام ہے ... صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسقدر شکل مسئلہ کو کس طرح حل کیا ہے۔ یہ تو آپ جانتے ہیں کہ عرب ایک ریگستان ہے جہاں میلوں پانی نہیں ملتا ... [illegible]

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

ہم ننگی اسلحہ پر تلوار کو ترجیح دیتے ہیں

قومی شجاعت پر سلطان ابن سعود کے فرزند کے خیالات

سلطان ابن سعود کے فرزند امیر عبداللہ جب طائف تشریف لیگئے تو متعدد وفود نے ان سے ملاقات کی اور امیر موصوف ہر شخص سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملے دوران ملاقات میں ایک صاحب نے آپ سے چند سوالات کئے جنکو معہ جوابات درج ذیل کیا جاتا ہے۔

سوال: زندگی میں آپ کا مقصد کیا ہے؟

جواب: ہماری زندگی کا مقصد وحید عز و شرف کی بقا ہے اور جب تک میں زندہ رہوں گا اس مقصد کی نگرانی کرتا رہوں گا۔

س: آپ جنگ کے لئے کن ہتھیاروں کو زیادہ اچھا سمجھتے ہیں؟ کیا آپ کے نزدیک جدید اسلحہ کو قدیم اسلحہ پر ترجیح حاصل ہے؟

ج: ہم تمام جنگی اسلحہ پر خواہ وہ قدیم ہوں یا جدید تلوار کو ترجیح دیتے ہیں۔ کیونکہ تلوار ہی سے میدان جنگ میں انسان کی شجاعت و شہامت کا ثبوت ملتا ہے۔

س: کیا آپکے والد محترم آپ کو باہر بھیجنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

ج: میں اس سوال کا جواب دینا پسند نہیں کرتا۔ اتنا بتاتا ہوں کہ میں باہر جانا پسند نہیں کرتا اور سرزمین عرب کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔

س: کیا حجازیوں اور نجدیوں کی محبت ابھی آپ کے دلوں میں باقی ہے؟

ج: بیشک نہیں! میں حجازیوں اور نجدیوں کو ایک نظر سے دیکھتا ہوں اور دونوں کی محبت سے میرا سینہ لبریز ہے۔ ان میں کا بڑا شخص میرے باپ کی مانند ہے ان کا چھوٹا میرا بھائی ہے۔ میری خواہش ہے کہ حجازیوں اور نجدیوں میں موجودہ محبت قائم رہے اور دونوں جلالۃ الملک معظم کے سایہ عاطفت میں رہ کر استفادہ کرتے رہیں۔

صدر جمہوریہ روس کا عزم ترکی!

ترکی کے شاندار جشن جمہوریت میں شرکت کا ارادہ

... ایک جرمنی اخبار کے حوالے سے لکھتا ہے کہ اکثر اخبارات میں یہ خبر گشت کر رہی ہے کہ سوویٹ روس کے صدر اعظم موسیو اسٹالن آئندہ مہینہ میں ترکی کے شاندار اور عدیم المثال جشن جمہوریت میں شرکت کرنے کی غرض سے انقرہ (انگورہ) روانہ ہو جائیں گے۔ اگر یہ خبر صحیح ہے تو موسیو اسٹالن کیلئے یہ پہلا موقعہ ہو گا کہ وہ روسی سرحد سے باہر قدم رکھیں گے اور سب سے پہلے ترکی کی سیاحت فرمائیں گے۔ اسٹالن ترکی روانہ ہوئے تو مغربی سیاسیات میں ایک انقلاب عظیم برپا ہو جائے گا۔ اور یورپ کے ایوانوں میں تہلکہ پڑ جائے گا۔ مگر ابھی یہ خبر تصدیق طلب ہے۔

عصمت پاشا درہ اینال پر

اٹلی کی مزاحمت پر روس ترکی کی امداد کرے گا

انگورہ کی ایک اطلاع ... میں شائع ہوئی ہے جس کا مفاد یہ ہے کہ عصمت پاشا وزیر اعظم ترکیہ نے ... کی ایک جماعت کے ساتھ درہ اینال کے اہم نقاط کا معائنہ ... تعمیرات کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔

ترکی میں یہ افواہ گرم ہے کہ حکومت اٹلی اس معاملہ میں مزاحمت کرے گی۔ اگر اٹلی نے ترکی کے خلاف کوئی اقدام کیا تو سوویٹ روس ترکی کی امداد کریگا۔ ممکن ہے کہ آئندہ جنگ عمومی کا آغاز درہ اینال کے مسئلے سے ہو جائے۔

نجف اور مدینہ منورہ کے درمیان سڑک

کچھ مدت پہلے حکومت حجاز اور عراق کے درمیان بذریعہ موٹر حجاج کی آمد و رفت کیلئے نجف اور مدینہ منورہ کی سڑک کے سلسلہ میں گفت و شنید شروع ہوئی تھی جو بعد میں منقطع ہو گئی۔ اب معاصر ام القریٰ سے معلوم ہوا کہ اس موضوع پر گفتگو کا دوبارہ آغاز ہوا۔ اور دونوں حکومتوں میں اس سڑک کی تعمیر پر اتفاق ہو گیا انشاء اللہ سڑک کی تعمیر کا کام رجب یا شعبان میں شروع کر دیا جائے گا۔

چین میں مراسم عروسی کے خلاف مؤثر احتجاج

دو دوشیزہ لڑکیوں نے سمندر میں گر کر خودکشی کر لی

چین میں مراسم عروسی اس قدر ناقابل برداشت اور سخت ہیں کہ جن سے چینی کی تاہلی زندگی جہنم کدہ بن گئی ہے۔ ان مراسم کے خلاف وہاں تحریکات شروع ہو گئی ہیں مگر حال میں تباہ کن رسم و رواج کے خلاف دو دوشیزہ لڑکیوں کی طرف سے عجیب قسم کا احتجاج کیا گیا ہے۔ شہر فوکین کی سات دوشیزہ لڑکیوں نے مراسم عروسی سے تنگ آکر بطور احتجاج ساحل سمندر کی ایک بلند دیوار سے اپنے آپ کو سمندر میں گرا دیا اور غرق ہو گئیں۔ اس واقعہ نے تمام علاقہ کے لوگوں پر زبردست اثر ڈالا ہے۔ اور لوگوں کی کوشش یہ ہے کہ حکومت کے ذریعہ سے عروسی کے مراسم کی اصلاح کا کام جلد از جلد شروع کر دیا جائے۔

حرم محترم میں برقی روشنی

نواب سر مزمل اللہ خاں کا عطیہ

حرم محترم میں بجلی کی روشنی کے لئے نواب سر محمد مزمل اللہ خاں رئیس بھیکم پور ضلع علی گڑھ نے ۵۲ گھوڑوں کی طاقت کا جو انجن خرید کر روانہ کیا تھا وہ جدہ پہنچ گیا ہے جس کو بہت جلد نصب کر کے حرم محترم میں روشنی کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اس سے پہلے بھی حرم مقدس میں برقی روشنی کا انتظام تھا مگر انجن خراب ہو جانے کے باعث دوسری مشین کی ضرورت لاحق ہو گئی تھی جس کو ہندوستان کے ایک رئیس نواب صاحب نے پورا کر دیا ہے۔

ہوشیار ہو جاؤ اور خیریت سے واپس آؤ

لندن کے ... موٹروں کے حادثات میں روزانہ بہت سی جانوں کا اتلاف ہوتا رہتا ہے۔ وزارت حمل و نقل نے ان حادثات میں کمی کے لئے بہت کچھ کوشش کی۔ مگر کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ اب وزیر حمل و نقل نے ایک تقریر میں خوردوں کو نصیحت کی ہے کہ وہ ہر روز صبح کو اپنے شوہروں اور بچوں کو مکان سے جاتے وقت تلقین کر دیا کریں "ہوشیار سے جاؤ اور خیریت سے مکان پر واپس آؤ" توقع ہے کہ اس تلقین سے بازاروں سے گزرنے والے حادثات سے محفوظ رہیں گے۔

والی حجاز کی ریاض کو روانگی

اس ہفتہ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود طائف سے ریاض (پایہ تخت نجد) روانہ ہو گئے۔ روانگی کے وقت فوجی دستوں نے سلامی دی اور ارکان دولت اعیان حکومت اور عام باشندوں نے آپ کو رخصت کیا۔

جامع ازہر میں چینی اور جاپانی زبانوں کی تعلیم

مصر کی ازہر یونیورسٹی کیلئے یہ بات قرار پائی ہے کہ اس میں ... زبان کی بھی تعلیم دی جائے اور اسکے ساتھ ہی طلبا کو چینی، جاپانی اور حبشی زبانوں کی بھی تعلیم دی جایا کرے تاکہ تبلیغ اور اشاعت اسلام کا کام غیر ممالک میں جا کر انجام دے سکیں۔

سچا ہمدم و رہبر بے دام

پاک صاف خیالات پیدا کر کے جسمانی و روحانی صحت حاصل کرنے کے لئے دنیا میں سچی خوشی دستیاب کرنے کیلئے آپ آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب کام شاستر بالکل مفت منگوالیں۔

ویدیا شاستری۔ جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

آجکل کی تمام موسمی بیماریاں

یعنے

ہاضمی — سلی — ہیضہ — دست — انفلوئنزا — کھانسی

... ان سب کے لئے آجکل کی لڑائی کیلئے

امرت دھارا

رجسٹرڈ

... گھر میں رکھئے ...

قیمت ... [illegible]

احتیاط: ... [illegible]

خط و کتابت کا پتہ: امرت دھارا ... لاہور

... منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ ... امرت دھارا روڈ ... امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

سرمہ ۱: آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ اور ککرے ... [illegible]

سرمہ ۲: ... [illegible]

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند۔ دہلی

مولوی محمد شفیع داؤدی صاحب کے مباہلہ کا چیلنج منظور

بعد مباہلہ مولوی صاحب اسمبلی کی امیدواری سے دستبردار ہو جائیں

مباہلہ کی شرعی نوعیت اور فریقین کا فرض

(از مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت)

مولوی محمد شفیع صاحب داؤدی کا ایک اعلان "مولانا محمد سجاد کو مباہلہ کا کھلا چیلنج" مظفرپور میں شائع ہوا ہے۔ حالانکہ اگر مولوی صاحب کو تمام ثابت شدہ الزامات سے اپنی برأت کیلئے کوئی صورت بجز مباہلہ نظر نہیں آئی تو انہیں چاہئے تھا کہ سب سے پہلے وہ یہ اعلان میرے پاس دستی یا بذریعہ ڈاک بھیجتے۔ مگر انہوں نے میرے پاس بھیجنے کی بجائے اپنے حلقہ انتخاب میں تقسیم کرنا شروع کر دیا جس کے معنی یہ ہیں کہ وہ چالاکی سے مسلمانوں کو مغالطہ میں ڈال کر ووٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ مظفرپور سے ایک مسلمان نے یہ اشتہار میرے پاس بھیجا ... [illegible]

کیا گیا۔ غالباً اکثر لوگ اس نکتہ سے ناواقف ہوں گے۔ بات یہ ہے کہ مولوی صاحب نے صرف مجھکو مخاطب کر کے یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں گویا ایک میں ہی الزام دیتا ہوں حالانکہ یہ سراسر غلط ہے۔ مجھکو شاید اس امید پر چیلنج دیا گیا ہے کہ میں اس غیر معمولی طریقہ مباہلہ کو اختیار نہیں کرونگا تو بس مولوی صاحب تمام الزامات سے پاک و صاف ہو گئے۔ یہ سب بھی مولوی صاحب کی چالاکی کی باتیں ہیں۔ لیکن مولوی صاحب کو معلوم ہونا چاہئے کہ ... [illegible]

الزامات

(۱) مولوی محمد شفیع صاحب حکومت ہند کے سکریٹری سیاست خارجہ کے کنفیڈنشل لیٹر ... [illegible]

اس لئے اس حقیقت کا اظہار بے موقعہ نہ ہوگا کہ مولوی صاحب پر جتنے الزامات ہیں ان کو ہزاروں بلکہ لاکھوں مسلمان جانتے ہیں ... [illegible] ... سے مولوی صاحب کو مباہلہ کرنے کا چیلنج دینا بیکار تھا۔ صرف مجھے کیوں مخاطب ... [illegible]

افسانہ

بہار و خزاں

تباہ کن رسم و رواج کی رام کہانی

باپ دادا دؤں کی اسٹ پکڑنے والوں کا حشر

میاں اختر کی شادی میں رکاوٹ

(۲۵)

والدہ: پیسہ تو آنی جانی چیز ہے اگر خوشی کے موقعہ پر بھی نہ اٹھایا تو اس کا کب موقعہ آئے گا؟

مولانا: اگر روپیہ ہو تو بے شک اٹھاؤ اور اپنی حب حیثیت برادری اور خاندان کی ضیافت کرو مگر اس میں بھی شرط ہے کہ اسراف نہ ہو۔ قرآن کریم نے تو صاف اصول بتا دیا ہے کہ کلوا و اشربوا ولا تسرفوا۔ کھاؤ اور پیو مگر اسراف نہ کرو ... [illegible]

شیطان کے بھائی تھے؟ کیا ان کو کوئی سمجھانے والا مولوی نہ ملا؟

مولانا: دیکھو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ہم سے یہ دریافت نہیں کریگا کہ تم مولویوں، پیروں اور فقیروں پر ایمان کیوں نہ لائے۔ ہم سے قبر میں یہ ہرگز سوال نہ ہوگا کہ ہمارے باپ دادا کیا کرتے تھے اور ہم نے ان کی پیروی کہاں تک کی؟ ہم سے تو صرف یہ سوال ہوگا کہ ہم نے خدا اور اس کے رسول کی کہاں تک فرمانبرداری کی۔ کہاں تک ہم نے شریعت کو اپنی خواہشات پر مقدم رکھا اور کہاں تک ہم نے اپنی زندگی کو شریعت کے سانچے میں ڈھالا!

دیکھو اچھی طرح سمجھ لو کہ خدا اور رسول کے احکام کے سامنے کسی بزرگ، مولوی، پیر، فقیر، ولی اور قطب کا قول و عمل پیش کرنا کفر ہے۔ خدا اور خدا کا رسول اپنی اطاعت میں بے مثل ہے۔ ہم پر صرف اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت فرض ہے اور بس۔ [illegible]

ایڈن کالج دریا گنج دہلی

۱۔ جماعت ششم کے طلبا سولہ ماہ میں اور جماعت ہفتم کے نو ماہ میں امتحان اسکول لیونگ یا سینئر کیمرج تک طالب علم پاس کر سکتے ہیں۔

۲۔ سینئر کیمرج پاس شدہ ایک سال میں انٹر میڈیٹ ہو سکتے ہیں۔

... [illegible]

پرنسپل

لنڈے کے گرم کوٹ

سیکنڈ ہینڈ گرم کوٹوں کی تجارت کرنیوالوں کیلئے نادر موقع

... [illegible]

قیمتیں فی سو	درجہ سوم	درجہ دوم	درجہ اول	درجہ اسپیشل	نام کوٹ
۵۰ عدد کوٹ	45/-	61/8/-	75/-	95/-	مردانہ اوور کوٹ
۵۰ عدد کوٹ	45/-	62/-	75/-	90/-	مردانہ اوور کوٹ
۲۰۰ عدد واسکٹ	39/8/-	50/-	61/8/-	65/-	مردانہ واسکٹ
۵۰ عدد کوٹ	50/-	55/-	62/8/-	75/-	کوٹ
۱۰۰ عدد کوٹ	70/-	75/-	80/-	112/8/-	... کوٹ
۵۰ عدد کوٹ	55/-	62/-	75/-	93/-	لیڈی کوٹ

GODLY Co. KARACHI.

منیجر گاڈلی کمپنی کراچی

شربت فولاد

یہ شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ... [illegible]

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

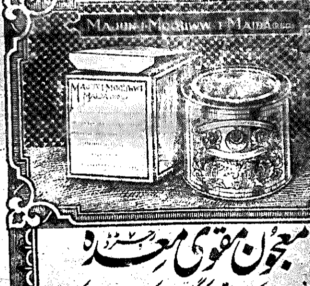

معجون مقوی معدہ

رجسٹرڈ

بالخصوص ... کے لئے تجویز کی گئی ہے ... [illegible]

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

الجمعیۃ

یوم شنبہ ۳ رجب المرجب ۱۳۵۲ھ

پروپگنڈا کے مذموم طریقے

دعوت مباہلہ یا اعتراف جرم

انتخابات کی جدوجہد کے دوران میں جو ... اس قسم کی حرکات کی جاتی ہیں جو ہر لحاظ سے نہایت مذموم و نفرت انگیز ہوتی ہیں ... [illegible]

(۱۲) مولانا شفیع داؤدی ... کے فیصلوں کے صریحاً خلاف تھی۔ [illegible]

اصل سوال

[illegible]

ناقابل تردید حقائق

[illegible]

شذرات

چودھری ظفر اللہ خاں کا تقرر

چودھری ظفر اللہ خاں کے متعلق وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کی ممبری کا اعلان ... [illegible]

پنڈت مالوی اور کانگریس

پنڈت مدن موہن مالویہ نے صوبہ متحدہ میں مسٹر چنتامنی کی حمایت کر کے یہ ثابت کر دیا کہ کانگریس کے ساتھ وابستگی اور اس کے وقار کو قائم رکھنے کی سعی ... [illegible] ... رکھتے ہیں۔ صوبہ متحدہ میں وزارت تبدیل کر چکے ہیں اور حکومت کے ساتھ ہر وقت تعاون کے لئے آمادہ بلکہ ساعی ہیں، اور اس زمانہ میں جب کہ کانگریس کے بڑے بڑے رہنما جیلوں میں جا چکے تھے اور کانگریس کے خلاف دارو گیر کا طوفان برپا تھا ان کا اخبار لیڈر کانگریسی تحریک کی مخالفت میں ... [illegible]

کانگریس ... [illegible]

[illegible]

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں ... [illegible]

الجواب

اس واقعہ مذکورہ میں اس شخص کی زوجہ پر طلاق پڑ گئی ہے کیونکہ زبانی طلاق دینے سے بھی طلاق ... [illegible]

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible]

یوگوسلیویا کے شاہ الگزنڈر کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا

قاتل کو بھی گولی مار دی گئی شاہی جلوس میں خونی مظاہرہ

مارسیلز ۹ اکتوبر۔ یوگوسلیویا کے بادشاہ الگزنڈر اور فرانس کے زبردست سیاست دان مسٹر بارتھو ایک موٹر میں جلوس کی صورت میں جا رہے تھے کہ مجمع میں سے کسی نے ان پر فائر کئے۔ کئی گولیاں شاہ الگزنڈر کے سینہ میں پیوست ہوگئیں اور ان کے منہ سے خون جاری ہوگیا اور بہت جلد انتقال کر گئے۔ مسٹر بارتھو بھی گھنٹے کے بعد ہلاک ہوگئے۔ شاہ الگزنڈر اور مسٹر بارتھو کے قاتل کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا مجمع میں سے ایک عورت بھی ماری گئی۔ ... اس حملہ میں فرانسیسی جنگی کونسل کے ممبر جنرل جارجز بھی زخمی ہوگئے۔ ان حالات پر غور کرنے کیلئے فرانسیسی کابینہ کا جلسہ فوری طلب کیا گیا ہے۔ قاتل نے گولی مار کر خود کشی کرنے کی کوشش کی مگر پولیس نے اس کے اقدام کو روک دیا آخر مجمع میں سے ایک شخص نے لوگوں کے سامنے اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔

”میں اپنے پیغمبر کی عزت پر ہزاروں جانیں قربان کرنے کیلئے تیار ہوں“

نتھورام کے قاتل میاں عبدالقیوم کو سزائے موت کا حکم

جیوری کے اتفاق سے جوڈیشل کمشنر کا فیصلہ

کراچی ۹ اکتوبر۔ آج شام کو چار بجے غازی عبدالقیوم کے مقدمہ کی سماعت ... غازی موصوف نے جوڈیشل کمشنر کی عدالت میں نتھورام مصنف تاریخ اسلام کو قتل کر دیا تھا۔ آج مسٹر ... ایڈیشنل جوڈیشل کمشنر نے جیوری سے اتفاق کرتے ہوئے غازی عبدالقیوم کو سزائے موت کا حکم سنایا۔ جیوری ایک پارسی ... عیسائیوں پر مشتمل تھی جس نے بالاتفاق عبدالقیوم ملزم کو قتل عمد کا مجرم گردانا۔ کمشنر نے ملزم کو مخاطب کرتے ہوئے جب سزائے موت کا حکم سنایا تو ملزم نے کھڑے ہو کر کہا میں اپنی جان کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ میں اپنے محبوب پیغمبر کی عزت پر ایسی ہزاروں جانیں قربان کرنے کیلئے تیار ہوں۔ اس کے بعد عبدالقیوم نے عدالت کا شکریہ ادا کیا اور نہایت جوش کے ساتھ اللہ اکبر کے نعرے بلند کئے عدالت میں لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ پولیس کے قبضہ میں بمشکل آ سکا۔

عدالت کا فیصلہ

[illegible] ... کہ ملزم کے لئے محرکات ... ہمیں ہم کو تو اس کے کام اور عمل سے تعلق ہے۔ کسی مسلمان کو اس امر کا استحقاق حاصل نہیں کہ وہ اسلامی قانون کے مطابق اپنی مرضی سے جو چاہے کرے۔ اگر پرسنل لاء ملک کے رائج الوقت قانون پر غلبہ حاصل کرے تو پھر سوسائٹی کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ ملکی قانون ذات ... عقیدہ اور مذہب میں کوئی امتیاز نہیں کرتا۔

وارد ہا میں کانگریسی لیڈروں کا اجتماع

حکومت کے خلاف سخت کارروائی کیجائیگی

[illegible]

... بڑا ایثار سوخ استعمال کریں گے اور جہاں تک ہوگا ان کو ٹیار نہیں ہونے دیں گے۔ لیکن دیگر اصحاب پر امید نہیں ہیں۔ ڈاکٹر انصاری کو اپنی کامیابی کی پوری امید ہے۔

وارد ہا میں جو اہم کانفرنس ہوگی اس میں پنڈت مالویہ بھی شامل ہوں گے۔ بمبئی کے اجلاس سے پہلے کانگریس کے درمیان اتحاد قائم کرنے اور کمیونل اوارڈ کے مسئلہ کا حل کرنے کے لئے ایک اور کوشش کی جائیگی۔ خان عبدالغفار خاں ... کا دورہ کر رہے ہیں اور ان کو گاندھی جی نے فوراً وارد ہا پہنچنے کے لئے تار دیا ہے۔

علی گڈھ مسلم گرلز اسکول اور اسلامی وقار

مولانا شاہد الہ آبادی کی آزادانہ تحقیقات

[illegible] ... کی بنا پر ظاہر فرمایا۔ وحید الدین صاحب احراری کے سلسلے میں آپ نے فرمایا کہ جو آگ لگ چکی ہے وہ آسانی سے نہیں بجھ سکتی۔ ایک احراری کی موجودگی میں سینکڑوں احراری پیدا ہوں گے۔ یہاں سے مولانا ... دہلی تشریف لے گئے۔

مسٹر آصف علی کو کیوں ووٹ دیا جائے؟

۱۔ مسٹر آصف علی نے اپنی آزادی قربان کر کے اپنے اصولوں اور اعتقادات کی حفاظت کی۔

۲۔ مسٹر آصف علی خطابوں کے خواہشمند نہیں ہیں۔

۳۔ مسٹر آصف علی نے اپنی زندگی کا بہترین حصہ نہ صرف ہندوستان کے سیاسی مسائل بلکہ دہلی کے مخصوص مفاد کے سوالات کا مطالعہ کرنے میں صرف کیا ہے۔

۴۔ مسٹر آصف علی نے قومی تعمیر کے لئے ایک ملی پروگرام پیش کیا۔

۵۔ مسٹر آصف علی ہندوستانیوں کے لئے حکومت خود اختیاری کا حق مانگتے ہیں۔

۶۔ مسٹر آصف علی ملک کی سب سے بڑی سیاسی انجمن کانگریس کی پالیسی کے حامی ہیں۔

۷۔ دہلی ایک ایسا حلقہ ہے جس میں ... انتخاب ہوتا ہے اور جب سے یہ طریقہ رائج ہوا ہے چار مرتبہ انتخاب ہو چکا ہے۔ لیکن آج تک کوئی مسلمان امیدوار کامیاب نہیں ہوا۔

۸۔ مسٹر آصف علی دہلی کے مخصوص مفاد اور ملک کے کاز کی خدمت کیلئے سب سے زیادہ اہلیت رکھتے ہیں۔

دار الحکومت

جمعیۃ علماء صوبہ دہلی کی جدید تنظیم

دفتر جمعیۃ علماء ہند میں علماء و زعماء کا اجتماع

ارکان و عہدیداران کا انتخاب

دہلی ۱۰ اکتوبر۔ ... دفتر جمعیۃ علماء ہند ... مولانا ابو القاسم ... [illegible]

... مولانا محمد صدیق صاحب۔ (۱۱) مسٹر ... احمد صاحب زبیری۔ (۱۲) سید محمد ... (۱۳) خواجہ غلام صمدانی صاحب۔ (۱۴) مولانا محمد اسمٰعیل صاحب۔ (۱۵) مولانا ... سعید صاحب۔ (۱۶) مولانا محمد العزیز صاحب۔ (۱۷) مولانا محمد ...

اس کے بعد جلسہ کامیابی کے ساتھ دعا پر ختم کیا گیا۔

بہار اشٹر سے اسمبلی کیلئے ڈاکٹر قاضی عبدالحمید صاحب کی امیدواری

مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کا بیان

میرے لئے یہ امر موجب مسرت ہے کہ امسال بہار اشٹر سے اسمبلی کے لئے ڈاکٹر قاضی عبدالحمید صاحب ایم۔ اے پی ایچ۔ ڈی کھڑے ہوئے ہیں ڈاکٹر صاحب موصوف کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے یہ ایک ہونہار اور قومی درد رکھنے والے مسلمان ہیں۔ میری رائے میں ان کا انتخاب قوم و ملک اور بالخصوص اسلامی مفاد کے لئے بہترین ثابت ہوگا۔ میں بہار اشٹر کے مسلمانوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنا ووٹ صرف ڈاکٹر قاضی عبدالحمید صاحب کو دیں اور ایسے لوگوں کے آلہ کار نہ بنیں جن کی پالیسی مسلمانوں کا نام لیکر اپنی ذات کو فائدہ پہنچانا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ مسلمان اپنی ذمہ داری کا احساس کریں گے اور ڈاکٹر عبدالحمید صاحب کو ووٹ دیکر اپنے مذہبی فرض کو انجام دیں گے۔

فقیر احمد سعید کان اللہ لہ

اسپین میں خانہ جنگی کی تباہ کاریاں

ایک گرجا اور پادری کو آگ لگا کر بھسم کر دیا گیا

۳ سو ہلاک ہزاروں مجروح۔ وزیر اعظم گرفتار

میڈرڈ ۹ اکتوبر۔ اسپین میں جنگ نے شدید صورت اختیار کر لی ہے ... باغیوں نے سول گارڈ کی بارک کو تباہ کر کے تمام گارڈ والوں کو قتل کر دیا۔ ... ان تمام اشخاص کو ہلاک کر دیا جنہوں نے ان کے ساتھ شامل ہونے سے انکار کر دیا اور سول گارڈ کے تمام سپاہیوں کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا ایک گرجا کو آگ لگا کر خاک سیاہ کر دیا اور ایک پادری کو ... دیکھ زندہ جلا ڈالا۔ آج باغیوں نے ڈائنامیٹ سے ۵۲ سپاہیوں کو ہلاک کر دیا۔ قطلونیہ میں سرکاری عمارات کو آگ لگا دی گئی اور ... میں مسلمانوں کو لوٹ لیا گیا۔ اسپین کا سابق وزیر اعظم گرفتار کر لیا گیا ہے۔

مندرجہ بالا سطور میں ہلاک شدگان کی جو تعداد دی گئی ہے اس کے علاوہ اسپین کی دس ہزار جنگی ... سو اشخاص ہلاک اور ... زخمی ہو چکے ہیں۔

سر بھور کی جگہ چودھری ظفر اللہ خاں کا تقرر

ملک معظم کا شاہی اعلان

دہلی ۱۰ اکتوبر۔ حسب ذیل سرکاری اعلان شائع ہوا ہے:

ملک معظم نے آنریبل کنور جگدیش پرشاد سی۔ ایس۔ آئی۔ سی۔ آئی۔ ای، او۔ بی۔ ای اور چودھری ظفر اللہ خاں کو آنریبل خان بہادر فضل حسین کے۔ سی۔ ایس۔ آئی کے سی۔ آئی۔ ای۔ اور آنریبل سر جوزف بھور کے۔ سی۔ ایس۔ آئی ... کی جگہ گورنر جنرل کی ایگزیکٹو کونسل کا ممبر مقرر کیا ہے۔ آنریبل صاحبان اپنے عہدوں سے ... علیحدہ ہوں گے۔

جزیرہ مالدیپ کے سلطان کو تخت سے اتار دیا گیا

۴ اشخاص کی گرفتاری

کولمبو ۹ اکتوبر۔ جزیرہ مالدیپ میں بغیر خونریزی کے ایک زبردست انقلاب برپا ہو گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سلطان کو تخت سے اتار دیا گیا۔ ۴ اشخاص کو جو قانون کے خلاف کام کر رہے تھے گرفتار کر لیا گیا۔ سلطان اور ان کے لڑکے کو ایک پرائیویٹ مکان میں بند کر دیا گیا ہے۔ جزیرہ مالدیپ کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ سلطان کو تخت سے اس لئے اتارا گیا کہ انہوں نے شاہی حلف کی خلاف ورزی کرتے ہوئے عدل و انصاف کے نظام میں مداخلت کی تھی اس وقت ایک مجلس انتظامیہ حکومت کر رہی ہے اور تخت کے لئے غور کیا جا رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ لوگ جانشین کے انتخاب کو اس وقت تک پسند نہیں کرتے جب تک کہ وہ سابق وزیر اعظم عبدالمجید سے مشورہ نہ کر لیں جو عنقریب مصر سے واپس آنے والے ہیں۔

امارت شرعیہ بہار کے نامزد امیدواروں کو ووٹ دیجیے

ملک و ملت کی خدمت کا صحیح طریقہ

امارت شرعیہ صوبہ بہار نے عہد نامہ پر دستخط لینے کے بعد اسمبلی کے لئے مندرجہ ذیل حضرات کو امیدوار نامزد کیا ہے۔

(۱) بھاگلپور ڈویژن کے مسلم حلقہ سے۔ مولوی بدیع الزماں صاحب وکیل۔

(۲) ترہت ڈویژن کے مسلم حلقہ سے۔ مولوی عبدالحمید خاں وکیل۔

(۳) پٹنہ ڈویژن۔ چھوٹا ناگپور۔ اڑیسہ کے مسلم حلقہ سے۔ مولوی محمد نعمان صاحب بی۔ اے۔

تمام اہل بہار کا ملی و ملکی فرض ہے کہ وہ ان امیدواروں کے حق میں ووٹ دیں اور ان کے علاوہ کسی اور کے حق میں رائے دے کر اپنے ووٹ کی قدر و قیمت نہ گھٹائیں۔

تبلیغ کانفرنس قادیان کیلئے تیاریاں

یوں تو پنجاب کے بہت سے شہروں میں تبلیغ کانفرنس قادیان ... کی سرگرم کوشش ہو رہی ہے۔ لیکن لائلپور ... میں زیادہ سرگرمی ذکر ہیں۔ لائلپور کی اطلاع اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ اب جالندھر سے اطلاع آئی ہے کہ وہاں کے مسلمان کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے زبردست تیاریاں کر رہے ہیں اور کانفرنس کے ایام میں ... انجام دینے کے لئے ایک نہایت زبردست والنٹیئر کور تیار کی جا رہی ہے اس کے علاوہ بہاولپور ... افغانستان اور ... سے بھی شاندار تیاریوں کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ تمام شہروں کی مجالس احرار کا فرض ہے کہ وہ اپنے ہاں سے آنے والے مسافروں اور رضاکاروں کی تخمینی تعداد سے بہت جلد مطلع کریں۔

پیر زادہ محمد ... سکرٹری مجلس ... احرار تبلیغی کانفرنس

ایرانی و افغانی سرحد کا تعین

کوئٹہ ۹ اکتوبر۔ یہاں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ افغانستان و ایران کے درمیان سرحد کا تعین کرنے کے لئے تحقیقاتی کمیٹی کے افغانی نمائندے ہرات روانہ ہو گئے ہیں۔

مولانا شوکت علی پر بھیروی اعتراض

الہ آباد ۹ اکتوبر۔ مولانا شوکت علی ... پر اعتراض کیا گیا ہے کہ وہ ... [illegible]

پانچ اشخاص کی گرفتاری

لکھنؤ ۹ اکتوبر۔ گذشتہ شب پانچ اشخاص کے گرفتار کئے جانے اور ان کے قبضہ سے ایک ... اور چند کارتوس برآمد ہونے کی خبر سے شہر میں ایک سنسنی سی پھیل گئی۔ ... گرفتار شدگان ... [illegible]

مولانا شاہد فاخری کا دہلی میں ورود

مولانا سید محمد شاہد صاحب الہ آبادی سجادہ نشین دائرہ شاہ اجمل دہلی تشریف لائے۔ اور الہ آباد کی کانگریس کی لہا سبھائی ذہنیت کو مدنظر رکھ کر وہاں کے کانگریسی مسلمانوں کی روش کے متعلق جمعیۃ علماء ہند کے رہنماؤں سے مشورہ کیا۔

مولانا موصوف نے علیگڑھ ... مشہور مقدمہ مسٹر لائلس بنام ... احراری کے متعلق بھی دہلی کے سربرآوردہ مسلمانوں سے مشورہ کیا اور علیگڑھ گرلز اسکول کی اصلاحی تدابیر پر تبادلہ خیالات کیا۔ مولانا ۹ اکتوبر کی شب کو واپس تشریف لے گئے۔

دہلی سے اسمبلی کے لئے چار امیدوار

دہلی ۱۱ اکتوبر۔ دہلی کے حلقہ انتخاب سے اس وقت تک تین امیدوار اسمبلی کیلئے کھڑے ہوئے تھے مسٹر آصف علی بیرسٹر کانگریس کی طرف سے لالہ ... مسٹر شو ... اب ہندو مہا سبھا کی طرف سے ایک ... مسٹر ... لال بیرسٹر کو کھڑا کیا ہے۔

ترکی فوج نے دو فرانسیسی تباہ کن جہازوں پر فائر کر دیئے

خلیج سمرنا میں بغیر اجازت داخل ہونے پر سزا

درہ دانیال کے استحکام کیلئے زبردست فوجی اقدامات

استنبول ۸ راکتوبر۔ دو فرانسیسی تباہ کن جہاز یونان سے لوٹتے وقت خلیج سمرنا میں داخل ہو گئے۔ خلیج سمرنا میں ترکی گورنمنٹ کی طرف سے کسی غیر ملکی جہاز کو داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے لیکن اس کے باوجود ممنوعہ علاقہ میں فرانسیسی جہاز داخل ہو گئے جس پر ترکی فوج کے ساحلی دستہ نے ان پر فائر کر دیئے۔ فرانسیسی جہازوں نے بھی جواباً فائر کئے۔ ابھی رپورٹ کی اطلاع کے مطابق کسی قسم کا جانی نقصان نہیں ہوا۔ اس حادثہ پر ترکی کے دفتر خارجہ اور فرانسیسی سفیر میں گفت و شنید ہو رہی ہے اور ترکی گورنمنٹ خوش اسلوبی سے اس معاملہ کو ختم کرنا چاہتی ہے۔

ایک اطلاع مظہر ہے کہ فرانسیسی جہازوں کے امیر البحر اس بات سے ناواقف تھے کہ خلیج سمرنا میں غیر ملکی جہازات کا داخلہ ممنوع ہے۔ اس واقعہ سے پہلے جزیرہ ساموس میں ایک برطانوی جہاز داخل ہو گیا تھا جس پر ترکی فوج کے ساحلی دستہ نے اس پر فائر کر دیئے تھے جس سے ایک برطانوی افسر زخمی ہو گیا تھا۔

اطلاع مظہر ہے کہ سمرنا سے لیکر مغربی اور جنوبی ساحل کے ساتھ ترکی کے جنوب مشرقی مقام سلیکی تک قلعوں اور مورچوں کی تعمیر ہو رہی ہے ... تمام ترکی میں ہوائی جہازوں کی پرواز پر سخت نگرانی کی جا رہی ہے۔ غیر ملکی ہوائی جہازوں کے لئے ... مقررہ راستوں سے ادھر ادھر بھٹکنے نہ پائیں ورنہ انہیں کوئی کا نشانہ بنا کر نیچے گرا لیا جائے گا یا ترکی ہوائی جہاز ان کا تعاقب کریں گے۔

... سب سے زیادہ توجہ مبذول کر رہے ہیں توپوں کو چھپانے والی دھنس بندیاں۔ طیاروں کو گرانے والی مشینوں کا ... فوجوں کیلئے خندقیں کھدوانا غرض میدان جنگ کی جملہ ضروریات تیار کی جا رہی ہیں۔ سمرنا اور مدائنہ کے درمیان ترک درہ دانیال کو بند ... اقدامات عمل میں لائیں گے۔

شاہ فواد کی صحت

قاہرہ ۸ راکتوبر۔ ایک سرکاری بلیٹن شائع کیا گیا ہے جس میں ذکر ہے کہ شاہ فواد والی مصر کی حالت بدستور ہے اور آپ کی صحت بتدریج ...

انجن اور دو ڈبے لائن سے اتر گئے

امیر ۸ راکتوبر۔ آج صبح ڈیڑھ بجے ... اور ... کے درمیان بی بی اینڈ سی آئی ایکسپریس گاڑی کا انجن اور دو ڈبے لائن سے اتر گئے جس سے دو آدمی شدید زخمی ہوئے۔

ایک حیرت انگیز پستول کی ایجاد

دنیا کیلئے نیا پیغام امن!

فرانسیسی فوجی اور ہوائی افسروں کے سامنے ایک نئی قسم کا پستول رکھا گیا جس سے ایسی روشنی نکلتی ہے کہ دیکھنے والے کی آنکھوں میں ... ہو جاتا ہے۔ اس پستول کے ایجاد کرنے والوں کا دعویٰ ہے کہ ... (یا توپیں) لے کر جا رہی ہوں اور رات میں ... روشنی ... رہی ہو۔ وہ ہوائی جہازوں کو بالکل بے خطر بنا سکتی ہیں ... ہے کہ اس کے ذریعہ پیدل فوجوں کو جو خندقوں سے نکل ... کرنے سے بیکار کیا جا سکتا ہے۔ یہ بھی خیال ہے کہ اگر ہوائی جہاز اس پستول کا استعمال کریں تو وہ نہایت زبردست ... ہیں اور بلوؤں کی حالت میں بلوائیوں کو اس پستول کے ذریعہ ... کیا جا سکتا ہے اور خونریزی روکی جا سکتی ہے۔

برطانیہ کی بحری پوزیشن خراب ہو گئی!

لندن ۵ راکتوبر۔ مسٹر نیول چیمبرلین چانسلر خزانہ نے کل ... کی کانفرنس میں اپنی تقریر کے دوران میں یہ اعلان کیا کہ حکومت برطانیہ شاہی ڈیفنس کے خطرے سے بخوبی واقف ہے۔ ...

پنڈت جواہر لال نہرو کی پھر رہائی

الہ آباد ۸ راکتوبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو کو آج پھر اپنی بیمار بیوی سے ملاقات کرنے کے لئے دو گھنٹہ کے لئے رہا کیا گیا۔ ...

... الرضا خاں کی ہمہ گیر تائید

... میں لیڈران کا دورہ

آبنائے باسفورس میں ۳۳ اشخاص غرق

جمنا میں دو آدمی ڈوب گئے

... میں ہڑتال شروع کر دی

فتح کی چوٹ

میجر جنرل میڈیکل ورکس ...

امساک کی گولیاں

تبلیغی مرقع مفت

... بطور مفت

عراق ریلوے

... عراق کے مقامات مقدسہ کی زیارت کریں ...

یداللہ علی الجماعۃ

Aljamiat Delhi. رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۴۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی اے) معاون محمد عثمان فارقلیط

... رجب المرجب ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۱۶ راکتوبر ۱۹۳۴ء نمبر ۲۸

خون جگر

خار کو گل، اور گل کو خار جو چاہے کرے
تو نے جو چاہا کیا، اے یار جو چاہے کرے

مست و بے خود، عاقل و ہشیار جو چاہے کرے
شوخی طرز تپاکِ یار جو چاہے کرے

اس نے یہ کہکر دیا دل کو فریب جستجو،
حشر تک اب عاشق ناچار جو چاہے کرے

تھا ابھی جلوہ، ابھی پردہ، ابھی کچھ بھی نہیں
آپ کی اک حسرت دیدار جو چاہے کرے

ہر حقیقت حسن کی ہے بے نیاز اعتراف
اب کوئی اقرار یا انکار جو چاہے کرے

(جگر مراد آبادی)

دلچسپ حقائق و معلومات

... لڑکی کا قبول اسلام

پیشہ وروں کے متعلق روایات کی تنقید

فضیلت کا مدار تقویٰ اور ایمان ہے نہ کہ مختلف پیشے

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کا مبسوط اور مفصل فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مندرجہ ذیل احادیث کے متعلق (جن کو مولانا محمد شفیع صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند نے اپنی ... اسلامی کی حقیقت میں نقل فرمایا ہے) آیا یہ صحیح ہیں یا ضعیف یا موضوع مفصل جواب مع حوالہ کتب تحریر فرما کر ممنون فرمائیں۔

(۱) اکذب الناس الصباغ ۔ کنز العمال کتاب البیوع ... بروایت دیلمی

(۲) اذا کان یوم القیامۃ نادی منادٍ این خونۃ اللہ فی الارض فیوتی بالحاسبین والصیارفۃ والحاکۃ ۔ (کنز العمال ... بروایت دیلمی)

(۳) شرار امتی الصائغون الصباغون ۔ کنز العمال

(۴) قال کعب لا تستشیروا الحاکۃ فان اللہ تعالیٰ سلب عقولہم ونزع البرکۃ من کسبہم لان مریم علیہا السلام مرت بجماعۃ من الحیاکین فسألتہم عن الطریق فدلوھا علی غیر الطریق فقالت نزع اللہ البرکۃ من کسبکم ۔

(المستطرف جلد ۲ صفحہ ۵۴)

(۵) وھبت خالتی فاختۃ بنت عمرو غلاما فامرتہا ان لا تجعلہ جازرا ولا صائغا ولا حجاما ۔ (کنز العمال)

الجواب

حدیث اوّل

اکذب الناس الصباغ ۔ کنز العمال میں بروایت دیلمی نقل کی گئی ہے۔ غالباً اس سے مسند فردوس دیلمی مراد ہے۔ مسند فردوس دیلمی میں ضعیف، منکر، بلکہ موضوع حدیثیں موجود ہیں اس لئے مسند فردوس دیلمی کی کوئی روایت جب تک کہ اس کی صحت سند ثابت نہ کر دی جائے قابل استناد نہیں۔ بستان المحدثین میں ہے ۔ دیلمی در اتقان معرفت وعلم او قصورے است در صحیح وسقیم احادیث تمیز نمیکند ولہذا دریں کتاب او موضوعات وواہیات تودہ تودہ مندرج است۔ انتہیٰ (اتحاف النبلاء صفحہ ...)

اور سند سے قطع نظر کر لی جائے تو حدیث کے لئے کوئی صحیح معنے متعین نہیں ہو سکتے کیونکہ اس کا ترجمہ یہ ہوتا ہے کہ "رنگریز تمام آدمیوں میں سب سے زیادہ جھوٹا ہے" حالانکہ یہ بات واقعہ کے مطابق نہیں ... اور یہ بات ظاہر ہے کہ حدیث ایک جملہ خبریہ ہے جو صرف بیان واقعہ پر محمول ہو سکتی ہے۔ انشا پر حمل کرنے کی کوئی صورت نہیں۔ اور بیان واقعہ کا واقعہ کے مطابق ہونا صحت وصدق حدیث کیلئے ضروری ہے۔

اور حدیث کے یہ معنے بھی نہیں لئے جا سکتے کہ صباغ کے لئے کاذب ہونا لازم ہے کیونکہ صباغ اور کاذب میں ملازمت کی نہ کوئی شرعی وجہ ہے نہ عقلی ... دعویٰ بھی نہیں ہو سکتا کہ تمام صباغ عادی جھوٹ بولنے والے ہوتے ہیں۔ کیونکہ بہت سے صباغ خدا کے نیک بندے اور متقی و پرہیزگار گذرے ہیں۔ اور آئندہ بھی ہوں گے۔ اور اس حدیث کو صباغی کے پیشہ کی تنقیص یا مذمت میں پیش کرنا تو کسی طرح بھی درست نہیں ...

اس لئے ان کا ذکر کرنا اور دوسروں کو ذکر نہ کرنا اور ان کے پیشوں کے نام سے ذکر کرنا کچھ نامناسب نہیں ہے کیونکہ قیامت کے دن جب خدا کے خائنوں کی پیشی ہوگی تو تمام خائن پیش کئے جائیں گے جن میں سنار کپڑا بننے والے ان تینوں کے علاوہ دوسرے خائنین کی یقینی اکثریت ہوگی۔ اور اس خیانت کا جو عقیدہ کے ساتھ اور نفوس کے قتل وغارت کے ساتھ متعلق ہے ذکر یقیناً زیادہ ضروری اور اہم تھا۔

اور اس سب کے بعد بھی اس کی غرض مذمت خیانت ہو سکتی ہے نہ تنقیص پیشہ وران۔ اگر کوئی ٹھٹیرا کوئی صراف کوئی نور باف دیانتدار متقی پرہیزگار ہو تو باوجود ان پیشوں کے غیر متقی خائن سے زیادہ افضل زیادہ شریف ہے اگرچہ مشہور الذکر کیسا ہی عربی اونچی قوم سے تعلق رکھتا ہو۔

حدیث سوم

شرار امتی الصائغون الصباغون وفی نسخۃ الصائغون الصباغون

یہ بھی کنز العمال میں دیلمی سے ہی منقول ہے۔ کنز العمال میں دونوں نسخے موجود ہیں ایک میں دستکار اور سنار مذکور ہیں اور دوسرے میں سنار اور رنگریز۔ اس حدیث میں دستکار، سنار، رنگریز کو شرار الناس فرمایا گیا ہے یعنی تمام آدمیوں میں بدترین اور بدترین ہونے کی کوئی خاص جہت بیان نہیں کی گئی جیسی کہ حدیث اول میں کذب اور حدیث دوم میں خیانت ذکر کی گئی تھی۔ تو اگر یہ حدیث صحیح ہو تو اس کا ظاہری مطلب یہ ہوگا کہ نفس صنعت یا صباغی یا سنار ہونا ہی آدمی کو بدترین بنا دیتا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ مضمون باطل ہے اس لئے یہ حدیث موضوع ہے۔ اس کے قریب قریب یہ حدیثیں ہیں جن کے موضوع ہونے کی تصریح ہے ویل للصانع من غد وبعد غد یعنی خرابی ہے دستکار کے لئے کل کو اور کل کے بعد۔ تذکرۃ الموضوعات میں اس کے متعلق فرمایا من نسخۃ بشر بن الحسین الموضوعۃ ۔ یعنی یہ حدیث بشر بن حسین کے نسخہ کی ہے جو تمام کا تمام موضوع ہے۔ ایک اور حدیث نقل کی جاتی ہے بخلاء امتی الخیاطون۔ یعنی میری امت کے بخیل درزی ہیں۔ تذکرۃ الموضوعات میں اس کے متعلق لکھا ہے لم اقف علیہ وفی الحاشیۃ لتلمیذہ قلت بل لا اصل لہ ۔ یعنی صاحب مختصر نے تو اس حدیث کو ذکر کر کے یہ لکھا ... کہ مجھے اس کی سند یا صحت سے واقفیت نہیں مگر حاشیہ پر مصنف کے شاگرد نے لکھا ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں۔

ایک اور حدیث ہے یحشر اللہ الخیاط الخائن وعلیہ قمیص ورداء مما خاط وخان فیہ ۔ یعنی اللہ تعالیٰ خیاط خائن کو مبعوث کرے گا تو اس کے بدن پر خیانت کئے ہوئے کپڑے کا قمیص اور چادر ہوگی۔ اگرچہ اس کا مضمون اصول کے خلاف نہیں مگر اس کی سند کے متعلق تذکرۃ الموضوعات میں لکھا ہے ھذا الاسناد ظلمات یعنی یہ سند تاریک در تاریک ہے۔ ایک اور حدیث ہے شرار الناس التجار والزراع یعنی تاجر اور کاشتکار بدترین لوگ ہیں تمام انسانوں میں۔ سیوطی نے اللآلی المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ میں اس کے بارے میں لکھا ہے قلت اخرجہ الجوزقانی فی موضوعاتہ یعنی جوزقانی نے اس حدیث کو موضوعات میں ذکر کیا ہے۔ ایک اور طویل حدیث ہے جو ابن عدی نے بروایت انس ذکر کی ہے قال کنت یوما مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ما تفرق اصحابہ فقال یا ابا حمزۃ قم بنا ندخل السوق فتروح ونرجع منا فقام ومضینا الی السوق فاذا نحن فی اول السوق برجل جزار ...

اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا کونسا معاملہ ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اسکو سلام کرنے اور اس کے لئے دعا کرنے سے روک دیا۔ بہرحال حضور اس کے پاس نہیں گئے اور واپس چلے آئے۔ میں بھی واپس آ گیا۔ پھر کل کو جب تمام صحابہ حضور کی خدمت سے علیحدہ ہو گئے تو حضور نے مجھ سے فرمایا۔ اٹھو بازار چل کر دیکھیں کہ قصاب پر رات میں کیا گذری۔ چنانچہ ہم دونوں بازار پہنچے تو قصاب کل کی طرح بدستور اپنے کاروبار میں مشغول ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا کہ اس کے پاس جا کر اس سے اس معاملے کا پتہ لگائیں جس کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے حضور کو اسے سلام کرنے اور اس کے لئے دعا کرنے سے منع فرمایا تھا۔ اسی وقت حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا اے محمد اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور کہتا ہے کہ قصاب کو جا کر سلام کرو۔ تو حضور نے جبریل سے فرمایا کہ میرے دوست کل تو تم نے مجھے منع کیا تھا اور آج سلام کرنے کو کہتے ہو تو جبریل نے عرض کیا ہاں اے محمد قصاب کو رات بہت سخت بخار چڑھا تو اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور تضرع وزاری بجا لایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کر لی اور اس کے کرتوت سے درگذر فرمایا۔ اے محمد اب تم اس کے پاس جاؤ اور اس کو سلام کرو اور یہ خوشخبری بھی دیدو کہ تیری کرتوت کے باوجود اللہ تعالیٰ نے تیری دعا قبول کر لی چنانچہ حضور اس کے پاس گئے اور اس کو سلام کیا اور اسے خوشخبری دی۔

لآلی مصنوعہ میں اس حدیث کو ذکر کر کے اسے موضوع بتایا ہے اور کہا کہ اس میں ایک راوی دینار نامی ہے اسی کی یہ آفت لائی ہوئی ہے یعنی اس نے یہ حدیث گھڑی ہے گھڑنے والے نے غالباً یہ حدیث قصابوں کی مذمت کے لئے گھڑی ہے اور نہایت ہوشیاری سے بنائی ہے کہ بظاہر قصاب کی تعریف ہے اور اس کی دعا قبول ہونے کی بشارت ہے لیکن پڑھنے والا غیر معلوم طریق پر قصابوں کی مذمت اور اس پیشے کی منقصت کا خیال لے کر اٹھے گا کہ پہلے دن جو حضور کو سلام کرنے اور دعا دینے سے منع کیا گیا۔ اس کی وجہ اس کا یہ پیشہ ہی ہوگا کیونکہ جبریل کے یہ الفاظ بتائے گئے کہ لا تسلم علی الجزار کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ قصاب کو سلام نہ کریں۔ اور دوسرے دن جو سلام کرنے کی اجازت دی گئی وہ اس کی بیماری کی دعا وزاری کا کرشمہ قرار دیا گیا اسمیں بھی یہ کہہ دیا کہ باوجود ان اعمال کے جو اس سے سرزد ہوتے ہیں ...

وہی حضرات ہیں۔ الغرض اس مضمون کی حدیثیں مرفوعاً بھی مروی ہیں جو موضوع ہیں اور اگر کعب کا اپنا مقولہ ہو جیسا مستطرف سے نہایات الارب میں نقل کیا گیا ہے تو نا قابل اعتبار ہے۔ کیونکہ اصول شرعیہ اور قوانین عقلیہ اور مشاہدات روزمرہ کے خلاف ہے۔

حدیث پنجم

وھبت خالتی فاختۃ بنت عمرو غلاما فامرتہا ان لا تجعلہ جازرا ولا صائغا ولا حجاما ۔ یہ حدیث نہایات الارب میں کنز العمال سے بحوالہ طبرانی عن جابر نقل کی ہے۔ اور اسی کنز العمال میں بحوالہ مسند امام احمد وابو داؤد عن ابن عمر بھی ذکر کی گئی ہے۔ دیکھو کنز العمال ... اس کے الفاظ یہ ہیں انی وھبت لخالتی غلاما وانا ارجو ان یبارک لہا فیہ فقلت لہا لا تسلمیہ حجاما ولا صائغا ولا قصابا ۔ لیکن ابو داؤد میں دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اس میں ابن عمر سے نہیں بلکہ حضرت عمر سے مروی ہے۔ اور اس کے الفاظ یہ ہیں قال (ای عمر) سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انی وھبت لخالتی فاختۃ بنت عمرو غلاما الحدیث اور طبرانی میں ہے۔ لخالتی فاختۃ بنت عمرو الشاعرۃ ابنۃ خالۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (التعلیق المحمود) تو اس حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت جابر یا حضرت عمر فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنی خالہ فاختہ بنت عمرو کو ایک غلام ہبہ کیا اور مجھے امید تھی کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے اس غلام میں برکت عطا فرمائیگا تو میں نے ان کو کہا کہ اس غلام کو کسی پچھنے لگانے والے یا سنار یا قصاب کے سپرد نہ کرنا۔ یعنی یہ تینوں کام نہ اس کو سکھانا نہ کرانا۔

یہ حدیث حضرت عمر کے ذریعہ سے ابو داؤد میں مروی ہے۔ اس میں حضرت عمر سے روایت کرنے والا ابو ماجدہ یا ابن ماجدہ راوی ہے۔ اس کے متعلق التعلیق المحمود میں تقریب سے نقل کیا ہے۔ ابو ماجدۃ او ابن ماجدۃ قیل اسمہ علی مجہول من الثالثۃ روایتہ عن عمر مرسلۃ ۔ یعنی ابو ماجدہ یا ابن ماجدہ ان کا نام علی بتایا گیا ہے۔ اور یہ تیسرے طبقہ کے ایک مجہول راوی ہیں اور حضرت عمر سے ان کی روایت منقطع ہے۔ یعنی ان کا سماع یا ملاقات حضرت عمر سے ثابت نہیں اس لئے حضرت عمر سے ان کی ...

... کے استفسار کے جواب پر اکتفا کیا ہے ورنہ اس کے متعلق بہت سے مباحث ہیں جو کسی فرصت کے وقت لکھے جا سکتے ہیں فقط

کتبہ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

۱۹ ہندوؤں کو حبس دوام کی سزا

پٹنہ ۹ر اکتوبر۔ پٹنہ ہائی کورٹ نے مقدمہ قتل بلوری کی اپیل کا فیصلہ سنا دیا اور ۱۹ ہندوؤں کو حبس دوام کی سزا دیدی۔ استغاثہ کے بیان کے مطابق پانچ مسلمان چند بھینسوں کو ذبح کرنے کے لئے بلوری لیجا رہے تھے۔ ہندوؤں نے ان مسلمانوں پر حملہ کر کے تین کو قتل کر دیا۔

بچوں والو ہوشیار

بچوں کی بخار کھانسی، سردی، بادی، دودھ ڈالنا، دست ہونا، دست میں کیڑے نکلنا، مرگی ہچکی، قبض مروڑ وغیرہ ہر ایک بیماری کو دور کرنے اور لاغر و کمزور بچوں کو موٹا تازہ طاقتور بنانے کیلئے حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹری کی ہوئی

بال جیون گھٹی

سارے ہندوستان میں مشہور ہے میٹھا ہونے سے بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں۔ سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی سے بچو حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھ کر لو۔ قیمت فی شیشی ... درجن ... سوداگروں اور ایجنٹوں کو نہایت ہی معقول کمیشن۔ نئے سوداگر و ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں۔

مفت لو ۔ ... نام مع مکمل پتے کے بھیجنے پر ... رسالہ چراغ صحت مفت بھیجا جائیگا۔

پتہ: مینیجر بال جیون کاریالیہ علیگڈھ شہر یوپی

ترکی فوج نے دو فرانسیسی تباہ کن جہازوں پر فائر کر دیئے

خلیج سمرنا میں بغیر اجازت داخل ہونے پر سزا

درہ دانیال کے استحکام کیلئے زبردست فوجی اقدامات

استانبول ۸ر اکتوبر۔ دو فرانسیسی تباہ کن جہاز یونان سے ہٹتے وقت خلیج سمرنا میں داخل ہو گئے۔ خلیج سمرنا میں ترکی گورنمنٹ کی طرف سے کسی غیر ملکی جہاز کو گذرنے کی اجازت نہیں ہے لیکن اس کے باوجود ممنوعہ علاقہ میں فرانسیسی جہاز داخل ہو گئے جس پر ترکی فوج کے ساحلی دستہ نے ان پر فائر کر دئے فرانسیسی جہازوں نے بھی جواباً فائر کئے اور ریوٹر کی اطلاع کے مطابق کسی قسم کا جانی نقصان نہیں ہوا۔ اس حادثہ پر ترکی کے دفتر خارجہ اور فرانسیسی سفیر میں گفت و شنید ہو رہی ہے اور ترکی گورنمنٹ خوش اسلوبی سے اس معاملہ کو ختم کرنا چاہتی ہے۔

پیرس کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ فرانسیسی جہازوں کے امیر البحر اس بات سے ناواقف تھے کہ خلیج سمرنا میں غیر ملکی جہازات کا داخلہ ممنوع ہے۔ اس واقعہ سے پہلے بھی جزیرہ سامرس میں ایک برطانوی جہاز داخل ہو گیا تھا جس پر ترکی فوج کے ساحلی دستہ نے اس پر فائر کر دئے تھے جس سے ایک برطانوی افسر ہلاک ہو گیا تھا۔

ایک اور اطلاع مظہر ہے کہ سمرنا سے لیکر مغربی اور جنوبی ساحل کے ساتھ ترکی کے جنوب مشرقی مقام سلیفکی تک قلعوں اور مورچوں کی تعمیر ہو رہی ہے ترکی کا اندیشہ یہ ہے کہ اٹلی اس پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے تمام ترکی میں طیاروں کی پرواز پر سخت نگرانی کی جا رہی ہے۔ غیر ملکی ہوائی جہازوں کے لئے شدید حکم ہے کہ وہ مقررہ راستوں سے ادھر ادھر نہ بھٹکیں۔ بائیں ورنہ انہیں گولی کا نشانہ بنا کر نیچے گرا لیا جائے گا یا ترکی ہوائی جہاز ان کا تعاقب کر کے گرفتار کر لیں گے۔

جنوب میں انطاکیہ کے رقبہ پر ترک سب سے زیادہ توجہ مبذول کر رہے ہیں توپوں کو چھپانے والی دفعس بند یاں۔ طیاروں کو گرانے والی مشینوں کا نصب کیا جانا فوجوں کیلئے خندقیں کھدوانا غرض میدان جنگ کی جملہ ضروریات تیار کی جا رہی ہیں۔ سمرنا اور مدائنہ کے درمیان ترک درہ دانیال کو بند کرنے کے لئے اقدامات عمل میں لائیں گے۔

پلکھوہ میں فرقہ پرست ہندوؤں کی شرارتیں

جلوس کیلئے نیا راستہ۔ کلکٹر صاحب کا معائنہ

پلکھوہ ضلع میرٹھ میں رام لیلا اور دسہرہ کے جلوس کے سلسلہ میں پیچیدگی ... ہندو اخبارات میں بے بنیاد خبریں شائع کی جا رہی ہیں اور مسلمانوں کو قصوروار ٹھہرا کر ہندوؤں کی معصومیت اور بے گناہی کا اعلان کیا جا رہا ہے اس لئے ضروری ہوا کہ ذیل میں اصل حالات درج کر دئے جائیں۔

واقعہ یہ ہے کہ ہندوؤں کے جلوس کے لئے قصبہ میں جو راستے پہلے مقرر تھے ان میں ایک مسجد بھی نہیں آتی تھی اس وجہ سے مسلمانوں کو ہندوؤں سے کوئی شکایت نہ تھی۔ امسال ہندو فرقہ پرستوں نے مسلمانوں کو تنگ کرنے کے لئے نیا راستہ اختیار کیا جس میں جامع مسجد پڑتی تھی مسلمانوں نے اس پر اعتراض کیا اور بالآخر مسلمانوں کی رواداری سے آپس میں ایک معاہدہ طے ہوا جس پر فریقین نے دستخط کر دئے اور معاہدہ کی تصدیق حاکم علاقہ کے روبرو کر دی گئی۔ لیکن اس کے بعد بعض مفسد ہندوؤں نے (جو افسوس ہے کہ اپنے آپ کو کانگریسی کی روح رواں کہتے ہیں) گیارہ آدمیوں کی ایک رام لیلا کمیٹی بنائی اور پنچایت کی گئی جس میں طے کیا گیا کہ معاہدہ کو توڑ دیا جائے اور اس کی کچھ پرواہ نہ کی جائے ... طے ہوا کہ مسلمانوں کا بائیکاٹ کیا جائے اور لین دین کے تعلقات منقطع کر دئے جائیں اور دسہرہ کے بعد مسلمانوں سے دوکانات اور مکانات خالی کرائے جائیں چنانچہ اسی تجویز کے مطابق اور معاہدہ کے خلاف رادن کا جلوس نکالا گیا اور مسجد کے گرد گھمایا گیا۔

یہ جلوس نماز مغرب کے وقت جامع مسجد کے قریب آیا تو چند مسلمانوں نے جلوس کے رہنماؤں سے کہا کہ معاہدہ کی خلاف ورزی نہ کرو۔ یہ کہہ کر وہ مسجد میں چلے گئے۔ جلوس میں بارہ سو کے قریب ہندو شامل تھے اور اس کی رہنمائی مہاشہ رگھبیر، بابو سری رام، پربھو دیال، مالک شدھ کاری کارخانہ اور رگھبیر سنگھ ... کر رہے تھے۔ مسلمانوں نے جلوس میں کسی قسم کی مزاحمت نہیں کی بلکہ دو تین مسلمان ... زبانی فہمائش کے بعد مسجد میں چلے گئے جس پر ہندوؤں نے بیچ اخبار میں یہ بے بنیاد خبریں اڑا دیں کہ مسلمانوں نے جلوس پر حملہ کر دیا اور بہت سے ہندو زخمی ہو کر غازی آباد کے ہسپتال میں داخل کئے گئے۔ ... ان کو آسمان کھا گیا یا زمین! بات یہ ہے کہ ... پلکھوہ کے مسلمانوں سے بدلہ لیا جا رہا ہے اس کے سوا اور کوئی بات نہیں ہے۔

اب ہندو مسلمانوں کو اشتعال دلا رہے ہیں اور ان کو بائیکاٹ کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ ۸ر اکتوبر کو واقعات کی تحقیقات کیلئے کلکٹر صاحب اور سپرنٹنڈنٹ صاحب پلکھوہ تشریف لائے اور انہوں نے تمام راستوں کا معائنہ فرمایا حکام کا مقصد یہ ہے کہ یہ معاملہ خوش اسلوبی سے طے ہو جائے۔ پلکھوہ کے تھانہ دار صاحب نہایت ہوشیار اور معاملہ فہم افسر ہیں۔ وہ فساد کے محرکات کو روکنے میں سرگرم کوشش کر رہے ہیں۔ اگر تھانہ دار صاحب احتیاط اور ہوشیاری سے کام نہ لیتے تو اب تک خبر نہیں کس نوعیت کا فساد ہو جاتا۔

(نامہ نگار پلکھوہ)

کانگریس کا اجلاس ملتوی نہیں ہوگا

... بعض حلقوں سے ... کی گئی تھی کہ چونکہ اسمبلی کے انتخابات ... کانگریس کا اجلاس ملتوی کیا جائے ... بذریعہ تار مطلع کر دیا ... اس طرح کانگریس کا ... لاکھ روپیہ برباد ہو جائے گا۔

شاہ فواد کی صحت

قاہرہ ۸ر اکتوبر۔ ایک سرکاری بلیٹن شائع کیا گیا ہے جس میں مذکور ہے کہ شاہ فواد والیٔ مصر کی حالت رو بصحت ہے اور آپ کی صحت روبترقی ہے۔

انجن اور دو ڈبے لائن سے اتر گئے

امیر ۸ر اکتوبر۔ آج صبح ڈیڑھ بجے امید اور ... کے درمیان بی بی اینڈ سی آئی ایکسپریس گاڑی کا انجن اور دو ڈبے لائن سے اتر گئے جس سے دو آدمی شدید زخمی ہوئے۔

ایک حیرت انگیز پستول کی ایجاد

دنیا کیلئے نیا پیغام امن!

فرانسیسی فوجی اور ہوائی افسروں کے سامنے ایک نئے قسم کا پستول رکھا گیا جس سے ایسی روشنی نکلتی ہے کہ دیکھنے والے کی آنکھوں میں چکا چوند ہو جاتی ہے۔ اس پستول کے ایجاد کرنے والوں کا دعویٰ ہے کہ موٹر لاریاں جو ... (یا توپیں) لے کر جا رہی ہوں اور ان میں سے پچاس لاکھ شمع کی روشنی نکل رہی ہو۔ وہ ہوائی جہازوں کو بالکل بے خطر بنا سکتی ہیں ... کا خیال ہے کہ اس کے ذریعہ پیدل فوجوں کو جو خندقوں سے نکل ہوں ... کرنے سے بیکار کیا جا سکتا ہے۔ یہ بھی خیال ہے کہ اگر ہوائی جہاز اس ... کا استعمال کریں تو وہ نہایت زبردست لہریں بھی اپنا راستہ ... سکتے ہیں اور بلوؤں کی حالت میں بلوائیوں کو اس پستول کے ذریعہ ... فرو کیا جا سکتا ہے اور خونریزی روکی جا سکتی ہے۔

برطانیہ کی بحری پوزیشن خراب ہو گئی

لندن ۸ر اکتوبر۔ مسٹر نیویل چیمبرلین چانسلر خزانہ نے کل برسٹل میں کنزرویٹو کانفرنس میں اپنی تقریر کے دوران میں یہ اعلان کیا کہ حکومت برطانیہ شاہی ڈیفنس کے خطرے سے بخوبی واقف ہے۔ ...

پنڈت جواہر لال نہرو کی پھر رہائی

الہ آباد ۸ر اکتوبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو کو آج پھر اپنی بیمار بیوی سے ملاقات کرنے کے لئے دو گھنٹہ کے لئے رہا کیا گیا۔ شریمتی کملا نہرو کو آئندہ ہفتہ یورپ کو ہوائی جہاز سے بھیجا جائے گا آج ہی آپ کا درجہ حرارت ۱۰۲ رہا۔ ابھی تک قطعی طور پر یہ معلوم نہیں ہوا۔ آیا پنڈت جواہر لال نہرو کو نینی جیل سے کسی دوسری جیل میں منتقل کیا جائے گا تاکہ وہ اپنی بیوی سے ملاقات کرتے رہیں۔ لیکن خیال ہے کہ ان کو منتقل کیا جائے گا۔

آبنائے فاسفورس میں ۳۳ اشخاص غرق

استنبول ۸ر اکتوبر۔ ایک ترکی موٹر کشتی ایک جہاز سے ٹکرا گئی جس سے ۳۳ اشخاص آبنائے باسفورس میں غرق ہو گئے ۲۳ اشخاص بمشکل بچائے گئے۔

جمنا میں دو آدمی ڈوب گئے

دہلی ۸ر اکتوبر۔ آج شام کو دریائے جمنا میں ایک شخص غرق ہو گیا اس کو بچانے کے لئے دوسرا شخص کودا وہ بیچارہ بھی غرق ہو گیا۔

مسٹر کریم الرضا خاں کی ہمہ گیر تائید

یو۔ پی میں لیڈران کا دورہ

شاہجہان پور ۹ر اکتوبر۔ مولانا عنایت علی خاں صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ یونٹی بورڈ کے نامزدہ امیدوار کریم الرضا خاں کل حلقہ انتخاب کے دورہ سے واپس تشریف لے آئے۔ آپ نے مولانا شوکت علی صاحب مولانا حفظ الرحمن صاحب، مولانا عبد الماجد صاحب، سید ذاکر علی صاحب کے ہمراہ مراد آباد، امروہہ، بریلی اور بدایوں کا دورہ کیا۔ ہر جگہ جلسے منعقد کئے گئے جن میں کریم الرضا خاں کی پوری امداد کرنے اور یونٹی بورڈ اور جمعیۃ علماء ہند پر کامل اعتماد کے متعلق تجاویز منظور کی گئیں۔ ... ۱۲ر اکتوبر سے بجنور کا دورہ کرے گی جس میں مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری بھی شریک ہوں گے۔

عام جلسے منعقد کرنے کے لئے بھی انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ حالات سازگار ہیں اور مسٹر کریم الرضا خاں کی امداد کے لئے پبلک تیار ہے۔

دہلی کے دھوبیوں نے ہڑتال شروع کر دی

دہلی ۸ر اکتوبر۔ نوٹس کی میعاد ختم ہونے پر دہلی کے دھوبیوں نے آج سے ہڑتال شروع کر دی ہے معلوم ہوا ہے کہ جمنا پل کے قریب ان کو کپڑے دھونے کی جگہ نہیں دی گئی اور جنہوں نے حکم کی خلاف ورزی کی ان کے خلاف مقدمہ چلایا گیا۔ ... اس میں مشکل پیش آئی اور انہوں نے حکام کے روبرو اپنا معاملہ پیش کیا انہوں نے ایک ہفتہ کا نوٹس دیا تھا لیکن ان کی کوئی شنوائی نہیں ہوئی اس لئے انہوں نے ہڑتال کر دی۔

امساک کی گولیاں

یہ گولیاں مریضان سرعت کے واسطے لاجواب و بے نظیر تحفہ ہیں۔ وقت ضرورت سے ایک گھنٹہ پہلے صرف ایک گولی کھا لینا کافی ہے۔ اس قدر ممسک ہیں کہ جب تک کھٹائی نہ کھائی جاوے گی۔ کوئی کا اثر برابر قائم رہے گا۔ قیمت فی درجن صرف ایک روپیہ ...

مینیجر یونانی فارمیسی بالمقابل مرکنٹائل بنک ... دہلی

اکسیر معتیابند ...

فیض عام ... گوجرانوالہ

فرنگی کی چوٹ ... مینیجر طبی کیمیکل ورکس باندھو کوٹھی نمبر ۱ ...

Haryyaoram ... Panchkota (Bengal)

عراق ریلوے

(۱) بغداد، کاظمین، سامرہ، نجف اور کربلا کے مقامات مقدسہ کی زیارت کا انتظام عراق ریلوے نے کیا ہے، یہ سفر نہایت قلیل کرایہ اور کم وقت میں طے ہو سکتا ہے۔ سفر میں ہر ممکن آسائش بہم پہنچائی جائیگی۔

کم صرف کو جاتے ہوئے عراق کے مقامات مقدسہ کی زیارت کرو

حجاج کے لئے ... ٹکٹ جاری کر دئے گئے ہیں ... کرایہ نہیں لگایا جائے گا۔

شرح کرایہ درج ذیل ہے:-

ہندوستان میں حجاج کو صرف ... کے ٹکٹ مل سکتے ہیں۔ سیکنڈ کلاس کی ٹکٹیں مقل کے مقام پر خریدی جا سکتی ہیں۔

تمام حجاج مقل (بصرہ) ... تمام شہر ... ریل گاڑیوں کی آمد ورفت روزانہ ہوتی ہے۔

بغداد سے دمشق تک بذریعہ موٹر ... حکومت عراق ...

(۱) مولوی محمد ... حاجی دین محمد جمال مسافر خانہ جیل روڈ ... بمبئی
(۲) مسٹر ... بمبئی
(۳) ... بمبئی
(۴) حبیب حاجی ... کراچی
(۵) مسٹر عبد العلی ... کراچی
(۶) ... کراچی

اپنا مال بغداد کو بک کرا دیا ہے ... عراق ریلوے

طلائے بے نظیر مفت

... ایم عبد الرشید خاں ... گلی قاسم جان دہلی

مفت تبلیغی مرقع مفت

معہ کلام مجذوب و دیگر مفید علمی مذہبی طبی معلومات و ہدایات وغیرہ ... ٹکٹ ارسال فرما کر طلب فرمائیں۔ ملنے کا پتہ

مینیجر مکتبہ دار التبلیغ دیوبند (یوپی)

تارکا پتہ: "الجمعیۃ دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۵۳۸
یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ
Aljamiat Ballimaran Delhi.
رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے)
معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم سہ شنبہ ۶ رجب المرجب ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۸

خونِ جگر

خار کو گل، اور گل کو خار جو چاہے کرے
تو نے جو چاہا کیا، اے یار جو چاہے کرے

مست و بے خود، عاقل و ہشیار جو چاہے کرے
شوخیِ طرزِ تپاکِ یار جو چاہے کرے

اس نے یہ کہکر دیا دل کو فریبِ جستجو
حشر تک اب عاشقِ ناچار جو چاہے کرے

تھا ابھی جلوہ، ابھی پردہ، ابھی کچھ بھی نہیں
آپ کی اک حسرتِ دیدار جو چاہے کرے

ہر حقیقت حسن کی ہے، بے نیازِ اعتراف
اب کوئی اقرار یا انکار جو چاہے کرے

(جگر مرادآبادی)

دلچسپ حقائق و معلومات

معاصرین کے افکار و آراء

مسلم یونیورسٹی کا حال زار

راہ اعتدال سے تجاوز

شہنشاہیت پرستی کی حرکت

یونٹی بورڈ اور جمعیۃ العلماء ہند

ضروری گزارش

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو بغور دیکھا تو اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہوگئی اور اس نے یہ فیصلہ کر لیا کہ حقیقتاً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا و آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے اور اس کے علاوہ جتنے مذاہب ہیں وہ سب باطل اور صراط مستقیم سے بھٹکا دینے والے ہیں۔ جب عیسائیوں کو اس کی خبر ہوئی تو تمام پادریوں نے مل کر اس لڑکی پر بے شمار مظالم ڈھائے اور اس قدر جاں گداز اور صبر آزما مصائب میں اسے مبتلا کیا کہ دیکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہونے لگے مگر وہ لڑکی اسلام پر ثابت قدم رہی ... اس کا نام ازبلا تھا اور اس کی پوری زندگی کے واقعات ایک کتاب میں قلمبند کر دیئے گئے ہیں۔ اگر آپ کو اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت کا مطالعہ کرنا ہے اور عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت کے بے شمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہے اور آپ اس کتاب کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنا چاہتے ہیں تو فوراً طلب کیجئے پہلا ایڈیشن قریب الختم ہے۔ اگر دیر ہوئی تو دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ قیمت فی جلد ۱۲؍ علاوہ محصول ڈاک۔ تبلیغی مقاصد کیلئے بیس یا بیس سے زائد جلدوں کے خریدار کو ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ: منیجر الجمعیۃ دہلی

نورانی قرآن مجید
نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

Regd No L 1793.

The Aljamiat

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام
نورس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ازبلا شنگار ... منگا کر پڑھئے آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہوجائینگے
قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصول ڈاک۔
منیجر الجمعیۃ دہلی

Vol: XX No 27 DELHI SATURDAY OCTOBER 13 1934 PRICE ONE ANNA

فہرست محکمہ پبلک ورکس پٹیالہ
ہندوگردی کا خوفناک پہلو

ذیل میں ریاست پٹیالہ کے محکمہ پبلک ورکس کے ملازمین کی فہرست درج کی جاتی ہے جس سے معلوم ہوگا کہ پٹیالہ میں مسلم اکثریت کے باوجود ہر طرف ہندو ہی ہندو نظر آرہے ہیں اور مسلمانوں کی حیثیت آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہے۔ محکمہ عدالت وغیرہ کی فہرستیں شائع کی جاچکی ہیں۔

نمبر	نام	عہدہ	تنخواہ	گریڈ
۱	لالہ شیو پرشاد	ایس ڈی او	۵۵۵/-	سپیشل
۲	پنڈت دیوی چند	ایس ڈی او	۴۶۵/-	
۳	لالہ رام ناتھ	ہیڈ کلرک	۸۰/-	80-4-100
۴	بابو رام	ہیڈ اکاؤنٹنٹ	۱۰۰/-	100-10-150
۵	[illegible] لال	کلرک	۵۰/-	50-5-75
۶	پنڈت [illegible]	//	۴۰/-	40-4-60
۷	موہن لال	//	//	
۸	جانکی پرشاد			
۱۶	لچھمی نرائن	کلرک	۳۰/-	30-4-50
۱۷	گورسین	//	//	//
۱۸	نند لال	//	۲۵/-	25-3-40
۱۹	رام سرن داس	//	//	//
۲۰	اوتار رام	//	//	//
۲۱	نتھو لال	//	//	//
۲۲	ہندو نامعلوم الاسم	//	//	//
۲۳	سید طاہر حسین	//	//	//

ڈرائنگ برانچ

نمبر	نام	عہدہ	تنخواہ	گریڈ
۲۴	جگدیش ناتھ	ڈرافٹس مین	۱۰۰/-	100-10-150
۲۵	دولت رام	اسسٹنٹ ڈرافٹس مین	۶۰/-	40-4-60
۲۶	ہندو	ٹریسر	۳۰/-	30-1-35
۲۷	ہندو	//	//	//

(نامہ نگار)

علماء سرحد کا اجتماع
قادیانی مذہب کی حقیقت پر تقاریر

مولوی وزیر الدین صاحب بجنوری

(۱) یہ جلسہ اینگلو کونسل میں سر فضل حسین کی جگہ پر چودھری ظفر اللہ خاں قادیانی کے تقرر کو ناجائز تصور کرتا ہے، کیونکہ قادیانی کسی صورت سے مسلمانوں کا نمائندہ نہیں ہوسکتا۔
(۲) یہ جلسہ مسلم کانفرنس کے سربرآوردہ اراکین سے التجا کرتا ہے کہ قادیانی عنصر کو مسلم کانفرنس سے خارج کرکے مسلمانانِ ہند کے جذبات کے احترام کا ثبوت دیں۔
(۳) یہ جلسہ روزنامہ سیاست لاہور کی اس دل آزار روش کے خلاف اظہار نفرت کرتا ہے جو کہ اس نے قادیانیوں کی حمایت میں اختیار کر رکھی ہے۔

ان سطور کو دیکھتے ہی اپنی خیریت اور مفصل روئداد سفر سے مطلع فرمائیں اور اگر کسی دوسرے صاحب کو ان کا حال معلوم ہو تو براہ کرم وہ ان کے حالات سے مدرسہ کو مطلع فرما کر کارکنانِ مدرسہ کو مشکور فرمائیں۔
(محمد فاضل منتظم مدرسہ عربیہ امدادیہ مرادآباد)

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نادر ہے۔ جنا شدہ ارغوانی ہے۔ دو ترجمے ہیں۔ پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے۔ دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا فہمادہ ہے۔ حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو معتبر و نادر تفاسیر کا مثلاً ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کبیر، مدارک، موضح القرآن، ضحاک، مستدرک حاکم، ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، مسند بزاز، مسند امام احمد، اسباب شان نزول از جلال الدین سیوطی اور تمام کتب احادیث اور جس میں تمام احکام قرآن و مسائل، قصص تاریخ، حکایات ظاہری و باطنی اشارات غرضیکہ تفسیر کی جو بالامتیاز خصوصیات ہو سکتی ہیں وہ سب اس کے حاشیہ پر موجود ہیں۔ نیز اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے جس کے پانچ حصے ہیں۔ اول حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر تمام پیغمبروں کی سوانح عمریاں، اور ان کی تمام لڑائیوں کی تفصیل جو کفار نے آپ کے خلاف نام دین اسلام کے کیں، وہ تمام خطوط معہ ترجمہ درج ہیں جو آپ نے اس زمانہ کے کافر بادشاہوں کے نام رائے دعوت اسلام روانہ ہوئے۔ خلفاء راشدین کے کامل حالات ہیں۔ حصہ دوم میں فضائل القرآن و اسرار، حصہ سوم میں خاندان نقشبندیہ قادریہ سہروردیہ اور چشتیہ کے بزرگوں کے مخفی اعمال قرآن و خواص جملہ سورتوں اور آیتوں اور پورے قرآن کے تعویذ ہیں اور تعبیر خواب اور ترکیب فالنامہ کے ساتھ درج ہیں۔ پانچویں حصہ میں قرات کا بیان اور قاعدے۔ سائز ۲۰×۲۶/۸ صفحات ۹۲۸ رعایتی ہدیہ مجلد چرمی ۳؍ محصول ڈاک علاوہ۔ فیشنی آرڈر ۲؍

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت — خاص رعایت — خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خاں

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیئے

روہیلکھنڈ کے حافظ بادشاہ، حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانح عمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے صرف ڈھائی سو جلدیں باقی ہیں۔
جلد آرڈر دیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا
سید الطاف علی صاحب بی اے (علیگ) بریلوی کی یہ معرکۃ الآراء تصنیف جس میں آنریبل سر ستیارام صاحب پریسیڈنٹ یو پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبدالواحد صاحب ایم اے (لندن) نے مبلغ ایک ہزار روپیہ کے عطیہ سے قدر دانی فرمائی ہے۔ سرزمین روہیلکھنڈ میں بالخصوص اور ملک کے طول و عرض میں بالعموم نہایت قلیل عرصہ میں حیرت انگیز مقبولیت حاصل کی ہے۔
آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھایئے
حجم چار سو صفحات تقطیع ۲۰×۲۶ کاغذ چکنا، چمکدار، کتابت و طباعت دیدہ زیب۔ نو دہاف ٹون کی چھپی ہوئی نایاب تصاویر، ٹائیٹل عمدہ رنگین۔ قیمت دو روپے چار آنے (غیر مجلد)
ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی، علمی، اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ
مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپکو مرزائی کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہوجائے گا۔
صحائف رحمانی کے ۲۴ نمبر جن میں قرآن و حدیث واقعات اور محمود مرزا کے الہامات سے قادیانی دروغ گوئی کی پول کھولی گئی ہے مکمل سیٹ ...
دین مرزا کفر خالص کے دیکھنے سے آپ کو مرزائیوں کے کفر و ارتداد کا پورا پتہ چل جائیگا قیمت ۱؍
نامہ حقانی در کذب قادیانی کے مطالعہ سے آپ قادیانیوں کے مکر و فریب سے واقف ہوجائیں گے قیمت ۵؍
اطلاع رحمانی میں ان سو سوالوں کا جواب ہے جو امریکہ والوں نے احمدی تبلیغ کا فرسے کئے تھے قابل دید ہے قیمت ۸؍
دوسری شہادت آسمانی میں بتایا گیا ہے کہ مرزا کی بیان کردہ علامات ہرگز امام مہدی کا نشان نہیں ہوسکتیں قیمت ۸؍
ہدیہ عثمانیہ میں صحیفہ آصفیہ اور اس کے مصنف کی حالت کو آفتاب کی طرح روشن کرکے دکھایا ہے قیمت ۸؍
انوار ایمانی میں عبدالماجد قادیانی کی کذب بیانی کا صحیح نقشہ ہے قیمت ۸؍
حقیقۃ المسیح میں سچے مسیح کی علامات اور مسیح کاذب کی حالت کو روشن کرکے دکھایا ہے قیمت ۸؍
آئینہ کمالات مرزا میں مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشینگوئیاں اور الہامات کا صریح جھوٹ ثابت کیا گیا ہے قیمت ۳؍
مسیح قادیان کی حالت کا بیان کے دیکھنے سے قادیانیوں کی حقیقت کا پورا نقشہ سامنے آجاتا ہے قیمت ۳؍
معیار صداقت سے مرزا صاحب کا خود اپنے بیان سے کاذب ہونا ثابت کیا گیا ہے قیمت ۱؍
معیار المسیح میں جن آیتوں سے مرزا کی صداقت ثابت کی جاتی ہے ان ہی سے مرزا کا کاذب ہونا ثابت کیا ہے قیمت ۳؍
حقیقت رسائل اعجازیہ میں بیشمار دلیلوں سے مرزا قادیانی کے دعویٰ اعجاز کو باطل ثابت کیا ہے قیمت ۸؍
ختم نبوت فی القرآن فی الحدیث و الآثار میں قرآن و حدیث کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا قیمت ۸؍
حیات محمود اسیر مالٹا۔ حالات سفر و اسارت مالٹا حضرت شیخ الہند مرتبہ حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی قیمت ۲؍
علم الکلام مصنفہ مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی جس میں اسلام کی صداقت وجود باری ملائکہ وغیرہ کا مفصل بیان ہے قیمت ۸؍
اعجاز القرآن قیمت ۲؍ صراط مستقیم قیمت ۱۲؍ دلائل الخیرات بلا جلد ۸؍
ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم
معہ
خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے گویا ایک ماہر کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں ہر ایک بوڑھا مرد عورت بچہ بآسانی پڑھ سکتا ہے۔ زیر متن ہندوستان کے سابق ماہر علم تفسیر حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے ...
ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تقریر سیرت

انسان اور ملائکہ کی عبادت واطاعت میں فرق

نوع بشری کی ضلالت ومعصیت کے محرکات

ملکوتی اور انسانی صفات کی بوقلمونی

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند)

انسان کی پیدائش

بھائی اگر آپ مجھے معاف فرمائیں اور میری بات کسی سے نہ کہیں تو میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ شاید ہماری پیدائش اور ہماری خلقت اسی لطف اندوزی کیلئے کی گئی ہے کہ ہم گناہ کریں اور گناہ کے بعد روئیں۔ توبہ کریں۔ استغفار کریں اور اپنی توبہ و استغفار سے کسی نقاب پوش اور پردہ نشین محبوب کی مسرت کا سامان مہیا کریں کیونکہ

آپ کی جماعت فرشتوں کی تھی تو آپ اس قدر روتے تھے کہ آپ کو جماعت سے زیادہ ثواب مل گیا تھا ہم نے خیال کیا کہ آپ کو سلانے کی بجائے جگا دینا ہی زیادہ بہتر ہے۔ جو گروہ خدا کی مخلوق کو گمراہ کرنے پر قسم کھا چکا ہو اور جس نے اپنے حسد کا مظاہرہ کرنے میں انتہا کر دی ہو اس سے کسی نیکی کی توقع کرنا ایک بے سود اور مہمل امید ہے۔ حضرت حق نے جن الفاظ میں شیطان کا قول نقل کیا ہے اس سے

افسانہ

بہار وخزاں

فنا کے بعد بھی فنا کی خواہش باقی ہے

سم ورواج پر بھائی بہن کا مکالمہ

اصلاح احوال کیلئے مصلحین کی دشواریاں

(۲۶)

دیکھو میں قرآن کریم کی چند آیات پیش کرتا ہوں جن سے ثابت ہوگا کہ بدقسمتی سے سوال ہم کرتے رہے وہی سوال حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے دشمنوں نے کیا کہ تم بتا سکتی ہو کہ آقائے کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے والے حضور کو پتھروں سے زخمی کرنے والے آپ کے ساتھیوں کو شہید کرنے والے کیسے تھے؟

باپ دادوں کو اسی طرح پایا ہے۔ تیسری جگہ فرمایا۔

کذالک ما ارسلنا من قبلک من قریۃ من نذیر الا قال مترفوھا انا وجدنا آباءنا علی امۃ وانا علی آثارھم مقتدون۔ جیسے کبھی ہم نے (اے نبی!) تم سے پہلے کسی بستی میں کوئی نذیر اور رسول بھیجا تو خوشحال لوگوں نے (کہ یہی شرارتوں کی جڑ ہیں) کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو اسی پر پایا ہے اور ہم ان ہی کے نقش قدم پر چلیں گے۔

دیکھا تم نے باپ دادوں کے نقش قدم پر چلنے اور خدا اور اس کے رسول سے منہ پھیرنے والوں کی کیسی مذمت کی ہے اور باری تعالیٰ نے کس طرح سمجھایا ہے کہ ہدایت اور نور کے مقابلہ میں باپ دادوں کی پیچھے دوڑ کر ایمان سے نکل جاؤ گے! اب تم ذرا اپنی عقل پر زور دیکر غور کرو کہ باپ دادوں

کوشش کرتی چاہتی ہے کہ اور زیادہ کتابوں میں دخل دینے کی؟ بیمار تو یہی چاہتا ہے کہ اسے مرض سے جلد از جلد نجات ملے یا وہ اس بات کی خواہش رکھتا ہے کہ بیماری دگنی اور تگنی ہو جائے؟

(باقی صفحہ ہذا کالم ۴ کے نیچے ملاحظہ ہو)

(فرمایا) اگرچہ ان کے باپ دادا جاہل اور گمراہ ہوں (تب بھی ان کے راستہ پر چلو گے؟)

تیسری جگہ ارشاد ہے۔ واذا فعلوا فاحشۃ قالوا وجدنا علیھا آباءنا۔ جب وہ لوگ برا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے

شوق کن اے بلبل گلزار عشق
کاں گل نو از گلستان می رسد

حضرت مفسر اعظم حکیم الامۃ مجدد ملت
مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب تھانوی دام ظلہم
کی مشہور ومعروف یگانۂ روزگار تفسیر مسمیٰ بہ

مکمل بیان القرآن

کے ابعد نظر ثانی واصلاحات حضرت مؤلف دام ظلہم طبع ہونیکی خوشخبری
اور قیمت میں بے حد رعایت

بعد ملاحظہ خود بھی خریدیئے | اور احباب کو بھی ترغیب خریداری دیجئے

زمانہ کے مفسر اعظم قبلہ وکعبہ حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی دام ظلہم کی یہ تفسیر نہایت مختصر مگر کافی وشافی عام شبہات کی دافع اور آریوں اور عیسائیوں کے باہمی اعتراضات کے علاوہ جس درجہ صحت وجودت مضامین والی ہے اور اپنی شان میں نرالی اور تمام جدید تفسیروں سے زیادہ قابل اعتماد ہے وہ تو چھبیس ستائیس سال سے برابر مقبول رہنے اور بے ہاتھوں ہاتھ شائع ہونے سے عالم اسلام کے مشاہدہ میں ہے۔

لیکن اب احقر کی درخواست پر از راہ شفقت حضرت اقدس دام ظلہم نے اس پر نظر ثانی فرمائی اور اہم مقامات کی شرح وتوضیح راجح کی ترجیح کے ساتھ تمام تتمات وتنبیہات ومقامات ترجیح الراجح وغیرہ پر توجہ فرما کر ان میں اس قدر ترمیم واضافہ فرمایا جس کا گمان بھی نہ تھا۔

مکمل بیان القرآن

محمد شبیر علی۔ مالک اشرف المطابع تھانہ بھون ضلع مظفر نگر

سچا ہمدم ورہبر۔ بے دام

ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب کام شاستر بالکل مفت منگوالیں

وید شاستری۔ جام نگر کاٹھیاواڑ

سیکنڈ ہینڈ گرم کوٹوں کی تجارت کرنیوالوں کیلئے نادر موقع

سیکنڈ ہینڈ گرم کوٹوں کی تجارت کرنیوالے احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ذیل سے ہر قسم کے کوٹ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ آرڈر کے ہمراہ چوتھائی قیمت پیشگی بالکل لازمی اور ضروری ہے۔ نمونہ وغیرہ کیلئے خط وکتابت کرنا فضول ہے نمونہ بالکل نہیں بھیجا جائیگا۔ اور گانٹھ سے کم مال نہ بھیجا جائے گا۔

نام قسم کوٹ	درجہ اسپیشل	درجہ اول	درجہ دوم	درجہ سوم	گٹھڑی میں تعداد
مردانہ اپر کوٹ	95/-/-	75/-/-	61/8/-	45/-/-	50 عدد کوٹ
مردانہ اور کوٹ	90/-/-	75/-/-	62/-/-	45/-/-	30 عدد کوٹ
مردانہ اسکیٹ	65/-/-	61/8/-	50/-/-	39/8/-	200 عدد
کپڑے اور کوٹ	75/-/-	62/8/-	55/-/-	50/-/-	50 عدد کوٹ
بچے اپر کوٹ	112/8/-	80/12/-	75/-/-	70/-/-	100 عدد کوٹ
لیڈی اور کوٹ	95/-/-	75/-/-	62/-/-	55/-/-	50 عدد کوٹ

گرم کوٹ

GODLY Co.
KARACHI.

منیجر گاڈلی کمپنی کراچی

مولوی شفیع داؤدی صاحب سے چند ضروری سوالات

اسمبلی کی زندگی کا تاریک پہلو

ملک وملت کی "خدمات" کی طویل فہرست

جناب مولوی شفیع داؤدی صاحب! سنا ہے کہ آپ پھر اس سال اسمبلی کیلئے ترہٹ ڈویژن سے کھڑے ہوئے ہیں، اگرچہ ابھی تک اخبارات میں اس کا اعلان نہیں ہوا ہے۔

آپ کا اخبار اتحاد پٹنہ اس طرح مضامین لکھ رہا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ خواہ مخواہ پھر اسمبلی میں گھسنے کا تہیہ کر رہے ہیں۔ اور شاید اسی لئے آپ کی تائید میں کوئی شخص لکھنے کو آمادہ نہیں ہوا، تو آپ نے ڈاکٹر اقبال صاحب کا ایک پیغام منگوایا ہے، خدا جانے اس میں کیا راز ہے۔ شاید یہ مناسبت ہو کہ

جب چیلنج کیا گیا اور اس میں جب ووٹ کا وقت آیا تو آپ اسمبلی کے اور دوسرے ممبروں کو جو آپ کے دوست تھے ان کو ساتھ لے کر غائب ہو گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ تجویز پاس نہ ہو سکی کیا صحیح نہیں ہے کہ یہ کام محض حکومت کو خوش کرنے کے لئے آپ نے انجام دیا؟

۹۔ صوبہ بہار کے زلزلہ کے بعد جب اسمبلی میں ترہٹ کے ایک ہندو ممبر نے مصیبت زدوں کی امداد کے لئے کروڑوں روپیہ کا مطالبہ کیا تو آپ نے اگرچہ بہار کے مصیبت زدوں کی پریشانی کا حال تو تقریر میں بیان فرمایا مگر زیادہ روپیہ مصیبت زدوں کے دینے سے آپ نے اس طرح اختلاف کیا، آپ نے فرمایا کہ حکومت کو ڈسٹرکٹ بورڈوں، اور میونسپلٹیوں کو بھی تو دینا ہے، آپ لوگوں کے نمائندہ تھے یا میونسپلٹیوں کے۔ اس اختلاف کا مقصد حکومت کو خوش کرنے کے سوا اور کیا تھا؟

اسمبلی کی چال اور مباہلہ کی آڑ

"مولانا شفیع داؤدی کا فریب آمیز مغالطہ"

مسلمان عورتوں کا اغوا وارتداد

اسلامی طلاق کا قانون بنانے کی ضرورت

ہائی کورٹ کے فیصلے اور انکے لرزہ انگیز نتائج

ایک ضروری اور اہم عرضداشت

پنجاب میں، مسلمان عورتوں کا ارتداد روز مرہ کی رسوم میں داخل ہو گیا ہے

جوان عورتوں کے اغوا ہوتے ہیں اور مسلمان عورتوں کو زبردستی مرتد بنایا جاتا ہے اور ان کا نکاح غیر مسلموں سے کر دیا جاتا ہے۔

ہندو اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ اب آریہ سماجی بھی اس میدان میں اتر آئے ہیں۔ لائل پور کی اطلاع ہے کہ ۱۹ اگست کو عزیز بی بی کو شدھ کیا گیا، پھر ۲۷ اگست کو ایک دوسری عورت صاحبزادی کو شدھ کیا گیا اب ان عورتوں کے نام رام پیاری اور شانتی دیوی ہیں۔

ان واقعات سے ظاہر ہے کہ پنجاب کے دیہاتی علاقوں میں مسلمانوں کی دینی زندگی اور قانون کی حفاظت کس قدر خطرہ میں ہے۔

ہائی کورٹ کا فیصلہ

فیصلہ کے لرزہ انگیز نتائج

قانون کس طرح بنے؟

قرص جریان

جریان جیسے تباہ کن مرض کیلئے قرص جریان ایک نعمت ہیں جریان کا سبب خواہ کچھ ہو ہر صورت میں اپنا معجز نما اثر دکھاتے ہیں اعضائے تناسل کی بگڑی ہوئی حس کو اعتدال پر لاکر صحیح حالت میں لاتے ہیں۔ اس دوا کی دو تین خوراکیں ہی کثرت احتلام کو روک دیتی ہیں۔ قیمت فی شیشی جس میں ۶۰ یوم کے استعمال کی دوا ہے صرف دو روپے (عہ) بیچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۸۵

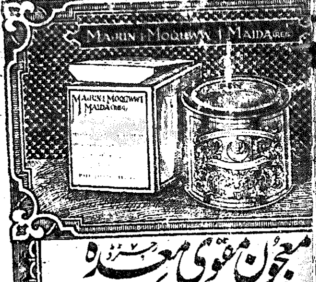

معجون مقوی معدہ

اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ہے جن کا نظام ہضم جوانی کی غلط کاریوں سے خراب ہو چکا ہے۔ تجربہ شاہد ہے کہ اعضائے تناسل نظام ہضم کی خرابی میں مبتلا ہوتے ہیں یہ معجون معدہ اور آنتوں کو تقویت پہنچاتی ہے۔ قبض کی شکایت کو رفع کرتی ہے۔ غذا جلد ہضم ہوتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ (بیس یوم کی دوا) دو روپے (عہ)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۸۵

سرمہ نور افزا

ایڈن کالج دریا گنج دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم سہ شنبہ ۶ رجب المرجب ۱۳۴۷ہجری

دستور سازی کا کام
مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کے اجلاس

تین گول میز کانفرنسوں کے نتیجہ میں جو وائٹ پیپر شائع کیا گیا تھا اس پر غور کرنے اور پارلیمنٹ کے سامنے ہندوستان کی آئندہ حکومت کے متعلق ایک مسودۂ قانون پیش کرنے کی غرض سے جو پارلیمنٹری کمیٹی بنائی گئی تھی اسے بھی کام کرتے ہوئے اب ایک طویل عرصہ گزر چکا ہے۔ مانٹیگو چیمسفورڈ اصلاحات کا جب نفاذ ہوا ہے تو ہندوستان سے وعدہ کیا گیا تھا اور خود مسودہ قانون کے اندر قطعی طور پر یہ موجود تھا کہ دس سال کے بعد آئینی حکومت میں تبدیلی کی جائے گی جس کا مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ ۱۹۲۹ء میں گزشتہ زمانہ کی کارروائیوں پر غور کیا جائے اور زیادہ سے زیادہ ۱۹۳۰ء تک نئے قانون کو پارلیمنٹ میں پیش کر کے منظور کرا لیا جائے مگر ۱۹۱۹ء سے آج ۱۹۳۴ء تک ہم پہنچ چکے ہیں اور نئے دستور اساسی کی تنفیذ کے متعلق ابھی تک کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کب عالم وجود میں آئے گی۔ پورے چھ سال گزر چکے ہیں اور ہنوز روز اول ہے۔ دستوری کا کام کچھ اس قدر کٹھن اور دشوار ہو گیا ہے کہ ختم ہوتے ہی میں نہیں آتا ...

ہندوستان کے معاملہ میں سب سے زیادہ خطرناک چیز یہ ہے کہ انگلستان کی تمام جماعتوں نے اپنے اپنے ہتھیار ڈال دئیے ہیں اور ان بنیادی اصولوں کو جو ان جماعتوں کی تشکیل اور قیام و بقا سے تعلق رکھتے تھے نظر انداز کر کے ہندوستان کے خلاف سب ایک نقطہ پر جمع ہو گئے ہیں اور آج بھی ان کی سعی یہی ہے کہ ہندوستان کا مسئلہ جب پیش ہو تو جماعتی اصولوں اور جماعتی مطمح نظر کا کوئی سوال سامنے نہ آ سکے اور سب مل کر ہندوستان کے ساتھ بے انصافی اور ظلم پر متفق ہو جائیں۔ مسٹر چیمبرلین نے جو قدامت پسندوں کے مشہور لیڈر ہیں اپنی ایک تقریر میں اسی "اتفاق" کی ضرورت پر بہت کچھ زور دیا ہے اور مزدوروں کی جماعت کے بحیثیت الجماعت برسر اقتدار آ جانے کا سب سے نقصان یہ ظاہر کیا ہے کہ اس وقت مزدور پارٹی اپنے اصولوں کے مطابق ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ اس کے ہاتھوں میں دے دے گی اگرچہ یہ ظاہر ہے کہ لیبر پارٹی کے عروج کے زمانہ میں بھی ایسا کبھی نہیں ہوا کہ انہوں نے ہندوستان کے ساتھ انصاف ...

صوبہ متحدہ کے نمائندے

پنجاب میں فرقہ واریت

محمد احمد صاحب کاظمی

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

شذرات

خوفناک پوسٹر

قدامت پسندوں کے سامنے مسٹر چیمبرلین کی تقریر
ہندوستان کے متعلق مزدوروں کی جماعت سے خطرہ
مجلس تاسیسی کے طلب کرنے کا امکان

لندن ۱۲ اکتوبر۔ مسٹر چیمبرلین نے برسٹل میں قدامت پسندوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کے متعلق گزشتہ ہفتہ کے مباحث پر اظہار خیال فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ وائٹ پیپر پر بحث کرنا قبل از وقت اور بالکل فضول ہوگا کیونکہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ آئندہ تجاویز کی بنیاد وائٹ پیپر کو بنایا جائے گا یا نہیں۔ بہت ممکن ہے کہ آئندہ دستور کے متعلق جو انقطاعی نتائج پیش کئے جائیں وہ ان تجاویز سے بالکل مختلف ہوں جو وائٹ پیپر میں کی گئی ہیں۔ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر جماعتوں کے باہمی اختلاف کی وجہ سے مزدوروں کی پارٹی برسر اقتدار آ گئی تو مسٹر لانسبری کے قول کے مطابق وہ فوراً ہندوستان میں کانسٹی ٹیوانٹ اسمبلی (مجلس تاسیسی) طلب کریں گے۔ اور اس اسمبلی کو یہ اختیار دے دیں گے کہ وہ اپنا دستور اساسی خود مرتب کرے۔ جو لوگ ہندوستان کی خود اگی کے متعلق تجاویز سے پریشان ہیں انہیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ سب سے بڑا خطرہ حکومت کی تجاویز میں مضمر نہیں ہے خواہ وہ کسی قسم کی ہوں بلکہ یہ خطرہ مزدوروں کی حکومت کے برسر اقتدار آ جانے میں پنہاں ہے۔

مجلس ادب میں داخلۂ کونسل پر بحث
مسٹر آصف علی صاحب بیرسٹر کی تقریر

مجلس ادب دہلی کے ماتحت ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۴ء بروز بدھ بوقت شب موضوع "موجودہ فضا کو دیکھتے ہوئے کونسلوں کا داخلہ مفید ہے" پر زیر صدارت جناب خواجہ سرور حسن صاحب ایم اے بیرسٹر ایٹ لا پرنسپل لا کالج دہلی یونیورسٹی دلچسپ مباحثہ منعقد ہوا۔ مباحثہ کا افتتاح مسٹر آصف علی بیرسٹر نے فرمایا۔ آپ نے اپنی تقریر کے دوران میں فرمایا کہ موجودہ دور صلح و جنگ کا درمیانی زمانہ ہے لہذا ہمارے لئے یہی مناسب ہے کہ ہم کونسلوں پر قبضہ کر کے جس سے ہم ملکی محاصل کو بہترین مصارف میں استعمال کر سکیں گے جو ملک و قوم کی زبردست خدمت ہوگی۔

آصف علی صاحب کی مخالفت میں مولانا ابن الحسن صاحب ایم اے ایم او ایل پروفیسر جامعہ ملیہ اسلامیہ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ حکومت نے کونسلوں کا ایک خوشنما کھلونا ہمارے ہاتھوں میں دے دیا ہے اور ہم کونسلوں میں جا کر نہ صرف اپنے اوقات کو ضائع کریں گے بلکہ کونسلوں کے اندر باہمی جنگ و جدال کا اکھاڑہ قائم کر کے غیر قوموں کی نگاہوں میں اپنے ملک کو بدنام کر دیں گے۔

اسمبلی کے انتخابات
صوبہ متحدہ میں مسلم امیدواروں کا مقابلہ

دو خطرناک ڈاکوؤں کی گرفتاری
بندوق اور ریوالور پر قبضہ

کانگریس انتخابات میں ضرور حصہ لے گی
گاندھی جی اور ڈاکٹر انصاری کا اہم فیصلہ

روزنامہ "احسان" سے ضمانت طلب کی گئی
اخبار سیاست بند ہو گیا

انجمن ضیاء الادب میں مباحثہ

دار الحکومت

ایک عورت کی سنگدلانہ حرکت
پانچ سال کے لڑکے کو کنوئیں میں دھکیل دیا

دہلی ۱۲ اکتوبر۔ فیض بازار پولیس نے ایک مسلمان عورت مسماۃ عباسی بیگم کو گرفتار کیا ہے۔ اس عورت کی گرفتاری کے حالات نہایت دلچسپ ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے یہ عورت برقعہ اوڑھے ہوئے فیروز شاہ کے کوٹلہ کی جانب جا رہی تھی۔ اس وقت اس کا منہ کھلا ہوا تھا۔ ایک شخص نے اسے جاتے دیکھ لیا۔ تھوڑی دیر بعد اس شخص کو پاس ہی کنوئیں میں کچھ گرنے کی آواز آئی اور اس کے چند منٹ بعد ہی اس نے اس عورت کو بے تحاشہ بھاگتے ہوئے دیکھا۔ دریافت کرنے پر عورت نے جواب دیا کہ وہ کانٹا لینے جا رہی ہے اس شخص نے یہ سمجھا کہ کنوئیں میں کوئی ڈول یا بالٹی گر گئی ہے لیکن کچھ دیر بعد کنوئیں میں سے ایک بچے کے رونے کی آواز آئی۔ یہ شخص کنوئیں پر دوڑ کر گیا اور اس نے دیکھا کہ کنوئیں میں ایک لڑکا پڑا ہوا غوطے کھا رہا ہے۔ اس شخص نے اس لڑکے کو فوراً کنوئیں میں رسی ڈال کر نکالا۔ لڑکا زندہ باہر نکل آیا اور اس نے اپنا نام نصیر الدین بتلایا۔ اس کے بیان پر مسلمان عورت کو گرفتار کر لیا گیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اسے اس شخص نے شناخت بھی کر لیا ہے۔ پولیس نے اس کے خلاف زیر دفعات ۳۶۴ و ۳۰۲ تعزیرات ہند مقدمہ درج کر دیا ہے۔

ایڈیٹر الامان کے خلاف ایک اور استغاثہ
مستغیث کا عدالت میں بیان

دہلی ۱۳ اکتوبر۔ بعدالت سردار سنت سنگھ صاحب آج ایک اور نیا استغاثہ بر خلاف ایڈیٹر الامان اور ... ایڈیٹر الامان و پرنٹر پبلشر الامان ...

پنجراپول کی گائیں ٹیکس سے معاف

مجلس ادب کا چوتھا سالانہ جلسہ

مسٹر آصف علی کی مخالفت کے وجوہ
ہندو رائے دہندگان سے مسٹر بنرجی کی اپیل

تجارتی قافلہ پر ڈاکوؤں کا حملہ
اونٹ اور گدھے لے بھاگے

ڈکیتی کے ملزمان کو سزائے موت
پانچوں ملزموں کی اپیل مسترد

بمبئی کانگریس کیلئے زیر غور تجاویز
ممبروں کی تعداد بڑھانے کا سوال

پنڈت مالویہ کے ساتھ اظہار ہمدردی
اب کیا کرنا چاہئے

پھگواڑہ میں پھر ہڑتال

اسپینی فوج کو وفاداری کا انعام

منتخبہ کمیٹی کی رپورٹ کی اشاعت

جرمنی کے دو اخبار پندرہ روز کیلئے بند

ہندوستانی اور ریاستی باشندے ایک ہیں
گاندھی جی کا اظہار خیال

صدر کانگریس کا استقبال

ایک جرمن جنگی معطل کر دیا گیا

مسٹر واہ کے خلاف مقدمہ چلانے کی اجازت نہیں ملی

لکڑی کی ٹال کو منتقل کرنے کا حکم

شاہ الگزنڈر کے بعد گیارہ سال کے شہزادہ کی تخت نشینی

فرانس میں زبردست انقلاب کی توقع۔ وزیر داخلہ فرانس کا استعفیٰ

کیا شاہ یوگوسلیویا کو قتل کرنے کی تیاریاں اٹلی میں کی گئی تھی؟

لندن ۱۰ اکتوبر۔ شاہ یوگوسلیویا کے قتل کے بعد ان کے گیارہ سالہ شاہزادے پیٹر کی شاہی کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ بری اور بحری افواج نے نابالغ بادشاہ پیٹر کی وفاداری کا حلف اٹھایا۔ یوگوسلیویا میں شاہ الگزنڈر کے قتل کے بعد فرانس کے خلاف سخت اشتعال پھیل گیا ہے کیونکہ وہاں کے لوگوں کا خیال ہے شاہ کا قتل فرانسیسی پولیس کی بے احتیاطی سے ہوا ہے۔ یہ اعتراض عام طور پر کیا جا رہا ہے کہ جب فرانسیسی پولیس کافی موجود تھی تو شاہ کے جلوس میں ان سے انتظام کیوں نہیں کرایا گیا؟

معلوم ہوا ہے کہ شاہ پیٹر اپنے باپ کی وصیت کے مطابق جنازہ میں شرکت کے بعد انگلستان بغرض تعلیم چلے جائیں گے لیکن یوگوسلیویا کے قانون کے مطابق شاہ کو ملک میں رہنا چاہئیے۔

پیرس ۱۰ اکتوبر۔ شاہ الگزنڈر اور مسٹر بارتھو کے قتل پر پیرس کے لوگ وزیر داخلہ فرانس کے مستعفی ہونے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر بارتھو کی تجہیز و تکفین کے بعد مسٹر ڈومرگو مستعفی ہو جائیں گے۔ اور وزیر داخلہ فرانس اور وزیر انصاف سے مشورہ کئے بغیر نئی کابینہ کی تشکیل عمل میں لائی جائے گی۔ مسٹر بارتھو مقتول کی جگہ مسٹر فلوڈن وزیر خارجہ مقرر کئے جائیں گے۔

آخری اطلاع مظہر ہے کہ مظاہرہ کے بعد اٹلی کی مخالفت میں سخت ہنگامہ برپا ہو گیا۔ کیونکہ عام خیال یہ ہے کہ شاہ یوگوسلیویا کے قتل کی تیاریوں کے منصوبے اٹلی میں بروئے کار لائے گئے تھے۔ لوگوں نے اٹلی کے سفارت خانہ پر حملہ کرنا چاہا مگر پولیس نے ان کے اقدام کو روک دیا۔

اسپین کے باغیوں کو توپ سے اڑایا جا رہا ہے

ایک قدیم ترین گرجا اور اس کے کتب خانہ کو آگ لگا دی گئی

باغیوں پر ہوائی جہازوں سے بم باری۔ سرکاری فوج کی فتح

میڈرڈ ۱۰ اکتوبر۔ اسپینی فوج نے باغیوں کے تین گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے اور ان کو ان کے مرکز سے ہٹا کر شمالی صوبجات کی طرف دھکیل دیا ہے۔ اوویڈو کا مشہور کیتھیڈرل دیر گرجا جو ۱۳۸۸ء میں تعمیر ہوا تھا اور جس میں حضرت مسیح، مریم اور دیگر اولیاء کے مجسمے نصب تھے جلا کر خاک کر دیا گیا۔ اس گرجا میں بہت سے قیمتی جواہرات بھی تھے۔ دیگر عمارات کو بھی آگ لگا دی گئی ہے۔ باغیوں نے ناداس کے ایک گرجا کو بھی آگ لگا کر اس کے پادری کو مار کر اس کی لاش کو بازاروں میں گھسیٹا گیا۔ آسٹریا میں سرکاری فوج سخت بم باری کر رہی ہے۔ متعدد بمبار ہوائی جہاز بغاوت کو فرو کرنے میں حصہ لے رہے ہیں۔ ایک سو باغی جو ایک کان میں جمع ہو گئے تھے توپ کے گولوں سے ہلاک ہو گئے۔ کمپوسانس نعیہ میں توپوں کی گولہ باری سے ڈیڑھ سو باغی ہلاک ہو گئے اور ان کی لاشیں وہیں پڑی ہوئی ہیں۔ آج بھی ایک مکان پر گولہ باری سے متعدد باغی ہلاک ہو گئے۔ دو سرکاری ہوائی جہاز بم باری کرتے ہوئے ٹکرا گئے جس سے دو اشخاص زخمی ہوئے ایک جہاز بالکل چکنا چور ہو گیا۔ اوویڈو کے بڑے گرجا کی تباہی سے اس کا کتب خانہ اور انجیل کے قدیم نسخے بھی تباہ ہو گئے۔ قطلونیہ کی بغاوت کے سرغنہ جیمز بو کو فوجی عدالت سے حبس دوام کی سزا دی گئی ہے۔ یہ شخص ریٹائرڈ میجر تھا۔ سرکاری ہوائی جہاز بم باری کرنے میں مشغول ہیں۔

یوپی میں کانگریس کی زبردست کامیابی

بلا مقابلہ کامیاب ہونے والوں کی فہرست

عالیجناب سر محمد یعقوب صاحب سے چند استفسارات

مسلمانان بدایوں اپنے فیصلوں کو یاد کریں

وائسرائے کی اسپیشل ٹرین بال بال بچ گئی

ڈسٹرکٹ بورڈ ضلع گیا کی عدم رواداری

صحرائے عرب میں تین ہوا باز گم ہوگئے

امارت شرعیہ صوبہ بہار کی امداد کا وقت

ان ہی امیدواروں کو ووٹ دیجئے جن کی تائید امارت شرعیہ کر رہی ہے

چودھری ظفر اللہ خاں کے تقرر پر احتجاج

حکومت کے فیصلے کی پُر زور مذمت

بھوپال میں اخبارات پر قیود

پریس آرڈیننس جاری ہو گیا

تبلیغی کانفرنس قادیان کی مجلس استقبالیہ کا اعلان

دوکانداروں اور تاجروں کو اطلاع

مولوی شفیع داؤدی کا طلسمی لفافہ

بر فریب مباہلہ کی حقیقت

مشکی عنبری حب ممسک خاص الخاص

شریعت کانفرنس کی استقبالیہ کمیٹی کا شاندار دورہ

مردان اور ضلع ہزارہ میں اجتماعات

شریعت کانفرنس پشاور

مسلمانان صوبہ سرحد کی خدمت میں اپیل

مسلمانوں کی اخلاقی پستی، اقتصادی بدحالی، دنیاوی ذلت، سیاسی نکبت اور معاشرتی خرابی کے اسباب اور وجوہ کی تحقیقات کی جائے تو شریعت غرّہ سے بے اعتنائی اور احکام خداوندی سے بے پرواہی کے سوا دوسری کوئی بھی وجہ نہ مل سکے گی مسلمان جب تک اوامر و نواہی کے پابند رہے اور شریعت کا اتباع کرتے رہے، سرفراز اور سربلند رہے۔

مسلمانوں کے افلاس کا علاج

مسٹر کریم الرضا خاں صاحب کی خصوصیات

بے اصل پروپگنڈہ کی تردید

محبوب عاشق کے قدموں پر

عمدہ قوام گولی

مرآۃ المثنوی — قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے — دائرۃ الادب حیدر گوڑہ، حیدرآباد دکن

شرطیہ علاج

تبلیغی مرقع

اودھ اخبار کا دسہرہ نمبر

تار کا پتہ: "الجمعیۃ دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۵۷۲۸

یَدُ اللہِ عَلَی الجَمَاعَۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے)
معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم شنبہ ۱۰ رجب المرجب ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۲۵

حسنِ بیان

مستِ نگہِ نرگسِ مستانہ بنا دے
بکھرے ہوئے یہ بال تو دیکھے نہیں جاتے
دیتا ہیں پھر آغاز ہے کافر منشی کا،
محفل کا تری رنگ خدا جانے کہ کیا ہو
ہونے کو تو سو بار ہو ہنگامۂ محشر
اک حرفِ تمنا ہے سنا دوں تجھے قاصد
لطف آئے جو یہ رنگ کی پرواز کسی دن
پھر توبہ کے ٹکڑوں پہ گزر ہے مری ساقی

پھر پینے میں شوق ہوں پیمانہ بنا دے
لیتا ہوں بلائیں تری دیوانہ بنا دے
اچھا ہے کہ پھر کعبہ کو بتخانہ بنا دے
تقدیر اگر شمع کو پروانہ بنا دے
جذباتِ تحیر کو تماشا نہ بنا دے
ایسا تو نہیں بات کو افسانہ بنا دے
آئینہ کو تصویر سے بیگانہ بنا دے
پھر مجھ کو گدائے درِ میخانہ بنا دے

اشکِ سرِ مژگاں کو تپش پوچھتے کیوں ہو
ممکن ہے کہ قسمت اسے دردانہ بنا دے

(جناب تپش ایم - اے) (معارف)

معاصرین کے افکار و آراء

پنجاب کا قرضہ بل

ہندوؤں کی سرمایہ پرستی تمام ہندوستان میں ایک ہی رنگ میں نظر آئے گی، اور وہ ... کی عادت کو مسلمانوں کے ہاتھ سے گئے ابھی کتنی مدت گذری ہے؟ لیکن آج وہاں کے زمینداروں اور تعلقداروں کو اندر ہی اندر اس طرح کھوکھلا کر دیا ہے جس طرح گھن کے بچے بچے اس دنیا میں قدم رکھنے سے پیشتر اسے ختم کر کے نکلتے ہیں۔

(خلافت)

مولانا شفیع داؤدی کا مباہلہ

(مسلم)

یہودیت سے خطرہ

(خلافت)

نیشنلسٹ پارٹی کی فریب کاری

ضروری گزارش

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہیئے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ (منیجر الجمعیۃ دہلی)

دلچسپ حقائق و معلومات

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو بغور دیکھا تو اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہوگئی اور اس نے یہ فیصلہ کر لیا کہ حقیقۃً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا اور آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے ...

ملنے کا پتہ: منیجر الجمعیۃ دہلی

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 28 DELHI TUSEDAY OCTOBER 16 1934 PRICE ONE ANNA

نورانی
قرآن مجید
نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی
کا
قبول اسلام
اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو اس رسالہ کو دیکھئے جس کو پڑھ کر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے
قیمت فی جلد ۲ علاوہ محصول ڈاک
منیجر الجمعیۃ دہلی

ریاست پٹیالہ اور مسلمانوں کے مذہبی فرائض
قربانی میں رکاوٹ پیدا کرنے کی سعی

بذریعہ سرکلر نکلہ پستی ہاتے میں اطلاع دی جاتی ہے کہ ہر جگہ باواز دہل منادی کرادی جائے کہ جو شخص اللہ واسطے یا مذہبی فرائض کیلئے بکرا ذبح کرنا چاہے پہلے اس کو مقامی ڈاکٹر صاحب سے تحریری درخواست دیکر اجازت حاصل کرنی چاہیئے۔ تحریر ۸ ربھادوں سمت ۱۹۹۱ بکرمی۔

دستخط چانن رام اہلمد

اس حکم کے جاری ہوتے ہی مسلمانان پٹیالہ میں ہیجان و اضطراب کی لہر دوڑ گئی ہر مسلم اس حکم کو مداخلت فی الدین خیال کرتا ہے پٹیالہ کے دیگر علاقہ جات سے بھی اس حکم کے خلاف اظہار نفرت کی اطلاعیں موصول ہو رہی ہیں۔ ہم حکومت پٹیالہ کو متنبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ اس حکم کو جلد از جلد واپس لے ورنہ اس کا نتیجہ اچھا نہ نکلیگا۔

سر یعقوب کی حمایت کی بے بنیاد افواہ

شاہجہانپور کے مسلمانوں کی طرف سے سر یعقوب صاحب کی تائید کے عنوان سے جو خبر "وحدت" کی ۹ اکتوبر ۱۹۳۴ء کی اشاعت میں شائع ہوئی ہے وہ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے اور وہ سر یعقوب صاحب کی پارٹی کا پروپیگنڈا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ شاہجہانپور مولوی کریم الرضا خاں صاحب ایم اے ایل بی ایڈوکیٹ کے ساتھ ... فی صدی ہے جس کا ثبوت آئندہ ۸ نومبر ۱۹۳۴ء کا پولنگ خود دیگا۔ اور وہ میونسپلٹی شاہجہانپور کے مقتدر اور معزز رائے دہندگان کی طرف سے کریم الرضا خاں صاحب کی ...

مسلمانان اٹاوہ کا جلسہ

... اکتوبر کو مسلمانان اٹاوہ کا جلسہ زیر صدارت مولوی ظہور الحق صاحب منعقد ہوا جس میں تین تجویزیں منظور کی گئیں۔ پہلی تجویز میں اس امر پر اظہار افسوس کیا گیا کہ مسلمانوں نے ہندو بھائیوں سے استدعا کی تھی کہ دوام لیلا و دیگر جلوس اس طریقہ سے منظم کریں کہ نماز مغرب میں کوئی خلل واقع نہ ہو۔ ہندوؤں نے اس استدعا کو منظور نہیں کیا۔ دوسری تجویز میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ بہادر سے استدعا کی گئی کہ چونکہ ہندوؤں کے رویہ سے نقض امن کا اندیشہ ہے اس لئے وہ رام لیلا اور دیگر جلوس کا ایسا انتظام کریں کہ مسلمانوں کی نماز میں خلل واقع نہ ہو۔ تیسری تجویز میں ایک وفد تجویز کیا گیا جو افسران سے ملاقات کرے۔

(سید اشفاق حسین)

منگلور میں محکمہ صفائی کی غفلت

چند دردمند مسلمانوں کی مخلصانہ خدمات

آجکل ضلع انہترا میں پانی کی سخت قلت ہے نہ بارش ہوتی ہے ...

... صاحب نے پانی کا انتظام کیا۔ تمام مسلم اور غیر مسلم حضرات کو برابر پانی پہونچتا رہا۔ سید عبدالقادر صاحب اپنے رفقاء کے ہمراہ آب رسانی کا انتظام فرماتے رہے خدا ان کو جزائے خیر دے۔ (صدر انجمن ہندوپور)

الہ آباد میں توہین آمیز ڈرامہ

... گیا شیعہ حضرات کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ (ایک مسلمان)

ڈاکٹر خان صاحب کو بلا مقابلہ منتخب کیا جائے

فخر افغان خان عبدالغفار خان کی ذات اور خاندان انکی زریں خدمات کے لحاظ سے کسی تعریف کا محتاج نہیں ہے۔ سرحد کی آزاد خیال جماعتوں اور کانگریس پارلیمنٹری بورڈ نے ڈاکٹر خان صاحب کو اسمبلی کیلئے امیدوار نامزد کیا ہے ...

اخبار الجمعیۃ
میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر
حیرت انگیز رعایتی اعلان
اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں کاغذ سفید ولایتی نادر ہے جناشدہ ارغوانی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے ...
منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت | خاص رعایت | خاص رعایت
حیات حافظ رحمت خاں
غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیئے
روہیلکھنڈ کے حافظ بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانحعمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے۔ صرف ڈھائی سو جلدیں باقی ہیں۔
جلد آرڈر دیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا
سید الطاف علی صاحب بی اے ... بریلوی کی یہ معرکۃ الآرا تصنیف جس میں آنریبل سر سیتا رام صاحب پریذیڈنٹ یو پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے ... بالعموم نہایت قلیل عرصہ میں حیرت انگیز مقبولیت حاصل کی ہے۔
آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھائیے
... قیمت دو روپے چار آنے (مجلد ...)
ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی علمی اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ
مرزائی الحاد کا خاتمہ
اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابیں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپ کو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہو جائیگا۔
...
ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم
مع
خلاصۃ التفاسیر
اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے گویا ایک ماہر کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہے ہر ایک بوڑھا مرد عورت بچہ بآسانی پڑھ سکتا ہے زیر متن ہندوستان کے سابق ماہر علم تفسیر حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے ... حاشیہ پر خلاصۃ التفاسیر چڑھائی گئی ہے ...
ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تقریر سیرت

مومنین و کاملین کے مقابلہ میں شیطانی قوتوں کی ہزیمت

معصیت اور عدم معصیت کے اعتبار سے مخلوق کی چار قسمیں

صالح اور نیک بندے ہر وقت شیطان کو شکست دے سکتے ہیں

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند)

ایک شبہ کی مدافعت

یہ خیال کرنا صحیح نہیں ہے کہ شیطان نے اولاد آدم کے متعلق جو کچھ کہا تھا وہ غیب کی بنا پر کہا تھا یا شیطان کو علم غیب تھا ...

بغیہ ۔ اس دن تو عجیب ایک استغنا اور بے پروائی کا معاملہ ہوگا ... الاخلاء یومئذ بعضھم لبعض عدو الا المتقین ...

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

روسی اور ترکی حکومتوں کا خفیہ پیثاق

دنیا کو فتح کر کے آپس میں تقسیم کرنے کا ارادہ

ایک ولایتی اخبار کی حواس باختگی

مغربی اخبارات آج کل مصطفےٰ کمال پاشا اور ان کی جملہ تحریکات سے بہت زیادہ ...

ترکی کہتا ہے کہ وہ جو کچھ کر رہا ہے اس کا مقصد قیام امن ہے ...

قسطنطنیہ میں مجلس السنہ کا افتتاح

ایک تقریر سے غازی کمال پاشا غضبناک ہو گئے

قادر مطلق ہستی کی قدرت کا نمونہ

ایک پہاڑ اپنی جگہ سے ہل گیا!

ریاستہائے بلقان سے ترکوں کی مہاجرت

بیس ہزار ترک اناطولیہ میں داخل ہو چکے

ریاستہائے بلقان سے ترکی مہاجرین کی تعداد دن بدن روز افزوں اضافہ ہوتا جا رہا ہے ...

ترکی کی جدید ریلوے لائن کا افتتاح

مولود مسعود کی ولادت پر تبریک کے پیامات

اعلیٰ حضرت ظاہر شاہ کے نام شاہ جاپان اور ہٹلر کا برقیہ

ترکی میں ناجائز اسلحہ پر قبضہ

دو کانداروں کے نام بلدیہ استنبول کا نوٹس

...تصدیق کی ہے اور کہتے ہیں والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین ...

قرص جریان

جریان جیسے تباہ کن مرض کیلئے قرص جریان ایک نعمت ہے ... قیمت ... صرف دو روپے (عہ) ... ترکیب؟

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی + ٹیلیفون نمبر

MAJUN-I-MOQUWWI-I-MAJDA (REG.)

معجون مقوی معدہ

... قیمت فی ڈبیہ ... دو روپے (عہ)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ٹیلیفون نمبر

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

سرمہ نمبر ۱ ۔ آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا ...

سرمہ نمبر ۲ ۔ ...

ملنے کا پتہ: (مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

ایڈن کالج دریا گنج دہلی

۱۔ جماعت ششم کے طلباء سولہ ماہ میں اور جماعت ہشتم کے ... امتحان اسکول بورڈ میٹریکولیشن یا سینیر کیمبرج ... پاس کر سکتے ہیں۔

۲۔ سینیر کیمبرج پاس شدہ ایک سال میں انٹرمیڈیٹ میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

۳۔ ... منشی فاضل اور انٹرمیڈیٹ یا ہائی کیمبرج کے امتحانات میں شامل ہو جاتے ہیں۔

۴۔ ... منشی فاضل کا کورس ایک سال میں ختم کرایا جاتا ہے۔

۵۔ میٹرک پاس شدہ ایک سال میں بی اے (امریکہ) پاس کر سکتے ہیں۔

۶۔ پراسپکٹس کیلئے ... کا ٹکٹ آنا چاہئے۔

پرنسپل

مسلم یونٹی بورڈ (مجلس اتحاد ملی) کا مینی فیسٹو

اغراض و مقاصد کی تشریح اور تعمیری لائحہ عمل

شریعت اسلامیہ کے تحفظ کا بنیادی اصول

مسلم یونٹی بورڈ جس میں ہندوستان کی تمام مقتدر سیاسی انجمنیں شریک ہیں ...

کہا ہے کہ صرف ان ہی امیدواروں کو ووٹ دیں جن کو مسلم یونٹی بورڈ نے ...

جب تک ہندوستان کے مختلف فرقوں میں کوئی متفقہ سمجھوتہ نہ ہو جائے اس وقت تک کمیونل ایوارڈ میں کسی قسم کا تغیر و تبدیل یا ترمیم و تنسیخ نہ ہونے دیں گے۔ ہندوستان کے لئے سیاسی اور اقتصادی آزادی حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

ایسے قوانین پیش کریں گے یا ان کی تائید کریں گے جن کے ذریعہ سرمایہ دار اور مزدور میں زمیندار و کاشتکار میں خوشگوار اور پسندیدہ تعلقات قائم ہوں اور بے روزگاری رفع ہو۔

شریعت اسلامیہ کا تحفظ کریں گے ...

مسلم یونٹی بورڈ اسمبلی کے تمام مسلمان ووٹروں سے اپیل کرتا ہے ...

ایک انگریز نو مسلم کی قابل قدر خدمت

بخاری شریف کا انگریزی ترجمہ

... انگریزی خواں اصحاب کو آسانی کے ساتھ بخاری شریف کا فارغ التحصیل طالب علم بنا دے گا۔

شیخ صاحب اس عظیم الشان کام کو تقریباً ختم کر چکے ہیں ...

(علامہ) حسین میر سری نگر کشمیر

سچا ہمدم و رہبر بے دام

پاک صاف خیالات پیدا کر کے جسمانی و روحانی صحت حاصل کرنے کیلئے، دنیا میں سچی خوشی دستیاب کرنے کیلئے، آپ آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب کام شاستر بالکل مفت منگوائیں۔

وید شاستری جام نگر ۔ کاٹھیاواڑ

افسانہ

بہار و خزاں

خوئے بدرا بہانہ بسیار

عروج اور پستی کا اسلامی فلسفہ

بات میں بات پیدا کرنے کا کمال

(۲۷)

مولانا ۔ بے شک قدرت کا کارخانہ ...

لیس للانسان الا ما سعی ...

الذین آمنو و عملوا الصالحات ...

والدہ ۔ ...

خریداران الجمعیۃ کو چاہئے کہ جواب طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں ورنہ تعمیل ارشاد نہ ہو سکے گی۔ (منیجر الجمعیۃ)

حج میں آرام

... امرت دھارا ...

ہمارے ایجنٹ ۔ میسرز بہاری لال گھاسی رام کھاری باؤلی اسٹریٹ دہلی

افسانہ

بہار و خزاں

خوئے بدرا بہانہ بسیار
عروج اور پستی کا اسلامی فلسفہ
بات میں بات پیدا کرنے کا کمال
(۲۷)

مولانا - بے شک قدیر کا انکار ایمان و اسلام ... ہے اور اس پر یقین رکھنا ... کے جاتے ہیں وہ غلط ہیں تقدیر در قسمت کا یہ مطلب نہیں ... کلام یکی ہیں انسرا ہے ۔

لیس للانسان الا ما سعی - انسان کیلئے کچھ نہیں ہے ... کوشش و عمل - دوسری جگہ ارشاد ہے - ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات - انسان ... انا ھدیناہ السبیل اما شاکرا و اما کفورا ...

معلوم ہوا کہ کامل ایمان اور کامل تقوی اختیار کرنے کا نام ولایت ہے اور ایسے شخص کو دلی کہتے ہیں ...

ہماری قسمت ہی میں گناہ کرنا ہی لکھا ہے !

والدہ - آپ تقدیر کا بھی انکار کرنے لگے ! ... بڑے مولوی صاحب ... تقدیر کا منکر کافر ہے ۔

خریداران الجمعیۃ کو جواب طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کا ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں ورنہ تعمیل ارشاد نہ ہوگی ۔
(منیجر الجمعیۃ دہلی)

مسلم یونٹی بورڈ اور مجلس اتحاد ملی کا مینی فیسٹو

اغراض و مقاصد کی تشریح اور تعمیری لائحہ عمل
شریعت اسلامیہ کے تحفظ کا بنیادی اصول

مسلم یونٹی بورڈ جس میں ہندوستان کی تمام معتبر سیاسی انجمنیں شریک ہیں مسلمانوں کو جو تجویز دنیا ہے کہ تمام ... اتحاد ہو گیا جو واقعی ملت و وطن کے سچے خادم ... قوم اور ملک کے لئے عظیم الشان قربانیاں کی ہیں ... بین الاقوامی سیاست ...

کہتا ہے کہ صرف انہی امیدواروں کو رائے دیں جن کو مسلم یونٹی بورڈ نے خوب غور و فکر کے بعد نامزد کیا ہے اور بالعموم تمام مسلمانوں سے درخواست کرتا ہے کہ ان کو کامیاب کرانے میں بورڈ کی پوری مدد کریں ...

المعلن
(مولانا) شوکت علی (خادم کعبہ) - (چودھری) خلیق الزماں - (شاہ) مسعود احمد بیرسٹر ایٹ لاء - سکرٹریان آل انڈیا مسلم یونٹی بورڈ ۔

ڈائرکٹ پیپر

مسلم یونٹی بورڈ کی رائے ہے کہ ... تمام ذمہ دار سیاسی انجمنیں اعلان کر چکی ہیں ... مکمل خود اختیاری (کمپلیٹ پراونشل اٹانومی) ...

جابرانہ قوانین

یونٹی بورڈ اس قسم کے تمام قوانین کو ... منسوخ کرانے کی کوشش کریں گے ۔

شریعت اسلامیہ کا تحفظ کریں گے، ایسے قوانین کی شدت سے مخالفت کریں گے جن سے اسلامی شریعت میں مداخلت ہوتی ہو بتحفظ شریعت یا قوانین کی مذہبی نقطۂ نظر سے مخالفت اور مذہبی ضروریات کی تکمیل میں جمعیۃ علماء ہند کے مشورے کے مطابق مجلس واضعان قانون میں عمل کریں گے اور اسی روشنی میں ان مسائل کو طے کرائیں گے ...

مسلم یونٹی بورڈ اسمبلی کے تمام مسلمان دوٹروں سے اپیل کرتا ہے ...

ایک انگریز نومسلم کی قابل قدر خدمت
بخاری شریف کا انگریزی ترجمہ

آسٹریا کے نوجوان نومسلم شیخ محمد اسد سابق لیوپولڈ ویس کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں - آپ نے جنگ عظیم کے خاتمہ پر نمایاں جمادی ... سے سیاحت کا سلسلہ شروع کیا - اور بلاد اسلامیہ میں مختلف کام ... بعد اپنے آبائی مذہب یہودیت کو ترک کر کے مشرف بہ اسلام ہو گئے ... علوم سنیہ کی تحصیل کا اشتیاق ... مدینہ منورہ ... عربی زبان کا اچھا خاصہ ادیب اور قرآن و حدیث کا اچھا خاصہ طالب علم بنا دیا ...

چند سال سے آپ ہندوستان پہنچے، اور (اسلام آن دی کراس روڈ) (اسلام راہ دوراہے پر) کے نام سے ایک پر معارف کتاب انگریزی زبان میں لکھی ...

شیخ صاحب اس عظیم الشان کام کو تقریباً ختم کر چکے ہیں ان کا ارادہ ہے کہ اسے ایک ایک ماہ کی اقساط میں شائع کرا دیں ... بخاری شریف کا ترجمہ اس زبان میں کرنے کی توفیق آج تک کسی فرد بشر کو میسر نہیں ہوئی ... آپ کی یہ کوشش عند اللہ و عند الناس مقبول ہو اور آپ بلا فرنگ میں علم و حدیث کی نشر و اشاعت کا اہتمام مستعدی کے ساتھ کر سکیں ۔

(علامہ) حسین میر - سری نگر کشمیر

نقال سچے ہیں
رنج میں آرام
پڑھو کوئی ہے
رنج میں امرت دھارا
... امرت دھارا ... قیمت فی شیشی ...
المشتہر منیجر امرت دھارا رود امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

سچا ہمدم و رہبر بے دام
پاک صاف خیالات پیدا کر کے جسمانی و روحانی صحت حاصل کرنے کیلئے ۔ دنیا میں سچی خوشی دستیاب کرنے کیلئے ۔ آپ آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب شاستر بالکل مفت منگوالیں ۔
وید شاستری ۔ جام نگر ۔ کاٹھیاواڑ

ہمارے ایجنٹ - میسرز بہاری لال گھاسی رام کھاری باؤلی اسٹریٹ دہلی

تقریر سیرت

مومنین کاملین کے مقابلہ میں شیطانی قوتوں کی ہزیمت
معصیت اور عدم معصیت کے اعتبار سے مخلوق کی چار قسمیں
صالح اور نیک بندے ہر وقت شیطان کو شکست دے سکتے ہیں
(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند)

ایک شبہ کی مدافعت

یہ خیال کرنا صحیح نہیں ہے کہ شیطان نے اولاد آدم کے متعلق جو کچھ کہا تھا وہ غیب کی بنا پر کہا تھا ...

یقیناً اس دن تو عجیب ایک استغنا اور بے پروائی کا معاملہ ہوگا ... الاخلاء یومئذ بعضہم لبعض عدو الا المتقین ...

... ذیادہ درستی کر سکتا ہوں ورنہ تم میرے کام آسکتے ہو نہ صاحبو! اپنے شیطان کا کورا جواب سنا - اور بھائی ایک شیطان کیا قیامت میں تو ہر ایک کا یہی حال ہوگا جس دن آدمی اپنے رشتہ داروں اور بھائی بیٹوں سے بھاگا بھاگا پھرے گا اس دن کب کوئی کسی کے کام آسکتا ہے - یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ وصاحبتہ وبنیہ لکل امرئ منہم یومئذ شان ۔

قرآن کی قسمیں

... اپنے رسول کی تصدیق کرے تو کہا دوسرا کلام پہلے کلام کا ہم وزن ہو سکتا ہے ؟ کافر تو کہیں لات و عزی کی قسم آپ اللہ کے رسول نہیں ہیں اور اللہ تعالی نے صرف اتنا کہدے کہ تو ہمارا رسول ہے تو اللہ تعالی کا یہ جواب درست ہوگا ؟ بلاغت کا تقاضا یہ ہے کہ جس زور سے کافر آپ کی رسالت کی تکذیب کریں اسی زور سے تصدیق کی جائے اور کہا جائے والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین ...

دہلی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

روس اور ترکی حکومتوں کا خفیہ میثاق
دنیا کو فتح کر کے آپس میں تقسیم کرنے کا ارادہ
ایک ولایتی اخبار کی حواس باختگی

مغربی اخبارات آج کل مصطفی کمال پاشا اور ان کی جملہ تحریکات سے بہت زیادہ ... یورپ کے استیلا و تغلب کے لئے ... روس کے ساتھ ترکی کا معاہدہ ...

ترکی کہتا ہے کہ وہ جو کچھ کر رہا ہے اس کا مقصد قیام امن ہے ...

روس اور ترکی کے معاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے اخبار مذکور لکھتا ہے کہ روس اور ترکی کا معاہدہ ایک خفیہ معاہدہ ہے جس میں مذکور ہے کہ یہ دونوں حکومتیں دفعتاً تمام دنیا میں بغاوت برپا کر دیں - روس یورپ پر قبضہ جمالے اور ترکی مشرق پر ...

(جو لوگ مغربی پروپیگنڈہ کے اغراض سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ اس قسم کی باتیں خواب سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں ... مغربی دجالوں کے دماغ کا نتیجہ ہے)

ترکی کی جدید ریلوے لائن کا افتتاح

دیار بکر میں جو ترکی ریلوے تعمیر ہو رہی تھی اس کا گیارہ اگست کو نوری پاشا نے افتتاح کر دیا ...

ترکی میں ناجائز اسلحہ پر قبضہ

حکومت ترکیہ نے ایک قانون کے ذریعہ پولیس کو مزید اختیارات دیدئے ہیں ...

خبر آتشیں اسلحہ قتل خنجر تلوار وغیرہ مکانوں اور دوکانوں پر چھاپہ مار کر برآمد کئے تھے - اس قانون جدیدہ کے بعد مزید ناجائز اسلحہ پولیس کے قبضہ میں آسکیں گے ۔

قسطنطنیہ میں مجلس السنہ کا افتتاح
ایک تقریر سے غازی کمال پاشا غضبناک ہو گئے

استنبول کی اطلاع مظہر ہے کہ غازی مصطفی کمال پاشا نے کانفرنس السنہ کا افتتاح فرمایا اور ترکی زبان کو جنبی الفاظ سے پاک کرنے کی سعی ... احمد بیگ نے اپنی تقریر میں ترکی زبان کے ساتھ عربی اور فارسی زبان کے تعلقات ... غازی مصطفی کمال پاشا کو سخت غصہ آیا ...

کاظم پاشا صدر پارلیمنٹ نے مقرر سے درخواست کی کہ وہ اپنے الفاظ واپس لے لیں ...

قادر مطلق ہستی کی قدرت کا نمونہ
ایک پہاڑ اپنی جگہ سے ہل گیا !

میواد اور ... کے درمیان ایک پہاڑ ہے جس کے متعلق تازہ اطلاع آئی ہے کہ وہ ایک رات کو یکایک متحرک ہو گیا ... بہت سے بکرے اور بھیڑیں ... ہلاک ہو گئیں اور کاشت کا کچھ حصہ تباہ ہو گیا ۔

ریاستہائے بلقان سے ترکوں کی ہجرت
بیس ہزار ترک اناطولیہ میں داخل ہو چکے

ریاستہائے بلقان سے ترکی مہاجرین کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے ... اب تک ان کی تعداد بیس ہزار سے بھی زیادہ ہے ...

مولود مسعود کی ولادت پر تبریکی پیامات
اعلیٰ حضرت ظاہر شاہ کے نام شاہ جاپان اور ہٹلر کا برقیہ

شاہ ظاہر خاں والی افغانستان اطال اللہ عمرہ کو خدا نے فرزند نرینہ عنایت فرمایا ہے جن کا نام شہزادہ احمد شاہ خاں ہے اس ولادت باسعادت کی خوشی میں ... شاہ فواد ... شاہ اٹلی ... ہٹلر ... تبریکی پیغامات ارسال کئے ہیں ۔

دو کانداروں کے نام بلدیہ استنبول کا نوٹس

قسطنطنیہ کی میونسپلٹی نے خورد نوش کی دوکانوں کے مالکوں کے نام نوٹس جاری کر دیا ہے کہ وہ نماز مغرب کے کچھ بعد اپنی دوکانوں کو بند کر دیا کریں ... کام ختم ہونے کے بعد بہت سے خوانچہ والے ... ان کی بہت سی تکالیف کا ازالہ ہو گیا ہے ۔

ہم قرآن حکیم کی قسم کھاتے ہیں بیشک آپ پیغمبروں میں سے ہیں ... (باقی آئندہ)

قرص جریان
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

معجون مقوی معدہ
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

سرمہ نور افزا
اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے ۔
سرمہ نمبر ۱ - آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا، پرانے سے پرانے روہے کیلئے خصوصاً بیحد مفید ہے اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ امراض کا ازالہ ہو جاتا ہے جن لوگوں کو کسی قسم کا مرض نہیں ہے وہ بھی اسکا استعمال کر کے اپنی آنکھوں کی حفاظت کر سکتے ہیں ۔ انشاء اللہ ان کی آنکھوں کو کسی قسم کا مرض لاحق نہ ہوگا ۔
سرمہ نمبر ۲ - یہ سرمہ بھی نمبر ۱ کی طرح تمام امراض چشم سوائے روہے اور پلکوں کے گرنے کیلئے مفید ہے خصوصاً موتیابند کے ابتدائی پانی کو نکال دیتا ہے ... انشاء اللہ چشمہ کی ضرورت نہ پڑے گی ...
(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

ایڈن کالج دریا گنج دہلی
۱ - جماعت ششم کے طلباء سولہ ماہ میں اور جماعت ہشتم کے ... امتحان اسکول یا مٹریکولیشن یا سینیئر کیمبرج شرطیہ پاس کر سکتے ہیں ۔
۲ - سینیئر کیمبرج پاس شدہ ایک سال میں انٹر میڈیٹ میں کامیاب ہو سکتے ہیں ۔
۳ - انٹرنس - میٹرک ہائی اسکول یا سینیئر کیمبرج پاس شدہ ایک ہی سال میں ہر دو امتحانات انٹر میڈیٹ اور ایڈوکیٹ ... یقیناً پاس کر سکتے ہیں یا دو سال میں بی - اے کی ڈگری حاصل کر سکتے ہیں ۔ بشرطیکہ اول سال وہ منشی فاضل اور انٹرمیڈیٹ یا ہائی کیمبرج کے امتحانات میں شامل ہو جائیں ۔
۴ - آئی - سی - ایس اور منشی فاضل کا کورس ایک ایک سال میں ختم کرایا جاتا ہے ۔
۵ - میٹرک پاس شدہ ایک سال میں بی - اے (امریکہ) پاس کر سکتے ہیں ۔
پراسپکٹس کیلئے ... کا ٹکٹ آنا چاہئے ۔
پرنسپل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ ۱۰ رجب المرجب ۱۳۵۳ ہجری

اسمبلی کے آئندہ انتخابات
کمیونل ایوارڈ کا مسئلہ

سیاسی مجلسوں میں اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ اگر ابتدا ہی کسی مسئلہ کو سوچے سمجھے چھیڑ دیا جائے اور اس کے ما لہٗ و ما علیہ پر غور کئے بغیر اپنی ذاتی و شخصی اغراض سے متاثر ہوکر کوئی ذمہ دار لیڈر بھی اس کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ کرلے تو لوگ ناقابل انکار حقائق اور بین و روشن دلائل کے باوجود برابر گمراہی میں پھنسا چلے جاتے ہیں اور جذبات کے ہیجان میں معقولیت کے ساتھ رائے قائم کرنے کی اہلیت و صلاحیت ہی ان سے سلب ہوجاتی ہے۔ اسی قسم کے مسائل میں سے ایک…

…کے ووٹ پر موقوف نہیں ہے۔ اسمبلی میں جہاں مختلف ملتوں اور مختلف مفاد کی نمائندگی ہوتی ہے کوئی قرارداد اگر پیش بھی کی جائے اور محض کثرت آراء سے منظور بھی ہوجائے تو محض اس قرارداد کی منظوری ہی کمیونل ایوارڈ کو نہیں بدل سکتی اور اس کا کوئی اثر اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک کہ تمام فریق یعنی ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی، پارسی، یوروپین متفق ہوکر باہمی سمجھوتہ سے کوئی قرارداد پیش نہ کریں…

صاف و صریح اعلان

یونٹی کانفرنس

شذرات

مسٹر آصف علی اور پنڈت مالویہ

مسٹر شو نرائن ایڈووکیٹ کی طرف سے انتخابات اسمبلی کے سلسلہ میں جو مینی فیسٹو شائع کیا گیا ہے اس کے اندر مسٹر آصف علی کی امیدواری کے خلاف ان کے سیاسی اصولوں سے متعلق بہت سے اعتراضات کئے گئے ہیں اور بالخصوص ہندوؤں کی فرقہ پرستی سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ مسٹر آصف علی جیسے امیدوار کو ہرگز رائے نہ دیں کیونکہ انہوں نے کمیونل ایوارڈ کو مسترد کرانے کا بیڑا نہیں اٹھایا ہے اور وہ اس پر آمادہ نہیں ہوئے ہیں کہ اسمبلی میں کمیونل ایوارڈ کے خلاف جو قرارداد پیش کی جائے اس کی حمایت کریں۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں لکھا گیا ہے کہ

"یہ امر قابل افسوس ہے کہ پنڈت مدن موہن مالویہ کی اس پیش کش کے باوجود کہ اگر مسٹر آصف علی خطرناک فیصلہ (کمیونل ایوارڈ) کو ترک کردیں تو انہیں حریف کے ساتھ مقابلہ کی زحمت نہیں اٹھانی پڑے گی وہ اس پیش کش کو قبول کرنے پر تیار نہیں ہوئے"

ہمیں معلوم ہے کہ پنڈت مدن موہن مالویہ کی یہ پیش کش جس کا ذکر مسٹر شو نرائن نے کیا ہے کوئی نئی پیش کش نہیں تھی بلکہ ان فرقہ پرست ہندوؤں کی جانب سے جو کانگریس کی موجودہ پالیسی کو "مسلم نواز" اور "بزدلانہ" پالیسی کہتے رہے ہیں متعدد بار یہ پیش کش کی جاچکی ہیں اور مسٹر آصف علی کو اپنے اصول اور سیاسی طریق کار کے خلاف کئی مرتبہ یہ رشوت دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ اگر وہ کمیونل ایوارڈ کی مخالفت کیلئے آمادہ ہوجائیں تو ہندو بہت بڑی اکثریت سے ان کو اسمبلی کے لئے منتخب کردیں گے اور ان کے مقابلہ میں کسی دوسرے امیدوار کو کھڑا نہیں کریں گے…

…ترک نہیں کیا۔ اگر پنڈت مالویہ نے ایک مرتبہ پھر دہلی میں مسٹر آصف علی کے سامنے یہ پوزیشن رکھی تھی اور مسٹر آصف علی نے اس کو تسلیم کرنے سے انکار کردیا اور وہ کمیونل ایوارڈ کی مخالفت پر آمادہ نہیں ہوئے تو یہ ان کی بے غرضانہ اصول پسندی تھی اور ان کی سب سے بڑی خوبی یہی ہے جس کی وجہ سے وہ دہلی کے رائے دہندگان کی متفقہ حمایت کے مستحق ہیں۔

گاندھی جی کا بیان

گاندھی جی نے کانگریس سے اپنی علیحدگی کے متعلق جو طویل بیان شائع کیا ہے اس پر مفصل بحث تو ہم آئندہ کسی اشاعت میں کریں گے۔ اس وقت صرف اتنا عرض کردینا چاہتے ہیں کہ اس جدید صورت حال کو دیکھتے ہوئے جو کانگریس کے حلقہ میں اس وقت پیدا ہوگئی ہے اور ان مقاصد کے پیش نظر جو گاندھی جی کی تجویزہ علیحدگی میں مضمر نظر آتے ہیں۔ نیز ان ترمیمات پر غور کرتے ہوئے جو گاندھی جی نے اپنے مطول بیان کے ضمیمہ کی حیثیت سے پیش کی ہیں ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اگر فی الحال کانگریس کو محض آئینی حیثیت سے گاندھی جی کی علیحدگی کو برداشت کرنا پڑے اور ان کی عملی ہمدردیاں اور وقتی مشورے کانگریس کے شامل حال رہیں تو اس صورت کو گوارا کرلینا چاہئے۔ اور کانگریس کی زندگی میں اس وقت جو انقلاب عظیم ہورہا ہے اس کے نتائج کا انتظار کرنا چاہئے۔ ان ہی امور کو مدنظر رکھتے ہوئے شاید سردار ولبھ بھائی پٹیل، ڈاکٹر انصاری، خان عبدالغفار خاں اور دوسرے کانگریسی رہنماؤں نے بھی گاندھی جی کی تجویز سے اتفاق کرلیا…

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

دار الحکومت

ڈاکٹر انصاری صاحب کی تشریف آوری
اسٹیشن پر شاندار خیر مقدم

دہلی ۱۰ اکتوبر۔ ڈاکٹر انصاری صاحب آج صبح ساڑھے سات بجے دہلی تشریف لے آئے۔ اسٹیشن پر دہلی کے سربرآوردہ حضرات، ڈاکٹر صاحب کے احباب اور مقامی کانگریسی لیڈروں نے ڈاکٹر صاحب کا خیر مقدم کیا۔ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب، مسٹر آصف علی، مسٹر دیوداس گاندھی، مولانا عارف ہسوی، ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب، ڈاکٹر ظفریاب صاحب، لالہ دیش بندھو، مسٹر ساہنی، مسٹر فریدالحق انصاری، مسٹر بلال احمد زبیری اور شیخ عبدالحق صاحب وغیرہ حضرات خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ مقامی کانگریسی خواتین بھی موجود تھیں۔ جمعہ کے روز شام کو آزاد پارک میں ڈاکٹر صاحب کی ایک تقریر بھی ہوگی۔

معلوم ہوا ہے کہ دو ہی تین دن کے قیام کے بعد ڈاکٹر صاحب پھر بمبئی کانگریس کے اجلاس کی شرکت کے لئے جائیں گے۔

دہلی میں گھڑیاں نصف گھنٹے آگے

وائسرائے کے اعلان کے بعد کہ وائسرائے ہاؤس میں ۱۲/۱۵ اکتوبر کی درمیانی شب سے گھڑیاں نصف گھنٹہ آگے کردی جائیں گی۔ نئی دہلی میں اور…

لاری اور بیل گاڑی کا تصادم

دہلی میں اسمبلی کا انتخاب

گمشدہ کی تلاش

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

احمد آباد کا ایک مل جل کر خاک

کانگریس پنڈال میں زبردستی داخل ہونے کا فیصلہ
بمبئی کے سابق کانگریسی رضاکاروں اور کمیونسٹوں کے ارادے
ریاستی باشندوں کے حقوق کی حفاظت کی قرارداد

بمبئی ۹ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مسلمانوں کی بے روزگار انجمن کے بہت سے ممبران نے جو پہلے کانگریس کے عہدیدار رہ چکے ہیں یہ فیصلہ کیا ہے کہ کانگریس کے افتتاح کے موقعہ پر کانگریس میں زبردست مظاہرہ کریں گے۔ ان لوگوں کو مقامی کانگریسی کارکنوں سے سخت شکایات ہیں اگر ان شکایات کا ازالہ نہ کیا گیا تو وہ زبردستی کانگریس نگر میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے اور وہاں ستیہ گرہ شروع کردیں گے۔ دوسری طرف کمیونسٹ پارٹی کا بھی کانگریس پنڈال میں زبردستی داخل ہونے کا ارادہ ہے۔ کانگریسی کارکنوں کو خوف ہے کہ کہیں تصادم نہ ہوجائے۔ صدر کانگریس کے استقبال کیلئے زبردست تیاریاں کی جارہی ہیں اور عبدالغفار نگر مکمل طور پر تیار ہوگیا ہے۔

مسٹر چھبوٹرداس گاندھی کانگریس کی سبجکٹ کمیٹی میں ایک تجویز پیش کریں گے جس کا مفہوم یہ ہے کہ کانگریس کمیٹی ریاستوں کے باشندوں کے حقوق کی حفاظت کرے گی اور کرناٹک، یوپی اور گجرات کے کسانوں کی امداد کے لئے فنڈ جمع کرے گی۔

بائیکاٹ کا نعرہ لگانا جرم نہیں
کمشنر ناگپور کا اہم فیصلہ

مسٹر کریم الرضا خاں صاحب کی ہمہ گیر تائید
ضلع بجنور میں علماء اور زعماء کا دورہ

بمبئی میں ۲۵ ہزار غنڈوں کا راج
سرکاری کمیٹی کی رپورٹ

شاہ ایران اور افغانی نمائندہ کی ملاقات

وزیر ہند کے خلاف ستر ہزار روپے کی ڈگری

جرمنی کے سب سے بڑے دشمن کا انتقال

وائسرائے کی صاحبزادی لٹ گئے

روس میں باغیوں کو گولی ماری جائیگی

بہار کے دو امیدوار بلا مقابلہ منتخب ہوگئے

پیغمبر اسلام کی توہین کرنے والے کو کالے پانی کی سزا
تحفظ ناموس اسلام کمیٹی کا مطالبہ

کراچی ۱۰ اکتوبر۔ مسٹر خالق بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ عبدالقیوم نے نتھو رام کو پیغمبر اسلام کی توہین کرنے پر قتل کردیا۔ یہ اس سلسلہ میں آٹھواں قتل ہے۔ قانون کی دفعہ ۲۹۵ میں ترمیم کی ضرورت ہے۔ پیغمبر اسلام کی توہین کرنے والے کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی جائے۔ کراچی کی تحفظ ناموس اسلام کمیٹی کی طرف سے ایک وفد وائسرائے ہند سے ملاقات کرے گا۔

گاندھی جی کی علیحدگی ایک مصیبت ہوگی
مسز سروجنی نیڈو کا اظہار خیال

بمبئی ۹ اکتوبر۔ مسز سروجنی دیوی نے ایک بیان کے دوران میں فرمایا کہ اس وقت گاندھی جی کا کانگریس سے الگ ہونا ایک مصیبت ہوگا۔ مگر گاندھی جی کے لئے نہیں۔ گاندھی جی کے بیان پر مزید تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ یہ بیان نہایت صاف ہے اور موزوں موقعہ پر قوم کو کافی نوٹس دیکر چیلنج کیا گیا ہے…

اشتعال انگیز مضامین شائع کرنے پر انتباہ
کراچی کے اخبارات کو نوٹس

دو ارب کا سونا ہندوستان سے باہر

اسٹیشن پر زبردست ڈاکہ

جرمنی پارلیمنٹ کے وزراء کا عہد وفاداری
تمام سیاسی قوت ہر ہٹلر کے ہاتھ میں رہیگی

پندرہ لاکھ کتابوں کی بے نظیر لائبریری
ملک معظم افتتاح کرینگے

اسمبلی میں کانگریس پارٹی سب سے بڑی اور طاقتور جماعت ہوگی

ذات اور مذہب کے بجائے امیدوار کی قابلیت کو دیکھنا چاہیے

ڈاکٹر انصاری صدر کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کا بیان

دہلی ۱۸ اکتوبر۔ ڈاکٹر مختار احمد انصاری صدر کانگریس پارلیمنٹری بورڈ نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔ اس بات کے امکانات قوی ہیں کہ اسمبلی میں کانگریس پارٹی سب سے بڑی اور سب سے زیادہ طاقتور ہوگی... جو عظیم کامیابی حاصل کی ہے اس میں کانگریس اور ملک دونوں کو مبارکباد دیتا ہوں... راے دہندگان کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہر چیز کے ذریعہ رائے دینے سے ... بلکہ انہیں ذاتی تجربہ ذاتی قابلیت اور قانون سازی کے کام کی اہلیت اور اس کی پارٹی کی قوت سے لگانا چاہیے... اگرچہ سرکاری بنچوں پر بیٹھنے والوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا تو وہ کامیاب ثابت نہیں ہو سکتا۔

شملہ میں تباہ کن طوفان مکانات منہدم سلسلہ رسل و رسائل بند

۲۵ ہزار پونڈ کا نقصان بہت سے جہاز خشکی پر چڑھ گئے

منیلا ۱۸ اکتوبر۔ امسال یہاں اس قدر طوفان آیا ہے جس سے بازاروں میں ایک ایک فٹ پانی چڑھ گیا ہے۔ ہزاروں مکانات منہدم ہو گئے اور بے شمار درخت جڑ سے اکھڑ گئے ... ٹیلیفون اور دیگر رسل و رسائل کے ذرائع ... بہت سے جہاز ... گورنر منیلا نے ایک دن کی عام تعطیل کا اعلان کیا ہے تاکہ شہر کے لوگ آسانی سے حالات کی بحالی کے لئے کام میں امداد کر سکیں۔

اطالوی افواج کا جنرل ایڈیٹ پر اجتماع

شاہ الگزنڈر کے دوسرے قاتل کا اقبال جرم

لندن۔ بیلجیم کے ایک تار سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ ... اطالوی حکومت ... اطالوی سپاہیوں ... دریافت کیا جا رہا ہے...

عہدیداروں کا انتخاب

... مجلس ادب دہلی کے عہدیداروں کا سالانہ انتخاب ... صدارت مولانا ... میں منعقد ہوا ...

(۱) شیخ عبدالغنی صاحب بی۔ اے آنرز ایل ایل بی پلیڈر صدر مجلس
(۲) مولانا سعید احمد صاحب بی اے مولوی فاضل و منشی فاضل پروفیسر اینگلو عربک کالج دہلی نائب صدر
(۳) حافظ سید رشید احمد ارشد مولوی فاضل منشی فاضل ناظم عمومی
(۴) شیخ ... صاحب دہلوی ... نائب ناظم عمومی
(۵) جناب عبدالخالق صاحب نہال سیوہاروی ناظم شعبہ شعر و سخن
(۶) جناب سلیم حسن صاحب زیبا نادری نائب ناظم شعبہ شعر و سخن
(۷) جناب جمیل الرحمن صاحب ہیکس ناظم شعبہ ادبیات
(۸) جناب حفیظ الرحمن صاحب مجرم ناظم شعبہ مقابلہ بیت گوئی
(۹) جناب محمد صالحین صاحب صالح نائب ناظم شعبہ ادبیات
(۱۰) جناب سراج العارفین صاحب نائب ناظم مقابلہ بیت گوئی
(۱۱) بابو محبوب علی صاحب انصاری ناظم مالیات

(رشید احمد ارشد ناظم عمومی مجلس ادب دہلی)

ہوائی جہازوں ادرسین گن سے گولہ باری

فقیر علی... افواج کا معرکہ

مولانا آزاد سبحانی کی اپیل کا فیصلہ

دو سال کی سزا کے بجائے ۶ ماہ کی سزا

بمبئی کانگریس کے بعد گاندھی جی علیحدہ ہوجائیں گے

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو ختم کرنے کی تجویز

گاندھی جی کی ترمیمات اور مفصل بیان

ترمیمات

کپورتھلہ کے نظام میں اہم تبدیلیوں کا امکان

وزیر اعظم اور چیف جسٹس انگریز ہوں گے

بنگال کے طلباء میں ۶۲ فیصدی بیمار

رائے دہندگان سے اپیل

آل انڈیا یونٹی بورڈ پر اعتماد

مسلمانان بدایوں کے عظیم الشان جلسہ کا آخری فیصلہ

مسٹر کریم الرضا خاں صاحب ایم اے کو رائے دی جائے

مسلمانان بدایوں کی مخالفت کے باوجود مسٹر محمد یعقوب بدایوں تشریف لائے اور بعض افراد کے ناموں سے بے اصل پروپیگنڈہ شروع کرانے میں مصروف ہو گئے لیکن ہر وہ شخص جس نے ان افراد کے سابقہ مضامین اور تحریرات کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتا ہے کہ پبلک پر اس تبدیلی رائے کا کیا وزن ہو سکتا ہے۔

... عبدالحمید خاں صاحب ... کریم الرضا خاں صاحب ایم اے ... مولانا شوکت علی صاحب ...

تربہت ڈویژن کے مسلمانوں کی صحیح نمائندگی

شخصیتوں سے مرعوب نہ ہونا چاہیے

حسب معمول اس سال پھر اسمبلی اور کونسل کے نمائندوں کا جدید انتخاب ہونے والا ہے۔ ہندوستان کے تمام صوبوں اور کمشنریوں میں الکشن اور انتخاب کے ہنگامے ہو رہے ہیں۔ ہمیں اس وقت دوسرے صوبوں سے بحث نہیں ہم سردست تربہت اور یہاں کی مسلم آبادی سے غرض رکھتے ہیں۔ درحقیقت انتخاب کی ساری ذمہ داری قوم پر ہے اور یہ وہ چیز ہے جس سے قوم کی اصابت رائے اور صحت فکر کا پتہ چلتا ہے۔ اس سے زیادہ قوم کی کیا بدبختی ہوگی کہ وہ اپنے نمائندوں کا صحیح انتخاب نہیں کر سکتی ہو اور محض شخصیت سے مرعوب ہو کر اپنی آزادی رائے اور صلاحیت دماغی کو کھو دیتی ہو۔

معلوم ہوگا کہ عرصہ چھ سال سے اسمبلی میں تربہت کے مسلمانوں کی نمائندگی حضرت مولانا شفیع داؤدی صاحب کرتے آرہے ہیں۔ ...

لائق توجہ سوال

اب سوال یہ ہے کہ مسلمانان تربہت اب کس کو منتخب کریں؟ کوئی شبہ نہیں کہ یہ بات سوچنے کے قابل ہے...

آخری التماس

مسلمانان تربہت سے ہماری استدعا ہے کہ وقت کی نزاکت کو وہ سمجھیں گے اور اس رائے کو محض شخصیت سے مرعوب ہو کر نہ کھوئیں گے ...

(ونگری) احقر عظیم آبادی

بجلی گرنے سے دو آدمیوں کی ہلاکت

چلتی ٹرین سے قیدی کا فرار

موتیابند ... Hariyasram Pakhpota Bengal

اکسیر موتیابند ... مینیجر عالم شفاخانہ بٹالہ ضلع گورداسپور

تبلیغی مرقع مفت
منیجر مکتبہ دار التبلیغ دیوبند (یو۔پی)

محبوب عاشق کے قدموں پر

مشکی عنبری حب ممسک خاص الخاص (مجرب)

طلاء بے نظیر مفت
ایم عبدالرشید خاں رنگین پریس گلی قاسم جان دہلی

شرطیہ علاج

اساک کی گولیاں
منیجر وٹو فارمیسی بالمقابل کنشا ل نہاب نزد فتحپوری دہلی

ڈنکے کی چوٹ
منیجر طبی کیمیکل ورکس باندھ کوٹھی نمبر ۔ بستی پور (بہار)

البشیر
منیجر البشیر اٹاوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یداللہ علی الجماعۃ

تار کا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی" ٹیلیفون نمبر ۵۷۳۸

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: بلال احمد زبیری (بی - اے) معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم چہارشنبہ ۱۴ رجب المرجب ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۰

معاصرین کے افکار و آراء

شریعت کانفرنس سرحد

غور سے سنو!

ہندوستانیوں کو طعنہ

برہنہ کانفرنس

سوزِ نہاں

ہر نفس پیغامِ بربادی ہے انساں کیلئے
زندگی دی ہی گئی تھی کشمکش کے واسطے
اپنے اندازِ کرم کی مجھ سے تاویلیں نہ کر
اے مرے حسنِ عقیدت بار ہے نورِ یقین
کچھ نہ پاکر بھی سمجھتا ہے کہ سب کچھ پالیا
پھول، ذرے، کہکشاں، تارے، شفق، قوسِ قزح

نبض کی ہر موج ہے نشترِ رگِ جاں کیلئے
دل بنایا ہی گیا تھا سوزِ پنہاں کیلئے
یہ بھی اک تقریب تھی جورِ فراواں کیلئے
کفر کی بھی اک جھلک تکمیلِ ایماں کیلئے
زندگی سب سے بڑا دھوکا ہے انساں کیلئے
نذر لائے ہیں ترے حسنِ فراواں کیلئے

رہ گئی ہے دولتِ ایماں و دیں ماہر کے پاس
یہ بھی حاضر ہے نگاہِ کفر ساماں کیلئے

(مولوی منظور حسین ماہر)

دلچسپ حقائق و معلومات

(ایمان)

پادری کی لڑکی کا قبولِ اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو غور سے دیکھا تو اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہوگئی اور اس نے یہ فیصلہ کرلیا کہ حقیقتاً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا اور آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے ...

ملنے کا پتہ:- مینیجر الجمعیۃ دہلی

Regd No. L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 29 | DELHI SATURDAY OCTOBER 20 1934 | PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

... نیجر الجمعیۃ دہلی

ایک عالم دین کا انتقال پُر ملال

(نامہ نگار)

مسلمانانِ ہندوستان و ریلوے کمپنیاں!

(قاضی محمد عبدالحفیظ فردوسی بارٹھ ضلع پٹنہ)

انجمن تعلیم القرآن "حکمنی" کا سالانہ اجلاس

مرزائیت کے خرمن زندقہ پر حق و صدق کی بجلی

(سکریٹری انجمن تعلیم القرآن حکمنی شریف)

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں، کاغذ سفید ولایتی ہے ... دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ...

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت | خاص رعایت | خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خاں

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیئے

روہیلکھنڈ کے حافظ بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانح عمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے۔ صرف ڈھائی سو جلدیں باقی ہیں۔

جلد آرڈر دیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا

...

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھایئے

...

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی - علمی - اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ

مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپ کو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہوجائے گا۔

...

ملنے کا پتہ:- منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

...

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

(... برقی پریس دہلی میں باہتمام بلال احمد زبیری پرنٹر و پبلشر ... الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

افسانہ

بہار و خزاں

آبائی رسم و رواج کی شدید گرفت

مولانا عبدالسلام کی شریعت نوازی

میاں اختر کو پھر فریب

(۲۸)

مولانا :۔ تم نے پھر وہی بات کہدی جس سے میں منع کر چکا ہوں۔ تم نے یہ کیوں نہیں کہا کہ جب خدا اور اس کے رسول کا یہ حکم ہے تو پھر کیا عذر ہو سکتا ہے؟ معلوم ہوا کہ تمہارے دل میں انسانوں کا تو احترام ہے مگر خدا اور اس کے رسول کی کوئی عزت نہیں ہے۔ اسلام اور شریعت کی باتوں کو سن کر تم نے حجت شروع کردی (ادھر میاں اختر کا رجحان دیکھ کر راضی ہوگئیں)۔ القرآن کریم نے اسی چیز کو ہوا و ہوس کی پیروی بتایا ہے چنانچہ ارشاد ہے۔ افرأیت من اتخذ الٰہه هواه ...

...

(باقی آئندہ)

ضروری گزارش

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہیئے کہ خط و کتابت کے وقت اپنا نمبر خریداری (جو کہ ان کے نام سے پہلے پتہ کے شروع میں لکھا ہوا ہوتا ہے) کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ تعمیل ارشاد سے معاف (مینیجر)

سچا ہمدم و رہبر بے دام

پاک صاف خیالات پیدا کرکے جسمانی و روحانی صحت حاصل کرنے کیلئے دنیا میں ہر کچی خوشی و حیات کرنے کیلئے آپ آج ہی ایک کارڈ تحریر کرکے کتاب کامل شاستر بالکل مفت منگوالیں۔

وید شاستری۔ جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

مسئلہ ارتداد اور فسخ نکاح کا شرعی اور قانونی پہلو

پنجاب ہائی کورٹ کے دو مختلف فیصلے

برطانوی فیصلوں کو منسوخ کرانے کی ضرورت

مرض کا صحیح علاج اور علماء کا فرض

(از حاجی رحیم بخش صاحب وکیل لاہور)

حال ہی میں راولپنڈی سے ایک فتویٰ موصول ہوا ہے جس پر ہندوستان کے اکثر علماء کرام نے اس مسئلہ کا شرعی پہلو واضح کیا ہے اور قاضی خان عالمگیری اور دوسرے حوالوں کی بناء پر تحریر فرمایا ہے کہ ...

...

قانونی پہلو

...

فرانسیسی زبان میں جدید تاریخ یورپ

مسلمانوں کی شکست تہذیب و شائستگی کی شکست تھی

...

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ حسب حال انتخاب کرکے استعمال کیجئے۔

سرمہ ۱ :۔ آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ۲ خونہ اور پلکوں کا گرنا۔ پرانے سے پرانے روہے کیلئے خصوصاً بہت مفید ہے ... قیمت فی تولہ ...

سرمہ ۲ :۔ ...

(مولانا) نورالدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند۔ دہلی

معجون مقوی معدہ

... قیمت فی ڈبیہ ...

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

شربت اکسیر خاص

...

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تقریر سیرت

حضرت لوط اور ابراہیم علیہما السلام کی زندگی کا ایک واقعہ

مصائب کے وقت انبیاء کرام کی استقامت علی الحق

فرشتوں سے ہمکلامی اور قوم لوط کی بربادی

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ محمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند)

حضور کی زندگی کی قسم

دیکھئے ایک موقع پر اللہ رب العزت نے اپنے محبوب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی قسم کھائی ہے۔ فرماتے ہیں لعمرک انهم لفی سکرتهم یعمهون ...

...

حضرت لوط اور ابراہیم علیہما السلام

...

حضرت لوط اور فرشتے

...

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

ترکی خواتین میدان عمل میں

استنبول اور انگورہ کے کارخانوں کی مزدور لڑکیاں

ترکی کے متعلق حال میں دلچسپ اعداد و شمار شائع ہوئے ہیں جن سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس وقت ترکی کا معاشرتی اور اقتصادی رجحان کس طرف ہے ...

...

دنیا کی معمر ترین رقاصہ

۱۰۷ برس کی عمر میں ناچنے کا شوق

...

(باقی آئندہ)

ٹوکیو میں حکومت عراق کا سفارتخانہ

بغداد میں جاپانی سفیر کا تقرر

حکومت جاپان، بغداد میں اپنا قونصل خانہ کھولنے والی ہے جہاں جاپانی سفیر اقامت کرے گا۔ اسی طرح حکومت عراق بھی ٹوکیو میں عراقی قونصل خانہ کا افتتاح کرنے والی ہے۔

...

کن ممالک میں یہودی بکثرت آباد ہیں؟

...

جرمنی اور ڈنمارک زمین میں دھنس رہے ہیں

...

بلجیم و برطانیہ میں شراب نوشی کی کثرت

...

مصری حدود پر ہوائی مستقر

حکومت مصر کی تجویز ہے کہ مصر کی شرقی اور غربی حدود پر ہوائی مستقر قائم کیا جائے عنقریب یہ تجویز مجلس وزراء میں پیش کی جائے گی۔

شوق کن اے بلبل گلزار عشق
کان گل نواز گلستاں می رسد

حضرت مفسر اعظم حکیم الامۃ مجدد ملت
مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب تھانوی دام ظلہم
کی شہرۂ آفاق و یگانۂ روزگار تفسیر مسمّی بہ

مکمل بیان القرآن

کے (بعد نظر ثانی و اصلاح حضرت مؤلف دام ظلہم) طبع ہونے کی خوشخبری

اور قیمت میں بے حد رعایت

بعد ملاحظہ خود بھی خریدار ہوں

اور احباب کو بھی ترغیب خریداری دیں

ہندوستان کے مفسر اعظم قبلہ و کعبہ حکیم الامۃ حضرت مولانا تھانوی دام ظلہم کی یہ تفسیر نہایت مختصر مگر کافی و شافی ہے۔ تمام شبہات کی دافع ... اور سورتوں کے باہمی ارتباط میں بے نظیر ہونے کے علاوہ جس درجہ صحت و جودت مضامین والی ہے ... زیادہ قابل اعتماد ہے وہ تقریباً پچیس سال سے برابر مقبول رہنے اور ہاتھوں ہاتھ شائع ہونے سے عالم اسلام کے مشاہدہ میں ہے۔

...

مکمل بیان القرآن کی اصلی قیمت سولہ روپیہ (عـ۱۶) رکھی جاتی ہے۔ اور جو حضرات قبل طباعت خریداروں میں صرف نام لکھا دیں گے اور بعد تیاری خرید فرمالیں گے ان کے لئے بارہ روپیہ (عـ۱۲) قیمت مقرر ہے محصول ڈاک وغیرہ بہر صورت ذمہ خریدار ہوگا۔

مکمل بیان القرآن مفت حاصل کرنیکی تدبیر اگر کوئی صاحب احباب کو ترغیب دیکر خریدار بنا دیں گے اور دس جلدیں اکٹھی خرید فرمالیں گے ان کو اس کوشش کے صلہ میں ایک جلد مفت دی جاویگی۔ امید کہ شائقین بہت جلد فرمائش کرکے اس رعایت سے مستفید ہوں گے۔

نوٹ :۔ زیادہ جلدوں کے خریداروں کو ریل سے مال منگانے میں سہولت ہوگی۔ لہٰذا اپنے نام و پتہ کے ساتھ اسٹیشن کا نام بھی درج فرمائیں۔

المشتہر

محمد شبیر علی۔ مالک اشرف المطابع تھانہ بھون ضلع مظفر نگر

عراق ریلوے

(۱) نجف، کربلا، کاظمین اور سامرہ کے مقامات مقدسہ کی زیارت کا انتظام عراق ریلوے نے کیا ہے۔ یہ سفر نہایت قلیل کرایہ اور کم وقت میں طے ہوگا دوران سفر میں ہر ممکن آسائش بہم پہنچائی جائیں گی۔

مکہ معظمہ کو جاتے ہوئے عراق کے مقامات مقدسہ کی زیارت کرو

حجاج کے لئے کوپن ٹکٹ جاری کردئے گئے ہیں جو ایک سو پچاس دن تک کارآمد ہوں گے۔

۵۰ کلو وزن اسباب پر کوئی زائد کرایہ نہیں لگایا جائے گا۔

شرح کرایہ درج ذیل ہے :۔

	تھرڈ کلاس	سکنڈ کلاس
نقل (بصرہ) سے کربلا تک اور کربلا سے بغداد یا کاظمین (جوادین اسٹیشن) تک اور کاظمین سے سامرہ تک اور واپس براستہ کاظمین	۱۴/-/-	۴۲/-/-

...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہار شنبہ ۱۴ ر رجب المرجب ۱۳۵۳ ہجری

کانگریس کی زندگی کا نیا دور

دستور اساسی میں اہم ترمیمات

کانگریس ۱۸۸۵ء میں قائم ہوئی اس کی زندگی کا ابتدائی زمانہ جس طرح گزرا وہ اس کی موجودہ تاریخ سے کوئی دور کا واسطہ بھی نہیں رکھتا۔ کانگریس ۱۵ سال تک محض ایک ایسی جماعت رہی جس کا تعلق خیر خواہان حکومت سے تھا خود انگریز بھی اس کے ساتھ وابستگی رکھتے تھے۔ اور اس کی حیثیت ایک سوشل مجلس سے … کی سعی کی گئی اور اس میں بہت بڑی حد تک کامیابی ہوئی اور کانگریس کے تمام نظام نے ملک کے چپہ چپہ میں کئی سال تک اس قدر زبردست ایک تبلیغی جاری رکھا کہ حکومت کی پولیس ذہبیلی ہوگئیں۔ اور پھر اس کے چند سال بعد ہی آزادی کی تحریکات ۱۹۳۰ء اور ۱۹۳۲ء میں تمام ملک کے اندر نہایت کامیاب ہوئیں …

[illegible]

شذرات

لارڈ لائڈ کا تازہ پیغام!

لارڈ لائڈ جن کی رجعت پسندی و استبدادیت سے دنیا اس وقت سے واقف ہے جب کہ مصر میں … [illegible]

چارلی لفوتی "متوقع خطرہ" … [illegible]

اسلحہ کی فراوانی ہے مگر دنیا کو فریب دینے سے بہتر یہ ہے کہ اپنے جرائم کا علم کھلا اعتراف واعلان کردیا جائے۔ اور اگر ایک مرتبہ پھر جنگ عظیم ہونی ہے تو وہ بھی ہوجائے۔

قادیان کانفرنس اور حکومت

قادیان میں احرار کانفرنس کیا منعقد ہوئی کہ تصر خلافت قادیان اور ایوان حکومت پر مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ حکومت کی "احتیاطی" تدابیر اور انتظامات کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ احرار کانفرنس بیک وقت حکومت اور قادیانیوں کے خلاف بڑا ان بونے والی ہے اور حکومت کو سخت خطرات لاحق ہوگئے ہیں حالانکہ اس کانفرنس کا نیک مقصد صرف یہ ہے کہ علماء کرام باشندگان قادیان کے عقائد فاسدہ اور خیالات واہیہ کی دھجیاں اڑائیں۔ اور اساس اسلامیہ کو اس فرقہ ضالہ کی اسلام دشمنی اور کفر دوستی سے آگاہ کریں۔ نیز مسلمانوں کی اصلاح کے لئے سلسلہ وعظ و ارشاد بھی جاری کیا جائے۔ اس کے علاوہ نہ احرار کا یہ مقصد ہے کہ وہ قادیانیوں کو نوک شمشیر مسلمان بنائیں اور نہ یہ مطالبہ ہے کہ خواہ مخواہ حکومت سے چھیڑ چھاڑ کی جائے۔ اس وقت احرار کانفرنس میں شرکت کرنے والوں کے ساتھ قادیان کے حدود میں جو ناروا اور توہین آمیز سلوک کیا جا رہا ہے وہ ہرگز قابل برداشت نہیں ہے۔ اگر حکومت قادیانیت نوازی میں اس قدر سرگرم رہنا چاہتی تھی تو وہ شروع سے کانفرنس کا انعقاد ممنوع قرار دے سکتی تھی … [illegible]

… ہم حکومت پنجاب کے اس فعل کو جو اس نے احرار کانفرنس کے سلسلہ میں اختیار کیا ہے سخت قابل اعتراض و لائق مذمت خیال کرتے ہیں۔

دیہاتی صنعتوں کا احیاء اور گاندھی جی

کل بمبئی میں گاندھی جی نے صاف الفاظ میں کانگریس کے ارباب حل و عقد کے سامنے اس حقیقت کو پیش کردیا ہے کہ وہ کانگریس سے علیحدہ ہوکر ہندوستان کی اقتصادی سربلندی کیلئے ایک نئی مہم کا آغاز کرنا چاہتے ہیں اور ان کا مقصد … [illegible]

… رہتے ہوئے بھی ہندوستان کی کثیر آبادی کو جو علم سے محروم اور اپنے بھلے برے کی تمیز سے عاری ہے۔ اقتصادی غلامی سے آزاد کرایا جائے اور اس بنیاد کو پائیدار بنانے کی کوشش کی جائے جس پر ہندوستان کا اقتصادی اور معاشرتی زندگی کا انحصار ہے۔ گاندھی جی نے اپنی تازہ ہم کے بارے میں کانگریسی لیڈروں پر یہ بھی واضح کردیا کہ اگر وہ کانگریس میں رہ کر اس ہم کا آغاز کریں گے تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ کانگریس میں رجعت پیدا کی جائے … گاندھی جی کا یہ فیصلہ اور ان کی تشریح کسی حاشیہ آرائی کا محتاج نہیں ہے … اور محض اس کے نتائج کی خاطر ہی ان کی اس علیحدگی کو برداشت کرلینا چاہئے۔

مولوی کریم الزماں خاں

مولانا شوکت علی صاحب کی امیدواری کے متعلق مراد آباد کے کلکٹر نے جو فیصلہ کیا تھا اس کے مطابق مولانا شوکت علی صاحب روہیلکھنڈ و کمایوں کے حلقہ سے اسمبلی کے لئے امیدوار نہیں ہو سکے اور ان کی جگہ یونٹی بورڈ کو یہ فیصلہ کرنا پڑا کہ سر محمد یعقوب کے مقابلہ میں کریم الزماں خاں صاحب کو کھڑا کیا جائے … [illegible] … مولوی کریم الزماں خاں صاحب ہی کو ووٹ دیں گے … سرکاری مسلم یونٹی بورڈ کے نمائندے ہیں اور اس لئے ہر مسلمان کے ووٹ کے مستحق ہیں۔

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں … [illegible]

الجواب

[illegible]

فقیر محمد سعید کان اللہ لہ

الجواب صحیح۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible]

حبیب المرسلین عفی عنہ، نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible]

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

قارئین کرام کو اطلاع

[illegible]

دار الحکومت

عربک کالج میں مدرسہ شبینہ

مفت تعلیم کا انتظام

ایسے حضرات کو تعلیم دینے کے خیال سے جو وقت کی کمی کے باعث دن کو تعلیم حاصل نہیں کر سکتے عربک کالج سوشل سروس سوسائٹی نے ایک مدرسہ شبینہ بغیر کسی فیس کے جاری کیا ہے۔ مدرسہ کا وقت ۷ بجے سے ۸ بجے تک ہے مدرسہ کے صدر مدرس جناب عبد الحمید صاحب بھوپالی ایک تعلیم یافتہ اور روشن خیال نوجوان ہیں علاوہ دوسرے اساتذہ کے جناب سید شوکت حسن صاحب زیدی استاذ اقتصادیات و وائس پرنسپل عربک کالج دہلی و جناب ایم لطیف صاحب قریشی استاذ کیمیا عربک کالج و صدر اردو کلب اور جناب مرزا محمود بیگ صاحب استاذ فلسفہ عربک کالج دہلی کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

درخواستیں احمد صدیقی ناظم عمومی عربک کالج سوشل سروس سوسائٹی دہلی

میں نے مصر میں پان اسلامزم پر کوئی تقریر نہیں کی

ڈاکٹر انصاری صاحب کا تردیدی بیان

آج صبح ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاری کانگریس کے اجلاس میں شرکت کے لئے بمبئی روانہ ہوگئے آپ نے روانگی سے قبل اس خبر کی تردید کی کہ انہوں نے آغا خاں سے فرقہ وارانہ تصفیہ کیلئے کوئی گفتگو کی یا مصر میں پان اسلامزم پر کوئی تقریر کی۔

دہلی میں انتخاب کی تاریخیں

دہلی ۱۹ر اکتوبر۔ مقامی حکومت نے حلقہ دہلی سے اسمبلی کے انتخاب کے سلسلہ میں حسب ذیل تاریخیں مقرر کی ہیں:-

تمام نامزدگیاں ۳ر اکتوبر تک ہو جانی چاہئیں۔ … اعتراضات … ۳۰ر اکتوبر … انتخاب … نومبر … [illegible]

جامعہ ملیہ اسلامیہ کا یوم تاسیس

دہلی ۲۲ر اکتوبر۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کا ایک اعلان مظہر ہے کہ جامعہ ملیہ کا یوم تاسیس امسال ماہ فروری کے لئے ملتوی کردیا گیا ہے اس موقعہ پر جامعہ کی مستقل عمارت کا سنگ بنیاد بھی نصب کیا جائے گا۔

بصرہ میں آتشزدگی سے تیس ہزار پونڈ کا نقصان

کھجور کے ۲۵ ہزار بکس جل کر خاک ہوگئے

[illegible]

سمندر میں ایک مسلمان اور ایک سکھ کی لاش

[illegible]

لنکا میں کوئی سرکاری افسر مقروض نہ ہونا چاہئے

[illegible]

ایک ماہ میں ۵ قتل

صوبہ سرحد میں مار ماری کا زور

پشاور ۲۰ر اکتوبر۔ … [illegible] … گذشتہ سال اسی ماہ میں ۲۹ قتل ہوئے تھے۔

علیحدگی کے بارہ میں کانگریسی کارکنان بھی گاندھی جی کے ہم خیال ہوگئے

سوشلسٹ پارٹی کے فوری مطالبات اور آئندہ حکومت کا آئینی پروگرام

مکمل آزادی سے مراد برطانیہ سے کلی انقطاع ہے

بمبئی ۲۴ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی نے اپنی علیحدگی کے سلسلہ میں کانگریسی کارکنوں کو ہموار کرلیا ہے … [illegible]

(۱) حکومت کی کل طاقت مزدوروں اور کسانوں کے ہاتھ میں ہو۔ (۲) حکومت ملک کی اقتصادی زندگی کے معیار کو … (۳) … عوام کی ملکیت ہوں (۴) بر آمدی تجارت کا اجارہ عوام کو حاصل ہو (۵) زمینداروں اور والیان ریاست کو بے دخل کردیا جائے … [illegible]

سوشلسٹ پارٹی کے فوری مطالبات مندرجہ ذیل ہیں جو باتفاق منظور کئے گئے۔ تقریر و تحریر کی مکمل آزادی … سیاسی قیدیوں کی رہائی، ضبط شدہ اراضی کی واپسی کا مطالبہ، فوجی اخراجات میں ۵۰ فی صدی کی تخفیف … [illegible]

کانگریس ورکنگ کمیٹی کی تجاویز

عدم تعاون اور سول نافرمانی پر اعتقاد

بمبئی ۱۹ر اکتوبر۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے تین گھنٹے کی متواتر بحث و تمحیص کے بعد مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے جو کہ ۲۴ ماہ حال کو سبجیکٹس کمیٹی کی میٹنگ میں پیش کئے جائیں گے۔

(۱) کانگریس ان ریزولیوشنوں کی تائید کرتی ہے جو کانگریس ورکنگ کمیٹی اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی میٹنگ منعقدہ مئی ۱۹۳۴ء میں پاس ہوئے … [illegible]

(۲) کانگریس قوم کی ان بہادرانہ قربانیوں پر جو کہ ہزاروں مردوں عورتوں بچوں اور بوڑھوں نے تحریک سول نافرمانی کے ایام میں … اپنے اعتماد کا اظہار کرتی ہے … [illegible]

بمبئی میں تین دوکانیں جل کر خاک

[illegible]

مالدیپ کے سلطان کا پر امن عزل

[illegible]

مومن کانفرنس کے وفد کا دورہ

[illegible]

جمعیۃ علماء ہند میں جمعیۃ علماء کانپور کا ادغام

مخالفین کے مکروہ پروپیگنڈہ کی حقیقت

مولانا عبد الحامد صاحب بدایونی کا بیان

[illegible]

(دفتر عبد الحامد قادری بدایونی)

دیہاتی صنعت و حرفت کا دوبارہ احیاء

گاندھی جی کی ایک نئی اسکیم

[illegible]

خان عبد الغفار خاں کھادی بازار کا افتتاح کریں گے

[illegible]

ہوائی دوڑ کے حیرت انگیز نظارے

کئی جہازوں کو حادثات پیش آگئے

لندن ۲۰ر اکتوبر۔ کل صبح ملڈن ہال ہوائی مستقر میں حیرت انگیز نظارے دیکھنے میں آئے۔ ہوائی جہازوں کے دوڑ شروع کرنے سے پہلے ہزاروں تماشائی جمع ہوگئے۔ … [illegible]

ہماری بحری قوت پر دنیا کا امن منحصر ہے

لارڈ لائڈ کا پریشان کن بیان

[illegible]

جرمنی میں حکومت اور گرجا کا تصادم

کوئی پادری حکومت کی اطاعت نہ کرے

[illegible]

اجودھیا کے فسادی ہندوؤں پر ٹیکس

قانونی آبادی سے ۸۵ ہزار کا مطالبہ

[illegible]

۳۲ فوجی سپاہی ہلاک ہوگئے

[illegible]

پانچ باغیوں کو سزائے موت

[illegible]

روس میں ۹ اشخاص کو قید و موت کی سزا

[illegible]

یوگوسلیویا کا کابینہ مستعفی ہوگیا

بلگراڈ ۲۰ر اکتوبر۔ یوگوسلیویا کا کابینہ دوبارہ انتخاب کے لئے مستعفی ہوگیا ہے … [illegible]

ہندوستان میں ۱۴ ہزار ٹن چاول کی درآمد

مدراس ۲۰ر اکتوبر۔ … [illegible] … ۱۴ ہزار ٹن چاول مدراس میں اتارے گئے۔

کانگرس اصول کی خاطر انتخابات میں شریک ہوئی ہے

حکومت اور کانگرس کی جنگ اور مسٹر آصف علی کی تائید

دہلی میں ڈاکٹر انصاری صاحب کی زبردست تقریر

اسمبلی کے انتخاب میں ہمارا کسی ذات واحد یا کسی خاص شخص کا مقابلہ نہیں ہے بلکہ ہمارا مقابلہ اصول کے مطابق ہے کانگرس ملک کی سب سے بڑی سیاسی انجمن ہے جس نے آزادی کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کی ہے اسمبلی کا داخلہ بھی اسی مقصد عظیم کے مطابق ہے۔ ان الفاظ میں ڈاکٹر انصاری صاحب نے کل جمعہ کی شام کو ایک عام جلسہ میں مسٹر آصف علی کی امیدواری کی تائید کی۔

مسٹر آصف علی جس وقت تقریر کے لئے اٹھے ہیں تو لوگوں نے ان کا پرجوش خیر مقدم کیا جس سے اس امر کا پورا ثبوت مل جاتا ہے کہ اہل دہلی انہی کی تائید میں ہیں۔

اسمبلی کے امیدواروں میں مسٹر آصف علی ہی ایسے امیدوار ہیں جن کی تائید میں اتنا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا اور سب نے ان کی تقریر اطمینان کے ساتھ سنی۔

جلسہ کی صدارت میرٹھ کے مشہور کانگرسی لیڈر پنڈت پیارے لال شرما نے کی۔ ڈاکٹر صاحب کو تقریر کے لئے درخواست کرنے سے پہلے پنڈت جی نے ڈاکٹر صاحب کی صحت اور دراز عمر کے لئے دعا فرمائی کہ وہ ملک و قوم کی زیادہ عرصہ تک خدمت کر سکیں۔

ڈاکٹر صاحب کی تقریر

ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ تقریباً آٹھ ماہ کا عرصہ ہوا کہ میں نے آپ کے سامنے آخری تقریر کی تھی اور آج جس غرض سے میں آپ کے روبرو کھڑا ہوا ہوں غالباً وہ آپ سب کو معلوم ہوگا۔ گاندھی جی نے اپنے بیان میں صاف اور بالکل واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ آج ایسا موقعہ آ گیا ہے کہ ہم ملک اور قوم کے سامنے صاف الفاظ میں اسمبلی کے انتخابات میں حصہ لینے کے متعلق اپنا مقصد بیان کریں۔ انتخابات میں ہمارا کسی شخصیت سے مقابلہ نہیں بلکہ اصول کا مقابلہ ہے آج ہم آپ سے کانگرس کے لئے اعتماد چاہتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ اس وقت ملک میں ایسی کوئی سیاسی انجمن نہیں ہے جس نے کانگرس کے مقابلہ میں ملک کی آزادی اور بھلائی کے لئے قربانی کی ہو۔

حکومت اور کانگرس کی جنگ

اصل حقیقت کانگرس اور حکومت کے درمیان جنگ ہے کانگرس ملک کو آزاد کرانا چاہتی ہے اور حکومت کے جابرانہ قوانین سے چھڑانا چاہتی ہے ...

بھی نفوڑے دن ہوئے کہ آپ نے اخبارات میں پڑھا ہوگا کہ ایک بڑے برطانوی مدبر نے کہا تھا کہ قافلہ جب آگے بڑھتا ہے تو کتے بھونکتے ہیں۔

بھونکتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ہندوستان کا یہ کتا صرف بھونک ہی نہیں رہا ہے بلکہ انگلستان کے گوشت کو بھی اس نے اپنے دانتوں میں دبوچ لیا ہے اور وہ اس کو گرا کر رہے گا۔

اسمبلی میں داخلہ کا پروگرام

اس پروگرام کو گذشتہ ماہ مارچ میں اسی دہلی میں بنایا گیا تھا اور ان تھوڑے ہی دنوں میں اس کی بدولت ملک میں کافی بیداری پیدا ہو گئی ہے۔ آپ لوگ دور اندیشی سے کام لیجئے اور اس چیز کو خراب نہ کیجئے کیونکہ حکومت کے ساتھ کھلی ہوئی جنگ ہے ...

کھلی چٹھی کا جواب

اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے ایک زرد اشتہار کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ اس کو پڑھ کر مجھے سخت افسوس ہوا اور شرم بھی آئی کہ مسٹر آصف علی کے مقابلہ میں کھڑے ہونے والے اس قدر ذلیل چیزوں پر اتر آئے ...

گاندھی جی کی ترمیمات پر غور کرنے کیلئے ایک کمیٹی مقرر کردی گئی

کھادی کے لازمی استعمال پر مولانا ابوالکلام آزاد کا اصرار

کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کی کارروائی

بمبئی ۲۰ اکتوبر۔ آج کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا جس میں چار گھنٹہ کی بحث و تمحیص کے بعد کانگرس کے سرکردہ ارکان کی ایک کمیٹی گاندھی جی کی ترمیمات پر غور کرنے کے لئے قائم کی گئی۔ یہ کمیٹی کانگرس کے دستور اساسی میں ان ترمیمات کے متعلق غور کرے گی جو گاندھی جی نے پیش کی ہیں۔ ورکنگ کمیٹی نے اس کے متعلق ایک تجویز منظور کی ہے ...

مولانا ابوالکلام آزاد بھی بمبئی پہنچ گئے ہیں آپ نے ایک ملاقات کے دوران میں فرمایا کہ دس سال کا تجربہ بتاتا ہے کہ کانگرس کے دستور اساسی میں گاندھی جی کی ترمیمات اشد ضروری ہیں ...

آج آل انڈیا سوشلسٹ کانفرنس میں چار گھنٹہ کی گرماگرم بحث کے بعد وہ ہمہ گیر قرار دادیں منظور کی گئیں جن میں ہندوستان کی کامل آزادی کے مقصد کی وضاحت ... کی گئی ہے۔

حضور نظام کی سالگرہ کی تقریبات

حیدرآباد کے غیر مسلموں کا اظہار عقیدت

حیدرآباد دکن ۱۰ اکتوبر۔ گذشتہ ہفتہ اعلیحضرت حضور نظام کی سالگرہ مبارک کی تقریب سعید پر ریاست حیدرآباد کی سکھ ہندو اور پارسی جماعتوں نے اعلیٰ حضرت شہریار کی خدمت اقدس میں سپاسنامے پیش کئے ...

حیدرآباد سے ایک مولوی صاحب کا اخراج

سکندرآباد ۱۶ اکتوبر۔ حکومت نظام نے مولوی مصباح الاسلام میرٹھی کے اخراج کا حکم دیا تھا اس کے مطابق حیدرآباد پولیس نے کل ان کو ریاست کے حدود سے خارج کر دیا ...

میاں عبدالقیوم کی اپیل دائر کردی گئی

کراچی ۱۸ اکتوبر۔ مسٹر نتھورام کے قتل کے سلسلہ میں عبدالقیوم کو سزائے موت ملی تھی۔ اس کے خلاف ... اپیل دائر کر دی گئی ہے ...

پنجاب کے تین سب ججوں پر رشوت کا الزام

لاہور ۱۸ اکتوبر۔ جب سے پنجاب ہائی کورٹ نے کچہریوں سے رشوت ستانی کو مٹانے کی مہم جاری کی ہے کئی سب ججوں کے متعلق رشوت ستانی کی شکایات پہنچی ہیں ...

ہندوستان میں زنانہ پولیس بھرتی کیجائے گی

بمبئی ۹ اکتوبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت کمسن مجرموں اور ملزم باجرم عورتوں کی نگہداشت وغیرہ کے لئے زنانہ پولیس بھرتی کرنے پر غور کر رہی ہے ...

معاصر زمیندار سے ضمانت طلب کرلیگئی

تین ہزار روپے داخل کرنے کا حکم

لاہور ۱۸ اکتوبر۔ معاصر زمیندار سے حکومت پنجاب نے ۵ دسمبر کے پرچہ میں ... تین ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے ...

نئی اسمبلی کے ساتھ کانگرس کا سالانہ اجلاس

بمبئی ۱۹ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگرس پارلیمنٹری بورڈ ... نئی اسمبلی کے اجلاس کے موقعہ پر بمقام دہلی کانگرس کا ... منعقد ...

بحر الکاہل پر اقتدار کا مطالبہ

جاپان کی اسلحہ بندی کا نیا پروگرام

لندن ۱۹ اکتوبر۔ کابینہ وزارت نے کل فیصلہ کیا ہے کہ ۱۸ دسمبر کو پارلیمنٹ کا موجودہ اجلاس ختم ہونے سے قبل ایک دن تخفیف اسلحہ کے مسئلہ پر دارالعوام کو بحث کرنے کی اجازت دی جائے گی ...

گاندھی جی اور خان صاحب کے خیموں کا رنگ

بمبئی ۱۹ اکتوبر۔ خان عبدالغفار خاں کل صبح یہاں پہنچ رہے ہیں انہوں نے استقبالیہ کمیٹی کو لکھا ہے کہ میں سپاہی ہوں میرے لئے خاص انتظام کرنے کی ضرورت نہیں ...

جنوبی ہند کے ایک مجاہد آرہے ہیں

موتمر نو جوانان اسلام جنوبی ہند کے معتمد سید سلطان محی الدین مدراس سے دورہ کرتے ہوئے ... آپ دہلی تشریف لائیں گے ...

مسلم کانفرنس قادیان میں اسلحہ کی نمائش کی ممانعت

قادیان (گورداسپور) ۱۰ اکتوبر۔ حکومت پنجاب نے حکم جاری کیا ہے کہ مسلم کانفرنس میں جو بمقام قادیان منعقد ہو رہی ہے ... کوئی شخص کسی قسم کا ہتھیار ... ساتھ نہیں رکھ سکے گا ...

قانون مفاہمت کا جنازہ جلادیا گیا

بمبئی ۱۸ اکتوبر۔ بمبئی کے مزدوروں نے گذشتہ سات روز سے قانون مفاہمت کا ... اس کا جنازہ نکال رہے ہیں گذشتہ رات کو ایک عام جلسہ میں جلا دیا گیا ...

لندن کے کانگرسیوں کو اجازت نہیں ملی

لندن۔ لندن کانگرس کمیٹی کے چند ڈیلی گیٹ ہندوستان جانا چاہتے تھے تاکہ بمبئی کانگرس میں شمولیت کر سکیں۔ ان کی طرف سے گورنمنٹ سے اجازت طلب کی گئی تھی ... ان کو ہندوستان جانے کی اجازت نہیں دی ...

ہندوستانی جلاوطن واپس نہیں آسکتے

لندن ۔ ... مسٹر جارج لانسبری لیبر لیڈر ممبر پارلیمنٹ ایک عرصہ سے اس امر کی کوشش میں لگے ہوئے تھے کہ ہندوستان کے جو جلا وطن اپنے ملک سے باہر اپنی زندگی کے دن گذار رہے ہیں ان کو اپنے وطن میں واپس جانے کی اجازت دی جائے ...

قرآن کریم کی طباعت و اشاعت کا اہم سوال

اسمبلی میں قانون بنوانے کی ضرورت

مورخہ ۲ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ کو جمعیۃ تعلیم الاسلام محمدی ضلع جھنگ کا ایک جلسہ عام جناب شیخ محمد عبداللہ صاحب (اسرائیلی شامی) کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں تلاوت کلام اللہ کے بعد ناظم جمعیت نے موضوع جلسہ بیان کرنے پر صاحب صدر نے ایک پر مغز و پر جوش تقریر میں فضائل کلام الٰہی اور خصائل مسلمانان قرون اولیٰ بیان فرما کر مجمع میں وقت پیدا کردی جن کے بعد ناظم جمعیت نے مندرجہ ذیل تجاویز پیش کیں۔ جو بالاتفاق رائے پاس ہوئیں:۔

(۱) جمعیت تعلیم الاسلام محمدی کا یہ اجلاس حضور رحمۃ للعالمین کی مقدس کلام "ذکر للعالمین" (قرآن مجید) کی صحیح خدمت واحترام اور اشاعت و طباعت کے باقاعدہ نظام نہ ہونے کے باعث جو توہین روا رکھی جا رہی ہے اس سے عام مسلمانوں کی جہالت و بے حسی اور تعلیم یافتہ حضرات کی غفلت شعاری سمجھتے ہوئے اظہار افسوس کرتا ہے ...

(ب) اور تمام باحمیت مسلم ممبران اسمبلی و کونسل ہائے صوبجات سے مخلصانہ گذارش کرتا ہے کہ بہت جلد ایک ایسا قانون پاس کرائیں جس کے ذریعہ غیر مسلم پریس مسلمانوں کی مقدس مذہبی کتاب قرآن مجید اور تمام دینیات کی دیگر کتب حدیث شریف و فقہ و تفسیر ... طبع نہ کر سکیں ...

(محمد ذاکر سیالوی۔ ناظم جمعیت تعلیم الاسلام مقام محمدی حلقہ بھوانہ ضلع جھنگ پنجاب)

سود در سود کی لعنت کو دور کرنے کی کوشش

شرح سود میں تخفیف اور ثالثی فیصلہ کی طاقت

پنجاب قرضہ بل پر مجلس منتخبہ کی سفارشات

لاہور ۱۸ اکتوبر۔ کل پنجاب لیجسلیٹو کونسل کا سہ ماہی اجلاس شروع ہوا۔

پنجاب قرضہ بل کے متعلق مجلس منتخبہ کی جس رپورٹ کا بیتابی سے انتظار کیا جا رہا تھا وہ آج کونسل میں پیش کی گئی۔ رپورٹ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مجلس منتخبہ نے بل میں اہم تبدیلیاں کی ہیں۔ جن میں سے حسب ذیل قابل ذکر ہیں:۔

اصل بل میں سود کی زیادہ سے زیادہ شرح چھ فی صدی غیر کفالتی قرضہ کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ مجلس منتخبہ نے اس شرح کو اور گھٹا کر کفالتی قرضہ کے لئے ۴ فی صدی اور غیر کفالتی قرضہ کے لئے ۹ فی صدی رکھی ہے۔

ایک نئی دفعہ مجلس منتخبہ نے اس غرض سے ایزاد کی ہے کہ سود در سود یا سوا ایسے قرضوں کے جن میں قرضخواہ یا مقروض حکومت یا مقامی ادارہ یا بنک یا رجسٹری شدہ سوسائٹیاں وغیرہ ہوں۔ اور کسی قرضہ پر نہ لیا جائے۔

اصل بل میں ایک دفعہ یہ تھی کہ ثالثی بورڈ کے سامنے اگر کسی مقروض کا تمام قرضخواہوں سے فیصلہ ہو جائے جن کا قرض اس کے مجموعی قرض کا کم از کم ساٹھ فی صدی ہو تو باقی ماندہ قرضخواہ بھی اس فیصلے کے پابند ہوں گے۔ مجلس منتخبہ نے اس کے بجائے یہ کر دیا ہے کہ اگر ثالثی بورڈ کے سامنے مقروض کا کسی ایک قرضخواہ سے بھی فیصلہ ہو جائے تو باقی تمام قرضخواہ بھی اس فیصلے کے پابند ہوں گے۔

ایک اور دفعہ مجلس منتخبہ نے یہ بڑھائی ہے کہ سوائے بعض خاص حالات کے عدالت میں ڈگری کے ادا نہ ہونے کی صورت میں مقروض کی گرفتاری کا حکم نہ دیں۔

وہ خاص حالات جن میں گرفتاری کا حکم ہو سکتا ہے یہ ہیں۔ کہ کسی مقروض کے خلاف ڈگری کسی ایسی رقم کی ہو جس کا وہ بحیثیت ٹرسٹی حساب دہ تھا یا یہ ثابت ہو جائے کہ اس نے قرضخواہ کو نقصان پہنچانے کی غرض سے دوران مقدمہ میں اپنی جائداد منتقل کردی۔ یا کسی ایک قرضدار کو ناجائز فائدہ پہنچا کر باقی قرضخواہوں کی حق تلفی کی۔

ایک دفعہ اس امر کے متعلق رکھی ہے کہ اگر کوئی دیوانی عدالت کسی زرعی زمین کی قرقی کرنے کے لئے ڈگری دے دے تو اس ڈگری کا اجرا ڈپٹی کمشنر کی معرفت ہوگا ...

رپورٹ کا ایک قابل ذکر پہلو یہ ہے کہ ان پندرہ ممبروں نے دستخط کئے ہیں۔ ان میں ہر ایک ممبر نے رپورٹ کے ساتھ اختلافی نوٹوں پر بھی دستخط کئے ہیں ... رپورٹ کے پیش ہونے کے بعد حکومت کی طرف سے ضمنی مطالبات پیش ہوئے جو سب منظور ہو گئے صرف ایک پر چودھری اللہ داد خاں کی مخالفت کی وجہ سے بحث ہوئی۔

مراد آباد میں منشیات کے خلاف جہاد

مراد آباد ۱۰ اکتوبر۔ ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو انجمن پرہیزگاری کی طرف سے اس محلہ میں جہاں نیچی قوم کی آبادی زیادہ ہے عظیم الشان اجلاس کئے گئے جس میں کثیر تعداد ہر قوم و ملت اور فرقے کی شریک ہوئی ...

(سید ظفر امام۔ بی۔ اے۔ ایس ۔ ی چھپرہ)

پراونشل مسلم ایجوکیشنل کانفرنس صوبہ متحدہ کا اجلاس

امسال پراونشل کانفرنس کا سالانہ اجلاس ۱۰، ۱۱ نومبر ۱۹۳۴ء کو زیر صدارت راجہ سید محمد مہدی صاحب ممبر کونسل رئیس پیر پور ضلع فیض آباد بمقام مظفر نگر منعقد ہوگا ...

(نظامی جائنٹ سکرٹری)

مولوی عبدالحمید خاں صاحب کا چھپرہ میں ورود

رائے عامہ کی زبردست تائید

مولوی عبدالحمید خاں امیدوار لیجسلیٹو اسمبلی منتخب از امارت شرعیہ بہار آج صبح کی گاڑی سے چھپرہ تشریف لائے ...

پرنہایت عالمانہ تقاریر سے پبلک کو مستفیض فرمایا جن تقاریر کے اثر سے مراد آباد کا بچہ بچہ متاثر دکھائی دیتا ہے ...

(سکرٹری انجمن فدائے سنت مراد آباد)

ہندو بیوگان کو عقد ثانی کی اجازت

حیدر آباد کونسل میں قانون منظور ہوگیا

سکندر آباد ۱۸ اکتوبر۔ حیدر آباد کونسل نے ہندو خواتین کی دوسری شادی کا مسودہ قانون، آراء کی مخالفت اور ۵ آراء کی حمایت سے منظور کر دیا۔ یہ بل ہائی کورٹ کے سابق جج پنڈت کشن راؤ نے پیش کیا تھا۔

راجہ بہادر رائے بشمبر ناتھ نے بل کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ شاستروں میں ہندو بیوگان کی شادی کے متعلق کوئی ایسی چیز موجود نہیں جس سے انکار ثابت ہو۔ مزید براں اہل ہنود کی اکثریت اس بات کے حق میں ہے ...

نواب رفعت یار جنگ اور مسٹر عبدالحسین سید علی نے بل کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس قانون کے نفاذ سے ہندو بیوگان دوبارہ شادی کرنے پر اپنے پہلے خاوند کی جائداد کے حصہ سے محروم ہو جائیں گی۔

آئرلینڈ میں غیر ملکی موٹروں کا داخلہ ممنوع

جنیوا ۱۷ اکتوبر۔ اخبارات میں مسٹر ڈی ویلرا کی خفیہ سرگرمیوں کا مختصر سا حال شائع ہوا ہے ...

گھوڑا اور مسافر غرق

ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۱۹ اکتوبر۔ دریا خاں کو جاتے ہوئے ایک تانگہ کو سخت حادثہ پیش آیا ...

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

رسالہ معراج النبی

منیجر انجمن خدام الدین

تبلیغی مرقع مفت

منیجر مکتبۃ التبلیغ دیوبند (یوپی)

ڈنکے کی چوٹ

منیجر طبی کیمیکل ورکس باندھ کوٹھی نمبر ... مستی پور (بہار)

احمد حسین دلدار حسین تاجر تمباکو خوردنی لکھنؤ

محبوب عاشق کے قدموں پر

ملنے کا پتہ:۔ فضل شاہ عامل گلی راجان دہلی

وئید حکیم بنجاؤ

المشتہر منیجر بال بیوٹی کارپالیہ علیگڑھ شہر

البشیر

منیجر البشیر اٹاوہ

مراۃ المثنوی

مرتبہ قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے

رکن دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ

دائرۃ الادب حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن

يد الله على الجماعة

تار کا پتہ: الجمعیۃ دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۷۳

Aljamiat Baltimaran Delhi

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے)
معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم یکشنبہ ۱۸ رجب المرجب ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۱

احسن الکلام

خلش سے دل میں جگر کو خبر نہیں ہوتی
چھپی ہے پھانس ادھر سے اُدھر نہیں ہوتی

شب فراق جدا عمر بھر نہیں ہوتی
ہمارے گھر میں کسی دن سحر نہیں ہوتی

یہاں بغیر فغاں شب بسر نہیں ہوتی
وہاں اثر نہیں ہوتا خبر نہیں ہوتی

بڑے بڑوں کے سر اڑتے ہیں تیغ ابرو سے
اگرچہ وہ کبھی زیب کمر نہیں ہوتی

عبث ہے کل کیلئے التوائے مشق خرام
قیامت آج ہی کیوں فتنہ گر نہیں ہوتی

نہ کیوں ہو محویت جلوہ میں اقامت غم
وہاں کسی کی کسی کو خبر نہیں ہوتی

وہ اُن سے دور ہے اس کے لئے ہیں چشم براہ
ہم اُن کے پاس ہیں ہم پر نظر نہیں ہوتی

فغاں کے صور سے مردے بھی جاگ اٹھتے ہیں
مگر تجھے خبر او بے خبر نہیں ہوتی

ہماری عمر کی گھڑیاں تو گھٹتی جاتی ہیں
نہ جانے ہجر کی شب مختصر نہیں ہوتی

سر نیاز سے کیا جائے شوق پامالی
کہ آہ اُن کی سوئے رہگذر نہیں ہوتی

اجل کو درد کے کیا کہہ کے اُٹھ کے آتے تک
کہا تو بات بھی اے چارہ گر نہیں ہوتی

وہ آگئے ہیں تو آنسو ضرور پوچھیں گے
اب آنکھ کیوں مری اشکوں سے تر نہیں ہوتی

دم وداع مرے گھر سے جب وہ جاتے ہیں
قیامت آتی ہے اس دن سحر نہیں ہوتی

کمال بے ہنری سے غنی ہوں میں احسن
مجھے ضرورت عرض ہنر نہیں ہوتی

(حضرت احسن مارہروی)

دلچسپ حقائق و معلومات

[illegible]

معاصرین کے افکار و آراء

یو پی میں وزیر تعلیم

[illegible]

(النجم)

جاپان کے بڑھتے ہوئے حوصلے

(احسان)

کھدر

تاریخ اسلام اور نصاب تعلیم

(نقیب)

مسلمانوں کو بیوقوف بنانے کی کوشش

(نقیب)

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو بغور دیکھا اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہوگئی اور اس نے یہ فیصلہ کرلیا کہ حقیقۃً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا اور آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے اور اس کے علاوہ جتنے مذاہب ہیں وہ سب باطل اور صراط مستقیم سے بھٹکا دینے والے ہیں۔ جب عیسائیوں کو اس کی خبر ہوئی تو تمام پادریوں نے مل کر اس لڑکی پر بے شمار مظالم ڈھائے اور اس قدر جاں گداز و صبر آزما مصائب میں اسے مبتلا کیا کہ دیکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہونے لگے مگر وہ لڑکی اسلام پر ثابت قدم رہی اور اس نے بالآخر تمام پادریوں کی ایک شاندار مجلس میں اسلام کی حقانیت پر ایک بصیرت افروز مناظرہ کیا۔ ... اس کا نام ازبلا تھا اور اس کی پوری زندگی کے واقعات ایک کتاب میں قلمبند کردئے گئے ہیں۔ اگر آپ کو اسلام کی گزشتہ عظمت و شوکت کا مطالعہ کرنا ہے اور عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت کے بے شمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہے اور آپ اس کتاب کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنا چاہتے ہیں تو فوراً طلب کیجئے پہلا اڈیشن قریب الختم ہے۔ اگر دیر ہوئی تو دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ قیمت فی جلد ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک ہے تبلیغی مقاصد کیلئے بیس بائیس سے زائد جلدوں کے خریدار کو ۲۵ فی صدی کمیشن دیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ:- منیجر الجمعیۃ دہلی

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

Regd. No. L 1793

The Aljamiat

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو یہ کتاب ضرور ملاحظہ کیجئے جس کو پڑھ کر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائینگے قیمت فی جلد ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک۔
منیجر الجمعیۃ دہلی

Vol XX No. 30 | DELHI WEDNESDDAY OCTOBER 24 1934 | PRICE ONE ANNA

جاہل واعظوں سے بچو!

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ اس دور تمدن میں بھی مسلمانوں کے اندر دین فروش علماء کا وجود کثرت سے پایا جاتا ہے مسلمانوں کے جاہل اور غیر تعلیم یافتہ طبقہ پر ان کا اس قدر اثر ہے ...

دو حد بندیوں میں مسلم حقوق کی پامالی

یتیم خانہ معینیہ کا سالانہ اجلاس

ڈاکٹر عبداللہ شریف کی کاوش کلکتہ

(مسلمان ٹوڈرن لین نمبر ۲ کلکتہ)

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نارنجی سے حاشیہ زعفرانی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو عطر ہے نادر تفسیر کا مثل ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، موضح القرآن، ضحاک، مسند حاکم، ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، مسند بزاز، مسند امام احمد، اسباب نزول از جلال الدین سیوطی اور تمام کتب احادیث ...

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت — خاص رعایت — خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خاں

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیے

روہیلکھنڈ کے حافظ بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانحعمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے۔ صرف ڈھائی سو جلدیں باقی ہیں۔

جلد آرڈر دیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا

سید الطاف علی صاحب بی اے علیگ بریلوی کی یہ معرکۃ الآراء تصنیف جس میں آنریبل سر سیتا رام صاحب پریسیڈنٹ یو پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبدالواحد صاحب ایم اے مقیم لندن نے مبلغ ایک ہزار روپیہ کے عطیہ سے قدر دانی فرمائی ہے۔ سرزمین روہیلکھنڈ میں بالخصوص اور ملک کے طول و عرض میں بالعموم نہایت قلیل عرصہ میں حیرت انگیز مقبولیت حاصل کی ہے۔

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھائیے

حجم چار سو صفحات تقطیع ۲۰×۲۶/۸ کاغذ چکنا، چمکدار کتابت و طباعت دیدہ زیب نو دہاف ٹون کی چھپی ہوئی نایاب تصاویر ٹائیٹل عمدہ رنگین قیمت دو روپے چار آنے مجلد تین

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی، علمی، اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ
مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپکو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہو جائے گا۔

...

حیات محمود اسیر مالٹا ... از حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی قیمت ۱۲؍
علم الکلام ...
اعجاز القرآن ...

ملنے کا پتہ:- منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم
مع
خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی سونے کی آب سے دوبالا ہے گویا ایک ماہر کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں ہر ایک بوڑھا مرد عورت بچہ بآسانی پڑھ سکتا ہے زیر متن ہندوستان کے سابق ماہر علم تفسیر حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے ... حاشیہ پر خلاصۃ التفاسیر چڑھائی گئی ہے ...

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

ہلال احمد زبیری پرنٹر و پبلشر نے ... الجمعیۃ دہلی سے شائع کیا

تقریر سیرت

روحانی زندگی میں انبیاء کرام کی باہمی مناسبت

باری تعالے کی قسمیں دلائل اور شواہد کے قائم مقام ہوتی ہیں

سجن یوسف اور لغزش لوط پر ایک لطیف بحث

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند)

حضرت لوط کی لغزش

حدیث شریف کا تیسرا ٹکڑا

(باقی آئندہ)

اولی الی رکن شدید

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

روس میں "دشمن خدا تاش" کی ایجاد

"مذہب" کی گڑیوں کے ساتھ عجیب کھیل

یمن اور حجاز میں موتمر اسلامی کا انعقاد

جینوا کے بعد قلب عرب میں زبردست کانفرنس

داڑھی مونڈنے والی حکومت!

حکومت آٹھ روز میں داڑھیاں صاف کر دیگی!

ایک جاپانی فلسفی کا اعتراف حق

جمعیۃ اسلامیہ ٹوکیو میں شاندار تقاریر

سلطان ابن سعود ریاض پہونچ گئے

جلالۃ الملک سلطان ابن سعود طائف سے ریاض (پایہ تخت نجد) بخیریت تمام پہونچ گئے ہیں۔

ذہنی قابلیت کے عادی مجرم!

طائف میں گھوڑ دوڑ

نائب جلالۃ الملک امیر فیصل کی شرکت

برطانیہ میں طلاق کی کثرت

امیر فیصل کو ایک عرب قبیلہ کی دعوت

شہزادہ سویڈن ترکی تشریف لیجائیں گے

مسجد نبوی کی مرمت کیلئے ۱۶ ہزار گنی کی منظوری

جاپانی زبان میں مسلمانوں کے متعلق ایک جلیل القدر تصنیف

تین ہزار عربوں کی گرفتاری

معجون مقوی معدہ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

شربت فولاد

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

سرمہ نور افزا

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

سچا ہمدم و رہبر۔ بے دام

ویدشاستری۔ جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

مسئلہ ارتداد اور فسخ نکاح کا شرعی اور قانونی پہلو

پنجاب ہائی کورٹ کے دو مختلف فیصلے

برطانوی فیصلوں کو منسوخ کرانے کی ضرورت

مرض کا صحیح علاج اور علماء کا فرض

(از حاجی رحیم بخش صاحب وکیل لاہور)

(گزشتہ سے پیوستہ)

صحیح علاج

افسانہ

بہار و خزاں

شادی خانہ آبادی کی تکمیل

وہی ہوا جو نہ ہونا چاہئے تھا

اعمال کے انجام کا وقت

(۲۹)

جناب کچھی نووہ بید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید موید امرت دھارا کی تیار کردہ

چند ادویات متعلقہ خوبصورتی

چت موہنی (رجسٹرڈ)

دل سندری (رجسٹرڈ)

گلی پان

شبرس (رجسٹرڈ)

باغ پھول تیل (رجسٹرڈ)

مصلح پان

اکھ ٹھنڈ (رجسٹرڈ)

مکھ زیب (رجسٹرڈ)

بال اڑانیکی بے نظیر دوائی

پران سکھ (رجسٹرڈ)

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ امرت دھارا ۴۷ لاہور

المشتہر:۔ مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سٹرک۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

ہمارے ایجنٹ:۔ مسٹر بہاری لال گھاسی رام کھاری باؤلی اسٹریٹ دہلی

ہندوستان کی آزادی کیلئے جنگ تادم آخر جاری رہیگی

ہمیں ایک نہ ایک دن ضرور کامیاب ہونا ہے

داخلہ کونسل کا پروگرام۔ وائٹ پیپر اور دیگر مسائل پر بحث

انڈین نیشنل کانگریس کے سالانہ اجلاس کا خطبۂ صدارت

انڈین نیشنل کانگریس کے اڑتالیسویں اجلاس منعقدہ بمبئی میں کانگریس کے صدر بابو راجندر پرشاد نے ذیل کا خطبۂ صدارت پڑھا۔

ممتاز رہنماؤں کی وفات

آج ہم ساڑھے تین سال کے سرگرم کام اور بے شمار قربانیوں کے بعد یہاں جمع ہوئے ہیں…

تجویز کی گئیں اس میں بنگال کے ان بے شمار قوانین کا اضافہ کیجئے جو بظاہر دہشت انگیزی کو دبانے کے لئے بنائے گئے تھے لیکن در اصل جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام سیاسی تحریکیں بالکل معطل ہوگئیں کیونکہ اندیشہ تھا کہ ان کے پیرو "حاکم مطلق" سی۔ آئی۔ ڈی۔ کے غضب اور سزا کا شکار ہو جائیں گے۔

دہشت انگیزی کی مذمت

کانگریس نے دہشت انگیزی کے متعلق اپنی رائے کبھی راز میں نہیں رکھی۔ اس نے ہمیشہ بلا پس و پیش بالکل کھلے اور صاف الفاظ میں دہشت انگیزی کے حادثوں کی مذمت کی ہے۔ اور مہاتما جی کی رہنمائی میں دہشت انگیزی کے خلاف ایک فضا پیدا کرنے کی کوشش کی ہے…

ملک کی اقتصادی حالت

وطن سے دور ہندستانی

نہرو رپورٹ

ذمہ داری کا احساس

کانگریس پر ایک حملہ

گاندھی ارون معاہدہ

کانگریس کی تحریک گذشتہ پچاس سال میں مختلف دوروں سے گذر چکی ہے ہر شخص کی یہ خواہش ہو سکتی ہے کہ اس کی امیدوں اور اولوالعزمیوں اس کی کمزوریوں اور ناکامیوں یا اس کی کامیابیوں اور فتح یابیوں پر ایک سرسری نظر ڈالی جائے۔ لیکن میں یہ کوشش نہ کروں گا البتہ اس حد تک موجودہ واقعات پر روشنی ڈالوں گا جس سے آئندہ کا پروگرام بنانے میں امداد مل سکے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ کانگریس کا گذشتہ باضابطہ اجلاس گاندھی ارون معاہدے کے بعد ہی مارچ ۱۹۳۱ء میں کراچی میں ہوا تھا اس وقت بہت کچھ امید تھی کہ اس معاہدے سے برطانیہ اور ہندوستان کے درمیان ایک مستقل صلح کا باب کھل جائے گا۔ لیکن ایسا نہ ہوا۔ اب جب کہ سول نافرمانی ملتوی کر دی گئی ہے ان اسباب پر بحث کرنا بیکار ہوگا جن کی وجہ سے دوسری گول میز کانفرنس…

> ## مقالات افتتاحیہ کے بجائے خطبۂ صدارت
>
> جس وقت اخبار ہذا کی آخری کاپی پریس کو جا رہی تھی تو ہمیں انڈین نیشنل کانگریس کے صدر منتخب بابو راجندر پرشاد کا خطبۂ صدارت وصول ہوا۔ ہم نے اس خیال سے کہ یہ خطبہ ناظرین کرام کی خدمت میں جلد از جلد پہنچ جائے مقالات افتتاحیہ روک کر اس کو شائع کرنا مناسب سمجھا۔ آئندہ انشاء اللہ اس کی تلافی کر دی جائے گی۔ (الجمعیۃ)

(باقی آئندہ)

> ## ایک ضروری تصحیح
>
> گزشتہ الجمعیۃ میں مولوی کریم الرضا خاں صاحب کی تائید میں ایک شذرہ سپرد قلم کیا گیا تھا جس میں صحیح نام کریم الرضا خاں کے بجائے کریم الزماں کاتب کی غلطی سے شائع ہو گیا تھا۔ ناظرین کرام تصحیح فرما لیں۔

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں…

الجواب

…واللہ اعلم بالصواب

استفتاء

الجواب

دار الحکومت

"میں برطانیہ کا تختہ پلٹنے آیا ہوں"

مصنوعی مہدی پر فرد جرم لگا دی گئی

دہلی ۴ اکتوبر۔ کل سپیشل مجسٹریٹ کے اجلاس میں ظہیر حسن مصنوعی مہدی کے خلاف سید محمد حسین تحصیلدار پر حملہ کرنے کے الزام میں مقدمہ پیش ہوا تحصیلدار صاحب نے اپنے بیان میں کہا کہ ملزم باقی دار ہونے کی حیثیت سے میرے اجلاس میں پیش ہوا میں نے ملزم کو السلام علیکم کہا جس پر اس نے کہا کہ اگر تم کو جنت سید زادہ سلام کرتا ہے تو لے شک قبول ہے… آخر میں ملزم پر ۳۰۷ (قاتلانہ حملہ) اور دفعہ ۵۳ ۳۴ کسی پبلک سرونٹ پر ایسے وقت حملہ کرنا جب کہ وہ کار منصبی ادا کر رہا ہو فرد جرم لگا دی۔

دہلی میں کانگریسی لیڈران کی آمد

استقبال کیلئے شاندار تیاریاں

دہلی ۵ اکتوبر۔ یہ امر پہلے ظاہر ہو چکا ہے کہ بمبئی میں کانگریس کا اجلاس ختم ہوتے ہی بابو راجندر پرشاد صدر کانگریس۔ سردار پٹیل اور دیگر کانگریس لیڈران دہلی آئیں گے چنانچہ آج شام کو ضلع کانگریس کمیٹی کا جلسہ زیر صدارت ڈاکٹر سکھدیو منعقد ہوا اور ان لیڈران کا شاندار استقبال کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ صوبہ کانگریس کمیٹی نے اس کام کے لئے استقبالیہ کمیٹی بنا دی ہے جو عنقریب استقبال کے انتظامات کرے گی۔ تاریخ آمد کی اطلاع موصول ہونے پر پروگرام شائع کیا جائے گا۔

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

دہلی ۶ اکتوبر۔ گندم شربتی ۱۵ سیر، گندم سرخ ۱۶ سیر، گندم سفید ایضاً، چنا ۲۳ سیر، جو ۲۶ سیر، باجرہ ۲۰ سیر، جوار ۲۰ سیر، مکئی ۱۸ سیر (فی روپیہ)…

چاندی نمبر ایک ۱۴/۱/۶۵، ستمبر ۱۳/۱/۶۵، گادھی ۶۲/۸/۰، تیزابی ۶۵/۶/۰ (فی سینکڑہ تولہ)۔

شرف الدین گھوسی کا قاتل بری

دہلی ۵ اکتوبر۔ کل سیشن جج نے چونہ منڈی میں شرف الدین گھوسی کے قتل کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ فاضل جج نے ملزم کشن سنگھ کو بے گناہ قرار دیتے ہوئے بری کر دیا۔ استغاثہ کا بیان تھا کہ کشن سنگھ کی بیوی کسی وجہ سے خراب تھی جس کے سلسلہ میں اس نے شرف الدین کو قتل کر دیا تھا۔

جبریہ تعلیم کے سلسلے میں جرمانے

دہلی ۵ اکتوبر۔ آج آنریری سپیشل بنچ نے تقریباً ایک درجن اشخاص کو اپنے بچوں کو اسکول نہ بھیجنے کے جرم میں جبری تعلیم کے قانون کے ماتحت سزائے جرمانہ دی ایک درجن کے قریب اشخاص تنبیہ کر کے چھوڑ دیئے گئے۔

سید رضا علی افریقہ کے ایجنٹ گورنر جنرل مقرر ہو گئے

نئی دہلی ۶ اکتوبر۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ لارڈ ولنگڈن نے سید رضا علی کو جنوبی افریقہ کے لئے اپنا ایجنٹ مقرر کیا ہے۔ جلد ہی اس بارے میں سرکاری اعلان ہونے والا ہے سر زیر جس سابق چیف جج لکھنؤ چیف کورٹ کا حق تسلیم نہیں کیا گیا۔

سر سکندر حیات خاں ریزرو بنک کے ڈپٹی گورنر

نئی دہلی ۶ اکتوبر۔ حکومت ہند نے سر سکندر حیات خاں سابق گورنر پنجاب کو ریزرو بنک کی دوسری ڈپٹی گورنری کی اسامی پیش کی تھی جو سر سکندر حیات…

انڈین نیشنل کانگریس کا کھلا اجلاس شروع ہو گیا

گاندھی جی نے علیحدگی کا ارادہ ترک کر دینے سے انکار کر دیا

"ہمارا نصب العین کامل آزادی سے ایک ذرہ برابر بھی کم نہیں ہے"

کانگریس کے صدارتی خطبہ میں سیاسیات ہند پر ہمہ گیر تبصرہ

بمبئی ۲۶ اکتوبر۔ آج انڈین نیشنل کانگریس کا ۴۸ واں سالانہ اجلاس منعقد ہوا جس میں وقت کی کفایت کا پورا لحاظ رکھتے ہوئے سابقہ رسمی کارروائیاں کو ترک کر دیا گیا بابو راجندر پرشاد نے اپنا خطبۂ صدارت پڑھ کر نہیں سنایا بلکہ تقسیم کر دیا گیا وہ بے شمار پیغامات بھی پڑھ کر نہیں سنائے گئے جو کانگریس کے ملکی اور غیر ملکی ہمدردوں سے موصول ہوئے ہیں۔ آج کے جلسہ میں مسٹر سدھوا نے گاندھی جی پر مکمل اعتماد کی تجویز پیش کی جو بالاتفاق منظور ہوئی گاندھی جی نے اس تجویز کی منظوری کے باوجود علیحدگی کا ارادہ ترک کر دینے سے انکار کیا۔ آپ نے وعدہ کیا کہ میں یہاں رہ کر تمہاری رہنمائی کے لئے قوت حاصل کروں گا…

ورکنگ کمیٹی نے کانگریس کے دستور اساسی کو اس طرح منظور کر لیا جس کا ذکر گاندھی جی کے ۱۵ اکتوبر والے بیان میں کیا گیا تھا۔ اس میں یہ بھی شامل ہے کہ ڈیلی گیٹوں کی تعداد چھ ہزار سے کم کر کے ڈیڑھ ہزار کر دی گئی ہے۔ وغیرہ

کانگریس ورکنگ کمیٹی کو شکست

مولانا ابو الکلام آزاد کی ترمیم

مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن کا بم

بمبئی ۲۵ اکتوبر۔ آج ورکنگ کمیٹی میں مولانا ابو الکلام آزاد نے کانگریس کے عقیدہ میں تبدیلی کی قرارداد پیش کرتے ہوئے ایک زبردست تقریر کی۔ ورکنگ کمیٹی کو ۷۱ کے مقابلہ میں ۹۳ ووٹوں سے شکست کھانی پڑی جو ایک اہم معاملہ میں اس کی پہلی شکست ہے۔ یہ معاملہ صوبجاتی کمیٹیوں کی طرف منتقل کر دیا گیا تاکہ اس بارے میں عوام کی رائے معلوم کی جا سکے۔ اس پر کانگریس کے آئندہ اجلاس میں غور ہوگا۔

مولانا ابو الکلام آزاد کی تجویز یہ تھی کہ کانگریس کے عقیدہ میں "جائز اور پر امن ذرائع" کی جگہ "راستی پر مبنی اور عدم تشدد والا طریقہ" کے الفاظ درج کئے جائیں…

مولانا آزاد نے ترمیم کی تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ میں ابتداء ہی میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اس تجویز کا کوئی تعلق گاندھی جی کی کانگریس سے علیحدگی کے متعلق نہیں ہے۔

پرشوتم داس ٹنڈن کا بم

پرشوتم داس ٹنڈن نے سبجکٹ کمیٹی میں عدم تشدد کے عقیدہ پر حملہ کرکے کانگریس کے خلاف ایک بم پھینکا…

ایران میں ایک ہوائی جہاز گرفتار

حکام کو شبہ اور مشکل رہائی

بصرہ ۲۵ اکتوبر۔ عظیم الشان مقابلہ پرواز کا ایک جہاز راستہ میں غائب ہو گیا تھا اب کہا جاتا ہے کہ اس جہاز کو تمو (ایران) کے ریگستانی حصص میں اترنا پڑا۔ اور اس کے باوجود کہ ایرانی سفیر لندن نے اس کے پاسپورٹ کی تصدیق بھی کر دی تھی مگر شیراز میں ایرانی پولیس نے گرفتار کر لیا…

طیارہ کی بربادی سے گیارہ افراد ہلاک

میلبورن ۲۴ اکتوبر۔ ایک ہوائی جہاز جو تسمانیا سے میلبورن کے لئے روانہ ہوا تھا اتفاقاً سمندر میں گر پڑا جس کے باعث گیارہ افراد ہلاک ہو گئے ہلاک شدگان میں ۲ ہوا باز اور ۹ مسافر تھے۔

طوفان سے ۱۴ اشخاص کی ہلاکت

سان فرانسسکو ۲۴ اکتوبر۔ صوبجات متحدہ کے شمال مشرقی ساحل پر…

۲۶ امیدوار بلا مقابلہ منتخب ہو گئے

حکومت ہند کا سرکاری بیلن

ذیل کے ۲۶ امیدوار اسمبلی کے لئے بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں جن کا اعلان گزٹ آف انڈیا میں کر دیا گیا ہے۔

محمد علی جناح۔ شہر بمبئی سے۔
سر عبد الرحیم۔ کلکتہ اور مضافات سے۔
مسٹر عبد الحلیم خاں غزنوی۔ ڈھاکہ۔ کم اور مین سنگھ سے۔
مسٹر فضل الحق۔ باقر گنج۔ فرید پور سے۔
محمد انوار العظیم۔ چاٹگام ڈویژن سے۔
سید غلام بھیک نیرنگ۔ مشرقی پنجاب سے۔
مخدوم سید راجن شاہ۔ جنوب مغربی پنجاب سے۔
محمد نعمان۔ پٹنہ۔ چھوٹا ناگپور اڑیسہ سے۔
مولوی بدیع الزماں۔ بھاگلپور ڈویژن سے۔
عبد المتین چودھری۔ آسام سے۔

مدراس۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ بنگال۔ آسام۔ برما سے سات یورپین بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں۔ اسی طرح کلکتہ۔ صوبجات متحدہ۔ روہیلکھنڈ۔ بنارس ناگپور۔ صوبجات متوسط سے ۹ کانگریسی ہندو منتخب ہوئے ہیں۔

ناگپور ایکسپریس کو لائن سے اتارنے کی کوشش

لائن پر لوہے کی کرسی رکھدی گئی

ناگپور ۲۶ اکتوبر۔ جبلپور گونڈیا فاسٹ ایکسپریس بحیرت ۵ دار ناگپور کے درمیان اٹارسی ناگپور سیکشن پر اپنی پوری رفتار سے جا رہی تھی تو اس کو لائن سے اتارنے کی کوشش کی گئی۔ انجن ڈرائیور نے لائن پر ایک لوہے کی کرسی دیکھی جس کو اس نے اٹھا کر پھینکنا چاہا لیکن انجن اس سے ٹکرا کر خراب ہو گیا۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

پولیس نے گولی چلا دی

چھ اشخاص زخمی ہو گئے

کلکتہ ۲۶ اکتوبر۔ ۶ اشخاص کو جو پولیس کی گولیوں سے زخمی ہوئے ہیں مداری پور ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ جب پولیس کو یہ علم ہوا کہ وہاں فساد برپا ہونے والا ہے تو وہ فوراً جائے وقوعہ پر پہنچ گئی اور جب اس نے دونوں پارٹیوں کو متصادم ہونے سے بچانے کی کوشش کی تو اس پر حملہ کر دیا گیا جس پر پولیس نے بندوقیں فائر کر دیں۔

کانگریس کے خلاف مظاہرہ کرنے کی ممانعت

بمبئی ۲۶ اکتوبر۔ پولیس کمشنر بمبئی نے ایک حکم کے ذریعہ عبد الغفار نگر کو جانے والی چند سڑکوں پر مزدور انجمنوں کو جلسہ منعقد کرنے جلوس نکالنے یا مظاہرہ کرنے کی ممانعت کر دی ہے مزدور انجمنوں نے حال ہی میں کانگریس کے خلاف مظاہرہ کرنے کی جو دھمکی دی تھی اس کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کی ممانعت کی گئی ہے کیونکہ پولیس کمشنر کی رائے کے مطابق اس سے نقص امن کا اندیشہ ہے۔

سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کب شائع ہوگی؟

لندن ۲۶ اکتوبر۔ توقع کی جاتی ہے کہ سلیکٹ کمیٹی کا اجلاس دوبارہ ۲۳ اکتوبر کو منعقد ہوگا…

حضور نظام کے فرمان پر علما کا اطمینان

۲۳ علما و مشائخ کا اظہار تحسین

حیدر آباد دکن ۲۶ اکتوبر۔ ۲۳ علمائے کرام اور مشائخ نے حضور نظام وایگزکٹو کونسل کے ذریعہ ۱۰ اکتوبر کے فرمان پر اظہار تشکر و امتنان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حضور کے اس فرمان نے کہ حضور خلفائے راشدین کی خلافت کے دور کے مطابق قابل تکریم و تعظیم جانتے ہیں ان شکوک و شبہات کا قلع قمع کر دیا ہے جو آج سے چند روز پیشتر تمام لوگوں کے لئے سوہان روح بنے ہوئے تھے۔ دستخط کنندگان نے لکھا ہے کہ حضور نظام کے فرمان نے حیدر آباد اور باقی دنیا کے تمام مسلمانوں کو مطمئن کر دیا ہے۔

جزیرہ مالدیپ کے تخت کا نیا دعویدار

شاہزادہ اسمٰعیل کو لمبو پہونچ گئے

کولمبو ۲۶ اکتوبر۔ شہزادہ محمد اسمٰعیل… ہے کہ وہ تخت کا واحد قانونی دعویدار ہے۔ اور سلطان کا عزل… مالدیپ کی موجودہ صورت حالات کے لئے وہ کسی حد تک ذمہ دار رہے۔ شہزادہ اسمٰعیل اپنے خاندان کے ساتھ ۱۹۱۹ء سے لکھنؤ میں رہتے ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ سلطان شمس الدین کی معزولی کے بعد بہت سے سرکردہ باشندگان مالدیپ نے ان کو واپس آنے کی دعوت دی ہے۔

مولوی شفیع داؤدی صاحب کو کوئی منہ نہیں لگاتا

رائے دہندگان سے پیچھا چھڑانے کی کوشش

جنک پور روڈ ۲۵ اکتوبر۔ جناب احمد علی خاں صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مولوی شفیع داؤدی صاحب اسمبلی کے ممبروں سے سیر پر خرچ کر رہے ہیں لیکن عام رائے دہندگان محمد عبد الحمید خاں صاحب کے موئد ہیں۔ مولوی شفیع داؤدی صاحب مولانا بشارت کریم صاحب کے پاس بغرض امداد تشریف لے گئے لیکن حضرت مولانا نے امداد کرنے سے انکار کر دیا اور صاف الفاظ میں فرما دیا کہ وہ امارت شرعیہ کے اعلان کی تائید کریں گے اور اس کے نامزدہ امیدوار کی امداد فرمائیں گے۔ مولانا بشارت کریم صاحب نے شفیع داؤدی صاحب سے مزید سوالات کئے اور دریافت کیا کہ وہ مولانا سجاد صاحب کے مقابلہ میں عائد کردہ الزامات پر حلف کیوں نہیں اٹھاتے جس پر شفیع داؤدی صاحب بہت گھبرائے اور کوئی جواب نہیں دے سکے۔ شفیع داؤدی صاحب نے حاضرین سے اپنے بیان پر دستخط بھی لینا چاہے مگر حاضرین نے دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔

اسی طرح جناب قاری احسان صاحب ہریا سرائے سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مولوی شفیع داؤدی صاحب نے گنگی بازار والی مسجد میں ایک جلسہ کرنا چاہا لیکن مسلمانوں نے داؤدی صاحب کی مذہبی اور سیاسی فریب کاریوں کے باعث جلسہ مسجد میں منعقد نہیں ہونے دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ نا امید ہو کر واپس چلے گئے۔

ہندوستان میں برطانی مال کا بائیکاٹ

لارڈ اسٹینلے کی تقریر

لندن ۲۶ اکتوبر۔ ایڈمنسٹن میں لارڈ اسٹینلے نے ایک تقریر کے دوران میں ہندوستان سے تجارت کی طرف اشارہ کیا انہوں نے کہا کہ وہ کسی ایسی تجویز کی حمایت میں ہرگز ووٹ نہ دیں گے جو ان کے حلقہ کے افراد کے لئے مضر ہو۔ آپ نے کہا کہ ہندوستان کے حالات میں خاصی تبدیلی ہوئی ہے اور ہندوستان سے صنعتی تعلقات بہتر ہو گئے ہیں اگر اصلاحات کے مسودہ میں اس قسم کی ایک دفعہ بھی شامل کرنے کی کوشش کی گئی جس سے کوئی پابندی عائد ہو جائے تو اس سے خود ان کے مفاد کو صدمہ پہنچے گا کیونکہ اس کے بعد کچھ تعجب نہیں کہ بائیکاٹ پھر شروع ہو جائے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا ہے کہ یہ نہایت ضروری ہے کہ دونوں ملکوں میں صنعت کے معاملہ میں باہمی رضامندی سے کام ہو۔

گاندھی جی نے وائسرائے کو کوئی خط نہیں لکھا

بمبئی ۲۶ اکتوبر۔ اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ گاندھی جی نے صوبہ سرحد جانے کے لئے وائسرائے سے اجازت طلب کی ہے۔ اور اگر انہیں اجازت نہیں ملی تو وہ ستیہ گرہ کریں گے۔ گاندھی جی نے اس کی تکذیب کی اور کہا کہ انہوں نے وائسرائے کے پاس کوئی خط کسی قسم کا نہیں لکھا ہے۔ صوبہ سرحد کے دورہ کا سوال تو اس کی کوئی بنیاد نہیں کہ وہ وہاں نہ جا سکیں صوبہ سرحد کا دورہ ان کے پروگرام میں گو عرصہ سے شامل ہے۔ مگر ابھی تک وقت کے متعلق کوئی تعین نہیں ہوا ہے۔

ایک گھنٹہ میں ۴۲۰ میل کا سفر

طبیا نزا (اٹلی) ۲۴ اکتوبر۔ حسب اطلاع لفٹننٹ انگیلو اطالوی ہوا باز نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے جھیل گارڈا کے گرد گشت لگانے میں ۴۲۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے فاصلہ طے کیا…

گاندھی جی نے کانگریس سے علیحدگی کا اعلان کر دیا

کانگریس کی مجلس عاملہ میں علیحدگی کے اسباب کی تشریح

ایجی ٹیشن سے بیزاری اور ہندو مسلم اتحاد پر زور

بمبئی ۲۸ر اکتوبر - آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس سبجکٹس کمیٹی کے دسیع اور خوشنما پنڈال میں منعقد ہوا۔ ... گاندھی جی ... نے اپنی علیحدگی کا اعلان کیا اور ... کے بعد ایک انگریزی میں تقریر کرنے کی درخواست کی جس پر گاندھی جی نے کہا کہ ...

آئینی طریقوں سے بے اعتمادی

گاندھی جی نے کہا کہ انسانی خاصیت قدرتاً عدم تشدد والی پیدا ہوئی ہے اور میرے تجربات اور مشاہدات نے اس یقین کو اور بھی پختہ کر دیا ہے۔ میں اس امر سے منکر نہیں ہو سکتا کہ مجھے ان آئینی طریقوں میں کوئی اعتماد نہیں ہے ...

ہندو مسلم اتحاد

میں یہ کہہ چکا ہوں کہ ہندو مسلم اتحاد ضروری ہے لیکن اس سے میری مراد ...

کانگریس کمیٹی نے گاندھی جی کی تمام ترمیمات منظور کر لیں

کمیونل ایوارڈ کے مسئلہ پر پنڈت مالویہ کو شکست فاش

سوشلسٹوں کی ترمیمات مسترد - کانگریس کے دستور میں تبدیلی

بمبئی ۲۸ر اکتوبر - آج سات گھنٹہ کی بحث و تمحیص کے بعد آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے ورکنگ کمیٹی کے تمام فیصلوں کو منظور کر لیا۔ سرکاری فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق مالویہ جی کی ترمیم کثرت رائے سے مسترد ہو گئی۔ اسی طرح سوشلسٹوں کی طرف سے پیش کردہ ترمیمیں مسترد ہو گئیں۔ ...

کانگریس کیمپ کے نزدیک آتشزدگی

نو اشخاص ہلاک ہو گئے

بمبئی ۲۸ر اکتوبر - آج کانگریس کیمپ کے نزدیک ایک آتشبازی کے کارخانے میں آگ لگ گئی جس سے نو اشخاص ہلاک اور ۲ مجروح ہوئے۔ ...

مورخ اسلام مولانا اکبر شاہ خاں کی ایک بلند پایہ تصنیف

"نظام سلطنت"

مندرجہ عنوان نام کی کتاب میں مذہب و تمدن، اخلاق و معاشرت اور قوانین سلطنت پر محققانہ و مورخانہ بحث کی گئی ہے ...

پرتگال کا کابینہ مستعفی ہو گیا

لسبن ۲۳ر اکتوبر - حکومت نے ڈاکٹر سلازر کی صدارت عظمیٰ میں گذشتہ گیارہ اپریل کو جو چارج لیا تھا وہ اب مستعفی ہو گئی ہے۔

سنبھل میں جمعیۃ علماء صوبہ متحدہ کا شاندار سالانہ اجلاس

علامہ سید سلیمان ندوی کی صدارت کا انتخاب اور مجلس استقبالیہ کا قیام

مسلمانان سنبھل کی جانب سے جمعیۃ علماء صوبہ متحدہ کو دعوت دی گئی تھی جو منظور ہو گئی ہے اور جمعیۃ مذکور کا سالانہ اجلاس عنقریب سنبھل میں منعقد ہونے والا ہے۔ مجلس استقبالیہ کے انتخابات ہو چکے ہیں ...

مولانا الحاج محمد اسمٰعیل صاحب صدر، حکیم عمادالدین صاحب نائب صدر، مولوی عبدالوحید صاحب سکرٹری ...

اجلاس عام کی صدارت کے لئے مجلس استقبالیہ نے حضرت علامہ سید سلیمان صاحب ندوی کا نام منظور کیا ہے۔

(نوٹ) جملہ خط و کتابت دفتر استقبالیہ انصاری بلڈنگس سنبھل سے ہونی چاہئے۔

(معین الدین انصاری جنرل سکرٹری مجلس استقبالیہ)

چینی ترکستان میں سیویٹ کا اقتدار

مسلمانوں میں اضطراب - کاشغر اور ختن کے حالات

پشاور ۲۸ر اکتوبر - تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ مشرقی ترکستان میں اب امن ہے ...

مہرولی کے ہر دلعزیز پوسٹ ماسٹر صاحب کا تبادلہ

دیہاتیوں پر ڈاکوؤں نے فائر کر دیے

دو دیہاتی ہلاک

لاہور ۲۸ر اکتوبر - ... ڈاکوؤں نے دیہاتیوں پر بندوقوں سے متعدد فائر کئے ...

جاپان کی طرف سے مساوی اسلحہ بندی کا مطالبہ

ہوائی دوڑ میں برطانیہ کی فتح

لندن سے ملبورن تک تین دن کا سفر

دو ہوا باز معہ جہاز جل کر خاک ہو گئے

فقیر علی نگر کو انگریزی فوج نے پسپا کر دیا

پنڈت جواہر لال نہرو رہا کر دیے جائیں گے؟

تمام پادریوں اور بشپوں کا اخراج

میکسیکو میں چرچ کا خاتمہ

اسپین کی بغاوت میں ۵۰۰ اشخاص ہلاک

صدر کانگریس دہلی تشریف لائیں گے

گاندھی جی کانگریس سے علیحدہ ہو گئے

بغداد میں آریہ سماج کی اخلاق سوز اور فساد انگیز سرگرمیاں

حکومت عراق نے مندر کی تعمیر روک دی اور انجمن کو توڑنے کا حکم دیدیا

بین الملی منافرت پھیلانے کا حشر

بغداد میں آریہ سماج نے حکومت کی اجازت سے اپنا مندر تعمیر کرنا شروع کر دیا تھا اور عربوں میں اپنی نام نہاد تبلیغ اور پرچار کا کام بھی جاری کر دیا تھا ...

ریاست پٹیالہ کی مسلم آبادی پر ظلم عظیم

محکمہ عدل و انصاف کے ملازمین کی فہرست

ریاست پٹیالہ میں آبادی اور مردم شماری کے اعتبار سے مسلمانوں کی اکثریت ہے مگر ریاست کی مشنری کے تمام کلوں کے پرزوں پر ہندوؤں اور سکھوں کا قبضہ ہے ...

نمبر	نام	عہدہ	تنخواہ	گریڈ	نام مقام
۱	بلدیو کرشن	تحصیلدار	۹۰/-	۹۰-۱۰-۱۵۰	پٹیالہ
۲	کرنام سنگھ	نائب تحصیلدار	۶۵/-	۶۵-۵-۹۰	〃
۳	نتھیر داس	نائب بر نزول	〃	〃	〃
۴	شوسرن داس	نائب تحصیلدار	〃		گنہور
۵	سردار ہرم سنگھ	تحصیلدار	۹۰/-	۹۰-۱۰-۱۵۰	راجپورہ
۶	گوبند سنگھ	نائب تحصیلدار	۶۵/-	۶۵-۵-۹۰	〃
۷	سردار جیت سنگھ	تحصیلدار	۹۰/-	۹۰-۱۰-۱۵۰	سرہند
۸	لالہ کرپا رام	نائب تحصیلدار	۶۵/-	۶۵-۵-۹۰	〃
۹	عبدالحفیظ خاں	〃	〃		کھنانوں
۱۰	سردار جوالا سنگھ	〃	〃		پائل

حجان ہائیکورٹ

پنڈی داس منسٹر لا اینڈ جسٹس پٹیالہ - سردار تارا سنگھ جج

داؤد نگری صاحب کی خفیف الحرکتی

نائب امیر شریعت پر بہتان بندی

(نامہ نگار)

مولوی شفیع صاحب داؤد نگری کی اصلی صورت برسوں سے تمام ہندوستان کے صحیح الخیال مسلم جماعت کے سامنے آچکی ہے ...

مسلمانان ترہت کی غیرت ملی کا امتحان

مسلمانان مظفرپور ابھی اس منظر کو بھولے نہ ہوں گے جو منظر انہوں نے ۱۲ر اکتوبر کو بوقت ۵ بجے شام جامع مسجد میں دیکھا ...

رئیس سنبھل پہونچے مسلمانان سنبھل مولانا کی خبر سنتے ہی جوق جوق آنے شروع ہو گئے ... سبھا کا نام ... بعد نماز مغرب انجمن معاون الاسلام کے میدان میں ایک عظیم الشان جلسہ ... منعقد ہوا ...

(مولوی عابد الوحید سکرٹری یونٹی الیکشن بورڈ سنبھل)

سنبھل میں مولانا شوکت علی صاحب کی آمد

رسالہ معراج النبی

طلائے بے ضرر مفت

ایم عبدالرشید خاں رنگین پرنٹرس قاسم جان دہلی

ڈنکے کی چوٹ

سفوف امساک

محبوب عاشق کے قدموں پر

مصفا خون کی شرطیہ گولیاں

بچوں اور الو ہوشیار

بال چوٹ

يد الله على الجماعة

جسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

ضمیمہ

الجمعیۃ دھلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے) — معاون: محمد عثمان فارقلیط

دہلی: یوم یکشنبہ ۱۸ رجب المرجب ۱۳۵۳ ہجری - مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۴ء

اسمبلی کے امیدواروں میں مسٹر آصف علی بہترین امیدوار ہیں

ان سے زیادہ قابلیت، فہم و فراست اور احساسِ ذمہ داری کیساتھ کوئی شخص حق نمائندگی ادا نہیں کرسکتا

مخالفین کا مکروہ پروپیگنڈا انتہائی غیر شریفانہ اور رکیک و ذلیل پروپیگنڈا ہے

آئندہ انتخاب کے متعلق حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کا بصیرت افروز بیان

اسمبلی کی ایک سیٹ کیلئے دہلی سے علاوہ دیگر اصحاب کے امسال مسٹر آصف علی بیرسٹرایٹ لا بھی کھڑے ہوئے ہیں۔ دہلی کا ہر ایک باشندہ مسٹر آصف علی کی خداداد قابلیت اُن کی ذہانت، فہم و فراست اور بے مثال ایثار و قربانی سے پوری طرح واقف ہے۔ اس امر کا ہر شخص معترف ہے کہ اسوقت تک اسمبلی کیلئے جن اصحاب کا نام پیش ہو رہا ہے اُن میں مسٹر آصف علی باعتبار اپنی ذہانت و قابلیت اور باعتبار اپنی قومی و ملکی خدمات اور جذبۂ حریت و آزادی سب سے بہتر اور سب سے زیادہ لائق ترجیح ہیں۔

ہندوستان کی اسمبلی

[illegible]

مکروہ اور غیر شریفانہ پروپیگنڈا

[illegible]

آخری گزارش

[illegible]

سنٹرل مسلم یوتھ لیگ کی نوجوانان دہلی سے اپیل

مسٹر آصف علی کو کامیاب بنانے کیلئے پوری جد و جہد کی جائے

[illegible]

دہلی کی موجودہ سیاسی فضا کو ملحوظ رکھتے ہوئے مسٹر آصف علی کو ہر اعتبار سے اسمبلی کے لئے بہترین نمائندہ سمجھتی ہے۔ [illegible] مسلمانوں سے عموماً اور مسلم نوجوانوں سے خصوصاً یہ اپیل کرتی ہے کہ وہ مسٹر آصف علی کے لئے پورے جوش و خروش کے ساتھ کام کریں اور آئندہ انتخاب میں اُن کو کامیاب بنانے کے لئے پوری جد و جہد اور ہر ممکن سعی عمل میں لائیں۔

Regd No L 1793

The Aljamiat

Vol XX No 31 — DELHI SUNDAY OCTOBER 28 1934 — PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ کی ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

ایک پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

[illegible]

منیجر الجمعیۃ دہلی

نوساری کے مسلمانوں کا جلسہ

[illegible]

انجمن اسلامیہ کنکل کا پانچواں سالانہ اجلاس

[illegible]

پنجاب کے ایک گاؤں میں عربی مدرسہ کا قیام

[illegible]

سفید جھوٹ

[illegible]

جمعیۃ الانصار یو۔پی کا سالانہ اجلاس

[illegible]

مدرسہ انجمن محمدی کے ملازمان کی شکایت

[illegible]

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

[illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خاں

روہیلکھنڈ کے حافظ بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانحعمری کا پہلا ایڈیشن ختم ہونے والا ہے۔

[illegible]

قیمت دو روپے چار آنے۔ مجلد تین روپے

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی۔ علمی۔ اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ

مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے۔

[illegible]

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم

مع

خلاصۃ التفاسیر

[illegible]

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۶۹۳

Aljamiat Ballimaran Delhi.

یداللہ علی الجماعۃ

تار کا پتہ: الجمعیۃ دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۷۳۸

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے) معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم پنجشنبہ ۲۲ رجب المرجب ۱۳۵۳ ہجری مطابق یکم نومبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۲

پیغام عمل

تا کجا بے حسی و مردہ دلی، جوش میں آ
اٹھ، بس اے مسلم خوابیدہ ذرا ہوش میں آ

شب غم ختم ہوئی صبح مسرت آئی
تو بھی اس محفل ہنگامہ در آغوش میں آ

منجمد بحر ہے بیتاب تموج، یعنی
انقلابات یہ کہتے ہیں کہ تو جوش میں آ

رات بھر خواب تغافل کے مزے تو نے لئے
اے سحر ہو گئی بیدار ہو اب ہوش میں آ

آج پھر ظلمت باطل ہے مسلط حق پر
پھر سے تو چاک کر اس پردہ کو پر جوش میں آ

پھونک دے نعرۂ توحید سے صور محشر
عالم خفتہ کو لا ہوش میں خود ہوش میں آ

کیا قیامت ہے کہ دنیا میں بپا ہے محشر
اور کچھ تجھ کو نہیں ہوش ذرا ہوش میں آ

مزرع آخرت دہر میں کر سعی عمل
زندہ ہو، زیست کے اس محشر خاموش میں آ

راہزن گھات میں ہیں راہ میں تو شام ہوئی
بڑھ کے رکھ منزل مقصود میں قدم جوش میں آ

فرق باطلہ اہل زمانہ سے نکل
آ خدا کے لئے جمعیت حق کوش میں آ

قوم مسلم کے دل مردہ کو زندہ کر دے
بن کے روح عمل اس نعش کفن پوش میں آ

تا کجا گوشۂ تنہائی وافسردہ دلی
محفل آراستہ کر از سر نو جوش میں آ

یاد کر یاد ذرا عہد رسالت کی بہار
لوٹ کر پھر اسی دنیائے فراموش میں آ

خیر امت کا جو فرزند ہے تو اے مسلم
ہمہ تن پیکر اسلام کی آغوش میں آ

قوم بیتاب ہے سن کر ترا پیغام عمل
مطمئن ہو افق زار شتاب جوش میں آ

(از جناب افق کاظمی)

کانگریس کے کھلے اجلاس میں قسمت آزمائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں بہتر تو یہ تھا کہ ہوا کا رخ دیکھ کر خاموش ہو رہتے اور اس بڑھاپے میں اپنی رہی سہی عزت خاک میں نہ ملواتے۔ (احسان)

معاصرین کے افکار و آراء

امارت شرعیہ اور ہندو

امارت شرعیہ کے مخالفین یہ بھی کہتے پھرتے ہیں کہ امارت شرعیہ کے نمائندوں کو ووٹ دینا گویا ہندو کو ووٹ دینا ہے۔ حالانکہ وہ اگر ذرا سا بھی عقل سے کام لیتے تو یہ کبھی نہ کہتے کہ امارت شرعیہ کے مخالفین کو ووٹ دینا ہندوؤں کو ووٹ دینا ہو سکتا ہے کیونکہ مسلمانوں کو معلوم ہے کہ امارت شرعیہ نے ہر ہندو مسلم فساد کے وقت مسلمانوں کی خدمت و معاونت کی ہے۔ سہسرام اور بتیا کے ہندو مسلم فساد میں بتائیے امارت شرعیہ کے سوا کون مسلمانوں کی خیر خواہی اور معاونت کے لئے کھڑا ہوا؟ چنانچہ مسلمانوں کو یاد ہوگا کہ ان دونوں فسادوں کے متعلق مسلمانوں کی حمایت میں مضامین لکھنے کے جرم میں مدیر امارت پر مقدمہ چلا اور ہائی کورٹ سے بھی پانچسو روپیہ کی سزا بحال رہی۔ مولوی شفیع صاحب داؤدی جو آج مسلمانوں کی خیر خواہی کا دم بھرتے ہیں ان کی صدارت میں صوبہ کا کانگریس کمیٹی کی مجلس عاملہ کا اجلاس فساد بتیا کے بعد ہی ہوا تھا۔ اس میں ایک ممبر نے بتیا کے ہندوؤں کے خلاف تجویز [illegible] پیش کی تھی کہ انہوں نے مسلمانوں پر بڑے مظالم کئے ہیں تو مولوی شفیع صاحب داؤدی نے اس تجویز کے پیش کرنے کی یہ کہہ کر اجازت نہیں دی کہ اس تجویز کے پاس ہونے سے تقاریر میں بیچارے ہندوؤں کو نقصان پہنچے گا۔

اب آپ خود غور کیجئے کہ یہ ہندو نوازی ہے یا مسلمان نوازی؟ [illegible] اور مسلمانوں کی اعانت تھا کہ امارت شرعیہ [illegible] سکتی ہے؟ کیا مسلمانوں کو قتل کرنے والے اور فساد کرنے والے ہندوؤں کو مجرم قرار دینے سے روکنا کہ اس سے ان کی سزا میں اضافہ ہو جانے کا اندیشہ ہے، جیسا کہ داؤدی صاحب نے کہا، ہندو نوازی اور مسلم دشمنی نہیں ہے؟ (نقیب)

کی طرف سے یہ قاعدہ کلیہ بطور اصل کے پیش کیا جا رہا ہے کہ علماء کو دنیوی مسائل میں حصہ لینے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔ اگر مسلمانان ہند کے کسی طبقہ کو انتخاب میں جد و جہد کرنے سے روکا جا سکتا تھا تو وہ طبقہ ملازمین حکومت خطاب یافتگان برطانیہ کا ہونا چاہئے تھا جو اپنے ذاتی مصالح کی بنا پر اس روش کو کبھی اختیار نہیں کر سکتے۔ جو جمہور اسلام کے لئے مفید اور ان کی محض دنیاوی حکومت کے لئے بھی مفید ہو۔ لیکن جب حالت یہ ہے کہ جن لوگوں کی رائے اور ضمیر پہلے ہی سنہری زنجیروں میں جکڑی جا چکی ہے ان کو بھی انتخاب میں حصہ لینے کے حق سے محروم نہیں کیا جا رہا ہے تو علماء کے متعلق یہ کہنا دیانت و صداقت پر کیونکر مبنی ہو سکتا ہے کہ انہیں انتخابی مباحث سے سروکار نہیں ہونا چاہئے۔ (مدینہ)

مغربی تہذیب کی پیروی

مسلمان خواہ حاکم ہوں یا محکوم انہوں نے یورپ کی تقلید و پیروی شروع کر دی اب اسلامی ممالک میں [illegible] تفریح گاہیں کھل گئیں۔ اس ظاہری معاشرت اور رہنے سہنے کے طور طریقے بدل گئے۔ اور ہر شخص مغربی معاشرت و تہذیب کا گرویدہ نظر آنے لگا۔ اس تقلید سے یورپ کو یہ فائدہ پہنچا کہ اس کو اپنے مصنوعات کی فروخت و کاروبار کے لئے نئے میدان ہاتھ آ گئے۔ اور مشرقی ممالک میں مداخلت کا موقع مل گیا۔ مغربی تہذیب [illegible] کی تبلیغ نہ تھی بلکہ وہ ایک ہوشیار سیاست داں کی طرح ان مشرقی ممالک کے اندرونی حالات اور کمزوریوں کا بھی گہری نظر سے مطالعہ کرتے رہے تاکہ یورپ کی جس قوم سے ان کا تعلق ہے اس کے لئے معلومات بہم پہنچا کر راستہ صاف کریں۔ چنانچہ ان مشنریوں کی بدولت اکثر مشرقی ممالک کو سخت مشکلات کا مقابلہ کرنا پڑا۔

مشرقی ممالک مدت دراز تک یورپ سے مرعوب و خوف زدہ رہے اور اس کی تقلید و پیروی کو ذریعہ نجات و باعث ترقی سمجھتے رہے لیکن باوجود اس کے تقلید و اظہار نیاز مندی کے جب ان کی آزادی روز بروز سلب ہوتی گئی اور اغیار ان کے ملک سے بیش از بیش فائدہ اٹھانے لگے تو آخر کار انہوں نے محسوس کیا کہ ہم غلط راستہ پر جا رہے تھے۔ (کانفرنس گزٹ)

پنڈت مالوی کی شکست

پنڈت مدن موہن مالوی نے کانگریس کی خلافت پر حسب عادت ستمبر میں کاری لگانے کے لئے فرقہ وار فیصلہ کی آڑ لی اور نیشنلسٹ پارٹی کا ڈھونگ کھڑا کیا تاکہ ہندو مہا سبھا کے مقاصد کو تقویت پہنچا کر وطن دشمنی کے تازہ منصوبہ پورے کئے جائیں۔ جس وقت پنڈت جی جانی کارکردگی کر رہے تھے تو خیال پیدا ہو چلا تھا کہ شاید بنارس کا یہ کھلاڑی کانگریس کے پہلوان کو چاروں شانے چت گرانے میں کامیاب ہو جائے گا لیکن ان کے پہلے دورے ہی نے ثابت کر دیا تھا کہ اب ملک کی رائے عامہ بہت ترقی کر چکی ہے اور لوگ اس قسم کی فتنہ انگیزیوں پر

— کانگریس کی مجلس انتخاب مضامین کے حالیہ اجلاس نے ثابت کر دیا کہ اب پنڈت مالوی کا رسوخ کتنے پانی میں ہے۔ وہاں آپ نے فرقہ وار فیصلہ کو مسترد کرانے کے لئے ترمیم پیش کی جس پر انہیں صرف بارہ ووٹ حاصل ہو سکے۔ اور ان کی مخالفت میں ایک سو چودہ ہاتھ بلند ہوئے۔ سنتے ہیں کہ پنڈت جی دھرنے کے لئے تیار نہیں۔

علمائے کرام کیوں قابل اعتماد ہیں

یہ کس قدر ستم کا مقام ہے کہ جہلا کو اسمبلی کے انتخاب کے سلسلہ میں بولنے، اس کے لئے جد و جہد کرنے اور لوگوں کو اپنی پسند کے امیدوار کی طرف دعوت دینے کا حق دیا جائے۔ لیکن علماء کو اس سے محروم کر دیا جائے۔ حالانکہ علماء دین بضرورت مذہب، خشیت الٰہی، تقویٰ و طہارت اور ذمہ داری کے اعتبار سے بہت زیادہ قابل اعتماد ہیں۔ اور مسلمان اگر ان کی آواز کو سب سے زیادہ قبول کرتے ہیں تو اس لئے نہیں کہ ان کا نام علماء ہے بلکہ اس لئے کہ وہ جانتے ہیں کہ مسند نشینان رسول ہونے کے باعث وہ جو رائے پیش کر رہے ہیں وہ خطاب و ملازمت کی توقع کی آلودگیوں سے ملوث نہیں ہے بلکہ وہ ایک ایسی جماعت کی آواز ہے جو دیانتداری و خلوص کے ساتھ شریعت اور اسلام کا نقطۂ نگاہ پیش کر رہی ہے لیکن سوئے اتفاق سے آئندہ ہونے والے انتخاب میں جبکہ علمائے کرام اور بزرگ علماء کی رائے چند ان لوگوں کے خلاف ہے جو دیانت، امانت، اصابت رائے، آزادی خیال، حریت ضمیر اور اخلاص و عزم و عمل کے اعتبار سے نہایت ناقابل اعتماد ثابت ہو چکے ہیں۔ اس لئے خود غرض لوگ

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو بغور دیکھا تو اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہو گئی اور اس نے یہ فیصلہ کر لیا کہ حقیقتاً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا اور آخرت میں نجات کا وابستہ ہے۔ اور اس کے علاوہ جتنے مذاہب ہیں وہ سب باطل اور صراط مستقیم سے بھٹکا دینے والے ہیں۔ جب عیسائیوں کو اس کی خبر ہوئی تو تمام پادریوں نے مل کر اس لڑکی پر بے شمار مظالم ڈھائے اور استقدر جاں گداز اور صبر آزما مصائب میں اسے مبتلا کیا کہ دیکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے گر وہ لڑکی اسلام پر ثابت قدم رہی اور اس نے بالآخر تمام پادریوں کی ایک شاندار مجلس میں اسلام کی حقانیت پر ایک بصیرت افروز خطاب کیا۔ عیسائیت اسلام اور رد عیسائیت کے جس قدر دلائل ممکن تھے وہ تائید الٰہی سے اس لڑکی نے پادریوں کے مقابلہ میں اس خوش اسلوبی کے ساتھ پیش کئے کہ سامعین حیرت و استعجاب کے سمندر میں غرق ہو گئے اور پادریوں سے کوئی جواب بن نہ پڑا اور وہ لڑکی ہمیشہ کے لئے اسلام ہی سے وابستہ ہو گئی۔ اس کا نام زلیخا تھا اور اس کی پوری زندگی کے واقعات ایک کتاب میں قلمبند کر دئے گئے ہیں۔ اگر آپ کو اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت کا مطالعہ کرنا ہے اور عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت کے بے شمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہے اور آپ اس کتاب کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنا چاہتے ہیں تو ضرور طلب کیجئے۔ پہلا ایڈیشن قریب الختم ہے اگر یہ ختم ہو گیا تو دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ قیمت فی جلد ۱۲ ؍ علاوہ محصول ڈاک ہے۔ تبلیغی مقاصد کے لئے بیس بائیس سے زائد جلدوں کے خریدار کو پچیس فی صدی کمیشن دیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ: منیجر الجمعیۃ دہلی

جھوٹے پروپیگنڈا کی دنداں شکن تردید

ایک شائع شدہ مضمون کے متعلق صریح غلط بیانیاں

مسٹر آصف علی کے خلاف جو کچھ غلط بیانیاں اور افترا پردازیاں کی جا رہی ہیں وہ حقیقت میں ان لوگوں کی تہذیب و شرافت اور اخلاق و انسانیت کی آئینہ دار ہیں جن کا دامن اس قسم کی شرمناک اور جھوٹی تحریروں کی گندگی سے بالواسطہ یا بلاواسطہ آلودہ ہو رہا ہے اور جن سے مسٹر آصف علی کی مخالفت میں سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتا کہ جھوٹے پوسٹر شائع کر کے خود مسلمانوں میں مسٹر آصف علی کے متعلق انواع و اقسام کی غلط فہمیاں پھیلانے کی کوشش کریں۔ مثال کے طور پر اس وقت ہمارے سامنے وہ پوسٹر ہے جو "مسٹر آصف علی کو مسلمانوں کا نمائندہ کس نے بنایا" کے عنوان سے شائع کیا گیا ہے اور جس کی حقیقت یہ ہے کہ بر بڑے لوگوں سے بلا پوچھے ان کے نام لکھ دئے گئے ہیں۔ اس پوسٹر میں نہایت ڈھٹائی کے ساتھ یہ غلط بیانی کی گئی ہے کہ ۲۶ ستمبر کو مسٹر آصف علی نے جو بیان شائع کیا ہے اس میں کہا ہے کہ:

"میں مسلمان ہونے کی حیثیت سے مسلمانوں کی رائے نہیں چاہتا۔"

یہ ایک صریح جھوٹ اور علانیہ کذب ہے جس کی جرات ایسے ہی لوگوں کو ہو سکتی ہے جو کسی اصول اخلاق کے پابند نہ ہوں۔ ۲۶ ستمبر کے بیان میں باوجود تلاش بسیار کے کہیں بھی یہ الفاظ نہیں مل سکتے۔ حقیقت صرف یہ ہے کہ بعض خود غرض حضرات ہندوؤں کے حلقہ میں یہ پروپیگنڈا کر رہے تھے کہ مسٹر آصف علی کو محض اس لئے ووٹ دلایا جا رہا ہے کہ وہ مسلمان ہیں اور کوئی مسلمان اب تک دہلی کی سیٹ سے منتخب نہیں ہوا ہے جس کا مطلب یہ تھا کہ گویا ہندو رائے دہندگان مسٹر آصف علی کے ساتھ کوئی رعایت کر رہے ہیں یا ان کے مذہب کی بنا پر انہیں اپنے ووٹ کی خیرات دے رہے ہیں۔ چنانچہ اس پروپیگنڈا کے جواب میں مسٹر آصف علی نے جو ایک غیر معمولی حیثیت رکھتے ہیں اپنا ایک مفصل بیان شائع کیا جو ۲۶ ستمبر کے تیج اور تمام انگریزی اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ اس بیان میں مسٹر آصف علی نے یہ کہا کہ میں ہندو اکثریت سے محض اس بنا پر خیرات نہیں مانگ رہا ہوں کہ میں مسلمان ہوں اور اس لئے میرے ساتھ ہندو حضرات کو رعایت کرنی چاہئے۔ اگر ہندو رائے دہندگان مجھ میں وہ قابلیت و صلاحیت پاتے ہیں جو اسمبلی کی رکنیت کے لئے ضروری ہے تو مجھے رائے دیں ورنہ محض میرے مذہب کا خیال کر کے میرے ساتھ کوئی رعایت نہ کریں۔ میں مسلمان ہونے کی حیثیت سے ان کے سامنے دست سوال دراز نہیں کر رہا ہوں۔ بس یہ ہے اس بیان کا خلاصہ جو ہندو اکثریت کو مخاطب کر کے مسٹر آصف علی نے دیا تھا اور جس کو بالکل الٹا کر کے غیر ذمہ دار اور خود غرض لوگوں نے شائع کیا ہے۔ اصل مضمون کا وہ جملہ جسے ان لوگوں نے مسخ کیا ہے ہم ۲۶ ستمبر کے تیج ہی سے نقل کرتے ہیں:

"خاص طور پر اس خیال کو تو کوئی دخل ہی نہ دینا چاہئے کہ ایک مسلمان کانگریسی ہونے کی حیثیت سے ہندو رائے دہندوں کی اکثریت محض فیاضی کی بنا پر میرے ساتھ ترجیحی سلوک کرے۔"

یہ ہیں وہ اصل الفاظ جو اخبارات میں بھی شائع ہو چکے ہیں۔ اب اس سے تمام رائے دہندگان اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مسٹر آصف علی کے مخالفین کتنے اوچھے ہتھیاروں پر اتر آئے ہیں اور کذب و دروغ سے بھی باز نہیں آتے۔

میرا اس ناپاک پوسٹر سے کوئی تعلق نہیں ہے

حکیم محمد مشتاق علی صاحب کا تردیدی اعلان

مذکورہ بالا پوسٹر کے متعلق جس میں حکیم محمد مشتاق علی صاحب کی جانب ہے جن کا اسم گرامی نہایت نمایاں حروف سے پوسٹر پر شائع کیا گیا ہے حسب ذیل تردید موصول ہوئی ہے:

جناب ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ! سلام مسنون

براہ کرم اپنے موقر اخبار میں میری جانب سے اس امر کا اعلان فرما دیجئے کہ آج جو چند وزنی پوسٹر "آصف علی کو مسلمانوں کا نمائندہ کس نے بنایا" کے عنوان سے شائع ہوا ہے اس پوسٹر سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے اور اس پر میرے دستخط بغیر میرے علم و اطلاع کے شائع کر دئے گئے ہیں۔

میرے بعض مخلص احباب نے میری توجہ اس پوسٹر کی جانب مبذول کرائی ہے اور کل سے برابر مجھ سے استفسار کیا جا رہا ہے کہ آیا میں نے اس پوسٹر کے مضمون پر دستخط کئے ہیں یا نہیں میں اپنے ان تمام دوستوں کی اطلاع کے لئے جنہیں مجھ سے تعلق خاطر ہے اس حقیقت کا اعلان و اظہار کر دینا چاہتا ہوں کہ نہ اس پوسٹر پر میرے دستخط حاصل کئے گئے ہیں اور نہ مجھے اس کے مضمون سے ذرہ برابر اتفاق ہے بلکہ اس کے برعکس میں مسٹر آصف علی کو اسمبلی کے آئندہ انتخاب کی مہم میں بہترین امیدوار سمجھتا ہوں اور ان کی اعلیٰ قابلیت اور قانونی مہارت اور قوت تقریر و تحریر کا قائل ہوں اور اپنے حلقہ میں ان کی برابر حمایت کر رہا ہوں۔

اسی دوران میں مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بعض دوسرے اصحاب کے دستخط بھی اسی طرح ان کی لاعلمی میں شائع کر دئے گئے ہیں اور بہت سے محض فرضی ہیں۔ بہرحال جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ میرے متعلق ہر قسم کی غلط فہمی دور ہو جانی چاہئے اور مجھے مسٹر آصف علی کا مخلص سمجھنا چاہئے۔ مجھے امید ہے کہ میرے یہ چند الفاظ میرے احباب اور دیگر مسلمانوں کی اطلاع کے لئے کافی ہوں گے۔

(حکیم) محمد مشتاق علی، نواب گنج دہلی

مسٹر آصف علی کی مخالفت کیوں کی جا رہی ہے؟

مالوی پارٹی اور مہا سبھائیوں کے بیانات

مسٹر شیو نرائن کے حامیوں نے جو اشتہارات شائع کئے ہیں ان میں مسٹر آصف علی کے خلاف جو سب سے بڑا الزام عائد کیا گیا ہے وہ حسب ذیل ہے:

"پارلیمنٹری بورڈ کے امیدوار مسٹر آصف علی کمیونل ایوارڈ کو مسترد کرانے کے حق میں نہیں ہیں اس لئے انہیں ووٹ نہ دیا جائے اور ان امیدواروں کو ووٹ دیا جائے جو استرداد ایوارڈ کے حق میں ہیں۔"

"کمیونل ایوارڈ کی مخالفت سے انکار"

مالوی جی کی نیشنلسٹ پارٹی کے سکرٹری مسٹر بی بنرجی نے جو بیان شائع کیا ہے اس میں مسٹر آصف علی کا سب سے بڑا قصور یہ بتایا گیا ہے کہ انہوں نے کمیونل ایوارڈ کی مخالفت سے انکار کر دیا ہے۔ اس مینی فیسٹو کے الفاظ یہ ہیں:

"پنڈت مدن موہن مالویہ اور باپو جی اینے نے نہایت صاف و صریح الفاظ میں دہلی کے شہریوں سے یہ اپیل کی ہے کہ وہ پارلیمنٹری بورڈ کے نامزدہ امیدوار کو ووٹ نہ دیں جب تک کہ وہ یہ اعلان نہ کر دے کہ اسمبلی میں اپنی تقریر اور اپنے ووٹ کے ذریعہ کمیونل ایوارڈ کی مخالفت کرے گا۔ چونکہ پارلیمنٹری بورڈ کے امیدوار نے اس قسم کا اعلان نہیں کیا اس لئے ان کے مقابلہ میں امیدوار کھڑا کیا گیا ہے۔ اور ان کی مخالفت ہو رہی ہے۔"

مالوی جی کی پیشکش کو مسترد کر دیا

ایک دوسرے مینی فیسٹو میں جو خود لالہ شیو نرائن کی طرف سے شائع کیا گیا ہے پنڈت مالوی جی کی ایک پیشکش کا حسب ذیل الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے:

"یہ امر قابل افسوس ہے کہ پنڈت مدن موہن مالویہ کی اس پیشکش کے باوجود کہ اگر مسٹر آصف علی خطرناک فیصلہ (کمیونل ایوارڈ) کو ترک کر دیں تو انہیں مسٹر [illegible] کے ساتھ مقابلہ کی زحمت نہیں اٹھانی پڑے گی وہ اس پیشکش کو قبول کرنے پر تیار نہیں ہوئے۔"

گویا دوسرے الفاظ میں ایک اصول کی خاطر مسٹر آصف علی کے عدیم المثال ایثار کا اعتراف کیا گیا ہے۔ اگر مسٹر آصف علی "کمیونل ایوارڈ کو ترک کرنے" پر آمادہ ہو جاتے تو ان کا مقابلہ ہرگز نہ کیا جاتا اور شاید وہ بلا مقابلہ منتخب ہو جاتے مگر انہوں نے اپنے اصول کو مجروح کرنے کے بجائے یہ پسند کیا کہ مقابلہ کی زحمت گوارا کریں۔

"صرف مسٹر آصف علی کمیونل ایوارڈ کے خلاف نہیں ہیں"

جہاں مسٹر آصف علی کی مخالفت میں یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے وہاں رائے بہادر نانک چند کے متعلق اسی مینی فیسٹو میں صرف یہ کہا گیا ہے:

"اگر میں ان کی سیاسی نااہلیت پر یہاں بحث کروں تو میں آپ کی سمع خراشی کا باعث ہوں گا۔"

اور ظاہر ہے کہ یہ محض اس لئے ہے کہ نانک چند صاحب کا ووٹ بہرحال کانگریس کے خلاف فرقہ وارانہ ہوگا۔ مسٹر آصف علی کی طرح وہ کمیونل ایوارڈ کے متعلق کسی اصول کے پابند نہیں ہیں۔

"مسٹر جناح کے اصول کی تائید"

مسٹر بی بنرجی ایڈوکیٹ دہلی نے ایک اور مطبوعہ بیان میں نہایت تفصیل کے ساتھ مسٹر آصف علی کے اس ناقابل معافی جرم کو بیان کیا ہے:

"حقیقت میں مسٹر آصف علی ہی ورکنگ کمیٹی کی پالیسی کے بانی مبانی ہیں۔ وہ مسلم لیگ کے اجلاس میں شریک ہوئے تھے جس میں مسٹر جناح نے یہ تجویز منظور کرائی تھی کہ جب تک باہمی رضامندی سے متفقہ حل تلاش نہ ہو جائے اس وقت تک کے لئے کمیونل ایوارڈ کو منظور کر لینا چاہئے۔"

"چنانچہ یہی اصول کانگریس کے اندر بھی داخل ہو گیا اور اس کا ذریعہ مسٹر آصف علی بنے۔ جو پالیسی ہمیں کمیونل ایوارڈ کے معاملہ میں ورکنگ کمیٹی کی مخالفت پر آمادہ کر رہی ہے اس کے مطابق ہمیں چاہئے کہ ہم مسٹر آصف علی کی مخالفت بھی کریں۔"

"اگر ہندوؤں نے اپنے ووٹوں سے مسٹر آصف علی کو اسمبلی میں بھیج دیا تو کمیونل ایوارڈ کے خلاف جو جنگ جاری ہے اسے سخت نقصان پہنچے گا کیونکہ مسٹر آصف علی ہی کی ذات وہ ہے جو کانگریس میں مسٹر جناح کے خیالات کی نمائندگی کرتی ہے۔"

مسٹر آصف علی کی عام حمایت و مقبولیت

جو لوگ اینگلو انڈین اخبار اسٹیٹسمین میں بیانات چھپوانے کے بہت شوقین ہیں اور مسلمانوں کے واحد اجارہ دار بن کر یہ دعوے کرتے ہیں کہ دہلی کے مسلمانوں میں مسٹر آصف علی کی کوئی مخالفت موجود ہے ان کی آنکھیں کھولنے کے لئے وہ اعلان کافی ہے جو ایک بڑے پوسٹر کی شکل میں ایک سو بیس دستخطوں سے شائع ہوا ہے اور جس پر صدر بازار، چاندنی چوک، کھاری باؤلی، بلیماران، نئی سڑک کے مشہور و معروف بڑے بڑے تاجروں کے دستخط ثبت ہیں اور ان کے مفصل پتے بھی درج ہیں۔ نہ صرف دہلی کے تجارت پیشہ طبقہ میں مسٹر آصف علی کے ساتھ عام ہمدردی ظاہر کی جا رہی ہے بلکہ دہلی کے مسلم و کلا، مسلم ایڈیٹر اور سربرآوردہ رہنما سب مسٹر آصف علی کی قابلیت کے مداح ہیں اور ان کی امیدواری کی تائید کر رہے ہیں۔ ہر شخص کی زبان پر یہی الفاظ ہیں کہ مسٹر آصف علی منتخب ہوں گے اور انہی کو عام مقبولیت حاصل ہے۔

ہندوستان کی آزادی کیلئے جنگ تادمِ آخر جاری رہیگی

ہمیں ایک نہ ایک دن ضرور کامیاب ہونا ہے

داخلہ کونسل کا پروگرام۔ وائٹ پیپر اور دیگر مسائل پر بحث

انڈین نیشنل کانگریس کے سالانہ اجلاس کا خطبۂ صدارت

(گزشتہ سے پیوستہ)

دورخی پالیسی

گول میز کانفرنس منعقد کرنے کی جس پالیسی کا لارڈ ارون نے آخر ۱۹۲۹ء میں اعلان کیا تھا ہمیشہ اس کے دورخ رہے ہیں جس پر لارڈ ولنگڈن کی حکومت نے بھی ایک سے زیادہ مرتبہ زور دیا ہے۔ گورنمنٹ نے یہ کہا ہے کہ ایک جانب تو ...

گیا ہے بلکہ اس میں اور وسعت دی گئی ہے اور جن لوگوں سے حکومت کا ساتھ دینے کی توقع ہے ان کی تعداد میں اضافہ کردیا گیا ہے۔ مثلاً اس وقت نامزد ممبروں میں سے ۴۱ یعنی ۹ سی صدی جداگانہ انتخاب کے ذریعہ ہوتے ہیں۔ آئندہ ۲۵۰ منتخب شدہ ممبروں میں سے ۱۰۶ یعنی ۴۳ فی صدی ...

قرطاس ابیض کی تحلیل

منتقل شدہ اختیارات

گورنر جنرل کی سات ورسیاں

گورنر جنرل کی مطلق العنانی

... کرو اور فلاں پاس کردیا فلاں قانون فلاں تاریخ تک پاس کردو اور اگر کونسل اس حکم کی تعمیل سے انکار کرے یا تاخیر کرے تو بس۔ اس مقررہ تاریخ پر وہ گورنر جنرل یا گورنر کا ایکٹ بن جائے گا۔ آرڈیننس کے نام کی جو کراہیت ہے وہ بھی رفع ہو جائے گی اور محدود مدت کی بھی کوئی قید نہ رہیگی ان تجویزوں سے گویا ہندوستان میں بھی ڈکٹیٹری قائم ہو جائے گی۔

ہندوستان میں ڈکٹیٹری

مسٹر چرچل نے ایک دوسرے سلسلہ میں اس پوزیشن کو بڑی خوبی سے بیان کیا ہے۔

"وائسرائے یا گورنر جنرل، ہٹلر یا مسولینی کے سے تمام اختیارات سے مسلح تھا۔ قلم کی ایک کشش سے وہ تمام قوانین کو منتشر کرسکتا تھا یا کسی قانون کے پیش کرنے کا حکم دے سکتا تھا۔ یا مارشل لا نافذ کرسکتا تھا جو کوئی قانون ہی نہیں ہے۔ ان تمام چیزوں کا وہی تنہا مالک و مختار تھا۔ ایسا افسر کوئی تھا اور اس کے ماتحت بڑی زبردست فوج تھی۔"

یہ تمام اختیارات نہ صرف گورنر جنرل کو بلکہ صوبوں کے گورنروں کو بھی دیے ...

داخلہ کونسل کا پروگرام

گھر کا بھیدی

مالیات

ہینڈلریشن کی حقیقت

... اور سنا اس کی بنا پر آپ نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی سے سول نافرمانی کے التوا کی سفارش کی اور اس کو صرف اپنے تک محدود رکھا۔ ملک ان واقعات کا حظ ان بیانوں سے کرسکتا ہے جو گاندھی جی وقتاً فوقتاً جاری کرتے رہے ہیں۔

(باقی صفحہ ۷ پر ملاحظہ فرمایئے)

سچا ہمدم و رہبر۔ بے دام

پاک صاف خیالات پیدا کر کے جسمانی و روحانی صحت حاصل کرنے کیلئے دنیا میں سچی خوشی دستیاب کرنے کیلئے آپ آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب کام شاستر بالکل مفت منگوا لیجئے

ویدشاستری، رام نگر، کاٹھیاواڑ

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

وکیل خارجہ حجاز اور مسولینی کی ملاقات

اٹلی اور ممالک عربیہ میں تعلقات کی استواری

فواد حمزہ بیگ وکیل خارجہ مملکت عربیہ سعودیہ اٹلی وارد ہوئے اور اطالوی اور سعودی حکومت کے مابین تعلقات پر اطالوی حکام سے گفت وشنید کی وکیل خارجہ اٹلی کے ہمراہ فواد حمزہ نے کئی نشستوں میں مختلف مسائل پر تبادلہ خیالات کیا اور دونوں ملکوں نے درمیان جو اہم اور ضروری مسائل تعلق تھے ان کی تنقیح پر سیر حاصل بحث کی۔

سگنور مسولینی نے بھی فواد بے کو شرف باریابی بخشا اور ایک گھنٹہ تک ان تمام مسائل پر گفتگو کی ...

ان جہازوں پر ریڈیو اور وائرلیس ٹیلیفون بھی نصب ہیں۔ اب تک ہوا بازی کی تعلیم کیلئے عراقی ... کو بھیجتے تھے مگر اب یہ سلسلہ موقوف کر دیا جائیگا اور بغداد فلائنگ اسکول ہی میں تمام افسر تعلیم حاصل کرینگے

حکومت امریکہ کے سرکاری دفاتر

آٹھ کروڑ مربع فٹ زمین میں عمارت

امریکہ کے سرکاری دفاتر اگر کسی جگہ اکٹھا کر کے بنائے جائیں تو ان کے لئے ... میل مربع زمین درکار ہوگی اور اس کی گردش آٹھ میل کی ہوگی ...

جاپان میں مسجد اعظم کی تعمیر

ترکی قانون کا یونانیوں پر اثر

ٹیونس میں خوفناک یورش

فرانس کے جابرانہ رویہ پر احتجاج

شام کی تازہ مردم شماری

حجاز کے مختلف شہروں میں کمشنروں کا تقرر

انسان کی سر سینگ

تمام دنیا میں سب سے بڑا پل

پلیج فرانسسکو بردینا کا سب سے بڑا پل تعمیر ہورہا ہے جو سان فرانسسکو اور اوک لینڈ کو ملا دیگا۔ یہ پل ۱۹۳۶ء میں مکمل ہو جائے گا۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس پل کی تعمیر پر ۱۹۰۰۰۰۰۰ پونڈ خرچ آئے گا پل کی لمبائی سوا آٹھ میل ہے۔

حکومت عراق کے جدید ہوائی جہاز

حکومت عراق نے ہاکر ایڈ کمپنی سے ۱۲ ہوائی جہاز بنوائے تھے جن میں ۵ جہازوں کا دستہ عنقریب بغداد آنے والا ہے۔ ان میں کا ہر جہاز ۵۸۰ گھوڑوں کی طاقت کا ہے جو فی گھنٹہ ۱۶۰ میل کی پرواز کرسکتا ہے۔

اطلاع

الجمعیۃ کی اشاعت ہذا میں عدم گنجائش کے باعث حضرت مولانا احمد سعید صاحب کی تقریر بسیرت درج نہ ہوسکی۔ اس عارضی توقف کے بعد آئندہ انشاء اللہ یہ سلسلہ برابر قائم رہیگا۔ ناظرین کرام مطلع رہیں۔

بہار و خزاں

نکاح کی پربہار تقریب

دارِ فانی سے والدۂ اختر کی رحلت

لالہ جی پھر نمودار ہوگئے!

(۳۰)

کوئی اچار ڈالنا ہیں ہے۔ اگر یہ بیہودگی تو دس جگہ کا ... روپیہ دیدو اور جائداد واپس کرلو ورنہ ۵ ہزار روپیہ جو تمہارے ذمہ باقی ہے ... کے علاوہ اور نکلتا ہے وہ ادا کردو ... مجھے زیادہ پریشان نہ کرو۔

اختر: آپ میرے والد مرحوم کی دوستی کا تو خیال کیجئے، جائداد کو آپ فروخت کر دیجئے اپنے پاس رکھئے جو چاہے کیجئے مگر خدا کے لئے ۵ ہزار روپیہ ...

لالہ جی: بے شک تمہارے والد صاحب سے میری دوستی تھی ...

مولانا: ... غلام اللہ خاں ... خوب غور کر لیا ...

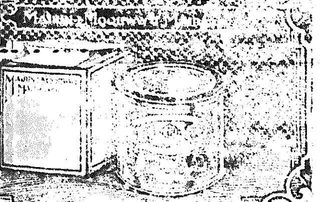

معجون مقوی معدہ

یہ دوا ان اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ہے جن کا نظام ہضم ... خراب ہو چکا ہو۔ تجربہ شاہد ہے کہ ... معجون نہایت قوت پہنچاتی ہے قبض کی شکایت کو رفع ... کرتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ... یوم کی دوا ...

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

Zubani — ذوبانی

تلی کے مریضوں کیلئے تندرستی کا پیغام

تلی کی تمام شکایات کیلئے یہ دوا بہت سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہے ہمدرد دواخانہ جن ادویہ پر بجا ناز کرسکتا ہے۔ ان میں سے ایک دوا ذوبانی بھی ہے

خوبی یہ کہ مقدارِ خوراک بہت کم اور فائدے حد سے زیادہ!

تلی کی سختی اور ورم کو رفع کرتی ہے۔ اور مریض اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے نیز ہاضمہ پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱ر پرچہ ترکیب ہمراہ دوا

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

سرمۂ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

... نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علمائے ہند دہلی

مرآۃ المثنوی

قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے

مثنوی شریف کا یہ دوجامع و بے نظیر خلاصہ ہے جس سے مثنوی شریف کی تمام تعلیمات یکجا بیان ہوگئی ہیں ...

ملنے کا پتہ: دائرۃ الادب، حیدر گوڑہ، حیدرآباد دکن

افسانہ

بہار و خزاں

نکاح کی پُر بہار تقریب

دارِ فانی سے والدۂ اختر کی رحلت

لالہ جی پھر نمودار ہو گئے!

(۳۰)

نہ غلام اللہ خاں :- مولانا! آپ کا فرمانا بجا ہے مگر اس مشورہ کا قبول کرنا ذرا مشکل ہے۔ خواہ گھر کے برتن تک فروخت ہو جائیں اور خواہ پیٹ کو روٹی نصیب نہ ہو مگر شادی کی تقریب قدیم شان و شوکت کے ساتھ انجام دی جائے گی۔

مولانا :- آپ جلدی نہ کیجئے اور معاملہ پر غور کر کے کوئی رائے قائم کیجئے۔

کوئی اچار رکھ ڈالنا نہیں ہے۔ اگر روپیہ ہوگا تو دس جگہ کام آئے گا۔ لیس روپیہ دیدو اور جائداد واپس کر لو ورنہ ۵ ہزار روپیہ جو تمہارے ذمہ جائداد کے علاوہ اور نکلتا ہے وہ ادا کر دو اور مجھے زیادہ پریشان نہ کرو۔

اختر :- آپ میرے والد مرحوم کی دوستی کا تو خیال کیجئے، جائداد کو آپ فروخت کر دیجئے۔ اپنے پاس رکھئے جو چاہے کیجئے مگر خدا کے لئے ۵ ہزار روپیہ کا تو کچھ سر پر نہ ڈالئے۔

لالہ جی :- بے شک تمہارے والد صاحب سے میری دوستی تھی جب ہی تو تم کو روپیہ دیدیا ورنہ سینکڑوں آدمی روزانہ دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔ تمہارے ساتھ کچھ سلوک بہت ہے۔ اگر گھوڑا گھاس سے یارانہ کرے تو کھائے کیا۔ یہ تو کاروبار کا معاملہ ہے اس میں دوستی اور دشمنی کا کوئی سوال نہیں۔

اختر :- (غضبناک ہو کر) جو کچھ جیسا سنا تھا ویسا ہی دیکھ لیا۔ تم لوگوں کے دلوں میں ذرا بھی رحم نہیں۔ یہاں تو روپیوں کے لالے پڑے ...

[illegible]

(باقی آئندہ)

عربی اور ولایتی

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

وکیل خارجہ حجاز اور مسولینی کی ملاقات

اٹلی اور ممالک عربیہ میں تعلقات کی استواری

فواد حمزہ بیگ وکیل خارجہ مملکت عربیہ سعودیہ اٹلی وارد ہوئے اور اطالوی اور سعودی حکومت کے مابین تعلقات پر اطالوی حکام سے گفت و شنید کی۔ وکیل خارجہ اٹلی کے ہمراہ فواد حمزہ نے کئی نشستوں میں مختلف مسائل پر تبادلہ خیالات کیا اور

دونوں ملکاتوں نے درمیان جو اہم اور ضروری مسائل تعلق تھے ان کی تنقیح کی ...

مسولینی نے دوران ملاقات میں فواد بے حمزہ کے سامنے تذکرہ کیا کہ اٹلی عالم عربی میں کوئی طمع نہیں رکھتا اور سوائے ادبی اور تجارتی مقصود کے اس کا اور کوئی ارادہ نہیں ہے۔ مسولینی نے کہا کہ

"سلطان ابن سعود ایک جلیل القدر فرمانروا ہیں جن کا احترام ہمارے قلوب میں گوشہ گیر ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ عربی ممالک پر کسی قسم کا دباؤ ڈالیں اور سلطان کو قلبی اذیت پہنچائیں"

اطالوی اخبارات نے اس ملاقات کو بہت اہمیت دی ہے وہ لکھتے ہیں کہ ... [illegible]

ٹیونس میں خوفناک یورش

فرانس کے جابرانہ رویہ پر احتجاج

[illegible]

انسان کے سر پر سینگ

[illegible]

حکومت عراق کے جدید ہوائی جہاز

حکومت عراق نے ہاکر ایئر کمپنی سے ۱۲ ہوائی جہاز بنوائے تھے جن میں ۵ جہازوں کا دستہ عنقریب بغداد آنے والا ہے۔ ان میں کا ہر جہاز ... گھوڑوں کی طاقت کا ہے جو فی گھنٹہ ... میل کی پرواز کر سکتا ہے۔

ان جہازوں پر ریڈیو اور وائرلیس ٹیلیفون بھی نصب ہیں۔ اب تک ہوا بازی کی تعلیم کیلئے عراقی ... بھیجے جاتے تھے مگر اب یہ سلسلہ موقوف کر دیا جائیگا اور بغداد فلائنگ اسکول میں تمام افسر تعلیم حاصل کریں گے۔

حکومت امریکہ کے سرکاری دفاتر

آٹھ کروڑ مربع فٹ زمین میں عمارت

امریکہ کے سرکاری دفاتر اگر کسی جگہ اکٹھا کر کے رکھے جائیں تو ان کے لئے تین میل مربع زمین درکار ہوگی اور اس کی گردش آٹھ میل کی ...

ان کے علاوہ ہیں جو ۴۰۵۵۹ سب پوسٹ آفسوں کے لئے استعمال کی جا رہی ہیں۔

گزشتہ سال سرکاری عمارتوں کی تعمیر پر ۲۳۴۳۲۵۴۰ پونڈ خرچ ہوئے جو سنہ ۱۹۱۵ء کے مقابلہ میں ۴۳ فیصدی زیادہ ہیں۔

جاپان میں مسجد اعظم کی تعمیر

ہندوستان کے ایک مسلمان تاجر نے جاپان میں ایک مسجد کی تعمیر کے لئے ایک لاکھ روپے کا چندہ دیا تھا۔ اطلاع آئی ہے کہ جاپان میں مسجد کی تعمیر شروع کر دی گئی ہے ... مسجد کے ساتھ ساتھ ایک عربی مدرسہ بھی تعمیر کیا جائے گا جو اسی مسجد کے زیر اہتمام جاری ہوگا۔ مسجد کی تعمیر کے بعد تمام اطراف کے مسلمانوں کا زبردست اجتماع ہوگا جو مسجد کی تکمیل پر خوشی کا اظہار کریں گے۔

ترکی قانون کا یونانیوں پر اثر

دو سال پہلے ترکی گورنمنٹ نے جو قانون غیر ملکی پیشہ وروں کے متعلق پاس کیا تھا اب اس کا زور شور سے نفاذ ہو گیا ہے۔ اس قانون کی رو سے کسی غیر ملکی باشندے کو ترکی میں رہ کر تجارت اور ملازمت کرنے کا حق نہیں ہے بلکہ یہ تمام پیشے ترکی باشندوں کیلئے مخصوص کر دئے گئے ہیں۔ صرف استانبول میں سات ہزار غیر ملکی افراد بیکار ہو گئے ہیں۔ اس قانون کا اثر زیادہ تر یونانی باشندوں پر پڑا ہے ...

شام کی تازہ مردم شماری

دمشق کے محکمہ اعداد و شمار نے شام کے مختلف علاقوں کی مردم شماری کے بعد ذیل کے نتائج شائع کئے ہیں۔

حلب ... دمشق ... اسکندرون ... حمص ... لاذقیہ ... حماۃ ... حوران ... الجزیرہ ...

حجاز کے مختلف شہروں میں کمشنروں کا تقرر

حکومت حجاز نے بندرگاہ ینبوع میں شیخ ... کو کمشنر مقرر کیا ہے اسی طرح ... شیخ ابراہیم ... کو ... کمشنر مقرر کیا ہے ... میں کبھی کوتاہی نہ کریں گے۔

تمام دنیا میں سب سے بڑا پل

سان فرانسسکو میں دنیا کا سب سے بڑا پل تعمیر ہو رہا ہے جو سان فرانسسکو اور اوک لینڈ کو ملا دیگا۔ یہ پل ۱۹۳۶ء میں مکمل ہو جائے گا۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس پل کی تعمیر پر ... پونڈ خرچ آئے گا۔ پل کی لمبائی سوا آٹھ میل ہے۔

اطلاع

الجمعیۃ کی اشاعت ... کے باعث حضرت مولانا احمد سعید صاحب کی تقریر ... انشاء اللہ یہ سلسلہ برابر قائم رہیگا۔ ناظرین ...

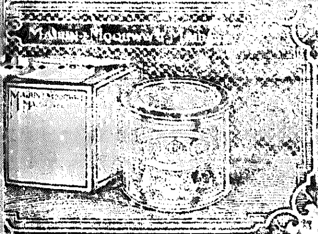

معجون مقوی معدہ

یہ وہ ان اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ہے جن کا نظام ہضم ... خراب ہو چکا ہو ... تجربہ شاہد ہے ... نہایت قوت پہنچاتی ہے۔ قبض کی شکایت کو رفع ... ہضم کرتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ...

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تلی کے مریضوں کیلئے تندرستی کا پیغام

تلی کی تمام شکایات کیلئے یہ دوا بہت سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہے ہمدرد دواخانہ جن ادویہ پر بجا ناز کر سکتا ہے۔ ان میں یہ ایک دوا ذوبانی بھی ہے

خوبی یہ کہ مقدار خوراک بہت کم اور فائدے بے حد زیادہ!

تلی کی سختی اور ورم کو رفع کرتی ہے۔ اور جگر کو اصلی حالت پر لے آتی ہے نیز ہاضمہ پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ قیمت فی شیشی ... مع پرچہ ترکیب ہمراہ دوا

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

سرمۂ ... آنکھوں کے خارش، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا ... استعمال سے بفضلہ ... جملہ امراض کا ازالہ ... قیمت فی تولہ ...

... مولانا نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علمائے ہند دہلی

مرآۃ المثنوی

قاضی تلمذ حسین ... ایم اے

مثنوی شریف کا یہ دوسرا جامع ... مثنوی شریف کی تمام ... ہو گئی ہیں ... اور نمونہ کے صفحات کا ایک رسالہ مرتب کیا گیا ہے، براہ مہربانی اپنے پتہ سے مطلع فرمائیے کہ رسالہ ہدیۃً ارسال خدمت کیا جائے۔

"ملنے کا پتہ"

دائرۃ الادب حیدر گوڑہ، حیدر آباد دکن

ہندوستان کی آزادی کیلئے جنگ تادم آخر جاری رہیگی

ہمیں ایک نہ ایک دن ضرور کامیاب ہونا ہے

داخلہ کونسل کا پروگرام، وائٹ پیپر اور دیگر مسائل پر بحث

انڈین نیشنل کانگریس کے سالانہ اجلاس کا خطبہ صدارت

(گزشتہ سے پیوستہ)

دو رخی پالیسی

گول میز کانفرنس منعقد کرنے کی جس پالیسی کا لارڈ ارون نے آخر ۱۹۲۹ء میں اعلان کیا تھا ہمیشہ اس کے دو رخ رہے ہیں جس پر لارڈ ولنگڈن کی حکومت نے بھی ایک سے زیادہ مرتبہ زور دیا ہے۔ گورنمنٹ نے یہ کہا ہے کہ ایک جانب تو اس کا یہ مقصد ہے کہ آئینی اصلاحات دی جائیں اور دوسری جانب انقلابی تحریکوں ...

گیا ہے بلکہ اس میں اور وسعت دی گئی ہے اور جن لوگوں سے حکومت کا منہ دیکھنے کی توقع ہے ان کی تعداد میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ مثلاً اس وقت ... منتخب ممبروں میں سے ... یعنی ۹ فی صدی جداگانہ انتخاب کے ذریعہ ... ہوتے ہیں۔ آئندہ ۲۵۰ منتخب شدہ ممبروں میں سے ... یعنی ۴۳ فی صدی ...

[illegible]

قرطاس ابیض کی تحلیل

[illegible]

منتقل شدہ اختیارات

[illegible]

گورنر جنرل کی سات ذمہ داریاں

[illegible]

فیڈرل اسمبلی کی ترتیب

[illegible]

گھر کا مجیب و مغرب مالک

[illegible]

گورنر جنرل کی مطلق العنانی

[illegible]

مالیات

[illegible]

فیڈریشن کی حقیقت

[illegible]

داخلہ کونسل کا پروگرام

[illegible]

(باقی صفحہ ... پر ملاحظہ فرمائیے)

سچا ہمدم و رہبر بے دام

پاک صاف خیالات پیدا کر کے جسمانی و روحانی صحت و مال کی ... دنیا میں ... خوشی و ... کیلئے آج ہی ایک کارڈ لکھ کر ... منگائیے

ویدشاستری، جام نگر، کاٹھیاواڑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۲۲ رجب المرجب ۱۳۵۳ھ ہجری

یونٹی بورڈ کے امیدوار

مسلم رائے دہندگان کا فرض

اس وقت ہندوستان میں مرکزی حیثیت سے صرف آل انڈیا مسلم یونٹی بورڈ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو اسمبلی کے انتخابات میں اصولوں کی بنا پر حصہ لے رہی ہے، اور جس میں مسلمانوں کا ترقی پسند قوم پرور اور صلح جو طبقہ شامل ہے۔ مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ کا جو نام نہاد بورڈ شملہ میں بنایا گیا تھا وہ ...

کی وجہ سے ملت اسلامیہ کو نقصان پہنچے گا۔

بورڈ کی نامزدگیاں

یونٹی بورڈ کے امیدواروں میں مولانا شوکت علی صاحب مولوی کریم الرضا خاں صاحب، منشی اظہر علی صاحب، اختر حسن صاحب وسی۔ بی) محمد احمد کاظمی صاحب ...

شذرات

مصر کے برطانوی ہائی کمشنر کی مداخلت

جب سے مصر پر برطانوی اقتدار قائم ہوا ہے اور دریائے نیل کا کامل اجارہ انگلستان کے ہاتھ میں آیا ہے اسی وقت سے مصری سیاسیات کو وائٹ ہال کی لونڈی بنا دیا گیا ہے۔ سیاسی آزادی کے جتنے مقتضیات و شرائط ہیں وہ انگریزی اقتدار کے بعد مصر کو کبھی حاصل نہیں ہوئے بلکہ برطانوی ریزیڈنسی ہمیشہ سپید و سیاہ کی مالک بنی رہی اور اس نے جی کھول کر استقلال عمل کی روح کو فنا کیا۔ لیکن کچھ روز سے برطانیہ نے مصر کے داخلی امور میں دخل دینے سے احتراز کر لیا تھا جو بعض سیاسیین کے لئے ایک گونہ تسلی بخش ثابت ہوا۔ ظاہر ہے کہ برطانوی ریزیڈنسی اس خیال کو کسی طرح بھی تقویت نہیں پہونچا سکتی تھی کہ اس نے اپنی گرفت ڈھیلی کر دی ہے اور وہ مصری سیاسیات سے بے تعلق رہنا چاہتی ہے چنانچہ اس کو اس خیال کی تردید کے لئے جلد ایک موقع مل گیا۔ شاہ فواد ...

... سیاسیات میں مداخلت کا ارتکاب کر رہے ہیں اور برطانوی حکومت کے ایجا پر شاہی کابینہ میں ایک اور رکن کا اضافہ کرنا چاہتے ہیں جو شاہی کابینہ اور برطانوی ریزیڈنسی کے درمیان بطور ثالث ہو۔ اس "لندنی" مشورہ سے وزیر اعظم نے اتفاق نہیں کیا ہے اور انہوں نے قائم مقام ہائی کمشنر مسٹر پیٹرسن پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ مصری سیاسیات میں مصری دستور کے خلاف ناجائز طور پر مداخلت کرتے ہیں۔ وزیر اعظم یحییٰ پاشا نے جو شکایت کی ہے اس کو ہر شخص حق بجانب تصور کریگا۔ لیکن ان کے اس احتجاج سے برطانوی مداخلت کا کبھی سد باب نہ ہوگا۔ اس کا صحیح علاج صرف یہ ہے کہ شاہی کابینہ اور پارلیمنٹ میں خالص قوم پرور اور وطن دوست ارکان منتخب کرکے بھیجے جائیں جو اپنی پوری قوت کے ساتھ وائٹ ہال کی تجاویز کا رد عمل کرتے رہیں اگر یہ نہیں ہوگا تو پھر برطانوی ریزیڈنسی کو اس قسم کی مداخلتوں سے باز نہیں رکھا جا سکتا بلکہ اس کا قوی امکان ہے کہ اس اختلاف کے بعد مصر سے انتقام لینے کی صورت اختیار کی جائے اور دریائے نیل میں تباہ کن جہازات اتار کر حکومت کی مشین کو معطل اور بیکار کر دیا جائے۔

اخلاقی موت

امارت شرعیہ صوبہ بہار کے مقابلہ میں مولانا شفیع داؤدی کی جو کچھ انفرادی حیثیت و وقعت ہے وہ بالکل ظاہر و باہر ہے۔ اور بالخصوص ان کے گذشتہ نامۂ اعمال کو دیکھتے ہوئے تو کوئی سنجیدہ مسلمان رائے دہندہ یہ پسند نہیں کر سکتا کہ امارت شرعیہ کے نامزد کئے ہوئے امیدوار پر ان کو ترجیح دے۔ شاید اسی صورت حالات کو دیکھتے ہوئے مولانا شفیع داؤدی نے ایک عجیب طریقہ اختیار کیا ہے جو نہایت مذموم اور قابل نفرت و حقارت ہے۔ داؤدی صاحب کے اخبار اتحاد کا کوئی نمبر خالی نہیں جاتا جس میں حضرت مولانا محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار کے خلاف خصوصاً اور علمائے امت کے خلاف عموماً نہایت عامیانہ و سوقیانہ الفاظ میں سب و شتم نہ کیا جاتا ہو اور ...

معقول اعتراض کا جواب گالیوں سے دیکر اپنی تہذیب و شرافت کا ثبوت بہم پہنچایا جاتا ہو۔ انتخابات کا نتیجہ خواہ کچھ بھی ہو مگر اس طرز عمل سے مولانا شفیع داؤدی نے اپنی اخلاقی موت کا کافی سامان بہم پہنچا لیا ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ مسلمانان صوبہ سرحد کے سامنے انہیں بے نقاب کرنے کے لئے ان کا یہ رویہ ہی بالکل کافی ہے۔ انتخابات کی اصولی بحث میں جب وہ عہدہ برآ نہ ہوسکے تو انہوں نے مباہلہ کا ڈھونگ رچایا اور جب اس سلسلہ میں بھی انہیں کوئی کامیابی میسر نہ ہوئی اور رائے عامہ ان کے خلاف اصولی حیثیت سے برابر بڑھتی رہی تو انہوں نے اب آخری ہتھیار یہ اٹھایا ہے کہ گالیاں دیکر اپنے مخالفین کو خاموش کریں۔ ہمیں یقین ہے کہ اس نئی حرکت کا نتیجہ بھی وہی ہوگا جو اسی قسم کی گذشتہ حرکات کا ہوتا رہا ہے ...

... میں مولانا شفیع داؤدی کی خفیف الحرکاتی کا وہی اثر ہو رہا ہے جو ہونا چاہیے۔ ان کی اخلاقی موت ہو چکی ہے اور سیاسی موت عنقریب ہونے والی ہے۔

گاندھی جی کی علیحدگی

گاندھی جی نے انڈین نیشنل کانگریس سے اپنی علیحدگی کا اعلان کر دیا اور وہ اب باقاعدہ کانگریس کی رکنیت سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ لیکن جن حالات اور کیفیات کے ساتھ ان کی علیحدگی عمل میں آئی ہے اس کے پیش نظر ہمیں ان کو علیحدہ نہ سمجھنا چاہیے۔ ان کی علیحدگی ایک "قانونی" بات ہے عملاً وہ کانگریس کی امداد و اعانت کے لئے آمادہ رہیں گے۔ علیحدگی کے اعلان کے وقت گاندھی جی نے قوم کو خود یہ یقین دلایا ہے کہ ان کی ہمدردیاں پہلے سے زیادہ کانگریس ...

... اور کانگریس اپنے جدید نظام کے ماتحت پارلیمنٹری اصولوں پر چل کر حکومت کے مقابل میں ایک نمائندہ جماعت بن سکے گی۔ ان حالات کے پیش نظر ہمیں توقع کرنی چاہیے کہ گاندھی جی کی علیحدگی بجائے مضر ہونے کے مفید ہی ثابت ہوگی اور اس کے نتائج خوشگوار برآمد ہوں گے۔

حوادث و احکام

استفتا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں:

۱۔ نماز میں جو فعل دونوں ہاتھوں سے کیا جاوے وہ فعل کثیر ہے یا نہیں؟ (کتاب الصلوٰۃ، متفرق)

۲۔ جو شخص جمعہ کی نماز میں اخیر قعدہ میں وہ دو رکعت ہے ...

... عمل کثیر کی جو تعریف کہ صحیح و صواب ہے فقہائے کرام کے نزدیک تو اس تعریف کے موافق دونوں ہاتھوں سے کیا ہوا فعل عمل کثیر ہو سکتا ہے تو اس سے بچنا نماز کی حالت میں ضروری ہوگا ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی فقط واللہ اعلم

۲۔ یہ شخص جمعہ کی نماز دو رکعت ہی پڑھیگا چار رکعت ظہر کی نہیں پڑھیگا۔ تنویر الابصار میں ہے ۔ ومن ادرکھا فی تشہد او سجود سہو فیھا اتم جمعۃ کما فی العید وینوی جمعۃ لا ظہرا اتفاقا فلو نوی ...

دار الحکومت

قرول باغ میں ایک عورت کا قتل

دہلی ۹ اکتوبر۔ قرول باغ سے ایک ہندو عورت کے سفاکانہ قتل کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص مسمی پورن کی بیوی بدچلن تھی پورن نے اس کو کئی بار تنبیہ کی لیکن اس نے کوئی اصلاح نہ کی آخر کار کل شام کو اس نے اپنی بیوی کے سر پر کلہاڑی سے قاتلانہ حملہ کیا جس سے اس کا پیٹ گیا اور وہ فوراً ہلاک ہو گئی۔ اس سانحہ کے بعد پورن فرار ہو گیا۔ پولیس اس کی تلاش میں ہے۔ متوفیہ کی لاش کا ڈاکٹری ملاحظہ کرکے پولیس سرجن نے پوسٹ مارٹم کیا ہے۔

عربک کالج میں بزم فلسفہ

اینگلو عربک کالج کی بزم فلسفہ کا جلسہ یکم نومبر ۱۹۳۴ء کو بوقت ... بجے کالج ہال میں منعقد ہوگا۔ فلسفہ سے دلچسپی رکھنے والے حضرات بخوشی تشریف لاویں۔ تقاریر انگریزی زبان میں ہوں گی۔

ایل۔ اے۔ شروانی (سکرٹری)

دہلی میں صدر کانگریس کی آمد

دہلی ۱۰ اکتوبر۔ آج شام کو ۵ ۔ ۵ پر فرنٹیر میل سے بابو راجندر پرشاد صاحب صدر آل انڈیا کانگریس کمیٹی دہلی تشریف لائیں گے۔ جن کا اسٹیشن پر شاندار خیر مقدم کیا جائے گا۔

باشندگان دہلی سے احرار ہند کی اپیل

مسٹر آصف علی کو ووٹ دیجئے

نئی دہلی ۳۰ اکتوبر۔ ذیل کا پیغام بابو راجندر پرشاد صدر کانگریس، سردار ولبھ بھائی پٹیل، مسٹر راجگوپال آچاریہ، مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی، ڈاکٹر رائے، سردار دول سنگھ کویشر، مولانا ابوالکلام آزاد، ڈاکٹر سید محمود، مسٹر نریمان، اور مسز سروجنی نائیڈو کی طرف سے مسٹر آصف بیرسٹر کو موصول ہوا ہے۔

باشندگان شہر دہلی کو چاہیے کہ وہ مسٹر آصف علی صاحب کو ووٹ دے کر مخلوط انتخاب کے اصول کی تائید کریں۔ مسٹر آصف علی کو کانگریس پارلیمنٹری بورڈ نے پورے غور و فکر کے بعد دہلی کے ہندو مسلمانوں کی نمائندگی کیلئے منتخب کیا ہے۔ اس نازک وقت میں مسٹر آصف علی کو ووٹ دینا قوم اور وطن نیز انڈین نیشنل کانگریس کی سب سے بڑی خدمت ہے۔

لکھنؤ میں مولانا شوکت علی صاحب کی زبردست تائید

اعیان و اکابر کی تقریریں

لکھنؤ ۳ اکتوبر۔ سیف اکرام علی سکرٹری مسلم یونٹی بورڈ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ شہر لکھنؤ کے سربرآوردہ اور معززین کے دستخطوں سے ایک زبردست جلسہ کا اعلان کیا گیا اور امین آباد پارک میں اتوار کی شب کو جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا شوکت علی صاحب پر کامل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ راجہ صاحب سلیم پور نے اپنی صدارتی تقریر میں مسلمانوں کو مولانا شوکت علی صاحب کی وہ قربانیاں یاد دلائیں جو انہوں نے اسلام، مسلمانوں اور وطن عزیز کیلئے کیں اور آپ نے ووٹروں سے اپیل کی کہ وہ اسمبلی میں ایسے نمائندوں کو بھیجیں جو متحد ہوں اور جن کو آزمایا گیا ہو۔ مولانا شوکت علی گزشتہ بیس سال سے اسلام اور مسلمانوں کی زبردست خدمات انجام دے رہے ہیں۔

اس کے بعد مولانا صبغت اللہ، محمود علی، خلیق الزمان، احسان الرحمٰن، انیس احمد عباسی نے یکے بعد دیگرے مولانا کی خدمات کا تذکرہ کیا ...

... منظور کی گئی جس میں مولانا شوکت علی پر کامل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ مولانا شوکت علی ... کانپور اور ... روانہ ہوگئے۔ اطلاعات مظہر ہیں کہ مولانا شوکت علی صاحب کی تائید ہر جگہ کی جا رہی ہے۔

کانگریس کا آئندہ اجلاس لکھنؤ میں ہوگا

بمبئی ۲۸ اکتوبر۔ ایک بجے بعد دوپہر سبجکٹ کمیٹی کا اجلاس ختم ہوا جو ۲۳ اکتوبر سے روزانہ ہو رہا تھا۔ کمیٹی نے آئندہ اجلاس کے لئے یو۔ پی کا دعوت نامہ منظور کر لیا ہے۔ اگرچہ موضع راس بہار، اشتراکی میرٹھ، مدراس اور میرٹھ سے بھی دعوت نامے تھے لیکن بالآخر یو۔ پی کا دعوت نامہ قبول کیا گیا جو پنڈت گووند ولبھ پنت کے ذریعہ پیش ہوا تھا۔

ریلوں کی آمدنی میں اضافہ

دہلی ۳۰ اکتوبر۔ تمام سرکاری ریلوں میں یکم اپریل سے ۳۰ ستمبر ۱۹۳۴ء تک جو ششماہی آمدنی ہوئی وہ ریلوے بجٹ کی مقررہ سالانہ رقم منافع کے برابر ہے۔ ستمبر ۱۹۳۴ء اور ستمبر یعنی ۳۰ تاریخ تک کل ریلوں کی آمدنی ۷۰ لاکھ ہوئی جو گذشتہ ہفتہ کی آمدنی سے ... لاکھ کم ہے۔ مگر سال گذشتہ کے ان ایام کی نسبت ۸ لاکھ زیادہ ہے۔ یکم اپریل ۱۹۳۴ء سے ۳۰ ستمبر ۱۹۳۴ء تک کی آمدنی ۹۱ کروڑ ہوئی جو سال گذشتہ کے اسی عرصہ کی نسبت ... لاکھ زائد ہے۔

آسٹریا میں پھر خوفناک انقلاب کا اندیشہ

مسلح اشتراکیوں کی طرف سے بغاوت برپا کرنے کے منصوبے

حکومت کی احتیاطی تدابیر۔ حکومت اور سوشلسٹوں میں گفتگو

وائنا ۲۸ اکتوبر۔ یہاں سوشلسٹ طبقہ کے افراد بغاوت پھیلانے پر آمادہ ہیں۔ حکومت احتیاطی تدابیر اختیار کر رہی ہے۔ فوج کے تیز سو نوجوان پولیس میں بھرتی کرلئے ہیں سوشلسٹوں کے پاس کثیر اسلحہ ہیں لیکن بحالات موجودہ بغاوت برپا کرنا ان کے لئے خودکشی کے مرادف ہوگا۔ سوشلسٹوں کا خیال ہے کہ یہ افواہ اس لئے اڑائی گئی ہے کہ حکومت کے جابرانہ رویہ کو حق بجانب ثابت کیا جاسکے۔ اسی اثناء میں ہیم ویر اور ڈاکٹر شسنگ میں اختلافات رونما ہوگئے ہیں اور دونوں کی فوجوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ آسٹریا کے جدید آئین کے مطابق یکم نومبر کو نامزدگیاں ہوں گی اور اسی روز نئے بغاوت اور خونریزی کا اندیشہ کیا جا رہا ہے۔

آسٹریا کے چانسلر اور حکومت کے نمائندوں نے مخالف پارٹیوں سے گفت و شنید شروع کردی ہے جس کی بنیاد یہ ہوگی کہ آسٹریا کی آزادی تسلیم کرلی جائے سیاسی گفتگو میں غیر ملکی مداخلت اور اقدام سے احتراز کیا جائے۔ اور سیاسی معاملات کو حل کرنے کی ساعی میں تشدد اور خونریزی سے اجتناب کیا جائے۔

گذشتہ جنوری کو آسٹریا میں ڈاکٹر ڈولفس کی حکومت اور سوشلسٹوں میں سخت جنگ برپا ہوئی تھی جس میں ڈاکٹر ڈولفس مارے گئے تھے۔ اس جنگ میں سوشلسٹوں کو پیس دیا گیا تھا ان کی جماعتوں اور انجمنوں کو توڑ دیا گیا تھا اور ان کے لیڈروں کو پھانسی دیدی گئی تھی۔

مصری حکومت اور برطانوی ریزیڈنسی میں نزاع

برطانوی ہائی کمشنر پر سیاسیات میں مداخلت کا الزام

قاہرہ ۲۷ اکتوبر۔ شاہ فواد کی مستقل علالت نے انگریزی ہائی کمشنر اور مصر کے وزیر اعظم کے درمیان چپقلش کا باعث بن گئی ہے۔ وزیر اعظم یحییٰ پاشا اس بات کے شاکی ہیں کہ مسٹر مورائن پیٹرسن عارضی ہائی کمشنر مصر کے داخلی سیاسیات میں ناجائز مداخلت کرتے ہیں۔ مصری دستور حکومت کے مطابق بادشاہ کی علالت کے دوران میں کوئی نائب السلطنت مقرر کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ قاہرہ کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ یحییٰ پاشا نے اس معاملہ کے متعلق مسٹر پیٹرسن سے مشورہ کیا جس نے وائٹ ہال کے ایما پر یحییٰ پاشا کو بتایا کہ وہ شاہی کابینہ میں ایک اور رکن کا اضافہ کردیں جو بادشاہ کابینہ اور سفارت خانہ کے درمیان ثالث ہو۔ یہ مشورہ وزیر اعظم کو پسند نہ آیا چنانچہ انہوں نے مسٹر پیٹرسن پر الزام لگایا کہ وہ مصر کے سیاسیات میں ناجائز طور پر مداخلت کرتے ہیں۔

دس ہندوؤں کو دس دس سال کی سزا

فرقہ وارانہ فساد کے مقدمہ کا فیصلہ

بریلی ۲۸ اکتوبر۔ مدہ ماہ کی سماعت کے بعد سشن جج نے گڑھ گاہ کے فرقہ وارانہ فسادات کا فیصلہ سنا دیا ہے۔ اور دس ہندوؤں کو دس دس سال اور چھ مسلمانوں کو دو دو سال قید کی سزا دی ہے باقی ۳ ملزم بری کر دیئے گئے ہیں۔ پہلے ۴۷ ہندوؤں اور ۳۴ مسلمانوں کا چالان کیا گیا تھا مگر کچھ ملزموں کو ابتدائی عدالت نے ہی بری کر دیا تھا۔ یہ مقدمہ پچھلے محرم پر فسادات کا شاخسانہ تھا جس میں کئی اشخاص مجروح اور ایک ہلاک ہوا تھا۔

کانگریس کے آئین میں تبدیلیاں

کھلے اجلاس میں منظور شدہ ترمیموں کی فہرست

کانگریس کے آئین و ضوابط میں ترمیم کرنے کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے جو اسپیشل کمیٹی، کانگریس کی سبجکٹ کمیٹی نے مقرر کی تھی اور جس کی رپورٹ کے مطابق سبجکٹ کمیٹی نے ان ترمیمات کو کثرت رائے سے منظور کر لیا تھا وہ ترمیمات اب آل انڈیا نیشنل کانگریس کے کھلے اجلاس میں بھی باتفاق منظور کرلی گئیں۔ کانگریس کے آئین میں مندرجہ ذیل ترمیمیں منظور ہوئی ہیں:

(۱) فی ہزار کے بجائے فی پانچ سو ممبر ایک ڈیلی گیٹ کانگریس کے لئے منتخب کرسکتے ہیں لیکن ان ممبروں کی مجموعی تعداد دو ہزار سے متجاوز نہ ہونے پائے گی۔

(۲) صوبجاتی ڈیلی گیٹ صوبجاتی کانگریس کمیٹیوں کی تشکیل کریں گے ...

... اگر کسی صوبہ میں ڈیلی گیٹوں کی تعداد زیادہ ہو جائے۔ تو وہ ڈیلی گیٹ اپنے میں سے ایک سو ممبر انتخاب کریں گے جن کو صوبجاتی کانگریس کمیٹیوں کے آئین مرتب کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔

(۳) کانگریس کے سالانہ اجلاس میں دو ہزار ڈیلی گیٹ سے زیادہ شامل نہ ہوں گے یعنی کل ڈیلی گیٹوں کی تعداد دو ہزار ہوگی یہی صدر کانگریس اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا انتخاب کریں گے ان ہی ڈیلی گیٹوں کو اپنی ورکنگ کمیٹی کے انتخاب کا حق حاصل ہوگا۔

(۴) آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ممبروں کی تعداد کل ڈیلی گیٹوں کا بارھواں حصہ ہوگی۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ممبروں کی تعداد ۱۶۵ سے زائد نہ ہوگی۔

(۵) صدر کو ورکنگ کمیٹی کے اختیارات حاصل ہوں گے۔

(۶) دیہات میں انتخاب ناقابل انتقال رائے شماری سے ہوگا۔

(۷) ورکنگ کمیٹی، آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ممبروں کو ہر صوبہ کے لئے مقرر کرے گی۔

کانگریس کو ڈھائی لاکھ کی آمدنی

بمبئی ۳۰ اکتوبر۔ کانگریس کو ٹکٹوں اور سودیشی نمائش کے ذریعہ ڈھائی لاکھ روپے کی آمدنی ہوئی ہے۔

بمبئی میں مزدوروں کے جلوس پر لاٹھی چارج

بمبئی ۲۸ اکتوبر۔ باوجود اس کے کہ پولیس کمشنر نے عبد الغفار خاں کے اندر مزدوروں کی جانب سے مخالفانہ مظاہرہ کی ممانعت کر دی تھی لیکن تقریباً ساڑھے سات بجے شام کو تقریباً ہزار مزدوروں کا ایک گروہ کیمونسٹ نعرے لگاتے ہوئے عبد الغفار کی جانب بڑھا۔ پولیس نے آزاد میدان روڈ پر اس جلوس کو روک دیا اور منتشر ہونے کو کہا گیا۔ لیکن جب انہوں نے تعمیل نہیں کی تو لاٹھی چارج کیا گیا جس سے تقریباً ایک درجن اشخاص زخمی ہوئے۔ کانگریس پنڈال میں سوشلسٹ ڈیلیگیشن میں اس واقعہ سے بڑی سنسنی پیدا ہوگئی معلوم ہوا ہے کہ کانگریس کے کھلے اجلاس میں سوشلسٹ حضرات اس مسئلہ پر تحریک التوا پیش کریں گے۔

افریقہ کے ایک اسکول میں ۳۲ لڑکیوں کی ہلاکت

دار السلام ۱۰ اکتوبر۔ جنوبی ٹنگنیکا کے ایک زنانہ اسکول میں شاید کوئی مہلک چیز کھاکر ۳۲ لڑکیاں ہلاک ہو گئیں۔ ڈاکٹر اور پولیس بذریعہ کار اور ہوائی جہاز موقعہ پر بھیج دیئے گئے ہیں ان اموات کے علاوہ دو لڑکیوں کی ہلاکت کا بھی خطرہ ہے کیونکہ وہ ہسپتال میں نازک حالت میں ہیں۔ حکومت نے تمام ملک میں تیل کا استعمال ممنوع قرار دیدیا ہے۔

تینوں ملزمان کو پھانسی دیدی گئی

حیدرآباد ۲۷ اکتوبر۔ ... کے قتل کے سلسلہ میں اسپیشل عدالت نے تین اشخاص کو پھانسی کی سزا دی تھی۔ اپیل پر ہائیکورٹ نے سزا بحال رکھی اب ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع ہے کہ ان تین اشخاص میں سے دو ملزمان کو ... جیل میں کل پھانسی دیدی گئی تھی اور ایک کو آج دار پر لٹکا دیا گیا۔

ناجائز اور مکروہ پروپیگنڈا

مولوی شفیع صاحب کی وارفتگی

انتخاب مجالس مقننہ میں حصہ لینے کا جہاں ... کے علاوہ جن اہم وجوہ کی بنا پر امارت شرعیہ اور دیگر مذہبی اداروں اور جماعتوں نے کیا ہے ان میں ایک اہم وجہ اس ناجائز و مکروہ طریق کی اصلاح بھی ہے جو عموماً ایسے مواقع پر پیش آتے ہیں جس سے اسلامی روش کی ... فنا ہو رہی ہے۔

ایسے مواقع پر لوگ محض اپنی غرض کے لئے ہر قسم کے بہتان تراشی، کذب بیانی، افترا پردازی کو دانائی اور حکمت عملی تصور کرتے ہیں اور اس لئے ہر جائز و ناجائز طریق پر نہایت بے باکی سے عمل کرتے ہیں۔

چنانچہ مولوی محمد شفیع صاحب اور ان کا اخبار نو گذشتہ فروری یا مارچ ہی سے امارت شرعیہ اور اس کے کارکنوں کے متعلق نہایت جھوٹے اور غلط و اشتعال انگیز ...

آخری گذارش

مصر میں برطانوی اقتدار کے دشمن وزیر کی قسمت کا فیصلہ

شاہی کابینہ کا چیف احمد زوار پاشا کو بنا دیا گیا

مصری حکومت کی بے بسی اور برطانوی ریزیڈنسی کی کامیابی

قاہرہ ۷ اکتوبر۔ مصر میں اقتدار کی جنگ نے یہ صورت اختیار کی ہے کہ شاہی فیصلہ کے مطابق احمد زوار پاشا شاہی کابینہ کے چیف مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ یہ عہدہ عرصہ دراز سے خالی تھا۔ رائٹر کی اطلاع کے مطابق اس تقرر کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ابراشی پاشا کو جو محل سے باہر فیر مانوس اور برطانوی اقتدار کے سخت دشمن تھے، ہٹا دیا جائے۔ ... یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ شاہی محل اور برطانوی ریزیڈنسی میں کوئی تصادم اور اختلاف نہیں ہے۔

مصری حکومت اور برطانوی ریزیڈنسی میں جو اختلاف ہو گیا ہے اس پر برطانوی اخبارات نے تند اور سخت لہجہ اختیار کر لیا ہے۔ مصری چارج ڈی افیئر نے برطانوی دفتر خارجہ سے اس لب و لہجہ کی شکایت کی ہے اور اپنا احتجاج پیش کیا ہے۔ جواب میں کہا گیا ہے برطانیہ میں اخبارات کو پوری آزادی حاصل ہے۔ اور برطانیہ کو قائم مقام ہائی کمشنر پر پورا اعتماد ہے۔

لندن ۸ اکتوبر۔ اخبار ٹائمز لکھتا ہے کہ برطانوی اخبارات کے متعلق مصری چارج ڈی افیئر کی دفتر خارجہ سے شکایات غیر ذمہ دارانہ ہیں کیونکہ مصری حکومت کی ہدایات کو ان سے کوئی تعلق نہیں ہے اور دفتر خارجہ سے گفتگو قطعاً غیر متوقع ہے۔

کانگریس کے آئین تبدیلی کے متعلق گاندھی جی کی تمام ترمیمات منظور

دیہات میں صنعتی ترقی اور عدم تشدد کی تجویز بھی پاس ہو گئی

انڈیا بل پر غور کرنے کے لئے کانگریس کا خصوصی اجلاس منعقد کرنے کی تجویز

بمبئی ۲۸ اکتوبر۔ آج آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا کھلا اجلاس ۱۲ بجے دوپہر تک جاری رہا جس میں گاندھی جی کی کانگریس سے علیحدگی کو منظور کر لیا گیا اور گاندھی جی کی ان خدمات کا اعتراف کیا گیا۔ ... سب حاضرین نے گاندھی جی کا کھڑے ہو کر استقبال کیا۔ عدم تشدد کے عقیدہ پر مسز سروجنی نائیڈو کی تجویز بھی پاس ہو گئی۔ ... بابو راجندر پرشاد نے اپنی تقریر میں حاضرین کو ہدایت کی کہ وہ دیہاتی صنعتوں کی ترقی کو کامیاب بنانے اور اس کے مطابق عمل کرنے کا عہد کریں۔

ایسوسی ایٹیڈ پریس کی اطلاع ہے کہ اگر وائٹ پیپر اس وقت تک پارلیمنٹ میں پاس ہو چکا ہو گا تو کانگریس کا ایک خصوصی اجلاس ماہ جولائی کے آخر میں بلایا جائے گا۔ ... کانگریس لیڈران یہ ضابطہ فیصلہ کر چکے ہیں کہ ایسی صورت میں کانگریس کا اسپیشل اجلاس مدعو کیا جائے گا۔

سچا ہی خواہ سمجھئے لیکن آپ نے ایسے معاہدہ پر دستخط کرنے سے گریز کیا جس کے دوسرے معنی یہ ہوتے ہیں کہ آپ کو اپنے اوپر بھی اعتبار نہیں ہے اور اسمبلی میں بیٹھ کر قوم و ملت کے حقوق کی حفاظت کرنا آپ کی طاقت سے بالکل باہر ہے چونکہ مولوی عبدالحمید خاں صاحب نے ایسا معاہدہ کر کے ہمیں تسلی دی ہے لہٰذا ہمارے نزدیک وہی ووٹ پانے کے مستحق ہیں اور ان ہی کو ووٹ دینا ہمارا قومی و مذہبی فریضہ ہے۔

(ظہیر الحسن مظفر پور)

کھلی چٹھی بنام مولوی شفیع صاحب داؤدی

اسمبلی میں جانے کا مستحق کون ہو سکتا ہے؟

میں ایک مسلم ہونے کی حیثیت سے اپنے محترم بزرگ مولوی شفیع صاحب کی خدمت والا میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے اپنے مختلف شائع شدہ مضامین میں مسلمانوں کو اس امر کا یقین دلانے کی کوشش فرمائی ہے کہ آپ کی ذات والا ان الزامات سے بالکل بری ہے جو آپ کی طرف منسوب کئے جا رہے ہیں ...

پنڈت مالویہ کو پھر شکست

کمیونل ایوارڈ کے معاملہ پر مہر تصدیق

گاندھی جی کی تمام ترمیمات منظور

بمبئی ۲۸ اکتوبر۔ ٹیلیفون پر اطلاع ملی ہے کہ ڈاکٹر انصاری کے ریزولیوشن کے متعلق تمام ترمیمات مسترد ہو گئیں اور اصل ریزولیوشن بھاری کثرت رائے سے پاس ہو گیا۔ گویا کانگریس نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے پٹنہ کے فیصلہ پر اپنی مہر تصدیق ثبت کر دی۔

چھ سال کے بچہ کو درانتی سے قتل کر دیا

گوالیار ۲۶ اکتوبر۔ موضع ... میں ایک چھ برس کا بچہ جو کھیل رہا تھا اسے ایک شخص بچہ لالچ دے کر جوار کے کھیت میں لے گیا۔ اور اسے درانتی سے قتل کر کے اس کے زیور چھین لئے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

پونہ کے قریب زلزلہ

پونہ ۲۸ اکتوبر۔ ... میں بدھ کو شب کے ساڑھے بارہ بجے زلزلہ کا دھکا محسوس ہوا۔ کئی لوگ اپنی چارپائیوں سے نیچے گر پڑے۔ کہا جاتا ہے کہ زلزلہ کا اثر گو صرف ایک سکنڈ رہا لیکن اس کا زور شہر کے دو مختلف حصوں میں مختلف تھا۔ تاہم کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

ایران میں دو پادری گرفتار

لندن ۵ اکتوبر۔ معاصر ڈیلی ٹیلیگراف رقمطراز ہے کہ حکومت ایران نے دو انگریز پادریوں کو جاسوسی کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایران کی خفیہ پولیس کو ان دونوں پر عرصہ سے شبہ تھا۔ ملزمان پہلے برطانوی قونصل خانہ میں ملازم تھے۔

کانگریس کا ممبر فرقہ پرست جماعتوں کا ممبر نہیں بن سکتا

بمبئی ۲۸ اکتوبر۔ آل انڈیا کانگریس کی سبجیکٹس کمیٹی نے پندرہ ممبران کی ایک اسپیشل کمیٹی کانگریس آئین میں مجوزہ ترمیموں پر غور کرنے اور رپورٹ دینے کے لئے مقرر کی تھی۔ آج اس اسپیشل کمیٹی کا اجلاس گاندھی جی کی کٹیا میں ... معلوم ہوا ہے کہ اس کمیٹی نے آئین میں دو ایک اہم ترمیمیں کی ہیں۔ ...

جاپان کی آبدوز کشتیاں

جہازوں میں تخفیف کا مطالبہ

لندن ۲۸ اکتوبر۔ اس وقت تک انگلستان میں بحری کانفرنس کے ابتدائی مراحل ہی طے ہو سکے ہیں۔ برطانوی اور امریکن ڈیلی گیٹوں کے جلسہ کے بعد جاپانی نمائندوں سے بحث کی ابتدا کے لئے درخواست کی گئی۔ جاپانیوں نے برطانوی اور جاپانی جلسہ میں اپنی تجاویز کا انکشاف کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ جاپان نے آلات بحری کی جو تعریف کی ہے اور جس میں انہوں نے تخفیف کا مطالبہ کیا ہے ان میں ہوائی جہاز لیجانے والے جنگی جہاز اور آٹھ انچ توپوں والے دس ہزار ٹن کے کروزر شامل ہیں۔ جاپانی نقطۂ خیال میں ایک بڑی رکاوٹ یہی ہے کہ وہ سب آبدوز کشتیوں کو دفاعی آلات بحری میں شمار کرتے ہیں۔ حالانکہ برطانیہ اسے ایک نہایت ہی خطرناک جارحانہ آلات بحری میں شمار کرتا ہے۔ اب برطانوی اور امریکن نمائندوں میں گفتگو ہوگی برطانوی نمائندگان اطالوی اور فرانس کے نمائندگان کو مباحثہ سے مطلع کر رہے ہیں۔

ہٹلر کا ایک خطرناک حکم

صنعتی اداروں میں ہیجان

برلن ۲۸ اکتوبر۔ ہر ہٹلر نے جرمن کے صنعتی اداروں کے سلسلہ میں ایک فیصلہ پر دستخط کئے ہیں جس نے تمام صنعتی اداروں میں ہیجان پیدا کر دیا ہے۔ ...

مسلح ڈاکوؤں کا شہر پر قبضہ

میکسیکو ۲۸ اکتوبر۔ ... ڈاکوؤں نے ... نامی ایک شہر پر قبضہ کر لیا اور پولیس کے ہیڈ کوارٹر اور جیل پر چھاپہ مار کر تمام قیدیاں کو رہا کر دیا۔ ... ڈاکو ... ٹیلیفون لائن کاٹ دی تھی ...

برطانیہ کے تباہ کن آلات حرب

لندن ۲۸ اکتوبر۔ وزارت پرواز نے ایک اسلحہ ساز کمپنی کو ایک طویل پرواز کرنے والے بمباز ہوائی جہاز بنانے کا آرڈر دیا ہے۔ ... اس جہاز کا نام ... رکھا جائے گا ...

چین اور طلائی معیار

شنگھائی ۲۸ اکتوبر۔ وزیر مالیات نے نہایت پرزور الفاظ میں اس افواہ کی تردید کی ہے کہ چین عنقریب طلائی معیار اختیار کرنے والا ہے۔

امریکہ نے حکومت افغانستان کو تسلیم کر لیا

کابل ۲۸ اکتوبر۔ حسب ذیل سرکاری اعلان شائع ہوا ہے۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کی حکومت نے صدر روز ویلٹ کی منظوری سے دولت خداداد افغانستان کو باضابطہ طور پر تسلیم کر لیا ہے اور سیاسی رشتہ قائم کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ ... تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ حکومت امریکہ نے ہندوستان کی ایک سرحدی حکومت کے ساتھ سیاسی تعلقات قائم کئے ہیں۔

دوسری بین الاقوامی دوڑ

پیرس ۲۸ اکتوبر۔ حکومت کے زیر انتظام ایک بین الاقوامی ہوائی دوڑ کا انتظام کیا جا رہا ہے ...

امریکن ہوا باز کی بڑ

ایرانیوں پر چڑھائی کر دینے کی تجویز

کراچی ۲۸ اکتوبر۔ مسٹر جان رائٹ اور مسٹر لولانڈ جو لندن میلبورن کی ہوائی دوڑ میں شریک ہوئے تھے۔ یہ لوگ سرزمین ایران میں آبادان کے قریب ایک موٹے کے کھیت میں ہوائی جہاز کا انجن بند ہو جانے کی وجہ سے اتر پڑے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ پٹرول کے پائپ میں کوئی چیز اڑ گئی ہے جس کی وجہ سے تیل اوپر نہیں چڑھتا تھا اس کو فوراً درست کر دیا گیا۔ لیکن محدود جگہ سے اڑنے کے لئے یہ ضروری تھا کہ ہوائی جہاز کا وزن ہلکا کیا جائے چنانچہ مسٹر لولانڈ نے سامان لے کر بذریعہ موٹر آبادان روانہ ہونے کا فیصلہ کیا جب کہ مسٹر جان رائٹ ہوائی جہاز میں ڈرگ آبادان کے مستقر پر جو کہ سات میل کے فاصلہ پر تھا پہنچے۔ مسٹر لولانڈ کا بیان ہے کہ ہوائی جہاز اڑتے ہی ایرانی پولیس وہاں پہونچی اور ان سب کو آبادان لے گئی اور وہاں جا کر انہیں حوالات میں بند کر دیا۔ مسٹر رائٹ کو بھی گرفتار کر لیا گیا تھا۔ لیکن انہیں حوالات میں نہیں دیا گیا تھا بمشکل تمام دو انگریزوں نے ان کو رہا کرا دیا۔

مسٹر رائٹ نے کراچی پہنچتے ہی کہا کہ جس قدر بھی سلح طاقت اس وقت موجود ہو ایرانیوں کے خلاف بھیجنی چاہیئے۔ تاکہ ان سے انتقام لیا جا سکے کیونکہ انہوں نے ہمیں دو دن لوٹ لئے ہیں۔

الور کی آرائش مسجد مسلمانوں کو واپس مل گئی

واپسی کے بعد مسجد میں نماز ادا کی گئی

الور ۲۸ اکتوبر۔ آرائش شاہ کی مسجد جو مقفل تھی اور جس کی واپسی کے لئے مسلمانوں نے سخت ایجی ٹیشن شروع کیا تھا وزیر اعظم کے حکم سے مسلمانوں کو واپس مل گئی ہے۔ ... ۱۹۳۲ء میں الور کے اندر مسلمانوں نے جو ایجی ٹیشن کیا تھا اس کے اہم مطالبات میں سے ایک مطالبہ اس مسجد کی واپسی کا بھی تھا۔ کل مسلمانوں نے مسجد پر قبضہ پاتے ہی مغرب کی نماز اس میں ادا کی۔

دو مسلمانوں کو پھانسی کی سزا

ریاست جیند کے مسلمانوں کی قسمت کا فیصلہ

سنگرور ۲۸ اکتوبر۔ گزشتہ ۶ ستمبر کو لفٹنٹ شبن لال اور اس کا اردلی شام کو جیسے ہی جرمی دائیں ریاست جیند میں قتل کر دیا گیا تھا اس کے سلسلہ میں ۹ مسلمان گرفتار ہوئے ان میں سے ایک شخص بری کر دیا گیا۔ ... دو شخصوں کو عدالت نے بری کر دیا ... دو شخصوں کو سزائے موت ہوئی ہے چار ملزمان میں سے دو کو بیس سال اور دو کو بارہ بارہ سال کی سزا ہوئی۔ یہ مقدمہ سنگرور میں سیشن جج میں فیصل ہوئے۔ مرزا یوسف بیگ وکیل دہلی و مسٹر قریشی وکیل حصار پیروکار تھے ...

پھانسی اور کالے پانی کی سزائیں منسوخ

لاہور ۲۸ اکتوبر۔ راولپنڈی کے ایک ہندو ساہوکار کے قتل کے الزام میں ماتحت عدالت نے محمد یوسف نامی ایک مسلمان کو سزائے موت اور تین دیگر اشخاص کو سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی تھی۔ ملزمان نے ماتحت عدالت کے اس فیصلہ کے خلاف ہائیکورٹ میں اپیل کی جس کی سماعت مسٹر جسٹس رنگی لال نے کی فاضل جج نے سلطانی گواہ کے بیان کو غلط قرار دیتے ہوئے چاروں اشخاص کی سزائیں منسوخ کر دیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی تبدیلی

الہ آباد ۲۸ اکتوبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو کو الموڑہ جیل میں تبدیل کر دیا ہے۔ وہ آج صبح سیل سے روانہ ہو گئے۔

برہنہ جینی سادھوؤں کے خلاف حکم

ہو ... ۲۸ اکتوبر۔ ریاست ... نے حال ہی میں ایک نوٹس کے ذریعہ برہنہ جینیوں کی نقل و حرکت کو خلاف قانون قرار دیا ہے ...

انڈین نیشنل کانگریس کے سالانہ اجلاس کا خطبہ صدارت

(بسلسلہ صفحہ ۳)

جنگ کی نوعیت

گاندھی جی نے جن وجوہ کی بنا پر سول نافرمانی کے التوا کی سفارش کی ہے ہر شخص ان میں سے بعض حالات کا آسانی سے اندازہ کر سکتا ہے۔ میرے نزدیک ہماری دو کمزوریوں نے ہمارا پیچھا نہیں چھوڑا۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ کانگریسی کارکن رفتہ رفتہ اور شاید غیر محسوس طریقہ پر رازداری کے طریقہ اختیار کرنے لگے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خلافت ورزی کی جنگ رفتہ رفتہ ہوشیاری اور چالاکی کی جنگ ہو گئی۔ غالباً یہ محسوس نہیں کیا گیا کہ ستیاگرہ تو بلند تر اخلاقی جنگ ہے جس میں مصائب کا خود سامنا کیا جاتا ہے اور خوشی سے برداشت کی جاتی ہیں جس میں مخالف کو اخلاقی اثر سے جیتنے کی کوشش کی جاتی ہے اور جس میں اس سے سبقت لے جانے کی کوشش جیسی خود ستیاگرہ کے لئے مہلک ثابت ہوتی ہے۔

دوسرے۔ یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ ایک خاص نازک مقام پر گورنمنٹ کا حملہ کامیاب ہوا۔ یعنی لوگ جیل جانے کو تیار نہ تھے۔ حتیٰ کہ اپنی جانیں قربان کرنے کو بھی تیار تھے لیکن جائداد ضائع ہونے سے جانے پر ان کے پاؤں ...

سیام کے بادشاہ نے تخت سے دستبردار ہونے کا فیصلہ کر لیا

فوج بھی موافق اور مخالف سمتوں میں تقسیم ہو گئی

سرزمین سیام میں زبردست انقلاب۔ خبروں پر سنسر

لندن ۹ اکتوبر۔ شاہی اختیارات کے سلسلہ میں قومی اسمبلی سے جو اختلافات ہو گیا تھا اس کے نتیجہ میں بادشاہ سیام نے تخت سے دستبرداری کا فیصلہ کر لیا ہے شاہ سیام اس وقت لندن میں مقیم ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ سیام میں زبردست انقلاب برپا ہو گیا ہے لیکن بنکاک میں ان خبروں پر سخت احتساب قائم ہے اور تمام انقلابی خبریں روک لی جاتی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سیام کی فوج دو حصوں میں تقسیم ہو گئی ہے۔ ایک حصہ بادشاہ سیام نے اپنے ایک بیان میں اس حقیقت کا اظہار کیا ہے کہ موجودہ قومی اسمبلی کے رویہ کے پیش نظر وہ رعایا کے حقوق کی نگہداشت نہیں کر سکتے اس لئے تخت پر باقی رہنا ان کے لئے سود مند نہیں ہے سیام کی قومی اسمبلی نے ایک قانون بنایا تھا جس کی رو سے سزائے موت یا حبس دوام کی سزا پر بادشاہ کی منظوری لازمی ہو جاتی ہے۔ بادشاہ نے اس پر دستخط ثبت کرنے سے انکار کر دیا تھا لیکن شاہ کا فیصلہ رد کر دیا گیا۔ پیپلز پارٹی نے ایک تجویز منظور کی تھی کہ اسمبلی کے ستر ارکان میں سے نصف نامزد ہوں اور باقی منتخب۔ یہ سسٹم دس سال تک جاری رہے جس کے بعد اسمبلی کا انتخاب عمل میں لایا جائے۔

گزشتہ سال بھی سیام میں بغاوت برپا ہو گئی تھی اور باغیوں نے ایک شہزادہ کی قیادت میں بنکاک سے چند میل کے فاصلہ پر قیام کر لیا تھا اور شاہ سیام اور ملکہ کو پایہ تخت چھوڑ کر ہر ہن پناہ لینی پڑی تھی۔ اور سخت جنگ کے بعد امن و امان قائم کیا گیا تھا۔

نقطوں (دعویٰ) شہنشاہیت حریت۔ سرمایہ داری اور طبقہ داری کو مکمل یہ مٹا دیتا ہے۔ چرخہ اور کھادی مذہبی اعلیٰ طبقہ اور عوام کے درمیان ایک کڑی ہے بلکہ ملک کے اس فیصلہ کا اعلان ہے کہ وہ پُرامن ذرائع سے تمام دست درازیوں کا مقابلہ کرے گا ان سے سیاسی اور خانگی زندگی کے تزکیہ کے ایک نئے باب کا افتتاح ہوتا ہے ...

سوشلسٹوں سے درخواست

کانگریس کے قانون میں ترمیم

کانگریس کے گرانڈیل

گاندھی جی کا بیان

سوت کاتنے کی شرط

رسالہ معراج النبی

بہترین منجن گوبندی

نزلہ و زکام کھانسی

احمد حسین اللہ حسین تاجر تمباکو خوشبودار لکھنؤ

سے طلب فرمائیے

فہرست و نمونے طلب کرنے پر روانہ ہونگے

محبوب عاشق کے قدموں پر

ہدیہ عمل تین روپے کی بجائے سوا روپیہ ایں عظیم رعایت سے فائدہ اٹھایئے عمل ... ملنے کا پتہ ... مفضل شاہ عامل گلی راجان دہلی

بوڑھے جوان ہو جائیں گے

کیونکر

... بھی سیاہ ہی انجکشن کی تجربہ کر دیکھیں ... ہوں اور سچا اعلان کرتا ہوں ... ملنے کا پتہ منیجر طبی کیمیکل ورکس باندھ ... پور (بہار)

مصفا خون کی شرطیہ گولیاں

فساد خون۔ پھوڑا پھنسی جسم پر خارش ہو یا کالے رنگ کے نشان پڑ جاتے ہوں ان کے لئے شرطیہ اور مجرب دوائی ہے ... ملنے کا پتہ گوڑسی اینڈ کو جالندھر شہر (پنجاب)

دہلی میونسپلٹی کا اعلان

ایک نادر موقع

قیمتی آراضی کا مستقل معاملہ

عیدگاہ کے قریب مونٹی میموریل روڈ (سڑک یادگار غدر) پر ایک ماڈل بستی بنائی جا رہی ہے قطعات کا نیلام ۲۵ نومبر ۱۹۳۲ء بروز پنجشنبہ ۱۱ بجے دن کے موقع پر ہوگا زیادہ سے زیادہ پیشکش کمیٹی کی طرف سے منظور ہوگی۔ ایک روپیہ کی ادائیگی پر خریداری کے ضروری شرائط و قواعد دفتر میونسپلٹی سے مل سکتے ہیں قیمت کا دس فیصدی فوراً ادا کرنا ہوگا اور باقی رقم دس یوم کے اندر میونسپلٹی کے دفتر میں داخل کرنی ہوگی یہ قطعات ہندوستانی نمونے کے چھوٹے چھوٹے گھروں کے لئے زیادہ موزوں ہیں۔

بحکم

(دستخط) سوہن لال

آر۔ بی۔ ایم۔ بی۔ ای۔ پی۔ سی۔ ایس (ریٹائرڈ)

سکریٹری میونسپل کمیٹی دہلی

مصر میں برطانوی اقتدار کے دشمن وزیر کی قسمت کا فیصلہ

شاہی کابینہ کا چیف احمد زوار پاشا کو بنا دیا گیا

مصری حکومت کی بے بسی اور برطانوی ریزیڈنسی کی کامیابی

قاہرہ ۲۸ اکتوبر۔ مصر میں اقتدار کی جنگ نے یہ صورت اختیار کی ہے کہ شاہی فیصلہ کے مطابق احمد زوار پاشا شاہی کابینہ کے چیف مقرر کردیئے گئے ہیں۔ یہ عہدہ عرصہ دراز سے خالی تھا۔ رائٹر کی اطلاع کے مطابق اس تقرر کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ابراشی پاشا کو جو محل سے باہر فیر مالوس اور برطانوی اقتدار کے سخت دشمن تھے، ہٹا دیا جائے۔ جب تک احمد زوار پاشا اور ابراشی دو پاشاؤں کے تعلقات کا حال معلوم نہ ہو اس وقت تک نہیں کہا جاسکتا کہ اول الذکر کے تقرر سے ابراشی پاشا قائم رہیں گے یا ہٹا دیئے جائیں گے۔ وزیر اعظم یحییٰ پاشا نے رائٹر کے نمائندے سے بادشاہ سے ملاقات کرنے کے بعد فرمایا کہ وہ احمد زوار پاشا کے تقرر سے خوش ہیں کیونکہ وہ وزارت عظمیٰ کے عہدہ جلیلہ پر فائز رہ چکے ہیں۔ یحییٰ پاشا نے اعلان کیا کہ ابراشی پاشا اور میرے درمیان اختلاف کی خبر بے بنیاد ہے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ شاہی محل اور برطانوی ریزیڈنسی میں کوئی تصادم اور اختلاف نہیں ہے۔

مصری حکومت اور برطانوی ریزیڈنسی میں جو اختلاف ہوگیا ہے اس پر برطانوی اخبارات نے تند اور سخت لہجہ اختیار کرلیا ہے۔ مصری چارج ڈی افیئر نے برطانوی دفتر خارجہ سے اس لب و لہجہ کی شکایت کی ہے اور اپنا احتجاج پیش کیا ہے۔ جواب میں کہا گیا ہے برطانیہ میں اخبارات کو پوری آزادی حاصل ہے۔ اور برطانیہ کو قائم مقام ہائی کمشنر پر پورا اعتماد ہے۔

لندن ۲۸ اکتوبر۔ اخبار ٹائمز لکھتا ہے کہ برطانوی اخبارات کے متعلق مصری چارج ڈی افیئر کی دفتر خارجہ سے شکایات غیر ذمہ دارانہ ہیں کیونکہ مصری حکومت کی ہدایات کو ان سے کوئی تعلق نہیں ہے اور دفتر خارجہ سے گفتگو قطعاً غیر متوقع ہے۔

کانگریس کے آئین میں تبدیلی کے متعلق گاندھی جی کی تمام ترمیمات منظور

دیہات میں صنعتی ترقی اور عدم تشدد کی تجویز بھی پاس ہوگئی

انڈیا بل پر غور کرنے کے لئے کانگریس کا خصوصی اجلاس منعقد کرنے کی تجویز

بمبئی ۲۸ اکتوبر۔ آج آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا کھلا اجلاس ۲ بجے دوپہر تک جاری رہا جس میں گاندھی جی کی کانگریس سے علیحدگی کو منظور کرلیا گیا اور گاندھی جی کی ان خدمات کا اعتراف کیا گیا جو آپ نے اب تک کانگریس اور قوم کی انجام دی ہیں۔ کانگریس کے آئین و ضوابط میں گاندھی جی کی ترمیم کا ریزولیشن کثرت رائے سے منظور ہوگیا۔ ترمیم منظور ہونے کے بعد گاندھی جی نے کانگریس کی ممبری سے انکار کردیا۔ گاندھی جی نے اپنی تجویز اسی ہزار انسانوں کے سامنے پیش کی اور اس پر ۴۵ منٹ تک تقریر فرمائی۔ سب حاضرین نے گاندھی جی کا کھڑے ہوکر استقبال کیا۔ عدم تشدد کے عقیدہ پر مسز سروجنی نائیڈو کی تجویز بھی پاس ہوگئی۔ اسی کے ساتھ دیہات میں صنعتی ترقی کی تجویز بھی کثرت رائے سے پاس ہوگئی۔ بابو راجندر پرشاد نے اپنی تقریر میں حاضرین کو ہدایت کی کہ وہ دیہاتی صنعتوں کی ترقی کو کامیاب بنائے اور اس کے مطابق عمل کرنے کا عہد کریں۔

ایسوسی ایٹیڈ پریس کی اطلاع ہے کہ اگر وائٹ پیپر اس وقت تک پارلیمنٹ میں پاس ہوچکا ہوگا تو کانگریس کا ایک خصوصی اجلاس ماہ جولائی کے آخر میں بلایا جائے گا۔ اس کے متعلق قطعی فیصلہ اس وقت ہوگا جب وائٹ پیپر (قرطاس ابیض) کا مسودہ قانون دار العوام میں پیش کیا جاچکے گا کانگریسی لیڈران نے ضابطہ فیصلہ کرچکے ہیں کہ ایسی صورت میں کانگریس کا اسپیشل اجلاس منعقد کیا جائے گا۔

امریکن ہوا باز کی بڑ

ایرانیوں پر چڑھائی کردینے کی تجویز

کراچی ۲۸ اکتوبر۔ مسٹر جان رائٹ اور مسٹر پولانڈ لندن میلبورن کی ہوائی دوڑ میں شریک ہوئے تھے۔ یہ لوگ سرزمین ایران میں اباوان کے قریب ایک چھوٹے سے کھیت میں ہوائی جہاز کا انجن بند ہوجانے کی وجہ سے اتر پڑے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ پٹرول کے پائپ میں کوئی چیز اڑ گئی ہے جس کی وجہ سے تیل اوپر نہیں چڑھتا تھا اس کو فوراً درست کردیا گیا۔ لیکن محدود جگہ سے اڑنے کے لئے یہ ضروری تھا کہ ہوائی جہاز کا وزن ہلکا کیا جائے چنانچہ مسٹر پولانڈ نے سامان کے ذریعہ موٹر اباوان روانہ ہونے کا فیصلہ کیا جب کہ مسٹر جان رائٹ ہوائی جہاز میں ٹرکہ آبادان کے مستقر پر جگہ ... میل کے فاصلہ پر تھا پہنچے۔ مسٹر پولانڈ کا بیان ہے کہ ہوائی جہاز اڑتے ہی ایرانی پولیس وہاں پہنچی اور ان سب کو اباوان لے گئی اور وہاں جاکر انہیں حوالات میں بند کردیا۔ مسٹر رائٹ کو بھی گرفتار کرلیا گیا تھا۔ لیکن انہیں حوالات میں نہیں دیا گیا تھا بمشکل تمام و دو انگریزوں نے ان کو رہا کرایا۔

مسٹر رائٹ نے کراچی پہونچتے ہی کہا کہ جس قدر بھی مسلح طاقت اس وقت موجود ہو ایرانیوں کے خلاف بھیج دی جائے۔ ...

جاپان کی آبدوز کشتیاں

جہازوں میں تخفیف کا مطالبہ

لندن ۲۸ اکتوبر۔ اس وقت تک انگلستان میں بحری کانفرنس کے ابتدائی مراحل ہی طے ہوسکے ہیں۔ برطانوی اور امریکن ڈیلی گیٹوں کے جلسہ کے بعد جاپانی نمائندوں سے بحث کی ابتدا کرنے کی درخواست کی گئی۔ جاپانیوں نے برطانوی اور جاپانی نیوی کے جلسہ میں اپنی تجاویز کا انکشاف کردیا کہا جاتا ہے کہ جاپان نے آلات بحری کی جو تعریف کی ہے اور جس میں انہوں نے تخفیف کا مطالبہ کیا ہے ان میں ہوائی جہاز لیجانے والے جنگی جہاز اور آٹھ انچ توپوں والے دس ہزار ٹن کے کروزر شامل ہیں جاپانی نقطہ خیال میں ایک بڑی رکاوٹ یہ بھی ہے کہ وہ سب آبدوز کشتیوں کو دفاعی آلات بحری میں شمار کرتے ہیں۔ حالانکہ برطانیہ اسے ایک نہایت ہی خطرناک جارحانہ آلات بحری میں شمار کرتا ہے۔ اب برطانوی اور امریکن نمائندوں میں گفتگو ہوگی برطانوی نمائندگان اطالوی اور فرانس کے نمائندگان کو مباحثہ سے مطلع کر رہے ہیں۔

ہٹلر کا ایک خطرناک حکم

صنعتی اداروں میں ہیجان

الور کی آرائش مسجد مسلمانوں کو واپس مل گئی

واپسی کے بعد مسجد میں نماز ادا کی گئی

کھلی چٹھی بنام مولوی شفیع صاحب داؤدی

اسمبلی میں جانے کا مستحق کون ہوسکتا ہے؟

میں ایک مسلم ہونے کی حیثیت سے اپنے محترم بزرگ مولوی شفیع صاحب کی خدمت والا میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے اپنے مختلف شائع شدہ مضامین میں مسلمانوں کو اس امر کا یقین دلانے کی کوشش فرمائی ہے کہ آپ کی ذات ان الزامات سے بالکل بری ہے جو آپ کی طرف منسوب کئے جارہے ہیں مگر یہ دیکھ کر حیرت کی انتہا نہیں رہتی کہ جن چیزوں کو مثل استدلال میں لاکر آپ ان سے منقطع ہونا چاہتے ہیں وہی چیزیں ابھی ہوائی گنتی کی حیثیت رکھتی ہیں اور ان ہی سے آپ ملزم ثابت ہوتے ہیں مثلاً ٹریکٹ موسوم بہ احوال واقعی ہی ملاحظہ فرمایئے جو آپ کے خیال میں آپ کی بے نظیر صفائی ہے۔

میرے محترم بزرگ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ مسلمانان ہند سے زائد بدقسمت قوم کون ہوسکتی ہے جس کے بعض غلامانہ ذہنیت رکھنے والے افراد اپنے ہی ہاتھوں قومی اقتدار کا خاتمہ کرچکے ہیں ...

سچا بہی خواہ سمجھتے لیکن آپ نے ایسے معاہدہ پر دستخط کرنے سے گریز کیا جس کے دوسرے معنی یہ ہوتے ہیں کہ آپ کو اپنے اوپر بھی اعتبار نہیں ہے اور اسمبلی میں بیٹھ کر قوم و ملت کے حقوق کی حفاظت کرنا آپ کی طاقت سے بالکل باہر ہے چونکہ مولوی عبد الحمید خاں صاحب نے ایسا معاہدہ کرکے ہمیں تسلی دی ہے لہذا ہمارے نزدیک وہی ووٹ پانے کے مستحق ہیں اور ان ہی کو ووٹ دینا ہمارا قومی و مذہبی فریضہ ہے۔

(ظہیر الحسن مظفر پوری)

پنڈت مالویہ کو پھر شکست

کمیونل ایوارڈ کے معاملہ پر مہر تصدیق

گاندھی جی کی تمام ترمیمات منظور

بمبئی ۲۸ اکتوبر۔ ٹیلیفون پر اطلاع ملی ہے کہ ڈاکٹر انصاری کے ریزولیوشن کے متعلق تمام ترمیمات مسترد ہوگئیں اور اصل ریزولیوشن بھاری کثرت رائے سے پاس ہوگیا۔ گویا کانگریس نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے پٹنہ کے فیصلہ پر اپنی مہر تصدیق ثبت کردی۔

کمیونل ایوارڈ کے معاملہ میں مالوی اور مسٹر اینے کی کانگریس کو اپنا ہم خیال بنانے کی کوششیں آج قطعی طور پر ناکام ہوگئیں۔ جب کہ کانگریس نے پارلیمنٹری بورڈ کی پالیسی میں ترمیم کرنے سے انکار کردیا۔

سوشلسٹ لیڈر آچاریہ نریندر دیو کا کانگریس کی پارلیمنٹری پالیسی پر حملہ بھی بے کار ثابت ہوا ہے کیونکہ کانگریس کے ایوان میں سوشلسٹوں کا یہ نظریہ ...

ضلع ڈالوکوں کا شہر پر قبضہ

چھ سال کے بچہ کو درانتی سے قتل کردیا

پونا کے قریب زلزلہ

ایران میں دو پادری گرفتار

کانگریس کا ممبر فرقہ پرست جماعت کا ممبر نہیں ہوسکتا

برطانیہ کے تباہ کن آلات حرب

چین اور طلائی معیار

امریکہ نے حکومت افغانستان کو تسلیم کرلیا

دوسری بین الاقوامی دوڑ

دو مسلمانوں کو پھانسی کی سزا

ریاست جیند کے مسلمانوں کی قسمت کا فیصلہ

پھانسی اور کالے پانی کی سزائیں منسوخ

پنڈت جواہر لال نہرو کی تبدیلی

برہنہ جینی سادھوؤں کے خلاف حکم

انڈین نیشنل کانگریس کے سالانہ اجلاس کا خطبہ صدارت

(بسلسلہ صفحہ ۳)

جنگ کی نوعیت

گاندھی جی نے جن وجوہ کی بنا پر سول نافرمانی کے التواء کی سفارش کی ہے ہر شخص ان میں سے بعض حالات کا آسانی سے اندازہ کرسکتا ہے۔ میرے نزدیک ہماری دو کمزوریوں نے ہمارا پیچھا نہیں چھوڑا۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ کانگریسی کارکن رفتہ رفتہ اور شاید غیر محسوس طریقہ پر رازداری کے طریقہ اختیار کرنے لگے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خلاف ورزی کی جنگ رفتہ رفتہ ہوشیاری اور چالاکی کی جنگ ہوگئی۔ غالباً یہ محسوس نہیں کیا گیا کہ ستیاگرہ تو بلند تر اخلاقی جنگ ہے جس میں مصائب کا خود سامنا کیا جاتا ہے اور خوشی سے برداشت کی جاتی ہیں جس میں مخالف کو اخلاقی اثر سے جیتنے کی کوشش کی جاتی ہے اور جس میں اس سے سبقت لے جانے کی کوشش ہمیشہ خود ستیاگرہ کے لئے مہلک ثابت ہوتی ہے۔

دوسرے۔ یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ ایک خاص نازک مقام پر گورنمنٹ کا حملہ کامیاب ہوا۔ یعنی لوگ جیل جانے کو تیار رہتے۔ حتیٰ کہ اپنی جانیں قربان کرنے کو بھی تیار رہتے لیکن جائداد ہاتھ سے جانے پر ان کے پاؤں ...

سیام کے بادشاہ نے تخت سے دستبردار ہونے کا فیصلہ کرلیا

فوج بھی موافق اور مخالف سمتوں میں تقسیم ہوگئی

سرزمین سیام میں زبردست انقلاب۔ خبروں پر سنسر

لندن ۹ اکتوبر۔ شاہی اختیارات کے سلسلہ میں قومی اسمبلی سے جو اختلاف ہوگیا تھا اس کے نتیجہ میں بادشاہ سیام نے تخت سے دستبرداری کا فیصلہ کرلیا ہے شاہ سیام اس وقت لندن میں مقیم ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ سیام میں زبردست انقلاب برپا ہوگیا ہے لیکن بنکاک میں ان خبروں پر سخت احتساب قائم ہے اور تمام انقلابی خبریں روک لی جاتی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سیام کی فوج دو حصوں میں تقسیم ہوگئی ہے۔ ایک حصہ بادشاہ سیام نے اپنے ایک بیان میں اس حقیقت کا اظہار کیا ہے کہ موجودہ قومی اسمبلی کے رویہ کے پیش نظر وہ رعایا کے حقوق کی نگہداشت نہیں کرسکتے اس لئے تخت پر باقی رہنا ان کے لئے سود مند نہیں ہے سیام کی قومی اسمبلی نے ایک قانون بنایا تھا جس کی رو سے سزائے موت یا جس دوام کی سزا پر بادشاہ کی منظوری لازمی ہو جاتی ہے۔ بادشاہ نے اس پر دستخط ثبت کرنے سے انکار کردیا تھا لیکن شاہ کا فیصلہ رد کردیا گیا۔ پیپلز پارٹی نے ایک تجویز منظور کی تھی کہ اسمبلی کے ستر ارکان میں سے نصف نامزدہ ہوں اور باقی منتخب۔ یہ سسٹم دس سال تک جاری رہے جس کے بعد اسمبلی کا انتخاب عمل میں لایا جائے۔

گزشتہ سال ہی سیام میں بغاوت برپا ہوگئی تھی اور باغیوں نے ایک شہزادہ کی قیادت میں بنکوک سے چند میل کے فاصلہ پر قیام کرلیا تھا اور شاہ سیام اور ملکہ کو یا یہ تخت چھوڑ کر باہر پناہ لینی پڑی تھی۔ اور سخت جنگ کے بعد امن و امان قائم کیا گیا تھا۔

گاندھی جی کا بیان

سوت کاتنے کی شرط

کانگریس کی کریڈ

سوشلسٹوں سے درخواست

کانگریس کے قانون میں ترمیم

رسالہ معراج النبی

محبوب عاشق کے قدموں پر

بوڑھے جوان ہو جائیں گے

مصفا خون کی شربت گویا

منجن

دہلی میونسپلٹی کا اعلان

ایک نادر موقع

قیمتی آراضی کا مستقل معاملہ

عیدگاہ کے قریب میونسپل میموریل روڈ (سڑک یادگار غدر) پر ایک ماڈل بستی بنائی جارہی ہے قطعات کا نیلام ۲۵ نومبر ۱۹۳۴ء بروز یکشنبہ ۱۱ بجے دن کے موقع پر ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ پیشکش کمیٹی کی طرف سے منظور ہوگی۔ ایک روپیہ کی ادائیگی پر خریداری کے ضروری شرائط و قواعد دفتر میونسپلٹی سے مل سکتے ہیں قیمت کا دس فیصدی فوراً ادا کرنا ہوگا اور باقی رقم دس یوم کے اندر میونسپلٹی کے دفتر میں داخل کرنی ہوگی یہ قطعات ہندوستانی نمونے کے چھوٹے چھوٹے گھروں کے لئے زیادہ موزوں ہیں۔

بحکم

(دستخط) سوہن لال

آر۔ بی۔ ایم۔ بی۔ اے۔ پی۔ سی۔ ایس (ریٹائرڈ)

سکریٹری میونسپل کمیٹی دہلی

یداللہ علی الجماعۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی" ٹیلیفون نمبر ۵۷۳۸

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی اے) — معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم دوشنبہ ۲۶ رجب المرجب ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۵ نومبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۳

سوزِ جگر

ادا جو آئے وہ بے عیب و بے قصور آئے
جسے ذرا بھی غمِ عشق پر غرور آئے

مکل کے عشق جو حد ادب سے دور آئے
خود اپنی منزلِ دل محو ہوتی جاتی ہے

زمانے تک تری گلیوں کی خاک چھانی ہے
کسی کی مست خرامی کا واہ کیا کہنا

اجل جو آتی ہے آئے مگر اسی صورت
مجاز ہو کہ حقیقت یہاں تو حال یہ ہے

خدا وہ دن نہ کرے آپ کو غرور آئے
ترے حضور نہ جائے مرے حضور آئے

ادھر سے کعبہ چلے اس طرح سے طور آئے
نظر میں جب سے مقامات دور دور آئے

میری نگاہ میں کیا جلوہ گاہ طور آئے
کہ جیسے حافظ شیراز چور چور آئے

کہ جیسے بال پریشاں وہ رشکِ حور آئے
ترے حضور سے اٹھے ترے حضور آئے

ہزار بار لکھے تو نیا زمانۂ شوق
ترے بلائے جگر آئے وہ ضرور آئے

(جگر مراد آبادی)

دلچسپ حقائق و معلومات

معاصرین کے افکار و آراء

مسلمانوں کا کیا حال ہوگا

(احسان)

مالوی جی کی چوسی

بے حیائی کی تبلیغ

(صداقت)

سینما اور سلمان

مصر و برطانیہ

ضروری گزارش

Regd. No. L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 32 — DELHI THURSEDAY NOVEMBER 1. 1934 — PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام
منیجر الجمعیۃ دہلی

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نارو سے خوشنما شدہ ارغوانی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو عطر ہے نادر کتب مثل ابن جریر، در منثور، خازن، ابن کبیر، مدارک، موضح القرآن، ضحاک، مسند حاکم ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، مسند بزاز، مسند امام احمد اسباب شان نزول از جلال الدین سیوطی اور تمام کتب احادیث اور جس میں تمام احکام قرآن و مسائل، قصص، تاریخ، حکایات ظاہری و باطنی اشارات غرضیکہ تفسیر کی جو بہ الامتیاز خصوصیات ہو سکتی ہیں وہ سب اس کے حاشیہ پر موجود ہیں ... علیہ السلام سے لیکر پیغمبروں کی سوانح عمریاں اور ان کی تمام لڑائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپ کے خلاف انجام دیں ... بعد میں خلفاء راشدین کے کامل حالات ہیں حصہ دوم میں فضائل القرآن و اسرار حصہ سوم میں خاندان نقشبندیہ قادریہ اور چشتیہ کے بزرگوں کے مخفی اعمال قرآن وخواص ... اور پورے قرآن کے تعویذ ہیں اور تعبیر خواب اور ترکیب فالنامہ کے ساتھ درج ہیں پانچویں حصہ میں قرأت کا بیان اور قواعد ہے سائز ۲۰×۲۶ صفحات ۹۲۸ رعایتی ہدیہ مجلد چرمی ... محصول ڈاک علاوہ

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت — خاص رعایت — خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خاں

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیئے

روہیلکھنڈ کے حافظ بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانحعمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے۔ صرف ڈھائی سو جلدیں باقی ہیں۔

جلد آرڈر دیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

سید الطاف علی صاحب بی اے (علیگ) بریلوی کی یہ معرکۃ الآرا تصنیف جس میں آنریبل سر سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔ پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبدالواحد صاحب ایم۔ اے (مقیم لندن) نے مبلغ ایک ہزار روپیہ کے عطیہ سے قدر دانی فرمائی ہے۔ سرزمین روہیلکھنڈ میں بالخصوص اور ملک کے طول و عرض میں بالعموم نہایت قلیل عرصہ میں حیرت انگیز مقبولیت حاصل کی ہے۔

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھایئے

حجم چار سو صفحات تقطیع ۲۰×۲۶/۸ کاغذ چکنا، چکدار، کتابت و طباعت دیدہ زیب نو دو ہاف ٹون کی چھپی ہوئی نایاب تصاویر ٹائیٹل عمدہ رنگین قیمت دو روپے چار آنے (مجلد ۳ روپے)

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی۔ علمی۔ اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ

مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپکو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہوجائے گا۔

صحائف رحمانی کے ۱۴ نمبر جن میں قرآن حدیث اقوال ورثہ مرزا کے الہامات قادیانی دروغ گوئی کی پول کھولی گئی ہے مکمل سٹ (تین روپے)

دین مرزا کفر خالص کے دیکھنے سے آپ کو مرزائیوں کے کفر و ارتداد کا پورا پتہ چل جائیگا قیمت ۱ر

نامہ حقانی در کذب قادیانی کے مطالعہ سے آپ قادیانیوں کے مکر و فریب سے واقف ہوجائیں گے قیمت ۵

اطلاع رحمانی ۔ میں ان ستر سوالوں کا جواب ہے جو احمدی تبلیغ کے اثر سے کئے گئے قابل دید ہے قیمت ۸

دوسری شہادت آسمانی ۔ میں بتایا گیا ہے کہ مرزا کی بیان کردہ علامات مرزا امام مہدی کا نشان نہیں ہوسکتیں قیمت ۶ر

ہدیہ عثمانیہ ۔ میں صحیفہ آصفیہ اور اس کے مصنف کی حالت کو آفتاب کی طرح روشن کرکے دکھایا ہے قیمت ۴ر

افادہ ایمانی ۔ میں عبدالماجد قادیانی کی کذب بیانی کا صحیح نقشہ ہے قیمت ۴ر

حقیقۃ المسیح ۔ میں سچے مسیح کی علامات اور مسیح کاذب کی حالت کو روشن کرکے دکھایا ہے قیمت ۴ر

آئینہ کمالات مرزا ۔ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشگوئیاں اور الہامات کا صریح جھوٹ ثابت کیا گیا ہے قیمت ۳ر

مسیح قادیان کی حالت کا بیان کے دیکھنے سے قادیانیوں کی حقیقت کا پورا نقشہ سامنے آجاتا ہے قیمت ۳ر

معیار صداقت سے مرزا صاحب کا خود اپنے بیان سے کاذب ہونا ثابت کیا گیا ہے قیمت ۱ر

معیار المسیح ۔ جن آیتوں سے مرزا کی صداقت ثابت کی جاتی ہے ان ہی سے مرزا کا کاذب ہونا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۴ر

حقیقت رسائل اعجازیہ ۔ میں پندرہ دلیلوں سے مرزا قادیانی کے دعویٰ اعجاز کو باطل ثابت کیا ہے قیمت ۴ر

ختم نبوت فی القرآن فی الحدیث فی الآثار ۔ میں قرآن حدیث کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا قیمت ۱۲ر

حیات محمود اسیر مالٹا ۔ حالات سفر و اسارت مالٹا حضرت شیخ الہند مرتبہ حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی قیمت ۱۲ر

علم الکلام ۔ مصنفہ مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی جس میں اسلام کی صداقت وجود باری ملائکہ وغیرہ کا مفصل بیان ہے قیمت ۱۲ر

اعجاز القرآن قیمت ۴ر صراط مستقیم قیمت ۸ر دلائل الخیرات بلا جلد ۸ر

ملنے کا پتہ:۔ منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم

مع

خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے بڑھ کر ہے گویا ایک ماہر کے تراشے ہوئے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں ہر ایک پڑھا ہوا مرد عورت بچہ بآسانی پڑھ سکتا ہے زیر متن ہندوستان کے سابق ماہر علم تفسیر حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے اس ترجمہ میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآن شریف کے ایک ایک لفظ کے معنی بتاتا ہے حاشیہ پر خلاصۃ التفاسیر چڑھائی گئی ہے ...

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

ملنے کا پتہ:۔ منیجر الجمعیۃ دہلی

یدُ اللّٰہِ علی الجماعۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ۔ "الجمعیۃ دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۵۷۳۸

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول۔ ہلال احمد زبیری (بی۔اے) معاون۔ محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی۔ یوم دوشنبہ ۲۶ رجب المرجب ۱۳۵۳ہجری۔ مطابق ۵ نومبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۳

سوزِ جگر

ادا جو آئے وہ بے عیب و بے قصور آئے
جسے ذرا بھی غمِ عشق پر غرور آئے
نکل کے عشق جو حدِ ادب سے دور آئے
خود اپنی منزلِ دل محو ہوتی جاتی ہے
زمانے تک تری گلیوں کی خاک چھانی ہے
کسی کی مست خرامی کا واہ کیا کہنا
اجل جو آتی ہے آئے مگر اسی صورت
مجاز ہو کہ حقیقت یہاں تو حال یہ ہے

خدا وہ دن نہ کرے آپ کو غرور آئے
ترے حضور نہ جائے مرے حضور آئے
ادھر سے کعبہ چلے اس طرف سے طور آئے
نظر میں جب سے مقامات دور دور آئے
میری نگاہ میں کیا جلوہ گاہِ طور آئے
کہ جیسے حافظِ شیراز چور چور آئے
کہ جیسے بال پریشاں وہ رشکِ حور آئے
ترے حضور سے اٹھے ترے حضور آئے

ہزار بار لکھے تو نیاز نامۂ شوق
ترے بلائے جگر آئے وہ ضرور آئے

(جگر مرادآبادی)

دلچسپ حقائق و معلومات

[illegible]

...نکلن میں ایک عورت کے ۱۳ بچے ہیں ایک دفعہ اس کے چھ بچے پیدا ہوئے۔ اس کے بعد اس نے پانچ۔ پھر بالترتیب تین۔ چار اور تین بچے جنے۔ دنیا میں کوئی اتنی کثیر الاولاد عورت موجود نہیں۔

معاصرین کے افکار و آراء

مسلمانوں کا کیا حال ہوگا

ہم نے ایک ضمنی مقالہ میں کانگریس کے اس اجلاس کے بعد مسلمانوں کو توجہ دلائی تھی کہ وہ اس سے سبق لیں اور اپنی روایتی بیداری اور حریت پسندی سے کام لے کر اپنی اور قومی زندگی پیدا کریں مسلمانوں کے لئے سوائے اس کے اور کوئی مفید صورت نہیں ہے کہ وہ ان تحریکات میں پوری طرح شریک ہوں جن کی قوت کو حکومت تسلیم کرتی ہے اور اس طرح اپنے وجود اور اپنی حیات کا ثبوت پیش کریں علیحدہ ہو کر انہوں نے اب تک جو کچھ کیا ہے اس کے اثرات ہمارے سامنے ہیں اور ہم دیکھ رہے کہ مسلمانوں کے اس حلقہ میں جو کل تک فرقہ وارانہ مفاد کے تحفظ کے لئے نہایت بلند آہنگی سے شور مچا رہا تھا اور نہ تو زندگی ہے اور نہ کوئی قوت۔ حالانکہ عارضی شور و شغب اور جوش و خروش سے کبھی کوئی نتیجہ پیدا نہیں ہوتا۔ اگر مسلمان ایسے وقت میں جبکہ ملک کی دوسری قومیں آنے والے وقت کا مقابلہ کرنے کے لئے تیاری کر رہے ہوں۔ الگ ہو کر پڑے رہیں گے تو ان کی ساری اہمیت ختم ہو جائیگی جیسا کہ آہستہ آہستہ ہو رہا ہے اور یہ مسلمانوں کے تاریک مستقبل کی ایک افسوسناک پیشینگوئی ہے۔ (ملت)

بے حیائی کی تبلیغ

اہل مغرب نے عورتوں کو مشرق ... [illegible] کے نتائج سامنے آئے تو تمام شرفاء اور عقلاء چلا اٹھے۔ اب اہل مغرب تو اس میدان سے اپنا قدم پیچھے ہٹا رہے ہیں لیکن بعض بے بصیرت اور نفس پرست ہندوستانی تجربہ شدہ بربادی کو دہرانا چاہتے ہیں۔ بعض جلسوں میں تقریریں کی گئی ہیں کہ شادی کی رسم اڑا دی جائے۔ عورتیں اور مرد سب اپنی اپنی جگہ مستقل اور آزادانہ زندگی گذاریں تاکہ کوئی دو شخص جب چاہیں مل بیٹھیں اور جب تک چاہیں ملے رہیں۔ اس کے بعد حسب منشاء علیحدہ ہو جائیں اور اپنی اپنی جگہ آزادی کی زندگی بسر کریں۔ اس تحریک کا نتیجہ عالمگیر حرامکاری، عالمگیر بے حیائی فسق و فجور اور نظام تمدن و اخلاق کی عالمگیر بربادی کے سوا اور ہو کیا سکتا ہے؟ ہمیں افسوس ہے کہ یہ شیطانی آواز ہندو حلقوں سے کھلم کھلا بلند ہو رہی ہے اور کوئی نہیں جو ان بے لگام لیکچراروں کے منہ میں لگام ڈالے۔ (ایمان)

مصر و برطانیہ

شاہ فواد کے یکایک بیمار ہو جانے کے باعث مصر و انگلستان کے باہمی تعلقات کا کل کا وہ پرزہ معطل ہو گیا جس کی موجودگی برطانوی ہائی کمشنر اور مصری وزارت کے مابین کسی قسم کا جھگڑا پیدا ہونے میں مانع تھی چنانچہ نحاس پاشا وزیر اعظم مصر اور برطانوی ہائی کمشنر کے مابین پھر وہی جھگڑا پیدا ہو گیا جو فوجی وزارتوں کے کئے دھمکیاں بن جاتا تھا۔ کوئی قومی وزارت اس امر کو برداشت نہیں کر سکتی کہ کسی غیر سلطنت کا نمائندہ اس کے داخلی امور میں مداخلت کرے۔ بادشاہ سلامت تندرست تھے تو ہائی کمشنر اپنی معروضات ان کی خدمت میں پیش کر دیتا تھا اور وہ اپنے وزراء کے نام مناسب ہدایات صادر فرما دیتے تھے۔ لہذا وزارتیں یہ محسوس نہیں کرتی تھیں کہ برطانوی ہائی کمشنر ان کے معاملات میں دخل انداز ہو رہا ہے۔ بادشاہ کے بیمار ہو جانے پر برطانوی ہائی کمشنر نے براہ راست وزیر اعظم کو حکومت انگلستان کی کسی خواہش کی تکمیل کے لئے کہا جسے وزیر اعظم نے مداخلت سمجھا۔ اور ہائی کمشنر کے اس رویہ کے خلاف احتجاج کر دیا۔ اور مصر و انگلستان کے باہمی تعلقات کے متعلق ایک دفعہ پھر ہمارے کانوں نے وہی پرانا قصہ سن لیا کہ مصر آزاد ہونے کے باوجود برطانوی ہائی کمشنر کے اشارۂ چشم و ابرو کا احترام کرنے کے لئے مجبور ہے۔ (احسان)

مالوی جی کی بدحواسی

بمبئی مالوی جی نے ایک نیا ڈھونگ رچایا تھا یعنی وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ فیصلہ کو مسترد کرانے کے لئے "اینٹی کمیونل ایوارڈ کانفرنس" کے نام سے ایک کانفرنس منعقد کرائی جو محض "کانفرنس" کہی بھی نہیں جا سکتی اس میں اور کانگریس کے کھلے اجلاس میں مالوی جی نے جو کچھ کہا ہے وہی درحقیقت وہی پرانا افسانہ ہے جو عرصہ سے ان کی زبان پر جاری ہے وہ تسلیم کرتے ہیں کہ وزیر اعظم کا فیصلہ کسی ایک قوم یا فرقہ کی کوششوں سے تبدیل نہیں ہو سکتا پھر بھی ہندوؤں کو تقسیم بنگالہ کی تنسیخ یاد دلا کر مستقل کرنا چاہتے ہیں۔ ہندو مسلم اتحاد کو مقدم سمجھتے ہیں۔ پھر بھی مسلمان لیڈروں کو برا بھلا کہہ کر اتحاد سے پہلے ... [illegible] حکومت بھی ان کا نوامان جائے گی اور مسلمان بھی! (صداقت)

سینما اور مسلمان

یورپ کی نقلوں میں ہم اگر سینما کو سب سے بڑی لعنت کہیں تو ہرگز بیجا نہ ہوگا۔ کیوں کہ اس سے صرف پیسہ ہی کا نقصان نہیں ہے بلکہ ہماری تہذیب اور تمدن سب ہی کا خاتمہ ہوتا ہے۔ پھر ہندوستان کی فلم کمپنیاں تو یورپ سے بھی چار قدم آگے نکل گئی ہیں جن میں سوائے مسلمانوں کے روایات مٹانے اور جتنی جاگتی صورت میں تاریخ کو مسخ کرنے کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا ہے۔ ہم کو دوسروں سے کوئی شکایت نہیں ہے مگر مسلمانوں کی عقل پر جو پتھر پڑے ہیں اس کا رونا ہے جو دیدہ و دانستہ اپنے پیسے دے کر اپنے خلاف پروپیگنڈے کو تقویت دے رہے ہیں اور اپنی عزت اور ناموس کو ... [illegible] کے دل میں ابتدائی عمر سے ... [illegible] خدا ئے پاک مسلمانوں کی آنکھیں کھولے اور عقل سلیم عطا فرمائے (آمین) (سرگزشت)

ضروری گزارش

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہئے کہ خط و کتابت کے وقت نیز کوپن منی آرڈر پر اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ تعمیل ارشاد نہ ہوگی۔

(منیجر "الجمعیۃ" دہلی)

پادری کی لڑکی کا قبولِ اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو بغور دیکھا تو اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہو گئی اور اس نے یہ فیصلہ کر لیا کہ حقیقتاً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا اور آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے اور اس کے علاوہ جتنے مذاہب ہیں وہ سب باطل اور صراط مستقیم سے بھٹکا دینے والے ہیں۔ جب عیسائیوں کو اس کی خبر ہوئی تو تمام پادریوں نے مل کر اس لڑکی پر بے شمار مظالم ڈھائے اور اس قدر جان گداز اور صبر آزما مصائب سے دوچار کیا ... [illegible] ... کتاب میں قلمبند کر دئے گئے ہیں۔ اگر آپ کو اسلام کی گذشتہ عظمت و سطوت کا مطالعہ کرنا ہے اور عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت کے بے شمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہے اور آپ اس کتاب کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنا چاہتے ہیں تو فوراً طلب کیجئے پہلا ایڈیشن قریب الختم ہے۔ اگر دیر لگائی تو دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ قیمت فی جلد ۱۲؍ علاوہ محصول ڈاک ... [illegible] ... کو ۵ فی صدی کمیشن دیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ۔ منیجر الجمعیۃ دہلی

Regd. No. L 1793.

The Aljamiat

Vol. XX No. 32 DELHI THURSEDAY NOVEMBER 1. 1934 PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو آج ہی منگا کر دیکھئے عیسائی پڑھ کر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے قیمت فی جلد ۱۲؍ علاوہ محصول ڈاک۔

منیجر الجمعیۃ دہلی

لئے کیونکہ اس کا انحصار تو لوگوں کی نیک نیتی پر ہوگا۔ جب ہم ... دراز نہ کرے گا تو دوسروں سے محفوظ رہنے کا مطالبہ کر سکے گا اور ساری دنیا اس کی سلامتی کی محافظ ہوگی ان باتوں کا خیال کرتے ہوئے ہماری آزادی سے برطانیہ کو بھی خوفزدہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے بشرطیکہ وہ موجودہ ... [illegible]

ہے جو سرے پاؤں تک ان ناپاک الجھنوں سے مسلح ہے جنہیں سائینس اور انسانی دماغ اب تک ایجاد کر سکے ہیں۔ ہمارے نئے پلٹنے کا کوئی موقع نہیں ہے منزل مقصود بہت صاف ہے اور وہ مکمل آزادی کے سوا کچھ نہیں ہے۔

ہندوستان کی تحریک آزادی کا مطمح نظر مکمل آزادی ہے۔ لیکن اس کے معنی ... [illegible]

اس وسیع خطہ کے تمام نوجوانوں کو ناکارہ کر دینا اس کے انسداد کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔ صوبہ سرحد جہاں تشدد کی زبردست لہر دوڑ رہی تھی اور جہاں کے بہادر پٹھانوں نے خان عبد الغفار خاں جیسے بے غرض محب وطن خادم کی سرکردگی میں ناقابل تقلید ضبط کے ساتھ اسے برداشت کیا۔ آج وہاں ان کو اور ان کے بھائی ... [illegible]

خوبی اور سنجیدگی ہو گا کہ کانگریس کا اثر دائرہ رجسٹرڈ و درج شدہ ممبروں پر کبھی منحصر نہیں رہا ہے بلکہ ہمیشہ اس کے مقصد اور اس کے ممبروں کی قربانیوں پر منحصر رہا ہے۔

میں آخر میں یہ عرض کرونگا کہ گاندھی جی کے بیان پر غور کرتے وقت آپ ... [illegible]

... گرم آزادی کی سانس لینا بھی مشکل ہے اور سرحد میں حالات کہیں زیادہ سنگین ہیں۔ بنگال میں تو آزادی کی سانس لینا بھی مشکل ہے۔ مانا کہ بنگال میں دہشت انگیزی کے بہت سے افسوسناک جرائم ہوئے لیکن ...

... اپیل منظور کرنے نے دنیا میں مقبولیت حاصل کرنا شروع کر دی ہے۔ یقین کیجئے کہ یہ اپیل ٹھکرائی نہ جا سکے گی۔

ہندوستان کا چونکہ دوسرے ملکوں پر دانت نہیں ہے اس لئے ہندوستان کو بیرونی حملوں سے تحفظ کے لئے فوجوں کا ضرورت نہ ہوگی۔ نہ اندرونی امن کے ...

اس عجیب و غریب تجربے کا بڑی دلچسپی اور توقعات سے مطالعہ کر رہی ہیں اپنے عقیدہ کا سچا اور ارادے کا پختہ رہنا چاہئے۔ ممکن ہے ستیاگرہ کے راستہ میں عارضی رکاوٹیں پیدا ہو جائیں۔ لیکن شکست سے تو یہ بالکل نا آشنا ہے یہ خود ایک زبردست فتح ہے۔ مکمل اور آخری فتح۔

اسمبلی کے ووٹروں سے اپیل

[illegible]

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نارویجن ہے خط نہایت شاندار ارغوانی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظی ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو عطر ہے نادر کتب مثل ابن جریر، در منثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، موضح القرآن، ضحاک، مسند حاکم، ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، مسند بزار، مسند امام احمد، اسباب شان نزول از جلال الدین سیوطی اور تمام کتب احادیث اور جس میں تمام احکام قرآن و مسائل، قصص تاریخ حکایات ظاہری و باطنی اشارات غرضیکہ تفسیر کی جو بے انتہا خصوصیات ہو سکتی ہیں وہ سب اس کے حاشیہ پر موجود ہیں نیز اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے جس کے پانچ حصے ہیں ... حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر پیغمبروں کی سوانح عمریاں اور ان کی تمام لڑائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپ کے خلاف انجام دیں نقشوں وغیرہ کے اور وہ تمام خطوط معہ ترجمہ درج ہیں جو آپ نے اس زمانہ کے کافر بادشاہوں کے نام برائے دعوت اسلام روانہ فرمائے تھے بعد میں خلفاء راشدین کے کامل حالات ہیں حصہ دوم میں فضائل القرآن و اسرار حصہ سوم میں خاندان نقشبندیہ قادریہ اور چشتیہ کے بزرگوں کے مخفی اعمال قرآن و خواص جملہ سورتوں اور آیتوں اور پورے قرآن کے تعویذ ہیں اور تعبیر خواب اور ترکیب فال نامہ کے ساتھ درج ہیں پانچویں حصہ میں قرأت کا بیان اور قاعدے سائز ۲۶×۲۰ صفحات ۹۲۸ رعایتی ہدیہ مجلد چرمی ... محصول ڈاک ... منی آرڈر ...

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت خاص رعایت خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خاں

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیئے

روہیلکھنڈ کے حافظ بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانح عمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے۔ صرف ڈھائی سو جلدیں باقی ہیں۔

جلد آرڈر دیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

سید الطاف علی صاحب بی اے (علیگ) بریلوی کی یہ معرکۃ الآرا تصنیف جس میں آنریبل سر سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔ پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبد الواحد صاحب ایم۔ اے مقیم لندن نے مبلغ ایک ہزار روپیہ کے عطیہ سے قدر دانی فرمائی ہے۔ سرزمین روہیلکھنڈ میں بالخصوص اور ملک کے طول و عرض میں بالعموم نہایت قلیل عرصہ میں حیرت انگیز مقبولیت حاصل کی ہے۔

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھایئے

حجم چار سو صفحات تقطیع ۲۰×۲۶ کاغذ چکنا، چمکدار، کتابت و طباعت دیدہ زیب نودہاف ٹون کی چھپی ہوئی نایاب تصاویر ٹائیٹل عمدہ رنگین قیمت دو روپے چار آنے (مجلد ...)

ملنے کا پتہ۔ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی۔ علمی۔ اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ

مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپ کو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہو جائے گا۔

صحائف رحمانی ... (مکمل سٹ ... روپے)

دین مرزا کفر خالص ... قیمت ۱؍

نامہ حقانی در کذب قادیانی ... قیمت ۵؍

اطلاع رحمانی ... قیمت ۸؍

دوسری شہادت آسمانی ... قیمت ...

ہدیہ عثمانیہ ... قیمت ...

افادات ایمانی ... قیمت ۸؍

حقیقت المسیح ... قیمت ۸؍

آئینہ کمالات مرزا ... قیمت ۳؍

مسیح قادیان کی حالت ... قیمت ۳؍

معیار صداقت ... قیمت ...

معیار المسیح ... قیمت ۸؍

حقیقت رسائل اعجازیہ ... قیمت ۸؍

ختم نبوت فی القرآن فی الحدیث فی الآثار ... قیمت ...

حیات محمود و اسیر مالٹا۔ حالات سفر و اسارت مالٹا حضرت شیخ الہند ... قیمت ۱۲؍

علم الکلام مصنفہ مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی ... قیمت ...

اعجاز القرآن قیمت ۸؍ صراط مستقیم قیمت ۸؍ دلائل الخیرات بلا جلد ۸؍

ملنے کا پتہ۔ منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم
معہ
خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی مشق کی آب سے دوبالا ہے گویا ایک ماہر کے تراشے ہوئے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں ہر ایک بوڑھا مرد و عورت بچہ با آسانی پڑھ سکتا ہے زیر متن ہندوستان کے سابق ماہر علم تفسیر حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے اس ترجمہ میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآن شریف کے ایک ایک لفظ کے معنی بتاتا ہے حاشیہ پر خلاصۃ التفاسیر چڑھائی گئی ہے اور ضروری مقامات پر شان نزول کے ساتھ ساتھ مسائل ان کا حل احادیث ... [illegible] ... ملنے کا پتہ۔ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

(مہبوب المطابع برقی پریس دہلی میں ... ہلال احمد زبیری پرنٹر و پبلشر ... دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

تقریر سیرت

باری تعالیٰ کی صفت رحمت و مغفرت کا سلسلہ کبھی منقطع نہیں ہوتا

کمالات ازلیہ کا اظہار اور سائل و تائب کی تلاش

چار قسم کی مخلوق میں انسان منشا تخلیق کا مکمل ہے

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند)

بڑھ جائیگی تو ارشاد ہوگا اے محمد اٹھو جو مانگو گے دیا جائے گا اور جس کی شفاعت کروگے قبول کی جائے گی تم نے کس طرح سمجھ لیا کہ میں تمہاری امت کے گناہگاروں کو تمہاری رسوائی کے لئے بلا رہا ہوں۔ تم یہ تو بتاؤ جب تک گناہگار نہ ہوں میں اپنی مغفرت اور کرم کا اظہار کس پر کروں گناہگاروں کا مطالبہ تو اس غرض سے کیا جا رہا ہے کہ ان پر کرم و مغفرت کا اظہار کیا جائے اس لئے ان کی حاضری کا حکم نہیں دیا گیا ہے کہ تم کو ذلیل یا رسوا کیا جائے۔ امیر مینائی نے کیا خوب کہا ہے۔

خلقت بیداری

شیطان نے جیسا آپ کے والد بزرگوار کے سامنے حلف وفاداری سے انکار کیا اور مقدمہ قائم ہوگیا تو دوران مقدمہ میں حاکم کی طرف سے سوال کیا گیا کیوں جی تم نے ایسے شخص کا اقتدار تسلیم کرنے سے کیوں انکار کیا جس کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا ہے، دونوں ہاتھوں سے بنانے کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو میں نے اپنی صفت جلال و جمال کا مظہر بنایا ہے تو اشتعال اور انکسار کے دونوں صفت انسان میں موجود ہیں۔ دونوں ہاتھوں کا مطلب جو میں نے عرض کیا ہے یہ مطلب ...

زیارت بیت اللہ کیلئے جاوی حجاج کا عزم

معاصر صوت الحجاز کا بیان ہے کہ زیارت بیت اللہ کے لئے امسال جاوہ کے جن حجاج نے حکومت ہالینڈ سے پاسپورٹ حاصل کئے ہیں ان کی تعداد ... ہے۔ یہ تعداد گذشتہ سال کے مقابلہ میں دگنی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مزید جاوی حجاج پاسپورٹ حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

افسانہ

بہار و خزاں

دشمن کی ناصحانہ گفتگو

خیر النسا بیگم کی مصیبت

سچے دوستوں کے سلوک کا شکوہ

(۳۱)

تشریف لاتے ہیں اور پیغام اجل دے کر طائر نفس کو قفس عنصری سے نکال لیتے ہیں۔

میاں اختر نے اپنی حسین و جمیل بیوی کے ساتھ کرایہ کے ایک مکان میں رہنا شروع کر دیا ہے۔ مکان اس قدر چھوٹا ہے کہ بمشکل دو چار پائیاں آ سکتی ہیں۔ مکان کا صحن بالکل خام اور ناہموار ہے۔ ایک چھوٹا سا باورچی خانہ بھی ہے جو دراصل مرغیوں کا ایک ڈربہ تھا مگر خیر النسا بیگم (اہلیہ اختر) نے اس کو صاف کر کے باورچی خانہ بنا لیا ہے۔ طاق پر چند خستہ حال برتن جو سیاہ دھبوں سے اپنی قدامت کا ثبوت دے رہے ہیں رکھے ہوئے ہیں۔ دو پرانی چارپائیاں دالان میں بچھی ہوئی ہیں اور ایک چارپائی صحن میں دیوار کے سہارے کھڑی کر دی گئی ہے۔ دالان کے ایک گوشہ میں لالٹین روشن ہے اور موسم برسات کے پڑنے اس سے سر ٹکرا کر زمین پر گر رہے ہیں۔ خیر النسا بیگم ایک چارپائی پر بیٹھی ہوئی ...

اختر: بہت کنجوس معلوم ہوتے ہو!

لالہ جی: جی ہاں بہت کنجوس۔ مگر تم مسلمانوں کی کیفیت تو یہ ہے کہ روپیہ تم کو کھلتا ہے۔ عیاشیاں، بدمعاشیاں اور ہوسناکیاں تم لوگوں کا پیچھا نہیں چھوڑتیں۔ میاں جی! روپیہ کا ناجائز خرچ کرنا مشکل نہیں ہے مگر صحیح اندازہ کے ساتھ صحیح مصرف میں اس کا خرچ کرنا مشکل ہے۔ روپیہ پیدا کرنے اور سلیقہ کے ساتھ خرچ کرنے کیلئے ظرف کی ضرورت ہے مگر مسلمانوں میں یہ ظرف کہاں ...

پاس تو جا بیٹھے رد کیجئے کو کیا جواب دیتے ہیں۔

اختر: ان سے بھی کوئی امید نہیں ... ایک روز کے رستے پر انہوں نے ... جب وہ تمہارا ایک روز کا رستا ہی کھو گیا ...

لالٹین پر پروانے بدستور فدا ہو رہے تھے گاتے ہیں روشنی مدھم ہو چکی اور دو منٹ بعد بالکل گل ہو گئی گیونکہ تیل ختم ہو چکا تھا۔

(باقی آئندہ)

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہیے کہ کوپن منی آرڈر پر نمبر خریداری ضرور تحریر فرمایا کریں۔ (منیجر)

آفتاب کی روشنی میں مصیبت زدہ اور افلاک کے مارے انسان اپنی مصیبتوں کو ذرا بھول کر ... رات کی آمد ان کے زخم تازہ ہونے اور انہوں نے بڑی مصیبت پر آنکھوں ... ملک الموت ...

ماہواری

حیض کی خرابیوں کا سائنٹفک علاج ہے ...

شربت اکسیر خاص

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علمائے ہند۔ دہلی

سچا ہمدم و رہبر۔ بے دام

پاک صاف خیالات پیدا کر کے جسمانی و روحانی صحت حاصل کرنے کیلئے بنا ہمدم کی خوشی دستیاب کرنے کیلئے آپ آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب کام شاستر بالکل مفت منگوائیے۔ وید شاستری۔ جام نگر کاٹھیاواڑ

بہار کا معرکۂ انتخاب

غدار میر جعفر کی پیروی کرنیوالوں کو انتباہ

اسمبلی میں داؤد نگری صاحب کا سیاہ ریکارڈ

مسلمانان بہار سے ایک گزارش

الحمد للہ امارت شرعیہ بہار غداروں کے انسداد کے لئے میدان میں اتری ہے۔ اور اس نے انتخابات کی باگ کو اپنے ہاتھوں میں لیا ہے اس سلسلہ میں مسلمانان صوبہ بہار کی خدمات میں چند ضروری گزارشات پیش کرنا ہے اور ان سے عرض کرنا ہے کہ خدا کیلئے وہ مسلمانوں پر اور ملک پر رحم کھائیں اور اپنے حق رائے دہندگی کا غلط استعمال نہ کریں۔ ... برطانوی شہنشاہیت کی برکتوں سے ملک کی اکثریت قوانین مدون کرنے سے محروم کر دی گئی ہے غور کرنے کا مقام ہے کہ ساڑھے ... باشندوں میں کل پندرہ لاکھ ووٹر سارے ہندوستان میں ہیں۔ یہ تعداد ...

آزادی وطن کی مخالفت

آپ کے جرائم کی فہرست بہت طویل ہے۔ آپ کی غدارانہ اور منافقانہ چالوں کو مسلمانوں کی آئندہ نسل کبھی فراموش نہ کرے گی۔ آزادی وطن کی مخالفت تو اس زور سے آپ نے کی کہ شاید خود انگریز بھی ہندوستان کی آزادی کے اتنے مخالف نہیں ہوں گے۔ آپ نے مسلمانوں کو تحریک آزادی سے علیحدہ رکھا اور ان کو ہندو راج کے ہوّے سے ڈرا کر ان کو بزدل بنا دیا ...

امارت میں ہر جماعت اور ہر فرقہ کے لوگ ہیں۔ اس میں حنفی بھی ہیں، وہابی بھی اور شیعہ حضرات بھی ... علماء میں مولانا سجاد، مولانا عبد الوہاب صاحب ہیں تو صوفیا میں مولانا لطف اللہ، مولانا محی الدین اور مولانا شاہ بشارت کریم صاحب ہیں۔ انگریزی تعلیم یافتہ حضرات میں صوبہ بہار کے تقریباً تمام وکلاء بیرسٹر ہیں جن میں خصوصیت سے قابل ذکر مولوی عبد الحفیظ صاحب وکیل ایم ایل سی، مولوی عبد الرحمن وکیل، مسٹر یونس، مسٹر سعید رام، مولوی یحیی وکیل، قاضی احمد حسین، ڈاکٹر سید محمود اور شاہ عمیر صاحب جیسے حضرات ہیں۔ پھر یہ کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ امارت صرف چند مولویوں کی ایک مختصر جماعت ہے۔

میں آخر میں پھر تمام مسلمان ووٹروں سے اور خصوصاً حلقہ ترہت کے مسلمان ووٹروں سے اپیل کروں گا کہ وہ غدار ...

عبد الرحمن حنفانی

مولوی شفیع داؤدی صاحب کی غلط بیانیوں کی تردید

واقعات کا جواب گالیوں سے

(از مولانا محمد عثمان غنی صاحب ناظم امارت شرعیہ بہار)

مولوی محمد شفیع صاحب داؤدی نے جب دیکھا کہ امارت شرعیہ کے امیدوار مولوی عبد الحمید خاں صاحب وکیل دربھنگہ کے مقابلہ میں امارت شرعیہ کے اثر و اقتدار کی وجہ سے کامیابی مشکل ہے تو وہ اور ان کے حامی امارت شرعیہ کے مذہبی اثر کو زائل کرنے کے لئے دجل و فریب اور کذب و افترا سے کام لینے لگے چنانچہ انہوں نے امارت شرعیہ اور اس کے بیت المال اور حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت اور دوسرے کارکنوں پر نہایت غلط رکیک اور ناپاک الزامات عائد کرنے شروع کر دئے۔

(۶) امارت شرعیہ کے بیت المال کا حساب نہایت صاف رہتا ہے۔ جس مسلمان کو شبہ پیدا ہو وہ آئے اور ملاحظہ کرے۔

(۷) مولوی شفیع داؤدی اور ان کے حامی لوگوں کو یہ کہہ کر ورغلا رہے ہیں کہ حضرت امیر شریعت کو ان باتوں کی خبر نہیں ہے۔ یہ دھوکہ ہے ... امارت شرعیہ کا تمام کام حضرت امیر شریعت کے حکم کے مطابق ہوتا ہے۔

الیکشن کا کام بھی حضرت امیر شریعت کے حکم کے مطابق ہو رہا ہے اور مولوی عبد الحمید خاں صاحب کی حمایت بھی حضرت امیر شریعت کے حکم کے مطابق کی جا رہی ہے۔

مولوی شفیع صاحب داؤدی اور ان کے حامیوں کی گالیوں کا ہمارے پاس یہی جواب ہے۔ ہم کو شرافت کی حد سے باہر نکلنا کبھی پسند نہیں ہے۔ کسی مسلمان کو مولوی شفیع صاحب داؤدی، ان کے اخبار اتحاد اور ان کے حامیوں کی کسی تقریر و تحریر پر اعتماد نہیں کرنا چاہئے۔

ترہت کے مسلمان ووٹروں کو چاہئے کہ وہ مولوی عبد الحمید خاں صاحب وکیل دربھنگہ کو ووٹ دے کر کامیاب بنائیں اور ان کی کامیابی کی پوری کوشش کریں۔

مسلمانان مراد آباد کا عام جلسہ

مولوی کریم الرضا خاں صاحب کی زبردست تائید

مراد آباد ایک عام جلسہ مولانا مرزا اسحاق بیگ صاحب ... کی زیر صدارت منعقد ہوا ... سر محمد یعقوب صاحب ...

برطانیہ اور یمن میں معاہدہ ہوگیا

یمن میں برطانوی وفد پہونچ گیا

معاہدہ کی اہم دفعات

برطانوی حکومت ایک عرصہ سے شاہ یمن امام یحیی حمید الدین سے سیاسی معاہدہ کی فکر میں تھی، اور اب اس کا یہ خیال عملی جامہ پہن رہا ہے۔

برطانوی سیاسی وفد اس مقصد کی تکمیل کے لئے حدیدہ پہنچ گیا ہے اور یمنیوں نے سرکاری طور پر اس وفد کا خیر مقدم کیا ہے۔

یہ وفد ایک انگریزی جنگی جہاز پر لایا گیا ہے۔ اور یہ جہاز اس وقت حدیدہ کے ساحل پر لنگر انداز ہے۔

وفد مذکور جنرل نالسن، کرنل لیگ لفٹنٹ ... وغیرہ اور دیگر متعدد عہدیداران پر مشتمل ہے۔

(۲) معاہدہ کرنے والے ہر دو فریق مصالحت اور دوستی کے تعلقات کو ہر حیثیت سے قائم رکھنے کیلئے ذمہ دار رہیں گے۔

(۳) یمن کے جنوبی حدود کا تصفیہ اس وقت تک کے لئے نظر انداز کیا جاتا ہے جب تک کہ دونوں حکومتیں اس معاہدہ کی مدت اختتام سے پہلے باہمی گفت و شنید سے دوستانہ طور پر اس کا تصفیہ کر لیں بغیر کسی نزاع اور دخل اندازی کے نیز جب تک کہ گفت و شنید ختم ہو اور فریقین حدود مذکورہ بالا کے بارہ میں اسی حیثیت پر قائم رہیں گے جو معاہدہ ہذا کے وقت ہے۔ اس کے ساتھ فریقین اس کی بھی کوشش کریں گے کہ ایک دوسرے کے سرحدی علاقہ کے باشندوں کے اندرونی معاملات میں کسی قسم کی مداخلت نہ کریں، نہ علاقہ مذکور میں فوجی طاقت بڑھائیں۔

(۴) دونوں فریق اس معاہدہ کی تکمیل کے بعد بین الاقوامی قوانین اور نظام کے مطابق باہم دگر تجارتی اور اقتصادی معاہدہ کریں گے جو دونوں ...

... انتخابات کے بعد شائع ہوگی تو سلیکٹ کمیٹی کے پیش نظر یہ چیز بالکل نہیں تھی کمیٹی کو یہ تو معلوم تھا کہ انتخابات کب ختم ہوں گے لیکن یہ علم نہ تھا کہ خود کمیٹی کا کام کب تک ختم ہوگا۔ بالآخر ایوان نے سرکاری تحریک بلا کسی ترمیم کے بغیر منظور کر لی۔

سرحدی قبائل میں تحریک اصلاح الرسوم

شادی کے تباہ کن اخراجات کی اصلاح

پشاور کم نومبر۔ سرحدی علاقہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں کے قبائل کی مجلس اصلاح کرنے کے لئے سخت کوشاں ہیں۔ اب انہوں نے اپنی توجہ جہیز کے ناقابل برداشت بار کی طرف مبذول کی ہے جس کی وجہ سے اکثر لڑکوں کی لڑکیاں ازدواجی زندگی سے بالکل محروم رہتی تھیں۔ اور بعض حالات میں اس جہیز کی مصیبت نے جانیں لے لی تھیں۔

علما کہتے ہیں کہ لڑکی کے والدین کو زیادہ سے زیادہ ۵۰۰ سو روپیہ کی رقم دی جائے۔ اس نئی شرح کو عام لوگوں نے ابھی تک قبول نہیں کیا ہے۔ چنانچہ دو تین روز ہوئے کہ ایک برات میں جب دولہا والوں نے تیس روپیہ کی رقم دولہن والوں کے سامنے پیش کی تو دولہن والوں کو سخت غصہ آیا اور انہوں نے دولہا والوں کی برات پر حملہ کر کے ایک آدمی کو جان سے مار دیا اور بہت سے آدمیوں کو زخمی کیا۔

خریداران الجمعیۃ کو چاہیے کہ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں ورنہ تعمیل ارشاد کی شکایت معاف۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

مسلمان کا کام نہیں کہ وہ ایک ہی سوراخ سے دوبارہ ڈسا جائے ... مسلمانان مراد آباد اپنے تلخ تجربات کی بنا پر جو سر محمد یعقوب صاحب کی غلط کاریوں کی وجہ سے ... حاصل ہوتے رہے ہیں، سر محمد یعقوب صاحب پر عدم اعتمادی کا اظہار کرتے ہیں ... ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کے سوا کسی کو ووٹ نہ دیا جائے ...

محرک: مولانا محمد اسمٰعیل صاحب

مؤید: مولانا محمد میاں صاحب

سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ ۲۲ نومبر کو شائع ہوگی

پارلیمنٹ نے تحریک منظور کر لی

لندن ۲ نومبر۔ کل دارالعوام میں مسٹر ... نے ایک تحریک پیش کی جس کا مفہوم یہ تھا کہ اصلاحات ہند کے سلسلہ میں جائنٹ پارلیمنٹری سلیکٹ ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۲۶ رجب المرجب ۱۳۵۳ھ ہجری

مولوی کریم الرضا خاں اور سر محمد یعقوب

ایک اخلاقی اور اصولی بحث

مولانا شوکت علی کے مقابلہ میں سر محمد یعقوب نے جب اپنا دوسرا بیان شائع کیا تھا اور ان کے خلاف روہیلکھنڈ اور کمایوں ڈویژن کے مسلمانوں کو ابھارا تھا تو سر محمد یعقوب کا سب سے بڑا الزام مولانا شوکت علی پر یہ تھا کہ انہوں نے جمعیۃ علمائے ہند کے دو ٹکڑے کرا دیئے اور ایک علیحدہ جماعت جمعیۃ علماء کا نپور ...

ہوئے ہیں اگرچہ یہ جماعت انتخابات میں براہ راست کوئی حصہ نہیں لے رہی ہے تاہم انہیں اختیار ہے کہ مسلم کانفرنس نے اپنی چار سالہ زندگی میں کوئی کارنمایاں کیا ہے اور اپنے ایثار و قربانی اور خدمت جمہور کی کوئی مثال پیش کی ہے تو اسے ثبوت سے سامنے لائیں۔ اور ان کے مقابل مولوی کریم الرضا خاں صاحب ...

... اور ان کا مذہب بیرونی حملوں سے محفوظ رہ سکتا ہے اور تمام دنیا کی نگاہوں میں مسلمانوں کی عزت قائم ہو سکتی ہے تو بے شک وہ مولوی کریم الرضا خاں کو ووٹ دیں اور اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ حکومت کی خوشامد اور چاپلوسی اور مذہب سے بے اعتنائی و بے توجہی ہی مسلمان کی سب سے بڑی شان ہے ...

بلکہ منہ چڑھانا ہے۔ اور مسلمان اس کا جواب اسی طرح دے سکتے ہیں کہ سر محمد یعقوب کو خود ان کی حرکات مذبوحی کی بنا پر ان کے حلقہ سے ایک ووٹ بھی نہ ملے اور ان کو یہ تجربہ ہو جائے کہ بے اصولے پن کا کیا نتیجہ ہوتا ہے اور صرف علماء کے سب و شتم سے انتخابات میں کامیابی نہیں ہوا کرتی ہے۔

مسلمانان صوبہ بہار کا امتحان

ہمارا خیال ہمیشہ سے یہ رہا ہے کہ مولوی شفیع داؤدی اپنی ذات میں خود ایک مستقل فتنہ ہیں اور ان کی مخالفت کسی فرد کی مخالفت نہیں ہے بلکہ ایک مستقل ادارہ اور مستقل اصول کی مخالفت ہے۔ گزشتہ اسمبلی میں انہوں نے ہمیشہ اپنی سرگرمیوں کو ایسی پارٹی بنانے میں صرف کیا ہے جو حکومت کے ہاتھ مضبوط کرتی رہے اور آزادی کے مطالبہ کی مخالفت کر کے انگلستان کی گورنمنٹ کو یہ کہنے کا موقع بہم پہنچاتی رہے کہ خود ہندوستان کے باشندے جب آزادی نہیں چاہتے تو ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ہم خواہ مخواہ اپنے اختیارات سے دستبردار ہو کر ہندوستان کے باشندوں پر آزادی کی نعمت نازل کر ہی دیں۔ مولوی شفیع داؤدی نے مسلم کانفرنس کو بزدل بنایا اس کی ہیئت ترکیبی کو بدلا اس کے اندر رجعت پسندی کے عناصر داخل کئے اور ایسے ایسے لوگوں کو گمراہ کیا جو ان کی سازشوں اور جیفہ کارروائیوں سے قبل اچھے خاصے سمجھدار اور اسلامی ذہنیت رکھنے والے افراد تھے۔ اس لئے مولوی شفیع داؤدی کی مخالفت فی الحقیقت حکومت ...

شریعت مقدسہ اور آزادی ہند کے حق میں ووٹ ہوگا۔ صوبہ بہار میں اس وقت امارت شرعیہ کی ہر دلعزیزی کا سوال در پیش ہے اور امارت شرعیہ کی ہر دلعزیزی حقیقتاً بالواسطہ اسلامی اصولوں کی ہر دلعزیزی ہے، مولوی عبد الحمید کے لئے رائے امارت شرعیہ کے لئے رائے ہے۔

ترہٹ ڈویژن کے مسلم رائے دہندگان کو پورا اختیار ہے کہ وہ جس امیدوار کو چاہیں اپنی رائے دیں لیکن اس کے ساتھ وہ خوب اچھی طرح یہ سوچ لیں کہ ان کے اس ووٹ کے معنی کیا ہیں۔ کیا وہ امارت شرعیہ کے پرسٹیج کو دھکا لگا کر اسلام کی عظمت و شوکت کو پامال کرنے کے درپے ہیں یا ان کا مطمح نظر یہ ہے کہ صوبہ بہار کی قدیم روایات اس کی مذہب پرستی اور حریت و آزادی کے لئے اس کی تڑپ کا مظاہرہ کیا جائے۔ مولوی شفیع داؤدی پہلی صورت میں بلاشبہ ان کے ووٹ کے مستحق ہیں اور اگر دوسری صورت ان کے پیش نظر ہے تو وہ سوائے مولوی عبد الحمید کے ...

... منتظر ہے کہ مولوی شفیع داؤدی سے قوم نے نجات پائی اور صحیح المسلک امیدوار ان کی جگہ منتخب ہو گیا۔

... تشدد کی مخالفت، لارڈ ولنگڈن کے چیلنج کا جواب؛ اور مسلمانان ہند کے عزت و وقار کا تحفظ یہ سب کچھ امارت شرعیہ کے وقار کے ساتھ وابستہ ہے ہر ووٹ جو مولوی شفیع داؤدی کو دیا جائے گا، شریعت اسلامیہ اور آزادی ہند کے خلاف ووٹ ہوگا اور ہر ووٹ جو مولوی عبد الحمید کو دیا جائے گا ...

شذرات

سر اکبر حیدری کی نصیحت

حیدرآباد میں ایک کالج کے جلسۂ تقسیم انعامات کی صدارت کرتے ہوئے سر اکبر حیدری نے نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"ہماری خوش قسمت مملکت سے باہر فرقہ واریت کی جو آگ مشتعل ہو رہی ہے اس کی کوئی چنگاری یہاں داخل نہ ہونے دو۔ اگر تمہیں فرقہ واریت کا کوئی نشان نظر آئے تو اسے فوراً مٹا دو۔ تم اپنی پسندیدگی اور ناپسندیدگی کی بنیادیں محض اپنی فرقہ پرستی پر نہ رکھو بلکہ ان کو معقولیت کی بنا پر قائم کرو"

سر اکبر حیدری کا یہ انتباہ دہ پرمغز صرف ملکت حیدرآباد کے باشندوں کے لئے ضروری ہے بلکہ تمام ہندوستان کے نوجوانوں کو ان الفاظ عظیم البصیرت سے پڑھنے چاہئیں اور ان پر عمل کرنا چاہئے یہ امر کس قدر افسوسناک ہے کہ برطانوی ہندوستان کی فضا میں فرقہ واریت کے جو شعلے بھڑکتے رہے ہیں وہ اب ضرب المثل ہو گئے ہیں اور دوسرے لوگ ہماری حالت کو پیش کر کے عبرت دلاتے ہیں۔ اگر ہم ایک مرتبہ یہ عزم کر لیں کہ ہمارا باہمی اتفاق و اتحاد کبھی بھی فرقہ وار لیڈروں کی اشتعال انگیزی سے شکست نہ ہوگا تو ہماری پیشانی پر یہ کلنک کا ٹیکہ ہمیشہ کے لئے دور ہو جائے گا۔

وزیر اعظم مصر کا استعفاء

سفیر برطانیہ کی پوزیشن کے متعلق وزارت مصر سے جو اختلافات پیدا ہو گیا تھا اس کے متعلق ہم ان کالموں میں تفصیل کے ساتھ اظہار خیال کر چکے ہیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ ان اختلافات نے اس قدر طول کھینچا کہ وزیر اعظم اسد معدار کو اپنے استعفے داخل کرنے پڑے جس کے معنی یہ ہیں کہ شاہ فواد نے غالباً برطانیہ کے مطالبہ کو تسلیم کر لیا اور اس کی بنا پر وزیر اعظم اور ان کے رفقاء مستعفی ہو گئے یہ امر کمال درجے تعجب انگیز ہے کہ اس موقع پر تمام وزارت نے استعفے کیوں نہیں دئے۔ اگر یہ سچ ہے کہ اس قدر اہم مسئلہ پر مصری کابینہ میں وزراء کی اکثریت نے ہتھیار ڈال دئے تو نہایت افسوسناک ہے۔ یہ ایک کھلی ہوئی بات ہے کہ برطانیہ نہ صرف مصر کو کامل آزادی دینے کے لئے تیار نہیں ہے بلکہ وہ مصر کے موجودہ اقتدار کو بھی مجروح کرنا چاہتا ہے۔ اگر مصریوں نے اس طرح آہستہ آہستہ برطانیہ کو از سر نو پاؤں پھیلانے دئے تو ہمیں یقین ہے کہ اب سے جو کچھ ملا ہے وہ بھی بتدریج واپس ہو جائے گا جو لوگ انگریزوں کی ذہنیت اور ان کے قومی کیریکٹر سے واقف ہیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان کے ہتھکنڈے کیا ہوتے ہیں۔

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص پر بہت سا قرض ہو گیا ہے۔ قرض خواہوں میں سے ایک شخص (جو مقروض کا چچا زاد بھائی ہے) نے اپنے قرض کی وصولی کے لئے عدالت میں مقدمہ دائر کیا تو بعض مسلمانوں نے اسے سمجھایا کہ فی الحال اپنا مقدمہ واپس کو لے ورنہ مقروض کو دوسرے قرض خواہوں کی طرف سے سخت نقصان برداشت کرنا پڑے گا تو وہ اس شرط پر رضامند ہو کہ اگر مقروض نے میرا روپیہ تعینہ مدت میں ادا نہیں کیا تو میں آپ لوگوں سے وصول کروں گا اور اس کے لئے تین شخص ضامن بنیں۔ بعض مسلمانوں نے مذکورہ شرط کو قبول کیا اور مقروض کی طرف سے ضامن ہو گئے اور یہ لوگ ضامن محض اس وجہ سے ہوئے کہ ایک مسلمان کو اس مصیبت سے چھڑائیں (اثناء مدت معینہ میں حکومت وقت نے مقروض کو مفلس ظاہر کر دیا۔ حکومت خود بھی یتیموں کی طرف سے بطور والی قرض خواہ تھی جب دیکھا اسے مفلس ظاہر کر دیا تو اس نے یتیموں کا قرض جو اس کے ذمہ تھا ادا کر دیا اور اول الذکر قرض خواہ کو ادا نہیں کیا اس لئے کہ مقروض کو بسبب مذکورہ ضمانت کے اول الذکر قرض خواہ سے مطالبہ کا اطمینان ہو گیا تھا۔ اب اس قرض خواہ نے ضامنین کو کہا کہ میرا قرض دلوا دیجئے۔ اب سوال یہ ہے کہ

(۱) اول الذکر قرض خواہ اپنے قرض کا مطالبہ ضامنین سے کر سکتا ہے یا نہیں؟

(۲) اگر کر سکتا ہے تو ضامنین قرضدار کی طرف رجوع کر سکتے ہیں یا نہیں؟

(۳) اگر رجوع کر سکتے ہیں تو کس صورت میں اور نہیں کر سکتے تو اس کی کیا صورت ہوگی؟

(۴) شریعت اسلامی میں مفلس کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

الجواب

(۱) ہاں اول الذکر قرض خواہ اپنے قرض کا مطالبہ ان اشخاص سے کر سکتا ہے جو ادائیگی کے ضامن ہوئے تھے۔

(۲) ضامن قرضدار کی طرف رجوع کر سکتے ہیں۔ اور جو رقم اس کے قرض میں ادا کریں وہ قرضدار سے وصول کرنے کے مستحق۔

(۳) مفلس یعنی دیوالیہ قرار دیئے جانے سے قرضدار ان مطالبات سے جو اس کے ذمے واجب تھے شرعاً بری نہیں ہوتا۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

دار الحکومت

دہلی میں سردار پٹیل کی آمد

کثیر اجتماع میں زبردست تقریر

دہلی ۴ نومبر۔ دہلی جس نے کانگریس کے حکم کی تعمیل میں قربانی اور مصائب انگیزی کا ایک ریکارڈ قائم کیا اب بھی کانگریس کے وقار کی حفاظت کرے گا اور اس کا متفقہ فیصلہ کانگریسی امیدوار مسٹر آصف علی کے حق میں ہے۔ یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہو گیا۔ جب ۷۰ ہزار کے مجمع نے سردار پٹیل کے حکم پر مسٹر آصف علی کی تائید میں ہاتھ بلند کر دئے۔ گاندھی جی کی آمد اور تقریر کے منظر کی یاد تازہ ہو گئی۔ جب کل شام آزاد پارک میں کانگریس کا انتخابی جلسہ منعقد ہوا۔ ہندو اور مسلمان یکساں مناسبت کے ساتھ جلسہ میں شریک ہوئے۔ کامل خاموشی اور سکون کا عالم تھا اور لاؤڈ اسپیکر جلسہ کے دور دراز کونوں میں بھی مقرر کی آواز تیزی سے پہنچا رہے تھے۔ سردار پٹیل نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ آج حکومت اور کانگریس کے درمیان کھلی جنگ ہے۔ کانگریس یہ ثابت کرنے پر تلی ہوئی ہے کہ اسے ملک کا مکمل اعتماد حاصل ہے۔ ... کانگریس کو ووٹ دینا شخصیت کا سوال نہیں بلکہ اصول کا سوال ہے۔ مسٹر آصف علی کو ووٹ دینا گاندھی جی کو، کانگریس کو اور قوم کی آزادی کو ووٹ دینا ہوگا اور اس کے خلاف ووٹ دینا غلامی کا پٹہ لکھنا ہوگا۔ مقرر نے اس واقعہ کی تصدیق کی کہ مالوی جی نے گاندھی جی سے وعدہ کیا تھا کہ دہلی میں وہ کانگریسی ممبر کے مقابلہ پر اپنا کوئی امیدوار کھڑا نہیں کریں گے اور انہوں نے اس وعدہ کا پابندی کی ہے۔ جلسہ میں تقریباً ۷۰ ہزار اشخاص نے شرکت کی۔

کھڑکی کھولنے پر تکرار

ملزموں کو ایک ایک سال قید سخت

دہلی ۴ اکتوبر۔ آج سید اعجاز حسین مجسٹریٹ درجہ اول نے تین اشخاص مسمیان گوپال رام، اوتار، ناتھا اور پورن مل کے خلاف زیر دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند اس مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا جو ایک سال سے زیادہ عرصہ ہوئے چل رہا تھا۔ ملزمان کے خلاف کوچہ چیلان میں ایک شخص مسمی راگھبشور ناتھ نگم کو جا تو گھونپنے کا الزام تھا۔ فاضل مجسٹریٹ نے پورن مل کو بری کر دیا اور بقیہ دونوں ملزموں کو ایک ایک سال قید سخت اور پچاس پچاس روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم ادائیگی جرمانہ چھ چھ ماہ قید سخت کی سزا دی۔

استغاثہ کے بیان کے مطابق جھگڑے کا باعث یہ تھا کہ مستغیث اور ملزمان کے درمیان ایک کھڑکی کھولنے پر تکرار ہوئی جس نے خطرناک صورت اختیار کر لی اور ملزمان نے مستغیث پر حملہ کیا۔ ... یہ مقدمہ مسٹر ایسر اور سردار عبد الصمد کے روبرو پیش ہو چکا ہے۔

دہلی میونسپلٹی اور عمارات کی تعمیر

... اور بتایا ہے کہ سکریٹری میونسپلٹی آفیسر اور انجینئر کے فرائض کسی معاملہ پر نوٹ لکھ دینے سے ہی ختم نہیں ہو جاتے شہر کے قرب و جوار میں نئی بستیاں بنتی جا رہی ہیں۔ موجودہ بلڈنگ بائیلاز پہلے ہی ناقص ہیں اگر ان پر عمل درآمد رہا تو عوام اور کمیٹی کی تکالیف میں اضافہ کا ہی باعث ہوگا اس لئے یہ تینوں اصحاب ان قواعد پر غور کریں اور ضروری ترمیم پیش کریں تاکہ ان میں تبدیلی کی جا سکے۔

دہلی کے مقتول وکیل کی تحقیقات

دہلی یکم نومبر۔ سام پرتاپ کے قتل کو تو تین چار سال ہو گئے تھے اور عوام اس واقعہ کو بھول چکے تھے مگر لالہ گلال چند ایڈوکیٹ کے قتل نے شہر میں ایک سنسنی پیدا کر دی۔ اور پولیس نے اور سی۔ آئی۔ ڈی نے ملک اعلیٰ کی تحقیقات کی۔ تین ماہ تک خفیہ خفیہ تحقیقات ہوتی رہیں۔ بالآخر پولیس اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی۔ اور تقریباً تمام ملزمان کو گرفتار کر لیا ...

... کے بند کرنے کے اجلاس میں آج اس ریوالور کی شناخت لالہ گلال چند کے چند رشتہ داروں نے کر لی ہے۔

ایڈیٹر صاف گو کے خلاف مقدمہ

دہلی ۲ نومبر۔ سردار سنت سنگھ صاحب مجسٹریٹ درجہ اول کے اجلاس میں آج وہ مقدمہ پیش ہوا جو مسٹر عبد الحمید جوائنٹ ایڈیٹر الامان نے مرزا مظفر کے خلاف زیر دفعہ ۵۰۰ ازالہ حیثیت عرفی دائر کر رکھا ہے۔ آج مستغیث کا بیان قلمبند کیا گیا۔ ... پیشی ۱۲ نومبر کو ہوگی۔ (وطن)

اسپین کی بغاوت میں ہلاک شدگان کی تعداد

میڈرڈ ۳۰ اکتوبر۔ اسپین کی بغاوت میں پولیس اور فوج کے ۲۰۴ آدمی ہلاک ہوئے۔

خان عبد الغفار خاں کو سرحد میں داخلہ کی اجازت دی جائے

سرحدی کونسل میں غیر سرکاری تجاویز کی اہمیت

جبریہ تعلیم اور رشوت ستانی کے انسداد کے متعلق سفارشات

پشاور ۲ نومبر۔ سرحدی کونسل میں آئندہ ہیرکونسا تجاویز پر بحث کرنے کے لئے کل قرعہ اندازی ہوئی۔ ان میں ایک غیر سرکاری ریزولیوشن بھی شامل ہے جس میں گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ خان عبد الغفار خاں اور ڈاکٹر خاں صاحب پر سے کل پابندیاں اٹھا لے اور ان کو صوبہ سرحد میں داخل ہونے کی اجازت دے۔

ریزولیوشن مذکور کو چھٹا نمبر حاصل ہوا ہے لیکن یہ غالب معلوم نہیں ہوتا کہ کونسل اس پر بحث کر سکے۔ کیونکہ ریزولیوشنوں پر بحث کرنے کے لئے صرف ایک ہی دن مقرر کیا گیا ہے۔

دیگر ریزولیوشنوں میں یہ سفارش کی گئی ہے کہ ابتدائی تعلیم ضروری قرار دی جائے اور مختلف محکموں میں رشوت ستانی کے متعلق تحقیقات کی جائے اور اس کے بعد اس کے روک تھام کے لئے تدابیر پیش کی جائیں۔

خان بہادر عبد الرحیم ڈپٹی پریزیڈنٹ نے ایک ریزولیوشن میں سفارش کی ہے کہ اسٹامپ کی موجودہ شرح فیس کو منسوخ کیا جائے اور پرانی شرح سود جو رائج ہے ... ممبر ڈیرہ اسمٰعیل خاں نے یہ سفارش کی ہے کہ ان کے ضلع میں آبپاشی کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے ایک لاکھ روپیہ سالانہ ۵ سال تک منظور کیا جائے۔

دہلی میں ووٹ دینے کیلئے پولنگ اسٹیشن

دہلی ۱۳ اکتوبر۔ آئندہ انتخابات اسمبلی کے سلسلہ میں ووٹ ڈالنے کے لئے حسب ذیل مقامات پر پولنگ اسٹیشن بنائے جائیں گے۔

(۱) ٹاؤن ہال (۲) ایڈورڈ پارک (۳) تالاب شاہ جی بیرون اجمیری گیٹ (۴) باڑہ ہندو راؤ اور (۵) موری گیٹ۔

ایڈیٹر الامان کا وارنٹ گرفتاری

دہلی ۳ نومبر۔ آج بعدالت اسپیشل بنچ وہ مقدمات پیش ہوئے جو مرزا منظور احمد ایڈیٹر اخبار صاف گو نے زیر دفعہ ۵۰۰ اور زیر دفعہ ۵۰۰/۵۰۱ برخلاف مولانا مظہر الدین ایڈیٹر الامان و مسٹر عبد الحمید جوائنٹ ایڈیٹر الامان و عاشق علی پرنٹر و پبلشر الامان کے خلاف دائر کر رکھے ہیں۔ آج مستغیث کی جانب سے گواہ پیش ہونے والے تھے۔ مگر چونکہ مولانا مظہر الدین عدالت میں حاضر نہیں تھے اس لئے فاضل مجسٹریٹ نے ان کے خلاف ایک سو روپیہ کی ضمانتی وارنٹ گرفتاری جاری کرنے کا حکم صادر کیا۔ اور آئندہ پیشی ۸ نومبر مقرر کی۔ (وطن)

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

دہلی ۳ نومبر۔ گندم شربتی ...

کانگریس کی مجلس عاملہ کے ارکان

معمولی تبدیلیوں کے بعد انتخاب

صدر کانگریس کے لئے سب سے مشکل وقت اس کی مجلس عاملہ کے انتخاب کا ہوتا ہے۔ چنانچہ راجندر بابو کے سامنے بھی یہی دقت پیش تھی۔ گاندھی جی نے انہیں مشورہ دینے سے بالکل انکار کر دیا تھا جس سے انہیں اور دشواری پیدا ہو گئی تھی۔ بہر حال انہوں نے فیصلہ کیا اور حسب ذیل ارکین کو نامزد کر دیا۔

جنرل سکریٹری پنڈت جواہر لال نہرو اور ڈاکٹر سید محمود، سکریٹری مسٹر کرپلانی۔ پنڈت جی کی غیر موجودگی میں مسٹر کے ایف نریمان قائم مقام ہوں گے خازن بدستور سیٹھ جمنا لال بجاج۔ ارکین:

سردار ولبھ بھائی، مولانا ابو الکلام صاحب آزاد، خان عبد الغفار خاں، ڈاکٹر انصاری صاحب، مسز نائیڈو، مسٹر سی راجگوپال اچاریہ، سردار سردول سنگھ کویشر، مسٹر گنگا دھر راؤ دیشپانڈے، ڈاکٹر پٹابھی سیتا رامیا اور مسٹر جیرام داس دولت رام۔

بنگال سے کوئی منتخب نہیں کیا گیا۔ ... آزاد ہیں اور یقین ہے کہ وہ بنگال کی ہر جماعت کی نمائندگی کر سکیں گے۔

یونٹی بورڈ کے امیدواروں کو رائے دیجئے

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند کی اپیل

چونکہ اسمبلی میں وقتاً فوقتاً ایسے قوانین بھی پیش ہو جاتے ہیں جو شرعی قوانین سے متصادم ہو جاتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ مسلمان ارکان شرعی احکام ... جمعیۃ علماء ہند کی رہنمائی میں کام کریں ... یونٹی بورڈ نے اس امر کو تسلیم کر لیا ہے کہ اس کے نامزد کردہ امیدوار شرعی مسائل میں جمعیۃ علماء ہند کی رہنمائی کے موافق کام کریں گے اس لئے جمعیۃ علماء ہند مسلمانان ہندوستان سے پرزور اپیل کرتی ہے کہ وہ یونٹی بورڈ کے نمائندوں کے حق میں اپنے ووٹ دیں تاکہ ان کے مذہب اور قوم و وطن کا مفاد محفوظ رہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

یونٹی بورڈ کے امیدوار

یونٹی بورڈ نے جن امیدواروں کو آئندہ انتخاب کے لئے کھڑا کیا ہے ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:

مولوی کریم الرضا خاں، مولانا شوکت علی، مولوی محمد احمد کاظمی، منشی اظہر علی، مرزا اختر حسن

گاندھی جی کی نئی تحریک کی ابتداء

ایک سیٹھ نے بیس لاکھ روپیہ دیا

بمبئی ۳۰ اکتوبر۔ آج گاندھی جی نے کانگریس سے استعفیٰ دے دیا اور باضابطہ علیحدگی اختیار کر لی۔ جب گاندھی جی کا استعفیٰ موصول ہوا تو بابو راجندر پرشاد صدر کانگریس نے ... استعفیٰ دینے کے بعد بھی گاندھی جی نے "تنظیم دیہات" کے متعلق اپنی مجوزہ اسکیم مرتب کرنی شروع کر دی۔ ... دستکاری کے اعداد و شمار جمع کرنے کے متعلق اس اسکیم کو کامیاب بنانے کے لئے ایک معقول ... مقرر کیا جائے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ ایک ... سیٹھ نے بیس لاکھ روپیہ گاندھی جی کی نئی تحریک کے سلسلہ میں بغرض ابتدائی کام انجام دینے کے دیا ہے۔

اٹلی اور ہندوستان میں تجارتی معاہدہ

... اٹلی نے ہندوستان کے ساتھ انڈو جاپانی تجارتی معاہدہ کی طرز کا تجارتی معاہدہ کرنا منظور کر لیا ہے لیکن ابھی اس سلسلہ میں ابتدائی کوئی اقدام نہیں کیا گیا۔ ... حکومت ہند نے ابھی اس سلسلہ میں کوئی فیصلہ نہیں کیا۔

ڈاکٹر انصاری کی پنڈت مالویہ سے اپیل

نیشنلسٹ پارٹی کو توڑنے کی درخواست

بمبئی سے روانہ ہونے سے قبل ڈاکٹر انصاری صاحب نے کانگریس کے اجلاس کی کارروائی کے متعلق ایک بیان میں آپ نے فرمایا کہ۔

"اب چونکہ کانگریس نے بھی اپنی مجلس عاملہ اور پارلیمنٹری بورڈ کے قیام اور اس کے پروگرام کی تائید کر دی ہے۔ مجھے امید ہے کہ پنڈت مالویہ اور مسٹر اینے اپنا قدم پیچھے ہٹا لیں گے اور نیشنلسٹ پارٹی کو توڑ دیں گے۔"

ڈاکٹر صاحب نے اپنے بیان میں گاندھی جی کی کانگریس سے علیحدگی کے متعلق فرمایا کہ اس سے کانگریس کو تقویت پہنچے گی کوئی نقصان نہ ہوگا۔

بم برآمد۔ سات اشخاص گرفتار

فیروزپور ۳۰ اکتوبر۔ افواہ ہے کہ مقامی پولیس نے ایک مسلمان نوجوان کے مکان واقعہ ملتانی دروازہ سے ایک بم برآمد کیا ہے۔ باوجود کوشش کے اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی ... سات اشخاص ... گرفتار کئے گئے ہیں۔

سرحدی کونسل میں قرضہ بل پر نکتہ چینی

بل سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا

پشاور ۲ نومبر۔ تقریباً دو گھنٹے کی متواتر بحث و تمحیص کے بعد آج سرحدی کونسل نے بھاری شرح سود کے قرضہ جات کے بارے میں بل اور رہن سے چھڑانے کے متعلق بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنا منظور کر لیا۔

چند ممبروں کی تاخیری چالوں اور لمبی لمبی تقریروں کی وجہ سے آخر کار صدر کو مداخلت کرنا پڑی اور انہوں نے یہ حکم دیا کہ کوئی شخص مقررہ وقت سے زیادہ نہ بولے۔

مسٹر البشیر داس نے یہ نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ بھاری شرح سود کی تعریف سائنس کے اصولوں پر مبنی ہے آپ نے اس امر کو تسلیم کر لیا کہ کسانوں کے بھاری قرضہ جات کو روکنے کی غرض سے تھوڑی بہت کوشش کی جا چکی ہے لیکن آپ نے یہ رائے ظاہر کی کہ کسانوں کی غریبی کی وجہ یہ ہے کہ اجناس کی قیمتیں بہت کم ہو گئی ہیں۔ ان کے لئے کوئی صنعت نہیں رہی ہے۔ ان کو بازاروں کی ہوتیں نہیں مل رہی ہیں۔ حکومت نے مالیہ اور شرح تبادلہ کے بارے میں ایک ناقابل رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ آپ نے یہ تجویز کیا کہ حکومت سرحد کو قرضہ کے واسطے ... ہند سے درخواست کرنا چاہئے۔

مسٹر جی رام اور مسٹر لعل دار نے بل مذکور کو ایک امتیازی قانون قرار دیا اور یہ رائے ظاہر کی کہ قانون سب کے لئے یکساں ہونا چاہئے۔

وکالت پیشہ اصحاب کے متعلق بل پر سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پیش ہو جانے کے بعد اجلاس کل کے لئے ملتوی ہو گیا۔

"جمعیۃ علماء زندہ باد"

مراد آباد میں چند نام نہاد مولویوں کی درگت

مراد آباد ۳ نومبر۔ قاضی محمد احمد صدیقی بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ:

جمعیۃ علماء ہند کے چند مخالف مولوی جامع مسجد مراد آباد میں آئے اور نماز کے بعد یہ کوشش کی کہ مجمع کو روک کر تقریر کی جائے لیکن تمام مجمع نے "جمعیۃ علماء زندہ باد" "یونٹی بورڈ زندہ باد" کے فلک رسا نعرے بلند کئے اور فوراً منتشر ہو گئے یہ نام نہاد مولوی سخت ناامیدی اور رسوائی کے بعد واپس ہوئے۔

لاہور میں انتخاب کی جنگ

چھریاں چل گئیں

لاہور ۳۰ اکتوبر۔ گزشتہ شب انتخاب کے سلسلہ میں سخت ہنگامہ ہو گیا جس میں کئی آدمی زخمی ہوئے تین آدمیوں کے زیادہ چوٹیں آئیں۔ کہتے ہیں کہ ایک جماعت نصف شب کے قریب ایک جلسہ سے ہو کر واپس آ رہی تھی کہ دوسرے امیدوار کی جماعت سے اس کی مڈبھیڑ ہو گئی پہلے تو صرف جلد بازی ہوئی اور طنزیہ نعروں سے کام لیا گیا۔ اس کے بعد خشت باری کی نوبت آ گئی اور دونوں طرف سے چھریاں نکل آئیں۔ قریب کے مکانوں کی چھت سے پتھر بھی پھینکے۔ متعدد آدمی سخت زخمی ہوئے۔ پولیس کو خبر ہوئی تو اس نے موقعہ واردات پر آ گئی اور فساد اور مار پیٹ کے الزام میں ایک درجن آدمیوں کو گرفتار کر لیا۔

بیٹے کا جرمانہ باپ سے وصول نہیں کیا جا سکتا

سرکاری اپیل نامنظور

الہ آباد ۲ نومبر۔ آج الہ آباد ہائیکورٹ نے سرکاری وکیل کی اس اپیل کا فیصلہ سنا دیا جو انہوں نے سب جج کے اس فیصلہ کے خلاف کیا تھا کہ پولیس گے وہ سو روپیہ کی رقم واپس کرے جو سرکاری مدرس ... سے اس وجہ سے وصول کی گئی تھی کہ اس کے لڑکے پر اسی قدر جرمانہ ہوا تھا۔ عدالت نے یہ فیصلہ دیا کہ چونکہ قانونی طور پر باپ بیٹے الگ الگ تھے اس لئے باپ کے بیٹے کے جرمانہ کی ذمہ داری نہیں ہے ...

فقیر علی نگر کے لشکر پر گولہ باری

پشاور یکم نومبر۔ جنرل ... فقیر علی نگر کے لشکر کی مزاحمت کے واقعہ کی اب تفصیلات آ گئی ہیں۔ فقیر علی نگر نے چھاؤنی ... کر رہا تھا۔ ... انگریزی ہوائی جہازوں کے ذریعہ گولہ باری شروع کی گئی جس سے فقیر علی نگر کے تقریباً پچاس اشخاص ہلاک ... ہو گئے۔

۱۶ سال کا طالب علم گرفتار

پولو ... ۱۸ نومبر۔ پولیس اور فوجی افسروں نے ... کے مکان کی تلاشی لینے کے بعد اس کے بھتیجے ... ۱۶ سال ہے گرفتار کر لیا۔ طالب علم اس سے پہلے بھی بندوق چرانے کے مقدمہ میں گرفتار ہوا تھا لیکن نو عمری کی بناء پر بری کر دیا گیا تھا۔ موجودہ تلاشی ... کے سلسلہ میں ہوئی ہے۔

کابینہ مصر کے وزراء مستعفی ہو گئے

قاہرہ ۲ نومبر۔ ... وزیر اعظم ... اور ... وزیر ... نے اپنے اپنے استعفے داخل کر دیئے ہیں ... تمام کابینہ مستعفی ہو جائے گی۔

کمیونل ایوارڈ کی ابتدا کیوں کر ہوئی

پنڈت مالویہ نے وزیر اعظم کو ثالث بنایا تھا

وزیر اعظم کے نام گاندھی جی کا خط

دہلی ۔ ۴ اکتوبر۔ کمیونل ایوارڈ پر آج کل بڑی بحث ہو رہی ہے خصوصاً مالویہ جی کی پارٹی اس کی مخالفت کر رہی ہے، حکومت کی طرف سے ذیل کی مستند کارروائی شائع کی گئی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالویہ جی اور دیگر حضرات کے لئے جو اس کی مخالفت کر رہے ہیں، یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ ایسا کریں اس لئے کہ انہوں نے وزیر اعظم کو تحریری وعدہ دے دیا تھا کہ وہ کچھ فیصلہ کردیں گے اسے قبول کر لیا جائے گا۔ یہ بیان حسب ذیل ہے۔

اکتوبر اور نومبر ۱۹۳۱ء میں دوسری گول میز کانفرنس صوبجاتی مدات پر بحث ختم کر چکی تھی اور مرکزی ذمہ داری کے مسئلہ پر غور کرنے کا ارادہ رکھتی تھی مرکزی ذمہ داری میں طریق انتخاب مجالس قانون ساز کی ساخت وغیرہ مالی ...

بی ۔ ایس مونجے ۔ سیٹھ گھنشام داس برلا ۔ مسٹر رام سوامی مدالیر ۔ مسٹر مہورچہ کے دستخط تھے۔

سر سپرو کی تائید

سر تیج بہادر سپرو نے بھی وزیر اعظم کو ایک چٹھی میں مذکورہ بالا درخواست کی تائید میں لکھی تھی اور یہ بھی لکھا تھا کہ آپ اچھوتوں اور دیگر اقلیتوں کا مسئلہ بھی وزیر اعظم کے ہاتھ میں چھوڑنے کے لئے تیار ہیں۔

دوسری جماعت کا رویہ

دوسری جماعت میں مسٹر شاستری، سر من لال سیتلواد، سر اے پی پیٹرو، مسٹر ایم ۔ اے جوشی ۔ سر پی سی مسٹر جینوالا ۔ سر فیروز سیٹھنا سر کاؤس جی جہانگیر، مسٹر اے محمد راؤ، مسٹر نٹراجن اور دیوان بہادر راما سوامی نے بھی وزیر اعظم کو ثالثی فیصلہ دینے کو لکھا اور غیر مشروط طور پر اس فیصلہ کی پابندی کا اقرار کیا۔ مسلمان ڈیلیگیٹوں نے اپنی رضا مندی اس شرط پر دی کہ باقی تمام دوسری پارٹیاں بھی ایسا ہی کریں تاہم انہوں نے یہ بھی بالکل واضح طور پر کہدیا کہ وہ کسی صورت میں چھوٹی اقلیتوں کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں کیونکہ ان کے ساتھ ایک معاہدہ طے کیا جا چکا جو وزیر اعظم کو پیش کیا جا چکا ہے اور جسے انہوں نے کانفرنس کے سرکاری کاغذات میں شامل کر لیا ہے۔

وزیر اعظم سے درخواست

...

وزیر اعظم کے نام گاندھی جی کا خط

...

پنڈت مالویہ کی سبقت

...

ہندوستان اور انگلستان میں سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کی بیک وقت اشاعت

دارالامرا میں مسٹر چرچل مخالفت کرینگے

سر جارج شوسٹر قرطاس ابیض کی حمایت میں

لندن ۳ اکتوبر۔ ہندوستانی قرطاس ابیض پر سلیکٹ کمیٹی کا اجلاس آج منعقد ہوگا جس میں یہ انتظام کرنے پر غور ہوگا کہ رپورٹ کو ہندوستان اور انگلستان میں بیک وقت شائع کر دیا جائے۔ یہ رپورٹ متعدد جلدوں پر مشتمل ہوگی۔ اجلاس کے فوراً بعد طباعت کا کام شروع ہو جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ رپورٹ کی جلدیں جہاز کے ذریعہ ہندوستان بھیجی جائیں گی کیونکہ زیادہ بوجھ کی وجہ سے ہوائی جہاز کے ذریعہ اس کو روانہ نہیں کیا جا سکے گا۔ لارڈ سالسبری دارالامرا میں یہ تجویز پیش کریں گے کہ رپورٹ کو بیک وقت ہندوستان اور انگلستان میں شائع کیا جائے۔ اس تجویز کی مخالفت مسٹر چرچل اسی بنیاد پر کریں گے کہ رپورٹ کی ہندوستان کی روانگی کے متعلق موجودہ اجلاس میں اس پر بحث کرنے کا موقعہ نہیں رہے گا۔ انڈیا ڈیفنس لیگ کا خیال ہے کہ ہندوستان اور انگلستان میں رپورٹ کی بیک وقت اشاعت غیر ضروری ہے۔

کل کنارڈ بن کلب میں تقریر کرتے ہوئے سر جارج سوسٹر نے کہا کہ ہندوستان کو حکومت خود اختیاری کی طرف مائل کرنے کا وقت اس سے بہتر نہیں ہے۔ سر جارج سوسٹر نے کہا کہ قرطاس ابیض کی تجاویز برطانوی وعدوں کا ایفاء ہے جس سے ہندوستان میں برطانوی پالیسی کی تکمیل ہوتی ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ بہت سے وہ لوگ جنہوں نے ۱۹۱۷ء میں سر مانٹیگو کے اعلان کی تائید کی تھی وہ آج قرطاس ابیض پر حملہ کر رہے ہیں۔

اگر پارلیمنٹ نے قرطاس ابیض کی تجاویز پر دستخط کر دیئے تو توقع ہے کہ ممبران کو یہ رپورٹ ۲۰ نومبر کی شب تک دستیاب ہو جائے گی۔

دہلی اور رائے پور میں اغوا کی وبا

ہندو مجرموں کو سخت سزائیں

رائے پور ۲ اکتوبر۔ ایڈیشنل سیشن جج نے پرسوں آٹھ ملزموں کو جن میں سے ایک ہندو عورت بھی ہے تین سال سے تیرہ سال کی مختلف میعاد کی سزائیں دیں ان لوگوں پر یہ الزام تھا کہ ۱۹۳۲ء سے یہ برابر نابالغ لڑکیوں کے اغوا کرنے کا باقاعدہ کاروبار جاری رکھے ہوئے تھے۔

...

عورتوں پر ڈاکوؤں کے سنگدلانہ مظالم

ہاتھ جلا دئے اور کپڑے اتار لئے

مدراس ۳ اکتوبر۔ اخبار ہندو میں ایک خبر شائع ہوئی ہے کہ منگاناپلے ریاست میں ایک دیہاتی کے مکان میں زبردست ڈاکہ پڑا۔ یہ واقعہ ۲۵ اکتوبر کا ہے۔ ...

پیدائش میں تنزل اور اموات میں اضافہ

بڑے شہروں کے متعلق رپورٹ

...

پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کب شائع ہوگی؟

لندن ۳ اکتوبر۔ دارالعوام کے اجلاس میں مسٹر آئیس نے ایک سوال میں پوچھا کہ پارلیمنٹ کی منتخبہ کمیٹی کی رپورٹ کب شائع ہوگی تو صاحب وزیر ہند نے جواب دیا کہ اس سلسلہ میں آئندہ جمعرات کو ایک قرار داد پیش ہوگی۔ ...

سرحدی کونسل کا اجلاس

سرکاری اور غیر سرکاری مسودات

...

سرحدی کونسل میں قرضہ ریلیف بل

گورنر نے پیش کرنے کی اجازت نہیں دی

...

سارا شہر جل کر خاک ہو گیا

لاہور ۳ اکتوبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع ہے کہ قصبہ چنیوٹ ضلع جھنگ سے ایک ہولناک آتشزدگی کی خبر آئی ہے۔ ...

گاندھی جی ایک اور برت رکھیں گے؟

...

ریلوں کو دو لاکھ روپے روزانہ کا نفع

...

کانگریس سوشلسٹ پارٹی کی سرگرمیاں

چار سب کمیٹیوں کی تشکیل

...

مال گاڑیوں کا تصادم ۔ دو ڈرائیور ہلاک

...

یوپی کونسل کا اجلاس

قرضہ بل پیش کر دیا گیا

...

ایران سے افغانی وزرا کی واپسی

...

رہنمایان قوم کا متفقہ فیصلہ

سرحد کے مفاد کی حفاظت کا واحد طریقہ

اسمبلی کا انتخاب اب سر پر آ گیا ہے اور چونکہ صوبہ سرحد کو پہلی دفعہ اسمبلی میں نمایت حاصل ہوئی ہے اس لئے صوبہ سرحد کا فرض ہے کہ اپنا بہترین نمائندہ منتخب کر کے اسمبلی میں بھیجے۔ اس وقت اسمبلی کے لئے جو امیدوار کھڑے ہوئے ہیں ان میں سے بلاشبہ ڈاکٹر خان صاحب ہی ایسے ہیں جن سے اہل سرحد کے مفاد کی حفاظت کا یقین ہو سکتا ہے۔ اس لئے کہ ڈاکٹر خان صاحب ایثار، اخلاص اور خدمت ملت کے لحاظ سے نہایت آزمودہ ہیں، جن کے ہاتھوں میں نہ صرف صوبہ سرحد بلکہ ہندوستان بھر کے مفاد محفوظ ہیں۔ ...

شریعت بل کی حمایت کیلئے پشاور میں عظیم الشان جلسہ

سرحدی کونسل کے اجلاس سے پہلے علمائے ہند کا اجتماع

سرحدی کونسل کے مسلم اراکین میں سے جماعت حزب الاختلاف (انڈی پنڈنٹ پارٹی) اپنی بے غرضانہ خدمات کے سبب جو شہرت حاصل کر چکی ہے وہ محتاج تعارف نہیں۔ اسی جماعت کے قابل فخر رکن جناب ملک خدا بخش صاحب ایم ۔ ایل ۔ سی نے مسلمانان سرحد کے متفقہ مطالبہ کے پیش نظر اپنے اسلامی فریضہ کا احساس کرتے ہوئے شریعت بل کے نام سے ایک مسودہ قانون تیار کیا ہے۔ ...

چونکہ تمام مسلمانان سرحد متفقہ طور پر شریعت بل کی تائید میں ہیں اور اس امر کے لئے بے تاب ہیں کہ جلد از جلد غیر شرعی رواجی قانون کو منسوخ کیا جا کر اسلامی قانون شریعت کا نفاذ عمل میں لایا جائے۔ ...

(داعی) بخش سوداگر نائب سکریٹری شریعت کانفرنس پشاور

صوبہ دہلی کے محکمہ مال میں ہندو گردی

ڈسٹرکٹ بورڈ اور علمہ نزول پر ہندوؤں کا قبضہ

صوبہ دہلی میں تمام محکمہ مال ہندوؤں کا ہے جس میں ماسوائے برہمن بنیوں کے دیگر ہندو خصوصاً مسلمانوں کو سخت تکلیف کا سامنا ہو رہا ہے کھلم کھلا تعصب کیا جا رہا ہے۔ جیسا تعداد اسامیان و واقعات سے جناب کو معلوم ہوگا۔

مسلمان	ہندو	عہدہ
۱۳	۸۰	(۱) پٹواریان و نائب پٹواریان
۱	۸	قانون گویان کی کل تعداد معہ تحصیل و صدر
×	۱	صدر و اصلاقی نویس بنیا
×	۱	سپرنٹنڈنٹ دفتر فارسی ۔ برہمن
×	۲	نائب تحصیلدار صاحب دہلی معہ پیشکار ۔ راجپوت و بنیا
×	۲	تحصیلدار صاحب دہلی معہ پیشکار ۔ بنیا و جاٹ
۱	۱	تحصیلدار صاحب دہلی معہ پیشکار ۔ سید و بنیا
×	۱	نائب و اصلاقی نویس تحصیل بنیا
۱	×	واصل باقی نویس تحصیل سید
×	۲	صاحب افسر مال بہادر معہ پیشکار بنیا و برہمن
۱۶	۹۸	

(۲) ڈسٹرکٹ بورڈ میں جس قدر عملہ ہے وہ سرشتہ میں ہے سب ہندو ہیں ایک بھی مسلمان نہیں ہے۔

...

اخبار الجمعیۃ کیلئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

مولوی شفیع داؤدی صاحب کے حامی

ایک نئی حقیقت کا انکشاف

...

مولوی شفیع داؤدی کا خط

بوڑھے جوان ہو جائیں گے

کیونکر

...

مونیا بند ۔ موتیا بند اور ککرے و پھولا کا بغیر آپریشن علاج ...

Haryao Ram Panchpota Bengal

مشہور تمباکو خوردنی

زردہ قوام گولی

احمد حسین و حسین تاجر تمباکو خوردنی لکھنؤ

مصفا خون کی شرطیہ گولیاں

...

گدڑی اینڈ کو جالندھر شہر (پنجاب)

محبوب عاشق کے قدموں پر

...

دیار حبیب کا سفر امسال حج اکبر ہوگا

...

مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ

ذیابیطس؟

...

اشوگری

...

خط و کتابت و تار کا پتہ ۔ امرت دھارا ۔ لاہور

ہمارے ایجنٹ ۔ میسرز بہاری لال کھاسی رام کھاری باؤلی اسٹریٹ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳
Aljamiat Ballimaran Delhi
یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ
تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۵۷۳۸

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول ۔ ہلال احمد زبیری (بی ۔ اے)
معاون ۔ محمد عثمان فارقلیط
جلد ۲۰ | دہلی ۔ یوم جمعہ ۔ یکم شعبان المعظم ۱۳۵۳ھ ہجری ۔ مطابق ۹ نومبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۴

اعلانِ حقیقت

سر یعقوب کا انتخاب اور جمعیۃ علماء کے ارکان پر افترا

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کا باطل شکن بیان

آج میری نظر سے ایک تحریر گزری جس میں بالفاظ ذیل ظاہر کیا گیا ہے ...

معاصرین کے افکار و آراء

قادیانی فتنہ

نیشنل کانگریس کا جلسہ بمبئی

حجاز اور غیر مسلم

تہذیب جدید کی وبا

سول نافرمانی و قانون الٰہی

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

Aljamiat Ballimaran Delhi
Regd No. L 1793.

نورانی قرآن مجید
نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

The Aljamiat

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام
اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو رسالہ ملاحظہ کیجئے ... اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے
قیمت ...
منیجر الجمعیۃ دہلی

Vol. XX No. 33 DELHI MONDAY NOVEMBER 5 1934 PRICE ONE ANNA

مسلمانانِ سرحد کی خدمت میں درخواست

انتخابات اور ویدو اطباء ہند کا فرض

(سکرٹری آل انڈیا آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی)

ایشیائی طب پر حملہ

مسلمانوں کا بے کار شغل

(نامہ نگار)

میرٹھ سے اخبار "چنچل" کا اجراء

مشہور و معروف دو ترجمہ و الاعجاز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت

حیاتِ حافظ رحمت خاں

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیئے

روہیلکھنڈ کے حافظ بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانحِ عمری کا پہلا ایڈیشن ...

ملنے کا پتہ ۔ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی ۔ علمی ۔ اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ

مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپکو مرزائیوں کی گمنام نام فروشی کا پورا حال معلوم ہو جائے۔

ملنے کا پتہ ۔ منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم

مع

خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ ۔ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

"ہمارا ووٹ صرف جمعیۃ علماء کیلئے ہے"

سر محمد یعقوب کے اوچھے ہتھیار

نامرادی کے بعد بازاری حربوں کا استعمال

بعض حضرات کو خیال تھا کہ سر محمد یعقوب اور مسٹر کریم الرضا خاں صاحب کا مقابلہ بھی اسی قسم کا ہے جیسا کہ عموماً کونسلوں اور اسمبلی کے خود غرضانہ انتخابات میں ہوا کرتا ہے۔

لیکن یہ نصاب ... وقت تک تھی جب تک اس حقیقت کا اظہار نہ کیا گیا تھا کہ اس مقابلہ میں ایک طرف سے اصول ہیں اور دوسری طرف سے اغراض۔

...

کی تقریر ختم ہوئی تو ایک اور صاحب نے تقریر شروع کی۔ الحمد للہ کہ سر محمد یعقوب صاحب کا یہ ذلیل ترین ہتھیار بھی ناکام رہا اور جلسہ نہایت کامیابی سے ختم ہوگیا۔ والحمد للہ علی ذلک۔

مسلم ووٹران سے سوال

کیا آپ حضرات کا مذہب، ضمیر اجازت دیتا ہے کہ ایسے ہی شخص کو ووٹ دیا جائے جس کو اپنی بوالہوسی میں یہ بھی خبر نہیں کہ میرا یہ فعل نفرت انگیز ہے ...

...

دورہ فرمانے والے بزرگوں سے التماس

سر یعقوب صاحب کا کارنامہ

...

(بسلسلہ صفحہ اول)

...

۲۰ رجب ۱۳۵۵ھ

ننگ اسلاف
حسین احمد غفرلہ

سر یعقوب کے حواریوں کی پول کھل گئی

مراد آباد میں ایک نمائندہ جلسہ

جمعیۃ علماء ہند زندہ باد کے نعرے

جلسہ میں فساد انگیزی اور منتظر پر سنگ باری

(ایک دوسری رپورٹ)

مراد آباد کیم نومبر ۱۹۳۶ء شب گذشتہ محلہ ... متصل مکان مرزا محمد اسحاق بیگ صاحب میونسپل کمشنر مسلم یونٹی بورڈ مراد آباد کا جلسہ عام ہوا ...

...

مولوی کریم الرضا خاں صاحب کو ووٹ دو

حضرت مولانا شوکت علی صاحب کا پیغام

"۲۲ ستمبر ۱۹۳۶ء کو میری دعوت پر آل انڈیا یونٹی بورڈ جمعیۃ علمائے ہند کا پندرہ ... جمعیۃ علمائے ہند ... مراد آباد میں شاندار اجتماع ہوا ...

...

مسلمانان روہیلکھنڈ و کمایوں کا قومی فریضہ

...

(ڈاکٹر) محمد مشتاق حسین
صدر انجمن فدائے سنت۔ مراد آباد

نیازمند: مرزا اسحاق بیگ، سکریٹری مسلم یونٹی بورڈ، مراد آباد

ماہواری

...

شربت اکسیر خاص

... خون کے ہر قسم کے نقائص ...

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

سرمہ نمبر ۱ ... آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا ... کے استعمال ... حفاظت کر سکتے ہیں ...

سرمہ نمبر ۲ ...

ملنے کا پتہ: (مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند دہلی

مراۃ المثنوی

مترجمہ قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے
رکن دار الترجمہ جامعہ عثمانیہ

مثنوی شریف کا یہ جامع و بے نظیر خلاصہ ہے جس سے مثنوی شریف کی تمام پیچیدگیاں رفع ہوگئی ہیں کتاب کی کیفیت اور نمونے کے صفحات کا ایک رسالہ مرتب کر دیا گیا ہے براہ مہربانی اپنے پتہ سے مطلع فرمائیے کہ رسالہ ہدیۃً ارسال خدمت کیا جائے۔

ملنے کا پتہ
دائرۃ الادب، حیدر گوڑہ، حیدرآباد دکن

جمعیۃ الطلبہ دار العلوم دیوبند اور انتخابات

وقت کی اہمیت اور انتخاب کی شرعی حیثیت

بہار میں داؤدیوں کے پُرفریب اعلانات

طالب العلمانہ زندگی کا یہ تقاضہ تو نہ تھا کہ ہم لوگ الیکشن اور اس قسم کے دوسرے ہنگامی معاملات سے دلچسپی لیں ... فرض شناسی کا جذبہ ہر دردمند اور حساس قلب میں موجزن ہونا ضروری ہے اس بنا پر ضروری سمجھا گیا کہ اسمبلی کے الیکشن پر قوم مسلم کے سامنے چند گذارشات پیش کی جائیں جو شرعی، اخلاقی اور سیاسی نقطۂ نگاہ سے خلوص و ہمدردی پر مبنی ہوں ...

...

(جمیع اراکین جمعیۃ الطلبہ ازہر ہند دار العلوم دیوبند)

محمد عطاء الرحمن صاحب کا آخری اعلان یہ ہے جو کل شائع ہوا ہے۔

"برادران اسلام! ایک اعلان بجواب مولوی عبد العزیز صاحب مجہور (؟) میری جانب سے شائع ہوا تھا۔ برخلاف اس کے آج چند باتیں تحقیقی طور پر منکشف ہو گئی ہیں اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنے سابق اعلان کو واپس لے لوں اس لئے کہ میں نے اُن (مولوی شفیع داؤدی) کے ہمدردوں کی باتوں پر اعتماد کر کے اعلان پر دستخط کر دیا تھا مگر واقعہ یہ ہے کہ ... اس لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ میرے پہلے اعلان پر لوگ عمل نہ کریں۔

آپکا خادم محمد عطاء الرحمن
گرتھولوی ... مولانا بشارت کریم صاحب
(۱۳ اکتوبر ۱۹۳۶ء)

...

مولوی شفیع صاحب کا غیر محمود رویہ

مسلمانان تربہت کا فرض

...

محمد قاسم مظفرپوری

مولانا شوکت علی کے حق میں

حکیم ولی احمد صاحب کی رائے

حضرت مولانا محمد علی صاحب مرحوم ہوں تو اپنا مالی، جسمانی اور جسمانی قربانی پہلے ہی کر چکے ...

کہنے کو تو سب کہتے ہیں ہم مرتے ہیں تم پر
دیکھیں جو کبھی جی سے گزر جائے تو جانیں

...

خادم الاطباء والمرضیٰ حکیم ولی احمد غفرلہ

داؤدی پروپیگنڈا

مولانا بشارت کریم صاحب پر بہتان

ایک اعلان مولوی عبد العزیز صاحب (مجہوری؟) (ضلع مظفرپور) کا ...

...

جب یہ اعلان مولوی عبد العزیز صاحب کی طرف سے شائع ہوا تو مولوی داؤدی صاحب کے نادان دوستوں نے "نادانستہ" محمد عطاء الرحمن صاحب (خویش حضرت مولانا بشارت کریم صاحب) کو فریب دے کر دھوکہ دے کر ان کے دستخط سے ایک جوابی اعلان بایں مضمون شائع کرایا کہ مولوی عبد العزیز مجہوری کا اعلان غلط ہے۔ حضرت مولانا ممدوح نے مولوی داؤدی صاحب سے اس قسم کا کوئی سوال نہیں فرمایا بلکہ مولوی داؤدی صاحب پر اپنا اعتماد ظاہر فرمایا۔ مگر بعد اشاعت اس جوابی اعلان کے جناب مولوی محمد ادریس صاحب (صاحبزادہ حضرت مولانا بشارت کریم صاحب) کے خط سے جب ان کو حقیقت حال سے واقفیت ہوئی تو فوراً اپنا سابق اعلان واپس لیا اور مولوی عبد العزیز صاحب کے اعلان کی صداقت کا عام اعلان کر دیا۔

جامع مسجد سہارنپور میں عظیم الشان جلسہ

مولوی محمد احمد صاحب کاظمی کی پرزور تقریر

جامع مسجد سہارنپور میں ۲ نومبر ۱۹۳۶ء کو بعد نماز جمعہ ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ مولانا منظور النبی صاحب کی تحریک اور محمد یاسین صاحب سوداگر کی تائید سے جناب مولانا مفتی محمود حسن صاحب صدر جلسہ منتخب کئے گئے۔

مولانا عمر دراز بیگ صاحب سابق ناظم جمعیۃ علمائے صوبہ متحدہ نے بعنوان "مذہب اور سیاست ایک ہے" پرجوش تقریر فرمائی اور انتخابات اسمبلی میں یونٹی بورڈ کی حمایت پر حاضرین کو عمل پیرا ہونے کی ہدایت کی۔ مولانا ...

... نے اسمبلی اور کونسلوں کی کارگزاریوں کو مفصل بیان فرمایا اور اسمبلی اور کونسلوں میں قوم ہمدرد اصحاب کی ضرورت کو نہایت مدلل طریقہ سے ثابت کیا۔

مولانا کی تقریر کے بعد جناب مولانا سلطان الحق صاحب نے برجستہ تقریر فرمائی جس میں جمعیۃ العلماء یونٹی بورڈ کے نمائندوں کو ووٹ دینے پر زور دیا۔ جلسہ نہایت پر امن ختم ہوا۔

(اسسٹنٹ سکرٹری جمعیۃ العلمائے سہارنپور)

مولوی شفیع داؤدی صاحب سے دلچسپ خط و کتابت

غلط بیانیوں اور دروغ بافیوں کا انبار

داؤدی صاحب کا جواب دینے سے انکار

شفیع صاحب ۱۹ اکتوبر کو ۸ بجے صبح بیتیا تشریف لائے اور اپنے قدیم کرم فرما جناب مولوی حافظ محمد ثانی صاحب کے مکان پر بدستور سابق فروکش ہوئے ...

...

بیٹھے رہے۔ اس ہنگامہ کے اندر ہی آپ نے مولوی سید نظیر محمد صاحب کو صدر نشین بنا دیا۔ انتخاب صدارت پر اعتراض کے بعد بھی آپ مصر رہے اسلئے تقریباً کل لوگ باستثنائے چند اشخاص چلے گئے جو لوگ وہاں بیٹھے تھے ان میں سے بعض حضرات نے مجھ سے یہ بیان کیا ہے کہ آپ نے مسجد خانۂ خدا میں اپنے عہد کے خلاف ذاتیات پر حملے کئے، ... علماء کی توہین کی ہے اور اپنے الزامات کے جواب میں سراسر دروغ بیانی اور غلط گوئی سے کام لیا ہے۔

...

محمد حسین۔ بیتیا۔ محلہ گنج اول

نقل خط شیخ صاحب

...

اخبار اتحاد کا غلط پروپیگنڈہ

جناب قاضی عبد السعید صاحب موتی ہاری سے ...

...

بعض جگہ اپنا کام کر رہے ہیں۔ اور بعض جگہ رائے دہندگان کو دھمکیاں دے رہے ہیں۔ مولوی شفیع ... تعلیمات کے بیانات سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حالانکہ ان بیانات کی مسلمانوں میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔

اخبار الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی و مذہبیت کا ثبوت ہم پہنچائیے۔ (منیجر)

سچا ہمدم و رہبر بے دام

پاک و صاف خیالات پیدا کر کے جسمانی و روحانی صحت حاصل کرنے کیلئے دنیا میں بچی خوشی و سنبلیب کرنے کیلئے آپ آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب کام شاستر بالکل مفت منگوالیں۔

وید شاستری۔ جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ یکم شعبان المعظم ۱۳۵۳ہجری

اسمبلی میں مسلمانوں کے نمائندے

اسلامی تہذیب اور اسلامی روایات کا خون

جوحضرات ہندستان کی مرکزی جمعیۃ مقننہ میں جداگانہ انتخاب کے ذریعہ اس مسلمانوں کے نمائندے بن کر جاتے ہیں ان سے قدرتی طور پر یہ توقعات وابستہ کی جاسکتی ہیں کہ وہ اپنے اصول زندگی اور اپنے طرز عمل سے مسلمانوں کی قدیم روایات اور ان کی حقیقی تہذیب و شرافت کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں گے۔ اور اس اعتماد کو جو مسلم رائے دہندگان کی اکثریت نے ان پر قائم کیا ہے کسی حیثیت سے بھی ...

آواز اور ان کا یہ دعوے کمزور ثابت ہوا اگر دوسرے اور تیسرے انتخاب کے بعد کم سے کم مسلمانوں میں یہ پوزیشن پیدا ہوگئی کہ ان کی تمام سیاست رفتہ رفتہ ان ہی خود ساختہ "نمایندوں" کے قبضہ میں آگئی اور وہ ہر جز و کل پر اسی طرح حاوی ہو گئے کہ ان ہی کی پالیسی عوام الناس کو متاثر کرنے لگی۔ ایثار و قربانی اور قومی خدمت کا جو معیار تھا وہ ان لوگوں کی جتھہ بندی اور سرکاری امداد ...

"نمائندوں" کا ریکارڈ

مرکزی ہندو

گاندھی کے اجارہ دار

گناہ عظیم

ہندوستان کا دور جدید

شذرات

مسئلہ خلع اور خواتین کانفرنس

حال میں آل انڈیا خواتین کانفرنس کی شاخ پنجاب کا ایک جلسہ لاہور میں مسز لطیفی کی زیر صدارت منعقد ہوا ہے جس میں صدر صاحبہ نے خواتین کی تعلیم و تعلیم کی نوعیت اور اس کے افادی اثرات پر روشنی ڈالی ہے اور خواتین میں تعلیم کی کمی پر افسوس کا اظہار کیا ہے اس کے ساتھ ہی موصوفہ نے لڑکے اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم کے متعلق بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ آپ کی رائے میں آٹھ سال سے زیادہ عمر والے بچوں میں مخلوط تعلیم کا سسٹم سخت خطرناک اور اخلاقی اور نسوانی اوصاف کی تباہی کا موجب ہے۔ ہم اس تجویز کی شدید مخالفت اسی وقت کر چکے ہیں جب مسلم یونیورسٹی میں بعض ناعاقبت اندیش اور کج فہم حضرات نے یہ تجویز پیش کی تھی اور ظاہر ہے کہ سوائے ان خواتین کے جو مذہبی و اخلاقی حیثیت سے نہایت پست درجہ پر پہنچ گئی ہوں کوئی سمجھدار مسلم خاتون خواہ تعلیم نسواں کی کتنی ہی حامی کیوں نہ ہو اس کی تائید نہیں کر سکتی۔ اجلاس میں جو تجاویز منظور ہوئی ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ اسلامی قانون کے مطابق مسلم خواتین کو حق خلع حاصل ہونا چاہئے۔ اس تجویز میں اسلام کے اس حق کا مطالبہ کیا گیا ہے جو آج تک برطانوی قانون کی بدولت پامال ہوتا چلا آیا ہے۔ اسلام میں خلع کا مسئلہ بالکل صاف ہے اور اسی کے مطابق مسلمانوں کی دو ریاستوں (حیدرآباد اور بھوپال) میں اس کا "قانون تحفظ زوجین" کے نام سے نفاذ و اجرا کر دیا گیا ہے۔ ...

...

وزارت مصر کا استعفاء

قاہرہ کی تازہ اطلاع ہے کہ مصری وزارت مستعفی ہوگئی اور شاہ فواد نے اس کا استعفیٰ منظور کر لیا۔ وزیر اعظم یحییٰ پاشا نے اس سلسلہ میں شاہ فواد کو صاف الفاظ میں مطلع کر دیا ہے کہ انہوں نے ملکی مفاد سے مجبور ہو کر اور برطانوی ریزیڈنسی کی نامناسب اور بیجا مداخلت کے باعث اپنا استعفیٰ داخل کیا ہے کیونکہ وہ خالص مصری سیاسیات میں برطانیہ کی تحریری مداخلت کو برداشت نہیں کر سکتے۔ ...

سر محمد یعقوب کی اخلاقی شکست

...

حوادث واحکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ سلیمان صاحب کا بیان ہے کہ تقریباً ۱۳ ستمبر ۱۹۳۳ء کو میرا لڑکا اپنی بہن خدیجہ بی بی کو مولمین سے رنگون لینے کو آیا اور اپنی بہن کو لے کر رنگون اسٹیشن پر پہونچا۔ اسٹیشن پر خدیجہ بی بی کا شوہر احمد آیا اور خدیجہ بی بی کو قرآن شریف دیا اور کہا کہ تم اپنا قرآن شریف بھی لیتی جاؤ۔ مولمین پہونچ کر ایک ماہ بعد یعنی تقریباً ۱۶ اکتوبر کو خدیجہ بی بی کو قرآن شریف پڑھتے پڑھتے ایک خط اس میں رکھا ہوا ملا جس کا مضمون یہ تھا:۔

مرقومہ ۱۲ دسمبر ۱۹۳۲ء میں نے اپنی بی بی خدیجہ بنت سلیمان کو اپنی خوشی سے تین طلاقیں دیں۔ فقط احمد

احمد شوہر خدیجہ کا حلفیہ بیان ہے کہ میں نے کبھی بھی اس قسم کا نہ خط لکھا اور نہ دوسرے سے لکھوایا اور نہ میں نے قرآن شریف میں رکھا اور نہ رکھوایا۔ اب اس پر علمائے دین حکم شرع شریف کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ آیا طلاق ہوئی یا نہیں کیونکہ اگر سلیمان صاحب اپنی خوشی اور ضد سے اور برادری والوں کی چوری سے خفیہ طور پر مولمین میں کسی دوسرے شخص سے خدیجہ بی بی کا نکاح پڑھوا دیں یا پڑھا دیں تو اس صورت میں نکاح ثانی جائز ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب

اگر خدیجہ بی بی اس امر کا ثبوت پیش کر سکتی ہے کہ یہ خط اس کے شوہر نے لکھا یا لکھوایا ہے تو البتہ وقوع طلاق کا حکم دیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر اس کے پاس کوئی شہادت نہیں۔ صرف قرآن مجید میں یہ پرچہ نکلنا بیان کرتی ہے تو شوہر کا حلفیہ بیان قبول کیا جائے گا اور طلاق واقع ہونے کا حکم نہ دیا جائے گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں کہ

(۱) میں نے ایک دوکان فی الحال کھولی ہے جس میں متفرق اشیاء بھی میرا ارادہ گاہکوں کو دیکھتے ہوئے یہ ہوا ہے کہ سگرٹ اور تمباکو بھی بیچنے کو بھی رکھلوں۔ اگر ایسا کروں تو خلاف شریعت تو نہ ہوگا اور اس کا نفع جائز ہوگا یا ناجائز؟

(۲) یہ کہ ایک چیز ایک گاہک کو پانچ پیسہ کی دی دوسرے کو چھ پیسہ کی یہ بات خلاف شریعت ہے یا نہیں؟

(۳) یہ کہ نقد ایک چیز دس سیر دی اور ادھار نو سیر تو یہ جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب

(۱) سگرٹ اور تمباکو کی تجارت جائز ہے اور اس کا نفع استعمال میں لانا حلال ہے۔

(۲) ایک خریدار کو ایک چیز پانچ پیسے کو اور دوسرے خریدار کو وہی چیز چھ پیسے کو دینے میں مضائقہ نہیں ہے۔

(۳) نقد قیمت ادا کرنے والے کو ایک چیز دس سیر دینا اور ادھار خریدنے والے کو وہی چیز آٹھ سیر دینا بھی جائز ہے۔ بشرطیکہ مجلس عقد میں یہ صاف کر دیا جائے کہ بیع نقد ہوتی ہے یا ادھار۔ اور ادھار ...

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

...

تو بالکل صحیح اور درست ہوگا۔ شفیع داؤدی کے مقابلہ میں مولوی عبد الحمید صاحب دیل، سر محمد یعقوب کے مقابلہ میں مولوی کریم الرضا خاں، ڈاکٹر شفاعت رضا خاں کے مقابلہ میں مولانا شوکت علی، کنور اسمٰعیل علی خاں کے مقابلہ میں مولوی محمد اسحاق علی اور سر ذوالحسن کے مقابلہ میں منشی اظہر علی اور صوبہ متوسط کے ایک رجعت پسند امیدوار کے مقابلہ میں مرزا اختر حسن کو منتخب کرنے کا صاف و صریح مطلب یہ ہوگا کہ مسلمانوں اُن لوگوں کی حرکات سے جو اب تک اسمبلی میں اُن کی نمائندگی کا دم بھر رہے تھے بیزار ہو چکے ہیں۔ ... اور اس مرتبہ جن اراکین کو بھیج رہے ہیں ان کی قومی خدمات پر بھی نظر ہے ... کے ماتحت ہر مسلم ووٹر کا یہ اسلامی فرض ہو جاتا ہے کہ وہ سوائے صحیح نمائندوں کے اور کسی کو ووٹ نہ دے اور ان لوگوں کو جنہوں نے اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ غداریاں کی ہیں اسمبلی کے ایوان سے باہر نکال کھڑا کر دے۔

بمبئی میں مزدور انجمنوں کے دفاتر پر پولیس کے بیک وقت چھاپے

تلاشیوں کے بعد کاغذات اور کتابوں پر پولیس کا قبضہ

کمیونسٹ انجمنوں کو خلاف قانون قرار دینے کے بعد حکومت کی کارروائی

بمبئی ۹ ہر نومبر۔ حکومت بمبئی نے پانچ مزدور انجمنوں کو جو خلاف قانون قرار دیا ہے۔ اس کے سلسلہ میں آج صبح کو بیک وقت بہت سے مکانات اور دفاتر پر پولیس نے چھاپہ مارا اور تلاشیاں عمل میں لائی گئیں۔ یہ تلاشیاں شہر کے مختلف مقامات میں کی گئیں اور پولیس کئی گھنٹہ تک مصروف رہی۔ تمام مقامات سے کاغذات اور لٹریچر برآمد کیا گیا اور پولیس نے ان سب پر قبضہ کر لیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ حکومت بمبئی کے احتناعی حکم کے بعد بہت سے ضروری کاغذات اور کتابیں یا تو برباد کر دی گئیں اور یا دفاتر سے ان کو کسی دوسری جگہ منتقل کر دیا گیا۔

اس وقت تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی ہے۔ مندرجہ ذیل دفاتر پر پولیس نے چھاپے مارے۔ گرنی کامگار یونین، دفتر کمیونسٹ پارٹی قیصر باغ، ینگ ورکرز لیگ، دفتر کامگار کا شنا منڈل، دفتر مارکسٹ لیگ۔ تلاشیاں صبح ۸ بجے سے شروع ہوئیں اور پولیس نے تمام کاغذات کا معائنہ کیا جو دو گھنٹہ تک جاری رہا۔ جس وقت حکومت بمبئی نے مزدور انجمنوں کو خلاف قانون قرار دیا ہے اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد مزدور انجمنوں کے دفاتر سے ضروری اور اہم کاغذات علیحدہ کر دئے گئے۔ پولیس کے قبضہ میں جو کاغذات آئے ہیں وہ زیادہ اہم نہیں ہیں اسی وجہ سے کسی شخص کی گرفتاری بھی عمل میں نہیں لائی گئی۔

مصر میں برطانوی اقتدار کی کارفرمائیاں

شاہی کابینہ سے تمام وزراء مستعفی ہو رہے ہیں

مصری سیاسیات میں برطانوی ریزیڈنسی کی مداخلت کا افسوسناک نتیجہ

قاہرہ ۹ ہر نومبر۔ یقینی طور پر معلوم ہو گیا ہے کہ یحییٰ پاشا کا کابینہ مستعفی ہو جائے گا۔ شاہ فواد نے ابھی تک کسی نئے وزیر اعظم کا انتخاب نہیں کیا ہے لیکن خیال ہے کہ مندرجہ ذیل اصحاب میں سے کسی کا انتخاب ہو اور وزارت جدید کی تشکیل عمل میں آئیگا۔

توفیق نسیم پاشا سابق چیف شاہی کابینہ، حافظ عفیفی سابق وزیر متعینہ لندن، علی ماہر سابق وزیر عدل و انصاف۔ حال میں مصری حکومت اور برطانوی ریزیڈنسی میں جو اختلافات رونما ہو گیا تھا اس کے نتیجہ میں ... کا اضافہ کر دیا جائے جو شاہ فواد اور برطانوی ریزیڈنسی میں بطور ثالث کام کرے ... معلوم ہوا ہے کہ برطانوی اقتدار کا یہ نتیجہ ہے کہ وزیر اعظم کا کابینہ مستعفی ہو رہا ہے۔

دار الحکومت

مسٹر شو نرائن دستبردار ہو گئے

مسٹر آصف علی کی کامیابی

دہلی ۹ ہر نومبر۔ یہ خبر سارے شہر میں اطمینان کے ساتھ سنی جائے گی کہ آج دہلی نیشنلسٹ پارٹی کے امیدوار مسٹر شو نرائن ایڈوکیٹ کانگریس کے امیدوار مسٹر آصف علی کے حق میں دستبردار ہو گئے۔ اور انہوں نے آج تین بجے اپنی دست برداری کی درخواست بھی داخل کر دی۔ ...

اس سلسلہ میں سردار ولبھ بھائی پٹیل اور مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے مندرجہ ذیل بیان اخبارات کو دیا ہے:۔

...

دہلی میں امیدواروں کے کاغذات کی پڑتال

تمام اعتراضات مسترد کر دیئے گئے

...

دہلی کی گنجان آبادی اور محکمہ حفظان صحت

قابل غور اعداد و شمار

...

	فی مربع میل آبادی
دہلی میونسپلٹی	۵۸۲۳
دہلی شہر	۲۲۱۵۸
نئی دہلی میونسپلٹی	۳۰۴۴
نئی دہلی شہر	۱۵۲۴
دہلی کا دیہاتی رقبہ	۳۷۲
کلکتہ	۳۶۲۶۵
لاہور	۱۵۲۵۲

دہلی جھاؤنی کی کل آبادی ۸۸۹۸ ہے یعنی فی مربع میل ۱۵۳۰ آباد ہیں۔

دیوالی میں قمار بازی

دہلی میں ۹۱ ہندو گرفتار

...

لاری الٹنے سے دو مسافر ہلاک

...

سرحد میں جبری تعلیم اور رشوت ستانی کا انسداد

کونسل میں ممبر مالیات کا بیان

...

سندھ کو بلوچستان کے ساتھ ملایا جائیگا؟

...

ہندوستان سے سونا باہر جا رہا ہے

...

۴۹ کشتیاں بہہ گئیں

...

پولنگ کے وقت لاٹھیاں چل گئیں

حاجی رحیم بخش اور مسٹر گوبا کا مقابلہ

...

گرفتاری

...

انتخابات کے موقعہ پر الہ آباد میں انتظامات

۱۲-۱۳ نومبر کو تعطیل

...

غازی مصطفےٰ کمال پاشا کا نیا حکم

مشرقی گانوں کو براڈکاسٹ کرنے کی ممانعت

...

جموں میں ذیلدار اور پٹواری معطل

...

سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ روانہ کر دی گئی

...

شاہ فواد نے مصری کابینہ کا استعفےٰ منظور کر لیا

...

امریکہ نے جاپان کے مطالبہ کو منظور نہیں کیا

بحری قوتوں میں توازن کا مسئلہ

...

جاپان میں شراب نوشی کی مخالفت

وزیر اعظم جاپان کا خفیہ سرکلر

...

دادری کے کسی مسلمان کو پھانسی کا حکم نہیں ہوا

...

ناگپور میں بم پھٹ گیا

...

۲۵۰ اشخاص ہلاک ہزار مکانات منہدم

...

اسپین میں دو باغیوں کو سزائے موت

...

یوپی کونسل کی میعاد میں توسیع

...

عدالتوں میں قاضیوں کے تقرر اور مسلم خواتین کیلئے خلع کا مطالبہ

لڑکے اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم کی زبردست مخالفت

آل انڈیا خواتین کانفرنس میں مسز لطیفی کی تقریر

لاہور ۷ نومبر۔ کل آل انڈیا خواتین کانفرنس کی شاخ لاہور کا ایک جلسہ زیر صدارت اہلیہ مسٹر لطیفی کمشنر مالیات منعقد ہوا۔ مسز لطیفی نے اپنے صدارتی ایڈریس میں فرمایا کہ ہندوستان کی خواتین اب تک ترقی اور تعلیم سے محروم ہیں۔ پنجاب میں فی ہزار صرف ۱۲ عورتیں تعلیم یافتہ ہیں۔ مجھے اس بات کا بھی افسوس ہے کہ زنانہ درسگاہوں میں اب تک مذہبی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا۔

مسز لطیفی نے لڑکے اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم پر اظہار رائے کرتے ہوئے فرمایا کہ میں مخلوط طریقہ تعلیم کی مخالف ہوں۔ نابالغ بچے اور بچیوں کی مخلوط تعلیم میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن آٹھ سال سے زیادہ عمر کے بچے اور بچیوں کی مخلوط تعلیم خطرہ سے خالی نہیں ہے۔ لڑکے اور لڑکیوں کو شروع سے ہی مختلف تعلیم دینی چاہئے تاکہ خوشگوار نتائج برآمد ہوں۔

کانفرنس میں پیش ہونے والی تجاویز میں سے ایک یہ ہے کہ بداخلاقی کے انسداد کا بل کونسل میں [illegible] جائے۔ دوسری اہم تجویز مسئلہ خلع کے متعلق ہے جو حسب ذیل ہے۔

اس کانفرنس کی تجویز ہے کہ اسلامی قانون کے مطابق مسلمان عورت کیلئے یہ حق تسلیم کر لیا جائے کہ وہ اپنے خاوند کو طلاق دے سکے جسکو شریعت اسلامیہ میں خلع سے تعبیر کیا گیا ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ عدالتوں میں قاضیوں کے تقرر کے لئے جلد از جلد قدم اٹھائے تاکہ اس قانون کے نفاذ میں آسانی ہو۔

دہلی کے انتخاب کو حکومت بھی دیکھ رہی ہے

سردار پٹیل کی دہلی میں تقریر

رہنماؤں کے اعزاز میں شاندار پارٹی

دہلی ۸ نومبر۔ کل کے عظیم الشان جلسہ کے بعد یہ ثابت کرنے کے لئے کہ کانگریس اور اس کے نمائندے مسٹر آصف علی کو دہلی کے ہر طبقہ کی تائید حاصل ہے اگر کسی چیز کی کمی تھی تو آج کی شاندار پارٹی نے جو ہارڈنگ لائبریری کے پاس سردار ولبھ بھائی پٹیل اور مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کے اعزاز میں دی گئی تھی وہ بھی پوری ہو گئی۔ [illegible]

سردار پٹیل کی تقریر

[illegible]

کمیونل ایوارڈ اور کانگریس

[illegible]

صوبہ سرحد میں انتخابی سرگرمیاں

ڈاکٹر خان کی کامیابی کا امکان

پشاور ۸ نومبر۔ اسمبلی کی نشست کیلئے صوبہ سرحد سے علاوہ ڈاکٹر خان صاحب اور راجہ حیدر زمان کے ایک چوتھا امیدوار مسٹر راماس بھلا بھی کھڑے ہوئے ہیں لیکن چونکہ مالوی جی کی پارٹی نے مسٹر رام [illegible]

کی تائید سے انکار کر دیا اور یہ کہہ دیا کہ ڈاکٹر صاحب کے مقابلہ میں وہ کسی کو کھڑا نہ کریں گے اس لئے خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر راماس بیٹھ جائیں گے اور مقابلہ صرف ڈاکٹر خان صاحب اور راجہ حیدر زمان خان صاحب میں ہوگا۔

صوبہ سرحد کے سربرآوردہ قومی کارکنوں کی طرف سے بھی اس بات کی کوشش کی جا رہی ہے کہ مسٹر راماس بیٹھ جائیں کیونکہ ان کی موجودگی میں ڈاکٹر صاحب کے ووٹوں کے تقسیم ہو جانے کا خطرہ ہے۔ [illegible]

ڈاکوؤں سے مقابلہ کرنے میں ایک شخص ہلاک

[illegible]

مولانا شوکت علی اور کریم الرضا خان کا دورہ

امید افزا حالات و توقعات

[illegible]

کانگریس کا جاپانی مقولہ سے استحکام کا باعث ہوگا

صدر کانگریس کا بیان

[illegible]

صوبہ بمبئی میں پانچ مزدور انجمنوں کو خلاف قانون قرار دیا گیا

یہ انجمنیں کمیونسٹ پارٹی کے اغراض کو مستحکم کر رہی ہیں

حکومت ہند کا سرکاری بیان

بمبئی ۵ نومبر۔ حکومت بمبئی کا مندرجہ ذیل سرکاری بیان شائع ہوا ہے:۔

ہندوستان کی کمیونسٹ پارٹی مقامی انجمنوں میں کام کر رہی ہے اس لئے حکومت بمبئی نے مناسب سمجھا کہ ہندوستان کی کمیونسٹ پارٹی کے خلاف جو اقدام کیا گیا ہے اس کے مطابق مقامی مزدور انجمنوں کو بھی جو کمیونسٹ پارٹی کے اغراض کی اشاعت کر رہی ہیں خلاف قانون قرار دیا جائے اس لئے حکومت مندرجہ ذیل پانچ انجمنوں اور ان کی شاخوں کو بمبئی پریذیڈنسی کے تمام علاقوں میں خلاف قانون قرار دیتی ہے۔ یہ پانچ انجمنیں حسب ذیل ہیں:۔

(۱) ینگ ورکرز لیگ بمبئی۔ (۲) گرنی کامگار یونین بمبئی۔ (۳) کامگار کرکشان منڈل بمبئی۔ (۴) مارکسٹ لیگ بمبئی۔ (۵) مل مزدور یونین احمد آباد۔

[illegible]

جمعیۃ علماء ہند کے ایک کارکن کی افسوسناک وفات

ایک یورپین کی موٹر سے ٹکر اور پولیس کی لاپرواہی

افسوسناک سانحہ کی ذمہ دارانہ تحقیقات

مولانا عبدالمجید صاحب کارکن جمعیۃ علماء ہند ساکن کنانہ ضلع رہتک جو عرصہ دراز سے دفتر جمعیۃ علماء ہند میں مذہبی قومی اور ملکی خدمات نہایت خلوص اور ذمہ داری کے ساتھ انجام دے رہے تھے تقریباً ایک ماہ سے اپنی کسی ضرورت سے اپنے وطن گئے ہوئے تھے اور دفتر کو ان کی واپسی کا سخت انتظار تھا کہ اچانک ۔۔ نومبر ۔۔ کی صبح کو ہمیں اطلاع ملی کہ مولانا موصوف کا دہلی میں ایک انگریز کی موٹر کار سے ٹکرا کر انتقال ہو چکا۔ اس خبر کے ملتے ہی تمام دفتر میں سنسنی پھیل گئی اور فوراً اس واقعہ کی تحقیقات شروع کر دی گئی جس کے سلسلہ تحقیقات میں معلوم ہوا کہ مولانا کا سانحہ دہلی دروازہ کے باہر ہوا تھا۔ [illegible]

نہایت افسوس ہے کہ دفتر میں اس کی کوئی اطلاع اتنے عرصہ تک نہ ہو سکی مولانا عبدالمجید صاحب کے ورثا کو بھی اس کی اطلاع تقریباً ۔۔ کے بعد ملی۔ اور اب تک پولیس کی جانب سے ہی اس کا کوئی تدارک نہیں ہوا۔ مرحوم نے ایک بیوہ اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(محمد عبدالاول غفرلہ ۔ دفتر جمعیۃ علماء ہند دہلی)

لندن میں مسجد ضرار کی تعمیر

مسجد سے کیا کام لیا جائیگا؟

لندن ۳ نومبر۔ نیشنل لیگ اور اینگلو ایسٹرن آرگنائزیشن نے لندن میں ایک مسجد کی تعمیر کے لئے ایک اسکیم مرتب کی ہے جس کی عمارت پر ستر ہ لاکھ پاؤنڈ صرف ہوں گے۔ اس مسجد کا سنگ بنیاد بادشاہ کی سالگرہ کے دن رکھا جائے گا۔ [illegible]

شہزادہ جارج کی شادی

مہمانوں پر انقلاب پسندوں کے حملہ کا خطرہ

لندن ۵ نومبر۔ پرنس جارج کی شادی اسی ماہ میں شہزادی میرینہ سے لندن میں ہونے والی ہے خطرہ ہے کہ اس موقع پر جو شاہی مہمان یورپ کے دیگر ممالک سے آئیں گے انارکسٹ لوگ ان پر حملہ نہ کر دیں۔ اس لئے گورنمنٹ نے سکاٹ لینڈ یارڈ کے تجربہ کار افسر ایک ایک مہمان کی حفاظت کے لئے مقرر کر دئے گئے ہیں تمام بندرگاہوں پر پہرے لگائے گئے ہیں اور ملک میں داخل ہونے والے لوگوں کی تلاشی لی جاتی ہے۔ شادی میں کئی معزول بادشاہ بھی شامل ہوں گے۔

خان عبدالغفار خاں سرحد میں داخل نہیں ہو سکتے

سرحدی کونسل میں حکومت کا جواب

پشاور ۷ نومبر۔ مجلس مقننہ کا کل جس وقت اجلاس غیر سرکاری کاموں کو پورا کرنے کے لئے منعقد ہوا تو خان عبدالغفار خاں اور ان کے بھائی پر پابندیاں حکومت نے عائد کر رکھی ہیں انہیں منسوخ کئے جانے کا سوال اٹھایا گیا جس کے جواب میں حکومت نے بتلایا کہ سرخپوش انجمنیں مفاد عامہ کے لئے ایک خطرہ ہیں نیز خان موصوف پر جو پابندیاں عائد ہیں ان کا قائم رہنا مفاد عامہ کے لئے ضروری ہے۔

مدینہ چلو مدینہ چلو

زائرین بیت اللہ الحرام کو خوشخبری

من ملک زاداً و راحلۃ تبلغہ الی بیت الحرام ولم یحج فلا علیہ ان یموت یہودیاً او نصرانیاً۔

اے مسلم اگر تیرے پاس سفر حج کے سب ایسے ذرائع موجود ہیں جو تجھکو بیت الحرام لیجائیں اور پھر اس پر حج نہ کر سکیں تو پھر اس کی خوشی چاہے یہودی کی موت مرے یا نصرانی کی۔

مسلمانو! مذکورہ بالا حدیث آج تقریباً چودہ سو برس سے تمہارے دینی و دنیوی فوائد کے لئے تم کو ایسے سفر زیارت حرمین کیلئے بلا رہی ہے جس میں ہر فرد اسلام اور تمام امت اسلامیہ کے ہزاروں فوائد مضمر ہیں۔ آج صاحب استطاعت قوم میں صرف دنیاوی فوائد کو مدنظر رکھکر دنیا کے تمام مشہور مقامات کی سیر و تفریح پر ہزاروں لاکھوں روپیہ صرف کر رہی ہے لیکن وا اسفا ہم مسلمان وخصوصاً تعلیم یافتہ متمول طبقہ جو حج اور فوائد حج سے کافی طور پر واقف ہے۔ اس مقدس اسلامی فریضہ سے ایک حد تک غفلت برت رہا ہے جسکی [illegible]

اجتماعی کمزوریاں پیدا ہو گئی ہیں اس کے دور کرنے کے ہزار اعلیٰ آسان راستے بھی تم کو بتا دئے جاتے ہیں۔ اس فرصت کو غنیمت جانو۔ از قبل اس کے کہ وقت ہاتھ سے نکل جائے اس نعمت کو حاصل کر لو۔ ہم آپکے اس عظیم الشان سفر میں ہر طرح کی خدمت و آسائش پہونچانے کا ذمہ لیتے ہیں۔ بمبئی سے لیکر جدہ مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ اور پھر جدہ و بمبئی کے سفر کی تمام مشکلات ہم دور کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جہاز کا کرایہ آمد و رفت ۱۸۷ روپیہ معہ کرایہ کشتی و خوراک جہاز و وقت جدہ سے مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ و واپسی جدہ اونٹ کے ذریعہ سے ۲۷۰ روپیہ ۱۳ پونڈ انگریزی ہے۔ اور اگر بذریعہ موٹر سفر کیا جاوے، تو چھ پاونڈ زیادہ دینے ہوں گے یعنی کل ۱۹ پونڈ انگریزی ہیں۔ ہم آپ کے اس سفر کو آرام و آسائش کے ساتھ پورا کرنے کے انشاء اللہ تعالیٰ ذمہ دار ہیں البتہ اس رقم میں آپکے ذاتی اخراجات اور خوراک وغیرہ کے مصارف شامل نہیں ہیں۔ اگر آپ اس معمولی رقم میں نعمت حج سے مستفید ہونا چاہتے ہیں تو ہم کو ذیل کے پتہ پر فوراً اطلاع دیں۔ ہم آپ کے اس سفر کا پورا بندوبست کرنے کو تیار ہیں اس کے علاوہ آپ کو دوسری بات جو دریافت کرنی ہوں ہم سے بذریعہ خط دریافت کیجئے۔

[illegible]

العبد محمود حسن عفی عنہ دیوبندی

معلم حجاج محبوب صدیقی معرفت عبداللہ بھائی عبدالقادر

۲۰۰ ناگدیوی اسٹریٹ بمبئی نمبر ۳

سر سید راس مسعود صاحب بھوپال میں

اعلیٰ حضرت فرمانروائے بھوپال نے سر سید راس مسعود صاحب سابق وائس چانسلر [illegible]

مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کو مشیر المہام صیغہ ہائے تعلیمات و تعمیرات سرکاری مقرر فرمایا ہے۔ آپ اپنے محکمہ کا کام یکم دسمبر ۱۹۳۴ء سے شروع کریں گے۔

ناظم جمعیۃ علماء سرحد کو صدمہ

نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دیجاتی ہے کہ ۸ اکتوبر بروز اتوار جناب مولانا ساعان صاحب برادر مولانا محمد اسرائیل صاحب ناظم جمعیۃ علماء سرحد اس دار فانی سے دار البقاء کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے جنازہ میں بکثرت لوگوں نے شرکت کی۔ آپ نہایت پاک باطن متقی اور ذی علم تھے اور اسلام اور وطن کے سچے ہمدرد تھے۔ آپ کی وفات سے صوبہ سرحد کو ناقابل تلافی نقصان پہونچا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے اور ان کے متعلقین و پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ایک نوجوان یورپین انجنیئر آغوش اسلام میں

مسٹر ۔۔ آج بعد نماز جمعہ مع چند مسلمانوں کے محکمہ شرعیہ عالیہ دار القضاء بمبئی میں تشریف لائے اور اپنے آپ کو اسلام میں داخل ہونے کے انتظار میں اسلام کی حقانیت اور اس کی وحدانیت پرستی پر ایک مشرح و مفصل بیان دیتے ہوئے بطیب خاطر حضرت شریعت پناہ الحاج قاضی سید محبوب [illegible]

چھ برمی عورتیں غرقاب

رنگون ۔ نومبر۔ کل چھ برمی عورتوں کے غرق ہو جانے کا نہایت افسوسناک حادثہ پیش آیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ عورتیں ایک کشتی میں سوار اپنے مکان کو واپس آ رہی تھیں کہ کشتی اتفاقیہ ایک درخت سے ٹکرا گئی اور الٹ گئی۔ چنانچہ یہ عورتیں پانی کی نذر ہو گئیں۔ ان کی نعشوں کو پانی سے نکالا گیا۔ ۔۔ ان کے ساتھ تھے انہیں ملاحوں نے بمشکل تمام نکالا جو بچ گئے ہیں۔

دو ہزار لڑکیاں غائب

برطانیہ میں پولیس کی جد و جہد

لندن ۔ نومبر۔ برطانیہ میں نوجوان اور حسین و جمیل لڑکیوں کی گمشدگی کی وارداتیں آئے دن سننے میں آتی ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں خفیہ پولیس نے ایسی ۔۔ لڑکیوں کا حوالہ تلاش کیا ہے مگر اس کے باوجود ابھی دو ہزار کے قریب ایسی لڑکیاں ہیں جن کے غائب ہو جانے کے متعلق رپورٹیں لکھوائی گئیں مگر ان کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ اسپیشل پولیس کا ایک دستہ اس کام پر خاص طور سے متعین ہے اور پولیس نے لاکھ سر پٹکا ہے مگر گمشدہ حسینان برطانیہ کا پتہ ہی نہیں چلا۔

(وطن)

جرمنی میں جاسوسوں کو پھانسی دیدی گئی

برلن ۱۳ اکتوبر۔ یہ راز منتظر عام پر آ گیا ہے کہ متعدد ملکوں کے بہت سے جاسوس جرمنی میں خفیہ کارروائیاں کر رہے تھے۔ چنانچہ حال میں انہیں ایک عدالت کے سپرد کیا گیا جس میں متعدد افراد کو پھانسی کی سزائیں دی گئیں بعض کو سزائے قید با مشقت ملی ہے جو ۱۵ سال ۔۔ ہوتی ہے صرف دو کو معمولی سزائیں دی گئی ہیں۔

[illegible]

سار کی سرحد پر فرانسیسی فوج کا اجتماع

[illegible]

جرمنی میں ان خبروں پر سخت اضطراب پایا جاتا ہے۔ اخبار ۔۔ نے لکھا ہے کہ اگر فرانسیسی افواج نے سار میں قدم بھی رکھا تو جرمنی مزاحمت کرے گا اور اس کی ذمہ داری برطانیہ پر عائد ہوگی۔

ضرورت رشتہ

ایک ۔۔ سالہ انگریزی تعلیم یافتہ حنفی المذہب ذی مسلم پنجابی نوجوان کے لئے جو محکمہ ۔۔ سو روپے ماہوار پر سرکاری ملازم ہیں ایک شریف سیرت، خوش صورت معمولی تعلیم یافتہ اور لائق رفیقہ حیات کی ضرورت ہے۔ ذات و قوم کی کوئی قید نہیں اور جہیز وغیرہ مطلقاً درکار نہیں۔ معمولی تعلیم یافتہ اور ۔۔ کو ترجیح دیجائیگی۔ ضرورت مند اصحاب مزید حالات معلوم کرنے اور جواب کیلئے ضروری تفصیلات واضح فرماتے ہوئے پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں جو قطعاً راز میں رکھی جائے گی۔

ایم احمد معرفت ہیڈ ماسٹر تائید الاسلام اسکول موانہ کلاں ضلع میرٹھ

مصفا خون کی شرطیہ گولیاں

[illegible]

گدڑی اینڈ کو جالندھر شہر (پنجاب)

بہترین تمباکو خوردنی

زردہ قوام گولی

احمد حسین دلدار حسین تاجر تمباکو خوردنی لکھنؤ سے طلب فرمائیے

نمونہ مفت طلب کرنے پر روانہ ہونگے

بوڑھے جوان ہو جائیں گے

[illegible]

محبوب عاشق کے قدموں پر

[illegible]

عراق ریلوے

(۱) نجف، کربلا، کاظمین اور سامرہ اسلامی مقامات مقدسہ کی زیارت کا انتظام عراق ریلوے نے کیا ہے۔ یہ سفر نہایت قلیل کرایہ اور کم وقت میں طے ہوگا اور ان سفر میں ہر ممکن آسائش بہم پہنچائی جائیگی۔

[illegible]

اپنا مال بغداد کو کراچی یا آبادان لیڈنگ بذریعہ عراق ریلویز روانہ کریں

نوجوان افغان

[illegible]

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۵۷۳

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول - ہلال احمد زبیری (بی اے)
معاون - محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی - یوم سہ شنبہ ۵ شعبان المعظم ۱۳۵۳ ہجری - مطابق ۱۳ نومبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۵

معاصرین کے افکار و آراء

سرزمین بغداد میں آریہ سماج

دہریت کی ذمہ دار حکومت ہے

غلامی کی مضبوط چٹان

مسلم کانفرنس کی اپیل

عازمین بیت اللہ شریف کیلئے ضروری ہدایات

امسال کے مصارف حج اور جہاز کے کرایہ جات

جہاز کن کن تاریخوں میں روانہ ہوں گے؟

جہاز میں خوراک

کرایہ جہازات

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

منیجر الجمعیۃ دہلی

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol ** No 34 | DELHI FRIDAY NOVEMBER 9 1934 | PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

پادری کی لڑکی
قبول اسلام

مدرسہ عربیہ گلاؤٹھی کی اپیل

انتخابی سرگرمیاں

خانقاہ کلیمی کا تصفیہ

انجمن اصلاح مسلم نوجوانان کا قیام

ضرورت مدرس

مسجد میں ایک بے گناہ مسلمان کا قتل

اخبار الجمعیۃ
میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خاں

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیے

جلد آرڈر دیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

ملنے کا پتہ - منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی - علمی - اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ

مرزائی الحاد کا خاتمہ

ملنے کا پتہ منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم
مع
خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ - منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

شبرات کی حقیقت اور ملت اسلامیہ کے شرعی فرائض

اسلام میں "دیوالی" پیدا کرنے کی ناکام کوشش
شب برأت کا حقیقی پیغام

مسلمانان ہندوستان نے "شبرات" کے نام سے ایک عجیب و غریب تہوار پیدا کر رکھا ہے۔ اسلامی تاریخ اور اسلامی ممالک میں اس نوعیت اور کیفیت کا کوئی تیوہار موجود نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شب برأت کی اصل حقیقت کو مسخ کر کے اسلام میں "دیوالی" پیدا کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔ اس تقریب پر مسلمان بچے ہر کوچہ و بازار میں آتش بازی چلاتے ہیں، خود جلتے ہیں اور اکثر مواقع پر اپنی شرارتوں سے راہ گزر مردوں اور عورتوں کے لئے پریشانی ...

احادیث نبوی کے پیش نظر مسلمانوں پر چار فرض عائد ہوتے ہیں۔

پہلا فرض یہ ہے کہ ہر ایک مسلمان اپنے اور دوسرے مسلمانوں کے تعلقات پر نظر ثانی کرے، جھگڑوں، مقدموں، خفیہ جنگیوں کا فیصلہ کیا جائے، ایک دوسرے کو کھلے دل سے معافی دی جائے، مسلمان اپنے سینوں کو بغض و عداوت کے اثرات سے پاک کریں۔ ایک دوسرے سے معافی مانگیں۔ اور راز۔ نو بھائی بھائی بن جائیں۔

(۲) دوسرا فرض یہ ہے کہ مسلمان اپنے دل اور دماغ کا جائزہ لیں، اور اسے شرک کے اثرات سے پاک کر کے سچے موحد بن جائیں۔

(۳) رات کو عبادت کے لئے کھڑے ہوں اور گناہوں سے توبہ کریں۔

(۴) دن کو روزہ رکھیں۔

شب برأت کا حقیقی پیغام

... اور رمضان کی برکات سے مستفید ہونے کیلئے تیار ہو جائیں۔

علماء کا فرض ہے کہ مسلمانوں پر شب برأت کی حقیقت منکشف کریں۔ بچوں کو آتش بازی سے روکا جائے، ہر ایک شہر میں اتحاد اسلام اور صلح و مصالحت کی تحریک کی جائے، ٹوٹے ہوئے رشتوں کو جوڑا جائے۔ مسلمانوں میں رمضان کا شوق پیدا کیا جائے۔ مسلمانوں کی تقدیر کا فیصلہ انہی امور پر منحصر ہے۔

... نزول اجلال ... رزق اور مغفرت کا فیصلہ فرماتا ہے، اور مشرکوں اور کینہ داروں کے سوا اپنے بندوں پر معرفت اور مغفرت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ پس جو شخص ۱۵ر شعبان کو پائے، وہ دن کو روزہ رکھے اور رات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے کھڑا ہو جائے۔

عازمین بیت اللہ شریف کیلئے ضروری ہدایات
(بسلسلہ صفحہ اول)

		یکطرفہ کرایہ	واپسی ٹکٹ
کلکتہ سے	درجہ اول	۳۳۹	۴۰۰ روپے
	درجہ دوم	۲۲۴	۵۲۵
	ڈک	۱۶۷	۲۳۱

اگر کسی حاجی کے ہمراہ دس سال سے کم عمر کا بچہ ہو تو ان کے لئے نصف ... کے تفاوت سے بترتیب مندرجہ بالا درجہ سوم کے مسافروں سے ۵ روپے ... اور ۷ روپے یک طرفہ ٹکٹ میں زائد وصول کئے جائیں گے۔ اور واپسی ٹکٹ کی صورت میں درجہ سوم کے مسافروں سے حسب ترتیب بالا ۱۰ روپے، ۷ روپے اور ۱۴ روپے وصول کئے جائیں گے۔

ساحل جدہ پر اترنے کے اخراجات

(۱۲) ساحل جدہ پر جہاز سے مسافروں کے اسباب کو اتارنے کا انتظام ... رہے گا لیکن جدہ میں جہاز سے کنارہ تک مال و اسباب پہنچانے کیلئے جہاز راں کمپنی ٹکٹ کے ساتھ ہی ... یکطرفہ ٹکٹ میں اور ۳ روپے واپسی ٹکٹ میں وصول کرے گی۔

(۱۳) جو حاجی یک طرفہ ٹکٹ لیگا اس کو مندرجہ ذیل رقم پورٹ حج کمیٹی کے ایجنٹ کو ... افسر کے پاس ڈپازٹ رکھنی ہوگی

دس سال یا دس سال سے زیادہ عمر والے کیلئے - دس سال سے کم عمر والے کیلئے

کراچی سے	۸۰ روپے ۸ آنہ	۵۵ روپے
کلکتہ سے	۸۵	۶۸ ۱۰ آنہ
بمبئی سے	۶۱	۵۶ ۸

اسی طرح جدہ سے واپسی کے لئے فی شخص مال و اسباب جہاز پر چڑھانے کیلئے ... وصول کئے جائیں گے۔

۱۹۳۵ء میں حج کے اخراجات

مثال کے طور پر اخراجات کا تخمینہ مندرجہ ذیل ہے جس میں جہاز میں سوار ہونے کے وقت سے کل اخراجات آجاتے ہیں۔ مدینہ منورہ کے اخراجات بھی اس میں شامل ہیں بشرطیکہ مدینہ کا سفر بذریعہ اونٹ کیا جائے۔ مندرجہ ذیل اخراجات جہاز کے درجہ سوم کے مسافروں سے تعلق ہیں۔

بمبئی سے ۶۰۰ (چھ سو روپے)، کراچی سے ۵۹۵ روپے، کلکتہ سے ۶۵۵ روپے۔ باقی اخراجات حسب حیثیت بڑھائے جا سکتے ہیں۔ کسی حاجی کو اس وقت تک عزم حج نہ کرنا چاہیے جب تک اس کے پاس ۱۵۰ روپے نہ ہوں ورنہ تکلیف برداشت کرنی پڑے گی۔

درجہ اول و دوم کے اخراجات

جو حاجی جہاز پر درجہ دوم میں سفر کریں اور جدہ میں موٹر بس کا استعمال کریں ...

ان کے اخراجات حسب ذیل ہوں گے۔

بمبئی سے ۱۲۲۰، کراچی سے ۱۲۰۰، کلکتہ سے ۱۲۵۵

... بمبئی سے ۱۴۹۵، کراچی سے ۱۴۸۰، کلکتہ سے ۱۵۷۰

مکہ مکرمہ میں غرباء کے لئے ہوٹل

یہ امر موجب مسرت ہے کہ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود نے غرباء اور مساکین کے لئے ایک ہوٹل کھولنے کا حکم صادر فرمایا ہے جس میں مستحقین کو آٹا اور گھی تقسیم کی جائے گی۔ جو لوگ کم استطاعت کے باوجود قیمت ادا کرنا چاہتے ہوں ان کو ایک قرص ... آٹا دیا جائے گا جو گویا اصل قیمت کا چوتھائی حصہ ہے۔ اس طریقہ سے حرمین کے غرباء کو بہت سہولت ہو جائے گی اور وہ مفت یا قلیل قیمت پر اپنے بال بچوں کا پیٹ بھر سکیں گے۔

امیر شکیب ارسلان سے یہودی وفد کی ملاقات

یہودیوں کے ایک وفد نے جنیوا میں امیر شکیب ارسلان اور احسان بک جابری سے ملاقات کی اور ان سے اس امر کا اظہار کیا کہ عنقریب فلسطین میں ساٹھ (۶۰) لاکھ یہودی توطن اختیار کریں گے۔ خواہ عرب اس کو پسند کریں یا ناپسند ... امیر شکیب ارسلان نے ... واحترام کرتے ہوئے فرمایا کہ عرب یہودیوں کے اس اقدام کو کسی حالت میں بھی پسند نہیں کر سکتے۔

انگورہ میں ریڈیو اسٹیشن کی تعمیر

وزارت عمومیہ ترکیہ نے انگورہ میں ریڈیو اسٹیشن کی تعمیر کا فیصلہ کر لیا ہے اور اس کیلئے بارہ لاکھ لیرہ (ترکی سکہ) بھی منظور کر لیا ہے۔ انگورہ کا یہ اسٹیشن اپنی وسعت کے اعتبار سے لاثانی ہوگا۔

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

قسطنطنیہ میں ترکی لسانیات کی کانفرنس
عربی اور فارسی الفاظ کے اخراج کا مسئلہ
جدید تحریک کا آغاز اور اس کا نشو و نما

کئی صدیوں سے عثمانی ترکوں میں عربی اور فارسی زبان کا بہت رواج رہا ہے۔ اور ترکی زبان پر عربی اور فارسی کو کامل طور پر غلبہ حاصل رہا ہے۔ عربی زبان کو اس لئے کہ قرآن کریم عربی زبان میں ہے اور ترکوں کو قرآن کریم اور اس کی زبان سے محبت ہے۔ فارسی کو اس لئے کہ وہ شاعری اور خیالات کے لطیف جذبات و کیفیات کی حامل ہے۔ عربی زبان کا لکھنا خلفاء عثمانیہ کے دور میں ہر پڑھے لکھے ترک کے لئے لازمی تھا۔ اور ترک یہی اس کو حاصل کرنے میں خوشی محسوس کرتے تھے۔ فارسی اور عربی زبان کو ترکوں سے وہی تعلق ہے جو یونانی اور لاطینی کو عیسائی قوم سے ہے۔ انیسویں صدی کے اواخر میں ترکی زبان اور ترکی لٹریچر عربی اور فارسی الفاظ سے اس قدر مغلوب ہو گیا تھا کہ جب تک کسی کو ان دونوں زبانوں پر عبور حاصل نہ ہو وہ ترکی زبان کو بھی نہیں سمجھ سکتا تھا۔

گذشتہ صدی کے نصف حصہ میں اس غلبہ کے خلاف رد عمل شروع ہو گیا تھا اور ترکی شعراء اور ترکی اہل قلم عربی اور فارسی کے بجائے خالص ترکی زبان استعمال کرنے پر تل گئے تھے۔ سلطان کی طرف سے عربی اور فارسی زبان کو خاص تائید و حمایت حاصل تھی اور ان دونوں زبانوں کی مخالف تحریکوں کو وہ "قومیت" کے سیلاب سے تعبیر کرتے تھے کیونکہ ان کا خیال تھا کہ قومیت اسلام کی اس اخوۃ کے خلاف ہے جو ارضی اور جغرافیائی حدود سے بالا ہے۔ اگر قومیت کی نشو و نما کی گئی تو اسلام کی عالمگیر اخوۃ اور اس کے مستحکم رشتہ کو سخت دھکہ پہنچے گا۔ لیکن نوجوان ترکوں کے اس سیلاب کو سلطان کی قوت بھی نہ روک سکی اور بالآخر ۱۹۰۸ء میں نوجوان ترکوں نے اس تحریک کو سختی کے ساتھ فروغ دیا۔

اس جدید تحریک کا مرغنہ ضیاء الپ ہے جس کی مسلسل تحریرات نے نئی تازہ نسل کو اس مقصد کے لئے تیار کر لیا۔ الپ سے نے ترکی زبان میں عربی اور فارسی الفاظ کی آمیزش کی سخت مخالفت کی اور خود اس پر عمل کر کے دکھایا۔ مصطفیٰ کمال پاشا جب بر سر اقتدار آئے تو انہوں نے اپنی ترکی زبان کو اجنبی الفاظ سے پاک کرنے کیلئے پوری سعی کی جس پر ترکی اہل قلم کی اکثریت نے لبیک کہا۔ چنانچہ اس کے نتیجہ کے طور پر ترکی زبان کی اصلاح و تجدید کے لئے پہلی کانفرنس منعقد کی گئی۔ اس کانفرنس کی ترکی زبان کی اصلاح کیلئے ایک کمیٹی مقرر کیا جس نے پوری کوشش کے بعد کئی لاکھ ترکی الفاظ پرانی ترکی کتابوں تفقاز اور وسط ایشیا کے باشندوں سے حاصل کر کے جمع کئے۔ کانفرنس نے نہ صرف ان الفاظ کو سرکاری طور پر تسلیم کر لیا بلکہ بہت سے الفاظ نے ایجاد کئے جو ترکی الفاظ کے مادوں سے اخذ کئے گئے تھے۔

اس کانفرنس میں تجدید پسند عناصر نے یہ رائے ظاہر کی کہ ترکی زبان سے عربی اور فارسی کا ایک ایک لفظ خارج کر دیا جائے۔ لیکن اعتدال پسند افراد نے اس سے اختلاف کیا اور یہ رائے ظاہر کی کہ ان عربی اور فارسی الفاظ کو ترکی زبان سے خارج نہ کیا جائے جو کثرت استعمال سے ترکی کے برابر درجہ حاصل کر چکے ہیں اور جن کے استعمال میں اجنبیت کا احساس تک نہیں ہوتا۔ ان لوگوں نے یہ بھی رائے ظاہر کی کہ اصلاح کا کام خواہ کسی پیمانہ پر کیا جائے مگر اس میں جبر نہ کیا جائے بلکہ رفتہ رفتہ اور ترغیب و تشویق کے ساتھ اس کو انجام دیا جائے۔

قصر یلدیز میں ایک کانفرنس
غازی کمال پاشا کی تحریر پڑھی گئی

ہفتہ کے روز استانبول میں بصدارت حسن بک نائب صدر مجلس وطنی ترکی پارلیمنٹ کانفرنس منعقد ہوئی۔ قصر یلدیز جو سابق خلفاء و سلاطین کا محل ہے خوب آراستہ کیا گیا اور ۲۰ حکومتوں کے ۲۰۰ نمائندوں نے اس کانفرنس میں شرکت کی۔ اس کانفرنس میں دیگر مباحث کے علاوہ تقلیل اسلحہ اور امن و سلامتی کے ذرائع پر غور کیا گیا اور اس میں غازی مصطفیٰ کمال پاشا کی طرف سے ایک مبسوط تحریر پڑھی گئی جس میں تقلیل اسلحہ کی مختصر تاریخ اور اس کے نتائج پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ کانفرنس میں شریک ہونے والے نمائندوں نے بھی اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور حکومت ترکیہ سے استدعا کی کہ وہ اس مسئلہ کو پوری قوت کے ساتھ جمعیۃ اقوام میں پیش کرے۔

ترکی میں دول بلقان کی اتحادی مجلس
چھوٹی حکومتوں کے وزراء کی شرکت

استانبول کی خبر مظہر ہے کہ ترکی وزارت خارجہ نے دول بلقان کی اتحادی مجلس کا پروگرام تیار کر لیا ہے۔ یہ مجلس عنقریب انگورہ میں قائم ہونے والی ہے۔ وزیر خارجہ یونان، وزیر خارجہ رومانیہ اور وزیر خارجہ یوگوسلاویہ اس مجلس کی شرکت کے لئے انگورہ میں جمع ہونے والے ہیں۔ یہ تینوں وزراء توفیق رشدی بک (وزیر خارجہ ترکیہ) سے مل کر دول بلقان کے اتحاد کی مجلس مرتب کریں گے۔ دول بلقان کا معاہدہ ایتھنز میں منعقد ہوا تھا تاکہ یہ چھوٹی چھوٹی حکومتیں بڑی حکومتوں کے مظالم سے محفوظ رہ سکیں۔ انگورہ میں اس جلسہ کی غرض یہ بھی ہے کہ بلغاریہ کو بھی اس میں شریک کیا جائے۔

بغداد میں والی عراق کا ورود

ہز مجسٹی شاہ علی (والی عراق) عمان سے اپنے سرمائی محل بغداد میں منتقل ہو گئے ہیں کیونکہ آپ ہمیشہ سرمائی زمانہ بغداد میں گزارتے ہیں۔ شاہ علی اپنی صحت کی بحالی کے لئے یورپ تشریف لے گئے تھے جہاں آپ کا کامل غور کے ساتھ علاج کیا گیا۔ اب آپ کی صحت بہت اچھی ہے۔ اب ملکہ معظمہ کے ہمراہ دریائے دجلہ کے مغربی ساحل پر قیام فرمائیں گے۔ شاہی محل ساحل پر ایسے طریقہ سے بنایا گیا ہے کہ طغیانی کے موسم میں محل پانی کے اوپر پایا جاتا ہے اور اس وقت اس کا منظر بے نظیر ہوتا ہے۔ شاہ علی کے فرزند نے اسکندریہ میں اپنی تعلیم کی تکمیل کر لی ہے۔ اب وہ انگریزی یونیورسٹی میں داخل ہونے کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔

مصر میں ایک یونانی اخبار پر عتاب

مصر کی مجلس وزراء نے ایک یونانی اخبار "اجریا جولتس" کا داخلہ مصر میں ممنوع قرار دیدیا ہے۔ اس اخبار میں مصری سیاسیات پر ایسے لب و لہجہ میں تبصرہ کیا گیا تھا جس سے حکومت مصر کے بدنام ہونے کا اندیشہ تھا۔ جریدہ مذکور کے خلاف مجلس وزراء میں شکایت کی گئی جس پر مجلس مذکور نے قانون مطبوعات و محافظت آداب عامہ کے مطابق یونانی اخبار کا داخلہ ممنوع اور خلاف قانون قرار دیدیا۔

طائف میں ایک جدید شفاخانہ کی تعمیر

گذشتہ ہفتہ کو باب ابن عباس کے باہر طائف کے شفاخانہ کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے ایک زبردست جلسہ منعقد کیا گیا جس میں نائب الحکومت امیر فیصل معظم نے شرکت فرمائی اور دیگر اعیان حکومت نے بھی اس مبارک تقریب میں حصہ لیا۔ حضرت امیر فیصل نے اس شفاخانہ (اسپتال) کا اپنے دست مبارک سے سنگ بنیاد رکھا اور صدر مجلس نے موقعہ کی مناسبت سے ایک پُر مغز تقریر فرمائی۔ یہ شفاخانہ اپنی نوعیت اور جدت کے اعتبار سے بہترین شفاخانہ ہے جو طائف اور قرب و جوار کے باشندوں کیلئے کفایت کرے گا۔

حجاز کے محکمہ ڈاک کا اعلان

حجاز کے محکمہ ڈاک نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ مکہ مکرمہ سے ریاض کو پندرہ روز میں ایک دفعہ ڈاک ضرور جایا کرے گی۔ اس لئے تیز رفتار موٹروں کا انتظام کر لیا گیا ہے۔ اس طرح ریاض سے مکہ مکرمہ کو پندرہ روز میں ڈاک آیا کرے گی۔ خطوط اور پارسلوں کی اجرت بہت معتدل رکھی گئی ہے۔ اس انتظام سے پہلے مکہ مکرمہ سے ریاض کو ایک ماہ میں ایک دفعہ ڈاک جایا کرتی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حجاز کی عمرانی و تعمیری اصلاح میں روز بروز ترقی ہو رہی ہے۔

حجازی غرباء میں ملبوسات کی تقسیم

جلالۃ الملک سلطان ابن سعود نے دیہاتی فقراء اور مستحقین کے لئے کپڑے ہنوائے ہیں جو اہل بادیہ کے مردوں، عورتوں اور بچوں کو تقسیم کر دئیے جائیں گے۔ جلالۃ الملک نے حکام کو ہدایت کی ہے کہ اگر مستحقین کی تعداد زیادہ ہو تو وہ فوراً رپورٹ کریں تاکہ کپڑوں کی تعداد میں اضافہ کر دیا جائے۔

تلی کی تمام شکایات کیلئے یہ دوا بہت سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہے ہمدرد دواخانہ جن ادویات پر بجا ناز کر سکتا ہے، ان میں یہ ایک دوا "ذوبانی" بھی ہے

خوبی یہ کہ مقدار خوراک بہت کم اور فائدہ حد سے زیادہ!

تلی کی سختی اور ورم کو رفع کرتی ہے۔ اور گھلا کر اصلی حالت پر لے آتی ہے نیز ہاضمہ پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱ر پرچہ ترکیب ہمراہ دوا۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

سرمہ نمبر ۱ - آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا ہمیشہ کے لئے بہت مفید ہے ... فی تولہ ... چھ ماشہ کی شیشی ...

سرمہ نمبر ۲ ... قیمت فی تولہ ...

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علماء ہند۔ دہلی

سچا ہمدم و رہبر - بے دام

پاک صاف خیالات پیدا کر کے جسمانی و روحانی صحت حاصل کرنے کیلئے دنیا میں سچی خوشی دستیاب کرنے کیلئے آپ آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب کام شاستر بالکل مفت منگوالیں۔

وید شاستری۔ جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

شیخ الہند حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب کی باطل شکن تحریر

مسئلہ انتخاب اسمبلی کا شرعی حل
مولوی کریم الرضا خاں کے خلاف ووٹ دینے والا گنہگار ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - قال اللہ تعالیٰ - تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان ط

آپ کو معلوم ہے کہ یونیٹی بورڈ (مجلس اتحاد ملی) نے جس میں جمعیۃ علماء بھی داخل ہے اسمبلی کے الیکشن حلقہ روہیلکھنڈ و کمایوں کیلئے مولوی کریم الرضا خاں صاحب رئیس ... کو کھڑا کیا ہے۔ خاں صاحب موصوف شاہجہانپور کے نہایت معزز خاندان سے ہیں ...

مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب کی سرگرمیاں
محمد احمد کاظمی کی حمایت میں تقاریر

حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری ۶ر نومبر کو مظفر پور ... تشریف لائے۔ حالت علالت ...

... صاحب سکنہ ... کو مسئلہ جاتے بیان کی فیض برکت سے معلومات اسلامی میں اضافہ کا بیانی حاصل کر چکا ہے۔ سابق تعلیم انگریزی اسکول میں انٹرنس تک حاصل کر چکا ہے۔ اس تقریب سعید پر شاہ صاحب اور حاضرین نے اظہار خوشنودی فرمایا۔ اور بعد دعا خیر مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

محمد احمد اللہ عفی عنہ

مولوی شفیع داؤدی حکومت کے آغوش میں
حکومت پرستی کا تازہ ثبوت

... جس طرح کی جا رہی ہے وہ اتحاد اور دیگر اخبارات کے مطالعہ سے ظاہر ہے، باوجود سرکاری حکام کو انتخاب میں حصہ لینے کی قطعی ممانعت ہے، وزیر تعلیمات حکومت بہار ... صاحب ... شفیع صاحب کے لئے پروپیگنڈا کر رہے ہیں ... مولوی شفیع صاحب کی حکومت پرستی کا ثبوت ... ایک تازہ واقعہ تحریر کرتا ہوں ...

ابو الحسن عفی اللہ عنہ
از اونسی ضلع دربھنگہ

مراد آباد میں مولانا احمد سعید صاحب کی تقریر
مولوی کریم الزمان خاں صاحب کی تائید

مراد آباد ۶ر نومبر کو حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی تقریر ہوئی ... آپ نے فرمایا کہ اگر اسمبلی کو اسلامی نکاح، سرج، رکھی، ڈاک تارک کے مسافر خانہ کی حفاظت کرنے، حاجیوں کے لئے تعلیم بل وغیرہ کے پاس کرنے کا حق ہے تو یقیناً جمعیۃ علمائے ہند کا فرض ہے کہ وہ اسمبلی کے الیکشن میں حصہ لے۔ اور صرف ان لوگوں کو بھیجے جو اس کے مینی فیسٹو پر دستخط کریں ...

مجمع میں بے حد جوش تھا۔ سب نے مسٹر کریم الرضا خاں کو ووٹ دینے کا عہد کیا۔ مسٹر یعقوب کی گذشتہ تاریخ پر نفرت کا اظہار کیا۔

(قاضی قمر احمد صدیقی۔ مراد آباد)

خریداران الجمعیۃ کو چاہیے کہ منی آرڈر ارسال کرتے وقت کوپن پر اپنا نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

اضلاع ترہت کیلئے اسمبلی کا نمائندہ کون ہو سکتا ہے؟

مولوی شفیع داؤدی صاحب کا اعمال نامہ
ایڈیٹر اتحاد سے ایک دلچسپ مکالمہ
قومی غداری کی طویل فہرست

ضلع چمپارن تھانہ ڈھاکہ میں موضع گونڈری ایک مشہور و معروف بستی ہے۔ ایڈیٹر اتحاد مسٹر شفیع داؤدی صاحب کے الیکشن ایجنٹ ہو کر ... اکتوبر ۱۹۳۴ء کو بستی مذکورہ میں ... تشریف لائے ...

حافظ صاحب: بہ لفظ الزام ہے الیکشن میں خاں صاحب کا روپیہ صرف ہو رہا ہے۔

دختی صاحب: زلزلہ فنڈ کا روپیہ اب تک کیوں نہیں صرف ہوا۔

...

غرض کہ دختی صاحب حفظ الرحمٰن کے سامنے مبہوت ہو گئے اس کے بعد مبلغ صاحب نے فرمایا کہ دختی صاحب آپ سے ڈھاکہ میں کل ملاقات ہو چکی ہے ...

... بیان کیا جاتا ہے کہ لوگ جانتے ہیں کہ کروڑ پتی ہیں ...

دختی صاحب: داؤدی صاحب نے اسمبلی میں بہتر تقریر کیا۔

مبلغ صاحب: وہ کونسی تقریر کس سال میں اور کس موضوع پر ہوئی ...

دختی صاحب: آپ نے مدینہ، الجمعیۃ پڑھا ہوگا اور میں روزانہ بیسیوں اخبار پڑھتا ہوں۔

مبلغ صاحب: آپ بیسیوں نہیں سینکڑوں پڑھیں مگر سمجھتے کم ہیں ...

اس پر دختی صاحب دیکھنے کو تیار نہ ہوئے ...

خدا اعمر دراز کرے ہمارے مخدوم شیر دل چمپارن کے شیخ عدالت حسین صاحب کی ... دختی صاحب ڈھاکہ تک پہنچے ...

(راقم عبد اللہ سلیمانی سکریٹری ... ڈھاکہ)

ضروری اطلاع

چونکہ بہار اور یوپی کی انتخابی مہم درپیش ہے اس لئے بعض وہ ضروری مضامین اور مراسلات ان صفحات میں شائع کئے گئے جن کی اشاعت ناگزیر تھی۔ بنابریں حضرت مولانا احمد سعید صاحب کی تذکرہ سیرت اور افسانہ کے لئے باوجود کوشش کے گنجائش نہ نکل سکی۔ انشاء اللہ آئندہ سے یہ مضامین پھر شائع ہونا شروع ہو جائیں گے۔ (الجمعیۃ)

چلتی ٹرین پر ڈاکو چڑھ گیا
گارڈ پر قاتلانہ حملہ

لکھنؤ، ۱۰ نومبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع ہے کہ ایسٹ انڈین ریلوے کے گارڈ مسٹر وحید کو باگھول اور بالامان اسٹیشنوں کے درمیان ایک نامعلوم نوجوان کے ساتھ سخت جنگ کرنی پڑی جب یہ مال گاڑی باگھول اسٹیشن سے چل پڑی تو ابھی رفتار ہلکی ہی تھی کہ ایک نوجوان گارڈ کی گاڑی میں چڑھ آیا اور اس نے گارڈ پر حملہ کر دیا اور سارا کراس کو دیکھ کر بریک لگانے سے قاصر کر دیا اور جب گاڑی کی رفتار بالامان اسٹیشن کے قریب آکر ہلکی ہوئی تو حملہ آور اتر گیا۔ لیکن چند گھنٹوں بعد ہی اس کو ایک راستہ کے کراسنگ پر پکڑ لیا گیا۔ مسٹر وحید کے شدید چوٹیں لگی ہیں، خاص کر چہرے پر جب گاڑی بالامان پہنچ کر ٹھہری تو یہ حال معلوم ہوا۔ مسٹر وحید گارڈ کو کنگ جارج میڈیکل کالج ہسپتال میں پہنچا دیا گیا جہاں آپ کی حالت روبصحت ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ حملہ آور کا منشا سوائے اس کے اور کچھ نہ تھا کہ جو کچھ نقدی مسٹر وحید کے پاس ہو وہ اڑا لے۔

پرندہ کے بجائے انسان کا شکار
پانچ سال کے لڑکے کی ہلاکت

معاصر زمیندار کی قومی قربانیاں
ایک لاکھ سے زائد جرمانہ ادا کر چکا

آسام میں کانگریس کی شکست

پنڈت مالویہ کی اہلیہ کو حادثہ

ایک ہفتہ میں ۸۰ لاکھ کا سونا یورپ کو

وائسرائے کا زلزلہ فنڈ

سات سو ماہی گیر ہلاک ہو گئے

ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں انتخابی جنگ شروع ہو گئی
پولنگ اسٹیشنوں پر مستورات کا ہجوم
لالہ نانک چند مہا سبھائی امیدوار ہو گئے

مدراس، ۱۰ نومبر۔ کل شہر مدراس میں ۸۰ فی صدی رائے دہندگان نے پولنگ اسٹیشنوں پر جا کر رائے دی۔ رائے دہندگان کی جدوجہد سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ مدراس میں جسٹس پارٹی اور کانگریسی امیدواروں کے درمیان ایک دلچسپ اور نتیجہ خیز جنگ برپا ہے۔ پولنگ اسٹیشنوں پر رائے دینے کے لئے بکثرت مستورات آئیں۔ آج اس معرکہ کے نتیجہ کا اعلان کر دیا جائے گا۔

اضلاع بنگال میں انتخابی مہم کے لئے ڈاکٹر بی۔ سی رائے ہوائی جہاز کا بھی استعمال کریں گے۔

پٹھان مزدوروں نے ٹھیکیدار پر حملہ کر دیا
ایک شخص ہلاک دیگر مجروح

پنڈت جواہر لال نہرو کو رہا کرنے سے انکار
وزیر ہند کا جواب

فرانس میں نئی حکومت کا قیام

شاہ سیام کی زندگی کو خطرہ

فرانسیسی حکومت کو خطرہ

اٹلی میں سیاسی قیدیوں کی رہائی

جرمنی میں ہندوستانیوں سے نفرت

شاہ فواد کی مشکلات

ایک ہندو وکیل کا قتل

انجن اور گاڑیاں لائن سے اتر گئیں

جرمنی کے خلاف شدید الزامات

بمبئی میں ایک سو غنڈے گرفتار

دارالحکومت

بارہ سال کا لڑکا موٹر کی زد میں
دہلی میں موٹر کے دو حادثے

دہلی کے ایک اخبار پر توہین عدالت کا الزام
ہائی کورٹ نے نوٹس جاری کر دیئے

قمار بازوں اور شرابیوں کی گرفتاری

عربک کالج سوشل سروس سوسائٹی کا جلسہ

دہلی جیل میں دو اشخاص کو پھانسی

۲۴ گھنٹہ میں دہلی چھوڑ دینے کا حکم

دہلی میں مردوں اور عورتوں کا مقابلہ

جہاز کے ذریعہ انتخابی پروپیگنڈہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۵ شعبان المعظم ۱۳۵۳ھ ہجری

شب برات اور مسلمانان ہند کا دامن معصیت
آتشبازی کے مظاہرہ میں اسلامی احکام کی پامالی

ہندوستان کے مسلمانوں کی یہ کس قدر بڑی اور المناک مصیبت ہے کہ جس قدر ان کی اصلاح کیلئے کوشش کی جاتی ہے اسی قدر ان میں فساد اور تخریب کا میلان زیادہ بڑھتا جاتا ہے اور اصلاح احوال کی تمام تحریکوں اور مذہبی بیداری کے جملہ اقدامات کا ان پر الٹا اثر ہوتا ہے۔

مولوی شفیع داودی کا اضطراب

انتخابی جنگ کی رفتار

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

شذرات

معاصر زمیندار کا جدید اعلان

پشاور میں اہالیانِ صوبہ سرحد کا عدیم النظیر اجتماع

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ہند اور دیگر علمائے کرام کی زبردست تقریریں

شریعت بل کی پرزور حمایت

پشاور ۷ر نومبر ۔ آج بعد نمازِ جمعہ مسلمانانِ صوبہ سرحد کا ایک عظیم الشان اجتماع شاہی باغ میں زیرِ صدارت فخرِ قوم ملک خدا بخش وکیل ایم ایل سی منعقد ہوا۔ مولانا حافظ عبد القیوم صاحب کی تحریک اور مولانا محمد اسرائیل ناظم جمعیۃ العلماء سرحد کی تائید کے بعد ملک صاحب کرسیِ صدارت پر متمکن ہوئے۔ صدرِ جلسہ نے افتتاحی تقریر کی جو نہایت پُرمغز تھی اور جس میں مسلمانوں کو ان کا بھولا ہوا سبق یاد دلایا۔ آپ نے فرمایا کہ سلف صالحین کی ترقی کا راز شریعتِ غرا کی پیروی میں مضمر تھا۔ آج بھی مسلمان اسی طریق سے ترقی کر سکتے ہیں۔ اگر قرآن کریم کا نسخہ عرب کے تمام روحانی بیماریوں کے لئے اس وقت کافی تھا تو کوئی وجہ نہیں کہ آج کارگر نہ ہو۔

آپ کی تقریر کے بعد قاضی حبیب الرحمن صاحب بنوی نے مندرجہ ذیل تجویز پیش کی۔

مسلمانانِ سرحد کا یہ عظیم الشان اجتماع آزاد جماعت کا پیش کردہ مسودۂ قانون "شریعت بل" کی پرزور تائید کرتے ہوئے اس امر کا اعلان کرتا ہے کہ ...

...

(محمد اسرائیل ناظم جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد)

ناظم جمعیۃ علماء ہند کا پشاور میں ورود

اسٹیشن پر شاندار استقبال

یکم نومبر کو حضرت العلامہ الحاج مولانا احمد سعید صاحب مدظلہ العالی ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ العلماء ہند مجلس استقبالیہ شریعت کانفرنس کی دعوت پر یہاں تشریف لائے۔ شہر میں آپ کی آمد کی اطلاع پوسٹر اور منادی کے ذریعے کر دی گئی تھی۔ اس لئے جوق در جوق آپ کے استقبال کے لئے صدر چھاؤنی پشاور کے اسٹیشن پر جمع ہوگئے تھے ...

...

(محمد اسرائیل ناظم جمعیۃ علماء صوبہ سرحد)

شریعت بل کو مشتہر کرنے کی تحریک منظور

خان برادران اور حکومتِ سرحد

پشاور ۹ر نومبر کل سرحدی کونسل میں شریعت بل پر غور کیا گیا۔ ...

کونسل کا اجلاس غیر معینہ وقت کے لئے ملتوی ہوگیا۔

سرحد پر خلفشار

فقیر علی نگر کی سرگرمیاں

پشاور ۹ر نومبر سرحد پار کے علاقوں کے متعلق تازہ ترین اطلاع مظہر ہے ...

کراچی کے سات ایڈیٹروں کو نوٹس

میاں عبد القیوم کی اپیل

کراچی ۸ر نومبر کل مسٹر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کراچی نے شہر کے مختلف سات اخبارات پر جو دیسی زبان میں شائع ہوتے ہیں دفعہ ۱۴۴ کے نوٹس تعمیل کرائے ...

پنڈت مالویہ کا اعتراض مسترد

الہ آباد ۸ر نومبر معلوم ہوا ہے کہ اسمبلی کے انتخابات کے سلسلہ میں انتخابی قواعد کے متعلق پنڈت مالویہ نے گورنر جنرل اور یوپی گورنمنٹ کے پاس ...

معاصر زمیندار کا منصور پریس ضبط

لاہور ۸ر نومبر ۔ اخبار زمیندار کا منصور سٹیم پریس کل شام حکومت نے ضبط کر لیا ...

ڈبائی سو قمار بازوں کی گرفتاری

لالہ نانک چند ہندو مہاسبھا کی آغوش میں

آسام میں دونوں کانگریسی امیدوار کامیاب ہوگئے

ہر جگہ کانگریسی امیدواروں کی کامیابی کی توقعات

دہلی ۸ر نومبر کل دہلی میں انتخابات کے سلسلہ میں ایک نئی بات پیدا ہوگئی۔ لالہ شو نرائن کی دستبرداری کے بعد نمائندے صورت حال کا اندازہ کرتے ہوئے لالہ نانک چند صاحب کو ہندو مہاسبھا کا نمائندہ منتخب کر لیا۔ اب لالہ جی ہندو مہاسبھا کی طرف سے بطور امیدوار اسمبلی کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔

مدراس پریذیڈنسی میں گیارہ مقامات پر کل پولنگ ہوگا۔ گیارہ حلقہ انتخابات سے ۲۷۰۰۰ ووٹرز رائے دیں گے۔ کانگریسی امیدوار دس غیر مسلم حلقہ ہائے انتخابات میں انتخابی جنگ کریں گے۔

بمبئی کی رائے عامہ بھی کانگریسی امیدواروں کے حق میں ہے۔

آسام میں کانگریس کے دونوں امیدوار بھاری کثرت رائے سے منتخب ہوگئے اور ہندو مہاسبھا اور نیشنلسٹ پارٹی کے امیدواروں کو فاش شکست ہوئی ...

امریکہ میں انتخابات کی جنگ

مشین گنوں سے ایک درجن اشخاص ہلاک

نیویارک ۸ر نومبر جدید انتخابات کے متعلق مسٹر روزویلٹ کو آئینہ ...

جاپان میں برطانیہ کے خلاف پروپیگنڈہ

روس اور چین کے بالشویکوں کا اتحاد

دہلی ۸ر نومبر سٹیٹسمین کا نامہ نگار اپنی تازہ اطلاع کی بنا پر لکھتا ہے کہ ...

دو ہوا باز ہلاک

ایک ہوائی جہاز بچھڑے پر گر پڑا

لندن ۔ ایک ہوائی جہاز جو ایک شادی کے موقعہ پر پرواز کی حالت میں دولہا اور دلہن کو ہار پہنانے کے لئے جا رہا تھا ایک حادثہ کی نذر ہوگیا ...

آتشبازی کے ذخیرہ میں آگ لگ گئی

دو بچوں کی نازک حالت

جالندھر ناؤں شہر وادہ تحصیل کے سنگرہ نامی گاؤں میں ایک آتشباز کے مکان میں آگ لگ گئی جہاں آتشبازی کا بہت بڑا ذخیرہ تھا ...

فوج میں بغاوت پھیلانے کا انسدادی بل

مسٹر لانسبری کی پرزور تقریر

لندن ۸ر نومبر حکومت کے اس دعوے کا کہ بغاوت کے متعلق بل کے مخالفین آزادی کی حمایت نہیں کرتے ...

بوتل میں سے مسروقہ نوٹ برآمد ہوئے

بنک کی چوری کا پتہ چل گیا

کراچی ۸ر نومبر ...

ایک ضروری تصحیح

گذشتہ الجمعیۃ میں صفحہ پر جمعیۃ علماء ہند کے ایک کارکن کی افسوسناک وفات کے سلسلہ میں جو رپورٹ شائع ہوئی ہے اس میں غلطی سے ۱۹ر اکتوبر کو "اپریشن ہوا" لکھا گیا ہے اصل میں یہ ہے "۱۴ر اکتوبر کو اسپتال میں داخلہ ہوا" ناظرین کرام تصحیح فرمالیں۔

رسالہ احکام شب برات

ڈاکوؤں نے گاؤں کو لوٹ لیا

کراچی ۸ر نومبر ۔ بکسر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے ...

اجمال دربیانِ معاملات بولشویکان شمال

داستانِ مظلومی از زبانِ یک مہاجر بخاری

باید دانست کہ نویسندۂ این مقال مسافر مہاجر محمد سلطان معصومی است اصل از شہر خجند مملکت ترکستان و بخارا است باعث ہجرت و ترک وطن و اولاد و اموال ظلم بولشویکان است ...

نسیم پاشا مصر کے وزیر اعظم مقرر کردیے گئے

۱۴ سال کے بعد برطانوی توقعات کی تکمیل

مصری کابینہ کے مستعفی ہونے کے بعد حالات کی رفتار

قاہرہ ۸ر نومبر یحییٰ پاشا وزیر اعظم کے مستعفی ہونے کے بعد نسیم پاشا کو وزیر اعظم بنادیا گیا ہے۔ نسیم پاشا ۱۹۲۱ء و ۱۹۲۰ء میں بھی وزیر اعظم رہ چکے ہیں۔ اس وقت تمام مصر میں آپ کی اس لئے زبردست مخالفت کی گئی تھی کہ آپ برطانیہ سے ساز باز رکھتے تھے ...

اتنی مدت مدید کے بعد نسیم پاشا کا نصیبہ پھر جاگا ہے اور انہوں نے وزارت عظمیٰ کے عہدۂ جلیلہ پر پھر قبضہ جمالیا ہے۔

کتاب "تعلیمی ہند"

فریضۂ نماز میں ہنود کی خلل اندازی

مسلمانانِ آگرہ کا ضبط و تحمل

آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد آگرہ میں بصدارت جناب حافظ غلام ربانی صاحب سوداگر مسلمانانِ آگرہ کا عام جلسہ منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا احمد سعید خاں صاحب وجناب شبیر صاحب وجناب سید محمد شفیع صاحب نے فریضۂ نماز میں ہنود آگرہ کی خلل اندازی کے متعلق تقاریر کیں ...

راجہ بھوپال ہندوستان میں

محبوبِ عاشق کے قدموں میں

مصفا خون کی شرطیہ گولی

گولیاں اکسیر سنگرہنی

بوڑھے جوان ہو جائیں گے

دھوکہ سے بچیں! کوئی نو و دیدہ بھوٹن پٹھکا کرت شرا وید کی ایجاد کردہ امرت دھارا ... اور اصلی سچی امرت دھارا کے سوائے نقل نہ خریدیں! ... امرت دھارا ... لاہور

ہفتہ وار رسالہ نوجوان افغان ... اگر آپ صوبہ سرحد کی سیاسی اور معاشرتی حالت کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں ... المشتہر: تاج محمد خان طاہر نوجوان افغان پشاور

Haryadram Panchpota Panchpota Bengal

ہمارے ایجنٹ میسرز بہاری لال کشن داس ... دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

Aljamiat Delhi

یداللہ علی الجماعۃ

تار کا پتہ :- الجمعیۃ دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۴۳۸

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول :- ہلال احمد زبیری (بی - اے)
معاون :- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی - یوم جمعہ ۸ - شعبان المعظم ۱۳۵۳ ہجری - مطابق ۱۶ - نومبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۶

شب برأت کے متعلق شرعی احکام

حلوا خوری - چراغاں اور آتشبازی کی حقیقت

قرآن کریم - احادیث نبوی اور فقہاء احناف کا فیصلہ

(از جناب مولانا احمد علی صاحب صدر انجمن خدام الدین)

سوال :- (۱) شعبان کی پندرھویں رات جس کو مسلمان شب براۃ کہتے ہیں اس کے متعلق اسلامی احکام کیا ہیں؟ (۲) اور موجودہ وقت میں مسلمان جو کچھ کرتے ہیں دن کو حلوا پکانا، رات کو چراغاں، اور آتشبازی آیا ان چیزوں کا بھی کوئی ثبوت ہے - بینوا توجروا -

جواب حصہ اول قرآن مجید میں شب براۃ کا ذکر ہونے نہ ہونے کا

(۱) قرآن مجید میں فقط ایک آیت ہے جس میں بعض حضرات مفسرین کی رائے ہے کہ یہاں شب براۃ کا ذکر ہے اور وہ آیت سورۂ دخان پارہ ۲۵ کی ہے -

قائل ہیں کہ لیلۂ مبارکہ سے مراد لیلۃ القدر ہے -

بہر حال تحقیق یہی ہے کہ شب براۃ کا ذکر خیر قرآن شریف میں نہیں ہے البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں تفصیل سے موجود ہے -

احادیث متعلقہ شب براۃ

(۱) عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کانت لیلۃ النصف من شعبان فقوموا لیلھا وصوموا یومھا فان اللہ تعالیٰ ینزل فیھا لغروب الشمس الی السماء الدنیا ...

... ھذا الحدیث - (عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا پھر ناگہاں وہ بقیع (قبرستان مدینہ منورہ) میں پائے گئے سب نے فرمایا (اے عائشہ) کیا تمہیں اس بات کا

(باقی صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیے)

معاصرین کے افکار و آراء

مسلمانوں میں رسم و رواج

مصری وزارت کی تبدیلی

وقت کی اہم ضرورت

سود و سودی کاروبار

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو بغور دیکھا تو اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہوگئی اور اس نے یہ فیصلہ کرلیا کہ حقیقتاً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا اور آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے اور اسکے علاوہ جتنے مذاہب ہیں وہ سب باطل اور صراط مستقیم سے بھٹکا دینے والے ہیں جب عیسائیوں کو اس کی خبر ہوئی تو تمام پادریوں نے مل کر اس لڑکی پر بے شمار مظالم ڈھائے اور استقدر جانکاہ مصائب میں اسے مبتلا کیا کہ دیکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہونے لگے مگر وہ لڑکی اسلام پر ثابت قدم رہی اور اس نے بالآخر تمام پادریوں کی ایک شاندار مجلس میں اسلام کی حقانیت پر ایک بصیرت افروز مناظرہ کیا فضیلت اسلام اور رد عیسائیت کے جس قدر دلائل ممکن تھے وہ نہایت عمدگی سے اس لڑکی نے پادریوں کے مقابلہ میں اس خوش اسلوبی کے ساتھ پیش کئے کہ سامعین حیرت و استعجاب کے سمندر میں غرق ہوگئے اور پادریوں سے کوئی جواب بن نہ پڑا - اور وہ لڑکی ہمیشہ کے لئے اسلام ہی سے وابستہ ہوگئی - اس کا نام ازابلا تھا اور اس کی پوری زندگی کے واقعات ایک کتاب میں قلمبند کردیے گئے ہیں - اگر آپ کو اسلام کی گذشتہ عظمت و سطوت کا مطالعہ کرنا ہے اور عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت کے بے شمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہے اور آپ اس کتاب کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنا چاہتے ہیں تو فوراً طلب کیجئے پہلا ایڈیشن قریب الختم ہے اگر دیر ہوئی تو دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا - قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصولڈاک - تبلیغی مقاصد کے لئے بیس بائیس سے زائد جلدوں کے خریدار کو ۲۵ فی صدی کمیشن دیا جائے گا -

ملنے کا پتہ :- منیجر الجمعیۃ دہلی

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol XX No 35 DELHI TUSEDAY NOVEMBER 13 1934 PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف نگرو رکار ... نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ازابلا منگا کر دیکھئے جس کو پڑھکر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہوجائیں گے قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصولڈاک - منیجر الجمعیۃ دہلی

حزب الانصار بھیرہ کا سالانہ جلسہ

درسگاہ طبیہ کیا سالانہ امتحان

عربک کالج میں بزم فلسفہ

دہلی میں بزم مشاعرہ

آل انڈیا مومن کانفرنس کا اجلاس

اعلان از مولوی محمد سلطان

دہلی جیل کے ایک عیسائی افسر کا جنون

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں کاغذ سفید ولایتی نارو ہے حاشیہ دار غوانی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو مشہور و نادر تفسیر کا مثل ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، موضح القرآن، ضحاک، مسند حاکم ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، مسند بزاز، مسند امام احمد، اسباب شان نزول از جلال الدین سیوطی اور تمام کتب احادیث اور جس میں تمام احکام قرآن و مسائل، نفس تاریخ حکایات ظاہری و باطنی اشارات غرضیکہ تفسیر کی جو بالامتیاز خصوصیات ہوسکتی ہیں وہ سب اس کے حاشیہ پر موجود ہیں نیز اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے جس کے پانچ حصے ہیں اول حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر تمام پیغمبروں کی سوانح عمریاں اور ان کی تمام لڑائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپ کے خلاف انجام دی تھیں اور آپ کے وہ تمام خطوط معہ ترجمہ درج ہیں جو آپ کے اس زمانہ کے کافر بادشاہوں کے نام راستے دعوت اسلام روانہ ہوئے تھے بعد میں خلفاء راشدین کے کامل حالات ہیں حصہ دوم میں فضائل القرآن و اسرار حصہ سوم میں خاندان نقشبندیہ قادریہ اور چشتیہ کے بزرگوں کے مخفی اعمال قرآن و خواص جملہ سورتہا اور آیتوں اور پورے قرآن کے تعویذ ہیں اور تعبیر خواب اور ترکیب فالنامہ کے ساتھ درج ہیں پانچویں حصہ میں قرأت کا بیان اور قاعدے سائز ۲۰×۲۶ صفحات ۹۲۸ رعایتی ہدیہ مجلد چرمی ... علاوہ محصولڈاک ... منی آرڈر ...

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی - علمی - اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ

مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپ کو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہوجائے گا -

صحائف رحمانی - ... قرآن و حدیث واقعات اور خود مرزا کے الہامات سے قادیانی دروغ گوئی کی پول کھولی گئی ہے مکمل سٹ ...

دین مرزا کا قرآن - ... کے دیکھنے سے آپ کو مرزائیوں کے کفر و ارتداد کا پورا پتہ چل جائے گا قیمت ...

نامہ حقانی در کذب قادیانی - کے مطالعہ سے آپ قادیانیوں کے مکر و فریب سے واقف ہوجائیں گے قیمت ...

اطلاع ربانی - ... سوالوں کا جواب ہے جو امریکہ والوں نے احمدی تبلیغ کے اثر سے کئے تھے قابل دید ہے قیمت ...

شہادت آسمانی - میں بتایا گیا ہے کہ مرزائی بیان کردہ علامات ہرگز امام مہدی کا نشان نہیں ہوسکتیں قیمت ...

ہدیہ عثمانیہ - میں ... اور اس کے مصنف کی حالت کو آفتاب کی طرح روشن کرکے دکھایا ہے - قیمت ...

انوار ایمانی - ... عبدالماجد قادیانی کی کذب بیانی کا صحیح نقشہ ہے قیمت ...

حقیقۃ المسیح - میں سچے مسیح کی علامات اور مسیح کاذب کی حالت کو روشن کرکے دکھایا ہے - قیمت ...

آئینہ کمالات مرزا - میں مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشنگوئیاں اور الہامات کا صریح جھوٹ ثابت کیا گیا ہے قیمت ...

مسیح قادیان کی حالت کا بیان - کے دیکھنے سے قادیانیوں کی حقیقت کا پورا نقشہ سامنے آجاتا ہے قیمت ...

معیار صداقت - سے مرزا صاحب کا خود اپنے بیان سے کاذب ہونا ثابت کیا گیا ہے قیمت ...

معیار المسیح - میں جن آیتوں سے مرزا کی صداقت ثابت کی جاتی ہے ان ہی سے مرزا کا کاذب ہونا ثابت کیا ہے قیمت ...

حقیقت رسائل اعجازیہ - میں چند دلیلوں سے مرزا قادیانی کے دعویٰ اعجاز کو باطل ثابت کیا ہے قیمت ...

ملنے کا پتہ :- منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت | خاص رعایت | خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خاں

روہیلکھنڈ کے حافظ بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانحعمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے صرف ڈھائی سو جلدیں باقی ہیں -

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیئے

جلد آرڈر دیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

سید الطاف علی صاحب بی - اے (علیگ) بریلوی کی یہ معرکۃ الآراء تصنیف جس میں آنریبل سر سیتا رام صاحب پریسیڈنٹ یو - پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبدالواحد صاحب ایم - اے (مقیم لندن) نے مبلغ ایک ہزار روپیہ کے عطیہ سے قدردانی فرمائی ہے - سرزمین روہیلکھنڈ میں بالخصوص اور ملک کے طول و عرض میں بالعموم نہایت قلیل عرصہ میں حیرت انگیز مقبولیت حاصل کی ہے -

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھایئے

حجم چار سو صفحات تقطیع ۲۰×۲۶ کاغذ چکنا، چمکدار، کتابت و طباعت دیدہ زیب نوبات لون کی چھپی ہوئی) نایاب تصاویر ٹائٹل عمدہ رنگین - قیمت دو روپے چار آنے مجلد تین روپے (۳)

ملنے کا پتہ :- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم

معہ

خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے گویا ایک ماہر کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں ہر ایک بوڑھا مرد و عورت بچہ باسانی پڑھ سکتا ہے زیر متن ہندوستان کے سابق ماہر علم تفسیر حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے اس ترجمہ میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآن شریف کے ایک ایک لفظ کے معنی بتاتا ہے حاشیہ پر خلاصۃ التفاسیر چڑھائی گئی ہے اور ضروری مقامات پر شان نزول کے ساتھ مسائل ان کا حل احادیث سے دیا گیا ہے تفسیر کے عنوانات کی تشریح کے واسطے ایک کتاب کی ضرورت ہے کیونکہ کم و بیش ایک ہزار عنوان قائم کئے گئے ہیں - مضامین تفسیر کی خوبی کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ کتب تفاسیر احادیث سے جناب مولانا عبدالتواب صاحب چشتی شاگرد رشید مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند نے تالیف کیا ہے اور ہندوستان کے مشہور خوشنویس استاد فن منشی محمد عبدالغنی صاحب خلف منشی محمد ممتاز علی صاحب مہاجر مکی نے اپنے خاندانی یادگار کے طور پر لکھا ہے اور اس کی صحت کا یہ حال ہے کہ ایک ایک حرف پر نظر ثانی کی گئی ہے دہلی کے بڑے بڑے علماء و ماہر حفاظ نے اس کی صحت میں حصہ لیا ہے باوجود کارڈ سائز کے جلی قلم عربی و اردو ہر دو خوشخط نہایت صحیح زیر و زبر وغیرہ اپنے اپنے حروف پر دئے گئے ہیں آپ سفر حضر میں اپنے ساتھ رکھ سکتے ہیں جیب میں آسانی سے آجاتی ہے موٹائی ایک انچ ہے - ہر صفحہ پر بیل بوٹوں سے اس کی شان دوبالا ہوگئی ہے - ہندوستان میں اس شان کی حمائل شریف کا مقابلہ ناممکن ہے اس قدر اوصاف کے باوجود اس کا رعایتی ہدیہ مجلد چرمی دو روپیہ آٹھ آنہ ... بلا جلد ... دو روپے ... محصولڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ :- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

(جید برقی پریس دہلی میں باہتمام ہلال احمد زبیری پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

دنیا پر یہودیوں کی عالمگیر مصیبت

یہودیوں کے بے پناہ اخبارات

یہودی قوم باوجود منکوب و مغضوب ہونے کے ایسی با اقتدار قوم ہے جو تمام دنیا کے انسانوں کا خون چوس چوس کر موٹی ہو رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جرمنی میں ہر ہٹلر نے یہودی قوم کو کان پکڑ کر نکال دیا ہے۔ عراق عرب میں یہودیوں نے عربوں پر پورا قبضہ کر لیا ہے۔ عراقی حکومت کے دفاتر یہودیوں سے بھرے پڑے ہیں۔ مثال کے طور پر محکمۂ احتساب کو پیش کیا جا سکتا ہے جس میں صرف ایک عراقی مسلمان ہے۔ باقی ۲۶ یہودی ہیں۔ یہ قوم دنیا میں زبردست پروپیگنڈا کرنے والی ہے۔ ایسا پروپیگنڈا جس سے یورپ کی حکومتیں بھی لرزاں رہتی ہیں۔ اس قوم کی طرف سے اس قدر اخبارات اور رسائل شائع کیے جاتے ہیں کہ ان کو شمار کرنے کے لیے کافی وقت کی ضرورت ہے۔ ذیل میں یہودیوں کے چند ان اخبار کے نام درج کیے جاتے ہیں جو دنیا کے گوشہ گوشہ سے نکل کر اقوام عالم میں یہودی جراثیم پھیلا رہے ہیں:—

نام اخبار	زبان	مقام اشاعت
ہیردین	عبرانی	فلسطین
پیلسٹائن پوسٹ	انگریزی	〃
دوار ہیوم	عبرانی	〃
ہارتس	〃	تل ابیب
دبار	〃	〃
ہتون موحد	〃	فلسطین
الشمس	〃	قاہرہ
دی پوسٹ	〃	لندن
داورور	فرانسیسی	قاہرہ
نتیجیا	عبرانی	فلسطین
قول اسرائیل	〃	〃
متاہیردین	〃	〃
پیلسٹائن السٹریٹڈ نیوز	انگریزی	〃
کول نوع	عبرانی	〃
عتو نینو	〃	〃
ورلڈ جیوری	انگریزی	لندن
قیرن قیمت اسرائیل	عبرانی	تل ابیب
جیفا	جرمنی	برلن
جیوئش کرانیکل	عبرانی	فلسطین
〃	انگریزی	لندن
ریویو دیس اسرائیلٹ	فرانسیسی	پیرس
جیوئش ایڈوکیٹ	انگریزی	بمبئی
جیوئش ٹریبیون	〃	〃
کنیڈین جیوئش کرانیکل	〃	امریکہ
زیونسٹ ریفیو	عبرانی	فلسطین
〃	انگریزی	لندن
جیوئش ٹریبیون	〃	امریکہ
ہاعولام	عبرانی	فلسطین
جیوئش سنٹر	انگریزی	امریکہ
لائٹ اینڈ لبرٹی	〃	〃
اسرائیل	〃	شنگھائی (چین)
اسرائیلیٹ	〃	سنگاپور
جوڈزم سفارادی	فرانسیسی	پیرس
فرنینو	عبرانی	فلسطین

اسی طرح جاپان کی وزارت خارجہ نے سید ناغا تو کو عربی زبان کی تحصیل کے لئے مصر روانہ کیا ہے۔

جاپانی از ہر میں جاپانی زبان کی تحصیل کے لئے تین سال کی میعاد مقرر کی گئی ہے اس عرصہ میں طلبا اس قابل ہو جائیں گے کہ جاپان میں جا کر اشاعت اسلام، وعظ و ارشاد اور تقریروں کا سلسلہ جاری کر سکیں۔

بحری کانفرنس میں جاپان کا رویہ

چند ہفتوں کے بعد دنیا کو ایک خطرہ؟

لندن میں آج کل بحری کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں دنیا کی بحری قوتوں نے شرکت کی ہے۔ کانفرنس کی ابتدائی کارروائیاں اس امر پر دال ہیں کہ بحری قوتوں میں کوئی تصفیہ نہ ہو سکے گا۔ ...

اس کانفرنس میں سب سے زیادہ پیچیدہ معاملہ جاپان کا ہے جو جہازوں کی تعمیر میں انگلستان اور امریکہ سے مساوات کا مطالبہ کر رہا ہے۔ ...

یہودیوں سے ترک تعلقات کی دعوت

نشہ باز موٹر ڈرائیور کے خلاف جہاد

ہنگری کے پایۂ تخت میں مسجد اور مدرسہ اسلامی کی تعمیر

ہنگری کے پایۂ تخت بوڈاپسٹ میں مسلمانوں کی مساعی سے ایک مسجد اور مدرسہ اسلامیہ کی تعمیر عنقریب ہونے والی ہے۔ مدرسہ اسلامیہ میں عربی علوم اور اسلامیات کی تعلیم طلباء کو دی جائے گی۔ اس کے لئے وسیع پیمانہ پر دارالاقامہ تعمیر کئے جائیں گے تاکہ غیر ملکی طلباء اس میں قیام کر سکیں۔

حکومت ہنگری نے مدرسہ اور مسجد کے لئے ایک نہایت ہی پرفضا اور زرخیز زمین مسلمانوں کو مفت دی ہے۔

خریداران اخبار الجمعیۃ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ نیز منی آرڈر ارسال کرتے وقت کوپن منی آرڈر پر بھی اپنا نمبر خریداری ضرور تحریر فرما دیا کریں۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

وزارت خارجہ جاپان اور عربی زبان

مصر کے ادارۂ دینیہ نے طلباء کو جاپانی زبان سکھانے کا پورا انتظام کر لیا ہے تاکہ وہ جاپانی زبان پر عبور حاصل کر کے جاپانی علاقوں میں اسلام کی تبلیغ کر سکیں۔

چراغاں ۔ آتش بازی

... قرآن مجید سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے لوگوں میں ایک مرض یہ تھا کہ دین کے کاموں کو کھیل اور تماشہ کی صورت دیدیتے ...

اسراف ہے و شہید

قضاء احناف کا فیصلہ

ترکی کے یہودیوں کی گوشمالی

چندہ گورنمنٹ کے حوالہ کرو!

فلسطین کا ایک یہودی اخبار لکھتا ہے کہ ترکی کے یہودیوں نے مصیبت زدہ یہودیوں کیلئے ایک کثیر چندہ جمع کیا تاکہ اس کو فلسطین کے یہودیوں پر تقسیم کر دیا جائے لیکن ترکی گورنمنٹ نے یہودیوں کی اس حرکت پر اپنے غصہ کا اظہار کیا اور یہودیوں سے کہا کہ وہ اس خطیر رقم کو ترکی کے حوالہ کر دیں تاکہ ان کے نام سے حکومت ایک ہوائی جہاز خریدے۔ ...

سرمۂ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

سرمہ نمبر ۱۔ آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، خونباد، پلکوں کا گرنا ... قیمت فی تولہ ... شیشی ...

سرمہ نمبر ۲۔ ... قیمت فی تولہ ...

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علمائے ہند۔ دہلی

سچا ہمدم و رہبر بے دام

پاک صاف خیالات پیدا کر کے جسمانی و روحانی صحت حاصل کرنے کیلئے دنیا میں سچی خوشی دستیاب کرنے کیلئے آپ آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب کام شاستر بالکل مفت منگا لیں۔

وید شاستری ۔ جام نگر کاٹھیاواڑ

معجون شباب آور

قوت مردمی اور دل و دماغ کی کمزوری کے لئے خوش ذائقہ دوا

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

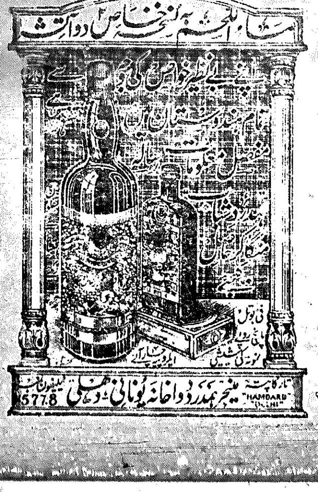

خمیرہ ... خاص دواء المسک ... ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ... 577

مسٹر نعمان کی عہد شکنی اور امارت شرعیہ بہار

قوم کے نمائندہ جلسہ میں قومی مجرم کی درگت

آنریبل وزیر تعلیم بھی پوزیشن صاف نہ کر سکے

مسلمانان بہار کا محاسبہ اور شرم شرم کے نعرے

پٹنہ ۱۱ اکتوبر مسٹر محمود صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ۹ نومبر کو مسٹر محمود بیرسٹر کی زیر صدارت انجمن اسلامیہ کے ہال میں مسلمانوں کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کا مقصد یہ تھا کہ مسٹر نعمان جو پٹنہ کے حلقۂ انتخاب سے اسمبلی کیلئے بطور امیدوار کھڑے ہوتے تھے اور جنہوں نے امارت شرعیہ کے عہد نامہ پر دستخط کرنے کے باوجود نامزدگی کی میعاد گزر دینے کے بعد اس عہد کو توڑ دیا تھا اور جس کے باعث امارت شرعیہ کسی دوسرے امیدوار کو نامزد نہ کر سکی۔ ...

اہل بہار اور مولوی شفیع داؤدی

مسلمانان بہار کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا

مولوی شفیع داؤدی صاحب جواب دیں

صیغۂ راز کی چند باتیں

مولوی شفیع داؤدی کی ناکامی

تمام لوگ اٹھ کر چلے گئے

ہندوستان کی سیاسی توقعات کا خاتمہ

قرطاس ابیض سے بدتر دستور

پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کی سفارشات

... کی رپورٹ اور اس کی سفارشات کے متعلق ... لیکن ایک باخبر سیاسی حلقہ سے معلوم ہوا ہے کہ رپورٹ متفقہ نہیں ہے۔

پارلیمنٹری کمیٹی کی سفارشات

وائٹ پیپر سے بھی زیادہ سخت ہونگی

اہم سفارشات

ٹوریوں کی سرگرمیاں

مساجد کے ذریعہ تنظیم ملت کی تحریک

اسلامی معابد کو ابابیلوں سے پاک کرو

حضرت نائب امیر شریعت کو دوسرا صدمہ

(ایمان)

مولانا سید محمد شفیع صاحب کی گرفتاری
جامع مسجد آگرہ میں مصالحانہ تقریر کرنے کا خمیازہ

مولانا سید محمد شفیع صاحب چند روز سے اپنے کاروبار کے سلسلہ میں آگرہ تشریف لائے ہوئے ہیں ایک نہایت مخلص اور وطن پرور قومی کارکن ہیں۔ ہندو مسلم اتحاد آپ کو دل وجان سے زیادہ عزیز ہے اور اس کے لئے آپ ہمیشہ ساعی رہتے ہیں۔ آگرہ میں آپ نے ایک تقریر فرمائی جس میں آپ نے مسلمانوں کو متحد ہونے کی تلقین کی آپکی تقریر بالکل بے ضرر اور آئین وضابطہ کے اندر تھی مگر خدا جانے آگرہ کے حکام کو کیا اطلاع دی گئی کہ ۸ نومبر کو سٹی مجسٹریٹ کا ایک نوٹس آپکو اور صدر جلسہ اور حلیم صاحب کو اس مضمون کا دیا گیا کہ آپ نے ۲ نومبر کو جامع مسجد آگرہ میں ایسی تقریر کی جس سے مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہونے کا اندیشہ ہے لہذا ۱۰ نومبر کو ہماری عدالت میں آکر وجہ بیان کرو کہ تم سے ایک سال کے لئے ۵۰۰ روپے کی ضمانت اور مچلکہ کیوں نہ لیا جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ ۱۰ نومبر کو مولانا سید محمد شفیع صاحب کو عدالت میں طلب کرکے ان کو ضمانت اور مچلکہ داخل کرنے کا حکم دیا گیا۔ مولانا نے ضمانت داخل کرنے سے انکار کر دیا۔ سنا گیا ہے کہ آپ کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ مقدمہ کی سماعت کے لئے ۱۰ نومبر مقرر کی گئی ہے۔

کاشغر میں اشتراکیت کو غلبہ
مذہب اور دولت کیخلاف چینی حکام کی تقریریں

نئی دہلی ۱۲ نومبر۔ کاشغر میں چینی افسران نے جو پروپیگنڈہ شروع کیا ہے اس کا لب ولہجہ اشتراکی ہے چینی جمہوریت کی سالگرہ کے موقعہ پر چینی حکام نے ڈاکٹر سن یات سین بانی جمہوریت چین کی تعریف میں تقریریں کیں جن میں ظاہر کیا گیا کہ یہاں امیر وغریب میں کوئی امتیاز باقی نہیں رہیگا۔ مقررین نے جاپان کو اپنا دشمن بتایا اور کہا کہ مذہبی تعصب سے دنیا کو بہت زیادہ نقصان پہونچا ہے۔ کاشغر کے دولت مندوں اور ساہوکاروں کو لوٹے جانے کا خوف ہے …

کابل میں جاپانی سفیر کا تقرر

دہلی میں زمین جیک لگا دیا گیا

آسٹریا کے چانسلر کو قتل کرنیکی دھمکی

احمد آباد کے کارخانہ میں ہڑتال

نوجوان لڑکی کو گھوڑے پر اٹھا کر بھاگے

دیوار کے جھگڑے میں سترہ افراد مجروح

مسٹر آصف علی تین ہزار ووٹوں کی اکثریت سے کامیاب ہونگے
دہلی کا پولنگ ختم اور حکومت پرستوں کے گھروں میں ماتم
حکومت کی منظم قوت کے باوجود کانگریس کی شاندار فتح

دہلی ۱۴ نومبر۔ آج دہلی میں انتخابی معرکہ ختم ہو گیا اور کانگریسی امیدوار مسٹر آصف علی کو ایسی ہی فتح حاصل ہوئی جیسی فتح مدراس کے کانگریسی امیدوار مسٹر ستیہ مورتی کو اپنے حریف کے مقابلہ میں حاصل ہوئی ہے۔ اس فتح کو قوم پرور حلقوں میں قومیت متحدہ کی فتح سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ کل اور آج کے پولنگ کے جو اعداد وشمار موصول ہوئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ دونوں دنوں میں کل ۷۴۴۴ ووٹ ڈالے گئے جن میں سے ۴۹۷۰ ووٹ کانگریسی امیدوار مسٹر آصف علی صاحب کو ملے اور باقی لالہ نانک چند صاحب کو۔ لالہ نانک چند کو جو ووٹ ملے ہیں ان میں انگریزوں کے ووٹوں کی بھی کثیر تعداد ہے۔ باخبر حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ ۹۰ فیصدی انگریز ووٹروں نے نئی دہلی اور چھاؤنی کے پولنگ اسٹیشنوں پر آکر ووٹ ڈالے۔ اعلیٰ سول اور فوجی افسروں نے بھی کافی تعداد میں لالہ جی کے حق میں ووٹ ڈالے چنانچہ آج بھی حکومت ہند کے لا ممبر سر این سرکار ووٹ ڈالنے کیلئے نئی دہلی کے پولنگ اسٹیشن پر تشریف لائے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ لالہ نانک چند کے حق میں جس قدر ووٹ پڑے ہیں ان میں سے چار سو ووٹ یورپینوں، سرکاری افسروں، انگریزی فرموں کے مالکوں، ایجنٹوں، رؤسا اور نمبرداروں کے ہیں۔ اگر یہ ووٹ لالہ صاحب کو نہ ملتے تو ان کی ضمانت بھی ضبط ہو جاتی۔

باجہ بجانے اور آتش بازی چھوڑنے پر پابندی
حکومت بمبئی کا مستحسن اقدام

مسلم لیگ کی لنگ (؟) — سندھ، بہار اور یوپی میں معرکہ

ججوں کو انصاف کرنے کی تلقین

سیلون میں سیلاب کا قہر
جان ومال کا کثیر نقصان

پنجاب کونسل میں قرضہ بل کا حشر
حکومت کو تین شکستیں

کشتی الٹ گئی ۔ ۴۰ اشخاص مفقود

مسولینی کو قتل کرنے کی سازش
جلسہ کرتے ہوئے بہت سے افراد گرفتار

ایک طالب علم ضلع بدر

دار الحکومت

سرمایہ داری کو ختم کردو
جنگ کو روکنے کا واحد ذریعہ

دہلی ۱۱ نومبر کل سہ پہر کو آزاد پارک میں زیر اہتمام کانگریس سوشلسٹ پارٹی کا ایک عام جلسہ منعقد ہوا۔ پروفیسر نند کشور نگم نے ماسٹر سرکشن سابق ملزم مقدمہ سازش دہلی کی اچانک موت پر اظہار افسوس کی تجویز پیش کی تائید کے بعد تجویز پاس ہوئی۔

دوسری تجویز میں جلسہ نے ملوکیت پسند یا سرمایہ داروں کی طرف سے کی ہولی لڑائیوں پر اظہار نفرت کیا۔ اور قرار دیا کہ چونکہ معدودے چند اشخاص کے مفاد کے لئے کارکنان سپاہیوں اور کسانوں کی موت ہو جاتی ہے۔ اس لئے جلسہ کی رائے میں سرمایہ داروں کی وجہ سے جنگ کا ہونا ضروری ہے اس لئے اگر آئندہ جنگ کو بند کرنا ہے تو سرمایہ داری کو نیست ونابود کر دینا ہوگا۔ آخر میں ابنائے وطن سے درخواست کی گئی کہ اگر آئندہ جنگ ہو تو وہ اس میں حصہ نہ لیں۔

اسٹیشن ماسٹر صاحبان توجہ کریں!

ریلوے اسٹیشنوں پر قلیوں کا مسافروں سے غیر شریفانہ برتاؤ ایک افسانہ پارینہ ہو گیا ہے۔ ہر مسافر ان سے نالاں نظر آتا ہے چنانچہ دہلی جنکشن پر بھی اکثر اس قسم کی مصیبت سے دوچار ہونا پڑا جس سے بعض اوقات سخت تکلیف ہوئی مگر اس مرتبہ جب میں کافی عرصے کے بعد دہلی آیا تو قلیوں کا وہ نظم ونسق دیکھا کہ ہندوستان میں شاید ہی کسی دوسرے اسٹیشن پر بہتر … سے تقریباً بیس پچیس مسافر اترے اور قلیوں سے اجرت دریافت کی مگر انہوں نے … سامان اٹھانا شروع کر دیا …

دہلی میونسپلٹی کے سکرٹری کا استعفیٰ

پولیس اور ڈاکوؤں کی مڈبھیڑ
پانچ اشخاص گرفتار

خطرناک بم برآمد ہوا
ذخیرہ کیلئے سیلاب گاڑی کا انتخاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۸ شعبان المعظم ۱۳۵۳ ہجری

قومیت متحدہ ہند کی شاندار فتح
اسمبلی کے انتخابات میں کانگریسی امیدواروں کی کامیابی

اسمبلی کے انتخابات تقریباً ختم ہو چکے ہیں اور ناظرین کرام کی خدمت میں اس پرچہ کے پہونچنے تک باقی انتخابات بھی ختم ہو جائیں گے۔ اسمبلی کے موجودہ انتخابات میں کانگریس کو جو شاندار اور نمایاں فتح حاصل ہوئی ہے اس نے ہندوستان کی تاریخ سیاست میں ایک نئے باب کا اضافہ کر دیا ہے۔

دہلی کا انتخاب

دہلی کے انتخاب میں توقع کے عین مطابق مسٹر آصف علی صاحب ووٹوں کی اکثریت سے یقیناً کامیاب ہو جائیں گے کیونکہ اب تک جو اعداد وشمار موصول ہوئے ہیں …

شذرات

داؤدی پروپیگنڈہ کا مؤثر جواب

مغرب کی لعنت میں تخفیف اسلحہ کے معنے

مشرقی ترکستان میں چینی

چینی ترکستان کی سیاسی اور انتظامی حالت پہلے سے زیادہ ابتر اور مایوس کن ہو گئی ہے چینی حکومت کے دوران میں مقامی مسلمانوں نے بالفعل بیزار کر کچھ دنوں کے لئے اپنا نظام قائم کر لیا تھا اگر آپس میں اتحاد رہتا اور خانہ جنگی نہ ہوتی اور ترک تونگانیوں (چینی مسلمانوں) میں رسہ کشی کی نوبت نہ آتی تو بلاشبہ مشرقی ترکستان میں (مقامی اکثریت کی جمہوریت قائم ہو چکی تھی) مگر برا ہو نفاق اور پھوٹ کا کہ چینی اور ترکی مسلمانوں نے اپنی گردنیں اپنے ہی ہاتوں سے کاٹ کر چینی حکومت کو دوبارہ مسلط ہونے کا موقعہ دیدیا۔ اب مشرقی ترکستان میں مقامی اکثریت کے علی الرغم پھر چینی اقتدار قائم ہو گیا ہے اور قرائن سے پتہ چلتا ہے کہ قدیم حکومت کا یہ جدید نظام عام باشندوں کے لئے خوش آئند ثابت نہ ہوگا۔ حال میں چینی جمہوریت کی سالگرہ کے موقعہ پر چینی حکام نے جو تقریریں کی ہیں ان میں کلیتاً بالشوکی لب ولہجہ اختیار کیا گیا ہے اور صاف لفظوں میں اشتراکی حقیقت کو ظاہر کر دیا گیا ہے کہ کاشغر وغیرہ مقامات میں امارت وغربت کا امتیاز اٹھا دیا جائیگا چینی حکام نے یہ بھی کہا کہ مذہب نے دنیا کو سخت نقصان پہونچایا ہے۔ یہی وہ چیزیں ہیں جو مشرقی ترکستان کے مسلمانوں کو پریشان کر رہی ہیں اور ان کا یہ خیال حق بجانب ہے کہ بالشوکی اثرات کے ماتحت ترکستان میں بھی مذہب کے خلاف شدید ردعمل رونما ہوگا اور چونکہ وہاں کی غالب اکثریت مسلمانوں کی ہے اس لئے بالشوکی تحریک کے تباہ کن نتائج بھی مسلمانوں ہی کو برداشت کرنے پڑیں گے ہر حال مشرقی ترکستان کی موجودہ سیاست پہلے کی نسبت بہت زیادہ مایوس کن ابتر اور پریشان کن ہے۔ اور یہ بات توقع رکھنی چاہیئے کہ روسی مسلمانوں کی ہجرت کے بعد ترکستانی مسلمانوں کی ہجرت بھی شروع ہو جائے گی۔

مستورات کے نام پر گمراہ کن رہنمائی

آل انڈیا خواتین کانفرنس (بمبئی) کی صدارتی تقریر میں صدر صاحبہ ہنسا مہتہ نے ہندوستان میں برتھ کنٹرول (ضبط حمل) کی ضرورت کو واضح کیا اور خواتین سے اپیل کی ہے کہ وہ اس کیلئے خاص کوششیں عمل میں لائیں۔ ہمارے خیال میں ہر سنجیدہ شخص صدر صاحبہ کے اس فیصلہ کو عجلت اور عدم تدبر پر محمول کریگا۔ چونکہ انہوں نے خواتین کانفرنس میں مستورات کی صحیح رہنمائی کرنے کے بجائے گمراہ کن اور مضرت رساں طریقہ اختیار کیا ہے۔ ہندوستان میں یہ مصیبت عام ہو گئی ہے کہ مغرب کی ہر ادا کو آنکھیں بند کرکے قبول کر لیا جاتا ہے اور اس کے معائب کو محاسن قرار دیکر اپنی بے بصیری پر دنیا کو تمسخر اڑانے کی دعوت دی جاتی ہے۔ مغرب زدہ اور نقال خواتین نے کہیں سے برتھ کنٹرول کا لفظ سن لیا ہے مگر اس کے نتائج پر غور کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی حالانکہ جو ممالک اس شرمناک اور خلاف قانون نظریہ کے موجد ہیں۔ وہ تجربہ کے بعد خود رجعت اور ردعمل کی طرف مائل ہو رہے ہیں لیکن ہماری کورانہ پیروی اور بے بصیری نتائج سے بالکل بے نیاز ہے اور ہم اسی میں اپنی شان سمجھتے ہیں کہ اقتدار کے تپلوں کے مسحور بنے رہیں۔ خواتین کا اصلی کام یہ ہے کہ وہ بچوں کی ناگہانی موت کے اسباب پر غور کریں اور ماہرین کو اس کے لئے دعوت عمل و فکر دیں۔ ان کا فرض یہ ہونا چاہیئے کہ بچوں کی جسمانی اور ذہنی غور پرداخت کے لئے ماؤں کو مخصوص ہدایات دیں اور ان کو سلیقہ شعار بنائیں تاکہ جو بچے ان کی آغوش میں تربیت حاصل کریں وہ خاندان کی عزت کو بلند کرنے والے اور ملک وطن کے لئے اہم عنصر ثابت ہوں۔ یہ چیزیں اسی وقت حاصل ہو سکتی ہیں کہ ہندوستان کی خواتین اپنے تاہلی فرائض کا احساس کریں اور برتھ کنٹرول وغیرہ اجنبی تحریکوں کے گورکھ دھندوں میں پھنس کر اپنے قیمتی وقت کو ضائع ہونے سے بچائیں۔

مصری سیاست پر کاری ضرب

قاہرہ کی تازہ اطلاعات سے معلوم ہوا کہ شاہ فواد نے معمولی تخفیف کے بعد نسیم پاشا کی شرائط کو منظور کر لیا ہے نئے وزیر اعظم کی شرائط میں تین شرطیں مصری سیاسیات کے لحاظ خاص اہمیت رکھتی ہیں یعنی موجودہ پارلیمنٹ کو توڑ دیا جائے۔ مروجہ دستور اساسی کو کلیتاً منسوخ کر دیا جائے اور وزیر اعظم کو اپنی وزارت مرتب کرنے کے لئے کلی اختیارات تفویض کر دئے جائیں۔ چونکہ وزارت عظمیٰ کے منصب سے یحییٰ پاشا اور تمام کابینہ کا مستعفی ہونا اور نسیم پاشا کی جدید شرائط اور ان کا منصب صدارت پر فائز ہونا مصری کابینہ اور برطانوی ریزیڈنسی کے اختلافات کا نتیجہ ہے اس لئے بحالات موجودہ مصری سیاسیات کو سخت خطرات لاحق ہو گئے ہیں جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ مصری حکومت اپنے معاملات پر خود کوئی اقتدار حاصل نہ کر سکے گی۔

حوادث واحکام

استفتاء
الجواب

ضروری گزارش

مدراس میں دو کانگریسی امیدوار کامیاب ہوگئے

سرشان مکھم چیٹی سابق صدر اسمبلی کو شکست فاش

کانگریس کے دوسرے امیدوار ۵ ہزار ووٹوں کی اکثریت سے جیت گئے

مدراس ۱۴ نومبر۔ مدراس شہر کے غیر مسلم حلقہ کے انتخاب کا اعلان ہوگیا ہے۔ دیوان بہادر راماسوامی مڈلیار (نمائندہ جسٹس پارٹی) اور مسٹر سینیہ مورتی کانگریسی امیدوار کا مقابلہ تھا۔ مسٹر سینیہ مورتی سربرآوردہ کانگریسی کارکن ہیں اور صوبہ کی کونسل میں بھی رہ چکے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں مسٹر مڈلیار اسمبلی کے سابق رکن تھے اور حکومت نے انہیں گول میز کانفرنس میں بھیجا تھا۔ کل ووٹ بارہ ہزار تھے جن میں سے ۲۱۰ ناجائز قرار دئیے گئے اور باقی ووٹوں کی تقسیم حسب ذیل رہی۔

راماسوامی مڈلیار (جسٹس پارٹی) ۲۳۵۱

مسٹر سینیہ مورتی (کانگریسی امیدوار) ۸۰۵۸

کانگریسی امیدوار ۵۷۰۷ ووٹوں کی اکثریت سے کامیاب ہوا۔

مدراس کے تجارتی حلقہ کے انتخاب کا بھی اعلان ہوگیا ہے۔ اس میں سرشان مکھم چیٹی سابق صدر اسمبلی (جسٹس پارٹی کے نامزدہ امیدوار) اور مسٹر وینکٹ چلم چیٹی (کانگریسی امیدوار) کا مقابلہ تھا جس میں کانگریسی امیدوار نے جسٹس پارٹی کے امیدوار کو ۹۲ ووٹوں سے شکست دی۔ ووٹوں کی تقسیم حسب ذیل رہی۔

سرشان مکھم چیٹی (جسٹس پارٹی) ۶۶۵

مسٹر وینکٹ چلم چیٹی (کانگریسی امیدوار) ۷۵۷

کانگریسی امیدوار نے ۹۲ ووٹوں سے جسٹس پارٹی کے نمائندہ کو پچھاڑا۔ معلوم ہوا ہے کہ سرشان مکھم چیٹی صدر اسمبلی ۱۹ نومبر کو دہلی تشریف لائیں گے۔

مدراس میں غیر مسلم حلقہ کے بعد مسلم حلقہ کا انتخاب شروع ہوتا ہے۔ اس سال مولانا سید مرتضیٰ حسن کے مقابلہ میں محی الدین صاحب کھڑے ہیں لیکن مولانا کی کامیابی یقینی ہے۔

شاہ مصر کے اختیارات پر کاری ضرب

مصری پارلیمنٹ توڑ دی گئی۔ دستور اساسی منسوخ کر دیا گیا

شاہ فواد نے نسیم پاشا کے مطالبات کو منظور کرلیا

قاہرہ ۱۲ نومبر۔ مصری سیاسی کشمکش آخرکار ختم ہوگئی۔ معلوم ہوا ہے کہ شاہ فواد والی مصر نے خفیہ طور پر نسیم پاشا کے مطالبات کو منظور کرلیا ہے جن کی بنا پر انہوں نے وزارت عظمیٰ قبول کی ان شرائط میں جو نسیم پاشا نے پیش کی تھیں نہایت اہم شرطیں ہیں مثلاً موجودہ پارلیمنٹ کو فوراً توڑ دیا جائے۔ مروجہ نظام اساسی کو منسوخ کر دیا جائے اور وزیر اعظم کو یہ اختیار دیا جائے کہ وہ اپنی وزارت آپ مرتب کرے۔

زیور پاشا نے دونوں کے مابین گفتگو کی جو شاہ فواد سے کئی ملاقاتوں کے بعد طے ہوئی۔ ابھی تک تصفیہ کے متعلق کوئی اعلان نہیں ہوا ہے لیکن اس سمجھوتہ کو برطانوی اور مصری تعلقات کے لئے خوشگوار تسلیم کیا جا رہا ہے۔

اسکندریہ ۱۲ نومبر۔ دلبعد کی خبر نسیم پاشا نئی حکومت وزارت کی تشکیل کے لئے متفق اور آمادہ ہوگئے ہیں۔

دنیا کے ممالک میں سونے کا ذخیرہ

جمعیۃ اقوام کی رپورٹ

بمبئی ۱۱ نومبر۔ لیگ آف نیشن کے ماہواری بلیٹن میں دنیا کی تجارت اکسچینج کرنسی اور مختلف ممالک میں سونے کے ذخیرہ کے متعلق جو اعداد و شمار شائع ہوتے ہیں۔ ان میں سونے کے اس ذخیرہ کی طرف توجہ مبذول کرائی گئی ہے جو اس وقت سنٹرل بنکوں اور حکومتوں کے قبضوں میں ہے۔

پچاس سے زیادہ ممالک میں سونے کا ذخیرہ ۱۲ کروڑ ڈالر سے زیادہ بڑھ گیا ہے۔

فرانس میں دس کروڑ ۸ لاکھ، ریاست ہائے امریکہ میں ۷ کروڑ ۵ لاکھ، سوئٹزرلینڈ میں ۳ کروڑ ۳۰ لاکھ اور ہالینڈ میں ۳۰ لاکھ کا اضافہ ہوا ہے۔ اٹلی میں ایک کروڑ ۳۰ لاکھ اور یونین آف ساؤتھ افریقہ میں ایک کروڑ ۷۰ لاکھ کی کمی ہوگئی ہے۔

ضبط حمل اور ہندو عورتوں کا حق وراثت

ہندو خواتین کانفرنس کی کارروائی

بمبئی ۱۱ نومبر۔ عورتوں کی ایک کانفرنس میں چند اہم ریزولیوشن پاس ہوئے اور آئندہ آل انڈیا خواتین کانفرنس کے لئے دس ڈیلی گیٹ منتخب ہوئے۔ یہ کانفرنس دسمبر میں ہوگی۔ جو ریزولیوشن آج منظور ہوئے وہ کھلے اجلاس میں پیش ہوں گے۔

مسز ... نے صدارت کرتے ہوئے امتناع حمل کی حمایت کی کیونکہ ہندوستان میں غربت کے باوجود پیدائش کی رفتار بہت تیز ہے۔ آپ نے اس کام میں انڈین ویمنز میڈیکل ایسوسی ایشن سے امداد طلب کی ہے۔

جو ریزولیوشن پاس ہوئے ان میں ہندو عورتوں کی وراثت کے بل کی حمایت کی گئی اور دوسرے ریزولیوشن میں صغرسنی کی شادیاں کم کرنے کی جانب عوام کی توجہ دلائی گئی۔ علاوہ ازیں تعلیم عامہ کو فروغ دینے اور بری رسم و رواج کو دور کرنے کے ریزولیوشن پاس ہوئے۔ آخری ریزولیوشن میں ہندی کو اسکولوں میں ایک اہم مضمون قرار دئے جانے کی حمایت کی گئی۔

حکومت کی اجارہ داری میں اسلحہ سازی

دارالعوام میں تجویز نامنظور

لندن ۱۱ نومبر۔ ۲۰۷ ووٹوں کے مقابلہ میں ۱۴۵ ووٹ سے عبرت کی شب کو دارالعوام نے لیبر پارٹی کا ایک ریزولیوشن نامنظور کیا جس کا مفہوم یہ تھا کہ برطانیہ کو چاہئے کہ اسلحہ کی تیاری کو ... حکومت کے قبضہ میں لے ... سرجان سائمن نے تحریک کی مخالفت کرتے ہوئے اسلحہ کی کمپنیوں کے قائم رہنے کے فوائد بیان کئے اور ان دشواریوں اور خطروں کا ذکر کیا جو اسلحہ سازی کی حکومت کے ہاتھ میں رہنے سے پیدا ہو جائیں گے۔ آپ نے دوران بحث میں کہا کہ اگر حکومت برطانیہ نے اسلحہ سازی کا کام اپنے ہاتھ میں لے لیا تو تمام حکومتوں کو اسلحہ ساز فیکٹریاں اپنے ہاتھ میں لینی ہوں گی اور اسلحہ کی تیاری کم ہونے کے بجائے اور زیادہ ہو جائے گی۔ مسٹر بالڈون نے بھی اس خیال کی تائید کی۔

کار الٹنے سے ایک بچہ ہلاک

ناگپور ۱۱ نومبر۔ ایک سائیکل ... کے ... ایک حادثہ میں مجروح ہوگئے ...

بیان کیا جاتا ہے کہ کار کا مالک ... اور مجروح ہوگئے اور ایک ۴ سالہ بچہ ہلاک ہوگیا۔

کیا گاندھی جی اور وائسرائے کی ملاقات ہوگی

پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کی اشاعت کا انتظار

بمبئی ۱۱ نومبر۔ مقامی روزنامہ "بمبئی کرانیکل" کے لندنی نامہ نگار نے تار بھیجا ہے کہ مسٹر ... پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ شائع ہونے کے بعد حکومت اور کانگریس کے درمیان گفت و شنید ہونے کا امکان ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ رپورٹ کی اشاعت کے بعد گاندھی جی اور لارڈ ولنگڈن کے درمیان ملاقات ہوگی اور مشہور اصحاب کی معرفت حکومت اور کانگریس کے درمیان گفت و شنید ہو رہی ہے۔

گیا میں صدر مومن کانفرنس کا دورہ

گیا ۱۱ نومبر۔ محمد مصطفیٰ صاحب گیا سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ آل انڈیا مومن کانفرنس کے منتخب صدر مسٹر نظام الدین ایڈووکیٹ یہاں پہنچے۔ اسٹیشن پر پانچ ہزار آدمیوں نے ان کا استقبال کیا۔ ان کے علاوہ پانچ سو رضا کار بھی استقبال کے لئے موجود تھے۔ صدر صاحب کا جلوس ...

دارالاشاعت رحمانی مونگیر

... جن حضرات کو ضرورت ہو وہ ٹکٹ روانہ کرکے طلب فرمائیں۔ (ناظم)

دیوالی کے ۵۲۵ جواری گرفتار

کانپور ۱۱ نومبر۔ دیوالی کے ایام میں جوا کھیلنے کے الزام میں ابھی تک جتنی گرفتاریاں ہوئی ہیں ان کی تعداد ۵۲۵ سے بھی تجاوز کر گئی ہے۔

جرمنی میں اخلاق سوز جرائم کی سزا

ایک سو اشخاص کو نامرد بنا دیا گیا

برلن ۱۱ نومبر۔ ایک سو گیارہ جرمنوں کو زنا اور اغلام بازی کے جرم میں سرکاری حکم پر نامرد بنا دیا گیا ہے۔ ان لوگوں کے آلات تناسل ناڈ بیٹ کے ... سے ...

سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ آگئی

بمبئی ۱۲ نومبر۔ جہاز "چانسلر آف انڈیا" کے ذریعہ سلیکٹ کمیٹی کی دس ہزار جلدیں آج بمبئی پہنچ گئیں۔ ان کو ساحل پر اتارنے کا خاص بندوبست کیا گیا تھا۔ دس ہزار جلدیں مختلف پارسلوں میں بند تھیں یہ پارسل ہندوستان کی مختلف صوبائی حکومتوں کے نام تھے۔ چنانچہ ان کو ریلوے ٹرین سے منزل مقصود روانہ کر دیا گیا۔ سب سے بڑا پارسل حکومت ہند کے نام تھا۔

مزید دس ہزار جلدیں ایک دوسرے جہاز سے یہاں پہنچنے والی ہیں۔

ایک پوسٹ ماسٹر کو معطل کر دیا گیا

راولپنڈی ۱۱ نومبر۔ مقامی پوسٹل حلقوں میں اس واقعہ سے بہت سنسنی پھیل گئی ہے کہ مسٹر ... پوسٹ ماسٹر راولپنڈی کو سرکاری روپیہ غبن کرنے کے شبہ میں معطل کر دیا گیا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ جانچ کرنے پر ۲۰۰۰ روپیہ کی کمی نکلی لیکن ... واقعہ کو افسران بالا کے نوٹس میں لایا گیا اور تحقیقات جاری ہے۔

پٹاخہ بنانے کا خمیازہ

بمبئی ۱۱ نومبر۔ کل چار طالب علم دیوالی منانے کے لئے دیسی پٹاخے اور آتشبازی تیار کر رہے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سلفر ک ایسڈ کی ایک بوتل پھٹ گئی جس سے ایک طالب علم ہلاک ہوگیا اور تین زخمی ہوئے ہیں۔

حضرت امیر شریعت صوبہ بہار کا ارشاد

مسلمانان ترہت مولوی عبدالحمید خانصاحب کو ووٹ دیں

اسلامی اور شرعی مصالح کی بنا پر مجالس مقننہ کے انتخابات میں امارت شرعیہ نے حصہ لیا ہے۔ امارت شرعیہ کے حصہ لینے کے اسباب و وجوہ مجلس شوریٰ کی تجویز اور اس کی مجلس انتخابات کے اعلان میں واضح کر دئیے گئے ہیں۔

مجھ کو بعض افراد اور بعض اخبارات کی اس روش سے سخت تکلیف پہونچی کہ وہ انتخابات میں حصہ لینے کا تنہا ذمہ دار مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب کو قرار دے رہے ہیں۔ اور ان کی شان میں نہایت نازیبا اور ناملائم الفاظ لکھتے ہیں۔

امارت شرعیہ کے دوسرے کاموں کی طرح انتخابات میں بھی میری اجازت کے بعد حصہ لیا گیا ہے اس لئے اس کی ذمہ داری بحیثیت امیر شریعت مجھ پر ہے۔

... مولانا محمد سجاد صاحب اور امارت شرعیہ کے دوسرے کارکن مولوی عبدالحمید خاں صاحب وکیل کے انتخاب کے لئے سعی و کوشش کر رہے ہیں۔ اس لئے جو اشخاص اس کے خلاف لکھ رہے یا بولتے ہیں ان کے بیانات صحیح نہیں ہیں مسلمان اسکو باور نہ کریں۔

میں عام مسلمانوں سے عموماً اور اپنے متوسلین سے خصوصاً امید رکھتا ہوں کہ امارت شرعیہ کے منتخب کردہ مولوی عبدالحمید خاں صاحب کو ووٹ دیکر کامیاب بنائیں گے۔

(محمد محی الدین پھلواری۔ امیر شریعت ثانی صوبہ بہار و اڑیسہ۔ سجادہ خانقاہ مجیبیہ پھلواری شریف)

(نوٹ) حضرت امیر شریعت مدظلہ کے اس ارشاد خصوصی پر مسلمانان ترہت عمل کریں۔ اور مولوی عبدالحمید خاں صاحب کے زرد ڈبہ (پیلے) بکس میں ووٹ دیں۔

(محمد عثمان غنی عفی عنہ۔ ناظم امارت شرعیہ۔ صوبہ بہار۔ پھلواری شریف)

کانگریسی امیدوار مسلمان کا دورہ

... کانگریس کے ... امیدوار مسلمان ... ہندو مسلمانوں کو ... کانگریس کے ...

انتخابی پارٹیوں کی تقسیم

اب تک کتنے امیدوار منتخب ہوئے؟

دہلی ۱۳ نومبر۔ آج کی تاریخ تک مختلف پارٹیوں کی طرف سے جتنے ممبر بلا مقابلہ یا بالمقابلہ منتخب ہوئے ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ بالمقابلہ کانگریس کی طرف سے ۳۰۔ دوسری پارٹیوں کی طرف سے ایک۔ بلا مقابلہ کانگریس کی طرف سے ۲۔ نیشنلسٹ ... دوسری پارٹیوں کی طرف سے ۲۔ مجموعی تعداد کانگریسی ... نیشنلسٹ ۲۔ دیگر ۱۰ کل ۳۵

چینی ترکستان میں یوسف جان کا قتل

دہلی ۱۱ نومبر۔ کاشغر سے تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ چینی حکومت نے یوسف جان کو گرفتار کرکے ... ہندوستانی تاجروں کو زبردست نقصان برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔

کاشغر سے ایک دوسری اطلاع مظہر ہے کہ چینی افواج نے یوسف جان لیفٹیننٹ کرنیل کو گرفتار کرکے اس کے ساتھیوں سمیت قتل کر دیا ہے۔

مدراس کے نئے گورنر

مدراس ۱۲ نومبر۔ لارڈ ارسکن اپنی بیوی کے ساتھ آج جہاز "... " سے بمبئی پہنچ گئے۔ آپ مدراس کے نئے گورنر ہیں۔ بندرگاہ پر ہز ایکسلنسی ... اور ... موجود تھے۔ ... دونوں موٹر میں گورنمنٹ ہاؤس چلے گئے جہاں وہ چند روز تک قیام کریں گے۔

ہوائی جہاز پاش پاش ہوگیا

دہلی کے ہوائی مستقر میں حادثہ

نئی دہلی ۱۲ نومبر۔ کل صبح جب ایک ہوائی جہاز اوپر چڑھنے کی کوشش کر رہا تھا تو اتفاقاً گر پڑا جس سے فلائٹ لفٹیننٹ بائل اے ایف اور لفٹیننٹ مصری چند (انڈین آرمی) کو شدید ضربات آئیں چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ دونوں اصحاب کو سخت صدمہ پہنچا اور ان کے چہرے پر زخم اور خراشیں آئیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ یہ حادثہ جہاز کو اوپر چڑھتے ہوئے انجن کے علیحدہ ہونے کی وجہ سے رونما ہوا۔ دونوں مجروحین کو ڈاکٹرانے ... کر کے ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ ہوائی جہاز مذکور کا نام ... ہے چور چور ہوگیا ہے۔

نئی دہلی میں ایک پُراسرار موت

نئی دہلی ۱۲ نومبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کل صبح دہلی کے ایک مشہور کیمسٹ ڈاکٹر ... کی لاش ... میں پائے گئے۔ اس خبر سے نور اشہر میں سنسنی پھیل گئی۔ ابھی ان کی موت کا سبب معلوم نہیں ہوا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ کل رات تک وہ خوش و خرم تھے یقین کیا جاتا ہے کہ انہیں زہر دیا گیا ہے۔ کل ان کی لاش کا پوسٹ مارٹم ہوا۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے۔ پولیس سرجن کی رپورٹ کا انتظار ہے۔

بغاوت کے جرم میں پھانسی کی سزا

ڈبلن ۱۲ نومبر۔ سٹیٹ آئرلینڈ گورنمنٹ نے ایک قانون مرتب کیا ہے جسے پارلیمنٹ سے پاس ہونا باقی ہے اس کی رو سے گورنمنٹ کے خلاف بغاوت پھیلانے والے کو پھانسی کی سزا دی جایا کرے گی۔

پیرس میں زمین دوز سڑکوں کی تعمیر

لندن ۱۲ نومبر۔ ... گورنمنٹ نے ایک ... تجویز منظور کی ہے جس کی رو سے ... پیرس میں ... سڑکیں بنائی جائیں گی ...

انجمن معین الاسلام بنگال کی بیداری

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کا مکتوب گرامی

حال ہی میں اراکین انجمن کے نام اعلیحضرت شیخ الحدیث علامہ سید حسین احمد صاحب مدنی طاب ثراہ کا یہ مندرجہ ذیل مبارک پیغام موصول ہوا جسے جلسہ اراکین کے کارکنان انجمن نے ... قارئین الجمعیۃ سے استدعا ہے کہ وہ اس معاملہ میں ہمارے لئے بقائے دوام کی دعا فرمائیں۔

(آفندی سکرٹری سونارائی انجمن معین الاسلام)

حضرت شیخ الہند کی تحریر مندرجہ ذیل ہے:

بخدمت شریف حضرات اراکین انجمن معین الاسلام واقع سونارائی ضلع ننگپور ... زید مجدکم!

معزز حضرات! بعد از سلام مسنون ...

... والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ اللہ تعالیٰ ہماری اور آپ کی دستگیری فرمائیگا۔ والسلام

(دستخط) ننگ اسلاف۔ حسین احمد غفرلہ

مسلمانوں میں سینما بازی کی لعنت

چند غور طلب باتیں

تمام دنیا میں سینما اور گراموفون کی نمائش بڑی تیزی سے ... آج کل ان کی بڑی گرم بازاری ہے ... ہندوستان کی تباہی کا باعث ہوں گی ... ہندوستان کی رعایا کے اخلاق بگاڑنے میں حکومت ہمیشہ سرگرم رہتی ہے ... کچھ گراموفون سنتے ہیں۔

(فاضلی عبدالعزیز لدھیانوی)

حامیان اردو کی خدمت میں گذارش

ہندوستان میں اردو زبان کا جائزہ

انجمن ترقی اردو کوشش کر رہی ہے کہ ہندوستان میں اردو زبان کی جو حالت ہے اس کا جائزہ لیا جائے تاکہ اس کی ترویج و اشاعت اور اصلاح و ترقی کی تجاویز سوچنے میں آسانی ہو۔ انجمن نے ہندوستان کے ہر صوبے میں کسی ادارے یا فرد کو اس کام کے لئے ... اور ایک فہرست سوالات چھپوا کر سب کے پاس بھیج دی ہے کہ اس کی مدد سے ضروری معلومات حاصل کی جائے۔ صوبہ دہلی کا جائزہ لینے کی فرمائش انجمن نے اردو اکادمی سے کی ہے اور اکادمی نے اسے خوشی سے منظور کر لیا ہے۔ وہ سوالات جن کا جواب مطلوب ہے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں ...

۱۔ آپ کے صوبہ یا علاقہ میں ایسے اشخاص کی تعداد جو (الف) اردو بولتے ہیں یعنی جن کی مادری زبان اردو ہے۔ (ب) اپنی مادری زبان کے علاوہ اردو بول سکتے ہیں (ج) اردو لکھ پڑھ سکتے ہیں یا کم از کم پڑھ سکتے ہیں (د) اردو سمجھ سکتے ہیں۔

۲۔ (الف) سرکاری اور امدادی مدارس کی تعداد جن میں اردو تعلیم دی جاتی ہے۔ (ب) یہ تعلیم کس درجہ تک ہوتی ہے؟ (ج) اس کے درسی نصاب کی کیا حالت ہے؟ (د) طلباء کی تعداد؟

۳۔ غیر سرکاری مکاتب نیز قدیم طرز کے عربی فارسی کے مدارس کی تعداد جن میں اردو پڑھائی جاتی ہے یا اردو ذریعہ تعلیم ہے نیز تعداد طلبہ۔

۴۔ سرکاری اور نجی اردو کتب خانوں کی تعداد اور نیز ایسے کتب خانوں کی تعداد جن میں اردو کتابیں بھی موجود ہیں۔

۵۔ سامیتی انجمنوں اور اداروں کی تعداد جو اردو کی خدمت کرتے ہیں ان میں اردو کی مختلف قسم کی تربیت ... دارالمطالعے، مشاعرے وغیرہ سب شامل ہیں۔

۶۔ اردو مطابع اور جرائد کی تعداد اور حالت۔

۷۔ سرکاری محکموں اور عدالتوں میں اردو زبان کے استعمال کی کیا حالت ہے ...

۸۔ ... کے متعلق کونسے احکام نافذ کئے ہیں ان احکام کی نقل یا خلاصہ معہ حوالہ تاریخ وسنہ و نمبر۔

۹۔ آپ کی رائے میں کونسی ایسی تدابیر ہو سکتی ہیں جن سے آپ کے علاقہ میں اردو کی اشاعت و ترقی میں مدد مل سکتی ہے۔

مذکورہ بالا استفسارات کے جواب اردو زبان کے جائزہ کے لئے لازم ہیں امید ہے کہ جہاں تک ممکن ہوگا احتیاط کے ساتھ ان معلومات کے فراہم کرنے کی کوشش کی جائے گی لیکن بعض علاقوں میں مقامی لحاظ سے اردو زبان کے متعلق بعض ایسے امور کا پایا جانا ممکن ہے جو ان استفسارات کے تحت میں نہیں آتے لہٰذا ایسے تمام امور خاص طور پر درج فرمائے جائیں تاکہ رپورٹ کی ترتیب کے وقت وہ پیش نظر رہیں۔ اس کے علاوہ ہر قریہ میں اردو زبان و ادب کی جو عام حالت ہے اس کا معلوم ہونا ضروری ہے مثلاً

(۱) وہاں اردو ہندوستان ترقی پر ہے یا انحطاط پر ہے تو کیوں؟

(۲) لوگوں کو اردو سیکھنے کا شوق ہے یا نہیں اور اردو زبان کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔

(۳) وہاں کی اردو میں کچھ مقامی خصوصیات پائی جاتی ہوں تو ان کی تمثیلیں دی جائیں۔

(۴) اردو زبان کا وہاں کی مقامی اور قریب ... بولیوں پر اثر ہے یا ان کا اردو پر کیا اثر ہوا ہے۔

(۵) وہاں اردو میں تالیف و تصنیف کا سلسلہ کب سے ہے اور کون کون سے ایسے نامی اور ممتاز مصنف یا شاعر گذرے ہیں جن کی وجہ سے اردو زبان کو فروغ ہوا یا وہاں کے لوگوں میں اس کا شوق پیدا ہوا۔

(۶) وہاں کی کچھ قدیم اردو تصنیف یا نظم وغیرہ۔

... ان تمام امور کا علم ہونا ضروری ہے تاکہ رپورٹ میں ہر علاقہ کے متعلق حتی الامکان مکمل اطلاعات مہیا کر دی جائیں۔

فرانس کے بنک میں سونے کی کثرت

بمبئی ۱۱ نومبر۔ جمعیۃ اقوام کے شائع کردہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مختلف بنکوں اور حکومتوں نے نوٹوں کے اجراء کے صلہ میں جو سونا اپنے خزانوں میں محفوظ رکھا ہے اس کی مقدار پچاس ممالک کی حالت میں ... ہے۔ فرانس میں سب سے زیادہ اضافہ ہوا ہے ... خزانہ میں ... اور سوئٹزرلینڈ کے خزانہ میں ... کا سونا جمع ہو چکا ہے۔

اخبار الجمعیۃ کیلئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

محبوب عاشق کے قدموں پر

ہدیہ عمل تین پیسے کی بجائے سوا روپیہ اس عظیم عنایت سے فائدہ اٹھائیے ...

ملنے کا پتہ۔ فضل شاہ عامل گلی راجان دہلی

بوڑھے جوان ہو جائیں گے

کیونکر ...

میجر طبی کیمیکل ورکس بالمقابل کوٹھی نمبر ہستی پور دہلی

مرأۃ المثنوی

مرتبہ قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے

رکن دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ

مثنوی شریف کا نہایت جامع اور بے نظیر خلاصہ ہے جس سے مثنوی شریف کی تمام پیچیدگیاں رفع ہو گئی ہیں کتاب کی کیفیت اور نمونے کے صفحات کا ایک رسالہ مرتب کر دیا گیا ہے براہ مہربانی اپنے پتہ سے مطلع فرمائیے کہ رسالہ بطور ہدیہ ارسال خدمت کیا جائے۔

ملنے کا پتہ: دائرۃ الادب، حیدر گوڑہ، حیدرآباد دکن

بہترین تمباکو خوردنی

زردہ قوام گولی

احمد حسین ولد حسین احمد تمباکو فروش لکھنؤ

فلسفۂ روزہ

مفت

اگر آپ قرآن حکیم اور احادیث نبویہ کی روشنی میں روزہ کی روح اور حکمت کا ہر خط و خال دیکھنا چاہتے ہیں اور اس سے اخلاقی و معاشرتی اصلاح سیاسی فوائد اور اخروی نتائج معلوم کرنے کے متمنی ہیں تو ... رسالہ فلسفۂ روزہ مفت منگا کر ...

مصفا خون کی شرطیہ گولیاں

... گڈری اینڈ کو جالندھر شہر (پنجاب)

نوجوان افغان

ہفتہ وار

اگر آپ صوبہ سرحد کے سیاسی اور حاضرہ حالات کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں۔

اگر آپ اہل سرحد کے تمدنی اور اخلاقی حالات سے واقف ہونا چاہتے ہیں۔

اگر آپ سرحدی قبائل، افغانستان اور ... کے ... حالات ...

... نوجوان افغان ...

يد الله على الجماعة

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۵۷۳۸

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول ۔ ہلال احمد زبیری (بی ۔ اے) معاون ۔ محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم سہ شنبہ ۱۲ ماہ شعبان المعظم ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۲۰ نومبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۷

معاصرین کے افکار و آراء

مبلغین بے عمل

ہندوستان کا اصل روگ

قرضہ بل

قومی زبان کا سوال

حرمین شریفین میں عالم اسلامی کا اجتماع

حجاج کے لئے ضروری ہدایات

حجاز میں سہولتیں

حاجیوں کی خبر گیری کے لئے متعینہ کمیٹیاں

(باقی صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمایئے)

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو بغور دیکھا اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزین ہوگئی اور اس نے فیصلہ کر لیا کہ حقیقتاً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا و آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے ...

ملنے کا پتہ ۔ منیجر الجمعیۃ دہلی

Regd No L 1793.

The Aljamiat

Vol XX No 36 DELHI FRIDAY NOVEMBER 16 1934 PRICE ONE ANNA

نورانی
قرآن مجید
نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام
اور اس کے حیرت انگیز کارنامے ...
منیجر الجمعیۃ دہلی

آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس

علماء انجمن معینیہ سعیدیہ درگاہ اجمیر شریف کا دورۂ تبلیغ

(نامہ نگار اجمیر شریف)

مجلس ادب دہلی میں مشاعرہ

مجلس ادب دہلی کا ایک شاندار مشاعرہ ... منعقد ہوگا ... (ناظم مجلس ادب دہلی)

دار العلوم دیوبند اور ایک غلط فہمی کا ازالہ

(حقیر محمد طیب غفرلہ مہتمم دار العلوم دیوبند)

جنرل سکریٹری پراونشل مسلم لیگ کا خط

اخبار الجمعیۃ
میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے!

مشہور و معروف دو ترجمہ والا مجلد متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر
حیرت انگیز رعایتی اعلان

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت خاص رعایت خاص رعایت
حیات حافظ رحمت خاں

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیئے

روہیلکھنڈ کے حافظ بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانح عمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے صرف ڈھائی سو جلدیں باقی ہیں۔

جلد آرڈر دیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھایئے

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی ۔ علمی ۔ اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ
مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپ کو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا حال معلوم ہو جائے گا۔

ملنے کا پتہ ۔ منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم
مع
خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ ۔ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۵۷۳۸

یَدُ اللہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔اے) معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم سہ شنبہ ۱۲ شعبان المعظم ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۲۰ نومبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۷

حرمین شریفین میں عالم اسلامی کا اجتماع

حجاج کے لئے ضروری ہدایات

حجاز میں سہولتیں

معاصرین کے افکار و آراء

مبلغین بے عمل

ہندستان کا اصل روگ

قرضہ بل

قومی زبان کا سوال

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

ملنے کا پتہ: منیجر الجمعیۃ دہلی

Regd № L 1793.

The Aljamiat

Vol XX № 36 DELHI FRIDAY NOVEMBER 16 1934 PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

منیجر الجمعیۃ دہلی

آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس

علماء انجمن معینیہ سعیدیہ درگاہ اجمیر شریف کا دورہ تبلیغ

دار العلوم دیوبند اور ایک غلط فہمی کا ازالہ

مجلس ادب دہلی میں مشاعرہ

جنرل سکرٹری پراونشل مسلم لیگ کا غلط...

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے!

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجزنما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت خاص رعایت خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خاں

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیئے

روہیلکھنڈ کے حافظ بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانحعمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے صرف ڈیڑھ سو جلدیں باقی ہیں۔

جلد آرڈر دیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھایئے

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی۔ علمی۔ اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ

مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گمراہی سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم

مع

خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

میں جنگ کیلئے کیوں تیاری کر رہا ہوں؟

یورپ کے سر پر جنگ کا بھوت
اٹلی کے ڈکٹیٹر مسولینی کے عزائم

یورپ کے بہت سے دانشمند پیشین گوئی کر چکے ہیں کہ یورپین تہذیب عنقریب برباد ہو جائے گی کیونکہ یورپ کے سر پر جنگ کا بھوت سوار ہے۔ یورپ کے جنگی دیوتاؤں میں مسولینی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ مسولینی کا مقصد ہے کہ قدیم رومن شہنشاہی پھر زندہ کر دی جائے۔ اور اٹلی کی حکمرانی تمام دنیا پر قائم ہو جائے ذیل میں مسولینی کا ایک تازہ مضمون پڑھیئے اور عبرت حاصل کیجئے۔

پچھلے دنوں فوجی پریڈ کے بعد میں نے توپ پر کھڑے ہو کر جو تقریر کی تھی اس نے زاشسٹی انقلاب کو ایک اہم نئے دور میں داخل کر دیا ہے۔ کیونکہ میں نے اپنی اس تقریر میں اعلان کیا تھا کہ آج سے اٹلی کو جنگی ملک بن جانا اور جنگ کے لئے کمربستہ رہنا چاہئے۔

وزارت نے اپنے آخری جلسہ میں بہت سی تجویزیں پاس کی ہیں جن سے تو مقصد یہی ہے کہ جلد سے جلد پوری اطالین قوم میں جنگی روح پھونک دی جائے۔ آٹھ برس کے بچوں سے لیکر پچپن برس کے بڈھوں تک کوئی فرد ایسا نہ رہے جس میں حب الوطنی کے ساتھ جنگجوئی کا زبردست جذبہ بھی موجود نہ ہو۔

پوری قوم کو جنگجو بنا دینے کا یہ خیال، انسانی تاریخ میں بالکل انوکھا ہے۔ کبھی کسی زمانہ میں اس قسم کی کوشش نہیں کی گئی۔ لہذا اسے تاریخ انسانی میں انقلاب انگیز واقعہ کہا جا سکتا ہے۔

بکثرت اسباب ایسے موجود ہیں کہ دنیا کے دوسرے ملکوں میں اس خیال پر عمل نہیں کیا جا سکتا۔ صرف اٹلی ہی ایک ایسا ملک ہے جہاں اس کے مخصوص سیاسی، فطرتی اور تاریخی حالات کے باعث یہ خیال پوری طرح کامیاب بنایا جا سکتا ہے۔

مجھے اپنے اس خیال کی کامیابی میں ذرا بھی شبہ نہیں۔ اور میری حکومت ۲۹ اکتوبر سے اس پر عمل در آمد شروع کر دیگی۔ مجھے یہ یقین اس وجہ سے ہے کہ اب اطالین قوم سب قوموں سے زیادہ جنگی نظام اور جنگی روح کی طرف رجحان ظاہر کر رہی ہے۔ اور اس حقیقت کو سمجھ گئی ہے کہ کوئی قوم اس صورت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔

تہذیب کا عروج اور عیش و راحت میں انہماک، قوموں کو تیزی سے تنزل و پراگندگی میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ایسی قومیں دنیا کی نظروں میں کتنی ہی ترقی یافتہ معلوم ہوں ایک دن اُن قوموں کے سامنے بے بس نظر آئیں گی۔ جو اس قسم کی خوشحالی و تن پروری سے دور رہتی ہیں۔

سلطنتیں بکثرت اسباب سے برباد ہوتی ہیں ان اسباب کا تجربہ ہے کہ سلطنت جس قدر پھیلتی ہے، اسی قدر اُس کی بنیاد کمزور پڑ جاتی ہے روما سلطنت کو اُس کے زمانۂ عروج میں اس قدر بلند تہذیب اور ایسی خوشحال و مسرت انگیز زندگی نصیب ہوئی تھی کہ پہلے کسی اور قوم نے خواب میں بھی نہ دیکھی تھی لیکن جب کم درجہ کی تہذیب اور سختیوں کی زیادہ متحمل قومیں ظاہر ہوئیں تو روما سلطنت اِن قوموں سے اپنے آپ کو بچا نہ سکی۔

موجودہ زمانہ میں جنگی تربیت، انسانی زندگی کا لازمی جزو بن گیا ہے اور یہ تربیت، حالت امن میں بھی بہت زیادہ مفید ثابت ہو رہی ہے۔ روس اور جاپان کو دیکھو۔ اپنے اقتصادی اور اجتماعی اصولوں میں دونوں ایک دوسرے کے برعکس ہیں، لیکن جنگی تربیت اور جنگی تیاریوں کے ضروری ہونے کو دونوں یکساں طور پر تسلیم کر رہے ہیں۔

وہی قومیں ترقی کیا کرتی ہیں جو جنگی روح رکھتی ہیں اور جنکے تمام افراد اس روح سے لبریز ہو کر فتوحات کے لئے آگے بڑھتے ہیں، اور اس طرح بڑھتے ہیں کہ اُن کی پوری جمعیت ایک ہی وجود یا ایک ہی شخص معلوم ہوتی ہے۔

لیکن جس قوم میں جنگی روح نہیں ہوتی، وہ قوم لازمی طور پر تباہ و فنا ہو جاتی ہے۔ جنگ ہی وہ چیز ہے جس سے سلطنتوں کے اختلافات مٹتے اور قوموں میں تعلقات پیدا ہوتے ہیں جنگ ہی "قوموں کی عدالت عالیہ" ہے جہاں سے شکست یا فتح کا فیصلہ صادر ہوتا ہے اور قومیں اس فیصلہ کے سامنے جھک جانے پر مجبور ہو جاتی ہیں۔ یہ فیصلہ قطعی ہوتا ہے۔ اس کی اپیل نہیں ہو سکتی۔ الا یہ کہ از سر نو جنگ شروع کی جائے۔

ایک قوم دوسری قوم پر جب فتحیاب ہوتی ہے تو اس کا مطلب صرف یہی نہیں ہوتا کہ غالب قوم زیادہ مضبوط ہے اور زندہ رہنے کی زیادہ صلاحیت رکھتی ہے بلکہ یہ فتح قوم کے ہر ہر سپاہی پر اثر ڈالتی اور اس کے فرد فرد کو سربلند بنا دیتی ہے۔ چنانچہ رومن سلطنت کا ہر شہری فخر سے کہا کرتا تھا: "میں رومن ہوں!"

(ہمدم ہفتہ وار)

حجاج کے لئے ضروری ہدایات
(بسلسلہ صفحہ اول)

مکہ معظمہ کے سفر کا حسب رغبت و منشا حجاج انتظام کرتے ہیں۔ یہ سب حکومت کی طرف سے مقرر ہیں۔

دینی ہدایات

اگر حاجی دریا سے آئے والا ہو تو وہ بندرگاہ جدہ میں پہنچ کر وکیل معلم یا اس کے نائبین سے ملے گا۔ جو حاجی کے انتظار میں وہاں حاضر رہیگا۔ ضروری معاملات مثل تکمیل پاسپورٹ وغیرہ مراقبت گمرگ و نظرات فارغ ہو کر وہ حاجی کو جدہ جانے قیام میں لے جائے گا۔ بعد ازاں حاجی کے اختیار میں ہے کہ جدہ سے خواہ موٹر پر جائے یا اونٹ پر۔ وکیل اس کی سب رفاقت تیار کرے گا۔ اس کے بعد مکہ معظمہ میں معلم یا اس کا نائب حاجی کے استقبال کیلئے بیرون شہر موجود رہیگا جہاں سے حاجی کو جائے قیام پر پہنچائے گا۔

اگر حاجی نے میقات سے احرام نہ باندھا ہو تو لازم ہے کہ حدود حرم سے قبل احرام باندھ لے اور لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد و النعمۃ لک و الملک لا شریک لک پڑھتے ہوئے مکہ میں داخل ہو استغفار اور صلوٰۃ و السلام علی خیر الانام بکثرت پڑھتا ہے مکہ میں داخل ہوتے ہی مسجد الحرام میں طواف خانہ کعبہ اور سعی درمیان صفا مروہ بجا لائے اور امکانی صورت میں خشوع و خضوع سے تمام مناسک ادا کرے اور جملہ معاصی سے اجتناب کرے۔

جب آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کی آوے اس روز حج کا احرام باندھے اور لبیک کہتا ہوا مقام منیٰ میں جائے اور وہاں پانچ نمازیں ظہر و عصر و مغرب عشاء و فجر کی ادا کرے۔ بعدہٗ علی الصبح مقام عرفات میں حاضری دے کر ذکر اللہ و استغفار و تسبیح و تہلیل میں مشغول ہو جاوے۔ اور قرآن میں جو دعائیں وارد ہیں انکو پڑھے اور ظہر و عصر کی نماز مسجد نمرہ میں جمع کرے۔ بعدہٗ میدان عرفات میں غروب تک وقوف کرے سارا عرفات وقوف کی جگہ ہے سوائے وادی بطن عرفہ کے پھر مزدلفہ کو واپس ہو اور مشعر حرام کے پاس کھڑا ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے اور تکبیر و تہلیل کرتا رہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے بموجب حکم خدا تعالیٰ فاذا افضتم من عرفات فاذکروا اللہ عند المشعر الحرام واذکروہ کما ھداکم وان کنتم من قبلہ لمن الضالین ثم افیضوا من حیث افاض الناس واستغفروا اللہ ان اللہ غفور رحیم۔ (جبکہ عرفات سے واپس ہو تو مشعر الحرام کے پاس اللہ کو یاد کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو ہدایت دی اور البتہ تم سابق میں گمراہ تھے پھر لوگوں کے ساتھ روانہ ہو اور اللہ سے استغفار کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا نہایت مہربان ہے) پھر منیٰ کی طرف روانہ ہو منیٰ میں پہنچ کر پہلے جمرۃ العقبہ کو سات کنکریاں مارے اور مارنے کے ساتھ اللھم اجعلہ حجاً مبرورا و سعیاً مشکوراً و ذنباً مغفوراً کہہ کر لبیک کا کہنا بند کرے اور قربانی کرے اور حلق یعنی سر منڈا دے یا قصر کرے یعنی بال کترا لے پھر مکہ کی طرف روانہ ہو جائے چاہے طواف کو آخر ایام منیٰ تک تاخیر کر دے ہر طرح جائز ہے ایام منیٰ میں ہر سہ جمروں کو سات سات کنکریاں مارنا چاہئے اور ابتدا رمی جمرۃ الاولیٰ سے کرے اور انتہا جمرۃ العقبہ پر منیٰ کے ایام یعنی دو روز ختم ہونے پر وہ مختار ہے چاہے تیسرا دن بھی منیٰ میں رہے یا واپس مکہ چلا جاوے۔ چنانچہ قرآن میں وارد ہے۔ فمن تعجل فی یومین فلا اثم

علیہ ومن تاخر فلا اثم علیہ۔

مسجد نبوی میں سو مرتبہ نماز افضل ہے اور انکی زیارت سے مشرف ہونے کا ارادہ ہو تو اس سے بہتر باعث فلاح کوئی دوسرا سفر نہیں اس مبارک سفر میں ہر طرح کے اسباب راحت امن و امان و اطمینان مہیا ہیں جو اس عہد کے حکام شہور عالم خصوصیت ہے۔

مسجد نبوی میں داخل ہو تو اول دو رکعت نماز ادا کرے اور اس مسجد میں ایک نماز دیگر مساجد کے برابر ہے بعد ازاں مدینہ مبارک میں حاضر ہو کر روضہ شریف میں صلوٰۃ و سلام عرض کرے بعدہٗ آپ کے اصحاب پر سلام پڑھے۔

معلمین و مزورین ان فرائض کو احسن طریق پر ادا کراتے ہیں اس کے علاوہ حجاج کی راحت و آسائش ان کا نصب العین ہوتا ہے۔

حفظان صحت کے انتظامات

حفظان صحت کا انتظام حکومت نے نہایت اچھے پیمانہ پر کیا ہے۔ سند یافتہ حاذق ڈاکٹروں کو اس پر مقرر کیا ہے جو مریضوں کی صحت و آسائش کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ ساری دوائیں اور علاج مفت کیا جاتا ہے اور شفاخانوں میں مریضوں کی رہنے کی جگہ مقرر ہیں تاکہ ہر مریض کا آسائش علاج ہو سکے کیونکہ متعدد سائبان راستوں میں تیار کرائے ہیں اور ہر ایک کے ساتھ شفاخانہ متصل ہے جن میں ضروری ادویہ اور ضروری دوائیں وغیرہ موجود رہتی ہیں۔

الحاصل حاجی کو حجاز پہونچ کر کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہیں ہوتا خاص کر حفظان صحت کا انتظام قابل ذکر ہے ہر حاجی نہایت آسانی سے شفاخانہ میں مراجعت کر سکتا ہے اور علاج مفت ہوتا ہے۔

اخبار الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی اور مذہبیت کا ثبوت بہم پہنچائیے۔

(منیجر)

سرمۂ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

سرمہ نمبر ۱۔ آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھیلا، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا پرانے سے پرانے روگ کیلئے خصوصاً بے حد مفید ہے۔ اسکے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ امراض کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ جن لوگوں کو کسی قسم کا مرض نہیں ہے وہ بھی اس کا استعمال کر کے اپنی آنکھوں کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کی آنکھوں کو کسی قسم کا مرض لاحق نہ ہوگا۔ قیمت فی تولہ عہ چھ ماشہ کی شیشی عہ

سرمہ نمبر ۲۔ یہ سرمہ بھی ۱ کی طرح تمام امراض چشم سوائے ککروں اور پلکوں کے گرنے کے لئے مفید ہے۔ خصوصاً موتیا بند کے ابتدائی پانی کو نکال دیتا ہے۔ اگر پانی جم گیا ہو تو اس کا استعمال مفید نہ ہوگا۔ طلبا اور وہ حضرات جو دن رات دفتری کام زیادہ کرتے ہیں ان کے لئے خاص کر اس سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے عینک لگانے سے پہلے اگر اس سرمہ کا استعمال شروع کر دیں تو انشاء اللہ چشمہ کی ضرورت نہ پڑے گی۔ قیمت فی تولہ عہ تین ماشہ کی شیشی عہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

(مولانا) نورالدین بہاری۔ معرفت جمعیۃ علمائے ہند۔ دہلی

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

عربی اور ولایتی ڈاک

مردہ انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنے کا تجربہ
زندہ ہونے کے شوق میں خودکشی کی پیشکش

کیلیفورنیا یونیورسٹی کے شعبہ تحقیقات کے سابق ممبر ڈاکٹر رابرٹ کارنش نے جو ایک سائنٹفک طریقہ سے کئی مردہ کتوں کو زندہ کیا ہے اکتوں کو حیات تازہ بخشنے کے بعد آپ نے مردہ انسانوں کو زندہ کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے اور امریکہ کی ریاستوں کے گورنروں سے اجازت طلب کی ہے کہ جب کسی مجرم کو پھانسی دیدی جائے تو اس کی لاش اُن کے سپرد کر دیا جائے تاکہ وہ اپنے طریقہ سے اس کو دوبارہ زندہ کر سکیں۔ ڈاکٹر صاحب کی اس درخواست کو اس شرط کے ساتھ منظور کیا گیا ہے کہ اگر ایا مجرم جو پھانسی پا چکا ہو ان کے عمل سے دوبارہ زندہ ہو جائے تو اس کو پھر حکام کے حوالہ کر دیا جائے تاکہ اس کو عمر قید کی سزا دی جا سکے۔

یہ خیال نہ کرنا چاہئے کہ ڈاکٹر صاحب ہر مردہ کو زندہ کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں بلکہ ان کا دعویٰ صرف ان ہی مردوں کے متعلق ہے جو دفعتاً ہلاک ہو جائیں یا جن کو پھانسی کے ذریعہ مار دیا جائے۔ ڈاکٹر صاحب کے جدید نظریہ نے عوام کو اپنی طرف متوجہ کر لیا ہے۔ اور بعض اشخاص نے تو سائنس کی ترقی کے خیال سے اس بات کو بھی منظور کر لیا ہے کہ وہ خودکشی کر لیں اور ڈاکٹر صاحب دوبارہ زندگی بخشنے کے لئے ان کو اپنا معمول بنائیں۔

ڈاکٹر کا ہونا اس لئے اس نے کمپنی سے درخواست کی ہے کہ فلم کا کام ختم ہونے کے بعد سر پر دوبارہ بال اگنے کے زمانہ تک اس کا مشاہرہ مقرر کیا جائے کیونکہ اس عرصہ میں وہ دوسری فلم میں صاف و شفاف سر کے ساتھ کام نہیں کر سکیگا۔ معلوم ہوا ہے کہ کمپنی نے یہ جواب لکھ دیا ہے کہ انہیں اس تدریجی تبدیلی کی ضرورت نہیں ہے۔

کیا ڈاکٹر کے لئے سچ بولنا ضروری ہے؟
وائنا کی عدالت میں ایک دلچسپ مقدمہ

وائنا کی سول کورٹ (عدالت) میں ایک سوال در پیش ہے کہ کیا ڈاکٹر کیلئے سچ بولنا ضروری ہے؟ عدالت میں ایک شخص نے ایک ڈاکٹر کے خلاف مقدمہ دائر کیا ہے۔ یہ شخص ڈاکٹر مذکور کے زیر علاج رہا تھا اس کا بیان ہے کہ میرے معالج نے میری بیماری کے متعلق مجھ سے جھوٹ بولا اس لئے اس سے ۱۶۰۰ پونڈ ہرجانہ دلایا جائے۔

ڈاکٹر نے جب مریض کا علاج شروع کیا تو اس نے کہا کہ مریض کو سرطان کی بیماری نہیں ہے لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ مریض سرطان کی بیماری میں مبتلا تھا اور ڈاکٹر نے اس سے جھوٹ بولا تھا۔

عدالت ماتحت نے ڈاکٹر کے حق میں فیصلہ دیا ہے مگر مدعی نے عدالت عالیہ میں اپیل دائر کر دی ہے جس کے فیصلہ کا تمام وائنا میں بے چینی سے انتظار کیا جا رہا ہے۔

فرانسیسی افواج کو کاٹ ڈالا
کوہ اطلس کے عربوں کا زبردست چھاپہ

مغرب اقصیٰ میں جبل اطلس کی وادی سے فرانسیسی حکومت کی بہت سی موٹریں گزر رہی تھیں جن میں کھانے پینے کا سامان بکثرت تھا۔ موٹروں کے اس قافلہ پر عربوں کی ایک جماعت نے چھاپہ مارا اور تمام فوجیوں کو قتل کر کے جملہ سامان اپنی کمین گاہوں میں لے گئے۔ اسی طرح کئی بار ہو چکا ہے۔ اس پر فرانسیسی حکومت نے پہاڑی قبائل کی سرکوبی کیلئے فوج روانہ کی۔ یہ فوج جب وادی میں پہونچی تو قبائل نے اپنی کمین گاہوں سے نکل کر ان سب کو قتل کر ڈالا صرف ۳۰ سپاہی بمشکل جان بچا کر بھاگے۔ دیکھئے اس کے بعد فرانس کیا کارروائی اختیار کرتا ہے۔

جرمنی حکومت کا مذہب کیا ہے؟

یورپ کے اخبارات نے جرمنی کی نازی حکومت پر متعدد بار یہ الزام لگایا ہے کہ وہ عیسائیوں کے ساتھ دشمنی کر رہی ہے اور اس کا مقصد مسیحی مذہب کا استیصال ہے اس کے جواب میں جرمنی حکومت نے اپنا عملی مذہب تبلیغ کیا ہے اور یورپ کو بتایا ہے کہ اس نے ۱۹۳۳ء میں توراۃ کے ۹۵۷۰۰۰ نسخے فروخت کئے ہیں۔ یعنی جس طرح یورپ کا عیسائی مذہب کتب مقدسہ کی کثیر اشاعت پر مبنی ہے اسی طرح جرمنی کا مذہب بھی ان مذہبی کتابوں کی اشاعت پر موقوف ہے۔

روس میں کتب خانہ کیلئے نئی عمارت
ایک کروڑ کتابوں کا نایاب ذخیرہ

ماسکو میں لینن لائبریری کے لئے ایک نئی اور عظیم الشان عمارت کی تعمیر شروع ہونے والی ہے۔ اس لائبریری کی بنیاد ۱۸۶۲ء میں ملکہ کیتھرائن کے کتب خانہ کے مقابلہ میں ڈالی گئی تھی۔ اس کتب خانہ کا نام ۱۹۲۳ء میں لینن لائبریری رکھا گیا۔ لیونکہ بالشویک علماء نے اس کتب خانہ کے ذریعہ اپنی علمی تحقیقات کو پایۂ تکمیل تک پہونچایا تھا۔ اور انہوں نے ریسرچ کے دوران میں ۴۰۰۰۰ کتابوں کا مطالعہ کیا تھا۔

اس کتب خانہ میں روزانہ حاضری کی تعداد ۲۵۰۰ ہے۔ اس کے لئے جو نئی عمارت تعمیر کی جائیگی وہ ہر اعتبار سے جاذب نظر ہوگی اور اس میں ایک کروڑ کتابوں کے رکھے جانے کی گنجائش ہوگی اس میں چند دارالمطالعے ہوں گے جن میں بیک وقت پانچ ہزار اشخاص مطالعہ کر سکیں گے۔ اس عمارت میں ایک خصوصی حصہ ان علماء کے لئے ہوگا جو اس کے شہری اور دیہاتی کتب خانوں اور کارخانوں کی لائبریریوں میں کام کرنے والوں سے استفادہ کرنا چاہیں گے۔

تجارتی اسلحہ کیلئے بھاونوں کی تلاش
جرمنی کی اسلحہ بندی کا فرانس پر اثر

فرانسیسی خبر رساں ایجنسیوں نے برلن سے جرمنی کی اسلحہ بندی کے متعلق جو اطلاعات بہم پہونچائی ہیں ان سے فرانس کی وزارت جنگ پر اس کا اثر کیا ہے اس منظور باد پر خیال ہے کہ اب فرانسیسی وزارت قومی مدافعت کے لئے ہوائی اور بحری طاقت بڑھانے کا مطالبہ کرے گی اگر فرانس جرمنی کی یورش سے پہلے اپنے کیل کانٹے سے درست ہو جائے تو بہ ملیات جرمن مارشل نے اعلان کیا ہے کہ اس غرض کیلئے کروڑ کا مطالبہ کیا گیا تو وہ اس کی مخالفت نہیں کریں گے۔

قومی مدافعت کے لئے وزارت فرانس جس رقم کا مطالبہ کرے گی وہ اس رقم سے علیحدہ ہوگی جو ۱۹۳۵ء کیلئے بقدر (۵۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ) منظور ہو چکی ہے۔

میسوریا کی اسلامی انجمنوں کا شکریہ

ٹوکیو اور اوساکا کی میونسپلٹیوں نے لندن اور میسوریا کی اسلامی انجمنوں کا شکریہ ادا کیا ہے کہ انہوں نے طوفان زدہ لوگوں کی امداد کے لئے رقم فراہم کی اور اس طرح اپنی اسلامی ہمدردی کا ثبوت دیا۔

معلوم ہوا ہے کہ جاپان کی اسلامی انجمنوں کے اس اقدام نے جاپانی حکام کو متوجہ کیا ہے اور ہر طرف سے ان کا شکریہ ادا کیا جا رہا ہے۔

مصر سے ۱۲ مبلغین کی روانگی

جامع ازہر کے مشائخ اور مدرسین آج کل تبلیغ اسلام کیلئے اطراف عالم میں علماء و مبلغین کے وفود بھیج رہے ہیں۔ کوشش یہ ہے کہ مصری علماء جاپان اور چین میں جا کر اسلام کی اشاعت کریں اور لوگوں کو اسلام کے محاسن اور اس کے اصول و قوانین سے آگاہ کریں۔ گزشتہ ہفتہ ۱۲ مبلغین جامع ازہر کی طرف سے ارسال کئے گئے ہیں۔

ایک فلم ایکٹر کی حیرت انگیز اجرت

ایک فلم ایکٹر چارلس لوٹن کو ایک پارٹ ادا کرنے کے سلسلہ میں پندرہ روز کے لئے ایک فلم کمپنی نے ۱۰۰۰۰ پونڈ دینا منظور کیا ہے۔ اس فلم میں کام کرنے کیلئے ایکٹر کا خیال ہے کہ اس کو اپنا سر منڈوانا پڑے گا اور سر کو کیرو بنا کر پارٹ

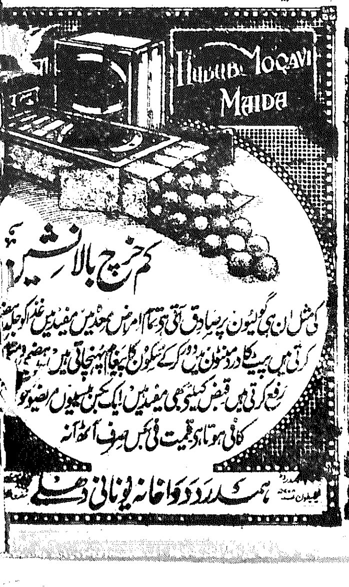

مرزا بشیر الدین محمود قادیانی کے اشتعال انگیز خطبے

مسلمانان ہند اور حکومت ہند غور سے پڑھیں
مولانا حبیب الرحمن صاحب صدر مجلس احرار اسلام کا اعلان

مرزا بشیر الدین محمود قادیانی نے احرار تبلیغ کانفرنس کے بعد سے اس وقت تک تین خطبات دئے ہیں جو اس کے اپنے اخبار الفضل میں شائع ہوئے ہیں۔ میں نے ان خطبات کو غور سے مطالعہ کیا ہے۔ ان خطبات کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا محمود تبلیغ کانفرنس کی کامیابی کو دیکھ کر اپنا دماغی توازن کھو چکا ہے۔ اس نے ان خطبات میں تین باتیں کہی ہیں۔

(پہلی) حکومت کو ایک بزدلانہ چیلنج دیا ہے کہ گورنمنٹ اس کی منشا کے مطابق گورداسپور کے تمام افسران کو تبدیل نہ کرے گی اور رہنمایان احرار پر مقدمے نہ چلائے گی تو وہ حکومت کے خلاف اس جہاد کا اعلان کر دیں گے جس کو اس کے آباجان منسوخ کر چکے تھے۔

(دوسری) ان خطبات کے بین السطور اس نے اپنے مریدین کو اس طریقہ پر مشتعل کیا ہے کہ وہ مرزائیت کے مخالفین پر عموماً اور رہنمایان احرار پر خصوصاً قاتلانہ حملے کریں۔ جیسا کہ مرزا محمود نے محمد حسین بٹالوی کو اپنے ایک مرید سے شہید کرا یا اور پھر اس کو مجاہد کا خطاب دیا۔ اور اس کے لئے تمام ہندوستان میں دعائے مغفرت کا اعلان کیا۔ اسی طرح اس نے اپنے مریدوں کو ان خطبات میں صاف الفاظ میں کہا ہے کہ میں اب مال کی ہی نہیں بلکہ جان کی قربانی تم سے مانگتا ہوں۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ اس قربانی میں صرف مرد ہی نہیں بلکہ عورتوں کو بھی شریک ہونا ہوگا۔

(تیسری) بات ان خطبات میں اس نے یہی کہی ہے کہ میرے باپ اور میں نے اور ہماری تمام جماعت نے ہمیشہ سے انگریزی حکومت کی وہ خدمات انجام دی ہیں جس کی اسناد دیکھ کر ہمارے پاس محفوظ رکھے ہیں۔

میں جانتا ہوں کہ مرزا محمود پرلے درجہ کا بزدل اور ڈرپوک ہے مگر حکومت اور سر فضل حسین کا ابروسا اور ظفر اللہ کے تقرر کے نشہ نے اس کو اسی قسم کے اعلانات کرنے کی جرأت دی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ حکومت میرے ان اشتعال انگیز خطبات کو نہ ضبط کرے گی اور نہ مقدمہ چلائے گی۔ بلکہ اس کا خیال ہے کہ گورداسپور کے تمام افسران کو تبدیل کرا کر اپنی منشا کے مطابق نئے افسروں کو متعین کرائے گا۔ اور مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے سر چودھری ظفر اللہ نے کئی گھنٹہ تک گورنر پنجاب سے اس سلسلہ میں ملاقات کی ہے۔

میرا کام حکومت کو مشورہ دینا نہیں اور نہ وہ میرے مشورہ کو سن سکتی ہے لیکن میں مرزا محمود اور حکومت کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ صحیح ہے کہ مرزا محمود کسی دیوانے مرزائی سے ہم پر قاتلانہ حملہ کرا سکتا ہے۔ لیکن اس کے بعد جو کچھ ہوگا اس کی ذمہ داری حکومت اور مرزا محمود پر عائد ہوگی۔ رہا یہ کہ حکومت مرزا محمود کو خوش کرنے کے لئے ہم پر مقدمات چلائے گی۔ ہماری جماعت ان مقدمات کو ہر وقت لبیک کہنے کو تیار ہے۔ ان مقدمات کی جب پوری پوری پیروی کی جائے گی اور جس وقت مرزا محمود اور ظفر اللہ اور مسٹر محمد علی لاہوری بطور گواہ کے عدالت کے کٹہرے میں کھڑے ہوں گے اس وقت دنیا کو ان کے مذہب اور اخلاق کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

سیاسی میدان میں حکومت کچھ وقت کے لئے جماعتوں کو کچل سکتی ہے۔ اور ڈنڈا کے ساتھ عالم آزادی کے جذبہ کو دبا سکتی ہے لیکن مذہب کے ایک مذہبی فرقہ کی حمایت کے لئے میدان میں اترنا اور لوگوں کو مجبور کرنا کہ وہ ایک غلط مذہب کو قبول کر لیں یا کم از کم قانونی طاقت سے اس کے احترام پر مجبور ہوں، حکومت کو بہت مہنگا پڑے گا۔

مسلمانان ہند کی خدمت میں

پچاس سال سے مرزائیت کے خلاف انفرادی طریق سے لوگوں نے کام کیا لیکن اس راز کو کسی نے نہ سمجھا کہ مرزائیت مذہبی اصولوں پر ترقی نہیں کر رہی، بلکہ ان سیاسی طریقوں سے پھیل رہی ہے جن کی پشت پر حکومت کی امداد ہے۔ احرار نے اس راز کو سمجھا اور قادیان میں اپنی جماعت قائم کی اور ایک سال کے اندر اندر قادیان میں مسلمانوں کو وہ اجتماع نظر آیا جس کے اثر کی وجہ سے حکومت اور مرزائی دونوں پریشان ہیں۔ مرزا محمود حکومت کی معاونت کی بنا پر فساد خونریزی اور بدامنی کے لئے میدان میں نکل آیا ہے۔ آج احرار کانفرنس پر الزام لگایا جا رہا ہے کہ اس میں مفسدانہ اور دل آزار تقریریں ہوئیں۔ حالانکہ لاہور کا انگریزی اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ یہ لکھ چکا ہے کہ کانفرنس میں کوئی دل آزار تقریر نہیں ہوئی۔ مرزا محمود کے لئے ایک انگریزی اخبار کا بیان وحی آسمانی سے کم نہیں ہونا چاہئے تھا، مگر وہ میدان میں اس لئے مقابلہ کے لئے نکل آیا ہے کہ وہ یقین کرتا ہے کہ احرار کانفرنس نے ہمیشہ کے لئے میری اور میری جماعت کی قبر کھود دی ہے۔ کیونکہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ میں نے حکومت پر جو رعب بٹھایا ہوا تھا کہ ہندوستان میں میری جماعت سے زبردست کوئی جماعت نہیں۔ اور میں مسلمانان ہند کو جدھر چاہوں لیجاؤں۔ اس کانفرنس نے اس کے اس رعب کو حکومت کے دل سے زائل کر دیا ہے۔

حکومت اب اسی لئے اس کی امداد کر رہی ہے کہ وہ ظفر اللہ کو وائسرائے کی ایگزیکٹیو کونسل کا ممبر بنا کر ایک شدید غلطی کر چکی ہے۔ اور اس کانفرنس کے بعد حکومت کو معلوم ہوا کہ ہندوستان کا ایک بھی مسلمان حکومت کے اس فعل سے راضی نہیں ہے۔ اس لئے حکومت ظفر اللہ کے تقرر کو جائز ثابت کرنے کے لئے احرار کے خالص تبلیغی مشن کو فنا کرنے کیلئے میدان میں آ رہی ہے۔

ہمیں کیا کرنا چاہئے

(۱) مسلمانوں کو مرزا محمود کے اس اشتعال انگیز خطبات کے باوجود بالکل پرامن رہنا چاہئے۔

(۲) "انٹی قادیان ڈے" جو ۲۰ رمضان المبارک کو منایا جائے گا اس میں حکومت اور سر فضل حسین اور اس کی پارٹی کی مرزائیت نوازی پالیسی کے خلاف مذمت کی قرارداد میں منظور کریں۔

(۳) تبلیغی شعبہ کو بہت جلد مضبوط اور قوی تر بنا دینا چاہئے۔

(۴) کانفرنس کی قراردادوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہر اس شخص کو میدان میں نکل آنا چاہئے جس کے دل میں مرزائیت کے خلاف سچا جذبہ ہے۔

منکوحہ مسلمان عورتوں کا ارتداد
اور
اُس کے المناک نتائج کا انسداد

عرصہ دراز سے دیکھا جاتا ہے کہ بعض حالات میں منکوحہ مسلمان عورتیں یا ان کے اولیاء اُن کے نکاح کو فسخ کرانا چاہتے ہیں۔ اور اس مقصد کے حاصل کرنے کے لئے یا تو عورتیں خود مرتد ہو جاتی ہیں یا ان کے اولیاء یا بعض صورتوں میں اغیار ان کو مرتد کرا دیتے ہیں۔ پہلے تو شاذ و نادر ہی ایسی صورتیں پیدا ہوتی تھیں مگر کچھ عرصہ سے اس صورت حالات نے نہایت وبائی شکل اختیار کر لی ہے۔ اور اسی لئے ہر طرف سے خیر خواہان ملت کی جانب سے یہ تحریک آ رہی ہے کہ اس امر کا شرعی و قانونی علاج تجویز کیا جائے۔ ان حالات سے اور بعض احباب کی تحریک نے بھی مجھکو آمادہ کیا ہے کہ میں تبلیغ اسمبلی میں ایک ایسا مسودہ قانون پیش کروں جس سے اس امر کا علاج ہو جائے۔

قبل اس کے کہ میں مسودہ قانون پیش کرنے کے بارے میں کوئی معین فیصلہ کروں۔ حضرات علمائے کرام سے مسائل متعلقہ کے بارے میں تفصیل کے ساتھ مشورہ اور استمداد کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ میں نے اس کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔

حضرات علمائے کرام کے علاوہ میں جملہ خیر خواہان ملت سے درخواست کرتا ہوں کہ اس موضوع کے بارے میں مجھ کو اپنے مشوروں سے بذریعہ مراسلت امداد دیں اور جس قسم کا مفید مواد ملکن ہو مجھ کو پہونچائیں۔ والسلام

سید غلام بھیک نیرنگ نبالہ شہر (پنجاب)

"پھانسی پسند کرتے ہو یا خودکشی"
استھونیا میں سزائے موت پانے والوں کیلئے سہولت!

استھونیا میں آئندہ ایسے شخص کو جس کو سزائے پھانسی دی گئی ہو یہ اختیار دیا جائے گا کہ وہ اگر پھانسی کے بجائے خودکشی کرنا چاہے تو اپنے ہاتھ سے اپنی جان ہلاک کر ڈالے۔ صدر استھونیا کے فیصلہ کے مطابق پھانسی پانیوالے کو پھانسی سے ایک گھنٹہ قبل سرکاری وکیل کے روبرو پیش کیا جائے گا۔ وکیل اس کو پھانسی کا حکم سنا کر اس سے دریافت کریگا آیا وہ پھانسی کے تختہ پر مرنا پسند کرتا ہے یا زہر کھا کر خودکشی کرنا۔ اگر اس نے خودکشی کو پھانسی پر ترجیح دی تو اس کو زہر کا ایک گلاس دیدیا جائے گا تاکہ وہ پی کر مر جائے ورنہ پھانسی پر لٹکا دیا جائے گا۔

افسانہ

بہار و خزاں

اختر کے ساتھ خیرالنساء کی مصیبت
معصوم اہلیہ کے قدموں پر معذرت کے آنسو
اب کیا ہوگا؟
(۲۲)

(براہ کرم الجمعیۃ ۵ نومبر سے سلسلہ ملا کر پڑھئے)

لالٹین پر پروانے بدستور قربان ہو رہے تھے کہ اتنے میں روشنی مدھم پڑ گئی اور دو منٹ بعد بالکل گل ہو گئی کیونکہ تیل ختم ہو چکا تھا۔ میاں اختر اپنی چارپائی پر دراز ہو گئے۔ اور خیرالنساء دیر تک اندھیرے ہی میں بیٹھی ہوئی قسمت کا گلہ کرتی۔ ہیں اور اپنے خاوند سے ادھر ادھر کی باتوں میں وقت گزارتی رہیں۔

خیرالنساء: افسوس! میرے والد کے گھر بھی اتنا بھی سہارا نہیں کہ دو روز وہاں جا کر پڑ رہوں۔ کوئی اور رشتہ دار بھی اپنا ہمدرد نظر نہیں آتا۔ تمہاری حالت یہ ہے کہ چار پیسے بھی کمانے کے لائق نہیں۔ گھر میں خاک اڑ رہی ہے۔ آج صبح ہی سقہ نے اپنے مشاہرہ کا تقاضہ کیا تھا نہ معلوم ابھی کس کس کے تقاضے آتے ہیں۔

اختر: بس اب تو اس بات کی ضرورت ہے کہ سلیقہ کے ساتھ تقاضوں کو ٹالا کرو۔ زیادہ بہتر تو یہ ہے کہ تم تقاضہ کرنے والوں سے کہدیا کرو کہ اختر سے کہو مجھے ان باتوں سے کیا تعلق!

خیرالنساء: خیر تقاضوں کو تو ٹال دیا جائے گا مگر پیٹ کو کیا کیا جائے۔ دو وقت کے لئے روٹیوں کی تو ضرورت ہے۔ لیکن ہائے قسمت! اس میں بھی ٹوٹا ہی نظر آ رہا ہے۔ تم تو باہر جا کر جی بھی بہلا لیتے ہو مگر میں اکیلی اس مصیبت کو کس طرح برداشت کرتی ہوں۔ خدا کے لئے جلد کوئی انتظام کرو۔ فاقوں کے بعد کیا خودکشی کرنے کا ارادہ ہے؟

اختر: اچھا تو تم ہی بتاؤ کہ میں کیا کروں؟ میری عقل تو اب بالکل کام نہیں دیتی۔

خیرالنساء: تم نے انگریزی پڑھی ہے کہیں کسی دفتر میں لگ جاؤ۔

اختر: صرف انگریزی پڑھنے سے تو کام نہیں چلتا۔ دفتری کاموں کا سیکھنا بھی تو ضروری ہے اب میں کام سیکھوں یا دو روٹیاں پیدا کرنے کی کوشش کروں؟

خیرالنساء: کسی دوکان پر ہی ملازمت کر لو۔ آخر خدا کے بہت سے بندے اسی طرح گزر کر رہے ہیں۔

اختر: دوکان پر کیا ملے گا خاک؟ زیادہ سے زیادہ اگر ملا تو ۱۵ روپے اور پھر یہ بھی برداشت نہیں ہو سکتا کہ ۱۵ ۲۰ روپے کی ملازمت کر کے لوگوں کی نظروں میں حقیر بنوں۔ میں تو ایسی حالت میں کسی کو نگاہ اٹھا کر دیکھ بھی نہیں سکتا۔

خیرالنساء: بس تو کچھ نہ کرو۔ مجھے زہر دیدو، پاپ کٹ جائے اور تم جس طرح چاہو زندگی گزارو!

خیرالنساء کے ان آخری الفاظ کو سن کر اختر سے ضبط نہ ہو سکا اور وہ زار و قطار رونے لگا۔ اتنا رویا کہ ہچکی بندھ گئی خیرالنساء اپنے جذبات کا اب نام ہوئی اور آخر اپنی چارپائی سے اٹھ کر اختر کے پاس جا بیٹھی اور تسلی اور دلدہی کی باتیں کرتی رہی۔ اختر نے اندھیرے میں اپنی نازنین اہلیہ کا ہاتھ پکڑا اور استمالت آمیز لہجہ میں معذرت کرنے لگا۔ دل کو بہتیرا سنبھالتا تھا مگر وہ قابو

میں نہ آتا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اختر کی آنکھیں دریا بہا دیں گی وہ آنکھیں جو کبھی اشکوں سے تر ہی نہیں ہوئی تھیں۔ اختر نے خیرالنساء سے کہا۔

اختر: میں گنہگار ہوں۔ تمہاری مصیبتوں اور پریشانیوں کا ذمہ دار بھی میں ہی ہوں۔ مجھے کیا خبر تھی کہ بچپن کے عالم میں بادشاہی کروں گا اور شادی کے بعد خود بھی فاقے کروں گا اور بیوی کو بھی فاقے کراؤں گا۔ تم میری آنکھوں کا تارا اور دل کی راحت اور سکون ہو مگر شرمندہ ہوں کہ میری وجہ سے تم کو بھی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مجبور ہوں، کاش خدا مجھے دے تو دکھاؤں کہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کرتا ہوں۔

خیرالنساء: خدا کے واسطے رونا بند کرو۔ میرا سینہ پھٹا جاتا ہے۔ تمہارا کوئی گناہ نہیں۔ کوئی قصور نہیں صرف قسمت کا پھیر ہے اور انشاء اللہ بارگاہ الٰہی میں ہماری بھی سنی جائیگی۔ ہمت کرو۔ استقلال سے کام کرو۔ کوشش کرنا تمہارا کام ہے اور کامیاب کرنا نہ کرنا اللہ کے اختیار میں ہے۔

خیرالنساء یہیں تک کہنے پائی تھی کہ اسے محسوس ہوا کہ اختر پر غنودگی سی طاری ہو گئی ہے۔ اس لئے وہ چپکے سے اٹھ کر اپنی چارپائی پر آ کر لیٹ رہی۔ دراصل اختر بیدار تھا مگر اس کے بے تحاشہ رونے نے اس کے مصیبت زدہ قلب کو اس قدر کمزور کر دیا تھا کہ چپ ہونے کے بعد وہ آواز بھی نہ نکال سکا۔

بیچاری خیرالنساء دیر تک اختر شماری کرتی رہی اور یہی سوچتی رہی کہ کل کیا ہوگا اور پیٹ کیسے بھرے گا۔ آخر نیند کے غلبہ نے آ دبایا اور اس کو بھی اپنی گرفت میں لے لیا اور وہ بے خبر ہو کر سو گئی۔

آفتاب پردۂ ظلمت سے منہ نکالنے کیلئے بے تاب ہے۔ مسجدوں کے میناروں سے خیر و فلاح کی دعوت دی جا چکی ہے۔ نمازی گھروں سے نکل نکل کر ذکر الٰہی کرتے ہوئے مسجدوں کی طرف دوڑے چلے جا رہے ہیں۔ بت پرست عورتیں اور مرد جمنا اشنان کرنے کی غرض سے ایک سمت دوڑے چلے جا رہے ہیں۔ پولیس کے سپاہی چوراہوں میں پہرے کے وقت اپنے افسر کے خوف سے نیم باز آنکھوں کے ساتھ ادھر اودھر دیکھتے رہتے ہیں وہ بھی ہوشیار ہو گئے ہیں۔ مشرق کے کونوں پر ایک سپید چادر سی بچھتی ہوئی چلی آ رہی ہے۔ درختوں کے پتے جو رات کی خاموش فضا میں مجسم سکوت بنے ہوئے تھے اب متحرک ہو گئے ہیں اور ان کی شاخوں پر قسما قسم کے خوبصورت پرندوں نے چہچہانے پر جھاڑنے شروع کر دئے ہیں۔

اے لو! وہ چہچہانے کی آوازیں آنے لگیں۔ ابھی تو کہا ہے کہ بیٹا پھر یہ شور کیسا؟ ہاں خدا کی ہر مخلوق بیدار ہو کر اپنے مالک حقیقی کی ستائش اور نیاز مندی میں مشغول ہے چیل کوؤں کی غیر مانوس آوازیں، طوطوں بلبلوں اور مینا بلبلوں اور مینبٹاؤں کے ترنم آمیز نغمے غافل انسانوں کو خدا کی یاد دلا رہے ہیں اور خالق الارض و السماوات کی بارگاہ کبریائی میں بندگی اور عبودیت کی متاع پیش کر رہے ہیں۔ لو دیکھو! تمام افق نور آفتاب سے جگمگ جگمگ کرنے لگا اور تاریکی کی سیاہ چادر لپیٹ کر رکھدی گئی۔

بیچاری خیرالنساء جو آنسو بہاتے ہوئے سو گئی تھی بہت ہی سویرے اٹھی اور وضو کر کے بارگاہ الٰہی میں دوگانہ ادا کرنے لگی نماز سے فارغ ہو کر اس نے اپنے مصیبت زدہ شوہر اختر کو بھی بیدار کیا اور وضو کیلئے پانی دیکر ان کے لئے جائے نماز بچھا دی۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ خیرالنساء نے اختر کو نماز کی تلقین کی اور اختر کے لئے بھی یہ پہلا ہی موقعہ تھا کہ اس نے اپنے مغرور سر کو خدا کی بارگاہ میں جھکایا۔

(باقی آئندہ)

مفید مشورہ

ناظرین!

اہل ہند کی جسمانی کمزوری و اُس کا علاج

جیون شکتی (قوت حیات)

رسالہ خوراک

شباب جاودانی

ہدایت الموسم

ہدایت الیوم (دن چریہ)

ضروریات زندگی

نقشہ صحت

المشتہر

مینیجر دیش اپکارک بک ڈپو امرت دھارا ۷ لاہور

ہمارے ایجنٹ:۔ میسرز بہاری لال گھاسی رام کھاری باؤلی اسٹریٹ۔ دہلی

سچا ہمدم و ہمدرد بے دام

پاک صاف خیالات پیدا کر کے جسمانی و روحانی صحت حاصل کرنے کیلئے دنیا میں سچی خوشی و شباب کرنے کیلئے آپ آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب کلام شاستر بالکل مفت منگالیں۔

وید شاستری، جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۱۲ شعبان المعظم ۱۳۵۳ ہجری

دہلی کا انتخاب

اگرچہ دہلی کے حلقۂ انتخاب کا نتیجہ ابھی برآمد نہیں ہوا ہے لیکن ہر شخص جس نے مختلف پولنگ اسٹیشنوں پر انتخاب کا منظر دیکھا ہے اور اعداد و شمار سے واقفیت حاصل کی ہے اچھی طرح جانتا ہے کہ رائے صاحب لالہ نانک چند کے مقابلہ میں مسٹر آصف علی کو ہزاروں ووٹوں کی کثرت سے کامیابی حاصل ہونی یقینی ہے۔ ہمیں دوسرے مقامات کا ذاتی تجربہ نہیں ہے لیکن دہلی کے حلقہ میں مسٹر آصف علی کی اس شاندار کامیابی کو ہم بجا طور پر حکومت کے مقابلہ میں رائے عامہ کی کامیابی کہہ سکتے ہیں۔ مسٹر آصف علی کانگریس کے امیدوار تھے اور دارالحکومت کے سرکار پرستوں نے اپنی طرف سے رائے صاحب کو کھڑا کیا تھا۔ اور مقابلہ کی نوعیت بالکل یہ تھی کہ ایک طرف سرکاری اثر و اقتدار کام کر رہا تھا اور دوسری طرف قوم پروری و وطن دوستی کے جذبات کارفرما تھے۔ مالوی جی کی پارٹی نے ابتداءً جس امیدوار کو کھڑا کیا تھا وہ کانگریسی رہنماؤں کے نئے سننے سے بیٹھ گیا تھا اس لئے آخر وقت تک مقابلہ صرف ان ہی دو امیدواروں میں رہا اور اس لئے ان کی فتح و شکست حقیقتہً عوام الناس اور حکومت ہی کی فتح و شکست کہی جا سکتی ہے۔

رائے صاحب لالہ نانک چند شروع میں ایک آزاد امیدوار کی حیثیت سے کھڑے ہوئے تھے اور ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں کو یقین دلا رہے تھے کہ وہ دونوں کی نمائندگی کریں گے۔ سرکاری مسلمانوں کی ایک جماعت ان کے ساتھ تھی اور ان کی حمایت میں ... پروپیگنڈا بھی کر رہی تھی۔ ... مالوی پارٹی کے امیدوار تھے بیٹھ گئے تو رائے صاحب کے سرکاری حامیوں نے ... رائے صاحب کو ہندو مہاسبھا کا امیدوار بنا دیا تاکہ ہندوؤں کی تمام ہمدردی انہیں حاصل ہو جائے۔ ایک ہفتہ تک مسلسل شہر میں اس قدر اشتعال انگیز اور آتش فشاں پروپیگنڈا ہوا ... اگر دہلی کے ہندو مسلمان اپنی عقل سے کام لیکر اپنے جذبات پر قابو نہ رکھتے ... تو یقیناً دہلی میں زبردست فساد ہو جاتا۔

بھائی پرمانند کو جو مہاسبھا کے صدر ہیں پنجاب سے بلایا گیا۔ انہوں نے اپنی تقریروں سے مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کو برانگیختہ کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی ...

شذرات

مقامی پولیس کی سخت کوتاہی

سید محمد شفیع صاحب کا مقدمہ

ورکنگ کمیٹی کا فیصلہ

انتخابات کے نتائج

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

خریداران الجمعیۃ

کنور اسمٰعیل علی خاں پر سید محمد احمد کاظمی کی زبردست فتح

کانگریسی امیدوار نے ڈاکٹر مونجے کو شکست دیدی

سی پی، بہار اور برار کے انتخابی نتائج

میرٹھ ۱۷ نومبر مسلم لیگ بورڈ کے نامزدہ امیدوار سید محمد احمد کاظمی نے اپنے حریف کنور اسمٰعیل علی خاں (موجودہ ممبر) کو ڈیڑھ ہزار ووٹوں کی اکثریت سے شکست دی اور وہ کامیاب ہو گئے۔ الہ آباد جھانسی ڈویژن میں کانگریسی امیدوار مسٹر سری پرکاش نے اپنے مدمقابل مسٹر امیتور پرشاد عماکہ کو شکست دی۔ ناگپور ڈویژن میں کانگریسی امیدوار مسٹر ابھینکر نے اپنے سب سے بڑے حریف ڈاکٹر مونجے کو ۲۱۱۰ ووٹوں کی اکثریت سے ہرا دیا۔ اسی طرح یو پی اور بہار کے کانگریسی امیدواروں کو بھی بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل ہوئی۔

نیشنلسٹ پارٹی کے امیدوار مسٹر اینے کو مسٹر جوگ کے مقابلہ میں کامیابی ہوئی۔ مسٹر اینے کے مقابلہ میں کانگریس نے اپنا امیدوار کھڑا نہیں کیا تھا۔

مزید آج کے انتخابی نتائج کی فہرست حسب ذیل ہے:

ناگپور ڈویژن	مسٹر ابھینکر (کانگریسی)	۷۵۴۷ (کامیاب)
	ڈاکٹر مونجے (نیشنلسٹ)	۲۴۳۱
دربھنگہ سارن	مسٹر ستیہ نرائن سنگھ (کانگریسی)	۸۱۸۶ (کامیاب)
	کمار گنگا نند (نیشنلسٹ)	۱۴۱۰
	رام کرشنا (سناتنی امیدوار)	۲۴۳
لکھنؤ ڈویژن	مسٹر موہن لال سکسینہ (کانگریسی)	۹۴۰۴ (کامیاب)
	مسٹر نہال سنگھ	۱۴۳۳
برار سی پی	مسٹر اینے	۶۹۲۵ (کامیاب)
	مسٹر جوگ	۳۴۳
الہ آباد جھانسی	سری پرکاش (کانگریسی)	۸۰۳۰ (کامیاب)
میرٹھ ڈویژن	سید محمد احمد کاظمی (مسلم لیگ)	۴۶۸۰ (کامیاب)
	کنور اسمٰعیل علی خاں	۳۱۱۰

دارالحکومت

مسٹر گلال چند کا مقدمہ قتل

قلعہ میں سلطانی گواہ کا بیان

دہلی ۱۷ نومبر۔ لالہ رام پرتاب اور لالہ گلال چند کے قتل کے مقدمات کے سلسلہ میں آجکل رائے صاحب لالہ سری رام سود مجسٹریٹ بہت زیادہ مصروف نظر آتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ آج ہی رائے صاحب نے قلعہ میں جا کر ایک ملزم کا ریمانڈ منظور کیا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ عبد القیوم سلطانی گواہ نے اپنا طویل بیان انہی کے اجلاس میں دینا شروع کر دیا ہے۔ بیان صیغۂ راز میں ہے مگر اتنا پتہ لگا ہے کہ عبد القیوم نے عبد الستار کے جعلی نوٹ بنانے اور انہیں فروخت کرنے اور اس کام میں مسٹر گلال چند وغیرہ کی شرکت کا ذکر کیا ہے۔ گلال چند کے ڈگری حاصل کر لینے کے بعد جب مسماۃ بھیو نے رام پرتاب کے قتل کا الزام گلال چند پر لگایا تو اس کی اطلاع جیل میں ہی عبد الستار کو آ گئی اور اسے اندیشہ ہوا کہ اگر رام پرتاب کے قتل کی تفتیش ہوئی تو شاید گلال چند اس راز کو فاش کر دیگا۔ اس لئے یہی بہتر ہے کہ گلال چند کو بھی ٹھکانے لگا دیا جائے تاکہ وہ سربستہ راز فاش نہ ہو۔

دہلی میں بموں کی تلاش

دہلی ۱۷ نومبر۔ مسٹر جیمس انسپکٹر پولیس ناگپور نے دہلی پولیس کی ہمراہی میں آج بازار سیتارام میں مسٹر کشب چرن جین کے مکان کی تلاشی لی ...

دہلی نئی چھاؤنی میں ایک عورت کا قتل

مہاراجہ نیپال دہلی میں

حلوائیوں اور شیر فروشوں پر جرمانے

غیر ملکی حکومت کی تعریف کرنا جرم ہے؟

خان عبد الغفار خاں کا دورہ

سرچھٹی کی شکست کا راز

صدر کانگریس کا بیان

ایک بڑی خاندان عتاب

پنجاب کونسل میں قرضہ ریلیف بل پر بحث

ڈاکہ میں دو اشخاص ہلاک

جاپان نے برطانوی تجاویز کو ٹھکرا دیا

بحری کانفرنس میں مساوات کا مطالبہ

برطانی افسر کپورتھلہ کا وزیر اعظم ہوگا

وزیر اعظم مصر کا اعلان

جدید انتخاب میں وفد پارٹی کی عمومیت

شادی کی تباہ کن رسوم

اندور میں اصلاحی قانون کا نفاذ

بنگالی نوجوانوں پر سخت پابندیاں

شرح سود کے متعلق بل منظور ہو گیا

وزیر اعظم کپورتھلہ ریٹائر ہو جائیں گے

جاپانی افواج نے دیہات جلا ڈالے

چینی ڈاکوؤں کی گوشمالی

ٹوکیو ۱۷ نومبر۔ منچوریا کے چند دیہات کو جو کہ ۸۰ میل کے رقبہ میں آباد ہیں جاپانی فوج نے جلا کر بالکل برباد کر دیا ہے۔ یہ ہے ایک الزام جو مقدن کے کوتوال نے جاپانی فوج پر عائد کیا ہے۔

مقدن کے کوتوال کا بیان ہے کہ فوجی حکام منچوریہ میں "خوش خصیت" قائم کرنی چاہتے ہیں لیکن ان کی ان حرکتوں سے جاپان و منچوریہ کے درمیان بہتر تعلقات قائم ہونے کی بجائے کشیدگی بڑھ جائے گی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جاپانی فوج نے چینی ڈاکوؤں کو برباد کرنے کے لئے دیہات کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ اور اس طرح دیہاتیوں کو کافی مالی نقصان پہنچایا۔

ڈبلن کے پارلیمنٹ ہاؤس پر دھاوا

بیکاروں پر لاٹھی چارج

برطانیہ کے خلاف جرمنی کی سازش

آئرلینڈ کو حملہ کرنے کی ترغیب

ہم نے ہندوستان کے متعلق درست کارروائی کی ہے

وزیر ہند کی تازہ تقریر

بلجیم میں نئی حکومت کی تشکیل

سن کے کارخانہ میں آتشزدگی

پولیس پر گولیوں کی بوچھاڑ

چار ہوا باز ہلاک

کانگریسی امیدوار کی فتح پر کانگریسی کی مسرت

وزیر ہند کے خلاف ملامت کی فرضی تحریک

دہلی یونیورسٹی کے وائس چانسلر کا رویہ

دہلی ۱۴ر — چند روز ہوئے لا یونین نے یونیورسٹی لا ہال میں ایک عجیب مباحثہ کا اعلان کیا تھا اس مباحثہ میں سر سیموئل ہور وزیر ہند کے خلاف فرضی تحریک ملامت پیش کرنے کی تجویز کی گئی تھی اس مباحثہ کا مقصد طلبار کو پارلیمنٹری بحث و تحصیص اور قواعد و ضوابط میں تربیت دینا تھا۔ لیکن دہلی یونیورسٹی کے وائس چانسلر صاحب نے اس مباحثہ کو ممنوع قرار دیدیا کیونکہ اُن کی رائے میں اس سے طلبار میں سیاسی ایجی ٹیشن پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ یونین سوسائٹی کے ممبروں میں وائس چانسلر صاحب کے اس حکم کے خلاف اظہار ناراضگی کیا جا رہا ہے۔

روس کے متعلق ڈاکٹر ٹیگور کا مضمون

پارلیمنٹ میں نائب وزیر ہند کا جواب

ڈاکٹر خان، مولانا شوکت علی اور مسٹر لطیف گابا کامیاب ہو گئے

کانگریس اور مسلم یونٹی بورڈ کے نامزدہ امیدواروں کی فتح

بھائی پرمانند بھی منتخب ہو گئے۔ انتخابات کے شاندار نتائج

آج ۱۴ر نومبر تک انتخابات کے سلسلہ میں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ انتخابات میں کانگریس کو ہر جگہ نمایاں فتح حاصل رہی ہے۔ اور کانگریسی نمایندوں نے بھاری اکثریت سے اپنے حریفوں کو شکست دی ہے۔ اسی طرح مسلم یونٹی بورڈ کے نمایندوں نے بھی فتح حاصل کی ہے۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خاں اور حاجی وجیہ الدین کے مقابلہ میں مولانا شوکت علی کامیاب ہو گئے۔ پنجاب میں مسٹر گابا (نو مسلم) جو مجلس احرار ہند کی طرف سے نامزد امیدوار تھے کامیاب ہو گئے۔ سرحد میں ڈاکٹر خان کو فتح حاصل ہوئی۔ ذیل میں صوبہ وار تفصیل درج کی جاتی ہے:

ڈاکٹر شفاعت احمد خاں	۱۲۱۱
مولانا شوکت علی (مسلم یونٹی بورڈ)	۲۲۱۰
اکثریت	۱۱۰۹

مظفر پور چمپارن

مسٹر گیا پرشاد سنگھ	۸۳۰
مسٹر بپن بہاری شرما (کانگریسی)	۲۸۸۳
اکثریت	۲۰۵۳

[illegible]

یوپی کا ہفت شہری انتخاب

حاجی وجیہ الدین ۵۸۲

اس سے پہلے کے انتخابی نتائج گذشتہ الجمعیۃ میں شائع کئے جا چکے ہیں

سرحدی کونسل ہرج جاتی ہے

بعض مسلم نمایندوں کی بے اعتنائی

[illegible]

(عبد القیوم سکرٹری مجلس استقبالیہ سرحدی کانفرنس)

ہندوستانی ریلوں کی اصلاح

نئی دہلی ۱۴ر نومبر معلوم ہوا ہے کہ ریلوں کی مستقل مجلس مالیات کا آئندہ جلسہ بمبئی میں زیر صدارت مسٹر رئو منعقد ہوگا جب کہ ہندوستانی ریلوں کی اصلاح اور ان کی توسیع کے لئے ایک وسیع پروگرام پیش کیا جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بیس کروڑ روپیہ کی گرانقدر رقم چاہیئے ہوگی۔

ایک سال میں ۵ ہزار طلاقیں

لندن ۱۴ر نومبر — پچھلے سال برطانیہ نے طلاقوں کے گذشتہ تمام ریکارڈوں کو مات کر دیا ہے پچھلے سال جتنی طلاقیں دی گئیں اس سے پہلے اتنی کبھی نہیں دی گئی تھیں۔ سال کے دوران میں ۴۹۹۰ طلاقیں دی گئیں یہ تعداد ۱۹۳۲ء کی نسبت ۳۳۰ زیادہ ہے۔ [illegible]

بھوک ہڑتال ترک کر دی گئی

سلہٹ ۱۴ر نومبر — رائے بہادر پرمود چندر دت جنرل ممبر کی مداخلت پر ان کے اس وعدہ پر کہ بھوک ہڑتالیوں کی شکایات کا ازالہ کرنے کی کوشش کی جائے گی آج ہم کے سات بھوک ہڑتالی قیدیوں نے اپنی بھوک ہڑتال ترک کر دی ہے اور کھانا کھا لیا ہے۔

انگریز ملازموں کی سیاسی تحقیقات

دہلی ۱۴ر نومبر معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ دہلی کی خفیہ پولیس شہری و فوجی انگریز افسران کے ہندوستانی ملازموں مثلاً بہروں، موٹر ڈرائیوروں دھوبیوں وغیرہ کے متعلق ان کے چال چلن اور ان کے سیاسی رجحان کی نسبت تحقیقات کر رہی ہے اور فرداً فرداً ہر ملازم کے متعلق رپورٹ مرتب کر کے مقامی حکومت کو روانہ کی جا رہی ہے۔ [illegible]

ہندوستان میں مغربی ننگوں کی تقلید

حکومت ہند کے ساتھ اٹلی کا تجارتی معاہدہ

ڈاکٹر ٹیگور کی کتاب ضبط

انقلابی لٹریچر اور اسلحہ برآمد ہوئے

جعلی نوٹوں کی کثرت

سرکاری ماہرین کی حیرانی

بھاگلپور ۱۴ر نومبر — مقدمہ سازش مٹیہری کے سلسلہ میں جو دھپور گورنمنٹ کی طرف سے عنقریب حیران کن انکشافات ہونے کی توقع ہے۔ پولیس نے اب ٹوڈ یٹ مشین برآمد کی ہیں۔ دور ریاستی علاقہ اور انگریزی ہندوستان سے بہت سے جعلی سکے سازوں کو حراست میں لے لیا ہے۔ کچھ ملزمان جعلی سکے اور کرنسی نوٹ بنانے میں اتنے ماہر ہیں کہ ماہرین بھی جنہیں پولیس نے ان کے تیار کردہ سکے اور کرنسی نوٹ دکھائے ہیں۔ حیران ہیں اور انہیں جعلی اور اصلی نوٹوں میں کوئی فرق نہیں معلوم ہوتا۔

دس ہزار ٹن کا پاکٹ بک جہاز

اخبار آریہ گزٹ سے ایک ہزار کی ضمانت

ایرانی سرحد پر جنگ

کانگریس کی فتح یا بنیا راج

اخبار مارننگ پوسٹ کی سراسیمگی

لندن ۱۴ر نومبر — معاصر مارننگ پوسٹ ایک مقالہ افتتاحیہ میں ہندوستانی اسمبلی کے انتخاب میں کانگریس کی کامیابی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کی اشاعت سے قبل اس سے زیادہ کوئی چیز بھیانک نہیں ہو سکتی کہ کانگریس نے اسمبلی کی اہم سیٹوں پر قبضہ کر لیا۔ اخبار مذکور نے اس امر پر زور دیا ہے کہ کانگریس کے پروگرام تک ان چیزوں کے مطالبات شامل ہیں جن کو وائٹ پیپر میں محفوظ صیغہ جات قرار دیا گیا ہے۔

اسمبلی کے انتخابات کے موجودہ نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر ہندوستان کو کامل خود مختار حکومت عطا کر دی جائے تو بھی کیا ہوگا۔

شارہ ایکٹ کے مقدمہ میں حکومت کی پیل

جدید اسمبلی کا ہاؤس لیڈر

پٹنہ کا ہنگامہ خیز جلسہ

مسٹر نعمان کے خلاف تجویز ملامت

وزیر تعلیم کی پریشانی

گذشتہ اشاعت میں صرف ایک تار درج کیا گیا تھا اب جو مفصل کارروائی موصول ہوئی ہے وہ ذیل میں درج کی جاتی ہے:—

مسٹر نعمان صاحب، پٹنہ، پھلواری، ناگپور اور راڑیسہ ڈویژن سے امارت شرعیہ کے ٹکٹ پر اسمبلی کے امیدوار کھڑے ہوئے تھے اور بلا مقابلہ منتخب ہو جانے کے بعد انہوں نے استعفا دیدیا ان کی اس غدارانہ روش سے صوبہ کے عام مسلمانوں میں نفرت کے جذبات پیدا ہو رہے تھے۔

مسٹر نعمان صاحب کی اس روش کی ذمہ داری بعض اصحاب پر بھی عائد کی جاتی تھی جس میں مسٹر سید عبد العزیز وزیر تعلیم کا نام بھی لیا جاتا تھا۔

پٹنہ کے چند متقدر مسلمانوں نے مسٹر نعمان صاحب کی اس روش پر اظہار خیال کرنے کے لئے ۹ نومبر کو ایک جلسہ طلب کیا تھا۔ چنانچہ ۹ نومبر کو تین بجے دن کے مسٹر محمود صاحب بیرسٹر کے زیر صدارت انجمن اسلامیہ ہال [illegible]

صاحب وکیل کے ذریعہ نمائش کرائی اور اسی نمائش کے سبب سے نعمان صاحب امارت شرعیہ سے بدعہدی کے مرتکب ہوئے۔ نعمان صاحب اور مجید صاحب کے خط بنام وزیر تعلیم سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے۔ اس پر بہت شور بلند ہوا اور وزیر تعلیم صاحب جس قدر صفائی میں بولتے تھے، لوگ اعتراض کرتے تھے اور مشتعل ہوتے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ مجمع سخت برانگیختہ اور مشتعل ہو گیا اور وزیر تعلیم اور نعمان صاحب کے خلاف عام ناراضگی پھیل گئی۔

اس شور و ہنگامہ سے وزیر تعلیم سخت پریشان ہو گئے اور ان پر غشی طاری ہو گئی۔

یہ کیفیت دیکھ کر صدر نے جلسہ برخاست کر دیا۔ اور لوگوں کو منتشر ہو جانے کا حکم دیا۔

وزیر تعلیم کو چند اشخاص حفاظت کے ساتھ مجمع سے علیحدہ لے گئے اور آرام کرسی پر لٹا دیا۔

صدر کے علیحدہ ہونے پر مجمع انجمن اسلامیہ ہال کے اندر چلا آیا۔ اور اس نے مولوی عبد القدوس صاحب وکیل کی صدارت میں جلسہ شروع کر دیا۔ اور نعمان صاحب کے خلاف ملامت اور استعفا کی تجویز منظور کر لی [illegible]

حجاج موٹر کمپنی کا ضروری اعلان

دہلی سے حجاز کو موٹروں کی روانگی

دہلی ۱۴ر نومبر — حجاج موٹر کمپنی کا اعلان ہے کہ موٹروں کے ذریعہ حجاز جانے والے حجاج کے خطوط متواتر موصول ہو رہے ہیں ان کے جواب میں قطعی ہے کہ براہ راست ہندوستان سے ایران، عراق نیز دیگر ممالک اسلامی سے گذرتے ہوئے اور جملہ مقامات مقدسہ کی زیارت کرتے ہوئے طہران نجف اشرف کربلائے معلی۔ مدائن بحاظمین بغداد شریف۔ بیت المقدس نیز خلفائے عباسیہ کی ممنوا کا ملاحظہ کرتے ہوئے روضہ نبوی پر حاضری ہو گی اور فریضہ حج و عمرہ کی ادائیگی کی جائے گی جہاز ماں بیت اللہ کے لئے ان کی عمر میں سب سے بڑی یادگار ہوگا۔ جو ہزار ہا روپیہ صرف کرنے کے بعد بھی میسر نہیں ہوتا۔

کمپنی ہذا معتمد اور سہ سالہ تجربہ رکھتی ہے۔ اور ہندوستان میں سب سے زیادہ وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ [illegible]

ہیں اور کل خرچ آٹھ سو روپے ہوتے ہیں مزید معلومات کے لئے جوابی ٹکٹ روانہ کر کے ہر قسم کی معلومات کر سکتے ہیں۔ فقط خادم الحجاج ناظم رضوان الحق منیجر حجاج موٹر کمپنی کوچہ نواب مرزا بلیماران دہلی۔ ناظرین کرام اس اہم سفر کے سلسلہ میں پہلے خود تحقیقات کریں اس کے بعد کوئی قدم اٹھائیں۔ (الجمعیۃ)

نوجوانوں میں الحاد پھیلانے والے "علمار"

گیا میں افسوسناک اکھاڑہ بندی

حضرات اہل حدیث اور دیوبندیوں کی مخالفت میں بریلوی علمار کے چار پانچ دنوں تک "شاندار جلسے" ہوتے رہے۔ علمائے دیوبند، فرنگی محل، ندوہ اور مولانا سجاد اور مولانا ابو الکلام آزاد کی شان میں خوب خوب گستاخیاں کی گئیں۔ افسوس۔

حضرات علمائے بریلوی کے "مواعظ حسنہ" کا کیا اثر ہوا ملاحظہ فرمائیے شہر کی کسی مسجد میں ایک اہل حدیث نے نماز مغرب میں آمین بالجہر کی [illegible]

قصبہ اجراڑہ میں مسجد کی تعمیر

مقامی مسلمانوں کی ساعی سے نصف کے قریب تیار ہو چکی ہے لیکن بیرون جات کی امداد کے بغیر پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتی [illegible] لہٰذا اپیل ہے کہ اس خانہ خدا کی عمارت کو اپنے اہتمام سے مکمل کرا دیں یا جن چیزوں کی عمارت میں ضرورت ہے وہ عطا فرما دیں۔

(منتظم جامع مسجد قصبہ اجراڑہ ضلع میرٹھ)

محبوب عاشق کے قدموں پر

[illegible]

ضرورت رشتہ

ایک ۲۰ سالہ انگریزی تعلیم یافتہ حنفی المذہب نو مسلم پنجابی نوجوان کے لئے جو محکمہ ایکسائز میں ۴۰ روپے ماہوار پر سرکاری ملازم ہیں ایک شریف، سیرت، خوش صورت، معمولی تعلیم یافتہ اور خانہ داری کے امور سے واقف رفیقہ حیات کی ضرورت ہے ذات و قوم کی کوئی قید نہیں۔ [illegible] خط و کتابت صیغہ راز میں رکھی جائے گی۔

ایم۔ احمد معرفت ہیڈ ماسٹر "تائید الاسلام اسکول موانہ" موانہ کلاں ضلع میرٹھ

[illegible]

Haryaaram Panchpota Bengal

مصفا خون کی شرطیہ گولیاں

[illegible]

عورت نے خاوند کو بڑا شرمندہ کیا

[illegible]

منیجر دواخانہ شفار الامراض تجارہ (الور) (راجپوتانہ)

P.O. Dawakhana Tijara (Alwar) (Rajputana)

نوجوان افغان

[illegible]

تار کا پتہ: "الجمعیۃ دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۵۷۳۸

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ الجمعیۃ دھلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی-اے) معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی - یوم شنبہ ۱۶ شعبان المعظم ۱۳۵۳ ہجری - مطابق ۲۴ نومبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۸

فولاد کا جھنمی سپاہی

مصنوعی انسانوں کے ہاتوں دنیا برباد ہوگی

آئندہ جنگ کی قوت فرانسیسی انجنیروں کے ہاتھ میں

دنیا کو آئندہ جنگ سے بچانا چاہتے ہیں، اور یہ کہ ہولناک آلات حرب ہم صرف اس لئے تیار کر رہے ہیں کہ جنگ کے خواہشمندوں کو اپنی خواہش پوری کرنے کی جرأت نہ ہو سکے۔

پچھلی عالمگیر جنگ اس قدر ہولناک اور بربادکن تھی کہ اُسے دیکھ کر دنیا نے یقین کر لیا تھا کہ آئندہ کبھی انسان ایسی جنگ کی مصائب میں مبتلا ہونے کا خیال بھی اپنے دل میں نہیں لائے گا ...

اس سلسلہ میں فرانس سب پر بازی لیجا رہا ہے چنانچہ فرانسیسی فوج کے ایک سائنس داں انجنیر ڈاکٹر ڈیکس جاسنے گوٹے نے ایک ایسی جنگی ایجاد کی ...

... ہی کر سہم جائیں گی، ہزاروں آدمی ہول سے مرجائیں گے اور باقی ماندہ اپنے شہر کل اور آبادیوں سے نکل بھاگیں گے، تب یہ جھنمی سپاہی اپنا ہاتھ ہلائیگا اور بڑے بڑے شہر تاکاً صفصفاً ہوکر رہ جائیں گے۔"

ستم ظریفی ملاحظہ ہو۔ ڈاکٹر ٹرنڈ گور کا دعویٰ ہے کہ فرانس اس ایجاد میں اس لئے ...

معاصرین کے افکار و آراء

دیہاتی پروگرام

ہندوستان میں گاؤں کی آبادی زیادہ ہے۔ بلکہ صحیح یہ ہے کہ یہی آبادی ہمارے ملک کی روح ... آبادی کو حقیقی ہندوستان سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ کلکتہ، بمبئی، مدراس اور کراچی وغیرہ شہر نہ ہندوستان کی تہذیب کا مرکز ہیں اور نہ ہندوستان کے عام حالات اور عوام کی ضروریات کی نمائندگی کرتے ہیں ...

... کہ کسی دوسرے آدمی کو اسمبلی میں نمائندہ بنا کر بھیجنے کے بجائے اسی نومسلم کو منتخب کرا دیا جائے تاکہ ایک طرف تو اس نومسلم کی دلداری بھی ہو جائے۔ اور دوسری جانب قوم اس کی استعداد علمی سے فائدہ بھی اٹھائے۔

(احسان)

مسلمانوں کی رائے عامہ

گو ابھی تک بہت سے حلقوں کے نتائج باقی ہیں تاہم جس حد تک ظاہر ہو چکے ہیں وہ اس بات کے لئے کافی ہیں کہ ان سے مسلمانوں کی رائے عامہ کے صحیح رجحان کا اندازہ کر لیں۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خاں اور خان بہادر حاجی رحیم بخش مسلم کانفرنس کے ...

... مفید ہونگی۔ اور نہ قوم کے لئے اس وجہ سے ذی اثر اشخاص ملت و قوم کا یہ فرض ہے کہ وہ انتہائی کوشش کریں تاکہ مسلمان ٹکڑے ٹکڑے ہو کر منقسم نہ ہونے پائیں۔ (البشیر)

آنے والی جنگ کو روکو

ایک نو مسلم کا انتخاب

اسمبلی کی لیڈری

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو غور دیکھا تو اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہوگئی اور اس نے یہ فیصلہ کر لیا کہ حقیقتاً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا اور آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے۔ اور اس کے علاوہ جتنے مذاہب ہیں وہ سب باطل اور صراط مستقیم سے بھٹکا دینے والے ہیں۔ جب عیسائیوں کو اس کی خبر ہوئی تو تمام پادریوں نے مل کر اس لڑکی پر بے شمار مظالم ڈھائے اور اس قدر ہیجان گداز اور صبر آزما مصائب میں اسے مبتلا کیا کہ دیکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہونے لگے مگر وہ لڑکی اسلام پر ثابت قدم رہی اور اس بالآخر تمام پادریوں کی ایک شاندار مجلس میں اسلام کی حقانیت پر ایک بصیرت افروز مناظرہ کیا۔ فضیلت اسلام اور رد عیسائیت کے جن قدر دلائل ممکن تھے وہ تائیداً اس سے اس لڑکی نے پادریوں کے مقابلہ میں اس خوش اسلوبی کے ساتھ پیش کئے کہ سامعین حیرت و استعجاب کے سمندر میں غرق ہوگئے۔ اور پادریوں سے کوئی جواب بن نہ پڑا۔ اور وہ لڑکی ہمیشہ کے لئے اسلام ہی سے وابستہ ہوگئی۔ اس کا نام ازبلا تھا اور اس کی زندگی کے واقعات ایک کتاب میں قلمبند کر دیئے گئے ہیں۔ اگر آپ کو اسلام کی گزشتہ عظمت و سعادت کا مطالعہ کرنا ہے اور عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت کے بے شمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہے اور آپ اس کتاب کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنا چاہتے ہیں تو فوراً طلب کیجئے۔ پہلا ایڈیشن قریب الختم ہے اگر دیر ہوئی تو دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ قیمت فی جلد ۱۲؍ علاوہ محصول ڈاک۔ تبلیغی مقاصد کے لئے بیس بائیس سے زائد جلدوں کے خریدار کو ۲۵ فی صدی کمیشن دیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ: منیجر "الجمعیۃ" دہلی

The Aljamiat

Regd No. L 1793.

Vol. XX No. 37 | DELHI TUSEDAY NOVEMBER 20 1934 | PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ازبلا منگا کر دیکھئے جس کو پڑھ کر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے

قیمت فی جلد ۱۲؍ علاوہ محصول ڈاک

منیجر الجمعیۃ دہلی

بے عمل پیر اور ان کے اندھے مرید

ایک عالم دین کا اعلان حق

یہ باتیں مولانا صاحب سنکر کہا "میری اس وقت کی خاموشی محض فتنہ و فساد کو روکنے کی غرض سے تھی ورنہ حق بات کہنے سے دنیا کی کوئی طاقت مجھے روک نہیں سکتی۔ اگر پیر صاحب میں کچھ بھی ہمت ہے تو میرے سامنے مناظرہ کریں ..."

... پیر صاحب کی اس ناشائستہ حرکت سے اکثر لوگوں کو بے حد رنج ہوا ...

ریاست جیند میں ہندوؤں کا ایک تازہ کرشمہ

مسجد کو آگ لگا دی گئی

جیند کے معاملات کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ کس کل اونٹ بیٹھے گا۔ ہندو گردی کی حد ہو گئی ہے اور حکام ریاست بیٹھے تماشا دیکھ رہے ہیں ... تو یہی بتا رہے ہیں کہ حکام ریاست کی بھی یہی مرضی ہے کہ مسلمانوں پر ...

... قرآن اور حدیث سے ثابت کی تو پیر صاحب دو دن کے اندر ہی اندر میسور سے چل نکلے۔ پیر صاحب کی ان حرکات کے متعلق آج میسور کے بچے بچے کی زبان پر نفرت کے الفاظ ہیں۔

(سید غوث پیر از میسور)

... لئے ان کی جرأت روز بروز بڑھتی جاتی ہے جیند کے مسلمان مجبور و بیکس ہیں غریب میں ان کی حالت دیکھ کر پتھر کا کلیجہ پانی ہو جاتا ہے وہ کچھ نہیں کر سکتے پھر شعائر اسلام کی بے حرمتی صرف جیند کے مسلمانوں ہی سے تو تعلق نہیں رکھتی بلکہ تمام عالم اسلام اسکو گوارا نہیں کر سکتا۔ اس بنا پر ...

(سکریٹری مجلس احرار رہتک)

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجزنما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں کاغذ سفید ولایتی ... ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب ... دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے ... تفسیر کا ماخذ ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، موضح القرآن، ضحاک، مسند حاکم، ابن مردویہ ... اور تمام کتب احادیث اور جس میں تمام احکام قرآن و مسائل ...

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت — خاص رعایت — خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خاں

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدئے

روہیلکھنڈ کے بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانح عمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے صرف ڈہائی سو جلدیں باقی ہیں۔

جلد آرڈر دیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

... بی-اے (علیگ) بریلوی کی یہ معرکۃ الآراء تصنیف جس میں آنریبل سر ... صاحب پریذیڈنٹ یو-پی کونسل کا ... اور جس کی ... عبدالواحد صاحب ایم-اے (مقیم لندن) نے مبلغ ایک ہزار روپیہ کے ... سرزمین روہیلکھنڈ میں بالخصوص اور ملک کے طول و عرض میں بالعموم نہایت قلیل عرصہ میں حیرت انگیز مقبولیت حاصل کی ہے۔

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھائیے

... کاغذ چکنا، چکدار، کتابت و طباعت دیدہ زیب ... ہاف ٹون کی چھپی ہوئی، نایاب تصاویر ٹائیٹل عمدہ رنگین

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی - علمی - اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ

مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپ کو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہو جائے گا۔

صحیفہ رحمانی ... قرآن و حدیث ... مرزا کے الہامات قادیانی دروغ گوئی کی پول کھول دی ...

دین مرزا الکفر ملۃ ...

نامہ حقانی در کذب قادیانی ...

اعجاز القرآن قیمت ... بلا جلد ...

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم

معہ خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے گویا ایک ماہر کے تراشے ہوئے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں ہر ایک بوڑھا عورت بچہ باآسانی پڑھ سکتا ہے زیر متن ہندوستان کے سابق ماہر علم تفسیر حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں بالاتفاق مقبول ہے ... حاشیہ پر خلاصۃ التفاسیر چڑھائی ہے اور ضروری مقامات پر شان نزول کے ساتھ ... مسائل ... فقہ کے عنوانات ... ایک ہزار عنوان قائم کئے گئے ہیں۔ مضامین تفسیر کی خوبی کا سب سے بڑا ثبوت ... مولانا عبدالتواب صاحب ... محمد عبدالغنی صاحب ...

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

(حمید برقی پریس دہلی میں باہتمام ہلال احمد زبیری پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر الجمعیۃ ... سے شائع ہوا)

افسانہ

بہار و خزاں

نازونعمت میں پلی ہوئی خاتون

یاس وناامیدی کے لمحات

مصائب وآلام میں تبسم کی جھلک

(۲۳)

میاں اختر نے ایک دوست کے گھر جاکر اور خودداری کو بالائے طاق رکھ کر ناشتہ کیا اگر دوست سے کچھ نہ کہہ سکا وہ شہر کے کئی دوستوں سے بلطف جلدی جاکر ملا مگر ملاقات کے وقت اس کی زبان گنگ ہوگئی اور وہ کوئی سوال نہ کرسکا وہ ہر بار طبیعت کو مجبور کرکے اور زبردستی دلیر بن کر دوستوں کے پاس جاتا ہے اور یہ ارادہ کرکے جاتا ہے کہ وہاں جاکر ضرور سوال کرے گا لیکن ایسے دوستوں سے جنہوں نے اس کی جائداد اور نقد روپیہ کو پانی کی طرح بہایا اور اس کو بہا کر کے چھوڑ گئے مگر جب کبھی ہمت کرکے آخر کبھی بے تکلف دوست کے پاس گیا وہاں جاکر گونگا بن گیا ...

...

ہندوستانی حاجیوں کیلئے چند ضروری ہدایات

بیماریوں سے محفوظ رہنے کا طریقہ

چیچک کا ٹیکہ اور گرم کپڑوں کا استعمال

ہندوستانی عازمان حج کو سفر حج میں مندرجہ ذیل باتوں کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے:۔

۱۔ چیچک۔ سرزمین حجاز میں یہ مرض وبائی ہے اس لئے ان تمام مسافروں پر جو جہاز ... پر سوار ہونے سے قبل چیچک کا ٹیکہ لگوائیں۔ اس پابندی پر عمل کرنے سے خاص کر بچوں کے لئے کسی قسم کا گریز نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہ حاجیوں کے مفاد کے لئے ہے۔ اگر اس ضروری مشورے پر کاربند نہ ہونے سے خاندان کا ایک فرد بھی چیچک میں گرفتار ہوتا ہے تو وہ تمام خاندان کے لئے ایک عظیم خطرہ ثابت ہوتا ہے ...

کھانے میں احتیاط

۴۔ کھانا تمام سبزیاں اور ترکاریاں پکا کر کھانی چاہیئیں۔ گوشت کا استعمال کم کرنا چاہیئے خاص کر کمزور معدے والوں کیلئے کھانے میں اعتدال لازم ہے۔ ہر شخص کو اس کی احتیاط کرنی چاہیئے کہ قبض نہ ہو دن میں کم از کم ایک مرتبہ پاخانے ضرور جانا چاہیئے۔

۵۔ دودھ۔ جدہ میں کچا دودھ بکتا ہے۔ استعمال کرنے سے پہلے اسے خوب گرم کر لینا چاہیئے۔

۶۔ دہی کا استعمال بعض اطراف ہند میں کثرت سے ہوتا ہے سعودیہ میں اس کا استعمال موسم سرما میں مفید نہیں ہوتا۔ اور اسہال کا احتمال رہتا ہے۔ لیکن سکے کی خشک آب وہوا میں یہ صحت کیلئے بہت مفید ہے۔

کونین کا استعمال

۷۔ ملیریا۔ یہ بیماری بہت عام ہے اس لئے اس کی طرف سے بہت ...

Oleum citronella

Oleum Anisi

گرم لباس

...

آخر قسم کا ڈاکٹری مشورہ اور ادویات بالکل مفت امن شفا خانوں سے مل سکتی ہیں جو حکومت ہند کی طرف سے جدہ اور مکہ معظمہ وغیرہ میں قائم ہیں۔

یوپی کونسل میں مسلم ارکان کا کارنامہ

سرمالکم ہیلی کے ہاتھ پر ناچنے والے جواب دیں

(از خان بہادر حاجی بشیر الدین صاحب ایڈیٹر البشیر)

ہندوستان کے موجودہ قانون سود کی بدولت بہت سے راجپوتوں اور دوسرے ہندوؤں کی جائداد مہاجنوں کے ناخنوں سے ... یہ جو تباہی آئی وہ سود در سود کے چکر کی بدولت زمینداروں کی یہ دردناک حالت دیکھ کر خان بہادر مولوی فصیح الدین صاحب نے ... کونسل میں قرضہ جات کے متعلق ایک قانون پیش کیا ...

اس وجہ سے یہ ان کا فرض ہے کہ وہ ملک کے اور بالخصوص مسلمانوں کے مفاد کی حفاظت کریں اور کسی معاملے میں مسلمانوں کے مفاد کے خلاف رائے نہ دیں۔

لہذا مسلمانوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ مذکورہ بالا ممبران سے دریافت کریں کہ آخر انہوں نے مسلمانوں کے مفاد کے خلاف کیوں خان بہادر حافظ فصیح الدین صاحب کے خلاف ووٹ دیا۔

...

سرکاری افسران کی غیر جانبداری کا پول کھل گیا

رفیع احمد قدوائی کا حیرت انگیز بیان

الٰہ آباد ۱۹ نومبر۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی کانگریسی لیڈر نے ایک حیرت انگیز انکشاف کیا ہے کہ اعلیٰ سرکاری افسروں نے کیسے طور پر اسمبلی کے ایک امیدوار کے حق میں کنویسنگ کیا ...

مسٹر قدوائی کا بیان ہے کہ ... پولنگ کے وقت تحصیل اور پولیس کا تمام رسوخ ڈاکٹر ضیاء الدین کے لئے استعمال کیا گیا۔

"کانگریس وائٹ پیپر کو نامنظور کرے"

حکومت پر لبرلوں کا پختہ اعتقاد

بمبئی ۲۰ نومبر۔ جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کی جانب کانگریسی کارکنوں کو کیا رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ اس کے بارے میں سردار ولبھ بھائی پٹیل اور مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے جو مشورہ دیا ہے اس کے خلاف لبرل حلقوں میں یہ کہا جاتا ہے کہ رپورٹ کے بارے میں اپنا فیصلہ دینے سے قبل اس کی اشاعت کا ہمیں انتظار کرنا چاہیئے ...

...

پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ اور کانگریس

مسٹر پٹیل اور بھولا بھائی ڈیسائی کا بیان

بمبئی ۲۰ نومبر۔ مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ عنقریب شائع ہونے والی ہے اس بارے میں مختلف حلقوں سے یہ سوالات ہوئے کہ اس رپورٹ کی جانب کانگریسیوں کا کیا رویہ ہونا چاہیئے۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل، بھولا بھائی ڈیسائی ...

انڈیپنڈنٹ حلقوں میں بھی یہ کہا جاتا ہے کہ جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کے بارے میں کانگریسی لیڈروں نے جو مشورہ دیا ہے اس سے کوئی سودمند نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔ کانگریس کو یہ اچھی طرح سے واضح کر دینا چاہیئے کہ وہ مجوزہ اصلاحات کی جانب کیا رویہ اختیار کرے گی۔ وہ یہ بھی توقع کرتے ہیں کہ کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کی آئندہ میٹنگ اس معاملہ میں صحیح رہنمائی کرے گی۔

سچا ہمدم و رہبر بے دام

پاک صاف خیالات پیدا کر کے جسمانی و روحانی صحت حاصل کرنے کیلئے دنیا میں سچی خوشی دستیاب کرنے کیلئے آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب کام شاستر بالکل مفت منگا لیں۔

وید شاستری۔ جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق ومغرب کی تازہ خبریں

شاہ افغانستان کو شاہ کابل کا تحفہ

دو اسلامی حکومتوں میں مودت واتحاد

قارئین کرام مشہدی علی حضرت شاہ ایران کی تشریف آوری کا حال معلوم کر چکے ہیں۔ اب معاصر "اصلاح" کابل سے معلوم ہوا کہ شاہ ایران سے ملاقات کرنے کی غرض سے دربار کابل سے جو نمائندے روانہ کئے گئے تھے ان کے ہمراہ ... نے شاہ افغانستان کی حکومت میں پیش کرنے کیلئے ایک تحریری ارسال کی تھی ...

محمد ہاشم نے صدر اعظم فرانس کے نام تعزیتی برقیہ ارسال کر کے حکومت کی طرف سے اس حادثہ پر افسوس کا اظہار فرمایا ہے۔ اس کے جواب میں صدر اعظم فرانس نے بھی برقیہ ارسال کیا ہے جس میں حکومت افغانستان کی اس ہمدردی کا مناسب الفاظ میں شکریہ ادا کیا گیا ہے۔

بغداد کی ایک معمر ترین عورت

۱۵۵ برس کی عمر میں صرف موت کی خواہش

بغداد کی ایک خاتون "مستنلوچکا" دنیا میں معمر ترین عورت ہے۔ اس نے قدرت کی طرف سے ۱۵۵ برس کی عمر پائی ہے۔ مگر باوجود خواہش کی موت کا فرشتہ اس کے قریب تک نہیں آتا۔ اس کا قول ہے کہ اس کی تمام زندگی بے اطمینانی اور پریشانی میں گزری ہے۔ اس عمر میں آکر اب اس کی ایک ہی خواہش ہے۔ یعنے موت۔ لیکن وہ نہیں آتی۔ سچ ہے کہ انسان نہ اپنی خوشی سے آتا ہے اور نہ اپنی خوشی سے جاتا ہے!

۱۲۰ سال پہلے وہ سات بچوں کی ماں تھی لیکن وہ سب کے سب مر چکے ہیں اب یہ بوڑھی عورت یوگوسلیویا کے ایک پہاڑی علاقہ "بے واشا" میں بقیہ زندگی کے ایام گزار رہی ہے۔ اس خاتون کی صحت اس عمر میں بھی قابل رشک ہے۔ اس کا معدہ بدستور اپنے کام میں مشغول ہے اور پیٹ میں درد کی کوئی شکایت نہیں ...

جس پہاڑی گاؤں میں یہ عورت رہتی ہے اس کی کل آبادی تقریباً اسی کی اولاد ہے۔ اور موجودہ نسل اس کی پانچویں نسل ہے۔

نجران اور عراق کے درمیان لاسلکی کی تکمیل

تجربہ کے طور پر پہلی سرکاری گفتگو

گزشتہ جمعرات کو نجران اور عراق کے درمیان لاسلکی کی تکمیل ہوگئی اور ریاض اور بصرہ کے درمیان جو تجربہ کیا گیا وہ اطمینان بخش ثابت ہوا۔ لاسلکی پر سب سے پہلے تجربہ یوسف یاسین سکریٹری جلالۃ الملک سلطان ابن سعود اور نوری پاشا سعید وزیر خارجہ عراق کے مبارک ہاتھوں سے عمل میں آیا ...

(یوسف یاسین)

(نوری سعید وزیر خارجہ عراق)

جزائر فلپائن کے مسلمانوں کا مطالبہ

حرام کاری بہتر ہے یا شرعی تعدد ازدواج؟

منیلا (جزائر فلپائن) کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ وہاں کے مسلمانوں نے حکومت سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ فلپائن کی پارلیمنٹ میں جو مسودۂ قانون پیش ہونے والا ہے اس میں ایک دفعہ ایسی مقرر کی جائے جس کی رو سے مسلمان چار عورتوں تک سے شادی کر سکیں کیونکہ شرعی طور پر چار عورتوں سے نکاح کرنا موجودہ صورت حال سے کہیں بہتر ہے ...

موٹر سازی کی صنعت کو ترقی

سال رواں میں موٹروں کی تعداد بہت زیادہ بڑھ گئی ہے اور انگلستان کے کارخانوں میں رات دن کام ہو رہا ہے۔ سال رواں کے ابتدائی نو ماہ میں موٹروں کی تعداد سال گزشتہ کی نسبت ۳۰۰۰۰ زیادہ رہی ہے۔ کارخانوں میں مزدوروں کو فرصت نہیں ہے۔ اور ہر روز زیادہ سے زیادہ موٹریں تیار کی جا رہی ہیں۔ توقع ہے کہ ۱۹۳۴ء میں موٹروں کی صنعت کو اور بھی زیادہ ترقی حاصل ہوگی۔

عراق کے مدارس میں بہائی مذہب کے معلمین

جریدہ "الہدایۃ" سے معلوم ہوا کہ عراق کے مدارس میں بہائی مذہب کے معلم اور معلمات مدتوں سے عرب طلبا کو درس دے رہے ہیں۔ مدارس اسلامیہ میں یہ لوگ علی الاعلان سکولوں پر طعن وتشنیع کرتے ہیں اور بہائی مذہب کی اشاعت کے لئے عیسائی مشنریوں سے زیادہ چالاکی سے کام کر رہے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بہائی مذہب کی حملات بہت ہی زیادہ خطرناک ہیں کیونکہ وہ اپنے مذہب کی اشاعت کے ساتھ اجنبی پروپیگنڈہ کی بھی ذمہ دار ہیں۔

جرمنی میں مردوں کو آختہ کرنے کی تحریک

۲۱۷ اشخاص "مردی" سے محروم کر دیئے گئے

برلن میڈیکل کے سرکاری ڈاکٹر نے ایک رپورٹ شائع کی ہے جس میں مذکور ہے کہ جرمنی میں اس وقت تک ۲۱۷ اشخاص کو نامرد بنا دیا گیا ہے ...

حکومت فرانس سے حکومت افغانستان کی ہمدردی

ناظرین کو یاد ہوگا کہ گزشتہ مہینہ میں مارسیلز میں شاہ الکزنڈر اور سربار تھو وزیر امور خارجہ فرانس کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا اس حادثہ فاجعہ پر حکومت فرانس سے حکومت افغانستان نے ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

جاپان کی سیاسی، حرفتی اور معاشرتی زندگی

وہ ملک جس سے یورپ لرزہ براندام ہے

لاکھوں کی تعداد میں شائع ہونے والے اخبارات

جاپان کا نیشنلزم۔ اسلام کی جدید تحریک

جاپان میں ارباب تعلیم کا موٹو تعلیم وطن پرستی کے ساتھ ہے۔ ابتدائی ودر میانی تعلیم میں اس بات کا خاص لحاظ رکھا جاتا ہے کہ بچوں کے دماغ میں وطن پرستی اور خودداری کی روح جاگزیں کرائی جائے ...

جاپان کے کتب خانے

جاپان کے ہر چھوٹے بڑے شہر میں بے شمار کتب خانے ہیں۔ جاپانی زبان کی لاکھوں کتابیں صرف ٹوکیو کی لائبریری میں جمع ہیں۔ انگریزی، فارسی، عربی، چینی، فرانسیسی، جرمنی، اسپینی غرض ہر زبان کا لٹریچر جاپانی کتب خانوں میں موجود ہے ...

عیسائی مشنریوں کا حشر

جاپان نے اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے کہ عیسائی مشنری یہ ممالک خصوصاً مشرقی ممالک میں خدا کے ساتھ رشتہ جوڑنے کے بجائے مغربی سیاست سے رشتہ جوڑنے میں کمال رکھتے ہیں ...

اسلام اور جاپان

جاپان میں گو مسلمان بہت ہیں مگر سرکاری طور پر ان کی کوئی پوزیشن نہ تھی۔ مگر یہاں کے مسلمانوں کی پیہم مساعی کی بدولت اب حکومت نے اسلام کو سرکاری طور پر تسلیم کر لیا ہے (یعنے تسلیم کر لیا ہے کہ جاپان میں مسلمان ایک مستقل حیثیت رکھتے ہیں)۔

جاپانی لڑکیاں

...

جاپانی اخبارات

...

دین یا جاپان؟

...

جاپان میں قومیت

... شاہ جاپان "میرو ہیتو" کو منصب اجتہاد وامامت بھی حاصل ہے اور تمام مذہبی امور کا فیصلہ ان ہی کی عدالت سے صادر ہوتا ہے۔ شاہ جاپان بڑی عقیدت کے ساتھ ہر ہفتہ کسی بدھ مندر میں تشریف لے جاتے ہیں اور اس پانی کو استعمال کرتے ہیں جو بطور تبرک ہزاروں برس سے چلا آ رہا ہے۔ یہ پانی ایک سوت سے نکلتا ہے۔ خیال ہے کہ مہاتما بدھ نے ...

ترکی وطنی دفاع کا ہمہ گیر جذبہ

رعایا کی طرف سے بحری اور ہوائی جہازات کا ہدیہ

...

(یہ زندہ قوموں کے بچوں کا حال ہے۔ ہندوستان کے مسلمان بچوں کو آتش بازی اور سینما بازی سے فرصت کہاں، کہ وہ کوئی تعمیری کام کریں یا ان کے والدین ان میں اس قسم کی روح پھونکیں)۔

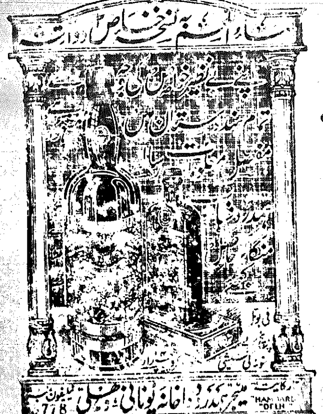

سرمۂ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

سرمہ نمبر ۱۔ آنکھوں کی خارش، سرخی، دھند، جالا، پھولا، ناخونہ اور پلکوں کا گرنا، پانی بہنے، پرانے رو ہے کیلئے خصوصاً بے حد مفید ہے۔ اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ امراض کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ جن لوگوں کو کسی قسم کا مرض نہیں ہے وہ بھی اس کا استعمال کر کے اپنی آنکھوں کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کی آنکھوں کو کبھی قسم کا مرض لاحق نہ ہوگا۔ قیمت فی تولہ ... رچہ ماشہ کی شیشی ...

سرمہ نمبر ۲۔ یہ سرمہ بھی ... کی طرح تمام امراض چشم سوائے رو ہے اور پلکوں کے گرنے کیلئے مفید ہے۔ خصوصاً موتیا بند کے ابتدائی پانی کو نکال دیتا ہے۔ اگر پانی جم گیا ہو تو اس کا استعمال مفید نہ ہوگا۔ طلبا زیادہ تر حضرات جو نوشت وخواند کا کام زیادہ کرتے ہیں ان کیلئے خاص کر اس سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ عینک لگانے سے پہلے اگر اس سرمہ کا استعمال شروع کر دیں تو انشاء اللہ چشمہ کی ضرورت نہ پڑے گی۔ قیمت فی تولہ ... تین ماشہ کی شیشی ... محصولڈاک وپیکنگ بذمہ خریدار۔ ملنے کا پتہ:۔

(مولانا) نورالدین بہاری، معرفت جمعیۃ علمائے ہند۔ دہلی

مرآۃ المثنوی

مرتبہ

قاضی تلمذ حسین صاحب ایم۔ اے

رکن دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ

مثنوی شریف کا یہ وہ جامع و بے نظیر خلاصہ ہے جس سے مثنوی شریف کی تمام پیچیدگیاں رفع ہوگئی ہیں۔ کتاب کی کیفیت اور نمونے کے صفحات کا ایک رسالہ مرتب کر دیا گیا ہے براہ مہربانی اپنے پتہ سے مطلع فرمایئے کہ رسالہ ہدیۃً ارسال خدمت کیا جائے۔

"ملنے کا پتہ"

دائرۃ الادب، حیدر گوڑہ، حیدر آباد دکن

ہندوستان کی آزادی کو کچلنے والی اور وائٹ پیپر سے بھی بدتر اور رجعت پسندانہ دستاویز

گورنر جنرل اور گورنروں کو ہنگامی اور مطلق العنانہ اختیارات دیدیئے گئے

مرکزی آزادی کا التوا۔ تحفظات کا طومار۔ فوج اور مالیات پر قبضہ

بالواسطہ انتخاب کی حمایت۔ وزیر ہند کے ہاتھ میں پولیس اور سول افسروں کا تقرر

مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ شائع ہوگئی

آج مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ شائع ہوگئی ہے جس کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے:۔

جوائنٹ سلیکٹ کمیٹی نے اپنی رپورٹ پارلیمنٹ میں پیش کرتے ہوئے اس امداد واعانت کا اعتراف کیا ہے جو اسے ہندوستانی ڈیلیگیٹوں کے ساتھ بحث و تمحیص کے ذریعہ ملی ہے۔ کمیٹی نے خاص طور پر برطانوی ہندوستانی ڈیلیگیٹوں کے مشترکہ میمورنڈم کا ذکر کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ میمورنڈم جو برطانوی ہندوستان کے خیالات کا آئینہ ہے ان کے کام میں مفید ثابت ہوا ہے۔

رپورٹ کے ابتدائی حصہ میں آئینی تصفیہ کے مسائل پر بحث کی گئی ہے۔ کمیٹی نے رائے ظاہر کی ہے کہ اشاعت تعلیم اور جنگ عظیم کے اثرات اور دوسرے قومیت کے جذبہ کی ترقی سے ہندوستان میں ایک ایسی رائے عامہ پیدا ہو گئی ہے جسے نظر انداز کرنا پارلیمنٹ کی شدید غلطی ہوگی۔

آئینی ترقی کا تدریجی ارتقاء

کمیٹی نے اس اصول کو تسلیم کیا ہے کہ ہندوستان میں آئینی ترقی تدریجی ہونی چاہئے۔ کمیٹی کے خیال میں ہندوستان کی آئندہ حکومت اسی تناسب سے کامیاب ہوگی جس تناسب سے وہ ایک جدید تخلیق ہونے کی بجائے گزشتہ رجحان کا قدرتی ارتقاء ہوگی۔

قانون اور امن کا قیام

قانون اور امن اور ایک انصاف پسندانہ نظم و نسق کا قیام حکومت کے بنیادی فرائض ہیں۔

تحفظات کے نئے معنے

ہندوستان اور انگلستان میں تحفظات کے متعلق غلط فہمیوں پر بحث کرنے کے بعد کمیٹی نے یہ رائے قائم کی ہے کہ بہت سے انگریز تو یہ سمجھتے ہیں کہ تحفظات محض ایک ایسے تکلفی حفاظت کے لئے ہیں جو پہلے ہی خالی کردیا گیا ہے۔

مرکزی حکومت کی تشکیل

کمیٹی نے اس امر پر زور دیا ہے کہ صوبجاتی آزادی کے قیام سے مرکز میں بھی تبدیلی کی ضرورت پیدا ہوجائے گی۔

ریاستوں کی شرائط

کمیٹی کا خیال ہے کہ فیڈریشن والیان ریاست کی اسی حالت میں باعث

تحریک دہشت انگیزی

جہاں تک دہشت انگیزی کا تعلق ہے کمیٹی کا خیال ہے کہ گورنر کو یہ اختیار دیا جائے کہ وہ دہشت انگیزی کے خلاف حکومت کی کارروائیوں کا جس حد تک مناسب سمجھے چارج لے سکے۔ کمیٹی کی رائے ہے کہ اگر بنگال میں اصلاحات کے نفاذ تک صورت حالات میں بہتری رونما ہوئی تو انہیں اس اختیار کو استعمال کرنے کی ضرورت محسوس ہوگی۔

حق رائے دہی اور مجالس آئین ساز

کمیٹی نے صوبجاتی کونسلوں کے لئے رائے دہی کے متعلق وائٹ پیپر کی جملہ تجاویز کو جو لوتھیان کمیٹی کی سفارشات پر مبنی ہیں منظور کر لیا ہے۔

کمیونل ایوارڈ اور پونا پیکٹ

کمیٹی کی قطعی رائے یہ ہے کہ موجودہ صورت میں جداگانہ طریقہ انتخاب ناگزیر ہے۔

کمیٹی کی سفارشات

فیڈریشن اور ہندوستانی ریاستیں

آل انڈیا فیڈریشن میں ہندوستانی ریاستوں کی مخصوص پوزیشن کو پورے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔

صوبجاتی خود مختاری

گورنروں کے اختیارات

(باقی آئندہ)

> **معذرت**
>
> آج اخبار کی آخری کاپی پریس کو جارہی تھی کہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ موصول ہوگئی۔ اسلئے اس ضروری رپورٹ کی اشاعت کی غرض سے آج مقالات افتتاحیہ درج نہیں کئے جاسکے۔ آئندہ انشاءاللہ اس پر مفصل تبصرہ شائع ہوگا۔ (الجمعیۃ)

ضروری گزارش

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہئے کہ خط و کتابت کے وقت اپنا نمبر خریداری کا (جو کہ ان کے نام سے پہلے پتہ کے شروع میں لکھا ہوتا ہے) حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل ارشاد کا عذر معاف۔ (منیجر الجمعیۃ دہلی)

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:۔ علاقہ منی شیخ سجان کے یہاں چہارم ہوا۔ اس میں شیخ سجان نے مولانا عبدالکریم صاحب مقام معروف گنج شہر گیا کے رہنے والے ہیں بلانے کے لئے گیا اور آن سے قبل پڑھنے کے لئے لڑکوں کو طلب کیا۔

جرمنی کے ۵۵ لاکھ سپاہی جنگ کیلئے تیار ہیں

فرانس کے فوجی حلقوں میں زبردست خوف و ہراس

پیرس ۱۳ نومبر۔ فرانس کے جنگی بجٹ کی جو رپورٹ شائع ہوئی ہے اس میں اعلان کیا گیا ہے کہ چند روز میں جرمنی کی طاقت اتنی ہوجائے گی جتنی کہ ۱۹۱۴ء میں تھی۔ فرانس نے ۱۹۳۵ء کے جنگی بجٹ کے لئے ۵۹۸۰ ملین فرانک (۰۰۰،۷۸ پونڈ) کا جدید مطالبہ کیا ہے گزشتہ سال فوجی اخراجات کے لئے ۵۹۴۰ ملین (ایک بلین دس لاکھ) فرانک منظور ہوچکے ہیں۔ اس میں وہ رقم شامل نہیں ہے جو سرحدی قلعہ بندیوں کے سلسلہ میں منظور ہوچکی ہے۔

رپورٹ میں مذکور ہے کہ چند روز میں جرمنی اپنے ۵۵ لاکھ سپاہی میدان میں لاسکتا ہے جن میں ۷ لاکھ فوج تو مستقل ہے اور ۱۲ لاکھ ریزرو یا محفوظ ہے اور ۲۰ لاکھ پارلیمنٹری اور اسٹارم ٹروپ ہے۔ جرمنی کے پاس اس وقت چار ہزار ہوائی جہاز ہیں اور بڑی تعداد میں طیاروں کی ہے۔ رپورٹ میں مزید مذکور ہے کہ جرمنی میں آتشیں اسلحہ اور جنگی توپوں کی تیاری نہایت زور شور سے ہورہی ہے۔

پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کے بعد

صوبجاتی خود مختاری کا اعلان؟

لاہور ۱۸ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کو اس امر سے سخت تشویش لاحق ہورہی ہے کہ جائنٹ سلیکٹ کمیٹی نے جو مل گروپ کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے ہیں اور وائٹ پیپر سکیم میں جسے پہلے ہی ہندوستان قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ایسی تبدیلیاں کردی ہیں جو کسی صورت ماڈریٹ ہندوستانی کو بھی قبول نہیں ہوسکتیں۔ گورنمنٹ نے سی جینی کو نور را ختم کرنے کا پروگرام ہی بنا رکھا ہے۔ رپورٹ کی اشاعت کے بعد اس امر کی کوشش کی جائے گی کہ جلد از جلد صوبجاتی خود مختاری کا اعلان کردیا جائے۔

اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ عنقریب ہی کونسلوں کو توڑ دینے کا اعلان ہوجائے گا اور نئے انتخابات کی تیاریاں شروع ہوجائیں گی۔ امید کی جاتی ہے کہ پنجاب کونسل کے جدید انتخابات ۱۹۳۵ء میں ہوں گے اور اس سلسلہ میں اسی ماہ کے اختتام سے پیشتر ہی حکومت کے اعلان کی توقع ہے۔

ایک مزدور گر کر ہلاک

دہلی ۹ نومبر۔ نیو پوری کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ وہاں کارونیشن ہوٹل کی جدید عمارت سے ایک مزدور جس کا نام مسیح ہے گر کر سخت زخمی ہوا اور ہسپتال جاتے ہوئے راستہ میں ہی فوت ہوگیا۔

عورتوں کے اغوا کے واقعات کا انسداد

خواتین کانفرنس کا مطالبہ

کلکتہ ۱۹ نومبر۔ آل انڈیا وومن کانفرنس کی کلکتہ شاخ نے اپنے سالانہ جلسہ کے دوسرے اجلاس میں ایک ریزولیوشن پاس کیا جس میں زور دیا گیا کہ عورتوں کے اغوا کی بڑھتی ہوئی وبا کو روکنے کے لئے خاص قانون بنایا جائے۔ دوسرے ریزولیوشن میں گورنمنٹ سے درخواست کی گئی کہ ایک آل انڈیا کمیشن جس میں زیادہ ممبر غیر سرکاری ہوں، مقرر کیا جائے جو کہ اس بات کی تحقیقات کرے کہ عورتوں پر وراثت وغیرہ کے متعلق جو قانونی پابندیاں عائد ہیں وہ کس طرح دور کی جاسکتی ہیں۔

انتخابات کے مزید نتائج

انتخابی نتائج کی فہرست صفحہ پر درج ہے بقیہ نتائج حسب ذیل ہیں: شمالی مدراس کی مسلم نشست کے لئے مسٹر عمر علی اور مسٹر عبداللطیف فاروقی کھڑے ہوئے تھے جس میں مسٹر عمر علی شاہ کامیاب ہوگئے۔ سندھ میں سیٹھ عبدالله ہارون، نبی بخش اور شیخ عبدالمجید کھڑے ہوئے تھے جس میں سیٹھ عبدالله ہارون اور نبی بخش کامیاب ہوگئے اور شیخ عبدالمجید ناکام رہے۔ پونہ کے سنٹرل ڈویژن کے سکھ دیہاتی حلقہ سے مسٹر احمد جعفر کامیاب ہوگئے۔

دارالحکومت

طلبا کی لاری الٹنے سے ایک کی ہلاکت

دہلی ۱۹ نومبر۔ دہلی رہتک روڈ پر سٹیلام پولیس چوکی کے نزدیک ایک موٹر لاری کے الٹنے کا حادثہ ہوا ہے۔ رنجیت گڑھ سکول کے طلبا اور مدرسین کی ایک جماعت ناگلوئی میں میچ کھیلنے کے لئے جارہی تھی۔ موٹر ڈرائیور نے ایک دوسری موٹر لاری سے آگے نکلنے کی دھن میں موٹر کو تیز کردیا۔ جس سے لاری الٹ گئی اور ۱۹ اشخاص کو ضربات آئیں۔ ڈرائیور بھی مجروح ہوا۔ ایک نے ہسپتال پہونچنے سے قبل راہ میں ہی دم توڑ دیا۔ تین اشخاص ہسپتال میں داخل کئے گئے ہیں۔

مسٹر آصف علی کی کامیابی پر مبارکباد

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کا پیغام تہنیت

مکرمی مسٹر آصف علی صاحب زید لطفہ! السلام علیکم۔ آپ کی کامیابی اور شاندار کامیابی کی مسرت انگیز خبر پہ میں آپ کو مبارکباد دینا نہیں چاہتا کیونکہ اس کا مفاد "حق بحقدار رسید" سے زیادہ نہیں ہے۔ مگر آپ کا حق غصب کرنے کے لئے طاغوتی طاقتیں میدان میں اتری تھیں اُن کے خائب و خاسر رہنے پر آپ کی خدمت میں اور مخلصانہ اور حق پرستانہ مساعی کے کامیاب ہونے پر آپ کے مخلص احباب کی خدمت میں اور حق شناسی اور قومی و وطنی فرض کی ادائیگی پر تمام اہل دہلی اور رائے دہندگان کی خدمت میں پُرخلوص دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

مخلص

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

"آصف علی کی فتح اصول کی فتح ہے"

دہلی ۹ نومبر۔ ڈاکٹر انصاری صدر کانگریس پارلیمنٹری بورڈ نے نمائندہ پریس سے انٹرویو کے دوران میں انتخابات اسمبلی میں مسٹر آصف علی کی کامیابی کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے ان امور پر اظہار استعجاب کیا۔ مزید اظہار خیال کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ مسٹر آصف علی کی کامیابی کو ذاتی فتح نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ اصولوں اور پالیسیوں کی فتح سمجھنا چاہئے جن کی کانگریس پابند ہے۔

حکیم محمد مشتاق صاحب کا تبریک نامہ

جناب حکیم سید محمد مشتاق علی صاحب نے مسٹر آصف علی صاحب کے نام ذیل کا پیغام تہنیت ارسال کیا ہے:۔ "مکرمی آصف علی صاحب۔ اسمبلی کے انتخاب میں آپ کی کامیابی قوم و ملک اور اس عقیدہ کی کامیابی ہے جس کی آپ نمائندگی کررہے ہیں۔"

مولانا اسمٰعیل غزنوی کی رہائی

بمبئی ۱۹ نومبر۔ مولانا اسمٰعیل غزنوی جو عازم حج تھے عدالت کے حکم سے جیل میں تھے۔ اور جو تین ماہ کی قید پوری کررہے تھے، ۱۰ نومبر کو رہا کردیئے جائیں گے۔ دوران قید میں مولانا کے سامنے یہ شرط پیش کی گئی تھی کہ اگر وہ معافی مانگ لیں تو انہیں رہا کیا جاسکتا ہے لیکن انہوں نے اس شرط کو حقارت کے ساتھ ٹھکرا دیا۔

پنجاب میں کانگریسی امیدواروں کی ناکامی

لاہور ۱۸ نومبر۔ پنجاب میں انتخابات اسمبلی کے نتائج کے سلسلہ میں ڈاکٹر عالم نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا کہ اس صوبہ سے اسمبلی کے انتخابات کے نتائج سے اور کانگریسی امیدواروں کی شکست سے کسی کو خوش ہونا چاہئے اور نہ مایوس۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس صوبہ کے لوگوں نے دلوں میں کانگریس کی عزت دوسرے صوبوں کے لوگوں کی نسبت کم ہوگئی ہے۔ باہمی تفرقہ اور مقامی کانگریسی اصحاب کے باہمی حسد کا نتیجہ ہے۔

ترکی میں کسی کو خطاب نہیں ملے گا

۱۸ نومبر۔ اخبار ٹائمس کے نامہ نگار مقیم استنبول کو معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۳۵ء کے شروع سے جب باشندگان ترکی کے خاندانی نام تسلیم کئے جانے کا رواج قائم ہوجائے گا تو پھر سرکاری خطاب مثلاً آغا، آفندی، بے اور پاشا وغیرہ ترک کردیئے جائیں گے۔ صرف بے جو لفظ مسٹر کا ہم معنی ہے رائج رہے گا۔

کانگریسی ارکان اسمبلی سے واک آؤٹ کرینگے

کانگریسی کارکنوں کی قید کے خلاف احتجاج

مشاعرہ

دفتر رسالہ "بائیسکوپ" دریبہ کلاں دہلی میں مورخہ ۲۴ نومبر بوقت ۸ بجے شب ایک بزم مشاعرہ منعقد ہوگی۔ لہٰذا سخن فہم و سخن سنج حضرات سے استدعا ہے کہ تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔ (ایڈیٹر)

جزائر فلپائن میں طوفان آب

دو سو آدمی غرق ہوگئے

منیلا ۱۹ نومبر۔ گزشتہ دو ہفتہ سے فلپائن سخت طوفان میں گھرا ہوا ہے۔ اس وقت تک کم و بیش دو سو افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔ تقریباً بیس آدمی جزیرہ لوزان میں ڈوب گئے۔ باقی کے جزیرہ میں بھی دو سو آدمی ہلاک ہوئے ہوں گے۔ کئی گاؤں پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں اور باشندے سخت مصیبت میں ہیں۔

دہلی جامع مسجد میں جلسہ

کل بعد نماز جمعہ جامع مسجد دہلی میں جمعیۃ علماء صوبہ دہلی کی جانب سے ایک جلسہ مولوی عبدالمجید مرحوم کارکن جمعیۃ علماء ہند دہلی کی ناگہانی وفات پر اظہار تعزیت اور پولیس کے رویہ پر اظہار خیال کے لئے منعقد کیا جائے گا۔ نیز مرحوم کیلئے دعاء مغفرت کی جائے گی۔

درخت سے لاری کی ٹکر

دس اشخاص مجروح

لاہور ۱۸ نومبر۔ مسافروں سے بھری ہوئی ایک لاری گوجرانوالہ سے لاہور آرہی تھی راستہ میں ایک درخت سے اس کی ٹکر ہوگئی جبکہ ایک گاڑی سے بچنے کی کوشش میں کار ڈرائیور کے قابو سے باہر ہوگئی۔ دس اشخاص جن میں چار عورتیں اور ایک بچہ بھی شامل ہیں مجروح ہوگئے جن کو ہسپتال پہنچایا گیا۔

کمسن دلہن نے بوڑھے خاوند کو زہر دیدیا

دہلی ۱۸ نومبر۔ سول ہسپتال سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں ایک ۵۰ سالہ بوڑھا سکھ لال جسے بے ہوشی کی حالت میں ہسپتال میں داخل کیا گیا تھا فوت ہوگیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی چند ماہ ہوئے ایک کمسن لڑکی کے ساتھ شادی ہوئی تھی۔ اس کی نئی دلہن اسی روز سے فرار ہے۔ ڈاکٹروں کا بیان ہے کہ اسے دھتورہ کھلایا گیا تھا۔

پندرہ اشخاص کے کنبہ کا قتل عام

پشاور ۱۹ نومبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع ہے کہ جائداد کے جھگڑے کے نتیجہ کے طور پر ایک پورے کنبہ کو قتل کرکے صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا۔ یہ کنبہ پندرہ اشخاص پر مشتمل تھا۔

پولیس کی گولیوں سے ایک شخص ہلاک

لائل پور ۱۹ نومبر۔ ضلع مراد و میں پولیس کی ایک جمعیت نے ایک گروہ پر گولیاں چلائیں۔ واقعہ اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ پولیس اغوا کے ایک مقدمہ میں ماخوذ ایک لڑکی کو عدالت میں لیجارہی تھی کہ ایک مفسد گروہ نے زبردستی لڑکی کو چھیننے کی کوشش کی۔ پولیس نے معاملہ کو بے قابو دیکھ کر گولیاں چلائیں جس سے ایک شخص ہلاک ہوگیا۔

بجلی گرنے سے ۱۷ افراد ہلاک

ناٹال ۱۹ نومبر۔ جنوبی افریقہ کے ایسٹ ہنڈن نامی شہر سے ایک خبر آئی ہے کہ وہاں کے لوکیشن گاؤں میں ایک جھونپڑے پر بجلی گری جس سے ۱۷ آدمی ہلاک ہوگئے۔

اعلان تعطیل

چونکہ شب برات کی تعطیل کے باعث دفتر الجمعیۃ اور جید برقی پریس بند رہے گا اس لئے ۲۸ نومبر کا الجمعیۃ شائع نہ ہوگا۔ اس کے بعد یکم دسمبر کا پرچہ ناظرین کرام کی خدمت میں حاضر ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ صاحبان نوٹ کرلیں۔ (منیجر)

پارلیمنٹری کمیٹی کا ذکر پارلیمنٹ میں
ملک معظم کی تقریر

لندن ۲۰ نومبر پارلیمنٹ کی میعاد کے اضافہ کے اعلان کے وقت ملک معظم نے اپنی تقریر کی ابتداء میں آسٹریا کے چانسلر شاہ یوگوسلافیہ اور ایم بارتھو کے دردناک قتلوں پر اظہار افسوس کیا۔ آپ نے کہا کہ ان واقعات سے ہماری دنیا لرز گئی ہے۔ اور مجھے اور میری رعایا کو بالخصوص گہرا صدمہ پہنچا ہے۔ نیز یورپ کی ترقی کی تحریک میں ایسے حادثات افسوسناک رکاوٹ کا موجب ہوتے ہیں۔ ملک معظم نے اس امر پر اظہار اطمینان کیا کہ حکومت مختلف اقوام کے درمیان خوشگوار تعلقات قائم کرنے کی سعی میں بے حد سرگرم ہے اور امریکہ وجاپان کے ساتھ بحری کانفرنس کے متعلق گفت و شنید کی کامیابی کی توقع ظاہر کرتے ہوئے بتایا کہ اب دنیا بحری اسلحہ جات کے مقابلہ سے بھی چھٹکارا پائے گی۔

ہندوستانی اصلاحات کے متعلق ملک معظم نے فرمایا کہ ہر دو ایوانوں کی جائنٹ سلیکٹ کمیٹی نے نہایت سنجیدگی سے غور و خوض کے بعد اپنی رپورٹ کو مکمل کر لیا ہے۔ اور عنقریب رپورٹ پارلیمنٹ میں پیش ہو جائے گی۔ ملک معظم نے خیال میں شاذ و نادر ہی اس قدر وسیع و اہم ترین میدان میں ایسی تحقیقات ہوئی ہوگی۔

امور داخلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے بیان کیا کہ لوگوں کی پس انداز اور خرید کی طاقت بڑھ گئی ہے جس سے قومی مالیات میں اس قدر ترقی ہو چکی ہے کہ گذشتہ تین سال کے نافذ کردہ محاصل میں مزید اضافہ کرنے کی گنجائش پیدا ہو رہی ہے روزگار اور تجارت کی روز افزوں ترقی باعث تسلی بخش ہے اور اگر بعض مقامات اس سے محروم ہیں تو وزیر متعلقہ ان پر بھی خاص توجہ دے رہے ہیں۔

یونیورسٹیوں کے بیکار گریجویٹ
موجودہ تعلیم لیڈر پیدا نہیں کر سکتی

الہ آباد ۱۹ نومبر آگرہ یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد کے موقعہ پر سر راس مسعود ... میکسٹن چانسلر عثمانیہ یونیورسٹی کو پچھلے دنوں ڈاکٹر آف لٹریچر کی ڈگری دی گئی تھی۔ مندرجہ ذیل ایڈریس پڑھا۔

اس وقت تک تو ہمارے سامنے یہ مقصد رہا ہے کہ صرف ان لوگوں کو یونیورسٹی کی تعلیم دی جائے جو کہ اسے حاصل کرنا چاہتے ہوں اس لئے یہ کوشش ہوتی رہی ہے کہ اجتماعی طور پر تعلیم کو فروغ دیا جائے گر اس نظریہ کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ ہندوستان کے بہترین دماغوں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہماری یونیورسٹیاں کافی تعداد میں ایسے لیڈر پیدا کرنے سے قاصر رہی ہیں جو کہ قومی صوبجاتی یا مقامی مسائل کی گتھی کو سلجھا سکیں اور ملک کی مجلسی اور سیاسی زندگی میں انقلاب پیدا کر سکیں۔

سر شان مکھم چیٹی کی شکست وائسرائے کی شکست ہے
ایک راز کا انکشاف

بمبئی ۱۹ نومبر اطلاع ملی ہے کہ لارڈ ولنگڈن نے سر شان مکھم چیٹی اور مسٹر راما سوامی مدلیار کی انتخابی جدوجہد میں ذاتی طور پر دلچسپی لی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وائسرائے نے یہاں تک کیا کہ ان دو غیر کانگرسی امیدواروں کی حمایت میں مدراس اور اوٹکمنڈ کے چند بارسوخ اشخاص کو ذاتی طور پر خط لکھے جن میں اس بات پر زور دیا گیا کہ ہر دو اشخاص کامیاب ہونے چاہئیں اور کہ وہ ذاتی طور پر ان کی کامیابی کے خواہاں ہیں۔ کیونکہ وہ ان چھ اشخاص میں سے دو ہیں جن کی ان کو اسمبلی میں سخت ضرورت ہے ان میں سے چند کانگرسیوں میں بھی ہیں لارڈ ولنگڈن نے اپنے خطوط میں مدراسی دوستوں سے مطالبہ کیا ہے کہ ان کو سر چیٹی کے انتخاب میں خاص دلچسپی لینا چاہئے اور ان کی کامیابی کے لئے کوشش کرنا چاہئے بمبئی کی یہ رائے ہے کہ اگر یہ رپورٹ درست ہے جس کے مستند ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے تو مسٹر ستی مورتی کا یہ پارک حق بجانب ہے کہ سر شان مکھم چیٹی کی شکست لارڈ ولنگڈن کی ذاتی شکست ہے۔

شاہ سیام تخت سے دستبردار نہیں ہونگے

کولمبو ۱۸ نومبر ابھی تک شاہ سیام تخت سے نہیں اترے ہیں۔ ہم لوگ ان سے ملکر چند غلط فہمیاں دور کرنے جا رہے ہیں جو شاہ سیام حکومت سیام اور اسمبلی کے آئینی تعلقات کے بارے میں پیدا ہو گئی ہیں۔

یہ وہ بیان ہے جو سیامی اسمبلی کے اس ڈیپوٹیشن کے صدر نے نمائندہ یونائیٹڈ پریس کو کولمبو میں دیا۔ انگلستان جاتے ہوئے گذرا تھا یہ لوگ اپنے بادشاہ سے ملکر ان تینوں قوانین کے معنی سمجھائیں جنہوں نے شاہ سیام نے منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ نہ سیام میں کوئی سازش ہوئی نہ کوئی انقلاب کا اندیشہ ہے اور ملک میں بالکل امن و سکون ہے۔

پانچ باغی گولیوں سے اڑا دیئے گئے
فوج اور باغیوں میں معرکہ آرائی

پشاور ۱۹ نومبر اطلاع ملی ہے کہ تیمین کے قریب پہاڑی پر شان کے باغیوں کا ایک کنبہ جو پانچ افراد پر مشتمل تھا جس میں دو عورتیں بھی شامل تھیں قتل کر دیا گیا جبکہ ایک فوجی پارٹی اور باغیوں کے درمیان گولیوں سے لڑائی ہو گئی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ فوج اور پولیس کی ایک پارٹی باغیوں کی تلاش میں ریاست ہائے شان کی سرحد کی جانب آ رہی تھی اس کو ایک دیہاتی کے ذریعہ باغیوں کے متعلق علم ہوا وہ لوگ وہاں پہنچے اور گولی چلانا شروع کر دی فوج نے جواب میں گولی چلائی بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے پاس سے دو بندوق اور بہت سا گولہ بارود ملا۔ لاشوں کو ہسپتال پہنچا دیا گیا۔

مدراس سی پی بہار اڑیسہ اور بنگال میں کانگرس کی فتح
مسٹر آصف علی ڈہائی ہزار ووٹوں کی اکثریت سے کامیاب ہوگئے
مسلم اور غیر مسلم حلقوں کے انتخابی نتائج

دہلی ۲۰ نومبر کل مسٹر آصف علی کی کامیابی کا اعلان ہو گیا اور آپ نے اپنے مد مقابل لالہ نانک چند کو ۲۲۷۵ ووٹوں سے شکست دی۔ آصف علی صاحب کی اس فتح پر دہلی میں بالخصوص کانگرسی حلقوں میں انتہائی مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے اور اس کامیابی کو اصول اور مشترکہ انتخاب کی فتح سے تعبیر کیا جا رہا ہے جس وقت نتیجہ کا اعلان کیا گیا تو سیشن کورٹ پر مجمع کے اندر خوشی اور مسرت کی لہر دوڑ گئی سیشن کورٹ پر چند مسلمانوں اور مردوں اور عورتوں کا کافی ہجوم ہو گیا اور مسٹر آصف علی کے گلے میں اس قدر پھولوں کے ہار ڈالے گئے کہ ان کا چہرہ ہی چھپ گیا۔ نتیجہ کے بعد ایک آراستہ موٹر میں مسٹر آصف علی کو بٹھایا گیا اور سیشن کورٹ سے جلوس نکالا گیا۔ جس میں "ہندو مسلم اتحاد زندہ باد" اور "کانگرس زندہ باد" کے نعرے لگائے گئے سیشن کورٹ پر پولیس کا باقاعدہ پہرہ تھا نتیجہ سننے کے لئے مسٹر آصف علی صاحب خود موجود تھے مگر لالہ نانک چند بذات خود تشریف نہیں لائے بلکہ ان کی جگہ ان کے موجود نے نہایت افسوس کے ساتھ لالہ جی کی شکست کی خبر سنی۔

ہندوستان کے بقیہ انتخابی نتائج کی فہرست حسب ذیل ہے:-

یو۔ پی (مسلم حلقہ)

جنوبی دیہاتی حلقہ سے نتائج حسب ذیل ہیں۔

ڈاکٹر ضیاء الدین احمد (آزاد)	۳۱۶۸
مسٹر یوسف امام (کانگرسی)	۳۷۷
اکثریت	۲۷۹۱

مسٹر یوسف امام کو چونکہ قاعدہ کی رو سے بہت کم ووٹ ملے تھے اس لئے ان کی ضمانت ضبط کر لی گئی ہے۔

اودھ مسلم حلقہ کے نتائج حسب ذیل ہیں۔

مسٹر ظہیر علی (مسلم یونٹی بورڈ)	۲۱۶۲
سر سید وزیر حسین	۱۴۲۷
اکثریت	۷۳۵

سید وزیر حسین اودھ چیف کورٹ کے سابق جج ہیں۔
... سے مسٹر محمد یعقوب کامیاب ہو گئے۔

سی پی (مسلم حلقہ)

خان صاحب صدیق علی	۷۶۵
باس ...	۵۲۴
... حسین (مسلم یونٹی بورڈ)	۲۴۱
خان بہادر ولایت اللہ	۲۱۸
اکثریت	۲۴۱

بہار (مسلم حلقہ)

مولوی شفیع داؤدی	۸۰۴
مولوی عبدالحمید خاں (امارت شرعیہ)	۶۶۵
اکثریت	۱۳۹

مدراس (مسلم حلقہ)

مولوی سید مرتضیٰ صاحب بہادر (مسلم یونٹی بورڈ)	۳۲۱۶
سر محی الدین	۹۰۲
اکثریت	۲۳۱۴

مدراس (غیر مسلم حلقہ)

گنٹور۔ نیلور کے حلقہ انتخاب سے مسٹر این۔ جی رنگا (کانگرسی) نے اپنے حریف راجا چودھری کو نو ہزار ووٹوں کی اکثریت سے شکست دی۔ نتیجہ حسب ذیل رہا۔

این۔ جی رنگا (کانگرسی)	۱۲۸۱۶
مسٹر چودھری	۳۶۲۵
اکثریت	۹۱۹۱

بنگال (غیر مسلم حلقہ)

مسٹر ... (نیشنلسٹ)	۶۰۹۰
مسٹر ... ایم داس (کانگرسی)	۳۶۰۱
مسٹر امرت ناتھ دت ...	۱۳۸۳
اکثریت	۲۴۸۹

مدراس (غیر مسلم حلقہ)

گام وزیگا پٹم کے حلقہ انتخاب سے مندرجہ ذیل نتیجہ برآمد ہوا

مسٹر وی۔ وی گیری (کانگرسی)	۱۸۹۲۱
مسٹر راجو (جسٹس پارٹی)	۸۳۱۹
اکثریت	۱۰۶۰۲

سی پی (غیر مسلم حلقہ)

سی پی سے سر ہری سنگھ گوڑ کو ہندو ڈویژن کی دو نشستوں میں زبردست شکست ہوئی۔

سیٹھ گوبند داس (کانگرسی)	۸۲۳۱
گھنشیام سنگھ گپتا (کانگرسی)	۶۲۴۶
سر ہری سنگھ گوڑ	۱۹۶۶
اکثریت	۶۲۵۵ اور ۵۲۸۱

بہار اڑیسہ (حلقہ زمیندار)

راجہ بہادر نرائن سنگھ (بہار یونائیٹڈ پارٹی)	۱۱۳
مہوبت سنگھ (موجودہ ممبر)	۲۲
اکثریت	۹۰

متروکہ اضلاع

مسٹر اننت سیانام آئنگر (کانگرسی)	۱۲۵۶۵
مسٹر رام کرشنا ریڈی (موجودہ ممبر)	۳۸۷۳
اکثریت	۸۶۹۲

آگرہ (مسلم حلقہ)

مسٹر شیروانی (کانگرسی)	۴۴۳
مسٹر خواجہ	۵۷
اکثریت	۳۸۶

آگرہ (غیر مسلم حلقہ)

مسٹر پالیوال (کانگرسی)	۱۵۲۱
پنڈت کنزرو	۴۲۲۶
مسٹر گجندر پال	۲۴
مسٹر خیالی رام	۱۵
اکثریت	۴۹۸۴

پٹنہ شاہ آباد (غیر مسلم حلقہ)

مسٹر سنگھ (کانگرسی)	۶۱۶۱
مسٹر رام کرشنا (آزاد)	۱۳۰۹
مسٹر جے این لال (نیشنلسٹ)	۸۵۳
اکثریت	۵۸۶۲

اڑیسہ (غیر مسلم حلقہ)

اڑیسہ سے کانگرس کے دونوں امیدوار کامیاب ہو گئے مسٹر بی داس کو ۹۳۲۳ اور مسٹر نیل کنٹھ داس کو ۸۴۳ ووٹ ملے یہ دونوں کانگرسی امیدوار کامیاب ہو گئے ہیں۔

گوداوری کستنا (غیر مسلم حلقہ)

مسٹر نگیشور راؤ پنتولو (کانگرسی)	۳۲۶۶۲
نام نا معلوم (سناتنی امیدوار)	۱۴۳۴
اکثریت	۳۱۲۲۸

کوئمبٹور سیلم (غیر مسلم حلقہ)

مسٹر اوناشلنگم چیٹی (کانگرسی)	۱۵۲۵۸
ڈاکٹر پی ورادر جو نیڈو	۲۰۴۷
اکثریت	۱۳۲۱۱

کلکتہ ایوان تجارت ہند

مسٹر بیجنا تھ بجاریہ	۶۸
مسٹر ایل۔ پی پودر	۳۷
اکثریت	۳۱

گیا مونگیر (غیر مسلم حلقہ)

مسٹر سری کرشنا سنہا (کانگرسی)	۹۲۰۴
کمار کونیشور پرشاد	۱۶۵۱
اکثریت	۷۵۵۳

اڑیسہ۔ ڈویژن (غیر مسلم حلقہ)

مسٹر بی۔ داس (کانگرسی)	۳۲۶۳
مسٹر بی داس (کانگرسی)	۲۸۳۰
مسٹر ہاسیتر (نیشنلسٹ)	۱۲۰۱
اکثریت	۲۰۶۲ اور ۱۶۲۹

انتخابات پر ایک نظر

آج تک جس قدر امیدوار بلا مقابلہ یا مقابلہ سے کامیاب ہوئے ہیں ان کی فہرست حسب ذیل ہے:-

کانگرسی امیدوار جو بلا مقابلہ منتخب ہوئے ۸۔ جو مقابلہ میں منتخب ہوئے ۳۰
نیشنلسٹ " " " ۲ نیشنلسٹ، اور مہاسبھا ۵
دیگر امیدوار " " ۲۰ " ۱۸
میزان کل۔ کانگرسی ۳۸، نیشنلسٹ مہاسبھا وغیرہ ۷، دیگر ۳۸

دہلی اور پشاور میں زلزلہ

دہلی ۱۹ نومبر کل صبح دس بجے کے قریب دہلی میں زلزلہ کے خفیف سے تین جھٹکے محسوس ہوئے۔ لیکن کوئی نقصان نہیں ہوا۔

لاہور۔ آج یہاں تقریباً ایک منٹ تک زلزلہ کا جھٹکا محسوس ہوا جس کی وجہ سے لوگ خوف زدہ ہو گئے اور اپنے اپنے گھروں سے باہر نکل آئے۔ خوش قسمتی سے زلزلہ سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔

پشاور۔ آج صبح آٹھ بجکر چالیس منٹ پر نصف منٹ تک زلزلہ کا زبردست جھٹکا محسوس ہوا۔ دروازہ اور کھڑکیوں کی کھڑ کھڑاہٹ نے باشندگان کو خوف زدہ کر دیا جو باہر نکل آئے۔ بہار کے زلزلہ کا منظر پیش آنے لگا جبکہ زلزلہ کے معمولی جھٹکے شدید قسم کی نوعیت اختیار کرینگے۔ نقصان کا ابھی تک کوئی علم نہیں۔

دوسرا زلزلہ

پشاور اور لاہور سے خبریں آئی ہیں کہ وہاں کل صبح کو سخت زلزلہ آیا پشاور میں ۹ بجکر ۴۰ منٹ پر محسوس کیا گیا اور لاہور میں سوا نو۔ پشاور میں جھٹکہ اس قدر سخت تھا کہ مکانوں کی کھڑکیاں، چوکھٹیں چرچرانے لگیں اور لوگ گھبرا گھبرا کر باہر نکل آئے۔ زلزلہ کی حرکت نصف منٹ تک رہی۔ لاہور میں ایک منٹ تک محسوس کیا گیا وہاں بھی لوگ گھبرا کر مکانوں سے نکل آئے اور پریشان ہو گئے۔ نقصانات کے متعلق ابھی تک کہیں سے کوئی خبر نہیں آئی ہے۔

کل دہلی میں ۹ بجکر ۴۰ منٹ پر زلزلہ آیا لیکن یہاں زیادہ شدید نہ تھا البتہ چند منٹ کے بعد کئی جھٹکے محسوس ہوئے۔ کسی قسم کے نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے۔

الہ آباد یونیورسٹی میں اردو ہندی

الہ آباد ۱۸ نومبر الہ آباد یونیورسٹی کورٹ نے اکاڈمک کونسل کی سفارش کو منظور کر لیا ہے۔ اس کی رو سے بی۔ اے کے پہلے سال میں ہندی اردو کی مضمون نویسی ...

چند کتب نادر الوجود برائے فروخت

تمدن عرب مصور از سید علی بلگرامی مجلد (تاریخ اردو)۔ السیرۃ المحمدیہ ... از مولوی کرامت علی دہلوی مجلد (سیر عربی)۔ خصائص ... مجلد (سیر اردو)۔ سبائک الذہب فی معرفۃ قبائل العرب ... مجلد (انساب عربی)۔ ... (سیر اردو)۔ ... (تاریخ اردو)۔ ... مجلد (حدیث عربی، فارسی)۔ ... (کلام فارسی)۔ ... مجلد مطبوعہ ۱۳۴۲ھ (کلام اردو)۔ پتہ

محمد حمید شریف مہتمم امداد معارف مدرسہ نظامیہ شبلی گنج حیدرآباد دکن

معدہ کی جملہ خرابیوں کیلئے
امرت دھارا
یقینی شفا بخش دوا ثابت ہوئی ہے!

خط و کتابت کا پتہ امرت دھارا ... لاہور

امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

ہمارے ایجنٹ میسرز بہاری لال گھاسی رام کھاری باؤلی اسٹریٹ دہلی

لائل پور میں مسلمانوں کا اہم اجتماع
اہم قراردوں کی منظوری

بعد از نماز جمعہ بصدارت مولانا مولوی محمد یونس صاحب خطیب زیر اہتمام مجلس احرار اسلام مسلمانان لائل پور کی طرف سے ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں حسب ذیل ریزولیوشن منظور کئے گئے۔

(۱) مسلمانان لائل پور کا یہ عظیم الشان اجلاس چوہدری ظفر اللہ قادیانی کے تقرر کو سخت نفرت و حقارت کی نظروں سے دیکھتا ہوا حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ مرزائی فرقہ کے لوگ چونکہ اپنے عقائد باطلہ کی وجہ سے خارج از اسلام قرار دیئے گئے ہیں اور وہ خود بھی اپنے آپ کو مسلمانوں سے علیحدہ خیال کرتے ہیں اور ان مسلمانوں کو جو مرزا غلام احمد کی نبوت و امامت کے منکر ہیں بلکہ عامۃ المسلمین کو سخت کرمہ اور غلیظ الفاظ سے خطاب کرتے ہیں اور چونکہ چوہدری ظفر اللہ قادیانی مذہب کے پیرو کار ہونے کے باعث عامۃ المسلمین کو مسلمان نہیں سمجھتے اس لئے چوہدری ظفر اللہ کو کسی ایسے منصب پر جہاں مسلمانوں کی نمائندگی کا استحقاق ہو ہرگز ہرگز متعین نہیں کرنا چاہیئے۔

محرک مولانا حکیم نور الدین صاحب۔ موید محمد حسن سیدی۔

(۲) مرزا غلام احمد کی وہ تمام تحریرات جس میں اپنے ماننے والوں کے سوا تمام فرقوں کو خواہ وہ مسلمان ہوں یا عیسائی ہندو ہوں یا سکھ یہود یا مجوسی سخت مغلظات، نہایت دریدہ دہنی اور بدترین بدگوئی اور دشنام طرازی سے مخاطب کیا گیا ہے سب کی سب قابل ضبطی قرار دی جائیں۔

محرک مولانا اسلم۔ موید غلام نبی صاحب

(۳) مسلمانان لائل پور کا یہ اجتماع عظیم عامۃ المسلمین کو توجہ دلاتا ہے کہ مرزائیہ فرقہ کے لوگوں کو کسی اسلامی ادارے اور کسی اسلامی انجمن میں بطور نمائندہ یا ممبر ہرگز ہرگز نہیں رہنے دینا چاہیئے نیز بلدیہ اور ضلع کے نمائندہ شعبوں میں کسی مرزائی اور کسی مرزائی نواز کو ہرگز ہرگز نہیں رہنے دینا چاہیئے۔ ۔ محرک جناب صدر

(۴) یہ اجلاس عام احرار تبلیغ کانفرنس کے ممبروں کی تعداد بڑھانے میں بیش از بیش کوشش کریں تا کہ ایک لاکھ ممبر نہیں بلکہ ہندوستان کے تمام مسلمان احرار کے ممبر بنکر ناموس پیغمبر کو قادیانی دستبرد سے محفوظ رکھیں۔

محرک ایم غلام نبی صاحب۔ موید حکیم نور الدین صاحب

(۵) مسلمانان لائل پور کا یہ اجتماع عظیم الشان مسٹر خالد لطیف گابا کو ان کی کامیابی پر مبارکباد دیتا ہے اور خصوصاً ان معززین کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے جن کے مخلصانہ جدوجہد اور جن کے ایثار سے گابا صاحب کامیاب ہوئے ہیں اور یہ اجلاس احرار کارکنوں کے لئے بارگاہ الٰہی سے دعا کرتا ہے کہ خداوند تعالیٰ ان کو ملک و ملت کی بیش از بیش خدمات کی توفیق بخشے۔

عامۃ المسلمین کے شکریہ اور مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اخوت اسلامی کے اصول کو از سر نو زندہ کر کے اسلام کا زندہ نمونہ پیش کر دیا ہے۔ ...

(۶) یہ اجلاس عام حافظ محمد عبداللہ صاحب لائل پوری رئیس عبدالعزیز کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتا ہے جو کہ بلا مقابلہ اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے ہیں اس میں احرار کی مخلصانہ خدمات مخلصانہ دعا کی مستحق ہیں۔

(۷) مسلمانان لائل پور کا یہ عظیم الشان جلسہ زمیندار کے ساتھ اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوا اس حقیقت کو واضح کر دینا اپنا فرض سمجھتا ہے کہ زمیندار کی ضمانت مسلمانان ہندہی نہیں بلکہ مسلمانان عالم کے امراء و افکار کا بہترین ترجمان اخبار ہے اور حکومت کے اس فعل (ضمانت کی ضبطی اور پریس کی ضبطی) کو مسلمانوں کے قلب پر ہی نہیں بلکہ ہر شریف اخبار نویس کے دل پر ایک کاری ضرب تصور کرتا ہے۔

افغان پارلیمنٹ کا اجلاس
ارکان مجلس شوریٰ کے سامنے اعلیٰ حضرت ظاہر شاہ کی تقریر
کابل کے روسی سفارتخانہ میں جشن انقلاب

کابل کی اطلاعات مظہر ہیں کہ گذشتہ ہفتہ دارالحکومت میں افغان پارلیمنٹ کے اجلاس کے موقعہ پر خوب چہل پہل رہی۔ پارلیمنٹ کے اختتام پر جب ارکان نے اپنی اپنی جگہوں کو چھوڑا تو اعلیٰ حضرت ظاہر شاہ والی افغانستان نے ان کو شرف باریابی بخشا اعلیٰ حضرت نے ارکان کے سامنے ایک مختصر سی تقریر فرمائی جس میں ملک کی ترقی پر فاضلانہ تبصرہ فرمایا اور اس ترقی اور خوشحالی کو افغان پارلیمنٹ و شورائے ملیہ کے معزز ارکان کی طرف منسوب کر کے ان کا شکریہ ادا کیا۔ ہز مجسٹی اعلیٰ حضرت نے اپنے عقیدہ کا دوبارہ اظہار فرماتے ہوئے اس حقیقت کا اعتراف کیا کہ ملک پر شریعت کے قانون کے مطابق ہی حکومت کی جا سکتی ہے اعلیٰ حضرت نے ارکان پارلیمنٹ سے درخواست کی کہ وہ عام لوگوں تک ان کی گہری محبت کے صادقانہ جذبات پہنچا دیں۔ اعلیٰ حضرت کے بعد سردار ہاشم خاں وزیر اعظم نے ارکان شورائے ملیہ کا شکریہ ادا کیا۔

افغانستان میں جاپانی حکومت کے نمائندے پہنچ گئے ہیں جو تمام ملک میں اپنے مال کی درآمد کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ حکومت افغانستان نے سلسلہ تعمیرات اور نہروں کے اجراء کے لئے ایک اطالوی انجنیئر مسٹر ... کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔

۸ نومبر کو تمام افغانستان میں مرحوم نادر شاہ کا یوم وفات منایا گیا اور ہر جگہ فاتحہ خوانی کے بعد مرحوم کی روح کو ایصال ثواب کیا گیا۔

کابل میں روسی سفارتخانہ میں روسی انقلاب کی ۱۷ ویں سالگرہ کا جشن منایا گیا جس میں حکومت افغانستان کے سرکاری افسران نے بھی شرکت کی۔ وزیر اعظم افغانستان بھی جشن سالگرہ میں شریک ہوئے۔

مراد آباد میں آتشبازی کے خلاف جہاد
آتشین لعنت کی خرید و فروخت میں کمی

مراد آباد ۱۷ نومبر ۱۹۳۴ء جامع مسجد میں بعد نماز جمعہ انجمن فدائے سنت مراد آباد کا ایک جلسہ عام زیر صدارت عالی جناب آغا محمد یعقوب صاحب منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا مولوی سید محمد میاں صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ... و امین الغرباء ڈاکٹر محمد مشتاق حسین صاحب صدر انجمن فدائے سنت مراد آباد نے دلولہ انگیز تقاریر فرمائیں جلسے کے بعد جامع مسجد میں انجمن مذکور کی طرف سے علم احیائے سنت بدست حضرت مولانا مولوی حکیم سید محمد قاسم علی صاحب امروہی امام شہر لہرایا گیا اور حضرت امام شہر نے اپنی تقریر میں ارشاد فرمایا کہ میں یہ علم ایسی نوجوان ہستی کو دینا چاہتا ہوں جس نے اپنی عمر کا ابتدائی حصہ سنت نبوی صلعم کی خدمت اور پیروی میں گذارا ہے۔ جو اپنی زندگی سنت رسول اللہ پر فدا کر چکا ہے حضرت ممدوح نے اپنے دست مبارک سے علم نوجوان فائد انجمن جناب ڈاکٹر صاحب موصوف کو عطا فرمایا اطراف سے نعرہ ہائے تکبیر اور ڈاکٹر مشتاق حسین زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے مسجد گونج اٹھی رفیق محترم جناب ڈاکٹر صاحب موصوف نے نہایت ادب سے علم ہاتھ میں لیکر ایک مختصر اور زبردست دل ہلا دینے والی تقریر سے حاضرین میں زندہ ... جلوس مسجد سے روانہ ہو کر شہر میں گشت لگاتا ہوا تھا گر ہی پر ختم ہوا۔ اثنائے جلوس میں انجمن کی طرف سے دس ہزار کی تعداد میں رسالہ ماہ شعبان اور شب براۃ کے احکام اور ایک نظم ہزاروں کی تعداد میں مفت تقسیم کی گئی۔ یہ خبر نہایت مسرت سے سنی جائے گی کہ آتشبازی کے خلاف مراد آباد میں چھ سال سے جہاد جاری ہے جس کے بانی جناب شیخ اشفاق حسین صاحب ظاہر ہیں۔ اس تحریک سے امسال آتشبازی کی خرید و فروخت میں ۳/۴ کمی واقع ہوئی کئی صاحب ایمان دوکانداروں نے آتشبازی نہیں منگوائی جلوس منتظرانہ شعبان تک جاری رہیں گے۔

(نوٹ) جو صاحب سولہ صفحہ کا رسالہ ماہ شعبان اور شب براۃ کے احکام مفت طلب فرمانا چاہیں انہیں دو پیسہ کا ٹکٹ مندرجہ ذیل پتہ پر بھیج کر رسالہ منگوا سکتے ہیں۔

سید مسعود شاہ نائب ناظم انجمن فدائے سنت مراد آباد

جلسہ میں ایک نوجوان عیسائی بعمر بیس سال برضا و رغبت مسلمان ہوا۔ اسلامی نام عبدالکریم رکھا گیا۔ (نامہ نگار)

مسلمانان کرنال کا جلسہ عام

آج مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۳۴ء کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد نواب محمد عظمت علی خاں مرحوم میں مسلمانان کرنال کے جلسہ عام میں ڈاکٹر محمد یٰسین خاں نے ایک مختصر سی تقریر میں جامع مسجد کے منتظمین کی بدعنوانیاں اور اہل شہر کی تکالیف ظاہر کرتے ہوئے ذیل کی قراردادیں پیش کیں۔ جو بالاتفاق منظور ہو کر قرار پایا کہ ان کی نقل قراردادیں کو برائے اشاعت روانہ کی جاویں اور ایک نقل جناب نواب حبیب الرحمٰن خاں صاحب شروانی سکریٹری وقف نواب محمد عظمت علی خاں مرحوم کی خدمت میں علی گڑھ روانہ کی جاوے۔

(۱) مسلمانان کرنال کا یہ جلسہ عام جناب نواب حبیب الرحمٰن خاں صاحب شروانی کی خدمت میں مودبانہ التماس کرتا ہے کہ وقف نواب محمد عظمت علی مرحوم کی جانب سے جو مدرسہ عرصہ پانچ ماہ سے کرنال میں قائم ہوا ہے اسکی مجوزہ سکیم کے تحت میں کام نہیں ہو رہا ہے جس سبب سے ہم مسلمانان کرنال کو انہیں تکالیف کا سامنا ہو رہا ہے جو اس سے قبل تھیں یعنی ہمیں ایک مفتی اور مبلغ عالم کی ضرورت تھی موجودہ صدر مدرس اس کام کو انجام نہیں دیتے علاوہ ازیں اس کے اور اہل شہر کے عقائد میں بھی اختلاف ہے بہتر ہے کہ کوئی دوسرا عالم مقرر کیا جاوے جو درس کے ساتھ ساتھ تبلیغ اور افتاء کا کام بھی انجام دے۔

(۲) مسلمانان کرنال کا یہ جلسہ عام جناب نواب حبیب الرحمٰن خاں صاحب شروانی کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ رائو فرزند علی خاں مرحوم جو کہ سب کمیٹی وقف کے ایک سرگرم ممبر تھے کی جگہ کسی ایسے قابل ممبر کا انتخاب کیا جاوے جو تعلیمی ترقی اور کام کا اندازہ لگا سکے تاکہ تبلیغ کا کام دلا معاملہ پھر پیش نہ آئے اور عملہ کارکنوں کو الزام دے اور کارکن عملہ کو درس دیں۔

(محمد یٰسین خاں کرنال)

مدرسہ رحمانیہ قصبہ نکودر کا سالانہ اجلاس

خدا کے تعالیٰ کا شکر ہے کہ مدرسہ اسلامیہ عربی سبیل الرشاد مدرسہ رحمانیہ نکودر ضلع جالندھر پنجاب کا ایک نہایت ہی عالیشان دسواں سالانہ جلسہ بمقام احاطہ مسجد سانداں دروازہ بہت پور نکودر بتاریخ ... ۱۳۵۳ھ مطابق یکم و دوم دسمبر ۱۹۳۴ء بروز ہفتہ اور اتوار منعقد ہونا قرار پایا ہے جس میں مشاہیر علمائے کرام اور رہبران قوم مسلمانوں کی موجودہ ضروریات پر اظہار خیالات فرمائیں گے۔

(عبدالرحمٰن مہتمم رحمانی مدرسہ نکودر ضلع جالندھر شہر)

سپرنٹنڈنٹ پولیس پر فیر
سرحد میں ایک افسوسناک حادثہ

پشاور ۱۷ نومبر اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کوہاٹ کے سپرنٹنڈنٹ پولیس خان بہادر ظہیر گل (جو آفریدی ہیں) کو کسی نے گولی مار کر زخمی کر دیا۔ آپ کو کوہاٹ کے فوجی ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ اور حالت نازک بتائی جاتی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آپ کی صحت کچھ عرصہ سے بہت خراب تھی اس لئے ممکن ہے کہ انہوں نے خود ہی گولی ماری ہو۔

کانگرس بمبئی کارپوریشن میں حصہ لے گی

بمبئی ۱۵ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مقامی کانگرس کمیٹی بمبئی کارپوریشن کے انتخابات میں حصہ لینے کے لئے ایک کانگرس میونسپل پارٹی کی تشکیل کے لئے کوشش کر رہی ہے کانگرسی حلقوں میں یہ توقع ظاہر کی جا رہی ہے کہ کارپوریشن کا میئر کانگرسی منتخب ہو سکے گا۔ اس سلسلہ میں مسٹر نریمان کا نام لیا جا رہا ہے کارپوریشن کی ۱۱۲ نشستوں میں سے ۷۰ نشستیں بذریعہ انتخاب پر ہوں گی۔

امن کے نام پر جنگی تیاریاں

واشنگٹن ۱۸ نومبر فوجی ہوائی کور نے آٹھ صد نئے ایروپلین کی تیاری کے لئے بجٹ میں گنجائش کی درخواست کی ہے۔ اس تجویز کا منشا یہ ہے کہ امریکہ میں جنگی جہازوں کی تعداد ۲۴۰۰ تک ہو جائے جو تمام دنیا کی طاقتوں کے جنگی جہازوں سے زیادہ ہو گی۔

اسٹیشن ماسٹر نے بیوی کو گولی ماردی

ہوشنگ آباد ۱۷ نومبر سرحد ریاست بھوپال اسٹیشن سے ایک افسوسناک اطلاع ملی ہے کہ اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر نے اپنی بیوی کو بندوق سے مار ڈالا اور بعدہ خود بھی گولی مار کر خودکشی کر لی ریاست کی پولیس اطلاع ملنے پر فوراً موقعہ پر پہنچی اور تحقیقات کی۔ لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لئے ہوشنگ آباد لایا گیا ہے۔

شہزادہ جارج کی شادی کیلئے تیاریاں

لندن ۱۷ نومبر ڈیوک آف کنٹ کی شہزادی مرینہ سے شادی کے متعلق انتظامات جاری ہیں۔ پارلیمنٹ سکوئر اور دیگر حصص میں تماشائیوں کے کھڑے ہونے کے لئے خاص سٹینڈ تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ شہر کو سجانے کے انتظامات بھی جاری ہیں۔ پرنسس میرینہ ۱۹ نومبر کو لندن آ جائیں گی۔

ڈہائی ارب کا سونا ہندوستان سے باہر

بمبئی ۱۷ نومبر آج ہفتہ مختتمہ میں بمبئی سے یورپ اور امریکہ کو ۲۰۰۰۳، ۲۵،۲ روپے کا سونا روانہ کیا گیا جب سے انگلستان نے طلائی معیار ترک کیا ہے اب تک ہندوستان سے ۲۰۱،۰۱،۹۱،۳۱ روپے کا سونا یورپ اور امریکہ جا چکا ہے۔

انگلستان کے نوجوان گدھوں پر

لندن (ڈینڈر بورڈ) اکثر ہوائی جہازوں، بحری جہازوں، موٹروں، سائیکلوں وغیرہ پر تو دنیا کے گرد سفر سنتے آئے ہیں لیکن انگلستان کے چار طلباء نے ہم جدت کا اظہار کیا ہے وہ اپنی قسم کی نرالی ہے لندن کے ایک پبلک سکول کے چار سابق طالب علم گدھوں پر سوار ہو کر دنیا کے گرد چکر لگانے نکلے ہیں وہ فرانس سپین سے ہوتے ہوئے شمالی افریقہ پہنچ گئے پھر آگے جہاں ان کی مرضی آئے گی جائیں گے۔

محبوب عاشق کے قدموں پر

ہدیہ عمل تین روپے کے بجائے سوا روپیہ اس عظیم رعایت سے فائدہ اٹھائیے عمل السفلی ہر حبیب والا عامل بن سکتا ہے مسلمانوں کیلئے مناسب نہیں عمل علوی ...

... ان تمام عملیات کے پڑھنے میں کسی قسم کا خوف و خطرہ نہیں ہے۔ ...

ملنے کا پتہ۔ نفیس شاہ عامل کلی راجان دہلی

موتیابند۔ موتیابند اور کمزور نگاہ کا بنیادی علاج اپریشن کی ضرورت نہیں کامیابی کی گارنٹی دی جاتی ہے آرام نہ ہو تو قیمت واپس قیمت صرف دو روپے (عام)

Haryasram Panchpota
Bengal

بہترین تمباکو ... زردہ۔ قوام۔ گولی

احمد حسین دلدار حسین تاجر تمباکو خوردنی لکھنؤ سے طلب فرمائیے

فہرست دو پیسے طلب کرنے پر روانہ ہوگی

مصفا خون کی شرطیہ گولیاں

فساد خون۔ پھوڑا پھنسی جسم پر خارش ہو یا کالے رنگ کے نشان پڑ جاتے ہوں ان کیلئے شرطیہ اور مجرب دوائی ہے ایک ہفتہ کے استعمال سے خون بالکل صاف ہو جاتا ہے گندے خون کی جگہ صاف خون پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے جو لوگ آئے دن حکیم ویدوں کی دوائیوں سے تنگ آ گئے ہوں ان کیلئے نادر موقعہ ہے استعمال کریں اور فائدہ اٹھاویں ... قیمت صرف ایک روپیہ ...

گذری اینڈ کو جالندھر شہر پنجاب

عورت نے خاوند کو بڑا شرمندہ کیا

اور کہا کہ اے میرے محرم راز تم کو یہ مرض لاحق تھے تو کیوں شادی کی اور میری جوانی کو آگ لگائی خیر میں تم کو بتاتی ہوں کہ میری ایک سہیلی نے رسالہ عصمت دہلی میں اشتہار پڑھ کر دواخانہ شفاء الامراض تجارہ رجسٹرڈ سے اپنے خاوند کیلئے جو تمہاری طرح کمزور تھے دوا نمبر ۱۹ رجسٹرڈ جو نسخہ اور مجرب دواؤں کے چالیس سال سے تیار ہوتی ہیں منگائی جس کے استعمال سے وہ بالکل تندرست و طاقتور ہو گئے اس لئے تم بھی اس دواخانہ سے دوا نمبر ۱۹ رجسٹرڈ جس میں تین قسم کی دوائیں ہیں ایک کھانے کی دوسری مالش کی تیسری پیشاب کی نالی میں رکھنے کی ہے منگا کر استعمال کرو۔ ... اور اعضاء مخصوصہ برانگیختہ ہوتے ہیں ... یہ دوائیں ارسطو زماں جناب حکیم حاجی قاضی سید محمد کرم حسین صاحب ممبر اسٹینڈنگ کمیٹی آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس سرپرست رسالہ مسیحائی زماں ... فرزند حافظ حکیم محمد عتیق القادر چشتی نظامی قادری سند یافتہ حاذق الحکماء حج بیت اللہ شریف و زیارت روضہ رسول اللہ سے شرف افتخار حاصل کر آئے ہیں کی ساٹھ سالہ مجربات میں سے خاص الخاص نہایت بیحد دوائیں ہیں قیمت بھی زیادہ نہیں ہے صرف دس روپیہ تینوں دوائیں لی جاتی ہے کسی قسم کی بدظنی ہو تو دواؤں کی فہرست انگریزی کی لسٹ۔ ہندی کی سوچی پتر طلب فرما کر اطمینان کر لیجئے۔ اگر کتاب بزم عشرت حصہ اول رجسٹرڈ کی دسویں عشرت سے آداب وصال و قواعد اتصال معلوم کر کے لطف شباب لیا جاوے تو بلاشک و شبہ حل قرار پاتا ہے۔ کتاب ۲۴۰ صفحات پر ہے جو ۲۰×۲۶ سائز پر حکیم صاحب ممدوح کی مصنفہ ہے جس کو طبیہ نمائش کے ممبروں نے پسندیدگی کا شکریہ دستخطی حکیم اجمل خاں صاحب مرحوم فرمایا کہ یہ کتاب مردان و خاتون زمان کے لئے بیحد کارآمد ہے قیمت بلا جلد دو روپیہ۔ ہر ایک بیماری کیلئے مشورہ مفت حاصل کرنے کے لئے جوابی خط لکھئے۔

پتہ یہ ہے:- منیجر دواخانہ شفاء الامراض تجارہ (الور) (راجپوتانہ)

P.O Dawakhana Tijara (Alwar)
(Rajputana)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یَدُ اللہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

تار کا پتہ:۔ الجمعیۃ۔ دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۷۳۶

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:۔ ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)
معاون:۔ محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی۔ یوم شنبہ ۲۳ شعبان المعظم ۱۳۵۳ ہجری۔ مطابق یکم دسمبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۳۹

پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ اور ہندوستان کا مستقبل

مرکزی ذمہ داری۔ مجلس قانون ساز اور فیڈریشن کے اثرات

تجارت پر برطانوی قبضہ۔ بنیادی حقوق اور دستوری اختیارات

(گزشتہ سے پیوستہ)

(گزشتہ اشاعت میں ... پر جب کہ کمیٹی کی رپورٹ ... کی جا چکی ہے آج اس کا بقیہ حصہ درج کیا جاتا ہے)

ہو سکے گی کمیٹی اس سے پورا اتفاق کرتی ہے کہ فیڈرل حلقہ اثر سے باہر ریاستوں کے تعلقات کلیتاً تاج برطانیہ سے ہی رہیں گے اور تاج برطانیہ کو ان معاملات میں ملک معظم کی حکومت مشورہ دے گی۔

فیڈریشن (دقیق) اور ریاستہائے ہند

فیڈرل اختیارات کے حدود کے متعلق کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ چند معینہ شرائط پر فیڈریشن کے قیام تک عدالت ... حکومت کو منتقل کر دیا جائے۔

...

دونوں ایوان کے لئے برٹش انڈیا کے نمائندوں کے انتخاب کے طریقہ پر کمیٹی کی تجاویز اور قرطاس ابیض کی تجاویز میں ایک اہم اختلاف ہے۔ فیڈرل ایوان اعلیٰ کے بلا واسطہ اور بالواسطہ انتخابات کے نفع و نقصانات پر بحث کی گئی ہے۔ کمیٹی

معاصرین کے افکار و آراء

دہلی پولیس کے افسر اعلیٰ سے

مولانا محمد عبد العادل صاحب کارکن جمعیۃ علمائے ہند کا ایک بیان ایک دردناک حادثہ کے متعلق الجمعیۃ میں شائع ہوا ہے۔ اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا عبد المجید صاحب جو کرنال ... رہتک کے باشندے تھے اور عرصہ دراز سے جمعیۃ علمائے ہند کے دفتر میں مذہبی اور ملکی خدمات انجام دے رہے تھے کسی ضرورت سے وطن روانہ ہوئے۔ ...

(مدینہ)

یہاں اور وہاں

...

(خلافت)

نظام اسلام

...

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو بغور دیکھا تو اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہو گئی اور اس نے یہ فیصلہ کر لیا کہ حقیقتاً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا اور آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے اور اس کے علاوہ جتنے مذاہب ہیں وہ سب باطل اور صراط مستقیم سے بھٹکا دینے والے ہیں۔ جب عیسائیوں کو اس کی خبر ہوئی تو تمام پادریوں نے مل کر اس لڑکی پر بے شمار مظالم ڈھائے اور اسقدر جاں گداز اور صبر آزما مصائب میں اسے مبتلا کیا کہ دیکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہونے لگے مگر وہ لڑکی اسلام پر ثابت قدم رہی اور اس نے بالآخر تمام پادریوں کی ایک شاندار مجلس میں اسلام کی حقانیت پر ایک بصیرت افروز مناظرہ کیا، فضیلت اسلام اور رد عیسائیت کے جس قدر دلائل ممکن تھے وہ تا بعداہی سے اس لڑکی نے پادریوں کے مقابلہ میں اس خوش اسلوبی کے ساتھ پیش کئے کہ سامعین حیرت و استعجاب کے سمندر میں غرق ہو گئے اور پادریوں سے کوئی جواب بن نہ پڑا اور وہ لڑکی ہمیشہ کے لئے اسلام ہی سے وابستہ ہو گئی۔ اس کا نام زلیخا تھا اور اس کی پوری زندگی کے واقعات ایک کتاب میں قلمبند کر دیئے گئے ہیں۔ اگر آپ کو اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت کا مطالعہ کرنا ہے اور عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت کے بے شمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہے اور آپ اس کتاب کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنا چاہتے ہیں تو فوراً طلب کیجئے۔ پہلا ایڈیشن قریب الختم ہے اگر دیر ہوئی تو دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ قیمت فی جلد ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک ہے۔ تبلیغی مقاصد کے لئے بیس سے زائد جلدوں کے خریدار کو پچیس فی صدی کمیشن دیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر "الجمعیۃ" دہلی

Regd № L 1793.

The Al-Jamiat

Vol XX № 38 DELHI SATURDAY NOVEMBER 24 1934 PRICE ONE ANNA

4612
Moulvi Mehdi
Hassan Sb Mufti
P.O Rander
Dt Surat

نورانی
قرآن مجید
نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو زمانی
قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے
طلب کیجئے

پادری کی لڑکی
کا
قبول اسلام
مذکورہ بالا ... کتاب ...
قیمت ... علاوہ محصولڈاک
منیجر الجمعیۃ دہلی

ایک اسلامی جلسہ میں اصلاحی تقریر

...

تبدیل تاریخ امتحان درسگاہ طبیہ گیا

...

اخبار الجمعیۃ
میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

دار العلوم دیوبند میں ایک شاندار عصرانہ

...

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

...

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی۔ علمی۔ اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ

مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجیے جن سے آپ کو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہو جائے گا۔

صحائف رحمانی ...

دین مرزا کفر خالص کے دیکھنے سے آپ کو مرزائیوں کے کفر و زندقہ کا پورا پتہ چل جائے گا۔ قیمت ۱؍

نامہ حقانی در کذب قادیانی کے مطالعہ سے آپ قادیانیوں کے مکر و فریب سے واقف ہو جائیں گے۔ قیمت ۵؍

اطلاع رحمانی ...

...

ملنے کا پتہ:۔ منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت — خاص رعایت — خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خاں

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیئے

روہیلکھنڈ کے بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانح عمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے۔ صرف ڈھائی سو جلدیں باقی ہیں۔

جلد آرڈر دیجیے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

سید الطاف علی صاحب بی۔ اے (علیگ) بریلوی کی یہ معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس میں آنریبل سر سیتا رام صاحب پریسیڈنٹ یو۔ پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبد الواحد صاحب ایم۔ اے (مقیم لندن) نے مبلغ ایک ہزار روپیہ کے عطیہ سے قدر دانی فرمائی ہے۔ سرزمین روہیلکھنڈ میں بالخصوص اور ملک کے طول و عرض میں بالعموم نہایت قلیل عرصہ میں حیرت انگیز مقبولیت حاصل کی ہے۔

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھایئے

حجم چار سو صفحات تقطیع ... کاغذ چکنا، چکدار، کتابت و طباعت دیدہ زیب ... نایاب تصاویر ... قیمت دو روپے چار آنے (مجلد ...)

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم

مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے گویا ایک ماہر کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں ہر ایک بوڑھا مرد و عورت بچہ با آسانی پڑھ سکتا ہے۔ زیر متن ہندوستان کے سابق ماہر علم تفسیر حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے ... حاشیہ پر خلاصۃ التفاسیر ...

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

پیشہ وروں کے متعلق روایات احادیث کی تنقید

اور اس کے متعلق ایک فتویٰ کے مسامحات

(از جناب مولانا مفتی عبدالکریم صاحب از تھانہ بھون)

"پیشہ وروں کے متعلق احادیث کی تنقید" کے عنوان سے ایک استفتاء کے جواب میں حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے ایک مضمون الجمعیۃ مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۲ء میں شائع ہوا تھا جس کا جواب مولانا عبدا... صاحب مفتی تھانہ بھون کی طرف سے بوساطت مولانا عتیق احمد صاحب ہمیں موصول ہوا ہے جو بعینہ درج ذیل ہے۔ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کے مضمون پر جن جن حضرات علماء کرام نے اب تک مختلف اخبارات میں خامہ فرسائی کی ہے اس کے متعلق حضرت مفتی صاحب کا ایک اعلان بھی ملاحظہ فرمایئے۔ (الجمعیۃ)

مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ دہلی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ایک مضمون بغرض اشاعت ارسال خدمت ہے۔ امید کہ اس کی اشاعت سے خلاف طبع ہونے کی وجہ سے دریغ نہ فرمادیں گے کہ ادارت اخبار کے لئے یہی زیبا ہے۔ والسلام

بندہ عتیق احمد مدیر قاسم العلوم دیوبند

بعد الحمد والصلوٰۃ عرض ہے کہ چند روز ہوئے نسب کے باب میں ...

میں داخل کر دیتے۔ خانہ کعبہ کے دو دروازے بنا کے کعبہ کی چوکھٹ زمین کے برابر کر دیتے۔ اور حق کو قوم کی غلطیوں کے اندیشہ سے چھوڑ دیا تھا۔ اسی طرح ہم نے جناب مفتی صاحب سے درخواست کی کہ وہ ان تمام عبارات میں جو اصل رسالہ شریفیہ اور ضروری مقاصد رسالہ کا مدار نہیں اور ان سے کسی مسلمان قوم یا کسی جماعت کی دل خراشی کا خطرہ ہے نکال ڈالا جائے۔ ...

[illegible]

افسانہ

بہار وخزاں

یاس کے بعد امید کی ایک شعاع

خیر النساء کی دعاؤں کا اثر

طلائی گلوبند کی دستیابی

(۳۴)

اختر: آخر بیگم کچھ تو بتاؤ کہ آج اس قدر خوش کیوں ہو؟

خیر النساء: خدا نے مصیبت کے بعد خوشی دکھائی تو خوش ہوں مگر تم تو بتاؤ کہ کیا تیر مار کر آئے؟

اختر: پھر وہی ادھر ادھر کی باتیں! آخر بتانے میں کیا عذر ہے، میں ...

[illegible]

خیر النساء: کچھ دیکھے بھی ... کہا تم مجھے کچھ روپے ... دیکے لئے دے دو اور یہ گلوبند ...

اختر: (شگفتہ تبسم کے ساتھ) مگر یہ وہ گلوبند ...

خیر النساء: گلوبند تو تم کو دے دیا جائے گا ...

اختر: شک تو نہیں مگر ساتھ ہی پورا یقین بھی نہیں!

[illegible]

اختر: میں الحاد کی تمام باتوں سے پہلے ہی توبہ کر چکا ہوں اور معلوم کر چکا ہوں کہ اسلام کی حقیقت کیا ہے۔ اسلام سے بغاوت کرنے کی مجھے کافی سزا مل چکی ہے۔ اب تم مجھے ایک سچے مسلمان کی حیثیت میں دیکھو گی۔

(باقی آئندہ)

شکست خوردہ امیدواروں کی نامزدگی

ایک نئی تجویز

نئی دہلی ... ہوچکا کہ ... کے انتخابات ختم ہو چکے ہیں ... غیر سرکاری ممبروں کی نامزدگی کا مرحلہ شروع ہونے والا ہے جس کے بارے میں جلد ہی اعلان کر دیا جائے گا۔ ...

[illegible]

اہل صنعت وحرفت کے متعلق احادیث کی تنقید

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کا اعلان

۱۳ اکتوبر ۱۹۴۲ء کے الجمعیۃ میں ایک سوال کے جواب میں میرا ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ وہ سوال کتاب ... شائع شدہ چند احادیث کی صحت و عدم صحت کے متعلق تھا۔ ... تو میں نے وہ مضمون لکھ کر شائع کر دیا۔ ... حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب کا ایک مضمون انہیں سوالات کے جواب میں ... شائع ہوا ... علامہ سید سلیمان صاحب ...

[illegible]

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

شادی شدہ جوڑوں پر انعام واکرام کی بارش

ایک فرم کے تمام ملازموں نے شادیاں کر ڈالیں

[illegible]

سچا ہمدم ورہبر۔ بے دام

پاک صاف خیالات پیدا کر کے جسمانی وروحانی صحت حاصل کرنے کیلئے ... آپ آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب ... مفت منگوا لیں۔

وید شاستری جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

مشہور دستار **عمامہ** ٹسری بھاگلپوری پگڑی

ہر قسم کے بھاگلپوری ٹسری و سلک تھان و عمامہ ... ضرورت ہو تو پتہ ذیل سے طلب فرما دیں گے۔

(مولوی) سلامت اللہ انصاری ٹسر سلک مرچنٹ پوسٹ ومقام چمپا نگر۔ خاص (بھاگلپور)

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

سرمہ نمبر ۱۔ آنکھوں کی خارش سرخی ... جالا۔ پھولا۔ ناخونہ اور پلکوں کا گرنا ... کے لئے بیحد مفید ہے اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ امراض کا ازالہ ہوجاتا ہے۔ جن لوگوں کو کسی قسم کا مرض نہیں ہے وہ بھی اس کا استعمال کر کے اپنی آنکھوں کی حفاظت کر سکتے ہیں انشاء اللہ ان کی آنکھوں کو کسی قسم کا مرض لاحق نہ ہوگا۔ قیمت فی تولہ ... ماشہ کی شیشی ...

سرمہ نمبر ۲۔ یہ سرمہ بھی ... تمام امراض چشم سوائے ... کے ... مفید ہے ...

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علمائے ہند۔ دہلی

مرآۃ المثنوی

مرتبہ

قاضی تلمذ حسین صاحب ایم، اے

رکن دار الترجمہ، جامعہ عثمانیہ

مثنوی شریف کا یہ وہ جامع وبے نظیر خلاصہ ہے جس سے مثنوی شریف کی تمام پیچیدگیاں رفع ہوگئی ہیں۔ کتاب کی کیفیت اور نمونے کے صفحات کا ایک رسالہ مرتب کر دیا گیا ہے۔ براہ مہربانی اپنے پتہ سے مطلع فرمایئے کہ رسالہ ہدیۃً ارسال خدمت کیا جائے۔

"ملنے کا پتہ"

دائرۃ الادب، حیدر گوڑہ، حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم سہ شنبہ ۲۳ شعبان المعظم ۱۳۵۳ھ ہجری

مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ
"رجعت پسندانہ اور مایوس کن"

مسلمانانِ دہلی کی حریت نوازی

دہلی میں جب تک انتخاب نہیں ہوا تھا سرکاری جماعت کے مسلمان جن میں بعض انتہا درجہ کے رجعت پسند اور خوشامدی حضرات بھی شامل ہیں چیف کمشنر اور ڈپٹی کمشنر کو جا جا کر یہ یقین دلاتے تھے کہ "حضور تمام مسلمان سرکار کے ساتھ ہیں اور بالخصوص پنجابی کمیونٹی جس میں ووٹروں کی بہت بڑی اکثریت شامل ہے جمعیۃ العلماء اور کانگریس سے سخت متنفر ہے اور اس کا کوئی فرد بھی یہ گوارا نہ کریگا کہ مسٹر آصف علی کو ووٹ دے جو سرکار والا تبار کی مخالفت میں خاص شہرت رکھتے ہیں اور کانگریس کے ٹکٹ پر کارکنان جمعیۃ کی تائید و حمایت کے ساتھ ...

شذرات

ریاست پٹیالہ کا ظلم

دیسی ریاستوں کے معاملہ میں ہمارا مسلک ہمیشہ یہ رہا ہے کہ جب تک کسی ریاست کے متعلق معتبر ذرائع سے مسلسل و پیہم اطلاعات موصول نہیں ہو جاتیں اور ہم تحقیق و تفتیش کے تمام امکانی ذرائع استعمال نہیں کر لیتے اس وقت تک ہم خواہ مخواہ اس ریاست کے خلاف قلم نہیں اٹھاتے اور اسے بہتر سمجھتے ہیں کہ والیٔ ریاست خود ہی اصلاح احوال کی طرف متوجہ ہوں اور بیرونی احتجاج اور توجہ دلانے کے بغیر ان ...

... تعمق کے ساتھ غور کرنا چاہیئے۔

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہم ولایت سے مال آرڈر دیکر منگاتے ہیں یہ مال ایک خیری مال ہے جس کے بارے میں ہم کو علم ہوتا ہے کہ یہی مال آئے گا اور یہی آتا ہے ...

(نوٹ) ولایت کے اس مال کا روپیہ کلکتہ میں بھرنا ہوتا ہے ...

الجواب

یہ معاملہ جائز ہے کیونکہ ولایتی تاجروں سے ہے جو دارالحرب کے رہنے والے ہیں۔
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ
دہلی

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلۂ ذیل کے بارے میں کہ زید اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے یا رسول اللہ کہتا ہے۔ بکر کہتا ہے کہ حق اللہ کا نام اس قابل ہے کہ ہر وقت ورد زبان ہو ...

الجواب

بکر کا یہ قول صحیح ہے کہ حق اللہ تعالیٰ کا نام اس کا مستحق ہے کہ ہر وقت ورد زبان ہو ...

فیڈریشن کی گتھی

صوبوں کے بعد مرکز کا معاملہ آتا ہے۔ مرکز میں فیڈریشن کے قیام پر حسب معمول بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔ اور دستور اساسی کے اس حصہ کو جو مرکز سے تعلق رکھتا ہے اس وقت تک کے لئے معلق کر دیا گیا ہے جب تک کہ فیڈریشن قائم نہ ہو جائے ...

مرکز کی کمزوری

جب فیڈریشن ہو جائے گا ...

رائے عامہ کی تحقیر

چینی ترکستان کے حاکم اعلیٰ پر خطرناک حملہ
کاشغر میں روسی اقتدار کا بڑھتا ہوا سیلاب
چینی جرنیل کے حملہ آور گرفتار نہیں ہو سکے

جنوبی ہند میں دیہاتیوں نے پولیس پارٹی پر حملہ کر دیا
ایک شخص کو جلا ڈالا - ایک کانسٹیبل ہلاک کر دیا گیا

دار الحکومت

دہلی جامع مسجد میں مسلمانوں کا عام جلسہ
مولانا عبد المجید مرحوم کیلئے دعائے مغفرت
پولیس افسران کی بے اعتنائی پر ہمہ گیر احتجاج

دہلی یونیورسٹی کا نیا وائس چانسلر
رائے بہادر رام کشور کا انتخاب

آل پارٹیز کانفرنس کا انعقاد
کانگریس بھی شرکت کرے گی

فرقہ وارانہ تنازعات کو ختم کر دو
آگرہ میں خان عبد الغفار خاں کی تقریر

کلکتہ میں ہڑتال جاری ہے
متعدد افراد مجروح

دہلی میں خواتین کانفرنس کا اجلاس
اہم تجاویز کی منظوری

غازی عبد القیوم کی سزائے موت کی تصدیق
اپیل خارج کر دی گئی

دہلی میں مولانا ظفر علی خاں صاحب کا ورود
علی گڑھ میں حیات اسلامی کی روح پرور تقاریر

مقروض جاگیروں کے بل پر بحث
یو۔ پی کونسل کا اجلاس

جیند کے مسلمانوں کو تباہ کرنے کے منصوبے
قرآن کریم کے نسخوں اور مسجدوں کو آگ لگادی

دہلی میں تین حادثات
موٹر ڈرائیور گرفتار کر لئے گئے

سر سپرنٹنڈنٹ مالویہ اور وائسرائے کی ملاقات

پشاور میں شریعت کانفرنس کا اجلاس

ایک ماہ میں ۵۹ قتل

ہوٹلوں کے مالکوں کو مجسٹریٹ کا حکم

لڑکیوں کا اغوا کرنے والا گروہ گرفتار

میونسپلٹی کے اجلاس میں مسٹر آصف علی کو مبارکباد

ریزرو بنک کی ڈائرکٹری کو ٹھکرا دیا

پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ اور اس کی سفارشات

ملک کے طول و عرض میں شدید مذمت

لیڈران اور اخبارات کے خیالات

پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ پر تمام ہندوستان میں شدید مذمت کا اظہار کیا جا رہا ہے تمام لیڈر۔ جملہ اخبارات اور سربرآوردہ حضرات نے اس کی ہمہ گیر اور سخت مذمت کی ہے۔ اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

گاندھی جی۔ میں نے ابھی جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ نہیں پڑھی ہے لیکن میں اس کے متعلق کوئی بیان دینے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ وائٹ پیپر کے متعلق میری رائے سب کو معلوم ہے ابھی تک کوئی ایسی بات ظہور میں نہیں آئی ہے کہ مجھے اپنی رائے تبدیل کرنی پڑے۔

شامل تھے وہ سب معہ کمیونل ایوارڈ برقرار رہے۔

سر عبد القیوم۔ مجھے اس رپورٹ سے کوئی حیرت نہیں ہوئی ہے مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ تمام ہندوستان کے ساتھ صوبہ سرحد کے لوگ بھی اس مایوسی میں شامل ہیں جو رپورٹ کی تنگدلانہ تجاویز سے پیدا ہوئی ہے۔

نواب احمد یار۔ بالواسطہ اور سخت تحفظات سے اعتدال پسند بھی وائٹ پیپر کی تجاویز کے مخالف ہو جائیں گے۔ بالواسطہ اور سخت تحفظات سے اعتدال پسند بھی وائٹ پیپر کی تجاویز کے مخالف ہو جائیں گے۔

پرشوتم داس۔ جیسی کہ توقع تھی رپورٹ ہر اعتبار سے رجعت پسندانہ ہے۔

مہاراجہ دربھنگہ۔ گو رپورٹ اطمینان بخش ہے تاہم اس پر عمل کرنا چاہیے۔

حلقہ ہمدردان جامعہ

(ناظم ہمدردان جامعہ)

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجیے

دہلی میونسپلٹی

نوٹس

شیدی پورہ کی آراضی کے ٹھیکہ کے نیلام کیلئے جو ۲۵ نومبر ۱۹۳۴ء مقرر کی گئی تھی وہ تا اطلاع ثانی ملتوی کر دی گئی ہے۔

بحکم سوہن لال۔ آر۔ بی۔ ایم۔ بی۔ ای۔ پی۔ سی۔ ایس (ریٹائرڈ) سکریٹری میونسپل کمیٹی۔ دہلی

عورت نے خاوند کو بڑا شرمندہ کیا

اور کہا کہ اے میرے محرم راز تم کو یہ مرض لاحق تھے تو کیوں شادی کی اور میری جوانی کو آگ لگائی۔ خیر میں تم کو بتاتی ہوں کہ ...

منیجر دواخانہ شفاء الامراض تجارہ (الور) راجپوتانہ

P.o. Dawakhana Tijara, Alwar (Rajputana)

محبوب عاشق کے قدموں پر

چند کتب نادر موجود برائے فروخت

دارالعوام میں وزیر ہند کا مضطربانہ بیان

اسمبلی میں پیش ہونے والی اصلاحات پر سوال و جواب

پنڈت جواہر لال نہرو کو رہا نہیں کیا جائے گا؟

لندن ۲۸ نومبر۔ دارالعوام میں کرنل ویجوڈ نے سوال کیا کہ کیا سرکاری نامزد ممبر فیڈرل دستور کے مسئلہ پر ہندوستانی اسمبلی میں رائے دینے کے مجاز ہوں گے؟ سر سیموئل ہور وزیر ہند نے جواب دیا کہ آپ اس سوال کے جواب کی امید شکل ہی سے کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ابھی تک یہی نہیں معلوم کہ اسمبلی میں ہندوستانی اصلاحات کے متعلق کیا تجویز پیش کی جائے گی۔ کرنل موصوف نے پھر سوال کیا کہ کیا اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ جب تک منتخب ممبروں کی اکثریت اس آئین کی حمایت میں نہ ہوگی اس کو پاس نہ کیا جائے گا؟ وزیر ہند نے جواب دیا کہ میں اس قسم کا کوئی یقین نہیں دلا سکتا۔

کرنل ویجوڈ۔ کیا وزیر ہند نے ابھی تک اس پوزیشن پر غور نہیں کیا ہے؟

وزیر ہند۔ میں نے اس پر اور دیگر بہت سے مسائل پر غور کر لیا ہے۔

کرنل ویجوڈ۔ کیا آپ کسی نتیجہ پر پہنچے ہیں؟ ۔ وزیر ہند نے کوئی جواب نہیں دیا اور خاموش بیٹھے رہے۔ کرنل ویجوڈ نے پنڈت جواہر لال نہرو کی رہائی کے متعلق سوال کیا۔ وزیر ہند نے کہا کہ اس بارے میں پہلے جواب دیا جا چکا ہے اور اس میں کسی اضافہ کی ضرورت نہیں۔ کرنل ویجوڈ نے کہا۔ کیا وزیر ہند کے خیال میں مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کی اشاعت سے پنڈت جواہر لال نہرو کی رہائی کا موقعہ پیش نہیں آیا۔ جب کہ پنڈت جی اعلیٰ علم اور دولت کے مالک ہیں اور ہندوستانی لیڈروں میں سب سے زیادہ منطقی ہیں؟ ۔ وزیر ہند نے کہا کہ میں اس مسئلہ پر اچھی طرح غور کر چکا ہوں پنڈت جی کسی ہنگامی قانون کے ماتحت گرفتار نہیں ہوئے ہیں بلکہ عام قانون کے تحت میں ہی گرفتار ہوئے ہیں۔ اسلئے میری مداخلت کی کوئی وجہ نہیں۔

نارنول ریاست پٹیالہ میں مسلمانوں پر صریح ظلم

مساجد و مزارات کی توہین

ملک معظم کے شاہزادے کی شادی

اسمبلی کے ایک رکن کی فوری موت

سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ نے قرطاس ابیض کی تجاویز کا قیمہ بنا دیا ہے

حکومت خود اختیاری پارلیمنٹ سے بطور تحفہ حاصل نہیں ہوگی

مجوزہ آئین و سفارشات پر مسٹر جناح اور سر عبد الرحیم کے خیالات

کلکتہ ۲۸ نومبر۔ سر عبد الرحیم نے پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ پر اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ اس واقعہ سے کہ مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی نے ملک معظم کی حکومت کے اعلان کو مسترد کر دیا ہے جس کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں نے منظور کیا تھا اور جس میں تینوں گول میز کانفرنسوں کے نتائج بھی شامل تھے اور ان ترمیمات کو منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے جو سر آغا خاں کی زیر سرکردگی برطانی ہند کے وفد نے پیش کی تھیں۔ یہ بات بالکل عیاں ہو گئی ہے کہ حکومت خود اختیاری پارلیمنٹ سے تحفہ یا رعایت کے طور پر حاصل نہیں ہوگی بلکہ متحدہ قوتوں کی کوشش سے حاصل ہوگی۔ ہم اس قول کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے جس کو کل دنیا کی تاریخ نے منظور کیا ہے لیکن کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ ۳۵ کروڑ افراد کے سر وہ طرز حکومت تھوپ دیا جائے جو مصنوعی ہے اور جس کے ہر راستہ میں رکاوٹیں ہیں۔ متحدہ احتجاج کے متعلق میرا خیال یہ ہے کہ ہمارے مطالبہ کا وہی حشر ہوگا جو مشترکہ یادداشت کا ہوا ہے۔ لیکن اس سے قوم کے اندر اعتماد پیدا ہو جائے گا۔ جب پارلیمنٹ سے قانون نافذ ہو جائیگا تو ہمیں یہ سوچنا ہوگا کہ ہمیں کیا رویہ اختیار کرنا چاہیے۔

لندن ۲۸ نومبر۔ مسٹر جناح ۸ دسمبر کو ہندوستان کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ وینس سے آپ کی روانگی ۱۴ دسمبر کو عمل میں آئے گی۔ رپورٹر سے دوران ملاقات میں مسٹر جناح نے پارلیمنٹری رپورٹ کے متعلق فرمایا کہ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ نے قرطاس ابیض (وائٹ پیپر) کا دوبارہ قیمہ بنا دیا ہے یہ رپورٹ صرف رجعت پسندانہ ہے۔

اسمبلی کے انتخابات کے مزید نتائج

بمبئی میں کانگریس کی عظیم الشان فتح

راجشاہی (مسلم حلقہ)	
مسٹر عبد الحی باقوی	۵۳۰۶
مسٹر کبیر الدین احمد	۳۱۶۲
اکثریت	۲۱۴۴

آل پارٹیز کانفرنس کیلئے تیاریاں

سرحد پر پھر شورش

فقیر علی نگر کی سرگرمیاں

جہاز جہانگیر جدہ پہونچ گیا

روسی جھنڈا لہرانا جرم نہیں ہے

پٹنہ میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کا جلاس

حج میں آرام

حجاز میں امرت دھارا

احتیاط

المشتہر منیجر امرت دھارا ... لاہور

ہمارے ایجنٹ۔ میسرز بہاری لال گھاسی رام کھاری باؤلی اسٹریٹ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یدُ اللہِ علَی الجماعۃ

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۵۰۳۸

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی-اے) معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم چہارشنبہ ۲۷ شعبان المعظم ۱۳۵۳ھ ہجری مطابق ۵ دسمبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۴۰

نزول رحمت باری اور قیام حکومت آلہی کا مبارک مہینہ

تزکیہ نفوس۔ روحانی ارتقاء اور تکمیل سعادت کی راہ

روزہ، استقامت اور قربانی کا جذبہ پیدا کرتا ہے

(از جناب مولانا محمد عظمت اللہ صاحب نائب ناظم جمعیۃ علماء صوبہ دہلی)

رمضان کا مبارک مہینہ آتا ہے اور اپنے ساتھ رحمت و مغفرت کے برسنے والے بادل لاتا ہے جس کی بارش سے کائنات عالم کا چپہ چپہ سیراب ہوجاتا ہے، ذرہ ذرہ جگمگا اٹھتا ہے، مردہ دلوں کو زندگی ملتی ہے، نفس پاکیزہ ہوجاتے ہیں ...

معاصرین کے افکار و آراء

قومی زبان کی حفاظت

بعض کمزور اقوام جو غیر اقوام کے بہت زیادہ زیر اثر ہیں یہ سمجھنے لگتی ہیں کہ بیرونی زبانوں کو اپنے ہاں رواج سے ہٹا دیا جائے گا تو یہ زبانیں بولنے والی قومیں ان سے ناراض ہوجائیں گی مگر یہ غلط ہے۔ وہ ساری قومیں یہ جانتی ہیں کہ اس قسم کی اصلاح ایک اصولی اصلاح ہے اور قوم سازی کی بنیادی اصلاح۔ وہ ہرگز اس سے ناراض نہیں ہوتیں۔ عراق چونکہ اس حقیقت سے باخبر ہیں اس لئے انہوں نے اس بے جا اندیشے کو اپنے دل میں جگہ دئے بغیر کہ انگریز ان سے ناراض ہوجائیں گے انگریزی زبان کو اب اپنے سارے دفاتر سے نکال دیا ہے ...

(پیشوا)

پارلیمنٹری رپورٹ اور اعتدال پسند

مسلم یونٹی بورڈ کی ناکامی

اسلام پرستوں کی کفر نوازیاں

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہئے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا (جو کہ آپ کے نام سے پہلے پتہ کے شروع میں لکھا ہوا ہوتا ہے) حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ تعمیل ارشاد نہ ہوگی۔

(منیجر الجمعیۃ۔ دہلی)

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اسپین کے ایک مبلغ الفادر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو بغور دیکھا تو اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہوگئی اور اس نے یہ فیصلہ کرلیا کہ حقیقتاً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا اور آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے ... اگر آپ کو اسلام کی گذشتہ عظمت و سطوت کا مطالعہ کرنا ہے اور عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت کے بے شمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہے تو آپ اس کتاب کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنا چاہتے ہیں تو جلد طلب کیجئے۔ پہلا اڈیشن قریب الختم ہے ...

ملنے کا پتہ: منیجر الجمعیۃ دہلی

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

The Jamiat

Regd No. L 1793.

4612 Moulvi Mehdi Hassan s/o Mufti P.O Rander Dt Surat

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

منیجر اخبار الجمعیۃ

Vol. XX No. 39 DELHI SATURDAY DECEMBER 1. 1934 PRICE ONE ANNA

جامعہ اسلامیہ ڈابھیل کا سالانہ اجلاس

جامعہ اسلامیہ کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۸ شعبان ۱۳۵۳ھ کو صبح ساڑھے سات بجے جامعہ کے وسیع احاطہ میں منعقد کیا گیا۔ اولاً چند لڑکوں نے نہایت خوش الحانی سے تلاوت قرآن مجید فرمائی ...

(داحقر الانام ڈابھیل)

انجمن حمایت الاسلام بھٹنڈہ کا چوتھا سالانہ اجلاس

ہندو مسلم اتحاد کے جاں پرور نظارے

(حاجی غلام رسول صاحب بھٹنڈہ ریاست پٹیالہ)

حاجیوں کا جہاز ایس ایس علوی

ایس۔ ایس علوی موسم رواں کا پہلا جہاز بمبئی سے ... حاجی ... لیکر کراچی میں بروز چہارشنبہ بتاریخ ... نومبر ۱۹۳۴ء ...

مشہور و معروف دو ترجمہ والا مجزنما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات میں کاغذ سفید ولایتی نارو ہے جو ... پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے ... بیان اور نامعلوم سائز ۲۰×۲۶ صفحات ۹۲۸ رعایتی ہدیہ مجلد ...

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت خاص رعایت خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خان

روہیلکھنڈ کے حافظ بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانحعمری کا پہلا اڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے صرف ڈھائی سو جلدیں باقی ہیں۔ غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خرید لیجئے۔

جلد آرڈر دیجئے ورنہ دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

سید الطاف علی صاحب بی۔ اے (علیگ) بریلوی کی بمعرکۃ الآراء تصنیف جس میں آنریبل سر سیتا رام صاحب پریسیڈنٹ یوپی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبدالواحد صاحب ایم۔ اے (مقیم لندن) نے مبلغ ایک ہزار روپیہ کے عطیہ سے قدردانی فرمائی ہے۔ سرزمین روہیلکھنڈ میں بالخصوص اور ملک کے طول و عرض میں بالعموم نہایت قلیل عرصہ میں حیرت انگیز مقبولیت حاصل کی ہے۔

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھائیے

حجم چار سو صفحات تقطیع ۲۰×۲۶ کاغذ چکنا، چمکدار، کتابت و طباعت دیدہ زیب نو دہات ٹون کی چھپی ہوئی نایاب تصاویر ٹائیٹل عمدہ رنگین۔ قیمت دو روپے چار آنے مجلد تین روپے دستی

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی۔ علمی۔ اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ

مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپ کو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہوجائے گا۔

صحائف رحمانی ... قیمت ...
دین مرزا کفر خالص ... قیمت ...
نامہ حقانی در کذب قادیانی ... قیمت ...
اطلاع رحمانی ... قیمت ...
دوسری شہادت آسمانی ... قیمت ...
ہدیہ عثمانیہ ... قیمت ...
انوار ایمانی ... قیمت ...
حقیقۃ المسیح ... قیمت ...
آئینہ کمالات مرزا ... قیمت ...
مسیح قادیان کی حالت کا بیان ... قیمت ...
معیار صداقت ... قیمت ...
معیار المسیح ... قیمت ...
حقیقت رسائل اعجازیہ ... قیمت ...
ختم نبوت فی القرآن فی الحدیث و الآثار ... قیمت ...

حیات محمود اسیر مالٹا ... قیمت ...
علم الکلام ... قیمت ...
اعجاز القرآن قیمت ... صراط المستقیم قیمت ... دلائل المعجزات ...

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم

مع

خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے گویا ایک ماہر کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں ہر ایک بوڑھا مرد عورت بچہ بآسانی پڑھ سکتا ہے ... مولانا رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے ...

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

یدُ اللّٰہِ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۵۳۸

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔اے) معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی۔ یوم چہار شنبہ ۲۷ شعبان المعظم ۱۳۵۳ ہجری۔ مطابق ۵ دسمبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۴۰

نزول رحمت باری اور قیام حکومت الٰہی کا مبارک مہینہ

تزکیہ نفوس۔ روحانی ارتقاء اور تکمیل سعادت کی راہ

روزہ، استقامت اور قربانی کا جذبہ پیدا کرتا ہے

(باقی صفحہ ۲ کے نیچے ملاحظہ فرمائیے)

معاصرین کے افکار و آراء

قومی زبان کی حفاظت

پارلیمنٹری رپورٹ اور اعتدال پسند

مسلم یونیورسٹی کورٹ کا بیان

اسلام پرستوں کی کفرنوازیاں

(منیجر الجمعیۃ۔ دہلی)

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو بغور دیکھا تو اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہوگئی اور اس نے یہ فیصلہ کر لیا کہ حقیقتاً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا اور آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے اور اس کے علاوہ جتنے مذاہب ہیں وہ سب باطل اور صراط مستقیم سے بھٹکا دینے والے ہیں۔ جب عیسائیوں کو اس کی خبر ہوئی تو تمام پادریوں نے مل کر اس لڑکی پر بے شمار مظالم ڈھائے اور استقامت کی دیکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہونے لگے مگر وہ لڑکی اسلام پر ثابت قدم رہی اور اس نے بالآخر تمام پادریوں کی ایک شاندار مجلس میں اسلام کی حقانیت پر ایک بصیرت افروز مناظرہ کیا۔ فضیلت اسلام اور رد عیسائیت کے جس قدر دلائل ممکن تھے وہ تائید الٰہی سے اس لڑکی نے پادریوں کے مقابلہ میں اس خوش اسلوبی کے ساتھ پیش کئے کہ سامعین حیرت و استعجاب کے سمندر میں غرق ہوگئے اور پادریوں سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ اور وہ لڑکی ہمیشہ کے لئے اسلام ہی سے وابستہ ہوگئی۔ اس کا نام ازبلا تھا اور اس کی پوری زندگی کے واقعات ایک کتاب میں قلمبند کر دئے گئے ہیں۔ اگر آپ کو اسلام کی گزشتہ عظمت و سطوت کا مطالعہ کرنا ہے اور عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت کے بے شمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہے اور آپ اس کتاب کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنا چاہتے ہیں تو فوراً طلب کیجئے۔ پہلا ایڈیشن قریب الختم ہے۔ اگر دیر ہوئی تو دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ قیمت فی جلد ۱۲؍ علاوہ محصول ڈاک۔ تبلیغی مقاصد کے لئے بیس بائیس سے زائد جلدوں کے خریدار کو ۲۵ فی صدی کمیشن دیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ: منیجر "الجمعیۃ" دہلی

Regd. No. L 1793.

The Jamiat

Vol. XX No 39 DELHI SATURDAY DECEMBER 1, 1934 PRICE ONE ANNA

4612
Moulvi Mehdi Hassan Sb Mufti
P.O Rander
Dt Surat

نورانی قرآن مجید

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

حاجیوں کا جہاز ایس۔ ایس علوی

جامعہ اسلامیہ ڈابھیل کا سالانہ اجلاس

(راقم الانام ... ڈابھیل)

انجمن حمایت الاسلام بھٹنڈہ کا چوتھا سالانہ اجلاس

ہندو مسلم اتحاد کے جاں پرور نظارے

(حاجی غلام رسول صاحب بھٹنڈہ ریاست پٹیالہ)

مشہور و معروف دو ترجمہ والا مجزنما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں کاغذ سفید ولایتی ناروے ہے حاشیہ شدہ ارغوانی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے ... تفسیر ابن جریر، در منثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، موضح القرآن، ضحاک، مسند حاکم، ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، مسند ... لباب النقول ... جلال الدین سیوطی اور تمام کتب احادیث اور جس میں احکام قرآن و مسائل، قصص، تاریخ، حکایات، ظاہری و باطنی اشارات غرضیکہ تفسیر کی جو مابہ الامتیاز خصوصیات ہو سکتی ہیں وہ سب اس کے حاشیہ پر موجود ہیں نیز اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے جس کے پانچ حصے ہیں اول حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر تمام پیغمبروں کی سوانح عمریاں ... آپ کے خلفاء ... اور آپ کے وہ تمام خطوط مع ترجمہ درج ہیں جو آپ نے اس زمانہ کے کافر بادشاہوں کے نام رسالۃً دعوت اسلام روانہ ہوئے تھے بعد میں خلفاء راشدین کے کامل حالات میں حصہ دوم میں فضائل القرآن و اسرار، حصہ سوم میں خاندان نقشبندیہ قادریہ اور چشتیہ کے بزرگوں کے مخفی اعمال قرآن و خواص جملہ سورتوں اور آیتوں اور پورے قرآن کے تعویذ ہیں اور تعبیر خواب اور ترکیب فالنامہ کے ساتھ درج ہیں پانچویں حصہ میں قرأت کا بیان اور قاعدے سائز ۲۰×۲۶ صفحات ۹۲۸ رعایتی ہدیہ مجلد چرمی ... محصول ڈاک ... منی آرڈر ...

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت خاص رعایت خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خان

روہیلکھنڈ کے حافظ بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانح عمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے صرف ڈیڑھ سو جلدیں باقی ہیں۔ غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خرید لیجئے۔

جلد آرڈر دیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

سید الطاف علی صاحب بی۔اے (علیگ) بریلوی کی بمعرکۃ الآراء تصنیف جس میں آنریبل سر سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یوپی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبدالواحد صاحب ایم۔اے (مقیم لندن) نے مبلغ ایک ہزار روپیہ کے عطیہ سے قدر دانی فرمائی ہے۔ سرزمین روہیلکھنڈ میں بالخصوص اور ملک کے طول و عرض میں بالعموم نہایت قلیل عرصہ میں حیرت انگیز مقبولیت حاصل کی ہے۔

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھائیے

حجم چار سو صفحات تقطیع ۲۰×۲۶ کاغذ چکنا، چمکدار، کتابت و طباعت دیدہ زیب نو دہاف ٹون کی چھپی ہوئی) نایاب تصاویر ٹائیٹل عمدہ رنگین۔ قیمت دو روپے چار آنے مجلد تین روپے دیتے ۱

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی۔ علمی۔ اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ

مرزائی الحاد کا خاتمہ

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ تبلیغی گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم

مع

خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

افسانہ

بہار و خزاں

مصیبت جب آتی ہے تو آسانی سے نہیں ٹلتی

اختر صراف کی دوکان پر

بہ صراف کی دوکان ہے ٹھٹیرہ کی دوکان نہیں ہے

(۳۵)

خیر النساء: انگریزی تعلیم نے تمہارے دماغ میں جو ہوا بھر دی ہے وہ کس طرح نکلے گی؟

کامیاب نہ ہوگی۔

خیر النساء: اچھا اب جاکر بازار میں یہ گلوبند فروخت کرآؤ اور اس کا روپیہ جلد لاؤ۔ تو تاکہ پڑوس کے پانچ روپے بھی ادا کردوں اور گھر کے خرچ کے لئے ضروری اشیاء بھی منگالوں۔

...

صراف: (ہنس کر) آپ اس کو کہاں سے لائے ہیں؟ یہ تو پیتل کا ہے جس پر ملمع کردیا گیا ہے!

(باقی آئندہ)

حجرہ نبوی کا شامی غلاف

...

سرمہ نورافزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے اور دوسروں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کرکے استعمال کیجئے۔

...

(مولانا) نورالدین بہاری۔ معرفت جمعیۃ علمائے ہند دہلی

رمضان المبارک کے متعلق ضروری مسائل

سحری۔ افطار اور نماز تراویح کا بیان

روزہ پورہ کرنے کے شرائط

روزے میں نیت فرض ہے (نیت کے معنے دل کے ارادہ کے ہیں) اگر روزہ کا ارادہ نہیں کیا اور تمام دن کچھ کھایا پیا نہیں تو روزہ ادا نہ ہوگا۔ رمضان کے روزہ کی نیت آدھے دن شرعی تک کرسکتا ہے یعنی تقریباً ساڑھے گیارہ بجے تک۔ اس کے بعد اگر نیت کرے گا تو معتبر نہ ہوگی۔ زبان سے نیت کرنی فرض نہیں لیکن بہتر اور مستحب ہے کہ سحر کا کھانا کھا کر اس طرح نیت کرلیا کرے۔ (بِصَوْمِ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ) اگر افطار کے وقت ہی نیت کرے تب بھی جائز ہے۔ ...

موت آجائے اور فرض ذمہ پر رہے مثلاً بیمار کو مرض سے صحت پانے کے بعد اور مسافر کو سفر سے آنے کے بعد جلد ادا کرلینا چاہئے۔ قضا رکھنے میں اختیار ہے کہ متواتر (یعنی برابر لگاتار) رکھے یا جدا جدا متفرق۔ ...

سحر کھانے کا بیان اور فضیلت

روزے کے لئے سحر کھانا مسنون ہے اور باعث ثواب ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ سحر کھایا کرو کہ اس میں بڑی برکت ہوتی ہے۔ ...

اعتکاف اور شب قدر کا مختصر بیان

اخیر عشرہ میں اعتکاف سنت ہے اگر تمام بستی میں کوئی شخص بھی نہ کرے تو سب کے ذمہ ترک سنت کا وبال رہتا ہے۔ ...

شب قدر رمضان کے آخری عشرہ میں ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ کو ہونا احادیث میں وارد ہے۔ ... (یہ جملہ مسائل حنفی مذہب کے مطابق لکھے گئے ہیں)

روزہ نہ رکھنے کی اجازت کا بیان

...

سچا ہمدم و رہبر بے دام

پاک صاف خیالات پیدا کرکے جسمانی و روحانی صحت حاصل کرنے کیلئے دنیا میں بھی خوشی و شباب کرنے کیلئے آپ آج ہی ایک کارڈ تحریر کرکے کتاب ہم شاستر بالکل مفت منگوالیں۔

ویدشاستری جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

مشہور دستار عمامہ بھاگلپوری پگڑی

(مولوی) سلامت اللہ انصاری اینڈ سنز مرچنٹ پوسٹ دمقام چپانگر۔ خاص (بھاگلپور)

پارلیمنٹری رپورٹ پر لیبر ارکان کے اختلافی نوٹ

درجہ نوآبادیات اور مرکزی آزادی

اختلاف کے باوجود غلامی کی دستاویز کی حمایت

پارلیمنٹری رپورٹ شائع ہوچکی ہے اس پر لیڈروں کی آراء بھی منظر عام پر آچکی ہیں۔ ذیل میں وہ اختلافی نوٹ شائع کئے جاتے ہیں جو لیبرل ممبروں نے اس رپورٹ پر حکومت کے سامنے پیش کئے تھے۔

...

ایک ہی ایوان پر اصرار

...

نزول رحمت باری اور قیام حکومت الٰہی کا مبارک مہینہ

(بسلسلہ صفحہ اول)

...

اذا کان اول لیلۃ من شھر رمضان فتحت ابواب الجنۃ فلم یغلق منھا باب (ترمذی)

جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے جنت کے دروازے کھولدئے جاتے ہیں اور کوئی دروازہ اس کا بند نہیں رہتا۔

...

ضروری گزارش

خریداران الجمعیۃ کو چاہئے کہ منی آرڈر ارسال کرتے وقت کوپن میں اپنے نمبر خریداری کا ضرور حوالہ دیا کریں۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

عربی اور اسلامی ممالک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

ترکی میں فوجی اور جنگی تیاریاں

دیہات و قصبات میں فوجی افسروں کا گشت

مساجد میں زہریلی گیسوں سے محفوظ رہنے کی تعلیم

آج کل ترکی میں سرکاری طور پر فوجی اور جنگی تیاریاں ہو رہی ہیں اور عوام کو مدافعت کیلئے تیار کیا جا رہا ہے۔ ...

ایرانی طیاروں کا دستہ عسکی میں

ترکی باشندوں کی طرف سے خیر مقدم

...

مدینہ منورہ اور نجف کے درمیان سڑک

حجاز اور عراق کا سرکاری اتفاق

...

ریاض میں حجازی وفود کا سلسلہ

شاہی دسترخوان پر روزانہ ایک ہزار مہمان

...

عراق میں انگریزی زبان کی سرکاری مخالفت

سرکاری دفاتر کو غیر ملکی زبان سے پاک کرنے کا حکم

...

مکہ مکرمہ میں باران رحمت

...

جشن استقلال ترکی میں عراق کی شرکت

ترکی کے جشن استقلال کی تقریب میں حکومت عراق بھی شرکت کا ارادہ رکھتی ہے۔ ...

جامعہ استانبول میں لاطینی زبان

اطالوی اخبارات میں غازی کمال پاشا کی مدح و ثنا

...

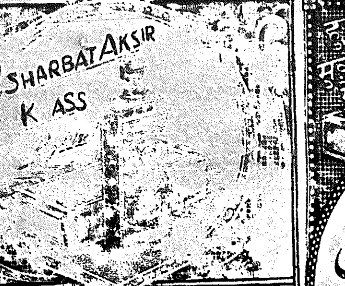

شربت اکسیر خاص

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

حب خنج بالا نشین

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہار شنبہ ۲۷ شعبان المعظم ۱۳۵۳ھ ہجری

مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ

"رجعت پسندانہ" اور "مایوس کن"

(۲)

اُن تمام تحفظات کے باوجود جو پہلے سے موجود تھے گورنر جنرل کے اختیارات میں برطانوی مال کی فروخت کے متعلق ایک مزید اختیار کا اضافہ ظاہر ہے کہ اُن لوگوں کے شوروغل سے متاثر ہو کر کیا گیا ہے جو برطانیہ میں ہندوستان کے خلاف مسلسل پروپیگنڈا کر رہے تھے اور جنہوں نے وائٹ پیپر کی اشاعت کے بعد ...

ملک معظم کی حکومت کے سامنے پیش ہوا وہ اس کے متعلق اپنی رائے اور اپنی سفارشیں لکھے اور جب یہ مرحلے گذر چکیں تو اس قرارداد کو ملک معظم کی حکومت کی رپورٹ کے ساتھ پارلیمنٹ کے سامنے پیش کیا جائے اور پارلیمنٹ سے منظوری حاصل ہو جائے تو نافذ کر دیا جائے۔ حقیقتہً یہ تجویز گذشتہ تجربات کی بنا پر ...

بنیادی حقوق کا اعلان

آئندہ ترقی

شذرات

ڈاکٹر ستیہ پال کی گرفتاری

دہلی کی انتخابی مہم کے سلسلہ میں سرکار پرستوں کے امیدوار لالہ نانک چند کے حامیوں کی طرف سے جو کچھ کیا گیا اس کا اجمالی ذکر ان کالموں میں آ چکا ہے۔ دہلی کی فضا کو خراب کرنے اور فرقہ وارانہ جذبات کو مشتعل کر کے ہندو مسلم فساد برپا کرا دینے کے لئے ہر قسم کا خلاف قانون پروپیگنڈا کیا گیا اور بے شمار پوسٹر شہر کی دیواروں پر ایسے چسپاں کئے گئے جن سے بدامنی اور فساد کا فوری خطرہ محسوس کیا جاتا تھا اور اگر ہندوؤں اور مسلمانوں کے سمجھدار طبقہ میں قوم پرور رجحان کا اثر نہ ہوتا تو یقیناً طبیعتوں کو قابو میں رکھنا دشوار ہو جاتا۔ مگر دہلی کی حکومت اس تماشہ کو خاموشی کے ساتھ دیکھتی رہی اور اس نے ان لوگوں کے خلاف کوئی بھی کارروائی نہیں کی جو شہر کے اندر فساد کی آگ مشتعل کر رہے تھے۔ مگر اب انتخابات ختم ہونے اور یہ حقیقت منکشف ہو جانے کے بعد کہ قوم پرور رجحان نے ایک نازک ترین موقع پر شہر کو بدامنی سے بچا کر اپنی معقولیت اور اپنے اثر کا ثبوت بہم پہنچا دیا یہ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر ستیہ پال پر جو لاہور سے تشریف لائے تھے اور جنہوں نے ایک جلسہ میں تقریر فرمائی تھی دفعہ ۱۲۴ (الف) کے ماتحت مقدمہ چلایا جانے والا ہے۔ ہم حیرت میں ہیں کہ ڈاکٹر ستیہ پال کی تقریر جو دہلی کے ہندو مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کا درس دینے آئے تھے اور جن کی آمد کا دہلی پر نہایت بہتر اثر پڑا کس طرح قابل مواخذہ قرار دی جا رہی ہے اور وہ تقریریں اور تحریریں جو کھلم کھلا اشتعال انگیز تھیں کیوں نظر انداز کر دی گئیں اور اُن ارکیوں چشم پوشی ہو رہی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی تقریر کے وہ حصے جنہیں خلاف قانون قرار دیا گیا ہے جس وقت روشنی میں آئیں گے تو واقعی دہلی والوں کے لئے وہ ایک انکشاف ہوں گے۔ اگرچہ مقدمہ زیر سماعت ہے اور ہم اس لئے اس پر کوئی اظہار رائے نہیں کر سکتے مگر اتنا ظاہر کر دینا تو بہر حال ضروری ہے کہ حکومت دہلی کو تمام حالات کے پیش نظر انصاف اور تدبر سے کام لینا چاہئے تھا اور موجودہ واقعات کو دیکھتے ہوئے اس قسم کا اقدام نہ کرنا چاہئے تھا جو بے شمار غلط فہمیاں پیدا کرنے کا موجب ہو سکتا ہے۔ ایک فریق کی ہر خلاف قانون حرکت پر سکوت۔ اور دوسرے فریق کے مقرروں کی گرفتاریاں اور مقدمے کوئی اچھا ...

صد ہوا فہرست ان حضرات کی شائع کی ہے جنہیں کانفرنس لیگ مجلس کی طرف سے کھڑا کیا گیا تھا اور جو کامیاب ہو گئے ہیں۔ یہ فہرست بیس افراد پر مشتمل ہے اور اس میں سب سے پہلے تو ان لوگوں کے نام لکھے گئے ہیں جو بلا مقابلہ منتخب ہوئے ہیں مثلاً مسٹر جناح حالانکہ انہیں اس مجلس سے اور کا بھی واسطہ نہیں تھا اور نہ انہوں نے اس مجلس کو کبھی آج تک تسلیم کیا اور نہ کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد اس فہرست میں متعدد نام ایسے حضرات کے نظر آتے ہیں جو اس مجلس کے امیدواروں کا مقابلہ کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تھے اور باوجود مجلس کی مخالفت اور اس کی طرف سے ایڑی چوٹی کا زور لگا دینے کے کامیاب ہو گئے۔ مثلاً شیخ فضل حق پراچہ، اور محمد عبد اللہ جو پنجاب سے منتخب ہوئے ہیں۔ کانفرنس لیگ کی مجلس کے تحت مخالفین میں تھے اور ان کے مقابلہ میں ہر قسم کی کوششیں سرکاری اور کانفرنسی حضرات کی طرف سے کی گئیں۔ سب سے زیادہ مضحکہ خیز بات یہ ہے کہ اسی فہرست میں مولوی عبد اللہ الباقی کا نام بھی شامل کر لیا گیا ہے جو بنگال کے ایک قوم پرور مسلمان ہیں اور کانفرنس کے نام سے متنفر ہیں۔ اگر ان ناموں کو نکال دیا جائے تو شاید دس نام ایسے بچیں جنہیں یہ مجلس اپنا امیدوار کہہ سکتی ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ اس دفعہ اسمبلی میں قوم پرور اور آزاد خیال مسلمانوں کی کافی تعداد موجود ہے۔ اور مسلم کانفرنس اور اس کی خانہ ساز مجلس کے سکرٹری کو وہ دن بھول جانے چاہئیں جب تعلیل خاں فاختہ مارا کرتے تھے۔

حکومت پرستوں کی شکست

مسلم یونیورسٹی کورٹ کے گذشتہ اجلاس میں باوجود مسلم "سروں" کی ایک پلٹن کے جو پوری تعداد میں حکومت کے منشا کی تکمیل کے لئے علی گڈھ پہنچی تھی اور جس نے اپنی کامیابی کے لئے کوئی ممکن سعی اٹھا نہ رکھی تھی سرکاری پارٹی کو ناکام ہو جانا اور مخالف جماعت کی شاندار کامیابی اس امر کی دلیل ہے کہ اب ہوا کا رخ بدل رہا ہے۔ اور محاذ پر سرکاری مہرے کمزور پڑتے جا رہے ہیں۔ حکومت کے آدمیوں نے مسلم یونیورسٹی میں پرو وائس چانسلر کا عہدہ قائم رکھنے کے لئے ...

اور یونیورسٹی کی اصلاح کی طرف پوری توجہ کی تو عجب نہیں ہے کہ اور معاملات میں بھی بہتر نتائج برآمد ہو سکیں اور مسلم یونیورسٹی آئے دن کی اقتصادی و قومی مشکلات سے نکل کر ایک مفید ادارہ بن سکے۔

ایک مضحکہ خیز اعلان

جس طرح مسلم کانفرنس ایک تماشہ ہے اسی طرح یہ مجلس بھی تماشہ بنی رہی اور اس کے انتخابات کے سلسلہ میں عجیب و غریب حماقتیں سرزد ہوئیں۔ اب جبکہ انتخابات ختم ہو رہے ہیں اس مجلس کے سکرٹری صاحب کی طرف سے ایک ایسا اعلان شائع ہوا ہے جسے ان تمام حماقتوں کی معراج کہنا چاہئے۔ آپ نے ایک ...

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اب سے ایک ہزار سال پہلے ہندوستان میں ہندوؤں کا راج تھا اور یہاں کے بسنے والوں کو ہندو مذہبی قانون کے بموجب مختلف طبقوں پر تقسیم کیا گیا تھا جن میں سے بعض مرتبے اور عزت میں اعلیٰ خیال کئے جاتے تھے جیسے برہمن بعض ان سے کم تھے جیسے چھتری اور بعض متوسط حالت میں شمار ہوتے تھے جیسے ویش اور بعض کو بالکل ادنیٰ خیال کیا جاتا تھا جیسے بھنگی چمار کوری نٹ وغیرہ اس چوتھی قسم والوں کے ساتھ مذکورہ بالا تینوں قسم والوں کا برتاؤ نہایت جابرانہ اور غیر منصفانہ تھا ...

مسلمان جب اس ملک میں فاتحانہ آئے تو انہوں نے بحیثیت حکومت ان تمام ہندو ...

... کے بعد از روئے احکام شریعت مصطفویہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں تمام فتاویٰ میں اور حسب ذیل سوالات کے جوابات تحریری عطا کریں کہ مسلمانوں کا طرز عمل یہ کیسا ہے اور ان کے مرتکب از روئے شریعت قابل ملامت ہیں یا نہیں اور مسلمانوں کو اس مذکورہ بالا چوتھی قسم کے قدیم ہندوستانی باشندوں سے صفائی اور صحت اور پوشش کے اعتبار سے صاف اور ستھرے ہوں اٹھنے بیٹھنے اور کھانے پینے میں پرہیز کرنا از روئے احکام اسلام ضروری ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب

بحیثیت غیر مسلم ہونے کے سب برابر ہیں برہمن ہوں یا ویش یا شودر۔ ہندوؤں کی ذاتوں کی تفریق کا اسلام کے اصول سے کچھ اعتبار نہیں۔ ... سب یکساں ہیں۔ غیر مسلموں میں برہمن چھتری ویش شودر کا کوئی تفاوت اس حکم میں نہیں ہے۔

... غیر محتاط مسلمان برابر ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

دہلی

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین بیچ اس مسئلہ کے کیا کوئی شخص (بغیر پگڑی کے) صرف ترکی ٹوپی پہنے ہوئے امامت کرتا ہے تو آیا ایسے شخص کی اقتدا درست ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب

ٹوپی پہن کر بغیر عمامہ کے امامت کرنا بھی جائز ہے مکروہ نہیں ہے اور اس کی اقتدا درست ہے۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

دہلی

خریداران الجمعیۃ

کو چاہئے کہ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں۔ نیز خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل ارشاد معاف۔

(منیجر الجمعیۃ)

... اس رپورٹ کی مذمت کے لئے صدا بلند ہو رہی ہے۔ ... اس امر کی ... اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ہونا چاہئے اور اس رپورٹ کے متعلق ہندوستان کی طرف سے ایک صاف اور غیر مبہم رائے کا اظہار ہو جانا چاہئے تاکہ ... کام دے سکے۔

پارلیمنٹری رپورٹ کے متعلق حکومت کا نقطۂ نگاہ

اصلاحات کی تجاویز پر اسمبلی میں بحث ہوگی

فیڈریشن کا قیام ۱۹۳۸ء میں اور اصلاحات کا نفاذ ۱۹۳۶ء میں

دہلی ۴ دسمبر۔ غالب گمان یہ ہے کہ حکومت ہند پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ پر بحث و تمحیص کے لئے دو یا زیادہ دن مقرر کرنے پر آمادہ ہو جائے گی۔ امر جوری کو آئندہ اسمبلی کے اجلاس کا آغاز ہوگا جونکہ نئی اسمبلی میں اسٹینڈنگ کمیٹیوں کا انتخاب ہوگا اس لئے ایک ہفتہ پہلے اجلاس منعقد کرنے کا سوال زیر غور ہے۔ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ پر حکومت کے نقطۂ نگاہ کی تشکیل ہو چکی ہے اور ایگزیکٹو کونسل کے کثیر اجلاسوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کا اصلی مبحث یہی رپورٹ ہے۔ یہ امر بھی قریں قیاس ہے کہ رپورٹ پر ایگزیکٹو کونسل کا نقطۂ نگاہ متفقہ ہوگا۔ ابھی تذبذب کی حالت میں ہے کیونکہ سائمن کمیشن کی رپورٹ پر لارڈ ارون کا مراسلہ بھی ایک اختلافی اور غیر متفق علیہ دستاویز تھی۔

معلوم ہوا ہے کہ اسمبلی کے آخری اجلاس میں ہندوستانی کان کنی کے قانون کا ترمیمی بل پیش ہوگا اس ترمیمی بل میں رائل کمیشن کی بعض تبدیلیوں کے ساتھ سفارشات ہوں گی جن کا تعلق کام کے اوقات میں کمی اور کام کرنے کی کم از کم عمر کا تعین ہوگا۔

بمبئی ۴ دسمبر۔ ایک مقامی مرہٹی ہفتہ وار اخبار کا نامہ نگار مقیم لندن اطلاع دیتا ہے کہ ملک معظم کی حکومت کو توقع ہے کہ نئی اصلاحات ۱۹۳۶ء کے آغاز میں نافذ ہو جائیں گی اور فیڈریشن کا قیام ۱۹۳۸ء میں عمل میں آئیگا۔

گاندھی جی وائسرائے سے خط و کتابت کر رہے ہیں

صوبہ سرحد میں دورہ کرنے کیلئے حصول اجازت کی سعی

دیہاتی صنعتوں کی ترقی کا مجوزہ پروگرام

احمد آباد ۴ دسمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی صوبہ سرحد کے مواضعات میں دورہ کرنے کے لئے وائسرائے سے خط و کتابت کر رہے ہیں اور اس دورہ کے لئے اجازت طلب کر رہے ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ گاندھی جی نے حال میں اپنی ایک تقریر میں فرمایا تھا کہ وہ صوبہ سرحد کے کسی گاؤں میں دفن ہونا پسند کریں گے۔ گاندھی جی نے دیہاتی صنعتوں کو از سر نو زندہ کرنے کے لئے جو اسکیم بنائی ہے اسی سلسلہ میں آپ صوبہ سرحد کا دورہ کرنا چاہتے ہیں۔ اگر وائسرائے نے انہیں اجازت دیدی تو وہ صوبہ سرحد کو وارد ہا سے ۱۶ دسمبر کو روانہ ہو جائیں گے۔ اگر اجازت نہیں ملی تو وہ ہندوستان کے کسی اور صوبہ کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔

پٹنہ۔ یہاں کانگریس ورکنگ کمیٹی اور پارلیمنٹری بورڈ کے آئندہ جلسوں کے لئے بڑے جوش و خروش کے ساتھ اہتمام ہو رہا ہے۔ مندرجہ ذیل کانگریسی اصحاب کی شرکت کی توقع ہے۔ ڈاکٹر انصاری، مولانا ابوالکلام آزاد، مسٹر تصدق احمد شیروانی، مسٹر آصف علی بیرسٹر، خان عبد الغفار خاں، سرجنی نیڈو، بھولا بھائی ڈیسائی، مسٹر ستیہ مورتی، مسٹر ٹی سی گوسوامی، مسٹر منشی، مسٹر جیبوال، سردار پٹیل، راجگوپال اچاری۔ وغیرہ۔

یہ ہے کہ دہلی میں اسکوپلاڈ کلر لٹریچر چھپا پایا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس اخبار میں نواب بھوپال کے خلاف کوئی طویل مضمون چھپا ہے۔ اخبار کی کاپیاں پولیس لے گئی ہے۔

دارالحکومت

مسٹر آصف علی کے اعزاز میں شاندار گارڈن پارٹی

ہندو مسلم اتحاد کا دلکش نظارہ

دہلی ۳ دسمبر۔ کل چار بجے شام کو کمپنی باغ میں مسٹر آصف علی بیرسٹر کو اسمبلی کے انتخاب میں مبارکباد دینے کے لئے زبردست اور شاندار گارڈن پارٹی دی گئی۔ پارٹی میں ایک ہزار سے زائد سرکردہ ہندو مسلمان شہریوں کے علاوہ صوبہ دہلی کے جملہ اضلاع کے قومی کارکن، دہلی کے اکثر وکلاء، میونسپل کمشنر اور اخبار نویس شریک ہوئے۔ مہمانوں کے لئے مٹھائی، پھل اور چائے کا خاطر خواہ انتظام تھا۔ تقریب کے اختتام پر ڈاکٹر انصاری، مسٹر آصف علی اور لالہ دیش بندھو کی تقاریر ہوئیں۔ ڈاکٹر انصاری صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ارباب حکومت کی طرف سے یہ دعویٰ کیا جاتا تھا کہ کانگریس مردہ ہو چکی ہے لیکن اسمبلی کے انتخابات نے ثابت کر دیا کہ کانگریس نہ صرف زندہ ہے بلکہ وہ ایسی زبردست طاقت ہے کہ حکومت اور سرکار پرستوں کی متحدہ طاقتوں کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ مسٹر آصف علی نے اپنی تقریر میں ان قومی کارکنوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے رات دن کی کوششوں سے اسمبلی کے انتخاب کو کامیاب بنایا۔ آپ نے خصوصیت سے جمعیۃ علماء ہند کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ مسلمانوں کو مشترکہ پلیٹ فارم پر لانا جمعیۃ علماء ہند کا ہی کام تھا اگر جمعیۃ علماء اور اس کے کارکن اسمبلی کے انتخاب میں کوشش نہ کرتے تو اس شاندار کامیابی کا حاصل کرنا مشکل ہو جاتا۔ آپ نے اس سلسلہ میں مسٹر بلال احمد صاحب زبیری ایڈیٹر الجمعیۃ، مولانا احمد سعید ناظم جمعیۃ علماء ہند، مولانا عبد الماجد ناظم جمعیۃ علماء صوبہ دہلی کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا۔

گارڈن پارٹی میں شہر کے سربرآوردہ مسلمان ... بہت بڑا اجتماع تھا۔ ... اور ہر طبقہ کے حضرات شریک تھے۔ پردہ نشین خواتین کا انتظام بھی خاص طور پر کیا گیا تھا۔ ایسے معزز گھرانوں کی خواتین جنہوں نے مسٹر آصف علی کے انتخاب میں خاص ... بڑی تعداد میں شریک تھیں۔

جامع مسجد میں مسلمانوں کا بے نظیر اجتماع

حضرت مولانا ظفر علی خاں صاحب کی حیات پرور تقریر

دہلی یکم دسمبر۔ کل بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں دہلی کے مسلمانوں کا ایک بے نظیر اجتماع ہوا جس میں حضرت مولانا ظفر علی خاں صاحب مالک اخبار زمیندار نے سیاسیات حاضرہ پر روشنی ڈالی اور ہندو مسلم اتحاد پر زور دیا۔ آپ کی جامع و مبسوط تقریر کا حاضرین پر بہت اچھا اثر پڑا۔ اس جلسہ میں مندرجہ ذیل چار تجاویز منظور ہوئیں:

(۱) چودھری ظفر اللہ خاں کو حکومت نے مسلمانوں کا نمائندہ بنا کر سر فضل حسین کی جگہ کونسل کا ممبر مقرر کیا ہے جلسہ کی رائے ہے کہ وہ مسلمانوں کے نمائندہ ہرگز نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ان کی تقرری کو منسوخ کیا جائے۔

(۲) مسلم یونیورسٹی کورٹ میں چودھری ظفر اللہ خاں قادیانی کو شامل کر لیا گیا ہے جلسہ کا مطالبہ ہے کہ ان کو وہاں سے خارج کیا جائے۔

(۳) یونیورسٹی میں بعض اساتذہ قادیانی ہیں ان کو وہاں سے نکال دیا جائے۔

(۴) حکومت کو چاہئے کہ وہ قادیانیوں کو مستقل اقلیت میں شمار کرے کیونکہ وہ مسلمان نہیں ہیں اور اس صورت میں وہ مسلمانوں کا نام ... ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔

اس کے بعد جلسہ دعا اور اللہ اکبر کے نعروں پر ختم ہوا۔

خواجہ پریس پر پولیس کا چھاپہ

صبح وطن کی دو ہزار کاپیاں ضبط

دہلی یکم دسمبر۔ مقامی سی آئی ڈی نے مسٹر محمد احمد کاظمی بھوپال کے رہنے والے ... بھوپال سے ایک وارنٹ تلاشی آیا تھا ... صبح وطن ... کا الزام

انجمن ضیاء الادب میں مباحثہ

بتاریخ ۱۸ دسمبر ۱۹۳۴ء بروز جمعرات بوقت شب ۷ بجے ایک عظیم الشان مباحثہ نیشنل لائبریری ہال واقع پل کشن گنج بعنوان "مدارس میں تعلیم مذہب غیر مفید ہے" منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ منتظمان انجمن نے اس جلسہ کے لئے آپ کا نام بطور معترض تجویز کیا ہے۔ امید ہے کہ آپ اس تکلیف کو گوارا فرما کر مجلس کو رونق بخشیں گے۔

(حافظ انوار احمد سکریٹری)

مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی اور نماز تراویح

لکھنؤ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی رکن جمعیۃ علمائے ہند، ۸ دسمبر تک دہلی آجائیں گے اور رمضان المبارک کے عشرہ اول میں حسب دستور لال قلعہ کے قریب سنہری مسجد میں تراویح میں قرآن سنائیں گے۔ امید ہے شائقین شرکت کریں گے۔

۲ ہزار مزدور باہر سے بلا لئے گئے

بندرگاہ کلکتہ کی ہڑتال

کلکتہ یکم دسمبر۔ ... تقریباً ایک ہزار اور ہوڑہ سے تقریباً آٹھ سو مزدوروں کی آمد سے بندرگاہ کی ہڑتال کی صورت حالات کافی بہتر ہو گئی ہے۔ ... مزدوروں کو ٹھیکہ ادا کیا گیا ہے۔

کانگریس کے ممبروں کیلئے لازمی مشقت

بمبئی ۲ دسمبر۔ آج شام بمبئی صوبجاتی کانگریس کمیٹی کی ایک ضروری میٹنگ ...

سکھ مسلم فساد ہوتے ہوتے رہ گیا

تین مسلمان شدید مجروح ہوئے

لاہور ۳ دسمبر۔ ... فرقہ وارانہ فساد ہوتے ہوتے رہ گیا۔ ...

قرضہ ریلیف بل پاس ہو گیا

لاہور ۳ دسمبر۔ آج پنجاب کونسل میں قرضہ ریلیف بل پاس کر دیا گیا۔ ...

اسمبلی میں کانگریس کا زبردست اقتدار ہوگا

مسلمانوں کی تعداد بھی فیصلہ کن ہوگی

دہلی یکم دسمبر۔ اسمبلی کے انتخابات کے نتائج سب معلوم ہو گئے ہیں کانگریس کو سب سے زیادہ قوت حاصل ہے اور امید ہے کہ دوسری پارٹیوں اور بعض اراکین کے اشتراک عمل سے کانگریس کو تقریباً مساوی قوت حاصل ہو جائیگی اور یقین ہے کہ اہم ترین سیاسی مسائل میں حکومت کو شکست دے سکیگی۔ ...

بہرحال مسلمان اراکین، جو مسٹر جناح کے ساتھ ہوں گے، اس معاملہ میں فیصلہ کن ثابت ہوں گے ... کانگریس کی قوت کا باعث ہوگی۔

کپورتھلہ کے نظم و نسق میں اہم تبدیلیاں

نئے وزیر اعظم کے اعلان کی توقع

نئی دہلی یکم دسمبر۔ یہاں جو اطلاع موصول ہوئی ہے اس کے مطابق کپورتھلہ ...

ڈاکٹر ستیہ پال گرفتار کر لئے گئے

دہلی میں باغیانہ تقریر کرنے کا الزام

لاہور ۳ دسمبر۔ ڈاکٹر ستیہ پال صدر پنجاب کانگریس کمیٹی کل شام کو زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) بغاوت گرفتار کر لئے گئے۔ ... معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر ستیہ پال نے اسمبلی کے انتخابات کے سلسلہ میں دہلی میں جو تقریر کی تھی اس سلسلہ میں یہ گرفتاری عمل میں آئی ہے۔

غازی عبد القیوم کی پریوی کونسل میں اپیل

کراچی ۳ دسمبر۔ غازی عبد القیوم (قاتل نتھورام) کی اپیل جوڈیشل کمشنر کی عدالت سے خارج کر دی گئی۔ ...

اسمبلی میں مختلف پارٹیوں کے ممبران

کانگریس	...	نیشنلسٹ	...
سکھ	۲	یونٹی بورڈ	۲
دیگر	۴۲		

میزان کل ۱۰۱

کانگریس کا آئندہ اجلاس کہاں ہوگا؟

یو۔پی کی صوبہ کانگریس کمیٹی میں بحث

لکھنؤ یکم دسمبر۔ یو پی کانگریس کمیٹی کی ... لکھنؤ میں بابو سری پرکاش کی صدارت میں منعقد ہوا۔ خاص مسئلہ زیر بحث یہ تھا کہ کانگریس کا آئندہ اجلاس یو پی میں کس جگہ کیا جائے۔ ...

وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک

سی۔ پی کونسل میں ہیجان

ناگپور یکم دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سی پی کونسل کے آئندہ اجلاس میں ... موجودہ وزارت ... کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کی جائے گی۔

لکھنؤ میں خان عبد الغفار خاں کا استقبال

لکھنؤ یکم دسمبر۔ آج صبح کانپور سے خان عبد الغفار خاں یہاں تشریف لائے۔ ... جلوس نکالا گیا۔ ...

کلکتہ میں مزدوروں کی ہڑتال جاری ہے

وائسرائے سے مسلم وفد کی ملاقات

گورنر جنرل کے ایجنٹ سید رضا علی

پارلیمنٹ میں متحدہ رپورٹ پر بحث

پیرس میں جرمنی کے نازی لیڈروں کا اجتماع

جمعیۃ اقوام میں داخل ہونے کیلئے جرمنی سے درخواست

جرمنی نے یہودیوں کی پیشکش ٹھکرادی

لندن ۳ دسمبر۔ نازی پارٹی میں ہرہٹلر کے ڈپٹی لیڈر بیرن وان لرسنر اس ماہ میں سرکاری طور پر پیرس تشریف لیجائیں گے آپ کے ہمراہ جرمنی کے ماہر تخفیف اسلحہ ہیروان ربن ٹروپ بھی ہوں گے۔ اس جدید اقدام سے اس امر کا پتہ چلتا ہے کہ تخفیف اسلحہ کے سلسلہ میں گذشتہ گفت وشنید امید افزا رہی ہے کہ جرمنی کے وزیر خارجہ نے اعلان کیا کہ جرمنی دوسری اقوام کی طرح یہ خواہش رکھتا ہے کہ یورپ کا مطلع جنگ کے مہیب بادلوں سے صاف ہو جائے اور شکوک وشبہات کی فضا درست ہو جائے مگر اس چیز کا حصول صرف جرمنی کی طاقت پر موقوف نہیں ہے۔ فرانس کے وزیر خارجہ نے ایک تحریری اطلاع دی ہے جس میں جرمنی سے جمعیۃ اقوام میں دوبارہ داخل ہونے اور فرانس کی مشرقی یورپین پالیسی میں شامل ہونے کی درخواست کی گئی ہے لیکن آپ نے جرمنی کی دوبارہ اسلحہ بندی کو تسلیم کرنے سے بصورت انکار کیا ہے۔

برلن ۳ دسمبر۔ جرمنی کے وزیر داخلہ ہر فرک نے اپنی تقریر میں اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ یہودیوں کی بین الاقوامی مجلس نے جرمنی کو صلح کی پیشکش کی ہے اور درخواست کی ہے کہ جرمنی یہودیوں کے متعلق اپنے رویہ میں تبدیلی کرے۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ یہ پیشکش پڑوسے نیزہ کی مصداق ہے۔ جرمنی کے یہودی جرمنی میں غیر منصفانہ سلوک کی شکایت نہیں کرسکتے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ جرمنی آ ننا بھی تخفیف اسلحہ کی گفت وشنید جاری رکھنے کے لئے تیار ہے۔

میلبورن میں تیس گھنٹہ تک بارش اور طوفان باد

ہزاروں مویشی غرق اور کثیر اشخاص بے خانمان برباد

سرینگر اور لدھیانہ میں خوفناک اور مہیب آتشزدگی

میلبورن یکم دسمبر۔ سخت آندھی اور بارش کے باعث جو تیس گھنٹہ تک جاری رہی میلبورن میں سخت طوفان آگیا جس میں ۵ اشخاص ہلاک اور ڈیڑھ ہزار بے خانماں ہو گئے۔ یہ تباہی صرف میلبورن کے رقبہ تک ہی ہے۔ مختلف مقامات پر صدہاں کی یادگاریں پاش پاش ہو گئیں اور ملک کا وسیع رقبہ ویران ہو گیا۔ نقصان کا اندازہ ڈہائی لاکھ پونڈ کا لگایا جاتا ہے۔ گپس لینڈ میں ہزاروں بھیڑیں اور گھوڑے ڈوب گئے۔ اور ریل گاڑیاں جنگلوں میں کھڑی رہ گئیں۔

جموں یکم دسمبر۔ اطلاع ملی ہے کہ سرینگر میں نہایت ہی خوفناک آتشزدگی کا حادثہ پیش آیا جس سے ۱۰ عمارتیں بالکل مسمار اور برباد ہو گئیں ان عمارات میں ایک عظیم الشان مندر اور دھرمشالہ بھی شامل ہے۔ گورنر نے آگ کو قابو میں کرنے کے لئے فوجی دستہ روانہ کر دیا ہے۔ اس مہیب آتشزدگی سے ایک لاکھ روپے کے نقصان کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

لاہور یکم دسمبر۔ لدھیانہ میں ملاگنج کے ایک روئی کے کارخانہ میں آگ لگ گئی روئی کا ذخیرہ جل کر خاک ہو گیا۔ نقصان کا اندازہ پندرہ ہزار روپے لگایا جاتا ہے۔ چار گھنٹہ کی مسلسل کوششوں کے بعد آگ پر قابو حاصل کیا گیا۔

جرمنی کی جنگی تیاریاں

مسٹر چرچل کی گھبراہٹ

معاہدوں کی خلاف ورزی کا الزام

شعبہ امن وقانون وزراء کو منتقل کیا جائے

مارکوئیس آف زٹلینڈ کی رائے

پولیس پارٹی پر لاٹھیاں

۱۹ اشخاص کا چالان

معاہدہ واشنگٹن کو منسوخ کرنے کا فیصلہ

فرانس اور اٹلی کو آخری اطلاع

ڈاکوؤں نے پورے خاندان کو ہلاک کر دیا

ایک فقیر کے کرتوت

مرید کی بیٹی کا اغوا

کراچی میں جعلی سکوں کی فراوانی

روپیہ کا لین دین بند کر دیا گیا

پارلیمنٹری رپورٹ اور والیان ریاست

افغانستان میں ترکی کمیشن کی آمد

قانون خلع جاری نہ کرنے کے نقصانات

مسلم عورتوں کے ارتداد کے واقعات

عازمین بیت اللہ کو اطلاع

کتاب "رہبر حجاج" مفت طلب کرو

(رہبر اخبار الجمعیۃ دہلی)

جرمنی کی صفائی

خوانچہ فروش ریل سے کٹ گیا

کمیونل ایوارڈ کی مخالفت

ڈاکٹر مونجے لندن جائینگے

سوبھاش بابو کو ہندوستان آنیکی ممانعت

ایک اور کانگریسی امیدوار کامیاب

قرضہ بل کی منظوری سے حکومت کو نقصان ہوگا

افغانستان میں ہائیڈرو الیکٹرک اسکیم

مقدمہ سازش آگرہ کی اپیل کا فیصلہ

آئرلینڈ کے باشندے برطانوی رعایا نہیں ہیں

جرمنی کے بشپ کا مضمون ضبط کر لیا گیا

احمد آباد میں ۹ کمیونسٹ لیڈر گرفتار

لاہور میں میونسپل انتخابات پر جھگڑے

جہلم میں سکھ اور مسلمان گرفتار

مراد آباد میں زعیم الہند مولانا شوکت علی صاحب

کی خدمت میں ایڈریس اور ایٹ ہوم

زعیم الہند حضرت مولانا شوکت علی صاحب خادم کعبہ ایم۔ ایل۔ اے کی خدمت اقدس میں اس نمایاں کامیابی کی خوشی میں جو ممدوح کو بسلسلہ انتخاب مجلس اسمبلی ہفت شہری حلقہ میں حاصل ہوئی ایڈریس پیش کیا گیا۔ اس کے بعد چند نظمیں پڑھی گئیں مولانا موصوف نے مختصر مگر پر مغز اور جامع جوابی تقریر فرمائی جو عام طور پر نہایت پسند کی گئی۔ اس کے بعد نہایت پر تکلف اور عظیم الشان ایٹ ہوم دیا گیا۔

(نامہ نگار)

صوبہ سرحد میں شریعت کانفرنس کے انعقاد کی تیاریاں

ہر شہر اور قریہ میں ۱۴ جنوری کو یوم شریعت منایا جائے

شریعت کانفرنس کی مجلس استقبالیہ کا اعلان

(۱) مجلس عاملہ شریعت کانفرنس پشاور کا یہ خصوصی اجلاس قرار دیتا ہے کہ ۲۱-۲۲-۲۳ فروری ۱۹۳۳ء کو شریعت کانفرنس بمقام پشاور منعقد کی جائے۔

عبدالقیوم سکرٹری استقبالیہ شریعت کانفرنس

الراقم العاجز الاثیم۔ یحیٰ محبوب صدیقی معلم حجاج

حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی

کا ورود مسعود۔ ڈہرکی میں

معلم بل اور اہل حجاز

ایک عرب کی طرف سے جمعیۃ علماء ہند کا شکریہ

(نور احمد خاں)

محبوب عاشق کے قدموں پر

ملنے کا پتہ فضل شاہ عامل گلی راجان دہلی

چند کتب نادر الوجود برائے فروخت

محمد حمید شریف مہتمم امداد المعارف مدرسہ نظامیہ شبلی گنج حیدرآباد دکن

مصفا خون کی شرطیہ گولیاں

گدڑی اینڈ کو جالندھر شہر (پنجاب)

بہترین تمباکو خوردنی

فہرست دونوں سے طلب فرمایئے

عورت نے خاوند کو بڑا شرمندہ کیا

اور کہا اے میرے محرم راز تم کو یہ عرض لاحق تھے تو کیوں شادی کی اور میری جوانی کو آگ لگائی خیر میں تم کو بتاتی ہوں کہ میری ایک سہیلی نے سالہا عصمت دہلی میں تہتا پڑ معجون دواخانہ شفاء الامراض تجارہ رجسٹرڈ سے اپنے خاوند کیلئے جو تمہاری طرح کمزور تھے دوا نمبر ۱۱۹ رجسٹرڈ

نیر دواخانہ شفاء الامراض تجارہ (الور) راجپوتانہ

P.O. Dawakhana Tijara (Alwar) (Rajputana)

عراق ریلوے

(۱) نجف۔ کربلا۔ کاظمین اور سامرہ اسلامی مقامات مقدسہ کی زیارت کا انتظام عراق ریلوے نے کیا ہے یہ سفر نہایت قلیل کرایہ اور کم وقت میں طے ہوگا دوران سفر میں ہر ممکن آسائش بہم پہنچائی جائیں گی۔

مکہ معظمہ کو جاتے ہوئے عراق کے مقامات مقدسہ کی زیارت کرو

حجاج کے لئے کوپن ٹکٹ جاری کر دئے گئے ہیں جو ایک سو پچاس دن تک کارآمد ہوں گے۔

۵۰ کلو زن اسباب پر کوئی زائد کرایہ نہیں لگایا جائے گا۔

شرح کرایہ درج ذیل ہے:-

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یَدُ اللہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

تار کا پتہ: الجمعیۃ دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۷۳۸

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے)
معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی۔ یوم یکشنبہ یکم رمضان المبارک ۱۳۵۳ ہجری۔ مطابق ۹ دسمبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۴۱

اسلام کی روحانی شہنشاہی کا دربار عام

فاران کی چوٹیوں پر جلوہ طور

میدان عرفات میں خاتم المرسلین کا بلاوا

(از علامہ سید سلیمان صاحب ندوی)

معاصرین کے افکار و آراء

عقبہ اور برطانیہ

مسلمانان ہند اس امر سے بے خبر نہیں ہیں کہ عقبہ و معان جزیرۂ عرب کا ایک لاینفک جزو ہیں۔ یہ بھی معلوم ہے کہ شریف حسین نے مکہ معظمہ سے راہ فرار اختیار کرتے وقت جزیرہ کے اس حصہ کو شرق اردن کے سپرد کر دیا تھا۔ سب جانتے ہیں کہ شریف حسین اپنے نفس پر اقتدار نہیں رکھتا تھا، بلکہ اس کے مقاصد و اعمال اجنبی مصالح کا عکس ...

جنگ کی خبریں اور تیاریاں

گزشتہ تین چار ہفتہ سے جنگ کی تیاریوں کی پیہم جو خبریں آ رہی ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یورپ کی فضا پر لڑائی کے بادل چھا چکے ہیں ...

مسلم کانفرنس کی نمائندگی

پارلیمنٹری رپورٹ

الجمعیۃ

کے خریدار صاحبان کو چاہیے کہ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں۔

(منیجر الجمعیۃ)

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو بغور دیکھا تو اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہو گئی اور اس نے یہ فیصلہ کر لیا کہ حقیقتاً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا اور آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے۔ ... مزید تعلیمی مقاصد کیلئے ... کمیشن دیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ: منیجر الجمعیۃ دہلی

The Al-Jamiat

Regd No L 1793

Vol XX No 40 | DELHI WE[EKLY] ... [DE]CEMBER 5 1934 | PRICE ONE ANNA

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو رسالہ ... دیکھئے جس کو پڑھ کر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے قیمت فی جلد ... علاوہ محصول ڈاک۔

منیجر الجمعیۃ دہلی

مسلم راجپوت گڑھ شنکر

مسلم راجپوتوں کا قومی حل اقتصادی۔ اصلاحی۔ تاریخی ہفتہ وار رواحد ارگن ہے جو گڑھ شنکر سے زیر ادارت مولوی محمد خان ...

انجمن اصلاح مسلم نوجوانان مبارکپور

بحمد اللہ یہ انجمن روز افزوں ترقی کر رہی ہے ... کو اس انجمن کا شاندار جلسہ عام ہوا جس میں قومی اقتصادی اصلاحی مضامین پر تقریریں ...

دوسری تجویز میں مفتی صاحب دیوبند کی کتاب غایات النسب پر نفرت کا اظہار کیا گیا۔

سکریٹری انجمن اصلاح مسلم نوجوانان مبارکپور

لائبریری کیلئے

ہمیں اردو کے اخبارات و رسائل منگوانا ہیں لہٰذا تمام ایڈیٹر صاحبان اپنے اپنے پرچہ بطور نمونہ روانہ فرمادیں۔

سکریٹری دی مسلم لائبریری سنگاہیم۔ ضلع کیمبری

نائب ناظم۔ حافظ حمید اللہ صاحب تحصیلدار۔

ارکان۔ مولانا قاضی رشید الدین صاحب قاضی شہر۔ مولانا بشیر احمد صاحب ...

اردو لٹریچر کی مفت تقسیم

(راقم حسن نظامی)

رسالہ الفرقان (بریلی)

ہوار رسالہ ہے جو سلطان المناظرین حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی ... کی ادارت میں کم از کم ساٹھ صفحات پر بریلی سے شائع ہوتا ہے ...

انجمن اصلاح المسلمین سرہٹہ کا اجلاس

اول مسعود حسن ناظم انجمن نے سال گذشتہ کی رپورٹ اور حسابات پڑھ کر سنائے۔ بعدہٗ سال آئندہ کے لئے حسب ذیل انتخابات عمل میں آئے ...

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں کاغذ سفید ولایتی نادر ہے حاشیہ ارغوانی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو عطر ہے نادر تفسیر کا مثل ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، موضح القرآن، ضحاک، مسند حاکم، ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، مسند بزار، مسند امام احمد، اسباب شان نزول، جلال الدین سیوطی اور تمام کتب احادیث ... صفحات ۹۲۸ رعایتی ہدیہ مجلد ... محصول ...

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت خاص رعایت خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خاں

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیئے

روہیلکھنڈ کے بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانح عمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے صرف ڈھائی سو جلدیں باقی ہیں۔

جلد آرڈر دیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

سید الطاف علی صاحب بی۔ اے (علیگ) بریلوی کی یہ معرکتہ الآراء تصنیف جس میں آنریبل سر سیتارام صاحب پریسیڈنٹ یو۔ پی کونسل کا عالمانہ پیش لفظ شامل ہے اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبدالواحد صاحب ایم۔ اے (مقیم لندن) نے مبلغ ایک ہزار روپیہ کے عطیہ سے قدردانی فرمائی ہے۔ سرزمین روہیلکھنڈ میں بالخصوص اور ملک کے طول و عرض میں بالعموم نہایت قلیل عرصہ میں حیرت انگیز مقبولیت حاصل کی ہے۔

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھایئے

حجم چار سو صفحات ... کاغذ چکنا چکدار، کتابت و طباعت دیدہ زیب ... نایاب تصاویر ... قیمت دو روپے چار آنے (مجلد ...)

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی۔ علمی۔ اخلاقی و تبلیغی معلومات کا ذخیرہ

مرزائی الحاد کا خاتمہ

اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کی زہریلی گیس سے اپنے دین کی حفاظت چاہتے ہیں تو حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن سے آپ کو مرزائیوں کی گندم نما جو فروشی کا پورا پورا حال معلوم ہو جائیگا۔

صحائف رحمانی ...
دین مرزا کفر خالص ...
نامۂ حقانی در کذب قادیانی ...
اطلاع رحمانی ...
دوسری شہادت آسمانی ...
ہدیۂ عثمانیہ ...
الہام ایمانی ...
حقیقۃ المسیح ...
آئینۂ کمالات مرزا ...
مسیح قادیان کی حالت کا بیان ...
معیار صداقت ...
معیار المسیح ...
حقیقت رسائل اعجازیہ ...
ختم نبوت فی القرآن فی الحدیث فی الآثار ...

حیات محمود اسیر مالٹا ...
علم الکلام ...
اعجاز القرآن ...

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم

معہ خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا ہے گویا ایک ماہر کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آئینہ کی طرح روشن ہیں ہر ایک بوڑھا مرد عورت بچہ بآسانی پڑھ سکتا ہے زیر متن ہندوستان کے سابق ماہر علم تفسیر حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے ...

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

اعلیٰ حضرت ظاہر شاہ کے حضور میں

جاپانی سفیر کی باریابی

مملکتین سے روابط پر سفیر اور اعلیٰ حضرت کی تقریریں

گذشتہ کسی اشاعت میں اطلاع دی جا چکی ہے کہ کابل میں مسٹر کتاڈا سفیر حکومت جاپان تشریف لائے ہیں۔ اب معاصر اصلاح کابل سے معلوم ہوا کہ سفیر موصوف کو اپنے قصر دلکشا میں اعلیٰ حضرت ظاہر شاہ نے شرف باریابی بخشا۔ سفیر جاپان نے اپنی سند سفارت پیش کرتے ہوئے ایک تقریر کی جس کا ہز مجسٹی ظاہر شاہ نے جواب دیا۔ جاپانی سفیر مسٹر کتاڈا نے فرمایا۔

"میں نہایت فخر کے ساتھ اس سند اور تحریر کو حضور کی خدمت اقدس میں پیش کرتا ... فخر و مسرت کے ساتھ اس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ میں اپنے شہنشاہ جاپان اور جاپانی ملت کا ترجمان اعلیٰ حضرت کے دربار میں منتخب ہوا ہوں۔ یوں تو جاپان اور افغانستان کے دوستانہ روابط پہلے ہی خوشگوار اور مستحکم تھے لیکن جاپان میں سفیر افغانستان کے توسط سے ان روابط کو مزید تقویت حاصل ہو گئی ہے۔ میرے تقرر کا مقصد بھی یہی ہے کہ ان نیک علائق میں توسیع ہو۔ میں تا حد امکان مملکتین کے درمیان روابط کے استحکام میں ساعی رہوں گا۔ اگر اعلیٰ حضرت کی توجہ تام مبذول رہی تو میں اس مقصد میں ضرور کامیابی حاصل کروں گا۔"

اعلیٰ حضرت صولت پناہ محمد ظاہر شاہ نے اس کے جواب میں مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

"آنجناب وزیر مختار! میں نہایت مسرت کے ساتھ شاہ جاپان کے مبارک نامہ کو آپ کے توسط سے جو بحیثیت نمائندہ ہمارے دربار میں وزیر مختار مقرر ہوئے ہیں قبول کرتا ہوں۔ شاہ جاپان اور ملت جاپانیہ کے نیک احساسات سے جو آپ کی معرفت ہمیں معلوم ہوئے بہت خوشی ہوئی۔ ہم بھی جاپان کی ترقی کو جو شاہ کی مساعی کا نتیجہ ہے بنظر استحسان دیکھتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ آپ کے توسط سے دولت افغانستان اور مملکت جاپان کے رشتہ میں مزید استحکام پیدا ہوگا۔"

جون ۱۹۳۴ء میں مسٹر کلاؤڈ نے بحری جہازات کی تعمیر کے لئے ۱۹۳۶ء تک نئے جنگی جہازوں کی تعمیر کا اعلان کیا تھا جن کی کل رقم ..... پونڈ ہوتی ہے۔

ترکی قلمرو میں عربی کے بعد دوسری زبانوں کا درجہ

بولنے والوں کی تعداد

ترکی قلمرو میں جتنی زبانیں بولی جاتی ہیں ان کے متعلق جدید معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ تحقیقات السنہ کی مجلس نے ایک رپورٹ مرتب کی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترکی قلمرو میں ترکی زبان کے بعد عربی زبان کو دوسرا درجہ حاصل ہے اور جس کے بولنے والوں کی تعداد ایک لاکھ ۵۳ ہزار دو سو ۷۲ ہے۔ اس کے بعد یونانی زبان کا درجہ ہے جس کو ایک لاکھ ۱۹ ہزار ۸ سو ۲۲ اشخاص بولتے ہیں۔ یونانی زبان کے بعد ارمنی، فرانسیسی اور اطالوی زبانوں کا درجہ ہے جن کے بولنے والوں کی تعداد علی الترتیب ...

ہٹلر کے ۲۸ دشمن

حقوق شہریت سے محرومی۔ جائداد ضبط

نازی جرمنی حکومت نے ۲۸ دشمنوں کی ایک فہرست شائع کی ہے جو جرمنی سے باہر ہیں۔ ان دشمنوں کو حقوق شہریت سے محروم کر دیا گیا ہے اور ان کی جائداد کو ضبط کر لیا گیا ہے۔ ان ۲۸ دشمنوں میں مندرجہ ذیل اشخاص بھی شامل ہیں: (۱) ہٹلر کا پرانا دوست ہے (۲) ہر برٹس ... (۳) ... خاتون ایکٹریس ہے۔ (۴) ... (۵) ... (۶) ... (۷) پرنس ... علاقہ سار کے متعلق جرمنی ... کے خلاف ترتیب دیا گیا تھا اس پر اس شخص نے دستخط کئے تھے۔

درختوں پر چڑھنے والے بکرے

آسٹریلیا کی ایک عجیب و غریب مخلوق

آسٹریلیا کے ایک غیر مشہور مقام ... آئی لینڈ میں عام طور پر ایسے بکرے ہیں جو درختوں پر چڑھتے ہیں۔ درختوں پر چڑھنے کے علاوہ یہ بکرے مچھلیاں کھاتے ہیں اور سمندر کا پانی مزہ سے پی جاتے ہیں۔ ... میں بحری منتظمین نے اس جزیرہ میں بکرے اس غرض سے اتارے تھے کہ جو لوگ جہازوں کے تباہ ہونے پر اس جزیرہ میں پناہ لیں ان کو گوشت آسانی سے مل سکے۔ چونکہ اس جزیرہ میں گھاس نہیں ہوتی اس لئے بکرے درختوں پر چڑھ کر پتے کھاتے ہیں۔ یہ بکرے اکثر ۱۵-۱۵ فٹ بلندی تک پہنچ جاتے ہیں۔ اسی طرح جزیرہ میں پانی بھی نہیں ہے اس لئے مجبور ہو کر بکروں نے سمندر کا پانی پینے کی عادت ڈال لی ہے۔

آفتاب کی کرنوں سے کھانا پکا لو

قدرتی حرارت کو استعمال کرنے کیلئے ایک نئی ایجاد

ڈاکٹر چارلس ایبٹ نے جو کیلیفورنیا کی رصدگاہ کے مہتمم ہیں ایک تیل کے بغیر پکانے والا اسٹو ایجاد کیا ہے جو آفتاب کی کرنوں سے اتنی گرمی حاصل کر لیتا ہے کہ پانی میں جوش آ جاتا ہے۔ اسٹو پر ایک شیشہ لگایا گیا ہے جس کا عکس گرمی پیدا کر دیتا ہے۔ اتنی گرمی کہ آپ آسانی سے بہت جلد انڈے ابال سکیں۔ ڈاکٹر ایبٹ کا خیال ہے کہ اس سسٹم کو ترقی دیکر آفتاب کی کرنوں سے کافی گرمی حاصل کی جاسکتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب اس کوشش میں ہیں کہ ابر آلود مطلع ہونے کے باوجود آفتاب کی گرمی حاصل کی جاسکے۔

فلسطین میں مزید یہودیوں کی آمد

برطانیہ کے وزیر مستعمرات نے مجلس نواب میں اعلان کیا ہے کہ حکومت نے ۶ ماہ تک کیلئے (جس کا اختتام ۱۳ مارچ ۱۹۳۵ء میں ہوگا) ۱۲ سو یہودی مہاجروں کو فلسطین میں آباد ہونے کی اجازت دیدی ہے۔

"حسین ترین" لڑکی نے خودکشی کر لی

دنیا میں اور حسین لڑکیاں کیوں ہیں؟

کروشیا کے ایک گاؤں میں ایک کاشتکار کی لڑکی "انجلینا نوزیچ" اپنے ضلع میں حسین ترین اور جمیل ترین مشہور تھی۔ لوگ اس سے کہا کرتے تھے کہ وہ تمام دنیا میں حسن و جمال کی ایک ہی ملکہ ہے۔ لڑکی ان بیانات کو باور کیا کرتی تھی اور اپنی تعریف سن سن کر خوش ہوا کرتی تھی۔ بدقسمتی سے بعض لوگوں نے ضلع کی اس شہرت کے خلاف اپنے تجربات بیان کرنے شروع کر دیئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے سفر کے دوران میں کروشیا کے پایہ تخت زگرب میں حسین ترین لڑکی دیکھی ہے جس کی مثل آج تک نہیں دیکھی گئی۔ اس بیان کو سن کر لڑکی "انجلینا" کو سخت صدمہ ہوا اور اس نے ایک تحریر اس مضمون کی لکھی کہ "میں اس دنیا میں زندہ رہنا نہیں چاہتی جس میں دوسری حسین ترین لڑکیاں بھی رہتی ہوں" اس کے بعد اس نے اپنے گلہ میں رسی ڈال کر خودکشی کر لی۔

تقلیل اسلحہ کے دعویداروں کے کارنامے

امریکن جہازوں کی جدید تعمیر!

حکومت امریکہ نے کانگریس کے منظور کردہ ۲۴ جہازوں کی تعمیر کیلئے کثیر رقم کا مطالبہ کیا ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) ہوائی جہاز کش کی تعمیر کیلئے	۴۰۰۰۰ پونڈ
(۲) لائٹ کروزروں کے لئے	۲۲۰۰۰ پونڈ
(۳) دیگر لائٹ کروزروں کیلئے	۲۲۰۰۰
(۴) تباہ کن جہاز کیلئے (فی عدد)	۱۰۰۰ پونڈ کل ۱۸۰۰۰۰ پونڈ
(۵) ہلکے تباہ کن جہازات ۱۲ عدد	۱۲۰۰۰ پونڈ
(۶) تحت البحر کشتیاں ۶ عدد	۲۰۰۰۰ پونڈ
میزان کل	۲۱۲۸۰۰۰ پونڈ

۱۹۳۵ء یورپ کی قسمت کا فیصلہ کریگا

زیکو سلیویکیا کے وزیر خارجہ کا اعلان

زیکو سلیویکیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر بنس نے اعلان کیا ہے کہ ۱۹۳۵ء یورپ کی قسمت کا فیصلہ کرنے والا ہوگا۔ آئندہ ۱۲ یا ۱۵ ماہ میں ہم کو خوفناک حوادث سے دو چار ہونا پڑے گا۔

حالات اس قدر نازک ہیں کہ معمولی سا واقعہ بھی ایک پھٹنے والے بم کا کام دیگا۔ اس وقت یورپ گیس کا ذخیرہ بنا ہوا ہے جس کا پھٹنا معمولی سے واقعہ پر موقوف ہے۔

... کی برزور سرکار پر دار شاہین ہیں جو حاجیوں کی خدمت گزاری اپنا فرض قرار دیں۔ مسلمان نوجوان دیکھیں کہ ہندو نوجوان سیوا سمتی اور عیسائی نوجوان اسکاؤٹس بنا کر اپنے قومی و ملی اجتماعات کا انتظام اور لاکھوں مخلوق خدا کی خدمت کرتے ہیں۔ کیا اسلام کے نوجوان خدام محمدی وابراہیمی کا تمغہ لگا کر رضاکاروں کی ایک ایسی عالمگیر جماعت پیدا نہیں کر سکتے جو بندرگاہوں کے علاوہ حج کے مقامات و منازل تک میں جا کر اللہ کے مہمانوں کی خدمت کرے۔ آج مسلمان جماعت کے کاموں سے گھبرانے لگے ہیں حالانکہ یہاں ان کی روحانی و مادی زندگی کے ذریعے اور دروازے کھلے ہیں۔

بلاد مقدسہ اور حرمین محترمین کی آزادی آج اس پر موقوف ہے کہ وہاں کی حکومت اور باشندے اقتصادی حیثیت سے آزاد رہیں اور ان کی یہ اقتصادی آزادی صرف حاجیوں کی کثرت تعداد پر موقوف ہے۔

والفضۃ ولیس للحجۃ المبرورۃ ثواب الا الجنۃ۔ (ترمذی)

عرفات کے میدان میں جب لاکھوں بندگان خدا کھلے سر، گرد و غبار میں اٹے، چادریں لپیٹے، چلچلاتی دھوپ میں کھڑے، ہاتھ پھیلائے، حسرت و ندامت کے آنسو بہاتے ہوئے، بارگاہ بے نیاز میں توبہ و استغفار کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے دریائے رحمت میں وہ جوش و خروش ہوتا ہے کہ گناہوں کا خس و خاشاک اس کے سیلاب میں بہ جاتا ہے۔

قالت عائشۃ ان رسول اللہ صلعم قال ما من یوم اکثر من ان یعتق اللہ فیہ عبدا من النار من یوم عرفۃ وانہ لیدنو ثم یباھی بھم الملائکۃ فیقول ما اراد ھؤلاء۔ (مسلم)

عائشہ کہتی ہیں کہ خدا کے رسول صلعم نے فرمایا عرفہ کے دن سے بڑھ کر کوئی دوسرا دن نہیں جس میں اللہ بندہ کو دوزخ سے آزاد کرتا ہو، وہ اس دن نزدیک آتا ہے پھر فرشتوں کے سامنے ان بندوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ میری خوشنودی کے سوا اور یہ کیا چاہتے ہیں۔

اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر کھڑی کی گئی ہے۔ ان میں ایک حج بھی ہے۔

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلعم بنی الاسلام علی خمس شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ والحج وصوم رمضان۔ (بخاری)

ابن عمر سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے اس کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور نماز کھڑی رکھنا اور زکوٰۃ دینا اور حج کرنا اور رمضان کا روزہ رکھنا۔

قرآن حکیم کی دردناک وعید

بیت اللہ دین حنیف کی روحانی سلطنت کا پایہ تخت ہے۔ یہی وہ جغرافی مرکز ہے جو تمام عالم کے مسلمانوں کو ان کے انتشار و پراگندگی اور پھیلاؤ کے باوجود سال میں ایک دفعہ اپنے دامن میں سمیٹ کر وحدت معنوی کے نقطہ پر جمع کر دیتا ہے۔ اسی لئے اس بیت اللہ کا حج کفر و ایمان کے درمیان حد فاصل ہے ...

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال ...

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

معجون مقوی معدہ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

سچا ہمدم و رہبر بے دام

افسانہ

بہار و خزاں

اختر کے ساتھ ایک دلچسپ مذاق

صراف کی دوکان پر نواب صاحب کا ظہور

پرانے زمانہ کی یاد تازہ ہوگئی

(۳۶)

اختر۔ کیا آپ کو گلو بند کے سونے میں کچھ شک ہے؟

صراف۔ (ہنسکر) شک؟ اسے میاں یہ تو نرا پیتل کا ہے جس پر سونے کا ملمع کر دیا گیا ہے۔

اختر۔ جناب یہ تو ڈھائی سو روپے کی قیمت کا ہے، آپ اسے پیتل کا بتا رہے ہیں!

... صرف ملمع کر دیا گیا ہے۔

خیر النساء۔ واقعی ان صرافوں کا دماغ خراب ہے! میرے والد نے نقد روپیہ دے کر ایک معتبر سنار سے اس کو بنوایا تھا اور سب لوگ اس کی تعریف کی تھی اب یہ پیتل کا ہو گیا ہے۔

اختر۔ تو کیا تمام صراف جھوٹے ہیں؟ یا ان کو میرے ساتھ کوئی دشمنی ہے؟

خیر النساء۔ خیر کچھ ہی ہو مگر گلو بند خالص سونے کا ہے سونے کا! جو اس کو پیتل کا کہے وہ جھوٹا ہے۔ کہیں صرافوں نے تم سے مذاق تو نہیں کیا؟

اختر۔ نہیں! ان لوگوں سے ملاقات نہ تھی تعلق ... مذاق کیا کرتے۔

خیر النساء۔ مگر اس کو پیتل کا کس طرح سمجھا؟ چند سال پہلے میں نے خواہش کی تھی اس کو فروخت کر کے ایک اور چیز خرید لی جائے اس وقت کئی صرافوں ...

علاقہ سار کا فیصلہ رائے شماری سے ہوگا

جرمنی نے ۲ کروڑ پونڈ فرانس کو دینے منظور کر لئے

روم ۴ دسمبر۔ جرمنی اور فرانس کے نمائندوں نے سار کے متعلق معاہدہ پر دستخط کر دئے۔ اس معاہدہ کی رو سے جرمنی، فرانس کو علاقہ سار کے متعلق عام رائے شماری کا نتیجہ جرمنی کے حق میں ظاہر ہونے پر ..... ۱۲ پونڈ (۹۰ کروڑ فرانک) ادا کریگا نیز ایک کروڑ دس لاکھ ٹن کوئلے کی قیمت بھی فرانس کو ادا کی جائے گی۔ ان دونوں کانوں کا داخلہ فرانس کی حد میں ہے لیکن ذخیرہ علاقہ سار میں ہے۔ اگر جرمنی نے پانچ سال کے اندر اندر یہ رقم ادا نہیں کی تو پھر فرانس ... حاصل کریگا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ نوے کروڑ فرانک کے علاوہ ساٹھ کروڑ فرانک فرانس کی عمارات اور ریلوے کا معاوضہ جرمنی ادا کرے گا۔ علاقہ سار کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے معاہدہ وارسیلز کے مطابق جمعیۃ اقوام کی کونسل کا اجلاس منعقد ہونے والا ہے۔ علاقہ سار کے باشندے جنکی عمر ۲۰ سال سے اوپر ہوگی ان تین مسائل پر اپنی رائے دیں گے۔ (۱) جمعیۃ اقوام کی زیر نگیں حکومت کی بحالی (۲) جرمنی سے اس کا الحاق (۳) یا فرانس سے الحاق۔

جدید اسمبلی کا اجلاس ۱۲ جنوری سے شروع ہوگا

علیحدگی سندھ کی مخالفت کی تجویز بھی پیش ہوگی

جابرانہ قوانین کی تنسیخ کے لئے تحریک

نئی دہلی ۴ دسمبر۔ اس واقعہ نے کہ جدید اسمبلی قانونی طور پر یکم جنوری سے پہلے وجود میں نہیں آسکتی اسمبلی کے آئندہ اجلاس کی تاریخ نیز سرکاری اور غیر سرکاری کام کے متعلق تاریخ مقرر کرنے کے متعلق سرکاری اعلان کرنے میں مشکل پیدا کر دی ہے لیکن اس مشکل پر اس طریقہ سے عبور حاصل کیا جائے کہ حکومت اس امر کا اعلان کر دے گی کہ وہ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں چند روز بجٹ کے لئے مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور یکم جنوری کے بعد تاریخوں کے بارے میں قطعی اعلان کر دیا جائے گا۔

جدید اسمبلی کا اجلاس ۱۲ جنوری سے شروع ہوگا اس سے پہلے اجلاس کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی کیونکہ اس وقت جو سٹینڈنگ کمیٹیاں کام کر رہی ہیں انہوں نے اپنے کام کا ایک بڑا حصہ ختم کر لیا ہے۔ اگر موجودہ اسمبلی عام انتخابات سے پہلے توڑی جاتی تو وہ کام جدید اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹیوں کو کرنا پڑتا۔ تاہم مزید براں اس سیشن کے دوران میں کام بہت زیادہ نہیں ہوگا۔ اور امید کی جاتی ہے کہ اگر سیشن ۱۲ جنوری کو شروع ہوا تو ۲۰ مارچ تک ختم ہو جائے گا۔

اسمبلی کے نئے ممبران ہاؤس کے طریقہ کار کے بارے میں واقفیت حاصل کر رہے ہیں تاکہ ان کے دماغوں میں جو اسکیمیں ہیں ان کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مواقع کا بہترین استعمال کر سکیں۔

غیر سرکاری بلوں اور ریزولیوشنوں کے لئے چھ روز سے کم مقرر نہیں کئے جائیں گے۔

پرائیویٹ بلوں کے بارے میں خاص مشکل درپیش ہوگی کیونکہ پرائیویٹ بلوں کے پیش کرنے کے لئے کم سے کم ایک ماہ کا نوٹس دینا چاہئے اور اسمبلی یکم جنوری سے پہلے وجود میں نہیں آسکتی اس لئے اس کا یہ مطلب ہے کہ پرائیویٹ بل فروری سے پہلے پیش نہیں ہو سکتے۔ حسب دستور نصف ایام پرائیویٹ بلوں کے لئے اور نصف غیر سرکاری ریزولیوشنوں کے لئے مقرر کئے جائیں گے۔ بشرطیکہ پارلیمنٹری کی رپورٹ پر بحث کے لئے جو تین روز مقرر کئے جائیں گے وہ اس کے علاوہ ہوں گے۔

طریقہ کار کے سلسلہ میں ایک دلچسپ نکتہ اور پیدا ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ جدید اسمبلی کے چند ممبروں نے ابھی سے سوالات اور ریزولیوشن بھیجے ہیں ... یکم جنوری سے پہلے ان کی کوئی وقعت نہیں ... اسمبلی کے وجود میں آنے کے بعد ان کو سرکاری طور پر پیش کر دیا جائے گا۔

پیشگی سوالات

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ... نے جو دوبارہ منتخب ہوئے ہیں متعدد ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے جن میں ایک سندھ کی علیحدگی کا ریزولیوشن بھی شامل ہے۔

مسٹر عبد المتین چودھری سابق ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نے بین الاقوامی لیگ کے متعلق سوالات کا نوٹس دیا ہے۔

سرکاری پروگرام ابھی تک تیار نہیں ہوا ہے لیکن خیال ہے کہ آئندہ اجلاس میں تقریباً ایک درجن بل پیش کئے جائیں گے۔ ان میں مزدوروں کے متعلق بل اور ٹیرف کے متعلق بل بھی شامل ہوں گے۔

جہاں تک پرائیویٹ بلوں کا تعلق ہے اس مرتبہ سوشل بلوں کی تعداد بہت زیادہ نہ ہوگی لیکن جابرانہ قوانین کی تنسیخ کی تحریک پیش کی جائیگی۔ جدید اسمبلی کا پہلا اجلاس اقتصادی اور سوشل کی بہ نسبت سیاسی اہمیت زیادہ رکھے گا۔

پٹنہ میں کانگریسی لیڈروں کا اجتماع

پارلیمنٹری رپورٹ کے خلاف یوم احتجاج

پٹنہ ۴ دسمبر۔ یہاں کے کانگریسی حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی اغلباً مسٹر بریلوی کی اس تجویز کو منظور کرے گی کہ ورکنگ کمیٹی جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کو نامنظور کرنے کے بارے میں جو ریزولیوشن پاس کرے اس کو ہندوستان کے طول و عرض میں "یوم آزادی" کے موقع پر جو کہ ۲۶ جنوری کو ہے سنایا جائے اور ہزاروں کے جلسوں میں تائید کی جائے۔

کہا جاتا ہے کہ کانگریس کے کھلے اجلاس کی نسبت اس طریقہ سے جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کی زیادہ مذمت ہو سکے گی۔

پہلی کوٹھی جو کہ بابو راجندر پرشاد صدر کانگریس کی جائے رہائش ہے اور جہاں کل دوپہر ایک بجے کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ منعقد ہوگی مصروفیت کی صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔

کانگریس کے تینوں جنرل سکرٹری اچاریہ کرپلانی، ڈاکٹر سید محمود اور مسٹر جے رام داس دولت رام آج صبح سے بابو راجندر پرشاد سے تبادلہ خیالات اور کل کی میٹنگ کے ایجنڈے کے متعلق بحث کرنے میں مصروف ہیں۔

بمبئی اور دہلی کے کانگریسی لیڈران کل صبح تک یہاں پہنچ جائیں گے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار خصوصی کو جو کہ یہاں کے کانگریسی حلقوں سے اچھی طرح سے واقف ہے، معلوم ہوا ہے کہ اغلباً جوائنٹ پارلیمنٹری کی رپورٹ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ایجنڈا میں ہی شامل نہیں کی جائے گی۔

کہا جاتا ہے کہ جہاں تک وائٹ پیپر کا تعلق ہے کانگریس کمیٹی کے بمبئی اجلاس کے بعد سے ابھی تک کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا ہے جس کی وجہ سے کانگریس کو اپنی پوزیشن پر دوبارہ غور کرنے کی ضرورت ہو۔ اس لئے جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ پر غور کرنے کا تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ وہ وائٹ پیپر سے بھی زیادہ خراب ہے۔

بے ضابطہ گفت و شنید کا ہونا لازمی امر ہے۔ لیکن جب تک اس کے بارے میں کوئی خاص حوالہ نہیں دیا جائے گا اس پر اسمبلی میں کانگریس کے رویہ کے نقطہ خیال سے بھی بحث ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔

سینہ میں ٹکر لگتے ہی فوت ہو گیا

دہلی میں ایک رئیس کی ہلاکت

دہلی ۴ دسمبر۔ ... لالہ دینا ناتھ کے مکان کے سامنے چند سبزی فروش بیٹھے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ بہت زیادہ غل مچا رہے تھے۔ لالہ دینا ناتھ نے باہر نکل کر منع کیا۔ کہا جاتا ہے کہ جھگڑا بڑھ گیا ... لالہ دینا ناتھ کے سینہ میں ایک ٹکر ماری جس سے وہ نالی میں گر گئے اور دم توڑ دیا۔ ... بھاگ گیا۔

تیل کے کنوئیں میں قلی جلکر ہلاک

رنگون ۴ دسمبر۔ یمی کے مقام پر تیل کے ایک کنوئیں میں زبردست آگ لگ گئی۔ ایک قلی شعلوں سے بچ کر نہیں بھاگ سکا اور کنوئیں میں گر کر جل گیا۔ مالی نقصان کا اندازہ ہزار روپے کے قریب بتایا جاتا ہے۔

سوبھاش بابو گھر میں بند کر دیئے گئے

حکومت کی طرف سے پابندیاں

کلکتہ ۴ دسمبر۔ بابو سوبھاش چندر بوس آج شام بذریعہ ہوائی جہاز کے ذریعہ ڈم ڈم پہنچ گئے۔ جونہی ہوائی جہاز اترا خفیہ پولیس کے انسپکٹر جہاز کے پاس پہنچ گئے اور انہوں نے سوبھاش بابو پر ایک نوٹس تعمیل کیا جس میں ان کی نقل و حرکت پر پابندیاں عائد کی گئی ہیں اور ان کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے مکان کے باہر نہ نکلیں اور پبلک جلسوں میں تقریر نہ کریں۔

بعد ازاں ان کو پولیس کی ایک کار میں فوراً ان کے گھر پہنچا دیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کو اپنے رشتہ داروں کے سوائے اور کسی سے ملنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

قلی کیمپ میں بم پھٹ گیا

کلکتہ ۴ دسمبر۔ ... کے مزدوروں کے کیمپ کے قریب ایک گولہ پھٹ گیا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ بم تھا۔ ... مزدوروں کو کام ترک کرنے کی ترغیب دینے کے واسطے پھینکا گیا تھا۔ چار قلی شدید زخمی ہوئے ہیں۔ ان کو شفاخانہ میں داخل کر دیا ہے۔

نقلی دوائی خریدنے میں

صحت و دولت دونو خطرہ میں ہیں!

... اس نے صحت کو بچن ... اپنی جان کے لالے پڑ جائینگے ...

کوئی دوا ... پنڈت ٹھاکر دت شرما وید اینڈ ایڈیٹر دیش اپکارک کی بنائی ہوئی

"امرت دھارا"

ہی سینکڑوں امراض کے لئے رام بان ہے۔ کچھ لوگ اس کی ہر دلعزیزی دیکھ کر اس کی نقلوں سے پبلک کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ پبلک کی صحت و دولت کو نقصان نہ ہو۔ اسی لئے یہ مشتہر دیا جاتا ہے کہ ہمیشہ پنڈت جی کا نام دیکھ کر اصل امرت دھارا ہی خرید کریں!

قیمت فی شیشی ... روپے آٹھ آنے ... نمونہ صرف آٹھ آنہ (۸/)

مفصل حالات کیلئے ... رسالہ امرت منگوائیں۔ ... مفت بھیجے جاتے ہیں۔

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:- امرت دھارا آفس لاہور

المشتہر:- مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بلڈنگس۔ امرت دھارا سٹرک۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

ہمارے ایجنٹ:- میسرز بہاری لال گھاسی رام کھاری باؤلی اسٹریٹ دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم یکشنبہ یکم رمضان المبارک ۱۳۵۳ھ ہجری

مسلمانوں کا طرزِ عمل کیا ہونا چاہئے؟

آئندہ اسمبلی کیلئے ایک اہم ترین مسئلہ

جدید اسمبلی جس کا انتخاب گزشتہ ماہ میں ہوا اب اپنا اجلاس جنوری میں منعقد کرے گی اور اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے جو اسمبلی کی موجودہ ترکیب ... اس کے پہلے اجلاس اور مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کی اشاعت سے پیدا ہوگئی ہے بجا طور پر یہ خیال ...

کے لئے یہ امر سب سے زیادہ باعث شرم اور باعث ذلت ہونا چاہئے کیونکہ اسلامی روایات اور اسلامی تعلیمات اس قسم کی غلامی کو ہر مسلمان کے لئے ایک عذاب الیم قرار دیتی ہیں اور اس سے نجات خود مسلمانوں ہی کے عمل پر موقوف ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستان ...

مسلم مطالبات

غیر کانفرنسی مسلمان

ہندوستان کی آزادی

"انقلاب" و "سیاست" کی دریدہ دہنی

لاہور کے دو دریدہ دہن اخبار جو اپنی بے غیرتی و بے حمیتی کے لئے خاص شہرت حاصل کر چکے ہیں اور جنہوں نے دشنام طرازی و بیہودہ نگاری میں مہارت تامہ پیدا کی ہے آج کل سر یعقوب اور مولوی شفیع داؤدی کی کامیابی پر بہت بغلیں بجا رہے ہیں۔ ... اس موقع کو غنیمت سمجھ کر حضرات علمائے کرام کے خلاف اپنے اس دلی بغض و عناد کا علانیہ مظاہرہ کر رہے ہیں جو آج سے نہیں بلکہ اس وقت سے ان لوگوں کے دلوں میں جاگزیں ہے جب سے کہ انہوں نے حکومت متسلطہ کے ظل عاطفت میں پناہ لی اور اسی کی خدمت و خیر خواہی کو اپنے لئے اوڑھنا بچھونا بنا لیا ہے اور حضرات علماء کی حریت نوازی و حق پرستی ان کی نگاہ میں کانٹے کی طرح کھٹکنے لگی ہے۔ ہماری مراد "سیاست" اور "انقلاب" سے ہے جن کا مسلک تمام ہندوستان کے مسلمانوں کو معلوم ہے اور جن کے متعلق سب یہ جانتے ہیں کہ وہ مخالفت کے مواقع پر کس قدر گندہ اور ناپاک تحریریں شائع کرنے کے عادی ہیں۔ ان اخبارات نے گزشتہ ہفتہ اپنے کالموں میں حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی جانشین حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں جس قدر بدتمیزی و بیہودگی کے ساتھ گستاخیاں کی ہیں ان کو جواب تو خیر ہم کیا دیں گے۔ نہ ہم میں اس کی صلاحیت ہے اور نہ ہم اسے بہتر طریقہ سمجھتے ہیں کہ گالی کا جواب گالی سے دیا جائے البتہ ان دونوں اخباروں کے مالکوں اور ایڈیٹروں کو ہم آگاہ کر دینا چاہتے ہیں کہ وہ نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام دنیائے اسلام کی ایک جلیل القدر عظیم المرتبت شخصیت کے خلاف اس طرح گندگی اچھال ...

علیحدہ کوئی چیز نہیں ہے اور یہ بھی ثابت کیا جا سکتا ہے کہ مسلمانوں کے عمومی مفاد کو جان بوجھ کر خطرہ میں ڈالنا اور تباہ و برباد کرنا اور اسلام کے اہم ترین فرائض میں اغیار کی مداخلت کو دعوت دینے والوں کی تائید و حمایت کرنا خالص مذہبی نقطہ نگاہ سے سخت ترین معصیت ہے۔ مگر یہ سب کچھ اسی وقت ہو سکتا ہے جب اعتراض کرنے والے میں تہذیب و شرافت کے ابتدائی اوصاف موجود ہوں اور وہ متانت کے ساتھ کسی اصولی بحث پر آمادہ ہو۔ انقلاب اور سیاست کے محررین میں تو ہم اتنی قابلیت و استعداد بھی نہیں پاتے کہ وہ کسی مذہبی مسئلہ کو سنجیدگی کے ساتھ سوچ کر اس پر کوئی علمی بحث کر سکیں۔ اگر ان کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ واقعی اس کی اہلیت رکھتے ہیں تو اب بھی ان کے لئے راستہ کھلا ہوا ہے وہ اپنے اعتراض کو شرافت کے ساتھ پیش کریں۔ ہم اس کا جواب دیں گے اور دنیا خود فیصلہ کرلے گی کہ کون حق پر ہے کون باطل پر۔

رہا اس کامیابی کا سوال جس کے لئے انقلاب و سیاست اس قدر آپے سے باہر ہوئے جا رہے ہیں سو اس کی حقیقت یہ ہے کہ وہ ایک نہایت کمزور اکثریت سے حاصل کی گئی ہے اور ایسے اراکین کے لئے جن کے پاؤں سالہا سال سے جمے ہوئے ہیں کوئی نمایاں کامیابی نہیں ہے۔ بالخصوص ایسی حالت میں جبکہ حکومت کا پورا اثر و اقتدار ان حضرات کی پشت پر تھا اور انہوں نے اپنے طویل و عریض حلقوں میں روپیہ ...

... اپنی حقیقت اتارنے کے لئے ہندوستان کے ان متبحر جید علماء کی شان میں گستاخانہ ... کرنے کا ذلیل رویہ اختیار نہیں کرنا چاہئے جو ہمیشہ عزت و احترام کی نظر سے دیکھے گئے ہیں ... باوجود انقلاب و سیاست کی ہرزہ سرائیوں کے دیکھے جاتے رہیں گے۔

... تباہ کن سرگرمیوں سے واقف ہونے کے باوجود ان ہی کو دوبارہ ووٹ دیں اور اپنا نمائندہ منتخب کرکے بھیجیں حضرت مولانا کے اس ارشاد پر نہایت متانت کے ساتھ علمی بحث ہو سکتی ہے یہ ظاہر کیا جا سکتا ہے کہ مسلمانوں کی سیاست مذہب سے ...

شذرات

آرڈیننس ایکٹ کی توسیع

صوبہ بمبئی کی حکومت نے آرڈیننس ایکٹ مجریہ ۱۹۳۲ء کی ہنگامی دفعات کو ایک سال کے لئے اور نافذ کر دیا۔ ایک سرکاری اعلان کے ذریعہ یہ بتا دیا گیا کہ ۱۵ دسمبر ۱۹۳۴ء کے بعد بھی ایک سال تک آرڈیننس ایکٹ کی حکومت قائم رہے گی۔ حکومت بمبئی نے اپنے اس اقدام کے لئے جو وجوہ بیان کئے ہیں ان میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ اگرچہ سول نافرمانی ختم ہو چکی ہے مگر اشتراکیت اور دہشت انگیزی کا خطرہ ہنوز موجود ہے اس لئے ایکٹ کو جاری رہنا چاہئے۔ ہم نہیں کہتے کہ موجودہ صورت حال میں جب کہ بمبئی کے اندر کامل امن و امان موجود ہے اور پورے سکون کے ساتھ تمام کام ہو رہے ہیں اس قسم کے غیر معمولی قانون میں مزید توسیع کیا معنی رکھتی ہے۔ آرڈیننس ایکٹ حقیقت میں سول نافرمانی کی تحریک ہی کو دبانے کے لئے منظور کرایا گیا تھا کیونکہ یہی تحریک ایسی تھی جو اپنی عام مقبولیت اور اثر کے باعث سول قوانین کے قبضہ میں نہیں آتی تھی۔ اشتراکیت یا دہشت انگیزی کا خطرہ کبھی بھی اتنا وسیع نہیں ہوا کہ اسے معمولی قوانین سے دبایا نہ جا سکے۔ اس لئے حکومت بمبئی کا یہ عمل حد درجہ قابل اعتراض و قابل مذمت ہے۔ اور بظاہر اس کا منشا سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتا کہ ایک ایسے زمانہ میں بھی جب کہ کانگریس سول نافرمانی کو واپس لے چکی ہے اور ملک کے اندر پرسکون فضا پیدا ہونے کے بعد تمام ترجیحات پارلیمنٹری کام کی طرف لگی ہوئی ہیں حکومت محض قومی کارکنوں کو پریشان کرنے کی وجہ سے ایسے اختیارات اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتی ہے جو اس کی بے آئینی کو بھی قانون کے اندر لاسکیں۔

ایک خطرناک اقدام

الہ آباد کی ایک اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ مالوی جی کی نیشنلسٹ پارٹی والے ابھی تک اپنے کار ہائے نقصان دہ سرگرمیوں سے باز نہیں آئے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ مالوی جی کی صحت بحال ہو جانے کے بعد تمام ملک میں کمیونل ایوارڈ کے خلاف ایک عام مظاہرہ کیا جائے گا اور کسی وسیع پیمانہ پر "اینٹی ایوارڈ" مہم جاری کی جائے گی۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ان لوگوں نے آخر سوچا کیا ہے۔ یہ اپنے آپ کو کانگریس کا دوست بتاتے ہیں اور ہندوستان کی آزادی کے لئے خواہشمند ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر باوجود ان کا طرز عمل سراسر کانگریس کے خلاف اور ہندوستان کی تحریک آزادی کے منافی ہے۔ اس قسم کی سرگرمیوں کو جیسی کہ ان لوگوں کے خیال میں ہیں۔ اگر وسعت دی گئی اور ملک میں مختلف مقامات پر ہندوؤں کو کمیونل ایوارڈ کے خلاف مظاہرہ کرنے پر آمادہ کیا گیا تو سوائے اس کے کہ ہندو مسلم کشمکش میں اضافہ ہو اس کا اور کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔ پھر اس کا سب سے زیادہ خطرناک پہلو یہ ہے کہ ہندو مسلمانوں کی یہی کشمکش جو کمیونل ایوارڈ جیسے ایک لا طائل ... پر شروع ہوگی اپنا رد عمل اسمبلی کے اندر پیدا کئے بغیر بھی نہیں رہے گی اور ان اراکین کو گورنمنٹ کے ساتھ مل کر کام کرنے میں اس کا موقع مل جائیگا کہ وہ اس پوزیشن سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اسمبلی کے اندر مختلف پارٹیوں کے اشتراک عمل میں روڑے اٹکائیں اور اسی کو عام ملکی معاملات میں جو کمیونل ایوارڈ سے بہت زیادہ اہم ہیں تخریب کا آلہ بنالیں۔ ہم پنڈت مالویہ اور ان کی پارٹی کے تمام کارکنوں سے ایک مرتبہ پھر کہیں گے کہ وہ اپنے اس خطرناک راستہ کو چھوڑ دیں۔

حوادث و احکام

کتاب النکاح، خیار بلوغ

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکی نابالغہ کا نکاح ایسی صورت میں جبکہ اس کے باپ کا انتقال ہو چکا تھا اس کے بھائی نے کر دیا اور رخصت کی نوبت اب تک نہ آئی اور اس نے بوقت بلوغ اپنے گھر کے چند اعزا کے سامنے اس نکاح سے ناراضمندی ظاہر کر دی اور اپنی ناراضمندی کی اطلاع بذریعہ خط اس کے خاوند اور گھر والوں کو کرا دی گئی۔ لڑکی باوجود سمجھانے اور کہنے کے اس نکاح پر رضامند نہیں اور صورت کو اس کے مقابلہ پر ترجیح دیتی ہے اور کسی دیگر مناسب جگہ کے لئے رضامند ہے۔ صورت مسئولہ میں اس لڑکی کا نکاح قائم رہا یا اس کے فسخ کرنے کی کیا صورت ہوگی۔ بینوا توجروا۔

الجواب

اگر اس لڑکی نے بلوغ کے جلسہ ہی میں بھائی کے پڑھائے ہوئے نکاح پر ناراضگی کا اظہار کر دیا ہے تو وہ بھی اس کی ناراضگی کے ہونگے تو اس لڑکی کو واسطے فسخ نکاح کا حق ہوگا کہ کسی مسلمان حاکم کی عدالت میں درخواست دیکر نکاح فسخ کرالے فقط واللہ اعلم۔

تیز یہ کہ یہ بھی کہ انگریزی عدالت کے حاکم سے بھی نکاح فسخ کرا سکے گی بشرطیکہ انگریزی عدالت کا حاکم مسلمان ہو گا فقط

حبیب المرسلین عفی عنہ
نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

پارلیمنٹری رپورٹ کی نامنظوری اور جابرانہ قوانین کی تنسیخ

متحدہ محاذ پیش کرنے کے لئے مشترکہ فارمولا کی تشکیل

پٹنہ میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس شروع ہو گیا

پٹنہ ۶ دسمبر۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس کل دوپہر بابو راجندر پرشاد کی کوٹھی پر منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل اراکین نے شرکت کی۔ مولانا ابوالکلام آزاد، ڈاکٹر انصاری، مسٹر آصف علی، مسٹر تصدق احمد خاں شیروانی، چودھری خلیق الزماں، خان عبدالغفار خاں، سردار پٹیل، سروجنی نائیڈو، سردار جگمبال، آچاریہ نرندر دیو، سنگھ کوئیشر، سیٹھ جمنالال بجاج، بھولا بھائی ڈیسائی، مسٹر نریمان، ڈاکٹر بدھان چندر رائے، مسٹر ستیہ مورتی وغیرہ۔

کل کے اجلاس میں پارلیمنٹری رپورٹ کے بارے میں تجویز کے مسودہ پر غور کیا گیا اور بحث و تمحیص کے بعد یہ محسوس کیا گیا کہ تجویز منظور کرنے سے قبل کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کے ارکان سے مشورہ کرنا ضروری ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگریسی لیڈر پارلیمنٹری رپورٹ کے بارے میں تجویز کا مسودہ تیار کرنے میں پورا زور صرف کر دیں گے اور ورکنگ کمیٹی اس رپورٹ کی سفارشات کو نامنظور کرنے کی سفارش کرے گی۔

لبرل لیڈر مسٹر شاستری نے خواہش کی ہے کہ کانگریس، پارلیمنٹری رپورٹ کے خلاف متحدہ محاذ پیش کرے۔ اس درخواست نے کانگریس کو ایک ایسا فارمولا وضع کرنے پر مجبور کر دیا ہے جس میں تمام ترقی پسند جماعتوں کو قابل قبول ہو جنہوں نے رپورٹ کے خلاف احتجاج میں اور جدید اصلاحات کی تنسیخ کی تحریک میں حصہ لیا ہے۔

شام کے اجلاس میں کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کے ارکان کے درمیان ...

... سے ۵۵ کی اکثریت ضرور حاصل ہو جائے گی ۴۴ ووٹ کانگریسی امیدواروں کے، ۸ نیشنلسٹ پارٹی کے، ایک ہندو مہاسبھا کا، ۳ انڈی پنڈنٹ پارٹی کے، ۸ مسلم یونٹی بورڈ کے اور ۵ خصوصی مفاد کے نمائندوں کے۔

ان حالات میں یہ صاف ظاہر ہے کہ کانگریس پارٹی کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ وہ پارلیمنٹری رپورٹ کی نامنظوری، جابرانہ قوانین کی منسوخی اور نمائندہ اسمبلی کی طلبی کے بارے میں اپنی تجاویز کو منظور کرنے کے لئے اسمبلی کے ترقی پسند عناصر کے ساتھ جن کی رہنمائی غالباً سر عبدالرحیم اور مسٹر جناح کریں گے، کوئی نہ کوئی سمجھوتہ کرے۔

چینی سرحد پر سرخ فوج سے ہولناک جنگ

دس ہزار ہلاک اور ساٹھ ہزار زخمی ہو گئے

لندن ۸ دسمبر۔ اخبار ٹائمز کا نامہ نگار مقیم شنگھائی اطلاع دیتا ہے کہ کوانسی۔ ہونان (چین) کی سرحد پر اشتراکی فوج سے زبردست جنگ ہوئی ہے۔ سرکاری طور پر اس امر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ اس خوفناک جنگ میں دس ہزار سرخ فوج کے سپاہی ہلاک ہو گئے اور ساٹھ (۶۰) ہزار کے قریب زخمی ہو گئے ہیں۔ اشتراکی فوج کیانگسی سے اچھی حالت میں واپس ہو گئی ہے۔ اس وقت حکومت کی افواج جنوبی ہونان پر پڑی ہوئی ہیں اور مغرب کی جانب ان کے اقدام کو روک دیا گیا ہے۔

ایک ہفتہ قبل سرخ فوج ایک بڑی تعداد میں گزشتہ جنگ کی تلافی کیلئے ممنوعہ علاقہ مغربی فوکین اور مشرقی کیانگسی میں جمع ہونی شروع ہو گئی تھی۔

یورپ سے سبھاش بابو کی واپسی

کراچی میں سامان کی تلاشی لی گئی

کراچی ۳ دسمبر۔ سبھاش چندر بوس ہوائی ڈاک لانے والے ڈچ ہوائی جہاز کے ذریعہ آج شب کو تقریباً ۱/۲ ۸ بجے کراچی پہنچ گئے۔ جہاز سے اترتے ہی انہوں نے نہایت تشویش کے ساتھ اپنے پتا کا حال پوچھا جب ان کے سورگباش کی خبر ان کو سنائی گئی تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

نمائندہ ایسوسی ایٹیڈ پریس سے انٹرویو کے دوران میں سبھاش بابو نے کہا آپ اس وقت میرے جذبات کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ سبھاش بابو دس بجے شب کو بجود مجبور روانہ ہو جائیں گے اور رات کو قیام کرنے کے بعد کل تقریباً دو تین بجے کلکتہ پہنچ جائیں گے۔

مسٹر جمشید مہتہ سابق میئر کراچی کارپوریشن نے جو کہ ہوائی مستقر پر موجود تھے۔ سبھاش بابو سے چند منٹ بات چیت کی۔ افسران محکمہ کسٹم نے سبھاش بابو کے تمام سامان کی تلاشی لی خفیہ پولیس کے افسران خاموش کھڑے دیکھتے رہے سبھاش بابو قطعی خاموش کھڑے تھے۔

مقروض جاگیروں کے بل کی دوسری خواندگی

لکھنؤ ۳ دسمبر۔ گیارہ روز کی بحث کے بعد یو پی کونسل نے کل سہ پہر کو مقروض جاگیروں کے بل کی دوسری خواندگی پاس کر دی۔ کل کے اجلاس میں تقریباً ۲۵ ترمیمات کے متعلق فیصلہ ہوا۔ ممبر مالیات سر ایڈورڈ بلنٹ نے اعلان کیا کہ حکومت بل کے آخری مرحلے سے گزرنا نہیں چاہتی تاوقتیکہ وہ ترمیم شدہ بل کی بغور جانچ پڑتال نہ کر لے۔

پریذیڈنٹ نے اعلان کیا کہ ۶ دسمبر کو کونسل کا اجلاس نہیں ہوگا کیونکہ گورنر کی جانب سے وفاداری کی تقریب کے سلسلہ میں زیادہ تر ممبران غیر حاضر رہیں گے۔

حضرت مفتی صاحب اور مولانا احمد سعید صاحب کا

راندیر میں ورود

مختلف مقامات پر حقائق پرور تقریریں

۱۷ شعبان ۱۳۵۳ھ کو حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند اور مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند فرنٹیر میل سے سورت کے اسٹیشن پر تشریف لائے معززین راندیر و سورت نے اپنے ذی الاحترام مہمانوں کا استقبال کیا اور تمام حضرات راندیر تشریف لے گئے حضرت مفتی صاحب اور ناظم صاحب نے مولانا حکیم محمد ابراہیم صاحب کے مکان پر قیام فرمایا مولانا احمد سعید صاحب کی طبیعت ناساز تھی دہلی سے روانگی کے وقت ہی مولانا کی طبیعت خراب تھی اور سفر میں اور زیادہ خراب ہو گئی۔ ہفتہ کے روز بخار بہت تیز ہو گیا۔ مولانا موصوف نے باوجود علالت طبع کے جامعہ حسینیہ کے سالانہ جلسہ میں تھوڑی دیر تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب نے حدیث "بدأ الاسلام غریباً وسیعود غریباً" کی تشریح فرماتے ہوئے ایک پر مغز اور عمیق سے لبریز تقریر فرمائی جلسہ میں دیگر حضرات نے بھی تقریریں کیں۔ حضرت مولانا حاجی حافظ حکیم محمد ابراہیم صاحب نے جامعہ کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ پھر حضرت مفتی صاحب قبلہ نے فارغ التحصیل طلباء کو دستار فضیلت عطا فرمائی۔ اور دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

حضرت مولانا احمد سعید صاحب کی ایک تقریر یکشنبہ کی شب میں جامع مسجد راندیر کے قریب ہوئی۔ اور ایک تقریر سر علی محمد خاں صاحب پریسیڈنٹ لیجسلیٹو کونسل کے بنگلہ پر ہوئی۔ جہاں معزز خواتین نے بھی بہت زیادہ تعداد میں شرکت کی۔ پردے کا کافی انتظام تھا مولانا کی یہ تقریر عصر سے لیکر مغرب تک ہوئی۔ تقریر نہایت جامع اور موثر تھی۔ علالت طبع کے باعث مولانا مزید تقریریں نہیں کر سکے اور شب سہ شنبہ کو رات کے ڈیڑھ بجے فرنٹیر میل سے دہلی تشریف لے گئے۔

(احمد اشرف راندیری امام و خطیب مسجد قوۃ الاسلام)

اسمبلی سے واک آوٹ کی تجویز

یو پی کانگریس کمیٹی کا ریزولیوشن

لکھنؤ ۳ دسمبر۔ پراونشل کانگریس کمیٹی کی کونسل کا اجلاس زیر صدارت مسٹر سری پرکاش منعقد ہوا ... کا اظہار کیا گیا کہ جب لارڈ ولنگڈن تقریر کرنے کے لئے ہاؤس میں داخل ہوں تو اسمبلی کے کانگریسی ممبران کو فوراً ہی چیمبر سے نکل جانا چاہئے جس کے ذریعہ تشدد کے خلاف جو ان کے عہدہ وائسرائیلٹی کے دوران میں ہوا ہے قوم کا اظہار ناراضگی کیا جائے۔ اور کانگریس پارلیمنٹری بورڈ سے درخواست کی گئی کہ وہ اس کے مطابق ہدایت جاری کرے۔

نام ارسال کیا ہے افسوس ہے کہ وائسرائے کوئی مشورہ سننے یا شخصی طور پر نمائندوں سے ملاقات کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں مگر وقت پر وائسرائے کی خدمت میں رحم کی کوئی تحریری درخواست بھیج گئی تو وہ اس پر غور فرمائیں گے۔

اسمبلی میں تخریبی پالیسی اختیار کی جائے

سکرٹری کانگریس سوشلسٹ پارٹی کا بیان

بمبئی ۳ دسمبر۔ مسٹر جے پرکاش نرائن جنرل سکرٹری آل انڈیا کانگریس سوشلسٹ پارٹی نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کی زبردست مذمت کی ہے۔ آپ کی رائے میں کانگریس کے لئے اسے نامنظور کر دینا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اسے تخریبی پالیسی اختیار کرنا چاہئے کیونکہ حقیقی طریق کار یہی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ورکنگ کمیٹی کا جو اجلاس پٹنہ میں ہونے والا ہے اس میں غیر مبہم طریقہ پر یہ طے کیا جائے گا کہ کانگریس اسمبلی میں محض ریزولیوشن پاس کرکے اسے نامنظور ہی نہ کرے گی بلکہ اسمبلی میں ایسی جنگی اور رکاوٹ ڈالنے والی پالیسی اختیار کرے گی کہ اس پر عملدرآمد کرنا غیر ممکن ہو جائے۔

گورنر کاشغر پر گولیوں کی بوچھاڑ

ختن پر تنگانی مسلمانوں کا قبضہ

نئی دہلی ۵ دسمبر۔ کاشغر کی صورت حال ابھی تک نہایت پیچیدہ ہے یہاں کا گورنر ماؤ شاؤ کاشغر سے ینگ حصار جا رہا تھا کہ چند آدمیوں نے اس پر قاتلانہ حملہ کیا اور چاروں طرف سے گولیاں برسائیں جس سے گورنر شدید مجروح ہوا اور اس کا ایک ملازم ہلاک ہو گیا بڑی مشکل سے بہ ہزار تدبیر آدمیوں نے جان بچائی۔

کاشغر کی اقتصادی و سیاسی پریشانی روز بروز بڑھ رہی ہے گو چینی حکومت کا تعاون حکومت ہند کی سرحد تک پہنچ گیا ہے۔ لیکن تنگانی مسلمان ختن پر ابھی تک قابض ہیں۔

۲۸ افراد ہلاک اور ستر مفقود

یلا ۵ دسمبر۔ علاقہ سائپرس کے شمالی حصہ صوبجات لوزان میں سخت ہوائی طوفان پھر جاری ہے گزشتہ دو ماہ کے عرصہ میں یہ چھٹا طوفان ہے۔ اسی طوفان کی وجہ سے موٹر سے چلنے والا جہاز "لنڈرگ" ایلو بوگ کے ساحل پر غرقاب ہو گیا ہے بوجہ انقطاع وسائل خبر رسانی اطلاعیں بہت دیر سے آ رہی ہیں گزشتہ جمعرات تک کی اطلاع اب موصول ہوئی ہے جس سے ظاہر ہے کہ اس روز تک ۲۸ اموات ہو چکی تھیں اور ۷۰ اشخاص لاپتہ تھے۔

شاہ ایران اور شاہ حجاز کی ملاقات؟

بمبئی ۳ دسمبر۔ معاصر ہلال رقمطراز ہے کہ سلطان ابن سعود شاہ حجاز ایران جا رہے ہیں تاکہ مسلم سلطنتوں کے اتحاد پر ایران کے شہنشاہ رضا شاہ پہلوی سے گفتگو کریں۔ یہ ملاقات غازی امان اللہ خاں کی کمال پاشا سے ملاقات کے بعد اور غازی کمال پاشا کی شہنشاہ پہلوی سے ملاقات کے بعد بہت اہمیت رکھتی ہے ان ملاقاتوں کا مطلب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک ایسی سلطنت خیال کی جائے جو موجودہ اسلامی سلطنتوں کا مجموعہ ہو۔ اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ مسلم سلطنتوں پر مشتمل ایک متحدہ محاذ جنگ پیش کیا جائے گا۔

سب انسپکٹر کو گولی سے اڑا دیا

دو اشخاص کو سزائے موت

ستاولی ۳ دسمبر۔ سب انسپکٹر پر گولی چلانے کے مقدمہ میں سشن جج نے آج فیصلہ سنا دیا جس میں چنا سوامی تلیو اور سنتر یا نامی ملزموں کو سزائے موت دی گئی۔ ... کے خلاف یہ الزام ہے کہ اس نے ... پولیس سب انسپکٹر ... کو مقام ... پر گولی مار دی ...

سر محمد یعقوب کی مضحکہ خیز تعلیاں

"صبر آزما اور سخت حالات" کا اعتراف

دہلی ۵ دسمبر۔ سر محمد یعقوب نے اپنی کامیابی پر جو انہیں معمولی اکثریت سے حاصل ہوئی ہے ذیل کا مضحکہ خیز بیان شائع کیا ہے۔

مجھے انتخابی جنگ کے دوران میں نہایت صبر آزما اور سخت حالات سے گزرنا پڑا کیونکہ میرا مقابلہ ایک ایسی مذہبی دیوانگی سے ہوا جس کی قیادت مولویوں کی ایک منظم فوج نے کی تھی جن کا اثر و اقتدار ابھی تک عوام پر باقی ہے۔ اس منظم جنگ کے باوجود میں نے معجزانہ طور پر فتح حاصل کی یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ مذہب کو سیاسی میدان کے کھیل میں خود پرستی داخل کیا گیا اور اس سے زیادہ افسوس اس بات پر ہے کہ بعض اخبارات نے مولویوں کے اس مذہبی پروپیگنڈہ کی تائید کی حالانکہ یہ سخت قابل اعتراض بات ہے کہ مذہب کو سیاسی معاملات میں داخل کیا جائے مجھے یقین ہے کہ مسلمان ایسی جنگ کے خطرات سے آگاہ ہو جائیں گے جو مولویوں کی زیر قیادت انتخابی میدان میں لڑی گئی اور میری کامیابی بھی ان کی آنکھیں کھول دیگی اور ان کو معلوم ہو جائے گا کہ اکثر علماء کی مخالفت کے باوجود میری کامیابی اس بات کی دلیل ہے کہ علماء کا اثر و اقتدار عوام پر سے کم ہو رہا ہے۔

اسمبلی میں جہاں تک ان کے طرز عمل کا تعلق ہے سر یعقوب فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے تحفظات کے سلسلہ میں کانگریس کا رویہ دیکھنے کے بعد وہ اپنے طریق کار کے متعلق کوئی فیصلہ کریں گے۔ آپ نے بزعم خود کانگریس کو یہ مشورہ دینے کی کوشش بھی کی ...

دار الحکومت

ڈاکٹر ستیہ پال کا چالان پیش کر دیا گیا

دہلی کے مشہور وکلاء پیروی کریں گے

دہلی ۵ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے مسٹر ایف۔ بی۔ پول ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں پنجاب کے مشہور کانگریسی رہنما ڈاکٹر ستیہ پال کا زیر دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند کمپنی باغ میں باغیانہ تقریر کرنے کے الزام میں چالان پیش کر دیا ہے مقدمہ ۱۴ اور ۱۵ دسمبر کو پیش ہوگا جب استغاثہ کی جانب سے شہادت پیش کی جائیگی۔ استغاثہ کی جانب سے اس مقدمہ میں رائے بہادر سورج نرائن سرکاری وکیل اور صفائی کی جانب سے دہلی کے مشہور وکلاء مسٹر آصف علی بیرسٹر، ... ایڈووکیٹ، مسٹر ... ایڈووکیٹ، مسٹر جگل کشور کھنہ اور دیگر اصحاب پیروی کریں گے۔

معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے ڈاکٹر صاحب کی تقریر کے اس حصہ پر اعتراض کیا ہے جس میں انہوں نے کونسل آف سٹیٹ میں کمانڈر انچیف کی تقریر پر تبصرہ کیا تھا۔ استغاثہ کا بیان ہے کہ ان کی تقریر کے اس حصہ سے موجودہ حکومت کے خلاف نفرت پھیلتی ہے ... ڈاکٹر صاحب کو اسی مقدمہ کے سلسلہ میں چند روز ہوئے لاہور میں گرفتار کیا گیا تھا لیکن زاں بعد انہیں ضمانت پر رہا کر دیا گیا تھا۔

مصنوعی امام مہدی دوبارہ گرفتار

دہلی ۵ دسمبر۔ سردار سنت سنگھ مجسٹریٹ کے اجلاس میں ظہیر الحسن مصنوعی امام مہدی نے ایک ڈاکٹری سرٹیفکیٹ پیش کیا تھا مگر کسی شخص نے ایک حلفیہ بیان عدالت میں دیا کہ ظہیر الحسن بیمار نہیں ہے۔ عدالت نے اس پر ملزم کی گرفتاری کے لئے بلا ضمانتی وارنٹ جاری کر دیا۔ آج ظہیر الحسن کو پولیس نے گرفتار کرکے عدالت میں پیش کیا عدالت نے ملزم کو جیل بھیج دیا۔

مقدمہ قتل کے ملزمان کا چالان

دہلی ۵ دسمبر۔ مقامی پولیس اور سی۔ آئی۔ ڈی کی جد و جہد کا ایک نتیجہ تو لالہ رام پرتاب کے قتل کے مقدمہ کا چالان تھا اور اب دوسرا نتیجہ یہ ہے کہ آج مسٹر گلالی چند ایڈووکیٹ کے قتل کے مقدمہ کا چالان بھی مسٹر اعجاز حسین مجسٹریٹ درجہ اول کے اجلاس میں پیش کر دیا گیا اس مقدمہ میں عبدالستار، عبدالغفور مجید عرف عبدالغفار، مسماۃ بیوہ مبارکہ بیوہ لالہ رام پرتاب مقتول، اسلام الدین اور عبدالغفور کھتری۔ ملزم ہیں۔ اس مقدمہ میں بھی ۸ دسمبر مقرر ہوئی ہے۔

گیا کے مظلوم مسلمانوں کا خون رائگاں گیا

۸ ہندوؤں کی سزائے موت منسوخ کردی گئی

پٹنہ ۴ دسمبر۔ پٹنہ ہائی کورٹ میں آج مسٹر جسٹس رولینڈ نے چھ ہندوؤں کو سزائے موت اور دو ہندوؤں کی سزائے کالا پانی کو منسوخ کر دیا جو ان کو فرقہ وارانہ فساد کے مقدمہ میں سشن جج گیا کی عدالت سے دی گئی تھی۔

استغاثہ کا بیان تھا کہ ملزمان دو سو ہندوؤں کی ایک پارٹی کے ممبر تھے۔ جنہوں نے دو مسلمانوں کو جن میں ایک عورت اور مرد شامل تھا قتل کر دیا کیونکہ انہوں نے گائے ذبح کی تھی۔

فاضل جج نے استغاثہ کے بیان پر اعتقاد نہ کرتے ہوئے سزا منسوخ کر دی۔

آگرہ کے صلح پسند مسلمانوں کے مقدمہ کا فیصلہ

مچلکے ضمانتیں اور قید سخت کی سزائیں

آگرہ ۴ دسمبر۔ آگرہ میں سید محمد شفیع صاحب اور جناب نیلم صاحب پر جو مقدمہ چلایا گیا تھا اس کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ سید محمد شفیع صاحب کو چھ ماہ کیلئے ڈھائی سو روپیہ کا ایک مچلکہ اور ڈھائی سو روپے کی ضمانت داخل کرنے کا حکم ہوا۔ چنانچہ ضمانت اور مچلکہ داخل کر دیا گیا ہے۔ نیلم صاحب کو زیر دفعہ ۱۰۷ ایک سال کیلئے اسی مقدار کی دو ضمانتیں اور ایک ذاتی مچلکہ داخل کرنے کا حکم ہوا ہے چونکہ آپ جلوس کے ساتھ گرفتار ہوئے تھے اس لئے ان کو دفعہ ۱۸۸ کے ماتحت دو ماہ قید سخت اور دفعہ ۱۴۳ کے ماتحت بھی دو ماہ قید سخت کا حکم سنایا گیا۔ دونوں سزائیں یکے بعد دیگرے شروع ہونگی۔ ان کے ہمراہ جلوس میں سے جو سولہ آدمی گرفتار ہوئے تھے ان کو چھ چھ ماہ کے مچلکہ و ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ نیلم صاحب کی اپیل دوشنبہ کو دائر ہوگی۔

سبھاش بابو کے والد کا انتقال

کلکتہ ۳ دسمبر۔ مسٹر جانکی ناتھ بوس والد سبھاش چندر بوس کا آج ۱/۲ ۱۲ بجے ۷۵ سال کی عمر میں طویل علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور سات لڑکے چھوڑے ہیں جن میں سے منجھلے لڑکے مسٹر شرت چندر بوس (دھال شاہی نظر بند) اور چھوٹے لڑکے سبھاش چندر بوس ہیں۔

جامع مسجد کے قریب چاقو چل گئے

دہلی ۵ دسمبر۔ جامع مسجد کے عقب میں آگوری پلیس کے سامنے شہادت خاں نامی ایک شخص کا عبدالحکیم سے جھگڑا ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شہادت خاں نے اس کے چاقو مارا اور گھائل کر دیا۔ شہادت خاں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

سر ہیری ہیگ دہلی میں

دہلی ۵ دسمبر۔ سر ہیری ہیگ گورنر یوپی۔ فرنٹیر میل کے ذریعے کل یہاں پہنچے ہیں۔ سر میلکم ہیلی سے چارج لینے سے قبل لارڈ ولنگڈن سے بعض اہم امور پر تبادلہ خیالات کریں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کی قبل از وقت رہائی پر بھی بحث کی جائے گی۔

بیس قمار باز گرفتار

الہ آباد ۵ دسمبر۔ جوا کھیلنے کے الزام میں بیس اشخاص گرفتار کر لئے گئے۔

غازی عبدالقیوم کے سلسلہ میں وائسرائے کی ملاقات

اجازت دینے سے وائسرائے نے انکار کر دیا

امرتسر ۵ دسمبر۔ شیخ صادق حسن صاحب نے غازی عبدالقیوم کی سزائے موت کے سلسلہ میں ایک وفد سے وائسرائے کی ملاقات کیلئے جو اجازت طلب کی تھی اس کا جواب ہز ایکسیلنسی وائسرائے کے پرائیویٹ سکرٹری کی جانب سے حسب ذیل موصول ہوا ہے۔

"عبدالقیوم کے بارے میں ملاقات کے لئے آپ نے جو تار وائسرائے کے ...

رموز و معارف شریعت کا بحر ناپیدا کنار

حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب کی

تقریر سیرۃ

حضرت سحبان الہند مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہ بصیرت افروز و شریعت آموز تقریر جو ممدوح نے اٹاوہ کے جلسہ سیرت میں ارشاد فرمائی تھی اور جس کو بعد میں مزید تفصیل و تشریح کے ساتھ مرتب و مدون کر کے الجمعیۃ میں جزوًا جزوًا شائع کیا گیا تھا، اب ناظرین الجمعیۃ کے مسلسل و پیہم اصرار پر کتابی شکل میں ادارۂ الجمعیۃ کی جانب سے شائع کی جا رہی ہے اور اسکے ساتھ وہ آخری حصہ بھی شامل کر دیا گیا ہے جو الجمعیۃ میں درج نہ کیا جا سکا تھا۔ تمام کاپیاں پریس کو جا چکی ہیں، طباعت شروع ہو گئی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ رمضان المبارک کے پہلے ہفتہ ہی میں کتاب چھپکر آ جائیگی اور ہم شائقین سیرت کی خدمت میں حسب فرمائش ارسال کر سکیں گے۔

بے شمار خصوصیات

جن حضرات نے اس تقریر کا شائع شدہ حصہ شروع سے آخر تک ملاحظہ فرمایا ہے انکو تو ضرور یہ اندازہ ہو گیا ہو گا کہ رموز و معارف شریعت کا علم حاصل کرنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ کے متعلق ایک بے نظیر و بے عدیل مجموعہ معلومات سے بہرہ اندوز ہونے کیلئے اس کتاب کی قدر و منزلت کیا ہو سکتی ہے لیکن ان حضرات کیلئے جو اس پورے سلسلہ کا مطالعہ نہیں کر سکے ہیں یا جنہوں نے یہ اعلان پہلی مرتبہ دیکھا ہے اتنا عرض کر دینا ضروری ہے کہ حضرت مولانا کی تقریر ...

فہرست مضامین

پوری کتاب ۲۰۰ صفحات پر مشتمل ہے اور نہایت بہتر کتابت و طباعت کے ساتھ شائع کی جا رہی ہے۔ اسکے باوجود قیمت علاوہ محصولڈاک صرف ایک روپیہ (عہ) رکھی گئی ہے تاکہ غریب سے غریب مسلمان بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ جن حضرات کو مزید رعایت حاصل کرنی ہو ان کیلئے صرف یہ صورت ہے کہ وہ اپنی فرمائش مع آرڈر کے ۸ رمضان المبارک تک روانہ کر دیں ... اس طرح صرف ایک روپیہ کا منی آرڈر کر دینے سے کتاب مندرجہ پتہ پر پہنچ جائے گی ... منیجر "الجمعیۃ" گلی قاسم جان دہلی

مولانا عبدالمجید صاحب کی ناگہانی وفات پر اظہار تعزیت

جمعیۃ طلبا افغان دہلی کا جلسہ

سرحد میں جلسہ عام

شریعت بل کی زبردست حمایت

بولیویہ کے صدر کو گرفتار کر لیا گیا

ریل گاڑی کو خوفناک حادثہ

۷ ہلاک متعدد زخمی

جاپانی ٹی کے تیل کے چشموں کا ٹھیکہ

ہندوستان کو مرکزی ذمہ داری دیے جانے کی مخالفت

قدامت پسندوں کو ذلت آمیز اور رسوا کن ہزیمت

پارلیمنٹری رپورٹ کو فوراً قبول کر لینا چاہیے

گورنر بنگال کو گولی سے ہلاک کرنیوالے ملزمین کی اپیل کا فیصلہ

دو ملزموں کی سزائے موت بحال۔ ایک کو پھانسی کے بجائے حبس دوام

امریکہ میں خوفناک برف باری

جلسہ سالانہ دستار بندی جامعہ اسلامیہ ڈابھیل

مدرسہ نعمانیہ دہلی کا شاندار سالانہ جلسہ

دستار فضیلت و تقسیم اسناد

یوپی کونسل کے سابق رکن کا قتل

"میرے خاوند پر رحم کرو"

شہزادی ماریہ کے نام عبدالقیوم کی اہلیہ کا تار

فلسطین میں حکومت خود اختیاری کا قیام

جہاز ٹوٹ گیا ہوا باز ہلاک

ہندوستان کو مرکزی ذمہ داری دیجائے

چرچل اینڈ کو کا اظہار غیظ و غضب

نام نہاد جدید اصلاحات کی مخالفت

روس میں جدید جنگی کونسل کا قیام

لینن گراڈ میں روسی افسر کا قتل

Haryana ram
Panchpota Bengal

محبوب عاشق کے قدموں پر

مصفا خون کی شربت گولیاں

گڈری اینڈ کو جالندھر شہر (پنجاب)

چند کتب نادر الوجود برائے فروخت

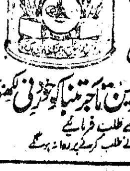

بہترین تمباکو خوردنی
زردہ قوام گولی
احمد حسین و لدار حسین تاجر تمباکو خوردنی لکھنؤ
سے طلب فرمائیے

مشہور دستار عمامہ ٹسری بھاگلپوری پگڑی

مولوی سلامت اللہ انصاری ٹسر سلک مرچنٹ
پوسٹ و مقام چمپا نگر۔ خاص (بھاگلپور)

مرآۃ المثنوی

مرتبہ قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے
رکن دار الترجمہ، جامعہ عثمانیہ

ملنے کا پتہ: دائرۃ الادب، حیدر گوڑہ، حیدر آباد دکن

تار کا پتہ: "الجمعیۃ دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۵۷۳۸

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۶۹۳

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے)
معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی۔ یوم پنجشنبہ ۵ رمضان المبارک ۱۳۵۳ہجری۔ مطابق ۱۳ دسمبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۴۲

معاصرین کے افکار و آراء

یونٹی بورڈ اور جمعیۃ علماء

یونٹی بورڈ نے مسلم کانفرنس کی طرح نامزدگیوں کی تاریخ گزر جانے کے بعد اپنے امیدواروں کا اعلان نہیں کیا تھا اور نہ اس نے انتخابات کی مہم پس پردہ روپوش ہو کر لڑی۔ اس نے یہ بھی نہیں کیا کہ ہر رجعت پسند یا نرم خیال دولتمند کی گردن پر اپنی تائیدگی کی جھول ڈال دے۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خاں بھی مسلم کانفرنس کے نمائندے اور حاجی وجیہ الدین بھی، حافظ محمد عبداللہ بھی اور سید [illegible] علی بھی، فضل حق پراچہ بھی اور کپتان ممتاز ٹوانہ بھی، تاکہ جو شخص کامیاب ہو جائے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس کو اپنا ہی نیازمند ثابت کیا جا سکے، بلکہ اس نے اپنے آزمودہ کار اور مستقل حامیوں کو کھڑا کیا تھا، ایسے آدمیوں کو کھڑا نہیں کیا تھا جو مسلم کانفرنسی ہونے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو سکتے بلکہ ایسے آدمیوں کو کھڑا کیا تھا جو اس لئے یونٹی بورڈ میں شریک ہوئے کہ وہ اس کے مقاصد اور اصول کو صحیح سمجھتے ہیں، مولوی محمد احمد کاظمی، مولانا شوکت علی، مولوی کریم الرضا خاں، مسٹر شیروانی اور مولوی اظہر علی جانے بوجھے ہوئے مسلم یونٹی بورڈ کے حامی تھے، ان میں سے صرف مولوی کریم الرضا خاں ناکام ہوئے اور باقی تمام امیدوار کامیاب ہوگئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ [illegible] احمد خاں بھی تھے جو مسلم کانفرنس کے صدر ہیں۔ اور کنور اسمٰعیل خاں اور سید [illegible] حسن بھی تھے جو دولت و تمول اور برادری کے اعتبار سے نہایت قوی امیدوار تھے۔ مولوی کریم الرضا خاں کی ناکامی اور سر یعقوب کی کامیابی کی داستان نہایت طویل اور دلچسپ ہے اور اگر ہم اس کے چہرے سے پردہ اٹھا دیں تو مہر صاحب کو سر یعقوب کی کامیابی کا سہرا مسلم کانفرنس کے بے وقار سر پر باندھتے ہوئے انتہائی شرم معلوم ہو۔ (مدینہ)

دیہاتی صنعتوں کی تنظیم

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جب تک کسی ملک کی اقتصادی حالت درست نہ ہو اس وقت تک اگر اسے سیاسی آزادی حاصل ہو بھی جائے تو پورے طور پر اس سے تمتع نہیں ہو سکتا۔ مزید برآں کسی ملک کی اقتصادی حالت کی بہتری سیاسی آزادی کے حاصل کرنے میں سدراہ نہیں بلکہ ممد و معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ ہندوستان کی اقتصادی حالت مجموعی طور پر اس وقت تک درست نہیں ہو سکتی جب تک ہندوستان کے کاشتکاروں اور مزدوروں کی حالت بہتر نہیں ہوتی۔ جن کی تعداد ہندوستان میں زیادہ ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ دیہاتیوں کی منزلت زندگی کو پورا کرنے کا انتظام کیا جائے۔ اسی سلسلے میں انڈین نیشنل کانگریس کے فیصلے کے مطابق گاندھی جی دیہاتی صنعتوں کی تنظیم کی تیاری میں مصروف ہیں۔ موصوف کے خیال میں اس اسکیم پر عملدرآمد کرنے سے ان دیہاتیوں کو کام مل سکے گا جو سال میں چھ ماہ اکثر ضائع کر دیتے ہیں یعنی کاشتکاروں کو اس امر پر آمادہ کیا جائے گا کہ کاشتکاری کے کام کاج کے علاوہ جو وقت وہ فضول ضائع کرتے ہیں۔ اس وقت کو وہ کسی نہ کسی صنعت سیکھنے میں صرف کریں اور پھر خالی وقت میں اس کام کو کر کے اپنی آمدنی میں اضافہ کریں۔ گاندھی جی اس سلسلے میں مشینوں سے کام لینا نہیں چاہتے بلکہ ۔ ۔ ۔ موصوف کی رائے ہے کہ قدرتی ذرائع سے کام لیکر کاشتکاروں کی امداد کر کے انکی آمدنی میں اضافہ کیا جائے۔ (شیر)

خطرناک مستقبل

اگر اس وقت جنگ کا امکان نہیں ہے تو یہ نہ سمجھ لینا چاہئے کہ مستقبل میں بھی جنگ کا کوئی قرینہ نہیں پایا جاتا۔ دنیا کا مستقبل یقیناً تاریک ہے۔ اور کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ مستقبل کا حجاب کیسی ہولناکیاں اپنے اندر پوشیدہ رکھتا ہے!

فرانس کو جرمنی سے، جرمنی کو فرانس سے شکایت۔ روس اور فرانس کی دوستی امریکہ کے قرضۂ جنگ کی ادائیگی سے متعدد حکومتوں کا انکار، جرمنی اور پولینڈ کا مطالبۂ مساوات، جاپان اور امریکہ کی تجارتی اور بحری رقابتیں۔ برطانیہ اور جاپان کی چین میں خالص تجارتی "امیدواری" حکومتہائے بلقان کے باقیات اصلاحات کی تعلیم، ایران میں تیل کے ٹھیکہ کا مسئلہ، چین اور اٹلی کی دوستی یہ تمام وہ مسائل ہیں جن سے جنگ کا افسانہ دربندگیوں اور جنگی آشامیوں کے سلسلہ عملاً مرتب ہو سکتا ہے۔ ۔ ۔ [illegible]، غلط فہمی، پروپیگنڈہ، مخالفت اور منافست کے عوامل اسی طرح کارفرما ہے تو اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ دفعتہً و بغتتہً جنگ کا شعلہ بھڑکے گا۔ اور پرامن آبادیوں کے خرمن حیات کو خاکستر کر کے رکھ دے گا۔ (خلافت)

جدید اصلاحات

منتظر تھیں جن کی آنکھیں جن کے دل مشتاق تھے
شکر ہے صد شکر اب وہ بام پر آنے کو ہیں

کئی سالوں کی محنت اور تگ و دو کے بعد آج یہ سننے میں آیا ہے کہ جس بچہ کی ہندوستانیوں کو خواہش تھی وہ انگلستان سے چل کر ہندوستان میں آگئی مگر ایسے دیکھنے اور سننے سے اس کی یہ مثال سمجھ میں آئی کہ کسی بے اولاد شخص کے گھر میں امیدواری کا ظہور ہوا وہ ایک ایک دن شمار کرتا گیا۔ مگر قدرت نے اس کے انتظار کو اور طویل کر دیا یعنی ایام حمل معمولی مدت سے بہت زیادہ بڑھ گئے اور رہا تک کہ دو سال کا عرصہ گزر گیا۔ تاہم شخص مذکور برابر منتظر رہا کہ صحیح سالم خوبصورت لڑکا پیدا ہوگا۔ مگر قدرت کی حکمت کا ظہور اس طرح ہوا کہ باوجود اتنی مدت گزرنے کے لڑکا تو پیدا ہوا مگر اس کی ایک آنکھ ندارد ہے۔ (اہلحدیث)

(بسلسلہ صفحہ ہذا کالم ۲)

اٹھا کر دیکھ سکتا ہے، جب روزے دار جائز تعلقات زن و شوئی کو معینہ مدت تک ترک کر سکتا ہے تو کیا وہ نامحرم پر نگاہ ڈال سکتا ہے، جب روزے دار غیبت کرنے اور جھوٹ بولنے سے علیحدہ رہا تو کیا وہ جھوٹ اور غیبت سن سکتا ہے، وہ روزہ رکھ کر جب اپنی بھوک پیاس کو محسوس کرتا ہے تو یقینی طور پر وہ دوسروں کی بھوک پیاس کو محسوس کرے گا۔ اور اس طرح دوسروں کی تکلیف میں ہاتھ بٹائے گا۔ کیا دنیا کا کوئی مذہب اس کمال کے ساتھ تزکیۂ اخلاق و تصفیۂ باطن کی تعلیم دیتا ہے جیسی کہ اسلام نے دی اور کیا کوئی قوم روزوں کو اس باقاعدہ ضابطہ اور قانون کے ماتحت رکھتی ہے جس طرح کہ مسلمان رکھتے ہیں۔

رمضان المبارک اور مسلمانوں کے فرائض

روزہ کے روحانی اور جسمانی فوائد

تزکیۂ نفس اور مکارم اخلاق کا دستور العمل

(از جناب مولانا محمد عظمت اللہ صاحب نائب ناظم جمعیۃ علماء صوبہ دہلی)

روزہ اپنی ہمہ گیر خصوصیتوں اور منفعتوں کے اعتبار سے ہر زمانہ میں مذہب و قوم کا جز و عبادت رہا ہے اور اس نے اپنے روحانی و جسمانی فوائد کا اعتراف ہمیشہ ہر مذہب و قوم سے کرایا ہے اور یہی نہیں بلکہ اسکو تکمیل انسانیت کے لئے ایک بہترین ذریعہ قرار دیا ہے اسی لئے اس کو ایک مستقل عبادت قرار دیکر لوگوں کو مجبور کیا ہے کہ وہ کسی طرح بھی اس کے مصالح و فوائد سے محروم نہ رہیں تزکیۂ اخلاق اور تصفیۂ باطن کی ضرورت سے کسی نے بھی انکار نہیں کیا اور یہ تسلیم کیا ہے کہ درحقیقت اچھے اخلاق اور پاکیزگی نفس ہی انسانیت کا معیار ہیں جس کے بعد ایک انسان ان تمام محاسن و فضائل کا مالک ہو جاتا ہے جن کو ملکوتی اور قدسی صفات سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

اخلاق کو پاکیزہ اور باطن کی صفائی کے لئے نفس کشی سے بڑھ کر کوئی چیز مفید نہیں ثابت ہوتی اور اعلیٰ درجہ کی نفس کشی صرف روزے میں مضمر ہے۔ اس سے اعلیٰ اور ملکوتی قوت بڑھتی اور بہیمی قوت گھٹتی ہے۔ قلب و دماغ کی صحیح تربیت ہوتی ہے۔ پاکیزہ جذبات اور خیالات پیدا ہوتے ہیں، دل روشن ہوتا ہے نیکیوں کی طرف طبعی میلان ہوتا ہے، برائیوں سے طبعاً نفرت ہوتی ہے مصیبت و ابتلا میں صبر و قناعت سے کام لینے کی عادت پڑتی ہے، تحمل و بردباری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، قوت برداشت زیادہ ہوتی ہے، دوسروں کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔ غریبوں اور مسکینوں کی حالت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ہمدردی اور [illegible] کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، اخلاق سئیہ سے پاک ہوتا ہے، تمام بد عادتیں چھوٹ جاتی ہیں۔ غیبت، حسد، کینہ، غش گوئی اور جھگڑے بند ہو جاتے ہیں ظلم و عدوان معصیت کے دروازے بند ہو جاتے ہیں جس سے درحقیقت روحوں کا سکون اور دلوں کی راحت وابستہ ہے اور واقعی روزے کا مقصد بھی یہی ہے کہ تمام خواہشات پر قابو پا لیا جائے اور احساسات و جذبات کا استعمال اعتدال کے ساتھ کیا جائے تاکہ دنیا کا امن و امان تباہ و برباد نہ ہو، جو صرف روزے سے حاصل ہو سکتا ہے۔

اب تک معلومات کے جس قدر ذرائع ہم پہنچ چکے ہیں۔ اس سے اس امر کے معلوم کرنے میں کوئی تکلف نہیں ہوتا کہ ہر زمانہ میں تزکیۂ اخلاق اور تصفیۂ باطن کے لئے قوموں میں روزے کا رواج لازمی تھا اور اس کو اہم عبادت میں سے شمار کیا جاتا تھا۔ گو اس کے متعلق ہر مذہب و قوم کے مختلف بیانات ہیں اور اس کے رکھنے کے مختلف اصول ہیں تاہم ایک چیز جو سب میں مشترک ہے وہ یہ ہے کہ ایک مقررہ مدت تک چند چیزوں کا استعمال ترک کر دینا۔ اکل و شرب کے چند بے ضابطہ قواعد ہیں کہیں کہیں روزے کی مدت کا بھی بیان ہے لیکن نفس کشی کی کہیں تعلیم نہیں۔ اخلاق کی پاکیزگی اور اصلاح نفس کا کوئی قانون نہیں نہ ظلم کی ممانعت ہے، نہ حسد کی روک ہے، نہ زن و شوئی تعلقات کی ہدایت ہے نہ نفسانی خواہشات اور گناہوں سے پرہیز کرنے کی کوئی ممانعت ہے۔ اور اگر کسی رنگ میں کہیں ہے بھی تو وہ اس قدر بے ضابطہ اور غیر مربوط ہے کہ کسی طرح بھی وہ محاسن اخلاق اور اعمال کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح قوم کے تمام افراد پر روزہ رکھنا ضروری نہیں حالانکہ اچھے اخلاق اور اچھے اعمال کے ہر ہر فرد میں ہونا ضروری ہیں۔

اقوام میں روزے کا مقصد بھی کوئی اہم نہیں ان میں سے بعض رسماً کسی بزرگ کی تقلید میں روزے کے ذریعہ جسم کو تکلیف پہونچانا چاہتے ہیں۔ بعض اپنے معبودوں کی خفگی دور کرنے کے لئے روزے رکھتے ہیں اور بعض گناہوں کا کفارہ سمجھ کر روزے رکھتے ہیں حالانکہ ان مقاصد میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو روزے سے تعلق رکھتا ہو۔

اسلام میں روزے کو اہم عبادت کا درجہ حاصل ہے اور تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ رمضان کے روزے رکھیں وہ روزے کو تزکیۂ نفس اور تزکیۂ اخلاق کی ایک بہترین قوت سمجھتا ہے اور روحانی و اخلاقی تمدنی و جسمانی ترقی کے لئے بہت ضروری سمجھتا ہے وہ صرف فاقہ کشی یا رسماً کسی کی تقلید میں جسمانی تکلیف برداشت کرنے کو اچھا نہیں سمجھتا، وہ انسان کے ان جذبات کو فنا کر کے اعلیٰ جذبات پیدا کرتا ہے اور روزہ دار کو جائز خواہشات ترک کر کے ناجائز خواہشات سے پرہیز کرنا سکھاتا ہے۔

اسلام میں روزہ دار کے لئے ایک ضابطہ و قانون ہے اس نے بتلایا ہے کہ روزہ دار وہ ہے جو صبح صادق سے لیکر غروب آفتاب تک کھانا پینا ترک کر دے، زن و شوئی کی جائز خواہشات کو بھی ترک کر دے۔ آنکھ، کان، زبان، دل، دماغ، ہاتھ، پاؤں اور جسم کے تمام اعضاء کو ناجائز باتوں سے روکے، زبان کو جھوٹ بولنے غیبت کرنے یا کھانے پینے کی چیز کا ذائقہ چکھنے کا موقع نہ دے کانوں کو غیبت یا جھوٹ اور بری باتوں کے سننے کا موقع نہ دے، آنکھوں کو غیر محرم پر یا کسی کے مال پر ناجائز نظر ڈالنے کا موقع نہ دے، ہاتھ اور پاؤں کو بداعمالیوں پر حرکت کرنے کا موقع نہ دے۔ شرمگاہ کی حفاظت کرے اور تمام نفسانی خواہشات کی زنجیروں کو توڑ دے اور ایک آزاد بے غرض اور بے نفس ہستی بن جائے۔

یہودیوں نے بھی روزے کے مقصد کو پورا نہیں کیا اور صرف تقلیدی اور رواجی طور پر اس پر عمل کیا اس لئے کہ روزے کا اصل مقصد تو وہی ہے جو ابھی تفصیل کے ساتھ ذکر کیا جا چکا ہے۔ مگر یہودیوں میں سوائے بعض کھانے پینے کی چیزوں کے ترک استعمال کے اس کے لئے اور کوئی ضابطہ و قانون نہیں تو کیا واقعی اس سے اصلاح حال ہو سکتی اور کیا بھی روزہ اچھے اخلاق اور اچھے اعمال پیدا کر سکتا ہے اور کیا اس کے ذریعہ نفس کشی ہوگی۔ افسوس کہ یہ بھی اصل مقصد سے دور جا پڑے۔

نفسانی خواہشات ہی تمام جد و جہد کی محرک ہوتی ہیں جب ان میں اعتدال قائم نہیں رہتا تو دنیا میں بدنظمی پھیل جاتی ہے جس سے دوسروں کے مال عزت و آبرو پر ناجائز حملے ہونے لگتے ہیں، اور رفتہ رفتہ جرائم پھیل جاتے ہیں جس سے لوگوں کا امن و سکون غارت ہو جاتا ہے۔ ان تمام ناجائز خواہشات کو روکنے کے لئے صرف روزہ ہی واحد ذریعہ ہو سکتا ہے اس لئے کہ جب روزے دار اپنی جائز چیزوں کو اللہ کی محبت میں ترک کر دیتا ہے تو کیا وہ دوسروں کے مال کی طرف نظر

(باقی صفحہ ہذا کالم ۲ کے نیچے ملاحظہ فرمائیے)

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو بغور دیکھا تو اس کے دماغ میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہوگئی اور اس نے یہ فیصلہ کر لیا کہ اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا اور آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے اور اس کے علاوہ جتنے مذاہب ہیں وہ سب باطل اور صراط مستقیم سے بھٹکا دینے والے ہیں۔ جب عیسائیوں کو اس کی خبر ہوئی تو تمام پادریوں نے مل کر اس لڑکی پر بے شمار مظالم ڈھائے اور اس قدر دل دہلا دینے والے مصائب میں مبتلا کیا کہ دیکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہونے لگے مگر وہ لڑکی اسلام پر ثابت قدم رہی اور اس نے بالآخر تمام پادریوں کی ایک شاندار مجلس میں اسلام کی حقانیت پر ایک بصیرت افروز مناظرہ کیا۔ فضیلت اسلام اور ردّ عیسائیت کے جس قدر دلائل لکھنے تھے وہ تائید الٰہی سے اس لڑکی نے پادریوں کے مقابلہ میں اس خوش اسلوبی کے ساتھ پیش کئے کہ سامعین حیرت و استعجاب کے سمندر میں غرق ہو گئے۔ اور پادریوں سے کوئی جواب بن نہ پڑا۔ اور وہ لڑکی ہمیشہ کے لئے اسلام ہی سے وابستہ ہو گئی۔ اس کا نام ازبلا تھا اور اس کی زندگی کے واقعات ایک کتاب میں قلمبند کئے گئے ہیں۔ اگر آپ کو گذشتہ عظمت و سطوت کا مطالعہ کرنا ہے اور عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت کے بے شمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہے اور آپ اس کتاب کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنا چاہتے ہیں تو فوراً طلب کیجئے۔ پہلا ایڈیشن قریب الختم ہے اگر دیر ہوئی تو دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصولڈاک۔ تبلیغی مقاصد کے لئے بیس یا بیس سے زیادہ جلدوں کے خریدار کو ۲۵ فی صدی کمیشن دیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ: منیجر الجمعیۃ۔ دہلی

امت مسلمہ کی عالمگیر اخوت کا سنگ بنیاد

حج مبرور افضل الجہاد ہے

اسے حنک نہیں کہ انجاد لست

(از مولانا شاہ معین الدین صاحب ندوی)

حج اسلام کے فرائض اربعہ میں سے ایک فرض، اور اسلام کا نہایت اہم رکن ہے۔ اگر مسلمانوں کے انفرادی تزکیہ روح اور اصلاح اخلاق کا راز نماز روزہ میں مضمر ہے تو ان کی قومی و اجتماعی اور عالمگیر رشتہ اخوت کی استواری کی بنیاد حج پر ہے۔ اسی لئے عاقل و بالغ اور صاحب استطاعت مسلمان پر عمر بھر میں ایک مرتبہ حج فرض ہے جیسا کہ کلام پاک میں ارشاد ہے:- وللہ علی الناس حج البیت اور لوگوں پر بیت اللہ کا حج فرض ہے جس کو وہاں …

کا ہمارے پاس کوئی مستند اور لائق اعتماد ذریعہ نہیں ہے۔ صرف خانہ کعبہ ایسا مرکز ہے جس کے گرد سارے دوائر اسلامی کے مسلمان جمع ہوتے ہیں اس لئے مسلمانان عالم سے ملنے اور ان سے رشتہ اخوت کو برقرار رکھنے، باہمی تبادلہ خیالات سے اسلامی مفاد اور مسلمانوں کے سود و بہبود پر گفتگو کرنے اور اسلامی سیاسیات مسائل پر غور کرکے اپنا لائحہ عمل بنانے کے لئے حج کے سوا اور کوئی وسیلہ نہیں ہے۔ …

عشق و جنون کی روح پرور دنیا

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

ترکی وزیر اعظم اور اسلام

ایک ایرانی سیاح عصمت پاشا کے دستر خوان پر

ترکی مدبرین کے عقائد و اعمال

ایک ایرانی سیاح نے حال میں استنبول میں قدم رکھا ہے۔ ترکی اخبار "حاکمیت" …

مختلف ممالک میں چینیوں کی آبادی

چینی حکومت کی تحقیقات کا خلاصہ

چینی حکومت کی مقررہ کمیٹی نے تحقیقات کے بعد ان چینیوں کے اعداد و شمار فراہم کئے ہیں جو مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں جن کا نقشہ حسب ذیل ہے:-

سیام	۲۵۰۰۰۰۰
ملایا	۱۷۱۰۰۰۰
ڈچ ایسٹ انڈیز	۱۲۳۰۰۰۰
جزائر فلپائن	۱۱۰۵۰۰
ہندوستان	۱۵۰۰۰
برطانوی جنوبی بورنیو	۷۵۰۰۰
جاپان	۳۰۰۰۰
مارسولی	۴۷۰۰۰
برما	۲۰۰۰۰۰
امریکہ	۷۵۰۰۰
کناڈا	۴۲۰۰۰
میکسیکو	۲۵۰۰۰
آسٹریلیا	۱۵۵۰۰
فرانس	۱۷۰۰۰
جنوبی افریقہ	۴۵۰۰

ایک سال میں ۲۵ ہزار طلاقیں

فرانس میں آزادی کے کرشمے

روس میں معمر ترین انسان

حکومت روس نے اپنی قلمرو سے ایک ایسا آدمی برآمد کیا ہے جس کے متعلق دعویٰ ہے کہ وہ دنیا کا معمر ترین انسان ہے۔ شخص مذکور کا نام ارشٹی ہے جو جورجیا کے پایہ تخت طفلس میں ۱۷۸۴ء میں پیدا ہوا۔ یہ شخص روزانہ اپنے باغ میں ترکاریوں کی کاشتکاری کرتا ہے اور بڑا ہی چست و چالاک۔ اس کا حافظہ بھی اتنا قوی ہے کہ ۱۸۱۲ء میں طفلس پر روسی افواج کے حملے کی پوری داستان بیان کر دیتا ہے۔ اس شخص کے سب سے بڑے بیٹے کی عمر جو تاحال زندہ ہے ۹۰ سال ہے۔ اس نے اپنی ڈیڑھ سو سالہ عمر میں بہت سی عورتوں کے ساتھ شادیاں کی ہیں۔

دنیا کی موجودہ آبادی

جمعیۃ اقوام کی سالانہ کتاب میں دنیا کی آبادی کے موجودہ اعداد و شمار دئیے گئے ہیں۔ اور آبادی کی مندرجہ ذیل تقسیم کی گئی ہے۔

ایشیا کی آبادی	۱۱۱۳	ملین (ایک ملین دس لاکھ)
یورپ کی آبادی	۱۵۵	"
امریکہ کی آبادی	۲۶۰	"
افریقہ کی آبادی	۱۴۴	"
بحری علاقے کی آبادی	۱۰	"

بشپ برمنگھم اور برتھ کنٹرول

کم سن حج بالا نشین

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

سرمۂ نور افزا

سچا ہمدم و رہبر بے دام

حبشی فوج نے اطالوی چوکی پر حملہ کردیا

۶۰ اٹالین ہلاک اور چار سو زخمی

فوج ہوائی جہاز اور ٹینکوں کی روانگی

روم ۸ دسمبر۔ حبشیوں کی ایک مضبوط جماعت نے جو مشین گنوں اور رائفلوں سے مسلح تھی یکایک ایک اطالوی چوکی پر حملہ کردیا۔ یہ چوکی سوالی لینڈ کی سرحد پر واقع ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ حبشیوں کے حملہ سے اطالوی سوالی لینڈ کے ساٹھ باشندے ہلاک اور چار سو سے زائد زخمی ہوگئے۔ …

اصلاحات کو مسترد کرنے کا فیصلہ

کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کے جلسہ کی کارروائی

پارلیمنٹری رپورٹ کے متعلق کانگریس کی قرارداد

رپورٹ کے مقصد کی وضاحت

ہمیں حاکم و محکوم کا خیال ترک کردینا چاہئے

رپورٹ پر لارڈ ارون کا اظہار خیال

بہترین اور عمدہ سویاں

افسانہ

بہار و خزاں

اختر اور نواب صاحب میں دلچسپ مذاق

پرانے کارناموں کی یاد

پرانی دوستی کے صدقہ میں ایک نیا مطالبہ

(۳۷)

نواب صاحب۔ میاں اختر! پرانی دوستی کا صدقہ، گو بند کے روپے ہم کو دیدو۔ آج کل مجھے سخت ضرورت ہے۔ خدا تمہارا بھلا کریگا۔

اختر۔ مردود! میرے سامنے سے چلا جا، برباد کرنے کے بعد بھی پیچھا نہیں چھوڑتا۔ خدا کی قسم میں اپنی جان پر کھیل جاؤں گا۔

سوبھاش بابو کے اخراج کا حکم

تین دن میں یورپ چلے جاؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم پنجشنبہ ۵ رمضان المبارک ۱۳۵۳ ہجری

ماہ صیام کی آمد
تکمیل معرفت اور حصول سعادت کی راہ

اسلام کے پانچ اہم ارکان میں سے روزہ ایک ضروری اور شاندار رکن ہے۔ قرآن کریم نے جہاں امت مسلمہ پر روزہ کو فرض قرار دیا ہے وہاں اس کی غایت بھی نہایت جامعیت کے ساتھ بیان کر دی ہے اور اس کی افادیت کو ایک لفظ میں بیان کر کے نوع انسانی پر صلاح و تقویٰ اور مکارم اخلاق کی راہیں روشن اور ...

خطبہ سنایا جس میں حضور نے فرمایا اے لوگو! تم پر ایک عظیم الشان مہینہ نے سایہ کیا ہے۔ یہ مہینہ سراسر مبارک ہے۔ اس مہینہ میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کے روزے فرض کئے ہیں اور رات کا قیام نفل قرار دیا ہے ...

اخوت و مساوات کی بنیاد

کامیابی اور ناکامی

مندرجہ بالا سطور سے عیاں ہوگا کہ روزہ تکمیل معرفت اور حصول سعادت کے لئے ...

عظیم الشان نتائج

روحانیت کی تکمیل

حوادث احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں کہ (۱) ایک شخص جو علم دین کے مدعی ہیں اور ایک اسلامی جامعہ کے پرنسپل ہیں اپنے وعظ کا افتتاح ایک نابالغ لڑکی کی قرآن خوانی سے فرماتے ہیں ...

الجواب

(۱) نابالغ بچی سے قرآن شریف کی تلاوت کرانے میں کوئی مضائقہ نہیں ...

(۲) طلائی گھڑی جس کا کیس سونے کا ہو خواہ خالص سونا ہو یا سونا غالب ہو اس کا استعمال مردوں کے لئے ناجائز ہے اور اس کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

محمد کفایت اللہ عفا عنہ ربہ، مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں ...

الجواب

جس زمین پر کہ مالک کی اجازت سے نماز با جماعت ایک بار بھی ہو جائے گی ...

مالک نے مسجد کے لئے اس زمین کو خریدا ہی ہو گا تو وہ زمین قیامت کے قائم ہونے تک مسجد ہی رہے گی فقط واللہ اعلم اجابہ و کتبہ

حبیب المرسلین عفی عنہ، نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں ...

الجواب

عمامہ بغیر ٹوپی کے اور ٹوپی بغیر عمامہ کے پہننا جائز بلا کراہت ہے اور ان دونوں صورتوں میں امامت بھی بلا کراہت جائز ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

ضروری گذارش

خریداران الجمعیۃ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ منیجر الجمعیۃ دہلی

مسلم یونٹی بورڈ کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ
پارلیمنٹری رپورٹ پر اظہار خیال

آل انڈیا مسلم یونٹی بورڈ کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ... سلیم پور لکھنؤ میں منعقد ہوا۔

سلیکٹ کمیٹی کی سفارشات پارلیمنٹ میں پیش کر دی گئیں
کمیٹی کے تین بڑے اور زبردست نتائج پر وزیر ہند کا افتخار
ہندوستان کی قوت مدافعت پارلیمنٹ کے قبضہ میں رہے گی

لندن ۱۱ دسمبر۔ آج جس وقت سر ہیمول ہور وزیر ہند حکومت کی طرف سے جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کو منظور کرنے کی تحریک پیش کرنے کیلئے کھڑے ہوئے تو پارلیمنٹ میں ان کو چیئرز دیئے گئے۔ وزیر ہند نے سلیکٹ کمیٹی کی کاوشوں اور دقتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ پارلیمنٹ کو اپنے ارکان کے کام پر فخر ہے کہ انہوں نے انتہائی جانفشانی کے ساتھ مشترکہ مقصد کی تکمیل کی۔

ہندوستان کے لئے مجوزہ آئینی اصلاحات کا ذکر کرتے ہوئے وزیر ہند نے فرمایا کہ سلیکٹ کمیٹی تین بڑے اور کشادہ نتائج کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ پہلی چیز تو صوبجات کی خود مختاری ہے۔ دوسری چیز آل انڈیا فیڈریشن کا قیام ہے اور تیسرا امر تحفظات کے ساتھ ذمہ داریوں کا انتقال ہے۔ یہ تینوں نتائج صرف خیالی لوگوں کے پیدا کردہ نہیں ہیں بلکہ یہ ان ڈیڑھ صد سالہ تجربات کا نتیجہ ہیں جو ہندوستان میں برطانوی تعلیم کے لازمی نتائج ہیں۔

ہندوستانی فوج کا حوالہ دیتے ہوئے وزیر ہند نے کہا کہ ہندوستان کی فوج کا بہت بڑا حصہ برطانوی اور شاہی افواج پر مشتمل ہے جو شخص اس حقیقت سے واقف ہے وہ کبھی مشورہ نہیں دے سکتا کہ برطانوی افواج کو کسی الگ ریاست کے کنٹرول میں دے دیا جائے۔ بلکہ ان پر شاہی پارلیمنٹ کا قبضہ ہوگا۔

پارلیمنٹری رپورٹ پر حکومت ہند کا مراسلہ
وزارت کے ایک رکن کا اختلافی نوٹ
حکومت ہند کے مراسلہ کی نوعیت

نئی دہلی ۱۱ دسمبر۔ جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کے متعلق حکومت ہند کے مراسلے کے متعلق اخبارات میں کافی پیشین گوئی ہو چکی ہے۔ اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ چند روز ہوئے حکومت ہند اس رپورٹ کے متعلق اپنا مراسلہ بھیج چکی ہے۔ سیاسی حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ مراسلہ متفقہ نہیں ہے اور وائسرائے کی ایگزیکٹیو کونسل کے ایک ممبر نے جنہوں نے جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے روبرو بنگال کے ہندوؤں کی نمائندگی کی تھی اپنا اختلافی نوٹ لکھا ہے۔ ...

معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی آئینی اصلاحات کے متعلق مجوزہ بل کا جو مسودہ ہندوستان میں آیا ہے وہ تین حصوں پر مشتمل ہے۔ ...

مغربی آسٹریلیا میں ہندیوں کے حقوق

نیو دہلی ۱۱ دسمبر۔ یہاں خبر آئی ہے کہ مغربی آسٹریلیا کی مجلس قانون ساز میں ایک مسودہ قانون پیش کیا گیا ہے۔ ...

یو۔پی کونسل کی کارروائی
زیر بار ریاستوں کا بل پاس ہو گیا

لکھنؤ ۱۱ دسمبر۔ یو۔پی کونسل نے آج سپیر کو زیر بار ریاستوں کے بل کی تیسری خواندگی پاس کر دی۔ ...

رام چھوڑ کر بایا کی حفاظت کیگئی ہے
رپورٹ پر ایک کیتھولک کا اظہار خیال

عوام کو گاندھی جی کا انتباہ
حکومت کے ساتھ خط و کتابت

واردھا ۱۱ دسمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی توجہ مبذول کرانے پر گاندھی جی نے مندرجہ ذیل بیان دیا۔ ...

حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی
دفتر جمعیۃ علماء ہند میں نماز تراویح

دہلی ۱۱ دسمبر۔ حضرت مولانا مولوی عبدالحلیم صاحب صدیقی مدظلہ العالی دہلی تشریف لائے ہیں۔ ...

آئینی اصلاحات کے مسودہ پر غور

نئی دہلی ۱۱ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مجوزہ آئینی اصلاحات کے بل کے مسودہ کی چند کاپیاں جو جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مرتب کی گئی ہیں ہندوستان پہنچ گئی ہیں ...

سرحد میں داخلہ کی ممانعت پر
گاندھی جی ستیہ گرہ کریں گے؟

پٹنہ ۱۱ دسمبر۔ مقامی اخبار "سرچ لائٹ" میں جو یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ حکومت نے گاندھی جی کو صوبہ سرحد میں جانے کی اجازت دینے سے جو انکار کیا ہے اس سے اس کا امکان پیدا ہو گیا ہے کہ گاندھی جی شاید اس کی خلاف ورزی کریں۔ ...

سنگاپور سے جاپانی بحری افسروں کا اخراج
جاسوسی کے شبہ میں زبردست تلاشیاں

برما میں رپورٹ کے خلاف احتجاج
تقسیم بنگال کی تاریخ دہرانے کا اعلان

رنگون ۱۱ دسمبر۔ ...

خان عبدالغفار خاں کی گرفتاری
کانگریسی لیڈروں کا اظہار خیال

پٹنہ ۱۱ دسمبر۔ خان عبدالغفار خاں کی گرفتاری کے بارے میں راج گوپال آچاریہ نے دوران انٹرویو میں فرمایا ...

باغی اور اس کی بیوی گولی سے ہلاک
اسلحہ پر پولیس کا قبضہ

رنگون ۱۱ دسمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع مظہر ہے کہ ضلع پیگو کے جنگل میں پولیس اور برما کے مشہور باغی ... آخر کار یہ باغی اور اس کی بیوی دونوں ہلاک ہو گئے۔

آتش فشاں پہاڑ پھٹ گیا
دھوئیں کے ساتھ جلتے ہوئے پتھروں کی پرواز
فلپائن کے سولہ باشندے سیلاب میں غرق ہو گئے

رموز و معارفِ شریعت کا بحرِ ناپیداکنار

یعنی

حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب

کی

تقریرِ سیرت

حضرت سحبان الہند مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہ بصیرت افروز و شریعت آموز تقریر جو ممدوح نے اٹاوہ کے جلسۂ سیرت میں ارشاد فرمائی تھی اور جس کو بعد میں مزید تفصیل و تشریح کیساتھ مرتب فرما کر کے الجمعیۃ میں جزو جزو شائع کیا گیا تھا، اب قارئین الجمعیۃ کے مسلسل و پیہم اصرار پر کتابی شکل میں ادارۂ الجمعیۃ کی جانب سے شائع کی جا رہی ہے اور اسکے ساتھ وہ آخری حصہ بھی شامل کر دیا گیا ہے جو الجمعیۃ میں درج نہ کیا جا سکا تھا۔ تمام کاپیاں پریس کو جا چکی ہیں، طباعت شروع ہو گئی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ رمضان المبارک کے پہلے ہفتہ ہی میں کتاب چھپکر آ جائیگی اور ہم شائقین سیرت کی خدمت میں حسب فرمائش ارسال کر سکیں گے۔

بے شمار خصوصیات

جن حضرات نے اس تقریر کا شائع شدہ حصہ شروع سے آخر تک ملاحظہ فرمایا ہے انکو تو ضرور یہ اندازہ ہو گیا ہو گا کہ رموز و معارف شریعت کا علم حاصل کرنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ کے متعلق ایک بے نظیر و بے عدیل مجموعۂ معلومات سے بہرہ اندوز ہونے کیلئے اس کتاب کی قدر و منزلت کیا ہو سکتی ہے۔ لیکن ان حضرات کیلئے جو اس پورے سلسلہ کا مطالعہ نہیں کر سکے ہیں یا جنہوں نے یہ اعلان پہلی مرتبہ دیکھا ہے اتنا عرض کر دینا ضروری ہے کہ حضرت مولانا کی یہ تقریر اپنی بے شمار خصوصیات کے اعتبار سے ایک عجیب و نادر مجموعہ ہے جو نہ صرف موجودہ دور میں بلکہ آئندہ نسلوں کیلئے بھی یادگار رہیگا۔ شریعت مقدسہ کے نہایت ادق مسائل و دشوار نکات اس طرح پیش کئے گئے ہیں کہ عالم و عامی انکو سمجھ سکتا ہے اور ان سے افادہ کر سکتا ہے۔ اسپر حضرت مولانا کی سلاست زبان اور روانی بیان نے وہ کام کیا ہے کہ مضامین کی دقت اور مسائل کی دشواری کے باوجود شروع سے لیکر آخر تک دلچسپی برابر قائم رہتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف شہروں اور قصبوں میں ہزاروں لاکھوں مسلمان ایسے ہونگے جو حضرت مولانا کے مواعظ حسنہ سے مستفید ہو چکے ہیں اور اکثر تو ایسے ہیں جو حضرت مولانا کی تقریریں سننے کے باوجود ہمیشہ اس کے مشتاق رہتے ہیں کہ ایک مرتبہ پھر کہیں حضرت مولانا کی تقریر سننے کا اتفاق ہو۔ ان تمام مسلمانوں کے لئے یہ مژدہ یقیناً جاں فزا ہو گا کہ یہ تقریر سیرت جو آج شائع کی جا رہی ہے حضرت مولانا کی اکثر تقریروں کا لب لباب ہے۔ اور اس میں سیرت کے متعلق بہت سے وہ مضامین جو حضرت مولانا اپنی مختلف تقریروں میں ارشاد فرمایا کرتے ہیں انداز بیان اور خوبی زبان کی تمام خصوصیتوں کے ساتھ جمع کر دئے گئے ہیں۔ اور اسلئے اس کتاب کو اپنے پاس رکھنا یا اسکا مطالعہ کرنا حضرت مولانا کے مواعظ حسنہ سے ہر وقت بہرہ اندوز ہونے کے مترادف ہے۔ "تقریر سیرت" میں جو مضامین زیر بحث آئے ہیں انکے بعض عنوانات بطور نمونہ درج ذیل کئے جاتے ہیں تاکہ کتاب کی ہمہ گیری و وسعت کا کچھ اندازہ کیا جا سکے۔

فہرست مضامین

روحانی اور جسمانی تربیت — عالم بالا کی خدمات — مسلمانوں کے تیوہار — عید الضحیٰ اور عید الفطر
سب سے پہلی پیدائش کا فلسفہ — فضل حق کا معاملہ — ہندوؤں اور مسلمانوں کا فرق — صلح حدیبیہ
حضرت ابراہیم کا واقعہ — حضرت ابراہیم اور آدم — انبیاء اور علماء کا فرق — اندھوں کا ہاتھی
یوم میثاق کے دو اقرار — الست بربکم قالوا بلیٰ — لفظ رب کی عمومیت — حضرت یوسف علیہ السلام کا جیل
پنجاب کا نوری فرقہ — رفاعہ کی بیوی کا قصہ — حلالہ کا حکم — جاہل پیروں سے سوال
بیسویں صدی کے نوجوان — ترتیب قوانین — بیوہ کے ساتھ ظلم — قوانین اسلام کی ہمہ گیری
سنت کے پیرو — لیت و لعل اور اسلام کا حسن — رسم و رواج کی پابندی — موجودات کی بحث
سلب اختیار — لڑکی کی مسرت کا تصور — اہل دل کا فقدان — مخلوق کی اقسام
قوم انبیاء کے مجرم — انبیاء میں تفاوت — حضرت امام الحرمین کا واقعہ — حدیث سے استدلال
حضرت لوط اور ابراہیم علیہما السلام — قوم لوط کیلئے مغفرت — حضرت لوط اور فرشتے — حضرت لوط کی لغزش

کفار اور رسول کا فرق — مکہ کا متفقہ مسئلہ — نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ — ہجرت کا ایک واقعہ — کفار کا شبہ
حضرت عمر فاروق کا مطالبہ — صائب کا واقعہ — الفاظ و اعمال کا مفہوم — کافر کی قبر میں سانپ — نکیرین کا پہلا سوال
قرآن کا فرض — حضرت داؤد علیہ السلام — حضرت آدم کو ملائکہ کا سجدہ — سجدہ یا حلف زناداری
حضرت عمر کا واقعہ — حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ — حضرت عمر بن الخطاب کا واقعہ — حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ — حضرت ابو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ
موت کے وقت کی لوری — خواص کا اقرار نامہ — تبیین غلام احمد قادیانی — مرزا کا کچا چٹھا
دوسرا معجزہ — جادو اور معجزہ کا فرق — نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اعجاز — سرا جا منیرا کی تفسیر — سیاست اور مذہب
حضرت علی کی مثال — الا بیا ہجن المؤمن جنت الکافر — حدیث شریف کے دوسرے معنی — قید خانے کی زندگی
اہل عرب کی اصلاح — انبیاء سابقین کا تذکرہ — حضرت علی اور ایک یہودی کی گفتگو — جہاد اور ایمان کا تعلق — اماطۃ الاذیٰ
شیطان کا فریب — شیطان کا جواب — ملائکہ اور شیاطین — قرآن کی تشبیہ — حضور کی زندگی کی قسم
سائل اور تائب کی تلاش — سائل اور سخی کی کشمکش — قسموں کی مناسبت — مومن اور منافق کی مثال

پوری کتاب دو سو صفحات پر مشتمل ہے اور نہایت بہتر کتابت و طباعت کے ساتھ شائع کی جا رہی ہے۔ اسکے باوجود قیمت علاوہ محصولڈاک صرف ایک روپیہ (عہ) رکھی گئی ہے تاکہ امیر و غریب سب حضرات مساوی فائدہ اٹھا سکیں۔ جن حضرات کو مزید رعایت حاصل کرنی ہو ان کیلئے صرف یہ صورت ہے کہ وہ اپنی فرمائش منی آرڈر کیساتھ فوراً روانہ کر دیں۔ زیادہ سے زیادہ ۸؍ رمضان المبارک تک جن خریداروں کی فرمائشیں آ جائینگی انہیں کتاب صرف ۱۲؍ میں دی جائیگی اور ۳؍ محصولڈاک کیلئے ادا کرنے ہونگے۔ اسطرح صرف ایک روپیہ کا منی آرڈر کر دینے سے کتاب مندرجہ پتہ پر پہنچ جائیگی، ورنہ وی۔ پی منگانے والوں یا رمضان المبارک کے بعد روپیہ بھیجنے والوں کو عہ ادا کرنے ہونگے۔

منیجر الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مسلم یونیورسٹی علیگڈھ میں مشترکہ تعلیم
مغربی نقالوں نے مخالفت کی پروا نہیں کی

علیگڈھ ۔۔ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کی کورٹ کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ اس وقت ممبران کے سامنے مسز حمیدہ بانو فاروقی کے داخلہ کی درخواست پیش کی گئی۔ معلوم ہوا ہے کہ متعدد مسلمانوں نے اس کی نہایت شدومد سے مخالفت کی لیکن جب یونیورسٹی ایکٹ کا حوالہ دیا گیا کہ وہاں تو لڑکوں اور لڑکیوں کی مشترکہ تعلیم کے متعلق کسی قسم کی پابندی عائد نہیں کی گئی ہے تب اس عرضی کو منظور کر لیا گیا۔ یاد رہے کہ کورٹ کی گذشتہ میٹنگ کے موقع پر بعض احرار کی طرف سے کچھ آرٹیکل اخبارات میں شائع کئے گئے تھے۔ جن میں رقم تھا کہ یونیورسٹی میں صرف مسلمان لڑکوں ہی کو تعلیم حاصل کرنے کا حق نہیں ہے۔ بلکہ مسلم لڑکیوں کو بھی حق حاصل ہے۔

ایران اور عراق میں سرحدی جھگڑا

جنیوا ۔۔ دسمبر۔ حکومت عراق نے جمعیۃ اقوام کے سامنے ایک درخواست پیش کی ہے جس میں عراق و ایران کی سرحد پر حکومت ایران کی زیادتیوں کے خلاف شکایت ہے اور التجا کی گئی ہے کہ یہ سوال کونسل کے آئندہ اجلاس کے ایجنڈا میں شامل کیا جائے۔

علی گڈھ کے مسلم رئیس کا قتل
قاتل کا اقبالی بیان

علی گڈھ ۔۔ دسمبر۔ پولیس نے خان بہادر شیخ محمد یوسف آنریری مجسٹریٹ کے قتل کا سراغ لگا لیا ہے۔ جس روز قتل ہوا تھا اس دن سے مقتول خان بہادر کا ملازم بھنگی جو باغ میں چوکیدار کی حیثیت سے کام کرتا تھا غائب تھا۔ پولیس کو اس بات پر سخت شبہ ہوا اور اس نے سراغ لگاتے لگاتے ہوا رام لال بھنگی کو گرفتار کر لیا۔ ملزم بھنگی نے اقبالی بیان دینا چاہا، چنانچہ اسے آج مسٹر اختر حسین۔ آئی سی۔ ایس کے سامنے پیش کیا گیا جہاں اس کا اقبالی بیان قلمبند کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ گواہ نے یہ اقبال کیا ہے کہ اس نے اپنے آقا کو کلہاڑی اور چاقو سے قتل کیا تھا۔

ایک خاتون کو باپ کے گھر میں نظر بند کر دیا گیا

نرائن گنج ۔۔ دسمبر۔ مسز اسرو کا سین گپتا بی اے کو جو ایک وکیل نرائن گنج کی صاحبزادی ہیں اور جواب تک ڈھاکہ کی سنٹرل جیل میں نظر بند تھیں اب ان کے والد کے مکان واقع نرائن گنج میں نظر بند کر دیا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ وہ ہفتہ میں ایک دفعہ تھانہ میں اپنی حاضری کی رپورٹ دینے کے لئے جایا کریں اور اس کے علاوہ اپنا مکان سے باہر نہ نکلیں۔

کانپور اسٹیشن پر فرقہ وارانہ جنگ کی تیاری

کانپور ۔۔ دسمبر۔ آج شام کو اسٹیشن ماسٹر کانپور کی بروقت مداخلت سے اسٹیشن کے ہندو اور مسلمان ملازموں میں سخت لڑائی ہوتے ہوتے رہ گئی جو فرقہ وارانہ صورت اختیار کر لیتی۔ معلوم ہوا ہے کہ ان دونوں پارٹیوں میں کچھ رنجش چلی آ رہی تھی۔ آج شب کو تقریباً ۔۔ ملازمین ہوٹل کے باہر جمع ہو گئے اور گالی گلوچ ہوتے ہوتے لڑائی شروع ہو گئی جس پر پولیس نے مداخلت کی اور پانچ آدمی گرفتار کئے۔

علاقہ سار میں برطانی پولیس کی بھرتی

جنیوا ۔۔ دسمبر۔ برطانیہ نے سار میں عام رائے شماری کے موقع پر اپنی پولیس بھرتی کرنے کا فیصلہ کر کے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ مسٹر ایڈن نے اس فیصلہ کے اعلان کرتے ہوئے کہا کہ فرانس جرمنی کے درمیان سار کے معاملہ میں خواہ کتنی ہی خوش اعتقادی کیوں نہ موجود ہو۔ لیکن عام رائے شماری کے دوران میں کسی نہ کسی قدر جوش و خروش کا ضرور مظاہرہ ہوگا اس لئے حفظ ماتقدم علاج سے بہتر ہے۔

کپورتھلہ کے تمام نئے ملازموں کی برطرفی؟

کپورتھلہ ۔۔ دسمبر۔ افواہ ہے کہ تمام شہر میں یہ افواہ پھیل رہی ہے کہ تمام نئے اشخاص کو جو تازہ حب وطن ریاست کی ملازمت سے برطرف کر دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں ابھی تک کوئی سرکاری اعلان نہیں ہوا۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ عنقریب ہی یا نئے وزیر اعظم کی آمد پر یہ اعلان کر دیا جائیگا کہ سرکردہ اصحاب کا خیال ہے کہ نوجوانوں کو بے کار کرنے کی بجائے ان لوگوں کو ریٹائر کر دینا چاہئے جو قابل پنشن ہیں۔ یہ بھی افواہ ہے کہ ایام شورش میں ملازمان ریاست کو جو وظیفہ وغیرہ ملتا تھا اور اب مل رہا ہے وہ بھی عنقریب بند کر دیا جائیگا۔

ایک ہفتہ میں روس کے اندر ۷۰ اشخاص کا قتل

لندن ۔۔ دسمبر۔ ماسکو کا ایک پیغام مظہر ہے کہ گذشتہ ہفتے انقلابیت کے مخالف تحریکوں میں حصہ لینے کے جرم میں ۔۔ آدمی قتل کر دئے گئے۔ ان میں سے ۔۔ افراد کو لینن گراڈ کی ایک بند عدالت نے ہفتہ کے روز اس جرم میں پھانسی کی سزا دی کہ وہ سوویٹ افسران کے خلاف متشددانہ افعال کے لئے طیار ہو رہے تھے۔ باقی ۲۹ افراد کو اسی جرم کی پاداش میں ماسکو کی سپریم ملٹری کورٹ نے سزائے موت دی ہے۔ سزا یافتہ افراد کی جائداد وغیرہ ضبط کر لی گئی ہے۔ پانچ آدمیوں کا کیس زیر غور ہے۔

امریکہ ایک سال میں تین ارب کی شراب پی گیا

واشنگٹن ۔۔ دسمبر۔ سرکار کے شائع کردہ اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ گذشتہ سال سے جب کہ قانون امتناع مے نوشی منسوخ کیا گیا تھا۔ ایک امریکن باشندے تین ارب ڈالر شراب پر صرف کر چکے ہیں۔

خان عبد الغفار خان اور مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی گرفتاری
گاندھی جی کی طرف سے مقدمہ کی پیروی کا مشورہ
خان صاحب نے ضمانت پر رہا ہونے سے انکار کر دیا

واردھا ۔۔ دسمبر۔ حکومت بمبئی کے بنگال ریگولیشن زیر دفعہ ۱۲۴ الف خان عبد الغفار خان کو واردھا میں جمنا لال جی کی بنگلہ پر گرفتار کر لیا گیا۔ خان صاحب گاندھی جی کے پاس بیٹھے ہوئے کچھ مشورہ کر رہے تھے اور غالباً گاندھی جی کے دورۂ سرحد کا پروگرام طے ہو رہا تھا کہ پولیس نے آکر گرفتاری کی اطلاع دی۔ آپ فوراً اس کے ہمراہ جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ خان صاحب کی گرفتاری اس تقریر کی بنا پر ہوئی ہے جو آپ نے کانگریس ہفتہ کے دوران میں ۔۔ اکتوبر کو ناگپور میں خدائی خدمتگاروں کی تحریک کے سلسلہ میں فرمائی تھی۔ جب خان صاحب گاندھی جی کے پاس سے رخصت ہونے لگے تو گاندھی جی نے ان کو یہ مشورہ دیا کہ وہ مقدمہ کی پیروی کریں اور صفائی پیش کریں۔

بمبئی ۔۔ دسمبر۔ وکٹوریہ اسٹیشن پر پہنچنے کے بعد خان عبد الغفار خان کو چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ مسٹر کے۔ ایم۔ منشی نے خان صاحب کی ضمانت پر رہائی کے لئے عدالت میں درخواست ضمانت پیش کی لیکن خان صاحب نے ضمانت پر رہا ہونے سے انکار کر دیا۔ اس لئے عدالت نے درخواست نامنظور کر دی۔ آپ کے مقدمہ کی سماعت ۔۔ دسمبر کو ہوگی۔ گرفتاری کے وقت خان صاحب نے ملک کو ذیل کا پیغام دیا ہے۔

میں تمام ہندو مسلم اتحاد کے حامیان ملک کو اور کوئی پیغام دینا نہیں چاہتا۔ مجھے افسوس ہے کہ میں بنگال کے مسلمانوں کی کوئی خدمت نہ کر سکا اور نہ ان کے متعلق اپنا پروگرام مکمل کر سکا۔ میں صوبہ سرحد کے بھائیوں اور بہنوں کے نام ایک پیغام چھوڑتا ہوں اور وہ یہ کہ وہ میری گرفتاری پر سکون اور عدم تشدد کے ساتھ رہیں اور وہ لوگ آپس کے اختلافات کو مٹا کر متحد ہو جائیں۔

مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب کی گرفتاری

۔۔ دسمبر۔ مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نیز دفعہ ۱۲۴ الف زیر گرداسپور کے ضلع میں گرفتار کرنے کیلئے پولیس آپ کو ایک اسپیشل لاری کے ذریعہ گورداسپور لے گئی۔ مولانا نے گورداسپور میں قادیانیوں کے خلاف تقریر کی تھی۔

بلقان میں اضطراب
۲۷ ہزار ہنگری باشندوں کا اخراج

بلغراد ۔۔ دسمبر۔ حکومت ہنگری نے یوگوسلاویہ سے ہنگری باشندوں کے اخراج کے خلاف یورپ کی دول عظمیٰ کی توجہ اس معاملہ کی طرف منعطف کی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ یوگوسلاویہ کی حکومت ہنگری کی سرحد پر بسے ہوئے باشندوں کو نکال رہی ہے۔

اس سلسلہ میں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ حکومت یوگوسلاویہ کی رو سے فرانس ایسی صورت میں جب یوگوسلاویہ پر کوئی حملہ کرے اس کی مدد کرے گا۔ بشرطیکہ یہ ثابت ہو جائے کہ ہنگری جارحانہ اقدام کر رہا ہے۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یوگوسلاویہ کوشاں ہے کہ اس قسم کی صورت حال پیدا ہو جائے۔

اس سلسلہ میں یوگوسلاوی نقطۂ نظر سے مختلف ہے۔ چنانچہ یوگوسلاوی دفتر خارجہ نے اس پر ایک بیان بھی شائع کیا ہے جس میں ہنگری والوں کا اخراج جائز اور قانونی کہا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ یوگوسلاویہ میں آجکل بے روزگاری پھیلی ہوئی ہے۔ باشندوں کو جو ہنگری میں رہتے تھے رہنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ یوگوسلاوی باشندوں کو اپنے ملک سے نکالنے پر حق بجانب ہے۔

غازی محمد صدیق کو سزائے موت کا حکم
"اپنے رسول کی عزت کیلئے ہزار مرتبہ فدا ہو سکتا ہوں"

لاہور ۔۔ دسمبر۔ آج لاہور سنٹرل جیل میں سپیشل سیشن جج نے غازی محمد صدیق کے خلاف پالال کو قتل کرنے کے الزام میں مقدمہ قتل زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند کی سماعت ہوئی۔ استغاثہ کی طرف سے خان صاحب شیخ غلام علی خان پبلک پراسیکیوٹر اور صفائی کی طرف سے میاں عبد العزیز صاحب بیرسٹر اور شیخ خالد لطیف گابا بیرسٹر پیروکار تھے۔ اس کے علاوہ کمرۂ عدالت میں نمایندگان پریس اور غازی محمد صدیق کے لواحقین بھی موجود تھے جن میں غازی صاحب کی والدہ محبوبہ بھائی محمد شفیع اور ماموں خوشی محمد صاحب قابل ذکر ہیں۔ مدعی کی طرف سے گواہوں کے بیانات ہوئے جن میں ایک مسلمان کانسٹیبل مقتول کا پڑوسی اور دیگر گواہ تھے۔ اس کے بعد محمد صدیق کا خود بیان ہوا جس میں اس نے قتل کا اقرار کیا اور کہا کہ رسول کی توہین کرنے پر اس نے پالال کو قتل کیا۔ صفائی کی طرف سے میاں عبد العزیز نے بحث کی۔ آخر میں جب فیصلہ سنایا گیا اور اس میں موت کی سزا کا حکم دیا گیا تو غازی محمد صدیق کی والدہ سے ملنے کی اجازت دی گئی۔ والدہ نے کہا میں خوش ہوں کہ اسلام کی شان برقرار رکھنے کے لئے تم جیسے میں بیٹوں کی قربانی بھی مجھے کرنی پڑی تو میں دریغ نہ کرتی۔ اس پر غازی محمد صدیق نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور اپنی والدہ ماجدہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہوئے کہا کہ میں نے پالال کو قتل کر کے اپنے رسول امین کی شان قائم رکھنے کے لئے جو قربانی کی ہے اس کے لئے مجھے ہزار مرتبہ مرنا پڑے تب بھی میں اپنے رسول کی ناموس پر قربان ہونا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔

زمیندار پر ایک اور آفت
تین ہزار روپے کی مزید ضمانت کا مطالبہ

لاہور ۔۔ دسمبر۔ لاہور کے روزانہ اخبار زمیندار سے اس بنا پر کہ اس کی گذشتہ ۔۔ نومبر کی اشاعت میں ملک معظم اور تمام دنیا کے عیسائیوں کے نام ایک کھلی چٹھی شائع کی گئی تھی جس میں ایسے الفاظ استعمال کئے گئے تھے جو کہ ۱۹۳۲ء کے ہنگامی اختیارات کے قانون کی دفعہ ۔۔ کی سب سیکشن ایک اور ۱۹۳۲ء کے قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۔۔ (ا) کی زد میں آتے ہیں۔ تین ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔

امریکہ اور جاپان میں ان بن

لندن ۔۔ دسمبر۔ بحری کانفرنس میں تخفیف کے مسئلہ پر امریکہ اور جاپان کے نمائندوں میں اختلاف ہو گیا۔ اس اختلاف کا باضابطہ اعتراف جاپانی نمائندہ مسٹر یاماموٹو نے امریکہ کے نمائندہ مسٹر نارمن ڈیوس کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کیا ہے۔ مسٹر یاماموٹو نے کہا کہ جاپان چاہتا تھا کہ مزید تخفیف ہو خصوصاً جارحانہ طرز کے اسلحہ بہت زیادہ کم کر دئے جائیں۔ لیکن امریکہ اس پر راضی نہیں ہوا۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ مختلف دول کی روش نے خصوصاً ہوائی طاقت کی روز افزوں ترقی نے جاپان کو مجبور کر دیا کہ وہ میثاق واشنگٹن کو تسلیم کرنے سے انکار کر دے۔

پارلیمنٹری رپورٹ کیخلاف یوم احتجاج

پٹنہ ۔۔ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگریس کی مجلس عاملہ نے جوائنٹ پارلیمنٹری رپورٹ کے خلاف احتجاج کے لئے ایک خاص دن منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ لیکن دن کے تعین کو صدر کانگریس، بابو راجندر پرشاد پر چھوڑ دیا ہے۔ خیال ہے کہ یہ دن سارے ہندوستان میں منایا جائیگا اور راجندر بابو ایک پروگرام مقرر کر دیں گے۔

مجلس احرار ہند اور پارلیمنٹری رپورٹ

لاہور ۔۔ دسمبر۔ مجلس احرار ہند کی ورکنگ کمیٹی کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی صدر مجلس احرار ہند منعقد ہوا۔ ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا کہ ریاست کپورتھلہ کے متعلق جو تحریک شروع کی گئی تھی وہ بند کر دی جائے اور ایک وفد مرتب کیا گیا جس کا اختیار دیا گیا کہ وہ مہاراجہ صاحب سے ملکر مجلس احرار کی پوزیشن واضح کرے اور ریاست کپورتھلہ کے متعلق اپنے خیالات پیش کرے۔ جائنٹ پارلیمنٹری کی رپورٹ پر غور کیا گیا اور اسے ۔۔ سے زیادہ بدتر ناقابل قبول قرار دیا گیا اور فیصلہ ہوا کہ اسے منسوخ کر دیا جائے کیونکہ یہ دھلی اور مسلمانوں سے غداری کی گئی ہے۔

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

محبوب عاشق کے قدموں پر

ہدیہ عمل تین روپے کے بجائے سوا روپیہ۔ اس عظیم الشان تحفہ سے فائدہ اٹھائیے۔ ۔۔۔ منیجر نروٹیو فارمیسی (رجسٹرڈ) بالمقابل کنگنی نیل نزد فتحپوری دھلی

امساک لاجواب

خلوت سے ایک گھنٹہ پہلے ہماری ایجاد کردہ "امساک لاجواب" کی ایک گولی ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ ۔۔۔ قیمت فی شیشی ۔۔۔ منیجر نروٹیو فارمیسی (رجسٹرڈ) بالمقابل کنگنی نیل نزد فتحپوری دھلی

مصفا خون کی شرطیہ گولیاں

۔۔۔ گدڑی اینڈ کو جالندھر شہر (پنجاب)

عمامہ مشہور دستار بھاگلپوری ٹسری پگڑی

ہر قسم کے بھاگلپوری ٹسری و سلک تھان و عمامہ سبز و رنگین سادے کی ضرورت ہو تو ہم سے طلب فرمائیے۔ (مولوی) سلامت اللہ انصاری ٹسر سلک مرچنٹ پوسٹ و مقام چمپانگر۔ خاص (بھاگلپور)

چند کتب نادر الوجود برائے فروخت

۔۔۔ محمد سعید نصر اللہ مہتمم ادارۃ المعارف سلطانیہ شبلی گنج حیدرآباد دکن

اعلان ضروری

۔۔۔ اکسیری دواخانہ قلعہ بجنور (انڈیا)

معجون اکسیر شباب

۔۔۔ منیجر اکسیری دواخانہ قلعہ بجنور (یوپی انڈیا)

صرف چار روپیہ میں پانچ گھڑیاں

ایک عدد اصلی جرمن ٹائم پیس، دو عدد ڈمی پاکٹ واچ، دو عدد ڈمی رسٹ واچ

یہ گھڑیاں ہم نے خاص طور پر ولایت سے بڑی بھاری تعداد میں منگوائی ہیں۔ مضبوطی اور پائیداری کے لحاظ سے یہ گھڑیاں اپنی نظیر آپ ہیں۔ اپنی فرم کی سالگرہ کی خوشی میں ہم نے صرف دس ہزار گھڑیاں اس معاملی قیمت پر فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مقررہ مقدار کے ختم ہو جاتے ہی یہ گھڑیاں اپنی اصلی قیمت پر فروخت کی جاویں گی۔ اس لئے جلدی کیجئے ورنہ ایسے نادر موقع بار بار ہاتھ نہیں آیا کرتے۔ محصولڈاک ۸؍ علاوہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ: منیجر جرمن کمرشل ایجنسی مقام پٹھان کوٹ

جرمنی طلسمی آلہ

اگر کمزور آدمی صرف دو منٹ میں طاقت ور ہونا چاہتے ہیں اور طاقت مردمی کا تماشہ دیکھنا چاہتے ہیں تو بوقت ضرورت یہ جرمنی طلسمی آلہ استعمال کریں۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا۔ قیمت صرف دو روپیے۔ ملنے کا پتہ: جرمن کمرشل ایجنسی مقام پٹھان کوٹ شہر

سرمۂ محبت

اس سرمہ کو آنکھوں میں ڈال کر محبوب کے سامنے جائیں۔ مشتاق کیسا ہی کیوں نہ ہو فوراً اس کا دل موم ہو جائیگا اور اظہار محبت کریگا۔ جھوٹا ثابت ہو تو دام واپس۔ قیمت رعایتی فی شیشی صرف دو روپے (عہ)۔ ملنے کا پتہ: جاپان ناولٹی سٹور ۔۔۔ مقام پٹھان کوٹ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۵۷۳۸

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔اے) معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم یکشنبہ ۸ رمضان المبارک ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۱۶ دسمبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۴۳

روزہ کا اجر حد و شمار سے باہر ہے

دل و دماغ ۔ آنکھ ۔ کان اور زبان کو پاک کرنے کا طریقہ

روزہ اور روزہ دار کے متعلق احادیث نبوی

ایسی رات ہے جس کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے اللہ تعالےٰ نے اس مہینے کے روزے فرض کئے ہیں ... عبادت کی تو اس کا ثواب دوسرے مہینے کے فرض کی شکل ہے اور اس مہینے کے فرض کا ثواب دوسرے مہینوں کے ستر فرضوں کے برابر ہے ۔

ابن آدم کا ہر عمل اس کا اپنا ہوتا ہے ۔ لیکن روزہ میرا ہے اور اس کا بدلہ میں ہی دوں گا ۔ (حدیث قدسی) (بخاری)

روزہ دوزخ سے بچاؤ کی چیز ہے ۔ روزہ دوزخ کے عذاب کو سپر بنکر روکے گا ...

...

میری امت ہمیشہ صحیح طریقہ پر رہے گی جب تک افطار کے لئے تاروں کا انتظار نہ کرے گی ۔ (ابن حبان)

معاصرین کے افکار و آراء

سرحدی غازی کا پیغام

زعیم سرحد کا ایک پیغام "قومی اتحاد" کے عنوان سے ہمارے سامنے آرہا ہے ۔ آپ چاہتے ہیں کہ زندگی کی جدوجہد میں مسلمان اور ہندو ستان شانہ بہ شانہ کام کریں ... ہندو ڈاکٹروں اور ہندو وکلا سے تعاون کر سکتے ہیں ...

نظام حکومت کے متعلق ہے جو گورنمنٹ کی طرف سے شائع ہوا ہے عام طور پر اس نظام کے عجائبات پر حیرت کا اظہار کیا جارہا ہے ...

مجلس عاملہ کا فیصلہ

مسلم یونٹی بورڈ کو مشورہ

ہندوستان کا آئندہ نظام حکومت

آج ہندوستانی اخبارات اور ہندی پبلک میں سب سے بڑا ابحث یہ آئندہ ...

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو بغور دیکھا تو اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہوگئی اور اس نے یہ فیصلہ کرلیا کہ حقیقتاً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا اور آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے ۔ اور اس کے علاوہ جتنے مذاہب ہیں وہ سب باطل اور صراط مستقیم سے بھٹکا دینے والے ہیں ... اس کا نام زہرا تھا ۔ اور اس کی زندگی کے واقعات ایک کتاب میں قلمبند کردئے گئے ہیں ... پہلا ایڈیشن قریب الختم ہے ... دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا ۔ قیمت فی جلد ۲ علاوہ محصولڈاک ...

ملنے کا پتہ :- منیجر الجمعیۃ دہلی

Regd No. L 1793.

The Jamiat

Vol. XX No. 42 DELHI THURSEDAY 13 DESCEMBER 1934 PRICE ONE ANNA

4612
Moulvi Mehdi Hassan s/o Mufti
P.O. Rander
Dt. Surat

نورانی قرآن مجید
نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف ... قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام
... قیمت فی جلد ۲ علاوہ محصولڈاک
منیجر الجمعیۃ دہلی

ضرورت تھی خدا کا شکر و احسان ہے کہ جناب ایم ۔ جمال الدین صاحب کمپنی مدراس کے دست کرم سے اور خاص اپنی کی طرف سے ایک عالیشان مسجد تیار ہوگئی اور ایک جلسہ افتتاحیہ ۱۸ نومبر ۱۹۳۴ء کو ہوا جس میں علماء و تاجران و دیگر حضرات تشریف فرما ہوئے ... خدائے تعالےٰ جناب جمال الدین صاحب کو اور سب ارکان کو جزائے خیر دے اور کمپنی موصوف کی ترقی کرے آمین ۔

(احقر الانام محمد نصیر الدین پیرزادہ جکوٹری)

مختصر تقریر کی اس کے بعد بالاتفاق رائے تجاویز منظور ہوئیں ۔

(۱) انجمن کا یہ جلسہ مسٹر خدا داد لطیف ... ڈاکٹر خان صاحب کی کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہے ۔

(۲) چودھری ظفر اللہ خان کو حکومت نے مسلمانوں کے عام احتجاج کے باوجود سر فضل حسین کا جانشین مقرر کردیا ہے ... حکومت ان کے تقرر کو منسوخ کردے ۔ اور عام مسلمانوں کے جذبات کا احترام کرے ۔

(۳) یہ جلسہ مولوی عبدالشکور صاحب مظفر پوری نائب صدر انجمن ہذا کی خدمات جو انہوں نے دوران قیام دہلی میں انجمن کی انجام دیں شکریہ ادا کرتا ہے ۔ اور انجمن سے ایسے مخلص اور مدبر کارکن کی جدائی پر اظہار افسوس کرتا ہے ۔

(محمد یامین انجمن تہذیب الکلام دہلی)

قصبہ کاردگہ کے نو مسلموں کیلئے مسجد کی تعمیر

قصبہ کاردگہ تحصیل چکوڑی ضلع بلگام کے نو مسلموں کے لئے مسجد کی سخت ...

موجود ہیں جس سے زائرین حجاج کو آرام ہے ۔ جیسا حضرت مولانا مولوی محمد ... دیوبندی مرحوم اور دیگر علمائے کرام پر ... مزید دریافت امور کے لئے ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں ۔ ہمارا قیام ۱۵ ذی قعدہ تک رہیگا ۔

معلم مکی محبوب عنولی معرفت بھائی عبداللہ و بھائی عبدالغفار سیٹھ پوسٹ نمبر ۳ ناگدیوی اسٹریٹ بمبئی نمبر ۳

ایک ضروری تصحیح

الجمعیۃ مجریہ ... نومبر ۱۹۳۴ء میری نظر سے گذرا جس میں عنوان ... پیران کے اندھے مرید ۔ ایک عالم دین کا اعلان حق کے ماتحت والا مضمون ... غرض سے کسی نے لکھدی ہیں ۔ امید کہ آپ ان چند سطور کو اپنے اخبار کی قریب ترین اشاعت میں شائع فرماکر شکریہ کا موقع دیں گے ۔

(خادم الاسلام احقر محمد عبدالسلام سلیم ہزاروی عفی عنہ ، مدرس ...)

انجمن تہذیب الکلام کا جلسہ

...

مصارف حج معہ جہاز از بمبئی مکہ و جدہ آمد و رفت

کرایہ جہاز آمد و رفت کشتی	۱۴۳
پاس پورٹ بمبئی یا کراچی	...
قلی سامان خانہ سے تا جہاز	...
خوراک جہاز بمبئی سے آمد و رفت	...
جدہ پہونچنے کے بعد وکیل جدہ و معلم مکہ و وزرمزی جملہ رسوم	...
کرایہ شتر از جدہ تا مکہ آمد و رفت فی کس معہ شقدف	...
کرایہ مکان مکہ رہائش کے واسطے	...
بعد عرفات و منیٰ کے لئے	...
اونٹ جبل العرفات معہ شقدف	...
واپسی جدہ و خرچ جدہ جہاز تک	...
مصارف مدینہ منورہ	
نصف شتر کا کرایہ معہ شقدف فی کس	...
مکان مدینہ منورہ و حق غزور	...

دفوٹ:- جدہ سے مکہ مکرمہ اور مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تک جو شخص بذریعہ موٹر سفر کرنا چاہتے ہیں ان کو جو اخراجات رقم مذکورہ سے اور زائد خرچ کرنی پڑے گی ۔ ذاتی اخراجات خیرات و تحفہ جات وغیرہ کے لئے ان دونوں رقموں کے علاوہ اور زائد روپیہ کی ضرورت ہوگی ۔

بفضل خدا آج کل ملک حجاز میں امن امان کا دورہ ہے ۔ جہاز سے تا جہاز ایک شخص ہزار روپے لیکر تنہا سفر کرسکتا ہے ۔ ... ہمارے پاس سینکڑوں سرٹیفکیٹ ...

اخبار الجمعیۃ
میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں ۔ کاغذ سفید ولایتی نادرہ ہے خاشندہ ارغوانی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ... اسباب شان نزول از جلال الدین سیوطی ... بھیجی جاتی ہے ۔

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی ۔ علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

جنت و دوزخ ۔ حضرت العلامہ مولانا حافظ الحاج احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا اردو ذخیرہ ترغیب و ترہیب ... علاوہ محصولڈاک لئے جاتے ہیں ۔

خاموش تبلیغ ۔ حضرت ممدوح نے مذہبی رنگ میں یہ ایک افسانہ مرتب فرمایا ہے ... قیمت ۸

پاک زندگی ۔ مولانا موصوف نے اس رسالہ میں فطرت سلیمہ ۔ حیات طیبہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کے طریقوں کو نہایت آسان اور دلچسپ پیرایہ میں بیان فرمایا ہے ۔ قیمت ۴

تحفۃ المحبین ۔ حضرت مولانا نے اس کتاب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے مختلف طریقے احادیث و آیات و واقعات صحیحہ کی روشنی میں بتلائے ہیں ... قیمت ۸

سیرۃ الحبیب ۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرۃ کو اس رسالہ میں آیات قرآنی کے تحت میں ترتیب دیا گیا ہے ... قیمت ۸

تعلیم الاسلام ۔ حضرت العلامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی بہترین تصنیف جس میں ارکان اسلام و ضروریات دین کو سوال و جواب کے پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے ... مکمل سٹ ۸

فتاویٰ رشیدیہ ۔ مسائل دینیہ کا بہترین ذخیرہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب ... مکمل سٹ ... دو روپے چار آنے

خطبہ صدارت ۔ حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب ... قیمت ۱۲

حیات محمود و اسیر مالٹا ۔ حالات سفر و اسارت مالٹا حضرت شیخ الہند ... قیمت ۱۲

علم الکلام ... قیمت ۸

ملنے کا پتہ :- منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت خاص رعایت خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خاں

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیئے

روہیلکھنڈ کے بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانحعمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے ۔ صرف ڈھائی سو جلدیں باقی ہیں ۔

جلد آرڈر بھیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

سید الطاف علی صاحب بی اے ۔ ... حاصل کی ہے ۔

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھایئے

حجم چار سو صفحات ... قیمت دو روپے چار آنے (مجلد تین)

ملنے کا پتہ :- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

اس کی صرف کی خوشنمائی ... ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین ... خلاصۃ التفاسیر ...

ملنے کا پتہ :- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

پارلیمنٹری رپورٹ پر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں بحث

لیبر پارٹی کی گرما گرم ترمیم۔ حکومت پر والیان ریاست کو مجبور کرنے کا الزام

لندن ۱۶ دسمبر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں ہندوستانی اصلاحات پر بحث ہوئی۔ دارالامرا میں بحث کا آغاز لارڈ پیل نے کیا۔ دارالعوام میں مسٹر مکس نے تجویز میں ترمیم پیش کی جس میں ظاہر کیا گیا کہ ہندوستان کی دستوری اصلاحات ان تجاویز پر مبنی ہونی چاہئیں جن کا تذکرہ مخالف پارٹی نے رپورٹ کے مقدمہ میں کردیا ہے اور جو سلیکٹ کمیٹی کے پاس ارسال کردی گئی تھی۔ ان تجاویز کا مفاد یہ ہے کہ ہندوستان کو درجہ نوآبادیات دیا جائے اور اس کے حصول کے لئے ذمہ دارانہ حکومت دیجائے اور ہندوستانیوں کے ہاتھ میں وہ قوت دیجائے جس سے وہ غیر منصفانہ معاملات اور استبدادیت کا مقابلہ کر سکیں جو اب تک ہندوستان کے اجتماعی اور اقتصادی سسٹم میں موجود ہے۔ قدامت پسندوں نے حکومت پر الزام لگایا کہ اس نے دیسی ریاستوں کے والیوں کو فیڈریشن میں داخل ہونے کے لئے مجبور کیا ہے۔ وزیر ہند نے اس الزام کی تردید کی اور کہا کہ افواہ تو یہ ہے کہ والیان ریاست کو فیڈریشن کی مخالفت کے لئے ترغیب دی گئی ہے۔

ایک گاؤں پر جلاوطن باغیوں کا حملہ

پولیس کو اطلاع دینے اور گرفتار کرانے کا خوفناک انتقام

بیوی اور بچوں کا قتل۔ کئی افراد مجروح

پشاور ۱۳ دسمبر گذشتہ رات ضلع پشاور میں باغی اور جلاوطن پٹھانوں کی موجودگی نے خطرناک صورت اختیار کرلی ہے اس کی ہولناک مثال کل موضع گڈھ ونڈ تھانہ تمرام میں دیکھی گئی۔ جلاوطن پٹھانوں کے ایک گروہ نے گاؤں پر حملہ کردیا اور دیہاتیوں سے جنگ کرنے کے بعد بہت سا مال لوٹ کر فرار ہوگئے۔ حملہ آوروں نے دو آدمیوں کو توجان سے مار ڈالا اور تین بری طرح زخمی ہوگئے۔

کل باغیوں نے گاؤں پر جو حملہ کیا تھا وہ ایک سلطان سے انتقام لینے کی غرض سے تھا۔ کہا جاتا ہے کہ گذشتہ ہفتہ ایک باغی امیر سلطان کے مکان میں قیام پذیر تھا اور یہیں سے وہ گرفتار کیا گیا تھا۔ حملہ کے وقت سلطان گھر پر موجود نہ تھا۔ باغیوں نے اس کی بیوی اور بچوں کو قتل کر ڈالا اور تین افراد کو مجروح کردیا۔ باغیوں نے دیہاتیوں کو خوفزدہ کرنے کے لئے فیر بھی کئے۔ کہا جاتا ہے کہ سلطان نے گذشتہ موقعوں پر بھی بعض باغیوں کو پناہ دی تھی اور سوتے ہوؤں کو گرفتار کرادیا تھا۔

پارلیمنٹ میں کانگریس کی فتح کی گونج

موجودہ طریق انتخاب سے حکومت کو شکست ہوتی ہے

تحفظات کے مسئلہ پر وزیر ہند کا اظہار خیال

لندن ۱۱ دسمبر سر سیموئیل ہور وزیر ہند نے مسئلہ ہند پر جو بحث شروع کی تھی اس کا ایک حصہ صفحہ ۲ پر شائع کیا جارہا ہے۔ وزیر ہند نے آج اپنی بحث جاری رکھتے ہوئے کہا کہ مجھے اس بات کا نہایت رنج کے ساتھ علم ہے کہ ہندوستان میں کوئی بھی ایک ایسا پبلک میں نہیں ہے جو یہ کہہ سکتا ہو کہ وہ اس سکیم یا کسی دوسری سکیم سے مطمئن ہے۔ برطانیہ میں جو تحفظات اور بندشیں ضروری تصور کی جاتی ہیں اور جن کے بغیر کوئی بل پارلیمنٹ سے پاس نہیں ہوسکتا انہیں ہندوستان کے اکثر پبلک مین غیر ضروری اور جابرانہ تصور کرتے ہیں۔

سر سیموئیل ہور نے کہا کہ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تازہ انتخابات اسمبلی ...

تازہ انتخابات سے حکومت کو یہ سبق ملا ہے کہ جب تک موجودہ طریقہ انتخاب جاری ہے اس وقت تک اس کے نتیجے ایسے ہی رہیں گے کیونکہ موجودہ طریقہ کے ماتحت حکومت پر حملہ کرکے کامیابی حاصل کرلینا ایک آسان بات ہے۔

سر سیموئیل ہور نے کہا کہ مجھے یہ معلوم ہے کہ کانگریس نے ایک تجویز منظور کی ہے۔ جو اصلاحات کے خلاف ہے۔ لیکن مجھے امید ہے کہ کانگریس اپنی پوزیشن پر دوبارہ غور کرے گی۔ میرا تو یہ خیال تھا کہ یہاں برطانیہ میں اور ہندوستان میں بہت سی ایسی بڑی جماعتیں موجود ہیں، جو مزید تاخیر سے بچنا چاہتی ہیں۔ اور قریب ترین تاریخ تک قطعی فیصلہ پر پہنچنا چاہتی ہیں۔ سر سیموئیل ہور نے کہا کہ ہندوستان میں کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کا وجود آنا غیر ممکن ہے۔ اور ہندوستانی خود اس چیز کو جانتے ہیں۔

مسٹر بٹلر نے سٹر مورگن جونز کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ یہ ممکن ہے کہ مسٹر سرت چندر بوس کو اسمبلی میں بیٹھنے کی اجازت نہ دی جائے کیونکہ وہ اسٹیٹ کے قیدی ہیں۔

لیبر پارٹی رپورٹ کی مخالفت کرے گی

دارالعوام میں وزیر ہند کی کانگریس سے اپیل

لندن ۱۱ دسمبر سر سیموئیل ہور نے دارالعوام میں اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ایک سوال کے جواب میں ...

میں اسوقت سول نافرمانی نہیں کرونگا

سرحد میں داخلہ کے متعلق گاندھی جی کا بیان

کراچی ۱۱ دسمبر گاندھی جی نے صوبہ سرحد کے دورہ کے متعلق حکومت ہند سے جو خط و کتابت کی تھی اس کی نسبت آج گاندھی جی نے ایک طویل بیان شائع کیا ہے جس کا ضروری خلاصہ یہ ہے کہ حکومت سے مراسلت کا سلسلہ ابھی بند نہیں ہوا ہے اور فی الحال گاندھی جی اپنی گرفتاری کا کوئی سامان پیدا کرنا نہیں چاہتے ہیں اور نہ وہ سول نافرمانی جاری کرنے کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں۔ گاندھی جی کا بیان ہے کہ میرا مقصد واحد یہ ہے کہ سرحد میں جاکر خود اپنی آنکھوں سے خدائی خدمتگاروں (سرخپوشوں) کی سرگرمیاں دیکھوں اب چونکہ ان لوگوں کا رہنما خان عبدالغفار خاں گرفتار کرلیا گیا ہے ...

ٹیلیفون کے تار کاٹ دئے گئے

اجمیر ۱۱ دسمبر ... اجمیر اور ... کے درمیان ٹیلیفون کے تار کاٹ ڈالنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے ... چار گھنٹے تک ٹیلیفون پر بات چیت کا سلسلہ منقطع رہا۔ پولیس تحقیقات کررہی ہے۔

دار الحکومت کے

دہلی میں ڈاکٹر ستیہ پال کا مقدمہ پیش ہوگیا

عدالت میں لٹھ بند پولیس کا مظاہرہ

دہلی ۱۲ دسمبر ڈاکٹر ستیہ پال کا مقدمہ کل مسٹر پول ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اجلاس میں پیش ہوا۔ عدالت نے آپ کو دو ہزار کی ضمانت و مساوی مچلکہ تا فیصلہ مقدمہ داخل کرنے کا حکم دیا جو داخل کردیا گیا۔ عدالت کے گرد و ...

... کو معلوم ہوا کہ پولیس کا یہ تمام مظاہرہ ڈاکٹر صاحب کے لئے تھا ورنہ کچھ لوگ تو یہ سمجھے کہ شاید دہلی کے مشہور قتل کے مقدموں میں سے کوئی خاص بات ظہور میں آنے والی ہے یا کہیں سے کوئی بڑا زبردست انقلاب پسند گرفتار کرکے لایا جارہا ہے۔ غرض جتنے منہ اتنی ہی باتیں سنائی دیتی تھیں۔

ڈاکٹر ستیہ پال کے خلاف انتخابات اسمبلی کے پہلے روز شام کو کانگریس جلسہ میں کی ہوئی تقریر پر مقدمہ چلایا گیا ہے۔

آج عدالت میں مقدمہ پیش ہونے کے وقت ... آصف علی بیرسٹر، مسٹر فرید الحق انصاری بیرسٹر، مسٹر جگل کشور کھنہ ایڈوکیٹ اور دیگر اصحاب موجود تھے۔

پارلیمنٹ کے چالیس ممبران جل کر ہلاک ہوگئے

اجلاس کے موقعہ پر امریکہ کے ایک ہوٹل میں آتشزدگی

... ایک مشہور ہوٹل میں ... آگ لگ گئی اور ہوٹل کی عمارت کا ایک بڑا حصہ جل کر خاکستر ہوگیا ... پارلیمنٹ کے تقریباً چالیس ممبران جل کر مرگئے اور بہت سے ممبران نے رات کے لباس میں ہی یخ بستہ سڑکوں پر جاکر جان بچائی۔ آگ لگنے کے بعد جب ہلاک شدگان کا جائزہ لیا گیا تو بہت سوں کو ملبہ سے نکالا گیا اور متعدد افراد کو برفانی دریا سے نکالا گیا کیونکہ آگ سے بچنے کے لئے وہ دریا میں کود پڑے تھے۔

سنہری مسجد زیر لال قلعہ میں ختم قرآن

مسلمانوں کیلئے ایک قابل تقلید مثال

دہلی ۱۲ دسمبر حضرت مولانا ابو عامر عبد الحلیم صاحب صدیقی مد ظلہ العالی سنہری مسجد زیر لال قلعہ میں ہمیشہ نماز تراویح پڑھایا کرتے ہیں چنانچہ امسال بھی مقتدی گیں میں آپ ہی وہاں قرآن کریم سنا رہے ہیں۔ اور ۱۸ رمضان المبارک کو قرآن حکیم کا ختم ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ اس میں حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند۔ مولانا ابو القاسم محمد حفظ الرحمن صاحب رکن جمعیۃ علماء ہند اور دیگر علماء و اکابر شرکت فرمائیں گے۔ ...

سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا مقدمہ

اسلام اور مرزائیت میں فیصلہ کن جنگ ہے

مولانا حبیب الرحمن صاحب کا بیان

سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کا مقدمہ ۱۲ دسمبر ۱۹۳۲ء کو گورداسپور میں دیوان سکھانند سپیشل مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوگا۔ یہ مقدمہ اسلام اور مرزائیت کے درمیان ایک فیصلہ کن جنگ ہے۔

جب شاہ صاحب کی گرفتاری کی اطلاع لوگوں نے سنی تو تمام دوستوں نے مشورہ دیا کہ مقدمہ ہائیکورٹ تک لڑا جائے تاکہ مرزا قادیان کے مذہب کی حقیقت دنیا کے سامنے آجائے۔ اس مقدمے پر کئی ہزار روپیہ خرچ ہوگا۔ اس کا صحیح اندازہ بتایا نہیں جاسکتا۔ مگر یہ یقین رکھنا چاہئے کہ مقدمہ کی پیروی پر ہزاروں کی تعداد میں روپیہ خرچ ہوگا۔ اس لئے اب مسلمانوں کا فرض ہے کہ جلد سے جلد روپیہ بھیجنا شروع کردیں۔ ...

۱۰ حبشی قتل کردئے گئے

جزائر فارموسا کیلئے ہوم رول

ٹوکیو ۱۲ دسمبر جاپانی وزیر مستعمرات نے کابینہ وزارت سے سفارش کی ہے کہ جزائر فارموسا کو "ہوم رول" دیا جائے۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ امریکہ نے حال ہی میں جزائر فلپائن کی کامل آزادی کا مسودہ قانون منظور کیا تھا۔

علاقہ سار کے لئے برطانوی افواج

جنیوا ۱۳ دسمبر جمعیۃ اقوام کی فوجی کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ سار کی بین الاقوامی فوج میں ... ہزار برطانوی سپاہی ... ڈھائی سو سویڈش سپاہی شامل ہونگے۔

ان تمام افواج کی کمان جنرل ... کے ہاتھ میں ہوگی۔ یہ تمام فوجیں ۲۰ دسمبر تک سار میں پہونچ جائیں گی۔

ایک شخص کے قتل پر ۱۰ اشخاص کو پھانسی

حیدر آباد ۱۱ دسمبر سیشن جج ... نے اس سنسنی خیز مقدمہ کا فیصلہ سنادیا ہے جس میں ایک زمیندار ... کو ہلاک کرڈالا گیا تھا۔ ... ۱۰ اشخاص کو پھانسی کی سزا کا حکم سنایا گیا ہے۔

سی پی میں پانچ سو افراد نے خودکشی کی

ناگپور ۱۲ دسمبر ... سی پی میں ... جنگلوں میں ... اشخاص ... اور سانپ کے کاٹنے سے ہلاک ہوگئے ... خودکشی کی۔

حکومت نے اپنی غلطی کا اعتراف کرلیا

زمیندار کی تین ہزار کی ضمانت واپس

لاہور ۱۳ دسمبر مولانا ظفر علی خاں صاحب مالک اخبار زمیندار کے نام مسٹر پرتاپ ڈپٹی کمشنر لاہور کی طرف سے ایک مکتوب موصول ہوا ہے جس میں وہ اطلاع دیتے ہیں کہ مقامی حکومت نے مجھے حکم دیا ہے کہ آپ کی تین ہزار روپے کی وہ ضمانت واپس کردوں، جو آپ نے ... داخل کی تھی ...

پنڈت جواہر لال نہرو رہا نہیں کئے جائینگے

سرت چندر بوس اسمبلی میں نہیں بیٹھ سکتے

لندن ۱۱ دسمبر مسٹر ... نے دارالعوام میں حکومت سے پنڈت جواہر لال نہرو کی رہائی کا مطالبہ کیا کہ ان کی بیوی سخت بیمار ہیں ... مسٹر بٹلر نے جواب میں کہا کہ ... حکومت ہند سفارش کرنے کے لئے تیار نہیں۔

حکومت ہند نے اپنا سارا اسلحہ روانہ کردیا

نئی دہلی ۱۳ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ ... حکومت ہند نے اپنا سارا اسلحہ بحری تار کے ذریعہ روانہ کردیا ہے ...

صحرائے عرب میں اسلامی حکومت کا ڈھانچہ

ریت کے ذروں پر سلطانی عدالت

ٹیلیفون سے سلطان ابن سعود اور ایک شیخ کی گفتگو

حجازی اسپرٹ کا حقیقی سرچشمہ

ایک افغانی مسلمان نے بہت مشہور مسلمان حال میں ایران ترکی اور عربیہ کی سیاحت سے لوٹے ہیں اور انہوں نے اپنے طویل سفر کے مشاہدات و تاثرات انگریزی اخباروں میں شائع کرنے شروع کردئے ہیں۔ اب تک ایران اور ترکی کے حالات ایک مشہور انگریزی اخبار میں شائع ہوئے تھے لیکن تازہ اشاعت میں سفر حجاز ...

بہ اور نہایت مضبوطی کے ساتھ اس کو پکڑے ہوئے ہیں۔ ذاتی معاملہ میں سلطان دوسروں کا مشورہ سننے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ چنانچہ علماء کے اعتراض کرنے پر سلطان موصوف نے تخت نشینی کے اس جلوس کو موقوف و منسوخ کردیا جو ہر سال داخلہ مکہ کی خوشی میں منایا جاتا تھا۔

لوگ سلطان ابن سعود کی اس حقیقی اسپرٹ کو جاننے کے لئے مضطرب رہتے ہیں جو ان کے خانگی اور بین الاقوامی معاملات میں رہبری کرتی ہے۔ اس کا پتہ مجھے ایک رات کو کھانے کے بعد لگا۔ سلطان ابن سعود نے فرمایا "ہم اپنے تمام قوانین قرآن کریم سے اخذ کرتے ہیں۔ یہی کتاب ہمارے ضوابط و قوانین کا سرچشمہ ہے ..."

"آپ اسلام کی خدمات کے متعلق گفتگو کر رہے ہیں آپ اپنے مشن پر بات چیت کررہے ہیں لیکن میرے متعلق آپ کیا کہتے ہیں؟ میں آدمی ہوں۔"

معلوم ہوا کہ ... سلطان ابن سعود نے اپنے افسروں سے باز پرس کی اور اس عذر کو تسلیم نہ کرتے ہوئے کہ کھانا ختم ہوچکا تھا بعض افسروں کو سخت سے ضرر میں رسید کیں! بیچارے بدو کو ڈھنگ کھجوریں دیکر راضی کیا گیا۔

نپولین اور سلطان

میں ایک شب ایک نجدی شیخ کے ساتھ کافی پی رہا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ جب لوگ میدان جنگ کے لئے گھروں سے نکلتے ہیں تو ان کو الوداع کہنے کے لئے ان کے رشتہ دار اور بیویاں بھی باہر آتی ہیں اور کہتی ہیں کہ اب جنت میں ملاقات ہوگی۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ جنگ سے زندہ واپس نہ آنا۔ ایسے عجیب و غریب انسانوں پر سلطان ابن سعود نہایت دانشمندی کے ساتھ فرمانروائی کررہے ہیں۔

وہابی فرمانروا نے اپنے فرزندوں کو جنگ و صلح دونوں کے لئے بہترین تربیت کی ہے۔ جس سے توقع ہے کہ سلطان ابن سعود کے بعد عرب کی آزادی برقرار رہے گی۔ نپولین کی سب سے بڑی بدقسمتی یہ تھی کہ اس نے اپنا کوئی جانشین نہیں چھوڑا۔ اس کی تلافی سلطان ابن سعود نے کردی فرزندوں کی اس طریقہ سے تربیت کی کہ ان کی جانشینی کا مسئلہ ان کی زندگی میں ہی طے ہوگیا۔

سلطان ابن سعود انسانیت نواز اور نوع انسانی کے ہمدرد ہیں وہ اپنی روایات کے مطابق غرباء کے گھروں میں جاکر حالات دریافت کرتے ہیں اور خیرات بھی بہت کرتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ سلطان نے ایک بدو کو سونے کا ٹکڑا دیا اور ساتھ ہی کہا۔ "میاں! جنگ کے زمانہ میں سونا طلب نہ کرنا کیونکہ یہ قیمتی چیز صلح کے زمانہ میں ہی پیدا ہوتی ہے۔"

ریت کے ذروں پر سلطان کی عدالت

دوسرے روز جب صحرائے دھوئیں کی مانند گرمی کے شرارے اٹھ رہے تھے تو میں مکہ مکرمہ کی گلیوں سے ہوتا ہوا سلطان کی شاہی عدالت میں حاضر ہونے کے لئے چلا۔ یہ شاہی عدالت شہر سے باہر ... میں ناہموار راستوں کو عبور کرتا ہوا آگے بڑھا۔ راستوں میں مجھے ایک متنفس بھی نہیں ملا۔ میں جب اپنی منزل پر پہونچا تو شاہ حجاز کی عدالت دیکھی۔ یہ عدالت جملہ سامان آرائش و زیبائش سے پاک تھی اگر ایک لڑکا میری رہنمائی نہ کرتا تو میں عدالت کو کبھی شناخت نہ کرتا۔ میں جب عدالت میں داخل ہونے لگا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک ویران جگہ ہے۔ عدالت چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کے درمیان گھری ہوئی تھی۔ میں نے دیکھا کہ حجاز کا بادشاہ عدالت میں بیٹھا ہوا اپنے فرائض انجام دے رہا ہے۔ عدالت میں احمان سپاہیوں کا پہرہ تھا اور سلطان ابن سعود بعض اسلامی ممالک کے سربرآوردہ مہمانوں سے باتیں کر رہے تھے۔

عدالت میں درس حدیث

سلطان ابن سعود دیگر اشخاص کی طرح صحرا کی صاف زمین پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے سامنے اونٹ کا ایک چمڑہ بچھا ہوا تھا جو شاہی میز کا کام دے رہا تھا اور اس پر قرآن کریم کا ایک نسخہ رکھا ہوا تھا۔ جب میں پہونچا تو ایک شخص نے حدیث شریف پڑھنی شروع کردی جب حدیث کا ایک ٹکڑا پڑھا جاتا تو سلطان ابن سعود اس کی تشریح و تفسیر بیان کرتے گویا عدالت ہی میں بادشاہ کی طرف سے درس حدیث بھی جاری تھا۔

ایک نجدی شیخ اور ٹیلیفون

اس کے بعد ایک عجیب و غریب واقعہ ہوا۔ ایک عمر رسیدہ نجدی سے جب ضبط نہ ہوسکا تو اس نے کھڑے ہوکر نہایت گرم اور سخت الفاظ استعمال کرنے شروع کردئے۔ یہ شخص ٹیلیفون کے خلاف تھا اور اس کا خیال تھا کہ اس کے ذریعہ حضرت سلطان ابن سعود کی آواز ہی سنائی جاسکتی ہے۔ اس کے نزدیک شاید یہ جادو تھا یا شیطانی عمل۔ سلطان ابن سعود نے اس کے شبہ کو دور کرنے کے لئے اس کو ٹیلیفون پر بولنے کی اجازت دی۔ تھوڑی دیر بعد سلطان نے تمام عدالت کو حکم دیا کہ وہ آٹھ ہی دوپہر تک مکہ میں قصر سلطانی میں پہونچ جائے چنانچہ عدالت قصر سلطانی میں منتقل ہوگئی۔ یہاں سلطان نے نجدی کو حکم دیا کہ وہ شہر میں جاکر مجھ سے بذریعہ ٹیلیفون بات چیت کرے۔ چنانچہ معترض نجدی ایک سو قدم کے فاصلہ پر ٹیلیفون کے سامنے بیٹھ گیا اور سلطان نے اس سے اس طرح گفتگو کی۔

"کیا تم میری بات سنتے ہو؟ میں عبد العزیز بول رہا ہوں۔ تمہارا سردار عبد العزیز!"

گو نجدی ہونے کا وجود سختے کے اپنے کانوں پر اعتبار نہ کیا اس کے بعد ٹیلیفون پر سلطان ابن سعود نے قرآن کریم کی آیات تلاوت کیں جن کو صحرائی اور معترض بدو نے غور سے سنا۔ آیات کی تلاوت کے بعد جلالۃ الملک نے بذریعہ ٹیلیفون پڑھ فرمایا۔ ...

حجازی اسپرٹ کا حقیقی سرچشمہ

...

جرمنی کے قیمتی اور قدیم کتب خانے

عربی کتابوں کے قلمی اور نادر نسخے

بے شمار لائبریریوں میں بے شمار کتابیں

ذیل کا مضمون ہم معاصر "رہبر دکن" کے شکریہ کے ساتھ درج کرتے ہیں:۔ کسی ملک کی ترقی کا اندازہ اس ملک کے پریس کی قوت اور کتابوں کی کثرت سے بھی کیا جاسکتا ہے۔ اس نظریہ کے لحاظ سے دیکھئے تو جرمنی عظیم الشان اخباروں کتب خانوں اور یونیورسٹیوں کا گھر ہے۔ یہ ملک پچھلے زمانے میں ساڑھے تین سو سے زائد ریاستوں پر مشتمل تھا ...

ایک یا ایک سے زائد جرمنی کی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنا پڑتا ہے۔ ان کو اپنی ڈگریاں لے چکنے کے بعد کسی سرکاری کتب خانے میں دو سال تک بطور رضاکار کے کام کرنا اور ایک اصطلاحی امتحان جس کا نام امتحان کتب خانہ داران ہے پاس کرنا پڑتا ہے۔ کتب خانے کے دیگر عہدہ داروں کو بھی مناسب معیار تک تعلیم کا حاصل کرنا اور امتحان پاس کرنا ضروری ہے۔

جرمنی کا سب سے بڑا کتب خانہ جس کا اعتبار دنیا کے سب سے بڑے کتب خانوں میں ہوتا ہے، برلن میں واقع ہے اور اس میں ۵۰۰۰۰۰ مطبوعہ اور ... سے زائد قلمی نسخے ہیں۔ ...

... کتب خانوں میں اسٹراسبرگ کی لائبریری سب سے بڑی ہے اور اس میں دس لاکھ مطبوعہ کتابیں ہیں۔ اس کے بعد نمبر آتا ہے۔ گاٹن جن لیپ زگ ٹیونن جن ... کا۔ ان کے ہر ایک کتب خانے میں ۵۰۰۰۰۰ مطبوعہ کتب ہیں۔ سلطنت میں ۲۱ یونیورسٹی کی لائبریریاں ہیں۔

کتب خانے داروں کے پیشہ کی تعلیم کے لئے خاص قواعد نافذ ہیں ان کی ...

... کے ساتھ استفادہ کرسکتا ہے۔ رائیسی صورت میں کتب بیں حضرات سے کتابوں کی حمل و نقل کا صرفہ عام طور پر کچھ نہیں لیا جاتا۔ برلن میں ایک مرکزی دفتر اسی غرض سے قائم ہے کہ مستفسر کو یہ اطلاع دے کہ کوئی خاص کتاب کس مقام سے دستیاب ہوسکتی ہے۔ یہ دفتر دنیا کے سب سے بڑے پبلک کتب خانوں سے مراسلت کرتا اور قوم کو معلومات بہم پہنچاتا رہتا ہے۔

۷۔ عدالت العلیا۔ دیوانی۔ فوجداری۔ مال
۸۔ بیج کمیٹی
۹۔ شیخ جادو
۱۰۔ شیخ العقود
۱۱۔ شیخ المعلمین
۱۲۔ گورنر مدینہ۔ گورنر جدہ۔ گورنر ینبوع۔ گورنر قنفذہ۔ گورنر لیث
بجائے گورنران حسب ضرورت براہ راست وزیر اعظم سے مراجعت کرسکتے ہیں۔
ب۔ وزیر خارجہ جن کے متعلق حسب ذیل دفاتر ہیں:۔

حکومت حجاز کی پارلیمنٹ اور محکمہ جات

بیشتر ممبران شہری آبادی سے منتخب ہوکر آتے ہیں پریسیڈنٹ کا تعلق براہ راست وزیر اعظم سے ہوتا ہے۔ سلطنت عربیہ کے تمام اہم معاملات، صلح، جنگ، منظوری بجٹ وغیرہ مجلس شوریٰ یا پارلیمنٹ سے متعلق ہیں۔ وزراء مجلس شوریٰ کے سامنے جواب دہ ہیں وہ لوگ بذات خود یا ان کے سکریٹری بھی مجلس شوریٰ میں شریک ہوکر مباحثات میں حصہ لیتے ہیں ... صوبجاتی گورنمنٹوں میں مستقل وزراء نہیں ہوتے ہیں بلکہ مرکزی وزراء کی طرف سے ذمہ دار حکام و افسران ہوتے ہیں ...

الف۔ وزیر داخلہ ...
۱۔ ...
۲۔ ...
۳۔ محکمہ پولیس
۴۔ محکمہ بلدیات
۵۔ محکمہ جات ڈاک و تار
۶۔ محکمہ اوقاف

ان وزارتوں میں ہر ایک کا ایک ایک ماہر و تجربہ کار سکریٹری ہوتا ہے اور ہر سکریٹری کے دو اسسٹنٹ سکریٹری ہوتے ہیں جن کا تعلق دفاتر کے عمال سے ہوتا ہے۔

شربت اکسیر خاص

... ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

کم خرچ بالا نشین

کی مثل ان ہی گولیوں پر صادق آتی ہے تمام امراض معدہ میں مفید ہیں غذا کو جلد ہضم کرتی ہیں پیٹ کا درد منٹوں میں دور کرکے سکون کا پیغام پہنچاتی ہیں بد ہضمی و متلی کو رفع کرتی ہیں قبض کیلئے بھی مفید ہیں ایک بکس میں بیس مریضوں کو کافی ہوتا ہے قیمت فی بکس صرف آٹھ آنہ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کرکے استعمال کیجئے۔

سرمہ ۱۔ آنکھوں کی خارش۔ سرخی۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ ناخونہ اور پلکوں کا گرنا وغیرہ سے پرانے روہے کے لئے نفیس و حد مفید ہے اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ امراض کا ازالہ ہوجاتا ہے۔ جن لوگوں کو کسی قسم کا مرض نہیں ہے وہ بھی اس کا استعمال کرکے اپنی آنکھوں کی حفاظت رکھتے ہیں انشاء اللہ ان کی آنکھوں کو کسی قسم کا مرض لاحق نہ ہوگا قیمت فی تولہ ... ماشہ کی شیشی عمر ...

سرمہ ۲۔ یہ سرمہ بھی ... کی طرح تمام امراض چشم سوائے ... اور پلکوں کے گرنے کے لئے مفید ہے ... استعمال مفید نہ ہوگا مطلع کیا ... حضرات جو لکھنے پڑھنے کا کام زیادہ کرتے ہیں ان کے لئے خاص کر اس سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ عینک لگانے سے پہلے اگر اس سرمہ کا استعمال شروع کردیں تو انشاء اللہ چشمہ کی ضرورت نہ پڑے گی قیمت فی تولہ ...

(مولانا) نور الدین بہاری معرفت جمعیۃ علمائے ہند دہلی

ندوۃ العلماء کے وفود

(از علامہ سید سلیمان صاحب ندوی)

مولانا غلام احمد صاحب ... کی یادگار کے سلسلے میں ندوۃ العلماء نے ایک ایسی تربیت گاہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس سے نہ صرف رہتی دنیا تک مرحوم کو اس کا ثواب پہونچتا رہے بلکہ وقت کی ایک بہت بڑی ضرورت بھی پوری ہو جائے۔ اس سلسلے میں تعطیل رمضان المبارک میں حسب ذیل طلبہ و اساتذہ ملک کے مختلف اطراف میں کاسہ گدائی لے کر روانہ ہو گئے ہیں ؎

بنا کر فقیروں کا ہم بھیس غالب
تماشائے اہل کرم دیکھتے ہیں

امید کہ ہماری قوم کے درد اصحاب ان ناخواندہ مہمانوں کی میزبانی میں اپنی قومی روایات کا پورا لحاظ رکھیں گے۔

(۱) جناب مولوی قاری خلیل احمد صاحب استاذ دار العلوم ندوۃ العلماء (صوبہ سرحد و پنجاب)
(۲) وارث عظیم صاحب (سندیلہ) (۳) حشمت اللہ صاحب (بھوپال)
(۴) قاضی عزیز الرسول صاحب (گونڈہ) (۵) محمد زکریا صاحب، افتخار حسین صاحب (پٹنہ) (۶) نور الکبیر صاحب (چاٹ گام)
(۷) محمد جان صاحب (آسنسول) (۸) محی الدین صاحب، محمد اقبال صاحب، محمد زبیر صاحب (گیا) (۹) شبلی صاحب، جلیل اشرف صاحب (مونگیر)
(۱۰) اظہر حسن صاحب (بارہ بنکی) (۱۱) عبد اللطیف صاحب (اعظم گڈھ)
(۱۲) عبد العزیز صاحب (کپور تھلہ) (۱۳) سراج الدین صاحب (لکھنؤ)
(۱۴) ملک علی حسین صاحب (شاہجہانپور)

ہنگری سے دو ہزار اشخاص کا اخراج

والدین کو بچے تک چھوڑنے پڑے

لندن۔ ۱۰ دسمبر۔ ہنگری کے مفلس بنا گزینوں کی مصیبت کی تفصیلات جنہیں یگوسلاویہ نے نکال دیا ہے۔ اور جو آج کل سرحدی مقام سزیڈ میں مقیم ہیں۔ اخبار ٹائمس کے نامہ نگار نے بیان کی ہیں۔

وہ لوگ ان لوگوں کے مقابلہ میں جنہیں اخراج کا حکم کام کرتے ہوئے کارخانوں میں ملا تھا زیادہ خوش قسمت تھے جنہیں یہ حکم اس وقت ملا کہ وہ اپنے گھروں پر مقیم تھے۔ اس لئے کہ جو لوگ کام کر رہے تھے انہیں اخراج کے احکام کے بعد اس کی بھی اجازت نہ تھی کہ وہ اپنے گھروں واپس جا کر اپنے سامان کو لے سکیں۔ چنانچہ ایک غریب عورت اپنے چار سالہ بچے کو بھی ساتھ نہ لے جا سکی ...

ریلوے کے خلاف ۸ ہزار کی ڈگری

مسافر کی ہڈی ٹوٹنے کا معاوضہ

...

حصول آزادی کیلئے مسلمان اپنی مساعی جاری رکھیں

حجاز مقدس کو جاتے ہوئے مفتی محمد نعیم صاحب کا پیغام

آج مورخہ ... دسمبر ۱۹۳۴ء میں ایک مذہبی فرض کی ادائیگی نیز مقامات مقدسہ کی زیارت اور سیاحت بلاد اسلامیہ کے لئے وطن پیدائش ہندوستان کو چھوڑ کر ارض مالوفہ کی طرف جا رہا ہوں۔ اپنے وطن پیدائش کو چھوڑتے وقت کل اہل ملک بالخصوص برادران اسلام کو میں یہ آخری پیغام دینا چاہتا ہوں کہ آزادی ملک اور اس کی سعی چونکہ اس کے فرائض انسانیہ سے ہے اس لئے ہر ہندی کا یہ انسانی فرض ہے کہ بلا اختلاف مذہب و ملت ہر اس چیز کو جسے وہ اس مقصد عظیم کے حاصل کرنے کے لئے قربان کر سکتا ہے اسے قربانی کرتے ہوئے اپنی انسانیت کا ثبوت دے اور اس راستہ کی ہر تکلیف کو خدا کی رحمت قرار دے۔ پوری ہمت و استقلال سے اس کارروانہ وار مقابلہ کرے جس کا بہترین طریق کار موجودہ حالات میں کانگریس کے طریق کار کی عملی حمایت ہے۔

کانگریس نے اہل ملک اور تمام متمدن اقوام عالم پر اس امر کو بالکل واضح کر دیا ہے کہ ہندوستان کی رائے عامہ کا جہاں تک تعلق ہے کانگریس اس میں حکومت کے مقابلہ میں ہر طرح کامیاب ہے۔ جیسا کہ پارلیمنٹری بورڈ کی الیکشنوں میں شاندار کامیابی سے ظاہر ہے۔ وہ وقت بہت قریب ہے جب کہ نئی اسمبلی کے پریذیڈنٹ کا انتخاب عمل میں آئے گا۔ حکومت اور کانگریس اپنی اپنی قوت و طاقت کا مظاہرہ کرنے کے لئے میدان میں دوسری مرتبہ قدم رکھے گی۔

تیسرا پردہ اس وقت چاک ہو جائے گا جب کانگریس اپنے مرتب کردہ پروگرام کو عمل میں لائے گی جس سے پبلک اور ممبران اسمبلی دونوں لطف اندوز ہوں گے۔ حکومت کے لئے وہ وقت نہایت نازک ہوگا جب کہ اس کے سابقہ اعمال کو ممبران اسمبلی تمام دنیا پر بے نقاب کر دیں گے۔

(محمد نعیم لودھیانوی رکن مجلس عاملہ جمعیۃ العلماء ہند)

اور غلطی کے الزام میں دس ہزار روپیہ ہرجانہ کا دعویٰ کیا تھا جس میں سے ... ہزار روپیہ کی ڈگری مل گئی۔

گرجوں کے خلاف حکومت جرمنی کا اقدام

عیسوی مذہب کی اشاعت پر پابندیاں

برلن ۹ دسمبر۔ یہ اطلاع پہلے دی جا چکی ہے کہ جرمنی کا چرچ ہٹلر اور اس کی پارٹی کو چکار کھانے کے لئے ناحق پاؤں مار رہا ہے۔ اس سلسلہ میں عیسائی پادریوں کی ایک کانفرنس بھی ہوئی جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہٹلر کی پالیسی کے خلاف زبردست احتجاج کیا جائے۔ اور عیسائی مذہب کی تبلیغ کے لئے زبردست قدم اٹھایا جائے۔

دوسری طرف جرمنی کا پریذیڈنٹ ہٹلر چرچ کو اپنے لئے زبردست خطرہ خیال کر رہا ہے۔ پادریوں کے فیصلے نے تو اس کے لئے اس خطرے کو اور بھی مضبوط کر دیا ہے اس لئے اب چرچ کے خلاف یہ قدم اٹھایا ہے کہ بہت سے گرجے بند کر دئے ہیں کتنی نوجوں کو سڑکوں پر پھرنے کی ممانعت کر دی ہے اور عیسائی مذہب کی تبلیغ پر سخت پابندیاں عائد کر دی ہیں ...

۲۶ کانگریسیوں کی قبل از وقت رہائی

احمد آباد ۱۰ دسمبر۔ گجرات کے ۲۶ کانگریسی کارکنوں کو مقامی حکومت نے ان کی میعاد قید پوری ہونے سے قبل رہا کر دیا ہے۔ ان لوگوں کو گذشتہ سول نافرمانی کے سلسلہ میں مختلف المیعاد سزائیں ہوئی تھیں۔

اسمبلی میں سخت گیر قوانین کی تنسیخ کا مطالبہ

دہلی ۱۰ دسمبر۔ اسمبلی کے اجلاس میں کانگریس پارٹی کی طرف سے پہلی تحریک یہ ہوگی کہ حکومت سخت گیر قوانین کو منسوخ کرے ...

موتیابند۔ موتیابند اور کمزور نگاہ کا بلا اپریشن علاج ... کامیابی کی گارنٹی دی جاتی ہے آرام نہ ہو تو قیمت واپس۔ قیمت ... روپے
Hariyas Ram
Panchpota (Bengal)

بولیویا و پاراگوائے کی جنگ میں جانی و مالی نقصان ہوا۔ یگوسلاویہ و ہنگری کے درمیان اب عارضی سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اس لئے یگوسلافیہ سے ہنگری کے باشندوں کا اخراج عارضی طور پر بند ہو گیا ہے۔ جمعیۃ اقوام کی یہ کامیابی امسال کی کامیابیوں میں ایک نمایاں چیز ہے۔

جنیوا ۱۱ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہنگری اور یگوسلاویہ کے قضیہ میں آخرکار سمجھوتہ ہو گیا۔ اور ایک بے مثال اتفاق درست میں مندرجہ سمجھوتہ کی قرارداد کے الفاظ پر بحث کی اور سب اس پر راضی ہو گئے۔

امید ہے کہ آج شام کو کونسل کے باقاعدہ اجلاس میں بھی قرارداد پیش ہو کر منظور ہو جائے گی۔ اور یہ معاملہ ختم ہو جائے گا۔

توقع کی جاتی ہے کہ اس کے بعد دونوں حکومتوں میں پھر کوئی تصادم نہ ہوگا۔

وزیر اعظم پٹیالہ ہوائی جہاز کے ساتھ گر گئے

پٹیالہ ۱۰ دسمبر۔ موضع دیال گڑھ ریاست پٹیالہ سے ظاہر ہے کہ سرکاری ہوائی جہاز جس میں نواب سر لیاقت حیات خاں پرائم منسٹر، مسٹر اے ایم ... فنانس منسٹر اور انجنئر ڈرائیور جہاز سیر کر رہے تھے۔ مشینری جہاز کے فیل ہو جانے سے گر گیا جس کی اطلاع پہنچنے پر مہاراجہ صاحب والئے پٹیالہ موقع پر پہنچ گئے۔ مہاراجہ نے ایک شخص کو راستہ بتانے پر انعام دیا۔ گرنے والے اصحاب میں سے کسی کو کوئی ضرب نہیں آئی۔

نائب وزیر ہند کا جواب دینے سے انکار

لندن ۱۱ دسمبر۔ دار العلوم میں مسٹر ارگن جونز نے حکومت سے یہ یقین حاصل کرنا چاہا کہ جدید قانون حکومت اس وقت تک نافذ نہ کیا جائے گا۔ جب تک کہ ایوان والیان ریاست ہائے ہند راجگان اور ریاستی باشندے وفاق ہند (فیڈریشن) میں شرکت پر آمادگی ظاہر نہ کریں۔ مسٹر بٹلر نائب وزیر ہند نے جواباً کہا کہ میں اس قسم کا یقین دلانے سے معذور ہوں۔

ثابت ہوگی۔ امید کی جاتی ہے کہ اس تحریک کا پاس ہو جانا یقینی ہے۔ کیونکہ دوسری پارٹیوں کے ممبر بھی اس معاملہ میں کانگریس پارٹی کا ساتھ دیں گے۔ سرکاری ممبران کی طرف سے مخالفت کی جائے گی۔ لیکن یہ مخالفت کامیاب ثابت نہیں ہو سکے گی۔

ہنگری اور یوگوسلاویہ میں صلح

جمعیۃ اقوام کا تاریخی کارنامہ

جنیوا ۱۱ دسمبر۔ جمعیۃ اقوام نے دو نہایت بین الاقوامی تنازعات کا فیصلہ کیا ہے جو گران چاکو کی سرحد پر بولیویا اور پیراگوئے کے درمیان جنگ کی بندش اور یگوسلافیہ و ہنگری کے درمیان کشیدگی کے خاتمہ سے تعلق رکھتا ہے۔

چند کتب نادر الوجود برائے فروخت

تمدن عرب مصور از سید علی بلگرامی مجلد (تاریخ اردو) السیرۃ المحمدیہ ... از مولوی کرامت علی دہلوی مجلد (سیر عربی) خصائص ... مجلد (سیر اردو) ... مجلد (انساب عربی) ... (کلام فارسی) ... (کلام اردو)

محمد حمید شریف مہتمم ادارۃ المعارف مدرسہ نظامیہ شبلی گنج حیدر آباد دکن

مصفا خون کی شرطیہ گولیاں

فساد خون پھوڑا پھنسی جسم پر خارش ہونا کالے رنگ کے نشان پڑ جاتے ہوں ان کیلئے ... ایک ہفتہ کے استعمال سے خون بالکل صاف ہو جاتا ہے ... قیمت صرف ایک روپیہ ...

گدڑی اینڈ کو جالندھر شہر (پنجاب)

رسالہ امراض مخصوصہ مرداں مفت منگوالیں

جس میں مردوں کی خفیہ پوشیدہ امراض کی وجوہات علامات وغیرہ مفصل لکھی ہیں اور آخیر میں ان امراض کی ادویات کا تذکرہ ہے۔ یہ کتاب ہر شادی شدہ شخص ایک آنہ کا ٹکٹ ڈاک خرچ بھیج کر مفت حاصل کر سکتا ہے (خط میں لکھنا چاہئے کہ میں شادی شدہ ہوں۔ ورنہ کتاب نہ بھیجی جاوے گی)۔

اس کتاب کو جلد منگواؤ۔ وقت گذر رہا ہے!

خط و کتابت کے لئے پتہ:۔ امرت دھارا ... لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

ہمارے ایجنٹ۔ میسرز بہاری لال گھاسی رام کھاری باؤلی اسٹریٹ دہلی

نمبر ۱۲

اشتہار مشعر حکم حاضری مدعا علیہ

(زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

بعدالت جناب مولوی الٰہی بخش خاں صاحب منصف و جج مطالبہ خفیفہ کوئٹہ

نمبر مقدمہ ۱۳۴۸ بابت ۱۹۳۴ء

ہری چند لعل چند بذریعہ ہری چند سکنہ ... چند وڈ کوئٹہ بنام سرفراز خاں ولد ناز خاں مدعا علیہ

دعوی ...

بنام سرفراز خاں سکنہ کوئٹہ حال عدم پتہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہ مسمی سرفراز خاں مذکور تعمیل سمن سے دیدہ و دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے اس لئے اشتہار بنام مدعا علیہ سرفراز خاں مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مذکور بتاریخ یکم جنوری ۱۹۳۵ء کو بمقام کوئٹہ حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یک طرفہ عمل میں آئیگی۔

آج بتاریخ ... دسمبر ۱۹۳۴ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم بخط انگریزی

معجون اکسیر شباب

ایک لاثانی چیز ہے۔ قوت باہ کے لئے اکسیر اعظم ہے قدرت کا ایک کرشمہ ہے کمزور اور ناکارہ انسان کے لئے آبحیات ہے خون اور مادہ تولید کی پیدائش کو بڑھاتی ہے عصبی کمزوریوں کو دور کر کے سختی پیدا کرتی ہے معدہ اور جگر کی اصلاح کرتی ہے ... قیمت ...

نیر اکسیری دواخانہ قلعہ بجنور یوپی۔ (انڈیا)

محبوب عاشق کے قدموں پر

...

ملنے کا پتہ مفضل شاہ عامل گلی راجان دہلی

پارلیمنٹ میں مجوزہ اصلاحات ہند کی منظوری کی قرارداد

وزیر ہند کی طرف سے پارلیمنٹری رپورٹ کی حمایت

ہندوستان کی دائمی غلامی کا پٹہ

برطانوی تعلیم اور تجربات کا اہم نچوڑ

پارلیمنٹ میں سلیکٹ کمیٹی کی سفارشات (مجوزہ اصلاحات ہند) کی تائید میں تحریک پیش کرتے ہوئے سر سیموئیل ہور وزیر ہند نے جو تقریر ۱۰ دسمبر ۱۹۳۴ء کو کی ہے اس کا خلاصہ گذشتہ اشاعت میں دیا گیا ہے آج وزیر ہند کی پوری تقریر ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

لندن ۱۰ دسمبر۔ کل سوالات ختم ہونے کے بعد دار العوام میں وزیر ہند ہندوستانی اصلاحات کے بارے میں مندرجہ ذیل تجویز پیش کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ یہ ایوان مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی سفارشات کو اس حیثیت سے کہ وہ ہندوستانی اصلاحات کی نئی ترتیب کی بنیاد میں قبول کرتا ہے اور یہ مناسب سمجھتا ہے ...

وقت تک مضبوط ہے جب تک کہ اس کی کارروائیوں میں کوئی پیچیدگی پیدا نہ ہو صوبجات میں رائے عامہ کی آواز موثر ہونے سے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ لامرکزیت کی جانب اقدام کیا جائے۔

بہرحال صوبجاتی خود مختاری کی جانب قدم بڑھانا ضروری ہے اور اس خود مختاری کے معنے لئے جا سکتے ہیں یا تو وہ ایک ایسی شاندار قسم کی کونسل گورنمنٹ ہو جس میں مرکزی حکومت کو صوبجات پر کافی اقتدار حاصل ہو اور مرکزی حکومت امداد بھی عطا کرے اور غلطی ہونے پر مرکزی حکومت کو مداخلت کا حق حاصل ہو مجھے یقین ہے کہ اس کو صوبجاتی خود مختاری نہیں کہا جا سکتا اور پارلیمنٹری کمیٹی کے ممبروں کی اکثریت میری ہم خیال ہے۔ صوبجاتی خود مختاری اس صورت میں معقول اور قابل عمل ہو سکتی ہے جب میں صوبجات کے لئے عمل کی آزادی حاصل ہو اور صوبجات کے انتظام میں مرکزی حکومت کو مداخلت کا حق حاصل نہ ہو۔ ایسی صوبجاتی خود مختاری کا نظام وسیع رائے دہی پر مبنی ہونا چاہئے جس میں زراعت پیشہ اقوام۔ خواتین اور پست اقوام کی آواز کو ...

صوبجاتی خود مختاری

صوبجاتی خود مختاری کا معاملہ محض ایک انتظامی معاملہ نہیں ہے بلکہ لامرکزیت کی جانب مزید قدم بڑھانے کا معاملہ ہے۔ ہندوستان کی مرکزی حکومت اسی ...

سیدہ خالدہ ادیب خانم کا ورود ہند

جامعہ ملیہ دہلی میں اہم خطبات کا سلسلہ

ترکوں کے ماضی حال اور مستقبل پر تبصرہ

پہلا لیکچر

۱۔ مشرق اور مغربی خصوصیات کا موازنہ
۲۔ ترک
الف۔ ترکوں کا ماضی
ب۔ مشرق اور مغرب سے تعلقات
ج۔ مشرق قریب میں ترکوں کا ظہور
۳۔ ترکان عثمان اور عثمانیت
الف۔ ترکان عثمان بحیثیت ... دولت
ب۔ یونانی، رومانی، اسلامی اور بازنطینی اثرات
ج۔ شہنشاہیت اور پان اسلامزم کا تصادم
د۔ دولت عثمانیہ کا اقتصادی زاویہ نگاہ
س۔ ترکی کے ترکان عثمان اور ہندوستان کے مغل فرمانرواؤں کا ایک اجمالی مقابلہ۔

دوسرا لیکچر

۱۔ ترکان عثمان کا انحطاط
الف۔ خارجی اسباب
ب۔ داخلی اسباب
۲۔ مغربی نفوذ
الف۔ انقلاب فرانس کے اثرات
ب۔ تعلیم و اصلاح
ج۔ سلیم ثالث، سلطان محمود ثانی، سلطان عبد المجید اول
د۔ سلطان عبد الحمید ثانی کا عہد سلطنت

تیسرا لیکچر

۱۔ ۱۹۰۸ء کا آئینی انقلاب
الف۔ نوجوان اتراک
ب۔ انتظامی، تعلیمی، اجتماعی اور اقتصادی تبدیلیاں
ج۔ جنگ بلقان اور اس کے نتائج
د۔ پان اسلامزم، پان تورانزم اور نیشنلزم کی تحریکیں
۲۔ جنگ عظیم
الف۔ اس کے اسباب
ب۔ اس کے نتائج
ج۔ دولت عثمانیہ کے حصے بخرے کرنے کے منصوبے

چوتھا لیکچر

۱۔ ترکی پر اجنبی تسلط، قوم پرور جماعت کا ظہور، معاہدہ ورسائی
۲۔ قومی پارلیمنٹ کی تشکیل اور اس کا برسر اقتدار آنا
الف۔ عثمانی ملوکیت کا خاتمہ
ب۔ الغائے خلافت
۳۔ قومی پارلیمنٹ کے بعد جمہوریت کا اعلان
الف۔ یونانیوں سے جنگ
ب۔ معاہدہ لوزان
۴۔ دور اصلاحات
الف۔ سلطنت سے مذہب کی علیحدگی
ب۔ معمولی اصلاحات کا نفاذ
ج۔ نوجوانان اتراک اور جمہوری افکار کا ایک اجمالی موازنہ

پانچواں لیکچر

۱۔ ترکی ادب
الف۔ عہد اسلام سے قبل کا ادب، مشرق قریب میں عثمانی ترکی ادب
ب۔ تصوف اور تغزل کا رنگ اور رزمیہ اور پھر ... شاعری کی تحریکیں
۲۔ دور تنظیم و اصلاح
الف۔ نامق کمال اور اس کے طرز خیال کی نمونائی
ب۔ نئی ادبی تحریک
ج۔ وطن پرور جماعت
د۔ افکار، معاصر اور شخصیتیں
س۔ اقتباسات

چھٹا لیکچر

۱۔ عہد جمہوریت میں ادب
الف۔ رسم الخط کی تبدیلی
ب۔ عہد حاضر کی ادبی سرگرمیوں کی شخصیتیں اور ان کے افکار و آثار
ج۔ اقتباسات
۲۔ ترکی تھیٹر اور اجتماعی زندگی پر اس کے اثرات

الف۔ معاصر التاس کے تھیٹر
ب۔ مغرب کے اثر زدہ تھیٹر
ج۔ عہد حاضر کے تھیٹر

ساتواں لیکچر

۱۔ صنف لطیف بحیثیت مجموعی
الف۔ مسلمان عورت اور عیسائی عورت
ب۔ ترک عورت عثمانی واسلامی دور میں اور ماقبل اسلام
ج۔ سیاسیات میں حرم کے اثرات
د۔ ادب کے دور ابتدائی میں عورت
س۔ رفاہ عام اور تعلیمی مشاغل میں عورتوں کی سرگرمیاں
۲۔ ابتدائی اصلاحات میں مسئلہ نسواں کا ظہور
۳۔ سلطان عبد الحمید کے عہد سلطنت میں عورتوں کی حالت

آٹھواں لیکچر

۱۔ نوجوانان اتراک کے دور حکومت میں عورتوں کی حالت
الف۔ مغربی اور ترکی تحریک نسواں میں افتراق
ب۔ تعلیمی اور اجتماعی تغیرات
ج۔ ۱۹۱۷ء کا "قانون خاندان"
۲۔ وطنی تحریک میں عورتوں کی جدوجہد
الف۔ دیہاتی عورت
۳۔ عہد جمہوریت میں عورتوں کی حالت
الف۔ "نیا قانون خاندان"
ب۔ بلدیات میں حق رائے دہی
ج۔ مسئلہ نسواں میں مشرق اور مغرب کی کشمکش
خاتمہ اور مستقبل پر ایک نظر۔

افسانہ

بہار و خزاں

خیر النساء اختر نماز سے فارغ ہوئے اور کھانے کیلئے دسترخوان بچھا دیا۔ دس پندرہ منٹ میں کھانے سے بھی فارغ ہو گئے ... گلوری منہ میں رکھ لی۔

خیر النساء: آج تم تھوڑی سی رقم سے بہت خوش ہو حالانکہ اتنی اتنی رقم معلوم نہیں کتنوں کو دی ہوگی۔ جو شخص ایک ایک دن میں ... ہزار روپیہ خرچ کر ڈالتا ہو اس کے لئے سو روپیہ کی کیا حقیقت ہے۔

اختر: جب ایک ... روپے خدا تعالیٰ اس وقت بھی نعمت کی قدر نہ کی۔ نہ مجھے اس کا احساس ہوا کہ روپیہ پیسہ بھی کوئی ضروری چیز ہے ...

خیر النساء: واقعہ یہی ہے کہ مصیبت میں آرام اور بیماری میں تندرستی یاد آتی ہے اور ایک چیز کی حقیقت دوسری مخالف چیز سے ظاہر ہوتی ہے ... تعرف الاشیاء باضدادھا ...

(باقی آئندہ)

مصیبت کے بعد راحت کی قدر

تعرف الاشیاء باضدادھا

ایک نئی اسکیم

(۳۸)

خیر النساء: یہ خدا تعالیٰ کا بڑا ہی فضل ہوا کہ تم صحیح و سالم چلے آئے اور گلو بند کے روپے بھی لے آئے۔ اگر خدا نخواستہ وہ دونوں ملکر تم کو تکلیف پہونچانے کی کوشش کرتے تو ان کا کوئی کیا کر لیتا۔

اختر: ان کی کیا مجال تھی کہ مجھ پر دست درازی کرتے! اگر وہ ایسا کرتے بھی تو مزہ بھی خوب چکھا دیتا۔

خیر النساء: خیر جو کچھ ہوا اچھا ہوا۔ اب آئندہ کے لئے کوئی فکر کرنی چاہئے تاکہ زندگی عزت و آبرو سے گزرے اور کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کرنا پڑے۔

اختر: (خوش ہو کر) الحمد للہ! اللہ تعالیٰ نے مصیبت کے آخری لمحات میں خوب ہی مدد کی بے شک یہ سب کچھ تمہاری دینداری اور صداقت کی بدولت ہوا اور میں تمہارے صدقہ میں کامیاب ہو گیا ...

مشہور دستار عمامہ ٹسری بھاگلپوری پگڑی

ہر قسم کے بھاگلپوری ٹسری و سلک تھان عمامہ ... کی ضرورت ہو تو پتہ ذیل سے طلب فرمایئے۔
(مولوی) سلامت اللہ انصاری ٹسر سلک مرچنٹ پوسٹ و مقام چپانگر۔ خاص (بھاگلپور)

سچا ہمدم و رہبر۔ بے دام

پاک صاف خیالات پیدا کر کے جسمانی و روحانی صحت حاصل کرنے کیلئے دنیا میں سچی خوشی دستیاب کرنے کیلئے آپ آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب کام شاستر بالکل مفت منگالیں۔
وید شاستری جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

بہترین اور عمدہ سویاں

اگر آپکو ہر قسم کی بہترین اور بکفایت سویاں خریدنی ہیں تو آپ سید ارشاد حسین صاحب کی دوکان سے خریدئے۔ یہ دوکان دہلی میں بازار لال چاہ لال مسجد کے نیچے واقع ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم یکشنبہ ۸ رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۳ ہجری

ہندوستان کے آئندہ دستور پر دار العوام میں مباحثہ

سرسیموئل ہور کی تقریر

مسٹر کنہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ پر دار العوام ... میں مباحثہ شروع ہوگئے ہیں اور حکومت کے نمائندوں کی جانب سے اس رپورٹ کو آئندہ مسودہ قانون کی بنیاد کے طور پر منظور کئے جانے کی تحریک پیش کردی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں وزیر ہند سر سیموئل ہور کی وہ تقریر جو انہوں نے دار العوام کے سامنے مذکورہ ...

الفاظ کا سراب

گورنروں کی خود مختاری

اتحاد ہند اور فیڈریشن

شذرات

حضرت شاہ صاحب کی گرفتاری

خان عبدالغفار خاں کی گرفتاری

قابل تقلید مثال

مولانا ظفر علی خاں کو قتل کی دھمکی

حوادث واحکام

استفتاء

الجواب

رموز و معارف شریعت کا بحر ناپید اکنار

یعنی

حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب

کی

تقریر سیرت

حضرت سحبان الہند مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہ بصیرت افروز شریعت آموز تقریر جو ممدوح نے اٹاوہ کے جلسہ سیرت میں ارشاد فرمائی تھی اور جس کو بعد میں مزید تفصیل و تشریح کیساتھ مرتب و مدون کرکے الجمعیۃ میں جزواً جزواً شائع کیا گیا تھا، اب قارئین الجمعیۃ کے مسلسل و پیہم اصرار پر کتابی شکل میں ادارۂ الجمعیۃ کی جانب سے شائع کی جارہی ہے اور اسکے ساتھ وہ آخری حصہ بھی شامل کردیا گیا ہے جو الجمعیۃ میں درج نہ کیا جاسکا تھا تمام کاپیاں پریس کو جاچکی ہیں، طباعت شروع ہوگئی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ رمضان المبارک کے پہلے ہفتہ ہی میں کتاب چھپکر آجائیگی اور ہم شائقین سیرت کی خدمت میں حسب خواہش ارسال کرسکیں گے۔

بے شمار خصوصیات

جن حضرات نے اس تقریر کا شائع شدہ حصہ شروع سے آخر تک ملاحظہ فرمایا ہے انکو تو ضرور یہ اندازہ ہوگیا ہوگا کہ رموز و معارف شریعت کا علم حاصل کرنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ کے متعلق ایک بے نظیر و بے عدیل مجموعۂ معلومات سے بہرہ اندوز ہونے کیلئے اس کتاب کی قدر و منزلت کیا ہوسکتی ہے لیکن ان حضرات کیلئے جو اس پورے سلسلہ کا مطالعہ نہیں کرسکے ہیں یا جنہوں نے یہ اعلان پہلی مرتبہ دیکھا ہے اتنا عرض کردینا ضروری ہے کہ حضرت مولانا کی یہ تقریر اپنی بے شمار خصوصیات کے اعتبار سے ایک عجیب و نادر مجموعہ ہے جو نہ صرف موجودہ دور میں بلکہ آئندہ نسلوں کیلئے بھی یادگار رہیگا۔ شریعت مقدسہ کے نہایت ادق مسائل و دشوار نکات اس طرح پیش کئے گئے ہیں کہ ہر عالم و عامی انکو سمجھ سکتا ہے۔ اور ان سے افادہ کرسکتا ہے، اس پر حضرت مولانا کی سلاست زبان اور روانی بیان نے وہ کام کیا ہے کہ مضامین کی دقت اور مسائل کی دشواری کے باوجود شروع سے لیکر آخر تک دلچسپی برابر قائم رہتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف شہروں اور قصبوں میں ہزاروں لاکھوں مسلمان ایسے ہونگے جو حضرت مولانا کے مواعظ حسنہ سے مستفید ہوچکے ہیں اور ایک مرتبہ نہیں صدہا مرتبہ حضرت مولانا کی تقریریں سننے کے باوجود ہمیشہ اسکے مشتاق رہتے ہیں کہ ایک مرتبہ پھر کہیں حضرت مولانا کی تقریر سننے کا اتفاق ہو، ان تمام مسلمانوں کیلئے یہ مژدہ یقیناً جاں فزا ہوگا کہ یہ "تقریر سیرت" جو آج شائع کی جارہی ہے حضرت مولانا کی اکثر تقریروں کا لب لباب ہے۔ اور اس میں سیرت کے متعلق بہت سے وہ مضامین جو حضرت مولانا اپنی مختلف تقریروں میں ارشاد فرمایا کرتے ہیں، انداز بیان اور خصوصی زبان کی تمام خصوصیتوں کیساتھ مجتمع کردئیے گئے ہیں۔ اور اسلئے اس کتاب کو اپنے پاس رکھنا یا اسکا مطالعہ کرنا حضرت مولانا کے مواعظ حسنہ سے ہر وقت بہرہ اندوز ہونے کے مترادف ہے "تقریر سیرت" میں جو مضامین زیر بحث آئے ہیں انکے بعض عنوانات بطور نمونہ درج ذیل کئے جاتے ہیں تاکہ کتاب کی ہمہ گیری و وسعت کا کچھ اندازہ کیا جاسکے۔

فہرست مضامین

روحانی اور جسمانی تربیت	سب سے پہلی یونٹی کانفرنس	حضرت خالد ابن ولید کا واقعہ	میثاق کے دو اقرار نامے	پنجاب کا نوری فرقہ	بیسویں صدی کے نوجوان	سندھ کے پیر	سلب اختیار	قوانین انبیاء کے محرم	حضرت لوط اور ابراہیم علیہما السلام	[illegible]
عالم بالا کی خدمات	فضل حق کا معاملہ	حضرت ابراہیم بن ادہم	الست بربکم قالوا بلی	رفاعہ کی بیوی کا قصہ	ترتیب قوانین	پست اقوام پر اسلام کا احسان	توبہ کی مسرت کا تصور	انبیاء میں تفاوت	قوم لوط کیلئے سفارش	[illegible]
مسلمانوں کے تین بار	ہندوؤں اور مسلمانوں کا فرق	انبیاء اور حکماء کا فرق	لفظ رب کی اہمیت	حلالہ کا حکم	بیوہ کے ساتھ ظلم	رسم و رواج کی پابندی	اہل دل کا نقدان	حضرت امام الحرمین کا واقعہ	حضرت لوط اور فرشتے	[illegible]
رسالت اور نبوت کا فرق	صاحب کا واقعہ	حضرت عمرؓ کا واقعہ	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ	خوانین کا اقرار نامہ	دوسرا معجزہ	مسرت حق کی مثال	انبیاء سابقین کا تذکرہ	شیطان کا جواب	حضرت سے آخری نجات پانیوالا	[illegible]
مکار کا متفقہ مسئلہ	الفاظ اعمال کا صورت اختیار کرنا	حضرت آدم و حوا علیہما السلام کی بنا	حضرت عمر بن الخطاب کا واقعہ	جادو اور معجزہ کا فرق	الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر	حضرت علی اور ایک یہودی کی گفتگو	ملائکہ اور شیاطین	سائل اور سخی میں کشمکش	[illegible]	[illegible]
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ	کا فرکی قبر میں ننانوے سانپ	حضرت داؤد علیہ السلام کی لغزش	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اعجاز	حدیث شریف کے دوسرے معنی	جہاد اور ایمان کا تعلق	قرآن کی قسمیں	قسموں کی مناسبت	[illegible]	[illegible]
ہجرت کا ایک واقعہ	نکیرین کا پہلا سوال	حضرت آدم کو ملائکہ کا سجدہ کرنا	تبعین غلام احمد قادیانی	حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ	سر جان میکسیر کی تفسیر	قید فاسقہ کی زندگی	اماطۃ الاذی کے معنی	حضور کی زندگی کی قسم	مومن اور منافق کی مثال	[illegible]
		سجدہ یا حلف وفاداری	مرزا کا کچا چٹھا	حضرت بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ	سیاست اور مذہب					

پوری کتاب دو سو صفحات پر مشتمل ہے اور نہایت بہتر کتابت و طباعت کے ساتھ شائع کی جارہی ہے اسکے باوجود قیمت علاوہ محصولڈاک صرف ایک روپیہ (عہ) رکھی گئی ہے تاکہ امیر و غریب سب حضرات مساوی فائدہ اٹھاسکیں جن حضرات کو مزید رعایت حاصل کرنی ہو ان کیلئے صرف یہ صورت ہے کہ وہ اپنی فرمائش منی آرڈر کیساتھ فوراً روانہ کردیں۔ زیادہ سے زیادہ آٹھ رمضان المبارک تک جن خریداروں کی فرمائشیں آجائیں گی انہیں کتاب صرف ۱۲ میں دی جائیگی اور ۳ محصولڈاک کیلئے ادا کرنے ہونگے۔ اس طرح صرف ایک روپیہ کا منی آرڈر کردینے سے کتاب مندرجہ پتہ پر پہنچ جائیگی۔ ورنہ وی پی منگانے والوں یا آٹھ رمضان المبارک کے بعد روپیہ بھیجنے والوں کو عہ ادا کرنے ہوں گے۔ منیجر الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

حاجیوں کا جہاز ایس ایس جہانگیر

ایس ایس جہانگیر موسم رواں کا حاجیوں کا دوسرا جہاز ...

مسلم بنک کا ضروری اعلان

مسلم بنک کی شاخیں درج ذیل ہیں۔ ان کے علاوہ بھی دیگر مقامات کی بلٹیاں بنک لیتا ہے۔ کمیشن وہی معمولی ہے جو دیگر بنک لیتے ہیں۔

وما علینا الا البلاغ۔

یتیم خانہ و مدرسہ انجمن حیات الاسلام دہلی

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یَدُ اللہِ عَلَی الجَمَاعَۃِ

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۵۷۳۸

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی۔اے) معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم پنجشنبہ ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۵۳ ہجری مطابق ۲۰ دسمبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۴۴

نماز تراویح کے مسائل و فضائل

رمضان المبارک میں قرآن کریم کا سننا اور سنانا
خیر و برکت کی راتوں میں ذکر و اذکار

معاصرین کے افکار و آراء

قرضہ بل

ہندو مسلم تصفیہ کی کوشش

گاندھی جی کا دورۂ سرحد

حکومت کی شدید غلطی

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا، مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو بغور دیکھا تو اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہوگئی اور اس نے یہ فیصلہ کر لیا کہ حقیقتاً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا اور آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے۔ اور اس کے علاوہ جتنے مذاہب ہیں وہ سب باطل اور صراط مستقیم سے بھٹکا دینے والے ہیں۔ جب عیسائیوں کو اس کی خبر ہوئی تو تمام پادریوں نے مل کر اس لڑکی پر بے شمار مظالم ڈھائے اور اس قدر گمراہ اور صبر آزما مصائب میں مبتلا کیا کہ دیکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہونے لگے مگر وہ لڑکی اسلام پر ثابت قدم رہی اور اس نے بالآخر تمام پادریوں کی ایک شاندار مجلس میں اسلام کی حقانیت پر ایک بصیرت افروز مناظرہ کیا۔ فضیلت اسلام اور رد عیسائیت کے جس قدر دلائل ممکن تھے وہ تائید الٰہی سے اس لڑکی نے پادریوں کے مقابلہ میں اس خوش اسلوبی کے ساتھ پیش کئے کہ سامعین حیرت و استعجاب کے سمندر میں غرق ہوگئے اور پادریوں سے کوئی جواب بن نہ پڑا۔ اور وہ لڑکی ہمیشہ کے لئے اسلام ہی سے وابستہ ہوگئی۔ اس کا نام ازبلا تھا اور اس کی زندگی کے واقعات ایک کتاب میں قلمبند کر دیئے گئے ہیں۔ اگر آپ کو گزشتہ عظمت و سطوت کا مطالعہ کرنا ہے اور عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت کے بے شمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہے اور آپ اس کتاب کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنا چاہتے ہیں تو فوراً طلب کیجئے۔ پہلا ایڈیشن قریب الختم ہے اگر دیر ہوئی تو دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت فی جلد ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک۔ تبلیغی مقاصد کیلئے بیس یا بیس سے زائد جلدوں کے خریدار کو ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جائیگا۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر الجمعیۃ دہلی

Regd No. L 1793.

نورانی قرآن مجید — نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے

The Al-Jamiat

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام — اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو ازبلا کا مطالعہ کیجئے جس کو پڑھ کر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائینگے۔ قیمت فی جلد ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک۔ منیجر الجمعیۃ دہلی

Vol. XX No. 43 DELHI SUNDAY 16th DECEMBER 1934 PRICE ONE ANNA

4612
Moulvi Mehdi
Hassan Sb Mufti
P.O Rander
Dt Surat

DELHI

حجاج کیلئے بہترین معلم
تائید جمعیۃ علماء ہند اور محمد طیب صاحب کی تائید

عبادت اسلام میں حج ایک نہایت ہی اہم اور عظیم الشان عبادت ہے۔ دنیا کے مسلمان جوق در جوق اپنے پروردگار کے دربار میں حاضر ہو کر اپنی عبودیت کا ثبوت دیتے ہیں۔

(محمد طیب عفی عنہ۔ مہتمم دار العلوم دیوبند)

آتش بازی کے خلاف جلوس کیا گیا

عمال حکومت توجہ فرمائیں

(رفیق بی اے)

اعلان ضروری

اکسیری دواخانہ قلعہ بجنور انڈیا

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی، علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

جنت و دوزخ

خاموش تبلیغ

پاک زندگی

تحفۃ المحبین

سیرۃ الحبیب

تعلیم الاسلام

فتاویٰ رشیدیہ

خطبۂ صدارت

حیات محمود و اسیر مالٹا

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت — خاص رعایت — خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خاں

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیئے

روہیلکھنڈ کے بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانح عمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے صرف ڈھائی سو جلدیں باقی ہیں۔

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھایئے

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم
مع
خلاصۃ التفاسیر

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

وادیٔ غیر ذی زرع میں امت مسلمہ کا اجتماع

حج کے روحانی۔ اقتصادی اور سیاسی فوائد

آل ورلڈ مسلم کانفرنس کی شرکت کے لئے اپیل

(از ڈاکٹر عبداللہ محمد شریف کی ایڈیٹر صوت الحق)

آج کل ایک مشہور عرب ڈاکٹر عبداللہ محمد شریف کی ایڈیٹر عربی اخبار "صوت الحق" دہلی تشریف لائے ہوئے ہیں۔ موصوف ایک عرصہ سے بمبئی میں مقیم ہیں اور ہندوستان کے حالات اور آثار قدیمہ کا معائنہ کرنے کے لئے دورہ فرما رہے ہیں۔ آپ عرب کے ایک زبردست مورخ۔ عالم اور باخبر صحیفہ نگار ہیں اور ہندوستان اس غرض سے آئے ہیں کہ عربی زبان میں ہندوستان کی ایک مکمل اور جامع تاریخ مدون کریں۔ اس مقصد کیلئے موصوف ہندوستان کے آثار قدیمہ اور مختلف مقامات کا معائنہ فرما رہے ہیں اور علما سے مکر تاریخ ہند کیلئے مواد فراہم کر رہے ہیں۔ حضرت علامہ سید سلیمان صاحب ندوی نے بھی تاریخ ہند کی عربی تصنیف کیلئے مسالہ فراہم کیا ہے اور مولانا ابوالکلام آزاد۔ علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند اور مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند وغیرہ اکابر نے آپ کے اس عظیم مقصد سے دلچسپی کا اظہار فرمایا ہے۔ آج تک عربی زبان میں ہندوستان کی کوئی مکمل یا غیر مکمل تاریخ نہیں لکھی گئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی اس جدید تصنیف سے عربی لٹریچر میں ایک بیش بہا اضافہ ہوگا۔

[illegible]

حجاز میں امن و امان

[illegible]

عالمگیر اجتماعیت

[illegible]

عربی اور ولایتی ڈاک

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

انگلستان کے بشپوں اور پادریوں کی تنخواہیں

پندرہ ہزار پونڈ ماہانہ تک!

انگلستان کے بشپوں اور پادریوں کو جو بیش قرار تنخواہیں ملتی ہیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ یورپ میں کلیسا کا اقتدار کس قدر مستحکم بنیادوں پر قائم ہے اور مذہبی پیشواؤں کا وہاں کس قدر اعزاز و احترام کیا جاتا ہے ان لوگوں کو جو ماہانہ ملتا ہے اس کی فہرست پر ایک نظر ڈالئے اور دوسری طرف ہندوستان میں علمائے ذی شان کی جو قدر و منزلت ہے اور عام تمدن میں ان کے متعلق جو خیالات پھیلے ہوئے ہیں ان کا بھی اندازہ لگائیے۔

آرچ بشپ آف کنٹربری ۱۵۰۰۰ پونڈ ماہانہ

[illegible]

ترکی حکومت اور حجاز میں تجارتی تعلقات

وزیر مالیہ حجاز کا عزم انگورہ

[illegible]

یونان۔ یوگوسلاویہ۔ رومانیہ

ممالک بلقان نے کمال پاشا کی تجویز کو منظور کرلیا

[illegible]

ہر سال سات ارب انڈوں کی کھپت

[illegible]

غازی کمال پاشا ایران تشریف لائیں گے؟

جمہوریہ متحدہ شرقیہ کی تشکیل

تازہ اطلاع ملی ہے کہ غازی مصطفےٰ کمال پاشا جوابی ملاقات کیلئے ایران تشریف لائیں گے۔ آپ ایک خاص اسکیم پر غور کر رہے ہیں جو ترکی اور ایران کے مابین طے ہونے والی ہے۔ اس اسکیم کی رو سے وسط اور مغربی ایشیا کی وہ تمام حکومتیں ایک رشتہ اتحاد میں منسلک ہو جائیں گی جو برطانیہ یا فرانس کا حکم بردار نہیں ہیں۔ اس طرح ایک نئی وسیع مملکت جمہوریہ متحدہ شرقیہ کے نام سے منصۂ شہود پر آجائے گی۔ [illegible]

حلب اور دمشق میں ترکی شہداء کی قبریں

فرانس سے ترکی حکومت کا مطالبہ

[illegible]

ایران میں عراقی مدارس کا قیام

[illegible]

ڈیوک آف کینٹ کو شاہ عراق کا تحفہ

[illegible]

ترکی کے جشن جمہوریت میں عراقی طلباء

[illegible]

انطاکیہ میں زعماء عرب کے فوٹو ضبط کر لئے گئے

[illegible]

ماسکو میں صرف تیس گرجے باقی رہ گئے

[illegible]

سرمہ نورافزا

[illegible]

مشک عنبر اور جواہر ... کا ایک عجیب مرکب

[illegible]

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

عادل شاہوں کی علمی یادگار اور بے مثل کتب خانہ

سرزمین دکن میں علمی نوادر کا ذخیرہ

چار چار ہزار سال پیشتر کی کتابیں

ناظرین کرام! میں آپ کا تعارف ایک ایسے کتب خانہ سے کرانا چاہتا ہوں جس سے آپ کو تعجب ہوگا کہ سرزمین ہند میں ایسا کتب خانہ بھی ہے۔ جو بے شمار قلمی کتب کا خزانہ اور علمی سربستہ اسرار کا معدن اور اپنی قدامت کے لحاظ سے دنیا کا پہلا اسلامی کتب خانہ ہے جس کی نظیر اس وقت دنیا میں ملنی مشکل ہے۔ سب سے اول آپ کا تعارف مالک کتب خانہ سے کرانا چاہتا ہوں کہ کتب خانہ کے مالک مدوح جناب مولانا ڈاکٹر سید محمد قاسم صاحب ماہر سیمیات ملازم اعلیٰحضرت نظام سرکار (بعہدہ نقامت) دکن ہیں۔ آپ کے آباؤ اجداد خاص سادات ملک عرب سے اس زمانہ میں تشریف لائے تھے جب عادل شاہی سلطنت بیجاپور میں قائم ہوئی تھی۔ عادل شاہوں [illegible]

کیں سرد اور سرد بیوں ہیں گرم کر دے (دہلی کا مشہور حمامی علم کی ایک شاخ ہے) تحت الارضی مخفی اسرار کو بتانے والا کہ کس طرح ایجاد کیا جائے۔ مردہ کی لاش اور غلہ و اناج کو ہزاروں برس کس طرح محفوظ رکھا جائے۔ ایسی کلی جو کہ صرف اوجین کا ایک ہنڈا کی بیل تک رات کو دن بنا دے۔ مدیا کو آگ سے طرح لگائی جائے (راجہ رام چندر جی اور راون کی جنگ میں ایسا سنا جاتا تھا کہ دریا کو آگ لگا دی گئی تھی یہ واقعہ اس ایجاد کی تصدیق کرتا ہے)۔ ایسا طلسم جس کے ذریعہ انسان ہوا پر اڑے اور پانی پر چل سکے وغیرہ وغیرہ غرضیکہ میں حیران ہو کر یہ کہا اور سن رہا تھا اور تعجب کر رہا تھا اس قدر بیش بہا نظیر اور بے شمار پرانے قلمی ذخیرہ کو مقدس ہاتھوں نے کس محنت اور جانفشانی سے جمع کیا ہوگا۔

کتب خانہ میں بعض عجائبات بھی ہیں جو نہایت دلچسپ اور دنیا کا شاید ہی کوئی عجائب گھر پیش کر سکتا ہو مثلاً بادشاہ کا ایک طلسمی کوٹ اور چار زرہ ... [illegible]

قرآن کریم کے قدیم ترین نسخے

[illegible]

صحف انبیاء

[illegible]

سرکار رسالتمآب کی شان میں ایک اور گستاخی

جھانسی کا ایک دریدہ دہن دوا فروش

[illegible]

افسانہ

بہار و خزاں

خیرالنساء نے اختر کو آمادہ کر لیا

مولانا عبدالسلام مرحوم کا ذکر خیر

تجارت کا مبارک خیال

(۳۹)

اختر۔ یہ سب کچھ صحیح ہے مگر تجارت کرتے ہوئے شرم سی معلوم ہوتی ہے۔

خیرالنساء۔ استغفر اللہ! تجارت سے شرم! اب ہماری حالت یہ ہوگئی ہے کہ ملازمت سے تو عار نہیں آتی مگر آزاد کاروبار کرنے سے خجالت محسوس ہوتی ہے۔ ایک دفعہ تمہارے ماموں جان (مولانا عبدالسلام) نے کسی شخص نے یہی کہا تھا کہ تجارت سے شرم آتی ہے تو انہوں نے اس کو بری طرح ڈانٹا تھا [illegible]

نے فرمایا تھا کہ قرآن کریم نے تو تول کا بھی ذکر کیا ہے اور یہی حکم دیا ہے کہ جب تول تو پورا تول چنانچہ فرمایا و زنوا بالقسطاس المستقیم۔ یعنے صحیح ترازو کے ساتھ پورا تولا کرو۔ کم تولنے والوں کی قرآن کریم نے مذمت کی ہے جیسا کہ فرمایا اذا اکتالوا علی الناس یستوفون واذا کالوھم او وزنوھم یخسرون۔ یعنے لوگوں کی بد دیانتی کا یہ حال ہے کہ جب دوسروں سے لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں لیکن جب دوسروں کو دیتے ہیں تو کم تول کر دیتے ہیں۔ گو یا باری تعالیٰ نے ان لوگوں کی مذمت فرمائی جو تجارت میں بے ایمانی کرتے ہیں۔ ماموں جان نے تجارت کی بڑی بڑی فضیلتیں بیان فرمائی تھیں جو مجھے یاد نہیں رہیں۔ صرف ایک حدیث یاد ہے جو اس طرح ہے۔ التاجر الصادق الامین مع النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین [illegible]

[illegible]

الجمعیۃ کیلئے ... بہترین اور عمدہ سویاں

[illegible]

سچا ہمدم و رہبر بے دام

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۱۲ شعبان المعظم ۱۳۵۳ ہجری

اعترافِ حقیقت

مسلم کانفرنس کی شکست فاش اور احمقانہ حرکات

مسلم کانفرنس کو اس مرتبہ اسمبلی کے انتخابات میں جو شاندار پسپائی ہوئی ہے اور اس کی انتخابی مجلس نے بدحواسی کی حالت میں اپنی "عقلمندی" و معاملہ فہمی کے جو بے نظیر ثبوت پیش کئے ہیں اس کے متعلق ان کالموں میں وقتاً فوقتاً اظہار خیال کیا جا چکا ہے ...

درجہ تضحیک ہو چکی ہے کہ اگر غیر کانگریسی مسلمان بیدار نہ ہوئے اور انہوں نے کونسلوں کے انتخابات میں کانگریسیوں سے لڑنے کے لئے نیا نظام قائم نہ کیا تو وہ پبلک زندگی سے بالکل غائب ہو جائیں گے۔"

کانفرنس کی اس شکست فاش کے اسباب خواہ کچھ بھی ہوں جس میں اس سے بحث ...

حضرت شاہ صاحب کا مقدمہ

فتنۂ قادیانیت کے خلاف علم جہاد بلند کرنے کے صلہ میں حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری پر جو مقدمہ گورداسپور میں چل رہا ہے وہ تمام مسلمانان ہند کے لئے ایک خاص مذہبی اہمیت رکھتا ہے جس کا بوقت احساس ضروری ہے۔ ہندوستان میں جماعت قادیان کی جانب سے جو دل آزار و مکروہ پروپگنڈا ایک عرصہ سے جاری ہے اور جسے روکنے کے لئے آج تک حکومت کی جانب سے کوئی مؤثر کارروائی نہیں کی گئی ہے۔ اگر وہ اسی طرح جاری رہا اور مسلمانوں کے دینی و مذہبی جذبات کو اس پروپگنڈا کا دنداں شکن جواب دینے کی اجازت نہ ہوئی اور ان پر دفعہ ۱۵۳ (الف) کے ماتحت مقدمات چلا کر انہیں قید و بند کے مصائب میں مبتلا کیا گیا تو ہندوستان میں ہیچ اسلامی تبلیغ اور رد قادیانیت کی جدوجہد کو سخت نقصان پہنچے گا۔ یہ سوال صرف حضرت شاہ صاحب کے آئندہ جیل جانے یا نہ جانے کا نہیں ہے بلکہ عام اسلامی تبلیغ اور مسلمانان ہند کی جانب سے ایک ایسے فرقہ کے خلاف محاذ قائم کرنے کا سوال ہے جو اسلام کی مقدس تعلیمات کو مٹانے اور ان کی توہین و تذلیل کرنے پر تلا ہوا ہے اور جس نے مسلمانوں کے خلاف انتہائی دل آزاری و فتنہ پروری پر کمر باندھ رکھی ہے۔ اس لئے مسلمانان ہند کو چاہئے کہ وہ حضرت شاہ صاحب کے مقدمہ میں ہر امکانی امداد پہنچانے سے قطعاً گریز نہ کریں۔ حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب لدھیانوی کی ایک اپیل جو اسی مقصد کے لئے شائع کی گئی ہے ہم گزشتہ اشاعت میں درج کر چکے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ حضرت مولانا کی اس اپیل کا ملک میں خاطر خواہ اثر ہوگا اور رودصوف کی ہدایات کے مطابق ہر مقام سے کافی سرمایہ فراہم کر کے حضرت مولانا داؤد غزنوی صاحب سکرٹری مجلس احرار اسلام لاہور کے نام ارسال کر دیا جائے گا۔ اگر اس موقع پر مسلمانوں نے ذرا سی بھی کوتاہی کی اور محض سرمایہ کی کمی کے باعث اس مقدمہ کی پیروی اس اہتمام کے ساتھ نہ ہو سکی جو اس وقت پیش نظر ہے تو اس کا اثر تمام تحریک پر نہایت برا پڑے گا اور نتائج بہت ہی حوصلہ شکن برآمد ہوں گے۔ جاری رائے میں یہ مقدمہ آخری حد تک لڑنا چاہئے اور اس کے تمام مصارف ہندوستان کے مسلمانوں کو فراخ دلی کے ساتھ برداشت کرنے چاہئیں۔

الہ آباد ہائیکورٹ کا فیصلہ

الہ آباد ہائیکورٹ نے ایک نہایت اہم فیصلہ صادر کیا ہے جس سے پبلک جلوس کے انتظام اور اس کی نگرانی کے متعلق پولیس کے اختیارات پر نہایت واضح روشنی پڑتی ہے۔ یہ مقدمہ جس کا اپیل کیا گیا تھا آگرہ کے ایک مسلمان کے خلاف اس بنا پر چلایا گیا تھا کہ اس نے پولیس سے لائسنس حاصل کئے بغیر محرم کے موقع پر ایک جلوس نکالا تھا۔ عدالت ماتحت نے ملزم کو سزا دیدی تھی اور اس فیصلہ کا اپیل الہ آباد ہائیکورٹ میں دائر ہوا تھا۔ ہائیکورٹ مذکور نے مقدمہ کے تمام واقعات پر بحث کرنے کے بعد یہ فیصلہ صادر کر دیا کہ

"بلا لائسنس جلوس نکالنا بذات خود کوئی جرم نہیں ہے۔ ہر شہری کو حق حاصل ہے کہ وہ شارع عام کو استعمال کر سکے بشرطیکہ اس سے کسی اور جرم کا ارتکاب نہ ہوتا ہو۔ اس حق کے استعمال کے لئے اسے کسی لائسنس کی ضرورت نہیں ہے۔ حکام کو یہ حق تو حاصل ہے کہ وہ جس طرح چاہیں جلوس کے راستہ کا مناسب انتظام کریں اور ضرورت ہونے کی صورت میں راستہ کا تعین بھی کر دیں مگر موجودہ قانون کے مطابق انہیں یہ حق ہرگز نہیں ہے کہ وہ سرے سے جلوس نکالنے ہی کی ممانعت کر دیں۔"

الہ آباد ہائیکورٹ کے فاضل ججوں نے مذکورہ بالا رائے کا اظہار کرتے ہوئے پٹنہ ہائیکورٹ کے ساتھ پوری طرح اتفاق ظاہر کیا ہے۔ الہ آباد و پٹنہ کی عدالت ہائے عالیہ کے ان فیصلوں کے بعد یہ امر بالکل صاف ہو جاتا ہے کہ پولیس لائسنس دینے سے جو انکار کر دیا کرتی تھی اور اسے جلوس کی ممانعت کے مترادف سمجھا جاتا تھا اور اس کی خلاف ورزی پر مقدمہ چلنے کا اندیشہ رہتا تھا وہ قطعاً غلط ہے۔ پولیس کو ہرگز اس کا اختیار نہیں ہے کہ وہ کسی شخص کے اس حق کو جو شوارع عام کے استعمال کے متعلق اسے حاصل ہے غصب کرے اور جلوس نکالنے کے لئے لائسنس نہ دے کر جلوس ہی کو روک دے۔ آئندہ پولیس اور پبلک دونوں کو یہ قانونی نکتہ یاد رکھنا چاہئے۔

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

شذرات

انتقادات

ضروری گزارش

اناطولیہ میں برباد کن اور ہیبتناک زلزلہ

۲۵ دیہات تباہ اور انسانی جانوں کا اتلاف

ترکی حکومت نے امدادی پارٹیاں روانہ کر دی ہیں

استنبول ۱۸ دسمبر۔ کسی دوسری جگہ خبر دی جا چکی ہے کہ تلا بہ سدہرہ دورن بلی یورا حمد ڈبلن کی رصدگاہوں کے آلوں نے اس بات کا پتہ دیا تھا کہ کسی جگہ سخت زلزلہ آیا ہے۔ زلزلہ کی شدت سے تطابہ کا آلہ کئی منٹ تک بیکار رہا۔ اس سلسلہ میں نیپال سے بھی اطلاع منگائی گئی مگر وہاں سے بھی یہی جواب آیا کہ وہاں کوئی زلزلہ نہیں آیا۔ اب اطلاع آئی ہے کہ اناطولیہ (جمہوریہ ترکیہ) میں کل صبح ایک ایسا خوفناک زلزلہ آیا کہ اس سے پہلے کبھی نہ آیا ہوگا۔ زلزلہ کے جھٹکے بہت زبردست تھے۔ زلزلہ سے تقریباً ۲۵ دیہات بالکل تباہ ہو گئے۔ کئی ہزار اشخاص گھر سے بے گھر ہو گئے ہیں۔ اب تک بیس اشخاص کے ہلاک ہونے کی اطلاع آئی ہے۔ اس زلزلہ کا اثر تمام اناطولیہ میں محسوس ہوا ہے اور جھٹکے اب تک محسوس ہو رہے ہیں۔ حکومت ترکیہ زلزلہ زدگان کی امداد کے لئے پارٹیاں روانہ کر رہی ہے۔ سامان خورد و نوش بھی کافی مقدار میں روانہ کیا گیا ہے۔

سرحدی غازی مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری اور ڈاکٹر ستیہ پال کی گرفتاری پر احتجاج

اخبار زمیندار سے ضمانت طلب کرنے کے اقدام کی پرزور مذمت

مسلمانان دہلی کے عظیم الشان جلسہ میں اہم تجاویز کی منظوری

دہلی ۱۷ دسمبر ۱۹۳۴ء بہ شام کو مفتی پارک میں حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی صدارت میں مسلمانان دہلی کا عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں خان عبدالغفار خاں، مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری، ڈاکٹر ستیہ پال، اخبار زمیندار اور مولانا ظفر علی خاں کے متعلق حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند، مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی، مولانا حفظ الرحمن صاحب سیوہاروی، مولانا عبدالماجد صاحب ناظم جمعیۃ علماء صوبہ دہلی نے تقریریں کیں اور ذیل کی تجویزیں پیش کیں جو باتفاق رائے منظور ہوئیں:-

(۱) مسلمانان دہلی کا یہ جلسہ ان حالات میں کہ ہندوستان کی سیاسی فضا سول نافرمانی اور کسی قسم کے قانونی خلاف ورزی کے تموج خیز طوفان سے معمول تھی اور اصلاحات جدیدہ کے مالہ و ماعلیہ پر ٹھنڈے دل و دماغ سے غور کرنے کے لئے بہت زیادہ سکون اور جانبین سے رواداری اور مصالحانہ رویہ کی ضرورت تھی حکومت کا خان عبدالغفار خاں اور ڈاکٹر ستیہ پال کو گرفتار کرنا نہ صرف ایک غلطی بلکہ ہندوستان کی سیاسی فضا کو مکدر اور اصلاحات کے معاملہ کو خراب کرنے کی طرف ایک خطرناک اقدام ہے۔ خان عبدالغفار خاں اور ڈاکٹر ستیہ پال کے لئے یہ گرفتاری کوئی نئی چیز نہیں مگر ہندوستانیوں کے واسطے حکومت کی صاف دلی اور اس کی نیک نیتی کا چہرہ دیکھنے کے لئے ایک آئینہ ضرور سامنے آ گیا ہے۔

کلکتہ میں وایسرائے ہند کی تقریر

ہندوستان کی مالی ساکھ بہت اچھی ہے

کلکتہ ۱۰ دسمبر۔ مشترکہ ایوان ہائے تجارت ہند کی سالانہ کانفرنس کے موقع پر ہز اکسلنسی وایسرائے نے تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کی مالی ساکھ کا ذکر کیا اور کہا کہ ہندوستان کی آج جو ساکھ بندھی ہوئی ہے وہ گذشتہ ۲۰ سال کے مقابلہ پر اچھی ہے۔ آپ نے کہا کہ دنیا کی کساد بازاری کا خاتمہ صرف دو چیزوں سے ہو سکتا ہے اول تو سیاسی امن و امان دائمی کا قیام دوم غیر مفید تجارت۔ گذشتہ دو تین سال کا تجربہ بتاتا ہے کہ امن و قانون کا احترام سب سے زیادہ اہم اقتصادی کام ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ جو اصلاحات اس وقت انگلستان میں تیار کی جا رہی ہیں یا وہ قانون کی صورت میں منظور ہو جانے پر تجارت کی مسلسل ترقی کا ذریعہ ثابت ہوں گی۔ اور ملک کی خلاح و بہبودی میں اضافہ کریں گی۔ اس طرح ملک اس مالی بار کو برداشت کرنے کے قابل ہو جائے گا جو صوبجاتی خود اختیاری کے قیام کے بعد اس پر پڑے گا۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ ان اصلاحات کو عوام عزم کے ساتھ بروئے کار لایا جائے گا۔

جرمنی اور فرانس میں جنگ چھڑ گئی

ہر ہٹلر نے اعلان جنگ کر دیا

برلن ۱۰ دسمبر۔ علاقہ سار کے معاملہ نے نازک صورت اختیار کر لی ہے۔ جرمنی کی طرف سے اس پر قبضہ کرنے کے لئے مکمل تیاریاں ہو چکی ہیں۔ ہٹلر نے اعلان کیا ہے کہ اگر فرانس نے علاقہ سار کے قبضہ کے متعلق اپنا عندیہ ترک نہ کیا تو جرمنی فرانس کا مقابلہ کرے گا۔ دس لاکھ نوجوان جنگ کے لئے تیار ہیں اور سینکڑوں ہوائی جہاز گولہ باری کے لئے موجود ہیں۔ اگر ضرورت پڑی تو جرمنی افواج کو فرانس پر حملہ کرنا پڑے گا۔ اور اس کی ذمہ داری فرانس پر عائد ہوگی۔

روس اور یمن کا تجارتی معاہدہ

اٹلی کے اقتدار پر کاری ضرب

صنعاء۔ سوویٹ روس اور یمن کے تعلقات کے متعلق اطالوی اخبارات میں بڑا زہر اگلا جا رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ سوویٹ روس کا ایک وفد بیروت سے ہوتا ہوا یمن میں پہنچا اور دونوں حکومتوں میں تجارتی حربی معاہدہ پر دستخط کر دئے اطالوی اقتدار یمن میں کم ہو رہا ہے۔ اطالوی تجارتی مال پر یمن میں قیود عائد کر دی گئی ہیں۔ روسی کپڑا اور مشینیں بڑی تعداد میں یمن آ رہی ہیں اور ارزاں داموں پر فروخت ہو رہا ہے۔

رائٹر کی بے بنیاد اطلاع کی پول کھل گئی

ایرانی دیہات پر افغانی حملہ کی حقیقت

دہلی ۱۸ دسمبر۔ کابل سے مندرجہ ذیل تار موصول ہوا ہے۔ رائٹر نے جو خبر افغانوں کی ایرانی حدود میں پیش قدمی کی بابت ارسال کی ہے وہ بے بنیاد ہے۔ کسی افغانی افسر یا افغانی ملازم نے ایرانی سرحد پر چھاپہ مارنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ گذشتہ چند ماہ سے ایرانی باشندے ایک ایرانی سرحدی ملازم سے غیر مطمئن ہیں اور اس لئے وہ افغانستان میں ہجرت کر کے آ رہے ہیں۔ ستمبر میں تین صد قبائلی خاندان زور آباد سے افغانی سرحد میں داخل ہوئے ہیں ان ایام میں چھ سو قبائلی خاندان ایرانی سرحدی چھاؤنیوں پر چھاپہ مارنے کے بعد افغانستان میں ہجرت کر کے چلے آئے ہیں۔ عام طور پر یہ خاندان وہی ہیں جو کسی زمانہ میں افغانستان سے ہجرت کر کے ایران چلے گئے تھے جو لوگ ایران سے یہاں آ رہے ہیں ان میں ایرانی امیر سوشنگ بھی شامل ہیں۔

پراگوے اور بولیویا آخر تک لڑینگے

گران چاکو میں خون کے دریا بہہ جائینگے

لندن ۱۸ دسمبر۔ اخبار ٹائمز کے نامہ نگار مقیم نیویارک اطلاع دیتا ہے کہ حکومت پیراگوے اور حکومت بولیویا نے اس بات کا مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ وہ دونوں آخر دم تک گران چاکو میں کٹ کٹ کر لڑینگے۔ حکومت بولیویا نے اپنی افواج کو نقل و حرکت کا حکم دیدیا ہے۔

امریکہ میں ۶ سو ہوائی جہازوں کی تعمیر

نیویارک ۱۷ دسمبر۔ سکرٹری فاردار کی رپورٹ میں حکومت امریکہ سے ۶ سو نئے ہوائی جہازوں کی تعمیر کے لئے سفارش کی گئی ہے۔

دارالحکومت

دہلی میں جزیرہ ٹرینیڈاڈ کے ایک مسلم کا ورود

سنہری مسجد لال قلعہ میں ختم قرآن

نئی اسمبلی کے اجلاس کا آغاز

۲۴ جنوری کو وایسرائے تقریر کریں گے

افغانیوں نے ایرانی دیہات کو لوٹ لیا

حکومت حبش سے تاوان کا مطالبہ

ڈاکٹر ستیہ پال کو سزا دیدی گئی

رام پرتاپ کے مقدمہ قتل کی سماعت

فرانسیسی جہاز کے ۱۸ اشخاص غرق

صوبہ سرحد میں قتل کی رفتار

ڈاک گاڑی الٹ گئی

رموز و معارف شریعت کا بحر ناپیدا کنار

یعنی

حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب

کی

تقریر سیرت

حضرت سحبان الہند مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہ بصیرت افروز و شریعت آموز تقریر جو ممدوح نے اٹاوہ کے جلسۂ سیرت میں ارشاد فرمائی تھی اور جس کو بعد میں مزید تفصیل و تشریح کے ساتھ مرتب و مدون کر کے الجمعیۃ میں جزواً جزواً شائع کیا گیا تھا۔ اب قارئین الجمعیۃ کے مسلسل و پیہم اصرار پر کتابی شکل میں ادارۂ الجمعیۃ کی جانب سے شائع کی جا رہی ہے اور اسکے ساتھ وہ آخری حصہ بھی شامل کر دیا گیا ہے جو الجمعیۃ میں درج نہ کیا جا سکا تھا۔ تمام کاپیاں پریس کو جا چکی ہیں، طباعت شروع ہو گئی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ اوائل رمضان المبارک میں ہی کتاب چھپکر آ جائیگی اور ہم شائقین سیرت کی خدمت میں حسب فرمائش ارسال کر سکیں گے۔

بے شمار خصوصیات

جن حضرات نے اس تقریر کا شائع شدہ حصہ شروع سے آخر تک ملاحظہ فرمایا ہے انکو تو ضرور یہ اندازہ ہو گیا ہو گا کہ رموز و معارف شریعت کا علم حاصل کرنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ کے متعلق ایک بے نظیر و بے عدیل مجموعۂ معلومات سے بہرہ اندوز ہونے کیلئے اس کتاب کی قدر و منزلت کیا ہو سکتی ہے لیکن ان حضرات کیلئے جو اس پورے سلسلہ کا مطالعہ نہیں کر سکے ہیں یا جنہوں نے یہ اعلان پہلی مرتبہ دیکھا ہے اتنا عرض کر دینا ضروری ہے کہ حضرت مولانا کی یہ تقریر اپنی بے شمار خصوصیات کے اعتبار سے ایک عجیب و نادر مجموعہ ہے جو نہ صرف موجودہ دور میں بلکہ آئندہ نسلوں کیلئے بھی یادگار رہیگا۔ شریعت مقدسہ کے نہایت دقیق مسائل و دشوار نکات اس طرح پیش کئے گئے ہیں کہ ہر عالم و عامی ان کو سمجھ سکتا ہے اور ان سے افادہ کر سکتا ہے، اس پر حضرت مولانا کی سلاست زبان اور روانی بیان نے وہ کام کیا ہے کہ مضامین کی دقت اور مسائل کی دشواری کے باوجود شروع سے لیکر آخر تک دلچسپی برابر قائم رہتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف شہروں اور قصبوں میں ہزاروں لاکھوں مسلمان ایسے ہونگے جو حضرت مولانا کے مواعظ حسنہ سے مستفید ہو چکے ہیں اور ایک مرتبہ نہیں صدہا مرتبہ حضرت مولانا کی تقریریں سننے کے باوجود ہمیشہ اسکے مشتاق رہتے ہیں کہ ایک مرتبہ پھر کہیں حضرت مولانا کی تقریر سننے کا اتفاق ہو، ان تمام مسلمانوں کیلئے یہ مژدہ یقیناً جانفزا ہو گا کہ "تقریر سیرت" جو آج شائع کی جا رہی ہے حضرت مولانا کی اکثر تقریروں کا لب لباب ہے اور اس میں سیرت کے متعلق بہت سے وہ مضامین جو حضرت مولانا اپنی مختلف تقریروں میں ارشاد فرمایا کرتے ہیں انداز بیان اور خوبی زبان کی تمام خصوصیتوں کے ساتھ مجتمع کر دئیے گئے ہیں۔ اور اسلئے اس کتاب کو اپنے پاس رکھنا یا اس کا مطالعہ کرنا حضرت مولانا کے مواعظ حسنہ سے ہر وقت بہرہ اندوز ہونے کے مترادف ہے "تقریر سیرت" میں جو مضامین زیر بحث آئے ہیں۔ انکے بعض عنوانات بطور نمونہ درج ذیل کئے جاتے ہیں تاکہ کتاب کی ہمہ گیری وسعت کا کچھ اندازہ کیا جا سکے۔

فہرست مضامین

روحانی اور جسمانی تربیت	سب سے پہلی یونٹی کانفرنس	حضرت رابعہ بصریہ کا واقعہ	یوم میثاق کے دو اقرار نامے	پنجاب کا نوری فرقہ	بیسویں صدی کے نوجوان	سندھ کے پیر	سلب اختیار	توہین انبیاء کے مجرم	حضرت لوط اور ابراہیم علیہما السلام
عالم بالا کی خدمات	فضل حق کا معاملہ	حضرت ابراہیم بن ادہم	الست بربکم قالوا بلیٰ	رفع عیسیٰ کی بیوی کا قصہ	ترتیب قوانین	پست اقوام پر اسلام کا احسان	توبہ کی مسرت کا تصور	انبیاء میں تفاوت	قوم لوط کیلئے سفارش
مسلمانوں کے تیوہار	ہندوؤں اور مسلمانوں کا فرق	انبیاء اور حکما کا فرق	لفظ سراب کی عمومیت	حلالہ کا حکم	بیوہ کے ساتھ ظلم	رسم و رواج کی پابندی	اہل دل کا فقدان	حضرت امام الحرمین کا واقعہ	حضرت لوط اور فرشتے
عید الضحیٰ اور عید الفطر	صلح حدیبیہ	اندھوں کا ہاتھی	حضرت یوسف علیہ السلام کا گلہ	جاہل پیر سے سوال	قوانین اسلام کی ہمہ گیری	معجزات کی بحث	مخلوق کی اقسام	حدیث سے استدلال	حضرت لوط کی لغزش
عالم سفلی کے حضرات	عالم برزخ کے واقعات	نبی کریم کی شہادت	معافی کا دستور	مستقبل کی تاریخ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قانون	مکان کے کونے کا آخری تیر	گناہ کی صلاحیت و عدم صلاحیت	ذکر الٰہی موجب نجات ہے	حضرت لوط اور یوسف کی شرکت
وضو میں تعجیل	عالم برزخ کی ایک اطلاع	[illegible]	[illegible]	قبر سے اٹھنا	سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام کا واقعہ	ملت ابراہیمی کا اتباع	شیاطین اور جنات	حضرت ذوالنون مصری کا واقعہ	اٰوی الیٰ رکن شدید
کفار کا شبہ	برزخ کا دوسرا واقعہ	انبیاء علیہم السلام کی تاریخ	مشرکین اور اہل کتاب کا فرق	مسلمانوں سے حضرت حق کا پہلا خطاب	اسلامی قانون	نماز کی مثال۔ حج کی مثال	حضرت امیر معاویہ کا واقعہ	حضرت یونس کی معراج	حدیث شریف کا تیسرا ٹکڑا
اردو زبان کی تبدیلی	جاہل میلاد خواں	مادیات و روحانیات کا فرق	اہل کتاب سے شکایات	موت ایک معیار ہے	نوجوانوں سے سوال	حدود حرم کی مثال	ختم نبوت کی تمثیل	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]	والشمس کی سات قسمیں
روحانی اطباء	میلاد کا مقصد	اولاد آدم کی پیدائش	اہل کتاب اور اقرار ربوبیت	مسلمانوں کی موت یا لوری	ستی کی رسم	اچھی بری صحبت کی مثال	حضرت عیسیٰ کی تمثیل	شیطان کی اتباع	صاحب طریقہ کا ایک واقعہ
رسول کا مفہوم	حضرت عمر فاروق کا مطالبہ	قرآن کا [illegible]	خواص کا اقرار نامہ	موت کے وقت کی لوری	دوسرا معجزہ	[illegible]	[illegible]	شیطان کا قرب	سائل اور تائب کی تلاش
[illegible] رسول کا فرق	سائب کا واقعہ	حضرت حوا و آدم علیہما السلام کی [illegible]	حضرت عمرؓ کا واقعہ	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ	جادو اور معجزہ کا فرق	مسرت حق کی مثال	انبیاء سابقین کا تذکرہ	شیطان کا کورا جواب	دوزخ سے آخری نجات پانے والا
حکما کا متفقہ مسئلہ	الفاظ و اعمال کا صورت اختیار کرنا	حضرت داؤد علیہ السلام کی لغزش	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری	حضرت عمر بن الخطاب کا واقعہ	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اعجاز	الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر	حضرت علی اور ابلیس کی گفتگو	ملائکہ اور شیاطین	سائل اور سخی میں کشمکش
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ	کافر کی قبر میں خانوں سے سانپ	حضرت آدم کو ملائکہ کا سجدہ کرنا	متبعین غلام احمد قادیانی	حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ	سراج منیر کی تفسیر	حدیث شریف کے دوسرے معنی	جہاد اور ایمان کا تعلق	قرآن کی قسمیں	قسموں کی مناسبت
عبرت کا ایک واقعہ	[illegible] کا پہلا سوال	عہد اسلاف و وفاداری	مرزا کا کچا چٹھا	حضرت بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ	سیاست اللہ	قید خانے کی زندگی	اماطۃ الاذیٰ کے معنی	حضور کی زندگی کی قسم	مومن اور منافق کی مثال

پوری کتاب ڈیڑھ سو صفحات پر مشتمل ہے اور نہایت بہتر کتابت و طباعت کیساتھ شائع کی جا رہی ہے۔ اسکے باوجود قیمت علاوہ محصولڈاک صرف ایک روپیہ رکھی گئی ہے تاکہ امیر و غریب سب حضرات مساوی فائدہ اٹھا سکیں جن حضرات کو مزید رعایت حاصل کرنی ہو ان کیلئے صرف یہ صورت ہے کہ وہ اپنی فرمائش منی آرڈر کیساتھ فوراً روانہ کر دیں۔ زیادہ سے زیادہ ۱۵ رمضان المبارک تک جن خریداروں کی فرمائشیں آ جائینگی انہیں کتاب صرف ۱۲ آنہ میں دی جائیگی اور ۳ آنہ محصولڈاک کیلئے ادا کرنے ہونگے۔ اسطرح صرف ایک روپیہ کا منی آرڈر کر دینے سے کتاب مندرجہ پتہ پر پہنچ جائیگی۔ ورنہ وی پی منگانے والوں یا ۱۵ رمضان المبارک کے بعد روپیہ بھیجنے والوں کو عہ ادا کرنے ہونگے۔ منیجر الجمعیۃ۔ گلی قاسم جان دہلی

بنگال میں ۱/۲ ۳ ہزار اشخاص نے خودکشی کی

کلکتہ ۱۲ دسمبر۔ بنگال کونسل میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور ہوم ممبر نے بتایا کہ ۱۹۳۳ء میں بنگال میں کل ۵۹۳ اشخاص نے خودکشی کر کے اپنی زندگی کا خاتمہ کیا کلکتہ میں ۱۰۹ خودکشیاں ہوئیں لیکن گورنمنٹ کو یہ معلوم نہیں کہ ان میں سے کتنی خودکشیاں بیکاری اور بھوک کی وجہ سے ہوئیں۔

۱۲۶ تاتاریوں کو سزائے موت دیجائیگی

کوناس (لتھوینیا) ۱۳ دسمبر۔ جیل ڈسٹرکٹ کے ۱۲۶ تاتاریوں کا ایک لرزہ خیز کورٹ مارشل کل پیش ہو گا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے خلاف حکومت کے ایک حصہ کو ہمسایہ ملک میں شامل کرنے کی سازش کا الزام ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ گروہ جرمنی کی نازی پارٹی سے تعلق رکھتا ہے ان کے خلاف وحشت انگیزی کا الزام ہے ریاست کے خلاف قتل عمد کا بھی الزام ہے۔ تمام ملزمان سزائے موت کے مستوجب ہیں۔

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

(۱) قانون کے ذریعہ قائم شدہ ملک معظم کی حکومت کی جانب منافرت کے جذبات پیدا کرنا۔

(۲) ملک معظم کی وفادار رعایا میں منافرت کے جذبات پیدا کرنا

فیصلہ ہفتہ کے روز ۱۱ بجے سنایا جائے گا۔

مولانا ظفر علی خاں کو پھر قتل کی دھمکی

دفتر زمیندار پر پولیس کا پہرہ

لاہور ۱۳ دسمبر۔ ناظرین کو یاد ہو گا کہ چند روز گذرے کہ لاہور کے روزنامہ اردو اخبار زمیندار کے مالک مولانا ظفر علی خاں صاحب کو قادیانیوں کے خلاف مضامین لکھنے کے سلسلے میں قتل کی دھمکی دی گئی تھی۔ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ اب ایسی دھمکی کو ٹیلیفون پر سنایا جا رہا ہے۔ اس دھمکی کی وجہ سے اخبار مذکور کے دفتر پر پولیس کا پہرہ لگا دیا گیا ہے۔

چینی ترکستان میں انتشار

[illegible]

دینے پر میرا فرض تھا کہ میں وہ بیان کرتا جو میرے خیال میں تحریک کے متعلق صحیح ہے۔ میرا مقصد کسی شخص کے جذبات کو مجروح کرنا نہیں تھا۔ [illegible]

مسٹر ڈیسائی کا بیان

مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی وکیل صفائی نے بیان پڑھنے کے بعد کہا کہ میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہنا چاہتا کہ عدالت کا جو خیال ہے وہ ٹھیک ہے اور انصاف کیا جائے۔

سرکاری پبلک پراسیکیوٹر نے خان عبد الغفار خان کی وہ تقریر پڑھی جو انہوں نے [illegible] کو کی تھی اور عدالت کی توجہ ان خاص فقروں کی جانب مبذول کرائی جن کی بنا پر الزام لگایا گیا ہے۔ [illegible]

خان عبد الغفار خاں کے مقدمہ کی سماعت

عدالت میں سرحدی گاندھی کا بیان

قید کو دعوت دینا میرا عقیدہ نہیں ہے

بمبئی ۱۰ دسمبر۔ خان عبد الغفار خاں کے خلاف چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے روبرو آج مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی۔ [illegible]

مجاہد ملت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے مقدمہ کی سماعت

عدالت میں زبردست ہجوم۔ سرکاری وکیل کی شاہ صاحب سے درخواست

گورداسپور ۱۲ دسمبر ۱۹۳۴ء۔ سید عطاء اللہ شاہ صاحب رات ہی گورداسپور پہنچ گئے تھے۔ آپ کے ہمراہ سیالکوٹ ڈیرہ غازی خاں کے کئی ایک آدمی تھے آپنے ڈاکٹر عبد المجید صاحب کے مکان پر قیام فرمایا۔ آج صبح دس بجے کے قریب مولانا حبیب الرحمن صاحب صدر مجلس احرار ہند، مولانا مظہر علی صاحب اظہر سکرٹری مجلس احرار ہند۔ ایم۔ ایل۔ سی۔ شیخ خالد لطیف صاحب گابا ممبر اسمبلی شیخ فضل احمد صاحب بذریعہ موٹر یہاں پہنچے۔ بٹالہ سے حاجی عبد الغنی حاجی عبد الغنی صاحبان رئیس۔ بٹالہ مولوی نور محمد صاحب کامریڈ محمد شوق صاحب سکرٹری مجلس احرار بٹالہ، حاجی محمد حسن برادر حاجی محمد حسین شہید قادیان سے میاں عبد اللہ مولانا عنایت اللہ صاحب۔ چودھری امام الدین صاحب۔ ڈاکٹر عبد السلام صاحب امرتسر سے مولانا عبد الکریم صاحب، مولانا عبد الغفار صاحب غزنوی، غرضیکہ اطراف سے بہت سے لوگ شاہ صاحب کا مقدمہ سننے کے لئے آئے ہوئے تھے۔

شاہ صاحب کا مقدمہ ٹھیک دس بجے دیوان سکھانند سپیشل مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوا۔ شاہ صاحب کی طرف سے مولانا مظہر علی صاحب اظہر اور شیخ خالد لطیف گابا، شریف حسین خان صاحب پلیڈر گورداسپور پیش ہوئے۔ شاہ صاحب کے وکلا نے عدالت سے درخواست کی کہ مقدمہ کی تیاری کے لئے تین یوم کی مہلت ملنی چاہئے۔ مجسٹریٹ نے کہا کہ مجھے صرف اسی مقدمہ کے لئے گورداسپور میں لگایا گیا ہے۔ میں بیکار رہ کر کیا کرونگا۔ ازاں بعد شاہ صاحب کی دوبارہ حاضری ضمانت لی گئی اور مقدمہ ۱۵ دسمبر ۱۹۳۴ء پر ملتوی ہوا۔ باوردی پولیس کی نمائش بہت زیادہ تھی۔ شہر سے ہزاروں کی تعداد میں لوگ مقدمہ سننے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ سرکاری وکیل نے شاہ صاحب اور آپکے وکلاء سے درخواست کی کہ لوگ اگر زیادہ اکٹھے ہو جائیں تو آپ ہماری امداد کریں۔ اس کے جواب میں شاہ صاحب نے سرکاری وکیل سے کہا کہ میں سب سے زیادہ آپ کی امداد یہ کر سکتا ہوں کہ آپ مجھے بغیر مقدمہ چلائے جیل بھیجدیں۔

خان عبد الغفار خان کو دو سال قید سخت کی سزا دیدی گئی

حکومت کے خلاف نفرت و عناد پھیلانے کا الزام

بمبئی ۱۴ دسمبر۔ کل چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے خان عبد الغفار خان کو دو سال قید سخت کی سزا کا حکم سنا دیا۔ فاضل مجسٹریٹ نے خان صاحب کے اس بیان کو قابل توجہ قرار نہیں دیا کہ اگر ان کی تقریر میں ایسے جملے نکل گئے ہیں جو تعزیرات ہند کے ماتحت قابل مواخذہ ہیں تو وہ یقیناً نادانستہ طور پر نکلے ہیں ورنہ ان کا ہرگز یہ ارادہ نہ تھا کہ وہ باغیانہ خیالات پھیلائیں۔ فاضل مجسٹریٹ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ملزم نے اظہار افسوس کے ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ خدائی خدمتگاروں کی تحریک کو بیان کرتے ہوئے اس نے جو کچھ کہا ہے اس کے لئے وہ مجبور تھا کہ وہی کہے جسے وہ حق سمجھتا ہے۔ اس کے بعد عدالت نے نیت پر بحث کی ہے اور کہا ہے کہ اس کا فیصلہ ان الفاظ سے کیا جائیگا جو ملزم نے استعمال کئے ہیں ورنہ لوگ کس طرح سمجھیں گے کہ یہ الفاظ کس غرض سے استعمال کئے گئے ہیں؟ اگر الفاظ سے یہ ظاہر ہو کہ ان سے حکومت کے خلاف نفرت و عناد پیدا کرنے کی کوشش کی گئی تو یہ الفاظ یقینی طور پر بغاوت کے تحت میں آ جائیں گے۔

فاضل مجسٹریٹ نے لکھا ہے کہ ملزم نے اپنی تقریر میں کہا کہ سرحدی قوانین نہایت ہی چالاکی اور عیاری سے بنائے گئے ہیں تاکہ ہم سرحدی ہمیشہ آپس میں لڑتے رہیں اسی طرح پولیس پر یہ الزام کہ حکومت نے اسکو قیام امن کے لئے نہیں بلکہ لوگوں کو سر پھوڑنے اور جاسوسی کرنے کیلئے رکھ چھوڑا ہے، حکومت کے خلاف نفرت پھیلانے کیلئے لگایا گیا ہے۔ اسی طرح فاضل مجسٹریٹ نے خان صاحب کی تقریر کے جملوں پر اعتراضات کئے اور لکھا کہ ملزم کی تقریر کا مطلب یہ تھا کہ وہ حکومت کو چالباز اور عیار ثابت کرے۔ ان دلائل کی بنا پر فاضل مجسٹریٹ نے خان صاحب کو دو سال قید بامشقت کی سزا دیدی۔

دہلی میونسپلٹی کی سیٹی

رمضان میں صبح ۵ بجے بولے گی

دہلی ۱۳ دسمبر۔ دہلی میونسپلٹی کی ایک یہ خصوصیت ہے کہ آج تک ان جملہ معاملات کو جن کا کسی ایک فرقہ سے تعلق ہوتا ہے ہمیشہ فرقہ وارانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے لیکن آج ایک معاملہ پر دونوں فرقہ جات کے نمائندوں نے باہمی رواداری کا احساس کرتے ہوئے بحث کی اگرچہ اس معاملہ کا تعلق صرف مسلمان ممبروں سے تھا لیکن بدقسمتی سے یہ معاملہ اتنا غیر اہم تھا کہ اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ دہلی میونسپل کمیٹی نے اپنا فرقہ پرستی کا جامہ اتار دیا ہے قطعی غلط ہو گا۔

کمیٹی نے اس تجویز پر کہ دہلی میونسپل کمیٹی کی بجلی کی سیٹی ہر روز صبح پانچ بجے بجا کرے نہایت ظریفانہ انداز میں نصف گھنٹہ تک بحث کی اور آخر کار ۹ کے مقابلہ پر گیارہ ووٹوں کی اکثریت سے یہ تحریک پاس ہو گئی کہ ماہ رمضان میں ہر روز پانچ بجے صبح ڈیڑھ منٹ تک کمیٹی کی سیٹی مسلمانوں کو بیدار کرنے کے لئے بجا کرے گی۔ اس سلسلہ میں دہلی میونسپل کمیٹی کو جو خط لکھا گیا تھا اس میں کمیٹی سے یہ درخواست کی گئی تھی کہ کمیٹی کی سیٹی ہر روز دس منٹ تک بجے۔

ریاستی وزراء کی کانفرنس

فیڈریشن کے متعلق اختلاف رائے

بمبئی ۱۳ دسمبر۔ آج صبح ریاستی وزراء کی کمیٹی کا بے ضابطہ اجلاس منعقد ہوا جس میں مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ پر غور کیا گیا۔ مختلف ریاستوں کے ۱۴ نمائندوں نے اجلاس میں شرکت کی۔ سر اکبر حیدری نے صدارت کی۔

معلوم ہوا ہے کہ صبح کے وقت انفرادی ریاستوں کے مسئلہ کے بارے میں نمائندوں کے درمیان تبادلہ خیالات ہوا۔

مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کی سفارشات اور فیڈریشن کے خاص مسئلہ کے بارے میں نمائندوں کے درمیان تفصیلات کے متعلق اختلاف رائے ہے۔ ایک متحدہ فیصلہ کرنے کی شکل میں اس واقعہ سے اور اضافہ ہو جاتا ہے کہ پارلیمنٹری کمیٹی کی سفارشات میں تبدیلی ہونے کا بہت امکان ہے [illegible]

ترکی کی مشہور مفکرہ دہلی میں

جلسوں میں داخلہ ٹکٹ سے ہو گا

ترکی کی مشہور ترین افسانہ نگار، ماہر تعلیم اور مفکرہ سیدہ خالدہ ادیب خانم جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کی دعوت پر ہندوستان تشریف لا رہی ہیں۔ آپ کی آمد پر جامعہ کے سالانہ خطبات کا مفید سلسلہ شروع ہو جائے گا اور فاضل مہمان ترکی و عالم اسلامی کے اہم مسائل پر اظہار خیال فرمائیں گی۔ [illegible]

ایک سیٹھ کا قابل قدر کارنامہ

[illegible]

دنیا کی رصدگاہوں میں زلزلہ محسوس کیا گیا

بمبئی کا آلہ زلزلہ کی شدت سے ٹوٹ گیا

کلکتہ ۱۰ دسمبر۔ علی پور کے آبزرویٹری سے معلوم ہوا کہ آج گیارہ بجے کلکتہ سے چھ سو میل کے فاصلہ پر زلزلہ کے چھ ہلکے جھٹکے محسوس ہوئے ٹیلیفون اور تار کے ذریعے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ نیپال میں زلزلہ کا کوئی جھٹکا محسوس نہیں ہوا بلکہ کل رکسول میں بہت معمولی سا جھٹکا محسوس ہوا تھا۔ بمبئی کی رصدگاہ سے بھی معلوم ہوا کہ بمبئی سے ۸۰۰ میل جانب شمال ہفتہ کو صبح ساڑھے سات بجے زبردست زلزلہ آیا۔ زلزلہ اس قدر شدید تھا کہ قلابہ کی رصدگاہ کا آلہ تھوڑی دیر کے لئے بالکل بیکار ہو گیا۔ دہرہ دون کی رصدگاہ میں بھی اس وقت ایک زلزلہ محسوس کیا گیا۔ یونیورسٹی رنگون کی رصدگاہ میں بھی زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔

ڈبلن کی خبر مظہر ہے کہ راتھ فرنہم کالج کی رصدگاہ میں ۲ بجکر ۸ منٹ پر صبح کو ایک شدید زلزلہ محسوس کیا گیا۔

زنجبار میں قانون انتقال اراضی کا التوار

ممباسہ ۱۳ دسمبر۔ زنجبار اور کینیا میں ہندوستانیوں کے خلاف انتقال اراضی کے متعلق جو امتیازی قوانین پاس کئے گئے ہیں۔ گورنمنٹ ہند نے اس کے متعلق [illegible]

دفتر نو آبادیات کو اپنا پروٹسٹ بھیجا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے اس کے متعلق نہایت زوردار پوزیشن اختیار کی ہے۔ گورنمنٹ نے کہا ہے کہ اگر نو آبادیات نے ہندوستانیوں کے خلاف اس قسم کے امتیازی سلوک جاری رکھا تو ہمارے لئے برطانوی رعایا کے خلاف امتیازی سلوک کے متعلق تحفظات کا موثر ثابت کرنا ناممکن ہو جائے گا۔ اس پروٹسٹ کا ایک نتیجہ یہ ہوا ہے کہ قانون کو فی الحال ملتوی کر دیا گیا ہے اور اس وقت تک ملتوی رہے گا جب تک برطانوی حکومت کا دفتر آبادیات اس کے متعلق اپنا فیصلہ صادر نہیں کر دیتا۔

ایک مجاہد اعظم کی شہادت

چمرقند میں مولوی بشیر صاحب کا قتل

ایک خبر مظہر ہے کہ مولوی بشیر صاحب عرف عبد الرحیم جو حاجی ترنگزئی کے دست و بازو اور آتش بیان مقرر تھے اور جنہوں نے ۱۹۱۹ء کے بعد سرحدی قبائل میں جہاد کا کئی بار اعلان کیا تھا ۹ دسمبر کو قبائل کے علاقہ میں چمرقند کے اندر شہید کر دئیے گئے۔ ۱۹۲۱ء میں آپ نے وزیرستان میں مسعودیوں کو حکومت کے خلاف استعمال کیا۔ ۱۹۳۰ء میں آپ نے مہمندوں کی بغاوت کے وقت مجاہدانہ پیغامات شائع کئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مولوی صاحب مرحوم کو ان کے اردلی نے قتل کیا ہے جو ان کے حریف کا پیرو تھا۔

ہرسٹلی کی ٹرین سے ۱۳ اشخاص ہلاک

برنز کی خبر ہے کہ ہرسٹلی کی سپیشل ٹرین کا ایک لاری سے تصادم ہو گیا لاری کے تیرہ مسافر فوراً ہلاک ہو گئے باقی مجروح ہوئے۔

مصفا خون کی شرطیہ گولیاں

فساد خون۔ پھوڑا پھنسی جسم پر خارش ہونا کالے رنگ کے نشان پڑ جانے ہو جائیں تو ان کے لئے شرطیہ مجرب دوائی ہے ایک ہفتہ کے استعمال سے خون بالکل صاف ہو جاتا ہے [illegible]

گدڑی اینڈ کو جالندھر شہر (پنجاب)

امساک لاجواب

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی مجوزہ ناطر آپکی سلیقہ شعار فرمانبردار رہے تو [illegible]

[illegible] سی وارن مینیجر ٹو فارسی بالمقابل مرکنٹائل بنک نزد فتحپوری۔ دہلی

عید کا موقع ہے۔ کٹ پیس کے نمونے

[illegible] طلب کریں۔

المشتہر۔ مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ سہارنپور

محبوب عاشق کے قدموں پر

ہر عمل تین روپے کے بجائے سوا روپیہ۔ اس عظیم الشان رعایت سے فائدہ اٹھائیے [illegible]

پتہ۔ فضل شاہ عامل گلی راجان دہلی

عمامہ بھاگلپوری

مشہور دستار بھاگلپوری پگڑی

ہر قسم کے بھاگلپوری ٹسری سلک تھان و عمامہ سوزنی رنگین سلکے کی ضرورت ہو تو ذیل کے پتہ سے طلب فرماویں۔

سلامت اللہ انصاری ٹسر سلک مرچنٹ پوسٹ و مقام چمپانگر۔ خاص (بھاگلپور)

چند کتب نادر الوجود برائے فروخت

[illegible]

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی طرف سے

۱۵ دسمبر ۱۹۳۴ء سے ۱۵ جنوری ۱۹۳۵ء تک

حیرت انگیز رعایت

ماہ رمضان المبارک کے مقدس و متبرک مہینہ کی یادگار میں کتب خانہ ہذا حسب ذیل رعایت کا اعلان کرتا ہے حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب ظلہ کی تمام تصانیف پر

تصانیف دیگر مصنفین		تصانیف مولانا	
(الف) پانچ روپے تک	ار فی روپیہ	(الف) ایک روپیہ تک	ار فی روپیہ
(ب) اس سے زائد	۲ /	(ب) ایک روپیہ سے پانچ روپیہ تک	۲ /
		(ج) پانچ سے دس روپیہ تک	۳ /
		(د) دس سے زائد	۵ /

آج ہی فرمائش بھیجکر اس رعایت سے فائدہ اٹھائیے۔ اور فرمائش بھیجتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

المشتہر مہتمم کتب خانہ ثنائیہ امرتسر (پنجاب)

فہرست کتب خانہ مفت طلب کریں

ایک روپیہ میں پندرہ آئٹم

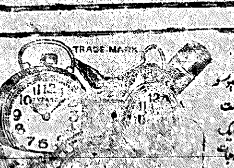

[illegible]

دی امپیریل کمرشل سٹور پوسٹ بکس ۱۲۲۳ کلکتہ (۸)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الجَمَاعَۃ

تار کا پتہ:- "الجمعیۃ دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۵۰۳۸

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول:- ہلال احمد زبیری (بی اے) معاون:- محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی یوم دوشنبہ ۱۶ ر رمضان المبارک ۱۳۵۳ھ ہجری مطابق ۱۷ ر دسمبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۴۵

قرآن کریم کی تلاوت اور اس کی برکات

کلام الٰہی زمین و آسمان کا نور ہے

تلاوت قرآن کریم کے متعلق احادیث نبوی

قرآن کریم کا پڑھنا، پڑھانا اور اس کی دائمی تلاوت مومن کی روحانی غذا ہے اور اسی سے وہ مقرب بارگاہ الٰہی بن جاتا ہے چونکہ یہ رمضان المبارک کا مہینہ ہے ... تلاوت قرآن حکیم کی فضیلت کا بیان احادیث نبوی سے ذیل میں درج کیا جاتا ہے ...

بہترین شخص تم میں سے وہ ہے جس نے قرآن کو سیکھا اور سکھایا۔ (بخاری، مسلم)

(ترمذی)

اخبار الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی اور مذہبیت کا ثبوت بہم پہونچایئے۔

(منیجر الجمعیۃ۔ دہلی)

معاصرین کے افکار و آراء

عیسائی سادھو کی کرامات

سانگلی اسٹریٹ میں گرجا کے پاس دکھن کا رہنے والا ایک عیسائی مسمی مسٹر جوزف مقیم ہے جسے عوام "سادھو" کے لقب سے یاد کرتے ہیں اور مشہور یہ کر رکھا ہے کہ وہ اندھوں کو بینائی، لولوں کو قوت اور لنگڑوں کو پیر عطا کر دیتا ہے اور یہ کرامات ...

(۱) ترکی، یوگوسلاویہ، رومانیہ، یونان
(۲) اٹلی، ہنگری، بلغاریہ
زیکوسلاویکیا، البانیہ، اغلب خیال یہ ہے کہ غیر جانبدار رہیں گے۔

(مدینہ)

قانون قرضہ کے مخالفین

بعض اہل غرض برادران وطن کی ستم کوشی کیا ہی نفرت کے قابل ہے کہ وہ قرضہ بل کی مخالفت ہر اس مرحلہ میں بھی کمربستہ نظر آتے ہیں جبکہ یہ پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں کافی بحث و تمحیص کے بعد بہ اتفاق آراء منظور ہو چکا ہے اور صرف گورنر کی منظوری باقی ہے ...

یورپ کی فرعونی جنگ

(الجمعیت)

بلقان کا مطلع جنگ

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کو بغور دیکھا تو اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہوگئی اور اس نے فیصلہ کر لیا کہ حقیقتاً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا اور آخرت میں نجات کا واسطہ بنتا ہے ... اگر آپ کو گزشتہ عظمت و سطوت کا مطالعہ کرنا ہے اور عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت کے بے شمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہے اور آپ اس کتاب کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنا چاہتے ہیں تو فوراً طلب کیجئے ... قیمت فی جلد ۱۲ر علاوہ محصول ڈاک۔ تبلیغی مقاصد کے لئے بیس یا بیس سے زائد جلدیں خریدنے پر پچیس فی صدی کمیشن دیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ:- منیجر الجمعیۃ دہلی

نورانی قرآن مجید

نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو ... قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب کیجئے۔

The Jamiat

Regd No L 1793.

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

منیجر الجمعیۃ دہلی

Vol. XX No. 44 DELHI Thursday 20th DESCEMBER 1934. PRICE ONE ANNA

ہائی کورٹ الہ آباد میں انیس الغرباء کا مقدمہ

انیس الغرباء ڈاکٹر محمد مشتاق حسین صاحب صدر انجمن ... مسلم یونیٹی بورڈ ... کانگریس ... مقدمہ کی پیروی کریں گے۔

(اکرام اللہ خاں مراد آباد)

گرانقدر عطیہ

... نے تیرہ ہزار سات سو چار روپے ۱۱ر آنہ ۹ پائی جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کی امداد کے لئے بالاقساط عطا فرمائے ہیں۔ اگر آپ بھی اس حلقہ میں شریک ہو جائیں تو اس سال کے اندر یہ حلقہ معاونین جامعہ اتنا وسیع ہو سکتا ہے کہ جامعہ کے تمام ماہانہ مصارف کا مستقل انتظام ہو جائے۔

مسلم کواپریٹو سوسائٹی کا سالانہ جلسہ

(غلام حسین مدیر جریدہ شمس الاسلام بھیرہ)

(سید حسین جائنٹ سکریٹری مسلم ایجوکیشنل سوسائٹی ڈیرہ ...)

مسلمانوں سے ندوۃ العلماء کی اپیل

مولوی غلام محمد صاحب ... کی ذاتی گرامی محتاج تعارف نہیں ...

حزب الانصار کی پانچویں سالانہ کانفرنس

متعدد اہم قرار دادوں کی منظوری

شمالی پنجاب کے مسلمانوں کا سب سے بڑا سالانہ نمائندہ اجتماع یعنی حزب الانصار کا سالانہ پانچواں جلسہ ... مولانا محمد ... مولانا محمد عبداللہ صاحب ... نے جلسہ میں شرکت کی ... حسب ذیل قرار دادیں بالاتفاق رائے ... پاس کیں۔

(۱) حزب الانصار کا یہ عظیم الشان سالانہ اجتماع احرار تبلیغ کانفرنس قادیان کی پاس کردہ قرار داد کے ساتھ کامل اتفاق کا اظہار کرتا ہے ...

(۲) حزب الانصار کا یہ عظیم الشان سالانہ اجتماع ...

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید معہ کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی ہے ... دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب ... دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے ... حاشیہ پر کامل تفسیر ... ہے جس کے پانچ حصے ہیں اول حضرت آدم علیہ السلام سے کر تمام پیغمبروں کی سوانح عمریاں اور ان کی تمام لڑائیوں کی تفصیل ... حصہ دوم میں فضائل القرآن ... حصہ سوم ... حصہ چہارم ... پانچویں حصہ میں قرأت کا بیان اور قاعدے ... سائز ۲۰×۲۶ صفحات ۹۲۰ رعایتی ہدیہ مجلد چار آنہ تین روپے۔ محصول ڈاک ... علاوہ۔

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت — حیات حافظ رحمت خاں — خاص رعایت

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیئے

روہیلکھنڈ کے بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانح عمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے صرف ڈھائی سو جلدیں باقی ہیں۔

جلد آرڈر بھیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا

سید الطاف علی صاحب بی اے (علیگ) بریلوی کی یہ معرکۃ الآراء تصنیف جس میں آنریبل سر سید سلام صاحب پریذیڈنٹ یو پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبدالواحد صاحب ایم اے مقیم لندن نے مبلغ ایک ہزار روپیہ کے عطیہ سے قدر دانی فرمائی ہے سرزمین روہیلکھنڈ میں بالخصوص اور ملک کے طول و عرض میں بالعموم نہایت قلیل عرصہ میں حیرت انگیز مقبولیت حاصل کی ہے۔

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھایئے

حجم چار سو صفحات ... کاغذ چکنا، چمکدار، کتابت و طباعت دیدہ زیب ... نایاب تصاویر ... قیمت دو روپے چار آنے مجلد تین روپے۔

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مذہبی، علمی اور اخلاقی معلومات کا ذخیرہ

جنت و دوزخ ... قیمت دو روپیہ (۶ر)

خاموش مبلغ ... قیمت ۴ر

پاک زندگی مولانا موصوف نے اس رسالہ میں حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ ... آسان اور دلچسپ پیرایہ میں بیان فرمایا ہے قیمت ۴ر

تحفۃ المحبین ... قیمت ۸ر

سیرۃ الحبیب ... قیمت ۳ر

تعلیم الاسلام حضرت العلامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی بہترین تصنیف جس میں ارکان اسلام ... سوال و جواب کے پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے ... مکمل سٹ ۸ر

فتاوی رشیدیہ ... تینوں حصوں کا مکمل سٹ دو روپے چار آنے (۲ر)

خطبہ صدارت حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب ... جمعیۃ علماء ہند کے سالانہ اجلاس منعقدہ پشاور ... قیمت ۳ر

حیات محمود ... قیمت ۲ر

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حروف کی خوشنمائی ... زیر متن ہندوستان کے سابق ماہر علم تفسیر حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے ... حاشیہ پر خلاصۃ التفاسیر ... ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

(جید برقی پریس دہلی میں باہتمام ہلال احمد زبیری ... کر کے دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

عربی اور ولایتی ڈاک

دارالامرا میں پارلیمنٹری رپورٹ پر بحث کا آخری دن

سابق گورنر بنگال کی لن ترانیاں

"کانگریس سے زیادہ حکومت ہند عوام کی نمائندہ ہے"

لندن ۱۹ دسمبر - دارالامرا میں ہندوستانی اصلاحات کے متعلق پارلیمنٹری رپورٹ پر بحث کا آخری دن تھا۔ آج بہت سے ممبروں نے حصہ لیا۔ لارڈ ہیسٹنگس نے آج کی بحث کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ اس بحث نے ثابت کر دیا ہے کہ نکتہ چینی کرنا تو بہت آسان ہے لیکن حکومت کے لئے اس کے بدلے کوئی اسکیم پیش کرنا یا سمجھانا بہت زیادہ مشکل ہے۔

جیسا کہ ملک معظم کے تابع ممالک میں سے کسی کی پوزیشن ہندوستان سے بہتر نہیں ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ کسی بل کے ذریعہ سے دارالامرا حکومت کے حصول کی میعاد کا تعین کر دینا عقلمندی نہیں ہے۔ کیونکہ ایسے وعدہ کے لئے شرائط بھی بہت زیادہ ہونگے۔

لارڈ لینسبل نے کہا کہ میں اس کے حق میں ہوں کہ خود مختار حکومت کو درجہ بدرجہ زیادہ ترقی دی جائے۔ مجھے اس بارے میں شبہ ہے کہ آیا مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی نے اس نئی تحریک کی طرف کافی توجہ دی ہے جو کہ ہندوؤں کی جاری کردہ ہے اور جنہوں نے وائٹ پیپر کی اسکیم کو محض نہ صرف اپنے مذہب کو بلکہ اپنے رسم و رواج کو بھی خطرہ میں بتایا ہے۔

والیان ریاست کے نام پارلیمنٹ کے ممبروں کا مراسلہ

ناجائز دباؤ ڈالنے کی کوشش

والیان ریاست کی طرف سے جواب

نئی دہلی - مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے مندرجہ ذیل چٹھی برائے اشاعت دی ہے۔ آپکو یہ چٹھی پارلیمنٹ برطانیہ کے ۴ سربرآوردہ ممبران کی طرف سے موصول ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ وہ جواب بھی ہے جو آپ اور والیان ریاست ہائے ہند کی سٹینڈنگ کمیٹی کے چار ممبران نے مشترکہ طور پر دیا ہے۔

لندن ۶ جولائی ۱۹۳۴ء - یور ہائینس

والیان ریاست کا جواب

دستخط کنندگان میں تین ڈیوک، ایک ڈچز اور سٹر چرچل بھی شامل ہیں۔

اس کے جواب میں مہاراجہ پٹیالہ اور اسٹینڈنگ کمیٹی کے چار ممبروں کی جانب سے حسب ذیل جواب بھیجا گیا:-

مشرق و مغرب کی تازہ خبریں

انگلستان کے قانون طلاق کی خامیاں

وزیر اعظم برطانیہ ترمیم کی مخالفت میں

انگلستان میں طلاق کا جو قانون نافذ ہے اس میں اصلاح کرنے کے لئے پارلیمنٹ کے متعدد اراکان کوشش کر رہے ہیں۔ ان کا ارادہ ہے کہ آئندہ اجلاس میں قانون طلاق کے متعلق وہ تمام ترمیمیں پیش کر دی جائیں جن کی عدم موجودگی سے موجودہ قانون غیر مؤثر اور غیر مفید ہو گیا ہے۔

ہیں صرف انگلستان کے اندر پچاس ہزار افراد (عورتیں ایسی) موجود ہیں جو جن کے خاوند یا جن کی بیویاں دیوانہ ہیں اور اس دیوانہ زندگی کا وہ شکار ہو رہی ہیں۔

فلسطین میں یہودیوں کا بے پناہ داخلہ

۱۹۳۳ء میں ۳۹ ہزار یہودیوں کو داخلہ کی اجازت دی گئی

بلا اجازت داخلہ کی تعداد ایک ہزار ماہانہ ہے

علاوہ ازیں گزشتہ ۱۲ ماہ میں ۱۲۳۰۰ یہودی مزدوروں کو بھی فلسطین میں لا کر بسایا گیا۔ یہ تعداد ان یہودیوں کی ہے جن کو فلسطین میں آباد ہونے کے لئے حکومت اجازت نامے دیتی ہے ورنہ وہ یہودی جو بلا حصول اجازت داخل ہوتے ہیں ان کا تو کوئی حد و شمار نہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ بلا اجازت فلسطین میں داخل ہونے والے یہودیوں کا ماہانہ اوسط ایک ہزار ہے۔

بحر احمر سے بغداد تک ریلوے کی تعمیر

فلسطین اور مشرق وسطیٰ کی کایا پلٹ ہو جائیگی

ایک بے ضرر موٹر کار کی ایجاد

تصادم ہونے پر انسان کو چوٹ بھی نہیں آتی

سنڈر لینڈ - ایک ایسی موٹر کار کا مظاہرہ کیا گیا ہے جو بالکل بے ضرر ہے۔ اگر اس کار سے کسی انسان کا تصادم ہو جائے تو کار خود بخود ٹھہر جائے گی اور انسان کو کسی قسم کا نقصان محسوس نہیں ہوگا۔

غازی کمال پاشا کا خط ایک مسلم نوجوان کے نام

اسلام سے منحرف ہونے کی زبردست تردید

افریقہ کے ایک اخبار "انڈین ویوز" نے مصطفیٰ کمال پاشا صدر جمہوریہ ترکیہ کا ایک خط شائع کیا ہے جو انہوں نے ایک نوجوان تعلیم یافتہ مسلمان کے جواب میں لکھا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ اخبار مذکور کو حضرت غازی موصوف کا خط دستیاب ہوا ہے۔ یہ خط حسب ذیل ہے:-

"یہ خبر کہ ترکوں نے اسلام کو ترک کر دیا ہے سوائے اس کے کچھ نہیں کہ ہم کو بدنام کیا جائے۔ تمام دنیا میں ہمارے دشمن ہمارے خلاف پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں جس کے پس پردہ ان کے اپنے مقاصد ہیں۔"

مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے خلاف مقدمہ کی سماعت

استغاثہ کے قادیانی گواہوں کے بیانات

تبلیغ کانفرنس قادیان پر غصہ

گورداسپور میں ۲۵ دسمبر کو سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری امیر شریعت پنجاب کی تاریخ مقدمہ تھی۔ استغاثہ کی طرف سے پبلک پراسیکیوٹر۔ اور حضرت مولانا کی طرف سے شیخ خالد لطیف صاحب گابا بیرسٹر ایٹ لا ایم۔ ایل۔ اے، حضرت مولانا مظہر علی صاحب اظہر بیرسٹر ایم ایل سی، شیخ چراغ دین صاحب وکیل گورداسپور، چوہدری غلام فرید صاحب وکیل، شیخ محمد کبیر صاحب قریشی وکیل، ملک عبدالعزیز صاحب وکیل، بابو اقبال چند صاحب وکیل، عبدالحمید صاحب وکیل، چوہدری غلام حیدر صاحب وکیل بٹالہ پیروی مقدمہ کے لئے موجود تھے۔

اور حضرت مولانا احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین لاہور، چوہدری افضل حق ایم۔ ایل۔ سی، حضرت مولانا ابوالوفا صاحب و حضرت مولانا محمد قاسم صاحب شاہجہانپوری، محمد حنیف صاحب بہرام پور، محمد حسین صاحب پٹھان کوٹ، محمد یونس صاحب رئیس اعظم دینا نگر، حبیب اللہ صاحب کپتان دینا نگر۔ امرتسر۔ لاہور۔ بٹالہ۔ ڈیرہ دون۔ ملتان۔ ڈیرہ غازی خان۔ سیالکوٹ۔ کلانور سری گوبند پور۔ اطراف اکناف سے لوگ کثیر تعداد میں کارروائی مقدمہ دیکھنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ وکیل استغاثہ کی تقریر کے بعد شہادت استغاثہ شروع ہوئی۔

ایڈیٹر "الفضل" قادیان کا بیان

غلام نبی ولد وہاب الدین قوم شیخ عمر ۴۰ سال ایڈیٹر الفضل قادیان نے باقرار صالح بیان کیا۔

ماسٹر عبداللہ قادیانی کا بیان

قاضی عبداللہ ولد ضیاء اللہ قوم راجپوت ہیڈ سیکنڈ ماسٹر اسلامیہ سکول قادیان نے بیان کیا میں احمدی ہوں۔ مرزا غلام احمد کو خدا کا نبی مانتا ہوں۔ موجودہ خلیفہ کو نائب یعنی خلیفۃ المسیح سمجھتا ہوں۔ اور ایسا ہی تمام جماعت خیال کرتی ہے۔ ان کی بے عزتی سے ہماری نہایت دل آزاری ہوتی ہے۔ میں نے ۲۴ اکتوبر کے اخبار زمیندار میں سید عطاء اللہ شاہ صاحب کی تقریر پڑھی تھی۔ ... کہ وہ باتیں ہمارے متعلق بیان کی گئیں جو ہم میں مطلق نہیں۔ احراریوں اور احمدیوں کے تعلقات خوشگوار نہ تھے۔ مگر کانفرنس کے بعد بہت زیادہ خراب ہو گئے۔

ایڈیٹر الحکم قادیان کا بیان

محمود احمد ولد یعقوب علی قوم شیخ عمر ۳۰ سال ایڈیٹر الحکم اخبار قادیان نے بیان کیا کہ میں احمدی ہوں۔ میں احرار کانفرنس میں نہیں گیا تھا کیونکہ ہمارے امام (خلیفہ) نے منع کیا ہوا تھا۔ میں مرزا غلام احمد کو نبی مانتا ہوں۔ میں نے عطاء اللہ شاہ صاحب کی تقریر اخبار الفضل مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۴ء میں پڑھی تھی۔

اسلامی اداروں سے قادیانی عنصر کے اخراج کا مطالبہ

مسلمانوں کے ایک زبردست جلسہ کی قراردادیں

چک جھمرہ ۱۴ دسمبر۔ ۶ رمضان المبارک بروز جمعہ حسب الحکم مجلس احرار مرکزیہ ہند چک جھمرہ اور مضافات کے مسلمانوں کا ایک عظیم الشان جلسہ بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن بالاتفاق پاس ہوئے:-

(۱) الف - مسلمانوں کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت کی قادیانی نواز پالیسی کی مذمت کرتا ہے۔

بہار و خزاں

خاوند اور اہلیہ میں تبادلہ خیالات

اختر کے ساتھ چند تاجروں کا سلوک

مستقبل کا سنگ بنیاد

(۴۰)

میں: پہلے بھاؤ تو بتاؤ۔ اس کے بعد جتنی ضرورت ہوگی لونگا۔

دوکاندار: (سوچ کر) روپے کا ایک سیر گیارہ چھٹانک۔

میں: مگر وہ بنیا تو ایک سیر ۱۲ چھٹانک دے رہا ہے؟

دوکاندار: چوری کا مال ہوگا! اس دوکان پر چوری کے مال کا لین دین نہیں ہوتا۔

(باقی صفحہ ہذا کالم ۲ کے نیچے ملاحظہ کیجئے)

سرمہ نور افزا

اگر آنکھوں کی قدر ہے تو ان دو سرموں میں سے کوئی سرمہ اپنے حسب حال انتخاب کر کے استعمال کیجئے۔

(مولانا) مولوی علاء الدین بہاری بارہ ہندوراؤ دہلی

امریکہ و فرانس وغیرہ ممالک یورپ کے ڈاکٹر

فخر کرتے ہیں کہ ہماری دوا میسور کے صندل سے بنی ہے

اگر میسور کے خالص صندل

علاج عقلی و تدبیر تونگری

ملنے کا پتہ: غوث کمپنی مارکٹ سرکل بنگلور سٹی

HAUSCO-MARKET Bangalore

سچا ہمدم و رہبر بے دام

پاک صاف خیالات پیدا کر کے جسمانی و روحانی صحت حاصل کرنے کیلئے دنیا میں سچی خوشی دستیاب کرنے کیلئے آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب کام شاستر بالکل مفت منگا لیں۔

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم دوشنبہ ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۵۳ ہجری

"اتحاد" کا "اعلان جنگ"
جمعیۃ علماء، مسلم کانفرنس، اور امارت شرعیہ

پٹنہ کے اخبار اتحاد نے جو مولانا شفیع داؤدی کا اخبار ہے اپنی تازہ اشاعت میں تقریباً سات کالموں کا ایک طویل الذیل مقالہ افتتاحیہ شائع کیا ہے جس میں جمعیۃ علمائے ہند، مسلم کانفرنس، مسلم لیگ اور امارت شرعیہ کے متعلق عجیب و غریب معلومات کا ذخیرہ جمع کیا گیا ہے اور جس کو پڑھنے کے بعد نہ صرف لکھنے والے کی ...

کو بعد میں مولانا شفیع داؤدی اور ان کے رفقاء کار نے بغیر کسی اعلان و انتخاب کے خود بنا لیا تھا اور اس کی ترکیب میں جمعیۃ کے ان ہی تمام بندوں کو جو آل پارٹیز کانفرنس میں شامل ہوئے تھے اپنے قلم سے خود لکھ لیا تھا۔ جمعیۃ کبھی بھی اس انجمن کی رکن نہیں تھی اور اس نے کبھی اس کے ساتھ اشتراک عمل نہیں کیا ...

جماعت جمہور پسی کی جانشین البتہ جمعیۃ نے ہر اس جماعت کی پالیسی کو عزت سے دیکھا ہے جو اس کے اشتراک عمل کی طالب ہوئی ہے۔ مسلم کانفرنس اگر حکومت پرست نہ ہوتی اگر اس کے شیخ شملہ اور دہلی ... اشاروں پر نہ ہوتے اور اگر اس ...

ہو چکا ہو۔ اور اسی حقیقت کی طرف جمعیۃ کے جواب میں اشارہ کر دیا گیا تھا۔

(باقی آئندہ)

شذرات

وائسرائے کی تقریر

کلکتہ میں یوروپین ایسوسی ایشن کے ڈنر کی تقریب پر ہز ایکسلنسی لارڈ ولنگڈن نے جو تقریر ارشاد فرمائی اس میں نہایت شاندار الفاظ کے ساتھ مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کو معتدل اور حق بجانب ثابت کرنے کی کوشش کی گئی۔ لارڈ ولنگڈن نے یہ کہا کہ میں جب سے ہندوستان آیا ہوں میری سعی ہمیشہ یہ رہی ہے کہ میں ہندوستان کو اس کی خواہش کے مطابق سلطنت برطانیہ میں دوسری "نو آبادیات" کے مساوی درجہ حاصل کرنے کی غرض سے ترقی دوں۔ کیونکہ میری "مستقل رائے" یہ ہے کہ ہر ملک کے باشندوں کو اس کا حق پہنچتا ہے کہ وہ جس وقت "مکمل ذمہ داری" لینے کے قابل ہو جائیں اسی وقت اپنے وطن کے نظم و نسق حکومت "کو اپنے قبضہ میں لینے" کا مطالبہ کریں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس کا فیصلہ کون کرے کہ ہندوستانی مکمل ذمہ داری لینے کے قابل ہو گئے ہیں یا نہیں۔ اگر برطانوی پارلیمنٹ ہی ہمیشہ اس کا فیصلہ کرتی رہی کہ ذمہ داری قبول کرنے کی اس میں اہلیت ہندوستانیوں میں آ گئی ہے تو قیامت تک بھی وہ یہ گوارا نہ کرے گی کہ ہندوستان کے بے شمار منافع سے دستبردار ہو جائے ...

اور وہ بجائے خود ہندوستان کی طلب آزادی اور ہندوستانیوں کی عام قابلیت اور نظم و نسق حکومت میں نمایاں کامیابی ہی ہو سکتی ہے لیکن مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ میں ان تمام چیزوں کو نظرانداز کر کے صرف قانونی نقطہ نگاہ کو سامنے رکھا گیا ہے۔ اور لارڈ ولنگڈن کا یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ یہ رپورٹ برطانیہ اور ہندوستان کے انتہا پسندوں کے درمیان ایک میزان عدل قائم کرنے والی ہے ...

تھا کہ وہ خالص ہندوؤں کا وفد لے جانا نہیں چاہتے۔ بہرحال ان دو موقعوں پر یہ خبر پنڈت جی کے حوالے ہی سے آئی تھی اور ہر مرتبہ انہوں نے اس سے انکار کیا تھا مگر اب ہم یہ خبر "معتبر ذرائع" سے یہ سن رہے ہیں کہ پنڈت مالویہ جی عنقریب ایک وفد انگلستان لے جانے والے ہیں جو مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ اور کمیونل ایوارڈ کی پرزور مخالفت کرے گا۔ نہیں معلوم کہ اس مرتبہ بھی پنڈت جی اس خبر سے انکار کریں گے یا اب کی مرتبہ وہ سچ مچ انگلستان جانے کے لئے جہاز پر نظر آئیں گے۔ اگر یہ خبر صحیح نکلی اور پنڈت مدن موہن مالویہ اس قسم کا وفد لے کر انگلستان گئے تو ہم یہ بتا دیتے ہیں کہ اس سے اسمبلی کے اندر اور اسمبلی کے باہر ہندو مسلم تعلقات پر بہت برا اثر پڑے گا اور حکومت کے مقابلہ میں کانگریس جو متحدہ محاذ قائم کرنا چاہتی ہے اس میں سخت دشواریاں پیدا ہو جائیں گی۔ ... اگر پنڈت جی نے اس قسم کے وفد کی سرکردگی قبول کی تو وہ یقیناً اس مذمت کے مستحق ہوں گے جو کانگریس نے کی ہے۔

یورپ کی جنگی تیاریاں

یورپ کی بین الاقوامی سیاست پیچیدہ تو ہمیشہ سے تھی مگر اب روز بروز زیادہ خطرناک ہوتی جا رہی ہے۔ تخفیف اسلحہ کی سعی میں جمعیۃ اقوام کی ناکامی اور جمعیۃ مذکور سے جرمنی کی علیحدگی کے بعد سے رازہائے سربستہ طشت از بام ہو رہے ہیں ...

... جرمنی ہی کے خلاف ہے۔ اس سے یہ خیال نہ کرنا چاہئے کہ جنگی تیاریاں صرف جرمنی تک ہی محدود ہوں گی بلکہ ان ہی پیمانوں پر یہ بھی کہنا چاہئے کہ سب جرمنی کے ان حالات سے انگلستان، فرانس، اٹلی، آسٹریا، ہنگری، روس اور دوسری دول یورپ ... اس وقت تمام یورپ کی اس بیماری میں مبتلا سمجھنا چاہئے۔ اور اس کا انجام جس قدر بھیانک ہوگا اس کا انتظار کرنا چاہئے۔

... جس زمانہ میں کانگریس پارلیمنٹری بورڈ اور ورکنگ کمیٹی سے پنڈت مالویہ کا اختلاف بہت زور کے ساتھ چل رہا تھا اور اس کے متعلق بہت سی خبریں اخبارات میں آتی تھیں تو اس زمانہ میں ایک خبر یہ بھی شائع ہوئی تھی کہ پنڈت مالویہ جی کمیونل ایوارڈ کو بدلوانے کے لئے ہندوؤں کا ایک وفد لے کر انگلستان جائیں گے ... پنڈت مالویہ جی نے اس خبر کی پرزور الفاظ میں تردید کر دی تھی ...

انتقادات

"بچوں کا تحفہ"

بچوں کی تعلیم کا مسئلہ ایک اہم ترین مسئلہ ہے۔ حقیقی تعلیم کا زمانہ بچپن کا ہوتا ہے جبکہ بچوں کا دل و دماغ ایک سلیٹ کی طرح بالکل صاف اور ہر قسم کے نقوش قبول کرنے کے لئے بالکل تیار ہوتا ہے جو باتیں اس زمانہ میں ذہن نشین ہو جاتی ہیں وہ مدت العمر دماغ سے نہیں نکلتیں ...

نہیں ہوئی ہے۔ اور اس قسم کے استادوں کے علاوہ جو ان اصولوں کو سمجھتے ہوں ایسے نصاب تعلیم کی بھی عام طور پر محسوس کی جاتی ہے جو بچوں کے لئے پر اعتبار سے موزوں ہو۔ محمد شفیع الدین صاحب نیر ارسود ال طبقہ کی طرف سے بہت زیادہ شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے بچوں کی تعلیم کے لئے ایک نہایت مفید سلسلہ کتب مرتب فرمایا ہے جس کا نام "بچوں کا تحفہ" ہے ... ان کتابوں میں نثر اور نظم دونوں ہیں۔ زبان نہایت صاف و سلیس الفاظ بالکل سادہ اور عام فہم ...

ہم ان دونوں کتابوں کی خریداری کے لئے ان والدین سے پرزور سفارش کرتے ہیں جو اپنے بچوں کو اردو ادب کی تعلیم دینا چاہتے ہیں۔

ہر حصہ کی قیمت آٹھ آنہ (۸) ملنے کا پتہ: محمد شفیع الدین صاحب نیر مدرس مدرسہ ہائی اسکول نئی دہلی۔

دار الحکومت

مصنوعی امام مہدی کا مقدمہ
خواجہ حسن نظامی اور ایڈیٹر پیشوا کی شہادت

دہلی ۱۹ دسمبر۔ کل جب سردار سنت سنگھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں مولوی ظہیر حسن کے خلاف زیر دفعہ ... تعزیرات ہند تحصیلدار پر ناجائز حملہ کرنے کے الزام میں مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی تو کمرۂ عدالت تماشائیوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ آج صفائی کی جانب سے سید ... حسن بقائی ڈپٹی ... "پیشوا"، خواجہ حسن نظامی صاحب ملزم کے سکریٹری اور چند دیگر گواہوں کی شہادت قلمبند کی گئی۔ صفائی کی جانب سے مسٹر نور الدین بیرسٹر اور استغاثہ کی جانب سے میاں احمد حسین پراسیکیوٹنگ انسپکٹر پیروکار تھے۔

... تحصیلدار نے شہادت دیتے ہوئے بیان کیا "وقوعہ کے روز تحصیلدار کا ایک چپراسی ملزم کو بلانے کے لئے آیا تھا۔ ملزم میرے ہمراہ تحصیلدار کے مکان پر گیا لیکن وہاں جا کر معلوم ہوا کہ تحصیلدار تحصیل چلا گیا ہے۔ لیکن اسی اثناء میں چند چپراسی آئے اور انہوں نے ملزم کو گرفتار کر لیا۔ ملزم نے انہیں گرفتاری کے وارنٹ دکھلانے کو کہا لیکن انہوں نے وارنٹ نہیں دکھلایا اور ملزم کو تحصیل کی حوالات میں بند کر دیا ...

اس کے بعد خواجہ حسن نظامی اور ایڈیٹر پیشوا کی گواہی ہوئی ...

پنجابی ہائی اسکول کا سنگ بنیاد رکھا گیا
علماء کرام کی شرکت

دہلی ... دسمبر۔ کل شام کو جامع ... پنجابی ہائی اسکول کی عمارت کا سنگ بنیاد ... علماء کرام ... حضرات کے علاوہ ... مولانا ... صاحب ... نے شرکت کی ...

حوادث و احکام

(استفتاء)

الجواب

پارلیمنٹری رپورٹ محض ایک ڈھونگ ہے
سرحدی کونسل میں نام نہاد آئینی اصلاحات کی مذمت
رپورٹ کی سفارشات پر لیڈر مخالف پارٹی کی مدلل تقریر

پشاور ۱۸ دسمبر۔ آج خان بہادر عبدالغفور صاحب کی زیر صدارت سرحدی کونسل کا اجلاس شروع ہوا۔ جس میں ہاؤس کے لیڈر مسٹر ... نے تحریک پیش کی کہ جدید آئین کے بارہ میں مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی سفارشات پر غور کیا جائے۔ ملک خدا بخش لیڈر مخالف پارٹی نے بحث کا آغاز کرتے ہوئے حکومت کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے کمیٹی کی سفارشات پر غور کرنے کی دعوت دی ہے۔ پھر فرمایا کہ میں رپورٹ کی سفارشات کا صرف ایک ہی مطلب اخذ کر سکا ہوں اور وہ یہ کہ ہندستانی حکومت کی اہم ذمہ داریوں کو برداشت کرنے کے نااہل ہیں ...

وزراء کے دائرۂ عمل کے بارے میں ملک خدا بخش نے یہ رائے ظاہر کی کہ محکمہ ... کا انتقال جسے غیر دانشمندانہ طریقہ پر منظور کیا گیا ہے محض ایک ڈھونگ ہے ... ملک خدا بخش نے پارلیمنٹری رپورٹ کو غیر اطمینان بخش، ناکافی اور ناقابل تبدیل بتایا۔

کلکتہ میں وائسرائے ہند کی تقریر
پارلیمنٹری رپورٹ کی حمایت

حضرت مولانا عبد العلیم صاحب صدیقی کی روانگی
دفتر جمعیۃ علماء میں ختم قرآن کریم

دہلی ۱۲ دسمبر۔ حضرت مولانا عبد العلیم صاحب صدیقی مد ظلہ العالی نے ... شریف ... جمعرات ۱۲ رمضان ... روانہ ہوں گے ...

فرقہ وارانہ فیصلہ کے خلاف ایجی ٹیشن
پنڈت مالویہ کا عزم انگلستان

سیدہ خالدہ ادیب خانم
۵ جنوری کو بمبئی پہنچیں گی

اقبال جرم کے لئے ملزم کو مجبور کیا گیا
مقدمہ قتل میں اسپیشل ٹریبونل کا ریمارک

ایک درجن طوائفوں کے نام وارنٹ

زر ربیع ... ایکٹ کا نفاذ یکم جنوری کو ہوگا

دہلی کلاتھ ملز میں آتشزدگی

دہلی میں سردی سے ۹ بچے مر گئے

حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب کے فرزند کی ولادت

اسمبلی میں کانگریس پارٹی کا طرز عمل
تشکیل کار کیلئے کانفرنس کا انعقاد

پنجاب کونسل میں ترمیم ... بل ...
گورنر نے کونسل میں پھر واپس کر دیا
منظور شدہ بل کو ترمیم کرنے کی ...

اخلاق سوز فلمی تصاویر کا انسداد

چوبیس گھنٹے کے اندر دہلی سے اخراج

یوگوسلاویہ کے وزراء مستعفی ہو گئے

اٹلی سے حکومت حبش نے معافی مانگ لی

انڈیا بل کی پہلی خواندگی مکمل ہو گئی

حکومت بولیویا میدان جنگ میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۵۳ ہجری

"اتحاد" کا اعلان جنگ

جمیعۃ علماء، مسلم کانفرنس، اور امارت شرعیہ

پٹنہ کے اخبار اتحاد نے جو مولانا شفیع داؤدی کا اخبار ہے اپنی تازہ اشاعت میں تقریباً سات کالموں کا ایک طویل الذیل مقالہ افتتاحیہ شائع کیا ہے جس میں جمیعۃ علمائے ہند، مسلم کانفرنس و مسلم لیگ اور امارت شرعیہ کے متعلق عجیب و غریب معلومات کا ذخیرہ جمع کیا گیا ہے اور جس کو پڑھنے کے بعد نہ صرف لکھنے والے کی علمی لیاقت و ذہنی استعداد کا صحیح اندازہ ہو جاتا ہے بلکہ مولانا شفیع داؤدی کے آئندہ عزائم کا پتہ بھی لگ جاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ صوبہ بہار میں امارت شرعیہ کے مذہبی نظام کو زعم خود درہم برہم کر دینے کے لئے کیا کیا منصوبے باندھ رہے ہیں۔

شذرات

وائسرائے کی تقریر

یورپ کی جنگی تیاریاں

ہندوؤں کا مجوزہ وفد

انتقادات

"بچوں کا تحفہ"

دار الحکومت

مصنوعی امام مہدی کا مقدمہ

خواجہ حسن نظامی اور ایڈیٹر پیشوا کی شہادت

دہلی ۹ ار دسمبر کل جب سردار سنت سنگھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں مولوی ظہیر حسن کے خلاف زیر دفعہ ... تعزیرات ہند تحصیلدار پر قاتلانہ حملہ کے الزام میں مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی تو کمرہ عدالت تماشائیوں سے کچھا کچھ بھرا ہوا تھا۔ آج صفائی کی جانب سے مسٹر برجن بقائی ڈیٹر "پیشوا" خواجہ حسن نظامی صاحب ملزم کے سکریٹری اور چند دیگر گواہوں کی شہادت قلمبند کی گئی۔

پنجابی ہائی اسکول کا سنگ بنیاد رکھا گیا

علماء کرام کی شرکت

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

پارلیمنٹری رپورٹ محض ایک ڈھونگ ہے

سرحدی کونسل میں نام نہاد آئینی اصلاحات کی مذمت

رپورٹ کی سفارشات پر لیڈر مخالف پارٹی کی مدلل تقریر

پشاور ۱۷ دسمبر آج خان بہادر عبد الغفور صاحب کی زیر صدارت سرحدی کونسل کا اجلاس شروع ہوا جس میں ہاؤس کے لیڈر مسٹر کننگھم نے یہ تحریک پیش کی ہندوستان کے جدید آئین کے بارہ میں مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی سفارشات پر غور کیا جائے۔ ملک خدا بخش لیڈر مخالف پارٹی نے بحث کا آغاز کرتے ہوئے حکومت کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے کمیٹی کی سفارشات پر غور کرنے کی دعوت دی ہے۔ پھر فرمایا کہ میں رپورٹ کی سفارشات کا صرف ایک ہی مطلب اخذ کر سکا ہوں اور وہ یہ کہ ہندوستانی حکومت کی اہم ذمہ داریوں کو برداشت کرنے کے نا اہل ہیں لہذا ایک ہی شخص کے ہاتھ میں اختیارات ہونے چاہئیں جن کا تقرر ہندوستانیوں کے دائرہ اختیار سے باہر ہو کیونکہ جب تک حکومت کو مخصوص اختیارات حاصل نہیں ہوں گے حکومت کا قائم رہنا ناممکن ہو جائے گا جب تک پوری طاقت جماعت منتخبہ کے ہاتھ میں نہیں دی جائے گی اس وقت تک ایسے حکومت خود اختیاری کے نام سے موسوم کرنا غلط ہوگا۔

وزراء کے دائرہ عمل کے بارے میں ملک خدا بخش نے یہ رائے ظاہر کی کہ محکمہ قانون و امن کا انتقال جسے غیر رضاکارانہ طریقہ پر منظور کیا گیا ہے محض ایک ڈھونگ ہے۔ اختیارات کی حقیقی منتقلی کے سلسلے میں ... سخت نکتہ چینی کی ... فیڈریشن کے وجود کا دارومدار مطلق العنان والیان ریاست کی مرضی پر ہوگا۔ ملک خدا بخش نے پارلیمنٹری رپورٹ کو غیر اطمینان بخش، ناکافی اور ناقابل تبدیل بتایا۔

کلکتہ میں وائسرائے ہند کی تقریر

پارلیمنٹری رپورٹ کی مدح سرائی

حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی کی روانگی

فرقہ وارانہ فیصلہ کے خلاف ایجی ٹیشن

پنڈت مالویہ کا عزم انگلستان

سیدہ خالدہ ادیب خانم

۵ جنوری کو بمبئی پہنچیں گی

اقبال جرم کے لئے ملزم کو مجبور کیا گیا

مقدمہ قتل میں اسپیشل ٹریبونل کا ریمارک

ایک درجن طوائفوں کے نام وارنٹ

دہلی کالج میں آتش زدگی

دہلی میں سردی ۵ سے ۹ بجے گئے

حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب کے فرزند کی ولادت

اسمبلی میں کانگریس پارٹی کا طرز عمل

تشکیل کار کے لئے کانفرنس کا انعقاد

زر ربنگ ایکٹ کا نفاذ یکم جنوری کو ہوگا

پنجاب کونسل میں ترمیم بل کی حمایت

گورنر نے کونسل میں پھر واپس کر دیا

اخلاق سوز فلمی تصاویر کا انسداد

چوبیس گھنٹے کے اندر دہلی سے اخراج

یوگوسلاویہ کے وزراء مستعفی ہو گئے

اٹلی نے حکومت حبش سے معافی مانگ لی

انڈیا بل کی پہلی خواندگی مکمل ہو گئی

حکومت بولیویا میدان جنگ میں

فرانس اور روس کے درمیان جنگی معاہدہ

جاپان اور جرمنی کے حملوں کو روکنے کیلئے تیاریاں

لندن۔ اسٹار نامی اخبار میں ایک خبر شائع ہوئی ہے جس پر بہت دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ حال ہی میں فرانس اور روس کے درمیان فوجی اور تجارتی معاہدہ ہوا ہے کہ اگر روس پر جاپان نے حملہ کیا تو فرانس فوراً ہی روس کو فوجی سامان جنگ روس کے لئے فراہم کرے گا اور فرانس اور جرمنی میں جنگ کی صورت میں روس اسی نیت سے فرانس کو بیم بچائے گا اور فوجی امداد دیگا۔ ...

میرٹھ میں سکہ بنانے کی ٹکسال کا سراغ

میرٹھ شہر میرٹھ میں جعلی سکے بنانے کی ایک ٹکسال کا پتہ چلا ہے جہاں سے نہ صرف بہت سے جعلی سکے برآمد ہوئے بلکہ چھاپہ مارنے والی پارٹی نے وہ ذرائع بھی حاصل کرلئے۔ معلوم ہوا ہے کہ مقامی پولیس کو یہ اطلاع دی گئی تھی کہ جعلی سکے بہت بڑی تعداد میں تیار ہو رہے ہیں چنانچہ اس مکان پر حملہ کیا گیا اس تلاشی میں چار اشخاص بھی گرفتار کئے گئے جن میں سے ایک عورت بھی تھی یہ لوگ اس وقت بھی سکے بنا رہے تھے مکان پر جتنے اشخاص ملے سب گرفتار کرلئے گئے۔

علاقہ سارس میں برطانی افسر معطل

مشہور باغی فیض اللہ کا قتل کر دیا گیا

رائفلوں کے ساتھ ایک پٹھان کی گرفتاری

پشاور ۱۹ دسمبر گذشتہ شب باغیوں کے دو گروہوں کے درمیان جن میں سے ایک کا سرغنہ چینائی تھا اور دوسرے کا فیض اللہ تھا سخت معرکہ آرائی ہوئی جس میں فیض اللہ مارا گیا اس کی لاش پولیس کو موضع جینا خیلہ تھانہ ... ضلع پشاور کے قریب ملی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ کسی شخص نے فیض اللہ کے سر کی قیمت لگائی ہوئی تھی ابھی یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ یہ قیمت پولیس کو ملے گی یا چینائی کا گروہ لے گا۔

ہندو اخبارات کے پروپیگنڈہ کی تردید

ہندو ملازم اور ترکی ٹوپی

بہار اور بنگال میں زلزلے کے جھٹکے

کنوؤں کا پانی اوپر چڑھ گیا

چار اشخاص کو سزائے موت

مصری صورت حالات میں گڑبڑ

مسٹر فلپ اسپراٹ پھر گرفتار کرلئے گئے

دیسی اشیاء استعمال کرو

دیہاتی صنعتی ایسوسی ایشن کا پروگرام

رپورٹ میں درجہ نوآبادیات کا لفظ کیوں نہیں

بنگال کونسل میں دلچسپ بحث

کانگریس کی مجلس عاملہ کا آئندہ اجلاس

بمبئی کونسل کی میعاد میں توسیع

پنجاب کونسل میں پارلیمنٹری رپورٹ پر بحث

روس میں چار اشخاص کو گولی سے اڑا دیا گیا

جدید اسمبلی کے صدر کا انتخاب

نئی دہلی ۱۹ دسمبر جدید اسمبلی کے صدر کا انتخاب ۲۴ جنوری کی صبح کو ہوگا۔ اسی روز ممبر گورنر جنرل اسمبلی میں تقریر کریں گے۔

غازی عبد القیوم خاں ڈیفنس کمیٹی

شعر رسالت کے بروائے غازی عبد القیوم خاں نے جب عدالت عالیہ میں ... کے سپرد کیا تو مسلمانان کراچی کی ایک مدت تک خاموش رہے مگر جس وقت ہندو پریس اور ہندو لیڈروں نے ایک اشتعال انگیز پروپیگنڈا شروع کردیا اور غازی عبد القیوم خاں کے ذاتی فعل کو مسلمانان ہند کی منظم سازش کا نتیجہ قرار دینے لگے تو ملک عبد العزیز صاحب، غازی نثار اللہ صاحب، ایس۔ ایم شفیع صاحب، مسٹر محمد اعظم ... مولوی عبد الحق حقانی، سیٹھ عثمان رحمت اللہ، حاجی مراد خاں صاحب اور ان کے علاوہ چند دیگر باہمت مسلمانوں کی مساعی جمیلہ سے غازی عبد القیوم ڈیفنس کمیٹی عالم وجود میں آئی اور ارکان ڈیفنس کمیٹی نے ہندو پریس کے خطرناک پروپیگنڈے کے تدارک اور غازی موصوف کے مقدمہ کی پیروی کے لئے چند یوم میں تقریباً ساڑھے چھ ہزار روپیہ جمع کر لیا۔

مدرسہ اسلامیہ عربیہ دار العلوم میرٹھ کی اپیل

حکومت پنجاب کے خلاف ہائی کورٹ کا فیصلہ

ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان معاہدہ کی تکمیل

لنکاشائر کے مال کو ترجیح

لندن ۱۹ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے ساتھ برطانیہ کا تجارتی معاہدہ پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ اس ہفتہ شائع کر دیا جائے۔

شاہ جاپان کی موجودگی میں معاہدہ واشنگٹن منسوخ

ٹوکیو ۱۹ دسمبر شہنشاہ جاپان کی موجودگی میں پریوی کونسل نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ معاہدہ واشنگٹن کو منسوخ کر دیا جائے۔

آتشزدگی میں دو اشخاص جل کر خاک

دو سو عرب اور یہود گرفتار

پولیس اور ڈاکوؤں میں جنگ

دو پولیس سارجنٹ ہلاک

افریقہ کے نئے ایجنٹ جنرل

دہلی ۱۹ دسمبر ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ حکومت ہند نے آنریبل سید رضا علی کو کنور مہاراج سنگھ کی جگہ جنوبی افریقہ کا ایجنٹ مقرر کیا ہے رضا علی صاحب جنوری کے پہلے ہفتہ میں بمبئی سے جنوبی افریقہ روانہ ہو جائیں گے۔

حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب

کی

تقریر سیرت

حضرت مولانا ... احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہ بصیرت افروز اور سبق آموز تقریر جو ممدوح نے آٹاوہ کے جلسہ سیرت میں ارشاد فرمائی تھی اور جس کو بعد میں مزید تفصیل و تشریح کے ساتھ مرتب و مدون کر کے الجمعیۃ میں جزو جزو شائع کیا گیا تھا، اب قارئین الجمعیۃ کے مسلسل پیہم اصرار پر کتابی شکل میں ادارہ الجمعیۃ کی جانب سے شائع کی جا رہی ہے ... امید کی جاتی ہے کہ رمضان المبارک ہی میں کتاب چھپ کر آجائے گی اور ہم شائقین سیرت کی خدمت میں حسب فرمائش ارسال کر سکیں گے۔

بے شمار خصوصیات

مختصر فہرست مضامین

رعایتی اعلان

عید کا موقع ہے۔ کٹ پیس کے نمونے

مفت مع فہرست و قواعد ایجنسی ... طلب کریں۔
المشتہر سرکار مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لمیٹڈ سہارنپور

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مصفا خون کی تسرطیہ گولیاں

ملنے کا پتہ: ... گذری انیڈ کو جالندھر شہر (پنجاب)

محبوب عاشق کے قدموں پر

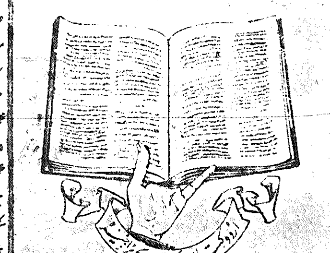

مشہور عمامہ سری بھاگلپوری پگڑی

(مولوی) سلامت اللہ انصاری ٹسرلک مرچنٹ
پوسٹ و مقام چپانگر۔ خاص (بھاگلپور)

صبح کے ناشتہ کے ساتھ ہی طاقت بھر لو!

آپ سردیوں میں اپنے صبح کے ناشتہ کے ساتھ مندرجہ ذیل اکسیر تیار کردہ پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا کی ایک گولی کھا لیا کریں۔ تو یقیناً بہت ہی فائدہ اٹھا دیں گے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یداللہ علی الجماعۃ

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"
ٹیلیفون نمبر ۵۷۳۰

الجمعیۃ دہلی
سہ روزہ

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔اے) معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۲۰ | دہلی۔ یوم جمعہ ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۵۳ھ ہجری۔ مطابق ۲۸ دسمبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۴۶

معاصرین کے افکار و آراء

محبوب کی پیاری گالی

چودھری افضل حق کونسل میں حکومت سے سوال کرتے ہیں کہ آیا حکومت نے مرزا محمود سے معافی مانگ لی ہے یا نہیں تو جواب ملتا ہے کہ:-
"حکومت نے مرزا کی تقریر کی تفسیر اس طرح نہیں کی"۔

پہونچایا جائے، خدا کا شکر ہے کہ کابل کے معزز معاصر اصلاح نے بروقت توجہ کی اور فوراً اس غلط بیانی کی تردید کی اور بذریعہ تار رپوٹر کو اس کی تردید کی ہدایت کی۔

خیر یہ واقعہ تو رفت و گذشت ہو گیا لیکن ہمیں اُمید ہے کہ اس واقعہ سے مسلمانوں کی آنکھیں کھل جائیں گی اور وہ اسلامی ممالک کے خلاف خبروں کو باور نہ کریں گے۔ (خلافت)

ملک میں دو عملی

امریکہ میں حضرت مسیح کا اضافہ

ایک شر انگیز خبر

رمضان المبارک اور سخاوت و ایثار
مالی قربانی کیلئے اسلام کی دعوت عام
زکوٰۃ و صدقات کی شرعی اہمیت

رمضان المبارک کا مہینہ روحانی اور مادی ترقیوں کیلئے مخصوص کیا گیا ہے اسکا مقصد یہ ہے کہ اللہ کے بندے دوسرے بندوں کی مالی اعانت و دستگیری فرما کر اپنے اندر اجتماعی محاسن پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ ذیل میں رمضان المبارک کی مناسبت سے زکوٰۃ و صدقات کے متعلق احادیث درج کی جاتی ہیں۔

ایک روٹی کے نوالے کی وجہ سے تین آدمی جنت میں بھیج دیئے جاتے ہیں۔ ایک دینے والا۔ دوسرے کھانا پکانے والا۔ تیسرے وہ خادم جس نے یہ روٹی کا نوالا مسکین کو جا کر دیا۔ (حاکم طبرانی)

جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اچھے سمجھدار آدمیوں کو ان کا سردار بناتا ہے۔ اور سخاوت کرنے والوں کو مال عطا کرتا ہے۔ (ابو داؤد۔ طیالسی)

(ریاست)

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اسپین کے ایک جلیل القدر پادری کی لڑکی نے جب اسلامی تعلیمات کا مقابلہ کیا اور مسلمانوں کے مذہب اور ان کے اعمال کا بغور دیکھا تو اس کے دل میں اسلام کی صداقت و حقانیت جاگزیں ہو گئی اور اس نے یہ فیصلہ کر لیا کہ حقیقتاً اسلام ہی وہ مذہب ہے جو دنیا اور آخرت میں نجات کا راستہ بتاتا ہے۔ اور اس کے علاوہ جتنے مذاہب ہیں وہ سب باطل اور صراط مستقیم سے بھٹکا دینے والے ہیں۔ جب عیسائیوں کو اس کی خبر ہوئی تو تمام پادریوں نے اس لڑکی پر بے شمار مظالم ڈھائے اور اسقدر جانگداز اور صبر آزما مصائب میں مبتلا کیا کہ دیکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہونے لگے مگر وہ لڑکی اسلام پر ثابت قدم رہی ... اس کا نام ازبلا تھا اور اس کی زندگی کے واقعات ایک کتاب میں قلمبند کر دیئے گئے ہیں۔ اگر آپ کو گزشتہ عظمت و سطوت کا مطالعہ کرنا ہے اور عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت کے بے شمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق ہے۔ اور آپ اس کتاب کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنا چاہتے ہیں تو فوراً طلب کیجئے۔ پہلا ایڈیشن قریب الختم ہے ...

ملنے کا پتا:- منیجر الجمعیۃ دہلی

Regd No L 1793

The Jamiat

Vol. XX No. 45 DELHI MON[DAY] ... [DEC]EMBER 1934. PRICE ONE ANNA

4612
Moulvi Mehdi Hassan Sb Mufti
P.O. Rander
Dt Surat

نورانی
قرآن مجید
نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اُردو ترجمہ نورانی قرآن مجید الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب فرمایئے قیمت مجلد پارچہ عمر

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام
اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو آج ہی منگا لیجئے جس کو پڑھ کر آپ اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصول ڈاک۔
منیجر الجمعیۃ دہلی

دیہات کا ایک خاموش و مفید مدرسہ
مدرسہ اسلامیہ وہپہ کی طرف سے اپیل

موضع وہپہ ضلع میرٹھ تھانہ پلکھوہ میں عرصہ دس سال سے ایک مدرسہ بنام مدرسہ اسلامیہ قائم ہے جس کے مخلص کارکنوں کی مساعی سے اس نے دیہات و قریات میں وہ کام کیا جو شہروں کے بڑے بڑے مدرسے بھی انجام نہیں دے سکتے ...

(ڈاکٹر اسد اللہ خاں پلکھوہ ضلع میرٹھ)

ہندی کا ایک تبلیغی رسالہ

آج کل تبلیغ و اشاعت اسلام بڑی حد تک اسی انفاق فی سبیل اللہ پر منحصر ہے اگر مسلمان اس جانب توجہ فرمائیں۔ ... ہندی کا واحد تبلیغی رسالہ اسلام جس میں قرآن پاک کا ہندی ترجمہ مع حواشی کے بھی شائع ہوتا رہتا ہے ...

پتہ:- رسالہ اسلام کانپور

مدرسہ اسلامیہ عربیہ اجراڑہ کی اطلاع

مدرسہ اسلامیہ عربیہ قصبہ اجراڑہ ضلع میرٹھ کی جانب سے ہمیشہ رمضان المبارک کے موقع پر مولانا شمس الحق صاحب وصول یابی چندہ کے لئے سورت راندیر کے علاقہ میں جایا کرتے تھے۔ لیکن مولانا ممدوح کے انتقال کے بعد اس مدرسہ سے کوئی شخص تحصیل چندہ کے لئے اس علاقہ میں نہیں بھیجا گیا مگر راندیر و سورت اور دیگر مواضعات کے مسلمانوں نے بذریعہ منی آرڈر مالی امداد فرما کر محبت اسلامی کا ثبوت دیا۔ اور اسلامی ارکان مدرسہ کو اپنی مخلصانہ طرز عمل سے اس پر آمادہ کر دیا کہ حسب دستور فراہمی چندہ کے لئے یہاں سے کسی شخص کو بھیجا جائے چنانچہ مولانا عبدالرحمن صاحب فاضل دیوبند و مولوی فاضل مدرس مدرسہ ہذا کو فراہمی چندہ کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ اُمید کہ مسلمانان سورت و راندیر و دیگر مقامات اپنی قدیم روایات کے مطابق مولانا موصوف کو چندہ اس مدرسہ کیلئے عطا فرما کر اجر عظیم کے مستحق ہوں گے۔

نیاز مند: حافظ محمد حسین ناظم مدرسہ اسلامیہ عربیہ قصبہ اجراڑہ ضلع میرٹھ

مختار احمد (وکیل)، سکریٹری یتیم خانہ انجمن اسلامیہ ڈاکخانہ لہریا سرائے، ضلع دربھنگہ (بہار)

ہمدردان جامعہ کی صوبجاتی تقسیم

نام صوبہ	تعداد ہمدردان	نام صوبہ	تعداد ہمدردان
۱- پنجاب	۴۲	۸- بنگال	۹۵
۲- سرحد	۴۵	۹- راجپوتانہ	۴
۳- حیدر آباد دکن	۳۹	۱۰- سی پی	۳
۴- بمبئی	۲۰۲	۱۱- مدراس	۱۵
۵- یو پی	۴۳۱	۱۲- برما	۹
۶- بہار	۳۴	۱۳- کشمیر	۳
۷- دہلی	۴۷۸	۱۴- بھوپال	۴
		میزان	۲۲۳

یتیم خانہ انجمن اسلامیہ دربھنگہ

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجز نما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر
حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نارو ہے حاشیہ دار خوانا ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو عطر ہے نادر تفاسیر کا ... علاوہ ازیں قرآن مجید کے فضائل ... صفحات ۱۰۴۰ رعایتی ہدیہ مجلد چرمی تین روپے ... محصول ڈاک علاوہ ...

ملنے کا پتہ
منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت خاص رعایت خاص رعایت
حیات حافظ رحمت خاں

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیئے

روہیلکھنڈ کے بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانحعمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے۔ صرف ڈھائی سو جلدیں باقی ہیں۔

جلد آرڈر دیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

سید الطاف علی صاحب بی اے۔ (علیگ) بریلوی کی یہ معرکۃ الآراء تصنیف جس میں آنریبل سر سیتا رام صاحب پریسیڈنٹ یو۔پی۔ کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے اور جس کی عالیجناب صاحبزادہ عبدالواحد صاحب ایم اے مقیم لندن نے مبلغ ایک ہزار روپیہ کے عطیہ سے قدر دانی فرمائی ہے سرزمین روہیلکھنڈ میں بالخصوص اور ملک کے طول و عرض میں بالعموم نہایت قلیل عرصہ میں حیرت انگیز مقبولیت حاصل کی ہے۔

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھایئے

حجم چار سو صفحات تقطیع ۲۶×۲۲، کاغذ چکنا، چکدار کتابت و طباعت دیدہ زیب نو درات ٹون کی چھپی ہوئی نایاب تصاویر، ٹائیٹل مع رنگین قیمت دو روپے چار آنے مجلد تین روپے۔

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خوشخبری
جلدی کیجئے جلدی انعام حاصل کرو
پہلا انعام دو صد روپیہ۔ باقی دس دس روپے کے دس انعام
تین صد روپیہ مفت انعام

نیچے چھ ناموں کے حرفوں کو الٹ پلٹ کر کے لکھا گیا ہے اور ہر نام میں سے ایک حرف چھوڑ دیا گیا ہے آپ ایک سفید کاغذ پر ان سب ناموں کو مکمل کر کے ۱۵ جنوری ۱۹۳۵ء سے پہلے ہمکو ارسال کر دیں پہلا انعام صحیح جواب والے کو دیا جائیگا۔ دوسرے انعام ایک غلطی والے کو دیئے جائیں گے جو مبلغ دس دس روپے کے ہونگے۔ ہر داخلہ کے ہمراہ صرف چار آنے کے ٹکٹ دفتر

منیجر دی جرمن ٹریڈنگ کمپنی بٹالہ شہر (پنجاب)

آنے ضروری ہیں۔ منیجر کا فیصلہ واحد ناطق ہوگا۔ اس معمہ کا صحیح حل ماہ جنوری کے آخری ایڈیشن اخبار ہذا میں چھاپا جائیگا۔

(۱) رن اب	ہندوستان کا مشہور شہر	(۴) گم ات ام ن دی	دنیا کا سب سے بڑا آدمی
(۲) اول س ن	ہندوستان کی مشہور ایکٹرس	(۵) س م ر د	ایک شہر
(۳) ن ا ال	پنجاب کا شہر	(۶) س ک ن ے ل	ایک قسم کا جوتا

حمائل شریف مترجم
صح
خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی ستی کی آب سے دو بالا ہے گویا ایک ماہر کے موتی ... حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے ... قرآن شریف کے ایک ایک لفظ کے معنی بتاتا ہے حاشیہ پر خلاصۃ التفاسیر ...

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

افسانہ

ترکی میں نسوانیت

غیر مختتم عمل و ایثار کا زندہ نمونہ خالدہ ادیب خانم

سچ پوچھئے تو نسوانیت اپنے وسیع معنوں میں ایک بے کیف اصطلاح اور حیات انسانی کا ایک صبر آزما فلسفہ ہے۔ اور حقیقتاً یہ عورتوں کے محاسن کے بجائے مردوں کے معائب اور ان کے تاریخی گناہوں کا نتیجہ ہے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی سچ ہے کہ جب خالدہ ادیب خانم کی سی شخصیت کے حصہ میں اس نسوانیت کی سرپرستی آئے تو اس کی شان کچھ اور ہی ہو جاتی ہے اس لئے کہ ان کی زندگی غیر مختتم ولولہ، عمل و ایثار کا زندہ نمونہ رہی ہے۔ اور وہ جن مقاصد عالیہ سے اعتصام کرتی ہیں ان کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ خود نمائی سے کوسوں دور رہ کر مسلسل اور مجاہدہ زندگی کو اپنا شعار خصوصی بنایا جائے۔ مسرت کا مقام ہے کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کی دعوت پر وہ دہلی تشریف لا رہی ہیں اور یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ جامعہ کے تو سیع شدہ سالانہ خطبات کے ضمن میں وہ جو تقریر فرمائیں گی، وہ نہایت سبق آموز اور روح پرور ہوگی۔ ہمیں توقع ہے کہ ان کی تقریریں ان تمام لوگوں کی توجہات جلب کریں گی جو ایک مفید زندگی گزارنے اور نتیجہ خیز اور مفید اصولوں کو اپنا دستور عمل بنانے کے آرزومند ہیں۔

بہار و خزاں

اختر اور خیر النساء کی مجلس

چین و ماچین اور توران کی باتیں

ایک تاریخی مسئلہ کا حل

(۴۱)

اختر: یہ کوئی نئی بڑی سلطنت دس سو سال کے جھونکا ہوگی۔ ... کبھی سرزمین اندلس پر مسلمانوں کے قدم ہی نہ آئے تھے؟ کیا وہاں اسلام آبادی ہے؟

خیر النساء: بالکل نہیں۔ وہاں ترکی نژاد عربی مسلمان کو بھی داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔

اختر: بھائی تم نے چین کی تاریخ پڑھی ہے؟

خیر النساء: میں نے چین کی تاریخ تو نہیں پڑھی البتہ وہاں کے حالات زبانی سنے ہیں۔

اختر: ملک کی تاریخ میں سے یہی تعلق ہے بہت ہی مختصر ہے۔ ... ایک منٹ کیلئے بھی مسلمانوں نے حکومت نہیں کی اور نہ کبھی مسلمانوں نے اس سرزمین پر فوج کشی کی لیکن تمہیں معلوم ہے کہ آج بھی وہاں کروڑوں مسلمان موجود ہیں؟

خیر النساء: جی ہاں ایسا ہی سنا ہے۔

خیر النساء: اور یہی وجہ بھی ہے کہ غیر مسلم حضوصاً ہندو صاحبان بڑے متمول اور سرمایہ دار ہیں کیونکہ یہ ہے کہ ان کے پاس حکومت نہیں ہے۔

اختر: دنیا میں اصل چیز تو تجارت ہے۔ جس قوم کا تجارت پر قبضہ ہو اس کو حکومت کی بھی ضرورت نہیں ہے بلکہ حکومتیں خود تاجر پیشہ قوموں سے خائف رہتی ہیں اور ان کی مرضی کے مطابق قانون بنتے رہتے ہیں۔

خیر النساء: کیا تجارت کو حکومت پر بھی فوقیت حاصل ہے؟ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ تجارت حکومت سے بھی اعلیٰ اور برتر چیز ہے۔

...

مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے مقدمہ کی سماعت

(بسلسلہ صفحہ ...)

...

انتقادات

تاریخ الفقہ

...

چین میں پھونکی بے راہ روی کی روک تھام

...

دنیا میں سب سے چھوٹا آدمی

...

امریکہ کی فرانس وغیرہ ممالک یورپ کے ڈاکٹر ... HAUSCO MARKET BANGALORE

معجون مقوی معدہ ...

قرص جدیان ... ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

اسلامیات

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

خاک اندلس کی ایک عبرت آموز داستان

بلنسیہ کا محاصرہ اور عیسائیوں کی ننگ انسانیت حرکات

عربوں کا وہ جذبہ جو تاریخ میں یادگار رہے گا

تاریخ اسلام کا مفید اور طویل سلسلہ الجمعیۃ میں مدتوں سے جاری ہے۔ افسوس ہے کہ بعض مجبوریوں کے باعث ۹ اکتوبر کے بعد سے یہ سلسلہ منقطع ہو گیا اور بعض اہم اور ضروری مضامین کے سبب سے اس کا التوا کرنا پڑا۔ چونکہ یہ سلسلہ نہایت اہم اور مسلمانوں کیلئے عبرت آموز ہے اسلئے اس کو ترک نہیں کیا جا سکتا۔ اسپین کی تاریخ میں سے ابتک جو کچھ لکھا جا چکا ہے وہ اس کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہے جو آئندہ الجمعیۃ کے صفحات پر آنے والا ہے اور جس میں مسلمانوں کے سیاسی ...

انتقام لینے کے لئے بیتاب تھے۔ تمام مسلمانوں نے اس عام قتل و غارتگری کا سبب بادشاہ سرقسطہ احمد المقتدر باللہ کو قرار دیا کیونکہ اطلاع کے باوجود اس نے مسلمانوں کو بچانے کی کوئی کوشش نہ کی تھی۔ ... پر مستعدی ظاہر کی۔ اس موقعہ پر اس کی فوج کے ہر سپاہی نے سرکفن سے باندھا اور ... ہی حملہ میں اس کو فتح کر لیا۔

شجاعت کی ایک نظیر

عربوں کی شجاعت و بہادری یہاں دیکھنی چاہئے کہ باوجود یکہ عیسائیوں نے قتل عام کے وقت مرد و عورت اور بڑے اور چھوٹے میں کوئی فرق و امتیاز ...

عیسائی یورشوں کی وجہ

...

ایک زبردست معرکہ

...

عذر بے وفائی کی بدترین مثال

...

مسلمانوں کا رنج و غصہ

...

مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے مقدمہ کی سماعت

عدالت میں شاہ صاحب کا بیان

"اگر میں کانفرنس میں شریک ہوتا تو بخاری کو قتل کر دیتا"

شاہ صاحب پر فرد جرم لگادی گئی

رسالدار نجر سنگھ کا بیان

رسالدار سردار نجر سنگھ ولد سردار سنت سنگھ نے بیان کیا کہ میں ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو احرار کانفرنس قادیان میں موجود تھا۔ میں نے سید عطاء اللہ شاہ صاحب کی صدارتی تقریر سنی۔ انہوں نے کئی باتیں کہی تھیں۔ تقریر احمدیوں کے خلاف تھی ...

ہوسٹل لاہور نے بیان کیا کہ میں احمدی ہوں۔ مرزا محمود احمد ہمارا خلیفہ ہے۔ اس سلسلہ کا بانی مرزا غلام احمد موجودہ خلیفہ کا باپ تھا۔ میرے اپنے اندازہ میں تمام صوبہ پنجاب میں ۴-۵ لاکھ کے درمیان احمدیوں کی تعداد ہوگی۔ خدا کے بعد ہم خلیفہ کا رتبہ تمام سے افضل اور عزیز خیال کرتے ہیں۔ اگر کوئی خلیفہ کی رسوائی اور بے عزتی کرے تو وہ ہمارے لئے ناقابل برداشت ہے۔ ... اگر وہاں ہوتا تو بخاری کو وہیں قتل کر دیتا۔ گورنمنٹ جو چاہتی میرے ساتھ سلوک کرتی۔

حضرت شاہ صاحب کا بیان

سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری ولد حافظ ضیاء الدین بخاری ذات سید پیشہ تبلیغ اسلام سکونت امرتسر نے بیان کیا کہ میں نے احرار کانفرنس قادیان منعقدہ ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۳۴ء کی صدارت کی تھی اور تقریر کی تھی۔

...

پادا سنگھ پرسپل ٹاؤن کمیٹی قادیان کا بیان

...

علاقہ مجسٹریٹ کا بیان

...

عدالت اور وکیل صفائی کی نوک جھونک

...

محمد منیر قادیانی کا بیان

...

انگریزی زبان میں ۴ لاکھ الفاظ ہیں

بیس ہزار الفاظ سے زیادہ استعمال نہیں ہوتے

...

کتب خانہ وحیدیہ کا خاص رعایتی اعلان

... قرآن مجید ... وقل انی انا النذیر المبین ... ولذا الجنۃ ازلفت ...

سرمۂ نور افزا ...

سچا ہمدم و رہبر بے دام ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۲۰ رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۳ ہجری

"اتحاد کا اعلان جنگ"

جمعیۃ علماء، مسلم کانفرنس، اور امارت شرعیہ

(۲)

اتحاد نے اپنی جماعت کی افتراق انگیزیوں کا الزام جمعیۃ علمائے ہند کے سر تھوپنے کے بعد اپنی عنایات کی توجہ امارت شرعیہ کی طرف مبذول کی ہے جو اس کا اصل موضوع بحث ہے اور جس کے خلاف اس نے نہایت زور شور کے ساتھ اعلان جنگ کیا ہے۔ اس تحریک اتحاد کے جواب میں جو دفتر اتحاد میں حضرت علامہ سید سلیمان ندوی نے مسلم کانفرنس والوں کو دی تھی اور بالخصوص صوبہ بہار میں امارت شرعیہ کے ساتھ مل کر کام کرنے کا جو خیال موصوف نے ظاہر فرمایا تھا اتحاد نے مزید افتراق ...

مگر یہ حضرات مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ میں شریک ہیں، نہ صرف شریک ہیں بلکہ اپنی شرکت سے مسلمانوں کی مذہبی و سیاسی زندگی کو تباہ و برباد کر رہے ہیں۔ ایسی حالت میں اتحاد کا یہ بیان کس درجہ جرأت و دلیری پر مبنی ہے اور صرف اس بیان سے جس کا کذب و مغالطہ تمام دنیا پر روشن ہے اس کے دوسرے بیانات کی وقعت کیا رہ جاتی ہے اس کا اندازہ قارئین کرام خود کر لیں گے۔

چودھری ظفر اللہ خاں کی صدارت

شذرات

ایک نئی منطق

مسلم کانفرنس نے اپنے اجلاس منعقدہ علی گڈھ میں ایک عجیب و غریب قرارداد "کافی غور و بحث کے بعد" منظور کی ہے جسے کانفرنس حضرات کی سیاست، دیانت، اور منطق کا نادر شاہکار سمجھنا چاہیئے۔ اس قرارداد میں رائے عامہ کی صحیح نمائندگی اور حکومت کے منشا و مقصد کی تائید کو اس بعد سے طریقہ پر ایک جگہ جمع کیا گیا ہے کہ اجتماع ضدین کی اس سے بدتر مثال پیش کرنا ناممکن تھا۔ مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ کے متعلق سب کو معلوم ہے کہ تمام ہندوستانی بلا امتیاز مذہب و ملت اس کو قبول کرنے سے انکار کر چکے ہیں اور اب وہ ایک مسترد شدہ دستاویز سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی ...

"رپورٹ ..."

"کمیٹی ..."

ایک کروڑ دستخطوں کی تجویز

پنڈت مالویہ نے کانگریس کے مقابلہ میں جو نیشنلسٹ پارٹی قائم کی تھی اور جسے گذشتہ انتخابات میں شکست فاش ہوئی اس پارٹی کی ایک کانفرنس آج کل بنارس میں پنڈت جی کے دولت خانہ پر منعقد ہو رہی ہے اور ہندوستان کے "نیشنلسٹ" جو بالطور برعکس نہند نام زنگی کافور کے مصداق ہیں، اس کانفرنس میں شرکت کی غرض سے جمع ہو رہے ہیں۔ ان ہی حضرات میں سے کوئی صاحب مسٹر ایس ستیامورتی بھی ہیں جو پنجاب کی نیشنلسٹ پارٹی کے جنرل سکریٹری بنائے جاتے ہیں یہ حضرت اس کانفرنس کے سامنے ایک نہایت کامیاب تجویز رکھنے والے ہیں ...

کمیونل ایوارڈ کے متعلق جو فیصلہ کر چکی ہے اسے بدل دے گی یعنی غیر مختلف ملتوں کی باہمی رضامندی کے بغیر بھی کمیونل ایوارڈ ہندوؤں کی خواہش کے مطابق بدل جائے گا اور دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ کانگریس نے جو رویہ کمیونل ایوارڈ کے متعلق اختیار کیا ہے اس میں بھی ایک کروڑ دستخط دیکھ کر تبدیلی ہو جائے گی۔ اس مقصد کے لئے خود ستیامورتی صاحب نے اپنے صوبہ سے دس لاکھ دستخطوں کو مہیا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ جیسا کہ بالکل ظاہر ہے نام نہاد "نیشنلسٹوں" کی یہ حرکات ملک کے لئے بحیثیت مجموعی سخت مضرت رساں ہیں۔ اگر بفرض محال تسلیم بھی کر لیا جائے کہ پنڈت مالوی کی پارٹی کمیونل ایوارڈ کے لئے ایک کروڑ دستخط حاصل کرے گی اور وہ تمام دستخط اصلی ہوں گے اور ان میں مجہول لوگوں کے نام نہیں لکھے جائیں گے تو بھی ہم کہتے ہیں کہ جو مقاصد پیش کئے جا رہے ہیں وہ اس طرح کیسے حاصل ہو جائیں گے۔ ہندوؤں کا کمیونل ایوارڈ کے خلاف ہونا کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ اس سے کسی کو بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ گورنمنٹ کو نہ کانگریس کو کہ ایک کروڑ نہیں بلکہ کروڑوں ہندو کمیونل ایوارڈ کے خلاف ہیں مگر سوال یہ ہے کہ کیا صرف ہندوؤں کی مخالفت فرقہ وارانہ فیصلہ کو بدل سکتی ہے۔ ان ایک کروڑ دستخطوں میں سے جو ستیامورتی صاحب حاصل کرنا چاہتے ہیں مسلمانوں کے کتنے دستخط انہیں مل جائیں گے اور خود ان کے پنجاب میں جو دس لاکھ کی تعداد پیش کی گئی ہے اس کے اندر کس قدر مسلمان ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ مسلمان ان کے ساتھ اس مقصد میں متفق نہیں ہیں کہ بغیر کسی باہمی سمجھوتہ کے ایوارڈ کو بدلا جائے پھر صرف ہندوؤں کے دستخطوں سے کیا حاصل ہے۔ رہا ہندوؤں کی رائے عامہ کا سوال سو وہ بھی گذشتہ انتخابات میں واضح ہو چکی ہے۔ نیشنلسٹ پارٹی کے مقابلہ میں کانگریس کو ووٹ دے کر ہندوؤں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ کمیونل ایوارڈ پر مسلمانوں سے بگاڑنا نہیں چاہتے اور صلح و آشتی کی فضا پیدا کر کے باہمی سمجھوتہ کے ذریعہ ایوارڈ کو بدلوانے کے حق میں ہیں پھر یہ تگ و دو جو مالوی جی کی طرف سے جاری ہے بجز پروری کے سوا اور کیا وقعت رکھتی ہے۔

حوادث و احکام

استفتاء

تنبول کھایا اور شاہدان موجود تھی، من چلہ چڑھایا گیا، شیرینی تقسیم کئے ...

الجواب

...

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں ...

الجواب

...

دارالحکومت

خالدہ ادیب خانم کے خطبات

ترکی کی مشہور مصنفہ خالدہ ادیب خانم جامعہ ملیہ اسلامیہ کے توسیع شدہ سالانہ خطبات کے سلسلہ میں جو تقریریں فرمائیں گی، اگرچہ ان کا موضوع ترکی میں مغرب و مشرق کی آویزش ہوگا، پھر بھی اس ضمن میں وہ تمام مباحث آ جائیں گے جو عالمگیر اہمیت رکھتے ہیں۔ یہی مباحث آج تمام ہندوستانیوں کی توجہات کا مرکز بنے ہوئے ہیں ... منہاج مفقود کرتا ہے جو ان کی آزادی و آزاد خیالی کا ضامن تو ہو مگر انہیں انتہا پسندانہ وطنیت اور ذہنی بے تعلقی کی لعنت میں نہ مبتلا کر دے۔ خالدہ ادیب خانم نوابوں کی دنیا میں رہنے کی خوگر نہیں ہیں۔ وہ عمل و فکر کی وسعتیں اور حدود جانتی ہیں۔ ترکی کے گزشتہ دور ابتلا نے ان کی شخصیت کو اور جلا دی اور اب وہ عمل دوستی کا ایک پیکر متین ہیں۔ اور ان کے افکار و آراء ہمارے سیاسی گزارانہ غور و فکر کے مستحق ہیں۔

ہندو مسلمانوں سے ضمانت طلب کر لی گئی

دہلی ۲۲ دسمبر۔ مسٹر ایس۔ ایم رشید مجسٹریٹ درجہ اول نے گلی جین جمعدار پہاڑی دھیرج پر ایک زمین کے متعلق جھگڑے کے سلسلہ میں تین ہندوؤں مسمیان لالہ جیالال، پنڈت جے دیو، چودھری منوہر لال اور تین مسلمانوں مسمیان لالہ خاں، حسین خاں، اور چاند خاں سے نیز وغیرہ، ایک پندرہ پندرہ سو روپیہ کی ضمانت طلب کر لی ہے۔

مدرسہ سعیدیہ عربیہ دہلی کے نمائندے

مدرسہ سعیدیہ عربیہ دہلی جو عرصہ دراز سے علوم دینیہ حدیث و قرآن کی خدمت میں مصروف ہے، جہاں اکناف عالم کے طلبا علم دین حاصل کرنے ہیں۔ اس کی مالی حالت اس درجہ پریشان کن تھی کہ مجبوراً متعلقین و ہمدردان مدرسہ کو اکناف ملک میں مدرسہ کے نمائندے روانہ کرنے پڑے تاکہ وہ مسلمانان ہند کی توجہ مدرسہ کی طرف منعطف کرائیں۔ چنانچہ اس خدمت پر مولانا قاضی احمد حسین صاحب و مولوی عبدالرب صاحب و مولوی محمد یوسف صاحب کو مامور کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ مولانا صاحبان جہاں جہاں تشریف لے جائیں گے وہاں کے مسلمان ان کا خیر مقدم کریں گے اور مدرسہ کی حتی الامکان امداد فرمائیں گے اور ان کو بامراد واپس کر کے ان تنصروا اللہ ینصرکم کے مصداق بنیں گے۔ فقط

ابو سعید محمد شرف الدین ناظم مدرسہ سعیدیہ دہلی

پشتو کی قابل اعتراض کتاب ضبط

...

پولیس اور ڈاکوؤں میں جنگ

ایک مختار ہلاک

...

ہندوستان کے مزدور بھی ناراض ہیں

مجوزہ آئین کے متعلق جنرل کونسل کا فیصلہ

...

ایک چمار مجروح ہلاک ہو گیا

...

اسمبلی کے اجلاس میں خان عبدالغفار خاں کی سزایابی پر احتجاج

حکومت پر پہلی کامیابی حاصل کرنے کی کوشش

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس دہلی میں

بمبئی ۲۵ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ۱۵ جنوری سے کے لئے دہلی میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کا ایک جلسہ طلب کیا جائے گا جس میں اسمبلی کے اندر کانگریس پارلیمنٹری پروگرام کے مسئلہ پر غور ہوگا۔ جیسا کہ پہلے اعلان کیا گیا تھا۔ اسمبلی کے کانگریسی ممبروں کی میٹنگ ۱۰ جنوری کو ہوگی۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کی رائے تھی کہ یہ میٹنگ ۱۵ جنوری کو منعقد کی جائے لیکن چونکہ اس تاریخ کو ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ رکھدی گئی ہے۔ لہذا پارلیمنٹری میٹنگ ۱۰ جنوری ہی کو ہوگی۔

سردار ولبھ بھائی پٹیل کل رات کو گجرات کے لئے روانہ ہو گئے جہاں آپ دیہاتی صنعتی ایسوسی ایشن کے پروپیگنڈا کرنے کے لئے تین ہفتہ تک دورہ کریں گے۔ گاندھی جی۔ سردار پٹیل اور راج گوپال آچاری نے اپنا جنوری کا پروگرام طے کر لیا ہے۔ یہ سب اصحاب کچھ ہفتہ تک دہلی میں ٹھہریں گے جب کہ ۱۲ جنوری سے نئی اسمبلی کا آغاز ہو جائے گا۔

ورکنگ کمیٹی ایوان اسمبلی کے لئے کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کا پروگرام طے کرے گی اور یہ طے کرے گی آیا اسمبلی کی صدارت کے لئے کانگریس کا کوئی امیدوار کھڑا کیا جائے اور آیا کانگریسی ممبر اسمبلی کی مختلف کمیٹیوں کی ممبری منظور کریں۔

... بچوں کی جانب سے ایک ریزولیوشن پیش کیا جائے گا کیونکہ خان عبدالغفار خاں نے عدالت میں یہ بیان دیا ہے کہ ان کا منشا بغاوت پھیلانے اور حکومت کے خلاف بد دلی پیدا کرنے کا نہیں تھا۔ اس لئے ان کو سزا دینا ناواجب ہے۔ کانگریس کو امید ہے کہ تمام مسلم ممبر اس کے ساتھ ووٹ دیں گے اور اس طرح پر حکومت کے خلاف پہلی کامیابی حاصل کی جائے گی۔

اس کے علاوہ پنڈت جواہر لال نہرو کی رہائی اور بوس برادران اور خان برادران کے خلاف پابندیاں ہٹانے کے ریزولیوشن بھی پیش کئے جائیں گے۔ ابھی کانگریس پارلیمنٹری بورڈ نے اس بارے میں کوئی آخری فیصلہ نہیں کیا ہے کہ آیا وہ دہلی اور شملہ میں اپنے خاص دفاتر کھولے گا۔

اسمبلی کی صدارت اور مسٹر آصف علی

مسٹر جناح سے سمجھوتہ کی امید

دہلی ۲۹ دسمبر۔ یہاں کے کانگریسی حلقوں میں یہ سوال دلچسپی کا موجب بنا ہوا ہے کہ کیا کانگریس اسمبلی کی صدارت کے لئے اپنا امیدوار کھڑا کرے گی یا نہیں۔ کانگریس کا فیصلہ بہت حد تک مسٹر جناح کے رویہ پر موقوف ہے۔ ہندوستان ... اگر انہوں نے اپنی پارٹی کا امیدوار کھڑا کرنا چاہا تو کانگریس مخالفت نہیں کرے گی اگر کانگریس پارٹی نے اپنا امیدوار کھڑا کرنے کا فیصلہ کیا تو مسٹر آصف علی کو کھڑا کیا جائے گا کیونکہ باقی کانگریسی ممبروں کے مقابلہ میں گورنمنٹ ان کی کم مخالفت کرے گی لیکن اگر مسٹر جناح نے کانگریس پارٹی کو امداد کا یقین دلانے کے باوجود اپنا امیدوار کھڑا کیا تو پھر کانگریس کو کوئی ایسا آدمی تلاش کرنا پڑے گا جو گورنمنٹ کو بھی قابل قبول ہو اور جس پر دیگر پارٹیوں کو بھی اعتماد ہو۔ جب تک گورنمنٹ کے رجحان کے متعلق پتہ نہ لگ جائے۔ کانگریس پارٹی کوئی آخری فیصلہ نہیں کرے گی۔

انگلستان کا سوتی کپڑا ہندوستان میں

اسمبلی میں نیا بل۔ تحفظات کا پہلا شکار

دہلی ۲۶ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان تجارتی معاہدہ کے متعلق گورنمنٹ ہند اور وزیر ہند میں آخری نامہ و پیام ہو رہا ہے ...

اسمبلی کے غیر سرکاری نامزدہ ممبران

فہرست تیار ہو گئی

...

مسافر گاڑیوں کا تصادم

۷ اشخاص ہلاک

...

مغربی ہند کی ریاستیں اور فیڈریشن

شرکت کا فیصلہ کر لیا گیا

احمد آباد ۲۵ دسمبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مغربی ہند کی ریاستوں کے والیان کا ایک مشترکہ مشاورتی جلسہ منعقد ہوا جس نے آل انڈیا فیڈریشن میں شامل ہونے کا فیصلہ کر دیا۔

مغربی ریاستوں کے دیوانوں کی ایک کانفرنس راجکوٹ میں منعقد ہوئی جس میں جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پر پوری طرح غور و خوض کیا گیا۔ جلسہ میں سر پربھاشنکر پٹنی، پروفیسر رشبروک ولیمز، مسٹر بی۔ آر۔ کیڈل اور دیوان پور بندر اور دیوان وانکانیر شریک تھے۔

معلوم ہوا ہے کہ رپورٹ کے علاوہ ان مباحث پر بھی غور کیا گیا جو نومبر کے جلسہ میں پیش ہوئے تھے ...

معلوم ہوا ہے کہ والیان ریاست نے فیڈریشن کی تجاویز پر بحث کی اور یہ رائے ظاہر کی کہ فیڈریشن کی تجاویز ان کے حق میں نہیں ہیں۔ ان کی رائے میں انہیں مزید اختیارات ملنے چاہئیں۔ بہر حال یہ فیصلہ کیا گیا کہ بحالات موجودہ آل انڈیا فیڈریشن میں شریک نہ ہونا غیر مناسب ہوگا۔

مسلح پولیس اور ڈاکوؤں میں مسلح جنگ

تین ڈاکو ہلاک ہو گئے

لاہور ۲۵ دسمبر۔ ملکا ضلع فیروزپور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ وہاں ڈاکوؤں کی سرکوبی کی پوری کوشش کی جا رہی ہے ...

والئے کے نام ملک معظم کا پیغام

...

ڈچ ہوائی جہاز کی تباہی

ہلاک شدگان کی لاشیں بغداد میں

...

جدید اصلاحات کو نامنظور نہ کیا جائے

مسلم کانفرنس کے اجلاس کی عجیب تجویز

لاہور ۲۳ دسمبر۔ آل انڈیا مسلم کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کی ایک میٹنگ کل علیگڑھ میں زیر صدارت نواب چھتاری منعقد ہوئی جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے گئے:۔

(۱) غور و خوض کرنے کے بعد آل انڈیا مسلم کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی اس رائے کا اظہار کرتی ہے کہ مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی میں جو آئینی ترقی تجویز کی گئی ہے وہ قطعی طور پر مایوس کن ہے اور اس سے ہندوستان کے لوگوں کی توقعات پوری نہیں ہوتیں اور اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ اہل ہند کی بد اعتمادی کی سپرٹ میں تیار کی گئی ہے اور بعض صورتوں میں ترقی معکوس ہے اور یہاں تک کہ وائٹ پیپر سے بھی گئی گذری ہے۔

(۲) کمیٹی کو یہ معلوم کر کے افسوس ہوا کہ ہندوستانیوں کے سیف گارڈ کی روشنی میں آئین میں جو ترقی تجویز کی گئی تھی مشترکہ پارلیمنٹری رپورٹ ...

(۳) کمیٹی کو یہ دیکھ کر اطمینان ہوا کہ کمیونل ایوارڈ کو مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ میں شامل کر لیا گیا ہے جو کہ کسی متفقہ سمجھوتہ کی عدم موجودگی میں مختلف فرقوں کے درمیان اشتراک عمل کی بنیاد ہے کمیٹی ان تمام کوششوں کی مذمت کرتی ہے جو اس کو مسترد کرانے کے سلسلہ میں کی جا رہی ہیں۔

(۴) ورکنگ کمیٹی کو اس بات پر افسوس ہے کہ مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی میں مسلم فرقہ کے ان کم سے کم مطالبات کو منظور نہیں کیا گیا ہے جو آل انڈیا مسلم کانفرنس کے مختلف ریزولیوشنوں میں شامل تھے۔

(۵) ملک کی موجودہ صورت حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے ورکنگ کمیٹی کی رائے یہ ہے کہ مجوزہ آئین کے غیر تسلی بخش ہونے کے باوجود ہندوستانیوں کے لئے بہترین راستہ یہ ہے کہ جدید اصلاحات کو نامنظور نہ کیا جائے بلکہ مکمل ذمہ دار حکومت حاصل کرنے کے لئے متحدہ کوشش کی جائے۔

(۶) قرار پایا کہ ورکنگ کمیٹی کی ایک میٹنگ ... ۲۶ جنوری کو طلب کی جائے اور ایگزیکٹو بورڈ کا اجلاس ... جنوری کو منعقد ہو جس میں انڈین ریفارم بل پر غور کیا جائے۔

کمیونل ایوارڈ کی مخالفت کا طوفان

ایک کروڑ دستخط حاصل کرنے کی تجویز

لاہور ۲۳ دسمبر۔ لالہ تقی چند پریذیڈنٹ پنجاب نیشنلسٹ پارٹی ممبر اسمبلی ۲۷ دسمبر کو کانگریس نیشنلسٹ کانفرنس میں شریک ہوں گے جو پنڈت مالویہ کی زیر صدارت بنارس میں ہوگی۔ مسٹر اے۔ ایس ستیامورتی جنرل سکریٹری پنجاب نیشنلسٹ پارٹی نے کانفرنس میں برائے غور ایک تجویز بھیجی ہے کہ نیشنلسٹ پارٹی کو کمیونل ایوارڈ کی مخالفت میں پارٹی کی حمایت کے لئے ایک کروڑ اشخاص کے دستخط کرانے چاہئیں اس طریقہ پر تمام ملک میں بیداری پیدا ہو جائے گی اور ان کے مقصد کو تقویت پہنچے گی اور اس کا اثر بھی ہوگا کہ کانگریس اپنے غیر جانبدارانہ رویہ میں تبدیلی کرے گی۔ اس کے علاوہ مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کے اس بیان کی بھی تردید ہو جائے گی کہ ایوارڈ تمام فرقوں کو جن میں ہندو بھی شامل ہیں منظور ہے۔ مسٹر ستیامورتی نے پنجاب، دہلی اور صوبہ سرحد سے دس لاکھ افراد کے دستخط فراہم کرنے کی پیشکش کی ہے۔

مدرسہ فیض عام سیوہارہ کی اپیل

حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب کا اعلان

...

(مولانا ابو القاسم محمد حفظ الرحمن ... سیوہارہ)

گورنر پر قاتلانہ حملہ

ملزم سزائے موت سے بچ گیا

...

روسی لیڈر کو جلاوطن کیا جائے گا

...

پتنگ بازی کے خلاف حکومت یوپی کا اقدام

پابندیوں کی خلاف ورزی پر جرمانہ

لکھنؤ ۲۴ردسمبر اودھ کے شوقینوں کی پرانی یادگار یعنی پتنگ بازی پر حکومت صوبہ متحدہ نے چند پابندیاں ایسی عائد کردی ہیں جن سے خیال ہے کہ شاید یہ پتنگ بازی معدوم ہوجائے۔ گورنمنٹ نے ان قوانین نبانے کے لئے بڑی میونسپلٹیوں سے کہاہے کہ ان کا اپنے شہر میں جلد نفاذ کرائیں اور غالباً لکھنؤ میں سب سے پہلے اس پر عملدرآمد شروع ہوگا ہر حال وہ قوانین حسب ذیل ہیں:-

چنگلوں میں تار یا ششیہ دار ڈور کبھی نہیں استعمال کی جاسکتی۔ بجلی کی تاروں کے پاس پبلک پارک یا سڑک پر کسی قسم کی پتنگ اڑانا ممنوع ہے بجلی کی تاروں کے پاس لنگر یا لگی سے پتنگ لوٹنا یا فٹ بال کھیلنا بھی منع ہے … جو شخص ان قوانین کی خلاف ورزی کرے گا۔ اس کو ۵۰ روپیہ جرمانہ تک سزا دی جائے گی۔

آرچ بشپ نے تردید کردی

لارڈ لائڈ کو کوئی خط نہیں لکھا

نئی دہلی ۲۴ردسمبر لارڈ لائڈ نے پارلیمنٹ میں کہا تھا کہ ان کے پاس کینٹربری آرچ بشپ آف شملہ کے پاس سے ایک خط موصول ہوا ہے جس میں انہوں نے ہندوستان کے ۶ لاکھ دیسی عیسائیوں کے مستقبل کے متعلق خوف ظاہر کیا ہے۔ آرچ آف شملہ نے آج ایک طویل بیان شائع کیا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ میں نے لارڈ لائڈ کو اس قسم کا کوئی خط نہیں بھیجا بلکہ اسمبلی میں جو تقریریں ہندوستانی عیسائیوں کے مسئلہ پر ہوئی تھیں ان کی نقول پانچ آدمیوں کو بھیجی تھیں جن میں لارڈ لائڈ شامل نہ تھے۔

ڈیوک آف کینٹ ہندوستان آئینگے

لندن ۲۴ردسمبر معلوم ہوا ہے کہ ڈیوک آف کینٹ اپنی نئی دلہن شہزادی میرینہ کے ہمراہ آف کینٹ کے ساتھ آغاز ۱۹۳۵ء میں ہندوستان تشریف لائیں گے اور ملک معظم کی سلور جوبلی میں حصہ لیں گے۔ ملک معظم نے یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ جوبلی کے سلسلے میں اخراجات کم از کم رکھے جائیں لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ ہندوستان میں رفیع الشان پیمانہ پر جوبلی منائی جائے گی۔

عدالت میں چھری چل گئی

بمبئی ۲۴ردسمبر مازگاؤں پولیس کورٹ میں آج صبح ایک آدمی کے چاقو گھونپ دئے جانے سے سنسنی پھیل گئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ابانڈ ہوٹل والے نے دو اشخاص کے خلاف یہ استغاثہ دائر کیا تھا کہ وہ اسے عام طور پر ستاتے رہتے ہیں اور جبراً روپیہ وصول کرنا چاہتے ہیں … ملزم نے اس کو پیٹھ میں چاقو گھونپ دیا وہ فوراً بے ہوش ہوکر گر پڑا۔ مجروح کو ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔

اسلام اور مرزائیت کے درمیان کھلی جنگ

علماء اور مشائخ کیوں خاموش ہیں؟

سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے مقدمہ کے نتائج

ذیل کی چٹھی حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب صدر شعبہ تبلیغ مجلس احرار ہند نے اپنے ایک دوست کو تحریر فرمائی تھی جو بغرض اشاعت اخبارات کو ارسال کی گئی ہے:-

سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے مقدمہ کے حالات آپ نے اخبارات سے پڑھ لئے ہوں گے مجھے حیرت ہے کہ آپ کی طرف سے کوئی احتجاجی بیان شائع نہیں ہوا۔ میرا خیال تھا کہ ہندوستان کے علماء میں مرزائیت کے خلاف زبردست جذبہ موجود ہے … شاہ صاحب کے مقدمہ میں کیا ہے۔ صرف یہ کہ مرزا غلام احمد اور اس کے بیٹے کی توہین کا الزام لگایا گیا ہے …

مرزائیت کا مقابلہ اور بالخصوص ایسے حالات میں جب کہ حکومت علانیہ ان کی امداد پر تل گئی ہو کسی زمانہ جہاد سے کم نہیں۔

بیس برس میں میں نے یہ دیکھا ہے کہ جب آزادی ہند کے لئے علماء و مشائخ اور انگریزی داں طبقہ کو دعوت دی گئی … سید عطاء اللہ شاہ صاحب کا مقدمہ … مقدمہ نہیں بلکہ وہ اسلام اور مرزائیت کے درمیان ایک فیصلہ کن جنگ ہے …

سنئے۔ شاہ صاحب کے مقدمہ پر ہزارہا روپیہ خرچ ہوگا اور شعبہ تبلیغ کو زندہ رکھنے کے لئے ہر شخص کی امداد کی ضرورت ہے … یہ میرے دکھے ہوئے دل کے جذبات نہیں بلکہ واقعات ہیں۔ جو آپ کے سامنے رکھ دئے گئے ہیں۔ والسلام

حبیب الرحمٰن لودھیانوی

صدر مجلس احرار اسلام ہند لاہور

سرحد میں "امن وامان" کا دور دورہ

سرکاری افسروں کو وسیع اختیارات

پشاور ۲۴ردسمبر حکومت سرحد کے گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں ایک سرکاری اعلان شائع ہوا ہے جو منظور کردہ گورنر بہ اجلاس کونسل کے قانون امن عامہ کی دفعہ ۲-۵-۱۰-۱۴-۱۸-۲۲-۲۳ اور پانچویں باب کے نفاذ کی مدت میں ۲۹ ماہ کا حال سے ایک سال کا مزید اضافہ کردیا ہے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پشاور کو قانون مذکور کے ماتحت لوکل گورنمنٹ کے اختیارات دینا منظور کیا ہے۔

گورنر بہ اجلاس کونسل نے مزید ہدایت کی ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں، سب ڈویژنل افسروں … کسی شخص کو گرفتار کرسکتے ہیں …

ڈاکٹر ستیہ پال کی سزا کے خلاف اپیل

لاہور ۲۴ردسمبر کل لاہور ہائیکورٹ میں ڈاکٹر ستیہ پال کی سزا یابی کے خلاف اپیل کی سماعت اغلباً بڑے دن کی چھٹیوں کے بعد ہوگی۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو زیر دفعہ ۱۲۴ الف دہلی میں تقریر کرنے کے سلسلہ میں ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔

مجسٹریٹ پر پتھر

پٹنہ ۲۴ردسمبر کل ایک ملزم جس نے نیک چلنی کی ضمانت لگی تھی۔ فوراً فوجداری عدالت کے فرسٹ کلاس مجسٹریٹ ایس اے اشرف کی طرف دو پتھر پھینکا اور ان پر ٹھہر کر مارا جس سے مجسٹریٹ موصوف کے سر پر چوٹ لگی مجسٹریٹ کو فوراً ہسپتال لے جایا گیا۔ جہاں زخموں کی مرہم پٹی کی گئی۔

روس میں سزائے موت کی بھرمار

ماسکو ۲۴ردسمبر شہزادہ لووس ۵۰ افراد کو سزائے موت اور ۲۵ کو مختلف میعادوں کی قید کی سزا دی گئی ہے۔ ان کے خلاف الزام یہ ہے کہ انہوں نے بہت سی جنس جس میں ۱۱۹ ٹن روٹیاں بھی شامل ہیں چرائی تھی جنس کی قیمت کا اندازہ ۲۰۰۰۰ پونڈ لگایا گیا ہے۔

ڈھائی کروڑ روپیہ کا سونا پھر باہر

بمبئی ۲۴ردسمبر ہفتہ مختتمہ ۲۲ردسمبر میں بمبئی سے ۲۶۹۹۹۵۸۱ روپیہ کا سونا یورپ اور امریکہ بھیجا گیا۔ جب سے برطانیہ نے طلائی معیار ترک کیا ہے تب سے اب تک کل ۵۹۱۸۸۰۲۰۲۱ روپیہ کا سونا ہندوستان سے باہر جاچکا ہے۔

مشہور دستار عمامہ ٹسری بھاگل پوری پگڑی

ہر قسم کے بھاگلپوری ٹسری و سلک تھان و عمامے سبز و رنگین سادے کی ضرورت ہو تو پتہ ذیل سے طلب فرمادیں۔ رمضان المبارک تا ذی الحجہ تھوک ۱۲ عدد کے خریدار کو ایک عدد مفت دیا جائے گا

(مولوی) سلامت اللہ انصاری ٹسر سلک مرچنٹ مقام وڈاکخانہ چمپانگر۔ ضلع بھاگلپور

عید کا موقعہ ہے۔ کٹ پیس کے نمونے

معہ تاجرانہ فہرست و قواعد ایجنسی۔ دو روپیہ بھیج کر طلب کریں۔

المشتہر۔ سرکل اِن مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن لیمٹڈ سہارنپور

نمبر ۱۲

اشتہار مشعر حکم حاضری مدعاعلیہ

(زیر آرڈر ۵ - قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

بعدالت جناب مولوی الٰہی بخش خاں صاحب مصنف وجج مطالبہ خفیفہ کوئٹہ

نمبر مقدمہ ۱۳۴۷ بابت ۱۹۳۴ء

ہری چند لال چند بذریعہ ہری چند سکنہ لیک چند روڈ کوئٹہ بنام سرفراز خاں ولد ناؤ خاں مدعاعلیہ

دعویٰ للعہ

بنام سرفراز خاں سکنہ کوئٹہ حال عدم پتہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعاعلیہ مسمی سرفراز خاں مذکور تعمیل سمن سے دیدہ ودانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے لہٰذا اشتہار ہذا بنام مدعاعلیہ سرفراز خاں مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مذکور بتاریخ ۳۱ر جنوری ۱۹۳۵ء کو بمقام کوئٹہ حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یک طرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۔ دسمبر ۱۹۳۴ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط جج بخط انگریزی (مہر عدالت)

محبوب عاشق کے قدموں پر

ہدیہ عمل تین روپے آٹھ آنہ سوا روپیہ - اس عظیم سعادت سے فائدہ اٹھائیے …

ملنے کا پتہ فضل شاہ عامل گلی راجان دہلی

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

امساک لاجواب

اگر آپ اپنی محبوبہ کے دلی جذبات کی قدر کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں اور خود کو اس کی محبت وائمی کا اہل بنانے کے خواہشمند ہیں تو ہنگام ضرورت سے ایک گھنٹہ پہلے ہماری "امساک لاجواب" کی ایک گولی استعمال کریں … قیمت فی درجن دانہ گولی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ۔

سفوف عروسی۔ اس سفوف کی ایک خوراک ایک گھنٹہ پیشتر استعمال میں لانے سے … قیمت فی پیکٹ (آٹھ خوراک) ایک روپیہ آٹھ آنہ

دی نرو تھیو فارمیسی، دلے برانچ، بالمقابل مرکنٹائل بنک - نزد فتحپوری - دہلی

دس ہزار شائع ہوگا

اپنے شہر کے ایجنٹ سے

صداقت کا عید نمبر

مشہور اہل قلم حضرات کے مضامین سے پر ہوگا

مشتہرین کے لئے نادر موقع

۱۰۰ صفحے قیمت ۲ر

مینجر صداقت - طاہر منزل بمبئی ۸

ایک روپیہ پندرہ آنہ میں

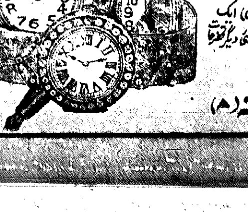

تین گھڑیاں ایک فونٹین قلم … ایک روپیہ پندرہ آنہ میں خریدنے والے کو دی جائیں گی …

دی امریکن کمرشل سٹور پوسٹ بکس ۱۲۳۱۲ کلکتہ (۸)

جاپان نے معاہدہ واشنگٹن کو شکست دیدی

فرانس بھی اسکو منسوخ کردیگا

ٹوکیو ۲۴ردسمبر جاپانی وزیر خارجہ مسٹر ہیروٹا نے مسٹر سیٹو جاپانی سفیر متعینہ واشنگٹن کو تار کے ذریعہ اس اعلان کی نقل بھیجی ہے جس میں معاہدہ واشنگٹن کی تنسیخ کا ذکر ہے … سفیر مذکور نے اس مراسلہ کو امریکی رکن سفیر کارڈل ہل کو پہنچا دیا۔

پیرس ۲۴ردسمبر فرانسیسی وزیر خارجہ نے سرکاری طور پر اس امر کی تردید کی ہے کہ فرانس معاہدہ واشنگٹن سے انحراف کریگا۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت فرانس کی روش یہ ہے کہ جاپان کے انکار کے بعد معاہدہ باقی ہی نہیں رہتا …

باخبر حلقوں کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ فرانس بھی آخر کار جاپان کے ساتھ معاہدہ واشنگٹن کے انکار کا اعلان کردے گا …

۲۷ رمضان المبارک کو شہر وقریہ میں یوم شریعت منایا جائے

شریعت بل کو منظور کرنے کیلئے حکومت وارکان کونسل سے درخواست

صوبہ سرحد کے غیر متمدن مسلمانوں کو مظاہرہ ملی

جمعیۃ العلماء سرحد کا متفقہ مذہبی مطالبہ شریعت بل کی شکل میں سرحدی کونسل کے اندر پیش کیا گیا۔ اس امر کی پوری توقع تھی کہ تمام ممبران کونسل اور بالخصوص مسلم اراکین پرزور حمایت کرتے ہوئے اس مسودہ قانون کو باضابطہ طور پر منظور کرلیں گے لیکن حسب سابق اس مرتبہ بھی بہانہ جوئی سے کام لیا گیا …

شریعت بل کا منشاء یہ ہے کہ مسلمانان سرحد معاملات وراثت۔ نکاح۔ طلاق۔ ہبہ۔ وقف۔ وصیت وغیرہ میں احکام شرعیہ کے پابند ہوں …

"مسلمانان ……… کا یہ جلسہ عام مسودہ قانون شریعت بل کی پرزور تائید کرتا ہے …"

(عبدالقیوم سکرٹری مجلس استقبالیہ شریعت کانفرنس پشاور)

ڈاکوؤں کی سنگدلی

چار آدمیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا

راولپنڈی ۲۴ردسمبر ایک نہایت زبردست ڈاکہ کی خبر جس میں ایک گھرانے کے چار افراد قتل کئے گئے ہیں۔ یہاں آئی ہے یہ واقعہ ضلع اٹک کے ایک گاؤں حضرت کا بیان کیا جاتا ہے جو راولپنڈی سے صرف ۲۵ میل ہے۔ کہتے ہیں کہ ڈاکوؤں کی ایک جماعت نے جو بندوقوں اور کلہاڑیوں سے مسلح تھی۔ ایک خوشحال مسلمان کے گھر پر آدھی رات کو چھاپہ مارا …

پولیس کی گولی سے ایک شخص ہلاک

زمین پر جھگڑا

حیدرآباد ۲۴ردسمبر ضلع محبوب نگر کے موضع سوسا پاسے گولی چلنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے جس سے ایک شخص ہلاک ہوگیا اور تین مجروح ہوئے بیان کیا جاتا ہے کہ ریڈی ذات کی دو جماعتوں میں ایک قطعہ زمین کے متعلق بڑی مدت سے جھگڑا چلا آتا تھا … پولیس نے فائر کیا …

ایک بنگالی طالبہ نظر بند

ڈھاکہ ۲۴ردسمبر میٹرکولیشن کلاس کی طالبہ وبابو رام چندر گھوش ساکن ڈھاکہ کی مس ہیلتا گھوش کو ان کے والد کے مکان میں نظر بند کردیا گیا ہے۔

پارلیمنٹری رپورٹ کی مذمت

ایوان تجارت کے صدر کی تقریر

[illegible]

اٹھارہ اشخاص کی گرفتاری

ایک گاڑی ناجائز شراب برآمد کرلی گئی

[illegible]

حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب کی تقریر سیرت

حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہ بصیرت افروز و شریعت آموز تقریر جو ممدوح نے اٹاوہ کے جلسہ سیرت میں ارشاد فرمائی تھی اور جس کو بعد میں مزید تفصیل وتشریح کے ساتھ مرتب ومدون کرکے الجمعیۃ میں جزواً جزواً شائع کیا گیا تھا اب کتابی شکل میں … شائع کی جارہی ہے … کتاب چھپکر آجائے گی اور ہم شائقین سیرت کی خدمت میں حسب فرمائش ارسال کرسکیں گے۔

بے شمار خصوصیات

جن حضرات نے اس تقریر کا شائع شدہ حصہ شروع سے آخر تک ملاحظہ فرمایا ہے ان کو ضرور یہ اندازہ ہوگیا ہوگا کہ رموز ومعارف شریعت کا مجموعہ اور سیرت مقدسہ کے متعلق ایک بے نظیر بے عدیل مجموعہ معلومات ہے … اور اس لئے اس کتاب کو اپنے پاس رکھنا یا اس کا مطالعہ کرنا حضرت مولانا کے مواعظ حسنہ سے ہر وقت بہرہ اندوز ہونے کے مترادف ہے "تقریر سیرت" میں جو مضامین زیر بحث آئے ہیں ان کے بعض عنوانات بطور نمونہ درج ذیل کئے جاتے ہیں تاکہ کتاب کی ہمہ گیری ووسعت کا کچھ اندازہ کیا جاسکے۔

مختصر فہرست مضامین

[illegible]

رعایتی اعلان

[illegible]

منیجر الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

Regd. No. 1733

The Jamiat

Vol. XX No. 46 DELHI FRIDAY 28 DECEMBER 1934. PRICE ONE ANNA

4612 Moulvi Mehdi Hassan s/o Mufti P.O. Rander Dt. Surat

RANDER 29 DEC. 34

نورانی
قرآن مجید
نہایت صاف جلی اور نہایت صحیح قرآن شریف اگر درکار ہو تو نورانی قرآن الجمعیۃ بک ایجنسی گلی قاسم جان دہلی سے طلب فرمائیے قیمت مجلد پارچہ عیر

پادری کی لڑکی کا
قبول اسلام
اور اس کے حیرت انگیز کارنامے معلوم کرنے ہوں تو یہ ناول ملاحظہ فرمائیے ... اسلام کی حقانیت کا قائل ہو جائیں گے قیمت
فی جلد ۶ر علاوہ محصول ڈاک
منیجر الجمعیۃ دہلی

سات ہزار مسلمانوں کا اجتماع

معلمین اور عام مسلمانوں کا جلسہ

ایک جلسہ زیر صدارت خلف الرشید قوم حضرت مولانا مولوی محمد ابو شمس صاحب صدیقی فاضل شہیر ادامی مد ظلہ العالی گوگوں بمقام فیصلہ تالاب منعقد ہوا۔ تمام امور ذیل پر اول سبجکٹ کمیٹی میں بحث و تمحیص ہوئی بعد ازاں مجمع میں تصویب رائے کی گئی بعد تمام حضرات نے بالاتفاق رائے کل امور کو پاس کیا اور نہایت ضروری و اہم بتایا۔

(۱) سنتھال پرگنہ میں علم کی کمی جیسی ہے وہ سنتھال وغیر آئینی ضلع ہونے سے ظاہر ہے۔ دلیل و حجت کی ضرورت نہیں جو صاحب دلیل طلب کریں گے پھر بذریعہ اشتہار بیان کر دیا جائے گا۔

(۲) ڈسٹرکٹ کمیٹی کو روپیہ کی کمی تھی۔ تو دوسرے مدات سے اختصار کے ساتھ پورا کر لیا جاتا کیونکہ ابھی تو علم کے میدان میں قدم اول ہی اس کے باشندگان نہیں رکھنے پاتے ہیں۔ عام از یں کہ وہ ہندو ہوں یا قوم مسلم بالخصوص قوم مسلم۔

اس لئے ہم لوگوں کی متفقہ رائے ہے اور امید ہے کہ جناب کمشنر صاحب بہادر بالقابہ اپنے ماتحت افسران سے اس کی چارہ جوئی فرمائیں گے۔

(۳) معلمین کی تعداد باوجودیکہ نادر اتنہ گڈا میں بکثرت قوم مسلم آباد ہیں ٹیچر کل مسلم ٹیچر بہت کم ہیں یعنے تقریباً ۸ ہیں برخلاف ہمارے برادری بھائی ہندوؤں کے کہ وہ ۸۰ ٹیچر ہیں۔ تناسب آبادی کا تقاضا قوم مسلم کے ساتھ منقود تھا ہی۔ مگر ڈسٹرکٹ کمیٹی سنتھال پرگنہ کو روپیہ کی ہی تو تعداد ٹیچر کے لحاظ سے کمی کو پورا کرتے۔ [illegible]

...

قادیانی گروہ اسلام سے خارج ہے

مسلمانان رنگون کا عظیم الشان اجتماع

... آل انڈیا تبلیغ کانفرنس منعقدہ قادیان ضلع گورداسپور مورخہ ۲۷ رمضان ۱۳۵۳ھ مطابق چودہ دسمبر ۱۹۳۴ء بروز جمعہ بعد نماز جمعہ رنگون کا عظیم الشان مرکزی سورتی سنی جامع مسجد رنگون میں بصدارت حضرت مولانا اسمٰعیل بن محمد بسم اللہ صاحب زاد مجدہ مفتی اعظم برما و صدر جمعیۃ علمائے برما ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جناب قاری آل احمد صاحب مدرس مدرسہ محمدیہ رانڈیریہ نے تلاوت کلام پاک سے جلسہ کی کارروائی کی ابتدا فرمائی۔
حضرت صدر صاحب مد ظلہٗ کی پر زور صدارتی تقریر کے بعد حضرت علامہ ...

... فرقہ قادیانی کو اسلام سے باہر فرقہ اقلیت میں شمار کیا جائے۔

(مولوی محمد رحمت اللہ مبلغ جمعیۃ علماء برما رنگون)

سیدپور دار العلوم کا شعبہ تبلیغ

مخفی نہیں کہ خطۂ ہندوستان کے دیگر حصوں میں جس طرح مذہبی تعلیم و تربیت کے انتظام اور قرآن و حدیث کے تعلیم کے لئے اہل دولت کی حمایت اور مدبرین قوم کے زیر نگرانی بڑے بڑے اسلامی مدارس و ادارہ جاری ہیں اس طرح کا کوئی بھی انتظام ملک بنگال میں موجود نہیں ہے یہ بدقسمتی ہے کہ حامیان اسلام کی حمایت و مدبرین قوم کی کوشش سے آج تک یہ ملک محروم ہے اور یہ محرومی قوم کی فنا و ہلاکت کا باعث ہو رہا ہے نور اسلام کو ...

... اس پر اور بھی شعبۂ تبلیغ اسلام کی بار گراں ہے ہمدردان اسلام کی توجہ کی درخواست ہے۔

(ریاض الدین احمد عفی عنہ مہتمم دار العلوم منبع الاسلام سید پور ضلع رنگپور بنگال)

جمعیۃ التذکیر مبارکپور کے تبلیغی جلسے

اس سال شعبان کے عشرۂ اخیرہ میں جمعیۃ التذکیر مبارکپور ضلع اعظم گڑھ کے کئی تبلیغی جلسے مضافات مبارکپور میں مختلف مقامات پر بڑے پیمانے پر ہوئے جن میں مقامی ارباب علوم کے علاوہ بیرونی علمائے کرام بھی تشریف فرما تھے۔ مختلف اسلامی مضامین پر نہایت موثر تقریریں ہوئیں جن میں ان خرابیوں کی اصلاح خاص طور پر ملحوظ تھی ...

...

(نظام احمد اثر گریڈیہہ ضلع ہزاری باغ)

مشہور و معروف دو ترجمہ والا معجزنما متوسط قرآن مجید مع کامل تفسیر

حیرت انگیز رعایتی اعلان

اس قرآن پاک کی ضخامت ایک ہزار صفحات ہیں۔ کاغذ سفید ولایتی نارویے ہے خاشدہ ارغوانی ہے دو ترجمے ہیں پہلا ترجمہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا تحت اللفظ ہے دوسرا ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا بامحاورہ ہے حاشیہ پر کامل تفسیر ہے جو عطر ہے نادر تفسیر کا مثل ابن جریر، در منثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، موضح القرآن، ضحاک، مسند حاکم، ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، مسند بزاز، مسند امام احمد، اسباب شان نزول از جلال الدین سیوطی اور تمام کتب احادیث اور جس میں تمام احکام قرآن و مسائل قصص، تاریخ، حکایات ظاہری و باطنی اشارات غرضیکہ تفسیر کی جو مابہ الامتیاز خصوصیات ہو سکتی ہیں وہ سب اس کے حاشیہ پر موجود ہیں نیز اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے جس کے پانچ حصہ میں اول حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر تمام پیغمبروں کی سوانح عمریاں اور ان کی تمام لڑائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپ کے خلاف انجام دی تھیں اور آپ کے وہ تمام خطوط معہ ترجمہ درج ہیں جو آپ کے اس زمانہ کے کافر بادشاہوں کے نام رائے دعوت اسلام روانہ ہوئے تھے بعد میں خلفاء راشدین کے کامل حالات ہیں حصہ دوم میں فضائل القرآن و اسرار حصہ سوم میں خاندان نقشبندیہ قادریہ اور چشتیہ کے بزرگوں کے مخفی اعمال قرآن و خواص جملہ سورتوں اور آیتوں اور پورے قرآن کے تعویذ ہیں اور تعبیر خواب اور ترکیب فالنامہ کے بیانات درج ہیں۔ پانچویں حصہ میں قرأت کا بیان اور تعوذ ہے۔ سائز ۲۰×۲۶ صفحات ۹۲۸ رعایتی ہدیہ مجلد جیبی [illegible] دیئے محصول ڈاک عہ فیس منی آرڈر ہر

حمائل شریف مترجم مع خلاصۃ التفاسیر

اس کے حرفوں کی خوشنمائی سونے کی آب سے دوبالا ہے گویا ایک ماہر کے تراشے ہوئے نگینے ہیں جو آج کی طرح روشن ہیں ہر ایک بوڑھا مرد و عورت بچہ آسانی سے پڑھ سکتا ہے زیر متن ہندوستان کے سابق ماہر علم تفسیر حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ ہے جو ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے اس ترجمہ میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآن شریف کے ایک ایک لفظ کے معنی بتاتا ہے۔ حاشیہ پر خلاصۃ التفاسیر چھاپی گئی ہے اور ضروری مقامات پر شان نزول کے ساتھ ساتھ مسائل ان کا حل احادیث سے دیا گیا ہے تفسیر کے عنوانات کی تشریح کے واسطے ایک کتاب کی ضرورت ہے کیونکہ کم و بیش ایک ہزار عنوان قائم کئے گئے ہیں مضامین تفسیر کی خوبی کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ کتب تفاسیر احادیث سے جناب مولانا عبد التواب صاحب چشتی شاگرد رشید مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند نے تالیف کیا ہے اور ہندوستان کے مشہور خوشنویس استاد فن منشی محمد عبد الغنی صاحب خلف منشی محمد ممتاز علی صاحب مہاجر مکی نے اپنی خاندانی یادگار کے طور پر لکھا ہے اور اس کی صحت کا یہ حال ہے کہ ایک ایک حرف پر نظر ثانی کی گئی ہے۔ دہلی کے بڑے بڑے علماء و ماہر حفاظ نے اس کی صحت میں حصہ لیا ہے۔ باوجود کلاں سائز کے جلی قلم عربی و اردو ہر دو خط خوشخط نہایت صحیح زیر و زبر وغیرہ اپنے اپنے حروف پر دیئے گئے ہیں۔ آپ سفر و حضر میں اپنے ساتھ رکھ سکتے ہیں جیب میں آسانی سے آ جاتی ہے موٹائی ایک انچ ہے ہر صفحہ پر بیل بوٹوں سے اس کی شان دوبالا ہو گئی ہے۔ ہندوستان میں اس شان کی حمائل شریف کا مقابلہ ناممکن ہے اس قدر اوصاف کے باوجود اس کا رعایتی ہدیہ مجلد چرمی دو روپیہ آٹھ آنہ (۲/۸) بلا جلد دو روپے [illegible] محصول ڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

خاص رعایت

حیات حافظ رحمت خاں

غیر مجلد دو روپے چار آنے میں خریدیئے

روہیلکھنڈ کے بادشاہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی مشہور و معروف سوانح عمری کا پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونے والا ہے صرف ڈھائی سو جلدیں باقی ہیں جلد آرڈر دیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

سید الطاف علی صاحب بی اے (علیگ) بریلوی کی یہ معرکۃ الآراء تصنیف جس میں آنریبل سر سیتا رام صاحب پریسیڈنٹ یو۔ پی کونسل کا عالمانہ پیش نامہ شامل ہے اور جس کی عالی جناب صاحبزادہ عبد الواحد صاحب ایم۔ اے مقیم لندن نے مبلغ ایک ہزار روپیہ کے عطیہ سے قدر دانی فرمائی ہے سرزمین روہیلکھنڈ میں بالخصوص اور ملک کے طول و عرض میں بالعموم نہایت قلیل عرصہ میں حیرت انگیز مقبولیت حاصل کی ہے۔

آپ بھی اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھایئے حجم چار سو صفحات تقطیع ۲۰×۲۶ کاغذ چکنا، چمکدار، کتابت و طباعت دیدہ زیب نو دہاف ٹون کی بہترین (ہوئی) نایاب تصاویر ٹائٹل مادہ رنگین قیمت دو روپے چار آنے مجلد تین روپے دیئے

ملنے کا پتہ منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

(۴) جلسہ نے یہ تجویز پاس کی ہے کہ اس کی نقل جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر و جناب ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب سنتھال پرگنہ و جناب چیرمین صاحب ڈسٹرکٹ کمیٹی سنتھال پرگنہ و ڈپٹی انسپکٹر صاحب کو دیا جائے۔ اور ان لوگوں سے التجا کی جائے کہ ہم لوگوں کے طرف نظر مہربانی کی رکھیں اور الفاظ کا خون نہ ہونے دیں یہ خبر تمام اخباروں میں شائع کرنے کی تجویز پاس کی گئی ہے۔

دعوت کی حقیقت

الجمعیۃ مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۳۴ء میں ایک صاحب نے وفد امارت شرعیہ پر جو اضلاع چھوٹا ناگپور کے دورہ کرنے کے سلسلہ میں گریڈیہ آیا تھا اس پر اعتراض کیا ہے کہ اس نے ایک شراب فروش کے یہاں ایک روز کھانا کھایا۔ اس سلسلہ میں اعتراض کرتے ہوئے انہوں نے مدینہ الجمعیۃ وغیرہ کو بھی توجہ دلائی ہے۔ اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ ایک واقف کار کی حیثیت سے واقعات کو لکھوں۔ اور واقعات کا لکھنا اس لئے بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ میں جانتا ہوں کہ ارباب امارت شرعیہ خرافات کا جواب نہیں دیا

جنت و دوزخ

حضرت العلامہ مولانا حافظ الحاج احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذخیرہ ترغیب و ترہیب جنت کی کنجی و دوزخ کا کھٹکا میں جمع کر کے اردو تعلیم یافتہ خصوصاً مسلمانوں پر گرانقدر احسان فرمایا ہے جنت کی کنجی اور دوزخ سے مجتنب سعادتمند رجوع کے لئے ان دونوں رسالوں کا مطالعہ بے حد ضروری ہے جن حضرات نے اب تک ان دونوں کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا ہے ان کو چاہئے کہ نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر جلد سے جلد طلب فرمائیں کیونکہ بہت ہی کم نسخے رہ گئے ہیں تاخیر کرنے سے دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا علیحدہ علیحدہ دونوں کی قیمت بالترتیب عیر اور عہ ہے مگر دونوں کے خریدار سے صرف عہ و محصول ڈاک لئے جاتے ہیں۔

ملنے کا پتہ:- منیجر مکتبہ علمیہ گلی قاسم جان دہلی

(محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام [illegible] پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)